5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

الترغیب والترہیب کامل

مِنَ الحدیثِ الشریفِ

1

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

1

مصنف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

الصلوٰة والسلام علیك یا سیدی یا رسول الله
وعلی الك واصحابك یا حبیب الله

نام کتاب .... الترغیب والترہیب (جلد اوّل)
مصنف .... امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
ترجمہ وتخریج .... مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات 920
تعداد 600
کمپوزنگ .... حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت .... ستمبر 2017ء
ناشر .... محمد اکبر قادری
قیمت .... 900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

انتساب

کنز العمال کے مصنف محدثِ کبیر

علامہ علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

نیاز مند

معاذ رضا خان عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِنْ مِّنْ شَيْءٍ إِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء والمرسلین

اللہ رب العزت جل شانہ کا بے حد وشمار شکر کہ اس کی رحمتِ کاملہ اعانت ونصرت اور اس کے محبوب کریم حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے وسیلۂ جلیلہ سے ہمیں آپ قارئین کی خدمت میں مختلف موضوعات پر معیاری دینی اسلامی کتب شائع کر کے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ الحمد للہ۔

ہم اہلِ شوق ومحبت کی علمی پیاس بجھانے کے لئے حتی الامکان سعی وکاوش میں مسلسل کوشاں ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی امام حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری کی مشہور ومعروف کتاب ''الترغیب والترہیب'' ہے' جو اس وقت ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

یہاں اس بات کی وضاحت فائدے سے خالی نہیں ہوگی کہ اب تک اس کتاب کے جتنے بھی نسخے اُردو ترجمے کے ساتھ شائع ہوئے ہیں وہ نامکمل ہیں۔ یہ اس کتاب کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ ہے' جس میں عربی متن کو ساتھ شامل کیا گیا ہے' احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ کی زبان آسان اور عام فہم ہو۔

امید ہے کہ یہ کتاب علم دوست حلقوں میں مقبولیت حاصل کرے گی' درس حدیث دینے والے حضرات ومبلغین کے لئے یہ ایک نعمتِ غیر مترقبہ کی حیثیت رکھتی ہے' آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے کتاب کے مصنف' فاضل مترجم' ہمارے ادارے کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انسان خطا کا پتلا ہے' ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ کتاب میں کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے اس کے باوجود اگر بشری تقاضوں کے تحت کسی مقام پر کوئی کوتاہی رہ گئی ہو تو آپ ہمیں اس سے آگاہ کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ آپ کی معاونت' رہنمائی اور مشورے ادارے کے معیار کی بہتری اور عمدگی کے لئے اہم حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ کا خیر اندیش

محمد اکبر قادری

عرضِ مترجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حدوشمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے سب سے محبوب رسول کی اُمت میں پیدا کیا' جس رسول کے حوالے سے اس نے قرآن مجید میں اہلِ ایمان پر اپنے احسان کا ذکر کیا۔ وہ رسول جو تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں' جنہیں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت ورہنمائی کے لئے مبعوث کیا گیا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی ساری مخلوق سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' جن کے بارے میں قرآن نے یہ کہا: وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتے بلکہ وحی کے مطابق کلام کرتے ہیں۔ ان کی بیان کی ہوئی باتوں کی اسی عظمت واہمیت کے پیشِ نظر صحابہ کرام نے اس بات کا بھرپور اہتمام کیا کہ ان کے الفاظ و افعال کو بھرپور احتیاط کے ساتھ اُمت تک منتقل کیا جائے اور یہی روایت آگے آنے والے زمانوں میں امت میں مضبوط ہوتی چلی گئی۔ جس کے نتیجے میں محدثین نے بیش بہا مجموعہ جات مرتب کئے۔ ابتدائی زمانوں میں یہ معمول تھا کہ کوئی محدث اپنے اساتذہ سے سنی ہوئی روایات کو سند کے ذکر کے ساتھ اپنی کتاب میں نقل کر دیتا تھا۔ بعد کے زمانے میں یہ اسلوب سامنے آیا کہ کوئی عالم مختلف محدثین کی کتابوں میں مذکور روایات کو ایک جگہ جمع کر دیتا تھا۔ عام طور پر اس اسلوب میں روایات کے مضمون کا خیال رکھا جاتا ہے۔

اسی طرز اور اسی نوعیت کی ایک کتاب ''الترغیب والترھیب'' ہے۔ کتاب اور اس کے فاضل مصنف کا تعارف ہم نے آئندہ صفحات میں دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل وکرم کے تحت ہمیں یہ توفیق اور سعادت نصیب ہوئی کہ ہم اس کتاب کا اُردو ترجمہ کریں۔ ہم نے اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ روایات کے متن میں استعمال ہونے والے عربی الفاظ کو اُردو کے مروجہ محاورے میں منتقل کیا جائے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ عربی متن میں لفظی طور پر مؤنث سے متعلق الفاظ ہوتے ہیں' لیکن اُردو متن میں اس کے لئے مذکر کی ترکیب استعمال ہوتی ہے' اسی طرح کبھی اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے۔ کتاب کی اہمیت اور احادیث کی عظمت کے پیشِ نظر ہم نے اس چیز کا خیال رکھا ہے کہ اصل کتاب کا متن بھی ترجمے کے ساتھ شامل کیا جائے۔

اس کام کے لئے برادرِ مکرم محمد اکبر قادری نے ہمیں متوجہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور ان کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے دنیا وآخرت میں ہمارے اور ہمارے والدین کی مغفرت' کامیابی وکامرانی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

معاذ رضا عفی عنہ

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام: عبدالعظیم کنیت: ابومحمد اور لقب: زکی الدین ہے۔
آپ کے آباؤاجداد ملک شام سے تعلق رکھتے ہیں' تاہم آپ کی جائے پیدائش اور جائے قیام مصر ہے۔ آپ مصر کے شہر فسطاط میں شعبان کے مہینے میں 581 ہجری میں پیدا ہوئے۔
قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا اور بہت جلد اس میں مہارت حاصل کر لی۔ آپ نے علم حدیث کی طلب میں سفر کئے۔ آپ نے اپنے زمانے کے جلیل القدر ائمہ محدثین سے استفادہ کیا اور یہ عالم ہو گیا کہ آپ کو ''حافظِ وقت'' اور ''محدثِ مصر'' کا خطاب دیا گیا۔ آپ کے اساتذہ کی فہرست میں دو افراد مشہور و معروف ہیں۔ شیخ ابونصر موسیٰ الگیلانی جو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے صاحبزادے ہیں اور امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی جو شام کے مشہور حنبلی فقیہ ہیں۔ اسی طرح امام منذری کے شاگردوں کی طویل فہرست ہے۔ امام منذری نے ایک طویل عرصے تک دارالحدیث الکاملیہ میں درسِ حدیث دیا۔ جہاں خلق کثیر نے ان سے استفادہ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں سے زیادہ شہرت قاضی القضاۃ تقی الدین ابوالفتح محمد بن علی کو حاصل ہوئی' جو تاریخ میں ''ابن دقیق العید'' کے نام سے معروف ہیں اور امام منذری کے دوسرے معروف شاگرد رشید امام شرف الدین عبدالمؤمن بن خلف دمیاطی ہیں' جو مشہور کتاب ''المتجر الرابح'' کے مصنف ہیں۔
ہفتہ کے دن 4 ذیقعدہ 656 ہجری میں' 75 برس کی عمر میں امام منذری کا انتقال ہو گیا۔ دارالحدیث کاملیہ میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور انہیں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

حافظ ناجی

آپ کا نام ابراہیم بن محمد ہے۔ لقب برہان الدین اور اسم منسوب دمشقی ہے۔ آپ ''ناجی'' کے نام سے معروف ہیں' 810 ہجری میں پیدا ہوئے اور آپ کا انتقال رمضان المبارک کے مہینے میں 900 ہجری میں ہوا۔
آپ نے حافظ ابن حجر اور ان کے معاصر اہل علم سے سماع کیا۔ علم حدیث میں بھرپور مہارت رکھتے تھے' ساری زندگی اپنی زبان اور قلم کے ذریعے آپ نے علم حدیث کی خدمت کی۔
حافظ ناجی نے ''کتاب الترغیب والترہیب'' پر تعلیقات تحریر کی ہیں۔ تاہم اس کتاب کے شائع شدہ نسخوں میں ان تعلیقات میں امتیاز نہیں کیا گیا بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ جن روایات کے بعد متن میں ذکر ہونے والے کسی مشکل لفظ کے مفہوم کی وضاحت کی گئی ہے' وہ وضاحت حافظ ناجی کی تحریر کردہ ہے۔ واللہ اعلم

الترغیب والترھیب

اس کتاب کا نام ''الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف'' ہے۔

یہ کتاب 5766 روایات پر مشتمل ہے۔ یہ وہ ترقیم ہے جو مطبوعہ نسخے کے ناشر نے بیان کی ہے ورنہ اس کتاب میں اس ترقیم کے مطابق ذکر ہونے والی بہت سی روایات ایسی ہیں جن کے ضمن میں مزید روایات موجود ہیں۔ اگر ان سب کی الگ سے ترقیم کی جائے تو ان کی تعداد 10 ہزار سے تجاوز کر جائے گی۔

اس کتاب میں مصنف نے صرف وہ روایات ذکر کی ہیں جن میں کسی عمل کو کرنے کی ترغیب ہے یا کسی عمل سے روکا گیا ہے۔ اس اعتبار سے اس کتاب میں ذکر ہونے والی زیادہ تر روایات اپنے نفس مضمون کے اعتبار سے ''حدیث قولی'' کی حیثیت رکھتی ہیں۔

فاضل مصنف نے کتاب کے آغاز میں جو مقدمہ تحریر کیا ہے اس میں اپنے اسلوب کی وضاحت کر دی ہے۔

ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں فاضل مصنف سے پہلے پانچ افراد نے ''الترغیب والترھیب'' کے عنوان سے کتابیں تحریر کی ہیں:

1- ابن زنجویہ 2- ابن شاہین 3- امام بیہقی 4- ابوالقاسم اصبہانی 5- ابوموسیٰ مدینی

امام منذری نے یہ وضاحت کی ہے کہ انہوں نے ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترھیب'' سے استفادہ کیا ہے۔

امام منذری نے یہ کتاب دارالحدیث الکاملیہ میں اپنے شاگردوں کو املاء کروائی تھی۔ بہت سے علماء نے ان سے اس کتاب کا سماع کیا۔ امام منذری کے انتقال کے بعد اس کتاب کی شہرت میں اتنا اضافہ ہوا کہ اس موضوع پر ان سے پہلے کی تحریر کی گئی کتابیں معدوم ہو گئیں۔ علماء نے اس کتاب کی مختلف حوالوں سے خدمت کی ہے جن میں سب سے زیادہ شہرت حافظ ابن حجر عسقلانی کی خدمت کو حاصل ہوئی جنہوں نے اس کتاب کا اختصار کیا تھا۔ یہ کتاب مطبوع اور متداول ہے۔

اس کتاب کے ترجمے کے وقت اس کے دو نسخے ہمارے سامنے موجود تھے۔

1- الترغیب والترھیب مطبوعہ دار ابن کثیر/ دار الکلم الطیب -1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق وتقدیم کی خدمت تین افراد نے سرانجام دی اور یہ بڑے خط میں 4 جلدوں میں ہے۔

2- الترغیب والترھیب مطبوعہ دار الکتاب العربی- 1435ھ بمطابق 2014ء بیروت لبنان

اس کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد اسکندرانی نے سرانجام دی اور یہ باریک خط میں 1 جلد میں ہے۔

فہرست

مضامین	صفحہ

مضامین	صفحہ

كتاب النوافل

كِتَابُ الْجُمُعَة

كِتَابُ الصَّدَقَات

كتاب الصوم

مضامین	صفحہ

كِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْأُضْحِيَة

كِتَابُ الْحَجّ

بسم الله الرحمن الرحيم
وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه وسلم تسليمًا

مقدمة المؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُبْدِئِ الْمُعِيْدِ، الْغَنِيِّ الْحَمِيْدِ، ذِي الْعَفْوِ الْوَاسِعِ وَالْعِقَابِ الشَّدِيْدِ، مَنْ هَدَاهُ اللّٰهُ فَهُوَ السَّدِيْدُ السَّعِيْدُ وَمَنْ اَضَلَّهُ فَهُوَ الطَّرِيْدُ الْبَعِيْدُ، وَمَنْ اَرْشَدَهُ اِلٰى سَبِيْلِ النَّجَاةِ وَوَفَّقَهُ فَهُوَ الرَّشِيْدُ كُلَّ الرَّشِيْدِ، يَعْلَمُ مَا ظَهَرَ وَمَا بَطَنَ، وَمَا خَفِيَ وَمَا عَلَنَ، وَمَا هَجَسَ وَمَا كَمَنَ، وَهُوَ اَقْرَبُ اِلٰى كُلِّ مُرِيْدٍ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ، وَجَعَلَ لَهُمْ مَنْزِلَتَيْنِ، فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ، اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيْدُ. رَغَّبَ فِيْ ثَوَابِهٖ، وَرَهَّبَ مِنْ عِقَابِهٖ، وَ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ، فَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيْدِ. اَحْمَدُهُ وَهُوَ اَهْلُ الْحَمْدِ وَالتَّمْجِيْدِ، وَاَشْكُرُهُ وَالشُّكْرُ لَدَيْهِ مِنْ اَسْبَابِ الْمَزِيْدِ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ذُوالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، وَالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ، شَهَادَةً كَافِلَةً لِيْ عِنْدَهُ بِاَعْلٰى دَرَجَاتِ اُوْلِي التَّوْحِيْدِ، فِيْ دَارِالْقَرَارِ وَالتَّاْبِيْدِ.

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ الْبَشِيْرُ النَّذِيْرُ، اَشْرَفُ مَنْ اَظَلَّتِ السَّمَاءُ وَاَقَلَّتِ الْبِيْدُ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ اُوْلِي الْمَعُوْنَةِ عَلَى الطَّاعَةِ وَالتَّاْيِيْدِ، صَلَاةً دَائِمَةً فِيْ كُلِّ حِيْنٍ تَنْمُوْ وَتَزِيْدُ، وَلَا تَنْفَدُ مَا دَامَتِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ وَلَا تَبِيْدُ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا.

اَمَّا بَعْدُ! فَلَمَّا وَفَّقَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى لِاِمْلَاءِ كِتَابِ مُخْتَصَرِ اَبِيْ دَاوٗدَ، وَاِمْلَاءِ كِتَابِ الْخِلَافِيَّاتِ، وَمَذَاهِبِ السَّلَفِ، وَذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَسِعَةٍ مِنْهُ، سَاَلَنِيْ بَعْضُ الطَّلَبَةِ الْحُذَّاقِ اُوْلِي الْهِمَمِ الْعَالِيَةِ مِمَّنْ اتَّصَفَ بِالزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَالْاِقْبَالِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ، زَادَهُ اللّٰهُ قُرْبًا مِنْهُ، وَعَزُوْفًا عَنْ دَارِ الْغُرُوْرِ، اَنْ اُمْلِيَ عَلَيْهِ كِتَابًا جَامِعًا فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، مُجَرَّدًا عَنِ التَّطْوِيْلِ، بِذِكْرِ اِسْنَادٍ، اَوْ كَثْرَةِ تَعْلِيْلٍ.

فَاسْتَخَرْتُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَاَسْعَفْتُهُ بِطَلَبِتِهٖ، لِمَا وَقَرَ عِنْدِيْ مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهٖ وَاِخْلَاصِ طَوِيَّتِهٖ، وَاَمْلَيْتُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكِتَابَ، صَغِيْرَ الْحَجْمِ، غَزِيْرَ الْعِلْمِ، حَاوِيًا لِمَا تَفَرَّقَ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ، مُقْتَصِرًا فِيْ عَلٰى مَا وَرَدَ، صَرِيْحًا فِي التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ، وَلَمْ اَذْكُرْ مَا كَانَ مِنْ اَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُجَرَّدَةِ عَنْ زِيَادَةِ نَوْعٍ مِنْ صَرِيْحِهِمَا اِلَّا نَادِرًا فِيْ ضِمْنِ بَابٍ، اَوْ نَحْوِهٖ لِاَنِّيْ لَوْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ لَخَرَجَ هٰذَا الْاِمْلَاءُ اِلٰى حَدِّ الْاِسْهَابِ الْمُمِلِّ، مَعَ اَنَّ الْهِمَمَ قَدْ دَاخَلَهَا الْقُصُوْرُ، وَالْبَوَاعِثُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهَا الْفُتُوْرُ، وَقِصَرُ الْعُمَرِ مَانِعٌ مِنْ

اِسْتِيْفَاءِ الْمَقْصُوْدِ .

فَاَذْكُرُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ اَعْزُوْهُ اِلٰى مَنْ رَوَاهُ مِنَ الْاَئِمَّةِ اَصْحَابِ الْكُتُبِ الْمَشْهُوْرَةِ الَّتِىْ يَأْتِىْ ذِكْرُهَا ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ' طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' لَاسِيَمَا اِنْ كَانَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِىْ اَحَدِهِمَا ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى صِحَّةِ اِسْنَادِهِ وَحَسَنِهِ اَوْ ضُعْفِهِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' اِنْ لَمْ يَكُنْ مَنْ عَزَوْتُهُ اِلَيْهِ مِمَّنِ الْتَزَمَ اِخْرَاجَ الصَّحِيْحِ ' وَلَا اَذْكُرُ الْاِسْنَادَ كَمَا تَقَدَّمَ ' لِاَنَّ الْمَقْصُوْدَ الْاَعْظَمَ مِنْ ذِكْرِهِ اِنَّمَا هُوَ مَعْرِفَةُ حَالِهِ مِنَ الصِّحَّةِ وَالْحَسَنِ وَالضُّعْفِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ' وَهٰذَا لَا يُدْرِكُهُ اِلَّا الْاَئِمَّةُ الْحُفَّاظُ ' اَوْ مَنْ لَهُ الْمَعْرِفَةُ التَّامَّةُ وَالْاِتْقَانُ .

فَاِذَا اُشِيْرُ اِلٰى حَالِهِ اَغْنٰى عَنِ التَّطْوِيْلِ بِاِيْرَادِهِ ' وَاشْتَرَكَ فِىْ مَعْرِفَةِ حَالِهِ مَنْ لَهُ يَدٌ فِىْ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ وَغَيْرِهِ . وَاَمَّا دَقَائِقُ الْعِلَلِ فَلَا مَطْمَعَ فِىْ شَىْءٍ مِنْهَا لِغَيْرِ الْجَهَابِذَةِ النُّقَّادِ مِنْ اَئِمَّةِ هٰذَا الشَّانِ ' وَقَدْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ كَثِيْرٍ مِنْهَا فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ ' وَخَوْفًا مِنَ التَّنْفِيْرِ الْمُنَاقِضِ لِلْمَقْصُوْدِ ' وَلِاَنَّ مَنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَسَاغُوْا التَّسَاهُلَ فِىْ اَنْوَاعِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ ' حَتّٰى اَنَّ كَثِيْرًا مِنْهُمْ ذَكَرُوْا الْمَوْضُوْعَ وَلَمْ يُبَيِّنُوْا حَالَهُ ' وَقَدْ اَشْبَعْنَا الْكَلَامَ عَلٰى عِلَلٍ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْوَارِدَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ ' وَفِىْ غَيْرِهِ مِنْ كُتُبِنَا .

فَاِذَا كَانَ اِسْنَادُ الْحَدِيْثِ صَحِيْحًا اَوْ حَسَنًا ' اَوْ مَا قَارَبَهُمَا صَدَّرْتُهُ بِلَفْظَةِ (عَنْ) .

وَكَذٰلِكَ اِنْ كَانَ مُرْسَلًا ' اَوْ مُنْقَطِعًا ' اَوْ مُعْضَلًا ' اَوْ فِىْ اِسْنَادِهِ رَاوٍ مُبْهَمٌ اَوْ ضَعِيْفٌ وُثِّقَ اَوْ ثِقَةٌ ضُعِّفَ ' وَ بَقِيَّةُ (رُوَاةِ) الْاِسْنَادِ ثِقَاتٌ ' اَوْ فِيْهِمْ كَلَامٌ لَا يَضُرُّ ' اَوْ رُوِىَ مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْحُ وَقْفُهُ ' اَوْ مُتَّصِلًا وَالصَّحِيْحُ اِرْسَالُهُ ' اَوْ كَانَ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفًا لٰكِنْ صَحَّحَهُ اَوْ حَسَّنَهُ بَعْضُ مَنْ خَرَّجَهُ ' اَصْدُرُهُ اَيْضًا بِلَفْظَةِ (عَنْ) ' ثُمَّ اُشِيْرُ اِلٰى اِرْسَالِهِ اَوْ اِنْقِطَاعِهِ اَوْ عَضْلِهِ ' اَوْ ذٰلِكَ الرَّاوِى الْمُخْتَلَفُ فِيْهِ ' فَاَقُوْلُ : رَوَاهُ فُلَانٌ مِنْ رِوَايَةِ فُلَانٍ (اَوْ مِنْ طَرِيْقِ فُلَانٍ) اَوْ فِىْ اِسْنَادِهِ فُلَانٌ اَوْ نَحْوُ هٰذِهِ الْعِبَارَةِ ' وَلَا اَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِيْهِ مِنْ جَرْحٍ وَ تَعْدِيْلٍ خَوْفًا مِنْ تَكْرَارِ مَا قِيْلَ فِيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ ' وَاَفْرَدْتُّ لِهٰؤُلَاءِ الْمُخْتَلَفُ فِيْهِمْ بَابًا فِىْ اٰخِرِ الْكِتَابِ ' اَذْكُرُهُمْ فِيْهِ ' مُرَتَّبًا عَلٰى حُرُوْفِ الْمُعْجَمِ ' وَاَذْكُرُ مَا قِيْلَ فِىْ كُلٍّ مِنْهُمْ مِنْ جَرْحٍ وَّ تَعْدِيْلٍ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِخْتِصَارِ ' (وَقَدْ لَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهِ) فَاَقُوْلُ اِذَا كَانَ رُوَاةُ اِسْنَادِ الْحَدِيْثِ ثِقَاتٌ وَفِيْهِمْ مَنْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ: اِسْنَادُهُ حَسَنٌ ' اَوْ مُسْتَقِيْمٌ ' اَوْ لَا بَاْسَ بِهِ ' وَنَحْوِ ذٰلِكَ حَسْبَمَا يَقْتَضِيْهِ حَالُ الْاِسْنَادِ ' وَالْمَتْنِ ' وَكَثْرَةِ الشَّوَاهِدِ .

وَاِذَا كَانَ فِى الْاِسْنَادِ مَنْ قِيْلَ فِيْهِ كَذَّابٌ ' اَوْ وَضَّاعٌ ' اَوْ مُتَّهَمٌ ' اَوْ مُجْمَعٌ عَلٰى تَرْكِهِ اَوْ ضُعْفِهِ ' اَوْ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ ' اَوْ هَالِكٌ ' اَوْ سَاقِطٌ ' اَوْ لَيْسَ بِشَىْءٍ (اَوْ ضَعِيْفٌ جِدًّا) اَوْ ضَعِيْفٌ فَقَطْ ' وَلَمْ اَرَ فِيْهِ تَوْثِيْقًا بِحَيْثُ لَا يَتَطَرَّقُ اِلَيْهِ اِحْتِمَالُ التَّحْسِيْنِ ' صَدَّرْتُهُ بِلَفْظَةِ (رُوِىَ) ' وَلَا اَذْكُرُ ذٰلِكَ الرَّاوِىَ ' وَلَا مَا قِيْلَ فِيْهِ اَلْبَتَّةَ ' فَيَكُوْنُ لِلْاِسْنَادِ الضَّعِيْفِ دَلَالَتَانِ : تَصَدُّرُهُ بِلَفْظَةِ : رُوِىَ ' وَاِهْمَالُ الْكَلَامِ عَلَيْهِ فِىْ اٰخِرِهِ .

وَقَدْ اِسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِىْ:

1- كِتَابُ مُوَطَّا مَالِكٍ .

2-(وَ كِتَابُ مُسْنَدِالْإِمَامِ اَحْمَدَ)
3-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ
4-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ
5-وَ كِتَابُ سُنَنِ اَبِيْ دَاوُدَ ' وَ كِتَابُ الْمَرَاسِيْلِ لَهُ .
6-وَ كِتَابُ جَامِعِ اَبِيْ عِيْسٰى التِّرْمِذِيِّ
7- وَ كِتَابُ سُنَنِ النَّسَائِيِّ الْكُبْرٰى' وَ كِتَابُ اَلْيَوْمُ وَاللَّيْلَةُ (لَهُ)
8-وَ كِتَابُ سُنَنِ ابْنِ مَاجَهْ
9-وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الْاَوْسَطِ' وَ كِتَابُ الْمُعْجَمِ الصَّغِيْرِ' الثَّلَاثَةُ لِلطَّبَرَانِيِّ .
10-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ يَعْلٰى الْمُوْصِلِيِّ .
11-وَ كِتَابُ مُسْنَدِ اَبِيْ بَكْرٍ الْبَزَّارِ
12-وَ كِتَابُ صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ
13-وَ كِتَابُ الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيْحَيْنِ لِلْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِاللهِ النَّيْسَابُوْرِيِّ .(رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

وَلَمْ اَتْرُكْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا النَّوْعِ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ' وَصَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ حَالَ الْاِمْلَاءِ اَوْ نِسْيَانٌ (اَوْ اَكُوْنَ قَدْ ذَكَرْتُ غَيْرَهُ اَوْ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ' وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَدِيْثِ دَلَالَتَانِ فَاَكْثَرَ' فَاَذْكُرُهُ فِيْ بَابٍ ثُمَّ لَا اُعِيْدُهُ' فَيَتَوَهَّمُ النَّاظِرُ اَنِّيْ تَرَكْتُهُ' وَقَدْ يَرِدُ الْحَدِيْثُ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ بِلَفْظٍ وَّاحِدٍ اَوْ بِاَلْفَاظٍ مُتَقَارِبَةٍ' فَاَكْتَفِيْ بِوَاحِدٍ مِنْهَا عَنْ سَائِرِهَا' وَكَذٰلِكَ لَا اَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيَّ فِيْهِ ذُهُوْلٌ اَوْ نِسْيَانٌ) ' اَوْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْتُ اَصْلَحَ اِسْنَادًا مِمَّا تَرَكْتُ' اَوْ يَكُوْنَ ظَاهِرُ النَّكَارَةِ جِدًّا ' اَوْ قَدْ اُجْمِعَ عَلٰى وَضْعِهٖ اَوْ بُطْلَانِهٖ .

وَاَضَفْتُ اِلٰى ذٰلِكَ جُمَلًا مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَعْزُوَّةً اِلٰى اُصُوْلِهَا كَصَحِيْحِ ابْنِ خُزَيْمَةَ ' وَ كُتُبِ ابْنِ اَبِي الدُّنْيَا' وَ شُعَبِ الْاِيْمَانِ لِلْبَيْهَقِيِّ' وَ كِتَابِ الزُّهْدِ الْكَبِيْرِ لَهُ ' وَ كِتَابِ التَّرْغِيْبِ وَالتَّرْهِيْبِ لِاَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ' وَغَيْرِ ذٰلِكَ كَمَا سَتَقِفُ عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى .

وَاسْتَوْعَبْتُ جَمِيْعَ مَا فِيْ كِتَابِ اَبِي الْقَاسِمِ الْاَصْبَهَانِيِّ مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ الْمَذْكُوْرَةِ' وَهُوَ قَلِيْلٌ' اَوْ اَضْرَبْتُ عَنْ ذِكْرِ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَحَادِيْثِ الْمُحَقَّقَةِ الْوَضْعِ .

وَاِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ فِي الْاُصُوْلِ السَّبْعَةِ لَمْ اَعْزُهُ اِلٰى غَيْرِهَا مِنَ الْمَسَانِيْدِ وَالْمَعَاجِمِ اِلَّا نَادِرًا لِفَائِدَةٍ طَلَبًا لِلْاِخْتِصَارِ' وَقَدْ اَعْزُوْهُ اِلٰى صَحِيْحِ ابْنِ حِبَّانَ وَ مُسْتَدْرَكِ الْحَاكِمِ اِنْ لَمْ يَكُنْ مَتْنُهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ .

اُنَبِّهُ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّا حَضَرَنِيْ فِيْ حَالِ الْاِمْلَاءِ' مِمَّا تَسَاهَلَ اَبُوْ دَاوُدَ فِي السُّكُوْتِ عَنْ تَضْعِيْفِهٖ ' اَوْ

التِرمذِيُّ فِيْ تَحسِينِهٖ ، اَوِ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِيْ تَصْحِيْحِهٖ ، لَا اِنتِقَادًا عَلَيْهِمْ . رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ بَلْ مِقْيَاسًا لِمُتَبَصِّرٍ فِيْ نَظَائِرِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَكُلُّ حَدِيْثٍ عَزَوْتُهُ اِلٰى اَبِيْ دَاوُدَ وَ سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ كَمَا ذَكَرَهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَلَا يَنْزِلُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ ، وَقَدْ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْطِ الصَّحِيْحَيْنِ .

وَاَنَا اَسْتَمِدُّ الْعَوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْقَوِيِّ الْمَتِيْنِ ، وَاَمُدُّ كَفَّ الضَّرَاعَةِ اِلٰى مَنْ يُّجِيْبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّيْنَ ، اَنْ يَنْفَعَ بِهٖ كَاتِبَهُ وَقَارِئَهُ وَمُسْتَمِعَهُ وَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاَنْ يَّرْزُقَنِيْ فِيْهِ مِنَ الْاِخْلَاصِ ، مَا يَكُوْنُ كَفِيْلًا لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ بِالْخَلَاصِ ، وَمِنَ التَّوْفِيْقِ مَا يَدُلُّنِيْ عَلٰى اَرْشَدِ طَرِيْقٍ ، وَاَرْجُوْ مِنْهُ الْاِعَانَةَ عَلٰى حَزْنِ الْاَمْرِ وَسَهْلِهٖ ، وَاَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ، وَاَعْتَصِمُ بِحَبْلِهٖ ، وَهُوَ حَسْبِيْ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ .

ثُمَّ بَعْدَ تَمَامِهٖ رَاَيْتُ اَنْ اُقَدِّمَ فَهْرِسْتَ مَا فِيْهِ مِنَ الْاَبْوَابِ وَالْكُتُبِ لِيَسْهُلَ الْكَشْفُ عَلٰى مَنْ اَرَادَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ .

مقدمہ مؤلف

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے (جو مخلوق کی تخلیق) کا آغاز کرنے والا ہے اور (قیامت کے دن) دوبارہ (انہیں زندگی دینے والا ہے) وہ بے نیاز اور لائق حمد ہے۔ وسیع معافی دینے والا اور زبردست سزا دینے والا ہے جسے وہ ہدایت عطا کردے وہ درست ہوتا ہے اور سعادت مند ہوتا ہے اور جسے وہ گمراہ کردے وہ پرے اور دور ہو جاتا ہے جسے وہ نجات کے راستے کی رہنمائی اور توفیق عطا کردے وہ ہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے وہ ظاہری اور باطنی خفیہ اور علانیہ پست اور بلند چیزوں کا علم رکھتا ہے اور وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اس نے مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور ان کے لئے دو مقامات متعین کئے ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک جہنم میں ہوگا۔ بے شک تمہارا پروردگار وہ کرتا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے۔ اس نے اپنے ثواب کی ترغیب دی اور اپنی سزا سے ڈرایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بلیغ حجت مخصوص ہے جو شخص نیک عمل کرتا ہے تو وہ اپنی ذات کے لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں اور وہ حمد اور بزرگی کا اہل ہے اور میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے شکر پر مزید نعمتیں نصیب ہوتی ہیں میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ وہ بزرگ عرش کا مالک ہے اور زبردست گرفت کرنے والا ہے۔ یہ ایک ایسی گواہی ہے جو قرار اور ابدیت کے مقام (یعنی جنت) میں توحید والوں کے بلند درجات کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری کفیل ہوگی اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ خوش خبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں۔ آسمان نے جن پر سایہ کیا اور زمین نے جنہیں اپنے اوپر اٹھایا وہ ان سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے اصحاب پر درود نازل کرے (جن اصحاب نے) فرمانبرداری اور تائید کی۔ ایسا درود جو دائمی ہو اور ہر گھڑی میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا رہے اور جب تک دنیا و آخرت باقی ہیں وہ ختم نہ ہو اور (اللہ تعالیٰ ان پر) بہت سا سلام بھی نازل کرے۔

امابعد! جب اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی (کہ میں) کتاب ''مختصر ابوداؤد'' کتاب ''الخلافیات و مذاہب السلف'' املاء کرواؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل تھا۔ اس کے بعد بعض ذہین طلباء جو بلند ہمتوں کے مالک تھے اور اس بات سے متفق تھے کہ دنیا سے لاتعلق تھے اور علم اور عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی بارگاہ کا قرب عطا کرے اور فریب کے گھر (یعنی دنیا) سے انہیں لاتعلق رکھے۔ انہوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ میں انہیں ایک کتاب املاء کرواؤں جو ترغیبی اور ترہیبی روایات کی جامع ہو اور اسناد کے ذکر یا تعلیلات کی کثرت کے حوالے سے طوالت سے پاک ہو۔

تو میں نے اللہ تعالیٰ سے ان کی اس فرمائش کی تکمیل کے حوالے سے استخارہ کیا اور اس سے مدد مانگی اور جب میرے سامنے

ان کی نیت کی سچائی اور ان کی خواہش کا اخلاص ثابت ہو گیا تو میں نے انہیں یہ کتاب املاء کروائی جس کا حجم چھوٹا ہے اور علم بہت زیادہ ہے۔ یہ ان تمام روایات پر مشتمل ہے جو کئی کتابوں میں متفرق مقامات پر موجود ہیں۔ میں نے اس کتاب میں صرف ان روایات کو ذکر کرنے پر اکتفاء کیا ہے جو صراحت کے ساتھ ترغیب وترہیب کے بارے میں منقول ہیں۔ میں نے اس میں وہ روایات ذکر نہیں کی ہیں جن کا تعلق نبی اکرم ﷺ کے افعال سے ہے لیکن ان میں کسی ترغیب یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے۔ اگر ایسا کیا بھی ہے تو کسی باب میں ضمنی طور پر ایسا کیا ہوگا کیونکہ اگر میں ان روایات کو بھی شامل کرتا تو کتاب میں اتنی طوالت آ جاتی جو اکتاہٹ کا باعث ہوتی اور لوگوں کی یہ صورت حال ہے کہ ان کی ہمتوں میں کوتاہی آ چکی ہے اور کوششوں میں فتور آ چکا ہے۔ عمروں کا کم ہو جانا مقصود کو مکمل طور پر حاصل کرنے میں رکاوٹ بن چکا ہے۔

میں اس میں کوئی حدیث ذکر کروں گا اور پھر اس کتاب کا حوالہ دوں گا کہ مشہور کتب کے مصنفین ائمہ میں سے جس نے اس کو روایت کیا ہوگا ان کتب کا ذکر آگے آ رہا ہے۔ اور میں حوالے میں کسی ایک کتاب کا ذکر کروں گا' اور دوسری کا نہیں کروں گا' اس کی وجہ اختصار ہے۔ خاص طور پر جب کوئی روایت صحیحین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کتاب میں موجود ہو پھر میں اس روایت کی سند کے صحیح یا حسن یا ضعیف وغیرہ ہونے کی طرف اشارہ کر دوں گا اگر اس کے ناقل کا یہ طریق نہ ہو کہ انہوں نے صرف صحیح روایات نقل کرنے کا التزام کیا ہو۔ البتہ میں سند ذکر نہیں کروں گا' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' کیونکہ سند ذکر کرنے کا سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ صحیح' حسن یا ضعیف ہونے کے حوالے سے روایت کی حالت کی معرفت حاصل ہو' اور یہ چیز صرف ائمہ اور حافظانِ حدیث کو حاصل ہو سکتی ہے یا اس شخص کو حاصل ہو سکتی ہے جسے مکمل معرفت اور اتقان حاصل ہو اور جب میں نے روایت کی حالت کی طرف اشارہ کر دیا تو یہ چیز سند ذکر کرنے سے بے نیاز کر دے گی اور روایت کی حالت کی معرفت میں وہ شخص بھی حصہ دار ہو جائے گا جو اس فن کی معرفت رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو' جہاں تک دقیق علتوں کا تعلق ہے تو اس میں دلچسپی صرف اس فن کے جلیل القدر ناقدین کو ہوتی ہے۔ میں نے اختصار کے پیش نظر اس کتاب میں علتیں ذکر نہیں کی ہیں' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ایسی اکتاہٹ نہ آ جائے جو مقصود سے دور کر دے' پھر ایک پہلو یہ بھی کہ متقدمین اہل علم نے ترغیب وترہیب سے متعلق روایات میں تساہل سے کام لیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے کئی جگہ موضوع روایات نقل کر دیں اور ان کی حالت بیان نہیں کی۔ اس کتاب میں ذکر ہونے والی بہت سی روایات کے بارے میں تفصیلی کلام ہم نے اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے۔

جب کسی حدیث کی سند صحیح یا حسن یا ان کے قریب ہو تو میں نے اسے لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کیا ہوگا' اسی طرح اگر کوئی روایت مرسل یا منقطع یا معضل ہو یا اس کی سند میں کوئی مبہم راوی ہو یا ضعیف راوی ہو' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہو' یا ثقہ راوی ہو جسے ضعیف قرار دیا گیا ہو اور اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہوں یا ان کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہو' جو نقصان دہ نہ ہو یا کوئی روایت مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہو اور درست یہ ہو کہ وہ موقوف ہے یا کوئی متصل روایت ہو اور اس کا مرسل ہونا درست ہو یا اس کی سند ضعیف ہو لیکن اسے نقل کرنے والے مصنف نے صحیح یا حسن قرار دے دیا ہو تو میں ایسی روایت کو بھی لفظ ''عن'' کے ساتھ نقل کروں گا اور پھر اس کے ارسال یا انقطاع یا عضل کی طرف یا جس راوی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ کر دوں گا' میں یہ

کہوں گا'فلاں نے اسے فلاں کی روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کی سند میں فلاں راوی ہے' یا اس کی مانند کوئی اور عبارت ہو گی' اس راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے وہ میں ذکر نہیں کروں گا' کیونکہ اس میں یہ اندیشہ ہو گا کہ جب بھی اس راوی کا ذکر دوبارہ آئے گا تو یہ وضاحت بھی تکرار کے ساتھ آئے گی۔ میں نے ایسے تمام راویوں کے لئے الگ سے ایک باب قائم کیا ہے' جس میں ان راویوں کا تذکرہ حروفِ تہجی کی ترتیب کے حوالے سے کیا گیا ہے اور میں نے اس باب میں ان میں سے ہر ایک راوی کے بارے میں جرح و تعدیل کے حوالے سے جو کچھ کہا گیا ہے اسے اختصار کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ اور کبھی میں اس راوی کا ذکر نہیں بھی کروں گا جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جب کسی حدیث کی سند کے راوی ثقہ ہوں اور ان میں ایسا شخص موجود ہو جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہو تو میں یہ کہہ دوں گا اس کی سند حسن یا مستقیم ہے یا اس میں کوئی حرج نہیں ہے یا اس کی مانند کوئی کلمات ہوں گے' جو صورتحال کے تقاضا کے مطابق ہوں گے۔ جو حالت سند یا متن یا شواہد کی کثرت کے حوالے سے ہو گی اور جب کسی سند میں ایسا راوی ہو جس کے بارے میں یہ کہا گیا ہو کہ وہ جھوٹا ہے یا روایات ایجاد کرنے والا ہے یا اس پر تہمت عائد کی گئی ہے یا اس کے متروک یا ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' یا وہ ذاہب الحدیث یا ہلاکت کا شکار ہونے والا یا ساقط الاعتبار یا وہ کوئی چیز نہیں یا وہ انتہائی ضعیف ہے یا وہ صرف ضعیف ہے' اور میں نے اس راوی کے بارے میں کوئی توثیق نہ دیکھی ہو' لیکن روایت کے طرق کی کثرت اس بات کا احتمال رکھتی ہو کہ اسے حسن قرار دیا جائے تو میں اس روایت کو لفظ ''روی'' کے ساتھ نقل کروں گا اور میں اس راوی کا یا اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کا تذکرہ نہیں کروں گا' اب ایسی ضعیف سند کی دو نشانیاں ہوں گی' لفظ ''روی'' اور اس کے آخر میں کلام کا نہ ہونا۔

میں نے اس (ترغیب و ترہیب) کے بارے میں تمام تر روایات ان کتابوں سے حاصل کی ہیں:

موطا امام مالک - مسند امام احمد - صحیح بخاری - صحیح مسلم - سنن ابوداؤد - امام ابوداؤد کی کتاب مراسیل - جامع ترمذی - سنن نسائی کبریٰ - امام نسائی کی کتاب الیوم واللیلۃ - سنن ابن ماجہ - معجم کبیر - معجم اوسط - معجم صغیر' یہ تینوں امام طبرانی کی کتابیں ہیں - مسند ابویعلیٰ - مسند ابوبکر بزار - صحیح ابن حبان - اور مستدرک علی الصحیحین جو امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری کی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات سے راضی ہو۔

میں نے ان کتابوں میں سے سات بنیادی کتابوں (شاید اس سے مراد صحاح ستہ اور موطا امام مالک ہیں) اور صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم میں سے (ترغیب و ترہیب کے بارے میں) کوئی روایت ترک نہیں کی' البتہ املاء کروانے کے دوران ذھول ہو گیا ہو یا بھول ہو گئی ہو یا میں نے کوئی دوسری ایسی روایت ذکر کر دی ہو' جو اس سے بے نیاز کر دے تو معاملہ مختلف ہے۔ بعض اوقات کسی حدیث میں دو مختلف پہلوؤں یا ان سے زیادہ کا ذکر ہوتا ہے اور میں اس حدیث کو کسی ایک باب میں ذکر کر دوں گا اور دوبارہ ذکر نہیں کروں گا تو دیکھنے والے کو یہ وہم ہو سکتا ہے کہ میں نے اسے ترک کر دیا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات کوئی حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہو گی اور اس کے الفاظ ایک جیسے یا قریب قریب ہوں گے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو ذکر کر دیا ہو گا' اسی طرح مسانید اور معاجم میں سے میں نے صرف اسی روایت کو ترک کیا ہو گا جس میں مجھ پر ذھول یا نسیان غالب آ گیا ہو گا یا میں نے

ترک کی جانے والی روایت سے زیادہ بہتر سند والی روایت کو ذکر کردیا ہوگا' یا اس روایت میں ان انتہائی منکر ہونا پایا جاتا ہوگا' یا اس کے جھوٹے یا باطل ہونے پر اتفاق ہوگا (تو اس وجہ سے میں نے وہ روایت ذکر نہیں کی ہوگی)۔ میں نے ان تمام روایات کے حوالے ذکر کردیئے ہیں' جیسے صحیح ابن خزیمہ' ابن ابودنیا کی کتابیں' امام بیہقی کی شعب الایمان' ان کی کتاب الزہد الکبیر' ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب ''الترغیب والترہیب'' اور اس کے علاوہ دیگر کتابیں جن سے آپ ان شاءاللہ عنقریب واقف ہوجائیں گے۔

ابوالقاسم اصبہانی کی کتاب میں مذکورہ کتابوں میں سے جو روایات ذکر نہیں ہوئی تھیں' میں وہ سب ذکر کردی ہیں' حالانکہ وہ تھوڑی ہی ہیں' اور میں نے ان کی کتاب میں مذکور ان روایات کو ذکر نہیں کیا جن کا جھوٹا ہونا واضح ہے۔ جب کوئی حدیث سات بنیادی کتابوں میں مذکور ہو تو پھر میں نے اس کے حوالے میں مسانید یا معاجم کا ذکر نہیں کیا' البتہ نادر طور پر کیا بھی ہو تو اختصار کے ساتھ کسی فائدے کے لئے کیا ہوگا' اسی طرح اگر کسی روایت کا متن صحیحین میں نہ ہو تو میں نے اس کا حوالہ صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم کا دیا ہوگا۔

املاء کروانے کے دوران میں نے بہت سی ایسی روایات پر تنبیہ کی ہے جسے ضعیف قرار دینے کے حوالے سے خاموشی اختیار کر کے امام ابوداؤد نے تساہل کیا ہو یا جسے حسن قرار دینے میں امام ترمذی نے تساہل کیا ہو یا جسے صحیح قرار دینے میں امام ابن حبان یا امام حاکم نے تساہل کیا ہو' اس کا مقصد ان حضرات پر تنقید کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی روایات میں بصیرت حاصل کرنے والے شخص کے لئے رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ جس روایت کی نسبت میں نے امام ابوداؤد کی طرف کی ہو اور اس پر کوئی تبصرہ نہ کیا ہو تو وہ ویسی ہی ہوگی جیسی امام ابوداؤد نے ذکر کی اور وہ حسن کے درجے سے کم نہیں ہوگی' بلکہ بعض اوقات وہ صحیحین کی شرط کے مطابق بھی ہوسکتی ہے۔

میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس کے حوالے سے میں نے قوت اور مضبوطی رکھنے والی ذات سے مدد طلب کرتا ہوں اور میں بیچارگی کا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتا ہوں جو مجبور لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ اس کتاب کے ذریعے اس کے لکھنے والے' اس کو پڑھنے والے' اس کو سننے والے اور تمام مسلمانوں کو نفع عطا کرے اور وہ اس کتاب (کی تحریر کے حوالے سے) مجھے اخلاص نصیب کرے جو آخرت میں نجات کے لئے میرا کفیل ہو اور ایسی توفیق عطا کرے جو سب سے زیادہ ہدایت والے طریقے کی طرف میری رہنمائی کرے میں اس کی ذات سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اس کام میں سہولت اور آسانی کے حوالے سے میری مدد کرے گی۔ میں اس پر توکل کرتا ہوں' اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامتا ہوں' وہی میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔

اس کتاب کو مکمل کرنے کے بعد مجھے یہ مناسب محسوس ہوا کہ میں اس کے آغاز میں ابواب اور کتب کی فہرست بنادوں تاکہ جو شخص (کسی مضمون سے متعلق کوئی بھی حدیث تلاش کرنا چاہتا ہو) اس کے لئے سہولت ہو' باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

كِتَابُ الْاِيْمَان

کتاب: ایمان کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْاِخْلَاصِ وَالصِّدْقِ وَالنِّيَّةِ الصَّالِحَةِ

صدق، اخلاص اور نیک نیت سے متعلق ترغیبی روایات

1 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى آوَاهُمُ الْمَبِيْتُ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوْا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰى بِيْ طَلَبُ شَجَرٍ يَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتّٰى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوْقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ فَكَرِهْتُ اَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا اَهْلًا اَوْ مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰى يَدَيَّ اَنْتَظِرُ اِسْتِيْقَاظَهُمَا حَتّٰى بَرَقَ الْفَجْرُ

زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ: وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا

اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ الْاٰخَرُ: اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِيْ اِبْنَةُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ فَاَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّيْ حَتّٰى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِيْنَ فَجَاءَتْنِيْ فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِيْنَ وَمِائَةَ دِيْنَارٍ عَلٰى اَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰى اِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ لَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِيْ أَعْطَيْتُهَا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ

حدیث1: صحیح البخاری - کتاب أحادیث الأنبیاء' باب حدیث الغار - حدیث:3296 صحیح مسلم - کتاب الرقاق' باب قصة أصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الأعمال - حدیث: 5033' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب البیوع' باب ذکر الخبر الدال علی الإباحة لمتولی مال غیره أن یصرفه - حدیث:4505' صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب الأدعیة - ذکر الخبر الدال علی أن دعاء المرء بأوثق عمله قد یرجی' حدیث: 897 سنن أبی داود - کتاب البیوع' باب فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر إذنه - حدیث: 2956 السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الإجارة' باب جواز الإجارة - حدیث: 10871 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنہما - حدیث: 5807 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' باب من اسمه إبراهیم - حدیث:2499 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنہما - سالم عن ابن عمر' حدیث:12967 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' وهو باب فی معالجة کل ذنب بالتوبة - حدیث:6825

ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ .فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ الثَّالِثُ :اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ أُجْرَتَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِيْ لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتّٰى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِيْ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِيْ فَقُلْتُ كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيْقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِءُ بِيْ فَقُلْتُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَسَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا يَمْشُوْنَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَمْشُوْنَ إِذْ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَأَوَوْا إِلٰى غَارٍ فَانْطَبَقَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَا هٰؤُلَاءِ لَا يُنْجِيْكُمْ إِلَّا الصِّدْقُ فَلْيَدْعُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ قَدْ صَدَقَ فِيْهِ فَقَالَ أَحَدُهُمُ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ عَمِلَ لِيْ عَلٰى فَرَقٍ مِنْ أَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَكَهُ وَإِنِّيْ عَمَدْتُ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ فَصَارَ مِنْ أَمْرِهِ إِلٰى أَنِ اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَإِنَّهُ أَتَانِيْ يَطْلُبُ أَجْرَهُ فَقُلْتُ لَهُ اعْمَدْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ فَإِنَّهَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَرِيْبًا مِنَ الْأَوَّلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاخْتِصَارٍ وَيَأْتِيْ لَفْظُهُ فِيْ "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ "إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

قَوْلُهُ :(وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا)

اَلْغَبُوْقُ بِفَتْحِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ هُوَ الَّذِيْ يُشْرَبُ بِالْعَشِيِّ وَمَعْنَاهُ كُنْتُ لَا أُقَدِّمُ عَلَيْهِمَا فِيْ شُرْبِ اللَّبَنِ أَهْلًا وَلَا غَيْرَهُمْ يَتَضَاغَوْنَ بِالضَّادِ وَالْغَيْنِ الْمُعْجَمَتَيْنِ أَيْ يَصِيْحُوْنَ مِنَ الْجُوْعِ

اَلسَّنَةُ الْعَامُ الْمُقْحَطُ الَّذِيْ لَمْ تَنْبُتِ الْأَرْضُ فِيْهِ شَيْئًا سَوَاءً نَزَلَ غَيْثٌ أَمْ لَمْ يَنْزِلْ

تَفُضُّ الْخَاتَمَ هُوَ بِتَشْدِيْدِ الضَّادِ الْمُعْجَمَةِ وَهُوَ كِنَايَةٌ عَنِ الْوَطْئِ

اَلْفَرَقُ بِفَتْحِ الْفَاءِ وَالرَّاءِ مِكْيَالٌ مَعْرُوْفٌ

فَانْسَاحَتْ هُوَ بِالسِّيْنِ وَالْحَاءِ الْمُهْمَلَتَيْنِ أَيْ تَنَحَّتِ الصَّخْرَةُ وَزَالَتْ عَنِ الْغَارِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ ایک سفر کے لئے نکلے رات گزارنے کے لئے وہ ایک غار کے پاس آئے اور اس میں داخل ہو گئے اس دوران پہاڑ کی چوٹی سے ایک بڑا پتھر گرا اور اس نے (غار کے) دہانے کو بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اب غار کے دہانے سے یہ پتھر ہٹتا ہوا محسوس نہیں ہو رہا اس لئے اس کو ہٹانے کے لئے ہمیں اپنے اپنے اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنی چاہیے' تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میرے ماں باپ بوڑھے تھے لیکن

میں ان سے پہلے اپنے بیوی بچوں میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں (جانوروں کو) چراتے ہوئے دور چلا گیا اور جب واپس آیا تو وہ اس وقت سو چکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا' اور جب (ان کے پاس آیا) تو انہیں سویا ہوا پایا تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ میں سے کسی اور کو دودھ پینے کے لئے دوں' تو میں ہاتھ میں دودھ کا برتن پکڑ کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی (یہاں بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) اس دوران میرے بچے میرے پاؤں کے پاس بھوک سے چیخ رہے تھے جب میرے ماں باپ بیدار ہوئے' تو انہوں نے وہ دودھ پی لیا اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس غار کے منہ سے پتھر کو ہٹا دے' تو وہاں سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا لیکن وہ لوگ وہاں سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: دوسرے شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! میری ایک چچازاد تھی جس سے میں سب سے زیادہ محبت کرتا تھا میں اس سے اپنی خواہش پوری کرنا چاہتا تھا لیکن وہ میرے لئے رکاوٹ بنی رہی یہاں تک کہ ایک مرتبہ قحط سالی آئی' تو اس دوران وہ میرے پاس آئی' تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ میری راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گی اس نے میری یہ بات مان لی یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو اس نے یہ کہا: تمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ ناحق طور پر یہ عمل کرو تو میں ایسا کرنے سے باز آ گیا اور میں نے اسے ترک کر دیا حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی میں نے جو رقم اسے دی تھی وہ بھی اس کے پاس ہی رہنے دی اے میرے پروردگار! اگر میں نے یہ تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت حال میں ہیں اس میں کشادگی عطا کر دے' تو وہاں سے پتھر مزید ہٹ گیا لیکن وہ پتھر اتنا نہیں ہٹا تھا کہ وہ لوگ باہر نکل سکتے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تیسرے شخص نے دعا کرتے ہوئے یہ کہا: اے میرے پروردگار! میں نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو مزدور رکھا پھر میں نے ان کی مزدوری ادا کر دی ان میں سے ایک مزدور نے اپنی مزدوری نہیں لی اور ویسے ہی چلا گیا میں نے اس کی رقم کو کاروبار میں لگایا جس کے نتیجے میں بہت سا مال اکٹھا ہو گیا ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد وہ شخص میرے پاس آیا اور بولا اے خدا کے بندے! تم مجھے میرا معاوضہ ادا کرو تو میں نے اس سے کہا: یہ تمام اونٹ گائے بکریاں اور غلام جو تمہیں نظر آ رہے ہیں یہ سب تمہاری مزدوری ہیں (تم انہیں حاصل کر لو) اس نے کہا: اے خدا کے بندے تم میرے ساتھ مذاق نہ کرو میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا پھر اس نے وہ سب کچھ حاصل کیا اور انہیں ساتھ لے کر چلا گیا میں نے اس میں سے کچھ بھی اپنے پاس نہیں رکھا تھا اے میرے پروردگار! اگر میں نے تیری رضا کی حصول کے لئے ایسا کیا تھا تو اس پتھر کو اس (غار) کے منہ سے ہٹا دے' اور ہم جس صورت حال میں ہیں (اس سے ہمیں نجات دے دے) تو وہ پتھر وہاں سے ہٹ گیا اور وہ لوگ باہر آئے' اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

(یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک مرتبہ پہلے زمانے میں تین آدمی سفر پر روانہ ہوئے راستے میں انہیں بارش نے آ لیا تو وہ پناہ حاصل کرنے کے لئے ایک غار میں چلے گئے غار کا منہ بند ہو گیا تو انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اب صرف سچ بیانی

تمہیں یہاں سے نجات دے سکتی ہے' تو تم میں سے ہر ایک کو اپنے اس عمل کے وسیلہ سے دعا کرنی چاہیے' جس کے بارے میں اسے یہ علم ہو کہ اس نے اس عمل میں اخلاص سے کام لیا تھا تو ان میں سے ایک شخص نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو مزدور رکھا تھا اور اس نے چاولوں کے ایک فرق (ماپنے کے مخصوص پیمانے) کے عوض میں میرے پاس کام کیا تھا' اس کے بعد وہ اپنا معاوضہ وصول کیے بغیر چلا گیا تھا تو میں نے ان چاولوں کو کاروبار میں استعمال کیا انہیں کھیت میں بو دیا تو وہ اتنے زیادہ ہو گئے کہ میں نے ان کے ذریعے گائیں خرید لیں ایک دن وہ مزدور میرے پاس آیا اور اپنے معاوضے کا مطالبہ کیا تو میں نے اس سے کہا: یہ گائیں تمہارے ان چاولوں کا بدلہ ہیں' تو وہ ان گائیوں کو ہانک کرلے گیا اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیرے خوف کی وجہ سے یہ کام کیا تھا تو غار کے منہ کے حوالے سے ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو غار کے منہ سے پتھر ہٹ گیا''۔

اس کے بعد راوی نے پہلی حدیث کے قریب' قریب کے الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ ''والدین کے ساتھ حسن سلوک'' سے متعلق باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

متن کے الفاظ ''وکنت لا اغبق قبلهما اهلا و لا مالًا'' میں لفظ ''الغبوق'' میں غ پر زبر ہے' اس سے مراد: شام کو پی جانے والی چیز ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دودھ والدین سے پہلے اپنے اہلِ خانہ یا کسی اور کو نہیں دیتا تھا۔

لفظ ''یتضاغون'' میں ضاد ہے اور غین ہے یعنی وہ بھوک سے چیخ و پکار کر رہے تھے۔

لفظ ''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہ ہوئی ہو' خواہ اس سال میں بارش نازل ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو۔

''تفض الخاتم'' میں ضاد پر شد ہے' یہ صحبت کرنے کا کنایہ ہے۔

لفظ ''الفرق'' میں ف اور ر پر زبر ہے۔ یہ ماپنے کا معروف پیمانہ ہے۔

لفظ ''فانساحت'' یہ س اور ح کے ساتھ ہے یعنی وہ پتھر کھسک گیا اور غار سے ہٹ گیا۔

2 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَارَقَ الدُّنْيَا عَلَى الْإِخْلَاصِ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ فَارَقَهَا وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتا ہو کہ اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے وہ دنیا سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے''۔

حدیث 2: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6573

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3 - وَعَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ رَجُلٌ مِنْ اَسْلَمَ قَالَ: نَادیٰ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: اَلْاِخْلَاصُ
وَفِیْ لَفْظٍ آخَرَ: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَنَادیٰ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ قَالَ فَمَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِخْلَاصُ قَالَ فَمَا الْيَقِيْنُ قَالَ التَّصْدِيْقُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ

❀❀ ابوفراس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخلاص۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جو چاہتے مجھ سے دریافت کرلو! تو ایک شخص نے بلند آواز میں عرض کی یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اس نے عرض کی: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اخلاص' اس نے عرض کی: یقین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تصدیق۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

4 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ بُعِثَ اِلَى الْيَمَنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِیْ اِقَالَ اَخْلِصْ دِيْنَكَ يَكْفِكَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ. رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زُحَرٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں: جب انہیں یمن کی طرف بھیجا جانے لگا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت دیجئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے دین کو خالص کرلو تو تھوڑا عمل بھی تمہارے لئے کفایت کر جائے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے ابن ابوعمران سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے اس کی سند صحیح ہے۔

5 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: طُوْبٰی لِلْمُخْلِصِيْنَ اُولٰئِكَ مَصَابِيْحُ الْهُدیٰ تَنْجَلِیْ عَنْهُمْ كُلُّ فِتْنَةٍ ظَلْمَاءَ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ

حدیث3: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث:6575

حدیث4: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث:7914 تفسير ابن أبي حاتم - سورة النساء' قوله تعالى : وأخلصوا دينهم لله - حديث:6194 حلية الأولياء - معاذ بن جبل' حديث:857

حدیث5: شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث:6581 الإخلاص والنية لابن أبي الدنيا' حديث:1 حلية الأولياء' حديث:26

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اخلاص والے لوگوں کو مبارک باد ہو کیونکہ وہ لوگ ہدایت کا چراغ ہیں جن کے ذریعے ہر فتنے کی تاریکی ختم ہو جائے گی''۔
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

6 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَاً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ لَیْسَ بِفَقِیْہٍ ثَلَاثٌ لَا یَغِلُّ عَلَیْھِنَّ قَلْبُ امْرِیءٍ مُؤْمِنٍ اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالْمُنَاصَحَةُ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمِ جَمَاعَتِھِمْ فَاِنَّ دُعَاءَ ھُمْ مُحِیْطٌ مِنْ وَّرَائِھِمْ

رَوَاہُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَیَاْتِیْ فِیْ سَمَاعِ الْحَدِیْثِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

قَالَ الْحَافِظُ عَبْدُ الْعَظِیْمِ وَقَدْ رُوِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثُ اَیْضًا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ وَجُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ قِرْصَافَةَ جَنْدَرَةَ بْنِ خَیْشَنَةَ وَغَیْرِھِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَبَعْضُ اَسَانِیْدِھِمْ صَحِیْحٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرمایا تھا:
''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے محفوظ کرلے بعض اوقات براہ راست علم سیکھنے والا شخص (حقیقی طور پر) عالم نہیں ہوتا۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں کسی مومن کا دل خیانت نہیں کرتا عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کے لئے خیر خواہی' اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد کے حق میں بھی قبول ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ''حدیث کے سماع'' سے متعلق باب میں آگے آئے گی۔

(حافظ عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ حضرت جندرہ بن خیشنہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے بھی منقول ہے' اور ان میں سے بعض روایات کی سند صحیح ہے۔

7 - وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ ظَنَّ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

حدیث 6: صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر رحمة اللہ جل وعلا - حدیث: 67 المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم' وأما حدیث کعب بن مالک - حدیث: 266 سنن الدارمی - باب الاقتداء بالعلماء' حدیث: 237 سنن أبی داود - کتاب العلم' باب فضل نشر العلم - حدیث: 3193 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - باب من بلغ علما' حدیث: 228 الجامع للترمذی' أبواب العلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - باب ما جاء فی الحث علی تبلیغ السماع' حدیث: 2647 السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم' الحث علی إبلاغ العلم - حدیث: 5676 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنیین' حدیث جبیر بن مطعم - حدیث: 16457

عَنْه صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا يَنْصُرُ اللهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَغَيْرُهُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهِ دُوْنَ ذِكْرِ الْإِخْلَاصِ

مصعب بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ انہیں یہ خیال آیا کہ وہ ان لوگوں پر فضیلت رکھتے ہیں جو کمزور درجہ کے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس امت کی مدد اس کے کمزور افراد کی دعاؤں نمازوں اور اخلاص کی برکت سے کرے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے لیکن ان کی روایت میں اخلاص کا ذکر نہیں ہے۔

8 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ أَنَا خَيْرُ شَرِيْكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِيْ شَرِيْكًا فَهُوَ لِشَرِيْكِيْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوْا أَعْمَالَكُمْ فَإِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَقْبَلُ مِنَ الْأَعْمَالِ إِلَّا مَا خَلَصَ لَهٗ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَلَا تَقُوْلُوْا هٰذِهٖ لِلّٰهِ وَلِوُجُوْهِكُمْ فَإِنَّهَا لِوُجُوْهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ. قَالَ الْحَافِظُ لٰكِنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ مُخْتَلَفٌ فِيْ صُحْبَتِهٖ

حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کسی عمل میں میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے گا' تو وہ عمل میرے شریک کے لئے مخصوص ہوگا اے لوگو! اپنے اعمال کو خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو اخلاص کے ساتھ اس کے لئے کیا گیا ہو' اور تم (کسی چیز کے بارے میں) یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ رشتہ داروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ چیز رشتہ داروں کے لئے شمار ہوگی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا' اور تم یہ نہ کہو کہ یہ حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے' اور یہ حصہ تمہارے سرداروں کے لئے ہے' کیونکہ وہ سرداروں کے لئے شمار ہوگا اس میں سے اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ بھی شمار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

حدیث 7:صحیح البخاری - کتاب الجهاد والسیر' باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب - حدیث: 2761مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الجهاد' باب لمن الغنیمة - حدیث:9392السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الجهاد' الاستنصار بالضعیف - حدیث:4256البحر الزخار مسند البزار - ومما روی طلحة بن مصرف' حدیث: 1031المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث:2289شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وهو باب فی الزهد وقصر الأمل' حدیث:10076

حدیث 8:سنن الدارقطنی - کتاب الطهارة' باب النیة - حدیث: 111مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الزهد' ما ذکر فی زهد الأنبیاء وکلامهم علیهم السلام - کلام الضحاك بن قیس' حدیث:34124شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وهو باب فی إخلاص العمل لله - حدیث:6550معجم الصحابة لابن قانع - الضحاك بن قیس بن خالد بن وهب بن ثعلبة بن واثلة' حدیث:729

حافظ منذری فرماتے ہیں: حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف ہے۔

9 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ رَجُلًا غَزَا یَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّکْرَ مَا لَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَہٗ فَاَعَادَھَا ثَلَاثَ مِرَارٍ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا شَیْءَ لَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا کَانَ لَہٗ خَالِصًا وَابْتُغِیَ وَجْھُہٗ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّسَیَاْتِیْ اَحَادِیْثُ مِنْ ھٰذَا النَّوْعِ فِی الْجِھَادِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں جو جہاد کے لئے نکلتا ہے اور اس کا مقصد ثواب اور شہرت دونوں چیزوں کا حصول ہوتا ہے تو کیا اسے ثواب ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا۔ سوال کرنے والے نے تین مرتبہ یہی بات عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ اسے یہی جواب دیا کہ اسے کچھ بھی ثواب نہیں ملے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر اس کے لئے کیا گیا ہو اور جس میں صرف اس کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

10 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا مَا ابْتُغِیَ بِہٖ وَجْہُ اللّٰہِ تَعَالٰی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِہٖ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ملعون ہے اور دنیا میں جو کچھ ہے وہ بھی ملعون ہے البتہ وہ چیز ملعون نہیں ہے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مقصود ہو''۔

امام طبرانی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

11 - وَعَنْ عبادۃ بن الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ یجاء بالدنیا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ میزوا مَا کَانَ مِنْھَا للّٰہ

حدیث 9: السنن للنسائی - کتاب الجھاد' من غزا یلتمس الأجر والذکر - حدیث: 3103 السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الجھاد' من غزا یلتمس الأجر والذکر - حدیث: 4217 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث: 1119 المعجم الکبیر للطبرانی - باب الصاد' ما أسند أبو أمامۃ - شداد أبو عمار' حدیث: 7471

حدیث 10: مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الزھد' ما ذکر فی زھد الأنبیاء وکلامھم علیھم السلام - کلام أبی الدرداء رضی اللہ عنہ' حدیث: 33923 شعب الإیمان للبیھقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وھو باب فی الزھد وقصر الأمل' حدیث: 10093

عَزَّ وَجَلَّ فیماز ویرمی سائرہ فِی النَّار ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ عَن شھر بن حَوْشَب عَنہُ مَوْقُوْفًا

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا' اور حکم ہوگا کہ اس میں سے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اسے الگ کرلو تو ان چیزوں کو الگ کرلیا جائے گا' اور باقی سب کو آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

امام بیہقی نے اسے شہر بن حوشب سے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

12 - وَرَوَاہُ اَیْضًا عَن شھر عَن عَمْرو بن عبسۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَۃ جِیءَ بالدنیا فیمیز مِنْھَا مَا کَانَ للّٰہ وَمَا کَانَ لغیر اللّٰہ رمی بِہٖ فِیْ نَار جَھَنَّمَ مَوْقُوْف اَیْضًا

قَالَ الْحَافِظ وَقد یُقَال اِن مثل ھٰذَا لَا یُقَال من قبل الرَّاْی وَالاِجْتِھَاد فسبیلہ سَبِیْل الْمَرْفُوْع

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن دنیا کو لایا جائے گا اور اس میں سے جو چیز اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اسے الگ کیا جائے گا' اور جو غیر اللہ کے لئے اسے جہنم کی آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

یہ روایت بھی موقوف ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس طرح کی بات اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے نہیں کی جاسکتی ہے تو اس کا حکم مرفوع روایت کا ہوگا۔

13 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من أخْلص للّٰہ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ظَھرت ینابیع الْحِکْمَۃ من قلبہ علی لِسَانہ

ذکرہ رزین الْعَبْدرِی فِیْ کِتَابہٖ وَلَمْ أرہ فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعھَا وَلَمْ اَقف لَہٗ علی اِسْنَاد صَحِیْح وَلَا حسن اِنَّمَا ذکر فِیْ کتب الضُّعَفَاء کالکامل وَغَیْرِہٖ لٰکِن رَوَاہُ الْحُسَیْن بن الْحُسَیْن الْمروزی فِیْ زوائدہ فِیْ کتاب الزّھْد لعبد اللّٰہ بن الْمُبَارک فَقَالَ حَدثنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃ اَنبانَا حجاج عَن مَکْحُوْل عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکرہ مُرْسلا وَکَذَا رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَغَیْرِہٖ عَن مَکْحُوْل مُرْسلا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے چالیس دن تک اخلاص اختیار کرتا ہے' تو اس کے دل کے راستے سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہو جاتے ہیں''۔

حدیث 11: شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وھو باب فی إخلاص العمل للہ - حدیث: 6563' الزھد لابن أبی الدنیا' حدیث: 6

حدیث 12: شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الخامس والأربعون من شعب الإیمان وھو باب فی إخلاص العمل للہ - حدیث: 6564

حدیث 13: مسند الشہاب القضاعی - من أخلص للہ أربعین صباحا ظھرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی' حدیث: 446' مصنف ابن أبی شیبۃ - کتاب الزھد' ما ذکر فی زھد الأنبیاء وکلامھم علیھم السلام - ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزھد' حدیث: 33676' حلیۃ الأولیاء - یحیی بن معاذ' حدیث: 14987' الزھد والرقائق لابن المبارک - باب فضل ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 1003

رزین عبدری نے اسے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔

تاہم میں نے یہ روایت ان اصول میں نہیں دیکھی جو انہوں نے جمع کیے ہیں اور میں اس روایت کی کسی صحیح یا حسن سند پر واقف نہیں ہو سکا۔ اس روایت کا ذکر ضعیف راویوں سے متعلق کتابوں جیسے "الکامل" اور دیگر کتابوں میں ہوا ہے تاہم حسین بن حسین مروزی نے عبداللہ بن مبارک کی کتاب "الزہد" پر جو زوائد تحریر کیے ہیں ان میں یہ روایت مکحول کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے مکحول کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

14 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أخلص قلبه لِلْاِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة و خليقته مُسْتَقِيمَة وَجعل اُذُنه مستمعة وعينه ناظرة فَاَما الْاُذن فقمع وَالْعين مقرة بِمَا يوعي الْقلب وَقد اَفْلح من جعل قلبه واعيا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَاد اَحْمد احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث14:مسند أحمد بن حنبل - حديث أبي ذر الغفاري - حديث:20785 شعب الإيمان للبيهقي - أسامي صفات الذات' حديث: 103 صحيح البخاري - باب بدء الوحي' بسم الله الرحمن الرحيم قال الشيخ' حديث:1 صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب : ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة - حديث:54 صحيح البخاري - كتاب العتق' باب الخطإ والنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه - حديث: 2412 صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه إلى المدينة - حديث: 3707 صحيح البخاري - كتاب النكاح' باب من هاجر أو عمل خيرا لتزويج امرأة فله ما نوى - حديث:4785 صحيح البخاري - كتاب الأيمان والنذور' باب النية في الأيمان - حديث:6322 صحيح البخاري - كتاب الحيل' باب في ترك الحيل - حديث: 6570 صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب قوله صلى الله عليه وسلم : " إنما الأعمال بالنية - حديث: 3621 صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه - باب إيجاب إحداث النية للوضوء والغسل' حديث:143 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب الخبر الدال على أن من قاتل للمغنم - حديث:5995 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - حديث: 389 سنن أبي داود - كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق - باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث: 1895 سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب النية - حديث: 4225 السنن للنسائي - سؤر الهرة' باب النية في الوضوء - حديث:74 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' النية في الوضوء - حديث: 76 المنتقى لابن الجارود - كتاب الطهارة' في النية في الأعمال - حديث: 61 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الطلاق' باب طلاق المكره - حديث:3002 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث:4466 سنن الدارقطني - كتاب الطهارة باب النية - حديث:109 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب النية في الطهارة الحكمية' حديث: 169 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب النية في الوضوء' حديث: 151 السنن الصغير للبيهقي - باب استعمال العبد الصدق والنية والإخلاص فيما يقول ويعمل لله عز' حديث:1 مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - أول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 168 مسند الطيالسي - الأفراد عن عمر' حديث: 36 مسند الحميدي - أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى' حديث:30 البحر الزخار مسند البزار - ومما روى علقمة بن وقاص الليثي' حديث: 258 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 39 مسند الشهاب القضاعي - الأعمال بالنيات' حديث: 1 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6551 الزهد والرقائق لابن المبارك - باب الإخلاص والنية' حديث:188

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا' اور اپنے دل کو سلامت رکھا اپنی زبان کو سچا بنالیا اپنے نفس کو مطمئن کرلیا اپنے اخلاق کو ٹھیک کرلیا اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا کان' تو ایک برتن ہوتا ہے' اور آنکھ بڑا برتن ہوتا ہے' جس کو دل جمع کرتا ہے' اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو اپنے اندر (علم کو) محفوظ کرنے کی جگہ بنالیا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہونے کا احتمال رکھتی ہے۔

فصل:

15 - عَنْ عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّيَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى

فَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله فهجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَتْ هجرته اِلٰى دنيا يُصِيبهَا اَوْ امْرَاَة ينكحها فهجرته اِلٰى مَا هَاجر اِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَزعم بعض الْمُتَاَخِّرين اَن هٰذَا الحَدِيْث بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ انْفَرد بِهٖ يحيى بن سعيد الْاَنْصَارِيّ عَن مُحَمَّد بن اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ ثُمَّ رَوَاهُ عَن الْاَنْصَارِيّ خلق كثير نَحْو مِائَتي راو وَقِيْلَ سَبْع مِائَة راو وَقِيْلَ اكثر من ذٰلِكَ وَقد رُوِيَ من طرق كَثِيْرَة غير طَرِيْق الْاَنْصَارِيّ وَلَا يَصح مِنْهَا شَيْءٌ

كَذَا قَالَه الْحَافِظ عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ وَغَيره من الْاَئِمَّة

وَقَالَ الْخطابِيّ لَا أَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خلافًا بَيْنَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیتوں پر ہے' ہر انسان کو وہی (اجروثواب) ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دُنیا کے حصول کے لئے یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی جس طرف (نیت رکھ کے) اس نے ہجرت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بعض متاخرین کا یہ کہنا ہے کہ یہ حدیث تواتر کی حد تک پہنچتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ یحییٰ بن سعید انصاری اسے محمد بن ابراہیم تیمی سے نقل کرنے میں منفرد ہیں اور پھر انصاری سے دوسو کے لگ بھگ اور ایک قول کے مطابق سات سو افراد اور ایک قول کے مطابق اس سے بھی زیادہ افراد نے اسے روایت کیا ہے۔ یہ روایت انصاری کے علاوہ دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ان میں سے کوئی بھی مستند نہیں ہے۔ حافظ علی بن مدینی اور دیگر ائمہ نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

علامہ خطابی فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس بارے میں علمِ حدیث کے ماہرین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

16 - وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو جَيش الْكَعْبَة فَاِذَا كَانُوْا ببيداء من الْاَرْض يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهمْ . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهمْ وَفِيهِمْ أسواقهم وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُم قَالَ يخسف بِاَوَّلهم وَآخرهمْ ثُمَّ يبعثون على نياتهم
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''(قیامت سے کچھ پہلے) ایک لشکر خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے آئے گا جب وہ بیداء کے مقام کے قریب پہنچیں گے' تو اس لشکر کے آگے والے حصے کو اور پیچھے والے حصے کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا ام المومنین بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان کے آگے والوں کو اور ان کے پیچھے والوں کو زمین میں کیسے دھنسا دیا جائے گا حالانکہ ان کے ساتھ ان کے بازار بھی ہوں گے (اور ان میں شریک افراد کا حملے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا) اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے (یعنی جو حملہ کرنے کے لئے نہیں آئے ہوں گے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے آگے والوں کو اور پیچھے والوں کو بھی دھنسا دیا جائے گا' اور پھر قیامت کے دن انہیں ان کی نیتوں کے مطابق دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

17 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يبْعَث النَّاس على نياتهم
رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ايضًا من حَدِيْثِ جَابر اِلَّا انه قَالَ يحْشر النَّاس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:
''(قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیت کے حساب سے' دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

امام ابن ماجہ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے' اور وہاں پر ایک لفظ مختلف ہے۔

18 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَجعْنَا من غَزْوَة تَبُوك مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اَقْوَامًا خلفنا بِالْمَدِيْنَةِ مَا سلكنا شعبًا وَلَا وَاديا اِلَّا وهم مَعنا حَبسهم الْعذر
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ اِن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد تركْتُمْ بِالْمَدِيْنَةِ اَقْوَامًا مَا سِرْتُمْ

حدیث 16: صحیح البخاری - کتاب البیوع' باب ما ذکر فی الأسواق - حدیث: 2028' صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر الخبر المدحض قول من نفی کون الخسف فی ھذہ الأمة - حدیث: 6863' حلیة الأولیاء - محمد بن سوقة' حدیث: 6315
حدیث 17: سنن ابن ماجه - کتاب الزھد' باب النیة - حدیث: 4227' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرة رضی اللہ عنه - حدیث: 8904' مسند أبی یعلی الموصلی - طاوس' حدیث: 6115

مسیرًا وَلَا انفقتم من نَفَقَة وَلَا قطعتُمْ من وَادٍ اِلَّا وهم معكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يكونُونَ مَعنا وهم بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ حَبسهم الْمَرَض

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں آئے وہ مدینہ منورہ میں ہی رہ گئے لیکن ہم جس بھی پہاڑی راستے سے گزرے اور جس بھی نشیبی راستے سے گزرے تو وہ ہمارے ساتھ شمار ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو معذور ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ نہیں آسکے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نے مدینہ منورہ میں کچھ ایسے افراد کو چھوڑا ہے کہ تم نے جب بھی کسی پڑاؤ کی جگہ سے سفر کیا اور تم نے جو بھی چیز خرچ کی اور تم نے جس بھی وادی کو عبور کیا تو وہ لوگ (اجر وثواب کے حصول کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ شمار ہوں گے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ ہمارے ساتھ کیسے ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ وہ تو مدینہ منورہ میں موجود ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو بیماری کی وجہ سے نہیں آسکے''۔

19 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لَا ينظر اِلٰى أجسامكم وَلَا اِلٰى صوركُمْ وَلٰكِن ينظر اِلٰى قُلُوْبكُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

حديث18:صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب من حبسه العذر عن الغزو - حديث:2704'صحيح البخاري - كتاب المغازي' باب نزول النبي صلى الله عليه وسلم الحجر - حديث:4170'مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان عقاب من مات - حديث:6005'صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب - ذكر تفضل الله جل وعلا' حديث:4804'سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرخصة في القعود من العذر - حديث:2160'سنن ابن ماجه - كتاب الجهاد' باب من حبسه العذر عن الجهاد - حديث:2761'مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب فضل الجهاد - حديث:9256'مصنف ابن أبي شيبة - كتاب المغازي' ما حفظ أبو بكر في غزوة تبوك - حديث:36328' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب من اعتذر بالضعف والمرض والزمانة والعذر في ترك الجهاد - حديث:16564'مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:11800'مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1404'مسند أبي يعلى الموصلي - حميد الطويل' حديث:3734

حديث19:صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم ظلم المسلم - حديث:4756'صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر - ذكر الإخبار بأن على المرء تعهد قلبه وعمله' حديث:395'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7649'المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعري - شريح بن عبيد الحضرمي عن أبي مالك' حديث:3375'شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث:10058'الأسماء والصفات للبيهقي - باب ما جاء في النظر' حديث:948'حلية الأولياء - يزيد بن الأصم' حديث:4965

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہاری صورتوں کی طرف نہیں دیکھتا ہے بلکہ وہ تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

20 - وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثلاث اقسم عَلَیْهِنَّ وَاُحَدِّثکُمْ حَدِیْثًا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظلمَة صبر عَلَیْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَیْهِ بَاب فقر اَوْ کلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثکُمْ حَدِیْثًا فاحفظوه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا لاربعة نفر عبد رزقه اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ یَتَّقِی فِیْهِ ربه ویصل فِیْهِ رَحمَه وَیعلم للّٰه فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه اللّٰه علما وَلَمْ یرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّیَّة یَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنیته فَاَجرهما سَوَاء وَعبد رزقه اللّٰه مَالا وَلَمْ یرزقه علما یخبط فِیْ مَاله بِغَیْر علم وَلَا یَتَّقِی فِیْهِ ربه وَلَا یصل فِیْهِ رَحمَه وَلَا یعلم للّٰه فِیْهِ حَقًّا فَهٰذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم یرزقه اللّٰه مَالا وَلَا علما فَهُوَ یَقُوْلُ لَو اَن لی مَالا لعملت فِیْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنیته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح ۔ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل هٰذِهِ الْاُمة کَمثل اَرْبَعَة نفر رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وعلما فَهُوَ یعْمل بِعِلْمِهِ فِیْ مَاله یُنْفِقهُ فِیْ حَقه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما وَلَمْ یؤته مَالا وَهُوَ یَقُوْلُ لَو کَانَ لِیْ مثل هٰذَا عملت فِیْهِ بِمثل الَّذِیْ یعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فهما فِی الْاَجر سَوَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا وَلَمْ یؤته علما فَهُوَ یخبط فِیْ مَاله یُنْفِقهُ فِیْ غیر حَقه وَرجل لم یؤته اللّٰه علما وَلَا مَالا وَهُوَ یَقُوْلُ لَو کَانَ لِیْ مثل هٰذَا عملت فِیْهِ مثل الَّذِیْ یعْمل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فهما فِی الْوزر سَوَاء

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں جن کے حوالے سے میں قسم اٹھا سکتا ہوں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد رکھو! وہ تین چیزیں یہ ہیں: صدقہ کرنے سے آدمی کا مال کم نہیں ہوتا' جب کوئی شخص کسی پر ظلم کرے اور دوسرا شخص صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے اور جب کوئی شخص (غیر ضروری طور پر) مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے (یا اس کی مانند کوئی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی)۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اسے اچھی طرح سے یاد رکھنا! دنیا میں چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ سے

حدیث 20: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب الزهد عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - باب ما جاء مثل الدنیا مثل أربعة نفر' حدیث: 2303' مسند أحمد بن حنبل ' حدیث أبی کبشة الأنماری - حدیث: 17715' المعجم الکبیر للطبرانی - باب الیاء' من اسمه یعیش - من بلغنی أبا کبشة أبو کبشة الأنماری' حدیث: 18684

ڈرتا ہو اور صلہ رحمی سے کام لیتا ہو وہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہو ایسا شخص سب سے زیادہ فضیلت والے مقام میں ہوگا دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو لیکن دولت نہ دی ہو اور اس کی نیت سچی ہو اور وہ یہ سوچے: اگر میرے پاس بھی دولت ہوتی' تو میں بھی فلاں شخص کی طرح (اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا) عمل کرتا تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق اجر ملے گا یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی فضیلت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص کہ' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور علم عطا نہ کیا ہو اور وہ اپنے مال کے بارے میں جاہلوں والا عمل کرتا ہو اور اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا نہ ہو اس کے ذریعے صلہ رحمی نہ کرتا ہو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو نہ پہچانتا ہو' تو ایسا شخص برے ٹھکانے میں ہوگا' اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو نہ علم عطا کیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق طور پر خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' یہ دونوں افراد (یعنی تیسری اور چوتھی قسم کے افراد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حسن صحیح ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت کی مثال چار آدمیوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دونوں عطا کئے ہوں' تو وہ علم کے مطابق اپنے مال کے بارے میں عمل کرتا ہو اور اس مال کو حق طور پر خرچ کرتا ہو' دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو لیکن مال نہ دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی اس شخص کی طرح مال ہوتا تو میں بھی اس مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح یہ شخص (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں یہ دونوں افراد اجر وثواب کے اعتبار سے برابر کی حیثیت رکھتے ہیں تیسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور علم نہ دیا ہو اور وہ لاعلمی کی بنیاد پر مال میں تصرف کرتا ہو اور اسے غلط طور پر خرچ کرتا ہو چوتھا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہو نہ ہی علم دیا ہو اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی اپنے مال کو اسی طرح خرچ کرتا جس طرح فلاں شخص (ناحق طور پر) خرچ کرتا ہے نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: یہ دونوں افراد (یعنی تیسرا اور چوتھا فرد) گناہ میں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں''۔

21 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اِن اللّٰه كتب الْحَسَنَات والسيئات ثُمَّ بَيَّن ذٰلِكَ فَمَنْ هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده حَسَنَة كَامِلَة فَاِن هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه عِنْده عشر حَسَنَات اِلٰى سَبْعمِائة ضعف اِلٰى اَضْعَاف كَثِيْرَة وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها

حديث21:صحيح البخارى - كتاب الرقاق' باب من هم بحسنة أو بسيئة - حديث:6136'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب إذا هم العبد بحسنة كتبت - حديث: 212'مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2740'شعب الإيمان للبيهقي - فصل فيما يجاوز الله عن عباده' حديث:338

كتبهَا اللّٰه عِنده حَسَنَة كَامِلَة وَإن هُوَ هم بهَا فعملها كتبهَا اللّٰه سَيِّئَة وَاحِدَة زَاد فِي رِوَايَة أَوْ محاها وَلَا يهْلك على اللّٰه إِلَّا هَالك . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں متعین کردی ہیں اور پھر انہیں بیان کردیا ہے جو شخص کسی نیکی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اس کو ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اور اگر کوئی شخص نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک اور اس سے بھی بے شمار گنا زیادہ نوٹ کرے گا اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک مکمل نیکی کے طور پر نوٹ کرے گا اگر وہ برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک برائی کے طور پر نوٹ کرے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں یا اسے مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ (کی نافرمانی کر کے) وہی شخص ہلاکت کا شکار ہوگا جو (حقیقی طور پر) ہلاکت کا شکار ہونے والا ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔

22 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِذا أَرَادَ عَبدِي أَن يعْمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتَّى يعملها فَإِن عَملهَا فاكتبوها بِمثلِهَا وَإِن تركهَا من أَجلي فاكتبوها لَهُ حَسَنَة وَإِن أَرَادَ أَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها اكتبوها لَهُ حَسَنَة فَإِن عَملهَا فاكتبوها لَهُ بِعشر أَمْثَالهَا إِلَى سبع مائة . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ (اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا کوئی بندہ برا عمل کرنے کا ارادہ کرے تو تم اسے نوٹ نہ کرنا جب تک وہ اس عمل کا مرتکب نہیں ہوجاتا جب وہ اس عمل کو کرلے گا' تو تم اس کو ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا اور اگر وہ میری رضا کی خاطر اس گناہ کو ترک کردیتا ہے' تو تم اس بات کو نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے' اور اس کو نہ کرپائے' تو اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلینا اور اگر وہ اس نیکی کو کرلے' تو تم اسے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نوٹ کرلینا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

23 - وَفِي رِوَايَة لمُسلم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هم بحسنة فَلَمْ يعملها كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ هم بحسنة فعملها كتبت لَهُ عشر حَسَنَات إِلَى سَبْعمِائة ضعف وَمَنْ هم بسيئة فَلَمْ يعملها لم تكْتب عَلَيْهِ وَإِن عَملهَا كتبت

❀❀ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' اور اس پر عمل نہ کرسکے' تو یہ چیز بھی نیکی کے طور پر نوٹ کرلی جاتی ہے' اور جو شخص نیکی کا ارادہ

کرے اور اس پرعمل بھی کرلے تو اس کے لئے دس گنا سے لے کر سات سوگنا تک نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پرعمل نہ کرسکے تو اسے گناہ کے طور پر نوٹ نہیں کیا جاتا اور اگر وہ اس گناہ پرعمل کرلے تو یہ چیز اس کے لئے گناہ کے طور پر نوٹ کی جاتی ہے''۔

24 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تحدث عَبدِی بِاَن يعْمل حَسَنَة فَاَنا اكتبهَا لَهٗ حَسَنَة مَا لم يعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اكتبهَا لَهٗ بِعشر اَمْثَالهَا وَاِذَا تحدث بِاَن يعْمل سَيِّئَة فَاَنا اغفرها لَهٗ مَا لم يعملها فَاِذَا عَملهَا فَاَنا اكتبهَا لَهٗ بِمِثْلِهَا وَاِن تَركهَا فاكتبوها لَهٗ حَسَنَة اِنَّمَا تَركهَا من جراى. قَوْلِهٖ من جراى بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الرَّاء اَی من اَجلی

❀❀ مسلم ہی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کوئی نیک عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو میں اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرلیتا ہوں جب تک وہ اس نیکی پرعمل نہیں کرتا جب وہ اس نیکی پرعمل کرے تو میں اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہوں اور اگر میرا کوئی بندہ برا کام کرنے کا ارادہ کرے تو میں اس سے درگزر کرتا ہوں جب تک وہ اس گناہ کا ارتکاب نہیں کرلیتا اگر وہ گناہ کا ارتکاب کرے تو میں اس کے لئے ایک گناہ نوٹ کرتا ہوں اور اگر وہ اسے ترک کردے تو تم اسے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کی وجہ سے اسے ترک کیا ہے''۔

متن کا یہ لفظ ''جرای'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر شد ہے۔ اس سے مراد ''میری وجہ سے'' ہے۔

25 - وَعَنْ معن بن يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ اَبِیْ يزِيْد اخرج دَنَانِير يتَصَدَّق بهَا فوضعها عِنْد رجل فِی الْمَسْجِد فَجئْت فأخذتها فَاَتَيْته بهَا فَقَالَ وَاللّٰه مَا اياك أردْت فَخَاصَمته اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَك مَا نَوَيْت يَا يزِيْد وَلَك مَا أخذت يَا معن. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میرے والد یزید نے صدقہ کرنے کے لئے چند دینار نکالے اور مسجد میں آ کر ایک آدمی کے پاس رکھ دیے میں مسجد میں آیا تو میں نے وہ دینار اٹھا لئے اور انہیں لے کر اپنے والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم میں نے یہ تمہیں دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا میں یہ معاملہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کروں گا (جب نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے یزید! تمہیں وہ اجر مل جائے گا جس کی تم نے

حدیث 25: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق علی ابنه وهو لا یشعر - حدیث: 1367' سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب فیمن یتصدق علی غنی - حدیث: 1644' سنن سعید بن منصور - کتاب الجهاد' باب ما یخمس فی النفل - حدیث: 2528' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ومن ذکر معن بن یزید السلمی رضی الله عنه' حدیث: 1232' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897' السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب قسم الصدقات' باب الرجل یخرج صدقته إلی من ظنه من أهل السهمان فبان - حدیث: 12383' مسند أحمد بن حنبل - مسند المکیین' حدیث معن بن یزید السلمی - حدیث: 15580' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' من اسمه معن - ما أسند معن بن یزید السلمی' حدیث: 16820' مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3897

نیت کی تھی اور اسے معن! تمہیں وہ مل جائے گا جو تم نے حاصل کر لیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

26 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَةَ على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَةَ على زَانِيَة فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَةَ على غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَأتي فَقِيْل لَهُ أما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهُ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهُ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطَاهُ الله .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ قَالَا فِيْهِ فَقِيْل لَهُ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص نے سوچا (یعنی نیت کی) کہ میں آج رات ضرور صدقہ دوں گا وہ صدقے کے مال کو لے کر نکلا اور لاعلمی میں کسی چور کو دے دیا اگلے دن لوگ آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے دل میں کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور کے پاس پہنچ گیا ہے لیکن میں پھر بھی دوبارہ صدقہ کروں گا اگلے دن وہ صدقے کا مال لے کر نکلا اور لاعلمی میں ایک زنا کرنے والی عورت کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے میرے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ ایک زنا کرنے والی عورت کے پاس چلا گیا ہے پھر بھی میں ضرور صدقہ دوں گا تیسری رات اس نے صدقے کا مال لیا' اور کسی خوشحال شخص کو دے دیا اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی خوشحال شخص کو صدقہ دے دیا گیا ہے' تو وہ شخص بولا ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ میرا صدقہ چور، زنا کرنے والی عورت یا مالدار شخص تک پہنچا ہے' تو اس شخص سے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تھا تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ شخص چوری سے بچ گیا ہو اور زنا کرنے والی عورت کو جو صدقہ دیا تھا' تو ہو سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا کرنے سے بچ گئی ہو' اور جو صدقہ خوشحال شخص

حدیث 26: صحیح البخاری - کتاب الزکاۃ' باب إذا تصدق على غني وهو لا يعلم - حديث: 1366' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب ثبوت أجر المتصدق - حديث: 1760' صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع - ذكر الخبر الدال على إباحة إعطاء المرء صدقته من أخذها' حديث: 3415' السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب إذا أعطاها غنيا وهو لا يشعر - حديث: 2488' السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' إذا أعطى صدقته غنيا وهو لا يشعر - حديث: 2274' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ، - باب صدقة النافلة على المشرك' حديث: 7380' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8097

کو دیا تھا تو ہوسکتا ہے کہ اس نے عبرت حاصل کی ہو اور بھی اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔
یہ روایت امام مسلم' امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے ہیں۔
مسلم اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''صدقہ کرنے والے شخص سے کہا گیا تمہارا صدقہ قبول کرلیا گیا ہے''۔ اس بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

27 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ يبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتى فراشه وَهُوَ يَنوِی اَن يَقُوْمُ يُصَلِّي من اللَّيْل فغلبته عَيناهُ حَتّٰى أصبح كتب لَهٗ مَا نوى وَكَانَ نَومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ ذَر اَوْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ على الشَّك .قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَسَتَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع مُتَفَرِّقَة فِیْ اَبْوَاب مُتَعَدِّدَة من هٰذَا الْكتاب اِنْ شَآءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سونے کے لئے بستر پر آئے' اور اس کا یہ ارادہ ہو کہ رات کو بیدار ہو کر تہجد کی نماز ادا کرے گا' اور پھر اس پر نیند غالب آجائے' اور وہ صبح تک بیدار نہ ہو سکے' تو اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق (اجر وثواب) نوٹ کرلیا جاتا ہے' اور اس کی نینداس کے پروردگار کی طرف سے اس کے لئے صدقہ شمار ہوتی ہے''۔
یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے البتہ انہیں اس بارے میں شک ہے کہ یہ روایت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اس کتاب میں متعدد ابواب میں اس حوالے سے متفرق روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِيب من الرِّيَاء وَمَا يَقُوْله من خَاف شَيْئًا مِنْهُ

ریاکاری سے متعلق ترہیبی روایات' جس شخص کو ریاکاری کا اندیشہ ہو وہ کیا پڑھے؟

28 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يقْضى يَوْم الْقِيَامَة عَلَيْهِ رجل اسْتشْهد فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ قَاتلت فِيك حَتّٰى استشهدت قَالَ كذبت وَلكِنَّك قَاتلت لِاَن يُقَال هُوَ جرىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى أُلقِی فِی النَّار وَرجل تعلم الْعلم وَعلمه وقرأ الْقرآن فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرات الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى أُلقِی فِی النَّار وَرجل وسع اللّٰه عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ من اَصْنَاف المَال فَأتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ مَا تركت من سَبِيْل تحب اَن ينْفق فِيْهَا اِلَّا أنفقت فِيْهَا

لَكَ قَالَ كذبت وَلٰكِنَّكَ فعلت ليقال هُوَ جواد فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ امر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهِهٖ حَتّٰى القِى فِى النَّار رَوَاهُ مُسلِمٍ وَّالنَّسَائِى وَرَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَحسنه وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بِلَفْظ وَاحِد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جس شخص کے بارے میں سب سے پہلے فیصلہ ہوگا وہ ایک شہید ہوگا جسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں اسے یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کہ تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے تم نے لڑائی میں اس لئے حصہ لیا تھا تا کہ تمہیں بہادر کہا جائے' تو تمہیں بہادر کہہ دیا گیا تو حکم ہوگا' اور اس شخص کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر ایک شخص کو لایا جائے گا جس نے علم حاصل کیا ہوگا' اور اس کی تعلیم دی ہوگی اور قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن سیکھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس نیت کے تحت علم حاصل کیا تھا تا کہ تمہیں عالم کہا جائے گا اس نیت کے ساتھ قرآن سیکھا تھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے' تو وہ کہہ دیا گیا' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اس کو بھی منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

پھر ایک ایسے شخص کو لایا جائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال و دولت میں کثرت عطا کی تھی اور مختلف اقسام کا مال عطا کیا تھا' اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کروائے گا وہ ان کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے ہر اس جگہ پر مال کو خرچ کیا' جس سے' تو راضی ہوتا میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے اسے وہاں خرچ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو تم نے یہ کام صرف اس لئے کیا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ تم بڑے سخی ہو' اور وہ کہہ دیا گیا' پھر حکم ہوگا' تو اس کو منہ کے بل گھسیٹ کر آگ میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے امام ترمذی اور امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ ایک جیسے ہیں۔

29 - وَعَنِ الْوَلِيد بن اَبِىْ الْوَلِيد اَبِىْ عُثْمَان الْمَدِيْنِىّ اَن عقبَة بن مُسْلِم حَدثهُ اَن شفيا الأصبحى حَدثهُ اَنه دخل الْمَدِيْنَة فَاِذَا هُوَ بِرَجُل قد اجْتمع عَلَيْهِ النَّاس فَقَالَ من هٰذَا قَالُوْا اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فدنوت مِنْهُ حَتّٰى قعدت بَيْن يَدَيْهِ وَهُوَ يحدث النَّاس فَلَمَّا سكت وخلا قلت لَهُ اَسأَلك بِحَق وبحق لما حَدَّثْتنِى حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعقلته وعلمته فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة افعل لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علقته وعلمته ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة فَمَكثْنَا قَلِيلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ لأحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا وَهُوَ فِىْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحد غَيْرِى وَغَيره ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة

نشغة أخرى ثُمَّ أفاق وَمسح عَن وَجهه فَقَالَ افعل لاحدثنك حَدِيْثا حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْت مَا مَعنا اَحَد غَيْرِى وَغَيْرِه ثُمَّ نشغ اَبُوْ هُرَيْرَة نشغة شَدِيْدَة ثُمَّ مَال خارا عَلٰى وَجْهِهِ فاسندته طويلا ثُمَّ اَفَاق فَقَالَ حَدثنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل إِلَى الْعباد ليقضي بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَاَوَّل من يدعى بِهِ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل كثير المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للقارىء الم أعلمك مَا انزلت على رَسُولي قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَا علمت فِيْمَا علمت قَالَ كنت اقوم بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ كذبت وَتقول لَهُ الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فلَان قارىء وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتِيْ بِصَاحِب المَال فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الم اوسع عَلَيْك حَتّٰى لم أدعك تحْتَاج إِلٰى اَحَد قَالَ بَلٰى يَا رب قَالَ فَمَاذَا عملت فِيْمَا آتيتك قَالَ كنت أصل الرَّحِم وأتصدق فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى بل أردْت اَن يُقَال فلَان جواد وَقد قِيْلَ ذٰلِكَ وَيُؤْتِيْ بِالَّذِيْ قتل فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ فِيْ مَاذَا قتلت فَيَقُوْلُ اَى رب أمرت بِالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه بل أردْت اَن يُقَال فلَان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة أُولٰئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْوَلِيد اَبُوْ عُثْمَان الْمَدِيْنِيّ وَاَخبرنِيْ عقبَة اَن شفيا هُوَ الَّذِيْ دخل على مُعَاوِيَة فَأخْبرهُ بِهٰذَا قَالَ اَبُوْ عُثْمَان وحَدثني الْعَلَاء بن اَبِيْ حَكِيم انه كَانَ سيافا لمعاوية قَالَ فَدخل عَلَيْهِ رجل فَأخْبرهُ بِهٰذَا عَن اَبِيْ هُرَيْرَة فَقَالَ مُعَاوِيَة قد فعل بهؤلاء هٰذَا فَكيف بِمن بَقِي مِنَ النَّاس ثُمَّ بَكٰى مُعَاوِيَة بكاء شَدِيْدا حَتّٰى ظننا أَنه هَالك وَقُلْنَا قد جَاءَ هٰذَا الرجل بشر ثُمَّ اَفَاق مُعَاوِيَة وَمسح عَن وَجهه وَقَالَ صدق اللّٰه وَرَسُوله اصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد الْحَيَاة الدُّنْيَا وَزينتهَا نوف إِلَيْهِمْ أَعْمَالهم فِيْهَا وهم فِيْهَا لَا يبخسون أُولٰئِكَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَة إِلَّا النَّار وحبط مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وباطل مَا كَانُوْا يعْملُوْنَ

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ نَحْو هٰذَا لم يخْتَلف إِلَّا فِيْ حرف اَوْ حرفين .قَوْلِهِ جرىء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد اَى شُجَاع نشغ بِفَتْح النُّوْن والشين الْمُعْجَمَة وَبعدهَا غين مُعْجَمَة اَى شهق حَتّٰى كَاد يغشى عَلَيْهِ أسفا اَوْ شوقا

❀❀ شفی اصبحی بیان کرتے ہیں: وہ مدینہ منورہ آئے وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے اردگرد کچھ لوگ اکٹھے ہیں' تو دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ شفی بیان کرتے ہیں: میں ان کے قریب ہوا اور ان کے سامنے آکر بیٹھ گیا وہ حدیث بیان کرتے رہے جب ان کا بیان ختم ہوا تو لوگ چلے گئے' تو میں نے ان سے کہا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسے سمجھا ہو' اور اسے یاد رکھا ہو' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بیان کی تھی میں

نے اسے سمجھا اور یاد رکھا اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہوئی کچھ دیر گزر گئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے سامنے وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اس گھر میں تھے' اور میرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی یہاں موجود نہیں تھا' اس کے بعد دوبارہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی کی کیفیت طاری ہوئی جب ان کی طبیعت کچھ سنبھلی' تو انہوں نے اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا' پھر بولے میں تمہیں وہ حدیث ضرور بیان کروں گا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بیان کی تھی میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر میں تھے اور یہاں میرے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا' اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر پھر غشی کی کیفیت طاری ہوئی اور ان کا یہ عالم ہوا کہ وہ منہ کے بل گر گئے میں کافی دیر تک انہیں سنبھالنے کی کوشش کرتا رہا جب ان کی طبیعت کچھ بہتر ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے' اور اس وقت ہر گروہ گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا سب سے پہلے جن افراد کو پیش کیا جائے گا ان میں ایک ایسا شخص ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا ایک ایسا شخص ہوگا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا ہوگا' اور ایک شخص ہوگا جس کے پاس (دنیا میں) مال و دولت ہوگی اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے دریافت کرے گا' کیا میں نے تمہیں اس چیز کا علم عطا نہیں کیا جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی وہ عرض کرے گا کیوں نہیں اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تو تم نے اپنے اس علم کے حوالے سے کیا عمل کیا تو وہ عرض کرے گا میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس کو کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہاری نیت یہ تھی کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص قرآن کا عالم ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی اس کے بعد مال والے شخص کو لایا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے دریافت کرے گا کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی کہ تمہیں کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا تھا وہ عرض کرے گا جی ہاں اے میرے پروردگار! تو نے یہ عطا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا تو تم نے اس حوالے سے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا میں نے اسے صلہ رحمی کے حوالے سے خرچ کیا اور صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو فرشتے بھی اس سے کہیں گے کہ تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصد یہ تھا کہ لوگ یہ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ کی راہ میں مارا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تمہیں کس لئے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم ملا تو میں نے جہاد میں حصہ لیا یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم غلط کہہ رہے ہو' اور فرشتے بھی کہیں گے تم غلط کہہ رہے ہو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارا مقصود یہ تھا کہ یہ کہا جائے فلاں شخص بڑا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے

ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین افراد ہیں جن کے لئے قیامت کے دن سب سے پہلے آگ کو بھڑکایا جائے گا۔

ابوعثمان ولید بیان کرتے ہیں: عقبہ نامی راوی نے شفی نامی راوی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں یہ حدیث بیان کی۔

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: علاء بن ابوحکیم جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لئے تلواریں بنایا کرتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک شخص موجود تھا جس نے ان کے سامنے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بیان کی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ان لوگوں کا یہ حال ہوگا تو جو لوگ ان کے علاوہ ہیں ان کا کیا عالم ہوگا؟ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا زیادہ روئے کہ ہمیں یہ محسوس ہوا کہ کہیں وہ انتقال نہ کر جائیں تو ہم نے یہ کہا: یہ آدمی ایک بری چیز لے کر آیا ہے جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طبیعت سنبھلی تو انہوں نے اپنے چہرے کو صاف کیا اور بولے: اللہ کے رسول نے سچ ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک وہ لوگ جو دنیا کی زندگی اور اس کی زیب و زینت حاصل کرنا چاہتے ہیں ہم انہیں ان کے اعمال کا بدلہ انہیں اس دنیا میں ہی دے دیں گے اور اس میں انہیں کوئی کمی نہیں دی جائے گی یہ وہ لوگ ہیں جن کا آخرت میں حصہ آگ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا اور انہوں نے دنیا میں جو کچھ کیا تھا وہ ضائع ہو جائے گا اور جو کچھ انہوں نے عمل کیا تھا وہ کالعدم شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ اس کے ایک دو الفاظ مختلف ہیں۔

لفظ ''جری'' میں ج پر زبر ہے اور ر پر زیر ہے اور مد ہے۔ اس سے مراد بہادر ہونا ہے لفظ ''نشغ'' میں نون اور شین پر زبر ہے اس کے بعد غ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بے تاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس پر غشی کی کیفیت طاری ہونے لگی۔

30 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْجِهَادِ والْغَزْوِ فَقَالَ يَا عبد اللّٰه بن عَمْرو اِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا محتسبا بَعَثَكَ اللّٰه صَابِرًا محتسبا وَاِن قَاتَلْتَ مرائيا مكاثرا بَعَثَكَ اللّٰه مرائيا مكاثرا يا عبد اللّٰه بن عَمْرو على اى حَال قَاتَلْتَ اَوْ قتلت بَعَثَكَ اللّٰه على تِلْكَ الْحَال . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد . قَالَ الْحَافِظ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ بَاب مُفْرد فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! جہاد اور قتال کے بارے میں کچھ ارشاد فرمایئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر سے کام لیتے

حدیث30: سنن أبي داؤد - كتاب الجهاد' باب من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا - حديث: 2170' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب بيان النية التي يقاتل عليها ليكون في سبيل الله عز' حديث: 17254' مسند الطيالسي - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - الأفراد عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2378' شعب الإيمان للبيهقي - السادس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الجهاد' حديث: 4084' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' حديث: 2375

ہوئے ثواب کے حصول کے لئے جنگ کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کے دن صبر کرنے والے اور ثواب کے حصول کے طلب گار کے طور پر زندہ کرے گا اور اگر تم ریاکاری کے لئے یا مال کی کثرت کے حصول کے ارادے کے تحت جنگ میں حصہ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں ایک ریاکار شخص اور کثرت کے طلبگار شخص کے طور پر زندہ کرے گا: اے عبداللہ بن عمرو! تم جس بھی حالت میں جنگ میں حصہ لو گے یا مارے جاؤ گے اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت میں زندہ کرے گا''۔

یہ حدیث امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عنقریب اس نوعیت کی روایات جہاد سے متعلق باب میں الگ سے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

31 - وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالسناء والرفعة وَالدّين والتمكين فِي الْاَرْض فَمَنْ عمل مِنْهُم عمل الْاٰخِرَة للدنيا لم يكن لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد وَفِي رِوَايَة للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدّينِ والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَة للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو عزت دین سربلندی اور زمین میں غلبے کے حصول کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل صرف دنیا کے حصول کے لئے کرے گا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو آسانی، عزت دین کے ذریعے سربلندی، شہروں میں غلبے اور (اللہ تعالیٰ کی) مدد کی خوشخبری دے دو! ان میں سے جو بھی شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل صرف دنیا کے لئے کرے گا تو اس شخص کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

32 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اَقف الْموقف اُرِيد وَجه اللّٰه وَاُرِيد اَن يرى موطني فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادة ربه أحدا) الْكَهْف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شرطهما وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه ثُمَّ قَالَ رَوَاهُ عَبْدَانِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك فَاَرْسلهُ لم يذكر فِيهِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں (عبادت کے لئے) کھڑا ہوتا ہوں تو میرا مقصود یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو اور یہ بھی ذہن میں ہوتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھ لیں تو نبی

اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے' اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے عبدان نے اسے عبداللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے انہوں نے یہ روایت مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

33 - وَعَنْ اَبِیْ هِند الدَّارِیّ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِیَاء وَسُمْعَة رایا اللّٰه بِه یَوْم الْقِیَامَة وَسمع. رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَیْهَقِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَلَفظِه انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رایا بِاللّٰهِ لغیر اللّٰه فَقَدْ برِیء من اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہند داری ﷜ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریاکاری کے لئے کچھ کرے گا اسے ریاکاری کرنے والے کے طور پر زندہ کیا جائے گا''۔

امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام بیہقی اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ' غیر اللہ کے لئے ریاکاری کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

34 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سمع النَّاس بِعَمَلِه سمع اللّٰه بِه سامع خلقه وصغره وحقره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بأسانید اَحدهَا صَحِیْح وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو ﷠ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں میں شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق میں مشہور کرے گا لیکن اسے چھوٹا اور حقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کئی اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی روایت کیا ہے۔

35 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سمع سمع اللّٰه بِه وَمَنْ یراء یراء اللّٰه بِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم. سَمّع بتَشْدید الْمِیم وَمَعْنَاهُ من أظهر عمله للنَّاس رِیَاء أظهر اللّٰه نِیَّته الْفَاسِدَة فِیْ عمله یَوْم الْقِیَامَة وفضحه علی رُؤُوس الأشهاد

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شہرت کا حصول چاہتا ہو اللہ تعالیٰ اس کی شہرت کے حصول کو ظاہر کر دے گا جو شخص ریاکاری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''سمع'' میں م پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے: جو شخص ریاکاری کے طور پر اپنے عمل کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے بارے میں اس کی فاسد نیت کو ظاہر کر دے گا اور اسے لوگوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا۔

36 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ مقَام رِیَاء رایا اللّٰه بِهٖ وَمَنْ قَامَ مقَام سمعة سمع اللّٰه بِهٖ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریاکاری کے طور پر کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریاکاری کو ظاہر کر دے گا' اور جو شخص شہرت کے حصول کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی شہرت (کی خواہش) کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

37 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یَقُوْمُ فِی الدُّنْیَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِهٖ علی رُؤُوس الْخَلَائق یَوْم الْقِیَامَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ شہرت اور دکھاوے کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مخلوق کے سامنے اس کی اس نیت کو ظاہر کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

38 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من رایا بِشَیْءٍ فِی الدُّنْیَا من عمله وَكله اللّٰه اِلَیْهِ یَوْم الْقِیَامَة وَقَالَ انْظُر هَلْ یُغنی عَنْك شَیْئًا ۔ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی عمل کے بارے میں ریاکاری سے کام لے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس عمل کے سپرد کر دے گا (یا وہ عمل اس کے سپرد کر دے گا) اور فرمائے گا: دیکھو! کیا یہ تمہارے کسی کام آ رہا ہے؟''

یہ روایت امام بیہقی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

39 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تزین بِعَمَلِ الْاٰخِرَة وَهُوَ لَا یریدها وَلَا یطْلبهَا لعن فِی السَّمٰوَات وَالْاَرْض ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

حدیث37: البحر الزخار مسند البزار - أول الخامس والعشرين' حدیث:2302' المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - شرحبيل بن معشر العبسي' حدیث:17065

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق کسی عمل کے ذریعے دنیا کی زیب وزینت حاصل کرنا چاہے اور اس کی حالت یہ ہو کہ وہ آخرت کے ثواب کے حصول کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور اس کا طلبگار بھی نہ ہو تو آسمانوں اور زمین میں اس پر لعنت کی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

40 - وَرُوِیَ عَنِ الْجَارُودِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الدُّنْيَا بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ طمس وَجهه ومحق ذكره وَاثبت اسمه فِي النَّار - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت جارود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا طلب کرے گا اس کے چہرے کو بگاڑ دیا جائے گا اس کا تذکرہ ختم ہو جائے گا اور اس کا نام جہنمیوں میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

41 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج فِيْ آخر الزَّمَان رجال يختلون الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يلبسُوْنَ للنَّاس جُلُوْد الضَّأْن من اللين ألسنتهم أحلى من الْعَسَل وَقُلُوْبهم قُلُوْب الذئاب يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أَبِيْ يغترُّوْنَ أم عَلَيّ يجترئون فَبِي حَلَفت لَابْعَثَن على أُولَئِكَ مِنْهُم فتْنَة تدع الْحَلِيم حيران - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبيد سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة فَذكره وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ ابْن عمر وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو دین کے ذریعے دنیا کو دھوکہ دیں گے وہ لوگوں کے سامنے بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے نرمی سے گفتگو کریں گے کہ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی محسوس ہوں گی لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا یہ لوگ میرے ساتھ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں یا میرے خلاف دلیر بنے ہوئے ہیں؟ مجھے اپنی ذات کی قسم ہے! جو لوگ بھی ایسے ہوں گے میں انہیں مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلاء کروں گا جو ایسی ہوں گی جو بردبار ترین شخص کو بھی حیران کر دیں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے یحییٰ بن عبید کے حوالے سے یوں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے امام ترمذی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

42 - وَرُوِیَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَى النَّاس بِمَا يحبونَ وبارز اللّٰه

حدیث 42: المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف باب من اسمه إبراهيم - حديث: 2877 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله من اسمه عصمة - عصمة بن مالك الخطمي حديث: 14352

بِمَا یکرهُونَ لَقِی اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی محبوب چیز کے حوالے سے ان کے ساتھ دوستی کا اظہار کرے اوران کی ناپسندیدہ چیز کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف چلے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

43 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰه وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم کل یَوْم مائَة مرّة وَمِائَة قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یدْخلهُ قَالَ الْقُرَّاء المراؤون بأعمالهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم کل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ یدْخلهُ قَالَ أعد للقراء المرائین بأعمالهم وَإِن من أبْغض الْقُرَّاء إِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِیْنَ یزورُوْنَ الْاُمَرَاء وَفِیْ بعض النّسخ الْاُمَرَاء الجورة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِنَحْوِهٖ إِلَّا انه قَالَ یلقی فِیْهِ الغرارون قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الغرارُوْنَ قَالَ المراؤون بأعمالهم فِی الدُّنْیَا

❀❀ اُنہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن (غم کے کنویں) سے اللہ کی پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک حصہ ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ایک سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! کون لوگ اس میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کے وہ عالم جو اپنے اعمال کے ذریعے دکھاوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جب حزن سے پناہ مانگو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک جگہ ہے' جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے قرآن کے ان عالموں کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کے حوالے سے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرآن کے عالموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو امراء سے ملنے کے لئے جاتے ہیں''۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ترین عالم وہ ہیں جو ظالم حکمرانوں سے میل جول رکھتے ہیں''۔

امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس میں دھوکے باز لوگ ڈالے جائیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دھوکے بازسے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو دنیا میں اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں''۔

44 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ جَهَنَّم لوادیا تستعیذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادی فِیْ كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة أعد ذٰلِكَ الْوَادی للمرائين من امة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحامل كتاب اللّٰه والمتصدق فِیْ غير ذَات اللّٰه والحاج اِلٰى بَيت اللّٰه وللخارج فِیْ سَبِيْل الله

قَالَ الْحَافِظ رفع حَدِيْث ابْن عَبَّاس غَرِيْبٌ وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جہنم میں ایک جگہ ہے' جہنم بھی روزانہ چارسو مرتبہ اس سے پناہ مانگتی ہے' اور اسے حضرت محمد ﷺ کی امت کے ان ریاء کار لوگوں کے لئے بنایا گیا ہے جو اللہ کی کتاب کے عالم ہوتے ہیں اور خیرات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ذات (کی رضا) کی نیت نہیں کرتے ہیں جو حج کے لئے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں (جہاد کے) لئے نکلتے ہیں (لیکن ان کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہیں ہوتا)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے شاید یہ روایت موقوف ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

45 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحسن الصَّلَاة حَيْثُ يرَاهُ النَّاس وأساء ها حَيْثُ يَخْلُو فَتلك استهانة استهان بهَا ربه تبَارَكَ وَتَعَالٰى

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِیْ كِتَابه وَاَبُوْ يعلى كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْم بن مُسْلِم الهجرى عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنهُ . وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطّرق ابْن جرير الطَّبَرِیّ مَرْفُوْعا اَيْضًا وموقوفا على ابْن مَسْعُوْد وَهُوَ أشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کے سامنے اچھے طریقے سے نماز ادا کرے' اور تنہائی میں برے طریقے سے نماز ادا کرے' تو یہ توہین کے مترادف ہوگا جس کے ذریعے وہ اپنے پروردگار کی توہین کررہا ہوگا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں اور اس کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے۔

ان دونوں نے اسے ابراہیم بن مسلم ہجری کی ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابن مسعود سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اسی سند کے حوالے سے ابن جریر طبری نے اسے مرفوع روایت کے طور پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور یہ زیادہ موزوں ہے۔

46 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ صلى يرائی فَقَدْ أشرك وَمَنْ تصدق يرائی فَقَدْ أشرك

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مِن طَرِیْق عبد الْمَجِید بن بهْرَام عَنْ شهر بن حَوْشَب وَسَیَاْتِیْ اتم من هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ریاکاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو شخص ریاکاری کے طور پر نماز پڑھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے اور جو شخص ریاکاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے عبدالمجید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے بارے میں زیادہ مکمل کلام آگے آئے گا۔ اگر اللہ نے چاہا۔

47 - وَعَنْ ربيح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نتذاكر الْمَسِيْح الدَّجَّال فَقَالَ اَلا اُخْبرُكُمْ بِمَا هُوَ أخوف عَلَيْكُمْ عِنْدِی من الْمَسِيْح الدَّجَّال فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الشرك الْخَفِی اَن يَقُوْمُ الرجل فَيصَلى فيزين صَلَاته لما يرى من نظر رجل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِیّ ربيح بِضَم الرَّاء وَفتح الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا يَاء آخر الْحُرُوف وحاء مُهْملَة وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجال کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو میرے نزدیک دجال سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بتائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ پوشیدہ قسم کا شرک ہے وہ یہ ہے کہ آدمی نماز کے لئے کھڑا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ لفظ ربیح میں ر پر پیش ہے ب پر زبر ہے اس کے بعد ی ہے اور آخر میں ح ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

48 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد قَالَ خرج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِيَّاكُمْ وشرك السرائر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا شرك السرائر قَالَ يَقُوْمُ الرجل فَيصَلى فيزين صَلَاته جاهدا لما يرى من نظر النَّاس اِلَيْهِ فَذٰلِكَ شرك السرائر .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِی صَحِيْحه

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچ کے رہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پوشیدہ شرک سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اسے سنوارتا ہے یہ کوشش کرتے ہوئے کہ لوگ اس کی طرف دیکھیں یہ چیز پوشیدہ شرک ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

49 - وَعَنْ زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ

اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٌ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز اللّٰه بالمحاربة اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الْاَتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوْا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد لَهُ وَغَيْرِهٖ قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

زید بن اسلم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں آئے' تو انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک حدیث کی وجہ سے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے' اور جو شخص اللہ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو مقابلے کا چیلنج دیتا ہے اللہ تعالیٰ نیک اور پرہیزگار لوگوں کو محبوب رکھتا ہے جو ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ اگر وہ غیر موجود ہوں' تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی' اور اگر موجود ہوں' تو ان کو پہچانا نہیں جاتا ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں جو ہر قسم کے گرد و غبار اور تاریکی سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام حاکم نے امام بیہقی نے اپنی کتاب ''الزہد'' میں' اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

50 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمُ الشّرك الْاَصْغَر قَالُوْا وَمَا الشّرك الْاَصْغَر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرِّيَاء يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا جزى النَّاس بأعمالهم اذْهَبُوا اِلَى الَّذِيْنَ كُنْتُم تراؤون فِي الدُّنْيَا فانظروا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدهم جَزَاء

وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيْرِه

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ ومحمود بن لبيد رأى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَصح لَهُ مِنْهُ سَمَاع فِيْمَا أرى .وَقد خرج اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة حَدِيْثٌ مَحْمُود الْمُتَقَدّم فِيْ صَحِيْحِهٖ مَعَ انه لَا يخرج فِيْهِ شَيْئًا من الْمَرَاسِيل وَذكر ابْن اَبِيْ حَاتِم اَن الْبُخَارِيّ قَالَ لَهُ صُحْبَة

قَالَ وَقَالَ اَبِيْ لَا يعرف لَهُ صُحْبَة وَرجح ابْن عبد الْبر اَن لَهُ صُحْبَة وَقد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مَحْمُود بن لبيد عَن رَافع بن خديج وَقِيْلَ اِن حَدِيْثٌ مَحْمُود هُوَ الصَّوَاب دون ذكر رَافع بن خديج فِيْهِ وَاللّٰهُ

حديث 49: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' حديث: 4 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب من ترجى له السلامة من الفتن - حديث: 3987 مشكل الآثار للطحاوي - باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 1547 المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' رواية أهل الكوفة - أسلم مولى عمر' حديث: 17142 مسند الشهاب القضاعي - إن الله يحب الأبرار الأخفياء الأتقياء' حديث: 994 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في إخلاص العمل لله - حديث: 6526 معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني - باب الميم' من اسمه معاذ - معاذ بن جبل الأنصاري' حديث: 5381

اَعْلَمُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن چیزوں کے بارے میں' مجھے تمہارے حوالے سے اندیشہ ہے ان میں سب سے زیادہ خطرناک چیز چھوٹا شرک ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! چھوٹے شرک سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریاء کاری' جب اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا' تو (ریاکاری کرنے والے لوگوں سے) فرمائے گا: تم لوگ ان کے پاس چلے جاؤ جن کے لئے تم دنیا میں ریاکاری کرتے تھے اور پھر اس بات کا جائزہ لو کہ کیا تمہیں ان کے پاس سے کوئی بدلہ ملتا ہے؟''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم میرے خیال میں ان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت گزر چکی ہے وہ امام ابوبکر بن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حالانکہ انہوں نے اس کتاب میں کوئی ''مرسل'' روایت نقل نہیں کی۔ ابن ابوحاتم نے یہ بات بھی ذکر کی ہے کہ امام بخاری فرماتے ہیں: انہیں (یعنی حضرت محمود بن لبید کو) صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ابن ابوحاتم کہتے ہیں: میرے والد کا یہ کہنا ہے: ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے' البتہ ابن عبدالبر اس قول کو ترجیح دی ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ امام طبرانی نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق: جو روایت حضرت رافع بن خدیج کے ذکر کے بغیر حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ درست ہے۔

51 - وَعَنْ اَبِیْ سعید بن اَبِیْ فضالة وَكَانَ من الصَّحَابَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اِذا جمع الله الْاَوَّلين والآخرين يَوْم الْقِيَامَة ليَوْم لَا ريب فِيْهِ نَادَى مُنَاد من كَانَ أشرك فِيْ عمله لله اَحَدًا فليطلب ثَوَابه من عِنْده فَإِن الله أغْنى الشُّركَاء عَن الشّرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي التَّفْسِير من جَامعه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوسعید بن ابوفضالہ رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا دن جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے اس دن اللہ تعالیٰ تمام پہلے والے' اور بعد والے افراد کو اکٹھا کرے گا' اور پھر ایک منادی بلند آواز میں یہ کہے گا:

''جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا تھا تو وہ اس (شریک) سے اپنے عمل کا بدلہ طلب کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے پاک ہے کہ اس کا کوئی شریک ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع ترمذی'' کی کتاب التفسیر میں' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

52 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشرك فَمَنْ عمل لی عملا اشرك فِیْهِ غَیْرِی فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ وَهُوَ لِلَّذِی اشرك

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ .ورواة ابن مَاجَه ثِقَات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں شرک سے پاک ہوں جو شخص کوئی عمل میرے لئے کرے اور اس میں کسی دوسرے کو بھی شریک کرلے تو میں اس سے لاتعلق ہوں گا اور وہ عمل اس کے لئے شمار ہوگا جس کو اس شخص نے شریک کیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

53 - وَعَنْ شهر بن حَوْشَب عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم قَالَ لما دخلت مَسْجِد الْجَابِيَة ألفينا عبَادَة بن الصَّامِت فَأخذ يَمِيني بِشمَالِهِ وشمال اَبِيْ الدَّرْدَاءِ بِيَمِينِهِ فَخرج يمشي بَيْننَا وَنَحْنُ نتنجي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا نتناجى فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت لَئِن طَال بكما عمر اَحَدكُمَا اَوْ كلاكما لتوشكان اَن تريا الرجل من ثبج الْمُسْلِمين يَعْنِيْ من وسط قراء الْقُرْآن عَلٰى لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَعَادَهُ وابداه فأحل حَلَاله وَحرم حرَامه وَنزل عِنْد مَنَازِله لا يحور مِنْهُ اِلَّا كَمَا يحور رَاس الْحمار الْمَيِّت

قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ طلع علينا شَدَّاد بن اَوْس وَعَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَجَلَسَا اِلَيْهِ فَقَالَ شَدَّاد إِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ اَيهَا النَّاس لما سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من الشَّهْوَة الْخفية والشرك فَقَالَ عبَادَة بن الصَّامِت وَاَبُو الدَّرْدَاءِ اَللّٰهُمَّ غفرا اَوَلم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد حَدثنَا اَن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِيْ جَزِيرَة الْعَرَب فَاَما الشَّهْوَة الْخفية فَقَدْ عرفناها هِيَ شهوات الدُّنْيَا من نسائها وشهواتها فَمَا هٰذَا الشّرك الَّذِيْ تخوفنا بِهٖ يَا شَدَّاد فَقَالَ شَدَّاد اَرَاَيْتُمْ لَو رَاَيْتُمْ رجلا يُصَلِّي لرجل اَوْ يَصُوم لرجل اَوْ يتَصَدَّق لَهُ لقد أشرك قَالَ عَوْف بن مَالك عِنْد ذٰلِكَ اَفلا يعمد اللّٰه اِلٰى مَا ابْتغِي بِهٖ وَجهه من ذٰلِكَ الْعَمَل كُله فَيقبل مَا خلص لَهُ ويدع مَا أشرك بِهٖ قَالَ شَدَّاد عِنْد ذٰلِكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَنا خير قسيم لمن أشرك بِي من أشرك بِي شَيْئًا فَإِن جسده وَعَمله وقليله وَكَثِيره لشريكه الَّذِيْ أشرك بِهٖ اَنا عَنهُ غَنِي

رَوَاهُ اَحْمد وَشهر يَاْتِيْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهٖ عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَنه كَانَ فِيْ مَسْجِد دمشق مَعَ نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيهم معَاذ بن جبل فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن يَا اَيهَا النَّاس إِن أخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ الشّرك الْخفي فَقَالَ معَاذ بن جبل اَللّٰهُمَّ غفرا أوما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حَيْثُ وَدعنَا إِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد فِيْ جزيرتكم هٰذِهٖ وَلٰكِن يطاع فِيْمَا تحتقرون من اَعمالكُمْ فَقَدْ رَضِي بِذٰلِكَ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن انْشدك اللّٰه يَا معَاذ أما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ رِيَاء فَقَدْ اشرك وَمَنْ تصدق رِيَاء فَقَدْ اشرك

فَذكر الحَدِيْث وَاِسْنَاده لَيْسَ بالقائم وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْحَاكِم من رِوَايَة عبد الْوَاحِد بن زيد عَن عبَادَة بن نسي: قَالَ دخلت على شَدَّاد بن اَوْس فِيْ مُصَلَّاهُ وَهُوَ يبكي فَقُلْتُ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن مَا الَّذِيْ ابكاك قَالَ حَدِيْث سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت وَمَا هُوَ قَالَ بَيْنَمَا اَنا عِنْد رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْت بِوَجْهِهِ أمرا سَاءَنِي فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَامي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ ارى بِوَجْهِك قَالَ أمرا أتخوفه على امتي الشّرك وشهوة خُفْيَة قلت وتشرك أمتك من بعْدك قَالَ يَا شَدَّاد اِنَّهُم لَا يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا وثنا وَلَا حجرا وَلٰكِن يراؤون النَّاس باعمالهم قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّيَاء شرك هُوَ قَالَ نعم قلت فَمَا الشَّهْوَة الْخفية قَالَ يصبح أحدهم صَائِما فتعرض لَهُ شَهْوَة من شهوات الدُّنْيَا فيفطر قَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قلت كَيْفَ وَعبد الْوَاحِد بن زيد الزَّاهِد مَتْرُوك وَرَوَاهُ ابْن مَاجه مُخْتَصرًا من رِوَايَة رواد بن الْجراح عَن عَامر بن عبد اللّٰه عَن الْحسن بن ذكْوَان عَن عبَادَة بن نسي عَن شَدَّاد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف على أمتِي الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ اما اِنِّيْ لست اَقُوْل يعْبدُوْنَ شمسا وَلَا قمرا وَلَا وثنا وَلٰكِن أعمالا لغير اللّٰه وشهوة خُفْيَة

وعامر بن عبد اللّٰه لَا يعرف ورواد يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وروى الْبَيْهَقِيّ عَن يعلى بن شَدَّاد عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نعد الرِّيَاء فِيْ زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك الْاَصْغَر

❀❀ شہر بن حوشب نے عبدالرحمٰن بن غنم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں جابیہ (نامی شہر) کی مسجد میں داخل ہوا تو وہاں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو موجود پایا انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا' اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بایاں ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ ہمارے ساتھ چلتے ہوئے وہاں سے باہر آئے ہم اس دوران بات چیت کر رہے تھے' جس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے پھر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم دونوں میں سے کسی ایک کی' یا دونوں کی عمر طویل ہوئی' تو تم ضرور کسی ایسے شخص کو دیکھو گے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نازل ہونے والے قرآن کو بار بار پڑھتا ہوگا مستقل پڑھتا ہوگا وہ اس کے حلال کو حلال سمجھتا ہوگا' اور حرام کو حرام سمجھتا ہوگا وہ قرآن کی تلاوت کرتا رہے گا لیکن اس کے باوجود وہ یوں رہے گا جیسے مردہ گدھے کا سر ہوتا ہے راوی بیان کرتے ہیں: ابھی ہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ اسی دوران حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے' اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے حضرت شداد رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تم لوگوں کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ ایک ایسی بات ہے' جس کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' اور وہ یہ ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''پوشیدہ شہوت اور شرک (کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ہے)''۔

تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تیری معافی کا سوال ہے (پھر انہوں نے فرمایا)

کہ اللہ کے رسول نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اب جزیرہ نما عرب پر اس کی عبادت کی جائے''۔

جہاں تک پوشیدہ شہوت کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں تو ہمیں یہ پتہ ہے کہ اس سے مراد دنیا میں عورتوں کی طرف دلچسپی اور لگاؤ ہے لیکن وہ شرک کون سا ہے جس کے حوالے سے آپ ہمیں خوف دلا رہے ہیں تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا رائے رکھتے ہیں جو نماز ادا کرتا ہے تو اسے کسی انسان کے لئے ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے تو کسی انسان کے لئے رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے تو کسی انسان کے لئے کرتا ہے کیا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے تو حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے عمل کی طرف توجہ نہیں فرماتا جس میں اس کی رضا کی نیت نہ کی گئی ہو اور وہ صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص طور پر صرف اس کے لئے کیا گیا ہو تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''جسے میرے ساتھ شریک کیا جاتا ہے میں اس سے بہتر ہوں (یعنی میں شرک سے پاک ہوں) اور جو شخص کسی کو میرا شریک بناتا ہے تو اس کا جسم اس کا عمل اس کا تھوڑا یا زیادہ سب کچھ اس شریک کے لئے ہوتا ہے جسے اس نے میرا شریک بنایا ہے میں اس (عمل یا شرک) سے بے نیاز ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

عبدالرحمٰن بن غنم کے بارے میں یہ منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ دمشق کی مسجد میں چند صحابہ کرام کے ساتھ موجود تھے جن میں سے ایک حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بولے: اے لوگو! تمہارے بارے میں مجھے جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ شرک خفی ہے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا سوال ہے کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ اس وقت جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت (یعنی الوداعی خطاب) کر رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس جزیرہ (نما عرب) میں اس کی عبادت کی جائے البتہ جب تم اپنے عمل کو حقیر کرو گے تو یہ اس کی پیروی ہوگی اور وہ اس سے بھی راضی ہو جائے گا''۔

تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے معاذ! میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے: ''جو شخص ریاکاری کے طور پر روزہ رکھتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے جو ریاکاری کے طور پر صدقہ کرتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

اس کے بعد (امام بیہقی) نے ایسی حدیث ذکر کی ہے جس کی سند قوی نہیں ہے اس روایت کو امام احمد اور امام حاکم نے عبدالواحد بن زید کے حوالے سے عبادہ بن نسی سے روایت کیا ہے عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کی نماز کی جگہ پر گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ رو رہے تھے میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا میں اس حدیث کی وجہ سے رو رہا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے دریافت کیا: وہ

حدیث کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آرہے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس اندیشے کے اثرات ہیں جو مجھے اپنی امت کے بارے میں ہے اور وہ خفیہ شہوت اور شرک کے حوالے سے ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد کیا آپ کی امت شرک میں مبتلاء ہو جائے گی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے شداد! وہ لوگ سورج یا بت یا کسی پتھر کی عبادت نہیں کریں گے بلکہ اپنے اعمال کے بارے میں ریاکاری سے کام لیں گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ریاکاری شرک ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کی: خفیہ شہوت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو صبح کے وقت روزہ رکھ لیں گے لیکن پھر انہیں دنیاوی خواہش لاحق ہوگی تو وہ روزے کو ترک کر دیں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام منذری بیان کرتے ہیں: امام حاکم کا اس روایت کو سند کے اعتبار سے صحیح قرار دینا درست نہیں ہے' کیونکہ اس کی سند کا ایک راوی عبدالواحد بن زید متروک ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت رواد بن جراح کے حوالے سے نقل کی ہے عامر بن عبداللہ نے اسے حسن بن ذکوان کے حوالے سے عبادہ بن نسی کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس چیز کے بارے میں مجھے اپنی امت کے حوالے سے سب سے زیادہ اندیشہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے' اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بتوں کی عبادت کریں گے بلکہ وہ غیراللہ (کے لئے دکھاوے کے طور پر) عمل کریں گے اور خفیہ شہوت کی پیروی کریں گے''۔

اس روایت کا ایک راوی عامر بن عبداللہ معروف نہیں ہے' اور رواد بن جراح کے بارے میں کلام آگے آئے گا امام بیہقی نے یعلیٰ بن شداد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم ریاکاری کو چھوٹا شرک شمار کرتے تھے''۔

54 - وَعَنِ الْقَاسِم بن مخيمرة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا يقبل الله عملا فِيْهِ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من رِيَاء . رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسے عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے جتنی ریاکاری ہو''۔

یہ روایت ابن جریر طبری نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

55 - وَرُوِيَ عَن عدي بن حَاتِم قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤمر يَوْم الْقِيَامَة بناس مِنَ النَّاس اِلَى الْجنَّة حَتّٰى اِذا دنوا مِنْهَا واستنشقوا رِيْحهَا ونظروا اِلٰى قُصُوْرهَا وَمَا أعد اللّٰهِ لاهلها فِيْهَا نُوْدُوا

اَن اصرفوهم عَنْهَا لا نصيب لَهُمْ فِيْهَا فيرجعون بحسرة مَا رَجَعَ الاولونَ بِمِثْلِهَا فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا لَو ادخلتنا النَّار قبل اَن تريناَ مَا اريتنا من ثوابك وَمَا اَعددت فِيْهَا لاوليائك كَانَ اَهْون علينا قَالَ ذَاك اردت بكم كُنتُم اِذا خلوتم بارزتموني بالعظائم وَاِذَا لَقِيتُمُ النَّاس لقيتموهم مخبتين تراؤون النَّاس بِخِلَاف مَا تعطوني من قُلُوْبِكُمْ هبتم النَّاس وَلَمْ تهابوني واجللتم النَّاس وَلَمْ تجلوني وتركتم للنَّاس وَلَمْ تتركوني الْيَوْم اذيقكم اَلِيم الْعَذَاب مَعَ مَا حرمتم من الثَّوَاب .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف جانے کا حکم ملے گا جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے اور اس کی خوشبو محسوس کریں گے وہاں کے محلات اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس سب کو دیکھیں گے تو حکم ہوگا انہیں جنت کی طرف سے واپس لے جایا جائے کیونکہ جنت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے تو وہ لوگ ایسی حسرت کے ساتھ وہاں سے واپس آئیں گے کہ کوئی اس سے پہلے اس طرح کی حسرت کے ساتھ واپس نہیں آیا ہوگا وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اپنا اجر و ثواب اور اپنی نعمتیں جو تو نے اپنے دوستوں کے لئے تیار کی ہیں وہ سب ہمیں دکھانے سے پہلے اگر ہمیں جہنم میں داخل کر دیتا تو ہمارے لئے یہ زیادہ آسان ہوتا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں یہی چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ اسی طرح کیا جائے تم وہ لوگ ہو کہ جب تم تنہا ہوتے تھے تو کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے میری نافرمانی کرتے تھے اور جب تم لوگوں سے ملا کرتے تھے تو نیکوکار بن جایا کرتے تھے تم اپنے دل سے میرے فرمانبردار نہیں تھے لیکن لوگوں کے سامنے ریاکاری سے کام لیتے تھے تمہیں لوگوں کا خوف تھا اور تم مجھ سے نہیں ڈرتے تھے تم لوگوں کو بڑا سمجھتے تھے اور میری تعظیم نہیں کرتے تھے تم نے لوگوں کے لئے بہت کچھ کیا اور میرے لئے کچھ نہیں کیا تو آج میں تمہیں اپنے ثواب سے محروم بھی کروں گا اور تمہیں عذاب کی تکلیف میں مبتلاء بھی کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کے علاوہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

57 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ آخر الزَّمَان صَارَت أمتِيْ ثَلَاث فرق فرقة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ خَالِصا وَفِرْقَة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ رِيَاء وَفِرْقَة يَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ ليستأكلوا بِهِ النَّاس فَاِذَا جمعهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة قَالَ للَّذي يستأكل النَّاس بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي فَيَقُوْلُ وَعزَّتك وجلالك أستأكل بِهِ النَّاس قَالَ لم ينفعك مَا جمعت انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده رِيَاء بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك رِيَاء النَّاس قَالَ لم يصعد اِلَيَّ مِنْهُ شَيْءٍ انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى النَّار ثُمَّ يَقُوْلُ للَّذي كَانَ يعبده خَالِصا بعزتي وَجَلَالِيْ مَا أردْت بعبادتي قَالَ بعزتك وجلالك اَنْت أَعْلَمُ بذلِكَ من أردْت بِهِ أردْت بِهِ ذكرك ووجهك قَالَ صدق عَبدِي انْطَلقُوْا بِهِ اِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبيد بن اِسْحَاق الْعَطَّار وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ عَن مولى أنس وَلَمْ يسمه قَالَ قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره باخْتِصَار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخری زمانے میں میری امت میں تین گروہ بن جائیں گے ایک گروہ خالص طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا ایک گروہ ریاکاری کے طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گا' اور ایک گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اس لئے کرے گا تاکہ اس کے ذریعے لوگوں سے مال حاصل کرے قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ ان لوگوں جمع کرے گا' تو جن لوگوں کا مقصد لوگوں کے اموال حاصل کرنا تھا اللہ تعالیٰ ان سے یہ فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم مجھے یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے تھے تو وہ عرض کرے گا اے اللہ! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں لوگوں کا مال حاصل کرنا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تمہارے پاس جو کچھ ہے وہ تمہارے کسی کام نہیں آئے گا (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اس کے بعد اللہ تعالیٰ ریاکاری کے طور پر عبادت کرنے والے شخص سے دریافت کرے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا تیری عزت اور جلال کی قسم ہے میں صرف دکھاوا چاہتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس میں سے کچھ بھی میری بارگاہ تک نہیں پہنچا ہے (پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا) تم میں اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! اور اسے جہنم میں ڈال دو اس کے بعد اللہ تعالیٰ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والے شخص سے فرمائے گا میری عزت اور جلال کی قسم ہے (تم یہ بتاؤ) کہ تم میری عبادت کے ذریعے کیا چاہتے تھے' تو وہ عرض کرے گا' تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے اس بارے میں جو میری نیت تھی میں نے اس کے ذریعے تیرے ذکر' تیری رضامندی کے حصول کا ارادہ کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے (پھر وہ فرشتوں سے فرمائے گا:) تم اسے جنت کی طرف لے جاؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبید بن اسحاق عطار کے حوالے سے نقل کی ہے اس کے باقی راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا وہ غلام یہ کہتا ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے' اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو مختصر روایت کے طور پر نقل کر دیا ہے۔

58 - وَعَنـهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بصحف مختمة فتنصب بَيْنَ يَدى اللّٰـه تَعَالٰى فَيَقُوْلُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ألقوا هٰذِهٖ واقبلوا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ وَعِزَّتك وجلالك مَا رَأينَا اِلَّا خيرا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن هٰذَا كَانَ لغير وَجْهِي وَاِنِّيْ لَا أقبل اِلَّا مَا ابْتغِي بِهٖ وَجْهِي

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن مہر بند صحیفے لائے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ان کو ایک طرف کر دو اور ان کو لے لو تو فرشتے عرض کریں گے: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے ہم نے صرف بھلائی دیکھی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ (جو ایک طرف کیے گئے ہیں) وہ عمل ہیں جن میں میری رضا کو مطلوب نہیں رکھا گیا اور میں صرف وہ چیز قبول کروں گا جس کے ذریعے میری رضا مراد لی گئی ہو۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے دو ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ امام

بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

59- وَرُوِیَ عَن معَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ حَدثنِیْ حَدِیْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلَّمَ قَالَ فَبکی معَاذ حَتّٰی ظَنَنت انه لا یسکت ثُمَّ سکت ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قَالَ لی یَا معَاذ قلت لَهٗ لَبَّیْكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمی ـ قَالَ اِنِّیْ محدثك حَدِیْثا اِن اَنْت حفظته نفعك وَاِن اَنْت ضیعته وَلَمْ تحفظه انْقَطَعت حجتك عِنْد اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة یَا معَاذ اِن اللّٰه خلق سَبْعَة اَمْلَاك قبل اَن یخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض ثُمَّ خلق السَّمٰوَات فَجعل لکل سَمَاء من السَّبْعَة ملکا بوابا عَلَیْهَا قد جللها عظما فتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من حِیْن اَصبح اِلَی اَن اَمسَی لَهٗ نور کنور الشَّمْس حَتّٰی اِذا صعدت بِهٖ اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا ذکرته فکثرته فَیَقُوْلُ الْملك للحفظَة اضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا صَاحب الْغِیْبَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمل من اغتاب النَّاس یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ ثُمَّ تَاتِی الْحفظَة بِعَمَل صَالح من اَعمال العَبْد فتمر فتزکیه وتکثره حَتّٰی تبلغ بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّانِیَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بالسماء الثَّانِیَة قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ اَرَادَ بِعَمَلِهٖ هٰذَا عرض الدُّنْیَا اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ یفتخر علی النَّاس فِیْ مَجَالِسهم قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد یبتهج نورا من صَدَقَة وَصِیَام وَصَلَاة قد أعجب الْحفظَة فتجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الثَّالِثَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اَنا ملك الْکبر اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ یتکبر علی النَّاس فِیْ مجَالِسهم

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد یزهر کَمَا یزهر الْکَوْکَب الدُّرِّی لَهٗ دوِی من تَسْبِیح وَصَلَاة وَحج وَعمرَة حَتّٰی یجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الرَّابِعَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اضربوا ظَهره وبطنه اَنا صَاحب الْعجب اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی اِنَّهٗ کَانَ اِذا عمل عملا اَدخل الْعجب فِیْ عمله

قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد حَتّٰی یجاوزوا بِهٖ اِلَی السَّمَاء الْخَامِسَة کَاَنَّهٗ الْعَرُوْس المزفوفة اِلٰی بَعْلهَا فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه واحملوه علی عَاتِقه اَنا ملك الْحَسَد اِنَّهٗ کَانَ یحْسد النَّاس مِمَّن یتَعَلَّم وَیعْمل بِمثل عمله وکل من کَانَ یَاْخُذ فضلا من الْعِبَادَة یحسدهم وَیَقَع فیهم اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَکَاة وَحج وَعمرَة وَصِیَام فیجاوزون بِهٖ اِلَی السَّمَاء السَّادِسَة فَیَقُوْلُ لَهُمُ الْملك الْمُوکل بهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَل وَجه صَاحبه اِنَّهٗ کَانَ لَا یرحم اِنْسَانا قطّ من عباد اللّٰه اَصَابَهٗ بلَاء اَوْ ضرّ بل کَانَ یشمت بِهٖ اَنا ملك الرَّحْمَة اَمرنِیْ رَبِّی اَن لَا أدع عمله یجاوزنی اِلٰی غَیْرِی قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد اِلَی السَّمَاء السَّابِعَة من صَوْم وَصَلَاة وَنَفَقَة واجتهاد وورع لَهٗ دوِی کَدَوِیّ الرَّعْد وضوء کضوء الشَّمْس مَعَه ثَلَاثَة

آلاف ملك فيجاوزون به إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ لَهُمُ الْمُوَكَّلُ بِهَا قفوا واضربوا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجه صاحبه واضربوا جوارحه اقفلوا على قلبه إِنِّيْ احجب عَنْ رَبِّي كل عمل لم يرد بِهِ وَجه رَبِّي إِنَّهُ أَرَادَ بِعَمَلِهِ غير اللّه إِنَّهُ أَرَادَ بِهِ رِفْعَةً عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وذكرا عِنْدَ الْعلماء وصوتا فِي الْمَدَائِنِ أمرني رَبِّي أَن لا ادع عمله يجاوزني إِلَى غَيْرِي وكل عمل لم يكن لله خَالِصا فَهُوَ رِيَاء وَلَا يقبل الله عمل الْمرائِي قَالَ وتصعد الْحفظَة بِعَمَل العَبْد من صَلَاة وَزَكَاة وَصِيَام وَحج وَعمرَة وَخلق حسن وَصمت وَذكر لله تَعَالَى وتشيعه مَلَائِكَة السَّمَوَات حَتَّى يقطعوا بِهِ الْحجب كلهَا إِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ فيقفون بَيْنَ يَدَيْهِ وَيشْهدُونَ لَهُ بِالْعَمَلِ الصَّالح الْمخلص لله قَالَ فَيَقُوْلُ الله لَهُمْ أَنْتُمُ الْحفظَة على عمل عَبدِي وَأَنا الرَّقِيب على نَفسه إِنَّهُ لم يردني بِهٰذَا الْعَمَل وَأَرَادَ بِهِ غَيْرِي فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة كلهَا عَلَيْهِ لعنتك ولعنتنا وَتقول السَّمَوَات كلهَا عَلَيْهِ لعنة الله ولعنتنا وتلعنه السَّمَوَات السَّبع وَمَنْ فِيهِنَّ

قَالَ معَاذ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنْت رَسُوْلُ الله وَأَنا معَاذ قَالَ اقتدِ بِي وَإِن كَانَ فِيْ عَمَلك تَقْصِير يَا معَاذ حَافظ على لسَانك من الوقيعة فِيْ إخوانك من حَمَلَة الْقُرْآن واحمل ذنوبك عَلَيْك وَلَا تحملهَا عَلَيْهِم وَلَا تزك نفسك بذمهم وَلَا ترفع نَفسك عَلَيْهِم وَلَا تدخل عمل الدُّنْيَا فِيْ عمل الْآخِرَة وَلَا تتكبر فِيْ مجلسك لكَي يحذر النَّاس من سوء خلقك وَلَا تناج رجلا وعندك آخر

وَلَا تتعظم على النَّاس فَيَنْقَطِع عَنْك خير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَلَا تمزق النَّاس فتمزقك كلاب النَّار يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار قَالَ الله تَعَالَى وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا (النازعات 2) أَتَدْرِي مَا هن يَا معَاذ

قلت مَا هن بِأبِيْ أَنْت وَأمي قَالَ كلاب فِي النَّار تنشط اللَّحْم والعظم

قلت بِأبِيْ أَنْت وَأمي فَمَنْ يُطيق هٰذِهِ الْخِصَال وَمَنْ ينجو مِنْهَا قَالَ يَا معَاذ إِنَّهُ ليسير على من يسره الله عَلَيْهِ

قَالَ فَمَا رَأَيْت أَكثر تِلَاوَة لِلْقُرْآنِ من معَاذ للحذر مِمَّا فِيْ هٰذَا الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الزّهْد عَن رجل لم يسمه عَن معَاذ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ غير الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَغَيْرهمَا وَرُوِيَ عَن عَليّ وَغَيره وَبِالْجُمْلَةِ فآثار الْوَضع ظَاهِرَة عَلَيْهِ فِيْ جَمِيع طرقه وبجميع أَلْفَاظه

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے یہ کہا: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو راوی کہتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رونے لگے یہاں تک کہ یوں محسوس ہوا کہ اب وہ خاموش نہیں ہوں گے پھر وہ خاموش ہوئے اور انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی بات بتانے لگا ہوں اگر تم اس کو یاد رکھو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گی اور اگر تم نے اسے یاد نہ رکھا اور ضائع

کردیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہاری حجت منقطع ہو جائے گی (اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:)

''اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے پہلے سات فرشتوں کو پیدا کیا اس کے بعد اس نے آسمانوں کو پیدا کیا تو ساتوں آسمانوں میں سے ہر ایک کے لئے ان میں سے ایک ایک فرشتے کو دربان مقرر کیا پھر اس نے ان آسمانوں کو اپنی عظمت کے ذریعے ڈھانپ لیا جب اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی شخص کے اعمال کو ساتھ لے کر صبح کے وقت یا شام کے وقت اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ان اعمال کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوتی ہے یہاں تک کہ جب وہ فرشتے دنیاوی آسمان تک پہنچتے ہیں اور اس عمل کا ذکر کرتے ہیں اور اس کے زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ اعمال نوٹ کرنے والے فرشتوں سے کہتا ہے: اس عمل کو کرنے والے کے منہ پر مار دو میں غیبت کے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ غیبت کرنے والے شخص کے کسی بھی عمل کو آگے نہ جانے دوں (نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) پھر کبھی عمل نوٹ کرنے والے وہ فرشتے آدمی کے نیک اعمال کو لے کر جاتے ہیں اور اس کے پاک ہونے' اور زیادہ ہونے کا ذکر کرتے ہیں' جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو دوسرے آسمان سے متعلق دربان فرشتہ ان سے کہتا ہے: ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ اس کا مقصد اس کے ذریعے دنیاوی اسباب کا حصول تھا اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے سامنے اپنے عمل پر فخر کا اظہار کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور یہ حالت ہوتی ہے کہ اس عمل میں سے نماز' روزے' اور صدقے کا نور نکل رہا ہوتا ہے' جس کو دیکھ کر فرشتے خوش ہوتے ہیں وہ فرشتے جب تیسرے آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے:

ٹھہر و اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ میں تکبر سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس نوعیت کے عمل کو آگے نہ جانے دوں یہ شخص لوگوں کی محفل میں ان کے سامنے تکبر کا اظہار کیا کرتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور وہ عمل یوں چمک رہا ہوتا ہے' جس طرح چمک دار ستارہ چمکتا ہے اس عمل سے تسبیح نماز حج اور عمرے کی آواز آتی ہے یہاں تک کہ فرشتے وہ عمل لے کر چوتھے آسمان تک پہنچتے ہیں' تو وہاں دربان فرشتہ انہیں کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کو اس کے ظاہر پر اور باطن پر مارنا کیونکہ میں خود پسندی سے متعلق فرشتہ ہوں' اور میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ایسے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں جب یہ شخص نیک عمل کرتا تھا تو اس عمل میں خود پسندی کو شامل کر دیتا تھا نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اسی طرح فرشتے کسی بندے کا عمل لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور پانچویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل یوں (بنا سنورا ہوتا ہے) جس طرح دلہن ہو جس کی رخصتی کروائی جاتی ہو' تو پانچویں آسمان سے متعلق فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے کہ تم ٹھہر جاؤ اور یہ عمل اس کو کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے کندھے پر رکھ دو کیونکہ میں حسد سے متعلق فرشتہ ہوں یہ شخص علم سیکھنے والے لوگوں سے حسد کیا کرتا تھا اور عمل ان کی طرح کرتا تھا بندوں میں سے' جسے بھی کوئی فضیلت ہوتی تھی یہ اس سے حسد کرتا تھا اور

اس میں عیب بیان کرتا تھا میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح عمل نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز زکوٰۃ حج عمرہ اور روزہ اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور چھٹے آسمان تک پہنچ جاتے ہیں' تو چھٹے آسمان کا دربان فرشتہ ان سے یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ اور یہ عمل، عمل کرنے والے کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کے مصیبت زدہ پریشان حال بندوں پر ذرا بھی رحم نہیں کرتا تھا بلکہ یہ ان کی مصیبت پر خوش ہوا کرتا تھا اور میں رحمت سے متعلق فرشتہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ اس کے کسی عمل کو اپنے سے آگے نہ جانے دوں۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اسی طرح اعمال نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کے روزے، نماز، صدقہ، اجتہاد اور تقویٰ کے متعلق اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' تو ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں اور وہ عمل بجلی کی کڑک کی مانند (آواز والا) اور سورج کی روشنی کی مانند روشنی والا ہوتا ہے جب کہ تین ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوتے ہیں' جب وہ فرشتے ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں' تو اس آسمان کا نگران فرشتہ انہیں یہ کہتا ہے تم ٹھہر جاؤ اور اس عمل کو اس کے کرنے والے کے منہ پر مار دو اور اس کے دیگر اعضاء پر بھی مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ میں کوئی بھی ایسا عمل اپنے پروردگار کی بارگاہ تک نہیں جانے دوں گا جو عمل آدمی نے میرے پروردگار کی رضا کے لئے نہ کیا ہو' اور اس عمل کے ذریعے اس کا مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول نہ ہو اس نے وہ عمل اس لئے کیا ہوتا کہ اس عمل کے ذریعے فقہاء کے سامنے بلند مرتبہ حاصل کرے علماء کے سامنے شہرت حاصل کرے' اور مختلف علاقوں میں مشہور ہو جائے۔

میرے پروردگار نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں ایسے شخص کے عمل کو آگے نہ جانے دوں' جو عمل خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو بلکہ اس میں ریاکاری شامل ہو' تو اللہ تعالیٰ ریاکار شخص کے عمل کو قبول نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اعمال کو نوٹ کرنے والے فرشتے کسی بندے کی نماز، زکوٰۃ، روزے، حج، عمرہ، اچھے اخلاق، خاموشی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اعمال کو لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں اور ان اعمال کے ساتھ آسمان کے فرشتے چلتے ہیں یہاں تک کہ تمام حجاب پار کر کے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے' اور وہ فرشتے یہ گواہی دیتے ہیں کہ یہ نیک عمل ہے' اور خالص طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے بندے کے عمل سے متعلق نگران فرشتے ہو' اور میں اس کی ذات کا نگران ہوں اس نے اس عمل کے ذریعے میری ذات مراد نہیں لی تھی بلکہ میری بجائے کسی اور کی رضا مراد تھی' تو اس پہ میری لعنت ہو' تو تمام فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس پر تیری اور ہماری لعنت ہو پھر تمام آسمانوں کے فرشتے یہ کہتے ہیں: اس پر اللہ کی اور ہماری لعنت ہو پھر اس پر سات آسمانوں اور ان میں موجود تمام مخلوق لعنت کرتی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں معاذ ہوں (میں ان سب چیزوں سے کیسے بچ سکتا ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میری پیروی کرو! اے معاذ اگر تمہارے عمل میں کوئی کوتاہی ہوئی (تو وہ معاف ہو جائے گی) تم اپنے ان بھائیوں میں عیب نہ نکالو جو قرآن کے عالم ہیں' جس نے اس حوالے سے اپنی زبان کی

معاملے کوئی اپنے گناہ کا وزن خود اٹھاؤ اسے ان پر نہ ڈالو اور ان کی برائی بیان کر کے اپنے آپ کی اچھائی کو ظاہر کرنے کی کوشش نہ کرو اور خود ان سے بلند مرتبہ نہ سمجھو اور دنیا سے متعلق عمل کو آخرت سے متعلق عمل میں داخل نہ کرو اور اپنی محفل میں تکبر کا اظہار نہ کرنا کہ کہ لوگ تمہارے برے اخلاق سے ڈرنے لگیں اور جب تمہارے پاس دو آدمی موجود ہوں تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ سرگوشی میں بات نہ کرو اور لوگوں کے سامنے اپنی عظمت اور رعب کا اظہار نہ کرو ورنہ دنیا اور آخرت کی بھلائی تم سے لاتعلق ہو جائے گی اور لوگوں کے درمیان انتشار پیدا کرنے کی کوشش نہ کرو ورنہ قیامت کے دن جہنم کے کتے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور قسم ہے آسانی سے (روح قبض کرنے والے فرشتوں کی)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) اے معاذ! کیا تم جانتے ہو؟ وہ کتے کیسے ہیں؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کے کتے ایسے ہیں جو گوشت اور ہڈی کو الگ الگ کر دیں گے میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کون شخص ہے؟ جو ان سب خامیوں سے بچنے کی طاقت رکھتا ہو اور کون ان سے نجات پا سکتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ اللہ تعالیٰ انہیں جس کے لئے آسان کر دے اس کے لئے یہ آسان ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا اور کوئی شخص نہیں دیکھا اور ان کے بکثرت تلاوت کرنے کی وجہ یہی تھی کہ اس حدیث میں جو امور مذکور ہوئے ہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ان سے ڈرا کرتے تھے۔

(مصنف بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام عبداللہ بن مبارک نے اپنی کتاب الزہد میں ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام مذکور نہیں ہے ابن حبان اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے تاہم مختصر یہ ہے کہ اس کے تمام طرق اور اس کے الفاظ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

فصل:

60 - عَنْ اَبِیْ عَلِیٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ کَاهِلٍ قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهٗ أخفی من دَبِیب النَّمْل فَقَامَ اِلَیْهِ عبد الله بن حزن وَقیس بن الْمضَارب فَقَالَا وَاللهِ لَنخرجَنَّ مِمَّا قلت اَوْ لنأتین عمر مَأْذُونا لنا اَوْ غیر مَأْذُون فَقَالَ بل أخرج مِمَّا قلت خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اتَّقوا هٰذَا الشّرك فَاِنَّهٗ أخفی من دَبِیب النَّمْل فَقَالَ لَهٗ من شَاءَ اللهُ اَن یَقُوْلُ وَکَیْف نتقیه وَهُوَ أخفی من دَبِیب النَّمْل یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُوْلُوْا:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذ بك من اَن نشْرك بك شَیْئًا نعلمهُ ونستغفرك لما لَا نعلمهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰی اَبِیْ عَلِیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

وَاَبُوْ عَلِیّ وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ أر اَحَدًا جرحه وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ حُذَیْفَة اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ یَقُوْلُ کل یَوْم ثَلَاث مَرَّات

❀❀ بنو کاہل سے تعلق رکھنے والے ابوعلی نامی ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچتے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتی

ہے اس پر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب نامی صاحبان کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! آپ نے جو کچھ کہا ہے یا تو آپ
کو اس کا حوالہ بتانا ہوگا ورنہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے خواہ وہ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیں یا نہ دیں
تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے تمہیں اس کا حوالہ بتا دیتا ہوں ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! اس شرک (یعنی ریاکاری) سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ مخفی ہے
تو جس کے بارے میں اللہ کو منظور تھا' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جب اس کی حالت چیونٹی کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے
تو پھر ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعا پڑھا کرو: ''اے اللہ! ہم اس چیز سے تیری پناہ مانگتے
ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جب کہ ہمیں اس کا علم ہو' اور ہم اس چیز کے بارے میں بھی تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں جس
کا ہمیں علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ابوعلی تک اس کے تمام راوی مستند ہیں اور ''صحیح'' ان سے استدلال کیا جاتا ہے
اور امام ابن حبان نے ابوعلی کو ثقہ قرار دیا ہے (مصنف کہتے ہیں) میں نے بھی کسی کو اس پر جرح کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔
امام ابویعلیٰ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس روایت میں یہ مذکور ہے نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کلمہ روزانہ تین مرتبہ پڑھا کرو''۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ اِتِّبَاع الْكتاب وَالسّنة

کتاب وسنت کی پیروی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

61 - عَن الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ وعظنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم موعظة وجلت
مِنهَا الْقُلُوْب وذرفت مِنهَا الْعُيُون فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَّهَا موعظة مُودع فأوصنا
قَالَ أوصيكم بتقوى اللّٰه والسمع وَالطَّاعَة وَإِن تأمر عَلَيْكُمْ عبد وَانَّهُ من يَعش مِنْكُمْ فسيرى اخْتِلَافا
كثيرا فَعَلَيْكُمْ بسنتي وَسنة الْخُلَفَاء الرَّاشِدين المهديين عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ وَإِيَّاكُمْ ومحدثات الْأُمُور فَإِن
كل بِدعَة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح
قَوْله عضوا عَلَيْهَا بالنواجذ اى اجتهدوا على السّنة والزموها واحرصوا عَلَيْهَا كَمَا يلْزم العاض على
الشَّيْء بنواجذه خوفًا من ذَهَابه وتفلته والنواجذ بالنُّوْن وَالْجِيم والذال الْمُعْجَمَة هِيَ الأنياب وَقيل

حديث 61: صحيح ابن حبان - ذكر وصف الفرقة الناجية من بين الفرق التي تفترق عليها أمة' حديث: 5 المستدرك على
الصحيحين للحاكم - كتاب العلم' وأما حديث عبد الله بن مسعود - حديث: 298 سنن الدارمي - باب اتباع السنة'
حديث: 100 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب ما يقضي به القاضي ويفتي به المفتي ' فإنه غير جائز -
حديث: 18914 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - عبد الرحمن بن أبي بلال الخزاعي'
حديث: 15436 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية
الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7238 حلية الأولياء - خالد بن معدان' حديث: 7187

الأضراس

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا وعظ کیا جسے سن کر دلوں پر خوف طاری ہوگیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ الوداعی وعظ ہے تو آپ ہمیں کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے اور (حاکم وقت) کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی ہدایت کرتا ہوں خواہ کسی غلام کو تمہارا حاکم مقرر کردیا جائے تم میں سے جو شخص (میرے بعد) زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا (تو ایسی صورت حال میں) تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور ہدایت یافتہ اور ہدایت کے مرکز خلفاء کی سنت کو اختیار کرو اور اسے مضبوطی سے تھامے رکھو اور نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کے رہنا کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''عضوا علیها بالنواجذ'' یعنی سنت کے بارے میں بھرپور کوشش کرو اسے لازم پکڑو اس کی حرص رکھو جس طرح دانتوں کے ذریعے کوئی چیز پکڑنے والا شخص اسے پکڑ کے رکھتا ہے اس خوف کے تحت کہ کہیں وہ چیز رخصت نہ ہو جائے یا چھوٹ نہ جائے اور لفظ ''نواجذ'' میں ن اور ج اور ذ ہیں۔ اس سے مراد اطراف کے دانت اور ایک قول کے مطابق داڑھیں ہیں۔

62 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ الْخُزَاعِیِّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُون اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه قَالُوْا بلٰی

قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَیْدِیْکُمْ فَتمسکُوا بِه فَاِنَّکُمْ لن تضلوا وَلَنْ تهلکوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیا تم لوگ اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ تو لوگوں نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے تو اسے مضبوطی سے تھام کر رکھو! اس کے بعد تم کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہوگے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

63 - وَرُوِیَ عَن جُبَیر بن مطعم قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ اَلَیْسَ تَشْهَدُون اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن الْقُرْآن جَاءَ من عِنْد اللّٰه قُلْنَا بلٰی

قَالَ فأبشروا فَاِن هٰذَا الْقُرْآن طرفه بید اللّٰه وطرفه بِاَیْدِیْکُمْ فَتمسکُوا بِه فَاِنَّکُمْ لن تهلکوا وَلَنْ تضلوا بعده اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالصَّغِیر

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''جحفہ'' نامی جگہ پر موجود تھے نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کی گواہی نہیں دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں یہ قرآن اللہ کی طرف سے آیا ہے؟ تو ہم نے عرض کی: کیوں نہیں (یعنی ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری قبول کرو کہ اس قرآن کی ایک طرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے' اور ایک طرف تمہارے ہاتھ میں ہے' تو تم اس کو مضبوطی سے تھام کے رکھو! تم اس کے بعد کبھی ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے' اور گمراہ نہیں ہو گے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

64 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكل طيبا وَعمل فِىْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجَنَّة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِىْ أمتك الْيَوْم كثير قَالَ وسيكون فِىْ قوم بعدِى

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الصمت وَغَيْرِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص پاکیزہ خوراک کھائے' اور سنت پر عمل کرے' لوگوں کو اپنی زیادتی سے محفوظ رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ' تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد بھی کچھ ایسے لوگ ہوں گے (جن میں یہ خصوصیات پائی جاتی ہوں گی)''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ نہیں ہیں وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

65 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تمسك بِسنتى عِنْد فَسَاد أمتِىْ فَلهُ أجر مائَة شَهِيد

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ من رِوَايَةِ الْحسن بن قُتَيْبَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهٖ اِلَّا انه قَالَ فَلهُ أجر شَهِيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص میری امت میں فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھام کے رکھے گا اسے ایک سو شہیدوں کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن بن قتیبہ کے حوالے سے' اور امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے ایک شہید کا اجر ملے گا''۔

66 - وَعَنهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطب النَّاس فِىْ حجَّة الْوَدَاع فَقَالَ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبد بِأَرْضكُم وَلٰكِن رَضِى اَن يطاع فِيْمَا سوى ذٰلِكَ مِمَّا تحاقرُوْنَ من اَعمالكُم فاحذروا اِنِّىْ قد تركت فِيْكُمْ مَا اِن اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تضلوا اَبَدًا كتاب اللّٰه وَسنة نبيه الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

اخرج البخاری بعکرمۃ واحتج مسلم بابی اویس وله اصل فی الصحیح

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی عبادت کی جائے لیکن دیگر اعمال کے بارے میں اس کی یہ خواہش ہوگی کہ اس کی پیروی کی جائے اور یوں تم اپنے اعمال کے حوالے سے اپنے آپ کو کم تر کرلو تو تم لوگ اس چیز سے بچ کے رہنا بے شک میں تمہارے پاس ایسی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام کے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام بخاری نے عکرمہ سے جب کہ امام مسلم نے ابواویس سے روایات نقل کی ہیں اور اس حدیث کی اصل ''صحیح'' میں موجود ہے۔

67 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ الاقتصاد فِی السّنة أحسن من الِاجْتِھَاد فِی الْبِدْعَة
رَوَاهُ الْحَاکِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ اِسْنَاده صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت کو اختیار کرنا بدعت کے بارے میں کوشش کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

امام حاکم نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند امام مسلم اور امام بخاری کی شرائط کے مطابق صحیح ہے۔

68 - وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مرعوب فَقَالَ وأطیعونی مَا کنت بَیْن أظهرکُمْ وَعَلَیْکُمْ بِکِتَاب اللّٰه أحلُّوا حَلَاله وحرموا حرَامه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ پر مرعوب ہونے کی کیفیت تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں تم لوگ میری اطاعت کرو اور تم پر لازم ہے کہ اللہ کی کتاب (کے مطابق عمل کرو) تم اس کے حلال کو حلال قرار دو اور اس کی حرام قرار دی ہوئی چیز کو حرام سمجھو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

69 وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن شَافِع مُشَفع من اتبعهٗ قَادَهُ اِلَی الْجَنَّة وَمَنْ ترکه اَوْ اعرض عَنْهُ اَوْ کلمة نَحْوَهَا زج فِیْ قفاهُ اِلَی النَّار
رَوَاهُ الْبَزَّار هٰکَذَا مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْد وَرَوَاهُ مَرْفُوْعا من حَدِیْث جَابر وَاِسْنَاد الْمَرْفُوْع جید

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآن سفارش کرنے والا ہے اور اس کی سفارش اس شخص کے حق میں

مقبول ہوگی جو اس کی پیروی کرے گا یہ اس شخص کو جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص اسے چھوڑ دے گا یا اس سے منہ موڑ لے گا (یا اس کی مانند کوئی کلمہ ہے) تو اس شخص کو گردن کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور مرفوع روایت کی سند عمدہ ہے۔

70 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن الله قد أعْطى كل ذِیْ حق حَقه اِلَّا اَن الله قد فرض فَرَائض وَسن سننا وحد حدودا وَأحل حَلالا وَحرم حَرَامًا وَشرع الدّين فَجعله سهلا سَمحا وَاسِعًا وَلَمْ يَجعله ضيقا اَلا اِنَّهٗ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهٗ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهٗ وَمَنْ نكث ذمَّة اللّٰه طلبه وَمَنْ نكث ذِمَّتِیْ خاصمته وَمَنْ خاصمته فلجت عَلَيْهِ وَمَنْ نكث ذِمَّتِیْ لم ينل شَفَاعَتِیْ وَلَمْ يرد على الْحَوْض الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

قَوْله فلجت عَلَيْهِ بِالْجِيم اَی ظَهرت عَلَيْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان وظفرت بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرض لازم کیے ہیں کچھ سنتیں مقرر کی ہیں کچھ حدود مقرر کی ہیں کچھ چیزوں کو حلال قرار دیا ہے کچھ کو حرام قرار دیا ہے اس نے جو دین مقرر کیا ہے اسے آسان نرم اور وسعت والا بنایا ہے اسے تنگی والا نہیں بنایا ہے یہ بات یاد رکھنا کہ اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا جس میں امانت نہ ہو' اور اس شخص کا دین نہیں ہوتا جو عہد (کی پاسداری) نہ کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی پناہ کو توڑ دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا' اور جو میری دی ہوئی ہدایت کی خلاف ورزی کرے گا میں اس کا مقابل فریق بنوں گا' اور اس سے اختلاف کروں گا جو شخص میری دی ہوئی پناہ کو توڑ دے گا اسے میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور وہ میرے حوض پر نہیں آسکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''فلجت علیه'' ج کے ساتھ ہے یعنی انہوں نے حجت اور برہان کی بنیاد پر ان پر غلبہ حاصل کیا اور ان کے خلاف کامیابی حاصل کی۔

71 - وَعَنْ عَابس بن ربيعَة قَالَ رَاَيْت عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يقبل الْحجر يَعْنِی الْأَسود وَيَقُوْلُ اِنِّیْ لأَعْلَم اَنَّكَ حجر لَا تَنْفَع وَلَا تضر وَلَوْلَا اَنِّی رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقبلك مَا قبلتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ عابس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم صرف ایک پتھر ہو تم (بذات خود) نہ تو کوئی نفع دے سکتے ہو' اور نہ کوئی نقصان کر سکتے ہو اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہیں بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میں نے تمہیں بوسہ نہیں دینا تھا''۔

یہ روایت بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی نے نقل کی ہے۔

72 - وَعَنْ عُرْوَةَ بن عبد الله بن قُشَيْر قَالَ حَدثَنِي مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيهِ قَالَ اتيت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْط من مزينة فَبَايَعْنَاهُ وَإِنَّهُ لمُطلق الأزرار فادخلت يَدي فِي جنب قَمِيصه فمسست الخَاتم .قَالَ عُرْوَة فَمَا رَأَيْت مُعَاوِيَة وَلَا ابْنه قطّ فِي شتاء وَلَا صيف اِلَّا مطلقي الأزرار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجَه اِلَّا مُطلقَة أزرارهما

❀❀ عروہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت اس وقت حاضر ہوا جب آپ ﷺ مزینہ قبیلے کے افراد کے درمیان تشریف فرما تھے ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی آپ ﷺ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے تھے تو میں نے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص کے گریبان کے اندر داخل کیا اور آپ ﷺ کی مہر نبوت کو چھو لیا۔

راوی عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ دیکھا کہ معاویہ بن قرہ اور ان کے صاحبزادے گرمی یا سردی ہر موسم میں قمیص کے بٹن کھلے رکھتے تھے (یعنی وہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے)۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مگر ان کے بٹن (ہمیشہ) کھلے ہوتے تھے''۔

73 - وَعَنْ زيد بن أسلم قَالَ رَأَيْت ابْن عمر يُصَلِّي محلولا أزراره فَسَأَلته عَن ذَلِك فَقَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَله .رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحِه عَن الْوَلِيد بن مُسلم عَن زيد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن زُهَيْر بن مُحَمَّد عَن زيد

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ادا کرتے ہوئے اپنے بٹن کھولے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں ولید بن مسلم کے حوالے سے زید سے نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس کو زہیر بن محمد کے حوالے سے زید سے نقل کیا ہے۔

74 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ كُنَّا مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللهُ فِي سفر فَمر بمَكَان فحاد عَنهُ فَسئلَ لم فعلت ذَلِك قَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعل هٰذَا فَفعلت

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار بِإِسْنَاد جَيِّد .قَوْله حاد بِالْحَاء وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ أَي تنحى عَنهُ وَأخذ يَمِينا أَو شمالا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک مقام پر پہنچ کر وہ عام راستے سے ہٹ گئے ان سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ

نے (اس مقام سے گزرتے ہوئے) اسی طرح کیا تھا تو میں نے بھی ویسا ہی کیا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "حاذ" میں ح اور د ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان سے ہٹ گئے اور دائیں یا بائیں ہو گئے۔

75 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ يَاْتِيْ شَجَرَة بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة فيقيل تحتها ويخبر اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يفعل ذٰلِكَ ۔رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کے دوران وہ ایک مخصوص درخت کے پاس آ کر اس کے نیچے کچھ دیر کے لئے آرام کیا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا تھا۔

امام بزار نے اس روایت کو ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

76 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين قَالَ كنت مَعَ ابْن عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ بِعَرَفَات فَلَمَّا كَانَ حِيْن رَاحَ رحت مَعَه حَتّٰى اَتَى الإمَام فصلى مَعَه الْاُوْلٰى وَالْعصر ثُمَّ وقف وَانَا وَاَصْحَاب لى حَتّٰى اَفَاضَ الامام فأفضنا مَعَه حَتّٰى انْتهى اِلَى الْمضيق دون المأزمين فَاَنَاخَ وأنخنا وَنَحْنُ نحسب انه يُرِيد اَن يُصَلِّي فَقَالَ غُلَامه الَّذِيْ يمسك رَاحِلَته اِنَّهُ لَيْسَ يُرِيد الصَّلَاة وَلكنه ذكر اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما انْتهى اِلَى هٰذَا الْمَكَان قضى حَاجته فَهُوَ يحب اَن يقْضِي حَاجته

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح ۔قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ والْاٰثَار عَن الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فِيْ اتباعهم لَهٗ واقتفائهم سنته كَثِيْرَة جدا وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میدان عرفات میں، میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ موجود تھا جب بھی کسی مخصوص عمل کا مخصوص وقت ہوتا تو وہ اس عمل کو کرتے تھے اور میں بھی ان کے ساتھ وہ عمل کر لیتا تھا یہاں تک کہ جب حاکم وقت آ گیا تو انہوں نے اس کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد انہوں نے، میں نے اور میرے ساتھیوں نے وقوف کیا یہاں تک کہ جب حاکم وقت عرفات سے واپس آیا تو ہم بھی وہاں سے واپس آ گئے جب ہم "مازمین جگہ کے قریب ایک گھاٹی کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنی سواری کے اونٹ کو بٹھا لیا اور یہ بات بیان کی کہ وہ نماز نہیں ادا کرنے لگے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں قضائے حاجت کی تھی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات پسند تھی کہ وہ اس جگہ رک کر قضائے حاجت کریں"۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل نے نقل کی ہے اور اس کے راویوں سے صحیح (بخاری یا صحیح مسلم) میں روایات منقول ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنے کے بارے میں صحابہ کرام سے منقول آثار بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا جس کے علاوہ کوئی اور پروردگار نہیں ہے۔

4 - التَّرْهِيب من ترك السّنة وارتكاب الْبدع والأهواء

باب: سنت ترک کرنے' بدعت کے ارتکاب اور نفسانی خواہشات (کی پیروی) سے متعلق ترہیبی روایات

77 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أحدث فِي أمرنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَلَفظه: من صنع أمرا على غير أمرنَا فَهُوَ رد وَابْن مَاجَه

وَفِي رِوَايَة لمُسلم: من عمل عملا لَيْسَ عَلَيْهِ أمرنَا فَهُوَ رد

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے ہمارے اس معاملے (دین) کے بارے میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس کا حصہ نہ ہو' تو وہ چیز مسترد کی جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص نے ہمارے معاملے (یعنی دینی حکم) سے ہٹ کر کوئی اور نیا کام کیا تو وہ مسترد ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو' تو وہ مسترد ہوگا''۔

78 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا خطب احْمَرَّتْ عَيناهُ وَعلا صَوته وَاشْتَدَّ غَضَبه كَأَنَّهُ مُنْذر جَيش يَقُوْلُ صبحكم ومساكم وَيَقُوْلُ بعثت أَنا والساعة كهاتين ويقرن بَيْن أُصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى وَيَقُوْلُ أما بعد فَإِن خير الحَدِيْثِ كتاب اللّٰه وَخير الْهَدْى هدى مُحَمَّد وَشر الْأُمُور محدثاتها وكل بِدعَة ضَلَالَة ثُمَّ يَقُوْلُ أَنا أَوْلَى بِكُل مُؤْمِن من نَفسه من ترك مَالا فلأهله وَمَنْ ترك دينا أَوْ ضيَاعًا فَإِلَيَّ وَعلي.

حدیث 77: صحیح البخاری - کتاب الصلح' باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود - حدیث: 2571 صحیح مسلم - کتاب الأقضیة' باب نقض الأحکام الباطلة - حدیث: 3328 صحیح ابن حبان - ذکر الزجر عن أن یحدث المرء فی أمور المسلمین' حدیث: 26 سنن أبی داود - کتاب السنة' باب فی لزوم السنة - حدیث: 4011 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب تعظیم حدیث رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم - حدیث: 14 سنن الدارقطنی - کتاب فی الأقضیة والأحکام وغیر ذلک' فی المرأة تقتل إذا ارتدت - حدیث: 3971 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : لا یحیل حکم القاضی علی المقضی له والمقضی - حدیث: 19107 السنن الصغیر للبیهقی - کتاب آداب القاضی' باب ما یحکم به الحاکم - حدیث: 3254 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار - حدیث السیدة عائشة رضی اللّٰه عنها' حدیث: 25783 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4473 مسند الشهاب القضاعی - من أحدث فی أمرنا هذا ما لیس منه فهو رد' حدیث: 345

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوش میں اضافہ ہو جاتا تھا یوں محسوس ہوتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تمہاری صبح اور تمہاری شام (یعنی اپنی صبح وشام کا خیال رکھو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح مبعوث کیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر یہ فرماتے تھے آپ یہ بھی فرماتے تھے: اما بعد! بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین ہدایت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور سب سے برا کام نیا پیدا شدہ ہے ہر بدعت گمراہی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں ہر مومن کے لئے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اس کے اہل خانہ کو ملے گا' اور جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر جائے گا' تو وہ میری طرف آئیں گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے ذمہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

79 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اِنَّ من كَانَ قبلكُم من اَهْلِ الْكتاب افْتَرقُوْا على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّة وَاِن هٰذِهِ الْاُمة ستفرق على ثَلَاث وَسَبْعِينَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّار وَوَاحِدَة فِي الْجَنَّة وَهِي الْجَمَاعَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَزَاد فِي رِوَايَة: وَاَنَّهُ ليخرج فِيْ اُمتِيْ اَقوام تتجارى بهم الْاَهْوَاء كَمَا يتجارى الْكَلْب بِصَاحِبه لَا يبْقى مِنْهُ عرق وَلَا مفصل اِلَّا دخله .قَوْلِهِ الْكَلْب بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام

قَالَ الْخطابِيّ هُوَ دَاءِ يعرض لِلْاِنْسَان من عضة الْكَلْب الْكَلْب قَالَ وعلامة ذٰلِكَ فِي الْكَلْب اَن تحمر عَيناهُ وَلَا يزَال يدْخل ذَنبه بَيْن رجلَيْهِ فَاِذَا رأى اِنْسَانا ساوره

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! تم سے پہلے کے اہل کتاب 72 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے' اور یہ امت عنقریب 73 فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی 72 فرقے جہنم میں جائیں گے' اور ایک جنت میں جائے گا' اور وہ ''الجماعہ'' ہوگا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میری امت میں کچھ ایسے لوگ سامنے آئیں گے جن کی نفسانی خواہشات ان کے ساتھ یوں لگی رہیں گی جس طرح کتے کے کاٹنے کے اثرات متعلقہ شخص کے ساتھ رہتے ہیں اور یہ اثرات اس شخص کی ہر رگ اور ہر جوڑ میں داخل ہو جاتے ہیں''۔

لفظ ''کلب میں کاف پر زبر ہے' اور لام پر بھی زبر ہے علامہ خطابی کہتے ہیں: یہ ایک بیماری ہے جو کتے کے کاٹنے کی وجہ سے آدمی کو لاحق ہوتی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی علامت کتے میں یہ ہوتی ہے کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوتی ہیں اور اس کی دم اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہوتی ہے' اور جب وہ کسی انسان کو دیکھتا ہے' تو اس کی طرف لپکتا ہے۔

80 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة لعنتهم ولعنهم الله

وكل نبي مجاب الزَّائِد فِيْ كتاب الله عزَّ وَجلَّ والمكذب بِقدر الله والمتسلط على امتِيْ بالجبروت ليذل من اعز الله ويعز من اذلّ الله والمستحل حُرْمَة الله والمستحل من عِتْرَتِيْ مَا حرم الله والتارك السّنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَا اعرف لَهُ عِلّة

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''چھ لوگ ایسے ہیں' جن پر میں نے بھی لعنت کی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے' اور ہر مستجاب الدعوات ''نبی'' نے ان پر لعنت کی ہے (وہ لوگ یہ ہیں) اللہ کی کتاب میں اضافہ کرنے والا' اللہ کی مقرر کردہ تقدیر کا انکار کرنے والا' میری امت پر ظلم کے طور پر حکمران بننے والا' تاکہ وہ اس شخص کو ذلیل کردے' جسے اللہ تعالیٰ' عزت دی ہے' اور اس شخص کو عزت دیدے' جسے اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا ہے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کو حلال قرار دینے والا' اور میری عترت کے بارے میں اس چیز کو حلال قرار دینے والا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' اور سنت کو ترک کرنے والا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں اس کی سند صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

81 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أخْشَى عَلَيْكُمْ شهوات الغي فِيْ بطونكم وفروجكم ومضلات الْهوى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَبَعض اسانيدهم رُوَاته ثِقَات

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں اور تمہاری شرم گاہوں کے حوالے سے گمراہ کردینے والی خواہشات کا اندیشہ ہے' اور نفسانی خواہشات کی گمراہیوں کا (اندیشہ ہے)''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے اپنی تینوں معاجیم میں اسے نقل کیا ہے' اور ان کی بعض اسناد کے راوی ثقہ ہیں۔

82 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّي اَخَاف على أمتِيْ من ثَلَاث من زلَّة عَالم وَمَنْ هوى مُتبع وَمَنْ حكم جَائِر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد الله وَهُوَ واه وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ فِيْ مَوَاضِع وصححها فِيْ مَوْضِع فَانكر عَلَيْهِ وَاحْتج بهَا ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے عالم کی لغزش' نفسانی خواہشات کی پیروی اور ظالم شخص کی حکمرانی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ راوی واہی ہے امام ترمذی نے متعدد مقام پر اسے حسن قرار دیا ہے' اور ایک مقام پر اسے صحیح قرار دیا ہے' اور انہوں نے اس پر انکار کیا ہے اس روایت کے ذریعے

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں استدلال کیا ہے (یعنی اسے نقل کیا ہے)۔

83 - وَرُوِیَ عَنْ غُضَیْف بن الْحَارِث الثمالی قَالَ بعث اِلَیّ عبد الْملك بن مَرْوَان فَقَالَ یَا اَبَا سُلَیْمَان اِنَّا قد جَمعنَا النَّاس علی امرین فَقَالَ وَمَا هما قَالَ رفع الْاَیْدِی علی المنابر یَوْم الْجُمُعَة والقصص بعد الصُّبْح وَالْعصر فَقَالَ اما اِنَّهُمَا امثل بدعتكم عِنْدِی وَلست بمجیبكم اِلَی شَیْءٍ مِنْهُمَا قَالَ لم قَالَ لِاَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا احدث قوم بِدعَة اِلَّا رفع مثلهَا من السّنة فتمسك بسنة خیر من اِحْدَاث بِدعَة. رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے گورنر عبدالملک نے مجھے پیغام بھیج کر دریافت کیا: اے ابوسلیمان! ہم نے دو باتوں پر لوگوں کو اکٹھا کرلیا ہے انہوں نے دریافت کیا: وہ دو باتیں کیا ہیں' تو اس نے کہا: ایک یہ کہ جمعہ کے دن منبر پر ہاتھ بلند کئے جائیں گے' اور ایک یہ کہ صبح اور عصر کے بعد قصے بیان کیے جائیں گے' تو حضرت غضیف بن حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے نزدیک یہ تم لوگوں کی ایجاد کی ہوئی بدعتیں ہیں اور میں ان دونوں میں سے کسی میں بھی شرکت نہیں کروں گا اس نے دریافت کیا: وہ کیوں' تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم کسی بدعت کو ایجاد کرے گی' تو اس بدعت کی مانند سنت اٹھالی جائے گی''۔

(تو حضرت غضیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) سنت کو مضبوطی سے تھامنا' بدعت ایجاد کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

84 - وروی عَنهُ الطَّبَرَانِیّ اَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أمة ابتدعت بعد نبیها فِی دینهَا اِلَّا أضاعت مثلهَا من السّنة

❀❀ انہی سے امام طبرانی نے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی امت' اپنے نبی کے بعد اپنے دین کے بارے میں کوئی بدعت ایجاد کرتی ہے' تو وہ اس بدعت کی مانند کسی سنت کو ضائع کردیتی ہے''۔

85 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحت ظلّ السَّمَاء من اِلَه یعبد أعظم عِنْد اللّٰه من هوی مُتبع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر وَابْن اَبِیْ عَاصِم فِیْ كتاب السّنة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آسمان کے نیچے ایسے کسی بھی معبود کی عبادت نہیں کی جاتی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس (نفسانی) خواہش سے زیادہ برا ہو جس کی پیروی کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جبکہ ابن ابوعاصم نے کتاب السنہ میں نقل کی ہے۔

86 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأما المهلكات فشح مُطَاع

وَهوى مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفْسِه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَيَأْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ اِنْتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جہاں تک ہلاک کرنے والی چیزوں کا تعلق ہے (تو وہ یہ ہیں) وہ بخل جس کی فرمانبرداری کی جائے وہ نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''۔

یہ روایت امام بزار امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اگر اللہ نے چاہا تو نماز کے انتظار سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر آگے آئے گی۔

87 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله حجب التَّوْبَة عَن كل صَاحب بِدعَة حَتّٰى يدع بدعته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَابْن عَاصِم فِيْ كتاب السّنة من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفْظهمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبى الله اَن يقبل عمل صَاحب بدعَة حَتّٰى يدع بدعته وَرَوَاهُ ابن مَاجه اَيْضًا من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقبل الله لصَاحب بِدعَة صوما وَلَا صَلَاة وَلَا حجا وَلَا عمْرَة وَلَا جهادا وَلَا صرفا وَلَا عدلا يخرج من الاسلام كَمَا يخرج الشّعْر من الْعَجِين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر بدعتی شخص کی توبہ سے حجاب کر لیتا ہے (یعنی اسے قبول نہیں فرماتا) جب تک وہ شخص اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس روایت کو امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے اور ابن عاصم نے کتاب السنہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور ان دونوں کے نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار کرتا ہے کہ وہ کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول کرے جب تک وہ اپنی بدعت کو ترک نہیں کر دیتا''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کے روزے یا نماز یا حج یا عمرے یا جہاد یا فرض یا نفلی عبادت کو قبول نہیں فرماتا وہ شخص اسلام سے یوں نکل جاتا ہے جس طرح آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے''۔

88 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والمحدثات فَاِن كل محدثة ضَلَالَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتقدم بِتَمَامِهٖ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نئے پیدا ہونے والے امور سے بچ کر رہنا کیونکہ ہر نئی پیدا ہونے والی چیز گمراہی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اس کی مانند روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

89 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِيس قَالَ اَهْلَكتهم بِالذُّنُوبِ فأهلكوني بالاستغفار فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ اَهْلَكتهم بالأهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فَلَا يَسْتَغْفِرُوْنَ .رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ابلیس یہ کہتا ہے: میں نے ان لوگوں کو گناہوں کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا اور انہوں نے استغفار کے ذریعے مجھے ہلاکت کا شکار کر دیا جب میں نے یہ صورت حال دیکھی' تو میں نے انہیں نفسانی خواہشات کے ذریعے ہلاکت کا شکار کیا تو وہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور اس وجہ سے وہ استغفار بھی نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

90 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَمَنْ كَانَت فترته اِلٰى سنتي فَقَدْ اهْتَدَى وَمَنْ كَانَت فترته اِلٰى غير ذٰلِكَ فَقَدْ هلك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ عَاصِم وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكل عمل شرة وَلِكُلِّ شرة فَتْرَة فَاِن كَانَ صَاحبهَا سَاد اَوْ قَارب فارجوه وَاِن اُشير اِلَيْهِ بالأصابع فَلَا تعدوه الشرة بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الرَّاء بعْدهَا تَاء تَأْنِيث هِيَ النشاط والهمة وشرة الشَّبَاب اَوله وحدته

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے اور ہر خواہش کے لئے ایک میلان ہوتا ہے' تو جس شخص کا میلان میری سنت کی طرف ہوگا وہ ہدایت پالے گا' اور جس شخص کا میلان سنت کے علاوہ کسی اور چیز کی طرف ہوگا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

حدیث 90: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصیام جماع أبواب صوم التطوع - باب استحباب صوم یوم وإفطار یوم حدیث: 1957 صحیح ابن حبان - ذکر إثبات الفلاح لمن کانت شرته إلی سنة المصطفی صلی اللہ علیه وسلم حدیث: 11 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم حدیث: 1048 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما - حدیث: 6601

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے (ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمل کے لئے ایک خواہش ہوتی ہے اور ہر خواہش کا ایک میلان ہوتا ہے تو اگر عمل کرنے والا شخص ٹھیک رہے اور میانہ روی اختیار کرے تو اس کے بارے میں (بھلائی کی) امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں کے ذریعے اشارہ کیا جائے تو پھر تم اسے کسی گنتی میں نہ سمجھنا''۔

لفظ اشرہ میں شین پر زیر ہے اور ''ر'' پر شد ہے جس کے بعد تائے تانیث ہے اس سے مراد نشاط اور پختہ ارادہ کرنا ہے شرۃ الشباب کا مطلب اس کا ابتدائی حصہ اور حد ہے۔

91 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رغب عَن سنتي فَلَيْسَ مني

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

92 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث يَوْمًا اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اعْلَم اَن من اَحْيَا سنة من سنتي أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْأجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها الله وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذَلِك من أوزار النَّاس شَيْئًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ الْحَافِظ بل كثير بن عبد الله مَتْرُوك رَوَاهُ كَمَا تقدم وَلٰكِن للْحَدِيْثِ شَوَاهِد

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ جان لو کہ جس نے میری کسی ایسی سنت کو زندہ کیا جو میرے بعد ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو ہر اس شخص کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کرے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کوئی بدعت ایجاد کرے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں تو جتنے بھی لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہوں کی مانند اس شخص کو گناہ ملے گا اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: بلکہ کثیر بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے انہوں نے اسے نقل کیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے تاہم اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

93 - وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بن سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لقد تركتكم على مثل الْبَيْضَاء لَيْلُهَا كنهارها لا يزيغ عَنْهَا اِلَّا هَالك

رَوَاهُ ابن اَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَاد حسن

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''میں تم لوگوں کو واضح ترین صورت حال پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی رات اس کی دن کی مانند (روشن اور واضح) ہے تو اب کوئی ہلاکت کا شکار ہونے والا ہی اس کو چھوڑ کر بھٹک سکتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابو عاصم نے کتاب السنہ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

94 - وَعَنْ عَمْرو بن زُرَارَة قَالَ وقف عَلَيّ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد وَاَنا اقص فَقَالَ يَا عَمْرو لقد ابتدعت بِدعَة ضَلَالَة اَوْ اِنَّك لأهدى من مُحَمَّد وَاَصْحَابه فَلَقَد رَاَيْتهمْ تفرقُوْا عني حَتّٰى رَاَيْت مَكَاني مَا فِيْهِ أحد .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث مُتَفَرِّقَة من هٰذَا النَّوْع فِيْ هٰذَا الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عمرو بن زرارہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) میرے پاس ٹھہرے میں اس وقت وعظ کر رہا تھا انہوں نے فرمایا: اے عمرو! تم نے ایک گمراہ کرنے والی بدعت ایجاد کی ہے یا پھر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہو؟

(عمرو کہتے ہیں:) میں نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ مجھے چھوڑ کر چلے گئے یہاں تک کہ میں نے اپنی جگہ پر دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں رہا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی کتاب میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس قسم سے متعلق متفرق روایات آگے اس کتاب میں آئیں گی۔

باب الترغيب في البداء ة بالخير ليستن به

والترهيب من البداء ة بالشر خوف ان يستن به

باب: اچھے کام کا آغاز کرنے، تاکہ اس کی پیروی کی جائے' کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے کام کے آغاز سے متعلق ترہیبی روایات جو اس اندیشے کے تحت ہیں کہ کہیں اس کی پیروی نہ کی جائے

95 - عَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ صدر النَّهَار عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قوم غزَاة مجتابي النمار والعباء متقلدي السيوف عامتهم من مُضر بل كلهم من مُضر فتمعر وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما رأى مَا بهم من الْفَاقَة فَدخل ثُمَّ خرج فَامر بِلَالًا فَاذن وَاَقَام فصلى ثُمَّ خطب

فَقَالَ (يَا اَيهَا النَّاس اتَّقوا ربكُمُ الَّذِیْ خَلقكُمْ من نفس وَاحِدَة) اِلٰى آخر الاٰيَة (اِن الله كَانَ عَلَيْكُمْ رقيبا) النساء 1

وَالاٰيَة الَّتِیْ فِی الْحَشْر (اتَّقوا الله ولتنظر نفس مَا قدمت لغد) الحشر

تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثَوْبه من صَاع بره من صَاع تمره حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بشق تَمْرَة

قَالَ فجَاءَ رَجُلٌ من الْاَنْصَار بصرة كَادَت كَفه تعجز عَنْهَا بل قد عجزت قَالَ ثُمَّ تتَابع النَّاس حَتّٰى رَاَيْت كومين من طَعَام وَثيَاب حَتّٰى رَاَيْت وَجه رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّل كَاَنَّهُ مذهبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ فِی الْاِسْلَام سنة حَسَنَة فَلَهُ اَجرهَا وَاَجر من عمل بهَا من بعده من غير اَن ينقص من اُجُورهم شَیْءٍ وَّمن سنّ فِی الْاِسْلَام سنة سَيِّئَة كَانَ عَلَيْهِ وزرها ووزر من عمل بهَا من غير اَن ينقص من اوزارهم شَیْءٍ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَوْلِه مجتابی هُوَ بِالْجِيم السَاكنة ثُمَّ تَاء مثناة وَبعد الْاَلف بَاء مُوَحدَة والنمار جمع نمرة وَهِی كسَاء من صوف مخطط اَی لابسی النمار قد خرقوها فِیْ رؤوسهم والجوب الْقطع وَقَوله تمعر هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة الْمُشَدّدَة اَی تغير وَقَوله كَاَنَّهُ مذهبَة ضَبطه بعض الْحفاظ بدال مُهْملَة وهاء مَضْمُومَة وَنون وَضَبطه بَعْضُهُمْ بذال مُعْجمَة وبفتح الْهَاء وَبعدهَا بَاء مُوَحدَة وَهُوَ الصَّحِيح الْمَشْهُور وَمَعْنَاهُ على كلا التَّقْدِيرَيْن ظهر الْبشر فِیْ وَجهه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَنَار واشرق من السرُوْر والمذهبة صحيفَة منقشة بِالذَّهَب اَوْ ورقة من القرطاس مطلية بِالذَّهَب يصف حسنه وتلألؤه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

✿ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کے لباس پورے نہیں تھے انہوں نے موٹے کپڑے اور عبائیں پہنی ہوئی تھیں اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں ان میں سے زیادہ تر کا' بلکہ ان سب کا تعلق مضر قبیلے سے تھا ان کے فاقہ کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی رنگت تبدیل ہوگئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں) تشریف لے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے''۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی جو سورۃ حشر میں ہے:

''تم اللہ سے ڈرو! اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے آگے کے لئے کیا بھیجا ہے''۔

(پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) آدمی کو اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنی گندم کا صاع اپنی کھجور کا صاع صدقہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ نصف کھجور ہی (صدقہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلی لے کر آیا جو اس سے اٹھائی نہیں جا رہی تھی اس کے بعد دیگر لوگ چیزیں لانے لگے یہاں تک کہ میں نے اناج اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا جو سونے کی طرح چمک رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کے بعد جو شخص اس پر عمل کرے گا اس کا اجر بھی اسے ملے گا' اور ان لوگوں کے عمل میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقہ کا آغاز کرے تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا' اور اس پر جو بھی عمل کرے گا اس کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے امام ترمذی نے اس واقعہ کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''مجتابی'' اس میں جیم ہے جو ساکن ہے اس کے بعد تا ہے اس کے بعد الف ہے پھر ب ہے (اس کا مطلب پہنے ہوئے ہونا ہے) اور لفظ ''نمار'' لفظ نمرہ کی جمع ہے جو اون سے بنے ہوئے کپڑے کو کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اون سے بنے ہوئے ایسے کپڑے پہنے ہوئے تھے' جنہیں انہوں نے سر کی طرف سے پھاڑا ہوا تھا لفظ ''جوب'' کا مطلب کاٹ دینا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ تمعر میں عین ہے' جس پر شد ہے اس سے مراد متغیر ہونا ہے روایت کے الفاظ ''کانہ مذہبۃ'' اسے بعض حافظان حدیث نے دال کے ساتھ اور پیش والی ہا کے ساتھ اور نون کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ بعض نے ذال کے ساتھ اور ہا پر زبر کے ساتھ اور اس کے بعد باء کے ساتھ روایت کیا ہے' اور یہی لفظ صحیح اور مشہور ہے دونوں صورتوں میں اس کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چہرہ سے خوشی کے آثار ظاہر ہوئے یہاں تک کہ وہ روشن ہو گیا اور خوشی کی وجہ سے چمک دار ہو گیا لفظ ''مذہبۃ'' سے مراد ایسا صحیفہ ہے' جس پر سونے یا چاندی کے نقش و نگار بنائے گئے ہوں یا ایسا ٹکڑا ہے' جس پر سونے کا کام ہوا ہو' یہ نبی اکرم ﷺ کے حسن اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جھلملاہٹ کی صفت بیان کرنے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

96 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رجل على عهد رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمسك الْقَوْم ثُمَّ إِن رجلا أعطاهُ فَأعْطى الْقَوْم فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سنّ خيرا فاستن بِهِ كَانَ لَهُ أجره وَمثل أجور من تبعه غير منقص من أُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ سنّ شرا فاستن بِهِ كَانَ عَلَيْهِ وزره وَمثل أوزار من تبعه غير منتقص من أوزارهم شَيْئًا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ أبي هُرَيْرَة

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک شخص نے (لوگوں کو) مدد کے لئے کہا تو لوگوں نے اسے کچھ نہیں دیا پھر ایک شخص نے کچھ دیا تو دوسرے لوگوں نے بھی اسے دینا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص بھلائی کے کام کا آغاز کرے اور پھر اس کی پیروی کی جائے' تو اس شخص کو اس کا اجر ملتا ہے' اور جنہوں نے اس کی پیروی کی تھی ان کے اجر کی مانند بھی اسے ملتا ہے' اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی برے

طریقے کا آغاز کرے، جس کی پیروی کی جائے، تو اس کا گناہ اسے ہوتا ہے اور جنہوں نے اس کی پیروی کی ہو ان کا گناہ بھی اسے ہوتا ہے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

97 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس تقتل ظلما اِلَّا كَانَ على ابْنِ آدم الْاَوَّل كفل من دَمِهَا لِاَنَّهُ اَوَّل من سنّ الْقَتْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جس بھی جان کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا' تو حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے کا اس کے قتل (کے گناہ) میں حصہ ہوگا کیونکہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

97/1 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلَهُ اجرهَا مَا عمل بهَا فِيْ حَيَاته وَبعد مماته حَتّٰى تتْرك وَمَنْ سنّ سنة سَيِّئَة فَعَلَيْهِ اِثمها حَتّٰى تتْرك وَمَنْ مَاتَ مرابطا جرى عَلَيْهِ عمل المرابط حَتّٰى يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ .قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْث كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبلَال بن الْحَارِث اعْلَم يَا بِلَال قَالَ مَا أَعْلَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهُ من اَحْيَا سنة من سنتي قد أميتت بعدِي كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل من عمل بهَا من غير اَن ينقص من أُجورهم شَيْئًا وَمَنْ ابتدع بِدعَة ضَلَالَة لَا يرضاها اللّٰه وَرَسُوله كَانَ عَلَيْهِ مثل آثام من عمل بهَا لَا ينقص ذٰلِكَ من أوزار النَّاس شَيْئًا .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے' تو اسے اس کا اجر ملے گا جتنے بھی لوگ اس کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد اس پر عمل کریں گے یہاں تک کہ اس (کام کو) ترک کر دیا جائے (یعنی جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا مسلسل اس کا ثواب ملتا رہے گا) اور جو شخص کسی برے طریقے کا آغاز کرے' تو اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا جب تک اسے ترک نہیں کیا جاتا' اور جو شخص (سرحد پر) پہرا دیتے ہوئے مرجائے' تو اس کا پہرا دینے کا عمل مسلسل جاری رہے گا جب تک وہ قیامت کے دن زندہ نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں۔

حافظ فرماتے ہیں اس سے پہلے اس باب میں کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان

کے دادا کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم جان لو! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا جان لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ میرے بعد ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو ان لوگوں کے اجر جتنا اجر ملے گا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص کوئی گمراہی والی بدعت ایجاد کرے، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں، تو اس شخص پر اتنا ہی گناہ ہوگا جتنا ان لوگوں کو ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گنا میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

98 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذا الْخَيْر خَزَائِن ولتلك الخزائن مَفَاتِيح فطوبى لعبد جعله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مفتاحا للخير مغلاقا للشر وويل لعبد جعله اللّٰه مفتاحا للشر مغلاقا للخير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن اَبِي عَاصِم وَفِي سَنَده لين وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ بِقِصَّة

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک یہ بھلائی، خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں ہیں، تو اس بندے کو مبارک ہو جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی کے لئے چابی بنایا ہو اور برائی کے لئے بندش بنایا ہو اور اس بندے کے لئے بربادی ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے برائی کے لئے چابی بنایا ہو اور بھلائی کے لئے بندش بنایا ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور اس کے علاوہ ابن ابوعاصم نے بھی اسے نقل کیا اور ان کی نقل کردہ سند میں کمزوری پائی جاتی ہے، اور یہ روایت جامع ترمذی میں پورے واقعہ کے ساتھ مذکور ہے۔

99 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَاع يَدْعُو اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا وقف يَوْم الْقِيَامَة لَازِما لدعوته مَا دَعَا اِلَيْهِ وَاِن دَعَا رجل رجلا. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی دعوت دینے والا کسی بھی (اچھی یا بری) چیز کی طرف دعوت دے گا، تو وہ قیامت کے دن اپنی دعوت کے ساتھ کھڑا ہو جائے گا جس کی طرف وہ دعوت دیتا تھا خواہ کسی ایک شخص نے، ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو"۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے، اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب: علم کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْبُ فِي الْعلم وَطَلَبه وتعلمه وتعليمه وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الْعلمَاء والمتعلمين

علم، اسے حاصل کرنے' اسے سیکھنے اور اس کی تعلیم دینے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز علماء اور طالب علم کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

100 - عَن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يرد اللّٰه بِهِ خيرا يفقهه فِي الدّين رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَزَاد فِيْهِ: وَمَنْ لم يفقهه لم يبال بِهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا الْعلم بالتعلم وَالْفِقْه بالتفقه وَمَنْ يرد اللّٰه بِهِ خيرا يفقهه فِي الدّين و (اِنَّمَا يخْشَى اللّٰه من عباده الْعلمَاء) فاطر وَفِيْ اِسْنَاده راو لم يسم

❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے' اور امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے

حديث 100: صحيح البخاری - كتاب العلم' باب : من يرد الله به خيرا يفقهه فی الدين - حديث: 71' صحيح البخاری - كتاب فرض الخمس' باب قول الله تعالى : فأن لله خمسه وللرسول - حديث: 2965' صحيح البخاری - كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " لا تزال - حديث: 6903' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب النهي عن المسألة - حديث: 1785' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' باب بيان إثبات الجهاد - حديث: 6042' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر إرادة الله جل وعلا خير الدارين بمن تفقه في الدين - حديث: 89' سنن الدارمي - باب الاقتداء بالعلماء' حديث: 231' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 218' سنن الترمذی الجامع الصحيح ' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب إذا أراد الله بعبد خيرا فقهه في الدين' حديث: 2636' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفرائض' في الفقه في الدين - حديث: 30426' السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' باب فضل العلم - حديث: 5668' مشكل الآثار للطحاوی - باب بيان مشكل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم " حديث: 1461' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث معاوية بن أبي سفيان - حديث: 16549' مسند الطيالسي - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 1047' مسند عبد بن حميد - معاوية بن أبي سفيان' حديث: 414' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1448

اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "جو شخص دین کی سمجھ بوجھ نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا"۔

(اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ جسے دین کی سمجھ بوجھ عطا نہیں کرتا اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اے لوگو! بے شک علم سیکھنے سے آتا ہے اور سمجھ بوجھ سیکھنے سے آتی ہے جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"بے شک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں"۔

اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

101 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَرَادَ اللّٰه بِعَبْد خيرا فقهه فِی الدّين والهمه رشده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے تو اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے اور اسے ہدایت (یا عقلمندی) الہام کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

102 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن اَبِیْ ليلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں ذکر کی ہیں اور اس کی سند میں محمد بن ابولیلیٰ نامی راوی ہے۔

103 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُمُ الْوَرع. رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے دین (کے کاموں میں) پرہیزگاری سب سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

104 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَلِيل الْعلم خير من كثير الْعِبَادَة وَكفى بِالْمَرْءِ فقها إِذا عبد اللّٰه وَكفى بِالْمَرْءِ جهلا إِذا اعجب بِرَأْيِه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْ إِسْنَاده إِسْحَاق بن اسيد وَفِيْه تَوْثِيق لين وَرفع هٰذَا الحَدِيْثُ غَرِيْبٌ قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويناه صَحِيْحا من قَوْل مطرف بن عبد اللّٰه بن الشخير ثُمَّ ذكره وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تھوڑا علم ، زیادہ عبادت سے بہتر ہے' اور آدمی کے سمجھ دار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بندگی کرے (یعنی اس کے احکام پر عمل پیرا ہو) اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کے حوالے سے خود پسندی کا شکار ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں اسحاق بن اسید نامی راوی ہے' جس کی نرم توثیق کی گئی ہے اس روایت کا مرفوع حدیث کے طور پر منقول ہونا غریب ہے امام بیہقی کہتے ہیں: ہم نے اس روایت کو صحیح سند کے ساتھ مطرف بن عبداللہ بن شخیر کے قول کے طور پر نقل کیا ہے پھر انہوں نے اس روایت کو ذکر بھی کیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

فصل:

105 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نفس عَن مُؤْمِن كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَمَنْ يسر على مُعسر يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَاللّٰه فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْه وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهُ بِهٖ طَرِيْقا إِلَى الْجنَّة وَمَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ إِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَنزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَذكرهمْ اللّٰه فِيْمَن عِنْده وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عمله لم يُسْرع بِهٖ نسبه ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن سے دنیا کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کردے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں

حدیث105: صحیح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر - حديث:4974 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الحدود' وأما حديث شرحبيل بن أوس - حديث:8228 سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في المعونة للمسلم - حديث:4316 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث:223 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في الستر على الرجل - حديث:26027 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الرجم' الترغيب في ستر العورة وذكر الاختلاف على إبراهيم بن نشيط في - حديث:7050 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7261 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1980 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث:1639

میں سے کوئی پریشانی اس سے دور کردے گا' اور جو شخص (دنیا میں) کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص کسی تنگدست کو آسانی فراہم کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا' اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے' اور جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور جب بھی کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے' اور جس شخص کا عمل اسے پیچھے کر دے اس کا نسب اسے تیز (یا آگے) نہیں کر سکتا''۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

106 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سلك طَرِیْقا یلتمس فِیْهِ علما سهل الله لَهُ طَرِیْقا اِلَی الْجَنَّة وَان الْمَلَائِكَة لتَضع اَجْنِحَتهَا لطَالب الْعلم رضَا بِمَا یصنع وَان الْعَالم لیَسْتَغْفِر لَهُ من فِی السَّمَوَات وَمَنْ فِی الْاَرْض حَتَّی الْحِیتَان فِی المَاء وَفضل الْعَالم علی الْعَابِد كفضل الْقَمَر علی سَائِر الْكَوَاكِب وَان الْعلمَاء وَرَثَة الْاَنْبِیَاء اِن الْاَنْبِیَاء لم یورثوا دِینَارا وَلَا درهما اِنَّمَا ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذه اَخذ بحظ وافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ لَا یعرف اِلَّا من حَدِیْثِ عَاصِم بن رَجَاء بن حَیْوَة وَلَیْسَ اِسْنَاده عِنْدِی بِمُتَّصِل وَاِنَّمَا یروی عَن عَاصِم بن رَجَاء بن حَیْوَة عَن دَاوُد بن جمیل عَن كثیر بن قیس عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَصح

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الشّعب وَغَیْرهَا وَقد رُوِیَ عَن الْاَوْزَاعِیّ عَن كثیر بن قیس عَن یزِیْد بن سَمُرَة عَنهُ وَعَنِ الْاَوْزَاعِیّ عَن عبد السَّلَام بن سلیم عَن یزِیْد بن سَمُرَة عَن كثیر بن قیس عَنهُ قَالَ الْبُخَارِیّ وَهٰذَا اَصح وَرُوِیَ غیر ذٰلِكَ وَقد اخْتلف فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ اخْتِلَافا كثیرا ذكرت بعضه فِیْ مُخْتَصر السّنَن وبسطته فِیْ غَیْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے' اور طالب علم کے عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں اور عالم کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں) اور عالم شخص کو عبادت گزار شخص پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر حاصل ہوتی

ہے بے شک علماء انبیاء کے وراث ہیں انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں تو جو شخص اسے حاصل کر لیتا ہے وہ بڑا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ روایت صرف عاصم بن رجاء بن حیوہ کے حوالے سے منقول ہے اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے انہوں نے اس روایت کو عاصم بن رجاء کے حوالے سے داؤد بن جمیل کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: اس سند کے اعتبار سے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کی ہے یہی روایت امام اوزاعی کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے ان سے منقول ہے اور امام اوزاعی کے حوالے سے عبدالسلام بن سلیم کے حوالے سے یزید بن سمرہ کے حوالے سے کثیر بن قیس کے حوالے سے ان سے منقول ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ سند زیادہ مستند ہے یہ روایت اس کے علاوہ بھی نقل کی گئی ہے اس روایت کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے جس میں سے کچھ کا ذکر میں نے مختصر السنن میں کیا ہے اور کسی دوسری جگہ پر اسے زیادہ تفصیل سے ذکر کیا ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

107 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم فَإِن تعلمه لِلّٰه خشيَة وَطَلَبه عبَادَة ومذاكرته تَسْبِيح والبحث عَنهُ جِهَاد وتعليمه لمن لَا يُعلمهُ صَدَقَة وبذله لأَهله قربَة لانه معالم الْحَلَال وَالْحرَام ومنار سبل اَهْلِ الْجنَّة وَهُوَ الأنيس فِي الوحشة والصاحب فِي الغربة والمحدث فِي الْخلْوَة وَالدَّلِيل على السَّرَّاء وَالضَّرَّاء وَالسِّلَاح على الْاَعْدَاءِ والزين عِنْد الأخلاء يرفع اللّٰه بِهِ اَقْوَامًا فيجعلهم فِي الْخَيْر قادة قَائِمَة تقتص آثَارهم ويقتدى بفعالهم وينتهي اِلٰى رَأْيهمْ ترغب الْمَلَائِكَة فِيْ خلتهم وبأجنحتها تمسحهم ويستغفر لَهُمْ كل رطب ويابس وحيتان الْبَحْر وهوامه وسباع الْبر وأنعامه لِاَن الْعلم حَيَاة الْقُلُوْب من الْجَهْل ومصابيح الْاَبْصَار من الظُّلم يبلغ الْعَبْد بِالْعلمِ منَازِل الأخيار والدرجات الْعلى فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ التفكر فِيْهِ يعدل الصّيام ومدارسته تعدل الْقيام بِهِ توصل الْاَرْحَام وَبِه يعرف الْحَلَال من الْحَرَام وَهُوَ اِمَام الْعَمَل وَالْعَمَل تَابعه يلهمه السُّعَدَاءِ ويحرمه الأشقياء

رَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم من رِوَايَةِ مُوسَى بن مُحَمَّد بن عَطاءِ الْقرشِي حَدثنَا عبد الرَّحِيم بن زيد الْعمي عَنْ اَبِيْهِ عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلٰكِن لَيْسَ لَهُ اِسْنَاد قوي وَقد رويناهُ من طرق شَتّى مَوْقُوْفًا كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرَفعه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو کیونکہ علم حاصل کرنا اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرتا ہے اس کا حصول عبادت ہے اس کا مذاکرہ کرنا تسبیح ہے اس بارے میں بحث کرنا جہاد ہے اس کی تعلیم اس شخص کو دینا جو اس سے واقف نہ ہو صدقہ ہے اور اس کے اہل

افراد پر اسے خرچ کرنا نیکی ہے' کیونکہ یہ حلال اور حرام کے درمیان امتیاز واضح کرتا ہے' اور اہل جنت کے راستوں کا مینارہ ہے' اور یہ وحشت میں غمخوار اور غربت میں ساتھی ہے خلوت میں بات چیت کرنے والا ہے خوشحالی اور تنگی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا ہے دشمن کے خلاف ہتھیار ہے دوستوں کے نزدیک زینت کا باعث ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا' اور انہیں بھلائی کے بارے میں قائد بنادے گا جن کی پیروی کی جائے گی ان کے افعال کی اقتداء کی جائے گی ان کی رائے کو قبول کیا جائے گا فرشتے ان کی دوستی کے خواہشمند ہوں گے اپنے پروں کے ذریعے ان کو چھوئیں گے' اور ہر خشک اور تر چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گی خشکی کے کیڑے مکوڑے، درندے' اور جانور بھی (ان کے لئے دعائے مغفرت کریں گے) اس کی وجہ یہ ہے کہ علم دلوں کو جہالت سے زندگی عطا کرتا ہے' اور بصیرت کو تاریکی سے روشنی عطا کرتا ہے علم کے ذریعے آدمی نیک لوگوں کے مقام تک پہنچ جاتا ہے' اور بلند مرتبوں تک پہنچ جاتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی' علم کے بارے میں غور وفکر کرنا روزہ رکھنے کے برابر ہے' اور اس کا ایک دوسرے کو درس دینا قیام کرنے کے برابر ہے یہ صلہ رحمی کرواتا ہے اس کے ذریعے حرام کے مقابلے میں حلال کی شناخت حاصل ہوتی ہے یہ عمل کا پیشوا ہے' اور عمل اس کا پیروکار ہے یہ سعادت مند لوگوں کو عطا کیا جاتا ہے' اور بدعت لوگ اس سے محروم رہتے ہیں''۔

یہ روایت علامہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب ''العلم'' میں موسیٰ بن محمد عطاء قرشی کے حوالے سے ان کی سند کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' تاہم اس کی سند قوی نہیں ہے ہم نے یہ روایت متعدد حوالوں سے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس روایت کا مرفوع ہونا انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

108 - وَعَنْ صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد متكيء على برد لَهُ أَحْمَر فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْت أطلب الْعلم فَقَالَ مرْحَبًا بطالب الْعلم اِن طَالب الْعلم تحفه الْمَلَائِكَة بأجنحتها ثُمَّ يركب بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يبلغُوا السَّمَاء الدُّنْيَا من محبتهم لما يطْلب. رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن مَاجَه نَحْوه بِاخْتِصَار وَيَاْتِيْ لَفْظِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی سرخ چادر سے ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! میں علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علم کے طالب کو خوش آمدید! بے شک علم کے طالب کو فرشتے اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر سوار ہوتے ہیں یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فرشتے اس طالب علم کی طلب سے محبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں

امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کیا ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئیں گے۔

109 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طلب العلم فَرِیضَة علی کل مُسْلِم وَوَاضِع الْعلم عِنْد اَهله کمقلد الْخَنَازِیر الْجَوْهَر واللؤلؤ وَالذَّهَب .
رَوَاهُ ابْن مَاجه وَغَیره

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور نااہل شخص کو علم سکھانے والا شخص ایسے ہے جیسے خنزیر کو جواہرات موتی اور سونا پہنا دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

110 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جَاءَهُ اَجله وَهُوَ یطْلب الْعلم لَقِی اللّٰه وَلَمْ یکن بَیْنه وَبَیْنَ النَّبِیین اِلَّا دَرَجَة النُّبُوَّة .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف درجہ نبوت کا فرق ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

111 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من طلب علما فَادرکه کتب اللّٰه لَهٗ کِفْلَیْنِ من الْاَجر وَمَنْ طلب علما فَلَمْ یُدْرِکهُ کتب اللّٰه لَهٗ کفلا من الْاَجر
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِیهِمْ کَلَام

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص علم حاصل کر رہا ہو' اور پھر اسے حاصل کر لے' تو اللہ تعالیٰ اسے دگنا اجر عطا کرتا ہے' اور جو شخص علم کا حصول شروع کرے لیکن اسے پوری طرح حاصل نہ کر سکے' تو اللہ تعالیٰ اسے ایک گنا اجر عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' تاہم ان راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

112 - وَرُوِیَ عَن سَخْبَرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجلَان على رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یذکر فَقَالَ اجلسا فَاِنکما على خیر فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وتفرق عَنهُ اَصْحَابه قاما فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لنا اجلسا فَاِنکما على خیر اَلنا خَاصَّة اَم للنَّاس عَامَّة قَالَ مَا من عبد یطْلب الْعلم اِلَّا کَانَ کَفَّارَة مَا تقدم . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاللَّفْظ لَهٗ سَخْبَرَة بِالسِّین الْمُهْملَة

الْمَفْتُوحَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة السَّاكِنَة وباء مُوَحدَة وَرَاء بعْدهَا تَاء تَأْنِيث فِي صحبته اخْتِلَاف وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: دو آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے نبی اکرم ﷺ اس وقت وعظ ونصیحت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم بھلائی پر ہو جب نبی اکرم ﷺ وعظ سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ کے اصحاب اٹھ کر چلے گئے تو وہ دونوں صاحبان اٹھے اور اُن دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہم سے فرمایا تھا تم دونوں بیٹھ جاؤ! کیونکہ تم دونوں بھلائی پر ہو تو کیا یہ چیز ہمارے ساتھ مخصوص ہے یا لوگوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ علم حاصل کرتا ہے تو یہ چیز اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں لفظ ''سخبرہ'' میں ''سین'' پر زبر ہے اس کے بعد ''خ'' ساکن ہے اس کے بعد ''ب'' ہے اور اس کے بعد ''ۃ'' ہے جو تانیث کی ہے ان (یعنی حضرت سخبرہ) کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

113 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجرى للْعَبد أجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره بعد مَوته من علم علما أَوْ كرى نَهرا أَوْ حفر بِئْرا أَوْ غرس نخلا أَوْ بنى مَسْجِدا أَوْ ورث مُصحفا أَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته

رَوَاهُ الْبَزَّار وَأَبُوْ نُعَيْم فِي الْحِلْيَة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ أَبُوْ نُعَيْم عَن الْعَرْزَمِي وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّد بن عبد الله الْعَرْزَمِي ضَعِيْفٍ غير أَنه قد تقدمه مَا يشْهد لبعضه وهما يَعْنِي هٰذَا الحَدِيْثِ والْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذكره قبله لَا يخالفان الحَدِيْثِ الصَّحِيْح فَقَدْ قَالَ فِيْهِ إِلَّا من صَدَقَة جَارِيَة وَهُوَ يجمع مَا وردا بِهِ من الزِّيَادَة وَالنُّقْصَان انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَة وَيَأْتِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے حالانکہ وہ مرنے کے بعد قبر میں پہنچ چکا ہوتا ہے جو شخص کسی علم کی تعلیم دے یا نہر کھدوائے یا کنواں کھدوائے یا درخت لگوائے یا مسجد تعمیر کرے یا قرآن مجید (تحریر کرے یا لے کر دے) یا ایسی اولاد چھوڑ کر جائے جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے امام ابونعیم نے اسے حلیۃ الاولیاء میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے جسے عرزمی سے نقل کرنے میں ابونعیم نامی راوی منفرد ہیں امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور پھر یہ بات بیان کی ہے محمد بن عبداللہ عرزمی نامی راوی ضعیف ہے تاہم انہوں نے اس سے پہلے ان کے حوالے سے ایسی

روایات نقل کی ہیں جن میں سے بعض میں یہ لگتا ہے کہ انہیں حدیث میں وہم ہو جاتا ہے یعنی یہ روایت اور جو روایت انہوں نے اس سے پہلے ذکر کی ہے تاہم یہ دونوں روایات کسی صحیح روایت کے برخلاف نہیں ہیں البتہ انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''البتہ صدقہ جاریہ کا معاملہ مختلف ہے'' لیکن یہ الفاظ ان تمام مفاہیم کو جامع ہیں جن میں کمی وبیشی پائی جاتی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور وہ روایت بھی ان شاءاللہ آگے آجائے گی۔

114 - وَعَنْ عـمـر رَضِـىَ الـلّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اكْتسب مكتسب مثل فضل علم يهدى صَاحبه اِلٰى هدى اَوْ يرده عَنْ ردى وَمَا استقام دينه حَتّٰى يَسْتَقِيم عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهٗ وَالصَّغِير اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ حَتّٰى يَسْتَقِيم عقله واسنادهما مُتَقَارب

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی بھی حاصل کرنے والے نے علم کی فضیلت جیسی کوئی چیز حاصل نہیں کی کیونکہ یہ صاحب علم کی ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور بے کار چیزوں سے اسے روک دیتا ہے اور آدمی کا دین اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا عمل درست نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اس کے علاوہ معجم صغیر میں بھی نقل کی ہے البتہ اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

''جب تک اس کی عقل ٹھیک نہیں ہوتی'' ان دونوں روایات کی اسناد ایک دوسرے کے قریب کی ہیں۔

115 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا لباب يتعلمه الرجل اَحَبّ اِلَىّ من ألف رَكْعَة تَطَوّعا وَقَالا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جَاءَ الْمَوْت لطَالب الْعلم وَهُوَ على هٰذِهِ الْحَالة مَاتَ وَهُوَ شَهِيد .رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ اِلَّا انه قَالَ خير لَهٗ من ألف رَكْعَة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: ان دونوں حضرات نے علم کے ایک باب کے بارے میں یہ فرمایا ہے جسے کوئی آدمی سیکھتا ہے کہ یہ ہمارے نزدیک ایک ہزار نوافل ادا کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی طالب علم کو علم کے حصول کے دوران موت آجائے تو وہ شہید ہونے کے عالم میں مرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ''یہ اس کے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے بہتر ہے''۔

116 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر لَاَن تَغْدُو فتعلم

آیۃ من کتاب اللّٰہ خیر لك من ان تصلی مائۃ رکعۃ ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل بہ او لم یعمل بہ خیر لك من ان تصلی الف رکعۃ ۔رواہ ابن ماجہ باسناد حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر اللہ کی کتاب کی ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات (نوافل) ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم سے متعلق ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے تو یہ تمہارے لئے ایک ہزار رکعات ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

117 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الدُّنْیَا ملعونۃ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا اِلَّا ذکر اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ بھی ہے وہ معلون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کے ذکر، ذکر کرنے والے افراد، عالم، اور طالب علم کا معاملہ مختلف ہے (یعنی یہ ملعون نہیں ہیں)''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

118 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم بَابا من الْعلم لیعلم النَّاس أعطی ثَوَاب سَبْعِیْنَ صدیقا ۔رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس وَفِیْه نَکَارَة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص علم کا ایک باب سیکھے تاکہ لوگوں کو اس کی تعلیم دے تو اسے ستر صدیقین کا اجر و ثواب دیا جائے گا''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

119 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل تعلم کلمة اَوْ کَلِمَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبعا اَوْ خمْسا مِمَّا فرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فیتعلمهن ویعلمهن اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَمَا نسیت حَدِیْثا بعد اِذْ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ وَّاِسْنَاده حسن لَو صَحَّ سَمَاع الْحسن من اَبِیْ هُرَیْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں فرض قرار دی ہیں ان میں سے کسی ایک کلمے یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات کا جو شخص علم حاصل کرتا ہے اور (وہ ان کا علم حاصل کر کے) ان کی تعلیم دیتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی میں نے یہ کلمات سنے ہیں اس کے بعد سے میں کبھی

کوئی مدیث نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابونعیم نے نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے بشرطیکہ حسن بصری کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہو۔

120 - وَعنهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة اَن یتعَلَّم الْمَرء الْمُسْلِم علما ثُمَّ یُعلمهُ اَخاهُ الْمُسْلِم رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ من طَرِیْق الْحسن اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ مسلمان شخص علم حاصل کرے اور پھر اپنے مسلمان بھائی کو اس کی تعلیم دے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ حسن بصری کے حوالے سے ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

121 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ علی هَلَکته فِی الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه الْحِکْمَة فَهُوَ یقْضِی بهَا وَیعلمهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم الْحَسَد یُطلق وَیُرَاد بِه تمنی زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام وَیُطلق وَیُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا لَهُ وَهٰذَا لَا بَاْس بِه وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد (یعنی رشک) صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اس مال کو حق کے راستے میں خرچ کرنے کی اسے توفیق دی ہو اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہو اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے جب لفظ حسد مطلق طور پر استعمال ہو اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ جس شخص سے حسد کیا جارہا ہے اس کے پاس موجود نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے تو یہ چیز حرام ہے اور جب یہ لفظ ایسی جگہ پر استعمال ہو رہا ہو کہ اس سے مراد رشک کرنا ہو یعنی یہ آرزو کرنا کہ آدمی کو دوسرے شخص کی مانند نعمت نصیب ہوجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہاں یہی (مفہوم) مراد ہے۔

حدیث 121: صحیح مسلم - کتاب صلاة المسافرین وقصرها' باب فضل من یقوم بالقرآن - حدیث: 1392' مستخرج أبی عوانة - مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا فی اثنتین : رجل آتاه الله القرآن - حدیث: 3126' صحیح ابن حبان - کتاب العلم' ذکر إباحة الحسد لمن أوتی الحکمة - حدیث: 90' سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب الحسد - حدیث: 4206' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد فی قراء ة القرآن - حدیث: 29670' السنن الکبری للنسائی - کتاب العلم' الاغتباط فی العلم - حدیث: 5669' السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب وجوه الصدقة' حدیث: 7363' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3981' مسند الحمیدی - أحادیث عبد الله بن مسعود رضی الله عنه' حدیث: 98' البحر الزخار مسند البزار - قیس بن أبی حازم' حدیث: 1665' مسند أبی یعلی الموصلی - من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 1047' المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 1735' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حدیث: 12941' شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الحادی والخمسون من شعب الإیمان - حدیث: 7250

122 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل مَا بَعَثَنِیْ اللّٰه بِه من الْهدی وَالْعلم کَمثل غیث اَصَاب اَرْضًا فَکَانَت مِنْهَا طَائِفَة طیبَة قبلت المَاء وانبتت الْکلأ والعشب الْکثیر فَکَانَ مِنْهَا اجادب اَمْسَکت المَاء فنفع اللّٰه بهَا النَّاس فَشرِبُوا مِنْهَا وَسقوا وزرعوا وَاَصَاب طَائِفَة اُخْری مِنْهَا اِنَّمَا هِیَ قیعان لَا تمسك مَاء وَلَا تنْبت کلأ فَذٰلِكَ مثل من فقه فِیْ دین اللّٰه تَعَالٰی ونفعه مَا بَعَثَنِیْ اللّٰه بِه فَعلم وَعلم وَمثل من لم یرفع بِذٰلِكَ رَاْسا وَلَمْ یقبل هدی اللّٰه الَّذِیْ اُرْسلت بِه .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جس ہدایت اور علم کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال بارش کی مانند ہے جو کسی زمین پر پڑتی ہے تو اس زمین کا کچھ حصہ صاف ہوتا ہے وہ پانی کو جذب کر لیتا ہے اور وہاں سبزہ پیدا ہو جاتا ہے اور گھاس پیدا ہوتی ہے اور زمین کا کچھ حصہ عمدہ (یعنی نرم) ہوتا ہے وہاں پانی رک جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے وہ لوگ اس پانی کو پیتے ہیں اور اس کے ذریعے (جانوروں کو) پلاتے ہیں زراعت میں استعمال کرتے ہیں زمین کا کچھ حصہ چٹیل میدان ہوتا ہے جہاں نہ پانی رک سکتا ہے اور نہ ہی گھاس پیدا ہو سکتی ہے تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو اللہ کے دین کی سمجھ بوجھ (یعنی اس کا علم) حاصل کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے جس چیز کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اسے نفع دیتا ہے وہ یہ علم حاصل کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے اور جو شخص اس (ہدایت اور رہنمائی جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے) کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول نہیں کرتا جس کے ہمراہ مجھے بھیجا گیا ہے (اس کی مثال چٹیل میدان کی طرح ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

123 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا یلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره وَولدا صَالحا ترکه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجدا بناه اَوْ بَیْتا لِابْنِ السَّبِیْل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة أخرجهَا من مَاله فِیْ صِحَّته وحیاته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه مثله اِلَّا انه قَالَ اَوْ نَهرا کراه وَقَالَ یَعْنِیْ حفره وَلَمْ یذکر الْمُصحف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے عمل اور اس کی نیکیوں میں سے جو چیزیں اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتی رہتی ہیں ان میں سے ایک علم ہے جسے اس نے حاصل کیا اور اسے پھیلایا اور نیک اولاد ہے جسے وہ چھوڑ کر جاتا ہے اور قرآن مجید ہے جسے وہ وراثت میں چھوڑ کر جاتا ہے یا مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہوتا ہے یا نہر ہے جسے اس نے جاری کیا ہوتا ہے یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنی صحت کے دوران اور اپنی زندگی کے دوران نکالا ہوتا ہے ان (سب) کا اجر و ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "وہ نہر جسے اس نے کھدوایا ہو" یعنی اسے کھدوایا ہو اور انہوں نے اپنی روایت میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا۔

124 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِيَة اَوْ علم ينْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح يَدْعُو لَهُ .رَوَاهُ مُسلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لیے دعا کرتی رہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

125 - وَعَنْ اَبِی قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا يخلف الرجل من بعده ثَلَاث ولد صَالح يَدْعُو لَهُ وَصدقَة تجْرِي يبلغهُ أجرهَا وَعلم يعْمل بِهِ من بعده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی اپنے پیچھے جو کچھ چھوڑ کر جاتا ہے اس میں سب سے بہتر تین چیزیں ہیں وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے وہ صدقہ جو جاریہ ہو اور اس کا اجر آدمی تک پہنچتا رہے' اور وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا رہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

126 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلَمَاء هٰذِهِ الْأمة رجلَانِ رجل آتَاهُ اللّٰه علما فبذله للنَّاس وَلَمْ يَأْخُذ عَلَيْهِ طَمَعا وَلَمْ يشْتَرِ بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ تستغفر لَهُ حيتان الْبَحْر ودواب الْبر وَالطير فِيْ جو السَّمَاء وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِي آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهِ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن خِدَاش وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَحده فِيْمَا أعلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کے علماء دو قسم کے ہوں گے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا' اور وہ اسے لوگوں پر خرچ کرے گا' اور وہ اس کے عوض میں کوئی لالچ نہیں رکھے گا' اور اس کا معاوضہ وصول نہیں کرے گا وہ ایسا شخص ہوگا جس کے لئے سمندر کی مچھلیاں خشکی کے جانور آسمان کی فضا کے پرندے دعائے مغفرت کریں گے' اور ایک وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہوگا وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لے گا وہ اس بارے میں لالچ رکھے گا' اور اس کے عوض میں معاوضہ وصول کرے گا'

تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس علم کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے کنجوسی سے کام لیا اس کے بارے میں لالچ رکھا اس کے ذریعے معاوضہ وصول کیا تو جب تک حساب ختم نہیں ہوتا اس وقت تک (یہ اعلان ہوتا رہے گا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند میں عبداللہ بن خداش نامی راوی ہے' جسے میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

127 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِهٰذَا الْعلم قبل اَن یقبض وَقبضه اَن یرفع وَجمع بَیْن اِصبعیه الْوُسْطی وَالَّتِیْ تلِی الْاِبْهَام هٰكَذَا ثُمَّ قَالَ الْعَالم والمتعلم شریکان فِی الْخَیْر وَلَا خیر فِیْ سَائِر النَّاس . رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

قَوْله وَلَا خیر فِیْ سَائِر النَّاس اَی فِیْ بَقِیَّة النَّاس بعد الْعَالم والمتعلم وَهُوَ قریب الْمَعْنی من قَوْلِهِ الدُّنْیَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِیْهَا اِلَّا ذکر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالما ومتعلما وَتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس علم کو حاصل کرلو! اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے' اور اس کا اٹھانا یہ ہے کہ اس کو اوپر لے جایا جائے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اس طرح اشارہ کیا اور فرمایا: عالم اور طالب علم بھلائی میں اس طرح شراکت دار ہوتے ہیں اور باقی لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید نامی راوی کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: (باقی) ''سارے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عالم اور طالب علم کے بعد باقی رہ جانے والے لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے' اور یہ روایت اس روایت کے مضمون کے قریب ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''دنیا ملعون ہے' اور دنیا میں موجود سب کچھ ملعون ہے البتہ اللہ کے ذکر اور جو شخص اللہ کا ذکر کرے وہ اور عالم اور طالب علم' ان کا معاملہ مختلف ہے''۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

128 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الْعلمَاء فِی الْاَرْض كَمثل النُّجُوْم یهتدی بهَا فِیْ ظلمات الْبر وَالْبَحْر فَاِذَا انطمست النُّجُوْم أوشك اَن تضل الهداة

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ حَفْص صَاحب أنس عَنهُ وَلَمْ أعرفهُ وَفِیْهِ رشدین اَیْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں علماء کی مثال (آسمان میں موجود) ستاروں کی مانند ہے جن کے ذریعے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے' اور جب ستارے بجھ جائیں (یعنی غروب ہو جائیں) تو اس بات کا امکان موجود ہوتا ہے

کہ ہدایت پانے والے (یا ہدایت دینے والے) لوگ گمراہ ہو جائیں (یعنی وہ راستہ بھٹک جائیں)''۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ابوحفص کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور میں ان صاحب سے واقف نہیں ہوں اس روایت کی سند میں رشدین نامی راوی بھی ہے۔

129 - وَعَنْ سهل بن معاذ بن انس عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم علما فَلهُ أجر من عمل بِهٖ لَا ينقص من أجر الْعَامِلِ شَيْءٍ .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَسَهل يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی علم کی تعلیم دے تو اسے اس علم پر عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی سہل کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

130 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ ذكر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلَان اَحدهمَا عَابِد وَالْاخر عَالم فَقَالَ عَلَيْهِ أفضل الصَّلَاة وَالسَّلَام فضل الْعَالم على العابد كفضلي على أدناكم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته وَاَهْلِ السَّمَوَات وَالْاَرْض حَتَّى النملة فِيْ جحرها وَحَتَّى الْحُوت ليصلون على معلم النَّاس الْخَيْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عَائِشَة مُخْتَصرًا قَالَ معلم الْخَيْر يسْتَغْفر لَهٗ كل شَيْءٍ حَتَّى الْحيتَان فِي الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا جن میں سے ایک شخص عبادت گزار تھا اور دوسرا عالم تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عالم کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں سے عام شخص پر حاصل ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اور آسمان والے' اور زمین والے یہاں تک کہ اپنی بل میں موجود چیونٹی اور مچھلیاں تک' لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے اس روایت کو امام بزار نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مختصر حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''بھلائی کی تعلیم دینے والے شخص کے لئے ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے یہاں تک کہ سمندر میں موجود مچھلیاں بھی (اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں)''۔

131 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن الحكم الصَّحَابِيّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْعُلَمَاء يَوْم الْقِيَامَة إِذا قعد على كرسيه لفصل عباده إِنِّي لم اجعَل علمي وحلمي فِيكُمْ إِلَّا وَانا أُرِيد ان اغفر لكم على مَا كَانَ فِيكُمْ وَلَا أُبَالِي .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَانْظُر إِلَى قَوْله سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى علمي وحلمي وأمعن النّظر فِيهِ يَتَّضِح لَك بِإِضَافَتِهِ إِلَيْهِ عَزَّ وَجَلَّ انه لَيْسَ الْمُرَاد بِهِ علم اكثر اَهْلِ الزَّمَان الْمُجَرّد عَن الْعَمَل بِهِ وَالْإِخْلَاص

❀❀ حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر (اپنی شان کے مطابق) تشریف فرما ہوگا اس وقت وہ علماء سے یہ فرمائے گا:

''میں نے اپنا علم اور اپنی بردباری تمہارے اندر صرف اس لئے رکھی تھی کیونکہ میں یہ چاہتا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کردوں خواہ تمہارے اندر جو مرضی خامی ہو میں اس کی کوئی پروانہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: آپ روایت کے ان الفاظ کی طرف دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ''میرا علم اور میری بردباری''۔

آپ اس کے بارے میں غور وفکر کریں تو آپ کے سامنے یہ بات واضح ہوجائے گی کہ ان چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اور یہاں وہ علم مراد نہیں ہے جو اکثر اہل زمانہ کے پاس ہے جو عمل اور اخلاص سے عاری ہوتا ہے۔

132 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث اللّٰه الْعباد يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يُمَيِّز الْعلمَاء فَيَقُوْلُ يَا معشر الْعلمَاء إِنِّي لم اَضَع علمي فِيكُمْ لأعذبكم اذْهَبُوا فَقَدْ غفرت لكم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور پھر علماء کو الگ کر کے فرمائے گا: اے علماء کے گروہ! میں نے تمہارے اندر اپنا علم اس لئے نہیں رکھا تھا تا کہ میں تمہیں عذاب دوں تم لوگ جاؤ! میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

133 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي أُمَامَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بالعالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجنَّة وَيُقَال للْعَالم قف حَتّٰى تشفع للنَّاس .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو لایا جائے گا پھر عبادت گزار کو کہا جائے گا: تم جنت میں داخل

ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہرو اور لوگوں کی شفاعت کرو"۔

یہ روایت اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

134 - وَرُوِىَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعث الْعَالم وَالْعَابِد فَيُقَالُ للعابد ادخل الْجَنَّة وَيُقَالُ لِلْعَالم اثْبتْ حَتّٰى تشفع بِمَا اَحْسَنت أدبهم .

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(قیامت کے دن) ایک عالم اور ایک عبادت گزار کو زندہ کیا جائے گا' اور عبادت گزار سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور پہلے ان لوگوں کی شفاعت کرو جن کی تم نے تعلیم و تربیت کی تھی"۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

135 - وَرُوِىَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعَالم على العابد سَبْعُوْنَ دَرَجَة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ حضر الْفرس سَبْعِيْنَ عَاما وَذٰلِكَ لَان الشَّيْطَان يدع الْبِدْعَة للنَّاس فيبصرها الْعَالم فينهى عَنْهَا وَالْعَابِد مقبل على عبَادَة ربه لَا يتَوَجَّهُ لَهَا وَلَا يعرفهَا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَعجز الحَدِيْثِ يشبه المدرج حضر الْفرس يَعْنِيْ عدوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عالم کو عبادت گزار پر ستر درجہ فضیلت ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا فاصلہ کوئی گھڑ سوار ستر سال میں طے کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان لوگوں کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے' اور عالم اس کی بصیرت حاصل کر کے اس سے منع کرتا ہے جبکہ عبادت گزار صرف اپنے پروردگار کی عبادت کی طرف متوجہ رہتا ہے نہ وہ بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے' نہ وہ اسے پہچان سکتا ہے"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس بات سے عاجز ہے کہ یہ مدرج سے مشابہت رکھے' اور حضر الفرس کا مطلب اس کا فاصلہ طے کرنا ہے۔

136 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيه وَاحِد اَشد على الشَّيْطَان من ألف عَابِد .رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ روح بن جنَاح تفرد بِهِ عَن مُجَاهد عَنهُ

حديث136: سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث:220' سنن الترمذي الجامع الصحيح ' أبواب العلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الفقه على العبادة' حديث: 2673' سنن الدارقطني - كتاب البيوع' حديث: 2711' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6276' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10894' مسند الشهاب القضاعي - لكل شيء عماد وعماد هذا الدين الفقه' حديث: 197' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث: 1670

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے"۔

یہ روایات امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے روح بن جناح کے حوالے سے نقل کی ہے اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کو نقل کرنے وہ منفرد ہیں۔

137 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عبد اللّٰه بِشَیْءٍ أفضل من فقه فِیْ دین ولفقیه وَاحِد اَشد علی الشَّیْطَان من ألف عَابِد وَلِكُلِّ شَیْءٍ عماد وعماد هٰذَا الدّین الْفِقْه
وَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة لَاَن اَجلِس سَاعَة فافقه اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن أحیی لَیْلَةَ الْقدر
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن أحیی لَیْلَةَ اِلَی الصَّباح وَقَالَ الْمَحْفُوْظ هٰذَا اللَّفْظ من قَول الزُّهْرِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی بھی بندے نے اللہ تعالیٰ کی اس سے زیادہ فضیلت والی عبادت نہیں کی (جو فضیلت) دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے (کو حاصل ہے) اور ایک فقیہ (یعنی عالم) شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہوتا ہے ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون (اس کی تعلیمات کی) سمجھ بوجھ ہے"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک گھڑی کے لئے بیٹھ کر دین کا علم حاصل کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں شب قدر میں رات بھر عبادت کرتا رہوں"۔

یہ روایت امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر صبح ہونے تک عبادت کرتا رہوں"۔

وہ فرماتے ہیں: زیادہ مستند طور پر یہ الفاظ زہری کے قول کے طور پر منقول ہیں۔

138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بسوق الْمَدِیْنَةِ فَوقف عَلَیْهَا فَقَالَ یَا اَهْلِ السُّوق مَا أعجزكم قَالُوْا وَمَا ذَاك یَا اَبَا هُرَیْرَة قَالَ ذَاك مِیرَاث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یقسم وَاَنْتُمْ هَا هُنَا اَلا تذهبون فتأخذون نصیبكم مِنْهُ قَالُوْا وَاَیْنَ هُوَ قَالَ فِی الْمَسْجِد فَخَرجُوْا سرَاعًا ووقف اَبُوْ هُرَیْرَة لَهُمْ حَتّٰی رجعُوْا فَقَالَ لَهُمْ مَا لكم فَقَالُوْا یَا اَبَا هُرَیْرَة قد اَتَیْنَا الْمَسْجِد فَدَخَلْنَا فِیْهِ فَلَمْ نر فِیْهِ شَیْئًا یقسم فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَیْرَة وَمَا رَاَیْتُمْ فِی الْمَسْجِد اَحَدًا قَالُوْا بَلٰی رَاَینَا قوما یصلونَ وقوما یقرؤون الْقُرْآن وقوما یتذاكرُوْنَ الْحَلَال وَالْحرَام فَقَالَ لَهُمْ اَبُوْ هُرَیْرَة وَیحكم فَذَاك مِیرَاث مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ ایک مرتبہ مدینہ کے بازار سے گزرے تو وہاں ٹھہر گئے اور بولے: اے بازار والو! تم لوگ کیوں عاجز آ گئے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اللہ کے

رسول کی میراث ہے جو تقسیم ہو رہی ہے اور تم لوگ یہاں موجود ہو کیا تم لوگ جا کر اس میں سے اپنا حصہ وصول نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ مسجد میں ہے تو وہ لوگ تیزی سے وہاں سے نکلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے لئے وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آئے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! ہم مسجد گئے اس میں داخل ہوئے ہم نے وہاں کوئی چیز تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: تم نے مسجد میں کسی کو نہیں دیکھا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو نماز پڑھ رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو قرآن کی تلاوت کر رہے تھے اور کچھ لوگوں کو دیکھا جو حلال اور حرام کے بارے میں بحث و مباحثہ کر رہے تھے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! یہی (علم دین کی تعلیم) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل:

139 - وَعَنْ جَابِر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان علم فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم على اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على ابْن آدم .رَوَاهُ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ الْخَطِيب فِيْ تَارِيخه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن عبد الْبر النمري فِيْ كتاب الْعلم عَن الْحسن مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو طرح کے ہوتے ہیں ایک علم وہ ہے جو دل میں ہو یہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک علم وہ ہے جو (صرف) زبان پر ہو یہ آدمی کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت حافظ ابوبکر خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ ابن عبدالبر نمری نے اپنی کتاب "العلم" میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

140 - وَرُوِىَ عَن حرج أنس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعلم علمَان فَعلم ثَابت فِي الْقلب فَذَاك الْعلم النافع وَعلم فِي اللِّسَان فَذَاك حجَّة الله على عباده .رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمي فِيْ مُسْند الفردوس والأصبهاني فِيْ كِتَابِه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن الفضيل بن عِيَاض من قَوْله غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"علم دو قسم کے ہیں ایک وہ علم ہے جو دل میں مضبوط ہوتا ہے وہ نفع دینے والا علم ہے اور ایک وہ علم ہے جو صرف زبان پر ہوتا ہے یہ بندوں کے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے اصبہانی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے فضیل بن عیاض کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

141 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من الْعلم كَهَيْئَةِ الْمكنون لَا يُعلمهُ اِلَّا الْعلمَاء بِاللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا نطقوا بِه لَا يُنكره اِلَّا اَهْلِ الْغرَّة بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمى فِى الْمسند وَاَبُوْ عبد الرَّحْمٰن السّلمِىّ فِى الْاَرْبَعين الَّتِىْ لَهٗ فِى التصوف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ علم ایسے ہیں جو پوشیدہ ہوتے ہیں اور ان کے بارے میں صرف ان لوگوں کو علم ہوتا ہے جو عارف باللہ ہوں اور جب وہ اس علم کے حوالے سے کلام کرتے ہیں تو ان کا انکار صرف وہ لوگ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے اپنی مسند میں نقل کی ہے جبکہ ابوعبدالرحمٰن سلمی نے ''اربعین'' میں نقل کی ہے جو تصوف کے بارے میں انہوں نے ترتیب دی ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِى الرحلة فِىْ طلب الْعلم

باب: علم کے حصول کے لئے سفر کرنے کی ترغیب

142 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ سلك طَرِيْقا يلْتَمس فِيْهِ علما سهل اللّٰه لَهٗ بِه طَرِيْقا اِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِى الْبَاب قبله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

143 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ أتيت صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا جَاءَ بك قلت أنبط الْعلم قَالَ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من خَارج من بَيته فِىْ طلب الْعلم اِلَّا وضعت لَهُ الْمَلَائِكَة اَجْنِحَتهَا رضَا بِمَا يصنع

حديث 143: صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الأحداث الموجبة للوضوء - باب ذكر وجوب الوضوء من الغائط والبول والنوم' حديث: 17' صحيح ابن حبان - كتاب العلم' ذكر بسط الملائكة أجنحتها لطلبة العلم - حديث: 85' سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 224' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - باب كم يمسح على الخفين' حديث: 763' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث صفوان بن عسال المرادي - حديث: 17787' مسند الحميدي - حديث صفوان بن عسال المرادي رضي الله عنه' حديث: 851' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي - عاصم بن أبي النجود عن زر' حديث: 7185

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

قَوْلِهٖ انبط الْعلم اَی أطلبه واستخرجه

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: علم کے حصول کے لئے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تو اس کے اس عمل سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے علاوہ امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انبط العلم اس سے مراد اسے طلب کرنا اور نکالنا ہے۔

144 - وَعَنْ قبیصَة بن الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا قبیصَة مَا جَاءَ بك قلت کبرت سنی ورق عظمی فأتیتك لتعلمنی مَا یَنْفَعنِی اللّٰه تَعَالٰی بِهٖ فَقَالَ یَا قبیصَة مَا مَرَرْت بِحجر وَلَا شجر وَلَا مدر إِلَّا اسْتغْفر لَك یَا قبیصَة إِذا صلیت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعاف من الْعَمی والجذام والفلج یَا قبیصَة قل اللّٰهُمَّ إِنِّی أَسأَلك مِمَّا عنْدك وأفض عَلیَّ من فضلك وانشر عَلیَّ من برکاتك ۔رَوَاهُ أَحْمد وَفِی إِسْنَاده راو لم یسم

❀❀ حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قبیصہ! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کی: میری عمر زیادہ ہو گئی ہے' اور ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں' میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں' تاکہ آپ مجھے اس چیز کی تعلیم دیں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! تم جس بھی پتھر یا درخت یا مٹی کے ڈھیلے کے پاس سے گزرے ان سب نے تمہارے لئے دعائے مغفرت کی: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو تم تین مرتبہ سبحان اللّٰه العظیم وبحمده پڑھا کرو تم نابینا پن، جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے اے قبیصہ! تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کا سوال کرتا ہوں' جو تیرے پاس ہے' اور تو اپنا فضل مجھ پر نازل کر دے' اور اپنی برکتیں مجھ پر پھیلا دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

145 - وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غَدا إِلَی الْمَسْجِد لَا یُرِید إِلَّا أَن یتَعَلَّم خیرا أَوْ یُعلمهُ کَانَ لَهُ کَأجر حَاج تَاما حجَّته ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد کی طرف جاتا ہے' اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا' یا اس کی تعلیم دینا ہوتا ہے' تو اسے ایسے حاجی کی مانند اجر ملتا ہے' جس نے اپنا حج مکمل کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

146 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ مَسْجِدِى هٰذَا لَم يَاْته اِلَّا لخير يتعلمه اَوْ يُعلمهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهدين فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَمَنْ جَاءَ بِغَيْر ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرجل ينظر اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِه

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ترك وَلَا أجمع على ضعفه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص میری اس مسجد میں آئے' اور اس کا مقصد صرف بھلائی کی تعلیم حاصل کرنا یا اس کی تعلیم دینا ہو' تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا' اور جو شخص اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے آئے' تو وہ ایسے شخص کی مانند ہوگا جو کسی دوسرے کے سامان پر نظر رکھے ہوئے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

147 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انتعل عبد قطّ وَلَا تخفف وَلَا لبس ثوبا فِيْ طلب علم اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه حَيْثُ يخطو عتبَة دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ .قَوْله تخفف اَى لبس خفه

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی بندے نے علم کے حصول کے لئے جوتے پہنے یا موزے پہنے یا لباس پہنا تو جیسے ہی وہ اپنے گھر کی چوکھٹ سے قدم نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ تخفف سے مراد موزے پہننا ہے۔

148 - وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِيْ طلب الْعلم فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه حَتّٰى يرجع .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

149 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غَدا يُرِيد الْعلم يتعلمه

لِلّٰہ فتح اللّٰہ لَهُ بَابا اِلَی الْجَنَّۃ وفرشت لَهُ الْمَلَائِکَۃ اکنافھا وصلت عَلَیْہِ مَلَائِکَۃ السَّمٰوٰت وحیتان الْبَحر وللعالم من الْفضل علی العابد کَالْقَمَرِ لَیْلَۃ الْبَدر علی اَصْغَر کَوْکَب فِی السَّمَاء وَالْعُلَمَاء وَرَثَۃ الْاَنْبِیَاء اِن الْاَنْبِیَاء لم یورثوا دِیْنَارا وَلَا درھما وَلٰکنھُمْ ورثوا الْعلم فَمَنْ اَخذہ اَخذ بحظہ

وَمَوْت الْعَالم مُصِیبَۃ لَا تجبر وثلمۃ لَا تسد وَھُوَ نجم طمس موت قَبِیلَۃ ایسر من موت عَالم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَیْسَ عِنْدھم موت الْعَالم اِلٰی آخِرہ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَایَۃ الْوَلِید بن مُسْلِم ۔حَدثنَا خَالِد بْن یزِیْد بن اَبِیْ مَالك عَنْ عُثْمَان بن اَیمن عَنْهُ وَسَیَاتِیْ فِی الْبَاب بعده حَدِیْث اَبِیْ الردین اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے' تاکہ وہ اللہ کی رضا کے لئے وہ علم حاصل کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیتا ہے' اور فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں آسمانوں کے فرشتے سمندر کی مچھلیاں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور عالم شخص کو عابد شخص پر وہ فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند کو آسمان میں موجود سب سے چھوٹے ستارے پر حاصل ہوتی ہے' اور علماء' انبیاء کے وارث ہیں بے شک انبیاء وراثت میں درہم یا دینار نہیں چھوڑتے ہیں بلکہ وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں' تو جو شخص اسے حاصل کرلیتا ہے وہ اپنے حصے کو حاصل کرلیتا ہے' اور عالم کا انتقال کرجانا ایسی مصیبت ہے' جس کا کوئی حل نہیں ہے ایک ایسا شگاف ہے' جسے بند نہیں کیا جاسکتا' وہ ایک ستارہ تھا' جو بجھ گیا' ایک پورے قبیلے کا مرجانا ایک عالم کے انتقال سے زیادہ آسان ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں' ''عالم کا انتقال کرجانا'' یہاں سے لے کر اس کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے جو الفاظ نقل کیے ہیں وہ ولید بن مسلم کے نقل کردہ ہیں انہوں نے خالد بن یزید بن ابومالک کے حوالے سے عثمان بن ایمن کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس روایت کو نقل کیا ہے عنقریب اس کے بعد والے باب میں ابوردین کی نقل کردہ روایت آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْب فِیْ سَمَاع الْحَدِیْثِ وتبلیغه ونسخه

والترهیب من الْکَذِب عَلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

باب: حدیث کے سماع، اس کی تبلیغ اور اسے (تحریری طور پر) نقل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

150 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نضر اللّٰہ امرا

سمع منا شَيْئًا فَبَلغهُ كَمَا سَمعه فَرب مبلغ أوعى من سامع

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ إِلَّا انه قَالَ رحم الله امْرأ . وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَنٌ صَحِيْح . قَوْلِهِ نضر هُوَ بتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة وتخفيفها حَكَاهُ الْخطابِيّ وَمَعْنَاهُ الدُّعَاء لَهُ بالنضارة وَهِي النِّعْمَة والبهجة وَالْحسن فَيكون تَقْدِيْره جمله الله وزينه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سن کر اسے اسی طرح آگے منتقل کردے جس طرح اس کو سنا تھا کیونکہ بعض اوقات وہ شخص جس کی طرف بات منتقل کی گئی ہو وہ (ہم سے براہ راست) سننے والے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے'' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے

روایت کے یہ الفاظ نضر اس میں ضاد پر شد ہے البتہ علامہ خطابی نے اس کو تخفیف کے ساتھ بھی نقل کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کے بارے میں خوش وخرم رہنے کی دعا دی جارہی ہے''نضارہ'' سے مراد نعمت اور خوشی اور خوبصورتی ہے تو اب اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے آراستہ وپیراستہ رکھے ایک قول کے مطابق اس کا مطلب کچھ اور بھی ہے۔

151 - وَعَنْ زيد بن ثَابت قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ نضر الله امْرأ سمع منا حَدِيْثا فَبَلغهُ غَيْره فَرب حَامِل فقه إِلَى من هُوَ أفقه مِنْهُ وَرب حَامِل فقه لَيْسَ بفقيه ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُسْلِم إخلاص الْعَمَل لله ومناصحة وُلَاة الْأَمر وَلُزُوْم الْجَمَاعَة فَإِن دعوتهم تحيط من وَرَاءَهُم وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا نِيَّته فرق الله عَلَيْهِ أمره وَجعل فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْته من الدُّنْيَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ كَانَت الْآخِرَة نِيَّته جمع الله أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ بِتَقْدِيم وَتَأْخِير وروى صَدره إِلَى قَوْلِهِ لَيْسَ بفقيه

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِزِيَادَة عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے حدیث سن کر اسے دوسرے تک منتقل کردے کیونکہ بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص اس شخص تک اسے منتقل کردیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے اور بعض اوقات علم کی بات سیکھنے والا شخص بذات خود عالم نہیں ہوتا ہے تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا حکمرانوں کے لئے خیر خواہی اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی محیط ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے' اور جس شخص کی نیت محض دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کردے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کردے گا' اور دنیا اس کے پاس نہیں آئے گی صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی اور جس شخص کی نیت

آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو اکٹھا کردے گا اس کا غنا اس کے دل میں ڈال دے گا' اور دنیا اس کی طرف فرمانبردار ہو کر آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ ان الفاظ تک نقل کیا ہے: ''وہ عالم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اضافی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے۔

152 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَسْجِد الْخيف من منى فَقَالَ نضر اللّٰه امْرأ سمع مَقَالَتِی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا ثُمَّ ذهب بهَا اِلٰی من لم يسْمعهَا الا فَرب حَامِل فقه لَا فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ الحَدِيْث .
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں مسجد خیف میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد رکھے' اور محفوظ کرلے اور اس شخص تک پہنچا دے جس نے اسے نہیں سنا تھا پھر وہ اس شخص تک پہنچا دے جسے اس نے نہیں سنا تھا' خبردار! (بعض اوقات) براہ راست کوئی بات سیکھنے والا شخص عالم نہیں ہوتا اور بعض اوقات براہ راست بات سیکھنے والا شخص' اس شخص تک بات کو منتقل کر دیتا ہے جو اس سے زیادہ علم رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

153 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالخيف خيف منى يَقُوْلُ نضر اللّٰه عبدا سمع مَقَالَتِی فحفظها ووعاها وَبَلغهَا من لم يسْمعهَا فَرب حَامِل فقه لَهٗ وَرب حَامِل فقه اِلٰی من هُوَ أفقه مِنْهُ ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب مُؤْمِن اِخلاص الْعَمَل لله والنصيحة لائمة الْمُسلمين وَلُزُوْم جَمَاعَتهمْ فَاِن دعوتهم تحفظ من وَرَاءَهُمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر مُخْتَصرًا وَمُطَوَّلًا اِلَّا انه قَالَ تحيط بياء بعد الْحَاء رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد السَّلَام عَن الزُّهْرِیّ عَن مُحَمَّد بن جُبَيْر بن مطعم عَن اَبِيْهِ وَله عِنْد اَحْمد طَرِيْق عَن صَالح بن كيسَان عَن الزُّهْرِیّ وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے منیٰ کی مسجد خیف میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جو ہماری بات سن کر اسے یاد کرلے اور اسے محفوظ کرلے اور اس کی تبلیغ اس شخص تک کردے' جس نے اس کو نہیں سنا تھا کیونکہ بعض اوقات علم کی کوئی بات سیکھنے والا شخص اس بات کو اس شخص تک منتقل

کردیتا ہے جو اس سے زیادہ بڑا عالم ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت کا شکار نہیں ہوتا ہے عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا مسلمان حکمران کے لئے خیر خواہی اور ان (مسلمانوں) کی جماعت کے ساتھ رہنا کیونکہ ان کی دعا ان لوگوں کو بھی شامل ہوتی ہے جو ان کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے لفظ ''تحیط'' نقل کیا ہے ان سب حضرات نے یہ روایت محمد بن اسحاق کے حوالے سے عبدالسلام کے حوالے سے زہری کے حوالے سے محمد بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہے یہی روایت امام احمد نے صالح بن کیسان کے حوالے سے زہری سے نقل کی ہے اور اس روایت کی سند حسن ہے۔

154 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْ خلفائی قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ خلفاؤك قَالَ الَّذِیْنَ یَاْتُوْنَ من بعدِی یروون أحادیثی ویعلمونها النَّاس رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! میرے بعد والوں پر رحم کرنا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے بعد والے کون ہیں؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

155 - وَعَنْ اَبِی الردین قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم یَجْتَمِعُوْنَ علی کتاب اللّٰه یتعاطونه بَیْنَهُمْ اِلَّا کَانُوْا أضیافا للّٰه وَاِلَّا حفتهم الْمَلَائِکَة حَتّٰی یَقُوْمُوا اَوْ یخوضوا فِیْ حَدِیْثٌ غَیْرِه وَمَا من عَالم یخرج فِیْ طلب علم مَخَافَة اَن یَمُوْت اَوْ انتساخه مَخَافَة اَن یدرس اِلَّا کَانَ کالغازی الرَّائِح فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَمَنْ یبطیء بِه عمله لم یسْرع بِه نسبه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش

❀❀ حضرت ابوردین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے حوالے سے اکٹھے ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو اس کی تعلیم دیتے ہیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے مہمان شمار ہوتے ہیں اور فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں جب تک وہ اپنی جگہ سے اٹھتے نہیں ہیں یا کسی اور بات میں مصروف نہیں ہو جاتے ہیں جب بھی کوئی عالم علم کے حصول کے لئے نکلتا ہے جسے یہ اندیشہ ہو کہ یہ علم کہیں ختم نہ ہو جائے یا وہ عالم اس علم کو منتقل کرتا ہے اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ ختم نہ ہو جائے تو وہ اس غازی کی مانند ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) نکلتا ہے اور جس شخص کا عمل اس کو سست کردے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

156 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ ابْن آدم انْقطع عمله اِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة اَوْ علم ینْتَفع بِهِ اَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَتقدم هُوَ وَمَا یَنْتَظِم فِیْ سلکه وَیَاْتِیْ لَهُ نَظَائِر فِیْ نشر الْعلم وَغَیْرِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی .قَالَ الْحَافِظ وناسخ الْعلم النافع لَهُ أجره وَأجر من قَرَاَہٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهِ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهِ لهٰذَا الحَدِیْث وَاَمْثَاله وناسخ غیر النافع مِمَّا یُوجب الْاِثْم عَلَیْهِ وزره ووزر من قَرَاَہٗ اَوْ نسخه اَوْ عمل بِهِ من بعده مَا بَقِی خطه وَالْعَمَل بِهِ لما تقدم من الْاَحَادِیْث من سنّ سنة حَسَنَة اَوْ سَیِّئَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت بھی گزری ہے' اور اس کی مانند دیگر روایات بھی گزری ہیں اور عنقریب ان کی مانند اور روایات آئیں گی' جو علم کو پھیلانے وغیرہ سے متعلق ہوں گی اگر اللہ نے چاہا۔

حافظ فرماتے ہیں: جو شخص نفع دینے والے علم کو (تحریری طور پر) نقل کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص اس کی تحریر کو پڑھتا ہے یا اس سے آگے تحریری طور پر نقل کرتا ہے' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی اس وقت تک اس کا اجر بھی اس شخص کو ملتا رہے گا' اور جب تک اس کی تحریر پر عمل کیا جاتا رہے گا (اس وقت تک بھی اس کا اجر اسے ملے گا) اس کی دلیل یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث ہیں اور جو شخص غیر نافع علم کو تحریری طور پر نقل کرتا ہے جو علم اس پر گناہ کو لازم کرتا ہے' تو اس کا گناہ اور جو شخص کو اس پڑھے گا یا اس کو تحریری طور پر نقل کرے گا یا اس کے بعد اس پر عمل کرے گا' تو جب تک اس کی تحریر باقی رہے گی یا اس کی تحریر پر عمل باقی رہے گا' تو ان سب کا گناہ اسے ملتا رہے گا اس کی دلیل وہ احادیث ہیں جو اس سے پہلے گزر گئی ہیں جو اس شخص کے بارے میں ہیں جو کوئی اچھا طریقہ آغاز کرتا ہے یا برے طریقے کا آغاز کرتا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

157 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلَیَّ فِیْ کتاب لم تزل الْمَلَائِکَة تستغفر لَهُ مَا دَامَ اسْمِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْکتاب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَغَیْرِهٖ وَرُوِیَ من کَلَام جَعْفَر بن مُحَمَّد مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ وَهُوَ اَشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر تحریری طور پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک میرا نام اس تحریر میں موجود رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی روایت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

158 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كذب عَلَيّ مُتعمدا فَلْيَتَبَوَّا مَقعده مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا وَهٰذَا الحَدِيْث قد رُوِيَ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَالسّنَن وَالْمَسَانِيد وَغَيرهَا حَتّٰى بلغ مبلغ التَّوَاتُر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے یہ حدیث ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے صحاح سنن مسانید اور دیگر کتابوں میں منقول ہے یہاں تک کہ یہ تواتر کی حد تک پہنچ جاتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

160 - وَعَنِ الْمُغِيرَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن كذبا عَلَيّ لَيْسَ ككذب على اَحَد فَمَنْ كذب عَلَيّ مُتعمدا فَلْيَتَبَوَّا مَقعده مِنَ النَّار. رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِي مجالسة الْعلمَاء

باب: علماء کی ہم نشینی اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

161 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا

حديث 158: صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب ما يكره من النياحة على الميت - حديث: 1242 صحيح مسلم - باب في التحذير من الكذب على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم' حديث: 4 صحيح ابن حبان - ذكر إيجاب دخول النار لمتعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 31 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث أشعث بن جابر - حديث: 235 سنن الدارمي - باب اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 245 سنن أبي داود - كتاب العلم' باب في التشديد في الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 3184 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب التغليظ في تعمد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 30 الآثار لأبي يوسف - باب الغزو والجيش' حديث: 912 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في تعمد الكذب على النبي صلى الله عليه وسلم وما جاء - حديث: 25701 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر الزبير بن العوام' حديث: 201 السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' من كذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 5743 شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب الكراهة' باب البكاء على الميت - حديث: 4628 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2879 مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 336 مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1114 مسند ابن الجعد - أحاديث حماد بن أبي سليمان' حديث: 301 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث: 367 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 243 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1213 المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - خالد بن عرفطة العذري' حديث: 3991

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَفِيْه رَاوٍ لم يسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو ان میں سے کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کی محافل''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے، جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

162 - عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لُقْمَانَ قَالَ لِابْنِهِ يَا بُنَيَّ عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَاسْمَعْ كَلَامَ الْحُكَمَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَيُحْيِي الْقَلْبَ الْمَيِّتَ بِنُوْرِ الْحِكْمَةِ كَمَا يُحْيِي الْاَرْضَ الْمَيْتَةَ بِوَابِلِ الْمَطَرِ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عن علي بن يزيد عن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن وَلَعَلَّه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا: تم پر لازم ہے کہ تم علماء کی ہم نشینی اختیار کرو اور دانش وروں کا کلام سنو! کیونکہ اللہ تعالیٰ حکمت کے نور کے ذریعے مردہ دل کو زندگی عطا کر دیتا ہے، جس طرح وہ بنجر زمین کو بارش کے ذریعے زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن اس سے کچھ مختلف ہے، اور شاید وہ روایت موقوف ہے باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

163 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ جُلَسَائِنَا خَيْرٌ قَالَ مَنْ ذَكَّرَكُمُ اللّٰهَ رُؤْيَتُه وَزَادَ فِيْ عِلْمِكُمْ مَنْطِقُه وَذَكَّرَكُمْ بِالْآخِرَةِ عَمَلُه ـ رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلَى وَرُوَاتُه رُوَاةُ الصَّحِيْحِ اِلَّا مبارك بن حسان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا ہم نشین زیادہ بہتر ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے دیکھ کر تمہیں اللہ کی یاد آئے، اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافے کا باعث بنے، اور جس کے عمل کی وجہ سے تمہیں آخرت یاد آئے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے، اور اس کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں صرف مبارک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حديث 161: مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث: 12297' مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3336' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث: 10953' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 554' حلية الأولياء - زياد بن عبد الله النميري' حديث: 8838

5 - التَّرْغِيْب فِيْ إِكرام الْعلمَاء وإجلالهم وتوقيرهم والترهيب من إضاعتهم وَعدم المبالاة بهم

باب: علماء کی عزت واحترام تعظیم وتوقیر کے متعلق ترغیبی روایات

اور علماء کو ضائع کرنے یا ان سے لاپرواہی اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی رویات

164 - عَن جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يجمع بَيْنَ الرجلَيْن من قَتْلَى اُحد يَعْنِيْ فِي الْقَبْر ثُمَّ يَقُوْلُ اَيهمَا اكثر اَخذا لِلْقُرْآن فَإِذَا اُشير إِلٰى اَحدهمَا قدمه فِي اللَّحْد .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہداء میں سے دو افراد کو ایک ساتھ قبر میں رکھواتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دریافت کر لیتے تھے ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا ہے؟ جب ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لحد میں پہلے اتارتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

165 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من إجلال اللّٰه إكرام ذِيْ الشيبة الْمُسلِم وحامل الْقُرْآن غير الغالي فِيْهِ وَلَا الجافي عَنْهُ وإكرام ذِيْ السُّلْطَان المقسط رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں یہ بات بھی شامل ہے کہ سفید بالوں والے مسلمان اور قرآن کے عالم کا احترام کیا جائے جو قرآن کے بارے میں غلو نہ کرتا ہو اور اس سے اعراض بھی نہ کرتا ہو نیز انصاف کرنے والے حکمران کا احترام کیا جائے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

166 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركَة مَعَ أكابركم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت تمہارے اکابرین کے ساتھ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

167 - وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرحم الصَّغِير وَيَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَنِ الْمُنكر .رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

168 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منا من لم یرحم صَغِیرنَا وَیعرف حق کَبِیرنَا .رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

169 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ من أمتِیْ من لم یجل کَبِیرنَا وَیرْحَم صَغِیرنَا وَیعرف لعالمنا .رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم اِلَّا انه قَالَ لَیْسَ منا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہوگا جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے عالم (کے حق کو) پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے''۔

170 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ منا من لم یرحم صَغِیرنَا ویجل کَبِیرنَا .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ ابْن شهَاب عَن وَاثِلَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث170:المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث سمرة بن جندب - حديث:193سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الرحمة - حديث: 4313سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في رحمة الصبيان' حديث: 1891مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الرحمة من الثواب - حديث:24838معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب' باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب' حديث:6349مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6568مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث: 569مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث:586البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2357مسند أبي يعلى الموصلي - أبو عمران الجوني' حديث:4130المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' باب الضاد - ضميرة بن أبي ضميرة مولى رسول الله' حديث:8038

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے جو ابن شہاب کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حالانکہ انہوں (یعنی ابن شہاب زہری) نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

171 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرَنَا وَيعرف شرف كَبِيْرِنَا .رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا انه قَالَ وَيعرف حق كَبِيْرِنَا

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کے شرف کو پہچانتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہمارے بڑے کے حق کو پہچانتا نہیں ہے''۔

172 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْعلم وتعلموا للْعلم السكينَة وَالْوَقار وتواضعوا لمن تعلمُونَ مِنْهُ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم حاصل کرو اور علم کے لئے سکینت اور وقار سیکھو اور ان لوگوں کے سامنے' تواضع اختیار کرو جن سے تم نے علم حاصل کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

173 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا يدركني زمَان اَوْ قَالَ لَا تدركوا زَمَانا لَا يتبع فِيْهِ الْعَلِيم وَلَا يستحيى فِيْهِ من الْحَلِيم قُلُوْبهم قُلُوْب الْاَعَاجِم والسنتهم اَلْسِنَة الْعَرَب .رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! مجھ تک وہ زمانہ نہ آئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس زمانے تک نہ پہنچنا جس میں عالم کی پیروی نہ کی جائے' اور جس میں بردبار شخص سے حیاء نہ کی جائے' ایسے لوگوں کے دل عجمی لوگوں کی مانند ہوں گے' اور ان کی زبانیں عربوں کی زبانیں جیسی ہوں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

174 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث لَا يستخف بهم اِلَّا مُنَافِق ذُو الشيبة فِى الْاِسْلَام وَذُو الْعلم وَاِمَام مقسط .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلّى بن يزِيْد عَن الْقَاسِم وَقد حسنها التِّرمِذِيّ لغير هٰذَا الْمَتْن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں کوئی منافق ہی حقیر سمجھے گا' بوڑھا مسلمان' صاحب علم اور عادل حکمران''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے لیکن اس کا متن کچھ مختلف ہے۔

175 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد سَمِعت حَدِيْثا مُنْذُ زَمَان اِذا كنت فِيْ قوم عِشْرِيْنَ رجلا اَوْ اقل اَوْ اكثر فتصفحت وُجُوْهِهِمْ فَلَمْ تَرَ فيهم رجلا يهاب فِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاعْلَم اَن الْاَمر قد رق

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاسْنَاده حسن

عبداللہ بن بسر بیان کرتے ہیں: میں نے طویل عرصہ پہلے یہ حدیث سنی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جب تم بیس یا اس سے کم یا اس سے زیادہ ایسے افراد کے درمیان موجود ہو کہ جب ان کے چہروں کا جائزہ لو تو تمہیں ان میں کوئی ایسا شخص نہ ملے جو اللہ سے ڈرتا ہو' تو تم یہ بات جان لو کہ اب معاملہ کمزور ہو چکا ہے (یعنی لوگوں کی دینی حالت کمزور ہو چکی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا اَخاف على أمتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدوا وَاَن يفتح لَهُمُ الْكتاب يَاْخُذهُ الْمُؤْمِن يَبْتَغِي تَاْوِيله وَمَا يعلم تَاْوِيله اِلَّا اللّٰه والراسخون فِي الْعلم يَقُوْلُوْنَ آمنا بِهِ كل من عِنْد رَبنَا وَمَا يذكر اِلَّا اُولُو الْاَلْبَاب آل عمرَان 7 وَاَن يروا ذَا علم فيضيعوه وَلَا يبالوا عَلَيْهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا خوف ہے ایک یہ کہ ان کے لئے دنیا زیادہ ہو جائے گی' تو ایک دوسرے سے حسد کریں گے' اور ان کے لئے کتاب (یعنی قرآن مجید کے علم کو) کھول دیا جائے گا ہر مومن شخص اسے حاصل کرے گا' اور اس کی تاویل تلاش کرے گا حالانکہ اس کی تاویل کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے یا ان لوگوں کے پاس ہے جو علم میں مہارت رکھتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں: کہ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے' اور اس سے نصیحت صرف عقل مند ہی حاصل کر سکتے ہیں (اور تیسری بات یہ ہے) کہ جب وہ کسی علم والے شخص کو دیکھیں گے' تو اسے ضائع کر دیں گے' اور اس کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تعلم الْعلم لغير وَجه اللّٰه تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے (کسی اور مقصد کیلئے) علم حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

177 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم علما مِمَّا يبتغى بِهٖ وَجه اللّٰه تَعَالٰى لَا يتعلمه اِلَّا ليصيب بِهٖ عرضا من الدُّنْيَا لم يجد عرف الْجَنَّة يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِي رِيحهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة فِيْ اَوَّل بَاب الرِّيَاء وَفِيْه رجل تعلم الْعلم وَعلمه وَقَرَا الْقُرْآن فَاتى بِهٖ فَعرفهُ نعمه فعرفهاقَالَ فَمَا عملت فِيهَا قَالَ تعلمت الْعلم وعلمته وقرات فِيك الْقُرْآن قَالَ كذبت وَلَكِنَّك تعلمت ليقال عَالم وقرأت الْقُرْآن ليقال هُوَ قارىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمر بِهٖ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى اُلقى فِي النَّار الحَدِيْث رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی ایسا علم حاصل کرے، جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے اور وہ شخص اس علم کو صرف اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے دنیاوی فوائد حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو کو بھی نہیں پائے گا''۔

(یہاں روایت میں مذکور لفظ عرف سے مراد) اس کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ریاکاری سے متعلق باب کے آغاز میں گزر چکی ہے، جس میں ایسے شخص کا ذکر ہے: ''جو علم حاصل کرے گا، اور اس کی تعلیم دے گا اس نے قرآن پڑھا ہوگا اسے لایا جائے گا، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا، تو وہ اس کی شناخت کرلے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کے بدلے میں تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: میں نے علم حاصل کیا تھا اور اس کی تعلیم دی تھی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم غلط کہہ رہے ہو تم نے اس لئے علم حاصل کیا تھا تاکہ یہ بات کہی جائے کہ یہ عالم ہے، اور تم نے قرآن اس لئے پڑھا تھا تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی ہے پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا، تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ حدیث امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

178 - وَرُوِیَ عَنْ كَعْب بن مَالك قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طلب الْعلم ليجارى بِهِ الْعلمَاء اَوْ ليمارى بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهٖ وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ اَدخلهُ اللّٰه النَّار رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَغَيْرِه وَالْحَاكِم شَاهدا وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس لئے علم حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے ساتھ مقابلہ کرے اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے اور لوگوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کرے' تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو جہنم میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے شاہد روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

179 - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعلمُوا الْعلم لتباهوا بِهِ الْعلمَاء وَلَا تماروا بِهِ السُّفَهَاء وَلَا تخيروا بِهِ الْمجَالِس فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَالنَّار النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقي عَنِ ابْنِ جريج عَنْ اَبِي الزبير عَنهُ وَيحيى هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرهمَا وَلَا يلْتَفت اِلٰى من شَذَّ فِيْهِ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا بنحوه من حَدِيْث حُذَيْفَة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ علم اس لئے حاصل نہ کرو تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرو اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرو اور اس کے ذریعے محافل میں نمایاں حیثیت حاصل کرو جو شخص ایسا کرے گا (تو اس کا انجام) آگ ہوگی' آگ ہوگی (یا جہنم ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اس کو یحییٰ بن ایوب غافقی کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یحییٰ نامی یہ راوی ثقہ ہے شیخین نے اس سے روایات نقل کی ہیں دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں اُس شخص کے قول کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی جس نے اِس کے بارے میں شاذ رائے دی ہے امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

180 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء اَوْ ليصرف وُجُوْه النَّاس اِلَيْهِ فَهُوَ فِي النَّار .رَوَاهُ ابْن مَاجه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم اس لئے حاصل کرے' تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے' اور اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے' تو وہ شخص جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

181 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم الْعلم ليباهي بِهِ الْعلمَاء ويماري بِهِ السُّفَهَاء وَيصرف بِهِ وُجُوْه النَّاس أدخلهُ اللّٰه جَهَنَّم .رَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تا کہ اس کے ذریعے علماء کے سامنے فخر کا اظہار کرے یا اس کے ذریعے بے وقوفوں کے ساتھ بحث کرے یا اس کے ذریعے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا"۔

یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

182 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم علما لغير الله أَوْ أَرَادَ بِهٖ غير الله فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَده مِنَ النَّار ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَنْ خَالِدِ بْن دريك عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يسمع منه وَرِجَال إسنادهما ثقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص غیر اللہ کے لئے علم حاصل کرے یا اس کے ذریعے غیر اللہ (کی رضا) مراد لے تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے حضرات نے اسے خالد بن دریک کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے حالانکہ ان صاحب نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے ان دونوں حضرات (یعنی ترمذی وابن ماجہ) کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

183 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن نَاسا من أمتي سيتفقهون فِي الدّين يقرؤون الْقُرْآن يَقُولُونَ نأتي الْأُمَرَاء فنصيب من دنياهم ونعتزلهم بديننا وَلَا يكون ذٰلِكَ كَمَا لَا يجتنى من القتاد إِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا يجتنى من قربهم إِلَّا قَالَ ابْنُ الصَّباح كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا ۔

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو دین کا علم حاصل کریں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے اور وہ یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جا کر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ حاصل کریں گے اور اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ (عملی طور پر) ایسا نہیں ہو سکے گا جس طرح قتاد (نامی کانٹے دار درخت) سے صرف کانٹے ہی چنے جا سکتے ہیں اسی طرح ان امراء کے قرب کے ذریعے صرف یہی حاصل ہوگا"۔

ابن صباح کہتے ہیں: گویا کہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ صرف گناہ حاصل ہوگا"۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

184 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تعلم صرف الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهٖ قُلُوْب الرِّجَال اَوْ النَّاس لم يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَة صرفا وَلَا عدلا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

قَالَ الْحَافِظ يشبه اَن يكون فِيْهِ انْقِطَاع فَاِنَّ الضَّحَّاك بن شُرَحْبِيْل ذكره الْبُخَارِيّ وَابْن اَبِيْ حَاتِم وَلَمْ

يذكروا لَهُ رِوَايَةٌ عَنِ الصَّحَابَةِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے گفتگو کا فن صرف اس لئے سیکھا' تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کے دل جیت لے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہو کیونکہ ضحاک بن شرحبیل کا ذکر امام بخاری اور امام ابن ابوحاتم نے کیا ہے' اور ان حضرات نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس نے کوئی روایت صحابہ سے نقل کی ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

186 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه ذكر فتنا تكون فِيْ آخر الزَّمَان فَقَالَ لَهُ عمر مَتى ذٰلِكَ يَا عَلِيّ قَالَ إِذا تفقه لغير الدّين وَتعلم الْعلم لغير الْعَمَل والتمست الدُّنْيَا بِعَمَل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق اَيْضًا فِيْ كِتَابه مَوْقُوفًا وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس الْمَرْفُوْع وَفِيْه وَرجل آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وشرى بِهِ ثمنا فَذٰلِكَ يلجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار وينادي مُنَاد هٰذَا الَّذِيْ آتَاهُ اللّٰه علما فبخل بِهِ عَن عباد اللّٰه وَأخذ عَلَيْهِ طَمَعا وَاشْترى بِهِ ثمنا وَكَذٰلِكَ حَتّٰى يفرغ الْحساب

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے آخری زمانے میں پیش آنے والے فتنوں کا ذکر کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے علی! یہ کب ہوگا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جب دین کا علم دینی مقصد کیلئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور جب علم کو عمل کرنے کے لئے حاصل نہیں کیا جائے گا' اور آخرت سے متعلق عمل کے ذریعے دنیا کا حصول مقصود ہوگا۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک مرفوع حدیث ذکر ہوچکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' اور وہ اس کے حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لے' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھے' اور اس کا معاوضہ وصول کرے' تو ایسے شخص کو قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالی جائے گی اور ایک منادی یہ اعلان کرے گا کہ یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا تھا اور اس نے اس حوالے سے اللہ کے بندوں سے بخل سے کام لیا' اور اس کے حوالے سے لالچ رکھا اور اس کا معاوضہ وصول کیا تو یہ اعلان اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک حساب ختم نہیں ہوتا''۔

7 - التَّرْغِیْب فِیْ نشر الْعلم وَالدّلَالَة علی الْخَیْر

باب: علم کو پھیلانے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

188 - وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر مَا یخلف الرجل من بعدہ ثَلَاث ولد صَالح یَدْعُو لَہُ وَصدقَة تجْرِی یبلغہُ أجرھَا وَعلم یعْمل بِہِ من بعدہ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَتقدم حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَة إِذا مَاتَ ابْن آدم انْقَطع عمله إِلَّا من ثَلَاث صَدَقَة جَارِیَة اَوْ علم ینْتَفع بِہِ اَوْ ولد صَالح یَدْعُو لَہُ - رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی اپنے بعد جو چیزیں چھوڑ کر جاتا ہے ان میں سب سے زیادہ بہترین چیزیں ہیں ایک وہ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے ایک وہ صدقہ جو جاری ہو اس کا اجر اس تک پہنچتا ہو ایک وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جب انسان مرجاتا ہے' تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزوں کا معاملہ مختلف ہے صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' اور وہ نیک اولاد جو آدمی کے لئے دعا کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

189 - وَرُوِیَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تصدق النَّاس بِصَدَقَة مثل علم ینشر - رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَغَیْرِہٖ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں نے کوئی بھی ایسی چیز صدقہ نہیں کی جو علم پھیلانے کی مانند (زیادہ اجر و ثواب کے حصول) کا باعث ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

190 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نعم الْعَطِیَّة کلمة حق تسمعھا ثُمَّ تحملھَا إِلَی أَخ لَک مُسْلِم فتعلمھا إِیَّاہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَیُشْبِہ أَن یکون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہترین عطیہ وہ بات ہے' جسے تم سنو اور پھر اسے اپنے مسلمان بھائی تک منتقل کر دو اور اسے اس کی تعلیم دے دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور زیادہ موزوں یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہو۔

191 - وَرُوِیَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ألا أخبرکُمْ

عَن الأجود الأجود الله الأجود الأجود وَاَنَا اَجود ولد آدم وأجودكم من بعدِى رجل علم علما فنشر علمه يبعث يَوْم الْقِيَامَة أمة وَحده وَرجل جاد بنفسه لله عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يقتل .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی اللہ تعالیٰ ہے جو سب سے زیادہ سخی ہے سب سے زیادہ سخی ہے' اور اولاد آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں' اور میرے بعد تم میں سے زیادہ سخی وہ شخص ہوگا جو علم حاصل کرے گا' اور پھر اپنے علم کو پھیلا دے گا اسے قیامت کے دن ایک مستقل امت کے طور پر زندہ کیا جائے گا' اور (سب سے زیادہ سخی) وہ شخص ہے جو اپنی جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) یہاں تک کہ شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

192 - وَعنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل ينعش لِسَانه حَقًا يعْمل بِهِ بعده إِلَّا جرى لَهُ أجره إِلَى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ وفاه الله ثَوَابه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِيهِ نظر وَلٰكِن الْاُصُوْل تعضده .قَوْله ينعش اَى يَقُوْلُ وَيذكر

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی زبان کو ایسی حق بات کے لئے استعمال کرتا ہے' جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے ایسے شخص کا اجر اس کے بعد قیامت کے دن تک جاری رہتا ہے پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو اس کا پورا ثواب عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے' تاہم اصول اس کو مضبوط کرتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ینعش سے مراد وہ کہتا ہے' اور وہ ذکر کرتا ہے۔

192/1 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرْبَعَة تجْرِى عَلَيْهِمْ اُجُورهم بعد الْمَوْت رجل مَاتَ مرابطا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَرجل علم علما فَاَجره يجْرِى عَلَيْهِ مَا عمل بِهِ وَرجل أجْرى صَدَقَة فاجرها لَهُ مَا جرت وَرجل ترك ولدا صَالحا يَدْعُو لَهُ

رَوَاهُ الإِمَام اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَهُوَ صَحِيْح مفرقا من حَدِيْث غير وَاحِد من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں جن کے اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں ایک وہ شخص ہے جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتا ہے ایک وہ

حدیث 191: مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أنس بن مالك ما أسنده الحسن بن أبي الحسن' حديث: 2725' شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا' حديث: 1718' المطالب العالية للحافظ ابن حجر العسقلاني - كتاب العلم' باب الترغيب في طلب العلم والحث عليه - حديث: 3157

شخص جو کسی علم کی تعلیم دیتا ہے تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک اس علم پر عمل ہوتا رہتا ہے اور ایک وہ شخص جو صدقہ جاریہ کرتا ہے تو اس کا اجر اسے اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ چیز چلتی رہتی ہے اور ایک وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ کر جاتا ہے جو اس کے لئے دعا کرتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے اور اس کے مختلف ٹکڑے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہیں۔

فصل:

193 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیستحمله فَقَالَ اِنَّهٗ قد ابدع بِی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ فلانا فَاَتَاهُ فَحمله قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ قَالَ عَامله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ .قَوْله أبدع بِی هُوَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الدَّال يَعْنِي ظلعت رکابی يُقَال أبدع بِهِ اِذا كلت رکابه اَوْ عطبت وَبَقِي مُنْقَطِعًا بِهِ

❀❀ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ سے سواری کے لئے جانور مانگے اس نے عرض کی: میرا جانور سفر کے قابل نہیں رہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ وہ اس شخص کے پاس گیا تو اس نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرے تو اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے

روایت کے یہ الفاظ "ابدع بی" اس میں ہمزہ پر پیش ہے اور دال پر زیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری رکاب کمزور ہوگئی ہے یہ بات کہی جاتی ہے ابدع بہ یعنی جب اس کی رکاب کمزور ہو جائے اور جانور تھک جائے اور ایسی حالت میں آ جائے کہ سفر کے قابل نہ رہے۔

194 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِی مَا أعطیكه وَلٰكِن ائْتِ فلَانا فَاَتَی الرجل فَاَعْطَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من دلّ علی خیر فَلَهٗ مثل أجر فَاعله اَوْ عَامله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا الدَّال علی الْخَیْر كفاعله .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط من حَدِیْث سهل بن سعد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ مانگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے تم فلاں کے پاس جاؤ وہ شخص اس شخص کے پاس گیا اس نے اسے کچھ دے دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اسے اس بھلائی کو کرنے والے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

195 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّال على الْخَيْر كفاعله وَاللّٰه يحب اِغاثة اللهفان ـ رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ زِيَاد بن عبد الله النميرى وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بھلائی کے بارے میں رہنمائی کرنے والا اسے کرنے والے کی مانند ہے' اور اللہ تعالیٰ مجبور شخص کی مدد کرنے کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے زیاد بن عبداللہ نمیری سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

196 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا اِلٰى هدى كَانَ لَهُ من الْاَجر مثل أجور من تبعه لَا ينقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَيْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰى ضَلَالَة كَانَ عَلَيْهِ من الْاِثْم مثل آثام من اتبعهُ لَا ينقص ذٰلِكَ من آثامهم شَيْئًا ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَتقدم هُوَ وَغَيْرِه فِيْ بَاب الْبدَاءَ ة بِالْخَير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے' تو اسے ان لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے جو اس ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور ان دوسرے لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف دعوت دے' تو اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہ جتنا گناہ ملتا ہے' اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے یہ اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھلائی کا آغاز کرنے سے متعلق باب میں ہیں۔

197 - وَعَنْ عَلىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى (قوا اَنفسكُمْ واَهليكم نَارا) التحريم قَالَ علمُوا اَهْليكم الْخَيْر ـ رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ''۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے) تم اپنے اہل خانہ کو بھلائی کی تعلیم دو۔

یہ روایت امام حاکم نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

8 - التَّرْهِيب من كتم الْعلم

باب: علم چھپانے سے متعلق ترہیبی روایات

198 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَنْ علم فكتمه الْجم يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يخرجَاهُ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ مَاجه قَالَ مَا من رجل يحفظ علما فيكتمه اِلَّا اَتَى يَوْم الْقِيَامَة ملجوما بلجام من نَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس سے کسی علمی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ سے بنی ہوئی لگام پہنائی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی شخص کسی علم کو یاد کرے اور پھر اسے چھپالے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اسے آگ کی لگام ڈالی ہوئی ہوگی''۔

199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم علما اَلْجمهُ اللّٰه يَوْم

حديث198:المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب العلم ومنهم يحيى بن أبي المطاع القرشي - حديث:312سنن أبي داود - كتاب العلم باب كراهية منع العلم - حديث:3191سنن ابن ماجه - المقدمة باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب من سئل عن علم فكتمه حديث: 262مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7404مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس حديث:2529المعجم الأوسط للطبراني - باب الحاء من اسمه حفص - حديث: 3611المعجم الصغير للطبراني - باب التاء حديث: 316المعجم الكبير للطبراني - باب الضاد باب الظاء - أيوب بن عتبة اليمامي حديث: 8130شعب الإيمان للبيهقي - الثامن عشر من شعب الإيمان وهو باب في نشر العلم وألا حديث:1698

الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح لَا غُبَار عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی علم کو چھپائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث صحیح ہے' جس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

200 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سُئِلَ عَن علم فكتمه جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآن بِغَيْر مَا يعلم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة مُلجمًا بلجام من نَار .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِسَنَد جيد بالشطر الْأَوَّل فَقَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص سے کسی علمی بات کے بارے میں دریافت کیا جائے' اور وہ اسے چھپالے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی اور جو شخص قرآن کے بارے میں علم نہ ہونے کے باوجود کوئی بات کہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اسے آگ کی لگام ڈالی گئی ہوگی''۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اس کا صرف پہلا حصہ نقل کیا ہے (یعنی قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے تفسیر بیان کرنے والے سے متعلق حصہ نقل نہیں کیا)۔

201 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كتم علما مِمَّا ينفع اللّٰه بِهِ النَّاس فِي اَمر الدّين اَلجمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة بلجام من نَار .رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث دون قَوْله مَا ينفع اللّٰه بِهِ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة غير من ذكر مِنْهُم جَابر بن عبد اللّٰه وَأنس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَعَمْرو بن عبسة وَعلي بن طلق وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کوئی ایسا علم چھپائے' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ لوگوں کو دین کے معاملے میں نفع دیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو آگ کی بنی ہوئی لگام ڈالے گا''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ان الفاظ کے علاوہ بھی منقول ہے: ''جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نفع عطا کرے'' یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے جن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن

عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

202 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لعن آخر هٰذِهِ الْأمة اَولها فَمَنْ كتم حَدِيْثا فَقَدْ كتم مَا أنزل الله ۔رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِيْه انْقِطَاع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اس امت کا آخری حصہ پہلے والوں پر لعنت کرے گا' تو جو شخص حدیث کو چھپائے گا' تو وہ اس چیز کو چھپائے گا جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس میں انقطاع پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

203 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يَتَعَلَّم الْعلم ثُمَّ لَا يحدث بِه كَمثل الَّذِیْ يكنز الْكَنْز ثُمَّ لَا يُنْفق مِنْهُ ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَادِه ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اسے آگے بیان نہیں کرتا اس کی مثال یوں ہے جیسے کسی شخص کو خزانہ حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ اس میں سے خرچ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

204 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن سعيد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبزَی عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَأثنى على طوائف من الْمُسْلِمين خيرا ثُمَّ قَالَ مَا بَال اَقوام لَا يفقهُوْنَ جيرانهم وَلَا يعلمونهم وَلَا يعظونهم وَلَا يأمرونهم وَلَا ينهونهم وَمَا بَال اَقوام لَا يتعلمون من جيرانهم وَلَا يتفقهون وَلَا يتعظون وَاللّٰه ليعلمن قوم جيرانهم ويفقهونهم ويعظونهم ويأمرونهم وينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتفقهون ويتعظون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة ثُمَّ نزل فَقَالَ قوم من تَرَوْنَهٗ عَنى بهؤلاء قَالَ الْاَشْعَرِيين هم قوم فُقَهَاء وَلَهُمْ جيران جُفَاة من اَهْلِ الْمِيَاه والأعراب فَبلغ ذٰلِكَ الْاَشْعَرِيين فَاتوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكرت قوما بِخَير وذكرتنا بشر فَمَا بالنا فَقَالَ ليعلمن قوم جيرانهم وليعظنهم وليأمرنهم ولينهونهم وليتعلمن قوم من جيرانهم ويتعظون ويتفقهون اَوْ لأعاجلنهم الْعقُوبَة فِی الدُّنْيَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنفطن غيرنَا فَاَعَادَ قَوْلِه عَلَيْهِمْ فَاَعَادُوْا قَوْلهم أنفطن غيرنَا فَقَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا فَقَالُوْا أمهلنا سنة فأمهلهم سنة ليفقهوهم ويعلموهم ويعظوهم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة (لعن الَّذِيْنَ كفرُوْا من بني اِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم) المائدة الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر عَن بكير بن مَعْرُوف عَنْ عَلْقَمَة

❀❀ علقمہ بن سعید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے کچھ گروہوں کی تعریف بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا: کچھ

لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دینی تعلیمات نہیں دیتے ہیں انہیں تعلیم نہیں دیتے ہیں انہیں وعظ ونصیحت نہیں کرتے ہیں انہیں (نیکی کا) حکم نہیں کرتے ہیں (برائی سے) انہیں منع نہیں کرتے ہیں کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے کچھ سیکھتے نہیں ہیں دین کی تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں اللہ کی قسم لوگوں کو اپنی پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہے دین کی تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے ضرور علم حاصل کرنا چاہیے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے نصیحت حاصل کرنی چاہیے (یا تو وہ لوگ ایسا کریں گے) یا پھر میں انہیں سزا دوں گا۔

پھر نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے تو کچھ لوگوں نے (دوسروں سے) دریافت کیا: آپ لوگوں کی کیا رائے ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے ذریعے کونسے لوگ مراد لئے ہیں تو (نبی اکرم ﷺ نے یا شاید کسی نے جواب دیا: اس سے مراد اشعر قبیلے کے لوگ ہیں کیونکہ وہ لوگ سمجھ بوجھ رکھتے ہیں اور ان کے پڑوسی وہ لوگ ہیں جو مختلف پانیوں کے آس پاس رہتے ہیں اور ان میں سختی پائی جاتی ہے اور دیہاتی لوگ ہیں اس بات کی اطلاع اشعر قبیلے کے لوگوں کو ملی وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا بھلائی کے ہمراہ ذکر کیا اور ہمارا ذکر برائی کے ساتھ کیا تو اس میں ہمارا کیا قصور ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں کو ضرور تعلیم دینی چاہیے انہیں وعظ ونصیحت کرنی چاہیے انہیں (نیکی کا) حکم دینا چاہیے اور انہیں (برائی سے) منع کرنا چاہیے اور کچھ لوگوں کو اپنے پڑسیوں سے علم حاصل کرنا چاہیے اور ان سے نصیحت حاصل کرنی چاہیے ان سے دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنی چاہیے (یا تو ایسا کریں گے) یا پھر میں انہیں دنیا میں سزا دوں گا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے علاوہ دوسروں کو سمجھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے یہ بھی مراد ہے ان لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں ایک سال کی مہلت عطا کریں تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک سال مہلت عطا کر دی تاکہ وہ ان لوگوں کو دین کی تعلیمات دیں انہیں وعظ ونصیحت کریں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بکیر بن معروف کے حوالے سے علقمہ سے نقل کی ہے۔

205 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تناصحوا فِي الْعلم فَإِن خِيَانَة اَحَدُكُمْ فِيْ علمه اَشد من خيانته فِيْ مَاله وَان اللّٰه مسائلكم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير اَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَبَا سعيد الْبَقَّال واسمه سعيد بن الْمَرْزُبَان فِيْهِ خلاف يَاْتِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''علم کے بارے میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو کیونکہ کسی شخص کا اپنے علم کے بارے میں خیانت کرنا اس کے مال کے بارے میں خیانت کرنے سے زیادہ شدید ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے حساب لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوسعید بقال نامی راوی ثقہ نہیں ہے' اس کا نام سعید بن مرزبان ہے اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے

اَلتَّرْهِيب من اَن يعلم وَلَا يعْمل بِعِلْمِهِ وَيَقُوْلُ وَلَا يَفْعَله

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اپنے علم پر عمل نہیں کرتا ہے' اور جو وہ کہتا ہے وہ خود نہیں کرتا ہے۔

206 - عَن زيد بن اَرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے' اور ایسے دل سے جو ڈرے نہیں اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' اور ایسی دعا سے جو مستجاب نہ ہو (ان سب سے تیری پناہ مانگتا ہوں)''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

207 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدورها كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فتجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَأْنك اَلَسْت كنت تَأمر بِالْمَعْرُوفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتيه وأنهاكم عَنِ الشَّرّ و آتيه

قَالَ وَاِنِّيْ سمعته يَقُوْلُ يَعْنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَيْلَة أسرِي بِي بِاَقْوَام تقْرض شفاههم بمقاريض من نَار قلت من هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ خطباء أمتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ أنس وَزَاد ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهما ويقرؤون كتاب الله وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

حدیث 206: صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل - حديث: 5006 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب في الاستعاذة' حديث: 1337 سنن ابن ماجه - المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حديث: 248 السنن للنسائي - كتاب آداب القضاة' الاستعاذة من قلب لا يخشع - حديث: 5370 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الدعاء' باب جامع الدعاء - حديث: 28536 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا يخشع - حديث: 7610 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6703 مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6403 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث: 10815

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِي اَحَادِيْث نَحْوِهٖ فِيْ بَاب من اَمر بِمَعْرُوف اَوْ نهي عَن مُنكر وَخَالف قَوْلِهٖ فعله

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ ان کے ساتھ یوں چکر لگا رہا ہوگا جس طرح کوئی گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے' اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے' تو وہ کہے گا: میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود وہ نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود وہ کام کرتا تھا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹا جا رہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں' تو انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی اُمت کے خطیب ہیں' جو وہ باتیں کرتے تھے جو خود نہیں کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے ابن حبان اور امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ابن ابودنیا' اور امام بیہقی نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے تھے' اور خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب اس کی مانند احادیث اس باب میں آئیں گی' جو نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے' اور آدمی کے قول کے اس کے فعل کے برخلاف ہونے سے متعلق ہے۔

208 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّبَانِيَة اَسْرع اِلٰى فسقة الْقُرَّاء مِنْهُم اِلٰى عَبدة الْاَوْثَان فَيَقُوْلُوْنَ يبدا بِنَا قبل عَبدة الْاَوْثَان فَيُقَالُ لَهُمْ لَيْسَ من يعلم كمن لَا يعلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثٍ اَبِيْ طوالة تفرد بِهِ الْعمريّ عَنهُ يَعْنِيْ عبد الله بن عمر بن عبد الْعَزِيز الزَّاهِد

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَلهٰذَا الحَدِيْث مَعَ غرابته شَوَاهِد وَهُوَ حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة الصَّحِيْح اِن اَوّل من يَدْعُو اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة رجل جمع الْقُرْآن ليقال قارىء وَفِيْ آخِره اُولَئِكَ الثَّلَاثَة اَوّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَتقدم لفظ الحَدِيْث بِتَمَامِهِ فِي الرِّيَاء

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عذاب کے فرشتے فاسق قاریوں کو بتوں کی عبادت کرنے والوں سے زیادہ جلدی پکڑیں گے' تو وہ قاری یہ کہیں گے بتوں کے عبادت گزاروں سے پہلے ہی ہمیں پکڑ لیا گیا ہے' تو ان سے کہا جائے گا جس شخص کو علم ہے وہ اس کی مانند نہیں ہے' جسے علم نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور ابونعیم نے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: ابوطوالہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ روایت غریب ہے' جسے ان سے نقل کرنے میں عمری نامی راوی منفرد ہے اس سے مراد عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز صوفی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس حدیث کے غریب ہونے کے باوجود اس کے شواہد موجود ہیں اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول صحیح حدیث ہے (جس میں یہ مذکور ہے:)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے جن لوگوں کو بلائے گا ان میں ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا تا کہ اسے قاری کہا جائے' اور اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

''اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے یہ وہ تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)''۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

209 - وَرُوِيَ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِالْقُرْآنِ من اسْتحلَّ مَحَارمه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَيْسَ اِسْنَاده بِالْقَوِيّ

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص قرآن پر ایمان نہیں رکھتا جو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال سمجھتا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے یہ حدیث غریب ہے اس کی سند قوی نہیں ہے۔

210 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزُوْل قدما عبد حَتّٰى يسْأَل عَنْ عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ علمه فِيمَ فعل فِيْهِ وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفِيم أنفقهُ وَعَنْ جِسْمه فِيمَ أبلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه من حَدِيْثِ معَاذ بن جبل عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن اَربع عَن عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفِيم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِيْهِ

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) آدمی کے قدم اس وقت تک نہیں ہٹیں گے' جب تک اس سے اس کی عمر کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے عمر کو کس کام میں صرف کیا اور اس کے علم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس علم پر کتنا عمل کیا اور اس کے مال کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اسے کہاں سے حاصل کیا اور کہاں خرچ کیا اور اس سے اس کے' جسم کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا کہ اس نے اس کو کن کاموں میں استعمال کیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن آدمی کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی، اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس چیز میں استعمال کی، اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

211 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزُول قدما ابْن آدم یَوْم الْقِیَامَۃ حَتّٰی یسْأَل عَن خمس عَن عمره فیمَ أفناه وَعَنْ شبابه فیمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَیْنَ اکْتَسبُهٗ وفیم أنفقهٗ وَمَا عمل فِیْمَا علم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ اَیْضًا وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه من حَدِیْثِ ابْن مَسْعُوْد عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا من حَدِیْثِ حُسَیْن بن قیس

قَالَ الْحَافِظ حُسَیْن هٰذَا هُوَ حَنش وَقد وَثَّقَهُ حُصَیْن بن نمیر وَضَعفه غَیْره وَهٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ فِی المتابعات اِذا أضیف اِلٰی مَا قبله وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ابن آدم کے دونوں پاؤں اپنی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں خرچ کی اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور جو اس کو علم تھا اس پر اس نے کس حد تک عمل کیا''۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے طور پر ہم اس حدیث کو صرف حسین بن قیس سے منقول حدیث کے طور پر پہچانتے ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: حسین نامی یہ راوی حنش ہے جسے حصین بن نمیر نے ثقہ قرار دیا ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے ضعیف قرار دیا ہے متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن شمار ہوگی جبکہ اس کی نسبت اس سے پہلے کی روایات کی طرف کردی جائے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

212 - وَرُوِیَ عَنِ الْوَلِید بن عقبَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اُنَاسًا من اَهْلِ الْجنَّة ینطلقون اِلٰی اُنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فواللّٰہِ مَا دَخَلنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا کُنَّا نقُوْل وَلَا نَفْعل .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کی طرف جائیں گے، تو وہ کہیں گے

تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہوئے تھے اللہ کی قسم! ہم' تو جنت میں اس وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ ہم نے تم سے جو تعلیم حاصل کی تھی' تو وہ لوگ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے وہ خود نہیں کرتے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

213 - وَعَنْ مَالك بن دِينَار عَن الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يخْطب خطْبَة إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ سائله عَنْهَا أَظُنهُ قَالَ مَا أَرَادَ بهَا

قَالَ جَعْفَر كَانَ مَالك بن دِينَار إِذا حدث بِهَذَا الحَدِيْثِ بَكَى حَتَّى يَنْقَطِع ثُمَّ يَقُوْلُ تحسبون أَن عَيْنِي تقر بكلامي عَلَيْكُم وَأَنا أَعْلَمُ أَن الله عَزَّ وَجَلَّ سائلي عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة مَا أردْت بِهِ

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مُرْسلا بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ مالک بن دینار نے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''جو بھی بندہ کوئی خطبہ دیتا ہے' تو اللہ اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں دریافت کرے گا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے راویت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ اس نے اس خطبے کے ذریعے کیا مراد لی تھی؟ (یعنی صرف اللہ کی رضا مراد تھی یا دنیاوی فائدہ مراد تھا)

جعفر نامی راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے' تو رونے لگتے تھے پھر جب ان کا رونا ختم ہوتا تھا تو یہ فرماتے تھے: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہارے سامنے جو کلام کرتا ہوں اس کی وجہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے بارے میں مجھ سے حساب لے گا کہ میں نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا (اللہ کی رضا مراد لی تھی یا لوگوں کی' توجہ حاصل کرنا مراد لیا تھا)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

214 - وَعَنْ لُقْمَان يَعْنِي ابْن عَامر قَالَ كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ إِنَّمَا أخْشَى من رَبِّي يَوْم الْقِيَامَة أَن يدعوني على رُؤُوس الْخَلَائق فَيَقُوْلُ لي يَا عُوَيْمِر فَأَقُوْل لَبَّيْكَ رب فَيَقُوْلُ مَا عملت فِيمَا علمت

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ لقمان بن عامر بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''قیامت کے دن مجھے اپنے پروردگار کے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ وہ ساری مخلوق کے سامنے مجھے بلائے گا' اور پھر مجھ سے فرمائے گا: اے عویمر! تو میں کہوں گا اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں' تو پروردگار فرمائے گا تمہیں جو علم تھا تم نے اس پر کس حد تک عمل کیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

215 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تعرضت أَوْ تصديت لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي النَّاس شَرّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ غفرا سل

عَنِ الْخَيْرِ وَلَا تسْأَل عَنِ الشَّرّ شرار النَّاس شرار الْعلمَاء فِي النَّاس
رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْهِ الْجَلِيل بن مرّة وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بیت اللہ کا طواف کررہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے برے لوگ کون ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے اللہ تیری مغفرت کا سوال ہے (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا) تم بھلائی کے بارے میں پوچھا کرو برائی کے بارے میں نہ پوچھا کرو لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں جولوگوں میں سے بدترین علماء ہوں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس میں جلیل بن مرہ نامی راوی ہے اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

215/1 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه مثل الفتيلة تضيء على النَّاس وَتحرق نَفسهَا .رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''جوشخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی بتی کی مانند ہے جولوگوں کے لئے روشنی کردیتی ہے اور خود کو جلالیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

216 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب حَامِل فقه غير فَقِيه وَمَنْ لم يَنْفَعهُ علمه ضره جَهله اقرإ الْقُرْآن مَا نهاك فَإِن لم ينهك فلست تقرؤه
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ شهر بن حَوْشَب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''کئی علمی بات سیکھنے والے عالم نہیں ہوتے اور جس شخص کا علم اسے نفع نہیں دیتا اس کی جہالت اسے نقصان دیتی ہے تم قرآن کا علم حاصل کرو جب تک وہ تمہیں (برائیوں) سے روکے جب وہ تمہیں نہ روک پائے تو تم اس کا علم حاصل نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی شہر بن حوشب ہے۔

217 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه الْاَزْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعلم النَّاس الْخَيْر وينسى نَفسه كَمثل السراج يضيء للنَّاس وَيحرق نَفسه الحَدِيْث .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جوشخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی مانند ہے جولوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے اور اپنے آپ کو جلالیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

218 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقع قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر اَيْضًا وَفِيْه هانيء بن المتوكل تكلم فِيْهِ ابْن حبَان

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تعمیر کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہوگی ماسوائے اس کے جو اس طرح ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا اور فرمایا: ''ہر علم اپنے متعلقہ فرد کے لئے وبال ہوگا ماسوائے اس شخص کے جو اس علم پر عمل بھی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ہانی بن متوکل ہے جس کے بارے میں ابن حبان نے کلام کیا ہے۔

219 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة عَالم لم يَنْفَعهُ علمه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب اس عالم کو ہوگا جس کے علم نے اسے فائدہ نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

220 - وَرُوِيَ عَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى حَيّ من قيس أعلمهم شرائع الْاِسْلَام فَاِذَا قوم كَاَنَّهُمْ الْاِبل الوحشية طامحة اَبْصَارهم لَيْسَ لَهُمْ هم اِلَّا شَاة اَوْ بعير فَانْصَرَفت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عمار مَا عملت فقصصت عَلَيْهِ قصَّة الْقَوْم وأخبرته بِمَا فيهم من السهوة فَقَالَ يَا عمار اَلا أخبرك بِاَعْجَب مِنْهُم قوم علمُوا مَا جهل اُولٰئِكَ ثُمَّ سَهوا كسهوهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیس قبیلے کی ایک شاخ کی طرف بھیجا تاکہ میں ان لوگوں کو اسلامی احکام کی تعلیم دوں تو وہ لوگ سرکش اونٹوں کی مانند تھے انہوں نے اپنی آنکھیں اٹھائی ہوئی تھیں (یعنی توجہ نہیں دیتے تھے) اور انہیں اپنی بکریوں اور اونٹوں کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں تھی میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! تم نے کیا کام کیا؟ میں نے آپ کو پوری صورت حال بتائی اور ان لوگوں میں جو عدم دلچسپی تھی اس کے بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمار! کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ حیران کن لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں یہ وہ لوگ ہیں جو ناواقف شخص کو تعلیم دیں گے اور پھر خود اس طرح غفلت کا شکار ہو جائیں گے جس طرح

حدیث 219: المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه طاهر' حدیث:508' شعب الإیمان للبیهقی - فصل' حدیث:1728

یہ لوگ غفلت کا شکار تھے (جن کے پاس تم گئے تھے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

221 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِیْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَا اَتَخَوَّف علی اُمتِیْ مُؤمِنا وَلَا مُشرِکًا فَاَما الْمُؤمِن فیحجزه اِیمَانه وَاما الْمُشرك فیقمعه کفره وَلٰکِن اَتَخَوَّف عَلَیْکُمْ منافقا عَالم اللِّسَان یَقُوْلُ مَا تَعرِفُوْنَ وَیعْمل مَا تنکرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط من رِوَایَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر وَقد وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَیْرِه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے اندیشہ ہے جہاں تک مومن کا تعلق ہے تو اس کا ایمان اس کے لئے رکاوٹ بنے گا' اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے' تو اس کا کفر اس کے لئے رکاوٹ بنے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے حوالے سے منافق کا اندیشہ ہے جو زبانی طور پر عالم ہوگا جو باتیں ایسی کرے گا جن سے تم واقف ہو گے' اور عمل وہ کرے گا جس کو تم منکر قرار دو گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور کبیر میں حارث کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ حارث اعور ہے' جسے ابن حبان اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

222 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَیْکُمْ بعدِی کل مُنَافِق علیم اللِّسَان .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیح وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثِ عمر بن الْخطاب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ ایسے منافق کے حوالے سے ہے' جو زبانی طور پر عالم ہوگا (لیکن اس میں عمل نہیں ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اس کے تمام راوی ایسے ہیں جن سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام احمد بن حنبل نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

223 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمِنا حَتّٰی یکون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیکون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْلِه عمله ویأمن جَاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے ساتھ نہ ہو' اور اس کی زبان' اس کے دل کے ساتھ نہ ہو اس کا قول اس کے عمل کے برخلاف نہ ہو' اور اس کا ہمسایہ اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

224 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ لَاحسب الرجل ينسى الْعِلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ الْقَاسِمِ بن عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه عَنْ جَدِّهٖ عبد اللّٰه وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو آدمی علم بھول جاتا ہے اس آدمی کے بارے میں میرا یہ گمان ہے کہ اس نے اس علم کو کسی گناہ کے ارتکاب کے لئے سیکھا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے دادا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اپنے دادا سے سماع نہیں کیا ہوا لیکن اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

225 - وَعَنْ مَنْصُوْرِ بن زَاذَان قَالَ نبئت اَن بعض من يلقى فِي النَّار تتأذى اَهْل النَّار بريحه فَيُقَال لَهُ وَيلك مَا كنت تعْمل مَا يكفينا مَا نَحْنُ فِيْهِ من الشَّرّ حَتّٰى ابتلينا بك وبنتن رِيْحك فَيَقُوْلُ كنت عَالما فَلَمْ أنتفع بعلمى . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ منصور بن زاذان بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے ایک شخص کو آگ میں ڈالا جائے گا تو اہل جہنم اس کی بدبو کی وجہ سے اذیت محسوس کریں گے تو اس سے کہا جائے گا تمہارا ستیاناس ہو تم کیا کرتے تھے؟ ہم لوگ پہلے سے جس تکلیف میں تھے کیا وہ کافی نہیں تھی کہ اب تمہاری وجہ سے تمہاری بدبو کے ذریعے ہمیں اور بھی تکلیف ہو رہی ہے تو وہ شخص جواب دے گا میں ایک عالم تھا اور میں نے اپنے علم سے نفع حاصل نہیں کیا (یعنی اس پر عمل نہیں کیا)"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الدَّعْوَى فِي الْعلم وَالْقُرْآن

باب: علم اور قرآن کے بارے میں دعویٰ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

226 - عَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَامَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فِيْ بني اِسْرَائِيل فَسئلَ اَى النَّاس أَعْلَمُ فَقَالَ اَنا أَعْلَمُ فعتب اللّٰه عَلَيْهِ اِذْ لم يرد الْعلم اِلَيْهِ فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَن عبدا من عِبَادِيْ بمجمع الْبَحْرين هُوَ أَعْلَمُ مِنْك

حديث226:صحيح البخاري - كتاب العلم' باب ما يستحب للعالم إذا سئل : أي الناس أعلم ! - حديث:121صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب من فضائل الخضر عليه السلام - حديث:4490صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر وصف حال موسى حين لقي الخضر بعد فقد الحوت - حديث:6311المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين' ذكر النبي الكليم موسى بن عمران وأخيه هارون بن عمران - حديث:4034سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة الكهف' حديث: 3157السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' الرحلة في طلب العلم - حديث:5673مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث عبد الله بن عباس - حديث:20632مسند الحميدي - أحاديث أبي بن كعب رضي الله عنه' حديث:366

قَالَ يَا رب كَيْفَ بِهِ فَقِيْل لَهُ احْمِلْ حوتا فِيْ مكتل فَإِذَا فقدته فَهُوَ ثَمَّ

فَذكر الحَدِيْثِ فِيْ اجتماعه بالخضر إِلَى اَن قَالَ فَانْطَلَقَا يمشيان على سَاحل الْبَحْر لَيْسَ لَهما سفينة فمرت بهما سفينة فَكَلَّمُوهُمْ اَن يحملوهما فَعرف الْخضر فحملوهما بِغَيْر نول فجَاء عُصْفُور فَوَقع على حرف السَّفِينَة فنقرَ نقرة اَوْ نقرتين فِي الْبَحْر فَقَالَ الْخضر يَا مُوسَى مَا نقص علمي وعلمك من علم الله إِلَّا كنقرة هٰذَا العصفور فِيْ هٰذَا الْبَحْر فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِه

وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْنَمَا مُوسَى يمشي فِيْ مَلأ من بني إِسْرَائِيل إِذْ جَاءَهُ رجل فَقَالَ لَهُ هَلْ تعلم اَحَدًا أَعْلَمُ مِنْك قَالَ مُوسَى لَا فَاوحى الله إِلَى مُوسَى بل عَبدنَا الْخضر فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيْل إِلَيْهِ الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' تو ان سے دریافت کیا گیا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے بڑا عالم ہوں' تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ناراضگی کا اظہار کیا کہ انہوں نے (اس بات کے) علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ ہے جو دو سمندروں (یا دو دریاؤں) کے ملنے کی جگہ کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ علم رکھتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے جا سکتا ہوں' تو ان سے کہا گیا کہ تم برتن میں مچھلی رکھ لو جب تم مچھلی کو غیر موجود پاؤ گے' تو وہ بندہ وہاں ہوگا

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر ہے آگے چل کر روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں صاحبان دریا کے کنارے چلتے ہوئے جا رہے تھے ان دونوں کے پاس کشتی نہیں تھی ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری ان لوگوں نے ان کشتی والوں سے بات چیت کی کہ ان دونوں کو سوار کر لیں' تو حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان لیا گیا تو ان لوگوں نے کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کر لیا پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے دریا میں ایک یا دو مرتبہ چونچ مار کر (پانی پیا) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: اے موسیٰ میرا علم اور آپ کا علم' اللہ تعالیٰ کے علم میں سے اتنی کمی بھی نہیں کرتے جتنی اس چڑیا کی چونچ نے اس دریا (یا سمندر) میں کمی کی ہے' اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ آپ کو کسی ایسے شخص کے بارے میں پتہ ہے جو آپ سے بڑا عالم ہو؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا جی نہیں' تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی: جی ہاں! ہمارا بندہ خضر (تم سے بڑا عالم ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان تک جانے کا راستہ دریافت کیا: اس کے بعد پوری حدیث ہے' جسے امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

227 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظْهر الْاِسْلَام حَتّٰى تختلف التُّجَّار فِى الْبَحْر وَحَتّٰى تخوض الْخَيل فِىْ سَبِيْل اللّٰه ثُمَّ يظْهر قوم يقرؤون الْقُرْآن يَقُوْلُوْنَ من اَقرَا منا من اَعْلَمُ منا من افقه منا ثُمَّ قَالَ لاصحابه هَلْ فِىْ اُولَئِكَ من خير وَقَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ اُولَئِكَ مِنْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاُمة وَاُولَئِكَ هم وقود النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام پھیل جائے گا یہاں کے تاجر لوگ سمندر میں مختلف علاقوں کی طرف جائیں گے' اور گھڑسوار مختلف علاقوں کی طرف سفر کریں گے پھر ایک ایسی قوم ظاہر ہوگی جو قرآن کی تلاوت کریں گے' اور یہ کہیں گے کون ہم سے بڑا قرآن کا عالم ہے کون ہم سے زیادہ علم رکھتا ہے کون ہم سے زیادہ دین کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے دریافت کیا: کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوگی' تو لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تم میں سے' اس امت میں سے ہوں گے' اور وہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے نقل کی ہے یہ ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام ابویعلیٰ امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَامَ لَيْلَة بِمَكَّة من اللَّيْل فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات فَقَامَ عمر بن الْخطاب وَكَانَ اَوّاها فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ وحرضت وجهدت وَنَصَحْت فَقَالَ لَيظْهَرَن الْاِيمَان حَتّٰى يرد الْكفْر اِلٰى مواطنه ولتخاضن الْبحار بالاِسلام وليأتين على النَّاس زَمَان يتعلمون فِيْهِ الْقُرْآن يتعلمونه ويقرؤونه ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ قد قَرَاْنَا وَعلمنَا فَمَنْ ذَا الَّذِىْ هُوَ خير منا فَهَلْ فِىْ اُولَئِكَ من خير قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اُولَئِكَ قَالَ اُولَئِكَ مِنْكُمْ وَاُولَئِكَ هم وقود النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے (یا اللہ جانتا ہے) کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے جو بڑے فرمانبردار تھے انہوں نے عرض کی: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے آپ نے ترغیب دی بھرپور کوشش کی اور خیر اخواہی کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور ظاہر ہوگا یہاں تک کہ کفر اپنے مقامات کی طرف لوٹ جائے گا' اور تم لوگ سمندروں میں سفر کرو گے' اور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے

گا کہ جس میں وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے وہ لوگ قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر اسے پڑھیں گے پھر یہ کہیں گے: ہم نے اسے پڑھ بھی لیا' اور سیکھ بھی لیا تو کون شخص ہے جو ہم سے زیادہ بہتر ہو؟ کیا ان لوگوں میں کوئی بھلائی ہوسکتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ لوگ کون ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تم میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے) ہوں گے' اور یہ لوگ ہی جہنم کا ایندھن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

229 - وَعَنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا لَا أعلمهُ إِلَّا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ إِنِّيْ عَالم فَهُوَ جَاهِل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن لَيْث هُوَ ابْن اَبِيْ سليم عَنهُ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهٰذَا الْإِسْنَاد .قَالَ الْحَافِظ وَسَتَأْتِيْ اَحَادِيْث تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: مجاہد کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق انہوں نے یہ نبی اکرم ﷺ سے ہی نقل کی ہوگی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کہے کہ میں عالم ہوں' تو وہ (درحقیقت) جاہل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث کے حوالے سے جو لیث بن ابوسلیم ہے' ان کے حوالے سے مجاہد سے نقل کی ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ روایت نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف اسی سند سے منقول ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عنقریب ایسی روایات آئیں گی' جو اگلے ابواب میں آئیں گی وہ اس باب کے موضوع سے بھی مناسبت رکھتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من المراء والجدال والمخاصمة والمحاججة والقهر وَالْغَلَبَة وَالتَّرْغِيب فِيْ تَركه للمحق والمبطل

باب: جھگڑا، بحث مخاصمت، حجت بازی، غصے کا اظہار اور غلبہ ظاہر کرنے کی کوشش سے متعلق ترہیبی روایات

نیز حق پر ہونے والے شخص یا باطل پر ہونے والے شخص (دونوں کے لئے) اس کو ترک کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

230 - عَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك المراء وَهُوَ مُبْطل بنى لَهُ بَيت فِيْ ربض الْجَنَّة وَمَنْ تَركه وَهُوَ محق بنى لَهُ فِيْ وَسطهَا وَمَنْ حسن خلقه بنى لَهُ فِيْ أَعْلَاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفْظِهِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زعيم بِبَيْت فِي ربض

الْجَنَّة لمن ترك المراء وَهُوَ محق وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَهُوَ مازح وببيت فِيْ أعلى الْجَنَّة لمن حسنت سَرِيْرَته ربض الْجَنَّة هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَالْبَاء الْمُوَحدَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَهُوَ مَا حولهَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بحث کو ترک کر دے حالانکہ وہ باطل پر ہو تو اس کے لئے جنت کے اطراف میں گھر بنا دیا جائے گا' اور جو شخص حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دے اس کے لئے جنت کے درمیان میں گھر بنایا جائے گا' اور جو شخص اپنے اخلاق کو عمدہ کر لے اس کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر بنایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود بحث کو ترک کر دے' اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنا ترک کر دے خواہ مزاح کے طور پر ہی ہو' اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو اپنے پوشیدہ معاملات کو سنوار لے''۔

لفظ ''ربض الجنۃ'' میں ''ر'' پر زبر ہے اس کے بعد ''ب'' ہے پھر ''ضاد'' ہے اس سے مراد آس پاس کا علاقہ ہے۔

231 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وواثلة بن الْاَسْقَع وَانس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ نتمارى فِيْ شَيْءٍ من اَمر الدّين فَغَضب غَضبا شَدِيْدا لم يغْضب مثله ثُمَّ انتهرنا فَقَالَ مهلا يَا أمة مُحَمَّد اِنَّمَا هلك من كَانَ قبلكُمْ بِهٰذَا ذَرُوا المراء لقلَّة خَيره ذَرُوا المراء فَاِن الْمُؤْمِن لَا يُمَارِي ذَرُوا المراء فَاِن المماري قد تمت خسارته ذَرُوا المراء فَكفى اِثْمًا اَن لَا تزَال ممَاريا ذَرُوا المراء فَاِن المماري لَا أشفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ذَرُوا المراء فَاَنا زعيم بِثَلَاثَة أَبْيَات فِيْ الْجَنَّة فِيْ رباضها ووسطها وأعلاها لمن ترك المراء وَهُوَ صَادِق ذَرُوا المراء فَاِن اَوَّل مَا نهاني عَنهُ رَبِّي بعد عبَادَة الْاَوْثَان المراء ...... الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت کسی دینی مسئلے کے بارے میں بحث کر رہے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شدید غصے میں آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے غصے میں (پہلے) کبھی نہیں دیکھا گیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ڈانٹتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے محمد کی اُمت! تم لوگ احتیاط کرو تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی کم ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ مومن شخص بحث مباحثہ نہیں کرتا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کا خسارہ مکمل ہو جاتا ہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ گناہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی بحث کرتا رہے تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ بحث کرنے والے شخص کی قیامت کے دن میں

شفاعت نہیں کروں گا تم لوگ بحث مباحثے کو ترک کر دو کیونکہ میں جنت میں تین قسم کے گھروں کا ضامن ہوں اس کے اطراف کے علاقے میں اس کے درمیان میں اور اس کے بالائی حصے میں جو شخص بحث کو ترک کر دے اور وہ سچا ہو تم لوگ بحث کو ترک کر دو کیونکہ میرے پروردگار نے بتوں کی عبادت کے بعد سب سے پہلے مجھے اسی سے منع کیا ہے۔

یہ پوری حدیث ہے جسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے۔

232 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا زعيم بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وبيت فِيْ وسط الْجَنَّة وبيت فِيْ اَعلَى الْجَنَّة لمن ترك المراء وَإِن كَانَ محقا وَترك الْكَذِب وَإِن كَانَ مازحا وَحسن خلقه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْه سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم اَبُوْ حَاتِم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اس شخص کے لئے جنت کے اطراف میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں اور جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جو بحث کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو اور جھوٹ کو ترک کر دیتا ہے خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اپنے اخلاق کو عمدہ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے اپنی تینوں میں معاجیم میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں سوید بن ابراہیم ابو حاتم نامی ایک راوی ہے۔

233 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْد بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نتذاكر ينزع هٰذَا بِآيَة وَيَنْزع هٰذَا بِآيَة فَخرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يفقأ فِيْ وَجهه حب الرُّمَّان فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بعثتم أم بِهٰذَا أمرتُمْ لَا ترجعوا بعدِي كفَّارًا يضْرب بَعْضكُمْ رِقَاب بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه سُوَيْد اَيْضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور بحث کر رہے تھے ایک شخص ایک آیت سے استدلال کر رہا تھا اور دوسرا شخص دوسری آیت سے استدلال کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے (تو غصے کی شدت کی وجہ سے یوں محسوس ہو رہا تھا) جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر انار (کا رس) چھڑک دیا گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تمہیں اس چیز کے لیے مبعوث کیا گیا ہے یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ تم لوگ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں بھی سوید نامی راوی ہے۔

234 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضل قوم بعد هدى

حدیث232: سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث:4188' المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4795' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث: 7320' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' السابع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في حسن الخلق وذهل - حديث:7768

كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الجدل . ثُمَّ قَرَاَ (مَا ضربوه لَكَ اِلَّا جدلا) الزخرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَغَيْرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی قوم ہدایت پر گامزن رہنے کے بعد صرف اس وجہ سے گمراہ ہوئی کہ ان میں بحث مباحثہ ڈال دیا گیا''۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''وہ تمہارے سامنے یہ مثال صرف بحث کے طور پر پیش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے ''کتاب الصمت'' میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

235 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبْغض الرِّجَال اِلَى اللّٰه الألد الْخصم .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ الألد بتَشْدِيد الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الشَّدِيد الْخُصُومَة الْخصم بِكَسْر الصَّاد الْمُهْملَة هُوَ الَّذِي يحجّ من يخاصمه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو انتہائی جھگڑالو اور بحث کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے لفظ ''الد'' میں د پر شد ہے اس سے مراد شدید بحث کرنے والا ہے' اور لفظ ''خصم'' میں ص پر زیر ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے مقابل فریق کے سامنے حجت پیش کرے۔

236 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بك اِثْمًا اَن لَا تزَال مخاصما .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے گنہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم مسلسل بحث کرتے رہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

237 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المراء فِي الْقُرْآن كفر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهِ من حَدِيْثِ زيد بن ثَابت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے بارے میں (لایعنی) بحث کرنا' کفر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

238 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ

اِنَّمَا الْاُمُور ثَلَاثَة اَمر تبين لَكَ رشده فَاتبعهُ وَاَمر تبين غية فاجتنبه وَاَمر اختلف فِيهِ فرده اِلَى عَالم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے: امور تین قسم کے ہوتے ہیں ایک ایسا معاملہ جس کا ہدایت ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس کی پیروی کرو ایک ایسا معاملہ جس کا گمراہی ہونا تمہارے سامنے واضح ہو تو تم اس سے اجتناب کرو ایک ایسا معاملہ جس کے بارے میں اختلاف سامنے آرہا ہو تو تم اسے عالم کی طرف لوٹا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

اَلتَّرْهِيب من التخلی علی طرق النَّاس اَوْ ظلهم اَوْ موارِدهم وَالتَّرْغِيب فِي الانحراف عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها

لوگوں کے راستے‘ ان کے سائے‘ ان کے پانی کے گھاٹ کے پاس

قضائے حاجت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات‘ نیز (قضائے کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے سے بچنے سے متعلق ترغیبی روایات

239 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا اللاعنين قَالُوْا وَمَا اللاعنان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ يتخلى فِیْ طرق النَّاس اَوْ فِیْ ظلهم .رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرهمَا

قَوْلِهِ اللاعنين يُرِيد الْاَمريْنِ الجالبين اللَّعْن وَذٰلِكَ اَن من فعلهمَا لعن وَشتم فَلَمَّا كَانَا سَببا لذٰلِكَ اُضيف الْفِعْل اِلَيهِمَا فَكَانَا كَاَنَّهُمَا اللاعنان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”لعنت کرنے والے‘ دو کاموں سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لعنت کرنے والے دو کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے راستے میں‘ یا ان کے سائے میں قضائے حاجت کرنا“۔

حدیث 239: صحیح مسلم - كتاب الطهارة' باب النهي عن التخلي في الطرق - حديث: 423' صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب الآداب المحتاج إليها في إتيان الغائط والبول إلى الفراغ - باب النهي عن التغوط على طرق المسلمين وظلهم الذي هو مجالسهم' حديث: 66' مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بيان حظر الخلاء في طرق الناس وظلهم وإيثار التباعد به من - حديث: 364' صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب الاستطابة - ذكر الزجر عن البول في طرق الناس وأفنيتهم' حديث: 1431' مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6350' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8672' السنن الصغير للبيهقي - جماع أبواب الطهارة' باب الاستنجاء - حديث: 38' معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب الاستطابة' حديث: 232' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن التخلي في طريق الناس وظلهم' حديث: 441' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث: 545' سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب المواضع التي نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن البول - حديث: 23

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤداور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: ''لعنت کرنے والے دو کام'' اس سے مراد دو ایسے کام ہیں جن کے نتیجے میں لعنت حاصل ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے: جو شخص یہ دونوں کام کرے گا' اس پر لعنت کی جائے گی اور اس کو برا بھلا کہا جائے گا' تو جب یہ دونوں لعنت کا سبب بنتے ہیں' تو اب فعل کی نسبت اِن دونوں کی طرف کردی گئی' تو گویا وہ دونوں لعنت کروانے والے کام ہو گئے۔

240 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِن الثَّلَاث البرَاز فِي الْمَوَارِد وقارعة الطَّرِيْق والظل .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ سعيد الْحِمْيَرِي عَن معَاذ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد هُوَ مُرْسل يَعْنِيْ اَن اَبَا سعيد لم يدْرك معَاذًا .الْمَلَاعِن مَوَاضِع اللَّعْن

قَالَ الْخطابِيّ وَالْمرَاد هُنَا بالظل هُوَ الظل الَّذِيْ اتَّخذهُ النَّاس مقيلا ومنزلا ينزلونه وَلَيْسَ كل ظلّ يحرم قَضَاء الْحَاجة تَحْتَهُ فَقَدْ قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجته تَحت حايش من النّخل وَهُوَ لَا محَالة لَهُ ظلّ...... انْتهى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! (وہ تین کام یہ ہیں) لوگوں کے گھاٹ' ان کے راستے' اور سائے میں قضائے حاجت کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤداور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابوسعید حمیری کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' یعنی ابوسعید نامی راوی نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

یہاں روایت کے لفظ ''ملاعن'' سے مراد لعنت کے مقامات ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں سائے سے مراد ایسا سایہ ہے' جسے لوگ آرام کرنے کے لئے' یا پڑاؤ کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں' اس سے یہ مراد نہیں ہے: ہر قسم کے سائے میں قضائے حاجت کرنا حرام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے جھنڈ کے نیچے قضائے حاجت کی تھی اور اس کا لازمی طور پر سایہ موجود ہوگا' اُن کی بات ختم ہوگئی۔

241 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقوا الْمَلَاعِن الثَّلَاث قِيْلَ مَا الْمَلَاعِن الثَّلَاث يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يقْعد اَحَدُكُمْ فِيْ ظلّ يستظل بِه اَوْ فِيْ طَرِيْق اَوْ نقع مَاء .رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لعنت کا باعث بننے والے تین کاموں سے بچو! عرض کی گئی: یا رسول اللہ! لعنت کا باعث بننے والے تین کام کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کوئی شخص سائے والی جگہ پر' یا راستے میں' یا پانی کے قریب کی جگہ پر (قضائے حاجت کرے)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

242 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى الْمُسْلِمين فِي طرقهم وَجَبت عَلَيْهِ لعنتهم .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حسن

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے کے حوالے سے انہیں اذیت پہنچائے' اس کے لئے ان لوگوں کی لعنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

243 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لابي هُرَيْرَة أفتيتنا فِي كل شَيْء يُوشك اَن تفتينا فِي الخراء فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سل سخيمته على طَرِيق من طرق الْمُسْلِمين فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن عَمْرو الْاَنْصَارِيّ .قَوْله يُوشك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتحهَا لغية .مَعْنَاهُ يكَاد ويسرع والخراء والسخيمة الْغَائِط

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ہمیں ہر چیز کے بارے میں فتویٰ دیا ہے' یوں محسوس ہوتا ہے کہ آپ ہمیں قضائے حاجت کرنے کے بارے میں بھی فتویٰ دے دیں گے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں' قضائے حاجت کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہو گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام بیہقی نے' اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن عمرو انصاری' نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

روایت کے الفاظ ''یوشک'' میں ''ش'' پر زیر ہے اس پر زبر پڑھنا درست نہیں ہے' اس کا مطلب یہ ہے: عنقریب ایسا ہو گا' اور لفظ ''خراء'' اور ''سخیمہ'' سے مراد پاخانہ ہے۔

244 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُم والتعريس على جواد الطَّرِيق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ راستے کے عین درمیان میں' رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا وہاں نماز ادا کرنے سے بچو! کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کی پناہ گاہ ہوتے ہیں اور وہاں قضائے کرنے سے بھی بچو! کیونکہ یہ لعنت کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

245 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال بِاَبْوَاب

الْمَسَاجد ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ مکحول رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مساجد کے دروازوں کے پاس پیشاب کیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

246 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يَسْتَقْبِل الْقبْلَة وَلَمْ يستدبرها فِي الْغَائِط كتب لَهُ حَسَنَة ومحي عَنهُ سَيِّئَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ النَّهْي عَن اسْتِقْبَال الْقبْلَة واستدبارها فِي الْخَلَاء فِيْ غير مَا حَدِيْث صَحِيح مَشْهُور تغني شهرته عَن ذكره لكَونه نهيا مُجَردا وَاللّٰه سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أعلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہیں کرتا' اس کے لئے (یہ عمل) نیکی نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی برائی کو مٹا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے یا پیٹھ کرنے کی ممانعت سے متعلق اور بھی صحیح اور مشہور روایات مذکور ہیں' جن کی شہرت ان کے ذکر سے بے نیاز کر دیتی ہے' کیونکہ یہ مطلق ممانعت ہے' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2 - التَّرْهِيب من الْبَوْل فِي الْمَاء والمغتسل والجحر

باب: پانی، غسل کی جگہ' یا سوراخ میں پیشاب کرنے سے متعلق تربیبی روایات

247 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه نهى اَن يبال فِي الْمَاء الراكد رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے

یہ روایت امام مسلم، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

248 - وَعنهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْمَاء الْجَارِي رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

249 - وَعَنْ بكر بن مَاعِز قَالَ سَمِعت عبد الله بن يزِيْد يحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينقع بَوْل فِيْ طست فِي الْبَيْت فَإِن الْمَلَائِكَة لَا تدخل بَيْتا فِيْهِ بَوْل منتقع وَلَا تبولن فِيْ مغتسلك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ بکر بن ماعز بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھر میں کسی طشت میں پیشاب نہ کیا جائے' کیونکہ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جہاں پیشاب پڑا ہوا ہو' اور تم اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

250 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن قَالَ لقِيت رجلا صحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحبه أَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يمتشط أَحَدنَا كل يَوْم أَوْ يَبُول فِيْ مغتسله

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ أَوَّل حَدِيْث

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میری ایک ایسے صاحب سے ملاقات ہوئی' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے جس طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے تھے' انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے' یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے۔

251 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى أَن يَبُول الرجل فِيْ مستحمه وَقَالَ إِن عَامَّة الوسواس مِنْهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه مَرْفُوْعا إِلَّا من

حديث 251:سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في البول في المستحم - حديث:25سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب كراهية البول في المغتسل - حديث:302سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل - حديث: 23المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث:546السنن للنسائي - كتاب الطهارة' ذكر الفطرة - كراهية البول في المستحم' حديث: 36مصنف عبد الرزاق الصنعاني - باب البول في المغتسل' حديث: 944السنن الكبرى للنسائي - كتاب الطهارة' الكراهية في البول في المستحم - حديث:33السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب الاستطابة - باب النهي عن البول في مغتسله أو متوضاه ثم يتطهر فيه' حديث: 446مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عبد الله بن مغفل المزني - حديث: 20073مسند عبد بن حميد - عبد الله بن مغفل' حديث:506المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث:3073

حَدِيثِ اَشْعَث بن عبد الله وَيُقَال لَهُ اَشْعَث الاَعْمَى
قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده صَحِيح مُتَّصِل وَاَشْعَث بن عبد الله ثِقَة صَدُوق وَكَذٰلِكَ بَقِيَّة رُوَاته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے غسل کی جگہ میں پیشاب کرے آپ فرماتے ہیں: زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں

یہ روایت امام احمد، امام نسائی، امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اس حدیث کا مرفوع ہونا ہمیں صرف اشعث بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے پتہ چلا ہے اور اس راوی کو اشعث اعمی کہا جاتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند صحیح اور متصل ہے اشعث بن عبداللہ نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے اسی طرح اس روایت کے بقیہ راوی بھی (ثقہ اور صدوق) ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

252 - وَعَنْ قَتَادَة عَن عبد الله بن سرجس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يبال فِي الْجُحر . قَالُوْا لِقَتَادَة مَا يكره من الْبَوْل فِي الْجُحر قَالَ يُقَال اِنَّهَا مسَاكِن الْجِنّ
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ قتادہ نے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:
''نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ سوراخ میں پیشاب کیا جائے''۔
لوگوں نے قتادہ سے کہا: سوراخ میں پیشاب کرنے کو کیوں ناپسندیدہ کہا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ بات کہی جاتی ہے: یہ جنات کے ٹھکانے ہیں۔

یہ روایت امام احمد، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من الْكَلَام على الْخَلَاء

باب: قضائے حاجت کرنے کے دوران کلام کرنے کے متعلق ترہیبی روایات

253 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَان على غائطهما ينظر كل وَاحِد مِنْهُمَا اِلَى عَوْرَة صَاحبه فَاِن الله يمقت على ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَلَفظِه كَلَفْظِ اَبِي دَاوُد قَالَ سَمِعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يخرج الرّجلَانِ يضربان الْغَائِط كاشفين عَن عوراتهما يتحدثان فَاِن الله عَزَّ وَجَلَّ يمقت على ذٰلِك

رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَة هِلَال بن عِيَاض اَوْ عِيَاض بن هِلَال عَنْ اَبِى سعيد وعياض هٰذَا روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَلَا اعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة وَهُوَ فِي عداد المجهولين . قَوْله يضربان الْغَائِط قَالَ اَبُو عَمْرو صَاحب

ثَعْلَب یُقَال ضربت الْاَرْض اِذا أتیت الْخَلاء وَضربت فِی الْاَرْض اِذا سَافَرت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آدمی قضائے حاجت کرنے کے دوران اس طرح بات چیت نہ کریں کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی شرم گاہ کی طرف دیکھ رہا ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ یہ انہی کے ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آدمی اس طرح نہ نکلیں کہ وہ دونوں قضائے حاجت کریں اور انہوں نے اپنی شرم گاہوں سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو' اور اس دوران وہ آپس میں بات چیت بھی کر رہے ہوں' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

ان سب حضرات نے یہ روایت ہلال بن عیاض' یا شاید عیاض بن ہلال کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور عیاض نامی اس راوی کے حوالے سے اصحاب سنن نے روایات نقل کی ہیں' مجھے اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کا علم نہیں ہے' اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یضربان الغائط '' اس کے بارے میں ''ثعلب'' کے مصنف ابوعمرو کہتے ہیں: ضربت الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم قضائے حاجت کے لئے جاؤ' اور ضربت فی الارض کا مطلب یہ ہے: جب تم زمین میں سفر کرو۔

254 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یخرج اثْنَان من الْغَائِط فیجلسان یتحدثان کاشفین عَن عوراتهما فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یمقت علی ذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ لین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمی قضائے حاجت کے لئے اس طرح سے نہ جائیں کہ وہ دونوں بیٹھ کر آپس میں بات چیت کر رہے ہوں' اور انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا ہٹایا ہوا ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِیب من اِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَغَیْرِهٖ وَعدم الِاسْتِبْرَاء مِنْهُ

باب: کپڑے یا کسی اور چیز پر پیشاب لگ جانے' اور اس سے نہ بچنے سے متعلق ترہیبی روایات

255 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرین فَقَالَ اِنَّهُمَا لیعذبان وَمَا یعذبان فِیْ کَبِیْر بَلٰی اِنَّهٗ کَبِیْر اما اَحدهمَا فَکَانَ یمشی بالنمیمة وَاما الْاٰخر فَکَانَ لَا یستتر من بَوْله

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَھٰذَا اَحَد اَلْفَاظہ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' ویسے یہ بڑا ہی ہے' ان دونوں میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا شخص پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ الفاظ میں سے ایک روایت کے ہیں' اسے امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

256 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَائِطٍ مِنْ حِیْطَانِ مَکَّةَ اَوْ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قُبُوْرِھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ......اَلْحَدِیْثُ وَبَوَّبَ الْبُخَارِیُّ عَلَیْہِ: بَابٌ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ

قَالَ الْخطابِیّ قَوْلِہٖ وَمَا یعذبان فِیْ کَبِیْر مَعْنَاہُ اَنَّھُمَا لم یعذبا فِیْ اَمر کَانَ یکبر عَلَیْھِمَا اَوْ یشق فعلہ لَو اَرَادَا اَن یفعلاہ وَھُوَ التَّنَزُّہ من الْبَوْل وَترک النمیمة وَلَمْ یرد اَن الْمَعْصِیَةَ فِیْ ھَاتین الخصلتین لَیست بکبیرة فِیْ حق الدّین وَاَن الذَّنب فِیْھِمَا ھَین سھل ۔ قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم ولخوف توھم مثل ھٰذَا استدرک فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلٰی اِنَّہٗ کَبِیْر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

امام بخاری کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ' یا مدینہ منورہ میں' ایک باغ کے پاس سے گزرے' تو آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! ان دونوں میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا''۔

اس حدیث کے لئے امام بخاری نے یہ باب قائم کیا ہے: ''کبیرہ گناہوں میں ایک یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچے''۔

خطابی کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ''ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا'' اس کا مطلب یہ ہے: ان دونوں کو کسی ایسے کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' کہ جو ان کے لئے بڑا ہوتا' یا جس کو کرنا' ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتا' اگر وہ اس کو کرنے کا ارادہ رکھتے ہوتے' اور وہ کام پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا اور چغلی نہ کرنا ہے' اس کے ذریعے یہ مراد نہیں ہے کہ ان دونوں صورتوں میں جس معصیت کا ارتکاب کیا گیا ہے' وہ دینی اعتبار سے کبیرہ گناہ شمار نہیں ہوتی اور ان دونوں صورتوں میں کیا جانے والا گناہ آسان اور نرم ہے

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اسی نوعیت کے وہم کے اندیشے کے تحت نبی اکرم ﷺ نے اس کے فوراً بعد ہی یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

''جی ہاں! ویسے یہ بڑے ہیں'' - باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

257 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَّۃ عَذَاب الْقَبْر فِی الْبَوْل فاستنزھوا من الْبَوْل

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْحَاکِم وَالدَّارَقُطْنِیّ کلھم من رِوَایَۃ اَبِیْ یحیی القتات عَن مُجَاھد عَنہُ وَقَالَ الدَّارَقُطْنِیّ اِسْنَادہ لَا بَاْس بِہٖ والقتات مُخْتَلف فِیْ تو ثیقہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب (کے چھینٹوں سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے' تو تم لوگ پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کی کوشش کرو''۔

یہ روایت امام بزار' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم نے' امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت ابویحییٰ قتات کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے' اور قتات نامی راوی کی توثیق کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

258 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تنزھوا من الْبَوْل فَاِن عَامَّۃ عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل ۔رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْمَحْفُوْظ مُرْسل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پیشاب سے بچنے کی کوشش کرو! کیونکہ قبر کا عذاب عام طور پر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے۔

259 - وَعَنْ اَبِیْ بکرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یمشی بینی وَبَیْن رجل آخر اِذْ اَتَی علی قبرین فَقَالَ اِن صَاحِبِی ھٰذَیْن القبرین یعذبان فائتیانی بجریدۃ قَالَ اَبُوْ بکرَۃ فاستبقت اَنَا وصاحبی فَاَتَیْتہ بجریدۃ فَشقھَا نِصْفَیْنِ فَوضع فِیْ ھٰذَا الْقَبْر وَاحِدَۃ وَّفِیْ ذَا الْقَبْر وَاحِدَۃ وَّقَالَ لَعَلَّہ یُخَفف عَنْھُمَا مَا دامتا رطبتین اِنَّھُمَا یعذبان بِغَیْر کَبِیْر الْغَیْبَۃ وَالْبَوْل

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصرًا من رِوَایَۃ بَحر بن مرار عَنْ جَدِّہٖ اَبِیْ بکرَۃ وَلَمْ یُدْرِکْہُ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور ایک شخص کے درمیان چلتے ہوئے جا رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے تم دونوں میرے پاس کوئی شاخ لے کر آؤ! حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے' اور میرے ساتھی نے ایک دوسرے سے پہلے یہ کام کرنے کی کوشش کی' میں ایک شاخ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور ایک حصہ ایک قبر پر رکھ دیا اور دوسرا' دوسری قبر پر رکھ دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں تر رہیں

گی اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی' ان دونوں کو بظاہر کسی بڑے گناہ (یعنی جس سے بچنا مشکل ہو) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' یعنی غیبت کرنا اور پیشاب (سے نہ بچنا)''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو بحر بن مرار نے اپنے دادا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں (یعنی بحر) نے ان (یعنی حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

260 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اکثر عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل .رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیح على شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّة قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اکثر عذاب قبر' پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

261 - وَعَنْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْم شَدِیْد الْحر نَحْو بَقِیع الْغَرْقَدقَالَ وَكَانَ النَّاس یَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِیْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰی قدمهم اَمَامه فَلَمَّا مر ببقیع الْغَرْقَد اِذا بقبرین قد دفنُوْا فِیْهِمَا رجلَیْن قَالَ فَوقف النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم هَاهُنَا الْیَوْم قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاك قَالَ أما اَحدهمَا فَكَانَ لَا یتنزه من الْبَوْل وَأما الْآخر فَكَانَ یمشي بالنمیمة وَأخذ جَرِیدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على القبرین قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ لیخففن عَنْهُمَاقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰی مَتى هما یعذبان قَالَ غیب لَا یُعلمهُ اِلَّا اللّٰهُ وَلَوْلَا تمرغ قُلُوْبكُمْ وتزیدكم فِی الْحَدِیْث لسمعتم مَا اسمع

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شدید گرم دن میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بقیع غرقد کے پاس سے ہوا' راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے' راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے جوتوں کی چاپ سنی' تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں کچھ خیال آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوگئے' یہاں تک کہ لوگوں کو اپنے سے آگے جانے دیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع غرقد کے پاس سے گزرے' جہاں دو قبریں موجود تھیں' جن میں دو آدمیوں کو دفن کیا گیا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے یہاں آج کسے دفن کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا معاملہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک

پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک تر شاخ لی اور اس کے دو حصے کئے اور اسے دونوں کی قبروں پر لگا دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسے کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تاکہ ان دونوں (کے عذاب) میں تخفیف ہو جائے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ غیب ہے' اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' اگر تمہارے دلوں میں خیالات کا ہجوم نہ ہوتا اور تمہارا بات چیت زیادہ کرنا نہ ہوتا' تم لوگ بھی وہ بات سن پاتے جو میں سنتا ہوں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے روایت کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت علی بن یزید الہانی کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

262 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حَسَنَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَده الدرقة فوضعها ثُمَّ جلس فَبَال اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ انظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُول كَمَا تبول الْمَرْاَة فَسَمعهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيحك مَا علمت مَا اَصَاب صَاحب بني اِسْرَائِيل كَانُوْا اِذا اَصَابَهُم الْبَوْل قرضوه بِالْمَقَارِيضِ فنهاهم فعذب فِيْ قَبره. رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ڈھال تھی' آپ ﷺ نے اسے رکھا اور پھر بیٹھ کر اس کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے لگے' تو کسی شخص نے کہا: تم ان کی طرف دیکھو! یہ (بیٹھ کر) یوں پیشاب کر رہے ہیں' جس طرح عورت (بیٹھ کر) پیشاب کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سن لی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! کیا تمہیں پتہ نہیں ہے؟ بنی اسرائیل کے ایک فرد کو کیا صورت حال پیش آئی تھی' جب ان لوگوں کے (کپڑے پر) پیشاب لگ جاتا تھا' تو وہ قینچی کے ذریعے اسے کاٹ لیتے تھے' ایک شخص نے انہیں ایسا کرنے سے منع کیا' تو اس شخص کو اس کی قبر میں عذاب دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نمشي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا على قبرين فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه يتَغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أما تَسْمَعُوْنَ مَا أسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَانِ يعذبان فِيْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِيْ ذَنْب هَين قُلْنَا فِيمَ ذٰلِكَ قَالَ كَانَ اَحدهمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الْآخر يُؤْذِيْ النَّاس بِلِسَانِهِ وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِيْ كل قبر وَاحِدَةٍ قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه. قَوْله فِيْ ذَنْب هَين يَعْنِيْ هَين عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما اَوْ هَين عَلَيْهِمَا اجتنابه لَا اِنَّهُ هَين فِيْ نفس الْاَمر لِاَن النميمة مُحرمَة اتِّفَاقًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ چلتے ہوئے جارہے تھے

ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے' آپ ﷺ کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے' نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی قمیص کی آستین کانپنے لگی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو کیا ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو سن رہا ہوں' کیا تم لوگ وہ نہیں سن رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دو قبروں والوں کو ان کی قبروں میں شدید عذاب ہو رہا ہے' جو (بظاہر ایک) ہلکے گناہ کی وجہ سے ہے' ہم نے عرض کی: کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اُن کی چغلیاں کیا کرتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک شاخ لگا دی' ہم نے عرض کی: کیا اس کا ان کو فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب تک یہ دونوں تر رہیں گی' اس وقت تک ان دونوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''ذنب ھین'' سے مراد یہ ہے کہ وہ دونوں کے نزدیک ہلکا تھا اور ان دونوں کے گمان میں ہلکا تھا' یعنی اس سے اجتناب کرنا' ان دونوں کے لئے آسان تھا' ایسا نہیں ہے کہ وہ گناہ فی نفسہٖ ہلکا تھا' کیونکہ چغلی کرنا تو بالاتفاق حرام ہے۔

264 - وَعَنْ شفي بن ماتع الأصبحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ على مَا بهم من الْاَذَى يسعون بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ بَعْضُهُمْ لبَعض مَا بَال هؤُلَاءِ قد آذونا على مَا بِنَا من الْاَذَى قَالَ فَرجل مغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَاْكُل لَحْمه قَالَ فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِيْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس مَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء ثُمَّ يُقَال للَّذي يجر أمعاء ه مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا على مَا بِنَا من الْاَذَى فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد كَانَ لَا يُبَالِي اَيْنَ أصَاب الْبَوْل مِنْهُ لَا يغسلهُ......وَذكر بَقِيَّة الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَكتاب ذمّ الْغِيبَة وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لين وَاَبُو نُعَيْم وَقَالَ شفي بن ماتع مُخْتَلف فِيْهِ فَقيل لَهُ صُحْبَة وَيَاْتِي الحَدِيْث بِتَمَامِهِ فِي الْغِيبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار افراد ایسے ہیں' جو اہل جہنم کو پہلے سے ہونے والی اذیت کی موجودگی میں مزید اذیت سے دوچار کر دیں گے' وہ کھولتے ہوئے پانی اور جحیم (یعنی جہنم) کے درمیان بھاگتے پھریں گے' اور بربادی اور تباہی کی آوازیں نکالتے ہوں اہل جہنم ایک دوسرے سے کہیں گے: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو پہلے ہی اذیت میں تھے' انہوں نے ہمیں مزید اذیت کا شکار کر دیا ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ان میں سے ایک ایسا شخص ہوگا' جو تابوت میں بند ہوگا' اور وہ تابوت انگاروں کا بنا ہوا ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا' جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا' جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہے ہوں گے' اور ایک وہ شخص ہوگا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تابوت

والے شخص سے کہا جائے گا: اس منحوس کیا معاملہ ہے؟ کہ ہم پہلے ہی اذیت کا شکار تھے اور اس نے ہمیں مزید اذیت سے دوچار کر دیا ہے تو وہ کہے گا: یہ منحوس جب مرا تھا تو اس کی گردن میں (یعنی اس کے ذمہ) لوگوں کا مال تھا جس کی ادائیگی کے لئے کچھ بھی دستیاب نہیں تھا' پھر اس شخص سے پوچھا جائے گا: جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا تھا کہ اس منحوس کا معاملہ کیا ہے' جس نے ہمیں پہلے سے موجود اذیت میں اضافہ کر دیا ہے تو وہ کہے گا: اس منحوس نے اس بات کی پرواہ نہیں کی تھی کہ اس کا پیشاب کہاں لگ رہا ہے؟ یہ اس کو دھوتا نہیں تھا''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور کتاب ''ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: شفی بن ماتع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' یہ حدیث آگے چل کر ''غیبت سے متعلق باب'' میں مکمل طور پر نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

265 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا الْبَوْلَ فَاِنَّهُ اَوَّلُ مَا يُحَاسب بِهِ العَبْدِ فِى القَبْرِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الكَبِيْرِ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچتے رہو! کیونکہ قبر میں آدمی سے سب سے پہلے اسی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

التَّرْهِيب من دُخُول الرِّجَال الْحمام بِغَيْر أزر

وَمَنْ دُخُول النِّسَاء بأزر وَغَيرِهَا اِلَّا نفسَاء اَوْ مَرِيضَة وَمَا جَاءَ فِى النَّهْى عَن ذٰلِك

باب: مردوں کے تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل ہونے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز خواتین کے لیے تہبند سمیت' یا اس کے بغیر (حمام میں داخلے کی ممانعت) البتہ نفاس والی خواتین' یا بیمار خواتین کا معاملہ مختلف ہے' اس بارے میں جو ممانعت منقول ہے' اس کا تذکرہ

266 - عَن جَابِر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حديث 266: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأدب' وأما حديث سالم بن عبيد النخعي في هذا الباب - حديث: 7846 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 14387 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 1880 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 694 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها - حديث: 5336

''جوشخص اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہو'وہ حمام میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہو'اور جوشخص اللہ تعالیٰ اورآخرت کے دن پرایمان رکھتا ہو'وہ اپنی بیوی کوحمام میں داخل نہ ہونے دے''۔

یہ روایت امام نسائی اورامام ترمذی نے نقل کی ہے'انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے'اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے'وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

267 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرْض الْعَجم وستجدون فِيهَا بُيُوتًا يُقَال لَهَا الحمامات فَلَا يدخلنها الرِّجَال اِلَّا بالأزر وامنعوها النِّسَاء اِلَّا مَرِيضَة اَوْ نفسَاء .رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے سامنے عجم کی سرزمین فتح ہوگی'تم وہاں کچھ گھر پاؤ گے'جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا'مرد اُن میں تہبند کے بغیر داخل نہ ہوں'اورخواتین کووہاں جانے سے منع کرنا'البتہ بیمار عورت'یا نفاس والی عورت کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اورامام ابوداؤد نے نقل کی ہے'اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے۔

268 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن دُخُول الحمامات ثُمَّ رخص للرِّجَال اَن يدخلوها فِي المآزر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَلَمْ يرخص لِلنِّسَاء

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِيْثِ اَبِيْ عذرة عَن عَائِشَة وَقد سُئِلَ اَبُوْ زرْعَة الرَّازِيّ عَنْ اَبِيْ عذرة هَلْ يُسمى فَقَالَ لَا أَعْلَمُ اَحَدًا سَمَّاهُ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن حَازِم لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْثِ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَاَبُوْ عذرة غير مَشْهُور وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده لَيْسَ بِذَاكَ الْقَائِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حمام میں داخل ہونے سے منع کیا تھا'پھر مردوں کو اس کی اجازت دیدی کہ وہ تہبند باندھ کر اس میں جاسکتے ہیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے'انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے'روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں'امام ترمذی اورامام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو اس کی اجازت نہیں دی''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تمام مصنفین نے یہ روایت ابوعذرہ کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کے طور پرنقل کی ہے'امام ابوزرعہ رازی سے ابوعذرہ کے بارے میں دریافت کیا گیا' کیا ان کا نام پتہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نہیں علم کہ کسی نے ان کا نام بیان کیا ہو'ابوبکر بن حازم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے تھے'ابوعذرہ نامی راوی مشہور نہیں ہیں'امام ترمذی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند اتنی زیادہ مستند نہیں ہے۔

269 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الحمام حرَام على نسَاء امتِي .رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيح الإِسنَاد

سیدہ عائشہ ﷰ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حمام (میں جانا) میری امت کی خواتین کے لئے حرام ہے''۔

یہ روایت' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

270 - وَعَن اَبِی اَیُّوبَ الاَنصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلْيكرم جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر من نِسَائِكُمْ فَلَا يدْخل الْحمام

قَالَ فنميت بِذٰلِكَ اِلٰى عمر بن عبد الْعَزِيز رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فِي خِلَافَته فَكتب اِلٰى اَبِي بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم اَن سل مُحَمَّد بن ثَابت عَن حَدِيثه فَاِنَّهُ رَضِي فَسَاَلَهُ ثُمَّ كتب اِلٰى عمر فَمنع النِّسَاء عَن الْحمام .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط من رِوَايَة عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَلَيْسَ عِنْده ذكر عمر بن عبد الْعَزِيز

حضرت ابوایوب انصاری ﷜' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرنی چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے تہبند باندھ کر حمام میں داخل ہونا چاہیے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' یا پھر خاموش رہنا چاہیے' جو خاتون اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو' وہ حمام میں داخل نہ ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عہد خلافت میں' اس ممانعت کا انہیں پتہ چلا' تو انہوں نے اس بارے میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو خط لکھا کہ تم محمد بن ثابت سے' اس حدیث کے بارے میں دریافت کرو' کیونکہ وہ پسندیدہ آدمی ہیں ابوبکر بن محمد نے' اُن سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اس بارے میں خط لکھا' تو انہوں نے خواتین کو حمام میں جانے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو لیث کے معتمد تھے' لیکن انہوں نے اس میں حضرت عمر بن عبدالعزیز کے واقعے کا ذکر نہیں کیا۔

271 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ احْذَرُوا بَيْتا يُقَال لَهُ

الحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ ينقى الْوَسخ قَالَ فاستتروا .رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ رَوَاهُ النَّاس عَن طَاوس مُرْسلا
قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته كلهم مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفظه: اتَّقوا بَيْتا يُقَال لَهُ الْحمام قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يذهب الدَّرن وينفع الْمَرِيض قَالَ فَمَنْ دخله فليستتر .وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِ الْحَاكِم وَقَالَ فِيْ اَوله شَرّ الْبيُوت الْحمام ترفع فِيْهِ الْاَصْوَات وَتكشف فِيْهِ العورات الدَّرن بِفَتْح الدَّال وَالرَّاء هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اُس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو صاف کردیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پردہ کرکے جانا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' کئی لوگوں نے اسے طاؤس کے حوالے سے مرسل طور پر نقل کیا ہے۔
حافظ کہتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
''اس گھر سے بچنا! جس کا نام حمام ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ تو میل کو ختم کردیتا ہے' اور بیمار کو فائدہ دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اس میں جائے' وہ پردہ کرکے جائے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''سب سے برا گھر حمام ہے' جس میں آوازیں بلند ہوتی ہیں اور شرم گاہیں بے پردہ ہوتی ہیں''۔
لفظ ''الدرن'' میں' 'د' پر اور 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

272 - وَعَنْ قَاص الأجناد بِالْقُسْطَنطِينِيَّةِ اَنه حدث اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يقعدن على مائدة يدار عَلَيْهَا الْخمر وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل الْحمام اِلَّا بِإِزَار وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يدْخل حليلته الْحمام .رَوَاهُ اَحْمد
وَقَاصِ الأجناد لَا أعرفهُ وَرُوِيَ آخِره اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْه اَبُوْ خيرة لَا أعرفهُ اَيْضا
الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِيَ الزَّوْجَة

❀❀ قسطنطنیہ میں لشکروں کے واعظ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ کسی ایسے دسترخوان پر ہرگز نہ بیٹھے' جس پر شراب گردش کررہی ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو' اور جو شخص اللہ

تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے لشکروں کے واعظ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے یہی روایت ایک سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس سند میں ابو خیرہ نامی راوی ہے میں اس سے بھی واقف نہیں ہوں۔

لفظ ''حلیلہ'' سے مراد بیوی ہے۔

273 - وَعَنْ اَبِیْ الْمَلِیحِ الْهُذَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نسَاء من اَهْل حمص اَوْ من اَهْلِ الشَام دخلن علی عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت أنتن اللَّاتِیْ تدخلن نساء كن الحمامات سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امْرَاَة تضع ثِیَابهَا فِیْ غیر بَیت زَوجهَا اِلَّا هتکت السّتر بَینهَا وَبَیْن رَبهَا

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا .وروی اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم اَیْضًا من طَرِیْق دراج اَبِیْ السَّمْح عَن السَّائِب اَن نسَاء دخلن علی أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فسألتهن من أنتن قُلْنَ من اَهْل حمص

قَالَت من اَصْحَاب الحمامات قُلْنَ وَبهَا بَاس

قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا امْرَاَة نزعت ثِیَابهَا فِیْ غیر بَیتهَا خرق اللّٰه عَنْهَا ستره

ابو ملیح ہذلی بیان کرتے ہیں: حمص یا شاید شام کی کچھ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ہی وہ خواتین ہو؟ جو حمام میں داخل ہوتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو پھاڑ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے یہ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام احمد، امام ابویعلیٰ، امام طبرانی اور امام حاکم نے دراج ابوسمح کے حوالے سے سائب سے یہ روایت نقل کی ہے:

کچھ خواتین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل حمص سے تو سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم حمام میں جانے والی خواتین ہو؟ ان خواتین نے عرض کی: کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ تو سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو عورت اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور اپنے کپڑے اتارتی ہے وہ اپنے سے اللہ تعالیٰ کے پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

274 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل الْحمام اِلَّا بمئزر وَمَنْ كَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل حلیلته الْحمام وَمَنْ كَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فلیسع اِلَی الْجُمُعَة وَمن اسْتغنی عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنی اللّٰه عَنهُ وَاللّٰه

غَنِیٌّ حمید ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار دون ذکر الْجُمُعَة وَفِیْه عَلِیّ بن یزِیْد الْاَلْهَانِی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ تہبند باندھے بغیر حمام میں داخل نہ ہو اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ جمعہ کے لئے جلدی چلا جائے' جو شخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی اختیار کرلے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور لائق حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے نقل کیا ہے انہوں نے اس میں جمعہ کا ذکر نہیں کیا اس میں ایک راوی علی بن یزید الہانی ہے۔

275 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَالَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن الْحمام فَقَالَ اِنَّهٗ سَیکون بعدِی حمامات وَلَا خیر فِی الحمامات للنِّسَاء فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تدخله بِإِزَار فَقَالَ لَا وَاِن دَخلته بِازار وَدرع وخمار وَمَا من امْرَاَة تنْزع خمارها فِی غیر بَیت زَوجهَا اِلَّا کشفت السّتْر فِیمَا بَینهَا وَبَیْن رَبهَا ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن لَهِیعَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حمام کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد حمام ہوں گے' اور خواتین کے لئے حمام میں کوئی بھلائی نہیں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت تہبند باندھ کر اس میں داخل ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! (عورت کو اس میں جانے کی اجازت نہیں ہے) خواہ وہ تہبند' قمیص اور اوڑھنی باندھ کر ہی' اس میں کیوں نہ جارہی ہو' جو بھی عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ اپنی چادر اتارتی ہے' وہ اپنے' اور اپنے پروردگار کے درمیان پردے کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

276 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل الْحمام وَمَنْ کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یدْخل حلیلته الْحمام من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یشرب الْخمر من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یجلس علی مائدة یشرب عَلَیْهَا الْخمر من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یخلون بِامْرَاَة لَیْسَ بَیْنه وَبَیْنهَا محرم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْر وَفِیْه یحیی بن اَبِی سُلَیْمَان الْمدنِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام میں داخل نہ ہو' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ ہونے دے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی

جاری ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو کہ اس مرد اور اس عورت کے ساتھ (عورت کا کوئی) محرم موجود نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی نامی راوی ہے۔

277 - وَرُوِيَ عَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ ستفتحون أفقا فِيْهَا بيُوت يُقَال لَهَا الحمامات حرَام على أمتِيْ دُخُولهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا تذهب الوصب وتنقي الدَّرن قَالَ فَاِنَّهَا حَلَال لذكور أمتِيْ فِي الأزر حرَام على إناث أمتِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ الْأُفق بِضَم الْألف وَسُكُون الْفَاء وَبِضَمِّهَا اَيْضًا هِيَ النَّاحِيَة والوصب الْمَرَض

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تم دور دراز کے علاقے فتح کرو گے وہاں کچھ ایسے گھر ہوں گے جنہیں حمام کہا جائے گا ان میں جانا میری امت کے لئے حرام ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ بیماری کو ختم کرتا ہے اور میل کو صاف کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ میری امت کے مردوں کے لئے حلال ہوگا جبکہ وہ تہبند باندھ کر جائیں اور میری امت کی عورتوں کے لئے حرام ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''افق'' میں 'ا' پر پیش ہے اور 'ف' ساکن ہے اس سے مراد کونے کا علاقہ ہے اور لفظ ''وصب'' سے مراد بیماری ہے۔

6 - التَّرْهِيب من تَأْخِير الْغسْل لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر غسل میں تاخیر کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

278 - عَنْ عَمَّار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة جيفة الْكَافِر والمتضمخ بالخلوق وَالْجنب إِلَّا اَن يتَوَضَّأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْحسن بن اَبِيْ الْحسن عَنْ عمار وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ هُوَ وَغَيره عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيّ عَنْ يحيى بن يعمر عَنْ عمار قَالَ:

قدمت على اَهلِيْ لَيْلًا وَقد تشققت يداي فخلقوني بزعفران فَغَدَوْت على رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسلمت عَلَيْهِ فَلَمْ يرد عَلَيّ السَّلَام وَلَمْ يرحب بِي وَقَالَ اذْهَبْ فاغسل عَنْك هٰذَا فغسلته ثُمَّ جِئْت فَسلمت عَلَيْهِ فَرد عَلَيّ ورحب بِي وَقَالَ اِن الْمَلَائِكَة لَا تحضر جَنَازَة الْكَافِر بِخَير وَلَا المتضمخ بزعفران وَلَا الْجنب قَالَ وَرخص للْجنب إِذا نَام اَوْ اكل اَوْ شرب اَن يتَوَضَّأ

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ الْمُرَاد بِالْمَلَائِكَةِ هُنَا هم الَّذِيْنَ ينزلون بِالرَّحْمَةِ وَالْبركَة دون الْحفظَة فَاِنَّهُم لَا يفارقونه على حَال من الْاَحْوَال ثُمَّ قِيْلَ هٰذَا فِيْ حق كل من أخر الْغسْل لغير عذر ولعذر إِذا أمكنه الْوضُوء

فَلَمْ يَتَوَضَّأ وَقِيلَ هُوَ الَّذِيْ يُؤَخِرهُ تهاونا و كسلا ويتخذ ذٰلِكَ عَادَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کے پاس فرشتے نہیں جاتے ہیں' کافر کا مردار' وہ شخص جس نے خلوق (نام کی مخصوص خوشبو) لگائی ہوئی ہو' اور جنبی شخص' البتہ اگر وہ وضو کرلے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بن ابوالحسن کے حوالے سے' حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' یہ روایت انہوں نے ایک اور سند کے حوالے سے عطاء خرسانی کے حوالے سے' یحییٰ بن یعمر کے حوالے سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں رات کے وقت اپنی بیوی کے پاس آیا' میرے ہاتھ پھٹے ہوئے تھے' تو اس نے میرے ہاتھ پر زعفران لگا دیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خوش آمدید نہیں کہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اور اس کو اپنے آپ سے دھولو! میں نے اسے دھولیا' پھر میں آیا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سلام کا جواب دیا اور مجھے خوش آمدید کہا اور فرمایا: فرشتے کافر شخص کے جنازے میں بھلائی کے ساتھ شریک نہیں ہوتے ہیں اور جس نے زعفران لگایا ہو' اس کے پاس نہیں آتے ہیں اور جنبی کے پاس نہیں آتے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی شخص کو یہ اجازت دی ہے کہ جب وہ سونے لگے یا کچھ کھانے لگے یا پینے لگے' تو وضو کرلے۔

حافظ کہتے ہیں: یہاں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں' جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں' یہاں حفاظت والے فرشتے مراد نہیں ہیں (جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں) کیونکہ وہ کسی بھی حالت میں لوگوں سے لاتعلق نہیں ہوتے ہیں' پھر یہ بات بیان کی گئی ہے: یہ حکم ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو کسی عذر کے بغیر غسل کو مؤخر کردے' لیکن جب کوئی عذر ہو' اور آدمی کے لئے وضو کرنا ممکن ہو' اور پھر وہ وضو نہ کرے' تو بھی یہ حکم ہوگا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو ہلکا سمجھ کر سستی مندی کے اظہار کے طور پر غسل کو مؤخر کرتا ہے' اور اس کو عادت بنالیتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

279 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب كرم اللّٰه وَجهه عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ صُوْرَة وَلَا كلب وَلَا جنب .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث 279: صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب أحكام الجنب - ذكر نفي دخول الملائكة الدار التي فيها الجنب' حديث: 1221' المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطهارة' وأما حديث عائشة - حديث: 562' سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب في الجنب يؤخر الغسل - حديث: 199' السنن للنسائي - سور الهرة' صفة الوضوء - باب في الجنب إذا لم يتوضأ' حديث: 261' السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الجنب إذا لم يتوضأ - حديث: 249

"فرشتے ایسے کسی گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر' یا کتا' یا جنبی شخص موجود ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

280 - وَعَنِ الْبَزَّارِ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا تقربهم الْمَلَائِكَةُ الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

❀❀ امام بزار نے اپنی صحیح سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کیا ہے:

"تین لوگوں کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں' جنبی شخص' نشے کا شکار شخص' اور جس نے خلوق ملی ہوئی ہو"۔

7 - التَّرْغِيبُ فِي الْوُضُوءِ وإسباغه

باب: وضو کرنے' اور اچھی طرح وضو کرنے کے متعلق ترغیبی روایات

281 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُؤَالِ جِبْرَائِيلَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تشهد أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَن تقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَةِ وَأَن تتمّ الْوُضُوءَ وتصوم رَمَضَانَ قَالَ فَإِذَا فعلت ذٰلِكَ فَأَنَا مُسْلِم قَالَ نَعَمْ قَالَ صدقت ـ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ هٰكَذَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ بِغَيْرِ هٰذَا السِّيَاقِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حضرت جبریل علیہ السلام کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے بارے میں سوال کرنے کے متعلق حدیث روایت کی ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم حج کرو اور تم عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو' اور تم وضو مکمل کرو' اور تم رمضان کے روزے رکھو"

انہوں نے عرض کی: جب میں یہ کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں' تو انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح نقل کی ہے یہ روایت صحیحین میں اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں یہ سیاق نہیں ہے (یعنی اس میں وضو کا تذکرہ نہیں ہے)۔

282 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن أمتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غرا محجلين من آثَار الْوُضُوءِ فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيل غرته فَلْيَفْعَلْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَقَدْ قِيْلَ إِن قَوْلَهُ من اسْتَطَاعَ إِلَى آخِره إِنَّمَا هُوَ مدرج من كَلَامِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْف عَلَيْهِ ذكره غير وَاحِد من الْحفاظ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"میری امت کے کچھ لوگوں کو قیامت کے دن بلایا جائے گا' وہ چمکتی ہوئی پیشانیوں والے ہوں گے' جو وضو کے آثار کی۔

وجہ سے (چمک رہی) ہوگی' تو تم میں سے جو شخص اپنی چمک میں اضافہ کر سکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق روایت کے یہ الفاظ ''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو'' یہاں سے آخر تک کے الفاظ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں درج ہو گئے ہیں' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' کئی حافظان حدیث نے یہ بات ذکر کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

283 - وَلِمُسْلِم عَنْ اَبِیْ حَازِم قَالَ كنت خلف اَبِیْ هُرَيْرَة وَهُوَ يَتَوَضَّأ للصَّلَاة فَكَانَ يمد يَده حَتّٰى يبلغ إبطه فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا هٰذَا الْوضُوء فَقَالَ يَا بني فروخ اَنْتُمْ هَاهُنَا لَو علمت اَنكُمْ هَاهُنَا مَا تَوَضَّأت هٰذَا الْوضُوء سَمِعت خليلي رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تبلغ الْحِلْيَة من الْمُؤْمِن حَيْثُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذَا إِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الْحِلْيَة تبلغ مَوَاضِع الطّهُور .الْحِلْيَة مَا يحلى بِهِ اَهْلِ الْجنَّة من الأساور وَنَحْوَهَا

امام مسلم نے ابوحازم کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا' وہ نماز کے لئے وضو کر رہے تھے' وہ اپنا ہاتھ پھیلاتے تھے' اور بغلوں تک اسے دھوتے تھے' میں ان سے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کون سا وضو ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنوفروخ! تم لوگ یہاں ہو؟ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم لوگ یہاں ہو' تو میں یہ وضو نہ کرتا' میں نے اپنے خلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں) مومن کا زیور' وہاں تک ہوگا جہاں تک اس کا وضو ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(جنت میں آدمی کا) زیور اس مقام تک ہوگا' جہاں تک وضو کے مقام ہیں''۔

روایت کے متن میں لفظ ''حلیہ'' سے مراد وہ چیز ہے' جو اہل جنت زیور کے طور پر پہنیں گے' اس میں کنگن اور (اس طرح کی) دیگر چیزیں شامل ہیں۔

284 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمقْبرَة فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ دَار قوم مُؤمنين وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰه بكم عَن قريب لاحقون وددت اَنا قد رَأينَا إِخْوَاننَا قَالُوْا اَوَلسنا إخوانك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُم اَصْحَابِي وإخواننا الَّذِيْنَ لم يَأْتُوا بعد قَالُوْا كَيفَ تعرف من لم يَأْتِ بعد من أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرَأَيْت لَو اَن رجلا لَهُ خيل غر محجلة بَيْن ظَهْرِي خيل دهم بهم اَلا يعرف خيله قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُم يأتونَ غرا محجلين من الْوضُوء وَاَنا فرطهم على الْحَوْض .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لائے' اور یہ فرمایا:

''اے اہل ایمان کی قوم کے علاقے رہنے والو! تم پر سلام ہو! اگر اللہ نے چاہا' تو ہم عنقریب تم سے آملیں گے''

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں' جو ابھی نہیں آئے' جو بعد میں آئیں گے' لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت کا جو فرد ابھی نہیں آیا' یارسول اللہ! آپ (قیامت کے دن) اسے کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کسی شخص کا کوئی ایسا گھوڑا ہو' جو پنج کلیان ہو' تو کیا وہ مخصوص سیاہ گھوڑوں کے درمیان اپنے اس گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر اُن کا پیش رو ہوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

285 - وَعَنْ زر عَن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تعرف من لم تر من امتك قَالَ غر محجلون بلق من آثار الْوضُوء . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ زر بن حبیش نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے (اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت کے جن افراد کو دیکھا نہیں ہے' آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو کے آثار کی وجہ سے' وہ چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

286 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا اوّل من يُؤذن لَهُ بِالسُّجُوْد يَوْم الْقِيَامَة وَانا اوّل من يرفع رَاسه فَانْظر بَيْن يَدي فاعرف أمتِي من بَيْن الْاُمَم وَمَنْ خَلْفي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِي مثل ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِي مثل ذٰلِك فَقَالَ رجل كَيْفَ تعرف أمتك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من بَيْن الْاُمَم فِيْمَا بَيْن نوح اِلَى أمتك قَالَ هم غر محجلون من اثر الْوضُوء لَيْسَ لاحَدٍ كَذٰلِكَ غَيْرِهِمْ واعرفهم انهم يُؤْتَوْنَ كتبهمْ بأيمانهم واعرفهم تَسْعَى بَيْن اَيْديهم ذُرِّيتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ فِي الْمُتَابَعَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں وہ پہلا شخص ہوں گا' جسے سجدہ کرنے کی اجازت ملے گی اور میں پہلا شخص ہوں گا' جو پہلی مرتبہ اپنے سر کو اٹھائے گا' میں اپنے سامنے دیکھوں گا' تو دیگر امتوں کے درمیان' اپنی امت کو پہچان لوں گا' اپنے پیچھے بھی اسی طرح' اپنے دائیں طرف بھی اسی طرح' اور اپنے بائیں طرف بھی اسی طرح (اپنی امت کے افراد کو پہچان لوں گا)''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر اپنی امت تک کی درمیانی امتوں کے درمیان میں اپنی امت کو کیسے پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ لوگ وضو کے اثرات کی وجہ سے چمک دار پیشانیوں والے ہوں گے' اور ان کے علاوہ اور کسی میں یہ نشانی نہیں ہوگی' میں انہیں پہچان لوں گا' وہ اپنے نامہ اعمال اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر آئیں گے' اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ اُن کے بچے اُن کے آگے دوڑتے ہوئے آرہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' متابعات کے بارے میں یہ حدیث حسن ہے۔

287 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمِ اَوِ الْمُؤْمِنِ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خرج من وَجھہ کل خَطِیئَۃ نظر اِلَیْھَا بِعَیْنیہِ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء فَاِذَا غسل یَدَیْہِ خرج من یَدَیْہِ کل خَطِیئَۃ کَانَت بطشتھا یَدَاہُ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء فَاِذَا غسل رجلَیْہِ خرجت کل خَطِیئَۃ مشتھا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاء اَوْ مَعَ آخر قطر الْمَاء حَتّٰی یخرج نقیا من الذُّنُوب

رَوَاہُ مَالک وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَلَیْسَ عِنْد مَالک وَالتِّرْمِذِیّ غسل الرجلَیْن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) مومن بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے ہر گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنی دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا' وہ پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری کے ساتھ نکل جاتا ہے' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف اس نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تھے' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے' جس کی طرف وہ اپنے پاؤں کے ذریعے چل کر گیا تھا' پانی کے ساتھ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو کر باہر آتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ امام مالک اور امام ترمذی کی روایت میں ''پاؤں دھونے'' کا ذکر نہیں ہے۔

288 - وَعَنْ عُثْمَان بن عفَّان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّاَ فَاَحْسن الْوضُوء خرجت خطایاہ من جسدہ حَتّٰی تخرج من تحت اَظْفَارہ

وَفِی رِوَایَۃٍ :اَن عُثْمَان تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مثل وضوئی ھٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّاَ ھٰکَذَا غفر لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ وَکَانَت صَلَاتہ ومشیہ اِلَی الْمَسْجِد نَافِلَۃ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ مُخْتَصرًا وَلَفظہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: مَا من امْرِیء یَتَوَضَّاَ فیحسن وضوء ہ اِلَّا غفر لَہٗ مَا بَیْنہ وَبَیْنَ الصَّلَاۃ الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصلیھَا

وَاِسْنَادہ علی شَرط الشَّیْخَیْنِ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِی صَحِیْحہ مُخْتَصرًا بِنَحْوِ رِوَایَۃ النَّسَائِیّ وَرَوَاہُ ابْن

مَاجه ایضًا باختصار وزاد فِی آخره: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا یغتر احد
وَفِیْ لفظ النَّسَائِیِّ قَالَ: من اتم الوضوء کَمَا امره الله فالصلوات الخمس کَفَّارَات لما بینهن

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے تو اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس طرح وضو کرتا ہے' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اس کی نماز اور اس کا مسجد تک چل کر جانا' نفل (یعنی اضافی ثواب کا باعث شمار ہوتا ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اُس کے' اُس نماز اور اس کے آگے والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' جب تک وہ اگلی نماز کو ادا نہیں کر لیتا''۔

اس کی سند شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر طور پر نقل کی ہے' جو امام نسائی کی روایت کی مانند ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص غلط فہمی کا شکار نہ ہو''۔

امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس طرح مکمل وضو کرے' جس طرح اسے اللہ نے حکم دیا ہے' تو پانچ نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں''۔

289 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ مثل وضوئی هٰذَا ثُمَّ اَتَی الْمَسْجِد فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ جلس غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تغتروا - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرہ

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں (شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں) نے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کیا اور پھر یہ بات بیان کی: جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' اور وہاں دو رکعات ادا کرے' اور پھر بیٹھ جائے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ غلط فہمی کا شکار نہ ہو جانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

290 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيضًا انه دَعَا بِمَاء فَتَوَضَّا ثُمَّ ضحك فَقَالَ لاصحابه اَلا تَسَألُوْنِيْ مَا اَضحكني فَقَالُوْا مَا اَضحكك يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّا كَمَا تَوَضَّات ثُمَّ ضحك فَقَالَ اَلا تَسَألُوْنِيْ مَا اَضحكك فَقَالُوْا مَا اَضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِن الْعَبْد اِذَا دَعَا بِوضُوء فَغسل وَجهه حط اللّٰه عَنهُ كل خَطِيئَة اَصَابَهَا بِوَجْهِهٖ فَاِذَا غسل ذِرَاعَيْهِ كَانَ كَذٰلِكَ وَاِذَا طهر قَدَمَيْهِ كَانَ كَذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مسح رَاسه كَانَ كَذٰلِك

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: انہوں نے ایک مرتبہ پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر ہنس پڑے پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: تم لوگ مجھ سے دریافت نہیں کرو گے کہ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح وضو کیا' جس طرح میں نے وضو کیا تھا' پھر آپ ﷺ ہنس پڑے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے' آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ وضو کا پانی منگوا کر اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے ہر اس گناہ کو ختم کر دیتا ہے' جس کا ارتکاب اس نے اپنے چہرے کے ذریعے کیا تھا' جب وہ اپنے بازوؤں کو دھوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' جب وہ اپنے پاؤں کو پاک کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے''۔

291 - وَعَنْ حمْرَان رَضِي اللّٰه تَعَالٰى عَنهُ قَالَ دَعَا عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بوضُوء وَهُوَ يُرِيد الْخُرُوْج اِلَى الصَّلَاة فِيْ لَيْلَة بَارِدَة فَجِئْته بِمَاء فَغسل وَجهه وَيَدَيه فَقُلْتُ حَسبك اللّٰه وَاللَّيْلَة شَدِيْدَة الْبرد فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يسبغ عبد الْوضُوء اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حمران بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا وہ ایک سرد رات میں نماز کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جانے لگے تھے' میں ان کے پاس پانی لے کر آیا انہوں نے اپنے چہرے' اور دونوں بازوؤں کو دھویا' میں نے کہا: آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے' آج رات بہت شدید سردی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

292 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْخَصْلَةَ الصَّالِحَةَ تكون فِي الرجل فيصلح اللّٰه بهَا عمله كُله وطهور الرجل لصلاته يكفر اللّٰه بطهوره ذنُوبه وَتبقى صَلَاته لَهُ نَافِلَة . رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من رِوَايَةِ بشار بن الحكم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات کسی آدمی میں کوئی ایک اچھی عادت ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے سارے عمل کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور آدمی کا نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا' اللہ تعالیٰ اس کے طہارت کے حصول کے ذریعے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے' اور اس کی نماز اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے طور پر) باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں بشار بن حکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

293 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصنابحي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تَوَضَّأ العَبْد فَمَضْمض خرجت الْخَطَايَا من فِيهِ فَإِذَا استنثر خرجت الْخَطَايَا من أَنفه فَإِذَا غسل وَجهه خرجت الْخَطَايَا من وَجهه حَتَّى تخرج من تَحت أشفار عَيْنَيْهِ فَإِذَا غسل يَدَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من يَدَيْهِ حَتَّى تخرج من تَحت أظفار يَدَيْهِ فَإِذَا مسح بِرَأْسِهِ خرجت الْخَطَايَا من رَأسه حَتَّى تخرج من أُذُنَيْهِ فَإِذَا غسل رجلَيْهِ خرجت الْخَطَايَا من رجلَيْهِ حَتَّى تخرج من تَحت أظفار رجلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيه إِلَى الْمَسْجِد وَصلَاته نَافِلَة . رَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ والصنابحي صَحَابِيّ مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن صنابحی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کے پردے کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے پاؤں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر اس کا مسجد کی طرف جانا اور نماز ادا کرنا' اس کے لئے نفل (یعنی اضافی اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صنابحی' مشہور صحابی ہیں۔

294 - وَعَنْ عَمْرو بن عَنْبَسَة السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت وَأَنا فِي الْجَاهِلِيَّة أَظن أَن النَّاس على ضَلَالَة وَأَنَّهُمْ لَيْسُوا على شَيْءٍ وهم يعبُدُونَ الْأَوْثَان فَسَمِعت بِرَجُل فِي مَكَّة يخبر أخبارًا فَقَعَدت على

رَاحِلَتِی فَقَدِمتُ عَلَیْهِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ فالوضوء حَدِّثنِیْ عَنهُ فَقَالَ مَا مِنْکُمْ رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق فیستنثر اِلَّا خرت خَطَایَا وَجهه من فِیْهِ وخیاشیمه ثُمَّ اِذَا غسل وَجهه کَمَا اَمره اللّٰهُ اِلَّا خرت خَطَایَا وَجهه من اَطْرَاف لحیته مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرفقین اِلَّا خرت خَطَایَا یَدَیْهِ من اناملهِ مَعَ المَاء ثُمَّ یمسح رَاسه اِلَّا خرت خَطَایَا رَأسه من اَطْرَاف شعره مَعَ المَاء ثُمَّ یغسل رجلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خرت خَطَایَا رجلَیْهِ من اناملهِ مَعَ المَاء فَاِن هُوَ قَامَ وَصلی فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ومجده بِالَّذِیْ هُوَ لَهٗ اَهْل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰی اِلَّا انصرف من خطیئته کَیَوْم وَلدته اُمه. رَوَاهُ مُسْلِم

❀ حضرت عمرو بن عنبسہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں زمانہ جاہلیت میں یہ گمان کیا کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں اور ان لوگوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے' یہ لوگ بتوں کی عبادت کرتے ہیں' میں نے ایک آدمی کے بارے میں سنا کہ وہ مکہ میں ہے' اور کچھ واقعات کے بارے میں بتاتا ہے' تو میں اپنی اونٹنی پر بیٹھا اور اس کے پاس گیا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' (مصنف فرماتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضو کرنے لگتا ہے' اور کلی کرتا ہے' اور ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کے منہ سے' اور اس کے نتھنوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ اس کے داڑھی کے اطراف سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ کہنیوں تک اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو پانی کے ساتھ اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ بالوں کے کونوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر وہ اپنے دونوں پاؤں' دونوں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ پانی کے ساتھ' اس کے ناخنوں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے اس کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا جس اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

295 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا رجل قَامَ اِلٰی وضوئِهِ یُرِید الصَّلَاة ثُمَّ غسل کفیه نزلت کل خَطِیئَة من کفیه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا مضمض واستنشق واستنثر نزلت خطیئته من لِسَانه وشفتیه مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا غسل وَجهه نزلت کل خَطِیئَة من سَمعه وبصره مَعَ اَوَّل قَطْرَة فَاِذَا غسل یَدَیْهِ اِلَی الْمرفقین وَرجلَیْهِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ سلم من کل ذَنْب کَهَیْئَته یَوْم وَلدته اُمه قَالَ فَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلَاة رفع اللّٰهُ دَرَجَته وَاِن قعد قعد سالما. رَوَاهُ اَحْمد وَغَیره من طَرِیق عبد الحمید بن

بھرام عن شھر بن حوشب وقد حسنھا الترمذی لغیر ھذا المتن وھو اسناد حسن فی المتابعات لا بأس بہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص وضو کرنے کے لئے اٹھتا ہے' اور اس کا نماز کرنے کا ارادہ ہوتا ہے' اور پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو پہلے قطرے کے ساتھ اس کی ہتھیلیوں سے ہر گناہ نکل جاتا ہے پھر جب وہ کلی کرتا ہے' اور ناک میں پانی ڈالتا ہے' اور ناک صاف کرتا ہے' تو اس کی زبان اور ہونٹوں سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے' تو اس کی سماعت اور بصارت سے پہلے قطرے کے ساتھ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوتا ہے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے' تو وہ اس دن کی طرح ہر گناہ سے پاک ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اگر وہ بیٹھا رہے (یعنی نماز ادا نہ کرے) تو وہ سلامتی کے عالم میں بیٹھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اس سے مختلف ہے' اور اس روایت کی سند متابعات میں حسن ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

296 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہُ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء غسل یَدَیْہِ وَوَجھہ وَمسح علی رَأسہ وَأُذُنَیْہِ وَغسل رجلَیْہِ ثُمَّ قَامَ اِلٰی صَلَاۃ مَفْرُوضَۃ غفر لَہُ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْم مَا مشت اِلَیْہِ رجلہ وقبضت عَلَیْہِ یَدَاہُ وَسمعت اِلَیْہِ أذناہُ وَنظرت اِلَیْہِ عَیناہُ وَحدث بِہٖ نَفسہ من سوء قَالَ وَاللّٰہ لقد سمعتہ من نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَا أحصیہ

انہی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اپنے دونوں بازو اور چہرے کو دھوئے' اپنے سر پر اور کانوں پر مسح کرے اور دونوں پاؤں دھوئے' پھر وہ فرض نماز کے لئے کھڑا ہو' تو اس دن کے اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا اس کے ہاتھوں نے' جنہیں مٹھی میں لیا تھا' یا اس کے کانوں نے جس کو سنا تھا' یا اس کی آنکھوں نے' جس کی طرف دیکھا تھا' یا اس کے دل میں جو برا خیال آیا تھا''

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات اتنی مرتبہ سنی ہے' جسے میں شمار نہیں کرسکتا۔

297 - وَرَوَاہُ اَیْضًا بِنَحْوِہٖ من طَرِیْق صَحِیْح وَزَاد فِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوضُوء یکفر مَا قبلہ ثُمَّ تصیر الصَّلَاۃ نَافِلَۃ

انہوں نے یہ روایت اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ بھی نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور پھر نماز نفل (یعنی اضافی

اجر و ثواب کے حصول کا باعث) ہوتی ہے''۔

298 - وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ خرجت ذنوبه من سمعه وبصره وَيَدَيْه وَرِجلَيْهِ فَإِنْ قعد قعد مغفورا لَهٗ. وَإِسْنَاد هٰذِهٖ حسن

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مسلمان شخص وضو کرتا ہے' تو اس کی سماعت' بصارت' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب وہ بیٹھتا ہے' تو ایسی حالت میں بیٹھتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند حسن ہے۔

299 - وَفِيْ أُخْرٰى لَهٗ أَيْضًا إِذَا تَوَضَّأَ الْمُسْلِمُ فغسل يَدَيْهِ كفر عَنْهُ مَا عملت يداه فَإِذَا غسل وَجهه كفر عَنْهُ مَا نظرت إِلَيْهِ عيناهُ وَإِذَا مسح بِرَأْسِهٖ كفر بِهٖ مَا سَمِعت أذناهُ فَإِذَا غسل رِجلَيْهِ كفر عَنْهُ مَا مشت إِلَيْهِ قدماه ثُمَّ يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاة فَهِيَ فَضِيلَة. وَإِسْنَاد هٰذِهٖ حسن أَيْضًا

❀❀ ان کی نقل کردہ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب مسلمان وضو کرتا ہے' اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے' تو اس کی طرف سے یہ ان چیزوں کا کفارہ بن جاتا ہے' جو اس کے دونوں ہاتھوں نے (گناہ کا) کام کیا تھا' جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں جن کو اس کے کانوں نے سنا تھا' جب وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو اس سے اس کے وہ گناہ ختم ہو جاتے ہیں' جن کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو یہ چیز فضیلت کا باعث ہوتی ہے''۔

اس روایت کی سند بھی حسن ہے۔

300 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني فِي الْكَبِيْر قَالَ أَبُوْ أُمَامَةَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سبع مَرَّات مَا حدثت بِهٖ قَالَ: إِذا تَوَضَّأَ الرجل كَمَا أمر ذهب الْإِثْم من سَمعه وبصره وَيَدَيْه وَرِجلَيْهِ وَإِسْنَاده حسن أَيْضًا

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سات مرتبہ نہ سنی ہوتی' تو میں اسے بیان نہ کرتا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی وضو کرتا ہے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس کی سماعت اور اس کی بصارت اور اس کے دونوں ہاتھوں اور اس کے پاؤں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں''۔

اس کی سند بھی حسن ہے۔

301 - وَعَنْ ثَعْلَبَة بن عباد عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا أَدْرِي كم حَدَّثَنِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا أَوْ أفرادا قَالَ مَا من عبد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء فَيغسل وَجهه حَتّٰى يسيل المَاء على ذقنه ثُمَّ

يغسل ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء علي مرفقيه ثُمَّ غسل رجلَيْهِ حَتّٰى يسيل المَاء من كعبيه ثُمَّ يَقُوْمُ فَيصَلي إلَّا غفر لَهُ مَا سلف من ذَنبه ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِإِسْنَادٍ لين الذقن بِفَتْحِ الذَّال الْمُعْجَمَة وَالْقَاف أَيْضًا وَهُوَ مُجْتَمع اللحيين من أسفلهما

❀❀ ثعلبہ بن عباد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ یہ بات بتائی ہے' جفت تعداد میں بتائی ہے' یا طاق تعداد میں بتائی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بندہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور اپنے چہرے کو دھوئے' اور اپنی ٹھوڑی تک پانی کو بہائے پھر اپنے دونوں بازو دھوئے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر پانی بہائے پھر اپنے پاؤں دھوئے یہاں تک کہ اپنے ٹخنوں تک پانی بہائے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''ذقن'' میں 'ذ' پر زبر اور 'ق' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد جبڑوں کے ملنے کی جگہ ہے جو نیچے کی طرف ہو (یعنی ٹھوڑی مراد ہے)۔

302 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطّهُور شطر الْإِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها ۔رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا انه قَالَ إسباغ الْوضُوء شطر الْإِيمَان وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ دون قَوْله كل النَّاس يَغْدُو إِلَى آخِره ۔قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد أفردت لهَذَا الحَدِيْثِ وطرقه وَحكمه وفوائده جُزْءا مُفردا

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا' یہ دونوں بھر دیتے ہیں

حديث 302: صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - حديث: 354 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث: 457 صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر تفضل الله جل وعلا على حامده بإعطائه ملء الميزان ثوابا' حديث: 844 سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث: 689 سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء شطر الإيمان - حديث: 278 سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب منه' حديث: 3521 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة - حديث: 2406 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' وجوب الزكاة - حديث: 2192 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الطهارة' جماع أبواب سنة الوضوء وفرضه - باب فرض الطهور ومحله من الإيمان' حديث: 173 معرفة السنن والآثار للبيهقي - باب سنة الوضوء وفرضه' حديث: 154 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث أبي مالك الأشعري' حديث: 22322 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعري - أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعري' حديث: 3343 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع عشر من شعب الإيمان وهو باب في الطهارات' حديث: 2591 سنن الدارمي - كتاب الطهارة' باب ما جاء في الطهور - حديث: 689

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ' برہان ہے' صبر' روشنی ہے' قرآن' تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے' تو یا تو خود آزاد کروالیتا ہے' یا خود کو برباد کروالیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اچھی طرح وضو کرنا' نصف ایمان ہے''۔

امام نسائی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ' ان کے بعد آخر تک نقل نہیں کیے ہیں:'' ہر شخص اپنی ذات کا سودا کرتا ہے''

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: میں نے اس حدیث' اس کے طرق' اس کی حکمتوں اور اس کے فوائد کے بارے میں' ایک مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے۔

303 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صَلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث ....

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' اور وہ یہ جانتا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو وہ یوں ہوتا ہے' جیسے (اس وقت تھا' جب) اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

304 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' اور زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہ گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

305 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلكم على مَا يمحو اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة بِمَعْنَاهُ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِیّ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فِيْهِ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهٖ فِی الْحَسَنَات وَيكفر بِهِ الذُّنُوب قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكروهات وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَنهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور زیادہ قدم چل کر مساجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا مفہوم نقل کیا ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے ایک اور جگہ بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ان دونوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے' اور گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طبیعت آمادہ نہ ہونے کے وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدم چل کر مسجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

306 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِيّ بن اَبِیْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَسبغ الْوضُوء فِی الْبرد الشَّدِيْد كَانَ لَهٗ من الْاَجر كفلان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرے' اُسے دگنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

307 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ اللَّيْلَة آتٍ من

رَبِّی قَالَ یَا مُحَمَّد اَتَدْرِی فِیمَ یَخْتَصِمُ الْمَلأُ الْاَعْلٰی قلت نَعَمْ فِی الْکَفَّارَاتِ والدرجات وَنقل الْاَقْدَام لِلجماعات وإسباغ الْوُضُوءِ فِی السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلَدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی حَدِيثٍ يَأْتِی بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی فِی صَلَاة الْجَمَاعَة وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ السبرات جمع سُبْرَة وَهِی شِدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! وہ کفاروں درجات اور باجماعت کے لئے زیادہ قدم چل کر جانے' اور شدید سردی میں اچھی طرح وضو کرنے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے (کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں) جو شخص ان نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرجاتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہوتا ہے' جیسے (اس دن تھا' جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر مکمل طور پر' باجماعت نماز سے متعلق باب' میں آئے گی' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

روایت کے متن میں لفظ مذکو' سبرات' لفظ سبرۃ کی جمع ہے' اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

308 - وَعَنْ أُبَيِّ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ وَاحِدَةٍ فَتلك وَظِيفَة الْوُضُوءِ الَّتِی لَا بُد مِنْهَا وَمَنْ تَوَضَّأ اثْنَيْنِ فَلهُ كفلان من الْأجر وَمَنْ تَوَضَّأ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ وضوئی ووضوء الْأَنْبِيَاء قبلی . رَوَاهُ الإِمَام أَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَفِی إِسْنَادهمَا زيد الْعَمی وَقد وثق وَبَقِيَّة رُوَاة أَحْمد رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه أطول مِنْهُ من حَدِيثِ ابْن عمر بِإِسْنَادٍ ضَعِيف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ وضو کا ایسا طریقہ ہے جو ضروری ہے' اور جو شخص دو مرتبہ وضو کرتا ہے' تو اسے دگنا اجر ملے گا' جو شخص تین مرتبہ وضو کرتا ہے' تو یہ میرا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کا وضو کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں زید العمی نامی راوی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' امام احمد کی روایت کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے زیادہ طویل حدیث کے طور پر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر' ضعیف سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

309 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أتم الْوُضُوء كَمَا أمره اللّٰه فالصلوات الْمَكْتُوبَات كَفَّارَات لما بَيْنَهُنَّ رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے، جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے تو فرض نمازیں درمیان میں ہونے والے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

310 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّأَ کَمَا اَمر وَصلی کَمَا اَمر غفر لَہٗ مَا تقدم من عمل

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا انہ قَالَ غفر لَہٗ مَا تقدم من ذنبہ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے، جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے، اور اس طرح نماز ادا کرے، جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے تو اس کے گزشتہ عمل کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام نسائی، امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے، امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

8 - اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْمُحَافَظَۃِ عَلَی الْوُضُوْءِ وَتَجْدِیْدِہٖ

باب: ہمیشہ باوضو رہنے اور اس کی تجدید کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

311 - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنّ خیر اَعمالکُمُ الصَّلَاۃ وَلنْ یحافظ علی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا وَلَا عِلّۃ لَہٗ سوی وھم اَبِیْ بِلَال الْاَشْعَرِیّ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من غیر طَرِیْق اَبِیْ بِلَال وَقَالَ فِیْ اَولہ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوْا اَن خیر اَعمالکُمُ الصَّلَاۃ..... الحَدِیْث- وَرَوَاہُ ابْن مَاجَہ اَیْضًا من حَدِیْث لَیْث ھُوَ ابْن اَبِیْ سلیم عَن مُجَاھِد عَن عبد اللّٰہ بن عمر من حَدِیْث اَبِیْ حَفْص الدِّمَشْقِیّ وَھُوَ مَجْھُوْل عَن اَبِیْ اُمَامَۃَ یرفعہٗ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے، امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے، اور اس میں کوئی علت نہیں ہے البتہ ابوبلال اشعری نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوبلال کے علاوہ کسی اور حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے''..... الحدیث

یہی حدیث امام ابن ماجہ نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ روایت ابوحفص دمشقی سے منقول ہے جو ایک مجہول راوی ہے اس نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

312 - وَعَنْ ربيعة الجرشي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقِيمُوا وَنعما اِن اسْتَقَمْتُمْ وحافظوا على الوضوء فَاِن خير اَعمالكُمُ الصَّلاة وتحفظوا من الاَرْض فَاِنَّهَا امكُمْ وَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَد عَامل عَلَيْهَا خيرا اَوْ شرا اِلَّا وَهِي مخبرة بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة .قَالَ المملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَرَبِيعَة الجرشي مُخْتَلف فِيْ صحبته وروى عَن عَائِشَة وَسعد وَغَيرهمَا قتل يَوْم مرج راهط

❀❀ حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو اور یہ کتنی اچھی بات ہے اگر تم ٹھیک رہو اور تم وضو کی حفاظت کرو! تمہارے اعمال میں سب سے بہترین عمل نماز ہے اور تم لوگ زمین کے حوالے سے احتیاط کرو! کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے روئے زمین پر جو بھی شخص جو بھی اچھا یا برا کام کرے گا تو وہ زمین اس کے بارے میں (قیامت کے دن) خبر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: حضرت ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دیگر حضرات کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں ان کا انتقال ''مرج راہط'' کی جنگ میں ہوا تھا۔

313 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم عِنْد كل صَلَاة بِوضُوء وَمَعَ كل وضوء بسواك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ وضو کرنے کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

314 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت البارحة الْجَنَّة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ بِلَال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَذنت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَلَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّات عِنْده فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو

بلوایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی چاپ اپنے سے آگے سنی' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جب بھی اذان دیتا ہوں' تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ختم ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر لیتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی وجہ سے ہوگا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

315 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من توضأ على طهر كتب لَهُ عشر حَسَنَات. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجه

قَالَ الْحَافِظ وَأما الحَدِيْثِ الَّذِیْ يروی عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ: "الْوضُوء على الْوضُوء نور على نور"- فَلَا يحضرنی لَهُ أصل من حَدِيْثِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّه من كَلَام بعض السّلف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص باوضو ہونے کے باوجود وضو کر لے' اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''وضو ہوتے کے باوجود وضو کرنا نور علیٰ نور ہے''۔

تو میرے ذہن میں اس روایت کی کوئی اصل (یعنی حوالہ) موجود نہیں ہے' جو اس کے حدیث ہونے کے طور پر ہو' یہ ہو سکتا ہے یہ اسلاف میں سے کسی کا کلام ہو' باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْهِيب من ترك التَّسْمِيَة على الْوضُوء عَامِدًا

باب: وضو کرتے وقت' جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے سے متعلق ترہیبی روایات

316 - قَالَ الْاِمَام اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِیْ شيبَة رَحِمَهُ اللّٰهُ ثَبت لنا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وضوء

حدیث 314: سنن الترمذی الجامع الصحیح ' أبواب المناقب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ' حدیث: 3707 صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن ' جماع أبواب التطوع غير ما تقدم ذكرنا لها - باب استحباب الصلاة عند الذنب يحدثه المرء لتكون تلك الصلاة كفارة ' حديث: 1138 صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر البيان بأن بلالا كان لا تصيبه حالة حدث إلا توضأ - حديث: 7195 المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع ' فأما حديث عبد الله بن فروخ - حديث: 1113 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل في بلال رضي الله عنه وفضله - حديث: 31695 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - ومن ذكر بلال بن رباح أبي عبد الله ' حديث: 250 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار ' حديث بريدة الأسلمي - حديث: 22413 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء ' بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم - حديث: 1006 شعب الإيمان للبيهقي - المحافظة على الوضوء وإسباغه ' حديث: 2598

لمن لم يسم الله كذا قال

❀❀ امام ابوبکر بن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے یہ بات ثابت شدہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیتا (یا بسم اللہ نہیں پڑھتا)''۔

317 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ وَلَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَلَيْسَ كَمَا قَالَ فَاِنَّهُم رَوَوْهُ عَن يَعْقُوب بن سَلَمَة اللَّيْثِیّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَقد قَالَ الْبُخَارِیّ وَغَيْرِهِ لَا يعرف لسَلَمَة سَمَاع من اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَا ليعقوب سَمَاع من اَبِيه انْتهى وَاَبُوْ سَلَمَة اَيْضًا لَا يعرف مَا رُوِیَ عَنهُ غير ابْنه يَعْقُوب فَاَيْنَ شَرط الصِّحَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس شخص کا وضو نہ ہو اور اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس کے (آغاز میں) اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ایسا نہیں ہے' جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ یہ روایت محدثین نے یعقوب بن سلمہ لیثی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: سلمہ لیثی کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے' اسی طرح یعقوب کا اپنے والد سے سماع معروف نہیں ہے' امام بخاری کی بات یہاں ختم ہوگئی' ابوسلمہ نامی راوی کے حوالے سے صرف وہی چیزیں معروف ہیں' جو ان کے بیٹے نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں' تو صحیح ہونے کی شرط کہاں گئی؟

318 - وَعَنْ رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ سُفْيَان بن حويطب عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وضوء لمن لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِیْ الْبُخَارِیّ أحسن شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْث رَبَاح بن عبد الرَّحْمٰن عَن جدته عَن اَبِيهَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وأبوها سعيد بن زيد بن عَمْرو بن نفَيْل .قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة لَا يسلم شَیْءٌ مِنْهَا عَن مقَال . وَقد ذهب الْحسن وَاِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَاَهْل الظَّاهِر اِلٰى وجوب التَّسْمِيَة فِی الْوضُوء حَتّٰى اِنَّهُ اِذا تعمد تركهَا أعَاد الْوضُوء وَهُوَ رِوَايَة عَن الإِمَام اَحْمد وَلَا شكّ اَن الْاَحَادِيْث الَّتِی وَردت فِيهَا وَاِن كَانَ لَا يسلم شَیْءٌ مِنْهَا عَن

مقَال فَاِنَّهَا تتعاضد بِكَثْرَة طرقها وتكتسب قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

رباح بن عبدالرحمٰن نے اپنی دادی کے حوالے سے اس خاتون کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کا وضو نہیں ہوتا' جو اس (کے آغاز) میں اللہ کا نام ذکر نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: امام محمد بن اسماعیل' یعنی امام بخاری' فرماتے ہیں: اس بارے میں منقول سب سے بہترین روایت وہ ہے جو رباح بن عبدالرحمٰن نے' اپنی دادی کے حوالے سے' اس خاتون کے والد سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اس خاتون کے والد حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں بہت سی روایات منقول ہیں' لیکن ان میں کسی حد تک کلام کی گنجائش ہے۔

حسن بصری' اسحاق بن راہویہ اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں: وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کردے' تو اس پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا' امام احمد سے بھی ایک روایت یہی منقول ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اس بارے میں جو احادیث منقول ہیں' ان میں گفتگو کی گنجائش ہے' لیکن ان کے طرق کی کثرت' ایک دوسرے کو مضبوط کرتی ہے' اور وہ قوت حاصل کرلیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْبُ فِي السِّوَاكِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِه

باب: مسواک کرنے کی ترغیب' نیز اس کی فضیلت کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے

319 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن اَشق على اُمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل صَلَاة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: "عِنْد كل صَلَاة"

وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ: "مَعَ الْوضُوء عِنْد كل صَلَاة".

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَعِنْدهمَا: "لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام مسلم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: ''ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کو نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ہر نماز کے وقت' وضو کے ساتھ (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

یہی روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:
''انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

320 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَن اَشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ مَعَ كل وضوء رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

321 - وَعَنْ زَيْنَب بنت جحش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لأمرتهم بِالسِّوَاكِ عِنْد كل صَلَاة كَمَا يتوضؤون

رَوَاهُ اَحْـمَد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب وَلَفْظِه: لَوْلَا اَن أشق على أمتِيْ لفرضت عَلَيْهِمُ السِّوَاك عِنْد كل صَلَاة كَمَا فرضت عَلَيْهِمُ الْوضُوء

وَرَوَاهُ اَبُو يعلى بِنَحْوِهٖ وَزَاد فِيْهِ وَقَالَتْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَمَا زَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكر السِّوَاك حَتّٰى خشيت اَن ينزل فِيْهِ قُرْآن

❀❀ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کرتے ہوئے مسواک کرنے

حدیث319:صحیح البخاری - کتاب الجمعة' باب السواك یوم الجمعة - حدیث:861صحیح البخاری - کتاب التمنی' باب ما یجوز من اللو - حدیث:6834صحیح مسلم - کتاب الطهارة' باب السواك - حدیث:396صحیح ابن خزیمة - کتاب الوضوء' جماع أبواب الأوانی اللواتی یتوضأ فیهن أو یغتسل - باب ذكر الدلیل علی أن الأمر بالسواك أمر فضیلة لا أمر' حدیث:141مستخرج أبی عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' بیان الترغیب فی السواك عند كل صلاة والدلیل علی إباحة تركه - حدیث: 356صحیح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء - ذكر إرادة المصطفی صلی الله علیه وسلم أمر أمته بالمواظبة علی' حدیث:1074موطأ مالك - كتاب الطهارة' باب ما جاء فی السواك - حدیث: 143سنن الدارمی - كتاب الصلاة' باب ینزل الله إلی السماء الدنیا - حدیث:1502سنن أبی داود - كتاب الطهارة' باب السواك - حدیث:43سنن ابن ماجه - كتاب الطهارة وسننها' باب السواك - حدیث:285سنن الترمذی الجامع الصحیح - أبواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی السواك - حدیث:24السنن للنسائی - كتاب الطهارة' الرخصة فی السواك بالعشی للصائم - حدیث: 7مصنف ابن أبی شیبة - كتاب الطهارات' ما ذكر فی السواك - حدیث: 1765السنن الكبری للنسائی - كتاب الطهارة' الرخصة فی السواك بالعشی للصائم - حدیث:6شرح معانی الآثار للطحاوی - باب الوضوء هل یجب لكل صلاة أم لا' حدیث: 156السنن الكبری للبیهقی - كتاب الطهارة' جماع أبواب السواك - باب تأكید السواك عند القیام إلی الصلاة' حدیث:144معرفة السنن والآثار للبیهقی - باب السواك' حدیث:146مسند أحمد بن حنبل - مسند علی بن أبی طالب رضی الله عنه' حدیث: 598البحر الزخار مسند البزار - أبو رافع' حدیث: 445مسند أبی یعلی الموصلی - حدیث أم حبیبة بنت أبی سفیان أم المؤمنین' حدیث: 6967المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:7565المعجم الكبیر للطبرانی - باب الزای من اسمه زید' زید بن خالد الجهنی یكنی أبا طلحة ویقال أبو محمد ویقال - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حدیث:5071

کا حکم دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت کا شکار ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک کو لازم قرار دیتا' جس طرح میں نے ان کے لئے (ہر نماز کے وقت) وضو کو لازم قرار دیا ہے''۔

امام ابویعلیٰ نے بھی یہ روایت اس کی مانند نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل مسواک کا ذکر کرتے رہے' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن (کا حکم) نازل نہ ہو جائے''۔

322 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السِّوَاكُ مطهرة للفم مرضاة للرب .رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُومًا وتعليقاته المجزومة صَحِيحَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَزَاد فِيهِ ومجلاة لِلْبَصَرِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے' اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام بخاری نے یہ روایت تعلیق کے طور پر نقل کی ہے جو یقینی ہے' اور ان کی یقینی تعلیقات صحیح شمار ہوتی ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ بینائی کے لئے روشنی کا باعث ہے''۔

323 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من سنن الْمُرْسَلِيْنَ الْخِتَان والتعطر والسواك وَالنِّكَاح .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں' مرسلین عظام کی سنت ہیں' ختنہ کرنا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

324 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُم بِالسِّوَاكِ فَاِنَّهُ مطيبة للفم مرضاة للرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى .رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر مسواک کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ منہ کے لئے پاکیزگی اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

325 - وَعَنْ شُرَيْحِ بن هانیء قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل بَيته قَالَت بِالسِّوَاكِ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ توانہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

326 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِیّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج من بَيته لشَیْءٍ من الصَّلَاة حَتّٰى يستاك ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک پہلے مسواک نہیں کر لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

327 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ينْصَرف فيستاك ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِیّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت دو دو کر کے رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر کے مسواک کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

328 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تسوكوا فَاِن السِّوَاك مطهرة للفم مرضاة للرب مَا جَاءَنِیْ جِبْرِيْل اِلَّا اَوْصَانِیْ بِالسِّوَاكِ حَتّٰى لقد خشيت اَن يفْرض عَلَیَّ وَعلى أمتِی وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَاف اَن أشق على أمتِی لفرضته عَلَيْهِمْ وَاِنِّیْ لأستاك حَتّٰى خشيت اَن أحفی مقادم فمی رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مسواک کرو! کیونکہ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی کا باعث ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے جب بھی جبریل (علیہ السلام) میرے پاس آئے توانہوں نے مجھے مسواک کے بارے میں تلقین کی یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے اور اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت کا شکار کر دوں گا تو میں ان پر اسے لازم قرار دیتا میں مسواک کرتا رہتا ہوں یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میں اپنے جبڑوں کو زخمی نہ کر لوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَنْزِلُ عَلَيَّ فِيهِ قُرْآنٌ أَوْ وَحْيٌ . رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَأَحْمد وَلَفظه: قَالَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتَّى خشيت أَن يُوحى إِلَيَّ فِيهِ شَيْءٌ . وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے مسواک کرنے کا (اتنی مرتبہ) حکم دیا گیا کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں اس کے بارے میں قرآن یا وحی نازل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام احمد نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ اس کے بارے میں میری طرف وحی نازل ہو جائے گی''۔

اس روایت کے راوی بھی ثقہ ہیں۔

330 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرت بِالسِّوَاكِ حَتَّى خشيت أَن يكْتب عَلَيَّ . رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيه لَيْث بن أَبِي سليم

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ یہ مجھ پر فرض ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں لیث بن ابوسلیم نامی راوی ہے۔

331 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيل يوصيني بِالسِّوَاكِ حَتَّى خفت على أضراسي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لين

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبریل مجھے مسلسل مسواک کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اپنی داڑھوں کے بارے میں اندیشہ ہوا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

332 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لزمت السِّوَاك حَتَّى خشيت أَن يدرد فِي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيث أنس وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد أمرت بِالسِّوَاكِ حَتَّى خشيت أَن أدرد الدرد سُقُوط الْأَسْنَان

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اتنی مرتبہ مسواک کرتا ہوں کہ مجھے یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گرنے لگ جائیں''۔

333 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ امر بِالسِّوَاكِ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا تسوك ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی قَامَ الْملك خَلفه فيستمع لقِرَاءَ ته فيدنو مِنْهُ اَوْ كلمة نَحْوَهَا حَتّٰی يضع فَاه علی فِيْهِ فَمَا يخرج من فِيْهِ شَیْءٌ من الْقُرْآن اِلَّا صَار فِیْ جَوف الْملك فطهروا اَفْوَاهكُمْ لِلْقُرْآنِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَا بَاْس بِهٖ وروی ابْن مَاجه بعضه مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ مسواک کرنے کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتا ہے' وہ اس کے قریب ہو جاتا ہے (یہاں راوی نے اس کی مانند کوئی کلمہ نقل کیا) یہاں تک کہ وہ (فرشتہ) اپنا منہ اس آدمی کے منہ پر رکھ دیتا ہے' یہاں تک کہ اس آدمی کے منہ سے (قرأت کرتے ہوئے) قرآن کا جو حصہ نکلتا ہے' وہ فرشتے کے اندر چلا جاتا ہے' تو قرآن کے لئے تم اپنے منہ کو پاک صاف رکھو''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' امام ابن ماجہ نے اس روایت کا کچھ حصہ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ موزوں لگتا ہے۔

334 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الصَّلَاة بِالسِّوَاكِ علی الصَّلَاة بِغَيْر سواك سَبْعُوْنَ ضعفا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلی وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَقَالَ فِی الْقلب من هٰذَا الْخَبَر شَیْءٌ فَاِنِّیْ اَخَاف اَن يكون مُحَمَّد بن اِسْحَاق لم يسمعهُ من ابْن شهَاب وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح علی شَرط مُسلم كَذَا قَالَ وَمُحَمّد بن اِسْحَاق اِنَّمَا اَخرج لَهُ مُسلم فِی الْمُتَابَعَات

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مسواک کر کے نماز ادا کرنے کو' بغیر مسواک کے نماز ادا کرنے پر' ستر گنا فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابویعلیٰ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن تھی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے یہ روایت ابن شہاب سے نہیں سنی ہوگی' یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے' امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں۔

335 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُصَلِّی رَكْعَتَيْنِ

بسواك اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن اُصَلِّي سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِيْ كتاب السِّوَاكِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں مسواک کرنے کے بعد دو رکعات ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں بغیر مسواک کے ستر رکعات ادا کروں''۔

یہ روایت حافظ ابونعیم نے کتاب ''السواک'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

336 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ بِالسِّوَاكِ افضل من سَبْعِيْنَ رَكْعَةً بِغَيْرِ سواك . رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک کے ساتھ' دو رکعت بغیر مسواک کے' ستر رکعت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں''۔

یہ روایت بھی حافظ ابونعیم نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

11 - التَّرْغِيْبُ فِيْ تَخْلِيْلِ الْاَصَابِعِ

والترهيب من تركه وترك الإسباغ إذا أخل بِشَيْءٍ من الْقدر الْوَاجب

باب: (وضو کرتے ہوئے) انگلیوں کا خلال کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص خلال کو ترک کر دیتا ہے یا اچھی طرح وضو کرنے کو ترک کر دیتا ہے' اور یوں وہ فرض مقدار میں خلل پیدا کرتا ہے' تو اس کے متعلق ترہیبی روایات

337 - عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حبذا المتخللون من اُمتِي قَالَ وَمَا المتخللون يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتخللون فِي الْوضُوءِ والمتخللون من الطَّعَامِ اَما تَخْلِيْلُ الْوضُوءِ فالمضمضة وَالِاسْتِنْشَاق وَبَيْنَ الْاَصَابِعِ وَاَما تَخْلِيْلُ الطَّعَامِ فَمِنَ الطَّعَامِ اِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ اَشد على الْملكَيْنِ من اَن يريا بَيْنَ اَسْنَانِ صَاحبهمَا طَعَاما وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالْاِمَام اَحْمد كِلَاهُمَا مُخْتَصرًا عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَعَطَاء قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "حبذا المتخللون من اُمتِيْ فِي الْوضُوءِ وَالطَّعَامِ" . وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس ومدار طرقه كلهَا على وَاصل بن عبد الرَّحْمٰن الرقاشِي وَقد وَثَّقَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' اور ارشاد فرمایا: میری امت کے خلال کرنے والے لوگوں کے کیا کہنے! حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: خلال کرنے والے لوگ کون ہیں؟ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ' جو وضو کے دوران خلال کرتے ہیں' اور وہ لوگ جو کھانے کے بعد خلال کرتے ہیں' وضو کا خلال یہ ہے کہ مسواک کرتے ہوئے' ناک میں پانی ڈالتے ہوئے' اور انگلیوں کے درمیان خلال کیا جائے' اور کھانے

کا خلال یہ ہے کہ کھانے کو (دانتوں میں سے نکالا جائے) کیونکہ فرشتوں کے لئے اس سے زیادہ ناگوار چیز اور کوئی نہیں ہوتی' کہ وہ جس شخص کے ساتھ ہیں' اُس کے دانتوں کے درمیان انہیں کھانے کی کوئی چیز نظر آئے' اس وقت جب وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی معجم کبیر میں نقل کی ہے' انہوں نے' اور امام احمد نے اسے' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور عطاء کے حوالے سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ دونوں صاحبان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے' وضو اور کھانے کا خلال کرنے والوں کے کیا کہنے!"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے تمام تر طرق کا مدار واصل بن عبدالرحمٰن رقاشی نامی راوی پر ہے' جسے شعبہ اور دیگر حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے۔

338 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخللوا فَاِنَّهُ نظافة والنظافة تَدْعُو اِلَى الْاِيمَان وَالْاِيمَان مَعَ صَاحبه فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَوَقفه فِي الْكَبِيْر على ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ الْاَشْبَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ خلال کرو! کیونکہ یہ پاکیزگی کا باعث ہے' اور پاکیزگی ایمان کی طرف لے جاتی ہے' اور ایمان اپنے ساتھی کے ساتھ جنت میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

339 - وَرُوِىَ عَنْ وَاثِلَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يخلل اَصَابِعه بِالْمَاءِ خللهُ اللّٰه بالنَّارِ يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص پانی کے ذریعے' اپنی انگلیوں کا خلال نہیں کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کے ذریعے اُن (انگلیوں) کا خلال کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتنتهكن الْاَصَابِع بالطهور اَوْ لتنتهكنها النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَوَقفه فِي الْكَبِيْر على ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یا تو طہارت (کے پانی) کے ذریعے انگلیوں کو اچھی طرح دھویا جائے گا' یا پھر آگ اُن کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر ایک سند کے ساتھ نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

341 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فِي الْكَبِيْرِ مَوْقُوْفَة - قَالَ: خللوا الْاَصَابِع الْخمس لَا يحشوها اللّٰهُ نَارا

قَوْلِه: لتنهكن اَى لتبالغن فِيْ غسلهَا اَوْ لتبالغن النَّار فِيْ اِحراقها والنهك الْمُبَالغَة فِيْ كل شَيْءٍ

❀❀ انہوں نے معجم کبیر میں یہ موقوف روایت نقل کی ہے: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''پانچوں انگلیوں کا خلال کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ ان میں آگ بھر دے گا''۔

روایت کا یہ لفظ ''لتنتہکن'' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو دھونے میں یا تو تم مبالغہ کرو گے یا آگ ان کو جلانے میں مبالغہ کرے گی ''نہک'' کا مطلب کسی بھی چیز میں مبالغہ کرنا ہے۔

342 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى رجلا لم يغسل عَقِبَيْهِ فَقَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اس نے اپنی ایڑھیاں نہیں دھوئی تھیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے''۔

343 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَن اَبَا هُرَيْرَة رأى قوما يتوضؤون من الطهرة فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوضُوء فَاِنِّيْ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَوْ ويل لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(بعض) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے' (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایڑھیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے'' (یہاں عربی کا لفظ مختلف استعمال ہوا ہے مفہوم اس کا یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

344 - وروى التِّرْمِذِيّ مِنْهُ ويل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار ثُمَّ قَالَ وَقد رُوِيَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ ويل لِلْاَعْقَابِ وبطون الْاَقْدَام مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِيْث الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث عبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀❀ امام ترمذی نے ان کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ایڑیوں کے لئے آگ (یعنی جہنم) کی بربادی ہے'' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایڑیوں کے لئے' اور پاؤں کے نیچے والے حصے کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے''۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام احمد نے اِسے اُن پر (یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر) موقوف حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

345 - وَعَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ قَالَ رَآنِی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أتوضأ فَقَالَ بطن الْقَدَمِ یَا اَبَا الْهَیْثَمِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ وَفِیْهِ ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ابوالہیثم! پاؤں کے نیچے والے حصے کا دھیان رکھنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

346 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رأی قوما وَاَعْقَابهمْ تلوح فَقَالَ ویل لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّار اَسْبغُوا الْوضُوء
رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی خشک نظر آ رہی تھیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لئے آگ (یا جہنم) کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

348 - وَفِیْ رِوَایَةٍ: فتردد فِیْ آیَة فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنَّهُ لبس علینا الْقُرْآن اِن اَقْوَامًا مِنْکُمْ یصلونَ مَعنا لَا یحسنون الْوضُوء فَمَنْ شهد الصَّلَاة مَعنا فلیحسن الْوضُوء
رَوَاهُ اَحْمد هٰکَذَا وَرِجَال الرِّوَایَتَیْنِ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ عَنْ اَبِیْ روح عَن رجل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قرآن کی ایک آیت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تردد ہوا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قرآن کی تلاوت ہمارے لئے مشابہہ کا باعث بنی' (اس کی وجہ یہ ہے) تم میں سے کچھ لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوتے ہیں وہ بہت اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' تو جو شخص ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہو وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے' اور ان دونوں روایات کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے (یعنی ان سے روایات نقل کی گئی ہیں)۔

یہ روایت امام نسائی نے ابوروح کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے۔

349 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بن رَافع انه كَانَ جَالِسا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهَا لَا تتم صَلَاة لاحَدَ حَتَّى يسبغ الْوضُوء كَمَا امر اللّٰه يغسل وَجهه وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح بِرَأْسِهِ وَرجلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو دھوئے' دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوئے' اپنے سر کا مسح کرے' اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

12 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن بعد الْوضُوء

باب: ان کلمات کی ترغیب' جنہیں آدمی وضو کے بعد پڑھے گا

350 - رُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيبلغ اَوْ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْلُ أشهد اَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَشهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله إِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِية يدْخل من اَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَا فَيحسن الْوضُوء

وَزَاد اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ يرفع طرفه إِلَى السَّمَاء ثُمَّ يَقُوْلُ فَذكره وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَاَبِيْ دَاوُد وَزَاد اللَّهُمَّ اجْعَلنِي من التوابين واجعلني من المتطهرين الحَدِيْث وَتكلم فِيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر یہ کلمات پڑھے:

حديث 350: صحيح مسلم - كتاب الطهارة' باب الذكر المستحب عقب الوضوء - حديث: 371 صحيح ابن خزيمة - كتاب الوضوء' جماع أبواب فضول التطهير والاستحباب من غير إيجاب - باب فضل التهليل والشهادة للنبي صلى الله عليه وسلم بالرسالة والعبودية' حديث: 221 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الطهارة' الترغيب في الوضوء وثواب إسباغه - حديث: 463 صحيح ابن حبان - كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء - ذكر إيجاب دخول الجنة لمن شهد لله بالوحدانية ولنبيه صلى الله عليه وسلم' حديث: 1055 سنن أبي داود - كتاب الطهارة' باب ما يقول الرجل إذا توضأ - حديث: 147 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب ما يجوز من العمل في الصلاة - جماع أبواب الخشوع في الصلاة والإقبال عليها' حديث: 3279 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عقبة بن عامر الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 17000 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الوضوء' حديث: 2631

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے کہ وہ ان میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ دونوں حضرات یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: ''وہ اچھی طرح وضو کرے''۔

امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''پھر وہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر پھر یہ کلمات پڑھے'' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق کلمات ذکر کیے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اے اللہ! تو مجھے توبہ کرنے والوں میں بنادے اور تو مجھے طہارت حاصل کرنے والوں میں بنادے''.....الحدیث

اس روایت کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

351 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة من مقامه اِلٰى مَكَّة وَمَنْ قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يضرّهُ وَمَنْ تَوَضَّا فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت استغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك كتب فِيْ رق ثُمَّ جعل فِيْ طَابع فَلَمْ يكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَقَالَ فِیْ آخِره ختم عَلَيْهَا بِخَاتم فَوضعت تَحت الْعَرْش فَلَمْ تكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَصوب وَقفه على اَبِیْ سعيد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورہ کہف کی تلاوت کرے گا' یہ قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک اس کے لئے نور ہوگی اور جو شخص سورۃ کہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کرے گا' پھر اگر دجال نکل بھی آیا' تو اس شخص کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا' (آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف' تو ہی معبود ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر ان پر مہر لگا دی جائے گی اور پھر قیامت تک وہ مہر نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ

روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''ان پر مہر لگا دی جائے گی اور انہیں عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا' اور پھر وہ مہر' قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی''۔

درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

352 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من توضأ فغسل يَدَيْهِ ثُمَّ مضمض ثلاثًا واستنشق ثلاثًا وغسل وجهه ثلاثًا ويديه الى المرفقين ثلاثًا ومسح رأسه ثُمَّ غسل رجليه ثُمَّ لم يتكلم حتّى يَقُوْلُ اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك لَهٗ واشهد ان محمدًا عبده ورسوله غفر لَهٗ مَا بَيْنَ الوضوء ين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کرے پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھوئے پھر تین مرتبہ اپنے دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے پھر اپنے سر کا مسح کرے پھر اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر کوئی کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے ان دو وضوؤں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ رَكْعَتَيْنِ بعد الْوُضُوْء

باب: وضو کے بعد دو رکعت (تحیۃ الوضو) ادا کرنے کی ترغیبی روایات

353 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَال يَا بِلَال حَدثنِيْ بأرجى عمل عملته فِي الْإِسْلَام اِنِّيْ سَمِعت دف نعليك بَيْنَ يَدي فِي الْجَنَّة قَالَ مَا عملت عملا اَرْجى عِنْدِي من اَنِّي لم اتطهر طهُورا فِيْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا صليت بذٰلِكَ الطّهُور مَا كتب لي اَن اُصَلِّي

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم- الدُّف بِالضَّمِّ صَوْت النَّعْل حَال الْمَشْي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! تم مجھے اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ! جو تم نے مسلمان ہونے کے بعد کیا ہو اور جس کے بارے میں سب سے زیادہ امید ہو' کیونکہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی ہے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے ایسا کوئی عمل نہیں

کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ امید والا ہو کہ میں دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں وضو کرتا ہوں' تو اس کے ساتھ اتنی نماز ادا کر لیتا ہوں' جو میرے نصیب میں لکھی ہوئی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' لفظ ''دف'' کا مطلب' چلتے ہوئے جوتے کی آواز ہے۔

354 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَحد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وَوَجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور پھر دو رکعت نماز ادا کرتا ہے' جس میں وہ پوری طور پر متوجہ رہتا ہے' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

356 - وَعَنْ حمْرَان مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه رَاى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِي الله عَنهُ دَعَا بِوضُوء فافرغ على يَدَيْهِ من اِنائه فغسلهما ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اَدخل يَمِينه فِي الْوضُوء ثُمَّ تمضمض واستنشق واستنثر ثُمَّ غسل وَجهه ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ اِلَى الْمرْفقين ثَلَاثًا ثُمَّ مسح بِرَاْسِهِ ثُمَّ غسل رجلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ نَحْو وضوئي هٰذَا ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يحدث فِيهِمَا نَفسه غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

حمران' جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو کا پانی منگوا کر اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے انڈیلا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کیا' پھر انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' ناک صاف کیا' پھر انہوں نے اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے بازو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو' اپنے اس وضو کی مانند وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے' اور پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے' جن میں اپنے خیالوں میں گم نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

357 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ اسْتغْفر اللّٰه غفر

لَهٗ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہ شک سہل نامی راوی کو ہے) اس دوارن وہ رکوع بھی ٹھیک کرے' اور خشوع کا بھی خیال رکھے' پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیبُ فِی الْاَذَانِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلہ

اذان سے متعلق ترغیبی روایات اوراس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

358 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لو یعلم النَّاس مَا فِی النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم یَجدوا اِلَّا اَن یستھموا عَلَیْہِ لاستھموا وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی التھجیر لاستبقوا اِلَیْہِ وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِی الْعَتَمَۃ وَالصُّبح لأتوھما وَلَوْ حبوا

رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم . قَوْلُہٗ لاستھموا ای لاقترعوا والتھجیر ھُوَ التبکیر اِلَی الصَّلَاۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے' اور پہلی صف (میں شریک ہوکر باجماعت نماز ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ہے؟) اور پھر انہیں اس کا موقع قرعہ اندازی سے ملے' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ (نماز کی ادائیگی کے لئے جلدی جانے کا کتنا اجر وثواب ہے) تو وہ اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں اور اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے میں کتنا اجر وثواب ہے؟) تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں گے' خواہ وہ گھسٹ کر چل کر آئیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاستھموا'' سے مراد قرعہ اندازی کرنا ہے' اور لفظ ''تھجیر'' سے مراد نماز کے لئے جلدی جانا ہے۔

359 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم النَّاس مَا فِی التأذین لتضاربوا عَلَیْہِ بِالسُّیُوفِ . رَوَاہُ اَحْمد وَفِیْ اِسْنَادہ ابْن لَھِیعَۃ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان دینے (کا کتنا اجر وثواب ہوتا ہے) تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ تلواروں کے ذریعے لڑائی کریں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ صعصعة عَنْ اَبِیْهِ اَن اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهٗ اِنِّیْ اَرَاك تحب الْغنم والبادیة فَاِذَا كنت فِیْ غنمك اَوْ بادیتك فَاَذنت للصَّلَاة فارفع صَوْتك بالنداء فَاِنَّهٗ لَا یسمع مدی صَوْت الْمُؤَذّن جن وَّلَا اِنس وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شهد لَهٗ یَوْم الْقِیَامَة

قَالَ اَبُوْ سعید سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وَّلَا حجر وَّلَا شجر اِلَّا شهد لَهٗ وَابْن خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِه وَلَفْظِه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یسمع صَوْته شجر وَّلَا مدر وَّلَا حجر وَّلَا جن وَّلَا اِنس اِلَّا شهد لَهٗ

❀❀ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور ویرانوں میں رہنے کو پسند کرتے ہو تو جب تم اپنے بکریوں میں یا ویرانے میں ہو تو نماز کے لئے اذان دو! اور اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو! کیونکہ اذان دینے والے شخص کی آواز جہاں تک جاتی ہے اُسے جو بھی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی پتھر یا درخت (سنتا ہے) تو وہ اس کے حق میں گواہی دے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس کی آواز جو بھی درخت' یا ڈھیلا' یا پتھر' یا جن' یا انسان سنتا ہے تو وہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا''۔

361 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یغفر للمؤذن مُنْتَهٰی اَذَانه ویستغفر لَهٗ كل رطب ویابس سَمعه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْرِ وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ ویجیبه كل رطب ویابس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''موذن کی اذان کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں تک موذن کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز جو اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہر تر اور خشک چیز اُس کو جواب دیتی ہے''۔

362 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤَذّن یغفر لَهٗ مدی صَوْته

ويصدقه كل رطب ويابس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَعِنْدَهُمَا: وَيشْهد لَهُ كل رطب ويابس وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ: وَله مثل اجر من صلى مَعَه ۔ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: يغْفر لَهُ مد صَوْته ويستغفر لَهُ كل رطب ويابس وَشَاهد الصَّلَاة تكْتب لَهُ خمس وَعِشْرُوْنَ حَسَنَة وَيكفر عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا ۔ قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مدى الشَّيْء غَايَته وَالْمعْنَى انه يستكمل مغْفرَة اللّٰه تَعَالٰى اِذا استوفى وَسعه فِيْ رفع الصَّوْت فَيبلغ الْغَايَة من الْمَغْفِرَة اِذا بلغ الْغَايَة من الصَّوْت ۔ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيشْهد لهٰذَا القَوْل رِوَايَة من قَالَ يغْفر لَهُ مد صَوْته ۔ بتَشْديد الدَّال اَى بِقدر مُدَّة صَوْته ۔ قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِيْه وَجه آخر وَهُوَ اَنه كَلَام تَمْثِيل وتشبيه يُرِيد اَن الْكَلَام الَّذِيْ يَنْتَهِي اِلَيْهِ الصَّوْت لَو يقدر اَن يكون مَا بَيْن اقصاه وَبَيْن مقامه الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ ذنُوب تملأ تِلْكَ الْمسَافَة غفرها اللّٰه انْتهى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہوجاتی ہے اور ہر تر اور خشک چیز اس کی تصدیق کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر تر اور خشک چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اس مؤذن کو ان سب لوگوں جتنا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اس کی آواز جہاں تک جاتی ہے' اس کی اُتنی مغفرت ہوجاتی ہے' اور ہر تر اور خشک چیز' نماز میں شریک ہونے والے (فرشتے) اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' اس کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان دونوں (یعنی نماز اور جماعت کے درمیان' یا ایک نماز اور دوسری نماز کے درمیان' یا ایک اذان اور دوسری اذان کے درمیان) کے اس کے گناہوں کو ختم کردیا جاتا ہے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ''مدی الشیء'' سے مراد ہے اس کی آخری حد' اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مکمل مغفرت کردیتا ہے' جب وہ بھرپور طریقے سے آواز بلند کرتا ہے' تو اسی طرح وہ مغفرت کی بھی آخری حد تک پہنچ جاتا ہے' جس طرح وہ آواز کی آخری حد تک پہنچتا ہے (یعنی آخری حد تک آواز بلند کرتا ہے)۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی تائید اس روایت کے الفاظ سے ہوتی ہے: ''اس کی آواز جتنی' اس کی مغفرت ہوجاتی ہے''۔

اس میں 'ذ' پر شد ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر اس کی آواز رہتی ہے' اتنی مقدار میں (مغفرت) ہوجاتی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس میں ایک اور پہلو بھی ہے' اور وہ یہ کہ یہ کلام مثال بیان کرنے کے لئے ہو' اور تشبیہ کے طور پر ہو' اور اس کے ذریعے مراد یہ ہو کہ وہ آواز جہاں تک جاتی ہے' اگر یہ بات ممکن ہو کہ اس کے کھڑے ہونے کی جگہ اور اس آخری

حد کے درمیان کو گناہوں سے بھر دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ اُن گناہوں کی بھی مغفرت کر دیتا ہے' ان (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

363 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّف الْمُقدم والمؤذن يغْفر لَهُ مدى صَوْته وَصدقه من سَمعه من رطب ويابس وَله اجر من صلى مَعَه . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ وَلَفْظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن يغْفر لَهُ مد صَوْته واجره مثل اجر من صلى مَعَه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے' وہ اس کی تصدیق کرتی ہے' اور جتنے لوگ اس (اذان) کے ہمراہ (یعنی اذان کے جواب میں) نماز ادا کرتے ہیں' اس (مؤذن کو) ان (کے اجر جتنا) اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) یہی روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مؤذن کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے' جہاں تک اس کی آواز جاتی ہے' اور اسے اُن سب کی مانند اجر ملتا ہے' جو اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں''۔

364 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد الرَّحْمٰن فَوق رَاس الْمُؤَذّن وَاِنَّهُ ليغْفر لَهُ مدى صَوْته اَيْنَ بلغ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کا دستِ رحمت' مؤذن کے سر پر ہوتا ہے' اور اس کی آواز جہاں تک بھی جاتی ہے اس کی اتنی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

365 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن اللَّهُمَّ أرشد الْاَئِمَّة واغفر للمؤذنين

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَغفر للمؤذنين . وَلابْن خُزَيْمَة رِوَايَة كَرِوَايَةِ اَبِي دَاوُد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے' اے اللہ! ائمہ کو ہدایت نصیب کر! اور مؤذنین کی مغفرت کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' ان دونوں صاحبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ ائمہ کو ہدایت نصیب کرے' اور مؤذنین کی مغفرت کرے''۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

366 - وَفِیْ اُخرٰی لَهٗ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المؤذنون اُمَنَاء وَالْاَئِمَّة ضمناء اَللّٰهُمَّ اغْفِر للمؤذنين وسدد الْاَئِمَّة......ثَلَاثَ مَرَّات . وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ ان کی دوسری روایت میں یہ منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان دینے والے امین ہوتے ہیں اور امامت کرنے والے ضامن ہوتے ہیں' اے اللہ! تو اذان دینے والوں کی مغفرت کردے' اور امامت کرنے والوں کو سیدھا رکھنا'' - یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

367 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاِمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن فأرشد اللّٰه الْاَئِمَّة وَعَفا عَن المؤذنين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''امام ضامن ہوتا ہے' اور مؤذن امین ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ائمہ کی رہنمائی کرے' اور مؤذنین سے درگزر کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

368 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا نُودي بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَله ضراط حَتّٰى لَا يسمع التأذين فَإِذا قضى الْاَذَان أقبل فَإِذا ثوب أدبر فَإِذا قضى التثويب أقبل حَتّٰى يخْطر بَيْنَ الْمَرْء وَنَفسه يَقُوْلُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا لما لم يكن يذكر من قبل حَتّٰى يظل الرجل مَا يَدْرِي كم صلى . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

حدیث 365: صحیح ابن خزیمة - کتاب الإمامة فی الصلاة' باب ذکر دعاء النبی صلی اللہ علیه وسلم للأئمة بالرشاد - حدیث: 1438 صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب الأذان - ذکر إجابة عفو اللہ جل وعلا عن المؤذنین' حدیث: 1692 سنن أبی داود - کتاب الصلاة' باب ما یجب علی المؤذن من تعاهد الوقت - حدیث: 439 مشکل الآثار للطحاوی - باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' حدیث: 1819 السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الصلاة' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب فضل التأذین علی الإمامة' حدیث: 1870 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه - حدیث: 7010 مسند الشافعی - ومن کتاب الإمامة' حدیث: 223 مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو هریرة - وأبو صالح' حدیث: 2515 مسند الحمیدی - أحادیث أبی هریرة رضی اللہ عنه' حدیث: 966 مسند ابن الجعد - شریك عن الأعمش' حدیث: 1714 مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4443 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 73 المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه الفضیل' حدیث: 751 المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' باب الواو - جناح أبو مروان مولی الولید بن عبد الملك' حدیث: 18066 مسند الشهاب القضاعی - الإمام ضامن والمؤذن مؤتمن' حدیث: 225 شعب الإیمان للبیهقی - فضل الأذان والإقامة للصلاة المکتوبة' حدیث: 2921

قَالَ الْخطابِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ التثویب هُنَا الْإِقَامَة والعامة لا تعرف التثویب اِلَّا قول الْمُؤَذّن فِیْ صَلَاة الْفجر الصَّلَاة خَیْرٌ مِّنَ النّوم وَمعنی التثویب الْإِعْلَام بالشَّیْء والانذار بِوُقُوْعِهٖ وَاِنَّمَا سمیت الْإِقَامَة تثویبا لِاَنَّهٗ اِعْلَام بِاِقَامَة الصَّلَاة وَالْاَذَان اِعْلَام بِوَقْت الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے' اور اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے' جہاں اذان کی آواز نہیں جاتی' پھر جب وہ ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' پھر جب اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر بھاگ جاتا ہے پھر جب اقامت ختم ہوتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' یہاں تک کہ آدمی کے ذہن میں مختلف خیالات پیدا کرنا شروع کرتا ہے' یہاں تک کہ یہ کہتا ہے: تم فلاں چیز کو یاد کرو' تم فلاں چیز کو یاد کرو' وہ آدمی کو ایسی باتیں یاد کرواتا ہے' جو پہلے یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہاں ''تھویب'' سے مراد اقامت ہے ویسے عام لوگ تھویب سے مراد فجر کی نماز میں مؤذن کے یہ کلمات لیتے ہیں الصلوٰۃ خیر من النوم ویسے تھویب کا لغوی معنی کسی چیز کے بارے میں اطلاع دینا یا کسی چیز کے واقع ہونے کے بارے میں بتانا ہے اقامت کو تھویب کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ اس کے ذریعے (باجماعت) نماز قائم ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے' اور اذان کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے۔

369 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الشَّیْطَان اِذا سمع النداء بِالصَّلَاةِ ذهب حَتّٰی یکون مَکَان الروحاء

قَالَ الرَّاوِی والروحاء من الْمَدِیْنَة علی سِتَّة وَثَلَاثِیْنَ میلًا . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب شیطان نماز کے لئے اذان سنتا ہے' تو چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ روحاء نامی جگہ تک چلا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ''روحاء'' مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

370 - وَعَنْ مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ المؤذنون أطول النَّاس أعناقا یَوْم الْقِیَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے زیادہ اونچی ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے۔

371 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَقْسَمت لبررت اِن اَحَبَّ عباد الله اِلَى الله لرعاة الشَّمْس وَالْقَمَر يَعْنِيْ المؤذنين وَاَنَّهُم ليعرفون يَوْمَ الْقِيَامَة بطول اَعْنَاقهم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میں اس بارے میں قسم اٹھاؤں' تو میں سچا ہوں گا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ بندے ہیں' جو سورج اور چاند کا خیال رکھتے ہیں' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اذان دینے والے افراد تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) قیامت کے دن' یہ لوگ اپنی گردنوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے پہچانے جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

372 - وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن خِيَار عباد الله الَّذِيْنَ يراعون الشَّمْس وَالْقَمَر والنجوم لذكر الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد ثُمَّ رَوَاهُ مَوْقُوْفًا وَقَالَ هٰذَا لَا يفْسد الْاَوَّل لِاَن ابْن عُيَيْنَة حَافظ وَكَذٰلِكَ ابْن الْمُبَارك انْتهى . وَرَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن عُيَيْنَة عَن مسعر وَحدث بِهِ غَيره وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن ابواوفیٰ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں' جو سورج اور چاند اور ستاروں کا' اللہ کے ذکر کے لئے خیال رکھتے ہیں (یعنی نمازوں کے اوقات کا خیال رکھتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام بزار اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' پھر انہوں نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ چیز پہلی روایت کو فاسد نہیں کرتی ہے' کیونکہ ابن عیینہ نامی راوی حافظ الحدیث ہیں اور عبداللہ بن مبارک بھی حافظ الحدیث ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مسعر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں' ابن عیینہ منفرد ہیں' اور ان کے حوالے سے دیگر حضرات نے اس روایت کو نقل کیا ہے' اور یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

373 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤَذنين والملبين يخرجُوْن من قُبُوْرهم يُؤذن الْمُؤَذّن ويلبي الملبي . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان دینے والے' اور تلبیہ پڑھنے والے' جب (قیامت کے دن) اپنی قبروں سے نکلیں گے' تو اذان دینے والے

اذان دے رہے ہوں گے اور تلبیہ پڑھنے والے تلبیہ پڑھ رہے ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

374 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك . وَاَرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَة زَادَ فِي رِوَايَةٍ يَغْبِطهُمْ الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ عبد اَدّى حق اللّٰه وَحق مَوَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ رَاضُونَ وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِي كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ سُفْيَان عَنْ اَبِيْ الْيَقظَان عَنْ زَاذَان عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُو الْيَقظَان واه وَقد روى عَنهُ الثِّقَات واسمه عُثْمَان بن قيس قَالَه التِّرْمِذِيّ وَقيل عُثْمَان بن عُمَيْر وَقيل عُثْمَان بن اَبِيْ حميد وَقيل غير ذٰلِكَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین (قسم کے) لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: قیامت کے دن"

اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "سب پہلے والے اور بعد والے لوگ ان پر رشک کر رہے ہوں گے ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کرتا ہے اور اپنے آقاؤں کے حق کو ادا کرتا ہے ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے سفیان کی ابویقظان کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابویقظان نامی راوی 'واہی' ہے ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس کا نام عثمان بن قیس ہے یہ بات امام ترمذی نے بیان کی ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام عثمان بن عمیر ایک قول کے مطابق عثمان بن ابوحمید اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

375 - وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَاَم بِهِ قوما وهم بِهِ رَاضُونَ وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيمَا بَيْنه وَبَيْن مَوَالِيه

وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر

❀❀ ان کی (یعنی امام طبرانی کی) نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی وجہ سے پریشانی نہیں ہوگی اور انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا وہ مشک کے ٹیلوں پر اس وقت تک موجود رہیں گے جب تک مخلوق حساب ختم نہیں ہو جاتا ایک وہ

شخص جس نے اللہ کی رضا کے حصول کے لئے قرآن کا علم حاصل کیا اور اس کے ذریعے کسی قوم کی امامت کی اور وہ لوگ اس سے راضی تھے ایک وہ دعوت دینے والا جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے نماز کی دعوت دیتا تھا (یعنی اذان دیتا تھا) اور ایک وہ غلام جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا تھا"۔

یہ روایت (امام طبرانی نے) معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

376 - وَلَفْظِهٖ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مرّة وَمرَّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك يَوْم الْقِيَامَة لَا يهولهم الْفَزع وَلَا يفزعون حِيْن يفزع النَّاس رجل علم الْقُرْآن فَقَامَ بِهٖ يطْلب بِهٖ وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده وَرجل نَادَى فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة خمس صلوَات يطْلب وَجه اللّٰه وَمَا عِنْده ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀❀ (امام طبرانی کی دوسری روایت) کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا کہ اتنی مرتبہ اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات نہ سنی ہوتی، تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن، تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے اور انہیں قیامت کی ہولناکی کا سامنا نہیں ہوگا جب لوگ پریشان ہوں گے تو وہ پریشان نہیں ہوں گے ایک وہ شخص جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے اس کے ساتھ قائم رہتا ہے (یعنی اس کی تعلیم دیتا ہے یا نماز میں اس کی تلاوت کرتا ہے) اور ایک وہ شخص جو روزانہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے پاس موجود اجر و ثواب کے لئے پانچ وقت اذان دیتا ہے اور ایک وہ غلام جس کی دنیا میں غلامی اس کے لئے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے"۔

377 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ فِيْ مسير لَهٗ يَقُوْلُ اللّٰه أكبر اللّٰه أكبر فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْفطْرَة فَقَالَ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ خرج مِنَ النَّار فَاسْتَبَقَ الْقَوْمِ اِلَى الرجل فَاِذَا رَاعِي غنم حَضرته الصَّلَاة فَقَامَ يُؤذن

رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا نبی اکرم ﷺ اس وقت سفر کر رہے تھے اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اللہ اکبر اللہ اکبر (یعنی وہ شخص اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے تو اس نے کہا: اشھدان لا الہ الا اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا لوگ تیزی سے چلتے ہوئے اس شخص کے پاس گئے تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور وہ کھڑا ہوا اذان دے رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور یہ روایت مسلم میں اس کی مانند منقول ہے۔

378 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلال يُنادى فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل هٰذَا يَقِينا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے' جب وہ خاموش ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

379 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلمنِىْ اَوْ دلَّنِىْ على عمل يدخلنى الْجَنَّة قَالَ كن مُؤذنًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع قَالَ كن اِمَامًا قَالَ لَا اَسْتَطِيْع فَقَالَ فَقُمْ بِإِزَاءِ الإِمَام . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ فِىْ تَارِيخه وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میری کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مؤذن بن جاؤ! اس نے عرض کی: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم امام بن جاؤ! اس شخص نے عرض کی: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم امام کے عین پیچھے (یعنی باجماعت نماز میں) کھڑے ہو۔

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اپنی اوسط میں نقل کی ہے۔

380 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِىْ دَمه يتَمَنَّى على اللّٰه مَا يَشْتَهِى بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِى الْكَبِيْر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' وہ اذان اور اقامت کے درمیان جو چاہے' اللہ تعالیٰ کے سامنے آرزو کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے۔

381 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذّن الْمُحْتَسب كالشهيد المتشحط فِىْ دَمه اِذا مَاتَ لم يدود فِىْ قَبره . وَفِيْهِمَا اِبْرَاهِيْم بن رستم وَقد وثق.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ثواب کی امید رکھنے والا مؤذن' اپنے خون میں لت پت ہونے والے شہید کی مانند ہے' جب وہ مرجائے گا' تو وہ اپنی

قبر میں پرانا نہیں ہوگا (یعنی اس کا جسم سلامت رہے گا)''۔

ان دونوں روایات میں ابراہیم بن رستم نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

382 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إذا أذن فِیْ قَرْيَة أمنها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَذَابه ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس بستی کو اپنے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں معاجیم میں نقل کی ہے۔

383 - وَرَوَاهُ فِی الْكَبِيْرِ من حَدِيْثٍ معقل بن يسَار وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّما قوم نُودی فيهم بِالْاَذَانِ صباحا اِلَّا كَانُوْا فِیْ اَمَانِ اللّٰه حَتّٰى يمسوا وَاَيّمَا قوم نُودی فيهم بِالْاَذَانِ مسَاء اِلَّا كَانُوْا فِیْ اَمَانِ اللّٰه حَتّٰى يصبحوا

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی قوم میں صبح کے وقت اذان دے دی جائے تو وہ لوگ شام ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں اور جن لوگوں کے درمیان شام کے وقت اذان دے دی جائے تو وہ صبح ہونے تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہتے ہیں''۔

384 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يعجب رَبك من راعی غنم على رَأس شظية للجبل يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة يخَاف منی قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ -الشظية بِفَتْح الشين وَكسر الظَّاء معجمتين وبعدهما يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة وتاء تَأْنِيث هِیَ الْقطعَة تَنْقَطِع من الْجَبَل وَلَمْ تنفصل مِنْهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو کسی پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! یہ اذان دے رہا ہے اور نماز ادا کر رہا ہے یہ میرا خوف رکھتا ہے میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''شظیہ'' ۔'ش' پر زبر ہے اور 'ظ' پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' ہے جو شد والی ہے پھر 'تائے تانیث' ہے اس سے مراد وہ ٹکڑا ہے جو پہاڑ سے ذرا ہٹ کے ہو لیکن بالکل جدا نہ ہو۔

385 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اذن اثْنَتَيْ عشرَة سنة وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَكتب لَهُ بتأذينه فِيْ كل يَوْم سِتُّوْنَ حَسَنَة وَبِكُل اِقَامَة ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ كَمَا قَالَ فَاِن عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث وَاِن كَانَ فِيْهِ كَلَام فَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْبُخَارِيّ فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص بارہ سال تک اذان دیتا رہے'اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے'اور اس کے اذان دینے کی وجہ سے روزانہ اُس کے نامہ اعمال میں ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ'امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے'امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ اسی طرح ہے'جس طرح انہوں (یعنی امام حاکم) نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن صالح نامی راوی عبداللہ کا معتمد ہے'اگرچہ اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے'لیکن امام بخاری اس سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

386 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اذن محتسبا سبع سِنِيْن كتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سات سال تک ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتا رہتا ہے'اس کے لئے جہنم سے بری ہونا' نوٹ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے'امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

387 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِاَرْض قي فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّا فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَاِن اذن وَاَقَام صلى خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا يرى طرفاه

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابه عَنِ ابْنِ التَّيْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَان النَّهْدِيّ عَنْهُ

القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هِيَ الْاَرْض القفر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کر لینا چاہیے' اگر اسے پانی نہیں ملتا' تو تیمم کر لینا چاہیے' اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں' اور اگر وہ اذان بھی دیتا ہے' اور اقامت بھی کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر نماز ادا کرتے ہیں' جس کے دونوں کنارے دکھائی نہیں

دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں ابن تیمی کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ابوعثمان نہدی کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

لفظ ''القی'' میں 'ق' پر 'زیر' ہے اور 'ی' پر 'شد' ہے اس سے مراد بے آب وگیاہ زمین ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ إِجَابَة الْمُؤَذّن وبماذا يجيبه وَمَا يَقُوْلُ بعد الْاَذَان

باب: مؤذن (کی اذان) کا جواب دینے کے بارے میں ترغیبی روایات اور آدمی اس کا جواب کیسے دے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھے؟ (اس کا بیان)

388 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فَقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذّن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

389 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فَقولُوْا مثل مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلَیّ فَإِنَّهُ من صلی عَلَیّ صَلَاة صلی اللّٰه بهَا عشرا ثُمَّ سلوا اللّٰه لی الْوَسِيلَة فَإِنَّهَا منزلَة فِي الْجَنَّة لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰه وَاَرْجُو اَن أكون اَنا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لی الْوَسِيلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے پھر تم مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے 'وسیلہ' کی دعا مانگو! کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک (مخصوص) مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ''ایک

حدیث388: صحیح مسلم - کتاب الصلاۃ' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه - حدیث: 602 موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة - حديث: 146 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا سمع المؤذن - حديث: 443 السنن الكبرى للنسائي - مواقيت الصلوات' القول بمثل ما يقول المؤذن - حديث: 1618 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب القول مثل ما يقول المؤذن' حديث: 1782 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث: 11293 مسند الشافعي - باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' حديث: 123 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1154

بندے" کو ملے گا' اور مجھے یہ یقین ہے کہ وہ بندہ "میں" ہوں گا' جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

390 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الْمُؤَذِن اللّٰه أكبر الله أكبر فَقَالَ اَحَدُكُمُ الله أكبر الله أكبر ثُمَّ قَالَ اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله قَالَ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله ثُمَّ قَالَ اشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله قَالَ اشهد اَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله ثُمَّ قَالَ حَيّ على الصَّلَاة قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيّ على الْفَلَاح قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ الله أكبر الله أكبر قَالَ الله أكبر الله أكبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا الله قَالَ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ من قلبه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور کوئی شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن اشهدان لااله الاالله کہے' اور وہ شخص (جو اذان کا جواب دے رہا ہے) اشهدان لااله الاالله کہے' پھر مؤذن اشهدان محمدرسول الله کہے' اور وہ شخص اشهدان محمدالرسول الله کہے' پھر مؤذن حی علی الصلوة کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوة الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن حی علی الفلاح کہے' تو وہ شخص لاحول ولاقوة الاباللہ پڑھے' پھر مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' اور وہ شخص اللہ اکبر اللہ اکبر کہے' پھر مؤذن لاالـه الاالله کہے' اور وہ شخص لاالـه الااللہ صدق دل سے کہے' تو وہ (اذان کا جواب دینے والا شخص) جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام داؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

391 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع النداء اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَة والفضيلة وابعثه مقَاما مَحْمُوْدًا الَّذِيْ وعدته حلت لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ سنَنه الْكُبْرٰى وَزَاد فِيْ آخِره اِنَّك لَا تخلف الميعاد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اذان سن لینے کے بعد یہ دعا پڑھتا ہے:

"اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اُس مقام محمود پر فائز کردے' جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے"۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے سنن کبریٰ میں نقل

کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "بے شک تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا"۔

392 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يسمع الْمُؤَذّن وَانا أشهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولا غفر اللّٰه لَهُ ذنُوبه . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِىّ وَاللَّفظ لَهُ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يقل ذنُوبه وَقَالَ مُسْلِم غفر لَهُ ذَنبه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر یہ پڑھے:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے راضی ہوں (یعنی اُن پر ایمان رکھتا ہوں)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے (جو یہ کلمات پڑھتا ہے)"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: "اس کے گناہوں کی"

امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

393 - وَعَنْ هِلَال بن يسَاف رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع مُعَاوِيَة يحدث انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع الْمُؤَذّن فَقَالَ مثل مَا يَقُوْلُ فَلَهُ مثل أجره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْحِجَازِيِّين لٰكِن مَتنه حسن وشواهده كَثِيْرَة

❀❀ ہلال بن یساف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سن کر اس کی مانند کلمات کہے' جو مؤذن کہتا ہے' تو اس شخص کو اس مؤذن کی مانند اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے اہل حجاز سے نقل کی ہے' تاہم اس کا متن حسن ہے اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

394 - وَرُوِىَ عَن مَيْمُونَة اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بَيْن صف الرِّجَال وَالنِّسَاء فَقَالَ يَا معشر النِّسَاء اِذا سَمِعْتُمْ اَذَان هٰذَا الحبشى وإقامته فَقُلْنَ كَمَا يَقُوْلُ فَاِن لٰكِن بِكُل حرف ألف ألف دَرَجَة قَالَ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا للنِّسَاء فَمَا للرِّجَال قَالَ ضعفان يَا عمر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مردوں اور خواتین کی صفوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشادفرمایا: اے خواتین کے گروہ! جب تم اس حبشی کی اذان سنو اوراس کی اقامت سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو یہ کہتا ہے کیونکہ اس کے ہرایک حرف کے عوض میں ایک ہزار ایک ہزار (دس لاکھ) درجات ملیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یہ حکم خواتین کے لئے ہے تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے عمر! اس کا دُگنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اوراس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

395 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَال يُنَادی فَلَمَّا سكت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مَا قَالَ هٰذَا يَقِينا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى عَن يزِيْد الرقاشِی عَنْ اَنَسٍ بن مَالك وَلَفظِهٖ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرس ذَات لَيْلَة فَاذن بِلَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ مثل مقَالَته وَشهد مثل شَهَادَته فَلهُ الْجنَّة عرس الْمُسَافِر بتَشْدِيد الرَّاء اِذا نزل آخر اللَّيْل ليستريح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے جب وہ خاموش ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کلمات اس نے کہے ہیں جو شخص اس کی مانند کلمات یقین کے ساتھ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو شخص اس کے کلمات کی مانند کلمات کہے اوراس کی گواہی کی مانند گواہی دے اُسے جنت نصیب ہوگی''۔

''عرس المسافر'' میں زیر پر شد ہے اس سے مراد رات کے آخری حصے میں راحت حاصل کرنے کے لئے پڑاؤ کرنا ہے۔

396 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِين يُنَادی الْمُنَادِی اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة النافعة صل على مُحَمَّد وَارْضَ عنی رضى لَا سخط بعده اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ دَعوته ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَسَيَاْتِیْ فِیْ بَاب الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة حَدِيْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب موذن اذان دیدے اُس وقت جو شخص یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس نفع دینے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما اور ہم سے راضی ہو جا' ایسا راضی ہو کہ اس کے بعد ناراضگی نہ ہو''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' اس روایت کا آگے چل کر ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا'' سے متعلق باب میں آئے گا' جہاں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنين يفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل كَمَا يَقُوْلُوْنَ فَإِذَا انْتَهَيْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے لوگ ہم پر فضیلت حاصل کر لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بھی اس کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتے ہیں' جب وہ کلمات ختم ہو جائیں' تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

398 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذا سمع الْمُؤَذّن اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على مُحَمَّد واعطه سؤله يَوْم الْقِيَامَة وَكَانَ يسْمعهَا من حوله وَيُحب اَن يَقُوْلُوْا مثل ذٰلِكَ اِذا سمعُوا الْمُؤَذّن قَالَ وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ اِذا سمع الْمُؤَذّن وَجَبت لَهُ شَفَاعَة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَلَفظه: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سمع النداء قَالَ اللَّهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة وَالصَّلَاة الْقَائِمَة صل على عَبدك وَرَسُولك واجعلنا فِي شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ هٰذَا عِنْد النداء جعله اللّٰه فِي شَفَاعَتِي يَوْم الْقِيَامَة - وَفِي اِسنادهما صَدَقَة بن عبد اللّٰه السمين

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے (تو اس کے بعد) یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن انہیں وہ عطا کرنا' جو انہیں نے مانگا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا اتنی بلند آواز میں پڑھی کہ آپ ﷺ کے آس پاس کے افراد اسے سن سکتے تھے' آپ ﷺ کی یہ خواہش تھی کہ وہ لوگ بھی جب اذان سنا کریں' تو اس کی مانند دعا پڑھا کریں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سننے کے بعد اس کی مانند دعا پڑھے گا' اس کے لئے قیامت کے دن حضرت محمد ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب اذان سنتے تھے' تو اس کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل دعوت کے' اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو اپنے بندے' اور اپنے رسول پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن ہمیں اُن کی شفاعت نصیب فرما''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے بعد یہ دعا پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب کرے گا''۔

ان دونوں روایات کی سند میں صدقہ بن عبداللہ سمین نامی راوی ہے۔

399 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا الله لي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهُ لم يسألها لي عبد فِي الدُّنْيَا إِلَّا كنت لَهُ شَهِيدا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْوَلِيد بن عبد الْملك الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُوسَى بن أعين والوليد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ فِيمَا رَوَاهُ عَن الثِّقَات وَابْن أعين ثِقَة مَشْهُور

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا کرو' کیونکہ جو بھی بندہ دنیا میں' میرے لئے اس کی دعا کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ولید بن عبدالملک حرانی کے حوالے سے' موسیٰ بن اعین سے نقل کی ہے' ولید نامی راوی مستقیم الحدیث ہے' اُن روایات کے بارے میں' جو اس نے ثقہ راویوں سے نقل کی ہیں' جبکہ ابن اعین نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

400 - وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ أَيْضًا وَلَفظه قَالَ من سمع النداء فَقَالَ أشهد أَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله اللَّهُمَّ صل على مُحَمَّد وبلغه دَرَجَة الْوَسِيلَة عنْدك واجعلنا فِي شَفَاعَته يَوْم الْقِيَامَة وَجَبت لَهُ الشَّفَاعَة ـ وَفِيْهِ إِسْحَاق بن عبد الله بن كيسَان وَهُوَ لين الحَدِيْث

❀❀ امام طبرانی نے یہی روایت معجم کبیر میں بھی نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے' اور اس کے رسول ہیں' اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور انہیں اپنی بارگاہ میں وسیلہ کے درجہ تک پہنچادے' اور ہمیں قیامت کے دن اُن کی شفاعت سے بہرہ مند فرما''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے شفاعت واجب ہو جائے گی''۔

اس روایت (کی سند میں) ایک راوی اسحاق بن عبداللہ بن کیسان ہے' جو حدیث میں کمزور ہے۔

401 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سمع الْمُؤَذِّن يتشهّد قَالَ وَاَنَا وَاَنَا ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَّان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مؤذن کو شہادت کے کلمات کہتے ہوئے سنتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: سند کے اعتبار سے یہ صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الْاِقَامَة

باب: اقامت کے بارے میں ترغیبی روایات

402 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِي بِالصَّلَاةِ أدبر الشَّيْطَان وَلَه ضراط حَتّٰى لَا يسمع التاذين فَاِذَا قضى الْاَذَان اقبل فَاِذَا ثوب أدبر الحَدِيْث تقدم وَالْمرَاد بالتثويب هُنَا الْاِقَامَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب نماز کے لئے اذان دی جائے تو شیطان پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے اُس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے وہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اذان کی آواز نہ سن سکے جب اذان مکمل ہو جائے تو وہ پھر آ جاتا ہے پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو وہ پھر پیٹھ کر چلا جاتا ہے"..... الحدیث۔

یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے یہاں تثویب سے مراد اقامت کہنا ہے۔

403 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ثوب بِالصَّلَاةِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجيب الدُّعَاء ـ رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حديث 402: صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب الأذان - ذكر البيان بأن الشيطان إذا تباعد إنما يتباعد عند الأذان بحيث' حديث: 1684 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الشيطان إذا سمع النداء فر - حديث: 1233 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب رفع الصوت بالأذان - حديث: 438 السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' التحري - حديث: 1153 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغيب في الأذان' - حديث: 1882 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7954 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 2454 المعجم الأوسط للطبراني - باب الميم' من اسمه: مقدام - من اسمه: مفضل' حديث: 9371

404 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْنَ تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّفّ فِيْ سَبِيْل الله . رَوَاهُ ابن حبان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والی کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' اس وقت جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے' اور اس وقت جب اللہ کی راہ میں صف بندی کی جائے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْخُرُوْج من الْمَسْجِد بعد الْاَذَان لغير عذر

باب: اذان ہو جانے کے بعد' کسی عذر کے بغیر' مسجد سے باہر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

405 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل بَعْدَمَا اذن الْمُؤَذّن فَقَالَ أما هٰذَا فَقَدْ عصى اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِد فَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يخرج اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّي . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاسناده صَحِيْح وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة دون قَوْله امرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الخ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک شخص موذن کے اذان دینے کے بعد باہر چلا گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''جب تم لوگ مسجد میں موجود ہو' اور نماز کے لئے اذان دے دی جائے' تو کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے' باہر نہ جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے' یہی روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا''...... اس سے لے کر آخر تک۔

406 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يسمع النداء فِيْ مَسْجِدِي هٰذَا ثُمَّ يخرج مِنْهُ اِلَّا لحَاجَة ثُمَّ لَا يرجع اِلَيْهِ اِلَّا مُنَافِق .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' اذان سننے کے بعد' کسی ضرورت کے بغیر باہر جانے' اور پھر واپس نہ آنے والا شخص' کوئی منافق ہی ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

407 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادركهُ الْاَذَان فِي الْمَسْجِد ثُمَّ خرج لم يخرج لحَاجَة وَهُوَ لَا يُرِيد الرّجْعَة فَهُوَ مُنَافِق . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد میں اذان کو پائے' اور پھر باہر چلا جائے' اور وہ کسی ضرورت کی وجہ سے باہر نہ گیا ہو' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی نہ ہو' تو وہ شخص منافق ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

408 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخرج من الْمَسْجِد اَحَد بعد النداء اِلَّا مُنَافِق اِلَّا لعذر أخرجته حَاجَة وَهُوَ يُرِيد الرُّجُوْع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ سعید بن مسیب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان ہونے کے بعد' مسجد سے باہر جانے والا کوئی منافق ہی ہوگا' البتہ عذر کا معاملہ مختلف ہے کہ جب کوئی شخص کسی ضرورت کے پیش نظر باہر جائے' اور اس کا واپس آنے کا ارادہ بھی ہو (تو اس کا حکم مختلف ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْ الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة

باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

409 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء بَيْنَ الْاَذَان وَالْاِقَامَة لَا يرد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد: فَادعوا وَزَاد التِّرْمِذِيّ فِيْ رِوَايَة: قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تم لوگ دعا کرو''۔

ایک روایت میں امام ترمذی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کیا کہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو''۔

410 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح فِيْهِمَ

اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد علی دَاعٍ دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِیْ سَبِیْل اللہ
وَفِیْ لفظ: قَالَ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا یردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَاس حِیْن یلحم بعض بَعْضًا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا اِلَّا انه قَالَ فِیْ هٰذِهٖ عِنْد حُضُور الصَّلَاۃ
❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''دوگھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور بہت کم کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''۔
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دو اوقات کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اذان کے وقت اور لڑائی کے وقت' جب لڑائی کا آغاز ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس وقت جب نماز کھڑی ہونے لگے''۔

411 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ ساعتان لَا ترد علی دَاعٍ دَعوته حِیْن تُقَام الصَّلَاۃ وَفِی الصَّف فِیْ سَبِیْل اللہ
وَرَوَاهُ الْحَاکِم وَصَحِحهُ وَرَوَاهُ مَالك مَوْقُوْفًا
قَوْلِهٖ یلحم هُوَ بِالْحَاء الْمُهْمَلَة اَی حِیْن ینشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِی الْحَرْب
❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''دوگھڑیاں ایسی ہیں' جن میں کسی دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' ایک جب نماز کھڑی ہونے لگے' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بندی ہو''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام مالک نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔
روایت کے یہ الفاظ ''یلحم'' اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے دوران جب وہ ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہیں۔

412 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَادَی الْمُنَادِی فتحت اَبْوَاب السَّمَاء واستجیب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهٖ کرب اَوْ شدَّة فلیتحین الْمُنَادِی فَاِذَا کبر کبر وَاِذَا تشهد تشهد وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الصَّلَاۃ قَالَ حَیّ علی الصَّلَاۃ وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الْفَلاح قَالَ حَیّ علی الْفَلاح ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَهَا دَعْوَة الْحق وَکلمَة التَّقْوَی أحینا عَلَیْهَا وأمتنا عَلَیْهَا وابعثنا عَلَیْهَا واجعلنا من خِیَار اَهلهَا اَحیَاء وأمواتا ثُمَّ یسْاَل اللّٰه حَاجته
رَوَاهُ الْحَاکِم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد
قَوْلِهٖ فلیتحین الْمُنَادِی اَی ینْتَظر بدعوته حِیْن یُؤذن الْمُؤَذّن فَیُجِیبهُ ثُمَّ یسْاَل اللّٰه تَعَالٰی حَاجته
❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب مؤذن اذان دیتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دعا مستجاب ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی

پریشانی یا معیبت لاحق ہو تو اسے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے جب مؤذن اذان دیتا ہے جب وہ تکبیر کہے تو آدمی بھی تکبیر کہے جب وہ شہادت کے کلمات پڑھے تو آدمی بھی شہادت کے کلمات پڑھے جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے جب وہ حی علی الفلاح کہے تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اس مکمل سچی اور مستجاب پکار کے پروردگار! جو قبول ہوتی ہے جو حق کی دعوت ہے اور پرہیزگاری کا کلمہ ہے تو ہمیں اس پر زندہ رکھنا اور اس پر ہی ہمیں موت دینا اور اس پر ہی ہمیں دوبارہ زندہ کرنا اور ہمیں اس کے اہل افراد میں سے نیک افراد میں شامل کرنا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''۔

پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کا سوال کرے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی ''واہی'' ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

- روایت کے یہ الفاظ فلیتحین الْمُنَادِی اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے دعا مانگنے کے لئے مؤذن کے وقت کا انتظار کرے اور پھر اذان کا جواب دے اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرے۔

413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المؤذنین یفضلوننا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قل کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَهَیْت فسل تعطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالا تعط بِغَیْر هَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اذان دینے والے افراد ہم پر فضیلت حاصل کر چکے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس طرح وہ کہتے ہیں: تم بھی کہو جب یہ (یعنی اذان کا جواب) ختم ہو جائے تو تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان دونے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''دیا جائے گا'' (یعنی اس کے آخر میں) ''ہ'' نہیں ہے۔

التَّرْغِیب فِیْ بِنَاء الْمَسَاجِد فِی الْاَمْکِنَة المحتاجة اِلَیْهَا

باب: ایسی جگہوں پر مساجد تعمیر کرنے کی ہدایت جہاں اُن کی ضرورت ہو

414 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ عِنْد قَول النَّاس فِیْهِ حِیْن بنی مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ اکثرتُمْ عَلیّ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی مَسْجِدا یَبْتَغِی بِهِ وَجه اللّٰه بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجَنَّة وَفِیْ رِوَایَة بنی اللّٰه لَهٗ مثله فِی الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب انہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کا ارادہ کیا اور لوگوں

نے اس بارے میں باتیں کرنا شروع کیں' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے میرے خلاف بہت سی باتیں کی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسجد تعمیر کرتا ہے' اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اُس کے لئے' جنت میں اُس کی مانند گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

415 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى لله مَسْجدا قدر مفحص قطاة بنى اللّه لَهُ بَيْتاً فِي الْجنَّة ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی جگہ پر مسجد تعمیر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے' جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

416 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بنى لله مَسْجدا يذكر فِيْهِ بنى الله لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' تاکہ اس میں ذکر کیا جائے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

417 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر بِئْر مَاء لم يشرب مِنْهُ كبد حرى من جن وَلَا إنس وَلَا طَائِر إِلَّا آجره الله يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ بنى لله مَسْجدا كمفحص

حدیث 414: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل بناء المساجد والحث عليها - حديث: 860 صحيح البخاري - كتاب الصلاة' أبواب استقبال القبلة - باب من بنى مسجدا' حديث: 441 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب فضائل المساجد وبنائها وتعظيمها - باب فضل بناء المساجد إذا كان الباني يبني المسجد لله لا' حديث: 1219 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان فضيلة المساجد وثواب بانيها' حديث: 900 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب المساجد - ذكر البيان بأن الله جل وعلا إنما يبني البيت في الجنة' حديث: 1630 سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب من بنى لله مسجدا - حديث: 1412 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب من بنى لله مسجدا - حديث: 734 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب في فضل بناء المساجد' حديث: 3988 البحر الزخار مسند البزار - محمود بن لبيد' حديث: 368 شعب الإيمان للبيهقي - فضل المشي إلى المساجد' حديث: 2801

قطاۃ اَوْ اَصْغَر بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجنَّۃ ۔ رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وروی ابْن مَاجَہ مِنْہُ ذکر الْمَسْجِد فَقط بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَرَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا: کمفحص قطاۃ لبیضھا مفحص القطاۃ بِفَتْح الْمِیم والحاء الْمُھْمَلَۃ وَھُوَ مجثمھا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی کا کنواں کھدواتا ہے' تو اس سے جو بھی جاندار' خواہ وہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' جو بھی اُس میں سے پیتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو (اس کا) اجر دے گا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کرتا ہے خواہ وہ ''قطاۃ'' پرندے کے گھونسلے (یا کھودنے کی جگہ) جتنی ہو' یا اس سے بھی چھوٹی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اس میں سے صرف مسجد کا ذکر کیا ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے' یہی روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قطاۃ کا گھونسلہ جو اس کے انڈے کے لئے ہوتا ہے''۔

''مفحص القطاۃ''- 'م' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد اس کا کھودا ہوا گڑھا ہے۔

418 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی للّٰہ مَسْجِدا صَغِیرا کَانَ اَوْ کَبِیْرًا بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجنَّۃ-رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بناتا ہے' خواہ وہ چھوٹی ہو' یا بڑی ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من بنی للّٰہ مَسْجِدا بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا أوسع مِنْہُ ۔ رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لین

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے' اس سے زیادہ بڑا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

420 - وَرُوِیَ عَن بشر بن حَیَّان قَالَ جَاءَ وَاثِلَۃ بن الْاَسْقَع وَنَحْنُ نَبْنِیْ مَسْجِدا قَالَ فَوقف علینا فَسلم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من بنی مَسْجِدا یصلی فِیْہِ بنی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ فِی الْجنَّۃ أفضل مِنْہُ ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

بشر بن حیان بیان کرتے ہیں: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہم اس وقت مسجد بنارہے تھے راوی کہتے ہیں: وہ ہمارے پاس آ کر ٹھہر گئے انہوں نے سلام کیا اور پھر بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص ایسی مسجد بناتا ہے جس میں نماز ادا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں اس سے زیادہ بہتر گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

421 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى بَيْتا يعبد اللّٰه فِيْهِ من مَال حَلَال بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة من در وَيَاقُوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار دون قَوْلِهِ من در وَيَاقُوْت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کوئی ایسا گھر (یعنی مسجد) بناتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور وہ حلال مال کے ذریعے اسے بناتا ہے تو اللہ جنت میں اس کے لئے موتیوں اور یاقوت کا گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''موتیوں اور یاقوت''۔

422 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنى مَسْجِدا لَا يُرِيد بِهِ رِيَاء وَلَا سمعة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''جو شخص مسجد بناتا ہے اور اس کے ذریعے اس کا مقصد ریاکاری یا شہرت نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

423 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مِمَّا يلْحق الْمُؤْمِن من عمله وحسناته بعد مَوته علما علمه ونشره اَوْ ولدا صَالحا تَركه اَوْ مُصحفا وَرثهُ اَوْ مَسْجِدا بناه اَوْ بَيْتا لِابْنِ السَّبِيل بناه اَوْ نَهرا أجراه اَوْ صَدَقَة اخرجها من مَاله فِىْ صِحَّته وحياته تلْحقهُ من بعد مَوته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِىّ وَاِسْنَاد ابْن مَاجَه حسن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''مومن کے اعمال اور نیکیوں میں سے اس کے مرنے کے بعد جو چیز اس تک پہنچتی ہے اس میں سے ایک چیز علم ہے جس کی اس نے تعلیم دی ہو اور اسے پھیلایا ہو یا وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا ہو یا وہ قرآن مجید ہے جسے اس نے وراثت میں چھوڑا ہو یا وہ مسجد ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ مسافر خانہ ہے جسے اس نے بنایا ہو یا وہ نہر ہے جسے اس

نے جاری کیا ہو یا وہ صدقہ ہے جسے اس نے اپنے مال میں سے اپنی صحت اور اپنی زندگی کے دوران کیا ہو ان (سب) کا ثواب اُس کے مرنے کے بعد بھی اُس تک پہنچتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن ماجہ کی سند حسن ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ تنظيف الْمَسَاجِد وتطهيرها وَمَا جَاءَ فِيْ تجميرها

باب: مساجد کو صاف رکھنے اور انہیں پاک رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز ان میں خوشبو سلگانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

424 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة سَوْدَاءِ كَانَت تقم الْمَسْجِد ففقدها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْهَا بعد اَيَّام فَقِيْل لَهٗ اِنَّهَا مَاتَت فَقَالَ فَهَلا آذنتمونی فَاتی قبرها فصلی عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ اِن امْرَاَة كَانَت تلقط الْخرق والعيدان من الْمَسْجِد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے غیر موجود پایا تو چند دن کے بعد اس کے بارے میں دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس خاتون کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ایک خاتون مسجد سے کچرا چنا کرتی تھی (یعنی صفائی کیا کرتی تھی)"۔

425 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَن اَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت سَوْدَاءِ تقم الْمَسْجِد فَتُوُفِّيَتْ لَيْلًا فَلَمَّا اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبر بهَا فَقَالَ اَلا آذنتمونی فَخرج بِاَصْحَابه فَوقف على قبرها فَكبر عَلَيْهَا وَالنَّاس خَلفه ودعا لَهَا ثُمَّ انْصَرف

❀❀ امام ابن ماجہ نے ہی یہ روایت نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے بھی اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک سیاہ فام خاتون مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی اس کا رات میں انتقال ہوگیا اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ساتھ

لے کر تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر آ کر کھڑے ہوئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کی لوگ آپ ﷺ کے پیچھے تھے آپ ﷺ نے اس خاتون کے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے۔

426 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن امْرَاَۃ کَانَت تلقط القذی من الْمَسْجِد فَتُوُفِّیَتْ فَلَمْ یُؤذن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بدفنھافَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ لکم میت فآذنونی وَصلی عَلَیْھَا وَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتھَا فِی الْجَنَّۃ تلقط القذی من الْمَسْجِد

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک خاتون مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ کو اس کے دفن کے بارے میں اطلاع نہیں دی گئی (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اس بارے میں اطلاع دیا کرو پھر آپ ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جنت میں دیکھا ہے کہ وہ وہاں بھی مسجد میں صفائی کر رہی ہے''۔

427 - وروی اَبُو الشَّیْخ الْاَصْبَھَانِیّ عَن عبید اللّٰہ بن مَرْزُوق قَالَ کَانَت امْرَاَۃ بِالْمَدِیْنَۃ تقم الْمَسْجِد فَمَاتَتْ فَلَمْ یعلم بھَا النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمر علی قبرھا فَقَالَ مَا ھٰذَا الْقَبْر فَقَالُوْا قبر ام محجن قَالَ الَّتِیْ کَانَت تقم الْمَسْجِد قَالُوْا نعم فَصف النَّاس فصلی عَلَیْھَا ثُمَّ قَالَ ای الْعَمَل وجدت أفضل قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أتسمع قَالَ مَا اَنْتُم باسمع مِنْھَا فذکر اَنَّھَا اَجَابَتہُ قُم الْمَسْجِد

وَھٰذَا مُرْسل قُم الْمَسْجِد بِالْقَافِ وَتَشْدِید الْمِیم ھُوَ کنسہ

❀❀ ابوشیخ اصبہانی نے عبیداللہ بن مرزوق کا یہ بیان نقل کیا ہے: مدینہ منورہ میں ایک خاتون تھی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی اس کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں پتہ نہیں چلا آپ ﷺ کا گزر اس کی قبر کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کس کی قبر ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ اُم محجن کی قبر ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ خاتون جو مسجد میں صفائی کیا کرتی تھی؟ لوگوں نے بتایا: جی ہاں! پھر لوگوں نے صف قائم کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کی نماز جنازہ ادا کی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کون سے عمل کو سب سے زیادہ فضیلت والا پایا ہے؟ (یعنی آپ ﷺ نے اس خاتون کی میت سے دریافت کیا:) لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ سنتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے زیادہ بہتر نہیں سنتے ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ذکر کی اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کو یہ جواب دیا ہے: مسجد کی صفائی کرنا (میں نے سب سے زیادہ افضل عمل پایا ہے)۔

یہ روایت ''مرسل'' ہے۔ ''قم المسجد'' میں 'ق' ہے اور 'م' پر شد ہے اس سے مراد جھاڑو دینا ہے۔

428 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ قرصافۃ اَنہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ابْنُوا الْمَسَاجِد وأخرجوا القمامۃ مِنْھَا فَمَنْ بنی للّٰہ مَسْجدا بنی اللّٰہ لَہٗ بَیْتا فِی الْجَنَّۃ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَھٰذِہِ الْمَسَاجد الَّتِیْ تبنی فِی الطَّرِیْق قَالَ نَعَم وَاِخْرَاج القمامۃ مِنْھَا مُھُور الْحور الْعین

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر القمامۃ بِالضَّمِّ الکناسۃ وَاسم اَبِیْ قرصافۃ بِکَسْر الْقَاف جندرۃ بن خیشنۃ

حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مساجد تعمیر کرواوران سے کوڑا کرکٹ باہر نکال دو جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مساجد بھی جوراستے میں بنائی گئی ہیں (اس فضیلت میں شامل ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں اور مساجد سے کوڑے کرکٹ کو باہر نکالنا' حورعین کا مہر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' لفظ ''قمامہ'' پیش کے ساتھ اس سے مراد جھاڑو دینا ہے' اور حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ عنہ کا نام' ق' پر زبر کے ساتھ ہے' اوران کا نام ''جندرہ بن خیشنہ'' ہے۔

429 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَیّ أجور أمتِیْ حَتّٰی القذاۃ يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَیّ ذنُوب أمتِیْ فَلَمْ أر ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن أَوْ آيَة أوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه قَالَ وذاكرت بِهِ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِیْ الْبُخَارِیّ فَلَمْ يعرفهُ وَاسْتَغْرَبَهُ وَقَالَ مُحَمَّد لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِیْ من شهد خطْبَة النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعْرِف للمطلب سَمَاعا من اَحَد من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد اللّٰه وَأنكر عَلِیّ بن الْمَدِيْنِیّ اَن يكون الْمطلب سمع من أنس

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم قَالَ اَبُوْ زرْعَة الْمطلب ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة وَمَعَ هٰذَا فَفِیْ اِسْنَاده عبد الْمجِيد بن عبد الْعَزِيز بن اَبِیْ رواد وَفِیْ توثيقه خلاف يَاْتِیْ فِیْ آخر الْكتاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اُجور پیش کیے گئے' یہاں تک کہ وہ کوڑا کرکٹ بھی پیش کیا گیا' جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے' اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی بڑی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی بندے کو دیا گیا ہو' اور پھر وہ بندہ اسے بھول جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے یہ روایت مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بارے میں محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کے ساتھ مذاکرہ کیا تھا' تو وہ بھی اس حدیث سے واقف نہیں تھے' انہوں نے بھی اسے ''غریب'' قرار دیا تھا' امام بخاری فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے کسی بھی صحابی سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ ان کا یہ کہنا: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی۔ ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے' اس (روایت) کا معاملہ مختلف ہے' (امام ترمذی فرماتے ہیں:) اسی طرح میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں مطلب بن عبداللہ کے' کسی بھی صحابی سے سماع

کا پتہ نہیں ہے امام دارمی فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا۔
حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: مطلب نامی راوی ثقہ ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا لیکن اس کے ساتھ' ساتھ اس کی سند میں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن روادنامی راوی بھی ہے' جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس کا ذکر اس کتاب کے آخر میں آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

430 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اخرج اَذَی من الْمَسْجِد بنی اللّٰه لَهٗ بَیْتا فِی الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص مسجد سے تکلیف دہ چیز (یعنی کوڑا کرکٹ) کو نکال دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے۔

431 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نتخذ الْمَسَاجِد فِیْ دِیَارنَا وأمرنا اَن ننظفها ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم اپنے محلوں میں مساجد بنائیں اور آپ نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم انہیں صاف رکھیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

432 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاء الْمَسَاجِد فِی الدّور وَاَن تنظف وتطيب ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْح اِلَیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ مُسْنَدًا ومرسلا وَقَالَ فِی الْمُرْسل هٰذَا أصح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں محلوں میں مساجد بنانے کا حکم دیا تھا اور انہیں صاف رکھنے اور خوشبودار رکھنے (کا حکم دیا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' یہی روایت امام ابن داؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اسے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے مرسل روایت کے بارے میں وہ فرماتے ہیں: یہ زیادہ مستند ہے۔

433 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع اَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جنبوا مَسَاجِدکُمْ صِبْیَانکُمْ وَمَجَانِینکُمْ وشراء کم وَبَیْعکُمْ وَخُصُومَاتکُمْ وَرفع اَصْوَاتکُمْ وَاِقَامَة حُدُوْدکُمْ وسل سُیُوفکُمْ وَاتَّخذُوا على اَبْوَابهَا الْمَطَاهِر وَجَمِّرُوهَا فِی الْجمع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ اُمَامَةَ وواثلة وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر اَیْضًا بِتَقْدِیم وَتَاْخِیر من رِوَایَة مَكْحُوْل عَن معَاذ وَلَمْ یسمع مِنْهُ جمروها اَی بخروها وزنا وَمعنی

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اپنی مسجدوں کو بچوں' پاگلوں' خرید و فروخت کرنے' آپس کے جھگڑوں' آواز بلند کرنے' حدود قائم کرنے' تلواریں سونت کر آنے' سے محفوظ رکھو اوران کے دروازوں پر طہارت خانے بناؤ اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں' الفاظ کی تقدیم و تاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے' اور یہ روایت مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' حالانکہ مکحول نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ''جمروہا'' سے مراد یہ ہے: اس میں خوشبو کی دھونی دو' وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے' اس کا یہی مفہوم ہے۔

اَلتَّرْهِيب من البصاق فِي الْمَسْجِد وَاِلَى الْقبْلَة وَمَنْ اِنشاد الضَّالة فِيْهِ وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يذكر هُنَا

باب: مسجد میں تھوکنے یا قبلہ کی طرف منہ کر کے (تھوکنے) مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے اوران کے علاوہ دیگر امور سے متعلق ترہیبی روایات

434 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب يَوْمًا اِذْ رأى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجد فتغيظ على النَّاس ثُمَّ حكها قَالَ وَاَحْسبُهُ قَالَ فَدَعَا بزعفران فلطخه بِهٖ وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قبل وَجه اَحَدُكُم اِذا صلى فَلَا يبصق بَيْن يَدَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھرچ دیا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران منگوا کر اس جگہ پر لگا دیا اور ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں ہوتا ہے' اس لئے وہ سامنے کی طرف نہ تھوکے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

435 - وروى ابْن مَاجَه عَن الْقَاسِم بن مهْرَان وَهُوَ مَجْهُوْل عَنْ اَبِيْ رَافع عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى نخامة فِيْ قبْلَة الْمَسْجد فَاقبل على النَّاس فَقَالَ مَا بَال اَحَدُكُم يقُوْمُ مُسْتَقْبل ربه فيتنخع اَمَامه اَيحِبُّ اَحَدُكُم اَن يسْتَقْبل فيتنخع فِيْ وَجهه اِذا بَصق اَحَدُكُمْ فليبصق عَن شِمَاله اَوْ ليتفل هٰكَذَا فِيْ ثَوْبه ثُمَّ اَرَانِيْ اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ ابْن علية يبصق فِيْ ثَوْبه ثُمَّ يدلكه

❀❀ امام ابن ماجہ نے قاسم بن مہران نامی ایک مجہول شخص کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ اپنے پروردگار کی طرف رخ کر کے کھڑے ہوتے ہیں اور پھر سامنے کی طرف تھوک دیتے ہیں' کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے کھڑا ہوا ہو اور اس کی طرف منہ کر کے تھوک دیا جائے' جب کسی شخص نے (ایسی صورت حال میں) تھوکنا ہو تو وہ اپنی بائیں طرف تھوکے' اور اس طرح اپنے کپڑے میں مل دے''

پھر اسماعیل یعنی ابن علیہ نامی راوی نے کر کے دکھایا کہ اپنے کپڑے میں تھوک کر اسے یوں ملنا ہے۔

436 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعجبهُ العراجین اَن یمْسِکهَا بِیَدِہٖ فَدخل الْمَسْجِد ذَات یَوْم وَفِیْ یَدہ وَاحِد مِنْهَا فَرَای نخامات فِیْ قبْلَة الْمَسْجِد فحتهن حَتّٰی أنقاهن ثُمَّ اَقبل علی النَّاس مغضبا فَقَالَ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَن یستقبله رجل فیبصق فِیْ وَجهه اِن اَحَدُکُمْ اِذا قَامَ اِلَی الصَّلَاة فَاِنَّمَا یسْتَقْبل ربه وَالْملك عَن یَمِینه فَلَا یبصق بَیْن یَدَیْهِ وَلَا عَن یَمِینه الحَدِیْث رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند تھی کہ اپنے ہاتھ میں کوئی شاخ پکڑ کر رکھیں ایک دن آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک شاخ تھی آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگی ہوئی دیکھی' تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا پھر اچھی طرح صاف کیا پھر آپ ﷺ ناراضگی کے عالم میں' لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص' جو اس کی طرف منہ کیے ہوئے ہو' وہ اس کے منہ کی طرف تھوک دے' جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کی طرف منہ کیے ہوئے ہوتا ہے' اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اس لئے اسے اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہیں تھوکنا چاہیے''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

437 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّهٗ بِنَحْوِہٖ اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ فَاِن اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَیْن اَیْدِیکُمْ فِیْ صَلَاتکُمْ فَلَا توجهوا شَیْئًا من الْاَذَی بَیْن اَیْدِیکُم...... الحَدِیْث

وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَیْمَة بَاب الزّجر عَن تَوْجِیه جَمِیْع مَا یَقع عَلَيْهِ اسْم اَذَی تِلْقَاء الْقبْلَة فِیْ الصَّلَاة

❀❀ ان کی ایک روایت' جو اس کی مانند ہے' اس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ تمہاری نمازوں کے دوران تمہارے سامنے ہوتا ہے' تو تم کوئی بھی گندی چیز سامنے کی طرف نہ پھینکو''

امام ابن خزیمہ نے اس روایت کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: ''باب اس بات کی ممانعت کہ نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں

کوئی بھی ایسی چیز پھینکی جائے' جس پر گندگی کا اطلاق ہوتا ہو"۔

438 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدنَا وَفِیْ يَدہ عرجون فَرَاٰی فِیْ قِبْلَةِ الْمَسْجِد نخامة فَاَقبل عَلَيْهَا فحتها بالعرجون ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يحب اَن يعرض اللّٰه عَنهُ اِن اَحَدُكُمْ اِذا قَامَ يُصَلِّی فَاِن اللّٰه تَعَالٰی قبل وَجهه فَلَا يبصقن قبل وَجهه وَلَا عَن يَمِينه وليبصق عَن يسَاره تَحت رجله الْيُسْرٰی فَاِن عجلت بِه بادرة فليتفل بِثَوْبِه هٰكَذَا وَوَضعه علی فِيْهِ ثُمَّ دلكه.....الحَدِيْثُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس ہماری مسجد میں تشریف لائے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا' تو اس کی طرف گئے' اور اس چھڑی کے ذریعے اسے کھرچ دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے اعراض کرے؟ کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو وہ سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکے' اور دائیں طرف بھی نہ تھوکے' اسے بائیں طرف' اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے' اور اگر تھوک زیادہ تیزی سے آ رہا ہو' تو پھر اپنے کپڑے میں تھوک کر' اس طرح کر دینا چاہیے' (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنے کپڑے کو اپنے منہ کی طرف کر کے' اس کو مل دینا چاہیے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

439 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وتفلته بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ وَلَفْظِه: قَالَ من بَصق فِیْ قبْلَة وَلَمْ يوارها جَاءَت يَوْم الْقِيَامَة أحمی مَا تكون حَتّٰی تقع بَيْن عَيْنَيْهِ ۔ تفل بِالتَّاءِ الْمُثنَّاة فَوق اَی بَصق بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قبلہ کی طرف تھوکتا ہے' اور اسے ڈھانپتا نہیں ہے جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ تھوک پہلے سے زیادہ ہوگا' یہاں تک کہ وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگ جائے گا"۔

لفظ "تفل" - "ت" کے ساتھ ہے' اس سے مراد تھوکنا ہے' یہ وزن اور معنیٰ دونوں کے اعتبار سے (لفظ بصق جیسا ہے)۔

440 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث صَاحب

النخامة فِي الْقِبْلَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهِيَ فِيْ وَجْهِهِ
رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَهٰذَا لَفْظُهُ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکنے والے شخص کو جب قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو وہ تھوک اس کے چہرے پر لگا ہوا ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

441 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البصاق فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وكفارتها دفنها . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے' اور اس کا کفارہ اسے دفن کرنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

442 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التفل فِي الْمَسْجِدِ سَيِّئَةٌ وَدَفنه حَسَنَةٌ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْسَ بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''مسجد میں تھوکنا برائی ہے' اور اس کو دفن کر دینا اچھائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

443 - وَعَنْ اَبِيْ سهلة السَّائِب بن خَلاد من اَصْحَاب النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا أم قوما فبصق فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينظر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فرغ لَا يُصَلِّي لكم هٰذَا فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فمنعوه وَاَخْبَرُوْهُ بقول رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وحسبت انه قَالَ اِنَّكَ آذيت اللّٰه وَرَسُوله
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابوسہلہ سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ' جو صحابہ کرام میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے' انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا' نبی اکرم ﷺ ملاحظہ فرما رہے تھے' جب وہ صاحب فارغ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص تمہاری امامت نہ کرے' اس کے بعد ان صاحب نے اُن لوگوں کو نماز پڑھانی چاہی' تو لوگوں نے انہیں منع کر دیا اور انہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بارے میں بتایا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (یعنی میں نے اس سے منع کیا ہے) راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں

یہ الفاظ بھی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ''تم نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

444 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ امر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ الظّهر فتفل فِي الْقبْلَة وَهُوَ يُصَلِّي للنَّاس فَلَمَّا كَانَت صَلَاة الْعَصْر ارسل اِلٰى آخر فاشفق الرجل الْاَوَّل فجاء اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انزل فِي شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنَّك تفلت بَيْن يَدَيك وَاَنت قَائِم تؤم النَّاس فآذيت اللّٰه وَالْمَلائِكَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھانے کی ہدایت کی تو ان صاحب نے قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دیا وہ اس وقت لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک اور صاحب کو پیغام بھیجا (کہ وہ نماز پڑھائیں) تو وہ پہلے والے صاحب ڈر گئے وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! کیا میرے بارے میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! لیکن تم نے اپنے سامنے کی طرف تھوک دیا تھا اور تم اس وقت کھڑے ہوئے لوگوں کی امامت کر رہے تھے تو تم نے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کو اذیت پہنچائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

445 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذا قَامَ فِي الصَّلَاة فتحت لَهُ الْجنان وكشفت لَهُ الْحجب بَيْنه وَبَيْن ربه واستقبله الْحور الْعين مَا لم يمتخط اَوْ يتنخع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده نظر

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷛ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان سے حجابات ہٹا دیے جاتے ہیں اور حورعین اس شخص کی طرف رُخ کر لیتی ہیں (یہ سب اس وقت تک رہتا ہے) جب تک وہ تھوکتا یا کھنکارتا نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند محل نظر ہے۔

446 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سمع رجلا ينشد ضَالَّة فِي الْمَسْجِد فَلْيقل لَا ردهَا اللّٰه عَلَيْك فَاِن الْمَسَاجِد لم تبن لهٰذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَغَيْرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ یہ کہے: اللہ تعالیٰ وہ چیز تمہیں نہ لوٹائے کیونکہ مساجد اس کام کے لئے نہیں بنی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

447 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِهِ بِالشَّطْرِ الْاَوَّلِ

❀❀ انہی سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو مسجد میں کوئی چیز فروخت کرتے ہوئے' یا خریدتے ہوئے دیکھو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہاری اس تجارت میں فائدہ نہ دے' اور جب تم کسی شخص کو کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنو' تو تم یہ کہو: اللہ تعالیٰ تمہیں وہ چیز نہ لوٹائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے' لیکن اس کا ابتدائی نصف حصہ نقل کیا ہے۔

448 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا نَشَدَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کیا اور بولا: کون شخص سرخ اونٹ کے بارے میں بتائے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہیں نہ ملے' مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لئے بنائی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

449 - وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوْ غَيْرِهِ قَالَ سَمِعَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَسْكَتَهُ وَانْتَهَرَهُ وَقَالَ قَدْ نُهِيْنَا عَنْ هٰذَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَابْنُ سِيْرِيْنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ وَاثِلَةَ فِي الْبَابِ قَبْلَهُ جَنِّبُوْا مَسَاجِدَكُمْ صِبْيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمُ الْحَدِيْثَ

❀❀ ابن سیرین' یا شاید کسی اور راوی نے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو اسے خاموش کروا دیا اور اُسے ڈانٹا اور بولے: ہمیں اس چیز سے منع کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابن سیرین نامی راوی نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے اس بارے میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اپنی مساجد کو بچوں' پاگلوں اور خرید و فروخت سے محفوظ رکھو'' ......الحدیث۔

450 - وَعَنْ مولی لابی سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنا انا مَعَ اَبِىْ سعيد وَهُوَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ دَخلنَا الْمَسْجد فَاِذَا رجل جَالس فِيْ وسط الْمَسْجد مُحْتَبِيًا مشبكا اَصَابِعه بَعْضهَا فِيْ بعض فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يفْطن الرجل لاِشارة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتفت اِلٰى اَبِىْ سعيد فَقَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجد فَلَا يشبكن فَاِن التشبيك من الشَّيْطَان وَاِن اَحَدُكُمْ لَا يزَال فِيْ صَلَاة مَا كَانَ فِي الْمَسْجد حَتّٰى يخرج مِنْهُ ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم لوگ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں مسجد کے درمیان میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا' جس نے احتباء کے طور پر کپڑا لپیٹا ہوا تھا اور اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل کی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اشارہ کیا' اس شخص کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے کی سمجھ نہیں آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور جب تک آدمی مسجد میں موجود رہتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ مسجد سے باہر نہیں چلا جاتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

451 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيته ثُمَّ اَتٰى الْمَسْجد كَانَ فِي الصَّلَاة حَتّٰى يرجع فَلَا يقل هٰكَذَا وَشَبك بَيْن اَصَابِعه

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْمَا قَالَه نظر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور پھر مسجد میں آئے' تو وہ واپس جانے تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے اس لئے اسے اس طرح نہیں کرنا چاہیے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی

حدیث 451: صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاة' باب النهی عن التشبیك بین الأصابع عند الخروج إلى الصلاة - حدیث: 428 صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة - ذکر السبب الذی من أجله قال صلى الله علیه وسلم هذا' حدیث: 2173 المستدرك على الصحیحین للحاكم - ومن کتاب الإمامة' حدیث: 690 سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب النهی عن الاشتباك إذا خرج إلى المسجد - حدیث: 1426 مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الصلاة' باب التشبیك بین الأصابع - حدیث: 3222 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 845 شعب الإیمان للبیهقی - فصل المشی إلى المساجد حدیث: 2767

شرط کے مطابق ہے (امام منذری فرماتے ہیں:) لیکن ان کی یہ بات محل نظر ہے۔

452 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَى الصَّلَاة فَلَا يشبكن بَيْن يَدَيْهِ فَاِنَّهُ فِيْ صَلَاة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ من رِوَايَةِ سعيد المَقْبُرِى عَن رجل عَن كَعْب بن عجْرَة وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَايَةِ سعيد المَقْبُرِى اَيْضًا عَن كَعْب وَاَسْقط الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتا ہے' اور پھر نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو وہ اس دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ روایت سعید مقبری کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے اسے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے درمیان والے مبہم شخص کا ذکر نہیں کیا ہے۔

453 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِاَحْمد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَىَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد وَقد شبكت بَيْن اَصَابِع فَقَالَ لي يَا كَعْب اِذا كنت فِي الْمَسْجِد فَلَا تشبكن بَيْن أصابعك فَاَنت فِيْ صَلَاة مَا انتظرت الصَّلَاة . وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے میں نے اس وقت انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی ہوئی تھیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! جب تم مسجد میں موجود ہو' تو اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرو کیونکہ جب تک تم نماز کا انتظار کرتے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

454 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِصَال لَا ينبغين فِي الْمَسْجِد لَا يتَّخذ طَرِيْقا وَّلَا يشهر فِيْهِ سِلَاح وَّلَا ينبض فِيْهِ بقوس وَّلَا ينثر فِيْهِ نبل وَّلَا يمر فِيْهِ بِلَحْم نيء وَّلَا يضْرب فِيْهِ حد وَّلَا يقْتَص فِيْهِ من اَحَد وَّلَا يتَّخذ سوقا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وروى مِنْهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر : وَّلَا تَتَّخِذُوا الْمَسَاجِد طرقا اِلَّا لذكر اَوْ صَلَاة . وَاِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ لَا بَاْس بِهِ . قَوْلـه وَّلَا ينبض فِيْهِ بقوس يُقَال أنبض الْقوس بالضاد الْمُعْجَمَة اِذا حرك وترها لترن نيء بِكَسْر النُّوْن وهمزة بعد الْيَاء ممدودا هُوَ الَّذِيْ لم يطْبخ وَقِيْلَ لم ينضج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ کام ایسے ہیں' جو مسجد میں نہیں کرنے چاہئیں' اسے راستہ نہیں بنانا چاہیے اس میں ہتھیار سونت کر نہیں

گزرنا چاہیے اس میں کمان کو سیدھا نہیں کرنا چاہیے اس میں تیر کو نہیں پھیلانا چاہیے اس میں کچے گوشت کے ساتھ نہیں گزرنا چاہیے اس میں حد جاری نہیں کرنی چاہیے اس میں کسی سے قصاص نہیں لینا چاہیے اور اسے بازار نہیں بنانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ مساجد کو راستہ نہ بناؤ البتہ صرف ذکر یا نماز کے لئے ہو تو معاملہ مختلف ہے''۔

امام طبرانی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس میں کمان کو کھینچنا نہیں چاہیے'' یہ بات کہی جاتی ہے: ''انبض القوس'' یہ 'ض' کے ساتھ ہے اس سے مراد اس کے تار کو حرکت دینا ہے تا کہ وہ ٹھیک ہو جائے اور لفظ 'نی' میں 'ن' پر زیر ہے اور 'ی' کے بعد 'ہمزہ' ہے اس سے مراد وہ گوشت ہے جو پکا ہوا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ گوشت ہے جو کچا نہ ہو۔

455 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ بدر اَرَاهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَصَاة تناشد الَّذِیْ يُخرجهَا من الْمَسْجِد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَقد سُئِلَ الدَّارَقُطْنِی عَن هٰذَا الحَدِيْث فَذكر انه رُوِیَ مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ هُرَيْرَة وَقَالَ رَفعه وهم من اَبِیْ بدر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: یہاں ابوبدر نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر نقل یہ بات کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:)

''وہ کنکریاں، جنہیں آدمی مسجد سے نکال دیتا ہے وہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) واسطے دیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام دارقطنی سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے یہ بات ذکر کی کہ یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: اس روایت کا مرفوع ہونا ابوبدر نامی راوی کا وہم ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيكون فِیْ آخر الزَّمَان قوم يكون حَدِيْثهمْ فِیْ مَسَاجِدهمْ لَيْسَ لله فيهم حَاجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب آخری زمانے میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جن کی بات چیت مسجدوں میں ہوا کرے گی اللہ تعالیٰ کو اُن لوگوں کی کوئی حاجت نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِیْب فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسَاجِد سِیمَا فِی الظُّلم وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلِهَا

باب: مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق ترغیبی روایات خاص طور پر جب تاریکی ہو نیز اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

457 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِی الْجَمَاعَة تضعف علی صَلَاته فِیْ بَیته وَفِیْ سوقه خمسا وَعِشْرِیْنَ دَرَجَة وَذٰلِكَ اَنه اِذا تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَی الصَّلَاة لَا یُخرجهُ اِلَّا الصَّلَاة لم یخط خطْوَة اِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِیئَة فَاِذَا صلی لم تزل الْمَلَائِکَة تصلی عَلَیْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ اللّٰهُمَّ صل عَلَیْهِ اللّٰهُمَّ ارحمه وَلَا یزَال فِیْ صَلَاة مَا انْتظر الصَّلَاة

وَفِیْ رِوَایَة: اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ تب عَلَیْهِ مَا لم یؤذ فِیْهِ مَا لم یحدث فِیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة بِاخْتِصَار

وَمَالك فِی الْمُوَطَّا وَلَفظه: من تَوَضَّا فَاَحْسَنَ الْوضُوء ثُمَّ خرج عَامِدًا اِلَی الصَّلَاة فَاِنَّهُ فِیْ صَلَاة مَا کَانَ یعمد اِلَی الصَّلَاة وَاِنَّهُ یکْتب لَهُ بِاِحْدَی خطوتیه حَسَنَة ویمحی عَنهُ بِالْاُخْرَی سَیِّئَة فَاِذَا سمع اَحَدُکُمُ الْاِقَامَة فَلَا یسع فَاِن أعظمکم أجرا أبعدکم دَارا قَالُوْا لم یَا اَبَا هُرَیْرَة قَالَ من أجل کَثْرَة الخطا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا' اس کے اپنے گھر میں تنہا نماز ادا کرنے' یا بازار میں (تنہا نماز ادا کرنے) سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کی صورت یوں ہے کہ جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو' تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے جب وہ نماز ادا کرتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے (فرشتے یہ کہتے ہیں:) ''اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر!'' اور آدمی جب تک نماز کا انتظار کرتا ہے اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (فرشتے یہ دعا کرتے ہیں) ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس کی توبہ قبول فرما'' جب تک آدمی وہاں اذیت پیدا نہیں کرتا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب تک وہ وہاں بے وضو نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے (اس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جوشخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر نماز کی ادائیگی کے ارادہ سے نکلے تو وہ نماز میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز کی ادائیگی کے ارادے سے چلتا ہے' اور اس کے دونوں قدموں میں سے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور دوسرے قدم کے عوض میں اس کی ایک برائی کو مٹا دیا جاتا ہے' اور جب کوئی شخص اقامت کی آواز سنے' تو وہ دوڑتا ہوا نہ جائے' اور تم میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو ملے گا' جس کا گھر (مسجد سے) سب سے زیادہ دور ہو (یعنی جو زیادہ دور سے چل کر مسجد تک آئے)''

لوگوں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: کیونکہ اس طرح اس کے قدم زیادہ ہوں گے۔

458 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفظِهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حِيْن يخرج اَحَدُكُم من منزله اِلٰى مَسْجِدى فَرجل تكْتب لَهُ حَسَنَة وَرجل تحط عَنهُ سَيِّئَة حَتّٰى يرجع وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ ابْن حبَان وَلَيْسَ عِنْدهمَا حَتّٰى يرجع وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَوَضَّا اَحَدُكُمْ فِيْ بَيته ثُمَّ اَتى الْمَسْجِد كَانَ فِيْ صَلَاة حَتّٰى يرجع الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص میری اس مسجد میں آنے کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے حق میں نیکی کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' اور ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے (یہ فضیلت اس وقت تک حاصل ہوتی ہے) جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم ان دونوں صاحبان نے ''جب تک وہ واپس نہیں آتا'' کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اس سے پہلے کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد میں آئے' تو واپس جانے تک وہ نماز میں شمار ہوتا ہے''.....الحدیث۔

459 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِذا تطهر الرجل ثُمَّ اَتى الْمَسْجِد يرْعَى الصَّلَاة كتب لَهُ كَاتِبَاه اَوْ كَاتبه بِكُل خطْوَة يخطوها اِلَى الْمَسْجِد عشر حَسَنَات والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِيْن يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَبَعض طرقه صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مفرقا فِيْ موضِعين

الْقُنُوت يُطلق بِاِزَاءِ مَعَان مِنْهَا السُّكُوت وَالدُّعَاء وَالطَّاعَة والتواضع وَادامة الْحَج وادامة الْغَزْو وَالْقِيَام فِي الصَّلَاة وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص طہارت حاصل کر کے مسجد میں آئے' اور وہ نماز دھیان سے ادا کرے' تو اس کے دونوں کاتب (فرشتے) اس کے لئے (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ایک کاتب فرشتہ (تو دونوں فرشتے) اس کے لئے اس کے ہر قدم کے عوض میں' جو وہ مسجد کی طرف اٹھا کر جاتا ہے' دس نیکیاں نوٹ کرتے ہیں اور بیٹھ کر نماز کا دھیان رکھنے والا شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والے کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے بعض طرق صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے مختلف مقامات پر اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''قنوت'' لغوی طور پر کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے اس سے مراد خاموش رہنا' دعا کرنا' اطاعت کرنا' تواضع اختیار کرنا' ہمیشہ حج کرنا' ہمیشہ جنگ میں حصہ لینا' اور نماز میں قیام کرنا ہے' اور یہاں اس حدیث میں یہی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رَاحَ إِلٰى مَسْجِد الْجَمَاعَة فخطوة تمحو سَيِّئَة وخطوة تُكْتب لَهُ حَسَنَة ذَاهبًا وراجعا

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص با جماعت نماز والی مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے' تو اس کا ایک قدم اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ایک قدم اس کے لئے نیکی نوٹ کرنے کا باعث بنتا ہے (یہ فضیلت) جاتے ہوئے بھی' اور واپس آتے ہوئے بھی (حاصل ہوتی ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

461 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْإِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هَذَا من اَشد مَا أوتينا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وإنحاؤك القذر عَن الطَّرِيْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها إِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر ایک جوڑ پر روزانہ ایک نماز ادا کرنا واجب ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: ہمیں جو بھی احکام دیے گئے ہیں ان میں سے یہ سب سے زیادہ سخت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا

تمہارا برائی سے منع کرنا نماز ہے تمہارا کمزور شخص کے لئے بردباری کا اظہار کرنا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا نماز ہے اور نماز کے لئے جانے والا تمہارا ہر قدم نماز ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

462 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من توضأ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فصلاها مَعَ الاِمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة اَيضا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر چل کر فرض نماز ادا کرنے کے لئے جائے' اور اسے امام کے ساتھ ادا کرے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت بھی امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

463 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضر رجلا من الْاَنْصَار الْمَوْت فَقَالَ اِنِّي محدثكم حَدِيْثا مَا أحدثكموه اِلَّا احتسابا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا تَوَضَّأَ اَحَدُكُمْ فَأحسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلَى الصَّلَاة لم يرفع قدمه الْيُمْنَى اِلَّا كتب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَسَنَة وَلَمْ يضع قدمه الْيُسْرٰى اِلَّا حط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنهُ سَيِّئَة فليقرب اَحَدُكُمْ اَوْ ليبعد فَاِن اَتَى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا أدْرك وَأتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتَمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' اور میں یہ حدیث صرف ثواب کے حصول کے لئے بیان کرنے لگا ہوں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ نماز کے لئے نکلے' تو وہ جب دایاں قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور جب وہ بایاں قدم رکھتا ہے' تو اس سے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' تو اب آدمی قریب سے جائے یا دور سے جائے (یہ اس کی مرضی ہے) پھر وہ مسجد میں آ کر باجماعت نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اگر وہ مسجد میں آیا اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں' اور کچھ نماز باقی ہو' تو جتنی نماز اسے ملے اسے ادا کر لے' اور جو باقی رہ گئی ہو اسے بعد میں مکمل کر لے' تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہو گا' اور اگر وہ مسجد میں آیا اور لوگ نماز ادا کر چکے ہوں اور پھر اگر وہ مکمل نماز ادا کرے' تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہو گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

464 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيَ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ قَالَ لي يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يختصم الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قلت نَعَمْ فِي الدَّرَجَات

وَالْكَفَّارَات وَنَقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَة واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَاْتِي بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک (فرشتہ) میرے پاس آیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پروردگار نے' یا اُس فرشتے نے) مجھ سے کہا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاءِ اعلیٰ کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' جماعت کے ساتھ نماز کے لئے قدموں سے چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے موسم میں' اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں' جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اس کے گناہ یوں ہوتے ہیں' (جیسے اس دن تھے) جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ حدیث آگے مکمل طور پر آئے گی۔

465 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأ اَحَدُكُمْ فَيحسن وضوءه فيسبغه ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِد لَا يُرِيد اِلَّا الصَّلَاة اِلَّا تبشش اللّٰه اِلَيْهِ كَمَا يتبشش اَهْلِ الْغَائِب بطلعته . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور مکمل وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' اس کا ارادہ صرف نماز ادا کرنے کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے واپس آنے پر' اس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

466 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلت الْبِقَاع حول الْمَسْجِد فَاَرَادَ بَنو سَلمَة اَن يَنْتَقِلُوْا قرب الْمَسْجِد فَبلغ ذٰلِكَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ بَلغنِیْ اَنكُمْ تُرِيدُوْنَ اَن تنتقلوا قرب الْمَسْجِد قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد اَردنَا ذٰلِكَ فَقَالَ يَا بنی سلم دِيَارُكُم تكْتب آثَاركُم دِيَارُكُم تكْتب آثَاركُم فَقَالُوْا مَا يسرنَا انا كُنَّا تحَولنَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه وَفِی رِوَايَة لَهٗ بِمَعْنَاهُ وَفِیْ آخِره: اِن لكم بِكُل خطْوَة دَرَجَة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد نبوی کے اردگرد کا کچھ علاقہ خالی ہوگیا تو بنو سلمہ نے یہ ارادہ کیا کہ وہ مسجد کے

قریب منتقل ہو جائیں نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ تم یہ ارادہ رکھتے ہو کہ تم لوگ مسجد کے قریب منتقل ہو جاؤ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! ہم نے یہ ارادہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تم اپنے علاقے میں ہی رہو تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے تو انہوں نے عرض کی: ہمیں یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم (اپنی جگہ سے) منتقل ہو جائیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت اسی مفہوم کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''تمہیں ہر ایک قدم کے عوض میں ایک درجہ ملے گا''۔

467 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَار بعيدَة مَنَازِلهم من الْمَسْجِد فأرادوا اَن يتقربوا فَنزلت (ونكتب مَا قدمُوا وآثارهم) قَالَ فثبتوا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ انصار کے گھر مسجد سے بہت دور تھے انہوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''ہم اس کو نوٹ کر رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان کے قدموں کے نشان ہیں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو وہ لوگ اپنی جگہ پر ہی ٹھہر گئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

468 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَبْعَد فالأبعد من الْمَسْجِد أعظم أجرا . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح مدنِيُّ الْاِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد سے جتنا زیادہ دور ہوگا (اور وہ دور سے چل کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے آئے گا) تو اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی سند مدنی ہے۔

469 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حديث 468: سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة - حديث: 474 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب الأبعد فالأبعد من المسجد أعظم أجرا - حديث: 780 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 697 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' القرب من المسجد أفضل أم البعد - حديث: 5918 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب فضل بعد الممشى إلى المسجد وما جاء في احتساب الآثار' حديث: 4636 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9348

نُرِيد الصَّلَاة فَكَانَ يُقَارب الخطا فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ لم أَقَارِب الخطا قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ لَا يزَال العَبْد فِيْ صَلَاة مَا دَامَ فِيْ طلب الصَّلَاة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: اِنَّمَا فعلت لتكثر خطاى فِيْ طلب الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَرْفُوْعا وموقوفا على زيد وَهُوَ الصَّحِيْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا ہم لوگ نماز کے لئے جا رہے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو میں چھوٹے قدم کیوں اٹھا رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جب نماز کے لئے جاتا ہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ نماز کے لئے میرے قدم زیادہ ہو جائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ پر موقوف حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہی مستند ہے۔

470 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أعظم النَّاس أجرا فِي الصَّلَاة أبعدهم اِلَيْهَا ممشى فأبعدهم وَالَّذِىْ ينْتَظر الصَّلَاة حَتّٰى يُصَلِّيهَا مَعَ الاِمَام أعظم أجرا من الَّذِىْ يُصَلِّيهَا ثُمَّ ينَام . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز (باجماعت کے بارے میں) لوگوں میں سے سب سے زیادہ اجر اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو زیادہ دور سے چل کر اس کے لئے آتا ہے' اور جو شخص نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ اسے امام کے ساتھ ادا کر لیتا ہے اس کا اجر اس شخص سے زیادہ ہوتا ہے' جو (گھر میں نماز ادا کر کے) سو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

471 - وَعَنْ اَبِىْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجل من الْاَنْصَار لَا أَعْلَمُ اَحَدًا ابعد من الْمَسْجِد مِنْهُ كَانَت لَا تخطئه صَلَاة فَقِيْل لَهُ لَو اشْتريت حمارا تركبه فِي الظلماء وَفِي الرمضاء فَقَالَ مَا يسرني اَن منزلي اِلَى جنب الْمَسْجِد اِنِّىْ أُرِيد اَن يكْتب لي ممشاى اِلَى الْمَسْجِد ورجوعى اِذا رجعت اِلَى اَهلِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد جمع اللّٰه لَك ذٰلِكَ كُله

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فتوجعت لَهُ فَقُلْتُ لَهُ يَا فلَان لَو اَنَّكَ اشْتريت حمارا يقيك الرمضاء وهوام الْاَرْض قَالَ أما وَاللّٰه مَا اَحَبَّ اَن بَيْتِىْ مطنب بِبَيْت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحملت بِهِ حملا حَتّٰى أتيت نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرته فَدَعَاهُ فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ وَذكر اَنه يَرْجُو أجر الْاَثر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ مَا احتسبت . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِنَحْوِ الثَّانِيَة

الرمضاء ممدودا هِيَ الْاَرْض الشَّدِيْدَة الْحَرَارَة من وَقع الشَّمْس

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' میرے علم کے مطابق اس کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ دور تھا' لیکن اس کے باوجود وہ ہر باجماعت نماز میں باقاعدگی کے ساتھ شریک ہوتا تھا' اس سے کہا گیا: اگر تم کوئی گدھا خرید لو تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' تاکہ تم تاریکی میں اور گرمی میں اس پر سوار ہو کر آجایا کرو' تو اس نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر مسجد کے پہلو میں موجود ہو' کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا مسجد کی طرف چل کر جانا' اور واپس آنا ثواب کے طور پر نوٹ کیا جائے' جب میں اپنے گھر واپس جاؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب چیزیں' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جمع کر دے گا (یعنی یہ سارا ثواب تمہیں عطا کرے گا)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اس کی مشکل کا احساس ہوا' تو میں نے اسے کہا: اے فلاں! اگر تم گدھا خرید لو' تو وہ تمہیں گرمی سے بھی بچائے گا' اور حشرات الارض سے بھی بچائے گا' تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ساتھ ہو' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس سے بڑی الجھن ہوئی' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ بات بھی ذکر کی کہ وہ اپنے قدموں کے نشانات کے اجر کا امیدوار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو نیت کی ہے' تمہیں وہ اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' جبکہ امام ابن ماجہ نے دوسری روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

''الرمضاء'' سے مراد وہ زمین ہے' جو دھوپ کی وجہ سے گرم ہو۔

472 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيْهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَة وَتعين الرجل فِيْ دَابَّته فتحمله عَلَيْهَا اَوْ ترفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة وتميط الْاَذَى عَنِ الطَّرِيْق صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

السلامى بِضَم السِّين وَتَخْفِيف اللَّام وَالْمِيم مَقْصُوْر هُوَ وَاحِد السلاميات وَهِي مفاصل الْاَصَابِع

قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ فِي الْاَصْل عظم يكون فِيْ فرسن الْبَعِير فَكَانَ الْمَعْنى على كل عظم من عِظَام ابْن آدم صَدَقَة تعدل بَيْنَ الِاثْنَيْنِ اَى تصلح بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ تميط الْاَذَى عَنِ الطَّرِيْق اَى تنحيه وتبعده عَنْهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ لازم ہوتا ہے' جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد کرنا صدقہ ہے' اس کا سامان لدوا دینا صدقہ ہے اچھی بات کہہ دینا صدقہ ہے' اور ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کے لیے جائے' وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ "السلامی" میں 'س' پر پیش' ہے اور 'ل' پر تخفیف ہے اور 'م' مکسورہ' یہ سلامیات کی جمع ہے' اس سے مراد انگلیوں کے جوڑ ہیں ابوعبید کہتے ہیں: یہ اصل میں ہڈی کو کہتے ہیں: جوادنٹ کے فرسن میں ہوتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ لازم ہے' دوآدمیوں کے درمیان انصاف کرنے سے مراد دوآدمیوں کے درمیان انصاف کے مطابق صلح کروانا ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے سے مراد یہ ہے کہ آپ اسے ایک طرف کر دیں' یا راستے سے دور کر دیں۔

473 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الا أدلكم على مَا يمحو اللّٰـه بِـهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط فذلكم الرِّبَاط

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظِهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَات الْخَطَايَا اِسباغ الْوضُوء على المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کرنا' مسجد کی طرف زیادہ قدم کے ساتھ چل کر جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے' یہی تیاری ہے"۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گناہوں کا کفارہ یہ ہے کہ طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں' اچھی طرح وضو کیا جائے' اور قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جایا جائے' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کیا جائے"۔

474 - وَرَوَاهُ ابْـن مَاجه اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَّا انه قَالَ الا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذكره

❀❀ یہی روایت' امام ابن ماجہ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ!...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

475 - وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ مِن حَدِيْثِ جَابِرٍ وَعِنْدَهُ اَلا أَدلكم على مَا يمحو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيكفر بِهِ الذُّنُوب

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

476 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِي الْمكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة تغسل الْخَطَايَا غسلا رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کی صورت میں اچھی طرح وضو کرنا اور قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' گناہوں کو دھو دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

477 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غَدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح أعد اللّٰه لَهُ فِي الْجَنَّة نزلا كلما غَدا اَوْ رَاح . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمان نوازی تیار کر لیتا ہے جب کبھی بھی وہ صبح کے وقت جاتا ہے یا شام کے وقت جاتا ہے (یا مسجد کی طرف آتا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

478 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الغدو والرواح اِلَى الْمَسْجِد من الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيْق الْقَاسِم عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد کی طرف صبح اور شام کے وقت چل کر جانا (یا مسجد کی طرف آنا جانا) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

479 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلم اِلَى الْمَسَاجِد بالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَرِجَال اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِلَفْظ من حَدِيْثِ أنس

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکیوں میں مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: اس کے سند کے راوی ثقہ ہیں' یہی روایت ابن ماجہ نے انہی الفاظ میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

480 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليضيء لِلَّذِيْنَ يتخللون اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم بنور سَاطِع يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو قیامت کے دن چمکتے ہوئے نور کی روشنی عطا کرے گا' جو تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کر جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

481 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِيْ ظلمَة اللَّيْل اِلَي الْمَسْجِد لَقِي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَلَفْظِه قَالَ من مَشى فِيْ ظلمَة اللَّيْل اِلَي الْمَسَاجِد آتَاهُ اللّٰه نورا يَوْم الْقِيَامَة

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' نور کے ہمراہ حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کی تاریکی میں' پیدل چل کر' مساجد کی طرف جاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے نور عطا کرے گا''۔

482 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بشر المدلجين اِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم بمنابر من النُّور يَوْم الْقِيَامَة يفزع النَّاس وَلَا يفزعون . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده نظر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تاریکی میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن نور کے منبروں کی خوشخبری دے دو' جب لوگ گھبراہٹ

کا شکار ہوں گے' تو وہ لوگ گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

483 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ليبشر المشاؤون فِي الظُّلم إِلَى الْمَسَاجِد بِالنورِ التَّام يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ كَذَا قَالَ . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَابْن عمر وَاَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَزيد بن حَارِثَة وَعَائِشَة وَغَيْرهم

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والوں کو' قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دی جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

484 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المشاؤون إِلَى الْمَسَاجِد فِي الظُّلم اُولٰئِكَ الخواضون فِيْ رَحْمَة اللّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَفِيْ إِسْنَاده إِسْمَاعِيل بن رَافع تكلم فِيْهِ النَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ ضعفه بعض اَهْلِ الْعلم وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَة مقارب الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکیوں میں' مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے لوگ ہی اللہ کی رحمت میں غوطہ زن ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن رافع نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کچھ لوگوں نے

حديث 483: صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' باب فضل المشي إلى الصلاة في الظلام بالليل - حديث: 1410 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' حديث: 713 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب ما جاء في المشي إلى الصلاة في الظلام - حديث: 479 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب المشي إلى الصلاة - حديث: 779 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل المشي إلى المسجد للصلاة' حديث: 4629 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روى أبو سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم - الأفراد عن أبي سعيد' حديث: 2312 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1075 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1285 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد - أبو غسان محمد بن مطرف عن أبي حازم' حديث: 5665 مسند الشهاب القضاعي - بشر المشائين في ظلم الليل إلى المساجد بالنور التام يوم القيامة' حديث: 700 شعب الإيمان للبيهقي - فصل المشي إلى المساجد' حديث: 2768

کلام کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ضعیف قرار دیا ہے میں نے امام محمد یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ ثقہ اور مقارب الحدیث ہے۔

485 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَیته متطھرا اِلٰی صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ فَاَجرہ کَاَجر الْحَج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰی تَسْبِیح الضُّحٰی لَا ینصبہ اِلَّا اِیَّاہ فَاَجرہ کَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاۃ علی اِثر صَلَاۃ لَا لَغو بَیْنَھُمَا کتاب فِیْ علیین

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد من طَرِیْق الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃ

تَسْبِیح الضُّحٰی یُرِید صَلَاۃ الضُّحٰی وکل صَلَاۃ یتَطَوَّع بھَا فَھِیَ تَسْبِیح وسبحۃ قَوْلہ: لَا ینصبہ اَی لَا یتعبہ وَلَابْن عجۃ اِلَّا ذٰلِكَ وَالنّصب بِفَتْح النُّوْن وَالصَّاد الْمُھْملَۃ جَمِیْعًا ھُوَ التَّعَب

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص طہارت حاصل کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا اجر حج کرنے والے کے اجر کی مانند ہے اور جو شخص چاشت کی نفل نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے جبکہ اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو تو اس کا اجر عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جبکہ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ ہوئی ہو یہ علیین میں نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

چاشت کی تسبیح سے مراد چاشت کی نماز ہے اور جو بھی نماز نفل طور پر پڑھی جائے اسے ''تسبیح'' یا ''سبحہ'' کہا جاتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''لاینصبہ'' یعنی وہ اس مشقت کا شکار صرف اسی مقصد کے لئے ہوتا ہے ''نصب'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ص' ہے اس سے مراد تنگی (اور مشقت ہے)۔

486 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ کلھم ضَامِن علی اللّٰہ اِن عَاشَ رزق وکفی وَاِن مَاتَ أدخلہ اللّٰہ الْجنَّۃ من دخل بَیته فَسلم فَھُوَ ضَامِن علی اللّٰہ وَمَنْ خرج اِلَی الْمَسْجد فَھُوَ ضَامِن علی اللّٰہ وَمَنْ خرج فِیْ سَبِیْل اللّٰہ فَھُوَ ضَامِن علی اللّٰہ . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث من ھٰذَا النَّوْع فِی الْجِھَاد وَغَیْرہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ضامن ہے کہ اگر وہ زندہ رہے تو انہیں رزق عطا کیا جائے گا اور ان کی کفایت کی جائے گی اور اگر وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل کرے گا وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور سلام کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص مسجد کی طرف جانے کے لئے نکلتا ہے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے یا حج کے لئے) نکلتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ میں ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق کچھ احادیث آگے چل کر جہاد اور

دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

487 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأَ فِي بَيته فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فَهُوَ زائر اللّٰه وَحق على المزور اَن يكرم الزائر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وروى الْبَيْهَقِيّ نَحوه مَوْقُوفًا على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے' اور اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ مسجد میں آئے' تو وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے' اور میزبان پر یہ لازم ہے کہ مہمان کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے' امام بیہقی نے اس کی مانند روایت صحابہ کرام پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

488 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشاي هٰذَا فَإِنِّي لم اخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك فأسألك اَن تعيذني مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لي ذُنُوبِي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت أقبل اللّٰه عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ واستغفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَاتِيْ بَاب فِيمَا يَقُوْله اِذا خرج اِلَى الْمَسْجِد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

قَالَ الْهَرَوِيّ اِذا قِيلَ فعل فلَان ذٰلِكَ أشرا وبطرا فَالْمَعْنى اَنه لج فِي البطر

وَقَالَ الْجَوْهَرِي الأشر والبطر بِمَعْنى وَاحِد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے چلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' میں کسی برے کام' ریاکاری' یا شہرت کے لئے نہیں نکلا' میں اس لئے نکلا ہوں' تاکہ تیری ناراضگی سے بچ جاؤں اور تیری رضامندی حاصل کروں اور میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ' تو مجھے جہنم سے بچا دینا اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دینا' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کر سکتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر ایک باب میں یہ روایت آئے گی جس میں ۔ اللہ

ہیں: "جب وہ مسجد کی طرف جائے تو یہ پڑھ لے"۔

ہروی فرماتے ہیں جب یہ کہا جائے: فعل فلان ذلك اشروبطرا تو اس کا مطلب یہ ہے: فلاں بہت زیادہ برا ہے۔

جوہری کہتے ہیں: "اشر" اور "بطر" دونوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

489 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ تُعَالٰی مساجدها وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ أسواقها ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے پسندیدہ حصہ وہاں کی مساجد ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ حصہ وہاں کے بازار ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

490 - وَعَنْ جُبَیْرِ بْنِ مطعم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَ رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ای الْبلدَان اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ وَای الْبلدَانِ اَبْغض اِلَی اللّٰهِ قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَاَتَاهُ فَاَخبرهُ جِبْرِیْل اَن أحسن الْبِقَاع اِلَی اللّٰه الْمَسَاجِد وَاَبْغض الْبِقَاع اِلَی اللّٰهِ الْاَسْوَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین کا کون سا حصہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور کون سا حصہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' میں اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کروں گا' جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت جبرئیل نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک زمین کا سب سے زیادہ عمدہ حصہ مساجد ہیں اور زمین کا سب سے ناپسندیدہ حصہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک بازار ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

491 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ای الْبِقَاع خیر وَای الْبِقَاع شَرّ قَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَسَاَلَ جِبْرِیْل فَقَالَ لَا اَدْرِی حَتّٰی أسال مِیکَائِیل فَجَاءَهُ فَقَالَ خیر الْبِقَاع الْمَسَاجِد وَشر الْبِقَاع الْاَسْوَاق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: (زمین کا) کون سا حصہ زیادہ بہتر ہے؟ اور کون سا حصہ زیادہ برا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم' میں پہلے اس بارے میں جبرئیل سے دریافت کرلوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' میں پہلے اس بارے میں میکائیل

سے دریافت کرلوں' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا: (زمین کا) سب سے بہتر حصہ مساجد ہیں' اور سب سے بُرا حصہ بازار ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

492 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لجبريل اى الْبِقَاع خير قَالَ لَا اَدْرِی قَالَ فاسأل عَن ذٰلِكَ رَبك عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام وَقَالَ يَا مُحَمَّد وَلنَا اَن نَسْاَلهُ هُوَ الَّذِیْ يخبرنا بِمَا يَشَاء فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ خير الْبِقَاع بيُوت اللّٰه فِی الْاَرْض قَالَ فَاَی الْبِقَاع شَرّ فعرج اِلَى السَّمَاء ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ شَرّ الْبِقَاع الأسوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا: (زمین کا) کون سا حصہ بہتر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس بارے میں اپنے پروردگار سے دریافت کرنا' راوی کہتے ہیں: حضرت جبرئیل رو پڑے' اور بولے: اے حضرت محمد! ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ ہم اس سے سوال کریں' وہ جس چیز کے بارے میں چاہتا ہے' ہمیں بتادیتا ہے' پھر وہ آسمان کی طرف چلے گئے' پھر جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے بتایا: زمین میں سب سے بہتر حصہ' اللہ کے گھر (یعنی مساجد) ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کون سا حصہ برا ہے؟ وہ پھر آسمان کی طرف چلے گئے' پھر وہ واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' اور بتایا: (زمین کا) سب سے بُرا حصہ بازار ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِی لُزُوْم الْمَسَاجِد وَالْجُلُوس فِيْهَا

باب: مساجد کے لزوم اور اُن میں بیٹھنے سے متعلق ترغیبی روایات

493 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل والشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَيْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا خاص سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' ایک عادل حکمران' ایک وہ نوجوان' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' جس کی نشوونما ہوئی ہو' ایک شخص جس کا دل مسجد سے جڑا رہتا ہو' دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حال میں ملتے ہوں اسی حال میں جدا ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت' برائی کی دعوت دے' اور وہ یہ

کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص' جو اس طرح سے صدقہ کرے' کہ اسے یوں پوشیدہ رکھے' کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے' کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کر رہا ہو' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

494 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرجل یعْتَاد الْمَسَاجِد فَاشْھَدُوا لَہٗ بِالْاِیمَان قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ (اِنَّمَا یعمر مَسَاجِد اللّٰہ من آمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْم الْاٰخر) الْاٰیَۃ . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم کلھم من طَرِیْق دراج اَبِی السَّمْح عَنْ اَبِی الْھَیْثَم عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ مسجد میں باقاعدگی سے آتا جاتا ہے' تو اس کے لئے ایمان کی گواہی دو' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اس روایت کو دراج ابوسمح کے حوالے سے' ابوہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

495 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا توطن رجل الْمَسَاجِد للصَّلَاۃ وَالذکر اِلَّا تبشبش اللّٰہ تَعَالٰی اِلَیْہِ کَمَا یتبشبش اَھْلِ الْغَائِب بغائبھم اِذا قدم عَلَیْھِم . رَوَاہُ ابْن اَبِیْ شیبَۃ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ خُزَیْمَۃ: قَالَ مَا من رجل کَانَ توطن الْمَسَاجِد فَشغلہٗ اَمر اَوْ عِلَّۃ ثُمَّ عَادَ اِلٰی مَا کَانَ اِلَّا یتبشبش اللّٰہ اِلَیْہِ کَمَا یتبشبش اَھْلِ الْغَائِب بغائبھم اِذا قدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز کے لئے' اور ذکر کے لئے' مسجد میں ٹھہرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُس سے اِس طرح خوش ہوتا ہے' جس طرح گمشدہ (شخص) کے واپس آنے پر' اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہمیشہ مسجد میں رہتا ہو اور پھر کسی مشغولیت یا بیماری کی وجہ سے مسجد میں نہ آسکے تو پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے آنے پر یوں خوش ہوتا ہے جیسے گمشدہ شخص کے واپس آنے پر اُس کے اہل خانہ خوش ہوتے ہیں''۔

496 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتّ مجَالِس الْمُؤْمِن ضَامِن على الله تَعَالٰى مَا كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا فِيْ مَسْجد جمَاعَة وَعند مَرِيض اَوْ فِيْ جَنَازَة اَوْ فِيْ بَيته اَوْ عِنْد اِمَام مقسط يعزره ويوقره اَوْ فِيْ مشْهد جِهَاد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَلَيْسَ اِسْنَاده بِذَاكَ لٰكِن رُوِيَ من حَدِيْثِ معَاذ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَيَاْتِيْ فِي الْجِهَاد وَغَيْرِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ قسم کی مجالس (یعنی نشستیں) ایسی ہیں کہ مومن اُن میں ہو تو وہ اللہ کے ذمہ میں ہوتا ہے' خواہ اُن میں سے کسی میں بھی ہو' باجماعت نماز والی مسجد میں ہونا' کسی بیمار کے پاس ہونا' یا جنازے میں ہونا' یا اپنے گھر میں ہونا' یا عادل حکمران کے پاس ہونا' جبکہ اس کی تائید اور توقیر کی جائے' یا جہاد میں ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند اتنی پائے کی نہیں ہے' یہ حدیث حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیح سند کے ساتھ نقل کی گئی ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

497 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عمار بيُوت الله هم اَهْلِ الله عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کرنے والے لوگ ہی اللہ والے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

498 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ألف الْمَسْجد اَلفه الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسجد کے ساتھ الفت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے۔

499 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ذِئْب الْاِنْسَان كذئب الْغنم يَاْخُذ الشَّاة القاصية والناحية فَاِيَاكُم والشعاب وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة والعامة وَالْمَسْجد رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة الْعَلَاء بن زِيَاد عَن معَاذ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک شیطان انسان کے لئے بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے جس طرح بکریوں کے لئے بھیڑیے کی حیثیت ہوتی ہے کہ وہ الگ ہونے والی اور کونے پر آجانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے' تو تم لوگ الگ الگ ہونے سے بچو اور تم پر جماعت کے ساتھ رہنا لازم ہے عام لوگوں کے ساتھ اور مسجد (میں رہنا لازم ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے علاء بن زیاد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ علاء بن زیاد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

500 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للمساجد أوتادا الْمَلَائِكَة جلساؤهم اِن غَابُوا يفتقدوهم وَاِن مرضوا عادوهم وَاِن كَانُوْا فِیْ حَاجَة اَعَانُوهُم ثُمَّ قَالَ جليس الْمَسْجِد على ثَلَاث خِصَال اَخ مُسْتَفَاد اَوْ كلمة حِكْمَة اَوْ رَحْمَة منتظرة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد الله بن سَلام دون قَوْلِه جليس الْمَسْجِد اِلٰى آخِره فَاِنَّهُ لَيْسَ فِیْ اُصْلِی وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک مساجد کے کچھ اوتاد (کیل) ہوتے ہیں (یعنی مسجد میں زیادہ دیر بیٹھنے والے لوگ ہوتے ہیں) جن کے ہم نشین فرشتے ہوتے ہیں' اگر وہ لوگ غیر موجود ہوں' تو فرشتے ان کی غیر موجودگی کو محسوس کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں' تو وہ فرشتے اس کی عیادت کرتے ہیں' اگر وہ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں' تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بیٹھنے والا شخص' تین قسم کا ہوتا ہے' ایسا شخص جسے فائدہ حاصل ہوا ہو' کوئی حکمت کی بات ملی ہو' یا رحمت اُس کی منتظر ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل ہے' اسے امام حاکم نے عبداللہ بن سلام کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''مسجد میں بیٹھنے والا شخص'' اس سے لے کر روایت کے آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں' کیونکہ یہ میری اصل میں نہیں ہے۔ امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

501 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْجِد بَيت كل تَقِیّ وتكفل اللّٰه لمن كَانَ الْمَسْجِد بَيته بِالروحِ وَالرَّحْمَة وَالْجَوَاز على الصِّرَاط اِلٰى رضوَان اللّٰه اِلَى الْجنَّة : رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَالْبَزَّار وَقَالَ اِسْنَاده حسن وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَفِی الْبَاب اَحَادِيْث غير مَا ذكرنَا تَاْتِی فِیْ انتِظَار الصَّلَاة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسجد ہر پرہیزگار شخص کا گھر ہے' اور جس شخص کا مسجد گھر ہو' اللہ تعالیٰ اس کے لئے راحت اور رحمت اور پل صراط سے

حدیث500: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب التفسیر' تفسیر سورۃ النور - حدیث: 3442 جامع معمر بن راشد - باب فضل المساجد' حدیث: 1189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9241 شعب الإیمان للبیہقی - فضل المشی إلی المساجد' حدیث: 2815

گزر کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جنت کی طرف جانے کا کفیل ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بزار نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور ایسا ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے اس بارے میں کچھ احادیث اور بھی ہیں جو ہم نماز کے انتظار سے متعلق باب میں آگے ذکر کریں گے اگر اللہ نے چاہا۔

11 - التَّرْهِيب من إتْيَان الْمَسْجِد لمن أكل بصلا اَوْ ثوما اَوْ كراثا اَوْ فجلا وَنَحْو ذٰلِكَ مِمَّا لَهُ رَائِحَة كريهة

باب: جس شخص نے پیاز یا لہسن یا گندنا' یا کراث (ایک بدبودار سبزی) یا اس جیسی کوئی بدبودار چیز کھائی ہو اس کے لئے مسجد میں آنے کے متعلق ترہیبی روایات

502 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة يَعْنِيْ الثوم فَلَا يقربن مَسْجِدنَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَلَا يقربن مَسَاجِدنَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما فَلَا يَأْتِين الْمَسَاجِد وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربن الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص اس درخت سے یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔ ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ مساجد میں ہرگز نہ آئیں" اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جس شخص نے اس درخت سے کچھ کھایا ہو وہ مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے"۔

503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة فَلَا يقربنا وَلَا يصلين مَعنا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهِ قَالَ اِيَّاكُمْ وَهَاتين البقلتين المنتنتين اَن تأكلوهما وتدخلوا مَسَاجدنَا فَإِن كُنْتُمْ لَا بُد آكلوهما اقتلوهما بالنَّار قتلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے اس درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے اور ہمارے ساتھ نماز ادا نہ کرے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تم ان دو بدبودار سبزیوں سے بچ کے رہو! تم انہیں کھا کر ہماری مساجد میں آؤ' اگر تم نے ضرور ہی کھانا ہے' تو آگ پر پکا کر ان کی بدبو کو ختم کر دو"۔

504 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل بصلا اَوْ ثوما فليعتزلنا اَوْ

فليعتزل مَسَاجِدنَا وليقعد فِي بَيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِي رِوَايَة: لمُسلم من أكل الْبَصَل والثوم والكراث فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَفِي رِوَايَة :نهى رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن أكل الْبَصَل والكراث فغلبتنا الْحَاجة فأكلنا مِنْهَا فَقَالَ من أكل من هَذِه الشَّجَرَة الخبيثة فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ النَّاس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالصَّغِير وَلَفظه قَالَ إِن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أكل من هَذِه الخضراوات الثوم والبصل والكراث والفجل فَلَا يقربن مَسْجِدنَا فَإِن الْمَلَائِكَة تتأذى مِمَّا يتَأَذَّى مِنْهُ بَنو آدم . وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا يحيى بن رَاشد الْبَصْرِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے پیاز یا لہسن کھایا ہو' تو وہ ہم سے الگ رہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہماری مساجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص نے' پیاز یا لہسن' یا گندنہ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیاز اور گندنہ کھانے سے منع کر دیا' ہمیں اس کی ضرورت محسوس ہوئی' تو ہم نے اسے کھالیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اس خبیث درخت سے کچھ کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے اذیت محسوس ہوتی ہے' جس چیز سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے لہسن' پیاز' گندنہ کراث کو کھایا ہو' وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ فرشتوں کو اُس چیز سے اذیت ہوتی ہے' جس سے انسانوں کو اذیت ہوتی ہے''۔

اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف یحییٰ بن راشد بصری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

505 - وَعَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنه ذكر عِنْد رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثوم والبصل والكراث وَقِيلَ يَا رَسُولَ الله وَأَشد ذَلِك كُله الثوم أفتحرمه فَقَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوه من أكله مِنْكُم فَلَا يقرب هَذَا الْمَسْجِد حَتَّى يذهب رِيحه مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لہسن پیاز اور گندنے کا ذکر کیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! ان میں سے سب سے زیادہ سخت بدبو لہسن کی ہوتی ہے' کیا آپ اسے حرام قرار دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھالیا کرو! لیکن تم میں سے' جس نے اسے کھایا ہو' وہ اس مسجد کے قریب' اس وقت تک نہ آئے' اس سے اس کی بدبو ختم نہیں ہو جاتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

506 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خطب یَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِیْ خطبته ثُمَّ اِنَّكُمْ ایها النَّاس تَاْكُلُوْنَ شجرتین لَا اراهما اِلَّا خبیثتین البصل والثوم لقد رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا وجد ریحهما من الرجل فِی الْمَسْجِد امر بِه فَاُخرِج اِلَی البقیع فَمَنْ اكلهما فلیمتهما طبخا
رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے جمعہ کے دن خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے میں یہ بات ارشاد فرمائی: اے لوگو! تم ان دو درختوں (کا پھل) کھاتے ہو میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں پیاز اور لہسن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب کسی شخص سے مسجد میں ان دونوں (یا ان میں سے کسی ایک چیز) کی بدبو آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اسے باہر میدان کی طرف نکال دیا جاتا تھا جس شخص نے ان دونوں کو کھانا ہو وہ ان کو پکا کر ان کی بدبو ختم کرے۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

507 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الثوم فَلَا یؤذینا بهَا فِیْ مَسْجِدنَا هٰذَا ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے اس درخت یعنی لہسن کو کھایا ہو وہ ہماری اس مسجد میں آ کر ہمیں اذیت نہ پہنچائے"۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

508 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَر فوجدوا فِیْ جنانها بصلا وثوما فَاَكَلُوْا مِنْهُ وهم جِیَاع فَلَمَّا رَاح النَّاس اِلَی الْمَسْجِد اِذا ریح الْمَسْجِد بصل وثوم فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اكل مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة الخبیثة فَلَا یقربنا ۔ فَذكر الحَدِیْث بِطُوْلِهِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِیْ مُسْلِم من حَدِیْث اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ بِنَحْوِهٖ لَیْسَ فِیْهِ ذكر البصل

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شرکت کی انہیں وہاں کے باغات میں پیاز اور لہسن ملے تو ان لوگوں نے وہ کھا لئے کیونکہ وہ لوگ بھوکے تھے جب وہ مسجد کی طرف آئے اور مسجد میں پیاز اور لہسن کی بو پھیلی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس خبیث درخت سے کھایا ہو وہ ہمارے قریب نہ آئے"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں پیاز کا تذکرہ نہیں ہے۔

509 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تفل تجاه الْقبْلَة جَاءَ یَوْم الْقِیَامَة وتفله بَیْن عَیْنَیْهِ وَمَنْ اكل مِنْ هٰذِهِ البقلة الخبیثة فَلَا یقربن مَسْجِدنَا ثَلَاثًا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوک دے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگا ہوا ہوگا' اور جو شخص اس خبیث سبزی کو کھالے' وہ تین دن تک ہماری مسجد کے قریب نہ آئے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

ترغيب النِّسَاء فِي الصَّلَاة فِيْ بُيُوتهنَّ ولزومها وترهيبهن من الْخُرُوْج مِنْهَا

باب: خواتین کیلئے اپنے گھروں میں نماز ادا کرنے' گھروں میں رہنے سے متعلق ترغیبی روایات اوراُن کے گھروں سے باہر نکلنے سے متعلق ترہیبی روایات

510 - عَن أم حميد امْرَأَة أبي حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَ ت إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أحب الصَّلَاة مَعَك قَالَ قد علمت أَنَّك تحبين الصَّلَاة معي وصلاتك فِيْ بَيْتك خير من صَلَاتك فِيْ حجرتك وصلاتك فِيْ حجرتك خير من صَلَاتك فِيْ دَارك وصلاتك فِيْ دَارك خير من صَلَاتك فِيْ مَسْجِد قَوْمك وصلاتك فِيْ مَسْجِد قَوْمك خير من صَلَاتك فِيْ مَسْجِدي قَالَ فَأمرت فَبنِي لَهَا مَسْجِد فِيْ أقْصَى شَيْءٍ من بَيتهَا وأظلمه وَكَانَت تصلي فِيهِ حَتَّى لقيت اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَبَوَّبَ عَلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة :بَاب اخْتِيَار صَلَاة الْمَرْأَة فِيْ حُجْرَتهَا على صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ مَسْجِد قَومهَا على صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِن كَانَت صَلَاة فِيْ مَسْجِد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعدل ألف صَلَاة فِيْ غَيره من الْمَسَاجِد وَالدَّلِيل على أَن قَول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي هٰذَا أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ صَلَاة الرِّجَال دون صَلَاة النِّسَاء هٰذَا كَلَامه

سیّدہ اُمّ حمید رضی اللہ عنہا جو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ تم میری اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو' لیکن تمہارا تمہارے گھر میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنے محلے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنے محلے میں نماز ادا کرنا' تمہارے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا

حديث510:صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب صلاة النساء في الجماعة - باب اختيار صلاة المرأة في حجرتها على صلاتها في دارها' حديث:1586صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر البيان بأن صلاة المرأة كلما كانت أستر كان أعظم لأجرها' حديث:2241مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حميد' حديث:26508مسند الروياني - أبو زرعة عمرو بن جابر' حديث:1096

کرنا تمہارا میری مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس خاتون کی ہدایت کے تحت' اس کے لئے اس کے گھر کے اندرونی اور تاریک ترین حصے میں نماز کی جگہ مخصوص کر دی گئی' وہ خاتون اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' اسی جگہ نماز ادا کرتی رہیں۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس کے لئے یہ باب قائم کیا ہے: "باب: عورت کا اپنے حجرے میں نماز ادا کرنے کو' اپنے محلے میں نماز ادا کرنے پر' اور اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر' اور اس کے مسجد نبوی میں نماز ادا کرنے پر اختیار کرنا' اگرچہ مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا' کسی اور مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے کے برابر ہے' اور اس کی دلیل' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"

تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے' مردوں کا نماز ادا کرنا مراد لیا ہے' اس کے ذریعے خواتین کی نماز مراد نہیں ہے۔ یہ امام ابن خزیمہ کا کلام تھا۔

511 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير مَسَاجد النِّسَاء قَعْر بُيُوتهنَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ إِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج أَبِي السَّمْح عَن السَّائِب مولى أم سَلَمَة عَنْهَا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة لَا أعرف السَّائِب مولى أم سَلَمَة بعدالة وَلَا جرح وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"خواتین کے لئے' نماز ادا کرنے کی' سب سے بہترین جگہ اُن کے گھر کا اندرونی حصہ ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے' یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' جبکہ امام حاکم نے' اسے دراج ابوسمح کے حوالے سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے حوالے سے' سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام سائب کے بارے میں کسی عدالت یا جرح کا مجھے علم نہیں ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

512 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْمَرْأَة فِيْ بَيتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِيْ حُجْرَتهَا خير من صَلَاتهَا فِيْ دارها وصلاتها فِيْ دارها خير من صَلَاتهَا فِيْ مَسْجِد قَومهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَاد جَيِّد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرنا' اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور اس کا اپنے بیرونی کمرے میں' نماز ادا کرنا' اس کے لئے اپنے گھر کے صحن میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور اس کا اپنے

گھر کے صحن میں نماز ادا کرنا اُس کے لئے اپنی قوم کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

513 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تمنعوا نساء كم الْمَسَاجِد وبيوتهن خير لَهُنَّ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم اپنی خواتین کو مساجد میں جانے سے منع نہ کرو ویسے اُن کے گھر (نماز کی ادائیگی کے لئے) ان کے لئے زیادہ بہتر ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

514 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة وَاَنَّهَا اِذا خرجت من بَيتهَا استشرفها الشَّيْطَان وَاَنَّهَا لَا تكون أقرب اِلَى اللّٰه مِنهَا فِيْ قَعْر بَيتهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت پردے کی چیز ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور عورت اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

515 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْمَرْاَة فِيْ بَيتهَا أفضل من صَلَاتهَا فِيْ حُجْرَتهَا وصلاتها فِيْ مخدعها أفضل من صَلَاتهَا فِيْ بَيتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ سَمَاع قَتَادَة هٰذَا الْخَبَر من مُورق

والمخدع بِكَسْر الْمِيم وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الدَّال الْمُهْملَة هُوَ الخزانة فِي الْبَيْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عورت کا اپنے (اندرونی) کمرے میں نماز ادا کرنا اس کے لئے بیرونی کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس کا اندرونی کوٹھڑی میں نماز ادا کرنا اس کے لئے اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے قتادہ کے اس روایت کے مورق سے سماع کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے۔

لفظ 'مخدع' میں 'م' پر زیر ہے اور 'خ' ساکن ہے اور 'د' پر زبر ہے اس سے مراد گھر کی اندرونی کوٹھڑی ہے۔

516 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَة عَورَة فَاِذا خرجت استشرفها الشَّيْطَان . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِلَفْظِهِ وَزَاد وَأقرب مَا تكون من وَجه رَبهَا وَهِي فِيْ قَعْر بَيتهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''عورت پردے کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں ان الفاظ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:
''عورت اپنے پروردگار کے زیادہ قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں نماز ادا کرے''۔

518 - وَرَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ الهجرى عَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ صَلَاة الْمَرْاَة اِلَى اللّٰه فِيْ اَشد مَكَان فِيْ بَيتهَا ظلمَة

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی صحیح میں ابراہیم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے اُن سے (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک عورت کی سب سے زیادہ پسندیدہ نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے سب سے زیادہ تاریک حصے میں ادا کرے''۔

519 - وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْد الطَّبَرَانِيِّ قَالَ النِّسَاء عَورَة وَاِن الْمَرْاَة لتخرج من بَيتهَا وَمَا بهَا بَأْس فيستشرفها الشَّيْطَان فَيَقُولُ اِنَّك لَا تمرين بِاَحد اِلَّا اَعْجَبته وَاِن الْمَرْاَة لتلبس ثِيَابهَا فَيُقَال اَيْن تريدين فَتَقُوْلُ اَعُوْد مَرِيضا اَوْ اَشهد جَنَازَة اَوْ اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد وَمَا عبدت امْرَاَة رَبهَا مثل اَن تعبده فِيْ بَيتهَا . وَاِسْنَاد هٰذِهٖ حسن
قَوْله فيستشرفها الشَّيْطَان اَي يَنْتَصِب وَيرْفَع بَصَره اِلَيْهَا ويهم بهَا لِاَنَّهَا قد تعاطت سَببا من اَسبَاب تسلطه عَلَيْهَا وَهُوَ خُرُوْجهَا من بَيتهَا

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''خواتین پردے کی چیز ہیں جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے جبکہ اسے اس کی ضرورت بھی نہ ہو تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم جس بھی شخص کے پاس سے گزرو گی اسے اچھی لگو گی جب عورت (باہر جانے کے لئے) کپڑے پہنتی ہے (یعنی تیار ہوتی ہے) اور اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم (کہاں) جانا چاہ رہی ہو؟ تو وہ جواب دیتی ہے: میں بیمار کی عیادت کے لئے یا جنازے میں شرکت کے لئے یا مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جانے لگی ہوں حالانکہ کوئی بھی عورت اپنے پروردگار کی اس طرح عبادت نہیں کر سکتی جس طرح کی عبادت وہ اپنے گھر کے اندرونی حصے میں کر سکتی ہے''۔
اس روایت کی سند حسن ہے۔
روایت کے یہ الفاظ ''فیستشرفہ الشیطان'' سے مراد یہ ہے: وہ اس کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اور اس کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ اس عورت نے ایسا سبب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے جس کے ذریعے شیطان کو اس پر غلبہ حاصل ہو سکے اور وہ سبب اس عورت کا اپنے گھر سے نکلنا ہے۔

520 - وَعَنْ اَبِيْ عَمْرو الشَّيْبَانِيِّ اَنه راى عبد اللّٰه يخرج النِّسَاء من الْمَسْجِد يَوْم الْجُمُعَة وَيَقُوْلُ

اخرجن الٰی بیوتکن خیر لکن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ لَا بَأسَ بِهِ

ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے جمعہ کے دن مسجد سے خواتین کو باہر نکلوادیا اور بولے: تم نکل کر اپنے گھر چلی جاؤ' یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

13 - التَّرْغِيب فِي الصَّلَوَات الْخمس والمحافظة عَلَيْهَا وَالْإِيمَان بِوُجُوبِهَا

فِيْهِ حَدِيْثٍ ابْن عمر وَغَيْره

باب: پانچ نمازوں اور ان کی حفاظت کرنے ان کے واجب ہونے پر ایمان رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور دیگر حضرات سے احادیث منقول ہیں

521 - عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بنى الْإِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه واقام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَصَوْم رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اور دیگر حضرات نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' اور نماز قائم کرنا' اور زکوٰۃ ادا کرنا' اور رمضان کے روزے رکھنا' اور بیت اللہ کا حج کرنا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے نقل کی ہے۔

522 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طلع علينا رجل شَدِيْد بَيَاض الثِّيَاب شَدِيْد سَواد الشّعْر لَا يرى عَلَيْهِ اثر السّفر وَلَا يعرفهُ منا اَحَد حَتّٰى جلس إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسند رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوضع كفيه على فَخذيهِ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَخْبرنِيْ عَن الْإِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَهُوَ مَرْوِيّ عَن غير وَاحِد من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرهَا

حضرت عمر بن خطاب ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک صاحب ہمارے سامنے آئے' جن کے کپڑے انتہائی سفید تھے' اور ان کے بال انتہائی سیاہ تھے' ان پر سفر کا نشان نظر نہیں آرہا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا' وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آکر بیٹھ گئے' انہوں نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملالئے' اور اپنی ہتھیلی اپنی رانوں پر رکھ لیں' انہوں نے کہا: اے حضرت محمد! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے' تو نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اسلام سے مراد یہ ہے) کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت ایک سے زیادہ صحابہ کرام کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

523 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَاَيْتُمْ لَو اَن نَهرا بِبَاب اَحَدُكُمْ يغْتَسل فِيْهِ كل يَوْم خمس مَرَّات هَلْ يبْقى من درنه شَىْءٍ قَالُوْا لَا يبْقى من درنه شَىْءٍ قَالَ فَكَذٰلِكَ مثل الصَّلَوَات الْخمس يمحو اللّٰه بِهن الْخَطَايَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْثِ عُثْمَان

الدَّرن بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ الْوَسخ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' اگر کسی شخص کے دروازے کے آگے نہر بہتی ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے' تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے خطاؤں کو مٹا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "الدرن" میں 'د' پر 'زبر' ہے' اور 'ر' پر بھی 'زبر' ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

524 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة كَفَّارَة لما بَيْنهُنَّ مَا لم تغش الْكَبَائِر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

525 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّلَوَات الْخمس كَفَّارَة لما بَيْنهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْت لَو اَن رجلا كَانَ يعتمل وَكَانَ بَين منزله وَبَين معتمله خَمْسَة اَنْهَار فَاِذَا اَتَى معتمله عمل فِيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه فَاَصَابَهُ الْوَسخ اَوْ الْعرق فَكلما مر بنهر اغْتسل مَا كَانَ ذٰلِكَ يبْقى من درنه فَكَذٰلِكَ الصَّلَاة كلما عمل خَطِيْئَة فَدَعَا واستغفر غفر لَهُ مَا كَانَ

قبلھا . رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والکبیر باسناد لا باس بہ وشواھدہ کثیرۃ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' درمیان میں ہونے والے (صغیرہ گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر کوئی شخص کہیں کام کرتا ہو' اور اس کے گھر اور کام کرنے کی جگہ کے درمیان پانچ نہریں ہوں' جب وہ اپنے کام کرنے کی جگہ پر آئے' تو جتنا اللہ کو منظور ہو' وہاں کام کرے' تو اسے میل کچیل لگ جائے' پسینہ آجائے' پھر (واپسی پر) جب بھی وہ (جس بھی) نہر کے پاس سے گزرے' تو وہاں غسل کر لے' تو اس کا کوئی بھی میل باقی نہیں رہے گا' نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے جب کوئی خطا کرے گا' تو پھر دعا کرے گا' اور مغفرت طلب کرے گا' تو اس کے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے' اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

526 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الصَّلَوَات الْخمس كَمثل نهر جَار غمر على بَاب اَحَدُكُم يغْتَسل مِنْهُ كل يَوْم خمس مَرَّات..... رَوَاهُ مُسلِم

والغمر بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمِيم بعدهمَا رَاء هُوَ الْكثير

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ نمازوں کی مثال بہتی ہوئی نہر کی مانند ہے' جو کسی شخص کے دروازے پر موجود ہو' اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''غمر'' میں 'غ' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد زیادہ ہونا ہے۔

527 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الصُّبْح غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الظُّهْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعَصْر غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْمغرب غسلتها ثُمَّ تحترقون تحترقون فَاِذَا صليتم الْعشَاء غسلتها ثُمَّ تنامون فَلَا يكْتب عَلَيْكُمْ حَتّٰى تستيقظوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جل جاتے ہو' تم لوگ جل جاتے ہو' پھر جب تم صبح کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' تم جلتے ہو (یعنی تم گناہ کرتے ہو) پھر تم ظہر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو (یعنی گناہوں کو) دھو دیتی ہے' پھر تم جلتے ہو' پھر تم جلتے ہو

پھر جب تم عصر کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم چلتے ہو' پھر تم چلتے ہو' جب تم مغرب کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اس کو دھو دیتی ہے' پھر تم چلتے ہو' پھر تم چلتے ہو' پھر جب تم عشاء کی نماز ادا کرتے ہو' تو یہ نماز اسے دھو دیتی ہے' پھر تم سو جاتے ہو' تو تمہارے بیدار ہونے تک تمہارے خلاف کچھ نوٹ نہیں کیا جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہ زیادہ مناسب ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

528 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا يُنَادى عِنْد كل صَلَاة يَا بني آدم قُوْمُوْا اِلٰى نيرانكم الَّتِىْ أوقدتموها فاطفئوها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ يحيى بن زُهَيْر الْقرشِى

قَالَ المملى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرِجَالِه كلهم مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح سراة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے' جو ہر نماز کے وقت یہ اعلان کرتا ہے: اے بنی آدم! تم نے جو آگ جلائی تھی' اس کی طرف جاؤ (اور نماز پڑھ کر) اسے بجھا دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن زہیر قرشی اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

529 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يبْعَث مُنَاد عِنْد حَضْرَة كل صَلَاة فَيَقُوْلُ يَا بني آدم قُوْمُوْا فاطفئوا مَا أوقدتم على اَنفسكُمْ فَيَقُوْمُوْنَ فيتطهرُوْنَ وَيصلونَ الظّهْر فَيغْفر لَهُمْ مَا بَيْنَهُمَا فَإِذَا حضرت الْعَصْر فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْمغرب فَمثل ذٰلِكَ فَإِذَا حضرت الْعَتَمَة فَمثل ذٰلِكَ فينامون فمدلج فِىْ خير ومدلج فِىْ شَرّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نماز کے وقت ایک منادی کو بھیجا جاتا ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اے اولادِ آدم! تم اٹھو اور تم نے اپنے خلاف جو آگ جلائی تھی اسے (نماز پڑھ کر) بجھا دو! تو وہ لوگ اٹھتے ہیں' وضو کرتے ہیں اور ظہر کی نماز ادا کرتے ہیں' تو ان دو نمازوں کے درمیان کے' اُن کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر جب عصر کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب مغرب کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب عشاء کا وقت ہوتا ہے' تو بھی اسی طرح ہوتا ہے' پھر جب لوگ سو جاتے ہیں' تو کوئی بھلائی کے عالم میں رات گزارتا ہے' اور کوئی برائی کے عالم میں رات گزارتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

530 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب انه بَات عِنْد سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِينْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي من آخر اللَّيْل فَكَأَنَّهُ لم ير الَّذِي كَانَ يظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لِهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوفًا هٰكَذَا بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تاکہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنے اہتمام سے عبادت کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: رات کے آخری حصے میں' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' یوں محسوس ہو رہا تھا' جیسے انہیں طارق بن شہاب کے ارادے کا اندازہ نہیں ہو سکا' انہوں نے بعد میں اس بات کا تذکرہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو! یہ درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی' جبکہ تم نے قتل کا ارتکاب نہ کیا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت آگے چل کر مکمل آئے گی۔

531 - وَعَنْ عمر بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن شهِدت أَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَأَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ أَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمر بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' اور میں زکوٰۃ ادا کرتا ہوں' اور میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں' اور میں رمضان میں نوافل ادا کرتا ہوں' تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدیقین اور شہداء میں ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

532 - وَعَنْ أَبِي مُسْلِم التغلبي قَالَ دخلت على أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِد فَقُلْتُ يَا أَبَا أُمَامَةَ إِن رجلا حَدثنِي عَنْك أَنَّك سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء فَغسل يَدَيْهِ وَوَجهه وَمسح على رَأسه وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَامَ إِلَى صَلَاة مَفْرُوضَة غفر اللّٰه لَهُ فِي ذٰلِكَ الْيَوْم مَا مشت إِلَيْهِ رِجْلَاهُ وقبضت عَلَيْهِ يَدَاهُ وَسمعت إِلَيْهِ أذناهُ وَنظرت إِلَيْهِ عَيناهُ وَحدث بِهِ نَفسه من سوء

فَقَالَ وَاللّٰه قد سَمعته من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمرا

رَوَاهُ أَحْمد وَالْغَالِب على سَنَده الْحسن وَتقدم لَهُ شَوَاهِد فِي الْوضُوء وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

ابومسلم تغلبی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! ایک شخص نے آپ کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' اور دونوں بازو دھوتا ہے' اور اپنا چہرہ دھوتا ہے' اور اپنے سر پر مسح کرتا ہے' اور کانوں پر مسح کرتا ہے' پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اس دن کے ان گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' جس کی طرف اس کے پاؤں چل کر گئے تھے' یا جس کو اس کے ہاتھوں نے سرانجام دیا تھا یا جس کو اس کے کانوں نے سنا تھا یا جس کی طرف اس کی آنکھوں نے دیکھا تھا' یا جس کے بارے میں اس نے اپنے دل میں برا سوچا تھا''۔

تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند پر غالب یہ ہے کہ یہ حسن ہے' وضو سے متعلق اس سے پہلے اس کے شواہد گزر چکے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

533 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يُصَلِّي وخطاياه مَرْفُوْعَة على رَأسه كلما سجد تحات عَنهُ فيفرغ من صلَاته وَقد تحاتت عَنهُ خطاياه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالصَّغِير وَفِيْهِ اَشْعَث بن اَشْعَث السعداني لم اَقف على تَرْجَمته

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مسلمان نماز ادا کرتا ہے' تو اس کی خطائیں اس کے سر پر رکھ دی جاتی ہیں' جب وہ سجدے میں جاتا ہے' تو وہ اس سے نیچے گر جاتی ہیں' جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے' تو اُس سے' اس کی تمام خطائیں گر چکی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی اشعث بن اشعث سعدانی ہے' میں اس کے حالات سے واقف نہیں ہو سکا۔

534 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كنت مَعَ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَحت شَجَرَة فَاَخذ غصنا مِنْهَا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا عُثْمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ هٰكَذَا فعل بِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَعَه تَحت شَجَرَة وَاَخذ مِنْهَا غصنا يَابسا فهزه حَتّٰى تحات ورقه فَقَالَ يَا سلمَان اَلا تَسْاَلنِيْ لم افعل هٰذَا قلت وَلم تَفْعَلهُ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا تَوَضَّاَ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ صلى الصَّلَوَات الْخمس تحاتت خطاياه كَمَا تحات هٰذَا الْوَرق وَقَالَ اَقِمِ الصَّلَاة طرفِي النَّهَار وَزلفًا من اللَّيْل اِن الْحَسَنَات يذْهبن السَّيِّئَات ذٰلِكَ ذكرى لِلذَّاكِرِيْنَ هود

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا عَليّ بن زيد

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں ایک درخت کے نیچے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھا' انہوں نے اس

درخت کی ایک شاخ پکڑی جو خشک تھی اور اسے ہلایا' تو اس شاخ کے پتے نیچے گر گئے' پھر انہوں نے فرمایا: اے ابوعثمان! کیا تم مجھ سے یہ دریافت نہیں کرو گے؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ اسی طرح کیا تھا' میں بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھا' آپ ﷺ نے ایک خشک پکڑ کر اسے ہلایا' تو اس کے پتے نیچے گر گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کیا تم مجھ سے پوچھو گے نہیں؟ کہ میں نے ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر پانچ نمازیں ادا کرے' تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں' جس طرح یہ پتے جھڑ گئے ہیں''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز ادا کرو اور رات کے کچھ حصے میں بھی نماز ادا کرو' کیونکہ نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے نقل کردہ روایت کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

535 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اكب فأكب كل رجل منا يبكى لَا نَدْرِى على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَأسه وَفِیْ وَجهه الْبُشْرى وَكَانَت اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من رجل يُصَلِّى الصَّلَوَات الْخمس وَيَصُوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى اِنَّهَا لتصطفق ثُمَّ تَلا (اِن تجتنبوا كَبَائِر مَا تنهون عَنهُ نكفر عَنْكُمْ سَيِّئَاتكُمْ وَنُدْخِلكُمْ مدخلًا كَرِيمًا) النِّسَاء
وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے' جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد آپ ﷺ نے سر جھکا لیا' تو ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا لیا' ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ آپ ﷺ نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا' تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کا تاثر تھا' اور یہ چیز ہمارے لئے سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ بہتر تھی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص پانچ نمازیں ادا کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' قیامت کے دن اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے' یہاں تک کہ وہ (یعنی جنت کے آٹھوں دروازے) اضطراب کا شکار ہوں گے' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے' تو ہم تمہاری برائیاں تم سے ختم کر دیں گے' اور تمہیں عزت والے ٹھکانے میں داخل کریں گے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

536 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد انصرافنا من صَلَاتنَا اراهُ قَالَ الْعَصْر فَقَالَ مَا اَدْرِي احدثكُمْ اَوْ أسكت قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن خيرا فحدثنا وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ فَاللّٰه وَرَسُوله اعلم قَالَ مَا من مُسْلِم يتَطَهَّر فَيتم الطَّهَارَة الَّتِيْ كتب اللّٰه عَلَيْهِ فَيصَلي هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس اِلَّا كَانَت كَفَّارَات لما بَيْنهَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ:اَن عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه لأحدثكم حَدِيْثا لَوْلَا آيَة فِيْ كتاب اللّٰه مَا حَدَّثتكُموْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يتَوَضَّأ رجل فَيحسن وضوء ه ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاة اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ مَا بَيْنهَا وَبَيْنَ الصَّلَاة الَّتِيْ تَلِيهَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ارشاد فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ بات تمہارے ساتھ کروں یا خاموش رہوں تو ہم نے عرض کی: اگر بھلائی کی بات ہے تو آپ ہمیں بیان کر دیں اور اگر اس کے علاوہ ہے تو پھر اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے مکمل وضو کرے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس پر لازم قرار دیا ہے اور یہ پانچ نمازیں ادا کرے تو یہ چیز اس کے لئے درمیان (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ بن جائے گی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں اگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ایک آیت مذکور نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تم لوگوں کو بیان نہ کرتا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے بعد والی نماز کے درمیان والے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

537 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم:قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ للصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ النَّاس اَوْ مَعَ الْجَمَاعَة اَوْ فِي الْمَسْجِد غفر لَهٗ ذُنُوبه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چل کر جائے اور اسے لوگوں کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے جماعت کے ساتھ ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُسے مسجد میں ادا کرے تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

538 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من امرىء مُسْلِم

تحضره صَلَاة مَكْتُوبَة فَيحسن وضوء ها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم تؤت كَبِيْرَة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح وضو کر کے اچھی طرح خشوع وخضوع اور رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ نماز اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ حاصل رہتی ہے''۔

539 - وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن کل صَلَاة تحط مَا بَیْن یَدیهَا من خَطِیئَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نماز اپنے سے آگے (یعنی پہلے) والے گناہوں کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

540 - وَعَنِ الْحَارِث مولی عُثْمَان قَالَ جلس عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَوْمًا وَجَلَسْنَا مَعَه فجاء الْمُؤَذّن فَدَعَا بِمَاء فِیْ اِنَاء اَظنهُ یکون فِیْهِ مد فَتَوَضَّأ ثُمَّ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یتَوَضَّأ وضوئی هٰذَا ثُمَّ قَالَ من تَوَضَّأ وضوئی هٰذَا ثُمَّ قَامَ یُصَلِّی صَلَاة الظّهْر غفر لَهُ مَا کَانَ بَیْنهَا وَبَیْنَ الصُّبْح ثُمَّ صلی الْعَصْر غفر لَهُ مَا کَانَ بَیْنهَا وَبَیْنَ الظّهْر ثُمَّ صلی الْمغرب غفر لَهُ مَا کَانَ بَیْنهَا وَبَیْنَ الْعَصْر ثُمَّ صلی الْعشَاء غفر لَهُ مَا کَانَ بَیْنهَا وَبَیْنَ الْمغرب ثُمَّ لَعَلَّه یبیت یتمرغ لیلته ثُمَّ اِن قَامَ فَتَوَضَّأ فصلی الصُّبْح غفر لَهُ مَا بَیْنهَا وَبَیْن صَلَاة الْعشَاء وَهن الْحَسَنَات یذْهبن السَّیِّئَات قَالُوْا هٰذِهِ الْحَسَنَات فَمَا الْبَاقِیَات یَا عُثْمَان قَالَ هِیَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَاللّٰه اَکبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام حارث بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' ہم بھی ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران مؤذن آیا' تو انہوں نے پانی منگوایا' جو ایک ایسے برتن میں آیا' میرا یہ گمان ہے کہ اس میں ایک 'مُد' پانی آتا ہوگا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر ظہر کی نماز ادا کرے' تو اس کے اُس نماز اور صبح کی نماز کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر وہ عصر کی نماز ادا کر لے' تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ مغفرت کی نماز ادا کر لے' تو اس کے مغرب اور عصر کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' پھر جب وہ عشاء کی

نماز ادا کرلے تو اس کے عشاء اور مغرب کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی' پھر وہ رات یوں بسر کرے گا کہ اس رات میں وہ کروٹیں بدلتا رہا ہوگا' پھر اگر وہ وضو کر کے صبح کی نماز ادا کرلے تو اس کے صبح اور عشاء کے درمیانی گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی یہی وہ نیکیاں ہیں' جو برائیوں کو ختم کردیتی ہیں' لوگوں نے عرض کی: یہ تو وہ نیکیاں ہوگئیں' تو باقی رہ جانے والی چیزوں سے کیا مراد ہے؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے۔

541 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذمَّة الله فَلَا يطلبكم الله من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه على وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم . رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب صَلَاة الصُّبْح وَالْعصر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ تم سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب نہ لے' کیونکہ جس شخص سے اپنے ذمہ سے متعلق کسی چیز کا حساب لے گا' اور پھر (وہ اس کی کوتاہی) پکڑے گا' تو اسے چہرے کے بل اوندھا کر کے جہنم میں آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو صبح اور عصر کی نماز سے متعلق باب میں بھی یہ روایت آئے گی۔

542 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِيْ صَلَاة الصُّبْح وَصَلَاة الْعَصْر ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبهم وَهُوَ أَعْلَم بهم كَيفَ تركتم عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کے فرشتے' اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آتے جاتے ہیں' وہ صبح کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے

حدیث 541: صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة العشاء والصبح فی جماعة - حدیث: 1086' مستخرج أبی عوانة - باب الدلیل علی أن من صلی المکتوبة وحده لیس علیه إعادتها' حدیث: 999' صحیح ابن حبان - کتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذکر إثبات ذمة الله جل وعلا للمصلی صلاة الغداة' حدیث: 1763' السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصلاة' ذکر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب من قال : فی الصبح' حدیث: 2021' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الکوفیین' حدیث جندب - حدیث: 18446

ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات گزاری ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تھا' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے' تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کر رہے تھے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

543 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَ اَوَّلَ مَا افترض اللّٰه على النَّاس من دينهم الصَّلاة وَآخر مَا يبْقى الصَّلاة وَاَوَّل مَا يُحَاسب بِهِ الصَّلاة وَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا فِيْ صَلَاةِ عَبدِي فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا هَلْ لعبدى من تطوع فَاِن وجد لَهُ تطوع تمت الْفَرِيضَة من التَّطَوُّع ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ زَكَاته تَامَّة فَاِن كَانَت تَامَّة كتبت تَامَّة وَاِن كَانَت نَاقِصَة قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لَهُ صَدَقَة فَاِن كَانَت لَهُ صَدَقَة تمت لَهُ زَكَاته . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دین کے حوالے سے' اُن پر جو چیز سب سے پہلے فرض کی ہے' وہ نماز ہے' اور جو چیز سب سے آخر میں باقی رہے گی' وہ بھی نماز ہے' اور سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کی نماز کا جائزہ لو! اگر یہ مکمل ہے' تو اسے مکمل نوٹ کرو' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ میرے بندے کی کوئی نفلی نماز ہے' اگر تو اس کی نفل نماز موجود ہوگی' تو نفل کے ذریعے اس کے فریضے کو مکمل کرلیا جائے گا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ اس بات کا جائزہ لو! کیا اس کی زکوۃ مکمل ہے؟ اگر مکمل ہوگی' تو اس کو مکمل نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ کم ہوگی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ کیا اس نے کوئی صدقہ کیا تھا؟ اگر تو اس نے صدقہ کیا ہوگا' تو اس کے ذریعے اس کی زکوۃ مکمل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

544 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلا وَآتى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه وَاَدّى الْاَمَانَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَدَاءِ الْاَمَانَة قَالَ الْغسْل من الْجَنَابَة اِن اللّٰه لم يَأْمَن ابْن آدم على شَيْءٍ من دينه غَيرهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جنہیں کوئی شخص ایمان کے ہمراہ ادا کرے گا' تو جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازوں کی حفاظت کرے' اور ان کے وضو' ان کے رکوع' ان کے سجود' ان کے اوقات سمیت حفاظت کرے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور بیت اللہ

کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنی خوشی سے ادا کرے اور امانت ادا کرے (تو اسے یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا) عرض کی گئی: یارسول اللہ! امانت کی ادیگی سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غسل جنابت کرنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں اس کے علاوہ کسی اور چیز کے حوالے سے امین نہیں بنایا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

545 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات كتبهن الله على الْعباد فَمَنْ جَاءَ بِهن وَلَمْ يضيع مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بحقهن كَانَ لَهُ عِنْد الله عهد اَن يدْخلهُ الْجنَّة وَمَنْ لم يَأْتِ بِهن فَلَيْسَ لَهُ عِنْد الله عهد اِنْ شَاءَ عذبه وَاِنْ شَاءَ ادخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم قرار دیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا' اور ان میں سے کسی بھی چیز کو ان کے حق کو کم سمجھتے ہوئے ضائع نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے جنت میں داخل کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

546 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن الله من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَاَتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على الله عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ على الله عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کا وضو اچھی طرح کرکے انہیں مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کر دے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

547 - وَعَنْ سَعْد بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَان اَخَوان فَهَلَكَ اَحدهمَا قبل صَاحبه بِاَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَذكرت فَضِيلَة الْاَوَّل مِنْهُمَا عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلم يكن الْاٰخر مُسْلِما قَالُوْا بَلٰى وَكَانَ لَا بَاْس بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريكم مَا بلغت بِهِ صَلَاته اِنَّمَا مثل الصَّلَاة كَمثل نهر عذب غمر بِبَاب اَحَدُكُمْ يقتحم فِيْهِ كل يَوْم خمس

مَرَّات فَمَا ترَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ يبقى من درنه فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ مَا بلغت بِهٖ صَلَاته.

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَأحمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه إِلَّا انه قَالَ عَن عَامر بن سعد بن أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعت سَعْدا وناسا من أَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رجلَانِ أَخَوان فِيْ عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَحدهمَا أفضل من الآخر فتوفي الَّذِيْ هُوَ أفضلهما ثُمَّ عمر الآخر بعد أَرْبَعِيْنَ لَيْلَة ثُمَّ توفّي فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ألم يكن يُصَلِّي قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا بَأْس بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وماذا يدريكم مَا بلغت بِهٖ صَلَاته الحَدِيْث

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دوآدمی بھائی تھے'ان میں سے ایک کا دوسرے سے چالیس دن پہلے انتقال ہوگیا'ان دونوں میں سے پہلے والے کی فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا'تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوسرا (جو زندہ بچا ہے) وہ مسلمان نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ اس کی نماز اسے کہاں تک پہنچادے گی؟ نماز کی مثال میٹھے پانی کی اس نہر کی طرح ہے جو زیادہ پانی والی ہو' اور کسی شخص کے دروازے کے پاس موجود ہو'اور آدمی روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو'تو تم کیا سمجھتے ہو اس کے میل میں سے کچھ باقی بچے گا؟ تم لوگوں کو کیا پتہ؟ کہ اس دوسرے شخص کی نماز اسے کہاں تک پہنچادے گی؟

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے'اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے'امام نسائی نے نقل کیا ہے'اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے' عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ فضیلت رکھتا تھا' جو زیادہ فضیلت رکھتا تھا' اس کا انتقال ہوگیا' جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا' پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا' اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیا اس (دوسرے والے بھائی) نے (پہلے بھائی کے انتقال کے بعد) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اور اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ کہ اس کی نمازوں نے اسے کہاں تک پہنچادیا ہے؟''......الحدیث۔

548 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد أَحدهمَا وَأخر الآخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبيد الله فَرَأَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا أدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَأَصْبَحت فَذكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذكر لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَيْسَ قد صَامَ بعده رَمَضَان وَصلى سِتَّة آلَاف رَكْعَة وَكَذَا وَكَذَا رَكْعَة صَلَاة سنة. رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم عَن طَلْحَة بِنَحْوِهٖ أطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ آخِره فَلَمَّا بَيْنَهُمَا ابعد من السَّمَاء وَالْأَرْض

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے کی شاخ ''بلی'' سے تعلق رکھنے والے دو بھائی تھے' وہ دونوں ایک ساتھ اسلام لائے' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا' اور دوسرا اس کے بعد ایک سال تک زندہ رہا' حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ ان دونوں میں سے' جس کا بعد میں انتقال ہوا تھا' وہ شہید سے پہلے جنت میں داخل ہوگیا' میں اس پر بڑا حیران ہوا' اگلے دن میں نے اس بات کا تذکرہ کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا اس دوسرے والے نے) اس (پہلے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے' اور چھ ہزار رکعات ادا نہیں کیں اور اتنی' اتنی نماز ادا نہیں کی' یعنی پورے سال کی نمازیں ادا نہیں کیں۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کی مانند' لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا آسمان و زمین کے درمیان فاصلہ ہے''۔

549 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اَحْلِفُ عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَلُ اللّٰهُ مَنْ لَهُ سَهْمٌ فِي الْاِسْلَامِ كَمَنْ لَا سَهْمَ لَهُ وَاَسْهُمُ الْاِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالزَّكَاةُ وَلَا يَتَوَلَّى اللّٰهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا فَيُوَلِّيهِ غَيْرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُحِبُّ رَجُلٌ قَوْمًا اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ مَعَهُمْ وَالرَّابِعَةُ لَوْ حَلَفْتُ عَلَيْهَا رَجَوْتُ اَنْ لَا اٰثَمَ لَا يَسْتُرُ اللّٰهُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَحْمَدُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں' اس شخص کو' جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ اس شخص کی مانند نہیں کرے گا' جس کا اسلام میں کوئی حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کو اس لئے اپنا دوست نہیں بناتا کہ قیامت کے دن اسے کسی اور کے حوالے کردے' اور جو بھی بندہ کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس بندے کو ان لوگوں کے ساتھ رکھے گا' اور چوتھی بات یہ ہے کہ اگر میں اس پر قسم اٹھاؤں' تو مجھے یہ امید ہے کہ یہ گناہ نہیں ہوگا (یعنی یہ قسم سچی ہوگی) کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو قیامت کے دن بھی اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

550 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَفِيْ اِسْنَادِهِ اَبُوْ يَحْيَى الْقَتَّاتُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی کنجی' نماز ہے''۔

یہ روایت امام دارمی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابو یحییٰ قتات ہے۔

551 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قرط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ فَإِنْ صلحت صلح سَائِر عمله وَإِنْ فَسدتْ فسد سَائِر عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَأس بِإِسْنَادِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے' جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ ٹھیک ہوئی تو باقی اعمال بھی ٹھیک ہوں گے' اور اگر یہ خراب ہوگی' تو باقی تمام اعمال بھی خراب ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

552 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاة ينظر فِيْ صَلَاته فَإِنْ صلحت فَقَدْ اَفْلح وَإِنْ فَسدتْ خَابَ وخسر

رَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے' سب سے پہلے' نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اس کی نماز کا جائزہ لیا جائے گا' اگر وہ ٹھیک ہوگی' تو وہ بندہ کامیاب ہوگا' اور اگر وہ خراب ہوگی' تو وہ بندہ رسوا ہوگا' اور خسارے کا شکار ہوگا''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

553 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأس من الْجَسَد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں' جس کی امانت نہیں اور اس شخص کی نماز نہیں' جس کی طہارت نہیں' اس شخص کا دین نہیں' جس کی نماز نہیں' دین میں نماز کا وہی مقام ہے' جو جسم میں سر کا مقام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: حسین بن حکم حبری اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

554 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَلَا بَأس بِاسْنَادِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے اپنے آس پاس موجود افراد سے فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز، زکوۃ، امانت، شرم گاہ، پیٹ، زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

555 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اَتَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن افضل الْاَعْمَال فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الصَّلَاة ثَلَاث مَرَّات قَالَ ثُمَّ مَه قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر نماز' تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا' پھر اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

556 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيْمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَن خير اَعمالكُم الصَّلَاة وَلَنْ يحافظ على الْوضُوء اِلَّا مُؤْمِن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا وَلَا عِلَّة لَهُ سوى وهم اَبِيْ بِلَال وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من غير طَرِيْق اَبِيْ بِلَال بِنَحْوِهِ وَتقدم هُوَ وَغَيره فِي الْمُحَافظَة على الْوضُوء وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث سَلمَة بن الْاَكْوَع وَقَالَ فِيْهِ وَاعْلَمُوا اَن اَفضل اَعمالكُم الصَّلَاة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سیدھے رہو' اور شمار نہ کرو اور یہ بات جان لو! کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر نماز ہے' اور وضو کی حفاظت صرف مومن کرتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے' صرف یہ علت ہے کہ ابو بلال نامی راوی کو وہم ہوا ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابو بلال کے علاوہ' ایک اور سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے' یہ اور دوسری روایات' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' جو وضو کی حفاظت کرنے سے متعلق ہیں

یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ''تم لوگ یہ بات جان لو! تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز ہے''۔

557 - وَعَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس ركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَعلم اَنَّهُنَّ حق من عِنْد اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ قَالَ وَجبت لَهُ الْجَنَّة اَوْ قَالَ حرم على النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پانچ نمازوں کی' اُن کے رکوع' سجود اور اوقات سمیت حفاظت کرے' اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ حق ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ جہنم کے لئے حرام ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

558 - وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من علم اَن الصَّلَاة حق مَكْتُوْب وَاجِب دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَعبد اللّٰه ابْن الامَام اَحْمد على الْمسند وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَيْسَ عِنْده وَلَا عِنْد عبد اللّٰه لَفظَة مَكْتُوْب . قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنهُ وَسَتَاْتِيْ اَحَادِيْث اُخر تنتظم فِيْ سلك هٰذَا الْبَاب فِي الزَّكَاة وَالْحج وَغَيْرهمَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات جان لے کہ نماز حق ہے' لازم کی گئی ہے' اور واجب ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ''مسند'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم امام حاکم اور عبداللہ بن احمد کی روایت میں لفظ ''لازم کی گئی'' نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عنقریب دیگر احادیث بھی آئیں گی' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہوں گی' وہ حج' زکوٰۃ اور دیگر امور سے متعلق ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

14 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة مُطلقًا وَفضل الرُّكُوع وَالسُّجُود والخشوع

باب: نماز سے متعلق' مطلق ترغیبی روایات' نیز رکوع کرنے' سجدہ کرنے' اور خشوع کی فضیلت

559 - عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْاِيْمَان وَالْحَمْد لِلّٰه تملاُ الْمِيْزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملاُ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَكَ اَوْ عَلَيْكَ . رَوَاهُ مُسلِم وَغَيْره وَتقدم

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ' الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر روشنی ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

560 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خرج فِی الشتَاء وَالْوَرق یتهافت فَاخذ بِغُصْن من شَجَرَة قَالَ فَجعل ذٰلِكَ الْوَرق یتهافت فَقَالَ یَا اَبَا ذَر قلت لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الْعَبْد الْمُسلم لیُصَلِّی الصَّلَاة یُرِید بهَا وَجه اللّٰه فتهافت عَنهُ ذنُوبه كَمَا تهافت هٰذَا الْوَرق عَن هٰذِهِ الشَّجَرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں کہیں تشریف لے جا رہے تھے اس وقت پت جھڑ کا موسم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ پکڑی' تو (اس کو ہلایا) تو اس کے پتے گرنے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ نماز ادا کرتا ہے' اور اس نماز کے ذریعے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو اس شخص کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں''۔ یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

561 - وَعَنْ معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقِیت ثَوْبَان مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبرنِیْ بِعَمَل اعمله یدخلنی اللّٰه بِهِ الْجَنَّة اَوْ قَالَ قُلْتُ بِاَحَبِّ الْاَعْمَال اِلَی الله فَسكت ثُمَّ سَاَلته فَسكت ثُمَّ سَاَلته الثَّالِثَة فَقَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَیْك بِكَثْرَة السُّجُود فَاِنَّك لَا تسْجد لله سَجْدَة اِلَّا رفعك اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط بهَا عَنْك خَطِیئَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو میں نے کہا: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جس پر میں عمل کروں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مجھے جنت میں داخل کر دے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کے بارے میں بتائیے' تو وہ خاموش رہے' میں نے پھر ان سے سوال کیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے تیسری مرتبہ ان سے سوال کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم پر بکثرت سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہاری خطاء کو ختم کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نقل کی ہے۔

562 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يسجد لله سَجْدَةَ اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة ومحا عَنْهُ بهَا سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فاستكثروا من السُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' تو تم لوگ بکثرت سجدے کرو''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

563 - وَعَنْ ابی هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرب مَا يكون العَبْد من ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاَكْثرُوْا الدُّعَاء . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم لوگ (سجدے کی حالت میں) بکثرت دعا کرو''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

564 - وَعَنْ ربيعَة بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اخدم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهاري فَاِذَا كَانَ اللَّيْل آويت اِلَى بَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبت عِنْده فَلَا ازَال اسمعهُ يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ رَبِّي حَتّٰى امل اَوْ تغلبني عَيْني فانام فَقَالَ يَوْمًا يَا ربيعَة سلني فأعطيك فَقُلْتُ اَنْظرنِيْ حَتّٰى أنظر وتذكرت اَن الدُّنْيَا فانية مُنْقَطِعَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسَالك اَن تَدْعُو اللّٰه اَن ينجيني مِنَ النَّار ويدخلني الْجنَّة فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من اَمرك بِهٰذَا قلت مَا اَمرنِيْ بِهِ اَحَد وَلٰكِنِّيْ علمت اَن الدُّنْيَا مُنْقَطِعَة فانية وَاَنْت من اللّٰه بِالْمَكَان الَّذِيْ اَنْت مِنْهُ فَاَحْبَبْت اَن تَدْعُو اللّٰه لي قَالَ اِنِّيْ فَاعل فأعني

حديث 562:صحيح ابن خزيمة - كتاب الصلاة' باب فضيلة السجود في الصلاة وحط الخطايا بها مع رفع الدرجات - حديث: 315مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان ثواب السجود والترغيب في كثرة السجود - حديث:1473صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس - ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات لمن سجد في صلاته لله عز' حديث:1755سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب فضل من سجد لله سجدة - حديث: 1481سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في كثرة السجود - حديث: 1419السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث: 1132مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب فضل التطوع - حديث:4694مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' الرجل يرفع رأسه قبل الإمام من قال يعود فيسجد - حديث: 4567السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب من سجد لله عز وجل سجدة - حديث:714السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من أجاز أن يصلي بلا عقد عدد' حديث: 4254مسند الطيالسي - وثوبان رحمه الله' حديث:1067مسند ابن الجعد - عمرو عن سالم بن أبي الجعد' حديث: 59البحر الزخار مسند البزار - حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2345المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:874معجم الصحابة لابن قانع - أبو ذر جندب بن جنادة بن سفيان بن عبيد بن الوقيعة' حديث:201

علی نفسك بكثرة السجود

رَوَاهُ الطَّبَرَانِي فِي الْكَبِيرِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُد مُخْتَصِرًا وَلَفْظ مُسْلِمٍ قَالَ كُنتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فآتيه بوضوئه وَحَاجته فَقَالَ لي سلني فَقُلْتُ أسألك مرافقتك فِي الْجَنَّة قَالَ أَوْ غير ذَلِكَ قلت هُوَ ذَاكَ قَالَ فأعني على نَفسك بِكَثْرَة السُّجُود

❀❀ حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں دن کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا' جب رات کا وقت آتا' تو میں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر آجاتا تھا' ایک رات میں وہاں موجود تھا' میں مسلسل نبی اکرم ﷺ کو یہ پڑھتے ہوئے سنتا رہا' سبحان اللہ' سبحان ربی' یہاں تک کہ میں تھک گیا' یا میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا' ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ربیعہ! تم مجھ سے کچھ مانگو' میں تمہیں دوں گا' میں نے عرض کی: آپ مجھے موقع دیجئے' تاکہ میں غور کرلوں' پھر مجھے خیال آیا کہ دنیا تو فنا ہونے والی ہے' اور ختم ہو جائے گی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے جہنم سے نجات دیدے' اور مجھے جنت میں داخل کردے' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں یہ کہنے کے لئے کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے یہ کسی نے نہیں کہا' بلکہ مجھے یہ علم ہے کہ دنیا آخر کار چھوٹ جاتی ہے' اور فنا ہو جاتی ہے' اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مرتبہ' اور مقام حاصل ہے' وہ ہے' اس لئے میری یہ خواہش ہوئی کہ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ایسا کروں گا' تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رات بسر کی' میں آپ ﷺ کے لئے وضو اور قضائے حاجت کے لئے پانی لے کے آیا' تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم مجھ سے کچھ مانگو! میں نے عرض کی: میں جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کچھ اور بھی مانگتے ہو؟ میں نے عرض کی: یہی کافی ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں' بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرنا''۔

565 - وَعَنْ أَبِي فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرنِي بِعَمَل أستقيم عَلَيْهِ وأعمله قَالَ عَلَيْك بِالسُّجُود فَإِنَّك لَا تسْجد لله سَجْدَة إِلَّا رفعك الله بهَا دَرَجَة وَحط عَنْك بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ أَحْمد مُخْتَصرا

وَلَفظه قَالَ قَالَ لي نَبِيّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا فَاطِمَة إِن أردْت أَن تلقاني فَأكْثر السُّجُود

❀❀ حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے'

جس پر میں استقامت اختیار کروں اور اسے سرانجام دوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے' کیونکہ جب بھی تم اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے تمہارے درجہ کو بلند کرے گا' اور اس کی وجہ سے تمہارے گناہ کو مٹادے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام احمد نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

''اے ابوفاطمہ! اگر تم مجھ سے ملاقات کرنے کا ارادہ رکھتے ہو' تو تم بکثرت سجدے کرو''۔

566 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد عَلَيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ عُثْمَان . قَالَ الْحَافِظ عُثْمَان هٰذَا هُوَ ابْن الْقَاسِم ذكره ابْن حبَان فِي الثِّقَات

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی' کہ اللہ تعالیٰ بندے کو سجدے کے عالم میں دیکھے کہ اس نے اپنا چہرہ مٹی میں رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: عثمان نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عثمان نامی یہ راوی عثمان بن قاسم ہے' جس کا ذکر ابن حبان نے کتاب الثقات میں کیا ہے۔

567 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة خير مَوْضُوع فَمَنْ اسْتَطَاعَ اَن يستكثر فليستكثر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز بہترین چیز ہے' جو شخص اسے زیادہ ادا کرسکتا ہو' وہ اسے زیادہ ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

569 - وَعَنْ مطرف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قعدت اِلَى نفر من قُرَيْش فجَاءَ رَجُلٌ فَجعل يُصَلِّي وَيرْفَع وَيسْجد وَلَا يقْعد فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا أرى هٰذَا يدْرِي ينْصَرف على شفع اَوْ على وتر فَقَالُوْا اَلا تقوم اِلَيْهِ فَتَقُوْلُ لَهُ قَالَ فَقُمْت فَقُلْتُ لَهُ يَا عبد اللّٰه اَرَاك تَدْرِي تنْصَرف على شفع اَوْ على وتر قَالَ وَلٰكِن اللّٰه يدْرِي وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سجد لله سَجْدَة كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة فَقُلْتُ من اَنْت فَقَالَ اَبُوْ ذَر فَرَجَعت اِلَى اَصْحَابِي فَقُلْتُ جزاكم اللّٰه من جلساء شرا اَمرتُمُونِي اَن أُعَلِّم رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَفِي رِوَايَةٍ: فرأيته يُطِيل الْقيام وَيكثر الرُّكُوع وَالسُّجُود فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا آلوت اَن أحسن اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ركع رَكْعَة اَوْ سجد سَجْدَة رفع اللّٰه لَهُ بهَا دَرَجَة

وَحط عَنهُ بِهَا خطيئة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وَهُوَ بِمَجْمُوع طرقه حسن اَوْ صَحِيْح . مَا آلوت اَى قصرت

❀ مطرف بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب تشریف لائے' اور نماز ادا کرنے لگے' وہ اٹھتے تھے' اور سجدے میں جاتے تھے' قعدہ نہیں کرتے تھے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پتہ نہیں چل رہا کہ یہ صاحب جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو ان لوگوں نے کہا: تم اٹھ کر ان کے پاس چلے جاؤ! وہ تمہیں بتادیں گے' مطرف کہتے ہیں: میں اٹھا' میں نے ان سے کہا: اے اللہ کے بندے! میں آپ کو دیکھ رہا ہوں' یہ پتہ نہیں چل رہا کہ آپ جفت رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' یا طاق رکعت کے بعد نماز ختم کریں گے' تو انہوں نے جواب دیا: لیکن اللہ تعالیٰ' تو یہ بات جانتا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے''۔

مطرف بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ابوذر' مطرف کہتے ہیں: میں اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آیا اور میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو جزائے خیر دے! تم لوگوں نے مجھے کہا تھا' تو مجھے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے بارے میں پتہ چل گیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے انہیں دیکھا کہ وہ طویل قیام کر رہے تھے' بکثرت رکوع اور سجود کر رہے تھے' میں نے اس بات کا تذکرہ ان کے سامنے کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اچھی طرح سے نماز ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک مرتبہ رکوع کرتا ہے' یا ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اُس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کی ہے' اور یہ روایت مجموعی طور پر' اپنے تمام طرق کے حوالے سے حسن یا صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ'' ما آلوت'' سے مراد' میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی۔

570 - وَعَنْ يُوسُف بن عبد الله بن سَلام قَالَ أتيت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ قبض فِيْهِ فَقَالَ يَا ابْن أخي مَا علمت إِلَى هٰذِهِ الْبَلدة اَوْ مَا جَاءَ بك قَالَ قُلْتُ لَا إِلَّا صلَة مَا كَانَ بَيْنك وَبَيْن وَالِدي عبد الله بن سَلام فَقَالَ بئس سَاعَة الْكَذِب هٰذِهٖ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوْء ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَرْبعا يشك سهل يحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع والخشوع ثُمَّ يسْتَغْفر الله غفر لَهٗ

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

❀ یوسف بن عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابودرداء ؓ کی بیماری کے دوران ان کی خدمت میں

حاضر ہوا' جس بیماری میں ان کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم اس شہر میں کیا کرنے آئے ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم یہاں کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا: میں صرف اس تعلق کی وجہ سے یہاں آیا ہوں' جو آپ کے اور میرے والد حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے درمیان تھا' تو انہوں نے فرمایا: جھوٹ بولنے کے لئے' یہ وقت بہت برا ہے (یعنی ایک ایسا وقت جب میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہوں اس وقت جھوٹ بولنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت' یا چار رکعت ادا کرے (یہاں پر شک سہل نامی راوی کو ہے) اور وہ ان رکعات میں رکوع اور خشوع اچھی طرح سے ادا کرے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

571 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فَأحْسن وضوءه ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ لَا يسهو فِيهِمَا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَفِيْ رِوَايَةٍ عِنْده: مَا من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء وَيُصلي رَكْعَتَيْنِ يقبل بِقَلْبِه وبوجهه عَلَيْهِمَا اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر دو رکعت ادا کرے' جن میں وہ غفلت کا شکار نہ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی بندہ وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور دو رکعت ادا کرے' جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ' دونوں کے ساتھ متوجہ ہو' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

572 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدام أنفسنا نتناوب الرِّعَايَة رِعَايَة إبلنا فَكَانَت عَليّ رِعَايَة الْإِبِل فروحتها بالْعَشي فَإِذا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب النَّاس فَسَمعته يَوْمًا يَقُوْلُ مَا مِنْكُمْ من اَحَد يتَوَضَّأ فَيحسن الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فيركع رَكْعَتَيْنِ يقبل عَلَيْهِمَا بِقَلْبِه وَوَجهه فَقَدْ أوجب فَقُلْتُ بخ بخ مَا أجود هَذِه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ بعض حَدِيْث وَرَوَاهُ الْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: مَا من مُسْلِم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتل وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . أوجب اي اتى بِمَا يُوجب لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے' تو اپنے سارے کام

خودہی کیا کرتے تھے باری باری اپنے اونٹوں کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے ایک مرتبہ اونٹوں کی دیکھ بھال میرے ذمہ تھی میں شام کے وقت انہیں لے کر جارہا تھا اس وقت نبی اکرم ﷺ لوگوں کوخطبہ دے رہے تھے میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا:

"تم میں سے جوبھی شخص وضوکرتے ہوئے اچھی طرح وضوکرے اور پھر کھڑا ہوکر دورکعت ادا کرے جس میں وہ اپنے دل اور چہرہ (دونوں) کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو تو وہ واجب کر لیتا ہے"۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: بہت خوب بہت خوب یہ کتنی اچھی بات ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور اس میں اس حدیث کا کچھ حصہ ہے یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جوبھی مسلمان وضوکرتے ہوئے اچھی طرح وضوکرے اور پھر کھڑا ہوکر نماز ادا کرے اور وہ یہ بات جانتا ہوکہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو وہ اس طرح ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"......الحدیث۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ "اوجب" اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لئے جنت کو واجب کردے گا۔

573 - وَعَنْ عَاصِم بن سُفْيَان الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنهم غزوا غَزْوَة السلاسِل ففاتهم الْغَزْو فرابطوا ثُمَّ رجعُوْا اِلٰى مُعَاوِيَة وَعِنْده اَبُوْ اَيُّوْبَ وَعقبَة بن عَامر فَقَالَ عَاصِم يَا اَبَا اَيُّوْبَ فاتنا الْغَزْو الْعَام وَقد أخبرنَا اَنه من صلى فِي الْمَسَاجِد الْاَرْبَعَة غفر لَهُ ذَنبه فَقَالَ يَا بن أخي اَلا أدلك على أيسر من ذٰلِكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّأ كَمَا اَمر وَصلى كَمَا اَمر غفر لَهُ مَا قدم من عمل كَذٰلِكَ يَا عقبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتقدم فِي الْوضُوء حَدِيْثُ عَمْرو بن عبسة وَفِيْ آخِره: فَاِن هُوَ قَامَ فَحمدَ اللّٰه وَاَثْنى عَلَيْهِ ومجده بِالَّذِيْ هُوَ لَهُ اَهْل وَفرغ قلبه للّٰه تَعَالٰى اِلَّا انْصَرف من خطيئته كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيْثُ عُثْمَان وَفِيْه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا من امرىء مُسْلِم تحضره صَلَاة مَكْتُوْبَة فَيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها اِلَّا كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب مَا لم يُؤْت كَبِيْرَة وَكَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم اَيْضًا حَدِيْثُ عبَادَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خمس صلوَات افترضهن اللّٰه من أحسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن وَأتم ركوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ . وَيَاْتِيْ فِي الْبَاب بعده حَدِيْثُ أنس اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: وہ (اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ) غزوہ سلاسل میں شرکت کے لئے گئے' تو اس میں شامل نہ ہوسکے' تو وہ وہاں پہرے داری کرتے رہے' پھر وہ واپس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آگئے' اس وقت ان کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' عاصم بن سفیان نے کہا: اے حضرت ابوایوب! اس سال ہم میں جنگ میں حصہ نہیں لے سکے ہیں' اور ہمیں یہ بات بتائی گئی ہے: جو شخص چار مساجد میں نماز ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا میں تمہاری رہنمائی اس سے زیادہ آسان کام کی طرف نہ کروں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس طرح وضو کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' اور اس طرح نماز ادا کرے' جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے' تو اس سے پہلے اس نے جتنے بھی عمل کیے ہوں گے' اُن کی مغفرت ہو جائے گی''۔

(پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:) اے عقبہ! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' یہ اس سے پہلے وضو سے متعلق باب میں حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر اگر وہ کھڑا ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' اس کی ثناء بیان کرے' اس کی بزرگی کا تذکرہ کرے' جس کا وہ اہل ہے' اور اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رکھے' تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے' تو اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو چکا ہوتا ہے' جس طرح اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے پہلے کے باب میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کے سامنے فرض نماز کا وقت ہو جائے' اور وہ اچھی طرح سے وضو کرے' اچھی طرح سے خشوع کے ساتھ' رکوع کر کے نماز ادا کرے' تو یہ چیز اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے' جبکہ اس نے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس سے بھی پہلے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور اچھی طرح ان کے مخصوص اوقات میں انہیں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''۔

اس کے بعد والے باب میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

15 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِيْ اَوَّل وَقتهَا

باب: نماز کواس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنے کی ترغیب

574 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل اَحَبّ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ الصَّلَاة علي وَقتهَا قلت ثُمَّ اَى قَالَ بر الْوَالِدين قلت ثُمَّ اَى قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ حَدثنِيْ بِهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ استزدته لزادني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کواس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' میں نے عرض کی: پھرکون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک' میں نے عرض کی: پھرکون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ باتیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتائیں تھیں' اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید سوال کرتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مزید جواب ارشاد فرماتے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

575 - وَرُوِىَ عَن رجل من بني عبد الْقَيْس يُقَال لَهُ عِيَاض انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِذكر ربكُمْ وصلوا صَلَاتكُمْ فِيْ اَوَّل وقتكم فَإِن اللّٰه يُضَاعف لكم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ بنوعبدالقیس سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عیاض رضی اللہ عنہ ہے' ان سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم پر یہ لازم ہے کہ تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو' اور تم نماز کو ابتدائی وقت میں ادا کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا اجر عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

576 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَقْت الْاَوَّل من الصَّلَاة رضْوَان اللّٰه وَالْآخر عَفْو اللّٰه ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کا ابتدائی وقت' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے' اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

حديث576: سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في الوقت الأول من الفضل' حديث: 162' سنن الدارقطني - كتاب الصلاة' باب النهي عن الصلاة بعد صلاة الفجر وبعد صلاة العصر - حديث: 845' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب الترغيب في التعجيل بالصلوات في أوائل الأوقات' حديث: 1897

577 - وروى الدارقطني ايضًا من حديث ابراهيم بن عبدالعزيز بن عبدالملك بن ابى محذورة عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اول الوقت رضوان الله ووسط الوقت رحمة الله، واخر الوقت عفو الله.

امام دارقطنی نے ابراہیم بن عبدالعزیز کے حوالے سے ان کے والد اور دادا (حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کا) ابتدائی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے اُس کا درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری (وقت) اللہ تعالیٰ کا درگزر ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے۔

578 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل اَوّل الْوَقْت على آخِره كفضل الْاٰخِرَةِ على الدُّنْيَا رَوَاهُ اَبُوْ مَنْصُوْر الديلمى فِىْ مُسْنَد الفردوس

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(نماز کے) ابتدائی وقت کو اس کے آخری وقت پر وہی فضیلت حاصل ہے جو آخرت کو دنیا پر حاصل ہے"۔

یہ روایت ابومنصور دیلمی نے مسند فردوس میں نقل کی ہے۔

579 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل أفضل قَالَ شُعْبَة قَالَ أفضل الْعَمَل الصَّلَاة لوَقْتهَا وبر الْوَالِدين وَالْجِهَاد

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح

ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ یہاں شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا عمل نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرنا' والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا' اور جہاد کرنا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

580 - وَعَنْ أم فَرْوَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَت مِمَّن بَايع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت سُئِلَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْاَعْمَال أفضل قَالَ الصَّلَاة لأوّل وَقتهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ لَا يرْوى اِلَّا من حَدِيْث عبد الله بن عمر الْعمرى

وَلَيْسَ بِالْقَوِىّ عِنْد اَهْلِ الْحَدِيْث واضطربوا فِىْ هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عبد الله هٰذَا صَدُوق حسن الحَدِيْث فِيْهِ لين قَالَ اَحْمد صَالح الحَدِيْث لَا بَاس بِه وَقَالَ ابْن معِين يكْتب حَدِيْثه وَقَالَ ابْن عدى صَدُوق لَا بَاس بِه وَضَعفه اَبُوْ حَاتِم وَابْن الْمَدِيْنِىّ وَأم فَرْوَة هٰذِه هِىَ اُخْت اَبِىْ بكر الصّديق لِاَبِيهِ وَمَنْ قَالَ فِيْهَا ام فَرْوَة الْاَنْصَارِيَّة فَقَدْ وهم

سیدہ اُمِّ فروہ رضی اللہ عنہا' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن عمر عمری کے حوالے سے منقول ہے' اور یہ شخص محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے' راویوں نے اس حدیث میں اضطراب کا اظہار کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی صدوق ہے' اور حسن الحدیث ہے' تاہم اس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' ابوحاتم اور علی بن مدینی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

سیدہ اُمِّ فروہ رضی اللہ عنہا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی' والد کی طرف سے شریک بہن ہیں' جن لوگوں نے' اس خاتون کے بارے میں یہ کہا ہے: یہ اُمِّ فروہ انصاریہ ہیں' انہیں وہم ہوا ہے۔

581 - وَعَنْ عُبَادَةَ بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أشهد آنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ خمس صلوَات افترضهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من أحسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن وَأتم رکوعهن وسجودهن وخشوعهن كَانَ لَهُ على اللّٰه عهد اَن يغْفر لَهُ وَمَنْ لم يفعل فَلَيْسَ لَهُ على اللّٰه عهد اِنْ شَاءَ غفر لَهُ وَاِنْ شَاءَ عذبه . رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان کے لئے اچھی طرح وضو کرے' اور انہیں اپنے مخصوص وقت میں ادا کرے' ان کے رکوع' سجود اور خشوع کو مکمل کرے' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' اور جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی عہد نہیں ہوگا' اگر وہ چاہے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا' اور اگر چاہے گا' تو اسے عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

582 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عُجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سَبْعَة نفر اَرْبَعَة من موالينا وَثَلَاثَة من عربنا مسندی ظُهُورنَا اِلٰى مَسْجده فَقَالَ مَا أجلسكم قُلْنَا جلسنا نَنْتَظِر الصَّلَاة قَالَ فأرم قَلِيلا ثُمَّ أقبل علينا فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ فَإِن ربكُمْ يَقُوْلُ من صلى الصَّلَاة لوَقتهَا وحافظ عَلَيْهَا وَلَمْ يضيعها استِخْفَافًا بحَقِّهَا فَلَهُ عَلَيَّ عهد اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَمَنْ لم يصلها لوَقتهَا وَلَمْ يحافظ عَلَيْهَا وضيعها استِخْفَافًا بحَقِّهَا فَلَا عهد لَهُ عَلَيَّ اِن شِئْت عَذبته وَاِن شِئْت غفرت لَهُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَأحمد بنحوِهِ أرم هُوَ بِفَتْح الرَّاء وَتَشْديد الْمِيم اى سكت

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت سات افراد تھے جن میں سے چار کا تعلق موالی سے تھا' اور تین کا تعلق عربوں سے تھا' ہم نے اپنی پشت مسجد کی دیوار سے لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: جو شخص نماز کو اس کے وقت میں ادا کرے' اور نماز کی حفاظت کرے' اسے اس کے حق کو کمتر سمجھتے ہوئے ضائع نہ کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ یہ عہد ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں' اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا نہ کرے اور اس کی حفاظت نہ کرے' اور اس کے حق کو کم سمجھتے ہوئے نماز کو ضائع کرے' تو اس شخص کے لئے میرے ذمہ کوئی عہد نہیں ہے' اگر میں چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اس کی مغفرت کر دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''ارم'' میں 'ر' پر زبر' ہے' اور 'م' پر شد' ہے' اس سے مراد خاموش ہونا ہے۔

583 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على اَصْحَابه يَوْمًا فَقَالَ لَهُمْ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ ربكُم تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يُصليهَا اَحَد لوَقْتهَا اِلَّا ادخلته الْجَنَّة وَمَنْ صلاهَا بِغَيْر وَقتهَا اِن شِئْت رَحمته وَاِن شِئْت عَذبته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر اپنے کچھ اصحاب کے پاس سے ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ تمہارا پروردگار کیا فرماتا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات دریافت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' ان نمازوں کو ان کے مخصوص وقت میں جو بھی شخص ادا کرے گا' میں اسے جنت میں داخل کروں گا' اور جو شخص ان کو ان کے وقت کے علاوہ میں ادا کرے گا' تو اگر میں چاہوں گا' تو اس پر رحم کروں گا' اور اگر چاہوں گا' تو اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

584 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصَّلَوَات لوَقتهَا واسبغ لَهَا وضوء ها وَاتم لَهَا قِيَامهَا وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وَهِي بَيْضَاء مسفرة تَقول حفظك اللّٰه كَمَا حفظتني وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَمْ يسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِي سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَتقدم فِي بَاب الصَّلَوَات الْخمس حَدِيث أبي الدَّرْدَاءِ وَغَيره

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نمازیں ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرے نمازوں کے لئے اچھی طرح وضو کرے ان کے قیام خشوع رکوع اور سجود کو مکمل کرے تو وہ نماز یوں نکلتی ہے کہ وہ روشن اور چمک دار ہوتی ہے اور یہ کہہ رہی ہوتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تم نے میری حفاظت کی تھی اور جو شخص نماز کو اس کے مخصوص وقت کے علاوہ ادا کرتا ہے اس کے لئے اچھی طرح وضو نہیں کرتا ہے اس کے خشوع رکوع سجود کو مکمل نہیں کرتا ہے تو جب وہ نماز نکلتی ہے وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اسی طرح ضائع کرے جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے یہاں تک کہ جب وہ ایک مخصوص مقام تک پہنچتی ہے جو اللہ کو منظور ہوتا ہے تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے پھر اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے۔

التَّرْغِيب فِي صَلَاة الْجَمَاعَة

وَمَا جَاءَ فِيمَن خرج يُرِيد الْجَمَاعَة فَوجدَ النَّاس قد صلوا

باب: باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کے ارادے سے نکلتا ہے اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

585 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِي جمَاعَة تضعف على صلَاته فِي بَيته وَفِي سوقه خمْسا وَعِشْرِينَ ضعفا وَذَلِكَ انه إِذا تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثمَّ خرج إِلَى الْمَسْجِد لَا يُخرجهُ إِلَّا الصَّلَاة لم يخط خطْوَة إِلَّا رفعت لَهُ بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَإِذا صلى لم تزل الْمَلَائِكَة تصلي عَلَيْهِ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ مَا لم يحدث اللَّهُمَّ صل عَلَيْهِ اللَّهُمَّ ارحمه وَلَا يزَال فِي صَلَاة مَا انتظر الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا باجماعت نماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر میں یا بازار میں (تنہا) نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے اس کی صورت یوں ہے جب وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر مسجد کے لئے نکلے اس کا مقصد صرف نماز ادا کرنا ہو تو وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کر دیا جاتا ہے پھر جب وہ

نماز ادا کر لیتا ہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے' جب تک وہ حادث نہیں ہوتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! تو اس پر رحمت نازل فرما' اے اللہ! تو اس پر رحم کر! (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور آدمی جب تک نماز کے انتظار میں ہوتا ہے' مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

586 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الْجَمَاعَة افضل من صَلَاة الْفَذ بِسبع وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

587 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سره اَن يلقى اللّٰه غَدا مُسلما فليحافظ على هَؤُلَاءِ الصَّلَوَات حَيْثُ يُنَادى بِهن فَاِن اللّٰه تَعَالٰى شرع لنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سنَن الْهدى وانهن من سنَن الْهدى وَلَوْ اَنكُمْ صليتم فِيْ بُيُوتكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا المتخلف فِيْ بَيته لتركتم سنة نَبِيكُمْ وَلَوْ تركتُمْ سنة نَبِيكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا من رجل يتَطَهَّر فَيحسن الطّهُور ثُمَّ يعمد اِلٰى مَسْجِد مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِد اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها حَسَنَة وَيَرْفَعهُ بهَا دَرَجَة ويحط عَنهُ بهَا سَيِّئَة وَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَنْهَا اِلَّا مُنَافِق مَعْلُوم النِّفَاق وَلَقَد كَانَ الرجل يُؤْتى بِهِ يهادى بَيْنَ الرجلَيْن حَتّٰى يُقَام فِي الصَّف

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لقد رَاَيْتنَا وَمَا يتَخَلَّف عَن الصَّلَاة اِلَّا مُنَافِق قد علم نفَاقه اَوْ مَرِيض اِن كَانَ الرجل ليمشي بَيْن رجلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِي الصَّلَاة وَقَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمنَا سنَن الْهدى وَاِن من سنَن الْهدى الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الَّذِيْ يُؤذن فِيهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَوْله يهادى بَيْنَ الرجلَيْن يَعْنِيْ يرفد من جَانِبه وَيُؤْخَذ بعضده يمشي بِهِ اِلَى الْمَسْجِد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کل جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو مسلمان ہونے کے عالم میں حاضر ہو' اسے ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرنی چاہیے' جب ان کے لئے اذان دی جاتی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت والی سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں بھی ہدایت والی سنتوں میں شامل ہیں' اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' جس طرح پیچھے رہنے والے لوگ اپنے گھر میں نماز ادا کرتے ہیں' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' جو بھی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کسی مسجد کی طرف جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے رکھنے والے ہر قدم کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ ختم

ہمیں اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ باجماعت نماز سے پیچھے صرف وہ شخص رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو
کر دیتا ہے بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا جاتا تھا اور اسے صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ (ہم لوگ یہ سمجھتے تھے) نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا' جو منافق ہو' اور جس کا منافق ہونا پتہ ہو' یا بیمار پیچھے رہتا تھا' بعض اوقات کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر نماز کے لئے لایا جاتا تھا''

اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ہدایت والی سنتوں کی تعلیم دی اور ہدایت والی سنتوں میں سے ایک مسجد میں نماز ادا کرنا ہے' وہ مسجد جس میں اذان دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''یھادی بین الرجلین'' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے ایک طرف سے ایک شخص سہارا دیتا تھا اور اس کے بازوؤں کو پکڑ کر اسے چلاتے ہوئے مسجد میں لایا جاتا تھا۔

588 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة الرجل فِي الْجَمَاعَة على صلَاته وَحده بضع وَعِشْرُوْنَ دَرَجَة . وَفِيْ رِوَايَةٍ: كلهَا مثل صَلَاته فِيْ بَيته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهٖ

❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ان میں سے ہر ایک گنا اُس کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے امام بزار نے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

589 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ليعجب من الصَّلَاة فِي الْجمع

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حدیث 588: مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3458' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' ما جاء في فضل صلاة الجماعة على غيرها - حديث: 8259' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء في فضل صلاة الجماعة' حديث: 4612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' فضل صلاة الجماعة - حديث: 1506' مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب الصلاة في الجماعة - حديث: 154' البحر الزخار مسند البزار - عقبة بن وساج ' عن الأحوص ' عن عبد الله' حديث: 1811' مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4863' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند صهيب - صهيب بن النعمان' حديث: 7154

''بے شک اللہ تعالیٰ باجماعت نماز کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی طرح یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

590 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تَوَضَّا فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ مَشى اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَصلاهَا مَعَ الإمَام غفر لَهُ ذَنبه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لئے چل کر جائے' اور اسے امام کے ہمراہ ادا کرے' تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

591 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّي

وَفِيْ رِوَايَة: رَاَيْت رَبِّي فِيْ احسن صُوْرَة فَقَالَ لي يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك قَالَ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْن كَتِفي حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْن ثديي اَوْ قَالَ فِيْ نحرى فَعلمت مَا فِي السَّمٰوَات وَمَا فِي الْاَرْض اَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد اَتَدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلأ الْاَعْلٰى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْاَقْدَام اِلَى الْجَمَاعَات واسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَير وَمَات بِخَير وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْديك فَقَالَ إِذا صليت قل اللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسأَلك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَإِذَا أردْت بعبادك فتْنَة فاقبضني اِلَيْك غير مفتون قَالَ والدرجات إفشاء السَّلَام وإطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ الْمَلأ الْاَعْلٰى هم الْمَلَائِكَة المقربون والسبرات بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة جمع سَبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات' میرے پروردگار کی طرف سے (ایک فرشتہ) میرے پاس آیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نے اپنے پروردگار کو بہترین صورت میں دیکھا' تو اس (پروردگار) نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے' اس نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست رحمت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گلے میں محسوس کی' تو مجھے ان سب باتوں کا پتہ چل گیا' جو (کچھ بھی) آسمانوں میں ہے اور جو (کچھ بھی) زمین میں ہے (راوی کو شک ہے

شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہے اور جو مغرب میں ہے پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات' کفارات' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانے' اور سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے' اور نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بحث کر رہے ہیں' جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہتا ہے' اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے' اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں' اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' اس نے فرمایا: جب تم نماز ادا کر لو تو یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میں بھلائی کے کام کروں' اور برے کاموں کو ترک کر دوں اور مساکین کے ساتھ محبت رکھوں' اور جب تو اپنے بندوں کو آزمائش کا شکار کرنے کا ارادہ کرے' تو مجھے کسی آزمائش کا شکار کیے بغیر اپنی طرف اٹھا لینا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) درجات سے مراد' سلام پھیلانا' رات کو اس وقت نماز ادا کرنا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ملاء اعلیٰ سے مراد' مقرب فرشتے ہیں' 'سبراۃ' میں 'س' پر 'زبر' ہے اور 'ب' ساکن ہے' یہ 'سبرۃ' کی جمع ہے' جس سے مراد شدید سردی ہے۔

592 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو یعلم هٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاةِ فِی الْجَمَاعَةِ مَا لِهٰذَا الْمَاشِی اِلَیْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا علی یَدَیْهِ وَرجلَیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَأْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِیْ ترک الْجَمَاعَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''باجماعت نماز میں' شریک نہ ہونے والے لوگوں کو' اگر یہ پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر آنے والے لوگوں کو (کتنا اجر و ثواب) حاصل ہوتا ہے' تو وہ بھی باجماعت نماز میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں ہاتھ پاؤں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے' جماعت ترک کرنے سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

593 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی للّٰه اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جمَاعَة یدْرك التَّكْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کتب لَهٗ براء تان بَرَاءَ ةٌ مِنَ النَّار وَبَرَاءَ ةٌ من النِّفَاق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا رَفعه اِلَّا مَا روی مُسْلِم بن قُتَیْبَة عَن طعمة بن عَمْرو

قَالَ الـمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُسْلِم وطعمة وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات وَقد تکلمنا علی هٰذَا الحَدِیْثِ فِیْ غیر هٰذَا الْکتاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے باجماعت نماز ادا کرتا ہے' یوں کہ وہ پہلی تکبیر میں شریک ہوا ہو' تو اس کے لئے دوقسم کی برأت نوٹ کر لی جاتی ہے' جہنم سے برأت اور منافقت سے برأت''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر صرف اس روایت میں نقل کیا گیا ہے' جو مسلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: مسلم' طعمہ اور اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں' ہم نے کسی اور مقام پر اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

594 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجِد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلَى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ نَحْو حَدِيْثِ انس يَعْنِيْ الْمُتَقَدّم وَلَمْ يذكر لَفْظِه وَقَالَ هٰذَا الحَدِيْثِ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة الرَّاوِي عَنْ اَنسٍ لم يدْرك انسا وَذكره رزين الْعَبدَرِي فِيْ جَامعه وَلَمْ اَره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک باجماعت نماز ادا کرے' یوں کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے نقل کیا ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے' یعنی جو اس سے پہلے گزر گئی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں' وہ یہ کہتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' ان کی مراد یہ ہے: عمارہ بن غزیہ نامی راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' لیکن اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' یہ روایت رزین عبدری نے اپنی جامع میں نقل کی ہے' تاہم میں نے اصول سے متعلق کتاب میں اس کو نہیں دیکھا' جنہیں عبدری نے جمع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

595 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّا فَاحسن وضوءه ثُمَّ رَاح فَوجدَ النَّاس قد صلوا اَعطَاهُ اللّٰه مثل اَجر من صلاهَا وحضرها لَا ينقص ذٰلِكَ من اُجُورهم شَيْئًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَتقدم فِيْ بَاب الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد حَدِيْثِ سعيد بن الْمسيب عَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكر الحَدِيْثِ وَفِيْه: فَاِن اَتَى الْمَسْجِد فصلى فِيْ جمَاعَة غفر لَهُ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا بَعْضًا وَبَقِي بعض صلى مَا اَدْرك وَاَتم مَا بَقِي كَانَ كَذٰلِكَ فَاِن اَتَى الْمَسْجِد وَقد صلوا فَاَتَمَّ الصَّلَاة كَانَ كَذٰلِكَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ جائے' اور لوگوں کو پائے کہ وہ نماز ادا کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ

اس کو اس شخص کی مانند اجر دے دیتا ہے' جس نے وہ نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی ہو اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اس سے پہلے مساجد کی طرف چل کر جانے کے متعلق باب میں سعید بن مسیب کے حوالے سے ایک انصاری کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' وہ انصاری بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر وہ مسجد میں آئے اور باجماعت نماز ادا کرے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے اور اس وقت لوگ کچھ نماز ادا کر چکے ہوں' اور کچھ نماز باقی ہو' تو جتنی نماز اسے جماعت کے ساتھ ملے' اتنی وہ ادا کر لے اور جو باقی ہو' اسے بعد میں مکمل کر لے' تو بھی اسی طرح اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے' اور اگر وہ مسجد میں آئے' اور لوگ اس وقت نماز ادا کر چکے ہوں' تو وہ مکمل نماز ادا کرے' تو بھی اسے یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا''۔

17 - التَّرْغِيبُ فِيْ كَثْرَةِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت (میں' نمازیوں) کی کثرت سے متعلق ترغیبی روایات

596 - عَنْ اَبِيْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَوْمًا الصُّبح فَقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَاقَالَ أشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ إِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُونَ مَا فِيْهِمَا لأتيتموها وَلَوْ حبوا على الركب وَإِن الصَّف الْأَوَّل على مثل صف الْمَلَائِكَة وَلَوْ علمْتُم مَا فَضِيلَته لابتدرتموه وَإِن صَلَاة الرجل مَعَ الرجل أزكى من صَلَاته وَحده وَصَلَاته مَعَ الرجلَيْنِ أزكى من صَلَاته مَعَ الرجل وكل مَا كثر فَهُوَ اَحَبّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقد جزم يحيى بن معِين والذهلي بِصِحَّة هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' پھر دریافت کیا: فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ گراں ہوتی ہیں' اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ ان دونوں میں شریک ہونے کا کتنا اجر و ثواب ہے' تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو' خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے' اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے' اگر تمہیں پتہ چل جائے کی اس کی فضیلت کیا ہے' تو تم اس کی طرف جلدی کرو' آدمی کا ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آدمی کا' دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے ایک شخص کے ساتھ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' تو (باجماعت نماز میں لوگوں کی) تعداد جتنی زیادہ ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک

اتنی ہی زیادہ پسندیدہ ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' یحییٰ بن معین اور زہری نے اس حدیث کے مستند ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار کیا ہے۔

597 - وَعَنْ قباث بن اَشْيَم اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجلَيْن يؤم أحدهمَا صَاحبه أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة أَرْبَعَة تترى وَصَلَاة أَرْبَعَة أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة ثَمَانِيَة تترى وَصَلَاة ثَمَانِيَة يؤمهم أحدهم أزكى عِنْد اللّٰه من صَلَاة مائَة تترى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت قباث ابن اشیم لیثی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا یوں نماز ادا کرنا' کہ ان میں سے ایک دوسرے کی امامت کر رہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چار آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور چار آدمیوں کا (باجماعت) نماز ادا کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آٹھ آدمیوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور آٹھ آدمیوں کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ ان میں سے کوئی ایک ان کی امامت کر رہا ہو' یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک سو لوگوں کے الگ' الگ نماز ادا کرنے سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

18 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِي الفلاة

قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد ذهب بعض الْعلمَاء إِلَى تفضيلها على الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة

باب: ویرانے میں نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

حافظ کہتے ہیں: بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے پر فضیلت رکھتا ہے

598 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِي الْجَمَاعَة تعدل خمْسا وَعشْرين صَلَاة فَإِذا صلاهَا فِي فلاة فَأَتمَّ رُكُوعهَا وسجودها بلغت خمسين صَلَاة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَقَالَ قَالَ عبد الْوَاحِد بن زِيَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث صَلَاة الرجل فِي الفلاة تضَاعف على صلَاته فِي الْجَمَاعَة رَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظِهِ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَصدر الحَدِيْث عِنْد البُخَارِيّ وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاة الرجل فِي جمَاعَة تزيد على صلَاته وَحده بِخمْس وَعشْرين دَرَجَة فَإِن صلاهَا بِأَرْض قي فَأَتمَّ رُكُوعهَا وسجودها تكْتب صلَاته بِخَمْسِيْنَ دَرَجَة . القي بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ الفلاة كَمَا هُوَ مُفَسّر فِي رِوَايَة أَبِي دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باجماعت نماز ادا کرنا' پچیس نمازوں کے برابر ہے' جب کوئی شخص بیابان میں نماز ادا کرتے ہوئے رکوع اور سجود مکمل

کرے (تو اس کا اجروثواب) پچاس نمازوں تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ویرانے میں نماز ادا کرنا' باجماعت نماز ادا کرنے سے دُگنا (اجروثواب) رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا' اس کے تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس درجہ فضیلت رکھتا ہے' اور اگر کوئی شخص بیابان جگہ پر نماز ادا کرے' اور اس کے رکوع اور سجود مکمل کرے' تو اس کی نماز پچاس گنا نوٹ کی جاتی ہے''۔

روایت کا لفظ ''الفی'' 'ق' پر زبر ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد بیابان ہے' جیسا کہ امام ابوداؤد کی روایت میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

599 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من بقْعَة يذكر اللّٰه عَلَيْهَا بِصَلَاة اَوْ بِذكر اِلَّا استشرفت بِذٰلِكَ اِلٰى مُنْتَهَاهَا اِلٰى سبع اَرْضين وفخرت على مَا حولهَا من الْبقَاع وَمَا من عبد يَقُوْمُ بفلاة من الْاَرْض يُرِيد الصَّلَاة اِلَّا تزخرفت لَهُ الْاَرْض . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین کے جس بھی حصے پر نماز یا ذکر کی صورت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے' تو وہ حصہ سات زمینوں تک اپنی آخری حد پر نمایاں ہو جاتا ہے' اور اپنے آس پاس کے دیگر حصوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ کسی بیابان جگہ پر کھڑا ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز ادا کرتا ہے' تو وہ جگہ اس کے لئے آراستہ ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

600 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ الرجل بِاَرْض فِی فحانت الصَّلَاة فَلْيَتَوَضَّأ فَاِن لم يجد مَاء فليتيمم فَاِن اَقَامَ صلى مَعَه ملكاه وَاِن أذن وَأَقَامَ صلى خَلفه من جنود اللّٰه مَا لَا يرى طرفاه . رَوَاهُ عبد الرازق عَنِ ابْنِ التَّيْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَان النَّهْدِیّ عَن سلْمَان وَتقدم حَدِيْثِ عقبَة بن عَامر عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يعجب رَبك من راعي غنم فِیْ رَاس شظية يُؤذن بِالصَّلَاةِ وَيُصلي فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِی هٰذَا يُؤذن وَيُقِيم الصَّلَاة خَاف مني قد غفرت لعبدی وأدخلته الْجنَّة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِی الْاَذَان

حديث 600: مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي بإقامة وحده - حديث: 1887' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 5994' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب فخر الأرض بعضها على بعض' حديث: 342' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' ذكر جماع أبواب الأذان والإقامة - باب سنة الأذان والإقامة للمكتوبة في حالتي الانفراد والجماعة' حديث: 1763

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کسی بیابان جگہ پر موجود ہو اور نماز کا وقت ہو جائے' تو اسے وضو کرنا چاہیے اور اگر پانی دستیاب نہیں ہوتا' تو تیمم کرنا چاہیے اگر وہ اقامت کہتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر وہ اذان دیتا ہے' اور اقامت کہتا ہے' تو اس کے پیچھے اللہ کے اتنے لشکر نماز ادا کرتے ہیں کہ ان کے دونوں کناروں کو دیکھا نہیں جا سکتا''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ابن تیمی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ابوعثمان نہدی کے حوالے سے' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے پر خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود ہوتا ہے' اور نماز کے لئے اذان دے کر پھر نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے کو دیکھو' جس نے اذان بھی دی ہے' اور نماز بھی قائم کی ہے' یہ میرا خوف رکھتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی ہے' اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْعشَاء وَالصُّبْح خَاصَّة فِيْ جمَاعَة والترهيب من التَّاَخُّر عَنْهُمَا

باب: بطور خاص عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور انہیں باجماعت ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

601 - عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة فَكَاَنَّمَا قَامَ نصف اللَّيْل وَمَنْ صلى الصُّبْح فِيْ جمَاعَة فَكَاَنَّمَا صلى اللَّيْل كُله

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ من صلى الْعشَاء فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام نصف لَيْلَة وَمَنْ صلى الْعشَاء وَالْفَجْر فِيْ جمَاعَة كَانَ كقيام لَيْلَة

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ كَرِوَايَة اَبِيْ دَاوُد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح قَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بَاب فضل صَلَاة الْعشَاء وَالْفجْر فِيْ جمَاعَة وَبَيَان اَن صَلَاة الْفجْر فِي الْجَمَاعَة أفضل من صَلَاة الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة وَاَن فَضلهَا فِي الْجَمَاعَة ضعفا فضل الْعشَاء فِي الْجَمَاعَة

ثُمَّ ذكره بِنَحْوِ لفظ مُسْلِم وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ يدافع مَا ذهب اِلَيْهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ گویا پوری رات نوافل پڑھتا رہا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا

ہے: اوران کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:
''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا نصف رات نوافل پڑھتا رہتا ہے' اور جو شخص عشاء اور فجر (دونوں نمازیں) باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ گویا ساری رات نوافل ادا کرتا رہا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابوداؤد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں یہ تحریر کیا ہے: ''باب عشاء اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کرنے کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا' عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور فجر کی نماز کو باجماعت ادا کرنا' عشاء کو باجماعت ادا کرنے سے کئی گنا فضیلت رکھتا ہے''

پھر انہوں نے امام مسلم کی روایت کے الفاظ کی مانند روایت نقل کی ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے روایت کے جو الفاظ نقل کیے ہیں: وہ ان کے اس مؤقف کی تردید کرتے ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

602 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن أثقل صَلَاة على الْمُنَافِقین صَلَاة الْعشَاء وَصَلَاة الْفجْر وَلَوْ یعلمُونَ مَا فِیْهِمَا لأتوهما وَلَوْ حبوا وَلَقَد هَمَمْت اَن آمُر بِالصَّلَاةِ فتقام ثُمَّ آمُر رجلا فَیصَلی بِالنَّاسِ ثُمَّ انْطلق معی بِرِجَال مَعَهم حزم من حطب اِلٰی قوم لَا یشْهدُونَ الصَّلَاة فَأحرق عَلَیْهِمْ بُیُوتهم بالنَّار . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری نمازیں عشاء اور فجر کی نمازیں ہیں' اگر انہیں پتہ چل جائے کہ ان دونوں کا کتنا اجر وثواب ہے' تو وہ ان دونوں میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر چل کر آنا پڑے' میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نماز کے بارے میں حکم دوں' اسے قائم کیا جائے اور پھر میں کسی شخص کو ہدایت کروں' وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور اپنے ساتھ کچھ لوگ لے کر جاؤں' جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھے ہوں اور ان لوگوں کے پاس جاؤں' جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' اور ان لوگوں سمیت ان کے گھروں کو آگ لگا دوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

603 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدَ نَاسا فِیْ بعض الصَّلَوَات فَقَالَ لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا یُصَلِّی بِالنَّاسِ ثُمَّ اُخَالِف اِلٰی رجال یتخلفون عَنْهَا فآمر بهم فیحرقوا عَلَیْهِمْ بحزم الْحَطب بُیُوتهم وَلَوْ علم أحدهم اَنه یجد عظما سمینا لشهدها یَعْنِیْ صَلَاة الْعشَاء وَفِیْ بعض رِوَایَات الاِمَام اَحْمد لهٰذَا الحَدِیْث لَوْلَا مَا فِی الْبُیُوت من النِّسَاء والذریة اَقمت صَلَاة الْعشَاء وَأمرت فتیانی یحرقون مَا فِی الْبُیُوت بالنَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں کچھ لوگوں کو غیر موجود پایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر ان لوگوں کی طرف چلا جاؤں

جو اس نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں اور پھر میں ان کے بارے میں حکم دوں' تو لکڑیوں کے گٹھوں کے ذریعے ان سمیت ان کے گھروں کو آگ لگادی جائے' اگر ان میں سے کسی کو اگر یہ پتہ ہو کہ اسے ایک پر گوشت ہڈی ملے گی' تو وہ اس نماز میں ضرور شریک ہوگا' (راوی کہتے ہیں:) یعنی عشاء کی نماز میں شریک ہوگا''۔ امام احمد نے جو روایت نقل کی ہے اس میں ایک جگہ پر یہ الفاظ ہیں:

''اگر گھروں میں موجود خواتین اور بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز پڑھا کر کچھ نوجوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ان گھروں کو آگ لگا دیں' (یعنی ان لوگوں کے گھروں کو جو نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں)

604 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا اِذا فَقدنَا الرجل فِي الْفَجْر وَالْعشَاء أسأنا بِهِ الظَّن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب ہم کسی شخص کو فجر اور عشاء کی نماز میں غیر موجود پاتے تھے' تو اس کے بارے میں برا گمان کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

605 - وَعَنْ رجل من النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِين حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُم حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَأَنَّك ترَاهُ فَإِن لم تكن ترَاهُ فَإِنَّهُ يراك واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَإِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تستجاب وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يشْهد الصَّلَاتَيْنِ الْعشَاء وَالصُّبْح وَلَوْ حبوا فَلْيفْعَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وسمي الرجل الْمُبْهم جَابِرا وَلَا يحضرني حَاله

❀❀ نخع قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کا آخری وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرو' کیونکہ وہ مستجاب ہوتی ہے' اور تم میں سے جو شخص دو نمازوں یعنی عشاء اور فجر (باجماعت) میں شریک ہوسکتا ہو' اسے ایسا کرنا چاہیے' خواہ اسے گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

اس روایت کے آغاز میں مذکور مبہم شخص کا نام جابر ذکر کیا گیا ہے' لیکن اس کی حالت کیا ہے اس بارے مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

605/1 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْعشَاء فِيْ جَمَاعَة فَقَدْ اَخذ بحظه من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرتا ہے' تو وہ شب قدر میں سے اپنا حصہ حاصل کر لیتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

606 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ من صلى فِيْ مَسْجد جمَاعَة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة لَا تفوته الرَّكْعَة الْاُوْلَى من صَلَاة الْعشَاء كتب اللّٰه لَهُ بهَا عتقا مِنَ النَّار رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَن عمر وَاَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ وَلَمْ يذكر لَفظِهِ وَقَالَ هُوَ حَدِيْثٌ مُرْسل يَعْنِيْ اَن عمَارَة بن غزيَّة وَهُوَ الْمَازِنِي الْمدنِيْ لم يدْرك انسا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص چالیس راتوں تک باجماعت نمازیں ادا کرے' کہ اس کی عشاء کی نماز کی پہلی رکعت بھی (جماعت کے ساتھ) فوت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس جہ سے اس کا نام آگ سے آزاد لوگوں میں نوٹ کر لیتا ہے''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی اس کی طرف اشارہ کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث مرسل ہے' عمارہ بن غزیہ (یعنی جن کا اسم منسوب) مازنی' مدنی ہے' انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

607 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّا ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِد فصلى رَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر ثُمَّ جلس حَتّٰى يُصَلِّيَ الْفجْر كتبت صَلَاته يَوْمَئِذٍ فِيْ صَلَاة الْاَبْرَار وَكتب فِيْ وَفد الرَّحْمٰن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص وضو کرنے بعد مسجد میں آئے اور فجر کی پہلی دو رکعت (سنتیں) ادا کرے' پھر وہ بیٹھ جائے' پھر فجر کی نماز ادا کرے تو اس کی اس دن کی وہ نماز' نیک لوگوں کی نماز میں نوٹ کی جاتی ہے' اور اس کا شمار پروردگار کے مہمانوں میں کیا جاتا ہے''۔
یہ روایت قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

608 - وَعَنْ اَبِيْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْح فَقَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اشاهد فلَان قَالُوْا لَا قَالَ اِن هَاتين الصَّلَاتَيْنِ أثقل الصَّلَوَات على الْمُنَافِقين وَلَوْ تعلمُوْنَ مَا فِيهِمَا لأتيتموهما وَلَوْ حبوا على الركب الحَدِيْثِ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ كَثْرَة الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھا لینے کے بعد دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دو نمازیں' منافقین کے لئے سب سے زیادہ بھاری ہیں' اگر تم لوگوں کو یہ بات پتہ چل

جائے کہ ان دونوں میں کتنا ثواب ہے تو تم ان دونوں میں ضرور شریک ہو خواہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے..... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور یہ روایت اس سے پہلے' جماعت کی کثرت سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

609 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبْح فِي جمَاعَة فَهُوَ فِي ذمَّة الله تَعَالَى . رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کر لے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

610 - وَرَوَاهُ أَيْضًا من حَدِيثِ أَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ فِيهِ فَلَا تخفروا الله فِي عَهده فَمن قَتله طلبه الله حَتَّى يكبه فِي النَّار على وَجهه . رَوَاهُ مُسلم من حَدِيثِ جُنْدُب وَتقدم فِي الصَّلَوَات الْخمس يُقَال أخفرت الرجل بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة إِذا نقضت عَهده

یہی روایت انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کی خلاف ورزی نہ کرو' جو شخص اس (نمازی) کو قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے پانچ نمازوں سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفرت الرجل'' یعنی اس میں 'خ' ہے' یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب عہد کو توڑ دیا جائے۔

611 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غَدا إِلَى صَلَاة الصُّبْح غَدا براية الْإِيمَان وَمن غَدا إِلَى السُّوق غَدا براية الشَّيْطَان . رَوَاهُ ابْن مَاجه

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص (صبح کے وقت) صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے جاتا ہے' وہ ایمان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے' اور جو شخص (صبح کے وقت) بازار کی طرف جاتا ہے' وہ شیطان کا جھنڈا لے کر جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

612 - وَرُوِيَ عَن ميثم رجل من أَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلغنِي أَن الْملك يَغْدُو بِرَايَتِهِ مَعَ أول من يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِد فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتَّى يرجع فَيدْخل بهَا منزله وَإِن الشَّيْطَان يَغْدُو برايته إِلَى السُّوق مَعَ أول من يَغْدُو فَلَا يزَال بهَا مَعَه حَتَّى يرجع فيدخلها منزله

رَوَاهُ ابْنِ اَبِىْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِىْ معرفَة الصَّحَابَة وَغَيْرِهَا

حضرت میثم رضی اللہ عنہ جو ایک صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے:

"فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر صبح کے وقت اس شخص کے ساتھ جاتا ہے جو صبح کے وقت سب سے پہلے مسجد کی طرف جاتا ہے اور وہ فرشتہ مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ بندہ واپس نہیں آتا پھر وہ اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے اور شیطان اپنا جھنڈا ساتھ لے کر صبح کے وقت بازار کی طرف جاتا ہے اس شخص کے ساتھ جو صبح سب سے پہلے بازار جاتا ہے اور مسلسل اس شخص کے ساتھ رہتا ہے جب تک وہ شخص واپس نہیں آجاتا پھر شیطان اس کے ساتھ اس کے گھر میں داخل ہو جاتا ہے"

یہ روایت ابوعاصم نے نقل کی ہے اسے ابونعیم نے "معرفۃ الصحابہ" میں نقل کیا ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

613 - وَعَنْ اَبِىْ بكر بن سُلَيْمَان بن اَبِىْ حثْمَة اَن عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدَ سُلَيْمَان بن اَبِىْ حثْمَة فِىْ صَلَاة الصُّبْح وَاَن عمر غَدا اِلَى السُّوق ومسكن سُلَيْمَان بَيْن الْمَسْجد والسوق فَمر على الشِّفَاء أم سُلَيْمَان فَقَالَ لَهَا لم أر سُلَيْمَان فِى الصُّبْح فَقَالَت لَهُ اِنَّهُ بَات يُصَلِّى فغلبته عَيناهُ قَالَ عمر لَهُ لَان أشهد صَلَاة الصُّبْح فِىْ جمَاعَة اَحَبُّ اِلَىَّ من اَن أقوم لَيْلَة . رَوَاهُ مَالك

سلیمان بن ابوحثمہ کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سلیمان بن ابوحثمہ کو صبح کی نماز (باجماعت میں) غیر موجود پایا بعد میں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بازار گئے تو سلیمان کا گھر مسجد اور بازار کے درمیان میں تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر سلیمان کی والدہ "شفاء" کے پاس سے ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء سے دریافت کیا سلیمان آج صبح کی نماز میں نظر نہیں آیا تو اس خاتون نے بتایا کہ وہ ساری رات نوافل پڑھتا رہا تھا اس لئے صبح کے وقت اس کی آنکھ لگ گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہوؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رات بھر نفل پڑھتا رہوں"۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

614 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِىْ ظلمَة اللَّيْل اِلَى الْمَسَاجِد لَقِى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِنور يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه نَحْوه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص رات کی تاریکی میں پیدل چل کر مساجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے ساتھ حاضر ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

615 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر

الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنورِ التَّامِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِمِ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح علی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَتقدم مَعَ غَيْرِه

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاریکی میں چل کر مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور (نصیب ہونے) کی خوشخبری دے دو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اس سے پہلے یہ روایت دیگر روایات کے ساتھ گزر چکی ہے۔

20 - التَّرْهِيب من ترك حُضُور الْجَمَاعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے کے متعلق ترہیبی روایات

616 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَلَمْ يمنعهُ من اتِّبَاعه عذر قَالُوْا وَمَا الْعذر قَالَ خوف اَوْ مرض لم تقبل مِنْهُ الصَّلَاة الَّتِي صلى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سنے تو کوئی عذر اس کے لئے اس اذان کی پیروی میں رکاوٹ نہ بنے لوگوں نے عرض کی: عذر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خوف یا بیماری اس شخص نے (اپنے گھر میں) جو نماز ادا کی ہوگی وہ قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اس کو اس کی مانند نقل کیا ہے۔

617 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سمع النداء فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ اِلَّا من عذر . رَوَاهُ الْقَاسِم بن أصبغ فِي كِتَابِهِ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اذان سنے اور اس کا جواب نہ دے تو اس کی نماز نہیں ہوتی البتہ اگر کوئی عذر ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت قاسم بن اصبغ نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

618 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من ثَلَاثَة فِي قَرْيَة وَلَا بَدو لَا تُقَام فيهم الصَّلَاة اِلَّا قد استحوذ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَان فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَة فَاِنَّمَا يَاْكُل الذِّئْب من الْغنم القاصية . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَزَاد

رزين فِي جَامعه وَإِن ذِئبَ الإِنسَان الشَّيطَان إِذا خلا بِهِ أكله وَتقدم حَدِيث ابْن مَسعُود رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَفِيه وَلَو أَنكُم صليتم فِي بُيُوتكُم كَمَا يُصَلِّي هَذَا المتخلف فِي بَيته لتركتم سنة نَبِيكُم وَلَو تركتم سنة نَبِيكُم لضللتم الحَدِيث رَوَاهُ مُسلِم وَأَبُو دَاوُد وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کسی بستی یا علاقے میں تین افراد رہتے ہوں اور اس جگہ پر نماز قائم نہ ہو تو شیطان ان لوگوں پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے' تو تم پر جماعت کو اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا الگ ہونے والی بکری کو کھا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' رزین نے اپنی جامع میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''آدمی کے لئے' شیطان' بھیڑیے کی حیثیت رکھتا ہے' جب آدمی تنہا ہو' تو شیطان اُسے کھا لیتا ہے''۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور ہے (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:)

''اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کرو جس طرح جماعت میں شریک نہ ہونے والا شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

619 - وَفِي رِوَايَةٍ لأبي دَاوُد وَلَو تركتم سنة نَبِيكُم لكفرتم . وَتقدم حَدِيث أبي أُمَامَة فِي الْمَعْنى مَرْفُوعا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم کفر کے مرتکب ہو گے''۔

اسی مفہوم سے متعلق حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' جو مرفوع روایت کے طور پر نقل ہوئی ہے۔

620 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللهُ عَنهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ الْجفَاء كل الْجفَاء وَالْكفْر والنفاق من سمع مُنَادِي الله يُنَادي إِلَى الصَّلَاة فَلَا يجِيبه

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری کی پوری جفاء' کفر اور نفاق یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ کے منادی کو نماز کی طرف بلاتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے زبان بن فائد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

621 - وَفِی رِوَايَةٍ لِلطبرانی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَسب الْمُؤْمِن من الشَّقَاء والخيبة اَن يسمع الْمُؤَذّن يثوب بِالصَّلَاةِ فَلَا يجيبه . التثويب هَاهُنَا اسْم لإقَامَة الصَّلَاة

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مومن کی بدنصیبی اور رسوائی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ مؤذن کو نماز کے لئے اقامت کہتے ہوئے سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو)''۔

یہاں لفظ تثویب سے مراد نماز کے لئے اقامت کہنا ہے۔

622 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد هَمَمْت اَن آمر فتيتی فيجمعوا لی حزما من حطب ثُمَّ آتِیْ قوما يصلونَ فِیْ بُيُوتهم لَيست بهم عِلّة فاحرقها عَلَيْهِمْ فَقِيلَ ليزِيد هُوَ ابْن الْاَصَم الْجُمُعَة عَنی اَوْ غَيرهَا قَالَ صمت أذناى إِن لم أكن سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يأثره عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر جُمُعَة وَلَا غَيرهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصرا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کچھ نوجوانوں کو ہدایت کروں وہ میرے لئے لکڑیوں کے گٹھے اکٹھے کریں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہیں اور انہیں کوئی علت لاحق نہیں ہوتی ہے اور پھر انہیں آگ لگا دوں''۔

یزید بن اصم سے دریافت کیا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کی نماز مراد لی تھی یا کوئی اور نماز مراد لی تھی' تو انہوں نے فرمایا: میرے دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے نہ سنا ہو لیکن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس میں نہ تو جمعہ کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی جمعہ کے علاوہ کسی اور نماز کا ذکر کیا تھا۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

623 - وَعَنْ عَمْرو بن أم مَكْتُوم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا ضَرِير شاسع الدَّار ولی قَائِد لَا يلايمنی فَهَلْ تَجِد لی رخصَة اَن اُصَلِّی فِیْ بَيْتِیْ قَالَ أتسمع النداء قَالَ نعم قَالَ مَا أجد لَك رخصَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم

حضرت عمرو بن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں اور میرا گھر بھی دور ہے' اور کبھی مجھے ساتھ لانے والا بھی دستیاب نہیں ہوتا تو کیا آپ میرے لئے کوئی رخصت پاتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تمہیں اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

624 - وَفِی رِوَايَةٍ لاحمد عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَسْجد فَرَاَی فِی الْقَوْم

رفة فَقَالَ اِنِّیْ لاهم اَن اجعل للناس اِمَامًا ثُمّ اخرج فَلَا اقدر علی اِنْسَان يتخلف عَن الصَّلَاة فِیْ بَيته اِلَّا احرقته عَلَيْهِ فَقَالَ ابْن ام مَكْتُوم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن بينی وَبَيْنَ الْمَسْجِد نخلا وشجرا وَلَا اقدر علی قَائِد كل سَاعَة ايسعنی اَن اُصَلِّی فِیْ بَيْتِی قَالَ اَتسمع الْاِقَامَة قَالَ نعم قَالَ فائتها . وَاِسْنَاد هٰذِه جيد

قَوْلُه: شَاسِع الدَّار هُوَ بالشين الْمُعْجَمَة اَولا وَالسِّين وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ بعد الْاَلف اَی بعيد الدَّار وَلَا يلايمنی اَی لَا يوافقنی وَفِیْ نسخ اَبِیْ دَاوُد لَا يلاومنی بِالْوَاو وَلَيْسَ بصواب قَالَه الْخطابِیّ وَغَيره

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرٍ بن الْمُنْذر روينَا عَن غير وَاحِد من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهم قَالُوْا من سمع النداء ثُمّ لم يجب من غير عذر فَلَا صَلَاة لَهُ مِنْهُم ابْن مَسْعُوْد وَاَبُوْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ

وَقد رُوِیَ ذٰلِكَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يری اَن حُضُور الْجَمَاعَات فرض عَطَاءٍ وَاَحْمد بن حَنْبَل وَاَبُوْ ثَوْر وَقَالَ الشَّافِعِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اُرخص لمن قدر علی صَلَاة الْجَمَاعَة فِیْ ترك اتيانها اِلَّا من عذر انْتهی . وَقَالَ الْخطابِیّ بعد ذكر حَدِيْثِ ابْن اُم مَكْتُوم وَفِیْ هٰذَا دَلِيل علی اَن حُضُور الْجَمَاعَة وَاجِب وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ ندبا لَكَانَ اَوْلی من يَسعهُ التَّخَلُّف عَنْهَا اَهْلِ الضَّرُوْرَة والضعف وَمَنْ كَانَ فِیْ مثل حَال ابْن اُم مَكْتُوم وَكَانَ عَطَاءٍ بن اَبِیْ رَبَاح يَقُوْلُ لَيْسَ لاحد من خلق اللّٰه فِی الْحَضَر وبالقرية رخصَة اِذا سمع النداء فِیْ اَن يدع الصَّلَاة . وَقَالَ الْاَوْزَاعِیّ لَا طَاعَة للوالد فِیْ ترك الْجُمُعَة وَالْجَمَاعَات انْتهی

❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جوان سے (یعنی حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے) منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی تعداد کم ملاحظہ فرمائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو لوگوں کے لئے امام مقرر کروں اور پھر نکل کر جاؤں اور جس بھی انسان پر قابو پاؤں جو باجماعت نماز میں شریک نہیں ہوا اور اپنے گھر میں تھا تو اسے آگ لگا دوں' حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں کے درخت ہیں' دوسرے درخت ہیں' بعض اوقات کوئی ساتھ لانے والا نہیں ملتا' تو کیا میرے لیے کوئی گنجائش ہے؟ کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم اقامت کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس میں شریک ہو''۔ اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''شاسع الدار'' اس میں پہلے 'ش' ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے' اور پھر 'ع' ہے' اس سے مراد گھر کا دور ہونا ہے' لفظ ''لا یلایمنی'' یعنی کبھی ایسا نہیں ہوتا' اور ابوداؤد کے بعض نسخوں میں ''لا ومنی'' یعنی 'و' کے ساتھ ہے' اور یہ درست نہیں ہے' یہ بات علامہ خطابی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: ہم نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ وہ حضرات اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنے اور کسی عذر کے بغیر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے' ان حضرات میں حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بھی یہ بات نقل کی گئی ہے' جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ باجماعت نماز میں شریک ہونا فرض

ہے ان میں عطاء ابن ابی رباح' امام احمد بن حنبل' ابو ثور شامل ہیں' امام شافعی فرماتے ہیں: جو شخص باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو' میں اس کو جماعت میں شریک نہ ہونے کے رخصت نہیں دوں گا' البتہ اگر کوئی عذر ہو' تو حکم مختلف ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

علامہ خطابی نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ذکر کرنے کے بعد یہ بات تحریر کی ہے: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جماعت میں شریک ہونا واجب ہے' اگر یہ مستحب ہوتا تو پھر زیادہ موزوں یہ تھا کہ جو لوگ مجبور ہیں اور کمزور ہیں' ان کے لئے جماعت ترک کرنے کی گنجائش ہوتی' یا وہ شخص جس کی حالت' حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کی مانند ہوتی' عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: اللہ کی مخلوق میں سے کسی کے لئے بھی (یعنی کسی مرد کے لئے) حضر کے عالم میں اور بستی میں رہتے ہوئے (یعنی وہ نہ تو مسافر ہو اور نہ ہی کسی ویرانے میں موجود ہو) یہ رخصت نہیں ہے کہ جب وہ اذان سنے' تو نماز (باجماعت) کو ترک کرے۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: جمعہ اور باجماعت نماز ترک کرنے میں' والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

625 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِیَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل اعمى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لِی قَائِد يقودنی اِلَى الْمَسْجِد فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يرخص لَهُ يُصَلِّی فِی بَيته فَرخص لَهُ فَلَمَّا ولى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تسمع النداء بِالصَّلَاةِ قَالَ نعم قَالَ فاجب

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَيْرهمَا

❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کوئی ایسا شخص نہیں ہے' جو مجھے ساتھ لے کر مسجد تک آسکے' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست کی کہ آپ اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کرلے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی' جب وہ واپس مڑ گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلوایا اور اس سے دریافت کیا: تم نماز کے لئے اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو)۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حدیث 625: صحیح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب يجب إتيان المسجد على من سمع النداء - حديث: 1079 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا نودي بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 985 المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 850 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب في التشديد في ترك الجماعة - حديث: 470 سنن ابن ماجه - كتاب المساجد والجماعات' باب التغليظ في التخلف عن الجماعة - حديث: 790 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب من سمع النداء - حديث: 1845 السنن الكبرى للنسائي - ذكر الإمامة' المحافظة على الصلوات الخمس حيث ينادى بهن - حديث: 907 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث عتبان بن مالك - حديث: 16184 مسند عبد بن حميد - ابن أم مكتوم' حديث: 496 معجم الصحابة لابن قانع - عمرو بن أم مكتوم وهو عمرو بن قيس بن زائدة بن' حديث: 1094

626 - وَعَنْ اَبِیْ الشَّعْثَاء الْمحَارِبی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا قعُوْدا فِی الْمَسْجد فَاذن الْمُؤَذِّن فَقَامَ رجل من الْمَسْجد یمشی فَاتبعهُ اَبُوْ هُرَیْرَة بَصَره حَتّٰی خرج من الْمَسْجد فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عصی اَبَا الْقَاسِم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرہ وَتقدم

❀❀ ابوشعثاء محاربی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے' مؤذن نے اذان دی' تو مسجد میں سے ایک شخص اٹھ کر باہر جانے لگا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھتے رہے' یہاں تک کہ وہ شخص مسجد سے باہر نکل گیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

627 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقبل ابْن ام مَکْتُوم وَهُوَ اعمی وَهُوَ الَّذِیْ انزل فِیْهِ (عبس وَتَوَلّٰی اَن جَاءَهُ الْاَعْمٰی) عبس وَکَانَ رجلا من قُرَیْش اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ وَاُمی اَنا کَمَا ترانی قد دبرت سنی ورق عظمی وَذهب بَصرِی ولی قَائِد لَا یلایمنی قیاده اِیَّایَ فَهَلْ تجد لی رخصَة اُصَلِّی فِیْ بَیْتِی الصَّلَوَات فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تسمع الْمُؤَذِّن فِی الْبَیْت الَّذِیْ اَنْت فِیْهِ قَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اجد لَك رخصَة وَلَوْ یعلم هٰذَا المتخلف عَن الصَّلَاة فِی الْجَمَاعَة مَا لهٰذَا الْمَاشِی اِلَیْهَا لأتاها وَلَوْ حبوا علی یَدَیْهِ وَرجلَیْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد الالهانی عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ آئے وہ نابینا تھے' یہ وہ صاحب ہیں' جن کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی تھی:

''اس نے ماتھے پر بل ڈال دیے اور منہ پھیر لیا' جب اس کے پاس نابینا شخص آیا''

حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش سے تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' جیسا کہ آپ مجھے ملاحظہ فرمارہے ہیں' میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں' بینائی رخصت ہوچکی ہے' بعض اوقات مجھے ساتھ لے کر چلنے والا دستیاب نہیں ہوتا' تو کیا آپ میرے لئے یہ رخصت پاتے ہیں' کہ میں اپنے گھر میں نمازیں ادا کرلیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم گھر میں مؤذن کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر میں تمہارے لئے رخصت نہیں پاتا ہوں' باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص کو اگر اس کے اجروثواب کا پتہ چل جائے کہ اس کے لئے چل کر جانے والے کو کتنا اجروثواب ملتا ہے' تو وہ اس میں ضرور شریک ہو خواہ اسے پاؤں اور ہاتھوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں علی بن یزید الہانی اور قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

628 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی ابْن ام مَکْتُوم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن منزلی شاسع وَاَنا مکفوف الْبَصَر وَاَنا اسمع الْاَذَان قَالَ فَاِن سَمِعت الْاَذَان فاجب وَلَوْ حبوا اَوْ زحفا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَمْ يقل اَوْ زحفا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا گھر دور ہے اور میری بینائی رخصت ہو چکی ہے لیکن میں اذان کی آواز سن لیتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اذان کی آواز سنتے ہو تو تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہو) خواہ تمہیں گھسٹ کر یا سرین کے بل چل کر آنا پڑے۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں ''یا سرین کے بل''۔

629 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة فَقَالَ هٰذَا فِي النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل پڑھتا ہے لیکن باجماعت نماز میں یا جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

630 - وَعَنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من سمع حَيّ على الْفَلاح فَلَمْ يجب فَقَدْ ترك سنة مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہی یہ بات بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں جو شخص حی علی الفلاح سنے اور اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

631 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لينتهين رجال عَن ترك الْجَمَاعَة اَوْ لأحرقن بُيُوتهم

رَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَايَةِ الزبرقَان بن عَمْرو الضمرِي عَن اُسَامَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یا تو لوگ باجماعت نماز ترک کرنے سے باز آ جائیں گے یا پھر میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زبرقان بن عمرو ضمری کی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم زبرقان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے۔

632 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء فَارِغًا صَحِيْحا فَلَمْ يجب فَلَا صَلَاة لَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ اَبِي بكر بن عَيَّاش عَنْ اَبِي حُصَيْن عَنِ ابْنِ بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد
قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّحِيْح وَقفه

❀❀ ابن بریدہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اذان کی آواز سنے اور وہ فارغ ہو اور تندرست ہو اور پھر اس کا جواب نہ دے (یعنی باجماعت نماز میں شریک نہ ہو) تو اس کی نماز نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابوبکر بن عیاش کی ابوحصین کے حوالے سے ابن بریدہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے
اور امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
حافظ کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

21 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي الْبُيُوت

باب: نوافل گھر میں ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

633- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجعلوا من صَلَاتكُمْ فِيْ بُيُوتكُمْ وَلَا تتخذوها قبورا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اپنی نمازوں میں کچھ حصہ اپنے گھروں کے لئے رکھو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

634 - وَعَنْ جَابر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قضى اَحَدُكُمُ الصَّلَاة فِيْ مَسْجده فليجعل لبيته نَصِيبا من صَلَاته فَاِن اللّٰه جَاعل فِيْ بَيته من صَلَاته خيرا
رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِي سعيد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب کوئی شخص مسجد میں اپنی (فرض) نماز مکمل کر لے تو اسے اپنی (نفل) نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کے لئے بھی رکھنا چاہیے کیونکہ اس کی نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی رکھ دے گا''۔
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حضرت ابوسعید خدری ؓ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

635 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْبَيْت الَّذِيْ يذكر اللّٰه فِيْهِ وَالْبَيْت الَّذِيْ لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ مثل الْحَيّ وَالْمَيِّت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا جاتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا افضل الصَّلَاة فِيْ بَيْتِيْ اَوْ الصَّلَاة فِي الْمَسْجد قَالَ اَلا ترى اِلٰى بَيْتِيْ مَا اقربه من الْمَسْجد فَلَاَن اُصَلِّي فِيْ بَيْتِيْ اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اُصَلِّي فِي الْمَسْجد اِلَّا اَن تكون صَلَاة مَكْتُوْبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کونسی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے میرا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا' یا مسجد میں نماز ادا کرنا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے میرا گھر دیکھا ہے' وہ مسجد کے کتنا قریب ہے' لیکن اس کے باوجود میں گھر میں (نفل) نماز ادا کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں (نفل) نماز ادا کروں' البتہ فرض نماز کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

637 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج نفر من اَهْلِ الْعرَاق اِلٰى عمر فَلَمَّا قدمُوا عَلَيْهِ سَاَلُوْهُ عَن صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فَقَالَ عمر سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اما صَلَاة الرجل فِيْ بَيته فنور فنوروا بُيُوتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل عراق سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ ان کے پاس پہنچے' تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنے کا تعلق ہے' تو یہ ایک نور ہے' تو تم اپنے گھروں کو نورانی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

638 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صلوا اَيهَا النَّاس فِيْ بُيُوتكُمْ فَاِن افضل صَلَاة الْمَرْء فِيْ بَيته اِلَّا الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (نفل) نماز ادا کرو! کیونکہ آدمی کی سب سے زیادہ فضیلت والی (نفل) نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے' البتہ فرض نماز کا حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

639 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاهُ رَفعه قَالَ فضل صَلَاة الرجل فِيْ بَيته على صَلَاته حَيْثُ يرَاهُ النَّاس كفضل الْفَرِيضَة على التَّطَوُّع

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ ایک صحابی بیان کرتے ہیں: (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے انہوں نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں (نفل) نماز ادا کرنا اس کے (نفل) نماز کو اس جگہ پر ادا کرنے' جہاں لوگ اسے دیکھ رہے ہوں' سے اتنی فضیلت رکھتا ہے' جو فرض نماز کو نفل نماز پر حاصل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند اگر اللہ نے چاہا' تو عمدہ ہوگی۔

640 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرِمُوا بُيُوتكُمْ بِبَعْض صَلَاتكُمْ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی (نفل) نمازوں میں سے بعض کے ذریعے اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

22 - التَّرْغِيْب فِيْ انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة

باب: ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

641 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه لَا يمنعهُ اَن يَنْقَلِب اِلَى اَهله اِلَّا الصَّلَاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ اَثْنَاء حَدِيْثٍ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو' اور اس کے اپنے گھر واپس جانے میں صرف نماز رکاوٹ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک حدیث کے دوران نقل کی ہے اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

642 - وللبخاري اِن اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاة مَا دَامَت الصَّلَاة تحبسه وَالْمَلَائِكَة تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه مَا لم يقم من مُصَلَّاهُ اَوْ يحدث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے جب تک نماز نے اسے روکا ہوا ہو اور اس دوران فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی جائے نماز سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہ

ہو جاتا''۔

643 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوٗد قَالَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ فِیْ صَلَاةٍ مَا كَانَ فِیْ مُصَلَّاهُ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ حَتّٰى یَنْصَرِفَ اَوْ یُحْدِثَ قِیلَ وَمَا یُحْدِثُ قَالَ یَفْسُو اَوْ یَضْرِطُ

وَرَوَاهُ مَالِكٌ مَوْقُوفًا عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ فِیْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِنْ قَامَ مِنْ مُصَلَّاهُ فَجَلَسَ فِی الْمَسْجِدِ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ یَزَلْ فِیْ صَلَاةٍ حَتّٰى یُصَلِّیَ

❀❀ امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی مسلسل نماز میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ اپنی جائے نماز پر موجود رہتا ہے' اور نماز کا انتظار کر رہا ہوتا ہے فرشتے یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی اپنی جگہ سے اٹھ نہیں جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہو جاتا'' (شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا گیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس کی ہوا خارج نہیں ہوتی' آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر''۔

یہ روایت امام مالک نے موقوف روایت کے طور پر نعیم بن عبداللہ مجمر سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر لے اور پھر اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے' تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں (وہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے' تو اے اللہ! تو اس پر رحم کر! اگر وہ شخص اپنی جائے نماز سے اٹھ جائے اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے' تو وہ مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتا''۔

644 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ لَیْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ اِلٰى شَطْرِ اللَّیْلِ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ بَعْدَمَا صَلّٰى فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَلَمْ تَزَالُوْا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیا پھر آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: لوگوں نے نماز پڑھ بھی لی اور وہ سو بھی گئے لیکن تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے مسلسل نماز کی حالت میں شمار ہوئے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

645 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ (تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) السجدة نَزَلَتْ فِیْ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِیْ تُدْعَى الْعَتَمَةَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت: ''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''

یہ آیت اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی جس کو ''عتمہ'' (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

646 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صلينا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المغرب فَرجع من رَجَعَ وعقب من عقب فجاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرعا قد حفزه النَّفس قد حسر عَنْ رُكْبَتَيْهِ قَالَ اَبْشِرُوْا هٰذَا ربكُمْ قد فتح بَابا من اَبْوَاب السَّمَاء يباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ قد قضوا فَرِيضَة وهم ينتظرُوْنَ اُخْرَى . رَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْهُ وَرُوَاته ثِقَات وَاَبُوْ اَيُّوْبَ هُوَ المراغي الْعَتكِي ثِقَة مَا اَرَاهُ سمع عبد الله وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حفزه النَّفس هُوَ بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْفَاء وبعدهما زَاي اَي سَاقه وتعبه من شدَّة سَعْيه

وحسر هُوَ بِفَتْح الْحَاء وَالسِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ اَي كشف عَنْ رُكْبَتَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز مغرب ادا کر لی پھر جس نے واپس جانا تھا وہ واپس چلا گیا اور جس نے ٹھہرنا تھا وہ ٹھہرا رہا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے چلتے ہوئے تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھٹنوں سے اپنا کپڑا اٹھایا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو! تمہارے پروردگار نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرما رہا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جنہوں نے ایک فرض ادا کر دیا ہے اور اب یہ دوسرے کے منتظر ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوایوب نامی راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں ابوایوب نامی راوی کا اسم منسوب ''مراغی عتکی'' ہے اور یہ ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہوگا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''حفزہ النفس'' اس میں 'ح' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ف' ہے اور ان کے بعد 'ز' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آپ چلتے ہوئے آئے اور تیز چلنے کی وجہ سے آپ نے اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کیا۔

لفظ ''حسر'' 'ح' پر زبر ہے اور 'س' پر بھی زبر ہے اس سے مراد یہ ہے: گھٹنوں سے کپڑا اٹھانا۔

647 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَصَلَاة فِيْ اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم بتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز یوں ادا کرنا کہ ان کے درمیان کسی لغو حرکت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو یہ علیین میں نام نوٹ کیے جانے کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ مکمل طور پر اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

649 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسباغ الْوضُوء فِيْ المكاره واعمال الْاَقْدَام اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة يغسل الْخَطَايَا غسلا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا زیادہ قدموں کے ساتھ مسجد کی طرف چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

650 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا جلس فِىْ مُصَلَّاهُ بعد الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ وَاِن جلس ينْتَظر الصَّلَاة صلت عَلَيْهِ وصلاتهم عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه - رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه عَطاءِ بن السَّائِب

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' تو فرشتے اس کے لئے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور فرشتوں کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے'' اگر آدمی بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں ان کی اس کے لئے دعا یہ ہوتی ہے: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے' اے اللہ! تو اس پر رحم کر''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی عطاء بن سائب ہے۔

651 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ منتظر الصَّلَاة بعد الصَّلَاة كفارس اشْتَدَّ بِهٖ فرسه فِىْ سَبِيْل اللّٰه على كشحه وَهُوَ فِى الرِّبَاط الْاَكْبَر

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاد اَحْمد صَالح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا شخص گھڑسوار کی مانند ہے جو اپنے گھوڑے کو اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ گھڑسوار بڑی پہرا داری کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام احمد کی سند صالح ہے۔

652 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِى اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّىْ وَفِىْ رِوَايَةٍ رَبِّىْ فِىْ أحسن صُوْرَة فَقَالَ لِىْ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ رَبِّىْ وَسَعْديك قَالَ هَلْ تَدرِىْ فِيمَ يخْتَصم الْمَلَأُ الْاَعْلٰى قلت لَا أَعْلَمُ فَوضع يَده بَيْن كَتِفِى حَتّٰى وجدت بردهَا بَيْن ثدىي اَوْ قَالَ فِىْ نحرى

حدیث 652: الجامع للترمذي' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب : ومن سورة ص' حديث: 3238' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 3377' مسند عبد بن حميد - مسند ابن عباس رضي الله عنه' حديث: 683' مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2551

فعلمت مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَوْ قَالَ مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب قَالَ يَا مُحَمَّد أتدْرِي فِيمَ يخْتَصم الْمَلأ الْأَعْلَى قلت نعم فِي الدَّرَجَات وَالْكَفَّارَات وَنقل الْأَقْدَام إِلَى الْجَمَاعَات وإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَنْ حَافظ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْر وَمَات بِخَيْر وَكَانَ من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

الحَدِيْث رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقدم بِتَمَامِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک فرشتہ میرے پاس آیا' یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' میرا پروردگار میرے پاس سب سے زیادہ خوبصورت شکل وصورت میں آیا اور اس نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' پروردگار نے دریافت کیا: تم جانتے ہو؟ ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا' تو پروردگار نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا' یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنی گردن میں محسوس کی' تو میں نے وہ چیزیں جان لیں' جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جو مشرق میں ہیں' اور مغرب میں ہیں' پروردگار نے فرمایا: اے محمد! کیا تم جان گئے ہو؟ کہ ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں گفتگو کررہے ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! وہ درجات کے بارے میں' کفارات کے بارے میں' باجماعت نماز کے لئے پیدل چل کر جانے کے بارے میں' سردی کے عالم میں اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں (اور اس بارے میں) کہ جو شخص ان نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ہمراہ مرے گا اور اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا (یعنی ملاءِ اعلیٰ ان سب چیزوں کے بارے میں) گفتگو کررہے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

653 - وَعَنْ أَبِيْ سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلكم على مَا يكفر اللّٰه بِهِ الْخَطَايَا وَيزِيْد بِهِ فِي الْحَسَنَات قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إسباغ الْوضُوء أَوْ الطّهُور فِي المكاره وَكَثْرَة الخطا إِلَى الْمَسْجِد وَالصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَمَا من أحد يخرج من بَيته متطهرا حَتَّى يَأْتِي الْمَسْجِد فيصلي فِيْهِ مَعَ الْمُسْلِمين أَوْ مَعَ الإِمَام ثُمَّ ينْتَظر الصَّلَاة الَّتِي بعْدهَا إِلَّا قَالَت الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ اللّٰهُمَّ ارحمه

الحَدِيْث رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ والدارمي فِي مُسْنده

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو ختم کردیتا ہے' اور جس کی وجہ سے

نیکیوں میں اضافہ کردیتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: طبیعت کی عدم آمادگی کے وقت اچھی طرح وضو کرنا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے اچھی طرح طہارت حاصل کرنا) زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مسجد کی طرف جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جو بھی شخص وضو کرنے کے بعد اپنے گھر سے نکلے اور مسجد میں آئے اور مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) امام کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرے پھر اس کے بعد والی نماز کا انتظار کرنے لگے تو فرشتے کہتے ہیں: ''اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے اے اللہ! تو اس پر رحم کر!''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں نقل کیا ہے۔

654 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ ثَلَاث کَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات وَثَلَاث منجیات وَثَلَاث مهلكات فَاَما الْكَفَّارَات فإسباغ الْوضُوء فِي السبرات وانتظار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة وَنقل الْأَقْدَام إِلَى الْجَمَاعَات وَأما الدَّرَجَات فإطعام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَالصَّلَاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام وَأما المنجيات فالعدل فِي الْغَضَب وَالرِّضَا وَالْقَصْد فِي الْفقر والغنى وخشية الله فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة وَأما المهلكات فشح مُطَاع وَهوى مُتبع وَإِعْجَاب الْمَرْء بِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَهُوَ مَرْوِيّ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَأَسَانِيده وَإِن كَانَ لَا يسلم شَيْء مِنْهَا من مقَال فَهُوَ بمجموعها حسن إِن شَاءَ الله تَعَالَى السبرات جمع سبْرَة وَهِي شدَّة الْبرد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین چیزیں ہیں جو کفارہ بنتی ہیں تین چیزیں ہیں جو درجات (میں اضافہ کا باعث بنتی ہے) تین چیزیں ہیں جو نجات دلاتی ہیں اور تین چیزیں ہیں جو ہلاکت کا شکار کروا دیتی ہیں جہاں تک کفارہ بننے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ سردی کے موسم میں اچھی طرح وضو کرنا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا ہے جہاں تک درجات میں (اضافہ کرنے کا باعث بننے والی چیزوں کا تعلق ہے) تو وہ کھانا کھلانا سلام پھیلانا اور رات کو جب لوگ سورہے ہوں اس وقت نوافل ادا کرنا ہے جہاں تک نجات دلوانے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ غصے اور رضامندی ہر حال میں انصاف سے کام لینا اور غربت اور خوشحالی ہر حالت میں میانہ روی اختیار کرنا اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھنا ہے جہاں تک ہلاک کروانے والی چیزوں کا تعلق ہے تو وہ ایسی کنجوسی ہے جس کی اطاعت کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کی پیروی کی جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام بیہقی نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے اور اس کی تمام اسانید اگرچہ کلام سے خالی نہیں ہیں لیکن مجموعی طور پر یہ ''حسن'' بنتی ہیں اگر اللہ نے چاہا۔

(متن کے لفظ) ''السبرات'' لفظ 'سبرۃ' کی جمع ہے اور اس سے مراد شدید سردی ہے۔

655 - وَعَنْ دَاوُد بن صَالح قَالَ قَالَ لي اَبُوْ سَلمَة يَا ابْن اخي تَدْرِي فِيْ اَي شَيْءٍ نزلت (اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابطُوا) آل عمران قلت لا قَالَ سَمِعت اَبَا هُرَيْرَة يَقُوْلُ لم يكن فِيْ زَمَان النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْو يرابط فِيْهِ وَلٰكِن انْتِظَار الصَّلَاة بعد الصَّلَاة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ داؤد بن صالح بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ نے مجھ سے کہا: اے میرے بھتیجے! کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ یہ آیت کس بارے میں نازل ہوئی تھی؟

''تم صبر سے کام لو ثابت قدم رکھو اور پہرہ داری کرو''۔

میں نے کہا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس میں پہرہ داری کی ضرورت ہوتی' اس سے مراد ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

656 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت وَيكْتب من الْمُصَلِّين من حِين يخرج من بَيته حَتّٰى يرجع اِلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيره أطول مِنْهُ اِلَّا اَنه قَالَ والقاعد يرْعَى الصَّلَاة كالقانت وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد . قَوْلِهِ الْقَاعِد على الصَّلَاة كالقانت اَي أجره كَأجر الْمُصَلِّي قَائِما مَا دَامَ قَاعِدا ينْتَظر الصَّلَاة لِاَن الْمُرَاد بِالْقُنُوتِ هُنَا الْقيام فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز (کے انتظار) میں بیٹھنے والا شخص (نماز میں) کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے' اور اس کا شمار نمازیوں میں ہوتا ہے' جس وقت وہ اپنے گھر سے نکلا تھا' اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب تک وہ گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اسے امام احمد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز کی رعایت کرتے ہوئے بیٹھنے والا شخص' کھڑے ہوئے شخص کی مانند ہے''۔

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' مساجد کی طرف پیدل جانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''نماز پر بیٹھنے والا شخص کھڑے شخص کی مانند ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے بیٹھنے والا شخص' اس نمازی کی مانند ہے جو کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے جب تک وہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو کیونکہ یہاں قنوت سے مراد نماز کی حالت میں کھڑے ہونا ہے۔

657 - وَعَنْ امْرَاَة من المبايعات رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت جَاءَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَصْحَابه من بني سَلمَة فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَاما فَاَكل ثُمَّ قربنا اِلَيْهِ وضُوءا فَتَوَضَّا ثُمَّ اقبل على اَصْحَابه فَقَالَ اَلا

اخبركُمْ بمكفرات الْخطَايَا قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِسباغ الْوضُوء على المكاره وَكَثْرَة الخطا اِلَى الْمَسَاجِد وانتظار الصَّلاة بعد الصَّلاة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه رجل لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کرنے والی خواتین میں سے ایک خاتون بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' آپ ﷺ کے ساتھ بنوسلمہ سے تعلق رکھنے والے آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی تھے' ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا پیش کیا' آپ ﷺ نے اسے کھالیا' پھر ہم نے آپ ﷺ کے لئے وضو کا پانی پیش کیا' تو آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں؟ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا' زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر مساجد کی طرف جانا' اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کی سند کے باقی تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

23 - اَلتَّرْغِيْب فِي الْمُحَافظَة على الصُّبْح وَالْعصر

باب: صبح اور عصر کی نماز کی حفاظت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

658 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى البردين دخل الْجنَّة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم البردان هما الصُّبْح وَالْعصر

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں ادا کرتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) دو ٹھنڈی نمازوں سے مراد صبح اور عصر کی نمازیں ہیں۔

659 - وَعَنْ اَبِيْ زهيرة عمَارَة بن رويبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لن يلج النَّار اَحَد صلى قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا يَعْنِيْ الْفجْر وَالْعصر . رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوزہیرہ عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی (فجر کی نماز) اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی (عصر کی) نماز ادا کرتا ہو''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد فجر اور عصر کی نمازیں تھیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

660 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْجَعِيّ عَنْ اَبِيْه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من

صلى الصُّبح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه وحسابه على الله ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح إِلَّا الْهَيْثَم بن يمَان وَتكلم فِيْهِ فللحديث شَوَاهِد ۔ اَبُوْ مَالك هُوَ سعد بن طَارق

ابو مالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کر لیتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ہیثم بن یمان نامی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے لیکن اس حدیث کے دیگر شواہد موجود ہیں۔

ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق ہے۔

661 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِيْ ذمَّة اللّٰه فَلَا يطلبنكم اللّٰه من ذمَّته بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ من يَطْلُبهُ من ذمَّته بِشَيْءٍ يُدْرِكهُ ثُمَّ يكبه عَلَى وَجهه فِيْ نَار جَهَنَّم ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب نہ لے کیونکہ جس شخص سے وہ اپنی پناہ کے بارے میں کوئی حساب لے گا اور پھر اس شخص کی گرفت کرے گا تو اس شخص کو منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم کی آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

662 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الْغَدَاة فاصيبت ذمَّته فَقَدْ استبيح حمى اللّٰه وأخفرت ذمَّته وَاَنا طَالب بِذِمَّتِهِ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور پھر اس (کو ملنے والی) پناہ کو نقصان پہنچایا جائے تو گویا اللہ تعالیٰ کی حفاظتی چیز کو مباح قرار دیا گیا اور اس کی (دی ہوئی) پناہ کی خلاف ورزی کی گئی (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) میں اس کی پناہ کا حساب لوگوں گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

663 - وَعَنْ اَبِيْ بصرة الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْر بالمخمص وَقَالَ إِن هٰذِهِ الصَّلَاة عرضت على من كَانَ قبلكُمْ فضيعوها وَمَنْ حَافظ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أجره مرَّتَيْنِ الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ ۔ المخمص بِضَم الْمِيم وَفتح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْمِيم جَمِيعًا وَقِيْلَ بِفَتْح الْمِيم وَسُكُوْن الْخَاء وَكسر الْمِيم بعْدهَا وَفِيْ آخِره صَاد مُهْملَة اسْم طَرِيْق

حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز تم سے پہلے والے لوگوں کے سامنے پیش کی گئی تو ان لوگوں نے اسے ضائع کر دیا جو شخص اس

نماز کو باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کو اس کا اجر دگنا ملے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ''مخمص''میں'م'پر پیش ہے اور'خ'پر زبر ہے'اس کے بعد'م'ہے'ایک قول کے مطابق'م'پر بھی'زبر'ہے اور ایک قول کے مطابق'م'ساکن ہے اور ایک قول کے مطابق'خ'ساکن ہے اور'م'پر'زیر'ہے'اس کے آخر میں'ص'ہے'یہ ایک راستے کا نام ہے۔

664 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الصُّبح فِي جمَاعَة فَهُوَ فِي ذمَّة اللّٰه فَمَنْ اَخفر ذمَّة اللّٰه كَبه اللّٰه فِي النَّار لوجهه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيح

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرلے وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے'اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے آگ میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے'روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

665 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى الصُّبْح فَهُوَ فِي ذمَّة اللّٰـه تَبَارَك وَتَعَالٰى فَلَا تخفروا اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ ذمَّته فَاِنَّهُ من اَخفر ذمَّته طلبه اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى حَتّٰى يكبه على وَجهه ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِنَحْوِهِ

وَفِيْ اَوَّل قصَّة: وَهُوَ اَن الْحجَّاج اَمر سَالم بن عبد اللّٰه بقتل رجل فَقَالَ لَهُ سَالم أصليت الصُّبْح فَقَالَ الرجل نعم فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ فَقَالَ لَهُ الْحجَّاج مَا مَنعك من قَتله فَقَالَ سَالم حَدثنِيْ اَبِيْ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الصُّبْح كَانَ فِيْ جوَار اللّٰه يَوْمه فَكرِهْت اَن أقتل رجلا أجاره اللّٰه فَقَالَ الْحجَّاج لِابْنِ عُمَرَ اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْن عمر نعم

قَالَ الْحَافِظ وَفِي الْاَوَّلي ابْن لَهِيعَة وَفِي الثَّانِيَة يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے'وہ اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے'تو تم لوگ اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی نہ کرو'کیونکہ جو شخص اللہ کی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا'اللہ تعالیٰ اس سے حساب لے گا'یہاں تک کہ اسے منہ کے بل اوندھا کر کے (جہنم میں) ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے'اسے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں اس کی مانند نقل کیا ہے۔

اس واقعہ کے آغاز میں یہ مذکور ہے: حجاج بن یوسف نے سالم بن عبداللہ کو حکم دیا کہ ایک شخص کو قتل کر دیں'تو سالم نے اس شخص سے دریافت کیا: کیا تم نے صبح کی نماز ادا کی تھی؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں'تو سالم نے اس سے کہا: تم چلے جاؤ! حجاج نے

سالم سے دریافت کیا: آپ نے اسے کیوں قتل نہیں کیا؟ تو سالم نے جواب دیا: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرلے' وہ اس دن کے لئے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے''۔

تو مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ایک ایسے شخص کو قتل کروں' جسے اللہ تعالیٰ نے پناہ دی ہوئی ہو' بعد میں حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں!

حافظ کہتے ہیں: پہلے والی روایت کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے' اور دوسری روایت سند کی میں یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نامی راوی ہے۔

666 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتعاقبون فِيكُمْ مَلَائِكَة بِاللَّيْلِ وملائكة بِالنَّهَارِ ويجتمعون فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يعرج الَّذِيْنَ باتوا فِيكُمْ فيسألهم رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ تركناهم وهم يصلونَ وأتيناهم وهم يصلونَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ فِیْ اِحْدٰی رواياته قَالَ: تَجْتَمِع مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وملائكة النَّهَار فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فيجتمعون فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فتصعد مَلَائِكَة اللَّيْلِ وَتثبت مَلَائِكَة النَّهَار ويجتمعون فِیْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فتصعد مَلَائِكَة النَّهَار وتبيت مَلَائِكَة اللَّيْلِ فيسألهم رَبُّهُمْ كَيْفَ تركْتُمْ عِبَادِیْ فَيَقُوْلُوْنَ أتيناهم وهم يصلونَ وتركناهم وهم يصلونَ فَاغْفِر لَهُمْ يَوْمَ الدّين

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات اور دن کے فرشتے آگے پیچھے تمہارے پاس آتے ہیں' وہ فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں' جنہوں نے تمہارے درمیان رات بسر کی ہوتی ہے' تو ان کا پروردگار ان سے سوال کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم نے ان کو چھوڑا تھا' تو وہ اس وقت نماز ادا کررہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ اس وقت بھی نماز ادا کررہے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی مختصر روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' جب وہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' تو رات والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے نیچے ٹھہر جاتے ہیں پھر وہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہوجاتے ہیں پھر دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے رات گزارنے کے لئے نیچے رہ جاتے ہیں (جو فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا تو وہ عرض کرتے ہیں جب ہم ان کے پاس گئے' تو وہ نماز ادا کررہے تھے اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو اس وقت بھی وہ نماز ادا کررہے تھے' اس لیے تو قیامت کے دن ان بندوں کی مغفرت کردینا''۔

24 - التَّرْغِیْب فِیْ جُلُوس الْمَرْءِ فِیْ مُصَلَّاہُ بعد صَلَاۃ الصُّبح وَصَلَاۃ الْعَصر

باب: آدمی کے صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز جگہ پر بیٹھے رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

667 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی الصُّبح فِی جَمَاعَۃ ثُمَّ قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلی رَکْعَتَیْنِ کَانَت لَهُ کَاَجر حجَّة وَعمرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَامَّة تَامَّة تَامَّة . رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے پھر وہ دو رکعت ادا کرے تو اس شخص کو حج اور عمرہ کرنے کی مانند اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''مکمل، مکمل، مکمل''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

668 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَقعد اُصَلِّی مَعَ قوم یذکرُوْنَ اللّٰہ تَعَالٰی من صَلَاۃ الْغَدَاۃ حَتّٰی تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَیّ من اَن أعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِیل وَلَاَن أقعد مَعَ قوم یذکرُوْنَ اللّٰہ من صَلَاۃ الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اعتق اَرْبَعَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاَبُوْ یعلی . قَالَ فِی الْمَوْضِعَیْنِ اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اعتق اَرْبَعَة من ولد اِسْمَاعِیل دِیَة کل وَاحِد مِنْهُم اثْنَا عشر ألفا . رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بالشطر الْاَوَّل اِلَّا انه قَالَ اَحَبَّ اِلَیّ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں جو صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج نکلنے تک ہو یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں اور میں عصر کی نماز سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں چار افراد کو آزاد کروں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے دونوں مقامات پر یہ الفاظ نقل کیے ہیں ''یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے چار غلاموں کو آزاد کروں جن میں سے ہر ایک کی دیت (یعنی قیمت) بارہ ہزار ہو''۔

امام ابن ابودنیا نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

669 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِیهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قعد فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْن ینْصَرف من صَلَاۃ الصُّبْح حَتّٰی یسبح رَکْعَتی الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خیرا غفر لَهُ خطایاہ وَاِن

كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر ـ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ يعلى وَاَظنهُ قَالَ من صلى صَلَاة الْفجْر ثُمَّ قعد يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس وَجَبت لَهُ الْجنَّة ـ قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل وَقد حسنت وصححها بَعضهم

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ چاشت کی دو رکعت ادا کر لے وہ اس دوران صرف بھلائی کی بات کرے تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے میرا خیال ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: ان تینوں محدثین نے یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس روایت کو بعض حضرات نے حسن قرار دیا ہے اور بعض نے صحیح قرار دیا ہے۔

670 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من صلى الْفجْر ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ صلى رَكْعَتَيْنِ اَوْ اَربع رَكْعَات لم تمس جلده النَّار وَأخذ الْحسن بجلده فمده ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہو جائے تو پھر وہ دو رکعت ادا کرے یا چار رکعت ادا کرے تو اس کی جلد کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

اس روایت کے راوی حسن بصری نے اپنی جلد کو پکڑ کر اسے کھینچ کر یہ الفاظ نقل کیے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

671 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اقعد اذكر اللّٰه تَعَالٰى واُكبره وأحمده وأسبحه وأهلله حَتّٰى تطلع الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أعتق رقبتين من ولد اِسْمَاعِيل وَمَنْ بعد الْعَصْر حَتّٰى تغرب الشَّمْس اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن أعتق اَربع رقبات من ولد اِسْمَاعِيل ـ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہوں اس کی کبریائی بیان کرتا رہوں اس کی حمد کرتا رہوں سبحان اللہ پڑھتا رہوں لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہوں جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دو غلام آزاد کروں اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک یہ کرتا رہوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

672 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى صَلَاة الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ انْقَلب بِاَجْر حجَّة وَعمرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے اور پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے' پھر اٹھ کر دو رکعت ادا کرے' تو وہ حج اور عمرے کے (اجر وثواب کے) ہمراہ واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔

673 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْفجْر لم يقم من مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة وَقَالَ من صلى الصُّبْح ثُمَّ جلس فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تمكنه الصَّلَاة كَانَ بِمَنْزِلَة عمْرَة وَحجَّة مُتَقَبّلَتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْفضل بن الْمُوفق فَفِيْهِ كَلَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں اٹھتے تھے' جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم (چاشت کی' یا اشراق کی) نماز ادا نہیں کر لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ (اشراق یا چاشت کی) نماز ادا کرنے کے بعد اٹھے' تو یہ مقبول حج اور عمرہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف فضل بن موفق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غابر اَن اُمَامَةَ وَعتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى صَلَاة الصُّبْح فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ثَبت حَتّٰى يسبح للّٰه سبْحَة الضُّحَى كَانَ لَهٗ كَاَجر حَاج ومعتمر تَاما لَهٗ حجه وعمرته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَبَعض رُوَاته مُخْتَلف فِيْهِ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِد كَثِيْرَة

عبداللہ بن غابر بیان کرتے ہیں حضرت امامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد' اپنی جگہ پر بیٹھا رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے چاشت کی نماز ادا کرے' تو اس شخص کو حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے شخص کا سا اجر ملتا ہے جس نے اپنے حج اور عمرے کو مکمل ادا کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے بعض راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' لیکن اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں۔

675 - وَرُوِيَ عَنْ عَمْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعت ام الْمُؤْمِنِيْنَ تَعْنِيْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقول سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الْفجْر اَوْ قَالَ الْغَدَاة فَقعدَ فِيْ مَقْعَده فَلَمْ يلغ بِشَيْءٍ من اَمر الدُّنْيَا وَيذكر اللّٰه حَتّٰى يُصَلِّي الضُّحَى اَربع رَكْعَات خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه لَا ذَنْب لَهٗ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیّدہ عمرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اُمّ المومنین کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ان کی مراد سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں وہ فرماتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص فجر کی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے' اور اس دوران دنیا سے متعلق کوئی لغو حرکت نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ چاشت کی نماز کی چار رکعت ادا کرلے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا کہ اس کا کوئی گناہ نہیں تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

676 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث بعثا قبل نجد فغنموا غَنَائِم كَثِيْرَة وأسرعوا الرّجْعَة فَقَالَ رجل منا لم يخرج مَا رَأينَا بعثا أَسْرع رَجْعَة وَلَا أفضل غنيمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم على قوم أفضل غنيمَة وأسرع رَجْعَة قوم شهدُوا صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ جَلَسُوا يذكرُوْنَ اللّٰهِ حَتّٰى طلعت الشَّمْس أُولَئِكَ أَسْرع رَجْعَة وَأفضل غنيمَة

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثٍ اَبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَذكر الْبَزَّار فِيْهِ اَن الْقَائِل مَا رَأينَا هُوَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ فِيْ آخِره فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بكر اَلا أدلك على مَا هُوَ أَسْرع إِيَابا وَأفضل مغنما من صلى الْغَدَاة فِيْ جمَاعَة ثُمَّ ذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا اور وہ لوگ جلدی بھی واپس آگئے' تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ جلدی واپس آگئی ہو اور جسے اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف نہ کروں جنہیں ان سے زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے' اور وہ زیادہ جلدی فارغ ہو جاتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں شریک ہوتے ہیں پھر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس وقت تک' جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا ہے' تو یہ لوگ واپس بھی زیادہ جلدی آجاتے ہیں اور انہیں غنیمت بھی زیادہ حاصل ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی ''جامع'' میں' دعوات سے متعلق باب میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بزار نے' امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے' اپنی صحیح میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر' اس کی مانند نقل کی ہے۔

امام بزار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم میں سے ایک شخص نے کہا: یہاں ''ایک شخص'' سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں' امام بزار نے اپنی روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں تمہاری رہنمائی اس شخص کی طرف نہ کروں؟ جو اس سے زیادہ جلدی واپس آجاتا ہے' اور اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل کرتا ہے' جو شخص صبح کی نماز باجماعت ادا کرے' پھر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتا رہے''۔

677 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا صلى الْفجر تربع

فِيْ مَجْلِسه حَتّٰى تطلع الشَّمْس حسنا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهٖ كَانَ اِذا صلى الصُّبْح جلس يذكر اللّٰه حَتّٰى تطلع الشَّمْس

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهٖ قَالَ عَن سماك انه سَاَلَ جَابر بن سَمُرَة كَيفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يصنع اِذا صلى الصُّبْح قَالَ كَانَ يقْعد فِيْ مُصَلَّاهُ اِذا صلى الصُّبْح حَتّٰى تطلع الشَّمْس

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد سورج طلوع ہونے تک اپنی جگہ پر چار زانوں بیٹھے رہتے تھے"

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو سورج نکلنے تک' بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سماک بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد کیا کرتے تھے؟ توانہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد' سورج کے نکلنے تک اپنی جگہ پر تشریف فرما رہتے تھے"۔

التَّرْغِيْب فِيْ أذكار يَقُوْلهَا بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغرب

باب: فجر' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد' مخصوص اذکار پڑھنے کے متعلق ترغیبی روایات

678 - عَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ فِيْ دبر صَلَاة الْفجْر وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتَكَلَّم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ يَوْمه ذٰلِكَ كُله فِيْ حرز من كل مَكْرُوه وحرس من الشَّيْطَان وَلَمْ يَنْبغ لذنب اَن يُدْرِكهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ تَعَالٰى

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْهِ بِيَدِهِ الْخَيْر وَزَاد فِيْهِ اَيْضًا وَكَانَ لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عتق رَقَبَة مُؤْمِنَة . وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ معَاذ وَزَاد فِيْهِ من قالهن

حديث677:صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل الجلوس في مصلاه بعد الصبح - حديث:1110سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الرجل يجلس متربعا - حديث:4231صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' فصل في القنوت - ذكر ما يستحب للمرء إذا صلى الغداة أن يترقب طلوع الشمس' حديث:2053السنن للنسائي - كتاب السهو' باب قعود الإمام في مصلاه بعد التسليم - حديث:1345مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي الصبح ثم يقعد في مجلسه - حديث:1955مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من كان إذا صلى جلس في مصلاه - حديث: 7653السنن الكبرى للنسائي - العمل في افتتاح الصلاة' قعود الإمام في مصلاه بعد السلام - حديث:1257مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث جابر بن سمرة السوائي - حديث:20358مسند ابن الجعد - زهير عن سماك بن حرب' حديث:2232

حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ اعطى مثل ذٰلِكَ فِيْ ليلته

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے پاؤں موڑ کر کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

جو شخص دس مرتبہ اسے پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور اس کے دس گناہ معاف کردے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا اور وہ اس پورے دن میں ہر ناپسندیدہ چیز کے حوالے سے پناہ میں رہے گا اور شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی بھی گناہ اس دن میں اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے: انہوں نے دعا میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''

انہوں نے اس میں یہ الفاظ بھی زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا' تو ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس کو ایک مومن کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد' ان کلمات کو پڑھے گا' اسے اس سے اگلی رات میں اتنا اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

679 - وَعَنِ الْحَارِث بن مُسْلِم التَّمِيمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صليت الصُّبْح فَقل قبل اَن تتكلّم اَللّٰهُمَّ اجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من يَوْمك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار وَاِذَا صليت الْمغرب فَقل قبل اَن تتكلّم اَللّٰهُمَّ اجرني مِنَ النَّار سبع مَرَّات فَاِنَّك اِن مت من ليلتك كتب اللّٰه لَك جوارا مِنَ النَّار . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفْظِه وَاَبُوْ دَاوُد عَن الْحَارِث بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْهِ مُسْلِم بن الْحَارِث . قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ الصَّوَاب لِاَن الْحَارِث بن مُسْلِم تَابِعِيّ قَالَه اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ حَاتِم الرَّازِيّ

❀❀ حضرت حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''۔

اگر تم اس دن میں مرگئے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے نجات نوٹ کرلے گا' اور اگر تم مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لو: ''اے اللہ! تو مجھے جہنم سے محفوظ رکھنا''

تو اگر تم اس رات میں مر گئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے جہنم سے محفوظ رہنا نوٹ کر لے گا"۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے حارث بن مسلم کے حوالے سے ان کے والد مسلم بن حارث سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: درست یہی ہے کیونکہ حارث بن مسلم نامی راوی تابعی ہیں' یہ بات امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رازی نے بیان کی ہے۔

680 - وَعَنْ عمَارَة بن شبيب السبائى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات على اِثر الْمغرب بعث اللّٰه لَهُ مسلحة يَحْفَظُوْنَهُ من الشَّيْطَان حَتّٰى يصبح وَكتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات مُوجبَات ومحا عَنهُ عشر سيئات موبقات وَكَانَت لَهُ بِعدْل عشر رقبات مؤمنات

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ لَيْث بن سعد وَلَا نَعْرِف لعمارة سَمَاعا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عمارہ بن شبیب سبائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شی ء پر قدرت رکھتا ہے"

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے' جو شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور ایسا صبح تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے (جو جنت کو) واجب کرتی ہیں' اور اس کے ایسے دس گناہ ختم کر دیتا ہے' جو ہلاکت کو لازم کرتے ہیں اور یہ کلمات اس کے لئے دس مومنوں کو آزاد کرنے کے برابر ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں اور ہمارے علم کے مطابق عمارہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع نہیں کیا ہے۔

681 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قديرعشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عتاقة اَربع رِقَاب وَكن لَهُ حرسا حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن اِذا صلى الْمغرب دبر صلَاته فَمثل ذٰلِكَ حَتّٰى يصبح

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهٰذَا لَفظه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: وَكن لَهُ عدل عشر رِقَاب

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات دس مرتبہ پڑھ لے: "اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی

شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو ان کلمات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی دس نیکیاں نوٹ کر لے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' اور یہ شام ہونے تک اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوں گے' جو شخص مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' تو (اس کو بھی) یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کی نقل کردہ ہیں' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوں گے''۔

682 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات أعطي بِهن سبعا كتب اللّٰه لَهُ بِهن عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ بِهن عشر سيئات وَرفع لَهُ بِهن عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر نسمات وَكن لَهُ حفظا من الشَّيْطَان وحرزا من الْمَكْرُوه وَلَمْ يلْحقهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم ذَنب إِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قالهن حِيْن ينْصَرف من صَلَاة الْمغرب أعطي مثل ذٰلِكَ ليلته . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقَالَ بَعْضُهُمْ الْعدْل بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّيْء من جنسه وَبِالْفَتْح مَا عادله من غير جنسه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شیء پر قدرت رکھتا ہے''

تو ان کلمات کی وجہ سے' اسے سات چیزیں نصیب ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا' ان کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر شمار ہوں گے' یہ اس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ شمار ہوں گے اور ناپسندیدہ چیزوں سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گے اور اس دن میں اس کو کوئی گناہ لاحق نہیں ہوگا' صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا معاملہ مختلف ہے' اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد ان کلمات کو پڑھ لے گا' اسے اس رات میں اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' بھی ہے' اور 'زبر' بھی ہے' اس سے مراد مثل ہے' بعض نے یہ کہا ہے: جب ''عدل'' میں 'ع' پر 'زیر' پڑھیں گے' تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور جب اس 'ع' پر 'زبر' پڑھیں گے

تواس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کے برابر ہو لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

662 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر صَلَاة الْغَدَاة لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُميت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل اَن يثني رجلَيْهِ كَانَ يَوْمَئِذٍ من افضل اَهْلِ الْاَرْض عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِيْهِ وَفِي الْكَبِيْر اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفْظِه من قَالَ بعد صَلَاة الصُّبْح وَهُوَ ثَان رجلَيْهِ قبل اَن يتكَلَّم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُميت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهٗ بِكُل مرّة عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات وَكن لَهٗ فِي يَوْمه ذٰلِكَ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرسا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَكَانَ لَهٗ بِكُل مرّة عتق رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل ثمن كل رَقَبَة اثْنَا عشر ألفا وَلَمْ يلْحقهُ يَوْمَئِذٍ ذَنْب اِلَّا الشّرك بِاللّٰهِ وَمَنْ قَالَ ذٰلِكَ بعد صَلَاة الْمغرب كَانَ لَهٗ مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(جو شخص ان کلمات کو صبح کی نماز کے بعد) ٹانگ موڑنے سے پہلے ایک سو مرتبہ پڑھ لے گا تو یہ اس دن اہل زمین کا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے ان کلمات کو اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی ایک حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص صبح کی نماز کے بعد اپنی ٹانگیں موڑنے اور کسی سے کلام کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور وہ موت دیتا ہے اور بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اسے دس نیکیاں دے گا اس کی دس برائیاں مٹا دے گا اس کے دس درجات بلند کرے گا اور یہ کلمات اس دن کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور ہر ایک مرتبہ کے عوض میں اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا جس میں سے ہر ایک غلام کی قیمت بارہ ہزار ہو اور اس دن میں کوئی گناہ اس بندے کو لاحق نہیں ہوگا البتہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک

کرنے کا معاملہ مختلف ہے اور جو شخص مغرب کی نماز کے بعد اس کو پڑھے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب نصیب ہوگا۔

684 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ قبل اَن ينصرف ويثنى رجلَيْهِ من صَلَاة الْمغرب وَالصُّبْح لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَت لَهُ حرْزا من كل مَكْرُوه وحرزا من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَلَمْ يحل للذنب اَن يُدْرِكهُ اِلَّا الشّرك وَكَانَ من افضل النَّاس عملا اِلَّا رجلا يفضله يَقُوْلُ افضل مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح غير شهر بن حَوْشَب وَعبد الرَّحْمٰن بن غنم مُخْتَلف فِيْ صحبته وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مغرب اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد' اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اور ٹانگ موڑے بغیر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو اللہ تعالیٰ' اس کے لیے' ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچاؤ کا باعث بنیں گے اور مردود شیطان سے حفاظت کا باعث بنیں گے اور کسی گناہ کے لئے یہ حلال نہیں ہوگا کہ اس شخص تک پہنچے' البتہ شرک کا حکم مختلف ہے' اور وہ (شخص) عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص ہوگا' البتہ اس فرد کا معاملہ مختلف ہوگا' جس نے ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو' وہ اس پر فضیلت رکھے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف شہر بن حوشب اور عبدالرحمٰن بن غنم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' یہ حدیث صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

685 - وَرُوِيَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ بعد صَلَاةُ الْفَجْر ثَلَاث مَرَّات وَبعد الْعَصْر ثَلَاث مَرَّات اَسْتَغْفِر اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ كفرت عَنهُ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ ابْن السّني فِيْ كِتَابه . قَالَ الْحَافِظ وَاَما مَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات اِذا أصبح وَاِذَا اَمسى فَلِكُلٍّ مِنْهُمَا بَاب يَاْتِي اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَتقدم فِيْ بَاب الرحلة فِيْ طلب الْعلم حَدِيْث قبيصَة وَفِيْه اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا قبيصَة اِذا صليت الصُّبْح فَقل ثَلَاثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تعافى من الْعمى والجذام والفلج . رَوَاهُ اَحْمد

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص فجر کی نماز کے بعد تین مرتبہ اور عصر کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:
''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' وہ زندہ ہے' اور بذات خود قائم ہے (اور ہر چیز کو قائم رکھنے والا ہے) اور میں اس کی بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''
تو اس شخص کے گناہ ختم ہو جائیں گے' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں''۔
یہ روایت ابن سنی نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے۔
حافظ کہتے ہیں: جہاں تک اس کے ان کلمات کا تعلق ہے کہ جب صبح ہو' تو نماز کے بعد اور جب شام ہو' تو ان دونوں موضوعات سے متعلق ''باب'' آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے' علم کے حصول کے لئے سفر کرنے سے متعلق باب میں' حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم صبح کی نماز ادا کرلو' تو تین مرتبہ ''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ'' پڑھو' تو تم نابینا پن' جذام اور فالج سے محفوظ رہو گے''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

26 - التَّرْهِيب من فَوَات الْعَصْر بِغَيْر عذر

باب: کسی عذر کے بغیر عصر کی نماز قضاء کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

686 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر فَقَدْ حبط عمله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظه قَالَ بكروا بِالصَّلَاةِ فِي يَوْم الْغَيْم فَإِنَّهُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر حبط عمله

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔
یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''ابر آلود دن میں' نماز جلدی ادا کرو' کیونکہ جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔

687 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك صَلَاة الْعَصْر مُتَعَمدا فَقَدْ حبط عمله . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر عصر کی نماز ترک کر دے' اس کا عمل ضائع ہو گیا''۔
یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

688 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ تفوته صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَزَاد فِیْ آخِره قَالَ مَالك تَفْسِيره ذهَاب الْوَقْت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ جائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' ابوداؤد' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: امام مالک فرماتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اُس کا وقت رخصت ہو جائے (اور آدمی نے وہ نماز ادا نہ کی ہو)۔

689 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فَاتَتْهُ صَلَاة الْعَصْر فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله . وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ نَوْفَل: صَلَاة من فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله- قَالَ ابْن عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْعَصْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی عصر کی نماز رہ گئی تو گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس شخص کی نماز رہ گئی' گویا اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: وہ عصر کی نماز ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْاِمَامَة مَعَ الْاِتْمَام وَالْاِحْسَان والترهيب مِنْهَا عِنْد عدمهما

باب: امامت کرتے ہوئے مکمل نماز ادا کرنے اور اچھے طریقے سے نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور ان دونوں چیزوں کی عدم موجودگی سے متعلق ترہیبی روایات

690 - عَنْ اَبِیْ عَلِیّ الْمِصْرِيّ قَالَ سافرنا مَعَ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحضرتنا الصَّلَاة فَاَردنَا اَن يتقدمنا فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أم قوما فَإِن اتم فَلهُ التَّمام وَلَهُمْ التَّمام وَاِن لم يتم فَلهم التَّمام وَعَلَيْهِ الْاِثْم . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفْظهمَا من أم النَّاس فَاَصَاب الْوَقْت وَاتم الصَّلَاة فَلهُ وَلَهُمْ وَمَنْ انْتقصَ من ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِم . قَالَ الْحَافِظ هُوَ عِنْدهم من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن حَرْمَلَة عَنْ اَبِیْ

عَلِیّ الْمِصْرِیّ وَعبد الرَّحْمٰن یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ

ابوعلی مصری بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' نماز کا وقت ہو گیا' تو ہم نے ارادہ کیا کہ وہ ہمارے آگے ہو کر (ہمیں نماز پڑھائیں) تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتے ہوئے مکمل نماز پڑھائے گا اسے بھی مکمل اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی مکمل اجر ملے گا اور اگر وہ مکمل نماز نہیں پڑھائے گا' تو لوگوں کو مکمل اجر نصیب ہو گا اور اس شخص کو گناہ ہو گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام حاکم نے نقل کیا ہے: انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' وقت کا خیال رکھے اور مکمل نماز پڑھائے' تو اسے بھی اجر ملے گا اور لوگوں کو بھی اجر ملے گا اور نماز میں جو کمی ہو گی' اس کا وبال امام پر ہو گا' لوگوں پر نہیں ہو گا''۔

حافظ کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ روایت عبدالرحمٰن بن حرملہ کے حوالے سے ابوعلی مصری سے منقول ہے' اور عبدالرحمٰن بن حرملہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

691 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ام قوما فلیتق اللّٰه ولیعلم انه ضَامِن مسؤول لما ضمن وَاِن احسن کَانَ لَهُ من الْاَجر مثل اجر من صلی خَلفه من غیر اَن ینقص من اُجُورهم شَیْئًا وَمَا کَانَ من نقص فَهُوَ عَلَیْهِ ۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ معارك بن عباد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لوگوں کی امامت کرتا ہو' اسے اللہ سے ڈرنا چاہیے اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ وہ ضامن ہے' اور اس سے حساب لیا جائے گا' اس چیز کے بارے میں' جس کا اسے ضامن بنایا گیا ہے' اگر وہ اچھائی کرے گا' تو اسے اپنے پیچھے نماز ادا کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر نصیب ہو گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہو گی' لیکن اگر اس نے کوئی کوتاہی کی' تو اس کا وبال اس کے ذمہ ہو گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں معارک بن عباد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

692 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یصلونَ لکم فَاِن اَصَابُوا فلکم وَاِن اخطؤوا فلکم وَعَلَیْهِم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِهٖ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَلَفظه: سَیَاْتِیْ اَوْ سَیکون اَقوام یصلونَ الصَّلَاة فَاِن اَتموا فلکم وَاِن انتقصوا فَعَلَیْهِمْ وَلکم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو (امام) تمہیں نماز پڑھائیں گے' اگر وہ درست کریں گے' تو تمہیں بھی اجر و ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں گے' تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور گناہ اُن پر ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' آگے چل کر یہ روایت آئے گی:

''عنقریب کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو نماز ادا کریں گے' اگر وہ مکمل نماز ادا کریں گے' تو تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ کوئی کمی کریں گے' تو اس کا وبال اُن پر ہوگا اور تمہیں اجر مل جائے گا''۔

693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيه وَرجل أم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب وهم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون الحَدِيْث وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث الإمَام ضَامِن والمؤذن مؤتمن وَغَيرهَا وَتقدم فِي الْاَذَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے' راوی کہتے ہیں: روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن (مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے) ایک وہ غلام' جو اللہ تعالیٰ کے حق کو اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرتا ہو' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور لوگ اس سے راضی ہوں' اور ایک وہ شخص جو روزانہ پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کو بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) کی ہولناکی متاثر نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا ہوگا' جب تک مخلوق کے درمیان حساب مکمل نہیں ہو جاتا' وہ لوگ مشک کے ٹیلوں پر رہیں گے' ایک وہ شخص جو اللہ کی رضا کی حصول کے لئے قرآن پڑھتا ہے' اور اس کے ذریعے لوگوں کی امامت کرتا ہے' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوتے ہیں''......الحدیث۔

اس موضوع کے ساتھ' وہ روایات بھی مناسبت رکھتی ہیں' جو امام کے ضامن اور مؤذن کے امین ہونے کے بارے میں ہیں اور اس کے علاوہ دیگر روایات ہیں' جو اس سے پہلے اذان سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

1 - التَّرْهِيب من إِمَامَة الرجل الْقَوْم وهم لَهُ كَارِهُون

باب: ایسے آدمی کی امامت سے متعلق ترہیبی روایات

جولوگوں کی امامت کرتا ہواور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں

694 - عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ثَلَاثَةٌ لَا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل يَاْتِي الصَّلَاة دبارا والدبار اَن يَاْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محررا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد الافْرِيْقِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

''تین قسم کے لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' ایک وہ شخص جو لوگوں کے آگے ہو (یعنی ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ شخص جو نماز کا وقت گزر جانے کے بعد نماز ادا کرے' (راوی بیان کرتے ہیں:) لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس کا وقت گزر جانے کے بعد اسے ادا کرے' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو زبردستی غلام بنالیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

695 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه صلى بِقوم فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِنِّي نسيت اَن أستأمركم قبل اَن أتقدم أرضيتم بصلاتي قَالُوْا نعم وَمَنْ يكره ذٰلِكَ يَا حوارِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُون لم تجَاوز صَلَاته أُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ سُلَيْمَان بن اَيُّوْبَ وَهُوَ الطلحي الْكُوفِيُّ قِيْلَ فِيْهِ لَهُ مَنَاكِير

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے کچھ لوگوں کو نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: میں بھول گیا تھا' مجھے آگے بڑھنے سے پہلے' تم لوگوں سے اجازت لینی چاہیے تھی کہ کیا تم لوگ میری نماز (یعنی امامت) سے راضی ہو؟ ان لوگوں نے کہا: جی ہاں! (ہم اس سے راضی ہیں) اے رسول اللہ کے حواری! کون اس بات کو ناپسند کرے گا (کہ آپ اس کی امامت کریں؟) تو حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کچھ لوگوں کی امامت کرے اور وہ لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں' تو اس شخص کی نماز اس کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں سلیمان بن ایوب طلحی کوفی کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے

بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس سے منکر روایات منقول ہیں۔

696 - وَعَنْ عَطَاءِ بن دِيْنَار الْهُذلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة وَلَا تصعد اِلَى السَّمَاء وَلَا تجَاوز رؤوسهم رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل صلى على جَنَازَة وَلم يُؤمر وَامْرَاَة دَعَاهَا زَوجهَا من اللَّيْل فَاَبت عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه هٰكَذَا مُرْسلا وَرُوِيَ لَهُ سَنَد آخر اِلَى انس يرفعهُ

❀❀ حضرت عطاء بن دینار ہذلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا اور وہ نماز آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی اور ان لوگوں کے سر سے اوپر نہیں جائے گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ شخص جو نماز جنازہ پڑھائے حالانکہ اسے اس کی ہدایت نہ کی گئی ہو' اور ایک وہ عورت جسے اس کا شوہر رات کے وقت اپنے پاس بلائے' تو وہ انکار کردے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث کے طور پر بھی منقول ہے۔

697 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل ام قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزَوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله مِنْهُم صَلَاة اِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزَوجهَا عَلَيْهَا غَضْبَان وَاَخَوَانِ متصارمان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نمازیں اُن کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جائیں گی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' اور ایک وہ عورت جو ایسی حالت میں رات بسر کرے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور دو ایسے بھائی' جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگوں کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' وہ امام جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت' جس کا شوہر اس پر غضبناک ہو اور وہ دو بھائی جو ایک دوسرے سے ناراض ہوں (یا جھگڑا کیے ہوئے ہوں)''۔

698 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تجَاوز صلَاتهم آذانهم العَبْد الْاَبِق حَتّٰى يرجع وَامْرَاَة باتت وَزَوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَاِمَام قوم وهم لَهُ كَارِهُون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے (یعنی اوپر) نہیں جاتی' مفرور غلام' جب تک واپس نہیں آجاتا' وہ عورت جو ایسی

حالت میں رات بسر کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور لوگوں کا وہ امام جسے لوگ ناپسند کرتے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الصَّفّ الْاَوَّل

وَمَا جَاءَ فِيْ تَسْوِيَة الصُّفُوف والتراص فِيْهَا وَفضل ميامنها وَمَنْ صلى فِي الصَّفّ الْمُؤخر مَخَافَة إِيذَاء غَيْرِه لَو تقدم

باب: پہلی صف سے متعلق ترغیبی روایات

صفوں کو درست کرنے' اُن کو سیدھا رکھنے' اُن کے دائیں طرف کے حصے کی فضیلت' اور جو شخص سب سے پیچھے ہٹ کے نماز ادا کرے' جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ آگے ہوا' تو کسی دوسرے کو ایذاء پہنچائے گا' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

699 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم النَّاس مَا فِي النداء والصف الْاَوَّل ثُمَّ لم يَجدوا اِلَّا اَن يستهموا عَلَيْهِ لاستهموا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَو تعلمُونَ مَا فِي الصَّفّ الْمُقدم لكَانَتْ قرعَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے' کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر وثواب) ہے' اور پھر انہیں اس کا موقع' صرف قرعہ اندازی کے ذریعے مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ آگے والی صف میں (کتنا اجر وثواب) ہے' تو اس کے لئے قرعہ اندازی بھی کی جائے''۔

700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير صُفُوف

حديث700:صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:693صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب ذكر خير صفوف الرجال' حديث:1469مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيرها' الترغيب في الصف الأول للرجال - حديث:1073سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب أي صفوف النساء أفضل - حديث:1296سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب صف النساء وكراهية التأخر عن الصف الأول' حديث:586سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب صفوف النساء - حديث:997السنن للنسائي - كتاب الإمامة' ذكر خير صفوف النساء وشر صفوف الرجال - حديث:815مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصلاة' في فضل الصف المقدم - حديث:3767السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب اختلاف نية الإمام والمأموم وغير ذلك - باب : لا يأتم رجل بامرأة' حديث:4765مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7201مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2519مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث:967مسند الحارث - كتاب الصلاة' باب ما جاء في الصفوف - حديث:146مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1064معجم ابن الأعرابي - باب الجيم' حديث:1476مسند الشهاب القضاعي - خير صفوف الرجال أولها' حديث:1159

الرِّجَال اَولهَا وشرها آخرهَا وَخير صُفُوف النِّسَاء آخرهَا وشرها اَولهَا

رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَرُوِيَ عَن جَمَاعَة من الصَّحَابَة مِنهُم ابْن عَبَّاس وَعمر بن الْخطاب وَأنس بن مَالك وَاَبُوْ سعيد وَاَبُوْ اُمَامَة وَجَابِر بن عبد الله وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کی صفوں میں بہترین صف ان کی پہلی صف ہے اور ان کی سب سے کم بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور خواتین کی سب سے بہتر صف ان کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر ان کی پہلی صف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

701 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَغْفر للصف الْمُقدم ثَلَاثًا وللثَّانِيْ مرّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَا للعرباض وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظه: كَانَ يُصَلِّي على الصَّفّ الْمُقدم ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَة

وَلَفظ النَّسَائِيّ كَابْن حبَان اِلَّا اَنه قَالَ: كَانَ يُصَلِّي على الصَّفّ الْاَوَّل مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

یہ روایت امام مالک امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے لیکن ان دونوں حضرات نے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل نہیں کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

امام نسائی کی روایت کے الفاظ ابن حبان کی روایت کی مانند ہیں البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے لئے دو مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے''۔

702 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِي قَالَ اِن الله وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِي وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم وحاذوا بَيْن مناكبكم ولينوا فِيْ اَيْدي اِخْوَانكُمْ وسدوا الْخلَل فَاِن الشَّيْطَان يدْخل فِيْمَا بَيْنكُمْ بِمَنْزِلَة

الْحَذف يَعْنِيْ اَوْلَاد الضَّأن الصغار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأس بِهٖ وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه

الْحَذف بِالْحَاء الْمُهْمَلَة والذال الْمُعْجَمَة مفتوحتين وبعدهما فَاء

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں'لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف (کا کیاحکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسری صف پربھی (رحمت نازل کرتے ہیں)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست کرو! اپنے کندھے برابررکھواوراپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہوجاؤ' خالی جگہ کوپُرکرو' کیونکہ شیطان تمہارے درمیان یوں داخل ہوتا ہے' جیسے وہ بھیڑ کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کوامام طبرانی اوردیگرحضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''حذف'' میں 'ح' ہے' اوراس کے بعد 'ذ' ہے' ان دونوں پر 'زبر' ہے' اوران کے بعد 'ف' ہے' اسے مراد بکری کا بچہ ہے۔

703 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل اَوْ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف پر (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پہلی صفوں پررحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

704 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ نَاحيَة الصَّفّ وَيُسَوِّي بَيْن صُدُور الْقَوْم ومناكبهم وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُم اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف کے کنارے سے تشریف لاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سینے اورکندھے برابرکرواتے تھے اورفرماتے تھے: اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اوراس کے فرشتے پہلی صف والوں پررحمت نازل کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

705 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سووا صفوفكم فَاِن تَسْوِيَة

الصَّفّ من تَمام الصَّلاة . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجه وَغَيْرِهم وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ: فَإِن تَسْوِيَة الصُّفُوف من إقَامَة الصَّلَاة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفظِه: اَنّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رصوا صفوفكم وقاربوا بَيْنهَا وحاذوا بالاعناق فوالذى نَفسِي بِيَدِهِ اِنِّيْ لأرى الشَّيْطَان يدْخل من خلل الصَّف كَأَنَّهَا الْحَذف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيهِمَا نَحْو رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُد

الْخلَل بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاللَّام اَيْضًا هُوَ مَا يكون بَيْنَ الِاثْنَيْنِ من الاتساع عِنْد عدم التراص

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی صفیں درست رکھو! کیونکہ صف کا درست رکھنا' نماز کی تکمیل کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''صفوں کا درست رکھنا' نماز قائم کرنے کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھو اور ان کو ٹھیک رکھو' گردنیں برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ خالی صف کے درمیان یوں داخل ہو جاتا ہے' جیسے وہ بکری کا بچہ ہو''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں اور امام داؤد کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''خلل'' میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ل' ہے' اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے' جو لوگوں کے ساتھ نہ ملنے کی وجہ سے ہو۔

706 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوُوا تستو قُلُوْبكُمْ وتماسوا تزاحموا . قَالَ شُرَيْح تماسوا يَعْنِيْ تزاحموا. اَوْفِي الصَّلَاة' وَقَالَ غَيْرِه تماسوا تواصلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حديث705:صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب : إقامة الصف من تمام الصلاة' حديث:702صحيح مسلم - كتاب الصلاة' باب تسوية الصفوف - حديث:685مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب قيامة الصفوف وأن تسوية الصف من تمام الصلاة - حديث:1078صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الأمر بتسوية الصفوف للمأمومين إذ استعماله من تمام الصلاة' حديث:2198سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في إقامة الصفوف - حديث:1290سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع أبواب الصفوف - باب تسوية الصفوف' حديث:577سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب إقامة الصفوف - حديث:989السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب إقامة الصفوف وتسويتها' حديث:4807مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12588مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - ما روى عنه قتادة' حديث:2080مسند أبي يعلى الموصلي - قتادة' حديث:2919

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ٹھیک رہو! تمہارے دل ٹھیک رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو۔

شارح کہتے ہیں: لفظ ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے' پوری نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کے رہو' دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: ''تماسو'' کا مطلب یہ ہے ایک دوسرے سے مل کے رہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

707 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقِيمُوا الصُّفُوف وحاذوا بَيْنَ المناكب وسدوا الْخلَل ولينوا بايدى اِخْوَانكُمْ وَلَا تذروا فرجات الشَّيْطَان وَمَنْ وصل صفا وَصله اللّٰه وَمَنْ قطع صفا قطعه اللّٰه . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَعند النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة آخِره الفرجات جمع فُرْجَة وَهِي الْمَكَان الْخَالِيْ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صفیں قائم رکھو' کندھے برابر رکھو' خالی جگہ کو پر کرو' اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے کشادگی نہ چھوڑو' جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الفرجات'' لفظ ''فرجۃ'' کی جمع ہے' اور اس سے مراد دو آدمیوں کے درمیان موجود خالی جگہ ہے۔

708 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا تصفون كَمَا تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف تصف الْمَلَائِكَة عِنْد رَبهَا قَالَ يتمون الصُّفُوف الْاُوَّل ويتراصون فِي الصَّف . رَوَاهُ اَبُوْ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس طرح صف قائم نہیں کرتے ہو؟ جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف بناتے ہیں' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کیسے صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (پہلے) پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

709 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خياركم ألينكم مناكب فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں زیادہ بہتر لوگ وہ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

710 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيمَت الصَّلَاة فَاقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم وتراصوا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ من وَرَاءِ ظَهْرِي . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ بِنَحْوِهِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ: فَكَانَ اَحدنَا يلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وَقدمه بقدمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کھڑی ہوئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: صفیں درست رکھو ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو' کیونکہ میں تمہیں اپنی پشت کے پیچھے بھی دیکھ لیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم میں سے کوئی ایک' اپنے کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ اور اپنے پاؤں کو اپنے ساتھی کے پاؤں کے ساتھ ملا کر رکھتا تھا''۔

711 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِنُوْا اِقَامَةَ الصُّفُوف فِي الصَّلَاة . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران صفیں اچھے طریقے سے قائم کرو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

712 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على ميامن الصُّفُوف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' صف میں دائیں طرف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

713 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذا صلينَا خلف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احببنا اَن نكُون عَن يَمِينه يقبل علينا بِوَجْهِهِ فَسَمِعته يَقُوْلُ رب قني عَذَابَكَ يَوْم تبْعَث عِبَادك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے' تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوں' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ پہلے ہماری طرف ہو' ایک مرتبہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اے پروردگار! تو اُس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا' جس دن' تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

714 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّف الْاَوَّل مَخَافَةَ اَن يُؤْذِيَ اَحَدًا اَضْعَف اللّٰه لَهُ اَجر الصَّف الْاَوَّل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خوف سے پہلی صف کو ترک کردے کہ کہیں وہ کسی کو اذیت نہ پہنچائے' تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف (میں شریک ہونے) سے دگنا اجر عطا کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِیْب فِیْ وصل الصُّفُوف وسد الْفرج

باب: صف ملانے اور خالی جگہ پُر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

715 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللہ وَمَلَائِکتہ یصلونَ علی الَّذِیْنَ یصلونَ الصُّفُوف . رَوَاہُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ زَادَ ابْن مَاجَہ وَمَنْ سد فُرْجَۃ رَفعہ اللہ بھَا دَرَجَۃ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جو شخص خالی جگہ کو پُر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''۔

716 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بِنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الصَّفّ من نَاحیَۃ اِلٰی نَاحیَۃ فیمسح مناکبنا اَوْ صدورنا وَیَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبکُمْ . قَالَ: وَکَانَ یَقُوْلُ اِن اللہ وَمَلَائِکتہ یصلونَ علی الَّذِیْنَ یصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل . رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف سے دوسری طرف تک پوری صف میں تشریف لاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سینوں یا کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: ''اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا''۔

راوی یہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

717 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنّ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من وصل صفا وَصلہ اللہ وَمَنْ قطع صفا قطعہ اللہ . رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد فِیْ آخر حَدِیْثٍ تقدم قَرِیبا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے' اور جو شخص صف کو کاٹ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' انہوں نے اس حدیث کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو پہلے گزر چکا ہے۔

718 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خياركم الينكم مناكب فِي الصَّلَاة وَمَا من خطْوَة أعظم أجرا من خطْوَة مشاها رجل إِلَى فُرْجَة فِي الصَّف فسدها .

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا بالشطر الْاَوَّل وَرَوَاهُ بِتَمَامِهِ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں' جن کے کندھے نماز میں زیادہ نرم ہوں' اور کوئی بھی قدم اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہوتا' جس قدم کے ذریعے آدمی صف میں موجود خالی جگہ کو پر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے یہ روایت مکمل طور پر امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

719 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سد فُرْجَة رَفعه الله بهَا دَرَجَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ مُسْلِم بن خَالِد الزنْجِي وَتقدم عِنْد ابْن مَاجَه فِيْ اَوَّل الْبَاب دون قَوْله وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِالزِّيَادَةِ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده عصمَة بن مُحَمَّدقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ غَيره مَتْرُوك

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے درجہ کو بلند کرتا ہے' اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مسلم بن خالد زنگی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے ابن ماجہ کے حوالے سے منقول روایت اس باب کے آغاز میں گزر چکی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اور اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

اصبہانی نے یہ روایت اس اضافے کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس روایت کی سند میں عصمہ بن محمد نامی راوی ہے' جس کے بارے میں امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اور دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ متروک ہے۔

720 - وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سد فُرْجَة فِي الصَّف غفر لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِيْ جُحَيْفَة وهب بن عبد الله السوائي

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صف میں خالی جگہ کو پر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

721 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف وَلَا يصل عبد صفا اِلَّا رَفعه الله بِهِ دَرَجَة وذرت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة من الْبر رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اُن لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو صفوں کو ملاتے ہیں' جو بھی بندہ صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کا درجہ بلند کرتا ہے' اور فرشتے اس پر نیکی بکھیر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

722 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله وَمَلَائِكته يصلونَ على الَّذِيْنَ يصلونَ الصُّفُوف الْاَوَّل وَمَا من خطْوَة اَحَبَّ اِلَى الله من خطْوَة يمشيها العَبْد يصل بهَا صفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ فِیْ حَدِيْثٍ وَابْن خُزَيْمَة بِدُوْنِ ذكر الخطوة وَتقدم

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں' جو پہلی صفوں کو ملاتے ہیں' اور کوئی بھی اٹھایا ہوا قدم' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس قدم سے زیادہ محبوب نہیں ہے' جسے بندہ اس لئے اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے صف کو پورا کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن خزیمہ نے اُس کو ذکر کیا ہے' لیکن اس میں قدم اٹھانے کا ذکر نہیں ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

723 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خطوتان اِحْدَاهمَا اَحَبَّ الخطا اِلَى الله وَالْاُخْرٰی اَبْغض الخطا اِلَى الله فَاَما الَّتِیْ يُحِبهَا الله عَزَّ وَجَلَّ فَرجل نظر اِلٰی خلل فِي الصَّفّ فسده وَاَما الَّتِیْ يبغضها الله فَاِذَا اَرَادَ الرجل اَن يَّقُوْمَ مد رجله الْيُمْنٰی وَوضع يَده عَلَيْهَا وَاثبت الْيُسْرٰی ثُمَّ قَامَ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قدم ایسے ہیں' جن میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے' اور دوسرا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب قدموں سے زیادہ ناپسندیدہ ہے' جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو وہ ایسے شخص کا قدم ہے' جو کسی صف میں خالی جگہ کو دیکھتا ہے' تو اسے پر کرنے کے لئے (وہ قدم اٹھاتا ہے) جہاں تک اس قدم کا تعلق ہے' جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو اس کی

صورت یہ ہے کہ جب کوئی شخص اٹھنے لگے تو وہ دائیں ٹانگ کو لمبا کرکے اس پر ہاتھ رکھے اور بائیں پاؤں کو زمین کے ساتھ لگا کے رکھے اور پھر اٹھے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

724 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن میسرَۃ الْمَسْجد قد تعطلت فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عمر میسرَۃ الْمَسْجِد کتب لَهُ کفلان من الْاَجر

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ وَغَیْرہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: مسجد کا بایاں حصہ معطل ہو گیا ہے (یعنی وہاں کوئی نہیں ہوتا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا اس کو دگنا اجر نصیب ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

725 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عمر جَانب الْمَسْجِد الْاَیْسَر لقلَّة اَھله فَلَهُ اَجْرَانِ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر من رِوَایَة بَقِیَّة بن الْوَلِید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مسجد کے بائیں حصے کو آباد کرے گا" کیونکہ اس طرف کے لوگ کم ہیں تو اسے دگنا اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں بقیہ بن ولید کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْھِیب من تَاَخّر الرِّجَال اِلٰی اَوَاخِر صفوفھم وَتقدم النِّسَاء اِلٰی اَوَائِل صفوفھن وَمَنْ اعوجاج الصُّفُوف

مردوں کے آخری صف میں کھڑے ہونے سے متعلق ترہیبی روایات اور خواتین کے پہلی صف میں کھڑے ہونے نیز جو شخص صف کو ٹیڑھا کرتا ہے (اس سے متعلق ترہیبی روایات)

726 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر صُفُوف الرِّجَال اَولهَا وشرھا آخرھَا وَخیر صُفُوف النِّسَاء آخرھَا وشرھا اَولهَا

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر پہلی صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی آخری صف ہے اور خواتین کی صفوں میں سب سے بہتر صف اُن کی آخری صف ہے اور سب سے کم بہتر اُن کی پہلی صف ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت' پہلے گزر چکی ہے۔

727 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رای فِیْ اَصْحَابه تاخرا فَقَالَ لَهُمْ تقدموا فائتموا بِی ولیاتم بکم من بعدکم لَا یزال قوم یتاخرُوْنَ حَتّٰی یؤخرهم الله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اصحاب کو دیکھا کہ وہ پیچھے ہو کر کھڑے ہوئے ہیں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے آجاؤ! اور میری پیروی کرو' تمہاری بعد والے لوگ' تمہاری پیروی کریں گے' لوگ مسلسل پیچھے ہونے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

728 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یزال قوم یتاخرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّل حَتّٰی یؤخرهم الله فِی النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَابْن حبان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا حَتّٰی یخلفهم الله فِی النَّار

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہونے کی کوشش کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آگ میں اُنہیں پیچھے کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں آگ میں پیچھے کر دے گا''۔

729 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یمسح مناکبنا فِی الصَّلَاة وَیَقُوْلُ اسْتَوُوا وَلَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبکُمْ لیلنی مِنْکُمْ اُوْلُو الأحلام والنهی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: سیدھے رہو اور اختلاف نہ کرو' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ' میرے قریب کھڑے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ کھڑے ہوں' جو اُن کے قریب کے درجہ کے ہوں' اس کے بعد وہ لوگ ہوں' جو اُن کے بعد کے درجہ کے ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

730 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لتسون صفوفکم اَوْ لیخالفن الله بَیْنَ وُجُوْهکُمْ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُمْ خلا الْبُخَارِیّ: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَوِّی صُفُوفنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا

بُـرِّىَ بِهَا الـقـداح حتى رآنا انا قد عقلنا عَنهُ ثُمَّ خرج يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كاد يكبر فرى رجلا باديا صَدره من الصَّفّ فَقَالَ عباد الله لتسون صفوفكم اَوْ ليخالفن اللّٰه بَيْنَ وُجُوهِكُم

وَفِى رِوَايَةٍ لاَبِى دَاوُد وَابْن حبَان فِى صَحِيْحِه: اقبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على النَّاس بِوَجْهِه فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم اَوْ لخالفن اللّٰه بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ قَالَ فَرَايْت الرجل يلزق مَنْكِبه بمنكب صَاحبه وركبته بركبة صَاحبه وكعبه بكعبه القداح بِكَسْر الْقَاف جمع قدح وَهُوَ خشب السهْم اِذا برى قبل اَن يَجْعَل فِيْهِ النصل والريش

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری کے علاوہ' دیگر حضرات کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں یوں درست کرواتے تھے' جس طرح تیر کو سیدھا کروایا جاتا ہے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ ہمیں یہ سمجھ آگئی ہے (کہ صف کیسی سیدھی کرنی ہے؟) تو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہنے ہی والے تھے کہ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ فرمائی کہ ایک شخص کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ مذکور ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: تم صفیں درست رکھو! ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کے بعد دیکھا کہ ہر شخص اپنا کندھا' اپنے ساتھی کے کندھے سے ملاتا تھا' اور اپنا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے سے ملاتا تھا اور اپنا ٹخنہ' اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ملاتا تھا''۔

''قداح'' میں 'ق' پر 'زیر' ہے' یہ لفظ 'قدح' کی جمع ہے' اس سے مراد تیر کی لکڑی ہے' جب اس میں پھل اور پر نہ لگایا گیا ہو۔

731 - وَعَنِ الْبَـرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَ من نَاحيَة اِلَى نَاحيَة يمسح صدورنا ومناكبنا وَيَقُوْلُ لَا تختلفوا فتختلف قُلُوْبكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصُّفُوف الْاَوَّل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِى صَحِيْحه وَلَفظه كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِينَا فيمسح عواتقنا وصدورنا وَيَقُوْلُ لَا تختلف صفوفكم فتختلف قُلُوْبكُمْ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على الصَّفّ الْاَوَّل . وَفِى رِوَايَةٍ لابْنِ خُزَيْمَة: لَا تختلف صدوركم فتختلف قُلُوْبكُمْ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک کونے سے دوسرے کونے کی

طرف گزرتے تھے آپ ﷺ ہمارے سینوں اور کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے گزرتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: تم لوگ (صف سیدھی کرنے کے حوالے سے) اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا نبی اکرم ﷺ یہ بھی ارشاد فرماتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے پہلی صف والوں پر (یا پہلی صفوں پر) رحمت نازل کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ جب ہمارے پاس تشریف لاتے تھے' تو ہماری گردنیں اور ہمارے سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے: تم اپنی صف میں اختلاف پیدا نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں"۔

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم اپنے سینوں میں اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آجائے گا"۔

732 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتسون الصُّفُوف اَوْ لتطمسن الْوُجُوْه اَوْ لتغمضن أبصاركم اَوْ لتخطفن أبصاركم.

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بن زيد وَقد مَشَاهُ بَعضهم

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یا تو تم صفیں درست رکھو گے' یا تمہارے چہرے بجھ جائیں گے' یا تو تم نگاہیں جھکا کر رکھو گے' یا تمہاری بینائی کو اُچک لیا جائے گا"۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کی ہے' بعض حضرات نے ان کا ساتھ دیا ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِي التَّامِين خلف الإمَام وَفِي الدُّعَاء وَمَا يَقُوْله فِي الاعْتِدَال والاستفتاح

باب: امام کے پیچھے آمین کہنے اور دعا کے بارے میں ترغیبی روایات نیز آدمی رکوع سے اٹھنے کے بعد اور نماز کے آغاز میں کیا پڑھے گا؟

733 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَالَ الإمَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) الفاتحة 7 فَقولُوا آمين فَإِنَّهُ من وَافق قَوْله قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة

وَفِي رِوَايَة الْبُخَارِيّ :إِذا قَالَ اَحدكُم آمين وَقَالَت الْمَلَائِكَة فِي السَّمَاء آمين فَوَافَقت إِحدَاهمَا

والأخرى غفر لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَفِي رِوَايَةٍ لابْنِ مَاجه وَالنَّسَائِي: إذا أمن القارىء فأمنوا...... الحَدِيث
وَفِي رِوَايَةٍ للنسائي: وَإِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين) فقولوا آمين
فَإِنَّهُ من وَافق كَلامُهُ كَلام الْمَلائِكَة غُفِرَ لِمَنْ فِي الْمَسْجِدِ
آمين تمد وتقصر وَتَشْدِيد الْمَمْدُود لغية وَقِيلَ هُوَ اسم من أسماء الله تعالى وَقِيلَ مَعْنَاهَا اللَّهُمَّ استجب أَوْ كَذَلِكَ فافعل أَوْ كَذَلِكَ فَلْيَكُن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب امام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم لوگ آمین کہو کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا اس کے گزشتہ گناہوں کی معافی ہو جائے گی''۔
یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے علاوہ امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔
بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم میں سے کوئی ایک آمین کہتا ہے تو آسمان میں فرشتے بھی آمین کہتے ہیں جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔
ابن ماجہ اور نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تلاوت کرنے والا آمین کہے تو تم بھی آمین کہو''......الحدیث۔
نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ (یعنی امام) غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پڑھ لے تو تم (آمین کہو)۔ کیونکہ جس شخص کا کلام فرشتوں کے کلام کے ساتھ ہوگا تو مسجد میں موجود ہر شخص کی مغفرت ہو جائے گی''۔
آمین 'مد' کے ساتھ اور 'کسر' کے ساتھ ہے اور ممدود 'شد' پڑھی جائے گی اور ایک قول یہ ہے: یہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے اور ایک قول یہ ہے: اس کا معنی ہے: اے اللہ! تو اس دعا کو قبول کر لے یا تو ایسا کر لے یا اس طرح ہونا چاہیے۔

734 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على السَّلام والتأمين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَأحمد وَلَفظه: إِن رَسُولُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكرت عِنْده الْيَهُود فَقَالَ إِنَّهُم لم يحسدونا على شَيْءٍ كَمَا حسدونا على الْجُمُعَة الَّتِي هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى الْقبْلَة الَّتِي هدَانَا الله لَهَا وَضَلُّوا عَنْهَا وَعَلَى قَوْلنَا خلف الإِمَام آمين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفظه قَالَ: إِن الْيَهُود قد سئموا دينهم وهم قوم حسد وَلَم يحسدوا الْمُسلمين على أفضل من ثَلَاث رد السَّلام وَإِقَامَة الصُّفُوف وَقَوْلهمْ خلف إمَامهمْ فِي الْمَكْتُوبَة آمين

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''یہود تمہارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ آمین کہنے اور سلام کہنے پر تم سے حسد کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہودیوں کا ذکر ہوا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ ہمارے ساتھ کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کرتے جتنا وہ لوگ جمعہ کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس کے حوالے سے گمراہ رہے' اور قبلہ کے حوالے سے حسد کرتے ہیں' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہدایت نصیب کی اور وہ لوگ اس سے گمراہ رہے' ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر' (وہ ہم سے حسد کرتے ہیں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہودیوں نے اپنے دین کو بوجھ بنالیا ہے' یہ حسد کرنے والے لوگ ہیں' یہ مسلمانوں سے' تین چیزوں سے زیادہ کسی چیز پر حسد نہیں کرتے' سلام کا جواب دینا' صف قائم کرنا' اور ان کا فرض نماز میں' اپنے امام کے پیچھے آمین کہنا''۔

735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَقَالَ اِن اللّٰہ قد اَعْطَانِیْ خِصَالًا ثَلَاثَۃً اَعْطَانِیْ صَلَاۃً فِی الصُّفُوف وَاَعْطَانِیْ التَّحِیَّۃَ اِنَّھَا لتحیۃ اَھْلِ الْجنَّۃ وَاَعْطَانِیْ التَّاْمِین وَلَمْ یُعْطه اَحَدًا من النَّبِیین قبلی اِلَّا اَن یکون اللّٰہ قد أعطاہُ ھَارُوْن یَدْعُو مُوسَی ویؤمن ھَارُوْن

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ مِنْ رِوَایَۃِ زَرْبِی مولی آل الْمُھلب وَتردد فِیْ ثُبُوتہ .

❀❀ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تین خصوصیات عطا کی ہیں' اس نے صفوں میں نماز عطا کی ہے' اور تحیت عطا کی ہے' جو اہل جنت کا سلام کرنے کا طریقہ ہے' اور اس نے مجھے آمین کہنا عطا کیا ہے' جو مجھ سے پہلے کے انبیاء میں سے' کسی کو نہیں دیا گیا' البتہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون علیہ السلام کو یہ چیز عطا کی تھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کرتے تھے اور حضرت ہارون علیہ السلام اس پر آمین کہتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی صحیح میں آل مہلب کے غلام' زربی' کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کیا اظہار کیا ہے۔

736 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذا قال الامام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قال الذین خَلْفَہٗ آمین اِلْتقت من اَھْلِ السَّمَاء وَاَھْلِ الْاَرْض آمین غفر اللّٰہ لِلْعَبد مَا تقدم من ذَنبہ قَالَ وَمثل الَّذِیْ لَا یَقُوْلُ آمین کَمثل رجل غزا مَعَ قوم فاقترعوا فَخرج سِھَامھمْ وَلَمْ یخرج سَھْمه فَقَالَ مَا لسھمی لم یخرج قَالَ اِنَّك لم تقل آمین . رَوَاہُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَۃِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھتا ہے' اور اس کے پیچھے والے لوگ آمین کہتے ہیں' تو آسمان والوں اور زمین والوں کی آمین مل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ بندے کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جو شخص

آمین نہیں کہتا اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے وہ لوگ قرعہ اندازی کرتے ہیں' تو سب لوگوں کا حصہ نکل آتا ہے اس کا حصہ نہیں نکلتا' تو وہ کہتا ہے: کیا وجہ ہے میرا حصہ کیوں نہیں نکلا؟ تو دوسرا شخص کہتا ہے' تم نے آمین نہیں کہا تھا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

737 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الامَام (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ قَالَ فِيْهِ:اِذا صليتم فاقيموا صفوفكم وليؤمكم اَحَدُكُمْ فَاِذَا كبر فكبروا وَاِذَا قَالَ (غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين) فَقولُوْا آمين يجبكم

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھ لے' تو تم لوگ آمین کہو' اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کو امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث میں نقل کیا ہے' جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کرو' تو اپنی صفیں درست رکھو اور تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کرے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے' تو تم آمین کہو' تو تمہاری دعا قبول ہوگی''۔

738 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حسدتكم الْيَهُود على شَيْءٍ مَا حسدتكم على آمين فَاَكْثرُوْا من قَول آمين . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہودی کسی چیز پر تم سے اُتنا حسد نہیں کرتے' جتنا حسد وہ تمہارے آمین کہنے پر کرتے ہیں' تو تم لوگ بکثرت آمین کہا کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

739 - وَعَنْ اَبِيْ مصبح الْمقرائي قَالَ كُنَّا نجلس اِلى اَبِيْ زُهَيْر النميري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من الصَّحَابَة يحدث أحسن الحَدِيْثِ فَاِذَا دَعَا الرجل منا بِدُعَاء قَالَ اختمه بآمين فَاِن آمين مثل الطابع على الصَّحِيفَة . قَالَ اَبُوْ زُهَيْر النميري اُخبركُمْ عَن ذٰلِكَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات لَيْلَة نمشي فَاتينا على رجل قد ألح فِي الْمَسْاَلَة فَوقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستمع مِنْهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أوجب اِن ختم فَقَالَ رجل من الْقَوْم بِاَيّ شَيْءٍ يخْتم فَقَالَ بآمين فَاِنَّهُ اِن ختم بآمين فَقَدْ اوجب فَانْصَرف الرجل الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتى الرجل فَقَالَ اختم يَا فلَان بآمين وابشر رَوَاهُ اَبُو دَاوُد

مصبح بِضَم الْمِيم وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا حاء مُهْملَة والمقرائي بِضَم الْمِيم وَقِيْلَ بِفَتْحِهَا وَالضَّم

اشھر وبسکون الْقَاف وَبعدھَا رَاء ممدودۃ نِسْبَۃ اِلٰی قَرْیَۃ بِدِمَشْق

ابومصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ہم حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' جو صحابی رسول تھے' وہ بہت عمدہ گفتگو کرتے تھے' جب ہم میں سے کوئی شخص دعا کرتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم آمین کے ذریعے اسے ختم کرو' کیونکہ آمین کی مثال یوں ہے' جیسے کسی صحیفے پر مہر لگادی جائے' حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں تمہیں اس بارے میں بتاتا ہوں کہ ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے' ہم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو گڑگڑا کر دعا مانگ رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور اس کی بات سننے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے مہر لگادی' تو یہ قبولیت واجب ہوجائے گی' حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا: مہر کس چیز کے ساتھ لگائی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آمین کے ذریعے' اگر آمین کے ذریعے مہر لگائی جائے گی' تو (دعا کی قبولیت) واجب ہوجائے گی' وہ شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا: وہ گیا اور جاکر اُس نے اس شخص کو بتایا کہ اے فلاں! تم آمین کے ذریعے مہر لگاؤ اور (دعا کی قبولیت) کی خوشخبری حاصل کرو"۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

"مصبح" میں 'م' پر 'پیش' ہے' 'ب' پر 'زیر' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اور "مقرائی" میں 'م' پر 'پیش' ہے' ایک قول کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' تاہم 'پیش' ہونا زیادہ مشہور ہے' اور 'ق' ساکن ہے اس کے بعد 'ر' ہے' یہ دمشق کی ایک بستی کی طرف منسوب (ایک اسم منسوب) ہے۔

740 - وَعَنْ حبیب بن سَلمَۃ الفِھری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ مجاب الدعْوَۃ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یجْتَمع مَلأ فیدعو بَعْضُھُمْ ویؤمن بَعْضُھُمْ اِلَّا أجابھم اللہ ۔ رَوَاہُ الْحَاکِم

حضرت حبیب بن سلمہ فہری رضی اللہ عنہ جو مستجاب الدعوات تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور ان میں سے کوئی ایک دعا کرے اور دوسرا آمین کہے' تو اللہ تعالیٰ اُن کی دعا کو قبول کرتا ہے"۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نصلی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ رجل من الْقَوْم اللہ أکبر کَبِیْرًا وَالْحَمد للہ کثیرا وَسُبْحَان اللہ بکرَۃ وَاَصِیلا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْقَائِل کلمۃ کَذَا وَکَذَا فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ عجبت لَھَا فتحت لَھَا اَبْوَاب السَّمَاء ۔ قَالَ ابْن عمر فَمَا ترکتھن مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِك رَوَاہُ مُسلِم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کررہے تھے' اسی دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' بڑائی والا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو اور (میں) صبح

وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی (بیان کرتا ہوں)"

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے کہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اِن پر حیرانگی ہوئی کہ اِن کلمات کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب سے میں نے' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد میں نے یہ پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

742 - وَعَنْ رفاعة بن رَافع الزرقي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نصلي وَرَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رفع رَأسه من الرَّكْعَة قَالَ سمع الله لمن حَمده قَالَ رجل من وَرَائه رَبنَا وَلَك الْحَمد حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ من الْمُتَكَلّم قَالَ انا قَالَ رَأَيْت بضعَة وَثَلَاثِينَ ملكا يبتدرونها أَيهمْ يكتبها أول

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀ حضرت رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا' تو آپ ﷺ کے پیچھے افراد میں سے ایک صاحب نے یہ کلمات کہے:

"اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو"

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو اُن صاحب نے عرض کی: میں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اِن کلمات کی طرف لپکے کہ پہلے اِن کلمات کو کون نوٹ کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

743 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَالَ الإِمَام سمع الله لمن حَمده فَقولُوا اللَّهُمَّ رَبنَا لَك الْحَمد فَإِنَّهُ من وَافق قَوْلِهِ قَول الْمَلَائِكَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

حديث 743: صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صفة الصلاة - باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' حديث: 775 صحيح البخاري - كتاب بدء الخلق' باب إذا قال أحدكم : آمين والملائكة في السماء - حديث: 3072 صحيح مسلم - كتاب الصلاة باب التسميع - حديث: 646 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة - ذكر ما يقول المرء عند رفعه رأسه من الركوع' حديث: 1931 موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب ما جاء بالتأمين خلف الإمام - حديث: 196 سنن أبي داود - كتاب الصلاة' أبواب تفريع استفتاح الصلاة - باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع' حديث: 729 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حديث: 872 السنن للنسائي - كتاب التطبيق' باب قوله ربنا ولك الحمد - حديث: 1058 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع - حديث: 2817 السنن الكبرى للنسائي - التطبيق' ثواب قوله ربنا ولك الحمد - حديث: 641 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب ما استدل به من قال باقتصار المأموم على الحمد دون' حديث: 2433 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9731

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فَقولُوْا رَبنَا وَلَكَ الْحَمد بِالْوَاو

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام سمع الله لمن حمده (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی) کہے تو تم یوں کہو اللّٰهم ربنالك الحمد (اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے) جس شخص کا یہ کہنا' فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ یہ کہو: اے ہمارے پروردگار! اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے'' (راوی کہتے ہیں:) یعنی ''وَ'' کے ساتھ پڑھو۔

التَّرهِيب من رفع الْمَامُوم رَاسه قبل الامَام فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

باب: مقتدی کے رکوع اور سجدے کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھانے سے متعلق ترہیبی روایات

744 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما يخْشَى اَحَدُكُم اِذا رفع رَاسه من رُكُوع اَوْ سُجُود قبل الامَام اَن يَجْعَل اللّٰه رَاسه رَاس حمَار اَوْ يَجْعَل اللّٰه صورته صُوْرَة حمَار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُؤمن اَحَدُكُم اِذا رفع رَاسه قبل الامَام اَن يحول اللّٰه رَاسه رَاس كلب . وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد باسانيد اَحدهَا جيد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفظه: اَما يخْشَى الَّذِيْ يرفع رَاسه قبل الامَام اَن يحول اللّٰه رَاسه رَاس كلب . قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِيْمَن فعل ذٰلِكَ فَروِيَ عَن ابْن عُمَرَ اَنه قَالَ لَا صَلَاة لمن فعل ذٰلِكَ وَاما عَامَّة اَهْلِ الْعلم فَاِنَّهُم قَالُوْا قد اَسَاءَ وَصلَاته تجزئه غير اَن اَكْثَرهم يامُرُوْنَ بِاَن يعود اِلَى السُّجُود وَيمْكث فِيْ سُجُوده بعد اَن يرفع الامَام رَاسه بِقدر مَا كَانَ ترك انْتهى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا کوئی شخص اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ وہ رکوع یا سجدہ کے بعد' امام سے پہلے سر اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر میں تبدیل کر دے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل میں تبدیل کر دے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: کیا کوئی شخص اس بات سے خود کو محفوظ سمجھتا ہے؟ کہ اگر وہ امام سے پہلے اپنے

سر کو اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر میں تبدیل کردے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے جو مختلف سندوں کے ساتھ منقول ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھالیتا ہے کیا وہ اس بات سے ڈرتا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو کتے کے سر سے تبدیل کردے''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص ایسا کرتا ہے اس کی نماز ہی نہیں ہوتی' تاہم عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: وہ شخص برا کرتا ہے' تاہم اس کی نماز ہو جائے گی' البتہ ان میں سے اکثر حضرات نے اس شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ دوبارہ سجدے کی طرف جائے اور سجدے میں اتنی دیر ٹھہرا رہے' یہ امام کے سر اٹھانے کے بعد ہوگا اور اتنی دیر کے لئے ہوگا' جتنی دیر اس نے پہلے ترک کی تھی''...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

745 - وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ يخفض وَيرفع قبل الامَام انَّما ناصيته بيد شَيْطَان . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّا فَوَقفهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص امام سے پہلے جھکتا ہے یا اُٹھتا ہے' اُس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام مالک نے ''الموطا'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

التَّرْهِيب من عدم اِتْمَام الرُّكُوع وَالسُّجُود وَاِقَامَة الصلب بَيْنَهُمَا وَمَا جَاءَ فِي الْخُشُوع

رکوع یا سجود مکمل نہ کرنے اور اُن کے درمیان پشت کو سیدھا نہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خشوع کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

746 - عَنْ اَبِي مَسْعُوْد البدرى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تجزىء صَلَاة الرجل حَتّٰى يُقيم ظَهره فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالا اِسْنَاده صَحِيْح ثَابت وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی نماز اس وقت تک درست نہیں ہوتی' جب تک وہ رکوع اور سجود میں پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح اور ثابت شدہ ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

747 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نقرة الْغُرَاب وافتراش السَّبع وَاَن يوطن الرجل الْمَكَان فِي الْمَسْجد كَمَا يوطن الْبَعِير

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگا مارنے اور درندے کی طرح پاؤں بچھا کر بیٹھنے سے منع کیا ہے' اور اس بات سے بھی (منع کیا ہے) کہ آدمی مسجد میں اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلے' جس طرح اونٹ اپنے بیٹھنے کی جگہ مخصوص کرلیتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور (ان کے علاوہ) امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

748 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَاُ النَّاس سَرقَة الَّذِيْ يسرق من صلَاته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق من الصَّلَاة قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها اَوْ قَالَ لَا يُقيم صلبه فِي الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چوری کرنے میں سب سے برا شخص وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

749 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِيْ يسرق صلَاته قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ اپنی نماز کو کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور اس کے سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

750 - وَعَنْ عَلیّ بن شَیبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ خرجنَا حَتّٰی قدمنَا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَبَایعْنَاهُ وصلینا خَلفه فلمح بموْخر عینه رجلا لَا یُقیم صَلَاته یَعْنِیْ صلبه فِی الرُّکُوع فَلَمَّا قضی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ یَا معشر الْمُسلِمین لَا صَلَاة لمن لَا یُقیم صلبه فِی الرُّکُوع وَالسُّجُود

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیهِمَا

❀❀ حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نکلے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نمازیں ادا کیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا' جو اپنی نماز کو درست ادا نہیں کر رہا تھا' یعنی رکوع میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھ رہا تھا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جو رکوع اور سجود میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

751 - وَعَنْ طلق بن عَلیّ الْحَنَفِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَا ینظر اللّٰه اِلٰی صَلَاة عبد لَا یُقیم فِیْهَا صلبه بَیْن رکوعها وسجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیرِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا' جو نماز میں رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

752 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰه الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ رای رجلا لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده وَهُوَ یُصَلِّی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ لَو مَاتَ هٰذَا علی حَاله هٰذِهٖ مَاتَ علی غیر مِلَّة مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسلم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ لَا یتم رُکُوعه وینقر فِیْ سُجُوده مثل الجائع یَاْکُل التمرة والتمرتین لَا تُغنیَان عَنهُ شَیْئًا

قَالَ اَبُوْ صَالح قلت لابی عبد اللّٰه من حدث بِهٰذَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمَرَاء الأجناد عَمْرو بن الْعَاصِ وخَالِد بْن الْوَلِید وشرحبیل بن حَسَنَة سَمِعُوهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ملاحظہ فرمایا' وہ شخص نماز میں رکوع مکمل نہیں کر رہا تھا اور سجدے میں ٹھونگے مار رہا تھا' وہ نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اس حالت میں مرا تو یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ مرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رکوع کو مکمل نہیں کرتا اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جیسے کوئی بھوکا ایک یا دو کھجوریں کھالے' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آتی ہیں۔

ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ سے دریافت کیا: یہ حدیث کس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے روایت کی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: لشکروں کے امراء' یعنی حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جبکہ ابویعلیٰ نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

753 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَيُصَلِّي سِتِّينَ سنة وَمَا تقبل لَهُ صَلَاة لَعَلَّه يتم الرُّكُوع وَلَا يتم السُّجُود وَيتم السُّجُود وَلَا يتم الرُّكُوع

رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ وَيُنظر سَنَده

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص ساٹھ سال تک نماز ادا کرتا رہتا ہے' لیکن اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ہے' اگر وہ رکوع مکمل ادا کرتا ہے' تو سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا' اگر وہ سجدہ مکمل ادا کرتا ہے' تو رکوع مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے۔

754 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لاصحابه وَاَنا حَاضر لَو كَانَ لاحدكم هٰذِهِ السارية لكره اَن تجدع كَيفَ يعمد اَحَدُكُمْ فيجدع صلَاته الَّتِيْ هِيَ للّٰه فَاَتِمُّوا صَلَاتكُمْ فَاِن اللّٰه لَا يقبل اِلَّا تَاما . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

الجدع قطع بعض الشَّيْء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: میں اس وقت وہاں موجود تھا' اگر کسی شخص کا ایک ستون ہو' تو وہ اس بات کو ناپسند کرے گا کہ اس کو اکھاڑ لیا جائے' تو کوئی شخص یہ کیوں کرتا ہے کہ وہ اپنی نماز کو اکھاڑ لیتا ہے؟ وہ نماز جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے' تم لوگ اپنی نماز کو مکمل ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف مکمل چیز کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الجدع'' کا مطلب کسی چیز کے کچھ حصے کو کاٹ دینا ہے۔

755 - وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه ابصر رجلا لا يتم الرُّكُوع وَلَا السُّجُود فَقَالَ لَو مَاتَ هٰذَا لمات على غير مِلَّة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہا تھا' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اسی حالت میں مر گیا' تو یہ شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کے علاوہ پر مرے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

756 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للصَّلَاة الْمَكْتُوبَة عِنْد اللّٰه وزنا من انْتقصَ مِنْهَا شَيْئًا حُوسِبَ بِهِ فِيْهَا على مَا انْتقصَ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرض نماز کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک (مخصوص) وزن ہوتا ہے' جو شخص اس میں کمی کرے گا اس نے جو کمی کی ہوگی' اُس حساب سے اُس نماز کے بارے میں اُس شخص سے حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

757 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر اللّٰه اِلٰى عبد لَا يُقيم صلبه بَيْن رُكُوعه وَسُجُوده . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو رکوع و سجود کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

758 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهاني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقرَاَ وَاَنَا رَاكِع وَقَالَ يَا عَلِيّ مثل الَّذِي لَا يُقيم صلبه فِيْ صَلَاته كَمثل حُبْلٰى حملت فَلَمَّا دنا نفَاسهَا أسقطت فَلَا هِيَ ذَات حمل وَلَا هِيَ ذَات ولد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني وَزَاد مثل الْمُصَلِّي كَمثل التَّاجِر لَا يخلص لَهُ ربحه حَتّٰى يخلص لَهُ رَأس مَاله كَذٰلِكَ الْمُصَلِّي لَا تقبل نافلته حَتّٰى يُؤَدِّي الْفَرِيضَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں رکوع کے دوران قرأت کروں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! جو شخص اپنی نماز میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا' اس کی مثال حاملہ عورت کی مانند ہے جو حاملہ ہو جاتی ہے اور جب بچے کی پیدائش کا وقت قریب آتا ہے' تو حمل ضائع ہو جاتا ہے' تو اب وہ نہ حاملہ رہتی ہے اور نہ بچے والی''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نمازی کی مثال تاجر کی مانند ہے' اس کا منافع اس وقت تک خالص نہیں ہوگا' جب تک اس کا اصل سودا خالص نہیں ہوگا' نمازی کی مثال بھی اسی طرح ہے' اس کی نفل نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ فرض ادا نہیں کرتا''۔

759 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَاُ النَّاس سَرِقَةً الَّذِیْ يسرق صلَاته قَالَ وَكَيْف يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم ركوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِی صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے' راوی نے دریافت کیا: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' امام احبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

760 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مصل اِلَّا وَملك عَن يَمِينه وَملك عَن يسَاره فَاِن أتمهَا عرجا بهَا وَاِن لم يُتمهَا ضربا بهَا على وَجهه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی شخص نماز ادا کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' اور ایک فرشتہ اس کے بائیں طرف ہوتا ہے اگر وہ نماز کو مکمل ادا کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس نماز کو لے کر اوپر جاتے ہیں اور اگر وہ اس کو مکمل ادا نہیں کرتا' تو وہ فرشتے اس نماز کو اس شخص کے منہ پر مار دیتے ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

761 - وَعَنْ النُّعْمَان بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ترَوْنَ فِی الشَّارِب وَالزَّانِیْ وَالسَّارِق وَذٰلِكَ قبل اَن تنزل فيهم الْحُدُوْد قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هن فواحش وفيهن عُقُوبَة وأسوا السّرقَة الَّذِیْ يسرق صلَاته قَالُوْا وَكَيْف يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم ركوعها وَلَا سجودها

رَوَاهُ مَالك وَتقدم فِیْ بَاب الصَّلَاة على وَقتهَا حَدِيْثُ أنس عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ وَمَنْ صلاهَا لغير وَقتهَا وَلَمْ يسبغ لَهَا وضوء ها وَلَمْ يتم لَهَا خشوعها وَلَا ركوعها وَلَا سجودها خرجت وَهِی سَوْدَاءِ مظْلمَة تَقول ضيعك اللّٰه كَمَا ضيعتني حَتّٰى اِذا كَانَت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه لفت كَمَا يلف الثَّوْب الْخلق ثُمَّ ضرب بهَا وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت نعمان بن مرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شراب پینے والے' زنا کرنے والے اور چور کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ راوی کہتے ہیں: یہ ان لوگوں کے بارے میں حدود نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برے کام ہیں اور ان میں سزا دی جائے گی' لیکن سب سے بڑا چور وہ ہے' جو نماز میں چوری کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے رکوع اور سجود کو مکمل ادا نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اس سے پہلے' نماز کواس کے مخصوص وقت پر ادا کرنے سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص نماز کواس کے مخصوص وقت کے علاوہ (قضاء کرکے) ادا کرتا ہے' اور نماز کے لئے اچھی طرح وضو بھی نہیں کرتا اور نماز کے خشوع کو اور رکوع وسجود کو مکمل نہیں کرتا' تو جب وہ نماز نکلتی ہے' تو وہ سیاہ اور تاریک ہوتی ہے' اور یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں اُسی طرح ضائع کرے' جس طرح تم نے مجھے ضائع کیا ہے' یہاں تک کہ جس مقام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے' جب وہ وہاں تک جاتی ہے' تو اسے یوں لپیٹ دیا جاتا ہے' جس طرح پرانے کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے' اور پھر اس نماز کواس شخص کے منہ پر ماردیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

762 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا دخل الْمَسْجِد وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِیْ نَاحِيَة الْمَسْجِد فصلى ثُمَّ جَاءَ فَسلم عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلى ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فصلى ثُمَّ جَاءَ فَسلم فَقَالَ وَعَلَيْك السَّلَام ارْجع فصل فَاِنَّك لم تصل فَقَالَ فِی الثَّانِيَة اَوْ فِی الَّتِیْ تَلِيهَا عَلمنِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذا قُمْت اِلَى الصَّلَاة فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ اسْتقْبل الْقبْلَة فَكبر ثُمَّ اقْرَا مَا تيَسّر مَعَك من الْقُرْآن ثُمَّ اركع حَتّٰی تطمئِن رَاكِعا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما ثُمَّ اسجد حَتّٰی تطمئِن سَاجِدا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تطمئِن جَالِسا ثُمَّ افْعَل ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتك كلهَا

وَفِیْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تستوی قَائِما يَعْنِیْ من السَّجْدَة الثَّانِيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّقَالَ فِیْ حَدِيْثه: فَقَالَ الرجل وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اُحسن غير هٰذَا فعلمنی وَلَمْ يذكر غير سَجْدَة وَاحِدَة ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَفِیْ رِوَايَةٍ لابی دَاوُد: فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَاِن انتقصت من هٰذَا فَاِنَّمَا انتقصته من صَلَاتك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اس شخص نے نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے (صحیح طرح سے) نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ شخص آیا اور اس نے آکر سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' اس شخص نے پھر نماز ادا کی' پھر وہ آیا' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی ہے' تو اس شخص نے' دوسری یا شاید تیسری مرتبہ میں' عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو' تو پہلے اچھی طرح وضو کرو' پھر قبلہ کی طرف رخ کرکے تکبیر کہو' پھر قرآن کا جو حصہ تمہیں آتا ہو' اس کی تلاوت کرو' پھر رکوع کرو' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رکوع میں

رہو پھر اُٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ' یہاں تک کہ اطمینان کی حالت میں رہو پھر اُٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر اپنی پوری نماز میں ایسا ہی کرو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ'' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ دوسرے سجدے کے بعد اُٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا' تو آپ مجھے تعلیم دیں!''۔

انہوں نے اس روایت میں صرف ایک سجدے کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب تم ایسا کر لو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اُس حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) ہوگی''۔

763 - وَعَنْ رِفَاعَةَ بن رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رجل فَدخل الْمَسْجد فصلى فَذكر الحَدِيْثِ إِلَى أَن قَالَ فِيهِ فَقَالَ الرجل لَا أَدْرِي مَا عبت عَلَيّ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا تتمّ صَلَاة أحدكُم حَتّٰى يسبغ الْوضُوء كَمَا أمره الله وَيغسل وَجهه وَيَدَيْهِ إِلَى الْمرْفقين وَيمْسَح رَأسه وَرجلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يكبر الله وَيَحْمَدهُ ويمجده وَيقْرَأ من الْقُرْآن مَا أذن الله لَهُ فِيهِ وتيسر ثُمَّ يكبر ويركع فَيَضَع كفيه على رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يَقُوْلُ سمع الله لمن حَمده وَيَسْتَوِي قَائِما حَتّٰى يَأْخُذ كل عظم مأخذه وَيُقِيم صلبه ثُمَّ يكبر فَيَسْجد وَيُمكن جَبهته من الأَرْض حَتّٰى تطمئِن مفاصله وَتَسْتَرْخِي ثُمَّ يكبر فيرفع رَأسه وَيَسْتَوِي قَاعِدا على مقعدته وَيُقِيم صلبه فوصف الصَّلَاة هَكَذَا حَتّٰى فرغ ثُمَّ قَالَ لَا تتمّ صَلَاة أحدكُم حَتّٰى يفعل ذٰلِك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ وَقَالَ فِي آخِره فَإِذا فعلت ذٰلِكَ فَقَدْ تمت صَلَاتك وَإِن انتقصت مِنْهَا شَيْئًا انتقصت من صَلَاتك

قَالَ أَبُوْ عمر بن عبد الْبر النمري هٰذَا حَدِيْث ثَابت

❀❀ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا وہ مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر وہ بیان کرتے ہیں:) اس شخص نے عرض کی: مجھے نہیں معلوم کہ آپ کو میری کونسی چیز درست نہیں لگی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص نماز اس وقت تک نماز مکمل نہیں کرتا' جب تک وہ پہلے اچھی طرح وضو نہیں کرتا' جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے' وہ اپنے چہرے کو اپنے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک نہیں دھوتا' اپنے سر پر مسح نہیں کرتا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک نہیں دھوتا' اس

کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرے گا' اس کی حمد اور بزرگی کا اعتراف کرے گا' قرآن' جو اللہ نے اس کو نصیب کیا ہوگا' اس کی تلاوت کرے گا اور جو اُسے آتا ہوگا (اس کی تلاوت کرے گا) پھر وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو جائے گا' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے اور اس کی پشت سیدھی ہو جائے' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں جائے گا اور اپنی پیشانی زمین پر جما کر رکھے گا' یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہو جائیں اور ڈھیلے ہو جائیں' پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے اپنے سر کو اٹھائے گا اور اپنی سرین کے بل سیدھا بیٹھ جائے گا اور اپنی پشت کو سیدھا کر لے گا' انہوں (یعنی راوی) نے نماز کا یہی وصف (یعنی طریقہ) بیان کیا' (اس کے بعد روایت کے الفاظ یہ ہیں:) یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جائے' پھر یہ فرمایا: کسی بھی شخص کی نماز' اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتی' جب تک وہ ایسا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم ایسا کر لوگے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اگر تم نے اس میں کوئی کمی کی' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی (شمار) کی جائے گی''۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت شدہ ہے۔

764 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرجل لينصرف وَمَا كتب لَهُ اِلَّا عشر صَلَاته تسعها ثمنهَا سبعها سدسها خمسها ربعهَا ثلثهَا نصفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بعض اوقات کوئی شخص نماز ختم کرتا ہے' حالانکہ اس کے نامہ اعمال میں' اُس کی نماز کا صرف دسواں' یا نواں' یا آٹھواں' یا ساتواں' یا چھٹا' یا پانچواں' یا چوتھا' یا تیسرا' یا نصف حصہ نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں' اس کی مانند نقل کی ہے۔

765 - وَعَنْ اَبِىْ الْيُسْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْكُمْ من يُصَلِّي الصَّلَاة كَامِلَة وَمنكم من يُصَلِّي النّصْف وَالثلث وَالرّبع وَالْخمس حَتّٰى بلغ الْعشْر - رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاسم اَبِىْ الْيُسْر بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَالسِّين الْمُهْملَة مفتوحتين كَعْب بن عمر السّلمِيّ شهد بَدْرًا

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں' جو مکمل نماز ادا کرتے ہیں اور تم میں سے کچھ ایسے ہیں' جو نصف' یا ایک تہائی' یا ایک چوتھائی یا پانچواں حصہ' نماز ادا کرتے ہیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں حصے تک کا ذکر کیا''۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ (کے نام) میں 'ی' ہے اور 'س' ہے ان دونوں پر زبر ہے ان کا نام حضرت کعب بن عمر سلمی رضی اللہ عنہ ہے انہیں غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔

766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةُ اَثْلَاثٍ الطُّهُوْرُ ثُلُثٌ وَالرُّكُوْعُ ثُلُثٌ وَالسُّجُوْدُ ثُلُثٌ فَمَنْ اَدَّاهَا بِحَقِّهَا قُبِلَتْ مِنْهُ وَقُبِلَ مِنْهُ سَائِرُ عَمَلِهِ وَمَنْ رُدَّتْ عَلَیْهِ صَلَاتُهُ رُدَّ عَلَیْهِ سَائِرُ عَمَلِهِ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ لَا نَعْلَمُهُ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ الْحَافِظُ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے تین حصے ہوتے ہیں ایک حصہ طہارت ہے ایک حصہ رکوع ہے اور ایک حصہ سجدہ ہے جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے ادا کرتا ہے اس کی طرف سے یہ قبول ہو جاتی ہے اور اس کی طرف سے اس کے دیگر تمام اعمال بھی قبول ہوتے ہیں جس شخص کی نماز مسترد ہو جائے اُس کے باقی اعمال بھی مسترد ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کے مرفوع ہونے کے بارے میں ہمیں صرف مغیرہ بن مسلم سے منقول روایت کے حوالے سے ہی علم ہے۔ حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

767 - وَعَنْ حُرَیْثِ بْنِ قَبِیْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ وَقُلْتُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یَرْزُقَنِیْ جَلِیْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِیْ بِحَدِیْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَنْفَعَنِیْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهُ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ وَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ یُكَمَّلُ بِهٖ مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَغَیْرُهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا اور میں نے دعا کی: اے اللہ! مجھے نیک ساتھی نصیب فرمانا! راوی کہتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر بیٹھا میں نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ساتھی عطا کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے! جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تاکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے اُس کے اعمال میں سے سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر وہ درست ہوگی تو وہ بندہ کامیاب و کامران ہوگا اور اگر وہ خراب ہوگی تو وہ بندہ رُسوا اور خسارے کا شکار ہوگا اور اگر اس کی فرض نمازوں میں کوئی کمی ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو! اور اس کے ذریعے اس چیز کو مکمل کر دو جو اس کے فرائض میں کمی ہے پھر دیگر تمام اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

768 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا ثُمَّ انصرف فَقَالَ یَا فلَان اَلا تحسن صَلَاتك اَلا ینظر الْمُصَلِّی اِذا صلی کَیْفَ یُصَلِّی فَاِنَّمَا یُصَلِّی لنَفسِهٖ اِنِّیْ لَاُبصر من ورائی کَمَا اُبصر من بَیْن یَدی ۔ رَوَاهُ مُسلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظّهْر فَلَمَّا سلم نَادَی رجلا کَانَ فِیْ آخر الصُّفُوف فَقَالَ یَا فلَان اَلا تتقی اللّٰه اَلا تنظر کَیْفَ تصلی اِن اَحَدُکُمْ اِذا قَامَ یُصَلِّی اِنَّمَا یَقُوْمُ یُنَاجِی ربه فَلْینْظر کَیْفَ یناجیه اِنَّکُمْ تروْنَ اَنِّیْ لَا اَرَاکُمْ اِنِّیْ وَاللّٰه لاُری من خلف ظَهْری کَمَا اُری من بَیْن یَدی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز اچھے طریقے سے ادا نہیں کر سکتے ہو؟ کیا نمازی اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ جب وہ نماز ادا کر رہا ہے تو کیسے ادا کر رہا ہے؟ کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے نماز ادا کر رہا ہوتا ہے میں اپنے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں"۔

یہ روایت امام مسلم امام نسائی امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بلند آواز میں پکارا جو آخری صف میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے؟ کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو وہ کھڑا ہو کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کیسے مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تم لوگوں کو دیکھتا نہیں ہوں اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اُسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح اپنے آگے دیکھتا ہوں"۔

769 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ دهرش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یقبل اللّٰه من عبد عملا حَتّٰی یشْهد قلبه مَعَ بدنه ۔ رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی فِیْ کتاب الصَّلَاة هٰکَذَا مُرْسلا وَوَصله اَبُوْ مَنْصُوْر الدیلمی فِیْ مُسْند الفردوس بِاَبِیْ بن کَعْب والمرسل أصح

❀❀ حضرت عثمان بن ابودہرش رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی بندے کا کوئی عمل اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک اس کے جسم کے ساتھ اُس کا دل بھی گواہی نہ دیتا ہو"۔

یہ روایت شیخ محمد بن نصر مروزی نے کتاب "الصلوٰۃ" میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ ابومنصور دیلمی نے "مسند فردوس" میں اسے موصول روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

770 - وَعَنِ الْفضل بن الْعَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنی

مثنى تشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتخشع وتضرع وتمسكن وتقنع يَدَيك تقول ترفعهما اِلٰى رَبك مُسْتَقبلا بطونهما وَجهك وتقول يَا رب يَا رب من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وتردد فِيْ ثُبُوته رَوَوْهُ كلهم عَن لَيْث بن سعد حَدثنَا عبد ربه بن سعيد عَن عمرَان بن اَبِيْ أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن ربيعَة بن الْحَارِث عَن الْفضل وَقَالَ التِّرمِذِيّ قَالَ غير ابْن الْمُبَارك فِيْ هٰذَا الحَدِيْث من لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج وَقَالَ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِيْ البُخَارِيّ يَقُوْلُ روى شُعْبَة هٰذَا الحَدِيْث عَن عبد ربه فَاَخْطَاَ فِيْ مَوَاضِع قَالَ وَحَدِيْث لَيْث بن سعد أصح من حَدِيْث شُعْبَة

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الله بن نَافِع ابْن العمياء لم يرو عَنهُ غير عمرَان بن اَبِيْ انس وَعمرَان ثِقَة وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيْق شُعْبَة عَن عبد ربه عَنِ ابْنِ اَبِيْ أنس عَن عبد الله بن نَافِع ابْن العمياء عَن عبد الله بن الْحَارِث عَن الْمطلب بن اَبِيْ وداعة

وَلَفظ ابْن مَاجَه: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة مثنى مثنى وَتشهد فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ وتبأس وتمسكن وتقنع وَتقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لي فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَهِيَ خداج

قَالَ الْخطابِيّ اَصْحَاب الحَدِيْث يغلطون شُعْبَة فِيْ هٰذَا الحَدِيْث ثُمَّ حكى قَول الْبُخَارِيّ الْمُتَقَدّم وَقَالَ قَالَ يَعْقُوب بن سُفْيَان فِيْ هٰذَا الحَدِيْث مثل قَول الْبُخَارِيّ وَخطأ شُعْبَة وَصوب لَيْث بن سعد وَكَذٰلِكَ قَالَ مُحَمَّد بن اِسْحَاق بن خُزَيْمَة قَالَ وَقَوله تبأس مَعْنَاهُ اِظْهَار الْبُؤْس والفاقة وتمسكن من المسكنة وَقيل مَعْنَاهُ السّكُون وَالْوَقار وَالْمِيم مزيدة فِيْهَا وإقناع الْيَدَيْنِ رفعهما فِي الدُّعَاء وَالْمَسْاَلَة والخداج مَعْنَاهُ هَاهُنَا النَّاقِص فِي الْأجر والفضيلة ......انْتهى

❀❀ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' خشوع و خضوع کرو گے' گریہ وزاری کرو گے' مسکینی کا اظہار کرو گے' اپنے دونوں ہاتھ ملا کر انہیں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اٹھاؤ گے' ان کی ہتھیلیاں تمہارے چہروں کی طرف ہوں گی اور تم یہ کہو گے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! جو شخص ایسا نہیں کرے گا' تو وہ ایسا اور ویسا ہو گا''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کے ثبوت کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' ان تمام حضرات نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے علاوہ' دیگر راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو یہ نامکمل ہو گی''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے یہ حدیث عبدرب کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں کئی مقام پر غلطی کی ہے' وہ کہتے ہیں: لیث بن سعد کی نقل کردہ روایت' شعبہ کی نقل کردہ روایت

سے زیادہ درست ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عبداللہ بن نافع نامی راوی سے عبداللہ بن ابوانس کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اور عمران نامی راوی ثقہ ہے یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے شعبہ کے حوالے سے عبدربہ کے حوالے سے ابن ابوانس کے حوالے سے عبداللہ بن نافع کے حوالے سے عبداللہ بن حارث کے حوالے سے مطلب بن ابووداعہ سے نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے اور عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے سر جھکا کر یہ کہو گے: اے اللہ! میری مغفرت کر دے جو شخص ایسا نہیں کرے گا تو وہ نماز نامکمل ہو گی''۔

خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین نے اس حدیث میں شعبہ کو غلطی کرنے والا قرار دیا ہے پھر انہوں نے امام بخاری کا قول نقل کیا ہے جو پہلے گزر چکا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یعقوب بن سفیان نے اس حدیث کے بارے میں امام بخاری کے قول کی مانند نقل کیا ہے شعبہ نے اس روایت کو بیان کرنے میں غلطی کی ہے جبکہ لیث بن سعد نے اسے درست بیان کیا ہے محمد بن اسحاق بن خزیمہ (یعنی امام ابن خزیمہ) نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

(علامہ خطابی بیان کرتے ہیں:) روایت کا یہ لفظ ''تباءس'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی پریشانی فقر و فاقہ کا اظہار کرنا اور لفظ ''تمسکن'' کا مطلب مسکینی کا اظہار کرنا ہے ایک قول یہ ہے کہ اس کا مطلب سکون اور وقار کا اظہار کرنا ہے اور اس میں 'م' زائد ہے ''اقناع الیدین'' کا مطلب دونوں ہاتھ دعا میں بلند کرنا ہے یہاں ''الخداج'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اجر اور فضیلت کے اعتبار سے ناقص ہو...... اُن (یعنی علامہ خطابی) کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اتقبل الصَّلَاة مِمَّن تواضع بهَا لعظمتي وَلَم يستطل على خلقي وَلَمْ يبت مصرا على معصيتي وَقطع النَّهَار فِيْ ذكرى ورحم الْمِسْكِين وَابْن السَّبِيْل والأرملة ورحم الْمُصَاب ذٰلِكَ نوره كنور الشَّمْس أكلؤه بعزتي واستحفظه ملائكتي أجعَل لَهُ فِي الظلمَة نورا وَفِي الْجَهَالَة حلما وَمثله فِيْ خلقي كَمثل الفردوس فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَة عبد اللّٰه بن وَاقد الْحَرَّانِيْ وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس شخص کی نماز قبول کرتا ہوں جو نماز میں میری عظمت کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے اور میری مخلوق کے سامنے خود کو نمایاں نہیں کرتا اور میری نافرمانی پر مصر نہیں رہتا اور دن کے وقت میرا ذکر کرتا ہے مسکین مسافر بیوہ پر رحم کرتا ہے مصیبت زدہ پر رحم کرتا ہے اس نماز کا ثواب سورج کی روشنی کی مانند ہو گا میں اپنی عزت کے ساتھ اس نماز کی حفاظت کروں گا اور میرے فرشتے اس کی حفاظت کریں گے میں اس کے لیے تاریکی میں نور بنا دوں گا جہالت میں بردبار بنا دوں گا اور اس کی مثال میری مخلوق میں یوں گی جیسے جنت میں فردوس کی مثال ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عبداللہ بن واقد حرانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ

ہیں۔

772 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن العَبْد اِذا صلی فَلَمْ یتم صلاتہ خشوعھا وَلا رکوعھا وَاَکثر الالْتِفَات لم تقبل مِنْہُ وَمَنْ جر ثوبہ خُیَلَاء لم ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ وَاِن کَانَ علی اللّٰہ کَرِیمًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں خشوع اور رکوع کو مکمل نہیں کرتا' اور اکثر ادھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے تو اس کی نماز مکمل نہیں ہوتی اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (عبادت اور ریاضت کے حوالے سے) معزز ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

773 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوّل شَیْءٍ یرفع مِنْ ھٰذِہِ الْاُمة الْخُشُوع حَتّٰی لَا تری فِیْھَا خَاشِعًا ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ فِیْ آخر حَدِیْثٍ مَوْقُوْفًا علی شَدَّاد بن اَوْس وَرَفعہ الطَّبَرَانِیّ اَیْضًا وَالْمَوْقُوْف اشبہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت سے سب سے پہلے خشوع اٹھایا جائے گا' یہاں تک کہ تم کوئی شخص ایسا نہیں دیکھو گے جس میں خشوع موجود ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے آخر میں حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے مرفوع روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مناسب ہے۔

774 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا مَرْفُوْعا قَالَ مثل الصَّلَاۃ الْمَکْتُوْبَة کَمثل الْمِیْزَان من اَوْفی استوفی ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ ھٰکَذَا وَرَوَاہُ غَیرہ عَن الْحسن مُرْسلا وَھُوَ الصَّوَاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوع حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''فرض نماز کی مثال ترازو کی طرح ہے' جو شخص پورا ڈالتا ہے' وہ پورا حاصل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کی ہے' دیگر حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے' اس کو ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہی درست ہے۔

775 - وَعَنْ مطرف عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی وَفِیْ صَدرہ أزیز کأزیز الرَّحَی من الْبکاء

رَوَاہُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظہ: رَاَیْت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولجوفہ أزیز کأزیز الْمرجل یَعْنِیْ یبکی ۔ وَرَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھِمَا نَحْو رِوَایَةِ النَّسَائِیّ اِلَّا اَن ابْن خُزَیْمَة

قَالَ وَلِصَدرِه اَزِیز کأزیز الرَّحَی بزایین هُوَ صَوْتَهَا والمرجل بِكَسْرِ الْمِيمِ وَفتح الْجِيم هُوَ الْقدر يَعْنِيْ اَن لجوفه حنينا كصوت غليان الْقدر

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی، جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے، امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی، جس طرح ہنڈیا اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: یعنی رونے کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے، تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی، جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے''۔

لفظ ''ازیز'' میں دو مرتبہ 'ز' ہے، اس سے مراد ہنڈیا کی آواز ہے، لفظ ''مرجل'' میں 'م' پر زیر ہے اور 'ج' پر زبر ہے، اس سے مراد ہنڈیا ہے یعنی آپ ﷺ کے سینے سے یوں آواز آتی، جس طرح ہنڈیا میں سے اُبلنے کی آواز آتی ہے۔

776 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ فِينَا فَارس يَوْم بدر غير الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا فِينَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة يُصَلِّي ويبكي حَتّٰى اصبح . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے، ہم میں سے ہر ایک فرد سو گیا تھا، صرف نبی اکرم ﷺ نہیں سوئے تھے، آپ ﷺ درخت کے نیچے موجود رہ کر صبح تک نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بكر اَن اَبَا طَلْحَة الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي فِيْ حَائِط لَهُ فطار

حديث775:السنن للنسائي - كتاب السهو' باب البكاء في الصلاة - حديث:1204السنن الكبرى للنسائي - كتاب السهو' البكاء في الصلاة - حديث:540صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها' جماع أبواب الأفعال المباحة في الصلاة - باب الدليل على أن البكاء في الصلاة لا يقطع الصلاة مع' حديث: 859صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى - ذكر البيان بأن المرء إذا تهجد بالليل وخلا بالطاعات يجب أن' حديث: 666المستدرك على الصحيحين للحاكم - ومن كتاب الإمامة' أما حديث عبد الرحمن بن مهدي - حديث: 912سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الركوع والسجود - باب البكاء في الصلاة' حديث: 782مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث مطرف بن عبد الله عن أبيه - حديث:16019مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الشخير' حديث:515مسند أبي يعلى الموصلي - عبد الله بن الشخير' حديث: 1562معجم الصحابة لابن قانع - عبد الله بن الشخير بن عوف بن كعب بن وقدان بن' حديث:774شعب الإيمان للبيهقي - الحادي عشر من شعب الإيمان وهو باب في الخوف من الله' حديث:788

دبسي فَطَفِقَ يتَرَدَّد يلْتمس مخرجا فَلَا يجد فأعجبه ذٰلِكَ فَجعل يتبعهُ بَصَره سَاعَة ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلَاته فَإِذا هُوَ لَا يـدْرِي كم صلى فَقَالَ لقد اصابني فِيْ مَالِيْ هٰذَا فتْنَة فجَاء اِلٰى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر لَهُ الَّذِيْ اَصَابَهُ فِيْ صَلَاته وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هُوَ صَدَقَة فضعه حَيْثُ شِئْت

رَوَاهُ مَالك وَعبد اللّٰـه بـن اَبِيْ بكر لم يدْرك الْقِصَّة وَرَوَاهُ من طَرِيْق آخر فَلَمْ يذكر فِيْهِ اَبَا طَلْحَة وَلَا رَسُوْلَ اللّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَفْظِهِ اَن رجلا من الْاَنْصَار كَانَ يُصَلِّي فِيْ حَائِط لَهُ بالقف وَاد من اَودِيَة الْمَدِيْنَة فِيْ زَمَان الثَّمر وَالنَّخل قد ذللت وَهِي مطوقة بثمرها فَنظر اِلَيْهَا فَاَعْجَبتهُ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى صَلَاته فَإِذا هُوَ لَا يـدْرِي كم صلى فَقَالَ لقد أصابني فِيْ مَالِيْ هٰذَا فتْنَة فجَاء عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَليفَة فَذكر ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَ هُوَ صَدَقَة فاجعله فِيْ سَبِيْل الْخَيْر فَبَاعَهُ بِخَمْسِيْنَ ألفا فَسمي ذٰلِكَ الْمَال الْخمسين

الْحَائِط هُوَ الْبُسْتَان والدبسي بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسر السِّين الْمُهْملَة بعْدهَا يَاء مُشَدّدَة هُوَ طَائِر صَغِير قِيْلَ هُوَ ذكر اليمام

❀❀ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران ایک پرندہ اُڑتا ہوا آیا' اور اِدھر اُدھر آنے جانے لگا' وہ نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا تھا' لیکن اسے وہ نہیں مل رہا تھا' حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ منظر اچھا لگا' وہ کچھ دیر اس کی طرف دیکھتے رہے' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے؟ پھر وہ بولے: مجھے اپنے اس مال (یعنی باغ) کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ انہیں اپنی نماز کے حوالے سے کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرنا پڑا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ باغ صدقہ ہے' آپ اسے جہاں چاہیں استعمال کریں۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' عبداللہ بن ابوبکر نامی راوی اس واقعہ کے وقت موجود نہیں تھے' امام مالک نے یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں نہ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے' اور نہ ہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اپنے باغ میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ (باغ) ''قف'' نامی جگہ پر موجود تھا' جو مدینہ کا ایک نشیبی علاقہ ہے' یہ پھلوں اور کھجوروں کی پیداوار کے زمانے کی بات ہے' جب انہوں نے دیکھا کہ اتنا پھل لگا ہوا ہے' تو وہ اس کی طرف دیکھنے لگے انہیں یہ چیز اچھی لگی' جب وہ نماز کی طرف متوجہ ہوئے' تو وہ یہ بھول چکے تھے انہوں نے کتنی نماز ادا کی ہے' تو انہوں نے کہا: مجھے اس مال کی وجہ سے آزمائش کا سامنا کرنا پڑا ہے' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ان دنوں خلیفہ وقت تھے اور ان کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: یہ باغ صدقہ ہے' اور آپ اسے بھلائی کے کاموں میں استعمال کریں'

حدیث 777: موطأ مالك - كتاب الصلاة' باب النظر في الصلاة إلى ما يشغلك عنها - حديث:219' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب سجود السهو وسجود الشكر - باب من نظر في صلاته إلى ما يلهيه لم يسجد سجدتي' حديث:3612' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلاة' من التفت في صلاته - حديث:1243' الزهد والرقائق لابن المبارك - باب هوان الدنيا على الله عز وجل' حديث:515

تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ باغ پچاس ہزار کے عوض میں فروخت کروایا تھا اور اس جگہ کا نام خمسین (یعنی پچاس ہزار والی جگہ) رکھا تھا۔
لفظ ''الحائط'' کا مطلب باغ ہے لفظ ''دبسی'' میں 'د' پر پیش ہے اور 'ب' ساکن ہے 'س' پر زیر ہے اس کے بعد 'ی' مشدد ہے یہ ایک چھوٹا سا پرندہ ہے ایک روایت کے مطابق یہ جنگلی کبوتر ہے۔

778 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد اِذا صلى كَاَنَّهُ ثوب ملقى
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرتے تھے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کسی کپڑے کو ڈال دیا گیا ہے (یعنی وہ حرکت نہیں کرتے تھے)۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ویسے امام اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

779 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسلم يتَوَضَّأ فيسبغ الْوضُوء ثُمَّ يَقُوْمُ فِيْ صلَاته فَيعلم مَا يَقُوْلُ اِلَّا انْفَتَلَ وَهُوَ كَيَوْم وَلدته أمه
رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم وَغَيْرِه بِنَحْوِه وَتقدم

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے اور وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے تو جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو یوں ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت مسلم اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے یہ روایت اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے۔

8 - التَّرْهِيب من رفع الْبَصَر اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة

باب: نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

780 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِيْ صلَاتهم فَاشْتَدَّ قَوْله فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى قَالَ لينتهن عَن ذٰلِكَ اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ وہ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہ اٹھا لیتے ہیں (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت لفظ استعمال کیے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اس سے باز آجائیں گے ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

781 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرفعُوْا ابصاركم اِلَى السَّمَاء فتلتمع يَعْنِيْ فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی نگاہیں آسمان کی طرف نہ اٹھاؤ' ورنہ وہ (بینائی) رخصت نہ ہو جائے''۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ نماز کے دوران ایسا نہ کرو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

782 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام عَن رفعهم اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء عِنْد الدُّعَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لتخطفن اَبْصَارهم . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز میں' دعا کے وقت آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے' ورنہ اُن کی بینائی اُچک لی جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

783 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فَلَا يرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء لَا يلتمع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبيد الله بن عبد الله بن عتبَة اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ وَلَمْ يسمعهُ

يلتمع بَصَره بِضَم الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت اَي يذهب بِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ آسمان کی طرف نگاہ نہ اٹھائے کہیں وہ (بینائی) نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہی روایت امام نسائی نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک صحابی رسول نے انہیں یہ بات بتائی' حالانکہ عبیداللہ نے اُن سے سماع نہیں کیا ہے۔

''یلتمع بصرہ'' میں 'ی' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ رخصت ہو جائے گی۔

784 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يرفعون اَبْصَارهم اِلَى السَّمَاء فِي الصَّلَاة اَوْ لَا ترجع اِلَيْهِم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَلِاَبِيْ دَاوُد: دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد فَرَاَى فِيْهِ نَاسا يصلونَ رافعي اَيْديهم اِلَى السَّمَاء فَقَالَ لينتهين

رجال يشخصون أبصارهم فِي الصَّلَاة أَوْ لَا ترجع إِلَيْهِمْ أَبْصَارهم

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"یا تو لوگ نماز کے دوران آسمان کی طرف نگاہیں اُٹھانے سے باز آجائیں گے ورنہ ان کی بینائی واپس نہیں آئے گی"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں کچھ لوگوں کو دیکھا جو نماز ادا کرتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ نماز کے دوران اوپر کی طرف نگاہ اُٹھانے سے باز آجائیں گے یا ان کی بصارت ان کی طرف واپس نہیں آئے گی"۔

9 - التَّرْهِيب من الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة وَغَيْرِهِ مِمَّا يذكر

باب: نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور دیگر چیزیں جن کا ذکر ہوا ہے

785 - عَن الْحَارِث الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الله أمر يحيى بن زَكَرِيَّا بِخمْس كَلِمَات أَن يعْمل بهَا وَيَأْمُر بني إِسْرَائِيل أَن يعملوا بهَا وَإِنَّهُ كَاد أَن يبطىء بهَا قَالَ عِيسَى إِن الله أَمرك بِخمْس كَلِمَات لتعمل بهَا وتأمر بني إِسْرَائِيل أَن يعملوا بهَا فإمَّا أَن تَأْمُرهُمْ وَإِمَّا أَن آمُرهُم فَقَالَ يحيى أخْشَى إِن سبقتني بهَا أَن يخسف بِي أَوْ أعذب فَجمع النَّاس فِي بَيت الْمُقَدّس فَامْتَلَأ وقعدوا على الشّرف فَقَالَ إِن الله أَمرنِي بِخمْس كَلِمَات أَن أعمل بِهن وآمركم أَن تعملوا بِهن أَوَّلاهُنَّ أَن تعبدوا الله وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِن مثل من أشرك بِاللّٰهِ كَمثل رجل اشْترى عبدا من خَالص مَاله بِذَهَب أَوْ ورق فَقَالَ هَذِه دَارِي وَهَذَا عَمَلي فاعمل وأد إِلَيّ فَكَانَ يعْمل وَيُؤَدِّي إِلَى غير سَيّده فَأَيكُمْ يرضى أَن يكون عَبده كَذَلِك وَإِن الله أَمركُم بِالصَّلَاةِ فَإِذا صليتم فَلَا تلتفتوا فَإِن الله ينصب وَجهه لوجه عَبده فِي صلَاته مَا لم يلْتَفت وآمركم بالصيام فَإِن مثل ذَلِك كَمثل رجل فِي عِصَابَة مَعَه صرة فِيهَا مسك فكلهم يعجب أَوْ يُعجبهُ رِيحهَا وَإِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد الله من ريح الْمسك وآمركم بِالصَّدَقَةِ فَإِن مثل ذَلِك كَمثل رجل أسره الْعَدو فأوثقوا يَده إِلَى عُنُقه وقدموه ليضربوا عُنُقه فَقَالَ أَنا أفدي نَفسِي مِنْكُم بالقليل وَالْكثير ففدى نَفسه مِنْهُم وآمركم أَن تَذكرُوا الله فَإِن مثل ذَلِك كَمثل رجل خرج الْعَدو فِي أَثَره سرَاعًا حَتَّى إِذا أَتَى على حصن حُصَيْن فأحرز نَفسه مِنْهُم كَذَلِك لعبد لَا يحرز نَفسه من الشَّيْطَان إِلَّا بِذكر الله قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنا آمركُم بِخمْس الله أَمرنِي بِهن السّمع وَالطَّاعَة وَالْجهَاد وَالْهجْرَة وَالْجَمَاعَة فَإِنَّهُ من فَارق الْجَمَاعَة قيد شبر فَقَدْ خلع ربقة الْإِسْلَام من عُنُقه إِلَّا أَن يُرَاجع وَمَنْ ادّعى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّة فَإِنَّهُ من جثاء جَهَنَّم فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِن صلى وَصَامَ فَقَالَ وَإِن صلى وَصَامَ فَادعوا الله الَّذِي سَمَّاكُم الْمُسلمين الْمُؤمنِينَ عباد الله

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَهٰذَا لَفظُهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالنَّسَائِيّ بِبَعْضِهِ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظُ وَلَيْسَ لِلْحَارِثِ فِي الْكُتُبِ السِّتَّةِ سوى هٰذَا

والربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة وَاحِدَة الربق وَهِي عرى فِي حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره وَقَوله من جثاء جَهَنَّم بِضَم الْجِيم بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة اَی من جماعات جَهَنَّم

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا تھا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں' حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حوالے سے تاخیر کی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام (حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور بولے:) اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ ان پر عمل کریں' یا تو آپ ان کو حکم دیں' ورنہ میں انہیں کہہ دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر آپ نے اس حوالے سے مجھ سے سبقت کرلی' تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' یا مجھے عذاب دیا جائے گا' پھر انہوں نے لوگوں کو بیت المقدس میں جمع کیا' وہ بھر گیا' اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا ہے کہ میں اُن پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم بھی ان پر عمل کرو' ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو! کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو صرف اپنے مال میں سے کوئی غلام خریدتا ہے' جو سونے یا چاندی کے عوض میں (خریدا گیا) ہوتا ہے' اور پھر وہ شخص اس غلام سے کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے' اور یہ میرا کام ہے' تو تم کام کر کے میرے سپرد کرنا' لیکن وہ غلام کام کر کے' اپنے آقا کی بجائے' کسی اور کے سپرد کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اُس کا غلام اس طرح کا ہو؟ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو نماز کا حکم دیا ہے' جب تم نماز ادا کرو' تو اِدھر اُدھر نہ دیکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا چہرہ آدمی کے چہرے کے سامنے ہوتا ہے' جب آدمی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' بشرطیکہ آدمی اِدھر اُدھر نہ دیکھے اور اس نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو' جس میں مشک موجود ہو اور ان سب کو اس مشک کی خوشبو اچھی لگتی ہو' تو روزے دار شخص کی بُو' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' اور اُس نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے' اور اس کے ہاتھوں کو گردن پر باندھ دیتا ہے' پھر وہ اس کی گردن اڑانے کی تیاری کرتا ہے' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: میں تھوڑے یا زیادہ مال کے عوض میں' اپنی جان کا فدیہ تمہیں دے دیتا ہوں' تو وہ اپنی ذات کا فدیہ اُن لوگوں کو دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اللہ کا ذکر کرو! کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آ رہا ہوتا ہے' یہاں تک وہ شخص ایک محفوظ قلعے میں آ کر اس میں داخل ہو کر' خود کو اُن سے بچالیتا ہے' اِسی طرح بندہ شیطان سے' صرف اللہ کے ذکر کی مدد سے ہی بچ سکتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی تم لوگوں کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے وہ اطاعت وفرمانبرداری جہاد ہجرت اور جماعت ہیں کیونکہ جو شخص (مسلمانوں کی) جماعت سے بالشت بھر الگ ہوتا ہے وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دیتا ہے البتہ اگر وہ واپس آ جائے تو معاملہ مختلف ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کا سا دعویٰ کرتا ہے تو یہ جہنم کا مستحق ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو تم وہی دعویٰ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے یعنی مسلمان اور مومن اے اللہ کے بندو!''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: حارث نامی راوی سے صحاح ستہ میں اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

''ربقہ'' میں 'ر' پر زیر بھی ہے اور زبر بھی ہے اور 'ب' ساکن ہے 'ربق' سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے اور یہ عاریت کے طور پر دیگر معانی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے روایت کے الفاظ ''جثاء جہنم'' میں 'ج' پر پیش ہے جس کے بعد 'ث' ہے اس سے مراد جہنم کی جماعتیں ہیں۔

786 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التلفت فِي الصَّلَاة فَقَالَ اختلاس يختلسه الشَّيْطَان من صَلَاة العَبْد . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک اُچکنا ہے جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اُچک لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام نسائی امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

787 - وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد فِيْ صلَاته مَا لم يلْتَفت فَإِذَا صرف وَجهه انْصَرف عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

قَالَ الْمملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَبُو الْاَحْوَص هٰذَا لَا يعرف اسْمه لم يرو عَنهُ غير الزُّهْرِيّ وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان وَغَيرهمَا

❀❀ ابواحوص نے حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بندے کی نماز کے دوران اللہ تعالیٰ بندے کی مسلسل طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ ادھر ادھر نہیں دیکھتا جب بندہ اپنا چہرہ پھیرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس سے توجہ ہٹا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی

نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
املاء کروانے والے حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: ابواحوص نامی اس راوی کا نام پتہ نہیں ہے اور زہری کے علاوہ کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے بھی اور دیگر حضرات نے بھی (اس سے منقول روایات کو صحیح قرار دیا ہے)۔

788 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث ونهانى عَن ثَلَاث نهانى عَن نقرة كنقرة الديك وإقعاء كَإِقعاء الْكَلْب والتفات كالتفات الثَّعْلَب
رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد حسن وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ شيبَة وَقَالَ كَإِقعاء القرد مَكَان الْكَلْب الإِقعاء بِكَسْر الْهمزَة . قَالَ اَبُوْ عبيد هُوَ اَن يلزق الرجل أليتيه بِالْاَرْضِ وَينصب سَاقيه وَيَضَع يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ كَمَا يقعى الْكَلْب قَالَ وَفَسرهُ الْفُقَهَاء بِاَن يضع أليتيه على عَقِبَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ وَالْقَوْل هُوَ الْاَوَّل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی اور تین باتوں سے مجھے منع کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مرغ کے ٹھونگے مارنے کی طرح' ٹھونگا مارنے سے منع کیا تھا اور کتے کے پاؤں بچھا کر بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا تھا اور لومڑی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کی طرح' دیکھنے سے منع کیا تھا۔
یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' امام ابن ابوشیبہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے' انہوں نے کتے کی بجائے لومڑی کے اقعاء کے طور پر بیٹھنے کا ذکر کیا ہے۔
''اقعاء'' میں 'ا' پر زیر پڑھی جائے گی' ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنی سرین کو زمین کے ساتھ ملا لے اور ایڑیاں کھڑی کر لے اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے' جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔
راوی بیان کرتے ہیں: فقہاء نے اس کی وضاحت یوں کی ہے: آدمی دو سجدوں کے درمیان اپنی سرین کو اپنی ایڑیوں پر رکھ لے' وہ کہتے ہیں: پہلا قول ہی درست ہے۔

789 - وَرُوِىَ عَن جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الرجل فِي الصَّلَاة أقبل الله عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَإِذَا الْتفت قَالَ يَا ابْن آدم إِلَى من تلْتَفت إِلَى من هُوَ خير لَك منى أقبل إِلَيّ فَإِذَا الْتفت الثَّانِيَة قَالَ مثل ذَلِك فَإِذَا الْتفت الثَّالِثَة صرف الله تبَارك وَتَعَالَى وَجهه عَنهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب آدمی نماز کے ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' جب بندہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا تم اس کو دیکھ رہے ہو؟ جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے؟ تم میری طرف متوجہ ہو' جب بندہ دوسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اسی طرح فرماتا ہے' جب بندہ تیسری مرتبہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنا چہرہ پھیر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

790 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا قَامَ اِلَی الصَّلَاة اَحسبهُ قَالَ فَاِنَّمَا هُوَ بَیْنَ یَدَی الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَاِذَا الْتفت یَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلٰی من تلتفت اِلٰی خیر منی اَقبل یَا ابْن آدم اِلَیّ فَاَنَا خیر مِمَّن تلْتفت اِلَیْهِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تو وہ رحمٰن کے سامنے ہوتا ہے' جب وہ ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم کس کی طرف دیکھ رہے ہو؟ کیا وہ مجھ سے بہتر ہے؟ اے ابن آدم! تم میری طرف متوجہ رہو! کیونکہ میں اس سے زیادہ بہتر ہوں جس کی طرف تم توجہ کر رہے ہو''۔

یہ روایت بھی امام بزار نے نقل کی ہے۔

791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِیَّاك والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِن الِالْتِفَات فِی الصَّلَاة هلكة الحَدِیْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ عَلیّ بن زید عَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النّسخ صَحِیْح ۔

قَالَ المملی وَعلی بن زید بن جدعَان یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ وَرِوَایَةِ سعید عَنْ اَنَسٍ غیر مَشْهُوْرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے بیٹے نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے' علی زید کی' سعید بن مسیّب' کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' بعض نسخوں میں یہ الفاظ منقول ہیں: یہ صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: علی بن زید بن جدعان کے بارے میں کلام آگے آئے گا' سعید بن مسیّب کا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا' غیر مشہور ہے۔

792 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تَوَضَّا فَاَحسن الْوضُوء ثُمَّ صلی رَكْعَتَیْنِ فَدَعَا ربه اِلَّا كَانَت دَعوته مستجابة مُعجلَة اَوْ مؤخرة اِیَّاكُمْ والالتفات فِی الصَّلَاة فَاِنَّهٗ لَا صَلَاة لملتفت فَاِن غلبتم فِی التَّطَوُّع فَلَا تغلبوا فِی الْفَرِیضَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیْضًا: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَامَ فِی الصَّلَاة فَالْتفت رد اللّٰه عَلَیْهِ صلَاته

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر دو رکعت نماز ادا کرے' پھر اپنے پروردگار سے دعا کرے' تو اس کی

دعا مستجاب ہوتی ہے' خواہ جلدی ہو یا تاخیر سے ہو اور تم نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے سے بچو! کیونکہ جو شخص ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی نماز نہیں ہوتی اور اگر تم نفل نماز میں مغلوب ہو بھی جاتے ہو (یعنی ایسا کر بھی لیتے ہو) تو فرض نماز میں مغلوب نہ ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور ادھر ادھر توجہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو مسترد کر دیتا ہے۔

793 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يزَال اللّٰه مُقبلا على العَبْد بِوَجْهِهِ مَا لم يلْتَفت اَوْ يحدث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير مَوْقُوْفًا عَنْ اَبِيْ قلَابَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ (نماز کے دوران) ادھر ادھر نہیں دیکھتا' یا اُسے حدث لاحق نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو ابو قلابہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

794 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا قَامَ اَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاة فليقبل عَلَيْهَا حَتّٰى يفرغ مِنْهَا وَإِيَّاكُمْ والالتفات فِي الصَّلَاة فَإِن اَحَدُكُمْ يُنَاجِي ربه مَا دَامَ فِي الصَّلَاة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو اسے نماز مکمل کرنے تک نماز کی طرف ہی متوجہ کرنا چاہیے اور نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے بچو! کیونکہ بندہ جب نماز ادا کرتا ہے' اس وقت وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

795 - وَعَنْ أم سَلمَة بنت اَبِيْ أُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت كَانَ النَّاس فِي عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا قَامَ الْمُصَلِّي يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع قَدَمَيْهِ فَتوفي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع جَبِينه فَتوفي اَبُوْ بَكْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ النَّاس إِذا قَامَ أحدهم يُصَلِّي لم يعد بصر أحدهم مَوْضِع الْقبْلَة ثُمَّ توفّي عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت الْفِتْنَة فتلفت النَّاس يَمِينا وَشمَالًا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا اَنّ مُوسَى بن عبد اللّٰه بن اَبِيْ أُمَيَّة الْمَخْزُوْمِي لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة غير ابْن مَاجَه وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ام المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' جب کوئی نمازی' نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کے پاؤں کے مقام سے آگے نہیں جاتی تھی' جب نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہوا' کہ جب کوئی

شخص نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ اس کی پیشانی سے آگے نہیں جاتی تھی' پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو لوگوں کا یہ عالم ہو گیا کہ جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا تھا' تو اس کی نگاہ قبلہ کی جگہ سے آگے نہیں جاتی ہے' پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا' تو فتنہ پیدا ہو گیا اور پھر لوگ دائیں بائیں دیکھنے لگے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ اس میں موسیٰ بن عبداللہ مخزومی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ امام ابن ماجہ کے علاوہ' صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں اور اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں' مجھے اس وقت یاد نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيب من مسح الْحَصَى وَغَيْرِهٖ فِيْ مَوْضِعِ السُّجُود والنفخ فِيْهِ لغير ضَرُوْرَة

باب: (نماز کے دوران) کسی ضرورت کے بغیر سجدے کی جگہ سے کنکر وغیرہ ہٹانا یا اُن پر پھونک مارنا

796 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فَلَا يمسح الْحَصَى فَاِنَ الرَّحْمَة تواجهه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة اِذا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فَاِن الرَّحْمَة تواجهه فَلَا تحركوا الْحَصَى . رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ اَبِي الْاَحْوَص عَنهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے کیونکہ رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اس کو امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان' امام ابن خزیمہ' ان دونوں حضرات نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو رحمت کے اس مدمقابل ہوتی ہے' تو تم لوگ (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

ان تمام لوگوں نے یہ روایت ابواحوص کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

797 - وَعَنْ معيقيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تمسح الْحَصَى وَاَنت تصلى فَاِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَوَاحِدَةٌ تَسْوِيَة الْحَصَى . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرو' اگر ایسا ضرور ہی کرنا ہو' تو ایک مرتبہ ایسا کر لو' کنکریاں برابر کر دو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

798 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن مسح الْحَصَى فِي الصَّلَاة

فَقَالَ وَاحِدَۃٍ وَّلَاَن تمسك عَنْهَا خير لَكَ من مائَة نَاقَة كلهَا سود الحدق
رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایسا کرلو! اگر اس سے بچ جاؤ' تو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' جو سب سیاہ آنکھوں والی ہوں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

799 - وَعَنْ اَبِیْ صَالح مولى طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت عِنْد أم سَلمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتى ذُوْ قرابتها شَاب ذُوْ جمة فَقَامَ يُصَلِّي فَلَمَّا اَرَادَ اَن يسْجد نفخ فَقَالَت لَا تفعل فَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لغلام لنا أسود يَا رَبَاح ترب وَجهك . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مَيْمُون اَبِیْ حَمْزَة عَنْ اَبِیْ صَالح عَن أم سَلمَة قَالَت رأى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَاما لنا يُقَال لَهُ اَفْلح إِذا سجد نفخ فَقَالَ يَا اَفْلح ترب وَجهك

وَتقدم فِي التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة حَدِيْثِ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَالَة يكون العَبْد فِيْهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من اَن يرَاهُ سَاجِدا يعفر وَجهه فِي التُّرَاب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے غلام ابوصالح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کا ایک رشتہ دار' ایک نوجوان آیا' جس کے بال لمبے تھے' وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا' جب اس نے سجدے میں جانے کا ارادہ کیا' تو (سجدے کی جگہ کو صاف کرنے کے لئے) پھونک ماری' تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ایک سیاہ فام غلام سے فرمایا تھا: اے رباح! تم اپنے چہرے کو خاک آلود کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ترمذی نے میمون ابوحمزہ کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمارے ایک غلام افلح کو دیکھا کہ جب وہ سجدے میں گیا' تو اس نے پہلے پھونک ماری' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے افلح! اپنے چہرے کو خاک آلود کرو (یعنی اپنے چہرے پر مٹی لگنے دو)۔

اس سے پہلے نماز سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کی کوئی بھی حالت' اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو سجدے کی حالت میں دیکھے کہ اس نے اپنے چہرے کو مٹی میں رکھا ہوا ہو'' - یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

11 - اَلتَّرْھِیب من وضع الْیَد علی الخاصرۃ فِی الصَّلَاۃ

باب: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات

800 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نھی عَن الخصر فِی الصَّلَاۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظھمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی اَن یُّصَلِّی الرجل مُخْتَصرا . وَالنَّسَائِیّ نَحْوہ وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ یَعْنِیْ یضع یَدہ علی خاصرتہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا گیا ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی پہلو پر ہاتھ رکھ کر نماز ادا کرے''۔

امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آدمی جب کھڑا ہوا ہو تو اس نے اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھا ہوا ہو۔

801 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الِاخْتِصَار فِی الصَّلَاۃ رَاحَۃ اَھْلِ النَّار . رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا' اہل جہنم کا آرام حاصل کرنے کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

12 - اَلتَّرْھِیب من الْمُرُوْر بَیْن یَدی الْمُصَلِّی

باب: نمازی کے آگے سے گزرنے سے متعلق ترہیبی روایات

802 - عَنْ اَبِیْ الجھم عبد اللّٰہ بن الْحَارِث بن الصمَّۃ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

حدیث800: صحیح البخاری - کتاب الجمعۃ' أبواب العمل فی الصلاۃ - باب الخصر فی الصلاۃ' حدیث:1176صحیح مسلم - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب کراھۃ الاختصار فی الصلاۃ - حدیث:880صحیح ابن خزیمۃ - جماع أبواب المواضع التی تجوز الصلاۃ علیھا' جماع أبواب الأفعال المکروھۃ فی الصلاۃ التی قد نھی عنھا المصلی - باب النھی عن الاختصار فی الصلاۃ' حدیث: 864مستخرج أبی عوانۃ - باب فی الصلاۃ بین الأذان والإقامۃ فی صلاۃ المغرب وغیرہ' بیان النھی عن الاختصار فی الصلاۃ - حدیث:1227صحیح ابن حبان - باب الإمامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ - ذکر الزجر عن اختصار المرء فی صلاتہ' حدیث:2316المستدرک علی الصحیحین للحاکم - ومن کتاب الإمامۃ' أما حدیث عبد الرحمن بن مھدی - حدیث:915سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب : النھی عن الاختصار فی الصلاۃ - حدیث:1448السنن للنسائی - کتاب الافتتاح' باب النھی عن التخصر فی الصلاۃ - حدیث:884السنن الکبرٰی للنسائی - العمل فی افتتاح الصلاۃ' النھی عن التخصر فی الصلاۃ - حدیث:947السنن الکبرٰی للبیھقی - کتاب الصلاۃ' جماع أبواب ما یجوز من العمل فی الصلاۃ - باب کراھیۃ التخصر فی الصلاۃ' حدیث: 3320مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث:8996مسند أبی یعلی الموصلی - مسند أبی ھریرۃ' حدیث:5906

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَن يقف اَرْبَعِيْنَ خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ ۔ قَالَ اَبُو النَّضر لا اَدْرِى قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ شهرا اَوْ سنة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجه وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظه:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم الْمَار بَيْن يَدى الْمُصَلِّى مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ لَاَن يَقُوْمَ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدَيْهِ وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح ۔ قَالَ التِّرْمِذِىّ وَقد رُوِىَ عَنْ اَنَس اَنه قَالَ: لَاَن يقف اَحَدُكُمْ مِائَة عَام خير لَهٗ من اَن يمر بَيْن يَدى اَخِيْه وَهُوَ يُصَلِّى

❀❀ حضرت ابوجہم عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا؟ تو اس کا چالیس تک رُکے رہنا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے''۔

ابونضر نامی راوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ روایت میں ''چالیس دن کے الفاظ ہیں' یا مہینے کے ہیں' یا سال کے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو پتہ چل جائے کہ اسے کتنا گناہ ہوگا' تو وہ چالیس سال تک کھڑا رہے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے''۔

اس کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

امام ترمذی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''تم میں سے کسی ایک شخص کا' ایک سو سال تک کھڑے رہنا' اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اپنے بھائی کے آگے سے اس وقت گزرے' جب وہ نماز ادا کر رہا ہو''۔

804 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْد الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا صلى اَحَدُكُمْ اِلٰى شَىْءٍ يستره مِنَ النَّاس فَاَرَادَ اَحَد اَن يجتاز بَيْن يَدَيْهِ فليدفع فِىْ نَحره فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان ۔ وَفِىْ لفظ آخر: اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّى فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْن يَدَيْهِ وليدراه مَا اسْتَطَاعَ فَاِن اَبى فليقاتله فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَان ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاللَّفظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوٗد نَحْوه

قَوْله وليدراه بدال مُهْملَة اَى فليدفعه بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' جو لوگوں سے سترہ بن سکتی ہو' پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے' تو آدمی کو اسے روکنا چاہیے اگر وہ نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرنا چاہیے' کیونکہ وہ

شیطان ہوگا''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دے اور جہاں تک ہو سکے' اُسے پرے کرنے کی کوشش کرے' اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے ہیں' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ: ''ولیدراہُ'' اس میں 'ذ' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی اس پرے کرے' یہ وزن اور مفہوم کے اعتبار سے ''یدفع'' (وہ پرے کرتا ہے) کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے''۔

805 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يدع اَحَدًا يمر بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِن اَبى فليقاتله فَاِن مَعَه القرين

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی آگے سے گزرنے نہ دے' اور اگر وہ شخص نہیں مانتا' تو اس سے جھگڑا کرے' کیونکہ اس (گزرنے والے شخص) کے ساتھ قرین (یعنی شیطان) ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے یہ اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

806 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَاَن يكون الرجل رَمَادا يذرى بِهٖ خير لَهُ من اَن يمر بَيْن يَدى رجل مُتَعَمدا وَهُوَ يُصَلِّي . رَوَاهُ ابْن عبد الْبر فِي التَّمْهِيد مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی ایسی راکھ بن جائے' جسے بکھیر دیا جائے' یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ جان بوجھ کر کسی ایسے شخص کے آگے سے گزرے' جو نماز ادا کر رہا ہو۔

یہ روایت امام ابن عبدالبر نے کتاب ''التمہید'' میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من ترك الصَّلَاة تعمدا واخراجها عَن وَقتهَا تهاونا

باب: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' یا نماز کو ہلکا سمجھتے ہوئے اس کے مخصوص وقت میں' اس کو ادا نہیں کرتا' اس سے متعلق ترہیبی روایات

807 - عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الْكفْر ترك الصَّلَاة

رَوَاهُ اَحمد وَمُسْلِم وَقَالَ: بَيْنَ الرجل وَبَيْنَ الشرك وَالْكفر ترك الصَّلَاة
وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهٖ: لَيْسَ بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفر اِلَّا ترك الصَّلَاة
وَالتِّرمِذِيّ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَيْنَ الْكفر وَالْاِيمَان ترك الصَّلَاة
وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِهٖ قَالَ: بَيْنَ العَبْد وَبَيْنَ الْكفر ترك الصَّلَاة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
آدمی اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:
"آدمی اور شرک و کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں:
"کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے"۔

808 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَهْد الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبينهم الصَّلَاة فَمَنْ تركهَا فَقَدْ كفر . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح وَلَا نَعْرِف لَهٗ عِلَّة

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"وہ بنیادی فرق جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے وہ نماز ہے جو شخص اس کو ترک کردے گا' وہ کفر کا مرتکب ہوگا"۔
یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے ہمیں اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

809 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسبع خِصَال فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن قطعْتُمْ اَوْ حرقتم اَوْ صلبتم وَلَا تتركوا الصَّلَاة متعمدين فَمَنْ تركهَا مُتَعَمدا فَقَدْ خرج من الْملَّة وَلَا تركبوا الْمعْصِيَة فَاِنَّهَا سخط اللّٰه وَلَا تشربُوا الْخمر فَاِنَّهَا رَاس الْخَطَايَا كلهَا الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَمُحَمّد بن نصر فِيْ كتاب الصَّلَاة بِاِسْنَادَيْنِ لَا بَاس بهما

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات چیزوں کی ہدایت کی

تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' خواہ تمہیں مصلوب کردیا جائے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' وہ دین سے خارج ہو جائے گا' اور تم معصیت کا ارتکاب نہ کرنا' کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باعث بنتا ہے' اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی بنیاد ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں' یہ روایت دو اسناد کے ساتھ ذکر کی ہے' اور ان دونوں اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

810 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا من الْاَعْمَال تركه كفر غير الصَّلَاة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ عبداللہ بن شقیق عقیلی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اعمال میں سے کسی بھی عمل کو ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے' صرف نماز کا معاملہ مختلف ہے (یعنی وہ اس کے ترک کو کفر سمجھتے تھے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

811 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ الْعَبْد وَبَيْنَ الْكفْر وَالْاِيمَان الصَّلَاة فَاِذَا تركهَا فقد أشرك . رَوَاهُ هبة الله الطَّبَرِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندے اور کفر اور ایمان کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ہے' جب آدمی اسے ترک کردے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت ہبۃ اللہ طبری نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

812 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سهم فِي الْاِسْلَام لمن لَا صَلَاة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے' جس شخص کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

813 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ وَلَا دين لمن لَا صَلَاة لَهُ اِنَّمَا مَوْضِع الصَّلَاة من الدّين كموضع الرَّأْس من الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهِ الْحُسَيْن بن الحكم الْحبرِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہوتا' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کی طہارت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو' نماز کو دین میں وہی حیثیت حاصل ہے' جو جسم میں سر کو حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حسین بن حکم حبری نامی راوی اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

814 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِن قطعت وَاِن حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوْبَة مُتعَمدا فَمَنْ تركهَا مُتعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهُ مِفْتَاح كل شَرّ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ عَن شهر عَن أم الدَّرْدَاءِ عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا' جو شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرے گا' اس سے ذمہ لاتعلق ہو جائے گا اور تم شراب نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے شہر بن حوشب' سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

815 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قَامَ بَصرِی قِیْلَ نداویك وَتَدَع الصَّلَاة اَیَّامًا قَالَ لَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة لَقِی اللّٰه وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَاِسْنَاده حسن . قَامَت الْعین اِذا ذهب بصرها والحدقة صَحِیْحَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: جب میری بینائی رخصت ہوگئی' تو یہ بات کہی گئی: ہم آپ کا علاج کریں گے لیکن آپ کو کچھ دن کے لئے نماز چھوڑنی ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

''قامت العین'' سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی بینائی رخصت ہو جائے اور آنکھ کا ڈھیلا اپنی جگہ پر سلامت ہو۔

816 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك الصَّلَاة مُتعَمدا فَقَدْ كفر جهارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَرَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر فِیْ كتاب الصَّلَاة وَلَفْظِهٖ:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: بَیْنَ الْعَبْد وَالْكفر اَوْ الشّرك ترك الصَّلَاة فَاِذَا ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن یزِیْد الرقاشِی عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ بَیْنَ الْعَبْد والشرك اِلَّا ترك الصَّلَاة فَاِذَا تركهَا فَقَدْ اَشرك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دیتا ہے' وہ اعلانیہ طور پر کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ یہ روایت محمد بن نصر نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: بندے اور کفر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) نماز کو ترک کرنا ہے' جب آدمی نماز ترک کر دیتا ہے' تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

امام ابن ماجہ نے یہ روایت یزید رقاشی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''بندے اور شرک کے درمیان (بنیادی فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے' جب آدمی اسے ترک دیتا ہے' تو وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے''۔

817 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زيد وَلَا اعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرى الْاِسْلَام وقواعد الدّين ثَلَاثَة عَلَيْهِنَّ أسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَالصَّلَاة الْمَكْتُوبَة وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ سعيد بن زيد اَخُو حَمَّاد بن زيد عَن عَمْرو بن مَالك النكرِي عَنْ اَبِيْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَرْفُوْعا وَقَالَ فِيهِ من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (حماد نامی راوی کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ روایت مرفوع روایت کے طور پر نقل کی ہے)

''اسلام کی بنیاد اور دین کی بنیاد تین چیزوں پر ہے' اُنہی پر دین کی بنیاد قائم کی گئی ہے' جو شخص ان میں سے کسی کو ایک ترک کرے گا' تو وہ اس وجہ سے کافر ہو جائے گا' کسی ایسے (شخص کے) خون کو حلال قرار دینا' جو اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے (یعنی جو ان میں سے کسی ایک کو ترک کرے گا' وہ کافر ہو جائے گا)''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہی روایت سعید بن زید نے نقل کی ہے' جو حماد بن زید کے بھائی ہیں انہوں نے عمرو بن مالک کے حوالے سے' ابو جوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے والا شمار ہوگا اور اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کی جائے گی' اُس کا خون اور مال حلال ہو جائیں گے''۔

818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِيْ عملا اِذا اَنا عملته دخلت الْجنَّة قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَاِن عذبت وَحرقت أطع والديك وَاِن أخرجاك من مَالك وَمَنْ كل شَيْءٍ هُوَ لَك لَا تتْرك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَاِن من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ

ذِمَّةُ اللّٰهِ الحَدِيْثَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ فِي المتابعات

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے کہ جب میں وہ عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا' خواہ تمہیں عذاب دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے' تم اپنے والدین کی اطاعت کرنا' اگرچہ وہ تمہیں اپنے مال میں سے نکال دیں اور ہر اس چیز سے الگ کر دیں' جو تمہارا حصہ بنتی ہو' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور متابعات کے بارے میں' اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

819 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِن قتلت وَحرقت وَلَا تعص والديك وَإِن أمراك أَن تخرج من أهلك وَمَالك وَلَا تتركن صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَإِن من ترك صَلَاة مَكْتُوبَة مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ ذِمَّة اللّٰه وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّهُ رَأس كل فَاحِشَة وَإِيَّاك وَالْمَعْصِيَة فَإِن بالمعصية حل سخط اللّٰه وَإِيَّاك والفرار من الزَّحْف وَإِن هلك النَّاس وَإِن أَصَاب النَّاس موت فَاثْبُتْ وَأنْفق على أهلك من طولك وَلَا ترفع عَنْهُم عصاك أدبا وأخفهم فِي اللّٰه

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَإِسْنَاد أَحْمد صَحِيْح لَو سلم من الِانْقِطَاع فَإِن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَير بن نفير لم يسمع من معَاذ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس کلمات کی تعلیم دی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دینا' خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے' خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' اگرچہ وہ دونوں تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ اور مال سے لاتعلق ہو جاؤ' اور تم فرض نماز جان بوجھ کر ترک نہ کرنا کیونکہ جو شخص فرض نماز' جان بوجھ کر ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے' اور تم شراب ہرگز نہ پینا' کیونکہ یہ تمام خرابیوں کی جڑ ہے' اور تم معصیت کے ارتکاب سے بچنا' کیونکہ معصیت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو حلال کر دیتی ہے' اور تم میدان جنگ سے فرار اختیار کرنے سے بچنا' خواہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو رہے ہوں' خواہ لوگوں کی موت واقع ہو چکی ہو' تم ثابت قدم رہنا اور تم اپنی استطاعت کے مطابق' اپنے اہل خانہ پر خرچ کرنا اور ان سے اپنے عصا کو نہ اٹھانا' جو ان کی تربیت کے لئے ہو' اور انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں خوف دلاتے رہنا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ روایت صحیح ہے' اگر یہ انقطاع سے خالی ہو' کیونکہ عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

820 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَكِّرُوْا بِالصَّلَاةِ فِيْ يَوْمِ الْغَيْمِ فَإِنَّهُ من ترك الصَّلَاة فَقَدْ كفر . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابر آلود دن میں نماز جلدی ادا کرلو! کیونکہ جو شخص نماز ترک کردے وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

821 - وَعَنْ اُمَیْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مولاۃ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَت کنت أصب علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وضوء ہ فدخل رجل فَقَالَ أوصنی فَقَالَ لَا تشرک بِاللّٰہِ شَیْئًا وَإن قطعت وَحرقت بالنَّار وَلَا تعص والدیک وَإن أمراک أن تتخلی من اَھْلِکَ ودنیاک فتخلہ وَلَا تشربن خمرًا فَإِنَّھَا مِفْتَاح کل شَرّ وَلَا تترکن صَلَاۃ مُتَعَمدا فَمَنْ فعل ذٰلِکَ فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ ذمَّۃ اللّٰہ وَذمَّۃ رَسُولہ الحَدِیْثِ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ إِسْنَادہ یزِیْد بن سِنَان الرھاوی

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی کنیز سیّدہ امیمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لئے وضو کا پانی انڈیل رہی تھی' ایک شخص اندر آیا' اس نے عرض کی: مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ بنانا' خواہ تمہیں کاٹ دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور تم اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا' خواہ وہ تمہیں یہ ہدایت کریں کہ تم اپنی بیوی' یا اپنی دنیا کو چھوڑ دو' تم اسے چھوڑ دینا اور تم شراب کبھی نہ پینا' کیونکہ یہ تمام برائیوں کی کنجی ہے' اور تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرنا' کیونکہ جو شخص ایسا کرتا ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یزید بن سنان رہاوی ہے۔

822 - وَعَنْ زِیَاد بن نعیم الْحَضْرَمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَربع فرضھن اللّٰہ فِی الْإِسْلَام فَمَنْ اَتی بِثَلَاث لم یغنین عَنْہُ شَیْئًا حَتّٰی یَأْتِیَ بِھن جَمِیْعًا الصَّلَاۃ وَالزَّکَاۃ وَصِیَام رَمَضَان وَحج الْبَیْت . رَوَاہُ اَحْمد وَھُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' اگر کوئی شخص (ان میں سے) تین کام کر لے تو یہ اس کسی کام نہیں آسکے گا' جب تک وہ ان سب کو نہیں کرتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مرسل ہے۔

823 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لتنقضن عرى الْإِسْلَام عُرْوَۃ عُرْوَۃ فَکلما انتقضت عُرْوَۃ تشبث النَّاس بِالَّتِیْ تَلِیھَا فَاَوَّلھن نقضا الحکم وآخرھن الصَّلَاۃ رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی رسی' ایک' ایک کر کے ٹوٹتی چلی جائے گی' جب بھی ایک ٹوٹے گی' تو لوگ اس کے بعد والی کو مضبوطی سے تھام لیں گے' ان میں سے جو سب سے پہلے ٹوٹے گی' وہ حکم (یعنی شرعی احکام کے مطابق فیصلہ) دینا ہے' اور سب سے آخری (نماز)

نماز ہوگی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

824 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ترک الصَّلاۃ مُتعمدا أحبط اللّٰہ عملہ وبرئت مِنْہُ ذمَّۃ اللّٰہ حَتّٰی یُرَاجع للّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تَوْبَۃ . رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کر دے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع کر دے گا اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا' جب تک وہ' توبہ کر کے' اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا"۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

825 - وَعَنْ أم اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تترک الصَّلَاۃ مُتعمدا فَإِنَّہُ من ترک الصَّلَاۃ مُتعمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ ذمَّۃ اللّٰہ وَرَسُوْلہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَیْھَقِیّ وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح إِلَّا اَن مَکْحُوْلًا لم یسمع من أم اَیمن

❀❀ سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم جان بوجھ کر نماز ترک نہ کرو! کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے' اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے رجال "صحیح" کے رجال ہیں' البتہ مکحول نے سیّدہ اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

826 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من لم یصل فَھُوَ کَافِر . رَوَاہُ اَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَۃ فِیْ کتاب الْإِیمَان وَالْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخہ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے کتاب الایمان میں نقل کی ہے' امام بخاری نے اسے اپنی "تاریخ" میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

827 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ من ترک الصَّلَاۃ فَقَدْ کفر

رَوَاہُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِی وَابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

"جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے' وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت محمد بن نصر مروزی اور ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

828 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من ترك الصَّلاة فَلَا دين لَهٗ
رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر اَيْضًا مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ترک کر دیتا ہے اس کا دین نہیں ہے''۔
یہ روایت بھی محمد بن نصر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

829 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من لم يصل فَهُوَ كَافِر
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر مَوْقُوْفًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:
''جو شخص نماز ادا نہیں کرتا' وہ کافر ہوتا ہے''۔
یہ روایت ابن عبدالبر نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

830 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا صَلَاة لَهٗ وَلَا صَلَاة لمن لَا وضوء لَهٗ
رَوَاهُ ابْن عبد الْبر وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا
وَقَالَ ابْن اَبِي شيبَة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ
وَقَالَ مُحَمَّد بن نصر الْمَرْوَزِي سَمِعت اِسْحَاق يَقُوْلُ صَحَّ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة كَافِر وَكَذٰلِكَ كَانَ رَاْى اَهْلِ الْعلم من لدن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تَارِك الصَّلَاة عمدا من غير عذر حَتّٰى يذهب وَقتهَا كَافِر

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی نماز نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہوتی' جس کا وضو نہ ہو''۔
یہ روایت ابن عبدالبر اور دیگر حضرات نے موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
امام ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نماز ترک کر دے' وہ کافر ہوتا ہے''
امام محمد بن نصر مروزی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا شخص کافر ہوتا ہے' اسی طرح نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس سے لے کر (آج کے زمانے تک) ہر زمانے کے اہل علم کی یہی رائے ہے کہ نماز کو جان بوجھ ترک کرنے والا شخص' جو (ترک کرنا) کسی عذر کے بغیر ہو' یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے' وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔

831 - وَرُوِيَ عَن حَمَّاد بن زيد عَن اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ترك الصَّلَاة كفر لَا يخْتَلف فِيْهِ

حماد بن زید نے ایوب کا یہ قول نقل کیا ہے:
''نماز کو ترک کرنا کفر ہے اس کے بارے میں اختلاف نہیں پایا جاتا''۔

832 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر الصَّلاة يَوْمًا فَقَالَ من حَافظ عَلَيْهَا كَانَت لَهُ نورا وبرهانا وَنَجاة يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ لم يحافظ عَلَيْهَا لم يكن لَهُ نور وَلَا برهَان وَلَا نجاة وَكَانَ يَوْم الْقِيَامَة مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْن وهامان وَاُبَيّ بن خلف

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کی حفاظت کرے گا' یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور' برہان اور نجات کا باعث ہوگی' اور جو شخص اس کی حفاظت نہیں کرے گا' یہ اس کے لئے نور نہیں ہوگی' برہان نہیں ہوگی' نجات کا باعث نہیں ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

833 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَول الله عَزَّوَجَلَّ (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون) الماعون قَالَ هم الَّذِيْنَ يؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن وَقتهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عِكْرِمَة بن اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ رَوَاهُ الْحفاظ مَوْقُوْفًا وَلَمْ يرفعهُ غَيْره

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِكْرِمَة هٰذَا هُوَ الْاَزْدِيّ مجمع على ضعفه وَالصَّوَاب وَقفه

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''۔ (یعنی اس سے مراد کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جو نمازوں کو ان کے اوقات سے' تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔

یہ روایت امام بزار نے' عکرمہ بن ابراہیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حافظان حدیث نے اسے موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس راوی کے علاوہ' کسی اور نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: عکرمہ نامی راوی' ازدی' ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے' اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

834 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لابي يَا أبتاه اَرَاَيْت قَوْله تبَارك وَتَعَالٰى (الَّذِيْنَ هم عَن صَلَاتهم ساهون)

اَيّنَا لَا يسهو اَيّنَا لَا يحدث نَفسه قَالَ لَيْسَ ذَاك اِنَّمَا هُوَ اِضَاعَة الْوَقْت يلهو حَتّٰى يضيع الْوَقْت

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے کہا: اے ابا جان! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

''وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہوتے ہیں''

ہم میں سے کون ہے؟ جو غفلت کا شکار نہیں ہوتا اور کون ہے؟ جو (نماز کے دوران) اپنے خیال میں گم نہیں ہوجاتا؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد وقت کو ضائع کردینا ہے کہ آدمی مشغول رہے' (یعنی نماز ادا نہ کرے) یہاں تک کہ وہ نماز کے وقت کو ضائع کردے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

835 - وَعَنْ نَوْفَل بن مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَاتَتْهُ صَلَاة فَكَاَنَّمَا وتر اَهله وَمَاله ـ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی نماز قضاء ہوجائے' گویا اس کے اہل خانہ اور مال ضائع ہوگئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

836 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع بَيْن صَلَاتَيْنِ من غير عذر فَقَدْ اَتَى بَابا من اَبْوَاب الْكَبَائِر ـ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ حَنش هُوَ ابْن قيس ثِقَة ـ قَالَ الْحَافِظ بل واه بِمرَّة لَا نعلم اَحَدًا وَثَّقَهُ غير حُصَيْن بن نمير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے (یعنی ایک نماز کو اس کے وقت سے تاخیر سے ادا کرے) تو وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: (اس روایت کا ایک راوی) حنش' یہ حنش بن قیس ہے' اور ثقہ ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جی نہیں! بلکہ یہ 'واہی' ہے' اور ہمیں کسی ایسے شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ثقہ قرار دیا ہو' صرف حصین بن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

837 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يكثر اَن يَقُوْلُ لاصحابه هَلْ راى اَحد مِنْكُم من رُؤْيا فيقص عَلَيْهِ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يقص وَاِنَّهُ قَالَ لنا ذَات غَدَاة اِنَّهُ اَتَانِيْ اللَّيْلَة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قَالَا لي انْطَلِقْ وَاِنِّيْ انْطَلَقت مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا على رجل مُضْطَجع

وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بصخرة وَاِذَا هُوَ يهوى بالصخرة لراسه فيثلغ رَاسه فيتدهده الحجر فيأخذهُ فلَا يرجع اِلَيْهِ حَتّٰى يَصح رَاسه كَمَا كَانَ ثُمّ يعود عَلَيْهِ فيفعل بِهٖ مثل مَا فعل الْمرة الْاَوّلى قَالَ قُلْتُ لَهما سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فأتينا على رجل مستلق على قَفاهُ وَاِذَا آخر قَائِم عَلَيْهِ بكلوب من حَدِيْد وَاِذَا هُوَ يَأتِيْ اَحَد شقي وَجهه فيشرشر شدقه اِلٰى قَفاهُ ومنخره اِلٰى قَفاهُ وعينه اِلٰى قَفاهُ

قَالَ وَرُبمَا قَالَ اَبُو رَجَاء فَيشق قَالَ ثُمّ يتحَوّل اِلَى الْجَانِب الْاٰخر فيفعل بِهٖ مثل مَا فعل بالجانب الْاَوّل قَالَ فَمَا يفرغ من ذٰلِكَ الْجَانِب حَتّٰى يَصح ذٰلِكَ الْجَانِب كَمَا كَانَ ثُمّ يعود عَلَيْهِ فيفعل مثل مَا فعل فِي الْمرة الْاَوّلى قَالَ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَا لى انْطلق فَانْطَلَقْنَا فأتينا على مثل التَّنور قَالَ فأحسب انه كَانَ يَقُوْلُ فَاِذَا فِيْهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَاِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَاِذَا هم يَأتِيهم لَهب من اَسْفَل مِنْهُم فَاِذَا اَتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا قَالَ قُلْتُ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على نهر حسبت اَنه كَانَ يَقُوْلُ اَحْمَر مثل الدَّم وَاِذَا فِي النَّهر رجل سابح يسبح وَاِذَا على شط النَّهر رجل عِنْده قد جمع حِجَارَة كَثِيْرَة وَاِذَا ذٰلِكَ السابح يسبح مَا سبح ثُمّ يَاْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قد جمع عِنْده الْحِجَارَة فيفغر فَاه فيلقمه حجرا فَينْطَلق فيسبح ثُمّ يرجع اِلَيْهِ كلما رَجَعَ اِلَيْهِ فغر فَاه فالقمه حجرا قلت لَهما مَا هٰذَانِ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رجل كريه الْمرْآة كأكره مَا اَنْت رَاء رجلا مرْآة وَاِذَا عِنْده نَار يحشها وَيسْعَى حولهَا قَالَ قُلْتُ لَهما مَا هٰذَا قَالَ قَالَا لى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على رَوْضَة معتمة فِيْهَا من كل نور الرّبيع وَاِذَا بَيْن ظَهْرى الرَّوْضَة رجل طَوِيل لَا أكاد أرى رَأسه طولا فِي السَّمَاء وَاِذَا حول الرجل من اَكثر ولدان رَاَيْتهمْ قَالَ قُلْتُ مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَا لى انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فأتينا على دوحة عَظِيْمَة لم أر دوحة قطّ أعظم وَلَا أحسن مِنْهَا قَالَ قَالَا لى ارق فِيْهَا فارتقينا فِيْهَا اِلٰى مَدِيْنَة مَبْنِيَّة بِلَبن ذهب وَلبن فضَّة فأتينا بَاب الْمَدِيْنَة فاستفتحنا فَفتح لنا فدخلناها فتلقانا رجال شطر من خلقهمْ كأحسن مَا اَنْت رَاء وَشطر مِنْهُم كأقبح مَا اَنْت رَاء قَالَ قَالَا لى اذْهَبُوا فقعوا فِيْ ذٰلِكَ النَّهر قَالَ وَاِذَا نهر معترض يجْرِي كَاَن مَاءَهُ الْمَحْض فِي الْبيَاض فَذَهَبُوا فوقعوا فِيْهِ ثُمّ رجعُوْا اِلَيْنَا قد ذهب ذٰلِكَ السوء عَنْهُم فصاروا فِيْ أحسن صُوْرَة قَالَ قَالَا لى هٰذِه جنَّة عدن وَهٰذَا مَنْزِلك قَالَ فسما بَصرِي صعدا فَاِذَا قصر مثل الربابة الْبَيْضَاء قَالَ قَالَا لى هٰذَا مَنْزِلك قَالَ قُلْتُ لَهما بَارك اللّٰه فيكما فذراني فَأدْخلهُ قَالَا أما الْاٰن فَلَا وَاَنت دَاخله قَالَ قُلْتُ لَهما فَاِنِّي رَاَيْت مُنْذُ اللَّيْلَة عجبا فَمَا هٰذَا الَّذِيْ رَاَيْت قَالَ قَالَا لى اِنَّا سنخبرك أما الرجل الْاَوّل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يثلغ رَاسه بِالْحجرِ فَاِنَّهُ الرجل يَاْخُذ الْقُرْآن فيرفضه وينام عَن الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَأما الرجل الَّذِيْ أتيت عَلَيْهِ يشرشر شدقه اِلٰى قَفاهُ ومنخره اِلٰى قَفاهُ وعينه اِلٰى قَفاهُ فَاِنَّهُ الرجل يَغْدُو من بَيته فيكذب الكذبة تبلغ الْاٰفَاق وَأما الرِّجَال وَالنِّسَاء

المرأۃ الَّذِیْنَ ھم فِیْ مثل بِنَاء التَّنور فَاِنَّھم الزناۃ والزوانی وَاما الرجل الَّذِیْ اتیت عَلَیْہِ یسبح فِی النَّھر ویلقم الحجر فَاِنَّہٗ آکل الرِّبَا وَاما الرجل الکریہ الْمرْآۃ الَّذِیْ عِنْد النَّار یحشھا وَیسْعَی حولھَا فَاِنَّہٗ مَالک خَازِن جَھَنَّم وَاما الرجل الطَّوِیل الَّذِیْ فِی الرَّوْضَۃ فَاِنَّہٗ اِبْرَاھِیْم وَاما الْولدَان الَّذِیْنَ حوله فکل مَوْلُوْد مَاتَ علی الْفطْرَۃ قَالَ فَقَالَ بعض الْمُسْلِمین یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَوْلَاد الْمُشرکین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَاد الْمُشرکین وَاما الْقَوْم الَّذِیْنَ کَانُوْا شطر مِنْھُم حسن وَشطر مِنْھُم قَبِیح فَاِنَّھُم قوم خلطوا عملا صَالحا وَآخر سَیِّئًا تجَاوز اللّٰہ عَنْھُم

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وذکرتہ بِتَمَامِہٖ لأحیل عَلَیْہِ فِیْمَا یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

✿✿ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے یہ دریافت کیا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ پھر لوگ' جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' وہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کردیتے تھے' ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے یہ بیان کیا:

''گزشتہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور انہوں نے مجھ سے کہا: آپ چلئے' تو میں ان دونوں کے ساتھ چل پڑا' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے پاس کھڑا ہوا تھا جس کے پاس ایک پتھر تھا وہ اس پتھر کو اٹھا کر اس کے سر پر مار کر اس کا سر کچل دیتا تھا اور پتھر لڑھک کر کچھ آگے چلا جاتا تھا' تو کھڑا ہوا شخص اسے پکڑتا تھا اور اس کے واپس آنے تک' لیٹے ہوئے شخص کا سر درست ہو جاتا تھا' جیسے پہلے تھا' پھر وہ دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کرتا' جس طرح پہلی مرتبہ کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں فرشتوں سے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیے! آپ چلتے رہیے! پھر ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص لوہے کا آنکڑا لے کر اس کے سرہانے کھڑا ہوا تھا وہ آنکڑے والا شخص لیٹے ہوئے شخص کے' چہرے کے ایک طرف آتا تھا اور پھر اس کے جبڑے کو' ناک کو' آنکھ کو' گردن تک چیر دیتا تھا' یہاں ابورجاء نامی راوی نے بعض اوقات لفظ ''پھاڑ دیتا تھا'' نقل کیا ہے' پھر وہ دوسری طرف آتا ہے' اس طرف وہی عمل کرتا جو پہلی طرف کیا تھا' جب وہ دوسری طرف سے فارغ ہوتا تھا تو اس دوران پہلی والی طرف پہلے کی طرح ٹھیک ہو چکی ہوتی تھی' وہ پھر اس کے ساتھ وہی عمل کرتا تھا جو اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا' میں نے کہا: سبحان اللہ! اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہیں! یہاں تک کہ ہم ایک تنور جیسی جگہ کے پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھیں' ہم نے اس میں جھانک کے دیکھا' تو اس میں کچھ مرد اور کچھ خواتین تھے' جو برہنہ تھے' ان کے نیچے کی طرف سے آگ کا گولہ آتا تھا اور جب وہ ان کے پاس آتا تھا' تو وہ چیخ و پکار شروع کر دیتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چلتے رہیں! آپ چلتے رہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے

پاس آئے' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ نہر خون کی طرح سرخ تھی' اس نہر میں ایک شخص تیر رہا تھا اور اس نہر کے کنارے ایک شخص موجود تھا' جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کیے ہوئے تھے' وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا اس شخص کے پاس آتا تھا' جس نے اپنے پاس پتھر جمع کیے ہوئے تھے' تو وہ شخص تیرنے والے کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا اور وہ واپس جا کر پھر تیرنا شروع کر دیتا تھا' پھر وہ واپس اس کے پاس آتا تھا' جب بھی وہ کنارے والے شخص کے پاس آتا' وہ اس کے منہ میں پتھر بھر دیتا تھا' میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: ان دونوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس آئے' جو انتہائی بدصورت ترین تھا' جو کسی بھی دیکھنے والے نے سب سے بدصورت دیکھا ہو' اس کے پاس آگ تھی' وہ اس آگ کو بھڑکاتا تھا اور اس کے اردگرد چکر لگانا شروع کر دیتا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دونوں فرشتوں سے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو ان دونوں نے کہا: آپ چلتے رہیں' آپ چلتے رہیں!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم چلتے ہوئے ایک باغ تک آ گئے' جس میں بہار پورے جوبن پر تھی اور اس باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص موجود تھا' یوں لگتا تھا' جیسے اس کی طوالت آسمان جتنی ہے' اور اس شخص کے اردگرد ڈھیر سارے بچے تھے' جتنے بھی بچے تم نے ایک جگہ دیکھے ہوں' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ اور یہ بچے کون ہیں؟ تو دونوں فرشتوں نے کہا: آپ چلتے رہیں آپ چلتے رہیں! ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک اور عظیم باغ تک آ گئے' میں نے اس سے زیادہ بڑا' اور اس سے زیادہ خوبصورت کوئی باغ نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: آپ چڑھ کر اوپر جائیں' ہم چڑھ کر اس میں آئے' تو وہاں ایک شہر تھا' جس کی عمارتیں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنی ہوئی تھیں' ہم اس شہر کے دروازے پر آئے' ہم نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا: تو دروازہ کھول دیا گیا' ہم اس کے اندر داخل ہوئے' تو ہمارے سامنے کچھ ایسے افراد آئے' جن کا نصف حصہ انتہائی خوبصورت ترین تھا' اور نصف حصہ انتہائی بدصورت ترین تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان دونوں فرشتوں نے ان سے کہا: تم لوگ جاؤ اور اس نہر میں داخل ہو جاؤ! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہاں ایک نہر بہہ رہی تھی' جس کا پانی انتہائی سفید تھا' وہ لوگ گئے اور اس نہر میں داخل ہو گئے' جب وہ ہماری طرف واپس آئے' تو ان سے ان کی خرابی ختم ہو چکی تھی اور ان کی شکل وصورت سب سے زیادہ خوبصورت ہو چکی تھی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اُن دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے' جو آپ کا ٹھکانہ ہوگی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میری نگاہ اوپر اٹھی' وہاں سفید بادل کی مانند ایک محل تھا' ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا: یہ آپ کا ٹھکانہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں سے کہا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کو برکت نصیب کرے' تم دونوں مجھے موقع دو کہ میں اس کے اندر چلا جاؤں' تو ان دونوں نے عرض کی: ابھی آپ نہیں جائیں گے' لیکن آپ یہیں تشریف لائیں گے' میں نے ان دونوں سے کہا: آج رات میں نے بڑی حیران کن چیزیں دیکھی ہیں' جو کچھ میں نے دیکھا ہے' اس کا معاملہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا: ہم آپ

کو اس بارے میں بتاتے ہیں' جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے' جس کے سر کو پتھر کے ذریعے کچلا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا' وہ فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور اس کی باچھوں کو' نتھنوں اور آنکھوں کو گردن تک چیرا جا رہا تھا' تو وہ ایک ایسا شخص تھا' جو اپنے گھر سے نکلتا تھا اور ایک جھوٹ بولتا تھا' جو دور دور تک پھیل جاتا تھا' جہاں تک ان مردوں اور خواتین کا تعلق ہے' جو برہنہ تھے اور تنور کی مانند ایک جگہ پر موجود تھے' تو یہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے' جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے اور وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جا رہے تھے' تو وہ سود کھانے والا شخص تھا' جہاں تک اس بدصورت ترین شخص کا تعلق ہے' جو آگ کے پاس موجود تھا' جو آگ بھڑکاتا تھا اور پھر اس کے ارد گرد دوڑنے لگتا تھا تو وہ ''مالک'' تھا' جو جہنم کا نگران ہے' جہاں تک اس طویل شخص کا تعلق ہے' جو باغ میں نظر آیا تھا' تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے' جہاں تک اُن کے ارد گرد موجود بچوں کا تعلق ہے' تو یہ وہ تمام بچے تھے' جو فطرت پر مر گئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعض مسلمانوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مشرکین کے بچوں کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشرکین کے بچے بھی (اُن کے ساتھ ہوں گے)۔

(فرشتوں نے بتایا:) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن کا نصف حصہ خوبصورت اور نصف حصہ بدصورت تھا' تو یہ وہ لوگ تھے' جنہوں نے نیک اعمال کے ساتھ' برائیاں بھی کی ہوئی تھیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' میں نے یہ روایت مکمل طور پر اس لئے ذکر کردی ہے' تاکہ آگے چل کر اس کی طرف رجوع کرنے کا کہا جا سکے' اگر اللہ نے چاہا۔

838 - وَقد روى الْبَزَّار من حَدِيْثِ الرَّبِيع بن أنس عَنْ اَبِىْ الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَتَى يَعْنِىُ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخرة كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَىْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلاة الْمَكْتُوْبَة . فَذكر الحَدِيْثِ فِىْ قِصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلاة

قَوْلِه يثلغ رَاسه اَى يشدخ قَوْلِه فيتدهده اَى فيتدحرج والكلوب بِفَتْح الْكَاف وَضمّهَا وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ حَدِيْدَة معوجة الرَّاس وَقَوله يشرشر شدقه هُوَ بشينين معجمتين الْاَوْلَى مِنْهُمَا مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وراء بين الْاَوْلَى مِنْهُمَا سَاكِنة وَمَعْنَاهُ يقطعهُ ويشقه وَاللَّفْظ محركا هُوَ الصخب والجلبة والصياح وَقَوله ضوضوا بِفَتْح الضاضين المعجمتين وَسُكُون الواوين وَهُوَ الصياح مَعَ الانضمام والفزع وَقَوله فغر فَاه بِفَتْح الْفَاء والغين الْمُعْجَمَة مَعًا بعدهمَا رَاء اَى فَتحه وَقَوله يحشها هُوَ بِالْحَاء الْمُهْملَة المضمومة والشين الْمُعْجَمَة اَى يوقدها وَقَوله معتمة اَى طَوِيلَة النَّبَات يُقَال اعتم النبت إِذا طَال والنور بِفَتْح النُّوْن هُوَ الزهر

والمحض بِفَتْح الْمِيم وَسُكُون الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الْخَالِص من كل شَيْءٍ وَقَوله فسما بَصرِي صعدا بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْمَلَتَيْنِ اَی ارْتَفع بَصرِي إِلَى فَوق والربابة هُنَا هِيَ السحابة الْبَيْضَاء

قَالَ اَبُوْ مُحَمَّد بن حزم وَقد جَاءَ عَن عمر وَعبد الرَّحْمٰن بن عَوْف ومعاذ بن جبل وَاَبِي هُرَيْرَة وَغَيرهم من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُم اَن من ترك صَلَاة فرض وَاحِدَةٍ مُتَعَمدا حَتّٰى يخرج وَقتهَا فَهُوَ كَافِر مُرْتَد وَلَا نعلم لهٰؤُلَاء من الصَّحَابَة مُخَالفا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم قد ذهب جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ بعدهمْ إِلَى تَكْفِير من ترك الصَّلَاة مُتَعَمدا لتركها حَتّٰى يخرج جَمِيع وَقتهَا مِنْهُم عمر بن الْخطاب وَعبد الله بن مَسْعُوْد وَعبد الله بن عَبَّاس ومعاذ بن جبل وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَاَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَمَنْ غير الصَّحَابَة اَحْمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه وَعبد الله بن الْمُبَارك وَالنَّخَعِيّ وَالْحكم بن عتيبة وَاَيوب السّخْتِيَانِيّ وَاَبُوْ دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَاَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَزُهَيْر بن حَرْب وَغَيرهمْ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا' پھر دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا اور یہ چیز مسلسل ان کے ساتھ ہو رہی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر فرض نماز کے حوالے سے بھاری ہوتے تھے (یعنی جو فرض نماز کو بوجھ سمجھتے تھے)۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔

روایت کے الفاظ یثلغ رأسه کا مطلب اسے کچلا جا رہا تھا۔

روایت کے الفاظ فیتدهده کا مطلب کچل دینا۔

لفظ ''کلوب'' میں 'ک' پر 'زبر' ہے اور اس پر 'پیش' بھی ہو سکتی ہے 'ل' پر 'شد' ہے اس سے مراد مڑے ہوئے سرے والا لوہا ہے۔

لفظ یشرشر دو 'شینیں' ہیں' جن میں سے پہلی پر 'زبر' ہے اور دوسری پر 'زیر' ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کو کاٹا جاتا ہے' اور اس کو چیرا جاتا ہے اور لفظ 'محرک' سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے لفظ ''ضوضو'' میں دونوں 'ض' پر 'زبر' ہے اور دونوں 'و' ساکن ہیں' اس سے مراد چیخ و پکار کرنا ہے' اور گریہ وزاری کرنا ہے لفظ فغر فا 'ف' پر اور 'غ' پر 'زبر' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد اس کو کھولنا ہے' لفظ یحتشها میں 'ح' ہے' جس پر 'پیش' ہے' اس کے بعد 'ش' ہے' اس سے مراد آگ کو جلانا ہے۔ لفظ معتمة سے مراد نباتات کا لمبا ہونا ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: عتما النبت یعنی جب وہ لمبا ہو جائے۔

لفظ والنور اس میں 'ن' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد سرسبز و شاداب ہونا ہے

لفظ المحض میں 'م' پر 'زبر' ہے اور 'ح' ساکن ہے اس سے مراد کسی بھی چیز کا خالص ہونا ہے

لفظ فسما بصری صعدا میں 'ص' پر 'پیش' ہے اور 'ع' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میری نگاہ اوپر کی طرف اٹھی۔

لفظ ''ربابہ'' میں یہاں مراد سفید بادل ہے

امام ابومحمد بن حزم فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے یہ بات منقول ہے: جو ایک فرض نماز جان بوجھ کر ترک کرتا ہے یہاں تک کہ اس نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ شخص کافر اور مرتد ہو جاتا ہے اور ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی ان صحابہ کرام کے برخلاف رائے نہیں دی ہے۔

حافظ عبدالعظیم کہتے ہیں: صحابہ کرام اور ان کے بعد کے اہل علم کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے: جو شخص جان بوجھ کر نماز کو ترک دیتا ہے تو اس کے نماز کو ترک کرنے کی وجہ سے اسے کافر قرار دیا جائے گا جبکہ اس نے نماز یوں ترک کی ہو کہ اس کا پورا وقت رخصت ہو چکا ہو ان حضرات میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ہیں اور صحابہ کرام کے علاوہ حضرات میں امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبداللہ بن مبارک ابراہیم نخعی حکم بن عتیبہ ایوب سختیانی امام ابوداؤد طیالسی امام ابوبکر بن ابوشیبہ زہیر بن حرب اور دیگر حضرات شامل ہیں اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر رحمت کرے۔

كِتَابُ النَّوَافِلِ

کتاب: نوافل کے بارے میں روایات

التَّرْغِيبِ فِي الْمُحَافَظَةِ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

(روزانہ) دن اور رات میں بارہ رکعات سنتیں' باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

839 - عَنْ أم حَبِيبَةَ رَمْلَةَ بنت أَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد مُسْلِم يُصَلِّي لِلّٰه تَعَالٰى فِيْ كل يَوْم ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة تَطَوّعا غير فَرِيضَة إِلَّا بنى اللّٰه تَعَالٰى لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة أَوْ إِلَّا بنى لَهُ بَيت فِي الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَدَاوُد أَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل صَلَاة الْغَدَاة

وَرَوَاهُ بِالزِّيَادَةِ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ إِلَّا

حديث839: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن - حديث: 1233صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب صلاة التطوع قبل الصلوات المكتوبات وبعدهن - باب فضل التطوع قبل المكتوبات وبعدهن بلفظة مجملة غير مفسرة' حديث:1116صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر بناء الله جل وعلا بيتا في الجنة لمن صلى في' حديث:2484المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' أما حديث النعمان بن سالم - حديث: 1107سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في صلاة السنة - حديث: 1458سنن أبي داود - كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر - باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة' حديث:1072سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ثنتي عشرة ركعة من السنة - حديث:1137السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' باب ثواب من صلى في اليوم والليلة ثنتي عشرة ركعة سوى - حديث:1784مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في ثواب من ثابر على اثنتي عشرة ركعة من التطوع - حديث:5890السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' ثواب من حافظ على ثنتي عشرة ركعة في كل يوم - حديث: 483السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من قال : هي ثنتا عشرة ركعة' حديث: 4161مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان رضي الله عنها' حديث:26208مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما روت أم حبيبة بنت أبي سفيان عن النبي صلى الله - حديث:1683مسند عبد بن حميد - من مسند أم حبيبة رضي الله عنها' حديث:1556مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم حبيبة بنت أبي سفيان أم المؤمنين' حديث:6964المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:11المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ما أسندت أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم - عنبسة بن أبي سفيان' حديث:19331

انهم زادوا وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْعَصْر وَلَمْ يذكرُوا رَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء

وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه فَقَالَ وَرَكْعَتَيْنِ قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ أَظُنهُ قبل الْعَصْر وَوَافَقَ التِّرْمِذِيّ على الْبَاقِي

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے روزانہ فرض نماز کے علاوہ بارہ رکعات نفل (یعنی سنتیں) ادا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابوداؤد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں دو رکعت اس کے بعد ہیں دو رکعت مغرب کے بعد ہیں دو رکعت عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعت صبح کی نماز پہلے ہیں''۔

اس اضافے کے ساتھ اس روایت کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کی مطابق صحیح ہے تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''دو رکعت عصر سے پہلے ہیں'' ان حضرات نے عشاء کے بعد کی دو رکعت کا ذکر نہیں کیا۔

یہ روایت اسی طرح امام نسائی سے بھی ایک روایت میں منقول ہے جسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو رکعات ظہر سے پہلے ہیں دو رکعت (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے عصر سے پہلے ہیں''۔

باقی روایت میں امام ترمذی نے ان کی موافقت کی ہے۔

840 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثَابر عَن ثِنْتَيْ عشْرَة رَكْعَة فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة دخل الْجنَّة أَرْبعا قبل الظّهْر وَرَكْعَتَيْنِ بعْدهَا وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْمغرب وَرَكْعَتَيْنِ بعد الْعشَاء وَرَكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَهٰذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه كلهم من رِوَايَة الْمُغيرَة بن زِيَاد عَن عَطاء عَن عَائِشَة وَقَالَ النَّسَائِيّ هٰذَا خطأ وَلَعَلَّه أَرَادَ عَنْبَسَة بن أَبِي سُفْيَان فصحف ثُمَّ رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن ابْن جريج عَن عَطاء عَن عَنْبَسَة بن أَبِي سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ عَطاء بن أَبِي رَبَاح لم يسمعهُ من عَنْبَسَة انْتهى

ثَابر بالثاء الْمُثَلَّثَة وَبعد الْأَلف بَاء مُوَحدَة ثُمَّ رَاء أَي لَازم وواظب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ بارہ رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا چار رکعت ظہر سے پہلے ہیں دو رکعت اس کے بعد ہیں دو رکعت مغرب کے بعد ہیں دو رکعت عشاء کے بعد ہیں اور دو رکعت فجر سے پہلے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہی روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے

ان سب حضرات نے یہ روایت مغیرہ بن زیاد کے حوالے سے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ غلطی ہے شاید ان کی مراد یہ تھی کہ یہ روایت عنبسہ بن ابوسفیان سے منقول ہے اور تصحیف ہوگئی پھر امام نسائی نے یہ روایت امام ابن جریج کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے یہ روایت عنبسہ نہیں سنی ہے.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

لفظ ''ثابرہ'' میں 'ث' ہے 'ا' کے بعد 'ب' ہے، اس کے بعد 'ر' ہے، اس سے مراد لازم کرنا اور باقاعدگی سے کرنا ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِي الْمُحَافظَة على رَكْعَتَيْنِ قبل الصُّبْح

باب: صبح سے پہلے کی دو رکعت باقاعدگی سے ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

841 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكعتا الْفجْر خيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: لَهما اَحَبُّ اِلَيّ من الدُّنْيَا جَمِيعًا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''فجر کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ دونوں میرے نزدیک ساری دنیا سے زیادہ پسندیدہ ہیں''۔

842 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لم يكن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على شَيْءٍ من النَّوَافِل اَشد تعاهدا مِنْهُ على رَكْعَتي الْفجْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَفِيْ رِوَايَةٍ لابْنِ خُزَيْمَة:
قَالَت مَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَيْءٍ من الْخَيْر اَسْرع مِنْهُ اِلَى الرَّكْعَتَيْنِ قبل الْفجْر وَلَا اِلٰى غنيمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں کوئی بھی نماز اتنی زیادہ باقاعدگی سے ادا نہیں

حديث 841: صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب استحباب ركعتي سنة الفجر - حديث: 1228 صحيح ابن خزيمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' جماع أبواب الركعتين قبل الفجر وما فيها من السنن - باب فضل ركعتي الفجر إذ هما خير من الدنيا جميعا' حديث: 1036 مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان فضل الركعتين قبل صلاة الفجر - حديث: 1707 المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' حديث: 1086 السنن للنسائي - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' المحافظة على الركعتين قبل الفجر - حديث: 1747 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' في ركعتي الفجر - حديث: 6244 السنن الكبرى للنسائي - الأمر بالوتر' فضل ركعتي الفجر - حديث: 1428 شرح معاني الآثار للطحاوي - باب القراءة في ركعتي الفجر' حديث: 1129 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب تأكيد ركعتي الفجر' حديث: 4152 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 25742 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4641

کرتے تھے جتنی باقاعدگی کے ساتھ آپ ﷺ فجر کی دو رکعت (سنتیں) ادا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھلائی کے کسی بھی کام کی طرف اس سے زیادہ تیزی کرتے ہوئے نہیں دیکھا جتنی تیزی سے آپ ﷺ فجر سے پہلے کی دو رکعت ادا کرتے تھے اور نہ ہی کسی غنیمت کی طرف (اتنی تیزی کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

843 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِیْ علی عمل یَنْفَعِنِیْ اللّٰه بِهٖ قَالَ عَلَیْكَ برکعتی الْفجْر فَاِن فِیْهَا فَضِیلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ اَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: لَا تدعوا الرَّكْعَتَیْنِ قبل صَلَاة الْفجْر فَاِن فِیْهِمَا الرغائب

وروی اَحْمد مِنْهُ: ورکعتی الْفجْر حَافظُوا عَلَیْهِمَا فَاِن فِیْهِمَا الرغائب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر فجر کی دو رکعت ادا کرنا لازم ہے کیونکہ ان میں فضیلت پائی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''فجر کی نماز سے پہلے کی دو رکعت (سنتوں) کو ترک نہ کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبت پائی جاتی ہے''۔

امام احمد نے بھی یہ روایت ان سے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور فجر کی دو رکعت کو باقاعدگی سے ادا کرنا' کیونکہ ان دونوں میں رغبتیں پائی جاتی ہیں''۔

844 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث بِصَوْم ثَلَاثَة اَیَّام من كل شهر وَالْوتر قبل النّوم وركعتی الْفجْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَغَیْرِهٖ خلا قَوْلِهٖ وركعتی الْفجْر وَذكر مكانهما رَكْعَتی الضُّحی وَیَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت کی تھی' ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' سونے سے پہلے وتر ادا کرنا' اور فجر کی دو رکعت (سنتیں ادا کرنا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہی روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

تاہم اس میں ''فجر کی دو رکعت'' کا ذکر نہیں ہے' بلکہ ان کی جگہ چاشت کی دو رکعت کا ذکر ہے' یہ روایت ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

845 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قل هُوَ اللّٰهُ احد) الاخلاص تعدل ثلث الْقُرْآن و (قل يَا ايهَا الْكَافِرُوْنَ) الكافرون تعدل ربع الْقُرْآن وَكَانَ يقرؤهما فِيْ رَكْعَتي الْفَجْر وَقَالَ هَاتَانِ الركعتان فِيهِمَا رغب الدَّهْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قل ھو اللہ احد (یعنی سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' قل یاایھا الکافرون (یعنی سورۂ کافرون) ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو فجر کی دو رکعت (سنتوں) میں پڑھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے: یہ دو رکعات وہ ہیں کہ جن میں انتہائی رغبت پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے یہ معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

846 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا رَكْعَتي الْفَجْر وَلَوْ طردتكم الْخَيل . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فجر کی دو رکعت ترک نہ کرنا' خواہ گھوڑے تمہیں روند رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة قبل الظّهْر وَبعدهَا

باب: ظہر سے پہلے اور بعد کی (سنت) نماز کے بارے میں ترغیبی روایات

847 - عَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من يحافظ على اَربع رَكْعَات قبل الظّهْر وَاَربع بعدهَا حرمه اللّٰه على النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ الْقَاسِم اَبِيْ عبد الرَّحْمٰن صَاحب اَبِيْ اُمَامَةَ عَن عَنْبَسَة بن اَبِيْ سُفْيَان عَن أم حَبِيبَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن شَامي ثِقَة...... انْتهى . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي: فتمس وَجهه النَّار اَبَدًا

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن مُحَمَّد بن اَبِيْ سُفْيَان عَن اُخْته أم حَبِيبَة

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اَيْضًا وَغَيرهم من رِوَايَةِ مَكْحُوْل عَن عَنْبَسَة وَمَكْحُوْل لم يسمع من عَنْبَسَة

قَالَ اَبُوْ زرْعَة وَاَبُوْ مسْهر وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَحسنه وَابْن مَاجَة كِلَاهُمَا من

رِوَایَةِ مُحَمَّد بن عبد الله الشعیثی عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَنْبَسَة وَیَاْتِی الْکَلَام علی مُحَمَّد

❀❀ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے لئے حرام قرار دیدے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے' قاسم ابوعبدالرحمٰن کے حوالے سے' عنبسہ بن ابوسفیان کے حوالے سے سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی شامی ہیں اور ثقہ ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کے چہرے کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' محمد بن ابوسفیان کے حوالے سے' ان کی بہن سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے اسے مکحول کے حوالے سے عنبسہ سے نقل کیا ہے' جبکہ مکحول نے عنبسہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام ابوزرعہ' امام ابومسہر' امام نسائی اور دیگر حضرات نے بھی یہ بیان کی ہے: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے بھی یہ نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے محمد بن عبداللہ شعیثی کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' عنبسہ سے نقل کیا ہے' محمد بن عبداللہ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

848 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع قبل الظّهْر لَیْسَ فِیهِنَّ تَسْلِیم تفتح لَهُنَّ اَبْوَاب السَّمَاء . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ اِسنادهما احْتِمَال لِلتحسِین وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَلَفظِه: قَالَ لما نزل رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علیّ رَاَیْته یدیم اَرْبعا قبل الظّهْر وَقَالَ اِنَّهُ اِذا زَالَت الشَّمْس فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا یغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰی تصلی الظّهْر فَاَنا اَحبّ اَن یرفع لی فِیْ تِلْكَ السَّاعَة خیر

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر سے پہلی کی چار رکعت کے درمیان سلام نہیں پھیرا جائے گا' ان رکعت کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی سند میں حسن ہونے کا احتمال موجود ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ (ہجرت کے بعد) میرے ہاں آ کر ٹھہرے تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ظہر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرتے تھے' آپ ارشاد فرماتے تھے: جب سورج ڈھل جاتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اس کا کوئی دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوتا' جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لی جاتی' تو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میری طرف سے بھلائی اوپر جائے''۔

849 - وَعَنْ قَابُوس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ أرسل اَبِيْ اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَى صَلَاة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ اَن يواظب عَلَيْهَا قَالَت كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا قبل الظّهْر يُطِيل فِيهِنَّ الْقيام وَيحسن فِيهِنَّ الرُّكُوع وَالسُّجُود . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وقابوس هُوَ ابْن اَبِيْ ظبْيَان وثق وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَغَيرهم لٰكِن الْمُرسل اِلٰى عَائِشَة مُبْهَم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ قابوس نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میرے والد نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیج کر دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کونسی نماز' باقاعدگی سے ادا کرنا زیادہ محبوب تھا؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' جن میں آپ ﷺ طویل قیام کرتے تھے اور عمدہ رکوع و سجود کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' قابوس نامی راوی' قابوس بن ابوظبیان ہیں' جنہیں ثقہ قرار دیا گیا ہے' ان سے منقول روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے صحیح قرار دیا ہے' تاہم یہ درست یہ ہے کہ اس روایت کا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا تک ''مرسل'' ہونا مبہم ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي اَرْبعا بعد اَن تَزُول الشَّمْس قبل الظّهْر وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَة تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء فَاَحَبَّ اَن يصعد لي فِيهَا عمل صَالح . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سورج ڈھل جانے کے بعد اور ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے تھے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھڑی میں میری طرف سے نیک عمل اوپر جائے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

851 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يسْتَحبّ اَن يُصَلِّي بعد نصف النَّهَار فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرَاك تستحب الصَّلَاة هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ تفتح فِيهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَينظر اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى بِالرَّحْمَةِ اِلٰى خلقه وَهِي صَلَاة كَانَ يحافظ عَلَيْهَا آدم ونوح وَاِبْرَاهِيْم ومُوسٰى وَعِيسٰى صلوَات اللّٰه عَلَيْهِم . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ نصف النہار کے بعد نماز ادا کریں'

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ اس گھڑی میں نماز ادا کرنے کو پسند کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحمت کے ساتھ اپنی مخلوق کی طرف نظر کرتا ہے یہ ایک ایسی نماز ہے جو حضرت آدم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے باقاعدگی سے ادا کی ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

852 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى قبل الظُّهْرِ اَرْبعَ رَكْعَاتٍ كَاَنَّمَا تهجد بِهن من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص ظہر سے پہلے کی چار رکعت ادا کرلے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی چار رکعت ادا کیں اور جو شخص عشاء کے بعد انہیں ادا کرے گا تو اس کی مثال شب قدر میں (انہیں ادا کرنے) کی مانند ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

853 - وَعَنْ بشير بن سلمَان عَنْ عَمْرو بن الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى قبل الظُّهْر اَرْبعا كَانَ كعدل رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِيل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيرِ وَرُوَاته اِلَی بشير ثِقَات

❀❀ بشیر بن سلمان نے عمرو بن انصاری کے حوالے سے اُن کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرلے تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور بشیر تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

854 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن حميد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة الهجير مثل صَلَاة اللَّيْل

قَالَ الرَّاوِی فَسَاَلت عبد الرَّحْمٰن بن حميد عَن الهجير فَقَالَ اِذا زَالَت الشَّمْس . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيرِ وَفِیْ سَنَده لين وجد عبد الرَّحْمٰن هٰذَا هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن حمید نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"دوپہر کی نماز رات کی نماز کی مانند ہے"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن حمید سے لفظ "ہجیر" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یعنی جب سورج ڈھل جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے عبدالرحمٰن بن حمید کے دادا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں۔

855 - وَعَنِ الْاَسود وَمرّة ومسروق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالُوْا قَالَ عبد الله لَیْسَ شَیْءٍ یعدل صَلَاة اللَّیْل من صَلَاة النَّهَار اِلَّا اَرْبعا قبل الظُّهْر وَفضلهنَّ علی صَلَاة النَّهَار کفضل صَلَاة الْجَمَاعَة علی صَلَاة الْوحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَهُوَ مَوْقُوف لَا بَاس بِهِ

❀❀ اسود مرہ اور مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دن کی نمازوں میں کوئی بھی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں ہوسکتی البتہ ظہر سے پہلی کی چار رکعت کا معاملہ مختلف ہے ان رکعات کو دن کی نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے جو فضیلت باجماعت نماز کو اکیلے نماز ادا کرنے پر حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے یہ روایت موقوف ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

856 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَربع قبل الظُّهْر وَبعد الزَّوَال تحسب بمثلهن فِی السحر وَمَا من شَیْءٍ اِلَّا وَهُوَ یسبح اللّٰه فِیْ تِلْكَ السَّاعَة ثُمَّ قَرَاَ یتفیؤوا ظلاله عَن الْیَمین وَالشَّمَائِل سجدا لله وهم داخرُوْنَ النَّحل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِی التَّفْسِیر من جَامعه وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا تعرفه اِلَّا من حَدِیْثٍ عَلیّ بن عَاصِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ظہر سے پہلے اور زوال کے بعد کی چار رکعت سحری کے وقت چار رکعت ادا کرنے کی مانند شمار ہوتی ہیں اور اس گھڑی میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان کے سائے دائیں طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے جھکتے ہیں اور وہ عاجزی کا اظہار کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع الترمذی'' کے کتاب التفسیر میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور ہم اس روایت سے صرف عاصم سے منقول روایت کے طور پر واقف ہیں۔

4 - التَّرْغِیْب فِی الصَّلَاة قبل الْعَصْر

باب: عصر سے پہلے کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

857 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم اللّٰه امْرأ صلی قبل الْعَصْر اَرْبعا . رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمدٗ امام ابوداؤدٗ امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

858 - وَعَنْ أم حَبِيبَة بنت اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر بنى الله لَهُ بَيْتا فِى الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَفِىْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن سعد الْمُؤَذّن لَا يدرى من هُوَ

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عصر سے پہلے کی چار رکعت باقاعدگی سے ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی محمد بن سعد موذن ہے' جس کے بارے میں پتہ نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟

859 - وَرُوِىَ عَن أم سَلمَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر حرم الله بدنه على النَّار . الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِير

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام قرار دیدے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

860 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِئْت وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِىْ اُنَاس من اَصْحَابه فيهم عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فادركت من آخر الحَدِيْث وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى اَربع رَكْعَات قبل الْعَصْر لم تمسه النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے' جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو میں نے حدیث کا آخری حصہ سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے:

''جو شخص عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرے گا' اس کو آگ نہیں چھوئے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

861 - وَرُوِىَ عَن عَلىّ بن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال أمتِىْ يصلونَ هٰذِهِ الْاَرْبَع رَكْعَات قبل الْعَصْر حَتّٰى تمشى على الْاَرْض مغفورا لَهَا مغفرَة حَقًّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت مسلسل' عصر سے پہلے' یہ چار رکعات ادا کرتی رہے گی' یہاں تک کہ وہ زمین پر یوں چلیں گے کہ اُن کی

پوری طرح سے مغفرت ہو چکی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

5 - اَلتَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء

باب: مغرب اور عشاء کے درمیان (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

862 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات لم يتَكَلَّم فِيمَا بَيْنَهُنَّ بِسوء عدلن بِعبَادة ثِنْتَيْ عشرَة سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالتِّرْمِذِيّ كلهم من حَدِيث عمر بن خثعم عَن يحيى بن اَبِي كثير عَنْ اَبِي سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعات ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی برا کلام نہ کرے تو یہ بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام بن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اس کو عمر بن خثعم کی یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

863 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب عشْرين رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة انْتهى. وَهٰذَا الحَدِيث الَّذِي اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْمَدَائِنِي عَن هِشَام بن عُرْوَة عَن اَبِيه عَن عَائِشَة وَيَعْقُوب كذبه اَحْمد وَغَيره

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

وہ حدیث' جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے' اس کو امام ابن ماجہ نے یعقوب بن ولید مدائنی کی' ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یعقوب نامی راوی کو امام احمد اور دیگر حضرات نے جھوٹا قرار دیا ہے۔

864 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمار بن يَاسر يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ رَاَيْت حَبِيبِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات وَقَالَ من صلى بعد الْمغرب سِتّ رَكْعَات غفرت لَهُ ذُنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر حَدِيث غَرِيب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن قطن الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ وَصَالح هٰذَا لَا يحضرني الْآن فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ محمد بن عمار بن یاسر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا (تو اُن سے اِس بارے میں دریافت کیا) انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے محبوب' اللہ کے رسول کو مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعت (نفل) ادا کرے گا' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگر چہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: صالح بن قطن بخاری اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

حافظ کہتے ہیں: صالح نامی راوی کے بارے میں اس وقت مجھے یاد نہیں ہے کہ اس بارے میں کوئی جرح ہے' یا تعدیل ہے۔

865 - وَعَنِ الْأَسود بن يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نعم سَاعَة الْغَفْلَة يَعْنِي الصَّلَاة فِيمَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَلَمْ يرفعهُ

❀❀ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جی ہاں! غفلت کی گھڑی' اُن کی مراد یہ تھی کہ مغرب اور عشاء کے درمیان نماز ادا کرنی چاہیے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

866 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى بعد الْمغرب قبل أَن يتَكَلَّم رَكْعَتَيْنِ -وَفِي رِوَايَة: اَربع رَكْعَات رفعت صلَاته فِي عليين . ذكره رزين وَلَمْ أره فِي الْأُصُول

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد' کوئی کلام کرنے سے پہلے' دو رکعت ادا کر لے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) چار رکعت ادا کر لے' تو اس کی نماز بلند ہو کر ''علیین'' میں چلی جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' اور میں نے اصول (یعنی حدیث کی بنیادی ماخذ کتابوں میں) یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

867 - وَعَنْ اَنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي قَوْله تَعَالٰى (تَتَجَافٰى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع) السجدة نزلت فِي انْتِظَار الصَّلَاة الَّتِي تدعى الْعَتَمَة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ كَانُوْا يتنفلون مَا بَيْنَ الْمغرب وَالْعشَاء يصلونَ وَكَانَ الْحسن يَقُوْلُ قيام اللَّيْل

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت' اس نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی تھی' جس کو عتمہ (یعنی شام کی

نماز (یعنی عشاء کی نماز) کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ لوگ مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کیا کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے''۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ رات کا قیام ہے۔

868 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصليت مَعَه الْمغرب فصلى اِلَی الْعشَاء . رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی تو اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز تک (نفل) نماز ادا کرتے رہے۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي الصَّلَاة بعد الْعشَاء

باب: عشاء کے بعد (نفل یا سنت) نماز ادا کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

869 - رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع قبل الظّهْر كَاَربع بعد الْعشَاء وَاَرْبع بعد الْعشَاء كعدلهن من لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِي الْاَوْسَطِ وَتقدم حَدِيْثِ الْبَراء: من صلى قبل الظّهْر اَربع رَكْعَات كَاَنَّمَا تهجد من ليلته وَمَنْ صَلَّاهُنَّ بعد الْعشَاء كمثلهن من لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: من صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة فِيْ جمَاعَة وَصلى اَربع رَكْعَات قبل اَن يخرج من الْمَسْجِد كَانَ كعدل لَيْلَة الْقدر

وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث اَنَّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى الْعشَاء وَرجع اِلٰی بَيته صلى اَربع رَكْعَات اَضربت عَن ذكرهَا لِاَنَّهَا لَيست من شَرط كتابنَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظہر سے پہلے کی چار رکعت عشاء کے بعد کی چار رکعت کی مانند ہیں اور عشاء کے بعد کی چار رکعات شب قدر میں چار رکعت ادا کرنے کی مانند ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کر لے تو گویا اس نے اس رات میں تہجد کی نماز ادا کی اور جو شخص عشاء کے بعد چار رکعت ادا کرے تو گویا اس نے شب قدر میں انہیں ادا کیا''۔

معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:
''جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اور مسجد سے باہر جانے سے پہلے چار رکعت ادا کر لے تو یہ اس کے لئے شب قدر میں (چار رکعت ادا کرنے) کی مانند ہوگا''۔

اس بارے میں اور بھی احادیث منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو اپنے گھر تشریف لے جاتے تھے اور چار رکعت ادا کرتے تھے' لیکن ہم نے ان روایات کو ذکر کرنے سے اس لئے اجتناب کیا ہے' کیونکہ وہ ہماری کتاب کے شرط کے مطابق نہیں ہے (یعنی ان میں کسی ترغیب' یا ترہیب کا ذکر نہیں ہے)۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ صَلَاةِ الْوترِ وَمَا جَاءَ فِيْمَن لم يُوتر

وتر کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

870 - عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْوتر لَيْسَ بحتم كَصَلَاة الْمَكْتُوبَة وَلَكِن سنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه وتر يحب الْوتر فأوتروا يَا أَهْلِ الْقُرْآن . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وتر لازمی نہیں ہیں' جس طرح فرض نماز ہوتی ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسنون قرار دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے' تو اے اہل قرآن! تم بھی وتر ادا کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

871 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خَاف أَن لَا يَقُوْمُ من آخر اللَّيْل فليوتر أَوله وَمَنْ طمع أَن يَقُوْمُ آخِره فليوتر آخر اللَّيْل فَإِن صَلَاة آخر اللَّيْل مَشْهُوْدَة محضورة وَذٰلِكَ أفضل . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار نہیں ہو سکے گا' تو اسے رات کے ابتدائی حصے میں وتر ادا کر لینے چاہیں اور جس شخص کو یہ توقع ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہوگا' تو اسے رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرنے چاہئیں کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں فرشتوں کی حاضری اور موجودگی ہوتی ہے' اور یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نماز ہے''۔

حدیث870: صحیح ابن خزیمة - جماع أبواب ذكر الوتر وما فيه من السنن' باب الترغيب في الوتر واستحبابه إذ الله يحبه - حدیث:999سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب الحث على الوتر - حدیث:1594سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الوتر - حدیث:1166مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' من قال : الوتر على أهل القرآن - حدیث:6771السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' الأمر بالوتر - حدیث:434

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

872 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْقُرْآن اوتروا فَإِن اللّٰه وتر يحب الْوتر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِن اللّٰه وتر يحب الْوتر

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اہل قرآن! تم وتر ادا کرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''بے شک اللہ تعالیٰ وتر ہے' اور وہ وتر کو پسند کرتا ہے''۔

873 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحَى وَصَامَ ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر وَلَمْ يتْرك الْوتر فِيْ سفر وَلَا حضر كتب لَهُ اجر شَهِيد رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ نَكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کی نماز ادا کرے اور ہر مہینے کے تین روزے رکھے اور سفر یا حضر کے دوران کبھی بھی وتر ترک نہ کرے' تو اس کے لئے شہید کا سا اجر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

874 - وَعَنْ خَارِجَة بن حذافة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا يَوْمًا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَقَالَ قد امدكم اللّٰه بِصَلَاة هِيَ خير لكم من حمر النعم وَهِي الْوتر فَجَعلهَا لكم فِيْمَا بَيْنَ الْعشَاء الْآخِرَة اِلٰى طُلُوْع الْفجْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ يزِيْد بن اَبِيْ حبيب انْتهى . وَقَالَ الْبُخَارِيّ لَا يعرف لإسناده يَعْنِيْ لإِسناد هٰذَا الحَدِيْثِ سَماع بَعْضُهُمْ من بعض

❀❀ حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' جو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' اور وہ وتر کی نماز ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اسے عشاء کی نماز سے لے کر صبح صادق ہونے تک کے درمیانی وقت میں مقرر کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور ہم اس حدیث سے صرف یزید بن ابوحبیب سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی سند کی شناخت نہیں ہو سکی' یعنی اس روایت کی سند کی' اس حوالے سے شناخت نہیں ہو سکی کہ اس کے راویوں نے ایک دوسرے سے سماع کیا ہے۔

875 - وَعَنْ اَبِىْ تَمِيْمِ الجيشانى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمعت عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَخبرنى رجل من اَصْحَابِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ زادكم صَلَاة فصلوها فِيْمَا بَيْنَ الْعشَاء اِلَى الصُّبح الْوتر الْوتر - اَلا وَاِنَّهُ اَبُوْ بصرة الْغِفَارِىّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ وَاَحَد اِسنادى اَحْمد رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهٰذَا الحَدِيْث قد رُوِىَ من حَدِيْث معَاذ بن جبل وَعبد اللّٰه بن عَمْرو وَابْن عَبَّاس وَعقبَة بن عَامر الْجُهَنِىّ وَعَمْرو بن الْعَاصِ وَغَيرهم

ابوتمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں مزید ایک نماز عطا کی ہے' تو تم اسے عشاء سے لے کر' صبح صادق کے درمیانی وقت میں ادا کرو! وہ وتر کی نماز ہے' وہ وتر کی نماز ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ صحابی حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ ہیں (جنہوں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کی تھی)۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی دو اسناد میں سے' ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہے' اور یہ حدیث حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے منقول ہے۔

876 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا الْوتر حق فَمَنْ لم يُوتر فَلَيْسَ منا ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَفِىْ اِسْنَاده عبيد اللّٰه بن عبد اللّٰه اَبُو الْمُنِيب الْعَتكِى وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں' جو شخص وتر ادا نہیں کرتا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' وتر حق ہیں جو شخص وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے'' (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں ایک راوی عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِىْ اَن ينَام الْاِنْسَان طَاهِرا نَاوِيا للْقِيَام

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی سوتے ہوئے باوضو ہو اور اس کی نیت یہ ہو کہ (رات کو کسی وقت) بیدار ہو کر نوافل ادا کرے گا

877 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات طَاهِرا بَات فِىْ

شعاره ملك فَلَا يَسْتَيقِظ اِلَّا قَالَ الْملك اللّٰهُمَّ اغفِر لعبدك فلان فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه الشعار بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ مَا يَلِيْ بدن الْإِنْسَان من ثوب وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے جب اس شخص کی آنکھ کھلتی ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے فلاں بندے کی مغفرت کر دے کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ الشعار میں 'ش' پر زیر ہے اس سے مراد وہ لباس ہے جو آدمی اپنے جسم پر اوڑھتا ہے۔

878 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يبيت طَاهِرا فيتعار من اللَّيْل فَيسْأَل اللّٰه خيرا من أمر الدُّنْيَا وَالْآخِرَة اِلَّا أعطاهُ اللّٰه اِيَّاه رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

من رِوَايَةِ عَاصِم بن بَهْدَلَة عَن شهر عَنْ اَبِيْ ظَبْيَة عَن معَاذ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَذكر اَن ثَابتا الْبنانِي رَوَاهُ اَيْضًا عَن شهر عَنْ اَبِي ظَبْيَة

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ ظَبْيَة بِفَتْح الظَّاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْبَاء الْمُوَحدَة شَامي ثِقَة

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اور رات کو بیدار ہو کر دنیا یا آخرت کے کسی بھی معاملے سے متعلق جس بھی بھلائی کا سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' عاصم بن بہدلہ کے حوالے سے' شہر کے حوالے سے' ابوظبیہ کے حوالے سے' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ثابت بنانی نے اس کو شہر کے حوالے سے ابوظبیہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ابوظبیہ نامی راوی کے نام میں 'ظ' پر زبر ہے اور 'ب' ساکن ہے' یہ شام کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

879 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طهروا هٰذِهِ الأجساد طهركم اللّٰه فَاِنَّهُ لَيْسَ من عبد يبيت طَاهِرا اِلَّا بَات مَعَه فِيْ شعاره ملك لَا يَنْقَلِب سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا قَالَ اللّٰهُمَّ اغفِر لعبدك فَاِنَّهُ بَات طَاهِرا ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان جسموں کو پاک رکھو! اللہ تعالیٰ تمہیں پاک کر دے گا' جو بھی بندہ باوضو حالت میں رات گزارتا ہے اس کے لحاف میں ایک فرشتہ اس کے ساتھ رات گزارتا ہے' رات کی جو بھی گھڑی جو تبدیل ہوتی ہے' تو وہ فرشتہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو اپنے بندے کی مغفرت کر دے' کیونکہ اس نے باوضو حالت میں رات گزاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

880 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَوَى اِلٰى فراشه طاهرا يذكر الله حتّٰى يُدْرِكَهُ النعاس لم يَنْقَلِب ساعَة من ليل يسال الله خيرا من خير الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ اِلَّا اعطاهُ الله اِيَّاه . رَوَاهُ التِّرمِذِیّ عَن شهر بن حَوْشَب عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص باوضو حالت میں اللہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر پر لیٹتا ہے یہاں تک کہ اسے اونگھ آجاتی ہے تو رات کی جو بھی گھڑی تبدیل ہوتی ہے اس میں وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی سے متعلق جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اُسے عطا کر دیتا ہے''۔

امام ترمذی نے یہ شہر بن حوشب کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

881 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امرىء تكون لَهُ صَلَاة بلَيْل فيغلبه عَلَيْهَا نوم اِلَّا كتب الله لَهُ أجر صلاته وَكَانَ نومه عَلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَسَماهُ النَّسَائِیّ فِیْ رِوَايَةٍ لَهُ الْاَسود بن يزِيْد وَهُوَ ثِقَة ثَبت وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو بھی شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہو اور پھر کسی رات اس کی آنکھ لگ جائے (اور وہ ان نوافل کو ادا نہ کر سکے) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس مخصوص عمل کا ثواب نوٹ کرتا ہے اور اس کی نیند اس شخص کے لئے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا لیکن ایک روایت میں امام نسائی نے اس کا نام ذکر کیا ہے کہ اس کا نام اسود بن یزید ہے یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے اور اس کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب التہجد میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

882 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتٰى فرَاشه وَهُوَ يَنْوِی اَن يَقُوْمَ يُصَلِّی من اللَّيْل فغلبته عينه حَتّٰى أصبح كتب لَهُ مَا نوى وَكَانَ نومه صَدَقَة عَلَيْهِ من ربه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَيْضًا وَابْن خُزَيْمَة عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ ذَر مَوْقُوْفًا قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ وَهُوَ الْمَحْفُوْظ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة هٰذَا خبر لَا أَعْلَمُ اَحَدًا أسندهُ غير حُسَيْن بن عَلِیّ عَن زَائِدَة وَقد اخْتلف الروَاة فِیْ اِسْنَاد هٰذَا الْخَبَر

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر اس کی آنکھ لگی رہے
یہاں تک کہ صبح ہو جائے' تو اس نے جو نیت کی تھی' اس کا ثواب اسے مل جائے گا اور اس کی نیند اس کے پروردگار کی طرف سے اس
کے لئے صدقہ ہوگی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اسے
امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے' اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف
روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام دارقطنی فرماتے ہیں: محفوظ بھی یہی ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق حسین بن
علی نامی راوی نے' زائدہ کے حوالے سے' اس کی سند نقل کی ہے' اور کسی نے اس کی سند بیان نہیں کی اور اس روایت کی سند میں
راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

883 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ اَوْ اَبِی الدَّرْدَاءِ شك شُعْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا
من عبد یحدث نفسه بِقِیَام سَاعَة من اللَّیْل فینام عَنْهَا اِلَّا کَانَ نَومه صَدَقَة تصدق اللّٰه بهَا عَلَیْهِ وَکتب لَهُ
أجر مَا نوی . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ مَوْقُوْفًا لم یرفعهُ

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ یا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ - یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے - وہ بیان کرتے ہیں: نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص یہ ارادہ کر لے کہ وہ رات میں کسی وقت اٹھ کر نوافل ادا کرے گا اور پھر وہ ان کی ادائیگی کے وقت سویا رہ جائے'
تو یہ نینداس کے لئے صدقہ ہوتی ہے' جو اللہ تعالیٰ نے اس پر صدقہ کی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق
اجر نوٹ کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں موقوف
حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

9 - التَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولهن حِیْن یأوی اِلٰی فرَاشه وَمَا جَاءَ فِیْمَن نَام وَلَمْ یذکر اللّٰه تَعَالٰی

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں آدمی کو اس وقت پڑھنا چاہیے جب وہ اپنے بستر پر آتا ہے' اور جو شخص اللہ کا ذکر کیے بغیر سو جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

884 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا أتیت مضجعك
فَتَوَضَّأ وضوء ك للصَّلَاة ثُمَّ اضطجع علی شقك الْاَیْمن ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اسلمت نَفسِی اِلَیْك ووجهت
وَجْهِی اِلَیْك وفوضت اَمرِی اِلَیْك والجات ظَهرِی اِلَیْك رَغْبَة وَرَهْبَة اِلَیْك لَا منجا وَلَا ملْجأ مِنْك اِلَّا اِلَیْك

آمنت بكتابك الَّذِیْ أنزلت وَنَبِیك الَّذِیْ أرْسلت فَإِن مت من لیلتك فَأَنت علی الْفطْرَة واجعلهن آخر مَا تتَكَلّم بِهِ قَالَ فرددتها علی النَّبِی صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ فَلَمَّا بلغت آمنت بكتابك الَّذِیْ أنزلت قلت وَرَسُولك قَالَ لَا وَنَبِیك الَّذِیْ أرْسلت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه وَفِی رِوَایَة لِلْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ: فَإِنَّك إِن مت من لیلتك مت علی الْفطْرَة وَإِن أَصبَحت أصبت خیرا أَوِی غیر مَمْدُود

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم اپنے بستر آؤ! تو پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو پھر اپنے دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ اور پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں نے اپنی ذات تیرے سپرد کردی' میں نے تیری طرف رخ کرلیا' میں نے اپنا معاملہ تجھے دے دیا' میں نے اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' رغبت رکھتے ہوئے بھی' اور ڈرتے ہوئے بھی' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات اور کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا' جسے تو نے نازل کیا ہے' میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا' جسے تو نے مبعوث کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر اس رات میں تمہارا انتقال ہوگیا' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے اور تم ان کلمات کو اپنے آخری کلمات بنانا' جن کے ذریعے تم کلام کرتے ہو (یعنی سونے سے پہلے تمہارا آخری کلام یہ کلمات ہوں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کلمات کو دہرایا' جب میں ان الفاظ پر پہنچا'' میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے' تو نے نازل کیا ہے'' اس کے بعد میں نے کہا'' اور تیرے رسول پر ایمان لایا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تم یہ کہو:'' تیرے اُس نبی پر ایمان لایا' جسے تو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' بخاری اور ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تم اس رات میں مرگئے' تو تم فطرت (یعنی دین اسلام) پر مرو گے' اور اگر تم صبح تک زندہ رہے' تو تم بھلائی تک پہنچ جاؤ گے''۔

(کتاب کے مرتب کہتے ہیں:) لفظ'' اوی'' ممدود نہیں ہے۔

885 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلّمَ قَالَ إِذا اضْطجع أحدكُم علی جنبه الْأَیْمن ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ أسلمت نَفسِی إِلَیْك ووجهت وَجْهی إِلَیْك وألجأت ظَهْری إِلَیْك وفوضت أَمْرِی إِلَیْك لَا منجا مِنْك وَلَا ملْجأ إِلَّا إِلَیْك أُؤْمِن بكتابك وبرسولك فَإِن مَاتَ من لیلته دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص لیٹتے ہوئے دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پھر یہ پڑھے:

''اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سامنے جھکا دیا' اپنا رخ تیری طرف کر لیا' اپنی پشت تیرے ساتھ لگالی' اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا' تیرے مقابلے میں کوئی جائے نجات نہیں ہے' کوئی جائے پناہ نہیں ہے' صرف تیری ہی ذات (جائے نجات اور جائے پناہ ہے) میں تیری کتاب پر ایمان لایا اور تیرے رسول پر ایمان لایا''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

886 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لِابْنِ أعبد الا اُحدثك عني وَعَنْ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بنت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَت من اَحبَّ اَهله اِلَيْهِ وَكَانَت عِنْدِي قلت بلَى قَالَ اِنَّهَا جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا واستقت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها وكنست الْبَيْت حَتّٰى اغبرت ثِيَابهَا فَأتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خدم فَقُلْتُ لَو أتيت اَبَاك فَسَاَلته خَادِمًا فَاَتَتهُ فَوجدت عِنْده حداثاء فَرَجعت فَاَتَاهَا من الْغَد فَقَالَ مَا كَانَ حَاجَتك فَسَكَتَتْ فَقُلْتُ اَنا اُحدثك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جرت بالرحى حَتّٰى أثرت فِيْ يَدهَا وحملت بالقربة حَتّٰى أثرت فِيْ نحرها فَلَمَّا اَن جَاءَ الخدم اَمَرتهَا اَن تَاتِيك فتستخدمك خَادِمًا يقيهَا حر مَا هِيَ فِيْهِ قَالَ اتقِي اللّٰه يَا فَاطِمَة وَاَدِّي فَرِيضَة رَبك واعملي عمل اَهْلك وَاِذَا اخذت مضجعك فسبحي ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ واحمدي ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وكبرى اَرْبعا وَثَلَاثِيْنَ فَتلك مائَة فَهُوَ خير لَك من خَادِم قَالَت رضيت عَن اللّٰه وَعَنْ رَسُوله . زَاد فِيْ رِوَايَة وَلَم يخدمها رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرا وَقَالَ وَفِي الحَدِيْث قصَّة وَلَم يذكرهَا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے ابن اعبد سے یہ کہا: کیا میں تمہیں اپنے اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے بارے میں ایک بات نہ بتاؤں؟ جو نبی اکرم ﷺ کے نزدیک' اپنے اہل خانہ میں سب سے زیادہ محبوب تھیں' اور وہ میری اہلیہ تھیں (راوی ابن اعبد کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاطمہ چکی چلایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کے ہاتھوں پر ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پانی کا مشکیزہ اٹھا کر لایا کرتی تھیں' جس کے اثرات ان کی گردن پر آنے لگے' وہ گھر میں جھاڑو بھی دیتی تھیں' جس کی وجہ سے ان کے کپڑے غبار آلود ہو جاتے تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ غلام آئے' تو میں نے کہا: اگر آج تم اپنے والد کے پاس جاؤ اور ان سے کوئی خادم مانگ لو! تو یہ مناسب ہو گا' فاطمہ' نبی اکرم ﷺ کے پاس گئیں' تو نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ لوگوں کو موجود پایا' وہ واپس آ گئیں' اگلے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہیں کیا کام تھا؟ تو وہ خاموش رہیں' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کو بتاتا ہوں' یہ چکی چلاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' یہ مشکیزہ اٹھاتی ہے' جس کی وجہ سے اس کی گردن پر نشان بن گئے ہیں' جب کچھ خدمت گار آئے' تو میں نے اسے کہا: کہ یہ آپ کے پاس جائے اور آپ سے خدمت گار مانگ لے' تاکہ یہ ان پریشانیوں سے بچ جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' اور اپنے پروردگار کے فریضہ کو ادا کرتی رہنا' اور اپنے گھر کے کام خود کرنا' اور جب تم اپنے بستر پر جاؤ' تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ مرتبہ الحمدللہ' اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' یہ

⑩⑩① ہوں گے اور یہ تمہارے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہیں' تو فاطمہ نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں خادم نہیں دیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مصنف بیان کرتے ہیں: یہ ایک پورا واقعہ ہے' جسے انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

887 - وَعَنْ فَرْوَةَ بن نَوْفَل عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنوفل اقْرَأْ (قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ) الْكَافِرُوْنَ ثُمَّ نم على خاتمتها فَإِنَّهَا بَرَاءَة من الشّرك . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُتَّصِلا ومرسلا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ فروہ بن نوفل اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت نوفل رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم سورہ کافرون کی تلاوت کرو اور یہ پوری پڑھ کر سو جاؤ! یہ شرک سے بری الذمہ ہونے اظہار ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے متصل اور مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اس کو امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

888 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خصلتان اَوْ خلّتَانِ لَا يحافظ عَلَيْهِمَا عبد مُسْلِم اِلَّا دخل الْجنَّة هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح فِيْ دبر كل صَلَاة عشرا ويحمد عشرا وَيكبر عشرا فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَة بِاللِّسَانِ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ اِذا اَخذ مضجعه ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَذٰلِكَ مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان فَلَقَد رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ هما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل قَالَ يَأْتِي اَحَدُكُمْ يَعْنِي الشَّيْطَان فِيْ مَنَامه فينومه قبل اَن يَقُوْله ويأتيه فِيْ صَلَاته فيذكره حَاجَة قبل اَن يَقُوْلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد بعد قَوْلِهٖ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِي الْيَوْم وَاللَّيْلَة اَلفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو عادتیں (یعنی عمل) ایسے ہیں (یہاں پر روایت کے لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) جو بھی مسلمان بندہ' ان کو باقاعدگی سے ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' یہ دونوں بہت آسان ہیں' لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں ہر نماز کے بعد 10 مرتبہ سبحان اللہ' 10 مرتبہ الحمدللہ' 10 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا' تو یہ (روزانہ) زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے' ایک سو پچاس ہوں گے' اور نامہ اعمال میں پندرہ سو ہوں گے' اور اس وقت جب آدمی اپنے بستر پر جائے' چونتیس مرتبہ' اللہ اکبر پڑھنا'

33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا اور 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا' یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور نامہ اعمال میں ایک ہزار ہوں گے' راوی کہتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی انگلیوں پر شمار کر کے انہیں پڑھ رہے تھے (یا بیان کر رہے تھے) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا معاملہ ہے؟ کہ یہ دونوں آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں؟ (یعنی اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک کے پاس وہ (یعنی شیطان) آتا ہے' اس وقت جب آدمی کو نیند آ رہی ہوتی ہے' اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی اسے سلا دیتا ہے' اسی طرح وہ نماز کے دوران اس کے پاس آتا ہے' اور اسے کوئی کام یاد کروا دیتا ہے' تو آدمی یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی (اٹھ کر چلا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' اور ان کلمات کے بعد ''میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے'' یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جو روزانہ دن اور رات میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو''۔

889 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يقْرَاُ المسبحات قبل اَن يرقد وَيَقُولُ اِن فِيهِنَّ آيَة خير من ألف آيَة

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ قَالَ مُعَاوِيَة يَعْنِي ابْن صَالح اِن بعض اَهْلِ الْعلم كَانُوا يجْعَلُونَ المسبحات ستا سُورَة الْحَدِيْد والحشر والحواريين وَسورَة الْجُمُعَة والتغابن وَسبح اسْم رَبك الْاَعْلَى

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سونے سے پہلے ''سبح'' سے شروع ہونے والی سورتیں پڑھا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ان میں ایک آیت ایسی ہے' جو ایک ہزار آیتوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہیں کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں ''مسبحات'' سے مراد چھ سورتیں ہیں' سورۂ حدید' سورۂ حشر' سورۂ حواریین' سورۂ جمعہ' سورۂ تغابن اور سورۂ الاعلیٰ۔

890 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِين يأوي اِلَى فرَاشه لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر غفرت لَهُ ذنُوبه اَو خطاياه شكّ مسعر وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَعند النَّسَائِيّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَقَالَ فِي آخِره غفرت لَهُ ذنُوبه وَلَو كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے بستر آ کر یہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے اس کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) خطاؤں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور ہر طرح کی حمد اسی کے لئے مخصوص ہے"۔

اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کیے ہیں:

"اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں"۔

891 - وَعَنْ شَدَّاد بن أَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَأْخذ مضجعه فَيقْرَأ سُوْرَة من كتاب اللّٰه إِلَّا وكل اللّٰه لَهُ بِهِ ملكا فَلَا يقربهُ شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب من نَومه مَتى هَب. رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ أَحْمد إِلَّا أَنه قَالَ: بعث اللّٰه لَهُ ملكا يحفظه من كل شَيْءٍ يُؤْذِيه حَتّٰى يهب مَتى هَب. وروَاة أَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح هَب انتبه من نَومه

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص (رات کو سوتے وقت) جب اپنے بستر پر جائے پھر اللہ کی کتاب کی کوئی سورت پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو اس پر مقرر کر دیتا ہے جو کسی بھی اذیت دینے والی چیز کو اس کے قریب نہیں آنے دیتا' جب تک وہ شخص اپنی نیند سے بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اس کو امام احمد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو اذیت دینے والی ہر چیز سے اس وقت تک اس کی حفاظت کرتا ہے جب تک وہ بندہ بیدار نہیں ہو جاتا' خواہ وہ جس وقت بھی بیدار ہو"۔

امام احمد کی روایت کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ "ہب" کا مطلب نیند سے بیدار ہونا ہے۔

892 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا أَوَى الرجل إِلَى فرَاشه ابتدره ملك وَشَيْطَان فَيَقُوْلُ الْملك اختم بِخَير وَيَقُوْلُ الشَّيْطَان اختم بشر فَإِن ذكر اللّٰه ثُمَّ نَام بَات الْملك

يكلؤه وَإِذَا اسْتيقظ قَالَ الْملك افْتح بِخَير وَقَالَ الشَّيْطَان افْتح بشر فَإِن قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رد عَلَیّ نَفسِی وَلَمْ يمتها فِیْ منامها الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يمسك السَّمٰوَات وَالْاَرْض اَن تزولا فاطر إِلَى آخر الْاٰيَة الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يمسك السَّمَاء اَن تقع على الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَإِن وَقع عَن سَرِيْره فَمَاتَ دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَزَاد فِیْ آخِره: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ يحيى الْمَوْتٰى وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ . يكلؤه اَی يَحْرُسهُ ويحفظه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آتا ہے' تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان لپک کر اُس کی طرف آتے ہیں' فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے اختتام کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے اختتام کرو! اگر آدمی اللہ کا ذکر کر کے سوئے' تو وہ فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: تم بھلائی کے ذریعے آغاز کرو! شیطان کہتا ہے: تم برائی کے ذریعے آغاز کرو! اگر اس وقت آدمی یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میری جان کو مجھے واپس کر دیا' اور اسے نیند کے دوران موت نہیں دی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان اور زمین کو زائل ہونے سے روک رکھا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جس نے آسمان کو اس بات سے تھام رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر جائے' البتہ اس کی اجازت کا معاملہ مختلف ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اگر وہ اپنی چارپائی سے نیچے گر کر مر جائے' تو بھی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو مردوں کو زندہ کرے گا' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''یکلؤہ'' سے مراد اُس کی حفاظت کرنا اور اس کا پہرہ دینا ہے۔

893 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا وضعت جَنْبك على الْفراش وقرأت فَاتِحَة الْكتاب وَقل هُوَ اللّٰه اَحد فَقَدْ أمنت من كل شَیْءٍ اِلَّا الْمَوْت

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح اِلَّا غَسَّان بن عبيد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھو اور سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ لو' تو تم موت کے علاوہ' ہر چیز سے محفوظ ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' صرف غسان بن عبید کا معاملہ مختلف ہے۔

894 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَرَادَ اَن يَنَام على فرَاشه فَنَامَ على يَمِينه ثُمَّ قَرَاَ (قل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) الاخلاص مائَة مرّة فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ لَهُ الرب يَا

عَبدِی ادخل علی یَمِینك الْجنَّة ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے' اور دائیں پہلو کے بل لیٹ کر سورۂ اخلاص ایک سو مرتبہ پڑھے' تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اُس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو جا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

895 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یأوِی اِلَی فِرَاشه أَستَغفر اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَیّ القیوم وَاَتُوْب اِلَیْهِ غفرت لَهٗ ذنُوبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر وَاِن كَانَت عدد ورق الشّجر وَاِن كَانَت عدد رمل عالج وَاِن كَانَت عدد اَیَّام الدُّنْیَا

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ من طَرِیْق الْوَصَّافِی عَن عَطِیَّة عَنْ اَبِیْ سعید وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِیْثِ عبید اللّٰه بن الْوَلِید الْوَصَّافِی ۔ قَالَ المملی عبید اللّٰه هٰذَا واه لٰكِن تَابعه عَلَیْهِ عِصَام بن قدامَة وَهُوَ ثِقَة خرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من طَرِیْقه بنَحْوِهٖ وعطیة هٰذَا هُوَ الْعَوْفِیّ یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بستر پر آ کر یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ ''حی'' اور ''قیوم'' ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں' خواہ درخت کے پتوں جتنے ہوں' خواہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں' خواہ وہ دنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے وصافی کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو عبید اللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: عبید اللہ نامی یہ راوی' واہی' ہے' تاہم اس روایت میں عصام بن قدامہ نے اس کی متابعت کی ہے' اور وہ ایک ثقہ راوی ہے' یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے حوالے سے' اس کی مانند نقل کی ہے' اور عطیہ نامی یہ راوی' عطیہ عوفی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

896 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن الحبلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أخرج اِلَیْنَا عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قرطاسا وَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعلمنَا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ فاطر السَّمَوَات وَالْاَرْض عَالم الْغَیْب وَالشَّهَادَة اَنْت رب كل شَیْءٍ وإله كل شَیْءٍ أشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أعوذ بك من الشَّیْطَان وشركه وَاَعُوْذ بك اَن أقترف علی نَفسِی سوء ا اَوْ أجره اِلَی مُسلم

قَالَ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعلمهُ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَیَقُوْلُ ذٰلِكَ حِیْن یُرِید اَن ینَام ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

ابو عبدالرحمٰن حبلی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے ایک کاغذ ہماری طرف بڑھایا اور بیان کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے (کہ یہ پڑھا جائے:)

''اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تو ہر چیز کا پروردگار ہے اور ہر چیز کا معبود ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں شیطان سے اور اس کے شریک ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کروں' یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کروں''۔

ابو عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو ان کلمات کی تعلیم دی تھی اور وہ یہ کلمات اس وقت پڑھا کرتے تھے' جب وہ سونے لگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

897 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا اَوَى اِلَى فِرَاشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ علا فقهر وبطن فخبر وَملك فَقدر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یحیی وَیُمِیت وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِیّ فِی الشّعب وَغَيْرِه

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر (سونے کے لئے) آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے بلندی اختیار کی' اور غلبہ پایا اور وہ باطن ہے اور باخبر ہے اور بادشاہی حاصل کی' تو غلبہ پالیا' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو زندگی دیتا ہے' اور موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے حوالے سے' امام بیہقی نے اسے ''شعب الایمان'' میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

898 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا اَوَى اِلَى فِرَاشه اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كفانی وآوانی وَالْحَمْد لله الَّذِیْ اَطْعمنِیْ وسقانی وَالْحَمْد لله الَّذِیْ من عَلیّ فأفضل فقد حمد الله بِجَمِيْع محامد الْخلق كلهم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَا يحضرنی اِسْنَاده الْآن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بستر پر آئے اور یہ کلمات پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے مجھے کفایت عطا کی اور مجھے پناہ دی' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھلایا اور مجھے پلایا' ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھ پر احسان کیا اور بہترین احسان کیا''۔

تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کی' جو ساری مخلوق اس کی حمد بیان کرتی ہے (یعنی ساری مخلوق' جن حوالوں سے اس کی حمد بیان کر سکتی ہے' اس نے ان کلمات کے ذریعے وہ ساری حمد بیان کر لی)''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

899 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظ زَكَاة رَمَضَان فَاَتَانِىْ آتٍ فَجعل يحثو من الطَّعَام فَاَخَذته فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّىْ مُحْتَاج وَعلى دين وعيال ولى حَاجَة شَدِيْدَة فخليت عَنْهُ فَاَصْبَحت فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة مَا فعل أسيرك البارحة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شكا حَاجَة شَدِيْدَة وعيالا فرحمته فخليت سَبيله قَالَ أما اِنَّهُ قد كَذبك وَسَيَعُوْدُ فعرفت انه سيعود لقَوْل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ سيعود فرصدته فَجَاءَ يحثو الطَّعَام وَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فَاَخَذته يَعْنِىْ فِى الثَّالِثَة فَقُلْتُ لأرفعنك اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا آخر ثَلَاث مَرَّات تزْعم اَنَّك لَا تعود ثُمَّ تعود قَالَ دَعْنِىْ أعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بهَا قلت مَا هن قَالَ اِذا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِىّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَىّ القيوم) البقرة حَتّٰى تختم الْاٰيَة فَاِنَّك لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح فخليت سَبيله فَاَصْبَحت فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فعل أسيرك البارحة قلت قَالَ مَا هِىَ قلت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زعم انه يعلمنى كَلِمَات يَنْفَعنِىْ اللّٰه بهَا فخليت سَبيله قَالَ مَا هى قلت قَالَ لى اِذَا أويت اِلٰى فراشك فاقرأ آيَة الْكُرْسِىّ من اَولهَا حَتّٰى تختم الْاٰيَة (اَللّٰهُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ) وَقَالَ لن يزَال عَلَيْك من اللّٰه حَافظ وَلَا يقربك شَيْطَان حَتّٰى تصبح وَكَانُوْا احرص شَىْءٍ على الْخَيْر فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّهُ قد صدقك وَهُوَ كذوب تعلم من تخاطب مُنْذُ ثَلَاث لَيَال يَا اَبَا هُرَيْرَة قَالَ لَا قَالَ ذَاك الشَّيْطَان

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَابْن خُزَيْمَة وَغَيرهمَا وَرَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَغَيره من حَدِيْث اَبِىْ اَيُّوْب بِنَحْوِهٖ وَفِىْ بعض طرقه عِنْده: قَالَ اَرْسلنِىْ واعلمك آيَة من كتاب اللّٰه لَا تضعها على مَال وَلَا ولد فيقربك شَيْطَان اَبَدًا قلت وَمَا هِىَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْع اَن اتكلم بهَا آيَة الْكُرْسِىّ ۔ قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِى الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة من فعل النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيست من شَرط كتَابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے رمضان کی زکوۃ (کی کھجوروں یا اناج) کا محافظ مقرر کیا' ایک رات ایک شخص میرے پاس آیا اور وہ اناج حاصل کرنے لگا' میں نے اسے پکڑ لیا' میں نے کہا: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اس نے کہا: میں محتاج ہوں' میرے ذمہ قرض ہے' میرے بال بچے بھی ہیں' مجھے

شدید حاجت ہے' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے شدید حاجت مند ہونے اور بال بچے دار ہونے کی شکایت کی' تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ غلط بیانی کی تھی' وہ دوبارہ آئے گا' تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ اب وہ دوبارہ آئے گا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمادی تھی کہ وہ دوبارہ آئے گا' تو میں اس کی گھات میں رہا' ایک مرتبہ وہ دوبارہ آیا اور اناج اکٹھا کرنے لگا' (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں نے اسے پکڑ لیا' یعنی جب تیسری مرتبہ ایسا ہوا' تو میں نے کہا: میں تمہیں ضرور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا' اور یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے' تم یہ کہتے ہو کہ تم دوبارہ نہیں کرو گے' اور پھر دوبارہ آجاتے ہو' تو اس نے کہا: تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے تمہیں نفع عطا کرے گا' میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو آیت الکرسی پڑھ لو' اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہ آیت پوری پڑھو' تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا فرشتہ تم پر مقرر رہے گا' اور شیطان صبح تک تمہارے قریب نہیں آسکے گا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اسے پھر چھوڑ دیا' اگلے دن صبح مجھ سے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: گزشتہ رات تیرے قیدی کا کیا معاملہ بنا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس نے کہا کہ وہ مجھے کچھ کلمات کی تعلیم دے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کی: اس نے مجھ سے کہا: جب تم بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی شروع سے لے کر آخر تک پوری پڑھ لو' اس کا کہنا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ (فرشتہ) ہوگا اور شیطان صبح تک تمہارے پاس نہیں آسکے گا۔ (راوی کہتے ہیں: وہ لوگ یعنی صحابہ کرام) بھلائی کے بارے میں بہت حریص تھے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے یہ بات تمہیں سچ بیان کی ہے' ویسے وہ جھوٹا ہے' کیا تم جانتے ہو؟ کہ تین دن سے تم کسے مخاطب تھے؟ اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اس کو امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی نقل کردہ بعض روایات کے طرق میں یہ الفاظ ہیں:

"(اس شیطان نے کہا:) تم مجھے چھوڑ دو! میں تمہیں اللہ کی کتاب کی' ایک آیت کی تعلیم دوں گا' تم جس بھی مال پر وہ پڑھ دو گے' یا جس بھی بچے پر وہ پڑھو گے' تو شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا' میں نے کہا: وہ کونسی (آیت) ہے؟ اس نے کہا: میں اس کو نہیں پڑھ سکتا' وہ آیت الکرسی ہے"۔

حافظ کہتے ہیں: اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کے ذکر سے اجتناب کیا ہے۔

900 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اضطجع مضجعا

لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيهِ ترة يَوْمَ الْقِيَامَة وَمَنْ قعد مقعدا لم يذكر الله فِيهِ كَانَ عَلَيهِ ترة يَوْمَ الْقِيَامَة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وروى النَّسَائِيّ مِنْهُ ذكر الِاضْطِجَاع فَقَط التِرَة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق مخففا هُوَ النَّقص وَقِيلَ التبعة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (سونے کے لئے) لیٹ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اور جو شخص کسی نشست یا محفل میں (میں بیٹھ کر) اللہ کا ذکر نہیں کرتا' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے' یعنی جس میں صرف لیٹنے کا ذکر ہے۔

لفظ ''الترۃ'' میں 'ت' پر زیر ہے' اس سے مراد کسی چیز کا کم ہونا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پریشانی ہے۔

10 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن اِذا اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل

باب: جب آدمی رات کے وقت بیدار ہو' اُس وقت کچھ کلمات پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

901 - عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعار من اللَّيْل فَقَالَ لَا اِلَـهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَان اللّٰه وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِر لي اَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَاِن تَوَضَّأَ ثُمَّ صلى قبلت صَلَاته . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه تعار بتَشْدِيد الرَّاء اَي اسْتَيْقَظ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

اس کے بعد وہ شخص یہ دعا کرے: ''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے'' یا جو بھی وہ دعا کرے گا' وہ دعا مستجاب ہوگی' اور اگر وہ وضو کر کے نماز ادا کرے گا' تو اس کی نماز قبول ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تعار'' میں 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد بیدار ہونا ہے۔

حديث900: سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب ما يقال عند النوم' حديث: 4421 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 567 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' من أوى إلى فراشه فلم يذكر الله تعالى - حديث: 10247

902 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰی اِذَا رد اِلَی العَبْدِ الْمُؤْمِن نفسه من اللَّیْل فسبحه ومجده وَاسْتَغْفرهُ فَدَعَاهُ تقبل مِنْهُ . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ رات کے وقت' بندہ مومن کی طرف اس کی جان کو لوٹاتا ہے (یعنی رات کو جب بندہ بیدار ہوتا ہے) اگر اس وقت وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرے' اس کی بزرگی بیان کرے' اور اس سے مغفرت طلب کرے' اور اس سے دعا کرے' تو اس کی دعا قبول ہوگی''۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

903 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْنَ یَتَحَرَّكُ من اللَّیْل بِسم اللّٰه عشر مَرَّات وَسُبْحَان اللّٰه عشرا آمَنت بِاللّٰهِ و كفرت بالطاغوت عشرا وقی كل ذَنْب یتخوفه وَلَمْ یَنْبغ لذنب اَن یُدْرِكهُ اِلٰی مثلهَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث كَثِیْرَة من فعله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیست صَرِیْحَة فِی التَّرْغِیْب لم اذكرها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کو بیدار ہونے پر' دس مرتبہ بسم اللہ پڑھے' دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھے' دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور میں نے طاغوت کا انکار کیا''۔

تو وہ بندہ' ہر اس گناہ سے محفوظ ہو جاتا ہے' جس کا اسے خوف ہو' اور گناہ اس قابل ہی نہیں رہتا کہ اُس شخص تک پہنچ سکے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس بارے میں اور بھی بہت سی احادیث ہیں' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے تعلق رکھتی ہیں' لیکن کیونکہ اُن میں کسی ترغیب کی صراحت نہیں ہے' اس لئے میں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔

11 - التَّرْغِیْب فِیْ قیام اللَّیْل

باب: رات کے وقت نوافل ادا کرنے کی ترغیب

904 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یعْقد الشَّیْطَان علی قافیة رَاس اَحَدكُمْ اِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد یضْرب علی كل عقدَة عَلَیْك لیل طَوِیل فارقد فَاِن اسْتَیْقَظَ فَذكر اللّٰه تَعَالٰی انْحَلَّت عقدَة فَاِن تَوَضَّاَ انْحَلَّت عقدَة فَاِن صلی انْحَلَّت عقده كلهَا فَاَصْبح نشیطا طیب النَّفس وَاِلَّا اَصبح خَبِیث النَّفس كسلان . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَة وَقَالَ: فَیُصْبح نشیطا طیب النَّفس قد اَصَاب خیرا وَاِن لم یفعل اَصبح كسلا خَبِیث النَّفس لم یصب خیرا

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه نَحْوه وَزَاد فِیْ آخِره: فحلوا عقد الشَّیْطَان وَلَوْ بِرَكْعَتَیْنِ قافیة الرَّاْس مؤخره وَمِنْه سمی آخر بَیت الشّعْر قافیة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سوتا ہے' تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' ہر مرتبہ گرہ لگاتے ہوئے' وہ یہ کہتا ہے: رات بہت لمبی ہے' تم آرام سے سوئے رہو' اگر وہ شخص بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر وہ وضو کرتا ہے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ نماز ادا کرے' تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو آدمی ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا' تو وہ کسل مندی کے عالم میں' مزاج کی خرابی کے ساتھ صبح کرتا ہے' اور اسے بھلائی بھی نصیب نہیں ہوتی''۔

امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو تم لوگ شیطان کی گرہیں کھول دو! خواہ دو رکعت کے ذریعے کھولو''۔

''قافیۃ الراس'' سے مراد سر کا پچھلا حصہ ہے' یہی وجہ ہے کہ شعر کے آخری حصے کو قافیہ کہا جاتا ہے۔

905 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذكر وَلَا أُنْثَى اِلَّا على رَاسه جرير مَعْقُود حِيْن يرقد بِاللَّيْلِ فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر الله انْحَلَّت عقدَة وَإِذا قَامَ تَوَضَّأ وَصلى انْحَلَّت العقد وَأصبح خَفِيفا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَقَالَ الْجَرِيْر الْحَبل رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَيَأْتِي لَفظه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مرد یا عورت' رات کے وقت سوتے ہیں' تو ان کے سر پر گرہ لگا دی جاتی ہے' اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو وہ گرہ کھل جاتی ہے' اگر وہ اٹھ کر نماز ادا کرے' تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور مزاج بہتر ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے ''الجریر'' سے مراد ''رسی'' ہے' یہ روایت ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کے الفاظ آگے آئیں گے۔

906 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

حدیث906: سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب أی صلاۃ اللیل أفضل ! - حدیث:1496' السنن للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النہار' فضل صلاۃ اللیل - حدیث:1603' السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب قیام اللیل وتطوع النہار' فضل صلاۃ اللیل وذکر اختلاف شعبۃ وأبی عوانۃ علی أبی بشر - حدیث:1290' مسند أبی یعلی الموصلی - الأعرج' حدیث:6259

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے (روزے) ہیں' اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز' رات کے وقت ادا کی جانے والی (نفل) نماز ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

907 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَة انجفل النَّاس اِلَیْهِ فَکنت فِیْمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَاَمَّلت وَجهه واستبنته عرفت اَن وَجهه لَیْسَ بِوَجْه کَذَّاب فَکَانَ اَوَّل مَا سَمِعت من کَلَامه اَن قَالَ اَیهَا النَّاس أفشوا السَّلَام وأطعموا الطَّعَام وصلوا الْاَرْحَام وصلوا بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَقَالَا صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

انجفل النَّاس بِالْجِیم اَی اَسرعُوا ومضوا کلهم استبنته اَی تحققته وتبینته

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے' تو لوگ تیزی سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں بھی آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہونے والے افراد میں سے ایک تھا' جب میں نے آپ ﷺ کے چہرے کا بغور جائزہ لیا' تو یہ بات میرے سامنے واضح ہوگئی کہ آپ ﷺ کا چہرہ' کسی جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہے' راوی کہتے ہیں: سب سے پہلی بات' جو میں نے آپ ﷺ کے کلام میں سنی' وہ یہ تھی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت' جبکہ لوگ سور ہے ہوں' نوافل ادا کرو اور سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اس کو امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ انجفل الناس اس میں 'ج' ہے' اس سے مراد تیزی سے جانا ہے' یعنی سب کے سب لوگ چلے گئے' لفظ استبنته سے مراد ہے' میں نے جب اس کی تحقیق کی اور اس کو واضح کیا۔

908 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجنَّة غرفَة یرٰی ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ لمن هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن أطاب الْکَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نیام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' حضرت ابو مالک اشعری

نبی ﷺ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کس کو نصیب ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کلام کو پاکیزہ کرے' کھانا کھلائے' اور رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

909 - وَعَنْ اَبِیْ مَالكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجَنَّة غرفا یری ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه لمن أطْعم الطَّعَام وَأفشى السَّلَام وَصلى بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَتقدم حَدِیْثٍ ابْن عَبَّاس فِیْ صَلَاة الْجَمَاعَة وَفِیْهِ: وَالدَّرَجَات اِفشاء السَّلَام وإطعام الطَّعَام وَالصَّلَاة بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام- رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اُس کے لئے تیار کئے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے' جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' باجماعت نماز سے متعلق باب میں' حدیث ذکر ہو چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''درجات یہ ہیں کہ سلام پھیلایا جائے' کھانا کھلایا جائے' اور رات کے وقت نماز ادا کی جائے' جبکہ لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

910 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اِذا رَاَیْتُك طابت نَفسِی وقرت عَیْنی أنبئنی عَن كل شَیْءٍ قَالَ كل شَیْءٍ خلق من المَاء فَقُلْتُ اَخبرنِیْ بِشَیْءٍ إِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب التَّهَجُّد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب بھی میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' میری طبیعت خوش ہو جاتی ہے' میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتایئے' آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کے بارے میں بتایئے کہ جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' تم سلام پھیلاؤ' اور صلہ رحمی کرو' اور رات کے وقت نماز ادا کرو' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا نے ''کتاب التہجد'' میں نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

911 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن فِی الْجَنَّة

لشجرة يخرج من اعلاها حلل ومن اسفلها خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وياقوت لا تروث ولا تبول لها اجنحة خطوها مد البصر فيركبها اهل الجنة فتطير بهم حيث شاؤوا فيقول الذين اسفل منهم درجة يا رب بما بلغ عبادك هذه الكرامة كلها قال فيقال لهم كانوا يصلون بالليل وكنتم تنامون وكانوا يصومون وكنتم تأكلون وكانوا ينفقون وكنتم تبخلون وكانوا يقاتلون وكنتم تجبنون . رواه ابن ابي الدنيا

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک ایسا درخت ہے' جس کے اوپر والے حصے سے حلے نکلتے ہیں اور نیچے والے حصے میں سونے سے بنے ہوئے گھوڑے ہیں' جن پر زین رکھی ہوئی ہے' اور موتیوں اور یاقوت سے بنی ہوئی لگامیں ہیں' وہ نہ لید کرتے ہیں' اور نہ پیشاب کرتے ہیں' اُن کے پر ہیں' اور ان کا ایک قدم وہاں پڑتا ہے' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت ان پر سوار ہو کر' ان کے ذریعے' جہاں چاہیں گے' اُڑتے ہوئے چلے جائیں گے' تو ان سے نیچے والے درجے کے لوگ کہیں گے: اے پروردگار! تیرے ان بندوں کو یہ ساری نعمتیں کس وجہ سے نصیب ہوئی ہیں؟ تو اُن سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نوافل ادا کرتے تھے' جبکہ تم لوگ سور ہے ہوتے تھے' یہ لوگ (نفلی) روزے رکھتے تھے' جب تم لوگ کھا پی رہے ہوتے تھے' یہ لوگ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے تھے' جبکہ تم کنجوسی کرتے تھے' یہ لوگ (جہاد میں) قتال کرتے تھے' جبکہ تم بزدلی کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابود نیا نے نقل کی ہے۔

912 - وروى عن اسماء بنت يزيد رضى الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يحشر الناس فى صعيد واحد يوم القيامة فينادى مناد فيقول اين الذين كانوا تتجافى جنوبهم عن المضاجع فيقومون وهم قليل فيدخلون الجنة بغير حساب ثم يؤمر بسائر الناس الى الحساب . رواه البيهقى

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''قیامت کے دن' تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' پھر ایک منادی اعلان کرتے ہوئے یہ کہے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جن کے پہلو اُن کے بستروں سے الگ رہتے تھے اور وہ نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) وہ لوگ تعداد میں کم ہونگے' وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر باقی تمام لوگوں کو حساب دینے کا حکم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

913 - وعن المغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال قام النبى صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له قد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر قال افلا اكون عبدا شكورا

رواه البخارى ومسلم والنسائى وفى رواية لهما وللترمذى قال ان كان النبى صلى الله عليه وسلم ليقوم او ليصلى حتى ترم قدماه او ساقاه فيقال له فيقول افلا اكون عبدا شكورا

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے) اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ

اورآئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے (توآپ اتنی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں؟) آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں شکر کرنے والا بندہ نہ بنوں؟''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات اورامام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ اتنا (طویل) قیام کرتے تھے (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اتنے (زیادہ) نوافل ادا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ ﷺ کی پنڈلیاں متورم ہوجاتی تھیں' آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی' تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''۔

914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ حَتّٰى ترم قدماه فَقِيْلَ لَهٗ اَی رَسُوْلَ اللّٰه اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقد جَاءَ كَ من اللّٰه اَن قد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اتنا طویل قیام کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہوجاتے تھے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آچکی ہے کہ اس نے آپ کے گزشتہ اورآئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

915 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ من اللَّيْل حَتّٰى تتفطر قدماه فَقُلْتُ لَهٗ لم تَصْنَع هٰذَا وَقد غفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اَحبُّ اَن اَكون عبدا شكُوْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حديث913: صحيح البخاری - كتاب الجمعة' أبواب تقصير الصلاة - باب : قيام النبی صلى الله عليه وسلم الليل حتى ترم' حديث: 1091صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب إكثار الأعمال والاجتهاد فی العبادة - حديث: 5151صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها - ذكر ما يستحب للمرء أن يقوم فی أداء الشكر لله جل' حديث: 312سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء فی طول القيام فی الصلوات - حديث: 1415السنن للنسائی - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' الاختلاف على عائشة فی إحياء الليل - حديث: 1633مصنف عبد الرزاق الصنعانی - كتاب الصلاة' باب الصلاة من الليل - حديث: 4592مصنف ابن أبی شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة' الركوع والسجود أفضل أم القيام - حديث: 8218السنن الكبرى للنسائی - كتاب قيام الليل وتطوع النهار' ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل واختلاف ألفاظ - حديث: 1301السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب ما روی فی عدد ركعات القيام فی شهر رمضان' حديث: 4293مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث المغيرة بن شعبة - حديث: 17871مسند الطيالسی - ما أسند عن المغيرة بن شعبة' حديث: 721مسند الحميدی - أحاديث المغيرة بن شعبة رضی الله عنه' حديث: 735مسند أبی يعلى الموصلی - قتادة' حديث: 2830المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 2193المعجم الصغير للطبرانی - من اسمه أحمد' حديث: 189المعجم الكبير للطبرانی - بقية الميم' من اسمه مغيرة - زياد بن علاقة ، عن المغيرة' حديث: 17787

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاؤں متورم ہو جاتے تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ آپ کے گزشتہ و آئندہ ذنب کی مغفرت ہو چکی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس بات کو پسند نہ کروں کہ میں شکرگزار بندہ بن جاؤں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

916 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبَّ الصَّلَاة اِلَى اللّٰه صَلَاة دَاوُد وَاَحَبَّ الصّيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد كَانَ ينَام نصف اللَّيْل وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه ويصوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَذكر التِّرْمِذِيّ مِنْهُ الصَّوْم فَقَط

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ (نفل) نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب زیادہ پسندیدہ (نفلی) روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں وہ نصف رات سوتے تھے پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس میں سے صرف روزے کا ذکر کیا ہے۔

917 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي اللَّيْل لساعة لَا يُوَافِقهَا رجل مُسْلِم يسْاَل اللّٰه خيرا من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اعطَاهُ اِيَّاه وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک رات میں ایک گھڑی ایسی ہے اگر اس گھڑی میں مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت سے متعلق کسی بھی بھلائی کا سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کر دے گا اور وہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

918 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَاِنَّهُ داب الصَّالِحين قبلكُمْ وقربة اِلَى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْاِثْم . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي كتاب الدُّعَاء من جَامعه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب التَّهَجُّد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَة عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّيْث رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِيّ

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے کیونکہ یہ تم سے پہلے کے صالحین کا طریقہ ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کے حصول کا باعث ہے اور گناہوں کو ختم کرنے والی چیز ہے اور برائیوں سے روکنے والی چیز ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب "جامع ترمذی" - کتاب الدعاء میں نقل کی ہے' اس کو ابن ابودنیا نے کتاب "التہجد" میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے یہ روایت لیث کے کاتب عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

919 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَام اللَّيْل فَإِنَّهُ داب الصَّالِحين قبلكُمْ ومقربة لكم اِلٰى ربكُمْ ومكفرة للسيئات ومنهاة عَن الْإِثْم ومطردة للداء عَن الْجَسَد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان بن اَبِيْ الجون وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِي الدَّعْوَات من جَامعه من رِوَايَةِ بكر بن خُنَيْس عَنْ مُحَمَّد بن سعيد الشَّامي عَن ربيعَة بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ اِدْرِيس الْخَولَانِيّ وَعَنْ بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبد الرَّحْمٰن بن سُلَيْمَان أصلح حَالا من مُحَمَّد بن سعيد

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تم سے پہلے کے نیک لوگوں کا طریقہ ہے' اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہارے مقرب ہونے کا باعث ہے' اور گناہوں کے کفارے کا باعث ہے' اور گناہوں سے روکنے والا ہے' اور جسم سے بیماری کو پرے کرنے والا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عبدالرحمٰن بن سلیمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے اپنی "جامع" میں' کتاب الدعوات میں' بکر بن خنیس کے حوالے سے' محمد بن سعید شامی کے حوالے سے' ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابوادریس خولانی کے حوالے سے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' عبدالرحمٰن بن سلیمان کی حالت' محمد بن سعید نامی راوی سے بہتر ہے۔

920 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله رجلا قَامَ من اللَّيْل فصلى وَاَيْقَظَ امْرَاَته فَإِن اَبَت نضح فِيْ وَجههَا المَاء ورحم الله امْرَاَة قَامَت من اللَّيْل فصلت وأيقظت زَوجهَا فَإِن اَبى نضحت فِيْ وَجهه المَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفظه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّعند بَعْضُهُمْ رش ورشت بدل نضخ ونضحت -وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ اُس بندے پر رحم کرے' جو رات کے وقت اٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرتا ہے' اگر وہ نہیں اٹھتی' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اُس عورت پر رحم کرے' جو رات کو اٹھ کر نماز ادا کرتی ہے' اور اپنے شوہر کو بھی بیدار کرتی ہے' اور اگر وہ بیدار نہیں ہوتا' تو وہ اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اس کو اپنی' اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اس کو نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی

شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کے متن میں لفظ "نضح" اور "نضحت" کی جگہ لفظ "رش" اور لفظ "رشت" نقل کیا ہے اور اس کا معنیٰ بھی وہی ہے جو دوسرے لفظ کا ہے۔

921 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل يَسْتَيقظ من اللَّيْل فيوقظ امْرَاَته فَإِن غلبها النّوم نضح فِيْ وَجههَا المَاء فيقومان فِيْ بيتهما فيذكران الله عَزَّ وَجَلَّ سَاعَة من اللَّيْل اِلَّا غفر لَهما

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور اگر اس عورت پر نیند کا غلبہ ہو تو اس عورت کے چہرے پر پانی چھڑک دے اور پھر وہ دونوں اپنے گھر میں کھڑے ہو کر رات کی ایک گھڑی تک اللہ کا ذکر کریں تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

922 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا أيقظ الرجل اَهله من اللَّيْل فَصليا اَوْ صلى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعًا كتبا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَات

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ رَوَاهُ ابْن كثير مَوْقُوْفًا على اَبِيْ سعيد وَلَمْ يذكر اَبَا هُرَيْرَة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاَلْفَاظهمْ مُتَقَارِبَة: من اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل وَاَيقَظَ اَهله فَصليا رَكْعَتَيْنِ

زَاد النَّسَائِيّ جَمِيعًا: كتبا من الذَّاكِرِينَ اللّٰهِ كثيرا وَالذَّاكِرَات

قَالَ الْحَافِظ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص اپنی بیوی کو رات کے وقت بیدار کرے اور وہ دونوں نماز ادا کریں اور وہ دونوں دو، دو رکعت ادا کریں تو ان دونوں کا شمار ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی خواتین میں ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ابن ابوکثیر نے اِسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے نقل کی ہے ان تمام کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

"جو شخص رات کے وقت بیدار ہو کر اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور وہ دونوں دو رکعت ادا کریں"۔

امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "ان دونوں کا نام اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والے مردوں اور خواتین میں نوٹ کرلیا جاتا ہے"۔

حافظ کہتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

923 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل صَلَاة اللَّيْل على صَلَاة النَّهَار كفضل صَدَقَة السِّرّ على صَدَقَة الْعَلَانِيَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کی (نفل) نماز کو دن کی (نفل) نماز پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے کو اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے پر فضیلت حاصل ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

924 - وَرُوِيَ عَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نصلي من اللَّيْل مَا قل اَوْ كثر ونجعل آخر ذٰلِكَ وترا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ ہم رات کے وقت نوافل ادا کریں' خواہ تھوڑے ہوں' یا زیادہ ہوں' اور ان نوافل کا آخری حصہ وتر کو بنائیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

925 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي تعدل بعشْرَة آلَاف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَة ألف صَلَاة وَالصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط تعدل بألفي ألف صَلَاة وَأَكْثر من ذٰلِكَ كُله الركعتان يُصَلِّيهِمَا العَبْد فِيْ جَوف اللَّيْل لَا يُرِيد بهما اِلَّا مَا عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میری مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور پہرا دیتے ہوئے' ایک نماز ادا کرنا' دو لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور ان سب سے زیادہ فضیلت' اس بات کی ہے کہ آدمی نصف رات کے وقت' دو رکعت ادا کرے' اور ان دونوں کے ذریعے' اس کا مقصد صرف اللہ کی رضا کا حصول ہو''۔

یہ روایت امام ابو شیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

926 - وَعَنْ اِيَاس بن مُعَاوِيَة الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بُد من صَلَاة بلَيْل وَلَوْ حلب شَاة وَمَا كَانَ بعد صَلَاة الْعشَاء فَهُوَ من اللَّيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا مُحَمَّد بن اِسْحَاق

❀❀ حضرت ایاس بن معاویہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رات کے وقت نوافل ادا کرنا ضروری ہے' خواہ اتنی دیر کے لئے ہو' جتنی دیر میں' بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' اور عشاء کی نماز کے بعد' جو بھی نوافل ادا کئے جائیں' وہ رات کے نوافل شمار ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف محمد بن اسحاق کا معاملہ مختلف ہے۔

927 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَذكرت قيام اللَّيْل فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نصفه ثلثه ربعه فوَاق حلب نَاقَة فوَاق حلب شَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالِه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ بعض حَدِيْث

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَهُوَ هُنَا قدر مَا بَيْن رفع يَدَيك عَن الضَّرع وَقت الْحَلب وضمهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا ذکر کیا' تو بعض حضرات نے یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواہ اس (رات) کا نصف حصہ' خواہ ایک تہائی' خواہ ایک چوتھائی حصہ (میں نوافل ادا کیے جائیں) خواہ اتنی دیر' جتنی دیر میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' یا جتنی دیر میں ایک بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اور یہ ایک حدیث کا کچھ حصہ ہے۔

فواق الناقة میں 'ف' پر پیش ہے' اور یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ دودھ دوہ رہے ہوں' تو جتنی دیر میں دودھ دوہ کر فارغ ہو کر ہاتھ اٹھاتے ہیں۔

928 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أمرنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاة اللَّيْل وَرغب فِيهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاة اللَّيْل وَلَوْ رَكْعَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کے رسول نے ہمیں رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا اور ہمیں اس کی ترغیب دی' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم پر رات کے وقت نوافل ادا کرنا لازم ہے' خواہ ایک ہی رکعت کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

929 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِی بِهِ وأحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن شرف الْمُؤْمِن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ جتنا بھی عرصہ زندہ رہیں' اس کے باوجود (اصل حقیقت کے اعتبار سے) مردہ ہیں' آپ جو چاہیں عمل کریں' آپ کو اس کی جزا ملے گی' آپ ﷺ جس چیز کو چاہیں محبوب رکھیں' لیکن آپ نے اس سے جدا ہونا ہے' اور آپ یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت' رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

930 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَاف أمتِي

حملة القرآن وَاَصحَاب اللَّيل . رَوَاهُ ابن ابي الدُّنيا وَالبيهقي

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے معزز لوگ' قرآن کے عالم ہیں' اور رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے لوگ ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

931 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى مِنْكُمْ من اللَّيْل فليجهر بقرَاءَ ته فَإِنَ الْمَلَائِكَة تصلي بِصَلَاتِهِ وتستمع لقرَاءَ ته وَإِن مؤمني الْجِن الَّذين يكونُونَ فِي الْهَوَاء وجيرانه فِيْ مَسْكَنه يصلونَ بِصَلَاتِهِ ويستمعون قِرَاءَ ته وَانَّهُ يطرد بقرَاءَ ته عَن دَاره وَعَنِ الدّور الَّتِي حوله فساق الْجِنّ ومردة الشَّيَاطِين وَإِن الْبَيْت الَّذِي يقْرَأ فِيهِ الْقُرْآن عَلَيْهِ خيمة من نور يَهْتَدِي بهَا اَهْلِ السَّمَاء كَمَا يهتدى بالكوكب الدُّرِّي فِي لجج الْبحار وَفِي الْاَرْض القفر فَإِذا مَاتَ صَاحب الْقُرْآن رفعت تِلْكَ الْخَيْمَة فتنظر الْمَلَائِكَة من السَّمَاء فَلَا يرَوْنَ ذٰلِكَ النُّور فتلقاهُ الْمَلَائِكَة من سَمَاء اِلٰى سَمَاء فَتُصَلِّي الْمَلَائِكَة على روحه فِي الْاَرْوَاح ثُمَّ تستقبل الْمَلَائِكَة الحافظين الَّذين كَانُوْا مَعَه ثُمَّ تستغفر لَهُ الْمَلَائِكَة اِلٰى يَوْم يبْعَث وَمَا من رجل تعلم كتاب اللّٰه ثُمَّ صلى سَاعَة من ليل اِلَّا أوصت بِهِ تِلْكَ اللَّيْلَة الْمَاضِيَة اللَّيْلَة المستأنفة اَن تنبهه لساعته وَاَن تكون عَلَيْهِ خَفِيفَة فَإِذا مَاتَ وَكَانَ اَهله فِيْ جهازه جَاءَ الْقُرْآن فِي صُوْرَة حَسَنَة جميلَة فَوقف عِنْد رَأسه حَتّٰى يدرج فِيْ اَكْفَانه فَيكون الْقُرْآن على صَدره دون الْكَفَن فَإِذا وضع فِي قَبره وسوى وتفرق عَنهُ اَصْحَابه اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير عَلَيْهِمَا السَّلَام فيجلسانه فِيْ قَبره فَيَجِيْء الْقُرْآن حَتّٰى يكون بَيْنه وَبَيْنَهُمَا فَيَقُوْلَانِ لَهُ اِلَيْك حَتّٰى نَسْاَلُهُ فَيَقُوْلُ لَا وَرب الْكَعْبَة اِنَّهُ لصاحبي وخليلي وَلست أخذله على حَال فَإِن كنتما أمرتما بِشَيْءٍ فامضيا لما أمرتما وَدَعَانِي مَكَاني فَإِنِّيْ لست أفارقه حَتّٰى أدخلهُ الْجَنَّة ثُمَّ ينظر الْقُرْآن اِلٰى صَاحبه فَيَقُوْلُ اَنا الْقُرْآن الَّذِيْ كنت تجْهر بِي وتخفيني وتحبني فَاَنا حَبِيبك وَمَنْ أحببته أحبه اللّٰه لَيْسَ عَلَيْك بعد مَسْاَلَة مُنكر وَنَكِير هم وَلَا حزن فيسأله مُنكر وَنَكِير ويصعدان وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن فَيَقُوْلُ لأفرشنك فراشا لينًا ولأدثرنك دثارا حسنا جميلا بِمَا اَسهرت ليلك وأنصبت نهارك قَالَ فيصعد الْقُرْآن اِلَى السَّمَاء أَسْرع من الطّرف فَيسْاَل اللّٰه ذٰلِكَ لَهُ فيعطيه ذٰلِكَ فَيَجِيْء الْقُرْآن فَينزل بِهِ ألف الف ملك من مقربي السَّمَاء السَّادِسَة فَيَجِيْء الْقُرْآن فيحييه فَيَقُوْلُ هَلْ استوحشت مَا زِدْت مُنْذُ فارقتك اَن كلمت اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى حَتّٰى أخذت لَك فراشا ودثارا ومصباحا وَقد جئْتُك بِهِ فَقُمْ حَتّٰى تفرشك الْمَلَائِكَة عَلَيْهِم السَّلَام قَالَ فتنهضه الْمَلَائِكَة اِنهاضا لطيفا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره مسيرَة اَرْبَعمِائَة عَام ثُمَّ يوضع لَهُ فرَاش بطانته من حَرِير اَخْضَر حشوه الْمسك الأذفر وَيُوضَع لَهُ مرافق عِنْد رجلَيْهِ وَرَأسه من السندس والإستبرق ويسرج لَهُ سراجان من نور الْجَنَّة عِنْد رَأسه وَرجلَيْهِ يزهران اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ تضجعه الْمَلَائِكَة على شقه الْاَيمن مُسْتَقْبل الْقبْلَة ثُمَّ يُؤْتِيْ بياسمين الْجَنَّة وتصعد عَنهُ وَيبقى هُوَ وَالْقُرْآن

فَیَاْخُذ الْقُرْآن الیاسمین فیضعه علی انفه غضا فیستنشقه حَتّٰی یُبْعَثَ وَیرجع الْقُرْآن اِلٰی اهله فیخبرهم کل یَوْمٍ وَلَیْلَةٍ ویتعاهده کَمَا یتعَاهَد الْوَالِد الشفیق وَلَده بِالْخَیرِ فَاِن تعلم اَحَد من وَلَده الْقُرْآن بشره بِذٰلِكَ وَاِن کَانَ عقبه عقب سوء دَعَا لَهُمْ بالصلاح والاقبال...... اَوْ کَمَا ذکر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ خَالِدِ بْن معدان لم یسمع من معَاذ

وَمَعْنَاهُ انه یَجِیْءُ ثَوَاب الْقُرْآن کَمَا قَالَ اِن اللُّقْمَة تَجِیْءُ یَوْم الْقِیَامَة مثل اَحَد وَاِنَّمَا یَجِیْءُ ثَوَابهَا انتهی

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده من لَا یعرف حَاله وَفِیْ مَتنه غرابة کَثِیْرَة بل نکارَة ظَاهِرَة وَقد تکلم فِیْهِ الْعقیلِی وَغَیره وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَغَیره عَن عبادَة بن الصَّامِت مَوْقُوفًا عَلَیْهِ وَلَعَلَّه اَشبه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے' جس شخص نے رات کے وقت نوافل ادا کرنے ہوں' اسے بلند آواز میں تلاوت کرنی چاہیے' کیونکہ فرشتے اس کی نماز کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی قرأت کو غور سے سنتے ہیں' اور جنات سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان' جو ہوا میں رہتے ہیں' اور اس گھر میں اس کے ساتھ رہتے ہیں' وہ بھی اس کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے ہیں' اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں اور وہ شخص اپنی تلاوت کے ذریعے' اپنے گھر سے اور اپنے آس پاس کے گھروں سے' فاسق جنوں اور سرکش شیطانوں کو پرے کر دیتا ہے' وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے' اس پر نور کا خیمہ لگا دیا جاتا ہے' جس کے ذریعے آسمان والے' یوں روشنی حاصل کرتے ہیں' جس طرح سمندر کی تاریکیوں میں' اور بیابان زمین پر' چمکتے ہوئے ستارے سے رہنمائی حاصل کی جاتی ہے۔

جب قرآن کا عالم (یا قرآن کو پڑھنے والا) انتقال کر جاتا ہے' تو وہ خیمہ اٹھا لیا جاتا ہے' فرشتے آسمان سے دیکھتے ہیں' انہیں وہ نور نظر نہیں آتا' پھر فرشتے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک' ایک دوسرے سے ملتے ہیں' اور فرشتے ارواح میں سے' صرف اس کی روح کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' پھر فرشتے ان لوگوں کا سامنا کرتے ہیں' جو لوگ ان کی حفاظت کے طور پر ہوتے تھے' پھر یہ تمام فرشتے اس دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' جب اسے زندہ کیا جائے گا' جو بھی شخص اللہ کی کتاب کا علم حاصل کرتا ہے' اور پھر رات کو گھڑی بھر کے لئے اسے نوافل میں ادا کرتا ہے' تو اس شخص کے بارے میں ہر گزرنے والی رات' آنے والی رات کو تلقین کرتی ہے کہ تم اس کی مخصوص گھڑی میں' اس کو بیدار کر دینا' اور تم اس کے لئے ہلکی رہنا' جب وہ شخص انتقال کر جاتا ہے' تو اس کے گھر والے اس کی تجہیز و تکفین میں مصروف ہوتے ہیں' تو قرآن انتہائی خوبصورت شکل میں' اُس کے پاس آتا ہے' اور اس کے سرہانے آ کر کھڑا ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کے کفن کے اندر شامل ہوتا ہے' تو کفن سے پہلے اس کے سینے کے ساتھ قرآن لگا ہوا ہوتا ہے' جب اس شخص کو قبر میں رکھا جاتا ہے' اور مٹی ڈال دی جاتی ہے' اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' تو منکر اور نکیر اس شخص کے پاس آتے ہیں' اور قبر میں اسے بٹھا دیتے ہیں' تو قرآن آتا ہے' اور اس شخص' اور منکر اور نکیر کے درمیان آ جاتا ہے' وہ دونوں فرشتے قرآن سے کہتے ہیں: تم ایک طرف ہو جاؤ! تا کہ ہم اس سے حساب کتاب کریں' تو قرآن کہتا ہے: جی نہیں! رب کعبہ کی قسم! یہ میرا ساتھی اور میرا دوست تھا' میں کسی صورت میں اسے رسوا نہیں ہونے دوں گا' اگر تم دونوں کو کسی بات کا حکم دیا گیا ہے' تو تم وہ کام کر لو! جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے' لیکن مجھے اپنی جگہ پر رہنے دو! کیونکہ میں اس سے اُس وقت تک الگ

نہیں ہوؤں گا' جب تک اسے جنت میں داخل نہیں کروادیتا' پھر قرآن اپنے ساتھی (یعنی اس میت) کی طرف دیکھے گا اور کہے گا:
میں وہ قرآن ہوں' جسے تم بلند اور پست آواز میں پڑھتے تھے' میں تمہارا دوست ہوں' اور جس سے تم محبت کرتے ہو' اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے' منکر نکیر کے سوال کے بعد' تمہارے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی اور کوئی غم نہیں ہوگا' پھر منکر اور نکیر اس شخص سے سوال کرتے ہیں' پھر وہ دونوں اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' قرآن کہتا ہے: میں تمہارے لئے نرم بچھونا بچھاؤں گا' اور تمہارے اوڑھنے کے لئے عمدہ چادر دوں گا' یہ اس چیز کی وجہ سے ہے' جو تم رات کو جاگ کر میری تلاوت کرتے تھے اور دن میں بھی میرے ساتھ مصروف رہتے تھے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر قرآن آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے' اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ' جتنی دیر میں پلک جھپکی جاتی ہے' پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اس شخص کے لیے دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ چیزیں عطا کردیتا ہے' پھر قرآن آتا ہے' تو اس کے ساتھ ایک' ایک ہزار (شاید دس لاکھ مراد ہے) فرشتے ہوتے ہیں' جو مقرب فرشتے ہوتے ہیں' جن کا تعلق چھٹے آسمان سے ہوتا ہے' پھر قرآن آکر اس شخص کو سلام کرتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تمہیں پریشانی' تو نہیں ہوئی' جب میں تم سے جدا ہوکر گیا تھا' اس کے بعد میں نے' صرف اللہ تعالیٰ سے کلام کیا ہے' اور تمہارے بچھونا اور اوپر لینے کے لئے چادر اور چراغ لیا ہے' میں وہ لے کر تمہارے پاس آگیا ہوں' اب تم اُٹھو! تاکہ فرشتے تمہارے لئے بچھونا بچھادیں' راوی کہتے ہیں: تو فرشتے اسے نرمی سے اٹھاتے ہیں اور اس کے لئے اس کی قبر کو' اتنا کشادہ کردیتے ہیں' جتنا چار سو سال کا فاصلہ ہوتا ہے' پھر اس کے لئے بچھونا بچھایا جاتا ہے' جو سبز رنگ کے ریشم کا ہوتا ہے' جس کے اندر مشک اذفر بھری ہوئی ہوتی ہے' اور اس کے لئے اس کے پاؤں کے پاس تکیہ رکھ دیا جاتا ہے' اس کے سرہانے سندس اور استبرق رکھ دیا جاتا ہے' اس کے لئے نور کے دو چراغ روشن کیے جاتے ہیں جو جنت کے نور کے ہوتے ہیں' ایک اس کے سرہانے کی طرف' اور ایک اس کے دونوں پاؤں کی طرف' وہ قیامت کے دن تک' اس شخص کے لئے روشنی کرتے ہیں' پھر فرشتے اس شخص کو دائیں پہلو کے بل لٹادیتے ہیں کہ اس کا رخ قبلہ کی طرف ہوتا ہے' پھر جنت کی یاسمین لائی جاتی ہے' پھر فرشتے اسے چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں اور وہ شخص اور قرآن (قبر میں) باقی رہ جاتے ہیں' تو قرآن اس یاسمین کو لیتا ہے' اور اس شخص کی ناک پر رکھتا ہے' تو وہ شخص قیامت کے دن تک اسے سونگھتا رہے گا' پھر قرآن اس کے اہل خانہ کے پاس واپس جاتا ہے' اور روزانہ ان لوگوں کی خبریں دیتا ہے' قرآن اس شخص اتنا خیال رکھتا ہے' جس طرح کوئی مہربان باپ' اپنی اولاد کا بھلائی کے ساتھ خیال رکھتا ہے' اگر اس میت کی اولاد میں سے کوئی قرآن کی تعلیم حاصل کرتا ہے' تو قرآن اس میت کو خوشخبری سناتا ہے' اور اگر اس کے بعد' اس کے پسماندگان برے ہوں' تو پھر وہ اُن کے بہتری' اور نیکی کے لیے دعا کرتا ہے' (راوی کہتے ہیں:) یا جس طرح بھی انہوں نے ذکر کیا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ کہتے ہیں: خالد بن معدان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

اس کا مفہوم یہ ہے کہ قرآن کا ثواب آتا ہے' جیسا کہ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: لقمہ' قیامت کے دن اُحد پہاڑ کی مانند ہوکر آئے گا' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کا ثواب آئے گا..... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایسا راوی بھی ہے' جس کی حالت کا پتہ نہیں ہے' اور اس کے متن میں انتہائی غرابت پائی جاتی

ہے بلکہ اس کا منکر ہونا ظاہر ہے عقیلی اور دیگر حضرات نے اس روایت کے بارے میں کلام کیا ہے ابن ابو دنیا اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اُن پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

932 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَاتَ لَیْلَة فِیْ خفَّة من الطَّعَام وَالشرَاب یُصَلِّی تراکضت حوله الْحور الْعین حَتّٰی یصبح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانے پینے کے حوالے سے ہلکا ہو کر رات بسر کرتا ہے اور نماز ادا کرتا رہتا ہے تو صبح ہونے تک حور عین اس کے گرد رہتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

933 - وَعَنْ عَمْرو بن عَنْبَسَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ أقرب مَا یکون الرب من العَبْد فِیْ جوف اللَّیْل الْاٰخر فَاِن اسْتَطَعْت اَن تکون مِمَّن یذکر اللّٰه فِیْ تِلْكَ السَّاعَة فَکُن رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اُس وقت ہوتا ہے جب وہ نصف رات کے وقت (عبادت کرے) تو اگر تم سے ہو سکے تو تم بھی ان لوگوں میں ہو جاؤ جو اُس گھڑی میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

934 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا خیب اللّٰه امْرأ قَامَ فِیْ جوف اللَّیْل فَافْتتحَ سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِیْ اِسْنَاده بَقِیَّة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو رسوائی کا شکار نہیں کرتا جو نصف رات کے وقت کھڑا ہو کر سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ''بقیہ'' ہے۔

935 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة یُحِبهُمْ اللّٰه ویضحك اِلَیْهِمْ ویستبشر بهم الَّذِیْ اِذا انکشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن یقتل وَاِمَّا اَن ینصره اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویکفیه فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عَبدِی هٰذَا کَیفَ صَبر لی بِنَفسِهِ وَالَّذِیْ لَهُ امْرَاَة حَسَنَة وفراش لین حسن فَیَقُوْمُ من اللَّیْل فَیَقُوْلُ یذر شَهْوَته ویذکرنی وَلَو شَاءَ رقد وَالَّذِیْ اِذا کَانَ فِیْ سفر وَکَانَ مَعَه رکب فسهروا ثُمَّ هجعوا فَقَامَ من السحر فِیْ ضراء وسراء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور ان کی طرف مسکراتا ہے' اور انہیں خوشخبری دیتا ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے لئے' جنگ کے موقع پر اپنی جان لڑائی کے لئے پیش کرتا ہے' تو یا تو شہید ہو جاتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے' اور اس کے لئے کفایت کر جاتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! کہ کیسے اس نے میرے لئے اپنی ذات کے حوالے سے صبر کیا ہے؟ ایک وہ شخص جس کی خوبصورت بیوی ہو اور نرم بچھونا ہو اور وہ رات کو اٹھ کر (نوافل ادا کرے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے اپنی خواہش نفس کو چھوڑ دیا ہے' اور میرا ذکر کیا ہے' اگر یہ چاہتا تو یہ سویا رہتا' اور ایک وہ شخص' جو سفر میں جا رہا ہو' اور اس کے ساتھ اور لوگ بھی ہوں اور وہ لوگ رات بھر سفر کرنے کے بعد سو جائیں اور یہ شخص تنگی اور پریشانی' ہر حال میں' اُٹھ کر نوافل ادا کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

936 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عجب رَبنَا تَعَالٰى من رجلَيْنِ رجل ثار عَن وطائه ولحافه من بَيْن آهله وحبه اِلٰى صَلَاته فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِى ثار عَن فرَاشه ووطائه من بَيْن حبه وَآهله اِلٰى صَلَاته رَغْبَة فِيمَا عِنْدِى وشفقة مِمَّا عِنْدِى وَرجل غزا فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَانْهزَمَ اَصْحَابه وَعلم مَا عَلَيْهِ فِي الانهزام وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْع فَرجع حَتّٰى يهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه انْظُرُوْا اِلٰى عَبدِى رَجَعَ رَجَاء فِيمَا عِنْدِى وشفقة مِمَّا عِنْدِى حَتّٰى يهريق دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفْظِه: اِن اللّٰه ليضحك اِلٰى رجلَيْنِ رجل قَامَ فِيْ لَيْلَة بَارِدَة من فرَاشه ولحافه ودثاره فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ اِلٰى الصَّلَاة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته مَا حمل عَبدِى هٰذَا على مَا صنع فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا رَجَاء مَا عنْدك وشفقة مِمَّا عنْدك فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ قد اَعْطيته مَا رجا وآمنته مِمَّا يخَاف—وَذكر بَقِيَّته

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار' دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے' ایک وہ شخص' جو اپنے بستر' لحاف اور اہلیہ کو چھوڑ دیتا ہے' اور اُٹھ کر نماز کی طرف جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جس نے اپنے بستر اور بچھونے کو چھوڑ دیا ہے' اپنی بیوی سے الگ ہو کر نماز کی طرف آ گیا ہے' یہ اس چیز کی رغبت رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور اس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور ایک وہ شخص' جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اس کے ساتھی پسپا ہو جاتے ہیں' وہ یہ جانتا ہے کہ پسپائی کی صورت میں' اس کو کوئی گناہ نہیں ہوگا' اور اسے (میدان جنگ کی طرف) واپس نہیں جانا چاہیے' لیکن وہ واپس جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کو دیکھو! کہ یہ (میدان جنگ کی طرف) اس لئے واپس آیا ہے' کیونکہ یہ اس چیز کی امید رکھتا ہے' جو میرے پاس ہے' اور اس چیز سے ڈرتا ہے' جو میرے پاس ہے' یہاں تک کہ اس کے خون کو بہا دیا گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے

حسن سند کے ساتھ موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر خوش ہوتا ہے ایک وہ شخص جو سردرات میں اپنے بستر لحاف اوراوڑھنے والی چیز کو چھوڑ کر اُٹھتا ہے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے نے جو یہ کام کیا ہے اس نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! اس نے اس چیز کی امید رکھی ہے جو تیرے پاس ہے اور یہ اس چیز سے ڈرا ہے جو تیری طرف سے آسکتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس نے جس کی امید رکھی میں اس کو وہ دیتا ہوں اور جس چیز کا اسے خوف ہے اس کے حوالے سے میں اسے امن دیتا ہوں''۔

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

937 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الرجل من أمتِي يَقُوْمُ من اللَّيْل يعالج نَفسه إِلَى الطّهُور وَعَلِيهِ عقد فَإِذَا وضأ يَدَيْهِ انحلّت عقدَة وَإِذَا وضأ وَجهه انحلّت عقدَة وَإِذَا مسح رَأسه انحلّت عقدَة وَإِذَا وضأ رجلَيْهِ انحلّت عقدَة فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ للَّذِيْنَ وَرَاء الْحجاب انْظُرُوْا إِلَى عَبدِي هَذَا يعالج نَفسه يسألني مَا سَألنِي عَبدِي هَذَا فَهُوَ لَهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا ایک شخص رات کے وقت اُٹھ کر طہارت کے حصول کے لئے جاتا ہے حالانکہ اس پر گرہیں ہوتی ہیں جب وہ وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ حجاب کے دوسری طرف موجود اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی طرف دیکھو! جو اپنے آپ کے ساتھ یہ کام کر رہا ہے میرا یہ بندہ مجھ سے جو چیز بھی مانگے گا وہ اس کو ملے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

938 - وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَة رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد الله إِنَّهُ مَكْتُوْب فِي التَّوْرَاة لقد أعد الله للَّذِيْنَ تَتَجَافَى جنُوبهم عَن الْمضَاجِع مَا لم تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر وَلَا يُعلمهُ ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل قَالَ وَنَحْنُ نقرؤها (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين) السَّجْدَة الْآيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ . قَالَ الْحَافِظ أَبُوْ عُبَيْدَة لم يسمع من عبد الله بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تورات'' میں یہ تحریر ہے:

''وہ لوگ' جو اپنے پہلوؤں کو بستروں سے الگ رکھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' کسی کان نے' ان کے بارے میں سنا نہیں ہے' کسی انسان کے دل میں' ان کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا' اور کسی مقرب فرشتے یا کسی مرسل نبی کو (اس کا علم نہیں ہے' یا اس نے اس کے بارے میں بتایا نہیں ہے)

انہوں نے یہ بتایا: ہم یہ آیت تلاوت کرتے تھے:
''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے؟''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔
حافظ کہتے ہیں: ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا

939 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا تدع قيام اللَّيْل فَإِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدعه وَكَانَ اِذا مرض اَوْ كسل صلى قَاعِدا
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ عبداللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم رات کا قیام ترک نہ کرنا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ترک نہیں کرتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے' یا تھکاوٹ کی وجہ سے (نوافل ادا نہیں کر سکتے تھے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر (نفل) نماز ادا کرتے تھے۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

940 - وَعَنْ طَارق بن شهَاب اَنه بَات عِنْد سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لينْظر مَا اجْتِهَاده قَالَ فَقَامَ يُصَلِّي من آخر اللَّيْل فَكَانَّهُ لم ير الَّذِيْ كَانَ يظنّ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سلمَان حَافظُوا على هٰذِهِ الصَّلَوَات الْخمس فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَات لهٰذِهِ الْجراحَات مَا لم تصب المقتلة فَإِذَا صلى النَّاس الْعشَاء صدرُوْا عَن ثَلَاث منَازِل مِنْهُم من عَلَيْهِ وَلَا لَهُ وَمِنْهُم من لَهُ وَلَا عَلَيْهِ وَمِنْهُم من لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّيْل وغفلة النَّاس فَركب فرسه فِي الْمعاصِي فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ وَمن لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل اغتنم ظلمَة اللَّيْل وغفلة النَّاس فَقَامَ يُصَلِّي فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ وَمن لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ فَرجل صلى ثُمَّ نَام فَلَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ إِيَّاك والحقحقة وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وداومه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَرَفعه جمَاعَة

الْحَقْحَقَةُ بحاء ين مهملتين مفتوحتين وقافين الْاَوّلى سَاكِنة وَالثَّانِيَة مَفْتُوحَة هُوَ اَشد السّير وَقِيْلَ هُوَ اَن يجْتَهد فِي السّير ويلح فِيْهِ حَتّٰى تعطب رَاحِلَته اَوْ تقف وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ رات کے وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرے' تا کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ رات کو کتنی عبادت کرتے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' یوں لگا کہ جیسے انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ طارق بن شہاب کیا سوچ رہے ہیں؟ بعد میں طارق نے' اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرو' یہ تمام گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی جبکہ تم نے قتل کا جرم نہ کیا ہو' جب لوگ عشاء کی نماز ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی تین قسمیں ہو جاتی ہیں' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے ذمہ گناہ ہوتا ہے' ان کے حق میں کوئی چیز نہیں ہوتی' کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں ہوتی ہے' اور ان کے خلاف نہیں

ہوتی' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے نہ حق میں کچھ ہوتا ہے' اور نہ ان کے خلاف کچھ ہوتا ہے۔

ایک شخص جورات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' اور لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور وہ معاصی کے بارے میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاتا ہے' اس شخص کو گناہ ہوتا ہے' اس شخص کو کچھ ملے گا نہیں' ایک وہ شخص ہے' جسے کچھ ملے گا اور اسے گناہ نہیں ہوگا' یہ وہ شخص ہے' جورات کی تاریکیوں میں' لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' اور اس وقت نماز ادا کرتا ہے' تو اس شخص کو نیکی ملے گی اور اس کو کوئی گناہ نہیں ملے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جسے نہ کوئی نیکی ملے گی' اور نہ کوئی گناہ ملے گا' یہ وہ شخص ہے' جو نماز ادا کرنے کے بعد سو جاتا ہے' تو اسے مزید کوئی ثواب بھی نہیں ملے گا اور اسے کوئی گناہ بھی نہیں ہوگا' تو تم پر لازم ہے' کہ تم انتہاء پسندی سے بچو! اور میانہ روی اختیار کرو اور باقاعدگی سے ایسا کرو!''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' ایک جماعت نے' اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''الحقحقہ'' میں دو دو مرتبہ 'ح' ہے' اور 'ق' ہے' اس سے مراد چلتے ہوئے تیزی سے چلنا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد یہ ہے: آدمی چلتے ہوئے بھرپور کوشش کرے' یا سفر کرتے ہوئے اتنی تیزی دکھائے کہ اپنی سواری کو تھکا دے یا اُسے ٹھہرنے پر مجبور کر دے' ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم کچھ اور ہے۔

941 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لنا لَيْسَ فِي الدُّنْيَا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ الرجل يغبط الرجل اَن يُعْطِيهِ اللّٰه المَال الْكثير فينفق مِنْهُ فيكثر النَّفَقَة يَقُوْلُ الْآخر لَو كَانَ لِيْ مَال لأنفقت مثل مَا ينْفق هٰذَا وَاحسن فَهُوَ يحسده وَرجل يقْرَأ الْقُرْآن فَيَقُوْمُ اللَّيْل وَعِنْده رجل اِلَى جنبه لَا يعلم الْقرَان فَهُوَ يحسده على قِيَامه وَعَلٰى مَا علمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْقُرْآن فَيَقُوْلُ لَو عَلمنِيْ اللّٰه مثل هٰذَا لقمت مثل مَا يَقُوْمُ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ سَنَده لين

الْحَسَد يُطلق وَيُرَاد بِهِ تمني زَوَال النِّعْمَة عَن الْمَحْسُود وَهٰذَا حرَام بالِاتِّفَاقِ وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْغِبْطَة وَهُوَ تمني حَالَة كحالة المغبط من غير تمني زَوَالهَا عَنهُ وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْث وَفِيْ نَظَائِره فَإِن كَانَت الْحَالة الَّتِيْ عَلَيْهَا المغبط محمودة فَهُوَ تمن مَحْمُود وَإِن كَانَت مذمومة فَهُوَ تمن مَذْمُوم يَاْثَم عَلَيْهِ المتمني

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے یہ فرماتے تھے: دنیا میں' دو لوگوں پر رشک کیا جا سکتا ہے' آدمی کسی ایسے شخص پر رشک کر سکتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے بہت سا مال دیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو' اور بکثرت خرچ کرتا ہو' تو آدمی یہ سوچے کہ کاش میرے پاس بھی اتنا مال ہوتا' تو میں بھی اسی طرح خرچ کرتا' جس طرح یہ شخص خرچ کرتا ہے' تو اس طرح وہ آدمی اُس شخص پر رشک کر سکتا ہے' اور ایک وہ شخص' جو قرآن پڑھتا ہے' اور رات کو اس کی تلاوت کرتا ہے' اس کے پاس اس کے پہلو میں' ایک ایسا شخص موجود ہوتا ہے' جو قرآن کا علم نہیں رکھتا' تو وہ اس پر رشک کرتا ہے کہ یہ نوافل ادا کر رہا ہے' اور اس پر رشک کرتا ہے' کہ اسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہے' تو وہ یہ سوچتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی' اس طرح علم

عطا کیا ہوتا' تو میں بھی اسی طرح نوافل ادا کرتا' جس طرح یہ شخص ادا کر رہا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کمزور ہے۔

''حسد'' کا اطلاق اور مفہوم یہ ہے کہ جس سے حسد کیا جا رہا ہے' اس سے نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' یہ چیز بالاتفاق حرام ہے' بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اور مفہوم یہ ہوتا ہے کہ ''رشک'' کیا جائے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جا رہا ہے' اس کے جیسی حالت حاصل کرنے کی خواہش کی جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ یہ خوبی دوسرے شخص سے زائل ہو جائے' اس حدیث میں یہی (یعنی رشک) مراد ہے' اس کی مثالیں بہت سی ہیں' اگر وہ حالت' جس پر رشک کیا جا رہا ہے' وہ لائق تعریف ہو' تو یہ آرزو بھی لائق تعریف ہوگی' اور اگر وہ حالت قابل مذمت ہوگی' تو پھر یہ آرزو بھی' قابل مذمت ہوگی اور آرزو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے گناہ ہوگا۔

942 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا حسد اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا ہو' اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس میں سے خرچ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

943 - وَعَنْ يَزِيْد بن الْاَخْنَس وَكَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنافس اِلَّا فِيْ اثْنَتَيْنِ رجل أعطاهُ اللّٰه قُرْآنًا فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل وَالنَّهَار فَيَقُوْلُ رجل لَو اَن اللّٰه اَعْطَانِيْ مَا أعْطى فلَانا فأقوم بِهٖ كَمَا يَقُوْمُ وَرجل اعطاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ ينفق مِنْهُ وَيتَصَدَّق فَيَقُوْلُ رجل مثل ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْث اَبِيْ سعيد نَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت یزید بن اخنس رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم صرف دو آدمیوں پر رشک کرو! ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن' اُس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' تو آدمی یہ کہے: اگر اللہ تعالیٰ مجھے بھی یہ چیز عطا کر دیتا' جو فلاں کو عطا کی ہے' تو میں بھی اس کے ساتھ' اُسی طرح مصروف رہتا' جس طرح وہ مصروف رہتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اس میں سے خرچ کرتا ہو اور صدقہ کرتا ہو' تو آدمی کہے (اس بعد اُس کی مانند کلمات ہیں' یعنی اس پر رشک کا اظہار کرے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی مشہور اور ثقہ ہیں' اسے امام یعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' جو عمدہ سند کے ساتھ منقول ہے۔

944 - وَعَنْ فضالة بن عبيد وَتَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَأَ عشر آيَات فِي لَيْلَة كتب لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَإِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يَقُولُ رَبك عَزَّ وَجَلَّ اقْرَأ وارق بِكُل آيَة دَرَجَة حَتّٰى يَنْتَهِي إِلَى آخر آيَة مَعَه يَقُولُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْعَبد اقبض فَيَقُولُ الْعَبْد بِيَدِهِ يَا رب أَنْت أَعْلَم يَقُولُ بِهَذِهِ الْخلد وبهذه النَّعِيم. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَفِيه إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الشاميين وَرِوَايَته عَنْهُم مَقْبُولَة عِنْد الْأَكْثَرين

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' دس آیات کی تلاوت کرلے گا' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' کا ثواب نوٹ کیا جائے گا' اور ایک ''قنطار'' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو تمہارا پروردگار فرمائے گا: تم تلاوت کرو! اور ہر ایک آیت کے عوض میں' ایک درجہ پر چڑھتے جاؤ' یہاں تک کہ آدمی کو جو آخری آیت آتی ہوگی' وہاں تک آدمی چلا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائے گا: قبضے (یعنی مٹھی) میں لو! تو بندہ اپنے ہاتھ کے ذریعے عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو زیادہ بہتر جانتا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ خلد ہے اور یہ نعمتیں ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے جس نے اہل شام سے روایات نقل کی ہیں' اس کی اہل شام سے روایات' اکثر محدثین کے نزدیک مقبول ہیں۔

945 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ بِعشر آيَات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَامَ بِمِائَة آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَامَ بِألف آيَة كتب من المقنطرين

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ أَبِي سَوِيَّة عَنْ أَبِي حجيرة عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة إِن صَحَّ الْخَبَر فَإِنِّي لَا أعرف أَبَا سَوِيَّة بعدالة وَلَا جرح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيق أَيْضًا إِلَّا انه قَالَ: وَمَنْ قَامَ بِمِائَتي آيَة كتب من المقنطرين

قَوْله من المقنطرين اي مِمَّن كتب لَهُ قِنْطَار من الْأجر

قَالَ الْحَافِظ من سُورَة تبَارك الَّذِي بِيَدِهِ الْملك إِلَى آخر الْقُرْآن ألف آيَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نوافل میں' دس آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جائے گا' جو ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام ''قانتین'' میں نوٹ کیا جائے گا اور جو ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے گا اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوسریہ کی ابوحجیرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو میں ابوسریہ

کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسی حوالے سے نقل کی ہے
تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص نوافل میں دوسو آیات کی تلاوت کرے گا' اس کا نام ''مقنطرین'' میں نوٹ کیا جائے گا''۔

متن کے الفاظ ''مقنطرین'' سے مراد وہ شخص ہے' جس کے نامہ اعمال میں اجر کا ایک ''قنطار'' نوٹ کیا جائے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: سورۂ ملک سے' قرآن کے آخر تک' ایک ہزار آیات ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ القنطار اثنا عشر ألف أُوقِيَّة الْأُوقِيَّة خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک ''قنطار'' بارہ ہزار ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے' اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

947 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ مائَة آيَة كتب لَهُ قنوت لَيْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتى آيَة كتب من القانتين وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آيَة كتب من العابدين وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آيَة كتب من الحافظين وَمَنْ قَرَاَ سِتّمائَة آيَة كتب من الخاشعين وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آيَة كتب من المخبتين وَمَنْ قَرَاَ ألف آيَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائَتَا أُوقِيَّة وَالْأُوقِية خير مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَوْ قَالَ خير مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفى آيَة كَانَ من الموجبين - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

الْمُوجب الَّذِیْ اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ الْجَنَّة وَيُطلق اَيْضًا على من اَتَى بِفعل يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایک رات میں' دس آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا نام غافل لوگوں میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا نام ایک رات کے قنوت (یعنی نوافل ادا کرنے والے شخص) کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص دوسو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''قانتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چارسو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''عابدین'' میں کیا جاتا ہے جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''حافظین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص چھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''خاشعین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص آٹھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''مخبتین'' میں کیا جاتا ہے' جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لئے ایک ''قنطار'' ہوتا ہے' اور ایک ''قنطار'' بارہ سو ''اوقیہ'' کا ہوتا ہے' اور ایک ''اوقیہ'' اُن سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیان موجود ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' جن پر سورج طلوع ہوتا ہے' اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کر لے' تو اس کا شمار ''واجب کرنے والوں'' میں

ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

(حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں:) "واجب کرنے والی چیز" سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ایسا کام کرے جو اس کے لئے جنت کو واجب کردے بعض اوقات اس لفظ کا اطلاق اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو کوئی ایسا کام کرتا ہے جو اس کے لئے جہنم کو واجب کردیتا ہے۔

948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حافظ علی هؤلاء الصَّلَوَاتِ المکتوبات لم یکن من الغافلین وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ مائة آیة لم یکتب من الغافلین اَوْ کتب من القانتین . رَوَاهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِمُ وَلَفْظُهٗ وَهُوَ رِوَایَةٌ لِابْنِ خُزَیْمَةَ اَیْضًا قَالَ: من صلی فِیْ لَیْلَةٍ بِمائة آیة لم یکتب من الغافلین وَمَنْ صلی فِیْ لَیْلَةٍ بمائتی آیة کتب من القانتین المخلصین

وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ -وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ قَالَ فِیْهَا عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ اَیْضًا: من قرا عشر آیات فِیْ لَیْلَةٍ لم یکتب من الغافلین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا وہ "غافلین" میں سے نہیں ہوگا اور جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت کرلے گا اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا شمار قانتین میں ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور یہ الفاظ انہی کے ہیں امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص ایک رات میں ایک سو آیات کی تلاوت نماز میں کرے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا اور جو شخص ایک رات میں نماز میں دو سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار "قانتین مخلصین" میں ہوگا"۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام حاکم کی ایک اور روایت جس کے بارے میں انہوں نے یہ کہا ہے: وہ بھی امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے (اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:)

"جو شخص ایک رات میں دس آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا"۔

12 - اَلتَّرْهِیْبُ مِنْ صَلَاةِ الْاِنْسَانِ وَقِرَاءَتِهٖ حَالَ النُّعَاسِ

باب: اونگھ کے عالم میں آدمی کے نماز ادا کرنے یا تلاوت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

949 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلَاةِ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهٗ یَذْهَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهٗ

رَوَاهُ مَالِکٌ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیُّ وَلَفْظُهٗ: اِذَا نَعِسَ اَحَدُکُمْ وَهُوَ

يُصَلِّيْ فَلْيَنْصَرِفْ فَلَعَلَّهُ يَدْعُوْ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ لَا يَدْرِيْ

❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے سوجانا چاہیے' جب تک اس کی نیند ختم نہیں ہوجاتی' کیونکہ بعض اوقات (یہ ممکن ہے) جب کوئی شخص نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو' تو ہوسکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے دعائے مغفرت کررہا ہو' لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کردینی چاہیے' کیونکہ ہوسکتا ہے' وہ اپنے خلاف دعا کررہا ہو' اور اُسے اِس بات کا پتہ بھی نہ ہو''۔

950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاة فلينم حَتّٰى يعلم مَا يَقْرَؤُهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ اِذَا نعس اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاته فلينصرف وليرقد

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگے' تو اسے سوجانا چاہیے' جب تک وہ (اتنے ہوش میں نہیں ہوتا) کہ اسے یہ پتہ ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے' تو اسے نماز ختم کرکے سوجانا چاہیے''۔

951 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ من اللَّيْل فاستعجم الْقُرْآن على لِسَانه فَلَمْ يدر مَا يَقُوْلُ فليضطجع

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ رَحِمهم اللّٰه تَعَالٰى

حديث950: صحيح البخاري - كتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم - حديث:208صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب أمر من نعس في صلاته - حديث:1349مستخرج أبي عوانة - باب في الصلاة بين الأذان والإقامة في صلاة المغرب وغيره' بيان إيجاب النوم والاضطجاع إذا نعس المصلي في صلاته إذا استعجم - حديث:1774موطأ مالك - كتاب صلاة الليل' باب ما جاء في صلاة الليل - حديث:259سنن أبي داود - كتاب الصلاة' أبواب قيام الليل - باب النعاس في الصلاة' حديث:1128سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في المصلي إذا نعس - حديث:1366السنن للنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب الأمر بالوضوء من النوم - حديث:441مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصلاة' باب الرجل يلتبس عليه القرآن في الصلاة - حديث:4083السنن الكبرى للنسائي - ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' النعاس - حديث:151السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع - باب من نعس في صلاته فليرقد حتى يذهب عنه النوم' حديث:4389مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:11762مسند الحميدي - أحاديث عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى' حديث:180مسند أبي يعلى الموصلي - أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي' حديث:2734

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص رات کے وقت کھڑا ہوا اور قرآن پڑھتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑانے لگے اور اسے یہ پتہ نہ چلے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نوم الْإِنْسَان إِلَى الصَّباح وَترك قيام شَيْءٍ من اللَّيْل

آدمی کے صبح تک سوئے رہنے اور رات کے وقت نوافل کو مطلق طور پر ترک کر دینے سے متعلق ترہیبی روایات

952 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذکر عِنْد النَّبِی صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ رجل نَام لَيْلَة حَتّٰی أصبح قَالَ ذَاك رجل بَال الشَّيْطَان فِیْ اُذُنَيْهِ اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنه ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ فِیْ اُذُنَيْهِ عَلى التَّثْنِيَة من غير شكّ وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَقَالَ فِیْ اُذُنه - على الْإِفْرَاد من غير شكّ وَزَاد فِیْ آخِره: قَالَ الْحسن إِن بَوْله وَاللّٰه ثقيل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا' جو صبح ہونے تک ساری رات سویا رہتا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا شخص ہے' جس کے کانوں میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے اس میں لفظ ''کانوں'' نقل کیا ہے' یعنی تثنیہ کا صیغہ نقل کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے' یہی روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے لفظ ''کان'' یعنی مفرد نقل کیا ہے اور یہ بھی کسی شک کے بغیر کیا ہے' اور انہوں نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حسن بصری فرماتے ہیں: شیطان کا پیشاب' اللہ کی قسم! بوجھل ہوتا ہے۔

953 - وروى الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ حَدِيْثٍ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ العَبْد الصَّلَاة من اللَّيْل اَتَاهُ ملك فَقَالَ لَهُ قُم فَقَدْ اَصبحت فصل وَاذْكُر رَبك فياتيه الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ عَلَيْكَ ليل طَوِيل وسوف تقوم فَاِن قَامَ فصلى أصبح نشيطا خَفِيف الْجِسْم قرير الْعين وَاِن هُوَ أطَاع الشَّيْطَان حَتّٰی أصبح بَال فِیْ اُذُنه

امام طبرانی نے' معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بندہ رات کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو ایک فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے' اور اس سے کہتا ہے: اُٹھو! صبح ہونے والی ہے' تم نماز ادا کرو اور تم اپنے پروردگار کا ذکر کرو! اور ایک شیطان اُس کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے: ابھی رات بہت لمبی

ہے تم تھوڑی دیر بعد اُٹھ جانا' اگر وہ شخص اٹھ کر نماز ادا کر لے تو صبح کے وقت وہ تازہ دم اور ہلکا پھلکا ہوتا ہے' اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں اور اگر وہ شیطان کی پیروی کرے' تو وہ ایسے عالم میں صبح کرتا ہے کہ شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کیا ہوتا ہے''۔

954 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تكن مثل فلان كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْل فترك قيام اللَّيْل

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی مانند نہ ہو جانا' جو پہلے رات کو نوافل ادا کیا کرتا تھا' اور پھر اس نے رات کے نوافل ترک کر دیئے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

955 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعْقد الشَّيْطَان على قَافِيَة رَأس اَحَدُكُمْ إِذا هُوَ نَام ثَلَاث عقد يضْرب على كل عقدَة عَلَيْك ليل طَوِيل فارقد فَإِن اسْتَيْقَظَ فَذكر اللّٰه انْحَلَّت عقدَة فَإِن تَوَضَّأ انْحَلَّت عقدَة فَإِن صلى انْحَلَّت عقدَة فَأصْبح نشيطا طيب النَّفس وَإِلَّا أصبح خَبِيث النَّفس كسلان - رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْده: فَيُصْبِح نشيطا طيب النَّفس قد أصَاب خيرا وَإِن لم يفعل أصبح كسلان خَبِيث النَّفس لم يصب خيرا - وَتقدم فِي الْبَاب قبله

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان کسی شخص کی گردن پر گرہ لگاتا ہے' جب آدمی سونے لگتا ہے' وہ تین گرہیں لگاتا ہے' اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: رات بڑی لمبی ہے' تم سوئے رہو! اگر آدمی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرے' تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اگر آدمی وضو کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر نماز ادا کرے' تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' اور آدمی صبح کے وقت تازہ دم' خوش مزاج ہوتا ہے' ورنہ آدمی کا مزاج بھی خراب ہوتا ہے' اور وہ سست ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی صبح کے وقت تازہ دم اور خوش مزاج ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب ہوتی ہے' اور اگر اس نے ایسا نہ کیا ہو' تو صبح کے وقت وہ کاہل ہوتا ہے' اور اس کا مزاج خراب ہوتا ہے' اور اسے بھلائی حاصل نہیں ہوتی''۔

یہ روایت اس سے پہلے والے باب میں گزر چکی ہے۔

956 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت أم سُلَيْمَان بن دَاوُد لِسُلَيْمَان يَا بني لَا تكْثر النّوم بِاللَّيْلِ فَإِن كَثْرَة النّوم بِاللَّيْلِ تتْرك الرجل فَقِيرا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْ إِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا: اے میرے بیٹے! رات کو زیادہ نہ سونا' کیونکہ رات کے وقت زیادہ سونا' آدمی کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے۔

957 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم ذكر وَلَا أُنْثَى يَنَام إِلَّا وَعَلَيْهِ جرير مَعْقُود فَإِن هُوَ تَوَضَّأ وَقَامَ إِلَى الصَّلَاة أصبح نشيطا قد أصَاب خيرا وَقد انحلت عقده كلهَا وَإِن اسْتَيْقَظَ وَلَمْ يذكر الله أصبح وعقده عَلَيْهِ وَأصْبح ثقيلا كسلان وَلَمْ يصب خيرا

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان وَتقدم لفظ ابْن خُزَيْمَة

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان مرد یا عورت سو جائے' تو اس پر گرہ لگی ہوئی رسی لگا دی جاتی ہے' اگر وہ اُٹھ کر وضو کرے اور نماز کی طرف جائے' تو صبح کے وقت وہ تازہ دم ہوتا ہے' اُسے بھلائی نصیب ہوئی ہوتی ہے' اور اس کی تمام گرہیں کھل چکی ہوتی ہیں' اور اگر وہ بیدار ہونے کے بعد' اللہ کا ذکر نہ کرے' تو صبح کے وقت اس پر گرہ موجود ہوتی ہے' اور وہ بوجھل اور سست ہوتا ہے' اور اسے بھلائی نصیب نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ' اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔

958 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله يبغض كل جعظري جواظ صخاب فِي الْأَسْوَاق جيفة بِاللَّيْلِ حمَار بِالنَّهَارِ عَالم بِأَمْر الدُّنْيَا جَاهِل بِأَمْر الْآخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ والأصبهاني وَقَالَ أَهْلِ اللُّغَة الجعظري الشَّديد الغليظ والجواظ الأكول والصخاب الصياح انْتهى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر سخت مزاج' زیادہ کھانے پینے والے' بازاروں میں چیخ' چیخ کر بولنے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو رات کے وقت مردار کی طرح پڑے ہوتے ہیں' جو دن کے وقت گدھے کی طرح ہوتے ہیں' جو دنیا سے متعلق امور سے واقف ہوتے ہیں' اور آخرت سے متعلق امور سے ناواقف ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے' اس کو اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اہل لغت کہتے ہیں: ''جعظری'' سے مراد شدت پسند اور سخت مزاج ہے' لفظ ''جواظ'' سے مراد زیادہ کھانے پینے والا ہے' لفظ ''صخاب'' سے مراد چیخ' چیخ کر بولنے والا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

التَّرْغِيْب فِيْ آيَات وأذكار يَقُوْلهَا إِذا أصبح وَإِذَا أَمْسَى

باب: چند آیات اوراذ کار سے متعلق ترغیبی روایات' جنہیں آدمی صبح اور شام کے وقت پڑھے گا

959 - عَنْ مُعَاذ بن عبد الله بن خبيب عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ خرجنَا فِيْ لَيْلَة مطر وظلمة شَدِيْدَة نطلب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّي بنَا فادركناه فَقَالَ قل فَلَمْ اقل شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قل فَلَمْ اقل شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قل قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَقُوْلُ قَالَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد والمعوذتين حِيْن تصبح وَحين تمسي ثَلَاث مَرَّات تكفيك من كل شَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حسن صَحِيْح غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْندًا ومرسلا

❀❀ معاذ بن عبداللہ نے' اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک رات جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی شدید تھی' ہم نبی اکرم ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے نکلے' تاکہ آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھائیں' ہم آپ ﷺ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو! تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھو' تم صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی' انہیں تین مرتبہ پڑھو' یہ ہر چیز کے حوالے سے' تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' امام نسائی نے یہ روایت مسند اور مرسل دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

960 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات أعوذ بِاللّٰهِ السَّمِيْع الْعَلِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم وَقَرَأَ ثَلَاث آيَات من آخر سُوْرَة الْحَشْر وكل اللّٰه بِهِ سبعين ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِي وَإِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم مَاتَ شَهِيدا وَمَنْ قَالَهَا حِيْن يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمنزلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ خَالِدِ بْن طهْمَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ بعض النّسخ حسن غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی' شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں''

اس کے بعد آدمی سورۂ حشر کی آخری تین آیات تلاوت کرے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک' اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو یہ اس کی مانند ہوگا (یعنی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

یہ روایت امام ترمذی نے' خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' بعض

نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

961 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ حِين يصبح فسبحان اللّٰه حِيْن تمسون وَحين تُصبحُونَ وَله الْحَمد فِي السَّمٰوَات وَالْاَرْض وعشيا وَحين تظهرُوْنَ يخرج الْحَيّ من الْمَيِّت وَيخرج الْمَيِّت من الْحَيّ ويحيي الْاَرْض بعد مَوتهَا وَكَذٰلِكَ تخرجُونَ الرّوم اُدْرك مَا فَاتَهُ فِيْ يَوْمه ذٰلِكَ وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي اُدْرك مَا فَاتَهُ فِيْ ليلته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: ''میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس وقت جب تم شام کرتے ہو اور جب تم صبح کرتے ہو' اور ہر طرح کی حمد' اُسی کے لئے مخصوص ہے' آسمانوں میں اور زمین میں' رات کے وقت بھی' اور جب تم دوپہر کرتے ہو' اس وقت بھی' وہ زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے' اور وہ مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے' اور زمین کے مردہ ہو جانے کے بعد' وہ اُسے زندگی دیتا ہے' اسی طرح تمہیں بھی نکالا جائے گا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کا' اُس دن' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ آدمی اس تک پہنچ جاتا ہے' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے' اس کا اس رات میں' جو بھی نفلی عمل رہ گیا ہو' وہ شخص اس کے اجر و ثواب تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

962 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الاسْتِغْفَار اَللّٰهُمَّ اَنْت رَبِّي لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت خلقتني وَاَنا عَبدك وَاَنا على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اُعوذ بك من شَرّ مَا صنعت اَبُوء لَك بنعمتك عَلَيّ وأبوء بذنبي فَاغْفِر لي اِنَّهُ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت من قَالَهَا موقنا بهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجنَّة وَمَنْ قَالَهَا موقنا بهَا حَتّٰى يصبح فَمَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده: لَا يَقُوْلهَا اَحَد حِيْن يُمْسِي فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يصبح اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَلَا يَقُوْلهَا حِيْن يصبح فَيَاْتِيْ عَلَيْهِ قدر قبل اَن يُمْسِي اِلَّا وَجَبت لَهُ الْجنَّة

وَلَيْسَ لشداد فِي الْبُخَارِيّ غير هٰذَا الحَدِيْث وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان وَالْحَاكِم من حَدِيْث بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوء بباء مُوَحدَة مَضْمُومَة وهمزة بعد الْوَاو ممدودا مَعْنَاهُ اُقرّ واعترف

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سید الاستغفار یہ کلمات ہیں: ''اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو نے مجھے پیدا کیا ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر' اپنی استطاعت کے مطابق کاربند ہوں' میں نے جو کیا ہے' اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں'

تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے' کیونکہ گناہوں کی مغفرت' صرف تو ہی کرسکتا ہے''

جو شخص شام کے وقت' ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس رات میں انتقال کرگیا' تو جنت میں داخل ہوگا' اور جو شخص ان کلمات پر یقین رکھتے ہوئے' صبح کے وقت انہیں پڑھ لے گا' اگر وہ اس دن میں انتقال کرگیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اُن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور صبح ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور شام ہونے سے پہلے اسے موت آجائے' تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی''۔

صحیح بخاری میں' حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے' یہ امام ابوداؤد' امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''ابوء'' میں 'ب' ہے' جس پر پیش ہے' اور 'و' کے بعد 'ء' ہے' اس کا مطلب ہے: میں اقرار کرتا ہوں اور اعتراف کرتا ہوں۔

963 - وَرُوِیَ عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ منا من حلف بالأمانة وَلَیْسَ منا من خَان امْرأ مُسْلِما فِیْ اَھله وخادمه

وَمن قَالَ: حِیْن یُمْسِی وَحین یصبح اللّٰھُمَّ اِنِّیْ أشھدك بانك اَنْتَ اللّٰه الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شریك لَكَ وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُولك اَبُوء بنعمتك عَلَیّ وأبوء بذنبی فَاغْفِر لی اِنَّه لَا یغْفر الذُّنُوب غَیْرك فَاِن قَالَھَا من یَوْمه ذٰلِكَ حِیْن یصبح فَمَاتَ من یَوْمه ذٰلِكَ قبل اَن یُمْسِی مَاتَ شَھِیدا وَاِن قَالَھَا حِیْن یُمْسِی فَمَاتَ من لیلته مَاتَ شَھِیدا . رَوَاہُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَھَانِیّ وَغَیْرہ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام کا حلف اُٹھائے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی مسلمان کے ساتھ' اس کے اہل خانہ' یا خادم کے حوالے سے خیانت کرے''۔ اور جو شخص شام کے وقت' یا صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں تجھے اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ' تو ہی اللہ ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف' تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اعتراف کرتا ہوں' اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میری مغفرت کردے! کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی مغفرت نہیں کرسکتا''

اگر وہ شخص دن میں' صبح کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں' شام ہونے سے پہلے انتقال کرجائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ شہید ہونے کے طور پر مرے گا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

964 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ مَا لقِيت من عقرب لدغتني البارحة قَالَ اما لَو قلت حِين امسيت اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضُرك . رَوَاهُ مَالك وَمُسلِم وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَلَفظه: من قَالَ حِين يُمْسِي ثَلَاث مَرَّات اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من شَرّ مَا خلق لم تضره حمة تِلْكَ اللَّيْلَة

قَالَ سُهَيْل فَكَانَ اَهْلنَا تعلموها فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كل لَيْلَة فلدغت جَارِيَة مِنْهُم فَلَمْ تجد لَهَا وجعا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِ التِّرمِذِيّ الْحمة بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم هُوَ السم وَقِيْلَ لدغة كل ذِيْ سم وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات جو بھی بچھو میرے سامنے آیا اس نے مجھے ڈس لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت یہ کلمات پڑھے ہوتے: ''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے''۔

تو ان بچھوؤں نے تمہیں نقصان نہیں پہنچانا تھا۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اور ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے''

تو اس رات میں کوئی تکلیف دینے والی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

سہیل بیان کرتے ہیں: ہمارے اہل خانہ ان کلمات کو سیکھ کر روزانہ ان کلمات کو پڑھا کرتے تھے ایک مرتبہ ان میں سے ایک لڑکی کو ایک ڈسنے والی چیز نے ڈس لیا لیکن اسے تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے جو امام ترمذی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

لفظ ''الحمۃ'' میں 'ح' پر پیش ہے اس کے بعد 'م' تخفیف کے ساتھ ہے اس سے مراد زہر ہے اور ایک قول کے مطابق ہر زہریلے جانور کا ڈسنا ہے اور ایک قول کے مطابق اس کا کوئی اور مفہوم ہے۔

965 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِين يصبح وَحِين يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة لم يَأْتِ اَحَد يَوْم الْقِيَامَة بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهٖ إِلَّا اَحَد قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُو دَاوُد وَعِنْده سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم وَبِحَمْدِهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفظِهٖ من قَالَ إِذا أصبح مائَة مرّة وَإِذَا أمسى مائَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ غفرت ذُنُوبه وَإِن كَانَت اَكثر من زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے: ''سبحان اللہ وبحمدہ''

تو قیامت کے دن کوئی بھی شخص اس سے زیادہ فضیلت والا عمل لے کر نہیں آئے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے

اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں اِن کلمات کو پڑھا ہو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے لفظ سبحان العظیم وبحمدہ نقل کیا ہے یہ روایت ابن ابودنیا نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اُن کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا اُس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ سے زیادہ ہوں"۔

966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر فِیْ یَوْم مائَة مرّة کَانَت لَهُ عدل عشر رِقَاب وَکتب لَهُ مائَة حَسَنَة ومحیت عَنهُ مائَة سَیِّئَة وَکَانَت لَهُ حرْزا من الشَّیْطَان یَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِی وَلَمْ یَاْتِ اَحد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا رجل عمل اکثر مِنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اُسی کے لئے مخصوص ہے حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"

تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور اس دن میں یہ اُس کے لئے شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا اور اس دن کسی بھی شخص نے اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے یہی عمل زیادہ تعداد میں کیا ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

967 - وَعَنْ ابان بن عُثْمَان قَالَ سَمِعت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَقُوْلُ فِیْ صباح کل یَوْم وَمَسَاء کل لَیْلَة بِسم اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یضر مَعَ اسْمه شَیْءٌ فِی الْاَرْض وَلَا فِی السَّمَاء وَهُوَ السَّمِیْع الْعَلِیم ثَلَاث مَرَّات فیضره شَیْءٌ وَکَانَ ابان قد اَصَابَهُ طرف فالج فَجعل الرجل ینظر اِلَیْهِ فَقَالَ ابان مَا تنظر اما اِن الحَدِیْث کَمَا حدثتك وَلٰکِنِّیْ لم اَقله یَوْمَئِذٍ لیمضی اللّٰه قدره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

ابان بن عثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "جو بھی بندہ روزانہ صبح کے وقت اور رات کو شام کے وقت یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لے:

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم کے ہمراہ زمین میں اور آسمان میں کوئی چیز نقصان

نہیں پہنچا سکتی اور وہ (اللہ تعالیٰ) سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''

ابان نامی راوی کو ایک طرف فالج ہوگیا' ایک شخص نے حیرانی کے ساتھ ان کو دیکھا' تو ابان نے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث اُسی طرح ہے' جس طرح میں نے تمہیں بیان کی تھی' لیکن ایک دن میں نے یہ کلمات نہیں پڑھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے تقدیر کے فیصلے کو جاری کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

968 - وَعَنْ أم الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَی حسبی اللّٰه لَا اِلَه اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تو کلت وَهُوَ رب الْعَرْش الْعَظِیْم سبع مَرَّات کَفاهُ اللّٰه مَا اهمه صَادِقا کَانَ اَوْ کَاذِبًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰکَذَا مَوْقُوفًا وَرَفعه ابْن السّنی وَغَیْرِهٖ وَقد یُقَال اِن مثل هٰذَا لَا یُقَال من قبل الرَّاْی وَالاجْتِهَاد فسبیله سَبِیْل الْمَرْفُوْع

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت' یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لے:

''میرے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اسی پر میں نے توکل کیا' اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے''

تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام پریشانیوں کے حوالے سے' اس کے لئے کفایت کر جائے گا' خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اسی طرح موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' ابن سنی اور دیگر حضرات نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی جاتی ہے: اس طرح کے کلمات' اپنی رائے اور اجتہاد کے ذریعے بیان نہیں کیے جاسکتے' تو اب اس کی صورت ''مرفوع'' حدیث کی ہوسکتی ہے۔

969 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِیْن یصبح اَوْ یُمْسِی اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصبحت أشهدك وَاُشْهد حَمَلَة عرشك وملائكتك وَجَمِیْع خلقك اَنَّك اَنْت لَا اِلَه اِلَّا اَنْت وَاَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُوْلك أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار فَمَنْ قَالَهَا مرَّتَیْنِ أعتق اللّٰه نصفه مِنَ النَّار وَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا أعتق اللّٰه ثَلَاثَة اَرْبَاعه مِنَ النَّار فَاِن قَالَهَا اَرْبعا أعتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد فِیْهِ بعد اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شریك لَك - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَمْ یقل أعتق اللّٰه اِلَی آخِره وَقَالَ اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب من ذَنْب فِی یَوْمه ذٰلِكَ فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسَی غفر اللّٰه لَهُ مَا أصَاب فِیْ لیلته تِلْكَ - وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْد التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! میں نے صبح کی اس عالم میں کہ میں' تجھے اور تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو اور تیرے فرشتوں کو اور تیری تمام مخلوق کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جو شخص یہ کلمات دو مرتبہ پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے تین چوتھائی حصے کو آگ سے آزاد کردے گا' اور اگر آدمی یہ کلمات چار مرتبہ پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''مگر تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ کلمات نقل نہیں کیے: ''اللہ تعالیٰ آزاد کردے گا'' اس سے لے کے آخر تک (کلمات انہوں نے نقل نہیں کیے ہیں) انہوں نے یہ کلمات نقل کیے ہیں:

''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے' اس دن کے ہونے والے گناہوں کی مغفرت کردے گا اور اگر آدمی شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے' تو اس نے اس رات میں جو گناہ کیے ہوں گے' اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کردے گا''۔

''جامع ترمذی'' میں یہ روایت اسی طرح منقول ہے۔

970 - وَعَنْ اَبِیْ عَیَّاش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اِذا أصبح لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر كَانَ لَهُ عدل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِیل وَكتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنْهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات وَكَانَ فِیْ حرز من الشَّیْطَان حَتّٰی یُمْسِی فَاِن قَالَهَا اِذا اَمْسٰی كَانَ لَهُ مثل ذٰلِكَ حَتّٰی یصبح

قَالَ حَمَّاد فَرَاٰی رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یری النَّائِم فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَبَا عَیَّاش یحدث عَنْك بِكَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عَیَّاش

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا لَفظه وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن السّنی وَزَاد: "یحیی وَیُمِیت وَهُوَ حَیّ لَا یَمُوْت وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر" -وَاتَّفَقُوْا كلهم علی الْمَنَام - اَبُوْ عَیَّاش بِالْیَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت والشین الْمُعْجَمَة وَیُقَال ابْن اَبِیْ عَیَّاش ذكره الْخَطِیب وَیُقَال ابْن عَیَّاش الزرقی الْاَنْصَارِیّ ذكره اَبُوْ اَحْمد وَالْحَاكِم واسْمه زید بن الصَّامِت وَقِیْلَ زید بن النُّعْمَان وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَلَیْسَ لَهُ فِی الْاُصُوْل السِّتَّة غیر هٰذَا الحَدِیْث فِیْمَا اَعْلَمُ وَحَدِیْث آخر فِیْ قصر الصَّلَاة رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد - الْعدْل بِالْكَسْرِ وفتحه لُغَة هُوَ الْمثل وَقِیْلَ بِالْكَسْرِ مَا عَادل الشَّیْء من جنسه وبالفتح مَا عادله من غیر جنسه

حضرت ابوعیاش رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:
''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

تو یہ چیز اس کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند شمار ہوگی' اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے' اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے' اور شام تک یہ عمل' اس کے لئے حفاظت کا باعث ہوگا اور جو شخص شام کے وقت' یہ کلمات پڑھ لے' تو اگلے دن صبح تک اسے بھی یہی فضیلت نصیب ہوگی''۔

حماد نامی راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ابوعیاش نے' آپ کے حوالے سے' اس اس طرح کی حدیث بیان کی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوعیاش نے سچ کہا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور ابن سنی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' جسے موت نہیں آئے گی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

خواب نقل کرنے کے بارے میں' یہ تمام حضرات متفق ہیں۔

ابوعیاش نامی راوی کا جہاں تک تعلق ہے' تو ایک قول کے مطابق یہ ابن ابوعیاش ہیں' خطیب بغدادی نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے: ایک قول کے مطابق یہ ابن عیاش زرقی انصاری ہیں' ابواحمد اور امام حاکم نے ان کا ذکر کیا ہے' ان کا نام زید بن صامت ہے' اور ایک قول کے مطابق زید بن نعمان ہے' اور ایک قول کے مطابق کچھ اور ہے' میرے علم کے مطابق ''صحاح ستہ'' میں ان کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' البتہ امام ابوداؤد نے' نماز قصر کرنے سے متعلق' ایک حدیث ان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ ''العدل'' میں 'ع' پر 'زیر' ہے' اور ایک لغت کے مطابق اس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد مثل ہے' ایک قول کے مطابق اگر 'زیر' ہو تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو' اور اس کے برابر ہو' اور اگر 'زبر' کے ساتھ ہو' تو وہ چیز ہوگی' جو اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو' لیکن اس کے برابر ہو۔

971 - وَعَنْ اَبِیْ سَلامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَھُوَ مَمْطُور الحبشی انہ کَانَ فِیْ مَسْجِد حمص فمر بِہٖ رجل فَقَالُوْا ھٰذَا خَادِمِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْہِ فَقَالَ حَدثنِیْ بِحَدِیْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لم یتداوله بَیْنكَ وَبَیْنه الدَّجَال فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسٰی رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دینا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلا اِلَّا کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن یرضیه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَةِ اَبِىْ سعد سعيد بن الْمَرْزُبَان عَنْ اَبِىْ سَلمَة عَن ثَوْبَان وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِىْ بعض النّسخ حسن صَحِيْح وَهُوَ بعيد وَعِنْده وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَيَنْبَغِى اَن يجمع بَيْنَهمَا فَيُقَالُ وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا ورسولا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَن سَابق عَنْ اَبِىْ سَلام رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ خَادِم النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم فَقَالَا عَنْ اَبِىْ سَلام سَابق بن نَاجِية وَعند اَحْمد انه يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاث مَرَّات حِيْن يُمْسِى وَحين يصبح وَهُوَ فِىْ مُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِىْ سعيد من غير ذكر الصَّباح والمساء وَقَالَ فِىْ آخِره وَجَبت لَهُ الْجَنَّة صحح ابْن عبد الْبر النمرى فِى الاسْتِيعَاب رِوَايَةِ ابْن مَاجه وَقَالَ رَوَاهُ وَكِيع عَن مسعر عَنْ اَبِىْ عقيل عَنْ اَبِىْ سَلامَة عَن سَابق فَاَخْطَاَ فِيْهِ وَكَذَا فِىْ سَلام اَبِىْ سَلامَة فَاَخْطَاَ فِيْهِ قَالَ وَلَا يَصح سَابق فِى الصَّحَابَة

❀❀ ابوسلام جو ممطور حبشی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ حمص کی مسجد میں موجود تھے اُن کے پاس سے ایک شخص گزرا تو لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ﷺ کے خادم ہیں تو ابوسلام اُٹھ کر ان صاحب کے پاس گئے اور بولے: آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور اس کے حوالے سے آپ کو کوئی الجھن نہ ہو تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''ہم اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہیں (یعنی ان پر ایمان رکھتے ہیں)''

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو راضی کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی نے یہ روایت ابوسعد سعید بن مرزبان کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نسخوں میں یہ بات مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے لیکن یہ بات بعید از امکان ہے اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہیں'' -تو اب مناسب یہ ہے کہ ان دونوں کو جمع کر لیا جائے اور یہ کہا جائے:

''حضرت محمد ﷺ کے نبی اور رسول ہونے سے راضی ہوں''۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے سابق کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے خادم سے نقل کی ہے یہی امام احمد اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ابوسلام سابق بن ناجیہ کے حوالے سے منقول ہے امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ کلمات صبح کے وقت تین مرتبہ اور شام کے وقت تین مرتبہ پڑھے جائیں گے''۔

امام مسلم کی نقل کردہ روایت ابوسعید کے حوالے سے منقول ہے اور اس میں صبح اور شام کا ذکر نہیں ہے اور انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''

علامہ ابن عبدالبر نمری نے کتاب ''الاستیعاب'' میں اس روایت کو مستند قرار دیا ہے جو امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے یہ روایت مسعر کے حوالے سے ابوعقیل کے حوالے سے ابوسلامہ کے حوالے سے سابق سے نقل کی ہے اور اس میں غلطی کی ہے اور اسی طرح سلام ابوسلامہ کے بارے میں بھی انہوں نے غلطی کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ درست نہیں ہے کہ ''سابق'' کا شمار صحابہ کرام میں کیا جائے۔

972 - وَعَنْ المنيذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يكون بِافريقية قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ إِذا أصبح رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ نَبيا فَأَنا الزعيم لآخذن بِيَدِهِ حَتّٰى أدخله الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت منیذر رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں یہ افریقہ میں ہوتے تھے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں اس بات کا ضامن ہوں کہ میں اُس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں لے جاؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

973 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَنَّام البياضى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ حِيْن يصبح اللّٰهُمَّ مَا أصبح بِي من نعْمَة اَوْ بِأحد من خلقك فمنك وَحدك لَا شريك لَك فلك الْحَمد وَلَك الشُّكْر فَقَدْ أدّى شكر يَوْمه وَمَنْ قَالَ مثل ذٰلِكَ حِيْن يُمْسِي فَقَدْ أدّى شكر ليلته . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَنِ ابْنِ عَبَّاس بِلَفْظ دون ذكر الْمسَاء وَلَعَلَّه سقط من أُصَلِّي

❀❀ حضرت عبداللہ بن غنام بیاضی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! جو بھی مجھ پر نعمت ہے یا تیری مخلوق میں سے جس کسی پر بھی نعمت ہے تو وہ صرف تیری طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے ہر طرح کا شکر تیرے لئے مخصوص ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ شخص اس دن کا شکر ادا کر دیتا ہے اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے تو وہ اس رات کا شکر ادا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے جس میں شام کو پڑھنے کا تذکرہ نہیں ہے شاید یہ اصل سے ساقط ہو گئے ہوں۔

حدیث 972: المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم من اسمه منيذر - منيذر الأسلمي حديث: 17629

974 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سبح الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن حج مائة حجّة وَمَنْ حمد الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن حمل على مائة فرس فِيْ سَبِيْل الله اَوْ قَالَ غزا مائة غَزْوَة فِيْ سَبِيْل الله وَمَنْ هلل الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى كَانَ كمن أعتق مائة رَقَبَة من ولد إِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام وَمَنْ كبر الله مائة بِالْغَدَاةِ وَمِائَة بالْعَشى لم يَاْتِ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَحَد باَكْثَرَ مِمَّا اَتَى بِهِ اِلَّا من قَالَ مثل مَا قَالَ اَوْ زَاد على مَا قَالَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ سُفْيَان الْحِمْيَرِى واسمه سعيد بن يحيى عَن الضَّحَّاك بن حمرَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ سُفْيَان وَالضَّحَّاك وَعَمْرو بن شُعَيْب يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِم وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة بَدَنَة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من مائَة فرس يحمل عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْل الله وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا كَانَ أفضل من عتق مائَة رَقَبَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة قبل طُلُوْع الشَّمْس وَقبل غُرُوبهَا لم يجِيء يَوْمَ الْقِيَامَة اَحَد بِعَمَل أفضل من عمله اِلَّا من قَالَ مثل قَوْلِهِ اَوْ زَاد عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے ایک سو حج کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے اللہ کی راہ میں ایک سو گھوڑے دیے ہوں یا جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک سو جنگوں میں حصہ لیا ہو جو شخص صبح وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو یہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کیے ہوں اور جو شخص صبح کے وقت ایک سو مرتبہ اور شام کے وقت ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے تو اس دن میں اور کسی نے اس کے عمل سے زیادہ عمل نہیں کیا ہوگا ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ابوسفیان حمیری جن کا نام سعید بن یحییٰ ہے ان کے حوالے سے ضحاک بن حمرہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: ابوسفیان ضحاک اور عمرو بن شعیب ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو یہ ایک سو قربانیاں کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اور سورج غروب ہونے سے پہلے

ایک سومرتبہ الحمدللہ پڑھے گا' تو یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دیے جائیں اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھے گا' تو یہ ایک سو غلام آزاد کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے یہ کلمات ایک سو مرتبہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے' حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو قیامت کے دن کوئی ایسا شخص نہیں آئے گا' جس کا عمل اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کی مانند یہ کلمات پڑھے ہوں' یا اس سے زیادہ تعداد میں یہ کلمات پڑھے ہوں۔

975 - وَعَنْ عبد الحميد مولى بني هَاشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أمه حدثته وَكَانَت تخْدم بعض بَنَات النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْنة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثتها اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعلمهَا فَيَقُولُ قولي حِيْن تصبحين سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه كَانَ وَمَا لم يَشَأ لم يكن أَعْلَمُ اَن اللّٰه على كل شَيْءٍ قدير وَاَن اللّٰه قد أحَاط بِكُل شَيْءٍ علما فَاِنَّهٗ من قالهن حِيْن يصبح حفظ حَتّٰى يُمْسِي وَمَنْ قالهن حِيْن يُمْسِي حفظ حَتّٰى يصبح . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَأم عبد الحميد لَا اعرفهَا

❀❀ عبدالحمید' جو بنی ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ اپنی والدہ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں' جو نبی اکرم ﷺ کی کسی صاحبزادی کی خادمہ تھیں' نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی نے اُس خاتون کو یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے انہیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد اسی کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت حاصل نہیں ہو سکتی' جو اللہ تعالیٰ نے چاہا' وہ ہوا' اور جو اس نے نہیں چاہا' وہ نہیں ہوا' میں یہ بات جانتی ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے' اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا علمی اعتبار سے احاطہ کیا ہوا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص صبح کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک حفاظت میں رہے گا' اور جو شخص شام کے وقت' ان کلمات کو پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' (حافظ عبدالعظیم منذری فرماتے ہیں:) ام عبدالحمید نامی خاتون سے میں واقف نہیں ہوں۔

976 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدع هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات حِيْن يُمْسِي وَحين يصبح اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَساَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَساَلك الْعَفو والعافية فِيْ ديني ودنياي وَاَهلي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عوراتي وآمن روعاتي اَللّٰهُمَّ احفظني من بَيْن يَدي وَمَنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شمَالي وَمَنْ فَوْقِي وَاَعُوْذ بعظمتك اَن أغتال من تحتي . قَالَ وَكِيع وَهُوَ ابْن

الْجراح يَعْنِيْ الْخَسْف . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھنا ترک نہیں کرتے تھے:

''اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا' تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! میں اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل خانہ اور اپنے مال کے بارے میں معافی اور عافیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو میرے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی فرما اور پریشان کن معاملات میں امن نصیب فرما' اے اللہ! میرے آگے سے' میرے پیچھے سے میرے دائیں سے' میرے بائیں سے' میرے اوپر سے' میری حفاظت فرما' میں تیری عظمت کی پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ نیچے کی طرف سے' میرے ساتھ کوئی خرابی ہو''

وکیع بن جراح کہتے ہیں: اس سے مراد زمین میں دھنسنا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

977 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ وَهُوَ فِيْ اَرْض الرّوم اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ غدْوَة لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كتب اللّٰه لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَكن لَهُ قدر عشر رِقَاب وَاَجَارَهُ اللّٰه من الشَّيْطَان وَمَنْ قَالَهَا عَشِيَّة مثل ذٰلِك . رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتقدم لَفظه فِيمَا يَقُوْلُ بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب . وَزَاد اَحْمد فِيْ رِوَايَته بعد قَوْله وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَقَالَ كتب اللّٰه لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ قَالَهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنهُ عشر سيئات وَرَفعه اللّٰه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ كعشر رِقَاب وَكن لَهُ مسلحة مِن اَوَّل النَّهَار اِلى آخِره وَلَمْ يعْمل يَوْمَئِذٍ عملا يقهرهن فَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمثل ذٰلِك . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِ اَحْمد واسنادهما جيد المسلحة بِفَتْح الْمِيم وَاللَّام وبالسين والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ الْقَوْم اِذا كَانُوْا ذَوِي سِلَاح

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ روم کی سرزمین پر موجود تھے' وہاں انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کر لے گا' اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے محفوظ رکھے گا' اور جو شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' اس کو بھی اس کی مانند اجر و ثواب ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' کہ آدمی کو صبح کے بعد' عصر کے بعد اور مغرب کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟

امام احمد نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے''

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اللہ تعالیٰ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اسے دس نیکیاں عطا کرے گا اور دس گناہ معاف کرے گا' اور اس وجہ سے' اُس کے دس درجے بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور یہ دن کے ابتدائی حصے سے لے کر' آخری حصے تک' اس کے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا' جو ان کلمات پر غالب ہو' اور اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے گا' تو بھی اس کی مانند ثواب حاصل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

لفظ ''المسلحہ'' میں 'م' پر زبر ہے' پھر 'ل' ہے' اور 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد وہ لوگ ہیں' جن کے پاس ہتھیار موجود ہوں۔

978 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدع رَجُلٌ مِّنْكُمْ اَن يعْمل لله كل يَوْم الفي حَسَنَة حِيْن يصبح يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة فَاِنَّهَا الفا حَسَنَة وَاللّٰه اِنْ شَاءَ اللّٰه لن يعْمل فِيْ يَوْمه من الذُّنُوب مثل ذٰلِكَ وَيكون مَا عمل من خير سوى ذٰلِكَ وافرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاحْمد وَعِنْده الف حَسَنَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے کوئی بھی شخص اس چیز کو ترک نہ کرے کہ وہ روزانہ اللہ تعالیٰ کے لئے دو ہزار نیکیاں کرے' وہ صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے' کیونکہ یہ دو ہزار نیکیوں کے برابر ہے' اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا' تو اس شخص نے اس دن میں اتنے گناہ نہیں کرنے ہوں گے' اور وہ شخص اس کے علاوہ اور جو بھلائی کا کام کرے گا' وہ اضافی خوبی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک ہزار نیکیاں''۔

979 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الدُّخان كلهَا وَاَوّل حم غَافِر اِلَى وَاِلَيْهِ الْمصير وَآيَة الْكُرْسِيّ حِيْن يُمْسِي حفظ بهَا حَتّٰى يصبح وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْن يصبح حفظ بهَا حَتّٰى يُمْسِي . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم بَعْضُهُمْ فِيْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي بكر بن اَبِي مليكَة من قبل حفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سورۂ دخان مکمل پڑھے اور سورۂ حم غافر کا ابتدائی حصہ لفظ ''الیہ المصیر'' تک پڑھے اور آیت الکرسی پڑھے' اگر وہ شام کے وقت اسے پڑھے' تو ان کے حوالے سے صبح تک حفاظت میں رہے گا' اور اگر صبح کے وقت انہیں پڑھے گا' تو ان کے حوالے سے

شام تک حفاظت میں رہے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے بعض محدثین نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابوملیکہ نامی راوی کے بارے میں اُس کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔

980 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استفتح اَوَّل نَهَاره بِخَير وختمه بِخَير قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته لَا تكْتبُوا عَلَيْهِ مَا بَيْن ذٰلِكَ من الذُّنُوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دن کا آغاز بھلائی کے ذریعے کرتا ہے اور اس کا اختتام بھلائی کے ذریعے کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کے درمیان میں جو اس نے گناہ کیے ہیں انہیں نوٹ نہ کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

981 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ حِيْن يصبح ثَلَاث مَرَّات اللَّهُمَّ لَك الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ أَصبَحت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَاِن مَاتَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَ حِيْن يُمْسِي اللَّهُمَّ لَك الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَنْت رَبِّي وَاَنا عَبدك آمَنت بك مخلصا لَك ديني اِنِّيْ أمسيت على عَهْدك وَوَعدك مَا اسْتَطَعْت اَتُوْب اِلَيْك من شَرّ عَمَلي وأستغفرك لذنوبي الَّتِيْ لَا يغفرها اِلَّا اَنْت فَمَاتَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة ثُمَّ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف مَا لَا يحلف على غَيْرِه يَقُوْلُ وَاللّٰه مَا قَالَهَا عبد فِيْ يَوْم فَيَمُوْت فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَتوفي فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة دخل الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے میں تیرا بندہ ہوں میں اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیرے عہد اور تیرے وعدے پر اپنی استطاعت کے مطابق (گامزن رہتے ہوئے) صبح کی میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں اپنے عمل کی خرابی کے اعتبار سے اور اپنے گناہوں کے حوالے سے تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) اگر وہ شخص اس دن میں انتقال کر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' تو میرا پروردگار ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے دین کو تیرے لئے خالص کرتے ہوئے' تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیری عہد اور تیرے وعدے پر' اپنی استطاعت کے مطابق گامزن رہتے ہوئے' شام کی' میں تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں' اپنے عمل کے شر کے حوالے سے اور اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اُن گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کرسکتا ہے''

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) اگر وہ شخص اس رات میں انتقال کرگیا' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وہ حلف اُٹھایا' جو آپ ﷺ نے اس کے علاوہ نہیں اٹھایا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی بندہ دن کے وقت اِن کلمات کو پڑھ لے' اور اگر وہ اس دن میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا' اور اگر وہ شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لے اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

982 - وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِىْ عَاصِمٍ مِن حَدِيْثِ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّه سمع النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحلف ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا يَسْتَثْنِيْ اِنَّهُ مَا من عبد يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات بعد صَلَاة الصُّبْح فَيَمُوْت من يَوْمه اِلَّا دخل الْجَنَّة وَاِن قَالَهَا حِيْن يُمْسِي فَمَاتَ من ليلته دخل الْجَنَّة فَذكره بِاخْتِصَار اِلَّا اَنه قَالَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ من سيء عَمَلِي . وَهُوَ أقرب من قَوْلِهٖ شَرّ عَمَلِي -وَلَعَلَّه تَصْحِيف وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

❀❀ ابن ابوعاصم نے' یہ روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ' کسی استثناء کے بغیر' یہ حلف اُٹھاتے ہوئے سنا:

''جو بندہ اِن کلمات کو صبح کی نماز کے بعد یہ کلمات پڑھ لے اور اس دن میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر وہ یہ کلمات شام کے وقت پڑھ لے' اور اس رات میں انتقال کرجائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''

انہوں نے اس روایت کو اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے: اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اپنے عمل کی خرابی کی' تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اور یہ کلمات اِس سے زیادہ قریب ہیں: ''میں عمل کے شر کے حوالے سے'' ہوسکتا ہے' یہ تصحیف ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

983 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ اِذا أصبح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ألف مرّة فَقَدْ اشْترى نَفسه من اللّٰه وَكَانَ آخر يَوْمه عَتيق اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والخرائطي والأصبهاني وَغَيْرهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے گا' وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے خرید لے گا اور دن کے آخر میں' وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (جہنم سے) آزاد شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے علاوہ خرائطی اصبہانی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

984 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لفاطمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يمنعك اَن تسمعي مَا أوصيك بِهِ اَن تقولي إِذا اَصبحت وَإِذَا امسيت يَا حَيّ يَا قيوم بِرَحْمَتك استغيث أصلح لي شأني كُله وَلَا تَكِلنِي إِلَى نَفسِي طرفَة عين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں جس بارے میں تلقین کی تھی کہ تم نے یہ پڑھنا ہے تم اسے سنتی نہیں ہو؟ تم صبح اور شام کے وقت یہ پڑھو:

''اے زندہ اور بذات خود قائم رہنے والی ذات! میں تیرے وسیلے سے مدد مانگتا ہوں کہ تو میرے تمام معاملات ٹھیک کردے اور مجھے پلک جھپکنے کے عرصے تک کے لئے بھی میری ذات کے سپرد نہ کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

985 - وَعَنْ اُبَيِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ لَهُ جرن من تمر فَكَانَ ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِدَابَّة شبه الْغُلَام المحتلم فَسلم عَلَيْهِ فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مَا اَنْت جني أم إنسي قَالَ جني قَالَ فناولني يدك فناولَهُ يَده فَإِذَا يَده يَد كلب وشعره شعر كلب قَالَ هَذَا خلق الْجِنّ قَالَ قد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم رجل اَشد مني قَالَ فَمَا جَاءَ بك قَالَ بلغنَا اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَجِئْنَا نصيب من طَعَامك قَالَ فَمَا ينجينا مِنْكُم قَالَ هَذِهِ الْآيَة الَّتِي فِي سُوْرَة الْبَقَرَة (اللّٰه لَا إِلَه إِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم) البقرة من قَالَهَا حِين يُمْسِي أجير مِنْهَا حَتَّى يصبح وَمن قَالَهَا حِين يصبح أجير منا حَتَّى يُمْسِي فَلَمَّا أصبح اَتَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذَلِك لَهُ فَقَالَ صدق الْخَبيث . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جيد وَاللَّفْظ لَهُ

الجرن بِضَم الْجِيم وَسُكُون الرَّاء هُوَ البيدر وَكَذَلِكَ الجرين

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا کھجوروں کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں کم ہو رہی تھیں ایک رات وہ اس کی پہریداری کرتے رہے تو نوجوان لڑکے کے ساتھ مشابہت رکھنے والا ایک جانور آیا اس نے سلام کیا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کا جواب دیا اور دریافت کیا: تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا اور اس کے بال کتے کے بالوں کی مانند تھے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا جنوں کی تخلیق اس طرح کی ہوتی ہے؟ اس نے کہا: جن یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور نہیں ہے حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں آئے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہمیں یہ بات پتہ چلی ہے کہ آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں تو ہم آپ کے اناج میں سے اپنا حصہ وصول کرنے کے لئے آئے ہیں حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: ہم (یعنی بنی نوع انسان) تم سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: سورۂ بقرہ میں موجود اس آیت کے

ذریعے اللہ لاالہ الاھو الحی القیوم"۔

جو شخص شام کے وقت یہ آیت پڑھ لے گا' وہ صبح ہونے تک محفوظ رہے گا' اور جو شخص صبح کے وقت یہ پڑھ لے گا' وہ شام ہونے تک ہم سے محفوظ رہے گا۔

اگلے دن صبح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس خبیث نے سچ بیان کیا ہے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ "الجرن" میں 'ج' پر پیش' ہے اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد گودام ہے۔

986 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ سَمُرَة بن جُنْدُب اَلا اُحَدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمن اَبِي بكر مرَارًا وَمن عمر مرَارًا قلت بلَى قَالَ من قَالَ إِذا أصبح وَإِذا أمسى اللَّهُمَّ اَنْت خلقتني وَاَنت تهديني وَاَنت تطعمني وَاَنت تسقيني وَاَنت تميتني وَاَنت تحييني لم يسْأَل اللّٰه شَيْئا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه قَالَ فَلَقِيت عبد اللّٰه بن سليم فَقُلْتُ اَلا اُحَدثك حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرَارًا وَمن اَبِي بكر مرَارًا وَمن عمر مرَارًا قَالَ بَلى فَحدثته بِهٰذَا الحَدِيْث فَقَالَ بِاَبِي وَأمي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات كَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قد أعطاهن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَكَانَ يَدْعُو بِهن فِي كل يَوْم سبع مَرَّات فَلَا يسْأَل اللّٰه شَيْئا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' (حسن بصری کہتے ہیں:) میں نے کہا: جی ہاں' تو حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھے:

"اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا ہے' تو نے مجھے ہدایت دی ہے' تو نے مجھے کھانے کے لئے دیا ہے' تو نے مجھے پینے کے لئے دیا ہے' تو مجھے موت دے گا' تو مجھے زندہ کرے گا"

تو وہ شخص اللہ تعالیٰ سے' جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دے گا۔

راوی (حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ بن سلیم سے ہوئی' تو میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی کئی مرتبہ سنی ہے' تو انہوں نے کہا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث بیان کی' تو عبداللہ بن سلیم بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (بھی) ارشاد فرمایا ہے:

"یہ وہ کلمات ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا کیے تھے' تو وہ روزانہ سات مرتبہ' ان کلمات کے ہمراہ

دعا کرتے تھے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتے تھے اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کر دیتا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

987 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَیَّ حِیْن يصبح عشرا وَحين يُمْسِي عشرا أَدْرَكته شَفَاعَتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت ابودرداء روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور شام کے وقت دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا' اُسے قیامت کے دن' میری شفاعت نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

988 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علمه دُعَاء وَأمره اَن يتعاهده ويتعاهد بِهِ اَهله فِیْ كل يَوْم قَالَ قل حِيْن تصبح لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْديك وَالْخَيْر فِیْ يَديك ومنك وَاِلَيْكَ اللّٰهُمَّ مَا قلت من قَول اَوْ حَلَفت من حلف اَوْ نذرت من نذر فمشيئتك بَيْن يَدَيْهِ مَا شِئْت كَانَ وَمَا لم تشأ لم يكن وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بك اِنَّك على كل شَیْءٍ قدير اللّٰهُمَّ مَا صليت من صَلَاة فعلى من صليت وَمَا لعنت من لعن فعلى من لعنت اِنَّك وليی فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ توفنی مُسْلِما والحقنی بالصالحين اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسأَلك الرِّضَا بعد الْقَضَا وَبرد الْعَيْش بعد الْمَوْت وَلَذَّة النّظر اِلٰى وَجهك وشوقا اِلٰى لقائك فِیْ غير ضراء مضرَّة وَلَا فتْنَة مضلة وَاَعُوْذ بك اللّٰهُمَّ اَن اظلم اَوْ اظلم اَو اعتدى اَوْ يعتدى عَلَیَّ اَوْ اَكسب خَطِيئَة اَوْ ذَنبا لَا تغفره اللّٰهُمَّ فاطر السَّمٰوٰات وَالْاَرْض عَالم الْغَيْب وَالشَّهَادَة ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام فَاِنِّیْ اَعهد اِلَيْك فِیْ هٰذِهِ الْحَيَاة الدُّنْيَا واشهدك وَكفى بِاللّٰهِ شَهِيدا اِنِّیْ اَشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت وَحدك لَا شريك لَك لَك الْملك وَلَك الْحَمد وَاَنْت على كل شَیْءٍ قدير وَاَشهد اَن مُحَمَّدًا عَبدك وَرَسُوْلك وَاَشهد اَن وَعدك حق ولقاءك حق وَالْجَنَّة حق والساعة آتِيَة لَا ريب فِيهَا وَاَنَّك تبْعَث من فِی الْقُبُوْر وَاَنَّك اِن تكلنِیْ اِلٰى نَفسِی تكلنِیْ اِلٰى ضَعِيْف وعورة وذنب وخطيئة وَاِنِّیْ لَا اَثِق اِلَّا بِرَحْمَتك فَاغْفِر لی ذُنُوبِی كلهَا اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوب اِلَّا اَنْت وَتب عَلَیَّ اِنَّك التواب الرَّحِيم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیُّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن اَبِیْ عَاصِم مِنْهُ اِلٰى قَوْله بعد الْقَضَاء

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں ایک دعا کی تعلیم دی اور انہیں یہ ہدایت کی' وہ خود بھی باقاعدگی سے اسے پڑھیں' اور اپنے اہل خانہ کو بھی روزانہ باقاعدگی سے اسے پڑھوائیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم صبح کے وقت یہ کلمات پڑھو:

''میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' تیری طرف سے ہے' اور تیری ہی طرف جانا ہے' اے اللہ! میں جو بھی بات کہوں' یا جو بھی حلف اٹھاؤں' یا جو بھی

نذر مانوں' تو وہ سب تیری مشیت کے تحت ہوگا' جو تو چاہے گا' وہ ہوگا' جو تو نہیں چاہے گا' وہ نہیں ہوگا' بے شک تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

اے اللہ! تو نے جو بھی رحمت نازل کی' تو وہ اس پر نازل ہو جس پر تو نے رحمت نازل کی اور تو نے جس پر بھی لعنت کی' تو اس پر لعنت ہو جس پر تو نے لعنت کی' تو دنیا میں میرا کارساز ہے' تو مسلمان ہونے کے عالم میں مجھے موت دینا اور نیک لوگوں کے ساتھ مجھے ملا دینا۔

اے اللہ! میں تقدیر کے فیصلے پر رضامندی' مرنے کے بعد عمدہ زندگی' تیرے دیدار کی لذت' تیری بارگاہ میں حاضری کے شوق کا تجھ سے سوال کرتا ہوں' یہ سب کچھ کسی پریشان کن صورت حال کے بغیر ہو اور کسی گمراہ کرنے والے فتنے کے بغیر ہو اور اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں' اس بات سے کہ میں ظلم کروں' یا مجھ پر ظلم کیا جائے' میں زیادتی کروں یا میرے خلاف زیادتی کی جائے' یا میں کسی ایسی خطا' یا گناہ کا ارتکاب کروں' جس کی' تو مغفرت نہ کرے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! جلال اور اکرام والے! میں اس دنیاوی زندگی میں تیرے ساتھ عہد کرتا ہوں اور تجھے گواہ بناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے حوالے سے کافی ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف تو ہی معبود ہے' تیرا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی تیرے لئے مخصوص ہے' حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے' تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے' جنت حق ہے' قیامت نے آنا ہے' اس میں کوئی شبہ نہیں ہے' جو لوگ مر چکے ہیں' تو انہیں زندہ کرے گا' اگر تو نے مجھے میرے سپرد کیا' تو' تو مجھے ایک کمزور وجود' پردہ پوشی' گناہ اور خطا کے سپرد کرے گا' مجھے صرف تیری رحمت پر اعتماد ہے' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف' تو ہی کرسکتا ہے' اور میری' توبہ قبول فرمالے! بے شک' تو بہت زیادہ توبہ قبول فرمانے والا' رحم کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ابن عاصم نے یہ روایت ''بعد القضاء'' کے الفاظ تک نقل کی ہے۔

989 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَالَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن مقالید السَّمٰوَات وَالْاَرْض فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَنِی عَنْهَا اَحَد تَفْسِیرهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَکبر وَسُبْحَان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفر اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّل الْاخر الظَّاهِر الْبَاطِن بِیَدِهِ الْخَیْر یحیی وَیُمِیت وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر یَا عُثْمَان من قَالَهَا اِذا اصبح عشر مَرَّات اعطاهُ اللّٰه بهَا سِتّ خِصَال

اَما وَاحِدَة فیحرس من اِبْلِیس وَجُنُوده وَاما الثَّانِیَة فَیُعْطی قِنْطَارًا فِی الْجنَّة وَاما الثَّالِثَة فترفع لَهُ دَرَجَة فِی الْجنَّة وَاما الرَّابِعَة فیزوج من الْحور الْعین وَاما الْخَامِسَة فَلَهُ فِیهَا من الْاَجر کمن قَرَاَ الْقُرْآن والتوراة وَالْاِنْجِیل وَاما السَّادِسَة یَا عُثْمَان لَهُ کمن حج وَاعْتَمر فَقبل اللّٰه حجه وعمرته وَاِن مَاتَ من یَوْمه ختم لَهُ بِطَابع الشُّهَدَاء . رَوَاهُ ابْن اَبِی عَاصِم وَاَبُو یعلی وَابْن السّنی وَهُوَ اَصْلحهم اِسْنَادًا وَغَیرهم وَفِیه نکارَة وَقد

قِيْلَ فِيْهِ مَوْضُوع وَلَيْسَ بِبَعِيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بارے میں کسی نے مجھ سے دریافت نہیں کیا' اس کی وضاحت یہ کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور میں اس کی حمد بیان کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اللہ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' وہ سب سے پہلے ہے' وہ سب کے بعد ہے' وہ ظاہر ہے' وہ باطن ہے' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اے عثمان! جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت دس مرتبہ پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے' اُسے چھ خصوصیات عطا کرے گا:

پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ' شیطان اور اس کے لشکروں سے' اس شخص کی حفاظت کرے گا' دوسری خصوصیت یہ ہے کہ جنت میں اسے ایک ''قنطار'' عطا کرے گا' تیسری یہ ہے کہ جنت میں اس کے درجے کو بلند کیا جائے گا' چوتھی یہ ہے کہ حورعین کے ساتھ اس کی شادی کی جائے گی' پانچویں یہ ہے کہ اُسے یہ پڑھنے سے اتنا ہی اجر ملے گا' جس طرح اس شخص کو اجر ملتا ہے' جو قرآن' توراۃ اور انجیل پڑھتا ہے' چھٹی یہ ہے' اے عثمان! کہ اس شخص کو اتنا ہی اجر ملے گا' جو اس شخص کو ملتا ہے جس نے حج کیا ہو اور عمرہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حج اور عمرے کو قبول کر لیا ہو' اور اگر وہ شخص اسی دن انتقال کر جائے' تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم' اور امام ابویعلیٰ اور ابن سنی نے نقل کی ہے' اور یہ سند کے اعتبار سے سب سے زیادہ صالح ہے دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' لیکن اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اس کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے: یہ روایت موضوع ہے' اور یہ بات بعید از امکان بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

990 - وَرُوِيَ عَنْ أَبَانِ الْمُحَارِبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد مُسْلِم يَقُوْلُ اِذا أصبح وَاِذَا اَمْسَى رَبِّي اللّٰه لَا أشرك بِه شَيْئًا وَأَشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه اِلَّا غفر لَهُ ذنُوبه حَتّٰى يُمْسِي وَكَذٰلِكَ اِن قَالَهَا اِذا أصبح . رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيْره

❀❀ حضرت ابان محاربی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمات پڑھتا ہے:

''میرا رب' اللہ تعالیٰ ہے' میں کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ہوں' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو شام تک کے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ یہ کلمات صبح کے وقت کہتا ہے (تو یہی اجر و ثواب حاصل ہو گا)۔

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

991 - وَعَنْ وهيب بن الورد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رجل إلى الجبانة بعد ساعة من الليل قال
فسمعت حسا واصواتا شديدة وَجِيءَ بسرير حتى وضع وَجَاء شَيْءٌ حَتّٰى جلس عَلَيْهِ قَالَ وَاجتمعت إلَيْهِ
جُنُوده ثُمَّ صرخَ فَقَالَ من لي بِعُرْوَة بن الزبير فَلَمْ يجبهُ اَحَد حَتّٰى قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه من الْاَصْوَات فَقَالَ وَاحِد
انا اكفيكه قَالَ فتوجه نَحْو الْمَدِينَة وَاَنَا انظر اِلَيْهِ فَمكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ اوشك الرَّجْعَة فَقَالَ لا سَبِيل لي اِلَى
عُرْوَة قَالَ وَيلك لم قَالَ وجدته يَقُوْلُ كَلِمَات اِذا اصبح وَاِذَا اَمْسَى فَلَا يخلص اِلَيْهِ مَعَهُنَّ قَالَ الرجل فَلَمَّا
اَصبحت قلت لاهلي جهزوني فَاَتيت الْمَدِينَة فَسَاَلت عَنهُ حَتّٰى دللت عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ شيخ كَبِير فَقُلْتُ شَيْئًا
تقوله اِذا اَصبحت وَاِذَا امسيت فَاَبٰى اَن يُخبرنِي فَاَخبرته بِمَا رَاَيت وَمَا سَمِعت فَقَالَ مَا اَدْرِي غير اَنِّي اَقُول
اِذا اَصبحت وَاِذَا امسيت آمَنت بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وكفرت بالجبت والطاغوت واستمسكت بالعروة الوثقى لا
انفصام لَهَا وَاللّٰه سميع عليم اِذا اَصبحت ثَلَاث مَرَّات وَاِذَا امسيت ثَلَاث مَرَّات
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي مكايد الشَّيْطَان . اوشك اَي اَسرع بوزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ وہیب بن ورد بیان کرتے ہیں: ایک شخص رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ویرانے کی طرف گیا' وہ بیان کرتا ہے:
میں نے ایک شدید آواز سنی' پھر ایک پلنگ آیا اور اُسے رکھ دیا گیا' پھر کوئی آیا اور پر بیٹھ گیا' وہ شخص بیان کرتا ہے' پھر اس کے لشکر اس
کے اردگرد اکٹھے ہوئے' پھر اس نے چیخ کر کہا: کون مجھے عروہ بن زبیر کے پاس لے کر جائے گا؟ تو کسی نے اسے جواب نہیں
دیا' یہاں تک کہ جو اللہ کو منظور تھا' اس نے وہ آوازیں نکالیں' پھر ایک نے کہا: میں ان کے حوالے سے تمہارے لئے کفایت کر جاؤں
گا' پھر اس نے مدینہ منورہ کی طرف رخ کیا' میں اسے دیکھ رہا تھا' جتنا اللہ کو منظور تھا' وہ اتنی دیر ٹھہرا رہا' پھر وہ جلد ہی واپس آ گیا اور
بولا: میں عروہ کے پاس نہیں جا سکتا' دوسرے نے کہا: تیرا ستیاناس ہو' اس کی کیا وجہ ہے؟ اس نے کہا: میں نے انہیں صبح اور شام کے
وقت یہ کلمات پڑھتے ہوئے پایا ہے' تو ان کلمات کی موجودگی میں اُن تک نہیں پہنچا جا سکتا
وہ شخص بیان کرتا ہے: جب صبح ہوئی' تو میں نے اپنے اہل خانہ سے کہا: تم مجھے سامان تیار کر کے دیدو' میں مدینہ منورہ آیا اور عروہ
کے بارے میں دریافت کیا' مجھے ان کے بارے میں بتایا گیا' تو وہ ایک بڑی عمر کے شخص تھے' میں نے کہا: آپ کوئی کلمات صبح اور شام
کے وقت پڑھتے ہیں؟ انہوں نے مجھے اس بارے میں بتانے سے انکار کر دیا' تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا اور جو کچھ سنا تھا' میں نے اس
کے بارے میں انہیں بتایا تو وہ بولے: میں تو صبح اور شام کے وقت صرف یہ کلمات پڑھتا ہوں:
''میں عظیم اللہ پر ایمان لایا' اور میں نے جبت اور طاغوت کا انکار کیا' اور میں نے مضبوط رسی کو تھام لیا' جس نے
ٹوٹنا نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''
جب صبح ہوتی ہے' تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہوں اور جب شام ہوتی ہے' تو یہ کلمات تین مرتبہ پڑھ لیتا ہوں۔
یہ روایت امام بزار نے ''مکاید الشیطان'' میں نقل کی ہے۔
''اوشک'' وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے ''اسرع'' (وہ تیزی سے آیا) کی مانند ہے۔

992 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من حافظین یرفعان اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَا حفظا من لیل اَوْ نَهار فیجد اللّٰه فِیْ اَوَّل الصَّحِیفَة وَفِیْ آخرهَا خیرا اِلَّا قَالَ للْمَلَائِکَة اشهدکم اَنِّیْ قد غفرت لعبدی مَا بَیْن طرفی الصَّحِیفَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ من رِوَایَة تَمام بن نجیح عَن الْحسن عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حفاظت کرنے والے فرشتے' جب بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی چیزیں لے کر اوپر جاتے ہیں' تورات کا وقت ہو' یا دن کا وقت ہو' اگر اللہ تعالیٰ صحیفے کے آغاز میں' یا آخر میں بھلائی پائے' تو فرشتوں سے فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا رہا ہوں کہ میں اپنے بندے کی اُن چیزوں کی مغفرت کر دی ہے' جو صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے تمام بن نجیح کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

15 - التَّرْغِیْب فِیْ قَضَاء الْاِنْسَان ورده اِذا فَاتَهُ من اللَّیْل

باب: آدمی کا کوئی ورد رات کے وقت رہ گیا ہو' تو اس کی قضاء کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

993 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وارضاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من نَام عَن حزبه اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْهُ فقراه فِیْمَا بَیْن صَلَاة الْفجْر وَصَلَاة الظّهْر کتب لَهُ کَاَنَّمَا قَرَاَهُ من اللَّیْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے معمول کے وظیفے کو ادا کیے بغیر سو جائے' یا اس کا کچھ حصہ رہ جائے' پھر وہ فجر کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک کے درمیانی وقت میں' اس (وظیفے یا ورد) کو پڑھ لے' تو اللہ تعالیٰ یہ اس کے لئے' اُسی طرح نوٹ کرتا ہے' جس طرح اس شخص نے اس (وظیفے) کو رات کے وقت پڑھا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

16 - التَّرْغِیْب فِیْ صَلَاة الضُّحَی

باب: چاشت کی نماز سے متعلق ترغیبی روایات

993/1 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بصیام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر ورکعتی الضُّحَی وَاَن اُوتر قبل اَن ارقد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ نَحْوه وَابْن خُزَیْمَة وَلَفظه قَالَ: اَوْصَانِیْ

خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لست بتار کهن اَن لا انام اِلَّا علی وتر وَاَن لا ادع رَکْعَتی الضُّحی فَاِنَّهَا صَلَاة الْاَوَّابِینَ وَصِیَام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے چاشت کی دو رکعت ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی ہدایت کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے جبکہ ابن خزیمہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی میں انہیں ترک نہیں کروں گا ایک یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں ایک یہ کہ چاشت کی دو رکعت ترک نہ کروں کیونکہ یہ رجوع کرنے والے لوگوں کی نماز ہے اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا"۔

994 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یصبح علی کل سلامی من اَحَدُکُمْ صَدَقَة فَکل تَسْبِیحَة صَدَقَة و کل تَحْمِیدَة صَدَقَة و کل تَهْلِیلَة صَدَقَة و کل تَکْبِیْرَة صَدَقَة وَامر بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وَنهی عَنِ الْمُنکر صَدَقَة ویجزیء من ذٰلِكَ رَکْعَتَیْنِ یر کعهما من الضُّحی - رَوَاهُ مُسلِم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح کے وقت ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے ہر سبحان اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر الحمدللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر پڑھنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی جگہ چاشت کے وقت دو رکعت ادا کرنا کفایت کر جاتا ہے"۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

995 - وَعَنْ بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَان سِتُّوْنَ وثلثمائة مفصل فَعَلَیْهِ اَن یتَصَدَّق عَن کل مفصل مِنْهَا صَدَقَة قَالُوْا فَمَنْ یُطِیق ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النخاعة فِی الْمَسْجِد تدفنها وَالشَّیْء تنحیه عَن الطَّرِیْق فَاِن لم تقدر فرکعتا الضُّحی تجزیء عَنْك رَوَاهُ اَحمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِیْحَیْهِمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"انسان میں 360 جوڑ ہوتے ہیں تو اس پر یہ لازم ہے کہ وہ اُن میں سے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد میں پڑے ہوئے بلغم کو دفن کر دینا راستے سے (تکلیف دہ چیز کو) ہٹا دینا (بھی صدقہ ہے) اور اگر تم یہ نہیں کر سکتے تو چاشت کے وقت دو رکعت ادا کر لینا تمہاری طرف سے (ان سب کی جگہ) کفایت کر جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

996 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ علی

شُفْعَة الضُّحَى غفرت لَهُ ذنوبه وَإِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ وَقد روى غير وَاحِد من الْأَئِمَّة هٰذَا الحَدِيْث عَن نهاس بن قهم انْتهى وَأَشَارَ إِلَيْهِ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه بِغَيْر إِسْنَاد شُفْعَة الضُّحَى بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَقد تفتح أَي رَكْعَتَا الضُّحَى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت کی جفت رکعات باقاعدگی سے ادا کرتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: کئی ائمہ نے یہ روایت نہاس بن قہم کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

''شفعۃ الضحیٰ'' میں 'ش' پر پیش ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد چاشت کی دو رکعات ہیں۔

997 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث لن أدعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة أَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحَى وَأَن لَا أَنَام إِلَّا على وتر رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

''ہر مہینے میں تین روزے رکھنا' چاشت کی نماز' اور وتر ادا کر کے سونا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

998 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى الضُّحَى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى الله لَهُ قصرا فِي الْجنَّة من ذهب

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ بِإِسْنَاد وَاحِد عَن شيخ وَاحِد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنا دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے ایک ہی سند کے ساتھ' ایک بزرگ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

999 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّة فغنموا وأسرعوا الرّجْعَة فتحدث النَّاس بِقرب مغزاهم وَكَثْرَة غنيمتهم وَسُرْعَة رجعتهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلكم على أقرب مِنْهُم مغزى وَأكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة من تَوَضَّأ ثُمَّ غَدا إِلَى الْمَسْجِد لسبحة الضُّحَى فَهُوَ أقرب مِنْهُم مغزى وَأكْثر غنيمَة وأوشك رَجْعَة

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَاد جَيِّد

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگی مہم روانہ کی' انہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلد ہی واپس آ گئے' تو لوگوں نے اس بارے میں بات چیت کی' کہ یہ لوگ کتنی جلدی واپس آ گئے ہیں؟ اور انہیں کتنا مال غنیمت حاصل ہوا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس کام کی طرف نہ کروں؟ جس میں اس سے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی' اور اس سے زیادہ جلدی واپس آیا جائے گا؟ جو شخص وضو کر کے مسجد کی طرف جائے' تاکہ چاشت کی نماز ادا کرے' تو یہ ان کے مقابلے میں زیادہ جلدی واپس آنے والا ہوگا' اسے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوگا اور وہ زیادہ جلدی واپس آ جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1000 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعثا فاعظموا الْغَنِیمَة واسرعوا الكرة فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَینَا بعثا قطّ اسْرع كرة وَلَا أعظم غنیمَة من هٰذَا الْبَعْث فَقَالَ اَلا أخبركُمْ باسرع كرة مِنْهُم وَاعظم غنیمَة رجل تَوَضَّا فَاَحْسن الْوضُوْء ثُمَّ عمد اِلَی الْمَسْجِد فصلی فِیْهِ الْغَدَاة ثُمَّ عقب بِصَلَاة الضحوة فَقَدْ أسْرع الكرة وَاعظم الْغَنِیمَة

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِیْح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَبَیَّنَ الْبَزَّار فِیْ رِوَایَته اَن الرجل اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد روی هٰذَا الْحَدِیْث التِّرْمِذِیّ فِی الدَّعْوَات من جَامعه من حَدِیْث عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت حاصل ہوا' اور وہ لوگ جلدی واپس بھی آ گئے' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ایسی کوئی جنگی مہم نہیں دیکھی' جو اس سے زیادہ جلدی واپس آ گئی ہو' اور جسے ان لوگوں سے زیادہ مال غنیمت حاصل ہوا ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو ان سے بھی زیادہ جلدی واپس آنے والے' اور ان سے زیادہ غنیمت حاصل کرنے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد کی طرف جا کر' وہاں فجر کی نماز ادا کرے' پھر اس کے بعد چاشت کی نماز ادا کرے (تو یہ دونوں نمازیں ادا کرنے کے بعد) وہ شخص زیادہ جلدی واپس آ جائے گا' اور اسے زیادہ غنیمت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی سند کے راوی صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے' امام بزار نے اپنی روایت میں یہ بات بیان کی ہے: وہ صاحب (جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش کی تھی کہ میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی) وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اپنی کتاب ''جامع ترمذی'' کے دعاؤں سے متعلق باب میں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول

حدیث 1000: صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر إثبات أعظم الغنیمة لمعقب صلاة الغداة بركعتی الضحی' حدیث:2575' مسند أبی یعلى الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث:6424

حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

1001 - وَعَنْ عقبة بن عامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يَا ابْن آدم اكْفِنِيْ اَوَّل النَّهَار بِاَرْبَع رَكْعَات اكفك بِهن آخر يَوْمك

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَرِجَال اَحدهمَا رِجَال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت ادا کرلو! میں دن کے آخری حصے تک ان کی وجہ سے' تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں میں سے ایک کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1002 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَنه قَالَ يَا ابْن آدم لَا تعجزني من اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَاده اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَلكنه اِسْنَاد شَامي وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَحده وَرُوَاته كلهم ثِقَات وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من حَدِيْثِ نعيم بن همار

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت کے حوالے سے عاجز نہ ہونا' میں اس کے آخری حصے تک' تمہاری کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اور اس کی سند شامی ہے' امام احمد نے یہ روایت صرف حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام ابوداؤد نے یہ روایت نعیم بن ہمار سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1003 - وَعَنْ اَبِيْ مرّة الطَّائِفِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ابْن آدم صل لي اَربع رَكْعَات من اَوَّل النَّهَار اكفك آخِره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابومرہ طائفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! تم دن کے ابتدائی حصے میں' میرے لئے چار رکعت ادا کرلینا' میں اس کے آخری حصے تک تمہارے لئے کفایت کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

1004 - وَرُوِيَ عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَة تبوك فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يحدث اَصْحَابه فَقَالَ من قَامَ اِذا استقبلته الشَّمْس فَتَوَضَّا فَاحْسن وضوء ه ثُمَّ قَامَ فصلى رَكْعَتَيْنِ غفرت لَهُ خطاياه وَكَانَ كَمَا وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر رہے تھے' اسی دوران آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب سورج نکل کر سامنے آتا ہے' اس وقت جو شخص اُٹھ کر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے' پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعت نماز ادا کرے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور وہ یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس وقت تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1005 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خرج من بَيته متطهرا اِلٰى صَلَاة مَكْتُوْبَة فَاجره كَاَجر الْحَاج الْمحرم وَمَنْ خرج اِلٰى تَسْبِيح الضُّحَى لَا ينصبه اِلَّا اِيَّاه فَاَجره كَاَجر الْمُعْتَمِر وَصَلَاة على اِثْر صَلَاة لَا لَغْو بَيْنَهُمَا كتاب فِيْ عليين . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتقدم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کی ادائیگی کے لئے جائے' تو اس کا اجر احرام باندھ کر حج کرنے والے شخص کے اجر کی مانند ہوتا ہے' اور جو شخص چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلے' اس کا مقصد اس کے علاوہ کچھ اور نہ ہو' تو اس کا عمل' عمرہ کرنے والے کے اجر کی مانند ہوتا ہے' اور ایک نماز کے بعد' دوسری نماز ادا کرنا' جبکہ ان دونوں کے درمیان کوئی لغو حرکت نہ کی گئی ہو' یہ چیز ''علیین'' میں نوٹ کیے جانے کا باعث بنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1006 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ صلى اَرْبعا كتب من العابدين وَمَنْ صلى سِتا كفى ذٰلِكَ الْيَوْم وَمَنْ صلى ثمانيا كتبه اللّٰه من القانتين وَمَنْ صلى ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة وَمَا من يَوْم وَلَا لَيْلَة اِلَّا للّٰه من يمن بِه على عباده وَصدقَة وَمَا من اللّٰه على اَحَد من عباده أفضل من اَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِي مُوسَى بن يَعْقُوب الزمعِي خلاف وَقد رُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَمَنْ طرق وَهٰذَا أحسن أسانيده فِيْمَا أعلم

وَرَوَاهُ الْبَزَّار من طَرِيْق حُسَيْن بن عَطَاءٍ عَن زيد بن أسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لابی ذَر يَا عماه أوصني قَالَ سَالَتِنِيْ كَمَا سَاَلت رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن صليت الضُّحَى رَكْعَتَيْنِ لم تكْتب

من الغافلين -فذكر الحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ لَا نعلمهُ يرْوى عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا من هٰذَا الْوَجه كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چاشت کی (نماز میں) دو رکعت ادا کرتا ہے اس کو ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جاتا' جو شخص چار رکعت ادا کرتا ہے اس کا نام ''عابدین'' میں نوٹ کیا جاتا ہے' جو شخص چھ رکعت ادا کرتا ہے' تو اس دن کے لئے اس کی کفایت ہو جاتی ہے' جو شخص آٹھ رکعت ادا کرتا ہے اس کا نام اللہ تعالیٰ ''قانتین'' میں نوٹ کر لیتا ہے' جو شخص بارہ رکعت ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' ہر دن اور ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اپنے بندوں پر فضل اور صدقہ ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز صدقہ نہیں کرتا' کہ اُسے اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' موسیٰ بن یعقوب زمعی نامی راوی کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے' اور مختلف طرق سے منقول ہے' اور میرے علم کے مطابق یہ سند سب سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے' حسین بن عطاء کے حوالے سے' زید بن اسلم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اے چچا جان! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے' تو انہوں نے فرمایا' تم نے مجھ سے وہی بات کہی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی تھی' تو (اس کے جواب میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اگر تم چاشت کی دو رکعت ادا کرلو' تو تمہارا نام ''غافلین'' میں نوٹ نہیں کیا جائے گا''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے

مصنف کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' امام بزار نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

1007 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا طلعت الشَّمْس من مطْلعهَا كهيئتها لصَلَاة الْعَصْر حِيْن تغرب من مغْربهَا فصلى رجل رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبع سَجدَات فَإِن لَهُ أجر ذٰلِكَ الْيَوْم وحسبته قَالَ وَكفر عَنْهُ خطيئته واثمه وَاَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَ من يَوْمه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاده مقارب وَلَيْسَ فِيْ رُوَاته من ترك حَدِيْثه وَلَا أجمع على ضعفه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج مشرق کی طرف سے نکلے اور اس مقام تک پہنچ جائے' جو غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت اگر آدمی دو رکعت' چار سجدے ادا کرلے' تو اسے اس دن کا اجر ملتا ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اس کی خطاؤں اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے' (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) اگر وہ شخص اس دن انتقال کر جائے' تو وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند "مقارب" ہے' اور اس کے راویوں میں کوئی ایسا نہیں ہے' جس کی نقل کردہ روایت کو متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1008 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحافظ على صَلَاة الضُّحَى اِلَّا أواب قَالَ وَهِي صَلَاة الْاَوَّابِيْنَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ لم يُتَابع اِسْمَاعِيل بن عبد الله يَعْنِي ابْن زُرَارَة الرقي على اتِّصَال هٰذَا الْخَبَر وَرَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِي عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَة مُرْسلا وَرَوَاهُ حَمَّاد بن سَلَمَة عَن مُحَمَّد بن عَمْرو عَنْ اَبِيْ سَلَمَة قَوْله

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چاشت کی نماز کی حفاظت' صرف "اوّاب" ہی کریں گے' وہ فرماتے ہیں: یہ اوّابین کی نماز ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسماعیل بن عبداللہ یعنی ابن زرارہ رقی کی اس روایت کے متصل ہونے کے بارے میں متابعت نہیں کی گئی ہے' یہی روایت دراوردی نے' محمد بن عمرو کے حوالے سے ابوسلمہ سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ حماد بن سلمہ نے' محمد بن عمرو کے حوالے سے' ابوسلمہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کی ہے۔

1009 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجنَّة بَابا يُقَال لَهُ الضُّحَى فَاِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة نَادَى مُنَاد اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يديمون صَلَاة الضُّحَى هٰذَا بَابكُمْ فادخلوه برحمة الله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام "ضحیٰ" ہے' جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک منادی یہ اعلان کرے گا: وہ لوگ کہاں ہیں؟ جو باقاعدگی کے ساتھ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے' یہ تمہارا (مخصوص) دروازہ ہے' تم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے ساتھ' اس میں داخل ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

17 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة التَّسْبِيح

باب: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ترغیبی روایات

1010 - عَن عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاس بن عبد الْمطلب يَا عَبَّاس يَا عماه اَلا اُعْطِيك اَلا أمنحك اَلا أحبوك اَلا أفعل بك عشر خِصَال اِذا اَنْت فعلت ذٰلِكَ غفر اللّٰه لَكَ ذَنْبك اَوله وَآخره وقديمه وحديثه وخطأه وعمده وصغيره وكبيره وسره وعلانيته عشر خِصَال اَن تصلي اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِيْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَاِذَا فرغت من الْقِرَاءَة فِيْ اَوَّل

رَكْعَة فَقل وَاَنت قَائِم سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر خمس عشرَة مرّة ثُمّ تركع فَتَقُوْلُ وَاَنت رَاكِع عشرا ثُمّ ترفع رَاسك من الرُّكُوع فتقولها عشرا ثُمّ تهوى سَاجِدا فَتَقُوْلُ وَاَنت ساجد عشرا ثُمّ ترفع رَاسك من السُّجُود فتقولها عشرا ثُمّ تسْجد فتقولها عشرا ثُمّ ترفع رَاسك من السُّجُود فتقولها عشرا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِيْ كل رَكْعَة تفعل ذٰلِكَ فِيْ اَربع رَكْعَات وَاِن اسْتَطَعْت اَن تصليها فِيْ كل يَوْم مرّة فافعل فَاِن لم تستطع فَفِيْ كل جُمُعَة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ كل شهر مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ كل سنة مرّة فَاِن لم تفعل فَفِيْ عمرك مرّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِن فِي الْقلب من هٰذَا الْاِسْنَاد شَيْئًا فَذكره ثُمّ قَالَ وَرَوَاهُ اِبْرَاهِيْم بن الحكم بن أبان عَنْ اَبِيْه عَن عِكْرِمَة مُرْسلا لم يذكر ابْن عَبَّاس

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره فَلَو كَانَت ذنوبك مثل زبد الْبَحْر اَوْ رمل عالج غفر الله لَك . قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة وأمثلها حَدِيْث عِكْرِمَة هٰذَا وَقد صَححهُ جمَاعَة مِنْهُم الْحَافِظ اَبُوْ بَكْر الْآجُرِيّ وَشَيخنَا اَبُوْ مُحَمَّد عبد الرَّحِيْم الْمصْرِيّ وَشَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِي رَحِمهم الله تَعَالٰى

وَقَالَ اَبُوْ بَكْر بن اَبِيْ دَاوٗد سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْ صَلَاة التَّسْبِيح حَدِيْث صَحِيْح غير هٰذَا وَقَالَ مُسْلِم بن الْحجَّاج رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا يرْوى فِيْ هٰذَا الحَدِيْث اِسْنَاد أحسن من هٰذَا يَعْنِيْ اِسْنَاد حَدِيْث عِكْرِمَة عَن ابْن عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم قد صحت الرِّوَايَة عَن ابْن عُمَر اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علم ابْن عَمه هٰذِهِ الصَّلَاة ثُمّ قَالَ حَدثنَا اَحْمد بن دَاوٗد بِمصْر حَدثنَا اِسْحَاق بن كَامِل حَدثنَا اِدْرِيس بن يحيى عَن حَيْوَة بن شُرَيْح عَن يزِيْد بن اَبِيْ حبيب عَن نَافِع عَن ابْن عُمَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجه رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعْفَر بن اَبِيْ طَالب اِلٰى بِلَاد الْحَبَشَة فَلَمَّا قدم اعتنقه وَقبل بَيْن عَيْنَيْهِ ثُمّ قَالَ اَلا أهب لَك اَلا أسرك اَلا أمنحك فَذكر الحَدِيْث ثُمّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِيْح لَا غُبَار عَلَيْهِ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَشَيْخه اَحْمد بن دَاوٗد بن عبد الْغفار اَبُوْ صَالح الْحَرَّانِيّ ثُمّ الْمصْرِيّ تكلم فِيْهِ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَكذبه الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے عباس! اے چچا جان! کیا میں آپ کو کوئی عطیہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کے ساتھ کوئی (اچھائی) نہ کروں؟ دس کام ہیں' اگر آپ انہیں کرلیں گے' تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے والے اور بعد والے' پرانے اور نئے' غلطی سے کیے گئے' جان بوجھ کر کیے گئے' صغیرہ اور کبیرہ' پوشیدہ اور علانیہ' سب گناہ بخش دے گا' وہ دس خصال یہ ہیں کہ آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب آپ پہلی رکعت میں تلاوت کر کے فارغ ہو جائیں' تو آپ قیام کی حالت میں' یہ کلمات پندرہ مرتبہ

پڑھیں: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پھر آپ رکوع میں چلے جائیں پھر آپ رکوع کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر آپ رکوع سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر آپ سجدے میں جائیں اور سجدے کی حالت میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر آپ سجدے سے سر اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر آپ دوبارہ سجدے میں جائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں پھر سجدے سے سر کو اٹھائیں اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھیں تو ہر رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہو جائیں گے آپ اس طرح چار رکعت ادا کریں اگر آپ سے ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ یہ نماز ادا کریں اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو ہفتے میں اسے ایک مرتبہ ادا کرلیں اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو سال میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو اپنی زندگی میں ایک مرتبہ اسے ادا کرلیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: اگر یہ روایت مستند ہو تو اس کی سند کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے پھر انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے اور یہ کہا ہے: اس روایت کو ابراہیم بن حکم بن ابان نے اپنے والد کے حوالے سے عکرمہ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر آپ کے گناہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں یا ریت کے ذرات جتنے ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ روایت کئی حوالوں سے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے اور ان میں سب سے زیادہ بہتر روایت عکرمہ سے منقول یہ روایت ہے جسے محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے جن میں سے ایک حافظ ابوبکر آجری ہیں اور ہمارے شیخ ابومحمد عبدالرحیم مصری ہیں اور ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن مقدسی ہیں۔

امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں اس روایت کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث منقول نہیں ہے۔

امام مسلم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے زیادہ عمدہ سند کے ساتھ روایت نہیں کی گئی یعنی عکرمہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کی سند (سب سے بہتر ہے)۔

امام حاکم فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت مستند طور پر منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد کو اس نماز کی تعلیم دی تھی۔

پھر امام حاکم نے یہ بات بیان کی: احمد بن داؤد نے مصر میں اسحاق بن کامل کے حوالے سے ادریس بن یحییٰ کے حوالے سے حیوہ بن شریح کے حوالے سے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ بھیجا جب وہ وہاں سے تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

گلے لگایا اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور پھر ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک چیز ہبہ نہ کروں؟ کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں ایک عطیہ نہ دوں؟'' ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' پھر امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند صحیح ہے' اس پر کوئی غبار نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان کے استاد احمد بن داؤد بن عبدالغفار حرانی ثم مصری ہیں' ان کے بارے میں کئی ائمہ نے کلام کیا ہے' اور امام دارقطنی نے انہیں جھوٹا قرار دیا ہے۔

1011 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ رَافع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للْعَبَّاس يَا عَم اَلا احبوك اَلا انفعك اَلا أصلك قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فصل اَربع رَكْعَات تقْرَاْ فِیْ كل رَكْعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة فَاِذَا انْقَضتُ الْقِرَاءَ ة فَقل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله أكبر خمس عشرَة مرّة قبل اَن تركع ثُمَّ اركع فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا ثُمَّ اسجد فقلها عشرا ثُمَّ ارْفَعْ رَأسك فقلها عشرا قبل اَن تقوم فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ فِیْ كل رَكْعَة وَهِی ثَلَاثمِائَة فِیْ اَربع رَكْعَات فَلَو كَانَت ذنوبك مثل رمل عالج غفرها الله لَك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ لم يسْتَطع يَقُوْلهَا فِیْ كل يَوْم قَالَ قلها فِیْ كل جُمُعَة فَإِن لم تستطع فقلها فِیْ شهر حَتّٰی قَالَ فقلها فِیْ سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ كَانَ عبد الله بن الْمُبَارك يَفْعَلهَا وتداولها الصالحون بَعْضُهُمْ من بعض وَفِيْه تَقْوِيَة للْحَدِيْثِ الْمَرْفُوْع انْتهى

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ اَبِیْ رَافع ثُمَّ قَالَ وَقد رأى ابْن الْمُبَارك وَغَيْر وَاحِد من اَهْلِ الْعلم صَلَاة التَّسْبِيح وَذكروا الْفضل فِيْهِ

حَدثنَا اَحْمد بن عَبدة الضَّبِّیّ حَدثنَا اَبُوْ وهب قَالَ سَاَلت عبد الله بن الْمُبَارك عَن الصَّلَاة الَّتِیْ يسبح فِيْهَا قَالَ يكبر ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك وتبارك اسْمك وَتَعَالٰى جدك وَلَا اِلٰه غَيْرك ثُمَّ يَقُوْلُ خمس عشرَة مرّة سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله أكبر ثُمَّ يتعَوَّذ وَيقْرَأ بِسم الله الرَّحْمٰن الرَّحِيم وفاتحة الْكتاب وَسورَة ثُمَّ يَقُوْلُ عشر مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله أكبر ثُمَّ يرْكَع فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد فيقولها عشرا ثُمَّ يرفع رَأسه فيقولها عشرا ثُمَّ يسْجد الثَّانِيَة فيقولها عشرا يُصَلِّی اَربع رَكْعَات على هٰذَا فَذٰلِكَ خمس وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَة فِیْ كل رَكْعَة يبْدَأ فِیْ كل رَكْعَة بِخمْس عشرَة تَسْبِيحَة ثُمَّ يقْرَأ ثُمَّ يسبح عشرا فَإِن صلى لَيْلًا فَاَحَبُّ اَن يسلم فِیْ كل رَكْعَتَيْنِ وَإِن صلى نَهَارا فَإِنْ شَاءَ سلم وَإِنْ شَاءَ لم يسلم

قَالَ اَبُوْ وهب وَاَخْبرنِیْ عبد الْعَزِيز هُوَ ابْن اَبِیْ رزمة عَن عبد الله انه قَالَ يبْدَأ فِی الرُّكُوع بسبحان رَبِّی الْعَظِيْم وَفِی السُّجُود بسبحان رَبِّی الْاَعْلٰى ثَلَاثًا ثُمَّ يسبح التسبيحات

قَالَ اَحْمد بن عَبدة وَحدثنَا وهب بن زَمعَة قَالَ اَخْبرنِیْ عبد الْعَزِيز وَهُوَ ابْن اَبِیْ رزمة قَالَ قُلْتُ لعبد

اللّٰه بن الْمُبَارِكْ اِنْ سَهَا فِيْهَا أيسبح فِيْ سَجْدَتَي السَّهْوِ عشرا عشرا قَالَ لَا اِنَّمَا هِيَ ثلثمِائَة تَسْبِيحَة انتهى مَا ذكره التِّرْمِذِيّ

قَالَ المملى الْحَافِظُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهٰذَا الَّذِيْ ذكره عَن عبد اللّٰه بن الْمُبَارك من صفتها مُوَافق لما فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع اِلَّا انه قَالَ يسبح قبل الْقِرَاءَة خمس عشرَة وَبعدهَا عشرا وَلَمْ يذكر فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة تسبيحا وَفِيْ حديثيهما انه يسبح بعد الْقِرَاءَة خمس عشرَة مرّة وَلَمْ يذكرَا قبلهَا تسبيحا ويسبح اَيْضًا بعد الرّفْع فِيْ جلْسَة الاسْتِرَاحَة قبل اَن يَقُوْمُ عشرا

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچاجان! کیا میں آپ کو کچھ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو نفع نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کے ساتھ صلہ رحمی نہ کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ چار رکعت ادا کریں' جن میں سے ہر ایک رکعت میں' سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کریں' جب تلاوت مکمل ہوجائے' تو سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پندرہ مرتبہ پڑھ لیں یہ رکوع میں جانے سے پہلے پڑھیں' پھر آپ رکوع میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر آپ اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر اپنا سر اٹھائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' پھر سجدے میں جائیں اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں پھر اپنا سر اٹھائیں اور کھڑے ہونے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھیں' تو ہر ایک رکعت میں یہ پچھتر کلمات ہوں گے اور چار رکعت میں یہ تین سو ہوجائیں گے' اگر آپ کے گناہ ریت کے ذروں کی مانند ہوں' تو اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کردے گا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص روزانہ انہیں پڑھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ ہفتے میں' ایک مرتبہ انہیں پڑھ لیں اگر آپ اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے' تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیں' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ سال میں ایک مرتبہ اسے پڑھ لیں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ترمذی' امام دارقطنی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک یہ عمل کرتے تھے اور صالحین نے بھی اسے اختیار کیا ہے' انہوں نے ایک دوسرے سے اسے روایت کیا ہے' اور اس میں مرفوع حدیث کی تقویت موجود ہے......اُن کی بات، یہاں ختم ہوگئی۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن مبارک اور کئی اہل علم اس بات کے قائل ہیں: صلوٰۃ التسبیح ادا کی جائے گی اور انہوں نے اس کی فضیلت کا ذکر کیا ہے۔

ابووہب بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں دریافت کیا' جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: آدمی تکبیر کہہ کر سبحانک اللّٰھم پڑھے گا' پھر پندرہ مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا' پھر اعوذباللہ پڑھے گا پھر بسم اللہ پڑھے گا سورۂ فاتحہ پڑھے گا اور ایک سورت پڑھے گا' پھر دس مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر پڑھے گا' پھر رکوع میں جاکر یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات

دس مرتبہ پڑھے گا' پھر سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر اپنا سر اٹھائے گا اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' پھر دوسری مرتبہ سجدے میں جائے گا' اور یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا' اسی طرح وہ چار رکعت ادا کرے گا' تو ایک رکعت میں یہ پچھتر تسبیحات ہوں گی' آدمی ہر رکعت کے آغاز میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا' پھر تلاوت کرے گا' پھر دس مرتبہ تسبیح پڑھے گا' اگر آدمی رات کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ آدمی دو رکعت کے بعد سلام پھیر دے اور اگر وہ دن کے وقت یہ نماز ادا کرتا ہے' تو اگر وہ چاہے' تو سلام پھیر دے اور اگر چاہے' تو سلام نہ پھیرے۔

ابو وہب بیان کرتے ہیں: عبدالعزیز بن ابورزمہ نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: آدمی رکوع میں پہلے **سبحان ربی العظیم** پڑھے گا اور سجدے میں پہلے **سبحان ربی الاعلیٰ** پڑھے گا' یہ تین' تین مرتبہ پڑھے گا' پھر ان تسبیحات کو پڑھے گا۔

احمد بن عبدہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالعزیز بن ابورزمہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عبداللہ بن مبارک سے دریافت کیا: اگر آدمی کو اس نماز میں سہو ہو جاتا ہے' تو کیا وہ سجدہ سہو میں بھی یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا؟ انہوں نے جواب دیا: یہ تین سو تسبیحات ہوں گی..... اُن کی بات یہاں ختم ہو گئی' جو امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ فرماتے ہیں: یہ چیز' جو انہوں نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' نماز کے طریقے کے بارے میں نقل کی ہے' یہ اس روایت کے مطابق ہے' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: آدمی تلاوت سے پہلے پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا اور تلاوت کے بعد دس مرتبہ پڑھے گا' انہوں نے جلسہ استراحت میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا' جبکہ ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ آدمی تلاوت کے بعد پندرہ مرتبہ تسبیح پڑھے گا انہوں نے تلاوت سے پہلے تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا' کہ آدمی جلسہ استراحت میں' اُٹھنے کے بعد اور کھڑے ہونے سے پہلے تسبیح پڑھے گا۔

1012 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ حباب الْكَلْبِيّ عَنْ اَبِيْ الجوزاء عَنِ ابْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احبوك اَلا اُعْطِيك فَذكر الحَدِيْثِ بِالصّفةِ الَّتِيْ رَوَاهَا التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارك ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا يُوَافق مَا رويناه عَنِ ابْنِ الْمُبَارك وَرَوَاهُ قُتَيْبَة عَنْ سَعِيْدِ عَن يحيى بن سليم عَن عمرَان بن مُسْلِم عَنْ اَبِيْ الجوزاء قَالَ نزل عَلَيّ عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ فَذكر الحَدِيْثِ وَخَالفهُ فِيْ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يذكر التسبيحات فِيْ ابْتِدَاءِ الْقِرَاءَة اِنَّمَا ذكرهَا بعْدهَا ثُمَّ ذكر جلْسَة الاِستراحة كَمَا ذكرهَا سَائِر الرِّوَاة انْتهى

قَالَ الْحَافِظ جُمْهُور الرِّوَاة على الصّفة الْمَذْكُورَة فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَاَبِيْ رَافع وَالْعَمَل بهَا اَوْلَى اِذْ لَا يَصح رفع غَيرهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام بیہقی نے' ابوحباب کلبی کے حوالے سے' ابوجوزاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث

ذکر کی ہے جو اس طریقے کے مطابق ہے جسے امام ترمذی نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے یہ اس طریقے کے مطابق ہے جو ہم نے عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت قتیبہ نے سعید کے حوالے سے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے عمران بن مسلم کے حوالے سے ابوجوزاء سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ میرے ہاں ٹھہرے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے البتہ انہوں نے اس حدیث کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ہونے کے حوالے سے اس سے مختلف نقل کیا ہے اور تلاوت کے آغاز میں تسبیح پڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔ انہوں نے تسبیح کا ذکر تلاوت کے بعد کیا ہے اور پھر انہوں نے جلسہ استراحت کا بھی ذکر کیا ہے جس طرح باقی تمام راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور راویوں نے وہی طریقہ نقل کیا ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے اور اس روایت پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس کے علاوہ کسی اور روایت کا مرفوع ہونا مستند طور پر ثابت نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1013 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا غُلَام اَلا احبوك اَلا انحلك اَلا اُعْطِيك قَالَ قُلْتُ بَلٰی بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَظَنَنْت انه سيقطع لی قِطْعَة من مَال فَقَالَ لی اَربع رَكْعَات تصليهن -فَذكر الحَدِيْث كَمَا تقدم وَقَالَ فِیْ آخِره :

فَاِذَا فرغت قلت بعد التَّشَهُّد وَقبل السَّلَام :اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلك توفيق اَهْلِ الْهدی واعمال اَهْلِ الْيَقِين ومناصحة اَهْلِ التَّوْبَة وعزم اَهْلِ الصَّبْر وجد اَهْلِ الْخشية وَطلب اَهْلِ الرَّغْبَة وَتعبد اَهْلِ الْوَرع وعرفان اَهْلِ الْعلم حَتّٰی أخافك اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلك مَخَافَة تحجزنی عَنْ مَعَاصِيك حَتّٰی اعمل بطاعتك عملا أستحق بِهٖ رضاك وَحَتّٰی أناصحك بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْك وَحَتّٰی أخْلص لَك النَّصِيحَة حبا لَك وَحَتّٰی اتوكل عَلَيْكَ فِی الْاُمُور حسن ظن بك سُبْحَانَ خَالق النُّور فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يَا ابْن عَبَّاس غفر اللّٰه لَكَ ذنوبك كلهَا صغيرها وكبيرها وقديمها وحديثها وسرها وعلانيتها وعمدها وخطأها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا عَنْ اَبِی الجوزاء قَالَ قَالَ لی ابْن عَبَّاس يَا اَبَا الجوزاء اَلا احبوك اَلا اعلمك اَلا اُعْطِيك قلت بَلٰی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلی اَربع رَكْعَات فَذكر نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَاِسْنَاده واه وَقد وَقع فِیْ صَلَاة التَّسْبِيح كَلَام طَوِيل وَخلاف منتشر ذكرته فِیْ غير هٰذَا الْكتاب مَبْسُوطا وَهٰذَا كتاب ترغيب وترهيب وَفِيْمَا ذكرته كِفَايَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تمہیں ایک چیز نہ دوں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں جی ہاں! یارسول اللہ! راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی زمین وغیرہ عطا کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چار رکعت ادا کرو...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے البتہ انہوں نے

اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ' تو تم تشہد پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے اہل ہدایت کی سی توفیق' اہل یقین کے سے اعمال' اہل توبہ کی سی خیر خواہی' اہل صبر کی سی پختہ کاری' اہل خشیت کی سی کوشش' اہل رغبت کی سی طلب' پرہیزگاروں کی سی عبادت' اہل علم کے سے عرفان کا سوال کرتا ہوں' تاکہ میں تیرا خوف رکھوں' اے اللہ! میں تجھ سے ایسے خوف کا سوال کرتا ہوں جو مجھے گناہوں کے ارتکاب سے روک دے' تاکہ میں تیری فرمانبرداری پر عمل کرسکوں' اور اس کے ذریعے تیری رضامندی کا مستحق ہو جاؤں' اور میں تیری بارگاہ میں خالص توبہ کرسکوں' جو تیرے خوف کی وجہ سے ہو' اور میں تیرے لئے خالص طور پر خیر خواہی رکھوں' جو تیری محبت کی وجہ سے ہو' یہاں تک کہ میں تمام امور میں تجھ پر توکل کروں' تیرے بارے میں حسن ظن رکھتے ہوئے' پاک ہے' وہ ذات جس نے نور کو پیدا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اے ابن عباس! جب تم ایسا کرلو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہارے تمام گناہوں کی' چھوٹے' بڑے' پرانے' نئے' پوشیدہ' علانیہ' جان بوجھ کر کیے گئے' غلطی سے کیے گئے' (یعنی) تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت ابوجوزاء کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اے ابوجوزاء! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں؟ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہیں عطیہ نہ دوں؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص چار رکعت ادا کرے''۔

اس کے بعد راوی نے' حسب سابق روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' تاہم اس روایت کی سند ''واہی'' ہے' صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں طویل کلام کیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں بہت اختلاف بھی پھیلا ہوا ہے' جسے میں نے کسی اور کتاب میں' زیادہ وضاحت کے ساتھ ذکر کیا ہے' یہ کتاب کیونکہ ترغیبی اور ترہیبی روایات کے بارے میں ہے' اس لئے میں نے جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

1014 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ام سليم غَدَتْ على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت عَلمنِيْ كَلِمَات اقولهن فِيْ صَلَاتي فَقَالَ كبرى الله عشرا وسبحيه عشرا واحمديه عشرا ثُمَّ سَلِيْ مَا شِئْت يَقُوْلُ نَعَمْ نعم. رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے عرض کی: آپ مجھے ایسے کلمات کے بارے میں بتائیے' جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو' دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو' پھر تم جو چاہو' دعا مانگو' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی وہ تمہاری دعا کو قبول کرے گا)''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

18 - التَّرْغِيبُ فِيْ صَلَاةِ التَّوْبَةِ

باب: نمازِ توبہ سے متعلق ترغیبی روایات

1015 - عَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل یُذنب ذَنبا ثُمَّ یَقُوْمُ فیتطھر ثُمَّ یُصَلِّی ثُمَّ یستغفر اللّٰہ اِلَّا غفر اللّٰہ لَہٗ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ (وَالَّذِیْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَۃً اَوْ ظلموا أنفسھم ذکروا اللّٰہ) آل عمران اِلٰی آخر الْاٰیَۃ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالا ثُمَّ یُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ وَذکرہ ابْن خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ بِغَیْر اِسْنَاد وَذکر فِیْہِ الرَّکْعَتَیْنِ

❀❀ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے پھر وہ اُٹھ کر وضو کرے پھر نماز ادا کرے پھر مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تلاوت کی:

''جب وہ کسی برائی کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں'' - یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پھر وہ دو رکعت ادا کرے''۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں کسی سند کے بغیر ذکر کی ہے انہوں نے اس میں دو رکعت کا ذکر کیا ہے۔

1016 - وَعَنِ الْحسن یَعْنِیْ الْبَصْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذْنب عبد ذَنبا ثُمَّ تَوَضَّأ فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ خرج اِلٰی بَرَاز من الْاَرْض فصلی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ واستغفر اللّٰہ من ذٰلِکَ الذَّنب اِلَّا غفرہ اللّٰہ لَہٗ ۔ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ مُرْسلا

قَوْلِہِ البَرَاز بِکَسْر الْبَاء وَبعدھَا رَاء ثُمَّ الف ثُمَّ زَای ھُوَ الْاَرْض الفضاء

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے پھر وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کسی کھلی جگہ پر جا کر وہاں دو رکعت ادا کرے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''البراز'' میں 'ب' پر زیر ہے اور اس کے بعد 'ر' ہے پھر 'ا' ہے پھر 'ز' ہے اس سے مراد کھلی جگہ ہے۔

1017 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتني اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اذنبت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضَّات عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا' تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں' تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے' تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت ادا کر لیتا ہوں''۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں جب بھی گناہ کروں''۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْحَاجة و دعائها

باب: نمازِ حاجت کے بارے میں' ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان

1018 - عَن عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أعمى آتى اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يكْشف لي عَن بَصرِي قَالَ اَوْ ادعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قد شقّ عَلَيّ ذهَاب بَصرِي قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضَّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسأَلك وأتوجه اِلَيْك بنبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه اِلٰى رَبِّي بك اَن يكْشف لي عَن بَصرِي اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعني فِيْ نَفسِي فَرجع وَقد كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَأمره اَن يتَوَضَّأ فَيحسن وضوءه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بنَحْوِه

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلٰى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهُ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقى عُثْمَان بن حنيف

حديث 1018: سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب في دعاء الضيف' حديث:3587' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في صلاة الحاجة - حديث:1381' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع' فأما حديث عبد الله بن فروخ - حديث:1114' السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر حديث عثمان بن حنيف - حديث:10097' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث عثمان بن حنيف - حديث:16924' مسند عبد بن حميد - عثمان بن حنيف' حديث:381' المعجم الصغير للطبراني - من اسمه طاهر' حديث:509' المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه عمر' من اسمه عثمان - ما أسند عثمان بن حنيف' حديث:8190

فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَان بن حنيف ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّا ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجد فصل فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك واتوجه اِلَيْك بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ اتوجه بك اِلٰى رَبِّي فيقضي حَاجَتي وتذكر حَاجَتك ورح اِلَيَّ حَتّٰى اروح مَعَك فَانْطَلق الرجل فَصنعَ مَا قَالَ لَهٗ ثُمَّ اَتٰى بَاب عُثْمَان فَجَاء البواب حَتّٰى اَخذ بِيَدِهٖ فَاَدْخلهُ على عُثْمَان بن عَفَّان فاجلسه مَعَه على الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجته فقضاها لَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰى كَانَت هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَت لَك من حَاجَة فائتنا ثُمَّ اِن الرجل خرج من عِنْده فلقي عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهٗ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِيْ حَاجَتي وَلَا يلْتَفت اِلَيَّ حَتّٰى كَلمته فِيَّ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كَلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رجل ضَرِير فَشَكَا اِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهٗ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ تصبر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لي قَائِد وَقد شقّ عَليّ فَقَالَ لَهٗ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْع بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فَوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بِنَا الحَدِيْث حَتّٰى دخل علينا الرجل كَاَنَّهٗ لم يكن بِهٖ ضرّ قطّ . قَالَ الطَّبَرَانِيّ بعد ذكر طرقه والْحَدِيْث صَحِيْح

الطنفسة مُثَلّثَة الطَّاء وَالْفَاء اَيْضًا وَقد تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق على حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀❀ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں اس کو ترک کردوں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بینائی کی رخصتی میرے لئے بہت گراں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ وضو کرو پھر دورکعت ادا کرو پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے جو رحمت والے نبی ہیں تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت کو قبول فرما اور میری ذات کے بارے میں میری سفارش (یعنی دعا) کو قبول فرما''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ شخص واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا کردی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''پھر تم دورکعت ادا کرو'' اس میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرے'' اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے یہ روایت امام

ترمذی نے دعاؤں سے متعلق باب میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس سے پہلے' ایک واقعہ نقل کیا ہے' جو یہ ہے:

''ایک شخص' اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا (جو اس وقت خلیفہ وقت تھے) لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور اس کی ضرورت کو پورا نہیں کیا' اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے اُن کے سامنے یہ صورت حال پیش کی' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وضو کے برتن کے پاس جا کر وضو کرو' پھر مسجد میں جا کر اس میں دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' جو رحمت والے نبی ہیں' اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلے سے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' تاکہ وہ میری حاجت پوری کر دے''۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر اس کے بعد' تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا' پھر میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا' وہ شخص گیا' اس نے یہ عمل کیا' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا تھا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اور اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور دریافت کیا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت ذکر کی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا' پھر وہ بولے: تم نے اپنی ضرورت کا ذکر ہی نہیں کیا یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا' پھر انہوں نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو' تو میرے پاس آ جانا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلا' اُس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' وہ صاحب جو کبھی میری حاجت کی طرف' توجہ نہیں کرتے تھے اور میری طرف التفات نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ نے ان کے ساتھ میرے بارے میں بات چیت کی (تو انہوں نے میرا یہ کام کیا)' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) البتہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا' ایک شخص جو نابینا تھا' وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بینائی کی رخصتی کی شکایت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تم صبر کر لو! (تو یہ زیادہ بہتر ہے) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ساتھ لے کر چلنے والا کوئی نہیں ہے' اور یہ بات میرے لئے بہت گراں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے پاس جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو (پھر دعا کے وہی کلمات ہیں' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اس شخص کو بتا چکے تھے)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! ابھی وہ وہاں سے اٹھ کر گئے نہیں تھے' اور زیادہ بات چیت بھی نہیں کی تھی' وہ شخص پھر ہمارے پاس آیا' تو یوں لگ رہا تھا' جیسے اسے (بینائی کی رخصتی کی) تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی تھی''۔

امام طبرانی نے' اس روایت کے طرق ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

"مطنفسہ" میں 'ط' ہے' پھر 'ف' ہے' 'ط' پر بھی 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے اور 'ف' پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' یہ بچھونے کے لئے استعمال ہوتا ہے' بعض اوقات اس کا اطلاق سعف سے بنی ہوئی چٹائی پر بھی ہوتا ہے' جس کی چوڑائی ایک بالشت ہوتی ہے۔

1019 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت لَهُ اِلَى الله حَاجَة اَوْ اِلَى اَحَد من بنى آدم فَلْيَتَوَضَّأ وليحسن الْوضُوء وَليصل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ليثن على الله وَليصل على النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ليقل لَا اِلَه اِلَّا الله الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اَسَأَلك مُوجبَات رحمتك وعزائم مغفرتك وَالْغنيمَة من كل بر والسلامة من كل اِثْم لَا تدع لى ذَنبا اِلَّا غفرته وَلَا هما اِلَّا فرجته وَلَا حَاجَة هِىَ لَك رضَا اِلَّا قضيتها يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ فَايد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ الورقاء عَنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه بعد قَوْله يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ ثُمَّ يسْاَل من امر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَا شَاءَ فَاِنَّهُ يقدر

وَرَوَاهُ الْحَاكِم باخْتِصَار ثُمَّ قَالَ أخرجته شَاهدا وفايد مُسْتَقِيم الحَدِيْثِ وَزَاد بعد قَوْلِهِ وعزائم مغفرتك والعصمة من كل ذَنب . قَالَ الْحَافِظ فَايد مَتْرُوك روى عَنهُ الثِّقَات وَقَالَ ابْن عدى مَعَ ضعفه يكْتب حَدِيثه

❀❀ حضرت عبداللہ ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی حاجت ہو' یا کسی انسان کے ساتھ کوئی کام ہو' تو اسے وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرنا چاہیے' پھر دو رکعت ادا کرنی چاہئیں' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنی چاہیے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہیے' پھر یہ کلمات پڑھنے چاہئیں:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار ہے' کرم کرنے والا ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے (اے اللہ!) میں تجھ سے اُن چیزوں کا سوال کرتا ہوں' جو تیری رحمت کو واجب کر دیں' اور تیری مغفرت کو پختہ کر دیں' اور ہر نیکی کے حوالے سے غنیمت کا' اور ہر برائی سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں' تو میرے ہر گناہ کی مغفرت کر دے' اور ہر پریشانی کو ختم کر دے' اور جو بھی کام تیری رضامندی کا ہو' اسے پورا کر دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ روایت فاید بن عبدالرحمٰن بن ابوورقاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے روایت کے یہ الفاظ: "یا ارحم الراحمین" کے بعد یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"پھر وہ شخص' اپنی دنیا یا آخرت سے متعلق' جس بھی معاملے کے بارے میں' چاہے دعا کرے' وہ چیز اُسے نصیب ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام حاکم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے اس کا ایک شاہد بھی نقل کیا ہے: فاید نامی راوی "مستقیم الحدیث" ہے' البتہ انہوں نے متن کے الفاظ یہ نقل کیے ہیں:

''تیری مغفرت کو پختہ کرنے والی اور ہر گناہ سے بچاؤ والی چیز کا (سوال کرتا ہوں)''۔

حافظ کہتے ہیں: فاید نامی راوی متروک ہے' ثقہ راویوں نے اس سے روایات نقل کی ہیں' ابن عدی فرماتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

1020 - وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ اَنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفظِهِ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَلِيّ اَلا اعلمك دُعَاء اِذا اَصَابَكَ غم اَوْ هم تَدْعُو بِهِ رَبك فيستجاب لَك بِاِذن اللّٰه ويفرج عَنْك تَوَضَّا وصل رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدْ اللّٰه واثن عَلَيْهِ وصل على نبيك واستغفر لنفسك وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اَنْت تحكم بَيْن عِبَادك فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْعلي الْعَظِيْم لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيْم الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين اللّٰهُمَّ كاشف الْغم مفرج الْهم مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين اِذا دعوك رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما فارحمني فِيْ حَاجَتي هٰذِهٖ بقضائها ونجاحها رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

❀❀ صبہانی نے یہ حدیث' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں تمہیں ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ کہ جب بھی تمہیں کوئی غم' یا پریشانی لاحق ہو' اور پھر تم اس کے ذریعے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرو' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تمہاری دعا قبول ہو' اور وہ پریشانی تم سے ختم ہو جائے' تم وضو کر کے دو رکعت ادا کرو' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو' اس کی ثناء بیان کرو' اپنے نبی پر درود بھیجو' اپنے لئے اور مومن مردوں اور مومن خواتین کے لئے دعائے مغفرت کرو! پھر یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے بندوں کے درمیان' اُس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا' جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بلند و برتر ہے اور عظمت کا مالک ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بردبار اور معزز ہے' اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے' اور عظیم عرش کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اے اللہ! غم کو پرے کرنے والے! پریشانی کو ہٹا دینے والے! پریشان لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے! جب وہ تجھ سے دعا کرتے ہیں' اے دنیا اور آخرت والے رحمان! اور ان دونوں والے رحیم! تو میری حاجت کو پورا کر کے' اس کی کامیابی کی صورت میں' مجھ پر رحم فرما! ایسی رحمت' جو مجھے تیرے علاوہ' اور کسی کی بھی رحمت سے بے نیاز کر دے''۔

1021 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَيْ عشرَة رَكْعَة تصليهن من ليل اَوْ نَهَار وتتشهد بَيْن كل رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا تشهدت فِيْ آخر صَلَاتك فاثن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وصل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واقرا وَاَنت ساجد فَاتِحَة الْكتاب سبع مَرَّات وَآيَة الْكُرْسِيّ سبع مَرَّات وَقل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّي اسالك بمعاقد الْعِزّ من عرشك ومنتهى الرَّحْمَة من كتابك واسمك الْاَعْظَم وَجدك الْاَعْلٰى وكلماتك التَّامَّة ثُمَّ سل

حَاجَتكَ ثُمَّ ارْفَعْ رَاسكَ ثُمَّ سلم يَمِينا وَشمَالًا وَلَا تعلموها السُّفَهَاء فَإِنَّهُم يَدْعُونَ بهَا فيستجابون

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ قَالَ اَحْمد بن حَرْب قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ اِبْرَاهِيْم بن عَلّي الدبيلي قد جربته فَوَجَدته حَقًّا وَقَالَ الْحَاكِم قَالَ لنا اَبُوْ زَكَرِيَّا قد جربته فَوَجَدته حَقًّا

قَالَ الْحَاكِم قد جربته فَوَجَدته حَقًّا . تفرد بِهِ عَامر بن خِدَاش وَهُوَ ثِقَة مَامُوْن انْتهى

قَالَ الْحَافِظ أما عَامر بن خِدَاش هٰذَا هُوَ النَّيْسَابُورِي

قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن كَانَ صَاحب مَنَاكِير وَقد تفرد بِهِ عَن عمر بن هَارُوْن الْبَلْخِي وَهُوَ مَتْرُوك مُتَّهم اثْنى عَلَيْهِ ابْن مهْدي وَحده فِيمَا أَعْلَمُ والاعتماد فِيْ مثل هٰذَا على التجربة لَا على الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بارہ رکعات ہیں' جنہیں تم رات یا دن میں' کسی بھی وقت ادا کرو گے' تم ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھو گے' پھر جب تم نماز کا آخری تشہد پڑھ لو' تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو' پھر سجدے کی حالت میں' تم سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھو' سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو' اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اُسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اس کے بعد تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں تجھ سے' تیرے عرش کے غلبے کی گرہوں کے واسطے سے' اور تیری کتاب میں سے رحمت کی آخری حد کے واسطے سے' تیرے اسم اعظم کے واسطے سے' تیرے بلند مرتبے کے واسطے سے' تیرے مکمل کلمات کے واسطے سے دعا کرتا ہوں''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) پھر تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو' پھر تم اپنا سر اٹھاؤ' دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیر دو! یہ چیز بے وقوفوں کو تعلیم نہ دینا' کیونکہ وہ دعائیں کریں گے اور اُن کی دعائیں قبول ہوں گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن حرب فرماتے ہیں: میں نے اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن علی دبیلی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور اسے ٹھیک پایا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ابوزکریا نے ہمیں یہ بات بتائی' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے' اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا' امام حاکم کہتے ہیں: میں نے بھی اس کا تجربہ کیا اور میں نے بھی اسے ٹھیک پایا۔

یہ روایت نقل کرنے میں عامر بن خداش نامی راوی منفرد ہے' لیکن یہ ثقہ اور مامون ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک عامر بن خداش کا تعلق ہے' تو وہ نیشاپوری ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ منکر روایات نقل کرتا ہے' عمر بن ہارون بلخی نے اس کے حوالے سے کچھ انفرادی

روایات نقل کی ہے اور یہ راوی متروک اور متہم ہے میرے علم کے مطابق صرف ابن مہدی نے اس کی تعریف بیان کی ہے اس نوعیت کی صورت حال میں اعتماد تجربہ پر کیا جائے گا' سند پر نہیں کیا جائے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1022 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام بدعوات فَقَالَ إِذَا نزل بك أمر من أمر دنياك فقدمهن ثُمَّ سل حاجتك يَا بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام يَا صريخ المستصرخين يَا غياث المستغيثين يَا كاشف السوء يَا أرحم الرَّاحِمِينَ يَا مُجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين يَا إِلٰه الْعَالمين بك أنزل حاجتي وَأَنت أعْلَمُ بهَا فاقضها

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَفِيْ إِسْنَاده إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرئیل میرے پاس کچھ دعائیں لے کر آئے اور بولے: جب آپ کو دنیا کے کسی معاملے سے متعلق کوئی پریشانی لاحق ہو' تو آپ پہلے ان کلمات کو پڑھیں' پھر اپنی حاجت بیان کریں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام والے! اے چیخ و پکار کرنے والوں کے مددگار! اے مدد مانگنے والوں کے مددگار! اے برائی کو ختم کرنے والے! اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اے پریشان حال لوگوں کی دعاؤں کو قبول کرنے والے! اے تمام جہانوں کے معبود! تیری مدد سے' میں اپنی ضرورت پوری کرنا چاہتا ہوں' تو اس کے بارے میں زیادہ جانتا ہے' پس تو اس کو پورا کر دے''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

20 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الاستخارة وَمَا جَاءَ فِيْ تَركهَا

باب: نماز استخارہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کو ترک کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1023 - عَنْ سعد بن أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم استخارته اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَزَاد وَمَنْ شقوة ابْن آدم تَركه استخارة الله

وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ من سَعَادَة ابْن آدم كَثْرَة استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَرِضَاهُ بِمَا قضى اللّٰه لَهُ وَمَنْ شقاوة ابْن آدم تَركه استخارة اللّٰه تَعَالٰى وَسخطه بِمَا قضى اللّٰه لَهُ

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن أَبِيْ حميد وَلَيْسَ بِالْقَوِيّ عِنْد أَهْلِ الْحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَعَادَة الْمَرْء استخارته ربه وَرِضَاهُ بِمَا قضى وَمَنْ شقاء الْمَرْء تَركه الاستخارة وَسخطه بعد الْقَضَاء

وَرَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب والأصبهاني بِنَحْوِ الْبَزَّار

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے''۔
یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات بھی شامل ہے' وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے''۔
امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بکثرت استخارہ کرے' اور اس کے فیصلے پر راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کو ترک کر دے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں جو فیصلہ دیا ہو' اُس پر ناراض ہو''۔
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس روایت سے' صرف محمد بن ابوحمید سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' اور یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔
یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''آدمی کی سعادت مندی میں' یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے استخارہ کرے' اور پروردگار کے فیصلے سے راضی رہے' اور آدمی کی بدبختی میں' یہ بات شامل ہے کہ وہ استخارہ کو ترک کرے اور تقدیر کے فیصلے پر ناراض ہو''۔
یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں اور اصبہانی نے' امام بزار کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1024 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعلمنا الاستخارة فِي الْاُمُور كلهَا كَمَا يعلمنَا السُّورَة من الْقُرْآن يَقُوْلُ إِذا هم اَحَدُكُمْ بِالْاَمر فليركع رَكْعَتَيْنِ من غير الْفَرِيضَة ثُمَّ ليقل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أستخيرك بعلمك وأستقدرك بقدرتك
وَاَسْاَلك من فضلك الْعَظِيم فَاِنَّك تقدر وَلَا أقدر وَتعلم وَلَا أَعْلَمُ وَاَنت علام الغيوب اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر خير لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاقدره لي ويسره لي ثُمَّ بَارك لي فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن هٰذَا الْاَمر شَرّ لي فِيْ ديني ومعاشي وعاقبة اَمْرِي اَوْ قَالَ عَاجل اَمْرِي وآجله فاصرفه عني واصرفني عَنهُ واقدر لي الْخَيْر حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارضني بِهِ . قَالَ ويسمي حَاجته
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام امور میں' استخارہ کرنے کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے' جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے تھے:
''جب کسی شخص کو کسی معاملے میں' کوئی پریشانی لاحق ہو' تو اسے فرض نماز کے علاوہ دو رکعت (نفل) ادا کرنی چاہئیں' اور پھر یہ دعا کرنی چاہیے:

''اے اللہ! میں تیرے علم کے مطابق' تجھ سے بھلائی طلب کرتا ہوں' اور تیری قدرت کے مطابق' تیری مدد مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں' کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے' اور میں قدرت نہیں رکھتا' تو علم رکھتا ہے' اور میں علم نہیں رکھتا' تو علام الغیوب ہے' اے اللہ! اگر تو یہ علم رکھتا ہے کہ یہ معاملہ میرے دین' میری زندگی' اور میرے انجام کے اعتبار سے' میرے حق میں بہتر ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جلد یا بدیر انجام کے حوالے سے' میرے حق میں زیادہ بہتر ہے' تو اسے میرے لئے مقدر کر دے' اور اسے میرے لئے آسان کر دے' اور پھر اس میں میرے لئے برکت رکھ دے' اور اگر تو یہ جانتا ہے کہ یہ معاملہ میرے حق میں' میرے دین' میری زندگی' میری آخرت (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میرے معاملے کے جلد یا بدیر انجام میں' میرے حق میں برا ہے' تو اِسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اِس سے پھیر دے' اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے' خواہ وہ جہاں بھی ہو' اور مجھے اُس سے راضی کر دے''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر آدمی اپنی حاجت کا ذکر کرے۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

کتاب: جمعہ کے بارے میں روایات

التَّرْغِيب فِيْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَالسَّعْيِ اِلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ فضل يَوْمِهَا وساعتها

باب: جمعہ کی نماز اوراس کی طرف جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ کے دن اوراس میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1025 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّا فَاَحْسن الْوضُوء ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَة فاستمع وأنصت غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرى وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَمَنْ مس الْحَصَا فَقَدْ لَغَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

لَغَا قِيْلَ مَعْنَاهُ خَابَ من الْاَجر وَقِيْلَ اخطأ وَقِيْلَ صَارَت جمعته ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر جمعہ کی نماز کے لئے آئے پھر غور سے (خطبہ سنے) اور خاموش رہے تو اس شخص کے اُس جمعہ اور دوسرے (یعنی اگلے) جمعہ کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور مزید تین دن کے (گناہوں کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے) اور جو شخص اس دوران کنکریوں کو مس کرے تو اس نے لغوحرکت کی''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس نے لغوحرکت کی'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے: اُسے اجر نصیب نہیں ہوگا ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے غلطی کی ایک قول یہ ہے اس کا مطلب یہ ہے اس کا جمعہ ظہر کی نماز میں تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک قول اس کے علاوہ ہے۔

1026 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَات الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلَى رَمَضَان مكفرات مَا بَيْنهُنَّ اِذا اجْتنبت الْكَبَائِر . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث 1025: صحیح مسلم - کتاب الجمعة باب فضل من استمع وأنصت فی الخطبة - حدیث: 1465 سنن أبی داود - کتاب الصلاة تفریع أبواب الجمعة - باب فضل الجمعة حدیث: 899

''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے (گناہوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1027 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَة کَفَّارَة لما بَیْنهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَة الَّتِیْ تَلِیهَا وَزِیَادَة ثَلَاثَة اَیَّام وَذٰلِكَ بِاَن الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنْعَام

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ' اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان تک' اور مزید تین دن کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص نیکی کرتا ہے' تو اس کا (اجر) دس گنا ملتا ہے''۔

1028 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ یَوْم کتبه الله من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِیضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ یَوْمًا وَرَاحَ اِلَی الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر کوئی شخص انہیں ایک دن میں ادا کرلے' تو اللہ تعالیٰ اس کے جنتی ہونے کو نوٹ کرلیتا ہے' جو بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' روزہ رکھے' جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1029 - وَعَنْ یزِیْد بن اَبِیْ مَرْیَم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَحِقَنِیْ عَبَایَة بن رِفَاعَة بن رَافع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَنَا اَمْشِی اِلَی الْجُمُعَة فَقَالَ اَبشر فَاِن خطاك هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْل الله سَمِعت اَبَاعبس یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل الله فهما حرَام علی النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ

وَعِنْده قَالَ عَبَایَة اَدْرَکنِی اَبُوْ عبس وَاَنَا ذَاهِب اِلَی الْجُمُعَة فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْل الله حرمه الله علی النَّار

وَفِیْ رِوَایَةٍ مَا اغبرت قدما عبد فِیْ سَبِیْل الله فتمسهُ النَّار وَلَیْسَ عِنْدهُ قَول عَبَایَة لیزِیْد

❀❀ یزید بن ابومریم بیان کرتے ہیں: عبایہ بن رفاعہ بن رافع کی مجھ سے ملاقات ہوئی' میں اس وقت جمعہ کے لئے چلتا ہوا جا رہا تھا' انہوں نے فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو! کہ تمہارے یہ قدم' اللہ کی راہ میں ہیں' کیونکہ میں نے حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: عبایہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں اُس وقت جمعہ کے لئے جا رہا تھا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے لئے حرام قرار دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو اُسے آگ نہیں چھوئے گی''

اس روایت میں عبایہ کا یزید کو یہ بات بتانے کا ذکر نہیں ہے۔

1030 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَن اغتسل یَوْمَ الْجُمُعَة وَمَسّ من طیب اِن کَانَ عِنْده وَلبس من أحسن ثِیَابه ثُمَّ خرج حَتّٰی یَاْتِی الْمَسْجِد فیرکع مَا بدا لَهٗ وَلَمْ یؤذ اَحَدًا ثُمَّ أنصت حَتّٰی یُصَلِّی کَانَ کَفَّارَة لما بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰی

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر وہ اس کے پاس موجود ہو اور عمدہ لباس پہنے پھر نکل کر مسجد میں آئے اور جتنا اس کو مناسب لگے اتنے نوافل ادا کرے اور کسی کو تکلیف نہ دے اور خاموش رہے یہاں تک کہ (باجماعت نماز) ادا کر لے تو یہ چیز اس کے لئے اُس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان (کے گناہوں) کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

1031 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اغتسل یَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لبس من أحسن ثِیَابه وَمَسّ طیبا اِن کَانَ عِنْده ثُمَّ مَشی اِلَی الْجُمُعَة وَعَلَیْهِ السکینَة وَلَمْ یتخط اَحَدًا وَلَمْ یؤذه ثُمَّ رکع مَا قضی لَهٗ ثُمَّ انْتظر حَتّٰی ینْصَرف الاِمَام غفر لَهٗ مَا بَیْنَ الجمعتین

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَة حَرْب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کر کے عمدہ لباس پہنے اور اگر اس کے پاس موجود ہو تو خوشبو لگائے پھر جمعہ کے لئے جائے اور پرسکون انداز میں جائے کسی کو پھلانگے نہیں کسی کو اذیت نہ پہنچائے جو اس کے نصیب میں ہو اتنے نوافل ادا کرے پھر انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ امام (نماز ادا کر کے) فارغ ہو جائے تو اس شخص کے دو جمعوں کے درمیان (کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' حرب کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1032 - وَعَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِم اِذا اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ اقبل اِلَى الْمَسْجد لَا يُؤْذِيْ اَحَدًا فَاِن لم يجد الاِمَام خرج صلى مَا بدا لَهُ وَاِن وجد الاِمَام قد خرج جلس فاستمع وانصت حَتّٰى يقْضِي الاِمَام جمعته وَكَلَامه اِن لم يغْفر لَهُ فِيْ جمعته تِلْكَ ذنُوبه كلهَا اَن يكون كَفَّارَة الْجُمُعَة الَّتِيْ تليهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَعَطَاء لم يسمع من نُبَيْشَة فِيمَا أعلم

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' جمعہ کے دن غسل کرکے مسجد کی طرف جائے' اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے اور اگر وہ امام کو نہ پائے کہ وہ ابھی نہیں آیا' تو جتنا اسے مناسب لگے نوافل ادا کرلے' پھر جب امام آجائے' تو وہ بیٹھ جائے اور غور سے (خطبہ) سنے اور خاموش رہے یہاں تک کہ امام جمعہ ادا کرلے اور اپنا کلام مکمل کرلے' تو اس شخص کے' اگر اس جمعہ تک کے گناہوں کی مغفرت نہ بھی ہوئی' تو یہ (عمل) اس کے بعد والے جمعہ تک کے (گناہوں کا) کفارہ بن جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' میرے علم کے مطابق' عطاء نے حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1033 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يغْتَسل رجل يَوْمُ الْجُمُعَة ويتطهر مَا اسْتَطَاعَ من الطّهُور ويدهن من دهنه ويمس من طيب بَيته ثُمَّ يخرج فَلَا يفرق بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كتب لَهُ ثُمَّ ينصت اِذا تكلم الاِمَام اِلَّا غفر لَهُ مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ . وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي مَا من رجل يتَطَهَّر يَوْم الْجُمُعَة كَمَا امر ثُمَّ يخرج من بَيته حَتّٰى يَاْتِي الْجُمُعَة وينصت حَتّٰى يقْضِي صَلَاته اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما قبله من الْجُمُعَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ نَحْو رِوَايَةِ النَّسَائِيّ وَقَالَ فِيْ آخِره اِلَّا كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنه وَبَيْنَ الْجُمُعَة الْاُخْرٰى مَا اجْتنبت المقتلة وَذٰلِكَ الدَّهْر كُله

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرکے اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' تیل لگائے اپنے گھر میں موجود خوشبو لگائے اور گھر سے نکلے اور (مسجد میں آکر) دو آدمیوں کو جدا نہ کرے اور پھر جو اس کے نصیب میں ہو' اتنے نوافل ادا کرے' جب امام کلام شروع کرے' تو وہ خاموش رہے' تو اس شخص کے اس جمعہ اور اس کے بعد والے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن' اچھی طرح طہارت حاصل کرے' جیسے اسے حکم دیا گیا ہے' پھر وہ اپنے گھر سے نکل کر جمعہ کی ادائیگی کے

لئے آئے اور خاموش رہے یہاں تک کہ نماز ادا کر لے تو یہ چیز اس سے پہلے کے جمعہ (کے درمیان کے) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے جو امام نسائی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو یہ چیز اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتی ہے بشرطیکہ قتل کرنے سے اجتناب کیا گیا ہو اور یہ فضیلت ہمیشہ برقرار رہتی ہے"۔

1034 - وَرُوِيَ عَنْ عَتِيق أَبِي بكر الصّديق وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطاياه فَإِذَا أخذ فِي الْمَشْي كتب لَهُ بِكُل خطْوَة عشرُوْن حَسَنَة فَإِذَا انْصَرف من الصَّلَاة أُجيز بِعَمَل مِائَتي سنة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَفِي الْاَوْسَطِ أَيْضًا عَنْ أَبِي بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحده وَقَالَ فِيهِ كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة عمل عِشْرِيْنَ سنة

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اس کے گناہ اور خطائیں اس سے دور ہو جاتے ہیں اور جب وہ پیدل چلتا ہوا جاتا ہے تو اس کو ہر قدم کے عوض میں بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اسے دو سو سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت معجم اوسط میں انہوں نے صرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اسے ہر ایک قدم کے عوض میں بیس سال کے عمل کا ثواب ملتا ہے"۔

1035 - وَعَنْ أَوْس بن أَوْس الثَّقَفِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غسل يَوْم الْجُمُعَة واغتسل وَبكر وابتكر وَمَشى وَلَمْ يركب ودنا من الإِمَام فاستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة عمل سنة أجر صيامها وقيامها

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي

حديث 1035: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الغسل يوم الجمعة - حديث: 1083 سنن الترمذي الجامع الصحيح - أبواب الجمعة' باب ما جاء في فضل الغسل يوم الجمعة - حديث: 478 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5400 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في غسل الجمعة - حديث: 4920 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه' حديث: 1399 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الجمعة' باب التبكير إلى الجمعة - حديث: 1800 مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث أوس بن أبي أوس الثقفي وهو أوس بن حذيفة - حديث: 15873 مسند الطيالسي - وحديث أوس بن حذيفة الثقفي' حديث: 1195 المعجم الكبير للطبراني - باب من اسمه أوس' مما أسند أوس بن أوس الثقفي رضي الله عنه - باب في الغسل يوم الجمعة' حديث: 580 معجم الصحابة لابن قانع - أوس بن أوس بن ربيعة بن مالك بن كعب بن عمرو' حديث: 34

صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

قَالَ الْخطابِيّ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام غسل واغتسل وَبكر وابتكر

اخْتلف النَّاس فِيْ مَعْنَاهُ فَمنهمْ من ذهب إِلَى اَنه من الْكَلَام المتظاهر الَّذِيْ يُرَاد بِهِ التوكيد وَلَمْ تقع الْمُخَالفَة بَيْنَ الْمَعْنيين لاخْتِلَاف اللَّفْظَيْنِ وَقَالَ اَلا ترَاهُ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ وَمَشى وَلَمْ يركب ومعناهما وَاحِد وَإِلَى هٰذَا ذهب الْاَثْرَم صَاحب اَحْمد

وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ غسل الرَّاْس خَاصَّة وَذٰلِكَ لِاَن الْعَرَب لَهُمْ لمَم وشعور وَفِيْ غسلهَا مُؤنَة فَاَرَادَ غسل الرَّاْس من أجل ذٰلِكَ وَاِلَى هٰذَا ذهب مَكْحُوْل وَقَوله واغتسل مَعْنَاهُ غسل سَائِر الْجَسَد وَزعم بَعْضُهُمْ اَن قَوْلِهِ غسل مَعْنَاهُ اصَاب اَهله قبل خُرُوْجه إِلَى الْجُمُعَة لِيَكُون أملك لنَفسِهِ وأحفظ فِيْ طَرِيْقه لبصره وَقَوله وَبكر وابتكر

زعم بَعْضُهُمْ اَن معنى بكر أدْرك باكورة الْخطْبَة وَهِي اَولهَا وَمعنى ابتكر قدم فِي الْوَقْت وَقَالَ ابْن الْاَنْبَارِي معنى بكر تصدق قبل خُرُوْجه وَتَاَول فِيْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِي الحَدِيْثِ من قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبلَاء لَا يتخطاها

وَقَالَ الْحَافِظِ اَبُوْ بَكْرِ بن خُزَيْمَة من قَالَ فِي الْخَبَر غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّشْدِيْدِ مَعْنَاهُ جَامع فَاَوجب الْغسْل على زَوجته اَوْ أمته واغتسل وَمَنْ قَالَ غسل واغتسل

يَعْنِيْ بِالتَّخْفِيفِ اَرَادَ غسل رَاسه واغتسل فضل سَائِر الْجَسَد لخَبر طَاوس عَنِ ابْنِ عَبَّاس ثُمَّ روى بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيح إِلَى طَاوس

قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاس زَعَمُوا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغتسلوا يَوْم الْجُمُعَة واغسلوا رؤوسكم وَإِن لم تكونُوا جنبا وَمَسُّوا من الطّيب

قَالَ ابْن عَبَّاس أما الطّيب فَلَا اَدْرِي وَأما الْغسْل فَنعم

❀❀ حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور مکمل غسل کرے اور جلدی جائے اور پیدل چل کر جائے' سوار ہو کر نہ جائے' امام کے قریب رہے' اور غور سے خطبہ سنے اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے ہر قدم کے عوض میں' ایک سال کے عمل' یعنی ایک سال کے نفلی روزوں اور قیام کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "غسل واغتسل وبکروابتکر"

اس کے مفہوم کے بارے میں علماء نے اختلاف کیا ہے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: یہ ایسا کلام ہے جس کے ذریعے تاکید مراد لی گئی ہے اس صورت میں الفاظ کے اختلاف کی وجہ سے معانی کے اندر اختلاف واقع نہیں ہوگا وہ یہ فرماتے ہیں: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ کہ انہوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ بھی استعمال فرمائے ہیں: وہ پیدل چل کر جائے اور سوار نہ ہو تو اب ان دونوں باتوں کا مفہوم ایک ہی ہے امام احمد کے شاگرد "اثرم" اسی بات کے قائل ہیں۔

بعض حضرات یہ کہتے ہیں: لفظ "غسل" کا معنی سر کو دھونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ عربوں کو لمبے اور بال ہوتے تھے تو ان کے لئے غسل کرنے میں مشکل ہوتی تھی تو اس وجہ سے سر دھونے کو مراد لیا گیا ہے مکحول کا یہی موقف ہے اور متن کے یہ الفاظ "واغتسل" کا مطلب ہے پورے جسم کو دھونا بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ "غسل" کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جمعہ کے لئے جانے سے پہلے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تاکہ وہ جمعہ کے راستے میں اپنے باطن کا مالک رہے اور اپنی نگاہ کی حفاظت کرے اور روایت کے یہ الفاظ "بکروابتکر" اس کے بارے میں بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: وہ اتنی جلدی جائے کہ خطبہ کا ابتدائی حصہ پالے اور "ابتکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ وقت کے اندر چلا جائے ابن انباری بیان کرتے ہیں: "بکر" کا مطلب یہ ہے کہ وہ نکلنے سے پہلے صدقہ کرے اور یہی تاویل اس حدیث میں کی گئی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے:

"صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ بلاء اس کو پھلانگ کر آگے نہیں جاسکتی ہے"

حافظ ابوبکر بن خزیمہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت میں لفظ "غسّل واغتسل" نقل کیا ہے یعنی شد کے ساتھ نقل کیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے: وہ صحبت کر کے اپنی بیوی یا اپنی کنیز پر غسل کو واجب کردے اور پھر خود بھی غسل کرے بعض حضرات نے اسے "غسل واغتسل" نقل کیا ہے یعنی تخفیف کے ساتھ نقل کیا ہے تو اب اس سے مراد یہ ہوگی کہ اب وہ سر بھی دھوئے اور باقی تمام جسم بھی دھوئے اس کی دلیل طاؤس کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے پھر انہوں نے اپنی مستند سند کے ساتھ طاؤس کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: لوگ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو بھی دھوؤ اگرچہ تم جنبی نہ ہو اور تم خوشبو لگاؤ"

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جہاں تک خوشبو کا تعلق ہے تو اس کا مجھے پتہ نہیں ہے جہاں تک غسل کا تعلق ہے تو یہ بات ٹھیک ہے۔

1036 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُلِّ خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها

رَوَاهُ أَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے' اور قریب رہ کر غور سے (خطبہ) سنے' تو اس کے اٹھائے ہوئے' ہر ایک قدم کے عوض میں' اُسے ایک سال کے نوافل اور ایک سال کے نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1037 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت الْجُمُعَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بِهَا جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ كَفه كالمرآة الْبَيْضَاء فِيْ وَسطهَا كالنكتة السَّوْدَاءِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة يعرضهَا عَلَيْكَ رَبك لتَكُوْنَ لَك عيدا ولقومك من بعْدك وَلكم فِيْهَا خير تكون اَنْتَ الْاَوَّل وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارٰى من بعْدك وفيهَا سَاعَة لَا يَدْعُو اَحَد ربه فِيْهَا بِخَير هُوَ لَهٗ قسم اِلَّا أعطَاهُ اَوْ يتَعَوَّذ من شَرٍّ اِلَّا دفع عَنهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ وَنَحْنُ نَدْعُوهُ فِي الْاٰخِرَة يَوْم الْمَزِيْد الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جمعہ پیش کیا گیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی ہتھیلی میں ایک سفید آئینے کی طرح' اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس آئینے کے درمیان میں' ایک سیاہ نقطہ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ جمعہ ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد' آپ کی قوم کے لئے عید ہو جائے' اور اس دن میں آپ لوگوں کے لئے بہتری ہے کہ آپ پہلے وہ لوگ ہیں (جو اس دن کو قبول کر رہے ہیں) یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہیں (یعنی ان کا مخصوص دن ہفتہ اور اتوار ہے) اس دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس گھڑی میں' بندہ اپنے پروردگار سے' جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا کرے گا' پروردگار وہ اُسے عطا کر دے گا اور جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' پروردگار وہ اس سے دور کر دے گا اس سے بڑا (دن) اور کوئی نہیں ہے' ہم آخرت میں اسے ''یوم المزید'' کہتے ہیں.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1038 - وَعَنْ اَبِيْ لبَابَة بن عبد الْمُنْذر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة سيد الْاَيَّام وَاَعْظَمهَا عِنْد اللّٰه وَهُوَ أعظم عِنْد اللّٰه من يَوْم الْاَضْحَى وَيَوْم الْفطر وَفِيْه خمس خلال خلق اللّٰه فِيْهِ آدم وأهبط اللّٰه فِيْهِ آدم اِلَى الْاَرْض وَفِيْه توفي اللّٰه آدم وَفِيْه سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه فِيْهَا العَبْد شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ اِيَّاه مَا لم يسْاَل حَرَامًا وَفِيْه تقوم السَّاعَة مَا من ملك مقرب وَلَا سَمَاء وَلَا اَرْض وَلَا رِيَاح وَلَا جبال وَلَا بَحر اِلَّا وَهن يشفقن من يَوْم الْجُمُعَة . رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِلَفْظ وَاحِد وَفِيْ اِسنادهما عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَهُوَ مِمَّن احْتج بِهِ اَحْمد وَغَيره وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْبَزَّار من طَرِيْق عبد اللّٰه اَيْضًا من حَدِيْثِ سعد بن عبَادَة . وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن' تمام دنوں کا سردار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تمام دنوں سے زیادہ عظمت رکھتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت رکھتا ہے اس میں پانچ خصوصیات ہیں اللہ تعالیٰ نے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف نازل کیا اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وفات دی اس دن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اُس گھڑی میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردیتا ہے بشرطیکہ اس نے کوئی حرام چیز نہ مانگی ہو اور اس دن میں قیامت قائم ہوگی ہر مقرب فرشتہ آسمان اور زمین اور ہوائیں اور پہاڑ اور سمندر جمعہ کے دن اس بات سے خوف زدہ رہتے ہیں (کہ کہیں آج قیامت نہ آجائے)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے ایک ہی الفاظ میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل ہے یہ ان راویوں میں سے ایک ہے جس سے امام احمد اور دیگر حضرات نے روایات نقل کی ہیں یہی روایت امام احمد نے اور امام بزار نے عبداللہ نامی راوی کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1039 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر یَوْم طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس یَوْم الْجُمُعَة فِیْهِ خلق اللّٰه آدم وَفِیْهِ ادخل الْجَنَّة وَفِیْهِ اخرج مِنْهَا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَلَفْظه قَالَ مَا طلعت الشَّمْس وَلَا غربت علی یَوْم خیر من یَوْم الْجُمُعَة هدَانَا اللّٰه لَهُ وضل النَّاس عَنهُ فَالنَّاس لنا فِیْهِ تبع فَهُوَ لنا وَالْیَهُود یَوْم السبت وَالنَّصَارٰی یَوْم الْاَحَد اِن فِیْهِ لساعة لَا یُوَافِقهَا مُؤمن یُصَلِّی یسْاَل اللّٰه شَیْئًا اِلَّا اعطَاهُ . فَذکر الحَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ سب سے بہتر دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تھا اسی دن میں انہیں جنت میں داخل کیا تھا اسی دن میں انہیں وہاں سے نکالا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور ان کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سورج ایسے کسی بھی دن پر نہ طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا جو جمعہ کے دن سے زیادہ بہتر ہو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں ہمیں ہدایت نصیب کی اور دوسرے لوگ اس کے حوالے سے گمراہی کا شکار ہوئے تو اس دن کے بارے میں لوگ ہمارے پیروکار ہیں یہ دن ہمارے لئے ہے اور یہودیوں کا مخصوص دن ہفتے کا دن ہے اور عیسائیوں کا مخصوص دن اتوار ہے اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اگر اس گھڑی میں کوئی مومن بندہ نماز ادا کررہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کردے گا''۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1040 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من افضل ایامکم یَوْم الْجُمُعَة فِیْهِ خلق اللّٰه آدم وَفِیْهِ قبض وَفِیْهِ النفخة وَفِیْهِ الصعقة فَاَکْثرُوْا من الصَّلَاة عَلیّ فِیْهِ فَاِن صَلَاتکُم یَوْم الْجُمُعَة معروضة عَلیّ قَالُوْا وَکَیْف تعرض صَلَاتنَا عَلَیْك وَقد ارمت اَی بلیت فَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ

وَجَلَّ وَعلا حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل اَجسامنا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

وَهُوَ اَتم وَله عِلّة دقيقة امتاز اِلَيْهَا الْبُخَارِيّ وَغَيره لَيْسَ هٰذَا موضعهَا وَقد جمعت طرقه فِيْ جُزْء

اَرمت بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْمِيم اَى صرت رميما وَرُوِىَ اُرمت بِضَم الْهمزَة وَسُكُون الْمِيم

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن' جمعہ کا دن ہے' اس دن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں ''نفخہ'' ہوگا اسی دن میں ''صعقہ'' ہوگا (یعنی اسی دن قیامت آئے گی) تو تم اس دن میں مجھ پر بکثرت درود بھیجو! کیونکہ جمعہ کے دن تمہارا درود' میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' لوگوں نے عرض کی: ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' زمین کے لئے یہ بات حرام قرار دی ہے کہ وہ ہمارے (یعنی انبیاء کرام علیہم السلام) کے اجسام کو کھائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت سب سے زیادہ مکمل ہے' لیکن اس میں ایک باریک علت پائی جاتی ہے' جس کے حوالے سے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس میں امتیاز کیا ہے' لیکن یہ مقام اس وضاحت کے لائق نہیں ہے' میں نے اس روایت کے تمام طرق ایک جزء میں جمع کیے ہیں۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ر' پر زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' یعنی آپ بوسیدہ ہو جائیں گے' ایک روایت کے مطابق اس لفظ میں 'ا' پر پیش پڑھی گئی ہے' اور 'م' کو ساکن پڑھا گیا ہے۔

1041 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تطلع الشَّمْس وَلَا تغرب على اَفضل من يَوْم الْجُمُعَة وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي تفزع يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا هٰذَيْن الثقلَيْن الْجِنّ وَالْاِنْس

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحهمَا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيره اَطول من هٰذَا وَقَالَ فِيْ آخِره وَمَا من دَابَّة اِلَّا وَهِي مصيخة يَوْم الْجُمُعَة من حِيْن تصبح حَتّٰى تطلع الشَّمْس شفقا من السَّاعَة اِلَّا الْاِنْس وَالْجِنّ

مصيخة مَعْنَاهُ مستمعة مصغية تتوقع قيام السَّاعَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورج کسی بھی ایسے دن پر طلوع یا غروب نہیں ہوتا' جو جمعہ کے دن سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' ہر جانور جمعہ کے دن سے خوف زدہ رہتا ہے' صرف یہ دو قسم کی مخلوق (یعنی) جنات اور انسان (اس سے غافل رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر جانور جمعہ کے دن صبح کے وقت چیختا ہے' یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے وہ قیامت کے ڈر کی وجہ سے ایسا کرتا ہے صرف انسان اور جنات (اس سے غافل ہیں)''۔

''مصیخہ'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ کان لگا کر توجہ سے سنتا ہے' اور اسے قیامت قائم ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

1042 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحشر الْاَیَّام علی هیئتها وتحشر الْجُمُعَة زهراء منیرة اَهلهَا یحفونَ بهَا کالعروس تهدی اِلٰی خدرها تضیء لَهُم یَمْشُوْنَ فِیْ ضوئها الوانهم کالثلج بَیَاضًا وریحهم کالمسك یَخُوْضُوْنَ فِیْ جبال الکافور ینظر اِلَیْهِمُ الثقلان لَا یطرقون تعجبا حَتّٰی یدخلُوْنَ الْجَنَّة لَا یخالطهم اَحَد اِلَّا المؤذنون المحتسبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ اِن صَحَّ هٰذَا الْخَبَر فَاِن فِی النَّفس من هٰذَا الْاِسْنَاد شَیْئًا

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه غرابة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام دنوں کو اُن کی مخصوص شکل وصورت میں اٹھایا جائے گا' اور جمعہ کے دن کو اپنے اہل کے لئے' روشن اور چمکدار کر کے اٹھایا جائے گا' جسے ڈھانپا گیا ہوگا' یوں جیسے کسی دلہن کو اس کی خواب گاہ کی طرف لے جایا جاتا ہے' اور جمعہ اپنے اہل افراد کے لئے روشنی کرے گا' وہ لوگ اس کی روشنی میں چلتے ہوئے جائیں گے' ان کی رنگت برف کی طرف سفید ہوگی اور ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی اور وہ کافور کے پہاڑوں میں ہوں گے' دونوں قسم کی مخلوق اُن کی طرف دیکھ رہی ہوگی اور وہ حیرانگی کی وجہ سے ان کے قریب نہیں آئیں گے' یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائیں گے' اور کوئی بھی' اِن کے ساتھ نہیں مل پائے گا' البتہ جو لوگ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اذان دیتے تھے' اُن کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو' تو بھی اس کی سند کے حوالے سے' میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' البتہ اس کا متن غریب ہے۔

1043 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لَیْسَ بتارك اَحَدًا من الْمُسْلِمین یَوْم الْجُمُعَة اِلَّا غفر لَهُ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط مَرْفُوْعا فِیْمَا اُری بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن' ہر مسلمان کی مغفرت کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کی سند حسن ہے۔

1044 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَحُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَضلَّ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنِ الْجُمُعَة من کَانَ قبلنَا کَانَ لِلْیَهُوْد یَوْم السبت والاحد لِلنَّصَارٰی فهم لنا تبع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ من اَهْلِ الدُّنْیَا والاوَّلون یَوْم الْقِیَامَة المقضی لَهُمْ قبل الْخَلَائق

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار ورجالهما رجال الصَّحِيح اِلَّا اَن الْبَزَّار قَالَ نَحْنُ الْاخرُوْنَ فِي الدُّنيَا الْاولونَ يَوْم الْقِيَامَة المغفور لَهُمْ قبل الْخَلائق وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِ اللَّفْظ الْاَوَّل من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَحده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کے بارے میں' ہم سے پہلے والے لوگوں کو گمراہ رہنے دیا' یہودیوں کا مخصوص دن ہفتہ ہے' اور اتوار' عیسائیوں کا مخصوص دن ہے' اور وہ قیامت کے دن تک' ہمارے پیروکار رہوں گے' ہم اہل دنیا کے اعتبار سے بعد والے ہیں' اور قیامت کے دن پہلے والے ہوں گے' باقی تمام مخلوق سے پہلے جن کا حساب ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' البتہ امام بزار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم دنیا میں بعد والے ہیں' اور قیامت میں پہلے ہوں گے' جن کی دیگر تمام مخلوق سے پہلے مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت ''صحیح مسلم'' میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی روایت کی مانند ہے۔

1045 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة اَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ سَاعَة لَيْسَ فِيهَا سَاعَة اِلَّا وَلِلّٰهِ فِيهَا سِتمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

قَالَ فخرجنا من عِنْده فَدَخَلْنَا على الْحسن فَذَكرنَا لَهُ حَدِيْثِ ثَابت فَقَالَ سمعته وَزَاد فِيهِ كلهم قد استوجبوا النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَلَفْظِه لله فِيْ كل جُمُعَة سِتمائَة ألف عَتيق مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں' چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں' اور ان میں سے ہر ایک ساعت میں' اللہ تعالیٰ چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم وہاں سے اٹھے اور حسن بصری کے پاس گئے اور ان کے سامنے ثابت کی نقل کردہ روایت ذکر کی تو انہوں نے بتایا: میں نے انہیں (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے:

''وہ سب ایسے لوگ ہوتے ہیں' جن کے حق میں جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ہر جمعہ کو چھ لاکھ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں''۔

1046 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ فِيهَا سَاعَة لَا يُوَافِقهَا عبد مُسْلِم وَهُوَ قَائِم يُصَلِّي يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ وَاَشَارَ بِيَدِهِ يقللها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه . وَأما تعْيين السَّاعَة فَقَدْ ورد فِيهِ اَحَادِيْث كَثِيْرَة صَحِيْحَة وَاخْتلف الْعلمَاء فِيهَا اخْتِلَافا كثيرا بسطته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وأذكر هُنَا نبذة من الْاَحَادِيْث الدَّالَّة لبَعض الْاَقْوَال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''اس دن میں' ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے' جس میں کوئی مسلمان بندہ' اگر کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی کہ وہ گھڑی تھوڑی سی ہوتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

جہاں تک اُس گھڑی کے تعین کا تعلق ہے' تو اس بارے میں بہت سی مستند احادیث منقول ہیں' اور علماء کا اس گھڑی کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے' جو میں نے اس کتاب کی بجائے' کسی اور مقام پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے' میں ان میں سے چند احادیث یہاں ذکر کروں گا' جو بعض اقوال پر دلالت کرتی ہیں۔

1047 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا أسمعت اَبَاكَ یحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَاْنِ سَاعَة الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ نَعَمْ سمعته يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ یجلس الْاِمَام اِلٰی اَنْ تقضی الصَّلَاة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَقَالَ يَعْنِيْ على الْمِنبَر وَاِلٰی هٰذَا الْقَوْل ذهب طوائف من اَهْلِ الْعلم

حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' جمعہ کے دن میں موجود مخصوص گھڑی کے بارے میں کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ گھڑی' امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے لے کر' نماز ختم ہونے تک ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' راوی کہتے ہیں: اس سے مراد اس کا منبر پر بیٹھنا ہے' اور اس قول کی طرف اہل علم کا ایک گروہ گیا ہے۔

1048 - وَعَنْ عَمْرو بن عَوْف الْمُزنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجُمُعَة سَاعَة لَا يسْاَل اللّٰه العَبْد فِيهَا شَيْئًا اِلَّا آتَاهُ اللّٰه اِيَّاه

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّة سَاعَة هِيَ قَالَ هِيَ حِيْن تُقَام الصَّلَاة اِلَى الِانْصِرَاف مِنْهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من طَرِيْق كثير بن عبد الله بن عَمْرو بن عَوْف عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد الله واه بِمرَّة وَقد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ هٰذَا وَغَيْرِهٖ وَصَحح لَهُ حَدِيْثًا فِی الصُّلْح فانتقد لَهُ الْحفاظ تَصْحِيْحه لَهُ بل وتحسينه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جمعہ میں' ایک مخصوص گھڑی ہے' اس گھڑی میں' جو بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے

عطا کر دیتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ گھڑی کون سی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (جمعہ کی) نماز قائم ہونے سے لے کر اس کے ختم ہونے تک کا وقت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے یہ روایت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے' امام ترمذی نے اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے' امام ترمذی نے صلح کے بارے میں اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے' تو اس حوالے سے حافظانِ حدیث نے ان پر تنقید کی ہے کہ اس روایت کو صحیح کیوں قرار دیا گیا ہے؟ بلکہ اسے حسن قرار دینا چاہیے تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1049 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التمسوا السَّاعَة الَّتِیْ ترجی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بعد صَلَاةِ الْعَصْرِ اِلٰی غیبوبة الشَّمْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة وَزَاد فِیْ آخِره وَهِی قدر هٰذَا یَعْنِیْ قَبْضَة وَاِسْنَاده أصلح من اِسْنَاد التِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن میں' جس گھڑی کی امید کی جاتی ہے' اسے عصر کے بعد سے لے کر' سورج غروب ہونے تک کے درمیانی وقت میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''وہ اتنی ہوتی ہے'' یعنی مٹھی بھر جتنی ہوتی ہے' اس کی سند امام ترمذی کی سند سے زیادہ صالح ہے۔

1050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِنَّا لنجد فِیْ كتاب اللّٰه تَعَالٰی فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَة لَا یُوَافِقهَا عبد مُؤْمِن یُصَلِّی یسْأَل اللّٰه بهَا شَیْئًا اِلَّا قضی اللّٰه لَهٗ حَاجته . قَالَ عبد اللّٰه فَاَشَارَ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بعض سَاعَة فَقُلْتُ صدقت اَوْ بعض سَاعَة . قلت اَی سَاعَة هِیَ قَالَ آخر سَاعَات النَّهَار . قلت اِنَّهَا لَیست سَاعَة صَلَاة قَالَ بَلٰی اِن الْعَبْد اِذا صلی ثُمَّ جلس لم یجلسه اِلَّا الصَّلَاة فَهُوَ فِیْ صَلَاة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاِسْنَاده علی شَرْطِ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی' جبکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت تشریف فرما تھے (میں نے کہا:) ہم اللہ کی کتاب میں یہ بات پاتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں ایک مخصوص گھڑی ہے' کوئی مومن بندہ اگر اس وقت میں نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا کر دے گا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیث 1050: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في الساعة التي ترجى في الجمعة - حديث: 1135' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 13825

نبی اکرم ﷺ نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: وہ ایک گھڑی کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے ایک گھڑی یا اس کا کچھ حصہ ہوتا ہے میں نے دریافت کیا: وہ گھڑی کون سی ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دن کی آخری گھڑیوں میں ہوتی ہے میں نے عرض کی: اس وقت میں تو کوئی نماز ادا نہیں کی جاتی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! لیکن جب کوئی بندہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھا رہے اور وہ صرف نماز (یعنی اگلی نماز کی ادائیگی کے لئے) بیٹھا رہے تو وہ نماز (کی حالت) میں شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

1051 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ای شَیْءٍ یَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِیْهَا طبعت طِیْنَةُ اَبِیْكَ آدم وفِیْهَا الصعقة وفِیْهَا الْبَعْثَةُ وفِیْهَا البطشة وَفِیْ آخر ثَلَاث سَاعَات مِنْهَا سَاعَة من دَعَا اللّٰه فِیْهَا استُجِیبَ لَهٗ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ عَلیّ بن اَبِیْ طَلْحَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ وَرِجَالُهٗ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: جمعہ کے دن میں کیا خصوصیت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دن میں' تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں قیامت آئے گی' اسی دن میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' اور اسی دن میں پکڑ ہوگی' اور اسی دن کی آخری تین گھڑیوں میں سے' ایک گھڑی ایسی ہے کہ جس میں کوئی بھی شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرتا ہے' تو اس کی دعا مستجاب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن ابوطلحہ کی' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعَةُ الَّتِیْ یُسْتَجَاب فِیْهَا الدُّعَاء یَوْمَ الْجُمُعَة آخر سَاعَة من یَوْمِ الْجُمُعَة قبل غُرُوب الشَّمْس اغفل مَا یکون النَّاس

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ گھڑی' جس میں جمعہ کے دن دعا مستجاب ہوتی ہے' وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے' جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتی ہے' جس کے بارے میں لوگ غافل ہیں''۔ یہ روایت اصبہانی نقل کی ہے۔

1053 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمُ الْجُمُعَة اثْنَتَا عشرَة سَاعَةً لَا یُوجد عبد مُسْلِم یسْاَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شَیْئًا اِلَّا آتَاهُ اِیَّاهُ فالتمسوها آخر سَاعَة بعد الْعَصْر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَهُوَ کَمَا قَالَ التِّرْمِذِیّ وَرَاَی بعض اَهْلِ الْعلم من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَغَیْرِهِمْ اَن السَّاعَة الَّتِیْ ترجی بعد الْعَصْر اِلٰی اَن تغرب الشَّمْس وَبِه یَقُوْلُ اَحْمد وَاِسْحَاق وَقَالَ اَحْمد اکثر الحَدِیْث فِی السَّاعَة الَّتِیْ ترجی

فِيهَا اِجَابَة الدعْوَة انّهَا بعد صَلَاة الْعَصْر

قَالَ وترجى بعد الزَّوَال ثُمَّ روى حَدِيث عَمْرو بن عَوْف الْمُتَقَدّم وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْر بن الْمُنْذر اخْتلفُوا فِي وَقت السَّاعَة الَّتِي يُسْتَجَاب فِيهَا الدُّعَاء من يَوْم الْجُمُعَة فروينا عَنْ اَبِي هُرَيْرَة قَالَ هِيَ من بعد طُلُوْع الْفجْر اِلٰى طُلُوْع الشَّمْس وَمَنْ بعد صَلَاة الْعَصْر اِلٰى غرُوب الشَّمْس وَقَالَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَاَبُو الْعَالِيَة هِيَ عِنْد زَوَال الشَّمْس وَفِيْه قَول ثَالِث وَهُوَ انه اِذا اذن الْمُؤَذّن لصَلَاة الْجُمُعَة رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَة وروينا عَن الْحسن الْبَصْرِيّ انه قَالَ هِيَ اِذا قعد الامَام على الْمِنبَر حَتّٰى يفرغ وَقَالَ اَبُوْ بردة هِيَ السَّاعَة الَّتِي اخْتَار اللّٰه فِيهَا الصَّلَاة وَقَالَ اَبُو السوار الْعَدوي كَانُوْا يرَوْنَ الدُّعَاء مستجابا مَا بَيْن اَن تَزُول الشَّمْس اِلٰى اَن يدْخل فِي الصَّلَاة وَفِيْه قَول سَابع وَهُوَ انّهَا مَا بَيْن اَن تزِيغ الشَّمْس بِشِبْر اِلٰى ذِرَاع وروينا هٰذَا الْقَوْل عَنْ اَبِي ذَر وَفِيْه قَول ثَامن وَهُوَ انّهَا مَا بَيْنَ الْعَصْر اِلٰى اَن تغرب الشَّمْس كَذَا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَبِه قَالَ طَاوس وَعبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن میں بارہ گھڑیاں ہوتی ہیں (جن میں ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں) جو بھی مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے تم اس مخصوص گھڑی کو عصر کے بعد کی گھڑی میں تلاش کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی یہ نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یا یہ ویسی ہے جیسے امام ترمذی نے بیان کیا ہے۔

بعض اہل علم جن کا تعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے ہے وہ اس بات کے قائل ہیں: وہ گھڑی جس کی امید کی جاتی ہے وہ عصر کے بعد سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک ہوتی ہے امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام احمد فرماتے ہیں: زیادہ تر احادیث اس بارے میں منقول ہیں جس گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کی توقع ہوتی ہے وہ گھڑی عصر کی نماز کے بعد ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: زوال کے بعد بھی اس کی توقع کی جا سکتی ہے پھر انہوں نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا جو پہلے گزر چکی ہے۔

حافظ ابوبکر بن منذر بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن جس مخصوص گھڑی میں دعا کے مستجاب ہونے کے بارے میں روایات منقول ہیں اس کے وقت کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ہم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ گھڑی صبح صادق طلوع ہونے کے بعد سے لے کر سورج طلوع ہونے تک رہتی ہے اور عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک رہتی ہے۔

حسن بصری اور ابوالعالیہ کہتے ہیں: یہ سورج ڈھلنے کے وقت ہوتی ہے اس بارے میں ایک تیسرا قول بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ گھڑی جمعہ کے دن نماز کے لئے مؤذن کی اذان دینے کے وقت ہوتی ہے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی ہے۔

ہم نے حسن بصری کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام

منبر پر بیٹھ جاتا ہے' اور اس کے فارغ ہونے تک رہتی ہے۔

ابوبردہ فرماتے ہیں: یہ وہ گھڑی ہے' جس گھڑی میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو اختیار کیا ہے۔

ابوسوار عدوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دعا مستجاب اس وقت ہوتی ہے' جو سورج ڈھلنے سے لے کر آدمی کے نماز شروع کرنے کا درمیانی وقت ہے۔

اس بارے میں ایک ساتواں قول بھی ہے' اور وہ یہ ہے: یہ سورج ڈھلنے سے لے کر' (سائے کے) ایک بالشت ہونے تک رہتی ہے' ہم نے یہ قول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں ایک آٹھواں قول بھی ہے' اور وہ یہ ہے کہ یہ عصر کے بعد سے لے کر' سورج غروب ہونے تک کے درمیان میں ہوتی ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے' اور طاؤس اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

22 - التَّرْغِيب فِي الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة وَقد تقدم ذكر الْغسْل فِي الْبَاب قبله فِي حَدِيْث نُبَيْشَة الْهُذلِيّ وسلمان الْفَارِسِي وَأَوْس بن أَوْس وَعبد الله بن عَمْرو وَتقدم أَيْضًا حَدِيْث أَبِي بكر وَعمْرَان بن حُصَيْن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كفرت عَنهُ ذنُوبه وخطاياه الحَدِيْث

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اس سے پہلے والے باب میں غسل کے ذکر میں' حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات گزر چکی ہیں' اس سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے' اس کے گناہوں اور خطاؤں کو اُس سے دور کر دیا جاتا ہے''......الحدیث۔

1054 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْغسْل يَوْم الْجُمُعَة ليسل الْخَطَايَا من أُصُوْل الشّعْر استلالا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا' بالوں کی جڑوں میں سے بھی گناہوں کو کھینچ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1055 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيّ أَبِي وَأَنا أَغْتَسِل يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ غسلك هَذَا من جَنَابَة أَوْ للْجُمُعَة قلت من جَنَابَة . قَالَ أعد غسلا آخر إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة كَانَ فِي طَهَارَة إِلَى الْجُمُعَة الْأُخْرَى . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَإِسْنَاده قريب من الْحسن وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَقَالَ هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لم يروه غير هَارُوْن يَعْنِي ابْن

مُسْلِم صَاحب الحنا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِلَفْظ الطَّبَرَانِيّ وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفظه من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة لم يزل طَاهِرا إِلَى الْجُمُعَة الْأُخْرَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد میرے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت جمعہ کے دن غسل کر رہا تھا' انہوں نے دریافت کیا: تمہارا یہ غسل جنابت کی وجہ سے ہے؟ یا جمعہ کے لئے ہے؟ میں نے کہا: جنابت کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: تم دوبارہ غسل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک طہارت کی حالت میں رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہارون بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے' یہی روایت امام حاکم نے' طبرانی کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے' وہ اگلے جمعہ تک مسلسل پاک رہتا ہے''۔

1056 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فاغتسل الرجل وَغسل رَأسه ثُمَّ تطيب من أطيب طيبه وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ خرج إِلَى الصَّلَاة وَلَمْ يفرق بَيْن اثْنَيْنِ ثُمَّ اسْتمع الإِمَام غفر لَهُ من الْجُمُعَة إِلَى الْجُمُعَة وَزِيَادَة ثَلَاثَة أَيَّام . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه

قَالَ الْحَافِظ وَفِي هٰذَا الحَدِيثِ دَلِيل على مَا ذهب إِلَيْهِ مَكْحُوْل وَمَنْ تَابعه فِيْ تَفْسِير قَوْله غسل واغتسل . وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب جمعہ کا دن ہوتا ہے' اور آدمی غسل کرتا ہے' اور اپنا سر دھوتا ہے' اور اپنے پاس موجود سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو لگاتا ہے' اور سب سے عمدہ لباس پہنتا ہے' پھر نماز کے لئے نکلتا ہے' اور (مسجد میں آنے کے بعد) دو آدمیوں کے درمیان جدائی پیدا نہیں کرتا' اور پھر امام (کا کلام) غور سے سنتا ہے' تو اس شخص کے اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک' اور مزید تین دنوں (کے گناہوں) کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے' جس موقف کی طرف مکحول گئے ہیں' اور جنہوں نے ان کی پیروی کی ہے انہوں نے روایت کے الفاظ ''غسل واغتسل'' کی جو وضاحت کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1057 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غسل يَوْم الْجُمُعَة وَاجِب على كل محتلم وَسوَاك ويمس من الطّيب مَا قدر عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن غسل کرنا' ہر بالغ شخص پر لازم ہے' اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا' جو اس کی قدرت رکھتا ہو (یہ بھی لازم ہے)''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1058 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن هٰذَا يَوْم عيد جعله الله لِلْمُسْلِمين فَمَنْ جَاءَ الْجُمُعَة فليغتسل وَإِن كَانَ عِنْده طيب فليمس مِنْهُ وَعَلَيْكُم بِالسِّوَاكِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَسَتَأْتِي اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِيمَا يَأْتِي من الْاَبْوَاب إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ عید کا دن ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے مقرر کیا ہے' تو جو شخص جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے آئے' اسے غسل کر لینا چاہیے اور اگر اس کے پاس خوشبو موجود ہو' تو وہ بھی لگا لینی چاہیے' اور تم پر مسواک کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' عنقریب ایسی احادیث آئیں گی' جو دیگر مختلف ابواب میں آئیں گی اور وہ اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1 - التَّرْغِيب فِي التبكير إِلَى الْجُمُعَة وَمَا جَاءَ فِيمَن يتَأَخَّر عَن التبكير من غير عذر

باب: جمعہ کے لئے جلدی جانے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص کسی عذر کے بغیر جلدی نہیں جاتا اور تاخیر کرتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

1059 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة غسل الْجَنَابَة ثُمَّ رَاحَ فِي السَّاعَة الْاُوْلٰى فَكَأَنَّمَا قرب بَدَنَة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الثَّانِيَة فَكَأَنَّمَا قرب بقرة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الثَّالِثَة فَكَأَنَّمَا قرب كَبْشًا أقرن وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الرَّابِعَة فَكَأَنَّمَا قرب دجَاجَة وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَة الْخَامِسَة فَكَأَنَّمَا قرب بَيْضَة فَإِذَا خرج الإِمَام حضرت الْمَلَائِكَة يَسْتَمِعُوْنَ الذّكر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کے دن غسل جنابت کی طرح (مکمل طور پر) غسل کرے' اور پھر پہلی گھڑی میں (نماز کی ادائیگی کے لئے) جائے تو وہ یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ کی قربانی کی' جو شخص دوسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے گائے کی قربانی کی' جو شخص تیسری گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا' جو شخص چوتھی گھڑی میں جائے' گویا اس نے مرغی قربان کی' جو شخص پانچویں گھڑی میں جائے' تو گویا اس نے انڈہ صدقہ کیا' پھر جب امام آجائے' تو فرشتے (مسجد کے اندر) آکر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1060 - وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة وقفت الْمَلَائِكَة على بَاب

الْمَسْجد يَكْتُبُونَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَمثل المهجر كمثل الَّذِیْ يهدى بَدَنَة ثُمَّ كَالَّذى يهدى بقرة ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دجاجة ثُمَّ بَيْضَة فَاِذَا خرج الاِمَام طووا صُحُفهم يَسْتَمِعُوْن الذّكر . وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب جمعہ کا دن ہو تو فرشتے مسجد کے دروازے پر ٹھہر جاتے ہیں اور درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں سب سے پہلے آنے والا شخص اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ قربان کرتا ہے پھر اس شخص کی مانند ہے جو گائے صدقہ کرتا ہے پھر دنبہ پھر مرغی پھر انڈا پھر جب امام آ جائے تو فرشتے اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور غور سے ذکر (یعنی خطبہ) سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

1061 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستعجل اِلَى الْجُمُعَة كالمهدى بَدَنَة وَالَّذِیْ يَلِيه كالمهدى بقرة وَالَّذِیْ يَلِيه كالمهدى شَاة وَالَّذِیْ يَلِيه كالمهدى طيرا

وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ على كل بَاب من اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة ملكان يكتبان الْاَوَّل فَالْاَوَّل كرجل قدم بَدَنَة وكرجل قدم بقرة وكرجل قدم شَاة وكرجل قدم طيرا وكرجل قدم بَيْضَة فَاِذَا قعد الاِمَام طويت الصُّحُف . المهجر هُوَ المبكر الْاٰتِیْ فِیْ اَوَّل سَاعَة

❀❀ اُن کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کے لئے جلدی جانے والا اونٹ کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا گائے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد والا بکری کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے اس کے بعد پرندے کی قربانی کرنے والے کی مانند ہے''۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جمعہ کے دن مساجد کے مختلف دروازوں میں سے ہر ایک دروازے پر دو فرشتے موجود ہوتے ہیں جو درجہ بدرجہ پہلے آنے والوں کے نام نوٹ کرتے ہیں تو پہلے آنے والا شخص اُس شخص کی مانند ہوتا ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو بکری صدقہ کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو پرندہ صدقہ کرتا ہے پھر (اس کے بعد آنے والا شخص) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو انڈا صدقہ کرتا ہے جب امام (منبر پر) بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں''۔

''المھجر'' سے مراد جلدی کرنے والا شخص ہے جو ابتدائی گھڑی میں آ جائے۔

1062 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب مثل يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ التبكير كَاَجر الْبَقَرَة كَاَجر الشَّاة حَتّٰى ذكر الدَّجَاجَة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن کی مثال بیان کرتے ہوئے جلدی آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا: وہ گائے صدقہ کرنے والے (اس کے بعد آنے والا شخص) بکری صدقہ کرنے والے کی مانند ہے

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے مرغی کا بھی ذکر کیا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1063 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تقعد الْمَلَائِكَة يَوْم الْجُمُعَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد مَعَهم الصُّحُف يَكْتُبُوْنَ النَّاس فَاِذَا خرج الإِمَام طويت الصُّحُف قُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ لَيْسَ لمن جَاءَ بعد خُرُوْج الإِمَام جُمُعَة قَالَ بَلٰى وَلٰكِن لَيْسَ مِمَّن يكْتب فِي الصُّحُف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَاده مبارك بن فضَالة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں ان کے پاس صحیفے ہوتے ہیں وہ لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں جب امام آجاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں"

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوامامہ! جو شخص امام کے آنے کے بعد جمعہ کی ادائیگی کے لیے آتا ہے اس کو کچھ نہیں ملتا؟ انہوں نے فرمایا: ملتا ہے لیکن یہ ان لوگوں میں شمار نہیں ہوتا جن کا نام صحیفے میں نوٹ کیا جاتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

1064 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لاحمد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد فيكتبون الْاَوَّل وَالثَّانِيْ وَالثَّالِث حَتّٰى اِذا خرج الإِمَام رفعت الصُّحُف

ورواة هٰذَا ثِقَات

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے دوسرے تیسرے نمبر پر آنے والے افراد کے نام (درجہ بدرجہ) نوٹ کرتے ہیں یہاں تک کہ جب امام آجاتا ہے تو صحیفے اٹھا لئے جاتے ہیں"۔ اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1065 - وَعَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة خرجت الشَّيَاطِين يريثون النَّاس اِلٰى اَسْوَاقهم وتقعد الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَكْتُبُوْنَ النَّاس على قدر مَنَازِلهمْ السَّابِق وَالْمُصَلِّي وَالَّذِيْ يَلِيهِ حَتّٰى يخرج الإِمَام فَمَنْ دنا من الإِمَام فانصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفلان من الْاَجر وَمَنْ نأى فاستمع وأنصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهٗ كفل من الْاَجر وَمَنْ دنا من الإِمَام فلغا وَلَمْ ينصت وَلَمْ يستمع كَانَ عَلَيْهِ كفلان من الْوزر وَمَنْ قَالَ صه فَقَدْ تكلم وَمَنْ تكلم فَلَا جُمُعَة لَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْل . رَوَاهُ اَحْمد وَهٰذَا لَفظه

حدیث 1065: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند الخلفاء الراشدين - مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 708' مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجمعة' باب عظم يوم الجمعة - حديث: 5394' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في التهجير إلى الجمعة - حديث: 1088

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ اِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة غَدَتْ الشَّيَاطِين براياتها اِلَى الْاَسْوَاق فيرمون النَّاس بالترابيث اَوْ الربايث ويثبطونهم عَن الْجُمُعَة وتغدو الْمَلَائِكَة فَيَجْلِسُوْنَ على اَبْوَاب الْمَسَاجِد ويكتبون الرجل من سَاعَة وَالرجل من ساعتين حَتّى يخرج الإِمَام فَإِذَا جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظَر فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر فَإِن نأى حَيْثُ لَا يسمع فانصت وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفل من الْاَجر فَإِن جلس مَجْلِسا لَا يستمكن فِيهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظَر فلغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهُ كفلان من وزر فَإِن جلس مَجْلِسا يستمكن فِيهِ من الاِسْتِمَاع وَالنَّظَر ولغا وَلَمْ ينصت كَانَ لَهُ كفل من وزر قَالَ وَمَنْ قَالَ لصَاحبه يَوْم الْجُمُعَة انصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا لَيْسَ لَهُ فِيْ جمعته شَيْءٍ

ثُمَّ قَالَ فِيْ آخر ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِك

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسناده‍ما راو لم يسم

الربايث بالراء وَالْبَاء الْمُوَحدَة ثُمَّ ألف وياء مثناة تَحت بعْدهَا ثاء مُثَلّثَة جمع ربيثة وَهِي الْاَمر الَّذِيْ يحبس الْمَرْء عَن مقْصده ويثبطه عَنهُ وَمَعْنَاهُ اَن الشَّيَاطِين تشغلهم وتقعدهم عَن السَّعْي اِلَى الْجُمُعَة اِلٰى اَن تمْضِي الْاَوْقَات الفاضلة

قَالَ الْخطابِيّ الترابيث لَيْسَ بِشَيْءٍ اِنَّمَا هُوَ الربايث وَقَوله فيرمون النَّاس اِنَّمَا هُوَ فيربثون النَّاس

قَالَ وَكَذٰلِكَ رُوِيَ لنا فِيْ غير هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ يُشِير اِلٰى لفظ رِوَايَة اَحْمد الْمَذْكُورَة

وَقَوله صه بِسُكُون الْهَاء وتكسر منونة وَهِي كلمة زجر للمتكلم اَي اسْكُتْ

والكفل بِكَسْر الْكَاف هُوَ النَّصِيب من الْاَجر اَوْ الْوزر

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین نکلتے ہیں' اور لوگوں کو بازاروں کی طرف رغبت دلاتے ہیں' جبکہ فرشتے' مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور لوگوں کی حیثیت کے اعتبار سے' لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' پہلے کون آیا ہے' اس کے بعد کون ہے اس کے بعد کون ہے؟ یہاں تک کہ امام آجائے (یعنی اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا) جو شخص امام کے قریب ہو کر بیٹھے اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ سنے) اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص دور بیٹھے اور غور سے سنے اور خاموش رہے' اور لغو حرکت نہ کرے' اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص امام کے قریب ہو اور لغو حرکت کرے اور خاموش بھی نہ رہے' اور توجہ سے بھی نہ سنے' اسے گناہ کے دو کفل ملتے ہیں' اور جو شخص یہ کہے: چپ رہو' تو اس نے بھی کلام کیا' اور جو شخص کلام کر لے' اُس کا جمعہ نہیں ہوتا''

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہی روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے'

اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو شیاطین اپنے جھنڈے لے کر بازاروں کی طرف جاتے ہیں' اور لوگوں کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں' وہ انہیں جمعہ سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں' جبکہ فرشتے صبح کے وقت آتے ہیں' اور مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' پھر پہلے اور بعد میں آنے والے لوگوں کے نام اس وقت تک نوٹ کرتے ہیں' جب تک امام نہیں آجاتا' جب امام اپنی جگہ پر بیٹھ جائے (یا وہ مقتدی اپنی جگہ پر بیٹھ جائے تو) اس مقتدی کو غور سے امام کا کلام سننا چاہیے اور اس میں غور وفکر کرنا چاہیے اور خاموش رہنا چاہیے اور کوئی لغوحرکت نہیں کرنی چاہیے' اگر وہ ایسا کرے گا' تو اسے اجر کے دو کفل ملیں گے اور اگر وہ اتنی دور بیٹھ جائے' جہاں اس تک امام کی آواز نہ آرہی ہو' لیکن وہ خاموش رہے' اور کوئی لغوحرکت بھی نہ کرے' تو اسے اجر کا ایک کفل ملتا ہے' اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ توجہ سے اور غور وفکر سے امام کا کلام نہیں سن سکتا اور وہ لغوحرکت بھی کرتا ہے' اور خاموش بھی نہیں رہتا' تو اسے دگنا گناہ ملتا ہے' اور اگر وہ کسی ایسی جگہ پر بیٹھ جائے' جہاں وہ غور سے امام کا کلام سن سکتا ہے' لیکن پھر بھی وہ لغوحرکت بھی کرے اور خاموش بھی نہ رہے' تو اسے گناہ کا ایک کفل ملتا ہے' جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم خاموش رہو' تو اس شخص نے بھی لغوحرکت کی اور جو شخص لغوحرکت کرے' اس کا جمعہ میں سے کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا''۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے آخر میں یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

لفظ ''ربایث'' میں 'ر' ہے اور 'ب' ہے' پھر 'ا' اور 'ی' ہے' جس کے بعد 'ث' ہے' یہ لفظ ''ربیثة'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ معاملہ ہے' جو آدمی کو اپنے مقصد سے روک دے' اور اسے اُس سے ہٹا دے' اس سے مراد یہ ہے کہ شیاطین انہیں مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جمعہ کے لئے جلدی جانے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں' یہاں تک کہ فضیلت والے اوقات گزر جائیں۔

خطابی کہتے ہیں: لفظ ''ترابیث'' یہ کوئی چیز نہیں ہے اصل لفظ ''ربایث'' ہے' اور متن کے یہ الفاظ ''وہ لوگوں کو ڈالتے ہیں'' یعنی وہ لوگوں کو مصروف کررہے ہوتے ہیں' راوی کہتے ہیں' اس حدیث کے علاوہ اور جگہ پر' اسی طرح کی روایت ہمارے سامنے بیان کی گئی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اسی مفہوم کی طرف امام احمد کی نقل کردہ اُس روایت کے الفاظ بھی اشارہ کرتے ہیں' جو پہلے ذکر ہوئی ہے۔

متن کے الفاظ ''صہ'' میں 'ہ' ساکن ہے' یہ کسی بولنے والے شخص کو خاموش کرنے کے لئے کہا جانے والا ڈانٹنے کا لفظ ہے

لفظ ''کفل'' میں 'ک' پر زیر ہے' اس سے مراد اجر یا گناہ میں سے حصہ ہے۔

1066 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ اِذا کَانَ یَوْم الْـجُمُعَة قعدت الْمَلَائِکَة علی اَبْوَاب الْمَسَاجِد فیکتبون من جَاءَ مِنَ النَّاس علی مَنَازِلهمْ فَرجل قدم جزورا وَرجل قدم بقرة وَرجل قدم شَاة وَرجل قدم دجَاجَة وَرجل قدم بَیْضَة

قَالَ فَاِذَا اذن الْمُؤَذّن وَجلسَ الاِمَام علی الْمِنبَر طویت الصُّحُف ودخلوا الْمَسْجِد یَسْتَمِعُوْن الذّکر

رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جمعہ کا دن آتا ہے' تو فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں' اور درجہ بدرجہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' تو ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے اونٹ صدقہ کیا' اور ایک شخص کی مثال یوں ہے' جیسے اس نے گائے صدقہ کی ایک شخص کی مثال یوں ہے جیسے اس نے بکری صدقہ کی' ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے مرغی صدقہ کی' اور ایک شخص کی مثال یوں ہوتی ہے' جیسے اس نے انڈا صدقہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دیتا ہے' اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' فرشتے مسجد میں آ کر ذکر (یعنی خطبہ) غور سے سننے لگتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1067 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ تبْعَث الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الْمَسَاجِد يَوْم الْجُمُعَة يَكْتُبُونَ مَجِيْء النَّاس فَإِذَا خرج الإِمَام طويت الصُّحُف وَرفعت الأقلام فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة بَعْضُهُمْ لبَعض مَا حبس فلَانا فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة اللّٰهُمَّ اِن كَانَ ضَالًّا فاهده وَاِن كَانَ مَرِيضا فاشفه وَاِن كَانَ عائلا فأغنه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه العائل الْفَقِير

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جمعہ کے دن' فرشتوں کو مساجد کے دروازوں پر بھیجا جاتا ہے' اور وہ آنے والے لوگوں کے نام نوٹ کرتے ہیں' جب امام آ جاتا ہے' تو صحیفے لپیٹ دیے جاتے ہیں' اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں' فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں: فلاں شخص کیوں نہیں آیا؟ پھر وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں: اے اللہ! اگر وہ گمراہ ہو گیا ہے' تو اسے ہدایت نصیب کر! اگر بیمار ہو گیا ہے' تو اسے شفاء نصیب کر! اور اگر تنگدست ہو گیا ہے' تو اسے خوشحال کر دے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ لفظ ''العائل'' کا مطلب فقیر ہے۔

1068 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه سارعوا اِلَى الْجُمُعَة فَإِن اللّٰه يبرز اِلَى اَهْلِ الْجنَّة فِيْ كل يَوْم جُمُعَة فِيْ كثيب كافور فيكونون مِنْهُ فِي الْقرب على قدر تسارعهم فَيحدث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ من الْكَرَامَة شَيْئًا لم يَكُونُوْا رَاَوْهُ قبل ذٰلِكَ ثُمَّ يرجعُوْنَ اِلَى اَهْلِيهِمْ فيحدثونهم بِمَا اَحدث اللّٰه لَهُم

قَالَ ثُمَّ دخل عبد اللّٰه الْمَسْجِد فَإِذَا هُوَ برجلَيْنِ يَوْم الْجُمُعَة قد سبقاه فَقَالَ عبد اللّٰه رجلَانِ وَاَنا الثَّالِث اِنْ شَاءَ اللّٰه اَن يُبَارك فِي الثَّالِث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

وَاَبُو عُبَيْدَة اسْمه عَامر وَلَمْ يسمع من اَبِيه عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيلَ سمع مِنْهُ

❀❀ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے لئے جلدی جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کے دن اہل جنت کے سامنے ظاہر ہوگا' جو کافور کے ٹیلے پر ہوگا' اور وہ لوگ جمعہ کے لئے جلدی جانے کے حساب سے ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

مقرب شمار ہوں گے' پھر اللہ تعالیٰ ان کی عزت افزائی کے لئے ان کے ساتھ کلام کرے گا' ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں کیا ہوگا (یا ان لوگوں نے اس سے پہلے وہ عزت افزائی نہیں دیکھی ہوگی) پھر وہ لوگ اپنی بیویوں کے پاس واپس آئیں گے' تو ان کے اہل خانہ میں بھی' اللہ تعالیٰ نے نئی صورت حال پیدا کر دی ہوگی' یا وہ اپنے اہل خانہ کو اس چیز کے بارے میں بتائیں گے جو (فضل) اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے' تو وہاں دو آدمی مسجد میں موجود تھے' جو ان سے پہلے وہاں آ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو آدمی پہلے سے موجود ہیں' اور میں تیسرا ہوں' اگر اللہ نے چاہا' تو تیسرے میں بھی برکت رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ابو عبیدہ نامی راوی کا نام عامر ہے' انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

1069 - وَعَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت مَعَ عبد الله بن مَسْعُوْد يَوْم الْجُمُعَة فَوجدَ ثَلَاثَة قد سَبَقُوْهُ فَقَالَ رَابِع اَرْبَعَة وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس يَجْلِسُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة من الله عَزَّ وَجَلَّ على قدر رَوَاحهم اِلَى الْجُمُعَات الْاَوَّل ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِث ثُمَّ الرَّابِع وَمَا رَابِع اَرْبَعَة من الله بِبَعِيد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِي عَاصِم واسنادهما حسن . قَالَ الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَتقدم حَدِيْث عبد الله بن عَمْرو عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غسل واغتسل ودنا وابتكر واقترب واستمع كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة يخطوها قيام سنة وصيامها وَكَذٰلِكَ تقدم حَدِيْث اَوْس بن اَوْس نَحْوه

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: جمعہ کے دن' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز کی ادائیگی کے لئے) نکلا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تین آدمیوں کو پایا' کہ وہ ان سے پہلے مسجد میں پہنچ چکے تھے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں چار آدمیوں میں سے چوتھا ہوں' چار آدمیوں میں سے چوتھا شخص بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوتا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اسی حساب سے بیٹھیں گے' جتنی جلدی وہ جمعہ کے لئے جایا کرتے تھے پہلا شخص ہوگا' پھر دوسرا' پھر تیسرا' پھر چوتھا' اور چوتھا شخص بھی' اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' اور ابن ابوعاصم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے:

''جو شخص سر دھوئے اور پورا غسل کرے' اور (امام کے) قریب ہو اور جلدی چلا جائے اور قریب رہے' اور غور سے سنے' تو اسے ہر ایک قدم' جو اس نے اٹھایا ہو' اس کے عوض میں' ایک سال کے نوافل اور نفلی روزوں کا ثواب ملتا ہے''۔

اسی طرح حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث جو اس کی مانند ہے وہ بھی پہلے گزر چکی ہے۔

1070 - وَرُوِیَ عَن سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْجُمُعَة وادنوا من الإِمَام فَإِن الرجل لَيكُون من أَهْلِ الْجنَّة فيتأخر عَن الْجُمُعَة فيؤخر عَن الْجَنَّة وَإِنَّه لمن أَهلهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں شریک ہو اور امام سے قریب رہو' کیونکہ ایک شخص جو اہل جنت میں سے ہوتا ہے' وہ جمعہ ادا نہیں کر پاتا' تو وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے' حالانکہ وہ اہل جنت میں سے ہوتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی' اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْهِيب من تخطي الرّقاب يَوْم الْجُمُعَة

باب: جمعہ کے دن گردنیں پھلانگ کر جانے سے متعلق ترہیبی روایات

1071 - عَن عبد الله بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل يتخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْجُمُعَة وَالنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَقَدْ آذيت وآنيت

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِی صَحِيحَيْهِمَا وَلَيْسَ عِنْد أَبِی دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وآنيت وَعند ابْن خُزَيْمَة فَقَدْ آذيت وأوذيت وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيث جَابر بن عبد الله آنيت بِمد الْهمزَة وَبعدهَا نون ثُمَّ يَاء مثناة تَحت أَی أخرت الْمَجِیء وآذيت بتخطيك رِقَاب النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جمعہ کے دن گردنیں پھلانگتا ہوا آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بیٹھ جاؤ! تم نے اذیت پہنچائی ہے اور تاخیر سے آئے ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''تم نے تاخیر کی ہے'' امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم نے اذیت پہنچائی ہے' اور خود کو اذیت کا شکار کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''آنیت'' میں 'مد' والا 'ا' ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' پھر 'ی' ہے' اس سے مراد یہ ہے: تم نے آنے میں تاخیر کی ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر اذیت پہنچائی ہے۔

1072 - وَرُوِیَ عَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تخطى رِقَاب النَّاس يَوْم الْقِيَامَة اتخذ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيث غَرِيب وَالْعَمَل عَلَيْهِ عِنْد أهل الْعلم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' وہ شخص جہنم میں جانے کے لئے پل بناتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور اس روایت پر اہل علم کے نزدیک عمل کیا جاتا ہے۔

1073 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخطب اِذْ جَاءَ رجل یتخطی رِقَاب النَّاس حَتّٰی جلس قَرِیْبًا من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قضی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰـهُ عَـلَیْـهِ وَسَلَّمَ صَلَاته قَالَ مَا مَنعك یَا فلَان اَن تجمع مَعنا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد حرصت اَن اَضَع نَفسِی بِالْمَکَانِ الَّذِیْ تری قَالَ قد رَاَیْتُك تتخطی رِقَاب النَّاس وتؤذیهم من آذی مُسلما فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀❀ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے' اسی دوران ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے قریب آ کر بیٹھ گیا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا وجہ ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ جمعہ ادا نہیں کیا ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس بات کی شدید خواہش تھی کہ میں ایک ایسی جگہ پر رہوں' جہاں میں آپ ﷺ کی زیارت کرسکوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آرہے تھے اور انہیں اذیت پہنچا رہے تھے' جو شخص کسی مسلمان کو اذیت پہنچاتا ہے' وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے' اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1074 - وَرُوِیَ عَنِ الأرقم بن اَبِی الأرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِیْ یتخطی رِقَاب النَّاس یَوْم الْجُمُعَة وَیفرق بَیْنَ الِاثْنَیْنِ بعد خُرُوْج الإِمَام کجار قصبه فِی النَّار . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر

❀❀ حضرت ارقم بن ارقم ؓ' یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' امام کے آجانے کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگنا اور دو آدمیوں کے درمیان فرق کرنا' ایسے ہے' جیسے کوئی شخص آگ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِیب من الْکَلَام وَالْإِمَام یخْطب وَالتَّرْغِیب فِی الْاِنْصَات

باب: امام کے خطبہ دینے کے دوران کلام کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اور اس وقت خاموش رہنے سے متعلق ترغیبی روایات

1075 - عَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قلت لصاحبك یَوْم

الْجُمُعَة انصت وَالْإِمَام يخْطب فَقَدْ لغوت
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة
قَوْلِهِ لغوت قِيْلَ مَعْنَاهُ خبت من الْأجر وَقِيْلَ تكلّمت وَقِيْلَ أخطأت وَقِيْلَ بطلت فَضِيلَة جمعتك وَقِيْلَ صَارَت جمعتك ظهرا وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب جمعہ کے دن' تم نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم خاموش رہو! اور امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو تم نے لغو حرکت کی''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔
روایت کے یہ الفاظ ''لغوت'' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے' اس کا اجر ضائع ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے کلام کیا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے غلطی کی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے جمعہ کی فضیلت ضائع ہو گئی' ایک قول کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا جمعہ' ظہر میں تبدیل ہو گیا' اور ایک قول کے مطابق اس کا کچھ اور مطلب ہے۔

1076 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تكلّمت يَوْم الْجُمُعَة فَقَدْ لغوت وَالغيت يَعْنِيْ وَالْإِمَام يخْطب . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اگر تم نے جمعہ کے دن کلام کیا' تو تم نے لغو حرکت کی اور ضائع کر دیا (راوی کہتے ہیں:) یعنی جب امام خطبہ دے رہا ہو''۔
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1077 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تكلم يَوْم الْجُمُعَة وَالْإِمَام يخْطب فَهُوَ كَمثل الْحمار يحمل أسفارا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهُ أنصت لَيْسَ لَهُ جُمُعَة
رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جمعہ کے دن کلام کرے' جبکہ امام اس وقت خطبہ دے رہا ہو' تو اس کی مثال اس گدھے کی طرح ہے' جس نے اپنے اوپر بوجھ لادا ہوا ہو' اور جو شخص اس سے یہ کہے: تم خاموش ہو جاؤ! تو اس کا جمعہ نہیں ہوتا''۔
یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1078 - وَعَنْ أَبِيّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ يَوْم الْجُمُعَة تَبَارَك وَهُوَ قَائِم يذكر بأيام اللّٰه وَأَبُوْ ذَر يغمز أبي بن كَعْب فَقَالَ مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّوْرَة إِنِّي لم أسمعها إِلَى الْأن فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَن اسْكُتْ فَلَمَّا انصرفوا قَالَ سَألتك مَتى أنزلت هٰذِهِ السُّوْرَة فَلَمْ تُخبرنِي فَقَالَ أبي لَيْسَ لَك من صَلَاتك الْيَوْم إِلَّا مَا لغوت فَذهب أَبُوْ ذَر إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأخبرهُ بِالَّذِيْ قَالَ أبي فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق ابى . رَوَاهُ ابن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ ابن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ دخلت الْمَسْجد يَوْم الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب فَجَلَسْت قَرِيبًا من اَبِيّ بن كَعْب فَقَرَاَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة بَرَاءَة فَقُلْتُ لابى مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة قَالَ فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ مكثت سَاعَة ثُمَّ سَاَلته فتجهمني وَلَمْ يكلمني فَلَمَّا صلى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت لابى سَاَلتك فتجهمتني وَلَمْ تكلمني قَالَ اَبِيّ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت فَذَهَبت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كنت بِجنب اَبِيّ وَاَنت تقرا بَرَاءَة فَسَاَلته مَتى نزلت هٰذِهِ السُّوْرَة فتجهمني وَلَمْ يكلمني ثُمَّ قَالَ مَا لَك من صَلَاتك اِلَّا مَا لغوت قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اَبى قَوْله فتجهمني مَعْنَاهُ قطب وَجهه وَعبس وَنظر اِلَيّ نظر الْمُغْضب الْمُنكر

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہوکر ''سورۂ ملک'' کی تلاوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے ایام کا ذکر کیا' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ٹہوکا دیتے ہوئے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ یہ تو میں نے ابھی تک نہیں سنی تھی' حضرت ابن بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں اشارہ کیا کہ آپ خاموش رہیں' جب یہ حضرات نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے مجھ بتایا نہیں' تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: آج کے دن' آپ کی نماز میں سے صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت نے آپ کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' جو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''جمعہ کے دن' میں مسجد میں داخل ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ برأت کی تلاوت شروع کی' تو میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے' تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ بات چیت نہیں کی' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے انہیں یہی سوال کیا' تو انہوں نے پھر مجھے گھور کر دیکھا' اور پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا' پھر تھوڑی دیر گزری' پھر میں نے اُن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور میرے ساتھ بات نہیں کی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو میں نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: میں نے آپ سے سوال کیا تھا اور آپ نے مجھے گھور کر دیکھا اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا حصہ آپ کی اس نماز میں' صرف وہ حرکت ہے' جو لغو حرکت آپ نے کی ہے' (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے پہلو میں موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ برأت کی تلاوت کر رہے تھے' میں نے ان سے دریافت کیا: یہ سورت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے

مجھے گھور کر دیکھا اور انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' پھر بعد میں انہوں نے کہا: کہ آپ کا اس نماز میں حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے۔

متن کے الفاظ ''تجھمنی'' اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے اپنی چہرے پر ناگواری کا تاثر ڈالا اور تیوری چڑھالی اور میری طرف ایسی نظروں سے دیکھا' جو ناراض شخص کی نظریں ہوتی ہیں۔

1079 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا علی الْمِنبَر فَخطب النَّاس وتلا آیَة وَالٰی جَنْبِیْ اَبِیْ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبِیْ وَمَتی انزلت هٰذِهِ الْاٰیَة

قَالَ فَاَبِیْ اَن یکلمنی ثُمَّ سَالته فَاَبِیْ اَن یکلمنی حَتّٰی نزل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبِیْ مَا لَكَ مِن جمعتك اِلَّا مَا لغیت فَلَمَّا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِئْته فَاَخْبَرته فَقُلْتُ ای رَسُوْلَ اللّٰه اِنَّك تَلَوت آیَة وَالٰی جَنْبِی اَبِیْ بن کَعْب فَقُلْتُ لَهٗ مَتی انزلت هٰذِهِ الْاٰیَة فَاَبِیْ اَن یکلمنی حَتّٰی اِذا نزلت زعم اَبِیْ انه لَیْسَ لی من جمعتی اِلَّا مَا لغیت فَقَالَ صدق اَبِیْ اِذا سَمِعت اِمَامك یتکَلّم فأنصت حَتّٰی یفرغ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَة حَرْب بن قیس عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' میں نے پھر ان سے سوال کیا' پھر انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی' جب نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے آ گئے' تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: اس جمعہ میں' آپ کا حصہ' صرف وہ لغو حرکت ہے' جو آپ نے کی ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت کی' میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ موجود تھے' میں نے ان سے کہا: یہ آیت کب نازل ہوئی ہے؟ تو انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا' پھر جب آپ منبر سے نیچے اترے تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس جمعہ میں' میرا حصہ صرف وہ لغو حرکت ہے' جو میں نے کی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' جب تم امام کو کلام کرتے ہوئے سن رہے ہو' تو خاموش رہو' جب تک وہ فارغ نہیں ہو جاتا۔

یہ روایت امام احمد نے حرب بن قیس کی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' حالانکہ حرب بن قیس نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1080 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لرجل لَا جُمُعَة لَك فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یَا سعد قَالَ لانه کَانَ یتکَلّم وَاَنْت تخْطب فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صدق سعد . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے کہا: تم (جمعہ میں) نہیں ہوا' نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے سعد! وہ کیوں؟ انہوں نے عرض کی: کیونکہ جب آپ خطبہ دے رہے تھے تو یہ اس دوران کلام کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سعد نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

1081 - وَعَنْ جَابِرٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَسْجد وَالنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَجَلَسَ اِلٰى جنب اَبِيٌ بن كَعْب فَسَاَلَهٗ عَنْ شَيْءٍ اَوْ كَلمه بِشَيْءٍ فَلَمْ يرد عَلَيْهِ اَبِيٌ فَظن ابْن مَسْعُوْد اَنَّهَا موجدة فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَلَاته قَالَ ابْن مَسْعُوْد يَا اَبِيٌ مَا مَنعك اَن ترد عَلَيّ قَالَ اِنَّك لم تحضر مَعنا الْجُمُعَة قَالَ لم قَالَ تَكَلَّمت وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب فَقَامَ ابْن مَسْعُوْد فَدخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدق اَبِيٌ صدق اَبِيٌ اطع اَبِيًا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر ﷛ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ ﷛ حضرت اُبی بن کعب ﷛ کے پہلو میں بیٹھ گئے' انہوں نے حضرت اُبی ﷛ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا' یا کسی چیز کے بارے میں کوئی بات کی' تو حضرت اُبی ﷛ نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا' حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ کو اندازہ ہوگیا کہ وہ ناراض ہیں' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ نے فرمایا: اے اُبی! آپ نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ تو حضرت ابی ﷛ نے کہا: آپ ہمارے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوئے ہیں' حضرت عبداللہ ﷛ نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ حضرت ابی ﷛ نے کہا: کیونکہ آپ نے اس وقت کلام کیا تھا' جب آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے' حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ وہاں سے اٹھے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُبی نے ٹھیک کہا ہے' اُبی نے ٹھیک کہا ہے' تم اُبی کی اطاعت کرو (یعنی اس کی بات مان لو)"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كفى لَغوا اَن تَقول لصاحبك أنصت اِذا خرج الاِمَام فِي الْجُمُعَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عَلِيّ الْمَرْفُوْع وَمن قَالَ يَوْم الْجُمُعَة لصَاحبه أنصت فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ جمعته تِلْكَ شَيْءٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷛ فرماتے ہیں: لغو حرکت ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ امام کے جمعہ کے لئے آ جانے کے بعد تم اپنے ساتھی سے یہ کہہ دو: کہ تم خاموش ہو جاؤ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت علی ﷛ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث گزر چکی ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے یہ کہے: کہ تم خاموش ہو جاؤ' تو اس نے لغو حرکت کی' اور جو شخص لغو حرکت کرے' اس کا اس جمعہ میں سے کوئی حصہ نہیں ہوتا''۔

1083 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن اغْتسل يَوْم الْجُمُعَة وَمَسّ من طيب امْرَاَته اِن كَانَ لَهَا وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ لم يتخط رِقَاب النَّاس وَلَمْ يلغ عِنْد الموعظة كَانَ كَفَّارَة لما بَيْنَهُمَا وَمَنْ لَغَا وتخطى رِقَاب النَّاس كَانَت لَهُ ظهرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه من رِوَايَةِ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة بِنَحْوِه وَتقدم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی بیوی کے پاس موجود خوشبو لگائے' اگر اس کے پاس موجود ہو' اور عمدہ لباس پہنے اور پھر وہ لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے' اور وعظ کے وقت کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو یہ جمعہ اُن دونوں (جمعوں) کے درمیان کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص لغو حرکت کرتا ہے' اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے' تو یہ نماز اس کے لئے' ظہر کی نماز ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' عمرو بن شعیب' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' جو اس روایت کی مانند ہے' اور پہلے گزر چکی ہے۔

1084 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحضر الْجُمُعَة ثَلَاثَة نفر فَرجل حضرها بلغو فَذٰلِكَ حَظه مِنْهَا وَرجل حضرها بِدُعَاء فَهُوَ رجل دَعَا اللّٰه اِنْ شَاءَ أعطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنعه وَرجل حضرها بِاِنصات وسكوت وَلَمْ يتخط رَقَبَة مُسلم وَلَمْ يؤذ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَة اِلَى الْجُمُعَة الَّتِيْ تَلِيهَا وَزِيَادَة ثَلَاثَة اَيَّام وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الأنعام 061

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عَلِيّ

فَمَنْ دنا من الاِمَام فأنصت واستمع وَلَمْ يلغ كَانَ لَهُ كفلان من الْاَجر الحَدِيْث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' ایک وہ شخص ہوتا ہے' جو لغو حرکت کے ساتھ جمعہ میں شریک ہوتا ہے' تو جمعہ میں اس کا حصہ یہ حرکت ہی ہوتی ہے' ایک وہ شخص ہے' جو دعا کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی' اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا' تو اُسے عطا کر دے گا اور اگر چاہے گا' تو عطا نہیں کرے گا' اور ایک وہ شخص ہے' جو خاموشی' سکوت کے ساتھ اس میں شریک ہوتا ہے' کسی مسلمان کی گردن نہیں پھلانگتا ہے' کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا ہے' تو یہ جمعہ اس کے بعد والے جمعہ اور مزید تین دن کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جوشخص ایک نیکی کرتا ہے' تو اسے اس کا دس گنا (اجروثواب) ملے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزر چکی ہے:

''جوشخص امام کے قریب رہے' اور خاموش رہے' اور غور سے (خطبہ) سنے' اور کوئی لغو حرکت نہ کرے' تو اسے اجر کے دو حصے ملتے ہیں''......الحدیث۔

4 - التَّرْهِيب من ترك الْجُمُعَة لغير عذر

باب: کسی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1085 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقوم يتخلفون عَن الْجُمُعَة لقد هَمَمْت اَن آمُر رجلا يُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ أحرق على رجال يتخلفون عَن الْجُمُعَة بُيُوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شرطهمَا وَتقدم فِيْ بَاب الْحمام حَدِيْث اَبِيْ سعيد وَفِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فليسع اِلَى الْجُمُعَة وَمَنْ اسْتغنى عَنْهَا بلهو اَوْ تِجَارَة اسْتغنى اللّٰه عَنْهُ وَاللّٰه غَنِيّ حميد. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے بارے میں فرمایا' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے تھے' کہ میں نے یہ آرزو کی' کہ میں کسی شخص کو یہ ہدایت کروں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' اور پھر میں ان لوگوں سمیت اُن کے گھر جلادوں' جو جمعہ میں شریک نہیں ہوئے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم نے ایسی سند کے نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جوشخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا سے جمعہ کے لئے جلدی جانا چاہیے' اور جوشخص کسی دلچسپی کی چیز یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے نیازی اختیار کرے گا' اللہ تعالیٰ اس سے بے نیازی کا اظہار کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور

حديث 1085: صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة - حديث: 1075مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' ابتداء أبواب الصلوات وما فيها - بيان إيجاب إتيان الجماعة والفريضة إذا تودى بها بسكينة ووقار وحظر' حديث: 981صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن العلة في هؤلاء الذين' حديث: 2122المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجمعة' وأما حديث حسان بن عطية - حديث: 1017سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب ما يستحب من تأخير العشاء - حديث: 1241مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجمعة' في تفريط الجمعة وتركها - حديث: 5459السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب فضل الجماعة والعذر بتركها - باب ما جاء من التشديد في ترك الجماعة من غير عذر' حديث: 4590مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث: 3704مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 310مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5707المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث: 437

لائق حمد ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1086 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّهُمَا سمعا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ علی اَعْوَاد منبره لینتهین اَقوام عَن ودعهم الْجُمُعَات اَوْ لیختمن اللّٰه علی قُلُوْبهم ثُمَّ لَیکُونن من الغافلین

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَغَیْرِهمَا

قَوْله ودعهم الْجُمُعَات هُوَ بِفَتْح الْوَاو وَسُکُون الدَّال اَی تَرکهم الْجُمُعَات

وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَةَ بِلَفْظ ترکهم من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر کی لکڑیوں پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یا تو لوگ جمعہ ترک کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا' اور پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''ودعهم الجمعات'' میں 'و' پر زبر ہے' اور 'د' ساکن ہے' اس سے مراد ان لوگوں کا جمعہ ترک کرنا ہے۔

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت ''ترکهم'' کے الفاظ کے ساتھ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1087 - وَعَنْ اَبِی الْجَعْد الضمرِی وَکَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك ثَلَاث جمع تهاونا بهَا طبع اللّٰه علی قلبه.

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَةَ وَابْن حبَان من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غیر عذر فَهُوَ مُنَافِق

وَفِیْ رِوَایَةٍ ذکرهَا رزین وَلَیْسَت فِی الْاُصُوْل فَقَدْ بریء من اللّٰه

اَبُو الْجَعْد اسْمه أدرع وَقِیْل جُنَادَة وَذکر الْکَرَابِیسِی اَن اسْمه عمر بن اَبِیْ بکر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ سَاَلت مُحَمَّدًا یَعْنِیْ الْبُخَارِیّ عَن اسْم اَبِیْ الْجَعْد فَلَمْ یعرفهُ

حضرت ابوالجعد ضمری رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی رسول ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کو کم تر سمجھتے ہوئے' تین جمعے چھوڑ دے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور یہ

فرمایا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' وہ منافق ہوگا''۔

ایک اور روایت' جسے رزین نے ذکر کیا ہے' اور وہ روایت ''اصول'' میں نہیں ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جائے گا''۔

حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کا نام ''ادرع'' ہے' اور ایک قول کے مطابق ''جنادہ'' ہے' کرابیسی نے یہ بات ذکر کی ہے' ان کا نام ''عمر بن ابوبکر'' ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے حضرت ابوالجعد رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔

1088 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث مَرَّات من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین مرتبہ جمعہ ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1089 - وَعَنْ اُسَامَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ترك ثَلَاث جمعات من غير عذر كتب من الْمُنَافِقين ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من رِوَايَةِ جَابر الْجُعْفِیّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عذر کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اس کا نام منافقین میں نوٹ کر لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1090 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يَسْمَعُوْنَ النداء يَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ لَا يأتونها اَوْ ليطبعن اللّٰه على قُلُوْبهم ثُمَّ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ جمعہ کے دن اذان سنتے ہیں' اور پھر جمعہ کی نماز میں شریک نہیں ہوتے' یا تو وہ لوگ ایسا کرنے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے' پھر وہ لوگ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1091 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ عَسى اَحَدُكُمْ اَنْ يَتَّخذ الصبة من الْغنم على رَأس ميل اَوْ ميلين فيتعذر عَلَيْهِ الْكلأ فيرتفع ثُمَّ تَجِيْء الْجُمُعَة فَلَا يَجِيْء وَلَا يشهدها وتجيء الْجُمُعَة فَلَا يشهدها حَتّٰى يطبع على قلبه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

الصبة بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة هِيَ السّرِيَّة اِمَّا من الْخَيل اَوْ الْاِبِل اَوْ الْغنم مَا بَيْنَ الْعشْرين اِلَى الثَّلَاثِيْنَ تُضَاف اِلٰى مَا كَانَت مِنْهُ وَقِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اِلَى الْاَرْبَعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار عنقریب ایسا ہوگا کہ کوئی شخص بکریوں کا چھوٹا سا ریوڑ لے کر ایک یا دو میل کے فاصلے تک جائے گا' وہاں اسے گھاس نہیں ملے گی' پھر وہ کچھ اور بلندی پر چلا جائے گا' یہاں تک کہ جمعہ آئے گا' تو وہ اس میں شرکت کے لئے نہیں آئے گا' پھر اگلا جمعہ آئے گا تو وہ اس میں بھی شریک نہیں ہوگا' یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''الصبۃ'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے' اور 'ب' پر 'شد' ہے' اس سے مراد 'ریوڑ' ہے' خواہ وہ گھوڑوں کا ہو' یا اونٹوں کا ہو' یا بکریوں کا ہو' جو بیس سے لے کر تیس جانوروں تک کا ہو' اور ایک قول کے مطابق' یہ دس سے لے کر چالیس تک کا ہوگا۔

1092 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا يَوْم الْجُمُعَة فَقَالَ عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميل من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضر الْجُمُعَة ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَة عَسى رجل تحضره الْجُمُعَة وَهُوَ على قدر ميلين من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضرها وَقَالَ فِي الثَّالِثَة عَسى يكون على قدر ثَلَاثَة اَمْيَال من الْمَدِيْنَة فَلَا يحضر الْجُمُعَة ويطبع اللّٰه على قلبه . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ لين

وروى ابْن مَاجَه عَنهُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَرْفُوْعا من ترك الْجُمُعَة ثَلَاثًا من غير ضَرُوْرَة طبع اللّٰه على قلبه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جمعہ کا دن آئے گا اور ایک شخص مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا' لیکن وہ پھر بھی جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' راوی کہتے ہیں: پھر دوسری مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا وقت ہوگا کہ جمعہ کا دن آئے گا' اور ایک شخص مدینہ منورہ سے دو میل کے فاصلے پر ہوگا اور وہ اس میں شریک نہیں ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ کے بارے میں فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ وہ شخص مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر ہوگا' اور جمعہ میں شریک نہیں ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' عمدہ سند کے ساتھ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی ضرورت کے بغیر' تین جمعے ترک کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا''۔

1093 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاس تُوبُوا اِلَی اللّٰه قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْن ربکُمْ بِکَثْرَة ذکرکُمْ لَهٗ وَکَثْرَة الصَّدَقَة فِی السِّرّ وَالْعَلَانِیَة تُرْزَقُوْا وتنصرُوْا وَتجبرُوْا وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه افْترض عَلَیْکُمُ الْجُمُعَةَ فِیْ مقَامی هٰذَا فِیْ یومی هٰذَا فِیْ شَهْرِی هٰذَا من عَامی هٰذَا اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة فَمَنْ تَرَکهَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بعدِی وَله اِمَام عَادل اَوْ جَائِر اسْتِخْفَافًا بهَا وجحودا بهَا فَلَا جمع اللّٰه لَهٗ شَمله وَلَا بَارك لَهٗ فِیْ اَمره اَلا وَلَا صَلَاة لَهٗ اَلا وَلَا زَکَاة لَهٗ اَلا وَلَا حج لَهٗ اَلا وَلَا صَوْم لَهٗ اَلا وَلَا بر لَهٗ حَتّٰی یَتُوْب فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ اخصر مِنْهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مرنے سے پہلے توبہ کرلو اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان' اس (پروردگار) کا بکثرت ذکر کرکے تعلق قائم کرو' اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر صدقہ کرکے تعلق قائم کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی تمہارا ساتھ دیا جائے گا' تم لوگ یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ نے' تم پر جمعہ فرض قرار دیا ہے' جو میری جگہ پر کھڑے ہونے کے درمیان میں' آج کے دن میں' اس مہینے میں' اس سال میں ہوا ہے' اور یہ قیامت کے دن تک رہے گا' جو شخص میری زندگی میں' یا میرے بعد جمعہ کو ترک کرے گا' اور اس وقت کوئی عادل' یا ظالم حکمران موجود ہو اور وہ شخص جمعہ کو کمتر سمجھے گا اور اس کا انکار کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اکٹھے نہیں کرے گا اور اس کے معاملے میں' اس کے لئے برکت نہیں رکھے گا' خبردار! ایسے شخص کی نہ تو کوئی نماز قبول ہوگی' اور نہ ہی زکوٰۃ ہوگی' نہ حج قبول ہوگا نہ ہی عمرہ قبول ہوگا' نہ کوئی اور نیکی قبول ہوگی' جب تک وہ توبہ نہیں کرتا' جو شخص توبہ کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1094 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من ترك الْجُمُعَة ثَلَاث جمع مُتَوَالِیَات فَقَدْ نبذ الْاِسْلَام وَرَاء ظَهره . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص مسلسل تین جمعے ترک کرے گا' وہ اسلام کو پس پشت ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1095 - وَعَنْ حَارِثَة بن النُّعْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یتَّخذ اَحَدُکُمُ السَّائِمَة فَیشْهد الصَّلَاة فِیْ جمَاعَة فتتعذر عَلَیْهِ سائمته فَیَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتی مَکَانا هُوَ اَکلاَ من هٰذَا فیتحول وَلَا یشْهد اِلَّا الْجُمُعَة فتتعذر عَلَیْهِ سائمته فَیَقُوْلُ لَو طلبت لسائمتی مَکَانا هُوَ اَکلاَ من هٰذَا فیتحول وَلَا یشْهد الْجُمُعَة وَلَا الْجَمَاعَة فیطبع اللّٰه علی قلبه

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة عمر بن عبد الله مولى غفرة وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَتقدم حَدِيث أبي هُرَيْرَة عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة بِمَعْنَاهُ . قَوْله أكلأ من هَذَا أي أكثر كلأ
والكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام وَفِي آخِره همزَة غير ممدودة هُوَ العشب الرطب واليابس

❀❀ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص جانور پالتا ہے' وہ باجماعت نماز میں بھی شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کو چارہ فراہم کرنا مشکل ہوجاتا ہے' پھر وہ یہ سوچتا ہے' اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں زیادہ گھاس پھوس ہو' تو یہ زیادہ مناسب ہوگا' پھر وہ دوسری جگہ چلا جاتا ہے' اور صرف جمعہ کی نماز میں شریک ہوتا ہے' پھر اس کے لئے ان جانوروں کی دیکھ بھال اور مشکل ہوجاتی ہے' اور وہ یہ کہتا ہے: اگر میں ان جانوروں کے لئے کسی ایسی جگہ چلا جاؤں' جہاں اس سے بھی زیادہ چارہ موجود ہو' تو یہ مناسب ہوگا' تو وہ کہیں' اور چلا جاتا ہے' اور وہ جمعہ کی نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' اور وہ باجماعت نماز میں بھی شریک نہیں ہوتا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے''۔ یہ روایت امام احمد نے عمر بن عبداللہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں' امام احمد کے نزدیک وہ ثقہ ہیں' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جسے امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اکلأ'' اس سے مراد جہاں اس سے زیادہ گھاس ہو' کیونکہ لفظ ''الکلاء'' میں 'ک' پر زبر ہے' 'ل' پر بھی 'زبر' ہے' اس کے آخر میں 'ء' ہے' جو ممدودہ نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' خواہ وہ خشک ہو یا تر ہو۔

1096 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمَن بن زُرَارَة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت عمر وَلَمْ أر رجلا منا بِهِ شَبِيها قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سمع النداء يَوْم الْجُمُعَة فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه فَلَمْ يأتها ثُمَّ سَمعه وَلَمْ يأتها طبع الله على قلبه وَجعل قلبه قلب مُنَافِق . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

وروى التِّرْمِذِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس أَنه سُئِلَ عَن رجل يَصُوم النَّهَار وَيَقُوْمُ اللَّيْل وَلَا يشْهد الْجَمَاعَة وَلَا الْجُمُعَة قَالَ هُوَ فِي النَّار

❀❀ محمد بن عبدالرحمٰن بن زرارہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا' میں نے اپنے درمیان کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا' جو ان جیسا ہو' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن (جمعہ کی نماز کے لئے) اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو (پھر اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے' اور وہ اس میں شریک نہ ہو (پھر اس سے اگلے جمعہ کو) وہ اذان سنے اور اس میں شریک نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے' اور اس کے دل کو منافق کے دل کی مانند کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو دن کے وقت نفلی روزہ رکھتا ہے' اور رات کو نوافل پڑھتا ہے' لیکن باجماعت نماز میں' یا جمعہ میں شریک نہیں ہوتا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

5 - التَّرْغِيْبُ فِيْ قِرَاءَ ة سُوْرَة الْكَهْف وَمَا يذكر مَعهَا لَيْلَة الْجُمُعَة وَيَوْم الْجُمُعَة

باب: سورۂ کہف پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز شب جمعہ یا جمعہ کے دن اس سورت کو پڑھنے کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے

1097 - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف فِیْ يَوْم الْجُمُعَة اَضَاء لَهٗ من النُّور مَا بَيْنَ الجمعتين

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَيْهَقِیّ مَرْفُوْعا وَالْحَاكِم مَرْفُوْعا وموقوفا اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الدَّارِمِیّ فِیْ مُسْنده مَوْقُوْفًا على اَبِیْ سعيد وَلَفظِهٖ قَالَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف لَيْلَة الْجُمُعَة اَضَاء لَهٗ من النُّور مَا بَيْنه وَبَيْنَ الْبَيْت الْعَتِيق وَفِی اسانيدهم كلهَا اِلَّا الْحَاكِم اَبُوْ هَاشم يحيى بن دِيْنَار الروماني وَالْاَكْثَرُوْنَ على توثيقه وَبَقِيَّة الْاِسْنَاد ثِقَات وَفِیْ اِسْنَاد الْحَاكِم الَّذِیْ صَححهٗ نعيم بن حَمَّاد وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلٰى اَبِیْ هَاشم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے گا' تو اس شخص کے لئے یہ سورت دو جمعوں کے درمیان نور روشن کردے گی''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور ذکر کی ہے' اور امام حاکم نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام دارمی نے اسے اپنی ''مسند'' میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شب جمعہ میں سورۂ کہف پڑھ لے گا' تو اس کے لئے اس کی جگہ سے لے کر بیت عتیق تک نور روشن کردے گا''۔

امام حاکم کے علاوہ' اس روایت کی دیگر تمام اسانید میں ابوہاشم یحییٰ بن دینار رومانی نامی راوی ہے' زیادہ تر لوگوں نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں' البتہ امام حاکم کی وہ سند' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں ایک راوی نعیم بن حماد ہے' اس کے بارے میں اور اس ابوہاشم کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

1098 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الْكَهْف فِیْ يَوْم الْجُمُعَة سَطَعَ لَهٗ نور من تَحت قدمه اِلٰى عنان السَّمَاء يضیء لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة وَغفر لَهٗ مَا بَيْنَ الجمعتين . رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن مرْدَوَيْه فِیْ تَفْسِيره بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کرے گا' اس کے لئے اس کے پاؤں سے لے کر آسمان تک نور روشن ہوجائے گا' جو قیامت کے دن تک اسے روشنی دے گا اور اللہ تعالیٰ دو جمعوں کے درمیان کے' اس کے تمام گناہوں کی مغفرت کردے گا''۔

یہ روایت ابوبکر بن مردویہ نے اپنی ''تفسیر'' میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1099 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حم

الدُّخان لَيْلَةَ الْجُمُعَة غفر لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ من قَرَأَ حم الدُّخان فِي لَيْلَة أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ والأصبهاني وَلَفظه من صلى بِسُوْرَة الدُّخان فِي لَيْلَة بَات يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني أَيْضًا من حَدِيْث اَبِيْ أُمَامَةَ وَلَفظهمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ حم الدُّخان فِي لَيْلَة الْجُمُعَة أَوْ يَوْم الْجُمُعَة بنى الله لَهُ بهَا بَيْتا فِي الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص رات کے وقت ''حم الدخان'' کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رات کے وقت' سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا' وہ ایسی حالت میں رات بسر کرے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''۔

امام طبرانی اور اصبہانی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' یا جمعہ کے دن سورۂ حم الدخان کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''۔

1100 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ سُوْرَة يس فِي لَيْلَة الْجُمُعَة غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص شب جمعہ میں' سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1101 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ السُّورَة الَّتِيْ يذكر فِيهَا آل عمرَان يَوْم الْجُمُعَة صلى عَلَيْهِ الله وَمَلَائِكَته حَتّٰى تغيب الشَّمْس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن' اس سورت کی تلاوت کرے گا' جس میں آل عمران کا ذکر ہے' تو سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' اس پر رحمت نازل کرتے رہیں گے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

حديث 1101: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6267' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10797

كِتَابُ الصَّدَقَاتِ

کتاب: صدقات (یعنی زکوٰۃ) کے بارے میں روایات

التَّرْغِيب فِيْ اَدَاءِ الزَّكَاة وتاكيد وُجُوبهَا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنى الْإِسْلَام على خمس شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واقام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَحج الْبَيْت وَصَوْم رَمَضَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

باب: زکوٰۃ کی ادائیگی سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فرضیت کی تاکید

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1103 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا خطبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ اكب فاكب كل رجل منا يبكي لَا يدْرِي على مَاذَا حلف ثُمَّ رفع رَاسه وَفِيْ وَجهه الْبُشْرى فَكَانَت اَحَبَّ اِلَيْنَا من حمر النعم قَالَ مَا من عبد يُصَلِّي الصَّلَوَات الْخمس ويصوم رَمَضَان وَيخرج الزَّكَاة ويجتنب الْكَبَائِر السَّبع اِلَّا

حدیث 1103: صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی الله علیه وسلم : " بنی الإسلام - حدیث: 8صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب قول النبی صلی الله علیه وسلم بنی الإسلام علی خمس - حدیث:44صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر البیان بأن الإیمان والإسلام اسمان لمعنی واحد' حدیث: 158 الجامع للترمذی' أبواب الإیمان عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء بنی الإسلام علی خمس' حدیث: 2597السنن للنسائی - کتاب الإیمان وشرائعه' علی کم بنی الإسلام - حدیث:4939السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجنائز' کتاب الزکاة - حدیث:6806مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - حدیث:4659مسند الحمیدی - أحادیث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنه' حدیث: 679مسند عبد بن حمید - أحادیث ابن عمر' حدیث: 824مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن عمر' حدیث: 5653المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' باب من اسمه إبراهیم - حدیث: 2990المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما - سالم عن ابن عمر' حدیث:12982شعب الإیمان للبیهقی - باب الدلیل علی أن الإیمان والإسلام علی الإطلاق عبارتان عن دین' حدیث:20

لتحت لَهٗ اَبْوَاب الْجنَّة وَقِيْلَ لَهٗ ادخل بِسَلام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر جھکا لیا' ہم میں سے ہر شخص نے روتے ہوئے سر جھکا دیا' کسی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس بات پر حلف اٹھایا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار تھے' اور یہ چیز ہمارے نزدیک سرخ اونٹ ملنے سے زیادہ پسندیدہ تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے' زکوٰۃ ادا کرے' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو اس کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے اور اُس سے کہا جائے گا: تم سلامتی سے اندر داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کر کے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1104 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى رجل من تَمِيم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذُوْ مَال كثير وَذُوْ اَهْل وَمَال وحاضرة فَاَخْبرنِيْ كَيْفَ أصنع وَكَيْف أنفق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تخرج الزَّكَاة من مَالك فَاِنَّهَا طهرة تطهرك وَتصل أقرباءك وتعرف حق الْمِسْكِين وَالْجَار والسائل . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تمیم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس بہت سامال ہے' اور بال بچے بھی ہیں' آپ مجھے بتایئے کہ میں کیا کروں؟ اور کیسے خرچ کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مال کی زکوٰۃ نکالو! کیونکہ یہ ایسی پاکیزگی ہے' جو تمہیں پاک کردے گی اور تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو' اور تم مسکین پڑوسی اور مانگنے کے والے کے حق کو پہچانو!''......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1105 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من جَاءَ بِهن مَعَ اِيمَان دخل الْجنَّة من حَافظ على الصَّلَوَات الْخمس على وضوئهن وركوعهن وسجودهن ومواقيتهن وَصَامَ رَمَضَان وَحج الْبَيْت اِن اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا وَاَعْطى الزَّكَاة طيبَة بهَا نَفسه

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو شخص ایمان کے ہمراہ اُنہیں ادا کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص پانچ نمازیں ان کے

وضوکو ٹ سجدوں اوراوقات کے ہمراہ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر وہ وہاں تک جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور اپنی خوشی سے زکوٰۃ ادا کرے (تو اُسے یہ فضیلت حاصل ہوگی)'' الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1106 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَاَصْبحت يَوْمًا قَرِيْبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلني الْجَنَّة وَيُبَاعدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ لقد سَأَلت عَن عَظِيْمٍ وَاِنَّهُ ليسير على من يسره اللّٰه عَلَيْهِ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَة وَيَاْتِي بِتَمَامِهٖ فِي الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا ایک دن میں صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا ہم چل رہے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے اور مجھے جہنم سے دور کروا دے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک بڑی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے لیکن یہ اُس کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اس کو آسان کردے تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز ادا کرو زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو''.....الحدیث۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے خاموشی سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے آگے چل کر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1107 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّكَاة قنطرة الْاِسْلَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْكَبِيْر وَفِيْهِ ابْن لَهِيعَة وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْهِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زکوٰۃ اسلام کا ''قنطرہ (ڈھیر) ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

1108 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث اَحْلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهٗ سهم فِي الْاِسْلَام كمن لَا سهم لَهٗ واسهم الْاِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة . الحَدِيْث رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد جيد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزوں کے بارے میں میں قسم اٹھا سکتا ہوں (ایک یہ) کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو اُس کو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مانند نہیں بنایا ہے جس کا کوئی حصہ نہ ہو اور اسلام کے حصے تین ہیں نماز روزہ اور زکوٰۃ اور ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں

کسی بندے کو دوست بنائے اور قیامت کے دن اُسے کسی اور کے حوالے کر دے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من أمته اكفلوا لی بست أكفل لكم بِالْجَنَّةِ

قلت مَا هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَله شَوَاهِد كَثِیْرَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو! میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز' زکوٰۃ' امانت' شرمگاہ' پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

1110 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَة أسهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَیْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْی عَن الْمُنكر سهم وَالْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهٗ

رَوَاهُ الْبَزَّار مَرْفُوْعا وَفِیْه یزِید بن عَطَاءِ الْیَشْكُرِی وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی من حَدِیْثٍ عَلیّ مَرْفُوْعا اَیْضًا وَرُوِیَ مَوْقُوْفًا علی حُذَیْفَة وَهُوَ أصح قَالَه الدَّارَقُطْنِیّ وَغَیْره

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی اسلامی تعلیمات کا اعتراف) ایک حصہ ہے' نماز ایک حصہ ہے' زکوٰۃ ایک حصہ ہے' روزہ ایک حصہ ہے' بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے' نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے' برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رُسوا ہو گیا جس کا (ان میں سے) کوئی حصہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک راوی یزید بن عطاء یشکری ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ روایت زیادہ مستند ہے' یہ بات امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1111 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن أدّى الرجل زَكَاة مَاله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أدّى زَكَاة مَاله فَقَدْ ذهب عَنهُ شَره ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا اِذا أدّیت زَكَاة مَالك فَقَدْ أذهبت عَنْك شَره

وَقَالَ صَحِیْح عَلی شَرْطِ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ایک شخص مال کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے وہ اس مال کی خرابی کو اپنے آپ سے پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو تو تم اپنے آپ سے اُس کے شر کو دور کر دو گے"

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1112 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حصنوا اَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وداووا مرضاكم بِالصَّدَقَةِ واستقبلوا أمواج الْبَلَاء بِالدُّعَاءِ والتضرع . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِيل وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَغَيْرهمَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مَرْفُوْعا مُتَّصِلا والمرسل أشبه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کر دو اور صدقہ کے ذریعے اپنے بیماروں کو دوا دو اور دعا اور گریہ وزاری کے ذریعے آزمائشوں کی موجوں کا سامنا کرو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی امام بیہقی اور دیگر حضرات نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے "مرفوع" اور متصل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم اس کا "مرسل" ہونا زیادہ مناسب ہے۔

1113 - وَرُوِیَ عَن عَلْقَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم اَتَوا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لنا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تَمام اِسلامكم اَن تُؤَدُّوا زَكَاة اَمْوَالكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: تمہارے اسلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1114 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مَال وَاِن كَانَ تَحت سبع اَرضين تُؤَدّى زَكَاته فَلَيْسَ بكنز وكل مَال لَا تُؤَدّى زَكَاته وَاِن كَانَ ظَاهرا فَهُوَ كنز رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيره مَوْقُوْفًا على ابْن عَمْرو وَهُوَ الصَّحِيح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مال خواہ وہ سات زمینوں کے نیچے ہی ہو اگر تم اس کی زکوٰۃ ادا کر دو تو وہ کنز شمار نہیں ہوگا اور ہر وہ مال جس کی تم نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو وہ اگرچہ ظاہر ہی کیوں نہ ہو وہ کنز شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی ہے جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

1115 - وَعَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وحجوا واعتمروا واستقيموا يستقم بكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَةِ وَاِسْنَادُه جيد اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى عمران الْقَطَّان صَدُوق

❀❀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' حج کرو' عمرہ کرو' اور سیدھے رہو' تمہارے ساتھ سیدھا رہا جائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کی ہے' اس کی سند ٹھیک ہے' اگر اللہ نے چاہا ہے' عمران القطان نامی راوی صدوق ہے۔

1116 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتى الزَّكَاةَ وَحج الْبَيْت وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' بیت اللہ کا حج کرے' رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1117 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فليؤد زَكَاة مَاله وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيقل حَقًّا اَوْ لِيَسْكُت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَلْيُكرم ضَيفه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے' جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو' وہ حق بات کہے' یا پھر خاموش رہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1118 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِيْ بِعَمَل يدخلنِي الْجنَّة قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِه شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتایئے! جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم صلہ رحمی کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1119 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُه دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تعبد اللّٰه لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَةَ وتؤتى الزَّكَاة الْمَفْرُوْضَة وتصوم رَمَضَان ۔ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْد على هٰذَا وَلَا انقص مِنْهُ فَلَمَّا ولى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن ينظر اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجیے' جسے میں کرلوں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' تم کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم فرض نماز ادا کرو' تم فرض زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو! اس نے عرض کی: اُس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' میں اس میں کوئی اضافہ بھی نہیں کروں گا اور کوئی کمی بھی نہیں کروں گا' جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو' وہ اس شخص کو دیکھ لے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1120 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من قضاعة اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ شهِدت اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَصمت رَمَضَان وقمته وآتيت الزَّكَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ وَابْن حبَان وَتقدم لَفظه فِى الصَّلَاة

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' آپ اللہ کے رسول ہیں' میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں' رمضان کے روزے رکھتا ہوں' رمضان میں نوافل بھی ادا کرتا ہوں' میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرے گا' وہ صدیقین اور شہداء میں سے ایک ہوگا"۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور ان کے الفاظ' نماز سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

1121 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الغاضرى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من فعلهن فَقَدْ طعم طعم الْاِيمَان من عبد اللّٰه وَحده وَعلم اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَعْطٰى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه رافدة عَلَيْهِ كل عَام وَلَمْ يُعْط الهرمة وَلَا الدرنة وَلَا الْمَرِيضَة وَلَا الشَّرْط اللئيمة وَلٰكِن من وسط اَمْوَالِكُمْ فَاِنَّ اللّٰه لم يسألكم خَيره وَلَمْ يَاْمُرْكُمْ بشره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ۔ قَوْلُه رافدة عَلَيْهِ من الرفد وَهُوَ الْاِعَانَة

وَمَعْنَاهُ انه يُعطى الزَّكَاة وَنَفسه تعينه على اَدَائِهَا بطيبها وَعدم حَدِيْثِهَا لَهُ بِالْمَنْعِ وَالشرط بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء وَهِي الرذيلة من المَال كالمسنة والعجفاء وَنَحْوَهُمَا والدرنة الجرباء

❀❀ حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں' جو شخص انہیں کرلے گا' وہ ایمان کا ذائقہ چکھ لے گا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور یہ بات جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی خوش دلی سے ہر سال ادا کرے' اور وہ کوئی بوڑھا' خارش زدہ' یا بیمار جانور نہ دے' اور نہ ہی گھٹیا قسم کا جانور دے' بلکہ تم اپنے مالوں میں سے' درمیانی قسم کے مال ادا کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تم سے سب سے بہتر مال نہیں مانگتا' اور نہ ہی سب سے بُرے مال کے بارے میں حکم دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''رافدۃ علیہ'' یہ لفظ ''رَفد'' سے منقول ہے جس کا معنیٰ مدد کرنا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب آدمی زکوٰۃ ادا کرے' تو اس کا نفس اس کی ادائیگی کے لئے' اپنی خوش دلی سے اس کی مدد کر رہا ہو' اور زکوٰۃ نہ دینے پر اصرار نہ کر رہا ہو۔

لفظ ''شرط'' میں 'ش' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد گھٹیا قسم کا مال ہے' جیسے بوڑھا' یا لنگڑا' یا اس قسم کا جانور۔

لفظ ''الدرنۃ'' سے مراد خارش زدہ جانور ہے۔

1122 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على إقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی رکھنے کی بیعت کی تھی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1123 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حديث1122: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة - حديث:57صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة - حديث:108مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم هذه الأخلاق المثبتة في هذا - حديث:84صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم - ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث:4615سنن الدارمي - ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة - حديث:2497 الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على فراق المشرك - حديث:4126السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس - حديث:312السنن الكبرى للبيهقي - كتاب البيوع' باب : المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا بيع الخيار - حديث: 9811مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله - حديث:18776مسند الحميدي - أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768معجم ابن الأعرابي - باب الباء' حديث: 1205المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 591المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم' باب من اسمه جابر - باب' حديث:2198شعب الإيمان للبيهقي - الثاني والعشرون من شعب الإيمان' حديث:3140

حجة الْوَدَاع إن أوليَاء الله المصلون وَمَنْ يُقيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِيْ كتبهن الله عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه ويؤتي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِيْ نهى الله عَنْهَا فَقَالَ رجل من أَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْإِشْرَاك بِاللهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسلمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْعَتِيق الْحَرَام قبلتكم أَحيَاء وأمواتا لَا يَمُوْت رجل لم يعْمل هَؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة وَيُؤْتِي الزَّكَاة إِلَّا رَافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بحبوحة جنَّة أَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَفِي بَعْضهمْ كَلَام وَعند أبي دَاوُد بعضه

بحبوحة الْجنَّة بِضَم الباءين الموحدتين وبحاءين مهملتين هُوَ وَسطهَا

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے دوست نمازی ہوتے ہیں وہ شخص جو پانچ نمازیں قائم کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دی ہیں اور رمضان کے روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنے دل کی خوشی کے ساتھ زکوۃ ادا کرتا ہے اور ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان میں سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور ناحق طور پر کسی مؤمن کو قتل کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا اور جادو کرنا اور یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا اور مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت اللہ الحرام کی بے حرمتی کرنا ہے جو زندگی میں اور موت (ہر حال میں) تمہارا قبلہ ہے (یہ سب کبیرہ گناہ ہیں) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے ان کبیرہ گناہوں میں سے کوئی کام نہ کیا ہو وہ نماز ادا کرتا ہو زکوۃ دیتا ہو تو وہ جنت کے درمیان میں حضرت محمد ﷺ کا ساتھی ہوگا جس (جنت) کے دروازوں کی چوکھٹ سونے سے بنی ہوئی ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس کے بعض راویوں کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام ابوداؤد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

''حبوحة الجنة'' میں 'ب' پر پیش ہے اور 'ح' ہیں اس سے مراد جنت کا درمیانی حصہ ہے۔

1124 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا أدّيت الزَّكَاة فَقَدْ قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ إصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم زکوۃ ادا کردو تو تم نے اپنے ذمہ لازم ادائیگی کردی اور جو شخص مال کو حرام طور پر جمع کرتا ہے اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے تو اسے اس میں کوئی اجر نہیں ملے گا اور اس کا گناہ اس کے ذمہ ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1125 - وَعَنْ زر بن حُبَيْش اَن ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ عِنْده غُلَام يقْرَا فِي الْمُصحف وَعِنْده اَصْحَابه فجَاءَ رَجُلٌ يُقَال لَهٗ حضرمة فَقَالَ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اَی دَرَجَات الْإِسْلَام افضل قَالَ الصَّلَاة قَالَ ثُمَّ اَی قَالَ الزَّكَاة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

قَالَ الْمملي وَتقدم فِيْ كتاب الصَّلَاة اَحَادِيْث تدل لهٰذَا الْبَاب وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث أخر فِيْ كتاب الصَّوْم وَالْحج إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک غلام تھا' جو قرآن پاک دیکھ کر پڑھا کرتا تھا ایک مرتبہ ان کے پاس' ان کے کچھ شاگرد موجود تھے' ایک شخص آیا جس کا نام حضرمہ تھا' وہ بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! اسلام کے درجات میں کون سا درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نماز' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: زکوٰۃ۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب پر بھی دلالت کرتی ہیں' آگے روزے اور حج سے متعلق باب میں' دیگر ایسی حدیثیں آئیں گی (جو اس باب پر دلالت کرتی ہوں گی) اگر اللہ نے چاہا۔

2 - التَّرْهِيب من منع الزَّكَاة وَمَا جَاءَ فِيْ زَكَاة الْحلِيّ

باب: زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

نیز زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1126 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من صَاحب ذهب وَلَا فضَّة لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة صفحت لَهٗ صفايح من نَار فأحمي عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فيكوى بهَا جنبه وجبينه وظهره كلما بردت أُعِيدَت لَهٗ فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله إِمَّا إِلَى الْجَنَّة وَإِمَّا إِلَى النَّار

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالإبل قَالَ وَلَا صَاحب إبل لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حلبها يَوْم وردهَا إِلَّا إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة بطح لَهَا بقاع قرقر أوفر مَا كَانَت لَا يفقد مِنْهَا فصيلا وَاحِدًا تطؤه بأخفافها وتعضه بأفواهها كلما مر عَلَيْهِ أولاها رد عَلَيْهِ أخراها فِيْ يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتّٰى يقْضى بَيْنَ الْعباد فَيرى سَبيله إِمَّا إِلَى الْجَنَّة وَإِمَّا إِلَى النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالبقر وَالْغنم قَالَ وَلَا صَاحب بقر وَلَا غنم لا یُؤَدِّی مِنْھَا حَقّھَا اِلَّا اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَۃ بطح لَھَا بقاع قرقر اوفر مَا کَانَت لَا یفقد مِنْھَا شَیْئًا لَیْسَ مِنْھَا عقصاء وَلَا جلحاء وَلَا عضباء تنطحہ بقرونھا وتطؤہ باظلافھا کلما مر عَلَیْہِ اولھَا رد عَلَیْہِ آخرھَا فِیْ یَوْم کَانَ مِقْدَارہ خمسین الف سنۃ حَتّٰی یقضی بَیْنَ الْعباد فَیری سَبیلہ اِمَّا اِلَی الْجَنَّۃ وَاِمَّا اِلَی النَّار

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالخیل قَالَ الْخَیل ثَلَاثَۃ ھِیَ لرجل وزر وَھِی لرجل ستر وَھِی لرجل أجر فَاَمَّا الَّتِیْ ھِیَ لَہٗ وزر فَرجل ربطھا رِیَاء وفخرا ونواء لاھل الْاِسْلَام فَھِیَ لَہٗ وزر وَاما الَّتِیْ ھِیَ لَہٗ ستر فَرجل ربطھا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ ثُمَّ لم ینس حق اللّٰہ فِیْ ظُھُورھَا وَلَا رقابھا فَھِیَ لَہٗ ستر وَاما الَّتِیْ ھِیَ لَہٗ اجر فَرجل ربطھا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ لاھل الْاِسْلَام فِیْ مرج اَوْ رَوْضَۃ فَمَا أکلت من ذٰلِکَ المرج اَوْ الرَّوْضَۃ من شَیْءٍ اِلَّا کتب لَہٗ عدد مَا أکلت حَسَنَات وَکتب لَہٗ عدد أرواثھا وَاَبْوَالھَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولھَا فاستنت شرفا اَوْ شرفین اِلَّا کتب لَہٗ عدد آثارھا وأرواثھا حَسَنَات وَلَا مر بھَا صَاحبھَا علی نھر فَشَرِبت مِنْہُ وَلَا یُرِید اَن یسقیھا اِلَّا کتب اللّٰہ تَعَالٰی لَہٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فالحمر قَالَ مَا انزل عَلَیَّ فِی الْحمر اِلَّا ھٰذِہِ الْآیَۃ الفاذۃ الجامعۃ (فَمَنْ یَعْمل مِثْقَال ذرۃ خیرا یرہ وَمَنْ یَعْمل مِثْقَال ذرۃ شرا یرہ) الزلزلۃ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ مُخْتَصرا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سونے یا چاندی کا' جو بھی مالک شخص ان کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہیں کرتا' تو جب قیامت کا دن آئے گا' تو اس سونے اور چاندی کو ٹکڑوں میں بنا کر جہنم کی آگ کے ذریعے انہیں گرم کیا جائے گا' اور پھر اس ٹکڑے کے ذریعے اس شخص کے پہلو' پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا' جب اس کا جسم ٹھنڈا ہو جائے گا' تو اس کے ساتھ دوبارہ یہ عمل کیا جائے گا' اور یہ اس پورے دن میں ہوتا رہے گا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' اس کے بعد وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اونٹوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اونٹوں کا جو مالک اُن کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا ہوگا' اور اُن کے حق میں یہ بات شامل ہے کہ جب انہیں پانی پلانے کے لئے لے جایا جائے' تو ان کا دودھ دوہ لیا جائے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو اس شخص کو ان اونٹوں کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اونٹ پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر' بھاری بھرکم ہو کر آئیں گے' ان میں سے کوئی ایک دودھ پیتا بچہ بھی غیر موجود نہیں ہوگا' اور پھر وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' اور منہ کے ذریعے اسے کاٹیں گے' جب ان میں سے پہلا اونٹ اس شخص پر سے گزر جائے گا' تو دوسرا دوبارہ آئے گا' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہوگی' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گائے اور بکریاں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گائے اور بکریوں کا مالک' جو اُن کا حق ادا نہیں کرے گا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو اسے ان کے سامنے ایک کھلے میدان میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پہلے سے زیادہ موٹی تازی ہوں گی اور وہ شخص ان میں سے کسی ایک کو بھی غیر موجود نہیں پائے گا' ان میں سے کوئی ایسی نہیں ہوگی جو سینگ کے بغیر ہو' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' جب ان میں سے پہلی اس پر سے گزر جائے گی' تو دوسری دوبارہ اس کے پاس آجائے گی' ایسا اس دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال جتنی ہے' اور اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک بندوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا' پھر وہ شخص اپنا راستہ دیکھے گا' جو یا جنت کی طرف جاتا ہوگا' یا جہنم کی طرف جاتا ہوگا۔

عرض کی گئی: یارسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک شخص کے لئے گناہ کا باعث ہیں' ایک شخص کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے لئے یہ گناہ کا باعث ہیں' تو وہ ایک ایسا شخص ہے' جو ریاکاری کے لئے' فخر کے لئے' اہل اسلام کو تنگ کرنے کے لئے انہیں رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے گناہ کا باعث ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ پردہ پوشی کا باعث ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ کے لئے اسے باندھتا ہے' اور پھر اس گھوڑے کی پشت اور گردن کے بارے' میں اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا باعث ہوگا' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر کا باعث ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں' اہل اسلام کے لئے اسے باندھتا ہے' ایسا شخص جس بھی چراہ گاہ' یا باغ میں اس گھوڑے کو کچھ کھلائے گا' تو جتنا اس گھوڑے نے کھایا ہوگا' اتنی تعداد میں اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی' اور جتنا اس گھوڑے نے لید اور پیشاب کیا ہوگا' اتنی تعداد میں اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جتنا فاصلہ اس نے طے کیا ہوگا' خواہ وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ گیا ہو' تو اس کے قدموں کے نشان اور اس کی مینگنیوں کی تعداد کے برابر نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور اگر اس کا مالک اس گھوڑے کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے' وہ گھوڑا اس نہر میں سے پانی پی لیتا ہے' حالانکہ اس کے مالک کا' اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں تھا' تو جتنا پانی اس نے پیا ہے' اللہ تعالیٰ اُتنی تعداد میں' اس کے مالک کے لئے نیکیاں نوٹ کر لے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! گدھوں کا کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گدھوں کے بارے میں مجھ پر کوئی مستقل آیت نازل نہیں ہوئی' البتہ یہ ایک جامع اور مانع آیت ہے:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا' وہ اس کا بدلہ دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے۔

1127 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلنسائى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من رجل لَا يُؤَدِّي زَكَاة مَاله إِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شجاعا من نَار فيكوى بهَا جَبهته وجنبه وظهره فِي يَوْم كَانَ مِقْدَاره خمسين ألف سنة حَتَّى

يقضى بَيْنَ النَّاس

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ مال آگ سے بنا ہوا سانپ ہوگا' اور اس کے ذریعے اس شخص کی پیشانی' پہلو اور پشت کو داغا جائے گا' یہ ایک ایسے دن میں ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' اور یہ اس وقت تک ہوتا رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا''۔

1128 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من صَاحب إبل لَا يفعل فِيهَا حَقهَا إِلَّا جَاءَ ت يَوْم الْقِيَامَة أَكثر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر تستن عَلَيْهِ بقوائمها وأخفافها . وَلَا صَاحب بقر لَا يفعل فِيهَا حَقهَا إِلَّا جَاءَ ت يَوْم الْقِيَامَة أوفر مَا كَانَت وَقعد لَهَا بقاع قرقر فتنطحه بقرونها وتطؤه بأظلافها لَيْسَ فِيهَا جماء وَلَا منكسر قرنها وَلَا صَاحب كنز لَا يفعل فِيهِ حَقه إِلَّا جَاءَ كنزه يَوْم الْقِيَامَة شجاعا أَقرع يتبعهُ فاتحا فَاه فَإِذا أَتَاهُ فر مِنْهُ فيناديه خُذ كنزك الَّذِي خبأته فَأَنا عَنهُ غَنِي فَإِذا رأى أَن لَا بُد لَهُ مِنْهُ سلك يَده فِي فِيهِ فيقضمها قضم الْفَحْل . رَوَاهُ مُسلم

القاع الْمَكَان المستوى من الأَرْض . والقرقر بقافين مفتوحتين وراءين مهملتين هُوَ الأملس والظلف للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس . والعقصاء هِيَ الملتوية الْقرن والجلحاء هِيَ الَّتِي لَيْسَ لَهَا قرن . والعضباء بالضاد الْمُعْجَمَة هِيَ الْمَكْسُوْرَة الْقرن والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو وَهُوَ حَبل تشد بِهِ قَائِمَة الدَّابَّة وترسلها ترعى أَوْ تمسك طرفه وترسلها

واستنت بتَشْدِيد النُّوْن . أَي جرت بِقُوَّة . شرفا بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء أَي شوطا . وَقِيلَ نَحْو ميل . والنواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة . والشجاع بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَكسرهَا هُوَ الْحَيَّة وَقِيلَ الذّكر خَاصَّة وَقِيلَ نوع من الْحَيَّات . والأقرع مِنْهُ الَّذِي ذهب شعر رَأسه من طول عمره

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اونٹوں کا جو بھی مالک ان اونٹوں کے بارے میں' ان کا حق ادا نہیں کرے گا' تو جب وہ اونٹ قیامت کے دن آئیں گے' تو ان کی تعداد پہلے سے زیادہ ہوگی' وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گے' گائیوں کا جو مالک ان کے بارے میں ان کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا' تو وہ قیامت کے دن زیادہ موٹی تازی ہو کر آئیں گی' اور وہ مالک ان کے سامنے کھلے میدان میں بیٹھ جائے گا' وہ اپنے سینگوں کے ذریعے اسے ماریں گی' اور پاؤں کے ذریعے اسے روندیں گی' ان میں کوئی ایسی گائے نہیں ہوگی' جس کا سینگ نہ ہو' یا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' خزانے کا جو مالک' اس کا حق ادا نہیں کرے گا' وہ خزانہ قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا' وہ اپنا منہ اس کی طرف بڑھائے گا' جب وہ اپنے مالک کے قریب آئے گا' تو اس کا مالک اس سے بھاگے گا' تو وہ اُسے پکار کر کہے گا: تم اپنے خزانے

کو پکڑ لو! جسے تم نے سنبھال کر رکھا تھا' کیونکہ میں اس سے بے نیاز ہوں' جب وہ دیکھے گا کہ اب اس سے بچنے کا کوئی چارہ نہیں ہے' تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ ڈال دے گا' تو وہ اس کا ہاتھ یوں چبائے گا' جیسے اونٹ کوئی چیز چباتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''القاع'' اس سے مراد چٹیل میدان ہے'' القرقر'' میں دو'ق' ہیں' ان دونوں پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد چٹیل ہونا ہے' ''الظلف'' یہ گائیوں اور بکریوں کے پاؤں کے لئے استعمال ہوتا ہے' جیسے'' حافر'' کا لفظ گھوڑے کے لئے استعمال ہوتا ہے' ''العقصاء'' جس کا سینگ مڑا ہوا ہو' ''الجلحاء'' یعنی جس کا سینگ نہ ہو' ''العضباء'' یہ 'ض' کے ساتھ ہے' اس سے مراد ہے' جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو' ''الطّول'' اس میں 'ط' پر زیر ہے' اور 'و' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور پھر اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے' اس کے ایک طرف کو پکڑا جاتا ہے' یا اسے بھی کھلا چھوڑ دیا جاتا ہے' ''استنت'' اس میں 'ن' پر شد ہے' اس سے مراد قوت کے ذریعے دوڑنا ہے' ''شرفا'' اس میں 'ش' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد ٹیلہ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک میل ہے' ''النوء'' اس میں 'ن' پر زیر ہے' اور اس کے بعد 'مد' ہے' اسے مراد دشمنی ہے' ''الشجاع'' اس میں 'ش' پر پیش' ہے' اور اس پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد سانپ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد 'نر سانپ' ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد سانپ کی ایک مخصوص قسم ہے' ''القرع'' اس سے مراد وہ سانپ ہے' جس کی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے' اس کے سر کے بال اڑ گئے ہوں۔

1129 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد لَا یُؤَدِّی زَکَاۃ مَالہ اِلَّا مثل لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَة شجاعا اَقرع حَتّٰی یطوق بِه عُنُقه ثُمَّ قَرَاَ علینا النَّبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من کتاب اللّٰه (وَلَا یَحسبن الَّذِیْنَ یَبْخلُوْنَ بِمَا آتَاهُم اللّٰه من فَضله) آل عمران الْاٰیَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا' تو اس مال کو قیامت کے دن اس شخص کے سامنے گنجے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا اور اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر' ہمارے سامنے اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ اس چیز کے بارے میں بخل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل کے ذریعے عطا کی ہے' وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1130 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه فرض علی اَغْنِیَاء

الْمُسْلِمِين فِي اَمْوَالِهِم بِقَدر الَّذِيْ يسع فقراء هم وَلَنْ يجْهد الْفُقَرَاء اِذا جَاعُوْا وعروا اِلَّا بِمَا يصنع اغنياؤهم اَلا وَاِن اللّٰه يحاسبه م حسابا شَدِيْدا ويعذبهم عذَابا اَلِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَقَالَ تفرد بِهٖ ثَابت بن مُحَمَّد الزَّاهد

قَالَ الْحَافِظ وثابت ثِقَة صَدُوق روى عَنهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَبَقِيَّة رُوَاته لَا بَاس بهم وَرُوِيَ مَوْقُوفًا على عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے خوشحال مسلمانوں پر اُن کے اموال میں اتنی ہی مقدار فرض قرار دی ہے جتنی ان کے غریبوں کے لئے گنجائش ہو اور جب ان کے غریب لوگ بھوکے ہوں اور بےلباس ہوں تو وہ ہرگز مشقت کا شکار نہ ہوں البتہ وہ ہوگا جو ان کے اغنیاء کرتے ہیں خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ان سے زبردست حساب لے گا اور نہیں دردناک عذاب دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ثابت بن محمد زاہد نامی شخص اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ثابت نامی راوی ثقہ اور صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں اس روایت کے بقیہ راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے یہ روایت حضرت علی پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

1131 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عبد اللّٰه آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه اِذا علماه والواشمة والمؤتشمة ولاوى الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن الْحَارِث الْاَعْوَر عَن ابْن مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ . لاوى الصَّدَقَة هُوَ المماطل بهَا الْمُمْتَنع من اَدَائِهَا

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سود کھانے والا اُسے کھلانے والا اس کے دونوں گواہ جبکہ وہ دونوں اس بارے میں جانتے ہوں جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص اور ہجرت کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی اِن سب کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی قیامت کے دن تک کے لئے ملعون قرار دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

''لاوی الصدقہ'' اس سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے والا اور اس کی ادائیگی سے انکار کرنے والا شخص ہے۔

1132 - وروى الْاَصْبَهَانِيّ عَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا

وموكله وَشَاهده وكاتبه والواشمة والمستوشمة ومانع الصَّدَقَة والمحلل والمحلل لَهُ

❀❀ اصبہانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اس کا گواہ بننے والے اسے نوٹ کرنے والے جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے حلالہ کرنے والے اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے (ان سب لوگوں پر) لعنت کی ہے"۔

1133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويل للأغنياء من الْفُقَرَاء يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُوْنَ رَبنَا ظلمونا حقوقنا الَّتِيْ فرضت لنا عَلَيْهِم فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لأدنينكم ولأباعدنهم . ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالَّذِيْنَ فِيْ اَمْوَالهم حق مَعْلُوم للسَّائِل والمحروم) المعارج . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحَارِث بن النُّعْمَان . قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بِقَوي وَقَالَ البُخَارِيّ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"خوشحال لوگوں کے لئے قیامت کے دن غریبوں کی طرف سے بربادی ہوگی وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق کے حوالے سے ہمارے ساتھ زیادتی کی جو تو نے ہمارے لئے ان پر لازم قرار دیے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! یا تو میں تمہیں قریب کرلوں گا یا پھر انہیں دور کردوں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ کہ جن کے اموال میں مانگنے والے اور محروم شخص کے لئے متعین حصہ ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حارث بن نعمان کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ راوی قوی نہیں ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔

1134 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ الْجنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَأما اَوَّل ثَلَاثَة يدخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْ مَاله وفقير فخور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَابْن حبَان مفرقا فِيْ موضِعين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حدیث1134: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الزکاۃ' حدیث: 1366مصنف ابن أبی شیبة - کتاب فضل الجہاد' ما ذکر فی فضل الجہاد والحث علیہ - حدیث:19159السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' کتاب الزکاۃ - باب ما ورد من الوعید فیمن کنز مال زکاۃ ولم یؤد' حدیث: 6811مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9310مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو ہریرۃ - وأبو عامر العقیلی' حدیث: 2679شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' التاسع والخمسون من شعب الإیمان وہو باب فی حسن السادۃ علی - حدیث:8338

''میرے سامنے وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے جو (سب سے پہلے) جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پہلے تین افراد پیش کیے گئے جو (سب سے پہلے) جہنم میں داخل ہوں گے' جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے' جو جنت میں داخل ہوں گے' تو ایک شہید تھا' ایک وہ غلام تھا' جو اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیر خواہی بھی کرتا ہے اور ایک وہ شخص تھا' جو غریب اور عیال دار ہو اور مانگنے سے بچتا ہو' جہاں تک جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین افراد کا تعلق ہے' تو ایک وہ حکمران تھا جو مسلط ہوا تھا' ایک وہ خوشحال شخص تھا' جو اپنے مال میں اللہ کے حق کو ادا نہیں کرتا تھا' اور ایک متکبر غریب تھا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جبکہ امام ابن حبان نے مختلف مقامات پر اس کے ٹکڑے نقل کیے ہیں۔

1135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أمرنَا بِاقام الصَّلاة وإيتاء الزَّكَاة وَمَنْ لم يزك فَلَا صَلَاة لَهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا هٰكَذَا بأسانيد احدهمَا صَحِيْح والأصبهاني

وَفِيْ رِوَايَة للأصبهاني قَالَ من اَقَامَ الصَّلَاة وَلَمْ يُؤْت الزَّكَاة فَلَيْسَ بِمُسْلِم يَنْفَعهُ عمله

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا' جو شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' اس کی نماز بھی نہیں ہوتی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے' اس کی دو اسناد میں سے ایک صحیح ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''جو شخص نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مسلمان شمار نہیں ہوگا اس کا عمل اسے فائدہ نہیں دے گا''۔

1136 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك بعده كنزا مثل لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شُجَاع اَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يتبعهُ فَيَقُوْلُ من اَنْت فَيَقُوْلُ انا كَنْزك الَّذِيْ خلفت فَلَا يزَال يتبعهُ حَتّٰى يلقمه يَده فيقضمها ثُمَّ يتبعهُ سَائِر جسده

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ اِسْنَاده حسن وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے پیچھے خزانہ چھوڑ کر جائے اسے قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس شخص کے سامنے لایا جائے گا جس کی باچھوں کے پاس دو دانت ہوں گے' وہ اس شخص کے پیچھے جائے گا وہ شخص پوچھے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں تمہارا وہ خزانہ ہوں جو تم اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے پھر وہ خزانہ مسلسل اس شخص کے پیچھے جائے گا یہاں تک کہ وہ شخص اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈالے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا لے گا پھر وہ اس کے بعد اس کے پورے جسم کو بھی نگل لے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1137 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَ الَّذِیْ لَا يُؤَدِّی زَكَاة مَاله يخيل اِلَيْهِ مَاله يَوْمَ الْقِيَامَة شجاعا اَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ قَالَ فيلزمهُ اَوْ يطوقه يَقُوْلُ انا كنزك انا كنزك

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . الزبيبتان هما الزبدتان فِي الشدقين وَقِيْلَ هم النكتتان السوداوان فَوق عَيْنَيْه . والشجاع تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے سامنے ایک گنجے سانپ کی شکل میں پیش کیا جائے گا جس کی دو دانت ہوں گے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ سانپ اس شخص کو پکڑ لے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو اس کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا وہ کہے گا: میں تمہارا خزانہ ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الزبیبتان'' اس سے مراد باچھوں کے اندر موجود دو دانت ہیں' ایک قول کے مطابق یہ آنکھوں کے اوپر موجود دو سیاہ نقطے ہیں' لفظ ''شجاع'' کا مطلب اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

1138 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه مَالا فَلَمْ يؤد زَكَاته مثل لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شجاعا اَقرع لَهُ زَبِيبَتَانِ يطوقه يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ يَاْخذ بِلِهْزِمَتَيْه يَعْنِي شدقيه ثُمَّ يَقُوْلُ اَنا مَالك اَنا كنزك ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْآيَة (وَلَا يَحسبن الَّذِيْنَ يَبْخلُوْنَ) آل عمران الْآيَة . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے' تو اس کے مال کو قیامت کے دن اس کے لئے سانپ کی شکل میں بنا دیا جائے گا۔ جس کے دو دانت ہوں گے' اسے طوق کے طور پر قیامت کے دن اس شخص کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اپنی باچھوں کے ذریعے اس شخص کو پکڑے گا اور بولے گا: میں تمہارا مال ہوں' میں تمہارا خزانہ ہوں' پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ بخل کرتے ہیں' وہ لوگ ہرگز یہ گمان نہ کریں''۔ یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1139 - وَعَنْ عمَارَة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فرضهن اللّٰه فِي الْاِسْلَام فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاث لم يغنين عَنهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاْتِيْ بِهن جَمِيعًا الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَصِيَام رَمَضَان وَحج الْبَيْت

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن نعيم بن زِيَاد الْحَضْرَمِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام میں فرض قرار دیا ہے' جو شخص ان میں سے تین کو سرانجام دے گا' تو یہ اس کے کسی کام نہیں آئیں گی' جب تک وہ ان سب کو انجام نہیں دیتا' نماز' زکوٰۃ' رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے یہی روایت انہوں نے نعیم بن زیاد حضرمی کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1140 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىْ بفرس يَجْعَل كل خطْوَة مَعَه اقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاتى على قوم يزرعون فِىْ يَوْم ويحصدون فِىْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِىْ سَبِيْل اللّٰه تضاعف لَهُمْ الْحَسَنَة بسبع مائة ضعف وَمَا انفقُوْا من شَىْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتَى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَىْءٍ

قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتَى على قوم على ادبارهم رقاع وَعَلٰى اقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم

قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم اللّٰه وَمَا اللّٰه بظلام للعبيد . الحَدِيْث بِطُوْلِه فِىْ قصَّة الْاِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن انس عَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (معراج کی رات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا' جو اپنا قدم اتنی دور رکھتا تھا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ایک دن میں بیج بوتے' اور ایک دن میں اس کی پیداوار بھی کاٹ لیتے' جب وہ اس کو کاٹ لیتے' تو وہ دوبارہ پیداوار بن جاتی' جیسے پہلے تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی ایک نیکی کو سات سو گنا سے زیادہ کر دیا گیا ہے' انہوں نے جو خرچ کیا تھا' انہیں اس کا بدلہ دے دیا گیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے' جن کے سر کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کا سر کچلا جاتا تھا' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح بن جاتا تھا اور اس میں کوئی وقفہ نہیں ہو رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جو نماز کے وقت اپنے سروں کو بوجھل رکھتے تھے (یعنی سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کی پیٹھ پر چیتھڑے تھے' اور آگے کی طرف بھی چیتھڑے تھے' وہ یوں چرتے تھے جس طرح جانور چرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں کرتا''۔

اس کے بعد طویل حدیث ہے' جو واقعہ معراج اور نماز کی فرضیت کے بارے میں ہے۔ یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابو العالیہ' یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1141 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت من عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيثا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سمعته مِنْهُ وَكنت اَكْثَرهم لُزُوما لرَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عمر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی' حالانکہ میں سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خشکی یا سمندر میں جو بھی مال ضائع ہوتا ہے' وہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ ایک غریب حدیث ہے۔

1142 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَانع الزَّكَاة يَوْم الْقِيَامَة فِي النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير عَن سعد بن سِنَان وَيُقَال فِيْهِ سِنَان بن سعد عَن أنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا شخص' قیامت کے دن جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں سعد بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام سنان بن سعد ہے' ان کے حوالے سے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1143 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خالطت الصَّدَقَة اَوْ قَالَ الزَّكَاة مَالا اِلَّا افسدته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

وَقَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الحَدِيْث يحْتَمل مَعْنيين اَحدهمَا اَن الصَّدَقَة مَا تركت فِيْ مَال وَلَمْ تخرج مِنْهُ اِلَّا اَهلكته . وَيشْهد لهٰذَا حَدِيْث عمر الْمُتَقَدّم مَا تلف مَال فِيْ بر وَّلَا بَحر اِلَّا بِحَبْس الزَّكَاة

وَالثَّانِي اَن الرجل يَاْخُذ الزَّكَاة وَهُوَ غَنِيّ عَنْهَا فَيَضَعهَا مَعَ مَاله فتهلكه

وَبِهٰذَا فسره الاِمَام اَحْمد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی صدقہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زکوٰۃ کسی مال کے ساتھ ملتے ہیں' تو اسے خراب کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ حدیث دو مفاہیم کا احتمال رکھتی ہے' اس میں ایک مفہوم یہ ہے: جب بھی کسی مال میں سے صدقہ دینے کو ترک کیا جائے اور اس میں سے صدقہ نہ نکالا جائے' تو یہ چیز اس مال کو ہلاکت کا شکار کر دیتی ہے' اور اس کی تائید وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزری ہے۔

''خشکی یا سمندر میں کوئی بھی مال ضائع نہیں ہوتا' صرف اس وقت ہوتا ہے' جب زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو''۔

دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے: اگر کوئی شخص' جو خوشحال ہو' وہ زکوٰۃ لے کر اسے اپنے مال کے ساتھ شامل کر دے' تو وہ زکوٰۃ اس کے

مال کو بھی ہلاک کر دیتی ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1144 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظهرت لَهُمُ الصَّلَاة فقبلوها وخفیت لَهُمُ الزَّکَاة فاکلوها اُولَئِكَ هم الْمُنَافِقُوْنَ . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے اُن لوگوں کے سامنے نماز کو ظاہر کیا' تو انہوں نے اسے قبول کر لیا' اور میں نے اُن سے زکوٰۃ کو پوشیدہ رکھا' تو انہوں نے اسے کھا لیا' یہ لوگ منافق ہیں''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1145 - وَعَنْ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا منع قوم الزَّکَاة اِلَّا ابْتَلَاهُم اللّٰه بِالسِّنِینَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ فِیْ حَدِیْثٍ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا وَلَا منع قوم الزَّکَاة اِلَّا حبس اللّٰه عَنهُم الْقطر . وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار وَالْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثِ ابْن عمر وَلَفظ الْبَیْهَقِیّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا معشر الْمُهَاجِرین خِصَال خمس اِن ابتلیتم بِهن ونزلن بکم أعوذ بِاللّٰهِ اَن تدرکوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِیْ قوم قطّ حَتّٰی یعلنوا بهَا اِلَّا فَشَا فیهم الأوجاع الَّتِیْ لم تکن فِیْ أسلافهم وَلَمْ ینقصوا الْمِکْیَال وَالْمِیزَان اِلَّا أخذُوا بِالسِّنِینَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَمْ یمنعوا زَکَاة اَمْوَالهم اِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم یمطروا وَلَا نقضوا عهد اللّٰه وعهد رَسُوله اِلَّا سلط عَلَیْهِمْ عَدو من غَیْرِهِمْ فَیَاْخُذ بعض مَا فِیْ اَیْدِیهم وَمَا لم تحکم أئمتهم بِکِتَاب اللّٰه اِلَّا جعل بأسهم بَیْنَهم

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط سالی میں مبتلاء کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اُن سے بارش کو روک لیتا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابن ماجہ' امام بزار اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' امام بیہقی کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر تم ان کی آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ' اور وہ تم پر نازل ہو جائیں' تو میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تمہیں اُن کا سامنا کرنا پڑے' جب بھی کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر فحاشی کرنے لگتے ہیں' تو ان کے درمیان تکالیف (بیماریاں) پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے لوگوں کے درمیان نہیں تھیں' اور جو بھی لوگ ماپنے اور تولنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حکام کی طرف سے ظلم وستم

مسلط ہو جاتا ہے' جو بھی لوگ اپنے اموال کی زکوۃ دینا بند کرتے ہیں' تو ان سے بارش روک لی جاتی ہے اور اگر جانور نہ ہوں' تو ان پر بارش ہی نازل نہ ہو' اور جو لوگ اللہ کے نام کے عہد' یا اللہ کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو ان پر دوسروں سے تعلق رکھنے والے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' وہ ان سے ان کی چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی حکمران' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلے نہیں دیتے تو اللہ تعالیٰ ان کے حصے' ان کے درمیان کر دیتا ہے''۔

1146 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس بِخمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا خمس بِخمْس قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد إِلَّا سلط عَلَيْهِم عدوهم وَمَا حكمُوا بِغَيْر مَا أنزل الله إِلَّا فَشَا فيهم الْمَوْت وَلَا منعُوا الزَّكَاة إِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر وَلَا طَفَّفُوا الْمِكْيَال إِلَّا حبس عَنْهُم النَّبَات وَأخذُوا بِالسِّنِينَ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَسَنَده قريب من الْحسن وَله شَوَاهِد

السنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَو لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی پانچ چیزیں' پانچ چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی قوم عہد توڑتی ہے' تو ان پر ان کا دشمن مسلط ہو جاتا ہے' جو لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے ہیں' ان کے درمیان موت پھیل جاتی ہے' جو لوگ زکوۃ کی ادائیگی سے انکار کرتے ہیں' ان سے بارش روک لی جاتی ہے' جو لوگ ماپنے میں کمی کرتے ہیں' ان سے نباتات کی پیداوار روک لی جاتی ہے' اور انہیں قحط سالی گرفت میں لے لیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس سال زمین میں پیداوار نہیں ہوتی' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

1147 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يكوى رجل بكنز فيمس دِرْهَم درهما وَلَا دِينَارا يُوسع جلده حَتَّى يوضع كل دِينَار وَدِرْهَم على حِدته .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو (قیامت کے دن عذاب کے طور پر) اس کے خزانے کے ذریعے داغ لگایا جائے گا تو ایسا نہیں ہوگا کہ کوئی درہم کسی درہم یا دینار کے ساتھ مس ہو رہا ہو' بلکہ اس شخص کی جلد کو بڑا کر دیا جائے گا' یہاں تک کہ ہر دینار اور درہم کو الگ سے (اس کی جلد پر) رکھا جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1148 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من كسب طيبا خبثه منع الزَّكَاة وَمَنْ كسب خبيثا لم تطيبه الزَّكَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ مُنْقَطع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص پاکیزہ کمائی کرتا ہے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی صورت میں وہ کمائی خبیث ہو جاتی ہے' اور جو شخص خبیث (یعنی حرام) کمائی کرتا ہے' تو زکوٰۃ کی ادائیگی بھی اسے پاک نہیں کر سکتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1149 - وَعَنِ الْاَحْنَف بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَست اِلٰى ملا من قُرَيْش فجاءَ رَجُلٌ خشن الشّعَر وَالثِّيَاب والهيئة حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ فَسلم ثُمَّ قَالَ بشر الكانزين برضف يحمى عَلَيْهِ فِيْ نَار جَهَنَّم ثُمَّ يوضع على حلمة ثدى أحدهم حَتّٰى يخرج من نغض كتفه وَيُوضَع على نغض كتفه حَتّٰى يخرج من حلمة ثديه فيتزلزل ثُمَّ ولى فَجَلَسَ اِلٰى سَارِيَة وتبعته وَجَلَست اِلَيْهِ وَاَنَا لَا اَدْرِي من هُوَ فَقُلْتُ لَا ارى الْقَوْم اِلَّا قد كَرِهُوا الَّذِيْ قلت ۔ قَالَ اِنَّهُم لَا يعْقلُوْنَ شَيْئًا قَالَ لي خليلي

قلت من خَلِيلك قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتبصر اَحَدًا قَالَ فَنَظَرت اِلَى الشَّمْس مَا بَقِي من النَّهَار وَاَنَا أرى اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسِلنِيْ فِيْ حَاجَة لَهُ قلت نعم

قَالَ مَا اُحِبُّ اَن لي مثل اُحد ذَهَبا انفقهُ كُله اِلَّا ثَلَاثَة دَنَانِير وَاِن هٰؤُلَاءِ لَا يعْقلُوْنَ اِنَّمَا يجمعُوْنَ الدُّنْيَا لَا وَالله لَا اسالهم دنيا وَلَا أستفتيهم عَن دين حَتّٰى اَلْقى الله عَزَّ وَجَلَّ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

احنف بن قیس بیان کرتے ہیں: میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اسی دوران ایک صاحب آئے' جن کے بال' لباس اور ظاہری ہیئت کھردری محسوس ہوتی تھی' وہ ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑے ہوئے اور سلام کیا اور بولے: خزانہ جمع کرنے والوں کو ان انگاروں کے بارے میں بتا دو! جن کے ذریعے انہیں جہنم کی آگ میں داغا جائے گا' اس کو کسی شخص کی چھاتی پر رکھا جائے گا' اور وہ اس کے کندھوں کے درمیان میں سے باہر نکل جائے گا' پھر کندھوں پر رکھا جائے گا' تو وہ اس کی چھاتی میں سے باہر نکل جائے گا' انہوں نے (لوگوں کو) جھنجوڑا' پھر وہ واپس چلے گئے اور ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے' میں ان کے پیچھے گیا اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گیا' مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی کہی ہوئی بات پر ناپسندیدگی محسوس کی ہے' انہوں نے فرمایا: ان لوگوں کو کوئی عقل نہیں ہے' میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی' میں نے دریافت کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ (اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں انہوں نے یہ ذکر کیا ایک مرتبہ) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم کچھ دیکھ رہے ہو؟ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے دھوپ کی طرف دیکھا کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیجا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر میں اس سب کو خرچ کر دوں' صرف تین دینار خرچ نہ کروں

(پھر اُس صحابی نے فرمایا:) یہ لوگ عقل نہیں رکھتے ہیں' یہ لوگ دنیا جمع کر رہے ہیں' جی نہیں! اللہ کی قسم! میں ان سے ان کی دنیا نہیں مانگوں گا' ان سے ان کے دین کے بارے میں دریافت نہیں کروں گا' جب تک میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر نہیں

ہو جاتا'' - یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1150 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ بشر الكانزين بكي فِي ظُهُورِهِمْ يخرج من جنوبهم وبكي من قبل اقفائهم حَتَّى يخرج من جباههم قَالَ ثُمَّ تنحى فَقعدَ قَالَ قُلْتُ من هَذَا قَالُوا هَذَا اَبُوْ ذَر

قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا شَيْءٍ سَمِعتك تَقول قبيل قَالَ مَا قلت اِلَّا شَيْئًا قد سمعته من نَبِيّهم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ مَا تَقول فِي هٰذَا الْعَطاءِ قَالَ خُذْهُ فَإِن فِيْهِ الْيَوْم مَعُوْنَة فَإِذَا كَانَ ثمنا لدينك فَدَعْهُ

الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ الْحِجَارَة المحماة

والنغض بِضَم النُّوْن وَسُكُون الْغَيْن الْمُعْجَمَة بعْدهَا ضاد مُعْجمَة وَهُوَ غضروف الْكَتف

❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا:

''تم خزانہ جمع کرنے والوں کو بتادو! کہ ان کی پشتوں کو داغا جائے گا' جو ان کے پہلو سے نکل جائے گا' اُن کی گدی کو داغا جائے گا' جو ان کی پیشانی سے نکل جائے گا' پھر وہ ایک طرف ہٹ کر بیٹھ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ہیں' راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کر ان کے پاس گیا' میں نے کہا: ابھی میں نے آپ کو تھوڑی دیر پہلے ایک بات کہتے ہوئے سنا ہے' تو انہوں نے بتایا: میں نے صرف وہی بات بیان کی ہے' جو میں نے اِن کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: سرکاری تنخواہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: تم اسے وصول کرلو! کیونکہ آج کل اس کی ضرورت ہوتی ہے' لیکن جب تمہارے پاس اپنے خرچ کی رقم موجود ہو' تو پھر تم اسے ترک کردو''

''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ض' ساکن ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

''النغض'' میں 'ن' پر پیش ہے' 'غ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد کندھے کے اُبھار ہیں۔

فصل:

1151 - رُوِيَ عَن عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَن امْرَاَة اَتَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنة لَهَا وَفِيْ يَد ابْنَتهَا مسكتان غليظتان من ذهب فَقَالَ لَهَا أتعطين زَكَاة هٰذَا قَالَت لَا قَالَ اَيَسُرُّكِ اَن يسورك الله بهما يَوْم الْقِيَامَة سِوَارَيْنِ من نَار قَالَ فحذفتهما فألقتهما اِلَى النَّبِي صَلَّى

حدیث1150: صحیح مسلم - کتاب الزکاۃ' باب فی الکنازین للأموال والتغلیظ علیہم - حدیث:1716صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب الوعید لمانع الزکاۃ - ذکر البیان بأن قول أبی ذر ہذا سمعہ من رسول اللہ' حدیث: 3319مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاۃ' باب ما تجب فی الإبل - حدیث:6649تہذیب الآثار للطبری - ذکر بعض من حضرنا ذکرہ ممن فعل منہم ذلک' حدیث:2185

حدیث1151: سنن أبی داؤد - کتاب الزکاۃ' باب الکنز ما ہو ؟ وزکاۃ الحلی - حدیث:1349السنن للنسائی - کتاب الزکاۃ' باب : زکاۃ الحلی - حدیث:2446السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الزکاۃ' زکاۃ الحلی - حدیث:2232سنن الدارقطنی - کتاب الزکاۃ' باب استقراض الوصی من مال الیتیم - حدیث: 1741السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' جماع أبواب صدقۃ الورق - باب سیاق أخبار وردت فی زکاۃ الحلی . حدیث:7108معرفۃ السنن والآثار للبیہقی - کتاب الزکاۃ' باب فرض الإبل السائمۃ - باب زکاۃ الحلی' حدیث:2501

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَت هما لله وَلِرَسُولِهِ

رَوَاهُ اَحمد وَاَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفظ لَهٗ وَالتِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ وَلَفظ التِّرمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ نَحوه اَن امْرَاَتَيْنِ أتتا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ اَيْدِيهِمَا سواران من ذهب فَقَالَ لَهما أتؤديان زَكَاته قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهما رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتحبان اَن يسوركما الله بسوارين من نَار قَالَتَا لَا قَالَ فأديا زَكَاته وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُرْسلا ومتصلا وَرجح الْمُرْسل

المسكة محركة وَاحِدَةِ الْمسك وَهُوَ اسورة من ذبل اَوْ قرن اَوْ عاج فَإِذَا كَانَت من غير ذٰلِكَ اضيفت اِلَيْهِ

قَالَ الْخطابِيّ فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَسُرُّكَ اَن يسورك الله بهما سِوَارَيْنِ من نَار اِنَّمَا هُوَ تَاْوِيل قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْم يحمى عَلَيْهَا فِيْ نَار جَهَنَّم فتكوى بهَا جباههم وجنوبهم) الْآيَة انْتهى

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' ان کے ساتھ ان کی صاحبزادی بھی تھی' ان کی صاحبزادی کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو موٹے کنگن تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو کہ ان کے عوض میں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے؟ راوی کہتے ہیں: تو اس خاتون نے وہ دونوں کنگن اتارے اور وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیئے اور عرض کی: یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی کے الفاظ یہ ہیں' اور دارقطنی کے الفاظ اس کی مانند ہیں:

''دو خواتین' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں' ان کے ہاتھ میں سونے کے بنے ہوئے دو کنگن تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے دریافت کیا: کیا تم دونوں اِن کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اُن دونوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تم دونوں اس بات کو پسند کرتی ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے عرض کی: جی نہیں! راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں خواتین نے ان کی زکوٰۃ ادا کی۔

یہ روایت امام نسائی نے ''مرسل'' اور ''متصل'' دونوں طرح سے نقل کی ہے' اور ''مرسل'' روایت کو ترجیح دی ہے۔

لفظ ''المسکۃ'' یہ حرکت کے ساتھ ہے' اور ''المسک'' کی واحد ہے' اس سے مراد جانور کی ہڈی یا سینگ یا ہاتھی دانت کا بنا ہوا کنگن ہے' اور جب یہ ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے بنا ہوا ہو' تو اس کی نسبت اس کی طرف کی جائے گی۔

خطابی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ ''کیا تم دونوں یہ پسند کرتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے عوض میں تمہیں آگ کے بنے ہوئے دو کنگن پہنائے'' - اِس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مفہوم مراد ہے:

''جس دن اُن پر جہنم کی آگ کو بھڑکایا جائے گا اور اس کے ذریعے ان کی پیشانیوں اور پہلوؤں کو داغا جائے گا''۔

1152 - وَعَنْ عَائِشَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخل عَليّ رَسُوْلُ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاى فِيْ يَدي فتخات من ورق فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة فَقُلْتُ صنعتهن أتزين لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أتؤدين زَكَاتهن قلت لَا أَوْ مَا شَاءَ اللّٰه قَالَ هِيَ حَسبك مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالدَّارَقُطْنِيّ وَفِيْ إسنادهما يحيى بن اَيُّوْبَ الغافقي وَقد احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرهمَا وَلَا اعْتِبَار بِمَا ذكره الدَّارَقُطْنِيّ من اَن مُحَمَّد بن عَطاء مَجْهُوْل فَإِنَّهُ مُحَمَّد بن عمر بن عَطاء نسب إِلَى جده وَهُوَ ثِقَة ثَبت روى لَهُ اَصْحَاب السّنَن وَاحْتج بِهِ الشَّيْخَانِ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

الفتخات بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة جمع فتخة وَهِي حَلقَة لَا لَهَا تجعلها الْمَرْأَة فِيْ اَصَابِع رِجْلَيْهَا وَرُبمَا وَضَعتهَا فِيْ يَدهَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ هِيَ خَوَاتِم كبار كَانَ النِّسَاء يتختمن بهَا

قَالَ الْخطابِيّ وَالْغَالِب اَن الفتخات لَا تبلغ بانفرادها نِصَابا وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ اَن تضم إِلَى بَقِيَّة مَا عِنْدهَا من الْحلِيّ فتؤدي زَكَاتهَا فِيْهِ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے میرے ہاتھ میں چاندی کی بنی ہوئی انگوٹھیاں دیکھیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ میں نے اس لیے تیار کروائی ہیں' یارسول اللہ! تاکہ میں آپ کے سامنے زیب و زینت اختیار کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ان کی زکوٰۃ ادا کی ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! (راوی کہتے ہیں: یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' وہ کہا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم (تک پہنچانے کے لئے) تمہارے لئے یہی کافی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند میں' ایک راوی یحیٰی بن ایوب غافقی ہے' جس سے شیخین اور دیگر حضرات نے استدلال کیا ہے' اس بارے میں امام دارقطنی کی اس بات کا اعتبار نہیں ہوگا کہ محمد بن عطاء نامی راوی مجہول ہے' کیونکہ وہ محمد بن عمر بن عطاء ہے' جس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے' اور یہ راوی ثقہ اور ثبت ہے' سنن کے مؤلفین نے اس سے روایات نقل کی ہیں' شیخین نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے۔

''الفتخات'' میں 'خ' ہے' یہ لفظ ''فتخہ'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چھلا ہے' جسے عورت پاؤں کی انگلی میں پہنتی ہے' اور بعض اوقات ہاتھ کی انگلی میں بھی پہن لیتی ہے۔

بعض حضرات نے یہ کہا ہے: اس سے مراد بڑی انگوٹھیاں ہیں' جنہیں خواتین پہنتی ہیں۔

خطابی بیان کرتے ہیں: غالب یہ ہے کہ انگوٹھیاں عام طور پر' انفرادی طور پر (زکوٰۃ کے فرض) نصاب کی حد تک نہیں پہنچتی ہیں تو اس کا مفہوم یہ ہوگا کہ جب ان کے ساتھ دیگر زیورات کو بھی ملا دیا جائے' تو پھر ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔

1153 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت دخلت اَنا وخالتي على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وعلينا أسورة من ذهب فَقَالَ لنا أتعطيان زَكَاته قَالَت فَقُلْنَا لَا فَقَالَ أما تخافان اَن يسوركما اللّٰه أسورة من نَار أديا زَكَاته ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حسن

سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور میری خالہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتی نہیں ہو؟ کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کو آگ کے بنے ہوئے کنگن پہنائے؟ تم دونوں ان کی زکوٰۃ دیا کرو"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1154 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا اُمَامَةَ وَهُوَ يسْاَلُ عَن حلية السيوف أمن الْكُنُوز هِيَ قَالَ نَعَم من الْكُنُوز فَقَالَ رجل هٰذَا شيخ اَحمَق قد ذهب عقله فَقَالَ اَبُو اُمَامَةَ أما اِنِّي مَا أحدثكُم اِلَّا مَا سَمِعت. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة بن الْوَلِيد

محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو سنا' ان سے تلوار کے زیور کے بارے میں دریافت کیا گیا' کہ یہ کنوز شمار ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ کنوز (خزانہ) شمار ہوگا' تو وہ شخص بولا: یہ تو ایک احمق بوڑھا ہے' جس کی عقل رخصت ہو چکی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تمہیں وہی بات بتائی ہے' جو میں نے سنی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

1155 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت هِنْد بنت هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدهَا فتخ من ذهب اى خَوَاتِيم ضخام فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يضْرب يَدهَا فَدخلت على فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَشْكُو اِلَيْهَا الَّذِيْ صنع بهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانتزعت فَاطِمَة سلسلة فِيْ عُنُقهَا من ذهب قَالَت هٰذِهِ أهداها اَبُو حسن فَدخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا فَاطِمَة أيغرك اَن يَقُوْلُ النَّاس ابْنة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يدك سلسلة من نَار ثُمَّ خرج وَلَم يقْعد فَاَرْسلت فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بالسلسلة اِلَى السُّوق فباعتها واشترت بثمنها غُلَاما وَقَالَ مرّة عبدا وَذكر كلمة مَعْنَاهَا فأعتقته فَحدث بذلك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَمد لله الَّذِيْ أنجى فَاطِمَة مِنَ النَّار. رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَاد صَحِيح

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہند بنت ہبیرہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی بڑی انگوٹھیاں تھیں' نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ پر مارا' وہ خاتون' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی اور ان کے سامنے نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کی شکایت کی' تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گلے میں موجود سونے کا ہار اُتار دیا' انہوں نے بتایا: یہ ہار حضرت ابوالحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے انہیں تحفے کے طور پر دیا تھا' نبی اکرم ﷺ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس غلط فہمی کا شکار ہو؟ کہ لوگ کہیں گے: یہ اللہ کے رسول کی صاحبزادی ہیں' اور تم نے ہاتھ میں آگ کی زنجیر پکڑی ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور ان کے ہاں بیٹھے نہیں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ ہار بازار بھجوا کر اسے فروخت کیا اور اس کی قیمت سے ایک غلام خریدا اور اسے آزاد کر دیا' پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں

بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے فاطمہ کو آگ سے نجات عطا کی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1156 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا امْرَاَة تقلدت قلادة من ذهب قلدت فِيْ عُنُقهَا مثلهَا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَاَيّمَا امْرَاَة جعلت فِيْ أذنها خرصا من ذهب جعل فِيْ اذنها مثله مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت سونے کا ہار لے کر اپنی گردن میں ڈالے گی اُسے قیامت کے دن اسی طرح کا آگ کا بنا ہوا ہار پہنایا جائے گا جو بھی عورت اپنے کان میں سونے کی بنی ہوئی بالیاں پہنے گی اس کے کان میں قیامت کے دن اس کی مانند آگ سے بنی ہوئی بالیاں پہنائی جائیں گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1157 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يحلق جَبينه حَلقَة من نَار فليحلقه حَلقَة من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يطوق جَبينه طوقا من نَار فليطوقه طوقا من ذهب وَمَنْ اَحَبَّ اَن يسور جَبينه بسوار من نَار فليسوره بسوار من ذهب وَلَكِن عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فالعبوا بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح . قَالَ الْمملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذِهِ الْاَحَادِيْث الَّتِيْ ورد فِيْهَا الْوَعيد على تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب تحْتَمل وُجُوهًا من التَّاوِيل

اَحدهَا اَن ذٰلِكَ مَنْسُوخ فَاِنَّهُ قد ثَبت اِبَاحَة تحلي النِّسَاء بِالذَّهَب

الثَّانِي اَن هٰذَا فِيْ حق من لا يُؤَدِّي زَكَاته دون من اَدَّاهَا وَيدل على هٰذَا حَدِيْث عَمْرو بن شُعَيْب وَعَائِشَة وَاَسْمَاء

وَقد اخْتلف الْعلمَاء فِيْ ذٰلِكَ فَرُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه أوجب فِي الْحلِيّ الزَّكَاة وَهُوَ مَذْهَب عبد الله بن عَبَّاس وَعبد الله بن مَسْعُوْد وَعبد الله بن عَمْرو وَسَعِيد بن الْمسيب وَعَطَاء وَسَعِيد بن جُبَير وَعبد الله بن شَدَّاد وَمَيْمُون بن مهْرَان وَابْن سِيرِين وَمُجاهد وَجَابِر بن زيد وَالزهْرِيّ وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَاَبِيْ حنيفَة وَاَصْحَابه وَاخْتَارَهُ ابْن الْمُنْذر

وَمِمَّنْ اسقط الزَّكَاة فِيْهِ عبد الله بن عمر وَجَابِر بن عبد الله وَاَسْمَاء ابْنة اَبِي بكر وَعَائِشَة وَالشَّعْبِيّ وَالقَاسِم بن مُحَمَّد وَمَالك وَاحْمد وَاِسْحَاق وَاَبُوْ عُبَيْدَة

قَالَ الْمُنْذر وَقد كَانَ الشَّافِعِي قَالَ بِهٰذَا اِذا هُوَ بالعراق ثُمَّ وقف عَنهُ بِمصْر وَقَالَ هٰذَا مِمَّا أستخير الله تَعَالٰى فِيْهِ

وَقَالَ الْخطابِيّ الظَّاهِر من الْاٰيَات يشْهد لقَوْل من أوجبهَا والأثر يُؤَيّدهُ وَمَنْ أسقطها ذهب اِلَى النّظر

وَمَعَهُ طرف من الْاَثر وَالِاحْتِيَاط اَدَاؤُهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الثَّالِث اَنه فِيْ حق من تزينت بِهِ واظهرته وَيدل لهٰذَا مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد عَن ربعي بن خراش عَن امْرَاَته عَن اُخت لِحُذَيْفَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر النِّسَاء مَا لَكن فِي الْفضة مَا تحلين بِهِ اما اِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُن امْرَاَة تتحلى ذَهَبا وتظهره اِلَّا عذبت بِهِ وَاُخت حُذَيْفَة اسْمهَا فَاطِمَة

وَفِيْ بعض طرقه عِنْد النَّسَائِيّ عَن ربعي عَن امْرَاَة عَن اُخت لِحُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَكَانَ لَهُ اَخَوَات قد ادركن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّسَائِيّ بَاب الْكَرَاهَة للنِّسَاء فِيْ اِظْهَار حلي الذَّهَب ثُمَّ صدره بِحَدِيْثِ عقبَة بن عَامر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يمْنَع اَهله الْحِلْيَة وَالْحَرِيْر وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُمْ تحبون حلية الْجنَّة وحريرها فَلَا تلبسوهما فِي الدُّنْيَا وَهٰذَا الحَدِيْثُ رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا ثُمَّ راى النَّسَائِيّ فِي الْبَاب حَدِيْثِ ثَوْبَان الْمَذْكُور وَحَدِيْثِ اَسمَاء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اپنی پیشانی پر آگ کا بنا ہوا حلقہ پہنے' تو اسے پیشانی پر سونے سے بنا ہوا حلقہ پہن لینا چاہیے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ پیشانی پر آگ سے بنا ہوا طوق پہنے' تو اسے سونے سے بنا ہوا طوق پہن لینا چاہیے' اور جو شخص پسند کرتا ہو کہ اس کی پیشانی پر آگ سے بنا ہوا کنگن پہنایا جائے' تو اسے سونے سے بنا ہوا کنگن پہن لینا چاہیے' البتہ تم چاندی استعمال کر سکتے ہو' اور اس کے ذریعے دل بہلا سکتے ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ تمام احادیث' جن میں خواتین کے لیے' سونے کا زیور پہننے کے بارے میں وعید منقول ہوئی ہے' یہ تاویل کے اعتبار سے کئی صورتوں کا احتمال رکھتی ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو' کیونکہ خواتین کے لئے سونے کو زیور کے طور پر پہننے کا مباح ہونا ثابت شدہ ہے

دوسری بات یہ ہے کہ یہ احکام ان خواتین کے حق میں ہیں' جو ان زیورات کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی ہیں' یہ ان کے بارے میں نہیں ہیں' جو زیورات کی زکوٰۃ ادا کرتی ہیں' اور عمرو بن شعیب' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: انہوں نے زیور میں زکوٰۃ کی ادائیگی کو لازم قرار دیا ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' سعید بن مسیب' عطاء' سعید بن جبیر' عبداللہ بن شداد' میمون بن مہران' ابن سیرین' مجاہد' جابر بن زید' زہری' سفیان ثوری' امام ابوحنیفہ' اُن کے اصحاب کا یہی مسلک ہے' اور ابن منذر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

جن حضرات کے نزدیک زیورات میں زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی' اُن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' امام شعبی' امام قاسم بن محمد' امام مالک' امام احمد' اسحاق بن راہویہ اور ابوعبیدہ شامل ہیں۔

منذر بیان کرتے ہیں: امام شافعی جب عراق میں تھے' تو انہوں نے اس کے مطابق فتویٰ دیا تھا اور پھر انہوں نے مصر میں اس سے رجوع کرلیا تھا' اور فرمایا تھا: یہ ان مسائل میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں' میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: آیات بظاہر اس قول کی تائید کرتی ہیں' جنہوں نے زکوٰۃ کو واجب قرار دیا ہے' اور آثار بھی اس بات کی تائید کرتے ہیں' لیکن جن حضرات نے زکوٰۃ کو واجب قرار نہیں دیا ہے' انہوں نے غور و فکر کا سہارا لیا ہے' اور ان کے ساتھ کچھ آثار منقول ہیں' تاہم احتیاط اس میں ہے کہ زکوٰۃ ادا کی جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ یہ روایات ایسی عورت کے بارے میں ہیں' جو زیب و زینت کے طور پر زیورات پہنتی ہے' اور اس کا اظہار کرتی ہے' اس مفہوم پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جسے امام نسائی' امام ابوداؤد نے' ربعی بن خراش کے حوالے سے' اُن کی اہلیہ کے حوالے سے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خواتین کے گروہ! کیا وجہ ہے؟ تم چاندی کو زیور کے طور پر کیوں نہیں پہنتی ہو؟ جو عورت سونے کو زیور کے طور پر پہنے گی' اور اس کا اظہار کرے گی' تو اس عورت کو اس سونے کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کا نام ''فاطمہ'' تھا۔

امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ربعی نے ایک خاتون کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کئی بہنیں تھیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نصیب ہوا' امام نسائی نے خواتین کے لئے سونے کے زیور کے اظہار کے حرام ہونے سے متعلق باب میں' یہ بات ذکر کی ہے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور وہاں کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو پھر دنیا میں انہیں نہ پہنو''

یہ حدیث امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ فرمایا ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' پھر امام نسائی نے اس باب میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' وہ روایت نقل کی ہے جو پہلے ذکر ہو چکی ہے' اور سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ذکر کی ہے۔

1158 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت قَاعِدا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ من ذهب قَالَ سِوَارَيْنِ من نَار قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طوق من ذهب قَالَ طوق من نَار قَالَت قرطين من ذهب قَالَ قرطين من نَار قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سوار من ذهب فرمت بِهِ

الرَّابِع من الِاحْتِمَالَات انه اِنَّمَا منع مِنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الأسورة والفتخات لما رأى من غلظه فَاِنَّهُ مَظَنَّة الْفَخر وَالْخُيَلاء وَبَقِيَّة الْاَحَادِيْث مَحْمُولَة على هٰذَا وَفِيْ هٰذَا الِاحْتِمَال شَيْءٍ وَّيدل عَلَيْهِ مَا رَوَاهُ النَّسَائِيّ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ قِلَابَة عَن مُعَاوِيَة بن اَبِيْ سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ رُكُوب النمار وَعَنْ لبس الذَّهَب اِلَّا مقطعا وَاَبُوْ قلَابَة لم يسمع من مُعَاوِيَة وَلٰكِن روى النَّسَائِيّ اَيْضًا عَنْ قَتَادَة عَنْ اَبِيْ قَتَادَة عَنْ اَبِيْ شيخ انه سمع مُعَاوِيَة فَذكر نَحْوِهٖ وَهٰذَا مُتَّصِل وَاَبُوْ شيخ ثِقَة مَشْهُوْر

وَفِي التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وصحيح ابْن حبَان عَنْ عبد اللّٰه بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيهِ خَاتم من حَدِيْد فَقَالَ مَا لى ارى عَلَيْكَ حلية اَهْلِ النَّارِ فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ من اى شَيْءٍ اتخذه قَالَ من ورق لَا تتمه مِثْقَالا ۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک خاتون آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: یارسول اللہ! یہ سونے کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کے بنے ہوئے دو کنگن ہیں' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ سونے سے بنا ہوا ہار ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ سے بنا ہوا ہار ہے' اس نے عرض کی: یہ سونے سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ سے بنی ہوئی بالیاں ہیں' راوی کہتے ہیں' اس خاتون نے سونے سے بنے ہوئے جو کنگن پہنے ہوئے تھے انہیں اُتار دیا۔

احتمالات میں' چوتھا احتمال میں یہ ہے کہ کنگنوں اور بالیوں کے بارے میں جو روایت منع کرنے کے بارے میں منقول ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی تھی کہ وہ موٹے تھے اور اس سے فخر اور تکبر کا اظہار ہوتا ہے' تو دیگر تمام روایات بھی اسی صورت پر محمول ہوں گی' لیکن اس احتمال میں کچھ گنجائش ہے' اس احتمال پر دلالت وہ روایت کرتی ہے' جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اسے کاٹا گیا ہو' تو حکم مختلف ہے۔

امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے چیتے کی کھال پر بیٹھنے' سونا پہننے سے منع کیا ہے' البتہ اگر اس کے ٹکڑے ہوگئے ہوں' تو حکم مختلف ہے''۔

ابوقلابہ نامی راوی نے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ امام نسائی نے یہ روایت ابوقلابہ کے حوالے سے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ابوشیخ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ابوقلابہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' تو یہ روایت متصل شمار ہوگی اور ابوشیخ' ثقہ اور مشہور ہیں' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن بریدہ کے حوالے سے' ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کہ میں تم پر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''اس نے دریافت کیا: میں کون سی چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چاندی کی' اور اس کا بھی ایک مثقال پورا نہ کرنا'' - باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْعَمَل على الصَّدَقَة بالتقوى و الترهيب من التَّعَدِّي فِيْهَا

والخيانة واستحباب ترك الْعَمَل لمن لَا يَثِق بِنَفْسِهِ وَمَا جَاءَ فِي المكاسين والعشارين والعرفاء

باب: زکوٰۃ (کی وصولی) کا کام کرتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

اوراس بارے میں زیادتی کرنے یا خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات' اور جس شخص کو اپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہونا کہ وہ یہ کام نہ کرے' نیز مختلف قسم کے ٹیکس وصول کرنے والے افراد اور ریاستی اہل کاروں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1159 - عَن رَافع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِل على الصَّدَقَة بِالْحَقِ لوجه الله تَعَالٰى كالغازى فِي سَبِيْل الله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يرجع إِلٰى أَهله

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَامِل إِذا اسْتعْمل فَأخذ الْحق وَأعْطى الْحق لم يزل كالمجاهد فِيْ سَبِيْل الله حَتّٰى يرجع إِلٰى بَيته

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' حق کے ساتھ زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرنے والا شخص' اللہ کی راہ میں جنگ کرنے والے شخص کی مانند ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام طبرانی نے یہ روایت معجم کبیر میں' حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (زکوٰۃ کی وصولی کا) اہلکار جب یہ کام کرتے ہوئے حق وصول کرے اور حق کے مطابق ادائیگی کرے' تو وہ اپنے گھر واپس آنے تک' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند شمار ہوتا ہے''۔

1160 - وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ إِن الخازن الْمُسلم الْأمين الَّذِيْ ينفذ مَا أَمر بِهِ فيعطيه كَامِلا موفرا طيبَة بِهِ نَفسه فيدفعه إِلَى الَّذِيْ أَمر بِهِ أحد المتصدقين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا خزانچی' جو مسلمان بھی ہو اور امانت دار بھی ہو' اُسے جو حکم دیا گیا ہو اس کے مطابق وہ عمل کرے' اور مکمل ادائیگی کرے اور اپنی خوشی کے ساتھ ایسا کرے' اور جس کے بارے میں دینے کا حکم دیا گیا تھا' وہ چیز اس شخص کے حوالے کرے' تو وہ شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ایک شمار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1161 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الْكسب كسب الْعَامِل اِذا نصح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر کمائی (زکوٰۃ وصول کرنے والے) اہلکار کی کمائی ہے' جبکہ وہ خیر خواہی سے کام لے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1162 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن قبيصَة اَوْ قبيصَة بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى هٰذَا الْحَيّ من محَارب الصُّبْح فَلَمَّا صلوا قَالَ شَاب مِنْهُم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهُ ستفتح عَلَيْكُمْ مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا وَاِن عمالها فِي النَّار اِلَّا من اتَّقى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاَدّى الْاَمَانَة . رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده شَقِيق بن حبَان وَهُوَ مَجْهُوْل ومسعود لَا أعرفهُ

مسعود بن قبیصہ (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) قبیصہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: محارب قبیلے کے اس خاندان کے لوگوں نے صبح کی نماز ادا کی' جب انہوں نے نماز ادا کر لی' تو ان میں سے ایک نوجوان نے یہ بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے سامنے زمین کے مشرقی اور مغربی علاقے فتح ہو جائیں گے' اور وہاں (ریاستی ذمہ داریاں انجام دینے والے) اہلکار آگ میں جائیں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' اور امانت ادا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی شقیق بن حبان ہے' اور یہ مجہول ہے' اور مسعود نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

1163 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُم على صَدَقَة بني فلَان وَانْظُر اَن تَاْتِي يَوْم الْقِيَامَة ببكر تحمله على عاتقك اَوْ كاهلك لَهُ رُغَاء يَوْم الْقِيَامَة قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصرفها عني فصرفها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا اَن سعيد بن الْمسيب لم يدْرك سَعْدا وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سعد بن عبَادَة فَذكر نَحْوه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح .

الْبكر بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الْكَاف هُوَ الْفَتى من الْاِبِل وَالْاُنْثَى بكرَة

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم بنو فلاں کی زکوٰۃ کی وصولی کا کام کرو' اور اس بات کا دھیان رکھنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن کسی جوان اونٹ کو ساتھ لے کر آؤ' جسے تم نے اپنے کندھے پر رکھا ہوا ہو' اور وہ آوازیں نکال رہا ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ خدمت میرے سپرد نہ کریں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

کام اُن کے سپرد نہیں کیا۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں' البتہ سعید بن مسیب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' یہی روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

''البکر'' میں 'ب' پر 'زبر' ہے' اور 'ک' ساکن ہے' اس سے مراد نوجوان اونٹ ہے' اور جوان اونٹنی کو ''بکرہ'' کہتے ہیں۔

1164 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من استعملناه على عمل فرزقناه رزقا فَمَا اَخذ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غلُول . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ عبداللہ بن بریدہ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' اور اسے اس کا معاوضہ دے دیں' تو اس کے علاوہ' وہ جو کچھ بھی وصول کرے گا' وہ خیانت شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1165 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعثه على الصَّدَقَة فَقَالَ يَا اَبَا الْوَلِيد اتَّقِ اللّٰه لَا تَاتِي يَوْم الْقِيَامَة بِبَعِير تحمله لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة لَهَا ثُغَاء

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ذٰلِكَ لكذلك قَالَ اِي وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ

قَالَ فو الذي بَعثك بِالْحَقِّ لَا أعمل لَكَ على شَيْءٍ اَبَدًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده صَحِيْح

الرُّغَاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ صَوْت الْبَعِير

والخوار بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة صَوْت الْبَقر

والثغاء بِضَم الثَّاء الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ صَوْت الْغنم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا اور ارشاد فرمایا: اے ابوولید! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا' ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم کوئی اونٹ لے کر آؤ' جسے تم نے اٹھایا ہوا ہو' اور وہ آوازیں نکال رہا ہو' یا تم کوئی گائے لے کر آؤ' جو ڈکرا رہی ہو' یا کوئی بکری لے کے آؤ' جو ممنا رہی ہو' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں آپ کے لئے یہ کام کبھی نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند صحیح ہے۔

لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر 'پیش' ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اور پھر 'مد' ہے' اس سے مراد اونٹ کی آواز ہے۔

لفظ ''الخوار'' میں 'خ' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد گائے کی آواز ہے۔

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر 'پیش' ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد ''ا'' ممدودہ ہے' اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1165/1 - وَعَنْ عدی بن عمیرۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من استعملناه مِنْكُمْ علی عمل فكتمنا مخیطا فَمَا فَوْقه كَانَ غلولا یَاْتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَة فَقَامَ اِلَیْهِ رجل اسود من الْاَنْصَار كَاَنِّیْ أنظر اِلَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اقبل عنی عَمَلك

قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعتك تَقول كَذَا وَكَذَا

قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْاٰن من استعملناه مِنْكُمْ علی عمل فلیجیء بقلیله وَكَثِیْرہ فَمَا اُوْتِیَ مِنْهُ اَخذ وَمَا نهی عَنْهُ انْتَهی . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے' ہم جس شخص کو کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' اور وہ ایک دھاگے یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو چھپائے' تو یہ خیانت شمار ہوگا' جسے ساتھ لے کر وہ شخص قیامت کے دن آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا کام مجھ سے واپس لے لیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے آپ کو یہ یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اب بھی یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے' جس شخص کو ہم کسی کام کا اہلکار مقرر کریں' تو وہ تھوڑی' یا زیادہ جتنی بھی وصولی ہو' اُسے لے آئے' اس میں سے' جو اُسے دیا جائے' وہ اسے حاصل کر لے اور جس سے منع کیا گیا ہو' اس سے باز رہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1166 - وَعَنْ اَبِیْ حمید السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتعْمل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الأزد یُقَال لَهُ ابْن اللتبیة علی الصَّدَقَة فَلَمَّا قدم قَالَ هٰذَا لكم وَهٰذَا أهدی اِلَیّ

قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمدَ اللّٰه وَاَثْنی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَاِنِّیْ أَسْتعْمل الرجل مِنْكُمْ علی الْعَمَل مِمَّا ولانی اللّٰه فَیَاْتِیْ فَیَقُوْلُ هٰذَا لكم وَهٰذَا هَدِیَّة أهدیت لِي اَفلا جلس فِیْ بَیت اَبِیه وَامه

حدیث 1166: صحیح البخاری - کتاب الحیل' باب احتیال العامل لیهدی له - حدیث: 6596صحیح مسلم - کتاب الإمارة' باب تحریم هدایا العمال - حدیث: 3501مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان التشدید فی قبول الوالی هدایا رعیته - حدیث: 5680صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر الزجر عن أخذ الأمراء وعمالهم شیئا من أموال المسلمین' حدیث: 4585سنن الدارمی - کتاب الصلاة' باب ما یهدی لعمال الصدقة لمن هو - حدیث: 1672سنن أبی داؤد - کتاب الخراج والإمارة والفیء' باب فی هدایا العمال - حدیث: 2572مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب الزکاة' باب غلول الصدقة - حدیث: 6735مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أبی حمید الساعدی - حدیث: 22997مسند الشافعی - ومن کتاب الزکاة من أوله إلا ما کان معادا' حدیث: 424مسند الطیالسی - أبو حمید الساعدی' حدیث: 1294مسند الحمیدی - حدیث أبی حمید الساعدی رضی الله عنه' حدیث: 812البحر الزخار مسند البزار - حدیث أبی حمید الساعدی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' حدیث: 3130

حَتّٰی تَاتِیه هدیته اِن کَانَ صَادِقا وَاللّٰه لَا یَاْخذ اَحد مِنکُمْ شَیْئًا بِغَیر حقه اِلَّا لَقِی اللّٰه یحمله یَوْم الْقِیَامَة فَلَا اَعرفن اَحَدًا مِنکُمْ لَقِی اللّٰه یحمل بَعِیرًا لَهُ رُغَاء اَوْ بقرة لَهَا خوار اَوْ شَاة تَیعر ثُمَّ رفع یَدَیْهِ حَتّٰی رئی بَیَاض اِبطَیْهِ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد ۔ اللتبیة بِضَم اللَّام وَسُکُون التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَکسر الْبَاء الْمُوَحدَة بعْدهَا یَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ هَاء تَاْنِیث نِسبَة اِلٰی حَیّ یُقَال لَهُمْ بَنو لتب

بِضَم اللَّام وَسُکُون التَّاء وَاسم ابْن اللتبیة عبد الله

وَقَوله وتیعر هُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مثناة تَحت سَاکِنة ثُمَّ عین مُهْملَة مَفْتُوحَة وَقد تکسر اَی تصیح والیعار صَوْت الشَّاة

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''ازد'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کا نام ابن لتبیہ تھا' انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مقرر کیا جب وہ وصولی کر کے آئے' تو یہ بولے: یہ آپ کے لئے ہے' اور یہ مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کے لئے) کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے کسی ایک شخص کو کسی کام کے لیے اہلکار مقرر کرتا ہوں' اس کام کے لئے جس کا' اللہ تعالیٰ نے مجھے نگران بنایا ہے' پھر وہ شخص آتا ہے' اور آ کر یہ کہتا ہے: یہ چیزیں آپ کے لئے ہیں' اور یہ تحفہ ہے' جو مجھے تحفے کے طور پر دیا گیا ہے' اگر وہ شخص سچا ہے' تو وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہتا؟ تا کہ اس کا تحفہ اس کے پاس پہنچ جایا کرے' اللہ کی قسم! تم میں سے جو بھی شخص کوئی چیز ناحق طور پر حاصل کرے گا' تو جب وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس نے اس چیز کو اٹھایا ہوا ہوگا' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس نے اونٹ کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' یا گائے کو اٹھایا ہوا ہو' جو ڈکرا رہی ہو' یا بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو ممنا رہی ہو (راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''اللتبیہ'' میں 'ل' پر پیش ہے' 'ت' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' جو شد والی ہے' پھر 'ۃ' ہے' جو تانیث کے لئے ہے' یہ قبیلے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے' جنہیں ''بنو لتب'' کہا جاتا ہے' اس میں 'ل' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے' اور ''ابن لتبیہ'' نامی صاحب کا نام عبداللہ تھا۔

متن کے لفظ ''تیعر'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیخ رہی ہو' ''الیعار'' سے مراد بکری کی آواز ہے۔

1167 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ساعیا ثُمَّ قَالَ انْطَلِقْ اَبَا مَسْعُوْد لَا اُلفینك تَجِیْء یَوْم الْقِیَامَة علی ظهرك بعیر من اِبل الصَّدَقَة لَهُ رُغَاء قد غللته قَالَ فَقُلْتُ اِذا لَا انطلق قَالَ اِذا لَا اُکرهك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے بھیجا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابومسعود! تم چلے جاؤ' میں تمہیں ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب تم قیامت کے دن آؤ' تو تمہاری پشت پر صدقہ کے اونٹوں میں سے کوئی اونٹ موجود ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو' جس کی تم نے خیانت کی ہو' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے عرض کی: ایسی صورت میں' تو نہیں جاؤں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسی صورت میں' ہم تمہیں مجبور بھی نہیں کریں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1168 - وَعَنْ اَبِيْ رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْعَصْر ذهب اِلٰى بني عبد الْاَشْهَلْ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب

قَالَ اَبُوْ رَافع فَبَيْنَمَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مسرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالبَقِيعِ فَقَالَ افا لَك افا لَك فَكبر ذٰلِكَ فِيْ ذرعي فاستأخرت وظننت اَنه يُرِيدنِيْ فَقَالَ مَا لَك امش فَقُلْتُ اأحدثت حدثا قَالَ وَمَا لَك قلت أففت بِي قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فلَان بعثته ساعيا على بني فلَان فَغَلَّ نمرة فدرع على مثلهَا مِنَ النَّار

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . النمرة بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف مخطط

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد' بنو عبدالاشہل کی طرف تشریف لے گئے' تاکہ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے وقت واپس تشریف لاناتھا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے لئے تیزی سے جارہے تھے' ہمارا گزر ''بقیع'' کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر 'اُف' ہے' تم پر 'اُف' ہے' مجھ پر یہ بات گراں گزری' میں پیچھے ہٹ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں یہ ارشاد فرمارہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ چلتے رہو! میں نے عرض کی: ابھی آپ نے ایک بات کہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی: آپ نے میرے بارے میں کہا تھا: تم پر 'اُف' ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ فلاں شخص کو میں نے بنوں فلاں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا' تو اس نے ایک چادر کی خیانت کرلی تھی' تو وہ چادر (اس کی قبر میں) اس کے لئے آگ سے بنی ہوئی قیص بن کر اس پر آئی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''النمرۃ'' میں 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اون سے بنی ہوئی کڑھائی والی چادر ہے۔

1169 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُمسك بِحُجزِكُمْ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار وتغلبونني تقاحمون فِيْهِ تقَاحم الْفراش اَوِ الجنادب فأوشك اَن ارسل بحجزكُمْ وَاَنا فَرطكُمْ على الْحَوْض فتردون عَلَيَّ مَعًا واشتاتا فأعرفكم بِسِيمَاكُمْ وَاَسْمَائِكُمْ كَمَا يعرف الرجل الغريبة مِنَ الْاِبِل فِيْ اِبله وَيذْهب بكم ذَات الشمَال واناشد فِيكُمْ رب الْعَالمين فَاَقُوْل اَي رب قومِي اَي رب أمتِي فَيَقُوْل يَا مُحَمَّد اِنَّك لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بعْدك اِنَّهُم كَانُوا يَمْشُوْنَ بعْدك الْقَهْقرى

علی اَعْقَابِهِم فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَوْمَ الْقِيَامَةِ يحمل شَاة لَهَا ثُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يحمل بَعِيرًا لَهُ رُغَاء فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يحمل فرسا لَهُ حَمْحَمَة فينادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك فَلَا اَعرفن اَحَدُكُم يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يحمل سقاء من اَدَم يُنَادى يَا مُحَمَّد يَا مُحَمَّد فَاَقُوْل لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد بلغتك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ قشعا مَكَان سقاء واسنادهما جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

الفرط بِالتَّحْرِيكِ هُوَ الَّذِيْ يتَقَدَّم الْقَوْمِ اِلَى الْمنزل ليهيىء مصالحهم

والحجز بِضَم الْحَاء الْمُهْمَلَة وَفتح الْجِيم بعدهمَا زَاى جمع حجزة بِسُكُون الْجِيم وَهُوَ معقد الْإِزَار وَمَوْضِع التكة من السَّرَاوِيل والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس وَتقدم تَفْسِير الثغاء والرغاء . والقشع مُثَلّثَة الْقَاف وبفتح الشين الْمُعْجَمَة هُوَ هُنَا الْقرْبَة الْيَابِسَة وَقِيلَ بَيت من اَدَم وَقِيلَ هُوَ النطع وَهُوَ مُحْتَمل الثَّلَاثَة غير اَنه بالقربة أمس

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں تمہاری پشت سے پکڑ کر تمہیں جہنم میں جانے سے روکتا ہوں' تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! تم لوگ جہنم سے بچو! لیکن تم مجھ پر غالب آنے کی کوشش کرتے ہو اور اس میں گرنے کی کوشش کرتے ہو جیسے پتنگے (آگ پر) گرنے کی کوشش کرتے ہیں' عنقریب ایسا ہوسکتا ہے (یعنی اس بات کا احتمال موجود ہے) کہ میں تمہاری پشت کو چھوڑ دوں' میں حوض پر تمہارا پیشرو ہوؤں گا' تم لوگ ایک ساتھ میرے پاس آؤ گے اور مختلف حصوں میں بھی آؤ گے' تو میں تمہارے ناموں اور مختلف نشانیوں کی وجہ سے تمہیں پہچان لوں گا' جس طرح آدمی اپنے اونٹوں کے درمیان' کسی اجنبی اونٹ کو پہچان لیتا ہے' پھر تم میں سے کسی کو بائیں طرف لے جایا جائے گا' تو میں تمام جہانوں کے پروردگار سے تمہارے بارے میں فریاد کروں گا' میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری قوم ہے' اے میرے پروردگار! یہ میری امت ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اے محمد! تم نہیں جانتے تھے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا نیا کام کیا؟ یہ لوگ تمہارے بعد الٹے قدموں واپس پلٹ گئے تھے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ تم میں سے کسی نے بکری کو اٹھایا ہوا ہو' جو آوازیں نکال رہی ہو' اور وہ شخص یہ کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکتا' میں نے تبلیغ کر دی تھی' اور میں کسی شخص کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے کوئی اونٹ اٹھایا ہوا ہو جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو شخص ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس نے گھوڑے کو اپنے اوپر اٹھایا ہوا ہو اور وہ شخص پکار کر کہے: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ اس نے چمڑے ۔۔۔

مشکیزہ اٹھایا ہوا ہو اور وہ پکار رہا ہو: اے حضرت محمد! اے حضرت محمد! تو میں یہ کہوں: میں تمہارے لئے کچھ نہیں کرسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے لفظ''سقاء'' کی جگہ لفظ'قشعا' نقل کیا ہے' ان دونوں کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

''الفرط'' حرکت کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو منزل پر دوسرے لوگوں سے پہلے پہنچ جائے' تاکہ ان کے لئے تیاری کرسکے

لفظ''الحجز''اس میں'ح' پر'پیش' ہے''ج' پر'زبر' ہے' اس کے بعد'ز' ہے' یہ لفظ'حجزة' کی جمع ہے' جس میں'ج' ساکن ہے' اس سے مراد تہبند باندھنے کی جگہ ہے' اور شلوار کا ازار بند باندھنے کی جگہ ہے۔

لفظ''الحمحمة''میں دو'ح' ہیں' ان دونوں پر'زبر' ہے' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے۔

لفظ''الثغاء''اور''الرغاء'' کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ''القشع''میں'ق' ہے' پھر'ش' پر'زبر' ہے' یہاں اس سے مراد پرانا مشکیزہ ہے' ایک قول کے مطابق چمڑے کا بنا ہوا گھر ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد چمڑے کا دسترخوان ہے' اور یہاں تینوں مفاہیم مراد ہوسکتے ہیں' البتہ مشکیزہ مراد لینا' زیادہ مناسب ہے۔

1170 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المعتدى فِي الصَّدَقَةِ كمانعها . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَةِ سعد بن سِنَان عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَحْمد بن حَنْبَل فِيْ سعد بن سِنَان ثُمَّ قَالَ وَقَوله المعتدى فِي الصَّدَقَةِ كمانعها يَقُوْلُ على المعتدى من الْاِثْم كَمَا على الْمَانِع اِذا منع

قَالَ الْحَافِظ وَسعد بن سِنَان وثق كَمَا سَيَاْتِي

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زکوٰۃ وصول کرتے ہوئے زیادتی کرنے والا شخص' زکوٰۃ ادانہ کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے سعد بن سنان کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام احمد بن حنبل نے سعد بن سنان نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے' پھر وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ''زکوٰۃ پر زیادتی کرنے والا اسے نہ دینے والے کی مانند ہے'' وہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ کی وصولی کے دوران زیادتی کرنے والے کو اسی طرح گناہ ہوگا' جیسے نہ دینے والا' نہ دے کر' گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''

حافظ کہتے ہیں: سعد بن سنان نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات عنقریب آئے گی۔

1171 - وَعَنْ جَابِر بن عتيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيكُمْ رَكب

مبغضون فَإِذَا جاؤكم فرحبوا بهم وخلوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُونَ فَإِنْ عدلوا فلانفسهم وَإِنْ ظلموا فَعَلَيْهِمْ وارضوهم فَإِنَّ تمام زَكَاتِكُمْ رضاهم وليدعوا لكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب تمہارے پاس ایسے سوار آئیں گے' جو (زکوٰۃ وصول کرنے والے ہوں گے) جب وہ تمہارے پاس آئیں' تو تم انہیں خوش آمدید کہنا اور ان کے لئے' اور جو وہ چاہتے ہوں' اس کے لئے راستہ چھوڑ دینا' کیونکہ اگر وہ انصاف سے کام لیں گے' تو اس کا انہیں فائدہ ہوگا اور اگر وہ ظلم کریں گے' تو اس کا وبال بھی ان پر ہوگا' تم لوگ ان کو راضی کرنا' کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی تکمیل میں یہ بات شامل ہے کہ وہ لوگ راضی ہوں' اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے (زکوٰۃ وصول کرنے کے بعد) دعا کریں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

فصل:

1172 - عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدخل صَاحب مكس الْجنَّة . قَالَ يزِيد بن هَارُوْن يَعْنِيْ العشار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ كَذَا قَالَ وَمُسْلِم اِنَّمَا خرج لمُحَمد بن اِسْحَاق فِي المتابعات

قَالَ الْبَغَوِيّ يُرِيد بِصَاحِب المكس الَّذِيْ يَاْخُذُ مِنَ التُّجَّار اِذا مروا عَلَيْهِ مكسا باسم الْعشْر

قَالَ الْحَافِظ أما الْآن فَاِنَّهُم يَاْخُذُوْنَ مكسا باسم الْعشْر ومكوسا اخر لَيْسَ لَهَا اسْم بل شَيْءٍ ياخذونه حَرَامًا وسحتا وياكلونه فِيْ بطونهم نَارا حجتهم فِيْهِ داحضة عِنْد رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غضب وَلَهُمْ عَذَاب شَدِيْد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوگا''

یزید بن ہارون کہتے ہیں' اس سے مراد عشر (ناجائز ٹیکس' یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' اور امام مسلم نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے متابعات کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

امام بغوی بیان کرتے ہیں: یہاں ٹیکس وصول کرنے والے سے مراد وہ شخص ہے' جو تاجروں سے (بھتہ) وصول کرتا ہے' جب تاجر اس کے پاس سے گزرتے ہیں' اور ''مکس'' یہ عشر کا ایک نام ہے۔

حافظ کہتے ہیں: جہاں تک آج کے زمانے کا تعلق ہے' تو آج کل یہ لوگ عشر کے نام سے مکس (بھتہ) وصول کرتے ہیں' کچھ دوسری قسم کے بھی مکوس ہیں' جن کا کوئی نام نہیں ہے' لیکن یہ لوگ اسے حرام کے طور پر حاصل کرتے ہیں' اور یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈال کر کھاتے ہیں' اور ان کے پروردگار کی بارگاہ میں' ان کی دلیل کالعدم شمار ہوگی' اور ان پر غضب نازل ہوگا' ان کے لئے

زبردست عذاب ہوگا۔

1173 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ مر عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ على كلاب بن اُمَيَّة وَهُوَ جَالس على مجْلِس الْعَاشِر بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَا يجلسك هَاهُنَا قَالَ استعملني على هٰذَا الْمَكَان يَعْنِي زيادا فَقَالَ لَهُ عُثْمَان اَلا اُحَدثك حَدِيثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَقَالَ عُثْمَان سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداود نَبِيّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام سَاعَة يوقظ فِيهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُومُوْا فصلوا فَإِن هٰذِهِ سَاعَة يستجيب اللّٰه فِيهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر فَركب كلاب بن اُمَيَّة سفينة فَأتى زيادا فاستعفاه فأعفاه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَلَفظه عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادي مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنهُ فَلَا يبْقى مُسلم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا گزر کلاب بن امیہ کے پاس سے ہوا' جو بصرہ میں عشر وصول کرنے والے شخص کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے دریافت کیا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اس شخص نے مجھے اس جگہ پر ریاستی اہل کار مقرر کیا ہے' ان کی مراد زیاد تھا (جو وہاں کا گورنر تھا) تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ بیان کروں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ کلاب بن امیہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک مخصوص وقت تھا' جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے' وہ یہ فرماتے تھے: اے آل داؤد! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرلو' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے' البتہ جادوگر کی' یا عشر (بھتہ یا ناجائز ٹیکس) وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

تو کلاب بن امیہ کشتی پر سوار ہوکر زیاد کے پاس آئے' اور اسے استعفیٰ دے دیا' اس نے ان کا استعفیٰ قبول کرلیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا کو مستجاب کیا جائے؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے؟ کیا کوئی پریشان حال ہے جس کو آسانی فراہم کی جائے؟ تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہیں رہتا' جو کوئی دعا کرتا ہو' مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرلیتا ہے' البتہ زنا کرنے والی عورت جو اپنی شرم گاہ کے لئے کوشش کرتی ہے' یا عشر وصول کرنے والا شخص (ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)''۔

1174 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ فِي الْكَبِير اَيْضًا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تَعَالٰى يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغي بفرجها اَوْ عشار ۔ وَاِسْنَاد اَحْمد فِيهِ عَليّ بن يزِيْد وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَاخْتلف فِي سَماع الْحسن بن عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایک روایت یہ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے اور جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ اس عورت کا معاملہ مختلف ہے جو اپنی شرم گاہ کے حوالے سے سرکشی کرتی ہے یا عشر وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام احمد کی سند میں ایک راوی علی بن یزید ہے اس کے بقیہ تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے حسن کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

1175 - وَعَنْ اَبِی الْخَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ عرض مسلمۃ بن مخلد وَکَانَ اَمِیْرًا علی مصر علی رویفع بن ثَابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن یولیہ العشور فَقَالَ اِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن صَاحب المکس فِی النَّار ۔ رَوَاہُ اَحْمد من رِوَایَۃِ ابْن لَھِیعَۃ وَالطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِہٖ وَزَاد یَعْنِیْ الْعَاشِر

❀❀ ابوالخیر بیان کرتے ہیں: مسلمہ بن مخلد جو مصر کے گورنر تھے انہوں نے حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ پیشکش کی کہ وہ عشر کی وصولی کے نگران بن جائیں تو حضرت رویفع رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ناجائز) ٹیکس وصول کرنے والا شخص جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''ان کی مراد عشر (ناجائز ٹیکس یا بھتہ) وصول کرنے والا شخص ہے''۔

1176 - وَرُوِیَ عَن اُم سَلمَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّحرَاء فَاِذَا مُنَاد یُنَادِیہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَالْتفت فَلَمْ یر اَحَدًا ثُمَّ الْتفت فَاِذَا ظَبْیَۃ موثقۃ فَقَالَت ادن منی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَدَنَا مِنْھَا فَقَالَ مَا حَاجَتك قَالَت اِن لی خشفین فِیْ ھٰذَا الْجَبَل فحلنی حَتّٰی اذھب فارضعھما ثُمَّ ارجع اِلَیْك قَالَ وتفعلین قَالَت عذبنی اللّٰہ عَذَاب العشار اِن لم افعل فاطلقھا فَذَھَبت فارضعت خشفیھا ثُمَّ رجعت فاوثقھا وانتبہ الْاَعْرَابِی فَقَالَ اَلك حَاجَۃ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ نَعَمْ تطلق ھٰذِہٖ فاطلقھا فَخرجت تعدو وَھِی تَقول اشھد اَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَاَنَّك رَسُول اللّٰہ ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ صحراء میں موجود تھے اسی دوران آپ ﷺ کو کسی نے پکارا: یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہیں آیا پھر آپ ﷺ نے توجہ کی تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی نظر آئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے قریب آجائیں نبی اکرم ﷺ اس کے قریب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے اس نے عرض کی: میرے دو بچے اس پہاڑ میں ہیں آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں جا کر انہیں دودھ پلاؤں پھر آپ کے پاس واپس آجاؤں گی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم ایسا ہی کرو گی؟ اس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ مجھے ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے اگر میں ایسا نہ کروں تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھول دیا وہ گئی اس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا پھر وہ واپس آگئی نبی اکرم ﷺ نے اسے باندھ دیا اس بات پر وہ دیہاتی حیران ہوا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! کیا میرے

لائق کوئی خدمت ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تم اسے چھوڑ دو تو اس نے اُس ہرنی کو چھوڑ دیا' تو وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے نکلی اور وہ یہ کہہ رہی تھی: میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1177 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاُمَرَاءِ ويل للعرفاء ويل للأمناء ليتمنين اَقوام يَوْم الْقِيَامَة اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَيَّا يتذبذبون بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَمْ يَكُونُوْا عملُوْا على شَيْءٍ . رَوَاهُ اَحْمد من طرق رُوَاهُ بَعْضهَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے اور عرفاء کے لئے اور امناء (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) کے لئے بربادی ہے' قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں لٹکا دیا جاتا' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہچکولے کھا رہے ہوتے' لیکن انہیں کوئی سرکاری عہدہ نصیب نہ ہوا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف راویوں سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض ثقہ ہیں۔

1178 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاُمَرَاءِ ويل للعرفاء ويل للأمناء ليتمنين اَقوام يَوْم الْقِيَامَة اَن ذوائبهم معلقة بِالثُّرَيَّا يدلون بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّهُم لم يلوا عملا رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء کے لئے بربادی ہے' عرفاء کے لئے بربادی ہے' امناء کے لئے بربادی ہے (یہ مختلف قسم کے سرکاری عہدے ہیں) قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ اُن کے بال ثریا ستارے کے ساتھ باندھ کر انہیں آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا دیا جاتا' لیکن وہ کسی ریاستی عہدے پر فائز نہ ہوتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1179 - وَرُوِيَ عَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي النَّار حجرا يُقَال لَهُ ويل يصعد عَلَيْهِ العرفاء وينزلون . رَوَاهُ الْبَزَّار

حديث 1177: مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8443 صحيح ابن حبان - كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة - ذكر الإخبار عما يتمنى الأمراء أنهم ما ولوا مما ولوا شيئا' حديث: 4547 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأحكام' حديث:7078 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب آداب القاضي' باب كراهية الإمارة ، وكراهية تولي أعمالها لمن رأى من نفسه - حديث:18806 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10542 مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو حازم' حديث: 2635 مسند أبي يعلى الموصلي - أبو حازم' حديث:6086

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بے شک جہنم میں ایک پتھر ہے جس کا نام ''ویل'' ہے عرفاء (یہ لفظ عریف کی جمع ہے اور یہ ایک مخصوص ریاستی عہدہ ہے) اس پر چڑھیں گے اور اس سے نیچے اتریں گے''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1180 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرت بِهٖ جَنَازَة فَقَالَ طُوْبٰى لَهٗ اِن لم يكن عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادهٗ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو مبارک ہو اگر یہ عریف نہ ہو''
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی۔

1181 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ أفلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيْرًا وَلَا كَاتبا وَلَا عريفا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھے پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے قدیم! تم کامیاب ہو جاؤ گے اگر تم ایسی حالت میں مرو کہ نہ تو تم امیر ہو نہ کاتب ہو اور نہ عریف ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1182 - وَعَنْ مودود بن الْحَارِث بن يزِيْد بن كريب بن يزِيْد بن سيف بن حَارِثَة الْيَرْبُوعى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن رجلا من بني تَمِيم ذهب بِمَالي كُلّه فَقَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عِنْدِي مَا اعطيكه ثُمَّ قَالَ هَلْ لَك اَن تعرف على قَوْمك اَوْ اَلا أعرفك على قَوْمك قلت لَا . قَالَ أما اِن العريف يدْفع فِي النَّار دفعا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ ومودود لَا أعرفهٗ

مودود بن حارث نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بنو تمیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے میرا سارا مال حاصل کرلیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں دوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ تم اپنی قوم کے عریف بن جاؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کیا میں تمہیں تمہاری قوم کا عریف نہ بنادوں؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک عریف کا تعلق ہے تو وہ جہنم میں ایک ہی مرتبہ ڈال دیا جائے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی مودود بن حارث کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔

1183 - وَعَنْ غَالب الْقطَّان عَن رجل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن قوما كَانُوْا على منهل من المناهل فَلَمَّا بلغهُمُ الْاِسْلَام جعل صَاحب المَاء لِقَوْمِهٖ مائَة من الْاِبل على اَن يسلمُوا فأسلموا وَقسم الْاِبل بَيْنَهُمْ وبدا لَهٗ اَن يرتجعها فَاَرْسل ابْنه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث وَفِيْ آخِره ثُمَّ قَالَ اِن

اَبِیْ شیخ کَبِیر وَھُوَ عریف المَاء وَاِنَّهُ یَسْاَلُكَ اَن تجْعَل لی العرافة بعده

قَالَ اِن العرافة حق وَلَا بُد للنَّاس من عرافة وَلٰكِن العرفاء فِی النَّار ۔ رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَلَمْ یسم الرجل وَلَا اَبَاهُ وَلَا جده

❀❀ غالب قطان نے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: کچھ لوگ دور دراز کے علاقوں میں رہتے تھے جب اسلام ان تک پہنچا تو اس پانی کے مالک نے اپنی قوم کے افراد کو ایک سو اونٹ کی پیشکش کی کہ وہ اسلام قبول کرلیں تو انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور وہ اونٹ ان کے درمیان تقسیم کردیے گئے پھر اس مالک کو یہ مناسب لگا کہ وہ ان سے وہ اونٹ واپس لے اس نے اپنے بیٹے کو نبی اکرم ﷺ کے پاس بھیجا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) اس نے کہا: میرے والد ایک بوڑھے آدمی ہیں اور وہ پانی کے عریف ہیں انہوں نے آپ سے یہ درخواست کی ہے کہ آپ ان کے بعد عریف کا عہدہ میرے لئے (یعنی اس بزرگ کے بیٹے کے لئے مقرر کردیں) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عریف ہونا حق ہے اور لوگوں کے لئے عریف کی موجودگی ضروری بھی ہے لیکن عریف جہنم میں جائیں گے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نہ اس کے والد کا اور نہ ہی اس کے دادا کا نام ذکر کیا ہے۔

1184 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیَاْتِیَن عَلَیْكُمْ اُمَرَاء یقربون شرار النَّاس ویؤخرُوْنَ الصَّلَاة عَن مواقیتها فَمَنْ اَدْرك ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلَا یكونن عریفا وَلَا شرطیا وَلَا جابیا وَلَا خَازِنًا ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "عنقریب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو برے لوگوں کو اپنا مقرب بنائیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر سے ادا کریں گے تم میں سے جو شخص اس صورت حال کو پائے تو وہ اس زمانے میں عریف یا کوتوال یا جابی یا خازن (منشی یا خزانچی) نہ بنے"۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِیب من الْمَسْاَلَة وتحریمها مَعَ الْغنی وَمَا جَاءَ فِیْ ذمّ الطمع وَالتَّرْغِیب فِی التعفف والقناعة وَالْاَكل من كسب یَده

باب: مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات نیز خوشحالی کے وقت اس (مانگنے) کا حرام ہونا

لالچ کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے مانگنے سے بچنے اور قناعت اختیار کرنے اور اپنے ہاتھ کی کمائی کھانے سے متعلق ترغیبی روایات

1185 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال الْمَسْاَلَة باحدكم

حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجهه مزعة لحم ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالنَّسَائِيّ

المزعة بِضَم الْمِيم وَسُكُون الزاء وبالعين الْمُهْملَة هِيَ الْقطعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص مسلسل مانگتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہوگا''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

روایت کا لفظ ''المزعة'' میں 'م' پر پیش ہے' 'ز' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' اس سے مراد ٹکڑا ہے۔

1186 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْمَسَائِل كدوح يكدح بهَا الرجل وَجهه فَمَنْ شَاءَ أبقى عَلٰى وَجهه وَمَنْ شَاءَ ترك اِلَّا اَن يسْأَل ذَا سُلْطَان اَوْ فِيْ اَمر لَا يجد مِنْهُ بدا ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ ۔ وَعِنْده الْمَسْأَلَة كد يكد بهَا الرجل وَجهه الحَدِيْث وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِلَفْظ كد فِيْ رِوَايَةٍ و كدوح فِيْ اُخْرٰى ۔ الكدوح بِضَم الْكَاف آثَار الخموش

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مانگنا' ایک خراش ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو داغدار کر لیتا ہے' جو شخص چاہے' وہ اس خراش کو اپنے چہرے پر باقی رہنے دے' اور جو شخص چاہے' وہ اسے ترک کردے' البتہ آدمی حاکم وقت سے مانگ سکتا ہے' یا کسی ایسی صورت حال میں مانگ سکتا ہے' جس میں مانگنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مانگنا' ایک زخم ہے' جس کے ذریعے آدمی اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے''......الحدیث۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں لفظ ''کد'' کے ساتھ اور ایک روایت میں لفظ ''کدوح'' کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الکدوح'' میں 'ک' پر پیش ہے' اس سے مراد خراش کے نشان ہیں۔

1187 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَسْأَلَة كلوح فِيْ وَجه صَاحبهَا يَوْم الْقِيَامَة فَمَنْ شَاءَ استبقى على وَجهه الحَدِيْث ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته كلهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مانگنا' قیامت کے دن مانگنے والے شخص کے چہرے پر ایک زخم کے طور پر آئے گا' تو جو شخص چاہے' اسے اپنے چہرے پر باقی رہنے دے''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1188 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال العَبْد يسْاَل وَهُوَ غَنِيٌ حَتّٰى يخلق وَجهه فَمَا يكون لَهُ عِنْد الله وَجه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِي الْكَبِيْر وَفِیْ اِسْنَاده مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ ليلى

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی مسلسل مانگتا رہتا ہے' حالانکہ وہ خوشحال ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ اپنے چہرے کو خراب کر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا چہرہ نہیں رہتا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ہے۔

1189 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس فِیْ غير فاقة نزلت بِهِ اَوْ عِيَال لَا يطيقهم جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة بِوَجْه لَيْسَ عَلَيْهِ لحم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فاقہ نہ ہونے کے باوجود' لوگوں سے مانگتا ہے' یا عیال کی ضرورت نہ ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو ایسے چہرے کے ساتھ آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا''۔

1190 - وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فتح على نَفسه بَاب مَسْاَلَة من غير فاقة نزلت بِهِ اَوْ عِيَال لَا يطيقهم فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فاقة من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَهُوَ حَدِيْثٌ جيد فِی الشواهد

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے لئے مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' جبکہ اسے فاقہ نہ ہو' جو اس کو لاحق ہوا ہو' یا عیال نہ ہوں' جن کا خرچ وہ پورا نہ کر سکتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر' غربت کا دروازہ' وہاں سے کھول دیتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور شواہد میں یہ عمدہ حدیث ہے۔

1191 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْاَله فَاَعْطَاهُ فَلَمَّا وضع رجله على اُسْكُفَّة الْبَاب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو يعلمُوْنَ مَا فِی الْمَسْاَلَة مَا مَشى اَحد اِلٰى اَحد يسْاَله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر من طَرِيْق قَابُوس عَن عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو يعلم صَاحب الْمَسْاَلَة مَا لَهُ فِيهَا لم يسْاَل

❀❀ حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے نبی

اکرم ﷺ سے کچھ مانگا' نبی اکرم ﷺ نے وہ اسے دے دیا' جب اس شخص نے اپنا پاؤں دروازے کی چوکھٹ پر رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے' کہ مانگنے میں کتنی خرابی ہے' تو کوئی شخص' چل کر کسی دوسرے شخص کے پاس' مانگنے کے لئے نہ جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' قابوس کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مانگنے والے کو پتہ چل جائے کہ اس میں' اُس کے لئے کتنی (خرابی) ہے' تو وہ نہ مانگے''۔

1192 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْاَلَةُ الْغَنِيّ شين فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَزَاد وَمَسْاَلَةُ الْغَنِيّ نَار اِن أعطى قَلِيلا فقليل وَاِن أعطى كثيرا فكثير

❀❀ حضرت عمران بن حصین ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال شخص کا مانگنا' قیامت کے دن' اس کے چہرے پر بے عزتی (کا نشان) ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی اور امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خوشحال شخص کا مانگنا آگ ہے' اور اگر اسے تھوڑا دیا جائے گا' تو تھوڑی آگ ہوگی' اور اگر زیادہ دیا جائے گا' تو زیادہ آگ ہوگی''۔

1193 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ مَسْاَلَة وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌ كَانَت شَيْنًا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور وہ اس سے بے نیاز ہو' تو یہ چیز قیامت کے دن' اس کے چہرے پر کچھ (زخم یا نشان کی شکل میں) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1194 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ وَهُوَ غَنِيٌ عَن الْمَسْاَلَة يحْشر يَوْم الْقِيَامَة وَهِي خموش فِيْ وَجهه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کچھ مانگتا ہے' حالانکہ وہ مانگنے سے بے نیاز ہو' تو قیامت کے دن' جب اس کو اٹھایا جائے گا' تو اس کے چہرے پر داغ ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1195 - وَعَنْ مَسْعُوْد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اُتِيَ بِرَجُل يُصَلِّى عَلَيْهِ فَقَالَ كم ترك قَالُوْا دينارين اَوْ ثَلَاثَة

قَالَ ترك كيتين اَوْ ثَلَاث كيات فَلَقِيت عبد الله بن الْقَاسِم مولى اَبِيْ بكر فَذكرت ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ ذَاك رجل كَانَ يسْأَل النَّاس تكثرا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِي

❀❀ حضرت مسعود بن عمرو رٹی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص (کی میت) کو لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کریں' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس نے کتنا ترکہ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے بتایا: دو دینار' یا تین دینار' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے دو داغ' یا تین داغ چھوڑے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم کے بیٹے' عبداللہ سے ہوئی' میں نے ان کے سامنے یہ روایت ذکر کی' تو انہوں نے بتایا: وہ ایک ایسا شخص تھا' جو لوگوں سے بکثرت مانگا کرتا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1196 - وَعَنْ حبشِي بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَاَلَ من غير فقر فَكَاَنَّمَا يَاْكُل الْجَمْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الَّذِيْ يسْأَل من غير حَاجَة كَمثل الَّذِيْ يلتقط الْجَمْر

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مجالد عَن عَامر عَن حبشِي أطول من هٰذَا وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع وَهُوَ وَاقِف بِعَرَفَة اَتَاهُ اَعْرَابِي فَاَخذ بطرف رِدَائه فَسَأَلَهٗ اِيَّاه فَاَعْطَاهُ وَذهب فَعِنْدَ ذٰلِكَ حرمت الْمَسْاَلَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَسْاَلَة لَا تحل لَغَنِيّ وَلَا لِذِيْ مرّة سوى اِلَّا لِذِيْ فقر مدقع اَوْ غرم مقطع وَمَنْ سَاَلَ النَّاس ليثرى بِهٖ مَاله كَانَ خموشا فِيْ وَجهه يَوْم الْقِيَامَة ورضفا يَاْكُلهٗ من جَهَنَّم فَمَنْ شَاءَ فليقلل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ زَاد فِيْهِ رزين وَاِنِّيْ لأعطي الرجل الْعَطِيَّة فَينْطَلق بهَا تَحت اِبطه وَمَا هِيَ اِلَّا النَّار فَقَالَ لَهٗ عمر وَلَمْ تُعْطِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هُوَ نَار فَقَالَ اَبى اللّٰه لي الْبُخْل وأبوا اِلَّا مَسْاَلَتي

قَالُوا وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغي مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه اَوْ يعشيه وَهٰذِهِ الزِّيَادَة لَهَا شَوَاهِد كَثِيْرَة لكني لم اَقف عَلَيْهَا فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ

الْمرة بِكَسْر الْمِيم وَتَشْدِيد الرَّاء هِيَ الشِّدَّة وَالْقُوَّة

والسوى بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْيَاء هُوَ التَّام الْخلق السَّالِم من مَوَانِع الِاكْتِسَاب

يثرى بالثاء الْمُثَلَّثَة اَى مَا يزِيْد مَاله بِهٖ . والرضف يَاْتِيْ وَكَذَا بَقِيَّة الْغَرِيْبُ

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص غربت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' تو وہ گویا انگارے کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ضرورت نہ ہونے کے باوجود مانگتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو انگارے اکٹھے کرتا ہے''۔

یہ راوایت امام ترمذی نے' مجالد کی عامر کے حوالے سے' حضرت حبشی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے زیادہ طویل روایت ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ اس وقت عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے' ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا کنارہ پکڑا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر مانگی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر اُسے دیدی' وہ چلا گیا' اس وقت مانگنے کو حرام قرار دے دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی خوشحال شخص کے لئے اور کسی گنجائش والے شخص کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' مانگنا صرف اس شخص کے لئے جائز ہے' جس کو ایسی غربت لاحق ہو' جو بے حال کر دے' یا ایسی ادائیگی لازم ہو' جو پریشان کر دے' جو شخص لوگوں سے اس لئے مانگتا ہے' تا کہ اس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' تو قیامت کے دن یہ اس کے چہرے پر داغ ہوگا' یہ وہ انگارہ ہے' جسے وہ جہنم میں سے کھا رہا ہے' اب اس کی مرضی ہے' وہ تھوڑا حاصل کرے یا زیادہ حاصل کرے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بعض اوقات میں کسی شخص کو کوئی چیز دے دیتا ہوں' اور وہ اسے اپنے بغل کے نیچے دبا کر چلا جاتا ہے' حالانکہ وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ دیتے کیوں ہیں؟ جبکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کنجوسی سے انکار کیا ہے' اور لوگ مانگنے پر اصرار کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار ہو' جو آدمی کے صبح اور شام کے کھانے کے لئے کفایت کر جائے''۔

اس اضافی حصے کے بہت سے شواہد موجود ہیں' لیکن ترمذی کے کسی بھی نسخے میں' میں اس اضافی حصے پر واقف نہیں ہو سکا۔

لفظ ''المرۃ'' میں 'م' پر 'زیر' ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد شدت اور قوت ہے۔

لفظ ''السوی'' میں 'س' پر 'زبر' ہے' 'ی' پر 'شد' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کی تخلیق مکمل ہو اور وہ صحیح وسالم ہو' اور کمائی کر سکتا ہو' لفظ ''یثری'' میں 'ث' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ذریعے اپنے مال میں اضافہ کرے' لفظ ''الرضف'' یہ آگے بھی آئے گا' اسی طرح دیگر غریب الفاظ بھی آگے آئیں گے۔

1197 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس تكثرا فَاِنَّمَا يسْاَل جمرا فليستقل اَوْ ليستكثر ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مال میں اضافے کے لئے لوگوں سے مانگتا ہے وہ انگارے مانگتا ہے وہ چاہے تو تھوڑے مانگ لے اور چاہے تو زیادہ مانگ لے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1198 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ النَّاس عَن ظهر غنى استكثر بهَا من رضف جَهَنَّم ۔ قَالُوْا وَمَا ظهر غنى قَالَ عشَاء لَيْلَة

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِيْ زوائده على الْمسند وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده جيد

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص خوشحالی ہونے کے باوجود لوگوں سے مانگتا ہے وہ اس کے ذریعے جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: خوشحالی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے جو مسند احمد پر ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور ان کی سند عمدہ ہے۔

1199 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قدم عُيَيْنَة بن حصن والأقرع بن حَابِس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاهُ فَامر مُعَاوِيَة فَكتب لَهما مَا سَاَلَا فَاَما الْاَقْرَع فَاَخذ كِتَابه فلفه فِيْ عمَامَته وَانْطَلق وَاَما عُيَيْنَة فَاَخذ كِتَابه واَتى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد اَترَانِيْ حَامِلا اِلٰى قومِي كتابا لَا اَدْرِي مَا فِيْهِ كصحيفة المتلمس فَاَخْبر مُعَاوِيَة بقوله رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَاَلَ وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر مِنَ النَّار

قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَد رُوَاته قَالُوْا وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغي مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ قدر مَا يغديه ويعشيه

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ فِيْهِ من سَاَلَ شَيْئًا وَعِنْده مَا يُغْنِيه فَاِنَّمَا يستكثر من جمر جَهَنَّم ۔ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيه قَالَ مَا يغديه اَوْ يعشيه كَذَا عِنْده اَوْ يعشيه بِالْف

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا اَنه قَالَ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْغنى الَّذِيْ لَا تنبغي مَعَه الْمَسْاَلَة قَالَ اَن يكون لَهٗ شبع يَوْم وَلَيْلَة اَوْ لَيْلَة وَيَوْم

قَوْله كصحيفة المتلمس هٰذَا مثل تضربه الْعَرَب لمن حمل شَيْئًا لَا يدْرِي هَل يعود عَلَيْهِ بنفع اَوْ ضرّ وَاَصله اَن المتلمس واسْمه عبد الْمَسِيح قدم هُوَ وطرفة الْعَبْدي على الْملك عَمْرو بن الْمُنْذر فَاَقَامَا عِنْده فنقم عَلَيْهِمَا امرا فَكتب اِلٰى بعض عماله يَاْمُرهُ بِقَتْلِهِمَا وَقَالَ لَهما اِنِّيْ قد كتبت لَكمَا بصلَة فاجتازا

بِالْحِيرَةِ فَأَعْطى المتلمس صَحِيفَته صَبيا فقرأها فَإِذَا فِيهَا الْأَمر بقتْله فألقاها وَقَالَ لطرفة افْعَل مثل فعلى فَأبى عَلَيْهِ وَمضى إِلَى عَامل الْملك فقرأها وَقَتله

قَالَ الْخطابِيّ اخْتلف النَّاس فِي تَأْوِيله يَعْنِي حَدِيث سهل فَقَالَ بَعضهم من وجد غداء يَوْمه وعشاءه لم تحل لَهُ الْمَسْأَلَة على ظَاهر الحَدِيث وَقَالَ بَعضهم إِنَّمَا هُوَ فِيمَن وجد غداء وعشاء على دَائِم الْأَوْقَات فَإِذَا كَانَ عِنده مَا يكفيه لقوته الْمدَّة الطَّوِيلَة حرمت عَلَيْهِ الْمَسْأَلَة وَقَالَ آخَرُونَ هَذَا مَنْسُوخ بالأحاديث الَّتِي تقدم ذكرهَا يَعْنِي الْأَحَادِيث الَّتِي فِيهَا تَقْدِير الْغنى بِملك خمسين درهما أَو قيمتهَا أَو بِملك أُوقِيَّة أَو قيمتهَا

قَالَ الْحَافِظ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ادِّعَاء النّسخ مُشْتَرك بَينهمَا وَلَا أعلم مرجحا لأَحَدهمَا على الآخر

وَقد كَانَ الشَّافِعِي رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُول قد يكون الرجل بالدرهم غَنِيا مَعَ كَسبه وَلَا يُغْنِيه الْألف مَعَ ضعفه فِي نَفسه وَكَثْرَة عِيَاله وَقد ذهب سُفْيَان الثَّوْريّ وَابْن الْمُبَارك وَالْحسن بن صَالح وَأحمد بن حَنْبَل وَإِسْحَاق بن رَاهَوَيْه إِلَى أَن من لَهُ خَمْسُونَ درهما أَو قيمتهَا من الذَّهَب لَا يدْفع إِلَيْهِ شَيْء من الزَّكَاة

وَكَانَ الْحسن الْبَصْرِيّ وَأَبُو عُبَيْدَة يَقُولَانِ من لَهُ أَرْبَعُونَ درهما فَهُوَ غَنِي وَقَالَ أَصْحَاب الرَّأْي يجوز دَفعهَا إِلَى من يملك دون النّصاب وَإِن كَانَ صَحِيحا مكتسبا مَعَ قَوْلهم من كَانَ لَهُ قوت يَوْمه لَا يحل لَهُ السُّؤَال استدلالا بِهَذَا الحَدِيث وَغَيره وَاللّٰهُ أعلم

❀❀ حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ انہوں نے جو مانگا ہے' اس کے بارے میں انہیں لکھ کر دے دیں' تو اقرع نے اپنی تحریر لی اور اسے اپنے عمامے میں لپیٹ لیا اور چلا گیا' جہاں تک عیینہ کا تعلق تھا' تو وہ اس تحریر کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد! کیا آپ میرے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس یہ تحریر اٹھا کر لے جاؤں گا؟ جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا لکھا ہوا ہے؟ یہ تو ایک ایسا صحیفہ ہے' جو واضح نہیں ہے' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مانگے' جبکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہو' جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ آگ میں اضافہ کرواتا ہے''۔

نفیلی' جو اس کے راویوں میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ''لوگوں نے عرض کی: وہ خوشحالی کیا چیز ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنی مقدار' جو آدمی کے صبح اور رات کے کھانے کے لئے کافی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز موجود ہو جو اسے مانگنے سے بے نیاز کرتی ہو' تو وہ جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرواتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جو اسے بے نیاز کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا صبح کا

کھانا یا شام کا کھانا''۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ اسی طرح ہیں یا یہ الفاظ ہیں: اس کا شام کا کھانا۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ خوشحالی کیا ہے؟ جس کی موجودگی میں مانگنا مناسب نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ آدمی کے پاس ایک دن اور ایک رات کا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک رات اور ایک دن کا' سیر ہو کر کھانے کا سامان موجود ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''کصحیفۃ المتلمس'' یہ ضرب المثل عرب اس وقت استعمال کرتے ہیں' جب کوئی شخص ایسی چیز اٹھاتا ہے' جس کے بارے میں اس کو اس کا پتہ نہیں ہوتا کہ اس کا اس میں فائدہ ہوگا یا نقصان ہوگا؟

اس کی اصل یہ ہے: متلمس کا اصل نام عبدالمسیح تھا' وہ اور طرفہ عبدی' عمرو بن منذر نامی بادشاہ کے پاس آئے اور اس کے ہاں ٹھہرے' پھر بادشاہ نے ان دونوں کے بارے میں حکم جاری کیا' اور اس بارے میں اپنے کسی اہلکار کو خط لکھا' جس میں یہ ہدایت کی کہ ان دونوں کو قتل کر دے' پھر اس نے ان دونوں سے کہا: میں نے تم لوگوں کے لئے ایک ادائیگی کی تحریر لکھی ہے (تم وہ دونوں حاصل کر لینا) جب ان دونوں نے ''حیرہ'' نامی جگہ کو عبور کیا' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک بچے کو دیا' اس نے اسے پڑھ کر سنایا کہ اس میں تو اس کے قتل کا حکم موجود ہے' تو متلمس نے اپنا صحیفہ ایک طرف رکھ دیا' اس نے طرفہ سے کہا: تم بھی اپنا صحیفہ پڑھوالو! جیسے میں نے اپنا صحیفہ پڑھوالیا ہے' اس نے اس کی بات نہیں مانی' وہ بادشاہ کے گورنر کے پاس گیا' گورنر نے اس صحیفے کو پڑھا اور اسے قتل کروا دیا۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کی تاویل کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے' یعنی وہ حدیث جو حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جس شخص کے پاس' اس دن کا صبح کا اور شام کا کھانا موجود ہو' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' جیسا کہ حدیث کے ظاہر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ حکم ایسے شخص کے بارے میں ہے' جس کو ہمیشہ صبح اور شام کا کھانا ملتا ہو' جب اس کے پاس اتنی چیز موجود ہو' جو اس کی بنیادی خوراک طویل عرصے تک پوری کر سکتی ہو' تو اب اس کے لئے مانگنا حرام ہو جائے گا' بعض دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: یہ روایت ان دیگر احادیث کی بنیاد پر منسوخ قرار پاتی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں' یعنی وہ احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے کہ خوشحال وہ شخص ہوتا ہے جو پچاس درہم' یا ان کی قیمت جتنی چیز' یا ایک اوقیہ' یا اس کی قیمت جتنی چیز کا مالک ہو۔

حافظ کہتے ہیں: منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا' تو ان دونوں کے درمیان مشترک ہے' اور مجھے اس بارے میں کسی ترجیحی بات کا علم نہیں ہے' جو ان دونوں میں سے کسی ایک کو ترجیح دیتی ہو۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں: بعض اوقات آدمی ایک درہم کی موجودگی میں بھی غنی ہوتا ہے' جبکہ وہ اس کے ساتھ مزید کمائی کر سکتا ہو' اور بعض اوقات ایک ہزار درہم بھی اس کی ضرورت پوری نہیں کر سکتے' جبکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کمزور ہو' اور اس کے عیال بکثرت ہوں۔

سفیان ثوری' عبداللہ بن مبارک' حسن بن صالح' احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: جس شخص کے پاس پچاس درہم ہوں' یا ان کی قیمت جتنا سونا ہو' ایسے شخص کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

حسن بصری اور ابوعبیدہ یہ فرماتے ہیں: جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں' وہ خوشحال شمار ہوگا۔

اصحاب رائے یہ کہتے ہیں: ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' جو نصاب سے کم چیز کا مالک ہو' اگرچہ وہ شخص تندرست بھی ہو اور کمائی بھی کرسکتا ہو' اس کے ساتھ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں: جس شخص کے پاس ایک دن کی خوراک موجود ہے' اس کے لئے مانگنا جائز نہیں ہے' انہوں نے اس حدیث کے ذریعے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1200 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَالَ النَّاس ليثرى مَاله فَإِنَّمَا هِيَ رضف مِنَ النَّار ملهبة فَمَنْ شَاءَ فليقل وَمَنْ شَاءَ فليكثر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . الرضف بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الضَّاد الْمُعْجَمَة بعْدهَا فَاء الْحِجَارَة المحماة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں سے' اس لئے مانگے' تاکہ اپنے مال میں اضافہ کرلے' تو یہ آگ کا انگارہ ہے' جو بھڑک رہا ہے' اب وہ شخص چاہے' تو اسے تھوڑا لے' چاہے تو زیادہ لے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الرضف'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ض' ساکن ہے' اس کے بعد 'ف' ہے' اس سے مراد گرم پتھر ہے۔

1201 - وَرُوِيَ عَن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَال من الْبَحْرين فَدَعَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَم فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نَعَم فحفن لَهُ ثُمَّ قَالَ أزيدك قَالَ نعم

قَالَ أبق لمن بعْدك ثُمَّ دَعَانِي فحفن لي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خير لي أَوْ شَرّ لي قَالَ لَا بل شَرّ لَكَ فَرددت عَلَيْهِ مَا أَعْطَانِيْ ثُمَّ قلت لَا وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ لَا أقبل من أحد عَطِيَّة بعْدك قَالَ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ حَكِيم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰهَ أَن يُبَارك لي قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لَهُ فِيْ صَفْقَة يَده . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بحرین سے کچھ مال آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں اس میں سے دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں

حدیث 1200: صحیح ابن حبان - کتاب الزکاۃ' باب المسألۃ بعد أن أغناہ اللہ جل وعلا عنہا - ذکر الزجر عن سؤال المرء یرید التکثیر دون الاستغناء والتقوت' حدیث: 3450' المعجم الأوسط للطبرانی - باب المیم' باب المیم من اسمہ: محمد - حدیث: 7679' المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ الحارث' حریث بن زید بن ثعلبۃ الأنصاری - حبشی بن جنادۃ السلولی' حدیث: 3421

پھر دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے انہیں اور دیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: میں آپ کو اور دوں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعد والے کے لئے بھی تھوڑا رہنے دیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا' مجھے ایک مرتبہ مال دیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میرے حق میں بہتر ہے' یا میرے حق میں برا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! یہ تمہارے حق میں برا ہے' تو آپ ﷺ نے جو مال مجھے دیا تھا' میں نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا' پھر میں نے عرض کی: جی نہیں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں آپ کے بعد کسی سے بھی کوئی عطیہ قبول نہیں کروں گا''۔

محمد بن سیرین نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے برکت عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! تو اس کے ہاتھ کے سودوں میں' اس کے لئے برکت رکھ دے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1202 - وَعَنْ اسلم قَالَ قَالَ لی عبد الله بن الأرقم أدللنی علی بعیر من العطایا استحمل عَلَيْهِ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قلت نَعَمْ جمل من اِبل الصَّدَقَة فَقَالَ عبد الله بن الأرقم اَتُحِبُّ لَو اَن رجلا بادنا فِيْ يَوْم حَار غسل مَا تَحت اِزَاره ورفغيه ثُمَّ أعطاكه فَشَربته قَالَ فَغضِبت وَقلت يغْفر الله لَك لم تَقول مثل هٰذَا لی قَالَ فَاِنَّمَا الصَّدَقَة أوساخ النَّاس يغسلونها عَنْهُم ۔ رَوَاهُ مَالك

البادن السمين والرفغ بِضَم الرَّاء وَفتحهَا وبالغين الْمُعْجَمَة هُوَ الْاِبط وَقِيلَ وسخ الثَّوْب والأرفاغ المغابن الَّتِيْ يجْتَمع فِيهَا الْعرق والوسخ من الْبدن

❀❀ اسلم بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن ارقم نے مجھ سے کہا: تم میری رہنمائی ادائیگی کے اونٹ کی طرف کرو' تاکہ میں امیرالمؤمنین سے اسے سواری کے لئے حاصل کرلوں' میں نے کہا: ٹھیک ہے' صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ ہے' تو عبداللہ بن ارقم نے کہا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو' کہ کوئی شخص' کسی گرم دن میں اپنے تہبند کے نیچے والے حصے کو اور خصیوں کو دھوئے اور پھر وہ پانی تمہیں دیدے' تاکہ تم اسے پی لو؟ اسلم کہتے ہیں: میں غصے میں آگیا' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے' آپ نے میرے لئے یہ مثال کیوں بیان کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ' لوگوں کا میل ہے' جسے وہ اپنے آپ سے دھوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

لفظ''البادن'' کا مطلب موٹا ہونا ہے' لفظ''الرفغ'' میں'ر' پر پیش ہے''ف' پر زبر ہے' اور'غ' ہے' اس سے مراد بغل ہے' ایک قول کے مطابق کپڑے کا میل ہے' لفظ''ارفاغ'' سے مراد جسم کے جوڑ ہیں' جن میں پسینہ جمع ہوتا ہے' اور جسم کا میل مراد ہے۔

1203 - وَعَنْ عَلی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْعَبَّاس سل النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستعملك علی الصَّدَقَة فَسَأَلَهُ قَالَ مَا كنت لاستعملك علی غسالة ذنُوب النَّاس ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کریں کہ

وہ آپ کو زکوٰۃ کی وصولی کا اہلکار مقرر کردیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کے گناہوں کے غسالہ کے لئے آپ کو اہلکار مقرر نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1204 - وَعَنْ اَبِیْ عبد الرَّحْمٰن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِسعَة اَوْ ثَمَانِیَة اَوْ سَبْعَة فَقَالَ اَلا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا حَدِیْثْ عهد بِبیعة فَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اَلا تُبَایِعُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فبسطنا اَیدِیْنَا وَقُلْنَا قد بايعناك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلام نُبَایِعك قَالَ اَن تعبدوا اللّٰه وَلَا تُشرِكُوا بِهٖ شَیْئًا والصلوات الْخمس وتطیعوا وَاسر كلمة خُفْیَة وَلَا تسالوا النَّاس فَلَقَد رَاَیْت بعض اُولٰئِكَ النَّفر یسْقط سَوْط احدهم فَمَا یسْاَل اَحَدًا يناوله اِیَّاه ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابوعبدالرحمٰن عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' ہم نو یا شاید آٹھ' افراد تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ (راوی کہتے ہیں:) ہم نے کچھ دیر پہلے ہی بیعت کی تھی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟ ہم نے ہاتھ آگے بڑھا دیئے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آپ کی بیعت کر چکے ہیں 'لیکن ہم کس بات پر آپ کی بیعت کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بات پر کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے' اور اطاعت کرو گے' پھر نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں ایک بات کہی اور یہ فرمایا: اور لوگوں سے مانگو گے نہیں''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان حضرات میں سے کچھ کو دیکھا ہے' کہ اگر ان میں سے کسی کا کوڑا گر جاتا تھا' تو وہ کسی کو یہ نہیں کہتا تھا کہ وہ اسے پکڑا دے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1205 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بايعني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمْسا واوثقني سبعا وَاَشهد اللّٰه عَلَیّ سبعا اَن لَا اَخَاف فِی اللّٰه لومة لائم قَالَ اَبُو الْمثنی قَالَ اَبُوْ ذَر فدعاني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اِلَی الْبيعَة وَلَكَ الْجَنَّة قلت نَعَمْ وَبسطت یَدی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یشْترط عَلَیّ اَن لَا اَساَل النَّاس شَیْئًا قلت نعم ۔ قَالَ وَلَا سَوْطك اِن سقط مِنْك حَتّٰی تنزل فتاخذه

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّة اَیَّام ثُمَّ اعقل یَا اَبَا ذَر مَا یُقَال لَك بعد فَلَمَّا كَانَ الْیَوْم السَّابِع قَالَ اوصیك بتقوی اللّٰه فِیْ سر اَمرك وعلانیته وَاِذَا اَسَاْت فَاَحْسن وَلَا تسالن اَحَدًا شَیْئًا وَان سقط سَوْطك وَلَا تقبضن اَمَانَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانچ باتوں پر مجھ سے بیعت لی تھی' اور سات باتوں کے

بارے میں مجھے پختہ کیا تھا' اور آپ ﷺ نے مجھ پر سات باتوں کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا تھا' یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا۔

ابوثنی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: ایک نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلوایا اور فرمایا: کیا تم بیعت کرنا چاہتے ہو؟ اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' میں نے عرض کی: جی ہاں! پھر میں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا' آپ نے مجھ پر شرط عائد کی کہ میں لوگوں سے کچھ نہیں مانگوں گا' میں نے کہا: ٹھیک ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہاں تک کہ اگر تمہارا کوڑا بھی تم سے گر جائے' تو تم خود نیچے اُتر کر اسے پکڑو گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چھ دن یہ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! وہ بات سمجھ لو! اس کے بعد جو کہا جائے' جب ساتواں دن آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی تلقین کرتا ہوں' جو تمہارے معاملے کی پوشیدہ صورت' اور اعلانیہ صورت' دونوں میں ہو اور جب تم سے برائی ہو جائے' تو تم اچھائی کر لو اور تم کسی سے کوئی چیز نہ مانگنا اگر تمہارا کوڑا نیچے گر جائے' تو بھی نہ مانگنا اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1206 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکۃ قَالَ رُبمَا سقط الخطام من یَد اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَیضْرب بِذِرَاع نَاقَته فینیخها فَیَاْخذهُ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ اَفلا أمرتنا فنناولکه قَالَ اِن حبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ امرنِیْ اَن لَا اُسَاَل النَّاس شَیْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ ملیکۃ لم یدْرك اَبَا بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

الخطام بِکَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَا یوضع علی أنف النَّاقة وفمها لتقاد بِهِ

❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے لگام گر جاتی تھی' تو وہ اپنی اونٹنی کو ٹانگ پر مار کر اسے بٹھاتے تھے اور خود اسے پکڑتے تھے' راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان سے کہا: آپ نے ہمیں کیوں نہیں حکم دیا؟ ہم آپ کو پکڑا دیتے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں لوگوں سے کوئی چیز نہیں مانگوں گا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ ''الخطام'' میں 'خ' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اونٹنی کے منہ اور ناک پر رکھی جاتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے اسے چلایا جائے۔

1207 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یُبَایع فَقَالَ ثَوْبَان مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایعنَا یَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ علی اَن لَا تسْاَل اَحَدًا شَیْئًا فَقَالَ ثَوْبَان فَمَا لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجَنَّة فَبَایعهُ ثَوْبَان

قَالَ اَبُوْ اُمَامَۃَ فَلَقَد رَاَیْته بِمَکَّۃ فِیْ اجمع مَا یکون مِنَ النَّاس یسْقط سَوْطه وَهُوَ رَاکب فَرُبمَا وَقع علی

عاتق رجل فَیَاْخذہٗ الرجل فیناولہ فَمَا یَاْخُذہٗ حَتّٰی یکون ھُوَ ینزل فَیَاْخذہٗ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من طَرِیْق عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِی اُمَامَۃ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون بیعت کرے گا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بیعت کرچکے ہیں 'آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی سے کچھ نہیں مانگو گے' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت' تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرلی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعد میں' میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو مکہ میں دیکھا کہ وہ بہت سے لوگوں کے درمیان موجود تھے تو ان کا کوڑا نیچے گر گیا' وہ اس وقت سوار تھے' وہ کسی شخص کے کندھے پر گرا' اس شخص نے اسے پکڑا اور ان کی طرف بڑھایا' لیکن انہوں نے وہ نہیں لیا' یہاں تک کہ وہ خود نیچے اترے' اور خود انہوں نے اسے پکڑا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1208 - وَعَنْ اَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسبع بحب الْمَسَاکِین وَاَن اُدنو مِنْھُم وَاَن اَنظر اِلٰی من ھُوَ اَسْفَلَ منی وَلَا اَنظر اِلٰی من ھُوَ فَوقِی وَاَن اَصل رحمی وَاِن جفانی وَاَن اَکثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّۃ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاَن اَتکلّم بمر الْحق وَلَا تاخذنی فِی اللّٰہ لومۃ لائم وَاَن لَا اَساَل النَّاس شَیْئًا . رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃ الشّعبِیّ عَنْ اَبِی ذَر وَلَم یسمع مِنْہُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات باتوں کی تلقین کی تھی: مساکین کے ساتھ محبت رکھنے کی' یہ کہ میں ان کے قریب رہوں' اور اس بات کی کہ میں اپنے سے نیچے والے شخص کو دیکھوں' اور اپنے سے اوپر والے شخص کی طرف نہ دیکھوں' اور یہ کہ میں صلہ رحمی کروں' اگرچہ رشتہ دار میرے ساتھ زیادتی کریں' اور یہ کہ میں کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہوں' اور میں حق بات کروں' خواہ وہ کڑوی ہو' اور میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں' کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں' اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے امام شعبی کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ امام شعبی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1209 - وَعَنْ حَکِیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلتہ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلتہ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ یَا حَکِیم ھٰذَا الْمَال خضر حُلو فَمَنْ اَخذہ بسخاوۃ نفس بورک لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخذہ بِاِشراف نفس لم یُبَارك لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذی یَاْکُل وَلَا یشبع وَالْید الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْید السُّفْلٰی

قَالَ حَکِیم فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقّ لَا اَرزاُ اَحَدًا بعدك شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِق الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُو بَکْر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَدْعُو حکیما لیعطیہ الْعَطَاءِ فیَاَبٰی اَن یقبل مِنْہُ شَیْئًا ثُمَّ اِن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دَعَاہُ لیعطیہ فَاَبٰی اَن یقبلہ فَقَالَ یَامعشر الْمُسْلِمین اشھدکم علی حَکِیم اَنِّیْ اَعرض عَلَیْہِ حَقہ الَّذِیْ قسم اللّٰہ لَہٗ

فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ فيأبَى اَن يَاخُذهُ وَلَمْ يرزا حَكِيم اَحَدًا مِنَ النَّاس بعد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى توفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار

يرزأ براء ثُمَّ زَاى ثُمَّ همزَة مَعْنَاهُ لم يَأْخُذْ مِنْ اَحَد شَيْئًا

واشراف النَّفس بِكَسْر الْهمزَة وبالشين الْمُعْجَمَة وَآخره فَاء هُوَ تطلعها وطمعها وشرهها وسخاوة النَّفس ضد ذٰلِك

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے عطا کر دیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا' پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا کر دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہے' جو شخص نفس کی سخاوت کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت رکھی جاتی ہے' اور جو شخص نفس کے لالچ کے ساتھ اسے حاصل کرتا ہے' اس کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جاتی ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوتی ہے' جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' آپ کے بعد' میں مرتے دم تک کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے وہ لینے سے انکار کر دیا' اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) انہیں بلوایا' تاکہ انہیں کوئی عطیہ دیں' تو انہوں نے وہ بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! میں تم لوگوں کو حکیم کے بارے میں گواہ بنا رہا ہوں کہ ان کے حق کو' میں نے اُن کے سامنے پیش کیا تھا' وہ حق' جو اللہ تعالیٰ نے' اس مال فئی میں سے ان کا حصہ رکھا ہے' لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' مرتے دم تک کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں مانگا (یا کبھی کسی شخص سے کچھ نہیں لیا)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''یرزأ'' میں 'ر' ہے' پھر 'ز' ہے' پھر 'أ' ہے' اس کا مطلب انہوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

لفظ ''اشراف النفس'' میں 'ا' پر زیر ہے' پھر 'ش' ہے' اور آخر میں 'ف' ہے' اس سے مراد لالچ ہے' اور نفس کی سخاوت اس کے برعکس ہوتی ہے۔

1210 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يكفل لي اَن لَا يسْاَل النَّاس شَيْئًا أتكفل لَهُ بِالْجنَّةِ فَقُلْتُ اَنا فَكَانَ لَا يسْاَل اَحَدًا شَيْئًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ . وَابْنُ مَاجَة وَاَبُوْ دَاوُد بِإِسْنَادٍ صَحِيح

وَعند ابْن مَاجَه قَالَ لَا تسْاَل النَّاس شَيْئًا

قَالَ فَكَانَ ثَوْبَان يَقع سَوْطه وَهُوَ رَاكب فَلَا يَقُوْلُ لاَحَدً ناولنيه حَتّٰى ينزل فَيَاْخذهُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں (حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: میں یہ ضمانت دیتا ہوں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ' اور امام ابوداؤد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں سے کچھ نہ مانگنا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا اگر کوڑا نیچے گر جاتا تھا' اور وہ اس وقت سوار ہوتے تھے' تو وہ کسی شخص کو یہ نہیں کہتے تھے کہ وہ پکڑا دو! بلکہ وہ خود نیچے اتر کر اسے پکڑتے تھے۔

1211 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده الله بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَتقدم فِي الْاِخْلَاص من حَدِيْثِ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنمَارِي مطولا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثِ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده الله بهَا عزا فاعفوا يعزكم الله . وَالْبَاقِي بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' تین باتیں ایسی ہیں' جن پر میں اگر حلف اُٹھانا چاہوں (تو ایسا کر سکتا ہوں) یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو اور جب بھی کوئی بندہ' کوئی زیادتی معاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی وجہ سے' اُس بندے کی عزت میں اضافہ کرے گا' اور جو بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' جسے امام یعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں' حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک طویل حدیث گزر چکی ہے' جسے

حديث 1211: مسند أحمد بن حنبل - مسند العشرة المبشرين بالجنة' مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة - مسند عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه' حديث: 1628 مسند عبد بن حميد - مسند عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه' حديث: 160 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند عبد الرحمن بن عوف' حديث: 815 البحر الزخار مسند البزار - وما روى أبو سلمة بن عبد الرحمن' حديث: 920

امام ترمذی نے نقل کیا ہے اور یہ فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بندہ کسی زیادتی پر درگزر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ درگزر کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت (میں اضافہ) کرے گا''...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1212 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سَمِعت فلَانا وَفلَانا یحسنان الثَّنَاء یذکران انک اعطیتهما دینارین

قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لٰکِن فلَانا مَا هُوَ کَذٰلِكَ لقد اَعْطیته مَا بَین عشرَة اِلٰی مائَة فَمَا یَقُوْلُ ذٰلِكَ اما وَاللّٰه اِن اَحَدُکُمْ لیخرج مَسْاَلته من عِنْدِی یتابطها یَعْنِیْ تکون تَحت اِبطه نَارا فَقَالَ قَالَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطیها اِیَّاهُم قَالَ فَمَا أصنع یأبون اِلَّا ذٰلِكَ ویَاْبَی اللّٰه لی الْبُخل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح

وَفِیْ رِوَایَةٍ جَیِّدَة لابی یعلی وَاِن اَحَدُکُمْ لیخرج بِصَدَقَتِهِ من عِنْدِی متابطها وَاِنَّمَا هِیَ لَهُ نَار قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیفَ تعطیه وَقد علمت اَنَّهَا لَهُ نَار قَالَ فَمَا اصنع یابون اِلَّا مَسْاَلَتِی ویَاْبَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لی الْبُخل

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے فلاں اور فلاں شخص کو سنا کہ وہ دونوں تعریف کررہے تھے اور یہ بات ذکر کررہے تھے کہ آپ نے انہیں دو دینار دیے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! فلاں شخص تو ایسا نہیں ہے میں نے تو اسے دس سے لے کر ایک سو تک کے درمیان میں دینار دیے ہیں تو پھر وہ یہ کیوں کہہ رہا تھا؟ اللہ کی قسم! بعض اوقات کوئی شخص کوئی چیز مانگ کر میرے پاس سے وہ لے لیتا ہے جسے وہ اپنی بغل میں دبالیتا ہے تو وہ اپنی بغل کے نیچے آگ دباتا ہے راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ نے وہ انہیں دیے کیوں تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ اپنی بات پر اصرار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں امام ابویعلیٰ کی نقل کردہ ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم میں سے کوئی ایک شخص میرے پاس سے صدقہ کی چیز لے کر اپنی بغل کے نیچے دبالیتا ہے تو وہ چیز اس کے لئے آگ ہوگی میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ وہ اسے کیوں دے دیتے ہیں؟ جب آپ یہ جانتے ہیں کہ یہ اس کے لئے آگ ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں کیا کروں؟ وہ لوگ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

1213 - وَعَنْ اَبِیْ بشر قبیصَة بن الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تحملت حمالَة فَاتَیت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى

...ة غرمه وسأله أساله فيها فقال أقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة إن المسألة لا تحل إلا لأحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسألة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل أصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو قال سدادا من عيش ورجل أصابته فاقة حتى يقول ثلاثة من ذوي الحجى من قومه لقد أصابت فلانا فاقة فحلت له المسألة حتى يصيب قواما من عيش أو قال سدادا من عيش فما سواهن من المسألة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا

رَوَاهُ مُسْلِمٍ وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيُّ ۔ الحمالة بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ الدِّيَةَ يتحملها قوم من قوم وَقِيْلَ هُوَ مَا يتحمله المصلح بَيْنَ فئتين فِيْ مَاله ليرتفع بَيْنَهُمْ الْقِتَال وَنَحْوَهُ

والجائحة الْآفة تصيب الْإِنْسَان فِيْ مَاله

والقوام بِفَتْحِ الْقَاف وَكسرهَا أَفْصح هُوَ مَا يَقُوْمُ بِهِ حَال الْإِنْسَان من مَال وَغَيْرِه

والسداد بِكَسْر السِّين الْمُهْمَلَة هُوَ مَا يسد حَاجَة المعون ويكفيه

والفاقة الْفقر والاحتياج ۔ والحجى بِكَسْر الْحَاءِ الْمُهْمَلَة مَقْصُوْرا هُوَ الْعقل

❀❀ حضرت ابوبشر قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ ایک ادائیگی لازم آ گئی' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس سلسلے میں آپ ﷺ سے مدد مانگی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ٹھہر جاؤ! ہمارے پاس صدقے کی چیز آتی ہے' تو ہم تمہیں دینے کا حکم دے دیں گے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیصہ! مانگنا کسی بھی شخص کے لئے جائز نہیں ہے' البتہ تین آدمیوں میں سے' کوئی ایک مانگ سکتا ہے' ایک وہ شخص جس کے ذمہ کوئی ادائیگی لازم آ جائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے جب تک وہ ادائیگی کر نہیں دیتا' اس کے بعد وہ رک جائے گا' ایک وہ شخص جسے کوئی آفت لاحق ہو اور اس کا مال ضائع ہو جائے' تو اس کے لئے مانگنا جائز ہو جاتا ہے' جب تک وہ اپنی ضروریات پوری نہیں کر لیتا' اور ایک وہ شخص' جسے فاقہ لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین سمجھ دار لوگ یہ گواہی دے دیں کہ فلاں شخص کو فاقہ لاحق ہو گیا ہے' تو اب اس شخص کے لئے مانگنا جائز ہو گا' جب تک وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری نہیں کرتا' اے قبیصہ! اس کے علاوہ جو بھی مانگنا ہے' وہ حرام ہو گا' اور وہ مانگنے والا شخص' اس چیز کو حرام کے طور پر کھائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الحمالۃ'' میں 'ح' پر 'زبر' ہے' اس سے مراد وہ دیت ہے' جس کی ادائیگی کسی قوم پر' دوسری قوم کو کرنا لازم ہوتا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ ادائیگی ہے' جو دو گروہوں کے درمیان' صلح کروانے والا شخص اپنے ذمہ لے لیتا ہے' تاکہ ان کے درمیان جھگڑا ختم ہو سکے۔ لفظ ''الجائحۃ'' سے مراد وہ آفت ہے' جو آدمی کے مال میں لاحق ہوتی ہے۔

لفظ ''القوام'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' تاہم اس پر 'زیر' پڑھنا زیادہ فصیح ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا تعلق مال سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو' اور اس کے ذریعے آدمی اپنی ضروریات پوری کرے۔

لفظ ''السداد'' میں 'س' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز' جو آدمی کی بنیادی ضروریات پوری کرے' اور اس کے لئے

کفایت کرے۔

لفظ ''الفاقة'' سے مراد فقر اور حاجت ہے'' الحجی '' میں 'ح' پر زیر ہے اور اس کے بعد 'ی' مکسورہ ہے' اس سے مراد عقل ہے۔

1214 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استغنوا عَنِ النَّاسِ وَلَوْ بشوص السِّوَاكِ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں سے بے نیاز رہو! خواہ مسواک کے ایک ٹکڑے کی بات ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1215 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى يَأْمن جَاره بوائقه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت اِن اللّٰه يحب الْغَنِيّ الْحَلِيم الْمُتَعَفِّف وَيبغض البذی الْفَاجِر السَّائِل الْملح . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا' جب تک اس کا پڑوسی' اس کی خرابی سے محفوظ نہ ہو' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہیے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' اسے بھلائی کی بات کہنی چاہیے' ورنہ خاموش رہنا چاہیے' بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز اور بردبار اور مانگنے سے بچنے والے شخص کو پسند کرتا ہے' اور بدگمانی کرنے والے' گنہگار' مانگنے والے اور لپٹ جانے والے شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1216 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتقدم بِتَمَامِهِ فِيْ منع الزَّكَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے' وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین افراد تھے' (ان میں سے ایک) شہید' (دوسرا) وہ غلام جو اپنے پروردگار کی اچھی طرح سے عبادت کرتا ہو اور اپنے آقا کی خیر خواہی کرتا ہو' اور (تیسرا) وہ شخص جو عیال دار ہو' پاک دامن ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل

طور پر گزرچکی ہے۔

1217 - وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَة بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَت لی عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِدَّة فَلَمَّا فتحت قُرَیْظَة جِئْت لینجز اِلَیّ مَا وَعَدَنی فَسَمعته یَقُوْلُ من یسْتَغْن یُغنِیه اللّٰه وَمَنْ یقنع یقنعه اللّٰه فَقُلْتُ فِیْ نَفسِی لَا جرم لَا اساله شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ سَلَمَة لم یسمع من اَبِیه قَالَه ابْن معِیْن وَغَیْرِه

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے کچھ دینے کا وعدہ کیا تھا' جب قریظہ فتح ہوا' تو میں آپ ﷺ کی خدمت حاضر ہوا' تا کہ آپ ﷺ مجھے وہ ادائیگی کریں جو آپ ﷺ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا' تو میں نے آپ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قناعت نصیب کرتا ہے''

(حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں:) تو میں نے سوچا کہ یہ ضروری ہے کہ اب میں آپ ﷺ سے کوئی چیز نہ مانگوں۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ابوسلمہ نامی راوی نے' اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے' یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

1218 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ علی الْمِنبَر وَذکر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَن الْمَسْاَلَة الْیَد الْعلیا خَیْرٌ مِّنَ الْیَد السُّفْلی والعلیا هِیَ المنفقة والسفلی هِیَ السائلة رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد اخْتلف علی اَیُّوْبَ عَن نَافِع فِیْ هٰذَا الحَدِیْث

قَالَ عبد الْوَارِث الْیَد الْعلیا المتعففة

وَقَالَ اَکْثَرهم عَن حَمَّاد بن یزِیْد عَن اَیُّوْبَ المنفقة وَقَالَ وَاحِد عَن حَمَّاد المتعففة

قَالَ الْخطابِیّ رِوَایَة من قَالَ المتعففة أشبه وَاَصَح فِی الْمَعْنی وَذٰلِكَ اَن ابْن عمر ذکر اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذکر هٰذَا الْکَلَام وَهُوَ یذکر الصَّدَقَة وَالتَّعَفُّف عَنْهَا فعطف الْکَلَام جزم علی سَبَبه الَّذِیْ خرج عَلَیْهِ وَعَلٰی مَا یطابقه فِیْ مَعْنَاهُ اَوْلی وَقد یتَوَهَّم کثِیر مِّن النَّاس اَن معنی الْعلیا اَن یَد الْمُعْطِی مستعلیة فَوق یَد الْاٰخِذ یجعلونه من علو الشَّیْء اِلٰی فَوق وَلَیْسَ ذٰلِكَ عِنْدِی بِالْوَجْهِ وَاِنَّمَا هُوَ من علا الْمجد وَالْکَرم یُرِید التعفف عَن الْمَسْاَلَة والترفع عَنْهَا انْتهی کَلَامه وَهُوَ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر صدقہ کرنے' مانگنے سے بچنے کا ذکر کرتے ہوئے' یہ بات ارشاد فرمائی:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے' اور نیچے والا' مانگنے والا ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد فرماتے ہیں: نافع سے ایوب کی نقل کردہ اس روایت میں اختلاف کیا گیا ہے۔

عبدالوارث نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اوپر والا ہاتھ مانگنے سے بچنے والا ہے"۔

اکثر حضرات نے حماد بن یزید کے حوالے سے ایوب سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "خرچ کرنے والا ہے"۔

ایک راوی نے حماد بن یزید کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "مانگنے سے بچنے والا ہے"۔

خطابی بیان کرتے ہیں: جن حضرات نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "مانگنے سے بچنے والا ہے" یہ زیادہ موزوں ہے' اور مفہوم کے اعتبار سے زیادہ درست ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلام اس وقت ارشاد فرمایا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے اور مانگنے سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے' تو اب کلام کا عطف لازمی طور پر اس سبب پر ہوگا' جس پس منظر میں وہ کلام کیا گیا ہے' اور معنوی طور پر' جس کے ساتھ وہ مطابقت رکھتا ہے' بہت سے لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اوپر کے ہاتھ سے مراد دینے والا ہاتھ ہے' کیونکہ وہ بلند ہوتا ہے' اور لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے' تو انہوں نے چیز کے بلند ہونے کو' اوپر ہونا سمجھ لیا' حالانکہ میرے نزدیک یہ مفہوم نہیں ہے' میرے نزدیک یہ مفہوم' اس کی بلندی' بزرگی اور کرم کے اعتبار سے ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مانگنے سے بچنا تھی' اور اس سے دور رہنا تھی...... علامہ خطابی کا کلام یہاں ختم ہو گیا' اور یہ بہت عمدہ کلام ہے۔

1219 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِي ثَلَاثَة فيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فاستعف عَن السُّؤَال وَعَنِ الْمَسْاَلَة مَا اسْتَطَعْت فَإِن اَعْطَيْت شَيْئًا اَوْ قَالَ خيرا فلير عَلَيْك وابدأ بِمن تعول وارضخ من الْفضل وَلَا تلام على الكفاف . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْغَالِب علىٰ رُوَاتِهِ الثقة وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بلند ہے' اور دینے والے کا ہاتھ' جو اس کے بعد کے مرتبے میں ہوتا ہے' اور مانگنے والے کا ہاتھ' قیامت کے دن تک نیچے رہے گا' تو تم مانگنے سے بچو! جہاں تک ہو سکے' تم مانگنے سے بچو! اگر تمہیں کوئی چیز دی جائے (راوی کو شک ہے' یا شاید یہ الفاظ ہیں:) کوئی بھلائی دی جائے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال دیا ہو) تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہیے اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اُس پر خرچ کرنے سے آغاز کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہیں' اور پھر جو اضافی مال ہو' اُسے دوسروں پر خرچ کرو' اور اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق' مال رکھنے پر ملامت نہیں کی جائے گی"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے زیادہ تر راویوں کی توثیق کی گئی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

1220 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْدِي ثَلَاثَة فيد اللّٰه الْعليا وَيَد الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيهَا وَيَد السَّائِل السُّفْلى فاعط الْفضل وَلَا تعجز عَن نَفسك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہاتھ تین قسم کے ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اوپر والا ہے' اور دینے والے کا ہاتھ اُس کے بعد ہے' اور مانگنے والا کا ہاتھ نیچے والا ہوتا ہے' تو تم اضافی چیز دے دو! اور اپنی ذات کے حوالے سے عاجز نہ ہونا (یعنی اپنی ضروریات کا خیال رکھنا)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1221 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بمن تعول وَخير الصَّدَقَة مَا كَانَ عَن ظهر غنى وَمَنْ يستعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' اور تم (خرچ کرتے ہوئے) اپنے زیر کفالت لوگوں سے آغاز کرو' اور بہترین صدقہ وہ ہے' جسے کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بچا کے رکھتا ہے' اور جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1222 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُنَاسًا من الْاَنْصَار سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى اِذا نفد مَا عِنْده قَالَ مَا يكون عِنْدِي من خير فَلَنْ ادخره عَنْكُمْ وَمَنْ استعف يعفه اللّٰه وَمَنْ يسْتَغْن يغنه اللّٰه وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا أعْطى اللّٰه اَحَدًا عَطَاءٍ هُوَ خير لَهٗ وأوسع من الصَّبْر . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں عطا کر دیا' انہوں نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پھر عطا کر دیا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ بھی موجود تھا' وہ سب ختم ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جو بھی بھلائی موجود ہوگی' وہ میں تم لوگوں سے بچا کر سنبھال کے نہیں رکھوں گا' جو شخص مانگنے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ اُسے بچا کے رکھتا ہے' جو شخص (لوگوں سے) بے نیازی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں سے) بے نیاز رکھتا ہے' جو شخص صبر اختیار کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کو' کوئی ایسی چیز عطیہ کے طور پر نہیں دی' جو اس شخص کے لئے صبر سے زیادہ بہتر ہو' اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1223 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّد عش مَا شِئْت فَاِنَّك ميت واعمل مَا شِئْت فَاِنَّك مَجْزِي بِهٖ واحبب من شِئْت فَاِنَّك مفارقه وَاعْلَم اَن

شرف الْمُؤمن قيام اللَّيْل وعزه استغناؤه عَن النَّاس ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام (نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! جب تک آپ چاہیں زندہ رہیں' لیکن آخرکار آپ نے مرنا ہے' اور جو عمل بھی آپ چاہیں وہ کرلیں' آپ کو اس کا بدلہ ملے گا' جس سے چاہیں آپ محبت رکھیں' آپ کو اس سے جدا ہونا پڑے گا' اور یہ بات جان لیں! کہ مومن کی عزت رات کے وقت نوافل ادا کرنے میں ہے' اور اس کا غلبہ' لوگوں سے بے نیازی اختیار کرنے میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1224 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغنى عَن كَثْرَة الْعرض وَلَكِن الْغنى غنى النَّفس ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء هُوَ كل مَا يقتنى من المَال وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحالی' مال کے زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ خوشحالی دل کی خوشحالی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ''العرض''میں'ع' پر' زبر' ہے' اس کے بعد' ر' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جسے مال کے طور پر آدمی رکھتا ہے۔

1225 - وَعَنْ زيد بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّی أعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دَعْوَة لَا يُسْتَجَاب لَهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے' جس میں خشوع نہ ہو' اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' اور ایسی دعا سے' جو مستجاب نہ ہو''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1226 - وَعَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَتَرٰى كَثْرَة المَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أفترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْل اللّٰهِ

قَالَ اِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ فِیْ حَدِيْثٍ يَاْتِی اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا کم ہونا غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوشحالی' دل کا بے نیاز ہونا ہے' اور غربت' دل کا غریب ہونا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے یہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئے گی۔

1227 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمِسْكِیْن الَّذِیْ ترده اللُّقْمَة وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَة وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِن الْمِسْكِین الَّذِیْ لا یجد غنی یُغْنِیه وَلَا یفْطن لَهٗ فَیتَصَدَّق عَلَیْهِ وَلَا یَقُوْمُ فَیسْاَل النَّاس ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مسکین وہ نہیں ہوتا' جو ایک یا دو لقمے لے کر' یا ایک یا دو کھجوریں لے کر' واپس چلا جاتا ہے بلکہ مسکین وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس اتنی خوشحالی نہیں ہوتی' جو اسے لوگوں سے بے نیاز کرے' اور اس کی حالت سے بھی ظاہر نہیں ہوتا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور وہ اُٹھ کر لوگوں سے مانگتا بھی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من أسلم ورزق كفافا وقنعه اللّٰه بِمَا آتَاهُ ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے اسلام قبول کیا' اسے بنیادی ضروریات کا رزق دیا گیا' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے' اسے عطا کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس پر' اُسے قناعت نصیب کی"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1229 - وَعَنْ فضَالة بن عبید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ طُوْبٰی لمن هدی لِلْاِسْلَامِ وَكَانَ عیشه كفافا وقنع

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

الكفاف من الرزق مَا كفا عَن السُّؤَال مَعَ القناعة لَا یزِید علی قدر الْحَاجة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی' اور اس کی زندگی کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوئیں اور اس نے قناعت اختیار کی"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

رزق میں "الکفاف" سے مراد وہ چیز ہے' جس میں قناعت موجود ہو' اور آدمی مانگنے سے بچ جائے' اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو۔

1230 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا ابْن آدم اِنَّك اَن تبذل

الْفضل خير لَك وَان تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِنَ الْيَد السُّفْلى
رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے ابن آدم! اضافی چیز کو اگر تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' اور اگر تم اسے روک کے رکھو' تو یہ تمہارے لئے برا ہے' اور بنیادی ضرورتوں کے حوالے سے ملامت نہیں کی جائے گی' اور تم زیر کفالت پر خرچ کا آغاز کرو' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1231 - وَرُوِيَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ والطمع فَإِنَّهُ هُوَ الْفقر وَإِيَّاكُمْ وَمَا يعْتَذر مِنْهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لالچ سے بچ کے رہو! کیونکہ یہی غربت ہے' اور اس چیز سے بھی بچ کے رہو! جس کی وجہ سے عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1232 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني وأوجز فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْك بالإياس مِمَّا فِيْ اَيدي النَّاس وَإِيَّاك والطمع فَإِنَّهُ فقر حَاضر وَإِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی مختصر سی نصیحت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں کے پاس جو کچھ موجود ہے' تم اس سے ناامید رہنا اور لالچ سے بچ کے رہنا' کیونکہ یہ موجود رہنے والا فقر ہے' اور ایسی چیز سے بچ کے رہنا' جس کا عذر پیش کرنا پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1233 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القناعة كنز لَا يفنى
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَرَفعه غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قناعت' ایک ایسا خزانہ ہے' جو ختم نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب ''الزہد'' میں نقل کی ہے اور اس کا ''مرفوع'' ہونا غریب ہے۔

1234 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحصن الخطمی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح آمنا فِيْ سربه معافى فِيْ بدنه عِنْده قوت يَوْمه فَكَاَنَّمَا حيزت لَهُ الدُّنْيَا بحذافيرها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . فِيْ سربه بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة اَي فِيْ نَفسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن محصن خطمی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ (یا جس شخص کی حالت یہ ہو) کہ اپنے نفس کے اعتبار سے وہ امن میں ہو' (یعنی اُسے کوئی پریشانی نہ ہو) اور جسمانی اعتبار سے وہ عافیت میں ہو (یعنی کوئی بیماری لاحق نہ ہو) اور اس کے پاس' اُس دن کی خوراک موجود ہو' تو گویا اس کے لئے' دنیا اپنی تمام تر خوبیوں سمیت سمیٹ دی گئی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

''سربہ'' میں' س' پر زیر ہے' اور اس سے مراد اُس کا نفس ہے۔

1235 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ أما فِيْ بَيْتك شَيْءٍ قَالَ بلٰى . حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقَعْب نشرب فِيْهِ من المَاء

قَالَ ائْتِنِيْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ من يَشْتَرِي هٰذَيْن

قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه وَأخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلٰى اَهْلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتني بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا أرينك خَمْسَة عشر يَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد أصَاب عشرَة دَرَاهِمْ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير لَك من اَن تَجِيْء الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِيْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة اِن الْمَسْاَلَة لَا تصلح اِلَّا لثلاث لِذِيْ فقر مدقع اَوْ لِذِيْ غرم مفظع اَوْ لِذِيْ دم موجع

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ بِطُوْلِهٖ وَاللَّفْظ لاَبِيْ دَاوُد وَأخرج التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مِنْهُ قصَّة بيع الْقدح فَقَط وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

الحلس بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام وبالسين الْمُهْملَة هُوَ كسَاء غليظ يكون على ظهر الْبَعِير وَسمي بِهٖ غَيره مِمَّا يداس ويمتهن من الْأكسية وَنَحْوَهَا الْفقر المدقع بِضَم الْمِيم وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة

حدیث 1234: صحیح ابن حبان - کتاب الرقائق' باب الفقر - ذکر الإخبار عمن طیب اللہ جل وعلا عیشہ فی ھذہ الدنیا' حدیث: 672 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمہ أحمد - حدیث: 1853 مسند الشہاب القضاعی - من أصبح معافی فی بدنہ آمنا فی سربہ عندہ قوت یومہ' حدیث: 511 شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت - الحادی والسبعون من شعب الإیمان وھو باب فی الزھد وقصر الأمل' حدیث: 9944 حلیة الأولیاء - إبراھیم بن أبی عبلة' حدیث: 7305

وَكسر الْقَاف هُوَ الشَّدِيد الملصق صَاحبه بالدقعة وَهِي الأَرْض الَّتِي لَا نَبَات بهَا
وَالْغُرْم بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء هُوَ مَا يلْزم أَدَاؤُهُ تكلفا لَا فِي مُقَابلَة عوض
والمفظع بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْفَاء وَكسر الظَّاء الْمُعْجَمَة هُوَ الشَّدِيد الشنيع
وَذُو الدَّم الموجع هُوَ الَّذِي يتَحَمَّل دِيَة عَن قَرِيبه أَوْ حميمه أَوْ نسيبه الْقَاتِل يَدْفَعهَا إِلَى أَوْلِيَاء الْمَقْتُول
وَلَوْ لم يفعل قتل قَرِيبه أَوْ حميمه الَّذِي يتوجع لقَتله

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے کوئی چیز مانگی' آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ایک کمبل ہے جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھ لیتے ہیں' اور کچھ حصہ نیچے بچھا لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے' جس میں ہم پانی پی لیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ! وہ شخص ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا' نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون شخص یہ دو چیزیں مجھ سے خریدے گا؟ ایک صاحب نے کہا: میں یہ دونوں چیزیں ایک درہم کے عوض میں خرید لوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون شخص ایک درہم سے زیادہ دے گا؟ تو ایک صاحب بولے: میں دو درہم کے عوض میں یہ دونوں چیزیں خرید لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے وہ دونوں چیزیں اس کو دیں' وہ دو درہم وصول کر کے اُس انصاری کو دیے اور فرمایا: ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے تم اناج خریدو! وہ اپنے گھر والوں کے سپرد کر دو اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لاؤ' وہ کلہاڑی لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کلہاڑی میں لکڑی لگائی' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں اکٹھی کر کے فروخت کرو' اور اب میں پندرہ دن تمہیں نہ دیکھوں' اس شخص نے ایسا ہی کیا' پھر وہ شخص آیا' تو اس نے دس درہم کما لئے ہوئے تھے' اس میں سے کچھ درہم کے ذریعے اس نے کپڑے خریدے تھے اور کچھ کے ذریعے اناج خریدا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آتے' اور تمہارے چہرے پر مانگنے کی وجہ سے داغ لگا ہوا ہوتا' مانگنا صرف تین قسم کے آدمیوں کے لئے درست ہے' ایسی غربت جو آدمی کو زمین کے ساتھ لگا دے' ایسی ادائیگی' جو انتہائی مشکل ہو' یا کسی قریبی عزیز کی (طرف سے) دیت ادا کرنی ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام بیہقی نے' طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی اور امام نسائی نے' اس میں سے پیالہ فروخت کرنے کا قصہ ذکر کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ'' الحلس ''اس میں 'ح' پر زبر ہے' اور 'ل' ساکن ہے' اس کے بعد 'س' ہے' اس سے مراد موٹی چادر ہے' جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے' اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ دیگر چادروں کے مقابلے میں' یہ زیادہ موٹی ہوتی ہے۔

لفظ'' المدقع ''اس میں 'م' پر پیش' ہے' 'د' ساکن ہے' 'ق' پر زیر ہے' اس سے مراد شدید ہونا ہے' جو آدمی کو زمین کے ساتھ ملا دے' ایسی زمین جہاں کوئی نباتات نہیں ہوتی ہیں۔

لفظ "الغرم" اس میں 'غ' پر 'پیش' ہے 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد کسی ادائیگی کا لازم ہونا ہے جو تکلف کے طور پر ہو' جو کسی چیز کے مقابلے یا عوض میں نہ ہو۔

لفظ "المفظع" میں 'م' پر 'پیش' ہے' اور 'ف' ساکن ہے' اور 'ظ' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد زبردست اور شنیع ہے۔

لفظ "ذوالدم الموجع" اس سے مراد دیت کی ادائیگی لازم ہونا ہے' جو کسی قریبی عزیز' یا دوست' یا ساتھی کی طرف سے ہو' جس نے قتل کیا ہو' اور وہ ادائیگی مقتول کے ورثاء کو کرنی ہو' اور اگر وہ آدمی ایسا نہیں کرتا' تو اس کا وہ قریبی عزیز' یا دوست' جس نے قتل کیا تھا' وہ قتل ہو جائے گا۔

1236 - وَعَنْ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَّاْخُذ اَحَدُكُمْ احبله فَيَاْتِيَ بحزمة من حطب على ظهره فيبيعها فيكف بهَا وَجهه خير لَهُ من اَن يسْاَل النَّاس اَعْطوهُ ام منعُوهُ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کوئی ایک شخص' اپنی رسی پکڑ کر' اس کے ذریعے اپنی لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر' اسے اپنی پشت پر لاد کر' اسے فروخت کردے' اور اس کے ذریعے اپنے چہرے کو محفوظ رکھے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے' کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے' اور لوگ اسے دیں' یا نہ دیں"۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1237 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يحتطب اَحَدُكُمْ حزمة على ظَهره خير لَهُ من اَن يسْاَل اَحَدًا فيعطيه اَوْ يمنعهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر لائے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اُسے کچھ دے' یا نہ دے"۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1238 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معد يكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكل اَحَد طَعَاما خيرا من اَن يَاْكُل من عمل يَده وَإِن نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَاْكُل من عمل يَده ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص' اس سے زیادہ بہتر کھانا نہیں کھاتا' جو کھانا وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتا ہے' اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (اس کمائی کے ذریعے) کھاتے تھے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5 - ترغيب من نزلت بِهٖ فاقة اَوْ حَاجَة اَن ينزلها بِاللّٰهِ تَعَالٰى

باب: جس شخص کو فاقہ یا حاجت لاحق ہو وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرے اِس بارے میں ترغیبی روایات

1239 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِهٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰهِ فيوشك اللّٰه لَهٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح ثَابت وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ أرسل اللّٰه لَهٗ بالغنى اِمَّا بِمَوْت عَاجل اَوْ غنى آجل يُوشك اَى يسْرع وزنا وَمعنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ لوگوں کے سامنے اس کا ذکر کرے تو اس شخص کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس شخص کو فاقہ لاحق ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا ذکر کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ جلد یا بدیر اس کو رزق عطا کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح اور ثابت ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس کی طرف خوشحالی بھیج دے گا' جو موت کی شکل میں جلدی ہوگی' یا خوشحالی کی شکل میں ذرا دیر سے ہوگی''۔

لفظ ''یوشک'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' (جلدی ہونے) کے معنی میں ہے۔

1240 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جَاع اَوْ احْتَاجَ فكتمه النَّاس وأفضى بِهٖ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يفتح لَهٗ قوت سنة من حَلَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھوکا ہو یا محتاج ہو اور لوگوں سے اس چیز کو چھپائے' اور اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ حلال طریقے سے اُس کی سال بھر کی خوراک اُس کے لئے کھول دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اَخذ مَا دفع من غير طيب نفس الْمُعْطِى

باب: جب دینے والے کی خوشی کے بغیر' کوئی چیز مل رہی ہو' اُس چیز کو حاصل کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1241 - عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا المَال خضرَة حلوة فَمَنْ

اعطیناه مِنهَا شَیئًا بِطیب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ من غیر شره نفس بورك لَهُ فِیهِ وَمَنْ اعطیناه مِنهَا شَیئًا بِغَیر طیب نفس منا وَحسن طعمة مِنهُ وشره نفس کَانَ غیر مبارك لَهُ فِیهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وروی اَحْمد وَالْبَزَّار مِنهُ الشّطْر الْآخیر بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ حسن

الشره بشین مُعْجمَة محر کا هُوَ الْحِرْص

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے' جسے ہم اس میں سے' کوئی چیز اپنی خوشی سے دیں' اوراس کی طرف سے لالچ نہ ہو' جو اس کے نفس کے شر کے بغیر ہو' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے ہم کوئی چیز اپنی طرف سے ناپسندیدگی کے ساتھ دیں' اوراس کی طرف سے بھی لینے میں اچھائی نہ ہو' اوراس کے نفس کی خرابی ہو' تو اس چیز میں' اس شخص کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''الشرة'' میں 'ش' ہے جس پر حرکت موجود ہے' اس سے مراد لالچ ہے۔

1242 - وَعَنْ مُعَاوِیَة بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي الْمَسْاَلَة فوَاللّٰهِ لَا یسالنی اَحَد مِنْکُمْ شَیْئًا فَتخرج لَهُ مَسْاَلته منی شَیْئًا وَاَنا لَهُ کَارِه فیبارك لَهُ فِیْمَا اَعْطیته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگتے ہوئے لپٹ ہی نہ جایا کرو! اللہ کی قسم! تم میں کوئی شخص مجھ سے کوئی چیز مانگے گا' اور پھر اس کی مانگی ہوئی چیز میری طرف سے اس کو مل جائے' جبکہ مجھے یہ بات پسند نہ ہو' تو میں نے جو کچھ اسے دیا ہوگا' اس میں اسے برکت نصیب نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1243 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن فَمَنْ اَعْطیته عَن طیب نفس فمبارك لَهُ فِیْهِ وَمَنْ اَعْطیته عَن مَسْاَلَة وشره نفس کَانَ کَالَّذِی یَاْکُل وَلَا یشْبع لَا تلحفوا اَی لَا تلحوا فِي الْمَسْاَلَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں خزانے کا نگران ہوں' جسے میں کوئی چیز اپنی خوشی کے ساتھ دوں گا' تو اس شخص کے لئے اس چیز میں برکت رکھی جائے گی' اور جسے میں مانگنے کی وجہ سے کوئی چیز دے دوں گا' اوراس کے لالچ کی وجہ سے دوں گا' تو اس شخص کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے جو کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتا''۔

لفظ ''لاتلحفوا'' یعنی تم مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو۔

1244 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تلحفوا فِي

الْمَسْأَلَة فَإِنَّهُ من يستخرج منا شَيْئًا بهَا لم يُبَارك لَهُ فِيهِ . رَوَاهُ أَبُو يعلى وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مانگنے میں زیادہ شدت نہ کرو! کیونکہ جس شخص کے لئے' ہماری طرف سے زبردستی کوئی مال نکلے گا' اس شخص کے لئے اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1245 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا . قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الرجل يأتيني فيسألني فَأُعْطِيه فَينْطَلق وَمَا يحمل فِيْ حضنه إِلَّا النَّار . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور وہ (چیز) میں اسے دے دیتا ہوں' اور پھر وہ (شخص) چلا جاتا ہے' تو اس نے اپنی جھولی میں' صرف آگ اٹھائی ہوئی ہوتی ہے''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1246 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم ذَهَبا إِذْ أَتَاهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ قَالَ زِدْنِيْ فزاده ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني الرجل فيسألني فَأُعْطِيه ثُمَّ يسألني فَأُعْطِيه ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ ولى مُدبرا وَقد جعل فِيْ ثَوْبه نَارا إِذا انْقَلب إِلَى أَهله . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سونا تقسیم کر رہے تھے' اسی دوران ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یارسول اللہ! مجھے دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے اُسے دے دیا' اس نے عرض کی: مجھے مزید دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے اسے مزید دے دیا' ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص میرے پاس آتا ہے' اور مجھ سے کچھ مانگتا ہے' اور میں اسے دے دیتا ہوں' وہ مجھ سے پھر مانگتا ہے' میں اسے دے دیتا ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' پھر وہ چلا جاتا ہے' جبکہ اس نے اپنے کپڑے میں آگ رکھی ہوئی ہوتی ہے' جب وہ اپنے گھر کی واپس جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1247 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْت فلَانا يشْكر يذكر أَنَّك أَعْطيته دينارين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِن فلَانا قد أَعْطيته مَا بَيْنَ الْعشْرَة إِلَى الْمِائَة فَمَا شكره وَمَا يَقُوْله إِن أحدكُم ليخرج من عِنْدِي بحاجته متأبطها وَمَا هِيَ إِلَّا النَّار قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم تعطهم قَالَ يأبون إِلَّا أَن يسألوني ويأبى اللّٰه لي الْبُخْل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى من حَدِيْث أَبِيْ سعيد وَتقدم

متأبطها أَي جاعلها تَحت إبطه

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے فلاں شخص کو ملاحظہ کیا؟ کہ وہ شکرگزار ہورہا تھا' اور یہ بات ذکر کررہا تھا کہ آپ نے اس کو دو دینار دیے ہیں' (یا کچھ دینار دیے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن فلاں شخص کو' تو میں نے دس سے لے کر ایک سو تک کے' درمیان میں دینار دیے ہیں' تو اس نے کس بات کا شکریہ ادا کیا؟ اور اس نے کیا بات کہی؟ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) ایک شخص اپنی ضرورت کی چیز لئے' اپنی بغل میں رکھ کر' میرے پاس سے نکلتا ہے' اور وہ چیز صرف آگ ہوتی ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر آپ اُن کو دیتے کیوں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مجھ سے مانگنے سے باز نہیں آتے اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بخل سے پاک رکھا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''متابطہا'' یعنی وہ اسے بغل کے نیچے رکھ لیتا ہے۔

ترغیب من جَاءَهُ شَيْءٌ من غير مَسْأَلَة وَلَا اِشراف نفس فِيْ قبُوله سِيمَا اِن كَانَ مُحْتَاجا وَالنَّهْي عَنْ رده وَاِن كَانَ غَنِيا عَنهُ

باب: جس شخص کے پاس مانگے' بغیر کوئی چیز آرہی ہو' اور اس کے لالچ کے بغیر آرہی ہو' تو اسے قبول کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص اس وقت' جب آدمی اس چیز کا محتاج بھی ہو' اور اس چیز کو واپس کرنے کی ممانعت' خواہ آدمی اُس سے بے نیاز ہو

1248 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعطيني الْعَطَاءِ فَاَقُوْل اَعْطه من هُوَ اِلَيْهِ أفقر مني . قَالَ فَقَالَ خُذْهُ اِذا جَاءَ ك من هٰذَا الْمَال شَيْءٌ وَّاَنت غير مشرف وَلَا سَائل فَخذه فتموله فَاِن شِئْت كُله وَاِن شِئْت تصدق بِه وَمَا لَا فَلَا تتبعه نَفسك

قَالَ سَالم بن عبد اللّٰه فلاجل ذٰلِكَ كَانَ عبد اللّٰه لَا يسْاَل اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يرد شَيْئًا اُعْطِيه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی چیز دی' تو میں نے عرض کی: یہ آپ اُسے دیدیں' جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے وصول کرلو! جب تمہارے پاس یہ مال آئے' اور تم اس کی طرف دیکھ بھی نہ رہے ہو' اور تم اس کا لالچ بھی نہ رکھتے ہو' تو تم اسے وصول کرکے اپنے مال میں شامل کرو' پھر خواہ تم اسے کھاؤ' خواہ تم اسے صدقہ کردو' لیکن جو ایسا نہ ہو (یعنی جس کا لالچ ہو' یا جو مانگ کر مل رہا ہو) تم اس کے پیچھے اپنے نفس کو نہ لے جاؤ''۔

سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کبھی کسی سے کوئی چیز مانگتے نہیں تھے اور جب انہیں کوئی چیز دی جاتی تھی تو وہ اسے واپس نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1249 - وَعَنْ عَطَاءِ بنِ يسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرسل إلى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بعطاء فَرده عمر فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم رَددته فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اخبرتنا اَن خيرا لاحدنا اَن لَا يَاْخُذَ مِنْ اَحد شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ذٰلِكَ عَن الْمَسْاَلَة فَاَمَا مَا كَانَ عَن غير مَسْاَلَة فَاِنَّمَا هُوَ رزق يرزقكه اللّٰه فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اما وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ لَا اَسال اَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَاتِينِي شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة اِلَّا اَخذته

رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن زيد بن أسلم عَن اَبِيه قَالَ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فَذكر بنحوه

عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ ادائیگی بھجوائی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ واپس کر دی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے یہ کیوں واپس کی ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی ہے؟ ہم میں بہتر وہ شخص ہے' جو کسی دوسرے سے کوئی چیز نہیں لیتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مانگنے کی صورت میں ہے' جب مانگے بغیر ہو' تو یہ وہ رزق ہوگا' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا گیا ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اب میں کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا' اور جب بھی مانگے بغیر' کوئی چیز میرے پاس آئے گی' تو میں وہ وصول کرلوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام بیہقی نے زید بن اسلم کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

1250 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنْطَب اَن عبد اللّٰه بن عَامر بعث اِلٰى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَفَقَة وَكِسْوَة فَقَالَت للرسول اَى بنى لَا اقبل من اَحد شَيْئًا فَلَمَّا خرج الرَّسُوْل قَالَت رُدُّوهُ عَلَيّ فَرَدُّوهُ قَالَت اِنِّي ذكرت شَيْئًا قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة من اَعْطَاك عَطَاءً من غير مَسْاَلَة فاقبليه فَاِنَّمَا هُوَ رزق عرضه اللّٰه اِلَيْك . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات لٰكِن قد قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ مُحَمَّد يَعْنِي الْبُخَارِيّ لَا أعرف للمطلب بن عبد اللّٰه سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْله حَدثنِي من شهد خطْبَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسمعت عبد اللّٰه بن عبد الرَّحْمٰن يَقُوْلُ لَا نَعرف للمطلب سَمَاعا من اَحد من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد رُوِيَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَاَما عَائِشَة فَقَالَ اَبُوْ حَاتِم الْمطلب لم يدْرك عَائِشَة

وَقَالَ اَبُوْ زرعَةَ ثِقَة اَرْجُو اَن يكون سمع من عَائِشَة فَإِن كَانَ الْمطلب سمع من عَائِشَة فالإسناد مُتَّصِل وَإِلَّا فالرسول إِلَيْهَا لم يسم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ مطلب بن عبداللہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ خرچ اور لباس بھجوائے' تو انہوں نے قاصد سے کہا: اے میرے بیٹے! میں ان میں سے کچھ بھی قبول نہیں کروں گی' جب وہ قاصد واپس چلا گیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اسے میرے پاس واپس لے کر آؤ! لوگ اسے واپس لے کر آئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! جو شخص مانگے' بغیر تمہیں کچھ دیدے' تو تم اسے قبول کرلو' کیونکہ یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کے راوی ثقہ ہیں' تاہم امام ترمذی نے یہ بات بیان کی ہے: امام محمد (یعنی امام بخاری) فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبداللہ نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے' کسی سے بھی سماع نہیں کیا ہے' صرف ایک روایت ہے' جس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اُن صاحب نے یہ بات بتائی ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے

(امام ترمذی فرماتے ہیں:) میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہمیں ''مطلب'' کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے' سماع کا علم نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' یا شاید سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: مطلب نے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ راوی ہے' مجھے یہ امید ہے کہ اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہوگا' اگر تو مطلب نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے' تو پھر اس کی سند متصل ہوگی' ورنہ پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں جانے والے قاصد کا نام بیان نہیں کیا گیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1251 - وَعَنْ وَاصل بن الْحطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد قلت لي إِن خيرا لَك اَن لَا تسْاَل اَحَدًا مِنَ النَّاس شَيْئًا

قَالَ إِنَّمَا ذَاكَ اَن تسْاَل . وَمَا آتَاك اللّٰه من غير . مَسْاَلَة فَإِنَّمَا هُوَ رزق رزقكه الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت واصل بن حطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' یہ کہ تم لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکم اس صورت میں ہے' جب تم نے کچھ مانگنا ہو' لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ تمہیں مانگے بغیر عطا کردے' تو یہ وہ رزق ہے' جو اللہ تعالیٰ تمہیں عطا کیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - وَعَنْ خَالِدِ بْن عَلِيّ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغه عَن اَخِيه مَعْرُوف من غير مَسْاَلَة وَلَا إشراف نفس فليقبله وَلَا يردهُ فَإِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه عَزَّ

وَجَلَّ اِلَيْهِ . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت خالد بن علی جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اپنے بھائی کی طرف سے مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر کوئی بھلائی ملے (یعنی رقم وغیرہ وصول ہو) تو اُسے اسکو قبول کر لینا چاہیے اور اسے واپس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کی طرف بھجوایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے نقل کر کے یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتَاهُ اللّٰه شَيْئًا من هٰذَا الْمَال من غير اَن يسْأَله فليقبله فَاِنَّمَا هُوَ رزق سَاقه اللّٰه اِلَيْهِ . وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس مال میں سے کچھ مانگے بغیر دیدے تو آدمی کو اسے قبول کر لینا چاہیے کیونکہ یہ وہ رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے بھجوایا ہے''۔

اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1254 - وَعَنْ عَابِد بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عرض لَهُ من هٰذَا الرزق شَيْءٌ من غير مَسْاَلَة وَلَا اِشْرَاف نفس فليتوسع بِهِ فِيْ رزقه فَاِن كَانَ غَنِيا فليوجهه اِلٰى من هُوَ اَحْوج اِلَيْهِ مِنْهُ . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد جيد قوي

قَالَ عبد اللّٰه بن اَحْمد بن حَنْبَل رَحِمَهُ اللّٰهُ سَاَلت اَبِي مَا الاستشراف قَالَ تَقول فِيْ نَفسك سيبعث اِلَيّ فَلَان سيصلني فَلَان

❀❀ حضرت عابد بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کے سامنے اس رزق میں سے کوئی چیز مانگے بغیر اور لالچ کے بغیر پیش کی جائے تو اسے اس کے ذریعے اپنے رزق میں وسعت اختیار کرنی چاہیے اگر آدمی خوشحال ہو تو پھر وہ اس مال کو اس شخص کو آگے دیدے جو اس مال کا اس سے زیادہ ضرورت مند ہو''۔ یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: ''استشراف'' کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کہ تم سوچو کہ عنقریب فلاں بھجوا دے گا عنقریب فلاں شخص مجھے ملے گا (اور مجھے مال دے گا)۔

1255 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمُعْطِي من سَعَة بِاَفْضَل من الْاٰخِذ اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گنجائش رکھنے والا دینے والا شخص' لینے والے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا' جبکہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1256 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ يُعْطِي بسعة باعظم اجرا من الَّذِيْ يقبل اِذا كَانَ مُحْتَاجا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِي الضُّعَفَاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جس نے گنجائش ہونے کی وجہ سے کچھ دیا ہو' وہ اجر کے اعتبار سے اس شخص سے بڑھ کر نہیں ہے' جس نے اُسے لیا ہو' جبکہ وہ لینے والا محتاج ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے کتاب ''الضعفاء'' میں نقل کی ہے۔

ترهيب السَّائِل اَن يسْاَل بِوَجْه اللّٰه غير الْجَنَّة وترهيب المسؤول بِوَجْه اللّٰه اَن يمْنَع

باب: اللہ کے نام پر' جنت کے علاوہ کچھ اور مانگنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس شخص سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو' اس کے نہ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1257 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه ثُمَّ منع سائله مَا لم يسْاَل هجرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح اِلَّا شَيْخه يحيى بن عُثْمَان بن صَالح وَهُوَ ثِقَة وَفِيْه كَلَام هجرا بِضَم الْهَاء وَسُكُون الْجِيم اَى مَا لم يسْاَل أمرا قبيحا لَا يَلِيق

وَيحْتَمل اَنه اَرَادَ مَا لم يسْاَل سؤالا قبيحا بِكَلَام قَبِيح

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص بھی معلون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے' اور پھر وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے' جبکہ مانگنے والے نے کسی نامناسب چیز کو نہ مانگا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے ہیں' البتہ امام طبرانی کے استاد یحییٰ بن صالح کا معاملہ مختلف ہے' وہ ثقہ ہیں' لیکن ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

لفظ ''ہجر'' میں 'ہ' پر پیش ہے 'ج' پر پیش ہے' یعنی جبکہ اس نے کوئی ایسی چیز نہ مانگی ہو' جو قبیح ہو اور مناسب نہ ہو' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ کی مراد یہ ہو: جبکہ اس نے قبیح کلام کے ذریعے' کوئی قبیح چیز نہ مانگی ہو''۔

1258 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فاعيذوه وَمَنْ سَاَلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطوهُ وَمَنْ دعَاكُمْ فاجيبوه وَمَنْ صنع اِلَيْكُمْ مَعْرُوفا فكافئوه فَاِن لم تجدوا مَا تكافئوه فَادعوا لَهُ حَتَّى تروا اَنكُمْ قد كافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے پناہ دے دو' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے' اسے دیدو' جو شخص تمہیں دعوت پر بلائے اس کی دعوت کو قبول کرو' جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تم اسے اس کا بدلہ دو' اور اگر تمہیں' اس کا بدلہ دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا' تو تم اس کے حق میں دعا کرو' اتنی دعا کرو کہ تمہیں محسوس ہو کہ اب تم نے اسے بدلہ دے دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1259 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة مولى رِفَاعَة عَنْ رَافِع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من سَاَلَ بِوَجْه اللّٰه وملعون من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَمنع سائله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

ابوعبیدہ' جو حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' انہوں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''وہ شخص ملعون ہے' جو اللہ کے نام پر مانگتا ہے' اور وہ شخص ملعون ہے' جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ مانگنے والے کو کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1260 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخْبرُكُمْ بشر النَّاس رجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنْ غَرِيْب وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ آخر حَدِيْث يَاْتِيْ فِي الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا گیا ہو اور وہ کچھ بھی نہ دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جو ایک حدیث کا آخری حصہ ہے' جو جہاد سے متعلق باب میں' آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1261 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخْبرُكُمْ بشر الْبَرِيَّة قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ الَّذِيْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى . رَوَاهُ اَحْمد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حديث 1258: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب عطية من سأل بالله - حديث: 1437 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله عز وجل - حديث: 2533 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' من سأل بالله - حديث: 2319 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2185 الأدب المفرد للبخاري - باب من صنع إليه معروف فليكافئه' حديث: 219

''کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا گیا ہو اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

1262 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أحدثكُمْ عَن الْخضر قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ بَيْنَمَا هُوَ ذَات يَوْم يمشي فِيْ سوق بني اِسْرَائِيل أبصره رجل مكَاتب فَقَالَ تصدق عَلَيّ بَارك اللّٰه فِيك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰه من اَمر يكون مَا عِنْدِى شَيْءٍ أعطيكه فَقَالَ الْمِسْكِين اَسألك بِوَجْه اللّٰه لما تَصَدَّقت عَلَيّ فَاِنِّيْ نظرت السماحة فِيْ وَجهك ورجوت الْبركَة عنْدك فَقَالَ الْخضر آمَنت بِاللّٰهِ مَا عِنْدِى شَيْءٍ أعطيكه اِلَّا اَن تاخذني فتبيعني فَقَالَ الْمِسْكِين وَهل يَسْتَقِيم هٰذَا قَالَ نَعَمْ اَقُوْل لقد سَاَلتنِىْ بِاَمْر عَظِيم أما اِنِّىْ لَا أخيبك بِوَجْه رَبِّى بِعني

قَالَ فقدمه اِلَى السُّوق فَبَاعَهُ بأربع مائة دِرْهَم فَمَكث عِنْد الْمُشْتَرِى زَمَانا لَا يَسْتَعْمِلهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اِنَّمَا اشتريتني التمَاس خير عِنْدِى فاوصني بِعَمَل

قَالَ أكره اَن أشق عَلَيْك اِنَّك شيخ كَبِيْر ضَعِيْف قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ قُم فانقل هٰذِهِ الْحِجَارَة وَكَانَ لَا ينقلها دون سِتَّة نفر فِيْ يَوْم فَخرج الرجل لبَعض حَاجته ثُمَّ انْصَرف وَقد نقل الْحِجَارَة فِيْ سَاعَة

قَالَ اَحْسَنت وأجملت واطقت مَا لم ارك تُطِيقهُ

قَالَ ثُمَّ عرض للرجل سفر فَقَالَ اِنِّىْ أحسبك اَمينا فَاخْلُفْنِىْ فِىْ اَهلِىْ وَمَالِىْ خلَافَة حَسَنَة

قَالَ وأوصني بِعَمَل

قَالَ اِنِّىْ اكره اَن اشق عَلَيْك قَالَ لَيْسَ يشق عَلَيّ

قَالَ فَاضْرب من اللَّبن لبيتي حَتّٰى اقدم عَلَيْك

قَالَ فَمر الرجل لسفره قَالَ فَرجع الرجل وَقد شيد بناءه قَالَ اَسألك بِوَجْه اللّٰه مَا سبيك وَمَا اَمرك قَالَ سَاَلتنِىْ بِوَجْه اللّٰه وَوجه اللّٰه أوقعني فِىْ هٰذِهِ الْعُبُودِيَّة فَقَالَ الْخضر سأخبرك من اَنا اَنا الْخضر الَّذِىْ سَمِعت بِهِ سَاَلنِى مِسْكين صَدَقَة فَلَمْ يكن عِنْدِى شَيْءٍ اُعْطِيه فَسَاَلَنِىْ بِوَجْه اللّٰه فأمكنته من رقبتي فباعني وأخبرك اَنه من سُئِلَ بِوَجْه اللّٰه فَرد سائله وَهُوَ يقدر وقف يَوْم الْقِيَامَة جلدَة وَلَا لحم لَهُ يتقعقع فَقَالَ الرجل آمَنت بِاللّٰهِ شققت عَلَيْك يَا نَبِىَّ اللّٰهِ وَلَمْ أعلم

قَالَ لَا بَاس اَحْسَنت وأتقنت فَقَالَ الرجل بِاَبِىْ اَنْت وَاُمى يَا نَبِىَّ اللّٰهِ احكم فِىْ اَهلِىْ بِمَا شِئْت اَوْ اختر فأخلي سَبِيْلك

قَالَ اَحَبَّ اَنْ تخلی سبیلی فاعبد رَبِّی فخلی سَبیله فَقَالَ الْخضر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوثقنی فِی الْعُبُودِیَۃَ ثُمّ نجانی مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَغَیْر الطَّبَرَانِیّ وَحسن بعض مَشَایِخنَا اِسْنَاده وَفِیْه بعد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تم لوگوں کو''خضر'' کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض: کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک مرتبہ وہ بنی اسرائیل کے بازار میں پیدل چلتے ہوئے جارہے تھے ایک مکاتب غلام نے انہیں دیکھا اور بولا: آپ مجھے صدقہ کے طور پر کچھ دیجئے! اللہ تعالیٰ آپ کو برکت نصیب کرے گا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں' اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے' وہی ہوتا ہے' میرے پاس تو تمہیں دینے کے لئے کچھ نہیں ہے' اس نے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں' اور آپ سے اللہ کے نام پر مانگا ہے' کہ آپ مجھے صدقے کے طور پر کچھ دیجئے' کیونکہ میں نے آپ کے چہرہ پر مہربانی کے آثار دیکھے ہیں' اور میں آپ کے پاس سے برکت کی امید رکھتا ہوں کہ (آپ مجھے کچھ دیدیں گے) تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں' میرے پاس کوئی ایسی چیز ہے' جو میں تمہیں دوں' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم مجھے پکڑو اور مجھے فروخت کردو' اس مسکین نے کہا: کیا یہ ٹھیک ہوگا؟ حضرت خضر نے کہا: جی ہاں! میں یہ سوچتا ہوں کہ تم نے ایک عظیم ذات کے حوالے سے مجھ سے مانگا ہے' تو میں اپنے پروردگار کے نام پر تمہیں رسوائی کا شکار نہیں کروں گا' تم مجھے فروخت کردو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص انہیں لے کر بازار گیا' اور چار درہم کے عوض میں' انہیں فروخت کردیا' وہ ایک طویل عرصہ تک خریدار کے پاس رہے' اس خریدار نے ان سے کوئی کام نہیں لیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھے اس لئے خریدا ہے' تاکہ میرے پاس سے کوئی بھلائی حاصل کرو' تو تم مجھے کوئی کام کرنے کا کہو' اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' آپ بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر اٹھیں اور اس پتھر کو منتقل کردیں' حالانکہ وہ ایسا پتھر تھا' جسے چھ آدمی مل کر ایک دن میں دوسری جگہ منتقل کرسکتے تھے' وہ شخص کسی کام سے گیا' جب وہ واپس آیا تو اسی دوران حضرت خضر علیہ السلام ایک گھڑی میں اسے دوسری جگہ منتقل کرچکے تھے' اس شخص نے کہا: آپ نے اچھا اور عمدہ کام کیا ہے' اور ایسی طاقت کا اظہار کیا ہے' جو میں نہیں سمجھتا تھا کہ آپ میں اتنی طاقت ہوگی' پھر اس شخص کو کوئی معاملہ درپیش ہوا تو اس نے کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ایک امین آدمی ہیں' تو آپ میری غیر موجودگی میں' میرے گھر والوں اور میرے مال کی اچھی طرح سے دیکھ بھال کیجئے گا' تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم مجھے کوئی کام کرنے کا بھی کہہ دو! اس نے کہا: مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں آپ کو کسی مشقت کا شکار کروں' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: مجھے مشقت نہیں ہوگی' اس نے کہا: پھر آپ میرے گھر کے لئے اینٹیں بناتے رہیں' جب تک میں واپس نہیں آجاتا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص سفر پر چلا گیا' جب وہ شخص واپس آیا' تو حضرت خضر علیہ السلام عمارت تعمیر کرچکے تھے' اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے' اور آپ کا معاملہ کیا ہے؟ (یعنی آپ کون ہیں' اور اتنا کام کیسے کرلیا ہے؟) تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تم نے مجھ سے اللہ کے نام پر یہ سوال کیا ہے' حالانکہ اللہ کے نام نے ہی مجھے اس طرح غلام بنایا ہے' پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: کہ میں تمہیں بتاتا ہوں' میں وہ خضر ہوں' جس کے بارے میں تم نے سن رکھا ہوگا' ایک مسکین

نے مجھ سے صدقہ کرنے کیلئے کہا' میرے پاس کوئی چیز نہیں تھی' جو میں اسے دیتا' اس نے مجھ سے اللہ کے نام پر مانگا تھا' تو میں نے اپنا آپ اس کے حوالے کردیا' تو اس نے مجھے فروخت کردیا' میں تمہیں یہ بات بتاتا ہوں' جو شخص اللہ کے نام پر کچھ مانگے اور جو مانگنے والے کو (کچھ دیے بغیر) لوٹا دے' حالانکہ وہ دینے کی قدرت رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اسے ایسی حالت میں کھڑا کیا جائے گا کہ اس کے جسم پر صرف کھال ہوگی' گوشت نہیں ہوگا اور وہ حرکت کررہا ہوگا' تو اس شخص نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا' اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت کا شکار کیا' لیکن لاعلمی میں کیا' حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: کوئی حرج نہیں ہے' تم نے اچھا کیا اور مجھ پر بھروسہ بھی کیا' اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میرے گھر والوں کے بارے میں مجھے جو چاہیں حکم دیں' یا پھر اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو چھوڑ دیتا ہوں' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو' تاکہ میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہوں' تو اس شخص نے انہیں چھوڑ دیا' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: ہر طرح کی حمد' اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے غلام بنا کر پابند کروایا' اور پھر مجھے اس چیز سے نجات دے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام طبرانی کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' لیکن یہ بعید از امکان ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصَّدَقَة والحث عَلَيْهَا وَمَا جَاءَ فِيْ جهد الْمقل وَمَنْ تصدق بِمَا لَا يجب

باب: صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز اس کی ترغیب دینا اور جس شخص کے پاس مال کم ہو' اُس کا (صدقہ کرنا) اور جو شخص کوئی ایسا صدقہ کرے' جو لازم نہ ہو' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

1263 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تصدق بِعدْل تَمْرَة من كسب طيب وَلَا يقبل الله اِلَّا الطّيب فَإِن الله يقبلهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لصَاحِبهَا كَمَا يُربي اَحَدُكُمْ فلوه حَتّٰى تكون مثل الْجَبَل . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حلال کمائی میں سے ایک کھجور جتنی چیز صدقہ کرے گا' ویسے اللہ تعالیٰ صرف حلال چیز ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اس (صدقہ) کرنے والے کے لئے اُسے بڑھاتا رہتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ (وہ کھجور' جو صدقہ کے طور پر دی گئی تھی) وہ پہاڑ کی مانند ہوجاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1264 - وَفِيْ رِوَايَة لِابْنِ خُزَيْمَة اِن العَبْد اِذا تصدق من طيب تقبلهَا اللّٰه مِنْهُ وَاَخذهَا بِيَمِينِهِ فرباها كَمَا يُربي اَحَدُكُمْ مهره اَوْ فَصِيله وَاِن الرجل ليتصدق باللقمة فتربو فِيْ يَد اللّٰه اَوْ قَالَ فِيْ كف اللّٰه حَتّٰى تكون

مثل الْجَبَلِ فتصدقوا

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کوئی بندہ' پاکیزہ چیز میں سے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے اسے قبول کرتا ہے' اسے اپنے دستِ قدرت میں لے کر اسے پالنا پوسنا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' آدمی ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں بڑھنا شروع ہوتا ہے' یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے' تو تم لوگ صدقہ کیا کرو''۔

1265 - وَفِیْ رِوَایَةٍ صَحِیْحَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه یقبل الصَّدَقَة ویاخذها بِیَمِیْنِهٖ فیربیها لاحدکم کَمَا یُرَبی اَحَدُکُمْ مهره حَتّٰی اِن اللُّقْمَة لتصیر مثل اُحد وتصدیق ذٰلِكَ فِیْ کتاب اللّٰه (الم یعلموا اَن اللّٰه هُوَ یقبل التَّوْبَة عَن عباده وَیَاْخُذ الصَّدَقَات) التوبة ویمحق اللّٰه الرِّبَا ویربی الصَّدَقَات البقرة . وَرَوَاهُ مَالك بِنَحْوِ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیْ هٰذِهٖ عَنْ سَعِیْدِ بن یَسَار مُرْسلا لم یذکر اَبَا هُرَیْرَة

امام ترمذی کی ایک ''صحیح'' روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول کرتا ہے' اسے اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے' اور پھر اسے بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہو جاتا ہے''

اس کی تصدیق' اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ہے: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''کیا وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے' اور صدقات وصول کرتا ہے''

(ایک اور مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے' اور صدقات کو بڑھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' انہوں نے اسے سعید بن یسار کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

1266 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه لیربی لاحدکم التمرة واللقمة کَمَا یُرَبی اَحَدُکُمْ فلوه اَوْ فَصِیله حَتّٰی تکون مثل اُحد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ الفلو بِفَتْح الْفَاء وَضم اللَّام وَتَشْدِید الْوَاو هُوَ الْمهر اَوّل مَا یُولد . والفصیل ولد النَّاقة اِلٰی اَن یفصل عَن اُمه

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کی' ایک کھجور' یا ایک لقمے کو بڑھانا شروع کرتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے جانور کے بچے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ

ہیں۔

لفظ "الفلو" میں 'ف' پر 'زبر' ہے 'ل' پر 'پیش' ہے اور 'و' پر 'شد' ہے اس سے مراد جانور کے ہاں پیدا ہونے والا پہلا بچہ ہے۔

لفظ "الفصیل" سے مراد اونٹنی کا وہ بچہ ہے جو دودھ چھڑانے تک کی عمر کا ہو۔

1267 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد لیتصدق بالکسرۃ تربو عِند اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی تکون مثل أحد ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے اور وہ اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1268 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لیدخل باللقمۃ الْخبز وقبضۃ التَّمْر وَمثله مِمَّا ینتفع بِهِ الْمِسْکِین ثَلَاثَة الْجَنَّة رب الْبَیْت الْآمِر بِهِ وَالزَّوْجَة تصلحه وَالْخَادِم الَّذِیْ یناول الْمِسْکِین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا ۔ رَوَاہُ الْحَاکِم وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاللَّفْظ لَهُ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

الْقَبضَة بِفَتْح الْقَاف وَضَمِّهَا وَاِسْکَان الْبَاء وبالصاد الْمُهْملَة هُوَ مَا یتناوله الْآخِذ برؤوس أنامله الثَّلَاث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے یا مٹھی بھر کھجوروں یا اس کی مانند کوئی اور چیز جس کے ذریعے کسی مسکین کو نفع حاصل ہوا ہو' ان کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' گھر کے مالک کو' جس نے اس کے بارے میں حکم دیا ہو' اس کی بیوی کو' جس نے اسے تیار کیا ہو' اور اس خادم کو' جو وہ چیز مسکین کو پکڑاتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہمارے خادموں کو بھی نہیں بھولتا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ "القبضۃ" میں 'ق' پر 'زبر' ہے اور اس پر 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے' 'ب' ساکن ہے اور اس کے بعد 'ض' ہے اس سے مراد وہ چیز ہے' جسے کوئی پکڑنے والا تین انگلیوں کی پوروں کی مدد سے پکڑ سکے۔

1269 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰہ عبدا بعفو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاہُ مَالك مُرْسلا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور معاف کرنے کے نتیجے میں' اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے'

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1270 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یرفعہُ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا مد عبد يَده بِصَدَقَة إِلَّا أَلقيت فِي يَد الله قبل اَن تقع فِي يَد السَّائِل وَلَا فتح عبد بَاب مَسْأَلَة لَهُ عَنْهَا غنى إِلَّا فتح الله لَهُ بَاب فقر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی' اور جب کوئی بندہ صدقہ کرنے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے' تو مانگنے والے کے ہاتھ میں جانے سے پہلے' وہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں جاتی ہے' اور جب بھی کوئی بندہ' خوشحال ہونے کے باوجود مانگنے کا دروازہ اپنے لئے کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1271 - وَرُوِیَ عَن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس تُوبُوا إِلَى الله قبل اَن تَمُوتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلوا وصلوا الَّذِي بَيْنكُم وَبَين ربكُم بِكَثْرَة ذكركُمْ لَهُ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة ترزقوا وتنصروا وتجبروا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه فِي حَدِيْثٍ تقدم فِي الْجُمُعَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو اس سے پہلے کہ تم مر جاؤ' اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرو اس سے پہلے کہ تم مشغول ہو جاؤ' اور اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان بکثرت ذکر کر کے تعلق قائم کرو اور خفیہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہیں مضبوط کیا جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے جمعہ سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1272 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنهم ذَبَحُوا شَاة فَقَالَ النَّبِي صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِي مِنْهَا قَالَت مَا بَقِي مِنْهَا إِلَّا كتفها . قَالَ بَقِي كلهَا غير كتفها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَمَعْنَاهُ اَنهم تصدقوا بهَا إِلَّا كتفها

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے: ان لوگوں نے ایک بکری ذبح کی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس میں سے کتنا حصہ باقی بچا ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اس میں سے صرف اس کا کندھا باقی بچا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے کندھے کے علاوہ باقی سب حصہ باقی بچا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن لوگوں نے اس بکری کا سارا گوشت صدقہ کر دیا تھا' صرف اس کا کندھا صدقہ نہیں کیا تھا۔

1273 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهُ من ماله ثَلَاث مَا أكل فافنى اَوْ لبس فابلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال اور میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں سے' اُس کے حصے میں سے صرف تین چیزیں آتی ہیں' وہ چیز جسے وہ کھا کر فنا کر دے' یا پہن کر پرانا کر دے' اور وہ جو (اللہ کی راہ میں) دے کر محفوظ کر لے' اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے' وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے آدمی لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1274 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَال وَارِثه اَحَبّ اِلَيْهِ من مَاله قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحَد اِلَّا مَاله اَحَبّ اِلَيْهِ

قَالَ فَاِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارِثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کون شخص ایسا ہے؟ جس کے وارث کا مال' اس کے نزدیک اس کے اپنے مال سے زیادہ پسندیدہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے' ہر ایک کو اپنا ہی مال پسندیدہ ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جسے وہ (اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیج دے' اور جسے وہ چھوڑ جائے' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1275 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل فِیْ فلاة من الْاَرْض فَسمع صَوْتا فِیْ سَحَابَة اسْقِ حديقة فلَان فتنحى ذٰلِكَ السَّحَاب فأفرغ مَاءَهُ فِیْ حرَّة فَاِذَا شرجة من تِلْكَ الشراج قد استوعبت ذٰلِكَ المَاء كُله فتتبع المَاء فَاِذَا رجل قَائِم فِیْ حديقة يحول المَاء بمسحاته فَقَالَ لَهُ يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك قَالَ فلَان للاسم الَّذِیْ سمع فِی السحابة فَقَالَ لَهُ يَا عبد اللّٰه لم سَاَلتَنِیْ عَن اسْمِی قَالَ سَمِعت فِی السَّحَاب الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اسْقِ حديقة فلَان لاسمك فَمَا تَصْنَع فِيْهَا قَالَ أما اِذْ

حدیث1273: صحیح مسلم - کتاب الزهد والرقائق' حدیث: 5371صحیح ابن حبان - کتاب الزکاة' باب ما جاء فی الحرص وما یتعلق به - ذکر الإخبار عما یخلف المرء بعده من ماله' حدیث: 3303السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الجنائز' باب ما ینبغی لکل مسلم أن یستعمله من قصر الأمل والاستعداد - حدیث: 6128مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8632شعب الإیمان للبیہقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث: 3177

حدیث1274: صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب ما قدم من ماله فهو له - حدیث: 6086السنن للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 3574السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الوصایا' الکراهیة فی تأخیر الوصیة - حدیث: 6247مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3518شعب الإیمان للبیہقی - التحریض علی صدقة التطوع' حدیث: 3175الأدب المفرد للبخاری - باب من مات له سقط' حدیث: 154

قلت ھٰذَا فَإِنِّیْ أنظر اِلٰی مَا یخرج مِنْھَا فاتصدق بِثُلثِهٖ وآکل أنا وعیالی ثلثه وأرد ثلثه
رَوَاهُ مُسْلِم ۔ الحدیقة الْبُسْتَان اِذا کَانَ عَلَیْهِ حَائِط
الْحرَّة بِفَتْح الْحَاء الْمُھْمَلَة وَتَشْدید الرَّاء الْاَرْض الَّتِیْ بھَا حِجَارَة سود
والشرجة بِفَتْح الشین الْمُعْجَمَة وَاِسْکَان الرَّاء بعْدھَا جیم وتاء تَأْنِیث مسیل الْمَاء اِلَی الْاَرْض السھلة
والمسحاة بِالسِّین والحاء الْمُھْمَلَتَیْنِ ھِیَ المجرفة من الْحَدِیْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مرتبہ ایک شخص بے آب وگیاہ زمین پر چلتا ہوا جا رہا تھا' اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو' تو وہ بادل ایک طرف چل پڑا' اس نے سارا پانی ایک پتھریلی جگہ پر بہادیا' وہاں سے ایک نالی نکل رہی تھی' وہ سارا پانی اس نالی کے اندر آ گیا' وہ شخص اس پانی کے پیچھے چلتا رہا' تو وہاں ایک شخص اپنے باغ میں کھڑا ہوا پھاوڑے کے ذریعے پانی کا راستہ بنا رہا تھا' اس شخص نے اس دوسرے شخص سے دریافت کیا: اے اللہ کے بندے! تمہارا نام کیا ہے؟ دوسرے شخص نے نام بتایا' تو یہ وہی نام تھا' جو اس نے بادل میں سنا تھا' اس نے دریافت کیا: اے اللہ! کے بندے! تم نے مجھ سے میرا نام کیوں دریافت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: جس بادل میں سے یہ پانی برسا ہے' میں نے اس میں یہ سنا کہ کوئی شخص یہ کہہ رہا تھا: فلاں کے باغ کو سیراب کرو' اس نے تمہارا نام لیا تھا' تو تم اس باغ میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: اب تم نے یہ بات بتادی ہے' تو پھر میں بتاتا ہوں کہ اس کی جتنی بھی پیداوار ہوتی ہے' میں اس کے ایک تہائی حصے کو صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی حصہ' میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں' اور ایک تہائی حصہ دوبارہ اس پر لگا دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ لفظ ''الحدیقة'' کا مطلب ایسا باغ' جس کی چار دیواری موجود ہو۔

لفظ ''الحرة'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور 'ر' پر شد ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں سیاہ پتھر موجود ہو (یعنی پتھریلی سرزمین)

''الشرجة'' میں 'ش' پر زبر ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ج' ہے' پھر اس کے بعد تائے تانیث ہے' اس سے مراد پانی کی ایسی نالی ہے' جو نرم زمین کی طرف جاتی ہے۔

''المسحاة'' میں 'س' ہے' اور 'ح' ہے' اس سے مراد لوہے کا بنا ہوا پھاوڑا ہے۔

1276 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْکُم من اَحَد اِلَّا سیکلمه اللّٰه لَیْسَ بَیْنه وَبَیْنه ترجمان فَینظر اَیمن مِنْهُ فَلَا یری اِلَّا مَا قدم فَینظر أشأم مِنْهُ فَلَا یری اِلَّا مَا قدم فَینظر بَیْن یَدَیْهِ فَلَا یری اِلَّا النَّار تِلْقَاء وَجهه فَاتَّقُوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة
وَفِیْ رِوَایَةٍ من اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَن یسْتَتر مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَلْیفْعَل ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ عنقریب' اللہ تعالیٰ یوں کلام کرے گا' کہ اس شخص کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا' آدمی اپنے دائیں طرف دیکھے گا' تو اسے وہ چیز دکھائی دے گی (جو اس نے اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے) آگے بھیجی تھی

پھر وہ بائیں طرف دیکھے گا' تو اسے صرف وہ چیز نظر آئے گی' جو اس نے آگے بھیجی تھی' پھر وہ سامنے دیکھے گا' تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی' جو اس کے بالکل سامنے ہوگی' تو تم لوگ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرو"۔

(یعنی نصف کھجور کے ذریعے کرو) ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تم میں سے جو شخص جہنم سے بچ سکتا ہو' وہ ایسا کرے' خواہ نصف کھجور کے ذریعے ایسا کرے"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1277 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقِ اَحَدُكُمْ وَجهه النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے ہر شخص کو اپنے چہرے کو آگ سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیے' خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کرے"

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1278 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة استترى مِنَ النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تسد من الجائع مسدها من الشبعان . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! جہنم سے بچنے کی کوشش کرو' خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ بھوکے کی بھی اتنی ضرورت پوری کرتی ہے جتنی سیر شخص کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1279 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَعْوَاد الْمِنبر يَقُوْلُ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَاِنَّهَا تقيم العوج وتدفع ميتَة السوء وَتَقَع من الجائع موقعها من الشبعان . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْثِ عَنْ اَنَسٍ وَّاَبِيْ هُرَيْرَة وَاَبِيْ اُمَامَةَ والنعمان بن بشير وَغَيرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر کی لکڑیوں پر (تشریف فرما ہوکر) یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جہنم سے بچنے کی کوشش کرو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے کرو' کیونکہ یہ ٹیڑھے کو درست کرتی ہے' بری موت کو پرے کرتی ہے اور بھوکے کی وہی ضرورت پوری کرتی ہے' جو سیر کی ضرورت پوری کرتی ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے' یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کے حوالے سے منقول ہے۔

1280 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لكعب بن عجْرَة يَا

كَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قربَان وَالصِّيَام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فبائع نَفسه فموثق رقبته ومبتاع نَفسه فِي عتق رقبته . رَوَاهُ أَبُو يعلى بِإِسْنَاد صَحِيح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے' اور روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے' اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں ہوتے ہیں' یا تو آدمی اپنے آپ کا سودا کر کے خود کو غلام بنوالیتا ہے' یا اپنے آپ کو خرید کر آزاد کروالیتا ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1281 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجْرَة إِنَّهُ لَا يدْخل الْجنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار أولى بِهِ

يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فغاد فِي فكاك نَفسه فمعتقها وغاد فموثقها . يَا كَعْب بن عجْرَة الصَّلَاة قرْبَان وَالصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يذهب الجليد على الصَّفَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے کعب عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور خون داخل نہیں ہوں گے' جن کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو' یہ جہنم کے زیادہ لائق ہوں گے' اے کعب بن عجرہ! لوگ نکلتے ہیں' تو ان کی دو حالتیں ہوتی ہیں' ایک شخص اپنے آپ کو چھڑواتا ہے' اور آزاد کروالیتا ہے' اور ایک شخص خود کو غلام بنوالیتا ہے' اے کعب بن عجرہ! نماز قربت کے حصول کا باعث ہے روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے جس طرح کوئی سخت چیز ڈھلوان سے گر جاتی ہے۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1282 - وَعَنْ مُعَاذ بْنِ جَبَل قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر فَذكر الحَدِيْث إِلَى أَن قَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ يَعْنِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أدلك على أَبْوَاب الْخَيْر

قلت بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة كَمَا يطفىء المَاء النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي الصمت وَهُوَ عِنْد ابْن حبَان من حَدِيْث جَابر فِي حَدِيْث يَأْتِي فِي كتاب الْقَضَاء إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ آگے چل کر بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو یوں بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ آگے چل کر خاموشی سے متعلق باب میں مکمل

روایت کے طور پر آئے گی' یہ روایت امام ابن حبان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت قضا سے متعلق باب میں' آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1283 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لتطفیء غضب الرب وتدفع ميتة السوء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وروى ابْن الْمُبَارك فِيْ كتاب الْبر شطره الاَخير وَلَفْظِهِ اِن الله ليدرا بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابا من ميتَة السوء

يدْرَا بِالدَّال الْمُهْملَة اَى يدْفع وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک صدقہ پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور بری موت کو پرے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' عبداللہ بن مبارک نے اس روایت کا آخری نصف حصہ ''کتاب البر'' میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ صدقے کی وجہ سے' بری موت کے ستر دروازے پرے کر دیتا ہے''۔

لفظ ''یدرا'' میں 'د' ہے' اس سے مراد ''یدفع'' یعنی پرے کرنا' یہ وزن اور معنی دونوں کے اعتبار سے اس سے مناسبت رکھتا ہے۔

1284 - وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَة الْاَنْمَارِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث اقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده الله عزا وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نَحْوَهَا وَاُحَدِّثكُمْ حَدِيْثا فاحفظوه . قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لأربعة نفر عبد رزقه الله مَالا وعلما فَهُوَ يَتَّقِي فِيْهِ ربه ويصل فِيْهِ رَحمَه وَيعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا بِاَفْضَل الْمنَازل وَعبد رزقه الله علما وَلَمْ يرزقه مَالا فَهُوَ صَادِق النِّيَّة يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فأجرهما سَوَاء وَعبد رزقه الله مَالا وَلَمْ يرزقه علما يخبط فِيْ مَاله بِغَيْر علم وَلَا يَتَّقِي فِيْهِ ربه وَلَا يصل فِيْهِ رَحمَه وَلَا يعلم لله فِيْهِ حَقًّا فَهٰذَا باخبث الْمنَازل وَعبد لم يرزقه الله مَالا وَلَا علما فَهُوَ يَقُوْلُ لَو اَن لى مَالا لعملت فِيْهِ بِعَمَل فلَان فَهُوَ بنيته فوزرهما سَوَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن کے بارے میں' میں قسم اٹھا سکتا ہوں' میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے بندے کا مال کم نہیں ہوتا' اور جب کسی بندے کے ساتھ زیادتی ہو' اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے' اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے (یہ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ ارشاد فرمایا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں' تم لوگ اسے یاد کر لو!

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا چار قسم کے لوگوں کے لئے ہے: ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا ہوا اور وہ اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے ڈرتا ہو اور اس کے بارے میں صلہ رحمی سے کام لیتا ہو اور وہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق سے واقف ہو تو یہ مرتبے کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت والا ہوگا' ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا کیا ہو' لیکن اسے مال عطا نہ کیا ہوا اور وہ سچی نیت کے ساتھ یہ سوچتا ہو کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس کے ذریعے وہی کام کرتا' جو فلاں شخص کرتا ہے' تو اس شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا اور ان دونوں کا اجر برابر ہوگا' ایک وہ بندہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' لیکن اسے علم عطا نہ کیا ہو' تو وہ لاعلمی کی وجہ سے' اپنے مال کو ضائع کرتا ہو اور اس کے بارے میں اپنے پروردگار سے نہ ڈرتا ہو اور صلہ رحمی نہ کرتا ہو' اس مال کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق سے ناواقف ہو' تو یہ سب سے زیادہ بری جگہ پر ہوگا' اور ایک وہ بندہ' جسے اللہ تعالیٰ نے نہ مال عطا کیا ہو' اور نہ علم عطا کیا ہو' اور وہ یہ سوچے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا' تو میں بھی اس میں فلاں شخص کی طرح عمل کرتا (یعنی اسے ناحق خرچ کرتا) تو ایسے شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا' اور ان دونوں کا گناہ برابر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1285 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْبَخِيل والمتصدق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد قد اضطرت اَيْدِيهِمَا اِلٰى ثديهما وتراقيهما فَجعل الْمُتَصَدّق كلما تصدق بِصَدَقَة انبسطت عَنْهُ حَتّٰى تغشى أنامله وَتَعْفُو اَثَره وَجعل الْبَخِيل كلما هم بِصَدَقَة قلصت وَأخذت كل حَلقَة بمكانها

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة فَاَنا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِاُصْبُعَيْهِ هٰكَذَا فِيْ جيبه يوسعها وَلَا تتوسع . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِىّ وَلَفظِهِ مثل الْمُنفق الْمُتَصَدّق والبخيل كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جبتان اَوْ جنتان من حَدِيْد من لدن ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاِذَا اَرَادَ الْمُنفق اَن ينْفق اتسعت عَلَيْهِ الدر ع اَوْ مرت حَتّٰى تجن بنانه وَتَعْفُو اَثَره فَاِذَا اَرَادَ الْبَخِيل اَن ينْفق قلصت ولزمت كل حَلقَة موضعهَا حَتّٰى أخذت بترقوته اَوْ برقبته

يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنه رأى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوسعها وَلَا تتسع

الْجُنَّة بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن كل مَا وقى الْاِنْسَان ويضاف اِلٰى مَا يكون مِنْهُ

التراقى جمع ترقوة بِفَتْح التَّاء وَضمّهَا لحن وَهُوَ الْعظم الَّذِىْ يكون بَيْن ثغرة نحر الْاِنْسَان وعاتقه

وقلصت بِفَتْح الْقَاف وَاللَّام اَى انجمعت وتشمرت وَهُوَ ضد استرخت وانبسطت

والجيب هُوَ الْخرق الَّذِىْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِي الثَّوْب وَنَحْوَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کنجوس شخص اور صدقہ کرنے والے شخص کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: ان کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے' جن کے جسم پر لوہے کی زرہ موجود ہوتی ہے' وہ زرہ اُن کے بازوں سے لے

کر اُن) کی گردن تک ہوتی ہے صدقہ کرنے والا شخص جب بھی کوئی چیز صدقہ کرتا ہے تو اسے کشادگی نصیب ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ زرہ (کھلی ہو کر نیچے گر جاتی ہے) اور اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور اس کے نشان قدم کو چھپا لیتی ہے جبکہ کنجوس شخص جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور سخت ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر مضبوط ہو جاتا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے گریبان میں اس طرح اشارہ کیا کہ وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''صدقہ کر کے خرچ کرنے والے شخص اور کنجوسی کرنے والے شخص کی مثال دو ایسے آدمیوں کی مانند ہے جن کے جسم پر لوہے کی بنی ہوئی دو جبے یا دو زرہیں ہوتی ہیں جو ان کے سینے سے لے کر اُن کی گردن تک ہوتی ہیں جب خرچ کرنے والا شخص خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ زرہ اس کے لئے کشادہ ہو جاتی ہے اور نیچے گر جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں اور قدموں کے نشانات کو چھپا لیتی ہے اور کنجوس شخص جب کچھ خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اور تنگ ہوتی ہے اور ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے یہاں تک کہ وہ (زرہ) اس کی گردن یا اس کے حلق کو پکڑ لیتی ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اشارہ کر کے دکھایا کہ وہ شخص اسے کشادہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی''۔

''الجنة'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ن' پر شد ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس کے ذریعے آدمی خود کو محفوظ کرتا ہے اور اس کی نسبت اس چیز کی طرف کی گئی ہے جس سے یہ ہو (یعنی زرہ مراد ہے)۔

''التراقی'' یہ لفظ 'ترقوۃ'' کی جمع ہے جس میں 'ت' پر زبر ہے اور اس پر پیش پڑھنا غلطی ہے یہ وہ ہڈی ہے جو آدمی کی گردن کے درمیان سے لے کر اس کے کندھے تک کے درمیان میں ہوتی ہے۔

لفظ 'قلصت'' میں 'ق' اور 'ل' پر زبر ہے اس سے مراد جمع ہونا اور سمٹنا ہے یہ کھلے اور کشادہ ہونے کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

''الجیب'' اس سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے آدمی اپنے کپڑے میں سے میں اپنا سر باہر نکالتا ہے (یعنی گریبان)۔

1286 - وَعَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ انه بلغه عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن مِسْكينا سَأَلَهَا وَهِي صَائِمَة وَلَيْسَ فِي بَيتهَا إِلَّا رغيف فَقَالَت لمولاة لَهَا أعطيها إِيَّاه فَقَالَت لَيْسَ لَك مَا تفطرين عَلَيْهِ فَقَالَت أعطيها إِيَّاه قَالَت فَفعلت فَلَمَّا أمسينا أهْدى لَهَا أهل بَيت أَو إِنْسَان مَا كَانَ يهدى لَهَا شَاة وكفنها فدعتها عَائِشَة فَقَالَت كلي من هَذَا خير من قرصك

امام مالک بیان کرتے ہیں: اُن تک سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے: ایک مسکین نے ان سے کچھ کھانے کے لئے مانگا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا ان کے گھر میں اس وقت صرف روٹی تھی تو انہوں نے اپنی کنیز سے کہا: تم یہ اسے دیدو! اس کنیز نے کہا: آپ کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے آپ افطاری کریں تو سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم یہ اس مسکین کو دے دو! اس کنیز نے ایسا ہی کیا' جب شام ہوئی' تو کسی گھر کے افراد نے' یا کسی شخص نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو تحفے کے طور پر' بکری کا گوشت بھیجا' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کنیز کو بلوایا اور فرمایا: تم یہ کھاؤ! یہ کھانا تمہاری روٹی سے زیادہ بہتر ہے (جو تم نے فقیر کو دی تھی)۔

1287 - قَالَ مَالك وَبَلَغَنِيْ اَن مِسْكِينا استطعم عَائِشَة أم الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَيْن يَدَيهَا عِنَب فَقَالَت لإنْسَان خُذ حَبَّة فَاعطه اِيَّاهَا فَجعل ينظر اِلَيْهَا ويعجب فَقَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أتعجب كم ترى فِيْ هٰذِهِ الْحبَّة من مِثْقَال ذرة ذكره فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا بلاغا بِغَيْر سَنَد

قَوْلِه و كفنها اَى مَا يَسْترهَا من طَعَام وَغَيْره

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: ایک مرتبہ ایک مسکین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کھانے کے لیے کچھ مانگا' اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے انگور رکھے ہوئے تھے' تو انہوں نے کسی شخص سے کہا: تم ایک دانہ لے کر وہ دانہ اس مسکین کو دے دو' تو اس شخص نے حیرانگی سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھنا شروع کیا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم اس بات پر حیران ہو رہے ہو؟ حالانکہ اس ایک دانے کے اندر ذرے کے وزن جتنے کتنے ہی حصے بن جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' جو کسی سند کے بغیر ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وکفنہا'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس سے کھانے وغیرہ کو ڈھانپا جاتا ہے۔

1288 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد سَارِق فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على سَارِق فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد على سَارِق لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد زَانِيَة فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على زَانِيَة . قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على زَانِيَة لأتصدقن بِصَدَقَة فَخرج بِصَدَقَتِهِ فوضعها فِيْ يَد غَنِيّ فَاَصْبحُوا يتحدثون تصدق اللَّيْلَة على غَنِي

قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد على سَارِق وزانية وغني فَأتي فَقِيْل لَهٗ أما صدقتك على سَارِق فَلَعَلَّهٗ اَن يستعف عَن سَرقته وَأما الزَّانِيَة فلعلها اَن تستعف عَن زنَاهَا وَأما الْغَنِيّ فَلَعَلَّهٗ اَن يعْتَبر فينفق مِمَّا أعطَاهُ الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَقَالا فِيْهِ فَأتي فَقِيْل لَهٗ أما صدقتك فَقَدْ تقبلت ثُمَّ ذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ایک شخص نے کہا: کہ میں کوئی چیز صدقہ کروں گا' پھر وہ صدقے کی چیز کو لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) اس کو کسی چور کے ہاتھ میں رکھ دیا' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات کسی چور کو صدقے کے طور پر کچھ دیا گیا ہے' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اگرچہ (صدقہ کی چیز) چور کے پاس چلی گئی ہے' میں ضرور پھر صدقہ کروں گا' پھر وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا اور (لاعلمی میں) وہ چیز زنا کرنے والی کسی عورت کے ہاتھ میں رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات زنا کرنے والی عورت

کو صدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی ہے اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے اگرچہ (میری صدقہ کی ہوئی چیز) زنا کرنے والی عورت کو مل گئی ہے میں (دوبارہ) ضرور کوئی چیز صدقہ کروں گا' وہ شخص صدقے کی چیز لے کر نکلا (اور لاعلمی میں) ایک خوشحال شخص کے ہاتھ پر رکھ دی' اگلے دن لوگ بات چیت کر رہے تھے کہ گزشتہ رات ایک خوشحال شخص کو صدقے کے طور پر کوئی چیز دے دی گئی' تو اس شخص نے کہا: اے اللہ! ہر طرح کی حمد' تیرے لئے مخصوص ہے (اگرچہ میری صدقہ کی ہوئی چیز) ایک چور زنا کرنے والی عورت' اور خوشحال شخص کو مل گئی (تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اس شخص سے کہا گیا: جہاں تک تمہارے اس صدقے کا تعلق ہے جو چور کو دیا گیا' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ چوری کرنے سے باز آجائے' جہاں تک زنا کرنے والی عورت کا تعلق ہے' تو ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہ زنا سے بچ گئی ہو اور جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے تو ہوسکتا ہے اس نے عبرت حاصل کی ہو اور اللہ تعالیٰ نے جو مال اسے عطا کیا ہے' وہ بھی اس میں سے خرچ کرنا شروع کردے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس کے پاس ایک شخص آیا اس کو بتایا: تمہارا صدقہ قبول ہوگیا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

1289 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل امرىء فِي ظلّ صدقته حَتّٰى يقْضى بَيْنَ النَّاس . قَالَ يزِيْد فَكَانَ اَبُو الْخَيْر مرْثَد لَا يخطئه يَوْم اِلَّا تصدق فِيْهِ بِشَيْءٍ وَّلَو بكعكة اَوْ بصلَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(قیامت کے دن) ہر شخص اس وقت تک' اپنے صدقہ کے سائے میں رہے گا' جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں جاتا''

یزید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوالخیر مرثد نامی راوی روزانہ کوئی نہ کوئی چیز' صدقہ کیا کرتے تھے' خواہ وہ روٹی یا پیاز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کرکے یہ کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1290 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة اَيْضًا عَن يزِيْد بن اَبِي حبيب عَن مرْثَد بن اَبِي عبد اللّٰه الْيَزنِيّ انه كَانَ اَوّل اَهْل مصر يروح اِلَى الْمَسْجِد وَمَا رَاَيْته دَاخِلًا الْمَسْجِد قطّ اِلَّا وَفِي كمه صَدَقَة اِمَّا فلوس وَاِمَّا خبز وَاِمَّا قَمح . قَالَ حَتّٰى رُبمَا رَاَيْت البصل يحملهُ قَالَ فَاَقُوْل يَا اَبَا الْخَيْر اِن هٰذَا ينتن ثِيَابك قَالَ فَيَقُوْلُ يَا ابْن اَبِي حبيب اَمَا اِنِّي لم اَجد فِي الْبَيْت شَيْئًا اَتصدق بِهٖ غَيره اِنَّهٗ حَدثنِي رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظلّ الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة صدقته

امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

یزید بن ابوحبیب نے مرثد بن ابوعبداللہ یزنی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ مصر کے رہنے والے تھے وہ سب سے پہلے مسجد جایا کرتے تھے میں نے دیکھا کہ وہ جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تھے تو ان کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز ضرور ہوتی تھی خواہ وہ روٹی ہو یا گندم ہو یہاں تک کہ میں نے دیکھا کبھی انہوں نے پیاز بھی اٹھایا ہوتا تھا میں نے کہا: اے ابوالخیر! یہ پیاز تو آپ کے کپڑے کو بدبودار کر دے گا' تو انہوں نے فرمایا: اے ابن ابوحبیب! مجھے گھر میں صدقہ کرنے کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ملی تھی' اور ایک صحابی نے مجھے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آدمی کا سایہ اُس کا صدقہ ہوگا''۔

1291 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّدَقَة لتطفیء عَن اَهلهَا حر القُبُور وَاِنَّمَا يستظل الْمُؤْمِن يَوْم الْقِيَامَة فِيْ ظلّ صدقته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ' صدقہ کرنے والے سے قبر کی تپش کو ختم کر دے گا اور مؤمن قیامت کے دن اپنے صدقے کے سائے میں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

1292 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروي عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ انه يَقُوْلُ يَا ابْن آدم أفرغ من كنزك عِنْدِي وَلَا حرق وَلَا غرق وَلَا سرق أوفيكه أحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد روينَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن اللّٰه اِذا استودع شَيْئًا حفظه

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! تم اپنے خزانے (یعنی مال) کو میرے پاس رکھوا دو! پھر یہ نہ جلے گا' نہ ڈوبے گا' اور نہ چوری ہوگا' اور یہ میں تمہیں پورا اُس وقت واپس کردوں گا' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''مرسل'' ہے' ہم نے یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے پاس کوئی چیز رکھوائی جاتی ہے' تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے''۔

1293 - وَرُوِيَ عَن مَيْمُونَة بنت سعد اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَن الصَّدَقَة فَقَالَ اِنَّهَا حجاب مِنَ النَّار لمن احتسبها يَبْتَغِي بهَا وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

سیّدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صدقہ کرنے کے بارے میں ہمیں حکم بیان کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اس شخص کے لئے' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے

حصول کے لئے اسے کیا ہو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1294 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يخرج رجل شَيْئًا من الصَّدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيي سَبْعِين شَيْطَانا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَتردد فِيْ سَماع الْاَعْمَش من بُرَيْدَة وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَنْ اَبِيْ ذَر مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ مَا خرجت صَدَقَة حَتّٰى يفك عَنْهَا لحيا سَبْعِيْنَ شَيْطَانا كلهم ينْهَى عَنْهَا

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص صدقہ کرنے کے لئے' کوئی چیز اس وقت تک نہیں نکالتا' جب تک وہ اس چیز کو 70 شیاطین کے جبڑوں میں سے نہیں کھینچتا''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اسے روایت کیا ہے' انہوں نے اعمش کے' حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنے کے بارے میں تردد کا اظہار کیا ہے' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بیہقی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''صدقہ اُس وقت تک نہیں نکالا جاتا' جب تک اسے ''ستر'' شیاطین کے جبڑوں سے نہیں کھینچا جاتا' وہ سب اُسے روک رہے ہوتے ہیں''۔

1295 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَة اَكثر الْاَنْصَار بِالْمَدِيْنَةِ مَالا من نخل وَكَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِه اِلَيْهِ بيرحاء وَكَانَت مُسْتَقْبلَة الْمَسْجِد وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخلهَا وَيشْرب من مَاء فِيْهَا طيب . قَالَ أنس فَلَمَّا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) آل عمران

قَامَ اَبُوْ طَلْحَة اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى يَقُوْلُ (لن تنالوا الْبر حَتّٰى تنفقوا مِمَّا تحبون) وَاِن اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيّ بيرحاء وَاِنَّهَا صَدَقَة اَرْجُو برهَا وَذُخْرهَا عِنْد اللّٰه فضعها يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاك اللّٰه

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ ذٰلِكَ مَال رابح ذٰلِكَ مَال رابح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرا بيرحاء بِكَسْر الْبَاء وَفتحهَا ممدودا اسْم لحديقة نخل كَانَت لِاَبِيْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ بعض مَشَايِخنَا صَوَابه بيرحى بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء مَقْصُوْرا وَاِنَّمَا صحفه النَّاس

وَقَوله رابح رُوِيَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة وباليا الْمُثَنَّاة تَحت

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات

تھے اور ان کے نزدیک اُن کے تمام اموال میں سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" نام کا باغ تھا' جو مسجد کے بالکل مدمقابل تھا' نبی اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو"۔

تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "تم اس وقت تک نیکی تک نہیں پہنچ سکتے' جب تک اس چیز میں سے خرچ نہیں کرتے' جسے تم پسند کرتے ہو"

تو میرے اموال میں سے' میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ "بیرحاء" ہے' یہ صدقہ ہے' میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی نیکی اور اس کے ذخیرہ ہونے کی امید رکھتا ہوں' یارسول اللہ! آپ جہاں مناسب سمجھیں' اسے استعمال کریں' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت عمدہ' یہ نفع بخش مال ہے' یہ نفع بخش مال ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "بیرحاء" میں 'ب' پر 'زیر' ہے' اور اس پر 'زبر' بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد 'اسم ممدود' ہے' یہ کھجوروں کے ایک باغ کا نام ہے' جو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی ملکیت تھا' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات نقل کی ہے: اس کا درست تلفظ یہ ہے کہ "بیرحیٰ" یعنی 'ب' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ر' ہے' اور پھر اس میں "اسم مکسور" ہے' لوگوں نے اس کو غلط نقل کیا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "رائح" اسے 'ب' کے ساتھ اور 'ی' کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔

1296 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تقول فِی الصَّلَاة قَالَ تَمام الْعَمَل

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تركت أفضل عمل فِیْ نَفسِی اَوْ خَیره قَالَ مَا هُوَ قلت الصَّوْم

قَالَ خیر وَلَیْسَ هُنَاكَ

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَای الصَّدَقَة وَذكر كلمة

قلت فَإِن لم أقدر قَالَ بِفضل طَعَامك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بشق تَمْرَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ بِكَلِمَة طيبَة

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ دع النَّاس من الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة تصدق بهَا على نَفسك

قلت فَإِن لم أفعل قَالَ تُرِیدُ اَن لَا تدع فِیك من الْخَیر شَیْئا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ أطول مِنْهُ بِنَحْوِهٖ وَالْحَاكِم وَیَاْتِیْ لَفظه اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مکمل عمل ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک اور عمل کا ذکر نہیں کیا' جو میرے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سب سے زیادہ بہتر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ کون سا ہے؟ میں نے عرض کی: روزہ' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی بہتر ہے' لیکن یہاں اس کی بات نہیں ہو رہی' میں نے عرض کی: یارسول

اللہ! کون سا صدقہ (زیادہ فضیلت رکھتا ہے اس کے بعد راوی نے ایک کلمہ ذکر کیا تھا) میں نے عرض کی: اگر میں اس کی قدرت نہ رکھوں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اضافی کھانا دے دو میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نصف کھجور دیدو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ بات کہہ دو! میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنے آپ پر کرو گے میں نے عرض کی: اگر میں یہ بھی نہ کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے اندر کوئی بھی بھلائی نہ رہنے دو؟''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر اور اس کی مانند نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور وہ روایت آگے آئے گی۔

1297 - وروى الْبَيْهَقِيّ وَلَفظه فِي إِحْدَى رواياته قَالَ سَأَلت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُنجي العَبْد مِنَ النَّار قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَعَ الْإِيمَان عمل قَالَ أَن ترضخ مِمَّا خولك اللّٰه وترضخ مِمَّا رزقك الله

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَإِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ قَالَ يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَينْهى عَن الْمُنكر

قلت إِن كَانَ لَا يَسْتَطِيع أَن يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ وَلَا ينْهَى عَن الْمُنكر قَالَ فليعن الأخرق

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن كَانَ لَا يحسن أَن يصنع قَالَ فليعن مَظْلُوما

قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن كَانَ ضَعِيفا لَا يَسْتَطِيع أَن يعين مَظْلُوما قَالَ مَا تُرِيدُ أَن تترك لصاحبك من خير ليمسك أَذَاهُ عَن النَّاس

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن فعل هٰذَا يدْخلهُ الْجنَّة قَالَ مَا من عبد مُؤمن يُصِيب خصْلَة من هٰذِه الْخِصَال إِلَّا أخذت بِيَدِهِ حَتّٰى تدخله الْجنَّة

❀ امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے اور ان کی روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سی چیز بندے کو آگ سے نجات دے سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس میں سے تم کچھ صدقہ کرو اور جو کچھ رزق اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ صدقہ کرو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر کوئی شخص فقیر ہو اور وہ صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ پاتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے میں نے عرض کی: اگر وہ یہ بھی استطاعت نہ رکھتا ہو کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی معذور شخص کی مدد کر دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکتا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کسی مظلوم کی مدد کرے میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مظلوم کی مدد بھی نہ کر سکتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ نہیں چاہتے کہ اپنے ساتھی کے پاس کوئی بھلائی رہنے دو؟ اسے چاہیے کہ لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھے میں نے

عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا؟ تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ' ان میں سے کوئی ایک خصوصیت بھی حاصل کرے گا' تو خصوصیت اُس کا ہاتھ پکڑ کر اُسے جنت میں داخل کروادے گی''۔

1298 - وَرُوِیَ عَن رَافِع بن خدیج رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَة تسد سَبْعِينَ بَابا من السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير

❀❀ حضرت رافع بن خدیج ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ' 70 برائیوں کے دروازے بند کر دیتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1299 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبلَاء لَا يتخطى الصَّدَقَة . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مَرْفُوعا وموقوفا على انس وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت انس بن مالک ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ ''بلا'' صدقے کو عبور کر کے نہیں آسکتی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر' اور حضرت انس ﷜ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور شاید یہی زیادہ مناسب ہے۔

1300 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ تصدقوا فَإِن الصَّدَقَة فكاككم مِنَ النَّار . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ من طَرِيق الْحَارِث بن عُمَيْر عَن حميد عَنهُ

❀❀ حضرت انس ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرو! کیونکہ صدقہ' تمہارے بچاؤ کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے' حارث بن عمیر کے حوالے' سے حمید نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس ﷜ سے نقل کی ہے۔

1301 - وَرُوِیَ عَن عَلیّ بن اَبِی طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ باكروا بِالصَّدَقَةِ فَإِن الْبلَاء لَا يتخطاها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَذكره رزين فِی جَامعه وَلَيْسَ فِی شَیْءٍ من الْاُصُول

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''صدقہ کرنے میں جلدی کرو! کیونکہ کوئی بھی 'بلا' اِسے عبور نہیں کر سکتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت رزین نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے' البتہ ''اصول'' میں سے کسی میں' یہ

حدیث 1300: المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى - حديث: 8219' شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3199' حلية الأولياء - ابن معدان' حديث: 15929

روایت موجود نہیں ہے۔

1302 - وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه أوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام بِخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بِهن وَيَاْمُر بني اِسْرَائِيل اَن يعملوا بهن فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ فِيْهِ وآمركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل أسره الْعَدو فَاَوْثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن أفدى نَفسِي مِنْكُمْ وَجعل يُعْطى الْقَلِيْل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفسه . الحَدِيْث رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے' حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف' پانچ باتوں کی وحی کی' کہ وہ خود بھی اِن پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:)

''میں تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جسے دشمن قید کر لیتا ہے' اور وہ اس کے ہاتھ گردن پر باندھ دیتا ہے' اور قریب ہوتا ہے کہ وہ اس کی گردن بھی اڑا دیں' تو وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم لوگ اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو؟ کہ میں تمہیں اپنی ذات کا فدیہ ادا کر دوں؟ پھر وہ شخص تھوڑی' یا زیادہ رقم ادا کر کے' اپنی ذات کا فدیہ دے دیتا ہے''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ اُنہی کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت اس سے پہلے' مکمل روایت کے طور پر' نماز میں اِدھر اُدھر توجہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1303 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوْء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وتقى ميتَة السوء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ رجل لم يسم وروى اَبُوْ دَاوُد بعضه

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ' جنہیں صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''(اپنے غلاموں اور کنیزوں کے ساتھ) اچھا سلوک کرنا' نشوونما (یعنی مال میں اضافے) کا باعث ہے' اور بُرا اخلاق نحوست ہوتی ہے' نیکی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' اور صدقہ گناہوں کو بجھا دیتا ہے' اور بری موت سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' امام ابوداؤد نے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

1304 - وَعَنْ عَمرو بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن صَدَقَة الْمُسْلِم تزيد فِي الْعُمر وتمنع ميتَة السوء وَيذْهب الله بهَا الْكبر وَالْفَخر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق كثير بن عبد الله عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَمْرو بن عَوْف وَقد حسنها التِّرْمِذِيّ وصححها ابْن خُزَيْمَة لغير هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کا صدقہ' عمر میں اضافہ کرتا ہے' اور بری موت کو پرے کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' فخر اور تکبر کو رخصت کر دیتا ہے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے' کثیر بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے' لیکن اس کا متن اور ہے۔

1305 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر لي اَن الْاَعْمَال تباهى فَتَقُوْلُ الصَّدَقَة اَنا أفضلكم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ اعمال' ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرتے ہیں' تو صدقہ کہتا ہے: میں تم سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1306 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهٖ عَصا وَقد علق رجل قنو حشف فَجعل يطعن فِيْ ذٰلِكَ الْقنو فَقَالَ لَو شَاءَ رب هٰذِهِ الصَّدَقَة تصدق بأطيب من هٰذَا إِن رب هٰذِهِ الصَّدَقَة يَأْكُل حشفا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں عصا تھا' ایک شخص نے ہلکی قسم کی کھجوروں کا ایک خوشہ (صدقے کے طور پر مسجد میں) لٹکایا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چھڑی کے ذریعے اس خوشے کو چھوا' اور فرمایا: یہ صدقہ کرنے والا شخص' اگر چاہتا تو اس سے زیادہ پاکیزہ (کھجوریں) بھی صدقہ کر سکتا تھا' یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے دن ہلکی قسم کی کھجوریں کھائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1307 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم يكن لَهٗ فِيْهِ أجر وَكَانَ إصره عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم

كلهم من رِوَايَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرام طور پر مال جمع کرتا ہے' اور پھر اسے صدقہ کرتا ہے' تو اس شخص کو ایسا کرنے سے کوئی اجر نہیں ملے گا' بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ کے طور پر لازم ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1308 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الصَّدَقَة مَا أبقت غنى وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى وابدأ بِمن تعول تَقول امْرَاَتك أنْفق عَليّ اَوْ طَلقنِي وَيَقُوْلُ مملوكك أنْفق عَلَيّ اَوْ بعني وَيَقُوْلُ ولدك اِلٰى من تكلنا رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَلَعَلَّ قَوْلِهِ تَقول امْرَاَتك اِلٰى آخِره من كَلَام اَبِيْ هُرَيْرَة مدرج

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر صدقہ وہ ہے' جس کو کرنے کے بعد بھی آدمی خوشحال رہے' اور اوپر والا ہاتھ' نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو (ورنہ) تمہاری بیوی کہے گی: مجھ پر خرچ کرو' ورنہ مجھے طلاق دیدو! تمہارا غلام کہے گا: مجھ پر خرچ کرو' یا پھر مجھے فروخت کر دو! تمہارا بچہ کہے گا: تم ہمیں کس کے حوالے کرتے ہو؟''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور شاید روایت کے یہ الفاظ ''تمہاری بیوی کہے گی'' یہاں سے لے کر آخر تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو روایت کے درمیان میں درج ہوگیا ہے۔

1309 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل وابدأ بِمن تعول رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تنگ دست شخص محنت کر کے دے' اور تم اپنے زیر کفالت شخص سے خرچ کرنے کا آغاز کرو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1310 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبق دِرْهَم مائَة ألف دِرْهَم فَقَالَ رجل وَكَيْف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل لَهُ مَال كثير اَخذ من عرضه مائَة ألف دِرْهَم تصدق بهَا وَرجل لَيْسَ لَهُ اِلَّا دِرْهَمَانِ فَاَخذ اَحدهمَا فَتصدق بِهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَوْله من عرضه بِضَم الْعين الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة اَى من جَانِبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(بعض اوقات) ایک درہم ایک لاکھ درہموں پر سبقت لے جاتا ہے' ایک صاحب نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کے پاس بہت سا مال ہوتا ہے' وہ اپنے سامان میں سے ایک لاکھ درہم نکالتا ہے' اور صدقہ کر دیتا ہے' اور ایک شخص کے پاس صرف دو درہم ہوتے ہیں' اور وہ اُن میں سے ایک کو لے کر' اُسے صدقہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''عرضه'' میں 'ع' پر پیش' ہے' اس کے بعد 'ض' ہے' اس سے مراد اس کی ایک طرف ہے۔

1311 - وَعَنْ أم بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن الْمِسْكِين لَيَقُوْمُ على بَابي فَمَا اجد لَهُ شَيْئًا اعْطِيه إِيَّاه فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لم تجدى إِلَّا ظلفا محرقا فادفعيه إِلَيْهِ فِيْ يَده رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة . وَزَاد فِيْ رِوَايَة لَا تردى سَائِلك وَلَوْ بظلف محرق وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح الظلْف بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة للبقر وَالْغنم بِمَنْزِلَة الْحَافِر للفرس

❀❀ سیدہ اُمّ بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کوئی مسکین میرے دروازے پر آ کر کھڑا ہوتا ہے' اور مجھے اسے دینے کے لئے کچھ نہیں ملتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں اسے دینے کے لئے جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) ملتا ہے' تو وہی تم اس کے ہاتھ میں رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' اور ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تم مانگنے والے کو واپس نہ لوٹاؤ! خواہ کوئی جلا ہوا پایا (یعنی جانور کی ٹانگ کا نچلا حصہ) دے کر واپس کرو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

''الظلف'' میں 'ظ' پر 'زیر' ہے' یہ گائے اور بکری کے پاؤں کو کہتے ہیں' جس طرح گھوڑے کا کھر ہوتا ہے۔

1312 - وَعَنْ أَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بني إِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِيْ صومعة سِتِّينَ عَاما فأمطرت الْأَرْض فاخضرت فَأَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف أَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْأَرْض لَقيته امْرَأَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ أُغمي عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائِل فَأَوْمأ إِلَيْهِ ان يَأْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّينَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف أَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَلَفظه إِن رَاهِبًا عبد اللّٰه فِيْ صومعته سِتِّينَ سنة فَجَاءَت امْرَأَة فَنزلت إِلٰى جنبه فَنزل إِلَيْهَا فواقعها سِتّ لَيَال ثُمَّ سقط فِيْ يَده فهرب فَأتى

مَسْجِدًا فَاوى فِيْهِ ثَلَاثًا لَا يطعم شَيْئًا فَاتى برغيف فَكَسرهُ فَاعْطى رجلا عَن يَمِينه نصفه وَاعْطى آخر عَن يَسَاره نصفه فَبعث اللّٰه اِلَيْهِ ملك الْمَوْت فَقبض روحه فَوضعت السِّتُّونَ فِيْ كفة وَوضعت السِّتَّة فِيْ كفة فرجحت يَعْنِيْ السِّتَّة ثُمَّ وضع الرَّغِيف فرجح يَعْنِيْ رجح الرَّغِيف السِّتَّة

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک بندہ عبادت گزار تھا' اس نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ کی عبادت کی ایک مرتبہ بارش ہوئی' زمین سرسبز و شاداب ہوگئی' اس راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر جھانک کر دیکھا' تو سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کے جاؤں' اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں مزید اضافہ ہوگا' وہ نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) دو روٹیاں تھیں' راستے میں اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی' وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا' اور وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی' یہاں تک کہ اس نے اس عورت کے ساتھ صحبت کر لی' پھر اس پر بے ہوشی طاری ہوئی' پھر وہ ایک کنویں میں نہانے کے لیے اُترا' اسی دوران ایک سائل آیا' تو اس (راہب) نے اشارہ کیا کہ وہ اُن دو روٹیوں کو حاصل کر لے پھر اُس راہب کا انتقال ہوگیا' تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا' اُس زنا کے ساتھ وزن کیا گیا' تو اس کے نیکیوں کے مقابلے میں زنا کا پلڑا بھاری تھا' پھر اُن ایک (راوی کو شک ہے یا شاید) یا دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا' اور اس کی مغفرت ہوگئی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک راہب نے اپنے عبادت خانے میں ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' پھر ایک عورت آئی اور اس کے (عبادت خانے کے) پہلو میں آ کر ٹھہری' وہ اُتر کر اس کے پاس گیا' اور چھ دن تک' اس کے ساتھ صحبت کرتا رہا' پھر جب' جو اس کے ہاتھ میں تھا وہ گر گیا (یعنی اس کی عبادت ضائع ہوگئی) تو وہ بھاگا اور مسجد میں آیا' تو مسجد میں تین آدمی موجود تھے' جنہوں نے کچھ نہیں کھایا تھا' راہب کے پاس ایک روٹی تھی' اس نے اُسے توڑا' جو اس کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا' اسے نصف حصہ دیا اور دوسرے شخص کو جو اس کے بائیں طرف بیٹھا ہوا تھا نصف حصہ دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے اس راہب کی طرف ملک الموت کو بھیج دیا' اور اس نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو ساٹھ سال کی عبادت ایک پلڑے میں رکھی گئی اور وہ چھ راتیں ایک پلڑے میں رکھی گئیں' تو چھ راتیں بھاری ہوگئیں' پھر اس ایک روٹی کو رکھا گیا' تو وہ والا پلڑا بھاری ہوگیا' یعنی وہ روٹی اُن چھ راتوں پر بھاری ہوگئی۔

1313 - وَعَنِ الْمُغِيْرَة بن عبد اللّٰه الْجعْفِيّ قَالَ جلسنا اِلٰى رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لَهُ خصفة بن خصفة فَجعل ينظر اِلٰى رجل سمين فَقُلْتُ لَهُ مَا تنظر اِلَيْهِ فَقَالَ ذكرت حَدِيْثًا سَمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الشَّدِيد قُلْنَا الرجل يصرع الرجل

حدیث1313: شعب الإيمان للبيهقي - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3186' معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني - باب الخاء' باب من اسمه خارجة - خصفة' حديث: 2296

قَالَ اِن الشَّـديـد كـل الشَّـديد الَّذِیْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب تَدْرُوْنَ مَا الرقوب قُلْنَا الرجل الَّذِیْ لَا يُولد لَهٗ ۔ قَالَ اِن الـرقـوب الـرجـل الَّـذِیْ لَـهُ الْوَلَد لم يقدم مِنْهُم شَيْئًا ثُمَّ قَالَ تَدْرُوْنَ مَا الصعلوك قَالَ قُلْنَا الرجل الَّذِیْ لَا مَال لَهٗ قَالَ اِن الصعلوك كل الصعلوك الَّذِیْ لَهُ الْمَال لم يقدم مِنْهُ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَينظر سَنَده

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِیْ كتاب الملبس بَاب فِی الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلبسهُ

❀❀ مغیرہ بن عبداللہ جعفی بیان کرتے ہیں: ہم ایک صحابی کے پاس بیٹھتے تھے جن کا نام حضرت خصفہ بن خصفہ رضی اللہ عنہ تھا' وہ ایک موٹے تازے آدمی کی طرف دیکھنے لگے' میں نے اُن سے کہا: آپ اس کی طرف کیا دیکھ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: مجھے ایک حدیث یاد آ گئی ہے' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی تھی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ ''طاقتور'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ایسا شخص جو کسی دوسرے شخص کو پچھاڑ دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مکمل طاقتور'' وہ شخص ہوتا ہے' جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے' تم لوگ جانتے ہو کہ ''رقوب'' کون ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رقوب'' وہ شخص ہوتا ہے' جس کی اولاد ہو' اور اُس نے آگے کسی کو نہ بھیجا ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ ''مفلس'' کون ہے؟ ہم نے عرض کی: وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکمل مفلس'' وہ شخص ہے' جس کے پاس مال موجود ہو' لیکن اس نے اس میں سے کچھ بھی آگے نہ بھیجا ہو (یعنی صدقہ وخیرات نہ کیا ہو)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند محل نظر ہے

حافظ کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو عنقریب لباس سے متعلق باب میں' یہ باب کہ آدمی کا کسی ایسے فقیر کو صدقہ کرنا' جو اُسے پہن سکتا ہو' (اس میں یہ روایت آئے گی)

2 - التَّرْغِيب فِیْ صَدَقَة السِّرّ

باب: پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1314 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة هٰكَذَا وَرويناه اَيْضًا وَمَالك وَالتِّرْمِذِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَوْ اَبِیْ سعيد على الشَّك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اُس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران' ایسا نوجوان' جس کی نشوونما' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے' ہوئی ہو' ایسا شخص' جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں' اسی محبت کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں' اور اسی کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں' ایک وہ شخص' جسے کوئی عورت' جو صاحب منصب بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو' دعوت دے' اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص' جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے' اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور ایک وہ شخص' جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے' تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اسی طرح نقل کی ہے' ہم نے بھی اسے روایت کر دیا ہے' اسے امام مالک اور امام ترمذی نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یعنی شک کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1315 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه الْاَرْض جعلت تميد وتكفأ فأرساها بالجبال فاستقرت فعجبت الْمَلَائِكَة من شدَّة الْجبَال فَقَالَت يَا رَبنَا هَلْ خلقت خلقا اَشد من الْجبَال قَالَ نَعَمُ الْحَدِيْد قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْحَدِيْد قَالَ النَّار

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد مِنَ النَّار قَالَ الْمَاء

قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الْمَاء قَالَ الرّيح قَالُوْا فَهَلْ خلقت خلقا اَشد من الرّيح قَالَ ابْن آدم إِذا تصدق بِصَدقَة بِيَمِينِهِ فأخفاها من شِمَاله رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا' تو وہ ہلنے لگی اور اوندھی ہونے لگی' تو اللہ تعالیٰ نے اُسے پہاڑوں کے ذریعے باندھ دیا تو یہ ٹھہر گئی' تو فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت پر بڑی حیرانگی ہوئی' انہوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار! کیا تو نے پہاڑوں سے بھی زیادہ زبردست کوئی مخلوق پیدا کی ہے؟ پروردگار نے جواب دیا: جی ہاں لوہا' انہوں نے کہا: کیا تو نے لوہے سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے آگ سے بھی زیادہ زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے فرمایا: پانی' انہوں نے دریافت کیا: تو نے پانی سے زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ اس نے کہا: ہوا' انہوں نے دریافت کیا: کیا تو نے ہوا سے بھی زیادہ زبردست مخلوق پیدا کی ہے؟ تو اس نے فرمایا: انسان' جب وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے صدقہ کرے' اور اُسے بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے (تو وہ ان سب چیزوں سے زبردست ہوگا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1316 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن صَدَقَة السِّرّ تطفيء غضب الرب تبَارَك وَتعَالَى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه صَدَقَة بن عبد الله السمين وَلَا بَأس بِه فِي الشواهد

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی صدقہ بن عبداللہ سمین ہے' اور شواہد کے طور پر نقل کرنے میں' اس روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1317 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيّ مصَارِع السوء وَصدقَة السِّرّ تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مختلف قسم کی اچھائیاں کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1318 - وَرُوِيَ عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنائع الْمَعْرُوف تَقِيّ مصَارِع السوء وَالصَّدَقَة خفِيا تطفيء غضب الرب وصلَة الرَّحِم تزيد فِي الْعُمر وكل مَعْرُوف صَدَقَة وَاَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمَعْرُوف فِي الْاٰخِرَة وَاَهْلِ الْمُنكر فِي الدُّنْيَا هم اَهْلِ الْمُنكر فِي الْاٰخِرَة وَاَوّل من يدْخل الْجنَّة اَهْلِ الْمَعْرُوف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی کے کام کرنا' برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے' اور پوشیدہ صدقہ' پروردگار کے غضب کو ختم کر دیتا ہے' اور صلہ رحمی کرنا' عمر میں اضافہ کرتا ہے' ہر بھلائی' صدقہ ہے' اور دنیا میں' جو لوگ نیکوکار ہیں' وہ آخرت میں بھی نیکوکار ہوں گے' جو لوگ دنیا میں برے ہیں' وہ آخرت میں بھی برے ہوں گے' اور جنت میں سب سے پہلے' بھلائی کرنے والے لوگ داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1319 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَا ذَر قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّدَقَة قَالَ اَضْعَاف مضاعفة وَعند الله الْمَزِيْد ثُمَّ قَرَاَ (من ذَا الَّذِيْ يقْرض الله قرضا حسنا فيضاعفه لَهُ أضعافا كَثِيْرَة) البَقَرَة قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ سر اِلَى فَقير اَوْ جهد من مقل ثُمَّ قَرَاَ (إن تبدوا الصَّدقَات فَنعما هِيَ) البَقَرَة الْاٰيَة

رَوَاهُ اَحْمد مطولا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ إِسْنَادهمَا عَليّ بن يزِيْد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! صدقہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا اجر کئی گنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مزید (بدلہ بھی عطا ہوتا ہے) پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ''کون ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دے تو وہ اس کو کئی گنا کر کے دے گا''

عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی غریب کو پوشیدہ طور پر صدقہ دینا یا غریب آدمی کا مشقت کر کے صدقہ کرنا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو یہ بھی اچھا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں کی سند میں علی بن یزید نامی راوی ہے۔

1320 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم اللّٰه فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمْ فَرجل اتی قوما فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يسالهم بِقَرَابَة بَيْنَهُمْ وَبَيْنه فمنعوه فتخلف رجل باعقابهم فَاَعْطَاهُ سرا لا يعلم بعطيته اِلَّا اللّٰه وَالَّذِیْ اعطاهُ وَقوم سَارُوْا ليلتهم حَتّٰی اِذا كَانَ النّوم اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يعدل بِهٖ فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقنی وَيَتْلُو آياتی وَرجل كَانَ فِیْ سَرِيَّة فلقی الْعَدو فهزموا فَاَقبل بصدره حَتّٰی يقتل اَوْ يفتح لَهُ

وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم اللّٰه الشَّيْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِير المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهما اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة لم يقل فمنعوه

وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ ذكره فِیْ بَاب كَلَام الْحور الْعين وَصَححهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ فِیْ آخِره وَيبغض الشَّيْخ الزَّانِیْ والبخيل والمتكبر

وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ایسے ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو ایک وہ شخص ہے' جو کسی قوم کے پاس آتا ہے' اور اُن سے اللہ کے نام پر مانگتا ہے وہ کسی قرابت داری کی وجہ سے نہیں مانگتا' جو (رشتہ داری) ان لوگوں اور اس شخص کے درمیان ہو' لیکن ان لوگوں میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہیں دیتا' لیکن پھر (ان لوگوں میں سے) ایک شخص اُٹھ کر جاتا ہے' اور پوشیدہ طور پر اس شخص کو دے دیتا ہے' اس عطیہ کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو علم نہیں ہوتا' یا اس شخص کو پتہ ہوتا ہے' جس نے وہ دیا ہے (دوسرا یہ) کہ کچھ لوگ رات کے وقت سفر کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب نینداُن کے نزدیک' ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو جاتی ہے' اور وہ سر رکھ کر سو جاتے ہیں' تو اس وقت ایک شخص کھڑا ہوتا ہے' اور میری بارگاہ میں گریہ وزاری کرتا ہے' میری آیات کی تلاوت کرتا ہے (تیسرا وہ شخص ہے) جو شخص کسی مہم میں موجود ہو' وہ دشمن کا سامنا کرے' دوسرے لوگ پسپا ہو جائیں' لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے

یا اُسے فتح نصیب ہو جائے۔

وہ تین لوگ' جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو وہ بوڑھا زانی' متکبر غریب اور ظالم خوشحال (یہ تین افراد ہیں)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' تاہم امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تو وہ لوگ اُسے کچھ نہیں دیتے''

امام نسائی اور امام ترمذی نے یہ روایت ''حورعین سے کلام'' سے متعلق باب میں ذکر کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اور وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) بوڑھے زانی' کنجوس اور متکبر کو ناپسند کرتا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الصَّدَقَة على الزَّوْج والأقارب وتقديمهم على غَيرِهم

باب: شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات نیز اُن کو دوسروں پر مقدم کرنا

1321 - عَن زَيْنَب الثقفية امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تصدقن يَا معشر النِّسَاء وَلَوْ من حليكن قَالَت فَرَجَعت اِلٰى عبد الله بن مَسْعُوْد فَقُلْتُ اِنَّك رجل خَفِيف ذَات الْيَد وَان رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أمرنَا بِالصَّدَقَةِ فائته فَاَسْاَلْهُ فَاِن كَانَ ذٰلِكَ يجزيء عني وَاِلَّا صرفتها اِلٰى غَيْرِكُم فَقَالَ عبد الله بل ائته اَنْت فَانْطَلَقت فَاِذَا امْرَاَة من الْاَنْصَار بِبَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَاجَتهَا حَاجَتي وَكَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ألقيت عَلَيْهِ المهابة فَخرج علينا بِلَال رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا لَهُ ائتِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ اَن امْرَاَتَيْنِ بِالْبَابِ يسألانك أتجزيء الصَّدَقَة عَنْهُمَا على أزواجهما وَعَلٰى اَيْتَام فِيْ حجورهما وَلَا تخبره من نَحن

قَالَت فَدخل بِلَال على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هما فَقَالَ امْرَاَة من الْاَنْصَار وَزَيْنَب فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الزيانب قَالَ امْرَاَة عبد الله بن مَسْعُوْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهما اَجْرَانِ أجر الْقَرَابَة وَأجر الصَّدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کرو' خواہ اپنے زیورات ہی (صدقہ) کرو' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں واپس' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئی' میں نے کہا: آپ ایسے فرد ہیں' جن کی مالی حیثیت کمزور ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' تو آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں کہ اگر تو یہ میری طرف سے کفایت کر جائے' تو ٹھیک ہے' ورنہ پھر میں آپ کی بجائے کسی اور کو صدقہ دے دوں گی' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

گئیں تو وہاں نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون موجود تھی' اُس کا مسئلہ بھی یہی تھا جو میرا مسئلہ تھا' نبی اکرم ﷺ بارعب شخصیت کے مالک تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے' تو ہم نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے پاس جائیں اور آپ ﷺ کو بتائیں کہ دروازے پر دو خواتین موجود ہیں' اور وہ دونوں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ دونوں اپنے شوہروں کو صدقہ دے دیں اور اپنے زیرِ کفالت یتیم بچوں (جو ان کے سابقہ شوہر سے ہوں' اُن) کو صدقہ دے دیں' تو کیا ان کی طرف سے صدقہ ادا ہو جائے گا؟ تم نبی اکرم ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ ﷺ سے یہ سوال کیا: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: وہ دونوں خواتین کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ایک انصار سے تعلق رکھنے والی خاتون ہے' اور ایک زینب ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں خواتین کو دُگنا اجر ملے گا' ایک رشتہ داری کا اجر اور ایک صدقہ کرنے کا اجر''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1322 - وَعَنْ سلمَان بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلَى ذَوي الرَّحِم ثِنْتَانِ صَدَقَة وصلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفظ ابْن خُزَيْمَة قَالَ الصَّدَقَة على الْمِسْكِين صَدَقَة وَعَلَى الْقَرِيب صدقتان صَدَقَة وصلَة

❀❀ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' (صرف) صدقہ دینا ہے' اور رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسکین کو صدقہ دینا' صرف صدقہ دینا ہے' رشتے دار کو صدقہ دینے میں دو پہلو ہیں' صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا''۔

1323 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصَّدَقَات اَيهَا افضل قَالَ على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

الْكَاشِح بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ الَّذِي يضمر عداوته فِي كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِي اَن أفضل الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْقَاطِع الْمُضمر الْعَدَاوَة فِي بَاطِنه

❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے صدقہ دینے کے بارے میں دریافت کیا: کون سا (صدقہ) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسے رشتے دار کو صدقہ دینا' جو اچھا رویہ نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الکاشح'' میں 'ش' ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنے پہلو میں (یعنی دل میں) عداوت چھپا کے رکھتا ہو' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ ہے' جو کسی ایسے رشتہ دار کو دیا جائے' جو رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو۔

1324 - وَعَنْ ام كُلثُوم بنت عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِي الرَّحِم الْكَاشِح . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

سیدہ اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ ایسے رشتہ دار کو صدقہ دیا جائے' جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1325 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّدَقَة على ذِي قرَابَة يضعف أجرهَا مرَّتَيْنِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طَرِيق عبد الله بن زحر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے دار کو صدقہ دینا' دُگنا اجر کا باعث ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' معجم کبیر میں عبداللہ بن زحر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يسْأَل الْإِنْسَان مَوْلَاهُ اَوْ قَرِيبه من فضل مَاله فيبخل عَلَيْهِ اَوْ يصرف صدقته اِلَى الْاَجَانِب وأقرباؤه محتاجون

باب: اس بارے ترہیبی روایات' کہ آدمی اپنے آقا سے' یا قریبی رشتہ دار سے' اُن کا اضافی مال مانگے' تو وہ اس کے جواب میں بخل کا اظہار کرے' یا وہ اپنا صدقہ اجنبی لوگوں کو دیدے' حالانکہ اُس کے قریبی رشتہ دار محتاج ہوں

1326 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يعذب الله يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يتطاول على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ الله

وَقَالَ يَا أمة مُحَمَّد وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَا يقبل الله صَدَقَة من رجل وَله قرَابَة محتاجون اِلَى صلته

ويصرفها إلى غَيْرِهِمْ وَالَّذِىْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لا ينظر الله إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَعبد الله بن عَامر الْاَسْلَمِيّ قَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا' جس نے یتیم پر رحم کیا ہو' اور وہ اس کے ساتھ نرمی سے کلام کرتا ہو' اس شخص نے اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کیا ہو' اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے اضافی مال عطا کیا تھا' اس کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے سامنے بڑائی کا اظہار نہ کیا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں کرتا' جس کے قریبی رشتہ دار موجود ہوں' جو اس کی صلہ رحمی کے محتاج ہوں' اور وہ اُن کی بجائے کسی اور کو صدقہ دیدے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عبداللہ بن اسلم نامی راوی کے بارے میں' امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے۔

1327 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أبر قَالَ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ أمك ثُمَّ اَبَاك ثُمَّ الْاَقْرَب فَالْاَقْرَب

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يسْأَل رجل مَوْلَاهُ من فضل هُوَ عِنْده فيمنعه إِيَّاه إِلَّا دعِي لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَضله الَّذِىْ مَنعه شجاعا اقرع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الْاَقْرَع الَّذِىْ ذهب شعر رَأسه من السم

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہاری ماں' پھر تمہارا باپ' اس کے بعد درجہ بدرجہ (دوسرے) قریبی عزیز۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی شخص اپنے آقا سے' اُس کے پاس موجود اضافی چیز مانگے' اور آقا اُسے دینے سے انکار کردے' تو جب اس کے آقا کے لئے قیامت کے دن' اس کا وہ اضافی مال منگوایا جائے گا' جسے دینے سے اُس نے انکار کیا تھا' تو وہ (اضافی مال) گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

امام ابوداؤد فرماتے ہیں: ''اقرع'' اس کو کہتے ہیں' جس کے بال زہر کی وجہ سے اُڑ گئے ہوں۔

1328 - وَعَنْ جرير بن عبد الله البَجلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذِيْ رحم يَاْتِيْ ذَا رَحمَه فيسأله فضلا اعطاهُ اللّٰه اِيَّاه فيبخل عَلَيْهِ اِلَّا اخرج اللّٰه لَهُ من جَهَنَّم حَيَّة يُقَال لَهَا شُجَاع يتلمظ فيطوق بِهِ ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

التلمظ تطعم مَا يبْقى فِي الْفَم من آثَار الطَّعَام

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی رشتہ دار اپنے کسی رشتہ دار کے پاس آئے اور اس سے اضافی چیز مانگ لے اور وہ شخص جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہو اس میں بخل کا اظہار کرے تو اللہ تعالیٰ (انکار کرنے والے شخص کے لئے) جہنم سے ایک سانپ نکالتا ہے جس کا نام ''شجاع'' ہوگا جو منہ میں چیز چبا رہا ہوگا اس سانپ کو اس شخص کے گلے میں طوق کے طور پر ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''التلمظ'' سے مراد یہ ہے کہ کھانے کے جو آثار منہ میں باقی رہ گئے ہوں اُسے کھایا جائے۔

1329 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل اَتَاهُ ابْن عَمه يسْأَله مِنْ فَضْلِهِ فَمَنعه مَنعه اللّٰه فَضله يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے پاس اُس کا چچازاد آئے اور اس کے پاس موجود اضافی چیز اُس سے مانگے اور وہ شخص اسے دینے سے انکار کردے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا فضل اُس شخص سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْقَرْض وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِ

باب: قرض (دینے) سے متعلق ترغیبی روایات اِس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1330 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من منح منيحة لبن اَوْ ورق اَوْ هدى زقاقا كَانَ لَهُ مثل عتق رَقَبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى قَوْله منح منيحة ورق

اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ قرض الدِّرْهَم وَقَوله اَوْ هدى زقاقا اِنَّمَا يَعْنِيْ بِهِ هِدَايَة الطَّرِيْق وَهُوَ اِرْشَاد السَّبِيْل انْتهى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

حدیث1330: الجامع للترمذی' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم - باب ما جاء فی المنحة' حدیث:1929' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه: محمد - حدیث:7339

''جو شخص دودھ یا چاندی عطیہ کے طور پر دے یا کسی کو راستے کے بارے میں رہنمائی کر دے تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''چاندی عطیہ کے طور پر دے'' اس سے مراد یہ ہے: درہم' قرض کے طور پر دے' اور روایت کے یہ الفاظ ''زقاق کے بارے میں رہنمائی کرے'' اس سے مراد یہ ہے: راستے کے بارے میں رہنمائی کرے یعنی یہ راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا ہے' اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل قرض صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَّالْبَيْهَقِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر (دیا ہوا) قرض' صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1332 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخل رجل الْجَنَّة فَرَاَى مَكْتُوْبًا على بَابهَا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْبَيْهَقِىّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عتبَة بن حميد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِىّ اَيْضًا كِلَاهُمَا عَن خَالِدِ بْن يزِيْد بن اَبِىْ مَالك عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِى بِى على بَاب الْجَنَّة مَكْتُوْبًا الصَّدَقَة بِعشر اَمْثَالهَا وَالْقَرْض بِثَمَانِيَة عشر . الحَدِيْث وَعتبَة بن حميد عِنْدِى أصلح حَالا من خَالِد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوا' تو اس نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کا اجر دس گنا ہے' اور قرض کا اٹھارہ گنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عتبہ بن حمید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے یہ خالد بن یزید کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا: صدقہ کرنے کا اجر دس گنا ہے' اور قرض دینے کا اٹھارہ گنا ہے''......الحدیث۔

عتبہ بن حمید نامی راوی' میرے نزدیک خالد بن یزید کے مقابلے میں' زیادہ اچھی حالت کا مالک ہے۔

1333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یقرض مُسْلِما قرضا مرّة اِلَّا كَانَ كصدقتها مرّتَیْنِ

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعا وموقوفا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان' کسی مسلمان کو ایک مرتبہ قرض دیتا ہے' تو یہ' اُتنی ہی رقم دو مرتبہ صدقہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' دونوں طرح سے نقل کی ہے۔

1334 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یسر علی مُعسر یسر اللّٰه عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی تنگ دست (مقروض) کو آسانی فراہم کرتا ہے' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسے آسانی فراہم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اس کا ذکر جس حدیث میں ہے' وہ ان شاء اللہ آگے آئے گی۔

1 - التَّرْغِیْب فِی التَّیْسِیر علی الْمُعسر وإنظاره والوضع عَنهُ

باب: تنگ دست (مقروض) شخص کو آسانی فراہم کرنے' اُسے مہلت دینے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1335 - عَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه طلب غریما لَهُ فتوارى عَنهُ ثُمَّ وجده فَقَالَ اِنِّیْ مُعسر قَالَ آللّٰهُ قَالَ آللّٰهُ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من سره اَن ینجیه اللّٰه من كرب یَوْم الْقِیَامَة فلینفس عَن مُعسر اَوْ یضع عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَقَالَ فِیْهِ من سره اَن ینجیه اللّٰه من كرب یَوْم الْقِیَامَة وَاَن یظله تَحت عَرْشه فَلْیُنْظر مُعسرا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے ایک مقروض سے مطالبہ کیا' تو وہ ان سے چھپ گیا' پھر ایک مرتبہ وہ انہیں ملا' تو اس نے بتایا کہ میں تنگ دست ہوں' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی تکالیف سے نجات عطا کر دے تو اسے تنگ دست (مقروض) شخص کو مہلت دینی چاہیے یا اُسے (قرض کی رقم) معاف کر دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا کرے اور اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے تو اُسے تنگ دست (مقروض) کو مہلت دینی چاہیے''۔

1336 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلقت الْمَلَائِكَة روح رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَقَالُوْا عملت من الْخَيْر شَيْئًا قَالَ لَا . قَالُوْا تذكر . قَالَ كنت أداين النَّاس فآمر فتياني اَن ينظرُوا الْمُعسر ويتجوزوا عَن الْمُوسر قَالَ قَالَ اللّٰه تجاوزوا عَنهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتوں نے تم سے پہلے کے زمانے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی نہیں! فرشتوں نے کہا: تم یاد کرو! اس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے کارندوں سے یہ کہتا تھا: وہ تنگ دست (مقروض) کو مہلت دیں اور خوشحال سے درگزر کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں سے) فرمایا: تم لوگ اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں۔

1337 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَيْضًا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا مَاتَ فَدخل الْجَنَّةَ فَقِيْلَ لَهُ مَا كنت تعْمل قَالَ فإمَّا ذكر وَإمَّا ذكر فَقَالَ كنت أبايع النَّاس فَكنت أنظر الْمُعسر وأتجوز فِي السِّكَّة اَوْ فِي النَّقْد فغفر لَهُ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کا انتقال ہو گیا وہ جنت میں داخل ہوا تو اُس سے دریافت کیا گیا: تم کیا عمل کرتے تھے؟ تو اُسے یاد آیا یا اُسے یاد کروایا گیا تو اس نے بتایا: میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا تو میں تنگ دست شخص کو مہلت دیتا تھا اور سکے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نقدی کے بارے میں درگزر کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اُس شخص کی مغفرت ہو گئی۔

1338 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا مِمَّن كَانَ قبلكُمْ اَتَاهُ الْملك ليقْبض روحه فَقَالَ هَلْ عملت من خير قَالَ مَا أعلم

قِيلَ لَهُ انْظُر قَالَ مَا أَعْلَمُ شَيْئًا غير اَنِّيْ كنت أبايع النَّاس فِي الدُّنْيَا فَأُنْظر الْمُوسر وأتجاوز عَن الْمُعسر فَأدْخلهُ اللّٰه الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْد وَاَنا سمعته يَقُوْلُ ذٰلِك

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت' جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص کے پاس فرشتہ آیا' تاکہ اس کی روح قبض کرلے' فرشتے نے دریافت کیا: تم نے کبھی بھلائی کا کوئی کام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا: میرے علم میں نہیں ہے' اس (فرشتے) نے کہا: تم جائزہ لو! اس (شخص) نے کہا: مجھے علم نہیں ہے' البتہ یہ ہے کہ میں دنیا میں' لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا' تو میں خوشحال شخص کو مہلت دیتا تھا' اور تنگ دست شخص سے درگزر کرتا تھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو جنت میں داخل کر دیا''۔

اِس پر حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ کو یہی بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

1339 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِي اللّٰه بِعَبْد من عباده آتَاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ (وَلَا يكتمون اللّٰه حَدِيْثًا) النِّسَاء 24 قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فَكنت أبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَنا اَحَق بذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِي

فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُو مَسْعُوْد الْاَنْصَارِيّ هٰكَذَا سمعناه من فِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِي مَسْعُوْد

اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ایک بندہ تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا تھا' اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے''

اس بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا تو میرے اخلاق میں درگزر کرنے کا پہلو پایا جاتا تھا' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دے دیا کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ''میں'' ہوں' (اے فرشتو!) تم میرے اس بندے سے درگزر کرو'۔

تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے بھی نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہی بات سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے' اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1340 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يداين النَّاس وَكَانَ يَقُوْلُ لفتاه اِذا أتيت مُعسرا فَتَجَاوز عَنهُ لَعَلَّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يتَجَاوَز عَنَّا فلقي اللّٰه فَتَجَاوز عَنهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا لم يعْمل خيرا قطّ وَكَانَ يداين النَّاس فَيَقُوْلُ لرَسُوله خُذ مَا تيَسّر واترك مَا عسر وَتجاوز لَعَلَّ اللّٰه يتَجَاوَز عَنَّا فَلَمَّا هلك

قَالَ اللّٰه لَهُ هَل عملت خيرا قطّ قَالَ لَا اِلَّا انه كَانَ لِيْ غُلَام وَكنت أداين النَّاس فَاِذا بعثته يتقاضى

قلت لَهُ خُذ مَا تيسّر واترك مَا عسر وَتجَاوز لَعَلَّ اللّٰه يتجَاوَز عَنَّا
قَالَ اللّٰه تَعَالٰى قد تجاوزت عَنْك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' وہ اپنے کارندوں سے کہتا تھا: جب تم کسی تنگ دست شخص کے پاس جاؤ' تو اس سے درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے بھی اُس سے درگزر کیا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اُن کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی تھی' وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' اور اپنے قاصد سے یہ کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اُسے وصول کر لینا' اور جو تنگ دست ہو' اُسے چھوڑ دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' جب اُس کا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کا کام کیا ہے؟ اس جواب دیا: جی نہیں! البتہ میرا ایک غلام تھا' میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا' جب میں اس غلام کو بھیجتا تھا' تاکہ وہ تقاضا کرے' تو میں کہتا تھا: جو آسانی سے مل جائے' اسے لے لینا' جو تنگی کا شکار کرتا ہو' اُسے ترک کر دینا اور درگزر کرنا' تاکہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے درگزر کرے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تم سے درگزر کیا''۔

1341 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ فَلَمْ يُوجد لَهُ من الْخَيْر شَيْءٍ إِلَّا انه كَانَ يخالط النَّاس وَكَانَ مُوسِرًا وَكَانَ يَأْمر غلمانه اَن يتجاوزوا عَن الْمُعسر

قَالَ اللّٰه تَعَالٰى نَحْنُ اَحق بِذٰلِكَ تجاوزوا عَنهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص سے حساب لیا گیا' تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی بھلائی نہیں پائی گئی' البتہ یہ بات تھی کہ وہ لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا اور وہ ایک خوشحال شخص تھا' وہ اپنے ملازمین سے یہ کہتا تھا کہ وہ تنگ دست شخص سے درگزر کریں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں (اے فرشتو!) تم اس سے درگزر کرو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1342 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة

ثُمَّ سمعته يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة ثُمَّ سَمِعتك تَقول من أنظر مُعسرا فَلَهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة قَالَ لَهُ كل يَوْم مثله صَدَقَة قبل اَن يحل الدّين فَإِذَا حل فأنظره فَلَهُ بِكُل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا من أنظر مُعسرا فَلهُ كل يَوْم صَدَقَة قبل أَن يحل الدّين فَإِذا حل الدّين فأنظره بَعْدَ ذٰلِكَ فَلهُ كل يَوْم مثلَيْهِ صَدَقَة

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں (یعنی روزانہ کے حساب سے) اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا اجر ملے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اس سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' تو اسے روزانہ اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے' پھر میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کسی تنگ دست کو مہلت دیتا ہے' اسے روزانہ اس سے دگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا (تو اس میں فرق کیا ہے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک قرض کی ادائیگی کا مخصوص وقت نہ آیا ہو' اس سے پہلے اُسے روزانہ اس کی مانند صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جب قرض کی ادائیگی کا وقت ہو گیا ہو' اور وہ مقروض کو مہلت دیدے' تو اُسے روزانہ اُس سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا اجر و ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جو شخص کسی تنگ شخص کو مہلت دے' تو اسے روزانہ اتنی ہی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا' جبکہ قرض کی واپسی کا وقت نہ آیا ہو' لیکن جب قرض کی واپسی کا وقت آ گیا ہو' پھر وہ اُسے اِس کے بعد بھی مہلت دے' تو اسے روزانہ اُس سے دُگنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1343 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسلم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَمَنْ ستر على مُسلم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَة وَاللّٰه فِي عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِي عون أَخِيه . رَوَاهُ مُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے (کوئی) دنیاوی پریشانی دور کرے' اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کرے گا' اور جو شخص کسی تنگ دست کو دنیا میں آسانی فراہم کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا' اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے' جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1344 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرج عَنْ مُسْلِم كربة جعل اللّٰه تَعَالٰى لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَة شعبتين من نور على الصِّرَاط يستضىء بضوء يهما عَالم لَا يحصيهم اِلَّا رب الْعِزَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَهُوَ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن پل صراط پر (سے گزرنے کے لئے) نور کے دو حصے عطا کرے گا' جن کی روشنی سے اتنے لوگ مستفید ہوں گے' جن کا شمار رب العزت کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1345 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ أظلهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة تَحت ظلّ عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَمعنى وضع لَهُ اَی ترك لَهُ شَيْئًا مِمَّا لَهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اُس کو ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُسے اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

روایت کے الفاظ ''وضع لہ'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے دوسرے شخص سے جو رقم لینی تھی' اس کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

1346 - وَعَنْ اَبِی الْيُسْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبصرت عَيْنَایَ هَاتَانِ وَوضع أصبعيه على عَيْنَيْهِ وَسمعت أذنای هَاتَانِ وَوضع أصبعيه فِیْ اُذُنَيْهِ ووعاه قلبی هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی نِيَاط قلبه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهُ أظلهُ اللّٰه فِیْ ظله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ

حَسَنٌ وَلَفظِهِ قَالَ اشهد علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لسمعته یَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس یستظل فِیْ ظِلِّ اللّٰـه یَوْم الْقِیَامَة لرجل انظر مُعسرا حَتّٰی یجد شَیْئًا اَوْ تصدق عَلَیْهِ بِمَا یَطْلُبهُ یَقُوْلُ مَالِیْ عَلَیْك صَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ویخرق صَحِیفَته ۔ قَوْلِهِ ویخرق صَحِیفَته ای یقطع الْعهْدَة الَّتِیْ عَلَیْهِ

❀❀ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی ان دونوں آنکھوں کے ذریعے دیکھا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں پر اپنی آنکھوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور اپنے اِن دونوں کانوں کے ذریعے سنا' اُنہوں نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں پر رکھ کر یہ بات کہی' اور میرے دل نے اس بات کو محفوظ رکھا' اُنہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے کچھ ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن' جو شخص سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سائے میں آئے گا' وہ ایک ایسا شخص ہوگا' جس نے کسی تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' اس وقت تک کے لئے' جب تک وہ (مقروض) اس کی گنجائش نہیں پاتا' یا اُس نے جو رقم وصول کرنی تھی' وہ دوسرے شخص کو صدقہ کر دی ہو' اور یہ کہا ہو: کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی حصول کے لئے میں تمہیں اپنی رقم صدقہ کرتا ہوں' اور اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو (جس پر لین دین کا معاہدہ تحریر ہو)''۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے صحیفے کو پھاڑ دیا ہو'' اس سے مراد وہ عہد نامہ ہے جو اس نے دوسرے شخص کے ساتھ طے کیا تھا۔

1347 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَرَادَ اَن تستجاب دَعوته وَاَن تکشف کربته فلیفرج عَن مُعسر ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب اصطناع الْمَعْرُوف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو' اور اس کی پریشانی ختم ہو' تو اسے تنگ دست شخص کو مہلت دینی چاہیے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں نقل کی ہے۔

1348 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أنظر مُعسرا اِلٰی میسرته أنظرهُ اللّٰه بِذَنبِهِ اِلٰی تَوْبَته ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تنگ دست شخص کو خوشحالی نصیب ہونے تک' مہلت دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کے حوالے سے توبہ کرنے تک مہلت دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1349 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ هٰكَذَا وَاَوْمَآ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن بِيَدِهٖ اِلَی الْاَرْض من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه من فيح جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ اصطناع الْمَعْرُوف وَلَفظِهٖ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجد وَهُوَ يَقُوْلُ اَيُّكُمْ يسره اَن يَقِيه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يسره قَالَ من أنظر مُعسرا اَوْ وضع لَهٗ وَقَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من فيح جَهَنَّم

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے اس طرح اشارہ کرتے ہوئے فرمایا- ابوعبدالرحمٰن نامی راوی نے زمین کی طرف ارشاہ کر کے یہ بات کہی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

''جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اُسے ادائیگی معاف کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ابن ابودنیا نے اسے ''اصطناع المعروف'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ مسجد تشریف لائے' آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ اللہ تعالیٰ اُسے جہنم کی تپش سے بچائے؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تنگ دست شخص کو مہلت دے' یا اسے ادائیگی معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی تپش سے بچائے گا''۔

1350 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نفس عَن غَرِيمه اَوْ محى عَنهُ كَانَ فِیْ ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَغوِیّ فِیْ شرح السّنة وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم فِیْ اَوَّل الْبَاب بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مقروض سے پریشانی دور کرے' یا اُس سے ادائیگی کو مٹا دے (یعنی رقم معاف کر دے) تو وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا''۔

یہ روایت امام بغوی نے ''شرح السنہ'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے باب کے آغاز میں اس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

1351 - وَرُوِیَ عَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أظل اللّٰه عبدا فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله أنظر مُعسرا اَوْ ترك لغارم ۔ رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِیْ زَوَائِد الْمسند

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' اس دن' جس دن اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' جس نے کسی

تنگ دست شخص کو مہلت دی ہوگی' یا مقروض کو ترک کردیا ہوگا (یعنی اسے ادائیگی معاف کردی ہوگی)''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے ''زوائد مسند'' میں نقل کی ہے۔

1352 - وَرُوِیَ عَنِ اسعد بن زُرَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن یظله اللّٰه فِیْ ظله یَوْم لَا ظل اِلَّا ظله فلییسر علی مُعسر اَوْ لیضع عَنهُ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' تو اسے تنگ دست کو مہلت دینی چاہیے' یا اسے ادائیگی معاف کردینی چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

1353 - وَرُوِیَ عَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من انظر مُعسرا اَوْ تصدق عَلَیْهِ اظله اللّٰه فِیْ ظله یَوْم الْقِیَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تنگ دست کو مہلت دے' یا اسے (قرض کی رقم) صدقہ کردے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِیب فِی الْاِنْفَاق فِیْ وُجُوْه الْخَیْر کرما والترهیب من الْاِمْسَاك والادخار شحا

باب: بھلائی کے مختلف کاموں میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز کنجوسی کی وجہ سے روکنے (یعنی خرچ نہ کرنے) اور ذخیرہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1354 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من یَوْم یصبح الْعباد فِیْهِ اِلَّا ملكان ینزلان فَیَقُوْلُ اَحدهمَا اللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَیَقُوْلُ الْاخر اللّٰهُمَّ اَعْط ممسکا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَلَفظه اِن ملکا بِبَاب من اَبْوَاب الْجنَّة یَقُوْلُ من یقْرض الْیَوْم یجز غَدا وَملك بِبَاب آخر یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسکا تلفا

حدیث 1353: صحیح ابن حبان - کتاب البیوع' باب الدیون - ذکر إظلال الله جل وعلا فی القیامة فی ظله من أنظر' حدیث: 5121 المستدرك علی الصحیحین للحاکم - کتاب البیوع' وأما حدیث إسماعیل بن جعفر بن أبی کثیر - حدیث: 2166 سنن الدارمی - ومن کتاب البیوع' باب: فیمن أنظر معسرا - حدیث: 2545 مصنف ابن أبی شیبة - کتاب البیوع والأقضیة' إنظار المعسر والرفق به - حدیث: 21707 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - أبو الیسر کعب بن مالك' حدیث: 1690 السنن الکبری للبیهقی - کتاب البیوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعیوب وغیر ذلك - باب ما جاء فی إنظار المعسر والتجوز عن الموسر' حدیث: 10274 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث: 2919 مسند عبد بن حمید - أبو الیسر کعب بن عمرو الأنصاری' حدیث: 380 المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 886 المعجم الصغیر للطبرانی - باب من اسمه العباس' حدیث: 582 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - عطاء' حدیث: 11125

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مثل ابن حبَان إِلَّا أنه قَالَ بِبَاب من أَبْوَاب السَّمَاء

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں' تو اس (صبح کے وقت) میں دو فرشتے نیچے اترتے ہیں' ان میں سے ایک یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں مزید عطا فرما' اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''جنت کے دروازوں میں سے' ایک دروازے پر ایک فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: جو آج قرضہ دے گا' کل اس کا بدلہ پالے گا' ایک اور دروازے پر ایک اور فرشتہ موجود ہے' جو یہ کہتا ہے: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ دوسرا عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے (مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر''۔

1355 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالَى يَا عَبدِي أنْفق أنْفق عَلَيْكَ. وَقَالَ يَد اللّٰه ملأى لَا يغيضها نَفَقَة سحاء اللَّيْل وَالنَّهَار أَرَأَيْتُمْ مَا أنْفق مُنْذُ خلق السَّمَوَات وَالْأَرْض فَإِنَّهُ لم يغض مَا بِيَدِهِ وَكَانَ عَرْشه على المَاء وَبِيَدِهِ الْمِيزَان يخْفض وَيرْفَع. رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

لَا يغيضها بِفَتْح أَوله أَي لَا ينقصها

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! تو خرچ کر! میں تم پر خرچ کروں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ بھرے ہوئے ہیں' رات دن میں مسلسل خرچ کرتے رہنا اس میں کوئی کمی نہیں کرتا' کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' تب سے وہ خرچ کر رہا ہے' لیکن یہ چیز اس کے ہاتھ میں موجود (نعمتوں) کو کم نہیں کر سکی اس کا عرش پانی پر ہے' میزان اس کے دست قدرت میں ہے' جسے وہ جھکاتا اور اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''لا یغیضھا'' میں پہلے (حرف) پر زبر ہے' یعنی وہ اس میں کمی نہیں کرتا۔

1356 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن آدم إِنَّكَ إِن تبذل الْفضل خير لَك وَإِن تمسكه شَرّ لَك وَلَا تلام على كفاف وابدأ بِمن تعول وَالْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَد السُّفْلى. رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

الكفاف بِفَتْح الْكَاف مَا كف عَن الْحَاجة إِلَى النَّاس مَعَ القناعة لَا يزِيد على قدر الْحَاجة وَالْفضل مَا زَاد على قدر الْحَاجة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابن آدم! اگر تم اضافی چیز کو خرچ کر دو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم اسے خرچ نہ کرو تو یہ تمہارے لئے برا ہے البتہ بنیادی ضرورت کی چیز (سنبھال کر رکھنے کے حوالے سے) تمہیں ملامت نہیں کی جائے گی اور تم اپنے زیر کفالت پر خرچ کرنے سے آغاز کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

''الکفاف'' میں 'ک' پر زبر ہے یعنی اس سے مراد اس چیز کو روکنا ہے جس کی وجہ سے آدمی قناعت کے ساتھ لوگوں سے کچھ بھی لینے سے بچا رہے اور وہ چیز اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ نہ ہو اور ''الفضل'' سے مراد وہ چیز ہے جو اس کی بنیادی ضرورت سے زیادہ ہو۔

1357 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان اللّٰهُمَّ من انْفق فاعقبه خلفا وَمَنْ امسك فاعقبه تلفا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِىّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفْظِهٖ فِىْ اِحْدَى رواياته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه اِلَّا وبجنبيها ملكان يناديان نِدَاءٍ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُم اِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَكَانَ بجنبيها ملكان يناديان نِدَاءٍ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اللّٰهُمَّ أَعْط منفقا خلفا وَأَعْطِ ممسكا تلفا وَأنزل اللّٰه فِىْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِىْ قَول الْملكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُم فِىْ سُوْرَة يُوْنُس (وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰى دَار السَّلَام وَيهْدِى من يَشَاء اِلٰى صِرَاط مُسْتَقِيم) يونس 52 وَأنزل فِىْ قَوْلهمَا اللّٰهُمَّ أَعْط منفقا خلفا وَأَعْطِ ممسكا تلفا (وَاللَّيْل اِذا يغشى وَالنَّهَار اِذا تجلى وَمَا خلق الذّكر وَالْاُنْثٰى) اِلٰى قَوْلِهٖ لِلْعُسْرٰى الليل

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں' جو پکار کر یہ کہتے ہیں: اے اللہ! جس نے خرچ کیا ہے' اس کے بدلے میں' دوسری چیز اسے عطا کرنا' اور جس نے خرچ نہیں کیا ہے' اس کے بدلے میں (اس کے مال کو) ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی اس کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام بیہقی نے اسے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے آتے ہیں' جو پکار کر کہتے ہیں' ان کی پکار کو اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں

(وہ فرشتے کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ! جو تھوڑا ہو اور کفایت کر جائے' وہ بہتر ہے' اس سے جو زیادہ

ہو اور غافل کردے' پھر جب سورج غروب ہوتا ہے' تو بھی اس کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں' جو بلند آواز میں پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے اس قول کی تائید میں' قرآن میں آیت نازل کی' یعنی فرشتوں کا یہ کہنا: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ (وہ آیت) سورۂ یونس کی (یہ آیت) ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے' اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''

اور فرشتوں کا یہ کہنا: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے میں اور عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے (کے مال کو) ضائع کردے' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ ڈھانپ لیتی ہے' اور دن کی قسم ہے' جب وہ روشن ہوتا ہے' اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔ یہ الفاظ ''للعسری'' تک ہیں۔

1358 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الْبَخِيل والمنفق كَمثل رجلَيْنِ عَلَيْهِمَا جنتان من حَدِيْد من ثديهما اِلٰى تراقيهما فَاَما الْمُنفق فَلَا ينْفق اِلَّا سبغت اَوْ وفرت على جلده حَتّٰى تخفى بنانه وَتَعْفُو اَثَره وَاَما الْبَخِيل فَلَا يُرِيد اَن ينْفق شَيْئًا اِلَّا لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها فَلَا تتسع . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

الْجنَّة بِضَم الْجِيم مَا اجن الْمَرْء وستره وَالْمرَاد بِهِ هَهُنَا الدرْع وَمعنى الحَدِيْث اَن الْمُنفق كلما اَنْفق طَالَتْ عَلَيْهِ وسبغت حَتّٰى تستر بنان رجلَيْهِ وَيَدَيْهِ والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق لَزِمت كل حَلقَة مَكَانهَا فَهُوَ يوسعها وَلَا تتسع شبه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعَمُ اللّٰه تَعَالٰى ورزقه بِالْجنَّةِ وَفِىْ رِوَايَةٍ بالجبة فالمنفق كلما اَنْفق اتسعت عَلَيْهِ النعم وسبغت ووفرت حَتّٰى تستره سترا كَامِلا شَامِلا

والبخيل كلما اَرَادَ اَن ينْفق مَنعه الشُّح والحرص وَخَوف النَّقْص فَهُوَ بِمَنْعه يطْلب اَن يزِيْد مَا عِنْده وَاَن تتسع عَلَيْهِ النعم فَلَا تتسع وَلَا تستر مِنْهُ مَا يروم ستره وَاللّٰه سُبْحَانَهُ اَعلم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کنجوس اور خرچ کرنے والے شخص کی مثال' دو ایسے آدمیوں کی طرح ہے' جن کے سینے سے لے کر گردن تک' لوہے کی زرہیں موجود ہوں' خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زنجیر کشادہ ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے جسم پر ڈھیلی ہو جاتی ہے (اور پھر نیچے گر کر) اس کی انگلیوں اور اس کے قدموں کے نشانات کو ڈھانپ دیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس (زرہ) کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کھلا کرنے کی کوشش کرتا ہے' لیکن وہ کھلی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے'اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آدمی کو چھپالے اور اسے ڈھانپ لے'اور یہاں مراد زرہ ہے حدیث کا مفہوم یہ ہے: خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو وہ زرہ اس کے لئے بڑی اور کشادہ ہو جاتی ہے (یہاں تک کہ نیچے گر کر) اس کے پاؤں اور ہاتھوں کے پوروں تک کو ڈھانپ لیتی ہے' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے' وہ شخص اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی' تو یہاں نبی اکرم ﷺ نے جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے رزق کی تشبیہ بیان کی ہے' ایک روایت میں لفظ (جنة) کی جگہ لفظ''جنة'' استعمال ہوا ہے کہ خرچ کرنے والا شخص جب بھی خرچ کرتا ہے' تو اس پر نعمتیں زیادہ ہو جاتی ہیں' کشادہ ہو جاتی ہیں' اور وافر ہو جاتی ہیں' یہاں تک کہ اسے مکمل طور پر پوری طرح سے ڈھانپ لیتی ہیں' اور کنجوس شخص جب بھی خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو کنجوسی' لالچ اور کمی کا خوف اسے روک دیتا ہے' تو اس روکنے کی وجہ سے وہ اس بات کا طلبگار رہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہے وہ اور زیادہ ہو اور اس پر نعمتوں کی مزید وسعت ہو' لیکن وہ وسعت نہیں ہوتی اور وہ نعمتیں اسے نہیں ڈھانپتی ہیں' جس طرح وہ چاہتا ہے کہ اسے ڈھانپ دیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1359 - وَعَنْ قيس بن سلع الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اِخوَته شكوه اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ يبذر مَاله وينبسط فِيْهِ . قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ آخذ نَصِيبى من التمرة فانفقه فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَعَلٰى من صحبنى فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدره وَقَالَ انْفق ينْفق اللّٰه عَلَيْك ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ خرجت فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَمَعِي رَاحِلَة وَاَنَا اكثر اَهْل بَيْتِي الْيَوْم وايسره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهٖ سعيد بن زِيَاد اَبُوْ عَاصِم

❀❀ حضرت قیس بن سلع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے بھائیوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کی شکایت کرتے ہوئے یہ کہا: یہ اپنا مال خرچ کرتا ہے' اور کھل کر خرچ کرتا ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کھجوروں میں سے اپنا حصہ لیتا ہوں اور اسے اللہ کی راہ میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: تم خرچ کرو! اللہ تعالیٰ تم پر خرچ کرے گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' اس کے بعد میں اللہ کی راہ میں نکلا' تو میرے پاس صرف ایک اونٹنی تھی' اور آج میرا گھرانہ سب سے بڑا ہے' اور میں سب سے زیادہ خوشحال ہوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سعید بن زیاد ابو عاصم نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

1360 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأخلاء ثَلَاثَة فَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَتّٰى تَاتِي قبرك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ لَك مَا اَعْطَيْت وَمَا اَمْسَكت فَلَيْسَ لَك فَذٰلِكَ مَالك وَاَما خَلِيل فَيَقُوْلُ اَنا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله فَيَقُوْلُ وَاللّٰه لقد كنت من اَهْون الثَّلَاثَة عَلٰى

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهٗ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دوست (یا ساتھی) تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک دوست وہ ہوتا ہے' جو یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ اس وقت تک رہوں گا' جب تک تم اپنی قبر میں نہیں چلے جاتے' ایک دوست تم سے یہ کہے گا: جو تم نے دیا اور جو تم نے نہیں دیا' وہ تمہارا نہیں ہے' یہ تمہارا مال ہے' اور ایک دوست وہ ہے: جو یہ کہے گا: تم جہاں بھی جاؤ گے' جہاں سے باہر نکلو گے' میں تمہارے ساتھ ہوں گا' یہ تمہارا عمل ہے' تو آدمی کہے گا: اللہ کی قسم! میں تو ان تینوں میں' تمہیں سب سے زیادہ کم حیثیت کا سمجھتا تھا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَال وَارثه اَحَبُّ اِلَيْهِ من مَاله . قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا منا اَحد اِلَّا مَاله اَحَبُّ اِلَيْهِ من مَال وَارثه قَالَ فَإِن مَاله مَا قدم وَمَال وَارثه مَا أخر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے کس کو اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال اپنے وارث کے مال سے زیادہ پسند ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا مال وہ ہے' جو اس نے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) آگے بھیج دیا ہو' اور جو اس نے پیچھے چھوڑا ہو' وہ اس کے وارث کا مال ہوتا ہے"

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1362 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بِلَال وَعِنْده صبر من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ أعد ذٰلِكَ لأضيافك

قَالَ أما تخشى اَن يكون لَكَ دُخان فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا
رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَقَالَ أما تخشى اَن يفور لَهُ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کے مہمانوں کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں نصیب ہو' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو"۔

یہ روایت امام بزار نے' حسن سند کے ساتھ اور امام طبرانی نے' معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

"کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو کہ جہنم کے دھوئیں کی تپش اسے لاحق ہو"۔

1363 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ بِلَالًا فَأخرج لَهُ صبرا من تمر فَقَالَ مَا هٰذَا يَا بِلَال قَالَ ادخرته لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ أما تخشى اَن يَجْعَل لَكَ بخار فِيْ نَار جَهَنَّم أنْفق يَا بِلَال وَلَا تخش من ذِيْ الْعَرْش اِقلالا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے کھجوروں کا ایک ڈھیر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکالا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے بلال! یہ کس لئے ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لئے سنبھال کے رکھا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے نہیں ہو؟ کہ جہنم کی آگ کا دھواں تمہیں مل جائے' اے بلال! تم خرچ کرو' اور عرش والی ذات کی طرف سے کسی کمی کا اندیشہ نہ رکھو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1364 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ لى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا توكى فيوكأ عَلَيْك . وَفِىْ رِوَايَةٍ أنفقى اَوْ انفحى اَوْ انضحى وَلَا تحصى فيحصى الله عَلَيْك وَلَا توعى فيوعى الله عَلَيْك . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد

انفحى بِالْحَاء الْمُهْمَلَة وانضحى وأنفقى الثَّلَاثَة معنى وَاحِد وَقَوله لَا توكى قَالَ الْخطابِيّ لَا تدخرى والايكاء شد رَأس الْوِعَاء بالوكاء وَهُوَ الرِّبَاط الَّذِىْ يرْبط بِهِ يَقُوْلُ لَا تمنعى مَا فِىْ يدك فتنقطع مَادَّة بركَة الرزق عَنْك انْتهى

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بند کر کے نہ رکھو! ورنہ تم پر بندش کی جائے گی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم خرچ کرو (راوی کو شک ہے' شاید یہاں لفظ مختلف ہے' لیکن تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے) اور تم شمار نہ کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا' اور تم بند کر کے نہ رکھو' ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم سے روک لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''انفحی'' میں 'ح' ہے' اور لفظ ''انضحی'' اور لفظ ''انفقی'' ہے' ان تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ''لاتوکی'' علامہ خطابی کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ تم ذخیرہ کر کے نہ رکھو!

لفظ ''لایکاء'' کا مطلب تھیلی کے منہ کو باندھنا ہے' اور یہ وہ باندھنا ہے' جس کے ذریعے کسی چیز کی حفاظت کی جاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں کہ تم اس چیز کو روک کے نہ رکھو' جو تمہارے ہاتھ میں ہے' ورنہ رزق کے برکت کا مادہ تم سے منقطع ہو جائے گا۔...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1365 - وَعَنْ بِلَال رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَال مت فَقِيرا وَلَا تمت غَنِيا . قلت وَكَيفَ لى بذلِكَ قَالَ مَا رزقت فَلَا تخبأ وَمَا سُئِلت فَلَا تمنع فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ لى بذلِكَ قَالَ هُوَ ذَاك اَوْ النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِىْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَعِنْده قَالَ لى الق الله فَقِيرا وَلَا تلقه غَنِيا . وَالْبَاقِى بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بلال! فقیر ہونے کے عالم میں

مرنا' خوشحال ہونے کے عالم میں نہ مرنا' میں نے عرض کی: میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو رزق تمہیں دیا جائے' اسے سنبھال کے نہ رکھنا' اور جو چیز تم سے مانگی جائے' اسے دینے سے انکار نہ کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ کیسے کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا تو یہ ہوگا' یا پھر آگ ہوگی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے نقل کرنے یہ کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم فقیر ہونے کے عالم میں' اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا' خوشحال ہونے کے عالم میں' اُس کی بارگاہ میں حاضر نہ ہونا'' ...... باقی روایت حسب سابق ہے۔

1366 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد اِلَّا فِىْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَسَلَّطَهُ على هَلَكته فِى الْحق وَرجل آتَاهُ اللّٰه حِكْمَة فَهُوَ يقْضِى بهَا وَيعلمهَا

وَفِىْ رِوَايَةٍ لَا حسد اِلَّا فِىْ اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يُنْفِقهُ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالْمُرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمنى مثل مَا للمغبط وَهٰذَا لَا بَاْس بِهٖ وَله نِيَّته فَاِن تمنى زَوَالهَا عَنْهُ فَذٰلِكَ حرَام وَهُوَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال کیا عطا ہو' اور اسے حق کے راستے میں اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق دی ہو' اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (یعنی دین کا علم) عطا کیا ہو' اور وہ اس کے مطابق فیصلے دیتا ہو' اور اس کی تعلیم دیتا ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''رشک صرف دو قسم کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن (اسے اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہاں ''حسد'' سے مراد ''رشک کرنا'' ہے' اور رشک سے مراد یہ ہے کہ جس پر رشک کیا جارہا ہے' اسے جو نعمت حاصل ہے' اس نعمت کے حصول کی آرزو کی جائے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا' لیکن اگر آدمی کی نیت یہ ہو کہ دوسرے شخص سے وہ نعمت زائل ہوجائے تو یہ حرام ہے' اور یہ وہ ''حسد'' ہے' جس کی مذمت کی گئی ہے۔

1367 - وَعَنْ طَلْحَة بن يحيى عَن جدته سعدى قَالَت دخلت يَوْمًا على طَلْحَة تَعْنِىْ ابْن عبيد الله فَرَاَيْت مِنْهُ ثقلا فَقُلْتُ لَهٗ مَا لَك لَعَلَّه رَابَك منا شَىْءٍ فنعتبك قَالَ لَا ولنعم حَلِيلَة الْمَرْء الْمُسْلِم اَنْت وَلٰكِن اجْتمع عِنْدِى مَال وَلَا اَدْرِى كَيْفَ أصنع بِهٖ . قَالَت وَمَا يغمك مِنْهُ اُدْع قَوْمك فاقسمه بَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا غُلَام عَلىّ بقومى فَسَاَلت الخازن كم قسم قَالَ اَرْبَع مِائَة ألف . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ طلحہ بن یحییٰ' اپنی دادی سعدیٰ کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تو میں نے انہیں کچھ پریشان دیکھا' میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے شاید آپ کو ہماری طرف سے کوئی بات ناگوار گزری ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! کسی بھی مسلمان کی جتنی اچھی بیوی ہوسکتی ہے' وہ تم ہو' لیکن میرے پاس کچھ مال اکٹھا ہوگیا ہے' اور مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں اس کا کیا کروں؟ اس خاتون نے کہا: کیا یہ چیز آپ کو پریشان کرے گی؟ آپ اپنی قوم کے افراد کو بلائیں اور اس مال کو ان کے درمیان تقسیم کردیں' تو انہوں نے فرمایا: میری قوم کے افراد کو میرے پاس لے کر آؤ (وہ خاتون بیان کرتی ہیں: بعد میں) میں نے خزانچی سے دریافت کیا: انہوں نے کتنا مال تقسیم کیا؟ تو اس نے بتایا: چار لاکھ۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1368 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نشر الله عَبْدَيْنِ من عباده اكثر لهما من المَال وَالْولد فَقَالَ لاحَدهمَا اى فَلان ابْن فَلان قَالَ لَبَّيْكَ رب وَسَعْديك

قَالَ الم اكثر لَكَ من المَال وَالْولد قَالَ بَلٰى اى رب

قَالَ وَكَيْف صنعت فِيمَا آتيتك قَالَ تركته لوَلَدى مَخَافَة الْعيلَة

قَالَ اما انَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت قَلِيلا ولبكيت كثيرا اما إِن الَّذِيْ تخوفت عَلَيْهِمْ قد انزلت بهم وَيَقُوْلُ للاخر اى فَلان ابْن فَلان فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اى رب وَسَعْديك قَالَ لَهُ الم اكثر لَكَ من المَال وَالْولد قَالَ بلٰى اى رب

قَالَ فَكيف صنعت فِيمَا آتيتك فَقَالَ انفقت فِيْ طَاعَتك ووثقت لوَلَدى من بعدِى بِحسن طولك

قَالَ اما انَّك لَو تعلم الْعلم لضحكت كثيرا ولبكيت قَلِيلا اما إِن الَّذِيْ قد وثقت بِهِ انزلت بهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

الْعيلَة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُون الْيَاء هُوَ الْفقر

والطول بِفَتْح الطَّاء هُوَ الْفضل وَالْقُدْرَة والغنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو زندہ کیا' جنہیں اس نے دنیا میں بکثرت مال اور اولاد سے نوازا تھا' اس نے ان دونوں میں سے ایک سے دریافت کیا: اے فلاں بن فلاں! اس نے جواب دیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہوسکتی ہے' پروردگار نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد عطا نہیں کی ہے' اس نے جواب دیا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار نے دریافت کیا: میں نے جو تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ اس نے کہا: میں نے وہ مال اپنی اولاد کے لئے ترک کیا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ محتاج نہ ہوجائیں' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں واقعی علم ہوتا' تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے' تمہیں ان کے بارے میں جس چیز کا اندیشہ تھا' وہ میں نے ان پر نازل کردی ہے' پھر پروردگار دوسرے شخص سے فرمائے گا: اے فلاں بن فلاں! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں

حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے حاصل ہو سکتی ہے پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں بکثرت مال اور اولاد سے نہیں نوازا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! پروردگار دریافت کرے گا: جو کچھ میں نے تمہیں عطا کیا تھا' تم نے اس کے بارے میں کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اسے تیری فرمانبرداری میں خرچ کیا' اور میں نے اپنے بعد اپنی اولاد کے لئے یہ یقین رکھا کہ تو ان پر بھی مزید کرم فرمائے گا' پروردگار فرمائے گا: تم اگر علم رکھتے' تو زیادہ ہنستے اور تھوڑا روتے' البتہ تم نے ان کے بارے میں جو یقین رکھا تھا' وہ میں نے ان پر نازل کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''العیلہ'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ی' ساکن ہے' اس سے مراد غربت ہے

لفظ ''الطول'' میں 'ط' پر زبر ہے' اس سے مراد فضل' قدرت اور خوشحالی ہے۔

1369 - وَعَنْ مَالك الدَّار اَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخذ اَرْبَعمِائَة دِيْنَار فَجَعلهَا فِيْ صرة فَقَالَ للغلام اذْهَبْ بهَا اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَة بن الْجراح ثُمَّ تله فِي الْبَيْت سَاعَة حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا الْغُلَام اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ وَصله الله ورحمه ثُمَّ قَالَ تعالي يَا جَارِيَة اذهبي بِهٰذِهِ السَّبْعَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان وبهذه الْخَمْسَة اِلٰى فلَان حَتّٰى انفذها وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فَوَجَدَهُ قد اعد مثلهَا لِمعَاذ بن جبل فَقَالَ اذْهَبْ بهَا اِلٰى معَاذ بن جبل وتله فِي الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا يصنع فَذهب بهَا اِلَيْهِ فَقَالَ يَقُوْلُ لَك اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ اجْعَل هٰذِهٖ فِيْ بعض حَاجَتك فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَوَصله تعالي يَا جَارِيَة اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا اذهبي اِلٰى بَيت فلَان بِكَذَا فاطلعت امْرَاَة معَاذ وَقَالَت نَحْنُ وَاللّٰهِ مَسَاكِيْن فَاَعْطِنَا فَلَمْ يبْق فِي الْخِرْقَة اِلَّا دِيْنَارَانِ فدحى بهما اِلَيْهَا وَرجع الْغُلَام اِلٰى عمر فَاَخْبرهُ فسر بذلك فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَة بَعْضهمْ من بعض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته اِلٰى مَالك الدَّار ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَمَالك الدَّار لَا اعرفهُ

تله هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَاللَّام اَيْضًا وَتَشْدِيد الْهَاء اَي تشاغل

فدحى بهما بِالْحَاء الْمُهْملَة اَي رمى بهما

❀❀ مالک الدار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چار سو دینار لئے اور انہیں ایک تھیلی میں ڈال کر غلام سے کہا: تم انہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور پھر ایک گھڑی ان کے ہاں ٹھہرے رہنا' تاکہ تم اس بات کا جائزہ لو کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام' وہ رقم لے کر' حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المومنین نے آپ کے لئے یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اس رقم کو اپنی ضروریات میں استعمال کریں' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں ملا کے رکھے' اور ان پر رحم کرے' پھر انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! تم یہ والے سات فلاں شخص کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' اور یہ والے پانچ فلاں کو دے آؤ' یہاں تک کہ انہوں نے پوری رقم خرچ کر دی' وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا' اور انہیں اس صورت حال کے بارے میں بتایا' تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ انہوں نے اتنی ہی رقم حضرت معاذ بن

جبل رضی اللہ عنہ کے لیے بھی تیار کی ہوئی ہے انہوں نے فرمایا: تم یہ رقم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور ان کے گھر میں ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ تم یہ دیکھ لو کہ وہ اس کا کیا کرتے ہیں؟ وہ غلام وہ رقم لے کر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور بولا: امیر المؤمنین نے آپ کو یہ پیغام بھیجا ہے کہ آپ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کریں تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور انہیں ملا کے رکھے اے لڑکی! اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اتنی رقم فلاں کے گھر لے جاؤ اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نے جھانک کر دیکھا اور بولیں: اللہ کی قسم! ہم بھی غریب ہیں آپ ہمیں بھی کچھ دے دیں اس تھیلی میں اس وقت صرف دو دینار بچے تھے تو حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے وہ دو دینار اس خاتون کو دے دیئے وہ غلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو وہ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ یہ لوگ ایک دوسرے کے بھائی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے مالک الدار تک اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں البتہ مالک الدار نامی شخص سے میں واقف نہیں ہوں۔

''تلہ'' اس میں 'ت' پر زبر ہے اور پھر 'ل' ہے اور 'ہ' پر شد ہے اس سے مراد مشغول ہونا ہے

''فدحی بہما'' اس سے مراد انہیں پھینک دینا ہے۔

1370 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَة دَنَانِير وَضعهَا عِنْد عَائِشَة فَلَمَّا كَانَ عِنْد مَرضه قَالَ يَا عَائِشَة ابعثي بِالذَّهَب إِلَى عَلَيّ ثُمَّ أُغمي عَلَيْهِ وشغل عَائِشَة مَا بِهِ حَتَّى قَالَ ذٰلِكَ مرَارًا كل ذٰلِكَ يغمى على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويشغل عَائِشَة مَا بِهِ فَبعث إِلَى عَليّ فَتصدق بهَا وَأمسى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْد الْمَوْت لَيْلَة الِاثْنَيْنِ فَأرْسلت عَائِشَة بمصباح لَهَا إِلَى امْرَأَة من نسائها فَقَالَت أهدى لنا فِيْ مصباحنا من عكتك السّمن فَإِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أمسى فِيْ حَدِيْد الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه من حَدِيْث عَائِشَة بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات دینار موجود تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس رکھوائے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شروع ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! وہ سونا علی کو بھجوا دو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا یہ کام نہ کرسکیں یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوجاتی اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس دوران وہ کام نہ کرپاتیں پھر آخر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہ رقم بھجوادی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ رقم صدقہ کردی پیر کی رات جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ایک چراغ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی طرف بھیجا اور بولیں: آپ اپنے گھی میں سے ہمارے چراغ کے لئے تھوڑا سا گھی تحفے کے طور پر دے دیں کیونکہ آج رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ بھی نہیں بچا تھا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر اسی مضمون کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1371 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِت قَالَ كنت مَعَ اَبِىْ ذَر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخرج عطاؤه وَمَعَهُ جَارِيَة لَهُ قَالَ فَجعلت تقضى حَوَائِجه ففضل مَعهَا سَبْعَة فَامرهَا اَن تشترى بِهٖ فُلُوسًا قَالَ قُلْتُ لَو اَخَّرته للْحَاجة تنوبك اَوْ للضيف ينزل بك قَالَ اِن خليلى عهد اِلَىّ اَن اَيّمَا ذهب اَوْ فضَّة اوكى عَلَيْهِ فَهُوَ جمر على صَاحبه حَتّٰى يفرغه فِىْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجلّ رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالطَّبَرَانِىّ بِاخْتِصَار الْقِصَّة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اوكى على ذهب اَوْ فضَّة وَلَمْ يُنْفِقهُ فِىْ سَبِيْل اللّٰه كَانَ جمرا يَوْم الْقِيَامَة يكوى بِهٖ هٰذَا لفظ الطَّبَرَانِىّ وَرِجَالِه اَيْضًا رجال الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن صامت بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' انہوں نے اپنی تنخواہ کی رقم نکالی' ان کے ساتھ ان کی کنیز بھی تھی' راوی کہتے ہیں' اس کنیز نے ان کی ضروریات پوری کروانا شروع کیں' پھر اس کنیز کے پاس سات درہم (یا دینار) بچے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اسے ہدایت کی کہ وہ اس کے بدلے میں سکے خرید لے' راوی نے کہا: اگر آپ انہیں کسی ضرورت کے لئے سنبھال کے رکھ لیں' یا مہمان کے لئے سنبھال کے رکھ لیں' جو آپ کے ہاں آجاتا ہے (تو یہ مناسب ہوگا) تو انہوں نے فرمایا: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ جو بھی سونا یا چاندی سنبھال کر رکھے جائیں' تو وہ آدمی کے لئے انگارہ ثابت ہوں گے' جب آدمی انہیں اللہ کی راہ خرچ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختصر واقعہ کے طور پر بھی نقل کی ہے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سونے یا چاندی کو سنبھال کر رکھ لے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرے' تو وہ قیامت کے دن انگارے کی شکل میں ہوں گے' جس کے ذریعے آدمی کو داغا جائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ' امام طبرانی کے نقل کردہ ہیں' اور ان کی روایت کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1372 - وَعَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهديت للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث طوائر فأطعم خادمه طائرا فَلَمَّا كَانَ من الْغَد اَتَتْهُ بهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم اَنْهَك اَن ترفعى شَيْئًا لغد . فَاِن اللّٰه يَاْتِىْ برزق غَد . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِىّ ورواة اَبِىْ يعلى ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تین پرندوں (کا گوشت) تحفے کے طور پر پیش کیا گیا' آپ نے اس میں سے ایک پرندے کا گوشت اپنے خادمہ کو کھانے کے لئے دے دیا' اگلے دن وہ خادمہ اس کا گوشت لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس بات سے منع نہیں کیا تھا کہ تم کوئی

چیز کل کے لیے سنبھال کے رکھو؟ اللہ تعالیٰ نے کل کا رزق عطا کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور امام ابو یعلیٰ کے راوی ثقہ ہیں۔

1373 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدخر شَيْئًا لغد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اگلے دن کے لئے کوئی چیز سنبھال کر نہیں رکھتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ان دونوں نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے' ثابت نامی راوی کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1374 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لألج هٰذِهِ الغرفة مَا ألجها اِلَّا خشيَة اَن يكون فِيْهَا مَال فاتوفى وَلَمْ انفقهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . لألج اَى لأدخل . والغرفة بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْعلية

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں: میں اس گھر میں داخل ہوتا ہوں' اور میں اس گھر میں صرف اس اندیشے کے تحت داخل ہوتا ہوں' کہ کہیں' اس میں کوئی مال موجود نہ ہو' جسے میں نے خرچ نہ کیا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''لالج'' سے مراد میں داخل ہوتا ہوں' اور لفظ ''الغرفہ'' سے مراد بالا خانہ ہے۔

1375 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَبَّ اَن لى اَحَدًا ذَهَبا أبقى صبح ثَالِثَة وَعِنْدِى مِنْهُ شَيْءٍ اِلَّا شَيْئًا أعده لدين

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَطِيَّة عَنْ اَبِيْ سعيد وَهُوَ اِسْنَاد حسن وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا موجود ہو' اور پھر تیسرے دن کی صبح تک اس میں سے کوئی بھی چیز باقی ہو' ماسوائے اس رقم کے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھی گئی ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے' اور اس کے کئی شواہد موجود ہیں۔

1376 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لى اَبُوْ ذَر يَا ابْن أخى كنت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذا بِيَدِهٖ فَقَالَ لى يَا اَبَا ذَر مَا اَحَبَّ اَن لى اَحَدًا ذَهَبا وَفِضة أنفقهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمُوْت

حدیث 1373: صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ ذکر العلة التی من أجلها كان تعترض المصطفى صلى الله عليه وسلم - حدیث: 6447 الجامع للترمذی' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء فی معیشة النبی صلى الله عليه وسلم وأهله' حدیث: 2342 شعب الإيمان للبيهقی - فصل فی زهد النبی صلى الله عليه وسلم وصبره على شدائد' حدیث: 1442 الشمائل المحمدية للترمذی - باب ما جاء فی خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم' حدیث: 346

یوم اموت ادع منہ قیراطا۔ قلت یا رسول اللہ قنطارا۔ قال یا ابا ذر اذھب الی الاقل وتذھب الی الاکثر ارید الاخرۃ وترید الدنیا قیراطا فاعادھا علیّ ثلاث مرات۔ رواہ البزار باسناد حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: اے میرے بھتیجے! میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا' میں نے آپ ﷺ کا دست مبارک پکڑا ہوا تھا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس اُحد پہاڑ جتنا سونا' یا چاندی موجود ہو اور میں انہیں اللہ کی راہ میں خرچ کروں' اور جس دن میرا وصال ہو اس دن اس میں سے ایک قیراط رہ گیا ہو (جو میں نے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا ہو) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ قنطار شمار ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! میں اس کی طرف جا رہا ہوں' جو تھوڑا ہے' اور تم اس کی طرف جا رہے ہو' جو زیادہ ہے' میری مراد آخرت ہے' اور تمہاری مراد دنیا کا قیراط ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ میرے سامنے دہرائی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1377 - وعنہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم التفت الی احد فقال والذی نفسی بیدہ ما یسرنی ان احدا تحول لآل محمد ذھبا انفقہ فی سبیل اللہ اموت یوم اموت ادع منہ دینارین الا دینارین اعدھما للدین ان کان۔ رواہ احمد وابو یعلی واسناد احمد جید قوی

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اُحد پہاڑ پر نظر ڈالی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اُحد پہاڑ آل محمد کے لئے سونے کا ہو جائے' اور میں اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنا شروع کروں' یہاں تک کہ جس دن میرا وصال ہو' تو اس میں سے دو دینار باقی رہ گئے ہوں' البتہ ان دیناروں کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھے گئے ہوں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

1378 - وعن قیس بن ابی حازم قال دخلت علی سعید بن مسعود نعودہ فقال ما ادری ما یقولون ولکن لیت ما فی تابوتی ھذا جمر فلما مات نظروا فاذا فیہ الف او الفان۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر باسناد حسن

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں سعید بن مسعود کی عیادت کرنے کے لئے' ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بولے: مجھے نہیں معلوم کہ یہ لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟ لیکن کاش کہ میرے اس تابوت میں یہ انگارے نہ ہوتے' جب ان کا انتقال ہو گیا' اور لوگوں نے جائزہ لیا' تو اس تابوت میں ایک ہزار' یا شاید دو ہزار (درہم یا دینار) موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1379 - وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ ان رجلا توفی علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یوجد لہ کفن فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انظروا الی داخلۃ ازارہ فاصیب دینار او دیناران فقال کیتان۔ وفی روایۃ توفی رجل من اھل الصفۃ فوجد فی مئزرہ دینار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَيَّة ثُمَّ توفّي آخر فَوجدَ فِيْ مِئْزَرِه دِيْنَارَانِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طرق ورواة بَعْضهَا ثِقَات أثبات غير شهر بن حَوْشَب

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے لئے کفن دستیاب نہیں ہورہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے تہبند کے اندرونی حصے (یعنی اس کے تہبند کے ڈب کا) جائزہ لو' تو اس میں سے ایک دینار یا دو دینار مل گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اہل صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا' اس کے تہبند میں سے ایک دینار ملا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی ایک چیز ہے' پھر ایک اور صاحب کا انتقال ہوا' اور ان کے تہبند میں سے دو دینار ملے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے مختلف طرق کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں سے بعض کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ شہر بن حوشب کا معاملہ مختلف ہے۔

1380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّي رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الصّفة فوجدوا فِيْ شملته دينارين فَذَكرُوْا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَان

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه . قَالَ الْحَافِظ وَاِنَّمَا كَانَ كَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ ادخر مَعَ تلبسه بالفقر ظَاهرا ومشاركته الْفُقَرَاء فِيْمَا يَأْتِيهم من الصَّدَقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل صفہ میں سے ایک صاحب کا انتقال ہوا' لوگوں کو ان کے شملہ میں سے دو دینار ملے' لوگوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ایسا اس لئے ہوا' کیونکہ ان صاحب نے ظاہری طور پر فقر کے اظہار کے باوجود انہیں سنبھال کر رکھا ہوا تھا اور وہ ظاہری طور پر غرباء کے ساتھ مل جل کر رہتے تھے' اس چیز کے حوالے سے' جو ان غرباء کے پاس صدقہ کے طور پر آتی تھی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1381 - وَعَنْ سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت جَالِسا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأتي بِجنَازَة ثُمَّ اُتِيَ بِاُخْرٰى فَقَالَ هَلْ ترك من دين قَالُوْا لَا

قَالَ فَهَلْ ترك شَيْئًا قَالُوْا نَعَمْ ثَلَاثَة دَنَانِير فَقَالَ بأصابعه ثَلَاث كيات الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِيّ بِنَحْوِه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ایک جنازہ لایا گیا پھر ایک اور جنازہ لایا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس نے کوئی قرض چھوڑا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

دریافت کیا: کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! تین دینار' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی تین انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرکے فرمایا: یہ داغ لگانے والی (تین چیزیں ہیں)......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے حسن اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اس کی مانند ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1382 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِيًّا غزا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَر فَاَصَابَهُ من سَهْمِه دِيْنَارَانِ فَاَخذهُمَا الْاَعْرَابِي فجعلهما فِيْ عباء ة فخيط عَلَيْهِمَا ولف عَلَيْهِمَا فَمَاتَ الْاَعْرَابِي فَوجدَ الدينار ان فَذكر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيَّتَانِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن لَا بَاْس بِه فِي المتابعات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شرکت کی' اس کے حصے میں دو دینار آئے' اس دیہاتی نے وہ دونوں لئے انہیں اپنی عباء میں رکھا اور اس پر سلائی کردی اور ان دونوں کو اس میں لپیٹ لیا' جب اس دیہاتی کا انتقال ہوا' اور وہ دو دینار پائے گئے' اور اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ داغ لگانے والی دو چیزیں ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور متابعات کے طور پر اس کو نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ترغيب الْمَرْاَة فِي الصَّدَقَة من مَال زَوجهَا اِذا أذن وترهيبها مِنْهَا مَا لم يَاْذَن

باب: عورت کے لئے اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جبکہ شوہر نے اس کی اجازت دی ہو اور اگر اجازت نہ دی ہو' تو عورت کے لئے ایسا کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

1383 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنفقت الْمَرْاَة من طَعَام بَيتهَا غير مفْسدَة كَانَ لَهَا أجرهَا بِمَا أنفقت ولزوجها أجره بِمَا اكْتسب وللخادم مثل ذٰلِكَ لَا ينقص بَعْضهمْ من أجر بعض شَيْئًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَعند بَعضهم اِذا تَصَدَّقت بدل أنفقت

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی عورت اپنے گھر کے اناج میں سے' کوئی خرابی پیدا کیے بغیر' خرچ کرتی ہے' تو اس عورت کو اس کے خرچ کرنے کا اجر ملے گا' اس کے شوہر کو اس کو کمانے کا اجر ملے گا' اور خادم کو بھی اس کی مانند اجر ملے گا' اور ان میں سے کسی ایک کے اجر میں کسی دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ' امام ترمذی' امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' البتہ بعض راویوں نے لفظ ''انفقت'' کی جگہ لفظ ''تصدقت''

(یعنی صدقہ کرے) نقل کیا ہے"۔

1384 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل للمَرْاَة اَن تَصُوم وَزَوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاذن فِيْ بَيته اِلَّا بِاِذْنِهٖ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے شوہر کی موجودگی میں (کوئی نفلی) روزہ رکھے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' اور (یہ بھی عورت کے لئے جائز نہیں ہے) کہ وہ شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"۔ یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1385 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لابی دَاوٗد اَن اَبَا هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ عَن الْمَرْاَة هَلْ تَتَصَدَّق من بَيت زَوجهَا قَالَ لَا اِلَّا من قوتها وَالاَجْر بَيْنَهُمَا وَلَا يحل لَهَا اَن تَتَصَدَّق من مَال زَوجهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ

زَاد رزين الْعَبدرِی فِیْ جَامعه فَإِن أذن لَهَا فالأجر بَيْنَهُمَا فَإِن فعلت بِغَيْر إِذْنه فالأجر لَهُ وَالْإِثْم عَلَيْهَا

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: کیا وہ اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ وہ اپنی ذاتی خوراک کی چیز کو صدقہ کرسکتی ہے' اور اس کا اجر ان دونوں (میاں بیوی) کو ملے گا' عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر' شوہر کے مال میں سے کچھ صدقہ کرے"۔

رزین عبدری نے اپنی "جامع" میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اگر شوہر نے عورت کو اجازت دی ہو' تو پھر اجر ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا' اور اگر وہ عورت شوہر کی اجازت کے بغیر ایسا کرتی ہے' تو شوہر کو اجر مل جائے گا' اور عورت کو گناہ ہوگا"

1386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجوز لامْرَاَة عَطِيَّة اِلَّا بِاِذن زَوجهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ من طَرِيق عَمْرو بن شُعَيْب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عورت کے لئے کوئی عطیہ دینا جائز نہیں ہے' البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے' عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1387 - وَعَنْ اَسمَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لی مَال اِلَّا مَا اَدخل عَلَیَّ الزبير أفاتصدق قَالَ تصدقی وَلَا توعی فيوعی عَلَيْك

وَفِیْ رِوَايَةٍ اَنَّهَا جَاءَت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَيْسَ لی شَیْءٌ اِلَّا مَا اَدخل عَلَیَّ الزبير فَهَلْ عَلَیَّ جنَاح اَن أرضخ مِمَّا يدْخل عَلَیَّ قَالَ ارضخی مَا اسْتَطَعْت وَلَا توعی فيوعی اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس صرف وہ مال موجود ہوتا ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا میں صدقہ کردیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صدقہ کیا کرو اور روک کے نہ رکھا کرو ورنہ تمہیں بھی روک کردیا جائے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میرے پاس صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مجھے دیتے ہیں' تو کیا مجھے اس پر کوئی گناہ ہوگا کہ انہوں نے جو مجھے دیا تھا' اس میں سے میں کوئی چیز (اللہ کی راہ میں) دے دوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم سے ہو سکے تم دے دو' اور تم روک کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم کو روک' روک کردے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1388 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تَصَدَّقت الْمَرْاَة من بَيت زَوجهَا كَانَ لَهَا اجرهَا ولزوجها مثل ذٰلِكَ لَا ينقص كل وَاحِد مِنْهُمَا من أجر صَاحبه شَيْئًا لَهُ بِمَا كسب وَلها بِمَا أنفقت . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز صدقہ کرتی ہے' تو عورت کو اس کا اجر ملتا ہے' اور شوہر کو بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے اجر میں' دوسرے کی وجہ سے کوئی کمی نہیں ہوتی' شوہر کو کمانے کا اجر ملتا ہے' اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر ملتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1389 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خطبَته عَام حجَّة الْوَدَاع لَا تنْفق امْرَاَة شَيْئًا من بَيت زَوجهَا اِلَّا بِاِذن زَوجهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَام قَالَ ذٰلِكَ أفضل اَمْوَالنَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال آپ کے خطبہ میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کوئی چیز خرچ نہیں کرے گی' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ ایسا کرسکتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اناج بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہمارے اموال میں' سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حديث 1388: صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع - ذكر تفضل الله جل وعلا على المرأة إذا تصدقت من بيت' حديث: 3417 السنن للنسائي - كتاب الزكاة' صدقة المرأة من بيت زوجها - حديث: 2504 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزكاة' صدقة المرأة من بيت زوجها - حديث: 2291 مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 24157 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عائشة' حديث: 4243

التَّرْغِيْب فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَسقىَ المَاء والترهيب من مَنعه

باب: کھانا کھلانے اور پانی پلانے سے متعلق ترغیبی روایات' اور ایسا نہ کرنے سے متعلق تربیبی روایات

1390 - عَن عبد اللّٰه بن عَمرو بن العَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام ونقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: اسلام (میں کون سا عمل) سب سے بہتر ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسے تم جانتے ہو اور جسے نہیں جانتے' اُسے سلام کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1391 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اِذا رَاَيْتُك طابت نَفسِى وقرت عَيْنى أنبئنى عَن كل شَىْءٍ قَالَ كل شَىْءٍ خلق من المَاء

فَقُلْتُ اَخبرنِىْ بِشَىْءٍ اِذا عملته دخلت الْجَنَّة قَالَ اَطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وصل الْاَرْحَام وصل بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدخل الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں آپ کی زیارت کرتا ہوں' تو میرا دل مطمئن ہو جاتا ہے' اور آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں' آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتایئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا ہے' میں نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے' جس پر میں عمل کروں' تو میں جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات کے وقت جب لوگ سو رہے ہوں' تم نماز ادا کرو' تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1392 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأطعموا الطَّعَام وأفشوا السَّلَام تدخلُوا الْجَنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1393 - وَعنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنِهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ لمن أطاب الْكَلَام وَاطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ' اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے' تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اُسے ملیں گے جو عمدہ کلام کرتا ہو' کھانا کھلاتا ہو اور رات کو جب لوگ سورہے ہوں' تو وہ کھڑا ہو کر (نوافل) ادا کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1394 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنِهَا وباطنها من ظَاهرهَا أعدهَا اللّٰه تَعَالٰى لمن أطْعم الطَّعَام وَأفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ ان کے اندر سے' اور ان کا اندرونی حصہ ان کے باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلاتا ہے' سلام پھیلاتا ہے' اور رات کے وقت نماز ادا کرتا ہے' جبکہ لوگ سو رہے ہوتے ہیں''۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1395 - وَعَنْ حَمْزَة بن صُهَيْب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ عمر لِصُهَيْب فِيك سرف فِي الطَّعَام فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خياركم من أطْعم الطَّعَام - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَفِيْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَمَنْ لَا يحضرنى الْاٰن حَاله

❀❀ حمزہ بن صہیب' اپنے والد (حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کھانا کھلانے کے حوالے سے فضول خرچی کرتے ہیں' تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں' جو کھانا کھلاتے ہیں''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن عقیل نامی راوی ہے اور ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1396 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفَّارَات اِطْعَام

الطَّعَام وإفشاء السَّلام وَالصَّلاة بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الإسْنَاد
قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيفَ وَعبد الله بن أَبِي حميد مَتْرُوك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(گناہوں کا) کفارہ بننے والے چیزیں یہ ہیں' کھانا کھلانا' سلام پھیلانا' اور رات کے وقت نماز ادا کرنا' جبکہ لوگ سو رہے ہوں'' یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے' جبکہ (اس روایت کا ایک راوی) عبداللہ بن ابوحمید متروک ہے۔

1397 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّل مَا قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ انجفل النَّاس إِلَيْهِ فَكنت فِيمَن جَاءَهُ فَلَمَّا تَأَمَّلت وَجهه واستبنته علمت أَن وَجهه لَيْسَ بِوَجْه كَذَّاب . قَالَ وَكَانَ أَوَّل مَا سَمِعت من كَلَامه أَن قَالَ أَيهَا النَّاس أفشوا السَّلام واطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ
انجفل النَّاس بِالْجِيم أَي أَسْرعُوا ومضوا كلهم
استبنته أَي تحققته وتبينته وَتَقَدَّمت أَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب فِي الْوضُوء وَالصَّلاة وَغَيرِهمَا وَيَأْتِي أَحَادِيْث أخر فِي السَّلام وطلاقة الْوَجه إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (ہجرت کرکے) پہلی مرتبہ مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والوں میں' میں بھی شامل تھا' جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا بغور جائزہ لیا اور اس کی تحقیق کی تو مجھے پتہ چل گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کسی جھوٹے شخص کا چہرہ نہیں ہے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' جو سب سے پہلی بات سنی' وہ یہ تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ' اور رات کے وقت نوافل ادا کرو' جبکہ لوگ سو رہے ہوں' اور سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(روایت کے متن کے الفاظ) ''انجفل الناس'' یہ 'ج' کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ تیزی سے گئے' اور وہ سب لوگ چلے گئے

لفظ ''استبنته'' یعنی میں نے اس کی تحقیق کی اور اس کی وضاحت دیکھی' اس سے پہلے وضو' نماز اور دیگر ابواب میں اس نوعیت کی کچھ احادیث گزر چکی ہیں' اور کچھ دیگر احادیث' سلام کرنے اور خندہ پیشانی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1398 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مُوجبَات الرَّحْمَة اِطْعَام الْمُسْلِم الْمِسْكِين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَيْهَقِيّ مُتَّصِلا ومرسلا من طَرِيقه اَيْضًا اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان وَقَالَ قَالَ عبد الْوَهَّاب يَعْنِيُ الجائع

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ اِن من مُوجبَات الْجَنَّة اِطْعَام الْمُسْلِم السغبان

السغبان بِالسِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا بَاء مُوَحدَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحمت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام بیہقی نے' امام حاکم کے حوالے سے ہی اسے متصل اور مرسل روایت دونوں کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

عبدالوہاب نامی راوی بیان کرتے ہیں: لفظ ''السغبان'' کا مطلب بھوکا ہونا ہے۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جنت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز' بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے''

لفظ ''السغبان'' یہ 'س' اور 'غ' کے ساتھ ہے' جس کے بعد 'ب' ہے۔

1399 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليربى لاحدكم التمرة واللقمة كَمَا يُربى اَحَدُكُم فلوه اَوْ فَصِيله حَتّٰى يكون مثل أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحِه وَتقدم هُوَ وَحَدِيْثِ اَبِيْ بَرزَة اَيْضًا اِن الْعَبْد ليتصدق بالكسرة تربو عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى تكون مثل أحد

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ تم میں سے' کسی ایک شخص (کے صدقہ کیے ہوئے) ایک کھجور' یا ایک لقمہ کو یوں بڑھاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا پوستا ہے' یہاں تک کہ وہ (ایک لقمہ' یا ایک کھجور' اجر کے اعتبار سے) اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے' یہ روایت ہے' اور حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے:

''آدمی روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے' جو اللہ کی بارگاہ میں بڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے''۔

1400 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدْخل بلقمة الْخبز وقبضة التَّمْر وَمثله مِمَّا ينفع الْمِسْكِين ثَلَاثَة الْجَنَّة الْآمِر بِه وَالزَّوْجَة المصلحَة لَهُ

حدیث 1400: المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأطعمة - وأما حديث عمر - حديث: 7254

وَالْخَادِمِ الَّذِیْ یناول الْمِسْکِیْن
وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لم ینس خدمنا
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَتقدم
القبصة بِفَتْح الْقَاف وَضمّهَا وبالصاد الْمُهْملَة هِیَ مَا یتَنَاوَلهُ الْاٰخِذ برؤوس اَصَابِعه الثَّلَاث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ روٹی کے ایک ٹکڑے' یا تین انگلیوں میں آنے والی کھجور' یا اس کی مانند کوئی چیز' جو مسکین کو فائدہ دیتی ہو' اس کی وجہ سے تین لوگوں کو جنت میں داخل کر دیتا ہے' وہ شخص جس نے اس کو دینے کا حکم دیا ہو' اس کی وہ بیوی' جس نے اسے تیار کیا ہو' اور وہ خادم' جس نے وہ چیز مسکین کو پکڑائی ہو''
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو ہمارے خادموں کو بھی بھولتا نہیں ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔
لفظ ''القبصہ'' میں 'ق' پر 'زبر' ہے' اور 'پیش' بھی پڑھی گئی ہے' پھر 'ص' ہے' اس سے مرادوہ چیز ہے' جو لینے والا شخص تین انگلیوں کے پوروں سے پکڑ سکے۔

1401 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِیل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتِّیْنَ عَاما وأمطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خیرا فَنزل وَمَعَهُ رغیف اَوْ رغیفان فَبَیْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لَقِیته امْرَاَة فَلَمْ یزل یكلمها وتكلمه حَتّٰى غشیها ثُمَّ اُغمی عَلَیْهِ فَنزل الغدیر یستحم فجَاء سَائل فَاَوْمأ اِلَیْهِ اَن یَاْخُذ الرغیفین ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّیْنَ سنة بِتِلْكَ الزنیة فرجحت الزنیة بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِیف اَوْ الرغیفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ - رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے' اپنے عبادت خانے میں' ساٹھ سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' ایک مرتبہ بارش ہونے سے زمین سرسبز و شاداب ہو گئی' راہب نے اپنے عبادت خانے سے باہر دیکھا اور سوچا کہ اگر میں یہاں سے نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں' تو میری بھلائی میں اضافہ ہوگا' وہ وہاں سے نیچے اتر آیا' اس کے پاس ایک' یا شاید دو روٹیاں تھیں' (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین پر موجود تھا کہ اس کی ملاقات' کسی خاتون کے ساتھ ہوئی' وہ اس خاتون کے ساتھ کلام کرنے لگا' اور وہ خاتون اس کے ساتھ کلام کرنے لگی' یہاں تک کہ اس راہب نے اس خاتون کے ساتھ زنا کر لیا' پھر اس پر (خوف کی وجہ سے) بے ہوشی کی سی کیفیت طاری ہونے لگی' تو وہ غسل کرنے کے لئے ایک کنویں میں اترا' اسی دوران ایک مانگنے والا آیا' تو راہب نے اس کو اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کر لے' پھر اس راہب کا انتقال ہو گیا' اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن' اس زنا کے ساتھ کیا گیا' تو زنا کا پلڑا' اس کی نیکیوں کے پلڑے پر بھاری ہو گیا' پھر اس ایک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) دو روٹیوں کو اس

کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا' تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس کی مغفرت ہوگئی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1402 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عملا يدخلني الْجَنَّةَ قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَإِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن . الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الْعتْق اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے گفتگو کرتے ہوئے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' لیکن مسئلہ بھرپور دریافت کیا ہے' تم غلام آزاد کرو' گردن چھڑاؤ' اور اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' اور پیاسے کو پلاؤ''......الحدیث۔

یہ حدیث امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں' آگے چل کر یہ مکمل حدیث کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1403 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أطْعم أخَاهُ حَتّٰى يشبعه وسقاه من المَاء حَتّٰى يرويه باعده الله مِنَ النَّار سبع خنادق مَا بَيْن كل خندقين مسيرَة خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے سیر کردے' اور اسے پانی پلائے یہاں تک کہ اسے سیراب کردے' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے' سات خندقوں کے فاصلے جتنا دور کردے گا' جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان' پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے ''معجم کبیر'' میں' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1404 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اَن تشبع كبدا جائعا . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ والأصبهاني كلهم من رِوَايَةِ زَرْبِي مُؤذن هِشَام عَنْ اَنَسٍ وَلَفْظ اَبِي الشَّيْخ والأصبهاني قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عمل أفضل من اِشْبَاع كبد جَائِع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ یہ ہے کہ تم بھوکے جاندار کو سیر کروادو''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے ہشام کے مؤذن زربی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ابوشیخ اور اصبہانی کے یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی عمل بھوکے جاندار کو سیر ہو کر (کھانا کھلانے) سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''۔

1405 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُؤْمِن اَطْعم مُؤْمِنا عَلى جوع اَطْعمهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ثمار الْجنَّة وَاَيّمَا مُؤْمِن سقى مُؤْمِنا على ظمإ سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من الرَّحِيق الْمَخْتُوم وَاَيّمَا مُؤْمِن كسا مُؤْمِنا على عرى كَسَاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من حلل الْجنَّة . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد

وَيَاْتِىْ لَفْظِه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِىَ مَوْقُوْفًا على اَبِىْ سعيد وَهُوَ اَصح واشبه وَرَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد وَلَفْظِه قَالَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة اعرى مَا كَانُوْا قطّ واجوع مَا كَانُوْا قطّ واظمأ مَا كَانُوْا قطّ وانصب مَا كَانُوْا قطّ فَمَنْ كسا لله عَزَّ وَجَلَّ كَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَطْعم لله عَزَّ وَجَلَّ اَطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقى لله عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل لله اَغناه اللّٰه وَمَنْ عَفا لله عَزَّ وَجَلَّ اَعفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . وَرُوِىَ مَرْفُوْعا بِهٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مومن کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے پھل کھلائے گا اور جو بھی مومن کسی پیاسے مومن کو پانی پلائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے مہر بند مشروب پلائے گا اور جو بھی مومن کسی مومن کو لباس کی ضرورت کے وقت لباس پہنائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو جنت کے حلے پہنائے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ آگے آئیں گے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور وہ روایت زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے یہی روایت امام ابن ابودنیا نے اپنی کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن جب لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو انہیں لباس کی اتنی شدید ضرورت ہوگی جو پہلے کبھی نہیں تھی وہ اتنے زیادہ بھوکے ہوں گے جتنے پہلے کبھی نہیں رہے ہوں گے اتنے زیادہ پیاسے ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے پیاسے نہیں رہے ہوں گے اتنے زیادہ پریشان ہوں گے کہ پہلے کبھی اتنے زیادہ پریشان نہیں رہے ہوں گے تو جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو لباس پہننے کے لئے دیا ہوگا اللہ تعالیٰ اسے پہننے کے لئے لباس عطا کردے گا جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو کھانا کھلایا ہوگا اللہ

"جس نے کسی کو اللہ کے لئے کھانا کھلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے کھانا کھلائے گا' جس نے کسی کو اللہ کے لئے پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کسی کو لباس پہنایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی کو معاف کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کردے گا"۔

یہی روایت انہی الفاظ کے ساتھ "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

1406 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ یَوْم الْقِیَامَة یَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدنی قَالَ یَا رب کَیْفَ اعودك وَاَنت رب الْعَالمین قَالَ أما علمت اَن عَبدِی فلَانا مرض فَلَمْ تعده اما علمت اَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِیْ عِنْده

یَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمنی

قَالَ یَا رب کَیْفَ أطعمك وَاَنت رب الْعَالمین قَالَ اما علمت اَنه استطعمك عَبدِی فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت اَنَّك لَو اطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِی

یَا ابْن آدم استسقیتك فَلَمْ تَسْقِنِی

قَالَ یَا رب وَکَیْف اسقیك وَاَنت رب الْعَالمین

قَالَ استسقاك عَبدِی فلَان فَلَمْ تسقه أما اِنَّك لَو سقیته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِی .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا' لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے' اے ابن آدم! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تجھے کچھ کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا؟ تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اگر تم اسے کھانے کے لئے دے دیتے تو اس کا ثواب میری بارگاہ میں پالیتے؟ اے ابن آدم! میں نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پینے کے لئے نہیں دیا' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پینے کے لئے نہیں دیا' اگر تم اسے پینے کے لئے دیتے' تو اس کا اجر و ثواب میری بارگاہ میں پالیتے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1407 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمْ الْیَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انا فَقَالَ من اَطْعم مِنْكُمْ الْیَوْم مِسْکینا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ انا

قَالَ من تبع مِنكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من عَاد مِنكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے کس شخص نے آج روزہ رکھا ہوا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کس شخص نے آج مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کون شخص آج جنازے میں شریک ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اعمال' جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے' وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔ یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1408 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِدخالك السُّرُوْر على مُؤْمِن أشبعت جوعته اَوْ كسوت عَوْرَته اَوْ قضيت لَهٗ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِی الثَّوَاب من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَحَبُّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سُرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جوعا اَوْ تقضي عَنهُ دينا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو خوش کر دینا' اگر وہ بھوکا ہے' تو اسے سیر کرو' اگر اسے لباس کی ضرورت ہو' تو اسے لباس فراہم کرو' یا اس کی (کوئی اور) ضرورت پوری کر دو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوشیخ نے اسے کتاب ''الثواب'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان کو فراہم کرتے ہو' یا اس سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کر دیتے ہو' یا اس سے بھوک کو ختم کر دیتے ہو' یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو''۔

1409 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أطْعم مُؤمنا حَتّٰى يشبعه من سغب أدخلهُ اللّٰه بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة لَا يدخلهُ اِلَّا من كَانَ مثله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

السغب بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة والغين الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا هُوَ الْجُوْع

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو کھانا کھلائے' یہاں تک کہ اسے بھوک کے حوالے سے سیر کر دے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے ایک ایسے

دروازے سے جنت میں داخل کرے گا کہ اس دروازے سے صرف وہی شخص داخل ہوگا' جو اس کی مانند ہو'۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔
لفظ "السغب" میں 'س' پر زبر ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس سے مراد بھوک ہے۔

1410 - وَرُوِیَ عَنْ جَعْفَر الْعَبْدی وَالْحسن قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائكته بالذين يطعمُون الطَّعَام من عبيده . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مُرْسلا

❀❀ جعفر عبدی اور حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اس کے جو بندے (دوسروں کو) کھانا کھلاتے ہیں"۔
یہ روایت امام ابوالشیخ نے کتاب "الثواب" میں "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1411 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان اِلَى الْمَمْلُوك وَثَلَاث من كن فِيْهِ أظلهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَحت عَرْشه يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الْوضُوء فِي المكاره وَالْمَشْي اِلَى الْمَسَاجد فِي الظُّلم وإطعام الجائع . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ بِالثَّلَاثِ الْاَوَّل فَقَط وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ بتَمَامِهِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"تین خصوصیات ہیں' جو کسی شخص میں پائی جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا' کمزور شخص کے ساتھ نرمی کرنا' والدین پر شفقت کرنا' اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا' اور تین خصوصیات ہیں کہ وہ جس شخص میں پائی جائیں گی' اللہ تعالیٰ اس دن اسے اپنا سایہ فراہم کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' طبیعت کی عدم آمادگی میں وضو کرنا' تاریکی میں پیدل چل کر مسجد جانا' اور بھوکے کو کھانا کھلانا"۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' لیکن اس میں صرف پہلی تین باتیں ذکر کی ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت (ابو) شیخ نے کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے' اور ابوالقاسم اصبہانی نے بھی مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1412 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَن أجمع نَفرا من اِخْوَانِيْ على صَاع اَوْ صَاعَيْنِ من طَعَام اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَدخل سوقكم فأشترى رَقَبَة فَاُعْتقهَا
رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِیْ اِسْنَاده لَيْث بن اَبِیْ سليم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے کچھ بھائیوں کو (یعنی دوستوں کو) اکٹھا کروں' اور انہیں کھانے کا ایک یا دو صاع کھلاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں تمہارے بازار میں جا کر وہاں سے کوئی غلام خرید کر اسے آزاد کردوں"۔ یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب "الثواب" میں' حضرت علی رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی لیث بن ابوسلیم ہے۔

1413 - وَرُوِیَ عَن الحسن بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن اُطعم اَخا لی فِی اللّٰہ لقمَۃ اَحَبّ اِلَیّ من اَن اَتصدق علی مِسْکین بدرھم وَلَان اعطی اَخا لی فِی اللّٰہ درھما اَحَبّ اِلَیّ من اَن اَتصدق علی مِسْکین بِمِائَۃ دِرْھَم ۔ رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضًا فِیْہِ وَلَعَلَّہ مَوْقُوْف کَالَّذِی قبلہ

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے کسی دینی بھائی کو ایک لقمہ کھانا کھلا دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک درہم صدقہ دوں' اور میں اپنے دینی بھائی کو ایک درہم دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسکین کو ایک سو درہم دوں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے ہی نقل کی ہے' اور شاید یہ روایت ''موقوف'' ہے' جیسے وہ والی روایت ہے' جو اس سے پہلے ذکر ہوئی ہے۔

1414 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رجلَان سلکا مفازۃ عَابِد وَالْاٰخر بِہٖ رھق فعطش العابد حَتّٰی سقط فَجعل صَاحبہ ینظر اِلَیْہِ وَھُوَ صریع فَقَالَ وَاللّٰہِ اِن مَاتَ ھٰذَا الْعَبْد الصَّالح عطشا وَمَعِی مَاء لَا اُصِیب من اللّٰہ خیرا اَبَدًا وَلَئِن سقیتہ مائی لأموتن فتوکل علی اللّٰہ وعزم فرش عَلَیْہِ من مَائِہٖ وسقاہ فضلہ فَقَامَ فَقطع الْمَفَازَۃ فَیُوْقف الَّذِیْ بِہٖ رھق لِلْحساب فَیُؤْمَر بِہٖ اِلَی النَّار فتسوقہ الْمَلَائِکَۃ فَیرى العابد فَیَقُوْلُ یَا فلَان أما تعرفنِی فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ انا فلَان الَّذِیْ آثرتك علی نَفسِی یَوْم الْمَفَازَۃ فَیَقُوْلُ بلٰی أعرفك فَیَقُوْلُ لِلْمَلَائِکَۃ قفوا فیقفون فَیَجِیْء حَتّٰی یقف فیدعو ربہ عَزَّ وَجَلَّ فَیَقُوْلُ یَا رب قد عرفت یَدہ عِنْدِی وَکَیفَ آثرنی علی نَفسہ

یَا رب ھبہ لی فَیَقُوْلُ ھُوَ لَكَ فَیَجِیْء فَیَاْخُذ بید اَخِیْہ فیدخلہ الْجَنَّۃ فَقُلْتُ لاَبِیْ ظلال أحَدثك انس عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُوْ ظلال اسْمہ ھِلَال بن سُوَیْد اَوْ ابْن اَبِی سُوَیْد وَثَّقَہُ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان لَا غَیرہٖ وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ فِی الشّعب عَنْ اَبِیْ ظلال اَیْضًا عَنْ اَنَس بِنَحْوِہٖ ثُمَّ قَالَ وَھٰذَا الْاِسْنَاد اِن کَانَ غیر قوی فَلَہُ شَاھد من حَدِیْثِ أنس ثُمَّ رُوِیَ بِاِسْنَادِہٖ من طَرِیْق عَلیّ بن اَبِیْ سارۃ وَھُوَ مَتْرُوك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ دو آدمی ایک ویرانے میں سفر کر رہے تھے' ایک عبادت گزار تھا اور دوسرا گنہگار تھا' عبادت گزار کو پیاس لگی' یہاں تک کہ وہ گر گیا' اس کے ساتھی نے اس کی طرف دیکھا کہ وہ گر گیا ہے' تو اس نے سوچا: اللہ کی قسم! اگر یہ نیک آدمی پیاس کی وجہ سے مر گیا' جبکہ میرے پاس پانی موجود ہے' تو مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبھی کوئی بھلائی نصیب نہیں ہوگی' لیکن اگر میں نے اپنا پانی اسے پینے کے لئے دے دیا' تو میں مر جاؤں گا' تو اس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور پختہ ارادہ کر کے اس پر پانی چھڑک کر (اسے ہوش میں لایا) اور اسے اضافی پانی پینے کے لئے دے دیا' تو وہ عبادت گزار کھڑا ہوا' ان لوگوں نے اس ویرانے کو عبور کر لیا (ان دونوں کے مرنے کے بعد) اس گنہگار شخص کو حساب کے لئے پیش کیا گیا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا' فرشتے اسے جہنم کی

طرف لے جانے لگے جب عبادت گزار شخص نے اسے دیکھا تو بولا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: میں فلاں شخص ہوں صحراء سے گزرتے ہوئے تم نے میرے ساتھ احسان سے کام لیا تھا' تو اس گنہگار نے کہا: میں تمہیں پہچان گیا ہوں' تو اس عبادت گزار نے فرشتوں سے کہا: تم ٹھہر جاؤ! وہ لوگ ٹھہر گئے' تو وہ عبادت گزار آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کھڑا ہو کر دعا کرنے لگا: اس نے کہا: اے میرے پروردگار! تو جانتا ہے کہ اس شخص کا مجھ پر ایک احسان ہے کہ اس نے کس طرح میرے لئے احسان سے کام لیا تھا' اے میرے پروردگار! اس کو مجھے ہبہ کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ تمہارا ہوا' پھر وہ عبادت گزار آئے گا' اور اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کر دے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابوظلال سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' ابوظلال کا نام ہلال بن سوید یا شاید ابن ابوسوید ہے' اسے امام بخاری' امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' اور کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا' یہی روایت امام بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں ابوظلال ہی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند اگرچہ ایسی ہے کہ دوسری سندیں اس سے زیادہ قوی ہوتی ہیں' لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی ایک شاہد روایت موجود ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن ابوسارہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' لیکن وہ راوی بھی متروک ہے۔

1415 - وَعَنْ ثَابت الْبنانِي عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا من اَهْلِ الْجنَّة يشرف يَوْم الْقِيَامَة على اَهْلِ النَّارِ فيناديه رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُ يَا فَلان هَلْ تعرفنِيْ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت فَيَقُوْلُ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك قَالَ قد عرفت قَالَ فاشفع لي بهَا عِنْد رَبك

قَالَ فَيسْأَل اللّٰه تَعَالٰى جلّ ذكره فَيَقُوْلُ اِنِّيْ أشرفت على النَّار فناداني رجل من اَهلهَا فَقَالَ لي هَلْ تعرفنِيْ قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفك من اَنْت قَالَ انا الَّذِيْ مَرَرْت بِي فِي الدُّنْيَا فاستسقيتني شربة من مَاء فسقيتك فاشفع لي عِنْد رَبك فشفعني فِيْهِ فيشفعه اللّٰه فيأمر بِه فَيخرج مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَفظِه قَالَ يصف النَّاس يَوْم الْقِيَامَة صُفُوفا ثُمَّ يمر اَهْلِ الْجنَّة فيمر الرجل على الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ النَّار فَيَقُوْلُ يَا فَلان أما تذكر يَوْم استَسْقَيْت فسقيتك شربة

قَالَ فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ أما تذكر يَوْم ناولتك طهُورا فَيشفع لَهُ ويمر الرجل على الرجل فَيَقُوْلُ يَا فَلان أما تذكر يَوْم بعثتني لحَاجَة كَذَا وَكَذَا فَذَهَبت لَك فَيشفع لَهُ

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه

قَوْله بِهِ رهق بِفَتْح الرَّاء وَالْهَاء بعدهمَا قَاف اَي غشيان للمحارم وارتكاب للطغيان والمفاسد

ثابت بنانی' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے:) ''قیامت کے دن' اہل جنت میں سے ایک شخص جھانک کر اہل جہنم کی طرف دیکھے گا' تو اہل جہنم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اسے پکار کر کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا؟ وہ کہے گا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہیں پہچانا' تم کون ہو؟ تو وہ جہنمی کہے گا: میں وہ شخص ہوں کہ دنیا میں' تم میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' وہ شخص کہے گا: میں نے پہچان لیا ہے' وہ جہنمی کہے گا: تو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ جنتی' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرے گا اور عرض کرے گا: میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم میں سے ایک شخص نے مجھے پکار کر کہا: اس نے مجھ سے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں پہچانتا' تم کون ہو؟ تو اس نے کہا: کہ میں وہ شخص ہوں کہ تم دنیا میں میرے پاس سے گزرے تھے اور تم نے مجھ سے پینے کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں میری شفاعت کرو (تو اے اللہ!) تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے! تو اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت کو قبول کرے گا' اور اس جہنمی کے بارے میں حکم دے گا' تو اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اُن کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' لوگ مختلف صفوں میں کھڑے ہوں گے' پھر اہل جنت گزریں گے' تو ایک شخص کا' ایک جہنمی کے پاس سے ہوگا' تو وہ کہے گا: اے فلاں کیا تمہیں یاد نہیں ہے؟ کہ فلاں دن تم نے مجھ سے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں پانی پلایا تھا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ شخص' اس دوسرے شخص کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص' دوسرے شخص کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: کیا تمہیں فلاں دن یاد نہیں ہے؟ کہ جب میں نے تمہیں طہارت کے لئے پانی پکڑایا تھا؟ تو وہ شخص اس کی شفاعت کرے گا' اسی طرح ایک شخص دوسرے کے پاس سے گزرے گا' تو وہ کہے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد نہیں ہے' جب تم نے مجھے فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں بھجوایا تھا' تو میں تمہارے لئے گیا تھا' تو وہ شخص بھی اس کی شفاعت کرے گا''

اصبہانی نے بھی اُمام ابن ماجہ کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''رہق'' میں 'ر' اور 'ہ' پر زبر' ہے' اس کے بعد 'ق' ہے' اس سے مراد حرام کاموں کا ارتکاب کرنا ہے' اور سرکشی اور مفاسد کا ارتکاب کرنا ہے۔

1416 - وَعَنْ كديرِ الضَّبِّيِّ اَن رجلا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخبرنِي بِعَمَل يقربنِي من الْـجَـنَّة وَيُبَاعِدنِي مِنَ النَّار فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ هما أعملتاك قَالَ نَعَم قَالَ تَقول الْعدْل وَتُعْطِي الْفضل

قَالَ وَاللّٰه لَا اَسْتَطِيع اَن اَقُوْل الْعدْل كل سَاعَة وَمَا اَسْتَطِيْع اَن أعطي الْفضل

قَالَ فتطعم الطَّعَام وتفشي السَّلام قَالَ هٰذِهٖ اَيْضًا شَدِيْدَة

قَالَ فَهَلْ لَكَ اِبل قَالَ نعم

قَـالَ فَـانْظُر اِلٰى بعير من اِبلك وسقاء ثُمَّ اعمد اِلٰى اَهْل بَيت لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا فاسقهم فلعلك لَا

يهلك بعيرك وَلَا ينخرق سقاؤك حَتّٰى تجب لَكَ الْجنَّة

قَالَ فَانْطَلَق الْاَعْرَابِي يكبر فَمَا انخرق سقاؤه وَلَا هلك بعيره حَتّٰى قتل شَهِيدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اِلٰى كدير رُوَاة الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بِاخْتِصَار وَقَالَ لست اَقف على سَمَاع اَبِيْ اِسْحَاق هٰذَا الْخَبَر من كدير

قَالَ الْحَافِظ قد سَمعه اَبُوْ اِسْحَاق من كدير وَلٰكِن الحَدِيْث مُرْسل

وَقد توهم ابْن خُزَيْمَة اَن لكدير صُحْبَة فَاَخْرج حَدِيْثه فِيْ صَحِيْحه وَاِنَّمَا هُوَ تَابِعِيّ شيعي تكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقواهُ اَبُوْ حَاتِم وَغَيْرِه وَقد عده جمَاعَة من الصَّحَابَة وهما مِنْهُم وَلَا يَصح وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

اعملتاك اَي بعثتاك واستعملتاك وحملتاك على الْاِتْيَان وَالسُّؤَال وَقَوله لَا يشربون المَاء اِلَّا غبا بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة اَي يَوْمًا دون يَوْم

❀ حضرت کدیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت کے قریب کر دے اور جہنم سے دور کر دے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اسی مقصد کے لیے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انصاف کے مطابق بات کرو اور اضافی چیز دے دو! اس نے عرض کی: میں تو ہر وقت انصاف کے مطابق بات نہیں کہہ سکتا' اور نہ ہی میں ہر وقت اضافی چیز دے سکتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم کھانا کھلاؤ' سلام پھیلاؤ! اس نے عرض کی: یہ بھی بہت مشکل ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے اونٹ کو لو اور مشکیزے کو لو اور پھر کسی ایسے گھر کی طرف جاؤ' جن لوگوں کو پانی پینے کے لئے کم ملتا ہے' اور انہیں پانی پلا دیا کرو' تو ہو سکتا ہے کہ تمہارے اونٹ کے مرنے اور تمہارے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے' تمہارے لئے جنت واجب ہو جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ دیہاتی چلا گیا اور اس کے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے اور اس کے اونٹ کے مرنے سے پہلے' وہ شہید ہونے کے طور پر مارا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے ''کدیر'' تک نقل کیا ہے' جس کے راوی صحیح ہیں' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات سے واقف نہیں ہو سکا کہ ابواسحاق نامی راوی نے یہ روایت کدیر سے سنی ہے؟

حافظ فرماتے ہیں: ابواسحاق نے کدیر سے سماع کیا ہے' لیکن یہ روایت ''مرسل'' ہے' امام ابن خزیمہ کو یہ وہم ہوا تھا کہ شاید کدیر' صحابی ہیں' تو انہوں نے ان کی نقل کردہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کر دی' حالانکہ یہ تابعی ہیں' اور شیعہ ہیں' اور ان کے بارے میں امام بخاری' امام نسائی نے کلام کیا ہے' اور ابوحاتم اور دیگر حضرات نے انہیں قوی قرار دیا ہے' ایک جماعت نے وہم کی بنیاد پر ان کا شمار صحابہ کرام میں کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

''اعملتاک'' مطلب یہ ہے کہ کیا تم اس مقصد کے لئے اور یہ سوال پوچھنے کے لئے آئے ہو' اور روایت کے یہ الفاظ کہ'' وہ

لوگ صرف وقفے کے ساتھ پانی پیتے ہیں"۔ اس میں لفظ "غبا" "غ" پر زبر ہے اس کے بعد 'ب' پر شد ہے اس سے مراد ایک ان کے وقفے سے ہوتا ہے۔

1417 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ مَا عمل ان عملت بِهِ دخلت الْجَنَّة قَالَ اَنْت بِبَلَد يجلب بِهِ المَاء قَالَ نعم

قَالَ فاشتر بهَا سقاء جَدِيْدا ثُمَّ اسْقِ فِيهَا حَتّٰى تخرقها فَاِنَّك لن تخرقها حَتّٰى تبلغ بهَا عمل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواة اِسْنَاده ثِقَات اِلَّا يحيى الْحمانِي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: وہ کون سا عمل ہے؟ کہ اگر میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کسی ایسی علاقے میں رہتے ہو؟ جہاں باہر سے پانی لایا جاتا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم وہاں کے لئے ایک نیا مشکیزہ خریدو پھر وہاں پانی لا کر دیا کرو یہاں تک کہ وہ مشکیزہ پرانا ہو جائے اس مشکیزہ کے پھٹنے سے پہلے تم اس عمل کے ذریعے جنت تک پہنچ جاؤ گے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں صرف یحییٰ حمانی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1418 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي أنزع فِيْ حَوْضِي حَتّٰى اِذا ملاته لابلي ورد عَلَيَّ الْبَعِير لغيري فسقيته فَهَلْ فِيْ ذٰلِكَ من أجر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِيْ كل ذَات كبد أجرا . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنے حوض میں پانی بھرتا ہوں یہاں تک کہ اپنے اونٹوں کے لئے اسے بھر لیتا ہوں پھر میرے پاس کسی اور شخص کا اونٹ آ جاتا ہے میں اسے بھی پانی پلا دیتا ہوں تو کیا اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار (کے ساتھ بھلائی کرنے کا) اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

1419 - وَعَنْ مَحْمُود بن الرَّبِيع اَن سراقَة بن جعْشم

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الضَّالة ترد على حَوْضِي فَهَلْ لي فِيهَا من أجر اِن سقيتها

قَالَ اسقها فَاِن فِيْ كل ذَات كبد حراء أجرا

رَوَاهُ ابْـن حبَـان فِـيْ صَـحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد الرَّحْمٰن بن مَالك بن جعْشم عَنْ اَبِيْه عَن عَمه سراقَة بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک گمشدہ اونٹ میرے حوض پر آتا ہے تو اگر میں اسے پانی پلا دوں تو کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے پانی پلاؤ کیونکہ

ہر جاندار (کے ساتھ اچھائی کرنے) میں اجر ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1420 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشي بطريق اشتد عَلَيْهِ الْحر فَوجدَ بِئْرا فَنزل فِيهَا فَشرب ثُمَّ خرج فَإِذا كلب يَلْهَث يَأْكُل الثرى من الْعَطش فَقَالَ الرجل لقد بلغ هٰذَا الْكَلْب من الْعَطش مثل الَّذِي كَانَ مني فَنزل الْبِئْر فَمَلَأ خفه مَاء ثُمَّ أمْسكهُ بِفِيهِ حَتّٰى رقى فسقى الْكَلْب فَشكر اللّٰه لَهُ فغفر لَهُ

قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن لنا فِي الْبَهَائِم أجرا فَقَالَ فِي كل كبد رطبَة أجر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه إِلَّا انه قَالَ فَشكر اللّٰه لَهُ فَأدْخلهُ الْجنَّة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "ایک مرتبہ ایک شخص کہیں جا رہا تھا گرمی بہت شدید تھی اسے ایک کنواں ملا وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پیا جب وہ باہر آیا تو وہاں ایک کتا پیاس کی شدت کی وجہ سے زمین چاٹ رہا تھا تو اس نے سوچا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے لگی تھی وہ کنویں میں اترا اس نے اپنے موزے میں پانی بھرا پھر اپنے منہ کے ذریعے اس موزے کو پکڑا اور چڑھ کر اوپر آیا اور اس کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت کر دی۔

لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جانوروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر بھی ہمیں اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر جاندار کے ساتھ (اچھا سلوک کرنے کا) اجر ملتا ہے۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا"۔

1421 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تجْرِي للْعَبد بعد مَوته وَهُوَ فِي قَبره من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْية وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ قَتَادَة تفرد بِهِ اَبُوْ نُعَيْمٍ عَن الْعَرْزَمِي

قَالَ الْحَافِظ تقدم اَن ابْن مَاجَه رَوَاهُ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ لٰكِن لم يذكر ابْن مَاجَه غرس النّخل وَلَا حفر الْبِئْر وَذكر موضعهما الصَّدَقَة وَبَيت ابْن السَّبِيل

وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه لم يذكر فِيهِ الْمُصحف وَقَالَ اَوْ نَهرا أكراه . يَعْنِي حفره

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سات چیزیں ایسی ہیں' جو آدمی کے مرنے کے بعد بھی' اس کے لئے جاری رہتی ہیں' جبکہ آدمی اپنی قبر میں موجود ہوتا ہے (یعنی اُن کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے) جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو' یا نہر بنوائی ہو' یا کنواں کھدوایا ہو' یا کھجور کا درخت لگایا ہو' یا مسجد تعمیر کی ہو' یا وراثت میں قرآن مجید چھوڑا ہو' یا ایسی اولاد چھوڑی ہو' جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' حافظ ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں اس کو نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث قتادہ سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے' ابونعیم نامی راوی' عزرمی سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام ابن ماجہ نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' لیکن امام ابن ماجہ نے کھجور کا درخت لگانے' یا کنواں کھدوانے کا ذکر نہیں کیا' انہوں نے ان دونوں کی جگہ صدقہ کرنے' یا مسافر خانہ تعمیر کرنے کا ذکر کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے اس میں قرآن مجید کا ذکر نہیں کیا' صرف یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس نے نہر جاری کی ہو'' یعنی اسے کھدوایا ہو۔

1422 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ صَدَقَة أعظم أجرا من مَاء . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''پانی سے زیادہ' کسی اور صدقے کا اجر نہیں ہے''
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1423 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سَعْدا اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی توفيت وَلَمْ توص أفينفعها اَن اَتصدق عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَعَلَيْكَ بِالْمَاءِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے' وہ کوئی وصیت نہیں کر سکیں' اگر میں اُن کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کروں' تو کیا ان کو اس کا کوئی فائدہ ہو گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم پر لازم ہے کہ تم پانی (کی فراہمی کے حوالے سے کوئی کام کرو)۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

1424 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّی مَاتَت فَاَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ الْمَاء فحفر بِئْرا وَقَالَ هٰذِهٖ لأم سعد
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِی صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ اِن صَحَّ الْخَبَر وَابْن حبَان فِی

صَحِیحِہ وَلَفظِہ قُلتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الصَّدَقَةِ افضل قَالَ سقی المَاء
وَالحَاکِم بِنَحوِ ابْن حبان وَقَالَ صَحِیح علی شرطهمَا
قَالَ المملی الحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰہُ بل ھُوَ مُنقَطِع الاِسنَاد عِند الکل فَاِنَّھُم کلھم رَوَوْہُ عَن سَعِید بن المسیب عَن سعد وَلَم یُدرِکہُ فَاِن سَعدا توفی بالشام سنة خمس عشرة وَقِیلَ سنة اربع عشرة ومولد سعید بن المسیب سنة خمس عشرة وَرَوَاہُ اَبُو دَاوُد اَیضًا وَالنَّسَائِیّ وَغَیرھمَا عَن الحسن البَصرِیّ عَن سعد وَلَم یُدرِکہُ اَیضًا فَاِن مولد الحسن سنة اِحدَی وَعِشرِینَ وَرَوَاہُ اَبُو دَاوُد اَیضًا وَغَیرِہ عَن اَبِی اِسحَاق السبیعی عَن رجل عَن سعد وَاللّٰہُ اَعلَم

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے' تو کون ساصدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: پانی' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور فرمایا: یہ اُمّ سعد کے نام پر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' تاہم وہ یہ فرماتے ہیں: شرط یہ ہے کہ یہ روایت مستند ہو' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون ساصدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پلانا''

امام حاکم نے یہ روایت' ابن حبان کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: بلکہ یہ سند کے اعتبار سے منقطع ہے' کیونکہ ان تمام حضرات نے' اسے سعید بن میتب کے حوالے سے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور سعید نے ان کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال پندرہ ہجری میں' اور ایک روایت کے مطابق چودہ ہجری میں شام میں ہوا تھا' جبکہ سعید بن میتب' پندرہ ہجری میں پیدا ہوئے تھے' امام ابوداؤد نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' امام نسائی نے اور دیگر حضرات نے بھی اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے بھی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے' کیونکہ حسن بصری اکیس ہجری میں پیدا ہوئے تھے' یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے' ابواسحاق سبیعی کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1425 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰہُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفر مَاء لم تشرب مِنهُ کبد حری من جن وَلَا اِنس وَلَا طَائِر اِلَّا آجره اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة . رَوَاہُ البُخَارِيّ فِي تَارِیخه وَابْن خُزَیمَة فِي صَحِیحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص پانی (یعنی کنواں) کھدوائے' تو اس میں سے جو بھی جاندار چیز پانی پیئے گی' خواہ جن ہو' یا انسان ہو' یا پرندہ ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس شخص کو اس کا اجر دے گا''

یہ روایت امام بخاری نے اپنی ''تاریخ'' میں' جبکہ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1426 - وَعَنْ عَلِيّ بن الْحسن بن شَقِيق قَالَ سَمِعت ابْن الْمُبَارك وَسَأَلَهُ رجل يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قرحة خرجت فِي ركبتي مُنْذُ سبع سِنِين وَقد عَالَجت بأنواع العلاج وَسَأَلت الْاَطِبَّاء فَلَمْ انتفع بِهِ

قَالَ اذْهَبْ فَانْظُر موضعا يحْتَاج النَّاس المَاء فاحفر هُنَاكَ بِئْرا فَإِنِّي أَرْجُو أَن تنبع هُنَاكَ عين ويمسك عَنْك الدَّم فَفعل الرجل فبرأ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَفِي هٰذَا الْمَعْنى حِكَايَة شَيخنَا الْحَاكِم اَبِي عبد الله رَحمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ قرح وَجهه وعالجه بأنواع المعالجة فَلَمْ يذهب وَبَقِي فِيهِ قَرِيبًا من سنة فَسَأَلَ الْاُسْتَاذ الإِمَام اَبَا عُثْمَان الصَّابُونِي اَن يَدْعُو لَهُ فِي مَجْلِسه يَوْم الْجُمُعَة فَدَعَا لَهُ وَاَكثر النَّاس التَّأْمِين فَلَمَّا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة الْاُخْرٰى اَلْقَت امْرَاَة فِي الْمجْلس رقْعَة بِاَنَّهَا عَادَتْ اِلٰى بَيتهَا وَاجْتَهَدت فِي الدُّعَاء للْحَاكِم اَبِي عبد الله تِلْكَ اللَّيْلَة فرأت فِي منامها رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّهُ يَقُوْلُ لَهَا قولي لِاَبِي عبد الله يُوسع المَاء على الْمُسلمين فَجئْت بالرقعة اِلَى الْحَاكِم فَامر بسقاية بنيت على بَاب دَاره وَحين فرغوا من بنائها اَمر بصب المَاء فِيهَا وَطرح الجمد فِي المَاء وَاَخذ النَّاس فِي الشّرْب فَمَا مر عَلَيْهِ اُسْبُوع حَتّٰى ظهر الشِّفَاء وزالت تِلْكَ القروح وَعَاد وَجهه اِلٰى اَحسن مَا كَانَ وعاش بعد ذٰلِكَ سِنِين

❀❀ علی بن حسن بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے عبداللہ بن مبارک کو سنا: اُن سے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میرے گھٹنوں میں سات سال پہلے ایک زخم بنا تھا' میں نے مختلف قسم کے علاج کروائے' اطباء سے علاج کروایا' لیکن مجھے کوئی نفع نہیں ہوا' تو عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: تم جاؤ! اور کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں کے لوگوں کو پانی کی ضرورت ہو' وہاں تم کنواں کھدوا دو' مجھے یہ امید ہے کہ اس کنویں میں سے جب پانی نکلے گا' تو تمہارے (زخم میں سے) خون نکلنا رک جائے گا' اس شخص نے ایسا ہی کیا' تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اسی مفہوم کی ایک روایت ہمارے شیخ حاکم ابوعبداللہ نے نقل کی ہے: کیونکہ ان کے چہرے پر زخم بن گیا' انہوں نے اس کے مختلف قسم کے علاج کروائے' لیکن وہ ختم نہیں ہوا' اور تقریباً ایک سال کا عرصہ گزر گیا' انہوں نے استاد ابوعثمان صابونی سے یہ درخواست کی کہ وہ جمعہ کے دن اپنی مجلس میں ان کے لئے دعا کریں' انہوں نے ان کے لئے دعا کی اور اکثر لوگوں نے اس پر آمین کہا' جب اگلا جمعہ آیا تو کسی خاتون نے اس محفل میں ایک رقعہ بھجوایا کہ وہ اپنے گھر واپس گئی' اور اس نے امام حاکم کے لئے زیادہ اہتمام کے ساتھ دعا کی' تو اس رات اس نے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا: کہ تم ابوعبداللہ سے یہ کہو کہ مسلمانوں کے لئے زیادہ پانی کا انتظام کرے' میں وہ رقعہ لے کر امام حاکم کے پاس گئی' تو انہوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی کا انتظام کرنے کا حکم دیا' جب لوگ اس کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے وہاں پانی رکھنے کا حکم دیا اور اس پانی کو ٹھنڈا کرنے کا بھی انتظام کیا' لوگوں نے وہاں سے پانی پینا شروع

کیا' تو ایک ہفتہ گزرنے سے پہلے ان پر شفا کے آثار ظاہر ہونا شروع ہوئے اور وہ پھوڑے پھنسیاں ختم ہونا شروع ہو گئے اور ان کا چہرہ پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گیا' اس کے بعد وہ کئی سال زندہ رہے۔

فصل:

1427 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم الله يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيم رجل على فضل مَاء بفلاة يمنعهُ ابْن السَّبِيْل زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ الْيَوْم أمنعك فضلى كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل يداك الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک ایسا شخص جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر اضافی پانی کا مالک ہو اور کسی مسافر کو وہ (پانی) استعمال نہ کرنے دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تم سے اپنا فضل روک لیا تھا؟ جو تم نے اضافی چیز کو روک لیا' جس کے بارے میں' تمہارے ہاتھوں نے کوئی کام نہیں کیا تھا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1428 - وَعَنْ امْرَاَةٍ يُقَال لَهَا بهيسة عَنْ اَبِيهَا قَالَت اسْتَاْذن اَبِیْ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدخل بَيْنه وَبَيْن قَمِيصه فَجعل يقبل ويلتزم ثُمَّ قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ المَاء

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ الْملح

قَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ اَن تفعل الْخَيْر خير لَك ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ بہیسہ نامی خاتون' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کے اندر داخل ہوئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لینے لگے اور اپنے ساتھ چمٹانے لگے' پھر انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے' جنہیں نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کون سی چیز ایسی ہے' جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نمک' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کون سی چیز ایسی ہے جسے نہ دینا جائز نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم جو بھی بھلائی کرو گے' تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1430 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّیْءُ الَّذِیْ لَا يحل مَنعه قَالَ

الْمَاء وَالْملح وَالنَّار . قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاء وَقد عَرفْنَاهُ فَمَا بَال الْملح وَالنَّار قَالَ يَا حميراء من اعْطى نَارا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا انضجت تِلْكَ النَّار وَمَنْ اعْطى ملحا فَكَاَنَّمَا تصدق بِجَمِيْعِ مَا طيبت تِلْكَ الْملح وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا أعتق رَقَبَة وَمَنْ سقى مُسْلِما شربة من مَاء حَيْثُ لَا يُوجد الْمَاء فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی چیز ایسی ہے؟ جسے نہ دینا جائز نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی' نمک اور آگ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پانی کا تو ہمیں پتہ چل گیا' نمک اور آگ کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے خاتون! جو شخص آگ دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو اس آگ پر پکائی جائیں گی' اور جو شخص نمک دے گا' تو گویا اس نے وہ تمام چیزیں صدقہ کیں' جو وہ اس نمک کی وجہ سے اچھی بن گئیں' جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلائے' ایک ایسی جگہ پر جہاں پانی ملتا ہو' تو گویا اس نے غلام آزاد کیا' اور جو شخص کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ کسی ایسی جگہ پر پلائے' جہاں پانی نہ ملتا ہو' تو گویا اس شخص نے اسے زندگی دی''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1431 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاء فِيْ ثَلَاث فِي الْمَاء والكلا وَالنَّار وثمنه حرَام . قَالَ اَبُوْ سعيد يَعْنِيْ الْمَاء الْجَارِي

رَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضا

الْكلأ بِفَتْح الْكَاف وَاللَّام بعدهمَا همزَة غير مَمْدُوْد هُوَ العشب رطبه ويابسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان تین چیزوں کے بارے میں شرکت دار ہیں' پانی' گھاس اور آگ' ان کی قیمت حرام ہے''

ابوسعید نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد بہتا ہوا پانی ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ''الکلا ء'' میں 'ک' اور 'ل' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ء' ہے' جو ممدود نہیں ہے' اس سے مراد گھاس پھوس ہے' جو تر ہو' یا خشک ہو۔

حديث 1431: سنن أبي داؤد - كتاب البيوع' أبواب الإجارة - باب في منع الماء' حديث:3033سنن ابن ماجه - كتاب الرهون' باب المسلمون شركاء في ثلاث - حديث:2469مصنف ابن أبي شيبة - كتاب البيوع والأقضية' حمى الكلأ وبيعه - حديث:22699السنن الكبرى للبيهقي - كتاب إحياء الموات' باب ما لا يجوز إقطاعه من المعادن الظاهرة - حديث:11057معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصلح' باب ما لا يجوز إقطاعه - حديث:3844مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' أحاديث رجال من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:22499المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - مجاهد' حديث:10900

5 - اَلتَّرْغِیب فِیْ شکر الْمَعْرُوف ومکافأة فَاعله وَالدُّعَاء لَهٗ وَمَا جَاءَ فِیْمَن لم یشْکر مَا اَوّلی اِلَیهِ

باب: بھلائی کا شکریہ ادا کرنا' بھلائی کرنیوالے کو بدلہ دینے اور اس کو دعا دینے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص شکریہ ادا نہیں کرتا' اس کے بارے میں کیا منقول ہے' اور اس کے لئے کیا مناسب ہے؟

1432 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من استعاذ بِاللّٰهِ فأعیذوه وَمَنْ سألکم بِاللّٰهِ فَأعْطوهُ وَمَنْ استجار بِاللّٰهِ فأجیروه وَمَنْ اَتی اِلَیْکُمْ مَعْرُوفا فکافئوه فَإِن لم تجدوا فَادعوا لَهٗ حَتّٰی تعلمُوا اَن قد کافأتموه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا قَالَ من اصطنع اِلَیْکُمْ مَعْرُوفا فجازوه فَإِن عجزتم عَن مجازاته فَادعوا لَهٗ حَتّٰی تعلمُوا اَن قد شکرتم فَإِن اللّٰه شَاکر یحب الشَّاکِرِیْنَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اُسے پناہ دو' جو شخص اللہ کے نام پر' تم سے کچھ مانگے' تو اسے دو' جو شخص اللہ کے نام پر پناہ مانگے' اسے تم پناہ دو' جو شخص تمہارے ساتھ کوئی بھلائی کرے' تو اسے بدلہ دو' اگر تمہیں بدلہ دینے کی گنجائش نہیں ملتی' تو اس کے لئے اتنی دعا کرو' کہ تم نے اسے بدلہ دے دیا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص تمہارے ساتھ بھلائی کرے' تو اس کو بدلہ دو' اگر تم اس کو بدلہ دینے سے عاجز ہو جاؤ' تو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تم نے اس کا شکریہ ادا کر دیا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ شکر کو قبول کرنے والا ہے' اور شکریہ ادا کرنے والوں کو پسند کرتا ہے''۔

1433 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أعطی عَطَاءٍ فَوجدَ فلیجز بِهٖ فَإِن لم یجد فلیثن فَإِن من أثنی فَقَدْ شکر وَمَنْ کتم فَقَدْ کفر وَمَنْ تحلی بِمَا لم یُعْط کَانَ کلابس ثوبی زور

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَنْ اَبِی الزبیر عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد عَن رجل عَن جَابر وَقَالَ هُوَ شُرَحْبِیل بن سعد وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه عَن شُرَحْبِیل عَنهُ وَلَفظه من اَوّلی مَعْرُوفا فَلَمْ یجد لَهٗ جَزَاء اِلَّا الثَّنَاء فَقَدْ شکره وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفره وَمَنْ تحلی بباطل فَهُوَ کلابس ثوبی زور

قَالَ الْحَافِظ وشرحبیل بن سعد تَاْتِی تَرْجَمته

وَفِیْ رِوَایَة جَیِّدَة لاَبِیْ دَاوٗد من أبلی فَذکره فَقَدْ شکره وَمَنْ کتمه فَقَدْ کفره

قَوْلِه من ابلی ای من انعم عَلَيْهِ والابلاء الانعام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جس شخص کو کوئی چیز دی جائے' اور اس کے پاس گنجائش ہو تو اسے اس کے بدلے میں کچھ دینا چاہیے' اور اگر گنجائش نہ ہو' تو پھر تعریف کرنی چاہیے' کیونکہ جو شخص تعریف کرتا ہے' وہ شکریہ ادا کرتا ہے' اور جو شخص چھپاتا ہے' وہ ناشکری کرتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' جو اسے نہ دی گئی ہو تو وہ جھوٹ کے دولباس پہننے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے' ابوزبیر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہی روایت امام ابوداؤد نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: وہ شخص شرحبیل بن سعد ہے' یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' شرحبیل کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' اور اسے بدلے میں دینے کے لئے کچھ نہ ملے' صرف تعریف ملے' تو وہ یہی کردے' کیونکہ اس طرح وہ شکریہ ادا کردے گا' اور جو شخص اسے چھپائے گا' تو وہ شخص اس کی ناشکری کرے گا' اور جو شخص جھوٹی بات کے ذریعے خود کو آراستہ ظاہر کرے' تو وہ جھوٹ کے دولباس پہننے والے کی مانند ہوگا''۔

حافظ فرماتے ہیں: شرحبیل بن سعد کے حالات آگے بیان کیے جائیں گے' امام ابوداؤد کی ایک اور عمدہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی اچھائی کی جائے' اور وہ اس کا ذکر کردے' تو اس نے شکریہ ادا کردیا' اور جس نے اس کو چھپایا تو اس نے کفرانِ نعمت کیا''

متن کے یہ الفاظ ''من ابلی'' اس سے مراد یہ ہے کہ جسے کوئی نعمت دی جائے' کیونکہ ''ابلا'' کا مطلب نعمت دینا ہے (یا انعام کرنا ہے)۔

1434 - وَعَنْ أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صنع اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لفاعله جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

وَفِيْ رِوَايَةٍ من أولى مَعْرُوفا أَوْ أسدى اِلَيْهِ مَعْرُوف فَقَالَ لِلَّذِي أسداه جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد أسقط من بعض نسخ التِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير مُخْتَصرًا اِذا قَالَ الرجل جَزَاك اللّٰه خيرا فَقَدْ أبلغ فِي الثَّنَاء

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے ساتھ' کوئی بھلائی کی جائے' تو وہ کرنے والے کو کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے تعریف پوری کردی''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے اور وہ بھلائی کرنے والے سے یہ کہے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے' تو اس نے مکمل تعریف کردی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ کہتے ہیں: "جامع ترمذی" کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ساقط ہیں' امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

"جب کوئی شخص یہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے تو اس نے مکمل تعریف کر دی"۔

1435 - وَعَنِ الْاَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اشكر النَّاس لِلّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أشكرهم للنَّاس . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يشكر الله من لَا يشكر النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اُسَامَة بن زيد بِنَحْوِ الْاَوّلى

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر گزار بندہ وہ ہے' جو لوگوں کا سب سے زیادہ شکریہ ادا کرتا ہو"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ شخص اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا' جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' امام طبرانی نے یہ روایت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر پہلی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1436 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُتِيَ اِلَيْهِ مَعْرُوف فليكافىء بِهٖ وَمَنْ لم يسْتَطع فليذكره فَاِن من ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ تشبع بِمَا لم يُعْط فَهُوَ كلابس ثوبي زور

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا صَالح بن اَبِيْ الْاَخْضَر

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے ساتھ بھلائی کی جائے' اسے اس کا بدلہ دینا چاہیے' اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' اسے اس کا ذکر کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص اس کا ذکر کر دے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے حوالے سے خود کو سیر ظاہر کرے جو اسے نہ دی گئی ہو' تو وہ جھوٹ کے دو لباس پہننے والے کی مانند ہے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف صالح بن ابو اخضر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1437 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشكر اللّٰه من لَا يشكر النَّاس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِرَفْعِ اللّٰه وبرفع النَّاس وَرُوِيَ اَيْضًا بنصبهما وبرفع اللّٰه وَنصب النَّاس وَعَكسه اَربع رِوَايَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس شخص نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا' جس نے لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کیا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ حدیث اس طرح بھی روایت کی گئی ہے' اس میں "اسم جلالت" اور لفظ "الناس" پر "رفع" پڑھا گیا ہے اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ ان دونوں الفاظ پر "نصب" پڑھا گیا ہے' اور اس طرح بھی روایت کی گئی ہے کہ "اسم جلالت"

پر پیش پڑھی گئی ہے اور لفظ "الناس" پر زبر پڑھی گئی ہے اور اس کے برعکس بھی روایت کی گئی ہے تو یہ چار طرح سے منقول ہے۔

1438 - وَرُوِيَ عَنْ طَلْحَة يَعْنِيُ ابْن عبيد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَوّلى مَعْرُوفا فليذكره فَمَنْ ذكره فَقَدْ شكره وَمَنْ كتمه فَقَدْ كفره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيُ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

❀❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے ساتھ کوئی بھلائی کی جائے' تو اسے اُس کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص اس کا ذکر کر دیتا ہے' وہ اس کا شکریہ ادا کر دیتا ہے' جو اسے چھپاتا ہے' تو وہ اس کی ناشکری کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1439 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يشْكر الْقَلِيل لم يشْكر الْكثير وَمَنْ لم يشْكر النَّاس لم يشْكر الله والتحدث بِنِعْمَة الله شكر وَتركهَا كفر وَالْجَمَاعَة رَحْمَة والفرقة عَذَاب ۔ رَوَاهُ عبد الله بن اَحْمد فِيُ زوائده بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيُ الدُّنْيَا فِيُ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص تھوڑے پر شکر ادا نہیں کرتا' وہ زیادہ پر بھی شکر ادا نہیں کرتا' اور جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا' اللہ تعالیٰ کی نعمت کو بیان کرنا شکر ہے' اور اس بیان کو ترک کرنا کفر ہے' جماعت' رحمت ہے' اور علیحدگی' عذاب ہے"

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی "زوائد" میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج ہے' جبکہ امام ابن ابودنیا نے یہ روایت کتاب "اصطناع المعروف" میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

1440 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الْاَنْصَار بِالْاَجْرِ كُله مَا رَأينَا قوما أحسن بذلا لكثير وَلَا أحسن مواساة فِيُ قَلِيل مِنْهُم وَلَقَد كفونا الْمُؤنَة

قَالَ اَلَيْسَ تثنون عَلَيْهِمْ بِهِ وتدعون لَهُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَذَاك بِذَاكَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین نے عرض کی: یارسول اللہ! انصار پورا اجر لے گئے ہیں' کیونکہ ہم نے ایسی کوئی قوم نہیں دیکھی' جو زیادہ چیزوں کو ان سے اچھے طریقے سے خرچ کرتے ہوں اور تھوڑے ہونے کی صورت میں ان سے زیادہ اچھا رویہ رکھتے ہوں' انہوں نے ہماری تمام پریشانیاں اپنے ذمہ لے لیں ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے ان کی تعریف بیان نہیں کی؟ اور ان کے لئے دعا نہیں کی؟ مہاجرین نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہ اس کا بدلہ ہو جائے گا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

کِتَابُ الصَّوْمِ

کتاب: روزے کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْب فِی الصَّوْم مُطلقًا

وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله وَفضل دُعَاء الصَّائِم

مطلق روزے کے بارے میں ترغیبی روایات

روزے کی فضیلت اور روزہ دار کی دعا کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1441 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لی وَاَنا أجزی بِهِ وَالصِّیَام جنَّة فَاِذَا کَانَ یَوْم صَوْم اَحَدُکُم فَلَا یرْفث وَلَا یصخب فَاِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْیقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك للصَّائِم فرحتان یفرحهما اِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِی ربه فَرح بصومه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے صرف روزہ کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا روزہ ڈھال ہے اور جب کسی شخص نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرے اور گالی گلوچ نہ کرے اگر کوئی شخص اُسے برا کہے اور اس سے جھگڑنے کی کوشش کرے تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے جب وہ افطاری کرتا ہے تو وہ افطاری کرنے پر خوش ہوتا ہے اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اپنے اس روزے کے حوالے سے خوش ہوگا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

1442 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیْ یترك طعامه وَشرابه وشهوته من اَجلی الصیام لی وَانا اجزی بِهٖ والحسنة بِعشر اَمْثَالِهَا

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے میری خاطر' اپنے کھانے پینے اور نفسانی خواہش کو ترک کیا' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے''۔

1443 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ کل عمل ابْن آدم یُضَاعف الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَة ضعف قَالَ اللّٰه تَعَالٰی اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهٗ لی وَاَنا أجزی بِهٖ یدع شَهْوَته وَطَعَامه من اَجلی للصَّائِم فرحتان فرحة عِنْد فطره وفرحة عِنْد لِقَاء ربه ولخلوف فَم الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ابن آدم کی ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے سات سو گنا تک ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ شخص اپنی خواہش' اور اپنے کھانے کو میرے لئے ترک کر دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوں گی' ایک خوشی افطاری کے وقت نصیب ہوگی اور ایک خوشی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کے وقت نصیب ہوگی' اور روزہ دار کے منہ کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''۔

1444 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ اَیْضًا وَلِابْنِ خُزَیْمَة وَاِذَا لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فجزاه فَرِح......الحَدِیْث

وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِمَعْنَاهُ مَعَ اخْتِلَاف بَیْنَهُمْ فِی الْاَلْفَاظ

امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے جزا دے گا' تو وہ خوش ہوگا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی نے اسی مفہوم میں نقل کی ہے' لیکن الفاظ کے حوالے سے ان کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

1445 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن ربکُمْ یَقُوْلُ کل حَسَنَة بِعشر اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِمِائَة ضعف وَالصَّوْم لی وَاَنا اجزی بِهٖ وَالصَّوْم جنَّة مِنَ النَّار ولخلوف الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسك وَاِن جهل علی اَحَدکُمْ جَاهِل وَهُوَ صَائِم فَلْیَقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار فرماتا ہے: ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے' روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کا بدلہ دوں گا' روزہ' جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' اور روزہ دار کے منہ کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اگر کوئی شخص جو جاہل ہو' وہ تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' اور آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو'

تو آدمی کو یہ بتا دینا چاہیے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے"

1446 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لی وَاَنا أجزى بِهِ الصّيام جنّة وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من ريح الْمسك للصَّائِم فرحتان إِذا أفطر فَرح بفطره وَاِذَا لَقِي ربه فَرح بصومه

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' روزہ ڈھال ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' روزہ دار شخص کے منہ کی بو قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' روزہ دار شخص کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' جب وہ افطاری کرتا ہے' تو اپنی افطاری پر خوش ہوگا' اور جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اپنے روزے کے حوالے سے خوش ہوگا"۔

1447 - وَفِي أُخْرَى لَهُ قَالَ كل عمل ابْن آدم لَهُ الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا اِلٰى سَبْعمِائَة ضعف قَالَ اللّٰه اِلَّا الصَّوْم فَهُوَ لي وَاَنا أجزى بِهِ يدع الطَّعَام من اَجلي ويدع الشَّرَاب من اَجلي ويدع لذته من اَجلي ويدع زَوجته من اَجلي ولخلوف الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وللصائم فرحتان فرحة حِيْن يفْطر وفرحة حِيْن يلقى ربه الرَّفَث بِفَتْح الرَّاء وَالْفَاء يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحْش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل وَالْمَرْاَة فِيْمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاع وَقَالَ كَثِيْرٌ مِّن الْعلمَاء اِن الْمُرَاد بِهِ فِي هٰذَا الحَدِيْث الْفُحْش ورديء الْكَلَام وَالْجنَّة بِضَم الْجِيم هُوَ مَا يجنك اَى يستر ك ويقيك مِمَّا تخَاف وَمعنى الحَدِيْث اِن الصَّوْم يستر صَاحبه ويحفظه من الْوُقُوْع فِي الْمعاصِي والخلوف بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَضم اللَّام هُوَ تغير رَائِحَة الْفَم من الصَّوْم

وَسُئِلَ سُفْيَان بن عُيَيْنَة عَن قَوْلِهٖ تَعَالٰى كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصَّوْم فَاِنَّهُ لي فَقَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يُحَاسب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَبده وَيُؤَدِّي مَا عَلَيْهِ من الْمَظَالِم من سَائِر عمله حَتّٰى لَا يبْقى اِلَّا الصَّوْم فيتحمل اللّٰه مَا بَقِي عَلَيْهِ من الْمَظَالِم ويدخله بِالصَّوْمِ الْجنَّة هٰذَا كَلَامه وَهُوَ غَرِيْبٌ وَفِي معنى هٰذِهِ اللَّفْظَة أوجه كَثِيْرَة لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع استيفائها

وَتقدم حَدِيْث الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ فِيْهِ وآمركم بالصيام وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِي عِصَابَة مَعَه صرة مسك كلهم يحب اَن يجد رِيحهَا وَاِن الصّيام أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك...... الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ وَاِن ريح الصَّائِم أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك -وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان وَالْحَاكِم وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِي الِالْتِفَات فِي الصَّلَاة

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ابن آدم کا ہر عمل کا بدلہ دس گنا سے لے کے سات سو گنا تک ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے' اور میں اس کی جزا دوں گا' وہ میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی لذت کو ترک کرتا ہے' میری وجہ سے اپنی بیوی کو چھوڑ دیتا ہے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) روزہ دار شخص کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں' ایک خوشی اس وقت نصیب ہوتی ہے' جب وہ افطاری کرتا ہے' اور ایک خوشی اس وقت نصیب ہوگی' جب وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' اور 'ف' پر 'زبر' ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اس سے مراد فحش کلامی کرنا ہوتا ہے' کبھی یہ مطلق استعمال ہوتا ہے' اور اس کے ذریعے مراد آدمی اور عورت کا صحبت کرنے سے متعلق گفتگو کرنا ہوتا ہے' بہت سے علماء نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث میں مراد فحش کلامی اور بدزبانی کرنا ہے۔

لفظ ''الجنة'' میں 'ج' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو آپ کو بچائے' یعنی آپ کو اس چیز سے بچائے' جس سے آپ کو اندیشہ ہے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ روزہ' روزے دار شخص کو بچاتا ہے' اور اسے گناہوں کا ارتکاب کرنے سے محفوظ رکھتا ہے۔

لفظ ''الخلوف'' میں 'خ' پر 'زبر' ہے' اور 'ل' پر 'پیش' ہے' اس سے مراد روزے کے وجہ سے منہ کی بو کا تبدیل ہو جانا ہے۔

سفیان بن عیینہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میرے لئے ہے''؟

تو سفیان بن عیینہ نے جواب دیا: جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے حساب لے گا' تو اس بندے نے جو بھی زیادتیاں کی ہوں گی' ان کی ادائیگی کر دی جائے گی' یہاں تک کہ صرف روزہ باقی بچ جائے گا' تو جو باقی زیادتیاں ہوں گی ان کی ادائیگی' اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے گا اور روزے کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ سفیان بن عیینہ کا کلام تھا اور یہ غریب ہے' ان الفاظ کے کئی مفہوم ہو سکتے ہیں' جن سب کو یہاں بیان نہیں کیا جا سکتا' اس سے پہلے حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیتا ہوں' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو' اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو' ان میں سے ہر ایک یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ اس خوشبو کو پائے' تو روزہ' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''روزہ دار کی بو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے''

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت مکمل طور پر' نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

1448 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَعْمَالُ عِنْد

اللہ عَزَّ وَجَلَّ سبع عملان موجبان وعملان بأمثالهما وَعمل بِعشر أَمْثَاله وَعمل بسبع مائة وَعمل لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ فَأَما الموجبان فَمَنْ لَقِي الله يعبده مخلصا لَا يُشْرك بِهِ شَيْئا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ لَقِي الله قد اشرك بِهِ وَجَبت لَهُ النَّار وَمَنْ عمل سَيِّئَة جزى بهَا وَمَنْ أَرَادَ أَن يعْمل حَسَنَة فَلَمْ يعملها جزى مثلهَا وَمَنْ عمل حَسَنَة جزى عشرا وَمَنْ أنْفق مَاله فِي سَبِيل الله ضعفت لَهُ نَفَقَته الدِّرْهَم بسبع مائة وَالدِّينَار بسبع مائة وَالصِّيَام لله عَزَّ وَجَلَّ لَا يعلم ثَوَاب عَامله إِلَّا الله عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَالْبَيْهَقِيّ وَهُوَ فِي صَحِيح ابْن حبَان من حَدِيث خُرَيْم بن فاتك بِنَحْوِهِ لم يذكر فِيهِ الصَّوْم

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال کی سات قسمیں ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو واجب کر دیتے ہیں' دو قسم کے عمل ہیں' جو اس جیسے ہیں' ایک عمل وہ ہے' جس کا اجر دس گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا عمل سات گنا ہے' ایک عمل وہ ہے' جس کا ثواب صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے' جہاں تک دو واجب کرنے والے اعمال کا تعلق ہے' تو جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہو' تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی اور جو شخص کوئی برا کام کرے' تو اس کے بدلے میں اس کی مثل (یعنی ایک گنا) نوٹ کیا جائے گا اور جو شخص کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے گا اور اس پر عمل نہ کر پائے' تو اسے اس کی مثل (یعنی ایک نیک عمل کا) ثواب ملے گا اور جو شخص کوئی نیکی کر لے گا' تو اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے خرچ کرے گا' تو اس کا اجر کئی گنا ہو گا' اس نے ایک درہم خرچ کیا ہو گا' تو وہ سات سو درہم شمار ہوں گے' ایک دینار خرچ کیا ہو گا' تو وہ سات سو دینار شمار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے لئے روزہ رکھنا' ایک ایسا عمل ہے کہ اس کو کرنے والے کو جو ثواب ملے گا' اس کا پتہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اُسے نقل کیا ہے' صحیح ابن حبان میں یہ روایت حریم بن فاتک کے حوالے سے اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔

1449 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن فِي الْجنَّة بَابا يُقَال لَهُ الريان يدْخل مِنْهُ الصائمون يَوْم الْقِيَامَة لَا يدْخل مِنْهُ أحد غَيرهم فَإِذا دخلُوا أغلق فَلَمْ يدْخل مِنْهُ أحد

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ -وَزَاد :وَمَنْ دخله لم يظمأ أبدا

وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه إِلَّا أَنه قَالَ: فَإِذا دخل أحدهم أغلق من دخل شرب وَمَنْ شرب لم يظمأ أبدا

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک دروازہ ہے' جس کا نام ''ریان'' ہے' قیامت کے دن اس میں سے روزہ دار افراد (جنت میں) داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس میں داخل نہیں ہو گا' جب وہ اس میں سے داخل ہو جائیں گے' تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا' پھر اس میں

سے کوئی داخل نہیں ہو سکے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس میں داخل ہوگا' اُسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''

امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب ان میں سے کوئی ایک (یعنی ان کا آخری فرد) داخل ہو جائے گا' تو وہ بند کر دیا جائے گا' جو شخص اس کے اندر جائے گا وہ مشروب بھی پیے گا' جو مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی''۔

1450 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اغزوا تغنموا وصوموا تصحوا وسافروا تستغنوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ غزوات میں حصہ لو! تمہیں غنیمت ملے گی' تم لوگ روزہ رکھو تم تندرست رہو گے' اور تم سفر کرو' تمہیں خوشحالی نصیب ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1451 - وَرُوِیَ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام جنّة وحصن حُصَیْن مِنَ النَّار رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے:

''روزہ ڈھال ہے' اور جہنم سے بچاؤ کے لئے مضبوط قلعہ ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1452 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام جنّة یستجن بهَا العَبْد مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَیْهَقِیّ

حدیث1449: صحیح البخاری - کتاب الصوم' باب: الریان للصائمین - حدیث:1806صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب فضل الصیام - حدیث: 2019مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الصیام' وما فیه - حدیث: 2164صحیح ابن حبان - کتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذکر البیان بأن الصائمین إذا دخلوا من باب الریان أغلق بابهم' حدیث: 3479سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب ما جاء فی فضل الصیام - حدیث:1636السنن للنسائی - الصیام' ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة - حدیث:2216مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الفضائل' ما ذکر فی أبی بکر الصدیق رضی الله عنه - حدیث:31324السنن الکبری للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر الاختلاف علی محمد بن أبی یعقوب فی حدیث أبی أمامة' حدیث:2511السنن الکبری للبیهقی - کتاب الصیام' باب فی فضل شهر رمضان وفضل الصیام علی سبیل الاختصار - حدیث:7993مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:9610مسند عبد بن حمید - سهل بن سعد الساعدی' حدیث:456مسند أبی یعلی الموصلی - حدیث سهل بن سعد الساعدی عن النبی صلی الله علیه وسلم' حدیث:7360المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:6271المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد - قشام بن سعد عن أبی حازم' حدیث:5619

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزہ ڈھال ہے' جس کے ذریعے بندہ آگ سے بچاؤ کرتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

1453 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِیْ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الصّیام جنَّة مِنَ النَّار کجنة اَحَدُکُمْ من الْقِتَال وَصِیَام حسن ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے' جس طرح کوئی شخص جنگ کے دوران ڈھال استعمال کرتا ہے' اور ہر مہینے کے تین (نفلی) روزے بہترین روزے ہیں''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1454 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلا أدلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّوْم جنَّة وَالصَّدَقَة تطفیء الْخَطِیئَة کَمَا یطفیء المَاء النَّار . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَصَححهُ وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِیْثٍ کَعْب بن عجْرَة وَغَیْرِهٖ بِمَعْنَاهُ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے' صدقہ' گناہ کو یوں ختم کردیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' اور یہ روایت مکمل طور پر' خاموشی سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس سے پہلے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے اس مفہوم کی حدیث گزر چکی ہے۔

1455 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّیام وَالْقُرْآن یشفعان لِلْعَبد یَوْم الْقِیَامَة یَقُوْلُ الصّیام ای رب منعته الطَّعَام والشهوة فشفعنی فِیْهِ وَیَقُوْلُ الْقُرْآن منعته النّوم بِاللَّیْلِ فشفعنی فِیْهِ قَالَ فیشفعان

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرِجَالِهِ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع وَغَیْرِهٖ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روزہ اور قرآن' قیامت کے دن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: میرے پروردگار! میں نے اسے کھانے

اورنفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت کو قبول فرمالے' قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کے وقت سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرمالے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں' اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1456 - وَعَنْ سَلَمَة بن قيصر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه الله باعده الله من جَهَنَّم كبعد غراب طَار وَهُوَ فرخ حَتّٰى مَاتَ هرما

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَسَماهُ سَلامَة بِزِيَادَة ألف وَفِيْ اِسْنَاده عبد الله بن لَهِيعَة وَرَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ اِسْنَاده رجل لم يسم

❀❀ حضرت سلمہ بن قیصر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے' جتنی دور کا سفر کوئی ایسا کوا طے کرتا ہے' جو بچپن میں اڑنا شروع کرے اور بوڑھا ہو کر مرے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے راوی کا نام ''سلامہ'' نقل کیا ہے' یعنی اس میں ''ا'' زائد ہے' اس روایت کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن لہیعہ ہے' یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1457 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا صَامَ يَوْمًا تَطَوّعا ثُمَّ أعطى ملْء الْاَرْض ذَهَبا لم يسْتَوْف ثَوَابه دون يَوْم الْحساب

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص ایک دن کا نفلی روزہ رکھ لے اور پھر اگر اسے روئے زمین جتنا سونا دیا جائے' تو بھی یوم حساب سے پہلے' وہ اس روزے کے ثواب کو پوری طرح وصول نہیں کر سکے گا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

1458 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا مُوسَى على سَرِيَّة فِي الْبَحْر فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ قد رفعوا الشراع فِيْ لَيْلَة مظْلمَة اِذا هَاتِف فَوْقهم يَهْتِف يَا اَهْلِ السَّفِينَة قفوا أُخْبركُم بِقَضَاء قَضَاهُ الله على نَفسه فَقَالَ اَبُوْ مُوسَى أخبرنَا اِن كنت مخبرا قَالَ اِن اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى

قضی علی نَفسه انه من أعطش نَفسه لَهُ فِيْ يَوْم صَائِف سقَاهُ اللّٰه يَوْم الْعَطش

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ لَقِيط عَنْ اَبِيْ بردة عَنْ اَبِيْ مُوسَى بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: قَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰى قضى على نَفسه انه من عَطش نَفسه لله فِيْ يَوْم حَار كَانَ حَقًّا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يرويه يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ: وَكَانَ اَبُوْ مُوسَى يتوخى الْيَوْم الشَّدِيد الْحر الَّذِيْ يكَاد الْاِنْسَان يَنْسَلِخ فِيْهِ حرا فيصومه

الشراع بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة هُوَ قلع السَّفِينَة الَّذِيْ يصفقه الرّيح فتمشي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' جوسمندری راستے سے تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ وہاں موجود تھے' ایک مرتبہ ایک تاریک رات میں انہوں نے بادبان اٹھائے ہوئے تھے' اسی دوران ان کے اوپر سے کسی ہاتف غیبی نے پکار کر کہا: اے اہل سفینہ! ٹھہر جاؤ! میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں' جو فیصلہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے طے کیا ہے' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم نے بتانا ہے' تو ہمیں بتاؤ' تو اس نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے' یہ طے کیا ہے کہ جو شخص گرمی میں' ایک دن کے لئے' اللہ کی رضا کے لئے خود کو پیاسا رکھے گا' تو پیاس والے (یعنی قیامت کے) دن' اللہ تعالیٰ اسے سیراب کرے گا۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے لقیط کی' ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے یہ طے کیا ہے' جو شخص گرم دن میں' خود کو اللہ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا' تو اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص کو سیراب کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایسے شدید گرم دن میں' اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے' جس میں یوں لگتا تھا کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے' آدمی کی کھال اتر جائے گی''

لفظ ''الشراع'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد کشتی کا بادبان ہے' جسے ہوا کے لئے رکھا جاتا ہے' تو وہ کشتی چلتی ہے۔

1459 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل شَيْءٍ زَكَاة وَزَكَاة الْجَسَد الصَّوْم وَالصِّيَام نصف الصَّبْر - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ' روزہ ہے' اور روزہ' نصف صبر ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1460 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسندت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِي فَقَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بِهٖ دخل الْجنَّة وَمَنْ تصدق بِصَدَقَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه ختم لَهُ بهَا دخل الْجنَّة ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ والأصبهاني وَلَفظه: يَا حُذَيْفَة

من ختم لَهُ بصيام يَوْمٍ يُرِيد بِهِ وَجه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اپنے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی' تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے' تو اس کے لئے اس بات پر مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو اس کے لئے اس پر مہر لگادی جاتی ہے کہ وہ جنت میں داخل ہوگا' جو شخص اللہ کی رضا کے حصول کے لئے کوئی چیز صدقہ کرتا ہے' تو اس کے لئے مہر لگادی جاتی ہے' کہ وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''اے حذیفہ! جس شخص کے لئے ایک دن کے روزے کی مہر لگادی جائے' جس کے ذریعے صرف اللہ کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''۔

1461 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عدل لَهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِعَمَل قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِه هٰكَذَا بالتكرار وبدونه وللحاكم وَصَححهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کسی عمل کے بارے میں ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کے برابر کچھ نہیں ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی عمل کے بارے میں حکم دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مانند کچھ نہیں ہے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح تکرار کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے بغیر بھی نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1462 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي قَالَ أتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مرنی بِأَمْر يَنْفَعنِيْ اللّٰه بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بالصيام فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل أدخل بِهِ الْجنَّة قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مثل لَهُ قَالَ فَكَانَ اَبُوْ اُمَامَةَ لَا يرى فِيْ بَيته الدُّخان نَهَارا إِلَّا إِذا نزل بهم ضيف

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے کام کے بارے میں حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے' کیونکہ اس کی مثل

اور کچھ نہیں ہے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

"میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے، جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کی مثل کچھ نہیں ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت دھواں نظر نہیں آتا تھا، صرف اس دن نظر آتا تھا جس دن ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تھا۔

1463 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یَصُوم یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه تَعَالٰی اِلَّا باعد اللّٰه بِذٰلِكَ الْیَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اُسے جہنم سے ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے"

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1464 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ، جہنم اور اس شخص کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے، جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1465 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه بَعدت مِنْهُ النَّار مسیرَة مائَة عَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے، وہ جہنم سے ایک سو سال کی مسافت جتنا دور ہو جاتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے، جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1466 - وَعَنْ مُعَاذ بن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فِیْ غیر رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سیر الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من طَرِیْق زبان بن فائد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' رمضان کے علاوہ ایک دن روزہ رکھتا ہے' وہ جہنم سے اتنا دور ہو جاتا ہے' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا' ایک سو سال میں طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1467 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه زحزح اللّٰه وَجهه عَن النَّار بِذٰلِكَ الْیَوْم سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالتِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ ابْن لَهِیعَة وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِیز اللَّیْثِیّ وَبَقِیَّة الْاِسْنَاد ثِقَات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس ایک دن کے عوض میں' اُسے جہنم سے ستر برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے'' یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے ابن لہیعہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام ابن ماجہ نے یہ روایت عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1468 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ الْوَلِید بن جمیل عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ اِلَّا اَنه قَالَ: من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْل اللّٰه بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسیرَة مائَة عَام رکض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَقد ذهب طوائف من الْعلمَاء اِلٰی اَن هٰذِهِ الْاَحَادِیْث جَاءَ ت فِیْ فضل الصَّوْم فِی الْجِهَاد وَبَوَّبَ علی هٰذَا التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِه وَذَهَبت طَائِفَة اِلٰی اَن کل الصَّوْم فِیْ سَبِیْل اللّٰه اِذا کَانَ خَالِصا لوجه اللّٰه تَعَالٰی وَیَاْتِیْ بَاب فِی الصَّوْم فِی الْجِهَاد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کی' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا ایک سو سال میں طے کرتا ہے''

علماء کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ یہ احادیث اُس روزے کی فضیلت کے بارے میں ہیں جو جہاد کے دوران روزہ رکھا جاتا ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کے لئے یہی عنوان تجویز کیا ہے جبکہ ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ہر روزہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے جبکہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رکھا گیا ہو یہ روایت آگے چل کر جہاد کے دوران روزہ رکھنے سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

فصل:

1469 - عَنْ عبد اللّٰه يَعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ مليكة عَنْ عبد اللّٰه يَعْنِیْ ابْنَ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للصَّائِم عِنْد فطره لَدَعْوَة مَا ترد قَالَ وَسمعت عبد اللّٰه يَقُوْلُ عِنْد فطره اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وسعت كل شَیْءٍ اَن تغْفر لي -زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ: ذُنُوبِي

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ اِسْحَاق بن عبيد اللّٰه عَنْهُ وَاِسْحَاق هٰذَا مدنِيٌّ لَا يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن ابوملیکہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''روزہ دار شخص کی افطاری کے وقت کی گئی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو سنا ہے کہ وہ افطاری کے وقت یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں اس رحمت کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے کہ تو میری مغفرت کر دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''میرے گناہوں کی (مغفرت کر دے)''

یہ روایت امام بیہقی نے اسحٰق بن عبداللہ کے حوالے سے اُن سے نقل کی ہے اسحاق نامی یہ راوی مدنی ہے لیکن معروف نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1470 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حِيْن يفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين

رَوَاهُ اَحْمد فِیْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا اِلَّا اَنهم قَالُوْا: حَتّٰى يفْطر

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا: ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے روزہ دار شخص جب افطار کرتا ہے عادل حکمران اور مظلوم کی دعا وہ بادل

اوپر سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتی ہے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ وہ روزہ افطار کرلے''

امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تین لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی (دعا کو) مسترد نہیں کرتا روزہ دار شخص کی دعا یہاں تک کہ وہ افطار کرلے مظلوم کی دعا یہاں تک کہ اس کی مدد ہوجائے مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صِيَام رَمَضَان احتسابا وَقيام ليله سِيمَا لَيْلَة الْقدر وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز رمضان میں نوافل ادا کرنے بطور خاص شب قدر میں نوافل ادا کرنے (سے متعلق ترغیبی روایات)

اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1471 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَيْلَة الْقدر إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ صَامَ رَمَضَان إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے شب قدر میں نوافل ادا کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی اور جو شخص ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حديث 1471: صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة باب الحدث في الصلاة - ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه حديث: 2583 السنن للنسائي - الصيام ثواب من قام رمضان وصامه إيمانا واحتسابا والاختلاف على الزهري في حديث: 2176 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام الحث على السحور - ثواب من قام رمضان إيمانا واحتسابا وذكر الاختلاف على الزهري في حديث: 2472 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام باب فضل ليلة القدر - حديث: 8391 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس حديث: 2572 شعب الإيمان للبيهقي - فضائل شهر رمضان حديث: 3452 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8004

1472 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ للنسائی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان اِیمَانًا واحتسابا غفر لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ وَمَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقدر اِیمَانًا واحتسابا غفر لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ

قَالَ وَفِیْ حَدِیْثِ قُتَیْبَۃَ وَمَا تَاَخّر

قَالَ الْحَافِظِ انْفَرد بِھٰذِہِ الزِّیَادَۃ قُتَیْبَۃ بن سعید عَن سُفْیَان وَھُوَ ثِقَۃ ثَبت وَاِسْنَادہ علی شَرْطِ الصَّحِیْح وَرَوَاہُ اَحْمد بِالزِّیَادَۃِ بعد ذکر الصَّوْم بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن حمادا شكّ فِیْ وَصلہ اَوْ اِرْسَالہ قَالَ الْخطابیّ قَوْلہٖ اِیمَانًا واحتسابا اَی نِیَّۃ وعزیمۃ وَھُوَ اَن یَصُومہُ علی التَّصْدِیق وَالرَّغْبَۃ فِیْ ثَوَابہ طیبَۃ بِہٖ نَفسہ غیر کَارِہ لَہٗ وَلَا مستثقل لصیامہ وَلَا مستطیل لأیامہ لٰکِن یغتنم طول اَیَّامہ لعظم الثَّوَاب

وَقَالَ الْبَغَوِیّ قَوْلہٖ احتسابا اَی طلبا لوجہ اللّٰہ تَعَالٰی وثوابہ یُقَال فلَان یحْتَسب الْاَخْبَار ویتحسبھا اَی یتطلبھا

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان کے روزے رکھے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی' اور جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی''

راوی بیان کرتے ہیں: قتیبہ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آئندہ کے گناہوں کی (بھی مغفرت ہوجائے گی)''۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ''اضافہ'' نقل کرنے میں' قتیبہ بن سعید نامی راوی منفرد ہے' اس نے سفیان سے یہ روایت نقل کی ہے' یہ روایت ثقہ اور ثبت ہے' اور اس کی سند صحیح کی شرط کے مطابق ہے۔

یہ روایت امام احمد نے روزے کے ذکر کے بعد' اضافے کے ساتھ نقل کی ہے' اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ حماد نامی راوی نے اس کے ''موصول'' یا ''مرسل'' ہونے کے بارے میں شک کا اظہار کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ نیت اور عزیمت کے ساتھ' اور وہ یہ کہ آدمی یہ روزہ رکھے تو تصدیق کا پہلو موجود ہو اور اس کی ثواب میں رغبت موجود ہو' اور آدمی اپنی خوشی کے ساتھ' ناپسندیدگی کے بغیر روزہ رکھے' وہ اپنے روزے کو بوجھ محسوس نہ کرے' اور دن کو طویل محسوس نہ کرے' بلکہ زیادہ ثواب کے حصول کے حوالے سے' دن کے طویل ہونے کو غنیمت سمجھے۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: متن کے الفاظ ''ثواب کی امید رکھتے ہوئے'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے ثواب کی خاطر ایسا کرے' یہ کہا جاتا ہے: فلاں شخص روایات کا احتساب کرتا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ان کی تحقیق کرتا ہے۔

1473 - وَعَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یرغب فِیْ قیام رَمَضَان من غیر اَن یَاْمُرھُم بعزیمۃ ثُمَّ یَقُوْلُ من قَامَ رَمَضَان اِیمَانًا واحتسابا غفر لَہٗ مَا تقدم من ذَنبہ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ رمضان میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب دیتے تھے البتہ آپ ﷺ لازمی طور پر اس کا حکم نہیں دیتے تھے آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' رمضان میں نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1474 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَعرف حُدُوْده وَتحفظ مِمَّا یَنْبَغِی لَهُ اَن یتحفظ کفر مَا قبله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے' اس کی حدود کو پہچانے اور اس کے لئے جو مناسب ہو' اس کی حفاظت کرے' تو یہ اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1475 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان بِمَكَّة فصامه وَقَامَ مِنْهُ مَا تیَسّر کتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف شهر رَمَضَان فِیْمَا سواهُ وَکتب لَهُ بِکُل یَوْم عتق رَقَبَة وَبِکُل لَیْلَة عتق رَقَبَة وکل یَوْم حملان فرس فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَفِیْ کل یَوْم حَسَنَة وَفِیْ کل لَیْلَة حَسَنَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَا یحضرنی الْآن سَنَده

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مکہ میں رمضان کا مہینہ پائے اور اس میں روزے رکھے اور اس میں وہ نوافل ادا کرے جو آسانی سے ادا ہوں' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے اجر و ثواب کو نوٹ کر لیتا ہے' جو اس کے علاوہ کسی اور جگہ پر گزارے گئے ہوں' اور اس کے لئے ہر ایک دن کے عوض میں' ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور ہر ایک رات کے عوض میں' غلام آزاد کرنے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' اور روزانہ' اللہ کی راہ میں گھوڑا دینے کا ثواب نوٹ کرتا ہے' ہر دن میں نیکی ملتی ہے' اور ہر رات میں نیکی ملتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

1476 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطِیَت أمتی خمس خِصَال فِیْ رَمَضَان لم تعطهن أمة قبلهم خلوف فَم الصَّائِم أطیب عِنْد اللّٰه من ریح الْمسک وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْحِیتَان حَتّٰی یفطروا ویزین اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کل یَوْم جنته ثُمَّ یَقُوْلُ یُوشك عِبَادِیَ الصالحون اَن یلقوا عَنْهُم الْمُؤْنَة ویصیروا اِلَیْك وتصفد فِیْهِ مَرَدَة الشَّیَاطِین فَلَا یخلصوا فِیْهِ اِلٰی مَا کَانُوْا یخلصون اِلَیْهِ فِیْ غَیره

يُغفر لَهُمْ فِي آخر لَيْلَة قيل يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهِي لَيْلَة الْقدر قَالَ لَا وَلٰكِن الْعَامِل اِنَّمَا يُوفى اجره اِذا قضى عمله ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا اَن عِنْده وَتَسْتَغْفِر لَهُمُ الْمَلَائِكَة بدل الْحيتَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کو پانچ خصوصیات رمضان کے حوالے سے عطا کی گئی ہیں' جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئی ہیں' روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' مچھلیاں تک' اُن کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتے' اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو آراستہ کرتا ہے' اور پھر فرماتا ہے: عنقریب میرے نیک بندے اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا پا کے تیری طرف آ جائیں گے' اور اس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' وہ اس مہینے میں کھلے نہیں رہتے' اس طرح انہیں کسی اور مہینے میں قید نہیں کیا جاتا' اور آخری رات میں اُن لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت ہو جاتی ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا وہ شب قدر ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! لیکن کوئی مزدور جب اپنا کام پورا کرتا ہے' تو اسے مکمل معاوضہ دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام بیہقی نے نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے مچھلیوں کی دعائے استغفار کی جگہ' فرشتوں کی دعائے مغفرت کا تذکرہ کیا ہے۔

1477 - وَعَنْ جَابِر بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطَيْت أمتِيْ فِيْ شهر رَمَضَان خمْسا لم يُعْطهُنَّ نَبِي قبلي أما وَاحِدَةٍ فَاِنَّهُ اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِمْ وَمَنْ نظر اللّٰه اِلَيْهِ لم يعذبه اَبَدًا وَأما الثَّانِيَة فَاِن خلوف اَفْوَاههم حِيْن يمسون أطيب عِنْد اللّٰه من ريح الْمسك وَأما الثَّالِثَة فَاِن الْمَلَائِكَة تستغفر لَهُمْ فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة وَأما الرَّابِعَة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَأمر جنته فَيَقُوْلُ لَهَا استعدي وتزيني لعبادي أوشك اَن يستريحوا من تَعب الدُّنْيَا اِلَى دَاري وكرامتي وَأما الْخَامِسَة فَاِنَّهُ اِذا كَانَ آخر لَيْلَة غفر اللّٰه لَهُمْ جَمِيْعًا فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَهِي لَيْلَة الْقدر فَقَالَ لَا الم تَرَ اِلَى الْعمَّال يعْملُوْنَ فَاِذَا فرغوا من اَعْمَالهم وفوا أُجورهم ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده مقارب أصلح مِمَّا قبله

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کو رمضان کے مہینے کے حوالے سے پانچ خصوصیات عطا کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی ہیں:

ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت کر دے' اس کو کبھی عذاب نہیں دیتا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے منہ کی بو' جو شام کے وقت ہوتی ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ روزانہ رات اور دن کے وقت' فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی جنت کو حکم دیتا ہے اور اس سے فرماتا ہے: تم تیار ہو جاؤ اور میرے بندوں کے لئے آراستہ ہو جاؤ! عنقریب وہ دنیا کی پریشانیوں سے راحت حاصل کر کے میرے گھر اور میری عزت افزائی کی طرف آ جائیں گے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ جب رمضان کی آخری رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کی (یعنی اہل ایمان کی) مغفرت کر دیتا ہے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: کیا یہ شب قدر ہوتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! کیا تم نے دیکھا نہیں ہے؟ جب مزدور کام کرتے ہیں تو جب وہ اپنا کام کر کے فارغ ہوتے ہیں تو انہیں ان کا پورا معاوضہ دے دیا جاتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند ''مقارب'' ہے یہ اس سے پہلے والی روایت کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔

1478 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخمس وَالْجُمُعَة اِلَى الْجُمُعَة ورمضان اِلَى رَمَضَانَ مكفرات مَا بَيْنَهُنَّ اِذا اجتنبت الْكَبَائِر -رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِيْ كتاب الصَّلَاة وَكتاب الزَّكَاة تدل على فضل صَوْم رَمَضَانَ فَلَمْ نعدها لكثرتها فَمَنْ اَرَادَ شَيْئًا من ذٰلِكَ فَلْيُرَاجع مظانه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''پانچ نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک' اور ایک رمضان' دوسرے رمضان تک' درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا گیا ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے کتاب ''الصلوٰۃ'' اور ''کتاب الزکوٰۃ'' میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو رمضان کے روزوں کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں' ہم نے ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یہاں دُہرایا نہیں ہے' جو شخص مزید روایات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو وہ اس طرف رجوع کرلے' جہاں یہ پائی جا سکتی ہیں۔

1479 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عرض لي فَقَالَ بعد من أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من أدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده أَوْ أَحدهمَا فَلَمْ يدخلاهُ الْجنَّة قلت آمين . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آ جاؤ! ہم پاس آ گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا: آمین' جب دوسری سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا: آمین' جب تیسری سیڑھی پر پاؤں رکھا' تو فرمایا: آمین! جب آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا' جو ہم نے پہلے آپ کو نہیں سنا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی جبریل میرے پاس تشریف لائے اور بولے

جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو وہ دور ہو جائے (یعنی ناکام ہو جائے) تو میں نے کہا: آمین جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' تو اپنے ماں باپ' یا اُن میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے' اور پھر وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کروائیں (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو) تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1480 - وَعَنِ الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمنبر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى اُخْرى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ اَدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحدهمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حسن بن مالک بن حویرث' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھنے لگے' جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین' جب دوسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' جب تیسری پر رکھا' تو فرمایا: آمین' پھر آپ ﷺ نے بتایا' جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے' اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' میں نے کہا: آمین' انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو' یا اُن میں سے کسی ایک کو پائے' اور پھر جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین! انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے' تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1481 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنْبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِيْ فَقَالَ من اَدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين......الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے' تو آپ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: حضرت جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' اور وہ جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے آپ آمین

حدیث 1480: صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب حق الوالدین - حدیث: 410' المعجم الکبیر للطبرانی - باب المیم' ما أسند أبو أسید - مالک بن الحویرث أبو سلیمان اللیثی' حدیث: 16413

کہیں: تو میں نے کہا: آمین...... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

1482 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ من رَمَضَان فتحت اَبْوَاب السَّمَاء فَلَا يغلق مِنْهَا بَاب حَتّٰى يكون آخر لَيْلَة من رَمَضَان وَلَيْسَ عبد مُؤْمِن يُصَلِّي فِيْ لَيْلَة فِيْهَا اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ الفا وَخَمْسمِائة حَسَنَة بِكُل سَجْدَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجَنَّة من ياقوتة حَمْرَاء لَهَا ستُّوْنَ ألف بَاب لكل بَاب قصر من ذهب موشح بياقوتة حَمْرَاء فَاِذَا صَامَ اَوَّل يَوْم من رَمَضَان غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه اِلٰى مثل ذٰلِكَ الْيَوْم من شهر رَمَضَان واستغفر لَهُ كل يَوْم سَبْعُوْنَ ألف ملك من صَلَاة الْغَدَاة اِلٰى اَن توارى بِالْحجابِ وَكَانَ لَهُ بِكُل سَجْدَة يسجدها فِيْ شهر رَمَضَان بلَيْل اَوْ نَهَار شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِيْ ظلها خَمْسمِائَة عَام ـ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ قد روينَا فِي الْاَحَادِيْث الْمَشْهُوْرَة مَا يدل على هٰذَا اَوْ لبَعض مَعْنَاهُ كَذَا قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رہتا اور وہ رمضان کی آخری رات تک کھلے رہتے ہیں جب بھی کوئی بندہ رمضان میں رات کے وقت نوافل ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر ایک سجدے کے عوض میں پندرہ سو نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اس کے لئے سرخ یاقوت سے بنا ہوا گھر جنت میں بنا دیتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوں گے ہر دروازے پر سونے سے بنا ہوا قصر ہوگا جو سرخ یاقوت سے آراستہ ہوگا جب آدمی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے کے رمضان کے پہلے دن تک کے تھے اور پھر روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے لے کر دن ڈوبنے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور ہر وہ سجدہ جو وہ شخص رمضان میں رات میں یا دن میں کسی وقت کرتا ہے اس کے نتیجے میں ایک ایسا درخت پیدا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں پانچ سو سال تک مسلسل چل سکتا ہے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ہم اس سے پہلے مشہور احادیث روایت کر چکے ہیں جو اس بات پر یا اس کے کسی ایک پہلو پر دلالت کرتی ہیں انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

1483 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آخر يَوْم من شعْبَان قَالَ يَا اَيهَا النَّاس قد أظلكم شهر عَظِيْم مبارك شهر فِيْهِ لَيْلَة خير من ألف شهر شهر جعل اللّٰه صِيَامه فَرِيضَة وَقيام ليله تَطَوّعا من تقرب فِيْهِ بخصلة من الْخَيْر كَانَ كمن أدّى فَرِيضَة فِيْمَا سواهُ وَمَنْ أدّى فَرِيضَة فِيْهِ كَانَ كمن أدّى سبْعين فَرِيضَة فِيْمَا سواهُ وَهُوَ شهر الصَّبْر وَالصَّبْر ثَوَابه الْجَنَّة وَشهر الْمُوَاسَاة وَشهر يُزَاد فِيْ رزق الْمُؤْمِن فِيْهِ من فطر فِيْهِ صَائِما كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَته مِنَ النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من أجره شَيْءٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كلنا يجد مَا يفْطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعْطِی اللهُ هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِمًا علی تَمْرَة اَوْ علی شربة مَاء اَوْ مذقة لبن وَهُوَ شهر اَوله رَحْمَة واوسطه مغْفرَة وَآخره عتق مِنَ النَّار من خفف عَن مَمْلُوکه فِیْهِ غفر الله لَهُ وَاَعْتقهُ مِنَ النَّار واستکثروا فِیْهِ من اَربع خِصَال خصلتین ترضون بهما ربکُمْ وخصلتین لَا غناء بکم عَنْهُمَا فَاَما الخصلتان اللَّتَان ترضون بهما ربکُمْ فشهادة اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله وتستغفرونه وَاَما الخصلتان اللَّتَان لَا غناء بکم عَنْهُمَا فتسالون الله الْجنَّة وتعوذون بِهٖ مِنَ النَّار وَمَنْ سقی صَائِمًا سقَاهُ الله من حَوْضِی شربة لَا یظمأ حَتّٰی یدْخل الْجنَّة. رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ ثُمَّ قَالَ صَحَّ الْخَبَر وَرَوَاهُ من طَرِیْق الْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب بِاخْتِصَار عَنْهُمَا

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کے آخر میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے سامنے ایک عظیم برکت والا مہینہ آنے لگا ہے جس میں ایک ایسی رات موجود ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی راتوں میں نوافل ادا کرنے کو نفل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں جس بھی بھلائی کے ذریعے (اللہ تعالیٰ کا) قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو یہ یوں ہوگا جیسے اُس شخص نے اِس کے علاوہ کسی اور مہینے میں فرض ادا کیا ہو اور جو شخص اس مہینے میں فرض ادا کرے گا تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے کسی اور مہینے میں ستر فرائض سرانجام دیے ہوں یہ صبر کا مہینہ ہے صبر کا ثواب جنت ہے یہ بھائی چارگی کا مہینہ ہے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس میں مومنوں کے رزق میں اضافہ کردیا جاتا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے تو یہ چیز اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتی ہے اور اس کے جہنم سے آزاد ہوجانے کا باعث بنتی ہے اور اس شخص کو روزے دار کے اجر کی مثل اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں رکھتا کہ وہ روزہ دار کو افطاری کروائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ یا دودھ کے ایک گھونٹ کے ذریعے کسی روزہ دار کو افطاری کروادے یہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے درمیانی (عشرہ) مغفرت ہے اور آخری (عشرہ) جہنم سے آزادی کا باعث ہے جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا اور اسے جہنم سے آزاد کردے گا اس مہینے میں چار کام زیادہ کرو! دو کام ایسے ہیں جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کروگے اور دو کام ایسے ہیں کہ جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے ذریعے تم اپنے پروردگار کو راضی کروگے تو وہ اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور یہ کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو جہاں تک ان دو کاموں کا تعلق ہے جن کے بغیر تمہیں کوئی چارہ نہیں ہے تو تم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو! اور جہنم سے اس کی پناہ مانگو! جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے مشروب پلائے گا اُس کے بعد اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہوجائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے پھر وہ یہ فرماتے ہیں: یہ روایت مستند طور پر ثابت ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب ''الثواب'' میں ان دونوں کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

1484 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی الشَّیْخ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما فِیْ شهر رَمَضَان من کسب حَلَال صلت عَلَیْهِ الْمَلَائِکَة لیَالِیْ رَمَضَان کلهَا وَصَافحهُ جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام لَیْلَة الْقدر وَمَنْ صَافحه جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام یرق قلبه وتکثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَیْت من لم یکن عِنْده قَالَ فقبضة من طَعَام قلت اَفَرَاَیْت اِن لم یکن عِنْده لقْمَة خبز قَالَ فمذقة من لبن قَالَ اَفَرَاَیْت اِن لم تکن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء . قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ اسانیدهم عَلیّ بن زید بن جدعَان وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة اَیْضًا وَالْبَیْهَقِیّ بِاخْتِصَار عَنْهُ من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَة وَفِیْ اِسْنَاده کثیر بن زید

❀❀ ابوشیخ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جوشخص حلال کمائی میں سے رمضان کے مہینے میں کسی روزہ دار کوافطاری کرواتا ہے رمضان کی پوری راتوں میں فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں' اور حضرت جبریل علیہ السلام جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں' اس کا دل نرم ہوجاتا ہے' اوراس کے آنسو زیادہ بہتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کیارائے ہے؟ کہ اگرکسی شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھروہ مٹھی بھراناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیارائے ہے؟ کہ اگرکسی کے پاس روٹی کاایک لقمہ بھی نہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ کاایک گھونٹ دیدے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی اس بارے میں کیارائے ہے؟ اگرکسی کے پاس وہ بھی نہ ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پانی کاایک گھونٹ دیدے''۔

حافظ فرماتے ہیں: اس کی اسانید میں علی بن زید بن جدعان نامی راوی ہے' یہ روایت امام ابن خزیمہ اورامام بیہقی نے اس کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جوحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے' اوراس کی سند میں ایک راوی کثیر بن زید ہے۔

1485 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أظلکم شهر کم هٰذَا بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مر بِالْمُسْلِمین شهر خیر لَهُمْ مِنْهُ وَلَا مر بالمنافقین شهر شَرّ لَهُمْ مِنْهُ بمحلوف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لیکتب أجره ونوافله قبل اَن یدْخلهُ وَیکْتب اِصره وشقاءه قبل اَن یدْخلهُ وَذٰلِكَ اَن الْمُؤْمِن یعد فِیْهِ الْقُوت من النَّفَقَة لِلْعِبَادَةِ ویعد فِیْهِ الْمُنَافِق اتِّبَاع غفلات الْمُؤْمِنِینَ وَاتِّبَاع عَوْرَاتهمْ فغنم یغنمه الْمُؤْمِن وَقَالَ بنْدَار فِیْ حَدِیْثه فَهُوَ غنم لِلْمُؤْمِنین یغتنمه الْفَاجِر . رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَغَیره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر یہ مہینہ سایہ فگن ہونے لگا ہے' جواللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' مسلمانوں پرکوئی بھی ایسامہینہ نہیں گزرا' جوان کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہو' اور منافقین کے لئے کوئی بھی ایسامہینہ نہیں گزرا' جواس سے زیادہ براہو' اور یہ اللہ کے رسول کے حلف کے مطابق ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے اجراوراس کے نوافل کولازم قراردیا ہے' اس سے پہلے کہ وہ اس کوشروع کرواتا اوراس

بے گناہ اور بد بختی کو نوٹ کر لیا ہے اس سے پہلے کہ وہ اسے داخل کرے اس کی صورت یوں ہے کہ مومن اس میں اپنے خرچ میں سے خوراک تلاش کرتا ہے تا کہ عبادت کر سکے اور منافق اس میں اس بات کی تیاری کرتا ہے کہ اہل ایمان کی غفلت کی پیروی کرے اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے تو یہ غنیمت ہے جو مومن کو حاصل ہوتی ہے"

بندار نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہ اہل ایمان کے لئے غنیمت ہے اور فاجر شخص اس کی غنیمت کو حاصل کرتا ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" اور دیگر کتابوں میں نقل کی ہے۔

1486 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَاءَ رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وصفدت الشَّيَاطِين . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب رمضان آجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے" یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1487 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم :فتحت اَبْوَاب الرَّحْمَة وغلقت اَبْوَاب جَهَنَّم وسلسلت الشَّيَاطِين رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِىّ كلهم من رِوَايَةِ اَبِىْ بكر بن عَيَّاش عَن الْاَعْمَش عَنْ اَبِىْ صَالح عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَلَفْظهمْ قَالَ :اِذا كَانَ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان صفدت الشَّيَاطِين ومردة الْجِنّ - وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة :الشَّيَاطِين مَرَدَة الْجِنّ - بِغَيْر وَاو - وغلقت اَبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب وَفتحت اَبْوَاب الْجنَّة فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وينادى مُنَاد يَا باغى الْخَيْر أقبل وَيَا باغى الشَّرّ أقصر وَلِلّٰهِ عُتَقَاء مِنَ النَّار .وَذٰلِكَ كل لَيْلَة . قَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالْحَاكِم بِنَحْوِ هٰذَا اللَّفْظ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا . صفدت بِضَم الصَّاد وَتَشْدِيد الْفَاء اى شدت بالأغلال

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو پابندِ سلاسل کر دیا جاتا ہے"

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو قید کر دیا جاتا ہے"

امام ابن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "شیاطین جو سرکش جن ہیں (انہیں قید کیا جاتا ہے) یعنی اس میں "و" نہیں ہے (باقی روایتوں میں یہ الفاظ ہیں:) اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے

دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں رکھا جاتا' اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! آگے آجاؤ! اے برائی کے طلبگار! کمی کردو! اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے' لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے ان الفاظ کی مانند نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ ''صفدت'' میں 'ص' پر پیش' اور 'ف' پر شد' ہے' اس سے مراد بیڑیوں کے ذریعے باندھنا ہے۔

1488 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَیْلَةٍ من شهر رَمَضَان نظر اللّٰه اِلٰی خلقه وَاِذَا نظر اللّٰه اِلٰی عبد لم یعذبه اَبَدًا وَلِلّٰهِ فِیْ كل یَوْم اَلف اَلف عَتِیق مِنَ النَّار فَاِذَا كَانَت لَیْلَة تسع وَعشْرین اعتق اللّٰه فِیْهَا مثل جَمِیع مَا اعتق فِی الشَّهْر كُله فَاِذَا كَانَت لَیْلَة الْفطر ارتجت الْمَلَائِكَة وتجلی الْجَبَّار تَعَالٰی بنوره مَعَ انه لَا یصفه الواصفون فَیَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة وهم فِیْ عیدهم من الْغَد یَا معشر الْمَلَائِكَة یُوحی اِلَیْهِمْ مَا جَزَاء الْاَجِیر اِذَا وفی عمله تَقول الْمَلَائِكَة یُوفی أجره فَیَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی أشهدكم اَنِّیْ قد غفرت لَهُم . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کی طرف نظر رحمت کرلے' تو اسے کبھی عذاب نہیں دے گا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اس (مہینے) کے ہر دن میں' دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب (اس مہینے کی) انتیسویں رات آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس رات میں اُتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنے پورے مہینے میں آزاد کیے ہوتے ہیں' جب عیدالفطر کی رات آتی ہے' تو فرشتے آواز بلند کرتے ہیں' پھر ''جبار'' (یعنی اللہ تعالیٰ) اپنے نور کے ذریعے ایسی تجلی فرماتا ہے کہ اس کی صفت بیان کرنے والا' اس کی صفت بیان نہیں کرسکتا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کی طرف وحی کرکے اُن سے فرماتا ہے' جبکہ لوگوں کی اگلے دن عید ہوتی ہے' اے فرشتوں کے گروہ! ایسے مزدور کا بدلہ کیا ہوتا ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کردیا ہو؟ تو فرشتے کہتے ہیں: یہ کہ اس کا معاوضہ اسے دے دیا جائے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1489 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَاكُمْ شهر رَمَضَان شهر مبارك فرض اللّٰه عَلَیْكُمْ صِیَامه تفتح فِیْهِ اَبْوَاب السَّمَاء وتغلق فِیْهِ اَبْوَاب الْجَحِیم وتغل فِیْهِ مَرَدَة الشَّیَاطِین لله فِیْهِ لَیْلَة خیر من ألف شهر من حرم خَیرهَا فَقَدْ حرم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ قِلَابَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ فِیْمَا أعلم

قَالَ الْحَلِیْمِیّ وتصفید الشَّیَاطِین فِیْ شهر رَمَضَان یحْتَمل اَن یكون الْمُرَاد بِهٖ اَیَّامه خَاصَّة وَاَرَادَ الشَّیَاطِین الَّتِیْ مسترقة السّمع اَلا ترَاهُ قَالَ مَرَدَة الشَّیَاطِین لِاَن شهر رَمَضَان كَانَ وقتا لنزول الْقُرْآن اِلَی

السَّمَاء الدُّنيَا وَكَانَت الحراسة قد وَقعت بِالشُّهُب فزيدوا التصفيد فِي شهر رَمَضَان مُبَالغَة فِي الْحِفْظ وَاللهُ اَعْلَمُ وَيحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد آيَامه وَبعده كَمَا قَالَ تَعَالَى (وحفظا من كل شَيطَان مارد) الصافات 7

وَالْمعْنَى اَن الشَّيَاطِين لَا يخلصون فِيهِ من اِفْسَاد النَّاس اِلَى مَا كَانُوْا يخلصون اِلَيْهِ فِي غَيره لاشتغال الْمُسْلِمين بالصيام الَّذِي فِيهِ قمع الشَّهَوَات وبقراءة الْقُرْآن وَسَائِر الْعِبَادَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سامنے ایک ایسا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کے روزے فرض قرار دیے ہیں' اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' اس مہینے میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا' وہ محروم رہا''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور میرے علم کے مطابق' ابوقلابہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: رمضان کے مہینے میں شیاطین کو قید کرنے میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اس کے ذریعے رمضان کے دن مراد ہوں' اور شیاطین کے ذریعے وہ شیاطین مراد ہوں' جو چوری چھپے (فرشتوں کا کلام) سن لیتے ہیں' کیا آپ نے یہ چیز ملاحظہ نہیں کی؟ کہ وہ سرکش شیاطین ہوتے ہیں' اور رمضان کا مہینہ' قرآن کے نزول کا وقت ہے' جب قرآن' آسمان دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے' اور شہاب ثاقب کے ذریعے اس کی حفاظت ہو رہی ہوتی ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور یہ ہر سرکش شیطان کی طرف سے حفاظت میں ہیں''

تو رمضان کے مہینے میں' ان کے پابند کرنے میں اضافہ ہو جاتا ہے' جو حفاظت کے لحاظ سے مبالغے کے لئے ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے' اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ یہاں مراد اس کے دن اور اس کے بعد کے دن بھی ہوں' اور مفہوم یہ ہو کہ شیاطین اس مہینے میں' اس طرح لوگوں کو خراب نہیں کرتے ہیں' جس طرح دیگر مہینوں میں خراب کرتے ہیں' کیونکہ اس مہینے میں مسلمان روزے رکھنے میں مصروف ہوتے ہیں' جس کے نتیجے میں شہوت ختم ہو جاتی ہے' یا قرآن کی تلاوت میں اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتے ہیں۔

1490 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا وَحضر رَمَضَان اَتَاكُم رَمَضَان شهر بركَة يغشاكم اللّٰه فِيهِ فَينزل الرَّحْمَة ويحط الْخَطَايَا ويستجيب فِيهِ الدُّعَاء ينظر اللّٰه تَعَالَى اِلَى تنافسكم فِيهِ ويباهي بكم مَلَائكَته فأروا اللّٰه من اَنفسكُمْ خيرا فَاِن الشقي من حرم فِيهِ رَحْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن مُحَمَّد بن قيس لَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت رمضان شروع ہو چکا تھا' تمہارے پاس رمضان کا مہینہ آیا ہے' جو برکت والا مہینہ ہے' جو برکت اللہ تعالیٰ نے تم پر ڈال دی ہے اس میں (اللہ تعالیٰ) رحمت نازل کرتا ہے' اور گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' اور اس میں دعا کو قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ (عبادت اور دعا) میں تمہاری دلچسپی کو ملاحظہ

فرماتا ہے' فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کرتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی ذات کے حوالے سے بھلائی پیش کرو' کیونکہ وہ شخص بدبخت ہوتا ہے' جو اس مہینے میں اللہ کی رحمت سے محروم رہے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ محمد بن قیس نامی راوی کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل میرے ذہن میں اس وقت نہیں ہے۔

1491 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَمَضَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن هٰذَا الشَّهْر قد حضركم وَفِيْهِ لَيْلَة خير من الف شهر من حرمهَا فَقَدْ حرم الْخَيْر كُله وَلَا يحرم خَيرهَا إِلَّا محروم - رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاسْنَاده حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رمضان کا مہینہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مہینہ تمہارے سامنے آ گیا ہے' اس میں ایک رات ہے' جو ایک ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے' جو شخص اس سے محروم رہے' وہ پوری بھلائی سے محروم رہتا ہے' اور اس کی بھلائی سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے' جو واقعی محروم ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

1492 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا رَمَضَان قد جَاءَ تفتح فِيْهِ اَبْوَاب الْجَنَّة وتغلق فِيْهِ اَبْوَاب النَّار وتغل فِيْهِ الشَّيَاطِين بعدا لمن أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ إِذا لم يغْفر لَهُ فَمَتٰى

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے' جس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس میں جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور اس میں شیاطین کو پابند کر دیا جاتا ہے' وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' کیونکہ اگر اب اس کی مغفرت نہیں ہوئی' تو پھر کب ہوگی؟''

1493 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الْجَنَّة لتنجد وتزين من الْحول إِلَى الْحول لدُخُول شهر رَمَضَان فَإِذَا كَانَت اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان هبت ريح من تَحت الْعَرْش يُقَال لَهَا المثيرة فتصفق ورق اَشجَار الْجنان وَحلق المصاريع فَيسمع لذٰلِكَ طنين لم يسمع السامعون أحسن مِنْهُ فتبرز الْحور الْعين حَتّٰى يقفن بَيْن شرف الْجَنَّة فينادين هَلْ من خَاطب إِلَى اللّٰه فيزوجه ثُمَّ يقلن الْحور الْعين يَا رضوَان الْجَنَّة مَا هٰذِهِ اللَّيْلَة فيجيبهن بِالتَّلْبِيَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰذِهِ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت اَبْوَاب الْجَنَّة للصائمين من أمة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا رضوَان افْتَحْ اَبْوَاب الْجنان وَيَا مَالك أغلق اَبْوَاب الْجَحِيم عَن الصائمين من أمة اَحْمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَا جِبْرَائِيل اهبط إِلَى الْاَرْض فاصفد مَرَدَة الشَّيَاطِين وغلهم بالأغلال ثُمَّ اقذفهم فِي الْبحار حَتّٰى لَا

يهتز ... على امة مُحَمَّد حَبِيبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيامهمْ

بصدرا على ... قَالَ وَيَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لمناد يُنَادى ثَلَاث مَرَّات هَلْ من سَائل فَاعْطِيه سؤله هَلْ من تائب فاتوب عَلَيْهِ هَلْ من مُسْتَغْفِر فَاغْفِر لَهُ من يقْرض المليء غير العدوم والوفي غير الظلوم قَالَ وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل يَوْم من شهر رَمَضَان عِنْد الْإِفْطَار ألف ألف عَتيق مِنَ النَّار كلهم قد استوجبوا النَّار فَإِذَا كَانَ آخر يَوْم من شهر رَمَضَان أعتق اللهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم بِقدر مَا أعتق من أوّل الشَّهْر إِلَى آخِره وَإِذا كَانَت لَيْلَة الْقدر يَأْمر اللهُ عَزَّ وَجَلَّ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فيهبط فِيْ كبكبة من الْمَلَائِكَة وَمَعَهُمْ لِوَاء أَخْضَر فيركزوا اللِّوَاء على ظهر الْكَعْبَة وَله مائَة جنَاح مِنْهَا جناحان لَا ينشرهما إِلَّا فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فينشرهما فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَة فيجاوزان الْمشرق إِلَى الْمغرب فيحث جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام الْمَلَائِكَة فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فيسلمون على كل قَائِم وقاعد ومصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دُعَائِهِمْ حَتّٰى يطلع الْفجْر فَإِذا طلع الْفجْر يُنَادى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام معاشر الْمَلَائِكَة الرحيل الرحيل فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيل فَمَا صنع اللهُ فِيْ حوائج الْمُؤْمِنِينَ من أمة أَحْمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ نظر اللهُ إِلَيْهِمْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فَعَفَا عَنْهُم وَغفر لَهُمْ إِلَّا أَرْبَعَة فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ من هم قَالَ رجل مدمن خمر وعاق لوَالِدَيْهِ وقاطع رحم ومشاحن قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا المشاحن قَالَ هُوَ المصارم فَإِذا كَانَت لَيْلَة الْفطر سميت تِلْكَ اللَّيْلَة لَيْلَة الْجَائِزَة فَإِذا كَانَت غَدَاة الْفطر بعث اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة فِيْ كل بِلَاد فيهبطون إِلَى الْأَرْض فَيقومُونَ على أَفْوَاه السكك فينادون بِصَوْت يسمع من خلق اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الْجِنّ وَالْإِنْس فَيَقُوْلُوْنَ يَا أمة مُحَمَّد اخْرُجُوْا إِلَى رب كريم يُعْطى الجزيل وَيَعْفُو عَن الْعَظِيم فَإِذا برزوا إِلَى مصلاهم يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلَائِكَة مَا جَزَاء الْأَجِير إِذا عمل عمله قَالَ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة إلهنا وَسَيِّدنَا جَزَاؤُهُ أَن توفيه أجره

قَالَ فَيَقُوْلُ فَإِنِّيْ أشهدكم يَا ملائكتي إِنِّيْ قد جعلت ثوابهم من صِيَامهمْ شهر رَمَضَان وقيامهم رضاى ومغفرتي وَيَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ سلوني فوعزتي وَجَلَالِيْ لَا تَسْأَلُوْنِي الْيَوْم شَيْئًا فِيْ جمعكم لآخرتكم إِلَّا أَعْطيتكُمْ وَلَا لدنياكم إِلَّا نظرت لكم فوعزتي لأسترن عَلَيْكُمْ عثراتكم مَا راقبتموني وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا أخزيكم وَلَا أفضحكم بَيْنَ أَصْحَاب الْحُدُوْد وَانْصَرفُوا مغفورا لكم قد أرضيتموني ورضيت عَنْكُمْ فتفرح الْمَلَائِكَة وتستبشر بِمَا يُعْطي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْأمة إِذا أفطروا من شهر رَمَضَان

رَوَاهُ الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَلَيْسَ فِيْ إِسْنَاده من أجمع على ضعفه

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت ایک سال سے دوسرے سال تک' آراستہ اور تیار ہوتی رہتی ہے' تاکہ رمضان کا مہینہ شروع ہو پھر جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جسے ''مثیرہ'' کہا جاتا ہے' وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو ہلاتی ہے اور اس کی کنڈیوں کو ہلاتی ہے' تو اس کے نتیجے میں ایسی آواز پیدا ہوتی ہے کہ کسی سننے والے نے اس سے زیادہ اچھی آواز نہیں سنی

ہوگی' تو حورعین نکل آتی ہیں' یہاں تک کہ جنت کے درمیان میں آکر ٹھہرتی ہیں' اور پکارتی ہیں: کیا کوئی شخص ہے؟ جو اللہ تعالیٰ کو شادی کا پیغام دے اور اللہ تعالیٰ اس کی شادی کروادے' پھر حورعین یہ کہتی ہیں: اے رضوان جنت! یہ کون سی رات ہے؟ تو وہ انہیں جواب دیتا ہے: میں حاضر ہوں' پھر وہ انہیں بتاتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینے کی پہلی رات ہے' جس میں حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے رضوان! تم جنت کے دروازے کھول دو! اے مالک! تم جہنم کے دروازے بند کردو! یہ احمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے ہے' اے جبریل! تم زمین کی طرف نازل ہو جاؤ' اور سرکش شیاطین کو پابند کردو' انہیں بیڑیوں میں جکڑ دو' اور پھر انہیں سمندر میں ڈال دو' تاکہ وہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کرسکیں' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں منادی سے فرماتا ہے' تو وہ تین مرتبہ یہ اعلان کرتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے؟ جسے میں مانگنے کے مطابق عطا کروں' کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ جس کی توبہ میں قبول کروں' کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ جس کی میں مغفرت کردوں' کون شخص ہے؟ جو اس ذات کو قرض دے' جو (ہمیشہ) موجود رہے گی (یعنی غیر موجود یا گم نہیں ہوگی) اور (اس کا بدلہ دیتے ہوئے) ظلم کرنے والی نہیں ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: رمضان کے مہینے میں روزانہ افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' یہ سب وہ لوگ ہوتے ہیں' جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے' پھر جب رمضان کے مہینے کا آخری دن آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اُتنی ہی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے' جتنی تعداد میں' اُس نے مہینے کے آغاز سے لے کر' اُس کے آخر تک لوگوں کو آزاد کیا تھا' جب شب قدر آتی ہے' تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے' تو وہ فرشتوں کو ساتھ لے کر نیچے اترتے ہیں' ان کے ساتھ سبز جھنڈا ہوتا ہے' وہ اس جھنڈے کو خانہ کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں' ان کے ایک سو پَر ہیں' جن میں سے دو پَر ایسے ہیں کہ انہیں' وہ صرف اس رات میں پھیلاتے ہیں' جب وہ انہیں' اس رات میں پھیلاتے ہیں' تو وہ مشرق سے مغرب تک پورے حصے کو گھیر لیتے ہیں' پھر حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کو اس بارے میں ترغیب دیتے ہیں' کہ وہ اس رات میں ہر نوافل ادا کرنے والے اور بیٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے شخص کو سلام کریں' اور ان کے ساتھ مصافحہ کریں اور ان کی دعا کے ساتھ آمین کہیں' ایسا صبح صادق ہونے تک رہتا ہے' جب صبح صادق ہو جاتی ہے' تو حضرت جبریل علیہ السلام پکار کر کہتے ہیں: اے فرشتوں کے گروہ! اب روانہ ہو جاؤ! اب روانہ ہو جاؤ! تو فرشتے کہتے ہیں: اے حضرت جبریل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد ﷺ کی امت سے تعلق رکھنے والے اہل ایمان کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر رحمت کی اور ان سے درگزر کیا اور ان کی مغفرت کردی' صرف چار لوگوں کا معاملہ مختلف ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو باقاعدگی سے شراب پیتا ہو' جو والدین کا نافرمان ہو' جو قطع رحمی کرتا ہو اور مشاحن' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! مشاحن سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو جھگڑا کرتا ہے۔

جب عید الفطر کی رات آتی ہے' تو اس رات کو معاوضے کی رات کہا جاتا ہے' کیونکہ جب اگلے دن عید الفطر ہو' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے' وہ زمین پر اترتے ہیں' اور بازاروں کے کناروں پر کھڑے ہو کر پکارتے ہیں' جسے اللہ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف جنات اور انسان نہیں سنتے' وہ یہ کہتے ہیں: اے حضرت محمد ﷺ کی امت! تم لوگ نکل کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آؤتا کہ وہ بہترین (اجر و ثواب) عطا کرے اور بڑی چیزوں سے درگزر کرے' پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف آتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: ایسے مزدور کا کیا معاوضہ ہے؟ جس نے اپنا کام پورا کر لیا ہو' تو فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے معبود! اے ہمارے آقا! ان کا صلہ یہ ہے کہ تو انہیں' ان کا پورا معاوضہ عطا کرے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے رمضان کے مہینے میں' ان کے روزوں اور ان کے قیام کا ثواب اپنی رضامندی اور اپنی مغفرت کو قرار دیا ہے' اور وہ فرماتا ہے: میرے بندو! تم مجھ سے مانگو! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' آج کے دن' تم مجھ سے اپنے اس اجتماع میں' اپنی آخرت کے لئے' تم مجھ سے جو بھی مانگو گے' وہ میں تمہیں عطا کروں گا' اور اپنی دنیا کے لئے جو بھی مانگو گے' تو میں تمہاری طرف نظر رحمت کروں گا' مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہارے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کروں گا' جب تک تم میری طرف متوجہ رہو گے' مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں اصحاب حدود کے درمیان تمہیں رسوائی اور ذلت کا شکار نہیں کروں گا' پھر تم لوگ واپس جاؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہو گی' تم نے مجھے راضی کیا ہے' میں تم سے راضی ہو گیا' تو فرشتے اس بات پر خوش ہوتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو جو کچھ عطا کیا ہے' اس سے خوشخبری حاصل کرتے ہیں' جب وہ لوگ رمضان کے مہینے کے بعد عید الفطر کرتے ہیں۔

یہ روایت شیخ (یعنی ابو شیخ) ابن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہو۔

1494 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن شهر رَمَضَان شهر اُمتِیْ یمرض مریضهم فیعودونه فَاِذَا صَامَ مُسلِم لم یکذب وَلَمْ یغتب وفطره طیب سعی اِلَی العتمات محافظا علی فَرَائِضه خرج من ذُنُوبه کَمَا تخرج الْحَیَّة من سلخها . رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ اَیْضا

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک رمضان کا مہینہ' میری امت کا مہینہ ہے' ان میں سے جو شخص بیمار ہوتا ہے' تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں' جب کوئی مسلمان روزہ رکھتا ہے' اور جھوٹ نہیں بولتا اور غیبت نہیں کرتا' اور پاکیزہ چیز کے ذریعے افطاری کرتا ہے' اور شام کی نمازوں کے لئے کوشش کرتا ہے' اور اپنے فرائض کو باقاعدگی سے سرانجام دیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح سانپ اپنی کھال میں سے نکلتا ہے''۔ یہ روایت بھی ''ابو شیخ'' نے نقل کی ہے۔

1495 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْد الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم وَاَهل رَمَضَان فَقَالَ لَو یعلم الْعباد مَا رَمَضَان لتمنت اُمتِیْ اَن تکون السّنة کلهَا رَمَضَان فَقَالَ رجل من خُزَاعَة یَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَدثنَا فَقَالَ اِن الْجَنَّة لتزین لرمضان من رَاس الْحول اِلَی الْحول فَاِذَا کَانَ اَوَّل یَوْم من

رَمَضَان هبت ريح من تحت الْعَرْش فصفقت ورق اَشجَار الْجَنَّة فتنظر الْحور الْعين اِلٰى ذٰلِكَ فيقلن يَا رَبنَا اجْعَل لنا من عِبَادك فِيْ هٰذَا الشَّهْر اَزْوَاجًا تقر اَعيننَا بهم وتقر اَعينهم بنَا قَالَ فَمَا من عبد يَصُوم يَوْمًا من رَمَضَان اِلَّا زوج زَوْجَة من الْحور الْعين فِيْ خيمة من درة كَمَا نعت اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (حور مقصورات فِي الْخيام) الرَّحْمٰن 72 على كل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ حلَّة لَيْسَ مِنْهَا حلَّة على لون الْاُخْرٰى وتعطى سَبْعِيْنَ لونا من الطّيب لَيْسَ مِنْهُ لون على ريح الْاٰخر لكل امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ ألف وصيفة لحاجتها وَسَبْعُوْنَ ألف وصيف مَعَ كل وصيف صَحْفَة من ذهب فِيْهَا لون طَعَام يجد لآخر لقْمَة مِنْهَا لَذَّة لم يجده لاوله وَلكُلِّ امْرَاَة مِنْهُنَّ سَبْعُوْنَ سريرا من ياقوتة حَمْرَاء على كل سَرِيْر سَبْعُوْنَ فراشا بطائنها من اِستبرق فَوق كل فرَاش سَبْعُوْنَ اريكة وَيُعْطي زَوجهَا مثل ذٰلِكَ على سَرِيْر من ياقوت اَحْمَر موشحا بالدر عَلَيْهِ سواران من ذهب هٰذَا بِكُل يَوْم صَامَهُ من رَمَضَان سوى مَا عمل من الْحَسَنَات

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة وَفِي الْقلب من جرير بن اَيُّوْبَ شَيْءٌ ـ قَالَ الْحَافِظ جرير بن اَيُّوْبَ الْبَجلِيّ واه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ـ الأريكة اسْم لسرير عَلَيْهِ فرَاش وبشخانة وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاق الأرائك الْفرش فِي الحجال يَعْنِيْ البشخانات وَفِي الحَدِيْثِ مَا يفهم اَن الأريكة اسْم للبشخانة فَوق الْفراش والسرير وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابومسعود غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جب رمضان کا پہلی کا چاند نظر آیا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر بندوں کو پتہ چل جائے کہ رمضان میں کتنا اجر و ثواب ہے' تو میری امت یہ آرزو کرے کہ پورا سال رمضان ہی رہے' اس پر خزاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بیان کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت' ایک پورا سال' رمضان کے لئے آراستہ ہوتی ہے' جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے' تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے' جو جنت کے پتوں کو ہلاتی ہے' حورعین اس کا انتظار کرتی ہیں' وہ عرض کرتی ہیں: اے ہمارے پروردگار! تو اس مہینے میں' اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے شوہر مقرر کردے' جن کے ذریعے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں' اور ہمارے ذریعے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو بھی بندہ رمضان کا ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اس کی شادی حورعین کے ساتھ کردی جاتی ہے' جو موتی کے بنے ہوئے خیمے میں موجود ہوگی' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے: ''ایسی حوریں' جو خیموں میں پردہ نشین ہوں گی''۔

ان میں سے ہر ایک عورت کے جسم پر' ستر لباس ہوں گے' اور کسی ایک کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' انہیں ستر قسم کی خوشبو دی جائے گی' ان میں سے کسی ایک کی بُو دوسری کی بو سے نہیں ملتی ہوگی' ان میں سے ہر بیوی کو ستر ہزار ملازمائیں اور ستر ہزار ملازم دیے جائیں گے اور ہر ملازم کے ہاتھ میں سونے کا پیالہ ہوگا' جس میں مختلف اقسام کا کھانا ہوگا' جس کے ہر لقمے کی لذت پہلے سے مختلف ہوگی' ان میں سے ہر ایک بیوی کو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ستر ہزار پلنگ دیے جائیں گے' ان ستر ہزار پلنگوں پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے' جن کے اندر ریشم بھرا ہوا ہوگا' اور ہر بچھونے پر ستر تکیے لگے ہوئے ہوں گے' ان کے شوہر کو بھی اس کی

اندسرخ یاقوت کے بنے ہوئے پلنگ دیے جائیں گے' جو جواہرات سے آراستہ ہوں گے' ان کے شوہروں نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوں گے' یہ سب اجر و ثواب اس شخص کو ملے گا' جس نے رمضان میں ایک روزہ رکھا ہوگا' اور یہ اس کے علاوہ ہے' جو اس نے دوسری نیکیاں کی ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں اسے نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: میرے ذہن میں جریر بن ایوب نامی راوی کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جریر بن ایوب بجلی نامی راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے

لفظ ''الاریکۃ'' اس پلنگ کا نام ہے' جس پر بچھونا موجود ہو اور بشخانہ ہو' اور ابواسحاق فرماتے ہیں: ''الارائک'' اُن بچھونوں کو کہتے ہیں' جو حجلے میں ہوں' حدیث میں بھی یہ چیز مذکور ہے' جس سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ ''اریکہ'' اس بشخانہ کو کہتے ہیں جو فراش اور سریر سے اوپر ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1496 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لله عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر عُتَقَاء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ فِيْ رِوَايَةِ الأكابر عَن الأصاغر وَهُوَ رِوَايَة الْاَعْمَش عَن الْحُسَيْن بن وَاقد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر افطاری کے وقت' اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' اور اسے اکابر نے اصاغر سے نقل کیا ہے' یعنی اعمش نے اسے حسین بن واقد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

1498 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها الله فَوق الْغَمَام وتفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين .

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار وَلَفظِهِ ثَلَاثَة حق على الله اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰى يرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی' روزہ دار شخص' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' عادل حکمران اور مظلوم شخص کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے' اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں تمہاری ضرور مدد کروں گا' خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان کی دعا کو مسترد نہ کرے' روزہ دار شخص کی دعا' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا' مظلوم کی دعا' جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی' اور مسافر کی دعا' جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا''۔

1499 - وَعَنِ الْحسن قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كل لَيْلَة من رَمَضَان سِتمائَة الف عَتيق مِنَ النَّار فَإِذَا كَانَ آخر لَيْلَة أعتق اللّٰه بِعَدَد من مضى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حسن بصری روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کی ہر رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے' اور جب رمضان کی آخری رات آتی ہے' تو گزرے ہوئے (پورے مہینے میں) جتنے تعداد میں لوگ آزاد ہوئے ہوتے ہیں' اتنی تعداد میں' لوگوں کو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) آزاد کیا جاتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور یہ اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

1500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عِنْده عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صلى اللّٰه عيه وَسلم قَالَ إِذا كَانَ أوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان فتحت أبْوَاب الْجنان فَلَمْ يغلق مِنْهَا بَاب وَاحِد الشَّهْر كُله وغلقت أبْوَاب النَّار فَلَمْ يفتح مِنْهَا بَاب الشَّهْر كُله وغلت عتاة الْجِنّ ونادى مُنَاد من السَّمَاء كل لَيْلَة إِلَى انفجار الصُّبْح يَا باغي الْخَيْر يمم وأبشر وَيَا باغي الشَّرّ اقصر وَأبْصر هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ هَلْ من تائب يَتُوْب اللّٰه عَلَيْهِ هَلْ من دَاع يُسْتَجَاب لَهُ هَلْ من سَائل يعْطى سُؤَاله وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْد كل فطر من شهر رمضان كل لَيْلَة عتقا مِنَ النَّار سِتُّوْنَ ألف فَإِذَا كَانَ يَوْم الْفطر أعتق اللّٰه مثل مَا أعتق فِيْ جَمِيْع الشَّهْر ثَلَاثِيْنَ مرّة سِتِّيْنَ الف سِتِّيْنَ الف رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ لَا بَأْس بِهِ فِي المتابعات فِيْ إِسْنَاده ناشب بن عَمْرو الشيباني وثق وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے' تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ بند نہیں ہوتا' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' اور پورا مہینہ' ان میں سے کوئی بھی دروازہ کھولا نہیں جاتا' اور سرکش شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے' آسمان سے ایک منادی' ہر رات میں' صبح صادق ہونے تک' یہ پکار کر کہتا ہے: اے بھلائی کے طلبگار! ارادہ کر لو اور اے برائی کے طلبگار! باز آ جاؤ' اور تم لوگ دیکھو کہ کیا کوئی مغفرت کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرے؟ کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا مستجاب ہو؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ

حدیث 1500: شعب الایمان للبیہقی - فضائل شہر رمضان' حدیث:3446

اس کے مانگنے کے مطابق اسے عطا کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینے میں ہر افطاری کے وقت ساٹھ ہزار لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور جب عیدالفطر کا دن آتا ہے تو پورے مہینے میں جتنے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا گیا ہوتا ہے اتنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے یعنی تیس مرتبہ ساٹھ ساٹھ ہزار کر لیں"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے یہ حدیث حسن ہے متابعات ہونے کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں نائب بن عمرو شیبان نامی راوی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور امام دارقطنی نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

1501 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكر اللّٰه فِیْ رَمَضَان مغْفُور لَهُ وَسَائِل اللّٰه فِیْهِ لَا يخيب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"رمضان میں اللہ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا شخص رسوا نہیں ہوتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔

1502 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يستقبلكم وتستقبلون ثَلَاث مَرَّات فَقَالَ عمر بن الْخطاب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَحی نزل قَالَ لَا قَالَ عَدو حضر قَالَ لَا قَالَ فَمَاذَا قَالَ اِن اللّٰه يغْفر فِیْ اَوَّل لَيْلَة من شهر رَمَضَان لكل اَهْل هٰذِهِ الْقبْلَة وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَيْهَا فَجعل رجل بَيْن يَدَيْهِ يهز رَأسه وَيَقُوْلُ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فلَان ضَاقَ بِهٖ صدرك قَالَ لَا وَلٰكِن ذكرت الْمُنَافِق فَقَالَ اِن الْمُنَافِقين هم الْكَافِرُوْنَ وَلَيْسَ للْكَافِرِينَ فِیْ ذٰلِكَ شَیْءٌ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِنِّیْ لَا أعرف خلفا اَبَا الرّبيع بعدالة وَلَا جرح وَلَا عَمْرو بن حَمْزَة الْقَيْسِی الَّذِیْ دونه

قَالَ الْحَافِظ قد ذكرهمَا ابْن اَبِیْ حَاتِم وَلَمْ يذكر فِيْهِمَا جرحا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا چیز تمہارے سامنے آ رہی ہے اور تم کس چیز کے سامنے آ رہے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی وحی نازل ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا کوئی دشمن سامنے آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے مہینے کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ اہل قبلہ میں سے ہر ایک کی مغفرت کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تو ہر شخص جو آپ کے سامنے موجود تھا وہ اپنے سر کو ہلاتے ہوئے بہت خوب بہت خوب بہت خوب کہنے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا اس حوالے سے تمہارے ذہن میں کوئی الجھن ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! لیکن مجھے ایک منافق کا خیال آ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق لوگ کافر ہوتے ہیں کافروں کو اس میں سے کچھ نصیب نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں: اگر یہ روایت درست ہو' تو میں خلف ابوربیع نامی راوی کے بارے میں کسی عدالت یا جرح سے واقف نہیں ہوں' اسی طرح اس کے بعد والے راوی عمرو بن حمزہ قیسی کے حوالے سے بھی کسی چیز سے واقف نہیں ہوں۔

حافظ کہتے ہیں: ابن ابوحاتم نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے' اور انہوں نے ان کے بارے میں کسی جرح کا ذکر نہیں کیا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1503 - وَعَنْ عبد الرَّحْمن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رَمَضَان يفضله على الشُّهُور فَقَالَ من قَامَ رَمَضَان اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَقَالَ هٰذَا خطأ وَالصَّوَاب انه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا ذکر کرتے ہوئے' اسے دیگر تمام مہینوں سے افضل قرار دیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کے مہینے میں' ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا جب اُس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلط ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

1504 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ اِن اللّٰه فرض صِيَام رَمَضَان وسننت لكم قِيَامه فَمَنْ صَامَهٗ وقامه اِيمَانًا واحتسابا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

❀❀ امام نسائی کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض قرار دیا ہے' اور میں اس کے نوافل کو تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں تو جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس مہینے میں روزے رکھے اور نوافل ادا کرے گا' وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

1505 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن شهِدت اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ الله وَصليت الصَّلَوَات الْخمس وَأديت الزَّكَاة وَصمت رَمَضَان وقمته فَمِمَّنْ اَنا قَالَ من الصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں' اور میں پانچ نمازیں ادا کروں اور میں زکوٰۃ ادا کروں اور میں رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں نوافل ادا کروں' تو میں کن لوگوں میں ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں''

یہ روایت امام بزار' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ' ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

1506 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَامَ لَيْلَةَ الْقدر إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه ......الحَدِيْثِ- اَخْرجَاهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ . وَتقدم فِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ:من يقم لَيْلَةَ الْقدر فيوافقها وَأرَاهُ قَالَ إِيمَانًا واحتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' شب قدر میں نوافل ادا کرے گا' اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''......الحدیث۔

یہ روایت ''صحیحین'' میں مذکور ہے' اس سے پہلے امام مسلم کی یہ روایت گزر چکی ہے:

''جو شخص شب قدر میں نوافل ادا کرنے اور وہ شب قدر میں ایسا کرے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے (نوافل ادا کرے) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

1507 - وروى اَحْمد من طَرِيْق عبد الله بن مُحَمَّد بن عقيل عَن عَمْرو بن عبد الرَّحْمَن عَن عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ أخبرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة الْقدر قَالَ هِيَ فِيْ شهر رَمَضَان فِي الْعشْر الْاَوَاخِر لَيْلَة إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاث وَعِشْرِيْنَ اَوْ خمس وَعِشْرِيْنَ اَوْ سبع وَعِشْرِيْنَ اَوْ تسع وَعِشْرِيْنَ اَوْ آخر لَيْلَة من رَمَضَان من قامها احتسابا غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

وَمَا تقدمت هٰذِهِ الزِّيَادَة فِيْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِيْ اَوَّل الْبَاب

❀❀ امام احمد بن حنبل نے' اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شب قدر کے بارے میں بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ رمضان کے مہینے کے آخری عشرے میں ہوتی ہے' اکیسویں رات ہوتی ہے' یا تیئسویں رات ہوتی ہے' یا پچیسویں' یا ستائیسویں' یا انتیسویں' یا رمضان کی آخری رات ہوتی ہے (یعنی تیسویں بھی ہو سکتی ہے) جو شخص اس رات میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

اس باب کے آغاز میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں' یہ اضافہ پہلے گزر چکا ہے۔

1508 - وَعَنْ مَالك رَحِمَهُ اللّٰهُ انه سمع من يَثِق بِهِ من اَهْلِ الْعلم يَقُوْلُ إِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أرِي أعمار النَّاس قبله اَوْ مَا شَاءَ الله من ذٰلِكَ فَكَاَنَّهُ تقاصر اَعمار أمته اَن يبلغُوا من الْعَمَل مثل الَّذِيْ بلغ غَيْرِهِم فَاَعْطَاهُ الله لَيْلَة الْقدر خيرا من ألف شهر . ذكره فِي الْمُوَطَّأ هٰكَذَا

❀❀ امام مالک نے' ایک قابل اعتماد اہل علم سے یہ بات نقل کی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سے پہلے لوگوں کی عمریں ملاحظہ فرمائیں' یا جو بھی اللہ کو منظور تھا' اس بارے میں ملاحظہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی عمروں کو کم محسوس کیا' کہ وہ

عمل کے حساب سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکیں گے جہاں تک دوسرے لوگ پہنچیں گے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو شب قدر عطا کی جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے"

یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

3 - التَّرْهِيب من اِفطار شَيْءٍ من رَمَضَان من غير عذر

باب: رمضان میں کسی عذر کے بغیر روزہ توڑ دینے سے متعلق ترہیبی روایات

1509 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من افطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير رخصَة وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر كُله وَإِن صَامَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ ابْن المطوس وَقيل اَبِيْ المطوس عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَذكره الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا غير مجزوم فَقَالَ وَيذكر عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَفعه: من أفطر يَوْمًا من رَمَضَان من غير عذر وَلَا مرض لم يقضه صَوْم الدَّهْر وَإِن صَامَهُ . وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه وَسمعت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ اَبُو المطوس اسْمه يزِيْد بن المطوس وَلَا أعرف لَهُ غير هٰذَا الحَدِيْث..... انْتهى-وَقَالَ الْبُخَارِيّ اَيْضًا لَا اَدْرِي سمع اَبُوهُ من اَبِيْ هُرَيْرَة أم لَا وَقَالَ ابْن حبَان لَا يجوز الِاحْتِجَاج بِمَا انْفَرد بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی رخصت یا بیماری کے بغیر رمضان کے ایک دن کا روزہ ترک کر دے تو پورا مہینہ روزہ رکھنا (یا پورا زمانہ یا پوری زندگی) روزہ رکھنا اُس کی قضا نہیں بن سکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابن مطوس کے حوالے سے اور ایک قول کے مطابق ابومطوس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر "تعلیق" کے طور پر کسی جزم کے بغیر کیا ہے اور فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر ذکر کیا ہے:

"جو شخص کسی عذر یا بیماری کے بغیر رمضان کا ایک روزہ ترک کر دے تو ہمیشہ روزہ رکھنا بھی اس کا بدلہ نہیں ہو سکتا اگرچہ وہ شخص اتنے روزے رکھ بھی لے"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ابومطوس کا نام یزید بن مطوس ہے اور میں اس حدیث کے علاوہ اُس سے واقف نہیں ہوں ان کی بات یہاں ختم ہو گئی امام بخاری نے یہ بات بھی بیان کی ہے: مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ اس کے والد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

امام ابن حبان فرماتے ہیں: جب یہ راوی کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1510 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اَتَانِیْ رجلَانِ فاخذا بضبعی فَاَتَیَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِیقُهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَكَ فَصَعِدت حَتّٰی اِذا كنت فِیْ سَوَاءِ الْجَبَل اِذا بِاَصْوَات شَدِیْدَة قلت مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّار ثُمَّ انْطلِقَ بی فَاِذَا اَنَا بِقَوم معلقین بعراقیبهم مشققة أشداقهم تسیل أشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَا الَّذِیْنَ یفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم...... الحَدِیْثِ - رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

وَقَوله قبل تَحِلَّة صومهم مَعْنَاهُ یفطرُوْنَ قبل وَقت الْاِفْطَار

❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں سویا ہوا تھا' دو آدمی میرے پاس آئے اور میرے دونوں پہلوؤں میں بیٹھ گئے' وہ مجھے لے کر ایک پہاڑ کی طرف آئے اور بولے: آپ اس پر چڑھ جائیں' میں نے کہا: میں ایسا نہیں کرسکتا' انہوں نے کہا: ہم آپ کے لئے اسے آسان کردیں گے' میں چڑھا' میں نے خود کو پہاڑ کے اوپر پایا' جس میں سے بہت زیادہ آوازیں تھیں' میں نے دریافت کیا: یہ کس قسم کی آوازیں ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اہل جہنم کے شور وغل کی آوازیں ہیں' پھر میں ان کے ساتھ گیا' تو وہاں کچھ لوگ نظر آئے' جو اپنی ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے' ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں' اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ وہ ہیں جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے افطاری کر لیتے تھے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ان کا روزہ حلال ہونے سے پہلے'' اس کا مطلب یہ ہے' وہ افطار کے وقت سے پہلے افطاری کر لیتے تھے۔

1511 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَمَّاد بن زید وَلَا أعلمهُ اِلَّا قد رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عری الْاِسْلَام وقواعد الدّین ثَلَاثَة عَلَیْهِنَّ أسس الْاِسْلَام من ترك وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ بهَا كَافِر حَلَال الدَّم شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَالصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة وَصَوْم رَمَضَان - رَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حسن

وَفِیْ رِوَایَةٍ: من ترك مِنْهُنَّ وَاحِدَةٍ فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِر وَلَا یقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل وَقد حل دَمه وَمَاله

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمت اَحَادِیْث تدل لهٰذَا الْبَاب فِیْ ترك الصَّلَاة وَغَیره

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اسلام کی رسیاں' دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں' جن پر اسلام کی بنیاد قائم ہے' جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑ دے گا' وہ کافر ہو جائے گا' اور اس کا خون بہانا حلال ہوگا' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' فرض نماز اور رمضان کے روزے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جو شخص ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی ترک کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والا شمار ہوگا' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اس کی جان اور مال حلال ہو جائیں گے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز ترک کرنے اور دیگر ابواب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے مضمون پر دلالت کرتی ہیں۔

4 - التَّرْغِيب فِي صَوْم سِتّ من شَوَّال

باب: شوال کے چھ روزں سے متعلق ترغیبی روایات

1512 - عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان ثُمَّ أتبعه سِتا من شَوَّال كَانَ كصيام الدَّهْر رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ

وَزَاد: قَالَ قُلْتُ بِكُل يَوْم عشرَة قَالَ نعم-وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کے مترادف ہے"

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "میں نے دریافت کیا: کیا ہر ایک دن کے بدلے میں دس دن کا ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!"

اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1513 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر كَانَ تَمام السّنة (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الانعام 160 رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَلَفظِهِ جعل الله الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا فشهر بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر تَمام السّنة

وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظِهِ وَهُوَ رِوَايَة النَّسَائِيّ قَالَ: صِيَام شهر رَمَضَان بِعشْرَة أشهر وَصِيَام سِتَّة اَيَّام بشهرين فَذٰلِكَ صِيَام السّنة

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظِهِ: مَنْ صَامَ رَمَضَان وستا من شَوَّال فَقَدْ صَامَ السّنة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث جَابر بن عبد الله

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص عید الفطر کے بعد' چھ دن روزے رکھ لے' تو یہ پورے سال کے برابر ہوں گے" (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جو شخص ایک نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ امام نسائی نے نقل کی ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ایک نیکی کا بدلہ دس گنا مقرر کیا ہے تو ایک مہینے کے بدلے میں دس مہینے ہو جائیں گے اور عید الفطر کے بعد چھ دن کے روزے پورے سال کے برابر ہو جائیں گے''۔

امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں جو امام نسائی کی روایت میں ہیں آپ نے فرمایا: ''رمضان کے مہینے کے روزے دس مہینے کے برابر ہو جائیں گے اور چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر ہو جائیں گے تو یہ پورے سال کے روزے بن جائیں گے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اوران کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے (گویا) پورا سال روزے رکھے''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

1514 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ بست من شَوَّال فَكَانَّمَا صَامَ الدَّهْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَحَد طرقه عِنْده صَحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر قَالَ:

'' من صَامَ سِتَّة اَيَّام بعد الْفطر متتابعة فَكَانَّمَا صَامَ السّنة كلهَا''

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اوراس کی ایک سند صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے جو محل نظر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عید الفطر کے بعد چھ دن لگا تار روزے رکھ لے تو یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند ہوگا''۔

1515 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ رَمَضَان وَأتبعهُ سِتا من شَوَّال خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے روزے رکھے اوراس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے

حديث 1515: مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الصيام' باب صوم الستة التي بعد رمضان - حديث: 7666السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - ذكر اختلاف الناقلين لخبر أبي أيوب فيه' حديث: 2806مسند الحميدي - أحاديث أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 375المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مسعود - حديث: 8789المعجم الكبير للطبراني - باب الخاء' باب من اسمه خزيمة - عمر بن ثابت الأنصاري' حديث: 3802شعب الإيمان للبيهقي - صوم ستة أيام من شوال' حديث: 3569

گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ صِيَام يَوْم عَرَفَة لمن لم يكن بهَا وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَنْهَا لمن كَانَ بهَا حَاجا

باب: جو شخص میدان عرفات میں موجود نہ ہو اس کیلئے عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

اور جو شخص حج کرنے کے لئے میدان عرفات میں موجود ہو اس کے لئے اِس کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1516 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صَوْم يَوْم عَرَفَة قَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة والباقية

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام يَوْم عَرَفَة اِنِّيْ أحتسب على الله اَن يكفر السّنة الَّتِيْ بعده وَالسّنة الَّتِيْ قبله

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گزشتہ اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے یہ امید ہے' کہ یہ اُس کے بعد کے ایک سال اور اُس سے پہلے کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

1517 - وروى ابْـن مَاجَه اَيْضًا عَن قَتَادَة بن النُّعْمَان قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة بعده

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے' تو یہ اس کے' اُس ایک سال کے' اور اُس کے بعد والے ایک سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

1518 - وَعَنْ عَطاءِ الْخُرَاسَانِيْ اَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰـهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة وَهِي صَائِمَة وَالْمَاء يرش عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عبد الرَّحْمٰن افطرى فَقَالَت افطر وَقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ الـلّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن صَوْم يَوْم عَرَفَة يكفر الْعَام الَّذِيْ قبله ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح اِلَّا اَن عَطاءِ الْخُرَاسَانِيْ لم يسمع من عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ' سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں' عرفہ کے دن حاضر ہوئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روزہ رکھا ہوا تھا' اور اُن پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

کہا: آپ روزہ ختم کر دیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: کیا میں روزہ ختم کر دوں؟ جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عرفہ کے دن کا روزہ اُس سے پہلے کے ایک سال (کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے صرف یہ بات ہے کہ عطاء خراسانی نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

1519 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمَ عَرَفَة غفر لَهُ ذَنب سنتَيْن متتابعتين . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1520 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَنْ صَامَ عَاشُورَاء غفر لَهُ سنة .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھے اس کے اس سے پہلے کے اور اس کے بعد کے ایک ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1521 - وَعَنْ مَسْرُوق اَنه دخل على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْم عَرَفَة فَقَالَ اسقونى فَقَالَت عَائِشَة يَا غُلَام اسْقِهِ عسلا ثُمَّ قَالَت وَمَا اَنْت بصائم يَا مَسْرُوق قَالَ لَا اِنِّىْ اَخَاف اَن يكون يَوْم الْاَضْحى فَقَالَت عَائِشَة لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا عَرَفَة يَوْم يعرف الاِمَام وَيَوْم النَّحر يَوْم ينْحر الاِمَام أوما سَمِعت يَا مَسْرُوق اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعدله بِاَلف يَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: وہ عرفہ کے دن سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: مجھے کچھ پینے کے لئے دیں، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے لڑکے! اسے شہد پینے کے لئے دو! پھر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے مسروق! آج تم نے روزہ نہیں رکھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! مجھے یہ اندیشہ تھا کہ کہیں آج عیدالاضحیٰ کا دن نہ ہو، تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایسا نہیں ہے، عرفہ کا دن وہ ہوتا ہے جس دن کو امام (یعنی حاکم وقت) نے عرفہ کا دن قرار دیا ہو اور قربانی کا دن وہ ہوتا ہے جس دن امام قربانی کرتا ہے، اے مسروق! کیا تم نے یہ بات نہیں سنی ہے؟

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس دن (یعنی عرفہ کے دن) کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر قرار دیا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1522 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیھقی: قَالَت کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صِیَام یَوْم عَرَفَة کصیام الف یَوْم

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ عرفہ کے دن کے روزے کو'ایک ہزار دن کے روزوں کی مانند قرار دیتے تھے''۔

1523 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن جُبَیر قَالَ سَاَلَ رجل عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ صَوْم یَوْم عَرَفَة فَقَالَ کُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نعدله بِصَوْم سنتَیْن

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَھُوَ عِنْد النَّسَائِیّ بِلَفْظ سنة

❀❀ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' ہم لوگ اسے دو سال کے روزوں کے برابر شمار کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام نسائی نے ''ایک سال'' کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1524 - وَعَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ عَن صِیَام یَوْم عَرَفَة قَالَ یکفر السّنة الَّتِیْ اَنْت فِیْھَا وَالسّنة الَّتِیْ بعْدھَا ۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر من رِوَایَةٍ رشدین بن سعد

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس سال کے (گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے' جس میں تم موجود ہو' اور اُس کے بعد والے سال (کے گناہوں کا بھی کفارہ بن جاتا ہے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں رشدین بن سعد کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1525 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نھی عَن صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة ۔ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه ۔ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ عَن عَائِشَة

قَالَ الْحَافِظ اختلفُوا فِیْ صَوْم یَوْم عَرَفَة بِعَرَفَة فَقَالَ ابْن عمر لم یصمه النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَکْرٍ وَلَا عمر وَلَا عُثْمَان وَاَنَا لَا أصومه وَکَانَ مَالك وَالثَّوْرِی یختاران الْفطر وَکَانَ ابْن الزبیر وَعَائِشَة یصومان یَوْم عَرَفَة

وَرُوِیَ ذٰلِكَ عَن عُثْمَان بن اَبِیْ العَاصِی وَکَانَ اِسْحَاق یمیل اِلَی الصَّوْم وَکَانَ عَطَاءٍ یَقُوْلُ اَصوم فِی الشتَاء وَلَا اَصوم فِی الصَّیف وَقَالَ قَتَادَة لَا بَأس بِہٖ اِذا لم یضعف عَن الدُّعَاء

وَقَالَ الشَّافِعِی یسْتَحبّ صَوْم یَوْم عَرَفَة لغیر الْحَاج فَاَما الْحَاج فَاَحَبّ اِلَیّ اَن یفْطر لتقویته علی الدُّعَاء وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل اِن قدر علی اَن یَصُوم صَامَ وَاِن أفطر فَذٰلِكَ یَوْم یحْتَاج فِیْہِ اِلَی الْقُوَّة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: عرفہ کے دن عرفہ میں روزہ رکھنے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس دن روزہ نہیں رکھا اور میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھتا۔

امام مالک اور سفیان ثوری نے اس دن روزہ نہ رکھنے کو اختیار کیا ہے البتہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عرفہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

عثمان بن ابوالعاص کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: اسحاق کا میلان روزہ رکھنے کی طرف تھا اور عطاء یہ فرماتے تھے: میں سردیوں کے موسم میں یہ روزہ رکھ لیتا ہوں اور گرمیوں کے موسم میں روزہ نہیں رکھتا ہوں۔

قتادہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر آدمی دعا کرنے کے حوالے سے کمزور نہ ہو جائے۔

امام شافعی فرماتے ہیں: عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس شخص کے لئے مستحب ہے جو حاجی نہ ہو جہاں تک حاجی کا تعلق ہے تو میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ وہ (اس دن میں) روزہ نہ رکھے تاکہ وہ دعا کے لئے قوت حاصل کرے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: اگر وہ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتا ہو تو روزہ رکھ لے اور اگر اسے اس دن قوت حاصل کرنے کی ضرورت ہو تو پھر روزہ نہ رکھے۔

6 - التَّرْغِيْب فِيْ صِيَام شهر الله الْمحرم

باب: اللہ کے مہینے محرم کے روزوں کے بارے میں ترغیبی روایات

1526 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر الله الْمحرم وَأفضل الصَّلَاة بعد الْفَرِيضَة صَلَاة اللَّيْل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِاخْتِصَار ذكر الصَّلَاة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کے وقت (نفل کے طور پر) ادا کی جانے والی نماز ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے اختصار کے ساتھ صرف نماز کے ذکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

1527 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَی شهر تَاْمُرنِیْ اَن اَصُوم بعد شهر رَمَضَان فَقَالَ لَهُ

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1533 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لم يكن يتوخى فضل يوم على يوم بعد رَمَضَان اِلَّا عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوسَطِ وَاسناده حسن بِمَا قبله

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے بعد کسی ایک دن کی فضیلت اہتمام کے ساتھ حاصل کرنے کے لئے اہتمام نہیں کرتے تھے صرف عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

1534 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَيضًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيسَ لِيَوم فضل على يَوم فِي الصّيام اِلَّا شهر رَمَضَان وَيَوم عَاشُورَاء . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَيهَقِيّ ورواة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی دن ایسا نہیں ہے جس کو روزہ رکھنے کے حوالے سے دیگر دنوں پر فضیلت حاصل ہو البتہ رمضان کے مہینے اور عاشورہ کے دن کا معاملہ مختلف ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے امام طبرانی کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

1535 - وَعَن اَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوم عَرَفَة غفر لَهُ سنة اَمَامه وَسنة خَلفه وَمَن صَامَ عَاشُورَاء غفر لَهُ سنة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسنَادٍ حَسَنٍ وَتقدم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھ لے اس شخص کے اُس سے پہلے کے ایک سال اور اُس کے بعد کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو شخص عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے اُس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1536 - وَعَن اَبِي هُرَيرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أوسع على عِيَاله وَاَهله يَوم عَاشُورَاء أوسع اللّٰه عَلَيهِ سَائِر سنته . رَوَاهُ الْبَيهَقِيّ وَغَيره من طرق وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقَالَ الْبَيهَقِيّ هٰذِهِ الْاَسَانِيد وَاِن كَانَت ضَعِيفَة فَهِيَ اِذ ضم بَعضهَا اِلَى بعض أحدثت قُوَّة وَاللّٰهُ اَعلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص عاشورہ کے دن اپنے زیر کفالت لوگوں اور اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ پورا سال اُسے زیادہ عطا کرتا ہے"۔ یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے مختلف طرق سے نقل کی ہے یہ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ اسانید اگرچہ ضعیف ہیں لیکن جب انہیں ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جائے گا تو ان میں قوت آ جائے گی باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم شعْبَان
وَمَا جَاءَ فِيْ صِيَام النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ وَفضل لَيْلَة نصفه

باب: شعبان کے روزوں سے متعلق ترغیبی روایات

شعبان میں نبی اکرم ﷺ کے روزے رکھنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے' نیز نصف شعبان کی رات (شب برأت) کی فضیلت

1537 - عَن أُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم أرك تَصُوم من شهر من الشُّهُور مَا تَصُوم من شعْبَان قَالَ ذَاك شهر يغْفل النَّاس عَنهُ بَيْن رَجَب ورمضان وَهُوَ شهر ترفع فِيْهِ الْأَعْمَال إِلَى رب الْعَالمين وَأحب أَن يرفع عَمَلي وَأَنا صَائِم -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے آپ کو کسی بھی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان ہے' اور یہ ایک ایسا مہینہ ہے' جس میں اعمال' تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل اوپر جائے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1538 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم وَلَا يفْطر حَتّٰى نَقُوْل مَا فِيْ نفس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن يفْطر الْعَام ثُمَّ يفْطر فَلَا يَصُوم حَتّٰى نَقُوْل مَا فِيْ نَفسه أَن يَصُوم الْعَام وَكَانَ أحب الصَّوْم إِلَيْهِ فِيْ شعْبَان . رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل نفلی روزے رکھتے تھے' کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' پھر آپ ﷺ نفلی روزہ رکھنا ترک کر دیتے تھے' اور کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اس سال نبی اکرم ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' اور نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نفلی روزے شعبان کے تھے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

1539 - وروى التِّرْمِذِيّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الصَّوْم أفضل بعد رَمَضَان قَالَ شعْبَان لتعظيم رَمَضَان . قَالَ فَأَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ صَدَقَة فِيْ رَمَضَان

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: رمضان کے بعد کون سے روزے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کے' تا کہ رمضان کی تعظیم ہو (یا اس کی تیاری کی جائے) سائل

نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں کیا گیا صدقہ"

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

1540 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّ الشُّهُور اِلَيْكَ اَن تصومه شعْبَان قَالَ اِن اللّٰه يكْتب فِيْهِ على كل نفس ميتَة تِلْكَ السّنة فَاحب اَن يأتيني اجلي وَاَنا صَائِم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تقریباً پورا شعبان ہی روزے رکھا کرتے تھے' سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! روزے رکھنے کے حوالے سے' آپ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس مہینے میں' اس سال فوت ہونے والے ہر شخص کے بارے میں نوٹ کر لیتا ہے' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے آخری وقت کا حکم میرے پاس آئے' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

1541 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم حَتّٰى نقُوْل لَا يفْطر وَيفْطر حَتّٰى نقُوْل لَا يَصُوم وَمَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استكْمل صِيَام شهر قطّ اِلَّا شهر رَمَضَان وَمَا رَاَيْته فِيْ شهر اَكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا :قَالَت مَا رَاَيْت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شهر اَكثر صياما مِنْهُ فِيْ شعْبَان كَانَ يَصُومهُ اِلَّا قَلِيلا بل كَانَ يَصُومهُ كُله

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نفلی روزہ رکھا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کریں گے' اور کبھی آپ ﷺ نفلی روزے ترک کر دیتے تھے' یہاں تک کہ ہم یہ سوچتے تھے کہ اب آپ ﷺ کوئی نفلی روزہ نہیں رکھیں گے' میں نے رمضان کے علاوہ اور کسی بھی مہینے میں' نبی اکرم ﷺ کو پورا مہینہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' اور میں نے آپ ﷺ کو' اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ' روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے' سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اور کسی بھی مہینے میں' شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' آپ ﷺ اس کے کچھ دنوں کے علاوہ' (تقریباً) پورا مہینہ ہی روزے رکھا کرتے تھے۔

1542 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِي دَاوُد قَالَت كَانَ اَحَبَّ الشُّهُور اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَصُومهُ شعْبَان ثُمَّ يصله برمضان

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نفلی روزے رکھنے کے لئے نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ مہینہ شعبان کا تھا' آپ ﷺ اسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

1543 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِي قَالَت لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشهر اَكثر صياما مِنْهُ

لشعبان كَانَ يَصُومهُ اَوْ عامته

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پورا مہینہ یا اس کا زیادہ تر حصہ روزے رکھتے تھے۔

1544 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ قَالَت لم يكن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شهرا اكثر من شعْبَان فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوم شعْبَان كُله وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَإِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَكَانَ اَحَبُّ الصَّلَاة اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دووم عَلَيْهَا وَإِن قلت وَكَانَ اِذا صلى صَلَاة داوم عَلَيْهَا

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا تقریباً پورا مہینہ ہی روزے رکھتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اتنا ہی عمل کیا کرو! جتنی تمہاری طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا' لیکن تم اُکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پسندیدہ نماز وہ تھی' جسے باقاعدگی سے ادا کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نفلی عبادت کیا کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

1545 - وَعَنْ ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم شَهْرَيْن مُتَتَابعين اِلَّا شعْبَان ورمضان . رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظِهِ: قَالَت لم يكن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم من السّنة شهرا تَاما اِلَّا شعْبَان كَانَ يصله برمضان . رَوَاهُ النَّسَائِىّ باللفظين جَمِيعًا

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی دو ماہ مسلسل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' البتہ شعبان اور رمضان کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پورے سال میں' کسی بھی مہینے میں' پورا مہینہ روزے نہیں رکھتے تھے' صرف شعبان میں ایسا کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے''۔

امام نسائی نے ان دونوں روایات کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

1546 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلَى جَمِيع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيحه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت

کر دیتا ہے صرف مشرک اور لاتعلقی اختیار کرنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1547 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب وَلَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرِك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر . فَذكر الحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ فِي التهاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ امام بیہقی نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جبریل میرے پاس آئے اور بولے: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کی جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک شخص یا ناراض شخص یا قطع رحمی کرنے والے شخص یا تکبر کے طور پر چادر لٹکانے والے شخص یا والدین کے نافرمان یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں کرتا"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے جو لاتعلقی اختیار کرنے سے متعلق باب میں آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1548 - وروى الاِمَام اَحْمد عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتل نفس

❀❀ امام احمد نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت میں) اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر مطلع ہوتا ہے اور اپنے سب بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے صرف دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور خودکشی کرنے والا شخص"۔

1549 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت انه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبهامه فَتحَرك فَرَجَعت فَسَمعته يَقُوْلُ فِيْ سُجُوده أعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك اِلَيْك لَا أحصى ثَنَاء عَلَيْك اَنْت كَمَا أثنيت على نَفسك فَلَمَّا رفع رَأسه من السُّجُود وَفرغ من صلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَوْ يَا حميراء أظننت اَنّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اى لَيْلَة هَذِه قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤَخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْعَلَاء بن الْحَارِث عَنْهَا وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد يَعْنِيْ اَن الْعَلَاء لم يسمع من عَائِشَة وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم . يُقَال خاس بِهٖ اِذا غدره وَلَمْ يوفه حَقه وَمعنى الحَدِيْث أظننت أنني غدرت بك

مَا سَمِعت اَحَدًا يَسْاَلُ عَن هٰذَا اِلَّا رجلا سمعته يَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعد عِندَه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى شهر تَامُرنِىْ اَن اَصوم بعد شهر رَمَضَان قَالَ اِن كنت صَائِما بعد شهر رَمَضَان فَصم الْمحرم فَاِنَّهٗ شهر اللّٰه فِيهِ يَوْم تَابَ اللّٰه فِيهِ على قوم وَيَتُوْب فِيهِ على قوم آخَرين

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد عَن غير اَبِيه وَالتِّرْمِذِىّ من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق وَهُوَ ابْن اَبِىْ شيبَة عَن النُّعْمَان بن سعد عَن عَلِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک شخص نے ان سے سوال کیا: رمضان کے بعد اور کون سے مہینے کے بارے میں آپ مجھے یہ ہدایت کرتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی بھی شخص کو سوال کرتے ہوئے نہیں سنا' صرف ایک شخص کو سنا تھا' اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' میں اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے کے بارے میں حکم دیتے ہیں کہ میں اس میں روزے رکھوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم نے رمضان کے مہینے کے بعد' تم نے روزے رکھنے ہی ہوں' تو تم محرم میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اس مہینے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہے' اور اس مہینے میں دوسرے لوگوں کو توبہ کی توفیق دیتا ہے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے' اپنے والد کے علاوہ کسی اور سے نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے عبدالرحمن بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور وہ ابن ابوشیبہ ہے' اس کے حوالے سے نعمان بن سعد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1528 - وَعَنْ جُنْدُب بن سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن أفضل الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة الصَّلَاة فِىْ جَوف اللَّيْل وَأفضل الصّيام بعد رَمَضَان شهر اللّٰه الَّذِىْ تَدعُوْنَهٗ الْمحرم . رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرض نماز کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والی نماز وہ ہے' جو نصف رات کے وقت ادا کی جائے اور رمضان کے بعد' سب سے زیادہ فضیلت والے روزے' اللہ کے مہینے کے روزے ہیں' جسے تم لوگ ''محرم'' کہتے ہو''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1529 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم عَرَفَة كَانَ لَهٗ كَفَّارَة سنتَيْن وَمَنْ صَامَ يَوْمًا من الْمحرم فَلهُ بِكُل يَوْم ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَهُوَ غَرِيْبٌ وَاِسْنَاده لَا بَاْس بِهِ . والهيثم بن حبيب وَثَّقَهُ ابْن حبَان

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دو سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور جو شخص محرم کے ایک دن

کا روزہ رکھتا ہے' تو اسے ہر ایک دن کے عوض میں تیس دن کا ثواب ملتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے یہ روایت غریب ہے' اور اس کی سند ایسی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
ہثیم بن حبیب نامی راوی کو ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاء والتوسيع فِيْهِ على الْعِيَال

باب: عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس دن میں اپنے اہل خانہ پر زیادہ خرچ کرنا

1530 - عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ يكفر السّنة الْمَاضِيَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهٖ قَالَ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء اِنِّيْ أحتسب على الله اَن يكفر السّنة الَّتِيْ بعْدهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں' مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امید ہے' کہ یہ اس کے بعد والے' ایک سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے"۔

1531 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْم عَاشُوْرَاء اَوْ امر بصيامه رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1532 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سُئِلَ عَنْ صِيَام يَوْم عَاشُوْرَاء فَقَالَ مَا علمت اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يطْلب فَضله على الْاَيَّام اِلَّا هٰذَا الْيَوْم وَلَا شهرا اِلَّا هٰذَا الشَّهْر يَعْنِيْ رَمَضَان - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: میرے علم کے مطابق' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک مخصوص دن کی مخصوص فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے' دیگر دنوں کو چھوڑ کر اس میں روزہ نہیں رکھا' صرف اس دن (یعنی عاشورہ کے دن) کا معاملہ مختلف ہے' اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے حوالے سے بھی ایسا نہیں کیا' لیکن اس مہینے کا معاملہ مختلف ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد رمضان کا مہینہ تھی۔

وَذَهَبْتَ فِيْ لَيْلَتِكَ إِلَى غَيْرِكَ وَهُوَ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالسِّيْنِ الْمُهْمَلَةِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا' یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح قبض نہ ہوگئی ہو' جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو میں کھڑی ہوئی' اور میں نے آپ ﷺ کے انگوٹھے کو حرکت دی' تو اس نے حرکت کی میں واپس آگئی' میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں' تیری معافی کی' تیری ناراضگی کے مقابلے میں' تیری رضامندی کی' تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں' میں تیری ثنا کا شمار نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے' جیسے تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے''

پھر نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سے سر اٹھایا' اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اے خاتون! کیا تم یہ گمان کررہی تھیں؟ کہ نبی اکرم ﷺ تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ قسم! یارسول اللہ! بلکہ میں نے یہ گمان کیا تھا کہ آپ کی روح نہ قبض ہوگئی ہو' کیونکہ آپ نے سجدہ بہت طویل کردیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات میں' اپنے بندوں پر مطلع ہوکر مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کردیتا ہے' رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' البتہ ناراضگی رکھنے والے افراد کو ویسے ہی رہنے دیتا ہے' جیسے وہ ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' علاء بن حارث کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''مرسل'' ہے' اور عمدہ ہے' یعنی علاء نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''خاس بہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کے ساتھ عہد شکنی کرے اور اس کا حق پورا ادا نہ کرے' تو حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ تم یہ گمان کررہی تھیں؟ کہ میں نے تمہارے ساتھ کوئی عہد شکنی کی ہے' اور تمہاری مخصوص رات میں کسی اور بیوی کی طرف چلا گیا ہوں' یہ لفظ 'خ' کے ساتھ ہے' اور اس کے بعد 'س' ہے۔

1550 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ من شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وصوموا يَوْمَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ينزل فِيْهَا لغروب الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ أَلا مَنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ أَلا من مسترزق فأرزقه أَلا من مبتلى فأعافيه أَلا كَذَا أَلا كَذَا حَتَّى يطلع الْفَجْرُ - رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب نصف شعبان کی رات ہو' تو تم اس کی رات میں نوافل ادا کرو' اور اس کے دن میں روزہ رکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے پر آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کی

حدیث 1550: سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة' باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان - حديث: 1384' شعب الإيمان للبيهقي - ما جاء في ليلة النصف من شعبان' حديث: 3654

مغفرت کردوں؟ کیا کوئی رزق مانگنے والا ہے کہ میں اس کو رزق دوں؟ کیا کوئی آزمائش کا شکار ہے کہ میں اسے عافیت عطا کردں؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ویسا ہے؟ ایسا صبح صادق تک ہوتا رہتا ہے"۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر سِيمَا الْاَيَّام الْبيض

ہر مہینے میں تین دن بطورِ خاص ایام بیض میں روزے رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1551 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خليلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاث صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وركعتی الضُّحی وَاَن اوتر قبل اَن اَنَام . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی ہدایت کی تھی:

"ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی دو رکعات ادا کرنا' اور یہ کہ میں سونے سے پہلے وتر ادا کرلوں"

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1552 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ حَبِيبِی بِثَلَاث لن ادعهن مَا عِشْت بصيام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر وَصَلَاة الضُّحی وَبِاَن لَا اَنَام حَتّٰی اوتر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے حبیب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین باتوں کی تلقین کی تھی' میں جب تک زندہ رہوں گا' انہیں ترک نہیں کروں گا:

"ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' چاشت کی نماز اور یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1553 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صَوْم الدَّهْر كُله -رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ (یعنی پورا مہینہ) روزے رکھنے کی مانند ہے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1554 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَامَ نوح عَلَيْهِ السَّلَام الدَّهْر كُله اِلَّا يَوْم الْفطر والأضحی وَصَامَ دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام نصف الدَّهْر وَصَامَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صَامَ الدَّهْر وَاَفطر الدَّهْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِیّ وَفِیْ اِسنادهما اَبُوْ فراس لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَلَا اَرَاهُ يعرف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"حضرت نوح علیہ السلام ہمیشہ روزہ رکھتے تھے' صرف عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نہیں رکھتے تھے' حضرت داؤد علیہ السلام نصف زمانہ روزہ رکھتے تھے (یعنی ایک دن رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے)۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہر مہینے میں تین (نفلی) روزے رکھتے تھے' یوں ان کے پورے مہینے کے روزے بھی شمار ہوتے تھے اور وہ روزے کے بغیر بھی ہوتے تھے (کیونکہ ہر نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو تین روزے' تیس روزوں کی مانند شمار ہونگے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اس کو نقل کیا ہے' ان دونوں کی سند میں ایک راوی ابوفراس ہے' میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوسکا' اور اس کے بارے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ معروف بھی نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1555 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کل شهر ورمضان اِلٰی رَمَضَان فَهٰذَا صِیَام الدَّهْر کُله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر مہینے میں تین روزے رکھنا اور ایک رمضان' اگلے رمضان تک' یہ پورا سال روزے رکھنے کی مانند شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1556 - وَعَنْ قُرَّة بن اِیَاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صِیَام ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر صِیَام الدَّهْر وإفطاره

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' ہمیشہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' اور (عملی طور پر) آدمی نے روزے نہیں بھی رکھے ہونگے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کو امام بزار' امام طبرانی' اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

1557 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر الصَّبْر وَثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر یذهبن وحر الصَّدْر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِیْح وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ الثَّلَاثَة من حَدِیْثِ الْاَعْرَابِی وَلَمْ یسموه وَرَوَاهُ الْبَزَّار اَیْضًا من حَدِیْثِ عَلِیّ

شهر الصَّبْر هُوَ رَمَضَان ووحر الصَّدْر هُوَ بِفَتْح الْوَاو والحاء الْمُهْملَة بعدهمَا رَاء هُوَ غشه وحقده ووساوسه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبر کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے سینے کی الجھن کو رخصت کر دیتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح' کے رجال ہیں' یہی روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان تینوں نے اسے ایک دیہاتی سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا' جبکہ امام بزار نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

روایت کے متن میں مذکور ''صبر والے مہینے'' سے مراد رمضان کا مہینہ ہے' اور روایت کے متن میں مذکور ''وحر الصدر'' میں 'و' پر 'زبر' ہے' اور اس کے بعد 'ح' ہے' جس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد کھوٹ' الجھن اور وسوسے ہیں۔

1558 - وَرُوِیَ عَنْ مَيْمُونَةَ بنت سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْتِنَا عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ من كل شهر ثَلَاثَةَ اَيَّام من اسْتَطَاعَ اَن يصومهن فَإِن كل يَوْم يكفر عشر سيئات وينقي من الْإِثْم كَمَا ينقي المَاء الثَّوْب . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں روزے کے بارے میں بتایئے! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین روزے رکھ سکتا ہو' اُسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ ہر ایک دن کے عوض میں' دس گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور آدمی گناہوں سے یوں پاک ہو جائے گا' جس طرح پانی کپڑے کو پاک وصاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1559 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ من كل شهر ثَلَاثَةَ اَيَّام فَذٰلِكَ صِيَام الدَّهْر فَاَنْزل اللّٰه تَصْدِيق ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا)- الْيَوْم بِعشْرَة اَيَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر مہینے میں' تین دن روزے رکھے' تو یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں' اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی: ''جو شخص کوئی نیکی کرے گا' تو اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا''

تو ایک دن' دس دن کے برابر ہوگا (تو تین روزے' تیس دنوں کے برابر ہو جائیں گے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1560 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائي من صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّام من كل شهر فَقَدْ تمّ صَوْم الشَّهْر اَوْ فَلَهُ صَوْم الشَّهْر

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھے' تو اس نے پورا مہینہ روزے رکھے (راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کو پورے مہینے کے روزوں کا اجر ملے گا''۔

1561 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُرَحْبِيْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِلنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يَصُوم الدَّهْر فَقَالَ وددت انه لم يطعم الدَّهْر قَالُوْا فثلثيه قَالَ اكثر قَالُوْا فنصفه قَالَ اكثر ثُمَّ قَالَ اَلا اُخبرُكُمْ بِمَا يذهب وحر الصَّدْر قَالَ صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر-رَوَاهُ النَّسَائِىّ

عمرو بن شرحبیل' ایک صحابی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی: ایک شخص ہمیشہ (نفلی) روزہ رکھتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری یہ خواہش ہے کہ وہ کبھی کھانا نہ کھائے' لوگوں نے عرض کی: اگر وہ مہینے کے دو تہائی حصے میں (نفلی روزے) رکھ لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ ہیں' لوگوں نے عرض کی: نصف رکھ لے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی زیادہ ہیں' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو سینے کی الجھن کو ختم کردے؟ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا (ایسا عمل ہے)''۔ یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1562 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ بَلغنِىْ اَنَّك تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل فَلَا تفعل فَإِن لجسدك عَلَيْك حظا ولعينيك عَلَيْك حظا وَإِن لزوجك عَلَيْك حظا صم وَأفْطر صم من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام فَذلِكَ صَوْم الدَّهْر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لى قُوَّة قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِى اَخذت بِالرُّخْصَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَلَفظِهِ قَالَ: ذكرت للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْم فَقَالَ صم من كل عشرَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ التِّسْعَة قلت اِنِّىْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل تِسْعَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ الثَّمَانِية فَقُلْتُ اِنِّىْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَصم من كل ثَمَانِيَة اَيَّام يَوْمًا وَلَك أجر تِلْكَ السَّبْعَة قلت اِنِّىْ أقوى من ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يزل حَتّٰى قَالَ صم يَوْمًا وَأفْطر يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا: مجھے یہ بات پتا چلی ہے تم روزانہ دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے ہو؟ اور رات کو نوافل پڑھتے رہتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تم (نفلی روزہ) رکھ بھی لیا کرو' اور چھوڑ بھی دیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن (نفلی روزے) رکھ لیا کرو' تو یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہوگا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اندر قوت موجود ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو''

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ یہ کہا کرتے تھے: کاش میں نے یہ رخصت قبول کرلی ہوتی۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے روزے کا ذکر کیا' تو آپ نے فرمایا: تم ہر دس دن بعد' ایک روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو کا اجر مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نویں دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں

آٹھ دن کا ثواب مل جائے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آٹھویں دن روزہ رکھ لیا کرو' باقی سات دنوں کا تمہیں اجر ملا جایا کرے گا' میں نے عرض کی: میرے اندر اس سے زیادہ قوت موجود ہے' پھر مسلسل بات چیت ہوتی رہی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ٹھیک ہے! تم ایک دن (نفلی) روزہ رکھا کرو' اور ایک دن (نفلی) روزہ نہ رکھا کرو''۔

1563 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَّہُ اَیْضًا وَلِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صم یَوْمًا وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمَیْنِ وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة اَیَّام وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ صم اَرْبَعَة اَیَّام وَلَك اجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ اُطِیق اکثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم أفضل الصّیام عِنْد اللّٰہ صَوْم دَاوٗد کَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

❀❀ انہی کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو امام مسلم نے بھی نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی دنوں کا اجر مل جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دو دن روزہ رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھو' بقیہ کا تمہیں اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم چار دن روزے رکھو' جو باقی ہوگا' اس کا تمہیں اجر مل جائے گا انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''پھر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کی سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن نہیں رکھتے تھے''۔

1564 - وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ قَالَ اخبر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنه یَقُوْلُ لأقومن اللَّیْل ولأصومن النَّهَار مَا عِشْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّك الَّذِیْ تَقول ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَہٗ قد قلته یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّك لَا تَسْتَطِیْع ذٰلِكَ فَصم وَأفْطر وَنم وقم صم من الشَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام فَاِن الْحَسَنَة بِعشر اَمْثَالهَا وَذٰلِكَ مثل صِیَام الدَّهْر قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ صم یَوْمًا وَافْطر یَوْمَیْنِ قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فَصم یَوْمًا وَافْطر یَوْمًا وَذٰلِكَ صِیَام دَاوٗد وَهُوَ اَعدل الصّیام قَالَ فَاِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِك ۔ زَادَ مُسْلِم: قَالَ عبد اللّٰہ بن عَمْرو لَاَن اَکون قبلت الثَّلَاثَة الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَهلِیْ وَمَالِی

وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِم: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلغنِیْ اَنَّك تقوم اللَّیْل وتصوم النَّهَار قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اردت بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ لَا صَامَ من صَامَ الدَّهْر -وَفِیْ رِوَایَةٍ- الْاَبَد وَلٰکِن اَدلك علٰی صَوْم الدَّهْر ثَلَاثَة اَیَّام من کل شهر قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ انا اُطِیق اکثر من ذٰلِك..... الحَدِیْث

امام بخاری اور امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی گئی: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہیں: میں رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا' اور دن کے وقت نفلی روزہ رکھوں گا' جب تک میں زندہ رہا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یہ بات کہی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس چیز کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے' تم (نفلی) روزہ رکھ بھی لیا کرو' اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) سو بھی جایا کرو' اور نفل بھی پڑھ لیا کرو' تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھا کرو' ہر چیز کا اجر دس گنا ہوتا ہے' تو یہ پورا مہینہ روزے کے اجر کے برابر ہوگا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو' اور دو دن نہ رکھا کرو' میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن روزہ نہ رکھا کرو' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے تین روزوں کے بارے میں جو بات ارشاد فرمائی تھی' اگر میں اس کو قبول کر لیتا' تو یہ میرے نزدیک اپنے اہل خانہ اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پتا چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے ہو' اور دن کو نفلی روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اس کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے' اس نے (درحقیقت) روزہ نہیں رکھا' لیکن میں تمہاری رہنمائی ہمیشہ روزہ رکھنے کی طرف کر دیتا ہوں' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں......الحدیث

1565 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صمت من الشَّهر ثَلَاثًا فَصم ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن . وَزَاد ابْن مَاجَه: فَاَنزل اللّٰه تَصْدِیق ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِهٖ (من جَاءَ بِالْحَسَنَة فَلَهُ عشر اَمْثَالهَا) الْاَنعَام فاليوم بِعشْرَة اَيَّام

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے ہوں' تو تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھو''

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں' اپنی کتاب میں یہ آیت نازل کر دی:

''جو شخص نیکی کرے گا' تو اُسے اِس کا دس گنا اجر ملے گا''

(شاید راوی کہتے ہیں:) تو ایک دن دس دن کے برابر ہوگا۔

1566 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قدامۃ بن ملحان عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرنَا بصيام اَيَّام البيض ثلاث عشرة وَاَرْبع عشرة وَخمس عشرة قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ كَهَيْئَةِ الدَّهْر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرنَا بِهَذِهِ الْاَيَّام الثَّلَاث الْبيض وَيَقُوْلُ هن صِيَام الشَّهْر . قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا وَقع فِي النَّسَائِيّ عبد الْملك بن قدامَة وَصَوَابه قَتَادَة كَمَا جَاءَ فِيْ اَبِيْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَجَاء فِي النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة اَيْضًا عبد الْملك بن الْمنْهَال عَن اَبِيه

❀❀ عبداللہ بن قدامہ بن ملحان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ''ایام بیض'' کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ (تاریخ کے روزے رکھنا)۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ہمیں ان تین دنوں میں یعنی ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے''۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: امام نسائی کی روایت کے الفاظ ہیں: عبدالملک بن قدامہ سے منقول ہے۔ تاہم درست یہ ہے: یہ قتادہ سے منقول ہے جیسا کہ سنن ابوداؤد اور سنن ابن ماجہ کی روایت میں مذکور ہے سنن نسائی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ عبدالملک بن ملحان کے حوالے سے ان کے والد سے بھی منقول ہے۔

1567 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَام ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر صِيَام الدَّهْر اَيَّام الْبيض صَبِيحَة ثَلَاث عشرَة وَاَرْبع عشرَة وَخمس عشرَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہے وہ ایام بیض ہیں یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ (کو روزہ رکھنا)''۔

یہ روایت امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کو امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

1568 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الصّيام فَقَالَ عَلَيْك بالبيض ثَلَاثَة اَيَّام من كل شهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر ایام بیض کے

روزے رکھنا لازم ہے ہر مہینے کے تین دن"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ صَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس

باب: پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1569 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَاُحِبُّ اَن يعرض عَمَلِي وَاَنَا صَائِم . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پیر اور جمعرات کے دن' اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرے اعمال پیش کیے جائیں' تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1570 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك تَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَقَالَ اِن يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس يغْفر اللّٰه فِيهِمَا لكل مُسْلِم اِلَّا مهتجرين يَقُوْلُ دعهما حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار ذكر الصَّوْم وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امرا كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتركوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا . وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء...... الحَدِيْث . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهِ قَالَ: تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْض فِيْ دواوين اَهْلِ السَّمَاء فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجلا بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھا کرتے تھے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! آپ (اہتمام کے ساتھ) پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات' ایسے دن ہیں' ان دنوں میں' اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے والوں کا معاملہ مختلف ہے' اللہ تعالیٰ

حدیث 1570: سنن الدارمی - کتاب الصلاۃ' باب فی صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث: 1749' سنن ابن ماجه - کتاب الصیام' باب صیام یوم الاثنین والخمیس - حدیث: 1736' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حدیث أسامة بن زید حب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم - حدیث: 21244' المعجم الکبیر للطبرانی - بقیة المیم' باب الواو - أسماء بنت واثلة بن الأسقع' حدیث: 18095'

فرماتا ہے: ان دونوں کو ایسے ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں روزہ رکھنے کا ذکر ہے امام مسلم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس دن میں ہر اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان دونوں کو اس وقت تک یوں ہی رہنے دو جب تک یہ صلح نہیں کر لیتے''۔

اُنہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی چل رہی ہو''......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اہل زمین کے دیوان اہل آسمانوں کے دیوانوں میں ہر پیر اور جمعرات کے دن منتقل ہوتے ہیں تو ہر ایسے مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دیتا ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنی بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو''۔

1571 - وَعَنْ اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَصُوم حَتّٰى لَا تكَاد تفطر وتفطر حَتّٰى لَا تكَاد تَصُوم اِلَّا يَوْمَيْنِ اِن دخلا فِيْ صيامك وَاِلَّا صمتهما قَالَ اَى يَوْمَيْنِ قلت يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس قَالَ ذٰلِكَ يَوْمَانِ تعرض فِيهِمَا الْاَعْمَال على رب الْعَالمين فَاُحِبّ اَن يعرض عَمَلي وَاَنا صَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ اِسْنَاده رجلَانِ مَجْهُوْلَان مولى قدامَة وَمولى اُسَامَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نفلی روزے رکھنا شروع کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے انہیں ترک نہیں کریں گے اور پھر ترک کر دیتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ نفلی روزے رکھیں گے ہی نہیں البتہ دو دنوں کا معاملہ مختلف ہے اگر تو یہ (دو دن) آپ کے معمول کے روزوں کے درمیان آ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ آپ ان دو دنوں میں اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون سے دو دن؟ تو میں نے عرض کی: پیر اور جمعرات کا دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دو دن ایسے ہیں جن میں اعمال تمام جہانوں کے پروردگار کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں نے روزہ رکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی نے نقل کی ہے اس کی سند میں دو مجہول راوی ہیں ایک قدامہ کا غلام اور دوسرا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا غلام۔

1572 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن شُرَحْبِيْل بن سعد عَن اُسَامَة قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس وَيَقُوْلُ إِن هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ تعرض فِيهِمَا الْاَعْمَال

امام ابن خزیمہ نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے اور یہ ارشاد فرماتے تھے:

''ان دونوں میں اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں''۔

1573 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهُ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے؟ کہ اس کی مغفرت کردی جائے؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ البتہ باہمی رنجش رکھنے والوں کو ان کی رنجش سمیت واپس کردیا جاتا ہے جب تک وہ توبہ نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1574 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتحَرّى صَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس - رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن اہتمام کے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اس کو نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِي صَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة والسبت والاحد وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن تَخْصِيص الْجُمُعَة بِالصَّوْمِ اَوْ السبت

باب: بدھ جمعرات جمعہ اور ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جمعہ یا ہفتہ کے دن کو روزہ رکھنے کیلئے مخصوص کرنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1575 - رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار - رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بدھ اور جمعرات کے دن (نفلی) روزہ رکھتا ہے' اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کر لی جاتی ہے''
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

1576 - وَرُوِیَ عَنهُ اَیضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى اللّٰه لَهٗ بَيْتا فِي الْجَنَّة يرى ظَاهره من بَاطِنه وباطنه من ظَاهره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِي اُمَامَة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے' جس کا بیرونی حصہ' اندر سے اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے اس کو معجم کبیر میں' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

1577 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَالْجُمُعَة بنى اللّٰه لَهٗ قصرا فِي الْجَنَّة من لُؤْلُؤ وَيَاقُوت وَزَبَرْجَد وَكتب لَهٗ بَرَاءَة مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت اور زبرجد سے بنا ہوا محل بنا دیتا ہے' اور اس کے لئے جہنم سے برأت نوٹ کر لیتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1578 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ الْاَرْبَعَاء وَالْخَمِيس وَيَوْم الْجُمُعَة ثُمَّ تصدق يَوْم الْجُمُعَة بِمَا قل اَوْ كثر غفر لَهٗ كل ذَنب عمله حَتّٰى يصير كَيَوْم وَلدته أمه من الْخَطَايَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص بدھ' جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اور پھر جمعہ کے دن صدقہ بھی کرتا ہے' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' تو اس نے جو بھی گناہ کیا ہو' اُس کی مغفرت ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ شخص اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1579 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْم الْجُمُعَة كتب اللّٰه لَهٗ عشرَة اَيَّام عددهن من اَيَّام الْاٰخِرَة لَا تشاكلهن اَيَّام الدُّنْيَا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من جشم عَنْ اَبِي هُرَيْرَة وَعَنْ رجل من اَشْجَع عَنْ اَبِي هُرَيْرَة اَيْضًا وَلَمْ يسم الرجلَيْن وَهٰذَا الحَدِيْث على تَقْدِير

وجودہ مَحۡمُول علی مَا اِذا صَامَ یَوۡم الۡخَمِیس قبله اَوۡ عزم علی صَوۡم السبت بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جمعہ کے دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایسے دن نوٹ کر لیتا ہے' جن کا شمار آخرت کے ایام کے حساب سے ہوتا ہے' دنیا کے ایام اس کے ساتھ نسبت نہیں رکھتے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور اشجع قبیلے سے تعلق رکھنے والے شخص کے حوالے سے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔تاہم انہوں نے ان دونوں آدمیوں کا نام نقل نہیں کیا' اگر اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے' جبکہ آدمی نے' اس سے پہلے جمعرات کے دن روزہ رکھا ہو' یا اس کا اس سے اگلے دن روزہ رکھنے کا ارادہ ہو' تو یہ درست ہوگا۔

1580 - وَعَنۡ عبید الله بن مُسۡلِم الۡقرشِی عَنۡ اَبِیۡهِ قَالَ سَاَلت اَوۡ سُئِلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ صِیَام الدَّهۡر فَقَالَ لَا اِن لاهلك عَلَیۡك حَقًّا صم رَمَضَان وَالَّذِیۡ یَلِیۡهِ وكل أربعاء وخميس فَاِذن اَنۡت قد صمت الدَّهۡر وَاَفۡطَرت . رَوَاهُ اَبُوۡ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرۡمِذِیّ وَقَالَ حَدِیۡثٌ حَسَنٌ غَرِیۡبٌ

قَالَ المملی عبد الۡعَظِیۡم رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ عبید اللہ بن مسلم قرشی' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سوال کیا' (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے' تم رمضان کے روزے رکھو' اس کے بعد (شوال میں) روزے رکھو' اور ہر بدھ اور جمعرات کے دن روزے رکھ لیا کرو' اس طرح تم نے ہمیشہ نفلی روزہ رکھا بھی ہوگا' اور نہیں بھی رکھا ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1581 - عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تخصوا لَیۡلَة الۡجُمُعَة بِقِیَام من بَیۡنَ اللَّیَالِیۡ وَلَا تخصوا یَوۡم الۡجُمُعَة بصیام من بَیۡنَ الۡاَیَّام اِلَّا اَن یکون فِیۡ صَوۡم یَصُومهُ اَحَدُکُمۡ

رَوَاهُ مُسۡلِم وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''دیگر تمام راتوں کو چھوڑ کر' شب جمعہ کو نوافل ادا کرنے کے لیے مخصوص نہ کرو' اور دیگر تمام دنوں کو چھوڑ کر' جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لئے مخصوص نہ کرو' البتہ اگر کوئی شخص کسی اور ترتیب کے حوالے سے روزے رکھ رہا ہو' اور اس دن روزہ آ جائے' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1582 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ لَا یصومن اَحَدُکُمۡ یَوۡم الۡجُمُعَة اِلَّا اَن یَصُوم یَوۡمًا قبله اَوۡ یَوۡمًا بعده . رَوَاهُ الۡبُخَارِیّ وَاللَّفۡظ لَهٗ وَمُسۡلِمٍ وَالتِّرۡمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابۡنُ

مَاجَةَ وَابْنِ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ اِنْ يَوْم الْجُمُعَة يَوْم عيد فَلَا تجعَلُوْا يَوْم عيدكم يَوْم صِيَامكُمْ اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص (صرف) جمعہ کے دن ہرگز روزہ نہ رکھے البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے' تو تم اپنی عید کے دن کو روزہ کا دن نہ بنالو' البتہ اگر تم اس سے پہلے' یا اس کے بعد بھی روزہ رکھو' تو حکم مختلف ہوگا''۔

1583 - وَعَنْ اُم الْمُؤْمِنِينَ جوَيْرِية بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا يَوْم الْجُمُعَة وَهِي صَائِمَة فَقَالَ أصمت أمس قَالَت لَا قَالَ تريدين اَن تصومي غَدا قَالَت لَا قَالَ فافطري رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ ام المومنین سیّدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارا آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا روزہ ختم کردو''

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

1584 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عباد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت جَابِرا وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ أنهى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام الْجُمُعَة قَالَ نَعَمْ وَرب هٰذَا الْبَيْت . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ محمد بن عباد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے ''کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس گھر کے پروردگار کی قسم (ایسا ہی ہے)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1585 - وَعَنْ عَامر بن لدين الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن يَوْم الْجُمُعَة عيدكم فَلَا تَصُومُوا اِلَّا اَن تَصُومُوا قبله اَوْ بعده . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عامر اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جمعہ کا دن تمہارے لئے عید کا دن ہے' تو تم اس دن روزہ نہ رکھو' البتہ اگر اس سے ایک دن پہلے' یا ایک دن بعد روزہ

رکھ لو تو حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1586 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ كَانَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يحيى لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ويصوم يَوْمهَا فَاتَاهُ سلمَان وَكَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخى بَيْنَهُمَا ونام عِنْده فَارَادَ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَن يَقُوْمُ ليلته فَقَامَ اِلَيْهِ سلمَان فَلَمْ يَدعه حَتّٰى نَام وَاَفْطر فجَاء اَبُو الدَّرْدَاءِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخبرهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوَيْمِر سُلَيْمَان اَعْلَمُ مِنْكَ لَا تخص لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِصَلَاةٍ وَلَا يَوْمهَا بصيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ شب جمعہ میں نوافل ادا کیا کرتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے (ایک مرتبہ) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حضرات کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہوا تھا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رات اُن کے ہاں ٹھہر گئے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے رات بھر نوافل ادا کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اُٹھ کر ان کے پاس گئے اور انہیں نوافل ادا نہیں کرنے دیئے یہاں تک کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی سو گئے پھر انہوں نے انہیں اگلے دن روزہ بھی نہیں رکھنے دیا جب حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ علم رکھتا ہے تم شب جمعہ کو نوافل کی ادائیگی کے لئے اور جمعہ کے دن کو (نفلی) روزے کے لئے مخصوص نہ کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1587 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر عَن اُخْته الصماء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا لَيْلَةَ السبت اِلَّا فِيمَا افْترض عَلَيْكُمْ فَاِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا لحاء عنبة اَوْ عود شَجَرَة فليمضغه . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَاَبُو دَاوُد وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ مَنْسُوخ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه عَن عبد اللّٰه بن بسر دون ذكر اُخْته

❀❀ عبداللہ بن بسر اپنی بہن ''سیدہ صماء'' کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم ہفتہ کی رات روزہ نہ رکھو البتہ وہ روزہ رکھو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض قرار دیا ہے اور اگر تمہیں اس دن صرف انگور کی چھال یا درخت کی لکڑی ہی ملتی ہے تو اسے ہی چبالو''۔ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابوداؤد نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے یہی روایت امام نسائی امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عبداللہ بن بسر کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس میں اُن کی بہن کا ذکر نہیں کیا۔

1588 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه اَيْضًا عَن عبد اللّٰه بن شَقِيق عَن عمته الصماء اُخْت بسر اَنَّهَا كَانَت تَقول نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن صِيَام يَوْم السبت وَيَقُوْلُ اِن لم يجد اَحَدُكُمْ اِلَّا عودا

اَخضَر فليفطر عَلَيْهِ . اللحاء بِكَسْر اللَّام وَبِالْحَاءِ الْمُهْملَة ممدودا هُوَ القشر

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا النَّهْي اِنَّمَا هُوَ عَن اِفْرَاده بِالصَّوْمِ لما تقدم من حَدِيْث اَبِي هُرَيْرَة لَا يَصُوم اَحَدُكُم يَوْم الْجُمُعَة اِلَّا اَن يَصُوم يَوْمًا قبله اَوْ يَوْمًا بعده فَجَاز اِذا صَوْمه

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے اُن کی پھوپی ''سیّدہ صماء رضی اللہ عنہا'' کے حوالے سے نقل کی ہے جو بسر کی بہن ہیں وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو سبز لکڑی ملتی ہے تو اس کے ذریعے ہی افطار کرلے''

لفظ ''لحاء'' میں 'ل' پر زیر ہے اس کے بعد اسم ممدود ہے اس سے مراد چھلکا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ ممانعت ان لوگوں کے لئے ہے جو بطور خاص صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھتے ہیں اس کی وجہ یہ حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پہلے نقل ہو چکی ہے:

''کوئی شخص صرف جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے البتہ اگر وہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو حکم مختلف ہوگا''

(تو اس حدیث کی روشنی میں) ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا درست ہوگا (جبکہ پہلے جمعہ کے دن روزہ رکھا ہوا ہو)۔

1589 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكثر مَا كَانَ يَصُوم من الْاَيَّام يَوْم السبت وَيَوْم الْاَحَد كَانَ يَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمًا عيد للْمُشْرِكين وَاَنا اُرِيد اَن اخالفهم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَغَيْرِه

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے دن اور اتوار کے دن عام طور پر روزہ رکھا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: یہ دو دن مشرکین کے عید کے دن ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اُن کے برخلاف کروں''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

5 - التَّرْغِيب فِيْ صَوْم يَوْم وإفطار يَوْم وَهُوَ صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام

باب: ایک دن (نفلی) روزہ رکھنے اور ایک دن نہ رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے

1590 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لتصوم الدَّهْر وَتقوم اللَّيْل قلت نعم قَالَ اِنَّكَ اِذا فعلت ذٰلِكَ هجمت لَهُ الْعين ونفهت لَهُ النَّفس لَا صَامَ من صَامَ الْاَبَد صَوْم ثَلَاثَة اَيَّام من الشَّهْر صَوْم الشَّهْر كُله قلت فَاِنِّي اُطِيق اَكثر من ذٰلِكَ قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا وَلَا يفر اِذا لَاقى

وَفِيْ رِوَايَة: أَلم أخبر اَنَّكَ تَصُوم وَلَا تفطر وَتصلي اللَّيْل فَلَا تفعل فَاِن لعينك حظا وَلنَفسك حظا

ولاهلك حظا فصم وَافطر وصل ونم وصم من كل عشرة ايام يَوْمًا وَلَك اجر تِسْعَة قَالَ اِنِّیْ اجد أقوى من ذٰلِكَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ فصم صِيَام دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيْف كَانَ يَصُوم يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفطر يَوْمًا وَلَا يفر إِذا لَاقَى

وَفِیْ أُخْرٰى: قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْم فَوق صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام شطر الدَّهْر صم يَوْمًا وَافطر يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تم ہمیشہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور رات کو نفل پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایسا کرتے رہو گے تو تمہاری آنکھیں کمزور ہو جائیں گی اور تم خود کمزور ہو جاؤ گے ایسے شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو ہمیشہ نفلی روزہ رکھتا ہو ہر مہینے کے تین دن کے روزے' پورا مہینہ روزے رکھنے کے مترادف ہونگے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقے کے مطابق روزہ رکھو وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تم روزانہ نفلی روزہ رکھتے ہو اور روزہ ترک نہیں کرتے؟ اور رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو' تم ایسا نہ کرو! کیونکہ تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری ذات کا بھی تم پر حق ہے' تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے' تم نفلی روزہ رکھو بھی اور ترک بھی کر دیا کرو (رات کے وقت) نفل نماز پڑھو بھی' اور سو بھی جایا کرو' ہر دس دن بعد ایک دن روزہ رکھ لیا کرو' تمہیں باقی نو (دنوں) کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ رکھنے کے طریقہ کے مطابق روزہ رکھو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کیسے روزہ رکھتے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور جب دشمن کا سامنا کرتے تھے تو راہ فرار اختیار نہیں کرتے تھے"۔

ایک اور روایت میں الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا' جو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے زیادہ روزے رکھے' جو نصف زمانہ ہوتے ہیں' تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1591 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صم يَوْمًا وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ انا أُطِيق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ صم ثَلَاثَة اَيَّام وَلَك أجر مَا بَقِی قَالَ اِنِّیْ أُطِيق افضل من ذٰلِكَ قَالَ صم أفضل الصّيام عِنْد اللّٰه صَوْم دَاوُد عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُوم يَوْمًا وَيفْطر يَوْمًا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم ایک دن روزہ رکھو' تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ

کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم تین دن روزے رکھ لو تمہیں باقی کا اجر مل جائے گا' انہوں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کے سب سے زیادہ فضیلت والے طریقے کے مطابق روزہ رکھو' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے اور ایک دن (نفلی) روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1592 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد قَالَ صم یَوْمًا وَاَفْطر یَوْمًا وَهُوَ اعدل الصّیام وَهُوَ صِیَام دَاوُد عَلَیْهِ السَّلَام قلت اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا افضل من ذٰلِك

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن روزہ نہ رکھو' یہ روزہ رکھنے کا سب سے مناسب طریقہ ہے' یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہے''۔

1593 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی صم اَحَبَّ الصّیام اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْم دَاوُد كَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا

امام نسائی کی ایک روایت میں' یہ الفاظ ہیں:

''تم اس طریقے کے مطابق روزہ رکھو! جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ ہے' جو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' وہ ایک دن روزہ رکھا کرتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''۔

1594 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم: قَالَ كنت اَصوم الدَّهْر واقرأ الْقُرْآن كل لَیْلَة قَالَ فإمَّا ذكرت للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا ارسل اِلَیَّ فَاَتَیْته فَقَالَ اَلم أخبر اَنَّك تَصُوم الدَّهْر وتقرأ الْقُرْآن كل لَیْلَة فَقُلْتُ بَلٰى یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ أرد بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَیْر قَالَ فَإِن بحسبك اَن تَصُوم من كل شهر ثَلَاثَة اَیَّام فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِك قَالَ فَإِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا قَالَ فَصم صَوْم دَاوُد نَبِیَّ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَام فَإِنَّهُ كَانَ أعبد النَّاس قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَمَا صَوْم دَاوُد قَالَ كَانَ یَصُوم یَوْمًا وَیفْطر یَوْمًا قَالَ واقرأ الْقُرْآن فِیْ كل شهر قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِیْ كل عشْرین قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق افضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِیْ كل عشرَة قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِیق أفضل من ذٰلِكَ قَالَ فاقرأه فِیْ كل سبع وَلَا تزد على ذٰلِكَ فَإِن لزوجك عَلَیْك حَقًّا ولزورك عَلَیْك حَقًّا ولجسدك عَلَیْك حَقًّا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں روزانہ نفلی روزہ رکھتا تھا' اور ساری رات قرآن کی تلاوت کرتا رہتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی' تو آپ نے مجھے پیغام بھیج کر بلوالیا' میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم روز نفلی روزہ رکھتے ہو اور ساری رات قرآن پڑھتے رہتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! اے اللہ کے نبی! میں نے اس

کے ذریعے صرف بھلائی ہی کا ارادہ رکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے' تم ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بیوی کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے' تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے' تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے طریقے کے مطابق روزے رکھو کیونکہ وہ سب سے بڑے عبادت گزار تھے' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! حضرت داؤد علیہ السلام کا روزے رکھنے کا کیا طریقہ تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک مہینے میں پورا قرآن پڑھا کرو' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم بیس دن میں اس کو پڑھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس دن میں اسے پڑھ لیا کرو' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم سات دن میں پورا قرآن پڑھ لیا کرو اس سے زیادہ نہیں' کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے' اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے' اور تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے''۔

1595 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الصيام اِلَى اللّٰه صِيَام دَاوُد وَاَحَبَّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاة دَاوُد كَانَ يَنَام نصف اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثلثه وينام سدسه وَكَانَ يفْطر يَوْمًا ويصوم يَوْمًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجه

هجمت الْعين بِفَتْح الْهَاء وَالْجِيم اَى غارت وَظهر عَلَيْهَا الضعْف ونفهت النَّفس بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْفَاء اَى كلت وملت وأعيت والزور بِفَتْح الزَّاى هُوَ الزائر الْوَاحِد وَالْجمع فِيْهِ سَوَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک روزہ رکھنے کا سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز' حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے' وہ نصف رات تک سوئے رہتے تھے' پھر ایک تہائی رات نوافل ادا کرتے تھے' پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزرارتے تھے' وہ ایک دن (نفلی) روزہ رکھتے تھے' اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

''ھجمت العین'' میں عین پر زبر ہے' اور 'ج' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد خراب ہو جانا اور اس پر ضعف کا غالب آجانا ہے۔

''نفھت النفس'' میں 'ن' پر زبر ہے' اور 'ف' پر زیر ہے' اس سے مراد تھک جانا' اکتا جانا ہے۔

لفظ ''الزور'' میں 'ز' پر زبر ہے' اس سے مراد زائر اور ملاقاتی ہے' اس میں واحد اور جمع ایک جیسی ہوتی ہیں۔

ترهیب الْمَرْاَۃ اَنْ تَصُوم تَطَوّعا وَزوجهَا حَاضر اِلَّا اَنْ تستأذنه

باب: خاتون کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب اس کا شوہر موجود ہو تو اُس کی اجازت کے بغیر وہ (عورت) نفلی روزہ رکھے

1596 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاۃ اَن تَصُوم وَزوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهِ وَلَا تَاذن فِیْ بَیته اِلَّا بِاِذْنِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّغَیرِهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَزَاد: "اِلَّا رَمَضَان" -وَفِیْ بعض رِوَایَات اَبِیْ دَاوُد: "غیر رَمَضَان"

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھ لے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے' اور وہ اپنے شوہر کے گھر میں' کسی کو اندر نہ آنے دے' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''البتہ رمضان کا معاملہ مختلف ہے''۔

امام ابوداؤد کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں: ''(یہ حکم) رمضان کے علاوہ کے بارے میں ہے''۔

1597 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَۃَ لَا تصم الْمَرْاَۃ وَزوجهَا شَاهد یَوْمًا من غیر شهر رَمَضَان اِلَّا بِاِذْنِهِ ۔ وَرَوَاهُ ابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِنَحْوِ التِّرْمِذِیّ

❀❀ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی عورت رمضان کے علاوہ (نفلی) روزہ نہ رکھے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ شوہر کی اجازت کے ساتھ' وہ (نفلی) روزہ رکھ سکتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں' امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

1598 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیمَا امْرَاَۃ صَامت بِغَیْر اِذن زَوجهَا فارادها علی شَیْءٍ فامتنعت عَلَیْهِ کتب اللّٰه عَلَیْهَا ثَلَاثًا من الْکَبَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ بَقِیَّۃ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَفِیْهِ نکَارَۃ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی عورت' اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھتی ہے' اور شوہر عورت کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا ہے' اور عورت اسے روک دیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خلاف تین کبیرہ گناہ نوٹ کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ حدیث غریب ہے' اور اس میں منکر

ہونا پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1599 - وروی الطبرانی حدیثا عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفیہ ومن حق الزوج علی الزوجۃ ان لا تصوم تطوعا الا باذنہ فان فعلت جاعت وعطشت ولا یقبل منہا ویاتی بتمامہ فی النکاح ان شاء اللہ تعالٰی

❀❀ امام طبرانی نے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: ''بیوی کے ذمہ شوہر کے حقوق میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیوی' شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے' اگر وہ ایسا کرے گی' تو وہ (صرف) بھوکی اور پیاسی رہے گی' اور اس سے یہ چیز (یعنی نفلی روزہ) قبول نہیں ہوگی''۔

یہ روایت آگے چل کر' کتاب النکاح میں' مکمل روایت کے طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

ترھیب المسافر من الصوم اذا کان یشق علیہ وترغیبہ فی الافطار

مسافر شخص کے لئے جب روزہ گراں ہو' تو اُس کے لئے روزہ رکھنے سے متعلق ترہیبی روایات اور اس کے لئے روزہ ترک کرنے کی ترغیب

1600 - عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الی مکۃ فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام وصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فرفعہ حتی نظر الناس الیہ ثم شرب فقیل لہ بعد ذلک ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ-وفی روایۃ: فقیل لہ ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ اولئک العصاۃ-وفی روایۃ: فقیل لہ ان بعض الناس قد شق علیہم الصیام وانما ینظرون فیما فعلت فدعا بقدح من ماء بعد العصر...... الحدیث -رواہ مسلم

کراع بضم الکاف الغمیم بفتح الغین المعجمۃ وھو موضع علی ثلاثۃ امیال من عسفان

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں' مکہ کی جانب روانہ ہوئے'

حدیث1600: صحیح مسلم - کتاب الصیام' باب جواز الصوم والفطر فی شہر رمضان للمسافر فی غیر معصیۃ - حدیث: 1943صحیح ابن خزیمۃ - کتاب الصیام' جماع أبواب الصوم فی السفر - باب ذکر خبر روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی' حدیث: 1882صحیح ابن حبان - باب الإمامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ - ذکر ما یستحب للمرء أن یستعمل فی سفرہ إذا صعب علیہ' حدیث: 2751سنن الترمذی الجامع الصحیح' أبواب الصوم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - باب ما جاء فی کراھیۃ الصوم فی السفر' حدیث:676السنن للنسائی - الصیام' ذکر اسم الرجل - حدیث: 2242السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصیام' الحث علی السحور - ذکر اسم الرجل' حدیث: 2537شرح معانی الآثار للطحاوی - کتاب الصیام' باب الصیام فی السفر - حدیث:2067السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب الصیام' باب تأکید الفطر فی السفر إذا کان یرید لقاء العدو - حدیث:7661معرفۃ السنن والآثار للبیہقی - کتاب الصیام' الفطر والصوم فی السفر - حدیث: 2644مسند الشافعی - ومن کتاب اختلاف الحدیث وترک المعاد منہا' حدیث: 709مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند جابر بن عبد اللہ الأنصاری - ما روی عنہ محمد بن علی بن الحسین' حدیث: 1761مسند الحمیدی - أحادیث جابر بن عبد اللہ الأنصاری رضی اللہ عنہ' حدیث:1227مسند أبی یعلی الموصلی - مسند جابر' حدیث:1836

جب آپ ''کراع الغمیم'' کے مقام پر پہنچے تو آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا اور لوگوں نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' پھر آپ ﷺ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا' یہاں تک کہ جب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا' تو آپ نے اسے پی لیا' اس کے بعد آپ کو یہ بات بتائی گئی کہ بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: '' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں نے ابھی بھی روزہ رکھا ہوا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نافرمان لوگ ہیں' وہ نافرمان لوگ ہیں''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: '' آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: بعض لوگوں کے لئے روزہ رکھنا مشکل ہو رہا ہے' اور وہ لوگ یہ دیکھ رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا''......الحدیث

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''کراع'' میں 'ک' پر پیش ہے' الغمیم میں 'غ' پر زبر ہے' یہ ''عسفان'' سے تین میل کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

1601 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَرأى رجلا قد اجْتمع النَّاس عَلَيْهِ وَقد ظلل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوْا رجل صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر -زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة الله الَّتِيْ رخص لكم -وَفِيْ رِوَايَةٍ :لَيْسَ من الْبر الصَّوْم فِي السّفر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے ایک شخص کو ملاحظہ کیا' جس کے پاس لوگ اکٹھے ہوئے تھے اور اس پر سایہ کیا گیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اسے کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تم پر لازم ہے کہ اللہ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس نے تمہیں عطا کی ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1602 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنسائي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل فِيْ ظلّ شَجَرَة يرش عَلَيْهِ المَاء قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَائِم قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَة الله عَزَّ وَجَلَّ الَّتِيْ رخص لكم فاقبلوها

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو ایک درخت کے سائے میں موجود تھا اور اس پر پانی چھڑکا جا رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے اس ساتھی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو اختیار کرو' جو اس

نے تمہیں عطا کی ہے''۔

1603 - وَعَنْ عمار بن یاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَزْوَة لسرنا فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر فنزلنا فِيْ بعض الطَّرِيْق فَانْطلق رجل منا فَدخل تَحت شَجَرَة فَإِذَا اَصْحَابه يلوذون بِه وَهُوَ مُضْطَجع كَهَيْئَةِ الوجع فَلَمَّا رَآهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَال صَاحبكُمْ قَالُوْا صَائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من الْبر اَن تَصُومُوا فِي السّفر عَلَيْكُمْ بِالرُّخْصَةِ الَّتِيْ أرخص اللّٰه لكم فاقبلوها ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنگ سے آ رہے تھے ایک شدید گرمی کا دن تھا ہم نے راستے میں کسی جگہ پڑاؤ کیا' ہم میں سے ایک شخص گیا اور ایک درخت کے نیچے آ گیا' اس کے ساتھی اسے ہلا جلا رہے تھے اور وہ لیٹا ہوا تھا' جیسے وہ تکلیف کا شکار ہے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ملاحظہ کیا' تو دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: اس نے روزہ رکھا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ تم لوگ سفر کے دوران روزہ رکھو' تم پر یہ بات لازم ہے کہ اس رُخصت کو اختیار کرو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنزل بِاَصْحَابِهٖ وَإِذَا نَاس قد جعلُوْا عَرِيشًا على صَاحبهمْ وَهُوَ صَائِم فَمر بِه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْن صَاحبكُمْ أوجع قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلكنه صَائِم وَذٰلِكَ فِيْ يَوْم حرور فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بر اَن يصام فِيْ سفر ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سمیت پڑاؤ کیا' تو وہاں کچھ لوگ موجود تھے' جنہوں نے اپنے کسی ساتھی پر سایہ کیا ہوا تھا' اور وہ ساتھی روزہ دار تھا' نبی اکرم ﷺ کا اس کے پاس سے گزر ہوا' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ساتھی کا کیا معاملہ ہے؟ اسے کوئی تکلیف ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس نے روزہ رکھا ہوا ہے (راوی کہتے ہیں:) وہ دن شدید گرم تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1605 - وَعَنْ كَعْب بن عَاصِم الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من الْبر الصّيام فِي السّفر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَهُوَ عِنْد اَحْمد بِلَفْظ: لَيْسَ من اَمْ بر اَمْ صِيَام فِيْ اَمْ سفر وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے یہ روایت ان الفاظ میں نقل کی ہے:

''یہ چیز نیکی نہیں ہے کہ سفر کے دوران روزہ رکھا جائے''

اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ من البر الصَّوْمِ فِي السّفر . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران روزہ رکھنا' نیکی نہیں ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1607 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِم رَمَضَان فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجه مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ إِلَّا انه قَالَ كَانَ يُقَال الصّيام فِي السّفر كالإفطار فِي الْحَضَر -وَفِي رِوَايَة :الصَّائِم فِي السّفر كالمفطر فِي الْحَضَر

قَالَ الْحَافِظ قَول الصَّحَابِيّ كَانَ يُقَال كَذَا هَلْ يلْتَحق بالمرفوع اَوْ الْمَوْقُوْف فِيْهِ خلاف مَشْهُور بَيْنَ الْمُحدثين والأصوليين لَيْسَ هٰذَا مَوْضِع بَسطه لٰكِن الْجُمْهُور على اَنه إِذا لم يضفه إِلَى زمن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون مَوْقُوْفًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر کے دوران رمضان کا روزہ رکھنے والا شخص' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر روایت کی ہے اور امام نسائی نے بھی اس کو حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ بات کہی جاتی ہے: سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سفر کے دوران روزہ رکھنے والا' حضر کے دوران روزہ نہ رکھنے والے کی مانند ہے''

حافظ کہتے ہیں: صحابی کا یہ کہنا: ''یہ بات کہی جاتی ہے'' - یہ چیز ''مرفوع'' حدیث کے ساتھ لاحق ہوسکتی ہے' یہ ایسی ''موقوف'' روایت ہے' جس کے بارے میں محدثین اور اصولیوں کے درمیان مشہور اختلاف ہے' یہ مقام اس کی تفصیلی وضاحت کا نہیں ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ جب اس کی اضافت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی طرف کی گئی ہو' تو یہ چیز ''موقوف'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1608 - وَعَنْ اَبِیْ طعمة قَالَ کنت عِنْد ابْن عمر فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِنِّیْ اقوی علی الصّیام فِی السّفر فَقَالَ ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لم یقبل رخصَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ کَانَ عَلَیْهِ من الْاِثْم مثل جبال عَرَفَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر . وَکَانَ شَیْخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ اِسْنَاد اَحْمد حسن وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الضُّعَفَاء هُوَ حَدِیْث مُنکر - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ابوطعمہ بیان کرتے ہیں: (ایک مرتبہ) میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں سفر کے دوران روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا' اُس شخص کو عرفہ کے پہاڑوں جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں: امام احمد کی سند حسن ہے' امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث منکر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1609 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یکره اَن تُؤْتی مَعْصِیَته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حَسَنْ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ خُزَیْمَة قَالَ: اِن اللّٰه یحب اَن تُؤْتی رخصه کَمَا یحب اَن تتْرك مَعْصِیَته

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رُخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اس کی معصیت کا ارتکاب کیا جائے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو اختیار کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی نافرمانی کو ترک کیا جائے''

1610 - وروی الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط اَیْضًا وَالْکَبِیْر عَن عبد اللّٰه بن یزِیْد بن آدم قَالَ حَدثنِیْ اَبُو الدَّرْدَاءِ وواثلة بن الْاَسْقَع وَاَبُوْ اُمَامَةَ وَاَنس بن مَالك اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب اَن تقبل رخصه کَمَا یحب الْعَبْد مغْفرَة ربه

امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں' عبداللہ بن یزید بن آدم کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کیا جائے' جس طرح بندہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے پروردگار کی طرف سے مغفرت نصیب ہو''۔

1611 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يحب اَن تُؤتى رخصه كَمَا يحب اَن تُؤتى عَزَائِمه . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی رخصت پر عمل کیا جائے' جس طرح وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی عزیمت پر عمل کیا جائے''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1612 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السّفر فمنا الصَّائِم وَمنا الْمُفطر قَالَ فنزلنا منزلا فِيْ يَوْم حَار أَكثرنا ظلا صَاحب الكساء فمنا من يَتَّقِي الشَّمْس بِيَدِهِ قَالَ فَسقط الصوام وَقَامَ الْمفطرُوْنَ فَضربُوا الْاَبْنِيَة وَسقوا الركاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْمفطرُوْنَ الْيَوْم بِالْاَجْرِ -رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: ایک گرم دن میں' ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا' تو ہم میں سے سب سے زیادہ سائے میں وہ شخص تھا' جس کے پاس چادر موجود تھی' یہاں تک کہ کچھ لوگ اپنے ہاتھ کے ذریعے دھوپ سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے' (جب پڑاؤ کیا گیا' تو) روزہ دار لوگ گر پڑے اور جن لوگوں کا روزہ نہیں تھا' وہ اُٹھے اور انہوں نے خیمے وغیرہ لگائے اور جانوروں کو پانی پلایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آج کے دن وہ لوگ اجر لے گئے ہیں' جنہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1613 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غزونا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لست عشرَة مَضَت من رَمَضَان فمنا من صَامَ وَمنا من أفطر فَلَمْ يعب الصَّائِم على الْمُفطر وَلَا الْمُفطر على الصَّائِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ يرَوْنَ اَن من وجد قُوَّة فصَام فَاِن ذٰلِكَ حسن ويرُوْنَ اَن من وجد ضعفا فَأفْطر فَاِن ذٰلِكَ حسن . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

قَالَ الْحَافِظ اخْتلف الْعلمَاء اَيّمَا أفضل فِي السّفر الصَّوْم اَوْ الْفطر فَذهب أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى اَن الصَّوْم أفضل وَحكى ذٰلِكَ اَيْضًا عَن عُثْمَان بن اَبِيْ الْعَاصِي وَاِلَيْهِ ذهب اِبْرَاهِيْم النَّخعِيّ وَسعيد بن

عليه وقال عبد الله بن عمر وعبد الله بن عباس وسعيد بن المسيب والشعبي والاوزاعي واحمد بن حنبل واسحاق بن راهويه الفطر افضل وروي عن عمر بن عبد العزيز وقتادة ومجاهد افضلهما ايسرهما على المرء واختار هذا القول الحافظ ابو بكر بن المنذر وهو قول حسن-والله اعلم

الثوري وابو ثور واصحاب الرای وقال مالك والفضيل بن عياض والشافعي الصوم احب الينا لمن قوی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہوئے اس وقت رمضان کے سولہ دن گزر چکے تھے ہم میں سے کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا اور کچھ لوگوں نے روزہ نہیں رکھا تھا' تو جس نے روزہ رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ نہ رکھنے والے پر اعتراض نہیں کیا' اور جس نے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' اس نے روزہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض نہ کیا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ جو شخص اپنے اندر قوت محسوس کرتا ہے' اور روزہ رکھ لیتا ہے' تو یہ بہتر ہے' اور جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کے اندر کمزوری پائی جاتی ہے' اور وہ روزہ نہیں رکھتا' تو یہ بھی بہتر ہے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: علماء نے اس بارے میں اختلاف کیا ہے کہ سفر میں کیا افضل ہے؟ روزہ رکھنا یا روزہ نہ رکھنا؟

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل ہیں: روزہ رکھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور یہی بات حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' ابراہیم نخعی' سعید بن جبیر' سفیان ثوری' فقیہ ابوثور اور اصحاب رائے اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' فضیل بن عیاض' امام شافعی یہ فرماتے ہیں: جو شخص روزہ رکھنے کی قوت رکھتا ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا ہمارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سعید بن مسیب' امام شعبی' امام اوزاعی' امام احمد بن حنبل' اسحاق بن راہویہ اس بات کے قائل ہیں: (سفر کے دوران) روزہ نہ رکھنا' زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ اور مجاہد سے یہ بات منقول ہے: ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت وہ رکھتا ہوگا' جو آدمی کے لئے زیادہ آسان ہو۔

حافظ ابوبکر بن منذر نے اسی قول کو اختیار کیا ہے' اور یہ بہترین قول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيْبُ فِي السُّحُوْرِ سِيمَا بِالتَّمْرِ

باب: سحری کرنے سے متعلق ترغیبی روایات' بطور خاص کھجور کے ذریعے (سحری کرنا)

1614 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوْا فَاِنَ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو! کیونکہ سحری میں برکت ہے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1616 - وَعَنْ سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبركَة فِيْ ثَلَاثَة فِي الْجَمَاعَة والثريد والسحور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَفِيهِمْ اَبُوْ عبد اللّٰه الْبَصْرِيّ لَا يدرى من هُوَ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''برکت تین چیزوں میں ہے' جماعت میں' ثرید میں' سحری میں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' ان میں ایک راوی ابوعبداللہ بصری ہیں' یہ پتا نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

1617 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وَمَلَائِكَته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' جبکہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1618 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السّحُور فِيْ رَمَضَان فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاء الْمُبَارك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

قَالَ الْمُمْلِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث بن زِيَاد عَنْ اَبِيْ رهم عَن الْعِرْبَاض وَالْحَارِث لم يرو عَنهُ غير يُوْنُس بن سيف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمري مَجْهُوْل يروى عَنْ اَبِيْ رهم حَدِيْثه مُنكر

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں' مجھے سحری کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا: ''مبارک کھانے کی طرف آؤ!''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث بن زیاد کے حوالے سے' ابورہم کے حوالے سے حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' جبکہ حارث نامی راوی کے حوالے سے یونس بن سیف کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں

حديث 1616: المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سهل' أبو عثمان النهدي - سليمان التيمي' حديث: 6001 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في فضل الجماعة والألفة وكراهية الاختلاف والفرقة وما جاء في - حديث: 7242

کی ابوعمر نمیری (یعنی شیخ ابن عبدالبر) فرماتے ہیں: یہ راوی مجہول ہے' اس نے ابو رہم سے روایات نقل کی ہیں' اور اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے۔

1619 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْغَذَاء الْمُبَارك يَعْنِيْ السَّحُور رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ مبارک کھانا ہے'' (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سحری تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1620 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَام السحر على صِيَام النَّهَار والقيلولة على قيام اللَّيْل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة هُوَ ابْن وهران عَن عِكْرِمَة عَنهُ اِلَّا اَن ابْن خُزَيْمَة قَالَ وبقيلولة النَّهَار على قيام اللَّيْل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سحری کھا کر' دن کے روزے کے بارے میں' اور قیلولہ کر کے' رات کے نوافل کے بارے میں' مدد حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے یہ روایت زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہران کے حوالے سے' عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' تاہم ابن خزیمہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دن کے قیلولہ کے ذریعے' رات کے قیام کے بارے میں (مدد حاصل کرو)''۔

1621 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يتسحر فَقَالَ اِنَّهَا بركَة اَعْطَاكُمُ اللّٰه اِيَّاهَا فَلَا تدعوهُ .

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

عبداللہ بن حارث نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ اس وقت سحری کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ برکت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کی ہے' تو تم اس کو ترک نہ کرو''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1622 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَيْسَ عَلَيْهِم حِسَاب فِيْمَا طعموا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى اِذا كَانَ حَلَالا الصَّائِم والمتسحر والمرابط فِيْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ انہوں نے جو کھایا ہے' اللہ نے چاہا' تو اس کے حوالے سے ان کو حساب نہیں دینا ہوگا' جبکہ وہ کھانا حلال ہو' روزہ رکھنے والا' سحری کرنے والا' اور اللہ کی راہ میں پہرہ دینے والا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1623 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السّحُور كُله بركة فَلَا تدعُوهُ وَلَو اَن يجرع اَحَدُكُمْ جرعة من مَاء فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكته يصلونَ على المتسحرين . رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده قوى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری ساری کی ساری برکت ہے' تم اسے نہ چھوڑو' خواہ کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ ہی بھر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے' سحری کرنے والے لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند قوی ہے۔

1624 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسحرُوا وَلَو بجرعة من مَاء . رَوَاهُ ابْن حبَان فِى صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سحری کرو! خواہ پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے کرو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1625 - وَرُوِىَ عَن السَّائِب بن يزِيْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم السّحُور التَّمرُ وَقَالَ يرحم اللّٰه المتسحرين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بہترین سحری کھجور ہے' آپ ﷺ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1626 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم سحور الْمُؤمن التَّمر . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِى صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی بہترین سحری' کھجور ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ تَعْجِيل الْفطر وَتَأْخِير السّحُور

باب: افطاری جلدی کرنے اور سحری میں تاخیر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1627 - عَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا عجلوا الْفطر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم وَالتِّرمِذِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگ مسلسل بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک وہ افطاری جلدی کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

1628 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال أمتِيْ على سنتي مَا لم تنْتَظر بفطرها النُّجُوْم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت میری سنت پر اُس وقت تک گامزن رہے گی جب تک وہ افطاری کرنے کے لئے ستاروں کا انتظار نہیں کریں گے''۔ یہ روایت ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1629 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ إِن اَحَبَّ عِبَادِيْ اِلَيّ أعجلهم فطرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں میں میرے نزدیک زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جو جلدی افطاری کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1630 - وَرُوِيَ عَن يعلى بن مرّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيل الْإِفْطَار وَتَأْخِير السّحُور وَضرب الْيَدَيْنِ إِحْدَاهمَا على الْأُخْرَى فِي الصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' افطار میں جلدی کرنا' سحری میں تاخیر کرنا اور نماز کے دوران ایک ہاتھ دوسرے پر رکھنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزال الدّین ظاهرا مَا عجل النَّاس الْفطر لَان الْیَهُود وَالنَّصَارٰی یؤخرون

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَعند ابْن مَاجَه لَا یزَال النَّاس بِخَیر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دین اس وقت تک غالب رہے گا' جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی اسے مؤخر کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لوگ مسلسل بھلائی پر گامزن رہیں گے''۔

1632 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قطّ صلی صَلَاة الْمغرب حَتّٰی یفطر وَلَوْ علی شربة من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو افطاری سے پہلے مغرب کی نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' خواہ آپ نے پانی کے ایک گھونٹ کے ذریعے افطاری کی ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' جبکہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِی الْفطر علی التَّمْر فَاِن لم یجد فعلی المَاء

باب: کھجور کے ذریعے' اور اگر وہ نہ ملے' تو پانی کے ذریعے' افطار کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1633 - عَن سلْمَان بن عَامر الضَّبِّیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أفطر اَحَدُكُم فلیفطر علی تمر فَاِنَّهٗ بركَة فَاِن لم یجد تَمرا فالماء فَاِنَّهٗ طهُور

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص نے افطاری کرنی ہو' تو وہ کھجور کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ برکت کا باعث ہے' اور اگر اسے کھجور نہیں ملتی' تو پانی سے کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے فرمایا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

1634 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یفطر قبل اَن یُصَلِّی علی رطبات فَاِن لم تكن رطبات فتمرات فَاِن لم تكن حسا حسوات من مَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مغرب کی) نماز ادا کرنے سے پہلے کھجوروں کے ذریعے افطاری کرتے تھے اور اگر کھجوریں نہیں ہوتی تھیں' تو خشک کھجوروں کے ذریعے کرتے تھے' اور اگر وہ بھی نہیں ہوتی تھیں' تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1635 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى قَالَ كَانَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب اَن يفطر على ثَلَاث تمرات اَوْ شَيْءٍ لم تصبه النَّار

یہی روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے (حضرت انس رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ تین کھجوروں کے ذریعے یا کسی ایسی چیز کے ذریعے افطاری کریں' جو آگ پر نہ پکی ہو''۔

1636 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجد تَمرا فليفطر عَلَيْهِ وَمَنْ لم يجد فليفطر على المَاء فَاِنَّهُ طهُور . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کھجور پائے' وہ اس کے ذریعے افطاری کرے' اور جو کھجور نہ پائے' وہ پانی کے ذریعے افطاری کرے' کیونکہ یہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

11 - التَّرْغِيب فِيْ اِطْعَام الطَّعَام

باب: کھانا کھلانے سے متعلق ترغیبی روایات

1637 - عَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل اجره غير اَنه لَا ينقص من أجر الصَّائِم شَيْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ صَحِيْح . وَلَفظ ابْن خُزَيْمَةَ وَالنَّسَائِيّ من جهز غَازِيا اَوْ جهز حَاجا اَوْ خَلفه فِيْ اَهله اَوْ فطر صَائِما كَانَ لَهُ مثل اُجورهم من غير اَن ينقص من اُجورهم شَيْءٍ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی روزہ دار کو افطاری کرواتا ہے' اس کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن خزیمہ اور نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرے' یا کسی حاجی کو سامان فراہم کرے' یا ان کی غیر موجودگی میں' ان کے گھر والوں کا خیال رکھے' یا کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو اسے اُن لوگوں کی مانند اجر ملتا ہے' اور اُن لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے''۔

1638 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فطر صَائِما على طَعَام وشراب من حَلَال صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة فِيْ سَاعَات شهر رَمَضَان وَصلى عَلَيْهِ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ وَصَافحهُ جِبْرَائِيل لَيْلَة الْقدروَزَاد فِيهِ وَمَنْ صافحه جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يرق قلبه وتكثر دُمُوعه قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْت من لم يكن عِنْده قَالَ فقبصة من طَعَام قلت اَفَرَاَيْت اِن لم يكن عِنْده قَالَ فشربة من مَاء

القبصة بالصَّاد الْمُهْملَة هُوَ مَا يتَنَاوَلهُ الْآخِذ بأنامله الثَّلَاث

وَتقدم حَدِيث سلمَان الَّذِيْ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَفِيْه من فطر فِيْهِ صَائِما يَعْنِيْ فِيْ رَمَضَان كَانَ مغْفرَة لذنوبه وَعتق رَقَبَة مِنَ النَّار وَكَانَ لَهُ مثل أجره من غير اَن ينقص من أجره شَيْءٍ قَالُوْا لَيْسَ كلنا يجد مَا يفْطر الصَّائِم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطى اللّٰه هٰذَا الثَّوَاب من فطر صَائِما على تَمْرَة اَوْ شربة مَاء اَوْ مذقة لبن......الحَدِيْث

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی روزہ دار کو حلال کھانے اور مشروب کے ذریعے افطاری کروائے' تو فرشتے رمضان کے مہینے کی گھڑیوں میں اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں' اور حضرت جبرائیل علیہ السلام شب قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اس کو کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جبرائیل شب قدر میں اس کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں''

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جبرائیل جس کے ساتھ مصافحہ کرلیں' اس کا دل نرم ہوجاتا ہے' اور آنسو زیادہ ہوجاتے ہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو (کہ وہ کسی کو افطاری کرواسکے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مٹھی بھر اناج دیدے' میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک گھونٹ پانی کے ذریعے (وہ افطاری کروادے)''

روایت کے متن میں استعمال ہونے والا ''قبصۃ'' ۔ ص' کے ساتھ ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو تین پوروں کے مدد سے

حاصل کی جا سکے۔

اس سے پہلے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس کو امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اس میں' یعنی رمضان کے مہینے میں' کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث بن جاتا ہے' اور جہنم سے اس کی آزادی کا باعث بن جاتا ہے' اور اس شخص کو روزہ دار کی مانند اجر ملتا ہے' اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ہے' لوگوں نے عرض کی: ہم میں سے ہر شخص اتنی گنجائش نہیں پاتا' کہ وہ کسی روزہ دار کو افطاری کروائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے' جو کسی روزہ دار کو ایک کھجور' یا پانی کے ایک گھونٹ' یا تھوڑے سے دودھ کے ذریعے افطاری کروائے''...... الحدیث

12 - ترغيب الصَّائِم فِيْ أكل المفطرين عِنْده

جس روزہ دار کے پاس' روزہ کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' اس سے متعلق ترغیبی روایات

1639 - عَن أم عمَارَة الْاَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فقدمت اِلَيْهِ طَعَاما فَقَالَ كلي فَقَالَت اِنِّي صَائِمَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّائِم تصلى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة اِذا أكل عِنْده حَتّٰى يفرغوا وَرُبمَا قَالَ حَتّٰى يشبعوا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح . وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ الصَّائِم اِذا أكل عِنْده المفاطير صلت عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة

❀ سیّدہ اُمّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بھی کھاؤ! اس خاتون نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ دار شخص کے پاس' جب کوئی چیز کھائی جاتی ہے' تو جب تک وہ لوگ کھا پی کر فارغ نہیں ہو جاتے' (بعض اوقات راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں) جب تک وہ لوگ سیر نہیں ہوتے' اس وقت تک فرشتے' روزہ دار کے لئے (مسلسل) دعائے

حديث1639: صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام' جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر صلاة الملائكة على الصائم عند آكل المفطرين عنده' حديث:1989صحيح ابن حبان - كتاب الصوم' باب فضل الصوم - ذكر استغفار الملائكة للصائم إذا أكل عنده حتى يفرغوا' حديث:3489سنن الدارمي - كتاب الصلاة' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1739سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث:1744سنن الترمذي الجامع الصحيح' أبواب الصوم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب ما جاء في فضل الصائم إذا أكل عنده' حديث: 749مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الصيام' ما ذكر في الصائم إذا أكل عنده - حديث:9461السنن الكبرى للنسائي - كتاب الصيام' سرد الصيام - الصائم إذا أكل عنده' حديث:3168مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' مسند النساء - حديث أم عمارة' حديث: 26481مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 728مسند عبد بن حميد - من حديث أم عمارة' حديث: 1572مسند أبي يعلى الموصلي - حديث أم عمارة بنت كعب' حديث:6988شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث:3426

رحمت کرتے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کو امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب روزہ دار کے پاس' روزے کے بغیر افراد کھا پی رہے ہوں' تو فرشتے روزہ دار کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں''۔

1640 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبلَال الْغَدَاءِ يَا بِلَال فَقَالَ اِنِّىْ صَائِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاكُل أرزاقنا وَفضل رزق بِلَال فِي الْجَنَّة شَعرت يَا بِلَال اَن الصَّائِم تسبح عِظَامه وَتَسْتَغْفِر لَهُ الْمَلَائِكَة مَا أكل عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ بَقِيَّة حَدثنَا مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن عَن سُلَيْمَان وَمُحَمّد بن عبد الرَّحْمٰن هٰذَا مَجْهُوْل وَبَقِيَّة مُدَلّس وتصريحه بِالتَّحْدِيْثِ لَا يُفِيد مَعَ الْجَهَالَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے بلال! کھانا کھاؤ! تو انہوں نے عرض کی: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں' اور بلال کا رزق' جنت میں ہے' اے بلال! کیا تم جانتے ہو؟ کہ جب روزہ دار شخص کے پاس کچھ کھایا پیا جاتا ہے' تو روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں' اور فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور ان دونوں نے اسے بقیہ کے حوالے سے' محمد بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' سلیمان سے نقل کیا ہے' محمد بن عبدالرحمٰن نامی راوی مجہول ہے' اور بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور جب اگلا راوی مجہول ہے' تو اب اس کا یہ صراحت کرنا کہ اس نے مجھے حدیث بیان کی' یہ فائدہ نہیں دے گا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

13 - ترهيب الصَّائِم من الْغَيْبَة وَالْفُحْش وَالْكَذب وَنَحْو ذٰلِك

باب: روزہ دار کے لیے غیبت' فحش کلامی' جھوٹ اور ان کی مانند چیزوں سے متعلق ترہیبی روایات

1641 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْعَمَل بِهِ فَلَيْسَ لله حَاجَة فِيْ اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حدیث 1640: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب في الصائم إذا أكل عنده - حديث: 1745' شعب الإيمان للبيهقي - فضائل الصوم' حديث: 3427' حديث 1651: سنن أبي داود - كتاب الزكاة' باب زكاة الفطر - حديث: 1384' سنن ابن ماجه - كتاب الزكاة' باب صدقة الفطر - حديث: 1823' سنن الدارقطني - كتاب زكاة الفطر' حديث: 1813' معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الزكاة' باب فرض الإبل السائمة - باب من يلزمه زكاة الفطر' حديث: 2541' السنن الصغير للبيهقي - كتاب الزكاة' باب: زكاة الفطر - حديث: 983

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَعِنْده من لم يدع قَول الزُّوْر وَالْجهل وَالْعَمَل بِهِ وَهُوَ رِوَايَة للنسائي وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من حَدِيْث انس بن مَالك وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يدع الْخَنَا وَالْكَذِب فَلَا حَاجَة لله اَن يدع طَعَامه وَشَرَابه

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص جھوٹی اور جہالت کی بات کہنے اور اس پر عمل کرنے کو ترک نہیں کرتا''

امام نسائی کی ایک روایت میں اس کی مانند الفاظ ہیں' یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فحش کلامی اور جھوٹ بولنے کو ترک نہیں کرتا' تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔

1642 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كل عمل ابْن آدم لَهُ اِلَّا الصّيام فَإِنَّهُ لي وَاَنا أجزي بِهِ وَالصّيام جنَّة فَإِذا كَانَ يَوْم صَوْم اَحَدكُم فَلَا يرْفث وَلَا يصخب فَإِن سابه اَحَد اَوْ قَاتله فَلْيقل اِنِّي صَائِم اِنِّي صَائِم . الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَتقدم بطرقه وَذكر غَرِيْبٌ فِي الصّيام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے' صرف روزے کا معاملہ مختلف ہے' وہ میری طرف آئے گا' اور میں اس کی جزاء دوں گا' روزہ ڈھال ہے' جب کوئی شخص روزہ رکھے ہوئے ہو' تو وہ اس دوران بدگمانی نہ کرے' چیخ کر نہ بولے' اگر کوئی شخص اُسے برا کہے' یا اُس کے ساتھ جھگڑا کرنے کی کوشش کرے' تو وہ یہ کہہ دے: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''......الحدیث

یہ حدیث امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' اس روایت کے مختلف طرق پہلے گزر چکے ہیں' اور یہ روایت روزوں سے متعلق باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

1643 - وَعَنْ اَبِيْ عُبَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصّيام جنَّة مَا لم يخرقها . رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَزَادَ قِيْلَ وَبِمَ يخرقها قَالَ بكذب اَوْ غيبة

❀❀ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''روزہ ڈھال ہے' جب تک اسے پھاڑ نہ دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: آدمی کیسے اسے پھاڑے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ بول کر' یا غیبت کرکے''

1644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الصّيام من الْاَكل وَالشرب اِنَّمَا الصّيام من اللَّغْو والرفث فَاِن سابك اَحَد اَوْ جهل عَلَيْك فَقل اِنِّیْ صَائِم اِنِّیْ صَائِم

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزہ' صرف کھانے اور پینے کے حوالے سے نہیں ہوتا' روزہ لغویات کرنے اور بدزبانی کرنے سے بھی ہوتا ہے' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' یا تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے' تو تم کہہ دو: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' میں نے روزہ رکھا ہوا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1645 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَةَ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تساب وَاَنت صَائِم فَاِن سابك اَحَد فَقل اِنِّیْ صَائِم وَاِن كنت قَائِما فاجلس

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو کسی کو برا بھلا نہ کہو' اگر کوئی شخص تمہیں برا کہنے کی کوشش کرے' تو تم یہ کہہ دو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے' اور اگر اس وقت تم کھڑے ہوئے ہو' تو بیٹھ جاؤ''۔

1646 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم لَيْسَ لَهُ من صِيَامه اِلَّا الْجُوْع وَرب قَائِم لَيْسَ لَهُ من قِيَامه اِلَّا السهر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط الْبُخَارِیّ وَلَفْظهمَا: رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَلَفظه رب قَائِم حَظه من الْقيام السهر وَرب صَائِم حَظه من الصّيام الْجُوْع والعطش

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں کہ جنہیں اپنے روزے میں سے صرف بھوک نصیب ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جنہیں اپنے قیام کے ذریعے صرف جاگنا نصیب ہوتا ہے'' (یعنی ان اعمال کا انہیں کوئی اجر وثواب حاصل نہیں ہوتا)

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان دونوں حضرات کی نقل کردہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے اور کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا اپنے روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے''۔

1647 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب صَائِم حَظه من صِيَامه الْجُوْع والعطش وَرب قَائِم حَظه من قِيَامه السهر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاِسْنَاده لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی روزہ دار ایسے ہیں جن کا اپنے روزے میں سے حصہ صرف بھوک اور پیاس ہوتی ہے اور کئی نوافل ادا کرنے والے ایسے ہیں جن کا اپنے قیام میں سے حصہ صرف جاگنا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - وَعَنْ عبيد مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَتَيْنِ صامتا وَاَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هَاهُنَا امْرَاَتَيْنِ قد صامتا وانهما قد كادتا اَن تموتا من الْعَطش فَاَعْرض عَنهُ اَوْ سكت ثُمَّ عَاد وَاَرَاهُ قَالَ بالهاجرة قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰه قد ماتتا اَوْ كادتا اَن تموتا قَالَ ادعهما قَالَ فجاءتا قَالَ فجيء بقدح اَوْ عس فَقَالَ لاحداهما قيئي فقاءت قَيحا ودما وصديدا وَلَحْمًا حَتّٰى مَلَاَت نصف الْقدح ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قيئي فقاءت من قيح وَدم وصديد وَلحم عبيط وَغَيْرِه حَتّٰى مَلَاَت الْقدح ثُمَّ قَالَ اِن هَاتين صامتا عَمَّا أحل اللّٰه لَهما وافطرتا على مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِمَا جَلَست اِحْدَاهمَا اِلَى الْاُخْرٰى فجعلتا تاكلان من لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُو يعلى كلهم عَن رجل لم يسم عَن عبيد وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث أنس وَيَاتِي فِي الْغَيْبَة اِن شَاءَ اللّٰه

الْعس بِضَم الْعين وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْقدح الْعَظِيْم والعبيط بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة بعدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطري

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو خواتین نے روزہ رکھا' تو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں خواتین نے روزہ رکھا ہے' اور ان دونوں کی یہ حالت ہے کہ پیاس کی وجہ سے یہ مرنے کے قریب ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے منہ پھیر لیا' یا آپ خاموش رہے' تو اس نے اپنی بات دھرائی' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ یہ دوپہر کے وقت کی بات ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اللہ کی قسم! یہ دونوں مرنے والی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ دونوں خواتین آئیں اور پھر ایک پیالہ لایا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے ایک خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے پیپ' خون اور گوشت کی قے کی' یہاں تک نصف پیالہ بھر گیا' پھر آپ نے دوسری خاتون سے کہا: تم قے کرو' تو اس نے بھی پیپ' خون' گوشت اور دیگر چیزوں کی قے کی' جس نے پیالے کو بھر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے تو روزہ رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حلال قرار دی ہے' اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا' جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے لئے حرام قرار دی ہے' یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھی تھیں' اور انہوں نے لوگوں کے گوشت کھانے شروع کر دیے تھے (یعنی غیبت کرنا شروع کر دی تھی)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے علاوہ امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے حضرت عبید رضی اللہ عنہ سے اس کو نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں کیا' یہی روایت امام ابوداؤد طیالسی اور ابن ابودنیا نے غیبت کی مذمت میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' یہ حدیث آگے چل کر غیبت کے بیان میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''عس'' میں 'عین' پر پیش' ہے' 'س' پر شد' ہے' اس سے مراد بڑا پیالہ ہے۔

والعبيط بِفَتْحِ الْعين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة ثُمَّ يَاء مثناة تَحت وطاء مُهْملَة هُوَ الطرى

لفظ ''عبیط'' میں 'ع' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے' پھر 'ی' اور پھر 'ط' ہے' اس سے مراد تازہ ہونا ہے۔

14 - التَّرْغِيْب فِي الاعْتِكَاف

باب: اعتکاف سے متعلق ترغیبی روایات

1649 - رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بن حُسَيْن عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعْتكف عشرا فِيْ رَمَضَان كَانَ كحجتين وعمرتين -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ 'اپنے والد (حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص رمضان میں ایک عشرے کا اعتکاف کرے' تو یہ دو مرتبہ حج کرنے اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے روایت کی ہے۔

1650 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ معتكفا فِيْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رجل فَسلم عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ لَهُ ابْن عَبَّاس يَا فلَان اَرَاك مكتئبا حَزِيْنًا قَالَ نَعَمْ يَا ابْن عَم رَسُوْلُ اللّٰه

لِفُلَانٍ عَلَيَّ حق وَلَاء وَحُرْمَة صَاحب هٰذَا الْقَبْر مَا اقدر عَلَيْهِ قَالَ ابْن عَبَّاس افلا أكلمهُ فِيك فَقَالَ إِن أَحْبَبْت قَالَ فانتعل ابْن عَبَّاس ثُمَّ خرج من الْمَسْجِد فَقَالَ لَهُ الرجل انسيت مَا كنت فِيهِ قَالَ لَا وَلَكِنِّي سَمِعت صَاحب هٰذَا الْقَبْر صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والعهد بِهِ قريب فَدَمَعَتْ عَيناهُ وَهُوَ يَقُوْلُ من مَشى فِي حَاجَة أَخِيه وبلغ فِيهَا كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِين وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه اللّٰه تَعَالَى جعل اللّٰه بَينه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ ۔ قَالَ الْحَافِظ وَاَحَادِيْث اعْتِكَاف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْهُوْرَة فِي الصِّحَاح وَغَيْرهَا لَيست من شَرط كتَابنَا

✿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں اعتکاف کیا ہوا تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا' سلام کیا اور بیٹھ گیا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: اے فلاں! میں دیکھ رہا ہوں کہ تم پریشان اور غمگین ہو' تو اس نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول کے چچازاد! فلاں شخص کا میرے ذمے حق ہے' جو ولاء کا حق ہے' اور اس صاحب قبر کی حرمت کی قسم ہے' میں اس کی قدرت نہیں رکھتا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہارے بارے میں اس شخص کے ساتھ بات چیت نہ کروں؟ اس نے کہا: اگر آپ پسند کریں تو ایسا کرلیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جوتے پہنے اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے' تو اس شخص نے کہا: آپ بھول گئے ہیں کہ آپ کس حالت میں تھے (یعنی آپ نے تو اعتکاف کیا ہوا تھا) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی نہیں! (میں بھولا نہیں ہوں) میں نے ان صاحب قبر (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' جن کو رخصت ہوئے' ابھی زیادہ زمانہ نہیں ہوا' اس کے بعد ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' پھر انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' اور اس بارے میں کوشش کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنا دیتا ہے' جو اس سے زیادہ بڑی ہوتی ہیں' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف سے متعلق احادیث مشہور ہیں' جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مذکور ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں۔

15 - التَّرْغِيب فِي صَدَقَة الْفطر وَبَيَان تأكيدها

باب: صدقہ فطر سے متعلق ترغیبی روایات' اور اس کی تاکید کا بیان

1651 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَة الْفطر طهرة

لِلصَّائِمِ من اللَّغو والرفث وطعمة لِلْمَسَاكِين فَمَنْ اَدَّاهَا قبل الصَّلَاة فَهِيَ زَكَاة مَقْبُولَة وَمَنْ اَدَّاهَا بعد الصَّلَاة فَهِيَ صَدَقَة من الصَّدَقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

قَالَ الْخطابِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَوْلِه فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاة الْفطر فِيْهِ بَيَان اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَاجب كافتراض الزَّكَاة الْوَاجِبَة فِي الْاَمْوَال وَفِيْه بَيَان اَن مَا فرض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَمَا فرض اللّٰه لِاَن طَاعَته صادرة عَن طَاعَة اللّٰه وَقد قَالَ بفرضية زَكَاة الْفطر ووجوبها عَامَّة اَهْل الْعلم وَقد عللت بِاَنَّهَا طهرة للصَّائِم من الرَّفث واللغو فَهِيَ وَاجِبَة على كل صَائِم غَنِيْ ذِيْ جدة اَوْ فَقير يجدهَا فضلا عَن قوته اِذا كَانَ وُجُوبهَا لِعِلَّة التَّطْهِير وكل الصائمين محتاجون اِلَيْهَا فَاِذَا اشْتَرَكُوا فِي الْعلَّة اشْتَرَكُوا فِي الْوُجُوب ......انْتَهى

وَقَالَ الْحَافِظ اَبُوْ بَكْرِ بن الْمُنْذر أجمع عوام اَهْلِ الْعلم على اَن صَدَقَة الْفطر فرض وَمِمَّنْ حفظنا ذٰلِكَ عَنهُ من اَهْلِ الْعلم مُحَمَّد بن سِيرِين وَاَبُو الْعَالِيَة وَالضَّحَّاك وَعَطَاء وَمَالك وسُفْيَان الثَّوْرِيّ وَالشَّافِعِيّ وَاَبُو ثَوْر وَأحمد وَاِسْحَاق وَاَصْحَاب الرَّاْي وَقَالَ اِسْحَاق هُوَ كالاجماع من اَهْلِ الْعلم انْتَهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر اس لئے مقرر کیا تھا' تاکہ روزہ دار سے جو لغو فضول حرکت سرزد ہوئی ہو' وہ پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانا نصیب ہو' جو شخص (عید کی) نماز سے پہلے اسے ادا کر دے گا' تو یہ مقبول ادائیگی ہو گی اور جو شخص (عید کی) نماز کے بعد اسے ادا کرے گا' تو یہ ایک عام صدقہ شمار ہو گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ان کا یہ کہنا کہ ''نبی اکرم ﷺ نے صدقہ فطر مقرر کیا ہے'' اس میں اس بات کا بیان ہے کہ صدقہ فطر ایسا لازم عمل ہے' جو واجب ہے' جس طرح اموال میں زکوۃ واجب ہے' اور اس میں اس بات کا بھی بیان موجود ہے کہ جو چیز نبی اکرم ﷺ نے فرض قرار دی ہو' وہ اسی طرح ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے' اور عام اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: صدقہ فطر' فرض ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جو یہ علت بیان کی ہے: یہ روزہ دار سے صادر ہونے والی لغزشوں اور فضول چیزوں سے طہارت کا باعث بنتا ہے' تو یہ چیز ہر روزہ دار پر واجب ہے کہ جو خوشحال اور صاحب حیثیت ہو' غریب ہو' لیکن اس کے پاس اپنی ذاتی خوراک کے علاوہ اضافی (اناج یا رقم) موجود ہو' تو جب اس کے وجوب کی وجہ یہ ہو گی کہ پاک کرنا ہے' تو پھر تمام روزہ دار اس کے محتاج ہوں گے' اور جب وہ علت میں مشترک ہوں گے' تو وہ وجوب میں بھی مشترک ہوں گے ......علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ ابوبکر بن منذر فرماتے ہیں: اکثر اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صدقہ فطر واجب ہے' جن اہل علم کے نام' اس وقت ہمیں یاد ہیں' وہ یہ ہیں: محمد بن سیرین' ابوالعالیہ' ضحاک' مالک' سفیان ثوری' شافعی' ابوثور' احمد' اسحاق اور اصحاب رائے۔

اسحق کہتے ہیں: یہ اہل علم کے اجماع کی مانند ہے......ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

1652 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَوْ ثَعْلَبَة بن عبد الله بن اَبِیْ صعیر عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاع من بر اَوْ قمح على كل صَغِير اَوْ كَبِير حر اَوْ عبد ذكر اَوْ اُنْثى غَنِيّ اَوْ فَقير اما غنيكم فيزكيه الله وَأما فقيركم فيرد الله عَلَيْهِ اكثر مِمَّا اَعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد . صعير هُوَ بِالْعينِ الْمُهْملَة مُصَغرًا

❀❀ :عبداللہ بن ثعلبہ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ثعلبہ بن عبداللہ بن ابوصعیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(صدقہ فطر میں) گندم کا ایک صاع (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مذکر اور مؤنث خوشحال اور غریب پر لازم ہوگا' جہاں تک خوشحال شخص کا تعلق ہے' تو اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کا تزکیہ کردے گا' اور جہاں تک غریب کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اِس سے زیادہ واپس کرے گا' جو اس نے دیا ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(روایت کی سند میں استعمال ہونے والے لفظ) ''صعیر'' میں 'ع' ہے' اور یہ اسم تصغیر ہے۔

1653 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْم شهر رَمَضَان مُعَلّق بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع اِلَّا بزَكَاة الْفطر

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين فِيْ فَضَائِل رَمَضَان وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جيد الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رمضان کے مہینے کے روزے' آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتے ہیں' اور انہیں صدقہ فطر اوپر لے جاتا ہے''

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے ''فضائل رمضان'' میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' لیکن سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

1654 - وَعَنْ كثير بن عبد الله الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَة (قد اَفْلح من تزكّى وَذكر اسْم ربه فصلى) قَالَ اُنزلت فِيْ زَكَاة الْفطر

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . قَالَ الْحَافِظ كثير بن عبد الله واه

❀❀ کثیر بن عبداللہ مزنی' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''تحقیق وہ شخص کامیاب ہوگیا' جس نے تزکیہ کیا' اور اپنے پروردگار کے اسم کا ذکر کیا' اور نماز ادا کی''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ (منذری) فرماتے ہیں: کثیر بن عبداللہ نامی راوی ''واہی'' ہے۔

کِتَابُ الْعِيدَيْنِ وَالْاُضْحِيَّة

اَلتَّرْغِيبُ فِیْ اِحْيَاءِ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ

باب: عیدین کے بارے میں اور قربانی کے بارے میں روایات

عیدین سے پہلے کی دونوں راتوں میں رات بھر عبادت کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ محتسبا لم يمت قلبه يَوْم تَمُوْتُ الْقُلُوْب

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن بَقِيَّة مُدَلّس وَقد عنعنه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عیدین سے پہلے والی راتوں میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے نوافل ادا کرے گا' تو اس کا دل اس دن نہیں مرے گا جس دن' (لوگوں کے) دل مردہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ بقیہ نامی راوی تدلیس کرتا ہے' اور یہ روایت ''عنعنہ'' کے طور پر منقول ہے۔

1656 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحْيَا اللَّيَالِي الْخمس وَجَبت لَهُ الْجَنَّة لَيْلَة التَّروِيَة وَلَيْلَة عَرَفَة وَلَيْلَة النَّحر وَلَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة النّصْف من شعْبَان

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پانچ راتیں جاگ کر عبادت کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے' ترویہ کی رات' عرفہ کی رات' قربانی کی رات' عید الفطر کی رات' اور نصف شعبان کی رات (یعنی شب برأت)''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1657 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحْيَا لَيْلَة الْفطر وَلَيْلَة الْاَضْحَى لم يمت قلبه يَوْم تَمُوْت الْقُلُوْب ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَالْكَبِير

حدیث1655: سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب فيمن قام في ليلتي العيدين - حديث:1778 شعب الإيمان للبيهقي - في ليلة العيدين فرسو مرسا' حديث: 3547 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب صلاة العيدين' باب عبادة ليلة العيدين - حديث:5917 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب صلاة الخوف' عبادة ليلة العيدين - حديث:2009

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
”جو شخص عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کرتا ہے‘ اس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا‘ جس دن قلوب مردہ ہوں گے“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2 - التَّرْغِيب فِي التَّكْبِيْر فِي الْعِيد وَذكر فَضله

باب: عید کے دن تکبیر کہنے سے متعلق ترغیبی روایات‘ اور اِس کی فضیلت کا تذکرہ

1658 - رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوْا اَعْيَادَكُمْ بِالتَّكْبِيْرِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَفِيْهِ نَكَارَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
”اپنی عیدوں کو تکبیر کے ذریعے آراستہ کرو“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے‘ اور اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1659 - وَعَنْ سعد بن اَوْس الْاَنْصَارِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْم عيد الْفطر وقفت الْمَلَائِكَة على اَبْوَاب الطّرق فَنادوا اغدوا يَا معشر الْمُسلمين اِلَى رب كريم يمن بِالْخَيرِ ثُمَّ يثيب عَلَيْهِ الجزيل لقد أمرْتُمْ بِقِيَام اللَّيْل فقمتم وأمرتم بصيام النَّهَار فصمتم وأطعتم ربكُمْ فاقبضوا جوائزكم فَإِذَا صلوا نَادَى مُنَاد اَلا اِن ربكُمْ قد غفر لكم فَارْجِعُوْا راشدين اِلَى رحالكُمْ فَهُوَ يَوْم الْجَائِزَة وَيُسمى ذَلِكَ الْيَوْم فِي السَّمَاء يَوْم الْجَائِزَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة جَابر الْجعْفِيّ وَتقدم فِي الصّيام مَا يشْهد لَهُ

سعد بن اوس انصاری‘ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
”جب عید الفطر کا دن آتا ہے‘ تو فرشتے راستوں کے دروازوں پر ٹھہر جاتے ہیں‘ اور پکارتے ہیں: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنے معزز پروردگار کی بارگاہ کی طرف جاؤ‘ جو بھلائی کے ذریعے احسان کرتا ہے‘ اور پھر اس پر بہترین ثواب بھی عطا کرتا ہے‘ تم لوگوں کو رات کے وقت نوافل ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا‘ تم نے نوافل ادا کیے‘ تمہیں دن کے وقت روزے رکھنے کا حکم دیا گیا تھا‘ تم نے روزے رکھے‘ تم نے اپنے پروردگار کی اطاعت کی‘ تو اب اپنا بدلہ حاصل کرو‘ جب لوگ (عید کی) نماز ادا کر لیتے ہیں‘ تو منادی یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار نے تمہاری مغفرت کر دی ہے‘ اب تم اپنی رہائش گاہ کی طرف کامیابی حاصل کیے ہوئے جاؤ‘ تو یہ بدلے کا دن ہے‘ اور آسمان میں اُس دن کو بدلے (یعنی اجر و ثواب) کا دن کہا جاتا ہے“

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں‘ جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
اس سے پہلے روزوں سے متعلق باب میں ایسی حدیث گزر چکی ہے‘ جو اس کی شاہد ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الْأُضْحِيَة

وَمَا جَاءَ فِيمَن لم يضح مَعَ الْقُدْرَة وَمَنْ بَاعَ جلد أضحيته

باب: قربانی کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص قدرت ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتا اور جو اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے ان کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

1660 - عَـن عَـائِشَة رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ من عمل يَـوْم الـنَّـحْـر اَحَبَّ اِلَى الله من اِهراق الدَّم وَاِنَّهُ لتاتي يَوْم الْقِيَامَة فِيْ فرشه بقرونها وَاَشْعَارهَا وأظلافها وَان الدَّم لَيَقَع من الله بمَكَان قبل اَن يَقع من الْاَرْض فطيبوا بهَا نفسا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَـالَ الْـحَـافِـظ رَوَوْهُ مـن طَـرِيْـق اَبِيْ الْمثنى واسْـمه سُلَيْمَان بن يزِيْد عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَسليمَان واه وَقد وثق

قَالَ التِّرْمِذِيّ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الْاُضْحِية لصَاحِبهَا بِكُل شَعْرَة حَسَنَة وَهٰذَا الحَدِيْث الَّذِيْ اَشَارَ اِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَغَيرهمَا كلهم عَن عَائِذ الله عَنْ اَبِيْ دَاوُد عَن زيد بن اَرقم قَالَ قَالَ اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِي قَالَ سنة أبيكم اِبْرَاهِيْم صلوَات الله عَلَيْهِ وَسَلامه قَالُوْا فَمَا لنا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة قَالُوْا فالصوف قَالَ بِكُل شَعْرَة من الصُّوف حَسَنَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واهيه عَائِذ الله هُوَ الْمُجَاشِعِي وَاَبُوْ دَاوُد هُوَ نفيع بن الْحَارِث الْاَعْمَى وَكِلَاهُمَا سَاقِط

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قربانی کے دن انسان کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں' بالوں اور کھروں سمیت (میدان محشر میں) میں آئے گا اور اس کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام پر گرتا ہے' تو تم اس حوالے سے خوشخبری حاصل کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے بھی صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ان حضرات نے یہ روایت ابوثنیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' جن کا نام سلمان بن یزید ہے' انہوں نے ہشام کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کو نقل کیا ہے' سلمان نامی راوی ''واہی'' ہے' البتہ اسے ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

امام ترمذی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''قربانی کرنے والے شخص کو اُس (قربانی کے جانور) کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
یہ حدیث جس کی طرف امام ترمذی نے اشارہ کیا ہے اس کو امام ابن ماجہ امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عائذ اللہ کے حوالے سے ابوداؤد کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:
''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ان قربانیوں کا کیا حکم ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی اون کے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی لوگوں نے عرض کی: اُون کے؟ آپ نے فرمایا: اون کے ہر بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی''
امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے حافظ کہتے ہیں: بلکہ یہ روایت ''واہی'' ہے اور اس کا راوی عائذ اللہ مجاشعی ہے اور ابوداؤد نامی (راوی کا نام) نفیر بن حارث اعمٰی ہے اور یہ دونوں راوی ''ساقط الاعتبار'' ہیں۔

1661 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْم أضحی مَا عمل آدَمِیّ فِیْ هٰذَا الْیَوْم أفضل من دم یهراق اِلَّا اَن یکون رحما توصل
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر وَفِیْ اِسْنَاده یحیی بن الْحسن الْخُشَنِیّ لَا یحضرنی حَاله
❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن ارشاد فرمایا:
''آج کے دن میں انسان کا کوئی بھی عمل خون بہانے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا ہے البتہ اگر صلہ رحمی کی جائے تو اس کا حکم مختلف ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن حسن خشنی ہے اس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

1662 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا فَاطِمَة قومِی اِلٰی اضحیتك فاشهدیها فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا اَن یغْفر لَك مَا سلف من ذنوبك قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ النا خَاصَّة اَهْلِ الْبَیْت اَوْ لنا وللمسلمین قَالَ بل لنا وللمسلمین
رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الضَّحَایَا وَغَیْرِهٖ وَفِیْ اِسْنَاده عَطِیَّة بن قیس وثق وَفِیْهِ کَلَام
وَرَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ عَن عَلیّ وَلَفْظِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا فَاطِمَة قومِی فاشهدی أضحیتك فَاِن لَك بِاَوَّل قَطْرَة تقطر من دَمهَا مغْفرَة لکل ذَنْب أما اِنَّهٗ یجاء بلحمها ودمها تُوضَع فِیْ میزانك سَبْعِیْنَ ضعفا قَالَ اَبُوْ سعید یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لآل مُحَمَّد خَاصَّة فَاِنَّهُم اَهْل لما خصوا بِهٖ من الْخَیْر اَوْ لِلْمُسْلِمین عَامَّة قَالَ لآل مُحَمَّد خَاصَّة وللمسلمین عَامَّة
وَقد حسن بعض مَشَایِخنَا حَدِیْث عَلیّ هٰذَا وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے فاطمہ! تم اپنی قربانی کے جانور کے پاس جاؤ' اور اس کے پاس موجود رہو' کیونکہ اس کے خون کا جب پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اس کی وجہ سے تمہارے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے اہل بیت کے لئے مخصوص ہے؟ یا ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں (سب) کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہمارے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الضحایا'' میں نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' اس کی سند میں ایک راوی عطیہ بن قیس ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم اصبہانی نے یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کے پاس موجود رہو' کیونکہ جب اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے' تو یہ ہر گناہ سے مغفرت کا باعث ہوتا ہے (قیامت کے دن) اس جانور کے گوشت اور خون کو لایا جائے گا' اور تمہارے میزان میں ستر گنا کر کے رکھا جائے گا' تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کے لئے خاص ہے' کیونکہ وہ اس چیز کے اہل ہیں' کہ بھلائی ان کے ساتھ مخصوص ہو' یا پھر مسلمانوں کے لئے عمومی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لئے خاص بھی ہے' اور مسلمانوں کے لئے عام بھی ہے''

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) ہمارے بعض مشائخ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1663 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَیھَا النَّاس ضحوا واحتسبوا بدمائھا فَإِنَّ الدَّم وَإِن وَقع فِی الْأَرْض فَإِنَّہُ یَقع فِی حرز اللہ عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! قربانی کرو' اور اس کے خون کے ذریعے ثواب کی امید رکھو' کیونکہ اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے' لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں جاتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1664 - وَرُوِیَ عَنِ الْحُسَیْن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ضحی طیبَۃ نَفسہ محتسبا لاضحیتہ کَانَت لَہٗ حِجَابا مِنَ النَّار . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ

❀❀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی خوش دلی کے ساتھ ثواب کی نیت رکھتے ہوئے قربانی کرتا ہے' تو اس کی وہ قربانی اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائے گی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1665 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أنفقت الْوَرِق فِیْ شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من نحر ینحر فِیْ یَوْم عید
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی بھی چیز کے بارے میں جو رقم خرچ کی جاتی ہے' وہ اس سے زیادہ پسندیدہ نہیں' جو شخص عید کے دن قربانی کرتا ہے''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1666 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خیر الْأُضْحِیة الْکَبْش وَخیر الْکَفَن الحلَّة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ الْکَبْش الأقرن رَوَوْهُ کلهم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان عَن سلیم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ۔ قَالَ الْحَافِظ عفیر واه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سب سے بہترین قربانی دنبے کی ہے' اور سب سے بہترین کفن' حلہ ہے''
یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''سینگوں والے مینڈھے کی ہے''
ان تمام حضرات نے' یہ روایت عفیر بن معدان کے حوالے سے' سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ حافظ کہتے ہیں: عفیر نامی راوی ''واہی'' ہے۔

1667 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجد سَعَةً لِاَن یُضحی فَلَمْ یضح فَلَا یحضر مصلانا
رَوَاهُ الْحَاکِم مَرْفُوْعا هٰکَذَا وَصَححهُ وموقوفا وَلَعَلَّه أشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص قربانی کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے' تو وہ ہماری عیدگاہ میں (یعنی عید کی نماز میں) شامل نہ ہو''
یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور شاید یہی موزوں ہے۔

1668 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ جلد أضحیته فَلَا أُضْحِیة لَهُ ۔ رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد
قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده عبد اللّٰه بن عَیَّاش الْقِتْبَانِیّ الْمصْرِیّ مُخْتَلف فِیْهِ وَقد جَاءَ فِیْ غیر مَا حَدِیْثٍ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّهْی عَن بیع جلد الْأُضْحِیة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی قربانی کی کھال فروخت کر دیتا ہے اس کی قربانی نہیں ہوتی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عیاش قتبانی مصری ہے جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک اور حدیث میں قربانی کی کھال فروخت کرنے کی ممانعت مذکور ہے۔

4 - التَّرْهِيب من الْمثلَة بِالْحَيَوَانِ

وَمَنْ قَتله لغير الْأكل وَمَا جَاءَ فِي الْآمر بتحسين القتلة والذبحة

جانور کا مثلہ کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

جو شخص کھانے کی بجائے (بے مقصد طور پر) جانور کو قتل کرتا ہے اور اچھی طرح سے قتل کرنے اور اچھی طرح سے ذبح کرنے سے متعلق جو کچھ منقول ہے۔

1669 - عَن شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله كتب الْاِحْسَان على كل شَيْءٍ فَاِذَا قتلتم فَاَحْسنُوا القتلة وَاِذَا ذبحتم فَاَحْسنُوا الذبْحَة وليحد اَحَدُكُمْ شفرته وليرح ذَبِيحَته . رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے حوالے سے اچھائی کو لازم قرار دیا ہے جب تم قتل کرو تو اچھی طرح (یعنی اذیت پہنچائے بغیر) قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو احسن طریقے سے ذبح کرو اور آدمی کو اپنی چھری تیز کر لینی چاہئے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچانا چاہئے'' - یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حديث1669: صحيح مسلم - كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان' باب الأمر بإحسان الذبح والقتل - حديث:3709 صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الذبائح - ذكر الأمر بحد الشفار' حديث: 5967 سنن أبي داود - كتاب الضحايا' باب في النهي أن تصبر البهائم - حديث: 2447 سنن ابن ماجه - كتاب الذبائح' باب إذا ذبحتم - حديث:3168 السنن للنسائي - كتاب الصيد والذبائح' الأمر بإحداد الشفرة - حديث: 4353 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك' باب سنة الذبح - حديث: 8337 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الديات' المثلة في القتل - حديث: 27365 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الضحايا' الأمر بإحداد الشفرة - حديث: 4363 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب القصاص بالسيف - 40 باب يحفظ الإمام سيفه ليأخذ سيفا صارما لا يعذبه ولا' حديث: 14974 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب الصيد' ذكاة المقدور عليه - حديث:5859 السنن الصغير للبيهقي - كتاب الصيد والذبائح' باب ما يذكي به وكيف يذكي وموضع الذكاة في غير المقدور - حديث:3023 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث شداد بن أوس - حديث: 16809 مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 1033 البحر الزخار مسند البزار - مسند شداد بن أوس عن النبي صلى الله عليه وسلم' حديث:2930 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1058 المعجم الكبير للطبراني - باب الشين' ما أسند شداد - أبو الأشعث الصنعاني عن شداد' حديث: 6954 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - باب في رحم الصغير وتوقير الكبير' حديث:10598

1671 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدّ الشفار وَاَن توارى عَن الْبَهَائِم وَقَالَ إِذا ذبح اَحَدُكُمْ فليجهز - رَوَاهُ ابْن مَاجَه . الشفار جمع شفرة وَهِي السكين وليجهز هُوَ بِضَم الْيَاء وَسُكُون الْجِيم وَكسر الْهَاء وَآخره زَاي اَي فليسرع ذبحهَا ويتمه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری کی دھار کو تیز کرنے کا حکم دیا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ اسے جانوروں کی نگاہ سے اوجھل رکھا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص نے ذبح کرنا ہو تو وہ جلدی اور مکمل ذبح کرے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔لفظ ''الشفار'' لفظ ''شفرۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد چھری ہے لفظ ''فلیجہز'' اس میں 'ی' پر پیش' ہے اور'ج' ساکن ہے اور 'ہ' پر زیر ہے اس کے آخر میں 'ز' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ آدمی کو تیزی سے ذبح کرنے کا چاہیے اور اسے مکمل کرنا چاہیے۔

1672 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من إِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا إِلَّا يسْأَله اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ اَن يذبحها فيأكلها وَلَا يقطع رَأسهَا وَيَرْمِي بهَا . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی چڑیا' یا اس سے بھی چھوٹے کسی پرندے کو ناحق قتل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں اُس سے حساب لے گا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ اسے ذبح کر کے کھالے اور اس کا سر نہ کاٹے اور اسے پھینک نہ دے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کو امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

1673 - وَعَنْ الشريد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج إِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ يَا رب إِن فَلَانا قتلني عَبَثا وَلَمْ يقتلني مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بے کار طور پر کسی چڑیا کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کر دیا تھا' کسی فائدے کے لئے مجھے قتل نہیں کیا تھا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1674 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رأى رجلا يسْحَب شَاة بِرجلهَا ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدها إِلَى الْمَوْت قودا جميلا . رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِي كِتَابه مَوْقُوفًا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا' جو بکری کو ذبح کرنے کے لیے' ٹانگ سے پکڑ

کر (گھسیٹ کر) لے جا رہا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو! تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کر جاؤ'
یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1675 - وَرَوَاهُ اَيضًا مَرْفُوعا عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَن الْوَضِين بن عَطاء قَالَ إِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتَّى جَاءَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَأَخذهَا يسحبها بِرجلهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِي لأمر الله وَأَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا
وَهَذَا معضل والوضين فِيهِ كَلَام

❀❀ انہوں نے یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو محمد بن راشد کے حوالے سے وضین کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک قصاب نے بکری کے لئے دروازہ کھولا' تاکہ وہ اسے ذبح کر دے' تو وہ بکری اس سے چھوٹ کر چلی گئی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا' وہ اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اُسے کھینچ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو! اور اے قصائی! تم اس بکری کو آرام سے لے کر چلو"
یہ روایت "معضل" ہے' اور "وضین" نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1676 - وَعَنْ اَبِيْ صَالح الْحَنَفِيّ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مثل بِذِي روح ثُمَّ لم يتب مثل الله بِهِ يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀ ابو صالح حنفی' ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ وہ (صحابی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص کسی جاندار کا مثلہ کرے گا اور پھر توبہ نہیں کرے گا' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا مثلہ کرے گا"
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہے۔

1677 - وَعَنْ مَالك بن نَضْلَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تنْتج إبل قَوْمك صحاحا فتعمد إِلَى الموسى فتقطع آذانها وتشق جلودها وَتقول هَذِهِ صرم فتحرمها عَلَيْك وَعلى اَهْلك قلت نعم قَالَ فَكل مَا آتاك الله حل ساعد الله اَشد من ساعدك ومُوسَى الله اَشد من موساك
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحِهِ وَسَيَأْتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة وَالرَّحْمَة إِنْ شَاءَ الله
الصرم بِضَم الصَّاد الْمُهْملَة وَسُكُون الرَّاء جمع الصريم وَهُوَ الَّذِيْ صرم مِنْهُ اَی قطع

❀❀ حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایسا ہوتا ہے؟ کہ تمہاری قوم کے اونٹ صحیح وسالم بچے کو جنم دیتے ہیں' اور پھر تم اُسترہ لے کر ان کے کان کاٹ دیتے ہو' اُن کی کھال چیر دیتے ہو' اور پھر کہتے ہو: یہ "صرم" ہے' اور پھر تم اس کو اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ کے لئے حرام قرار دیتے ہو؟ میں نے عرض کی:

جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے جو چیز تمہیں عطا کی ہو' اُسے کھالیا کرو' اللہ تعالیٰ کی کلائی تمہاری کلائی سے زیادہ مضبوط ہے' اللہ تعالیٰ کا اُسترہ' تمہارے اُسترے سے زیادہ تیز ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' عنقریب یہ قطع رحمی سے متعلق باب میں بھی آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''صرم'' میں 'ص' پر 'پیش' ہے' اس کے بعد 'ر' ساکن ہے' یہ لفظ ''صریم'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ جانور ہے' جس کا کچھ حصہ کاٹ دیا گیا ہو۔

كِتَابُ الْحَجِّ

کتاب: حج کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْحَج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن خرج يقصدهما فَمَاتَ

حج اور عمرہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو شخص ان کے قصد سے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1678 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْعَمَل أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه تَعَالٰى اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُول فِيْهِ وَحج مبرور

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة حجَّة مبرورة تكفر خَطَايَا سنة

الْمبرور قِيْلَ هُوَ الَّذِيْ لَا يَقع فِيْهِ مَعْصِيَة وَقد جَاءَ من حَدِيْث جَابر مَرْفُوْعا اِن بر الْحَج اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام وَعند بَعْضهمْ اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام ...... وَسَيَأْتِي

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا، عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مبرور حج“

حديث1678: صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب من قال إن الإيمان هو العمل - حديث:26 صحيح البخاري - كتاب الحج باب فضل الحج المبرور - حديث:1457 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان كون الإيمان بالله تعالى أفضل الأعمال - حديث: 143 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان أفضل الأعمال والدليل على أن الإيمان قول وعمل - حديث: 138 صحيح ابن حبان - كتاب الإيمان' باب فضل الإيمان - ذكر البيان بأن الواو الذي في خبر أبي ذر الذي ذكرناه' حديث: 153 سنن الدارمي - كتاب الجهاد' باب أي الأعمال أفضل - حديث:2353 الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد - باب ما جاء أي الأعمال أفضل' حديث: 1625 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج' فضل الحج - حديث: 2590 جامع معمر بن راشد - أي الأعمال أفضل' حديث: 907 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 3481 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك' فضل الحج - حديث: 18959 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' جماع أبواب السير - باب في فضل الجهاد في سبيل الله' حديث: 17189 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7422 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث: 3920

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے' جس میں کوئی شک نہ ہو' اور ایسا غزوہ (جنگ میں حصہ لینا) ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مبرور حج' ایک سال کی خطاؤں کا کفارہ بن جاتا ہے''

(حافظ منذری بیان کرتے ہیں:) ''مبرور'' کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ حج ہے' جس میں کسی معصیت کا ارتکاب نہ کیا گیا ہو' کیونکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' ایک ''مرفوع'' حدیث میں یہ بات مذکور ہے:

''حج کی نیکی میں یہ بات شامل ہے کہ کھانا کھلایا جائے اور پاکیزہ کلام کیا جائے''

بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کھانا کھلایا جائے اور سلام پھیلایا جائے''...... یہ حدیث آگے چل کر آئے گی۔

1679 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من حج فَلَمْ يرفث وَلَمْ يفسق رَجَعَ من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِیّ اِلَّا انه قَالَ غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

الرَّفَث بِفَتحِ الرَّاء وَالْفَاء جَمِيعًا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس انه قَالَ الرَّفَث مَا رُوجِعَ بِهِ النِّسَاء وَقَالَ الْاَزْهَرِی الرَّفَث كلمة جَامِعَة لكل مَا يُرِيدهُ الرجل من الْمَرْاَة . قَالَ الْحَافِظ الرَّفَث يُطلق وَيُرَاد بِهِ الْجِمَاع وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ الْفُحش وَيُطلق وَيُرَاد بِهِ خطاب الرجل الْمَرْاَة فِيمَا يتَعَلَّق بِالْجِمَاعِ وَقد نقل فِیْ معنى الحَدِيْث كل وَاحِد مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَة عَن جمَاعَة من الْعلمَاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی بری بات نہ کرے' اور اس میں کسی فسق کا ارتکاب نہ کرے' تو وہ اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو جاتا ہے' جیسے اُس دن تھا' جس دن اس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''

لفظ ''الرفث'' میں 'ر' پر 'زبر' ہے' 'ف' پر بھی 'زبر' ہے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: ''رفث'' سے مراد عورتوں کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے' ازہری کہتے ہیں: ''رفث'' ایک جامع کلمہ ہے' جو ہر اس چیز کے لئے استعمال ہوتا ہے' جو آدمی عورت سے چاہتا ہے۔

حافظ کہتے ہیں: ''رفث'' کا لفظ مطلق ہے' اور اس کے ذریعے مراد صحبت کرنا ہے' اور کبھی اس کا اطلاق فحش بات پر بھی ہوتا ہے

کبھی اس کے ذریعے مرد کا عورت کو مخاطب کرنا بھی مراد ہوتا ہے' جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا تعلق شہوت سے ہوتا ہے' اور یہ تمام مفاہیم علماء کی ایک جماعت سے منقول ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1680 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعمرَة اِلَى الْعمرَة كَفَّارَة لما بَيْنهُمَا وَالْحج المبرور لَيْسَ لَهُ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ والأصبهاني

وَزَاد وَمَا سبح الْحَاج من تَسْبِيحَة وَلَا هلل من تَهْلِيلَة وَلَا كبر من تَكْبِيرَة اِلَّا بشر بهَا تبشيرة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' اور مبرور حج کا بدلہ صرف جنت ہے''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاجی جو بھی تسبیح پڑھتا ہے' یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہتا ہے' تو اسے اس حوالے سے خوشخبری نصیب ہوتی ہے''۔

1681 - وَعَنِ ابنِ شماسَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَضَرنَا عَمْرو بن العَاصِي وَهُوَ فِي سِيَاقَة الْمَوْت فَبكى طَوِيلا وَقَالَ فَلَمَّا جعل الله الْإِسْلَام فِيْ قلبِي أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَمِينك لابايعك فَبسط يَده فقبضت يَدي فَقَالَ مَا لَك يَا عَمْرو قَالَ اردْت اَن اشْترط قَالَ تشْترط مَاذَا قَالَ اَن يغْفر لي قَالَ أما علمت يَا عَمْرو اَن الْإِسْلَام يهدم مَا كَانَ قبله وَاَن الْهِجْرَة تهدم مَا كَانَ قبلهَا وَاَن الْحَج يهدم مَا كَانَ قبله ۔ رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيحه هَكَذَا مُخْتَصرًا وَرَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره أطول مِنْهُ

ابن شماسہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جن کی موت کا وقت قریب تھا' وہ خاصی دیر روتے رہے' اور پھر بولے: جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام قبول کرنے کی بات ڈال دی' تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنا دست مبارک آگے کیجئے' تاکہ میں آپ کی بیعت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک آگے کیا' تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو انہوں نے عرض کی: میں ایک شرط عائد کرنا چاہتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیا شرط عائد کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یہ کہ میری مغفرت ہو جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اسلام پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے' اور ہجرت اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتی ہے' اور حج اپنے سے پہلے کے تمام (گناہوں) کو کالعدم کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس روایت کو اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1682 - وَعَنِ الْحسن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اِنِّیْ جبان وَاِنِّیْ ضَعِیْفٍ فَقَالَ هَلُمَّ اِلٰی جِهَاد لَا شَوْکَة فِیْهِ الْحَج

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَاخرجه عبد الرَّزَّاق اَیْضا

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: میں بزدل ہوں اور میں کمزور ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے جہاد کی جانب آؤ' جس میں مشکل نہیں ہے (اور وہ) حج ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' یہ روایت امام عبدالرزاق نے بھی نقل کی ہے۔

1683 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نری الْجِهَاد أفضل الْاَعْمَال اَفلا نجاهد فَقَالَ لٰکِن أفضل الْجِهَاد حج مبرور ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِه وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَلَفْظِه قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ علی النِّسَاء من جِهَاد قَالَ عَلَیْهِنَّ جِهَاد لَا قتال فِیْهِ الْحَج وَالْعُمْرَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا عمل والا ہے' تو کیا ہم (خواتین بھی) جہاد میں حصہ نہ لیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' مبرور حج ہے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا خواتین پر جہاد فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن پر ایسا جہاد لازم ہے' جس میں لڑائی نہیں ہوتی' وہ (جہاد) حج اور عمرہ ہیں''۔

1684 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَاد الْکَبِیْر والضعیف وَالْمَرْاَة الْحَج وَالْعُمْرَة۔رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''بڑی عمر کے شخص' کمزور شخص اور عورت کا جہاد' حج اور عمرہ ہیں''۔ یہ روایت امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1685 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سُؤال جبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام اِیَّاه عَن الْاِسْلَام فَقَالَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وَاَن تقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّکَاة وتحج وتعتمر وتغتسل من الْجَنَابَة وَاَن تتمّ الْوُضُوء وتصوم رَمَضَان قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِم قَالَ نعم قَالَ صدقت

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِهمَا بِغَیْر هٰذَا السِّیَاق وَتقدم فِیْ کتاب الصَّلَاة وَالزَّکَاة اَحَادِیْث کَثِیْرَة تدل علی فضل الْحَج وَالتَّرْغِیْب فِیْهِ وتاکید وُجُوبه لم نعدها لکثرتها فَلْیُرَاجعهَا من اَرَادَ شَیْئًا من ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے اسلام کے بارے میں سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو حج اور عمرہ کرو غسل جنابت کرو وضو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو۔ انہوں نے عرض کی: اگر میں ایسا کرلوں گا تو کیا میں مسلمان ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں منقول ہے تاہم اس کا سیاق کچھ مختلف ہے۔

اس سے پہلے کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الزکوٰۃ میں بہت سی ایسی روایات گزر چکی ہیں جو حج کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور اس کی ترغیب کے بارے میں منقول ہیں اس کے وجوب کے تاکید کے بارے میں منقول ہیں ہم نے انہیں دوبارہ اس لئے بیان نہیں کیا کیونکہ ان کی تعداد زیادہ ہے جو شخص ان سے واقفیت حاصل کرنا چاہے وہ وہاں رجوع کرلے۔

1686 - وَعَنْ أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج جِهَاد كل ضَعِيف-رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِیْ جَعْفَر عَنْهَا

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''حج ہر کمزور شخص کا جہاد ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوجعفر کے حوالے سے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

1687 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْإِسْلَام قَالَ اَن يسلم لله قَلْبك وَاَن يسلم الْمُسلِمُوْنَ من لسَانك ويدك قَالَ فَاَی الْإِسْلَام افضل قَالَ الْإِيمَان قَالَ وَمَا الْإِيمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله والبعث بعد الْمَوْت قَالَ فَاَی الْإِيمَان افضل قَالَ الْهِجْرَة قَالَ وَمَا الْهِجْرَة قَالَ اَن تهجر السوء قَالَ فَاَی الْهِجْرَة افضل قَالَ الْجِهَاد قَالَ وَمَا الْجِهَاد قَالَ اَن تقَاتل الْكفَّار اِذا لقيتهم قَالَ فَاَی الْجِهَاد افضل قَالَ من عقر جَوَاده وَاُهرِيقَ دَمه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عملان هما افضل الْاَعْمَال اِلَّا من عمل بمثلهما حجَّة مبرورة اَوْ عمْرَة مبرورة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ اَبِی قلَابَة عَن رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الشَّام عَن اَبِيه

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارا دل اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بن جائے اور مسلمان تمہاری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ اس نے دریافت کیا: کون سا اسلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان اس نے دریافت کیا: ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو اس نے دریافت کیا: کون سا ایمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہجرت۔ اس نے دریافت کیا: ہجرت

سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم برائی سے لاتعلق ہو جاؤ' اس نے دریافت کیا کہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد' اس نے دریافت کیا: جہاد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تمہارا کفار سے سامنا ہو' تو تم ان کے ساتھ لڑائی کرو' اس نے دریافت کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا جس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور اس کا خون بہا دیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو اعمال ایسے ہیں' جو سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' البتہ جس شخص نے ان کی مانند عمل کیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہے مبرور حج اور مبرور عمرہ''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ابوقلابہ کے حوالے سے اہل شام سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے اس کے والد سے نقل کیا ہے۔

1688 - وَعَنْ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اى الْاَعْمَال افضل قَالَ اِيْمَان بِاللّٰهِ وَحده ثُمَّ الْجِهَاد ثُمَّ حجَّة برة تفضل سَائِر الْاَعْمَال كَمَا بَيْنَ مطلع الشَّمْس اِلٰى مغْرِبهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ ورواة اَحْمد اِلٰى مَاعِز رُوَاة الصَّحِيْح وماعز هٰذَا صَحَابِيّ مَشْهُور غير مَنْسُوب

❀❀ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھنا پھر جہاد کرنا اور پھر نیکی کے ساتھ حج کرنا' دیگر تمام اعمال پر اتنی فضیلت رکھتے ہیں' جتنا فرق سورج کے طلوع ہونے کے مقام سے لے کر اس کے غروب ہونے کے مقام کے درمیان ہے''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' حضرت ماعز رضی اللہ عنہ تک امام احمد کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اور حضرت ماعز رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' ان کا اسم منسوب ذکر نہیں ہوا۔

1689 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَج المبرور لَيْسَ لَهٗ جَزَاء اِلَّا الْجنَّة قيل وَمَا بره قَالَ اِطْعَام الطَّعَام وَطيب الْكَلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِي رِوَايَة لِاَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ اِطْعَام الطَّعَام وافشاء السَّلَام

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مبرور حج کا بدلہ جنت کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے' عرض کی گئی: اس کی نیکی (یعنی مبرور ہونے) سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرمایا: کھانا کھلانا اور پاکیزہ کلام کرنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام احمد اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا''۔

1690 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تابعوا

بَیْنَ الْحَجِ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا ینفیان الْفقر والذنوب کَمَا یَنْفِی الْکِیر خبث الْحَدِیْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَیْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثِ عمر وَلَیْسَ عِنْدهمَا وَالذَّهَب اِلٰی آخِره وَعند الْبَیْهَقِیّ:

"فَاِن مُتَابعَة بَیْنَهُمَا یزیدان فِی الْاَجَل وینفیان الْفقر والذنوب کَمَا یَنْفِی الْکِیر الْخبث"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج اور عمرہ آگے پیچھے کرو' کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے"

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم ان دونوں کی روایت میں "سونے" کے بعد والے الفاظ نہیں ہیں' یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

"ان دونوں کو آگے پیچھے کرنا' زندگی کو لمبا کرتا ہے' اور یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی' زنگ کو ختم کر دیتی ہے"

1691 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن جَراد الصَّحَابِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حجُّوا فَاِن الْحَج یغسل الذُّنُوب کَمَا یغسل المَاء الدّرن . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

حضرت عبداللہ بن جراد صحابی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حج کرو! کیونکہ حج' گناہوں کو یوں دھو دیتا ہے' جس طرح پانی' میل کو دھو دیتا ہے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1692 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَاج یشفع فِی اَرْبَعِمائَة من اَهْل بَیت اَوْ قَالَ من اَهْل بَیته وَیخرج من ذُنُوبه کَیَوْم وَلدته امه . رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِیْه راو لم یسم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حاجی اپنے اہل خانہ کے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے) اور وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

1693 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا ترفع اِبل الْحَاج رجلا وَلَا تضع یدا اِلَّا کتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة اَوْ محا عَنهُ سَیِّئَة اَوْ رفع بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه فِي حَدِيْث يَأْتِي اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حاجیوں کے اونٹ جو (بھی) پاؤں اٹھاتے ہیں' اور جو رکھتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُن (حاجیوں) کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' ان کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور ان کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے''

یہ روایت امام بیہقی اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے' یہ حدیث آگے آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

1694 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جَاءَ يَؤم الْبَيْت الْحَرَام فَركب بعيره فَمَا يرفع الْبَعِير خفا وَلَا يضع خفا اِلَّا كتب الله لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى اِذا انْتهى اِلَى الْبَيْت فَطَاف وَطَاف بَيْنَ الصَّفَا والمروة ثُمَّ حلق اَوْ قصر اِلَّا خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَهَلُمَّ نستأنف الْعَمَل.....فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت الحرام کی زیارت کی نیت سے آتا ہے' تو جب وہ اپنے اونٹ پر سوار ہوتا ہے' تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ہر قدم کے عوض میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اس کے عوض میں اس کا ایک گناہ ختم کرتا ہے' اور اس کے عوض میں اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص بیت اللہ تک پہنچ کر اس کا طواف کرتا ہے' اور صفا و مروہ کا چکر لگاتا ہے' پھر سر منڈوا لیتا ہے' یا بال چھوٹے کروا لیتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' تو اس کے بعد ہمیں نئے سرے سے عمل شروع کرنا چاہئے''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1695 - وَعَنْ زَاذَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرض ابْن عَبَّاس مَرضا شَدِيدا فَدَعَا وَلَده فَجَمعهُمْ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حج من مَكَّة مَاشِيا حَتّٰى يرجع اِلَى مَكَّة كتب الله لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعمِائة حَسَنَة كل حَسَنَة مثل حَسَنَات الْحرم قيل لَهُ وَمَا حَسَنَات الْحرم قَالَ بِكُل حَسَنَة مائَة ألف حَسَنَة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عِيسَى بن سوَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة اِن صَحَّ الْخَبَر فَاِن فِي الْقلب من عِيسَى بن سوَادَة قَالَ الْحَافِظ قَالَ البُخَارِيّ هُوَ مُنكر الحَدِيْث

❀❀ زاذان بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہو گئے' انہوں نے اپنے بچوں کو بلا کر انہیں جمع کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مکہ سے پیدل چلتے ہوئے حج کے لئے جائے اور واپس پیدل آجائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض اسے سات سو نیکیاں عطا کرتا ہے' جن میں سے ہر ایک نیکی' حرم کی نیکیوں کی مانند ہوتی ہے' ان سے دریافت کیا گیا: حرم کی نیکیاں کیا ہوتی

ہیں؟انہوں نے جواب دیا: ہرایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوتی ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عیسیٰ بن سوادہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: اگر یہ روایت مستند ہو تو بھی میرے ذہن میں عیسیٰ بن سوادہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

1696 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَتى الْبَيْت الف اٰتية لم يركب قطّ فِيهِنَّ من الْهِنْد على رجلَيْهِ . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه ايضًا وَقَالَ فِي الْقلب من الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمَن . قَالَ الْحَافِظ الْقَاسِم هٰذَا واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے آئے تھے وہ ہندوستان سے پیدل چل کر یہاں آئے تھے اور اس دوران کبھی سوار ہو کر نہیں آئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: قاسم بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

حافظ کہتے ہیں: قاسم نامی یہ راوی ''واہی'' ہے۔

1697 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے افراد اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے تو یہ اس کے بلانے پر آتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1698 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِي سَبِيل الله والحاج والمعتمر وَفد الله دعاهم فَاَجَابُوهُ وسألوه فَاَعْطَاهُمْ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة عمرَان بن عُيَيْنَة عَن عَطاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا شخص حج کرنے والا شخص اور عمرہ کرنے والا شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے تو یہ جاتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے جو مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو عمران بن عیینہ کے حوالے سے' عطاء بن سائب سے نقل کیا ہے۔

1699 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد الله اِن دَعوه اجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَلَفظهمَا قَالَ وَفد الله ثَلَاثَة الْحَاج والمعتمر والغازی وَقدم ابْن خُزَیْمَة الْغَازِی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے افراد اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں بلاتا ہے' تو وہ جاتے ہیں' اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے مہمان تین لوگ ہوتے ہیں' حاجی' عمرہ کرنے والا شخص' اور غازی''۔

امام ابن خزیمہ نے ''غازی'' کا لفظ پہلے ذکر کیا ہے۔

1700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یغْفر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَلَفْظهمَا: قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للْحَاج وَلمن اسْتغْفر لَهُ الْحَاج - وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَاده شریك الْقَاضِی وَلَمْ یخرج لَهُ مُسْلِم اِلَّا فِی المتابعات وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور جس کے لئے حاجی نے دعائے مغفرت کی ہو' اس کی بھی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آپ نے فرمایا: اے اللہ! تو حاجیوں کی مغفرت فرما اور حاجیوں نے' جس کے لئے دعائے مغفرت کی ہو (اس کی بھی مغفرت کر دے)''

حدیث 1700: المستدرک علی الصحیحین للحاکم - بسم اللہ الرحمن الرحیم أول کتاب المناسک' حدیث: 1550' مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الحج' ما قالوا فی ثواب الحج - حدیث: 15749' المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه منتصر' حدیث: 1085' المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه منتصر - حدیث: 8760' شعب الإیمان للبیہقی - فضل الحج والعمرة' حدیث: 3944

امام حاکم کہتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے حافظ کہتے ہیں: اس کی سند میں قاضی شریک ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے صرف متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں اس راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

1701 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَمْتِعُوْا بِهٰذَا الْبَيْت فَقَدْ هدم مرَّتَيْنِ وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَالَ ابْن خُزَيْمَة قَوْلِه وَيرْفَع فِي الثَّالِثَة يُرِيد بعد الثَّالِثَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس گھر سے جہاں تک ہو سکے فائدہ حاصل کرلو کیونکہ یہ دو دفعہ منہدم ہو چکا ہے اور تیسری مرتبہ اِسے اٹھالیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: ''تیسری مرتبہ اسے اٹھالیا جائے گا'' سے مراد یہ ہے کہ تیسری مرتبہ منہدم ہونے کے بعد اسے اٹھالیا جائے گا۔

1702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما أهبط اللّٰه آدم عَلَيْهِ السَّلَام من الْجَنَّة قَالَ إِنِّيْ مهبط مَعَكَ بَيْتا اَوْ منزلا يُطَاف حوله كَمَا يُطَاف حول عَرْشِي وَيصلى عِنْده كَمَا يصلى عِنْد عَرْشِي فَلَمَّا كَانَ زمن الطوفان رفع وَكَانَ الْأَنْبِيَاء يحجونه وَلَا يعلمُونَ مَكَانَهُ فبوأه لإبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فبناه من خَمْسَة أجبل حراء وثبير ولبنان وجبل الطّور وجبل الْخَيْر فتمتعوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرِجَال إِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نیچے نازل کیا تو فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھیج رہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) اور ایک منزل بھیج رہا ہوں جس کے گرد یوں چکر لگایا جائے گا جس طرح میرے عرش کے گرد چکر لگایا جاتا ہے اور اس کے پاس نماز ادا کی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس نماز ادا کی جاتی ہے تو جب طوفان نوح کا زمانہ آیا تو خانہ کعبہ کو اُٹھالیا گیا انبیاء کرام علیہم السلام اِس کا حج کرتے رہے لیکن انہیں اس کی جگہ کا علم نہیں تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس کی جگہ کے بارے میں پتا چلا تو انہوں نے پانچ پہاڑوں یعنی حرا، ثبیر، لبنان، جبل طور اور جبل خیر سے پتھر حاصل کر کے اس کی تعمیر کی تو تم سے جہاں تک ہو سکے تم اِس گھر سے نفع حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

1703 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعجلوا إِلَى الْحَج يَعْنِيْ الْفَرِيضَة فَإِن اَحَدُكُمْ لَا يدْرِي مَا يعرض لَهُ . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حج کرنے کے لئے جلدی کرو (نبی اکرم ﷺ کی مراد فرض حج تھی) کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا' کہ اس کو آگے کیا صورتحال درپیش ہو''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1704 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اوحى الله تَعَالٰى اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام اَن يَا آدم حج هٰذَا الْبَيْت قبل اَن يحدث بك حدث الْمَوْت قَالَ وَمَا يحدث عَليّ يَا رب قَالَ مَا لَا تَدْرِي وَهُوَ الْمَوْت قَالَ وَمَا الْمَوْت قَالَ سَوف تذوق قَالَ وَمَنْ أستخلف فِيْ اَهلِيْ قَالَ اعْرِض ذٰلِكَ على السَّمَوَات وَالْاَرْض وَالْجِبَال فعرض ذٰلِكَ على السَّمَوَات فَأَبت وَعرض على الْاَرْض فَأَبت وَعرض على الْجِبَال فَأَبت وَقبله ابْنه قَاتل اَخِيْه فَخرج آدم عَلَيْهِ السَّلَام من اَرْض الْهِنْد حَاجا فَمَا نزل منزلا أكل فِيْهِ وَشرب اِلَّا صَار عمرانا بعده وقرى حَتّٰى قدم مَكَّة فاستقبلته الْمَلَائِكَة فَقَالُوا السَّلَام عَلَيْك يَا آدم بر حجك أما اِنَّا قد حجَجنَا هٰذَا الْبَيْت قبلك بألفي عَام قَالَ أنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبَيْت يَوْمَئِذٍ ياقوتة حَمْرَاء جوفاء لَهَا بَابَانِ من يطوف يرى من فِيْ جَوف الْبَيْت وَمَنْ فِيْ جَوف الْبَيْت يرى من يطوف فَقضى آدم نُسكه فَأوحى الله تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا آدم قضيت نسكك قَالَ نَعَمْ يَا رب قَالَ فسل حَاجتك تعط قَالَ حَاجتي اَن تغْفر لي ذَنبِي وذنب وَلَدي قَالَ أما ذَنْبك يَا آدم فَقَدْ غفرنا حِيْن وَقعت بذنبك وَأما ذَنْب ولدك فَمَنْ عرفني وآمن بِي وَصدق رُسُلِيْ وكتابي غفرنا لَهُ ذَنبه ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی: اے آدم! تم اس گھر کا حج کرو اس سے پہلے کہ تمہیں موت کا حادثہ لاحق ہو جائے' انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! مجھے کیا حادثہ لاحق ہوسکتا ہے؟ تو پروردگار نے فرمایا: وہ جو تم نہیں جانتے' اور وہ موت ہے' حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: موت کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب تم اس کا ذائقہ چکھ لو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر والوں میں سے کسے اپنا جانشین چھوڑوں گا؟ تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ پیشکش آسمان' زمین اور پہاڑوں پر کرو' تو حضرت آدم علیہ السلام نے آسمانوں پر کی' تو انہوں نے انکار کر دیا' انہوں نے زمین پر کی' تو اس نے بھی انکار کر دیا' انہوں نے پہاڑوں پر کی' تو انہوں نے بھی انکار کر دیا' حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اسے قبول کر لیا' جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا' حضرت آدم علیہ السلام ہند کی سرزمین سے حج کرنے کے لئے روانہ ہوئے' انہوں نے جس جگہ پر بھی ٹھہر کر کچھ کھایا پیا' وہ جگہ آباد ہوگئی اور وہاں بستیاں بن گئیں' یہاں تک کہ وہ مکہ آگئے' تو فرشتوں نے ان کا استقبال کیا اور بولے: اے حضرت آدم! آپ پر سلام ہو' آپ کا حج نیکی والا ہے' آپ سے پہلے ہم دو ہزار سال سے اس گھر کا حج کر رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت خانہ کعبہ سرخ یاقوت سے بنا ہوا تھا' جو اندر سے کھوکھلا تھا' اس کے دو دروازے تھے' جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا' وہ خانہ کعبہ کے اندر موجود شخص کو دیکھ سکتا تھا اور جو خانہ کعبہ کے اندر ہوتا تھا' وہ طواف کرنے والے کو دیکھ لیتا تھا' حضرت آدم علیہ السلام نے مناسک حج پورے کر لئے' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی

کی: اے آدم! تم نے مناسک حج پورے کر لیے ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پروردگار۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنی حاجت کے بارے میں سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا' تو انہوں نے عرض کی: میری سب سے بڑی حاجت یہ ہے کہ تو میرے گناہ کی مغفرت کر دے اور میری اولاد کے گناہوں کی مغفرت کر دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے گناہ کا تعلق ہے' اے آدم! تو ہم نے اس کی اسی وقت مغفرت کر دی تھی' جب تم سے یہ صادر ہوا تھا' باقی جہاں تک تمہاری اولاد کے گناہوں کا تعلق ہے' تو جو شخص مجھے پہچان لے گا' اور مجھ پر ایمان لے آئے گا' اور میرے رسولوں کی تصدیق کرے گا' ہم اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیں گے''

یہ روایت صرف اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1705 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ مُحَمَّد بن عَلِیّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة یضن بنفقة ینفقها فِیْمَا یُرْضِی اللّٰه اِلَّا أنفق اضعافها فِیْمَا یسْخط اللّٰه وَمَا من عبد یدع الْحَج لحَاجَة من حوائج الدُّنْیَا اِلَّا رأی الْمُخلفین قبل اَن یقْضِی تِلْكَ الْحَاجة یَعْنِیْ حَجَّة الْاِسْلَام وَمَا من عبد یدع الْمَشْی فِیْ حَاجَة اَخِیْه الْمُسْلِم قضیت اَوْ لم تقض اِلَّا ابْتُلِیَ بمعونة من یَاْثَم عَلَیْهِ وَلَا یُؤجر فِیْهِ ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا وَفِیْه نَكَارَة ۔ یضن بالضاد الْمُعْجَمَة ای یبخل ویشح

❀❀ امام ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ' یا کنیز کوئی رقم اس کام میں خرچ کرتے ہیں' جو کام اللہ کو راضی کرتا ہو' جو بھی بندہ' یا کنیز اللہ کو راضی کرنے والے کسی کام میں رقم خرچ کرنے والے کام سے کنجوسی کرتے ہیں' تو وہ اس سے کئی گنا زیادہ رقم' اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ کر دیتے ہیں' اور جو بھی بندہ' حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے' تو وہ اس حاجت کو پوری کرنے سے پہلے ہی پیچھے والوں کو دیکھ لیتا ہے' اور جو بھی بندہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے سلسلے میں پیدل چل کر جانے کو ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ کام ہو' یا نہ ہو' تو وہ ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جس کے حوالے سے وہ گناہگار ہوتا ہے' اور اسے کوئی اجر نہیں ملتا''

یہ روایت اصبہانی نے ہی نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

لفظ ''یضن'' میں 'ض' کے ساتھ' اس سے مراد بخل اور کنجوسی کرنا ہے۔

1706 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَعْبَة لَهَا لِسَان وشفتان وَلَقَد اشتكت فَقَالَت یَا رب قل عوادی وَقل زواری فَاَوحی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِنِّی خَالق بشرا خشعا سجدا یحنون اِلَیْكَ كَمَا تحن الْحَمَامَة اِلَی بیضها ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خانہ کعبہ کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' اس نے شکایت کی اور عرض کی: اے میرے رب! میرے ہاں آنے والے اور میری زیارت کرنے والے لوگ کم ہو گئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی: میں ایسے انسانوں کو پیدا کروں گا' جو خشوع والے ہوں گے سجدہ کرنے والے ہوں گے' وہ تیری طرف یوں آئیں گے' جس طرح کبوتری' اپنے انڈوں کی طرف جاتی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1707 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَ دَاوُد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلٰهِی مَا لِعِبَادِكَ عَلَیْكَ اِذا هم زاروك فِی بَیْتك قَالَ لكل زائر حق علی المزور حَقًّا یَا دَاوُد اِن لَهُمْ عَلَیَّ اَن أعافیهم فِی الدُّنْیَا وأغفر لَهُمْ اِذا لقیتهم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضًا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے معبود! تیرے بندوں کا تجھ پر کیا حق ہوگا؟ جب وہ تیرے گھر میں تیری زیارت کے لئے آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ملاقاتی کا میزبان پر حق ہوتا ہے' اے داؤد! ان لوگوں کا مجھ پر یہ حق ہوگا کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا کروں' اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوں' تو میں ان کی مغفرت کردوں''۔

یہ روایت بھی امام طبرانی نے ''اوسط'' میں میں نقل کی ہے۔

1708 - وَرُوِیَ عَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اَیْضا

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے احرام باندھ کر' یا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوجاتا ہے' اور وہ شخص گناہوں سے نکل جاتا ہے''

یہ روایت بھی امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے

1709 - وروی ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کنت جَالِسا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجد منی فَاَتَاهُ رجل من الْاَنْصَار وَرجل من ثَقِیف فسلما ثُمَّ قَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَا نَسَأَلك فَقَالَ اِن شئتما أخبرتکما بِمَا جئتما تسألانی عَنهُ فعلت وَاِن شئتما اَن أمسك وتسألانی فعلت فَقَالَا أخبرنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الثَّقَفِیّ لِلْاَنْصَارِیّ سل فَقَالَ اَخبرنِی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ جئتنی تَسْأَلنِی عَن مخرجك من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام وَمَا لَك فِیهِ وَعَنْ رکعتیك بعد الطّواف وَمَا لَك فِیهِمَا وَعَنْ طوافك بَیْنَ الصَّفَا والمروة وَمَا لَك فِیهِ وَعَنْ وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة وَمَا لَك فِیهِ وَعَنْ رمیك الْجمار وَمَا لَك فِیهِ وَعَنْ نحرك وَمَا لَك فِیهِ مَعَ الْاِفَاضَة فَقَالَ وَالَّذِی بَعثك بِالْحَقِّ لعن هٰذَا جئت اَسأَلك قَالَ فَاِنَّك اِذا خرجت من بَیْتك تؤم الْبَیْت الْحَرَام لَا تضع نَاقَتك خفا وَلَا ترفعه اِلَّا کتب اللّٰه لَك بِهِ حَسَنَة ومحا عَنْك خَطِیئَة وَأما رکعتاك بعد الطّواف کعتق رَقَبَة من بنی اِسْمَاعِیل عَلَیْهِ السَّلَام وَأما طوافك بالصفا والمروة کعتق سَبْعِین رَقَبَة وَأما وقوفك عَشِیَّة عَرَفَة فَاِن اللّٰه یهْبط اِلَی سَمَاء الدُّنْیَا فیباهی بکم الْمَلَائِکَة یَقُوْلُ عِبَادِیْ جاؤونی شعثا من کل فج عمیق یرجون جنتی فَلَو کَانَت ذنوبکم کعدد الرمل اَوْ کقطر الْمَطَر اَوْ کزبد الْبَحْر لغفرتها أفیضوا عِبَادِیْ مغفورا لکم

وَلمن شفعتم لَهُ وَأما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيرَة من الموبقات وَأما نحرك فمذخور لَك عِنْد رَبك وَأما حلاقك رَأسك فلك بِكُل شَعْرَة حلقتها حَسَنَة ويمحى عَنْك بهَا خَطِيئَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ بعد ذَلِك فَإنَّك تَطوف وَلَا ذَنْب لَك يَأْتِي ملك حَتَّى يضع يَدَيْهِ بَين كتفيك فَيَقُول اعْمَل فِيمَا تسْتَقْبل فقد غفر لَك مَا مضى - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِيَ هَذَا الحَدِيث من وُجُوه وَلَا نعلم لَهُ أحسن من هَذَا الطَّرِيق . قَالَ المملي رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَهِي طَرِيق لَا بَأْس بهَا رواتها كلهم موثقون وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَيَأْتِي لَفظه فِي الْوُقُوف إِن شَاءَ الله تَعَالَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں منیٰ کی مسجد میں' نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان دونوں نے سلام کیا' پھر ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم کچھ دریافت کرنے کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو! تو میں تم دونوں کو اس بارے میں بتا دیتا ہوں کہ تم دونوں کس چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' تو میں ایسا کر لیتا ہوں' اور اگر تم چاہو تو میں رُک جاتا ہوں' تم مجھ سے سوال کرلو۔ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں ارشاد فرمادیجئے' ثقفی نے انصاری سے کہا: تم سوال کرو! تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ تم میرے پاس اس لئے آئے ہو تا کہ تم اپنے گھر سے نکل کر بیت الحرام کی نیت سے روانہ ہونے کے بارے میں دریافت کرو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ اور طواف کے بعد کی دو رکعات کا کیا اجر ہوگا' اور تمہیں' ان دونوں کا کیا اجر وثواب ہوگا' اور تم صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' کہ تمہیں' اس کا کیا اجر وثواب ملے گا' اور عرفہ کی شام تمہارے وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو کہ تمہیں' اس کا کتنا اجر وثواب ملے گا اور جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اور اس کا تمہیں کیا اجر ملے گا' اور قربانی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' تمہیں' اس کا کیا اجر ملے گا؟ نیز واپسی کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو' اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث فرمایا ہے' میں اسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے بارے میں ہی حاضر ہوا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم بیت الحرام کی نیت کر کے اپنے گھر سے نکلتے ہو' تو تمہاری اونٹنی جو بھی قدم رکھتی ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں ایک نیکی نوٹ کر لیتا ہے' اور تم سے ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جہاں تک تمہارے طواف کے بعد دو رکعات ادا کرنے کا جو تعلق ہے' تو یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے صفا و مروہ کے چکر لگانے کا سوال ہے' تو یہ ستر غلام آزاد کرنے کی مانند ہے' جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور تم لوگوں کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر' میری خدمت میں دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں' وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں' اگر تم لوگوں کے گناہ' ریت کے ذرات جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو میں ان کی مغفرت کر دوں

گا: اے میرے بندو! جب تم واپس جاؤ گے' تو تمہاری مغفرت ہو چکی ہوگی' اور اس شخص کی مغفرت بھی ہو چکی ہوگی' جس کی تم شفاعت کرو گے۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جہاں تک تمہارا جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو تم جو بھی کنکری پھینکو گے اس میں سے ہر ایک کے عوض میں' ہلاک کرنے والا ایک کبیرہ گناہ ختم ہو جائے گا' اور جہاں تک تمہاری قربانی کرنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سنبھال کر رکھ لی جائے گی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جو بھی بال منڈوایا ہے' ہر ایک بال کے عوض میں تمہیں ایک نیکی ملے گی' اور اس کے عوض میں تمہاری ایک برائی کو مٹا دیا جائے گا' جہاں تک تمہارے اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم طواف کرو گے' تو تمہارا کوئی گناہ نہیں ہوگا' ایک فرشتہ آئے گا' وہ اپنے دونوں ہاتھ تمہارے کندھوں کے درمیان رکھے گا اور کہے گا:

''اب تم نئے سرے سے عمل شروع کرو! کیونکہ تمہارے گزشتہ گناہوں کی تو مغفرت ہو چکی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام بزار نے بھی اس کو نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حدیث کئی حوالوں سے منقول ہے' لیکن ہمارے علم کے مطابق اس کی اس سے زیادہ اچھی سند اور کوئی نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ ایک ایسا واسطہ ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں امام ابن حبان نے بھی اس کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور اس روایت کے الفاظ ''وقوف'' سے متعلق باب میں آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

1710 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت وَقَالَ فِيهِ فَإِن لَك من الْاجر إِذا أممت الْبَيْت الْعَتِيق أَلا ترفع قدما أَوْ تضعها أَنْت ودابتك إِلَّا كتبت لَك حَسَنَة وَرفعت لَك دَرَجَة وَأما وقوفك بِعَرَفَة فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لملائكته يَا ملائكتي مَا جَاءَ بعبادي قَالُوْا جاؤوا يَلْتَمِسُوْنَ رضوانك وَالْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَإِنِّي أشهد نَفسِي وخلقي أَنِّي قد غفرت لَهُمْ وَلَوْ كَانَت ذنوبهم عدد أَيَّام الدَّهْر وَعدد رمل عالج وَأما رميك الْجمار قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) السجدة ۱۷ وَأما حلقك رَأسك فَإِنَّهُ لَيْسَ من شعرك شَعْرَة تقع فِي الْاَرْض إِلَّا كَانَت لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ إِذا ودعت فَإِنَّك تخرج من ذنوبك كَيَوْم وَلدتك أمك

وَرَوَاهُ أَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أنس بن مَالك نَحوه إِلَّا أَنه قَالَ فِيهِ: وَأما وقوفك بِعَرَفَات فَإِن اللّٰه تَعَالٰى يطلع على أهل عَرَفَات فَيَقُوْلُ عبَادي أتوني شعثا غبرا أتوني من كل فج عميق فيباهي بهم الْمَلَائِكَة فَلَو كَانَ عَلَيْك من الذُّنُوب مثل رمل عالج ونجوم السَّمَاء وقطر الْبَحْر والمطر غفر اللّٰه لَك وَأما رميك الْجمار فَإِنَّهُ مدخور لَك عِنْد رَبك أحوج مَا تكون إِلَيْهِ وَأما حلقك رَأسك فَإِن لَك بِكُل شَعْرَة تقع مِنْك نورا يَوْم الْقِيَامَة وَأما طوافك بِالْبَيْتِ فَإِنَّك تصدر وَأَنت من ذنوبك كهيئة يَوْم وَلدتك أمك

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے:

''جب تم ''بیت عتیق'' کے ارادے سے نکلو گے' تو تمہیں' اس کا یہ اجر ملے گا کہ تم جو بھی قدم اٹھاؤ گے' یا رکھو گے' تم اٹھاؤ' یا تمہارا جانور اٹھائے' تو تمہارے نامۂ اعمال میں' ایک نیکی نوٹ کی جائے گی' اور تمہارا ایک درجہ بلند کیا جائے گا' اور جہاں تک تمہارا عرفہ میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے بندے کیوں آئے ہیں' وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری رضامندی اور جنت کی تلاش میں آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں ان کی مغفرت کردی ہے' خواہ ان کے گناہ' زمانے کے دنوں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں کی تعداد میں ہوں' جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھتا گیا ہے یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''

جہاں تک تمہارے سر منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارے بالوں میں سے' جو بھی بال زمین پر گرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' یعنی طواف وداع کا تعلق ہے' تو تم گناہوں سے یوں نکل جاؤ گے' جیسے اُس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ' اہل عرفات کی طرف دیکھ کر یہ فرماتا ہے: میرے بندے بکھرے ہوئے بال لے کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں' یہ دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے کہ اگر تمہارے اتنے گناہ ہوں' جو ریت کے ذروں جتنے ہوں' اور آسمان کے ستاروں جتنے ہوں' اور سمندر کے قطروں جتنے ہوں' یا بارش کے قطروں جتنے ہوں' تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کردے گا' یہاں تک تمہارے کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ چیز تمہارے پروردگار کی راہ میں تمہارے لئے سنبھال کر رکھ لی جائے گی' اور اس وقت کام آئے گی' جب تمہیں' اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی' جہاں تک تمہارے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال گرے گا' وہ قیامت کے دن نور ہوگا' جہاں تک تمہارے بیت اللہ کا طواف کرنے کا تعلق ہے' تو جب تم اس سے فارغ ہو گے' تو تم اپنے گناہوں کے حوالے سے یوں ہو گے' جیسے اس دن تھے' جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا''۔

1711 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْحَاج إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْمُعْتَمِر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غَازِيا فَمَاتَ كتب لَهُ أجر الْغَازِي إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج کرنے کے لئے نکلے اور راستے میں فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب ملتا رہے گا'

اور جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب نصیب ہوگا' جو شخص جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے اور فوت ہو جائے' تو اسے قیامت تک جنگ میں حصہ لینے کا اجر و ثواب ملے گا''

یہ راویت امام ابویعلیٰ نے محمد بن اسحاق سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1712 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج فِیْ هٰذَا الْوَجه لحج اَوْ عمْرَة فَمَاتَ فِيهِ لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب وَقِيْلَ لَهُ ادخل الْجنَّة قَالَت وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه يباهی بالطائفين . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ يعلی وَالدَّارَقُطْنِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حج یا عمرہ کرنے کے لئے' اس طرف نکلے' اور راستے میں انتقال کر جائے' تو اس سے حساب نہیں لیا جائے گا' اور اسے (حساب کے لئے) پیش بھی نہیں کیا جائے گا' اس سے کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ!''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ طواف کرنے والے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی' امام ابویعلیٰ' امام دارقطنی' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1713 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن هٰذَا الْبَيْت دعامة من دعائم الْإِسْلَام فَمَنْ حج الْبَيْت اَوْ اعْتَمر فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه فَإِن مَاتَ أدخلهُ الْجَنَّة وَإِن رده إِلٰى اَهله رده بِأجر وغنيمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ . الدعامة بِكَسْر الدَّال هِیَ عَمُود الْبَيْت والخباء

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ گھر (یعنی بیت اللہ) اسلام کی بنیادوں میں سے ایک ہے' جو شخص بیت اللہ کا حج کرتا ہے' یا عمرہ کرتا ہے' تو اللہ کے ذمہ یہ لازم ہے کہ جب وہ مر جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے' اور اگر اسے واپس' اس کے گھر والوں کی طرف لوٹائے' تو اسے اجر اور غنیمت کے ہمراہ لوٹائے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الدعامۃ'' میں 'د' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد گھر اور خیمے کا ستون ہے۔

1714 - وَرُوِیَ عَنْهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِیْ طَرِيْق مَكَّة ذَاهبًا اَوْ رَاجعا لم يعرض وَلَمْ يُحَاسب اَوْ غفر لَهُ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص (حج یا عمرے کے لئے) جاتے ہوئے' یا واپس آتے ہوئے' مکہ کے راستے میں انتقال کر جائے' اُسے (قیامت کے دن حساب کے لئے) پیش نہیں کیا جائے گا' اور نہ ہی اُس سے حساب لیا جائے گا (راوی کو شک ہے کہ شائد یہ الفاظ ہیں:) اس کی مغفرت ہو جائے گی''۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1715 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنا رجل وَاقِف مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقع عَن رَاحِلَته فاقصعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه بثوبيه وَلَا تخمروا رَأسه وَلَا تحنطوه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن خُزَيْمَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمْ: اَن رجلا كَانَ مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوقصته نَاقَته وَهُوَ محرم فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغسلوه بِمَاء وَسدر وكفنوه فِيْ ثوبيه وَلَا تمسوه بِطيب وَلَا تخمروا رَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة ملبيا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھا' وہ اپنی سواری سے گرا' اور اس کی گردن ٹوٹ گئی (اور وہ انتقال کر گیا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دینا' اس کے سر کو نہ ڈھانپنا' اس کو خوشبو نہ لگانا' کیونکہ قیامت کے دن یہ تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے' ان حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا' وہ احرام باندھے ہوئے تھا' اور اس شخص کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو' اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا' کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے زندہ ہوگا''۔

1716 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم فَأَمرهمْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يغسلوه بِمَاء وَسدر وَاَن يكشفوا وَجهه حسبته قَالَ وَرَأسه فَإِنَّهُ يبْعَث وَهُوَ يهل

حديث1715: صحيح البخارى - كتاب الجنائز' باب الكفن فى ثوبين - حديث:1218 صحيح مسلم - كتاب الحج' باب ما يفعل بالمحرم إذا مات - حديث:2167 مستخرج أبى عوانة - كتاب الحج' باب صفة الكفن إذا مات المحرم وغسله وحظر تخمير وجهه ورأسه - حديث: 2483 صحيح ابن حبان - كتاب الحج' باب - ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " ألبسوه ثوبين' حديث:4022 سنن الدارمى - من كتاب المناسك' باب في المحرم إذا مات ما يصنع به - حديث:1843 سنن ابن ماجه - كتاب المناسك' باب المحرم يموت - حديث:3082 السنن للنسائى - كتاب مناسك الحج' تخمير المحرم وجهه ورأسه - حديث:2678 مصنف ابن أبى شيبة - كتاب الحج' فى المحرم يموت يغطى رأسه - حديث:17472 السنن الكبرى للنسائى - كتاب المناسك' المواقيت - تخمير المحرم وجهه ورأسه' حديث:3570 سنن الدارقطنى - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث:2423 السنن الكبرى للبيهقى - كتاب الجنائز' جماع أبواب غسل الميت - باب المحرم يموت' حديث:6258 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:1798 مسند الشافعى - ومن كتاب الجنائز والحدود' حديث:1521 مسند الطيالسى - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - وسعيد بن جبير' حديث:2734 مسند الحميدى - أحاديث ابن عباس رضى الله عنه التى قال فيها سمعت رسول' حديث: 452 مسند أبى يعلى الموصلى - أول مسند ابن عباس' حديث:2417 المعجم الصغير للطبرانى - باب من اسمه إبراهيم' حديث:214 المعجم الأوسط للطبرانى - باب العين' من اسمه عبد الله - حديث:4438 المعجم الكبير للطبرانى - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12030

وقصته نَاقَته مَعْنَاهُ رمته نَاقَته فكسرت عُنُقه وَكَذٰلِكَ فاقصعته

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے غسل دیں اور اس کا چہرہ کھلا رکھیں''

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے: روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر کو بھی کھلا رکھو' کیونکہ جب (قیامت کے دن) یہ زندہ ہوگا' تو تلبیہ پڑھ رہا ہوگا''۔

متن کے الفاظ ''وقصتہ ناقتہ'' کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اونٹنی نے اس کو گرا دیا' تو اس کی گردن ٹوٹ گئی لفظ ''فاقصتہ'' کا بھی یہی مطلب ہے۔

1 - التَّرْغِيب فِي النَّفَقَة فِي الْحَج وَالْعمْرَة وَمَا جَاءَ فِيْمَن أنْفق فِيْهِمَا من مَال حرَام

باب: حج اور عمرہ میں خرچ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز جو شخص حرام مال میں سے ان دونوں پر خرچ کرتا ہے' اِس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1717 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِيْ عمرتها اِن لَك من الْأجر على قدر نصبك ونفقتك . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها: اِنَّمَا اجرك فِيْ عمرتك على قدر نَفَقَتك . النصب هُوَ التَّعَب وزنا وَمعنى

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اُن کے عمرے کے بارے میں' اُن سے یہ فرمایا تھا:

''تمہیں اس کا اتنا ہی اجر ملے گا' جتنی تم نے مشقت برداشت کی ہوگی' اور جتنا خرچ کیا ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم کی نقل کردہ ایک اور روایت' جس کو انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمہارے عمرے کے بارے میں' تمہارا اجر' تمہارے خرچ کے حساب سے ہوگا''

لفظ ''نصب'' وزن اور معنی کے اعتبار سے لفظ ''تعب'' (مشقت) کے معنی میں ہے۔

1718 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة فِي الْحَج كَالنَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْل اللّٰه بسبع مائة ضعف . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حج پر خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو سات سو گنا ہو''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند حسن ہے۔

1719 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا عَنْ اَنَس بِنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةَ فِي الْحَجِ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الدِّرْهَم بسبع مائة

امام طبرانی نے مجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''حج میں خرچ کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی مانند ہے' جو ایک درہم' سات سو کے برابر ہوگا''۔

1720 - وَرُوِىَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه اِن سَاَلُوْا اُعْطُوْا وَاِن دعوا أجيبُوا وَاِن اَنْفقُوْا أخلف لَهُم وَالَّذِىْ نفس اَبِى الْقَاسِم بِيَدِهٖ مَا كبر مكبر على نشز وَلَا اَهَل مهل على شرف من الْاَشْرَاف اِلَّا اَهَل مَا بَيْن يَدَيْهِ وَكبر حَتّٰى يَنْقَطِع مِنْهُ مُنْقَطع التُّرَاب - رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

النشز بِفَتْح النُّوْن وَاِسْكَان الشين الْمُعْجَمَة وبالزاى هُوَ الْمَكَان الْمُرْتَفع

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' اگر وہ مانگیں تو انہیں عطا کیا جاتا ہے' اگر وہ دعا کریں' تو وہ قبول ہوتی ہے' اگر وہ خرچ کریں' تو انہیں' اس کا بدلہ ملتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' ابوالقاسم کی جان ہے' جب بھی تکبیر کہنے والا کسی ٹیلے پر تکبیر کہتا ہے' یا تلبیہ پڑھنے والا کسی اونچی چیز پر تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے سامنے والی چیزیں تلبیہ پڑھتی ہیں' اور تکبیر کہتی ہیں' جتنی دور تک' جہاں تک مٹی ہوتی ہے''
یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔
لفظ ''نشز'' میں 'ن' پر زبر ہے' اور 'ش' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد بلند جگہ ہے۔

1721 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحجَّاج والعمار وَفد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يعطيهم مَا سَاَلُوْا ويستجيب لَهُمْ مَا دعوا ويخلف عَلَيْهِمْ مَا اَنْفقُوا الدِّرْهَم ألف ألف - رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' وہ جو مانگتے ہیں' اللہ تعالیٰ وہ انہیں عطا کرتا ہے' اور وہ جو دعا کرتے ہیں' ان کی وہ دعا قبول کرتا ہے' اور جو درہم انہوں نے خرچ کیے ہوئے ہوتے ہیں' ان کا ہزار' ہزار گنا مزید انہیں عطا کرتا ہے''۔ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1722 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ مَا أمعر حَاج قطّ - قيل لجَابِر مَا الإمعار قَالَ مَا افْتقر - رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار وَرِجَالُهٗ رجال الصَّحِيْح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: ''حاجی کبھی فقیر نہیں ہوتا''
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: (متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''امعار'' سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ کبھی غریب نہیں ہوتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1723 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا خرج الْحَاج حَاجا بنفقة طيبَة وَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لبيْك ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَبَّيْكَ وَسَعْدَيك زادك حَلَال وراحلتك حَلَال وحجك مبرور غير مأزور وَإِذَا خرج بِالنَّفَقَةِ الخبيثة فَوضع رجله فِي الغرز فَنَادَى لَبَّيْكَ ناداه مُنَاد من السَّمَاء لَا لَبَّيْكَ وَلَا سعديك زادك حرَام ونفقتك حرَام وحجك مأزور غير مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ من حَدِيْثِ أسلم مولى عمر بن الْخطاب مُرْسلا مُخْتَصرا

الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعدهَا زَاى هُوَ ركاب من جلد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حاجی حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور پاکیزہ مال میں سے خرچ کرتا ہے تو جب وہ اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی پکار کر اسے کہتا ہے: تم حاضر بھی ہو اور تمہیں سعادت بھی نصیب ہوگی تمہارا زادِ سفر حلال ہے تمہاری سواری حلال ہے تمہارا حج مقبول ہے جس میں کوئی گناہ نہیں ہے اور جب کوئی حاجی حرام مال لے کر نکلتا ہے تو جیسے ہی اپنا پاؤں رکاب میں رکھتا ہے اور لبیک پکارتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر کہتا ہے: نہ تمہاری حاضری قبول ہے اور نہ تمہیں سعادت نصیب ہوگی تمہارا زادِ سفر حرام ہے تمہارا خرچ حرام ہے تمہارا حج گناہ والا ہے اس میں نیکی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ اصبہانی نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم کے حوالے سے ''مرسل'' اور ''مختصر'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''غرز'' میں 'غ' پر زبر ہے 'ر' ساکن ہے اس کے بعد 'ز' ہے اس سے مراد چمڑے کی بنی ہوئی رکاب ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الْعمرَة فِيْ رَمَضَان

باب: رمضان میں عمرہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

1724 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَج فَقَالَت امْرَاَة لزَوجهَا أحججني مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججني على جملك فلَان قَالَ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن امْرَاَتي تقْرَا عَلَيْك السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَاِنَّهَا سَاَلتنِيْ الْحَج مَعَك فَقُلْتُ مَا عِنْدِي مَا أحججك عَلَيْهِ فَقَالَت أحججني على جملك فلَان فَقُلْتُ ذَاك حبيس فِيْ سَبِيْل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ أما اِنَّك لَو أحججتها عَلَيْهِ كَانَ فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَاِنَّهَا امرتنِيْ اَن اَساَلك مَا يعدل حجَّة مَعَك قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقرئها السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته واخبرها اَنَّهَا تعدل حجَّة معي عمْرَة فِيْ رَمَضَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا بالقصة وَاللَّفْظ لأبي دَاوُد وَآخره عِنْدهمَا سَوَاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ کیا' تو ایک خاتون نے اپنے شوہر سے کہا: تم بھی مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرواؤ! اس نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' اس عورت نے کہا: تم مجھے اپنے فلاں اونٹ پر حج کے لئے بھجوادو! اس نے کہا: وہ اللہ کی راہ میں مخصوص کیا گیا ہے' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری بیوی نے آپ کو سلام عرض کیا ہے' اس نے مجھ سے یہ فرمائش کی ہے' کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنا چاہتی ہے' تو میں نے کہا: میرے پاس ایسا کوئی جانور نہیں ہے' جس پر میں تمہیں حج کے لئے بھجوا سکوں' تو اس نے کہا: تم مجھے فلاں اونٹ پر مجھے حج کے لئے بھجوادو! میں نے کہا: وہ تو اللہ کی راہ کے لئے مخصوص کیا گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس عورت کو اس اونٹ پر حج کروا دیتے ہو' تو یہ بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوگا' اس شخص نے کہا: اُس خاتون نے مجھ سے کہا ہے: میں آپ سے دریافت کروں' کون سی چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو سلام کہنا' اور اسے یہ بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے پورا واقعہ نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ امام ابوداؤد کے نقل کردہ ہیں' تاہم اس کا آخری حصہ' ان دونوں کے نزدیک ایک جیسا ہے۔

1725 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا: "عمْرَة فِي رَمَضَان تعدل حجَّة"

وَمُسْلِمٍ وَّلَفظِهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لامْرَاَة من الْاَنْصَار يُقَال لَهَا أم سِنَان مَا مَنعك اَن تحجي مَعنا قَالَت لم يكن لنا اِلَّا ناضحان فحج اَبُوْ وَلَدهَا وَابْنهَا على نَاضِح وَترك لنا ناضحا ننضح عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ رَمَضَان فاعتمري فَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: تعدل حجَّة اَوْ حجَّة معي

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے مختصر طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام مسلم نے بھی نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جس کا نام 'ام سنان' تھا' اس سے دریافت کیا' کیا وجہ ہے؟ تم ہمارے ساتھ حج کے لئے کیوں نہیں جارہی ہو؟ اس نے عرض کی: ہمارے پاس صرف دو اونٹ ہیں' اس کے بچوں کا باپ' اور اس عورت کا ایک بیٹا' ایک اونٹ پر حج کے لئے جارہے ہیں' اور ہمارے لئے دوسرا' اونٹ چھوڑ کر جارہے ہیں' جو ہم اپنے استعمال میں لائیں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان آئے گا' تو تم عمرہ کرلینا' رمضان میں عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''۔

1726 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت أم سليم اِلَى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت حج اَبُو طَلْحَة وَابْنه وَترِكَانِي فَقَالَ يَا أم سليم عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة معي . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمِ سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اور اُن کے صاحب زادے حج کے لئے چلے گئے ہیں اور مجھے چھوڑ گئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمِ سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا' میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1727 - وَعَنْ أم معقل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما حج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة الْوَدَاع وَكَانَ لنا جمل فَجعله اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْل الله قَالَت وأصابنا مرض وَهلك اَبُوْ معقل قَالَت فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حجه فَقَالَ يَا أم معقل مَا مَنعك اَن تخرجي مَعنا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد تهيأنا فَهلك اَبُوْ معقل وَكَانَ لنا جمل هُوَ الَّذِيْ نحج عَلَيْهِ فاوصى بِهِ اَبُوْ معقل فِيْ سَبِيْل الله قَالَ فَهَلا خرجت عَلَيْهِ فَإِن الْحَج فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَاَما اِذْ فاتتك هٰذِهِ الْحجَّة فاعتمرى فِيْ رَمَضَان فَاِنَّهَا كحجة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ مُخْتَصرًا عَنْهَا: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة. وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ: اِن الْحَج وَالْعمْرَة فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَاِن عمْرَة فِيْ رَمَضَان تعدل حجَّة اَوْ تجزى حجَّة

سیدہ اُمِ معقل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع کے لئے لے جانے لگے تو ہمارا ایک اونٹ تھا' جسے حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں وقف کردیا تھا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: ہمیں بیماری لاحق ہوئی' تو حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا۔

وہ خاتون بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حج کرکے واپس تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے اُمِ معقل! تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں گئی تھی؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے ارادہ تو کیا تھا' لیکن حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' ہمارا ایک ہی اونٹ تھا' یہی وہ اونٹ تھا جس پر ہم نے حج کے لئے جانا تھا' اور حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ نے یہ وصیت کردی کہ یہ اللہ کی راہ میں وقف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس اونٹ پر سوار ہوکر کیوں نہیں گئیں؟ کیونکہ حج بھی' اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' اب تمہارا یہ حج تو رہ گیا ہے' تم رمضان میں عمرہ کرلینا' وہ بھی حج کی مانند ہوتا ہے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے مختصر طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''رمضان میں' عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''

• امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک حج اور عمرہ بھی' اللہ کی راہ میں ہوتے ہیں' اور رمضان عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے'' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ''حج کی جگہ کفایت کرجاتا ہے''۔

1728 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لاَبِيْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ امْرَاَة قد كَبرت وسقمت

فَهَلْ من عمل يَجْزِی عنی من حجتی --قَالَ عمْرَةٌ فِیْ رَمَضَان تعدل حجّة . قفل محركة أی رَجَعَ من سَفره

❀❀ امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے اس خاتون سے ایک روایت یہ منقول ہے:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی خاتون ہوں' جس کی عمر زیادہ ہوچکی ہے' اور میں بیمار بھی ہوں' تو کیا کوئی ایسا عمل ہے؟ جو میرے لئے' اس حج کی جگہ کفایت کرجائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔

لفظ ''قفل'' میں' تینوں الفاظ پر حرکت ہے' یعنی جب آپ ﷺ سفر سے واپس آئے۔

1729 - وَعَنْ اَبِیْ معقل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عمْرَةٌ فِیْ رَمَضَان تعدل حجّة . رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رمضان میں' عمرہ کرنا' حج کرنے کے برابر ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1730 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيل بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْ اَبِیْ طليق انه قَالَ للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يعدل الْحَج مَعَك قَالَ عمْرَةٌ فِیْ رَمَضَان

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَبُوْ طليق هُوَ اَوْ معقل وَكَذٰلِكَ زَوجته أم معقل تكنی أم طليق اَيْضًا ذكره ابْن عبد الْبر النمری

❀❀ امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں طویل حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ' حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: کیا چیز آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوطلیق رضی اللہ عنہ' یا حضرت ابومعقل رضی اللہ عنہ' اُن کی زوجہ ''ام معقل'' ہیں' اور ان کی کنیت ''ام طلیق'' ہے' یہ بات ''ابن عبدالبر نمری'' نے ذکر کی ہے

3 - التَّرْغِيْب فِی التَّوَاضُع فِی الْحَج والتبذل وَلبس الدون من الثِّيَاب اقْتِدَاءِ بالأنبياء عَلَيْهِمُ الصَّلَاة وَالسَّلَام

انبیاءِ کرام علیہم السلام کی پیروی کرتے ہوئے' حج کے دوران تواضع اختیار کرنے (اور) عام سا لباس پہننے سے متعلق ترغیبی روایات

1731 - رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حج النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علی رَحل رث وقطيفة خلقَة تَسَاوِی اَرْبَعَة دَرَاهِمْ اَوْ لَا تَسَاوِی ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حجَّة لَا رِيَاء فِيْهَا وَلَا سمعة

رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ فِي الشَّمَائِلِ وَابْنُ مَاجَةَ والاصبهاني إِلَّا انه قَالَ لَا تَسَاوِي اَرْبَعَة دَرَاهِمَ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاس . القطيفة كساء لَهُ خمل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے پالان پر سفر کر کے حج کیا تھا' جو عام سا تھا' اور ایک ایسی چادر جو پرانی تھی' جس کی قیمت چار درہم' یا اس کے برابر بھی نہیں ہوگی' پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! یہ ایسا حج ہو' جس میں کوئی ریاکاری اور شہرت نہ ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے ''شمائل'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کی قیمت چار درہم کے برابر بھی نہیں تھی''

امام طبرانی نے' یہ روایت معجم اوسط میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''قطیفۃ'' کا مطلب' وہ چادر ہے' جس کا کپڑا روئیں والا ہو۔

1732 - وَعَنْ ثُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حج أنس على رَحل وَلَمْ يكن شحيحا وَحدث اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حج على رَحل وَكَانَت زاملته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' وہ کنجوس نہیں تھے' لیکن انہوں نے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عام سے پالان پر حج کیا تھا' اور (جس اونٹنی پر سفر کیا تھا) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سامان والی اونٹنی تھی۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

1733 - وَعَنْ قدامَة بن عبد الله وَهُوَ ابْن عمار رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَة يَوْم النَّحر على نَاقَة صهباء لَا ضرب وَلَا طرد وَلَا اِلَيْك اِلَيْك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَغَيره

حضرت قدامہ بن عبداللہ بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن اپنی اونٹنی ''صہباء'' پر بیٹھ کر جمرہ کو کنکریاں مار رہے تھے' اور وہاں کوئی مار پیٹ اور ''ہٹو بچو'' نہیں ہو رہی تھی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

1734 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْن مَكَّة وَالْمَدِينَة فمررنا بواد فَقَالَ اَي وَاد هٰذَا قَالُوْا وَادي الْاَزْرَق قَالَ كَاَنِّي أنظر اِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر من طول شعره شَيْئًا لَا يحفظه دَاوُد وَاضِعا اِصبعه فِي اُذُنه لَهُ جؤار اِلَى الله بِالتَّلْبِيَة مارا بِهٰذَا الْوَادي قَالَ ثُمَّ سرنا حَتَّى اَتَيْنَا على ثنية فَقَالَ اَي ثنية هٰذِه قَالُوْا ثنية هرشي اَو لفت قَالَ كَاَنِّي أنظر اِلَى يُونُس صَلَّى اللهُ

حدیث 1732: صحیح البخاری - کتاب الحج' باب الحج علی الرحل - حدیث: 1455 صحیح ابن حبان - کتاب الحج' باب مقدمات الحج - ذکر إباحة الحج للرجل علی الرحال وإن کان موسرا بغیرها' حدیث: 3814 السنن الکبری للبیہقی - کتاب الحج' باب من اختار الرکوب لما فیه من زیادة النفقة والإجمام للدعاء - حدیث: 8125

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على نَاقَة حَمْرَاء عَلَيْهِ جُبَّة صوف وخطام نَاقَته خلبة مارا بِهَذَا الْوَادي ملبيا
رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة وَاللَّفْظ لَهما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ مکہ اور مدینہ کے درمیان' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' ہمارا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے بالوں کی لمبائی کی کوئی بات ذکر کی' جو داؤد نامی راوی کو الفاظ یاد نہیں رہے (آگے روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) انہوں نے اپنی انگلی اپنے کان میں رکھی ہوئی تھی' اور وہ تلبیہ کے ذریعے' اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے تھے' راوی کہتے ہیں: پھر ہم چلتے رہے' یہاں تک کہ ہم ایک گھاٹی کے پاس آئے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی گھاٹی ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ''ہرشیٰ'' یا ''لفت'' نامی گھاٹی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گویا' اس وقت بھی' حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں' انہوں نے اُونی جبہ پہنا ہوا ہے' اور ان کی اونٹنی کی لگام انگور کے پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے' اس وادی سے گزر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان دونوں حضرات کے نقل کردہ ہیں۔

1735 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِإِسْنَاد عَلَى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى على وَادي الْاَزْرَق فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا وَادي الْاَزْرَق فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام مهبطا لَهُ جؤار اِلَى اللّٰه بِالتَّكْبِيْر ثُمَّ اَتى على ثنية فَقَالَ كَاَنِّيْ أنظر اِلٰى يُونُس عَلَيْهِ السَّلام على نَاقَة حَمْرَاء جعدة خطامها لِيف وَهُوَ يُلَبِّي وَعَلَيهِ جُبَّة صوف ۔ هرشى بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا شين مُعْجمَة مَقْصُوْرَة ثنية قريب الْجحْفَة ۔ ولفت بِكَسْر اللَّام وَفتحهَا اَيْضًا هُوَ ثنية جبل قديد بَيْن مَكَّة وَالْمَدينَة
والخلبة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون اللَّام هِيَ اللِّيف كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِي الحَدِيْث

یہ روایت امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' اور اس روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ ''وادی ازرق'' تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون سی وادی ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ وادی ازرق ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ یہاں سے نیچے اتر رہے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' تکبیر کے ذریعے گریہ وزاری کر رہے ہیں' پھر آپ ایک گھاٹی پر تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں گویا اس وقت بھی حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں' کہ وہ ایک سرخ اونٹنی پر تشریف فرما ہیں' جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی ہے' وہ تلبیہ پڑھ رہے ہیں' اور انہوں نے اُونی جبہ پہنا ہوا ہے۔

لفظ ''ھرشی'' میں 'ہ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ش' ہے' اس کے بعد 'ا' مقصورہ ہے' جو ایک گھاٹی ہے' جو ''جحفہ'' کے قریب ہے
لفظ ''لفت'' اس میں 'ل' پر زیر ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' یہ ''جبل قدید'' کی ایک گھاٹی ہے' جو مکہ اور مدینہ کے

درمیان ہے"۔
لفظ"خلبة" میں 'خ' پر پیش ہے اور'ل' ساکن ہے اس سے مراد تے ہیں جیسا کہ حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔

1736 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلى فِيْ مَسْجِد الْخيف سَبْعُوْنَ نَبِيًا مِنْهُم مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِّيْ انظر اِلَيْهِ وَعَلَيهِ عباء تان قطوانيتان وَهُوَ محرم على بعير من اِبل شنوء ة مَخطُوم بِخِطَام لِيف لَهُ ضفيرتان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَاده حسن

قطوان بِفَتْح الْقَاف والطاء الْمُهْملَة جَمِيعًا مَوْضِع بِالْكُوفَةِ تنسب اِلَيْهِ العبى والأكسية

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مسجد"خیف" میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی ہے جن میں سے ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں گویا میں آج بھی انہیں دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے دو قطوانی عبائیں پہنی ہوئی ہیں احرام باندھا ہوا ہے اور اونٹ پر سوار ہیں وہ شنوءہ قبیلے کے اونٹ پر سوار تھے جس کی لگام پتوں سے بنی ہوئی تھی اور ان کی دو مینڈھیاں تھیں (یعنی دونوں طرف بال آ رہے تھے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے۔

"قطوان" میں 'ق' اور 'ط' دونوں پر زبر کے ساتھ ہے یہ کوفہ میں موجود ایک جگہ کا نام ہے عباء اور چادر کی نسبت اس کی طرف کی جاتی ہے۔

1737 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بوادى عسفان حِيْن حج قَالَ يَا اَبَا بكر اَى وَاد هٰذَا قَالَ وَادى عسفان قَالَ لقد مر بِهِ هود وَصَالح على بكرات خطمها الليف أزرهم العباء وأرديتهم النمار يحجون الْبَيْت الْعَتِيق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَلَا بَاس بحديثهما فِي المتابعات وَقد احْتج بهما ابْن خُزَيْمَة وَغَيره

عسفان بِضَم الْعين وَسُكُون السِّين الْمُهْملَتَيْنِ مَوْضِع على مرحلَتَيْنِ من مَكَّة والبكرات جمع بكرَة بِسُكُون الْكَاف وَهِي الْفتية من الْاِبِل والنمرات بِكَسْر الْمِيم جمع نمرة وَهِي كسَاء مخطط

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا گزر حج پر جاتے ہوئے وادی "عسفان" سے ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوبکر! یہ کون سی وادی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وادی عسفان ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے حضرت ہود علیہ السلام اور حضرت صالح علیہ السلام ایسی اونٹیوں پر (سوار ہو کر) گزرے تھے جن کی لگامیں پتوں سے بنی ہوئی تھیں ان حضرات کے تہبند عبا تھے اور اوپر اوڑھنے والی چادریں چمڑے کی تھیں وہ بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے جا رہے تھے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے زمعہ بن صالح کے حوالے سے سلمہ بن بہرام کے

حوالے سے نقل کیا ہے اور متابعات کے بارے میں ان دونوں حضرات کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن خزیمہ اور دیگر حضرات نے ان دونوں سے استدلال کیا ہے

عسفان میں 'ع' پر پیش ہے اور 'س' ساکن ہے یہ مکہ مکرمہ سے دو مرحلے کے فاصلے پر موجود ایک جگہ ہے۔

لفظ "بکرات" لفظ "بکرۃ" کی جمع ہے جس میں 'ک' ساکن ہے اس سے مراد جوان اونٹ ہے

لفظ "نمرات" میں 'م' پر زیر ہے یہ "نمرۃ" کی جمع ہے اس سے مراد کشیدہ کاری والی چادر ہے۔

1738 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حج مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام على ثَوْر اَحْمَر عَلَيْهِ عباءة قطوانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِي سليم وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سرخ جانور پر سوار ہو کر حج کیا تھا انہوں نے قطوانی عباء پہنی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے لیث بن ابوسلیم کے حوالے سے نقل کی ہے اس روایت کے بقیہ تمام راوی ثقہ ہیں۔

1739 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد مر بِالرَّوْحَاءِ سَبْعُوْنَ نَبيا فيهم نَبِيّ اللّٰهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام حُفَاة عَلَيْهِمُ العباء يؤمُّونَ بَيت اللّٰه الْعَتِيق . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهِ فِي المتابعات وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى اَيْضًا من حَدِيْث أنس بن مَالك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"روحاء" کے مقام سے ستر انبیاء گزرے ہیں جن میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شامل تھے یہ سب برہنہ پاؤں تھے اور انہوں نے عباء پہنی ہوئی تھی اور وہ بیت اللہ العتیق کی طرف جا رہے تھے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت ابومالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

1740 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ أنظر اِلَى مُوسَى بن عمرَان عَلَيْهِ السَّلَام فِيْ هٰذَا الْوَادي محرما بَيْن قطوانيتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں گویا اس وقت بھی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی طرف دیکھ رہا ہوں جو اس وادی سے دو قطوانی چادروں میں احرام باندھ کر گزر رہے ہیں"

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1741 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْحَاج قَالَ

الشعث التفل قَالَ فَاى الْحَج أفضل قَالَ العج والثج قَالَ وَمَا السَّبِيْل قَالَ الزَّاد والرحالة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حسن وَعند التِّرْمِذِيّ عَنهُ: جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُوجب الْحَج قَالَ الزَّاد وَالرَّاحِلَة- وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: حاجی کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور جس نے خوشبو نہ لگائی ہوئی ہو اس نے دریافت کیا: کون سا حج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کے جانور کو قربان کیا جائے اس نے دریافت کیا: ''سبیل'' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِ سفر اور سواری''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی چیز حج کو لازم کرتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زادِ سفر اور سواری۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

1742 - وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ ابْن عمر وَأما وقوفك عَشِيَّة عَرَفَة فَإِن اللّٰه يهْبط إِلَى سَمَاء الدُّنْيَا فيباهي بكم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ عِبَادِيْ جاؤوني شعثا من كل فج عميق يرجون جنتي فَلَو كَانَت ذنوبكم كعدد الرمل أَوْ كقطر الْمَطَر أَوْ كزبد الْبَحْر لغفرتها أفيضوا عِبَادِيْ مغفورا لكم وَلمن شفعتم لَهُ......الحَدِيْث

❀❀ اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے عرفہ کی شام وقوف کرنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندے میری بارگاہ میں پراگندہ حال دور دراز کے علاقوں سے آئے ہیں وہ میری جنت کی امید رکھتے ہیں اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں جتنے ہوں یا بارش کے قطروں جتنے ہوں یا سمندر کے جھاگ جتنے ہوں تو میں ان کی مغفرت کردوں گا اے میرے بندو! تم ایسی حالت میں واپس جاؤ کہ تمہاری مغفرت ہوچکی ہے اور اس کی بھی مغفرت ہوچکی ہے جس کی تم نے سفارش کی ہو''......الحدیث۔

1743 - وَفِيْ رِوَايَةِ ابْن حبَان قَالَ: فَإِذَا وقف بِعَرَفَة فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا إِلَى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشْهَدُوا أَنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَإِن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج......الحَدِيْث

الشعث بِكَسْر الْعين هُوَ الْبعيد الْعَهْد بتسريح شعره وغسله والتفل بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْفَاء هُوَ الَّذِيْ ترك الطّيب والتنظيف حَتَّى تَغَيَّرت رَائِحَته والعج بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ رفع الصَّوْت بِالتَّلْبِيَةِ وَقِيْلَ بِالتَّكْبِيْرِ والثج بِالْمُثَلَّثَةِ هُوَ نحر الْبدن

❀❀ امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب آدمی عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کر کے (فرشتوں سے) فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال' غبار آلود ہیں' تم گواہ ہو جاؤ! میں نے ان لوگوں کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے اگرچہ وہ آسمان (یعنی بارش کے) قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذروں جتنے ہوں''......الحدیث۔

لفظ''الشعث''میں'ع' پر'زیر' ہے اس سے مراد بالوں کو سنوارنے اور دھونے سے دور ہونا ہے۔

لفظ''تفل''میں'ت' پر'زبر' ہے اس کے بعد'ف' پر'زیر' ہے اس سے مراد خوشبو اور پاکیزگی کو ترک کرنا ہے' یہاں تک کہ آدمی کی بو تبدیل ہو جائے۔

لفظ''العج''میں'ع' پر'زبر' ہے اور'ج' پر'شد' ہے' اس سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے اور ایک قول کے مطابق تکبیر کہتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ''الثج''سے مراد قربانی کے جانور کو قربان کرنا ہے۔

1744 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يباهى بِاَهْل عَرَفَات مَلَائِكَة السَّمَاء فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِیْ هٰؤُلَاءِ جاؤونى شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَسَيَاْتِیْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الْوُقُوْف اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں کے سامنے اہل عرفات پر فخر کا اظہار کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہو کر غبار آلود ہو کر' میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اپنی''صحیح''میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور عنقریب اس نوعیت سے متعلق' چند احادیث''وقوف''سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيب فِی الْاِحْرَام والتلبية وَرفع الصَّوْت بهَا

احرام' تلبیہ' اور تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنے' سے متعلق ترغیبی روایات

1745 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تابعوا بَيْنَ الْحَج وَالْعُمْرَة فَاِنَّهُمَا ينفيان الْفقر والذنوب كَمَا يَنْفِى الْكِير خبث الْحَدِيْد وَالذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَيْسَ للحجة المبرورة ثَوَاب اِلَّا الْجَنَّة وَمَا من مُؤْمِن يظل يَوْمه محرما اِلَّا غَابَتْ الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَلَيْسَ فِیْ بعض نسخ التِّرْمِذِیّ وَمَا من مُؤْمِن اِلٰى آخِره وَكَذَا هُوَ فِی النَّسَائِیّ وصحيح ابْن خُزَيْمَة بِدُوْنِ الزِّيَادَة

وَزَاد رزين فِيْهِ: وَمَا من مُؤْمِن يُلَبِّی لله بِالْحَجِّ اِلَّا شهد لَهُ مَا على يَمِينه وشماله اِلٰى مُنْقَطع الْاَرْض وَلَمْ

اَرَ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ فِي شَيْءٍ مِنْ نسخ التِّرْمِذِيّ وَلَا النَّسَائِيّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یکے بعد دیگرے حج اور عمرہ کرو! کیونکہ یہ دونوں غربت اور گناہوں کو یوں ختم کر دیتے ہیں' جس طرح بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے' اور مبرور حج کا ثواب' صرف جنت ہے' جو بھی مومن سارا دن احرام کی حالت میں رہتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے' ترمذی کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو بھی مومن''۔ اس کے بعد سے لے کر' آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں' سنن نسائی میں بھی یہ روایت اسی طرح ہے' اور صحیح ابن خزیمہ میں اس اضافہ کے بغیر ہے۔

رزین نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو بھی مومن شخص اللہ تعالیٰ کے لئے حج کا تلبیہ پڑھتا ہے' تو اس کے دائیں اور بائیں' جہاں تک زمین ہے' ہر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی''۔

مصنف (حافظ عبدالعظیم) کہتے ہیں: میں نے ترمذی یا نسائی کے کسی بھی نسخے میں' یہ اضافی کلمات نہیں دیکھے ہیں۔

1746 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ملب يُلَبِّي اِلَّا لَبِي مَا عَنْ يَمِينه وشماله من حجر اَوْ شجر اَوْ مدر حَتّٰى تَنْقَطِع الْاَرْض من هَاهُنَا وَهَاهُنَا عَن يَمِينه وشماله . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِيْ حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه عَن عُبَيْدَة يَعْنِيْ ابْن حميد حَدثنِيْ عمَارَة بن غزيَّة عَنْ اَبِيْ حَازِم عَن سهل وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ کہتا ہے' تو اس کے دائیں طرف اور بائیں طرف جہاں تک زمین ہے' وہاں تک موجود تمام پتھر' درخت اور مٹی کے ڈھیلے' یہاں سے لے کر وہاں تک' دائیں طرف اور بائیں طرف' تلبیہ کہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے اسماعیل بن عیاش کی' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں عبیدہ بن حمید کے حوالے سے' عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے' ابوحازم کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1747 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَائِيل فَامرنِيْ اَن آمُر اَصْحَابِي اَن يرفعوا اَصْوَاتهم بالاهلال والتلبية

رَوَاهُ مَالك وَابُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِه وَزَاد ابْن مَاجَه فَإِنَّهَا شعار الْحَج

❀❀ خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے کہا: میں اپنے اصحاب کو یہ ہدایت کروں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''بے شک یہ (یعنی بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) حج کا شعار ہے''۔

1748 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ مر اَصْحَابك فَلْيَرْفَعُوْا اَصْوَاتهم بِالتَّلْبِيَةِ فَإِنَّهَا من شعار الْحَج

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جبریل میرے پاس آئے اور بولے: آپ اپنے اصحاب کو یہ حکم دیں کہ وہ بلند آواز میں تلبیہ پڑھیں' کیونکہ یہ حج کا شعار ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1749 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَهَلَّ مهل قطّ وَلَا كبر مكبر قطّ اِلَّا بشر قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِالْجنَّة قَالَ نعم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادَيْنِ رجال الصَّحِيْح وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا اَهَلَّ مهل قطّ اِلَّا آبت الشَّمْس بذنوبه

اَهَلَّ الْملبي اِذا رفع صَوْته بِالتَّلْبِيَةِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی تلبیہ پڑھنے والا' تلبیہ پڑھتا ہے' یا تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا ہے' تو اسے خوشخبری دی جاتی ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا جنت کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی تلبیہ پڑھنے والا تلبیہ پڑھتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے''۔

''اہل الملبی'' کا مطلب ہے' بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا۔

1750 - وَعَنْ اَبِىْ بكر الصّديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ العج والثج . رَوَاهُ ابْـن مَاجَـه وَالتِّـرْمِـذِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن الْمُنْكدر عَن عبد الرَّحْمٰن بن يَرْبُوع وَقَالَ التِّرْمِذِىّ لم يسمع مُحَمَّد من عبد الرَّحْمٰن

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ مَا بر الْحَج قَالَ العج والثج قَالَ وَكِيع يَعْنِىْ بالعج العجيج بِالتَّلْبِيَةِ والثج نحر الْبدن وَتقدم

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عج (بلند آواز میں تلبیہ پڑھنا) اور ثج (یعنی جانور ذبح کرنا)''

یہ روایت امام ابن ماجہ امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے محمد بن منکدر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن یربوع کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن منکدر نے عبدالرحمٰن بن یربوع سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے دریافت کیا: حج کی نیکی کیا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عج اور ثج۔

وکیع نامی راوی کہتے ہیں: ''عج'' سے مراد تلبیہ پڑھتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے اور ''ثج'' سے مراد جانور قربان کرنا ہے یہ بات اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1751 - وَرُوِىَ عَـن جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من محرم يُضحى لله يَوْمه يُلَبِّى حَتّٰى تغيب الشَّمْس اِلَّا غَابَتْ بذنوبه فَعَاد كَمَا وَلدته أمه

رَوَاهُ اَحْـمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِىّ من حَدِيْثِ عَامر بن ربيعَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتقدم حَدِيْثِ سهل بن سعد فِى الْبَاب الْاَوَّل وَفِيْه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاح مُسْلِم فِىْ سَبِيْل اللّٰه مُجَاهدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبيا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه وَخرج مِنْهَا

حديث1750: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك باب ذكر البيان أن رفع الصوت بالإهلال من أفضل الأعمال - حديث: 2453 المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك حديث: 1594 سنن الدارمي - من كتاب المناسك باب أي الحج أفضل - حديث: 1793 سنن ابن ماجه - كتاب المناسك باب رفع الصوت - حديث: 2922 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الحج من كان يرفع صوته بالتلبية - حديث: 18084 سنن الدارقطني - كتاب الحج حديث: 2123 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الحج باب الرجل يطيق المشي ولا يجد زادا ولا راحلة فلا يبين - حديث: 8112 مسند الشافعي - ومن كتاب المناسك حديث: 459 البحر الزخار مسند البزار - عبد الرحمن بن يربوع حديث: 54 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي بكر الصديق رضي الله عنه حديث: 110 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5144 شعب الإيمان للبيهقي - فصل في الإحرام والتلبية ورفع الصوت بها حديث: 3851

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لیے احرام باندھنے والا' جو شخص تلبیہ پڑھتا رہتا ہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' تو وہ سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' تو وہ شخص دوبارہ اسی طرح ہو جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے اسے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

پہلے باب میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان' اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے کے لئے' یا حج کرنے کے لئے تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوتا ہے' اور وہ (مسلمان شخص) اپنے گناہوں سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - التَّرْغِيبُ فِي الْإِحْرَامِ من الْمَسْجِد الْاَقْصَى

باب: مسجد اقصیٰ سے احرام باندھنے سے متعلق ترغیبی روایات

1752 - عَنْ أم حَكِيم بنت اَبِيْ اُمَيَّة بن الْاَخْنَس عَن أم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس غفر لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَهَل بِعُمْرَة من بَيت الْمُقَدّس كَانَت كَفَّارَة لما قبلهَا من الذُّنُوب قَالَت فَخرجت اُمِّي من بَيت الْمُقَدّس بِعُمْرَة

ام حکیم بنت ابوامیہ نے سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' اُس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن ماجہ صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے گا' تو یہ چیز اس کے لئے اس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی''۔

راوی خاتون (ام حکیم) بیان کرتی ہیں: میری والدہ بیت المقدس سے عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہوئی تھیں۔

1753 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَلَفْظِهِ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَل من الْمَسْجِد الْاَقْصَى بِعُمْرَة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

قَالَ فركبت أم حَكِيم اِلَى بَيت الْمُقَدّس حَتّٰى اَهَلت مِنْهُ بِعُمْرَة

ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں یہ روایت نقل کی ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے عمرہ کا احرام باندھتا ہے اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"

راوی بیان کرتے ہیں: تو ام حکیم نامی راوی خاتون بیت المقدس گئی تھیں اور وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

1754 - وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظهمَا من اَهَلَّ بِحجَّة اَوْ عمْرَة من الْمَسْجِد الاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر اَوْ وَجَبت لَهُ الْجنَّة . شكّ الرَّاوِي اَيَّتهمَا

یہی روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص حج یا عمرہ کا احرام مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک باندھے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

1755 - وَفِي رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعمرَة من الْمَسْجِد الاَقْصَى اِلَى الْمَسْجِد الْحَرَام غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر وَوَجَبت لَهُ الْجنَّة

امام بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج اور عمرہ کا تلبیہ پڑھتا ہوا آئے گا اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

التَّرْغِيْب فِيْ الطَّوَافِ وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهِمَا وَفَضْلِ الْمَقَامِ وَدُخُوْلِ الْبَيْتِ

باب: طواف کرنے، حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز ان دونوں کی فضیلت، مقام ابراہیم کی فضیلت اور بیت اللہ کے اندر جانے کے بارے میں، جو کچھ منقول ہے

1756 - عَن عبد الله بن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ لابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا لي لَا اَرَاك تستلم اِلَّا هَذَيْن الرُّكْنَيْنِ الْحجر الْاَسود والركن الْيَمَانِيّ فَقَالَ ابْن عمر اِن أفعل فَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن استلامهما يحط الْخَطَايَا

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: من طَاف اسبوعا يُحْصِيه وَصلى رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعدل رَقَبَة

قَالَ وسمعته يَقُوْلُ: مَا رفع رجل قدما وَلَا وَضعهَا اِلَّا كتب لَهُ عشر حَسَنَات وَحط عَنهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات . رَوَاهُ اَحْمد وَهَذَا لَفظه وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظه اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِن مسحهما كَفَّارَة للخطايا وسمعته يَقُوْلُ لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرَى اِلَّا حط الله عَنهُ بهَا

خَطِيئَة وَكتب لَهُ بِهَا حَسَنَة

عبداللہ بن عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنے والد کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا: کیا وجہ ہے کہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ ان دو ارکان کا استلام کرتے ہیں' حجر اسود اور رکن یمانی؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں ایسا اس لئے کرتا ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں کا استلام' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص سات چکر لگائے' جن کی وہ گنتی کرے اور پھر دو رکعت ادا کر لے' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''۔

(حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بیان کرتے ہیں: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص قدم اٹھاتا ہے' یا رکھتا ہے' تو ہر (ایک قدم کے عوض میں) اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں' اور اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں' اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(طواف کرتے ہوئے) آدمی جو بھی قدم رکھتا ہے' اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کی نیکی کو نوٹ کرتا ہے''۔

1757 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الإِسْنَاد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه وَلَفظه قَالَ إِن أفعل فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مسحهما يحط الْخَطَايَا وسمعته يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ لم يرفع قدما وَلَمْ يضع قدما إِلَّا كتب اللّٰه لَهُ حَسَنَة وَحط عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهُ دَرَجَة وسمعته يَقُوْلُ من أحصى أسبوعا كَانَ كعتق رَقَبَة

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ایسا کرتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ان دونوں پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کے ایک گناہ کو مٹادیتا ہے' اور اس کے ایک درجہ کو نوٹ کرتا ہے''

اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص گن کر سات چکر لگائے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

1758 - وَرَوَاهُ ابن حبان فِي صَحِيحِه مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مسح الْحجر وَالركن الْيَمَانِي يحط الْخَطَايَا حطا . قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عَطاءِ بن السَّائِب عَن عبد الله

❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' (جس کے الفاظ یہ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا' گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''

حافظ فرماتے ہیں: ان تمام حضرات نے' یہ روایت عطاء بن سائب کے حوالے سے عبداللہ (بن عبید بن عمیر) سے نقل کی ہے۔

1759 - وَعَنْ مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يَلْغُو فِيْهِ كَانَ كعدل رَقَبَة يعتقها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀ محمد بن منکدر نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر یوں لگائے' کہ اس دوران اس نے کوئی لغو کام نہ کیا ہو' تو یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1760 - وَعَنْ حميد بن اَبِي سوية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن هِشَام يسْأَل عَطاءِ بن اَبِي رَبَاح عَن الرُّكْن الْيَمَانِي وَهُوَ يطوف بِالْبَيْتِ فَقَالَ عَطاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وكل بِه سَبْعُوْنَ ملكا فَمَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسأَلك الْعَفو والعافية فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة رَبنَا آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار قَالُوْا آمين فَلَمَّا بلغ الرُّكْن الْاَسود قَالَ يَا اَبَا مُحَمَّد مَا بلغك فِي هَذَا الرُّكْن الْاَسود فَقَالَ عَطاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فاوضه فَاِنَّمَا يفاوض يَد الرَّحْمَن

قَالَ لَهُ ابْن هِشَام يَا اَبَا مُحَمَّد فالطواف قَالَ عَطاءِ حَدثنِي اَبُوْ هُرَيْرَة انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طَاف بِالْبَيْتِ سبعا وَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بسبحان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ محيت عَنهُ عشر سيئات وكتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَرفع لَهُ بهَا عشر دَرَجَات وَمن طَاف فَتكلم وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَال خَاضَ فِي الرَّحْمَة بِرجلَيْهِ كخائض المَاء بِرجلَيْهِ

رَوَاهُ ابن مَاجَه عَن إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش حَدثنِيْ حميد بن اَبِيْ سوية وَحسنه بعض مَشَايِخنَا

❀❀ حمید بن ابوسویہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ہشام کو عطاء بن ابی رباح سے رکن یمانی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' جو اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے' تو عطاء نے بتایا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پر ستر فرشتے مقرر ہیں' جو شخص یہ کہتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں' اے اللہ! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے''

(تو وہ ستر فرشتے) آمین کہتے ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر جب وہ (یعنی ابن ہشام اور عطاء) حجر اسود کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اے ابومحمد! حجر اسود کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے' تو عطاء نے جواب دیا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس کو چھوتا ہے' وہ رحمان کے ہاتھ کو چھوتا ہے''

ابن ہشام نے اُن سے کہا: اے ابومحمد! طواف کے بارے میں (کیا روایت سنی ہے؟) تو عطاء نے کہا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے' اور اس دوران وہ کوئی کلام نہیں کرتا' صرف سبحان اللہ ، الحمدللہ ، لاالٰہ الااللہ ، اللہ اکبر ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہتا ہے' تو اس کے دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' اس کی دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں' اور اس وجہ سے اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں' اور جو شخص طواف کے دوران کلام کر لیتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے جس نے صرف اپنے پاؤں رحمت میں ڈبوئے ہوئے ہوں' جیسے کوئی شخص پاؤں پانی میں ڈبو لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: حمید بن ابوسویہ نے مجھے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض مشائخ نے اس روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

1761 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينزل الله كل يَوْم على حجاج بَيته الْحَرَام عِشْرِيْنَ وَمِائَة رَحْمَة سِتِّيْنَ للطائفين وَاَرْبَعين للمصلين وَعِشْرِيْنَ للناظرين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے حرمت والے گھر کا حج کرنے والے افراد پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے' جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور چالیس نماز ادا کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں' اور بیس زیارت کرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1762 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطّواف حول الْبَيْت صَلَاة اِلَّا انكُمْ تتكلمون فِيْهِ فَمَنْ تكلم فِيْهِ فَلَا يتَكَلَّم اِلَّا بِخَير

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

قَالَ التِّرْمِذِیّ وَقد رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْفًا وَلَا نعرفه مَرْفُوْعا اِلَّا من حَدِيْثِ عَطَاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیت اللہ کے اردگرد طواف کرنا' نماز کی مانند ہے' البتہ تم لوگ اس دوران کلام کر سکتے ہو' تو جو شخص اس دوران کوئی کلام کرے تو وہ صرف بھلائی کی بات کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے' اور اس روایت کا ''مرفوع'' ہونا' صرف عطاء بن سائب کی نقل کردہ روایت سے پتہ چلتا ہے۔

1763 - وَعَنـهُ رَضِـیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَاف بِالْبَيْتِ خمسين مرّة خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَالت مُحَمَّدًا يَعْنِیْ الْبُخَارِیّ عَن هٰذَا الحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا يرْوی عَنِ ابْنِ عَبَّاس من قَوْله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا پچاس مرتبہ طواف کر لے' تو وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام محمد (یعنی امام بخاری) سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کے اپنے قول کے طور پر روایت کی گئی ہے۔

1764 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ وَصلی رَكْعَتَيْنِ كَانَ كعتق رَقَبَة رَوَاهُ ابْن ماجة وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحَة وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت ادا کر لے' تو یہ غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1765 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من طَاف بِالْبَيْتِ اسبوعا لَا يضع قدما وَلَا يرفع اُخْرٰی اِلَّا حط اللّٰه عَنهُ بهَا خَطِيْئَة وَكتب لَهٗ بهَا حَسَنَة وَرفع لَهٗ بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ ابْنِ خُزَيْمَةَ فِي صَحِيْحِهِ وَابْنِ حبان وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے گا' وہ جو بھی قدم اٹھائے گا اور جو بھی قدم رکھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کردے گا' اس کی وجہ سے اس کی نیکی نوٹ کرے گا' اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کرے گا''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ابن حبان نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1766 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من تَوَضَّأ فاسبغ الْوضُوء ثُمَّ اتى الرُّكن يستلمه خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا استلمه فَقَالَ بِسم الله وَالله أكبر أشهد اَن لَا إِلَه إِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَأشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله غمرته الرَّحْمَة فَإِذا طَاف بِالْبَيْتِ كتب الله لَهُ بِكُل قدم سبعين ألف حَسَنَة وَحط عَنهُ سبعين ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ سبعين ألف دَرَجَة وشفع فِي سبعين من اهل بَيته فَإِذا اتى مقَام إِبْرَاهِيم فصلى عِنْده رَكْعَتَيْنِ إِيمَانًا واحتسابا كتب الله لَهُ عتق رَقَبَة محررة من ولد إِسْمَاعِيل وَخرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه . رَوَاهُ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص فرماتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر وہ رُکن کے پاس آ کر اس کا استلام کرے' تو وہ رحمت میں غوطہ لگاتا ہے' اور جب وہ اس کا استلام کرلے' تو پھر یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

تو رحمت اس شخص کو ڈھانپ لیتی ہے' پھر جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے' اور اس کے ستر ہزار گناہ معاف کر دیتا ہے' اور اس کے ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے' اور اس کے اہل خانہ میں سے ستر افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول کرتا ہے' پھر جب وہ شخص مقام ابراہیم کے پاس آ کر ایمان کی حالت میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اس کے پاس دو رکعت ادا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے' جسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے آزاد کیا گیا ہو' اور وہ شخص اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت ابوالقاسم اصبہانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1767 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحجر وَالله ليبعثنه الله يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما ولسان ينْطق بِهِ يشْهد على من استلمه بِحَق

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حجرِ اسود کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ اس کو اٹھائے گا' تو اس کی دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے یہ دیکھے اور ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے یہ کلام کرے گا اور اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن'' ہے۔ اس کو امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1768 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَلَفْظِهِ يَبْعَثُ اللّٰهُ الْحجر الْاسود والركن الْيَمَانِيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمَا عينان ولسانان وشفتان يَشْهَدَانِ لمن استلمهما بِالْوَفَاءِ

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ روایت نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حجرِ اسود اور رکن یمانی کو اٹھائے گا' تو ان دونوں کی دو آنکھیں ہوں گی' اور دو زبانیں ہوں گی اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ دونوں ہر اس شخص کے حق میں گواہی دیں گے' جس نے صحیح طریقے سے ان دونوں کا استلام کیا تھا''۔

1769 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أعظم من اَبِيْ قبيس لَهُ لسانان وشفتان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَزَادَ: يشْهد لمن استلمه بِالْحَقِّ وَهُوَ يَمِين اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُصَافح بهَا خلقه

وَابْن خُزَيْمَةَ فِي صَحِيحه وَزَادَ: يتَكَلَّم عَمَّن استلمه بِالنِّيَّةِ وَهُوَ يَمِين اللّٰه الَّتِيْ يُصَافح بهَا خلقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن رکن یمانی' جبل ابوقبیس سے بڑا ہو کر آئے گا' اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے حق کے ہمراہ اس کا استلام کیا ہوگا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ اس شخص کے بارے میں کلام کرے گا' جس نے نیت کے ساتھ اس کا استلام کیا تھا' اور یہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے جس کے ذریعے وہ اپنی مخلوق کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے''۔

1770 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أشهدوا هٰذَا الْحجر خيرا فَإِنَّهُ يَوْم الْقِيَامَة شَافِع يشفع لَهُ لسانان وشفتان يشْهد لمن استلمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن الْوَلِيد بن عباد مَجْهُوْل

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس پتھر کو بھلائی کے بارے میں گواہ بناؤ! کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور آدمی کے حق میں شفاعت کرے گا' اس کی دو زبانیں ہوں گی' اور دو ہونٹ ہوں گے' اور یہ اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' جس نے اس کا استلام کیا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ولید بن عباد نامی راوی مجہول ہے۔

1771 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَهُوَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن فسودته خَطَايَا بني آدم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ اِلَّا انه قَالَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تھا' تو یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا' اولادِ آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ برف سے زیادہ سفید تھا''۔

1772 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَفْظه قَالَ الْحجر الْاسود من حِجَارَة الْجَنَّة وَمَا فِي الْاَرْض من الْجَنَّة غَيره وَكَانَ اَبيض كالمها وَلَوْلَا مَا مَسّه من رِجْس الْجَاهِلِيَّة مَا مَسّه ذُو عاهة اِلَّا براَ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت کا پتھر ہے' اور روئے زمین پر' اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے' اور یہ بلور کی طرح سفید تھا' اگر اسے زمانہ جاہلیت کی گندگی نے نہ چھوا ہوتا' تو اسے جو بھی مصیبت زدہ چھو لیتا' وہ ٹھیک ہو جاتا''۔

1773 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ خُزَيْمَة قَالَ الْحجر الْاسود ياقوتة بَيْضَاء من يَوَاقِيت الْجَنَّة وَاِنَّمَا سودته خَطَايَا الْمُشْركين يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة مثل اُحد يشْهد لمن استلمه وَقبله من اَهْلِ الدُّنْيَا

❀❀ امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حجر اسود سفید یاقوت تھا' جو جنت کے یاقوتوں میں سے ایک تھا' مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے' قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا' تو یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگا' اور ہر اس شخص کے حق میں گواہی دے گا' اہل دنیا میں سے' جس نے اس کا استلام کیا تھا' اور اس کو بوسہ دیا تھا''۔

1774 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا قَالَ الْحجر الْاسود من الْجَنَّة وَكَانَ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج حَتّٰى سودته

خطایا اَھلِ الْشرك . المھا مَقْصُوْرا جمع مھاة وَھی البلورة

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''حجر اسود جنت میں سے ہے یہ برف سے زیادہ سفید تھا' یہاں تک کہ مشرکین کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا''

''المھا'' یہ مقصورہ' یہ لفظ ''مھاۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد بلور ہے۔

1775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نزل الرُّكْن الْاسود من السَّمَاء فَوضع على اَبِی قبیس كَاَنَّهُ مهاة بَیْضَاء فَمَكَثَ اَرْبَعِیْنَ سنة ثُمَّ وضع على قَوَاعِد اِبْرَاهِیم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجر اسود آسمان سے نازل ہوا تھا اور جبل ابوقبیس پر رکھا گیا تھا' تو یہ سفید بلور کی مانند تھا' چالیس سال یہ یوں ہی رہا' پھر اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر رکھ دیا گیا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1776 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْند ظَهره اِلَى الْكَعْبَة یَقُوْلُ الرُّكْن وَالْمقَام یاقوتتان من یَوَاقِیت الْجَنَّة وَلَوْلَا اَن اللّٰه تَعَالٰى طمس نورهما لأضاءتا مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ رَجَاء بن صبیح وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِیْقه الْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رکن اور مقام' جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں' اگر اللہ تعالیٰ نے' ان دونوں کے نور پر پردہ نہ ڈال دیا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کی ساری جگہ کو روشن کر دیتے''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے رجاء بن صبیح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم' اور امام حاکم کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

1777 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبَیْهَقِیّ قَالَ اِن الرُّكْن وَالْمقَام من یاقوت الْجَنَّة وَلَوْلَا مَا مَسّه من خَطَایَا بنی آدم لأضاء مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب وَمَا مسهما من ذِیْ عاهة وَلَا سقیم اِلَّا شفی

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رکن اور مقام' جنت کے یاقوت ہیں' اگر اولادِ آدم کی خطاؤں نے انہیں نہ چھوا ہوتا' تو یہ مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کر دیتے' انہیں جو بھی آفت زدہ چھولے گا' یا بیمار چھولے گا' وہ شفا پالے گا''

1778 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا رَفعه قَالَ لَوْلَا مَا مَسّه من أنجاس الْجَاهِلِیَّة مَا مَسّه ذُوْ عاهة اِلَّا شفی وَمَا على الْاَرْض شَیْءٍ من الْجَنَّة غَیْره

امام بیہقی کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو" مرفوع" حدیث کے طور پر منقول ہیں:
"اگر زمانہ جاہلیت کی نجاستوں نے اسے نہ چھوا ہوتا (تو اس کا رنگ تبدیل نہ ہوتا) اُسے جو بھی آفت زدہ چھوئے گا، وہ شفا پالے گا' روئے زمین پر اس کے علاوہ جنت کی اور کوئی چیز نہیں ہے"

1780 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَدَخَلْنَا مَكَّةَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى فَاَتَى يَعْنِي النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَاَنَاخَ رَاحِلَته ثُمَّ دخل الْمَسْجِد فَبَدَاَ بِالْحجرِ فاستلمه وفاضت عَيناهُ بالبكاء فَذكر الحَدِيثِ قَالَ وَرمل ثَلَاثًا وَمَشى اَرْبعا حَتّٰى فرغ فَلَمَّا فرغ قبل الْحجر وَوضع يَدَيْهِ عَلَيْهِ ثُمَّ مسح بهما وَجهه . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: دن چڑھے کے وقت' ہم مکہ میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ مسجد کے دروازے کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا' پھر آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' آپ ﷺ نے سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کیا' رونے کی وجہ سے آپ ﷺ کے آنسو جاری تھے' اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر وہ یہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں' عام رفتار سے چلے' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے' تو فارغ ہو کر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا' آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھے' اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1781 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دخل الْبَيْت دخل فِيْ حَسَنَة وَخرج من سَيِّئَة مغفورا لَهٗ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن المؤمل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص بیت اللہ کے اندر داخل ہو جائے' وہ بھلائی میں داخل ہو جاتا ہے' اور برائی سے نکل جاتا ہے' اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِي الْعَمَل الصَّالح فِيْ عشر ذِيْ الْحجَّة وفضله

باب: ذوالحج (کے پہلے عشرے) میں' نیک عمل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس (عشرے کی) فضیلت

1782 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام الْعَمَل

الصَّالح فِيهَا اَحَبَّ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِىْ اَيَّام الْعشر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهٖ وَمَاله ثمَّ لم يرجع من ذٰلِكَ بِشَىْءٍ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِىْ وَالتِّرْمِذِىّ وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفْظِه قَالَ: مَا من اَيَّام اعظم عِنْد اللّٰه وَلَا اَحَبّ اِلَى اللّٰه الْعَمَل فِيْهِنَّ من اَيَّام الْعشر فَاَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِيْر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی ایام ایسے نہیں ہیں' جن میں کوئی نیک عمل کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک اِن ایام میں (نیک عمل کرنے سے) زیادہ محبوب ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ذوالحج (کا پہلا عشرہ) تھا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ نکلتا ہے' پھر ان میں سے' کچھ بھی واپس لے کر نہیں آتا''

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُن دنوں میں عمل کرنا' اِس سے زیادہ بڑا' اور اِس سے زیادہ محبوب ہو' جو اِن دس دنوں میں عمل کرنا (اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے) تو تم ان دنوں میں تسبیح' تحمید' تہلیل اور تکبیر کی کثرت کرو''۔

1783 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِىْ قَالَ مَا من عمل أزكى عِنْد اللّٰه وَلَا أعظم أجرا من خير يعمله فِيْ عشر الْاَضْحٰى قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه اِلَّا رجل خرج بِنَفسِهٖ وَمَاله فَلَمْ يرجع من ذٰلِكَ بِشَىْءٍ فَقَالَ فَكَانَ سعيد بن جُبَيْر اِذا دخل اَيَّام الْعشر اجْتهد اجْتِهَادًا شَدِيْدا حَتّٰى مَا يكَاد يقدر عَلَيْهِ

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی عمل' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' اس سے زیادہ پاکیزہ نہیں ہے' اور اس سے زیادہ اجر والا نہیں ہے' جو بھلائی آدمی ذوالحج کے (پہلے) عشرے میں کرتا ہے' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی جان اور مال کو لے کر نکلتا ہے' اور ان میں سے کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

راوی بیان کرتے ہیں: جب ذوالحج کا پہلا عشرہ شروع ہوتا تھا' تو سعید بن جبیر بھرپور عبادت کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اتنی

حدیث 1782: سنن أبي داود - كتاب الصوم' باب في صوم العشر - حديث: 2095' سنن ابن ماجه - كتاب الصيام' باب صيام العشر - حديث: 1723' صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر استحباب الاجتهاد في أنواع الطاعات في أيام العشر من ذي' حديث: 325' صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل العمل في عشر ذي الحجة' حديث: 2673' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه - حديث: 19144' السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصيام' باب العمل الصالح في العشر من ذي الحجة - حديث: 7880' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 1915

عبادت کرتے تھے کہ وہ ویسے اتنی عبادت نہ کر پاتے۔

1784 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِن اَيَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أفضل من اَيَّامِ الْعَشْرِ قِيلَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسے نہیں ہیں' جن میں نیک عمل کرنا (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں عمل کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1785 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل اَيَّامِ الدُّنْيَا الْعَشْرُ يَعْنِيْ عشر ذِيْ الْحِجَّةِ قِيلَ وَلَا مِثْلُهُنَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا مِثْلُهُنَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رجل عفر وَجهه بِالتُّرَابِ ......الحَدِيْثِ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَلَفْظِهِ قَالَ: مَا من اَيَّام أفضل عِنْد اللّٰه من اَيَّام عشر ذِيْ الْحِجَّةِ قَالَ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هن أفضل أم عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ هن أفضل من عدتهن جهادا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا عفير يعفر وَجهه فِي التُّرَابِ ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا کے دنوں میں' سب سے یادہ فضیلت والے دن' دس ہیں' یعنی ذوالحج (کے پہلے عشرے) کے دن' عرض کی گئی: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی رہ میں (دس دن بسر کرنا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ ہی ان کی مانند اللہ کی راہ میں بسر کرنا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کا چہرہ خاک آلود ہو جائے (یعنی وہ شہید ہو جائے)''......الحدیث

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے کے دنوں سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دن اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں کہ اتنے ہی دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد میں گزارے جائیں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کا چہرہ خاک میں مل جاتا ہے (یعنی جو شہید ہو جاتا ہے)''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت آگے مکمل طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

1786 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَيَّام اَحَبَّ اِلَى اللّٰه اَن يتعبد لَهُ فِيْهَا من عشر ذِيْ الْحِجَّةِ يعدل صِيَام كل يَوْم مِنْهَا بصيام سنة وَقيام كل لَيْلَة مِنْهَا بِقِيَام لَيْلَة

القدر ۔ رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لا نعرفه اِلّا من حَدِيْثِ مَسْعُوْد بن وَاصل عَن النهاس بن قهم وَسَاَلت مُحَمَّدًا يَعْنِيْ الْبُخَارِيّ عَن هٰذَا الْحَدِيْثِ فَلَمْ يعرفهُ من غير هٰذَا الْوَجه

قَالَ الْحَافِظ روى الْبَيْهَقِيّ وَغَيره عَن يحيى بن عِيسَى الرَّمْلِيّ حَدثنَا يحيى بن اَيُّوبَ الْبَجلِيّ عَن عدى بن ثَابت وَهَؤُلَاء الثَّلَاثَة ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ تكلم فيهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی دن ایسے نہیں ہیں' کہ اُن دنوں میں' اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک ذوالحج کے عشرے میں' اس کی عبادت کرنے سے زیادہ محبوب ہو' ان دنوں میں سے ہر ایک دن کا روزہ' پورے سال کے روزوں کے برابر ہے' اوران میں سے ہرایک رات کے نوافل' شب قدر کے نوافل کی مانند ہیں''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اورامام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف مسعود بن واصل کی' نہاس بن قہم سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں' میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو وہ اس کے علاوہ کسی اور حوالے سے' اس روایت سے واقف نہیں تھے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بیہقی اور دیگر حضرات نے' اسے یحییٰ بن عیسیٰ رملی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن ایوب بجلی نے علی بن ثابت کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: یہ تینوں راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اوران کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

1787 - وَعَنْ سَعِيْد بن جُبير عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَيَّام أفضل عِند الله وَلَا الْعَمَل فِيهِنَّ اَحَبَّ اِلَى الله عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّام يَعْنِيْ من الْعشر فَاَكْثِرُوْا فِيهِنَّ من التهليل وَالتَّكْبِير وَذكر الله وَاِن صِيَام يَوْم مِنْهَا يعدل بصيام سنة وَالْعَمَل فِيهِنَّ يُضَاعف بسبع مائة ضعف

❀❀ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ان دنوں سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے' اور نہ ہی کسی اور دن میں کیا ہوا عمل' ان دنوں میں کیے ہوئے عمل سے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد (ذوالحج کا پہلا عشرہ) تھی۔

''(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تم ان دنوں میں بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھو! تکبیر پڑھو! اللہ کا ذکر کرو' ان میں سے کسی ایک دن کا روزہ' ایک سال کے روزوں کے برابر ہے' ان دنوں میں کیا ہوا عمل' سات سو گنا تک بڑھ جاتا ہے''

1788 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُقَال فِيْ اَيَّام الْعشر بِكُل يَوْم ألف يَوْم وَيَوْم عَرَفَة عشرَة آلَاف يَوْم -قَالَ يَعْنِيْ فِي الْفضل ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَاِسْنَاد الْبَيْهَقِيّ لَا بَاس بِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ذوالحج کے دس دنوں کے بارے میں یہ بات کہی جاتی ہے: اس کا ہرایک دن ایک ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے' اور عرفہ کا دن' دس ہزار دنوں کے برابر ہوتا ہے' راوی کہتے ہیں: یعنی فضیلت کے

اعتبار سے ایسا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے امام بیہقی کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1789 - وَعَنِ الْاَوْزَاعِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَ الْعَمَل فِی الْیَوْم من اَیَّام الْعشر کَقدْر غَزْوَۃ فِیْ سَبِیْل اللّٰہ یصام نَھَارھَا ویحرس لَیْلَھَا اِلَّا اَن یخْتَص امْرُؤ بِشَھَادَۃ ۔ قَالَ الْاَوْزَاعِیّ حَدثنِیْ بِھٰذَا الحَدِیْث رجل من بنی مَخْزُوْم عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم -رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: (ذوالحج کے پہلے) عشرے کے دنوں میں سے ایک دن میں کیا ہوا عمل اتنے ہی عرصے کے لئے اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے برابر ہے جس کے دن میں روزہ رکھا گیا ہو اور رات میں پہرہ داری کی گئی ہو البتہ جو آدمی شہید ہو جائے اُس کا معاملہ مختلف ہے"

امام اوزاعی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مجھے بیان کی ہے یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِیْب فِی الْوُقُوْف بِعَرَفَۃ والمزدلفۃ وَفضل یَوْم عَرَفَۃ

باب: عرفہ اور مزدلفہ میں وقوف کرنے سے متعلق ترغیبی روایات اور عرفہ کے دن کی فضیلت

1790 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من اَیَّام عِنْد اللّٰہ أفضل من عشر ذِیْ الْحجَّۃ قَالَ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھن أفضل أم من عدتھن جھادا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ قَالَ ھن أفضل من عدتھن جھادا فِیْ سَبِیْل اللّٰہ وَمَا من یَوْم أفضل عِنْد اللّٰہ من یَوْم عَرَفَۃ ینزل اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَاء الدُّنْیَا فیباھی بِاَھْل الْاَرْض اَھْلِ السَّمَاء فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ جاؤونی شعثا غبرا ضاحین جاؤوا من کل فج عمیق یرجون رَحْمَتِی وَلَمْ یروا عَذَابِی فَلَمْ یر یَوْم اکثر عتیقا مِنَ النَّار من یَوْم عَرَفَۃ

رَوَاہُ اَبُوْ یعلیٰ وَالْبَزَّار وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ

وَالْبَیْھَقِیّ وَلَفْظِہٖ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا کَانَ یَوْم عَرَفَۃ فَاِن اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یباھی بھم الْمَلَائِکَۃ فَیَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰی عِبَادِیْ اَتَوْنِیْ شعثا غبرا ضاحین من کل فج عمیق أشھدکم اَنِّیْ قد غفرت لَھُمْ فَتَقُوْلُ الْمَلَائِکَۃ اِن فیھم فلَانا مرھقا وَفُلَانًا قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ قد غفرت لَھُم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من یَوْم اکثر عتیقا مِنَ النَّار من یَوْم عَرَفَۃ

وَلَفْظ ابْن خُزَیْمَۃ نَحْوِہٖ لم یختلفا اِلَّا فِیْ حرف اَوْ حرفین ۔ المرھق ھُوَ الَّذِیْ یغشی الْمَحَارِم ویرتکب الْمَفَاسِد قَوْلِہٖ ضاحین ھُوَ بالضاد الْمُعْجَمَۃ والحاء الْمُھْمَلَۃ اَی بارزین للشمس غیر مستترین مِنْھَا یُقَال لکل من برز للشمس من غیر شَیْءٍ یظلہ ویکنہ اِنَّہٗ لضاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ذوالحج کے عشرے سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ دن زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ یا اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنا (زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دن' اتنے ہی دن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں' اور کوئی بھی دن' اللہ تعالیٰ کے نزدیک عرفہ کے دن سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا (اس دن میں) اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اہل آسمان کے سامنے اہل زمین پر' فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے بندوں کی طرف دیکھو! یہ پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دور دراز کے علاقوں سے میرے پاس آئے ہیں' یہ میری رحمت کی امید رکھتے ہیں' انہوں نے میرا عذاب نہیں دیکھا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عرفہ کا دن ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال ہوکر' غبار آلود ہوکر' دور دراز کے علاقوں سے میری بارگاہ میں آئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے' تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں شخص ایسا ہے' جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے' اور فلاں ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اُن لوگوں کی مغفرت کردی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اور کسی بھی دن میں' عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں' لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے''۔

امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ الفاظ ان کی مانند ہیں' ان دونوں نے کوئی اختلاف نہیں کیا' صرف (روایت کے متن میں) ایک یا دو حرفوں کا اختلاف ہے۔

لفظ ''الرہق'' سے مراد وہ شخص ہے' جو حرام کاموں کا ارتکاب کرتا ہو اور مفاسد کا مرتکب ہوتا ہو۔

متن کے لفظ ''ضاحین'' میں 'ض' ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو دھوپ میں کھڑے ہوتے ہیں' اور دھوپ سے بچاؤ کا کوئی ذریعہ نہیں ہوتا' ہر وہ شخص جو دھوپ کے سامنے ہو' اور اور کوئی چیز ایسی نہ ہو' جو اس پر سایہ کر سکے' اور اسے چھپا سکے تو اس کے لئے لفظ ''ضاح'' استعمال ہوتا ہے۔

1791 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد الله بن كريز رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا رئي الشَّيْطَان يَوْمًا هُوَ فِيْهِ اَصْغَر وَلَا اَدْحَر وَلَا اَحْقَر وَلَا اَغيظ مِنْهُ فِيْ يَوْم عَرَفَة وَمَا ذَاك اِلَّا لما يرى فِيْهِ من تنزل الرَّحْمَة وَتجَاوز اللّٰه عَن الذُّنُوب الْعِظَام اِلَّا مَا رأى يَوْم بدر فَاِنَّهٗ رأى جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام يزع الْمَلَائِكَة . رَوَاهُ مَالك وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيرهمَا وَهُوَ مُرْسل

اَدْحَر بِالدَّال والحاء الْمُهْمَلَتَيْنِ بعدهمَا رَاء اَي أبعد وأذل

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور کسی بھی دن میں' شیطان کو عرفہ کے دن سے زیادہ کمتر' بے چین' حقیر اور غضبناک نہیں دیکھا جاتا' اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ وہ اس دن میں' رحمت نازل ہوتے ہوئے دیکھتا ہے' اور یہ دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرمارہا ہے' البتہ بدر کے دن' اُسے اِتنا پریشان دیکھا گیا تھا' جب اس نے جبریل کو دیکھا تھا کہ وہ فرشتوں کو لے کر آرہے ہیں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' یہ روایت ''مرسل'' ہے۔

لفظ ''ادحر'' میں 'ذ' ہے' پھر 'ح' ہے' پھر اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد دور ہونا اور ذلیل ہونا ہے۔

1792 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة ايها النَّاس اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تطول عَلَيْكُمْ فِيْ هٰذَا الْيَوْم فغفر لكم اِلَّا التَّبِعَات فِيْمَا بَيْنكُمْ ووهب مسيئكم لمحسنكم وَأعْطى لمحسنكم مَا سَأَلَ فادفعوا باسم اللّٰه فَلَمَّا كَانَ بِجمع قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد غفر لصالحيكم وشفع صالحيكم فِيْ طالحيكم تنزل الرَّحْمَة فتعمهم ثُمَّ تفرق الْمَغْفِرَة فِي الْاَرْض فَتَقَع على كل تائب مِمَّن حفظ لِسَانه وَيَده وابليس وَجُنُوده على جبال عَرَفَات ينظرُوْنَ مَا يصنع اللّٰه بهم فَاِذَا نزلت الرَّحْمَة دَعَا اِبْلِيس وَجُنُوده بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن فيهم رجلا لم يسم

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے آج کے دن تم پر بڑا فضل کیا ہے' اور تمہاری مغفرت کردی ہے' البتہ جو تمہارے آپس کے معاملات ہیں' ان کا معاملہ مختلف ہے' اس نے تمہارے برے شخص کو تمہارے نیک شخص کے حوالے کردیا ہے' اور تمہارے نیک شخص کو وہ چیز عطا کی ہے' جو اس نے مانگی ہوگی' تو تم لوگ اللہ کا نام لے کر روانہ ہوجاؤ''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے نیک لوگوں کی مغفرت کردی ہے' اور تمہارے برے لوگوں کے بارے میں' تمہارے نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کیا ہے' رحمت نازل ہورہی ہے' اور وہ سب لوگوں کو عام ہے' پھر مغفرت زمین میں پھیل گئی' اور ہر توبہ کرنے والے پر واقع ہوگئی' جس نے اپنی زبان اور ہاتھ کی حفاظت کی تھی' جب کہ ابلیس اور اس کا لشکر' عرفات کے پہاڑوں پر دیکھ رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کررہا ہے؟ تو جب رحمت نازل ہونا شروع ہوئی' تو ابلیس اور اس کے لشکریوں نے واویلا کرنا شروع کردیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' البتہ ان میں سے ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

1793 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْث أنس وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه تطول على اَهْل عَرَفَات يباهي بهم الْمَلَائِكَة يَقُوْلُ يَا ملائكتي انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا اَقبلُوْا

یفضرُبُوْنَ اِلَیّ من کل فج عمیق فاشھدکم اَنِّیْ قد اجبت دعاء ھم وشفعت رغبتھم ووھبت مسیئھم لمحسنھم وَاَعْطیت لمحسنھم جَمِیْع مَا سَاَلُوْنِیْ غیر التَّبِعَات الَّتِیْ بَیْنَھُمْ فَاِذَا اَفَاضَ الْقَوْمِ اِلٰی جمع ووقفوا وعادوا فِی الرَّغْبَة والطلب اِلَی اللّٰہ تَعَالٰی فَیَقُوْلُ یَا ملائکتی عِبَادِیْ وقفوا فعادوا فِی الرَّغْبَة والطلب فاشھدکم اَنِّیْ قد اجبت دعاء ھم وشفعت رغبتھم ووھبت مسیئھم لمحسنھم وَاَعْطیت محسنیھم جَمِیْع مَاسَاَلُوْنِیْ وکفلت عَنْھُم التَّبِعَات الَّتِیْ بَیْنھم

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اہل عرفات کی طرف متوجہ ہوا' اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے فرشتو! تم میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' وہ دور دراز کے علاقوں سے میری طرف آئے ہیں' میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے' اور ان کی دلچسپی کی چیزوں کے بارے میں سفارش قبول کرلی ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کردیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' البتہ ان کے آپس کے معاملات کا حکم مختلف ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) جب لوگ روانہ ہوکر مزدلفہ آئے اور وہاں ٹھہرے اور دوبارہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرنے لگے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے فرشتو! میرے بندوں نے وقوف کیا ہوا ہے' وہ دوبارہ میری طرف رغبت رکھتے ہوئے ہیں' اور طلب رکھے ہوئے ہیں' میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا کو قبول کرلیا ہے' ان کی رغبت کے بارے میں سفارش کو قبول کرلیا ہے' ان کے برے لوگوں کو ان کے نیک لوگوں کے حوالے کردیا ہے' اور ان کے نیک لوگوں کو وہ سب کچھ عطا کردیا ہے' جو انہوں نے مجھ سے مانگا تھا' اور میں ان کے حوالے سے' ان کے آپس کے معاملات کا بھی کفیل بن گیا ہوں''

1794 - وَعَنْ عَبَّاس بن مرداس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا لامته عَشِیَّة عَرَفَة فَاُجِیب اَنِّیْ قد غفرت لَھُمْ مَا خلا الْمَظَالِم فَاِنِّیْ آخذ للمظلوم مِنْہُ قَالَ اَی رب اِن شِئْت اَعْطَیْت الْمَظْلُوم الْجَنَّة وغفرت للظالم فَلَمْ یجب عَشِیَّة عَرَفَة فَلَمَّا اصبح بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَاد فَاُجِیب اِلٰی مَا سَاَلَ قَالَ فَضحِك رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ تبسم فَقَالَ لَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی اِن ھٰذِہٖ لساعة مَا کنت تضحك فِیْھَا فَمَا الَّذِیْ اَضحکك اَضحك اللّٰہ سنك قَالَ اِن عَدو اللّٰہ اِبْلِیس لما علم اَن اللّٰہ قد اسْتَجَابَ دعائی وَغفر لامتی اَخذ التُّرَاب فَجعل یحثوہ علی رَاسه وَیَدْعُو بِالْوَیْلِ وَالثُّبُور فاضحکنی مَا رَاَیْت من جزعه

رَوَاہُ ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰہ بن کنَانَة بن عَبَّاس بن مرداس اَن اَبَاہُ اَخبرہُ عَن اَبِیه

حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرفہ کی شام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے دعا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے' البتہ مظالم کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں مظلوم کو اس کا بدلہ دلواؤں

گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے' تو مظلوم کو جنت عطا کردے' اور ظالم کی مغفرت کردے' تو عرفہ کی شام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا جواب نہیں ملا' اگلے دن صبح مزدلفہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دعا کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا کی تھی وہ مقبول ہوگئی' راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' یہ کوئی ایسا وقت تو نہیں ہے جس میں آپ مسکرایا کرتے تھے' تو اب آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ ویسے اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا ہوا رکھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے دشمن' ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول کرلی ہے' اور میری امت کی مغفرت کردی ہے' تو اس نے مٹی پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع کی' اور واویلا شروع کردیا' تو اس کی گریہ وزاری دیکھ کر مجھے ہنسی آگئی''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے' عبداللہ بن کنانہ بن عباس بن مرداس کے حوالے سے' اُن کے والد کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے۔

1795 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَفظِه اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا عَشِيَّة عَرَفَة لامته بالمغفرة وَالرَّحْمَة فَأَكْثر الدُّعَاء فَاوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَنِّي فعلت اِلَّا ظلم بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَأما ذنوبهم فِيمَا بيني وَبينهم فقد غفرتها فَقَالَ يَا رب اِنَّكَ قَادر على اَن تثيب هٰذَا الْمَظْلُوم خيرا من مظلمته وَتغْفر لهٰذَا الظَّالِم فَلَمْ يجبهُ تِلْكَ العشية فَلَمَّا كَانَ غَدَاة الْمزْدَلِفَة أعَاد الدُّعَاء فَاَجَابَهُ اللّٰه اَنِّي قد غفرت لَهُم قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بعض اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبسمت فِي سَاعَة لم تكن تتبسم قَالَ تبسمت من عَدو اللّٰه اِبْلِيس اِنَّهُ لما علم اَن اللّٰه قد اسْتَجَابَ لي فِيْ أمتِيْ اَهْوى يَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور ويحثو التُّرَاب على رَأسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن كنَانَة بن الْعَبَّاس بن مرداس السّلمِيّ وَلَم يسمه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبَّاس ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الحَدِيْثِ لَهُ شَوَاهد كَثِيْرَة وَقد ذكرنَاهَا فِيْ كتاب الْبَعْث فَإِن صَحَّ بشواهده فَفِيْهِ الْحجَّة وَإِن لم يَصح فَقَدْ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى (وَيغْفر مَا دون ذٰلِكَ لمن يَشَاء) النِّسَاء وظلم بَعْضُهُمْ بَعْضًا دون الشّرك انْتهى

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام' اپنی امت کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکثرت دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی کی: میں نے ایسا کردیا ہے' البتہ جنہوں نے ایک دوسرے پر جو ظلم کیا ہے' اس کا معاملہ مختلف ہے' یا ان کے وہ گناہ' جو ان کے اور میرے درمیان معاملے سے تعلق رکھتے ہیں' ان کی میں نے مغفرت کردی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اس بات پر قادر ہے' کہ تو مظلوم کو اس پر ہونے والے ظلم کا' زیادہ بہتر ثواب عطا کردے' اور ظالم کی مغفرت کردے' تو اس شام اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول نہیں کیا' اگلے دن مزدلفہ کی صبح' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میں نے ان کی بھی مغفرت کردی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس وقت میں مسکرائے ہیں' حالانکہ آپ اس وقت میں مسکراتے نہیں ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کے دشمن ابلیس پر مسکرا دیا ہوں' جب اسے یہ پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے

بارے میں میری دعا کو مستجاب کرلیا ہے تو اس نے واویلا شروع کر دیا اور مٹی اٹھا کر اپنے سر میں ڈالنے لگا''

یہ روایت امام بیہقی نے ابن کنانہ بن عباس بن مرداس سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے ان کا نام ذکر نہیں کیا' یہ ان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا عباس سے منقول ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کے شواہد بہت سے ہیں' جنہیں ہم نے کتاب ''البعث'' میں نقل کیا ہے' اور اگر یہ شواہد کے ساتھ مستند قرار پاتی ہے' تو اس میں حجت موجود ہوگی اور اگر یہ مستند نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا' مغفرت کر دے گا''

تو لوگوں کا ایک دوسرے پر جو ظلم ہے' وہ شرک سے کم درجے کا ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1796 - وروى ابـن الـمُبَارك عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَن الزبير بن عدى عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِى اللّٰه عَنهُ قَالَ وقف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَات وَقد كَادَت الشَّمْس اَن تؤوب فَقَالَ يَا بِلَال أنصت لى النَّاس فَقَامَ بِلَال فَـقَـالَ اَنصتُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فانصت النَّاس فَقَالَ معشر النَّاس اَتَانِىْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام آنِفـا فأقرأنى من رَبِّى السَّلَام وَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ غفر لاهل عَرَفَات وَاَهْلِ الْمشعر وَضمن عَنْهُم التَّبِعَات فَقَامَ عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لنا خَاصَّة قَالَ هٰذَا لكم وَلمن اَتى من بعدكم اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كثر خير اللّٰه وطاب

❀❀ عبداللہ بن مبارک نے' سفیان ثوری کے حوالے سے' زبیر بن عدی کے حوالے سے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں وقوف کیا ہوا تھا' سورج غروب ہونے کے قریب تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کرواؤ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کے رسول کی بات سننے کے لئے خاموش ہو جاؤ! تو لوگ خاموش ہوگئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگوں کے گروہ! ابھی جبریل میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے میرے پروردگار کا سلام پہنچایا اور بولے: اللہ تعالیٰ نے تمام اہل عرفات کی اور اہل مشعر کی مغفرت کر دی ہے' اور ان کے آپس کے معاملات حوالے سے ضامن بن گیا ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے لئے بھی ہے' اور تمہارے بعد' قیامت تک جو لوگ بھی آئیں گے' ان کے لئے بھی ہے' تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بھلائی زیادہ بھی ہے' اور پاکیزہ بھی ہے''

1797 - وَعَـنْ اَبِـىْ هُـرَيْـرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يباهى بِاَهْل عَرَفَات اَهْلِ السَّمَاء فَيَقُوْلُ لَهُمْ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ جاؤونى شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ' اہل عرفات پر' اہل آسمان کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے' وہ ان سے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی

طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہو کر میری بارگاہ میں آئے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1798 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي مَلَائكته عَشِيَّةَ عَرَفَة بِاَهْل عَرَفَة فَيَقُوْلُ انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِىْ شعثا غبرا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالصَّغِير وَاسْنَاد اَحْمد لَا بَاس بِهٖ

❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ عرفہ کی شام اہل عرفہ پر فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو بکھرے ہوئے بالوں والے اور غبار آلود ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور امام احمد کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1799 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم اَكثر من اَن يعْتق اللّٰه فِيْهِ عبدا مِنَ النَّار من يَوْم عَرَفَة وَاِنَّهٗ ليدنو يتجلى ثُمَّ يباهي بهم الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَزَاد رزين فِيْ جَامعه فِيْهِ: اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهُم

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ تعداد میں جہنم سے بندوں کو آزاد کرتا ہو اور تعالیٰ قریب ہو کر تجلی کرتا ہے اور پھر فرشتوں کے سامنے لوگوں پر فخر کا اظہار کرتا ہے اور فرماتا ہے: ان لوگوں کا ارادہ کیا ہے؟''

یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے رزین نے اپنی ''جامع'' میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اے میرے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے''۔

1800 - وَعَنْ عبد الْعَزِيز بن قيس الْعَبْدى قَالَ سَمِعت ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ فلَان ردف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم عَرَفَة فَجعل الْفَتى يلاحظ النِّسَاء وَينظر اِلَيْهِنَّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْن اَخِي اِن هٰذَا يَوْم من ملك فِيْهِ سَمعه وبصره وَلِسَانه غفر لَهٗ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَعِنْدهم كَانَ الْفضل بن عَبَّاس رَدِيف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحَدِيْث

حديث 1800: صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك جماع أبواب ذكر أفعال اختلف الناس في إباحته للمحرم - باب فضل حفظ البصر والسمع واللسان يوم عرفة حديث: 2645 مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث: 2944 مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس حديث: 2384 المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - عبد العزيز حديث: 12757 شعب الإيمان للبيهقي - الوقوف يوم عرفة بعرفات حديث: 3900

عبدالعزیز بن قیس عبدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: فلاں صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے' یہ عرفہ کے دن کی بات ہے' ان صاحب نے خواتین کی طرف دیکھنا شروع کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں جو شخص اپنی سماعت اور اپنی بصارت اور زبان کا مالک رہے (یعنی ان کی حفاظت کرے) تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' امام ابن ابودنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' البتہ ان حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس وقت حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھے..... الحدیث

1801 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن الْفضل بن الْعَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصرًا قَالَ من حفظ لِسَانه وسمعه وبصره يَوْم عَرَفَة غفر لَهُ من عَرَفَة اِلَى عَرَفَة

ابوشیخ ابن حبان نے یہ روایت کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص عرفہ کے دن' اپنی زبان' اپنی سماعت اور اپنی بصارت کی حفاظت کرتا ہے' اس شخص کی ایک عرفہ سے لے کر دوسرے عرفہ تک کے (درمیان کے گناہوں کی) مغفرت ہو جاتی ہے''

1802 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو يعلم اَهْلِ الْجمع بِمن حلوا لاستبشروا بِالْفَضْلِ بعد الْمَغْفِرَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اہل مزدلفہ کو' یہ بات پتہ چل جائے کہ انہیں کیا نصیب ہوا ہے؟ تو وہ مغفرت کے بعد' فضیلت کی بھی خوشخبری حاصل کریں''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1803 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل من الْاَنْصَار اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ وَجَاءَ رَجُلٌ من ثَقِيف فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَلِمَات أسَال عَنْهُن فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكَ الْاَنْصَارِيّ فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اِنَّهُ رجل غَرِيبٌ وَاِن للغريب حَقًّا فابدأ بِهِ فَاَقبل على الثَّقَفِيّ فَقَالَ اِن شِئْت اَنْبَأتك عَمَّا كنت تَسْاَلنِيْ عَنهُ وَاِن شِئْت تَسْاَلنِيْ وأخبرك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بل أجبني عَمَّا كنت اَسَالك قَالَ جِئْت تَسْاَلنِي عَن الرُّكُوع وَالسُّجُود وَالصَّلَاة وَالصَّوْم فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَت مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِي شَيْئًا قَالَ فَاِذَا ركعت فضع راحتيك على ركبتيك ثُمَّ فرج أصابعك ثُمَّ اسكن حَتّٰى يَأْخُذ كل عُضْو مأخذه وَاِذَا سجدت فمكن جبهتك وَلَا تنقر نقرا وصل اَوَّل النَّهَار وَآخره فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاِن انا صليت بَيْنَهُمَا قَالَ فَاَنت اِذا مصل وصم من

كل شهر ثلاث عشرة وَاَربع عشرة وَخمس عشرة فقامَ الثقفِيّ ثُمّ اقبل على الانصارِيّ فَقَالَ إن شِئت اَخبرتك عَمَّا جئت تَسْاَلنِيْ وَإن شِئت تَسْاَلنِيْ واخبرك فَقَالَ لا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بِمَا جئت اَسالك قَالَ جئت تَسْاَلنِيْ عَن الحَاج مَا لَهُ حِيْن يخرج من بَيته وَمَا لَهُ حِيْن يَقُوْمُ بِعَرَفَات وَمَا لَهُ حِيْن يَرْمِي الْجمار وَمَا لَهُ حِيْن يحلق رَاسه وَمَا لَهُ حِيْن يقْضِي آخر طواف بِالْبَيْتِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقّ مَا اَخطات مِمَّا كَانَ فِيْ نَفسِي شَيْئًا قَالَ فَإن لَهُ حِيْن يخرج من بَيته اَن رَاحِلَته لا تخطو خطْوَة اِلَّا كتب اللّٰه بهَا حَسَنَة اَوْ حط عَنهُ بهَا خَطِيئَة فَإِذَا وقف بعَرَفَات فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ينزل اِلٰى سَمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ انظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ شعثا غبرا اشْهَدُوا اِنِّيْ قد غفرت لَهُمْ ذنوبهم وَإن كَانَت عدد قطر السَّمَاء وَرمل عالج وَإِذَا رمى الْجمار لا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَإِذَا قضى آخر طواف بِالْبَيْتِ خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوا ہوں' پھر ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بھی آ گیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کچھ کلمات کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انصاری تم سے پہلے آیا ہے' انصاری نے کہا: یہ ایک غریب الوطن شخص ہے' اور غریب الوطن شخص کا حق ہوتا ہے' آپ پہلے اس کی طرف متوجہ ہوں' نبی اکرم ﷺ ثقفی شخص کی طرف متوجہ ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھنا چاہتے ہو اور اگر تم چاہو' تو مجھ سے سوال کرو! اور میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع' سجدے' نماز اور روزے کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم ہے! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں' (بتانے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم رکوع میں جاؤ' تو تم اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھو! اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھو' اور پرسکون رہو' یہاں تک کہ ہر عضو اپنی جگہ پر آ جائے' اور جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنی پیشانی کو جما کر رکھو' اور تم ٹھونگا نہ مارو' تم دن کے ابتدائی حصے میں اور اس کے آخری حصے میں نماز ادا کرو' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر میں ان دونوں کے درمیان نماز ادا کرلوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تم نمازی شمار ہو گے اور تم ہر مہینے میں 13، 14 اور 15 تاریخ کو روزہ رکھو' پھر وہ ثقفی شخص اُٹھ کر چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ انصاری کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں تمہیں' اُس بارے میں بتا دیتا ہوں' جس کے بارے میں' تم دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' اور اگر تم چاہو' تو تم مجھ سے پوچھ لو! میں تمہیں بتا دوں گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! اے اللہ کے نبی! آپ مجھے اس کے بارے میں بتائیے' جس کے بارے میں' میں دریافت کرنے کے لئے آیا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے اس بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو کہ جب حاجی شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ عرفات میں ٹھہرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے'

اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے' تو اسے کیا اجر ملتا ہے' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میرے من میں جو تھا' آپ نے اس کے بارے میں (بیان کرنے میں) کوئی غلطی نہیں کی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے' تو اسے یہ اجر ملتا ہے کہ اس کی سواری جو بھی قدم رکھتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک نیکی نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے' اس کی ایک خطا کو مٹا دیتا ہے' جب وہ عرفات میں وقوف کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے: میرے ان بندوں کی طرف دیکھو! جو پراگندہ حال اور غبار آلود ہیں' تم لوگ گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے سب گناہوں کی مغفرت کر دی ہے' خواہ آسمان (یعنی بارش) کے قطروں کی تعداد میں ہوں' یا ریت کے ذرات کے برابر ہوں' جب وہ حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے' تو کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اسے کیا اجر و ثواب ملے گا؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اسے اس کا پورا اجر و ثواب عطا کرے گا' اور جب وہ شخص بیت اللہ کا آخری طواف مکمل کرتا ہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

1804 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يقف عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بالموقف فيستقبل الْقِبْلَةَ بِوَجْهِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة ثُمَّ يقْرَأ قل هُوَ اللّٰه اَحد مائَة مرّة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاهِيْمَ وَآل اِبْرَاهِيْمَ اِنَّك حميد مجيد وعلينا مَعَهم مائَة مرّة اِلَّا قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ملائكتي مَا جَزَاء عَبْدِي هٰذَا سبحني وهللني وكبرني وعظمني وعرفني وَأثْنى عَليّ وَصلى على نبيي اشْهَدُوا ملائكتي اَنِّيْ قد غفرت لَهٗ وشفعته فِيْ نَفسه وَلَوْ سَاَلَنِي عَبْدِي هٰذَا لشفعته فِيْ اَهْلِ الْموقف - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا متن غَرِيْبٌ وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَاده من ينْسب اِلَى الْوَضع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص عرفہ کی شام وقوف کی جگہ پر وقوف کرتا ہے' اور اپنا رخ قبلہ کی طرف کر کے یہ پڑھتا ہے:

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''

وہ شخص ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتا ہے' پھر ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھتا ہے' پھر یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر بھی' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا تھا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اور ان کے ہمراہ ہم پر بھی (درود نازل فرما)''

وہ ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا بدلہ کیا ہوگا؟ اس نے میری پاکی بیان کی ہے' میری معبودیت کا اعتراف کیا ہے' میری کبریائی بیان کی ہے' میری عظمت کا اعتراف کیا ہے' میری تعریف کی ہے' میری ثناء بیان کی ہے' اور میرے نبی پر درود بھی بھیجا ہے' اے فرشتو! تم گواہ ہو جاؤ! کہ میں نے اس کی مغفرت کردی ہے' میں نے اس کی ذات کے بارے میں' اس کی شفاعت کو قبول کرلیا ہے' اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے (یعنی دعا مانگے) تو میں تمام اہل موقف کے بارے میں اس کی شفاعت کو قبول کرلوں گا''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ متن غریب ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جو اس کو وضع کی طرف منسوب کرسکے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1805 - وَعَنْ اَبِیْ سُلَیْمَان الدرانی قَالَ سُئِلَ عَلیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن الْوُقُوْف بِالْجَبَلِ وَلَمْ لـم یکن فِی الْحرم قَالَ لَان الْكَعْبَة بَیت اللّٰه وَالْحرم بَاب اللّٰه فَلَمَّا قصدوه وافدین أوقفهم بِالْبَاب یَتَضَرَّعُوْنَ قِیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فالوقوف بالمشعر الْحَرَام قَالَ لِاَنَّهُ لما أذن لَهُمْ بِالدُّخُولِ اِلَیْهِ وقفهم بالحجاب الثَّانِیْ وَهُوَ الْمزْدَلِفَة فَلَمَّا اَن طَال تضرعهم أذن لَهُمْ بتقریب قُرْبَانهمْ بمنی فَلَمَّا اَن قضوا تفثهم وقربوا قُرْبَانهمْ فتطهروا بهَا من الذُّنُوب الَّتِیْ كَانَت عَلَیْهِمْ أذن لَهُمْ بالزیارة اِلَیْهِ علی الطَّهَارَة قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَمَنْ اَیْنَ حرم الصّیام اَیَّام التَّشْرِیْق قَالَ لَان الْقَوْم زوار اللّٰه وهم فِیْ ضیافته وَلَا یجوز للضیف اَن یَصُوم دون اِذن من اَضَافَهُ قیل یَا اَمِیر الْمُؤْمِنِینَ فَتعلق الرجل بِاَسْتَارِ الْكَعْبَة لای معنی هُوَ قَالَ هُوَ مثل الرجل بَیْنه وَبَیْن صَاحبه جنَایَة فَیتَعَلَّق بِثَوْبِه ویتنصل اِلَیْهِ ویتخدع لَهُ لیهب لَهُ جنَایَته

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیره هٰكَذَا مُنْقَطِعًا وَرَوَاهُ اَیْضًا عَن ذِیْ النُّوْن من قَوْلِه وَهُوَ عِنْدِی أشبه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوسلیمان دارانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے جبل عرفات کے پاس وقوف کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ وقوف' حرم کی حدود میں کیوں نہیں رکھا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ خانہ کعبہ' اللہ تعالیٰ کا گھر ہے' اور حرم' اللہ تعالیٰ کا دروازہ ہے' تو جب ان لوگوں نے خانہ کعبہ کا قصد کیا' اور گروہوں کی شکل میں آئے' تو انہیں دروازوں پر کھڑا کردیا گیا' تاکہ وہ وہاں گریہ وزاری کریں' عرض کی گئی: اے امیرالمؤمنین! پھر مشعر حرام میں وقوف کو کیوں رکھا گیا ہے' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیونکہ جب ان لوگوں کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی' تو انہیں دوسرے حجاب میں ٹھہرادیا گیا' اور وہ مزدلفہ ہے' جب وہاں ان کی گریہ وزاری طویل ہوگئی' تو انہیں اجازت دی گئی کہ وہ منیٰ میں قربانی کرکے قرب حاصل کریں' جب ان لوگوں نے اپنا میل اتار دیا اور قربانی کرلی' اور ان گناہوں سے پاک ہوگئے' جو پہلے ان کے ذمہ تھے تو پھر انہیں پاک حالت میں خانہ کعبہ کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی' عرض کی گئی: اے امیرالمؤمنین! ایام تشریق میں روزوں کو حرام کیوں قرار دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ یہ لوگ' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں' اور مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے' عرض کی گئی: اے امیرالمؤمنین! لوگ خانہ کعبہ کے پردوں کے ساتھ کیوں چمٹتے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب ایک شخص نے' دوسرے کے ساتھ کوئی زیادتی کی

ہو تو وہ اس کے کپڑے سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے سامنے آہ وزاری کرتا ہے تاکہ دوسرا شخص اس کی کوتاہی کو معاف کردے''
امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اس راویت کو اسی طرح منقطع روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام مسلم نے اسے ذوالنون مصری کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ موزوں ہے باقی اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ رمي الْجمار وَمَا جَاءَ فِيْ رَفعهَا

قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله فِيْ حَدِيْثِ ابْن عمر الصَّحِيْح وَاِذَا رمى الْجمار لَا يدْرِي اَحَد مَا لَهُ حَتّٰى يتوفاه الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة لفظ ابْن حبَان وَلَفظ الْبَزَّار: وَاما رميك الْجمار فلك بِكُل حَصَاة رميتها تَكْفِير كَبِيْرَة من الموبقات وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ عبَادَة بن الصَّامِت وَاما رميك الْجمار قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَاتعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ) السَّجْدَة

باب: جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اُن کے اٹھائے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
حافظ کہتے ہیں: اس سے پہلے ایک باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ایک صحیح حدیث گزر چکی ہے:
''جب آدمی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی یہ نہیں جانتا کہ ایسے شخص کو کیا اجر وثواب ملتا ہے؟ یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا اجر وثواب عطا کرے گا''
روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے نقل کردہ ہیں امام بزار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا حکم ہے تو ہر ایک کنکری جو تم نے ماری ہوگی اس کے عوض میں ہلاک کرنے والے کبیرہ گناہ کا (اس کا) کفارہ ہونے کا ثواب ملے گا''
اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے:
''جہاں تک تمہارے جمرات کنکریاں مارنے کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی شخص یہ نہیں جانتا ہے کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے؟ جو اس کی جزا ہے جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

1806 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن رمي الْجمار مَا لنا فِيْهِ فَسَمعته يَقُوْلُ تجد ذٰلِكَ عِنْد رَبك اَحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِير من رِوَايَة الْحجَّاج بن اَرْطَاة وَتقدم فِيْ حَدِيْثِ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاما رميك الْجمار فَاِنَّهُ مذخور لَك عِنْد رَبك اَحْوج مَا تكون اِلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جمرات کو کنکریاں مارنے کے بارے

میں دریافت کیا: ہمیں اس کا کیا اجر ملے گا؟ تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یہ اجر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں اس وقت پاؤ گے' جب تمہیں' اس کی شدید ضرورت ہوگی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' حجاج بن ارطاۃ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے جمرات کو کنکریاں مارنے کا تعلق ہے' تو یہ تمہارے لئے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ذخیرہ کرلیا جائے گا' اس وقت کے لئے' جب تمہیں' اس کی شدید ترین ضرورت ہوگی''۔

1807 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما اَتَى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَامه الْمَنَاسِك عرض لَهُ الشَّيْطَان عِنْد جَمْرَة الْعقبَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّانِيَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض ثُمَّ عرض لَهُ عِنْد الْجَمْرَة الثَّالِثَة فَرَمَاهُ بِسبع حَصَيَات حَتّٰى ساخ فِي الْاَرْض قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الشَّيْطَان ترجمون وملة أبيكم اِبْرَاهِيْمَ تتبعون

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسک حج ادا کرنے کے لئے آئے' تو جمرہ عقبہ کے قریب' شیطان ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ دوسرے جمرہ کے قریب' ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے پھر اسے سات کنکریاں ماریں' یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا' پھر وہ تیسرے جمرہ کے قریب ان کے سامنے آیا' تو انہوں نے اسے سات کنکریاں ماریں' تو وہ زمین میں دھنس گیا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہو' اور اپنے جدامجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے طریقے کی پیروی کرتے ہو۔

یہ روایت امام خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1808 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رميت الْجمار كَانَ لَك نورا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ صَالح مولى التَّوْأَمَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم جمرات کو کنکریاں مارتے ہو' تو یہ چیز تمہارے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

یہ روایت امام بزار نے' صالح مولیٰ توامہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1809 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجمار الَّتِیْ ترمی کل سنة فحسب اَنَّهَا تنقص قَالَ مَا تقبل مِنْهَا رفع وَلَوْلَا ذٰلِكَ رایتموها مثل الْجبَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَحِمَهُ اللّٰهُ وَفِیْ اِسنادهما یزِیْد بن سِنَان التمیلی مُخْتَلف فِیْ توثیقه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ جمرات' جنہیں ہر سال کنکریاں ماری جاتی ہیں' ہم تو یہ گمان کرتے ہیں' یہ کم ہوجاتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے جو قبول ہوتی ہیں' انہیں اٹھالیا جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو' تو تم ان کنکریوں کو پہاڑ کی مانند دیکھو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان دونوں کی سند میں' یزید بن سنان تمیلی نامی راوی ہے' جس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

10 - التَّرْغِیْب فِیْ حلق الرَّاْس بمنی

منیٰ میں' سر منڈوانے کے بارے میں ترغیبی روایات

1810 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وللمقصرین قَالَ وللمقصرین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا فرمایئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے بھی (دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے!) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بال چھوٹے کروانے والوں (کی بھی مغفرت کردے)''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حدیث 1809: المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' حديث: 1693' المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث: 1773' سنن الدارقطني - كتاب الحج' باب المواقيت - حديث: 2439' السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب دخول مكة - باب أخذ الحصى لرمي جمرة العقبة وكيفية ذلك' حديث: 8968

1811 - وَعَنْ ام الحصین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعت النَّبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حجّۃ الْوَدَاع دَعَا للمحلقین ثَلَاثًا وللمقصرین مرّۃ وَاحِدَۃ ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ سیّدہ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور بال چھوٹے کروانے والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1812 - وَعَنْ مَالك بن ربیعۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اغْفِر للمحلقین اللّٰھُمَّ اغْفِر للمحلقین قَالَ یَقُوْلُ رجل من الْقَوْم وللمقصرین فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَۃ اَوْ الرَّابِعَۃ وللمقصرین ثُمَّ قَالَ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ محلوق الرَّاْس فَمَا یسرنی بحلق رَاْسِی حمر النعم ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط بِاِسْنَادٍ حسن

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِیْ حَدِیْثِ ابْن عمر الصَّحِیْح :اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِیّ وَأما حلاقك رَأسك فلك بِکُل شَعْرَۃ حلقتھا حَسَنَۃ وتمحی عَنْك بھَا خَطِیْئَۃ

وَتقدم اَیْضًا فِیْ حَدِیْثِ عبَادَۃ بن الصَّامِت: وَأما حلقك رَأسك فَاِنَّہٗ لَیْسَ من شعرك شَعْرَۃ تقع فِی الْاَرْض اِلَّا کَانَت لَك نورا یَوْم الْقِیَامَۃ

❀❀ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے اے اللہ! تو سر منڈوانے والوں کی مغفرت کردے' حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: بال چھوٹے کروانے والوں (کے لئے بھی دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا: اور بال چھوٹے کروانے والوں کی (بھی مغفرت کردے)''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج میں نے سر منڈوایا ہوا ہے' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ مجھے اپنے بال منڈوانے کے بدلے میں سرخ اونٹ مل جائیں۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول یہ صحیح حدیث گزر چکی ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا تھا: جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تم نے جتنے بھی بال منڈوائے ہیں' ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں ایک نیکی ملے گی' اور اس کی وجہ سے تمہارے ایک گناہ کو مٹا دیا جائے گا''۔

اس سے پہلے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جہاں تک تمہارے اپنے سر کو منڈوانے کا تعلق ہے' تو تمہارا جو بھی بال زمین پر گرے گا' تو وہ قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا''۔

2 - اَلتَّرْغِيْب فِيْ شرب مَاء زَمْزَم وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله

باب: آبِ زم زم پینے کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1813 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء زَمْزَم فِيْهِ طَعَام الطّعْم وشفاء السقم وَشر مَاء على وَجه الْاَرْض مَاء بوادى برهوت بقبة بحضرموت كَرجل الْجَرَاد تصبح تتدفق وتمسى لَا بِلَال فِيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

برهوت بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَالرَّاء وَضم الْهَاء آخِره تَاء مثناة وحضرموت بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة اسْم بلد قَالَ اَهْلِ اللُّغَة وهما اسمان جعلا اسْما وَاحِدًا اِن شِئْت بنيت حضر على الْفَتْح وأعربت موت اِعْرَاب مَا لَا ينْصَرف وَاِن شِئْت أضفت الْاَوّل اِلَى الثَّانِيْ فأعربت حضرا وخفضت موت

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر سب سے بہتر پانی' آبِ زم زم ہے' جس میں کھانے والے کی خوراک' اور بیمار کی شفاء پائی جاتی ہے اور روئے زمین پر موجود سب سے برا پانی ''وادی برہوت'' کا ہے جو (وادی) ''حضرموت'' (نامی جگہ) میں ہے' اور وہ ٹڈی کے پاؤں کی طرح ہے' اور اس کا یہ عالم ہے کہ صبح کے وقت وہاں پورا پانی ہوتا ہے' اور شام کے وقت اس میں ذرا سی بھی تری نہیں ہوتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''برہوت'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ہ' پر پیش ہے' جس کے آخر میں 'ت' ہے۔

''حضرموت'' یہ ایک جگہ کا نام ہے' اہل لغت کہتے ہیں: یہ دو الفاظ کا مجموعہ ہے' جسے ملا کر ایک اسم بنا دیا گیا ہے' اگر آپ چاہیں تو لفظ 'حضر' کو مبنی علی الفتحہ'' رکھیں اور لفظ 'موت' کو معرب' بنا دیں' جو منصرف' نہ ہو اور اگر آپ چاہیں' تو پہلے لفظ کی نسبت دوسرے کی طرف کر دیں' تو اس صورت میں آپ لفظ 'حضر' کو معرب' بنائیں گے اور لفظ 'موت' پر کسرہ پڑھیں گے۔

1814 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمْزَم طَعَام طعم وشفاء سقم - رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

قَوْله طَعَام طعم بِضَم الطَّاء وَسُكُون الْعين اَى طَعَام يشْبع من أكله

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آبِ زم زم کھانے والے کے لئے خوراک اور بیمار کے لئے شفاء ہے''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ 'طعم' اس میں 'ط' پر پیش ہے' اور 'ع' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ایسا کھانا ہے' جسے کھانے والا سیر ہو جاتا ہے۔

1815 - وَعَنْ اَبِيْ الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته يَقُوْلُ كُنَّا نسميها شباعة يَعْنِيْ زَمْزَم وَكُنَّا نجدها نَعَمُ العون على الْعِيَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ وَهُوَ مَوْقُوْف صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوطفیل نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ہم نے اسے "شباعہ" (یعنی سیر کردینے والی چیز) کا نام دیتے تھے ان کی مراد آبِ زم زم ہے اور ہم اسے پاتے تھے کہ یہ گھر والوں کے لئے بہترین چیز ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ روایت "موقوف" ہے اور سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1816 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ زَمْزَم لما شرب لَهُ إِن شربته تستشفى شفاك اللّٰه وَإِن شربته لشبعك أشبعك اللّٰه وَإِن شربته لقطع ظمئك قطعه اللّٰه وَهِي هزمة جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام وسقيا اللّٰه اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم

وَزَاد وَإِن شربته مستعيذا اَعَاذَكَ اللّٰه وَكَانَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذا شرب مَاء زَمْزَم قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسأَلك علما نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وشفاء من كل دَاءٍ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد إِن سلم من الْجَارُود يَعْنِيْ مُحَمَّد بن حبيب

قَالَ الْحَافِظ سلم مِنْهُ فَإِنَّهُ صَدُوق قَالَه الْخَطِيب الْبَغْدَادِيّ وَغَيره لَكِن الرَّاوِي عَنهُ مُحَمَّد بن هِشَام الْمروزِي لَا أعرفهُ وروى الدَّارَقُطْنِيّ دُعَاء ابْن عَبَّاس مُفردا من رِوَايَة حَفْص بن عمر الْعَدنِي

الهزمة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الزَّاي هُوَ اَن تغمز موضعا بِيَدِك اَوْ رجلك فَتَصِير فِيهِ حُفْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"آبِ زم زم اُسی مقصد کے لئے ہوتا ہے جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے اگر تم اسے اس مقصد کے لئے پیو تا کہ تم اس سے شفا حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں شفا عطا کردے گا' اگر تم اسے اس لئے پیو تا کہ تم سیر ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں سیر کردے گا اور اگر تم اسے اس لئے پیو تا کہ تمہاری پیاس ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پیاس کو ختم کردے گا' یہ جبریل کی ٹھوکر کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سیرابی کے لئے بنایا ہے"

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اگر تم پناہ حاصل کرنے کے لئے اسے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ عطا کرے گا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب آبِ زم زم پیتے تھے تو یہ دعا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم' وسعت والے رزق' ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں"

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اگر یہ جارود یعنی محمد بن حبیب نامی راوی کے حوالے سے سلامت ہو۔
حافظ فرماتے ہیں: یہ اس کے حوالے سے سلامت ہے' کیونکہ وہ راوی صدوق ہے' یہ بات خطیب بغدادی اور دیگر حضرات

نے نقل کی ہے' تاہم اس سے روایت نقل کرنے والا شخص محمد بن ہشام مروزی نامی راوی' سے میں واقف نہیں ہوں' امام دارقطنی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی دعا والی روایت الگ سے' حفص بن عمر عدنی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

لفظ ''الھزمۃ'' میں 'ہ' پر زبر ہے' 'ز' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ' یا پاؤں کے ذریعے' کسی جگہ کو کریدو' تو وہاں گڑھا بن جائے۔

1817 - وَعَنْ سُوَيْد بن سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عبد الله بن الْمُبَارك بِمَكَّة اَتَى مَاء زَمْزَم واستقى مِنْهُ شربة ثُمَّ استقبل الْكَعْبَة فَقَالَ اللَّهُمَّ اِن ابْن اَبِي الموَالِي حَدثنَا عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاء زَمْزَم لما شرب لَهُ وَهٰذَا اشربه لعطش يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ شرب . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ ابْن اَبِي الموَالِي عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدر تفرد بِهِ سُوَيْد عَنِ ابْنِ الْمُبَارك من هٰذَا الْوَجْه عَنهُ انْتهى

وروى اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَن عبد الله بن المؤمل انه سمع اَبَا الزبير يَقُوْلُ سَمِعت جَابر بن عبد الله يَقُوْلُ فَذكره وَهٰذَا اِسْنَاد حسن

❀❀ سوید بن سعید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا کہ وہ آب زمزم کے پاس آئے انہوں نے پینے کے لئے تھوڑا سا پانی لیا' پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے یہ کہا: اے اللہ! ابن ابوموالی نے' محمد بن منکدر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''آب زمزم کا وہی فائدہ ہوتا ہے' جس مقصد کے لئے اسے پیا جائے''

(عبداللہ بن مبارک نے فرمایا:) میں اسے اس لئے پی رہا ہوں تاکہ (مجھے) قیامت کے دن پیاس (نہ لگے)' پھر انہوں نے اسے پی لیا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن ابوموالی کی' ابن منکدر کے حوالے سے نقل کردہ روایت ہونے کے حوالے سے' یہ روایت غریب ہے' اور سوید نامی راوی' عبداللہ بن مبارک سے' اس کو اس سند کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

امام احمد اور امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ''مرفوع'' حصہ' عبداللہ بن مؤمل کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابوزبیر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور یہ سند حسن ہے۔

1818 - وَعَنِ السَّائِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يَقُوْلُ اشربوا من سِقَايَة الْعَبَّاس فَاِنَّهُ من السّنة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِي اِسْنَاده رجل لم يسم وبقيته ثِقَات

❀❀ سائب کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ یہ کہا کرتے تھے: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے سقایہ سے پیو! کیونکہ یہ سنت ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' اس کے باقی تمام

راوی ثقہ ہیں۔

ترهيب من قدر على الْحَج فَلَمْ يحجّ

وَمَا جَاءَ فِيْ لُزُوْمِ الْمَرْاَة بَيتهَا بعد قَضَاء فرض الْحَج

باب: ایسے شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جو حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بھی حج نہ کرے

عورت کے فرض حج ادا کر لینے کے بعد اپنے گھر میں رہنے کے بارے میں جو منقول ہے

1819 - رُوِيَ عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ملك زادا وراحلة تبلغه اِلٰى بَيت اللّٰه الْحَرَام فَلَمْ يحجّ فَلَا عَلَيْهِ اَن يَمُوْت يَهُوْدِيًا اَوْ نَصْرَانِيًا وَذٰلِكَ اَن اللّٰه يَقُوْلُ (وَللهِ على النَّاس حج الْبَيْت من اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلا) آل عمران ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة الْحَارِث عَن عَلِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زادِ سفر اور سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا سکتی ہو اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہ جائے' تو اب اس پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے' جو وہاں تک جانے کی گنجائش رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے حارث کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

1820 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم تحبسه حَاجَة ظَاهِرَة اَوْ مرض حَابِس اَوْ سُلْطَان جَائِر وَلَمْ يحجّ فليمت اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًا

❀❀ امام بیہقی نے یہی روایت عبدالرحمن بن سابط کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے لئے' کوئی ظاہری رکاوٹ نہ ہو' روکنے والا کوئی مرض نہ ہو' کوئی ظالم حکمران نہ ہو (یعنی کوئی بھی عذر نہ ہو) اور پھر بھی وہ حج نہ کرے' تو وہ خواہ یہودی ہو کر مرے' خواہ عیسائی ہو کر مرے''

1821 - وَتقدم حَدِيْث حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام ثَمَانِيَة اَسْهم الْاِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْي عَن الْمُنكر سهم وَالْجِهَاد فِيْ سَبِيْل اللّٰه سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ ۔ رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسلام کے آٹھ حصے ہیں (زبانی طور پر) اسلام (قبول کرنے کا اعتراف کرنا) ایک حصہ ہے نماز ایک حصہ ہے زکوٰۃ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا طواف ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے اور وہ شخص رُسوا ہو گیا' جس کا کوئی حصہ نہ ہو''۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1822 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِن عبدا صححت لَهٗ جِسْمه ووسعت عَلَيْهِ فِي الْمَعِيشَة تمْضِي عَلَيْهِ خَمْسَة اَعْوَام لَا يفد اِلَيّ لمحروم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ قَالَ عَلِيّ بن الْمُنْذر اَخْبرنِيْ بعض اَصْحَابنَا قَالَ كَانَ حسن بن حيّ يُعجبهُ هٰذَا الحَدِيْث وَبِه يَاْخُذ وَيُحب للرجل الْمُوسر الصَّحِيح اَن لَا يتْرك الْحَج خمس سِنِين

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب کسی بندے کے جسم کو میں صحت دوں' اور مالی اعتبار سے اسے گنجائش دوں' اور پھر اس پر پانچ سال گزر جائیں اور وہ میرے (گھر کی) زیارت کے لئے نہ آئے' تو وہ شخص محروم ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: علی بن منذر نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے بعض اصحاب یہ فرماتے ہیں: حسن بن حی کو یہ روایت بہت پسند تھی' اور وہ اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے اور وہ آدمی کے لئے اس بات کو پسند کرتے تھے کہ اگر کوئی خوشحال ہو' اور تندرست ہو' تو وہ پانچ سال تک حج کو ترک نہ کرے (اس سے پہلے ہی حج ادا کر لے)۔

1823 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسائه عَام حجَّة الْوَدَاع هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر . قَالَ وَكن كُلهنَّ يحججن اِلَّا زَيْنَب بنت جحش وَسَوْدَة بنت زَمعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُن وكانتا تقولان وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد اِذْ سمعنَا ذٰلِكَ من النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِسْحَاق فِيْ حَدِيْثه قَالَتَا وَاللّٰه لَا تحركنا دَابَّة بعد قَول رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُور الْحصْر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُو يعلى وَاِسْنَاده حسن رَوَاهُ عَن صَالح مولى التَّوْاَمَة بن اَبِي ذِئْب وَقد سمع مِنْهُ قبل اخْتِلَاطه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج سے فرمایا: ''یہ ہے پھر 'حصر' کا ظہور ہو گا''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی تمام ازواج نے حج کر لیا تھا صرف سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا اور سیّدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا نے نہیں کیا تھا یہ دونوں خواتین کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سننے کے بعد' ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

اسحاق نامی راوی نے اپنی راویت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان دونوں خواتین نے کہا: اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کے اس

فرمان کے بعد ہم نے جانور کو حرکت نہیں دی (یعنی کوئی سفر نہیں کیا)

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے یہ روایت ان کے حوالے سے صالح نے نقل کی ہے انہوں نے اس سے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے سماع کیا تھا۔

1824 - وَعَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ لنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع هِيَ هٰذِهِ الْحجَّة ثُمَّ الْجُلُوس على ظُهُور الْحصْر فِي الْبيُوت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہی حج ہے اس کے بعد گھروں میں چٹائیوں کی پشت پر بیٹھا جا رہے (یعنی گھر سے نہیں نکلا جائے گا)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اُن کے راوی ثقہ ہیں۔

1825 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما حج بنسائه قَالَ اِنَّمَا هِيَ هٰذِهِ ثُمَّ عَلَيْكُمْ بِظُهُور الْحصْر

امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو حج کروادیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بس یہی حج ہے اس کے بعد تم پر گھروں میں رہنا لازم ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الصَّلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام وَمَسْجِد الْمَدِيْنَة وَبَيت الْمُقَدّس وقباء

مسجد حرام مسجد نبوی مسجد بیت المقدس اور مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1827 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِيْ مَسْجِدي هٰذَا

حديث 1827: صحيح مسلم - كتاب الحج باب فضل الصلاة بمسجدي مكة والمدينة - حديث:2548 صحيح البخاري - كتاب الجمعة أبواب تقصير الصلاة - باب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة حديث: 1148 صحيح ابن حبان - كتاب الصلاة باب المساجد - ذكر فضل الصلاة في المسجد الحرام على الصلاة في مسجد المدينة حديث: 1641 سنن الدارمي - كتاب الصلاة باب فضل الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:1438 سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام ومسجد النبي - حديث:1400 السنن للنسائي - كتاب مناسك الحج فضل الصلاة في المسجد الحرام - حديث: 2863 مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب المناسك باب فضل الصلاة في الحرم - حديث: 8868 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب صلاة التطوع والإمامة وأبواب متفرقة في الصلاة في مسجد النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 7401 السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناسك إشعار الهدي - فضل الصلاة في المسجد الحرام حديث: 3753 مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4698 مسند الطيالسي - عبد الله بن الزبير حديث: 1449 مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه حديث: 913 مسند ابن الجعد - أبو غسان محمد بن مطرف حديث: 2494 مسند عبد بن حميد - عبد الله بن الزبير حديث: 522 البحر الزخار مسند البزار - موسى بن عبيدة حديث: 1090 مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر حديث:5652 المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف من اسمه أحمد - حديث:1604 المعجم الكبير للطبراني - باب الجيم باب - حديث:1539 شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة حديث:3970

افضل من الف صَلاۃ فِیمَا سواہُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1828 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاۃ فِیْ مَسْجِدی هٰذَا أفضل من ألف صَلَاۃ فِیْمَا سواہُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاۃ فِی الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة صَلَاۃ فِیْ هٰذَا ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَزَاد یَعْنِیْ فِیْ مَسْجِد الْمَدِیْنَةِ وَالْبَزَّار وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاۃ فِیْ مَسْجِدی هٰذَا أفضل من ألف صَلَاۃ فِیْمَا سواہُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام فَاِنَّهٗ یزِیْد عَلَیْهِ مائَة صَلَاۃ ۔ وَاِسْنَاده صَحِیْح اَیْضا

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' یہاں (یعنی مسجد نبوی میں) ایک سو نمازیں ادا کرنے سے' زیادہ فضیلت رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یعنی مسجد مدینہ میں''۔

یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' کیونکہ وہاں (ایک نماز ادا کرنا) یہاں (مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنے پر) ایک سو گنا فضیلت رکھتا ہے' اس کی سند بھی صحیح ہے۔

1829 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاۃ فِیْ مَسْجِدی أفضل من ألف صَلَاۃ فِیْمَا سواہُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَصَلَاۃ فِی الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل من مائَة ألف صَلَاۃ فِیْمَا سواہُ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة بِاِسْنَادَیْنِ صَحِیْحَیْنِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے' مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے دو صحیح اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

1830 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاة فِىْ مَسْجِدِى هٰذَا خير من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ اِلَّا الْمَسْجد الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

1831 - وروى الْبَزَّار عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا خَاتم الْاَنْبِيَاء ومسجدى خَاتم مَسَاجِد الْاَنْبِيَاء اَحَق الْمَسَاجِد اَن يزار وتشد اِلَيْهِ الرَّوَاحِل الْمَسْجِد الْحَرَام ومسجدى وَصَلَاة فِىْ مَسْجِدى أفضل من ألف صَلَاة فِيْمَا سواهُ من الْمَسَاجِد اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

امام بزار نے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہوں' میری مسجد' انبیاء کی مساجد میں سے' آخری مسجد ہے' تمام مساجد میں سے' (جو مسجدیں) سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں کہ ان کی زیارت کی جائے اور ان کی طرف سفر کیا جائے' تو وہ مسجد حرام ہے' اور میری مسجد ہے' میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

1832 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى فِىْ مَسْجِدى اَرْبَعِيْنَ صَلَاة لَا تفوته صَلَاة كتبت لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار وَبَرَاءَة من الْعَذَاب وبرىء من النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِىّ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری مسجد میں' چالیس نمازیں یوں ادا کرے' کہ اس کی کوئی ایک نماز بھی' درمیان میں فوت نہ ہو' تو اس شخص کے لئے جہنم سے لاتعلقی نوٹ کر لی جاتی ہے' اور عذاب سے لاتعلقی اور نفاق سے لاتعلقی (نوٹ کر لی جاتی ہے)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے مختلف الفاظ میں نقل کیا ہے۔

1833 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الرجل فِىْ بَيته بِصَلَاة وَصَلَاته فِىْ مَسْجِد الْقَبَائِل بِخمْس وَعِشْرِيْنَ صَلَاة وَصَلَاة فِى الْمَسْجِد الَّذِىْ يجمع فِيْهِ بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْاَقْصَى بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة وَصَلَاة فِي مَسْجِدی بِخَمْسِينَ ألف صَلَاة وَصَلَاة فِي الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة ألف صَلَاة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الْخطاب الدِّمَشْقِي لَا تحضرني الْآن تَرْجَمته وَلَمْ يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحَد اِلَّا ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کا اپنے گھر میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے قبیلے کی مسجد میں نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' اور جامع مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو گنا فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز ادا کرنا' پچاس ہزار نمازوں کے ثواب کا باعث ہے' اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی میں) ایک نماز' پچاس ہزار نمازوں کا ثواب رکھتی ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ابوخطاب دمشقی نامی راوی کے بارے میں' اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے' صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے بھی' اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1834 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيت بعض نِسَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی المسجدين الَّذِیْ اسس على التَّقْوَى فَاخذ كفا من حَصْبَاء فَضرب بِهِ الْاَرْض ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجدكُمْ هٰذَا لمَسْجِد الْمَدِيْنَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ تمارى رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِیْ أسس على التَّقْوَى من اَوَّل يَوْم فَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد قبَاء وَقَالَ رجل هُوَ مَسْجِد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدی هٰذَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے ہاں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی مسجد ہے؟ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ (جس کا ذکر قرآن میں ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کنکریاں لے کر انہیں زمین پر پھینکا اور پھر فرمایا: وہ تمہاری یہ مسجد ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''دو افراد اس مسجد کے بارے میں بحث کر رہے تھے' جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی (جس کا ذکر قرآن میں ہے) ایک شخص کا یہ کہنا تھا: اس سے مراد مسجد قباء ہے' جبکہ دوسرے شخص کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد مسجد نبوی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

1835 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخْتلف رجلَانِ فِي الْمَسْجِد الَّذِیْ اسس على التَّقْوَى

فَقَالَ اَحدهمَا هُوَ مَسْجد الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ الْآخر هُوَ مَسْجد قباء فَاتوا رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ مَسْجدی هٰذَا . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں کا اس مسجد کے بارے میں اختلاف ہو گیا' جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے) تو ان میں سے ایک نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے' اور دوسرے نے کہا: اس مراد مسجد قبا ہے' وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1836 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة فِی الْمَسْجِد الْحَرَام بِمِائَة أَلف صَلَاة وَالصَّلَاة فِیْ مَسْجِدی بِأَلف صَلَاة وَالصَّلَاة فِیْ بَیت الْمُقَدّس بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَلَفْظِه: قَالَ صَلَاة فِی الْمَسْجِد الْحَرَام أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِمِائَة أَلف صَلَاة وَصَلَاة فِیْ مَسْجِد الْمَدِیْنَة افضل من ألف صَلَاة فِیْمَا سواهُ وَصَلَاة فِیْ مَسْجِد بَیت الْمُقَدّس أفضل مِمَّا سواهُ من الْمَسَاجِد بِخَمْسِمِائَة صَلَاة

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِه قَالَ فضل الصَّلَاة فِی الْمَسْجِد الْحَرَام علی غَیْرِه بِمِائَة أَلف صَلَاة وَفِیْ مَسْجِدی ألف صَلَاة وَفِیْ مَسْجِد بَیت الْمُقَدّس خَمْسمِائَة صَلَاة . وَقَالَ الْبَزَّار اِسْنَاده حسن كَذَا قَالَ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' میری مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز ادا کرنا' ایک ہزار نمازوں کا ثواب رکھتا ہے' بیت المقدس میں ایک نماز ادا کرنا' پانچ سو نمازوں کا ثواب رکھتا ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے مجم کبیر میں اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک لاکھ نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''مسجد حرام میں' ایک نماز کی فضیلت' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک لاکھ نمازوں سے زیادہ ہے' اور میری اس مسجد میں' ایک ہزار جتنی ہے' اور مسجد بیت المقدس میں' پانچ سو نمازوں جتنی ہے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

1837 - وَرُوِیَ عَنْ بِلَال بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَان بِالْمَدِیْنَة خیر من ألف رَمَضَان فِیْمَا سواهَا من الْبلدَان وجمعة بِالْمَدِیْنَة خیر من ألف جُمُعَة فِیْمَا سواهَا من

الْبُلْدَانِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ

❀❀ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ میں ایک رمضان گزارنا' اس کے علاوہ اور کہیں' کسی بھی شہر میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے' اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ (اس سے مراد جمعہ کا دن بھی ہوسکتا ہے اور پورا ہفتہ بھی ہوسکتا ہے) اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1838 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما فرغ سُلَيْمَانُ بن دَاوُد عَلَيْهِمَا السَّلَام من بِنَاء بَيت الْمَقْدس سَأَلَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا أَن يُؤتيه حكما يُصَادف حكمه وملكا لَا يَنْبَغِي لأحد من بعده وَأَنه لَا يَأْتِي هٰذَا الْمَسْجِد أحد لَا يُرِيد إِلَّا الصَّلَاة فِيهِ إِلَّا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما اثْنَتَيْنِ فقد أعطيهما وَأَرْجُو أَن يكون قد أعطي الثَّالِثَة . رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم أطول من هٰذَا وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوگئے' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگیں' ایک یہ کہ وہ انہیں فیصلہ کرنے کی ایسی صلاحیت عطا کرے' جو اللہ تعالیٰ کے حکم مطابق ہو اور ایسی بادشاہت عطا کرے' کہ جو ان کے بعد اور کسی کو نہ ملے' اور یہ کہ جو شخص مسجد بیت المقدس کی زیارت کے لئے آئے' اور اس کا ارادہ' صرف وہاں نماز ادا کرنا ہو' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے' جیسے اس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: انہیں دو چیزیں تو عطا کردی گئی تھیں' اور مجھے امید ہے کہ انہیں تیسری چیز بھی عطا کردی گئی ہوگی (یعنی جو شخص بیت المقدس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا' اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے)''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

1839 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة فِي مَسْجِدي خير من ألف صَلَاة فِيمَا سواهُ من الْمَسَاجِد إِلَّا الْمَسْجِد الْأَقْصَى . رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' البتہ

مسجد اقصیٰ کا معاملہ مختلف ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

1840 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاۃِ فِیْ بَیْتِ الْمُقَدّس أفضل اَوْ فِیْ مَسْجِد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَاۃ فِیْ مَسْجِدی ھٰذَا افضل من اَربع صلوَات فِیْہِ ولنعم الْمصلی ھُوَ اَرْض الْمَحْشَر والمنشر ولیأتین علی النَّاس زمَان ولقید سَوْط اَوْ قَالَ قَوْس الرجل حَیْثُ یری مِنْہُ بَیت الْمُقَدّس خیر لَہٗ اَوْ اَحَبَّ اِلَیْہِ من الدُّنْیَا جَمِیْعًا

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِہٖ وَفِیْ مَتنہ غرابۃ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا: بیت المقدس میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' یا مسجد نبوی میں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' وہاں (یعنی بیت المقدس میں) چار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور بہترین نمازی وہ ہوگا' جو میدان محشر میں نماز ادا کرے گا' لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا' کہ جب ایک کوڑا' یا ایک کمان (یہ شک راوی کو ہے) جتنی دوری' سے بیت المقدس نظر آنا' آدمی کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے' ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں (بظاہر) کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

1841 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلَاۃ فِی مَسْجِدی ھٰذَا أفضل من ألف صَلَاۃ فِیْمَا سواہُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَالْجُمُعَۃ فِیْ مَسْجِدی ھٰذَا أفضل من ألف جُمُعَۃ فِیْمَا سواہُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام وَشھر رَمَضَان فِیْ مَسْجِدی ھٰذَا أفضل من ألف شھر رَمَضَان فِیْمَا سواہُ اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَرَوَاہُ اَیْضًا ھُوَ وَغَیْرہٖ من حَدِیْثِ ابْن عمر بِنَحْوِہٖ وَتقدم حَدِیْثِ بِلَال مُخْتَصرا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اس مسجد میں' ایک نماز ادا کرنا' اس کے علاوہ' اور کہیں بھی' ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں' ایک جمعہ ادا کرنا' اس کے علاوہ اور کہیں بھی' ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے' میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی جگہ پر ایک ہزار رمضان کے مہینے گزارنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' انہوں نے اور دیگر حضرات نے' اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت' جو مختصر ہے' وہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1843 - وَعَنْ سھل بن حنیف رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تطھر فِیْ

بَيته ثُمَّ آتى مَسْجِد قباء فصلى فِيهِ صَلَاة كَانَ لَهُ كَأجر عمْرَة

رَوَاهُ أَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ وَرَوَاهُ يُوسُف بن طهْمَان عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بن سهل عَنْ أَبِيهِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاهُ وَزَاد وَمَنْ خرج على طهر لَا يُرِيد إِلَّا مَسْجِدى هٰذَا يُرِيد مَسْجِد الْمَدِيْنَة لِيُصَلِّي فِيهِ كَانَت بِمَنْزِلَة حجَّة

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٰذِهِ الزِّيَادَة يُوسُف بن طهْمَان وَهُوَ واه وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے گھر میں طہارت حاصل کر کے پھر مسجد قباء میں آئے اور (وہاں) نماز ادا کرے تو یہ اس کے لئے عمرے کے اجر کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام احمد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اسے یوسف بن طہمان نے ابوامامہ بن سہل کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' اسی مضمون میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص باوضو ہو کر نکلے' اور اس کا ارادہ میری اس مسجد میں آنے کا ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مسجد نبوی تھی' تا کہ وہ یہاں نماز ادا کرے' تو یہ اس کے لئے حج کی مانند ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ اضافی حصہ نقل کرنے میں یوسف بن طہمان نامی راوی منفرد ہے' اور یہ راوی ''واہی'' ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1844 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ فَأحْسن الْوضُوء ثُمَّ دخل مَسْجِد قبَاء فيركع فِيهِ أَربع رَكْعَات كَانَ ذٰلِكَ عدل رَقَبَة

❀❀ امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد قباء میں آ کے' وہاں چار رکعت ادا کرے' تو یہ اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہوگا۔

1845 - وَرُوِيَ عَن كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَوَضَّأ فأسبغ الْوضُوء ثُمَّ عمد إِلَى مَسْجِد قبَاء لَا يُرِيد غَيره وَلَا يحملهُ على الغدو إِلَّا الصَّلَاة فِي مَسْجِد قبَاء فصلى فِيهِ أَربع رَكْعَات يقْرَأ فِي كل رَكْعَة بِأم الْقُرْآن كَانَ لَهُ كَأجر الْمُعْتَمِر إِلَى بَيت اللّٰه تَعَالَى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَهٰذِهِ الزِّيَادَة فِي الحَدِيْث مُنكرَة

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' اور پھر مسجد قباء آئے' اس کا مقصد اس کے لئے علاوہ اور کچھ نہ ہو' وہ صرف مسجد قباء میں نماز کی نیت سے ہی آیا ہو' پھر وہ وہاں چار رکعت ادا کرے' اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے' تو یہ اس کے لئے بیت اللہ

کا عمرہ کرنے کے اجر کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور حدیث میں یہ اضافہ منکر ہے۔

1846 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزور قباء أَوْ يَأْتِيْ قباء رَاكِبًا وماشيا . زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَيصَلي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سوار ہوکر یا پیدل چل کر مسجد قباء کی زیارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے'' (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اور آپ ﷺ اس مسجد میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1847 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْ مَسْجِد قبَاء كل سبت رَاكِبًا وماشيا وَكَانَ عبد الله يَفْعَله

❀❀ امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر ہفتے کے دن سوار ہوکر یا پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1848 - وَعَنْ عَامر بن سعد وَعَائِشَة بنت سعد سمعا أباهما رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَاَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد قبَاء اَحَبّ اِلَيّ من اَن اُصَلِّي فِيْ مَسْجِد بَيت الْمُقَدّس

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ اِسْنَاده صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ عامر بن سعد اور عائشہ بنت سعد نے اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص ﷛) کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں مسجد قباء میں نماز ادا کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجد بیت المقدس میں نماز ادا کروں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1849 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه شهد جَنَازَة بالأوساط فِيْ دَار سعد بن عبَادَة فَأقبل مَاشِيا اِلَى بني عَمْرو بن عَوْف بِفنَاء الْحَارِث بن الْخَزْرَج فَقِيْل لَهُ اَيْنَ تؤم يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ أؤم هٰذَا الْمَسْجِد فِيْ بني عَمْرو بن عَوْف فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من صلى فِيْهِ كَانَ كعدل عُمْرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ﷠ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دار سعد بن عبادہ میں موجود اوساط میں ایک جنازے میں شریک ہوئے پھر وہ پیدل چلتے ہوئے حارث بن خزرج کے علاقے میں بنوعمرو بن عوف کے محلے میں آئے ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بنوعمرو بن عوف کے محلے میں موجود اس مسجد میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں (یعنی مسجد قباء میں جانا چاہتا ہوں) کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے

ناہے:

''جو شخص یہاں نماز ادا کرتا ہے' تو یہ عمرہ کرنے کے برابر ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1850 - وَعَنْ جَابر يَعْنِيْ ابْن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فِيْ مَسْجِد الْفَتْح ثَلَاثًا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَيَوْم الثُّلَاثَاء وَيَوْم الْاَرْبَعَاء فاستجيب لَهُ يَوْم الْاَرْبَعَاء بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَعرف الْبشر فِيْ وَجهه . قَالَ جَابر فَلَمْ ينزل بِي اَمر مُهِمّ غليظ اِلَّا توخيت تِلْكَ السَّاعَة فأدعو فِيْهَا فاعرف الْاِجَابَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَغَيْرهمَا وَاِسْنَاد اَحْمد جيد

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد فتح'' میں' تین دن تک دعا کی' پیر کے دن منگل کے دن' اور بدھ کے دن' تو بدھ کے دن' دو نمازوں کے درمیان' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک پر خوشی کے آثار نمودار ہوئے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی مشکل معاملہ پیش ہوتا ہے' تو میں اس مخصوص گھڑی کا انتظار کرتا ہوں' اور اس مخصوص گھڑی میں دعا کرتا ہوں' اور دعا کی قبولیت مجھے پتہ چل جاتی ہے۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْ سُكْنى الْمَدِيْنَة اِلَى الْمَمَات

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَفضل اُحد ووادى العقيق قَالَ الْحَافِظ تقدم فِي الْبَاب قبله مِمَّا يَنْتَظِم فِيْ سلكه وَيقرب مِنْهُ حَدِيْث بِلَال بن الْحَارِث . رَمَضَان بِالْمَدِيْنَة خير من ألف رَمَضَان فِيْمَا سواهَا من الْبلدَان وجمعة بِالْمَدِيْنَة خير من ألف جُمُعَة فِيْمَا سواهَا من الْبلدَان

وَحَدِيْث جَابر اَيْضًا وَفِيْه اِلَّا الْمَسْجِد الْحَرَام

باب: مرتے دم تک مدینہ منورہ میں رہائش اختیار رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

مدینہ منورہ کی فضیلت' اُحد پہاڑ کی فضیلت' اور وادی عقیق کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے' ایک باب میں' یہ روایت گزر چکی ہے' جو اس موضوع کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے' اور اس موضوع کے قریب ہے' اور وہ حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''مدینہ میں' ایک رمضان گزارنا' اس کے علاوہ اور کسی بھی شہر میں' ایک ہزار رمضان گزارنے سے زیادہ بہتر ہے' اور مدینہ منورہ میں' ایک جمعہ (نماز جمعہ ادا کرنا' یا ایک ہفتہ گزارنا) اس کے علاوہ' اور کسی بھی جگہ پر' ایک ہزار جمعوں سے زیادہ بہتر ہے''

اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''البتہ مسجد حرام کا معاملہ مختلف ہے''۔

1851 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یصبر علی لأواء الْمَدِیْنَةِ وشدتها اَحَد من امتِیْ اِلَّا كنت لَهٗ شَفِیعًا یَوْم الْقِیَامَة اَوْ شَهِیدا . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''مدینہ منورہ (میں رہائش اختیار کرنے) کی مشکل اور پریشانی پر میری امت کا جو بھی فرد صبر کرے گا' تو میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کوشک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1852 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یصبر اَحَد علی لأوائها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِیعًا اَوْ شَهِیدا یَوْم الْقِیَامَة اِذا كَانَ مُسلما -رَوَاهُ مُسْلِم

اللأواء مهموزا ممدودا هِیَ شدَّة الضّیق

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہاں (یعنی مدینہ منورہ) کی سختی پر جو شخص صبر کرے گا' میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا گواہ ہوں گا' جبکہ وہ شخص مسلمان ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اللاواء'' میں اسم ممدود ہے' اس سے مراد شدید تنگی ہے۔

1853 - وَعَنْ سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ أحرم مَا بَیْن لابتی الْمَدِیْنَةِ اَن یقطع عضاهها اَوْ یقتل صیدها وَقَالَ الْمَدِیْنَةِ خیر لَهُمْ لَو كَانُوْا یعلمُونَ لَا یَدعهَا اَحَد رَغْبَة عَنْهَا اِلَّا أبدل اللّٰه فِیْهَا من هُوَ خیر مِنْهُ وَلَا یثبت اَحَد علی لأوائها وجهدها اِلَّا كنت لَهٗ شَفِیعًا اَوْ شَهِیدا یَوْم الْقِیَامَة . وَزَاد فِیْ رِوَایَةٍ وَّلَا یُرِید اَحَد اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه اللّٰه فِی النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِی المَاء -رَوَاهُ مُسْلِم

لابتا الْمَدِیْنَةِ بِفَتْح الْبَاء مُخَفّفَة هُوَ حرتاها وطرفاها والعضاه بِكَسْر الْعین الْمُهْملَة وبالضاد الْمُعْجَمَة وَبعد الْأَلف هَاء جمع عضاهة وَهِی شَجَرَة الخمط وَقِیْلَ بل كل شَجَرَة ذَات شوك وَقِیْلَ مَا عظم مِنْهَا

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حدیث 1851: صحیح مسلم - كتاب الحج' باب فضل المدینة - حدیث: 2526 مستخرج أبی عوانة - كتاب الحج' باب دعاء النبی صلى الله علیه وسلم للمدینة إذا أتی بالباكورة - حدیث: 3049 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم - ذكر أسماء ابنة عمیس الخثعمیة' حدیث: 2784 السنن الكبرى للنسائی - كتاب المناسك' إشعار البدن - ثواب من صبر على جهد المدینة وشدتها' حدیث: 4153 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث: 8976 مسند أبی یعلى الموصلی - شهر بن حوشب' حدیث: 6354 المعجم الكبیر للطبرانی - باب الألف' ما أسندت أسماء بنت عمیس - سعید بن المسیب' حدیث: 20240

''میں مدینہ کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو'حرم' قرار دیتا ہوں' یہاں کی ٹہنی کو کاٹا نہیں جائے گا' یہاں کے شکار کو مارا نہیں جائے گا''

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ''مدینہ منورہ لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' اگر انہیں' اس کا علم ہو جو شخص اس سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے' اسے ترک کر کے جائے گا' تو اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ کے لئے' ایسا شخص بدلے میں دیدے گا' جو اس سے زیادہ بہتر ہوگا' اور یہاں کی تنگی اور مشکل پر' جو شخص ثابت قدم رہے گا' میں قیامت کے دن' اس کا شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا گواہ ہوں گا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جو شخص' اہل مدینہ میں سے' کسی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ پگھلایا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) نمک پانی میں حل ہو جاتا ہے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

''لابتا المدینۃ'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس سے مراد اس کی دونوں طرف کی پتھریلی زمین اور دونوں کنارے ہیں۔

لفظ ''العضاۃ'' یہ لفظ ''العضۃ'' کی جمع ہے' اس سے مراد' پیلو کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' خاردار درخت ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد' بڑا درخت ہے۔

1854 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاتِيَن على اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ زَمَان يَنْطَلِق النَّاس مِنْهَا اِلَى الأرياف يَلْتَمِسُوْنَ الرخَاء فيجدون رخاء ثُمَّ يَاتُونَ فيتحملون بأهليهم اِلَى الرخَاء وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح . الأرياف جمع ريف بِكَسْر الرَّاء وَهُوَ مَا قَارب الْمِيَاه فِيْ اَرْض الْعَرَب وَقِيْلَ هُوَ الْاَرْض الَّتِيْ فِيْهَا الزَّرْع وَالْخصب وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل مدینہ پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب یہاں سے کچھ لوگ دوسرے علاقوں کی طرف جائیں گے اور وہ خوشحالی کی تلاش میں ہوں گے' انہیں خوشحالی مل جائے گی' وہ واپس آئیں گے اور اپنے اہل خانہ کو بھی سوار کروا کے' اس خوشحالی کی طرف لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہوتا' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس روایت کے تمام رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الاریاف'' لفظ 'ریف' کی جمع ہے' جس میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے عرب سرزمین کا' وہ حصہ ہے' جو پانی کے قریب ہو' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد وہ زمین ہے' جہاں کھیتی باڑی اور سبزہ وغیرہ ہوتا ہو' ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1855 - وَعَنْ سُفْيَان بن اَبِیْ زُهَيْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تفتح الْيمن فَيَاْتِیْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ وتفتح الشَّام فَيَاْتِیْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ وتفتح الْعرَاق فَيَاْتِیْ قوم يبسون فيتحملون باهليهم وَمَنْ أطاعهم وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . البس السُّوق الشَّدِيد وَقِيْلَ البس سرعَة الذّهاب

❀❀ حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یمن فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے فرمانبردار (غلاموں اور کنیزوں) کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' شام فتح ہوگا' کچھ لوگ تیزی سے چلتے ہوئے آئیں گے' اور اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں پتہ ہو' تو مدینہ منورہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے' عراق فتح ہوگا' پھر کچھ لوگ چلتے ہوئے آئیں گے' اپنے اہل خانہ اور اپنے اطاعت گزاروں کو سوار کروائیں گے (اور یہاں سے چلے جائیں گے) حالانکہ اگر انہیں علم ہو' تو مدینہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''البس'' سے مراد جانور کو تیزی سے ہانکنا ہے' ایک قول کے مطابق ''البس'' کا مطلب تیزی سے چلنا ہے۔

1856 - وَعَنْ اَبِیْ اسيد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قبر حَمْزَة بن عبد الْمطلب فَجعلُوْا يجرُّوْنَ النمرة عَلٰی وَجهه فتنكشف قدماه ويجرونها على قَدَمَيْهِ فينكشف وَجهه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوهَا عَلٰی وَجهه وَاجْعَلُوْا على قَدَمَيْهِ من هٰذَا الشّجر قَالَ فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأسه فَإِذَا اَصْحَابه يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ يَاْتِیْ على النَّاس زَمَان يخرجُوْن اِلَی الأرياف فيصيبون مِنْهَا مطعما وملبسا ومركبا اَوْ قَالَ مراكب فيكتبون اِلٰی اَهْليهمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنَّكُمْ بِاَرْض حجاز جدوبة وَالْمَدِينَة خير لَهُمْ لَو كَانُوْا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن . النمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم وَهِي بردة من صوف تلبسها الْاَعْرَاب

❀❀ حضرت ابواُسید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ' حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی (میت کے پاس) موجود تھے' لوگ ان پر چادر ڈالنے کی کوشش کرتے تھے' جب وہ چادر ان کے چہرے پر ڈالتے تھے' تو پاؤں کھل جاتے تھے' جب کھینچ کر پاؤں پر ڈالتے تھے' تو چہرے سے چادر ہٹ جاتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ چادر ان کے چہرے پر ڈال دو' اور ان کے پاؤں پر اس درخت (کی گھاس) ڈال دو!

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سر کو اٹھایا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: لوگوں پر ایسازمانہ آئے گا کہ جب وہ نکل کر سرسبز علاقوں کی طرف چلے جائیں گے وہاں انہیں کھانے کے لئے پہننے کے لئے سواری کے لئے ملے گا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے) پھر وہ اپنے اہل خانہ کو خط لکھیں گے تم لوگ بھی ہماری طرف آجاؤ! کیونکہ تم تو حجاز کی بے آب وگیاہ سرزمین پر موجود ہو۔

''(نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا:) مدینہ اُن کے لئے زیادہ بہتر ہوگا' اگر انہیں اس کا علم ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ''النمر ۃ'' میں ن پر زبر ہے م پر زیر ہے اس سے مراد اون کی بنی ہوئی وہ چادر ہے جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

1857 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غلا السّعر بِالْمَدِيْنَةِ فَاشْتَدَّ الْجهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنِّيْ قد باركت على صاعكم ومدكم وكلوا وَلَا تتفرقوا فَاِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الْخَمْسَة والستة وَاِن الْبركَة فِي الْجَمَاعَة فَمَنْ صَبر على لأوائها وشدتها كنت لَهُ شَفِيعًا وشهيدا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج عَنْهَا رَغْبَة عَمَّا فِيهَا ابدل الله بِهِ من هُوَ خير مِنْهُ فِيهَا وَمَنْ ارادها بِسوء أذابه الله كَمَا يذوب الْملح فِي المَاء . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ حضرت عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے دام زیادہ ہو گئے لوگوں کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: تم لوگ صبر سے کام لو اور خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے تمہارے صاع اور تمہارے مد میں برکت کی دعا کی ہے تم لوگ کھاؤ پیو اور متفرق نہ ہو (یعنی الگ الگ نہ کھاؤ بلکہ مل جل کے کھاؤ) کیونکہ ایک شخص کا کھانا دو کے لئے کفایت کرجاتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لئے کفایت کرجاتا ہے چار کا کھانا پانچ یا چھ کے لئے کفایت کرجاتا ہے مل کر کھانا برکت ہے جو شخص یہاں کی شدت اور مشکل پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور اس کا گواہ ہوؤں گا اور جو شخص یہاں موجود (فضیلت) کو ترک کر کے اس (مدینہ منورہ) کو چھوڑ کر چلا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ یہاں وہ شخص لے آئے گا جو اس شخص سے زیادہ بہتر ہوگا اور جو شخص (مدینہ منور کے ساتھ) برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے یوں گھول دے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1858 - وَعَنْ اَفْلح مولى اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ انه مر بزيد بن ثَابت وَاَبِي اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وهما قاعدان عِنْد مَسْجد الْجَنَائِز فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه تذكر حَدِيْثا حدثناهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَسْجد الَّذِيْ نَحْنُ فِيهِ قَالَ نَعَمْ عَن الْمَدِيْنَةِ سمعته يزْعم انه سَيَاْتِي على النَّاس زَمَان تفتح فِيهِ فتحات الْاَرْض فَتخرج اِلَيْهَا رجال يصيبون رخاء وعيشا وَطَعَامًا فيمرُّوْنَ على اِخْوَان لَهُمْ حجاجا اَوْ عمارا فَيَقُوْلُوْنَ مَا يقيمكم فِي لأواء الْعَيْش وَشدَّة الْجُوع فذاهب وقاعد حَتَّى قَالَهَا مرَارًا وَالْمَدِيْنَة خير لَهُمْ لَا يثبت بهَا اَحد فيصبر على لأوائها وشدتها حَتَّى يَمُوْت اِلَّا كنت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے غلام افلح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ان کا گزر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' یہ دونوں حضرات مسجد جنائز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ کو وہ حدیث یاد ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس مسجد میں سنائی تھی' جہاں ہم اس وقت موجود ہیں' تو دوسرے صاحب نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مدینہ منورہ کے بارے میں ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ جب ان کے لئے زمین کے مختلف علاقے فتح ہو جائیں گے' تو لوگ نکل کر ان علاقوں کی طرف جائیں گے' وہاں انہیں خوشحالی' آرام اور کھانے پینے کی چیزیں ملیں گی' پھر وہ لوگ حج کے لئے' یا عمرہ کے لئے جاتے ہوئے' اپنے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے' تو ان سے کہیں گے: تم لوگ کیوں اس مشکل اور بھوک والی زندگی میں ٹھہرے ہوئے ہو؟ تو کچھ لوگ چلے جائیں گے اور کچھ لوگ نہیں جائیں گے' یہاں تک کہ وہ کئی مرتبہ انہیں کہیں گے' حالانکہ مدینہ ان لوگوں کے لئے زیادہ بہتر ہے' یہاں جو شخص ٹھہرا رہے گا' اور یہاں کی پریشانی اور شدت پر صبر سے کام لے گا' یہاں تک کہ یہیں انتقال کر جائے' تو میں قیامت کے دن' اس کا گواہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کا شفاعت کرنے والا ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1859 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَاِنِّيْ أشفع لمن يَمُوْت بهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ ابْن مَاجَه من اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَفْعَل فَاِنِّيْ أشهد لمن مَاتَ بهَا

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مدینہ منورہ میں مرسکتا ہو' اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کی شفاعت کروں گا''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں مرے' تو اسے ایسا کرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں اس کا گواہ بنوں گا''۔

1860 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُم اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَاِنَّهُ من مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ شفعت لَهُ يَوْم الْقِيَامَة

حديث1859: مسند أحمد بن حنبل - مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5281' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' ما ذكر في المدينة وفضلها - حديث:31781' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم - الدارية امرأة من بني عبد الدار رضي الله عنها' حديث:2828' معجم ابن الأعرابي - حديث الثقفي' حديث:2305' المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' صميتة الليثية - حديث:20666' شعب الإيمان للبيهقي - فضل الحج والعمرة' حديث:4011

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہاں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہوگا' میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا''۔

1861 - وَعَنِ الصميتة امْرَاَة من بني لَيْث رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن لا يَمُوْت اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ فليمت بهَا فَإِنَّهُ من يمت بهَا نشفع لَهُ اَوْ نشهد لَهُ
رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

بنولیث سے تعلق رکھنے والی' ایک خاتون سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' تو اسے یہیں مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' ہم اس کی شفاعت کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم اس کے حق میں گواہی دیں گے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1862 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اسْتَطَاعَ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَمَنْ مَاتَ بِالْمَدِيْنَةِ كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا' میں اس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) گواہ ہوؤں گا''۔

1863 - وَعَنْ سبيعة الأسْلَمِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَإِنَّهُ لا يَمُوْت بهَا اَحد اِلَّا كنت لَهُ شَفِيعًا اَوْ شَهِيدا يَوْم الْقِيَامَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد الله بن عِكْرِمَة روى عَنهُ جمَاعَة وَلَمْ يُخرجهُ اَحد وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ هُوَ خطاء وَاِنَّمَا هُوَ عَن صميتة كَمَا تقدم

سیّدہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
'تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ مدینہ منورہ میں انتقال کرے' اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہیے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن' اُس کی شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوؤں گا''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف عبداللہ بن عکرمہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' ایک جماعت نے ان سے روایات نقل کی ہیں' کسی نے بھی ان سے احادیث نقل نہیں کی ہیں' امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا شخص ہے' اس راوی نے سیّدہ صمیتہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

1864 - وَعَنْ امْرَأَة يتيمة كَانَت عِند رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ثقيف انّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتَطَاعَ مِنكُمْ اَن يَمُوْت بِالْمَدِيْنَةِ فليمت فَإِنَّهُ من مَاتَ بهَا كنت لَهُ شَهِيدا اَوْ شَفِيعًا يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَاد حسن

❀❀ ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون' جو نبی اکرم ﷺ کے پاس رہتی رہی ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے' جو شخص مدینہ منورہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو' تو اسے (مدینہ منورہ میں) مرنا چاہئے' کیونکہ جو شخص یہاں مرے گا' میں قیامت کے دن اس کا گواہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کا شفیع ہوں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1865 - وَعَنْ حَاطِب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زارني بعد موتِي فَكَأَنَّمَا زارني فِي حَيَاتِي وَمَنْ مَاتَ بِأحد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْآمنينَ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من آل حَاطِب لم يسمه عَن حَاطِب

❀❀ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مرنے کے بعد میری زیارت کرے گا' تو گویا اس نے میری زندگی میں' میری زیارت کی' اور جو شخص حرمین میں کسی ایک جگہ پر انتقال کرے گا' قیامت کے دن' اُسے امن والوں میں اُٹھایا جائے گا''

یہ روایت امام بیہقی نے' آل حاطب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص سے' جن کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

1867 - وَرُوِيَ عَنْ أنسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ فِي أحد الْحَرَمَيْنِ بعث من الْآمنينَ يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ زارني محتسبا إِلَى الْمَدِيْنَة كَانَ فِي جواري يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ أَيْضا . قَالَ المملي الْحَافِظ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيق عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن الوباء والدجال لَا يدخلانها اختصرت ذٰلِكَ لشهرته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں انتقال کرے گا' قیامت کے دن' اُسے امن والوں میں اٹھایا جائے گا' اور جو شخص ثواب کی امید رکھتے ہوئے' میری زیارت کے لئے مدینہ منورہ آئے گا' وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہوگا''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے حافظ صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے کئی حوالوں سے مستند طور پر یہ بات منقول ہے: وباء اور دجال' مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوں گے' ان روایات کی شہرت کی وجہ سے' میں نے اختصار کر دیا ہے۔

1868 - وَعَنْ أبي قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأ ثُمَّ صلى بِأَرْض سعد

بِاَرْضِ الْحرَّةِ عِنْد بيُوت السقيا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ خَلِيلك وَعَبدك وَنبيك دعَاك لاهل مَكَّة وَاَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ مثل مَا دعَاك بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ لمَكَّة ندعوك اَن تبَارَك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم وثمارهم اللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كَمَا حببت اِلَيْنَا مَكَّة وَاجعَل مَا بهَا من وباء بخم اللّٰهُمَّ اِنِّيْ حرمت مَا بَيْن لابتيها كَمَا حرمت على لِسَان اِبْرَاهِيْمَ الْحرم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَال اِسْنَاده رجال الصَّحِيْح

خم بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْمِيم اسْم غيضة بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ قَرِيْبًا من الْجحْفَة لَا يُولد بهَا اَحَد فيعيش اِلٰى اَن يَحْتَلِم اِلَّا اَن يرتحل عَنْهَا لشدَّة مَا بهَا من الوباء والحمى بدعوة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واظن غَدِيْر خم مُضَافا اِلَيْهَا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پھر ''بیوت سقیا'' کے قریب' پتھریلی سرزمین پر' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین میں' نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خلیل' تیرے بندے اور تیرے نبی تھے' انہوں نے اہل مکہ کے لئے تجھ سے دعا کی تھی' اور میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں' میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے کی تھی' ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو اِن لوگوں کے لئے' اِن کے صاع' اِن کے مد اور اِن کے پھلوں میں برکت رکھ دے' اے اللہ! تو مدینہ منورہ کو اُسی طرح ہمارے نزدیک محبوب کر دے' جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے نزدیک محبوب کیا ہے' اور یہاں جو وبا ہے' اسے خم (نامی جگہ) کی طرف منتقل کر دے' اے اللہ! میں اس کے دونوں کناروں کے درمیان کی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبانی (مکہ کو) حرام قرار دیا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ ''خم'' میں 'خ' پر پیش' ہے' اور 'م' پر شد' ہے' یہ دونوں حرموں کے درمیان 'جحفہ'' کے قریب' ایک جگہ ہے جہاں پانی جمع ہوتا ہے' یہاں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے' وہ بالغ ہونے کی عمر تک زندہ نہیں رہتا' بلکہ اس سے پہلے ہی منتقل کروا دیا جاتا ہے' کیونکہ یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی وجہ سے شدید وباء اور بخار پایا جاتا ہے' اور میرا خیال ہے ''غدیر خم'' کی نسبت بھی اِسی کی طرف ہے۔

1869 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ كَانَ النَّاس اِذا رَاَوْا اَوَّل الثَّمر جاؤوا بِهٖ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخذه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ ثمرنا وَبَارك لنا فِيْ مدينتنا وَبَارك لنا فِيْ صاعنا ومدنا اللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك وَنَبيك وَاِنِّيْ عَبدك وَنَبيك وَاِنَّهُ دعَاك لمَكَّة وَاِنِّيْ اَدْعُوك للمدينة بِمثل مَا دعَاك بِهٖ لمَكَّة وَمثله مَعَه قَالَ ثُمَّ يَدْعُو اَصْغَر وليد يرَاهُ فيعطيه ذٰلِكَ الثَّمر

رَوَاهُ مُسلم وَغَيره . قَوْله فِيْ صاعنا ومدنا يُرِيد فِيْ طعامنا الْمكيل بالصاع وَالْمدّ وَمَعْنَاهُ اَنه دَعَا لَهُمْ بِالْبركَةِ فِيْ اقواتهم جَمِيْعًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب وہ (موسم کا) پہلا پھل دیکھتے تھے تو وہ اُسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے' ہمارے پھلوں میں' برکت رکھ دے! ہمارے لئے ہمارے شہروں میں برکت رکھ دے! ہمارے لئے' ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی تھے' اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں' اُنہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے دعا کی تھی' اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے' اُسی کی مانند دعا کرتا ہوں' جو انہوں نے تجھ سے مکہ کے لئے کی تھی' اور اس کی مانند مزید (برکتوں کی دعا کرتا ہوں)''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے تھے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر آتا تھا' اور وہ پھل اُسے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' ہمارے صاع اور ہمارے مد'' اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارا وہ اناج' جسے صاع' یا مد کے حوالے سے ماپا جاتا ہے' اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کے لئے' خوراک کی ہر قسم میں' برکت کی دعا کی تھی۔

1870 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ حبب اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةِ كحبنا مَكَّةَ اَوْ اَشد و صححها لنا وَبَارك لنا فِيْ صاعها ومدها وانقل حماها فاجعلها بِالْجُحْفَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه قِيْلَ اِنَّمَا دَعَا بِنَقْل الْحمى اِلَى الْجحْفَةِ لِاَنَّهَا كَانَت اِذْ ذَاكَ دَار الْيَهُود

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے مدینہ منورہ کو محبوب کر دے' جس طرح ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں' بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے اور ہمارے لئے اسے صحت افزا جگہ بنا دے' اور ہمارے لئے' یہاں کے صاع اور مد میں برکت رکھ دے' اور یہاں کے بخار کو یہاں سے منتقل کر دے' اور اسے جحفہ بھیج دے''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے جحفہ منتقل ہونے کی دعا اس لئے کی تھی' کیونکہ اُس زمانے میں' وہ یہودیوں کا علاقہ تھا۔

1871 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذا كُنَّا عِنْد السقيا الَّتِيْ كَانَت لسعد قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِن اِبْرَاهِيْمَ عَبدك وخليلك دعَاك لاهل مَكَّة بِالْبركَةِ وَاَنا مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك وَاِنِّيْ اَدْعُوك لاهل الْمَدِيْنَةِ اَن تبَارك لَهُمْ فِيْ صاعهم ومدهم مثل مَا باركت لاهل مَكَّة وَاجعَل مَعَ الْبركَة بركتين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے' یہاں تک کہ جب ہم حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی سقیا کے پاس پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور ان کے مد میں ان کے لئے برکت رکھ دے اس کی مانند جو تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی ہے اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں (مزید شامل کر دے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1872 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ مدینتنا اللّٰهُمَّ اجْعَل مَعَ الْبركة بركتين وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ مَا من الْمَدِیْنَةِ شَیْءٍ وَّلَا شعب وَّلَا نقب اِلَّا عَلَیْهِ ملكان يحرسانها . رَوَاهُ مُسْلِم فِیْ حَدِیْث

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت رکھ دے اے اللہ! تو اس برکت کے ساتھ دو مزید برکتیں شامل کر دے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں جو اس کی حفاظت کرتے ہیں''

یہ روایت امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

1873 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَل بِالْمَدِیْنَةِ ضعفی مَا جعلت بِمَكَّةَ من الْبركة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! تو نے مکہ میں جتنی برکت رکھی ہے مدینہ میں اس سے دگنی برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَعَا نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِیْ صاعنا ومدنا وَبَارك لنا فِیْ شامنا ويمننا فَقَالَ رجل من الْقَوْم يَا نَبِیّ اللّٰهِ وعراقنا قَالَ اِن بهَا قرن الشَّيْطَان وتهيج الْفِتَن وَاِن الْجفَاء بالمشرق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات . قرن الشَّيْطَان قِيْلَ مَعْنَاهُ اَتبَاع الشَّيْطَان وأشياعه وَقِيْلَ شدته وقوته وَمحل ملكه وتصريفه وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کرتے ہوئے کہا:

''اے اللہ! تو ہمارے لئے ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت رکھ دے ہمارے لیے ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت رکھ دے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق (کے لئے بھی دعا کریں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں شیطان کے سینگ ہیں اور فتنے پھیلیں گے جفا مشرقی علاقوں میں پائی جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

شیطان کے سینگ سے مراد ایک قول کے مطابق شیطان کے پیروکار اور اس کا ساتھ دینے والے افراد ہیں' ایک اور قول کے مطابق' وہاں شدت اور قوت ہے کہ شیطان کو ان علاقوں میں وہاں کے لوگوں پر تصرف کرنے کی صلاحیت حاصل ہے' ایک قول کے مطابق' اس سے مراد کوئی اور مفہوم ہے۔

1875 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَام امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثائرة الرَّاْس خرجت حَتّٰى قَامَت بمهيعة وَهِي الْجحْفَة فَاَوَّلت اَن وباء الْمَدِيْنَةِ نقل اِلَى الْجحْفَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ ورواة اِسْنَاده ثِقَات

مهيعة بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْهَاء بعْدهَا يَاء مثناة تَحت وَعين مُهْملَة مفتوحتين هِيَ اسْم لقرية قديمَة كَانَت بميقات الْحَج الشَّامي على اثْنَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ ميلًا من مَكَّة فَلَمَّا اخرج العماليق بني عبيل اِخْوَة عَاد من يثرب نزلوها فَجَاءَهُم سيل الجحاف بِضَم الْجِيم فجحفهم وَذهب بهم فسميت حِينَئِذٍ الْجحْفَة بِضَم الْجِيم وَاِسْكَان الْحَاء الْمُهْملَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب میں' ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا' جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' وہ نکلی اور مہیعہ میں کھڑی ہوگئی (راوی کہتے ہیں) یہ جحفہ نامی جگہ ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) میں نے اس خواب کی یہ تعبیر مراد لی کہ مدینہ منورہ کی وبا' جحفہ کی طرف منتقل ہوگئی ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور ان کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

''مہیعہ'' میں 'م' پر زبر ہے' 'ہ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ی' ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' ان دونوں پر زبر ہے' یہ ایک پرانی بستی کا نام ہے' جو اہل شام کے میقات میں آتی ہے' اور مکہ مکرمہ سے 32 میل کے فاصلے پر ہے' جب عمالقہ نے 'عاد' سے تعلق رکھنے والے بنو عبیل کو یثرب سے نکال دیا' تو انہوں نے اس جگہ پر پڑاؤ کیا تھا' وہاں جحاف کا سیلاب آیا تھا اور انہیں بہا کر لے گیا تھا' اس وقت اس جگہ کا نام جحفہ رکھا گیا تھا' جس میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ح' ساکن ہے۔

1876 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَة قبَّة الْاِسْلَام وَدَار الْاِيْمَان وَاَرْض الْهِجْرَة ومثوى الْحَلَال وَالْحرَام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ' اسلام کا گنبد' ایمان کا ٹھکانہ' ہجرت کی سرزمین' حلال و حرام کی جگہ ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1877 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير مَا ركبت اِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِد اِبْرَاهِيْمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومسجدي

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ: مَسْجِدي هٰذَا وَالْبَيْت

الْمَعْمُور . وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَلَفظِهِ: إِن خير مَا ركبت إِلَيْهِ الرَّوَاحِل مَسْجِدي هَذَا وَالْبَيْت الْعَتِيق

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ من غير مَا طَرِيق أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تشد الرَّوَاحِل إِلَّا إِلَى ثَلَاثَة مَسَاجِد مَسْجِدي هَذَا وَالْمَسْجِد الْحَرَام وَالْمَسْجِد الْأَقْصَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سواریوں پر، جن چیزوں کی طرف سفر کیا جاتا ہے، ان میں سے سب سے بہتر، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ مسجد (یعنی مسجد حرام) ہے اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے، امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے، تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) اور آباد گھر (یعنی مسجد حرام) ہے''

ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سواریوں پر سوار ہو کر، جن کی طرف سفر کیا جاتا ہے، ان میں سب سے بہتر، میری یہ مسجد (یعنی مسجد نبوی) ہے اور بیت عتیق (یعنی مسجد حرام) ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: دیگر اسناد کے ساتھ، یہ بات مستند طور پر منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفر صرف تین مساجد کی طرف کیا جائے گا، میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ''۔

1878 - وَعَنْ سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَبُوك تلقاهُ رجال من المتخلفين من الْمُؤمنِينَ فأثاروا غبارا فخمر بعض من كَانَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنفه فأزال رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللثام عَن وَجهه وَقَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ إِن فِي غبارها شِفَاء من كل دَاء . قَالَ وَأرَاهُ ذكر وَمن الجذام والبرص . ذكره رزين الْعَبدَرِي فِي جَامعه وَلم أره فِي الْأُصُول

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے، تو چند آدمیوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی، جن کا تعلق اہل ایمان سے تھا اور وہ ساتھ نہیں گئے تھے، ان کے آنے سے غبار اُڑا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ افراد میں سے کسی نے اپنا ناک ڈھانپ لیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے سے کپڑا اٹھایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اس کا (یعنی مدینہ منورہ کا) غبار، ہر بیماری کے لئے شفاء ہے''

راوی بیان کرتے ہیں: میرے خیال میں روایت میں جذام اور برص کے لئے بھی شفا ہونے کے الفاظ ہیں۔

یہ روایت رزین عبدری نے اپنی ''جامع'' میں نقل کی ہے، میں نے یہ روایت بنیادی کتابوں میں کہیں نہیں دیکھی ہے۔

1879 - وَعَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لأبي طَلْحَة التمس لي غُلَاما من غِلْمَانكُم يخدمني فَخرج أَبُو طَلْحَة يردفني وَرَاءه فَكنت أخدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلما نزل قَالَ ثُمَّ أقبل حَتَّى إِذا بدا لَهُ أحد قَالَ هَذَا جبل يحبنا ونحبه فَلَمَّا أشرف على الْمَدِينَة قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أحرم مَا بَين جبليها مثل مَا حرم إِبْرَاهِيم مَكَّة ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَارك لَهُمْ فِي مدهم وصاعهم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفظ لَهُ

قَالَ الْخطابِیّ فِیْ قَوْلِه هذَا جبل یحبنا ونحبه اَرَادَ بِه اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ وسکانها کَمَا قَالَ تَعَالٰی واسأل الْقَرْیَة یوسف اَی اَهْلِ الْقَرْیَة

قَالَ الْبغوِیّ وَالْاَوْلٰی اِجراؤه علی ظَاهره وَلَا یُنکر وصف الجمادات بحب الْاَنْبِیَاء والاَوْلیاء وَاَهْلِ الطَّاعَة کَمَا حنت الأسطوانة علی مُفَارقته صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سمع الْقَوْم حنینها اِلٰی اَن سکنها وکما أخبر اَن حجرا کَانَ یسلم عَلَیْهِ قبل الْوَحْی فَلَا یُنکر عَلَیْهِ وَیکون جبل اَحَد وَجَمِیْع اَجزَاء الْمَدِیْنَةِ تحبه وتحن اِلٰی لِقَائِه حَالَة مُفَارقته اِیَّاهَا ۔ قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الَّذِیْ قَالَه الْبَغوِیّ حسن جید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اپنے بچوں میں سے میرے لئے کوئی لڑکا ڈھونڈو! جو میری خدمت کیا کرے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے پیچھے بٹھا کر لے گئے جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑاؤ کرتے تھے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُحد پہاڑ آیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک ایسا پہاڑ ہے' جو ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ کے آثار نظر آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کی جگہ کو اُسی طرح حرام قرار دیتا ہوں' جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! اِن لوگوں کے لئے' اِن کے مد اور اِن کے صاع میں برکت رکھ دے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: حدیث کے یہ الفاظ:

''یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں''

اس سے مراد اہل مدینہ اور وہاں کے رہنے والے لوگ ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بستی سے پوچھو!''

اس سے مراد یہ ہے کہ بستی والوں سے پوچھو۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: زیادہ بہتر یہ ہے کہ اِن الفاظ کو ان کے ظاہری مفہوم پر محمول کیا جائے' اور اس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا' کہ جمادات کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ انبیاء کرام' اولیاء عظام اور نیک لوگوں سے محبت رکھتے ہیں' جس طرح ایک ستون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی پر رو دیا تھا' یہاں تک کہ لوگوں نے اُس کے رونے کی آواز سنی تھی' یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا تھا' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: ''وحی کے نزول سے پہلے ایک پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتا تھا''

تو اِس بات کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اُحد پہاڑ اور مدینہ منورہ کے تمام اجزا (یعنی وہاں کے پہاڑ' درخت' پتھر وغیرہ) نبی

اکرم ﷺ سے محبت کرتے ہوں' اور جب نبی اکرم ﷺ انہیں چھوڑ کر گئے ہوں' تو نبی اکرم ﷺ کی ملاقات (یا واپس تشریف آوری کے مشتاق رہتے ہوں)''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علامہ بغوی نے جو بات بیان کی ہے' وہ حسن اور عمدہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1880 - وَقد روى التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ الْوَلِيد بن اَبِىْ ثَوْر عَن السّدىّ عَن عبَادَة بن اَبِىْ يزِيْد عَن عَلىّ بن اَبِىْ طَالب قَالَ كنت مَعَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّة فخرجنا فِىْ بعض نَوَاحِيهَا فَمَا استقبله جبل وَلَا شجر اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ السَّلَام عَلَيْك يَا رَسُوْل اللّٰهِ

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے ولید بن ابوثور کے حوالے سے' سدی کے حوالے سے' عبادہ بن ابویزید کے حوالے سے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں مکہ میں' نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' ہم وہاں کے کسی نواحی علاقے کی طرف جانے کے لئے نکلے' تو جو بھی پہاڑ اور درخت سامنے آتا تھا' تو وہ یہ کہتا تھا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ!

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1881 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحد جبل يحبنا ونحبه فَإِذَا جئتموه فَكُلُوْا من شَجَره وَلَوْ من عضاهه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ كثير بن زيد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' جب تم لوگ اس کے پاس آؤ' تو اس کے درخت میں سے کھالیا کرو' خواہ وہ اس کے کانٹے ہی کیوں نہ ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں کثیر بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

1882 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق عَن عبد اللّٰه بن مكنف عَنْ اَنَسٍ وَّهٰذَا اِسْنَاد وَاه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن جبل اَحد يحبنا ونحبه وَهُوَ على ترعة من ترع الْجَنَّة وعير على ترعة من ترع النَّار قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَقد صَحَّ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غير مَا طَرِيْق وَعَنْ جمَاعَة من الصَّحَابَة انه قَالَ لاحَدٌ هٰذَا جبل يحبنا ونحبه

وَالزِّيَادَة على هٰذَا عِند الطَّبَرَانِيّ غَرِيْبَة جدا

العضاه تقدم والترعة بِضَم التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَسُكُون الرَّاء بعْدهَا عين مُهْملَة مَفْتُوحَة هِيَ الرَّوْضَة وَالْبَاب اَيْضا وَهُوَ الْمُرَاد فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ فَقَدْ جَاءَ مُفَسرًا فِيْ حَدِيْثِ اَبِىْ عَبْس بن جبر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاحَد هٰذَا جبل يحبنا ونحبه على بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَهٰذَا عير جبل

یبغضنا و نبغضه علی بَاب من اَبوَاب النّار
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

یہ روایت' امام ابن ماجہ نے' محمد بن اسحاق کی' عبداللہ بن مکنف کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ سند "واہی" ہے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور "عیر" پہاڑ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے' جو دیگر حوالوں سے منقول ہے' اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا:

"اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں"

تاہم اضافی الفاظ (یعنی "عیر" پہاڑ کو ناپسند کرنا) یہ اضافہ' امام طبرانی نے نقل کیا ہے' اور یہ انتہائی غریب ہے۔

لفظ "العضاة" اس کا مطلب پہلے گزر چکا ہے' لفظ "الترعة" میں 'ت' پر 'پیش' ہے' 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' جس پر 'زبر' ہے' اس سے مراد باغ ہے' اور اس سے مراد دروازہ بھی ہے' اور یہاں یہی مراد ہے' کیونکہ حضرت ابوعبس بن جبر رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں' یہ بات وضاحت کے ساتھ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے بارے میں یہ فرمایا تھا:

"یہ ہم سے محبت کرتا ہے' اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں' اور یہ جنت کے دروازے پر ہوگا' اور "عیر" پہاڑ ہمیں ناپسند کرتا ہے' اور ہم اسے ناپسند کرتے ہیں' اور وہ جہنم کے دروازے پر ہوگا"

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1883 - وَرُوِیَ عَن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحد رکن من اَرْکَان الْجنَّة ۔ رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اُحد پہاڑ' جنت کے ارکان میں سے' ایک رکن ہے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

1884 - وَعَنْ سَلَمَة بن الْاَکْوَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ کنت أرمی الْوَحْش وأصیدها وأهدی لَحمهَا اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اما لَو کنت تصیدها بالعقیق لشیعتك اِذا ذهبت وتلقیتك اِذا جئْت فَاِنِّیْ اَحبّ العقیق ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سرکش جانوروں کو تیر مار کر ان کا شکار کیا کرتا تھا' اور ان کا گوشت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم انہیں وادی عقیق میں شکار کرو' تو جب تم جاؤ گے' تو یہ تمہارے ساتھ چلیں گے' اور جب تم آؤ گے' تو یہ تمہارا استقبال کریں گے' میں وادی عقیق سے محبت کرتا ہوں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1885 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ آتٍ وَّاَنَا بالعقيق فَقَالَ اِنَّك بواد مبارك . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''میرے پاس ایک پیغام رساں (فرشتہ) آیا' میں اس وقت ''وادی عقیق'' میں موجود تھا' اس پیغام رساں (فرشتے) نے بتایا: آپ اِس وقت ایک مبارک وادی میں ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1886 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِيْ اللَّيْلَةَ آتٍ من رَبِّي وَاَنَا بالعقيق اَن صل فِيْ هٰذَا الْوَادي الْمُبَارك . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا:

''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں (فرشتہ) میرے پاس آیا' میں اس وقت وادی عقیق میں موجود تھا' (اُس نے کہا:) آپ اِس مبارک وادی میں نماز ادا کیجئے''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

6 - التَّرْهِيب من اِخافة اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ اِرادتهم بِسوء

باب: اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے' اُن کے بارے میں' برا ارادہ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

1887 - عَن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يكيد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَحَد اِلَّا انماع كَمَا ينماع الْملح فِي الْمَاء . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو تنگ کرے گا' تو وہ (جہنم کی آگ میں) یوں گھول دیا جائے گا' جس طرح نمک' پانی میں گھل جاتا ہے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1888 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَلَا يُرِيد اَحَد اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسوء اِلَّا أذابه الله فِي النَّار ذوب الرصاص اَوْ ذوب الْملح فِي الْمَاء . وَقد رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص' اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں یوں پگھلا دے گا' جس طرح سیسہ کو پگھلایا جاتا ہے' یا جس طرح نمک' پانی میں حل ہوتا ہے''

یہ روایت صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے' صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہے۔

1889 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَمِيْرًا من اُمَرَاء الْفِتْنَة قدم الْمَدِيْنَة وَكَانَ قد ذهب بصر جَابر فَقِيْل لجَابر لَو تنحيت عَنهُ فَخرج يمشي بَيْن ابنيه فانكب فَقَالَ تعس من اَخَاف رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابناه اَوْ اَحدهمَا يَا ابتاه وَكَيْف اَخَاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد مَاتَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة فَقَدْ اَخَاف مَا بَيْن جَنْبى

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالُهُ رجال الصَّحِيْح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ فتنے کے زمانہ میں' ایک امیر مدینہ منورہ آیا' اُس وقت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بینائی رخصت ہو چکی تھی' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اگر آپ اس کے راستے سے ہٹ جائیں' تو یہ مناسب رہے گا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنے دوصاحبزادوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلے' انہیں روکا گیا' تو انہوں نے فرمایا: وہ شخص برباد ہو جائے' جس نے اللہ کے رسول کو خوف زدہ کیا' تو ان کے صاحبزادوں نے' یا ان کے صاحبزادوں میں سے' کسی ایک نے کہا: اے اباجان! یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خوف زدہ کرسکتا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' وہ میرے پہلو کے درمیان (یعنی مجھے) خوف زدہ کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1890 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة أخافه الله

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے خوف میں مبتلاء کرے گا''

1891 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اللّٰهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَة وأخافهم فأخفه وَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ وَلَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص اہل مدینہ پر ظلم کرے' اور انہیں خوف کا شکار کرے' تو اُسے خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں' اور تمام لوگوں کی لعنت ہو' ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل نماز قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1892 - وروى النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ عَن السَّائِب بن خَلاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حدیث 1891: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الراء من اسمه روح - حدیث: 3673 المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه السائب السائب بن خلاد بن سوید بن ثعلبة الأنصاری - حدیث: 6482

وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ من ظلم اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ واخافهم فاخفه وَعَلِيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

امام نسائی اور امام طبرانی نے حضرت سائب خلاد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اے اللہ! جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں خوف زدہ کرے تو اس کو خوف میں مبتلاء کر! اور ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام انسانوں کی لعنت ہو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا''

1893 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للطبرانى قَالَ من اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اخافه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَغَضب عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

الصَّرْف هُوَ الْفَرِيضَة الْعدل التَّطَوُّع قَالَه سُفْيَان الثَّوْرِىّ وَقِيْلَ هُوَ النَّافِلَة وَالْعدل الْفَرِيضَة وَقِيْلَ الصَّرْف التَّوْبَة وَالْعدل الْفِدْيَة قَالَه مَكْحُول وَقِيْلَ الصَّرْف الِاكْتِسَاب وَالْعدل الْفِدْيَة وَقِيْلَ الصَّرْف الْوَزْن وَالْعدل الْكَيْل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اہل مدینہ کو خوف زدہ کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے خوف میں مبتلاء کرے گا' اور اُس پر غضب کرے گا' اور ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''

لفظ ''الصرف'' سے مراد فرض عبادت ہے لفظ ''العدل'' سے مراد نفل عبادت ہے' یہ بات سفیان ثوری نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد نفل عبادت ہے' اور ''عدل'' سے مراد فرض عبادت ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد توبہ ہے' اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے' یہ بات مکحول نے بیان کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد کمائی اور ''عدل'' سے مراد فدیہ ہے۔

ایک قول کے مطابق ''صرف'' سے مراد وزن ہے' اور ''عدل'' سے مراد ماپنا ہے' ایک قول کے مطابق ان الفاظ کا کوئی اور مفہوم مراد ہے۔

1894 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آذى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ آذاه اللّٰه وَعَلِيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

• رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اہل مدینہ کو اذیت پہنچائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اذیت میں مبتلاء کرے گا' ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' ایسے شخص کی کوئی فرض' یا نفل عبادت قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

• حدیث 1892: المعجم الأوسط للطبرانی - باب الراء' من اسمه روح - حدیث: 3673

1895 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اكفهم من دهمهم ببأس يَعْنِیْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَلَا يريدها اَحَد بسوء اِلَّا اذابه اللّٰه كَمَا يذوب الْملح فِی الماء

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَآخر فِی الصَّحِيْح بِنَحْوِهٖ وَتقدم

دهمهم محركة اَی غشيهم بِسُرْعَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے اللہ! تو ان لوگوں کے لئے' اُن کے مقابلے میں کافی ہوجا' جوانہیں نقصان پہنچائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اہل مدینہ تھے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے (جہنم میں) یوں گھول دے گا' جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس کا آخری حصہ ''صحیح'' میں' اس کی مانند منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکا ہے۔

متن کے الفاظ ''دھمھم'' میں حرکت ہے' اس سے مراد یہ ہے: ان کو تیزی سے ڈھانپ لے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث1895: البحر الزخار مسند البزار - وما روى يحيى بن النضر' حديث:1010

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اُردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

مِنَ الحدیث الشریف

2

مصنف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ
۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
37352022

الصلوۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	الترغیب والترھیب (جلد دوم)
مصنف	....	امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	912
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	ستمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترھیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تاکہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

فہرست

مضامین	صفحہ

کتاب الجھاد

کتاب قراءۃ القرآن

مضامین	صفحہ

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

مضامین — صفحہ

کِتَابُ الطَّعَامِ وَغَيْرِهٖ

کِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَيْرِهٖ

كتابُ الحُدُوْدِ وَغَيرِهَا

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيبُ فِي الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں پہرا دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

1896 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدُكُمْ من الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ الْغَدْوَةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهم

الغدوة بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْمرة الْوَاحِدَة من الذّهاب

والروحة بِفَتْح الرَّاء الْمرة الْوَاحِدَة من الْمَجِيء

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جب بندہ اللہ کی راہ میں جاتا ہے یا واپس آتا ہے' تو یہ چیز دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الغدوۃ'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ جانا ہے' لفظ ''الروحۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ آنا ہے۔

1897 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَة

1896-صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب فضل رباط يوم في سبيل الله' حديث: 2757 الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء في فضل المرابط' حديث: 1630 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب ما يبدأ به من سد أطراف المسلمين بالرجال' حديث: 16630 مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث أبي مالك سهل بن سعد الساعدي' حديث: 22294 شعب الإيمان للبيهقي' وهو باب في المرابطة في سبيل الله عز وجل' حديث: 4103

خير من صيام شهر وقيامه وَإن مَاتَ فِيهِ جرى عَلَيْهِ عمله الَّذِي كَانَ يعْمل وَأجْرِي عَلَيْهِ رزقه وَأمن من الفتان

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد وَبعث يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدًا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک دن اور ایک رات کا پہرہ ایک مہینے کے نفلی روزوں اور نفلی قیام سے بہتر ہے اور اگر آدمی اس دوران انتقال کر جائے تو اس کا عمل مسلسل چلتا رہے گا جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا اور اس کا رزق اسے نصیب ہوگا' اور وہ آزمائش سے محفوظ ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس شخص کو قیامت کے دن شہید کے طور پر اٹھایا جائے گا''۔

1898 - وَعَنْ فضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل ميت يخْتم على عمله إِلَّا المرابط فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنمى لَهُ عمله إِلَى يَوْم الْقِيَامَة ويؤمن من فتْنَة الْقَبْر

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَزَادَ فِي آخِره قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِد من جَاهد نَفسه لله عَزَّ وَجَلَّ

وَهَذِهِ الزِّيَادَة فِي بعض نسخ التِّرْمِذِيّ

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر مرحوم کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے' البتہ اللہ کی راہ میں پہرا دینے والے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے' اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے''۔

1897-السنن للنسائي' كتاب الجهاد' فضل الرباط' حديث: 3133' البحر الزخار مسند البزار' حديث سلمان' حديث: 2203' معجم ابن الأعرابي' حديث: 870' المعجم الأوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' حديث: 3191' الجهاد ابن المبارك' حديث: 170

1898-مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان فضل المرابط' حديث: 6012' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر انقطاع الأعمال عن الموتى وبقاء عمل المرابط إلى يوم القيامة' حديث: 4695' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' حديث: 2357' سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في فضل الرباط' حديث: 2152' الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء في فضل من مات مرابطا' حديث: 1588' سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء في فضل الرباط' حديث: 2236' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1919' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند فضالة بن عبيد الأنصاري' حديث: 23340' البحر الزخار مسند البزار' ما أسند فضالة بن عبيد' حديث: 3166' المعجم الكبير للطبراني' باب الفاء' من اسمه فضل' عمرو بن مالك أبو علي الجنبي' حديث: 15607

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے انہوں اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مجاہد وہ ہے جو اپنی ذات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے جہاد کرے"۔

یہ اضافی حصہ ترمذی کے بعض نسخوں میں مذکور ہے۔

1899 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطِ شهر خير من صِيَام دهر وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمن من الْفَزع الْاَكْبَر وغدى عَلَيْهِ برزقه وريح من الْجَنَّة وَيجْرِى عَلَيْهِ أجر المرابط حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مہینے تک پہرہ دینا ہمیشہ روزہ رکھنے سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جائے وہ بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کی ہولناکی) سے محفوظ رہے گا اجنت سے اس کا رزق صبح وشام دیا جائے گا اور پہرا دینے والے کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1900 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عمل يَنْقَطِع عَن صَاحبه اِذا مَاتَ اِلَّا المرابط فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ ينمى لَهٗ عمله ويجرى عَلَيْهِ رزقه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر عمل اپنے کرنے والے سے منقطع ہو جاتا ہے جب وہ شخص مر جاتا ہے البتہ اللہ کی راہ میں پہرا دینے والے کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اس کا رزق اسے ملتا رہتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

1901 - وَعَنْ اُم الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ترفع الحَدِيْث قَالَ من رابط فِيْ شَيْءٍ من سواحل الْمُسْلِمِيْن ثَلَاثَة اَيَّام اَجزَأت عَنهُ رِبَاط سنة

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْمَدَنِيين وَبَقِيَّة اِسْنَادهٗ ثِقَات

❀❀ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتی ہیں (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص مسلمانوں کے ساحل پر تین دن تک پہرا دیتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے ایک سال کے پہرے کی جگہ کفایت کر جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کی اہل مدینہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1902 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ أجری عَلَیْهِ أجر عمله الصَّالح الَّذِیْ کَانَ یعْمل وَأجرِی عَلَیْهِ رزقه وَأمن من الفتان وَبَعثه اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة آمنا من الْفَزع الْاَکْبَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اطول مِنْهُ وَقَالَ فِیْهِ والمرابط اِذا مَاتَ فِیْ رباطه کتب لَهُ أجر عمله اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وغدی عَلَیْهِ وریح برزقه ویزوج سَبْعِیْنَ حوراء وَقِیْلَ لَهُ قف اشفع اِلٰی اَن یفرغ من الْحساب وَاِسْنَادُهُ مقارب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے اس کے نیک عمل کا اجر اس کے لئے جاری رہتا ہے جو وہ پہلے کیا کرتا تھا اس کا رزق اسے دیا جاتا ہے اور وہ آزمائش سے محفوظ رہتا ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں زندہ کرے گا وہ قیامت کی ہولناکی سے محفوظ رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پہرا دینے والا شخص جب پہرا دینے کے دوران انتقال کر جاتا ہے تو اس عمل کا اجر قیامت تک اس کے لئے نوٹ کیا جاتا ہے اور اسے صبح وشام رزق دیا جاتا ہے اور ستر حوروں کے ساتھ اس کی شادی کی جاتی ہے (قیامت کے دن) اس سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور شفاعت کرو جب تک حساب سے فارغ نہیں ہوا جاتا''۔

اس روایت کی سند مقارب ہے۔

1903 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلَهُ أجرهَا مَا عمل بهَا فِیْ حَیَاته وَبعد مماته حَتّٰی تتْرک وَمَنْ سنّ سنة سَیِّئَة فَعَلَیْهِ اِثمها حَتّٰی تتْرک وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جری عَلَیْهِ عمل المرابط فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی جتنے

لوگ اس پر عمل کریں گے (ان کا بھی اجر اس کو ملے گا) یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا' اور اس وقت تک رہے گا جب تک اسے ترک نہیں کر دیا جاتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرے داری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہریداری کے حوالے سے ہو' اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک اس شخص کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1904 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُجر الرِّبَاط فَقَالَ من رابط لَيْلَة حارسا من وَرَاء الْمُسْلِمِيْن كَانَ لَهُ اجر من خَلفه مِمَّن صَامَ وَصلى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہرے دار کے اجر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہوئے ایک رات پہرا داری کرتا ہے' تو اسے ان لوگوں جتنا عمل ملتا ہے جو اس کے پیچھے نفلی روزہ رکھتے ہیں' اور نوافل ادا کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1905 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رابط يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار سبع خنادق كل خَنْدَق كسبع سموات وَسبع اَرَضين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهُ لَا بَاْس بِه اِنْ شَاءَ اللّٰه وَمَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل کر دیتا ہے ہر ایک خندق سات آسمانوں اور سات زمینوں جتنی چوڑی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ نے چاہا لیکن اس کا متن غریب ہے۔

1907 - وَعَنْ مُجَاهد وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه كَانَ فِي الرِّبَاط ففزعوا اِلَى السَّاحِل ثُمَّ قِيْلَ لَا بَاْس فَانْصَرف النَّاس ووقف اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمر بِه اِنْسَان فَقَالَ مَا يوقفك يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ موقف سَاعَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خير من قيام لَيْلَة الْقدر عِنْد الْحجر الْاَسود

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ مجاہد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ پہرا داری کر رہے تھے لوگ

گھبرا کر ساحل کی طرف چلے گئے پھر یہ بات بتائی گئی کہ کوئی خطرے کی کوئی بات نہیں ہے تو لوگ واپس آ گئے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے' ایک شخص ان کے پاس سے گزرا اور بولا: اے حضرت ابوہریرہ! آپ کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں گھڑی بھر کے لئے کھڑے رہنا' شب قدر میں حجر اسود کے پاس نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1908 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطِ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خير من ألف يَوْمٍ فِيْمَا سواهُ من الْمنَازل

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا' اس کے علاوہ' کسی اور جگہ کے ایک ہزار دنوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1909 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَزَاد فَلْيَنْظر كل امرىء لنَفسِهِ وَهٰذِهِ الزِّيَادَة مدرجة من كَلَام عُثْمَان غير مَرْفُوْعَة كَذَا جَاءَ ت مبينَة فِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو اس شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے جائزہ لینا چاہیے''۔

لیکن روایت کے الفاظ درج کیے گئے ہیں' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کلام ہے یہ ''مرفوع'' حدیث کا حصہ نہیں ہے' امام ترمذی کی روایت میں یہ اسی طرح واضح طور پر نقل ہوئے ہیں' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1910 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه إِلَّا أَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رابط لَيْلَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَت كألف لَيْلَة صيامها وقيامها

❀❀ یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک رات پہرا دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے ایک ہزار دنوں کے نفلی روزوں اور نفلی قیام کی مانند ہے''۔

1911 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاة المرابط تعدل خَمْسِمِائَة صَلَاة وَنَفَقَة الدِّيْنَار وَالدِّرْهَم مِنْهُ افضل من سَبْعِمِائَة دِيْنَار يُنْفِقهُ فِیْ غَيْرِه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہرا دینے والے شخص کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے' اور ایسی حالت میں اس کا ایک دینار' ایک درہم خرچ کرنا' اس کے علاوہ صورت حال میں سات سو دینار خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1912 - وروی اَبُو الشَّيْخ وَغَيْرِه من حَدِيْثِ انس اِن الصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط بالفی الف صَلَاة وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ ابوشیخ اور دیگر حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''پہرے کی جگہ پر ایک نماز ادا کرنا' بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہوتا ہے''۔

اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1913 - وَعَنْ عتبَة بن الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا انتاط غزوكم وَكَثُرت العزائم واستحلت الْغَنَائِم فَخير جهادكم الرِّبَاط

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جنگیں ختم ہو جائیں اور عزائم زیادہ ہو جائیں' اور مال غنیمت کو حلال سمجھا جانا لگے' تو تمہارا سب سے بہتر جہاد پہرہ داری کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّيْنَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخميصة

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ وَّعبد القطيفة اِن اعطی رَضِی وَاِن لم يُعْط سخط تعس وانتكس وَاِذَا شيك فَلَا انتقش طُوْبٰى لعبد آخذ بعنان فرسه فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَث رَاسه مغبرة قدماه اِن كَانَ فِی الحراسة

1914-صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب الحراسة في الغزو في سبيل الله' حديث: 2751صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب جمع المال من حله وما يتعلق بذلك' ذكر الزجر عن أن يكون المرء عبد الدينار والدرهم' حديث: 3277سنن ابن ماجه' كتاب الزهد' باب في المكثرين' حديث: 4133السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب في فضل الجهاد في سبيل الله' حديث: 17206المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث: 2646شعب الإيمان للبيهقي' وهو باب في المرابطة في سبيل الله عز وجل' حديث: 4108

وَإِن كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِن اسْتَأْذَن لم يُؤْذَن لَهُ وَإِن شفع لم يشفع-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

الـقـطـيـفـة كسـاء لَـهُ خـمـل يَجْعَل دثاراو الخميصة بِفَتْحِ الْخَاء الْمُعْجَمَة ثوب معلم من خَز أَوْ صوف وانتـكـس أَي انْقَلب على رَأسه خيبة وخسارا وشيك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت أَي دخلت فِيْ جِسْمه شَوْكَة وَهِي وَاحِدَة الشوك وَقِيْلَ الشَّوْكَة هُنَا السِّلَاح وَقِيْلَ النكاية فِي الْعَدو والانتقاش بِـالْـقَـافِ والشيـن الْمُعْجَمَة نَزعهَا بالمنقاش وَهَذَا مثل مَعْنَاهُ إِذا أُصِيب فَلَا انجبر وطوبى اسْم الْجَنَّة وَقِيْلَ اسْم شَجَرَة فِيهَا وَقِيْلَ فعلى من الطّيب وَهُوَ الْأَظْهر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دینار کا بندہ اور درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ برباد ہوجائے (ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:) چادر کا بندہ برباد ہوجائے کہ اگر اس کو کچھ دیا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے' اور اگر کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے وہ برباد ہوجائے وہ خسارہ پائے کہ جب اسے کوئی زخم لاحق ہو' تو وہ (زخم میں لگنے والی چیز) نہ نکالی جائے اور اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اور پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں اگر وہ ہراول دستے میں ہو' تو اس میں رہتا ہے' اور اگر وہ پیچھے والے دستوں میں ہو تو ان میں رہتا ہے' اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے' تو اسے اجازت نہیں ملتی' اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ ''القطیفہ'' اس چادر کو کہتے ہیں جو روئیں دار ہو اور اسے اوڑھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

لفظ ''الخمیصہ'' اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں' جو اون اور خز سے بنتا ہے۔

لفظ ''انتکس'' اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے سر پر رسوائی اور خسارے کو لے کر واپس جائے۔

لفظ ''شیك'' میں 'ش' پر زیر ہے' اور 'ی' ساکن ہے یعنی اس کے جسم میں کوئی کانٹا لگ جائے' اور ایک قول کے مطابق یہاں کانٹا لگنے سے مراد' ہتھیار لگنا ہے' اور ایک قول کے مطابق دشمن کی طرف سے کوئی زخم لگنا ہے۔

لفظ ''انتقاش'' میں ''ق'' ہے' اور 'ش' ہے' یعنی اسے آلے کے ذریعے باہر نکالا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اسے زخمی کردیا جائے تو وہ ٹھیک نہ ہو۔

''طوبیٰ'' جنت کا نام ہے' ایک قول کے مطابق جنت میں موجود ایک درخت کا نام ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ لفظ طیب سے بنا ہے' اور یہی زیادہ واضح ہے (یعنی اس شخص کے لئے پاکیزگی ہے' یا اس کو مبارک ہو)۔

1915 - وَعـنـهُ رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خير معاش النَّاس لَهُمْ رجل يـمسك بـعـنـان فـرسـه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يطير على مَتنه كلما سمع هيعة أَوْ فزعة طَار على مَتنه يَبْتَغِي الْقَتْل أَوْ الْـمَـوْت مـظَـانه وَرجل فِيْ غنيمَة فِيْ شعفة مِنْ هٰذِهِ الشعفاء وبطن وَاد مِنْ هٰذِهِ الأودية يُقيم الصَّلَاة ويؤتي

الزَّكَاة ويعبد ربه حَتّٰى يَاْتِيهِ الْيَقِين لَيْسَ مِنَ النَّاس اِلَّا فِيْ خير -رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

متن الْفرس ظَهره والهيعة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الْيَاء كل مَا افزع من جَانب الْعَدو من صَوْت اَوْ خبر والشعفة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْملَة مفتوحتين هِيَ رَاس الْجَبَل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کی زندگی گزارنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کی راہ میں نکل کھڑا ہو وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے' اور جب بھی کوئی خوف ناک بات سنتا ہے' تو اس کی پشت پر سوار ہو کر لڑائی کے لئے یا مرجانے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے یا وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر' یا کسی دور دراز کی وادی میں رہتا ہو اور وہاں نماز قائم کرتا ہو اور زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے موت آجائے وہ لوگوں کے حوالے سے بھلائی میں ہو''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

''متن الفرس'' سے مراد گھوڑے کی پشت ہے' لفظ'' الهيعه ''میں' ہ' پر زبر ہے' ی' ساکن ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا دشمن کی طرف سے اندیشہ ہو' خواہ وہ آواز ہو یا اطلاع ہو' لفظ'' الشعفه ''اس میں' ش' ہے' اور' ع' ہے' ان دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد پہاڑ کی چوٹی ہے۔

1916 - وَعَنْ أم مَالك البهزية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتْنَة فقربها قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيهَا قَالَ رجل فِيْ مَاشِيَة يُؤَدِّي حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل آخذ بِرَاْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل عَن طَاوس عَنْ أم مَالك وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من هٰذَا الْوَجْه وَرَوَاهُ لَيْث بن اَبِي سليم عَن طَاوس عَنْ أم مَالك...... انْتَهٰى

سیّدہ اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزمائش کا ذکر کیا اور اسے وضاحت سے بیان کیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت حال میں کون لوگ بہتر ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے گھوڑا کا سر پکڑ کر نکل کھڑا ہو اور وہ دشمن کو خوف دلائے اور دشمن اسے خوف دلائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک صاحب کے حوالے سے طاؤس کے حوالے سے سیّدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے غریب ہے یہ روایت لیث نے طاؤس کے حوالے سے سیّدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

1917 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا من حَدِيْث ام مُبشر تبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير النَّاس

منزلة رجل علی متن فرسه یخیف العدو ویخیفونه

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے کہ ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور دشمن کو خوف کا شکار کرے اور دشمن اس کو خوف کا شکار کرنے کی کوشش کرے''۔

2 - التَّرْغِیْب فِیْ الحراسة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب: اللہ کی راہ میں حفاظت کرنے (یعنی پہرا دینے) کے بارے میں ترغیبی روایات

1918 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عینان لَا تمسهما النَّار عین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس فِیْ سَبِیْل اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات پہرا دیتے ہوئے (جاگ کر) گزار دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1919 - وَعَنْ معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حرس من وَرَاء الْمُسْلِمِیْن فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی مُتَطَوعا لَا یَأْخُذهُ سُلْطَان لم یر النَّار بِعَیْنِه إِلَّا تَحِلَّة الْقسم فَإِن اللّٰه تَعَالٰی یَقُوْلُ (وَإِن مِنْکُمْ إِلَّا واردها) مَرْیَم 71

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ فِیْ المتابعات

تَحِلَّة الْقسم هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَکسر الْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْدید اللَّام بعدهَا تَاء تَأْنِیث مَعْنَاهُ تکفیر الْقسم وَهُوَ الْیَمین

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں مسلمانوں کی حفاظت کرتا ہے اور خوش دلی سے ایسا کرتا ہے اسے کسی حاکم نے مقرر نہیں کیا ہوتا تو اس کی آنکھ آگ کو صرف قسم پوری کرنے کے لئے دیکھے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''تحلة القسم'' میں 'ت' پر زبر ہے 'ح' پر زیر ہے 'ل' پر شد ہے' اس کے بعد ''تائے تانیث'' ہے' اس سے مراد قسم کو پورا کرنا ہے یعنی یمین کو (پورا کرنا ہے)۔

1920 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ افضل من صِيَام رجل وقيامه فِیْ اَهله الف سنة السّنة ثَلَاثمِائَة يَوْم وَسِتُّوْنَ يَوْمًا الْيَوْم كالف سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَيُشبه اَن يكون مَوْضُوعا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرا آدمی کے اپنے گھر میں ایک ہزار سال کے نفلی روزوں اور قیام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جن میں سے' ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ایک دن' ایک ہزار سال جتنا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

1921 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى مُخْتَصرًا قَالَ من حرس لَيْلَة على سَاحل الْبَحْر كَانَ أفضل من عِبَادَته فِیْ اَهله ألف سنة

❀❀ امام ابویعلیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرا دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے اپنے اہل خانہ میں ایک ہزار سال کی عبادت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

1922 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عينان لَا تمسهما النَّار اَبَدًا عين باتت تكلأ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ عينان لَا تريان النَّار

تكلأ مهموزا اَی تحفظ وتحرس

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دیتی ہے' اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑتی ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی''۔

لفظ ''تکلأ'' اس سے مراد حفاظت کرنا اور پہرا دینا ہے۔

1923 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الحبيب العبقري لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوحبیب عبقری کا معاملہ مختلف ہے' اس کی حالت کے بارے میں اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

1924 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا انبئكم لَيْلَة أفضل من لَيْلَة الْقدر حَارِس حرس فِيْ اَرْض خوف لَعَلَّه اَن لَا يرجع اِلٰى اَهله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں بتاؤں جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے جب کوئی پہرا دار خوف کی جگہ پر پہرا دے رہا ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ شاید وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس ہی نہیں جا سکے گا (تو یہ رات اس کے لئے شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1925 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أفضل من ألف لَيْلَة يُقَام لَيْلهَا ويصام نَهَارهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرا ایک ہزار راتوں کے قیام اور ان راتوں کے دنوں میں نفلی روزے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1926 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة أعين لَا تمسها النَّار عين فقئت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بل فِیْ اِسْنَادُهٗ عمر بن رَاشد الْیَمَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جو جہنم میں نہیں جائیں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت کی وجہ سے رو پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: بلکہ اس کی سند میں عمر بن راشد یمانی نامی راوی ہے۔

1927 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم علی عینین اَن تنالهما النَّار عین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس الْإِسْلَام وَاَهله من الْکفْر

رَوَاهُ الْحَاکِم وَفِیْ اِسْنَادُهٗ انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قسم کی آنکھوں پر یہ چیز حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اسلام اور اہل اسلام کی کفر والوں کے مقابلے میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزارے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

1928 - وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَة فأتینا ذَات یَوْم علی شرف فبتنا عَلَیْهِ فأصابنا برد شَدِیْد حَتّٰی رَاَیْت من یحْفر فِی الْاَرْض حُفْرَة یدْخل فِیْهَا ویلقی عَلَیْهِ الحجفة یَعْنِیْ الترس فَلَمَّا رأی ذٰلِکَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاس قَالَ من یحرسنا اللَّیْلَة وأدعو لَهُ بِدُعَاء یکون فِیْهِ فضل فَقَالَ رجل من الْاَنْصَار اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادنه فَدَنَا فَقَالَ من اَنْت فتسمی لَهُ الْاَنْصَارِیّ فَفتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ فَأَکْثر مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ رَیْحَانَة فَلَمَّا سَمِعت مَا دَعَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنا رجل آخر قَالَ ادنه فدنوت فَقَالَ من اَنْت فَقُلْتُ اَبُوْ رَیْحَانَة فَدَعَا لی بِدُعَاء وَهُوَ دون مَا دَعَا لِلْاَنْصَارِیّ ثُمَّ قَالَ حرمت النَّار علی عین دَمَعَتْ اَوْ بَکت من خشیَة اللّٰه وَحرمت النَّار علی عین سهرت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ حرمت النَّار علی عین اُخْرٰی ثَالِثَة لم یسْمعهَا مُحَمَّد بن شمیر

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات للنسائی بِبَعْضِه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے ایک دن ہم ایک ٹیلے پر آئے ہم نے اس پر رات گزاری ہمیں شدید سردی لگ رہی تھی یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ایک صاحب زمین

کھود کر گڑھا بنا کر اس میں داخل ہو گئے اور انہوں نے اپنی ڈھال اپنے اوپر رکھ لی جب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی یہ صورت حال ملاحظہ فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ میں اس کو ایسی دعا دوں گا جس میں فضیلت ہوگی (یعنی میں اسے خصوصی دعا دوں گا) تو ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ وہ قریب ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انصاری نے اپنا نام نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ دعا کے لئے پھیلائے اور اس کے لئے زیادہ دعا کی۔

حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ سنا جو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی ہے' تو میں نے عرض کی میں وہ دوسرا شخص ہوں (جو پہرا دے گا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگے آ جاؤ! میں آگے ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں ابوریحانہ ہوں نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے بھی دعا کی لیکن یہ اس دعا سے کم تھی' جو پہلے فرد کے لئے کی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ اس آنکھ کے لئے حرام ہو جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) رو پڑتی ہے' اور آگ اس آنکھ کے لئے بھی حرام ہو جاتی ہے جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے' اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آگ اس آنکھ کے لئے بھی حرام ہو جاتی ہے یعنی آپ ﷺ نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا لیکن اس کے بارے میں محمد بن شمیر نامی راوی سن نہیں سکے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اس کو معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1929 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عين غضت عَن محارم الله وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة الله

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہی اور وہ آنکھ جس میں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو نکلا ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1930 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انهم سَارُوا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم حنين فاطنبوا السّير حَتّٰى كَانَ عَشِيَّة فَحضرت صَلَاة الظّهْر مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاء فَارس فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ انْطَلَقت بَيْن اَيْدِيكُمْ حَتّٰى طلعت على جبل كَذَا وَكَذَا فَاِذَا انا بهوازن على

بِكَرَةِ اَبِيهِمْ بِظعنهم ونعمهم وَنِسَائِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حنين فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيْمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ من يحرسنا اللَّيْلَةَ قَالَ انس بن اَبِيْ مرثد الغنوى انا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اركب فركب فرسا لَهُ وَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استقبل هٰذَا الشعب حَتّٰى تكون فِيْ اَعْلَاهُ وَلَا تغرن من قبلك اللَّيْلَةَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ احسستم فارسكم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا احسسناه فثوب بالصَّلَاةِ فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يلْتَفت اِلَى الشعب حَتّٰى اِذا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلَاته وَسلم قَالَ اَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فارسكم فَجعلنَا نَنْظُر اِلٰى خلال الشّجر فِي الشعب فَاِذَا هُوَ قد جَاءَ حَتّٰى وقف على رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ انْطَلَقت حَتّٰى كنت فِيْ اَعلَى هٰذَا الشعب حَيْثُ اَمرنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصبَحت اطَّلَعت الشعبين كِلَاهُمَا فَنظرت فَلَمْ اَرَ اَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نزلت اللَّيْلَةَ قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيًا اَوْ قَاضِيَ حَاجَة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَوجبت فَلَا عَلَيْكَ اَن لَا تعْمل بعْدهَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

اَوجبت اَی اَتیت بِفعل اَوجب لَكَ الْجنَّة

❀❀ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین کے موقع پر سفر کر رہے تھے ان کو روانگی میں کچھ تاخیر ہوئی یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی اور ظہر کی نماز کا وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگیا' ایک شہسوار آیا اور بولا: یارسول اللہ! میں نے حضرات سے آگے جا رہا تھا یہاں تک کہ جب میں فلاں' فلاں پہاڑ' پر پہنچا' تو میں نے وہاں دیکھا کہ ہوازن قبیلے کے لوگ اپنے تمام تر ساز و سامان اور خواتین سمیت اکٹھے ہو کر حنین کی طرف آ رہے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل یہ سب کچھ مسلمانوں کو مال غنیمت کے طور پر مل جائے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرا داری کرے گا؟ تو حضرت انس بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ! وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس گھاٹی کی طرف جاؤ اس کے اوپر والے حصے تک پہنچ جاؤ اور آج رات کسی کوتاہی کا شکار نہ ہونا اگلے دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنے گھڑ سوار کو محسوس کیا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا' پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف بھی توجہ فرماتے رہتے تھے یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو تم لوگ خوشخبری قبول کرو تمہارا گھڑ سوار آ رہا ہے ہم نے وادی کے درمیان میں موجود درختوں کی طرف دیکھنا شروع کیا تو وہ شخص آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے بتایا کہ

میں گیا اور وادی کے اس بالائی حصے تک پہنچ گیا جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اگلے دن صبح میں نے دونوں طرف جھانک کر دیکھا اور جائزہ لیا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کیا تم گزشتہ رات اس پہاڑی سے نیچے اترے تھے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! صرف نماز کی ادائیگی کے لئے یا قضائے حاجت کے لئے اترا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم نے اپنے لئے جنت کو) واجب کرلیا ہے اب تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر تم اس کے بعد کوئی (برا عمل) نہیں کرتے''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔
لفظ ''اوجبت'' کا مطلب یہ ہے کہ تم نے ایک ایسا فعل کیا ہے جس نے تمہارے لئے جنت کو واجب کردیا ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي النَّفَقَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وتجهيز الْغُزَاة وخلفهم فِيْ اَهْلِهِم

باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے غازیوں کو سامان فراہم کرنے اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1931 - عَن خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنْفق نَفَقَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كتبت بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتا ہے' تو اس کے لئے سات سو گنا (اجر و ثواب) نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1932 - وروى الْبَزَّار حَدِيْث الْإِسْرَاء من طَرِيْق الرّبيع بن أنس عَنْ اَبِيْ الْعَالِيَة اَوْ غَيره عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ أقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَأتى على قوم يزرعون فِيْ يَوْم ويحصدون فِيْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُوْن فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه

فَذكر الحَدِيْث بِطُوْلِهِ

❀❀ امام بزار نے واقعہ معراج کے بارے میں روایت ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا جس کا ایک قدم حدنگاہ

تک جاتا تھا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے جو ایک دن کھیتی باڑی کرتے تھے اور ایک دن میں ہی اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے جب بھی وہ فصل کاٹ لیتے تھے تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں جن کی نیکی کو ان کے لئے سات سو گنا کر دیا گیا ہے اور انہوں نے جو کچھ بھی خرچ کیا اس کی جگہ انہیں مزید دے دیا گیا''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

1933 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما نزلت (مثل الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالهم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمثل حَبَّة انبتت سبع سنابل فِیْ كل سنبلة مائَة حَبَّة وَاللّٰه یُضَاعف لمن یَشَاء وَاللّٰه وَاسِعٌ عَلِیْمٌ) البَقَرَة

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رب زد اُمتِیْ فنزلت (اِنَّمَا یُوفی الصَّابِرُوْنَ اجرهم بِغَیْر حِسَاب) الزمر - رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے دانے کی مانند ہے جو سات بالیاں اگاتا ہے جن میں سے ہر ایک بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (جس کے لئے چاہتا ہے) کئی گنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا فرما' تو یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر کسی حساب کے بغیر دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1934 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب وَاَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیّ وَعبد اللّٰه بن عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَعمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم كلهم یحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ من أرسل نَفَقَة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَقَام فِیْ بَیته فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائة دِرْهَم وَمَنْ غزا بِنَفسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنْفق فِیْ وَجهه ذٰلِكَ فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائة الف دِرْهَم

ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰیَة (وَاللّٰه یُضَاعف لمن یَشَاء) الْبَقَرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنِ الْخَلِیْل بن عبد اللّٰه وَلَا یحضرنی فِیْهِ جرح وَلَا عَدَالَة عَنِ الْحسن عَنْهُم وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ حَاتِم عَنِ الْحسن عَنْ عمرَان فَقَط

قَالَ الْحَافِظ وَالْحسن لم یسمع من عمرَان وَلَا من ابْن عمر وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَایِخنَا علی اَن الْحسن سمع من عمرَان..... انْتهی

وَالْجُمْهُور على انه لم يسمع من اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا وَقد سمع من غَيْرِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ تمام حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ بھجوا دیتا ہے' اور خود گھر بیٹھا رہتا ہے' تو اسے ہر ایک درہم کے عوض میں سات سو درہم ملیں گے اور جو شخص اپنی ذات کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اس دوران خود خرچ کرتا ہے' تو اسے ہر ایک درہم کے عوض میں سات لاکھ درہم ملیں گے''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے (اجر و ثواب کو) کئی گنا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے خلیل بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے بارے میں جرح یا تعدیل سے متعلق کوئی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے انہوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے ان تمام حضرات کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ابن ابوحاتم نے اسے حسن بصری کے حوالے سے صرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے ان کی بات یہاں ختم ہوئی۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سماع نہیں کیا ہے' لیکن انہوں نے دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1935 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِي الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من ذكر اللّٰه فَاِن لَهٗ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ الف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ الَّذِيْ لَهٗ عِنْد اللّٰه من الْمَزِيْد قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ النَّفَقَة قَالَ النَّفَقَة على قدر ذٰلِك

قَالَ عبد الرَّحْمٰن فَقُلْتُ لِمعَاذ اِنَّمَا النَّفَقَة بسبعمائة ضعف فَقَالَ معَاذ قل فهمك اِنَّمَا ذَاك اِذا انفقوا وهم مقيمون فِيْ اَهْليهمْ غير غزَاة فَاِذَا غزوا وانفقوا خبأ اللّٰه لَهُمْ من خزَائِن رَحمته مَا يَنْقَطِع عَنهُ علم الْعباد وصفتهم فَاُولٰئِك حزب اللّٰه وحزب اللّٰه هم الغالبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْ اِسْنَادهٗ راو لم يسم

❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے' کیونکہ اسے

ہر ایک کلمے کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں ملیں گی جن میں سے ہر ایک نیکی دس گنا ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مزید عطا کی ہوگی وہ اس کے علاوہ ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! خرچ کا کیا' کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ کا حساب بھی اسی طرح ہے''۔

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: خرچ کا اجر بھی سات سو گنا ہوگا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری فہم کمزور ہے' یہ تو اس وقت ہے جب وہ لوگ اس خرچ کو کرتے ہیں' اور خود اپنے گھر والوں میں مقیم رہتے ہیں' اور خود جنگ میں حصہ نہیں لیتے' جب وہ خود جنگ میں حصہ لیں اور خود خرچ کریں' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمت کے خزانے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں جن سے بندوں کا علم منقطع نہیں ہوگا' اور ان کی صفت بیان نہیں کی جا سکتی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

1936 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جهز غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غزا وَمَنْ خلف غازيا فِيْ اَهله بِخَير فَقَدْ غزا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے' تو وہ بھی گویا جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور جو شخص کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھتا ہے' تو گویا وہ بھی جنگ میں حصہ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1937 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه من جهز غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ خَلفه فِيْ اَهله كتب الله لَهُ مثل أجره حَتّٰى اِنَّهُ لَا ينقص من أجر الْغَازِي شَيْءٍ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ ابْن حبَان لم يذكر خَلفه فِيْ اَهله

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں

1936-صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب فضل إعانة الغازي في سبيل الله بمركوب وغيره' حديث: 3603مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان ثواب مجهز الغازي' حديث: 5968صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بأن قوله : فقد غزا أراد به أن له' حديث: 4703الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء في فضل من جهز غازيا' حديث: 1595السنن للنسائي' كتاب الجهاد' فضل من جهز غازيا' حديث: 3147السنن الكبرى للنسائي' كتاب الجهاد' فضل من جهز غازيا' حديث: 4259مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' بقية حديث زيد بن خالد الجهني' حديث: 16744مسند عبد بن حميد' حديث زيد بن خالد الجهني رضي الله عنه' حديث: 278المعجم الكبير للطبراني' باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن خالد الجهني يكنى أبا طلحة ويقال أبو محمد ويقال' بسر بن سعيد' حديث: 5073

خیال رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی اس مجاہد کا سا اجر نوٹ کرتا ہے' جبکہ مجاہد کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں مجاہد کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

1938 - وروی ابن ماجه ایضا عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جهز غازیا حَتّٰی یسْتَقلّ کَانَ لَهُ مثل أجره حَتّٰی یَمُوْت اَوْ یرجع

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے' تو اس شخص کو مجاہد کی مانند اجر ملے گا یہاں تک کہ اس (مجاہد) کا انتقال ہو جائے' یا وہ واپس آ جائے''۔

1939 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعث اِلٰی بنی لحیان لیخرج من کل رجلَیْنِ رجل ثُمَّ قَالَ للقاعد اَیکُمْ خلف الْخَارِج فِیْ اَهله فَلَهُ مثل أجره

رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَیرهمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے رہنے والے شخص سے فرمایا: کہ جو اس جہاد میں جانے والے شخص کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں خیال رکھے گا' تو اس شخص کو مجاہد کی مانند اجر ملے گا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1940 - عَنْ زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جهز غازیا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُ مثل أجره وَمَنْ خلف غازیا فِیْ اَهله بِخَیر اَوْ أنْفق علی اَهله فَلَهُ مثل أجره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ن)

''جو شخص جہاد میں جانے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے' اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا اچھے طریقے سے خیال رکھتا ہے یا اس کے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے' تو اسے بھی اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1941 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سهل بن حنیف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سهلا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدثهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعَان مُجَاهدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غارما فِیْ عسرته اَوْ مكَاتبا فِیْ رقبته اظلهُ اللّٰه

فِیْ ظله یَوْمَ لَا ظِلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ اَحمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل عَنْهُ

❀❀ عبداللہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں نے یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جانے والے شخص کی مدد کرتا ہے' یا اس کی تنگ دستی کے عالم میں اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لیتا ہے' یا اگر وہ غلام ہو' تو اس کی کتابت کی رقم اپنے ذمہ لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے' عبداللہ بن سہل سے اس کو نقل کیا ہے۔

1942 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أظل رَأس غاز أظله اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ جهز غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُ مثل أجره وَمَنْ بنى لله مَسْجِدا يذكر فِيْهِ اسْم اللّٰه بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غازی کے سر پر سایہ فراہم کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو سایہ عطا کرے گا' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جانے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوئی مسجد بناتا ہے' جس میں اللہ کا اسم ذکر کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنادے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1943 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدقَات ظلّ فسطاط فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ومنحة خَادِم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ طروقة فَحل فِيْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

طروقة الْفَحْل بِفَتْح الطَّاء وبالاضافة هِيَ النَّاقة الَّتِيْ صلحت لطرق الْفَحْل وَاَقل سنّهَا ثَلَاث سِنِين وَبَعض الرَّابِعَة وَهٰذِهٖ هِيَ الحقة وَمَعْنَاهُ اَن يعْطى الْغَازِي خَادِمًا اَوْ نَاقَة هٰذِهٖ صفتهَا فَإِن ذٰلِكَ أفضل الصَّدقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ' اللہ کی راہ میں خیمے کا سایہ ہے' اور اللہ کی راہ میں خادم عطیہ کے طور پر دینا ہے' یا اللہ کی راہ میں نر جانور کو جفتی کے لئے دینا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(متن کے الفاظ)"طروقه الفحل" میں ط پر زبر ہے اور اس کی اضافت لفظ "الناقه" کی طرف کی گئی ہے یعنی جو اس قابل ہو کہ وہ نر کے ساتھ جفتی کر سکے اور اس حوالے سے اس کی عمر کم از کم تین سال ہونی چاہیے اور چوتھے سال کا کچھ حصہ ہونی چاہیے اور یہ حکم "حقة" کے بارے میں ہو سکتا ہے اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی غازی کو کوئی خادم دیدے یا کوئی ایسی اونٹنی دیدے جس کی یہ صفت ہو تو یہ چیز افضل صدقات میں سے ایک ہوگی۔

4 - اَلتَّرْغِيْب فِيْ احتباس الْخَيل لِلْجِهَاد لَا رِيَاء وَلَا سمعة

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَالتَّرْغِيْب فِيْمَا يذكر مِنْهَا وَالنَّهْي عَن قصّ نَوَاصِيهَا لِأَن فِيهَا الْخَيْر وَالْبركة

باب: جہاد کے لئے گھوڑے رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو ریاکاری اور دکھاوے کے لئے نہ ہوں اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے اس بارے میں جو کچھ ذکر ہوا اس کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بات کی ممانعت کہ ان کی پیشانی کے بال کاٹے جائیں کیونکہ ان کی پیشانی میں بھلائی اور برکت ہوتی ہے

1944 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احْتبسَ فرسا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بوعده فَإِن شبعه وريه وروثه وبوله فِيْ مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِي حَسَنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا رکھے گا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا لید اور پیشاب کرنا قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ہوگا''

اس سے مراد یہ ہے: نیکیوں کے طور پر ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1945 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالخيل قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة هِيَ لرجل وزر وَهِي لرجل ستر وَهِي لرجل أجر فَأَما الَّذِيْ هِيَ لَهُ وزر فَرجل ربطها رِيَاء وفخرا ونواء لاهل الْإِسْلَام فَهِيَ لَهُ وزر وَاما الَّتِيْ هِيَ لَهُ ستر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لم ينس حق اللّٰه فِيْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِيَ لَهُ ستر وَاما الَّتِيْ هِيَ لَهُ اجر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لاهل الْإِسْلَام فِيْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا أكلت من ذَلِك المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَيْءٍ اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ عدد مَا أكلت حَسَنَات وَكتب لَهُ عدد أرواثها وَابْوَالهَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفين اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ عدد آثارها وارواثها حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا

علی نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يسقيها اِلَّا كتب اللّٰه تَعَالٰى لَهٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفظ لَهٗ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْثٍ تقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ منع الزَّكَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! تو گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں' یہ ایک شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہوتے ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہوتے ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ گناہ ہوتے ہیں' تو یہ وہ شخص ہے' جو ریاکاری' فخر اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کے لئے انہیں باندھتا ہے' تو یہ اس شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں' جہاں تک اس شخص تعلق ہے جس کے لئے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں انہیں باندھتا ہے' پھر ان کی پشت اور ان کی گردن کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے بچاؤ ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس کے لئے یہ اجر ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں اہل اسلام کے لئے انہیں باندھتا ہے' تو یہ (گھوڑا) جس بھی چراہ گاہ' یا باغ میں ہو' اور وہاں سے' یعنی اس چراہ گاہ یا باغ سے کچھ کھالے' تو اللہ تعالیٰ اس کی کھائی ہوئی چیزوں کی تعداد کے حساب سے' اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کی لید اور پیشاب کی تعداد کے حساب سے بھی اس کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اگر وہ اس کی رسی کھلی چھوڑ دے' اور وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید کی تعداد کے حساب سے اس آدمی کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اگر گھوڑے کا مالک کسی نہر کے پاس سے گزرے اور گھوڑا' اس نہر میں سے پانی پی لے' حالانکہ اس کے مالک کا اس کو پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو' تو بھی جتنا پانی اس نے پیا ہے' اس حساب سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرلے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے' جو اس سے پہلے زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں' مکمل روایت کے طور پر گزر چکی ہے۔

1946 - وَرَوَاهُ ابْـن خُـزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ فَاَما الَّذِيْ هِيَ لَهٗ اجر فَالَّذِيْ يتخذها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ويعدها لَـهٗ لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كتب لَهٗ بهَا أجر وَلَوْ عرض مرجا اَوْ مرجين فرعاها صَاحبهَا فِيْهِ كتب لَـهٗ بِمَا غيبت فِيْ بطونها أجر وَلَوْ استنت شرفا اَوْ شرفين كتب لَهٗ بِكُل خطْوَة خطاها أجر وَلَوْ عرض نَهرا فَسَقَاهَا بِه كَانَت لَهٗ بِكُل قَطْرَة غيبت فِيْ بطونها مِنْهُ أجر حَتّٰى ذكر الْاَجر فِيْ أرواثها وَاَبْوَالهَا وَاَما الَّتِيْ هِيَ لَهٗ ستر فَالَّذِيْ يتخذها تعففا وتجملا وتسترا وَلَا يحبس حق ظُهُورهَا وبطونها فِيْ يسرها وعسرها وَاَما الَّذِيْ عَلَيْهِ وزر فَالَّذِيْ يتخذها اشرا وبطرا وبذخا عَلَيْهِم......الحَدِيْث

❀❀ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے: جو اللہ کی راہ میں انہیں رکھتا ہے' اور اللہ کی راہ میں انہیں تیار کرتا ہے' ایسے گھوڑے کی پیٹ میں' جو بھی چیز غائب ہوگی' تو اس شخص کے لئے اس کی وجہ سے اجر نوٹ کیا جائے گا'

اور اگر وہ گھوڑا کسی ایک یا دو چراہ گاہوں کے سامنے آجاتا ہے اور اس کا مالک اسے وہاں چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے تو اس کے پیٹ میں جو کچھ بھی جائے گا اس حساب سے اس کے مالک کے لئے اجر نوٹ کیا جائے گا اور اگر وہ ایک دو ٹیلوں پر چڑھ جائے تو اس کے اٹھائے ہوئے ہر ایک قدم کے عوض میں اس کے مالک کے لئے ثواب نوٹ کیا جائے گا اور اگر وہ کسی نہر کے پاس آئے اور وہاں سے اسے پانی پلادے تو اس کے پیٹ میں جو قطرہ جائے گا ہر ایک قطرے کے عوض میں اس کے لئے اجر نوٹ کیا جائے گا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لید اور پیشاب کرنے کے حوالے سے بھی اجر کا ذکر کیا۔

جہاں تک اس گھوڑے کا تعلق ہے جو اس کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہوتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو پاک دامنی اختیار کرنے کے لئے ضرورت پوری کرنے کے لئے اور بچاؤ کے لئے اسے رکھتا ہے اور وہ اس کی پشت اور پیٹ کے بارے میں تنگی اور آسانی کسی حالت میں اس کا حق نہیں روکتا۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جس پر یہ گناہ ہوگا تو یہ وہ شخص ہے جو اہل ایمان کے خلاف دشمنی رکھنے کے لئے اسے رکھے گا''.....الحدیث۔

1947 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا بِنَحْوِ لفظ ابْن خُزَيْمَة وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل مَعْقُود فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَالْخَيل ثَلَاثَة خيل اجر وخيل وزر وخيل ستر فَاَما خيل ستر فَمَنْ اتخذها تعففا وتكرما وتجملا وَلَمْ ينس حق ظُهُورهَا وبطونها فِيْ عسره ويسره وَأما خيل الْأجر فَمَنْ ارتبطها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهَا لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كَانَ لَهُ اجر حَتّٰى ذكر أرواثها وَاَبْوَالَهَا وَلَا تعدو فِيْ وَاد شوطا اَوْ شوطين اِلَّا كَانَ فِيْ مِيْزَانه وَأما خيل الْوزر فَمَنْ ارتبطها تبذخا على النَّاس فَاِنَّهَا لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كَانَ وزرا حَتّٰى ذكر أرواثها وَاَبْوَالَهَا وَلَا تعدو فِيْ وَاد شوطا اَوْ شوطين اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ وزر

النواء بِكَسْر النُّوْن وبالمد هُوَ المعاداة الطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ حَبل تشد بِهِ الدَّابَّة وترسلها ترعى واستنت بتَشْديد النُّوْن اَى جرت بِقُوَّة والشرف بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ الشوط مَعْنَاهُ جرت بِقُوَّة شوطا اَوْ شوطين كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِيْ لفظ الْبَيْهَقِيّ البذخ بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الذَّال الْمُعْجَمَة آخِره خاء مُعْجمَة هُوَ الْكبر والتبذخ التكبر وَمَعْنَاهُ اَنه اتخذ الْخَيل تكبرا وتعاظما واستعلاء على ضعفاء الْمُسْلِمين وفقرائهم

امام بیہقی نے یہ روایت امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ کی مانند مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک اجر والا گھوڑا ہوتا ہے اور ایک بچاؤ والا گھوڑا ہوتا ہے۔

جہاں تک بچاؤ والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو گھوڑے کو پاکدامنی اختیار کرنے کے لئے' معزز ہونے کے لئے

اور ضروریات پوری کرنے کے لئے رکھتا ہے اور وہ اس کی پشت اور پیٹ کے بارے میں تنگی اور آسانی ہر حال میں اس کے حق کو بھولتا نہیں ہے۔

جہاں تک اجر والے گھوڑے کا تعلق ہے تو یہ وہ گھوڑا ہے جسے آدمی اللہ کی راہ میں باندھتا ہے اس گھوڑے کے پیٹ میں جو بھی چیز جاتی ہے تو وہ اس شخص کے لئے اجر کا باعث بنتی ہے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لید کرنے اور پیشاب کرنے بھی ذکر کیا ایسا گھوڑا جب بھی کسی وادی میں سے گزرتا ہے تو یہ چیز اس شخص کے نامہ اعمال میں اجر کا باعث بنتی ہوتی ہے۔

جہاں تک گناہ والے گھوڑے کا تعلق ہے تو اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں خلاف تکبر کے اظہار کے لئے اسے باندھتا ہے ایسے گھوڑے کے پیٹ میں جو بھی چیز جاتی ہے وہ اس شخص کے لئے گناہ ہوگی یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کے لید کرنے اور پیشاب کرنے کا ذکر بھی کیا اور جب وہ گھوڑا بھاگ کر ایک یا دو ٹیلے طے کرتا ہے تو یہ چیز بھی اس کے مالک کے لئے گناہ ہوتی ہے''۔

لفظ ''النوء'' اس میں 'ن' پر زبر ہے اس کے بعد 'مد' ہے اس سے مراد دشمنی کرنا ہے۔

لفظ ''الطول'' میں 'ط' پر زیر ہے اور 'و' پر زبر ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے اور پھر اس سمیت اسے چرنے کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔

لفظ ''استنت'' اس میں 'ن' پر شد ہے اس سے مراد اس کا طاقت کے ساتھ دوڑنا ہے۔

لفظ ''الشرف'' میں 'ش' پر زبر ہے اور 'ر' ہے اس سے مراد قوت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قوت کے ساتھ ایک یا دو ٹیلوں تک جاتا ہے جیسے امام بیہقی کی روایت میں تفصیل کے ساتھ یہ لفظ آیا ہے۔

لفظ ''البذخ'' میں 'ب' پر زبر ہے 'ذ' ساکن ہے اس سے مراد بڑائی ہے اور ''تبذخ'' کا مطلب تکبر کرنا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص گھوڑا اس لئے رکھتا ہے تاکہ تکبر کا اظہار کرے خود کو بڑا سمجھے کمزور اور غریب مسلمانوں کے سامنے اپنے آپ کو نمایاں طور پر پیش کرے۔

1948 - وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر مَعْقُود اَبَدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَة فَمَنْ ارتبطها عدَّة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْفق عَلَيْهَا احتسابا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِن شبعها وجوعها وريها وظمأها وأرواثها وَاَبْوَالهَا فلاح فِيْ مَوَازِينه يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ارتبطها رِيَاء وَسُمْعَة ومرحا وفرحا فَاِن شبعها وجوعها وريها وظمأها وأرواثها وَاَبْوَالهَا خسران فِيْ مَوَازِينه يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گھوڑے کی پیشانی میں ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک بھلائی رکھ دی گئی ہے جو شخص اللہ کی راہ میں تیاری کے لئے اسے باندھتا ہے اور اس پر اللہ کی راہ میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو اس گھوڑے کا کھانا بھوکے

رہنا سیر ہونا پیاسے ہونا اس کا لید کرنا اور پیشاب کرنا' قیامت کے دن اس شخص کے نامہ اعمال میں بھلائی کے طور پر ہوں گے اور جو شخص ریاکاری شہرت اورخوشی کے اظہار کے لئے اسے باندھتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا' بھوکے رہنا' سیر ہونا' پیاسے ہونا' لید کرنا' پیشاب کرنا' قیامت کے دن آدمی کے میزان میں خسارے کا باعث ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1949 - وَرُوِیَ عَنْ خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل ثَلَاثَة ففرس للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَما فرس الرَّحْمٰن فَمَا اتخذ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقتل عَلَيْهِ اَعْدَاءِ اللّٰه وَأما فرس الْاِنْسَان فَمَا استبطن وتحمل عَلَيْهِ وَأما فرس الشَّيْطَان فَمَا روهن عَلَيْهِ وقومر عَلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک گھوڑا رحمان کے لئے ہوتا ہے' ایک گھوڑا انسان کے لیے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے ہوتا ہے' جہاں تک رحمان والے گھوڑے کا تعلق ہے' یہ وہ گھوڑا ہے جسے آدمی نے اللہ کی راہ کے لئے باندھا ہوا اور اس پر سوار ہو کر اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہو' جہاں تک انسان کے گھوڑے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے' جو آدمی اپنی ذاتی استعمال کے لئے رکھتا ہے' اور اس پر سوار ہو کر سہولت حاصل کرتا ہے' جہاں تک شیطان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے' جس کو گھڑ دوڑ میں استعمال کر کے اس پر جوا کھیلا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1950 - وَعَنْ رجل من الْاَنْصَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس يرتبطه الرجل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فثمنه أجر وركوبه أجر وعاريته أجر وَفرس يغالق عَلَيْهِ الرجل ويراهن فثمنه وزر وركوبه وزر وَفرس للبطنة فَعَسَى اَن يكون سدادا من الْفقر اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں باندھتا ہے' تو اس کی قیمت اجر ہے' اس پر سواری اجر ہے' اسے عاریت کے طور پر دینا اجر ہے' ایک وہ گھوڑا ہے جس پر آدمی جوا کھیلتا ہے' رہن رکھتا ہے' تو اس کی قیمت گناہ ہے' اس پر سواری گناہ ہے' ایک وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اپنی سہولت کے لئے رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے فقر سے نجات کا باعث بن جائے گا' اگر اللہ نے چاہا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1951 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس

للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَمَا فرس الرَّحْمٰن فَالَّذِىْ يرتبط فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فعلفه وبوله وروثه وَذكر مَا شَاءَ اللّٰه وَاما فرس الشَّيْطَان فَالَّذِىْ يقامر عَلَيْهِ ويراهن وَاما فرس الْاِنْسَان فالفرس يرتبطها الْاِنْسَان يلْتَمس بَطنهَا فَهِىَ ستر من فقر

رَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک گھوڑا رحمان کے لئے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا انسان کے لئے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے ہوتا ہے' جہاں تک رحمان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے' تو اس کا چارہ کھانا' پیشاب کرنا اور لید کرنا...... (اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے' جو اللہ کو منظور تھا' ان باتوں کا بھی ذکر کیا) جہاں تک شیطان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ گھوڑا ہے' جس پر آدمی جوا کھیلتا ہے' اسے رہن رکھواتا ہے' جہاں تک انسان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اس لئے باندھتا ہے' تاکہ آدمی پیٹ کے لئے تلاش کرے (یعنی وہ اس کے ذریعے کچھ کماتا ہے) تو یہ اس کے لئے غربت سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1952 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْر مَعْقُود بنواصى الْخَيل اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَمثل الْمُنفق عَلَيْهَا كالمتكفف بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَهُوَ فِى الصَّحِيْح بِاخْتِصَار النَّفَقَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' گھوڑوں پر خرچ کرنے والا یوں ہے' جیسے کوئی صدقہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اور ''صحیح'' میں یہ صرف خرچ کرنے کے اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

1953 - وروى ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ شطره الْاٰخير قَالَ مثل الْمُنفق على الْخَيل كالمتكفف بِالصَّدَقَةِ فَقُلْتُ لعمر مَا المتكفف بِالصَّدَقَةِ قَالَ الَّذِىْ يُعْطى بكفه

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اس کا دوسرا نصف حصہ نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی' مثال ہاتھ میں صدقہ لینے والے شخص کی طرح ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر سے دریافت کیا: ہاتھ میں صدقہ لینے والے شخص سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یعنی جو اپنے ہاتھ کے ذریعے خود صدقہ دے۔

1954 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَة وَاَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا والمنفق عَلَيْهَا كالباسط يَده بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' اوران کے مالکان کی ان کے حوالے سے مدد کی جائے گی' اوران پر خرچ کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی طرح ہے' جو اپنا ہاتھ صدقہ کرنے کے لئے پھیلاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1955 - وَرُوِیَ عَن عريب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر والنيل اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وَاَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا والمنفق عَلَيْهَا كالباسط يَده بِالصَّدَقَةِ وَاَبْوَالهَا وأرواثها لاهلها عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من مسك الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَفِيْه نَكَارَة

❀❀ حضرت عریب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی اور کامیابی رکھ دی گئی ہے' اوران کے مالکان کے لئے ان میں بھلائی رکھ دی جاتی ہے' ان پر خرچ کرنے والے کی مثال' صدقہ کرنے کے لئے ہاتھ پھیلانے والے شخص کی مانند ہے' ان گھوڑوں کا پیشاب اور لید' ان کے مالکان کے لئے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جنت کی مشک سے بنے ہوئے ہوں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اوراس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1957 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل مَعْقُود فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1958 - وَعَنْ عُرْوَة بن اَبِی الْجَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل مَعْقُود فِیْ

نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالمغنم إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور مالِ غنیمت کے حوالے سے ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1959 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر والنيل إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا فامسحوا بنواصيها وَادعوا لَهَا بِالْبركَةِ وقلدوها وَلَا تقلدوها الأوتار

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی اور کامیابی رکھ دی گئی ہے ان کے مالکان کی ان کے حوالے سے مدد کی جاتی ہے تم لوگ ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کے لئے برکت کی دعا کیا کرو اور ان کے گلے میں کچھ ڈالا کرو لیکن ان کے گلے میں تار نہ ڈالا کرو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1960 - وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلوى نَاصِيَة فرس بِأُصْبُعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجر وَالْغَنِيمَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی پر انگلیاں پھیریں اور فرمایا:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور مالِ غنیمت کی شکل میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1961 - وَعَنْ مَعْقِل بْنِ يَسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يكن شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْخَيل ثُمَّ قَالَ غفرانك النِّسَاء

1960-صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة' حديث: 3569' المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' باب من اسمه جابر' أبو زرعة بن عمرو بن جرير عن جده' حديث: 2355

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑوں سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں تھی، پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! تیری مغفرت کا سوال ہے، آپ کو خواتین بھی پسند تھیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1962 - وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيْثِ انس وَلَفظِه لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد النِّسَاء من الْخَيل

❀❀ : یہ روایت امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد گھوڑوں سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں تھی''۔

1963 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من فرس عَرَبِىّ اِلَّا يُؤذن لَهُ عِنْد كل سحر بِكَلِمَات يَدْعُو بِهِن اللّٰهُمَّ خولتنى من خولتنى من بنى آدم وجعلتنى لَهُ فَاجْعَلْنِىْ اَحَبَّ اَهله وَمَاله اَوْ من اَحَبَّ اَهله وَمَاله اِلَيْهِ .رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عربی گھوڑے کو ہر سحری کے وقت یہ کلمات القاء کیے جاتے ہیں، جن کے ذریعے وہ دعا کرتا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے اولادِ آدم میں سے اسے عطا کردے جو میری دیکھ بھال کرے اور مجھے اس کے لئے بنادے، مجھے اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ اور مال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ بنادے (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے، تاہم مفہوم یہی ہے)''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1964 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبركَة فِىْ نواصى الْخَيل رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''برکت گھوڑے کی پیشانی میں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1965 - وَعَنْ عقبَة بن عبد السّلمِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقصوا نواصى الْخَيل وَلَا معارفها وَلَا اذنابها فَاِن اذنابها مذابها ومعارفها دفؤها ونواصيها مَعْقُود فِيهَا الْخَيْر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِىْ اِسْنَادُهُ رجل مَجْهُوْل

❀❀ حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی' گردن اوردم کے بال نہ کاٹو' کیونکہ ان کے دم کے بال مکھیاں اڑانے کے لئے ہوتے ہیں' گردن کے بالوں کے ذریعے سردی اور گرمی سے بچاؤ ہوتا ہے' اوران کے پیشانی کے بالوں میں برکت رکھی گئی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اوراس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے۔

1966 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر وَاَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر الْخَیل الأدھم الأقرح الأرثم المحجل طلق الْیَد الْیُمْنَی

قَالَ یزِیْد یَعْنِیْ ابْن اَبِیْ حبیب فَاِن لم یکن أدھم فکمیت علی ھٰذِہِ الشیة

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر گھوڑا وہ ہے جو سیاہ رنگ کا ہو اوراس کے منہ' ناک اور پیشانی پر سفید رنگ ہو اور پاؤں پر بھی سفید رنگ ہو' اس کا آگے والا دایاں پاؤں باقی جسم کے رنگ کا ہو''

راوی یزید بن ابوحبیب کہتے ہیں: اگر وہ سیاہ رنگ کا نہ ہو' تو اسی طرز کا سرخ وسیاہ رنگ کا گھوڑا (سب سے بہتر ہوگا)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1967 - وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاکِم عَنْ اَبِیْ قَتَادَة وَحده وَلَفظ التِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیر الْخَیل الأدھم الأقرح الأرثم ثُمَّ الأقرح المحجل طلق الْیَد الْیُمْنَی فَاِن لم یکن أدھم فکمیت علی ھٰذِہِ الشیة

قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطھمَا

الأقرح هُوَ الْفرس یکون فِیْ وسط جَبھته قرحَة وَھِی بَیَاض یسِیر

والأرثم بِفَتْح الْھمزَة وثاء مُثَلّثَة مَفْتُوحَة هُوَ الْفرس یکون بِہٖ رثم محرکا ومضموم الرَّاء سَاکن الثَّاء وَهُوَ بَیَاض فِیْ شفته الْعلیا وَالْأُنْثَی رثماء

وطلق الْیُمْنَی بِفَتْح الطَّاء وَسُکُون اللَّام وَبِضَمّھَا اَیْضًا اِذا لم یکن بھَا تحجیل

والکمیت بِضَم الْکَاف وَفتح الْمِیم هُوَ الْفرس الَّذِیْ لَیْسَ بالأشقر وَلَا الأدھم بل یخالط حمرته سَواد

والشیة بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَة وَفتح الْیَاء مُخَفّفَة هُوَ کل لون فِی الْفرس یکون مُعظم لَوْنھَا علی خِلَافہ

❀❀ یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اورامام حاکم نے' صرف حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے بہتر گھوڑا وہ سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے' جس کے منہ' ناک اور پیشانی پر سفید رنگ ہو' پھر وہ گھوڑا ہے' جس کی

پیشانی چمک دار ہو اور اس کے دائیں پاؤں پر نشان ہو اور پھر اگر سیاہ گھوڑا نہ ہو تو اسی نوعیت کا سرخ و سیاہ گھوڑا سب سے بہتر ہوگا''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ''اقرح''اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس کی پیشانی کے درمیان میں داغ ہو اور وہ تھوڑی سی سفیدی ہو۔

لفظ''ادثم''میں'ا' پر زبر ہے' اس کے' ث' ہے' اس پر زبر ہے' اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس میں رسم ہو' اس میں حرکت پائی جاتی ہے' اور'ر' پر پیش پڑھی جائے گی اور'ث' ساکن ہوگی' اس سے مراد گھوڑے کے اوپر والے ہونٹ کے پاس موجود سفیدی ہے' اور گھوڑی کے لئے لفظ''رثماء''استعمال ہوگا۔

''طلق الیمنی''میں ط پر زبر ہے ل ساکن ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھا گیا ہے جب کہ اس میں چمک نہ ہو۔

لفظ''الکمیت''میں'ک' پر پیش ہے'م' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ گھوڑا ہے' جو بالکل سرخ ہی نہ ہو اور بالکل سیاہ بھی نہ ہو' بلکہ اس کی سرخی' اس کی سیاہی میں ملی ہوئی ہو

لفظ''الشیۃ''میں ش پر زیر ہے' اور ی پر زبر ہے' اور تخفیف ہے' اس سے مراد گھوڑے کا ہر وہ رنگ ہے جس کا زیادہ حصہ اس کے برخلاف ہو۔

1968 - وَعَنْ عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أردْت اَن تغزو فاشتر فرسا أغر محجلا مُطلق الْيُمْنَى فَإِنَّك تغنم وتسلم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنگ میں جانے کا ارادہ کرو' تو ایسا گھوڑا خریدو' جو سفید پیشانی اور سفید پاؤں والا ہو' اس طرح تمہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوگا' اور تم سلامت بھی رہو گے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1969 - وَعَنْ اَبِيْ وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ من الْخَيل بِكُل كميت أغر محجل اَوْ أشقر أغر محجل اَوْ أدهم أغر محجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ أطول من هٰذَا

❀❀ حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم پر ایسا گھوڑا استعمال کرنا لازم ہے' جو سرخ و سیاہ رنگ کا ہو' اور اس کی پیشانی سفید ہو اور پاؤں پر سفید رنگ ہو' یا پیشانی

اور اگلے پاؤں پر سفید رنگ ہو یا پیشانی اور چاروں پاؤں پر سفید رنگ ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے اسے اس سند کے ... روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمن الخيل في شقرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْيمن بِضَم الْيَاء هُوَ الْبركَة وَالْقُوَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"گھوڑے کی برکت (یا اس کی قوت) اس کے گہرے سرخ و زرد رنگ میں ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ "الیمن" میں 'ی' پر پیش ہے' اس سے مراد برکت اور قوت ہے۔

ترغيب الْغَازِي والمرابط فِي الْإِكْثَار من الْعَمَل الصَّالح من الصَّوْم وَالصَّلَاة وَالذكر وَنَحْو ذٰلِكَ وَتقدم فِيْ بَاب النَّفَقَة فِيْ سَبِيْل الله

باب: غازی اور پہرا دینے والے شخص کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات

کہ اسے اس دوران نیک عمل کی کثرت کرنی چاہیے' جس کا تعلق نماز پڑھنے' روزے رکھنے' ذکر کرنے اور اس جیسے دیگر امور سے ہے' یہ چیز اس سے پہلے' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے

1971 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اسرِي بِهٖ اَتٰى على قوم يزرعون فِيْ يَوْم ويحصدون فِيْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الْمُجَاهِدُوْن فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفَقُوْا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ

1970- سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب فيما يستحب من ألوان الخيل' حديث: 2195 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع أبواب تفريق القسم' باب ما يكره من الخيل وما يستحب' حديث: 12064 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2377 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه' حديث: 10486 مسند الشهاب القضاعي' يمن الخيل في شقرها' حديث: 215

لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی باڑی کرتے تھے اور ایک دن میں فصل کاٹ لیتے تھے جب بھی وہ فصل کاٹ لیتے تھے تو وہ پہلے کی مانند ہو جاتی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی نیکی کا اجر ان کو سات سو گنا کر کے دیا جائے گا' اور انہوں نے جو کچھ بھی خرچ کیا تھا' انہیں' اس کی جگہ (اور) دیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1972 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَصُوم يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا باعد الله بِذٰلِكَ الْيَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے جاتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اس شخص کو جہنم سے' ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1973 - وَعَنْ صعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِيْ غير رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سير الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من طَرِيْق زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے علاوہ' اللہ کی راہ میں' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو وہ جہنم سے اتنی دور ہو جاتا ہے' کہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا' ایک سو سال کے عرصے میں' جتنا فاصلہ طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1974 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جعل الله بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان' ایک خندق حائل کر دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

1975 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ عَن الْوَلِيد بن جميل عَن الْقَاسِم عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے جو آسمان اور زمین کے فاصلے جتنی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

1976 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعدت مِنْهُ النَّار مسيرَة مائَة عَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

وَرَوَاهُ فِى الْكَبِيْر من حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَةَ إِلَّا انه قَالَ فِيْهِ بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسيرَة مائَة عَام ركض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ من حَدِيْثِ عقبَة لم يقل فِيْهِ ركض الْفرس إِلَى آخِره

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' جہنم اس سے ایک سو برس کے فاصلے جتنی دور ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے ایک سو برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے جو فاصلہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں تیز رفتار گھوڑے سے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

1977 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الصَّلَاة وَالصِّيَام وَالذكر يُضَاعف على النَّفَقَة فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من طَرِيْق زبان عَنْهُ

❀❀ سہل بن معاذ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز پڑھنا' روزہ رکھنا' اور ذکر کرنا' اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے زبان نامی راوی کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

1978 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِي الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من ذكر الله فَإِن لَهٗ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ الف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ الَّذِيْ لَهٗ عِنْد الله من الْمَزِيْد

الحَدِيْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْهِ رجل لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے' کیونکہ اسے ہر ایک کلمے کے عوض میں' ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں' جن میں سے ہر ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے' اور اس کے ہمراہ' اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید انعامات بھی ملیں گے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

1979 - وَرُوِيَ عَن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا سَاَلَهٗ فَقَالَ اى الْمُجَاهدين أعظم أجرا قَالَ اَكْثَرهم لله تبَارك وَتَعَالٰى ذكرا الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے دریافت کیا: مجاہدین میں سے کس کا اجر زیادہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہو''۔

یہ روایت' امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1980 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الف آيَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كتبه الله مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق زبان عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالظَّاهِر اَن المرابط اَيْضًا هُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيضاعف عمله الصَّالح كَمَا يُضَاعف عمل الْمُجَاهِد

❀❀ سہل بن معاذ' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کے ساتھ نوٹ کر لے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے زبان نامی راوی کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ پہرا دینے والا شخص بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے اور اس کے نیک عمل کا اجر بھی کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح مجاہد کے عمل کا اجر کئی گنا ہوتا ہے۔

1981 - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہٗ قَالَ صَلَاۃٌ فِیْ مَسْجِدِی تعدل بِعَشَرَۃ آلاف صَلَاۃ وَصَلَاۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تعدل بِمِائَۃ الف صَلَاۃ وَالصَّلَاۃ بِاَرْض الرِّبَاطِ بالفی الف صَلَاۃ الحَدِیْث رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حَبَّان فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا' دس ہزار نمازوں کے برابر ہے' اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا' ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے' اور پہرے داری والی جگہ پر ایک نماز ادا کرنا' بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے''۔ ... الحدیث۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

1982 - وروی الْبَیْہَقِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاۃ المرابط تعدل خَمْسمِائَۃ صَلَاۃ وَنَفَقَۃ الدِّینَار وَالدِّرْہَم مِنْہُ افضل من سَبْعمِائَۃ دِیْنَار یُنْفِقہٗ فِیْ غَیْرہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پہرا دینے والے کی ایک نماز' پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے' اور اس کا ایک دینار' یا ایک درہم خرچ کرنا' سات سو دینار اس کے علاوہ خرچ کرنے سے' زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6 - التَّرْغِیْب فِی الغدوۃ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ والروحۃ وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْمَشْی وَالْغُبَار فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْخَوْف فِیْہِ

باب: اللہ کی راہ میں جانے اور آنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اللہ کی راہ میں پیدل چلنے اور غبار لاحق ہونے کی فضیلت اور اللہ کی راہ میں خوف لاحق ہونے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1983 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوۃ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْہَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُکُم من الْجَنَّۃ اَوْ مَوْضِع قید یَعْنِیْ سَوْطہ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا

فِيهَا وَلَوْ اَن امرَاَة من اَهْلِ الْجنَّة اطَّلَعت اِلٰى اَهْلِ الْاَرْض لَاَضَاءَ ت مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاتْهُ رِيحًا وَلنصِيفهَا على رَأسهَا خير مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

الغدوة بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْمرة الْوَاحِدَة من الذّهاب والروحة بِفَتْح الرَّاء هِيَ الْمرة الْوَاحِدَة من الْمَجِيء

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جانا اور آنا' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں ایک کمان کی جگہ' یا ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر اہل جنت سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت' اہل زمین پر جھانک کر دیکھے' تو وہ مشرق ومغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کردے' اور وہ ساری جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے' اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

لفظ ''الغدوۃ'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ جانا ہے

لفظ ''الروحۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ آنا ہے۔

1984 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غدْوَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَة خَيرٌ مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ جانا اور ایک مرتبہ آنا' ہر اس چیز سے زیادہ بہتر ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) غروب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1985 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْم فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ خَيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوضِع سَوْط اَحَدكُم من الْجنَّة خَيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها العَبْد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ الغدوة خَيرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتقدم

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' ایک پہرا دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں ایک

کوڑا (یالاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اوراس میں موجودتمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اوروہ آنا اور جانا جواللہ کی راہ میں ہو یہ دنیا اوراس میں موجودتمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اورامام ابن ماجہ نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1986 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاحَ مُسْلِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمس بذنوبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے یا احرام باندھ کر یا تلبیہ پڑھتے ہوئے حج کرنے کے لئے نکلتا ہے تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1987 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ والحاج اِلٰی بَیت اللّٰه والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوْهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ كِلَاهُمَا عَن عمرَان بن عُیَیْنَة عَن عَطَاء بن السَّائِب عَن مُجَاهد عَنْهُ وَالْبَیْهَقِیّ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق فَوَقفهُ وَلَمْ یرفعهُ وَرَوَاهُ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَةَ النَّسَائِیّ وَابْن مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ ابْن مَاجَه فِیْ آخِره اِن دَعوه أجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا شخص اوراللہ کے گھر کے حج کے لیے جانے والا شخص اورعمرہ کے لئے جانے والا شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بلایا ہوتا ہے تو یہ جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان دونوں حضرات نے اسے عمران بن عیینہ کے حوالے سے عطاء بن سائب کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' تاہم انہوں نے اس کی مانند حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام نسائی' امام ابن ماجہ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ اگر اس سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول کرے گا' اوراگر یہ لوگ اس سے مغفرت طلب کریں' تو وہ ان کی مغفرت کردے گا''۔

1988 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تضمن اللّٰه لمن

حرج فِیْ سَبِيله لا یُخرِجهُ اِلَّا جِهَاد فِیْ سبیلی وایمان بی وتصدیق برسلی فَهُوَ ضَامِن اَن ادخلهُ الْجَنَّةَ اَوْ رجعه اِلٰی منزله الَّذِیْ خرج مِنْهُ نائلا مَا نَالَ من أجر اَوْ غنيمَة وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ مَا كلم يكلم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة كَهَيْئَته يَوْم كلم لَونه لون دم وريحه ريح مسك وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوْلَا اَن اَشق علی الْمُسْلِمِيْن مَا قعدت خلاف سَرِيَّة تغزو فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِن لَا اَجد سَعَة فأحملهم وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَة ويشق عَلَيْهِمْ اَن يتخلفوا عنی وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَن اَغزو فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فاقتل ثُمَّ أغزو فاقتل ثُمَّ أغزو فاقتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظهمْ تكفل اللّٰه لمن جَاهد فِیْ سَبِيله لَا يُخرجهُ من بَيته اِلَّا الْجِهَاد فِیْ سَبِيله وتصديق بكلماته اَن يدْخلهُ الْجَنَّة اَوْ يردهُ اِلٰی مَسْكَنه بِمَا نَالَ من أجر اَوْ غنيمَة الحَدِيْث الْكَلم بِفَتْح الْكَاف وَسُكُون اللَّام هُوَ الْجرْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ضامن ہوتا ہے جو اس کی راہ میں نکلتا ہے اسے اگر میری راہ میں جہاد کے علاوہ اور کسی چیز نے نہیں نکالا اور وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا ضامن ہوتا کہ یا تو اسے جنت میں داخل کردے گا یا اسے اس کے گھر لوٹا دے گا جہاں سے وہ نکلا تھا جبکہ اس نے اجر اور مالِ غنیمت حاصل کیا ہوگا اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگا ہوگا جب وہ آدمی قیامت کے دن آئے گا تو یہ اسی دن کی طرح تر و تازہ ہوگا (جب وہ زخم لگا تھا) وہ ایک زخم ہوگا جس کا رنگ خون کا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر مجھے مسلمانوں کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی جنگی مہم سے کبھی پیچھے نہ رہتا لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کے لئے سواریاں فراہم کروں اور ان لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے اور انہیں یہ بھی اچھا نہیں لگتا کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لوں اور مجھے شہید کردیا جائے پھر میں جنگ میں حصہ لوں پھر مجھے شہید کردیا جائے پھر میں جنگ میں حصہ لوں اور پھر مجھے شہید کردیا جائے"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو اس کی راہ میں نکلتا ہے اور وہ اپنے گھر سے صرف اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اس کے کلمات کی تصدیق کے لئے نکلتا ہے (تو اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر واپس لے کر آئے گا جبکہ اس نے اجر اور مالِ غنیمت حاصل ہوئے

ہوں گے''.....الحدیث۔

لفظ''الکلم'' میں 'ک' پر زبر ہے' 'ل' ساکن ہے' اس سے مراد زخم ہے۔

1989 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فصل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قتل فَهُوَ شَهِیْد اَوْ وقصه فرسه اَوْ بعیره اَوْ لدغته هَامة اَوْ مَاتَ علی فرَاشه بِاَیّ حتف شَاءَ اللّٰه مَاتَ فَاِنَّهٗ شَهِیْد وَاِن لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَةِ بَقِیَّة بن الْوَلِید عَنِ ابْنِ ثَوْبَان وَهُوَ عبد الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَیَاْتِی الْکَلَام علی بَقِیَّة وَعبد الرَّحْمَن

فصل بالصَّاد الْمُهْملَة محر کا اَی خرج وقصه بِالْقَافِ وَالصَّاد الْمُهْملَة محر کا اَی رَمَاه فکسر عُنُقه الحتف بِفَتْح الْمُهْملَة وَسُکُون الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْمَوْت

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لئے گھر سے) نکلتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو وہ شہید شمار ہوگا' اگر وہ اپنے اونٹ سے' یا اپنے گھوڑے سے گر کر' یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے' یا اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہو' کسی بھی وجہ سے مر جائے' جو اللہ کو منظور ہو' تو وہ شہید شمار ہوگا' اور اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید کی ابن ثوبان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور وہ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں' بقیہ اور عبدالرحمٰن کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''فصل'' میں 'ص' ہے' جس پر حرکت ہے' اس سے مراد وہ نکلا۔

لفظ'وقصہ' میں 'ق' ہے' اور 'ص' ہے' جن پر حرکت موجود ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جانور نے اسے گرا دیا' جس کے نتیجے میں اس کی گردن ٹوٹ گئی۔

لفظ''الحتف'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فوت ہو جائے۔

1990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ کتب اللّٰه لَهُ أجر الْحَاج اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ کتب اللّٰه لَهُ أجر الْمُعْتَمِر اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ خرج غازیا فَمَاتَ کتب اللّٰه لَهُ أجر الْغَازِی اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِیَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1989-المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الجهاد' حدیث: 2356 سنن أبی داود' کتاب الجهاد' باب فیمن مات غازیا' حدیث: 2151 شعب الإیمان للبیهقی' السادس والعشرون من شعب الإیمان وهو باب فی الجهاد' حدیث: 4070 الجهاد لابن أبی عاصم' بأی حتف مات المجاهد فهو شهید' حدیث: 192

"جو شخص حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک حج کرنے کا اجر نوٹ کرتا ہے جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے کا اجر نوٹ کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لئے نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس کے لئے غازی کا اجر نوٹ کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

1991 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهد اِلَيْنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خمس من فعل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على الله عَزَّ وَجَلَّ من عاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ دخل على اِمَام يُرِيْدُ بِذٰلِكَ تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِيْ بَيته فَسلم وَسلم النَّاس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پانچ چیزوں کے بارے میں عہد لیا تھا' جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے' یا جنازے کے ساتھ جائے' یا اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' یا کسی حاکم وقت کے پاس جائے' اس کا مقصد اس کی تعظیم اور مدد کرنا ہو' یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور خود بھی سلامت رہے' اور لوگوں کو بھی اپنے حوالے سے سلامت رکھے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار' امام طبرانی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

1992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِي عَن ربه قَالَ اَيّمَا عبد من عِبَادِيْ خرج مُجَاهِدًا فِيْ سبيلي ابْتِغَاء مرضاتي ضمنت لَهٗ اِن رجعته أرجعه بِمَا أصَاب من أجر اَوْ غنيمَة وَاِن قبضته غفرت لَهٗ - رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"میرے بندوں میں سے میرا جو بھی بندہ' میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور وہ میری رضامندی کا طلب گار ہوتا ہے' تو میں اس کے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ اگر میں نے اسے واپس لوٹایا' تو اسے اجر اور مال غنیمت کے ہمراہ لوٹاؤں گا' اور اگر میں نے اسے موت دے دی' تو اس کی مغفرت کر دوں گا"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1993 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار رجل بَكَى من خشيَة الله حَتّٰى يعود اللَّبن فِي الضَّرع وَلَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ إِلَّا أنهم قَالُوا وَلَا يجْتَمع غُبَار فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم فِي منخرى مُسْلِم أبدًا

وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيحُ الْإِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے روتا ہوا'اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ دوبارہ تھن میں نہیں چلا جاتا' اور اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

یہ روایت امام نسائی' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں' کسی مسلمان کے نتھنوں میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1994 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن جبر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغبرت قدما عبد فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَمَسهُ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ فِي حَدِيْثٍ وَلَفظِهِ من اغبرت قدماه فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فهما حرَام على النَّار

حضرت عبدالرحمن بن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے قدم' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اور پھر اسے آگ چھو لے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس کے پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہوں گے''۔

1995 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّار اجتماعا يضر أحدهمَا الآخر مُسْلِم قتل كَافِرًا ثُمَّ سدد الْمُسْلِم وقارب وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوف عبد غُبَار فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قلب عبد الْإِيمَان وَالشح

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ النَّسَائِيّ الْإِيمَان والحسد وَصدر الحَدِيْثِ فِي مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں دوایسی چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں کہ ان میں ایک دوسرے کونقصان پہنچاتی ہو'ایک مسلمان جس نے کسی کافر کوقتل کیا ہو'اور پھر وہ مسلمان ٹھیک رہے'اور نیک رہے' کسی بھی بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے'اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں ایمان اور کنجوسی اکٹھے ہوسکتے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے'روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت زیادہ مکمل ہے'وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے'امام نسائی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایمان اور حسد (اکٹھے نہیں ہوسکتے)''

روایت کا ابتدائی حصہ ''صحیح مسلم'' میں منقول ہے۔

1996 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل يغبر وَجهه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا آمنهُ اللّٰه دُخان النَّار يَوْم الْقِيَامَة وَمَا من رجل تغبر قدماه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا آمن اللّٰه قَدَمَيْهِ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا چہرہ' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتا ہے' تو اللہ اس شخص کو قیامت کے دن جہنم کے دھویں سے محفوظ رکھے گا' اور جس شخص کے پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کے پاؤں جہنم سے محفوظ رکھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1997 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفع الحَدِيْث اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يجمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ جَوف عبد غبارا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم وَمَنْ اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ باعد اللّٰه مِنْهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة مسيرَة ألف عَام للراكب المستعجل وَمَنْ جرح جِرَاحَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ختم لَهُ بِخَاتم الشُّهَدَاءِ لَهُ نور يَوْم الْقِيَامَة لَوْنهَا مثل لون الزَّعْفَرَان وريحها مثل ريح الْمسك يعرفهُ بهَا الْاَولونَ وَالْاٰخرُوْنَ يَقُوْلُوْنَ فلَان عَلَيْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد ورواة اِسْنَادهُ ثِقَات اِلَّا اَن خَالِد بْن دريك لم يدْرك اَبَا الدَّرْدَاءِ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''کسی بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں' اللہ تعالیٰ اکٹھا نہیں کرے گا' اور جس شخص کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار سوار' ایک ہزار سال میں طے کرسکتا ہے' اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگے' تو اس پر شہداء کی مہر لگادی جائے گی اور وہ زخم قیامت کے دن اس شخص کے لیے نور ہوگا' جس

کارنگ زعفران جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی' اور اس زخم کے حوالے سے تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ اس شخص کو پہچان لیں گے اور کہیں گے: فلاں پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہے' اور جو شخص اتنی دیر کے لئے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لے' جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ خالد بن دریک نامی راوی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1998 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَن عَمْرو بن قيس الْكِنْدِيّ قَالَ اَنَا مَعَ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ منصرفين من الصائفة فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اجْتَمعُوْا سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حرم اللّٰه سَائِر جسده على النَّار

قَوْله من الصائفة اَي من غَزْوَة الصائفة وَهِي غَزْوَة الرّوم سميت بِذٰلِكَ لاَنّهم كَانُوْا يغزونهم فِي الصَّيف خَوْفًا من الْبرد والثلج فِي الشتَاء

❀❀ طبرانی نے معجم اوسط میں' عمرو بن قیس کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم صائفہ سے واپس آ رہے تھے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! اکٹھے رہو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

'''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے''۔

متن کے یہ الفاظ'' صائفہ'' سے مراد گرمی کی لڑائی ہے یہ جنگ رومیوں کے ساتھ ہوئی تھی اسے یہ نام اس لئے دیا گیا تھا کیونکہ رومیوں کے ساتھ انہوں نے یہ جنگ گرمی میں کی تھی' کیونکہ سردی میں برف باری اور ٹھنڈک کا اندیشہ تھا۔

1999 - وَعَنْ ربيع بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسير اِذا هُوَ بِغُلَام من قُرَيْش معتزل من الطَّرِيْق يسير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ ذَاك فَلَان قَالُوْا بلٰى قَالَ فادعوهُ فَدَعوهُ قَالَ مَا بالك اعتزلت الطَّرِيْق قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كرهت الْغُبَار قَالَ فَلَا تعتزله فوالذى نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِنَّهُ لذريرة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا' قریش کا ایک نوجوان عام راستے سے ہٹ کر سفر کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلاؤ! لوگوں نے اسے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم راستے ہٹ کے چل رہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے غبار اچھا نہیں لگتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس سے الگ نہ رہو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ جنت کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2000 - وَعَنْ اَبِیْ المصبح المقرائی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نسیر بِاَرْض الرّوم فِیْ طَائِفَة عَلَیْهَا مَالك بن عبد اللّٰه الْخَثْعَمِی اِذْ مر مَالك بجابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ یَقُود بغلا لَهُ فَقَالَ لَهُ مَالك اَی اَبَا عبد اللّٰه ارکب فَقَدْ حملك اللّٰه فَقَالَ جَابر اصلح دَابّتی واستغنی عَن قومی وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حرمه اللّٰه علی النَّار فَسَار حَتّٰی اِذا کَانَ حَیْثُ یسمعهُ الصَّوْت نَادی بِاَعْلٰی صَوْته یَا اَبَا عبد اللّٰه ارکب فَقَدْ حملك اللّٰه فَعرف جَابر الَّذِیْ یُرِیْدُ فَقَالَ اصلح دَابّتی واستغنی عَن قومی وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حرمه اللّٰه علی النَّار فتواثب النَّاس عَن دوابهم فَمَا رَاَیت یَوْمًا اکثر مَاشِیا مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه - وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ ابومصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم روم کی سرزمین پر سفر کر رہے تھے؟ ہمارے امیر' مالک بن عبداللہ خثعمی تھے' مالک کا گزر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو اپنے خچر کو ساتھ لے کر چل رہے تھے' مالک نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ اس پر سوار ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو سواری کے لئے دیا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری کو ٹھیک رکھتا ہوں اور میں اپنی قوم سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا''

وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں ان تک آواز جا سکتی تھی' تو مالک نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: اے ابوعبداللہ! آپ سوار ہو جایئے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری دی ہے' تو مالک کا جو مقصد تھا' وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا' انہوں نے فرمایا: میں اپنے جانور کو ٹھیک رکھنا چاہتا ہوں' اور اپنی قوم سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام قرار دیدے گا''

تو لوگ اپنی سواریوں سے اچھل کر نیچے آ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے اس دن سے زیادہ' ایک ساتھ پیدل چلنے والے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2001 - وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَنه قَالَ عَن سُلَیْمَان بن مُوسَی قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نسیر فَذکره بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اغبرت قدما عبد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا حرم اللّٰه عَلَیْهِمَا النَّار فَنزل مَالك وَنزل النَّاس یَمْشُوْنَ فَمَا رئی یَوْمًا اکثر مَاشِیا مِنْهُ

المصبح بِضَم الْمِیم وَفتح الصَّاد الْمُهْملَة وَکسر الْبَاء الْمُوَحدَة

والمقرائی بِضَم الْمِيم وَقِيْلَ بِفَتحِهَا وَالضَّم أشهر وبسكون الْقَاف بعْدهَا رَاء وَالف ممدودة نِسبَة إِلَى قَرْيَة بِدِمَشْق

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر کررہے تھے...... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے جس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر آگ کو حرام قرار دے دیتا''

تو مالک بھی نیچے اتر گئے اور لوگ بھی سواریوں سے نیچے اتر گئے اور پیدل چلنے لگے تو اس دن سے زیادہ پیدل چلنے والے لوگ نہیں دیکھے گئے۔

لفظ ''مصبح'' میں 'م' پر پیش ہے اور 'ص' پر زبر ہے اور 'ب' پر زیر ہے ''مقرائی'' میں 'م' پر پیش ہے ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے تاہم پیش ہونا زیادہ مشہور ہے پھر الف ممدودہ ہے اس کی نسبت دمشق میں موجود ایک بستی کی طرف ہے۔

2002 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خالط قلب امرىء رهج فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

الرهج بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْهَاء وَقِيْلَ بِفَتحِهَا هُوَ مَا يداخل بَاطِن الْإِنْسَان من الْخَوْف والجزع وَنَحْوه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی شخص کے دل میں اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے جاتے ہوئے) خوف لاحق ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''الرھج'' میں 'ر' پر زبر ہے 'ہ' ساکن ہے ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے اس سے مراد انسان کے باطن میں داخل ہونے والی چیز خوف یا پریشانی یا اس جیسی چیز ہے۔

2003 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا رجف قلب الْمُؤمن فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحاتت عَنْهُ خطاياه كَمَا يتحات عذق النَّخْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

الْعذق بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وَإِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة بعْدهَا قَاف هُوَ القنو وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا وبفتح

2003- المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى' حديث: 8508 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ما أسند سلمان' أبو وائل شقيق بن سلمة' حديث: 5960 حلية الأولياء' سلمان الفارسي' حديث:

الْعين النَّخْلَة

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب اللہ کی راہ میں کسی مومن کا دل لرزتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں جس طرح کھجور کے درخت کے خوشے گرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''عذق'' میں 'ع' پر زیر ہے اور 'ذ' ساکن ہے اس کے بعد 'ق' ہے اس سے مراد گچھا ہے اور یہاں یہی مراد ہے اور اگر 'ع' پر زبر پڑھی جائے تو پھر اس سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

2004 - وَعَنْ أُم مَالك البهزية رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتنة فقربها قَالَت قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيهَا قَالَ رجل فِي مَاشِيَة يُؤَدِّي حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل آخذ بِرَأْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل عَن طَاوس عَنْ أُم مَالك وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَتقدم

سیدہ اُم مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتنے کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضاحت سے بیان کیا: سیدہ اُم مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس صورت حال میں لوگوں میں سب سے بہتر کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہو اور ان کے حق کو ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر نکلے اور دشمن کو خوف دلائے اور وہ لوگ اسے خوف دلائیں''

یہ روایت امام ترمذی نے ایک شخص کے حوالے سے طاؤس کے حوالے سے سیدہ اُم مالک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث غریب ہے یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

19 - التَّرْغِيب فِيْ سُؤَال الشَّهَادَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2005 - عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَاَلَ اللّٰه الشَّهَادَة بِصدق بلغه اللّٰه منَازِل الشُّهَدَاءِ وَإِن مَاتَ على فرَاشه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ ابْن مَاجَه

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے مرتبے پر پہنچا دے گا اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر انتقال کرے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2006 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الشَّهَادَة صَادِقا أعطيها وَلَوْ لم تصبه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سچے دل کے ساتھ شہادت مانگتا ہے تو اسے وہ (شہادت) دیدی جاتی ہے خواہ اسے لاحق نہ بھی ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2007 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة فَقَدْ وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ سَاَلَ اللّٰه الْقَتْل من نَفسه صَادِقا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قتل فَإِن لَهُ أجر شَهِيْد وَمَنْ جرح جرحا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نكب نكبة فَإِنَّهَا تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة كأغزر مَا كَانَت لَوْنهَا لون الزَّعْفَرَان وريحها ريح الْمسك......فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهِ إِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: وَمَنْ سَاَلَ اللّٰه الشَّهَادَة مخلصا اعطَاهُ اللّٰه أجر شَهِيْد وَإِن مَاتَ على فرَاشه

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

فوَاق النَّاقة بِضَم الْفَاء وَتَخْفِيف الْوَاو هُوَ مَا بَيْن رفع يدك عَن الضَّرع حَال الْحَلب ووضعها وَقِيْلَ هُوَ مَا بَيْنَ الحلبتين

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت جتنی دیر کے لئے اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے تو اس پر جہنم حرام ہو جاتی ہے اور جو شخص سچے دل سے شہادت کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے پھر وہ انتقال کر جائے یا قتل ہو جائے تو اسے شہید کا اجر ملتا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لاحق ہوتا ہے یا کوئی چوٹ لگتی ہے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کے جیسی ہوگی''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے

یہ روایت امام ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "فواق الناقة" میں 'ف' پر پیش ہے 'ق' پر تخفیف ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ دوہتے ہوئے تھن سے جتنی دیر کے لیے ہاتھ اٹھایا جاتا ہے اور پھر رکھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ ہے: دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقفہ ہوتا ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الرَّمْيِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وتعلمه والترهيب من تركه بعد تعلمه رَغْبَةً عَنْهُ

اللہ کی راہ میں تیراندازی کرنے اور تیراندازی سیکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو شخص اسے سیکھنے کے بعد اس سے منہ موڑتے ہوئے اسے ترک کردے اس بارے میں ترہیبی روایات

2008 - عَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على الْمِنبَر يَقُوْلُ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ من قُوَّة) الانفال اَلا اِن الْقُوَّة الرَّمْي اَلا اِن الْقُوَّة الرَّمْي اَلا اِن الْقُوَّة الرَّمْي رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"اور تم ان لوگوں کے لئے' جہاں تک ہو سکے' قوت تیار کرو"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے' خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے' خبردار! قوت سے مراد تیراندازی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2009 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يدْخل بِالسَّهْمِ الْوَاحِد ثَلَاثَة نفر الْجَنَّة صانعه يحْتَسب فِيْ صَنعته الْخَيْر والرامي بِهِ ومنبله وَارْمُوا واركبوا وَاَن ترموا اَحَبّ اِلَيّ من اَن تركبوا وَمن ترك الرَّمْي بعد مَا علمه رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نعْمَة تركهَا اَوْ قَالَ كفرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَغَيرهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا' اسے بنانے والے کو جو بنانے میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوا سے پھینکنے والے اور اس کو تیار کرنے والا' تم لوگ تیراندازی کرو اور گھڑسواری بھی سیکھو اور تمہارا تیراندازی کرنا' میرے نزدیک تمہارے گھڑسواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد' اس سے منہ موڑتے ہوئے' اسے ترک کر دیتا ہے تو یہ ایک نعمت ہے' جسے اس نے چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے

انکار کیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام بیہقی نے اسے امام حاکم اور دیگر حوالوں سے نقل کیا ہے۔

2010 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يدْخل بِالسَّهْمِ الْوَاحِد ثَلَاثَة نفر الْجَنَّة صانعه الَّذِیْ يحْتَسب فِیْ صَنعته الْخَيْر وَالَّذِیْ يُجهز بِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ يَرْمِی بِهٖ فِیْ سَبِيْل الله

منبله بِضَم الْمِيم وَاِسْكَان النُّوْن وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة

قَالَ الْبَغَوِیّ هُوَ الَّذِیْ يناول الرَّامِی النبل وَهُوَ يكون على وَجْهَيْن اَحدهمَا يَقُوْمُ بِجنب الرَّامِی اَوْ خَلفه يناوله النبل وَاحِدًا بعد وَاحِد حَتّٰى يَرْمِی وَالْاٰخر اَن يرد عَلَيْهِ النبل المرمی بِهٖ ويروى والممد بِهٖ وَاَی الْاَمريْن فعل فَهُوَ ممد بِهٖ انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَيحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد بقوله منبله اَی الَّذِیْ يُعْطِيهِ للمجاهد ويجهز بِهٖ من مَاله إمدادا لَهُ وتقوية وَرِوَايَةِ الْبَيْهَقِیّ تدل على هٰذَا

❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا' اسے بنانے والا شخص' جو اسے بنانے میں بھلائی کی توقع رکھتا ہو اور جو شخص اللہ کی راہ میں' اسے سامان کے طور پر اسے دے گا' اور جو شخص اللہ کی راہ میں اس تیر کو چلائے گا''۔

''منبلہ'' میں 'م' پر پیش ہے' 'ن' ساکن ہے' 'ب' پر زیر ہے' علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو تیر اندازی کرنے والے کو تیر پکڑاتا ہے' اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں' ایک یہ کہ تیر مارنے والے میں پہلو میں کھڑا ہو' یا اس کے پیچھے کھڑا ہو اور اسے تیر پکڑا رہا ہو' دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ جو تیر پھینکا گیا تھا وہ شخص اسے واپس لاکر دیتا ہو اور اس طرح اس کی مدد کر رہا ہو۔ ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہاں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ روایت کے الفاظ ''منبلہ'' سے مراد وہ شخص ہے جو مجاہد کو تیر دیتا ہے' اور اپنے مال میں سے' اس کی مدد کرتے ہوئے اسے سامان فراہم کرتا ہے' امام بیہقی کی روایت اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

2011 - وَعَنْ سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ينتضلون فَقَالَ ارموا بنی اِسْمَاعِيل فَاِن اَبَاكُمْ كَانَ راميا ارموا وَاَنا مَعَ بنی فلَان فَاَمْسك اَحْد الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لكم لَا ترمون قَالُوْا كَيفَ نرمی وَاَنْت مَعَهم قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ارموا وَاَنَا مَعكُمْ كلكُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره وَالدَّارَقُطْنِيّ اِلَّا انه قَالَ فِيهِ ارموا وَاَنَا مَعَ بني الأدرع فَأمْسك الْقَوْم وَقَالُوا من كنت مَعَهُ فَانِي يغلب قَالَ ارموا وَاَنَا مَعكُمْ كلكُمْ فرموا عَامَّة يومهم فَلَمْ يفضل أحدهم الآخر اَوْ قَالَ فَلَمْ يسْبق أحدهم الآخر اَوْ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر' کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو تیراندازی کررہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اولاد اسماعیل! تم تیراندازی کرو' کیونکہ تمہارے جدامجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے' تم لوگ تیراندازی کرو' میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں' تو دونوں فریقوں میں سے ایک فریق نے' اپنے ہاتھ روک لئے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ تم لوگ تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کرسکتے ہیں؟ جب کہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو! میں تم سب کے ساتھ ہوں''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام دارقطنی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم لوگ تیراندازی کرو! میں بنوادرع کے ساتھ ہوں' تو لوگوں نے ہاتھ روک لئے' انہوں نے عرض کی: آپ جس کے ساتھ ہوں گے' وہ کیسے مغلوب ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو! میں تم سب کے ساتھ ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو ان لوگوں نے دن کا اکثر حصہ' تیراندازی کی' اور ان میں سے کوئی ایک بھی' دوسرے سے جیت نہیں سکا''

یا جو بھی الفاظ انہوں نے نقل کیے (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

2012 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ عَلَيْكُمْ بِالرَّمْي فَاِنَّهُ خير اَوْ من خير لهوكم
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَقَالَ فَاِنَّهُ من خير لعبكم واسنادهما جيد قوي

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تم پر تیراندازی کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ بہتر ہے (راوی کو شک شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارا بہترین کھیل ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمہارا بہترین کھیل ہے''۔

ان دونوں کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

2013 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى بَيْنَ الغرضين كَانَ لَهُ بِكُل خطْوَة حَسَنَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دونشانوں کے درمیان چلتا ہے' تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2014 - وَعَنْ عَطَاءِ بن اَبِي رَبَاح قَالَ رَاَيْت جَابر بن عبد الله وَجَابِر بن عُمَيْر الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم يرتميان فمل اَحدهمَا فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الآخر كسلت سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل شَيْءٍ لَيْسَ من ذكر الله عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهو اَوْ سَهْو اِلَّا اَربع خِصَال مشي الرجل بَيْنَ الغرضين وتأديبه فرسه وملاعبته اَهله وَتَعْلِيم السباحة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

الْغَرَض بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء بعدهمَا ضاد مُعْجمَة هُوَ مَا يَقْصِدهُ الرُّمَاة بالاصابة

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دونوں تیراندازی کر رہے تھے' ان دونوں میں سے ایک تھک گیا اور بیٹھ گیا' تو دوسرے نے کہا: کیا تم تھک گئے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر وہ چیز جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو' تو وہ چیز کھیل' یا بھول شمار ہوتی ہے' البتہ چار چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' آدمی کا دونشانوں کے درمیان چلنا' آدمی کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا' آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلیاں کرنا' اور تیرا کی تعلیم حاصل کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الغرض'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ض' ہے' اس سے مراد وہ چلنا ہے' جو تیرانداز درست نشانے کے لئے چلتے ہیں۔

2015 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ستفتح عَلَيْكُمْ اَرضون ويكفيكم الله فَلَا يعجز اَحَدُكُمْ اَن يلهو باسهمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے لئے علاقے فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کفایت کر جائے گا' تو کوئی بھی شخص اپنے تیروں کے ساتھ کھیلنے کے حوالے سے عاجز نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2016 - وَعَنْ اَبِیْ نجیح عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغ بِسَهْم فَهُوَ لَهُ دَرَجَة فِی الْجَنَّة فبلغت يَوْمَئِذٍ سِتَّة عشر سَهْما

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص تیر نشانے پر لگائے گا' تو یہ اس کے لئے جنت میں ایک درجے کا باعث ہوگا''
(راوی کہتے ہیں:) تو اس دن میں نے سولہ تیر نشانے پر مارے۔
یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2017 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمی بِسَهْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عدل مُحَرر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَاهُ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

2018 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شَاب شيبَة فِی الْاِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ رمی بِسَهْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبلغ بِهِ الْعَدو اَوْ لم يبلغ كَانَ لَهُ كعتق رَقَبَة وَمَنْ اعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة كَانَت فداءه مِنَ النَّار عضوا بعضو

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وافرد التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ذكر الشيب وَاَبُوْ دَاوُد ذكر الْعتْق وَابْنُ مَاجَةَ ذكر الرَّمْی وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمی الْعَدو بِسَهْم فَبلغ سَهْمه أَصَاب اَوْ اَخطأ فَعدل رَقَبَة

وروی الْحَاكِم ذكر الرَّمْی فِیْ حَدِيْثٍ وَالْعتْق فِیْ آخر

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں بال سفید ہو جائیں' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور کا باعث ہوگی

اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے اور وہ تیر دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے تو یہ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص ایک مومن کو آزاد کر دیتا ہے تو وہ مومن اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس کا ہر عضو اس (آزاد کرنے والے کے) ہر عضو (کی نجات کا باعث بن جاتا ہے)''

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے الگ سے نقل کیا ہے اس میں صرف بوڑھا ہونے کا ذکر ہے اور امام ابوداؤد نے غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے تیر پھینکنے کا ذکر کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دشمن کی طرف تیر پھینکتا ہے اور وہ تیر دشمن تک پہنچ جاتا ہے تو وہ نشانے پر لگے یا نہ لگے یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

امام حاکم نے تیراندازی کا ذکر ایک روایت میں کیا اور آزاد کرنے کا ذکر دوسری روایت میں کیا ہے۔

2019 - وَعَنْ كَعْب بن مرّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغ الْعَدو بِسَهْم رفع اللّٰه لَهُ دَرَجَة فَقَالَ لَهُ عبد الرَّحْمٰن بن النحام وَمَا الدرجَة يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما اِنَّهَا لَيست بِعتبَة أمك مَا بَيْنَ الدرجتين مائَة عَام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

النحام بِفَتْح النُّوْن وَتَشْدِيد الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الْكثير النحم وَهُوَ التنحنح

❀❀ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دشمن تک تیر پہنچا دیتا ہے (یعنی اس کا پھینکا ہوا تیر دشمن تک پہنچ جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے حضرت عبدالرحمن بن نحام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ایک درجہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ماں کے گھر کی چوکھٹ نہیں ہے دو درجوں کے درمیان ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''النحام'' میں 'ن' پر زبر ہے 'ح' پر شد ہے اس سے مراد بکثرت 'نحم' کرنے والا شخص ہے یعنی زیادہ کھنکھارنے والا شخص ہے۔

2020 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْم فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَانَ كمن أعتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2021 - وَعَنْ معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّائِف فَسَمعته یَقُوْلُ من بلغ بِسَھْم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ دَرَجَة فِی الْجنَّة

قَالَ فبلغت یَوْمَئِذٍ سِتَّة عشر سَھْما

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کا محاصرہ کیا' وہاں پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر (دشمن تک) پھینک دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے جنت میں ایک درجہ کا باعث ہوگا''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس دن سولہ تیر (دشمن تک) پھینکے تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2022 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شَاب شیبَة فِی الْاِسْلَام کَانَت لَہٗ نورا یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ رمی بِسَھْم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَخطَا اَوْ اَصَاب کَانَ لَہٗ بِمثل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِیل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدھمَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمان ہونے کے عالم میں بوڑھا ہو جائے' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی' جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکے' وہ کسی کو لگے یا نہ لگے' تو وہ اس شخص کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے' دو اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

2024 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من رمی رمیة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قصر اَوْ بلغ کَانَ لَہٗ مثل اَجر اَرْبَعَة اَنَاس من بنی اِسْمَاعِیل اَعتقھم

رَوَاہُ الْبَزَّار عَن شبیب بن بشر عَنْ اَنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو وہ (دشمن تک) پہنچے یا نہ پہنچے' یہ اس شخص کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' چار افراد کو آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے شبیب بن بشر کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2025 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رمى بِسَهْم فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ نورا يَوْمَ الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2026 - وَرُوِىَ عَنْ مُحَمَّد ابْن حنفية قَالَ رَاَيْت اَبَا عَمْرو الْاَنْصَارِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا عقبيا احديا وَهُوَ صَائِم يتلوى من الْعَطش وَهُوَ يَقُوْلُ لغلامه وَيحك ترسني فترسه الْغُلَام حَتّٰى نزع بِسَهْم نزعا ضَعِيْفا حَتّٰى رمى بِثَلَاثَة اسهم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْم فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فقصر اَوْ بلغ كَانَ لَهُ نورا يَوْمَ الْقِيَامَة فَقتل قبل غرُوب الشَّمْس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا' یہ بدری صحابی ہیں' جنہیں بیعت عقبہ میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' اور غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان ہلا رہے تھے اور اپنے غلام سے فرما رہے تھے: تمہارا ستیاناس ہو! تم مجھے ترکش دو' ان کے غلام نے انہیں ترکش دیا' انہوں نے کمزوری کے ساتھ اس میں سے تیر نکالا' اور تین تیر (دشمن کی طرف) پھینکے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک تیر پھینکتا ہے' تو وہ (دشمن تک) پہنچے یا نہ پہنچے' تو یہ چیز اس شخص کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: وہ سورج غروب ہونے سے پہلے شہید ہو گئے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2027 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علم الرَّمْى ثُمَّ تَركه فَلَيْسَ منا اَوْ فَقَدْ عصى

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ من تعلم الرَّمْى ثُمَّ تَركه فَقَدْ عَصَانِى

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ

ہیں:) اس نے نافرمانی کی''

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے' اس نے میری نافرمانی کی''۔

2028 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم الرَّمْی ثُمَّ نَسِيَه فَهِیَ نعْمَة جَحدهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ فِیْ اَوَّلَ الْبَاب حَدِيْثٍ عقبَة بن عَامر وَفِيْه وَمَنْ ترك الرَّمْی بعد مَا علمه رَغْبَة عَنْهُ فَاِنَّهَا نعْمَة تَركهَا اَوْ قَالَ كفرها

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے بھول جائے' تو یہ ایک نعمت تھی' جس کا اس نے انکار کیا''

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اس باب کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اس سے منہ موڑتے ہوئے' اسے ترک کر دیتا ہے' تو یہ ایک نعمت تھی' جسے اس نے ترک کر دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے انکار کیا''۔

2 - التَّرْغِيب فِی الْجِهَاد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْكَلم فِيْهِ وَالدُّعَاء عِنْد الصَّفّ والقتال

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت' صف بندی اور اللہ کی راہ میں دعا کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2029 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل أفضل قَالَ اِيْمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه اِيْمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلول فِيْهِ وَحج مبرور

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

2028-المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث: 544' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث: 4274

فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبرور حج''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل وہ ایمان ہے' جس میں شک نہ ہو' وہ جنگ میں حصہ لینا ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو' اور مبرور حج ہے''۔

2030 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَال افضل قَالَ الْاِیمَان بِاللّٰہِ وَالْجِهَاد فِیْ سَبِیْل الله

الْحَدِیْث رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2031 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَی رجل رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاس افضل قَالَ مُؤْمِن یُجَاهد بِنَفْسِهٖ وبماله فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ مُؤْمِن فِیْ شعب من الشعاب یعبد الله ویدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم بِاِسْنَادٍ علی شَرطهمَا وَلَفْظِهٖ قَالَ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه سُئِلَ اَی الْمُؤْمِنِیْنَ اکمل اِیمَانًا قَالَ الَّذِیْ یُجَاهد بِنَفْسِهٖ وَمَاله وَرجل یعبد اللّٰہ فِیْ شعب من الشعاب وَقد کفی النَّاس شَره

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: کون سے لوگ زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنے مال اور جان کے ہمراہ' اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں (تنہا) رہ کر' اللہ کی عبادت کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سے اہل ایمان' ایمان کے حوالے سے زیادہ کامل ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں' اللہ کی عبادت کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے''۔

2032 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِمْ وهم جُلُوس فِيْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ الا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل اَخذ بِرَاْس فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يقتل اَلا اخبركُمْ بِالَّذِيْ يَلِيهِ قُلنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ امْرُؤٌ معتزل فِيْ شعب يُقيم الصَّلَاة ويؤتى الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس اَوْ اُخبركُمْ بشر النَّاس قُلنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهما وَهُوَ اتم وَرَوَاهُ مَالك عَن عَطَاءِ بن يسَار مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لائے لوگ اپنی ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر نکلتا ہے یہاں تک کہ مرجاتا ہے یا قتل ہوجاتا ہے کیا میں تمہیں اس کے بعد والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہے نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کی خرابیوں سے الگ رہتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہیں دیتا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت مکمل ہے امام مالک نے یہ روایت عطاء بن یسار کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2033 - وَعَنْ سُبْرَة بن الْفَاكِه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قعد لابْنِ آدم بطرِيْق الْاِسْلَام فَقَالَ تسلم وَتذر دينك وَدين آبَائِك فَعَصَاهُ فَاَسلم فغفر لَهُ فَقعدَ لَهُ بطرِيْق الْهِجْرَة فَقَالَ لَهُ تهَاجر وَتذر دَارك وارضك وسماءك فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ فَقعد بطرِيْق الْجِهَاد فَقَالَ تُجَاهد وَهُوَ جهد النَّفس وَالْمَال فتقاتل فَتقْتل فتنكح الْمَرْاَة وَيقسم المَال فَعَصَاهُ فَجَاهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن غرق كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن وقصته دَابَّة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان انسان کے اسلام قبول کرنے کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: تم اسلام قبول کرلو گے اپنا دین اور اپنے

آباؤاجداد کا دین چھوڑ دو گے؟ اگر آدمی شیطان کی بات نہیں مانتا' اور اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر وہ (شیطان) ہجرت کے راستے میں' اس کے سامنے آکر بیٹھ جاتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کر رہے ہو؟ اپنا علاقہ' اپنی زمین' اپنا سامان چھوڑ دو گے؟ آدمی اس کی بات نہیں مانتا اور ہجرت کر لیتا ہے' پھر وہ (شیطان) جہاد کے راستے میں آکر بیٹھتا ہے' اور کہتا ہے: تم جہاد کرو گے؟ یہ تو جان اور مال کو مشقت میں مبتلاء کرنا ہے' تم جنگ میں حصہ لو گے اور قتل ہو جاؤ گے' تمہاری بیوی' دوسری شادی کر لے گی' تمہارا مال تقسیم ہو جائے گا' آدمی اس کی بات نہیں مانتا ہے' اور جہاد میں حصہ لیتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا کرتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے' اگر ایسا شخص ڈوب جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے' اگر ایسا شخص جانور سے گر کر مر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے''۔

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2034 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انا زعيم والزعيم الْحميل لمن آمن بِي وَأسلم وَهَاجر بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة وَانا زعيم لمن آمن بِي وَأسلم وجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة وببيت فِيْ اَعلَى غرف الْجَنَّة فَمَنْ فعل ذٰلِكَ لم يدع للخير مطلبا وَلَا من الشَّرّ مهربا يَمُوْت حَيْثُ شَاءَ اَن يَمُوْت

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میں ضامن ہوں (یہاں زعیم سے مراد ضامن ہونا ہے) اس شخص کا' جو مجھ پر ایمان لائے اور اسلام قبول کرے اور ہجرت کرے (میں اس کے لئے) جنت کے کنارے پر موجود' ایک گھر کا اور جنت کے درمیان میں موجود ایک گھر کا (ضامن ہوں) اور میں اس شخص کے لئے بھی ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان لاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لئے جنت کے کنارے پر موجود' اور جنت کے درمیان میں موجود' اور جنت کے بالاخانوں میں موجود' ایک گھر کا ضامن ہوں' جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ بھلائی کا کوئی راستہ ترک نہیں کرتا' اور شر سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑتا' وہ جہاں چاہے مر جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2035 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل من اَصْحَاب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعب فِيهِ عُيَيْنَة من مَاء عذبة فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَو اعتزلت النَّاس فأقمت فِيْ هٰذَا الشّعب وَلنْ افعل حَتّٰى اَسْتَاْذن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تفعل فَإِن مقَام اَحَدُكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى افضل من صلَاته فِيْ بَيته سَبْعِيْنَ عَاما اَلا تحبون اَن يغْفر اللّٰه لكم ويدخلكم الْجَنَّة اغزوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ اطول مِنْهُ اِلَّا انه قَالَ ولمقام اَحَدُكُمْ فِي الصَّفّ خير من صلاته سِتِّيْنَ سنة

فوَاق النَّاقة هُوَ مَا بَيْن رفع يدك عَن ضرعهَا وَقت الْحَلب ووضعها وَقِيْلَ هُوَ مَا بَيْنَ الحلبتين

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گزر ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا' جس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا' جو میٹھے پانی کا تھا' اسے وہ بہت اچھا لگا' اس نے سوچا کہ اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کے' اس گھاٹی میں قیام کروں' تو یہ مناسب ہوگا' لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لیتا' اس نے اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ کسی شخص کا اللہ کی راہ میں کھڑے ہونا' اپنے گھر میں ستر سال تک نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے؟ تم اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو' جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ میں' اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت جتنا وقت لڑائی کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی شخص کا صف میں کھڑا ہونا' اس کے ساٹھ سال نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

''فواق الناقۃ'' میں' اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر میں اونٹنی کے تھن سے ہاتھ اٹھایا جاتا ہے' جب دودھ دوہا جا رہا ہو پھر رکھا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کا وقت ہے۔

2036 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقَام الرجل فِي الصَّفّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ افضل عِنْد اللّٰه من عبَادَة الرجل سِتِّيْنَ سنة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کا اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) صف میں کھڑا ہونا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمی کے ساٹھ سال عبادت کرنے' سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2037 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْاَعْمَال عِنْد

اللہ تعالٰی اِیمَان لَا شكّ فِيهِ وغزو لَا غلُول فِيهِ وَحج مبرور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ وَقد تقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد ہے جس میں خیانت نہ ہو اور مبرور حج ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ ''صحیحین'' اور دیگر کتابوں میں بھی منقول ہے جو اس کی مانند ہے اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2038 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يعدل الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَا تستطيعونه فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تستطيعونه ثُمَّ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل الصَّائِم الْقَائِم القانت بآيَات اللّٰه لَا يفتر من صَلَاة وَلَا صِيَام حَتّٰى يرجع الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی چیز اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہوسکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے' لوگوں نے دو یا شاید تین مرتبہ سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال' ایسے نفلی روزہ رکھنے والے کی طرح ہے' جو رات کو عبادت کرتا رہتا ہو اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا رہتا ہو اور وہ اس وقت تک نوافل پڑھنا اور روزہ رکھنا ترک نہ کرے' جب تک اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے والا واپس نہیں آجاتا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2039 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يعدل الْجِهَاد قَالَ لَا اَجِدهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْع إِذا خرج الْمُجَاهِد اَن تدخل مسجدك فتقوم وَلَا تفتر وتصوم وَلَا تفطر قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيْع ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَإِن فرس الْمُجَاهِد ليستن يمرح فِيْ طوله فَيكْتب لَهُ حَسَنَات

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ نَحْو هٰذَا

اسْتَنَّ الْفرس عدا والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ الْحَبل الَّذِيْ يشد بِهِ الدَّابَّة ويمسك طرفه لترعى

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جو جہاد کے برابر ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسا عمل نہیں ملتا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ

استطاعت رکھتے ہو؟ کہ جب مجاہد (جہاد میں شرکت کے لئے) نکلے؟ تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور نوافل ادا کرنے شروع کرو؟ اور درمیان میں کوئی وقفہ نہ کرو؟ اور تم روزے رکھتے رہو؟ اور درمیان میں کوئی روزہ ترک نہ کرو؟ اس نے عرض کی: کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجاہد شخص کا تو' اگر گھوڑا بھی اپنی رسی سمیت کسی چراہ گاہ میں چلتا ہے' تو اس کے لئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے

''استن الفرس'' کا مطلب اس کا چلنا ہے' اور ''الطول'' میں 'ط' پر زیر ہے' 'و' پر زبر ہے' اس سے مرادوہ رسی ہے' جس سے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور اس کے ایک کنارے کو پکڑ کر رکھا جاتا ہے' تا کہ جانور چرتا رہے۔

2040 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة مائة دَرَجَة أعدهَا اللّٰه للمجاهدين فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں' ایک سو درجے ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے' جن میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2041 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج بِالنَّاسِ قبل غَزْوَة تَبُوك فَلَمَّا اَن أصبح صلى بِالنَّاسِ صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ اِن النَّاس ركبُوا فَلَمَّا اَن طلعت الشَّمْس نعس النَّاس على اِثْر الدلجة وَلزِمَ معَاذ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو اِثره وَالنَّاس تَفَرَّقت بهم رِكَابهمْ على جواد الطَّرِيق تَأْكُل وتسير فَبينا معَاذ على اِثْر رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وناقته تَأْكُل مرّة وتسير اُخْرى عثرت نَاقَة معَاذ فحنكها بالزمام فهبت حَتّٰى نفرت مِنْهَا نَاقَة رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كشف عَنْهُ قناعه فَالْتَفت فَاِذَا لَيْسَ فِي الْجَيْش أدنى اِلَيْهِ من معَاذ فناداه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معَاذ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادن دُونك فَدَنَا مِنْهُ حَتّٰى لصقت راحلتاهما اِحْدَاهمَا بِالْاُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كنت اَحسب النَّاس منا بمكانهم من الْبعد

فَقَالَ معَاذ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نعس النَّاس فتفرقت رِكَابهمْ ترتع وتسير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا كنت ناعسا فَلَمَّا رأى معَاذ بشر رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وخلوته لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ

لی اَسـاَلك عَن كلمة امرضتنی واسقمتنی واحزنتنی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سل عَمَّا شِئْت قَـالَ یَـا نَبِیَّ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِعَمَل یدخلنی الْجَنَّة لَا اَسالك عَنْ شَیْءٍ غَیْرِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخ بخ بخ

لـقـد سَـاَلـت لعَظِیم لقد سَاَلت لعَظِیم ثَلَاثًا وَاِنَّهُ لیسیر علی من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَیْر وَاِنَّهُ لیسیر علی من اَرَادَ اللّٰـه بِـهِ الْخَیْر وَاِنَّهُ لیسیر علی من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَیْر فَلَمْ یحدثه بِشَیْءٍ اِلَّا اَعَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات حرصـا لکیما یتقنه عَنْهُ فَقَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر وتقیم الصَّلَاة وتؤتی الزَّکَاة وَتعبد اللّٰه وَحده لَا تشرك بِهِ شَیْئًا حَتّٰی تَمُوْت وَاَنت علی ذٰلِك

قَـالَ یَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعد لی فَاَعَادَهَا ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْت یَا مَعَاذ جدثتك بِرَاْس هٰذَا الْاَمر وقوام هٰذَا الْاَمر وذروة السنام

فَـقَـالَ مـعَاذ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی فَقَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن رَاْس هٰذَا الْاَمر اَن تشهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله

وَاِن قوام هٰذَا الْاَمر اِقَام الصَّلَاة وایتاء الزَّکَاة وَاِن ذرْوَة السنام مِنْهُ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّمَا اُمرت اَن اُقَاتل الـنَّـاس حَتّٰی یقیموا الصَّلَاة ویؤتوا الزَّکَاة ویشهدوا اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوْله فَاِذَا فعلوا ذٰلِكَ فَقَدْ اعتصموا وعصموا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالهمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وحسابهم علی اللّٰه وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ مَا شحب وَجه وَلَا اغبرت قدم فِیْ عمل تبتغی بِهٖ دَرَجَات الْاٰخِرَةِ بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة کجهاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا ثقل میزَان عبد کدابة تنْفق فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ یحمل عَلَیْهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من رِوَایَةِ شهر بن حَوْشَب عَن مَعَاذ وَلَا اَرَاهُ سمع مِنْهُ وَرَوَاهُ اَحْمد اَیْضًا وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة کلهم من رِوَایَةِ اَبِیْ وَائِل عَنْهُ مُخْتَصرًا وَیَاْتِی فِی الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو کچھ لوگ سوار ہو گئے یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہونے لگا تو لوگوں کو اونگھ آنے لگی کیونکہ گزشتہ رات وہ سفر کرتے رہے تھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ پیچھے چل رہے تھے جبکہ لوگ ادھر ادھر چل رہے تھے ان کے جانور راستے میں سے کچھ کھا لیتے تھے پھر چل پڑتے تھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کی اونٹنی کچھ کھا لیتی تھی پھر چل پڑتی تھی اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی کو ٹھوکر لگی اس کی لگام گلے میں پھنس گئی وہ خوف زدہ ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو اس سے پریشانی ہوئی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا اٹھا کر دیکھا اور توجہ کی تو کوئی بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلند آواز میں پکارا اور فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قریب ہو جاؤ! وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو گئے' یہاں تک کہ ان دونوں کی سواریاں' ایک دوسرے کے قریب ہونے لگیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنا زیادہ دور ہوں گے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی! لوگوں کو اونگھ آ گئی تھی' اس لئے ان کے جانور ادھر ادھر چرتے جا رہے ہیں' اور چلتے جا رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی اونگھ آ گئی تھی' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا مزاج خوشگوار ہے' اور آپ ﷺ تنہا ہیں' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی! آپ مجھے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنے کی اجازت دیجئے! ایک بات ہے' جس نے مجھے بیمار' پریشان اور غمگین کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کے بارے میں چاہو' دریافت کرو! انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کر دے' میں آپ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھتا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت خوب' بہت خوب' بہت خوب' تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:) لیکن یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' اور یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے' اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرلے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی' تاکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو' تم نماز قائم کرو' تم زکوۃ ادا کرو' اور تم صرف اللہ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اور جب تم مرو' تو تم اس حالت پر ہو''

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے سامنے یہ بات دہرا دیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ان کے سامنے یہ بات دہرائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! اگر تم چاہو' تو میں تمہیں تمام معاملے کے سر کے بارے میں بتاتا ہوں' جو اس تمام معاملے کی بنیاد ہے' اور کوہان کی چوٹی ہے''۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ مجھے بتائیے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس تمام معاملے کا سر یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس معاملے کی بنیاد' نماز قائم کرنا اور زکوۃ ادا کرنا ہے' اور اس معاملے کی کوہان کی چوٹی' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے' مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑائی کروں' جب تک وہ نماز قائم نہیں کر لیتے اور زکوۃ ادا نہیں کرتے' اور اس بات کی گواہی

نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو وہ بچ جائیں گے' تو وہ اپنے مالوں اور جانوں کو بچالیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد (ﷺ) کی جان ہے' کسی بھی عمل کے بارے میں' آدمی کے چہرے کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا' اور پاؤں غبار آلود نہیں ہوتے' جس عمل کے ذریعے' آخرت کے درجات کی طلب ہو' مگر یہ کہ ان اعمال میں سے فرض نماز کے بعد' کوئی عمل' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جیسا نہیں ہے' اور آدمی کے میزان میں' کوئی چیز اس جانور سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی' جسے اللہ کی راہ میں دیا گیا ہو' یا جس کو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام بزار نے' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میرا نہیں خیال کہ شہر بن حوشب نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے بھی نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام نسائی امام ابن ماجہ نے ان تمام حضرات نے' اسے ابووائل کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت خاموشی سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2042 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رَضِي بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولا وَجَبت لَهُ الْجنَّة فَعجب لَهَا اَبُوْ سعيد فَقَالَ أعدهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرى يرفع اللّٰه بهَا للْعَبد مائَة دَرَجَة فِي الْجنَّة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ الله

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے دین ہونے پر راضی ہو (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہو) تو اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس بات کو میرے سامنے دہرا دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اس بات کو دہرایا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک اور چیز ہے' جس کے ذریعے' اللہ تعالیٰ بندے کے جنت میں ایک سو درجات بلند کرے گا' جن میں سے دو درجوں میں' کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2043 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذرْوَة سَنَام الْاِسْلَام الْجِهَاد لَا یَنَالهُ اِلَّا افضلهم-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کی کوہان کی چوٹی' جہاد ہے' اور اس تک صرف وہ شخص پہنچے گا' جو ان (مسلمانوں) میں سے' سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2044 - وَرُوِیَ عَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة حرم اللّٰه عَلٰی وَجهه النَّار-رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت' جتنے عرصے کے لئے' اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے چہرے (یعنی وجود) پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2045 - وَعَنْ اَبِیْ الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فلَانا هلك فصل عَلَیْهِ فَقَالَ عمر اِنَّهٗ فَاجر فَلَا تصل عَلَیْهِ فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلم تَرَ اللَّیْلَة الَّتِیْ صبحت فِیْهَا فِی الحرس فَاِنَّهٗ کَانَ فیهم فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فصلی عَلَیْهِ ثُمَّ تبعه حَتّٰی جَاءَ قَبره قعد حَتّٰی اِذا فرغ مِنْهُ حثی عَلَیْهِ ثَلَاث حثیات ثُمَّ قَالَ یثنی عَلَیْك النَّاس شرا واُثنی عَلَیْك خیرا فَقَالَ عمر وَمَا ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَا مِنْك یَا ابْن الْخطاب من جَاهد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَجبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادُهٗ لَا بَاْس بِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص انتقال کر گیا ہے' آپ اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو ایک گناہ گار شخص تھا' آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں' اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی؟ کہ گزشتہ رات وہ پہریداری کرتا رہا ہے' وہ ان لوگوں کے درمیان موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی میت

کے پاس گئے اور اس کی قبر کے پاس آئے اور بیٹھ گئے' جب اس کو دفن کر دیا گیا' تو آپ ﷺ نے تین مٹھیوں کے ذریعے اس پر مٹی ڈالی' اور فرمایا: لوگ تمہاری برائی بیان کرتے تھے اور میں تمہاری اچھائی بیان کرتا ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! تم ہمیں رہنے دو' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند ایسی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

2046 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا انا عِند رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ هُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اى الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَجِهَاد فِيْ سَبِيله وَحج مبرور فَلَمَّا ولى الرجل قَالَ وأهون عَلَيْك من ذٰلِكَ اِطْعَام الطَّعَام ولين الْكَلَام وَحسن الْخلق فَلَمَّا ولى الرجل قَالَ واهون عَلَيْك من ذٰلِكَ لَا تتهم اللّٰه على شَيْءٍ قَضَاهُ عَلَيْك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا حسن وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا' اور مبرور حج' جب وہ شخص جانے لگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ تمہارے لئے آسان یہ ہے کہ کھانا کھلاؤ' اور نرمی سے بات چیت کرو' اور اچھے اخلاق سے پیش آؤ' جب وہ شخص جانے لگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ آسان تمہارے لئے یہ ہے' کہ تم کسی چیز کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ پر الزام عائد نہ کرو' جو اس نے تمہارے خلاف (تقدیر میں) فیصلہ دیا ہو۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کی سند حسن ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2047 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حق على اللّٰه عونهم الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمكَاتب الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءِ والناكح الَّذِيْ يُرِيْدُ العفاف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی مدد کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص' وہ مکاتب غلام' جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو' وہ شخص جو نکاح کے ذریعے پاکدامنی چاہتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے'

اور ... نے بھی نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2048 - وَعَنْ مَكْحُوْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كثر المستاذنون رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَج يَوْم غَزْوَة تَبُوك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَة لمن قد حج أفضل من اَرْبَعِيْنَ حجَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد فِي الْمَرَاسِيل من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے بہت سے لوگوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کر چکا ہو اس کا جنگ میں حصہ لینا چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں اسماعیل بن عیاش سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2049 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حجَّة خير من اَرْبَعِيْنَ غَزْوَة وغزوة خير من اَرْبَعِيْنَ حجَّة يَقُوْلُ اِذا حج الرجل حجَّة الْاِسْلَام فغزوة خير لَهُ من اَرْبَعِيْنَ حجَّة وَحجَّة الْاِسْلَام خير لَهُ من اَرْبَعِيْنَ غَزْوَة - رَوَاهُ الْبَزَّار

وَرُوَاته ثِقَات معروفون وعنبسة بن هُبَيْرَة وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ اَقف فِيْهِ على جرح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ حج کرنا' چالیس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے' اور ایک مرتبہ جنگ میں حصہ لینا' چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

(شاید راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جب آدمی' فرض حج کر چکا ہو تو اس کے لئے ایک جنگ میں حصہ لینا' چالیس مرتبہ (نفلی) حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور فرض حج کرنا' اس کے لئے چالیس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں۔

عنبسہ بن ہبیرہ نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' میں اس کے بارے میں کسی جرح سے واقف نہیں ہوں۔

2050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ غزاة الْبَحْر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے حج نہ کیا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ حج کرنا' دس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے' اور جو شخص حج کر چکا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ جنگ میں حصہ لینا' دس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

.....الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر 'سمندری جنگ سے متعلق باب' میں آئے گی۔

2051 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبِیْ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبْوَاب الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف فَقَامَ رجل رث الْهَيْئَة فَقَالَ يَا اَبَا مُوسَى اَنْت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرجع اِلٰى اَصْحَابه فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَام ثُمَّ كسر جفن سَيْفه فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشى بِسَيْفِهِ اِلَى الْعَدو فَضرب بِهٖ حَتّٰى قتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهمَا جفن السَّيْف بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْفَاء هُوَ قرَابه

❀❀ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ اس وقت دشمن کے مدمقابل تھے' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کے دروازے' تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں''

تو ایک صاحب جن کا حلیہ عام سا تھا' وہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں تم سب کو سلام کرتا ہوں' پھر اس نے اپنی تلوار کی میان توڑی' اسے ایک طرف ڈال دیا پھر تلوار لی اور دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ ''جفن السیف'' میں ج پر زبر ہے' اور ف ساکن ہے' اس سے مراد تلوار کی میان ہے۔

2052 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل مقنع بالحديد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتل اَوْ اسلم قَالَ اسلم ثُمَّ قَاتل فَاسلم ثُمَّ قَاتل فَقتل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمل قَلِيلا وَاُجر كثيرا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِم

2052-صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب : عمل صالح قبل القتال' حديث: 2673صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب ثبوت الجنة للشهيد' حديث: 3610مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان ثواب الشهيد الذي يقتل في سبيل الله عز وجل' حديث: 5909صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بأن الجهاد في الإسلام يهدم ما كان من الحوبات' حديث: 4671سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء في فضل الشهادة' حديث: 2374السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' قتال الرجل الجماعة' حديث: 8382السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب من يسلم فيقتل مكانه في سبيل الله' حديث: 17248مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب' حديث: 18225مسند الطيالسي' البراء بن عازب' حديث: 753

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے لوہے کا لباس پہنا ہوا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لوں' یا پہلے اسلام قبول کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پہلے اسلام قبول کرو' پھر جنگ میں حصہ لو' اس نے اسلام قبول کیا پھر جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس نے تھوڑا عمل کیا ہے' اور یہ زیادہ اجر پائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

2053 - وروی مُسْلِم عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من بنی النبیت قبیل من الْاَنْصَار فَقَالَ أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك عَبده وَرَسُوله ثُمَّ تقدم فقاتل حَتّٰی قتل فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمل هٰذَا يَسِيرا وَأجر كثيرا

مقنع بِضَم الْمِيم وَفتح النُّوْن الْمُشَدّدَة اَی متغط بالحدید وَقِيْلَ علی رَاسه خوذة وَقِيْلَ غیر ذٰلِك

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنو نبیت جو انصار کا ایک قبیلہ ہے' وہاں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' پھر وہ آگے بڑھا' اس نے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے تھوڑا عمل کیا ہے' اور اسے زیادہ اجر ملے گا''

لفظ ''مقنع'' میں 'م' پر پیش ہے 'ن' پر زبر ہے' اور وہ مشدد ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو لوہے سے ڈھانپا ہوا ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کے سر پر خود موجود ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے کچھ اور مراد ہے۔

2054 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه حَتّٰی سبقوا الْمُشْرِكين اِلٰی بدر وَجَاء الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتقدمن اَحَد مِنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اكون اَنا دونه فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض قَالَ عُمَيْر بن الْحمام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض قَالَ نعم قَالَ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يحملك علی قَوْلك بخ بخ فَقَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاء اَن أكون من اَهلهَا قَالَ فَاِنَّك من اَهلهَا فَاَخرج تمرات من قرنه فَجعل يَاْكُل مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ اِن اَنا حييت حَتّٰی آكل تمراتی هٰذِهٖ اِنَّهَا لحياة طَوِيلَة فَرمی بِمَا كَانَ مَعَهُ من التَّمر ثُمَّ قَاتلهم حَتّٰی قتل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم

الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء هُوَ جعبة النشاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب روانہ ہوئے' یہاں تک کہ یہ لوگ مشرکین سے پہلے بدر تک پہنچ گئے' مشرکین بعد میں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی بھی چیز کی طرف ہرگز نہ بڑھے' جب تک میں اس بارے میں نہیں کہتا' مشرکین قریب ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس

جنت کی طرف اٹھو! جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے' تو عمیر بن حمام نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین جتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: بہت اچھے' بہت اچھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ بہت اچھے' بہت اچھے' کیوں کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں نے صرف یہ اس امید میں کہا ہے کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوؤں گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اہل جنت میں سے ہو' تو انہوں نے اپنی تھیلی میں موجود کھجوریں باہر نکالیں اور انہیں کھانے لگے اور پھر بولے: اگر میں اپنی یہ کھجوروں کھانے تک زندہ رہا' پھر تو یہ بڑی لمبی زندگی ہوگی' تو انہوں نے کھجوریں ایک طرف رکھیں اور لڑائی میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گئے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(اس کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''القرن'' میں 'ق' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد تیروں کا ترکش ہے۔

2055 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا یجتمع کَافِر وقاتله فِی النَّار اَبَدًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم اطول مِنْهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه من حَدِیْث معَاذ بن جبل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کافر اور اس کا قاتل' کبھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اسے امام نسائی' امام حاکم نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2056 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِد فِیْ سبیلی هُوَ عَلَیَّ ضَامِن اِن قبضته اورثته الْجَنَّة وَاِن رجعته رجعته بِاَجر اَوْ غنیمَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح وَهُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَغَیْرِهمَا بِنَحْوِه من حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے' میرے ذمہ یہ لازم ہے کہ اگر میں نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں اسے واپس لایا' تو اسے اجر اور مال غنیمت کے ہمراہ واپس لاؤں گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب صحیح ہے' یہ صحیحین میں منقول ہے' اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے' لیکن وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے' یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2057 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جاهد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنا علی اللّٰه وَمَنْ عَاد مَرِیضا كَانَ ضَامِنا علی اللّٰه وَمَنْ غَدا اِلَی الْمَسْجد اَوْ رَاح كَانَ ضَامِنا علی اللّٰه وَمَنْ دخل علی اِمَام یعزره كَانَ ضَامِنا علی اللّٰه وَمَنْ جلس فِیْ بَیته لم یغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا علی اللّٰه

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَاللَّفْظ لَهماوَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِنَحْوِهٖ وَعِنْده:اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة بدل وَمَنْ غَدا اِلَی الْمَسْجد-وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَتَقَدَّمَ لَفْظهمَا وَهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا اَن عِنْده الثَّالِثَة: وَرجل دخل بَیته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن علی اللّٰه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص بیماری کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا' جو شخص مسجد کی طرف آتا ہے یا جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص کسی حاکم کے پاس جاتا ہے' تاکہ اس کی مدد کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے' اور کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' اس کی مانند نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے''۔

یہ الفاظ انہوں نے ''مسجد کی طرف جاتا ہے''۔ کی جگہ نقل کیے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' امام ابوداؤد نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے تیسری بات میں یہ کہا ہے:

''وہ جو شخص' جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

2058 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حبشِی الْخَثْعَمِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَی الْاَعْمَال أفضل قَالَ اِیمَان لَا شكّ فِیْهِ وَجِهَاد لَا غلُول فِیْهِ وَحجَّة مبرورة قیل فَاَی الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل قیل فَاَی الْهِجْرَة أفضل قَالَ من هجر مَا حرم اللّٰه قیل فَاَی الْجِهَاد أفضل قَالَ من جَاهد الْمُشْركین بِنَفسِهٖ وَمَاله قیل فَاَی الْقَتْل أشرف قَالَ من أهریق دَمه وعقر جَوَاده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ اَتم

❀❀ حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان' جس میں شک نہ ہو' ایسا جہاد' جس میں خیانت نہ ہو' اور مبرور حج' عرض کی گئی: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غریب شخص محنت کر کے کرے' عرض کی گئی: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت

رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس چیز سے لاتعلق ہو جائے' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' عرض کی گئی: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جان اور مال کے ہمراہ مشرکین کے ساتھ جہاد کرے' عرض کی گئی: کون سا قتل (یعنی شہید ہونا) زیادہ شرف والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں خون بہا دیا جائے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

2059 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جاهدوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِن الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة يُنجي اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى بِهِ من الْهم وَالْغم

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْحَاكِم وَصحح اِسْنَاده

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرو! کیونکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے پریشانی اور غم سے نجات دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

2060 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل القانت الصَّائِم لَا يفتر صَلَاة وَلَا صياما حَتّٰى يرجعه اللّٰه اِلٰى اَهله بِمَا يرجعه اِلَيْهِمْ من أجر اَوْ غنيمَة اَوْ يتوفاه فيدخله الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ شَيْخه عَمْرو بن سعيد بن سِنَان قَالَ: وَكَانَ قد صَامَ النَّهَار وَقَامَ اللَّيْل ثَمَانِيْنَ سنة غازيا ومرابطا

قَالَ المملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيرهمَا بِنَحْوِهِ أطول مِنْهُ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو نوافل ادا کرتا ہے' اور نفلی روزے رکھتا ہے' وہ نہ تو نماز میں وقفہ کرتا ہے' اور نہ ہی کوئی نفلی روزہ چھوڑتا ہے' اور ایسا اس وقت تک کرتا رہتا ہے' جب تک اللہ تعالیٰ مجاہد کو اس کے گھر والوں کی طرف واپس نہیں لے آتا' اور وہ اس کو اس کے گھر والوں کی طرف اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس لاتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اسے وفات دے کر جنت میں داخل نہیں کر دیتا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اپنے استاد عمرو بن سعید بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے اور اسی سال تک یہ جنگ میں حصہ لیتے

رہے اور پہریداری کرتے رہے''۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر منقول ہے اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2061 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ مثل الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن جَاهد فِیْ سَبیله کَمثل الصَّائِم الْقَائِم الخاشع الرَّاكِع الساجد

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ حدیث ہے: جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے؟ اس کی مثال اس روزہ دار نوافل ادا کرنے والے شخص کی مانند ہے جو خشوع وخضوع کے ساتھ سجدے اور رکوع کرتا ہے''۔

2062 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَة اَتَتْهُ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انطَلق زَوجِی غازیا وَکنت أقتدی بِصَلَاتِهِ إِذا صلی وبفعله كُله فَاَخْبرنِیْ بِعَمَل يبلغنِیْ عمله حَتّٰی يرجع قَالَ لَهَا أتستطيعين اَن تقومی وَلَا تقعدی وتصومی وَلَا تفطری وتذكری اللّٰه تَعَالٰی وَلَا تفتری حَتّٰی يرجع قَالَت مَا اُطِيق هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو اطقته مَا بلغت العشور من عمله

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ رشدين بن سعد وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَلَا بَاس بحَدِيثه فِی المتابعات وَالرَّقَائِق

العشور جمع عشرَة وَهُوَ الْوَاحِد من عشرَة اَجزَاء

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا شوہر جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہونے لگا ہے میں اس کی اقتداء نماز ادا کیا کرتی تھی جب وہ نماز ادا کرتا تھا اور ہر فعل میں اس کی پیروی کیا کرتی تھی اب آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے اس عمل تک پہنچا دے اور ایسا اس کے واپس آنے تک ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ استطاعت رکھتی ہو؟ کہ جب تم نوافل ادا کرو تو اس دوران بیٹھو نہیں اور جب تم کوئی نفلی روزہ رکھو تو اس کو ترک نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہو اور اس میں کوئی وقفہ نہ آئے اور ایسا اس کے واپس آنے تک ہو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم اس عمل کی طاقت رکھتی ہوتی تو بھی اُس کے عمل کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتی تھیں''

یہ روایت امام احمد نے رشدین بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے اور متابعات اور رقائق سے متعلق اس کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''العشور'' لفظ عشرۃ کی جمع ہے اس سے مراد دس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

2063 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل

الْمُجَاهِد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمثل الصَّائِم نَهَاره الْقَائِم لیله حَتّٰی یرجع مَتی یرجع
رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرِجَال اَحْمد مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور ایسا اس وقت تک کرتا ہے جب تک مجاہد واپس نہیں آتا خواہ وہ جب بھی واپس آئے''

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

2064 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ من رجل مُسْلِم فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ جرح جرحا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ نکب نکبة فَإِنَّهَا تَجِیْء یَوْم الْقِیَامَة کأغزر مَا کَانَت لَوْنهَا لون الزَّعْفَرَان وریحها ریح الْمسک
رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وصدره فِیْ صَحِیْح ابْن حبَان

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان شخص اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے جتنے وقت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لاحق ہوتا ہے یا چوٹ لگتی ہے تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو وہ زخم پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیح ابن حبان میں بھی منقول ہے۔

2065 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جرح جرحا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَاءَ یَوْم الْقِیَامَة رِیحه کریح الْمسک ولونه لون الزَّعْفَرَان عَلَیْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰه الشَّهَادَة مخلصا أعطَاهُ اللّٰه أجر شَهِیْد وَان مَاتَ علی فرَاشه
رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی زخم کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کی مانند ہوگا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی گی اور جو شخص اخلاص کے شہادت کی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل

کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2066 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مكلوم يكلم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلمه يدمى اللَّوْن لون دم وَالرِّيح ريح مسك

وَفِیْ رِوَايَةٍ: كل كلم يكلم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يكون يَوْم الْقِيَامَة كهيئتها يَوْم طعنت تفجر دَمًا اللَّوْن لون دم وَالْعرْف عرف مسك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهٖ

الْكلم بِفَتْح الْكَاف وَإِسْكَان اللَّام هُوَ الْجرْح وَالْعرْف بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَإِسْكَان الرَّاء هُوَ الرَّائِحَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جو بھی زخم لگتا ہے جب آدمی قیامت کے دن آئے گا تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کی راہ میں لگنے والا ہر زخم اسی طرح ہوگا جیسے اس وقت تھا جب وہ زخم لگا تھا اس میں سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے یہ روایت امام مالک امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''القلم'' میں 'ق' پر زبر ہے 'ل' ساکن ہے اس سے مراد زخم ہے لفظ ''العرف'' میں 'ع' پر زبر ہے اور 'ر' ساکن ہے اس سے مراد خوشبو ہے۔

2067 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من قطرتين وأثرين قَطْرَة دموع من خشيَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأما الأثران فاثر فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأثر فِیْ فَرِيضَة من فَرَائض الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قطروں اور نشانات سے زیادہ اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب نہیں ہے ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو اور ایک خون کا قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو جہاں تک دو نشانوں کا تعلق ہے ایک وہ جو اللہ کی راہ میں (لگا) ہو اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے لگے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2068 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح

فِيهِمَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وقلما ترد على دَاعٍ دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ لفظ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا تردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَأْس حِيْن يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُد وَابْن حِبَان فِيْ صَحِيْحِه- وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان: ساعتان لَا ترد على دَاعٍ دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِيْ سَبِيْل الله

يلحم بِالْمُهْمَلَةِ مَعْنَاهُ ينشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِي الْحَرْب

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس وقت دعا کرنے والے کی دعا کم ہی مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو قسم کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ایک اذان کے وقت کی جانے والی دعا' اور ایک لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا' جب جنگ شروع ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن حبان کی ایک رویت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی' ایک جب نماز کھڑی ہو رہی ہو' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بنائی جائے''۔

لفظ ''یلحم'' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب جنگ کے دوران لوگ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ اِخلاص النِّيَّة فِي الْجِهَاد

وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ يُرِيْدُ الْأَجر وَالْغنيمَة وَالذكر وَفضل الْغُزَاة اِذا لم يغنموا

باب: جہاد میں' نیت میں اخلاص رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص اجر' مالِ غنیمت اور شہرت کے ارادہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

نیز جب غازیوں کو مالِ غنیمت حاصل نہ ہو' تو ان کی فضیلت کا تذکرہ

2069 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يُقَاتل للمغنم وَالرجل يُقَاتل ليذكر وَالرجل يُقَاتل ليرى مَكَانَهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَاتل لتَكُوْنَ كلمة اللّٰهِ هِيَ الْعليا فَهُوَ فِيْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض

کی: یارسول اللہ! مالِ غنیمت کے لئے بھی لڑائی کی جاتی ہے اور ایک شخص جنگ میں اس لئے حصہ لیتا ہے تاکہ اس کا ذکر کیا جائے اور ایک شخص اس لئے لڑائی میں حصہ لیتا ہے تاکہ اس کی حیثیت ظاہر ہو تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2070 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل یُرِیْدُ الْجِهَاد وَهُوَ یُرِیْدُ عرضا من الدُّنْیَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا أجر لَهُ فاعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا للرجل عد لرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فلعلك لم تفهمه فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل یُرِیْدُ الْجِهَاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَهُوَ یَبْتَغِی عرض الدُّنْیَا قَالَ لَا اجر لَهُ فاعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا عد لرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَة رجل یُرِیْدُ الْجِهَاد وَهُوَ یَبْتَغِی عرضا من الدُّنْیَا فَقَالَ لَا اجر لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم بِاخْتِصَار وَصَححهُ

الْعرض بِفَتْح الْعین الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِیْعًا هُوَ مَا یقتنی من مَال وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے' اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اجر نہیں ملے گا' لوگوں کو یہ بات بہت مشکل لگی' ان لوگوں نے اس شخص سے کہا: تم دوبارہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو' شاید تم اپنی بات واضح نہیں کر سکے ہو' اس صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے' اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو اجر نہیں ملے گا' لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری' تو انہوں نے (اس شخص سے) کہا: تم دوبارہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو' اس شخص نے تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' ایک شخص جہاد میں حصہ لینا چاہتا! ہے اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اختصار کے ساتھ اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ'' العرض'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو مال کے طور پر آدمی کو حاصل ہوتی ہے۔

2071 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِیْ عَنِ الْجِهَاد والغزو فَقَالَ یَا عبد اللّٰه بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك اللّٰه صَابِرًا محتسبا وَاِن قَاتَلت مرائیا مکاثرا بَعثك اللّٰه مرائیا مکاثرا یَا عبد اللّٰه بن عَمْرو علی اَی حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك اللّٰه علی تِلْكَ الْحَال

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں بتایئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے' جنگ میں حصہ لیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والے اور ثواب کی امید رکھنے والے کے طور پر زندہ کرے گا' اور اگر تم دکھاوا کرنے والے' یا مال حاصل کرنے والے کے طور پر جنگ میں حصہ لیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاوا کرنے والے اور مال حاصل کرنے والے کے طور پر زندہ کرے گا' اے عبداللہ بن عمرو! تم جس حالت بھی جنگ میں حصہ لو گے' یا مارے جاؤ گے' اللہ تعالیٰ تمہیں' اسی حالت میں دوبارہ زندہ کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2072 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَال بِالنِّيَّةِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى فَمَنْ كَانَت هجرته إِلَى اللّٰه وَرَسُوله فَهجرَته إِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَت هجرته إِلَى دنيا يُصِيبهَا أَوْ امْرَأَة يَنْكِحهَا فَهجرَته إِلَى مَا هَاجر إِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نیتوں پر ہے' ہر شخص کو وہ اجر ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی' جس کی شخص کی ہجرت' اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس شخص کی ہجرت' اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی' اور جس شخص کی ہجرت' دنیا کے حصول کے لئے' یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جو نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2073 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْت

2072-صحيح البخاري' كتاب الإيمان' باب: ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة' حديث: 54صحيح ابن خزيمة' كتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه' باب إيجاب إحداث النية للوضوء والغسل' حديث: 143مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' باب الخبر الدال على أن من قاتل للمغنم' حديث: 5995صحيح ابن حبان' كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر' حديث: 390صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الهجرة' ذكر البيان بأن كل من هاجر إلى المصطفى صلى الله عليه' حديث: 4945سنن أبي داود' كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق' باب فيما عني به الطلاق والنيات' حديث: 1895سنن ابن ماجه' كتاب الزهد' باب النية' حديث: 4225السنن للنسائي' سؤر الهرة' باب النية في الوضوء' حديث: 74السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' النية في الوضوء' حديث: 76سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب النية' حديث: 109السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب النية في الصلاة' حديث: 2091مسند الطيالسي' الأفراد عن عمر' حديث: 36مسند الحميدي' أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى' حديث: 30البحر الزخار مسند البزار' ومما روى علقمة بن وقاص الليثي' حديث: 258

رجلا غزا یلتمس الاجر والذکر ما لہ فقال رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لا شیء لہ فاعادھا ثلاث مرات یقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا شیء لہ ثم قال ان اللہ لا یقبل من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجھہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

قَوْلُہٗ یلتمس الاجر والذکر یَعْنِی یُرِیْدُ اجر الجھاد ویرید مع ذلک ان یذکرہ الناس بانہ غاز او شجیع ونحو ذلک

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اجر اور شہرت کے حصول کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا' اس شخص نے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے' جو خالص ہو' اور جس کے ذریعے اس کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' وہ اجر اور ذکر کا طلب گار رہتا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جہاد کا اجر بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' اور اس کے ساتھ یہ بھی ارادہ رکھتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں کہ وہ غازی ہے' وہ بہادر ہے' یا اس طرح کی کوئی اور بات ذکر کریں۔

2074 - وَعَنْ اُبَیِّ بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بشر ھذہ الامۃ بالتیسیر والسناء والرفعۃ بالدین والتمکین فی البلاد والنصر فمن عمل منھم بعمل الاخرۃ للدنیا فلیس لہ فی الاخرۃ من نصیب

رَوَاہُ احمد وَابْن حبَان فِی صَحِیْحہ وَالْبَیْہَقِیّ وَاللَّفْظ لَہُ وَتقدم فِی الرِّیَاء ھُوَ وَغَیرہ

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت کو آسانی کی' چمک کی' اور دین کے اعتبار سے سربلندی کی خوشخبری دے دو' اور مختلف علاقوں میں حکومت کی خوشخبری دے دو' ان میں سے جو شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل دنیا کے حصول کے لئے کرے گا' تو اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے پہلے یہ ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' یہ روایت بھی گزر چکی ہے' اور دوسری روایات بھی گزر چکی ہیں۔

2075 - وَتقدم اَیْضًا حَدِیْث معَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد یقوم فی الدنیا مقام سمعۃ ورياء الا سمع اللہ بہ علی رؤوس الخلائق یوم القیامۃ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ یہ روایت اس سے پہلے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کی جگہ پر کھڑا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' تمام مخلوق کے سامنے اس کی ریاکاری کو ظاہر کردے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2076 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْو غزوَان فَامَا من ابْتغى وَجه الله وأطاع الإِمَام وَأنْفق الْكَرِيمَة وياسر الشَّرِيك واجتنب الْفساد فَإِن نَومه وتنبهه أجر كُله وَاما من غزا فخرا ورياء وَسُمْعَة وَعصى الإِمَام وافسد فِي الأَرْض فَإِنَّهُ لن يرجع بالكفاف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

قَوْلِه يَاسر الشَّرِيك مَعْنَاهُ عَامله باليسر والسماحة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنگ میں حصہ لینا' دو طرح سے ہوتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ارادہ رکھتا ہو' امام کی اطاعت کرتا ہو' عمدہ چیز خرچ کرتا ہو' ساتھیوں کا خیال رکھتا ہو اور فساد سے اجتناب کرتا ہو' تو اس کا سونا اور بیدار ہونا' سب اجر کا باعث ہوتے ہیں' اور جو شخص فخر اور ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے' امام کی نافرمانی کرتا ہے' زمین میں فساد پھیلاتا ہے' تو وہ شخص کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''یاسر الشریک'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا معاملہ کرتا ہے۔

2077 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غزا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ ينْو إِلَّا عقَالًا فَلهُ مَا نوى

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' اور اس کی نیت صرف رسی (کا حصول) ہوتی ہے' تو اسے اس کی نیت کے مطابق ملے گا''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2078 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ اَقف الْموقف أُرِيد وَجه الله

وَأرِيد اَن يرى موطنى فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادَة ربه أحدا) الْكَهْف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں میدان جنگ میں کھڑا ہوتا ہوں' اور میرا مقصد اللہ کی رضا کا حصول بھی ہوتا ہے' اور یہ نیت بھی ہوتی ہے' کہ میری حیثیت کو دیکھا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' حاضری کا یقین رکھتا ہو' اسے نیک عمل کرنا چاہیے' اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2079 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يقْضى عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة رجل اسْتشْهد فَأتى بِهِ فَعرفهُ نِعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيهَا قَالَ قَاتَلت فِيك حَتّٰى اسْتشْهدت قَالَ كذبت وَلٰكِن قَاتَلت لِاَن يُقَال هُوَ جريء فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اَمر بِهِ فسحب عَلَى وَجهه حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّار ...... الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَةَ فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جن لوگوں کے بارے میں پہلے فیصلہ دیا جائے گا' ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا' جو شہید ہوا ہوگا' اسے لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا' وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے ان نعمتوں کے حوالے سے کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا تو پروردگار فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے' تم نے جنگ میں اس لئے حصہ لیا تھا' تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ شخص بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا' اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا'' ...... الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2080 - وَعند التِّرْمِذِىّ حَدثنِى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل اِلَى الْعباد ليقضى بَيْنَهُمْ وكل أمة جاثية فَأول من يَدْعُو بِهِ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرجل كثير المَال فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ وَيُؤْتى بِالَّذِىْ قتل فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ فِيمَاذا قتلت فَيَقُوْلُ اَى رب أمرت بِالْجِهَادِ فِى سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ كذبت وَتقول لَهٗ

الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُولُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بل اردت اَن يُقال فلان جرىء فَقَدْ قِيلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتى فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

وَتقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الرِّيَاء

جرىء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد اَى شُجَاع

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نزول فرمائے گا' تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے اور ہر گروہ اس وقت اپنے گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا' تو سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جائے گا وہ ایسا شخص ہوگا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا' اور ایک ایسا شخص ہوگا' جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا' اور ایک ایسا شخص ہوگا' جس کے پاس مال زیادہ ہوگا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:) اس شخص کو لایا جائے گا' جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا' میں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو' فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تم جھوٹ کہہ رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابوہریرہ! یہ وہ تین لوگ ہیں کہ اللہ کی مخلوق میں سے' جن کے ذریعے قیامت کے دن' سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا''

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

لفظ''جری'' میں 'ج' پر زبر ہے' اور 'ر' پر زیر ہے' اور 'مد' ہے' اس سے مراد' بہادر ہونا ہے۔

2081 - وَعَنْ شَدَّاد بن الْهَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَعْرَاب جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمن بِهِ وَاتبعهُ ثُمَّ قَالَ اُهَاجر مَعَك فاوصى بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعض اَصْحَابه فَلَمَّا كَانَت غزاته غنم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقسم وَقسم لَهُ فَاَعْطى اَصْحَابه مَا قسم لَهُ وَكَانَ يرْعَى ظهرهمْ فَلَمَّا جَاءَ دفعوه اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قسم قسمه لَك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخذه فجَاء بِهِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قسمته لَك قَالَ مَا على هٰذَا اتبعتك وَلٰكِن اتبعتك على اَن اُرمى اِلٰى هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حلقه بِسَهْم فاموت فَاَدْخل الْجَنَّة فَقَالَ اِن تصدق اللّٰه يصدقك فلبثوا قَلِيلا ثُمَّ نهضوا اِلٰى قتال الْعَدو فَاتى بِهِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحمل قد اَصَابَهُ سهم حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهُوَ هُوَ قَالُوْا نعم قَالَ صدق اللّٰه فَصدقهُ ثُمَّ كَفنه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جبته الَّتِي عَلَيْهِ ثُمَّ قدمه فصلى عَلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا ظهر من صَلَاته اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبدك خرج مُهَاجرا فِي سَبِيلك فَقتل شَهِيدا انا شَهِيد

عَلٰى ذٰلِكَ - رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی' پھر وہ بولا: میں آپ کے ساتھ (جہاد میں شرکت کے لئے) جانا چاہتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اصحاب کو اس کے بارے میں ہدایت کی (کہ اس کا خیال رکھا جائے) جب وہ جنگ ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت حاصل ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت تقسیم کیا' اس کا حصہ الگ کر کے اس کے ساتھیوں کو دے دیا' جو حصہ اس دیہاتی کا بنا تھا' وہ اس وقت ان لوگوں کے اونٹ چرانے گیا ہوا تھا' جب وہ آیا' تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا' تو اس نے کہا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وہ حصہ ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لئے نکالا ہے' اس نے وہ چیز لی' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: یہ کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میں نے تمہارا حصہ نکالا ہے' اس نے عرض کی: میں نے اس مقصد کے لئے آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے تو اس لئے آپ کی پیروی کی تھی' تاکہ مجھے یہاں تیر مارا جائے' اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی' اور پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے سچی بات کی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی بات کو سچ ثابت کر دے گا' تھوڑی دیر گزری اور لوگ دشمن کے ساتھ لڑائی کے لئے گئے' پھر اس دیہاتی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا کر لایا گیا' اسے اسی جگہ پر تیر لگا تھا' جہاں اس نے اشارہ کیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہ وہی نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بیانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم پر موجود جبے میں اس کو کفن دیا' اور اسے آگے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی' اس نماز کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعا کی تھی' اس کے الفاظ میں سے یہ کلمات سنائی دیے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لئے) نکلا تھا اور شہید ہونے کے طور پر مارا گیا' میں اس کا گواہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تغزو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يسلمُونَ ويصيبون اِلَّا تعجلوا ثُلثى أجرهم وَمَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تخفق وتخوف وتصاب اِلَّا تمّ أجرهم

وَفِيْ رِوَايَة: مَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تغزو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيصيبون الْغَنِيمَة اِلَّا تعجلوا ثُلثى أجرهم من الْاٰخِرَة وَيبقى لَهُمُ الثُّلُث وَاِن لم يُصِيبُوا غنيمَة تمّ لَهُمْ أجرهم

رَوَاهُ مُسْلِم وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة الثَّانِيَة

يُقَالُ اخفق الْغَازِي إِذا غزا وَلَمْ يغنم أَوْ لم يظفر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جو بھی چھوٹی یا بڑی جنگی مہم روانہ ہوتی ہے اور وہ لوگ سلامت رہتے ہیں اور مال غنیمت بھی حاصل کرتے ہیں تو انہیں ان کے اجر کا دو تہائی حصہ جلدی (یعنی دنیا میں) مل جاتا ہے اور جو بھی چھوٹی یا بڑی مہم جنگ میں حصہ لیتے ہیں پریشانی اور خوف اور قتل کا شکار ہوتے ہیں تو ان لوگوں کا اجر مکمل ہوگا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی چھوٹی یا بڑی جنگی مہم اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتی ہے اور انہیں غنیمت حاصل ہو جاتی ہے تو ان کے آخرت کے اجر کا دو تہائی حصہ انہیں جلدی مل جاتا ہے اور ایک تہائی حصہ ان کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت حاصل نہیں ہوتی تو ان کا مکمل اجر انہیں (آخرت میں ملے گا)''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اسے امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے (انہوں نے دوسری والی روایت نقل کی ہے)۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفق الغازی'' جب وہ جنگ میں حصہ لے اور اسے مال غنیمت بھی حاصل نہ ہو وہ کامیاب نہ ہو۔

4 - التَّرْهِيب من الْفِرَار من الزَّحْف

باب: جنگ سے فرار اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

2083 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِي حرم الله إِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم والتولي يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع أَوَّلهنَّ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم والفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَات والانتقال إِلَى الْأَعْرَاب بعد هجرته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی ایسی جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور پاکدامن مومن خواتین پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سے پہلا یہ ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا جائے (اوردوسرے یہ ہیں) کہ کسی جان کو ناحق طور پر قتل کیا جائے' سود کھایا جائے' یتیم کا مال کھایا جائے' میدان جنگ سے فرار اختیار کیا جائے' پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگایا جائے' اور ہجرت کر لینے کے بعد دیہات کی طرف واپس چلا جایا جائے''۔

2084 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا ینفع مَعَھُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰہِ وعقوق الْوَالِدین والفرار من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں' جن کے ساتھ کوئی بھی عمل فائدہ نہیں دے گا' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2085 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللہ عَزَّ وَجَلَّ لَا یُشْرِك بِهٖ شَیْئًا وَادّی زَكَاة مَاله طیبَة بهَا نَفْسه محتسبا وَسمع واطاع فَلَهُ الْجَنَّة اَوْ دخل الْجَنَّة وَخمس لَیْسَ لَھُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰہِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤمن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْهِ بَقِیَّة بن الْوَلِید

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور وہ اپنے مال کی زکوٰۃ اپنی خوشی سے' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' ادا کرتا ہو' وہ اطاعت وفرمانبرداری سے کام لے' تو اسے جنت نصیب ہوگی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہوگا' اور پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' کسی مومن پر الزام لگانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

2086 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ لَا اقسم لَا اقسم ثُمَّ نزل فَقَالَ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا من صلی الصَّلَوَات الْخمس واجتنب الْكَبَائِر دخل من

اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ

قَالَ الْمطلب سَمِعت رجلا يسْأَل عبد الله بن عَمْرو اسمعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكرهن قَالَ نَعَمْ عقوق الْوَالِدين والشرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس وَقذف الْمُحصنَات وَاكل مَال الْيَتِيم والفرار من الزَّحْف وَاكل الرِّبَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهُ مُسْلِم بن الْوَلِيد بن الْعَبَّاس لَا يحضرني فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قسم نہیں اُٹھاتا' میں قسم نہیں اُٹھاتا' پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو' تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو وہ جنت کے جس دروازے سے بھی چاہے گا' اندر داخل ہو جائے گا۔

مطلب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا: اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کو ان باتوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (وہ کبیرہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی کو قتل کرنا' پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور سود کھانا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ولید بن عباس ہے' جس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کے بارے میں اس وقت میرے ذہن میں کچھ نہیں ہے۔

2087 - وَعَنْ اَبِيْ بَكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلَى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيْهِ الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات فَذكر فِيْهِ وَاِن اكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر الْحق والفرار فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي المحصنة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم

الحَدِيْث رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ابوبکر بن عمرو بن حزم اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک مکتوب لکھا' جس میں فرائض' سنن اور دیت کے متعلق احکام ذکر کیے' اس میں آپ ﷺ نے یہ بات ذکر کی:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے' یا کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کیا جائے' یا اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران راہ فرار اختیار کی جائے' یا والدین کی نافرمانی کی جائے' یا پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگایا جائے' یا جادو سیکھا جائے' یا سود کھایا جائے' یا یتیم کا مال

کھایا جائے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2088 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اِن اَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقِيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِيْ كتبهن الله عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه وَيُؤْتِي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِيْ نهى الله عَنْهَا

فَقَالَ رجل من اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع اعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤْمِن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسلمين وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْحَرَام قبلتكم اَحيَاء واموانا لَا يَمُوْت رجل لم يعْمل هَؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة اِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بحبوحة جنَّة اَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

بحبوحة الْمَكَان بحاء ين مهملتين وياء ين موحدتين مضمومتين هُوَ وَسطه

قَالَ الْحَافِظ كَانَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذا غزا الْمُسلمُوْنَ فَلَقوا ضعفهم من الْعَدو حرم عَلَيْهِمْ اَن يولوا اِلَّا متحرفين لِقِتَال اَوْ متحيزين اِلَى فِئَة وَاِن كَانَ الْمُشْركُونَ اكثر من ضعفهم لم اَحبَّ لَهُمْ اَن يولوا وَلَا يستوجبون السخط عِنْدِي من الله لَو ولوا عَنْهُم على غير التحرف لِلْقِتَالِ اَوْ التحيز اِلَى فِئَة وَهَذَا مَذْهَب ابْن عَبَّاس الْمَشْهُوْر عَنهُ

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

''نمازی لوگ اللہ کے دوست ہیں جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دیا ہے اور رمضان کے روزے رکھے اور وہ اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھے اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے (تو یہ اللہ کے دوست ہیں) آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نو ہیں ان میں سے سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے گناہ یہ ہیں) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو سیکھنا (یا کرنا) یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا' بیت اللہ الحرام کو حلال قرار دینا' جو زندگی اور موت ہر حال میں' تمہارا قبلہ ہے' جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور وہ نماز قائم کرتا ہو' اور وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ جنت کے ''وسط'' میں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہوگا' وہ جنت' جس کے دروازے کی چوکھٹیں سونے کی بنی ہوئی ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ "حبوحة المکان" سے مراد کسی جگہ کا درمیانی حصہ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: جب مسلمان کسی جنگ میں حصہ لیں اور انہیں دشمن کی طرف سے کمزوری کا سامنا ہو تو اب ان کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر جائیں' البتہ وہ جنگ کے لئے کسی تدبیر کا استعمال کر سکتے ہیں' یا کسی بڑے گروہ میں شامل ہونے کے لئے پیچھے ہٹ سکتے ہیں' اور اگر مشرکین کی تعداد زیادہ ہو' تو ان کے لئے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر جائیں' لیکن ایسے لوگوں پر میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی بھی واجب نہیں ہوگی' اگر وہ جنگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں' اور ان کا مقصد کوئی جنگی چال نہیں ہوتا' یا کسی بڑے لشکر میں شامل ہونا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہ مسلک ہے' جو ان سے مشہور طور پر منقول ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِی الْغُزَاة فِی الْبَحْرِ وَاَنَّهَا أفضل من عشر غزوات فِی الْبر

سمندری جنگ میں حصہ لینے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز یہ جنگ' خشکی کی جنگوں پر دس گنا فضیلت رکھتی ہے

2089 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یدخل علی أم حرَام بنت ملحَان فتطعمه وَکَانَت ام حرَام تَحت عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدخل عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاطعمته ثُمَّ جَلَست تفلی رَاسه فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یضحك قَالَت فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یضحکك قَالَ نَاس من أمتِیْ عرضوا عَلیّ غزَاة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یرکبون ثبج هٰذَا الْبَحْر ملوکا علی الأسرة اَوْ مثل الْمُلُوك علی الأسرة قَالَت فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن یَجْعَلنِیْ مِنْهُم فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وضع رَاسه فَنَامَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یضحك قَالَت فَقُلْتُ مَا یضحکك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاس من أمتِیْ عرضوا عَلیّ غزَاة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَا قَالَ فِی الْاَوّلی قَالَت فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن یَجْعَلنِیْ مِنْهُم قَالَ اَنْت من الْاَوَّلین فرکبت ام حرَام بنت ملْحَان الْبَحْر فِیْ زمن مُعَاوِیَة فصرعت عَن دابتها حِیْن خرجت من الْبَحْر فَهَلَکت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد اغزی عبَادَة بن الصَّامِت قبرس فَرکب الْبَحْر غازیا وَرکبت مَعَهٗ زَوجته ام حرَام

ثبج الْبَحْر هُوَ بِفَتْح الثَّاء الْمُثَلَّثَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة بعدهمَا جِیم مَعْنَاهُ وسط الْبَحْر ومعظمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں' سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور پھر بیٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی جوئیں نکالنے لگیں' نبی اکرم ﷺ سو گئے' جب آپ ﷺ بیدار ہوئے' تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے' سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو ابھی میرے سامنے پیش کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے سمندر کی سطح پر یوں جائیں گے' جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے! نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کر دی' پھر آپ ﷺ نے سر رکھا اور سو گئے' پھر جب آپ ﷺ بیدار ہوئے' تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے' سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے (اس کے بعد آپ ﷺ نے سابقہ کلمات کی مثل کلمات ارشاد فرمائے) سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے والوں میں سے ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں سمندری جنگ میں شرکت کے لئے گئی تھیں' جب وہ سمندری جنگ سے واپس آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں' تو اُس سے گر کر انتقال کر گئیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو قبرص پر حملہ کرنے کے لئے بھجوایا تھا' تو وہ سمندری راستے سے جنگ کے لئے گئے تھے' ان کے ساتھ ان کی اہلیہ سیدہ اُمِ حرام رضی اللہ عنہا بھی گئی تھیں۔

لفظ "ثبج البحر" سے مراد' سمندر کا درمیانی اور بڑا حصہ ہے۔

2090 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج وغزوة فِي الْبَحْر خير من عشر غزوات فِي الْبر وَمَنْ أجَاز الْبَحْر فَكَأَنَّمَا أجَاز الأودية كلهَا والمائد فِيهِ كالمتشحط فِيْ دَمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيْث وروى الْحَاكِم مِنْه "غَزْوَة فِي الْبَحْر خير من عشر غزوات فِي الْبر"...... إِلَى آخِره - وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَا يضر مَا قِيْلَ فِيْ عبد الله بن صَالح فَإِن الْبُخَارِيّ احْتج بِهِ

المائد هُوَ الَّذِيْ يدوخ رَأسه ويميل من ريح الْبَحْر والميد الْميل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے حج نہ کیا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ حج کرنا' دس جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے' اور جس شخص نے حج کیا ہوا ہو اس کے لئے ایک جنگ میں حصہ لینا' دس حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور سمندری جنگ میں حصہ لینا' خشکی کی دس جنگوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جو شخص سمندر کو پار کرتا ہے' تو وہ گویا ساری وادیوں کو پار کرتا ہے' اور سمندری سفر میں قے کرنے والا شخص' یوں ہے' جیسے اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو لیث کے کاتب تھے۔

امام حاکم نے اس روایت کو ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''سمندری جنگ' خشکی کی دس جنگوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس کے بعد آخر تک کلمات ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور یہ روایت ویسی ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے' اور اس بارے میں یہ چیز نقصان نہیں دے گی' جو یہ کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن صالح (ایک ضعیف راوی ہے) کیونکہ امام بخاری نے اس راوی سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ''المائد'' کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا سمندری ہوا کی وجہ سے سر چکراتا ہو (یعنی اسے قے وغیرہ آتی ہو)۔

لفظ ''المید'' کا مطلب مائل ہونا ہے۔

2091 - وَرُوِیَ عَنْ عِمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غزا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ غَزْوَة فِی الْبَحْر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن يَغْزُو فِیْ سَبِيله فَقَدْ اَدّٰی اِلَی اللّٰه طَاعَته كلهَا وَطلب الْجَنَّة كل مطلب وهرب مِنَ النَّار كل مهرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجيمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' سمندری جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کہ کون اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لے رہا ہے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کو ادا کرتا ہے' اور جنت کو مکمل طور پر طلب کرتا ہے' اور جہنم سے بھرپور طریقے سے دور ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے۔

2092 - وَعَنْ اُم حرَام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المائد فِی الْبَحْر الَّذِیْ يُصِيبُهُ الْقَیْء لَهُ اجر شَهِيْد والغريق لَهُ اجر شَهِيد- رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سیدہ اُم حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سمندر میں جس (مجاہد) کا سر چکراتا ہے' اسے شہید کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص (جنگ میں حصہ لینے کے دوران سمندر میں)

ڈوب جائے' اسے شہید کا اجر ملتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2093 - وَرُوِیَ عَنْ وَاثِلَۃَ بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من فَاتَہُ الْغَزْوِ معی فلیغز فِی الْبَحْرِ - رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو میرے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کا موقع نہ ملا ہو' وہ سمندری جنگ میں حصہ لے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

اَلتَّرْھِیب من الْغلُول وَالتَّشْدِیْد فِیْہِ وَمَا جَاءَ فِیْمَنْ ستر علی غال

(مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اس بارے میں شدت کا بیان اور جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

2094 - عَنْ عبد اللّٰہ بن عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کَانَ علی ثقل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رجل یُقَال لَہٗ کرکرۃ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ فِی النَّار فَذَھَبُوا ینظرُوْنَ اِلَیْہِ فوجدوا عباءۃ قد غلھا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَقَالَ قَالَ ابْن سَلام کرکرۃ یَعْنِی بفتحھما

الثّقل محرکا ھُوَ الْغَنِیمَۃ وکرکرۃ ضبط بِفَتْح الکافین وبکسرھما وَھُوَ أشھر والغلول ھُوَ مَا یَاْخُذہُ اَحَد الْغُزَاۃ من الْغَنِیمَۃ مُخْتَصًّا بِہٖ وَلَا یحضرہُ اِلَی اَمِین الْجَیْش لیقسمہ بَیْنَ الْغُزَاۃ سَوَاء قل اَوْ کثر وَسَوَاء کَانَ الْاٰخِذ اَمِین الْجَیْش اَوْ احدھم

وَاخْتلف الْعلمَاء فِی الطَّعَام والعلوفۃ وَنَحْوھُمَا اخْتِلَافا کثیرا لَیْسَ ھٰذَا مَوْضِع ذکرہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کا نگران ایک شخص تھا' جس کا نام ''کرکرہ'' تھا' اس کا انتقال ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا' لوگ گئے' انہوں نے جا کے اس کا جائزہ لیا' تو انہیں' اس کی عباء میں ایسی چیز ملی' جسے اس نے خیانت کے طور پر لیا تھا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابن سلام کہتے ہیں: ''کرکرہ'' لفظ میں 'ک' پر زبر پڑھی جائے گی۔

لفظ ''الثقل'' میں حرکت ہے' اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔

لفظ 'کرکرہ'' کو 'ک' پر زبر کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے' اور زیر کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے' اور یہی مشہور ہے۔

''الغلول'' سے مراد یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والا کوئی شخص مالِ غنیمت میں سے کوئی چیز خود حاصل کر لے اور اسے مالِ غنیمت کے نگران شخص تک نہ پہنچائے کہ وہ نگران اسے باقاعدہ طور پر غازیوں کے درمیان تقسیم کرتا' اس بارے میں حکم برابر ہے' خواہ وہ چیز تھوڑی ہو' یا زیادہ ہو' اور اس بارے میں بھی حکم برابر ہے کہ لشکر کا امین اسے حاصل کرے' یا کوئی اور شخص اسے حاصل کرے۔

علماء نے کھانے کی چیز اور جانور کے چارے اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں زیادہ اختلاف کیا ہے' لیکن اس کو یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

2095 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق انه اخبرهُ من سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بوادی الْقری وجاءه رجل فَقَالَ اسْتشْهد مَوْلَاك اَوْ قَالَ غلامك فلَان قَالَ بل يجر اِلَى النَّار فِيْ عباءة غلها

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: انہیں' اُن صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ اس وقت ''وادی قریٰ'' میں موجود تھے' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: آپ کا غلام شہید ہو گیا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ کا فلاں غلام شہید ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس عباء میں جہنم کی طرف کھینچ کر لے جایا جا رہا ہے' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2096 - وَعَنْ زيد بن خَالِد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توفى فِيْ يَوْم خَيْبَر فَذكرُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صلوا على صَاحبكُمْ فتغيرت وُجُوه النَّاس لذَلِكَ فَقَالَ اِن صَاحبكُمْ غل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ففتشنا مَتَاعه فَوَجَدنَا خرزا من خرز يهود لَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ

رَوَاهُ مَالك وَاَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' ایک صاحب غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال کر گئے' لوگوں نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو! اس بات پر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے (یعنی وہ پریشان ہو گئے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی نے اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے' راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی' تو ہمیں اس کے سامان میں یہودیوں کا ایک ہار ملا' جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2097 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدثنِيْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما كَانَ يَوْم خَيْبَر اَقبل نفر من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فلَان شَهِيْد وَفُلَان شَهِيْد وَفُلَان شَهِيْد حَتّٰى مروا على

رجل فَقَالُوْا فلان شَهِيْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا اِنِّیْ رَاَيته فِی النَّار فِیْ بردة غلها اَوْ عباءة غلها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن الْخطاب اذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاس اِنَّهٗ لَا يدْخل الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب آئے اور انہوں نے بتایا: فلاں شخص شہید ہوگیا ہے' فلاں شہید ہوگیا ہے' فلاں شہید ہوگیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ فلاں بھی شہید ہوگیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے' جو ایک چادر کی وجہ سے ہے' جسے اس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک عباء کی وجہ سے' جسے اس نے خیانت کے طور پر استعمال کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو: جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2098 - وَعَنْ حبيب بن مسلمة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابا ذر يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لم تغل اُمتِیْ لم يقم لَهُمْ عَدو اَبَدًا

قَالَ اَبُوْ ذَر لحبيب بن مسلمة هَلْ يثبت لكم الْعَدو حلب شَاة قَالَ نَعَمْ وَثَلَاث شِيَاه غزر قَالَ اَبُوْ ذَر غللتم وَرب الْكَعْبَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَيْسَ فِيْهِ مَا يُقَال اِلَّا تَدْلِيس بَقِيَّة بن الْوَلِيد فَقَدْ صرح بِالتَّحْدِيْثِ

حبیب بن مسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میری امت مال غنیمت میں خیانت نہ کرے' تو دشمن کبھی ان کے مقابل کھڑا نہیں ہو سکے گا''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حبیب بن مسلمہ سے فرمایا: کیا کبھی دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر تک ثابت قدم رہا کہ جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اتنی دیر تک بھی رہا ہے' جتنی دیر میں تین بکریوں کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تم (میں سے کسی نے) نے خیانت کی ہوگی'

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس پر گفتگو کی جائے صرف بقیہ نامی راوی کی تدلیس ہے' لیکن اس نے تحدیث کے لفظ کی صراحت کردی ہے۔

2099 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَذكر الْغلُول فَعَظمهُ وَعظم اَمره حَتّٰى قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدكُمْ يَجِیْءُ يَوْم الْقِيَامَة على رقبته بعير لَهٗ رُغَاء فَيَقُوْلُ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی رقبته فرس لَهٗ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی رقبته شاة لَهَا ثُغَاء يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی رقبته نفس لَهَا صياح فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی رقبته رقاع تخفق فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك لَا اَلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ يَجِيْءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ علی رقبته صامت فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِي فَاَقُوْلُ لَا أملك لَكَ شَيْئًا قد أبلغتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهٗ

لَا اَلْفِيَنَّ اَی لَا أجدن والرغاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْإِبِل وَذَوَات الْخُف والحمحمة بحاءين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس والثغاء بِضَم الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْغنم والرقاع بِكَسْر الرَّاء جمع رقْعَة وَهُوَ مَا تكْتب فِيهِ الْحُقُوق وتخفق اَی تتحرك وتضطرب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے خیانت کا ذکر کرتے ہوئے' اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا' اور اس کے معاملے کا اہم ہونا ذکر کیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر اونٹ اٹھا رکھا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے' تو میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر گھوڑا رکھا ہوا ہو' جو ہنہنا رہا ہو' اور وہ شخص کہے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کیجئے! اور میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر بکری موجود ہو' جو آواز نکال رہی ہو' وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' میں تم میں سے کسی کو بھی ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر کسی کو اُٹھایا ہوا ہو' جو چیخ رہا ہو' اور وہ کہے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کیجئے! اور میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر معاہدے کی تحریر کو اُٹھایا ہوا ہو اور وہ عرض کرے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے دن جب وہ آئے' تو اس کی گردن پر کسی چیز کو اٹھایا ہوا ہو اور وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! اور میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کردی تھی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

روایت کے الفاظ ''لا الفین'' کا مطلب ہے: میں ہرگز نہ پاؤں' لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر پیش ہے' اور اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد 'مد' ہے' اس سے مراد اونٹوں اور کھروں والے جانوروں کی آواز ہے۔

لفظ ''الحمحمة'' میں دونوں 'ح' پر زبر پڑھی جائے گی' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر پیش' ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد 'مد' ہے' اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

لفظ ''الرقاع'' میں 'ر' پر زیر' ہے' یہ لفظ ''رقعة'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس میں حقوق (لین دین کے معاملات) لکھے جاتے ہیں۔

لفظ ''تخفق'' سے مراد حرکت کرنا اور اضطراب کا اظہار کرنا ہے۔

2100 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَصَاب غنيمَة اَمر بِلَالًا فَنَادى فِي النَّاس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بعد النداء بزمام من شعر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا كَانَ فِيمَا اصبناه من الْغَنِيمَة فَقَالَ اسمعت بِلَالًا يُنَادى ثَلَاثًا قَالَ نعم قَالَ فَمَا مَنعك اَن تَجِيْء بِهِ فَاعْتَذر اِلَيْهِ فَقَالَ كن اَنْت تَجِيْء بِهِ يَوْم الْقِيَامَة فَلَنْ اقبله عَنْك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب مالِ غنیمت حاصل ہوتا تھا' تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے تھے' وہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دیتے تھے' لوگ اپنے غنیمت کے طور پر ملنے والے سامان کو لے کر آتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ اس کا خمس نکال کر اس کو تقسیم کر دیتے تھے' ایک مرتبہ اعلان ہو جانے کے بعد ایک شخص بالوں کی بنی ہوئی لگام لے کر آیا اور بولا: یارسول اللہ! یہ ان چیزوں میں شامل ہے' جو ہمیں غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بلال کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس وقت اسے لے کر کیوں نہیں آئے؟ اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے ہو جاؤ کہ تم اسے قیامت کے دن بھی لے کر آؤ' تو میں اسے تم سے قبول نہ کروں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2101 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى خَيْبَر فَفتح اللّٰه علينا فَلَمْ نغنم ذَهَبا وَلَا وَرقا غنمنا الْمَتَاع وَالطَّعَام وَالثِّيَاب ثُمَّ انطلقنا اِلَى الْوَادي يَعْنِي وَادي الْقرى

2100-صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر وصف ما يعمل في الغنائم إذا غنمها المسلمون' حديث: 4883 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري' حديث: 2516 سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في الغلول إذا كان يسيرا يتركه الإمام ولا يحرق رحله' حديث: 2351 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب لا يقطع من غل في الغنيمة ولا يحرق متاعه' حديث: 16943

وَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبد لَهٗ وهبه لَهٗ رجل من جذام يدعى رِفَاعَة بن يزِيد من بنى الضبيب فَلَمَّا نزلنا الْوَادى قَامَ عبد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحل رَحْله فرمى بِسَهْم فَكَانَ فِيْهِ حتفه فَقُلْنَا هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَة يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن الشملة لتلتهب عَلَيْهِ نَارا اَخذهَا من الْغَنَائِم لم تصبها المقاسم قَالَ فَفَزِعَ النَّاس فجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاك اَوْ شراكين فَقَالَ اصبت يَوْم خَيْبَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاك من نَار اَوْ شراكان من نَار

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ

الشملة كسَاء اَصْغَر من القطيفة يتشح بهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی فتح نصیب کی ہمیں وہاں سونا' چاندی غنیمت کے طور پر حاصل نہیں ہوئے' ہمیں ساز وسامان' اناج اور کپڑے وغیرہ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے' پھر ہم ایک وادی کی طرف روانہ ہوئے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی مراد' وادی قریٰ' تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تھا' جو جذام قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر کیا تھا' اس کا نام رفاعہ بن یزید تھا' اس کا تعلق بنوضبیب سے تھا' جب ہم نے وادی میں پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کھڑا ہوا' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان درست کرے تو اسے ایک تیر آ کر لگا' جس کے نتیجے میں وہ مر گیا' ہم نے کہا: یارسول اللہ! اس کو شہادت مبارک ہو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' وہ چادر اس پر آگ کا شعلہ بن کر لپک رہی ہے' جسے اس نے مالِ غنیمت میں سے حاصل کیا تھا' جو تقسیم تک نہیں پہنچی تھی' راوی کہتے ہیں: لوگ گھبرا گئے' ایک شخص ایک تسمہ یا شاید دو تسمے لے کر آیا اور اس نے بتایا: یہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے ملے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک تسمہ بھی آگ کا بنا ہوا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ دونوں تسمے آگ کے بنے ہوئے ہیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

''الشملة'' اس چادر کو کہتے ہیں' جو قطیفہ نامی چادر سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے' جسے توشیح کے طور پر لپیٹا جاتا ہے۔

2102 - وَعَنْ اَبِىْ رَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلى الْعَصْر ذهب اِلَى بنى عبد الْاَشْهَل فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب قَالَ اَبُوْ رَافِع فَبينا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْرع اِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالْبَقِيع فَقَالَ اُفٍّ لَك اُفٍّ لَك اُفٍّ لَك قَالَ فكبر ذٰلِكَ فِىْ ذرعى فاستأخرت وظننت اَنه يُرِيدنِىْ فَقَالَ مَا لَكَ امش قلت وَحدث حدث فَقَالَ مَا ذَاك قلت أففت بِى قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فلَان بعثته ساعيا على بنى فلَان فَغَلَّ نمرة فدرع مثلهَا من نَار

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه البقيع بِالْبَاء الْمُوَحدَة مَوَاضِع بِالْمَدِيْنَة مِنْهَا بَقِيع الْخَيل وبقيع الخنجبة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْجِيم وبقيع الْغَرْقَد وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا كَذَا جَاءَ

مُفسرًا فِی رِوَایَةِ الْبزّار وَكبر فِیْ ذرعی هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة الْمَفْتُوحَة بعْدهَا رَاء سَاكِنَة اَی عظم عِنْدِی موقعه والنمرة بِفَتْح النُّوْن وَكسر الْمِيم بردة من صوف تلبسها الْاَعْرَاب وَقَوْله فدرع بِالدَّال الْمُهْملَة المضمومة اَی جعل لَهٗ درع مثلهَا من نَار

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی اس کے بعد بنو عبدالاشہل کی طرف تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کا وقت قریب آ گیا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کی ادائیگی کے لئے تیزی سے چلتے ہوئے جا رہے تھے ہمارا گزر ''بقیع'' کے پاس سے ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اُف ہے تم پر اُف ہے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات سے بڑی پریشانی ہوئی میں پیچھے ہٹ گیا میں یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم چلتے رہو! میں نے عرض کی: ایک نئی صورت حال پیش آ گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے فرمایا ہے: تم پر اُف ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ تو فلاں شخص کے بارے میں کہا ہے جسے میں نے بنو فلاں کی طرف وصولی کرنے کے لئے بھیجا تھا اور اس نے ایک چادر خیانت کے طور پر حاصل کر لی تھی تو وہ چادر آگ کی قمیص بن کر اس کو ملی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

''البقیع'' یہ مدینہ منورہ میں موجود مختلف جگہوں کے نام ہیں ان میں سے ایک ''بقیع الخیل'' ہے ایک ''بقیع الخجبہ'' ہے جس میں 'خ' پر زبر ہے اس کے بعد 'ج' ہے ایک ''بقیع غرقد'' ہے اور یہاں یہی مراد ہے کیونکہ امام بزار کی روایت میں یہی الفاظ وضاحت کے ساتھ نقل ہوئے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ''کبر فی ذرعی'' اس میں 'ذ' ہے جس پر زبر ہے اس کے بعد 'ر' ساکن ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مجھے یہ چیز بہت گراں گزری۔

لفظ ''النمرۃ'' میں 'ن' پر زبر ہے 'م' پر زیر ہے اس سے مراد اونی چادر ہے جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ ''فدرع'' اس میں 'د' ہے جس پر پیش ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس جیسی چادر جو آگ سے بنی ہوئی تھی وہ اس کو قمیص کے طور پر پہنا دی گئی ہے۔

2103 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة بَرِيئًا من ثَلَاث دخل الْجنَّة الْكبر والغلول وَالدّين

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے کہ وہ تین چیزوں سے لاتعلق ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تکبر'

خیانت اور قرض"

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2104 - وَعَنْ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بنطع من الْغَنِیمَة فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ تستظل بِهِ من الشَّمْس قَالَ أتحبون اَن یستظل نَبِیكُمْ بِظِلِّ من نَار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد یَوْم الْقِیَامَة

حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غنیمت میں سے ایک چمڑا لایا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ آپ کے لئے ہے' تاکہ آپ اس کے ذریعے دھوپ سے سایہ کرلیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ تمہارا نبی آگ کے ذریعے سایہ حاصل کرے؟"

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی "مراسیل" میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "قیامت کے دن"۔

2105 - وَعَنْ یزِیْد بن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه کتب اِلٰی اَهْلِ الْبَصْرَة سَلام عَلَیْكُمْ أما بعد فَإِن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زماما من شعر من مغنم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلتنِیْ زماما من نَار لم یکن لَكَ اَن تسألنیه وَلَمْ یکن لی اَن اُعْطِیه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِیل اَیْضا

یزید بن معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اس نے اہل بصرہ کی طرف خط میں لکھا:

"تم لوگوں پر سلام ہو! امابعد! ایک مرتبہ ایک شخص نے مال غنیمت میں سے بال کی بنی ایک لگام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے آگ سے بنی ہوئی لگام مجھ سے مانگ لی ہے' تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم یہ مجھ سے مانگو اور مجھے یہ حق نہیں ہے' کہ یہ میں تمہیں دوں"۔

یہ روایت بھی امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے۔

2106 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أما بعد فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من یکتم غالا فَإِنَّهُ مثله-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

یکتم غالا اَی یستر عَلَیْهِ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: امابعد! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے:

"جو شخص خیانت کرنے والے کو چھپائے گا' وہ اُس کی مانند شمار ہوگا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ متن کے الفاظ خیانت کرنے والے کو چھپائے گا' اس سے مراد یہ ہے: اُس کی پردہ

پوشی کرے گا۔

7 - اَلتَّرْغِیْبِ فِیْ الشَّهَادَةِ وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الشُّهَدَاءِ

باب: شہادت کے بارے میں ترغیبی روایات

شہداء کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2107 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحد یدْخل الْجَنَّة یحب اَن یرجع اِلَی الدُّنْیَا وَاِن لَہٗ مَا علی الْاَرْض من شَیْءٍ اِلَّا الشَّهِید فَاِنَّهٗ یتَمَنّٰی اَن یرجع اِلَی الدُّنْیَا فَیقْتل عشر مَرَّات لما یری من الْکَرَامَة

وَفِیْ رِوَایَةٍ: لما یری من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے' اگرچہ اسے دنیا میں واپس جا کر روئے زمین پر موجود تمام چیزیں مل سکتی ہوں' البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف واپس جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے' کیونکہ وہ اس کی عظمت دیکھ لے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ لے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2108 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُؤْتی بالرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجنَّة فَیَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ یَا بن آدم کَیفَ وجدت مَنْزِلك فَیَقُوْلُ اَی رب خیر منزل فَیَقُوْلُ سل وتمنه فَیَقُوْلُ وَمَا اَسالك واَتمنی اَسالك اَن تردنی اِلَی الدُّنْیَا فاقتل فِیْ سَبِیْلك عشر مَرَّات لما یری من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے ابن آدم! تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسے پایا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ بہترین ٹھکانہ ہے' پروردگار فرمائے گا: تم مانگو! وہ عرض کرے گا: میں تجھ سے کیا مانگوں اور کیا آرزو کروں؟ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں واپس بھیج دے' تاکہ مجھے تیری راہ میں' دس مرتبہ شہید کیا جائے (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ لے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَوَدِدْت اَن اغزو فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فاقتل ثُمَّ اغزو فاقتل ثُمَّ اغزو فاقتل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِیْث تقدم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' میری یہ خواہش ہے میں اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لوں اور مجھے شہید کر دیا جائے' پھر جنگ میں حصہ لوں' پھر شہید کر دیا جائے' پھر میں جنگ میں حصہ لوں' پھر مجھے شہید کر دیا جائے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2110 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یغفر للشهید کل ذَنب اِلَّا الدّین - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہید کے ہر گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے' البتہ قرض کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2111 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فیهم فَذکر اَن الْجِهَاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْاِیْمَان بِاللّٰهِ أفضل الْاَعْمَال فَقَامَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن قتلت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تکفر عنی خطایای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِن قتلت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَنت صابر محتسب مقبل غیر مُدبر ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیفَ قلت قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ أتکفر عنی خطایای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نعم اِن قتلت وَاَنت صابر محتسب مقبل غیر مُدبر اِلَّا الدّین فَاِن جِبْرَائِیل قَالَ لی ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیره

❀❀ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا' تمام اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہوں' تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہو' اگر تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو (دشمن کی طرف) رُخ کیے ہوئے ہو' پیٹھ نہ پھیرے ہوئے ہو (تو تمہیں یہ اجر حاصل ہوگا) پھر نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہوں تو کیا میرے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تم ایسی حالت میں قتل ہوئے ہو کہ تم صبر کرنے والے ہو اور ثواب کی امید رکھنے والے ہو (دشمن کی طرف) رُخ کیے ہوئے ہو پیٹھ نہ پھیرے ہوئے ہو (تو تمہیں یہ اجر حاصل ہوگا) البتہ قرض کا معاملہ مختلف ہے (وہ معاف نہیں ہوگا) جبریل نے مجھے یہ بات بتائی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2112 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ عَمِیرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نفس مسلمة يقبضهَا رَبهَا تحب اَن ترجع اِلَيْكُمْ وَاِن لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غير الشَّهِيد قَالَ ابْن اَبِیْ عميرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اقتل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن يكون لی اَهْلِ الْوَبر والمدر

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

اَهْلِ الْوَبر هم الَّذِيْنَ لَا ياْوون اِلٰی جِدَار من الْاَعْرَاب وَغَيرِهِمْ وَاَهْلِ الْمدر اَهْلِ الْقرى والأمصار والمدر محركا هُوَ الطين الصلب المستحجر

❀❀ حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جس کی روح اس کا پروردگار قبض کر لے اور پھر وہ اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ تم لوگوں کی طرف واپس آئے خواہ اسے دنیا اور اس میں موجود سب کچھ مل جائے البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے''۔

حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے دیہاتوں اور شہروں والوں (کی تمام نعمتیں) مل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''اہل الوبر'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو دیہاتی ہوتے ہیں اور وہ کسی دیوار کی پناہ میں نہیں آتے (یعنی کچے جھونپڑوں میں رہتے ہیں) جبکہ ''اہل مدر'' سے مراد بستی اور شہروں کے رہنے والے لوگ ہیں ''المدر'' حرکت کے ساتھ ہے اس سے مراد سخت مٹی ہے جسے پتھر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے (یعنی اینٹ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے)۔

2113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَابَ عمي أنس بن النَّضر عَن قتال بدر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غبت عَن اَوَّل قتال قَاتَلت الْمُشْركين لَئِن اشهدني اللّٰه قتال الْمُشْركين ليرين اللّٰه مَا اصنع فَلَمَّا كَانَ يَوْم اَحَد وانكشف الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعْتَذر اِلَيْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ يَعْنِیْ اَصْحَابه وَاَبْرَا اِلَيْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ

يَعْنِيْ الْمُشْرِكِين ثُمَّ تقدم فَاسْتَقْبَلَهُ سعد بن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا سعد بن معَاذ الْجَنَّة وَرب النَّضر إِنِّي اجد رِيحهَا دون احد قَالَ سعد فَمَا اسْتَطَعْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أصنع مَا صنع قَالَ أنس فَوَجَدنَا بِهِ بضعا وَثَمَانِينَ ضَرْبَة بِالسَّيْفِ أَوْ طعنة بِرُمْح أَوْ رمية بِسَهْم ووجدناه قد قتل وَقد مثل بِهِ الْمُشْركُونَ فَمَا عرفه أحد إِلَّا أُخْته ببنانه فَقَالَ أنس كُنَّا نرى أَوْ نظن أَن هٰذِهِ الْاٰيَة نزلت فِيْهِ وَفِيْ أشباهه (من الْمُؤْمِنِينَ رجال صدقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰه عَلَيْهِ) الْاَحزاب ..... إِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ

الْبضع بِفَتْح الْبَاء وَكسرهَا أفْصح وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلَاث إِلَى التسع وَقِيْلَ مَا بَيْنَ الْوَاحِد إِلٰى أَرْبَعَة وَقِيْلَ من أَرْبَعَة إِلٰى تِسْعَة وَقِيْلَ هُوَ سَبْعَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی جنگ کی' میں اس میں شریک نہیں ہوسکا' اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ میں شرکت کا موقع دیا' تو اللہ تعالیٰ یہ دکھادے گا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ (راوی کہتے ہیں:) جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان ادھر ادھر بکھر گئے تو انہوں نے (یعنی میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے) یہ کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے' میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں (انہوں نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یہ بات کہی) اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے''۔ اس کے حوالے سے میں تیرے سامنے بری الذمہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں (ان کی مراد یہ تھی کہ مشرکین نے جو کیا ہے' اس سے میں بری الذمہ ہوں) پھر وہ آگے بڑھے' ان کے سامنے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے' تو انہوں نے کہا: اے سعد بن معاذ! جنت' نضر کے پروردگار کی قسم ہے' مجھے جنت کی خوشبو اُحد کی دوسری طرف سے آرہی ہے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کیا (یعنی جس طرح لڑائی میں حصہ لیا) میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کے جسم پر تلوار' نیزے اور تیر کے 80 سے زیادہ نشانات پائے اور ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ انہیں شہید کرنے کے بعد ان کے جسم کی بے حرمتی بھی مشرکین نے کی تھی اور ان کی شناخت ان کے انگلیوں کے پوروں سے ہو سکی تھی' اور وہ بھی ان کی بہن نے پہچانی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ رائے رکھتے تھے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم یہ گمان کرتے تھے کہ یہ آیت ان کے بارے میں اور ان جیسے دیگر حضرات کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

''اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں' جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا ہے''...... یہ آیت آخر تک نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا

ہے۔

لفظ ''البضع'' میں ب پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور زیر بھی پڑھی گئی ہے اور یہ زیادہ بہتر ہے اس سے مراد تین سے لے کے نو تک کا عدد ہے ایک قول کے مطابق ایک سے لے کر چار تک کا اور ایک قول کے مطابق چار سے لے کے نو تک کا اور ایک قول کے مطابق سات کا عدد مراد ہوتا ہے۔

2114 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ أتياني فصعدا بِي الشَّجَرَة فادخلاني دَارا هِيَ أحسن وَأفضل لم أر قطّ أحسن مِنْهَا قَالَا لي أما هَذِهِ فدار الشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل تقدم

❀❀ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے انہوں نے مجھے ایک ایسی جگہ پر داخل کیا جو سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ فضیلت والی تھی میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ شہداء کا ٹھکانہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2115 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيءَ بِأَبِيْ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد مثل بِهِ فَوضع بَيْن يَدَيْهِ فَذَهَبت أكشف عَنْ وَجهه فنهاني قومِي فَسمع صَوْت صائحة فَقِيْلَ ابْنة عَمْرو أَوْ أُخْت عَمْرو فَقَالَ لم تبْكي أَوْ لَا تبْكي مَا زَالَت الْمَلَائِكَة تظله بأجنحتها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میرے والد (کی میت) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ان کے جسم کی بے حرمتی کی گئی تھی ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا میں آگے بڑھ کر ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے لگا تو میری قوم نے مجھے اس سے منع کر دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کے چیخنے کی آواز سنی تو یہ بات بتائی گئی: یہ عمرو کی صاحبزادی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عمرو کی بہن ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نہ روؤ! کیونکہ فرشتوں نے مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2116 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما قتل عبد اللّٰه بن عَمْرو بن حَرَام يَوْم أحد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابر أَلا أخبرك مَا قَالَ اللّٰه لابيك قلت بلَى قَالَ مَا كلم اللّٰه أحدًا إِلَّا من وَرَاء حجاب وكلم أَبَاك كفاحا فَقَالَ يَا عبد اللّٰه تمن عَليّ أعطك قَالَ يَا رب تحييني فاقتل فِيك ثَانِيَة قَالَ إِنَّهُ سبق مني أَنهم إِلَيْهَا

لَا یرجعُوْنَ قَالَ یَا رب فابلغ من ورائی فَانْزل اللّٰه هٰذِهِ الْاٰیَة (وَلَا تحسبن الَّذِیْنَ قتلوا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بل اَحْیَاء) آل عمران-الْاٰیَة کلها

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اَیْضًا وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد) کوغزوہ اُحد کے موقع پر قتل کر دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کیا فرمایا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کلام کیا' لیکن اس نے تمہارے والد کے ساتھ کسی حجاب کے بغیر کلام کیا' اور فرمایا: اے عبداللہ! تم میرے سامنے آرزو کرو! میں تمہیں' وہ چیز عطا کروں گا' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے دوبارہ زندہ کر دے' تا کہ مجھے دوبارہ تیری راہ میں قتل کر دیا جائے تو پروردگار نے فرمایا: میری طرف سے یہ بات پہلے طے ہو چکی ہے کہ لوگ دوبارہ دنیا کی طرف نہیں جائیں گے' تو عبداللہ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو میرے پیچھے والوں تک یہ پیغام پہنچا دے' تو اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کی:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ زندہ ہیں'' ...... یہ پوری آیت ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2117 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْت جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ملکا یطیر فِی الْجَنَّة ذَا جناحین یطیر مِنْهَا حَیْثُ شَاءَ مقصوصة قوادمه بالدماء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے جعفر بن ابوطالب کو ایک فرشتے کی شکل میں دیکھا' جو جنت میں اُڑتا ہوا جا رہا تھا' اس کے دو پر تھے' وہ ان کے ذریعے جہاں چاہتا تھا' اُڑ کر چلا جاتا تھا اور اس کے جسم پر خون لگا ہوا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

2118 - وَعَنْ سَالم بن اَبِیْ الْجَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أریهم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النّوم فَرَای جعفرا ملکا ذَا جناحین مضرجین بالدماء وَزید مُقَابله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَهُوَ مُرْسل جید الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ کَانَ جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد ذهبت یَدَاهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَوْم مُؤْتَة فابدله بهما جناحین فَمَنْ أجل ذٰلِکَ سمی جعفرا الطیار

❀❀ حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دو لوگ دکھائے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک فرشتے کی شکل میں دیکھا' جن کے دو پر تھے' جو خون میں لت پت تھے اور حضرت زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) اُن کے مقابل موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت مرسل ہے' اور سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ غزوۂ موتہ کے موقع پر' اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں انہیں دو پر عطا کر دیئے' اسی وجہ سے ان کا نام ''جعفر طیار'' ہے۔

2119 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَنِيئًا لَكَ يَا عبد الله ابوك يطير مَعَ الْمَلَائِكَة فِي السَّمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے عبداللہ! تمہیں مبارک ہو' تمہارا والد آسمان میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2120 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه كَانَ فِيْ غَزْوَة مُؤْتَة قَالَ فالتمسنا جَعْفَر بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فوجدناه فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدنَا بِمَا اَقبل من جسده بضعا وَتِسْعين بَيْن ضَرْبَة ورمية وطعنة

وَفِيْ رِوَايَةٍ فعددنا بِهٖ خمسين طعنة وضربة لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ دبره-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' تو انہیں مقتولین میں پایا' ہم نے ان کے جسم کے سامنے والے حصے پر ۹۰ سے زیادہ ضربوں' تیروں اور زخموں کے نشان پائے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے ان کو شمار کیا' تو وہ پچاس نشانات تھے' جو ضربوں اور زخمی کرنے کے تھے' اور ان میں سے کوئی بھی نشان ان کی پشت کی طرف نہیں تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2121 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زيدا وجعفرا وَعبد الله بن رَوَاحَة وَدفع الرَّايَة اِلٰى زيد فأصيبوا جَمِيعًا قَالَ أنس فنعاهم رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل اَن يَجِيْء الْخَبَر فَقَالَ اَخذ الرَّايَة زيد فأصيب ثُمَّ اَخذهَا جَعْفَر فأصيب ثُمَّ اَخذهَا عبد الله بن رَوَاحَة فأصيب ثُمَّ اَخذ

2121-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب خالد بن الوليد رضي الله عنه' حديث: 5265' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' إذا قتل صاحب الراية هل يأخذ الراية غيره بغير أمر الإمام' حديث: 8334' مسند أحمد بن حنبل - حديث عبد الله بن جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 1702' المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' جعفر بن أبي طالب' حديث: 1445

الرَّايَة سيف من سيوف الله خَالِدِ بْن الْوَلِيدقَالَ فجعل يحدث النَّاس وَعَيناهُ تَذرِفَانِ -وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: وَمَا يسرهم أَنهم عندنَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا' پھر یہ تمام لوگ شہید ہو گئے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کی اطلاع آنے سے پہلے ہی' ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید نے جھنڈا لیا' وہ شہید ہو گیا' پھر جعفر نے اسے حاصل کر لیا' وہ شہید ہو گیا' پھر عبداللہ بن رواحہ نے اسے پکڑا وہ شہید ہو گیا' پھر وہ جھنڈا' اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پکڑ لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو یہ پسند نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2122 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْجِهَاد أفضل قَالَ اَن يعقر جوادك ويهراق دمك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيثِ عَمْرو بن عبسة قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَذكره

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور تمہارا خون بہا دیا جائے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2123 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يجد الشَّهِيد من مس الْقَتْل اِلَّا كَمَا يجد اَحَدُكُم من مس القرصة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید قتل ہونے سے اتنی تکلیف ہی محسوس کرتا ہے' جتنی کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں:

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2124 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَرْوَاح الشُّهَدَاءِ فِيْ اَجْوَاف طير خضر تعلق من ثَمَر الْجَنَّة اَوْ شجر الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

تعلق بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَعين مُهْملَة وَضم اللَّام اَی ترعى من اعالي شجر الْجنَّة

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہتی ہیں' وہ جنت کے پھلوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت کے درختوں کے ساتھ لٹکے رہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے

لفظ ''تعلق'' میں 'ت' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' اس کے بعد 'ل' پر پیش ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جنت کے درختوں کے اوپر والے حصوں میں کھاتی پیتی ہیں۔

2125 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهِيد يشفع فِيْ سَبْعِيْنَ من اَهْل بَيته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شہید اپنے اہل خانہ میں سے 70 افراد کی شفاعت کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2126 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلَى ثَلَاثَة رجل مُؤمن جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو وَقَاتلهمْ حَتّٰى يقتل فَذَلِكَ الشَّهِيد الممتحن فِيْ جنَّة اللّٰه تَحت عَرْشه لَا يفضله النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِفضل دَرَجَة النُّبُوَّة وَرجل فرق على نَفسه من الذُّنُوْب والخطايا جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو قَاتل حَتّٰى يقتل فتلك ممصمصة محت ذُنُوبه وخطاياه اِن السَّيْف محاء للخطايا وَاُدخل من اَي اَبْوَاب الْجنَّة شَاءَ فَاِن لَهَا ثَمَانِيَة اَبْوَاب ولجهنم سَبْعَة اَبْوَاب وَبَعضهَا اَفضل من بعض وَرجل مُنَافِق جَاهد بِنَفسِهِ وَمَاله حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل فَذَلِكَ فِي النَّار اِن السَّيْف لَا يمحو النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ

الـمـمتحن بِفَتْحِ الْحَاء الْمُهْمَلَةِ هُوَ المشروح صَدره وَمِنْه (أُولَئِكَ الَّذِيْنَ امتحن اللّٰه قُلُوْبهم للتقوى) الحجرات - اَی شـرحـهـا ووسـعـهـا - وَفِـيْ رِوَايَةٍ لاَحْـمَـد فَـذٰلِكَ الـمفتخر فِيْ خيمة اللّٰه تَحت عَرْشه وَلَعَلَّه تَصْحِيف

وَفرق بِكَسْر الرَّاء اَی خَائِف وجزع والممصمصة بِضَم الْمِيم الْاَوْلٰى وَفتح الثَّانِيَة وَكسر الثَّالِثَة وبصادين مهملتين هِيَ الممحصة المكفرة

حضرت عتبہ بن عبد سلمی جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(جنگ میں) قتل ہونے والے تین قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص جو مومن ہو اور اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یہاں تک کہ جب دشمن کے سامنے آئے تو اس سے لڑتا ہوا قتل ہو جائے یہ ایسا شہید ہے جو اللہ تعالیٰ کی جنت میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا انبیاء کو اس پر صرف نبوت کے مرتبے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہوگی ایک وہ شخص ہے جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے پھر اپنے مال اور جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ جب دشمن کے سامنے آتا ہے تو اس سے لڑائی کرتے ہوئے مارا جاتا ہے تو یہ بہتری کی حالت میں ہوگا جس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیے جائیں گے کیونکہ تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے یہ جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہے گا اس میں سے داخل ہو جائے گا اس لئے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور جہنم کے سات دروازے ہیں اور ان میں سے کچھ دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں ایک وہ شخص ہے جو منافق ہوتا ہے وہ اپنے مال اور جان کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے یہاں تک کہ جب دشمن کا سامنا کرتا ہے تو لڑتا ہے یہاں تک کہ مارا جاتا ہے وہ جہنم میں جائے گا کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''الممتحن'' میں 'ح' پر زبر ہے اس سے مراد وہ ہے جس کا سینہ کشادہ ہو یہ آیت اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے:

''یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے کشادہ کر دیا'' - یعنی انہیں کھلا اور وسیع کر دیا۔

امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا''

شاید یہاں پر راوی سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔

لفظ ''فرق'' میں 'ر' پر زیر ہے اس سے مراد خوف کا شکار ہونا' گریہ وزاری کرنا ہے۔

لفظ الـمـمـصـمـصـة میں پہلی 'م' پر پیش ہے اور دوسری پر زبر ہے اور تیسری پر زیر ہے اور دو 'ص' ہیں اس سے مراد ختم کرنے والی اور کفارہ بننے والی چیز ہے۔

2127 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءِ ثَلَاثَةٌ رجل خرج بِنَفسِهِ وَمَاله فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يُرِيْدُ اَن يُقَاتل وَلَا يقتل يكثر سَواد الْمُسْلِمِيْن فَاِن مَاتَ اَوْ قتل غفرت لَهُ ذنُوبه كلهَا واجير من عَذَاب الْقَبْر ويؤمن من الْفَزع ويزوج من الْحور الْعين وحلت عَلَيْهِ حلَّة الْكَرَامَة وَيُوضَع على رَاسه تَاج الْوَقَار والخلد وَالثَّانِیْ خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيْدُ اَن يقتل وَلَا يقتل فَاِن مَاتَ اَوْ قتل كَانَت ركبته مَعَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلَام بَيْن يَدى اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى (فِیْ مقْعد صدق عِنْد مليك مقتدر) القمر وَالثَّالِث خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيْدُ اَن يقتل وَيقتل فَاِن مَاتَ اَوْ قتل جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شاهرا سَيْفه وَاضعه على عَاتِقه وَالنَّاس جاثون على الركب يَقُوْلُ اَلا افسحوا لنا فَاِنَّا قد بذلنا دماءنا وَاَموَالنا للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو قَالَ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلَام اَوْ لِنَبِیّ من الْاَنْبِيَاء لزحل لَهُمْ عَن الطَّرِيْق لما يرى من وَاجِب حَقهم حَتّٰى يَاْتُوا مَنَابِر من نور تَحت الْعَرْش فيجلسوا عَلَيْهَا ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس لَا يَجِدُوْنَ غم الْمَوْت وَلَا يغتمون فِی البرزخ وَلَا تفزعهم الصَّيْحَة وَلَا يهمهم الْحساب وَلَا الْمِيْزَان وَلَا الصِّرَاط ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس وَلَا يسْاَلُوْن شَيْئًا اِلَّا اُعْطُوْا وَلَا يشفعون فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شفعوا فِيْهِ ويعطون من الْجَنَّة مَا اَحبُّوا ويتبوؤون من الْجَنَّة حَيْثُ اَحبُّوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ والاصبهانی وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

زحل بالزای والحاء الْمُهْملَة كَذَا فِیْ رِوَايَة الْبَزَّار وَقَالَ الْاَصْبَهَانِیّ فِیْ رِوَايَته لتنحى لَهُمْ عَن الطَّرِيْق وَمعنى زحل وَتَنَحّٰى وَاحِد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداتین قسم کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کو لے کر نکلتا ہے' اس کا ارادہ صرف جنگ میں حصہ لینے کا' یا قتل ہونے کا نہیں ہوتا' وہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ کرنا چاہتا ہے' اگر وہ مرجاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جائے گا' اور اسے قیامت کے خوف سے نجات مل جائے گی اس کی شادی حورعین کے ساتھ ہوگی اور اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا' اور اس کے سر پر وقار کا اور خلد کا تاج رکھا جائے گا' دوسرا وہ شخص ہے' جو ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنے مال اور جان کو لے کر نکلتا ہے' وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ جنگ میں حصہ لے گا لیکن قتل نہیں ہوگا' اگر وہ مرجاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو اس کا گھٹنا' اللہ تعالیٰ کے سامنے' حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے ساتھ ہوگا (جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اقتدار رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں سچائی کا ٹھکانہ''۔

تیسرا وہ شخص ہے' جو اپنی جان اور مال کو ساتھ لے کر نکلتا ہے' اور ثواب کی امید رکھتا ہے' اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ جنگ میں

حصہ لے اور اسے شہید کر دیا جائے' اگر وہ مر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے اپنی تلوار کو سونتا ہوا ہوگا' اور اپنی گردن پر رکھا ہوا ہوگا' لوگ گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے ہوں گے' وہ یہ کہے گا: ہمارے لئے راستہ دو! کیونکہ ہم نے اپنے خون اور اپنے اموال' اللہ کے لئے خرچ کر دیے ہیں' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یا کوئی اور نبی بھی ہوئے' تو وہ اس کو راستہ دے دیں گے' کیونکہ وہ اس کے حق کی ادائیگی کو ملاحظہ کریں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ عرش کے نیچے نور کے منبروں پر آجائیں گے' اور ان پر بیٹھ کر دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے حساب ہو رہا ہے؟ ان لوگوں کو موت کا غم نہیں ہوگا' برزخ میں غم نہیں ہوگا' چیخ (یعنی صور پھونکا جانا) انہیں پریشان نہیں کرے گا' حساب انہیں پریشان نہیں کرے گا' میزان اور حساب انہیں پریشان نہیں کریں گے' یہ لوگ دیکھیں گے: لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ ہو رہا ہے؟ یہ لوگ جو بھی چیز مانگیں گے' وہ انہیں دے دی جائے گی' جس کے بارے میں یہ شفاعت کریں گے' ان کے بارے میں شفاعت قبول ہوگی' جنت میں سے' جو یہ چاہیں گے' وہ انہیں دیا جائے گا' جنت میں جہاں یہ چاہیں گے' وہاں ٹھکانہ اختیار کرلیں گے۔

یہ روایت امام بزار' امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' یہ ایک غریب حدیث ہے۔

لفظ "زحل" میں 'ز' ہے' اور 'ح' ہے' بزار کی روایت میں یہ اسی طرح ہے' اصبہانی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تاکہ وہ راستے سے ان کے لئے ہٹ جائیں" اور "زحل" اور "تنحی" کا مطلب ایک ہی ہے (یعنی ایک طرف ہو جانا)۔

2128 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وقف الْعباد لِلْحساب جَاءَ قوم واضعى سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقِيلَ من هؤُلَاءِ قِيلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِىْ حَدِيْثٍ يَاْتِىْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِسْنَادُهٗ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بندوں کو حساب کے لئے جمع کیا جائے گا' تو کچھ لوگ آئیں گے' جنہوں نے اپنی گردنوں پر تلواریں رکھی ہوئی ہوں گی ان کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے' وہ جنت کے دروازے پر ہجوم کریں گے' تو دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا جائے گا: کہ یہ شہداء ہیں' یہ زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا"

یہ روایت امام طبرانی نے' ایک حدیث میں ذکر کی ہے' جو آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس کی سند حسن ہے۔

2129 - وَعَنْ نعيم بن عمار رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الشُّهَدَاءِ افضل قَالَ الَّذِيْنَ اِن يلقوا فِى الصَّفّ لَا يلفتون وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى يقتلُوْا اُولٰئِكَ ينطلقون فِى الغرف الْعلا من الْجَنَّة ويضحك اِلَيْهِمْ رَبّهُمْ وَاِذَا ضحك رَبك اِلٰى عبد فِى الدُّنْيَا فَلَا حِسَاب عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى ورواتهما ثِقَات

حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ کہ جب وہ صف میں شامل ہوتے ہیں' تو اس وقت تک منہ نہیں موڑتے' جب تک انہیں قتل نہیں کر دیا جاتا' یہ لوگ جنت کے اوپر والے بالا خانوں میں چلتے ہوں گے' ان کا پروردگار ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا' جب تمہارا پروردگار' دنیا میں کسی بندے کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' تو اس سے حساب نہیں لیا جاتا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

2130 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْجِهَاد عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يلتقون فِي الصَّفّ الْاَوَّل فَلَا يلفتون وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى يقتلُوْا اُولَئِكَ يتلبطون فِي الغرف من الْجَنَّة يضْحك اِلَيْهِم رَبك وَاِذَا ضحك اِلٰى قوم فَلَا حِسَاب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

يتلبطون مَعْنَاهُ هُنَا يضطجعون وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' ان لوگوں کا ہوگا' جو صف میں (دشمن کے سامنے) آتے ہیں' تو اپنے چہرے نہیں پھیرتے' یہاں تک کہ شہید ہو جاتے ہیں' یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں آرام کریں گے' ان کا پروردگار' ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' جب وہ کسی قوم کی طرف دیکھ کر ہنس پڑتا ہے' تو ان لوگوں سے حساب نہیں لیا جائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ یتلبطلون کا یہاں مطلب' آرام کرنا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2131 - ـن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اَوَّل ثَلَاثَة يـد ـوْنَ الْجَنَّة الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تتقى بهم المكاره اِذا أمروا سمعُوْا وأطاعوا وَاِن كَانَت لرجل مِنْهُم حَاجَة اِلَى السُّلْطَان لم تقض لَهٗ حَتّٰى يَمُوْت وَهِي فِيْ صَدره وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدعو يَوْم الْقِيَامَة الْجَنَّة فتأتى بزخرفها وَزينتها فَيَقُوْلُ اَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتلُوْا فِيْ سبيلى وَقتلُوْا وأوذوا وَجَاهدُوا فِيْ سبيلى ادخُلُوا الْجَنَّة فيدخلونها بِغَيْر حِسَاب وَتَاْتِي الْمَلَائِكَة فيسجدون فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا نَحْنُ نُسَبِّح بحَمْدك اللَّيْل وَالنَّهَار ونقدس لَك من هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ آثرتهم علينا فَيَقُوْلُ الرب عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتلُوْا فِيْ سبيلى وأوذوا فِيْ سبيلى فَتدخل عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَة من كل بَاب سَلَام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ لٰكِن مَتنه غَرِيْبٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلی تین

قسم کے افراد جو جنت میں داخل ہوں گے (ان میں سے ایک) غریب مہاجرین ہیں' کہ مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے' جب انہیں کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے' تو وہ اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں' اور اگر ان میں سے کسی کو حاکم وقت کے پاس کوئی ضرورت پیش ہو' تو اس کا کام نہ ہو سکے' یہاں تک کہ وہ مرجائیں' اور وہ ضرورت اس کے سینے میں ہی رہ جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے بارے میں حکم دے گا' اسے آرائش وزیبائش کے ہمراہ سجایا جائے گا' پھر پروردگار فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جو میری راہ میں جنگ میں حصہ لیتے تھے' اور شہید ہوئے' انہیں اذیت پہنچائی گئی' ان لوگوں نے میری راہ میں جہاد کیا' تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ اس میں کسی حساب کے بغیر داخل ہو جائیں گے' پھر فرشتے آئیں گے اور سجدے میں گر جائیں گے' پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم دن رات تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تقدیس بیان کرتے ہیں' یہ کون لوگ ہیں؟ جنہیں تو نے ہم پر ترجیح دی ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں' جنہوں نے میری راہ میں جنگ میں حصہ لیا' انہیں میری راہ میں اذیت پہنچائی گئی' تو فرشتے ہر دروازے سے ان لوگوں کے پاس جائیں گے' اور یہ کہیں گے:

''تم پر سلام ہو' اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر کیا اور آخرت کا ٹھکانہ' بہترین ہے''۔

یہ روایت اصبہانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس کا متن غریب ہے۔

2132 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبرکُمْ عَن الأجود الأجود اللّٰه الأجود الأجود وَاَنا اَجود ولد آدم وأجودهم من بعدِی رجل علم علما فنشر علمه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة امة وَحده وَرجل جاد بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کو سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی' اللہ تعالیٰ ہے' جو سب سے زیادہ سخی ہے' اور اولادِ آدم میں' سب سے زیادہ سخی میں ہوں' اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے' جو علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اپنے علم کو پھیلاتا ہے' اسے قیامت کے دن ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا' ایک وہ شخص (سب سے زیادہ سخی ہے) جو اپنی جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جاتا ہے' اور شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2133 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل حَدِيْثٍ قبله وَمَتنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن للشهيد عِنْد اللّٰه سبع خِصَال اَن يغْفر لَهٗ فِيْ اَوَّل دفْعَة من دَمه وَيرى مَقْعَده من الْجَنَّة ويحلى حلَّة الْإِيمَان ويجار من عَذَاب الْقَبْر ويأمن من الْفَزع الْاَكْبَر وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقَار الياقوتة مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ويزوج ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَة من الْحور الْعين ويشفع فِيْ

سَبْعِيْنَ اِنْسَانا من اَقَاربه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاد اَحْمد حسن

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے'اس سے پہلے والی روایت کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس کا متن یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سات خصوصیات ہوں گی' ایک یہ کہ شہید کا پہلا خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت ہوجاتی ہے' اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے' اور وہ ایمان کا حلہ پہنتا ہے' اور اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا' اور قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا' جس کا ایک یاقوت' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' اور اس کی حورعین سے تعلق رکھنے والی ۷۲ حوروں کے ساتھ شادی کردی جائے گی اور اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے' ۷۰ افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ روایت کی سند حسن ہے۔

2134 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للشهيد عِنْد اللّٰه سِتّ خِصَال يغْفر لَهُ فِيْ اَوَّل دفْعَة وَيرى مَقْعَده من الْجنَّة ويجار من عَذَاب الْقَبْر ويأمن من الْفَزع الْاَكْبَر وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقار الياقوتة مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ويزوج اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ من الْحور الْعين وَيشفع فِيْ سَبْعِيْنَ من اَقَاربه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح غَرِيْبٌ الدفعة بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُون الْفَاء وَهِي الدفقة من الدَّم وَغَيْره

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید کو اللہ [illegible] کی بارگاہ چھ خصوصیات حاصل ہوں گی' خون پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہوجائے گی' وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا' اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا' بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کی ہولناکی) سے' وہ محفوظ ہوگا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا' جس کا ایک یاقوت' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' اس کی شادی 72 حورعین سے کی جائے گی' اور وہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے 70 افراد کے بارے میں شفاعت کرے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

لفظ ''الدفعة'' میں' د' پر پیش ہے' اس کے بعد' ف' ساکن ہے' اس سے مراد خون یا کسی اور چیز کا اچھل کر گرنا ہے۔

2135 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من قطرتين واثرين قَطْرَة دموع من خشيَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَما الأثران فأثر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَأثر فِيْ فَرِيضَة من فَرَائض الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی چیز' دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلنے والے آنسوؤں کا قطرہ' اور خون کا وہ قطرہ' جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو' جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے' ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگتا ہے' اور ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (یعنی نمازی کی پیشانی پر) بنتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2136 - وَعَنْ مُجَاهِد عَن يزِيْد بن شَجَرَة وَكَانَ يزِيْد بن شَجَرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّن يصدق قَوْلِهِ فعله خَطَبنَا فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اذْكروا نعْمَة اللّٰه عَلَيْكُمْ مَا أحسن نعْمَة اللّٰه عَلَيْكُمْ ترى من بَيْن اَخْضَر وأحمر واصفر وَفِي الرِّجَال مَا فِيْهَا وَكَانَ يَقُوْلُ إِذا صف النَّاس للصَّلَاة وصفوا لِلْقِتَالِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء وأبواب الْجَنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وزين الْحور الْعين واطلعن فَإِذَا أقبل الرجل قُلْنَ اللّٰهُمَّ انصره وَإِذَا أدبر احتجبن مِنْهُ وقلن اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ فانهكوا وُجُوْه الْقَوْم فدى لكم اَبِيْ وَامي وَلَا تخزوا الْحور الْعين فَإِن اَوَّل قَطْرَة تنضح من دَمه تكفر عَنْهُ كل شَيْءٍ عمله وَينزل إِلَيْهِ زوجتان من الْحور الْعين يمسحان التُّرَاب عَنْ وَجهه ويقولان فدانا لَك وَيَقُوْلُ فدانا لكمَا ثُمَّ يكسى مائَة حلَّة من نسج بني آدم وَلٰكِن من نبت الْجَنَّة لَو وضعن بَيْن أصبعين لوسعن وَكَانَ يَقُوْلُ نبئت اَن السيوف مَفَاتِيح الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْقين إِحْدَاهمَا جَيِّدَة صَحِيْحَة وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الْبَعْث إِلَّا انه قَالَ فَإِن اَوَّل قَطْرَة تقطر من دم اَحَدُكُمْ يحط اللّٰه عَنْهُ بهَا خطاياه كَمَا يحط الْغُصْن من ورق الشّجر وتبتدره اثْنَتَانِ من الْحور الْعين وتمسحان التُّرَاب عَنْ وَجهه ويقولان فدانا لَك وَيَقُوْلُ فدانا لكمَا فيكسى مائَة حلَّة لَو وضعت بَيْن أُصْبُعِي هَاتين لوسعتاهما لَيست من نسج بني آدم وَلكنهَا من ثِيَاب الْجَنَّة مكتوبون عِنْد اللّٰه بأسمائكم وسماتكم ...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اَيْضًا عَن يزِيْد بن شَجَرَة مَرْفُوْعًا مُخْتَصرًا وَعَنْ جدان اَيْضًا مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْح الْمَوْقُوْف مَعَ انه قد يُقَال إِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّأْي فسبيل الْمَوْقُوْف فِيْهِ سَبِيْل الْمَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وَيزِيْد بن شَجَرَة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْجِيم مفتوحتين قِيْلَ لَهُ صُحْبَة وَلَا يثبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وانهكوا وُجُوْه الْقَوْم هُوَ بِكَسْر الْهَاء بعد النُّوْن اَي أجهدوهم وابلغوا جهدهمْ والنهك الْمُبَالغَة فِيْ كل شَيْءٍ

مجاہد نے' یزید بن شجرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' یزید بن شجرہ ایک ایسے فرد ہیں' جن کا قول ان کے فعل کی تصدیق کرتا تھا' ان کے بارے میں یہ منقول ہے: مجاہد بیان کرتے ہیں: انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر نعمتوں کو یاد کرو' اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنی عمدہ نعمتیں کی ہیں؟ تم سبز' سرخ اور زرد' ہر قسم کی چیزیں حاصل کر رہے ہو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا: جب نماز کے لئے صف بنائی جاتی ہے' جب لڑائی کے لئے صف بندی کی جاتی ہے' تو آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں حورعین کو آراستہ کیا جاتا ہے' وہ جھانکتی ہیں' جب کوئی شخص آگے بڑھتا ہے' تو وہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مدد کر! اور جب کوئی شخص پیٹھ پھیر لیتا ہے' تب وہ حوریں' اس سے حجاب کر لیتی ہیں' اور کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے (پھر یزید بن شجرہ نے فرمایا:) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! تم لوگ حورعین کو رسوا نہ کرنا' کیونکہ آدمی کے خون کا پہلا قطرہ اس کے ہر عمل کا کفارہ بن جاتا ہے' اور دو حورعین اس کی طرف اتر کر آتی ہیں' اور وہ اس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں' اور کہتی ہیں: ہم تم پر فدا ہو جائیں' اور وہ کہتا ہے: میں تم پر فدا ہو جاؤں' پھر اس شخص کو ایک سو حلے پہنائے جاتے ہیں' لیکن وہ جنت میں بنے ہوئے ہوتے ہیں' اور ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان سب کو دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے' تو ان میں پورے آجائیں' وہ شخص کہتا ہے: مجھے یہ بات بتائی گئی تھی کہ

''تلواریں جنت کی کنجیاں ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک مستند صحیح ہے' امام بیہقی نے اسے کتاب ''البعث'' میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کبھی شخص کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' یوں جس طرح ٹہنی درخت کے پتے جھاڑ دیتی ہے' اور دو حورعین لپک کر اس کی طرف آتی ہیں' اور اس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور کہتی ہیں: ہم تم پر فدا ہو جائیں' وہ کہتا ہے: میں تم پر فدا ہو جاؤں' پھر اس کو ایک سو حلے پہنائے جاتے ہیں' کہ اگر ان سب کو دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے' تو وہ ان کے درمیان پورے آجائیں' وہ بنی نوع انسان کے بُنے ہوئے نہیں ہوتے' بلکہ وہ جنت میں پیدا ہوئے ہوتے ہیں' تمہارے نام اور تمہاری نشانیاں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی ہیں''

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے' یزید بن شجرہ کے حوالے سے ''مرفوع'' اور مختصر حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ جدعان کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ حدیث ''موقوف'' ہے' یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس طرح کی روایت اپنی رائے سے بیان نہیں کی جاسکتی' تو اگر اس کو' موقوف'' بھی مان لیا جائے' تو اس میں ''مرفوع'' ہونے کی گنجائش موجود ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ'' شجرۃ'' میں' ش' پر اور' ج' پر زبر ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' لیکن یہ بات ثابت شدہ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ'' وانہکو وجوہ القوم'' (ایس بی آر) اس میں' ہ' پر زیر ہے' اس کے بعد' ن' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ پریشانی کا شکار ہو گئے

لفظ ''النھك'' کا مطلب کسی بھی چیز کے بارے میں مبالغہ کرنا ہے۔

2137 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر الشَّهِيد عِند النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجف الْاَرْض من دم الشَّهِيد حَتّٰی تبتدره زوجتاه كَاَنَّهُمَا ظئران أظلتا فصيليهما فِیْ براح من الْاَرْض وَفِیْ يَد كل وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حلَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب

الظِّئر بِكَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا همزَة سَاكِنة هِیَ الْمُرْضع وَمَعْنَاهُ اَن زوجتيه من الْحور الْعين تبتدر انه وتحنوان عَلَيْهِ وتظلانه كَمَا تحنو النَّاقة الْمُرْضع على فصيلها وَيحْتَمل اَن يكون أضلتا بالضاد فَيكون النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شبه بدارهما اِلَيْهِ بالالفة والحنو والشوق كبدار النَّاقة الْمُرْضع اِلٰی فصيلها الَّذِیْ اضلته وَيُؤَيّد هٰذَا الِاحْتِمَال قَوْله فِیْ براح من الْاَرْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

والبراح بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْملَة هِیَ الْاَرْض المتسعة لَا زرع فِيْهَا وَلَا شجر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید کے خون سے ابھی زمین خشک نہیں ہوتی کہ اس سے پہلے اس کی بیویاں لپک کر اس کی طرف آتی ہیں جو ایسی اونٹنیوں کی طرح ہوتی ہیں جنہوں نے اپنے دودھ پیتے بچوں پر بے آب و گیاہ زمین پر سایہ کیا ہوا ہوتا ہے' ان دونوں بیویوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایسا حلہ ہوتا ہے جو دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے شہر بن حوشب کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن کا لفظ ''الظئر'' اس میں 'ظ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ء' ہے' اس سے مراد دودھ پلانے والی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ حورعین سے تعلق رکھنے والی اس کی دو بیویاں لپک کر اس کی طرف آتی ہیں' اور اس پر یوں مہربان ہوتی ہیں یوں سایہ کرتی ہیں جس طرح دودھ پلانے والی اونٹنی اپنے دودھ پیتے بچے پر مہربان ہوتی ہیں یہ اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ لفظ ''اظلت'' اصل میں ض کے ساتھ ''اضلتا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حوروں کو اس آدمی کی طرف لپک کر آنے ان کی مہربانی نرمی اور شوق کو اس بات سے تشبیہ دی ہو کہ جس طرح دودھ پلانے والی اونٹنی اپنے دودھ پیتے بچے کی طرف لپک کر آتی ہے جسے اس نے گم کر دیا ہو اور اس احتمال کی تاویل ان الفاظ سے ہوتی ہے ''بے آب و گیاہ زمین'' - باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''البراح'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد ایسی وسیع زمین ہے' جہاں کوئی کھیت یا درخت نہ ہو۔

2138 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ اَرْبَعَة رجل مُؤْمِن جيد الْاِيمَان لَقِی الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰی قتل فَذَاك الَّذِیْ يرفع النَّاس اِلَيْهِ اَعينهم

2137- سنن ابن ماجه' كتاب الجهاد' باب فضل الشهادة في سبيل الله' حديث: 2795' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجهاد' باب أجر الشهادة' حديث: 9270' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب فضل الجهاد' ما ذكر في فضل الجهاد والحث عليه' حديث: 18929' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7771' الجهاد لابن المبارك' حديث: 19

يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرفع رَاسه حَتّٰى وَقعت قلنسوته فَلَا اَدْرِى قلنسوة عمر اَرَادَ ام قلنسوة النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرجل مُؤْمِن جيد الْإِيمَان لَقِي الْعَدو فَكَاَنَّمَا ضرب جلده بشوك طلح من الْجُبْن اَتَاهُ سهم غرب فَقتله فَهُوَ فِي الدرجَة الثَّانِيَة وَرجل مُؤْمِن خلط عملا صَالحا وَآخر سَيِّئًا لَقِي الْعَدو فصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِي الدرجَة الثَّالِثَة وَرجل مُؤْمِن أسرف على نَفسه لَقِي الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِي الدرجَة الْاَوْلى

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ القلنسوة هُوَ مَا يلبس فِي الرَّاس

والطلح بِفَتْح الطَّاء الْمُهْملَة وَسُكُون اللَّام نوع من الْاَشْجَار ذِىْ الشوك والجبن بِضَم الْجِيم وَإِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الْخَوْف وَعدم الْإِقْدَام وَسَهْم غرب غرب بِالْإِضَافَة اَيْضًا وبسكون الرَّاء وتحريكها فِيْ كليهمَا اَيْضًا اَرْبَعَة وُجُوْه هُوَ الَّذِىْ لَا يدرى راميه وَلَا من اَيْنَ جَاءَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شہداء چار قسم کے ہوتے ہیں' وہ مومن جس کا ایمان عمدہ ہو جو دشمن کا سامنا کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھائے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے' یہ وہ شخص ہوگا کہ قیامت کے دن لوگ نگاہیں اٹھا کر اس کی طرف دیکھیں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا سر اتنا اٹھایا کہ اُن کی ٹوپی گر گئی' اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی کا ذکر' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ذکر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دوسرا وہ شخص جو مومن ہو اور اس کا ایمان عمدہ ہو وہ دشمن کا سامنا کرے اور اس کا یہ عالم ہو خوف کی وجہ سے اسے یوں لگتا ہو کہ جیسے اس کی پشت پر خاردار چیز کے ذریعے ضرب لگائی گئی ہے' پھر ایک اجنبی تیر آ کر اسے قتل کر دے' تو یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔

تیسرا وہ مومن ہے' جس نے نیک عمل کے ساتھ برے عمل بھی کیے ہوں' وہ دشمن کے سامنے آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھائے' یہاں تک کہ قتل ہو جائے تو وہ تیسرے درجے میں ہوگا۔

چوتھا وہ مومن ہے' جس نے اپنی جان پر زیادتی کی ہو اور دشمن کا سامنا کرے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے تو یہ پہلے والے درجے میں ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی' امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ قلنسوۃ سے مراد وہ چیز ہے جو سر پر پہنی جاتی ہے (یعنی ٹوپی مراد ہے)۔

لفظ ''طلح'' میں 'ط' پر زبر ہے 'ل' ساکن ہے یہ درخت کی ایک مخصوص قسم ہے جو کانٹے دار ہوتا ہے۔

لفظ ''الجبن'' اس میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ب' ساکن ہے' اس سے مراد خوف ہے (یعنی بزدلی دکھانا ہے)۔

لفظ ''سہم غرب'' اس میں ''غرب'' اضافت کے ساتھ بھی ہے 'ر' ساکن بھی ہے' اور اس پر حرکت بھی ہے دونوں صورتوں میں اس کی چار صورتیں بنیں گی' لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے بارے میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کو پھینکنے والا شخص کون تھا؟ اور یہ

کس طرف سے آیا؟

2139 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءِ علی بارق نهر بِبَاب الْجَنَّة فِیْ قبّة خضراء یخرج عَلَیْهِمْ رزقهم من الْجَنَّة بکرَة وعشیا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء جنت کے دروازے کے پاس موجود نہر کے کنارے پر ایک سبز قبے میں ہوتے ہیں جنت سے ان کا رزق نکل کر ان کے پاس صبح وشام آتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2140 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما اُصِیب اِخْوَانکُمْ جعل اللّٰه اَرْوَاحهم فِیْ جَوف طیر خضر ترد اَنهَار الْجَنَّة تَاْکُل من ثمارها وتأوی اِلٰی قنادیل من ذهب معلقَة فِیْ ظلّ الْعَرْش فَلَمَّا وجدوا طیب مَاْکَلهمْ وَمَشْرَبهمْ وَمَقِیلهمْ قَالُوْا من یبلغ اِخْوَاننَا عَنَّا انا اَحیَاء فِی الْجَنَّة نرْزق لِئَلَّا یَزْهَدُوا فِی الْجِهَاد وَلَا ینکلُوْا عَن الْحَرْب فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰی انا ابلغهم عَنْکُم قَالَ فَاَنْزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تحسبن الَّذِیْنَ قتلوا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا) آل عمران -اِلٰی آخر الْاٰیَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

ینکلُوْا مُثَلّثَة الْکَاف اَی یجبنوا ویتاخروا عَن الْجِهَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں وہاں سے پھلوں کو کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کے ٹھہرتے ہیں جب وہ اپنے کھانے پینے اور آرام گاہ کی خوشبو محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو کون یہ پیغام پہنچائے گا؟ کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ کو چھوڑ نہ دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم لوگوں کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو'' - یہ آیت کے آخر تک ہے

یہ روایت امام ابوداؤد امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''ینکلوا'' اس سے مراد بزدلی دکھانا' جہاد سے پیچھے ہٹنا ہے۔

2141 - وَعَنْ رَاشد بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِيْنَ يفتنون فِيْ قُبُورِهِم إِلَّا الشَّهِيد قَالَ كفى ببارقة السيوف على رَأسه فتنة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

راشد بن سعد نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مومنوں کا کیا معاملہ کہ انہیں ان کی قبروں میں آزمائش کا شکار کیا جائے گا' البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر پر تلواروں کا چمکنا ہی آزمائش ہونے کے لئے کافی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2142 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اسود اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رجل اسود منتن الرِّيح قَبِيح الْوَجْه لَا مَال لي فَإِن اَنا قَاتَلت هَؤُلَاءِ حَتّٰى أقتل فَأَيْنَ اَنا قَالَ فِي الْجَنَّة فقاتل حَتّٰى قتل فَاَتَاهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد بيض اللّٰه وَجهك وَطيب رِيحك وَاَكْثر مَالك وَقَالَ لِهٰذَا اَوْ لغيره لقد رَاَيْت زَوجته من الْحور الْعين نازعته جُبَّة لَهُ من صوف تدخل بَيْنه وَبَيْن جبته

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک سیاہ فام شخص ہوں جس کا جسم بدبودار ہے' اور چہرہ بدصورت ہے میرے پاس مال بھی نہیں ہے اگر میں ان کے ساتھ جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں اس شخص نے لڑائی حصہ لیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے چہرے کو سفید کر دیا ہے تمہاری خوشبو کو پاکیزہ کر دیا ہے تمہارے مال کو زیادہ کر دیا ہے (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں یا شاید کسی اور شخص کے بارے میں یہ فرمایا تھا: میں نے حور عین سے تعلق رکھنے والی اس کی بیوی کو دیکھا کہ وہ اس کے اونی جبے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2143 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بخباء اَعْرَابِي وَهُوَ فِيْ اَصْحَابه يُرِيدُوْنَ الْغَزْو فَرفع الْاَعْرَابِي نَاحيَة من الخباء فَقَالَ من الْقَوْم فَقِيْلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه يُرِيدُوْنَ الْغَزْو فَقَالَ هَلْ من عرض الدُّنْيَا يصيبون قِيْلَ لَهُ نَعَمْ يصيبون الْغَنَائِم ثُمَّ تقسم بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعمد اِلٰى بكر لَهُ فاعتقله وَسَار مَعَهم فَجعل يدنو ببكره اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجعل اَصْحَابه يذودون بكره عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوا لي النجدي فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ لمن مُلُوك الْجنَّة قَالَ فَلَقوا الْعَدو فاستشهد فَاُخبر بِذٰلِكَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ فَقعدَ عِنْد

رَاسه مُسْتَبْشِرًا اَوْ قَالَ مَسْرُوْرًا يضحك ثُمَّ اعرض عَنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ مُسْتَبْشِرًا تضحك ثُمَّ اَعرَضت عَنْهُ فَقَالَ اما مَا رَاَيْتُم من استبشاری اَوْ قَالَ سروری فَلَمَّا رَاَيت من كَرَامَة روحه على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاما اعراضی عَنْهُ فَاِن زَوجته من الْحور الْعين الْاٰن عِنْد رَاسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک دیہاتی کے خیمے کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تھے یہ لوگ کہیں جنگ میں جا رہے تھے اس دیہاتی نے اپنے خیمے کا ایک کنارہ ہٹایا اور دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں اور ان کے اصحاب ہیں جو جنگ میں حصہ لینے کے لئے جا رہے ہیں اس نے دریافت کیا: کیا کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے؟ اسے بتایا گیا: جی ہاں! انہیں مال غنیمت بھی نصیب ہوگا پھر اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا تو وہ اپنے جوان اونٹ کی طرف بڑھا اس کے گلے میں رسی ڈالی اور ان حضرات کے ساتھ روانہ ہو گیا وہ اپنا اونٹ آگے کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونا چاہتا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کے اونٹ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے کر دیتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نجدی کو میرے پاس آنے دو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ جنت کے بادشاہوں میں سے ایک ہے راوی بیان کرتے ہیں: پھر ان لوگوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس شخص نے جام شہادت نوش کر لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سرہانے کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ پہلے آپ خوش تھے اور آپ مسکرا رہے تھے پھر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے =تم نے جو میری خوشی دیکھی تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میرا جو سرور دیکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو جو عزت عطا کی تھی اس کی وجہ سے تھا اور میں نے منہ اس سے اس لئے پھیر لیا کہ ابھی اس کی حورعین بیوی اس کے سرہانے کے پاس آ گئی ہے"۔

اسے امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2144 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُم الرّبيع بنت الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِي اُم حَارِثَة بنت سراقَة اَتَت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تُحَدِّثنِيْ عَن حَارِثَة وَكَانَ قتل يَوْم بدر فَاِن كَانَ فِي الْجنَّة صبرت وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ اجتهدت عَلَيْهِ بالبكاء فَقَالَ يَا اُم حَارِثَة اِنَّهَا جنان فِي الْجنَّة وَاِن ابْنك اَصَاب الفردوس الْاَعْلٰى - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا یہ اُم حارثہ بنت سراقہ رضی اللہ عنہا ہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ (راوی کہتے ہیں:) وہ صاحب غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہوئے تھے، اگر وہ جنت میں ہوا تو میں اس پر صبر سے کام لوں گی

اور اگر مختلف صورت ہوئی تو میں اس پر بھرپور روؤں گی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ حارثہ! جنت میں مختلف درجات ہیں' اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ تک پہنچ گیا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2145 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب رَبنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى من رجل غزا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِيْ اَصْحَابه فَعلم مَا عَلَيْهِ فَرجع حَتّٰى أهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لملائكته انْظُرُوا اِلٰى عَبدِي رَجَعَ رَغْبَة فِيْمَا عِنْدِي وشفقة مِمَّا عِنْدِي حَتّٰى أهريق دَمه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن عَطاءٍ بن السَّائِب عَن مرّة عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہمارا پروردگار اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اس کے ساتھی جنگ میں پسپا ہو جاتے ہیں' اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اسے کتنا نقصان ہوگا؟ لیکن وہ پھر (میدان جنگ کی طرف) واپس آتا ہے' یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے اس فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! یہ اس چیز کی طرف رغبت رکھتے ہوئے (میدان جنگ کی طرف) واپس گیا ہے' جو چیز میرے پاس موجود ہے' اس چیز سے ڈرتے ہوئے واپس آ گیا ہے' جو میرے پاس موجود ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا گیا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے عطاء بن سائب کے حوالے سے مرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2146 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَتَقَدَّمَ لَفظهمْ فِيْ قيام اللَّيْل وَتَقَدَّمَ فِيْهِ اَيْضًا حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ الله ويضحك اِلَيْهِمْ ويستبشر بهم اَلَّذِيْ اِذا انكشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَهَا بِنَفسِهِ لله عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن يقتل وَاِمَّا اَن ينصره الله ويكفيه فَيَقُوْلُ انْظُرُوا اِلٰى عَبدِي هٰذَا كَيفَ صَبر لي بِنَفسِهِ

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ امام احمد' امام یعلیٰ اور امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور ان کے نقل کردہ الفاظ "رات کے نوافل ادا کرنے کے بارے میں" پہلے گزر چکے ہیں۔

اسی باب میں' اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے' ایک اس وقت جب کوئی گروہ لڑائی کے لئے تیاری کرے' تو وہ شخص اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے لئے لڑائی میں پیش کر دے' یا شہید ہو جائے

یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے جو اس کے لئے کفایت کر جائے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! اس نے میرے لئے کیسے اپنی ذات کے حوالے سے صبر سے کام لیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2147 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اُنَاس اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْعَثْ مَعنا رجَالًا يعلمونا الْقُرْآن وَالسّنة فَبعث اِلَيْهِم سَبْعِيْنَ رجلا من الْاَنْصَار يُقَال لَهُمُ الْقُرَّاء فيهم خَالِيْ حرَام يقرؤون الْقُرْآن وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بِاللَّيْلِ يتعلمون وَكَانُوْا بِالنَّهَارِ يجيئون بِالْمَاءِ فيضعونه فِي الْمَسْجِد ويحتطبون فيبيعونه ويشترُوْنَ بِهِ الطَّعَام لاهل الصّفة وللفقراء فبعثهم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فعرضوا لَهُم فَقَتَلُوْهُم قبل اَن يبلغُوا الْمَكَان فَقَالُوا اللّٰهُمَّ ابلغ عَنَّا نَبينَا اَنا قد لقيناك فرضينا عَنْك ورضيت عَنَّا قَالَ وأتى رجل حَرَامًا خَال أنس من خَلفه فطعنه برُمْح حَتّٰى أنفذه فَقَالَ حرَام فزت وَرب الْكَعْبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اِخْوَانكُمْ قد قتلوا وَاِنَّهُم قَالُوا اللّٰهُمَّ أبلغ عَنَّا نَبينَا اَنا قد لقيناك فرضينا عَنْك ورضيت عَنَّا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

✿✿ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور گزارش کی:) کیا آپ کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیجیں' جو ہمیں قرآن اور سنت کی تعلیم دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان کی طرف بھیجا' ان حضرات کو "قاری صاحبان" کہا جاتا تھا' ان میں میرے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور رات کے وقت ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے تھے' یہ علم سیکھتے تھے دن کے وقت یہ لوگ پانی لے کر آتے تھے اور اسے مسجد میں رکھتے تھے' یہ لوگ لکڑیاں اکٹھی کر کے انہیں فروخت کرتے تھے' اس کے ذریعے اہل صفہ اور غریبوں کے لئے کھانا خریدا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا' تو اُن لوگوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا' تو ان حضرات نے کہا: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں' اور تو ہم سے راضی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے' وہ پیچھے سے ان کی طرف آیا اور انہیں نیزہ مارا' یہاں تک کہ وہ نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا' تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں' اور تو ہم سے راضی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

2148 - وَفِيْ رِوَايَة لِلْبُخَارِيّ قَالَ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انزل فِي الَّذِيْنَ قتلوا ببئر مَعُوْنَة قُرْآن قرأناه ثُمَّ نسخ بعد بلغُوا قَومنَا اَنا قد لَقينَا رَبنَا فَرضِي عَنَّا ورضينا عَنْهُ

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو لوگ بئر معونہ کے مقام پر شہید کیے گئے تھے ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا تھا' جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے' اس کے بعد ان (آیات) کو منسوخ کر دیا گیا (ان آیات میں یہ الفاظ تھے: یا ان کا مفہوم یہ ہے:)

''ہماری قوم تک یہ بات پہنچا دو! کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' وہ ہم سے راضی ہے' اور ہم اس سے راضی ہیں''۔

2149 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلنَا عبد الله عَن هٰذِهِ الْاٰيَة (وَلَا تحسبن الَّذِيْنَ قتلوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بل اَحيَاء عِند رَبِّهِمْ يرزقُوْنَ) آل عمران فَقَالَ اما انا فَقَدْ سَاَلنَا عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحهم فِيْ جَوف طير خضر لَهَا قناديل معلقَة بالعرش تسرح من الْجَنَّة حَيْثُ شَاءَ ت ثُمَّ تاوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيل فَاطلع عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطلاعة فَقَالَ هَلْ تشتهون شَيْئًا قَالُوْا اَى شَيْءٍ نشتهي وَنَحْنُ نَسْرَح من الْجَنَّة حَيْثُ شِئْنَا فَفعل ذٰلِكَ بهم ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا رَاَوْا اَنهم لن يتركوا من اَن يسْاَلُوا قَالُوْا يَا رب نُرِيد اَن ترد اَرْوَاحنَا فِيْ اَجْسَادنَا حَتّٰى نقْتل فِيْ سَبِيْلك مرّة اُخْرٰى فَلَمَّا رأى اَن لَيْسَ لَهُمْ حَاجَة تركُوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهمَا

مسروق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا ہو' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہیں' اور انہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں' ان کے لئے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں' یہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں' اُڑ کر چلے جاتے ہیں' پھر ان قندیلوں میں واپس آ کے رہتے ہیں' ان کا پروردگار ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے: کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں: اب ہم کس بات کی خواہش رکھ سکتے ہیں؟ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' جب وہ یہ دیکھتے ہیں' انہیں ضرور کچھ مانگنا ہی پڑے گا' تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں لوٹا دے' تاکہ ہمیں تیری راہ میں دوبارہ شہید کیا جائے' جب پروردگار یہ دیکھتا ہے: انہیں کوئی حاجت نہیں ہے' تو انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2150 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه سَاَلَ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام

عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَنفخ فِي الصُّور فَصعِقَ من فِي السَّمٰوٰت وَمَنْ فِي الْاَرْض اِلَّا من شَاءَ اللّٰه الزمر من الذين لم يشإ الله اَن يصعقهم قَالَ هم شُهَدَاءِ الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر کوئی بے ہوش ہو جائے گا' البتہ ان کا معاملہ مختلف ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا (کہ وہ بے ہوش نہ ہوں)''۔

(نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:) وہ لوگ کون ہیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہے گا کہ وہ بے ہوش ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے شہید ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے ''صحیح'' ہے۔

2152 - وَعَنْ عَامر بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا جَاءَ اِلَى الصَّلَاة وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقَالَ حِيْن انْتهى الصَّف اللّٰهُمَّ آتني افضل مَا تؤتي عِبَادك الصَّالِحين فَلَمَّا قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ من الْمُتَكَلّم آنِفا فَقَالَ الرجل اَنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِذا يعقر جوادك وتستشهد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نماز ادا کرنے کے لئے آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے' جب وہ صف میں پہنچا' تو اس نے یہ دعا کی:

''اے اللہ! تو مجھے وہ سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کر' جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا کی ہے''۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں' تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں گے' اور تم شہید ہو جاؤ گے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يَمُوْت الْإِنْسَان وَلَمْ يغز وَلَمْ ينو الْغَزْو

وَذكر اَنْوَاع من الْمَوْت تلْحق اَرْبَابهَا بِالشُّهَدَاءِ والترهيب من الْفِرَار من الطَّاعُوْن

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی مر جائے اور اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو

اور جنگ میں حصہ لینے کی نیت بھی نہ کی ہو' موت کی ان مختلف صورتوں کا تذکرہ' جن صورتوں میں' مرنے والے لوگ شہداء

کے ساتھ شامل ہوں گے اور طاعون سے فرار اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

2153 - عَنْ اَبِیْ عمران رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا بِمَدِيْنَة الرّوم فاخرجوا اِلَيْنَا صفا عَظِيْما من الرّوم فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ من الْمُسْلِمِيْنَ مثلهم اَوْ اكثر وَعَلٰى اَهْل مصر عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلٰى الْجَمَاعَة فضَالة بن عبيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحمل رجل من الْمُسْلِمِيْنَ على صف الرّوم حَتّٰى دخل بَيْنَهُمْ فصاح النَّاس وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ يلقِی بِيَدِهٖ اِلَى التَّهْلُكَة فَقَامَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَالَ ايهَا النَّاس اِنَّكُمْ لتاوّلون هٰذَا التَّاوِيل وَاِنَّمَا نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة لبعض سرا دون رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَمْوَالنَا قد ضَاعَت وَاِن اللّٰه تَعَالٰى قد اَعز الْاِسْلَام وَكثر ناصروه فَلَو اَقَمْنَا فِیْ اَمْوَالنَا وأصلحنا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَاَنْزل اللّٰه تَعَالٰى على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يرد علينا مَا قُلْنَا وللفقراء فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ) البقرۃ وَكَانَت التَّهْلُكَة الْاِقَامَة على الْاَمْوَال واصلاحها فِينَا معشر الْاَنْصَار لما أعز اللّٰه الْاِسْلَام وَكثر ناصروه فَقَالَ بَعْضنَا وَتركنَا الْغَزْو فَمَا زَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ شاخصا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى دفن بِاَرْض الرّوم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ

ابوعمران بیان کرتے ہیں: ہم لوگ رومیوں کے ایک شہر میں تھے انہوں نے ہمارے سامنے رومیوں کی ایک بڑی صف (یعنی بڑی تعداد) نکالی کچھ مسلمان جوان کی تعداد میں تھے وہ نکل کران کے پاس گئے اس وقت مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے اور لشکر کے امیر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ تھے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پرحملہ کیا اور ان کے درمیان گھس گیا تو لوگ چیخ کر کہنے لگے: سبحان اللہ! یہ تو خود کو ہلاکت کی طرف لے جارہا ہے تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم اس کا یہ مفہوم مراد لیتے ہو؟ حالانکہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تھی: ہمارے اموال (یعنی زرعی زمینیں) خراب ہو چکے ہیں اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے اس کے مددگار زیادہ ہو گئے ہیں اب اگر ہم اپنے اموال کی دیکھ بھال کریں اور جو نقصان ہو گیا ہے اسے ٹھیک کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''تم اپنے ہاتھ ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

تو یہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم نے زمینوں کی دیکھ بھال شروع کر دی تھی اور جنگ کو ترک کر دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسلسل جنگ میں حصہ لیتے رہے یہاں تک کہ انہیں روم کی سرزمین پر دفن کیا گیا۔

2154 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تبايعتم بالعينة واخذتم اَذْنَاب الْبَقر ورضيتم بالزرع وتركتم الْجِهَاد سلط اللّٰه عَلَيْكُمْ ذلا لَا يَنْزعهُ حَتّٰى ترجعوا اِلٰى دينكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق اِسْحَاق بن أسيد نزيل مصر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم بیع عینہ کرنا شروع کردو گے اور گائے کی دم پکڑنا شروع کردو گے اور کھیتی باڑی پر راضی ہوجاؤ گے اور جہاد ترک کردو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا' جو اس وقت تک الگ نہیں ہوگی' جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں آتے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسحاق بن اسید کے حوالے سے نقل کی ہے جنہوں نے ''مصر'' میں سکونت اختیار کی تھی (یا جو مصر میں عارضی قیام کے لئے آئے تھے)۔

2155 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَلَمْ يغز وَلَمْ يحدث بِهِ نَفسه مَاتَ على شُعْبَة من النِّفَاق

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو' اس بارے میں سوچا بھی نہ ہو' تو وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2156 - وَعَـنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يغز اَوْ يُجهز غازيا اَوْ يخلف غازيا فِىْ اَهله بِخَير اَصَابَهُ اللّٰه تَعَالٰى بقارعة قبل يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو جنگ میں حصہ نہ لے' اور کسی غازی کو سامان بھی فراہم نہ کرے' یا اس کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں خیال بھی نہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ہی اسے مصیبت کا شکار کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2157 - وَعَـنْ اَبِـىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِى اللّٰه بِغَيْر اَثر من جِهَاد لَقِي اللّٰه وَفِيْهِ ثلمة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن رَافِع عَن سمي عَنْ اَبِىْ صَالح عَنْهُ وَقَالَ

2155- صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب ذم من مات' حديث: 3624 مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان عقاب من مات' حديث: 6002 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' حديث: 2358 سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب كراهية ترك الغزو' حديث: 2154 السنن للنسائي' كتاب الجهاد' التشديد في ترك الجهاد' حديث: 3060 السنن الكبرى للنسائي' كتاب الجهاد' التشديد في ترك الجهاد' حديث: 4174 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب النفير وما يستدل به على أن الجهاد فرض على الكفاية' حديث: 16683 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8685 حلية الأولياء' وهيب بن الورد' حديث: 11940

اَلتِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو' تو وہ ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اس پر داغ ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان دونوں حضرات نے اسے اسماعیل بن رافع کے حوالے سے' سمی کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2158 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ترك قوم الْجِهَاد اِلَّا عمهم اللّٰه بِالْعَذَابِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی قوم جہاد ترک کر دیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان سب پر' عمومی طور پر عذاب نازل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل

2159 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تعدونَ الشُّهَدَاءِ فِيكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد قَالَ اِن شُهَدَاءِ اُمتِي اِذا لقَلِيل قَالُوْا فَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من قتل فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَات من الْبَطن فَهُوَ شَهِيد

قَالَ ابْن مقسم اَشْهَدُ على اَبِيك يَعْنِي اَبَا صَالح انه قَالَ والغريق شَهِيد- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں' تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون شہید ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی راہ میں مارا جائے' وہ شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں مر جائے' وہ شہید ہے' جو طاعون میں مر جائے' وہ شہید ہے' جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرے' وہ شہید ہے۔

ابن مقسم بیان کرتے ہیں: میں تمہارے والد' (یعنی ابوصالح نامی راوی) کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے: ''ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2161 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخلنَا على عبد الله بن رَوَاحَة نعوده فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا رَحِمك الله إِن كُنَّا لنحب أَن تَمُوت على غير هَذَا وَإِن كُنَّا لنرجو لَك الشَّهَادَة فَدخل النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نذْكر هَذَا فَقَالَ وفيم تعدونَ الشَّهَادَة فأرم الْقَوْم وتحرك عبد الله فَقَالَ أَلا تجيبون رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَابَهُ هُوَ فَقَالَ نعد الشَّهَادَة فِي الْقَتْل فَقَالَ إِن شُهَدَاءِ أمتِي إِذا لقَلِيل إِن فِي الْقَتْل شَهَادَة وَفِي الطَّاعُوْن شَهَادَة وَفِي الْبَطن شَهَادَة وَفِي الْغَرق شَهَادَة وَفِي النُّفَسَاء يقْتلهَا وَلَدهَا جمعا شَهَادَة

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ ورواتهما ثِقَات

أرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْديد الْمِيم سكتوا وَقِيلَ سكتوا من خوف وَنَحْوَهُ وَقَوْلِهِ يقْتلهَا وَلَدهَا جمعا مُثَلّثَة الْجِيم سَاكِنة الْمِيم أَي مَاتَت وَوَلدهَا فِي بَطنهَا يُقَال مَاتَت الْمَرْأَة بِجمع مُثَلّثَة الْجِيم إِذا مَاتَت وَوَلدهَا فِي بَطنهَا وَقِيلَ إِذا مَاتَت عذراء أَيْضا

❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے' ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوئی' تو ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' ہماری یہ خواہش تھی کہ آپ اس کے علاوہ اور کسی صورت حال میں انتقال کرتے' ہمیں تو یہی توقع تھی کہ آپ شہید ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم یہی بات چیت کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو؟ تو لوگ خاموش رہے' اسی دوران حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حرکت کی' اور بولے: تم لوگ اللہ کے رسول کو جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ تو کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے ہوئے عرض کی: ہم قتل ہونے کو شہادت شمار کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں' میرے امت کے شہداء کم ہوں گے' قتل ہونا بھی شہادت ہے' طاعون سے مرنا شہادت ہے' پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے' نفاس والی عورت' جو بچے کی پیدائش کے وقت مر جاتی ہے' اس کی موت بھی شہادت ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''ارم القوم'' میں 'ر' پر زبر 'م' پر شد ہے' اس سے مراد وہ لوگ خاموش رہے' اور ایک قول کے مطابق' وہ لوگ خوف یا اس جیسی کسی وجہ سے خاموش رہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس کا بچہ اسے ''جمع'' کے عالم میں مار دیتا ہے''۔ اس میں 'ج' ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت اس وقت مر جاتی ہے' جب اس کا بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہوتا ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: ماتت المرء ة بجمع یعنی جب وہ ایسی حالت میں مر جائے کہ بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہو' اور ایک قول کے مطابق' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ کنواری ہونے کے عالم میں مر جائے۔

2162 - وَعَنْ رَبِيع الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاد ابْن أخي جَبر

الْاَنْصَارِیَ فَجعل اَهله یَبْكُونَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُمْ جبر لَا تُؤْذُوا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَاَصْوَاتِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ یَبْكِینَ مَا دَامَ حَیا فَإِذَا وَجب فلیسكتن فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا كُنَّا نری اَن یكون موتك علی فراشك حَتّٰى تقتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوما الْقَتْل اِلَّا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لقَلِیل اِن الطعْن شَهَادَة والبطن شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالنُّفَسَاء بِجمع شَهَادَة والحرق شَهَادَة وَالْغَرق شَهَادَة وَذَات الْجنب شَهَادَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

قَوْلِهٖ بِجمع تقدم قبله-اِذا وَجب اَی اِذا مَاتَ

❀ حضرت ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبر انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کی عیادت کی' ان کے گھر والے ان پر رونے لگے' تو حضرت جبر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم لوگ اللہ کے رسول کو اپنی آوازوں کے ذریعے اذیت نہ پہنچاؤ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان خواتین کو رونے دو! جب تک یہ زندہ ہے' جب یہ انتقال کر جائے گا' تو اس وقت یہ خواتین خاموش ہو جائیں تو حاضرین میں سے کسی شخص نے (اس بیمار سے) کہا: ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ تمہاری موت بستر پر آئے گی' ہم تو یہ سوچتے تھے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہو جاؤ گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا (شہادت) صرف اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی صورت میں ہوتی ہے؟ ایسی صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' زخم لگنے سے مرنا بھی شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے' طاعون بھی شہادت ہے' نفاس کی حالت میں عورت کا مر جانا بھی شہادت ہے' جل جانا بھی شہادت ہے' ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے' ذات الجنب کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' متن کے الفاظ ''بجمع'' کا مفہوم پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

روایت کے الفاظ ''اذا وجب'' کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ مر جائے۔

2163 - وَعَنْ رَاشد بن حُبَیْش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دخل علی عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یعودهُ فِیْ مَرضه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتعلمون من الشَّهِید من اُمتِیْ فأرم الْقَوْم فَقَالَ عبَادَة ساندونی فَاَسْنَدُوهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصابر الْمُحْتَسب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لقَلِیل الْقَتْل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالْغَرق شَهَادَة والبطن شَهَادَة وَالنُّفَسَاء یجرها وَلَدهَا بسرره اِلَی الْجنَّة

قَالَ وَزَاد اَبُو الْعَوام سَادِن بَیت الْمُقَدّس والحرق والسل رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَاشِد بن حُبَیْش صَحَابِیّ مَعْرُوْف

اَرم الْقَوْم تقدم والسادن بِالسِّین وَالدَّال الْمُهْمَلَتَیْنِ هُوَ الْخَادِم والسل بِكَسْر السِّین وَضَمّهَا وَتَشْدِید

اللّام هُوَ دَاءٍ يحدث فِي الرئة يؤول إِلَى ذَات الْجنب وَقِيْلَ زكام اَوْ سعال طَوِيل مَعَ حمى عَادِية وَقِيْلَ غير ذٰلِك

❀❀ حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ میری امت میں شہید کون ہوگا؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ! تو لوگوں نے انہیں سہارا دے کر بٹھایا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا (شخص' شہید شمار ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' اللہ کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے' طاعون کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کے مرنا بھی شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے' نفاس والی عورت (یعنی نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت) کو اس کا بچہ اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: بیت المقدس کے خادم ابوعوام نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جل کر مرنا اور سل کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ معروف صحابی ہیں۔

لفظ ''ادم القوم'' کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے' لفظ ''السادن'' میں 'س' ہے' اور 'ذ' ہے' اس سے مراد خادم ہے' لفظ ''السل'' میں 'س' پر زیر ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' 'ل' پر شد ہے یہ ایک بیماری ہے' جو آگے چل کر ذات الجنب میں تبدیل ہو جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد زکام' یا کھانسی ہے' جو طویل بخار کے ساتھ رہی ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے۔

2164 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خمس من قبض فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْد الْمَقْتُول فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْد والغريق فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْد والمبطون فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْد والمطعون فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيْد وَالنُّفَسَاء فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهِيد

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ صورتیں ایسی ہیں' جس کا انتقال' ان میں سے کسی ایک صورت میں ہو' تو وہ شہید شمار ہوگا' اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت شہید شمار ہوگی''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2165 - وَعَنْ جَابر بن عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يعود عبد اللّٰه بن

ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ فَوَجَدَهُ قد غلب عَلَيْهِ فصاح بِهِ فَلَمْ يجبهُ فَاسْتَرْجع رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غلبنا عَلَيْكَ يَا اَبَا الرّبيع فصاحت النسْوَة وبكين وَجعل ابْن عتِيك يسكتهن فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجب فَلَا تبكين باكية قَالُوْا وَمَا الْوُجُوب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا مَاتَ قَالَت ابْنَته وَاللّٰه اِنِّي لأرجو اَن تكون شَهِيدا فَإِنَّك كنت قد قضيت جهازك فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه قد أوقع أجره على قدر نِيَّته وَمَا تعدون الشَّهَادَة قَالُوا الْقَتْل فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَة سبع سوى الْقَتْل فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ المطعون شَهِيْد والغريق شَهِيْد وَصَاحب ذَات الْجنب شَهِيْد والمطعون شَهِيْد وَصَاحب الْحَرِيْق شَهِيْد وَالَّذِي يَمُوْت تَحت الْهدم شَهِيْد وَالْمَرْاَة تَمُوْت بِجمع شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان پر بے ہوشی طاری ہوچکی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا' انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر فرمایا: اے ابوربیع! تمہارے حوالے سے ہم مغلوب ہوگئے' تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کردیا' تو حضرت ابن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کروانے کی کوشش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کو رہنے دو! جب وہ واجب ہوجائے (یعنی ان کا انتقال ہوجائے) اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! واجب ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اس کا انتقال ہوجائے اُن صاحب کی صاحبزادی نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید تھی کہ آپ شہید ہوں گے' کیونکہ آپ نے اپنی پوری تیاری کرلی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اِس کی نیت کے مطابق اِس کو اجر عطا کرے گا' تم لوگ شہادت کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' طاعون سے مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' ملبے کے نیچے آکر مرنے والا شہید ہے' اور بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2166 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّاعُوْن شَهَادَة لكل مُسْلِم - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''طاعون' ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2167 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ كَانَ عذَابًا يَبْعَثهُ اللّٰہ علی من كَانَ قبلكُمْ فَجعله اللّٰہ رَحْمَة لِلْمُؤْمِنِين مَا من عبد يكون فِيْ بلد فَيكون فِيْهِ فيمكث لَا يخرج صَابِرًا محتسبا يعلم انه لَا يُصِيبهُ اِلَّا مَا كتب اللّٰہ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مثل اجر شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک عذاب تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجا تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنادیا ہے' جو بندہ کسی ایسے شہر میں موجود ہو' جہاں طاعون آجائے' تو اس شخص کو وہیں ٹھہرے رہنا چاہیے' وہاں سے نکلنا نہیں چاہیے' اسے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے (وہاں ٹھہرنا چاہیے) اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ یہ طاعون اسے اسی صورت میں لاحق ہوسکتا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے نصیب میں لکھ دیا ہو' جو شخص ایسا کرے گا' اسے شہید کی مانند اجر ملے گا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2168 - وَعَنْ اَبِیْ عسيب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام بالحمى والطاعون فَاَمْسَكت الْحمى بِالْمَدِيْنَةِ وَاَرْسلت الطَّاعُوْن اِلَی الشَّام فالطاعون شَهَادَة لامتی ورجز علی الْكَافِر

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر ورواة اَحْمد ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ الرجز الْعَذَاب

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے' تو میں نے بخار کو مدینہ کے لئے روک لیا' اور طاعون کو شام کے لئے چھوڑ دیا' تو طاعون میری امت کے لئے شہادت شمار ہوگا' اور کافر کے لئے عذاب شمار ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' احمد کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''الرجز'' سے مراد عذاب ہے۔

2169 - وَعَنْ اَبِیْ منيب الأحدب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خطب معَاذ بِالشَّام فَذكر الطَّاعُوْن فَقَالَ اِنَّهَا رَحْمَة بكم ودعوة نَبِيكُمْ وَقبض الصَّالِحين قبلكُمْ اللّٰهُمَّ اجْعَل علی آل معَاذ نَصِيبهم مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَة ثُمَّ نزل عَن مقَامه ذٰلِكَ فَدخل علی عبد الرَّحْمٰن بن معَاذ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن (الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترين) البقرۃ - فَقَالَ معَاذ (ستجدنی اِنْ شَاءَ اللّٰہ من الصابرين) الصافات

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ابومنیب احدب بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطاب کرتے ہوئے طاعون کا ذکر کیا

اور فرمایا: یہ تمہارے لئے رحمت ہے اور تمہارے نبی کی دعا کا نتیجہ ہے اور تم سے پہلے کے صالحین کے انتقال کی وجہ ہے اے اللہ! تو معاذ کے گھر والوں کے لئے اس رحمت میں سے ان کا حصہ مقرر کر دے پھر وہ اپنی جگہ سے نیچے اترے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمٰن بن معاذ کے پاس آئے تو عبدالرحمٰن نے کہا: (یہ آیت تلاوت کی:)

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا''

تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اس کے جواب میں یہ آیت تلاوت کی:)

''اگر اللہ نے چاہا تو آپ عنقریب مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2170 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ستهاجرُوْنَ اِلَى الشَّام فيفتح لكم وَيكون فِيكُمْ دَاءِ كالدمل اَوْ كالحزة يَاْخذ بمراق الرجل يستشهد اللّٰه بِهِ أنفسهم ويزكي بِهِ اَعْمَالهم اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن مُعَاذًا سَمعه من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاعطه هُوَ وَأهل بَيته الْحَظ الأوفر مِنْهُ فَاَصَابَهُمُ الطَّاعُوْن فَلَمْ يبْق مِنْهُم اَحَد فطعن فِيْ اُصْبُعه السبابَة فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يسرني اَن لي بهَا حمر النعم

رَوَاهُ اَحْمد عَن اِسْمَاعِيل بن عبيد اللّٰه عَن معَاذ وَلَمْ يُدْرِكْهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تم لوگ شام کی طرف ہجرت کر جاؤ گے تمہارے لئے کشادگی ہوگی اور وہاں تمہارے درمیان ایک بیماری پھیلے گی جو ''دمل'' یا ''خزہ'' کی مانند ہوگی وہ آدمی کے مراق کو پکڑے گی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو شہادت نصیب کرے گا' تا کہ ان کے اعمال کا اس کی وجہ سے تزکیہ کر دے''

(اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ معاذ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے تو معاذ کو اور اس کے اہل خانہ کو اس میں سے حظ وافر عطا فرما (راوی بیان کرتے ہیں:) تو ان تمام حضرات کا انتقال طاعون کی وجہ سے ہوا اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا' ان کی شہادت کی انگلی میں زخم نمودار ہوا' تو وہ یہ فرماتے تھے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے عوض میں مجھے سرخ اونٹ مل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عبید اللہ سے نقل کی ہے' حالانکہ اسماعیل نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

2171 - وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فنَاء أمتِي بالطعن والطاعون فَقِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ وخز أعدائكم من الْجِنّ وَفِي كل شَهَادَة

رَوَاهُ اَحْمد بأسانيد اَحدهَا صَحِيح وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

الوخز بِفَتح الْوَاو وَسُكُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا زَاى هُوَ الطعْن

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! زخمی ہونے کا' تو ہمیں پتہ ہے' طاعون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کا زخمی کرنا ہے' اوران دونوں میں سے' ہرصورت میں آدمی کو شہادت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اسے امام ابویعلیٰ' امام بزار اورامام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''وخز'' میں 'و' پر زبر ہے' 'خ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد زخمی کرنا ہے۔

2172 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن اَبِیْ مُوسَى عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر الطَّاعُوْن عِنْد اَبِیْ مُوسَى فَقَالَ سَالنَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وخز أعدائكم الْجِنّ وَهُوَ لكم شَهَادَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ تمہارے دشمن جنات کا وار ہے' اور یہ تمہارے لئے شہادت ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2173 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن قيس أخى اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَل فنَاء امتِیْ قتلا فِیْ سَبِيْلك بالطعن والطاعون

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ اَبِیْ مُوسَى وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوبردہ بن قیس رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! تو میری امت کو اپنی راہ میں طعن (یعنی زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے قتل ہونے' کی صورت میں فنا کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2174 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخْتَصم الشُّهَدَاءِ والمتوفون على فرشهم اِلٰى رَبنَا فِی الَّذِيْنَ يتوفون فِی الطَّاعُوْن فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ قتلوا كَمَا قتلنَا

وَيَقُوْلُ المتوفون على فرشهم اِخْوَانَنَا مَاتُوا على فرشهم كَمَا متنا فَيَقُوْلُ رَبنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى انْظُرُوا اِلٰى جراحهم فَاِن أشبهت جراح المقتولين فَاِنَّهُم مِنهُم وَمَعَهُمْ فَاِذَا جراحهم قد أشبهت جراحهم -رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہداء اور اپنے بستروں پر فوت ہونے والے لوگ' ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ان لوگوں کے حوالے سے بحث کریں گے جو طاعون میں انتقال کر جائیں گے' شہداء کہیں گے: یہ اسی طرح قتل ہوئے ہیں' جس طرح ہم قتل ہوئے تھے' اور بستروں پر فوت ہونے والے یہ کہیں گے: یہ ہمارے بھائی ہیں' جو اپنے بستر پر اُسی طرح انتقال کر گئے' جس طرح ہم انتقال کر گئے تھے تو ہمارا پروردگار فرمائے گا: تم ان کے زخموں کا جائزہ لو! اگر تو یہ قتل ہونے والے لوگوں سے مشابہت رکھتے ہیں' تو یہ ان میں سے شمار ہوں گے اور ان کے ساتھ ہوں گے' تو ان لوگوں کے زخم' اُن (مقتولین) کے زخموں سے مشابہت رکھتے تھے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2175 - وَعَنْ عتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الشُّهَدَاءِ والمتوفون بالطاعون فَيَقُوْلُ اَصْحَاب الطَّاعُوْن نَحْنُ شُهَدَاءِ فَيَقُوْلُ انْظُرُوا فَاِن كَانَت جراحهم كجراح الشُّهَدَاءِ تسيل دَمًا كريح الْمسك فهم شُهَدَاءِ فيجدونهم كَذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِه فِيْهِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش رِوَايَته عَن الشاميين مَقْبُولَة وَهٰذَا مِنْهَا وَيشْهد لَهُ حَدِيْثِ الْعِرْبَاض قبله

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قیامت کے دن) شہداء اور طاعون کی وجہ سے انتقال کرنے والے لوگ آئیں گے' تو طاعون والے لوگ کہیں گے: ہم بھی شہداء ہیں (تو پروردگار' فرشتوں سے) فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کی مانند ہیں' اور ان میں سے ایسا خون بہتا ہے جس کی خوشبو مشک کی مانند ہے' تو یہ لوگ شہداء شمار ہوں گے' تو (فرشتے) ان کو ایسی ہی حالت میں پائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اس کی اہل شام سے نقل کردہ روایت مقبول ہے' اور یہ روایت بھی ان روایات میں سے ایک ہے' اس سے پہلے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جو حدیث گزری' وہ بھی اس کی شاہد ہے۔

2176 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفنى اُمتِيْ اِلَّا بالطعن والطاعون قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ غُدَّة كَغُدَّة الْبَعِير الْمُقِيم بهَا كالشهيد والفار مِنْهُ كالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت طعن اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! طعن (یعنی ہتھیار کے ذریعے زخمی ہوکر مرنے) کا تو ہمیں پتہ ہے' طاعون کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ کے غدہ کی طرح کا ایک غدہ ہوتا ہے' ایسی جگہ پر مقیم رہنے والا شخص شہید کی مانند ہوگا' اور اس کو چھوڑ کر بھاگنے والا شخص' میدان جنگ سے بھاگنے والے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2177 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی یعلی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وخزة تصيب امتِيْ من أعدائهم من الْجِنّ كَغُدَّة الْإِبِل من اَقَامَ عَلَيْهَا كَانَ مرابطا وَمَنْ اُصِيب بِه كَانَ شَهِيدا وَمَنْ فر مِنْهُ كَانَ كالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ الْبَزَّار وَعِنْده قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ يشبه الدمل يخرج فِي الْآباط والمراق وَفِيْه تَزْكِيَة اَعْمَالهم وَهُوَ لكل مُسْلِم شَهَادَة

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسَانِيد الْكل حسان

امام ابویعلیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک وار ہے' جو میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے لگے گا' یہ اونٹ کے غدہ کی مانند ہوتا ہے' جو شخص طاعون زدہ علاقے میں ٹھہرا رہے گا' وہ پہرا دینے والا شمار ہوگا' جو شخص اس کی وجہ سے مرجائے گا' وہ شہید شمار ہوگا' اور جو اس کو چھوڑ کر بھاگے گا' وہ میدان جنگ سے بھاگنے والے کی مانند شمار ہوگا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''(سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طعن کا تو ہمیں پتہ ہے طاعون سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پھوڑا سا ہوتا ہے جو بغل میں یا مراق میں نکلتا ہے' اس بیماری میں ان لوگوں کے اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے اور یہ بیماری ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس کی تمام اسانید ''حسن'' ہیں۔

2178 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الطَّاعُوْن الفار مِنْهُ كالفار من الزَّحْف وَمَنْ صَبر فِيْهِ كَانَ لَهُ أجر شَهِيد

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: طاعون کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس سے راہ فرار اختیار کرنے والا شخص' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے والے کی مانند ہے' اور جو شخص اس

پر صبر سے کام لے گا' اسے شہید کا اجر ملے گا''

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2179 - وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاق السبيعي رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَان بن صرد لخَالِدِ بْن عرفطة اَوْ خَالِدِ بْن سُلَيْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أما سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَتله بَطْنه لم يعذب فِیْ قَبره فَقَالَ احدهمَا لصَاحبه نعم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ خَالِدِ بْن عرفطة من غير شكّ عرفطة بِضَم الْعين الْمُهْملَة وَالْفَاء جَمِيْعًا بعدهمَا طاء مُهْملَة

❀❀ ابواسحاق سبیعی بیان کرتے ہیں: سلیمان بن صرد نے' خالد بن عرفطہ' یا شاید خالد بن سلیمان سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرجائے' اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا''۔

توان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: جی ہاں!

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے کسی شک کے بغیر راوی کا نام خالد بن عرفطہ نقل کیا ہے۔

''عرفطہ'' میں ع پر پیش ہے' اس کے بعد ف ہے' اور اس کے بعد ط ہے۔

2180 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من

2180-صحيح البخاري' كتاب المظالم والغصب' باب من قاتل دون ماله' حديث: 2368صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق' حديث: 228مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله' حديث: 99صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التقليد والجرس للدواب' ذكر خبر ثان يدل على أن النساء والصبيان من أهل الحرب' حديث: 4863المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر عبد الله بن عامر بن كريز رضي الله عنه' حديث: 6733سنن أبي داود' كتاب السنة' باب في قتال اللصوص' حديث: 4163سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 2576السنن للنسائي' كتاب تحريم الدم' من قتل دون ماله' حديث: 4039مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب العقول' باب من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 17892مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الديات' في قتل اللص' حديث: 27484السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' من قاتل دون ماله' حديث: 3427السنن الكبرى للبيهقي' كتاب صلاة الخوف' باب من له أن يصلي صلاة الخوف' حديث: 5657معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب صلاة الخوف' من له أن يصلي صلاة الخوف' حديث: 1863مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6352مسند الشافعي' ومن كتاب قتال أهل البغي' حديث: 1378مسند الطيالسي' أحاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه' حديث: 227مسند الحارث' كتاب الجهاد' باب جامع فيمن هو شهيد' حديث: 625البحر الزخار مسند البزار' وما روت عبيدة بنت نابل' حديث: 1074مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 2009المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 796المعجم الصغير للطبراني' باب من اسمه حويت' حديث: 429المعجم الكبير للطبراني' وما أسند سعيد بن زيد رضي الله عنه' حديث: 356مسند الشهاب القضاعي' من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 328

قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون دَمه فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون دينه فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون اَهله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2180/1 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2181 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اُرِيد مَاله بِغَيْر حق فقاتل فَقتل فَهُوَ شَهِيد

وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي من قتل دون مَاله مَظْلُوما فَهُوَ شَهِيد

❀❀ امام ترمذی اور دیگر حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کا مال ناحق طور پر لیا جا رہا ہو' اور وہ لڑتے ہوئے مارا جائے' تو وہ شہید ہے''۔

نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مظلوم طور پر مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

2182 - وَعَنْ سُوَيْد بن مقرن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مظلمته فَهُوَ شَهِيد-رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ظلم سے بچتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2183 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن جَاءَ رجل یُرِیْدُ اَخذ مَالِیْ قَالَ فَلَا تعطه مَالك قَالَ اَرَاَیْت اِن قاتلنی قَالَ قَاتله قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلنی قَالَ فَانت شَهِیْد قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلته قَالَ هُوَ فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظِه: قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیت اِن عدی علی مَالِیْ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبَوا عَلَیّ قَالَ فقاتل فَاِن قتلت فَفِی الْجَنَّة وَاِن قتلت فَفِی النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ایک شخص آتا ہے اور وہ میرا مال حاصل کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا مال اسے نہ دو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ میرے ساتھ جھگڑا شروع کر دیتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی اس کا مقابلہ کرو اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ مجھے قتل کر دیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم شہید شمار ہو گے اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اسے قتل کر دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میرے مال کے حوالے سے زیادتی کی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اللہ کا واسطہ دو! اس شخص نے عرض کی: اگر وہ میری بات نہ مانے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اللہ کا واسطہ دو! اس نے عرض کی: اگر پھر بھی وہ میری بات نہ مانے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کا واسطہ دو! اس نے عرض کی: اگر وہ پھر بھی میری بات نہ مانے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم لڑو! اگر تم مارے گئے تو تم جنت میں جاؤ گے اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

كِتَابُ قِرَاءَ ةَ الْقُرْآن

کتاب: قرآن کی تلاوت کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَ ة الْقُرْآن فِي الصَّلَاة وَغَيْرِهَا وَفضل تعلمه وتعليمه وَالتَّرْغِيْب فِيْ سُجُود التِّلَاوَة

نماز میں' اور اس کے علاوہ' قرآن کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

اس کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی فضیلت' اور سجدۂ تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2185 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ حرفا من كتاب اللّٰه فَلَهُ بِهِ حَسَنَة والحسنة بِعشر اَمْثَالهَا لَا اَقُوْل الم حرف وَلَكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے' اسے اس کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے' اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ 'الم' ایک حرف ہے' بلکہ 'ا' ایک حرف ہے' اور 'ل' ایک حرف ہے' اور 'م' ایک حرف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2186 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتمع قوم فِيْ بَيْت من بيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ إِلَّا نزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَة وَذكرهمْ اللّٰه فِيْمَنْ عِنْده

2185- مصنف ابن أبي شيبة' كتاب فضائل القرآن' ثواب من قرأ حروف القرآن' حديث: 29329 البحر الزخار مسند البزار' من حديث عوف بن مالك الأشجعي' حديث: 2391 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 314 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عباس' محمد بن كعب القرظي' حديث: 14978 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدمان تلاوة القرآن '' حديث: 1923 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب فضائل القرآن' أخبار في فضائل القرآن جملة' حديث: 1983 سنن الدارمي' ومن كتاب فضائل القرآن' باب : فضل من قرأ القرآن' حديث: 3256 مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب تعليم القرآن وفضله' حديث: 5800

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهِمَا.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ' اللہ کے گھر میں بیٹھ کر' اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں' آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2187 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصّفة فَقَالَ اَيّكُمْ يحب اَن يَغْدُو كل يَوْم اِلَى بطحان اَوْ اِلَى العقيق فَيَأْتِيْ مِنْهُ بناقتين كوماوين فِيْ غير اِثْم وَلَا قطيعة رحم فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا نحب ذٰلِك قَالَ افلا يَغْدُو اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِد فيتعلم اَوْ فَيقْرَأ آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خير لَهُ من نَاقَتَيْنِ وَثَلَاث وَاَرْبع خير لَهُ من اَربع وَمَنْ أعدادهن من الْإِبِل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده: كوماوين زهراوين بِغَيْر اِثْم لله عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قطيعة رحم قَالُوْا كلنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ فِلَان يَغْدُو اَحَدُكُمْ كل يَوْم اِلَى الْمَسْجِد فَيعلم آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه خير لَهُ من نَاقَتَيْنِ وَاِن ثَلَاث فَثَلَاث مثل أعدادهن

بطحان بِضَم الْبَاء وَسُكُون الطَّاء مَوْضِع بِالْمَدِيْنَةِ والكوماء بِفَتْح الْكَاف وَسُكُون الْوَاو وبالمد هِيَ النَّاقة الْعَظِيْمَة السنام

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت صفہ کے چبوترے پر موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون اس شخص بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ ''بطحان'' یا ''عقیق'' جائے' اور وہاں سے کسی گناہ' یا رشتے داری کے حقوق کی پامالی کے بغیر' بلند کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے' لوگوں نے عرض کی: ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کسی شخص کا مسجد جا کر' وہاں اللہ کی کتاب کی دو آیات سیکھنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پڑھنا' اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور تین یا چار (آیات سیکھنا) اس کے لئے' چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جتنی ہی آیات سیکھے' وہ اتنی ہی تعداد کے اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

''بلند کوہان والی بھاری بھرکم عمدہ اونٹنیاں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بغیر اور کسی قطع رحمی کے بغیر حاصل ہوں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب (اس بات کو پسند کریں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کسی شخص کا روزانہ مسجد جا کر اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر تین آیات سیکھے تو یہ تین اونٹنیوں سے بہتر ہے (یعنی جتنی آیات سیکھے گا وہ اتنی ہی تعداد کی اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہوگا''

''بطحان'' میں 'ب' پر پیش ہے' اور 'ط' ساکن ہے' یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے
لفظ ''کوماء'' اس میں 'ک' پر زبر ہے 'و' ساکن ہے' اور اس کے بعد 'مد' ہے' اس سے مراد بڑی (یا اونچی) کوہان والی اونٹنی ہے۔

2188 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اسْتمع اِلٰی آیَة من کتاب اللّٰه کتبت لَهُ حَسَنَة مضاعفة وَمَنْ تَلاهَا کَانَت لَهُ نورا یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ اَحْمد عَن عبَادَة بن میسرَة

وَاخْتلف فِیْ توثیقه عَن الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْجُمْهُور علی اَن الْحسن لم یسمع من اَبِیْ هُرَیْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے' جو کئی گنا ہوتی ہے' اور جو شخص اس کی تلاوت کر لیتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہو گی''

یہ روایت امام احمد نے' عبادہ بن میسرہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جن کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' یہ ان کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2189 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرب تبَارَك وَتَعَالٰی من شغله الْقُرْآن عَن مَسْاَلَتِی اَعْطیته أفضل مَا أعطی السَّائِلین وَفضل کَلَام اللّٰه علی سَائِر الْکَلَام کفضل اللّٰه علی خلقه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پروردگار فرماتا ہے: جو شخص قرآن کی وجہ سے مجھ سے نہ مانگ سکا ہو' میں اُسے اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کروں گا' جو میں مانگنے والے کو دیتا ہوں' اللہ کے کلام کو' دیگر تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2190 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤمن الَّذِیْ یقْرَأ الْقُرْآن مثل الأترجة رِیحهَا طیب وطعمها طیب وَمثل الْمُؤمن الَّذِیْ لَا یقْرَأ الْقُرْآن کَمثل التمرة لَا ریح لَهَا وطعمها حُلْو وَمثل الْمُنَافِق الَّذِیْ یقْرَأ الْقُرْآن مثل الریحانة رِیحهَا طیب وطعمها مر وَمثل الْمُنَافِق الَّذِیْ لَا یقْرَأ الْقُرْآن کَمثل الحنظلة لَیْسَ لَهَا ریح وطعمها مر وَفِیْ رِوَایَةٍ مثل الْفَاجِر بدل الْمُنَافِق

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مومن' جو قرآن پڑھتا ہے'اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے' جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے'اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے' اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا'اس کی مثال کھجور کی طرح ہے' جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی' لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے' اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے' اس کی مثال ریحانہ نامی پھول کی مانند ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا' اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی مانند ہوتی ہے' جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی' اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں لفظ ''منافق'' کی جگہ لفظ ''فاجر'' استعمال ہوا ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2191 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ يقْرَأ الْقُرْآن مثل الأترجة رِيحهَا طيب وطعمها طيب وَمثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ لَا يقْرَأ الْقُرْآن كَمثل التمرة لَا ريح لَهَا وطعمها طيب وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ يقْرَأ الْقُرْآن كَمثل الريحانة رِيحهَا طيب وطعمها مر وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ لَا يقْرَأ الْقُرْآن كَمثل الحنظلة طعمها مر وَلَا ريح لَهَا وَمثل الجليس الصَّالح كَمثل صَاحب الْمسك إِن لم يصبك مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَك من رِيحه وَمثل الجليس السوء كَمثل صَاحب الْكِير إِن لم يصبك من سوَاده أَصَابَك من دخانه -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مومن قرآن پڑھتا ہے'اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے' جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے'اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے' اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا' اس کی مثال کھجور کی مانند ہوتی ہے' جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی' لیکن اس کا ذائقہ پاکیزہ ہوتا ہے جو فاجر شخص قرآن پڑھتا ہے' اس کی مثال ریحانہ (نامی پھول) کی مانند ہے' جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے' لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' اور جو فاجر قرآن نہیں پڑھتا' اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی مانند ہے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی ہے نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی طرح ہے' کہ اگر تم اس سے مشک حاصل نہیں بھی کرتے' تو اس کی خوشبو تم تک آتی رہے گی اور برے ہم نشین کی مثال' بھٹی سلگانے والے کی مانند ہے' کہ اگر تمہیں' اس کی کالک نہ بھی لگے' تو بھی اس کا دھواں تم تک پہنچے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

2192 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الماهر بِالْقُرْآن مَعَ السفرة الْكِرَام البررة وَالَّذِیْ يقْرَأ الْقُرْآن ويتتعتع فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شاق لَهُ اَجْرَانِ -وَفِیْ رِوَايَةٍ: وَالَّذِیْ يَقْرَؤُهُ وَهُوَ يشْتَد عَلَيْهِ لَهُ اَجْرَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قرآن پڑھنے میں مہارت رکھنے والا شخص' معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص پڑھتے ہوئے' اس میں اٹکتا ہو' اور اس کو پڑھنا اس کے لئے دشوار ہو' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اسے پڑھتا ہو اور یہ اس کے لئے مشکل کا باعث ہوتا ہو' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

2193 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ عَلَيْك بتقوى الله فَإِنَّهُ رَأس الْأَمر كُله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِي قَالَ عَلَيْك بِتِلَاوَة الْقُرْآن فَإِنَّهُ نور لَك فِي الْأَرْض وَذخر لَك فِي السَّمَاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ زمین میں' تمہارے لئے نور ہوگا' اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے۔

2194 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُرْآن شَافِع مُشَفع وَمَاحِل مُصدق من جعله اَمَامه قَادَهُ إِلَى الْجنَّة وَمَنْ جعله خلف ظَهره سَاقه إِلَى النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

ماحل بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة اَی ساع وَقِيْلَ خصم مجادل

2192- صحیح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل الماهر في القرآن' حديث: 1370 مستخرج أبي عوانة' مبتدأ فضائل القرآن' باب ثواب الماهر بالقرآن' حديث: 3090 صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن' ذكر تفضل الله جل وعلا على الماهر بالقرآن بكونه مع السفرة' حديث: 767 سنن الدارمي' ومن كتاب فضائل القرآن' باب : فضل من يقرأ القرآن ويشتد عليه' حديث: 3309 سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب في ثواب قراءة القرآن' حديث: 1255 سنن ابن ماجه' كتاب الأدب' باب ثواب القرآن' حديث: 3777 مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب الترتيل في القرآن' حديث: 4056 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب فضائل القرآن' في الماهر بالقرآن' حديث: 29431 السنن الكبرى للنسائي' كتاب فضائل القرآن' الماهر بالقرآن' حديث: 7781 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب القراءة' باب المعاهدة على قراءة القرآن' حديث: 3773 مسند الطيالسي' أحاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' أحاديث سعد بن هشام عن عائشة' حديث: 1589 مسند ابن الجعد' قتادة' حديث: 797 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 2234 المعجم الصغير للطبراني' من اسمه واقد' حديث: 1116 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدمان تلاوة القرآن' حديث: 1913

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے' جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے' اور ایسا بحث کرنے والا ہے' جس کی بات کی تصدیق ہوگی' اور جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اُسے جنت تک لے جائے گا' اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''ماحل'' میں 'ح' پر زیر ہے' اس سے مراد کوشش کرنے والا ہے' اور ایک قول کے مطابق بحث کرنے والا مقابل فریق ہے۔

2195 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآن فَاِنَّهٗ یَاْتِیْ یَوْم الْقِیَامَة شَفِیعًا لاصحابه الحَدِیْث رَوَاهُ مُسْلِم وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ قرآن کی تلاوت کرو! کیونکہ یہ قیامت کے دن' اپنے پڑھنے والوں کے لئے' شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

2196 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن وَعمل بِهٖ ألبس والداه تاجا یَوْم الْقِیَامَة ضوؤه أحسن من ضوء الشَّمْس فِیْ بیُوت الدُّنْیَا فَمَا ظنکم بِالَّذِیْ عمل بِهٰذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاکِم وَکِلَاهُمَا عَن زبان عَن سهل وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْإِسْنَاد

س بن معاذ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے' تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی اس سے زیادہ خوبصورت ہوگی' جتنی سورج کی روشنی دنیا کے ہر گھر میں ہوتی ہے تو اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہوگا؟ جو اس پر عمل بھی کرتا ہو (یا جس نے یہ عمل کیا ہو)''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے زبان نامی راوی کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2197 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اذن اللّٰه لعبد فِیْ شَیْءٍ أفضل من رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیهمَا وَإِن الْبر لیذر علی رَأس العَبْد مَا دَامَ فِیْ صَلَاته وَمَا تقرب الْعباد إِلَی اللّٰه بِمثل مَا خرج مِنْهُ یَعْنِیْ الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی زیادہ توجہ سے وہ دو رکعت ادا کرنے کے دوران (ہونے والی تلاوت) کو سنتا ہے' اور جب تک آدمی نماز کی حالت میں رہتا ہے' اس وقت تک بندے کے سر پر' نیکی نچھاور ہوتی رہتی ہے' اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب' کسی بھی ایسی چیز کے ذریعے حاصل نہیں کرتے' جو اس چیز کی مانند ہو' جو اس کی طرف سے آئی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن مجید تھی)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2198 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِیْءُ صَاحب الْقُرْآن يَوْمَ الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ الْقُرْآن يَا رب حلّه فيلبس تَاج الْكَرَامَة ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رب زده فيلبس حلّة الْكَرَامَة ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رب ارْض عَنهُ فيرضى عَنهُ فَيُقَالُ لَهُ اقْرَأ وارق ويزداد بِكُل آيَة حَسَنَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن قرآن کا عالم آئے گا' تو قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اسے آراستہ کردے' تو اُسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا' پھر قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اسے مزید عطا کردے' تو اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے راضی ہوجا! تو پروردگار اس سے راضی ہوجائے گا' پھر اس شخص سے کہا جائے گا: تم تلاوت کرو! اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ! اس شخص کو ہر ایک آیت کے عوض میں ایک نیکی اضافی ملے گی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَال لصَاحب الْقُرْآن اقْرَأ وارق ورتل كَمَا كنت ترتل فِي الدُّنْيَا فَإِن مَنْزِلك عِنْد آخر آيَة تقرؤها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

قَالَ الْخطابِيّ جَاءَ فِي الْأَثر اَن عدد آي الْقُرْآن على قدر درج الْجنَّة فَيُقَالُ للقارىء ارق فِي الدرج على قدر مَا كنت تقْرَأ من آي الْقُرْآن فَمَنْ استوفى قِرَاءَة جَمِيْع الْقُرْآن استولى على أقْصَى درج الْجنَّة فِي الْآخِرَة وَمَنْ قَرَاَ جُزْءا مِنْهُ كَانَ رقيه فِي الدرج على قدر ذٰلِكَ فَيكون مُنْتَهى الثَّوَاب عِنْد مُنْتَهى الْقِرَاءَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے عالم سے یہ کہا جائے گا: تم تلاوت کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو' اور اس طرح

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو! جس طرح تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے' تمہارا ٹھکانہ وہاں ہوگا' جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: قرآن کی آیات کی تعداد جنت کے درجات جتنی ہے' تو قاری سے کہا جائے گا: تم ایک درجے میں' اسی حساب سے چڑھو' جس طرح تم قرآن کی آیت تلاوت کرتے تھے' تو جو شخص پورے قرآن کی تلاوت کرے گا' وہ آخرت میں سب سے اوپر والے درجے تک پہنچ جائے گا' اور جو شخص قرآن کے کسی حصے کا عالم ہوگا' تو وہ درجے کے اعتبار سے اسی درجے تک چڑھ سکے گا' اور اس کے ثواب کی آخری حد وہ ہوگی' جو اس کی تلاوت کی آخری حد ہوگی۔

2200 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه هٰذَا الْكتاب فَقَامَ بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار وَرجل أعطَاهُ اللّٰه مَالا فَتصدق بِهِ آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس کو صدقہ کرتا رہتا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2201 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل علمه اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يتلوه آنَاء اللَّيْل و آناء النَّهَار فَسَمعهُ جَار لَهُ فَقَالَ لَيْتَني أُوتيت مثل مَا أُوتِيَ فلَان فَعملت مثل مَا يعْمل وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يهلكه فِي الْحق فَقَالَ رجل لَيْتَني أُوتيت مثل مَا أُوتِيَ فلَان فَعملت مثل مَا يعْمل -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

2201-صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل من يقوم بالقرآن' حديث: 1392مستخرج أبي عوانة' مبتدأ فضائل القرآن' باب حظر الحسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله القرآن' حديث: 3126صحيح ابن حبان' كتاب العلم' ذكر إباحة الحسد لمن أوتي الحكمة' حديث: 90سنن ابن ماجه' كتاب الزهد' باب الحسد' حديث: 4206مصنف ابن أبي شيبة' كتاب فضائل القرآن' من قال : الحسد في قراءة القرآن' حديث: 29670السنن الكبرى للنسائي' كتاب العلم' الاغتباط في العلم' حديث: 5669السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ' باب وجوه الصدقة' حديث: 7363السنن الصغير للبيهقي' كتاب آداب القاضي' أدب القاضي وفضله' حديث: 3227مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 60مسند الحميدي' أحاديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 98مسند عبد بن حميد' أحاديث ابن عمر' حديث: 730البحر الزخار مسند البزار' قيس بن أبي حازم' حديث: 1665مسند أبي يعلى الموصلي' من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1047المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 1735المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' سالم عن ابن عمر' حديث: 12941

قَالَ الممل‍ی وَالْمرَادُ بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا للمحسود لَا تمنی زَوَال تِلْكَ النِّعْمَة عَنْهُ فَإِن ذَلِكَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دوطرح کے آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو' اس کا پڑوسی اس کو سنے اور یہ سوچے کہ کاش مجھے بھی یہ نعمت عطا ہوئی ہوتی' جو اس شخص کو عطا ہوئی ہے' تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ عمل کرتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا رہتا ہو' تو کوئی شخص یہ سوچے کہ کاش مجھے بھی اس کی مانند (مال) عطا کیا جاتا' جس طرح فلاں شخص کو عطا کیا گیا ہے' تو میں بھی وہی عمل کرتا' جو وہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے صاحب بیان کرتے ہیں: یہاں حسد سے مراد رشک کرنا ہے' اور اس سے مراد اس چیز کی آرزو کرنا ہے' جس پر رشک کیا جارہا ہے' یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ اس دوسرے شخص سے' اس نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' کیونکہ یہ آرزو قابل مذمت حسد ہے۔

2202 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْأَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَأَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه الله وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَات ابْتِغَاء وَجه الله وَعبد أحسن فِيمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيمَا بَيْنه وَبَيْن موَالِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ وَزَاد فِيْ أَوله قَالَ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مرّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' وہ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے' جب تک مخلوق کا حساب مکمل نہیں ہو جاتا' ایک وہ شخص' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' قرآن کا علم حاصل کیا ہو' اور قرآن کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے پڑھتا ہو' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں' اور نماز کی طرف بلانے والا' وہ شخص' جو اللہ کی رضا کے لئے (اذان دیتا ہے) اور وہ شخص' جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات' اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات کو' احسن طریقے سے سرانجام دیتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے اس روایت کو معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس روایت کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ تک کی گنتی کر کے فرمایا کہ اتنی مرتبہ نہ سنا ہوتا تو میں اسے بیان نہ کرتا''۔

2203- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعثا وهم ذَوُو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رَجُلٌ مِّنْهُم يَعْنِيْ مَا مَعَهُ من الْقُرْآن فَأتى على رجل من أحدثهم سنا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فلَان قَالَ معى كَذَا وَكَذَا وَسورَة الْبَقَرَة فَقَالَ اَمَعَكَ سُوْرَة الْبَقَرَة قَالَ نعم قَالَ اذْهَبْ فَاَنت اَمِيرهمُ فَقَالَ رجل من اَشْرَافهـم وَاللّٰـه مَا مَنَعَنِيْ اَن أتعلم الْبَقَرَة اِلَّا خشيَة اَلا أقوم بهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْقُرْآن واقرؤوه فَإِن مثل الْقُرْآن لمن تعلمه فقرأه كَمثل جراب محشو مسكا يفوح رِيحه فِيْ كل مَكَان وَمَنْ تعلمه فيرقد وَهُوَ فِيْ جَوْفه فَمثله كَمثل جراب أوكيء على مسك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی ان لوگوں کی تعداد کافی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قرآن کے علم کے بارے میں دریافت کیا ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اسے کتنا قرآن آتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جوان سب میں عمر میں سب سے کم تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن آتا ہے اس نے عرض کی: مجھے فلاں فلاں سورتیں آتی ہیں اور سورۂ بقرہ بھی آتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ بقرہ آتی ہے اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! تم ان کے امیر ہو تو ان افراد میں سے جو معززین تھے ان میں سے ایک صاحب بولے: اللہ کی قسم! میں نے تو صرف اندیشے کے تحت سورۂ بقرہ نہیں سیکھی کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں میں اس کو نماز میں تلاوت نہ کر سکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو اور اسے پڑھو کیونکہ جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے اسے پڑھتا ہے اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے جس میں مشک بھرا ہوا ہو اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے (اور رات کو اسے نوافل میں نہیں پڑھتا) بلکہ سو جاتا ہے اور قرآن اس کے دل میں موجود ہوتا ہے تو اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے جس کے مشک کا منہ بند کر دیا گیا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2204 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن فقد استدرج النُّبُوَّة بَيْن جَنْبَيْهِ غير انه لَا يُوحى اِلَيْهِ لَا يَنْبَغِي لصَاحب الْقُرْآن اَن يجد مَعَ من وجد وَلَا يجهل مَعَ من جهل وَفِيْ جَوْفه كَلَام الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے' تو وہ اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت (کے فیضان) کو شامل کر لیتا ہے' البتہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی' اور قرآن کے عالم کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے اندر' اللہ کا کلام موجود ہو' تو وہ کسی پر غصے ہو' یا کسی کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2205 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصّيام وَالْقُرْآن يشفعان لِلْعَبد يَقُوْلُ الصّيام رب اِنِّيْ منعته الطَّعَام وَالشَّرَاب بِالنَّهَارِ فشفعني فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآن رب منعته النّوم بِاللَّيْلِ فشفعني فِيْهِ فيشفعان

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْجُوْع وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ اور قرآن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے دن کے وقت کھانے پینے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں' میری شفاعت کو قبول فرمالے' اور قرآن کہے گا: میں نے رات کے وقت' اسے سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں' میری شفاعت قبول فرمالے' تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2206 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اسيد بن حضير بَيْنَمَا هُوَ فِيْ لَيْلَة يقْرَاُ فِيْ مربده اِذْ جالت فرسه فَقَرَاَ ثُمَّ جالت اُخْرى فَقَرَاَ ثُمَّ جالت اُخْرى اَيْضا قَالَ اسيد فَخَشِيت اَن تطأ يحيى فَقُمْت اِلَيْهَا فَاِذا مثل الظلة فَوق رَاْسِي فِيْهَا اَمْثَال السرج عرجت فِي الجو حَتّٰى مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنا البارحة فِيْ جَوف اللَّيْل اَقرَاُ فِيْ مربدى اِذْ جالت فرسى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَقَرَات ثُمَّ جالت اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَقَرَات ثُمَّ جالت اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَانْصَرَفت وَكَانَ يحيى قَرِيْبًا مِنْهَا خشيت اَن تطأه فَرَاَيْت مثل الظلة فِيْهَا اَمْثَال السرج عرجت فِي الجو حَتّٰى مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة تستمع لَك وَلَوْ قَرَات لأصبحت يَرَاهَا النَّاس مَا تستتر مِنْهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظُ لَهُ وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَارٍ وَّقَالَ فِيْهِ: فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ قَالَ مُدَلَّاةٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَمْضِيَ فَقَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ نَزَلَتْ لِقِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ مَضَيْتَ لَرَأَيْتَ الْعَجَائِبَ

وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الظُّلَّةُ بِضَمِّ الظَّاءِ الْمُعْجَمَةِ وَتَشْدِيْدِ اللَّامِ هِيَ الْغَاشِيَةُ وَقِيْلَ السَّحَابَةُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنے گودام میں تلاوت کررہے تھے' اسی دوران ان کے گھوڑے نے اچھلنا شروع کردیا' وہ تلاوت کرتے رہے' وہ دوبارہ اچھلا' وہ تلاوت کرتے رہے وہ پھر اُچھلا' حضرت اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ کہیں وہ (میرے بیٹے) یحیٰ کو روند نہ دے' میں اُٹھ کر اس کی طرف گیا' تو مجھے اپنے سر کے اوپر ایک سایہ (یا بادل) سا نظر آیا' جس میں چراغ سے موجود تھے' وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ میری نگاہ سے اوجھل ہوگیا' حضرت اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں نصف رات کے وقت' اپنے گودام میں تلاوت کررہا تھا' اسی دوران میرا گھوڑا اچھلنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: میں قرأت کرتا رہا' پھر وہ دوبارہ اُچھلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: میں قرأت کرتا رہا' وہ پھر اچھلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: پھر میں نے نماز ختم کردی' کیونکہ یحیٰ (جو میرا بیٹا ہے) وہ گھوڑے کے قریب موجود تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ کہیں وہ گھوڑا' اس کو روند نہ دے' میں نے ایک چھپر (یا بادل) سا دیکھا' جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں موجود تھیں' وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ وہ میری نگاہ سے اجھل ہوگیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ فرشتے تھے' جو تمہاری تلاوت سن رہے تھے' اگر تلاوت کرتے رہتے' تو صبح کے وقت لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے' اور وہ لوگوں سے نہ چھپتے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام مسلم کے نقل کردہ ہیں۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے توجہ کی' تو چراغ کی طرح کی کوئی چیز موجود تھی' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ استطاعت نہیں رکھ سکا کہ میں تلاوت کو جاری رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے' جو قرآن کی تلاوت کے لئے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو تم اور حیران کن چیزیں دیکھتے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الظلة'' میں 'ظ' پر پیش ہے' اور 'ل' پر شد ہے' اس سے مراد ڈھانپنے والی چیز (یعنی چھپر) ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے

مراد ناول ہے۔

2207 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ لَا ترجعون اِلَى اللّٰه بِشَیْءٍ افضل مِمَّا خرج مِنْهُ يَعْنِی الْقُرآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله عَنْ جُبَيْر بن نفير

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی ایسی چیز کے ذریعے رجوع نہیں کرتے' جو اس سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن مجید تھا۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے اسے اپنی ''مراسیل'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے جبیر بن نفیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْقُرآن مادبة اللّٰه فاقبلوا مادبته مَا اسْتَطَعْتُمْ اِن هٰذَا الْقُرآن حَبل اللّٰه والنور الْمُبين والشفاء النافع عصمَة لمن تمسك بِهِ وَنَجَاة لمن اتبعهُ لَا يزِيغ فيستعتب وَلَا يعوج فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِی عجائبه وَلَا يخلق من كَثْرَة الرَّد اتْلُوْهُ فَاِن اللّٰه يَاْجُركُمْ على تِلَاوَته كل حرف عشر حَسَنَات أما اِنِّیْ لَا اَقُوْل الم حرف وَلٰكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرف

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ صَالح بن عمر عَن اِبْرَاهِيْمَ الهجرى عَنْ اَبِی الْاَحْوَص عَنْهُ وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن عمر عَنْهُ وَهُوَ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے' تو تم سے جہاں تک ہو سکے' اس کے دسترخوان کی طرف آؤ! یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اور روشن کرنے والا نور ہے' اور نفع دینے والی شفا ہے' اور اس شخص کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہے' جو اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے' اور اس شخص کے لئے نجات کا ذریعہ ہے' جو اس کی پیروی کرتا ہے' ایسا شخص ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ اسے ٹھیک کیا جائے' بھٹکے گا نہیں' کہ اسے درست کیا جائے (یا یہ قرآن ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ اسے ٹھیک کیا جائے) اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوں گے' اور بکثرت پڑھنے سے یہ پرانا نہیں ہوگا' تم لوگ اس کی تلاوت کرتے رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں' اس کی تلاوت پر اجر عطا کرے گا' ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی' میں یہ نہیں کہتا ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ 'ا' ایک حرف ہے' اور 'ل' ایک حرف ہے' اور 'م' ایک حرف ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے صالح بن عمر کے حوالے سے' ابراہیم ہجری کے حوالے سے' ابواحوص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: صالح بن عمر ابراہیم ہجری سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں تاہم یہ روایت مستند ہے۔

2209 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَهْلين مِنَ النَّاس قَالُوْا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلِ الْقُرْآن هم اَهْلِ اللّٰه وخاصته

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم عَنِ ابْنِ مهْدى حَدثنَا عبد الرَّحْمٰن بن بديل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ وَّقَالَ الْحَاكِم يرْوى من ثَلَاثَة اوجه عَنْ اَنَسٍ هٰذَا اَجودهَا

قَالَ المملي الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَهُوَ اِسْنَاد صَحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن والے' یہی اللہ والے اور اس کے مخصوص بندے ہیں''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے' اسے ابن نہدی کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن بدیل کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث تین حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور یہ سب سے عمدہ سند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ سند صحیح ہے۔

2210 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه مر على قَارِئ يقْرَاُ ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجع ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَرَاَ الْقُرْآن فليسال اللّٰه بِهِ فَاِنَّهُ سَيَجِيْءُ اَقوام يقرؤون الْقُرْآن يسْاَلُوْن بِهِ النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کا گزر ایک تلاوت کرنے والے شخص کے پاس سے ہوا' اس نے تلاوت کرنے کے بعد دعا مانگی اور پھر تلاوت ختم کر کے اُٹھا' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرے' اسے اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے' عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے واسطے سے لوگوں سے مانگیں گے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2211 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن وتعلم وَعمل بِهِ اُلبس وَالداه يَوْم الْقِيَامَة تاجا من نور ضوؤه مثل ضوء الشَّمْس ويكسى وَالداه حلتين لَا يَقُوْمُ لَهما

الدُّنيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كسينا هٰذَا فَيُقَالُ بِاَخذ ولدكما الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن پڑھے' اس کا علم حاصل کرے' اس پر عمل کرے' اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن' نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی' سورج کی روشنی کی مانند ہوگی' اور ان کے ماں باپ کو دو حلے پہنائے جائیں گے' جس کی قیمت پوری دنیا نہیں بن سکتی' وہ دونوں عرض کریں گے: یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے بچے نے قرآن کا علم حاصل کیا تھا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2212 - وَرُوِىَ عَنْ عَلِيّ بن اَبِىْ طَالب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن فاستظهره فاحل حَلَاله وَحرم حرَامه أدخلهُ اللّٰه بِهِ الْجَنَّة وشفعه فِىْ عشرَة من اَهْل بَيته كلهم قد وَجَبَتْ لَهُمُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کو سیکھنے کے بعد اس کے حلال کو حلال سمجھے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا' اور ایسا شخص اپنے گھر والوں میں سے دس افراد کی شفاعت کرے گا وہ سب ایسے افراد ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2213 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن لم يرد اِلٰى أرذل الْعُمر وَذٰلِكَ قَوْله تَعَالٰى (ثُمَّ رددناه اَسْفَل سافلين اِلَّا الَّذِيْنَ آمنُوا) التِّين قَالَ الَّذِيْنَ قرؤوا الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کی تلاوت کرے گا وہ ''ارزل العمر'' (سٹھیا جانے والی عمر) تک نہیں پہنچے گا' اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے والے درجہ کی طرف لوٹا دیا' البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے' جو ایمان لائے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھاتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2214 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍ لَاَنْ تَغْدُو فتعلم آيَة مـن كتـاب اللّـه خير لَكَ من اَن تصلی مائَة رَكْعَة وَلَاَن تَغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهِ اَوْ لم يعْمل بِهِ خير من اَن تصلی اَلف رَكْعَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک ہزار رکعات ادا کرو"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2215 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص رات کے وقت دس آیات کی تلاوت کرلے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2216 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَات الْمَكْتُوبَات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَيْلَة مائَة آيَة كتب من القانتين

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظِ وَقد تقدم فِیْ صَلَاة اللَّيْل اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ان فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا' اور جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار "قانتین" میں ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اس سے پہلے رات کے نوافل کے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2217 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْـرَةَ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَرَاَ ابْن آدم السَّجْدَة فَسجدَ اعتزل الشَّيْطَان يبكي يَقُوْلُ يَا وَيْله

وَفِيْ رِوَايَةٍ:يَا وَيلِى اَمر ابْن آدم بِالسُّجُود فَسجدَ فَلَهُ الْجَنَّة وَاُمرت بِالسُّجُود فابيت فلى النَّار

رَوَاهُ مُسْلِـم وَابْـنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ انس وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا قَالَ:اِذا رأى الشَّيْطَان ابْن آدم سَاجِدا صَاحَ وَقَالَ يَا ويله يَا ويل الشَّيْطَان اَمر اللّٰه ابْن آدم اَن يسْجد لَهُ فَلهُ الْجَنَّة فاطاع وَاَمرنِي اَن اَسجد فعصيت فلي النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرتا ہے'تو شیطان روتا ہوا' الگ ہوجاتا ہے'اور کہتا ہے: ہائے بربادی!

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدے کرنے کا حکم ملا'تو اس نے سجدہ کرلیا' اسے جنت مل جائے گی اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا'تو میں نے انکار کردیا'تو مجھے جہنم ملے گی''

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے'امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے ابواسحاق کے حوالے سے'حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے'اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب شیطان ابن آدم کو سجدے کی حالت میں دیکھتا ہے'تو چیختا ہے'اور کہتا ہے: ہائے بربادی! ہائے شیطان کی بربادی! اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا (اس نے سجدہ کیا) تو اسے جنت مل جائے گی'اس نے اطاعت کرلی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے نافرمانی کی'تو مجھے جہنم ملے گی''۔

2218 - وَعَـنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه رأى رُؤْيا اَنه يكْتب ص فَلَمَّا بلغ اِلٰى سجدتها قَالَ رأى الدواة والقلم وكل شَيْءٍ بِحَضْرَتِهِ انْقَلب سَاجِدا قَالَ فقصصتها على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يزل يسْجد بهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ وہ سورہ ''ص'' لکھ رہے ہیں'جب وہ آیت سجدہ تک پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دوات' قلم اور وہاں موجود ہر چیز سجدے میں چلی گئی ہے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس مقام پر سجدہ کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے'اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

2219 - وَعَـنِ ابْـنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاَيْت فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَة فِيْمَا يرى النَّائِم كَاَنِّيْ اُصَلِّي خلف شَجَرَة فَرَاَيْت كَاَنِّيْ قَرَاْت سَجْدَة فَرَاَيْت الشَّجَرَة كَاَنَّهَا تسْجد لسجودي فسمعتها وَهِي سَاجِدَة وَهِي تَقول اللّٰهُمَّ اكْتُبْ لي بهَا عنْدك اجرا

وَاجْعَلْهَا لِی عِنْدَكَ ذُخرا وضع عنی بها وزرا واقبلها منی كَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد قَالَ ابْن عَبَّاس فَرَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ السَّجْدَة فَسَمعته وَهُوَ ساجد يَقُوْلُ مثل مَا قَالَ الرجل عَن كَلَام الشَّجَرَة

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بن يزِيْد بن خُنَيْس عَن الْحسن بن مُحَمَّد بن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ يزِيْد عَنِ ابْنِ جريج عَن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ يزِيْد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه انْتهى

وَالْحسن قَالَ بَعْضُهُمْ لم يرو عَنْهُ غير مُحَمَّد بن يزِيْد وَقَالَ الْعقيلِيّ لَا يُتَابع على حَدِيْثه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں' پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک آیت سجدہ تلاوت کر رہا ہوں' پھر میں نے درخت کو دیکھا' کہ میرے سجدے کے ساتھ' وہ بھی سجدہ کر رہا ہے' میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! اس کی وجہ سے' تو میرے لئے اپنی بارگاہ میں اجر نوٹ کر لے' اور اسے میرے لئے اپنی بارگاہ میں ذخیرہ بنا لے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے' اور اسے میری طرف سے قبول کر لے' جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے (سجدے کو) قبول کیا تھا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ تلاوت کی' تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے کی حالت میں' اس کی مانند کلمات پڑھتے ہوئے سنا' جو اس شخص نے درخت کے کلام کے طور پر بیان کیے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے' اسے محمد بن یزید بن خنیس کے حوالے سے' حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابویزید کے حوالے سے' ابن جریج کے حوالے سے' عبیداللہ بن ابویزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

جہاں تک حسن بن محمد نامی راوی کا تعلق ہے' تو بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان سے محمد بن یزید بن خنیس نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی۔

2220 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت فِيْمَا يرى

النَّائِم كَأَنِّيْ تَحت شَجَرَة وَكَان الشَّجَرَة تقرَأ ص فَلَمَّا اَتَت على السَّجْدَة سجدت فَقَالَت فِيْ سجودها اللَّهُمَّ اغْفِر لى بهَا اللَّهُمَّ حط عنى بهَا وزرا واحدث لى بهَا شكرا وتقبلها منى كَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد سجدته فَغَدَوْت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرته فَقَالَ سجدت يَا اَبَا سعيد قلت لَا قَالَ فَاَنْت اَحَق بِالسُّجُود من الشَّجَرَة ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة ص ثُمَّ اَتَى على السَّجْدَة فَسجدَ وَقَالَ فِيْ سُجُوده مَا قَالَت الشَّجَرَة فِيْ سجودها

وَفِيْ اِسْنَادُهٗ يمَان بن نصر لَا أعرفهُ

❀❀ یہی روایت امام ابویعلیٰ اورامام طبرانی نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں ایک درخت کے نیچے موجود ہوں اور وہ درخت ''سورۂ ص'' کی تلاوت کر رہا ہے' جب وہ آیت سجدہ پر پہنچا' تو اس نے سجدہ کیا اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! تو اس کی وجہ سے' میری مغفرت کردے' اے اللہ! تو اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کردے' اور اس کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق عطا فرما' اور میری طرف سے' اسے اسی طرح قبول کرلے' جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے اسے قبول کیا تھا''

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی سجدہ کیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوسعید! کیا تم نے سجدہ کیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم درخت کے مقابلے میں سجدے کرنے کے زیادہ حق دار تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۂ ص'' کی تلاوت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں وہی کلمات پڑھے' جو درخت نے پڑھے تھے''۔

اس کی سند میں ایک راوی یمان بن نصر ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

2221 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتبت عِنْده سُوْرَة النَّجم فَلَمَّا بلغ السَّجْدَة سجد وسجدنا مَعَهُ وسجدت الدواة والقلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس ''سورۂ نجم'' لکھوائی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا' اور دوات اور قلم نے بھی سجدہ کیا''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نِسْيَان الْقُرْآن بعد تعلمه وَمَا جَاءَ فِيمَنْ لَيْسَ فِيْ جَوْفه مِنْهُ شَيْءٌ

قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اُسے بھول جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو

2222 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِن الَّذِیْ لَيْسَ فِي جَوْفه شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من طَرِيْق قَابُوس بن اَبِیْ ظَبْيَان عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو اس کی مثال برباد گھر کی طرح ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے قابوس بن ابوظبیان کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2223 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اَصْغَر الْبُيُوت بَيت لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ من كتاب الله

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ رَفعه بَعضهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''سب سے چھوٹا گھر وہ گھر ہے جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ نہ ہو''

یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2224 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِيْ حَتّى القذاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذُنُوب أمتِيْ فَلَمْ ار ذَنبا أعظم من سُوْرَة من الْقُرْآن

2224- سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب في كنس المسجد' حديث: 395 الجامع للترمذي' أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث: 2917 مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب تعاهد القرآن ونسيانه' حديث: 5784 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره' باب في كنس في المسجد' حديث: 4010 مسند أبي يعلى الموصلي' سعيد بن سنان' حديث: 4150 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6608 المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث: 548 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدمان تلاوة القرآن" حديث: 1905

اَوْ آيَة اوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنْ اَنس

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ الْكَلَام عَلَيْهِ فِیْ تنظيف الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے' میری امت کے اُجور پیش کیے گئے' یہاں تک کہ وہ گندگی بھی پیش کی گئی' جسے کوئی شخص مسجد سے باہر پھینک دیتا ہے' اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے' تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا' کہ قرآن کی کسی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم' کسی شخص کو دیا گیا ہو' اور پھر وہ شخص اُسے بھول جائے''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے' اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مساجد کو صاف کرنے سے متعلق باب میں' اس روایت پر کلام پہلے گزر چکا ہے۔

2225 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء يقْرَأ الْقُرْآن ثُمَّ ينساه اِلَّا لَقِي اللّٰه اَجْذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن يزِيْد بن اَبِیْ زِيَاد عَن عِيْسَى بن فائد عَن سعد

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن اَبِیْ زِيَاد هُوَ الْهَاشِمِي مَوْلَاهُم كنيته اَبُوْ عبد اللّٰه يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَمَعَ هٰذَا فعيسى بن فائد اِنَّمَا روى عَمَّن سمع سَعْدا قَالَ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ حَاتِم وَغَيره

قَالَ الْخطابِيّ قَالَ اَبُوْ عبيد الأجذم الْمَقْطُوْع الْيَد وَقَالَ ابْن قُتَيْبَة الأجذم هَاهُنَا المجذوم وَقَالَ ابْن الْاَعرَابِي مَعْنَاهُ اَنه يلقى اللّٰه تَعَالٰى خَالِي الْيَدَيْنِ من الْخَيْر كنى بِالْيَدِ عَمَّا تحويه الْيَد وَقَالَ آخر مَعْنَاهُ لَا حجَّة لَهُ وَقد رويناهُ عَن سُوَيْد بن غَفلَة

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن سیکھنے کے بعد' اُسے بھول جاتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے' یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے عیسیٰ بن فائد کے حوالے سے' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید نامی یہ راوی ہاشمی ہے' یہ ان سے نسبت ولاء رکھتا ہے' اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے' اس پر کلام آگے آئے گا' اس کے ہمراہ یہ بات بھی ہے کہ عیسیٰ بن فائد نامی راوی نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ابوعبید فرماتے ہیں: اجذم سے مراد ایسا شخص ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو ابن قتیبہ کہتے ہیں: یہاں اجذم سے مراد جذام زدہ شخص ہے ابن اعرابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے دونوں ہاتھ بھلائی سے خالی ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کنائے کے طور پر استعمال کیا ہے یہاں وہ چیز مراد ہے جو ہاتھ کے اندر موجود ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں: جہاں تک دوسرے معانی کا تعلق ہے تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے ہم نے یہ روایت سوید بن غفلہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3 - اَلتَّرْغِيبُ فِيْ دُعَاءٍ يدعى بِهٖ لحفظ الْقُرْآن

قرآن حفظ کرنے کے لئے ایک مخصوص دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

2226 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْت تفلت هٰذَا الْقُرْآن من صَدْرِي فَمَا أجدني اقدر عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحسن افلا اعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بِهن وينفع بِهن من علمته وَيثبت مَا تعلمت فِيْ صدرك قَالَ أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمني قَالَ إِذا كَانَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةَ فَإِن اسْتَطَعْت اَن تقوم فِيْ ثلث اللَّيْل الاخر فَإِنَّهَا سَاعَة مَشْهُوْدَة وَالدُّعَاء فِيْهَا مستجاب فَقَدْ قَالَ اخي يَعْقُوب لِبَنِيْهِ (سَوف اَسْتَغْفِر لكم رَبِّي) يَقُوْلُ حَتّٰى تَاتِي لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ وَسطهَا فَإِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ اَولهَا فصل اَربع رَكْعَات تقْرَأ فِي الرَّكْعَة الاُوْلٰى بِفَاتِحَة الْكتاب وَسُوْرَة يس وَفِي الرَّكْعَة الثَّانِيَة بِفَاتِحَة الْكتاب وحم الدُّخَان وَفِي الرَّكْعَة الثَّالِثَة بِفَاتِحَة الْكتاب والم تَنْزِيل السَّجْدَة وَفِي الرَّكْعَة الرَّابِعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وتبارك الْمفصل فَإِذا فرغت من التَّشَهُّد فاحمد اللّٰه وَاحسن الثَّنَاء على اللّٰه وصل عَليّ وَاحسن وَعلى سَائِر النَّبِيين واستغفر للْمُؤْمِنين وَالْمُؤْمِنَات ولاخوانك الَّذِيْنَ سبقوك بِالْإِيمَان ثُمَّ قل فِيْ آخر ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بترك الْمعاصِي اَبَدًا مَا أبقيتني وارحمني اَن أتكلف مَا لَا يعنيني وارزقني حسن النّظر فِيْمَا يرضيك عني اللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام اَسالك يَا اللّٰه يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تلْزم قلبِي حفظ كتابك كَمَا علمتني وارزقني اَن اتلوه على النَّحْو الَّذِيْ يرضيك عني اللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام

اَسالك يَا اللّٰه يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تنور بكتابك بَصرِي وَاَن تطلق بِهٖ لساني وَاَن تفرج بِهٖ عَن قلبِي وَاَن تشرح بِهٖ صَدْرِي وَاَن تسْتَعْمل بِهٖ بدني فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ على الْحق غَيْرك وَلَا تؤتينيه اِلَّا اَنْت وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْم يَا اَبَا الْحسن تفعل ذٰلِكَ ثَلَاث جمع اَوْ خمْسا اَوْ سبعا تجاب بِإِذن اللّٰه وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخطَا مُؤمنا قطّ

قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فوَاللّٰهِ مَا لبث عَلِيّ إِلَّا خمسا اَوْ سبعا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مثل ذٰلِكَ الْمجْلس فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كنت فِيْمَا خلا لَا آخذ اِلَّا اَربع آيَات وَنَحْوَهَا فَإِذَا قراتهن على نَفسِيْ تفلتن وَاَنَا أتعلم الْيَوْم اَرْبَعِيْنَ آيَة ونحوهن فَإِذَا قراتهن على نَفسِيْ فَكَاَنَّمَا كتاب اللّٰه بَيْن عَيْنِي وَلَقَد كنت اسمع الحَدِيْث فَإِذَا رَددته تفلت وَاَنَا الْيَوْم أسمع الْاَحَادِيْث فَإِذَا تحدثت بهَا لم اخرم مِنْهَا حرفا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد ذٰلِكَ مُؤْمِن وَرب الْكَعْبَة يَا اَبَا الْحسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ الْوَلِيد بن مُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا اِلَّا انه قَالَ يقْرَأ فِي الثَّانِيَة بِالْفَاتِحَةِ والم السَّجْدَة وَفِي الثَّالِثَة بِالْفَاتِحَةِ وَالدُّخَان عكس مَا فِي التِّرْمِذِيّ وَقَالَ فِي الدُّعَاء وَاَن تشغل بِهِ بدني

مَكَان وَاَن تسْتَعْمل وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض نسخ التِّرْمِذِيّ ومعناهما وَاحِد وَفِيْ بَعْضهَا وَاَن تغسل

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْق اَسَانِيد هٰذَا الحَدِيْث جَيِّدَة وَمَتنه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں یہ قرآن میرے سینے سے کھسک جاتا ہے اور میں ایسی کوئی صورت نہیں پاتا کہ جس کی وجہ سے میں اس پر قابو رکھ سکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں؟ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کو بھی نفع دے گا جسے تم ان کلمات کی تعلیم دو گے اور تم جو کچھ بھی سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں برقرار رہے گا انہوں نے عرض کی: جی یارسول اللہ! مجھے اس کی تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب جمعہ کی رات ہو تو اگر تم سے ہو سکے تو اس کے آخری ایک تہائی حصے میں نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے جس میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے اور اس وقت میں کی جانے والے دعا مستجاب ہوتی ہے میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا:

"عنقریب میں اپنے پروردگار سے تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا"

ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب شب جمعہ آئے گی (تو اس وقت میں تمہارے لئے دعا کروں گا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اگر تم سے یہ نہ ہو سکے تو رات کے نصف حصے میں کھڑے ہو جاؤ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو رات کے ابتدائی حصے میں اٹھ جاؤ اور چار رکعت ادا کرو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دخان حم السجدہ کی تلاوت کرو تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الم تنزیل السجدۃ کی تلاوت کرو اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرو! جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد وثنا عمدہ طریقے سے بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے بھیجو اور تمام انبیاء پر درود بھیجو اور تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے

دعائے مغفرت کرو اپنے ان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرو جو ایمان کے ہمراہ تم سے پہلے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں
اور پھر تم دعا کے آخر میں یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر! کہ میں ہمیشہ گناہوں کو ترک کیے رکھوں' جب تک تو مجھے زندہ رکھے' تو مجھ پر رحم کر! اس حوالے سے کہ میں غیر ضروری چیزوں سے بچ کے رہوں' اور تم مجھے یہ چیز عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں اچھے طریقے سے غور و فکر کروں' جو چیز تجھے مجھ سے راضی کر دے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! اے جلال واکرام اور غلبے والے' جو کبھی ختم نہیں ہوگا' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! اے رحمان! میں تیرے جلال کے وسیلے سے' تیری ذات کے نور کے وسیلے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کو یاد رکھنے کے لئے مضبوط کر دے' جس طرح تو نے مجھے اس کا علم عطا کیا ہے' اور تو مجھے یہ چیز نصیب فرما کہ میں اس کو اسی طرح تلاوت کروں کہ جو طریقہ تجھے مجھ سے راضی کر دے' اے اللہ! اے آسمانوں' اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام' اور ایسے غلبے والے! جو کبھی ختم نہیں ہوگا' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! اے رحمان! تیرے جلال کے وسیلے سے' اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے (یہ دعا کرتا ہوں) کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو نورانی کر دے! اسے میری زبان پر جاری کر دے' اس کے ذریعے میرے دل کو کشادگی عطا فرما' اس کے ذریعے مجھے شرح صدر عطا فرما' اس کے ذریعے میرے جسم کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما' کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی بھی حق کے بارے میں مدد نہیں کر سکتا' اور یہ سب چیزیں صرف تو ہی عطا کر سکتا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے''۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اے ابوالحسن! تم تین مرتبہ' یا پانچ مرتبہ' یا سات مرتبہ یہ عمل کرو! اللہ کے حکم سے یہ مستجاب ہوگا' اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے' یہ کسی بھی مومن سے کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانچ' یا شاید سات مرتبہ یہ عمل کیا' پھر وہ ایک مرتبہ اسی طرح ایک محفل کے دوران' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے میرا یہ عالم تھا کہ میں چار' یا اس کے آس پاس آیات یاد کر سکتا تھا' اور جب میں انہیں سیکھ لیتا تھا' تو بھی پڑھنے میں دشواری ہوتی تھی' اور اب میرا یہ عالم ہے کہ چالیس کے آس پاس آیات سیکھ لیتا ہوں' اور زبانی پڑھ لیتا ہوں' یوں جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے' پہلے جب میں کوئی بات سنتا تھا' اور جب اُسے دہراتا تھا' تو وہ مجھ سے پھسل جاتی تھی' اب میں مختلف باتیں سنتا ہوں' اور جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو ان میں ایک حرف بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا' تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف ولید بن مسلم سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایسا شخص دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ الم السجدہ کی تلاوت کرے گا' اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا''۔ یہ اس کے برعکس ہے جو ترمذی میں منقول ہے' اور دعا میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میرے جسم کو مشغول کردے'' یہ ان الفاظ کی جگہ ہے: ''تو میرے جسم کو عمل کی توفیق دے''۔ اسی طرح ترمذی کے بعض نسخوں میں بھی یہی الفاظ ہیں' اور ان کا مطلب بھی یہی بنتا ہے' اور بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''تو دھو دے''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس حدیث کی تمام اسانید کے طرق عمدہ ہیں' البتہ اس کا متن انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِيْ تعاهد الْقُرْآن وتحسين الصَّوْت بِهِ

قرآن کا خیال رکھنے اور اسے خوبصورت آواز میں پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

2227 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل صَاحب الْقُرْآن كَمثل الْإِبل المعقلة إِن عَاهَدَ عَلَيْهَا أمْسكهَا وَإِن أطلقها ذهبت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم -وَزَاد مُسْلِم فِيْ رِوَايَةٍ: وَإِذا قَامَ صَاحب الْقُرْآن فقرأه بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار ذكره وَإِذَا لم يقم بِهِ نَسِيَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے عالم کی مثال' بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک شخص کی طرح ہے کہ اگر وہ ان کا دھیان رکھے گا' تو وہ انہیں روک کے رکھے گا' اور اگر وہ انہیں چھوڑ دے گا' تو وہ چلے جائیں گے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' ایک روایت میں امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب قرآن کا عالم شخص کھڑا ہو کر رات دن اس کی تلاوت کرتا رہے گا' تو اسے یاد رکھے گا' اور جب اس کے ساتھ مشغول نہیں رہے گا' تو اسے بھول جائے گا''۔

2228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بئسمَا لأحدهم يَقُوْلُ نسيت آيَة كَيْت وَكَيْت بل هُوَ نسي استذكروا الْقُرْآن فَلَهو اَشد تفصيا من صُدُور الرِّجَال من النعم بعقلها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ هٰكَذَا وَمُسْلِم مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کا یہ کہنا انتہائی برا ہے کہ میں فلاں' فلاں آیت بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اُسے بھلادی گئی ہے' تم قرآن کو یاد کرتے رہو! کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے' اُس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی جانور' اپنی رسی سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2229 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآن فو الذی نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَهو اَشد تفلتا من الْاِبل فِیْ عقلهَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا دھیان رکھو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے اُونٹ رسی سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2230 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أذن اللّٰه لشَیْءٍ کَمَا اذن لنَبِیّ حسن الصَّوْت یتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ یجْهر بِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ أذن بِکَسْر الذَّال اَی مَا اسْتمع لشَیْءٍ من کَلَام النَّاس کَمَا اسْتمع اللّٰه اِلَی من یتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ اَی یحسن بِهٖ صَوْته وَذهب سُفْیَان بن عُیَیْنَة وَغَیره اِلٰی اَنه من الاسْتِغْنَاء وَهُوَ مَرْدُوْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتا' جتنی توجہ وہ نبی کی طرف دیتا ہے' جو خوبصورت آواز میں' بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''اذن'' میں 'ذ' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے کلام میں سے کوئی بھی بات اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو سنتا ہے' جو قرآن کو اچھی آواز میں پڑھتا ہے۔

سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں مراد استغنا ہے' لیکن ان کا یہ مفہوم مردود ہے۔

2231 - وروی ابْن جریر الطَّبَرِیّ هٰذَا الحَدِیْث بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَقَالَ فِیْهِ مَا أذن اللّٰه لشَیْءٍ مَا أذن لنَبِیّ حسن الترنم بِالْقُرْآنِ

❀❀ ابن جریر طبری نے یہ روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ نبی کو سنتا ہے' جو خوبصورت ترنم کے ساتھ' قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

2232 - وروى الإمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ عَن فضَالة بن عبيد اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَلّٰه اَشد اذنا للرجل الْحسن الصَّوْت بِالْقُرْآن من صَاحب الْقَيْنَة اِلٰى قَيْنَته وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا الْقَيْنَة بِفَتْح الْقَاف وَاِسْكَان الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا نون هِيَ الْاَمة الْمُغنيَة

امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم اور امام بیہقی نے' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ توجہ سے اس شخص کو سنتا ہے' جس کی آواز خوبصورت ہو' اور وہ قرآن کو تلاوت کرے' وہ اس کو اس سے زیادہ توجہ سے سنتا ہے' جتنے شوق سے' کوئی گانے والی کو سنتا ہے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''القینة'' میں 'ق' پر زبر ہے' 'ی' ساکن ہے' اس کے بعد 'ن' ہے' اس سے مراد گانے والی کنیز ہے۔

2233 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآن بِاَصْوَاتِكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْخطابِيّ مَعْنَاهُ زَيِّنُوْا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ هٰكَذَا فسره غير وَاحِد من اَئِمَّة الحَدِيْث وَزَعَمُوا اَنه من بَاب المقلوب كَمَا قَالُوْا عرضت النَّاقة على الْحَوْض اَى عرضت الْحَوْض على النَّاقة وكقولهم اِذا طلعت الشعرى واستوى الْعود على الحرباء اَى اسْتَوَت الحرباء على الْعود ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ عَن شُعْبَة قَالَ نهاني اَيُّوْب اَن احدث زَيِّنُوا الْقُرْآن بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ وَرَوَاهُ معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة فَقدم الْاَصْوَات على الْقُرْآن وَهُوَ الصَّحِيْح اخبرناه مُحَمَّد بن هَاشم حَدثنَا الديري عَن عبد الرَّزَّاق اَنبانَا معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْسَجَة عَن الْبَراء اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَيِّنُوْا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ وَالْمعْنَى اشغلوا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ والهجوا بِهِ واتخذوه شعارا وزينة ......انتهى

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو اپنی آواز کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کے ذریعے آراستہ کرو! علم حدیث کے کئی ماہرین

نے اس کی یہی وضاحت کی ہے'ان حضرات کا یہی کہنا ہے: یہ مقلوب کی قسم سے تعلق رکھتا ہے'جیسے لوگ یہ کہتے ہیں: میں نے اونٹنی کو حوض پر پیش کیا'اس کا مطلب یہ ہے: میں نے حوض کو اونٹنی پر پیش کیا'اسی طرح لوگ کہتے ہیں: جب اِذا طلعت الشعری واستوی العود علی الحرباء تو اس سے مراد یہ ہے: لکڑی خارش کے مریض پر سیدھی رکھی جاسکتی ہے'پھرانہوں نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایوب نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں یہ روایت بیان کروں' کہ قرآن کو اپنی آواز کے ذریعے آراستہ کرو۔

وہ بیان کرتے ہیں: معمر نے اسے منصور کے حوالے سے' طلحہ سے نقل کیا ہے'اورانہوں نے لفظ''اصوات''کو لفظ''قرآن'' پر مقدم کیا ہے' اور یہی درست ہے'یہ بات محمد بن ہاشم نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کے حوالے سے'ان کی سند کے ساتھ'حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''اپنی آوازوں کو'قرآن کے ذریعے آراستہ کرو''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کے ساتھ مشغول رکھو اور اسے پڑھتے رہو اور اسے شعار اور زینت بنالو......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2234 - وَرُوِیَ عَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن هٰذَا الْقُرْآن نزل بحزن فَاِذَا قراتموه فابكوا فَاِن لم تبكوا فتباكوا وَتَغَنوا بِهٖ فَمَنْ لم يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ منا-رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''یہ قرآن حزن کے ہمراہ نازل ہوا ہے' توجب تم اس کی تلاوت کرو'تو روؤ!اوراگرتم رونہیں سکتے'تورونے جیسی شکل بنالواوراسے خوش الحانی کے ساتھ پڑھو' کیونکہ جوشخص قرآن کوخوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2235 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن من أحسن النَّاس صَوْتا بِالْقُرْآنِ الَّذِیْ اِذا سمعتموه يقْرَأ حسبتموه يخْشَى الله

رَوَاهُ ابْن مَاجه اَیْضا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''قرآن پڑھنے کے حوالے سے'سب سے زیادہ خوبصورت آواز اس کی ہوگی' کہ جب تم اسے تلاوت کرتے ہوئے سنو'تو تم اس کے بارے میں یہ گمان کروکہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے''۔

یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2236 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مليكة قَالَ قَالَ عبيد الله بن اَبِیْ يزِيْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مر بِنَا اَبُوْ لبَابَة فاتبعناه

حَتّٰی دخل بَيته فَدَخلنَا عَلَيْهِ فَإِذَا رجل رث الْهَيْئَة يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ منا من لم يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ مليكة يَا اَبَا مُحَمَّد اَرَاَيْت اِن لم يكن حسن الصَّوْت قَالَ يُحسنهُ مَا اسْتَطَاعَ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْمَرْفُوْع مِنْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ من حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَة

ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن ابویزید نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے ہم ان کے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہو گئے تو ہم بھی ان کے ہاں آ گئے وہ ایک ایسے شخص تھے جن کا حلیہ عام سا تھا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا''

راوی کہتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا: اے ابومحمد! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر آدمی کی آواز ہی خوبصورت نہ ہو تو انہوں نے فرمایا: آدمی سے جہاں تک ہو سکے آواز کو بنانے سنوارنے کی کوشش کرے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیحین میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة الْفَاتِحَة وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2237 - عَنْ اَبِیْ سعيد بن الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اُصَلِّي بِالْمَسْجِدِ فدعاني رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اجبه ثُمَّ اَتَيْته فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كنت اُصَلِّي فَقَالَ الم يقل الله تَعَالٰى (اسْتَجِيبُوا لله وَلِلرَّسُوْلِ إِذا دعَاكُم) الانفال ثُمَّ قَالَ لأعلمنك سُوْرَة هِيَ أعظم سُوْرَة فِي الْقُرْآن قبل اَن تخرج من الْمَسْجِد فَأخذ بيَدي فَلَمَّا أردنَا اَن نخرج قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لأعلمنك أعظم سُوْرَة فِي الْقُرْآن قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين هِيَ السَّبع المثاني وَالْقُرْآن الْعَظِيْم الَّذِيْ اُوْتِيتهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ سعيد هٰذَا لَا يعرف اسْمه وَقِيْلَ اسْمه رَافع بن اَوْس وَقِيْلَ الْحَارِث بن نفيع بن الْمُعَلّٰى وَرجحه اَبُوْ عمر النمري وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں گیا' پھر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی:

''اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو تم ان کی بات پر جاؤ''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایک سورت کی تعلیم دوں گا' جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے' ایسا تمہارے مسجد میں سے جانے سے پہلے ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا' پھر جب ہم مسجد سے باہر جانے لگے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ''الحمد للہ رب العالمین'' ہے' یہی ''سبع مثانی'' اور قرآن عظیم ہے' جو مجھے دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا' ایک قول کے مطابق ان کا نام رافع بن اوس اور ایک قول کے مطابق حارث بن نفیل بن معلی ہے' حافظ ابوعمر نمری (یعنی ابن عبدالبر) نے اسی کو ترجیح دی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام کچھ اور ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2238 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على ابی بن كعب فَقَالَ يَا اَبِیْ وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفت اَبِیْ فَلَمْ يجبهُ وَصلى اَبِیْ فَخفف ثُمَّ انْصَرف اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلام عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلام مَا مَنعك يَا اَبِیْ اَن تُجِيبنِي اِذْ دعوتك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي كنت فِي الصَّلَاة قَالَ فَلَمْ تجد فِيمَا أوحى اللّٰه اِلَيَّ اَن اسْتَجِيبُوا لله وَللرَّسُوْلِ اِذا دعَاكُمْ لما يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا اَعُوْد اِنْ شَاءَ اللّٰه قَالَ اَتُحِبُّ اَن أعلمك سُوْرَة لم ينزل فِي التَّوْرَاة وَلَا فِي الْإِنْجِيل وَلَا فِي الزبُور وَلَا فِي الْفرْقَان مثلهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ تقْرَأ فِي الصَّلَاة قَالَ فَقَرَأَ ام الْقُرْآن فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ مَا أنزل اللّٰه فِي التَّوْرَاة وَلَا فِي الْإِنْجِيل وَلَا فِي الزبُور وَلَا فِي الْفرْقَان مثلهَا وَاِنَّهَا سبع من المثاني وَالْقُرْآن الْعَظِيم الَّذِي اُعْطيته

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ دی' لیکن جواب نہیں دیا' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کرتے ہوئے مختصر نماز ادا کی' اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: السلام علیک یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام! اے اُبی! تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ جب میں نے تمہیں بلایا تھا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چیز وحی کی ہے' کیا تم نے اس میں یہ بات نہیں پائی ہے؟ کہ جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں' تو تم ان کو جواب دو! حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے

عرض کی: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں' کہ اُس جیسی سورت' نہ تو "تورات" نہ ہی "انجیل" میں اور نہ ہی "زبور" اور نہ ہی قرآن مجید میں نازل ہوئی ہے' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ تلاوت کردی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ نے' نہ ہی "تورات" میں نہ ہی "انجیل" میں' اور نہ ہی "زبور" اور نہ ہی قرآن مجید میں' اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی یہی "سبع مثانی" ہے' اور یہی قرآن عظیم ہے' جو مجھے دیا گیا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2239 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسير فنزل وَنزل رجل اِلٰى جَانِبه قَالَ فَالْتفت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اُخبرك بِاَفْضَل الْقُرْآن قَالَ بلٰى فَتلا (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين) الْفَاتِحَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا' اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بھی سواری سے اُتر کر آپ ﷺ کی طرف آیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے سورۂ فاتحہ تلاوت کی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2240 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى قسمت الصَّلَاة بينى وَبَيْن عَبدِی نِصْفَيْنِ ولعبدی مَا سَاَلَ -وَفِیْ رِوَايَةٍ- فنصفها لی وَنِصْفهَا لعبدی فَاِذَا قَالَ العَبْد (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين) قَالَ اللّٰه حمدنی عَبدِی فَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰن الرَّحِيم قَالَ اثنى عَلَیّ عَبدِی فَاِذَا قَالَ (مَالك يَوْم الدّين) قَالَ مجدنی عَبدِی فَاِذَا قَالَ (اِياك نعْبد وَاِيَّاك نستعين) قَالَ هٰذَا بينى وَبَيْن عَبدِی ولعبدی مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اهدنا الصِّرَاط الْمُسْتَقيم صِرَاط الَّذِيْنَ اَنْعَمت عَلَيْهِمْ غير المغضوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالّين قَالَ هٰذَا لعبدی ولعبدی مَا سَاَلَ

رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْلِہٖ قسمت الصَّلَاۃَ یَعْنِیْ الْقِرَاءَ ۃَ بِدَلِیْل تَفْسِیرہ بھَا وَقد تسمی الْقِرَاءَ ۃ صَلَاۃ لکونھَا جُزْءا من اَجْزَائِھَا وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی قرآن کریم کی تلاوت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اس کا نصف حصہ میرے لئے ہے اور نصف حصہ میرے بندے کے لئے ہے جب بندہ کہتا ہے: الحمد للہ رب العالمین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی جب بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی جب بندہ پڑھتا ہے مالک یوم الدین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی کا اعتراف کیا جب بندہ پڑھتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ عبارت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا جب بندہ پڑھتا ہے اھد نا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ حصہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''میں نے نماز کو تقسیم کیا ہے''۔ اس سے مراد تلاوت ہے اس کی دلیل اس روایت کے وضاحتی الفاظ ہیں قرأت کا نام نماز اس لئے رکھا جاتا ہے کیونکہ یہ نماز کے اجزاء میں سے ایک جز ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2241 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَمَا جِبْرَائِیل عَلَیْہِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سمع نقیضا من فَوْقه فَرفع رَأسه فَقَالَ ھٰذَا بَاب من السَّمَاء فتح لم یفتح قطّ اِلَّا الْیَوْم فَنزل مِنْہُ ملك فَقَالَ ھٰذَا ملك نزل اِلَی الْاَرْض لم ینزل قطّ اِلَّا الْیَوْم فَسلم وَقَالَ ابشر بنورین اُوتیتھُمَا لم یؤتھما نَبِی قبلك فَاتِحَة الْکتاب وخواتیم سُوْرَۃ الْبَقَرَۃ لن تقْرَأ بِحرف مِنْھُمَا اِلَّا اُعْطِیته

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح علی شَرطھمَا

النقیض بِالْمُعْجَمَۃِ ھُوَ الصَّوْت

2241- صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب فضل الفاتحۃ' حدیث: 1380 مستخرج أبی عوانۃ' مبتدأ فضائل القرآن' باب بیان فضیلۃ فاتحۃ الکتاب وخواتیم سورۃ البقرۃ' حدیث: 3161 صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراءۃ القرآن' ذکر البیان بأن قارء فاتحۃ الکتاب وآخر سورۃ البقرۃ یعطی ما' حدیث: 778 المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب فضائل القرآن' وأما حدیث شعبۃ' حدیث: 1994 السنن للنسائی' کتاب الافتتاح' فضل فاتحۃ الکتاب' حدیث: 907 مصنف ابن أبی شیبۃ' کتاب الفضائل' باب ما أعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 31063 السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاۃ' فضل فاتحۃ الکتاب' حدیث: 967 السنن الصغیر للبیہقی' کتاب الصلاۃ' تفریع أبواب سائر صلاۃ التطوع' باب تخصیص خواتیم سورۃ البقرۃ بالذکر' حدیث: 746 مسند أبی یعلی الموصلی' أول مسند ابن عباس' حدیث: 2432 المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمہ عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' سعید بن جبیر' حدیث: 12046 شعب الإیمان للبیہقی' ذکر فاتحۃ الکتاب' حدیث: 2265

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے سر کے اوپر سے (آسمان کا دروازہ کھلنے) کی آواز سنی' انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا' اور بولے: آسمان کا یہ دروازہ جو ابھی کھلا ہے' یہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ اتر کر نیچے آیا' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اُترا ہے' یہ اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا' اس فرشتے نے سلام کیا اور بولا: آپ کو دو نوروں کی خوشخبری قبول ہو' کہ یہ دونوں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے' وہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جس بھی حرف کو پڑھیں گے' آپ کو اس کے مطابق عطا کیا جائے گا''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''النقيض'' سے مراد آواز ہے۔

2242 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَعْطَيْتُ مَكَان التَّوْرَاة السَّبع وَاعطيت مَكَان الزبُور المئين وَاعطيت مَكَان الْإِنْجِيل المثاني وفضلت بالمفصل

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عمرَان الْقطَّان

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے تورات کی جگہ سات (آیات) عطا کی گئی ہیں زبور کی جگہ دوسو (آیات) عطا کی گئی ہیں' اور انجیل کی جگہ ''مثانی'' عطا کی گئی ہے' اور مفصل کے ذریعے مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے (یعنی یہ کسی اور کو عطا نہیں کی گئیں)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمران القطان ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ قَرَاَ آخر آل عمرَان فَلَمْ يتفكر فِيْهَا

باب: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو سورۂ آل عمران کا آخری حصہ پڑھتا ہے' اور اس میں غور وفکر نہیں کرتا۔

2243 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تجْعَلُوْا بُيُوتكُمْ مَقَابِر اِن الشَّيْطَان يفر من الْبَيْت الَّذِىْ تقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَة الْبَقَرَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' شیطان ایسے گھر سے بھاگ جاتا ہے' جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2244 - وَعَنْ معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَة سَنَام الْقُرْآن وذروته نزل مَعَ كل آيَة مِنهَا ثَمَانُون ملكا واستخرجت اللّٰه لَا اِلَهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم الْبَقَرَة من تَحت الْعَرْش فوصلت بهَا اَوْ فوصلت بِسُوْرَة الْبَقَرَة وَيس قلب الْقُرْآن لَا يقرؤهَا رجل يُرِيْدُ اللّٰه وَالدَّار الْآخِرَة اِلَّا غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد عَن رجل عَن معقل وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة مِنْهُ ذكر يس

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورۂ بقرہ قرآن کی کوہان ہے اور اس کی چوٹی ہے اس کی ہر آیت کے ہمراہ اسی فرشتے نازل ہوئے اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کو نازل کیا' جو عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے اسے سورۂ بقرہ میں شامل کیا (راوی کو یہاں ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) اور یٰسین قرآن کا دل ہے' جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور آخرت کے اجر کے حصول کے لئے اس کو تلاوت کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے' اس میں سے صرف سورۂ یٰسین کے بارے میں نقل کیا ہے۔

2245 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع نقيضا من فَوْقه فَرفع رَاسه فَقَالَ هٰذَا بَاب من السَّمَاء فتح لم يفتح قطّ اِلَّا الْيَوْم فَنزل مِنْهُ ملك فَقَالَ هٰذَا ملك نزل اِلَى الْاَرْض لم ينزل قطّ اِلَّا الْيَوْم فَسلم وَقَالَ اَبْشر بنورين اُوْتِيتهُمَا لم يؤتهما نَبِي قبلك فَاتِحَة الْكتاب وخواتيم سُوْرَة الْبَقَرَة لن تقرَا بِحرف مِنْهُمَا اِلَّا اَعْطيته

رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَتقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی' اور سر اٹھایا اور پھر بولے: یہ آسمان کا دروازہ' جو ابھی کھلا ہے یہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' پھر اس میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ فرشتہ جو اب زمین کی طرف اترا ہے' یہ اب سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا' اس فرشتے نے سلام کیا اور بولا: آپ دو نوروں کی خوشخبری قبول کریں' یہ دونوں نور' آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے' یہ سورۂ فاتحہ (مکمل) اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات ہیں' آپ ان میں سے' جس بھی حرف کو پڑھیں گے' آپ کو وہ چیز عطا کی جائے گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2246 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآن فَاِنَّهُ يَاْتِي يَوْم الْقِيَامَة شَفِيعًا لاصحابه اقرؤوا الزهراوين الْبَقَرَة وَسورَة آل عمرَان فَاِنَّهُمَا

یاتیان یَوْمَ الْقِیَامَةِ کَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ غیایتان اَوْ کَاَنَّهُمَا فرقان من طیر صواف تحاجان عَنْ اُصحابهما اقرؤوا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخذهَا برکة وَترکهَا حسرة وَلَا تستطیعها البطلة

قَالَ مُعَاوِیَة بن سَلام بَلَغَنِیْ اَن البطلة السَّحَرَةِ-رَوَاهُ مُسْلِم

الغیایتان مثنی غیایة بغین مُعْجمَة وباء ین مثناتین تَحت وَهِی کل شَیْءٍ اظل الْاِنْسَان فَوق رَاسه کالسحابة والغاشیة وَنَحْوَهُمَا-وفرقان ای قطعتان

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ قرآن کی تلاوت کرو! کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور تم دو چمک دار سورتوں' یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی بھی تلاوت کرو! یہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی' تو یہ دونوں دو بادلوں کی طرح ہوں گی' یا دو سائبانوں کی طرح ہوں گی' یا پرندوں کی دو قطاروں کی طرح ہوں گی' جو صف باندھ کر چلتے ہیں' یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی' تم لوگ سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو' کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے' اور ترک کر دینا حسرت ہے' اور باطل لوگ' اس کی استطاعت نہیں رکھتے''۔

معاویہ بن سلام نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے: یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الغیایتان'' لفظ ''غیایة'' کی تثنیہ ہے' جس میں 'غ' ہے' اور اس کے بعد 'ی' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جس کے ذریعے آدمی کے سر پر سایہ ہو جائے' جیسے بادل' یا ڈھانپنے والے کوئی اور چیز' لفظ ''فرقان'' کا مطلب دو ٹکڑے ہے۔

2247 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لکل شَیْءٍ سَنَام وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وفیهَا آیَة هِیَ سیدة آی الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن حَکِیم بن جُبَیر عَنْ اَبِیْ صَالح عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ الْحَاکِم مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق اَیْضًا وَلَفظِهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِیْهَا آیَة سیدة آی الْقُرْآن لَا تقْرَاُ فِیْ بَیت وَفِیْهِ شَیْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آیَةُ الْکُرْسِیّ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی' سورۂ بقرہ ہے' اس میں وہ آیت ہے' جو قرآن کی تمام آیات کی سردار ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت امام حاکم نے اسی طریق کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''سورۂ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے' جو قرآن میں موجود تمام آیات کی سردار ہے' وہ جس بھی گھر میں پڑھی جائے گی'

اگر اُس میں شیطان موجود ہوگا' تو اُس سے نکل جائے گا' وہ آیت ''آیت الکرسی'' ہے''۔
امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2248 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ سناما وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة من قَرَاَهَا فِيْ بَيته لَيْلًا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاث لَيَال وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے' جو شخص رات کے وقت اپنے گھر میں یہ پڑھ لے' شیطان اس گھر میں تین راتوں تک داخل نہیں ہوگا' اور جو شخص دن کے وقت اسے پڑھ لے گا' شیطان اس گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2249 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقرؤوا سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْ بُيُوتكُم فَاِن الشَّيْطَان لَا يدْخل بَيْتا يقْرَا فِيْهِ سُوْرَة الْبَقَرَة

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ عَن زَائِدَة عَن عَاصِم بن اَبِيْ النجُود عَن اَبِيْ الْاَحْوَص عَن عبد اللّٰه فرفعه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا اِسْنَاد حسن بِمَا تقدم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ سورۂ بقرہ کی تلاوت اپنے گھروں میں کیا کرو' کیونکہ شیطان ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا' جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے یہ روایت زائدہ کے حوالے سے' عاصم ابن ابونجود کے حوالے سے' ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ سند حسن ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2250 - وَعَنْ اُسَيْد بن حضير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنا اَقْرَاُ اللَّيْلَة سُوْرَة الْبَقَرَة اِذْ سَمِعت وجبة من خَلْفي فَظَنَنْت اَن فرسي انطلق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ اَبَا عتيك فَالْتَفت فَاِذَا مثل الْمِصْبَاح مدلى بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَاْ اَبَا عتيك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا اسْتَطَعْت اَن امضي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة

تنزلت لِقِرَاءَة سُوْرَةِ الْبَقَرَة اما اِنَّك لو مضيت لرأيت الْعَجَائِب

رَوَاهُ ابن حبان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد بِنَحْوِهٖ وَتقَدَّمَ

❀❀ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کررہا تھا' اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی' تو مجھے یہ اندازہ ہوا کہ میرا گھوڑا اچھل پڑا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوعتیک! تم پڑھتے رہتے! (پھرانہوں نے بتایا) کہ میں نے غور کیا' تو آسمان اورزمین کے درمیان چراغ لٹکے ہوئے نظرآئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اے ابوعتیک! تم پڑھتے رہتے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: وہ فرشتے تھے' جوسورۂ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئے تھے' اگرتم تلاوت جاری رکھتے' تواور بھی حیران کن چیزیں دیکھتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بخاری اورامام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جواس سے پہلے گزرچکی ہے۔

2251 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتى بِالْقُرْآن يَوْم الْقِيَامَة وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْملُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا تقدمه سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان وَضرب لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَمْثَال مَا نسيتهن بعد قَالَ كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ ظلتان سوداوان بَيْنَهُمَا شَرق اَوْ كَاَنَّهُمَا فرقان من طير صواف يحاجان عَن صَاحبهمَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْثِ عِنْد اَهْلِ الْعلم اَنه يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَته كَذَا فسر بعض اَهْلِ الْعلم هٰذَا الحَدِيْث وَمَا يشبه من الْاَحَادِيْث اَنه يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَة الْقُرْآن وَفِيْ حَدِيْثِ نواس يَعْنِيْ هٰذَا مَا يدل على مَا فسروا اِذْ قَالَ وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْملُوْنَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دلَالَة على اَنه يَجِيْء ثَوَاب الْعَمَل ...... انْتهى

قَوْلِهٖ بَيْنَهُمَا شَرق هُوَ بِفَتْح الْمُعْجَمَة وَقد تكسر وبسكون الرَّاء بعدهمَا قَاف اَي بَيْنَهُمَا فرق يضيء

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت کے دن قرآن کولایا جائے گا' اوراہل قرآن کولایا جائے گا' جودنیا میں اس پرعمل کیا کرتے تھے' ان کے آگے سورۂ بقرہ اورسورۂ آل عمران ہوں گی' پھرنبی اکرم ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے لئے مثال کے طور پرتین چیزیں بیان کیں' جومیں کبھی نہیں بھولا' آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: یہ دونوں دوبادلوں کی طرح ہوں گی' یا یہ دونوں دوسایہ دارچیزوں کی طرح ہوں گی' اوران دونوں کے درمیان شرق ہوگا' یا یہ دونوں پرندوں کے دوگروہوں کی طرح ہوں گی' جوصف باندھے ہوئے ہوں گے' اوریہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی''

یہ روایت امام مسلم اورامام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

اہل علم کے نزدیک اس حدیث کامفہوم یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت کاثواب آئے گا'بعض اہل علم نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے'اوراس جیسی دیگر احادیث کی بھی یہی وضاحت بیان کی ہے' کہ قرآن کی تلاوت کاثواب آئے گا'حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: جواس بات پر دلالت کرتی ہے' جوعلماء نے تفسیر بیان کی ہے: وہاں یہی مراد ہے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:''اس کے اہل لوگ وہ ہیں' جودنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے''تواس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ عمل کاثواب آئے گا......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

متن کے یہ الفاظ''ان دونوں کے درمیان شرق ہوگا''اس میں'ش' پر'زبر'ہے'اس پر'زیر'بھی پڑھی گئی ہے'اس کے بعد'ر' ساکن ہے'اس کے بعد'ق'ہے'اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان فرق ہوگا'جوروشن ہوگا''۔

2252 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا تعلمُوا الْبَقَرَةَ وَآل عمرَان فَاِنَّهُمَا الزهراوان يظلان صَاحبهمَا يَوْم الْقِيَامَة كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ غيايتان اَوْ فرقان من طير صواف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ ابن بریدہ'اپنے والد کے حوالے سے'یہ''مرفوع''حدیث نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تم لوگ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو! جودونوں دوبادلوں کی طرح ہیں' جواپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن سایہ کریں گی' یہ دونوں دوبادل ہیں' یادوسایہ دار چیزیں' یاصف باندھے ہوئے پرندوں کی دوقطاریں ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2253 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه كتب كتابا قبل اَن يخلق السَّمَوَات وَالْاَرْض بألفي عَام أنزل مِنْهُ آيَتَيْنِ ختم بهما سُوْرَة الْبَقَرَة لَا يقرآن فِيْ دَار ثَلَاث لَيَال فيقربها شَيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم اِلَّا اَن عِنْده: وَلَا يقرآن فِيْ بَيت فيقربه شَيْطَان ثَلَاث لَيَال - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے دوہزار سال پہلے'ایک تحریر لکھی تھی' جس میں سے دوآیتیں نازل کی گئیں' جن کے ذریعے سورۂ بقرہ کوختم کیا گیا (یعنی سورۂ بقرہ کی آخری دوآیتیں ہیں) جس بھی گھر میں ان کی تلاوت کی جائے گی' تین دن تک شیطان اس گھر کے قریب نہیں آئے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی''صحیح''میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ دونوں آیتیں جس بھی گھر میں پڑھی جائیں گی شیطان تین دن تک اُس کے قریب نہیں آئے گا''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2254 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله ختم سُوْرَةَ الْبَقَرَة بآیتین اعطانیهما من کنزه الَّذِیْ تحت الْعَرْش فتعلموهن وعلموهن نساء کم وابناء کم فَاِنَّهُمَا صَلَاة وَقُرْآن وَدُعَاء

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ مُعَاوِيَة بن صَالح لم يحْتَج بِهِ الْبُخَارِیّ اِنَّمَا احْتج بِهٖ مُسلِم وَيَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله عَن جُبَير بن نفير

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو دو ایسی آیتوں کے ذریعے ختم کیا ہے کہ وہ دونوں آیتیں اللہ نے اپنے عرش کے نیچے موجود اپنے خزانے سے عطا کی ہیں تو تم لوگ ان کو سیکھو اور تم لوگ اپنے بچوں اور بیویوں کو ان کی تعلیم دو کیونکہ یہ نماز اور قرآن اور دعا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی سے امام بخاری نے استدلال نہیں کیا امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے اُن کے بارے میں کلام آگے آئے گا' یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں جبیر بن نفیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2255 - وَعَنْ عبيد بن عُمَير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لعَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبِرِينَا بِاَعْجَب شَیْءٍ رَاَيْته من رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَت لما كَانَ لَيْلَة من اللَّيَالِیْ قَالَ يَا عَائِشَة ذَرِينِیْ اتعبد اللَّيْلَة لربی قلت وَاللّٰه اِنِّیْ اَحبّ قربك وَاَحبّ مَا يَسُرك قَالَت فَقَامَ فتطهر ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی قَالَت فَلَمْ يزل يبكی حَتّٰی بل حجره قَالَت وَكَانَ جَالِسا فَلَمْ يزل يبكی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بل لحيته قَالَت ثُمَّ بَكی حَتّٰی بل الْاَرْض فجَاء بِلَال يُؤذنهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَآهُ يبكی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبكی وَقد غفر الله لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر قَالَ اَفلا اكون عبدا شكُوْرًا لقد نزلت عَلَیّ اللَّيْلَة آيَة ويل لمن قَرَاَهَا وَلَمْ يتفكر فِيْهَا'' اِن فِیْ خلق السَّمَوَات وَالْاَرْض''..... الْبَقَرَة- الْاٰيَة كلهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيحه وَغَيره

❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی: آپ ہمیں اس سب سے زیادہ عجیب چیز کے بارے میں بتائیے' جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے دیکھی ہو' راوی کہتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں' پھر انہوں نے بتایا: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو کہ میں اپنے پروردگار کی رات بھر عبادت

کروں میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے آپ کے ساتھ رہنا بھی سب سے زیادہ پسند ہے جو چیز آپ کو خوش کرے مجھے بھی وہ پسند ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اٹھے آپ ﷺ نے وضو کیا پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود تر ہوگئی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر مسلسل روتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی تر ہوگئی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ روتے رہے یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لئے بلانے آئے جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کردی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکرگزار بندہ نہ بنوں؟ (پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) گزشتہ رات مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے اس شخص کے لئے بربادی ہے جو اس کو پڑھے اور اس میں غور وفکر نہ کرے (وہ آیت یہ ہے:)

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں'' ...... یہ پوری آیت ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

2256 - وروی ابن ابی الدنیا عن سفیان یرفعہ قال من قرا آخر آل عمران ولم یتفکر فیھا ویلہ فعد باصابعہ عشرا

❀❀ ابن ابودنیا نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص سورۂ آل عمران کا آخری حصہ تلاوت کرے اور اس میں غور وفکر نہ کرے تو اس کے لئے بربادی ہے''۔

راوی نے اپنی انگلی پر دس مرتبہ شمار کر کے یہ بات بیان کی (کہ نبی اکرم ﷺ نے دس مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی)۔

7 - التَّرْغِيب فِيْ قِرَاءَ ةِ آيَةِ الْكُرْسِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

آیت الکرسی پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2257 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه کَانَت لَهُ سهوة فِیْهَا تمر وَکَانَت تَجِیْء الغول فتاخذ مِنْهُ قَالَ فَشَکَا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم فَقَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَیْتهَا فَقل باسم اللّٰه أجیبی رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ فَاَخذهَا فَحَلَفت اَن لَا تعود فارسلها فجَاء اِلٰی رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسیرك قَالَ حَلَفت اَن لَا تعود قَالَ کذبت وَهِی معاودة للکذب قَالَ فَاَخذهَا مرّة اُخْرٰی فَحَلَفت اَن لَا تعود فارسلها فجَاء اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل اسیرك قَالَ حَلَفت اَن لَا تعود فَقَالَ کذبت وَهِی معاودة للکذب فَاَخذهَا فَقَالَ مَا اَنا بتارکك حَتّٰی اذهب بك اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت اِنِّی

ذاكرة لَكَ شَيْئًا آيَةَ الْكُرْسِيّ اقرأها فِي بَيْتك فَلَا يقربك شَيْطَان وَلَا غَيره فجاءَ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ فَأخبرهُ بِمَا قَالَت قَالَ صدقت وَهِي كذوب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتقدّمَ حَدِيْثٍ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْمَا يَقُوْله إِذا آوَى إِلَى فرَاشه وَسَتَأْتِيْ اَحَادِيْث فِي فَضلهَا فِيمَا يَقُوْله دبر الصَّلَوَات إِنْ شَاءَ اللّٰه

السهوة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة هِيَ الطاق فِي الْحَائِط يوضع فِيهَا الشَّيْء وَقِيْلَ هِيَ الصّفة وَقِيْلَ المخدع بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَقِيْلَ هُوَ شَيْءٍ شَبيه بالرف وَقِيْلَ بَيت صَغِير كالخزانة الصَّغِيرَة قَالَ المملي كل وَاحِد من هٰؤُلَاءِ يُسمى السهوة وَلَفظ الحَدِيْثِ يحْتَمل الْكل وَلٰكِن ورد فِيْ بعض طرق هٰذَا الحَدِيْثِ مَا يرجح الْاَوَّل

والغول بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هُوَ شَيْطَان يَأْكُل النَّاس وَقِيْلَ هُوَ من يَتلون من الْجِنّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا ایک طاق تھا' جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں' ایک ہوائی چیز آتی تھی' اوراس میں سے کھجوریں حاصل کر لیتی تھی' انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تم جاؤ! جب تم اس چیز کو دیکھو تو تم کہنا: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' یہ کہتا ہوں کہ تم اللہ کے رسول کی بات مان لو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اس چیز کو پکڑ لیا' تو اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' توانہوں نے اسے چھوڑ دیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے' اوراپنے جھوٹ کی وجہ سے دوبارہ بھی آئے گی' راوی کہتے ہیں: انہوں نے دوسری مرتبہ اسے پکڑا' تو اس نے پھر یہ حلف اٹھایا کہ اب وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: اُس نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے' اوراپنے جھوٹ کی وجہ سے دوبارہ بھی آئے گی (راوی کہتے ہیں:) پھر انہوں نے اسے پکڑا تو فرمایا' اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا' بلکہ میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا' تو اس ہوائی چیز نے کہا: میں آپ کے سامنے یہ بات ذکر کرتی ہوں' کہ آپ آیت الکرسی اپنے گھر میں پڑھ لیا کریں' تو شیطان یا کوئی اور چیز' آپ کے قریب نہیں آئے گی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے اس کے بیان کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' ویسے وہ جھوٹی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ اپنے بستر کی طرف جائے''

عنقریب اس سورت کی فضیلت کے بارے میں اور بھی احادیث آئیں گی' جو نماز کے بعد اس کو پڑھنے کے بارے میں ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''السھوۃ'' اس میں 'س' پر 'زبر' ہے اس سے مراد دیوار میں موجود طاق ہے جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترہ ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود جگہ ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک ایسی چیز ہے جو تخت کی مانند ہوتی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے خزانے کی طرح کا چھوٹا کمرہ ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کے لئے لفظ ''سھوۃ'' استعمال ہوتا ہے اور حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے لیکن اس روایت کے بعض طرق میں ایسی چیزیں مذکور ہیں جو پہلے مفہوم کو راجح قرار دیتی ہیں۔

لفظ ''الغول'' میں 'غ' پر پیش ہے اس سے مراد شیطان ہے جو لوگوں کو کھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ جن ہے جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔

2258 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ اخبرهُ اَنه کَانَ لَهُمْ جرین فِیْهِ تمر وَکَانَ مِمَّا یتعَاهَد فیجده ینقص فحرسه ذَات لَیْلَة فَاِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ کَهَیْئَةِ الْغُلَام المحتلم قَالَ فَسلم فرد عَلَیْهِ السَّلَام فَقُلْتُ مَا اَنْت جن أم انس قَالَ جن فَقُلْتُ ناولنی یدك فَاِذَا یَد کلب وَشعر کلب فَقُلْتُ هٰذَا خلق الْجِنّ فَقَالَ لقد علمت الْجِنّ اَن مَا فیهم من هُوَ اَشد منی فَقُلْتُ مَا یحملك علی مَا صنعت قَالَ بَلغنِیْ اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَاَحْبَبْت اَن اُصِیب من طَعَامك فَقُلْتُ مَا الَّذِیْ یحرزنا مِنْکُمْ قَالَ هٰذِهِ الْاٰیَة اٰیَة الْکُرْسِیّ

قَالَ فترکته وَغدا اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ فَقَالَ صدق الْخَبِیث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَغَیْره

الجرین بِفَتْح الْجِیم وَکسر الرَّاء هُوَ البیدر

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا ایک گودام تھا جس میں کھجوریں موجود تھیں وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے انہوں نے یہ بات پائی کہ اس میں سے کھجوریں کم ہو رہی ہیں ایک رات وہ اس کی حفاظت کرتے رہے تو ان کے سامنے ایک نوجوان لڑکے کی طرح کا ایک جانور آیا اس نے سلام کیا انہوں نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں میں کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا اور بال بھی کتے کی مانند تھے میں نے کہا: کیا جن اس طرح کے ہوتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جنات یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ مضبوط اور کوئی نہیں ہے میں نے کہا: تم جو یہ کر رہے ہو تو تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ اس نے کہا: کہ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ کیا آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں میں نے یہ خواہش کی کہ میں آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کرلوں میں نے دریافت کیا: تم لوگوں (یعنی جنات وشیاطین) سے ہمیں (یعنی بنی نوع انسان کو) کون سی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: یہ آیت یعنی آیت الکرسی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: "اس خبیث نے سچ کہا ہے"۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور دیگر راویوں نے نقل کی ہے۔
"الجرین" میں 'ج' پر زبر ہے اور 'ر' پر زیر ہے اس سے مراد کھجوریں سکھانے کی جگہ ہے۔

2259 - وَعَنْ اُبَیِّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذر اَتَدْرِی ای آيَة من كتاب الله مَعَك أعظم قَالَ قُلْتُ اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذر ای آيَة من كتاب الله مَعَك أعظم قلت الله لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم البَقرَة قَالَ فَضرب فِيْ صَدْرِی وَقَالَ لِيهنك الْعلم اَبَا الْمُنْذر رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ شيبَة فِيْ كِتَابه بِاِسْنَادِ مُسْلِم وَزَاد وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ اِن لِهٰذِهِ الْاٰيَة لِسَانا وشفتين تقدس الْملك عِنْد سَاق الْعَرْش وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ لكل شَیْءٍ سَنَام وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة وَفِيهَا آيَة هِیَ سيدة آی الْقُرْآن وَلَفظ الْحَاكِم: سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْهَا آيَة سيدة آی الْقُرْآن لَا تقْرَا فِيْ بَيت وَفِيْه شَيْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آيَة الْكُرْسِيّ

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس موجود اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟
حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب' جو تمہارے پاس موجود ہے' اس میں سے کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' اور ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو"۔
یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔
اسے امام احمد نے' امام ابن ابوشیبہ نے' اپنی "کتاب" میں' امام مسلم والی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' جس کے ذریعے عرش کے پائے کے قریب' فرشتہ (اللہ تعالیٰ کی) پاکی بیان کرتا ہے"۔
اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے۔
"ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی' سورۂ بقرہ ہے' اور اس میں ایک ایسی آیت ہے' جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے"۔
امام حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
"سورۂ بقرہ میں' ایک آیت ایسی ہے' جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے' یہ جس بھی گھر میں پڑھی جاتی ہے'

اگر شیطان اس میں موجود ہو تو اُس سے نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے''۔

8 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَةِ الْكَهْف اَوْ عشر من اَولهَا اَوْ عشر من آخرهَا

سورۂ کہف کی تلاوت یا اس کی ابتدائی دس آیات یا آخری دس آیات کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2260 - عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ عشر آيات من سُوْرَةِ الْكَهْف عصم من الدَّجَّال

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَعِنْدَهُمَا عصم من فتنَة الدَّجَّال -وَهُوَ كَذَا فِيْ بعض نسخ مُسْلِم -وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد من آخر سُوْرَةِ الْكَهْف -وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائی من قَرَاَ الْعشْر الْاَوَاخِر من سُوْرَةِ الْكَهْف -وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفْظه: من قَرَاَ ثَلَاث آيَات من اَوَّل الْكَهْف عصم من فتْنَة الدَّجَّال

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورۂ کہف کی دس آیات یاد کرلے گا' وہ دجال سے محفوظ رہے گا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُنہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا''۔

صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں اسی طرح منقول ہے' امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''سورۂ کہف کی آخری دس آیات یاد کرلے گا''۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ لے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھ لے گا' وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا''۔

2261 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْكَهْف كَمَا أنزلت كَانَت لَهٗ نورا يَوْم الْقِيَامَة من مقَامه اِلٰى مَكَّة وَمن قَرَاَ عشر آيَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم يُسَلط عَلَيْهِ وَمَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْبُ اِلَيْك كتب فِيْ رق ثُمَّ طبع بطَابع فَلَمْ يكسر اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

2260- صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل سورة الكهف' حديث: 1383 مستخرج أبي عوانة' مبتدأ فضائل القرآن' باب بيان ثواب قراءة ثلاث آيات' حديث: 3078 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة الكهف' حديث: 3324 سنن أبي داود' كتاب الملاحم' باب خروج الدجال' حديث: 3786 السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ذكر اختلاف ألفاظ الناقلين لخبر ثوبان فيما يجير من الدجال' حديث: 10370 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجمعة' ومن جماع أبواب الهيئة للجمعة' باب ما يؤمر به في ليلة الجمعة ويومها' حديث: 5605 معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب الجمعة' ما يؤمر به في ليلة الجمعة ويومها' حديث: 1838 مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث أبي الدرداء' حديث: 21180 شعب الإيمان للبيهقي' ذكر سورة الكهف' حديث: 2340

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّذكر اَن ابْن مهْدى وَقفه على الثَّوْرِىّ عَنْ اَبِىْ هَاشم الرومانى

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ بَاب فِىْ فضل قِرَاءَتهَا يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة فِىْ كتاب الْجُمُعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرے' جس طرح یہ نازل ہوئی ہے' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک (اتنے فاصلے کے لئے) نور ہوگی' اور جو شخص اس کی آخری دس آیات پڑھ لے گا' تو پھر اگر دجال بھی نکل آئے' تو وہ بھی اس شخص پر غلبہ نہیں حاصل کر سکے گا' جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر' پھر اس پر مہر لگادی جائے گی' جو قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: ابن مہدی نے' اسے ثوری پر ''موقوف'' قرار دیا ہے' اور اسے ابوہاشم رومانی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھنے اور شبِ جمعہ میں پڑھنے کی فضیلت کا باب گزر چکا ہے جو جمعہ کے بارے میں روایات والی کتاب میں ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِىْ قِرَاءَ ةِ سُوْرَة يس وَمَا جَاءَ فِىْ فَضلهَا

سورۂ یٰسین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2262 - عَن معقل بن يسَار رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الْقُرْآن يس لَا يقرؤهَا رجل يُرِيْدُ الله وَالدَّار الْاٰخِرَة اِلَّا غفر الله لَهٗ اقرؤوها على مَوْتَاكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے گھر کے حصول کے لئے' اس کو پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کردے گا' تم اپنے مُردوں پر اسے پڑھا کرو''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابوداؤد نے' اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2263 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَىْءٍ قلبا

وقلب الْقُرْآن یس وَمَنْ قَرَاَیس کتب اللّٰہ بِقِرَاءَ تِھَا قِرَاءَ ۃ الْقُرْآن عشر مَرَّات -زَادَ فِیْ رِوَایَۃ:دون یس
رَوَاہُ التِرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے جو شخص یٰسین کی تلاوت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس تلاوت کی وجہ سے اس شخص کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر و ثواب نوٹ کر لیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''یٰسین کے علاوہ (بقیہ قرآن کو دس مرتبہ پڑھنے کا اجر نوٹ کر لیتا ہے)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2264 - وَعَنْ جُنْدُب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَرَاَیس فِیْ لَیْلَۃ ابْتِغَاء وَجہ اللّٰہ غفر لَہٗ

رَوَاہُ مَالك وَابْن السّنی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

قَالَ الْمملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَیَاتِیْ فِیْ بَاب مَا یَقُوْلہ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَار غیر مُخْتَصّ بصباح وَلَا مسَاء ذکر سُوْرَۃ الدُّخان

❀❀ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے رات کے وقت سورۂ یٰسین پڑھے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام مالک نے اور ابن سنی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: رات کے وقت اور دن کے وقت اس کو پڑھنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی جس میں صبح یا شام کا وقت مخصوص نہیں ہے اس کا ذکر سورۂ دخان والی روایات میں ہوگا۔

10 - التَّرْغِیْب فِیْ قِرَاءَ ۃ سُوْرَۃ تبَارَك الَّذِیْ بِیَدِہِ الْملك

سورۂ ملک کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2265 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن سُوْرَۃ فِی الْقُرْآن ثَلَاثُوْنَ آیَۃ شفعت لرجل حَتّٰی غفر لَہٗ وَھِی تبَارَك الَّذِیْ بِیَدِہِ الْملك

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنہ

وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں ایک سورت ہے جو تیس آیات کی ہے وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ آدمی کی مغفرت

ہو جائے گی وہ سورت سورۂ ملک ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2266 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضرب بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خباء ہ علی قبر وَهُوَ لَا یحْسب اَنه قبر فَإِذَا قبر إِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی ختمهَا فَاتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضربت خبائی علی قبر وَاَنا لَا اَحسب اَنه قبر فَإِذَا قبر إِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی ختمهَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَة هِیَ المنجیة تنجیه من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا' انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر موجود ہے' تو وہ کسی ایسے شخص کی قبر تھی' جو سورۂ ملک پڑھ رہا تھا' اس نے اسے پورا پڑھ لیا' وہ صحابی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگالیا تھا' مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے' تو اس قبر میں ایک انسان تھا' جو سورۂ ملک پڑھ رہا تھا' تو اس نے اس سورت کو مکمل تلاوت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ رکاوٹ بننے والی ہے' اور یہ نجات دینے والی ہے' جو آدمی کو قبر کے عذاب سے نجات دلاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2267 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وددت اَنَّهَا فِیْ قلب کل مُؤْمِن یَعْنِیْ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْملك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادُهُ عِنْد الیمانیین صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری یہ خواہش ہے کہ یہ ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی اُسے زبانی یاد ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سورۂ ملک تھی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یمانیوں کے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔

2268 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یُؤْتٰی الرجل فِیْ قَبره فتؤتی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ لکم علی مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ سُوْرَة الْملك ثُمَّ یُؤْتٰی من قبل صَدره اَوْ قَالَ بَطْنه فَیَقُوْلُ لَیْسَ لکم علی مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ فِیْ سُوْرَة الْملك ثُمَّ یُؤْتٰی من قبل رَاسه فَیَقُوْلُ لَیْسَ لکم علی مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ فِیْ سُوْرَة الْملك فَهِیَ الْمَانِعَة تمنع عَذَاب الْقَبْر وَهِی فِی التَّوْرَاة سُوْرَة الْملك من قَرَاَهَا فِیْ لَیْلَة فَقَدْ اَكثر وَاَطیب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِي النَّسَائِيّ مُخْتَصر من قَرَأَ تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْملك كل لَيْلَة مَنعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بهَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِيْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نسميها الْمَانِعَة وَإِنَّهَا فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سُوْرَة من قَرَأَ بهَا فِيْ كل لَيْلَة فَقَدْ أكثر وأطاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو اس کے پاس پاؤں کی طرف سے (فرشتے) آتے ہیں' تو پاؤں کہتے ہیں: تم اس طرف سے نہیں جاسکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا' پھر وہ اس کے سینے کی طرف سے' یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے' تو پیٹ یہ کہتا ہے: تم اس طرف سے نہیں آسکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا پھر فرشتے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں' تو سر کہتا ہے: تم اس طرف سے نہیں آسکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ رکاوٹ بننے والی ہے' جو قبر کے عذاب سے رکاوٹ بن جاتی ہے' یہ تورات میں سورۃ الملک تھی' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لیتا ہے' وہ زیادہ اور عمدہ کام کرتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہی روایت امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:)

''جو شخص رات کے وقت روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا''

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ہم اس سورت کو ''المانعہ'' (رکاوٹ بننے والی) کا نام دیتے تھے اور یہ اللہ کی کتاب میں موجود ایک سورت ہے' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لے گا' اس نے زیادہ اور عمدہ کام کیا۔

11 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة إِذا الشَّمْس كورت وَمَا يذكر مَعهَا

باب: سورۂ تکویر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟

2289 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أَن ينظر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة كَأَنَّهُ رَأْى الْعين فليقرأ إِذا الشَّمْس كورت وَإِذَا السَّمَاء انفطرت وَإِذَا السَّمَاء انشقت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِه

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لم يصف التِّرْمِذِيّ هٰذَا الحَدِيْث بِحسن وَلَا بغرابة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کے دن کی طرف یوں دیکھے جیسے وہ سر کی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے' تو اسے سورۂ تکویر' سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کی تلاوت کرنی چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔
املاء کرانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: امام ترمذی نے اس حدیث کی صفت بیان نہیں کی کہ یہ حسن ہے یا غریب ہے؟

12 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَ ةِ اِذَا زُلْزِلَت وَمَا يُذكر مَعهَا

باب: سورۂ زلزال پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟

2270 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زلزلت تعدل نصف الْقُرْآن وَقل هُوَ اللّٰه اَحَد تعدل ثلث الْقُرْآن وَقل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ تعدل ربع الْقُرْآن

وَاِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن يَمَان بن الْمُغيرَة الْعَنزِي حَدثنَا عَطاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثٍ يمَان بن الْمُغيرَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''سورۂ زلزال' نصف قرآن کے برابر ہے' سورۂ اخلاص' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے''۔

اس کی سند متصل ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم' دونوں حضرات نے' اسے یمان بن مغیرہ عنزی کے حوالے سے' عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور ہم اس حدیث کو' صرف یمان بن مغیرہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2271 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت يَا فلَان قَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِي مَا اَتزوّج بِهِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد قَالَ بلَى قَالَ ثلث الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذا جَاءَ نصر اللّٰه وَالْفَتْح قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذا زلزلت الْاَرْض قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن تزوج تزوج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن سَلمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.....انْتهى
وَقد تكلم فِيْ هٰذَا الحَدِيْثِ مُسْلِم فِيْ كتاب التَّمْيِيز وَسَلمَة يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص سے دریافت کیا: اے

فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم: یارسول اللہ! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جس کے عوض میں' میں شادی کر سکوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ نصر نہیں آتی ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ کافرون نہیں آتی ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ زلزال نہیں آتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' تم شادی کر لو' تم شادی کر لو!''

یہ روایت امام ترمذی نے' سلمہ بن وردان کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

اس حدیث کے بارے میں' مسلم نے کتاب ''التمییز'' میں کلام کیا ہے' اور سلمہ نامی راوی پر کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

13 - التَّرْغِیْب فِیْ قِرَاءَ ة اَلْھَاکُمُ التکاثر

سورۂ تکاثر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2272 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ اَلفَ آیَة کل یَوْم قَالُوْا وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ قَالَ اَما یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یقرَاَ اَلْھَاکُمُ التکاثر

رَوَاهُ الْحَاکِم عَن عقبَة بن مُحَمَّد عَن نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِجَال اِسْنَادُهٗ ثِقَات اِلَّا اَن عقبَة لَا أعرفهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم میں سے کوئی شخص یہ استطاعت نہیں رکھتا؟ کہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا؟ کہ وہ سورۂ تکاثر پڑھ لیا کرے''

یہ روایت امام حاکم نے عقبہ بن محمد کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں' صرف عقبہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

14 - التَّرْغِیْب فِیْ قِرَاءَ ة قل هُوَ اللّٰه اَحَد

باب: سورۂ اخلاص پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2273 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسمع رجلا یقرَاُ

قل هُوَ اللهُ اَحَد اللهُ الصَّمد لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهُ كفوا اَحَد فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَالته مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَرَدْت اَن أذهب اِلَى الرجل فابشره ثُمَّ فرقت اَن يفوتنى الْغَدَاءِ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذهبت اِلَى الرجل فَوَجَدته قد ذهب

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْده قَول اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَاَرَدْت اِلَى آخِره وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

فرقت بِكَسْر الرَّاء اَى خفت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اس شخص کے پاس جا کر اسے خوشخبری دیتا ہوں' لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ نہیں کر پاؤں گا' پھر میں بعد میں اس شخص کی طرف گیا' تو میں نے اس شخص کو پایا کہ وہ چلا گیا ہوا تھا''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نہیں ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام نسائی' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''فرقت'' میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے مراد مجھے اندیشہ ہوا۔

2274 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احشدوا فَاِنِّىْ ساقرا عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن فحشد من حشد ثُمَّ خرج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد ثُمَّ دخل فَقَالَ بَعْضنَا لبَعض اِنَّا نرى هٰذَا خَبرا جَاءَهُ من السَّمَاء فَذٰلِكَ الَّذِىْ ادخلهُ ثُمَّ خرج نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ قلت لكم ساقرا عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن اَلا اِنَّهَا تعدل ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کروں گا' کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر چلے گئے' تو کسی نے دوسرے سے کہا: ہمارا یہ خیال ہے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آرہی ہے' اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کہا تھا' کہ میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا' خبردار! یہ (سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2275 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ایعجز احدكم ان يقرا فی لیلة ثلث القرآن قالوا وکیف یقرا ثلث القرآن قال قل هو الله احد تعدل ثلث القرآن

وَفِی رِوَایَةٍ: قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جزا القرآن بثلاثة اجزاء فجعل قل هو الله احد جزء ا من اجزاء القرآن - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے؟ کہ وہ رات کے وقت' ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ لوگوں نے عرض کی: وہ ایک تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ اخلاص' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے' اور سورۂ اخلاص کو ان تین حصوں میں سے' ایک حصہ قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2276 - وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ایعجز احدكم ان یقرا فِی لَیلَة ثلث القرآن من قرا الله الواحد الصمد فقد قرا ثلث القرآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے؟ کہ وہ رات کے وقت' ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ جو شخص سورۂ اخلاص پڑھے گا' وہ ایک تہائی قرآن پڑھنے والا شمار ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2277 - وَعَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ان رجلا سمع رجلا یقرا قل هو الله احد یرددها فلما اصبح جاء اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فذکر ذلك له وکان الرجل یتقالها فقال رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نفسی بیده انها لتعدل ثلث القرآن

رَوَاهُ مَالِك وَالْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ وَالرجل القارىء هو قتادة بن النعمان اخو اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ من امه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورۂ اخلاص بار بار پڑھتے ہوئے سنا' اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی' وہ شخص اس صورت کو چھوٹی سمجھ رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' میری جان ہے' یہ ایک تہائی قرآن کے

برابر ہے''۔
یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: تلاوت کرنے والے صاحب' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ماں کی طرف سے شریک بھائی تھے۔

2278 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت قَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عِنْدِي مَا اَتزوّج بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل هُوَ اللّٰه اَحَد قَالَ بلٰى قَالَ ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے' ایک صاحب سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جس کے عوض میں' میں شادی کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2279 - وَرُوِيَ عَن مُعَاذ بن انس الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد حَتّٰى يختمها عشر مَرَّات بنى اللّٰه لَهُ قصرا فِي الْجَنَّة فَقَالَ عمر بن الْخطاب إِذا نستكثر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰه اَكثر وَاطيب

رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص دس مرتبہ مکمل سورۂ اخلاص پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس صورت میں' تو ہم بہت زیادہ (اجر وثواب) حاصل کر لیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (کی عطا) زیادہ ہے' اور زیادہ پاکیزہ ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2280 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث رجلا على سَرِيَّة وَكَانَ يقْرَاُ لاصحابه فِي صَلَاتهم فيختم ب قل هُوَ اللّٰه اَحَد فَلَمَّا رجعُوْا ذكرُوا ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سلوه لاى شَيْءٍ يصنع ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لانها صفة الرَّحْمٰن وَاَنا اُحبُّ اَن اَقرَاَ بهَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرُوْهُ اَن اللّٰه يُحِبهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کوایک مہم کا امیر بنا کر بھیجا' وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے آخر میں سورۂ اخلاص ضرور پڑھا کرتا تھا' جب یہ لوگ واپس آئے' توان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے پوچھو! کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے اس سے پوچھا' تواس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں رحمان کی صفت بیان ہوئی ہے' تواس کی تلاوت کرنا' مجھے پسند ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے بتادو! کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2281 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ اَيْضًا وَالتِّرْمِذِيّ عَنْ اَنَسٍ اطول مِنْهُ وَقَالَ فِيْ آخِرِه فَلَمَّا اَتَاهُم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوهُ الْخَبَر فَقَالَ يَا فُلَان مَا يمنعك اَن تفعل مَا يَأْمُرك بِهِ اَصْحَابك وَمَا يحملك على لُزُوم هٰذِهِ السُّورَة فِيْ كل رَكْعَة فَقَالَ اِنِّيْ احبها فَقَالَ حبك اِيَّاهَا اَدْخلك الْجنَّة

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ بَاب مَا يَقُوله دبر الصَّلَوَات وَغَيْرِه اَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب وَتَقَدَّمَ اَيْضًا اَحَادِيْث تتضمن فَضلهَا فِيْ اَبْوَاب مُتَفَرِّقَة

❀❀ یہی روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے' حضرت انس ؓ کے حوالے سے' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ لوگ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کواس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں کس نے اس بات سے روکا کہ تم وہ کام کرتے؟ جو تمہارے ساتھی تم سے کہہ رہے تھے' تم ہر رکعت میں' اس کو باقاعدگی سے کیوں پڑھتے ہو؟ تواس نے عرض کی: میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت سے' تمہاری محبت' تمہیں جنت میں داخل کردے گی''۔

حافظ فرماتے ہیں: اس بارے میں' ایسی روایات بھی منقول ہیں کہ اسے نماز کے بعد پڑھنا چاہیے' اور دیگر روایات بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہیں' اس سے پہلے بھی کچھ روایات گزر چکی ہیں' جو متفرق ابواب میں گزری ہیں' اور ان میں اس سورت کی فضیلت ذکر ہوئی ہے۔

15 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَ ة المعوذتين

معوذتین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2282 - عَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الم تَرَ آيَات انزلت اللَّيْلَة لم ير مِثْلهنَّ قل اعوذ بِرَبّ الفلق وَقل اعوذ بِرَبّ النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظه قَالَ: كنت اَقُود برَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفر فَقَالَ يَا عقبَة اَلا اعلمك خير سورتين قرئتا فعلمنى قل أعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس فَذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے وہ آیات نہیں دیکھی ہیں' جو گزشتہ رات مجھ پر نازل ہوئی ہیں' ان جیسی چیز نہیں دیکھی گئی' وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سفر کے دوران' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کو لے کر چل رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں سب سے بہتر دو سورتوں کی تعلیم نہ دوں؟ جو تلاوت کی جاتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ فلق اور سورۂ ناس سکھائیں'' ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2283 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابِي دَاوُد قَالَ بَيْنَمَا اَنا اَسِير مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجحْفَة والأبواء اِذْ غشيتنا ريح وظلمة شَدِيْدَة فَجعل رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَعَوَّذ بأعوذ بِرَبّ الفلق وَاَعُوْذ بِرَبّ النَّاس وَيَقُوْلُ يَا عقبَة تعوذ بهما فَمَا تعوذ متعوذ بمثلهما قَالَ وسمعته يؤمنا بهما فِي الصَّلَاة

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''جحفہ'' اور ''ابوا'' کے درمیان سفر کر رہا تھا' اسی دوران ہوا چل پڑی اور شدید تاریکی ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر پناہ مانگنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم ان کے ذریعے پناہ مانگو! کیونکہ کسی بھی پناہ مانگنے والے نے' ان جیسی آیات کے ذریعے پناہ نہیں مانگی ہوگی''

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے' نماز میں بھی ان سورتوں کی تلاوت کی۔

2284 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أقرئنى آيا من سُوْرَة هود وآيا من سُوْرَة يُوْسُف فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عقبَة بن عَامر اِنَّك لن تقْرَا سُوْرَة اَحَبّ اِلَى اللّٰه وَلَا أبلغ عِنْده من اَن تقْرَا قل أعوذ بِرَبّ الفلق فَاِن اسْتَطَعْت اَن لَا تفوتك فِي الصَّلَاة فافعل

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ هٰذه وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَيْسَ عِنْدهمَا ذكر قل أعوذ بِرَبّ النَّاس

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سورۂ ہود کی کچھ آیات' یا سورۂ یوسف کی کچھ آیات پڑھا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم نے ایسی کوئی سورت نہیں پڑھی

دی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورۂ فلق سے زیادہ پسندیدہ ہو اور اس کی بارگاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو اگر تم سے ہو سکے تو تم ہر نماز میں اس کو ضرور پڑھا کرو"

یہ روایت امام حاکم نے اس کی مانند نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے انہوں نے سورۂ ناس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

2285 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابر فَقُلْتُ وَمَا اَقْرَأُ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی قَالَ قل اعوذ بِرَبّ الفلق وَقل أعوذ بِرَبّ النَّاس فقراتهما فَقَالَ اقْرَأْ بهما وَلَنْ تقْرَأ بمثلهما

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَسَيَاْتِيْ ذكرهمَا فِيْ غير هٰذَا الْبَاب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے جابر! تم تلاوت کرو! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھو میں نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو کیونکہ تم ان دونوں جیسی کوئی چیز نہیں پڑھو گے"

یہ روایت امام نسائی امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے ان دونوں کا ذکر اس کے علاوہ بھی آگے چل کر آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

2285- صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراءة القرآن' ذکر البیان بأن القارء لا یقرأ شیئا یشبه قل أعوذ برب' حدیث: 796 السنن للنسائی' کتاب آداب القضاة' کتاب الاستعاذة' حدیث: 5369 السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الاستعاذة' ذکر فضل ما یتعوذ به المتعوذون' حدیث: 7595

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

کتاب: ذکر اور دعا کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْإِكْثَار من ذكر الله سرا وجهرا والمداومة عَلَيْهِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ لم يكثر ذكر الله تَعَالٰى

پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

ذکر پر باقاعدگی اختیار کرنا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا منقول ہے

2286 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه انا عِنْد ظن عَبدِی بی وَانَا مَعَهُ اِذا ذكرنِیْ فَاِن ذكرنِیْ فِیْ نَفسه ذكرته فِیْ نَفسِیْ وَاِن ذكرنِیْ فِیْ ملا ذكرته فِیْ ملا خير مِنْهُم وَاِن تقرب اِلَیّ شبْرًا تقربت اِلَيْهِ ذِرَاعا وَاِن تقرب اِلَیّ ذِرَاعا تقربت اِلَيْهِ باعا وَاِن اَتَانِیْ يمشی اَتَيْته هرولة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

وَرَوَاهُ اَحْمد بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَزَاد فِیْ آخِره قَالَ قَتَادَة وَاللّٰه اَسْرع بالمغفرة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ دل میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں پوشیدہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں کے درمیان میرا ذکر کرتا ہے' تو میں ایسے لوگوں کے درمیان اس کا ذکر کرتا ہوں جو ان سے زیادہ بہتر ہیں اگر وہ بالشت بھر میری طرف آتا ہے' تو میں باز وجتنا اس کی طرف آتا ہوں اور اگر وہ باز وجتنا میری طرف آتا ہے' تو میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ جتنا اس کی طرف آتا ہوں' اگر وہ میری

2286-صحيح البخاري' كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : ويحذركم الله نفسه' حديث: 6992صحيح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب الحث على ذكر الله تعالى' حديث: 4939صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأذكار' ذكر ذكر الله جل وعلا في ملكوته من ذكره في نفسه' حديث: 811سنن ابن ماجه' كتاب الأدب' باب فضل العمل' حديث: 3820الجامع للترمذي' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء إن لله ملائكة سياحين في الأرض' حديث: 3611السنن الكبرى للنسائي' كتاب النعوت' قوله تعالى : تعلم ما في نفسي ولا أعلم ما في' حديث: 7476مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7258

طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

یہی روایت امام احمد نے اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
قتادہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ مغفرت بڑی جلدی کرتا ہے۔

2287 - وَعَنْ معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه جلّ ذکرہ لَا یذکرنیْ عبد فِیْ نَفْسه اِلَّا ذکرته فِیْ ملا من ملائکتی وَلَا یذکرونی فِیْ ملا اِلَّا ذکرته فِی الملا الْاَعْلٰی
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بھی بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اپنے فرشتوں کے گروہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جب وہ لوگوں کے درمیان میرا ذکر کرتا ہے تو میں ملاء اعلیٰ میں اس کا ذکر کرتا ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2288 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ آدم اِذَا ذکرتنی خَالِیًا ذکرتك خَالِیًا وَاِذَا ذکرتنی فِیْ ملا ذکرتك فِیْ ملا خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْنَ تذکرنی فیهم
رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تم تنہائی میں میرا ذکر کرتے تو میں تنہائی میں تمہارا ذکر کرتا ہوں اور جب تم لوگوں میں میرا ذکر کرتے ہو تو میں ان لوگوں سے زیادہ بہتر گروہوں میں تمہارا ذکر کرتا ہوں جن کے درمیان تم نے میرا ذکر کیا تھا''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2289 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبدِی اِذا هُوَ ذَکرنیْ وتحرکت بِی شفتاہ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے' اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2290 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن شرائع الْاِسْلَام قد كثرت فَاَخبرنِیْ بِشَیْءٍ اتشبث بِهٖ قَالَ لَا يزَال لسَانك رطبا من ذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

اتشبث بِهٖ اَی اتعلق

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلامی احکام بہت سے ہیں آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنی چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اور ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''اتشبث بہ'' سے مراد ''اتعلق'' (یعنی میں اس سے متعلق رہوں) ہے۔

2291 - وَعَنْ مَالك بن يخَامر اَن معَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ اِن آخر كَلَام فَارَقت عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن قلت اَی الْاَعْمَال اَحَبّ اِلَى اللّٰه قَالَ اَن تَمُوْت وَلسَانك رطب من ذكر الله

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ اَخبرنِیْ بِاَفْضَل الْاَعْمَال واقربها اِلَى الله وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتایا: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا تھا' تو آخری گفتگو یہ ہوئی تھی کہ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں مرو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو''

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

2290-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر الاستحباب للمرء دوام ذکر الله جل وعلا فی الأوقات والأسباب' حدیث: 814المستدرک علی الصحیحین للحاکم' أول کتاب المناسک' کتاب الدعاء' حدیث: 1761سنن ابن ماجه' کتاب الأدب' باب فضل الذکر' حدیث: 3791الجامع للترمذی' أبواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی فضل الذکر' حدیث: 3380مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الدعاء' فی ثواب ذکر الله عز وجل' حدیث: 28857السنن الکبرٰی للبیهقی' کتاب الجنائز' باب طوبی لمن طال عمره وحسن عمله' حدیث: 6144مسند أحمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث عبد الله بن بسر المازنی' حدیث: 17369المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حدیث: 1454

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے بتایئے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب کر دے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2292 - وَعَنْ اَبِیْ الْمخَارِق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَیْلَة اسری بی بِرَجُل مغیب فِیْ نور الْعَرْش قلت من هٰذَا اَهٰذا ملك قِیْلَ لَا قلت نَبِی قِیْلَ لَا قلت من هُوَ قَالَ هٰذَا رجل کَانَ فِی الدُّنْیَا لِسَانه رطب من ذکر اللّٰه وَقَلبه مُعَلّق بالمساجد وَلَمْ یستسب لوَالِدیهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا هٰکَذَا مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوالمخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ کیا یہ کوئی فرشتہ ہے؟ جواب دیا گیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کوئی نبی ہے؟ جواب دیا گیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو بتایا گیا: یہ وہ شخص جس کی زبان' دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا تھا اور یہ اپنے ماں باپ کو برا نہیں کہلواتا تھا''

یہ روایت ابن ابودنیا نے اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2293 - وَعَنْ سَالم بن اَبِیْ الْجَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لابی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِن رجلا أعتق مائَة نسمَة قَالَ اِن مائَة نسمَة من مَال رجل لكثير وَأفضل من ذٰلِكَ اِیمَان ملزوم بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار وَاَن لَا یزَال لِسَان اَحَدُکُم رطبا من ذکر اللّٰه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا ایک شخص ایک سو لوگوں کو آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: ایک سو لوگ' آدمی کے مال میں سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ فضیلت وہ ایمان رکھتا ہے' جو دن اور رات میں ساتھ رہتا ہے' اور یہ کہ تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2294 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا انبئكم بِخَیر اَعمَالكُمْ وازكاها عِنْد مليككم وارفعها فِیْ درجاتكم وَخیر من اِنْفَاق الذَّهَب وَالْوَرق وَخیر لكم من اَن تلقوا عَدوکُمْ فتضربوا اَعْنَاقهم ویضربوا اَعْنَاقکُمْ قَالُوْا بلٰی قَالَ ذكر اللّٰه قَالَ معَاذ بن جبل مَا شَیْءٍ أنجی من عَذَاب اللّٰه من ذکر اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم

صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا من حَدِيث معَاذ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَن فِيهِ انْقِطَاعًا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بہتر عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے پروردگار کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو زیادہ بلند کرنے کا باعث ہو اور سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو کہ تم دشمن کا سامنا کرو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے عذاب سے کوئی بھی چیز اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات نہیں دلاتی''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے ابن ابودنیا امام ابن ماجہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

2295 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ يَقُوْلُ إِن لكل شَيْءٍ صقالة وَإِن صقالة الْقُلُوْب ذكر الله وَمَا من شَيْءٍ أنجى من عَذَاب الله من ذكر الله

قَالُوْا وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَوْ اَن يضْرب بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِع

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ سعيد بن سِنَان وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر چیز کو چمکانے ایک طریقہ ہوتا ہے اور دلوں کو چمکانے کا طریقہ اللہ کا ذکر کرنا ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ اور کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات نہیں دیتی لوگوں نے عرض کی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواہ کوئی شخص اپنی تلوار سے اتنے حملے کرے کہ اسے توڑ دے''

یہ روایت ابن ابودنیا نے سعید بن سنان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2296 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَى الْعباد أفضل دَرَجَة عِنْد الله يَوْم الْقِيَامَة قَالَ الذاكرُوْنَ الله كثيرا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ الْغَازِى فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَو ضرب بِسَيْفِهِ فِي الْكفَّار وَالْمُشْرِكين حَتّٰى ينكسر ويختضب دَمًا لَكَانَ الذاكرُوْنَ الله كثيرا افضل مِنْهُ دَرَجَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرا: قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس أعظم دَرَجَة قَالَ الذاكرُوْنَ الله

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں کون سے بندے زیادہ فضیلت والے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے لوگ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والوں سے بھی زیادہ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ شخص اپنی تلوار کے ذریعے کفار اور مشرکین پر اتنے حملے کرے کہ تلوار کو توڑ دے' اور وہ خون آلود ہو جائے' پھر بھی اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے لوگ' درجہ کے اعتبار سے ان سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں گے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام بیہقی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''انہوں نے یہ بات بیان کی: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سے لوگ زیادہ درجہ والے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے''۔

2297 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عجز مِنْكُمْ عَن اللَّيْل اَن يكابده وبخل بِالْمَالِ اَن يُنْفِقهُ وَجبن عَن الْعَدو اَن يجاهده فليكثر ذكر الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهٗ وَفِيْ سَنَده اَبُوْ يحيى الْقَتَّات وبقيته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت بیدار رہ کر (عبادت کرنے سے) اور بخل کی وجہ سے مال کو خرچ کرنے سے اور بزدلی کی وجہ سے دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو' تو اسے اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند میں ایک راوی ابویحییٰ قتات ہے' اس کے بقیہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام بیہقی نے اسی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2298 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ عملا أنجى لَهُ من الْعَذَاب من ذكر اللّٰه تَعَالٰى قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَن يضْرب بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَالْأَوْسَط وَرِجَالهمَا رِجَال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''آدمی جو بھی عمل کرتا ہے' اس کا کوئی بھی عمل اسے اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات نہیں دلواتا' عرض کی گئی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس صورت میں معاملہ مختلف ہوگا کہ آدمی اپنی تلوار کے ذریعے حملہ کرکے تلوار توڑ دے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور ان دونوں روایتوں کے راوی 'صحیح کے رجال ہیں۔

2299 - وَعَنِ الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه أوحی اِلٰی یحیی بن زَکَرِیَّا بِخمْس کَلِمَات اَن یعْمل بِهن وَیَاْمُر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن فَکَاَنَّهُ اَبْطَاَ بهن فَاَتَاهُ عِیْسٰی فَقَالَ اِن اللّٰه اَمرك بِخمْس کَلِمَات اَن تعْمل بِهن وتَامر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن فإمَّا اَن تخبرهم وَاِمَّا اَن اخبرهُم فَقَالَ یَا أخی لَا تفعل فَاِنِّیْ اَخَاف اِن سبقتنی بِهن اَن یخسف بِی اَوْ أعذب قَالَ فَجمع بنی اِسْرَائِیل بِبَیْت الْمُقَدّس حَتّٰی امْتَلَاَ الْمَسْجِد وقعدوا علی الشرفات ثُمَّ خطبهم فَقَالَ اِن اللّٰه أوحی اِلَیّ بِخمْس کَلِمَات اَن أعمل بِهن و آمر بنی اِسْرَائِیل اَن یعملوا بِهن اَوَّلاهُنَّ لَا تُشْرِکُوا بِاللّٰهِ شَیْئًا فَاِن مثل من اشرك بِاللّٰهِ کَمثل رجل اشْتری عبدا من خَالص مَاله بِذَهَب اَوْ ورق ثُمَّ اَسْکَنهُ دَارا فَقَالَ اعْمَلْ وارفع اِلَیّ فَجعل یعْمل وَیرْفَع اِلٰی غیر سَیّده فَاَیکُمْ یرضی اَن یکون عَبده کَذٰلِكَ فَاِن اللّٰه خَلقکُمْ ورزقکم فَلَا تُشْرِکُوا بِهٖ شَیْئًا وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلَاة فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰه یقبل بِوَجْهِهٖ اِلٰی وَجه عَبده مَا لم یلْتَفت وأمرکم بالصیام وَمثل ذٰلِكَ کَمثل رجل فِیْ عِصَابَة مَعَهٗ صرة مسك کلهم یحب اَن یجد رِیحهَا وَاِن الصّیام أطیب عِنْد اللّٰه من رِیح الْمسك وأمرکم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ کَمثل رجل أسره الْعَدو فَاَوثقُوْا یَده اِلٰی عُنُقه وقربوه لیضربوا عُنُقه فَجعل یَقُوْلُ هَلْ لکم اَن افدی نَفسِیْ مِنْکُمْ وَجعل یُعْطی الْقَلِیل وَالْکثیر حَتّٰی فدی نَفسه وأمرکم بِذکر اللّٰه کثیرا وَمثل ذٰلِكَ کَمثل رجل طلبه الْعَدو سرَاعًا فِیْ اَثَره حَتّٰی اَتٰی حصنا حصینا فأحرز نَفسه فِیْهِ وَکَذٰلِكَ العَبْد لَا ینجو من الشَّیْطَان اِلَّا بِذکر اللّٰه —الحَدِیْثِ

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَقَالَ التِّرمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ کلمات وحی کیے' کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں' انہیں ایسا کرنے میں کچھ تاخیر ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا کہ آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں یا تو آپ بنی اسرائیل کو اس بارے میں بتادیں' ورنہ میں انہیں بتادیتا ہوں' حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: اے

2299-صحیح ابن خزیمة' کتاب الصلاة' باب فی الخشوع فی الصلاة أیضا' حدیث: 464صحیح ابن حبان' کتاب التاریخ ذکر تشبیه المصطفی صلی اللّٰه علیه وسلم عیسی ابن مریم بعروة' حدیث: 6324المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصوم' حدیث: 1467جامع معمر بن راشد' باب لزوم الجماعة' حدیث: 1314مسند الطیالسی' وأبو مالك الأشعری عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم' حدیث: 1242مسند أبی یعلی الموصلی' مسند عم أبی حمزة الرقاشی' حدیث: 1536المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعری' أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعری' حدیث: 3347الشریعة للآجری' باب ذکر أمر النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أمته بلزوم الجماعة' حدیث: 7

میرے بھائی! تم ایسا نہ کرو کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے یہ کام کرلیا تو کہیں مجھے زمین میں دھنسانہ دیا جائے یا مجھے عذاب نہ دیا جائے۔

پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور لوگ اس کے زینوں پر بیٹھ گئے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ کلمات وحی کیے ہیں' اور یہ حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور میں بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دوں کہ وہ ان پر عمل کریں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں کوئی غلام خریدتا ہے' اور اسے رہنے کے لئے جگہ دیتا ہے' اور پھر یہ کہتا ہے تم عمل کرو اور عمل کرکے میرے سامنے پیش کرو! وہ شخص عمل کرنا شروع کرتا ہے' اور اسے اپنے آقا کی بجائے کسی اور کے سامنے پیش کرنا شروع کردیتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے' اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے' تو تم کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی کے چہرے کے مد مقابل رہتا ہے جب تک آدمی ادھر ادھر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو ان میں سے ہر ایک شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اس کی خوشبو کو حاصل کرے تو روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے دشمن قید کرلیتا ہے وہ لوگ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیتے ہیں' اور اس کی گردن اڑانے کے قریب ہوتے ہیں کہ وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں اپنی جان کے فدیے کے طور پر تمہیں کچھ ادائیگی کردوں؟ پھر وہ تھوڑی یا زیادہ ادائیگی کرکے اپنی جان کا فدیہ دے دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم دیا ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' دشمن تیزی سے جس کا تعاقب کررہا ہو' یہاں تک وہ شخص ایک مضبوط قلعے کے اندر آئے اور اپنے آپ کو اس میں داخل کرکے خود کو محفوظ کرلے' تو بندہ شیطان سے نجات' صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہی پاسکتا ہے''۔...... الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2300 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت وَالَّذِيْنَ يكنزون الذَّهَب وَالْفِضَّة التَّوْبَة 43 قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بعض اَسْفَاره فَقَالَ بعض اَصْحَابه أنزلت فِي الذَّهَب وَالْفِضَّة لَو علمنَا اَي المَال خير فنتخذهُ فَقَالَ أفضله لِسَان ذَاكر وقلب شَاكر وَزَوْجَة مُؤمنَة تعينه على إِيمَانه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا خزانہ بناتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے عرض کی: سونے اور چاندی کے بارے میں حکم نازل ہوگیا ہے اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ کون سامال زیادہ بہتر ہے؟ تو ہم اسے اختیار کر لیتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ فضیلت' ذکر کرنے والی زبان' اور شکر کرنے والا دل' اور مؤمن بیوی رکھتی ہے' جو آدمی کے ایمان کے بارے میں اس کی مدد کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2301 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اربع من اعطيهن فَقَدْ اعطي خيرى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قلبا شاكرا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وبدنا على الْبَلَاء صَابِرًا وَزَوْجَة لَا تبغيه حوبا فِيْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار باتیں ایسی ہیں' جو کسی شخص کو دے دی جائیں' تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائی دے دی گئی' شکر کرنے والا دل' ذکر کرنے والی زبان' آزمائش پر صبر کرنے والا جسم' اور ایسی بیوی' جو اپنی ذات' یا آدمی کے مال کے حوالے سے' گناہ کا ارادہ نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2302 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليذكرن اللّٰه اَقوام فِي الدُّنْيَا على الْفرش الممهدة يدخلهم الدَّرَجَات العلى

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کچھ لوگ دنیا میں' بچھے ہوئے بچھونوں پر اللہ کا ذکر کریں گے' اور اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2303 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِيْ يذكر ربه وَالَّذِيْ لَا يذكر اللّٰه مثل الْحَيّ وَالْمَيِّت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ: مثل الْبَيْت الَّذِيْ يذكر اللّٰه فِيْهِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا' ان کی مثال زندہ اور مردہ (شخص) کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے' اس کی مثال''۔

2304 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْثِرُوا ذکر اللّٰه حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْن

رَوَاهُ اَحمد وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ کثرت سے اللہ کا ذکر کرو! یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں: یہ مجنوں ہے''۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل' امام ابویعلیٰ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2305 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذکروا اللّٰه ذکرا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مراؤون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ عَنْ اَبِیْ الجوزاء مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ منافق یہ کہیں: تم لوگ دکھاوا کر رہے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے ابوجوزاء کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2306 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یسیر فِیْ طَرِیْق مَکَّة فَمر علی جبل یُقَال لَهٗ جمدان فَقَالَ سِیرُوا هٰذَا جمدان سبق المفردون قَالُوْا وَمَا المفردون یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذاکرُوْنَ اللّٰه کثیرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِهٖ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا المفردون قَالَ المستهترُوْنَ بِذکر اللّٰه یضع الذّکر عَنْهُم أثقالهم فَیَاْتُوْنَ اللّٰهِ یَوْم الْقِیَامَة خفافا

المفردون بِفَتْح الْفَاء وَکسر الرَّاء والمستهترُوْنَ بِفَتْح التَّاءَیْنِ المثناتین فَوق هم المولعون بالذکر

2303- صحیح البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 6053 صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ' حدیث: 1339 مستخرج أبی عوانۃ' مبتدأ فضائل القرآن' باب بیان نزول الملائکۃ لقراءۃ سورۃ البقرۃ ودنوھا من القارء' حدیث: 3166 صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر تمثیل المصطفی الموضع الذی یذکر اللہ جل وعلا فیہ' حدیث: 854 مسند أبی یعلی الموصلی' حدیث أبی موسی الأشعری' حدیث: 7142 شعب الإیمان للبیہقی' فصل فی إدامۃ ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 561

المداومون عَلَيْهِ لَا يبالون مَا قِيْلَ فيهم وَلَا مَا فعل بهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستے میں سفر کررہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک پہاڑ کے پاس سے ہوا جس کا نام ''جمدان'' تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفر کرتے رہو! اور یہ ''جمدان'' ہے' اور ''مفردون'' سبقت لے گئے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مفردون سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے لوگ''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''(لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ!) مفردون کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا باقاعدگی سے ذکر کرنے والے لوگ' یہ (ذکر) ان (لوگوں) سے ان کے بوجھ کو ہٹا دیتا ہے' اور یہ لوگ قیامت کے دن' اللہ کی تعالیٰ کی بارگاہ میں' ہلکے پھلکے ہوکر آئیں گے (یعنی ان کے گناہ معاف ہوچکے ہوں گے)''

لفظ ''المفردون'' میں 'ف' پر زبر ہے 'ر' پر زیر ہے ''المستھترون'' اس سے مراد ذکر میں لگا ؤ رکھنے والے اور اسے باقاعدگی سے کرنے والے لوگ ہیں' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے بارے میں کیا کہا جارہا ہے؟ اور نہ ہی اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

2307 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الشَّيْطَان وَاضع خطمه على قلب ابْن آدم فَإِن ذكر اللّٰه خنس وَإِن نسي الْتَقم قلبه

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَأَبُو يعلى وَالْبَيْهَقِيّ

خطمه بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الطَّاء الْمُهْملَة هُوَ فَمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان اپنا منہ' انسان کے دل پر رکھتا ہے' اگر آدمی اللہ کا ذکر کرلے' تو وہ علیحدہ ہوجاتا ہے' اور اگر آدمی ذکر کرنا بھول جائے' تو شیطان آدمی کے دل کو چبا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''خطمۃ'' میں 'خ' پر زبر ہے' اور 'ط' ساکن ہے' اس سے مراد اس کا منہ ہے۔

2308 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم وَلَيْلَة إِلَّا وَلِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ صَدَقَة يمن بهَا على من يَشَاء من عباده وَمَا من اللّٰه على عبد بِأَفْضَل من أَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر دن اور رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے'وہ یہ صدقہ اپنے بندوں میں سے'جس پر چاہتا ہے' کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے' کسی بندے کو اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی چیز نہیں ملتی' کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمادے''

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

2309 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا سَاَلَهُ فَقَالَ اَی الْمُجَاهدين أعظم أجرا قَالَ اَكْثَرهم للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ذكرا قَالَ فَاَی الصَّالِحين أعظم أجرا قَالَ اَكْثَرهم للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ذكرا ثُمَّ ذكر الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْحج وَالصَّدَقَة كل ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَكْثَرهم للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ذكرا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لعمر يَا اَبَا حَفْص ذهب الذاكرُوْنَ بِكُل خير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کون سے جہاد کرنے والے لوگوں کو سب سے زیادہ اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر تے ہوں اس نے عرض کی: کون سے نیک لوگوں کو زیادہ اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں' پھر اس نے نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کا ذکر کیا' تو نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: ان لوگوں کو زیادہ اجر ملے گا' جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرتے ہوں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے لوگ' ساری بھلائی لے گئے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2310 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا فِیْ حجره دَرَاهِمُ يقسمها وَآخر يذكر اللّٰه كَانَ الذاكر للّٰه أفضل - وَفِیْ رِوَايَةٍ: مَا صَدَقَة أفضل من ذكر اللّٰه

رَوَاهُمَا الطَّبَرَانِیّ ورواتهما حَدِيْثهمْ حسن

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کی گود میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کردے' اور دوسرا شخص ذکر کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا' زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کوئی بھی صدقہ' اللہ کے ذکر سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''

یہ دونوں روایات امام طبرانی نے نقل کی ہیں' اور ان دونوں روایات کے راویوں کی نقل کردہ حدیث حسن ہے۔

2311 - وَعَنْ اُم أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اهجری الْمعاصِی فَاِنَّهَا افضل

الهِجْرَةَ وحافظی علی الفَرَائِض فَإِنَّهَا افضل الجِهَاد وأكثری من ذكر الله فَإِنَّك لا تاتین الله بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ من كَثْرَة ذكره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ- وَفِي رِوَايَةٍ لَهما عَنْ أُم أنس: واذكری الله كثيرا فَإِنَّهُ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى الله أن تلقاهُ بِهَا

قَالَ الطَّبَرَانِيّ أم أنس هٰذِهٖ يَعْنِي الثَّانِيَة لَيست أم أنس بن مَالك

❀❀ سیدہ اُمِّ انس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گناہوں سے لاتعلق رہنا کیونکہ یہ سب سے زیادہ فضیلت والی لاتعلقی ہے اور تم فرائض کو باقاعدگی سے انجام دینا کیونکہ یہ سب سے زیادہ فضیلت والی کوشش ہے اور تم اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی ایک چیز لے کر نہیں جاؤ گی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ذکر کثرت کرنے سے زیادہ محبوب ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ اُمِّ انس رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

"تم اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ تم اس (کے بکثرت ذکر) کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو"

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمِّ انس رضی اللہ عنہا نامی خاتون کوئی اور خاتون ہیں یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نہیں ہیں۔

2312 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يتحسر أَهْلِ الْجنَّة إِلَّا على سَاعَة مرت بهم لم يذكرُوا الله تَعَالَى فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ شَيْخه مُحَمَّد بن إِبْرَاهِيْمَ الصُّورِي وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا عَدَالَة وَبَقِيَّة إِسْنَادُهُ ثِقَات معروفون وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بأسانيد أَحدهَا جيد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت کو صرف اس بات پر حسرت ہوگی کہ جس گھڑی میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تھا (کاش انہوں نے اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہوتا)"

یہ روایت امام طبرانی نے اپنے استاد محمد بن ابراہیم صوری سے نقل کی ہے اور ان کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ اور معروف ہیں اسے امام بیہقی نے مختلف اسانید کے ہمراہ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

2313 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لم يكثر

ذكر الله فَقَدْ برىء من الْإِيمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

2314 - وَرُوِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يَقُوْلُ يَا ابن آدم اِنَّكَ اِذا ذكرتني شكرتني وَاِذَا نسيتني كفرتني

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تم میرا ذکر کرو گے' تو گویا تم میرا شکر کرو گے اور جب تم مجھے بھول جاؤ گے' تو گویا تم میرا کفر کرو گے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2314 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ سَاعَةٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهَا بِخَيْرٍ اِلَّا تَحَسَّرَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

رَوَاهُ ابن ابى الدنيا والبيهقى وقال فى هذا الاسناد ضعف غير انه له شواهد من حديث معاذ المتقدم قال الحافظ: وسياتى با فيمن جلس مجلسًا لم يذكر الله فيه ان شاء الله تعالىٰ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ابن آدم پر جو بھی ایسی گھڑی ... رتی ہے جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اس کو اس گھڑی پر حسرت ہوگی۔

یہ روایت ابن ... والدنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں ضعیف ہونا پایا جاتا ہے تاہم اس کی تائید میں وہ روایت پیش کی جاسکتی ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: عنقریب وہ روایت آئے گی جس میں یہ ذکر ہوگا کہ جو شخص کسی محفل میں بیٹھ کر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا (تو یہ چیز اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی)۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

2 - التَّرْغِيْب فِيْ حُضُوْر مجَالِس الذّكر والاجتماع على ذكر الله تَعَالىٰ

باب: ذکر کی محافل میں شریک ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہونا

2316 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله مَلَائِكَة يطوفون فِي الطّرق يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلِ الذّكر فَاِذَا وجدوا قوما يذكرُوْنَ اللّٰهِ تنادوا هلموا اِلٰى حَاجَتِكُمْ فيحفونهم

باجنحتهم اِلَى السَّمَاء الدُّنيَا قَالَ فيسالهم رَبّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم مَا يَقُولُ عِبَادِیْ قَالَ يَقُولُوْنَ يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك قَالَ فَيَقُولُ هَلْ راونی قَالَ فَيَقُولُوْنَ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا راوك قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راونی قَالَ يَقُولُوْنَ لَو راوك كَانُوْا اَشد لَكَ عبَادَة وَاَشد لَكَ تمجيدا وَاَكثر لَكَ تسبيحا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْاَلُوْنِیْ قَالَ يَقُولُوْنَ يَسْاَلُوْنَكَ الْجَنَّة قَالَ فَيَقُولُ وَهل راوها قَالَ يَقُولُوْنَ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا راوها قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راوها قَالَ يَقُولُوْنَ لَو انهم راوها كَانُوْا اَشد عَلَيْهَا حرصا وَاَشد لَهَا طلبا وَاَعظم فِيهَا رَغْبَة قَالَ فمم يتعوذون قَالَ يتعوذون مِنَ النَّار قَالَ فَيَقُولُ وَهل راوها قَالَ يَقُولُوْنَ لَا وَاللّٰه مَا راوها قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راوها قَالَ يَقُولُوْنَ لَو راوها كَانُوْا اَشد مِنْهَا فِرَارًا وَاَشد لَهَا مَخَافَة قَالَ فَيَقُولُ اشهدكم اِنِّیْ قد غفرت لَهُمْ قَالَ يَقُولُ ملك من الْمَلَائِكَة فيهم فلَان لَيْسَ مِنْهُم اِنَّمَا جَاءَ لحَاجَة قَالَ هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَلَفْظه: قَالَ اِن للّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى مَلَائِكَة سيارة فضلاء يَبْتَغُوْنَ مَجَالِس الذّكر فَاِذَا وجدوا مَجْلِسا فِيهِ ذكر قعدوا مَعَهم وحف بَعْضُهُمْ بَعْضًا باجنحتهم حَتّٰى يملؤوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاء فَاِذَا تفرقُوْا عرجوا وصعدوا اِلَى السَّمَاء قَالَ فيسالهم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُوْنَ جِئْنَا من عِنْد عِبَادك فِي الْاَرْض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسالونك قَالَ فَمَا يَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا يَسْاَلُوْنَكَ جنتك قَالَ وَهل رَاَوْا جنتي قَالُوْا لَا يَا رب قَالَ وَكَيفَ لَو رَاَوْا جنتي قَالُوْا ويستجيرونك قَالَ ومم يستجيرونی قَالُوْا من نَارك يَا رب قَالَ وَهل رَاَوْا نَارِی قَالُوْا لَا يَا رب قَالَ فَكيف لَو رَاَوْا نَارِی قَالُوْا ويستغفرونك قَالَ فَيَقُولُ قد غفرت لَهُمْ واعطيتهم مَا سَاَلُوْا واجرتهم مِمَّا استجاروا قَالَ يَقُولُوْنَ رب فيهم فلَان عبد خطاء اِنَّمَا مر فَجَلَسَ مَعَهم قَالَ فَيَقُولُ وَله غفرت هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں' وہ ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں' تو وہ ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں: اپنی منزل مقصود تک آجاؤ' پھر وہ ان لوگوں کو آسمان دنیا تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں' پھر ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تسبیح بیان کر رہے تھے' تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری حمد بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی بیان کر رہے تھے پروردگار فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے تجھے نہیں دیکھا' پروردگار نے فرمایا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں' تو وہ زیادہ شدت سے تیری عبادت کریں' زیادہ شدت سے تیری بزرگی بیان کریں' زیادہ

شدت سے تیری تسبیح بیان کریں' پروردگار فرماتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے تھے پروردگار فرماتا ہے: انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا ہے پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو اس کے زیادہ خواہش مند ہوتے' اس کو زیادہ شدت سے طلب کرتے' اس میں زیادہ رغبت رکھتے' پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا' پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ لوگ اسے دیکھ لیتے' تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں' اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ شدت سے دور بھاگتے اور اس سے زیادہ خوف زدہ رہتے' پروردگار فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ یہ کہتا ہے: ان لوگوں میں فلاں شخص ایسا تھا' جو ان لوگوں میں سے نہیں تھا' وہ کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا' تو پروردگار فرماتا ہے: وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بھی بدنصیب نہیں رہتا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں' اور وہ ذکر کی محافل کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ کسی محفل کو پاتے ہیں' جس میں ذکر ہو رہا ہو' تو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں' اور وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ ان لوگوں اور آسمان دنیا کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں' پھر جب وہ لوگ ذکر کی محفل سے اٹھتے ہیں' تو یہ فرشتے اوپر کی طرف جاتے ہیں' اور آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے' کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین میں' تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو دنیا میں تیری تسبیح بیان کر رہے تھے' تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری معبودیت کا اعتراف کر رہے تھے' اور تیری حمد بیان کر رہے تھے' اور تجھ سے مانگ رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پناہ بھی مانگ رہے تھے پروردگار فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری جہنم سے' اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے (تو کیا ہوتا؟) فرشتے عرض کرتے ہیں' وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی' اور جو انہوں نے مانگا' وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی' اس سے میں نے انہیں پناہ عطا کر دی' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں بندہ ایسا تھا' جو گنہگار تھا' وہ یہاں سے

گزر رہا تھا اوران لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا' تو پروردگار فرماتا ہے: اس کی بھی میں نے مغفرت کردی' کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بدنصیب نہیں رہتا''۔

2317 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على حَلقَة من اَصْحَابه فَقَالَ مَا أجلسكم قَالُوْا جلسنا نذْكر الله ونحمده على مَا هدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ علينا قَالَ آللّٰهُ مَا أجلسكم اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهُ مَا اجلسنا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اما اِنِّيْ لم استحلفكم تُهْمَة لكم وَلكنه آتَانِيْ جِبْرَائِيل فَاَخْبرنِيْ اَن الله عَزَّ وَجَلَّ يباهي بكم الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہے ہیں' اوراس بات پر اس کی حمد بیان کررہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کے بارے میں ہدایت نصیب کی' اوراس حوالے سے ہم پر احسان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے حلف' تم پر کسی تہمت کی وجہ سے نہیں لیا' بلکہ اس وجہ سے لیا ہے' کہ جبریل میرے پاس آئے' اورانہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے حوالے سے' فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کررہا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' اورامام نسائی نے نقل کی ہے۔

2318 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة سيعْلَمُ اَهْلِ الْجمع من اَهْلِ الْكَرم فَقِيلَ وَمَنْ اَهْلِ الْكَرم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْل مجَالِس الذّكر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: عنقریب اہل کرم میں سے اہل جمع جان لیں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافل ذکر والے لوگ''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام بیہقی نے اوردیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2319 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عبد الله بن رَوَاحَة اِذا لَقِي الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعال نؤمن بربنا سَاعَة فَقَالَ ذَات يَوْم لرجل فَغَضب الرجل فجَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا ترى اِلَى ابْن رَوَاحَة يرغب عَن اِيمَانك اِلَى اِيمَان سَاعَة

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يرحم الله ابن رَوَاحَة إِنَّهُ يحب الْمجَالِس الَّتِي تباهي بهَا الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَاد حسن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ ان کی جب بھی کسی صحابی سے ملاقات ہوتی' تو وہ یہ فرماتے تھے: تم آؤ! تا کہ ہم کچھ دیر کے لئے اپنے پروردگار پر ایمان لے آئیں (یعنی اس کا ذکر کریں) ایک دن انہوں نے یہی بات ایک شخص سے کہی' تو وہ شخص غصے میں آگیا' وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابن رواحہ کو ملاحظہ فرمایا ہے؟ کہ وہ آپ کے ایمان کو چھوڑ کر گھڑی بھر کے ایمان کی طرف چلا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم کرے' وہ ایسی محافل کو پسند کرتا ہے' جن محافل کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2320 - وَعَنهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من قوم اجْتَمعُوا يذكرُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بذلك إِلَّا وَجهه إِلَّا ناداهم مُنَاد من السَّمَاء أَن قومُوا مغفورا لكم قد بدلت سَيِّئَاتكُم حَسَنَات

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا مَيْمُون الْمرَائِي وَأَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيث عبد الله بن مُغفل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں' اور ان لوگوں کا مقصد' صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی انہیں پکار کر یہ کہتا ہے: تم لوگ ایسی حالت میں اُٹھنا کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہو' اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہو''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف میمون مرائی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اسے امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2321 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جلس قوم مَجْلِسا يذكرُوْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فيقومون حَتَّى يُقَال لَهُم قومُوا قد غفر الله لكم وبدلت سَيِّئَاتكُم حَسَنَات

امام طبرانی نے' حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ' کسی محفل میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں' تو جب وہ اٹھتے ہیں' تو ان سے کہا جاتا ہے: تم ایسی حالت

میں اعلان کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا ہے"۔

2322 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للّٰہ سیارة من الْمَلَائکَة یطْلبُوْنَ حلق الذّکر فَاِذَا اَتوا عَلَیْھِمْ حفوا بھم ثُمَّ یقفون وایدیھم اِلَی السَّمَاءِ اِلٰی رب الْعِزَّة تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فَیَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَتَیْنَا علی عباد من عِبَادك یعظمون آلاء ك ویتلون کتابك وَیصلونَ علی نبیك مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ویسالونك لآخرتھم ودنیاھم فَیَقُوْلُ اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی غشوھم رَحْمَتی فھم الجلساء لَا یشقی بھم جلیسھم - رَوَاهُ الْبَزَّار

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے گھومنے پھرنے والے کچھ فرشتے ہیں' جو ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ ان لوگوں کے پاس آتے ہیں' تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' پھر وہ وہاں پر ٹھہر جاتے ہیں' اوران کے ہاتھ آسمان کی طرف رب العزت کی طرف ہوتے ہیں' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کے پاس آئے' جو تیری نعمتوں کی تعظیم کررہے تھے تیری کتاب کی تلاوت کررہے تھے' تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے' اور تجھ سے دنیا اور آخرت کا سوال کررہے تھے' تو پروردگار فرماتا ہے: تم لوگ میری رحمت کے ذریعے انہیں ڈھانپ دو! کیونکہ یہ ایسے بیٹھے ہوئے لوگ ہیں' کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

2323 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَبْد اللّٰہ بن رَوَاحَة وَھُوَ یذکر اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اما اِنَّکُمْ الْمَلأ الَّذِیْنَ امرنِیْ اللّٰہ اَن اَصْبِر نَفسِیْ مَعکُمْ ثُمَّ تَلا ھٰذِہِ الْاٰیَة واصبر نَفسك مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدَاةِ والعشی -اِلٰی قَوْلِهٖ- وَکَانَ أمره فرطا- الکھف -اما اِنَّهٗ مَا جلس عدتکم اِلَّا جلس مَعَھم عدتھمْ من الْمَلَائِکَة اِن سبحوا اللّٰہ تَعَالٰی سبحوه وَاِن حمدوا اللّٰہ حمدوه وَاِن کبروا اللّٰہ کبروه ثمَّ یصعدون اِلَی الرب جلّ ثَنَاؤُهٗ وَھُوَ أَعْلَمُ بھم فَیَقُوْلُوْنَ یَا رَبنَا عِبَادك سبحوك فسبحنا وکبروك فکبرنا وحمدوك فحمدنا فَیَقُوْلُ رَبنَا جلّ جَلَاله یَا ملائکتی أشھدکم اَنِّیْ قد غفرت لَھُمْ فَیَقُوْلُوْنَ فیھم فلَان وَفُلَان الخطاء فَیَقُوْلُ ھم الْقَوْم لَا یشقی بھم جلیسھم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کا ذکر کررہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک ایسا گروہ ہو' جس کے بارے میں' اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو تم لوگوں کے ساتھ رکھوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو' جو صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں"

یہ آیت یہاں تک ہے: وَکَانَ أمرہ فرطا

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تم لوگ جتنی تعداد میں بیٹھے ہوئے ہو اتنی ہی تعداد میں ان لوگوں کے ساتھ فرشتے بھی بیٹھے ہوئے ہیں اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے تو فرشتے بھی تسبیح بیان کریں گے اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے تو فرشتے بھی حمد بیان کریں گے اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ کریں گے تو فرشتے بھی کبریائی کا تذکرہ کریں گے پھر وہ فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف اوپر چلے جائیں گے ان کا پروردگار ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے وہ فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے تیری تسبیح بیان کر رہے تھے تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی انہوں نے تیری حمد بیان کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی تو ہمارا پروردگار فرمائے گا: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے تو فرشتے عرض کریں گے: ان میں فلاں اور فلاں شخص تھے جو گنہگار تھے تو پروردگار فرمائے گا: یہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھا رہنے والا شخص محروم نہیں رہتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2324 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غنيمَة مجَالِس الذّكر قَالَ غنيمَة مجَالِس الذّكر الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! محافل ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محافل ذکر کی غنیمت (یعنی ان کا اجر و ثواب) جنت ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2325 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيهَا النَّاس إِن لِلّٰـه سَـرَايَا من الْمَلَائِكَة تحل وتقف على مجَالِس الذّكر فِي الْأَرْض فارتعوا فِيْ رياض الْجنَّة قَالُوْا وَأَيْنَ رياض الْجَنَّة قَالَ مجَالِس الذّكر فاغدوا أَوْ روحوا فِيْ ذكر اللّٰه وذكروه أَنفسكُم من كَانَ يحب أَن يعلم مَنْزِلَته عِنْد اللّٰه فَلْيَنْظر كَيفَ منزلَة اللّٰه عِنْده فَإِن اللّٰه ينزل العَبْد مِنْهُ حَيْثُ أنزلهُ من نَفسه

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَـالَ الـمـمـلـي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أسانيدهم كلهَا عمر مولى عفرَة وَيَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَبَقِيَّة أسانيدهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ مُحْتَج بهم والْحَدِيْثُ حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرتع هُوَ الْأكل وَالشرب فِيْ خصب وسعة

2325- المستدرک علی الصحیحین للحاکم' أول کتاب المناسک' کتاب الدعاء' حدیث: 1759 مسند أبی یعلی الموصلی' مسند جابر' حدیث: 1823 مسند عبد بن حمید' من مسند جابر بن عبد اللہ' حدیث: 1108 المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' باب من اسمه إبراهیم' حدیث: 2551 شعب الإیمان للبیهقی' فصل فی إدامة ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 553

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں وہ مختلف جگہوں پر گھوم کر زمین میں محافل ذکر کے پاس آ کر ٹھہر جاتے ہیں تو تم لوگ جنت کے باغات میں سے کچھ حاصل کرلیا کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافل ذکر (جنت کے باغات ہیں) تم صبح وشام اللہ کا ذکر کیا کرو اور اپنے دل میں بھی اس کا ذکر کیا کرو جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ اس بات کا جائزہ لے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا مقام کیا ہے؟ تو اُسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اُسی مرتبے میں رکھتا ہے جس مرتبے میں بندہ اپنے من میں اللہ تعالیٰ کا گمان کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی' امام حاکم' امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات کی اسانید میں ایک راوی عمر مولیٰ عفرہ ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا ان حضرات کی اسناد کے بقیہ تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ''الرتع'' سے مراد کسی کشادہ سرسبز وشاداب جگہ پر کھانا پینا ہے۔

2326 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن يَمِين الرَّحْمٰن وكلتا يَدَيْهِ يَمِين رجال لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يغشى بَيَاض وُجُوْهِهِمْ نظر الناظرين يَغْبِطُهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ بِمَقْعَدِهِمْ وقربهم من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم جماع من نوازع الْقَبَائِل يَجْتَمعُوْنَ على ذكر اللّٰه فينتقون أطايب الْكَلَام كَمَا ينتقي آكل التَّمْر أطايبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَادُهُ مقارب لَا بَأْس بِهِ

جماع بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد الْمِيم اَى أخلاط من قبائل شَتّٰى ومواضع مُخْتَلفَة ونوازع جمع نَازع وَهُوَ الْغَرِيْبُ وَمَعْنَاهُ اَنهم لم يجتمعوا لقرابة بَيْنَهُمْ وَلَا نسب وَلَا معرفَة وَاِنَّمَا اجْتَمعُوْا لذكر اللّٰه لَا غير

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رحمان کے دائیں طرف' ویسے اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں' کچھ ایسے افراد ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور ان کے چہروں کی سفیدی دیکھنے والوں کی نگاہ کو ڈھانپ لے گی انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مقام اور قربت پر رشک کریں گے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے' جو اللہ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہوں گے اور منتخب کر کے عمدہ کلام یوں کریں گے' جس طرح کھجور کھانے والا شخص' پاکیزہ کھجور چن کر کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند مقارب ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ "جماع" میں 'ج' پر پیش ہے اور 'م' پر شد ہے اس سے مراد مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا مجموعہ ہے۔

لفظ "نوازع" اصل میں 'نازع' کی جمع ہے اس سے مراد غریب الوطن شخص ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ آپس میں کسی رشتہ داری کی وجہ سے یا نسبی تعلق کی وجہ سے یا کسی اور پہچان کی وجہ سے اکٹھے نہیں ہوں گے وہ لوگ صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہوں گے کسی اور وجہ سے اکٹھے نہیں ہوں گے۔

2327 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ وُجُوْهِهِمُ النُّور علی مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاس لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ قَالَ فَجَثَا اَعْرَابِی علی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِی اللّٰه من قبائل شَتّٰی وبلاد شَتّٰی يَجْتَمِعُوْنَ علی ذكر الله يذكرُوْنَهٗ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ موتیوں کے بنے ہوئے منبر پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کریں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل اٹھا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان کریں تاکہ ہم ان کو شناخت کرلیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے یہ لوگ اللہ کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہوکر اس کا ذکر کرتے ہوں گے"

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2328 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدا علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ لَا يقْعد قوم يذكرُوْنَ اللّٰهِ اِلَّا حفتهم الْمَلَائِكَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَنزلت عَلَيْهِمُ السكينَة وَذكرهمُ اللّٰه فِيمَنْ عِنْده

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2329 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا قَالُوْا وَمَا رياض الْجَنَّة قَالَ حلق الذّكر

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يجلس الْاِنْسَان مَجْلِسا لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ وَلَا يصلي على نبيه مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

ایسی محفل میں آدمی کے بیٹھنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' اور اللہ کے نبی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے

2330 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جلس قوم مَجْلِسا لم يذكرُوا اللّٰه فِيْهِ وَلَمْ يصلوا على نَبِيّهم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ ترة فَاِنْ شَاءَ عذبهم وَاِنْ شَاءَ غفر لَهُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ اَبِىْ دَاوُد قَالَ: من قعد مقْعدا لم يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَنْ اضْطجع مضجعا لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَت عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَا مَشى اَحَد ممشى لَا يذكر الله فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم بِنَحْوِ اَبِىْ دَاوُد

الترة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الرَّاء هِيَ النَّقْص وَقِيْلَ التبعة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھتے ہیں' اور پھر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے تو یہ چیز ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا تو ان کی مغفرت کردے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''جوشخص کسی محفل میں بیٹھے اوراس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کمی کا باعث ہوگی اور جوشخص لیٹ کر اس دوران اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے اللہ کی طرف سے کمی کا باعث ہوگی اور جب کوئی چل رہا ہواور اللہ کا ذکر نہ کرتو یہ چیز اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمی کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''الترۃ'' میں 'ت' پر زیر ہے' اور 'ر' پر تخفیف ہے' اس سے مراد کمی ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پیروی ہے۔

2331 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قعد قوم مقْعدا لم يذكرُوا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ وَيصلونَ على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حسرة يَوْم الْقِيَامَة وَإِن دخلُوا الْجَنَّة للثَّواب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر بیٹھیں اوراس محفل میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو یہ چیز قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اگر چہ وہ لوگ ثواب کے اعتبار سے جنت میں داخل ہو جائیں''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2332 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم يقُوْمُونَ من مجْلِس لَا يذكرُوْنَ اللّٰهِ فِيْهِ اِلَّا قَامُوا عَن مثل جيفة حمَار وَكَانَ عَلَيْهِمْ حسرة يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو جب وہ اٹھتے ہیں تو یوں اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار کے پاس سے اٹھتے ہیں' اور یہ چیز قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم اجْتَمعُوْا فِيْ مجْلِس فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يذكرُوا اللّٰه اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمجْلس حسرة عَلَيْهِمْ يَوْم الْقِيَامَة

2332-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله' حديث: 4235 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10463 الآداب للبيهقي' باب كراهية من جلس مجلسا لم يذكر الله عز وجل فيه' حديث: 258

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ ورواة الطَّبَرَانِيّ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں اکٹھے ہوں پھر وہاں سے منتشر ہو جائیں اور انہوں نے اس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ محفل قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يكفرن لغط الْمجلس

ایسے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جو محفل میں ہونے والی لغزش کا کفارہ بن جاتے ہیں

2334 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جلس مَجْلِسا كثر فِيْهِ لغطه فَقَالَ قبل اَن يَقُوْمُ من مَجْلِسه ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك اِلَّا غفر لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسه ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسی محفل میں بیٹھا ہو جس میں فضول گوئی زیادہ ہوگئی ہو' تو اگر وہ اس محفل سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہیں:) تو اس محفل میں جو بھی کوتاہیاں ہوئی ہوں گی' تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2335 - وَعَنْ اَبِيْ بَرزَة الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس مَجْلِسا يَقُوْلُ بِآخِرِهِ اِذا اَرَادَ اَن يَقُوْمُ من الْمجْلس سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت استغفرك وَاَتُوْب اِلَيْك فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك لتقول قولا مَا كنت تَقوله فِيْمَا مضى فَقَالَ كَفَّارَة لما يكون فِي الْمجْلس-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے اور پھر جب اس محفل سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھ لیتے تھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ایسے کلمات پڑھے ہیں جو آپ پہلے نہیں پڑھا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اس محفل میں ہوا یہ اس کا کفارہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2336 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت اِن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا جلس مَجْلِسا اَوْ صلى تكلم بِكَلِمَات فَسَأَلته عَائِشَة عَن الْكَلِمَات فَقَالَ اِن تكلم بِخَير كَانَ طابعا عَلَيْهِنَّ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة وَاِن تكلم بشر كَانَ كَفَّارَة لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوب اِلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهما وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے یا جب نماز ادا کرتے تھے تو کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے (کسی محفل میں) بھلائی کے بارے میں بات چیت کی ہوگی تو قیامت کے دن تک یہ کلمات اس بھلائی پر مہر بن جائیں گے اور اگر تم نے کوئی بری بات کی ہوگی تو یہ اس کا کفارہ بن جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2337 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوب اِلَيْك فَقَالَهَا فِيْ مجْلِس ذكر كَانَ كالطابع يطبع عَلَيْهِ وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مجْلِس لَغْو كَانَ كَفَّارَة لَهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورجالهما رجال الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے تو ہر عیب سے پاک ہے

اے اللہ! اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کلمات محفل ذکر میں پڑھ لے گا تو یہ کلمات مہر کی حیثیت رکھتے ہوں گے کہ جو اس محفل پر مہر لگ جائے گی اور جو شخص کسی لغویات کی محفل میں ان کو پڑھ لے تو یہ اس شخص کے لئے کفارہ بن جائیں گے''

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2338 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس اَحَدُکُمْ فِیْ مجْلِس فَلَا یبرحن مِنْهُ حَتّٰی یَقُوْلُ ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت اغْفِر لی وَتب عَلَیّ فَاِن کَانَ اَتَی خیرا کَانَ کالطابع عَلَیْهِ وَاِن کَانَ مجْلِس لَغو کَانَ کَفَّارَة لما کَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْمجْلِس

❀❀ امام ابن ابودنیا نے یہ روایت نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی محفل میں بیٹھا ہوا ہو تو وہ اس محفل سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک یہ کلمات تین مرتبہ نہیں پڑھ لیتا:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میری مغفرت کردے اور تو میری توبہ قبول کرلے''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر اس شخص نے بھلائی کی ہوگی تو یہ اس بھلائی پر مہر کے طور پر ہوجائیں گے اور اگر وہ لغویات کی محفل ہوگی تو یہ اس محفل میں ہونے والی کوتاہی کا کفارہ بن جائیں گے''۔

2339 - وَعَنْ رَافِع بن خدِیج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بأخره اِذا اجْتمع اِلَیْهِ اَصْحَابه فَاَرَادَ اَن ینهض قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَیْكَ عملت سوءا وظلمت نَفسِیْ فَاغْفِر لی اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهٖ کَلِمَات أحدثتهن قَالَ أجل جَاءَنِی جِبْرَائِیل فَقَالَ یَا مُحَمَّد هن کَفَّارَات الْمجْلِس

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلَاثَة بِاخْتِصَار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

بأخره بِفَتْح الْهمزَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة جَمِیْعًا غیر مَمْدُوْد ای بآخر أمره

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جب آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اس محفل سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ﷺ اس کے آخر میں یہ کلمات پڑھ لیتے تھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں نے برا عمل کیا میں نے

اپنے اوپر ظلم کیا تو میری مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کلمات آپ نے پہلی مرتبہ پڑھے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! ابھی جبریل میرے پاس آئے اور بولے اے حضرت محمد ﷺ! یہ کلمات محفل کا کفارہ ہیں"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے اپنی تینوں کتابوں میں اختصار کے ساتھ عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ "باخرہ" میں 'ا' پر زبر ہے اور 'خ' ہے یہ ممدود نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی معاملے کے آخر میں ہونا۔

2340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ كَلِمَات لَا يتكلّم بِهن اَحَد فِيْ مجْلِس حق اَوْ مجْلِس بَاطِل عِنْد قِيَامه ثَلَاث مَرَّات اِلَّا كفر بِهن عَنْهُ وَلَا يقولهن فِيْ مجْلِس خير ومجلس ذكر اِلَّا ختم اللّٰه لَهُ بِهن كَمَا يخْتم بالخاتم على الصَّحِيفَة سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أستغفرك وَأَتُوب اِلَيْك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں آدمی کسی بھی محفل میں پڑھ لے خواہ وہ حق کی محفل ہو یا باطل کی محفل ہو اگر وہ اٹھتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے تو یہ کلمات اس شخص کے لئے کفارہ بن جائیں گے اگر آدمی یہ کلمات کسی بھلائی کی یا ذکر کی محفل میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے اس محفل پر مہر لگا دے جس طرح کسی صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے (وہ کلمات یہ ہیں:)

"تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

یہ روایت امام [illegible] داؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

۵ - التَّرْغِيْب فِيْ قَوْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کلمے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2341 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أسعد النَّاس بشفاعتك يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد ظَنَنْت يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَن لَا يسالني عَن هٰذَا الحَدِيْث اَحَد اَوّل مِنْك لما رَاَيْت من حرصك على الحَدِيْث أسعد النَّاس بشفاعتي يَوْم الْقِيَامَة من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه خَالِصا من قلبه اَوْ نَفسه-رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! میرا یہ اندازہ تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے کوئی اور مجھ

سے نہیں پوچھے گا' کیونکہ میں نے یہ چیز دیکھی ہے' کہ تم حدیث میں بہت زیادہ لگاؤ رکھتے ہو' قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا' جس نے خالص دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2342 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شهد اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله وَاَن عِيسَى عبد الله وَرَسُوله وكلمته اَلْقَاهَا اِلَى مَرْيَم وروح مِنْهُ وَالْجَنَّة حق وَالنَّار حق اَدخلهُ الله الْجَنَّة على مَا كَانَ من عمل

زَاد عبَادَة: من اَبْوَاب الْجنَّة الثَّمَانِيَة اَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسلِم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور اس کا وہ کلمہ ہے جس کو اس نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور وہ اُس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' اور جنت حق ہے' اور جہنم حق ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا' خواہ اس کا عمل جو بھی ہو''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس میں سے چاہے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

2343 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شهد اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ الله حرم الله عَلَيْهِ النَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دیدے گا''

2344 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومعاذ رديفه على الرحل قَالَ يَا مُعَاذ بن جبل قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ مَا من اَحَد يشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه صدقا من قلبه اِلَّا حرمه الله على النَّار قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفلا اُخبر بِهِ النَّاس فيستبشروا قَالَ اِذا يتكلوا

وَأخبر بهَا معَاذ عِنْد مَوته تأثما

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

تأثما أى تحرجا من الْإِثْم وخوفا مِنْهُ أَن يلْحقهُ إِن كَتمه

قَالَ المملي عبد الْعَظِيم وَقد ذهب طوائف من أساطين أهل الْعلم إِلَى أَن مثل هَذِه الإطلاقات الَّتِي وَردت فِيمَن قَالَ لَا إِلَه إِلَّا الله دخل الْجنَّة أَو حرم الله عَلَيْهِ النَّار

وَنَحْو ذَلِك إِنَّمَا كَانَ فِي ابْتِدَاء الْإِسْلَام حِين كَانَت الدعْوَة إِلَى مُجَرّد الْإِقْرَار بِالتَّوْحِيدِ فَلَمَّا فرضت الْفَرَائِض وحدت الْحُدُود نسخ ذَلِك والدلائل على هَذَا كَثِيرَة متظاهرة وَقد تقدم غير مَا حَدِيث يدل على ذَلِك فِي كتاب الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالصِيَام وَالْحج وَيَأْتِي أَحَادِيث أخر مُتَفَرِّقَة إِن شَاءَ الله وَإِلَى هَذَا القَوْل ذهب الضَّحَّاك وَالزهْرِيّ وسُفْيَان الثَّوْريّ وَغَيرهم وَقَالَت طَائِفَة أُخْرَى لَا احْتِيَاج إِلَى ادِّعَاء النّسخ فِي ذَلِك فَإِن كل مَا هُوَ من أَرْكَان الدّين وفرائض الْإِسْلَام هُوَ من لَوَازِم الْإِقْرَار بِالشَّهَادَتَيْنِ وتتماته فَإِذا أقرّ ثمَّ امْتنع عَن شَيْء من الْفَرَائِض جحدا أَو تهاونا على تَفْصِيل الْخلاف فِيهِ حكمنَا عَلَيْهِ بالْكفْر وَعدم دُخُول الْجنَّة وَهَذَا القَوْل أَيْضا قريب وَقَالَت طَائِفَة أُخْرَى التَّلَفُّظ بِكَلِمَة التَّوْحِيد سَبَب يَقْتَضِي دُخُول الْجنَّة والنجاة من النَّار بِشَرْط أَن يَأْتِي بالفرائض ويجتنب الْكَبَائِر فَإِن لم يَأْتِ بالفرائض وَلم يجْتَنب الْكَبَائِر لم يمنعهُ التَّلَفُّظ بِكَلِمَة التَّوْحِيد من دُخُول النَّار وَهَذَا قريب مِمَّا قبله أَو هُوَ هُوَ

وَقد بسطنا الْكَلَام على هَذَا وَالْخلاف فِيهِ فِي غير مَا مَوضِع من كتبنَا وَالله سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أعلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جارہے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' اور وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دے' تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام قرار دیدے گا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں تاکہ وہ لوگ خوشخبری حاصل کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں' وہ لوگ اسی پر اکتفاء کرلیں گے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لئے' اپنے انتقال کے قریب' یہ روایت بیان کی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تاثما'' سے مراد' گناہ سے بچنا ہے' اور اس کا خوف ہونا ہے' کہ کہیں اس کو چھپانے کے نتیجے میں انہیں گناہ نہ لاحق ہو۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اکابر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ اس قسم کے اطلاقات' جو ایسے شخص کے بارے میں وارد ہوئے ہیں' جو لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' یا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دیدے گا' یا اس طرح کی دیگر روایات ہیں' یہ ساری ابتداء اسلام کے دور کی تھیں' کہ جب دعوت اس بات کی دی جاتی

تھی کہ توحید کا اقرار کرلیا جائے' لیکن جب فرائض مقرر کردیے گئے اور حدود جاری ہوگئیں' تو پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا' اس بارے میں بہت سے دلائل ہیں' جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں' اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں' یہ نماز' زکوۃ' روزے اور حج سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں' اور اگر اللہ نے چاہا' تو آگے دیگر روایات بھی ایسی آئیں گی' اس موقف کے قائلین میں ضحاک' سفیان' زہری' سفیان ثوری اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

ایک اور گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اس بارے میں نسخ کا دعویٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ارکان دین اور اسلام کے فرائض سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کلمہ شہادت کے اقرار کے لوازمات میں سے' اور اس کے تتمات میں سے ہے' کیونکہ جب کوئی شخص یہ اقرار کرلے' اور پھر فرائض میں سے کسی ایک چیز کو ادا نہ کرے' تو وہ انکار کرنے والا شمار ہوگا' اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو تفصیلی اختلاف ہے' ہم ایسے شخص کے بارے میں کفر کا حکم دیں گے' اور یہ طے کریں گے' یہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' یہ قول بھی قریب ترین ہے۔

لیکن ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: کلمہ توحید کو لفظی طور پر پڑھ لینا یہ سبب ہوگا کہ جنت میں داخلے کا' اور جہنم سے نجات کا سبب بنے گا' اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ آدمی فرائض کو سرانجام دے' اور کبائر سے اجتناب کرے' اگر کوئی شخص فرائض کو سرانجام نہیں دیتا' اور کبائر سے اجتناب نہیں کرتا' تو کلمہ توحید کو لفظی طور پر پڑھنا' اس کے لئے جہنم میں داخلے کے لئے رکاوٹ نہیں بنے گا' یہ موقف بھی پہلے موقف کے قریب ترین ہے' یا یہ وہی موقف ہے' ہم نے اس کے بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے' اور اس بارے میں جو اختلاف ہے' اس کے بارے میں بھی کلام کیا ہے' لیکن وہ اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے' باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2345 - وَرُوِیَ عَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلَه اِلَّا الله مخلصا دخل الْجنَّة قيل وَمَا اِخلاصها قَالَ اَن تحجزه عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْكَبِيرِ اِلَّا انه قَالَ اَن تحجزه عَمَّا حرم الله عَلَيْهِ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' عرض کی گئی: اس کے اخلاص سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ یہ کلمہ آدمی کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کے رکھے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' معجم کبیر میں ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''یہ کہ یہ کلمہ آدمی کو اُن چیزوں سے روک کے رکھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لئے حرام قرار دیا ہے''۔

2346 - وَعَنْ رِفَاعَة الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذا كُنَّا بالكديد اَوْ بقديد فَحمدَ الله وَقَالَ خيرا وَقَالَ اَشْهَدُ عِنْد الله لَا يَمُوْت عبد يشْهد اَن لَا اِلَه اِلَّا الله وَاَنِّی رَسُوْلُ الله صدقا من قلبه ثُمَّ يسدد اِلَّا سلك فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأسَ بِهٖ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آرہے تھے جب ہم کدید یا شاید قدید کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بھلائی کی بات ارشاد فرمائی اور فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو اور پھر وہ سیدھا رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

2347 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عبد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قطّ مخلصا اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب السَّمَاء حَتّٰى يُفْضِى اِلَى الْعَرْش مَا اجْتنبت الْكَبَائِر

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ کلمات آسمان تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2348 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه نفعته يَوْمًا من دهره يُصِيبهُ قبل ذٰلِكَ مَا اَصَابَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے گا ایک دن یہ کلمہ اسے فائدہ دے گا اگرچہ اس سے پہلے اس نے جو بھی کچھ کیا ہو''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2349 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ قَالَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رب عَلمنِىْ شَيْئًا اذكرك بِهٖ وادعوك بِهٖ قَالَ قل لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ يَا رب كل عِبَادك يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قل لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ اِنَّمَا اُرِيد شَيْئًا تخصنى بِهٖ قَالَ يَا مُوسَى لَو اَن السَّمٰوَات السَّبع وَالْاَرْضين السَّبع فِىْ كفة وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فِىْ كفة مَالَتْ بهم لَا اِلٰهَ اِلَّا الله

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِى الْهَيْثَم عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم دے جس کے ذریعے میں تیرا ذکر کروں اور جس کے ذریعے میں تجھ سے دعا کروں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لا الٰہ الا اللہ پڑھو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے تمام بندے یہ کلمہ پڑھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لا الٰہ الا اللہ پڑھو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: میں ایک ایسی چیز چاہتا ہوں' جو میرے ساتھ مخصوص ہو' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں' ایک پلڑے میں ہوں' اور لا الٰہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہوں' تو ان سب کے مقابلے میں ''لا الٰہ الا اللہ'' والا پلڑا جھک جائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2350 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الذّكر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَأفضل الدُّعَاء الْحَمد لله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيْق طَلْحَة بن خرّاش عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر ''لا الٰہ الا اللہ'' ہے اور سب زیادہ فضیلت والی دعا الحمدللہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے طلحہ بن خراش کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2351 - وَعَنْ يعلى بن شَدَّاد قَالَ حَدثنِيْ اَبِيْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبادَة بن الصَّامِت حَاضر يصدقهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِيْ اَهْلِ الْكتاب قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأمر بغلق الْبَاب وَقَالَ ارْفَعُوْا اَيْدِيكُمْ وَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فرفعنا اَيْدِيْنَا سَاعَة ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ اللّٰهُمَّ اِنَّك بعثتني بِهٰذِهِ الْكَلِمَة وأمرتني بهَا ووعدتني عَلَيْهَا الْجَنَّة وَاَنْت لَا تخلف الميعاد ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوا فَإِن اللّٰه قد غفر لكم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ یعلیٰ بن شداد بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی: اس وقت

2350-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر البیان بأن الحمد لله جل وعلا من أفضل الدعاء' حدیث: 846المستدرك على الصحیحین للحاكم' أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء' حدیث: 1773سنن ابن ماجه' كتاب الأدب باب فضل الحامدین' حدیث: 3798السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل الیوم واللیلة' أفضل الذكر' حدیث: 10259شعب الإیمان للبیهقي' الثالث والثلاثون من شعب الإیمان وهو باب في تعدید نعم الله' حدیث: 4189

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' اور انہوں نے میرے والد کی تصدیق کی' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے درمیان کوئی اجنبی شخص موجود ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دروازے کو بند کر دیا جائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور ''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھو' ہم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور تھوڑی دیر یہ پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اے اللہ! بے شک تو نے مجھے اس کلمے کے ہمراہ مبعوث کیا' اور تو نے مجھے اس کلمے کے بارے میں حکم دیا' اور تو نے اس کلمے کے حوالے سے میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا اور تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری قبول کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2352 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جددوا اِيمَانكُمْ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف نجدد اِيمَاننَا قَالَ اَكثرُوا من قَول لَا اِلَٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کثرت کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2353 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ من جَاءَ بِالْحَسَنَة قَالَ من جَاءَ بِلَا اِلٰه اِلَّا الله وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ قَالَ من جَاءَ بالشرك

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص ایک نیکی کرے گا' یہ وہ شخص ہوگا' جو لا الٰہ الا اللہ لے کے آئے گا جو شخص ایک برائی کرے گا تو یہ وہ شخص ہوگا' جو شرک لے کر آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2354 - وَعَنْ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّیْ لاَعْلم كلمة لَا يَقُوْلهَا عبد حَقًا من قلبه فَيَمُوْت على ذٰلِكَ اِلَّا حرم على النَّار لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وروياه بِنَحْوِهِ

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ سچے دل کے ساتھ اس کلمے کو پڑھ لے اور پھر اسی عالم میں اس کا انتقال ہو تو وہ آگ پر حرام ہوگا (وہ کلمہ) لا الٰہ الا اللہ ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ان دونوں نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2355 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا من شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قبل اَن يُحَال بَيْنكُمْ وَبَيْنهَا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس کلمہ کی بکثرت کیا کرو' کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اس سے پہلے کہ اس کے اور تمہارے درمیان رکاوٹ بن جائے (یعنی تم انتقال کر جاؤ)''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے قوی اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2356 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيح الْجنَّة شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی کنجی' اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

2357 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فِیْ سَاعَة من ليل اَوْ نَهَار اِلَّا طمست مَا فِی الصَّحِيفَة من السَّيِّئَات حَتّٰى تسكن اِلٰى مثلهَا من الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ رات' یا دن کے کسی بھی وقت میں' لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو اس کے صحیفے میں موجود گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور پھر اتنی ہی نیکیاں اس میں نوٹ کر دی جاتی ہیں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

2358 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عـمودا من نور بَيْن يَدى الْعَرْش فَاِذَا قَالَ العَبْد لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه اهتز ذٰلِكَ العمود فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسكن فَيَقُوْلُ كَيفَ اسكن وَلَمْ تغفر لقائلها فَيَقُوْلُ اِنِّيْ قد غفرت لَهٗ فيسكن عِنْد ذٰلِكَ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے' نور سے بنا ہوا ایک ستون ہے' جب بندہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو وہ ستون حرکت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ٹھہر جاؤ! وہ عرض کرتا ہے: میں کیسے ٹھہر جاؤں؟ جبکہ تو نے اس کلمے کو پڑھنے والے کی مغفرت ہی نہیں کی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس بندے کی مغفرت کر دی' تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

2359 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ على اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحْشَة فِيْ قُبُورهم وَلَا منشرهم وَكَاَنِّيْ أنظر اِلٰى اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وهم يَنْفضونَ التُّرَاب عَن رؤوسهم وَيَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِيْ أذهب عَنَّا الْحزن

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَيْسَ على اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحْشَة عِنْد الْمَوْت وَلَا عِنْد الْقَبْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةٍ يحيى بن عبد الحميد الْحمانِيْ وَفِيْ مَتنه نَكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ان کی قبر میں' اور میدان محشر میں وحشت نہیں ہوگی' میں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو گویا اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں' کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہوں گے' اور یہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہم سے پریشانی کو دور کر دیا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو موت کے وقت اور قبر میں وحشت نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

2360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بِوَصِيَّة نوح ابْنه قَالُوْا بلَى قَالَ أوصى نوح ابْنه فَقَالَ لِابْنِهِ يَا بني اِنِّيْ أوصيك بِاثْنَتَيْنِ وأنهاك عَن اثْنَتَيْنِ أوصيك بقول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَاِنَّهَا لَو وضعت فِيْ كفة وَوضعت السَّمٰوٰت وَالْاَرْض فِيْ كفة لرجحت بِهن وَلَوْ كَانَت حَلقَة لقصمتهن حَتّٰى تخلص اِلَى اللّٰه -فَذكر الحَدِيْثِ-

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا ابْن اِسْحَاق وَهُوَ فِي النَّسَائِيّ عَنْ صَالح بن سعيد رَفعه اِلٰى سُلَيْمَان بن يَسَار اِلٰى رجل من الْاَنْصَار لم يسمه وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَنْ عبد الله وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَفظِهٖ قَالَ:

وآمر كما بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فَاِن السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَمَا فِيْهِمَا لَو وضعت فِي كفة وَوضعت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فِي الكفة الْاُخْرٰى كَانَت أرجح مِنْهُمَا وَلَوْ اَن السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَمَا فِيْهِمَا كَانَت حَلْقَة فَوضعت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه عَلَيْهِمَا لقصمتهما و آمر كما بسبحان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهَا صَلَاة كل شَيْءٍ وَّبِهَا يرْزق كل شَيْءٍ

❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہماروایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی' اپنے بیٹے کونصیحت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کووصیت کی تھی' انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! میں تمہیں دوباتوں کی نصیحت کرر ہاہوں' اوردوباتوں سے تمہیں منع کرر ہاہوں' میں تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ اسے اگرایک پلڑے میں رکھاجائے' اورتمام آسمانوں اورزمین کودوسرے پلڑے میں رکھاجائے' تو اُس کاپلڑا' اُن کے مقابلے میں بھاری ہوگا' اوراگر وہ (یعنی آسمان اورزمین) ایک حلقہ ہوں' تو یہ ان کے اندر سے نکل کر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جائے گا''

اس کے بعدراوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف ابن اسحاق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے یہ روایت سنن نسائی میں صالح بن سعید کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے اسے سلیمان بن یسار کے حوالے سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

یہ روایت امام حاکم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''(حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) میں تمہیں دوباتوں کاحکم دیتاہوں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا' کہ آسمانوں اورزمین' اور جو کچھ ان میں موجود ہے اگر اسے ایک پلڑے میں رکھاجائے اورلا الہ الا اللہ کودوسرے پلڑے میں رکھاجائے' تو یہ پلڑا' اُن (آسمان وزمین) کے پلڑے سے بھاری ہوجائے گا' اوراگرتمام آسمان اورزمین اوران میں موجودتمام چیزیں ایک حلقہ ہوں اوراسے رکھ دیا جائے' اورلا الہ الا اللہ کواُن پررکھاجائے' تو یہ ان کے اندر سے گزرجائے گا' اورمیں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کاحکم دیتاہوں کیونکہ یہ ہرچیز کی تسبیح ہے' اوراسی کے وسیلے سے' ہرچیز کورزق دیا جاتا ہے''۔

2361 - وَرَوَى التِّرْمِذِيّ عَنْ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيح نصف الْمِيزَان وَالْحَمْد لله تملؤه وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لَيْسَ لَهَا دون اللّٰه حجاب حَتّٰى تخلص اِلَيْهِ

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سبحان اللہ نصف میزان ہے' الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے' لا الٰہ الا اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے کوئی حجاب نہیں ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2362 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يستخلص رجلا من أمتى على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة فينشر عَلَيْهِ تِسْعَة وَتِسْعين سجلا كل سجل مثل مد الْبَصَر ثُمَّ يَقُوْلُ اتنكر من هٰذَا شَيْئًا أظلمك كتبتي الحافظون فَيَقُوْلُ لَا يَا رب فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عذر فَقَالَ لَا يَا رب فَيَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰى بَلٰى اِن لَك عندنَا حَسَنَة فَإِنَّهُ لَا ظلم عَلَيْكَ الْيَوْم فتخرج بطاقة فِيهَا أَشْهَدُ اَن لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَيَقُوْلُ احضر وزنك فَيَقُوْلُ يَا رب مَا هٰذِهِ البطاقة مَعَ هٰذِهِ السجلات فَقَالَ فَإِنَّك لَا تظلم فتوضع السجلات فِىْ كفة والبطاقة فِىْ كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فَلَا يثقل مَعَ اسْم اللّٰه شَىْءٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق سے الگ کرے گا' اور اس کے سامنے 99 رجسٹر پھیلا دے گا' جن میں سے ہر ایک رجسٹر تا حد نگاہ وسیع ہوگا (ان سب میں اس کے گناہوں کا ذکر ہوگا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی بات کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں' اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے' آج تمہارے اوپر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا' پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا لایا جائے گا' جس میں ''اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمداعبده ورسوله '' تحریر ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے میزان کے پاس آجاؤ! وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں' اس کاغذ کے ٹکڑے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا' پھر تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' اور اس کاغذ کے ٹکڑے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں والا پلڑا اوپر چلا جائے گا' اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسم کے مقابلے میں کوئی چیز' زیادہ وزنی نہیں ہوسکتی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی

"صحیح" میں امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

6 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ قَول لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ

لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2363 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر عشر مَرَّات کَانَ کمن اعتق اَرْبَعَة انفس من ولد اِسْمَاعِیل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد' اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تو یہ عمل' اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' چار افراد کو آزاد کرنے کی مانند ہو جائے گا"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2364 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فَقَالَا کن لَهُ عدل عشر رِقَاب اَوْ رَقَبَة علی الشَّك فِیْهِ وَقَالَ الطَّبَرَانِیّ فِیْ بعض اَلْفَاظه کن لَهُ کعدل عشر رِقَاب من ولد اِسْمَاعِیل عَلَیْهِ السَّلَام من غیر شكّ

❀❀ یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"یہ کلمات اس کے لئے دس غلام (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہو جائیں گے"۔

امام طبرانی نیا یک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"یہ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو جائے گا"

یہاں انہوں نے کوئی شک نقل نہیں کیا۔

2365 - وَعَنْ یَعْقُوب بن عَاصِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجلَیْنِ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا سمعا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا قَالَ عبد قطّ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر مخلصا بهَا روحه مُصدقا بهَا قلبه ناطقا بهَا لِسَانه اِلَّا فتق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّمَاء فتقا حَتّٰی ینظر اِلٰی قَائِلهَا من الْاَرْض وَحقّ لعبد نظر اللّٰه اِلَیْهِ اَن یُعْطِیه سؤله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

یعقوب بن عاصم' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے دوافراد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص اپنی روح کے اخلاص کے ساتھ' اور اپنے دل کے اخلاص کے ساتھ' اور اپنی زبان کے ذریعے کہتے ہوئے یہ کلمہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد' اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین پر اس کلمے کو پڑھنے والے کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' تو بندہ جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے''۔

2366 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير كَانَ كعدل مُحَرر اَوْ محررين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ ایک غلام آزاد کرنے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' جن سے استدلال کیا گیا ہے۔

2367 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من منح منيحة ورق اَوْ منيحة لبن اَوْ هدى زقاقا فَهُوَ كعتاق نسمَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدير فَهُوَ كعتق نسمَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار التهليل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وفرقه ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه فِیْ موضِعين فَذكر المنيحة فِیْ مَوْضِع والتهليل فِیْ آخر

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عطیہ کے طور پر چاندی دیتا ہے یا دودھ دیتا ہے یا مشکیزہ دیتا ہے' تو یہ ایک جان کو آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور جو شخص یہ کلمہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے

مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ بھی ایک شخص کو آزاد کرنے کے مترادف ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے یہ ترمذی شریف میں ''تہلیل'' کے کلمات کے ساتھ اختصار کے ساتھ منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں دو مختلف مقامات پر دو مختلف ٹکڑوں میں نقل کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر عطیہ دینے کے بارے میں نقل کیا ہے اور ایک مقام پر لا الہ الا اللہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔

2368 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر لم یسبقها عمل وَلَمْ یبْقَ مَعهَا سَیِّئَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وسلیم بن عُثْمَان الطَّائِی ثُمَّ الفوزی یکْشف حَاله

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو کوئی بھی عمل اس سے سبقت نہیں لے جاسکے گا اور اس کلمے کے ہمراہ کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

سلیم بن عثمان طائی فوزی نامی راوی کی حالت کی وضاحت کی گئی ہے۔

2369 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر الدُّعَاء دُعَاء یَوْم عَرَفَة وَخیر مَا قلت اَنا والنبیون من قبلی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ المملی وَفِیْ اذکار الْمَسَاء والصباح وَمَا یَقُوْله بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغرب وَمَا یَقُوْله اِذا دخل السُّوق وَغَیر ذٰلِكَ اَحَادِیْث کَثِیْرَة من هٰذَا الْبَاب

عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی جانے والی دعا ہے اور سب سے بہتر کلمہ وہ ہے جو میں نے پڑھا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام نے پڑھا (اور وہ یہ ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: صبح شام کے اذکار اور صبح' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے اور جب آدمی بازار میں جائے' اس وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ اور دیگر مقامات پر اس کلمے کو پڑھنے بارے میں جو احادیث منقول ہیں' وہ کافی ہیں' اور وہ اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

نَوْعٌ مِنْهُ

اس سے متعلق ایک اور قسم

2370 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه وَحده لَا شَرِيك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ الْحَيّ الَّذِيْ لَا يَمُوْت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا يُرِيْدُ بهَا اِلَّا وَجه اللّٰه ادخلهُ اللّٰه بهَا جنَّات النَّعِيْم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد اللّٰه الْبَابلِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور موت دیتا ہے' اور وہ خود زندہ ہے' اسے موت نہیں آئے گی' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جو شخص اس کلمے کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مراد لے' تو اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے' اس کو جنت نعیم میں داخل کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے یحییٰ بن عبداللہ بابلتی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

نَوْعٌ مِنْهُ

اسی سے متعلق ایک اور قسم

2371 - رُوِيَ عَن عبد اللّٰـه بن اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه وَحده لَا شريك لَهٗ اَحَدًا صمدا لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهٗ كفوا اَحَد كتب اللّٰه لَهٗ الفى الف حَسَنَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' وہ ایک ہے بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنم دیا' نہ اسے جنم دیا گیا' اور نہ ہی کوئی اس کا کفو ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے بیس لاکھ نیکیاں نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

7 - اَلتَّرْغِيْب فِي التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر والتهليل والتحميد على اخْتِلَاف اَنْوَاعه

مختلف قسم کی تسبیح، تکبیر، تحلیل اور حمد کے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

2372 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلمتان خفيفتان على اللِّسَان ثقيلتان فِي الْمِيْزَان حبيبتان اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں' جو زبان پر پڑھنے میں ہلکے ہیں' اور میزان میں وزنی ہیں' رحمان کے پسندیدہ ہیں (وہ یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظمت والا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2373 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبرك بِاَحَبِّ الْكَلَام اِلَى الله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرنِیْ بِاَحَبِّ الْكَلَام اِلَى الله فَقَالَ اِن اَحَبَّ الْكَلَام اِلَى الله سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهٖ—وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کے بارے میں بتائیے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام سبحان اللّٰہ وبحمدہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''سبحان ربی وبحمدہ''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2374 - وَفِى رِوَايَةٍ مُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَى الْكَلام أفضل قَالَ مَا اصْطفى اللّٰه لملائكته اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کون سا کلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے (وہ) سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

2375 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كتب لَهُ مائَة ألف حَسَنَة وَاَرْبَعَة وَعِشْرُوْنَ ألف حَسَنَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه كَانَ لَهُ بهَا عهد عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

زَاد فِىْ رِوَايَةٍ لَهُ عَن اَيُّوْبَ بن عتبَة عَن عَطَاءٍ عَنْهُ بِنَحْوِهٖ فَقَالَ رجل كَيفَ نهلك بعد هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرجل لياتِىْ يَوْم الْقِيَامَة بِالْعَمَلِ لَو وضع على جبل لأثقله فتقوم النِّعْمَة من نعَمُ اللّٰه تكَاد اَن تستنفد ذٰلِكَ كُله اِلَّا اَن يتطول اللّٰه برحمته

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے'اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں'اور جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے'تو قیامت کے دن یہ کلمہ اللہ تعالیٰ بارگاہ میں ایک عہد کے طور پر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جو ایوب بن عتبہ کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' اور اس کی مانند ہے (اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:)

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم کیسے ہلاکت کا شکار ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص قیامت کے دن ایک عمل لے کر آئے گا' وہ ایسا ہوگا کہ اگر اُسے پہاڑ پر رکھا جائے' تو اسے بھی بوجھل محسوس ہو' پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہوگی' اور وہ نعمت اس تمام عمل کو ختم کردے گی' البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے اسے طویل کردے' تو معاملہ مختلف ہوگا۔

2376 - وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ اِسْحَاق بن عبد اللّٰه بن اَبِىْ طَلْحَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ وَجبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مائَة مرّة كتب اللّٰه لَهُ مائَة ألف حَسَنَة وأربعا وَعِشْرِيْنَ ألف حَسَنَة

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا لَا يهلك منا اَحَد قَالَ بَلٰى اِن اَحَدُكُمْ ليجيء بِالْحَسَنَاتِ لَو وضعت على جبل اثقلته ثُمَّ تَجِيْءُ النعم فتذهب بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرب بَعْدَ ذٰلِكَ برحمته قَالَ الْحَاكِم صَحِيْحُ الْإِسْنَاد

❀❀ امام حاکم نے یہی روایت اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے: ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمہ پڑھے لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں نوٹ کرلے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں ہم میں سے کوئی بھی شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (قیامت کے دن) کوئی شخص اپنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ اسے بھی بوجھل کردیں پھر نعمتیں آئیں گی اور ان تمام نیکیوں کو لے جائیں گی اور پھر پروردگار اپنی رحمت کے ذریعے اس شخص پر فضل کرے گا (تو اس بندے کو نجات نصیب ہوگی)''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2377 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غرست لَهُ نَخْلَة فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2378 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غرست لَهُ نَخْلَة فِي الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ غرست لَهُ شَجَرَة فِي الْجنَّة

وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم فِي موضِعين بِإِسْنَادَيْنِ قَالَ فِي اَحدهمَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ فِي الْاٰخر على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے دو مختلف مقامات پر دو مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے جب کہ دوسری کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے۔

2379 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من هاله اللَّیل اَن یکابده اَوْ بخل بِالْمَالِ اَن یُنفِقهُ اَوْ جبن عَن الْعَدو اَن یقاتله فلیکثر من سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰه من جبل ذهب یُنفِقهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْفِرْیَابِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت نوافل ادا نہ کرسکتا ہو یا مال کے بارے میں کنجوسی کی وجہ سے اسے خرچ نہ کرسکتا ہو یا بزدلی کی وجہ سے دشمن کے ساتھ لڑائی نہ کرسکتا ہو تو اسے کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ سونے کا پہاڑ ہو جسے اللہ کی راہ میں آدمی خرچ کردے''

یہ روایت فریابی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ حدیث غریب ہے' البتہ اس کی سند میں اگر اللہ نے چاہا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

2380 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْم مائَة مرّة غفرت لَهٗ ذُنُوْبه وَاِن كَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ فِیْ آخر حَدِیْثٍ یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ حط اللّٰه عَنْهُ ذُنُوْبه وَاِن كَانَت اكثر من زبد الْبَحْر لم یقل فِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَوْم وَلَمْ یقل مائَة مرّة واسنادهما مُتَّصِل ورواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے ایک حدیث کے آخر میں نقل کی ہے' وہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئے گی۔

2380-صحیح البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التسبیح' حدیث: 6051صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء' حدیث: 4964صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر مغفرة اللہ جل وعلا ما سلف من ذنوب المرء بالتسبیح' حدیث: 829موطأ مالک' کتاب القرآن' باب ما جاء فی ذکر اللہ تبارک وتعالی' حدیث: 490سنن ابن ماجه' کتاب الأدب' باب فضل التسبیح' حدیث: 3810مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الدعاء' فی ثواب التسبیح' حدیث: 28821السنن الکبری للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلة' ثواب من قال: سبحان اللہ وبحمده' حدیث: 10255مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنه' حدیث: 7824

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس سے مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

اس روایت میں انہوں نے دن کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ایک سو مرتبہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے' اور ان دونوں روایات کی سند متصل ہے' اور ان دونوں روایات کے راوی ثقہ ہیں۔

2381 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من الْاَنْصَار اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نوح لابْنِهِ اِنِّي مُوصِيك بِوَصِيَّة وقاصرها لكى لَا تنساها اوصيك بِاثْنَتَيْنِ وانهاك عَن اثْنَتَيْنِ اما اللَّتَان اوصيك بهما فيستبشر اللّٰه بهما وَصَالح خلقه وهما يكثران الولوج على اللّٰه اوصيك بِلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَاِن السَّمَوَات وَالْاَرْض لَو كَانَتَا حَلقَة قصمتهما وَلَو كَانَتَا فِي كفة وزنتهما واوصيك بسبحان اللّٰه وَبِحَمْدِهِ فَاِنَّهُمَا صَلَاة الْخلق وَبِهِمَا يرْزق الْخلق وَاِن من شَيْءٍ اِلَّا يسبح بِحَمْدِهِ وَلٰكِن لَا تفقهون تسبيحهم اِنَّهٗ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا وَاما اللَّتَان انهاك عَنْهُمَا فيحتجب اللّٰه مِنْهُمَا وَصَالح خلقه انهاك عَن الشّرك وَالْكبر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

الولوج الدُّخُول

❀❀ سلیمان بن یسار نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: میں تمہیں ایک تلقین کرنے لگا ہوں اور یہ مختصر تلقین ہوگی تاکہ تم اسے بھول نہ جاؤ میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں جہاں تک ان دو باتوں کا تعلق ہے جن کی میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں تو وہ ایسی چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے نیک لوگ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں' اور یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کے ذریعے آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے میں تمہیں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ آسمان اور زمین اگر ایک حلقے کی شکل میں ہوں تو یہ ان کو بھی پار کر جائے گا' اور اگر وہ دونوں (یعنی آسمان اور زمین) ایک پلڑے میں ہوں تو یہ ان دونوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگا' اور میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی نماز ہے' اس کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے' اور ہر چیز اس کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرتی ہے' لیکن تم لوگوں کو اس کی تسبیح کا علم نہیں ہے بے شک وہ بردبار اور مغفرت کرنے والا ہے جہاں تک ان دو باتوں کا تعلق ہے' جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں تو یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ حجاب کر لیتا ہے' اور اس کی مخلوق میں سے نیک لوگ بھی ان سے حجاب کر لیتے ہیں میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ

بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''الولوج'' کا مطلب داخل ہونا ہے۔

2382 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِر الله وَاَتُوْب اِلَيْهِ

من قَالَهَا كتبت لَهُ كَمَا قَالَهَا ثُمَّ علقت بالعرش لَا يمحوها ذَنْب عمله صَاحبهَا حَتّٰى يلقى الله يَوْم الْقِيَامَة وَهِي مختومة كَمَا قَالَهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا يحيى بن عمر بن مَالك النكرى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظمت والا ہے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

جو شخص یہ کلمات پڑھ لے گا تو یہ کلمات اسی طرح اس کے لئے نوٹ ہو جائیں گے جس طرح اس نے پڑھے ہیں پھر انہیں عرش کے ساتھ لٹکا دیا جائے گا' اور ان کلمات کو پڑھنے والے شخص کا کوئی بھی گناہ ان کلمات کو مٹائے گا نہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو ان کلمات پر اسی طرح مہر لگی ہوئی ہوگی جس طرح اس نے یہ کلمات پڑھے تھے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یحییٰ بن عمر بن مالک نکری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

2383 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِيْ اَبِيْ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيعْجزُ اَحَدُكُمْ اَن يكْسب كل يَوْم اَلف حَسَنَة فَسَاَلَهٗ سَائل من جُلَسَائِهٖ كَيفَ يكْسب اَحَدنَا اَلف حَسَنَة قَالَ يسبح مائَة تَسْبِيحَة فتكتب لَهٗ اَلف حَسَنَة اَوْ تحط عَنْهُ اَلف خَطِيئَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحميدِي رَحِمَهُ اللّٰهُ كَذَا هُوَ فِيْ كتاب مُسْلِم فِيْ جَمِيْع الرِّوَايَات اَوْ تحط قَالَ البرقاني وَرَوَاهُ شُعْبَة وَاَبُوْ عوَانَة وَيحيى الْقطَّان عَن مُوسَى الَّذِيْ رَوَاهُ مُسْلِم من جِهَته فَقَالُوْا وتحط بِغَيْر اَلف..... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ هٰكَذَا رِوَايَة مُسْلِم وَاَما التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ فَاِنَّهُمَا قَالَا وتحط بِغَيْر اَلف—وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں نوٹ ہو جائیں گی یا اس کے ایک ہزار برائیاں مٹ جائیں گی (یہ شک راوی کو ہے)''

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

علامہ حمیدی بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی کتاب میں اِن الفاظ میں ہے:

''یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے''

علامہ برقانی بیان کرتے ہیں اسے شعبہ اور ابوعوانہ اور یحییٰ القطان نے موسیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے حوالے سے اسے امام مسلم نے نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے''۔ یعنی انہوں نے لفظ ''یا'' نقل نہیں کیا...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے جہاں تک امام ترمذی اور امام نسائی کی روایت کا تعلق ہے تو ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے'' یعنی انہوں نے لفظ ''یا'' نقل نہیں کیا- باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2384 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر اَحَبَّ اِلَىَّ مِمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں یہ کلمات پڑھوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر' یہ میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2385 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه اَربع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر لَا يضرك بأيهن بدأت

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىّ وَزَاد وَهن من الْقُرْآن

وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ اَيْضًا وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھ لو''

امام مسلم امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ کلمات قرآن میں سے ہیں''

یہی روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2386 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الْكَلَام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله اكبر

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والا کلام یہ ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله اكبر"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

2387 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِهِ وَهُوَ يغْرس غرسا فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِیْ تغرس قلت غراسا قَالَ اَلا ادلك على غراس خير من هٰذَا سُبْحَانَ الله وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله اكبر تغرس لَك بِكُل وَاحِدَةٍ شَجَرَة فِي الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت ایک پودا لگا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: میں پودا لگا رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے پودے لگانے کی طرف نہ کروں' جو اس سے زیادہ بہتر ہو؟ سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر کو پڑھنا ان میں سے' ہر ایک کلمہ جنت میں ایک درخت لگائے جانے کا باعث ہوگا"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2388 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقِيت اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة اسرِی بِی فَقَالَ يَا مُحَمَّد اقرىء امتك منی السَّلَام وَاخبرهُمْ اَن الْجنَّة طيبَة التربة عذبة المَاء وَاَنَّهَا قيعان وَاَن غراسها سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله اكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِي الصَّغِير والأوسط وَزَاد وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بالله

ورویاه عَن عبد الْوَاحِد بن زِيَاد عَن عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ الْحَافِظ اَبُو الْقَاسِم هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عبد الله بن مَسْعُوْدٍ وَعبد الرَّحْمٰن هٰذَا لم يسمع من اَبِيه وَعبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق هُوَ اَبُوْ شيبَة الْكُوفِیْ واه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ واه من حَدِيْثِ سلمَان الْفَارِسِی وَلَفْظِه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ لِی الْجَنَّۃِ قیعانا فَاَکْثِرُوا من غرسھا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا غرسھا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو وہ بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہہ دیجئے گا' اور کہہ دیجئے گا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے پانی میٹھا ہے' اور یہاں میدان ہیں' اور ان میں پودے لگانے کا طریقہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"لاحول ولاقوۃ الابا اللہ (پڑھنا ہے)"

ان دونوں حضرات نے یہ روایت عبدالواحد بن زیاد کے حوالے سے عبدالرحمٰن کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: اس سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ابوالقاسم نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہیں' اور عبدالرحمٰن نامی اس راوی نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی ابوشیبہ کوفی ہے جو "واہی" ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک واہی سند کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جنت میں میدان ہیں' تو تم ان میں زیادہ پودے لگاؤ' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں پودے لگانے کیا طریقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پڑھنا)"۔

2389 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اکبر غرس لَہٗ بِکُل وَاحِدَۃٍ مِنْھُنَّ شَجَرَۃ فِی الْجَنَّۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادُہٗ حسن لَا بَاس بِہٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو ان میں سے ہر ایک کلمے کے ذریعے اس شخص کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور متابعات میں اس طرح کی روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں

ہے۔

2390 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هلل مائة مرة وَسبح مائة مرة وَكبر مائة مرة كَانَ خيرا لَهُ من عشر رِقَاب يعتقهن وست بدنات ينحرهن-وَفِي رِوَايَة: وَسبع بدنات

رَوَاهُ ابن اَبِي الدُّنْيَا عَن سَلمَة بن وردان عَنهُ وَهُوَ اِسْنَاد مُتَّصِل حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے' ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے اور چھ بڑے جانور قربان کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سات بڑے جانور''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' سلمہ بن وردان کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ ایک متصل سند ہے' اور حسن سند ہے۔

2391 - وَعَنْ أُم هانىء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مر بِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سني وضعفت اَوْ كَمَا قَالَت فمرني بِعَمَل أعمله وَاَنا جالسة قَالَ سبحي اللّٰه مائَة تَسْبِيحَة فَإِنَّهَا تعدل لَك مائَة رَقَبَة تعتقينها من ولد إِسْمَاعِيل واحمدى اللّٰه مائَة تَحْمِيدَة فَإِنَّهَا تعدل لَك مائَة فرس مسرجة ملجمة تحملين عَلَيْهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وكبري اللّٰه مائَة تَكْبِيرَة فَإِنَّهَا تعدل لَك مائَة بَدَنَة مقلدة متقبلة وهللي اللّٰه مائَة تَهْلِيلَة قَالَ اَبُوْ خلف اَحْسبهُ قَالَ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ لَاحَدً عمل أفضل مِمَّا يرفع لَك إِلَّا اَن يَاْتِيْ بِمثل مَا أتيت

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَلَمْ يقل وَلَا يرفع إِلَى آخِره وَالْبَيْهَقِيّ بِتَمَامِهِ وَرَوَاهُ ابن اَبِي الدُّنْيَا فَجعل ثَوَاب الرّقاب فِي التَّحْمِيد وَمِائَة فرس فِي التَّسْبِيح وَقَالَ فِيْهِ وهللي اللّٰه مائَة تَهْلِيلَة لَا تذر ذَنبا وَلَا يسبقها عمل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِمَعْنَاهُ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِ اَحْمد وَلَمْ يقل اَحْسبهُ وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ إِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سني ورق عظمي فدلني على عمل يدخلني الْجَنَّة قَالَ بخ بخ لقد سَأَلت وَقَالَ فِيْهِ وَقَوْلِيْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه مائَة مرّة فَهُوَ خير لَك مِمَّا أطبقت عَلَيْهِ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ عمل افضل مِمَّا يرفع لَكَ إِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت اَوْ زَاد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ اَحْمد وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَزَاد قولي وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللّٰهِ لَا تتْرك ذَنبا وَلَا يشبهها عمل

سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میں کمزور ہوچکی ہوں (یا جو بھی کلمات انہوں نے بیان کیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں حکم دیجئے جسے میں بیٹھ کر کرسکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک سومرتبہ سبحان اللہ پڑھو یہ تمہارے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا تم ایک سومرتبہ الحمدللہ پڑھو یہ تمہارے لئے ایک سو گھوڑے زین اور لگام سمیت اللہ کی راہ میں دینے کے برابر شمار ہوگا اور تم ایک سومرتبہ اللہ اکبر پڑھو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹ قربانی کے لئے دینے کے برابر شمار ہوگا جن کے گلے میں ہار ڈالے گئے ہوں اور ان کی قربانی قبول ہو اور تم ایک سومرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو (یہاں ابوخلف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:) یہ چیز آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دے گی اور اس دن کسی بھی شخص کا عمل اوپر نہیں جائے گا جو اس عمل سے زیادہ بلند ہو جو تمہارا عمل اوپر جار ہا ہوگا البتہ اگر کوئی شخص ویسا ہی عمل کرلے جو تم نے کیا ہے تو اس کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''بلند نہیں ہوگا'' اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے کلمات نقل نہیں کیے

اسے امام بیہقی نے مکمل روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس روایت کو ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے الحمدللہ پڑھنے کے ثواب میں غلام آزاد کرنے کا ثواب نقل کیا ہے اور سبحان اللہ پڑھنے میں گھوڑے دینے کا ثواب نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم لا الٰہ الا اللہ ایک سومرتبہ پڑھو تو تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا اور کوئی عمل اس سے آگے نہیں جاسکے گا''

اسی مضمون کی ایک روایت امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے سے معجم کبیر میں امام احمد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے اور اس میں راوی کے یہ الفاظ نہیں ہیں میرا خیال ہے اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں آپ کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت خوب تم نے اچھا سوال کیا ہے''۔

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لا الٰہ الا اللہ ایک سومرتبہ پڑھو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا جس پر آسمان اور زمین کے طبقات ہیں اور اس دن کوئی بھی عمل اوپر نہیں جائے گا جو اس سے عمل سے زیادہ بلند ہو جو تمہارا عمل اوپر جار ہا ہوگا البتہ جس شخص نے تمہارے پڑھے ہوئے کی مانند یا اس سے زیادہ پڑھا ہو تو اس کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہی روایت امام حاکم نے امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھو! یہ تمہارے کسی گناہ کو نہیں رہنے دے گا اور کوئی عمل اس کے مشابہ نہیں ہوگا''۔

2392 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كَانَ مثل مائة بَدَنَة اِذا قَالَهَا مائة مرّة وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ مائة مرّة كَانَ عدل مائة فرس مسرج ملجم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر مائة مرّة كَانَ عدل مائة بَدَنَة تنحر بِمَكَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ ورواة اِسْنَادُهٗ رُوَاة الصَّحِیْح خلا سلیم بن عُثْمَان الفوزی یکْشف حَاله فَاِنَّهٗ لَا یحضرنی الْاٰن فِیْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لئے ایک سو جانور قربان کرنے کی مانند ہوتا ہے جب کہ آدمی نے اسے سو مرتبہ پڑھا ہو' جو شخص الحمدللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لئے زین اور لگام والے ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص اللہ اکبر ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لئے مکہ میں قربانی کے ایک سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سلیم بن عثمان فوزی کا معاملہ مختلف ہے' جس کی حالت واضح ہے' لیکن مجھے اس وقت اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کی بات یاد نہیں ہے۔

2393 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه اصْطفی من الْكَلَام اَربعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتبت لَهٗ عشرُوْن حَسَنَة وحطت عَنْهُ عشرُوْن سَیِّئَة وَمَنْ قَالَ اللّٰه أكبر فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ رب الْعَالمین من قبل نَفسه كتبت لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة وحطت عَنهُ ثَلَاثُوْنَ سَیِّئَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَالْبَیْهَقِیّ وَفِیْ آخِره وَمَنْ اكثر ذكر اللّٰه فَقَدْ برِیءَ من النِّفَاق

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات منتخب کر لیے ہیں سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر تو جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے' اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور اس کے بیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' جو شخص اللہ اکبر کرتا ہے' اسے بھی یہی ثواب ملتا ہے جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' اسے بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے جو شخص الحمدللہ رب العالمین سچے دل سے پڑھتا ہے' تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں' اور اس کے تیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیا نے اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

2394 - وَعَنْ اَبِي مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْر شطر الْاِيمَانِ وَالْحَمد للّٰه تملأ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمد للّٰه تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْكَ كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ برہان ہے صبر روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے یا تو خود کو آزاد کروا دیتا ہے یا اس کو غلام بنوا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2395 - وَعَنْ رجل من بني سليم قَالَ عدهن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدي اَوْ فِي يَده قَالَ التَّسْبِيح نصف الْمِيزَانِ وَالْحَمد للّٰه تملؤه وَالتَّكْبِير يمْلَأ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْض وَالصَّوْم نصف الصَّبْر وَالطُّهُوْر نصف الْاِيمَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

وَرَوَاهُ اَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو بِنَحْوِهٖ وَزَادَ فِيهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لَيْسَ لَهَا دون اللّٰه حجاب حَتّٰى تخلص اِلَيْهِ

❀❀ بنوسلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ہاتھ پر ان کلمات کو شمار کروایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے الحمدللہ کہنا اسے بھر دیتا ہے اللہ اکبر کہنا آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے روزہ نصف صبر ہے طہارت نصف ایمان ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''لا الہ الا اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے کوئی حجاب نہیں ہوتا یہاں تک کہ یہ (کلمہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے''۔

2396 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَاسا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُورِ يصلون كَمَا نصلى وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُول اَمْوَالهم قَالَ اَوَلَيْس قد جعل اللّٰه لكم مَا تصدقُوْنَ بِهِ اِن بِكُل تَسْبِيحَة صَدَقَة وكل تَكْبِيرَة صَدَقَة وكل تَحْمِيدَة صَدَقَة وَأمر بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَة وَنهى عَن مُنكر صَدَقَة وَفِيْ بضع اَحَدُكُم صَدَقَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاتِیْ اَحَدنَا شَهْوَته وَيكون لَهٗ فِيهَا اجر قَالَ اَرَاَيْتُمْ لَو وَضعهَا فِيْ حرَام كَانَ عَلَيْهِ وزر فَكَذٰلِكَ اِذا وَضعهَا فِي الْحَلَال كَانَ لَهٗ اجر

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

الدُّثُور بِضَم الدَّال جمع دثر بِفَتْحِهَا وَهُوَ المَال الْكثير والبضع بِضَم الْمُوَحدَة هُوَ الْجِمَاع وَقيل هُوَ الفرج نَفسه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رٹائٹیئہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مال دارلوگ اجرلے گئے ہیں' وہ اسی طرح نمازادا کرتے ہیں جس طرح ہم نمازادا کرتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن وہ اپنے پاس موجوداضافی مال کوصدقہ کردیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: کیاتمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ چیزمقررنہیں کی ہے؟ جسے تم صدقہ کرو' ہرسبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے' ہراللہ اکبرکہنا ایک صدقہ ہے ہرالحمدللہ کہنا ایک صدقہ ہے نیکی کاحکم دیناصدقہ ہے برائی سے منع کرناصدقہ ہے' اورآدمی کی شرم گاہ میں بھی صدقہ موجود ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیاہم میں سے کوئی شخص جب اپنی خواہش پوری کرتا ہے' توکیااسے اس کااجرملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: اس بارے میں تمہاری کیارائے ہے؟ کہ اگروہ شخص یہ خواہش حرام طورپرپوری کرتا' توکیااس کوگناہ نہ ہوتا؟ اگروہ حلال طریقے سے اس کوپوراکرے گا' تواُسے اِس کااجرملے گا''

یہ روایت امام مسلم اورامام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الدثور'' میں 'ذ' پرپیش ہے یہ لفظ ''دثر'' کی جمع ہے' جس میں 'ذ' پرزبرہے' اس سے مراد بہت زیادہ مال ہے' لفظ ''البضع'' میں 'ب' پرپیش ہے' اس سے مرادصحبت کرناہے' اورایک قول کے مطابق اس سے مرادشرم گاہ ہے۔

2397 - وَعَنْ اَبِیْ سلمى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ راعى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بخ بخ لخمس مَا اثقلهن فِي الْمِيزَان لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله وَاللّٰه أكبر وَالْولد الصَّالح يتوفى للمرء الْمُسلم فيحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهٖ من حَدِيْث ثَوْبَان وَحسن اِسْنَادُهٗ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْث سفينة وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀ حضرت ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے چرواہے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''پانچ کلمات بہت خوب ہیں' یہ میزان میں کتنے وزنی ہوں گے (وہ یہ ہیں:) لا الٰہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ' اللہ اکبر اور وہ نیک اولاد جو کسی مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام بزار نے انہی الفاظ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اس کی سند بھی حسن ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

2398 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق كل اِنْسَان من بنى آدم على سِتِّين وثلاثمائة مفصل من كبر اللّٰه وَحمد اللّٰه وَهلل اللّٰه وَسبح اللّٰه واستغفر اللّٰه وعزل حجرا عَن طَرِيق الْمُسلمين اَوْ شَوْكَة اَوْ عظما عَن طَرِيْق الْمُسْلِمِيْن اَوْ اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر عدد تِلْكَ السِّتين والثلاثمائة فَاِنَّهُ يُمسِى يَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَن النَّار

قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ يمشى يَعْنِىْ بالشين الْمُعْجَمَة-رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اولادِ آدم سے تعلق رکھنے والے' ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں پر ہوئی ہے' جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا الحمدللہ کہتا ہے یا لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے یا سبحان اللہ پڑھتا ہے یا استغفار پڑھتا ہے یا مسلمانوں کے راستے سے پتھر دور کر دیتا ہے یا کانٹا دور کر دیتا ہے' یا مسلمانوں کے راستے سے کوئی ہڈی دور کر دیتا ہے' یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے' اور یہ کام تین سو ساٹھ کی تعداد میں کرتا ہے' تو وہ شام کے وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہوتا ہے''۔

ابوتوبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بعض اوقات اس میں لفظ ''یمسی'' کی جگہ ''یمشی'' ہے' (یعنی وہ ایسی حالت میں چلتا ہے)۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2399 - وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَعْرَابِى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قد عَالَجت الْقُرْآن فَلَمْ استطعه فعلمنى شَيْئًا يجزىء من الْقُرْآن قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر فَقالَهَا وامسكها باصابعه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لرَبى فَمَا لى قَالَ تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لى وارحمنى وَعَافِنِىْ وارزقنى وَاَحْسِبهُ قَالَ واهدنى وَمضى الْاَعْرَابِى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْاَعْرَابِى وَقد مَلاَ يَدَيْهِ خيرا

رَوَاهُ ابْنِ اَبِیْ الدُّنْیَا عَنْ الْحجّاج بن اَرْطَاة عَنْ اِبْرَاهِیْمَ السکسکی عَنْهُ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ مُخْتَصِرًا وَزَاد فِیْهِ وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ وَاِسْنَادُهُ جید

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قرآن یاد کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ تعلیم کردیجئے جو میرے لئے قرآن کی جگہ کفایت کرجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ ، الحمدللہ ، لا الہ الا اللہ پڑھا کرو اس نے یہ کلمات پڑھے اور اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کرلیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہیں تو میرے لئے کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے تو مجھ پر رحم کر تو مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق نصیب کر''

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''تو مجھے ہدایت نصیب کر''

اس کے بعد وہ دیہاتی چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دیہاتی ایسی حالت میں گیا ہے کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھرتے ہوئے ہیں''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے ابراہیم سکسکی کے حوالے سے' حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام بیہقی نے اس کو مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''لاحول ولاقوۃ الا باللہ (بھی پڑھو)''

اس کی سند عمدہ ہے۔

2400 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کلَاما أَقُوله قَالَ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَاللّٰه أكبر كَبِيْرًا وَالْحَمْد لله كثيرا وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعَالمين وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيز الْحَكِيم قَالَ هٰؤُلَاءِ لربی فَمَا لی قَالَ قل اللّٰهُمَّ اغْفِر لی وارْحَمْنِیْ واهدنی وارزقنی وَزَاد من حَدِیْثِ اَبِیْ مَالك الْاَشْجَعِیِّ وَعَافِنِیْ

وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فَاِنْ هٰؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك وآخرتك - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھ لیا کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ کبریائی سے موصوف ہے

2400- صحیح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء' حديث: 4969 صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر الأمر بسؤال العبد ربه جل وعلا المغفرة والرحمة والهداية والرزق' حديث: 950 مسند أبي يعلى الموصلي' مسند سعد بن أبي وقاص' حديث: 737 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي إسحاق سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 1518 مسند عبد بن حميد' مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه' حديث: 137 البحر الزخار مسند البزار' ومما روى موسى الجهني' حديث: 1033

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' جو غلبے اور حکمت والا ہے''۔

اس دیہاتی نے عرض کی: یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہو گئے' میرے لئے کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ' تو مجھے رزق نصیب کر!''

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تو مجھے عافیت عطا کر''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ کلمات تمہارے لئے تمام دنیا اور آخرت کی (تمام نعمتوں کو) جمع کر دیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2401 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل بدوی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِیْ خیرا قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر قَالَ وَعقد بِیَدِهٖ اَرْبعا ثُمَّ ذهب فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تبسم وَقَالَ تفکر البائس فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر هٰذَا کُله لله فَمَا لی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قلت سُبْحَانَ الله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت الْحَمد لله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت لَا اِلٰهَ اِلَّا الله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت اللّٰه اکبر قَالَ اللّٰه صدقت فَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِر لی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت فَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت وَتقول اللّٰهُمَّ ارزقنی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت قَالَ فعقد الْاَعْرَابِی سبعا فِیْ یَدِه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ وَهُوَ فِی الْمسند وَسنَن النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بھلائی کی تعلیم دیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بند کر کے یہ چار کلمات تعلیم دیے (یا اس دیہاتی نے اپنی ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے یہ کلمات سیکھ لئے) پھر وہ دیہاتی چلا گیا' اور اس نے کہا: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر پھر وہ واپس آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پریشان ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کلمات ہیں: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر' یہ سب تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' تو میرے لئے کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سبحان اللہ کہو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم الحمدللہ کہو گے' تو اللہ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم لا الہ الا اللہ پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم اللہ اکبر پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' پھر تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کردے" تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا' پھر تم یہ کہو: اے اللہ! تو مجھ پر رحم کردے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا' پھر تم یہ کہو: اے اللہ! تم مجھے رزق نصیب کر دے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر اُن سات چیزوں کو شمار کر لیا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' یہ "مسند" میں منقول ہے' اور سنن نسائی میں بھی منقول ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس کا مضمون یہی ہے۔

2402 - وَعَنْ سلمى أم بنى اَبِىْ رَافع رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا مولى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ بِكَلِمَات وَلَا تكْثر عَلَىّ فَقَالَ قولى الله أكبر عشر مَرَّات يَقُوْلُ الله هٰذَا لى وَقولى سُبْحَانَ اللّٰهِ عشر مَرَّات يَقُوْلُ الله هٰذَا لى وَقولى اللّٰهُمَّ اغْفِر لى يَقُوْلُ قد فعلت فتقولين عشر مَرَّات وَيَقُوْلُ قد فعلت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيح

❀❀ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا' جو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے بچوں کی والدہ ہیں' اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کچھ کلمات کے بارے میں بتائیے (جنہیں میں پڑھ سکوں) لیکن وہ زیادہ کلمات نہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ اکبر دس مرتبہ پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لئے ہے' تم سبحان اللہ دس مرتبہ پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لئے ہے' تم اللّٰھم اغفرلی پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا' تم اسے دس مرتبہ کہو' تو اللہ تعالیٰ یہی فرمائے گا: میں نے ایسا کر دیا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

2403 - وَعَن اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ استكثروا من الْبَاقِيَات الصَّالِحَات قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ التَّكْبِيْر والتهليل وَالتَّسْبِيح وَالْحَمد لله وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالنَّسَائِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"باقی رہ جانے والی نیکیوں کی کثرت کرو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر کہنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا' سبحان اللہ پڑھنا' الحمد للہ پڑھنا' لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا"

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2404 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا جنتکم قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عدو حضر قَالَ لَا وَلٰکِن جنتکم مِنَ النَّار قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر فَاِنَّهُنَّ یَاْتِین یَوْم الْقِیَامَة مجنبات و معقبات وَهن الْبَاقِیَات الصَّالِحَات

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

جنتکم بِضَم الْجِیم وَتَشْدِید النُّوْن اَی مَا یستر کم ویقیکم ومجنبات بِفَتْح النُّوْن اَی مُقَدمَات أمامکم وَفِیْ رِوَایَة الْحَاکِم منجیات بِتَقْدِیم النُّوْن علی الْجِیم وَکَذَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه وَرَوَاهُ فِی الصَّغِیر من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَجمع بَیْنَ اللَّفْظَیْنِ فَقَالَ ومنجیات ومجنبات وَاِسْنَادُهٗ جید قوی ومعقبات بِکَسْر الْقَاف الْمُشَدّدَة اَی تتعقبکم وَتَاْتِیْ من وَرَائِکُمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اپنی ڈھال حاصل کرلو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا دشمن آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال (کو حاصل کرلو)' تم لوگ یہ پڑھو: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر' یہ کلمات جب قیامت کے دن آئیں گے' تو یہ تمہارے آگے چل رہے ہوں گے اور تمہارے پیچھے چل رہے ہوں گے اور یہی تمہاری باقی رہ جانے والی نیکیاں ہیں''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''جنتکم'' میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ن' پر شد ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو تمہارے لئے رکاوٹ بنے اور تمہیں بچالے۔

لفظ ''مجنبات'' میں 'ن' پر زبر ہے' اس سے مراد آگے ہونے والی چیز ہے' جو تمہارے آگے چلے' اور امام حاکم کی روایت میں روایت میں لفظ ''منجیات'' (یعنی نجات دینے والی چیز) ہے' جس میں 'ن' - 'ج' سے پہلے ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ (پڑھو)''۔

امام طبرانی نے یہ روایت معجم صغیر میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے دونوں الفاظ کو جمع کردیا ہے' اور یہ کہا ہے ''منجیات ومجنبات'' اس کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ ''معقبات'' میں 'ق' پر زیر ہے' اور اس پر 'شد' بھی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز تمہارے پیچھے آرہی ہو۔

2405 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِیَات الصَّالِحَات وَهن یحططن الْخَطَایَا کَمَا تحط الشَّجَرَة وَرقهَا وَهِی من کنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادَيْنِ أصلحهما فِيهِ عمر بن رَاشد وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَلَا بَأْس بِهَذَا الْإِسْنَاد فِي المتابعات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيق عمر أَيْضا بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ کلمات پڑھو: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ باقی رہ جانے والی نیکیاں ہیں یہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یوں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے اور ان دونوں میں سے جو زیادہ بہتر سند ہے اس میں عمر بن راشد نامی راوی ہے اور اس سند کے بقیہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے اور متابعات کے طور پر اس طرح کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے عمر بن راشد نامی راوی کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

2406 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن مِمَّا تذكرُوْنَ من جلال الله التَّسْبِيح والتهليل والتحميد ينعطفن حول الْعَرْش لَهُنَّ دَوِي كَدَوِيِّ النَّحْل تذكر بصاحبها أما يحب أحدكُمْ أَن يكون لَهُ أَو لَا يزَال لَهُ من يذكر بِهِ

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کے جلال کے حوالے سے جو ذکر کرتے ہو اس میں سبحان اللہ پڑھنا اور الحمدللہ پڑھنا ہے یہ عرش کے اردگرد گھومتے ہیں جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتے ہیں تو کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2407 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا حدثتكم بِحَدِيث أتيناكُمْ بتصديق ذَلِك فِي كتاب الله إِن العَبْد إِذا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله أكبر وَتبَارك الله قبض عَلَيْهِنَّ ملك فضمهن تَحت جنَاحه وَصعد بِهن لَا يمر بِهن على جمع من الْمَلَائِكَة إِلَّا اسْتَغْفرُوا لقائلهن حَتَّى يحيا بِهن وَجه الرَّحْمَن ثمَّ تَلا عبد الله إِلَيْهِ يصعد الْكَلم الطّيب وَالْعَمَل الصَّالح يرفعهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَذَا فِي نُسْخَتي يحيا بِالْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْديد الْمُثَنَّاة تَحت وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ حَتَّى يَجِيء بِالْجِيم وَلَعَلَّه الصَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث بیان کروں تو میں تمہارے

سامنے اس کی تائید کے طور پر اللہ کی کتاب میں سے بھی کچھ پیش کروں گا' بندہ جب سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، تبارک اللہ پڑھتا ہے' تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے' اور پھر انہیں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتا ہے' اور ان کو ساتھ لے کر اوپر جاتا ہے' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتا ہے' تو وہ فرشتے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہاں تک کہ وہ ان کلمات کو رحمان کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پاکیزہ کلمات' اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں' اور نیک عمل اس کی طرف اٹھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: میری سند میں یہ لفظ ''یحیا'' ہے' امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''حتّٰی یجی'' یعنی 'ج' کے ساتھ نقل کیا ہے' اور شاید یہی درست ہے۔

2408 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا على الْاَرْض اَحَد يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كفرت عَنْهُ خطاياه وَلَوْ كَانَتْ مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وروى شُعْبَة هٰذَا الحَدِيْث من اَبِيْ بلج بِهٰذَا الْاِسْنَاد نَحوه وَلَم يرفعهُ......انْتهى

وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَزَادا: وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله -وَقَالَ الْحَاكِم حَاتِم ثِقَة وزيادته مَقْبُولَة يَعْنِيْ حَاتِم بن اَبِيْ صَغِيرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر موجود جو بھی شخص یہ پڑھتا ہے: لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ' تو یہ کلمات اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے شعبہ نامی راوی نے یہ حدیث ابوبلج نامی راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان دونوں حضرات نے الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''سبحان اللہ اور الحمدللہ''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: حاتم نامی راوی ثقہ ہے' اور اس کی زیادت مقبول ہے' امام حاکم کی مراد' حاتم بن ابوصغیرہ نامی راوی ہے۔

2409 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ غصنا فنفضه فَلَمْ ينتفض ثُمَّ نفضه فَلَمْ ينتفض ثُمَّ نفضه فانتفض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر تنفض الْخَطَايَا كَمَا تنفض الشَّجَرَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بشجرة يابسة الْوَرق فضربها بعصا فَتَنَاثَرَ وَرقهَا فَقَالَ اِن الْحَمْدُ للّٰهِ وَسُبْحَان اللّٰه وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر لتساقط من ذُنُوْبِ الْعَبْد كَمَا تساقط ورق هٰذِهِ الشَّجَرَة

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا نَعْرِف للأعمش سَمَاعا من أنس اِلَّا اَنه قد رَآهُ وَنظر اِلَيْهِ...... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ لم يروه اَحْمد من طَرِيْق الْاَعْمَش فَبكى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا' لیکن وہ نہیں ٹوٹی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا' وہ نہیں ٹوٹی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا تو وہ ٹوٹ گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ ، الحمدللہ ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر' یہ سب گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں' جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک درخت کے پاس سے ہوا' جس کے پتے خشک ہو چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا' اس پر مارا' اور اس کے پتے جھاڑے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الحمدللہ ، سبحان اللہ ، لا الہ الا اللہ ، اللہ اکبر پڑھنا' بندے کے گناہوں کو یوں گرا دیتے ہیں' جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہمارے علم کے مطابق اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' اور ان کو دیکھا ہوا ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد نے اسے اعمش سے منقول روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2410 وَعَنْ معَاذ بن عبد اللّٰه بن رَافع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ كنت فِيْ مجْلِس فِيْهِ عبد اللّٰه بن عمر وَعبد اللّٰه بن جَعْفَر وَعبد اللّٰه بن اَبِيْ عميرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَقَالَ ابْن اَبِيْ عميرَة سَمِعت معَاذ بن جبل يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلمتان اِحْدَاهمَا لَيْسَ لَهَا ناهية دون الْعَرْش وَالْاُخْرٰى تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر فَقَالَ ابْن عمر لابْنِ اَبِيْ عميرَة اَنْت سمعته يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَبكى عبد اللّٰه بن عمر حَتّٰى اختضبت لحيته بدموعه وَقَالَ هما كلمتان نعلقهما ونالفهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته اِلٰى معَاذ بن عبد اللّٰه ثِقَات سوى ابْن لَهِيعَة ولحديثه هٰذَا شَوَاهِد

نعلقهما أي نحبهما ونلزمهما

معاذ بن عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا، جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابوعمیرہ بھی موجود تھے، تو عبداللہ بن عمیرہ نے یہ بات بیان کی: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں، کہ ان میں سے ایک کلمے کے لئے عرش سے پہلے اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو (اجر و ثواب کے ذریعے) بھر دیتا ہے، وہ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر ھیں''

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن ابوعمیرہ سے کہا: کیا تم نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے، یہاں تک کہ ان کی داڑھی ان کے آنسوؤں سے تر ہو گئی اور انہوں نے فرمایا: یہ دو دہ کلمات ہیں جنہیں ہم لازم پکڑ کے رکھتے ہیں، اور جن سے ہم محبت رکھتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے، معاذ بن عبداللہ تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، صرف ابن لہیعہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے، اور اس حدیث کے اور بھی شواہد موجود ہیں۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''نعلقهما'' سے مراد یہ ہے کہ ہم ان دونوں سے محبت کرتے ہیں، اور ان کو لازم رکھتے ہیں۔

2411 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر أعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار وَلَا يَقُوْلهَا اثْنَتَيْنِ اِلَّا أعتق اللّٰه شطره مِنَ النَّار وَاِن قَالَهَا اَرْبعا أعْتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، جو شخص ان کلمات کو دو مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اگر کوئی شخص ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه قسم بَيْنكُمْ أخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أرزاقكم وَاِن اللّٰه يُؤْتِی الْمَال من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُؤْتِی الْاِيمَان اِلَّا من اَحَبَّ فَاِذَا اَحَبَّ اللّٰه عبدا أعطَاهُ الْاِيمَان فَمَنْ ضن بِالْمَالِ اَن يُنْفِقهُ وهاب الْعَدو اَن يجاهده وَاللَّيْل اَن يكابده فليكثر من قَول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر وَالْحَمْد لله وَسُبْحَان الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات وَلَيْسَ فِیْ اَصله رَفعه

ضن بالضاد الْمُعْجَمَة اَی بخل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق تمہارے درمیان اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارا رزق تقسیم کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی مال دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ ایمان صرف اس شخص کو دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کر دیتا ہے تو جو شخص مال کو خرچ کرنے کے حوالے سے کنجوس ہو یا دشمن کے ساتھ لڑنے کے حوالے سے خوف زدہ ہو یا رات کو اٹھ کے عبادت نہ کرسکتا ہو تو اسے کثرت کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ پڑھنا چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان کی کتاب میں یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) "ضن" میں 'ض' کے ساتھ ہے اس سے مراد کنجوس ہونا ہے۔

2414 - وَعَنْ اَبِیْ الْمُنْذِر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمنِیْ أفضل الْكَلَام قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذر قل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد یحیی وَیُمیت بیدِهِ الْخَیر وَهُوَ علی كل شَیْءٍ قدیر مائَة مرّة فِی كل یَوْم فَإنَّك یَوْمئِذٍ أفضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت وَأكْثر من قَول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمد لله وَلَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَإنَّهَا سید الاسْتِغْفَار وَإنَّهَا ممحاة للخطایا اَحْسبهُ قَالَ مُوجبَة للجنة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ جَابر الْجعْفِیّ

حضرت ابوالمنذر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے کلام کی تعلیم دیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے بھلائی اُسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تم روزانہ ایک سو مرتبہ اسے پڑھو! تو تم اس دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کرنے والے فرد ہو گے البتہ اگر کسی شخص نے اتنی ہی تعداد میں اس کلمے کو یا اس سے زیادہ تعداد میں پڑھا ہو تو اس کا معاملہ مختلف ہے اور تم بکثرت یہ کلمات پڑھو:

"سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

یہ سید الاستغفار ہیں اور یہ گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ جنت کو لازم کر دینے والے ہیں"

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2415 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله أكبر كتب لَهُ بِكُل حرف عشر حَسَنَات

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھے: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر تو ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں اس کے لئے نوٹ کی جاتی ہیں''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

2416 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله أكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْمِ قَالَ الله أسلم عَبدِي واستسلم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے تسلیم کیا اور نیکی کی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2417 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجنَّة فارتعوا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رياض الْجنَّة قَالَ الْمَسَاجِد قلت وَمَا الرتع قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلَه اِلَّا الله وَالله أكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ مَعَ غرابته حسن الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں نے عرض کی: کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (پڑھ لینا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے

حافظ فرماتے ہیں: یہ غریب ہونے کے باوجود سند کے اعتبار سے حسن ہے۔

2418 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل من يدعى اِلَى الْجَنَّة اَلَّذِيْنَ يحْمَدُونَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي السَّرَّاء وَالضَّرَّاء

رَوَاهُ ابن اَبِى الدُّنيَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة بأسانيد اَحدهَا حسن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی طرف سب سے پہلے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو تنگی اور آسانی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے امام بزار نے اور امام طبرانی نے اپنی تینوں کتابوں میں مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2419 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التأني من اللّٰه والعجلة من الشَّيْطَان وَمَا اَحَد اَكثر معاذير من اللّٰه وَمَا من شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من الْحَمد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آرام سے کام کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کوئی معذرت قبول نہیں کرتا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

2420 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنعم اللّٰه على عبد من نعْمَة فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا اَدّى شكرها فَإِن قَالَهَا ثَانِيًا جدد اللّٰه لَهٗ ثَوَابهَا فَإِن قَالَهَا الثَّالِثَة غفر اللّٰه لَهٗ ذنُوبه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيْ اِسْنَادهٗ عبد الرَّحْمٰن بن قيس اَبُوْ مُعَاوِيَة الزَّعْفَرَانِيّ واهى الحَدِيْث وَهٰذَا الحَدِيْث مِمَّا أنكر عَلَيْهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ بندے پر جب کوئی نعمت کرتا ہے اور بندہ الحمدللہ کہتا ہے' تو بندہ اس نعمت کا شکر ادا کردیتا ہے' اور اگر بندہ دوبارہ الحمدللہ کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا اسے مزید ثواب عطا کرتا ہے اگر آدمی تیسری مرتبہ بھی الحمدللہ کہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہ زعفرانی نامی راوی ہے جو واہی الحدیث ہے' اور یہ حدیث وہ ہے جس کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

2421 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنعم الله عَزَّ وَجَلَّ علی عبد نعْمَة فَحَمدَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ ذٰلِكَ افضل من تِلْكَ النِّعْمَة وَإِن عظمت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْهِ نَكَارَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے' اور وہ بندہ اس نعمت پر' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو یہ اس نعمت سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے' خواہ وہ نعمت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

2422 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کل کَلَام لَا يبدأ فِيهِ بِالْحَمد لله فَهُوَ اَجذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه إِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا کل اَمر ذِیْ بَال لَا يبْدَأ فِيهِ بِحَمْد الله فَهُوَ اقطع

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب بعده اَحَادِيْث فِی الْحَمد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر وہ کلام جس کے آغاز میں الحمدللہ نہ پڑھی جائے' وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی جائے وہ نامکمل ہوتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد والے باب میں بھی ایسی حدیثیں آئیں گی' جو حمد کے بارے میں ہیں۔

2422-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب الهدي في الكلام' حديث: 4221'صحيح ابن حبان' ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ابتداء الحمد لله جل' حديث: 1'سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث: 1890'مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' ما قالوا فيما يستحب أن يبدأ به من الكلام' حديث: 26141'السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يستحب من الكلام عند الحاجة' حديث: 9953'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' حديث: 758'السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجمعة' جماع أبواب آداب الخطبة' باب ما يستدل به على وجوب التحميد في خطبة الجمعة' حديث: 5381'معجم ابن الأعرابي' حديث: 354'شعب الإيمان للبيهقي' الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تعديد نعم الله' حديث: 4190

8 - التَّرْغِيْب فِيْ جَوَامِع من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِيْر

تسبیح،حمد،تہلیل اور تکبیر کے بارے میں جامع کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

2423 - عَـن جـوَيْـرِيـة رَضِـيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج من عِنْدهَا ثُمَّ رَجَعَ بعد اَن أضحى وَهِي جالسة فَقَالَ مَا زلت على الْحَال الَّتِيْ فارقتك عَلَيْهَا قَالَت نعم قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لـقـد قلت بعْدك اَربع كَلِمَات ثَلَاث مَرَّات لَو وزنت بِمَا قلت مُنْذُ الْيَوْم لوزنتهن سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عدد خلقه ورضاء نَفْسه وزنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرمِذِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَاء نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ زنة عَرْشه سُبْحَانَ اللّٰهِ مداد كَلِمَاته

زَاد النَّسَائِيّ فِيْ آخِره: وَالْحَمْد لله كَذٰلِك

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَـهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر عدد خلقه ورضاء نَفْسه وزنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته

وَلَفظ التِّرمِذِيّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر عَلَيْهَا وَهِي فِي الْمَسْجِد ثُمَّ مر بهَا وَهِي فِي الْمَسْجِد قـريب نـصف النَّهَار فَقَالَ مَا زلت على حالك فَقَالَت نَعَمْ فَقَالَ أعلمك كَلِمَات تقولينها سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه ثَلَاث مَرَّات وَذكر زنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي تكْرَار كل وَاحِدَةٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا اَيْضا

❀❀ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں سے تشریف لے گئے پھر دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے تو وہ خاتون بیٹھی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں تمہارے یہاں سے گیا تھا' تو تم اس وقت سے مسلسل اسی حالت میں ہو؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے تھے' تم نے آج کے دن میں' جو کچھ بھی پڑھا ہے' اگر ان کلمات کا وزن میرے پڑھے ہوئے کلمات کے ساتھ کیا جائے' تو یہ ان سے وزنی ہوں گے (میں نے جو کلمات پڑھے تھے' وہ یہ ہیں:)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو اس کی ذات کی رضا جتنی ہو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی

ذات کی رضامندی جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو''

امام نسائی نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''الحمدللہ بھی اسی طرح پڑھا جائے''

امام نسائی کی ایک روایت میں اس طرح الفاظ ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی حمد کے ہمراہ ہو اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے (میں ان سب باتوں کا اعتراف کرتا ہوں) جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق اس کے عرش کے وزن جتنی اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو''

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے پاس سے گزرے وہ اس وقت جائے نماز پر موجود تھیں پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے پاس سے گزرے تو وہ اس وقت بھی جائے نماز پر موجود تھیں یہ نصف النہار کے وقت کی بات ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل اسی حالت میں ہو؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم انہیں پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو''

انہیں تین مرتبہ پڑھنا ہے پھر یہ پڑھنا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو''

یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کو بھی تین تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر کیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر ایک کلمے کو تین مرتبہ تکرار کے ساتھ پڑھنا ہے''۔

نَوْعٌ آخَرُ

(وظیفے کے کلمات کی) ایک اور قسم

2424 - عَنْ عَائِشَةَ بنت سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ دخل مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی امْرَاَۃ وَبَیْن یَدیھَا نوی اَوْ حَصی تسبح بِہٖ فَقَالَ اخبرک بِمَا ھُوَ أیسر عَلَیْکَ من ھٰذَا اَوْ افضل

فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِي السَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِي الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا بَين ذٰلِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا هُوَ خَالق وَاللّٰه اكبر مثل ذٰلِكَ وَالْحَمْد للّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مثل ذٰلِكَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثٍ سعد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا' اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے' اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں' یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں' جن پر وہ خاتون تسبیح پڑھ رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہو اور اس سے زیادہ فضیلت والی ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو' جو اس نے آسمان میں پیدا کی ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو جنہیں' اس نے زمین میں پیدا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو جو زمین اور آسمان کے درمیان ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے''۔

پھر ''اللہ اکبر'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے ''الحمد للہ'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے ''لا الہ الا اللہ'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے' اور ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' بھی اس کی مانند پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2425 - وروى التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم اَيْضًا عَن صَفِيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا وَبَيْن يَدَيهَا اَرْبَعَة آلَاف نواة تسبح بِهن فَقَالَ اَلا أعلمك بِاَكْثَر مِمَّا سبحت بِهٖ فَقَالَت بَلٰى علمني فَقَالَ قولِي سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه

وَقَالَ الْحَاكِم قولِي سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق من شَيْءٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ صَفِيَّةَ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ هَاشم بن سعيد الْكُوفِي وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمَعْرُوْف

❀❀ امام ترمذی اور امام حاکم نے' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ان کے ہاں تشریف لائے' تو اس خاتون کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں' جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں؟ جن کے ذریعے تم زیادہ تعداد میں' اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو' اس خاتون نے عرض

کی: جی ہاں! آپ مجھے ان کی تعلیم دیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو''
یہاں امام حاکم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے''۔
امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ہاشم بن سعید کوفی کے حوالے سے منقول ہے اور اس راوی کی نقل کردہ سند معروف نہیں ہے۔

نوع آخر
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2426 - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِیَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا احرك شفتی فَقَالَ لی بِاَیِّ شَیْءٍ تحرّك شفتیك یَا اَبَا اُمَامَةَ فَقُلْتُ أذكر اللّٰه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَلا اُخبرك بِاَكْثَرَ وَأفضل من ذكرك بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تقول سُبْحَانَ الله عدد مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا فِی الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا أحصی كِتَابه سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا أحصی كِتَابه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد كل شَیْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء كل شَیْءٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عدد مَا خلق وَالْحَمْد لله ملْء مَا خلق وَالْحَمْد لله عدد مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد لله ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد لله عدد مَا أحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله ملْء مَا أحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله عدد كل شَیْءٍ وَّالْحَمْد لله ملْء كل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِاخْتِصَار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا حسن وَلَفْظِه قَالَ اَفلا اُخبرك بِشَیْءٍ اِذا قلته ثُمَّ دأبت اللَّیْل وَالنَّهَار لم تبلغه قلت بلٰی قَالَ تَقول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عدد مَا أحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله ملْء مَا أحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله عدد مَا أحصی خلقه وَالْحَمْد لله ملْء مَا فِیْ خلقه وَالْحَمْد لله ملْء سمواته وارضه وَالْحَمْد لله عدد كل شَیْءٍ وَّالْحَمْد لله علی كل شَیْءٍ وتسبح مثل ذٰلِكَ وتكبر مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوامامہ! تم اپنے ہونٹوں کو کس چیز کے حوالے سے حرکت دے رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے رات اور دن میں کیے جانے

والے تمام اذکار سے زیادہ اور زیادہ فضیلت والے ذکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جنہیں' اس نے پیدا کیا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان چیزوں کو بھر دے' جنہیں اس نے پیدا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جو زمین میں ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو زمین اور آسمان میں موجود چیزوں کو بھر دے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جتنی چیزیں اس کی کتاب میں مذکور ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس چیز کو بھر دے جس کا اس کی کتاب میں ذکر ہوا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ہر چیز کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص' جو اتنی تعداد میں ہو' جتنی چیزوں کو اس نے پیدا کیا ہے' اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس چیز کو بھر دے' جسے اس نے پیدا کیا ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جو آسمان اور زمین میں ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو آسمان اور زمین میں موجود چیزوں کو بھر دے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو' جتنی چیزیں اس کی کتاب میں مذکور ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ان چیزوں کو بھر دے جن کا ذکر اس کی کتاب میں ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر چیز کو بھر دے''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام طبرانی نے یہ روایت دو اسانید کے ہمراہ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند حسن ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھ لو گے' تو پھر رات اور دن بھی گزر جائے تو بھی تم اس تک نہیں پہنچ سکو گے میں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو' جتنی چیزیں اس کی کتاب میں شمار کی گئی ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو ان چیزوں کو بھر دے جنہیں' اس کی کتاب میں شمار کیا گیا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو جو اس کی مخلوق کی تعداد ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اس کی مخلوق میں موجود چیزوں کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اس کے آسمانوں اور اس کی زمین کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص

ہے جو ہر چیز کے حوالے سے ہو"
اس کے بعد تم سبحان اللہ اور اللہ اکبر بھی اس کی مانند کہو۔

نَوْعٌ آخَرُ

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2427 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حدثهمْ اَن عبدا من عباد الله قَالَ يَا رب لَكَ الْحَمد كَمَا يَنْبَغِي لجلال وَجهك ولعظيم سلطانك فعضلت بالملكين فَلَمْ يدريا كَيفَ يكتبانها فصعدا اِلَى السَّمَاء فَقَالَا يَا رَبنَا اِن عَبدك قد قَالَ مقَالَة لَا نَدْرِي كَيفَ نكتبها قَالَ الله وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبده مَاذَا قَالَ عَبدِي قَالَا يَا رب اِنَّهُ قد قَالَ يَا رب لَكَ الْحَمد كَمَا يَنْبَغِي لجلال وَجهك ولعظيم سلطانك فَقَالَ الله لَهما اكتباها كَمَا قَالَ عَبدِي حَتّٰى يلقاني فأجزيه بهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة وَاِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَنه لَا يحضرني الْاٰن فِي صَدَقَة بن بشير مولى العمريين جرح وَلَا عَدَالَة

عضلت بالملكين بِتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَي اشتدت عَلَيْهِمَا وعظمت واستغلق عَلَيْهِمَا مَعْنَاهَا

نوع آخر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے یہ کلمات پڑھے:

"اے میرے پروردگار! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے جو تیری ذات کے جلال اور تیری بادشاہی کی عظمت کے لیے مناسب ہو"۔

تو فرشتے الجھن کا شکار ہو گئے' انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ ان کلمات کو کیسے لکھیں؟ پھر وہ آسمان کی طرف بلند ہوئے' اور بولے: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے ایک کلمہ پڑھا ہے' ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اسے کیسے لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ جو زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا پڑھا ہے' اس نے فرمایا: میرے بندے نے کیا پڑھا ہے' تو وہ دونوں فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! اس نے یہ پڑھا ہے:

"اے میرے پروردگار! حمد' تیرے ہی لئے مخصوص ہے' جو کہ تیری ذات کے جلال اور تیری بادشاہی کی عظمت کے مشابہ ہو"

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم دونوں ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کر لو' جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں' جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو میں خود اس کو ان کی جزا دوں گا"

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند متصل ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ اس وقت مجھے صدقہ بن بشیر نامی راوی کے بارے میں جرح یا تعدیل کے بارے میں کچھ یاد نہیں ہے' یہ وہ شخص ہے' جو عمریون کا غلام ہے۔
(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) "عضلت بالملکین" میں 'ض' پر شد ہے' اس سے مراد ہے: وہ ان دونوں کے لئے مشقت کا باعث بنے اور ان دونوں نے اسے بڑا سمجھا اور انہوں نے اس کے مفہوم کو مشکل سمجھا۔

نوع آخر
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2428 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمین حمدا طیبا مُبَارَكًا فِیهِ علی كل حَال حمدا یوافی نعمه ویكافیء مزیده ثَلَاث مَرَّات فَتَقُوْلُ الْحفظَة رَبنَا لَا نحسن كنه مَا قدسك عَبدك هٰذَا وحمدك وَمَا نَدْرِی كَیفَ نَكْتُبهُ فَیُوحِی اللّٰه اِلَیْهِمْ اَن اكتبوه كَمَا قَالَ عَبدِی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص یہ پڑھتا ہے:
"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ایسی حمد جو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور وہ حمد ہر حال میں ہو' وہ ایسی حمد ہو جو اس کی نعمتوں کی جتنی ہو اور مزید کا بدل بنے"
جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو حفاظت کرنے والے فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تیرے بندے نے جو تیری پاکی بیان کی ہے ہم اس کی حقیقت کو اچھی طرح نوٹ نہیں کر سکتے ہیں' اس نے جو تیری حمد بیان کی ہے ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیسے نوٹ کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتا ہے کہ تم اسے اسی طرح نوٹ کرو جس طرح میرے بندے نے کہا ہے"۔
یہ روایت امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں نقل کی ہے۔

نوع آخر
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2429 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبِی بن كَعْب لأدخلن الْمَسْجد فلأصلین ولأحمدن اللّٰه بِمَحَامِد لم یحمده بهَا اَحَد فَلَمَّا صلی وَجلسَ لیحمد اللّٰه ویثنی عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ بِصَوْت عَال من خَلفه یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد كُله وَلَكَ الْملك كُله وبیدك الْخَیْر كُله وَاِلَیْكَ یرجع الْاَمر كُله عَلَانِیَته وسره لَكَ الْحَمد اِنَّكَ علی كل شَیْءٍ قدیر اغْفِر لی مَا مضی من ذُنُوْبِی واعصمنی فِیمَا بَقِی من عمری وارزقنی أعمالا

زاكية لترضى بها عنى وتب عَلىّ فاتى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقص عَلَيْهِ فَقَالَ ذَاكَ جبرَائيل عَلَيْهِ السَّلام

رَوَاهُ ابْنِ اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الذّكر وَلَمْ يسم تابعيه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ آج میں ضرور مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کروں گا' اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ ان کلمات کے مطابق کسی نے اس کی حمد بیان نہیں کی ہوگی جب وہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں تو ان کے پیچھے سے کسی نے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد ساری کی ساری تیرے لئے مخصوص ہے بادشاہی ساری کی ساری تیرے ہی لئے مخصوص ہے بھلائی ساری کی ساری تیرے ہی دست قدرت میں ہے تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں خواہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں ہر طرح کی حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے میرے جتنے بھی گناہ گزر چکے ہیں تو ان کے حوالے سے میری مغفرت کر دے اور جو میری عمر باقی رہ گئی ہے' تو اس میں مجھے گناہوں سے محفوظ رکھنا اور مجھے پاکیزہ اعمال کی توفیق نصیب کرنا' جن کی وجہ سے تو مجھ سے راضی ہو جائے اور تو میری توبہ قبول کرنا''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے'

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الذکر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں موجود تابعی کا نام ذکر نہیں کیا۔

2430 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًّا قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِيْ دُعَاء لَعَلَّ اللّٰه اَن يَنْفَعنِيْ بِهِ قَالَ قل اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ اَبِيْ بلج واسمه يحيى بن سليم اَوْ ابْن اَبِيْ سليم

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! ہر قسم کی ساری کی ساری' حمد تیرے ہی لئے مخصوص اور تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' ابوبلج سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کا نام یحییٰ بن سلیم یا شاید یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔

2431 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الدُّعَاء خير اَدْعُو بِهِ فِيْ صَلَاتِي قَالَ نزل جبرَائِيل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ اِن خير الدُّعَاء اَن تَقول فِي الصَّلَاة اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد كُله وَلَكَ الْملك كُله وَلَكَ الْخلق كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله اَسالك من الْخَيْر

كُله وَاَعُوْذ بك من الشّرّ كُله- رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کون سی دعا زیادہ بہتر ہے جسے میں اپنی نماز میں مانگوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ سب سے بہترین دعا یہ ہے: آپ نماز میں یہ پڑھیں:

''اے اللہ! ہر قسم کی ساری کی ساری حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے بادشاہی تیرے ہی لئے مخصوص ہے تمام مخلوق تیری ملکیت ہے تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

نوع آخر

(تسبیح کی) ایک اور قسم

2432 - رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ تواضع كل شَىْءٍ لعظمته وَالْحَمْد للّٰه الَّذِىْ ذل كل شَىْءٍ لعزته وَالْحَمْد للّٰه الَّذِىْ خضع كل شَىْءٍ لملكه وَالْحَمْد للّٰه الَّذِىْ استسلم كل شَىْءٍ لقدرته فَقَالَهَا يطْلب بهَا مَا عِنْد اللّٰه كتب اللّٰه لَهُ بهَا ألف حَسَنَة وَرفع لَهُ بهَا ألف دَرَجَة ووكل بِهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز نے تواضع اختیار کی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کے غلبے کے سامنے ہر چیز پست ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز نے سر جھکایا ہوا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز نے خود کو پیش کیا ہوا ہے''۔

اور وہ شخص یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے پاس موجود اجر و ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس کلمے کے عوض میں ایک ہزار نیکیاں نوٹ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

نوع آخر
(تسبیح کی) ایک اور قسم

2433 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رجل عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حمدا کثیرا طیبا مُبَارَکًا فِیْہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صَاحب الْکَلِمَۃ فسکت الرجل وَرَای انہ قد ھجم من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی شَیْءٍ یکرھہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ھُوَ فَاِنَّہٗ لم یقل اِلَّا صَوَابا فَقَالَ الرجل انا قلتھا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرْجُو بھَا الْخَیْر فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لقد رَاَیت ثَلَاثَۃ عشر ملکا یبتدرُوْنَ کلمتك اَیھم یرفعھا اِلَی اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد' جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا شخص کون ہے' تو وہ شخص خاموش رہا وہ یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ناگواری کا اظہار کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کون ہے' اس نے درست بات کہی ہے' تو اس شخص نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یا رسول اللہ! اور میں نے ان کے ذریعے بھلائی کی امید رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تمہارے کلمات کی طرف لپک کر آئے کہ ان میں کون ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے کے جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے

2434 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کنت مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسا فِی الْحلقَۃ اِذْ جَاءَ رجل فَسلم علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْم فَقَالَ السَّلَام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃ اللّٰہ فَرد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃ اللّٰہ وَبَرَکَاتہ فَلَمَّا جلس الرجل قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ حمدا کثیرا طیبا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یحب رَبنَا اَن یحمد وَیَنْبَغِی لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیفَ قلت فَرد عَلَیْہِ کَمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لقد ابتدرھا عشرَۃ اَمْلَاك کلھم حَرِیص علی اَن یکتبھَا فَمَا دروا کَیفَ یکتبونھا حَتّٰی رفعوھا اِلٰی ذِی الْعِزَّۃ فَقَالَ اکتبوھا کَمَا قَالَ عَبدِی

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ ثِقَات وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَ کَمَا یحب رَبنَا ویرضی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اسی

دوران ایک شخص آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو اور حاضرین کو سلام کیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور وہ ایسی ہو کہ جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو کہ اس کی (اس طرح سے) حمد بیان کی جائے اور وہ اس کی شان کے لائق ہو''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا کلمات پڑھے ہیں' اس نے جو کلمات پڑھے تھے' نبی اکرم ﷺ کے سامنے وہ دہرا دیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بارہ فرشتے اس کی طرف لپکے تھے وہ سب اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ وہ ان کلمات کو نوٹ کر لیں' لیکن پھر انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ انہیں کیسے نوٹ کریں؟ یہاں تک کہ وہ ان کلمات کو لے کر رب العزت کی بارگاہ میں پہنچ گئے' تو پروردگار نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کرو' جس طرح میرے بندے نے یہ کہے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(وہ حمد ایسی ہو) جس کو ہمارا پروردگار پسند کرے اور اس سے راضی ہو''۔

نوع منه

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2435 - عَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل الْحَمْدُ لِلّٰهِ كثيرا فأعظمها الْملك اَن يَكْتُبهَا فراجع فِيهَا ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اُكْتُبهَا كَمَا قَالَ عَبدِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ فِيهِ نظر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے یہ کہا: ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو''۔ تو فرشتے کو یہ بات بہت بڑی لگی کہ اس کو نوٹ کرے' اس نے اس بارے میں اپنے پروردگار سے رجوع کیا' تو پروردگار نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کر لو' جس طرح میرے بندے نے یہ پڑھے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

2436 - وروى اَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان من طَرِيق عَطِيَّة عَنْ اَبِي سعيد مَرْفُوعًا اَيْضًا اِذا قَالَ العَبْد الْحَمْدُ لِلّٰهِ كثيرا قَالَ اللّٰه تَعَالَى اكتبوا لعبدي رَحْمَتي كثيرا

❀❀ ابوشیخ اور ابن حبان نے عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی

ہے:

''جب بندہ الحمدللہ کثیرا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میری بہت سی رحمت کو نوٹ کرلو''

نوع آخر

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2437 - عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نزل عَلَیْهِ جِبْرَائِیل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ یَا مُحَمَّد اِذا سرك اَن تعبد اللّٰه لَیْلَة حق عِبَادَته اَوْ یَوْمًا فَقل اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد حمدا كثيرا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهى لَهُ دون علمك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهى لَهُ دون مشيئتك وَلَك الْحَمد حمدا لَا آخر لقائله اِلَّا رضاك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ لم أكتبه اِلَّا هٰكَذَا وَفِيْه انْقِطَاع بَیْن عَلیّ وَمَنْ دونه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ کو یہ بات پسند آئے کہ آپ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں جیسے اس کی عبادت کا حق ہے یا دن کے وقت اس طرح عبادت کریں تو یہ کلمات اس طرح پڑھیں:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو اور تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ جس کی انتہاء تیرے علم کے علاوہ نہ ہو اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ تیری مشیت کے علاوہ اس کی اور کوئی انتہاء نہ ہو اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ اس کو پڑھنے والے کے لئے تیری رضامندی کے علاوہ اور کوئی نتیجہ نہ ہو''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو اسی طرح نوٹ کیا اور اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعد کے راوی کے درمیان ہے۔

9 - التَّرْغِیْب فِیْ قَوْل لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ

قَالَ المملي رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قد تقدم قَرِیْبًا فِیْ اَحَادِیْث کَثِیْرَة ذكر لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه مِنْهَا حَدِیْث اَبِیْ هُرَیْرَة وَحَدِیْث أم هانیء وَحَدِیْث اَبِیْ سعید وَحَدِیْث عبد اللّٰه بن عَمْرو وَحَدِیْث اَبِیْ الْمُنْذر وَغَیْرهَا فاغنى قربهَا عَن اِعَادَتهَا

باب: لاحول ولاقوۃ الاباللہ کے پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے ایسی بہت سی احادیث گزر چکی ہیں جن میں لاحول ولاقوۃ الاباللہ کا ذکر ہوا ہے۔

ان احادیث میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے اوراس کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں اور یہ کچھ پہلے گزری ہیں اس لئے ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے

2438 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قل لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2439 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلی الْعَظِیْم فَاِنَّهَا من كنز الْجنَّة

قَالَ مَكْحُوْل فَمَنْ قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجا من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ كشف اللّٰه عَنْهُ سَبْعِیْنَ بَابا من الضّر اَدْنَاهن الْفقر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِمُتَّصِل

مَكْحُوْل لم يسمع من اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَزَّار مطولا ورفعا: وَلَا ملْجا من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ

ورواتهما ثِقَات مُحْتَج بهم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح وَلَا عِلّة لَهٗ وَلَفْظِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اعلمك اَوْ اَلا ادلك على كلمة من تَحت الْعَرْش من كنز الْجنَّة تقول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَیَقُوْلُ اللّٰه اسلم عَبدِی واستسلم

وَفِیْ رِوَایَة لَهٗ وصححها اَیْضًا قَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلا ادلك على كنز من كنوز الْجنَّة قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجا وَلَا منجی من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ-ذكره فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

مکحول بیان کرتے ہیں: جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جائے پناہ صرف اسی کی ذات ہے"۔

تو اللہ اس سے نقصان کے 70 دروازے دور کردیتا ہے جن میں سے سب سے کمتر غربت ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ایک ایسی حدیث ہے جس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ مکحول نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے

امام نسائی اور امام بزار نے اس روایت کو طویل اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں کلمات ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' جائے پناہ صرف اسی کی ذات ہے''۔

ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے۔

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں تعلیم نہ دوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں تمہاری رہنمائی اس کلمے کی طرف نہ کروں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے تم یہ پڑھو لاحول ولاقوۃ الا باللہ' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے تسلیم کیا اور نیکی کی''۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے ابوہریرہ! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' جائے پناہ اور جائے نجات صرف اسی کی ذات ہے''۔

انہوں نے اس کا ذکر ایک حدیث میں کیا ہے۔

2440 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ دَوَاء من تِسْعَة وَتِسْعين دَاءِ أيسرها الْهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل فِيْ اِسْنَادُهُ بشر بن رَافع اَبُو الأسباط وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے' تو یہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے' جن میں سے سب سے ہلکی (تکلیف) شدید غم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بلکہ اس کی سند میں بشر بن رافع ابواسباط نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

2441 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أدلك على بَاب

من اَبْوَاب الْجنَّة قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا انه قَالَ اَلا أدلك على كنز من كنوز الْجنَّة

وَاِسْنَادُهُ صَحِيْح اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاِن عَطاءِ بن السَّائِب ثِقَة وَقد حدث عَنْهُ حَمَّاد بن سَلمَة قبل اخْتِلَاطه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ (پڑھنا ہے)''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟''

اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند بھی صحیح ہوگی' کیونکہ عطاء بن سائب نامی راوی ثقہ ہے' حماد بن سلمہ نے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے اس کے حوالے احادیث نقل کی ہیں۔

2442 - وَعَنْ قيس بن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدمه

قَالَ فَاَتى عَلَيّ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد صليت رَكْعَتَيْنِ فضربني بِرجلِهِ وَقَالَ اَلا أدلك على بَاب من اَبْوَاب الْجنَّة قلت بلٰى قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ قیس بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے اس وقت دو رکعت ادا کی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ) لاحول ولاقوۃ الاباللہ (پڑھنا ہے)''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2443 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة أسرى بِهٖ مر على اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ من مَعَك يَا جِبْرَائِيل قَالَ هٰذَا مُحَمَّد فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام يَا مُحَمَّد مر أمتك فليكثروا من غراس الْجنَّة فَاِن تربتها طيبَة وأرضها وَاسِعَة قَالَ وَمَا غراس الْجنَّة قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

وَرَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنيَا فِى الذكر وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيثِ ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَكثرُوا من غراس الْجَنَّة فَاِنَّهُ عذب مَاؤُهَا طيب ترابها فَاَكثرُوا من غراسها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غراسها قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج کروائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے ہوا انہوں نے دریافت کیا: اے جبریل! تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے حضرت محمد! آپ اپنی امت کو یہ حکم دیں کہ جنت میں بکثرت پودے لگائیں کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے اور زمین وسیع ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جنت میں پودے لگانے سے مراد کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھنا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن ابی دنیا نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الذکر میں اور امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں بکثرت پودے لگاؤ! کیونکہ اس کا پانی میٹھا ہے اور مٹی پاکیزہ ہے تو تم لوگ اس میں بکثرت پودے لگاؤ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس میں پودے لگانے سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ کلمات پڑھو:)

''جو اللہ نے چاہا (وہی ہوگا) اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

2444 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِى خلف النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لى يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على كنز من كنوز الْجَنَّة قلت بلَى قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِىْ الدُّنيَا وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتا ہوا جارہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ (یہ جنت کا خزانہ ہے)''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2445 - وَرُوِىَ عَن عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَنعم اللّٰه عَلَيْهِ نعْمَة فَاَرَادَ بقاءها فليكثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے اور وہ اس نعمت کی بقاء کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے بکثرت لاحول ولاقوۃ

الاباللہ پڑھنا چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2446 - وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ إِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَالِكٌ الْاَشْجَعِيُّ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أسر ابْنِي عَوْف فَقَالَ أرسل إِلَيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرك أَن تكْثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَأَتَاهُ الرَّسُول فَأخبرهُ فأكب عَوْف يَقُولُ لَا حول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانُوْا قد شدوه بالقد فَسقط الْقد عَنْهُ فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِنَاقَة لَهُمْ فركبها فَأقبل فَإِذَا هُوَ بسرح الْقَوْم فصاح بهم فاتبع آخرهَا أَولهَا فَلَمْ يفجأ أَبَوَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يُنَادى بِالْبَابِ فَقَالَ أَبوهُ عَوْف وَرب الْكَعْبَة فَقَالَت أمه واسوأتاه وعَوْف كئيب بالم مَا فِيْهِ من الْقد فَاسْتَبق الْاَب وَالْخَادِمِ إِلَيْهِ فَإِذَا عَوْف قد مَلأ الفناء إبلا فقص على أَبِيه أمره وَأمر الْإِبِل فَأتى أَبوهُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأخبرهُ بِخَبَر عَوْف وَخبر الْإِبِل فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَع بهَا مَا أَحْبَبْت وَمَا كنت صانعا بإبلك وَنزل: " وَمَنْ يتق اللّٰه يَجْعَل لَهُ مخرجا وَيَرْزقهُ من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ يتوكل على اللّٰه فَهُوَ حَسبه"-الطَّلَاق

رَوَاهُ آدم بن أَبِي إِيَاس فِي تَفْسِيره وَمُحَمّد بن إِسْحَاق لم يدْرك مَالِكًا

❀❀ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے میرے بیٹے عوف کو قیدی بنالیا گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو پیغام بھیجو کہ اللہ کے رسول تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھو! قاصد ان کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو عوف نے مسلسل لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھنا شروع کردیا ان لوگوں نے انہیں کسی چیز کے ذریعے باندھا ہوا تھا' تو وہ اس بندش کو کھول کر وہاں سے نکل آئے ان لوگوں کی وہاں ایک اونٹنی کھڑی ہوئی تھی وہ اس پر سوار ہوئے اور واپس آگئے ان لوگوں نے چیخ کر ان کا پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھر پہنچ گئے گھر کے دروازے پر پہنچ کر انہوں نے پکارا تو ان کے والد نے کہا یہ تو عوف ہے رب کعبہ کی قسم! ان کی والدہ نے کہا: آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ عوف تو اس وقت بندش میں بندھا ہوا ہوگا' تو ان کے والد اور خادم دروازے کی طرف آئے' تو باہر حضرت عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے' اور پورے صحن میں اونٹ موجود تھے' انہوں نے اپنے والد کو پورا واقعہ سنایا' اور اونٹ کا واقعہ سنایا' تو ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی صورت حال کے بارے میں اور اونٹوں کے واقعہ کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان اونٹوں کے بارے میں جو چاہو کرو میں تمہارے اونٹوں کے بارے میں کچھ نہیں کروں گا' اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی پیدا کردیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے' تو وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے"۔

یہ روایت آدم بن ابوایاس نے اپنی تفسیر میں نقل کی ہے' اور ابواسحاق نامی راوی نے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

22 - التَّرْغِيْب فِيْ أذكار تقال بِاللَّيْلِ وَالنَّهار غير مُخْتَصَّة بالصباح والمساء

باب: رات اوردن میں پڑھے جانے والے مختلف اذکار کے بارے میں ترغیبی روایات جوصبح یا شام کے وقت مخصوص نہیں ہیں

2447 - عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ بالآيتين من آخر سُوْرَة البَقَرَة فِیْ لَيْلَة كفتاه

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة كفتاه اَی اَجْزَاَتَاهُ عَن قِيَام تِلْكَ اللَّيْلَة وَقِيْلَ كفتاه مَا يكون من الْآفَات تِلْكَ اللَّيْلَة وَقِيْلَ كفتاه من كل شَيْطَان فَلَا يقربهُ ليلته وَقِيْلَ مَعْنَاهُ حَسبه بهما فضلا وَاَجرا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه بَاب ذكر أقل مَا يجزىء من الْقِرَاءَة فِیْ قِيَام اللَّيْل ثُمَّ ذكره وَهٰذَا ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرلے گا تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی اس سے مراد یہ ہے کہ اس رات کے نوافل ادا کرنے کے لئے اس کی جگہ کفایت کر جائیں گی ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ یہ دونوں اس کے لئے اس رات کی آفات کے مقابلے میں کافی ہوں گی ایک قول کے مطابق یہ دونوں اس کے لئے ہر قسم کے شیطان سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی اس رات میں شیطان اس کے پاس نہیں آسکے گا ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ فضیلت اور اجر کے اعتبار سے یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ''باب: رات کے نوافل میں کم از کم کتنی مقدار کفایت کرے گی'' ذکر کیا ہے' اور پھر یہ روایت ذکر کی ہے' اور یہ مفہوم ظاہر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2448 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ يس فِیْ لَيْلَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه غفر لَهٗ

رَوَاهُ ابْن السّنی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

2447-صحيح البخاری' كتاب فضائل القرآن' باب فضل سورة البقرة' حديث: 4727صحيح البخاری' كتاب فضائل القرآن' باب : فی كم يقرأ القرآن' حديث: 4767مستخرج أبی عوانة' مبتدأ فضائل القرآن' باب الخبر الموجب قراءة القرآن فی شهر' حديث: 3157مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب صلاة العيدين' باب تعليم القرآن وفضله' حديث: 5827السنن الكبرٰی للنسائی' كتاب فضائل القرآن' الآيتان من آخر سورة البقرة' حديث: 7755السنن الكبرٰی للبيهقی' كتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع' باب : كم يكفی الرجل من قراءة القرآن فی ليلة ؟' حديث: 4423مسند الحميدی' أحاديث أبی مسعود الأنصاری رضی الله عنه' حديث: 439

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سورۂ یٰسین پڑھ لیتا ہے' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔
یہ روایت امام ابن سنی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2449 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ من قرَاَ عشر آیات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص رات کے وقت دس آیات کی تلاوت کرلے گا' اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا''
یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2450 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قرَاَ عشر آیَات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین وَمَنْ قَرَاَ مائَة آیَة کتب لَهُ قنوت لَیْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتی آیَة کتب من القانتین وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آیَة کتب من العابدین وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آیَة کتب من الحافظین وَمَنْ قَرَاَ سِتمائَة آیَة کتب من الخاشعین وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آیَة کتب من المخبتین وَمَنْ قَرَاَ ألف آیَة أصبح لَهُ قِنْطَار وَالْقِنْطَار ألف وَمِائتَا اُوقِیَّة وَالْاُوقِیة خَیْرٌ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض اَوْ قَالَ خَیْرٌ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ ألفی آیَة کَانَ فِی الموجبین

امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص رات کے وقت' دس آیات کی تلاوت کرلیتا ہے' اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا' جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے طور پر ہوتا ہے' جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کے لئے رات کے نوافل ادا کرنے کا ثواب نوٹ ہوتا ہے' جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار قانتین میں ہوتا ہے جو شخص چار سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار عابدین میں ہوتا ہے' جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار حفاظت کرنے والوں میں ہوتا ہے' جو شخص چھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار خشوع رکھنے والوں میں ہوتا ہے' جو شخص آٹھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے' اس کا شمار ''مخبتین'' میں ہوتا ہے' جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' تو اس کے لئے ایک قنطار کا اجر ہوتا ہے' اور ایک قنطار' بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے' اور ان میں سے ایک اوقیہ' آسمان اور زمین کے درمیان موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان تمام چیزوں سے بہتر ہوتا ہے' جن پر سورج طلوع ہوتا ہے' اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کرلیتا ہے' تو یہ واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے''۔

2451 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيعجزُ اَحَدُكُمْ اَن يقْرأ ثلث الْقُرْآن فِیْ لَيْلَة فشق ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا اَيّنَا يُطيق ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اللّٰه الْوَاحِد الصَّمد ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لے؟ لوگوں کو یہ بات مشکل محسوس ہوئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2452 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ كل يَوْم مِائَتي مرّة قل هُوَ اللّٰه اَحَد مُحي عَنْهُ ذُنُوْب خمسين سنة اِلَّا اَن يكون عَلَيْهِ دين

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ ثَابت عَنْ اَنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا' اس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیے جائیں گے البتہ اگر اس کے ذمہ قرض ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ یہ روایت غریب ہے۔

2453 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْملك كل لَيْلَة مَنعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بهَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نسميها الْمَانِعَة وَاِنَّهَا فِیْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سُوْرَة من قَرَاَ بهَا فِیْ لَيْلَة فَقَدْ اَكثر واطاب

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ جو شخص رات کے وقت روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سورت کو ''المانعہ'' (روکنے والی) کا نام دیتے تھے اور یہ اللہ کی کتاب میں موجود ایک سورت ہے' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لے گا' وہ زیادہ اور عمدہ کام کرے گا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2454 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ فِیْ لَيْلَة فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَة ربه اَحَدًا - الْكَهْف - كَانَ لَهٗ نور من

عدن ابين اِلٰى مَكَّة حشوه الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا فَرْوَة الْاَسدی لم یرو عَنْهُ فِیْمَا اَعْلَمُ غیر النَّضر بن شُمَیْل

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت یہ آیت تلاوت کر لے:

- ''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو اسے نیک عمل کرنا چاہیے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں بنانا چاہیے''

تو یہ چیز اس کے لئے عدن سے لے کر مکہ تک نور بن جائے گی اور فرشتے اسے ڈھانپ لیں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوفروہ اسدی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ میرے علم کے مطابق نضر بن شمیل کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

2455 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ كل لَيْلَة سُوْرَة الْوَاقِعَة لم تصبه فاقة وَفِي المسبحات آيَة كالف آيَة

ذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل وَذكره اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ فِيْ كِتَابِهِ بِغَيْرِ اِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے گا اسے فاقہ لاحق نہیں ہوگا اور مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیات کی مانند ہے''۔

اس روایت کو رزین نے اپنی ''جامع'' میں نقل کیا ہے میں نے اصول میں سے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا ابوالقاسم اصبہانی نے اپنی کتاب میں اس کو کسی سند کے بغیر نقل کیا ہے۔

2456 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الدُّخان فِیْ لَيْلَة أصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ الف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالدَّارَقُطْنِيّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ للدارقطني: من قَرَاَ سُوْرَة يس فِیْ لَيْلَة أصبح مغفورا لَهُ وَمَنْ قَرَاَ الدُّخان لَيْلَة الْجُمُعَة أصبح مغفورا لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے امام دارقطنی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص رات کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا تو اگلے دن وہ مغفرت یافتہ ہوگا' اور جو شخص شب جمعہ میں سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا تو اگلے دن وہ مغفرت یافتہ ہوگا''

2457 - وَعَنْ اَبِیْ الْمُنْذر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلمنِيْ افضل الْكَلَام قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذر قل لَا اِلَٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيي وَيُمِيت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مائَة مرّة فِيْ يَوْم فَإِنَّك يَوْمَئِذٍ أفضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت

الحَدِيْث رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ

حضرت ابوالمنذر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے کلام کی تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے' اس کے دست قدرت میں بھلائی ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تم روزانہ ایک سو مرتبہ اس کلمے کو پڑھ لو' تو یہ اس دن میں کیا جانے والا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو تمہارے پڑھے ہوئے کی مانند پڑھ لے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2458 - وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ مائَة مرّة فِيْ كل يَوْم لم يصبهُ فقر اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا عَن اَسد بن وداعة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا أسدا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ لے گا تو اسے کبھی بھی فقر لاحق نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابودنیا نے اسد بن وداعہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' اسد کے علاوہ' باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

2459 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلَٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير فِيْ يَوْم مائَة مرّة كَانَت لَهُ عدل عشر رِقَاب وكتبت لَهُ مائَة حَسَنَة ومحيت عَنهُ مائَة سَيِّئَة وَكَانَت لَهُ حرْزا من الشَّيْطَان يَوْمه ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِي وَلَمْ يَاْتِ اَحَد بِاَفْضَل مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَد عمل اكثر من ذٰلِك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَزَاد مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ: وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِيْ يَوْم مائَة مرّة حطت خطاياه وَلَوْ

كَانَت مثل زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ عمل اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور یہ کلمات اس کے لئے اس دن شام ہونے تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے' اور اس دن میں کسی نے بھی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں کیا ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو پڑھا ہو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' تو اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔

2460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه وَحده لَا شَرِيك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مِائَتي مرّة فِيْ يَوْم لم يسبقهُ اَحَد كَانَ قبله وَلَمْ يُدْرِكهُ اَحَد بعده اِلَّا من عمل بِاَفْضَل من عمله

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس سے پہلے کوئی سبقت لے کر نہیں گیا ہوگا' اور اس کے بعد کوئی شخص اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمہ پڑھا ہو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

2461 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عبد يَقُوْلُ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه مائَة مرّة اِلَّا بَعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَوَجهه كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر وَلَم يرفع يَوْمَئِذٍ لِاَحَدٍ عمل أفضل

من عمله اِلّا من قَالَ مثل قَوْلِه اَوْ زَادَ- رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص کا عمل' اُس شخص کے اِس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کلمہ کو اتنی ہی مرتبہ' یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2462 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انه نزل عَلَیْہِ جِبْرِیْل عَلَیْہِ السَّلَام فَقَالَ یَا مُحَمَّد اِن سرك اَن تعبد اللّٰہ لَیْلَة حق عِبَادَته فَقل اللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَكَ الْحَمد حمدا دَائِما لَا مُنْتَھی لَہٗ دون مشیئتك وَعند کل طرفَة عین اَوْ تنفس نفس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَلَفظِہٖ قَالَ یَا مُحَمَّد اِن سرك اَن تعبد اللّٰہ لَیْلًا حق عِبَادَته اَوْ یَوْمًا فَقل اللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَكَ الْحَمد حمدا لَا جَزَاء لقائله اِلَّا رضاك وَلَكَ الْحَمد عِنْد کل طرفَة عین اَوْ تنفس نفس

وَفِیْ اِسْنَادھما عَلِیّ بن الصَّلْت العامری لَا یحضرنی حَاله وَتَقَدَّمَ بِنَحْوِہٖ عِنْد الْبَیْھَقِیّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ رات کے وقت' اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں' جیسے اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے' اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو دائمی ہو اور تیری مشیت کے لئے علاوہ اس کی کوئی انتہاء نہ ہو' اور وہ (حمد) ہر پلک جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابوشیخ بن حبان نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ رات کے وقت یا دن کے وقت اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں جو اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے' اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے ایسی حمد جس کے پڑھنے والے کی جزا تیری رضامندی کے علاوہ اور کچھ نہ ہو اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے جو ہر پلک جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت ہو''۔

ان دونوں کی سند میں علی بن صلت عامری نامی راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے' اس کی مانند ایک روایت

امام بیہقی کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1 - التَّرْغِيب فِيْ آيَات وأذكار بعد الصَّلَوَات المكتوبات

باب: فرض نمازوں کے بعد کچھ آیات اوراذکار پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2463 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اَتوا رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذهب اَهْلِ الدُّثُور بالدرجات العلى وَالنَّعِيم الْمُقِيم قَالَ وَمَا ذَاك قَالُوْا يصلونَ كَمَا نصلى وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نتصدق ويعتقون وَلَا نعتق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افلا أعلمكُمْ شَيْئًا تدركون بِهِ من سبقكم وتسبقون بِهِ من بعدكم وَلَا يكون اَحَد أفضل مِنْكُمْ اِلَّا من صنع مثل مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تسبحون وتكبرُوْنَ وتحمدون دبر كل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مرّة قَالَ اَبُوْ صَالح فَرجع فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِلٰى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سمع اِخْوَانَنَا اَهْلِ الْاَمْوَال بِمَا فعلنَا فَفَعَلُوْا مثله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فضل اللّٰه يؤتيه من يَشَاء

قَالَ سمي فَحدثت بعض اَهلِيْ بِهٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ وهمت اِنَّمَا قَالَ لَكَ تسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وتحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وتكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ قَالَ فَرَجَعت اِلٰى اَبِیْ صَالح فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَاَخذ بيدى فَقَالَ اللّٰه أكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه اللّٰه أكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه حَتّٰى يبلغ من جَمِيعهنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: مال دارلوگ بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کی وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں' جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں' لیکن وہ صدقہ کر لیتے ہیں' اور ہم صدقہ نہیں کرتے' وہ غلام آزاد کردیتے ہیں' اور ہم غلام آزاد نہیں کرتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس کی تعلیم نہ دوں' جس کے ذریعے تم اس تک پہنچ جاؤ' جو تم سے آگے نکل چکا ہوٴ اور تم ان لوگوں سے آگے نکل جاؤ' جو تم سے پیچھے ہوں' اور کسی بھی شخص کا عمل تمہارے عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے وہی عمل کیا ہو' جو تم نے کیا ہوگا؟ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33،33 مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو!

ابوصالح نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد دوبارہ غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے ہمارے مال دار بھائیوں نے اس چیز کے بارے میں سنا' جو ہم عمل کرتے ہیں' تو انہوں نے بھی اس کی مانند عمل کرنا شروع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' وہ جس کو چاہتا ہے' عطا کر دیتا ہے''۔

ہی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو یہ حدیث بیان کی تو وہ بولے: تمہیں وہم ہوا ہے تمہارے استاد نے تمہارے سامنے یہ الفاظ نقل کیے تھے: 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا ہے اور 33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا ہے اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں ابوصالح کے پاس واپس گیا اور میں نے ان سے کہا: یہ صورت حال ہے تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اللّٰہ اکبر وَسُبْحَان اللّٰہ وَالْحَمْد للّٰہ اللّٰہ اکبر وَسُبْحَان اللّٰہ وَالْحَمْد للّٰہ تو انہوں نے یہ کلمات 33 مرتبہ پڑھے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2464 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لمُسْلِم اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سبح فِیْ دبر کل صَلَاۃ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَحمد اللّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَکبر اللّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ فَتلک تِسْعَۃ وَتسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ تَمام الْمِائَۃ لَا اِلَٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریک لَہٗ لَہُ الْملک وَلہ الْحَمد وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت لَہٗ خطایاہ وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاہُ مَالک وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحہٖ بِلَفْظ ھٰذِہٖ اِلَّا اَن مَالِکًا قَالَ غفرت لَہٗ ذُنُوْبہ وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفظِہٖ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَبُوْ ذَر یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذھب اَصْحَاب الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلونَ کَمَا نصلي وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوم وَلَھُمْ فضل اَمْوَال یتصدقون بھَا وَلَیْسَ لنا مَال نتصدق بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَر اَلا أعلمک کَلِمَات تدْرک بھَا من سَبَقَک وَلَا یلحقک من خَلفک اِلَّا من اَخذ بِمثل عَمَلک قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰہِ قَالَ تکبر اللّٰہ دبر کل صَلَاۃ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وَتَحْمَدہُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وتسبحہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ وتختمھا بِلَا اِلَٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحدہ لَا شریک لَہٗ لَہُ الْملک وَلہ الْحَمد وَھُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت ذنوبک وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنہ وَالنَّسَائِیّ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوِہٖ وَقَالَا فِیْہِ: فَاِذَا صلیتم فَقولُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مرّۃ وَالْحَمْد للّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ مرّۃ وَاللّٰہ اکبر اَرْبعا وَثَلَاثِیْنَ مرّۃ وَلَا اِلَٰہ اِلَّا اللّٰہ عشر مَرَّات فَاِنَّکُمْ تدرکون من سبقکم وَلَا یسبقکم من بعدکم

الدُّثُور بِضَم الدَّال الْمُھْملَۃ جمعہ دثر وَھُوَ المَال الْکثیر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمدللہ 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ 99 ہو جائیں گے پھر وہ 100 مکمل کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس شخص کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اگر چہ وہ سمند کے جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں ان لفاظ میں نقل کیا ہے تاہم امام مالک کے الفاظ یہ ہیں:

''اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' خواہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

(یعنی عربی کے الفاظ میں فرق ہے' مفہوم یہی ہے) یہی روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں' وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں' وہ بھی اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی مال موجود ہوتے ہیں جنہیں وہ صدقہ کر دیتے ہیں' اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لئے مال نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جن کے ذریعے تم اس شخص تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے نکل چکا ہو اور تمہارے پیچھے والا تم تک نہیں پہنچ پائے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے تمہارے عمل کی مانند عمل کو اختیار کیا ہو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو 33 الحمدللہ پڑھو 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور پھر اس کلمے کے ذریعے اسے ختم کرو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی خواہ وہ سمند کے جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم لوگ نماز ادا کر لو تو تم لوگ 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمدللہ 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو لا الہ الا اللہ 10 مرتبہ پڑھو' تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے نکل گیا ہو اور تمہارے بعد والا تم تک نہیں پہنچ پائے گا''

لفظ ''الدثور'' میں ذ پر پیش ہے یہ لفظ ''دثر'' کی جمع ہے' اس سے مراد بہت زیادہ مال ہونا ہے۔

2465 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دبر كل صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَسْبِيحَةً وَّثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَحْمِيدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَكْبِيرَةً

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بعد میں پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا رسوانہیں ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہر فرض نماز کے بعد انہیں پڑھنے والا (رسوانہیں ہوگا) 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر"

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2466 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما زوجه فَاطِمَة بعث مَعَهَا بخميلة ووسادة من اَدَم حشوها لِيف ورحيين وسقاء وجرتين فَقَالَ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لفاطمة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَات يَوْم وَاللّٰه لقد سنوت حَتّٰی اشتكيت صَدْرِی وَقد جَاءَ اللّٰه اَبَاك بسبی فاذهبی فاستخدميه فَقَالَت وَاَنا وَاللّٰه لقد طحنت حَتّٰی مجلت يداى فَاَتَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بك اَی بنية قَالَت جِئْت لاسلم عَلَيْك واستحييت اَن تساله وَرجعت فَقَالَ عَلِیّ مَا فعلت قَالَت استحييت اَن أساله فَاَتيَا جَمِيعًا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِیّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سنوت حَتّٰی اشتكيت صَدْرِی وَقَالَت فَاطِمَة قد طحنت حَتّٰی مجلت يداى وَقد جَاءَ ك اللّٰه بسبی وسعة فاخدمنا فَقَالَ وَاللّٰه لَا أُعْطِيكُم وأدع اَهْلِ الصّفة تطوی بطونهم من الْجُوْع لَا أجد مَا انفق عَلَيْهِمْ وَلٰكِن أبيعهم وَأُنْفق عَلَيْهِمْ أثمانهم فَرَجَعَا فَاَتَاهُمَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد دخلا فِیْ قطيفتهما اِذا غطت رؤوسهما تكشفت أقدامهما وَاِذَا غطت أقدامهما تكشفت رؤوسهما فثارا فَقَالَ مَكَانكُمَا ثُمَّ قَالَ الا أخبركما بِخَير مِمَّا سألتمانی قَالَا بلٰی قَالَ كَلِمَات علمنيهن جِبْرَائِيل فَقَالَ تسبحان اللّٰه فِیْ دبر كل صَلَاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا فَاِذَا أويتما اِلٰی فراشكما فسبحا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبرا اَرْبعا وَثَلَاثِينَ قَالَ عَلِیّ كرم اللّٰه وَجهه فَوَاللّٰهِ مَا تركتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْن الكوا وَلَا لَيْلَة صفّين فَقَالَ قاتلكم اللّٰه يَا اَهْلِ الْعرَاق وَلَا لَيْلَة صفّين

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَتقدم فِيمَا يَقُوْلُ اِذا اَوَی اِلٰی فرَاشه بِغَيْر هٰذَا السِّيَاق وَفِیْ هٰذَا السِّيَاق مَا يستغرب وَاِسْنَادُهُ جيد وَرُوَاته ثِقَات وَعَطاء بن السَّائِب ثِقَة وَقد سمع مِنْهُ حَمَّاد بن سَلمَة قبل اخْتِلَاطه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الخميلة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَكسر الْمِيم كسَاء لَهُ خمل يَجْعَل غَالِبا وَهُوَ القطيفة اَيْضًا من اَدَم بِفَتْح الْاَلف وَالدَّال اَی من جلد وَقِيلَ من جلد اَحْمَر رحيين بِفَتْح الرَّاء والحاء وَتَخْفِيف الْيَاء مثنی رحی وَقَوْلِهِ سنوت بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَالنُّوْن اَی أستقيت من الْبِئْر فَكنت مَكَان السانية وَهِی النَّاقة الَّتِیْ تسقی عَلَيْهَا الأرضون وَقَوْلِهِ فاستخدميه اَی اساليه خَادِمًا وَكَذٰلِكَ قَوْلِهِ فأخدمنا بِكَسْر الدَّال اَی أعطنا خَادِمًا وَقَوْلها

مجلت یدای بِفَتْحِ الْجِیم وَکسرھَا اَی تقطعت من کَثْرَۃِ الطَّحْن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی شادی کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک بستر اور ایک تکیہ بھیجا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے اور دو چکیاں تھیں' ایک مشکیزہ تھا اور دو گھڑے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ایک دن کہا: اللہ کی قسم! تمہیں اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ مجھے اس سے پریشانی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو قیدی عطا کیے ہیں' تم جاؤ! اور ان سے کوئی خدمت گزار مانگ لو! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں چکی پیستی ہوں' یہاں تک کہ میرے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی تم کس سلسلے میں آئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ کو سلام کرنے کے لئے آئی ہوں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات سے شرم آ گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگیں' وہ ایسے ہی واپس چلی گئیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بنا؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتے ہوئے شرم آ گئی پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کنویں سے پانی بھر کے لانا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں درد کی شکایت ہو گئی ہے' اور فاطمہ کا یہ کہنا ہے کہ اسے چکی پیسنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی عطا کیے ہیں' اور گنجائش عطا کی ہے' تو آپ ہمیں کوئی خدمت گزار دے دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں تم لوگوں کو دے دوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر کی طرف گئے ہوئے ہیں مجھے اتنی گنجائش نہیں ملتی کہ میں ان پر خرچ کروں میں ان غلاموں کو فروخت کروں گا' اور ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس آ گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے ہاں تشریف لائے اس وقت یہ دونوں بستر پر لیٹ چکے تھے ان کے اوڑھنے کا کپڑا ایسا تھا کہ اگر سر کو ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں کو ڈھانپتے تھے تو سر کھل جاتا تھا یہ دونوں اٹھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو مجھ سے مانگا ہے کیا میں تمہیں' اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان دونوں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور جب بستر پر آنے کے لئے لیٹو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کلمات سنے ہیں' اس کے بعد سے میں نے کبھی انہیں ترک نہیں کیا تو ابن کوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا جنگ صفین کی رات بھی ترک نہیں کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو برباد کرے' جنگ صفین کی رات بھی (میں نے ان کلمات کو پڑھنا ترک نہیں کیا)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے جو اس سیاق کے علاوہ ہے جس میں یہ مذکور ہے

''جب آدمی بستر پر جائے (تو ان کلمات کو پڑھے)''

اور اس سیاق کے ساتھ یہ روایت غریب ہے اس کی سند عمدہ ہے اس کے راوی ثقہ ہیں عطاء بن سائب نامی راوی ثقہ ہے حماد بن سلمہ نے اس کے اختلاط کا شکار ہونے پہلے اس سے سماع کیا تھا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الخمیلہ'' میں 'خ' پر زبر ہے اور 'م' پر زیر ہے اس سے مراد ایسی چادر ہے جو روئیں دار ہو عام طور پر اسے اوپر اوڑھنے کے لئے لیا جاتا ہے یہ چمڑے سے بنتی ہے اور ایک قول کے مطابق یہ سرخ چمڑے سے بنتی ہے۔

''رحیین'' میں 'ر' اور 'ح' پر زبر ہے اور 'ی' پر تخفیف ہے یہ لفظ ''رحی'' کا تثنیہ ہے روایت کے لفظ ''سنوت'' میں 'س' پر زبر ہے اور اس کے بعد 'ن' ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میں کنویں سے پانی بھر کے لاتا ہوں تو میں سانیہ کی طرح ہوں یہ وہ اونٹنی ہے جس پر پانی لاد کر لایا جاتا ہے متن کے لفظ ''فاستخدمیہ'' سے مراد یہ ہے کہ تم ان سے خادم مانگو اسی طرح روایت کے یہ الفاظ ''فخدمنا'' میں 'د' پر زیر ہے یعنی آپ ہمیں خادم عطا کریں اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ ''مجلت یدای'' اس میں ج پر زبر ہے اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بکثرت آٹا پیسنے کی وجہ سے وہ پھٹ گئے ہیں۔

2467 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يحصيهما عبد اِلَّا دخل الْجَنَّة وهما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح اللّٰه اَحَدُكُمْ دبر كل صَلَاة عشرا وَيَحْمَدهُ عشرا ويكبره عشرا فَتلك مائَة وَخَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ وَألف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان اِذا اَوَى اِلَى فرَاشه يسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة بِاللِّسَانِ وَألف فِي الْمِيْزَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيكُمْ يعْمل فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته اَلفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة قَالَ عبد اللّٰه رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدهن بِيَدِهِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ لَا تحصيها قَالَ يَاْتِيْ اَحَدُكُمُ الشَّيْطَان وَهُوَ فِيْ صَلَاته فَيَقُوْلُ لَهُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا ويأتيه عِنْد مَنَامه فينومه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ المملي رَوَوْهُ كلهم عَنْ حَمَّاد بن زيد عَنْ عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عبد اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں اگر بندہ اختیار کرلے گا تو وہ جنت میں جائے گا یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمدللہ دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے پھر جب آدمی بستر پر جائے تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ زبان پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص روزانہ دن اور رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کررہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آدمی انہیں کیوں نہیں پڑھ پائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو شیطان اسے کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کرو' اسی طرح جب آدمی سونے لگتا ہے' تو شیطان اس کے پاس آتا ہے' اور اسے سلا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے عطاء بن سائب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2468 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آیَةَ الْكُرْسِیّ دبر كل صَلَاة لم یمنعهُ من دُخُول الْجَنَّة اِلَّا اَن یَمُوت

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ باسانید اَحدهَا صَحِیح

وَقَالَ شَیخنَا اَبُو الْحسن هُوَ علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان فِیْ كتاب الصَّلَاة وَصَححهُ

وَزَاد الطَّبَرَانِیّ فِیْ بعض طرقه وَقل هُوَ اللّٰه اَحد-وَاِسْنَادهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَة جید اَیضا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا' اس کے جنت میں داخل ہونے کے لئے رکاوٹ صرف یہ ہوگی' کہ وہ انتقال کرے''

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی سندوں کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے۔

ہمارے استاد ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے' امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے

امام طبرانی نے بعض طرق میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''(آیت الکرسی) اور سورۃ اخلاص پڑھے''

اس اضافی حصے کی سند بھی عمدہ ہے۔

2469 - وَعَنِ الْحسن بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آیَة الْكُرْسِیّ فِیْ دبر الصَّلَاة الْمَكْتُوبَة كَانَ فِیْ ذمَّة اللّٰه اِلَی الصَّلَاة الْاُخْرَی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے' تو وہ اگلی نماز پڑھنے تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2470 - وَعَنْ اَبِیْ کثیر مولی بنی ھاشم انه سمع اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَلِمَات من ذکرھن مائة مرّة دبر کل صَلَاة اللّٰه أکبر وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهٗ وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ لَو کَانَت خطایاه مثل زبد الْبَحْر لمحتهن

رَوَاهُ اَحْمد - وَهُوَ مَوْقُوْف

❀❀ ابوکثیر' جو بنوہاشم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کچھ کلمات ایسے ہیں' جو شخص ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ ان کو پڑھ لیتا ہے' تو اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ جتنے ہوں پھر بھی یہ کلمات ان گناہوں کو مٹا دیتے ہیں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''الله اکبر سبحان الله الحمدلله لا اله الا الله وحده لاشریك له لاحول ولاقوة الابالله''

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

2471 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن اَرقم عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ دبر کل صَلَاة سُبْحَانَ رَبك رب الْعِزَّة عَمَّا یصفونَ وَسَلَام علی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْد للّٰه رب الْعَالمین فَقَدْ اکتال بالجریب الْاَوْفی من الْاَجر - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ عبداللہ بن ارقم' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تمہارا پروردگار' جو غلبے والا پروردگار ہے' وہ ہر عیب سے پاک ہے' ہر اس چیز سے' جو وہ (لوگ) اس کی صفت بیان کرتے ہیں' اور رسولوں پر سلام ہو' اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

تو وہ شخص اجر کا بھرا ہوا پیمانہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2472 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر الصَّلَاة سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ قَامَ مغفورا لَهٗ

رَوَاهُ الْبَزَّار عَنْ اَبِیْ الزهراء عَنْ اَنَسٍ وَسَنَده اِلٰی اَبِیْ الزهراء جید وَاَبُو الزهراء لَا أعرفهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو عظمت والا ہے' اور ہر طرح کی حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

تو وہ ایسی حالت میں اٹھتا ہے' کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' ابوزہراء کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور ابوزہراء تک ان کی سند عمدہ ہے' ابوزہراء نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

2473 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا بهؤلاء الْكَلِمَات اَوْ الدَّعْوَات فِيْ دبر كل صَلَاة مَكْتُوبَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة مني يَوْم الْقِيَامَة اللّٰهُمَّ اعط مُحَمَّدًا الْوَسِيلَة وَاجعَل فِي المصطفين محبته وَفِي العالين دَرَجَته وَفِي المقربين دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے' تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور منتخب لوگوں میں ان کی محبت کو اور بلند مرتبے کے لوگوں میں ان کے درجہ کو' اور مقرب لوگوں میں' ان کے ٹھکانے کو بنادے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

2474 - وَرُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر كل صَلَاة اسْتَغْفر اللّٰه وَاَتُوب اِلَيْهِ غفر لَهُ وَاِن كَانَ فر من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد ''استغفر اللہ واتوب الیہ'' (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں) پڑھتا ہے' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2475 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ يَا مُعَاذ وَاللّٰه اِنِّي لَاُحبك فَقَالَ لَهُ مُعَاذ بِاَبِي اَنْت وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنا وَاللّٰه اُحبك قَالَ اُوصِيك يَا مُعَاذ لَا تدعن فِيْ دبر كل صَلَاة اَن تَقول اللّٰهُمَّ اَعنِّي على ذكرك وشكرك وَحسن عبادتك وَاَوصى بذلك مُعَاذ

الصنابحي وَاوصى بهَا الصنابحي اَبَا عبد الرَّحْمٰن وَاوصى بهَا عبد الرَّحْمٰن عقبَة بن مُسْلِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں تلقین کررہا ہوں' تم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھنا کبھی ترک نہ کرنا:

''اے اللہ! تو اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں' میری مدد فرما''

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو ان کی تلقین کی تھی' صنابحی نے (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمٰن کو اس کی تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے (اپنے شاگرد) عقبہ بن مسلم کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْمَا يَقُوْله ويفعله من رأى فِيْ مَنَامه مَا يكره

باب: جب کوئی شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا پڑھنا چاہیے؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

2476 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِذا رأى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يكرهها فليبصق عَن يسَاره ثَلَاثًا وليستعذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم ثَلَاثًا وليتحول عَن جنبه الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے' جو اسے برا لگے' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور مردود شیطان

2476- صحيح مسلم' كتاب الرؤيا' حديث: 4295 صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرؤيا' ذكر الأمر لمن رأى في منامه ما يكره أن يتحول من' حديث: 6152 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب تعبير الرؤيا' حديث: 8253 سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب ما جاء في الرؤيا' حديث: 4389 سنن ابن ماجه' كتاب تعبير الرؤيا' باب من رأى رؤيا يكرهها' حديث: 3906 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الدعاء' ما يدعو به الرجل إذا رأى ما يكره' حديث: 28945 السنن الكبرى للنسائي' كتاب التعبير' إذا رأى ما يكره' حديث: 7400 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث: 14518 مسند عبد بن حميد' من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1048 مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 2207 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في الرؤيا التي هي نعمة من نعم الله تعالى' حديث: 4558

سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور پھر جس پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا' اسے تبدیل کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2477 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا رای اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبهَا فَاِنَّمَا هِیَ من اللّٰه فلیحمد اللّٰه عَلَیْهَا ولیحدث بِمَا رای وَاِذَا رای غیر ذٰلِكَ مِمَّا یکره فَاِنَّمَا هِیَ من الشَّیْطَان فلیستعذ بِاللّٰهِ من شَرها وَلَا یذکرهَا لاحَدٍ فَاِنَّهَا لَا تضره

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا لگے' تو یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اس شخص کو اس خواب پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور جس کے بارے میں وہ مناسب سمجھے اس کے سامنے وہ خواب بیان کر دینا چاہیے اور جب وہ اس کے علاوہ کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا اس شخص کو اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور کسی شخص کے سامنے اس خواب کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2478 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَة من اللّٰه والحلم من الشَّیْطَان فَمَنْ رای شَیْئًا یکرههُ فلینفث عَن شِمَاله ثَلَاثًا ولیتعوذ بِاللّٰهِ من الشَّیْطَان فَاِنَّهَا لَا تضره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَاِذَا رای مَا یکره فلیتعوذ بِاللّٰهِ من شَرها وَشر الشَّیْطَان ولیتفل عَن یَسَاره ثَلَاثًا وَلَا یحدث بهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لن تضره

ورویاه اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَفِیْه فَمَنْ رای شَیْئًا یکرههُ فَلَا یقصه علی اَحد ولیقم فَلیصل

الْحلم بِضَم الْحَاء وَسُکُون اللَّام وَبِضَمِّهَا هُوَ الرُّؤْیَا وبالضم والسکون فَقَط هُوَ رُؤْیَة الْجِمَاع فِی النّوم وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

قَوْلِهٖ فلیتفل بِضَم الْفَاء وَکسرهَا ای فلیبزق وَقِیْلَ التفل اَقل من البزق والنفث اَقل من التفل

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں' اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو شخص (خواب میں) کوئی ایسی چیز دیکھی جو اسے اچھی نہ لگے' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لینی چاہیے تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری اورامام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ابوسلمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: جب آدمی کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے تو اسے اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اپنے بائیں تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور وہ خواب کسی کو بیان نہیں کرنا چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''

ان دونوں حضرات نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی نہ لگے اسے وہ خواب کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے اور اُٹھ کر نماز ادا کر لینی چاہیے''

لفظ ''الحلم'' میں 'ح' پر پیش ہے'ل' ساکن ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد خواب ہے جب اسے پیش کے ساتھ یا ساکن طور پر پڑھا جائے تو اس وقت اس سے مراد خواب میں ناپسندیدہ صورت حال دیکھنا ہے اور یہاں یہی مفہوم مراد ہے۔

متن کے الفاظ ''فلیتفل'' اس میں 'ف' پر پیش ہے اور اس پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اسے تھوک دینا چاہیے ایک قول کے مطابق لفظ ''التفل'' ''بزق'' سے کم ہوتا ہے اور لفظ ''النفث'' لفظ ''التفل'' سے کم (تھوک کو) کہتے ہیں۔

3 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولهن من یأرق اَوْ یفزع بِاللَّیْلِ

جو شخص رات کے وقت گھبرا جائے اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہییں اس بارے میں ترغیبی روایات

2479 - عَن عَمْرو بن شُعَیْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فزع اَحَدُکُمْ فِی النّوم فَلْیقل أعوذ بِکَلِمَات اللّٰه التامات من غَضَبه وعقابه وَشر عباده وَمَنْ همزات الشَّیَاطِین وَاَن یحضرُوْن فَاِنَّهَا لن تضره

قَالَ وَکَانَ عبد اللّٰه بن عَمْرو یلقنها من عقل من وَلَده وَمَنْ لم یعقل کتبهَا فِیْ صك ثُمَّ علقها فِیْ عُنُقه رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَیْسَ عِنْده تخصیصها بِالنَّوْمِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نیند میں گھبرا جائے تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہییں:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے شیاطین کے پریشان کرنے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس موجود ہوں''

تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنی اولاد میں سے جو بھی بچہ سمجھدار ہوتا تھا اسے یہ کلمات سکھایا کرتے تھے اور جو سمجھدار نہیں ہوتا تھا اس کے لئے یہ کلمات کسی تحریر میں لکھ کر وہ تحریر اس کی گردن میں پہنا دیتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد، امام ترمذی نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم ان کی روایت میں صرف نیند کے وقت گھبرانے کی خصوصیت کا ذکر نہیں ہے۔

2480 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلنسائی قَالَ كَانَ خَالِدِ بْنُ الْوَلِيد رجلا يفزع فِيْ مَنَامه فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اضطجعت فَقل بِسم اللّٰه اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة فَذكر مثله

وَقَالَ مَالك فِي الْمُوَطَّا بَلغنِیْ اَن خَالِدِ بْن الْوَلِيد قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اروع فِیْ مَنَامِی فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقل -فَذكر مثله

وَرَوَاهُ اَحْمد عَن مُحَمَّد بن يحيى بن حبَان عَن الْوَلِيد بن الْوَلِيد اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اجد وَحْشَة قَالَ اِذا أخذت مضجعك فَقل -فَذكر مثله وَمُحَمّد لم يسمع من الْوَلِيد

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو نیند میں اکثر ڈر جایا کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لیٹو تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

امام مالک نے ''موطا'' میں یہ بات بیان کی ہے، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نیند میں ڈر جاتا ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)

امام احمد نے یہ روایت محمد بن یحییٰ بن حبان کے حوالے سے ولید بن ولید کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وحشت محسوس کرتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر جاؤ تو یہ پڑھو (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے، محمد یحییٰ نامی راوی نے ولید بن ولید سے سماع نہیں کیا ہے۔

2481 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث خَالِدِ بْن الْوَلِيد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُهاويل يَرَاهَا بِاللَّيْلِ حَالَتْ بَيْنه وَبَيْن صَلَاة اللَّيْل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَالِد

بْنِ الْوَلِيدِ الا اعلمك كَلِمَات تقولهن وَلَا تقولهن ثَلَاث مَرَّات حَتّٰى يذهب اللّٰه عَنْك ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْت وَاُمِي فَاِنَّمَا شَكَوْت هٰذَا اِلَيْك رَجَاء هٰذَا مِنْك قَالَ قل اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من غَضَبه وعقابه وَشر عباده وَمَنْ همزات الشَّيَاطِين وَاَن يحضرُوْن قَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ اَلبث اِلَّا لَيَالِيَ حَتّٰى جَاءَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْت وَاُمِي وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اتممت الْكَلِمَات الَّتِيْ علمتني ثَلَاث مَرَّات حَتّٰى اذهب اللّٰه عني مَا كنت اجد مَا اُبَالِيْ لَو دخلت على اَسد فِيْ خيسته بلَيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

خيسة الْاَسد بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَوْضِعه الَّذِيْ يأوى اِلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کے وقت خوف ناک خواب دیکھتے ہیں' اور یہ چیز ان کے لئے رات کے نوافل کی ادائیگی میں مشکل کا باعث بن جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد بن ولید! کیا میں تمہیں' ان کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم ان کلمات کو پڑھو گے' تمہارے تین مرتبہ ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے ہی' اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز رخصت کردے گا' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں نے آپ کی طرف سے ملنے والی' اسی چیز کی توقع میں' آپ کے سامنے یہ گزارش کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کی سزا سے' اس کے بندوں کے شر سے شیاطین کے پھونک مارنے سے' اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ راتیں گزرنے کے بعد' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے ان کلمات کو' جو آپ نے مجھے تعلیم دیے تھے ابھی مکمل تین مرتبہ نہیں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری وہ کیفیت ختم کردی' جو مجھے محسوس ہوتی تھی' اب مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے' اگر میں شیر کی کچھار میں رات کے وقت داخل ہو جاؤں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''خیسة الاسد'' میں 'خ' پر زیر ہے' اس سے مراد شیر کی کچھار ہے۔

2482 - وَعَنْ اَبِيْ التياح قَالَ قُلْتُ لعبد الرَّحْمٰن بن خنبش التَّمِيمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ كَبِيْرًا اَدْرَكْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم قلت كَيفَ صنع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة كادته الْجِنّ قَالَ اِن الشَّيَاطِين تحدرت تِلْكَ اللَّيْلَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْاَودية والشعاب وَفِيهِمْ شَيْطَان بِيَدِهِ شعلة من نَار يُرِيْدُ اَن يحرق بهَا وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهبط اِلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد قل قَالَ مَا اَقُوْل قَالَ قل اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من شَرّ مَا خلق

وذرأ وبرأ وَمَنْ شَرّ مَا ينزل من السَّمَاء وَمَنْ شَرّ مَا يعرج فِيهَا وَمَنْ شَرّ فتن اللَّيْل وَالنَّهَار وَمَنْ شَرّ كل طَارق إِلَّا طَارِقًا يطْرق بِخَير يَا رَحْمَن قَالَ فطفئت نارهم وَهَزَمَهُمْ الله تبَارك وَتَعَالَى

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى وَلكُلٍ مِنْهُمَا إِسْنَادٍ جَيِّد مُحْتَج بِهِ وَقد رَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّأ عَن يحيى بن سعيد مُرْسلا وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيث ابْن مَسْعُود بنحوه

خنبش هُوَ بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا نون سَاكِنة وباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة وشين مُعْجمَة

❀❀ ابوتیاح بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن خنبش تمیمی' جو عمر میں بڑے تھے' ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: جس رات جنات نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے' اس رات نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: اس رات کچھ جنات نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' وہ مختلف وادیوں اور گھاٹیوں کی طرف سے آئے تھے' ان کے درمیان شیطان تھا' جس کے پاس آگ کا شعلہ موجود تھا' وہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو جلانا چاہتا تھا' تو حضرت جبریل علیہ السلام اتر کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! آپ یہ کلمات پڑھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کیا کلمات پڑھوں؟ انہوں نے کہا: آپ یہ کلمات پڑھیں:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جسے اس نے پیدا کیا ہے' جسے اس نے بنایا ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے آسمان سے نازل کیا ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' اور رات اور دن کی آزمائشوں کے شر سے' اور ہر آنے والے کے شر سے' البتہ! اس آنے والے کا معاملہ مختلف ہے جو بھلائی لے کے آتا ہے' اے رحمان!''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں میں سے ہر ایک کی سند عمدہ ہے' اور ہر ایک سے استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت' امام مالک نے مؤطا میں یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''خنبش'' میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ن' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ش' ہے۔

2483 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه أَصَابَهُ أرق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أعلمك كَلِمَات إِذا قلتهن نمت قل اللّٰهُمَّ رب السَّمَوَات السَّبع وَمَا أظلت وَرب الْأَرْضين وَمَا أقلت وَرب الشَّيَاطِين وَمَا أضلت كن لي جارا من شَرّ خلقك أَجْمَعِينَ أَن يفرط عَليّ أحد مِنْهُم أَو أَن يطْغى عز جَارك وتبارك اسْمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَإِسْنَادُهُ جيد إِلَّا أَن عبد الرَّحْمَن بن سابط لم يسمع من خَالِد وَقَالَ فِي الْكَبِير عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا إِلَه غَيْرك

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ بُرَيْدَة بِاِسْنَادٍ فِيْهِ ضعف وَقَالَ فِيْ آخِره عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا اِلٰه غَيرك لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت

❀❀ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں خوف کا سامنا ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں؟ کہ اگر تم انہیں پڑھ لوگے تو (آرام سے) سوئے رہو گے' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جن پر آسمان نے سایہ کیا ہوا ہے' اور تمام زمینوں اور جن پر وہ زمینیں بچھی ہوئی ہیں' ان کے پروردگار! اے شیاطین کے پروردگار! اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں' ان کے پروردگار! تو میرے لئے اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچاؤ کی چیز بنادے' کہ ان میں سے کوئی ایک میرے خلاف زیادتی نہ کرے' یا سرکشی نہ کرے' تیری پناہ عزت والی ہے' اور تیرا اسم برکت والا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' البتہ عبدالرحمن بن سابط نامی راوی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تیری پناہ غلبے والی ہے' اور تیری ثناء بلند و برتر ہے' اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کی ہے:

''تیری پناہ غلبے والی ہے' تیری ثناء بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور صرف تو ہی معبود ہے''۔

4 - اَلتَّرْغِيْب فِيْمَا يَقُوْلُ اِذَا خرج من بَيته اِلَى الْمَسْجد وَغَيْرِهٖ وَاِذَا دخلهما قَالَ

اَلْحَافِظ كَانَ الْاَلْيَق بِهٰذَا الْبَاب اَن يكون عقيب الْمَشْي اِلَى الْمَسَاجِد لٰكِن حصل ذُهُوْل عَن اِمْلَائِهٖ هُنَاكَ وَفِيْ كل خير

باب: جب آدمی اپنے گھر سے نکل کر مسجد یا کسی اور جگہ کی طرف جانے لگے' تو کیا پڑھے؟ اس بارے میں ترغیبی روایات' نیز جب وہ ان میں داخل ہو (تو کیا پڑھے؟)

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب کے لئے مناسب تو یہ تھا کہ اسے مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے باب کے بعد نقل کیا جاتا' لیکن وہاں اس کو املاء کروانا ذہن میں نہیں رہا' ہر حال میں بہتری ہی ہوتی ہے۔

2484 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خرج الرجل من بَيته فَقَالَ بِسم اللّٰه تو كلت على اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ يُقَال لَهٗ حَسبك هديت و كفيت ووقيت وَتَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَلَفظه قَالَ إِذا خرج الرجل من بَيته فَقَالَ بِسم الله توكلت على الله لَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللَّه يُقَال لَهُ حِينَئِذٍ هديت وكفيت ووقيت وَتنَحّى عَنهُ الشَّيْطَان فَيَقُول لَهُ شَيْطَان آخر كَيفَ لَك بِرَجُل هدي وكفي ووقي

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب آدمی گھر سے نکلے اور یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

تو اس شخص سے کہا جاتا ہے: تمہارے لئے یہ کافی ہے' تمہیں ہدایت دی گئی تمہاری کفایت کی گئی اور تمہیں بچالیا گیا' اور شیطان اس شخص سے ہٹ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے' اور یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

تو اس وقت اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے: تمہیں ہدایت نصیب ہوئی تمہیں کفایت مل گئی تمہیں بچالیا گیا اور شیطان اس شخص سے ہٹ جاتا ہے دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: تم ایک ایسے شخص کے ساتھ کیا کر سکتے ہو جسے ہدایت بھی نصیب ہوگئی اور اسے کفایت بھی مل گئی ہے' اور اسے بچا بھی لیا گیا۔

2485 - وَعَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسلم يخرج من بَيته يُرِيد سفرا أَو غَيره فَقَالَ حِين يخرج آمَنت بِاللَّه اعتصمت بِاللَّه توكلت على الله لَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللَّه إِلَّا رزق خير ذَلِك الْمخرج

رَوَاهُ أَحْمد عَن رجل لم يسمه عَن عُثْمَان وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سفر پر جانے کے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے گھر سے نکلتا ہے' اور نکلتے وقت یہ پڑھ لیتا ہے:

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا میں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لیا میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

تو اس نکلنے پر اس شخص کو بھلائی نصیب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا جس شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

2486 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من خرج من بَیته اِلَی الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك بِحَق السَّائِلین عَلَیْك وبحق خروجی اِلَیْك اِنَّك تعلم انه لم یخرجنی اشر وَلَا بطر وَلَا سمعة وَلَا رِیَاء خرجت هربا وفرارا من ذُنُوبِی اِلَیْك خرجت رَجَاء رحمتك وشفقا من عَذَابَك خرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسالك اَن تنقذنی مِنَ النَّار بِرَحْمَتك وكل اللّٰه بِهِ سَبْعِیْنَ ألف ملك یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ وَاَقبل اللّٰه عَلَیْهِ بِوَجْهِهِ حَتّٰی یفرغ من صلَاته

ذكره رزین وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعهَا اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ فِیْهِ مقَال وَحسنه شَیخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ

وَلَفْظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من خرج من بَیته اِلَی الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك بِحَق السَّائِلین عَلَیْك وبحق ممشای هٰذَا فَاِنِّیْ لم أخرج أشرا وَلَا بطرا وَلَا رِیَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسالك اَن تعیذنی مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لی ذُنُوْبِی اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت أقبل اللّٰه اِلَیْهِ بِوَجْهِهِ واستغفر لَهُ سَبْعُوْنَ ألف ملك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر نماز کی ادائیگی کے لئے جاتا ہے اور یہ پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے اور تیری طرف نکلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں تو یہ بات جانتا ہے کہ میں کسی خرابی یا برائی کی وجہ سے نہیں نکلا ہوں نہ دکھاوے اور ریاکاری کے لئے نکلا ہوں میں اپنے گناہوں سے ڈر کر اور فرار اختیار کرتے ہوئے تیری طرف آیا ہوں میں تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے نکلا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے نکلا ہوں میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری رضامندی کے حصول کے لئے نکلا ہوں میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت کے ذریعے مجھے جہنم سے بچالے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور آدمی جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی طرف متوجہ رہتا ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے میں نے اصول میں سے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کلام کی گنجائش ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کے لئے نکلتا ہے' اور یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے اس چل کر جانے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں میں خرابی یا برائی یا شہرت کے لئے نہیں نکلا ہوں میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضامندی کے حصول کے لئے نکلا ہوں میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچالے اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

2487 - وَعَنْ حَيْوَةَ بن شُرَيْحٍ قَالَ لَقِيت عقبَة بن مُسْلِم فَقُلْتُ لَهُ بَلغنِي أَنَّك حدثت عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذا دخل الْمَسْجِد أعوذ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وبوجهه الْكَرِيم وسلطانه الْقَدِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم قَالَ أقط قلت نعم قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَان حفظ مني سَائِر ذٰلِكَ الْيَوْم - رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

❀❀ حیوہ بن شریح بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عقبہ بن مسلم سے ہوئی' میں نے ان سے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے:

''میں عظمت والے اللہ' اور اس کے معزز ذات کی' اور اس کی قدیم بادشاہی کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''

تو عقبہ بن مسلم نے دریافت کیا: کیا صرف اتنا ہی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو انہوں نے بتایا کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جب آدمی یہ پڑھ لیتا ہے' تو شیطان کہتا ہے: یہ پورے دن کے لئے مجھ سے محفوظ ہو گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2488 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته إِلَى الْمَسْجد فَقَالَ اعوذ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وسلطانه الْقَدِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم رَبِّي اللّٰه توكلت على اللّٰه فوضت أَمْرِي إِلَى اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَهُ الْملك كفيت وهديت ووقيت ذكره رزين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' اور یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:

''میں عظیم اللہ کی اور اس کی قدیم بادشاہی کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے' میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے' میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

تو ایک فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے: تمہاری کفایت ہو گئی تمہیں ہدایت نصیب ہو گئی اور تمہیں بچا لیا گیا"

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے۔

2489 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا دخل الرجل بَيته فَذكر اللّٰه عِنْد دُخُوله وَعند طَعَامه قَالَ الشَّيْطَان لَا مبيت لكم وَلَا عشَاء وَاِذا دخل فَلَمْ يذكر اللّٰه عِنْد دُخُوله قَالَ الشَّيْطَان أدركتم الْمبيت وَاِذا لم يذكر اللّٰه عِنْد طَعَامه قَالَ الشَّيْطَان أدركتم الْمبيت وَالْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے اور اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے: (یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے) تم لوگوں کو یہاں رہنے کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی اور کھانا بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم لوگوں کو رہنے کے لئے جگہ مل جائے گی اور جب آدمی آدمی کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم لوگوں کو رہنے کے لئے بھی جگہ مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا"۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2490 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بني اِذا دخلت على اَهلك فَسلم فَتكون بركَة عَلَيْك وَعلى اَهل بَيْتك

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ عَن عَليّ بن زيد عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو یہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت کا باعث ہوگا"

یہ روایت امام ترمذی نے علی بن زید کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2491 - وَرُوِيَ عَن سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن لَا يجد الشَّيْطَان عِنْده طَعَاما وَلَا مقيلا وَلَا مبيتا فليسلم اِذا دخل بَيته وليسم على طَعَامه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ شیطان کو اس کے ہاں کھانا اور آرام کی جگہ اور رات گزارنے کی جگہ نہ ملے گا تو جب وہ اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرنا چاہیے اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2492 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن علی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رجل خرج غازیا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ ضَامِن علی اللّٰه حَتّٰی یتوفاه فیدخله الْجَنَّة بِمَا نَالَ من اجر اَوْ غنیمَة وَرجل رَاحَ اِلَی الْمَسْجِد فَهُوَ ضَامِن علی اللّٰه حَتّٰی یتوفاه فیدخله الْجَنَّة اَوْ یردهُ بِمَا نَالَ من اجر اَوْ غنیمَة وَرجل دخل بَیته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن علی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

وَلَفْظِهٖ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن علی اللّٰه اِن عَاشَ رزق وكفی وَاِن مَاتَ دخل الْجَنَّة رجل دخل بَیته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن علی اللّٰه -فَذكر الحَدِیْث

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' وہ سب اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتے ہیں' وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نکلتا ہے' تو وہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ یا تو اسے وفات دے کر جنت میں داخل کر دیتا ہے' اور اسے اجر حاصل ہوتا ہے یا غنیمت حاصل ہوتی ہے' ایک وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے کر جنت میں داخل کر دیتا ہے' یا اسے اجر یا غنیمت کے ہمراہ واپس کرتا ہے' اور ایک وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

''تین لوگ ہیں' یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتے ہیں' کہ اگر وہ زندہ رہیں' تو انہیں رزق دیا جائے گا' اور ان کی کفایت ہوگی' اور اگر وہ مر جائیں' تو وہ جنت میں داخل ہوں گے' ایک وہ شخص ہے' جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کے ہمراہ داخل ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

5 - التَّرْغِیْب فِیْمَا یَقُوْله من حصلت لَهٗ وَسْوَسَة فِی الصَّلَاة وَغَیْرِهَا

باب: جس شخص کو نماز کے دوران یا اس کے علاوہ وسوسہ آتا ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

2493 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُكُمْ یَاْتِیهِ الشَّیْطَان فَیَقُوْلُ من خلقك فَیَقُوْلُ اللّٰه فَیَقُوْلُ من خلق اللّٰه فَاِذَا وجد ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْیقل آمَنت بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَاِن ذٰلِكَ یذهب عَنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِیْر والأوسط من حَدِیْثِ عبد اللّٰه بن

عمرو
وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا من حَدِيْثِ خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ فِي الذّكر وَغَيْرِه حَدِيْثِ الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ وَفِيْهِ وآمركم بِذكر الله كثيرا وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل طلبه الْعَدو سرَاعًا فِيْ اَثَره حَتّٰى اَتٰى حصنا حصينا فأحرز نَفسه فِيْهِ وَكَذٰلِكَ العَبْد لَا ينجو من الشَّيْطَان اِلَّا بِذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان وَغَيْرهمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے تمہیں کس نے پیدا کیا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے' تو شیطان کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال پائے تو اسے اس طرح کہنا چاہیے:

''میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں''

تو یہ وسوسہ اس سے ختم ہو جائے گا''

امام احمد نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابو یعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام احمد نے یہ روایت حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس کے علاوہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو' اور اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے' جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آ رہا ہو' یہاں تک کہ وہ شخص کسی محفوظ قلعے میں آ جائے' اور اس میں داخل ہو کر' اپنے آپ کو محفوظ کر لے' تو اسی طرح بندہ' شیطان سے نجات' صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ہی حاصل کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2494 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تمنيت اَن اَكون سَاَلت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا ينجينا مِمَّا يلقِي الشَّيْطَان من اَنْفُسنَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد سَاَلته عَن ذٰلِكَ فَقَالَ يِنجيكم مِنْهُ مَا أمرت بِه عمي اَن يَقُوْله فَلَمْ يقلهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَادُهُ جيد حسن

وَعبد الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة اَبُو الْحُوَيْرِث وَثَقَهُ ابْن حبَان وَله شَوَاهد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ آرزو کی' کہ کاش میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا ہوتا کہ کون سی چیز ہمیں شیطان سے بچا سکتی ہے' تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت

کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا شیطان سے تمہیں وہ چیز بچاسکتی ہے جس کے بارے میں میں نے اپنے چچا کو پڑھنے کی ہدایت کی تھی تو انہوں نے اسے نہیں پڑھا تھا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ اور حسن ہے۔

عبدالرحمٰن بن معاویہ ابوحویرث نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

2495 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِى الشَّيْطَان اَحَدُكُمْ فَيَقُوْلُ من خلق كَذَا من خلق كَذَا حَتّٰى يَقُوْلُ من خلق رَبك فَاِذَا بلغه فليستعذ بِاللّٰهِ ولينته

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَفِىْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: فَلْيقل آمَنت بِاللّٰهِ وَرَسُوله

وَفِىْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد وَالنَّسَائِىّ: فَقولُوا اللّٰه اَحَد اللّٰه الصَّمد لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهٗ كفوا اَحَد ثُمَّ ليتفل عَنْ يَسَاره ثَلَاثًا وليستعذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان .وَفِىْ رِوَايَةٍ للنسائى فليستعذ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَمَنْ فتنه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جب وہ اس مقام پر پہنچے تو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اس سے باز آجانا چاہیے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی کو کہنا چاہیے: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں''

امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو تم لوگ یہ کہو: اللہ تعالیٰ ایک ہے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے''۔

پھر آدمی کو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے''

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو آدمی کو اس (شیطان سے) اور اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے''۔

2496 - وَعَنْ اَبِىْ زميل سماك بن الْوَلِيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت ابْن عَبَّاس فَقُلْتُ مَا شَىْءٍ اَجِدهُ فِىْ صَدْرِى قَالَ مَا هُوَ قلت وَاللّٰه لَا اَتَكَلّم بِهِ قَالَ فَقَالَ لى اَشَىْءٍ من شكّ قَالَ وَضحك قَالَ مَا نجا من ذٰلِكَ احد قَالَ حَتّٰى أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِن كنت فِىْ شكّ مِمَّا انزلنَا اِلَيْك فاسأل الَّذِيْنَ يقرؤون الْكتاب من قبلك لقد جَاءَ ك الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترين البَقَرَة

قَالَ فَقَالَ لى اِذا وجدت فِىْ نفسك شَيْئًا فَقل هُوَ الْاَوَّل وَالْاخر وَالظَّاهِر وَالْبَاطِن وَهُوَ بِكُل شَىْءٍ

علیم -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

ابوزمیل سماک بن ولید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں نے کہا: وہ کیا چیز ہے جو میں اپنے سینے پاتا ہوں انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کلام نہیں کرسکتا' انہوں نے مجھ سے دریافت کیا اس کا تعلق شک سے ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ہنس پڑے اور بولے: اس سے کسی کو بھی نجات حاصل نہیں ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی:

''ہم نے تمہاری طرف ایک چیز نازل کردی ہے' اگر تمہیں اس کے بارے میں شک ہے' تو تم ان لوگوں سے دریافت کرلو جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کیا کرتے تھے' تمہارے پروردگار کی طرف سے حق تمہارے پاس آیا ہے' تو تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں اس طرح کی کوئی چیز پاؤ' تو تم اس طرح کہو: ''وہی اول ہے' وہی آخر ہے' وہی ظاہر ہے' اور وہی باطن ہے' اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2497 - وَعَنْ عُثْمَان بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الشَّيْطَان قد حَال بيني وَبَيْن صَلَاتي وقراء تي يلبسهَا عَلَيّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاك شَيْطَان يُقَال لَهُ خنزب فَإِذَا أحسسته فتعوذ بِاللّٰهِ واتفل عَن يسارك قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فأذهبه اللّٰه عني رَوَاهُ مُسْلِم - خنزب بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون النُّوْن وَفتح الزَّاي بعْدهَا بَاء مُوَحدَة

حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور قرائت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے' اور میرے لئے الجھن پیدا کردیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شیطان ہے' جس کا نام خنزب ہے' جب تم اسے محسوس کرو' تو اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں طرف تھوک دو'

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ چیز ختم کردی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''خنزب'' میں 'خ' پر زیر ہے 'ن' ساکن ہے' اور 'ز' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الاسْتِغْفَار

باب: استغفار کے بارے میں ترغیبی روایات

2498 - عَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْن آدم كلكُمْ مذنب اِلَّا من عافيت فاستغفروني أغفر لكم وكلكم فَقير اِلَّا من أغنيت فاسألوني أعطكم وكلكم ضال اِلَّا من هديت فاسألوني الْهدى اهدكم وَمَنْ استغفرني وَهُوَ يعلم اَنِّيْ ذُوْ قدرَة على اَن اَغفر لَهُ

غفرت لَهُ وَلَا اُبَالِيْ وَلَوْ اَن اَوَّلكم وآخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا على قلب اَشْقَى رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا نقص ذٰلِكَ من سلطاني مثل جنَاح بعوضة وَلَوْ اَن اَوَّلكم وآخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا على اَتقى قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا زادوا فِيْ سلطاني مثل جنَاح بعوضة وَلَوْ اَن اَوَّلكم وآخركم وحيكم وميتكم ورطبكم ويابسكم سَاَلُوْنِيْ حَتّٰى تَنْتَهِي مَسْاَلَة كل وَاحِد مِنْهُم فأعطيتهم مَا سَاَلُوْنِيْ مَا نقص ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي كمغرز اِبرة لَو غمسها اَحَدُكُمْ فِي الْبَحْر وَذٰلِكَ اَنِّيْ جواد ماجد وَاحِد عطائي كَلَام وعذابي كَلَام اِنَّمَا اَمرِي لشَيْءٍ اِذا أردته اَن اَقُوْل لَهُ كن فَيكون

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ اِسْنَادُهُ شهر بن حَوْشَب وَاِبْرَاهِيْم بن طهْمَان وَلَفظ التِّرْمِذِيّ نَحْوِهِ اِلَّا اَنه قَالَ يَا عِبَادِيْ وَيَاْتِيْ لفظ لمُسْلِم فِي الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اولادِ آدم! تم سب گنہگار رہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں عافیت عطا کردوں تم لوگ مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کردوں گا' اور تم سب محتاج ہو ماسوائے اس کے جسے میں غنی کردوں تم لوگ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا تم سب لوگ گمراہ ہو' ماسوائے اس کے' جس کو میں ہدایت عطا کردوں تم لوگ مجھ سے ہدایت مانگو میں تم لوگوں کو ہدایت دوں گا جو شخص مجھ سے مغفرت طلب کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ اس کی مغفرت کردوں تو میں اس شخص کی مغفرت کردوں گا' اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا' اور تمہارے پہلے والے' بعد والے' زندہ اور مرحومین تر اور خشک' سب اکٹھے ہو کر' تم میں سے سب سے زیادہ بدنصیب (یا منکر) شخص کے دل کی مانند ہو جائیں' تو بھی وہ میری بادشاہی میں اتنی کمی بھی نہیں کرسکیں گے' جتنا مچھر کا پر ہوتا ہے' اور اگر تمہارے تمام پہلے والے' بعد والے' زندہ اور مرحومین' تر اور خشک' تم میں سے سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کے دل کی مانند اکٹھے ہو جائیں' تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کرسکیں گے اور اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے' زندہ اور مرحومین' خشک اور تر مجھ سے مانگیں' یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کا سوال ختم ہو جائے' تو انہوں نے جو کچھ بھی مانگا ہو گا' میں سب انہیں عطا کردوں گا' اور میرے پاس جو کچھ موجود ہے' اس میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی' کہ جتنی سوئی کے ناکے کے ذریعے ہوتی ہے' جس سوئی کو کوئی شخص سمندر میں ڈبو دے' اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور بزرگی والا ہوں' ایک ہوں' میری عطا بھی کلام ہے' اور میرا عذاب بھی کلام ہے' اور میرے امر کا یہ عالم ہے کہ جب میں کسی چیز کو کرنے کا ارادہ کروں' تو اس سے فرماتا ہوں کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں شہر بن حوشب اور طہمان نامی راوی ہیں امام ترمذی کی روایت کے الفاظ اس کی مانند ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے میرے بندو!''

امام مسلم کی روایت کے الفاظ اس کے بعد والے باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

2499 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه يَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتني ورجوتني غفرت لَك على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِي يَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتني غفرت لَك وَلَا اُبَالِي يَا ابْن آدم اِنَّك لَو أتيتني بقراب الْاَرْض خَطَايَا ثُمَّ لقيتني لَا تشرك بِي شَيْئًا لأتيتك بقرابها مغْفرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْعَنَان بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة هُوَ السَّحَاب وقراب الْاَرْض بِضَم الْقَاف مَا يُقَارب ملأها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو اور مجھ سے امید رکھتے ہو میں تمہیں معاف کر دوں گا خواہ تمہارے گناہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے ابن آدم اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے ابن آدم اگر تم میرے پاس پوری زمین بھر کے گناہ لے کر آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ ''العنان'' میں 'ع' پر زبر ہے اس سے مراد بادل ہے ''قراب الارض'' میں 'ق' پر پیش ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز زمین کو بھر دے۔

2500 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اِبْلِيس وَعزَّتك لَا اَبْرَح أغوي عِبَادك مَا دَامَت اَرْوَاحهم فِيْ اَجْسَادهم فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَزَال اَغفر لَهُمْ مَا استغفروني

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس نے عرض کی: مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں مسلسل تیرے بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا جب تک ان کی ارواح ان کے جسموں میں موجود ہیں تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں ان کی مسلسل مغفرت

2500- المستدرك على الصحيحين للحاكم كتاب التوبة والإنابة حديث: 7741 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه حديث: 11020 مسند عبد بن حميد من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 934 مسند أبي يعلى الموصلي من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 1239 المعجم الأوسط للطبراني باب العين من اسمه : مطلب حديث: 8960 حلية الأولياء يزيد بن عبد الملك حديث: 12777 الأسماء والصفات للبيهقي باب ما جاء في إثبات العزة لله عز وجل حديث: 263

کرتا رہوں گا' جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2501 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا ادلكم علی دائكم ودوائكم الا ان داء كم الذُّنُوب ودواء كم الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقد رُوِیَ عَن قَتَادَة من قَوْلِه وَهُوَ اشبه بِالصَّوَاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی' تمہاری بیماری اور تمہاری دوا کی طرف نہ کروں؟ خبردار! تمہاری بیماری گناہ ہیں' اور تمہاری دوا' استغفار ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے یہ قتادہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے' اور یہی درست محسوس ہوتا ہے۔

2502 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰه لَهُ من كل هم فرجا وَمن كل ضيق مخرجا ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة الحكم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص استغفار کو لازم پکڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر پریشانی سے نجات کا ذریعہ بنا دیتا ہے ہر تنگی سے نکلنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2503 - وَعَنْ عبد بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوبَى لمن وجد فِي صَحِيفَته اسْتِغْفَار كثير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبد بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے صحیفے میں بہت زیادہ استغفار پائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2504 - وَعَنْ الزبير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن تسره صَحِيفَته فليكثر فِيهَا من الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کا صحیفہ اسے خوش کر دے' تو اسے اس میں استغفار کی کثرت کرنی چاہیے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2505 - وَعَنْ أُم عِصْمَةَ العوصية رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يعْمل ذَنبا إِلَّا وقف الْملك ثَلَاث سَاعَات فَإِن اسْتغْفر من ذَنبه لم يَكْتُبهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يعذبه الله يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیّدہ اُمّ عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' تو فرشتہ تین گھڑیوں تک ٹھہرا رہتا ہے اگر وہ شخص اس گناہ سے توبہ کر لے تو وہ فرشتہ اس کے خلاف وہ گناہ نوٹ نہیں کرتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو (اس گناہ کے حوالے سے) عذاب نہیں دے گا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2506 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن العَبْد إِذا أَخطَأَ خَطِيئَة نكتت فِيْ قلبه نُكْتَة فَإِن هُوَ نزع واستغفر صقلت فَإِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِي ذكره الله تَعَالٰى كلا بل ران على قُلُوْبهم مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ المطففين

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے جب آدمی گناہ سے الگ ہوتا ہے' اور مغفرت طلب کرتا ہے' تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس نکتے پر غالب آجاتی ہے' یہ وہ ''ران'' (زنگ) ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) کیا ہے:

''خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے' اس چیز کی وجہ سے' جو وہ کماتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے نسائی امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2507 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن للقلوب صدأ كصدإ النّحاس وجلاؤها الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے' جس طرح تانبے کو زنگ لگ جاتا ہے اور اس کو صاف کرنے کا طریقہ استغفار ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2508 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت رجلا اِذا سَمِعت من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيْ اللّٰه بِه بِمَا شَاءَ اَن يَنْفَعنِيْ وَاِذَا حَدثنِيْ اَحَد من اَصْحَابه اسْتَحْلَفته فَاِذَا حلف لي صدقته وَقَالَ وحَدثنِي اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصدق اَبُوْ بَكْرٍ اَنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يُذنب ذَنبا فَيحسن الطّهُور ثُمَّ يَقُوْمُ فَيصَلي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه اِلَّا غفر لَهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة وَالَّذِيْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَة اَوْ ظلمُوا اَنفسهم آل عمران اِلٰى آخر الْآيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَيْسَ عِنْد بَعْضُهُمْ ذكر الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَذكر اَن بَعْضُهُمْ وَقفه

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا شخص تھا کہ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ذریعے جو چاہتا تھا مجھے وہ نفع عطا کر دیتا تھا' اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص مجھے حدیث بیان کرتا تھا' تو میں اس سے حلف لیتا تھا' وہ میرے سامنے حلف اٹھا لیتا تھا' تو میں اس کی بات کو سچ قرار دیتا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی' اور انہوں نے سچ بیان کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے پھر وہ اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جب کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں''...... یہ آیت کے آخر تک ہے

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' بعض حضرات نے اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں کیا' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ بعض حضرات نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

2509 - وَعَنْ بِلَال بن يسَار بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِيْ اَبِيْ عَن جدي اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ غفر لَهُ وَاِن كَانَ فر من

الزَّحف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجه

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَادُهُ جید مُتَّصِل فَقَدْ ذکر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه الْکَبِیْر اَن بِلَال سمع من اَبِیه یسَار وَاَن یسَارا سمع من اَبِیه زید مولی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد اخْتلف فِیْ یسَار وَالِد بِلَال هَلْ هُوَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة اَوْ بِالْیَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَذکر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه اَنه بِالْمُوَحَّدَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا اِلَّا اَنه قَالَ یَقُوْلهَا ثَلَاثًا

❀❀ بلال بن یسار بن زید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ حی اور قیوم ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند عمدہ اور متصل ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ بلال نامی راوی نے اپنے والد یسار سے سماع کیا ہے اور یسار نے اپنے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں البتہ بلال کے والد یسار کے بارے میں یہ اختلاف کیا ہے کہ ان کا نام ''ب'' کے ساتھ یا ''ی'' کے ساتھ ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کا نام ''ب'' کے ساتھ ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے''

2510 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسیره فَقَالَ اسْتَغْفرُوا اللّٰه فاستغفرنا فَقَالَ أتموها سَبْعِیْنَ مرّة یَعْنِیْ فأتممناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا أمة یسْتَغْفر اللّٰه فِیْ یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ سَبْعمِائَة ذَنْب وَقد خَابَ عبد اَوْ أمة عمل فِیْ یَوْم وَلَیْلَة أَکثر من سَبْعمِائَة ذَنْب

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو ہم نے مغفرت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ستر مرتبہ مکمل کرو ہم نے اسے مکمل کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ یا کنیز روزانہ اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہوں کی مغفرت کردے گا' اور وہ بندہ یا کنیز رسوائی کا شکار ہوں' جو ایک دن اور رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرتے ہوں''

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

2511 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَتلقى آدم من ربه كَلِمَات فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ البقرة قَالَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفْسِيْ فَاغْفِر لي اِنَّك خير الغافرين لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفْسِيْ فارحمني اِنَّك اَنْت أَرْحم الرَّاحِمِينَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفْسِيْ فتب عَلَيّ اِنَّك اَنْتَ التواب الرَّحِيم

ذكر اَنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِن شكّ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ من لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو اس کے پروردگار نے اس کی توبہ قبول کی' کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے یہ پڑھا تھا:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں نے برائی کا ارتکاب کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا تو میری مغفرت کردے بے شک تو سب سے بہتر مغفرت کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص کیا ہے میں نے برائی کا ارتکاب کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا اور تو مجھ پر رحم کردے بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے' میں نے برائی کا ارتکاب کیا ہے' اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری توبہ قبول فرمالے' بے شک تو' توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کی ہوگی' تاہم اس میں شک ہے (یعنی راوی کو شک ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے' یا نہیں کیا ہے)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسے راوی ہیں' جن کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2512 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الله بن مُحَمَّد بن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ

جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ واذنوباہ واذنوباہ فَقَالَ ھٰذَا الْقَوْلَ مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قل اَللّٰھُمَّ مغفرتك اوسع من ذُنُوْبِی ورحمتك اَرْجٰی عِنْدِی من عَمَلی فَقَالَھَا ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ قُم فَقَدْ غفر اللّٰہ لَك

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ رُوَاتہ مدنیون لَا یعرف وَاحِد مِنْھُم بِجرح

❀❀ محمد بن عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ہائے کتنے گناہ ہوگئے ہائے کتنے گناہ ہوگئے اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم یہ پڑھو

"اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ امید والی ہے"۔

اس شخص نے یہ کلمات پڑھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوبارہ پڑھو اس نے دوبارہ پڑھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دوبارہ پڑھو اس نے پھر پڑھے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کردی ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بارے میں جرح کا پتہ نہیں ہے۔

2513 - وَعَنِ الْبَراء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَہٗ رجل یَا اَبَا عمَارَۃ وَلَا تلقوا بِاَیْدِیکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃ اَلْبَقَرَۃ اَھُوَ الرجل یلقی الْعَدو فَیُقَاتل حَتّٰی یقتل قَالَ لَا وَلٰکِن ھُوَ الرجل یُذنب الذَّنب فَیَقُوْلُ لَا یغفرہ اللّٰہ رَوَاہُ الْحَاکِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے کہا: اے ابوعمارہ!

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ ڈالو"

کیا اس سے مراد وہ شخص ہے؟ جو دشمن کے سامنے جاتا ہے اور لڑتا ہے یہاں تک کہ مارا جاتا ہے انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہیں کرے گا"

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

7 - اَلتَّرْغِیْب فِیْ کَثْرَۃ الدُّعَاء وَمَا جَاءَ فِیْ فَضله

باب: بکثرت دعا کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2514 - عَنْ اَبِی ذَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا یروی عَن ربہ عَزَّ وَجَلَّ انہ قَالَ یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حرمت الظُّلم علی نَفسِیْ وَجَعَلتہ بَیْنکُمْ محرما فَلَا تظالموا یَا عِبَادِیْ کلکُمْ ضال اِلَّا من

هـديته فاستهدوني أهدكم يَا عِبَادِيْ كلكُمْ جَائع اِلَّا من اطعمته فاستطعموني اُطعمكُم يَا عِبَادِيْ كلكُمْ عَار اِلَّا من كسوته فاستكسوني أكسكم يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تخطئون بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار وَاَنا اَغفر الذُّنُوب جَمِيْعًا فاستغفروني اَغفر لكم يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لن تبلغوا ضرى فتضروني وَلَنْ تبلغوا نفعى فتنفعوني يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم كَانُوْا على أتقى قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا زَاد ذٰلِكَ فِيْ ملكى شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم كَانُوْا على أفجر قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا نقص ذٰلِكَ من ملكى شَيْئًا

يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم قَامُوْا فِيْ صَعِيد وَاحِد فسألوني فَاَعْطيت كل اِنْسَان مِنْهُم مَسْاَلته مَا نقص ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا ينقص الْمخيط اِذا اَدخل الْبَحْر يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعمالكُمْ أحصيها لكم ثُمَّ أوفيكم اِيَّاهَا فَمَنْ وجد خيرا فليحمد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وجد غير ذٰلِكَ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

قَالَ سعيد كَانَ اَبُوْ اِدْرِيس الْخَوْلَانِيّ اِذا حدث بِهٰذَا الحَدِيْثِ جثا على رُكْبَتَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ عَن شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم عَنْهُ وَلَفظ ابْن مَاجَه:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ كلكُمْ مذنب اِلَّا من عافيته فاسألوني الْمَغْفِرَة اَغفر لكم وَمَنْ علم مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قدرَة على الْمَغْفِرَة واستغفرني بِقُدْرَتِيْ غفرت لَهُ وكلكم ضَال اِلَّا من هديت فاسألوني الْهدى أهدكم وكلكم فَقير اِلَّا من أغنيت فاسألوني أرزقكم وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب أتقى عبد من عِبَادِيْ لم يزدْ فِيْ ملكى جنَاح بعوضة وَلَوْ اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب اَشْقَى عبد من عِبَادِيْ لم ينقص من ملكى جنَاح بعوضة وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَسَاَلَ كل سَائل مِنْهُم مَا بلغت اُمْنِيته مَا نقص من ملكى اِلَّا كَمَا لَو اَن اَحَدُكُمْ مر بشفة الْبَحْر فَغمسَ فِيْهَا اِبرة ثُمَّ نَزعهَا ذٰلِكَ بِاَنِّي جواد ماجد عطائى كَلَام اِذا أردْت شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْل لَهُ كن فَيكون

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه وَتَقَدَّمَ لَفظِهِ فِي الْبَاب قبله

الْمخيط بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت هُوَ مَا يخاط بِهِ الثَّوْب كالابرة وَنَحْوَهَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے ظلم اپنے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے تو تم لوگ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو ماسوائے اس کے جسے میں ہدایت عطا کردوں تو تم لوگ مجھ سے ہدایت

طلب کرو تو میں تمہیں ہدایت دوں گا' اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے جسے میں کھانے کے لئے دوں تم لوگ مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانے کے لئے دوں گا' اے میرے بندو تم سب لباس کے لئے محتاج ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے لباس عطا کیا ہو تم مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو تم دن اور رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اے میرے بندو تم لوگ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اے میرے بندو اگر تم سب پہلے والے اور بعد والے اور انسان اور جنات سب مل کر سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کی مانند ہو جاؤ تو بھی اس سے میری بادشاہی میں اضافہ نہیں ہوگا اے میرے بندو تمہارے تمام پہلے اور بعد والے انسان اور جنات سب سے زیادہ برے شخص کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں ہوگی اے میرے بندو اگر تمہارے تمام پہلے والے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق عطا کر دوں گا' اور اس کے نتیجے میں' میرے پاس موجود نعمتوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں داخل کر کے (سمندر کے پانی میں کمی ہوتی ہے) اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لئے شمار کر کے رکھا ہے' اور پھر میں تمہیں' ان کا پورا بدلہ عطا کروں گا تو جو شخص کوئی بھلائی پائے تو وہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے' اور جو شخص اس کے برعکس صورت حال پائے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوادریس خولانی نامی راوی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے تو گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے شہر بن حوشب کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن غنم کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے میرے بندو تم سب گناہ گار ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے عافیت عطا کی ہو' تو تم لوگ مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا تم میں سے جو شخص یہ بات جانتا ہو کہ میں مغفرت کرنے کی قدرت رکھتا ہوں اور وہ میری قدرت کے حوالے سے مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا تم سب گمراہ ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے ہدایت عطا کی ہو' تو تم مجھ سے ہدایت مانگو تو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا تم سب محتاج ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے خوشحال کیا ہو تم لوگ مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق عطا کروں گا' اگر تمہارے زندہ تمہارے مرحومین تمہارے پہلے والے تمہارے بعد والے تمہارے تر اور تمہارے خشک لوگ سب اکٹھے ہو جائیں اور میرے سب سے زیادہ پرہیزگار بندے کے دل کی مانند ہو جائیں تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کریں گے اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے

سب سے زیادہ برے بندے جیسے ہو جائیں تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنی کمی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے زندہ اور تمہارے مرحومین اور تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے تر اور تمہارے خشک سب لوگ اکٹھے ہوں اور پھر ان میں سے ہر ایک اپنی پوری آرزو کے مطابق مانگے تو اس سے میری بادشاہی میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جس طرح اگر کوئی شخص کسی سمندر کے کنارے سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے اور پھر باہر نکالے (تو سمندر کے پانی میں کمی ہوتی ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں بزرگی والا ہوں میری عطا کلام کے ذریعے ہوتی ہے (وہ یوں کہ) جب میں کوئی کام کرنے کا ارادہ کروں تو اس سے فرماتا ہوں: ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے امام ابن ماجہ کی روایت کی مانند نقل کی ہے اور اس کے الفاظ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکے ہیں۔

لفظ ''المخیط'' میں 'م' پر زیر ہے 'خ' ساکن ہے 'ط' پر زبر ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے کپڑے کو سیا جاتا ہے جیسے سوئی اور اس جیسی چیزیں۔

2515 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

2516 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء هُوَ الْعِبَادَة ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ غَافِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دعا ہی عبادت ہے''۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری بندگی سے تکبر

کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رُسوا ہو کر داخل ہوں گے"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے اسے امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2517 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يستجيب اللّٰه لَهُ عِنْد الشدائد فليكثر من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم من حَدِيْثه وَمَنْ حَدِيْثِ سلمَان وَقَالَ فِیْ كل مِنْهُمَا صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ جب مشکل ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے تو اسے خوشحالی میں بھی کثرت سے دعا کرنی چاہیے"

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے وہ ان دونوں روایات کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہیں۔

2518 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَیْءٌ أكْرم على اللّٰه من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے کہ آدمی خوشحالی میں دعا کرے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2519 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی يَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتنی ورجوتنی غفرت لَك على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِی الحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِی الاسْتِغْفَار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم جب تک تم دعا کرتے رہو گے اور تم مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی (کوتاہی ہوئی ہو) اور میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا"......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے یہ روایت اس سے پہلے مکمل

طور پر استغفار سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2520 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا على الْاَرْض مُسْلِم يَدْعُو اللّٰه بدعوة اِلَّا آتَاهُ اللّٰه تَعَالٰى اِيَّاهَا اَوْ صرف عَنْهُ من السوء مثلهَا مَا لم يدع بِاِثْم اَوْ قطيعة رحم فَقَالَ رجل من الْقَوْم اِذا نكثر قَالَ اللّٰه اَكثر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ الجراحي يَعْنِيْ اللّٰه اَكثر اِجَابَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روئے زمین پر جو بھی مسلمان' اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے' یا اس سے اس کی مانند کوئی برائی دور کر دیتا ہے' جب تک وہ شخص کسی گناہ' یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: پھر تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (عطا کرے گا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' جراحی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بکثرت دعا قبول فرمانے والا ہے۔

2521 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم ينصب وَجهه لله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَسْاَلَة اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاه اِمَّا اَن يعجلها لَهُ وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَاد لَا بَاْس بِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان مانگنے کے لئے اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا یا تو وہ چیز اسے جلدی عطا کر دے گا یا پھر وہ چیز اس کے لئے آخرت میں سنبھال کے رکھ لے گا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2522 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَدْعُو بدعوة لَيْسَ فِيْهَا اِثْم وَلَا قطيعة رحم اِلَّا اعطَاهُ اللّٰه بهَا اِحْدٰى ثَلَاث اِمَّا اَن يعجل لَهُ دَعوته وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة وَاِمَّا اَن يصرف عَنْهُ من السوء مثلهَا قَالُوْا اِذا نكثر قَالَ اللّٰه اَكثر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بأسانيد جَيِّدَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ وہ چیز ان تین میں سے کسی ایک صورت میں عطا کر دیتا ہے یا تو اس کی دعا کا اثر جلدی ظاہر ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو آخرت میں اس کے لئے سنبھال کر رکھ دیتا ہے یا اس سے کسی برائی کو دور کر دیتا ہے لوگوں نے عرض کی اس صورت میں تو ہم بکثرت دعا کیا کریں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ (دعا کو قبول فرمانے والا ہے)''

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ اسانید کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2523 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللّٰه بِالْمُؤْمِنِ يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يوقفه بَيْن يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ عَبدِی اِنِّیْ امرتك اَن تَدعُوْنِیْ ووعدتك اَن أستجيب لَك فَهَلْ كنت تَدعُوْنِیْ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اما اِنَّك لم تدعني بدعوة اِلَّا استجبت لَك اَلَيْسَ دعوتني يَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك اَن افرج عَنْك ففرجت عَنْك فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اِنِّیْ عجلتها لَك فِي الدُّنْيَا وَدَعَوْتنِي يَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك اَن افرج عَنْك فَلَمْ تَرَ فرجا قَالَ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اِنِّیْ ادخرت لَك بهَا فِي الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتنِي فِيْ حَاجَة اقضيها لَك فِيْ يَوْم كَذَا وَكَذَا فقضيتها فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اِنِّیْ عجلتها لَك فِي الدُّنْيَا وَدَعَوْتنِي يَوْم كَذَا وَكَذَا فِيْ حَاجَة اقضيها لَك فَلَمْ تَرَ قضاء ها فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اِنِّیْ ادخرت لَك بهَا فِي الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يدع اللّٰه دَعْوَة دَعَا بهَا عَبده الْمُؤْمِن اِلَّا بَيْن لَهُ اِمَّا اَن يكون عجل لَهُ فِي الدُّنْيَا وَاِمَّا اَن يكون ادخر لَهُ فِي الْاٰخِرَة قَالَ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِن فِيْ ذٰلِكَ الْمقَام يَا ليته لم يكن عجل لَهُ شَيْءٍ من دُعَائِهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو بلائے گا' اور اسے اپنے سامنے کھڑا کرے گا پھر فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو کیا تم مجھ سے دعا کرتے رہے تھے تو بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائیگا تو تم نے مجھ سے جو بھی دعا کی' میں نے تمہاری اس دعا کو قبول کیا' کیا تم نے فلاں' فلاں دن مجھ سے دعا نہیں کی تھی' جو تمہیں لاحق ہونے والے فلاں غم کی وجہ سے تھی' تو میں نے اسے تم سے دور کر دیا تھا' تو بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا میں نے دنیا میں اس کی قبولیت تمہاری سامنے ظاہر کر دی تھی لیکن تم نے مجھ سے فلاں' فلاں دن' فلاں' فلاں پریشانی کے حوالے سے دعا کی تھی' جو تمہیں لاحق ہوئی تھی کہ میں اسے تم سے دور کر دوں' تو تم نے اس کی گنجائش کو نہیں دیکھا تھا' بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا اسے میں نے دنیا میں تمہارے لئے جلدی ظاہر کر دیا تھا اور پھر تم نے فلاں' فلاں دن فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں دعا مانگی

تھی کہ میں تمہاری حاجت کو پورا کردوں' تو تم نے اس کا پورا ہونا نہیں دیکھا تھا تو وہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس دعا کے عوض میں تمہارے لئے جنت میں فلاں فلاں چیز سنبھال کے رکھی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''مومن بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں' یا تو اس کی دعا کو دنیا میں جلدی پورا کر دیتا ہے' یا پھر اس کے لئے آخرت میں سنبھال کے رکھ لیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''اس وقت مومن یہ کہے گا: اے کاش! کہ اس کی دعاؤں میں سے' کوئی بھی دعا' دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2524 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعجزوا فِي الدُّعَاء فَإِنَّهُ لن يهْلك مَعَ الدُّعَاء احد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا کے حوالے سے عاجز نہ آ جاؤ' کیونکہ دعا کے ہمراہ کوئی شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2525 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء سِلَاح الْمُؤمن وعماد الدّين وَنور السَّمَوَات وَالْاَرْض

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عَلِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا مومن کا ہتھیار ہے' اور دین کا ستون ہے' اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2526 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فتح لَهُ مِنْكُم

2524-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر رجاء النجاة من الآفات لمن دام على الدعاء في أوقاته' حديث: 871' المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء' حديث: 1757

2525-المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء' حديث: 1751' مسند أبي يعلى الموصلي' مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 419' مسند الشهاب القضاعي' الدعاء سلاح المؤمن' حديث: 136

بَاب الدُّعَاء فتحت لَهُ اَبْوَاب الرَّحْمَة وَمَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا يَعْنِي اَحَبّ اِلَيْهِ من اَن يسْاَل الْعَافِيَة

وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الدُّعَاء ينفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ينزل فَعَلَيْكُمْ عباد الله بِالدُّعَاءِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِي بكر الْمليكِي وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْث عَن مُوسَى بن عقبَة عَن نَافِع عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمار وایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص دعا کا دروازہ کھولتا ہے' اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے' اس میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا ان پریشانیوں میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل ہوئی ہوں' اور ان میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل نہ ہوئی ہوں' تو اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن ملیکی کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ''ذاہب الحدیث'' ہے' اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2527 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله حيّ كريم يستحيي اِذا رفع الرجل اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَن يردهما صفرا خائبتين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

الصفر بِكَسْر الصَّاد الْمُهْمَلَة وَاِسْكَان الْفَاء هُوَ الفارغ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے' مہربان ہے' وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اس کی بارگاہ میں اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے' تو وہ اُن کو خالی اور نامراد لوٹا دے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الصفر'' میں 'ص' ہے' اس کے بعد 'ف' ساکن ہے' اس سے مراد خالی ہونا ہے۔

2528 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ رَحِیْم کریم یستحیی من عَبده اَن یرفع اِلَیْہِ یَدَیْہِ ثُمَّ لا یضع فِیْھِمَا خیرا

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَفِیْ ذٰلِکَ نظر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا' کرم کرنے والا ہے' وہ اپنے بندے سے اس بات پر حیا کرتا ہے کہ بندہ اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے' اور پھر وہ اُن ہاتھوں میں بھلائی نہ رکھے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار صحیح ہے تاہم یہ بات محل نظر ہے۔

2529 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من نزلت بِہٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِہٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰہِ فیوشك اللّٰہ لَہٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَصَححہٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح ثَابت

یُوشك بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَة اَی یسْرع وَزنه وَمَعْنَاہُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ لوگوں کے سامنے اسے پیش کرے' تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے پیش کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا کردے گا' جو جلدی یا ذرا تاخیر سے (اسے مل جائے گا)''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح و ثابت شدہ ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''یوشک'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد جلدی ہونا ہے' اور یہ وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

2530 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا یزِیْد فِی الْعُمر اِلَّا الْبر وَاِن الرجل لیحرم الرزق بالذنب یذنبه

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف دعا' تقدیر کو لوٹا سکتی ہے' اور صرف نیکی' عمر میں اضافہ کرتی ہے' اور بعض اوقات آدمی کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2531 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغنى حذر من قدر وَالدُّعَاء ينفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ينزل وَإِن الْبلَاء لينزل فيلقاه الدُّعَاء فيعتلجان إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

يعتلجان أَي يتصارعان ويتدافعان

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احتیاط تقدیر کے مقابلے میں کام نہیں آتی' اور دعا اس چیز میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل ہو چکی ہو' اور اس میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل نہ ہوئی ہو' اور بعض اوقات آزمائش نیچے اتر رہی ہوتی ہے' اور دعا اس کے سامنے آجاتی ہے' اور وہ دونوں قیامت کے دن تک جھگڑا کرتی رہتی ہیں''

یہ روایت امام بزار' امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''یعتلجان'' سے مراد ایک دوسرے کو پچھاڑنا اور ایک دوسرے کو پرے کرنا ہے۔

2532 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء إِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيد فِي الْعُمر إِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تقدیر کو صرف دعا لوٹاتی ہے' اور صرف نیکی' عمر میں اضافہ کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2533 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا اللّٰه مِنْ فَضله فَإِن اللّٰه يحب أَن يسْأَل وَأفضل الْعِبَادَة انْتِظَار الْفرج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن أَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰكَذَا روى حَمَّاد بن وَاقد هٰذَا الحَدِيْث وَحَمَّاد بن وَاقد لَيْسَ بِالْحَافِظِ وروى أَبُوْ نُعَيْم هٰذَا الحَدِيْث عَن إِسْرَائِيل عَن حَكِيم بن جُبَير عَن رجل عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْث أَبِي نعيم أشبه أَن يكون أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو! کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے' اور سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت' کشادگی کا انتظار کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اسے اسی طرح حماد بن واقد نے نقل کیا ہے اور حماد نامی راوی حافظ نہیں ہے' ابونعیم نے یہ روایت اسرائیل کے حوالے سے' حکیم بن جبیر کے حوالے سے' ایک شخص کے حوالے

سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے تاہم ابونعیم کی نقل کردہ روایت کے بارے میں زیادہ موزوں یہ ہے کہ وہ مستند ہو۔

2534 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء مخ الْعِبَادَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دعا عبادت کا مغز ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2535 - رُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلكم علی مَا ینجیکم من عَدوُکُمْ ویدر لکم أرزاقکم تدعون اللّٰه فِیْ لیلکم ونهارکم فَإِن الدُّعَاء سلَاح الْمُؤْمِن

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دیدے اور تمہارے لئے تمہارے رزق کو لے کر آئے تم لوگ رات اور دن اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یستفتح بهَا الدُّعَاء وَبَعض مَا جَاءَ فِیْ اسْم اللّٰه الْاَعْظَم

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے دعا کا آغاز کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2536 - عَن عبد اللّٰـه بـن بُرَیْدَة عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سمع رجلا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسالك بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَد الصَّمد الَّذِیْ لم یلد وَلَمْ یُولد وَلَمْ یکن لَهٗ کفوا اَحَد فَقَالَ لقد سَاَلت اللّٰه بِالِاسْمِ الْاَعْظَم الَّذِیْ اِذا سُئِلَ بِهٖ اَعْطی وَاِذَا دعِی بِهٖ اَجَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ لقد سَاَلت اللّٰه باسمه الْاَعْظَم-وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

قَالَ الـمـمـلـی قَالَ شَیخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِی وَاسْنَادُهٗ لَا مطْعن فِیْهِ وَلَمْ یرد فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِیْثٌ اَجود اِسْنَادًا مِنْهُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں' اس چیز کے واسطے سے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو یکتا ہے' بے نیاز ہے' تو وہ ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے' اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے کہ جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اسم اعظم کے وسیلے سے مانگا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب کہتے ہیں ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں کوئی طعن نہیں ہے' اور اس بارے میں اس سے زیادہ عمدہ سند والی اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

2537 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجلَال وَالْإِكْرَام فَقَالَ قد اسْتُجِيبَ لَك فسل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یاذالجلال والاکرام' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا مستجاب ہوگی' تم مانگو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2538 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لله ملكا موكلا بِمن يَقُوْلُ يَا أَرْحم الرَّاحِمِينَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الْملك إِن أَرْحم الرَّاحِمِينَ قد أقبل عَلَيْك فسل

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو اس شخص کے لئے مخصوص ہے' جو یہ کہتا ہے: ''یا ارحم الراحمین'' کہتا ہے' جو شخص تین مرتبہ یہ لفظ کہتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے: ''ارحم الراحمین'' تمہاری طرف متوجہ ہے' تم مانگو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2539 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي عَيَّاش زيد بن الصَّامِت الزرقي وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسأَلك بِأَن لَك الْحَمد لَا إِلٰه إِلَّا أَنْت يَا حنان يَا منان يَا

بـديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجلال وَالْاِكْرَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد سَالت اللّٰه باسمه الْاَعْظَم الَّذِيْ اِذا دعِي بِهٖ اَجَاب وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفظ لَهٗ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَزَاد هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة يَا حَيّ يَا قيوم وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَزَاد الْحَاكِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَسالك الْجنَّة وَاَعُوْذ بك مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابوعیاش زید بن صامت زرقی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو نماز ادا کر رہے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں' اس چیز کے واسطے سے کہ حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیری علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اے مہربانی کرنے والے' اے احسان کرنے والے' اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے جلال اور اکرام والے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے' اس کے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے' وہ اسم اعظم کہ جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان چاروں حضرات نے لفظ ''یاحی یاقیوم'' زائد نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

2540 - وَعَنْ السّرى بن يحيى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من طيىء وَاَثْنى عَلَيْهِ خيرا قَالَ كنت اَساَل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يرينى الِاسْم الَّذِيْ اِذا دعِي بِهٖ اَجَاب فَرَاَيْت مَكْتُوْبًا فِي الْكَوَاكِب فِي السَّمَاء يَا بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجلَال وَالْاِكْرَام

رَوَاهُ اَبُوْ عَلِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سری بن یحییٰ نے' طے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کی انہوں نے تعریف کی بھی ہے' کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ مجھے وہ اسم دکھائے کہ جب اس کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' تو میں نے آسمان میں ستاروں میں یہ لکھا ہوا دیکھا:

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے جلال اور اکرام والے''

یہ روایت ابوعلی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2541 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من دَعَا بهؤلاء الْكَلِمَات الْخمس لم يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا أعطَاهُ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ان پانچ کلمات کے وسیلے سے دعا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا (وہ کلمات یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2542 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْم اللّٰه الْاَعْظَم فِی هَاتين الْاٰيَتَيْنِ وإلهكم اِلَه وَاحِد لَا اِلَه اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيم - الْبَقَرَة - وفاتحة سُوْرَة آل عمرَان اللّٰه لَا اِلَه اِلَّا هُوَ الْحَیّ القيوم آل عمرَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ المملی عبد الْعَظِيْمِ رَوَوْهُ كلهم عَن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ زِيَاد القداح عَن شهر بن حَوْشَب عَن اَسمَاء وَبَاقِی الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا رحمٰن نہایت رحم کرنے والا ہے''۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) جو سورۂ آل عمران کے آغاز میں ہے

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ حی اور قیوم ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے عبیداللہ بن ابوزیاد القداح کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے ان دونوں راویوں کے بارے میں کلام آگے

آئے گا۔

2543 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك بِاسْمِكَ الطَّاهِر الطيب الْمُبَارك الْاَحَبِّ اِلَيْكَ الَّذِيْ اِذا دعيت بِه اجبْت وَاِذَا سُئِلت بِه اَعْطَيْت وَاِذَا استرحمت بِه رحمت وَاِذَا استفرجت بِه فرجت قلت فَقَالَ يَوْمًا يَا عَائِشَة هَلْ علمت اَن اللّٰه قد دلّني على الِاسْم الَّذِيْ اِذا دعِي بِه اَجَاب قَالَت فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْت وَاُمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمنيه قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لَك يَا عَائِشَة قَالَت فتنحيت وَجَلَست سَاعَة ثُمَّ قُمت فَقبلت رَاسه ثُمَّ قلت لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ علمنيه قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي لَك يَا عَائِشَة اَن اعلمك اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي اَن تسالي بِه شَيْئًا للدنيا قَالَت فَقُمْت فَتَوَضَّات ثُمَّ صليت رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قلت اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوك اللّٰه وأدعوك الرَّحْمٰن وأدعوك الْبر الرَّحِيم وادعوك بأسمائك الْحُسْنٰى كلهَا مَا علمت مِنْهَا وَمَا لم أَعْلَمْ اَن تغْفر لي وترحمني قَالَت فاستضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لفي الْاَسْمَاء الَّتِيْ دَعَوْت بهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس پاک پاکیزہ اور برکت والے اسم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے کہ اس کے وسیلے سے تجھ سے دعا کی جائے تو' تو اس کو قبول کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے تجھ سے مانگا جائے تو' تو عطا کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے رحمت مانگی جائے تو' تو رحمت کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے کشادگی مانگی جائے تو' تو کشادگی عطا کرتا ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں: (میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس اسم کے بارے میں میری رہنمائی کردی ہے' کہ جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یارسول اللہ! آپ مجھے بھی اس کی تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہارے لئے وہ مناسب نہیں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ایک طرف ہٹ کر تھوڑی دیر بیٹھی رہی پھر میں اٹھی' اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو بوسہ دیا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بھی اس کی تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہارے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ میں تمہیں' اس کی تعلیم دوں اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ تم اس کے حوالے سے کوئی دنیاوی چیز کا سوال کرو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں اٹھی اور میں نے وضو کیا پھر میں نے دو رکعت ادا کی پھر میں نے کہا:

''اے اللہ! میں تجھے اللہ کہہ کر پکارتی ہوں اور رحمان کہہ کر پکارتی ہوں اور مہربان رحم کرنے والا کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھے تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے حوالے سے پکارتی ہوں جن کا مجھے علم ہے' اور جن کا مجھے علم نہیں ہے (اور ان سب کے وسیلے سے یہ

دعا کرتی ہوں) کہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر"
سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان اسماء میں وہ اسم موجود ہے جس کے ذریعے تم نے دعا کی ہے"۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2544 - وَعَنْ فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قاعد اِذْ دخل رجل فصلى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجلت ايها الْمُصَلِّي اِذَا صَلَّيْت فقعدت فاحمد الله بِمَا هُوَ اَهْلَهُ وصل عَلَيَّ ثُمَّ ادعُهُ

قَالَ ثُمَّ صلى رجل آخر بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمدَ الله وَصلى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ايها الْمُصَلِّي ادْعُ تجب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص (مسجد کے) اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا اس نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تم نے جلد بازی کی ہے جب تم نماز ادا کرلو تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد بیان کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم دعا کرو وہ قبول ہوگی"
یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

2545 - وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَاهُ وَهُوَ فِيْ بطن الْحُوت لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ الانبياء فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بهَا رَجُل مُسلم فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَزَاد فِيْ طَرِيْق عِنْدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَانَت ليونس خَاصَّة اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تسمع اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فنجيناه من الْغم وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ الانبياء

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا' جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)
''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا''۔
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو بھی مسلمان یہ دعا کرے گا' وہ جس چیز کے بارے میں بھی دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام حاکم نے ایک سند کے ساتھ یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص ہے؟ یا یہ اہل ایمان کے لئے عام ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا؟
''تو ہم نے غم سے اسے نجات عطا کر دی اور اسی طرح ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں''۔

2546 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ العَبْدُ یَا رب یَا رب یَا رب قَالَ اللّٰه لَبَّیْكَ عَبْدِی سل تعط

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَرْفُوْعًا هٰکَذَا وموقوفا علی انس وروی الْحَاکِم وَغَیْرہ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ وَابْن عَبَّاس اَنَّهُمَا قَالَا: اسْم اللّٰه الْاَکْبَر رب رب

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب بندہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: میں متوجہ ہوں اے میرے بندے! تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

امام حاکم اور دیگر حضرات نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اسم 'رب' ہے' رب' ہے''۔

9 - التَّرْغِیْب فِی الدُّعَاءِ فِی السُّجُوْد ودبر الصَّلَوَات وجوف اللَّیْل الْاَخیر

باب: سجدے میں' نمازوں کے بعد' اور رات کے آخری نصف حصے میں دعا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2547 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقرب مَا یکون العَبْد من

ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاَكْثرُوا الدُّعَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے' جب وہ سجدے کی حالت میں ہو' تو تم (سجدے کے دوران) بکثرت دعا کیا کرو'

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2548 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينزل رَبنَا كل لَيْلَة اِلٰى سَمَاء الدُّنْيَا حِيْن يَبْقى ثلث اللَّيْل الْاٰخر فَيَقُوْلُ من يدعوني فأستجيب لَهُ من يسالني فَاُعْطِيه من يستغفرني فَاَغْفِر لَهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَغَيرهم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: إِذا مضى شطر اللَّيْل اَوْ ثُلُثَاهُ ينزل الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ حَتّٰى ينفجر الصُّبْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اس وقت جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ چکا ہوتا ہے' اور یہ فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگے گا کہ میں اسے عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا کہ میں اس کی مغفرت کروں''

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے' اور فرماتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

2549 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أقرب مَا يكون العَبْد من الرب فِيْ جَوف اللَّيْل فَإِن اسْتَطَعْت اَن تكون مِمَّن يذكر الله فِيْ تِلْكَ السَّاعَة فَكُن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ اپنے رب کے قریب نصف رات کے وقت ہوتا ہے' تو اگر تم سے ہو سکے' تو تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2550 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاء اسمع قَالَ جَوف اللَّیْلِ الْاٰخِرِ ودبر الصَّلَوَات المكتوبات

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری نصف حصے میں کی جانے والی دعا اور فرض نمازوں کے بعد (کی جانے والے دعا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

10 - التَّرْهِیب من استبطاء الْإِجَابَة وَقَوْله دَعَوْت فَلَمْ یستجب لی

باب: اگر دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو جائے' تو یہ کہنا: کہ میں نے دعا کی اور میری دعا ہی قبول نہیں ہوئی

اس بارے میں ترہیبی روایات

2551 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَاب لاحدكم مَا لم یعجل یَقُوْلُ دَعَوْت فَلَمْ یستجب لی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ لَا یزَال یُسْتَجَاب للْعَبد مَا لم یدع بِاِثْم اَوْ قطیعة رحم مَا لم یستعجل قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الاستعجال قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت وَقد دَعَوْت فَلَمْ ار یستجب لی فیستحسر عِنْد ذٰلِكَ ویدع الدُّعَاء

فیستحسر اَی یمل ویعیی فَیتْرك الدُّعَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک کہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے کہ میں نے تو دعا کی تھی اور وہ قبول ہی نہیں ہوئی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

2550- الجامع للترمذی' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في عقد التسبيح باليد' حديث: 3504' السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يستحب من الدعاء دبر الصلوات المكتوبات' حديث: 9597

امام مسلم اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! جلد بازی کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے دعا کی پھر دعا کی لیکن میرا نہیں خیال کہ میری دعا قبول ہوگی اور ایسے موقع پر وہ مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے"
لفظ "فیستحسر" اس سے مراد ہے وہ اکتاہٹ کا شکار ہو جائے اور تھک جائے اور دعا ترک کر دے۔

2552 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَال العَبْد بِخَیرٍ مَا لم یستعجل قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَکَیف یستعجل قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت رَبِّی فَلَمْ یستجب لی

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ یعلی ورواتھا مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح اِلَّا اَبَا ھِلَال الرَّاسِبِی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بندہ مسلسل بھلائی پر گامزن رہتا ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی وہ جلد بازی کا مظاہرہ کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بندہ کہتا ہے: میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور اس نے میری دعا قبول ہی نہیں کی"
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے تمام راوی ایسے ہیں کہ جن سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے صرف ابوہلال راسبی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

التَّرْھِیب من رفع الْمُصَلِّی رَاسہ اِلَی السَّمَاء وَقت الدُّعَاء وَاَن یَدْعُو الْاِنْسَان وَھُوَ غافل

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ نمازی دعا مانگتے ہوئے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے یا یہ کہ آدمی غفلت کی حالت میں دعا کرے

2553 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لینتھین اَقوام عَن رفعھم اَبْصَارھم عِنْد الدُّعَاء فِی الصَّلَاۃ اِلَی السَّمَاء اَوْ لیخطفن اللّٰہ اَبْصَارھم

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَیْرھمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"یا تو لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی بینائی رخصت کر دے گا"۔
یہ روایت امام مسلم امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2554 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُلُوْب اوعية وَبَعضهَا أوعى من بعض فَإِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيهَا النَّاس فَاسْاَلُوْهُ وَاَنْتُمْ موقنون بالاجابة فَإِن اللّٰه لَا يستجيب لعبد دُعَاءُ عَن ظهر قلب غافل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دل محفوظ رکھنے کا برتن ہے' ان (دلوں) میں سے بعض دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر محفوظ رکھتے ہیں' جب تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو' اے لوگو! تم اس سے مانگو' جبکہ تم دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی دعا کو قبول نہیں کرتا' جو غافل دل کے ساتھ اس سے دعا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2555 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادعوا اللّٰه وَاَنْتُمْ موقنون بالاجابة وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه لَا يستجيب دُعَاء من قلب غافل لاه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ مُسْتَقِيم الْإِسْنَاد تفرد بِهِ صَالح المرى وَهُوَ اَحد زهاد الْبَصْرَة

قَالَ الْحَافِظ صَالح المرى لَا شكّ فِيْ زهده لٰكِن تَركه اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' جبکہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو' اور یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کسی غافل اور کھیل کود والے دل سے کی جانے والی دعا کو قبول نہیں کرتا''

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے مستقیم ہے' صالح مری اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' یہ بصرہ کے صوفیوں میں سے ایک ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صالح مری کے صوفی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

التَّرْهِيب من دُعَاء الْإِنْسَان على نَفْسه وَولده وخادمه وَمَاله

باب: آدمی کے اپنی ذات' یا اپنی اولاد' یا اپنے خادم' یا اپنے مال کو بددعا دینے کے بارے میں ترہیبی روایات

2556 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا على اَنفسكُمْ وَلَا تدعوا على اَوْلَادكُمْ وَلَا تدعوا على خدمكم وَلَا تدعوا على اَمْوَالكُمْ لَا توافقوا من اللّٰه سَاعَة يسْاَل فِيهَا عَطاء فيستجيب لكم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه وَغَيْرهم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے خلاف بددعا نہ کرو اپنی اولاد کے خلاف بددعا نہ کرو اپنے خادموں کے خلاف بددعا نہ کرو اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی گھڑی میں ہو جائے کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

2556/1 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِيْ اِجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على وَلَده

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہوتا مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے لئے دعا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

2557 - وروى ابْن ماجة عَنْ اُم حَكِيم عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ دُعَاء الْوَالِد يُفْضِي اِلَى الْحجاب وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب دُعَاء الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظهْر الْغَيْب اَحَادِيْث فِيْهَا ذكر دُعَاء الْوَالِد

❀❀ امام ابن ماجہ نے سیدہ اُم حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والد کی (اپنی اولاد کے لئے) دعا حجاب تک پہنچ جاتی ہے''۔

(مصنف فرماتے ہیں:) آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا سے متعلق باب میں یہ روایات آئیں گی جن میں والد کی دعا کا ذکر ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ اِكثار الصَّلَاة على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والترهيب من تركهَا عِنْد ذكره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كثيرا دَائِما

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھنا ترک کر دے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

2558 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى عَلَيّ صَلَاة وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَفِيْ بعض اَلْفَاظ التِرْمِذِيّ من صلى عَلَيّ مرّة وَاحِدَةٍ كتب الله لَهُ بهَا عشر حَسَنَات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

ترمذی کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اس کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے''۔

2559 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكرت عِنْده فَليصل عَلَيّ وَمَنْ صلى عَلَيّ مرّة صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بهَا عشرا

وَفِيْ رِوَايَةٍ من صلى عَلَيّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشر صلوَات ويحط عَنْهُ بهَا عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيّ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشر صلوَات وَحط عَنْهُ عشر خطيئات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے' میرا ذکر ہوا سے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے''۔

2560 - وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا وَمَنْ صلى عَلَيّ عشرا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مائَة وَمَنْ صلى عَلَيّ مائَة كتب الله بَيْنَ عَيْنَيْهِ بَرَاءَة من النِّفَاق وَبَرَاءَة مِنَ النَّار وَاَسْكَنَهُ الله يَوْم الْقِيَامَة مَعَ الشُّهَدَاءِ

وَفِيْ اِسْنَادُهُ اِبْرَاهِيمَ بن سَالم بن شبْل الهجعي لَا أعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة

امام طبرانی نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر ایک سو مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے لاتعلق ہونا' اور جہنم سے بری ہونا نوٹ کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا"

اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن سالم بن شبل ہجیمی ہے' جس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے میں واقف نہیں ہوں۔

2561 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعته حَتّٰى دخل نخلا فَسجدَ فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى خفت اَوْ خشيت اَن يكون اللّٰه قد توفاه اَوْ قبضه قَالَ فَجئْت انظر فَرفع رَاسه فَقَالَ مَا لَك يَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ اِن جِبرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لي اَلا اُبَشِّرك اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ من صلى عَلَيْك صليت عَلَيْهِ وَمَنْ سلم عَلَيْك سلمت عَلَيْهِ

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ فسجدت لله شكرا - رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے' میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات نہ دے دی ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی (جو مجھے اندیشہ پیدا ہوا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل نے مجھ سے کہا' کہ کیا میں آپ کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درود بھیجے گا' میں اس پر رحمت نازل کروں گا' اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا' میں اس پر سلامتی نازل کروں گا"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے (یہ) سجدہ کیا"

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2562 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَلَفظه قَالَ كَانَ لَا يُفَارق رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منا خَمْسَة اَوْ اَرْبَعَة من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما ينوبه من حَوَائِجه بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار قَالَ فَجئْته وَقد خرج فاتبعته فَدخل حَائِطا من حيطان الْاَشْرَاف فصلى فَسجدَ فَاَطَال السُّجُود فَبَكَيْت وَقلت قبض اللّٰه روحه قَالَ فَرفع رَاسه فدعاني فَقَالَ مَا لَك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أطلت السُّجُود وَقلت قبض اللّٰه روح رَسُوله

لَا أَرَاهُ أَبَدًا قَالَ سجدت شكرا لربي فِيمَا أبلاني فِيْ أمتِيْ من صلى عَلَيّ صَلَاة من أمتِيْ كتب الله لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات

لفظ أَبِيْ يعلى وَقَالَ ابْن أَبِيْ الدُّنْيَا من صلى عَلَيّ صَلَاة صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا - وَفِيْ إِسنادهما مُوسَى بن عُبَيْدَة الربذي

قَوْله فِيمَا أبلاني أَي فِيمَا أنعم عَلَيّ والإبلاء الإنعام

❀❀ یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہر وقت چار پانچ آدمی آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے تاکہ رات اور دن میں آپ ﷺ کو جو ضرورت پیش آئے اس کے لئے کام کرسکیں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ گھر سے تشریف لے گئے' میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا' آپ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' اور آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ کیا' کہ مجھے رونا آ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح کو قبض کر لیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور مجھے بلایا اور فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا تھا کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح کو قبض نہ کر لیا ہو' میں نے اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں دیکھا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ کیا تھا' کیونکہ اس نے مجھے میری امت کے حوالے سے ایک چیز عطا کی ہے' اور وہ یہ کہ میری امت کا' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی وجہ سے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا''

یہ الفاظ ابویعلیٰ کے نقل کردہ ہیں' ابن ابودنیا کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''

ان دونوں مصنفین کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ربذی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے جو مجھے عطا کیا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو نعمت مجھے عطا کی ہے' کیونکہ لفظ ''ابلاء'' کا مطلب نعمت عطا کرنا ہے۔

2563 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى عَلَيّ مرّة كتب الله لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر رِقَاب

رَوَاهُ ابْن أَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب الصَّلَاة عَن مولى للبراء لم يسمه عَنْهُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت ابن ابوعاصم نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

2564 - وَعَنْ اَبِیْ بردۃ بن نیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی عَلَیّ من اُمتِیْ صَلَاۃ مخلصا من قلبه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بھَا عشر صلوَات وَرَفعه بھَا عشر دَرَجَات وَکتب لَهُ بھَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ بھَا عشر سیئات

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ سچے دل سے درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام طبرانی نے اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

2565 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فَقولُوا مثل مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلَیّ فَاِنَّهٗ من صلی عَلَیّ صَلَاۃ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ بھَا عشرا ثُمَّ سلوا لی الْوَسِیلَة فَاِنَّھَا منزلَة من الْجنَّة لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰہ وَاَرْجُو اَن أکون انا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہ لی الْوَسِیلَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة

رَوَاہُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو' تو وہی کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' پھر تم میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو' کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ ''بندہ' میں'' ہوؤں گا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کی دعا کرے گا' اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2566 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من صلی علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکَته سَبْعِیْنَ صَلَاۃ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے

فرشتے اُس پر ستر مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں"
یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2567 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا طیب النَّفس یری فِیْ وَجهه الْبشر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصبحت الْیَوْم طیب النَّفس یری فِیْ وَجهك الْبشر قَالَ أجل اَتَانِیْ آتٍ من رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ من صلی عَلَیْك من أمتك صَلَاة کتب اللّٰه لَهٗ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سیئات وَرفع لَهٗ عشر دَرَجَات ورد عَلَیْهِ مثلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لاحمد: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَات یَوْم وَالسُّرُوْر یری فِیْ وَجهه فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنری السرُوْر فِیْ وَجهك فَقَالَ اِنَّهٗ اَتَانِیْ الْملك فَقَالَ یَا مُحَمَّد اما یرضیك اَن رَبك عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یُصَلِّی عَلَیْك اَحَد من امتك اِلَّا صلیت عَلَیْهِ عشرا وَلَا یسلم عَلَیْك اَحَد من امتك اِلَّا سلمت عَلَیْهِ عشرا قَالَ بلٰی

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ بِنَحْوِ هٰذِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفظه: قَالَ دخلت علی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ واساریر وَجهه تبرق فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَیْتُك أطیب نفسا وَلَا اظهر بشرا من یَوْمك هٰذَا

قَالَ وَمَا لی لَا تطیب نَفسِیْ وَیظْهر بشری وَاِنَّمَا فارقنی جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام السَّاعَة فَقَالَ یَا مُحَمَّد من صلی عَلَیْك من أمتك صَلَاة کتب اللّٰه لَهٗ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سیئات وَرفعه بهَا عشر دَرَجَات وَقَالَ لَهُ الْملك مثل مَا قَالَ لَك فَقُلْتُ یَا جِبْرِیْل وَمَا ذَاك الْملك قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وکل ملکا من لدن خلقك اِلٰی اَن یَبْعَثك لَا یُصَلِّی عَلَیْك اَحَد من أمتك اِلَّا قَالَ وَاَنْت صلی اللّٰه عَلَیْك

❀❀ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج شریف بہت خوش گوار تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ کا مزاج بہت خوش گوار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹادے گا' اور اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور اس پر اس کی مانند لوٹائے گا (یعنی اس پر رحمت نازل کرے گا)''

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے' لوگوں نے عرض کی: یارسول

اللہ! آج ہم آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں دیکھ رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں؟ کہ آپ کا پروردگار یہ فرما رہا ہے: آپ کی امت کا' جو شخص آپ پر درود بھیجے گا' تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا' اور آپ کی امت کا جو شخص بھی آپ پر سلام بھیجے گا' میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! (میں اس سے راضی ہوں)''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے جگمگا رہا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آج میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ بہت خوش ہیں' اور میں نے آج سے زیادہ آپ کو خوش نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیوں خوش نہ ہوؤں؟ اور یہ خوشی کیوں ظاہر نہ ہو؟ جبکہ ابھی جبریل میرے پاس سے اُٹھ کے گئے ہیں' انہوں نے یہ کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کی دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور اس کی وجہ سے' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور فرشتہ اس شخص کے لئے اس کی مانند (رحمت کے نزول کی دعا) کرے گا' جو اس شخص نے آپ کے لئے کی ہوگی' میں نے کہا: اے جبریل! وہ فرشتہ کون سا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے آپ ﷺ کو پیدا کیا ہے' اس دن سے لے کر جب وہ آپ کو دوبارہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا اس دن تک کے لئے ایک فرشتے کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے کہ آپ کی امت کا' جو بھی شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا' تو وہ فرشتہ یہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تم پر بھی رحمت نازل کرے''۔

2568 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلَاة عَلَيَّ يَوْم الْجُمُعَة فَاِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْل آنِفا عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا على الْاَرْض من مُسلِم يُصَلِّي عَلَيْك مرّة وَاحِدَةٍ اِلَّا صليت اَنا وملائكتي عَلَيْهِ عشرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ ظلال عَنْهُ وَاَبُوْ ظلال وثق وَلَا يضر فِي المتابعات

❀ حضرت انس ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو! کیونکہ ابھی جبریل میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آئے' اور انہوں نے بتایا: روئے زمین پر موجود جو بھی مسلمان آپ پر' ایک مرتبہ درود بھیجے گا' تو میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اور میرے فرشتے' اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کریں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے' ابوظلال کے حوالے سے' حضرت انس ؓ سے نقل کی ہے' ابوظلال نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور متابعات کے بارے میں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2569 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيَّ

مرّۃ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ عشرا ملك مُوکل بھا حَتّٰی یبلغنیھا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡکَبِیۡر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا' اور اس کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے' جو اس درود کو مجھ تک پہنچادے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2570 - وَعَنِ ابۡنِ مَسۡعُوۡدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن للّٰہ مَلَائِکَۃ سیاحین یبلغونی عَنۡ اُمتِی السَّلَام

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابۡن حبَان فِیۡ صَحِیۡحِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں' جو میری امت کی طرف سے' سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2571 - وَعَنِ الۡحسن بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَیۡثُمَا کُنۡتُمۡ فصلوا عَلیّ فَاِن صَلَاتکُمۡ تبلغنی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡکَبِیۡر بِاِسۡنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جہاں کہیں بھی ہو' مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2572 - وَعَنۡ اَنَسِ بۡنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ بلغتنی صَلَاته وَصليت عَلَیۡهِ وَکتب لَهٗ سوی ذٰلِكَ عشر حَسَنَات

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الۡاَوۡسَطِ بِاِسۡنَادٍ لَا بَاۡس بِهٖ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اس کا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے' اور میں بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں' اس کے علاوہ' اُس کے لئے دس نیکیاں بھی نوٹ کی جاتی ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2573 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد یسلم عَلیّ اِلَّا رد اللّٰه اِلَیّ روحی حَتّٰی اُرد عَلَیْهِ السَّلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے' یہاں تک کہ میں اس کو سلام کا جواب دیتا ہوں''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2574 - وَعَنْ عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وکل بقبری ملکا أعطاهُ اللّٰه اَسمَاء الْخَلَائق فَلَا یُصَلِّی عَلیّ اَحَد اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا أبلغنی باسمه وَاسم اَبِیه هٰذَا فلَان بن فلَان قد صلی عَلَیْك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ملکا أعطاهُ اَسمَاء الْخَلَائق فَهُوَ قَائِم علی قَبْری اِذا مت فَلَیْسَ اَحَد یُصَلِّی عَلیّ صَلَاة اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّد صلی عَلَیْك فلَان بن فلَان قَالَ فَیصَلی الرب تَبَارَك وَتَعَالٰی علی ذٰلِكَ الرجل بِکُل وَاحِدَةٍ عشرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ کلهم عَن نعیم بن ضَمْضَم وَفِیْه خلاف عَن عمرَان بن الْحِمْیَرِی وَلَا یعرف

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتے کو مقرر کیا ہے' اور اسے ساری مخلوق کے اسماء کا علم عطا کیا ہے' قیامت کے دن تک' جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا' تو وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ' وہ درود مجھ تک پہنچائے گا' کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابوشیخ بن حبان نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے' ایک فرشتے کو تمام مخلوق کے اسماء کا علم عطا کیا ہے' وہ فرشتہ میرے مرنے کے بعد' میری قبر کے پاس کھڑا ہوگا' اور جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا' تو وہ فرشتہ یہ بتائے گا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار بھی' اس شخص پر ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے نعیم بن ضمضم کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کے بارے میں اختلاف

پایا جاتا ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت عمران بن حمیری سے منقول ہے' جو معروف نہیں ہے۔

2575 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَى النَّاس بِی يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَكْثَرهم عَلَیّ صَلَاة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُوسَى بن يَعْقُوب الزمعِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو مجھ پر زیادہ کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے موسیٰ بن یعقوب زمعی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2576 - وَعَنْ عَامر بن ربيعَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب وَيَقُوْلُ من صلى عَلَیّ صَلَاة لم تزل الْمَلَائِكَة تصلی عَلَيْهِ مَا صلى عَلَیّ فَلْيقل عبد من ذٰلِكَ اَوْ ليكثر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ بَكْرٍ بن اَبِی شيبَة وَابْنُ مَاجَة كلهم عَن عَاصِم بن عبيد اللّٰه عَن عبد اللّٰه بن عَامر عَنْ اَبِيْهِ وَعَاصِم وَاِن كَانَ واهی الحَدِيْثِ فَقَدْ مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَصحح لَهُ التِّرْمِذِیّ وَهٰذَا الحَدِيْثُ حَسَنٌ فِی المتابعات وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عامر بن ربیعہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے اس شخص کے لئے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے' تو اب آدمی کی مرضی ہے کہ وہ تھوڑا (درود) بھیجے' یا زیادہ بھیجے''

یہ روایت' امام احمد' امام ابوبکر بن شیبہ اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے عاصم بن عبیداللہ کے حوالے سے عبداللہ بن عامر کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' عاصم نامی راوی اگرچہ ''واہی الحدیث'' ہے' لیکن بعض دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے' امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اور متابعات کے بارے میں یہ حدیث صحیح ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2577 - وَعَنْ اَبِیّ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا ذهب ربع اللَّيْل قَامَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اذْكروا اللّٰه اذْكروا اللّٰه جَاءَت الراجفة تتبعها الرادفة جَاءَ الْمَوْت بِمَا فِيْهِ جَاءَ

2575-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر البيان بأن أقرب الناس في القيامة يكون من النبي' حديث: 912مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم' حديث: 31148مسند أبي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 4879المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث: 9637شعب الإيمان للبيهقي' الخامس عشر من شعب الإيمان وهو باب في تعظيم النبي صلى' حديث: 1523البحر الزخار مسند البزار' شداد بن الهادي عن عبد الله بن مسعود' حديث: 1289

الْمَوْت بِمَا فِيهِ قَالَ اُبَيّ بن كَعْب فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اكثر الصَّلَاة فكم اجعَل لَك من صَلَاتي قَالَ مَا شِئْت قَالَ قُلْتُ الرّبع قَالَ مَا شِئْت وَاِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قَالَ فَقُلْتُ فثلثين قَالَ مَا شِئْت فَاِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قلت النّصْف قَالَ مَا شِئْت وَاِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قَالَ أجعَل لَك صَلَاتي كلهَا قَالَ اِذا يكفى همك وَيغفر لَك ذَنْبك

رَوَاهُ احْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَصَحَحهُ قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحْمد عَنهُ قَالَ: قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن جعلت صَلَاتي كلهَا عَلَيْك قَالَ اِذا يَكْفِيك اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى مَا أهمك من دنياك وآخرتك وَاِسْنَاد هٰذِه جيد

قَوْله اكثر الصَّلَاة فكم أجعَل لَك من صَلَاتي مَعْنَاهُ اكثر الدُّعَاء فكم أجعَل لَك من دعائي صَلَاة عَلَيْك

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا ایک چوتھائی حصہ رخصت ہوجانے کے بعد کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو راجفہ آرہی ہے جس کے پیچھے رادفہ ہوگی موت اپنی سختیوں سمیت آرہی ہے موت اپنی سختیوں سمیت آرہی ہے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں تو مجھے اپنے اوراد و وظائف میں کتنا حصہ (درود شریف پڑھنے کے لیے) رکھنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو میں نے عرض کی: ایک چوتھائی رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کی: دوتہائی کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم چاہو لیکن اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کی: نصف کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم چاہو اگر تم زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں وظائف کا تمام حصہ آپ کے لئے مخصوص کردوں (یعنی ہمیشہ درود پڑھتا رہا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں یہ تمہاری پریشانی کے لئے کفایت کرے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت ہوجائے گی"

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام احمد کی ایک روایت جو ان سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنے اوراد و وظائف کا تمام حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے مخصوص کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تمہارے تمام دنیاوی اور اخروی معاملات کے حوالے سے کافی ہوگا"

اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

متن کے یہ الفاظ "کہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں تو میں اپنے اوراد کا کتنا حصہ آپ کے لئے مخصوص کردوں" اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اوراد و وظائف میں کثرت کرتا ہوں تو اپنے اوراد و وظائف میں سے آپ پر درود بھیجنے کے لئے

کتنا حصہ مقرر کروں؟

2578 - وَعَنْ مُحَمَّد بن يحيى بن حبان عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ان رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجعل ثلث صَلاتي عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ قَالَ الثُّلثَيْنِ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ قَالَ فصلاتي كلها قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذًا يَكْفِيكَ اللّٰه ما اهمك من امر دنياك و آخرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حبان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میں اپنے اوراد و وظائف کا ایک تہائی حصہ آپ کے لئے مخصوص کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر تم چاہو اس نے عرض کی: دو تہائی کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اگر تم چاہو اس نے عرض کی: میں پورے اوراد و وظائف آپ کے لئے مخصوص کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس صورت میں اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی اور اخروی معاملات کے لئے کافی ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2579 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيَّ فِي يَوْم ألف مرّة لم يمت حَتّٰى يرى مَقْعَده من الْجنّة

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود بھیجے گا' وہ اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا' جب تک وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو نہیں دیکھ لے گا''

یہ روایت ابوحفص بن شاہین نے نقل کی ہے۔

2580 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ كَاهِل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل من صلى عَلَيَّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات وكل لَيْلَة ثَلَاث مَرَّات حبا وشوقا اِلَيّ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ ذُنُوبه تِلْكَ اللَّيْلَة وَذٰلِكَ الْيَوْم

رَوَاهُ ابْن اَبِي عَاصِم وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل اِلَّا انه قَالَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ بِكُل مرّة ذنُوب حول

وَهُوَ بِهٰذَا اللَّفْظ مُنكر وَاَبُوْ كَاهِل احمسي وَقِيْلَ بجلي يُقَال اسْمه عبد اللّٰه بن مَالك وَقِيْلَ قيس بن عَائِذ وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوکاہل! جو شخص روزانہ دن میں مجھ

پر تین مرتبہ درود بھیجے اور رات میں تین مرتبہ درود بھیجے وہ محبت اور شوق کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس کے اُس دن اور اس رات کے گناہوں کی مغفرت کر دے"

ابن ابو عاصم اور امام طبرانی نے یہ بات ایک طویل حدیث میں ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ لازم ہوگا کہ وہ ہر مرتبہ میں اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کر دے"

لیکن روایت کے یہ الفاظ منکر ہیں حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ کا اسم منسوب "احمسی" ہے اور ایک قول کے مطابق "بجلی" ہے اور ان کا نام ایک قول کے مطابق "عبداللہ بن مالک" ہے ایک قول کے مطابق قیس بن عائذ ہے اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2581 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَيّما رجل مُسْلِم لم يكن عِنْده صَدَقَة فَلْيقل فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد عَبدك وَرَسُوْلك وصل على الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَات فَإِنَّهَا زَكَاة وَقَالَ لَا يشْبع مُؤْمِن خيرا حَتّٰى يكون منتهاه الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس بھی مسلمان شخص کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ دعا میں یہ پڑھے:

"اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نازل فرما! اور مومن مردوں اور مومن خواتین اور مسلمان مردوں اور مسلمان خواتین پر رحمت نازل فرما"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مومن بھلائی کے حوالے سے کبھی سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی منزل جنت ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2582 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثرُوا عَلَيّ من الصَّلَاة كل يَوْم الْجُمُعَة فَإِنَّهُ مشهود تشهده الْمَلَائِكَة وَإِن اَحَدًا لن يُصَلِّي عَلَيّ اِلَّا عرضت عَلَيّ صَلَاته حَتّٰى يفرغ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبعد الْمَوْت قَالَ إِن اللّٰه حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل اُجساد الْاَنْبِيَاء عَلَيْهِمُ الصَّلَاة وَالسَّلَام

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ حاضری کا دن ہوتا ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا جب تک وہ اسے پڑھ کر فارغ نہیں ہوتا' راوی بیان کرتے

ہیں: میں نے عرض کی: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2583 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا عَلَىَّ من الصَّلَاة فِىْ كل يَوْم الْجُمُعَة فَإِن صَلَاة امتِىْ تعرض عَلَىَّ فِىْ كل يَوْم جُمُعَة فَمَنْ كَانَ اَكْثَرهم عَلَىَّ صَلَاة كَانَ أقربهم منى منزلَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن مَكْحُولًا قيل لم يسمع من اَبِىْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' کیونکہ میری امت کا درود' ہر جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے' تو جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا' وہ میرے زیادہ قریب ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' البتہ مکحول نامی راوی کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2584 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أفضل أيامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق آدم وَفِيْهِ قبض وَفِيْهِ النفخة وَفِيْهِ الصَّعْقَة فَاَكْثرُوا عَلَىَّ من الصَّلَاة فِيْهِ فَإِن صَلَاتكُمْ معروضة عَلَىَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد أرمت يَعْنِىْ بليت فَقَالَ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل أجساد الْاَنْبِيَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

أرمت بِفَتْح الْهمزَة وَالرَّاء وَسُكُون الْمِيم وَرُوِىَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الرَّاء

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں' سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے' اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی دن میں ان کا انتقال ہوا' اسی دن میں صور پھونکا جائے گا' اسی دن میں قیامت آئے گی' تو تم اس دن میں' مجھ پر کثرت سے درود بھیجو' تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جب کہ آپ (کا جسم مبارک) بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر' یہ چیز حرام قرار دی ہے' کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے''

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ا' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اور 'م' ساکن ہے' ایک قول کے مطابق 'ا' پر پیش اور 'ر' پر زیر پڑھی گئی ہے۔

2585 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ جزی اللّٰہ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا ھُوَ اَھلہ اتعب سَبْعِیْنَ کَاتبا الف صباح

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جزا عطا کرے' جس کے وہ اہل ہیں''

تو وہ ستر (لکھنے والے فرشتوں) کو ایک ہزار دن تک پابند کردیتا ہے''۔ (کہ وہ اس کے لئے اجروثواب نوٹ کرتے رہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2586 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عَبْدَیْنِ متحابین یسْتَقْبل اَحدھمَا صَاحبہ ویصلیان علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لم یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یغْفر لَھما ذنوبھما مَا تقدم مِنْھُمَا وَمَا تَاَخر -رَوَاہُ اَبُو یعلی

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی دو بندے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اور جب بھی وہ ایک دوسرے کے سامنے آئیں اور اس وقت وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں' تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہوں کی مغفرت ہوجاتی ہے' جو پہلے کیے ہوں یا جو بعد میں ہوں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

2587 - وَعَنْ رویفع بن ثَابت الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ اللّٰھُمَّ صل علی مُحَمَّد وأنزلہ المقعد المقرب عنْدك یَوْم الْقِیَامَۃ وَجَبت لَہُ شَفَاعَتِی

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَبعض أسانیدھم حسن

❀❀ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ درود پڑھتا ہے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن' انہیں اپنی بارگاہ میں مقرب مقام پر فائز فرما''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہوجاتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی بعض اسانید حسن ہیں۔

2588 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا صليتم على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْسِنُوا الصَّلاة فَإِنَّكُمْ لا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِكَ يعرض عَلَيْهِ قَالَ فَقَالُوْا لَهٗ فعلمنا قَالَ قُوْلُوا:

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتِمِ النَّبِيين مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك إِمَام الْخَيْر وقائد الْخَير وَرَسُول الرَّحْمَة اللّٰهُمَّ ابعثه مقاما مَحْمُوْدًا يغبطه فِيْهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اللّٰهُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آل إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حميد مجيد اللّٰهُمَّ بَارك على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا باركت على إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آل إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حميد مجيد

رَوَاهُ ابْن مَاجه مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو کیونکہ تم یہ نہیں جانتے (ہوسکتا ہے کہ وہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کردیا جائے؟ راوی بیان کرتے ہیں: تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ ہمیں تعلیم دیجئے (کہ ہم کیسے درود بھیجیں؟) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! اپنا درود اپنی رحمتیں اپنی برکتیں تمام رسولوں کے سردار تمام پرہیزگار لوگوں کے پیشوا انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما! جو تیرے بندے ہیں تیرے رسول ہیں بھلائی کے پیشوا ہیں بھلائی کے قائد ہیں رحمت والے رسول ہیں اے اللہ! تو انہیں اس مقام محمود پر فائز فرما جس پر تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ رشک کریں گے۔

اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل کیا بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابرہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابرہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2589 - وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كل دُعَاء مَحْجُوب حَتّٰى يصلى على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته ثِقَات وَرَفعه بَعْضُهُمْ وَالْمَوْقُوْف أصح

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا محجوب رہتی ہے جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم اس کا ''موقوف'' ہونا زیادہ درست ہے۔

2590 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِيْ قُرَّة الْاَسدی عَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب عَن عمر بن الْخطاب مَوْقُوْفًا قَالَ اِنَ الدُّعاء مَوْقُوْف بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا يصعد مِنْهُ شَيْءٍ حَتّٰى تصلى على نبيك صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "موقوف" روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

"بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان رُکی رہتی ہے وہ اس وقت تک بلند نہیں ہوتی 'جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے"

2591 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عرض لى فَقَالَ بعد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آجاؤ! ہم پاس آگئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے' جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے سامنے آئے اور بولے: وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو میں نے کہا: آمین' جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے' اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین' جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جو اپنے ماں باپ کو' یا اُن دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے' اور وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کرواسکیں' تو میں نے کہا: آمین"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2592 - وَعَنْ مَالك بن الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبَر فَلَمَّا رقى عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقى اُخْرى فَقَالَ آمين ثُمَّ رقى عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ اَدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحدهمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل

عَلَيْكَ فَابْعَده الله قل آمين فَقُلْتُ آمين .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ

❀❀ مالک بن حسن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین جب تیسری پر رکھا تو فرمایا: آمین پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے میں) پائے اور پھر بھی جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کردے آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2593 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارتقى على الْمِنبَر فأمن ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لم أمنت قلت الله وَرَسُوله أعْلَمُ قَالَ جَاءَنِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اِنَّهٗ من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْكَ فَابْعَده الله وأسحقه قلت آمين قَالَ وَمَنْ أدْرك اَبَوَيْهِ اَوْ احدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَابْعَده الله وأسحقه قلت آمين وَمَنْ أدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ دخل النَّار فَابْعَده الله وأسحقه فَقُلْتُ آمين رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ آمین کہا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ میں نے کیوں آمین کہا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور پرے کردے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے میں) پائے اور ان دونوں کی خدمت نہ کرے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور پرے کردے تو میں نے کہا: آمین (انہوں نے کہا:) جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور پرے کردے تو میں نے کہا: آمین''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2594 - وَرُوِيَ عَن عبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل الْمَسْجِد وَصعد الْمِنبَر فَقَالَ آمين آمين آمين فَلَمَّا انْصَرف قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَايْنَاكَ صنعت شَيْئًا مَا كنت تَصنعهُ فَقَالَ اِن جِبْرِيْل تبدى لي فِي اَوَّل دَرَجَة فَقَالَ يَا مُحَمَّد من أدْرك وَالِديهِ فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة فَابْعَده الله ثُمَّ أبعده فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ لي فِي الدرجَة الثَّانِيَة وَمَنْ أدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهٗ فَابْعَده الله ثُمَّ أبعده فَقُلْتُ آمين ثُمَّ تبدى لي فِي الدرجَة الثَّالِثَة فَقَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْكَ

فَابْعَدہ اللہ ثم ابعدہ فَقُلْتُ آمین ۔رَوَاہُ الْبُزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' جب آپ (خطبہ دے کر) فارغ ہوئے' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی سیڑھی پر (قدم رکھتے ہوئے) جبریل میرے سامنے آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جو شخص اپنے ماں باپ کو پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کروائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور دور کردے' تو میں نے کہا: آمین' پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے مجھ سے کہا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے' اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور مزید دور کردے' تو میں نے کہا: آمین' پھر وہ تیسری سیڑھی پر میرے سامنے آئے اور بولے: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور مزید دور کردے' تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2595 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنبر فَقَالَ آمین آمین آمین قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ صعدت الْمِنبر فَقُلْتُ آمین آمین آمین فَقَالَ اِن جِبْرِیْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِیْ فَقَالَ من أدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَاَبْعَدہ الله قل آمین فَقُلْتُ آمین وَمَنْ اَدْرك اَبَوَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدہ الله قل آمین فَقُلْتُ آمین وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَدہ الله قل آمین فَقُلْتُ آمین

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے' تو آپ نے آمین' آمین' آمین کہا (اس کی وجہ کیا تھی؟)' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں' تو میں نے کہا: آمین (انہوں نے کہا:) جو شخص اپنے ماں باپ' یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان دونوں کی خدمت نہ کرے' اور مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں' تو میں نے کہا: آمین (انہوں نے کہا:) جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' اور وہ مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے' اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں! تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2596 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رغم أنف رجل ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيّ وَرَغمَ أنف رجل دخل عَلَيْهِ رَمَضَان ثُمَّ انسلخ قبل اَن يغْفر لَهُ وَرَغمَ أنف رجل

اَدْرَكَ عِنْده اَبَوَاهُ الْكِبر فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

رغم بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة اَى لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب ذلا وَهَوَانًا وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِى هُوَ بِفَتْح الْغَيْن وَمَعْنَاهُ ذل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس شخص کے سامنے رمضان کا مہینہ آئے' اور پھر اس کی مغفرت ہوئے بغیر وہ مہینہ گزر جائے' اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے' اور وہ ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہو سکے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ ''رغم'' میں 'غ' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو مٹی کے ساتھ مل جائے' یہ ذلت اور کمتری کے حوالے سے ہے' ابن اعرابی کہتے ہیں: اس میں 'غ' پر زبر پڑھی جاتی ہے' اور اس کا مطلب ہے' وہ ذلیل ہو۔

2597 - وَعَنْ حُسَيْن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْده فخطىء الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيْق الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوِيَ مُرْسلا عَن مُحَمَّد ابْن الْحَنَفِيَّة

❀❀ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود پڑھنے سے بھٹک جائے (یعنی مجھ پر درود نہ بھیجے) تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ محمد بن حنفیہ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

2598 - وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ اَبِي عَاصِم عَن مُحَمَّدًا ابْن الْحَنَفِيَّة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْده فنسي الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيْق الْجنَّة

❀❀ ابن ابوعاصم کی ایک روایت میں محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے' تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

2599 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نسي الصَّلَاة عَلَيّ خطىء طَرِيْق الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيرهمَا عَن جبارَة بن الْمُغلس وَهُوَ مُخْتَلف فِي الِاحْتِجَاج بِهِ وَقد عد هٰذَا الحَدِيْث من مَنَاكِيره

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے' وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور دیگر حضرات نے جبارہ بن مغلس کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' انہوں نے اس سے منقول کئی منکر روایات شمار کروائی ہیں۔

2600 - وَعَنْ حُسَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِيل من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيّ . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَصَححهُ التِّرْمِذِيّ وَزَاد فِي سَنَده عَليّ بن اَبِي طَالب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص بخیل ہے' جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اس کی سند میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر زائد نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2601 - وَعَنْ اَبِي ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت ذَات يَوْم فَاتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا أخبركُم بأبخل النَّاس قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيّ فَذٰلِكَ أبخل النَّاس

رَوَاهُ ابْن اَبِي عَاصِم فِي كتاب الصَّلَاة من طَرِيْق عَليّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم

قَالَ الْحَافِظ المملي من هٰذَا الْكتاب اَبْوَاب مُتَفَرِّقَة وَتَاْتِي اَبْوَاب أخر إِنْ شَاءَ اللّٰه فتقدم مَا يَقُوْله من خَافَ شَيْئًا من الرِّيَاء فِي بَاب الرِّيَاء وَمَا يَقُوْله بعد الْوضُوء فِي كتاب الطَّهَارَة وَمَا يَقُوْله بعد الْاَذَان وَمَا يَقُوْله بعد صَلَاة الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب وَالْعشَاء فِي كتاب الصَّلَاة وَمَا يَقُوْلُ حِيْن يأوي إِلٰى فرَاشه فِي كتاب النَّوَافِل وَكَذٰلِكَ مَا يَقُوْلُ إِذا اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل وَمَا يَقُوْلُ إِذا أصبح وَأمسى وَدُعَاء الْحَاجة فِيْهِ اَيْضًا وَيَاْتِي إِنْ شَاءَ اللّٰه فِي كتاب الْبيُوع ذكر اللّٰه فِي الْاَسْوَاق ومواطن الْغَفْلَة وَمَا يَقُوْله الْمَدْيُوْن والمكروب والمأسور وَفِي كتاب اللبَاس مَا يَقُوْله من لبس ثوبا جَدِيْدا

وَفِي كتاب الطَّعَام التَّسْمِيَة وَحمد اللّٰه بعد الْأكل' وَفِي كتاب الْقَضَاء مَا يَقُوْله من خَافَ ظَالِما' وَفِي كتاب الْاَدَب مَا يَقُوْلُ من ركب دَابَّته وَمَنْ عثرت بِهٖ دَابَّته وَمَنْ نزل منزلا وَدُعَاء الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظهْر

2600-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر نفي البخل عن المصلي على النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 910 المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب المناسك' وأما حديث رافع بن خديج' حديث: 1958 الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم' ومن ذكر الحسين بن علي رضي الله عنهما' حديث: 406 السنن الكبرى للنسائي' كتاب فضائل القرآن' ذكر الاختلاف' حديث: 7836 مسند أحمد بن حنبل' حديث الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهما' حديث: 1688 البحر الزخار مسند البزار' أول مسند الحسين بن علي' حديث: 1198 مسند أبي يعلى الموصلي' مسند الحسين بن علي بن أبي طالب' حديث: 6628 شعب الإيمان للبيهقي' الخامس عشر من شعب الإيمان وهو باب في تعظيم النبي' حديث: 1526

الْغَیْب وَفِیْ کتاب الْجَنَائِز الدُّعَاء بالعافیة وَمَا یَقُوْله من رأی مبتلی وَمَا یَقُوْله من آلمه شَیْءٌ من جسده وَمَا یدعی بِهٖ للْمَرِیض وَمَا یَدْعُو بِهِ الْمَرِیض وَمَا یَقُوْلُ من مَاتَ لَهٗ میت وَفِیْ کتاب صفة الْجَنَّة وَالنَّار سُؤَال الْجَنَّة و الاستعاذة مِنَ النَّار – من اللّٰه نسْأَل التَّیْسِیر و الاعانة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ سب سے بڑا بخیل ہے''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم نامی راوی سے نقل کی ہے۔

حافظ' جو اس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اس کتاب میں متفرق ابواب ہیں' اور آگے' دیگر ابواب بھی آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے: جب کسی شخص کو ریاکاری کے حوالے سے خوف ہو' تو اس سے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور یہ ریاکاری سے متعلق باب میں گزرا ہے' اسی طرح طہارت سے متعلق کتاب میں گزرا ہے کہ آدمی کو وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد' اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ یہ نماز سے متعلق کتاب میں گزرا ہے' نوافل سے متعلق کتاب میں یہ گزرا ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر جائے' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اسی طرح رات کے وقت' جب وہ بیدار ہو' اور جب صبح ہو اور جب شام ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور حاجت ہو' تو کیا دعا مانگنی چاہیے؟ اور آگے' اگر اللہ نے چاہا' تو خرید و فروخت سے متعلق کتاب آئے گی' جس کتاب میں یہ مذکور ہوگا' کہ بازار میں اور غفلت کے مقامات پر' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص مکروہ' یا پریشانی کا شکار ہو' یا قید ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ لباس سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جو شخص نیا لباس پہنے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ کھانے سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے' اور اس کے بعد الحمدللہ پڑھنی چاہیے' قضا سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جس شخص کو ظالم کا خوف ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ ادب سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جو شخص سواری پر سوار ہو' یا جس کی سواری کو ٹھوکر لگے' یا جو شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور آدمی کو اس کے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کیا دعا کرنی چاہیے؟ جنائز سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ عافیت کی دعا مانگنی چاہیے' اور جب کسی شخص کو کسی آزمائش کا شکار دیکھا جائے' تو پھر آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے؟ جس شخص کو جسم میں درد محسوس ہو رہی ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ بیمار کے لئے کیا دعا کرنی چاہیے؟ بیمار کو کیا دعا کرنی چاہیے؟ جس شخص کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اسی طرح جنت اور جہنم کی صفات سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جنت کی دعا مانگنی چاہیے' اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے' تو ہم اللہ تعالیٰ سے آسانی اور مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

کِتَابُ الْبُیُوْعِ وَغَیْرِهَا

کتاب: خرید وفروخت اور دیگر چیزوں کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْب فِی الْاِکْتِسَاب بِالْبیعِ وَغَیْرِه

خرید وفروخت کے ذریعے کمائی کرنے اور دیگر امور کے بارے میں ترغیبی روایات

2602 - عَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أكل اَحَد طَعَاما قطّ خیرا من اَن یَاْکُل من عمل یَده وَان نَبِیَّ اللّٰهِ دَاوُد عَلَیْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام کَانَ یَاْکُل من عمل یَده

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرهٖ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهٖ قَالَ مَا کسب الرجل کسبا أطیب من عمل یَده وَمَا أنْفق الرجل علی نَفسه وَاَهله وَولده وخادمه فَهُوَ صَدَقَة

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص نے کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا ہوگا' جو اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو' جو اس نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا ہو' اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی شخص نے کوئی ایسی کمائی نہیں کی ہوگی' جو اس کی ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ ہو' اور آدمی اپنی ذات پر' اپنے اہل خانہ پر' اپنی اولاد پر' اپنے خادم پر' جو کچھ خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

2603 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَن یحتطب اَحَدُکُم حزمة علی ظَهره خیر لَهُ من اَن یسْاَل اَحَدًا فیعطیه اَوْ یمنعهٗ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2602-صحیح البخاری' کتاب البیوع' باب کسب الرجل وعمله بیده' حدیث: 1982 السنن الکبری للبیهقی' کتاب الإجارة' باب کسب الرجل وعمله بیدیه' حدیث: 10921 مسند أحمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث المقدام بن معدی کرب الکندی أبی کریمة' حدیث: 16872 المعجم الکبیر للطبرانی' بقیة المیم' ما أسند المقداد بن الأسود' خالد بن معدان' حدیث: 17423

''تم میں سے کوئی ایک شخص لکڑیوں کا گٹھا بنا کر اُسے اپنی پشت پر رکھ کر (اسے فروخت کرنے کے لئے جائے) یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اسے کچھ دے یا نہ دے''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2604 - وَعَنْ الزبیر بن الْعَوام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَن یَاْخذ اَحَدُکُمْ احبلہ فَیَاْتِیْ بحزمۃ من حطب علی ظھرہ فیبیعھا فیکف اللّٰہ بھَا وَجھہ خیر لَہٗ من اَن یسْاَل النَّاس اَعْطوہُ ام منعُوا-رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص رسیاں لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر اسے فروخت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کے ذریعے اسے (مانگنے سے) بچا کے رکھے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور وہ اسے دیں یا نہ دیں''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2605 - وَعَنْ اَنسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ اما فِیْ بَیْتك شَیْءٍ قَالَ بَلٰی حلْس نلبس بعضہ ونبسط بعضہ وَقَعْب نشرب فِیْہِ من الْمَاء قَالَ ائْتِنِیْ بھما فَاَتَاہُ بھِمَا فَاَخذھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ من یَشْتَرِی ھٰذَیْنِ قَالَ رجل اَنا آخذھما بدرھم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من یزِید علی دِرْھَم مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذھما بِدِرْھَمَیْنِ فَاَعْطَاھُمَا اِیَّاہ فَاَخذ الدرھمین فَاَعْطَاھُمَا الْاَنْصَارِیّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِھِمَا طَعَاما فانبذہ اِلٰی اَھْلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتنی بِہٖ فَاَتَاہُ بِہٖ فَشد فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عودا بِیَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اذْھَبْ فاحتطب وبع وَلَا اُرینك خَمْسَۃ عشر یَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد اَصَاب عشرَۃ دَرَاھِمُ فَاشْتری بِبَعْضِھَا ثوبا وببعضھا طَعَاما فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا خیر لَك من اَن تَجِیْءَ الْمَسْاَلَۃ نُکْتَۃ فِیْ وَجھك یَوْم الْقِیَامَۃ-الحَدِیْث

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِہٖ فِی الْمَسْاَلَۃ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! ایک کمبل ہے' جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے ہیں' اور کچھ حصہ بچھا لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ' وہ ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون ان دونوں کو خریدے گا؟ ایک صاحب نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض میں خرید لیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون ایک درہم سے زیادہ رقم دے گا؟ تو ایک صاحب

نے عرض کی: میں ان دونوں کو دو درہم کے عوض میں حاصل کر لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے وہ دو چیزیں اسے دے دیں اور وہ دو درہم لے کر اس انصاری کو دید یئے' آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے اناج خریدو! اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچاؤ! اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے کر آؤ' وہ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس میں لکڑی لگائی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں اکٹھی کرو اور انہیں فروخت کرو اور میں اب تمہیں پندرہ دن نہ دیکھوں' اس شخص نے ایسا ہی کیا' پھر جب وہ آیا تو اس نے دس درہم کما لئے ہوئے تھے' جن میں سے کچھ کے ذریعے اس نے کپڑا خریدا اور کچھ کے ذریعے اس نے اناج خریدا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب تم قیامت کے دن آتے' تو تمہارے چہرے پر مانگنے کا داغ لگا ہوا ہوتا''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2606 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى الْكسْب أطيب قَالَ عمل الرجل بِيَدِهِ وكل كسب مبرور

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ ابْن مِعِيْن عَم سعيد هُوَ الْبَراء وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر مُرْسلا وَقَالَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظ وَاَخطَأ من قَالَ عَن عَمه

❀❀ سعید بن عمیر اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا' اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کمانا) ویسے ہر جائز کمائی (پاکیزہ ہے)''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں سعید بن عمیر کے چچا سے مراد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے سعید بن عمیر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند محفوظ ہے اور اس شخص نے غلطی کی ہے' جس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اس کے چچا سے منقول ہے۔

2607 - وَعَنْ جَمِيْع بن عُمَيْر عَن خَاله قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُفضل الْكسْب فَقَالَ بيع مبرور وَعمل الرجل بِيَدِهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاخْتِصَار وَقَالَ عَن خَالِد اَبِي بردة بن نيار وروى الْبَيْهَقِيّ عَن مُحَمَّد بن عبد الله بن نمير وَذكر لَهُ هٰذَا الحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر

جمیع بن عمیر اپنے ماموں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جائز سودا (یعنی خرید وفروخت) اور آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کمانا)"

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس راوی کے ماموں حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ہیں' امام بیہقی نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن نمیر کے حوالے سے نقل کی ہے' انہوں نے ان کے حوالے سے' یہ حدیث نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سعید بن عمیر سے منقول ہے۔

2608 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْكَسْب أفضل قَالَ عمل الرجل بِيَدِهٖ و كل بيع مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کچھ کمانا) اور ہر جائز سودا (یعنی خرید وفروخت)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2609 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْكَسْب أطيب قَالَ عمل الرجل بِيَدِهٖ و كل بيع مبرور

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال اِسْنَادُهُ رجال الصَّحِيْح خلا الْمَسْعُوْدِيّ فَاِنَّهُ اخْتَلَط وَاخْتلف فِي الِاحْتِجَاج بِهٖ وَلَا بَاْس بِهٖ فِي المتابعات

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرنا اور ہر جائز سودا (یعنی خرید وفروخت)"

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند کے راوی' صحیح کے راوی ہیں' صرف مسعودی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس سے استدلال کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے' البتہ متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2610 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَرَاى اَصْحَاب رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن كَانَ خرج يسْعَى على وَلَده صغَارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِن كَانَ خرج يسْعَى على أبوين شيخين كبيرين فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِن كَانَ خرج يسْعَى على نَفسه يعفها فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِن كَانَ خرج يسْعَى رِيَاء ومفاخرة فَهُوَ فِيْ سَبِيْل الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ان کی صحت اور تندرستی دیکھ کر عرض کی: یارسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہوتا (تو مناسب ہوتا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اگر یہ اپنے بوڑھے عمر رسیدہ ماں باپ کے لئے کمانے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اگر یہ اپنی ذات کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے تاکہ یہ خود کو مانگنے سے بچا کے رکھے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری کے لئے اور فخر کے اظہار کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

2611 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يحب الْمُؤْمِن المحترف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کاریگر مؤمن کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

2612 - وَرُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَمْسَى كالا من عمل يَده اَمْسَى مغفورا لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والأصبهاني من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَتَقَدَّمَ من هٰذَا الْبَاب غير مَا حَدِيْثٍ فِي الْمَسْاَلَة أغنى عَن إِعَادَتهَا هُنَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ کے کام سے کمائی کی ہو تو وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اصبہانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اس باب میں اس سے پہلے اور روایات گزر چکی ہیں جو مانگنے کے بارے میں ہیں اور ان کو دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

2611-المعجم الأوسط للطبراني باب العين من اسمه : مقدام حديث: 9109 المعجم الكبير للطبراني من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما سالم عن ابن عمر حديث: 12979 مسند الشهاب القضاعي إن الله يحب المؤمن المحترف حديث: 995

2 - التَّرْغِيْب فِي البكور فِيْ طلب الرزق وَغَيْرِه وَمَا جَاءَ فِيْ نوم الصبحة

باب: رزق کے حصول کے لئے' یا دیگر کاموں کے لئے صبح جلدی نکلنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور صبح کے وقت سوئے رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2613 - عَن صَخْر بن وداعة الغامدى الصَّحَابِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لامتى فِيْ بكورها وَكَانَ إِذا بعث سَرِيَّة اَوْ جَيْشًا بَعثهمْ من اَوَّل النَّهَار وَكَانَ صَخْر تَاجِرًا فَكَانَ يبْعَث تِجَارَته من اَوَّل النَّهَار فاثرى وَكثر مَاله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا يعرف لصخر الغامدى عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ المملى عبد الْعَظِيْم رَوَوْهُ كلهم عَن عمَارَة بن حَدِيْد عَن صَخْر وَعمارَة بن حَدِيْد بجلي سُئِلَ عَنهُ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِيّ فَقَالَ مَجْهُوْل وَسُئِلَ عَنْهُ اَبُوْ زرْعَة فَقَالَ لَا يعرف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمرى صَخْر بن وَدَاعَة الغامدى وغامد فِي الأزد سكن الطَّائِف وَهُوَ مَعْدُوْد فِيْ اَهْلِ الْحجاز روى عَنْهُ عمَارَة بن حَدِيْد وَهُوَ مَجْهُوْل لم يرو عَنْهُ غير يعلى الطَّائِفِيْ وَلَا أعرف لصخر غير حَدِيْث بورك لأمتي فِيْ بكورها وَهُوَ لفظ رَوَاهُ جمَاعَة عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتهى كَلَامه

قَالَ المملى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اَبُوْ عمر قد رَوَاهُ جمَاعَة من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُم عَلِيّ وَابْن عَبَّاس وَابْن مَسْعُوْد وَابْن عمر وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَانس بن مَالك وَعبد الله بن سَلام والنواس بن سمْعَان وَعمْرَان بن حُصَيْن وَجَابِر بن عبد الله وَبَعض أسانيده جيد ونبيط بن شريط وَزَاد فِيْ حَدِيْثه يَوْم خميسها وَبُرَيْدَة وَاَوْس بن عبد الله وَعَائِشَة وَغَيْرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَجْمَعِيْنَ وَفِيْ كَثِيْر مِّن أسانيدها مقَال وَبَعضهَا حسن وَقد جمعتها فِيْ جُزْء وَبسطت الْكَلَام عَلَيْهَا

❀❀ حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹی' یا بڑی جنگی مہم روانہ کرتے تھے' تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے' وہ اپنی تجارت کا سامان' دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے' تو اس کا انہیں فائدہ ہوا اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام مصنفین نے یہ روایت عمارہ بن حدید کے حوالے سے حضرت صخر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور عمارہ بن حدید بجلی نامی راوی کے بارے میں ابوحاتم رازی سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ معروف نہیں ہے ابوعمر نمری (یعنی ابن عبدالبر اندلسی) فرماتے ہیں: حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ کا تعلق ''ازد'' قبیلے کی شاخ ''غامد'' سے تھا انہوں نے طائف میں رہائش اختیار کی ہوئی تھی ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے عمارہ بن حدید نے ان سے روایات نقل کی ہیں جو ایک مجہول راوی ہے اور عمارہ سے یعلیٰ طائفی کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں اور حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے علاوہ اور کسی روایت کا مجھے پتہ نہیں ہے کہ ''میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھی جائے'' اور یہ الفاظ ایک جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیے ہیں...... ان کا (یعنی ابن عبدالبر کا) کلام یہاں ختم ہوگیا۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ اسی طرح ہے جس طرح ابوعمر نے بیان کیا ہے صحابہ کرام کی ایک جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اسماء شامل ہیں ان میں سے بعض روایات کی اسانید عمدہ ہیں اس کے علاوہ نبیط بن شریط سے بھی یہ روایت منقول ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''جمعرات کے دن'' یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے بھی منقول ہے ان میں سے زیادہ کی سند کے بارے میں کلام کیا گیا ہے بعض کی اسناد حسن ہیں میں نے یہ تمام روایات ایک جزء میں جمع کی ہیں اور ان تمام روایات پر تفصیل سے کلام کیا ہے۔

2614 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا الغدو فِیْ طلب الرزق فَإِن الغدو بركة ونجاح

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رزق کے حصول کے لئے صبح جلدی نکلو! کیونکہ جلدی نکلنا برکت اور کامیابی کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2615 - وَرُوِیَ عَنْ عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نوم الصبحة يَمْنَع الرزق

رَوَاهُ اَحمد وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیرهمَا واوردهما ابْن عدی فِی الْکَامِل وَهُوَ ظَاهر النکارة

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کے وقت سوئے رہنا' رزق کو روک دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے ابن عدی نے یہ دونوں روایات کتاب ''الکامل'' میں نقل کی ہیں' اور بظاہر یہ ''منکر'' لگتی ہیں۔

2616 - وَرُوِیَ عَن فَاطِمَة بنت مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِی اللّٰه عَنْهَا قَالَت مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مُضْطَجِعَة متصبحة فحر کنی بِرجلِهِ ثُمَّ قَالَ یَا بنیة قومِی اشهدی رزق رَبك وَلَا تکونِیُ من الغافلین فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یقسم أرزاق النَّاس مَا بَیْنَ طُلُوْعِ الْفجرِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْس رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور پھر فرمایا: اے میری بیٹی! اُٹھو اور اپنے پروردگار کے رزق کے پاس رہو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ صبح صادق ہونے کے بعد سے لے کر' سورج نکلنے تک' لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2617 - وَرَوَاهُ اَیْضًا عَن عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ علی فَاطِمَة بعد اَن صلی الصُّبْح وَهِی نَائِمَة فَذکره بِمَعْنَاهُ

❀❀ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد' سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' وہ سوئی ہوئی تھیں ...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2618 - وروی ابْن مَاجَه من حَدِیْثِ عَلیّ قَالَ نهی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن النّوم قبل طُلُوْعِ الشَّمْس

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے سے پہلے سونے سے منع کیا ہے۔

3 - التَّرْغِیْب فِیْ ذکر اللّٰه تَعَالٰی فِی الْاَسْوَاق ومواطن الْغَفْلَة

بازاروں میں اور غفلت کے مقامات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات

2619 - عَن عمر بْن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دخل السُّوق

فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الملك وله الحمد يحيى ويميت وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير كتب الله لَهُ ألف ألف حَسَنَة ومحا عَنْهُ ألف ألف سَيِّئَة ورفع لَهُ ألف ألف دَرَجَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ المملي وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِل حسن وَرُوَاته ثِقَات أثبات وَفِيْ أَزْهَر بن سِنَان خلاف وَقَالَ ابْن عدي أَرْجُو أَنه لَا بَأْس بِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ فِي رِوَايَةٍ لَهُ مَكَان وَرفع لَهُ ألف ألف دَرَجَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

وَرَوَاهُ بِهَذَا اللَّفْظ ابْن مَاجَه وَابْن أَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ كلهم من رِوَايَةِ عَمْرو بن دِيْنَار قهرمان آل الزبير عَن سَالم بن عبد الله عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَرَوَاهُ الْحَاكِم أَيْضًا من حَدِيْثِ عبد الله بن عمر مَرْفُوْعًا أَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَفِيْ إِسْنَادُهُ مَرْزُوْق بن الْمَرْزُبَان يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' اُسے موت نہیں آئے گی' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس کی سند متصل ہے' اور حسن ہے' اس کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ ازہر بن سنان نامی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ابن عدی کہتے ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' امام ترمذی نے اپنی ایک روایت میں ''دس لاکھ درجات'' کی جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' جو عمرو بن دینار کے حوالے سے منقول ہے' جو آل زبیر کا منشی تھا' اس کے حوالے سے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے۔

امام حاکم نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس کی سند میں مرزوق بن مرزبان نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

2620 - وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ التقى رجلَانِ فِي السُّوق فَقَالَ أَحدهمَا لِلْآخر تعال نَسْتَغْفِر

اللّٰـه فِيْ غَفلَة النَّاس فَفعل فَمَاتَ اَحدهمَا فَلَقِيَهُ الاخر فِي النّوم فَقَالَ علمت اَن اللّٰه غفر لنا عَشِيَّة الْتَقَيْنَا فِي السُّوق

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَغَيْرِه

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دوآدمیوں کی بازار میں ملاقات ہوئی' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آؤ تا کہ ہم لوگوں کی غفلت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' اس نے ایسا ہی کیا' تو ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہوگیا' وہ دوسرے شخص کے خواب میں آیا' تو اس نے بتایا: تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شام کی وجہ سے ہماری مغفرت کردی' جب ہم بازار میں ملے تھے (اور وہاں ہم نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تھی)''

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2621 - وَعَنْ يحيى بن اَبِيْ كثير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل لَا تزَال مُصَليا قَانِتًا مَا ذكرت اللّٰه قَائِما اَوْ قَاعِدا اَوْ فِيْ سوقك اَوْ فِيْ ناديك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وَفِيْه كَلَام

یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم ہمیشہ نمازی اور فرمانبردار شمار ہوگے' جب تم قیام کی حالت میں' یا بیٹھ کر' بازار میں یا اپنی محفل میں' اللہ کا ذکر کرتے رہو''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے۔

2622 - وَعَنْ مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكر اللّٰه فِي الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر اللّٰه فِي الغافلين كغصن اَخْضَر فِيْ شجر يَابِس

وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الشَّجَرَة الخضراء فِيْ وسط الشّجر الْيَابِس وذاكر اللّٰه فِي الغافلين مثل مِصْبَاح فِيْ بَيت مظلم وذاكر اللّٰه فِي الغافلين يرِيه اللّٰه مَقْعَده من الْجنَّة وَهُوَ حَيّ وذاكر اللّٰه فِي الغافلين يغْفر لَهُ بِعَدَد كل فصيح وأعجم والفصيح بَنو آدم والأعجم الْبَهَائِم ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من نسخ الْمُوَطَّا اِنَّمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَنْ عباد بن كثير وَفِيْه خلاف عَنْ عبد اللّٰه بن دِيْنَار عَنْ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره بِنَحْوِه

وَرَوَاهُ اَيْضًا عَنْ عباد بن كثير عَنْ مُحَمَّد بن جحادة عَنْ سَلمَة بن كهيل عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَاد فِيْه وذاكر اللّٰه فِي الغافلين ينظر اللّٰه اِلَيْهِ نظرة لَا يعذبه بعدهَا اَبَدًا وذاكر اللّٰه فِي السُّوق لَهُ بِكُل شَعْرَة نور يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا وجدته لَيْسَ بَيْن سَلمَة وَبَيْن ابْن عمر اَحَد وَهُوَ مُنْقَطع الْاِسْنَاد غير قوي

امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غافل لوگوں کے درمیان' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو فرار ہونے والوں کے درمیان جنگ

کر رہا ہو اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مثال اس سبز ٹہنی کی مانند ہے جو کسی سوکھے درخت میں ہو"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اس سرسبز درخت کی مانند ہے جو خشک درختوں کے درمیان ہو اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مثال تاریک گھر میں موجود چراغ کی مانند ہے اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ زندہ ہونے کے دوران ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اور غافل لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ہر فصیح اور گونگے کی تعداد میں مغفرت کر دیتا ہے"۔

"فصیح" سے مراد بنی نوع انسان ہیں اور "گونگے" سے مراد جانور ہیں یہ بات رزین نے ذکر کی ہے میں نے یہ روایت "موطا" کے کسی نسخے میں نہیں دیکھی ہے امام بیہقی نے اسے "شعب الایمان" میں عباد بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

انہوں نے اسے عباد بن کثیر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں:

"غافل لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ ایسی نظر کرے گا کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کو ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن نور نصیب ہوگا"

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کیا ہے میں نے سلمہ نامی راوی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی اور راوی کو نہیں پایا تو یہ سند کے اعتبار سے منقطع روایت ہے اور قوی نہیں ہے۔

2623 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاكر اللّٰه فِي الغافلين بِمَنْزِلَة الصابر فِي الفارين

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"غافل لوگوں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا شخص فرار ہونے والوں کے درمیان صبر کرنے والوں کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام بزار امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2624 - وَرُوِیَ عَن عصمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْعَمَل اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سبْحَة الحَدِیْثِ وَاَبْغض الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ التحريف فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سبْحَة الحَدِیْثِ قَالَ یکون الْقَوْم یتحدثون وَالرجل یسبح قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا التحريف قَالَ الْقَوْم یکونُونَ بِخَیر

فیسألهم الْجَار و الصاحب فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ بشر -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل '' سبحة الحدیث '' ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ عمل تحریف ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! سبحة الحدیث سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کچھ لوگ آپس میں بات چیت کررہے ہوں اور ایک شخص اس وقت تسبیح پڑھ رہا ہو ہم نے عرض کی: تحریف سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ جو اچھی حالت میں ہوں (یعنی خوشحال ہوں) اور ان کا کوئی پڑوسی یا ساتھی ان سے کچھ مانگے تو وہ کہیں: ہم تو بہت برے حال میں ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِیْب فِیْ الاقتصاد فِیْ طلب الرزق والاجمال فِیْهِ وَمَا جَاءَ فِیْ ذمّ الْحِرْص وَحب المَال

رزق طلب کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے اور اس میں اجمال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

لالچ اور مال کی محبت کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

2625 - عَنْ عبد اللّٰه بن سرجس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السمت الْحسن والتؤدة والاقتصاد جُزْء من اَرْبَعَة وَعِشْرِیْنَ جُزْء ا من النُّبُوَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا من خَمْسَة وَعشْرین

❀❀ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھے اخلاق محبت اور میانہ روی نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام مالک اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پچیس اجزاء میں سے''۔

2626 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تستبطئوا الرزق فَاِنَّهُ لم یکن عبد لِیَمُوْتَ حَتّٰی یبلغ آخر رزق هُوَ لَهٗ فاجملوا فِیْ الطّلب اَخذ الْحَلَال وَترك الْحَرَام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم رزق کے حوالے سے دیر ہونے کا اندیشہ نہ رکھو' کیونکہ کوئی بھی بندہ اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا' جب تک اسے آخری رزق نصیب نہیں ہوگا' جو اس کے نصیب میں ہوگا' تو تم رزق طلب کرتے ہوئے احتیاط کرو! یعنی حلال کو حاصل کرو اور حرام کو ترک کردو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2627 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس اتَّقوا الله وأجملوا فِي الطّلب فَإِن نفسا لن تَمُوْت حَتّٰى تستوفي رزقها وَإِن اَبطَاَ عَنهَا فَاتَّقُوا الله وأجملوا فِي الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور رزق) طلب کرتے ہوئے اجمال رکھو (یعنی احتیاط کرو) کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا' جب تک اسے اس کا اس کا پورا رزق نہیں مل جائے گا' خواہ وہ تاخیر سے ہی ملے' اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو' اور طلب میں اجمال رکھو' اور وہ چیز حاصل کرو' جو حلال ہو اور اس چیز کو ترک کردو' جو حرام ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2628 - وَعَنْ اَبِيْ حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أجملوا فِيْ طلب الدُّنْيَا فَإِن كلا ميسر لما خلق لَهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَإِن كلا ميسر لما كتب لَهُ مِنْهَا-وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا طلب کرتے ہوئے احتیاط کرو' کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان ہوتی ہے' جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

2628-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' حديث: 2074سنن ابن ماجه' كتاب التجارات' باب الاقتصاد في طلب المعيشة' حديث: 2139البحر الزخار مسند البزار' حديث أبي حميد الساعدي مدني عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 3138مسند الشهاب القضاعي' أجملوا في طلب الدنيا' حديث: 666السنن الكبرى للبيهقي' كتاب البيوع' باب الإجمال في طلب الدنيا وترك طلبها بما لا يحل' حديث: 9768

''ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان ہوتی ہے' جو اس کے نصیب میں' رزق میں سے لکھی ہوئی ہو''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2629 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عمل يقرب من الْجَنَّة إِلَّا قد أمرتكُم بِهِ وَلَا عمل يقرب مِنَ النَّار إِلَّا وَقد نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَلَا يستبطئن اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَإِن جِبْرِيل أَلْقى فِيْ روعي اَن اَحَدًا مِنْكُمْ لن يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰى يستكمل رزقه فَاتَّقُوا اللّٰه اَيهَا النَّاس وأجملوا فِي الطّلب فَإِن استبطأ اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَلَا يَطْلُبُهُ بِمَعْصِيَةِ اللّٰه فَإِن اللّٰه لَا ينَال فَضله بمعصيته

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی عمل جنت کے قریب کرسکتا ہے' اس کے بارے میں' میں نے تمہیں ہدایت کردی ہے' اور جو بھی عمل' جہنم کے قریب کرسکتا ہے' اس سے میں نے تم لوگوں کو منع کردیا ہے' اگر تم میں سے کسی شخص کے رزق میں تاخیر ہورہی ہو' تو جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے' تم میں سے کوئی بھی شخص دنیا سے' اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک وہ اپنا مکمل رزق حاصل نہیں کرلے گا' اور اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو' اگر تم میں سے کسی شخص کے رزق کے آنے میں تاخیر ہورہی ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے ہمراہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی معصیت کے ہمراہ اسے فضل تک نہیں پہنچائے گا (یا اللہ تعالیٰ کی معصیت کی صورت میں آدمی کو اضافی رزق نہیں ملے گا)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2630 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس إِن الْغنى لَيْسَ عَن كَثْرَة الْعرض وَلٰكِن الْغنى غنى النَّفس وَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيْ عَبده مَا كتب لَهُ من الرزق فاجملوا فِي الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاسْنَادُهُ حسن إِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! خوشحالی' مال زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ (اصل) خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ بندے کو وہ چیز عطا کرتا ہے' جو اس کے نصیب میں رزق لکھا ہوا ہو' تو رزق کے حصول میں احتیاط کرو' وہ چیز حاصل کرو' جو حلال ہو اور اس چیز کو ترک کردو' جو حرام ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

2631 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّاس فَقَالَ هلموا إِلَيّ فَأَقْبَلُوْا إِلَيْهِ فجلسوا فَقَالَ هٰذَا رَسُوْل رب الْعَالمين جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام نفث فِيْ روعي اَنه لَا تَمُوْت نفس

حَتّٰى تستكمل رزقها فَاِن اَبطَاَ عَلَيْهَا فَاتَّقُوا اللّٰه واجملوا فِي الطّلب وَلَا يحملنكم استبطاء الرزق اَن تاخذوه بِمَعْصِيَة اللّٰه فَاِن اللّٰه لَا ينَال مَا عِنْده اِلَّا بِطَاعَتِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا قدامَة بن زَائِدَة بن قدامَة فَاِنَّهُ لَا يحضرنى فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: اے لوگو! میری طرف آ جاؤ' لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے اور بیٹھ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کا قاصد' جبریل' اس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کوئی بھی جان اس وقت تک نہیں مرے گی' جب تک اس کو اس کا مکمل رزق نہیں مل جائے گا' خواہ وہ تاخیر سے ہی ملے' اور تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو' رزق کی تاخیر تمہیں اس بات کی طرف نہ لے جائے کہ تم اس رزق کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ہمراہ حاصل کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود اجر و ثواب کو صرف اپنی اطاعت کی صورت میں ہی عطا فرمائے گا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف قدامہ بن زائدہ بن قدامہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں کوئی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2632 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرزق ليطلب العَبْد كَمَا يَطْلُبُهُ اَجله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنه قَالَ اِن الرزق ليطلب العَبْد اكثر مِمَّا يَطْلُبُهُ اَجله

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رزق آدمی کو تلاش کرتا ہے' جس طرح آدمی کی موت اُسے تلاش کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''رزق آدمی کو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے' جتنا اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے''۔

2633 - وَرُوِىَ عَن الْحسن بن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر يَوْم غَزْوَة تَبُوك فَحَمدَ اللّٰه وَاَثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّىْ مَا آمركُمْ اِلَّا بِمَا امركُمُ اللّٰه وَلَا انهاكم اِلَّا عَمَّا نهاكم اللّٰه عَنْهُ فاجملوا فِي الطّلب فو الذى نفس اَبِى الْقَاسِم بِيَدِهٖ اِن اَحَدُكُمْ ليطلبه رزقه كَمَا يَطْلُبُهُ اَجله فَاِن تعسر عَلَيْكُمْ شَىْءٌ مِنْهُ فاطلبوه بِطَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے'

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں نے تمہیں اُنہی باتوں کا حکم دیا ہے' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے' میں نے تمہیں اُنہی باتوں سے منع کیا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے' تو تم رزق کے حصول میں احتیاط کرو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے' آدمی کا رزق آدمی کو اُسی طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح اُس کی موت اسے تلاش کرتی ہے' اور اگر رزق میں سے' کوئی چیز ملنے میں تمہیں دشواری ہو رہی ہو' تو تم اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ہمراہ (یعنی جائز طریقے سے) حاصل کرنے کی کوشش کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2634 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو هٰذِهِ الْاٰيَة وَمَنْ يتق اللّٰه يَجْعَل لَهُ مخرجا وَيَرْزقهُ من حَيْثُ لَا يحْتَسب -الطّلاق- فَجعل يُرَدِّدهَا حَتّٰى نعست فَقَالَ يَا اَبَا ذَر لَو اَن النَّاس أخذُوا بهَا لكفتهم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے گنجائش پیدا کر دیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''

آپ ﷺ مسلسل اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے اونگھ آ گئی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر لوگ اس آیت کو اختیار کر لیں' تو یہی آیت ان کے لئے کافی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2635 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو فر اَحَدُكُم من رزقه أدْركهُ كَمَا يُدْرِكهُ الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص اپنے رزق سے فرار اختیار کرنا چاہے' تو یہ اس طرح اس تک پہنچ جائے گا' جس طرح اس کی موت اس تک پہنچ جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2636 - وَرُوِىَ عَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِىْ سُفْيَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تستعجلن اِلٰى شَىْءٍ تظن اَنَّك اِن استعجلت اِلَيْهِ اَنَّك مدركه اِن كَانَ لم يقدر لَك ذٰلِكَ وَلَا تستاخرن عَنْ شَىْءٍ

تظن اَنَّكَ اِن استأخرت عَنْهُ اَنه مَدْفُوْع عَنْكَ اِن كَانَ اللّٰهِ قدره عَلَيْكَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی ایسی چیز کی طرف جلدی کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرو' جس کے بارے میں تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تم نے اس کی جلدی کی' تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے' خواہ وہ تمہارے نصیب میں نہ بھی ہو' اور تم کسی ایسی چیز کے بارے ہرگز تاخیر نہ کرو' جس کے بارے میں تم یہ گمان کرتے ہو کہ اگر تم نے اس سے تاخیر کی' تو وہ تم سے دور ہو جائے گی' خواہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2637 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى تَمْرَة غابرة فَأخذهَا فناولها سَائِلًا فَقَالَ اما اِنَّكَ لَو لم تأتها لأتتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھی' تو اسے لیا اور ایک مانگنے والے کو پکڑا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص سے) فرمایا: اگر تم اس کے پاس نہ آتے' تو یہ تمہارے پاس آ جاتی''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2638 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خلق اللّٰه من صباح يعلم ملك من السَّمَاء وَلَا فِي الْاَرْض مَا يصنع اللّٰه فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم وَاِن العَبْد لَهُ رزقه فَلَو اجْتمع عَلَيْهِ الثَّقَلَان الْجِنّ وَالْاِنْس اَن يصدوا عَنْهُ شَيْئًا من ذٰلِكَ مَا اسْتَطَاعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی صبح پیدا کی ہے' تو اس میں آسمان میں موجود' اور زمین میں موجود' ہر فرشتہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں کیا کرنا ہے؟ اور آدمی کو اس کا رزق مل کے رہے گا' اگر دونوں گروہ' یعنی جنات اور انسان' اس کے خلاف اس بات پر اتفاق کر لیں' کہ اس رزق میں سے' کوئی چیز' اس شخص سے روک دیں گے' تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہو۔

2639 - وَعَنْ حَبَّة وَسَوَاء ابْنِي خَالِد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا اَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يعْمل عملا يَبْنِي بِنَاء فَلَمَّا فرغ دَعَانَا فَقَالَ لَا تنافسا فِي الرزق مَا تهزهزت رؤوسكما فَاِن الْاِنْسَان تلده اُمه اَحْمَر لَيْسَ عَلَيْهِ قشر ثُمَّ يُعْطِيهِ اللّٰه وَيَرْزقهُ

رَوَاهُ ابن حبان فِیْ صَحِیْحِه

❀❀ :حضرت حبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سواء رضی اللہ عنہ' جو خالد کے صاحبزادے ہیں' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بذات خود کوئی کام کر کے' کوئی چیز تعمیر کر رہے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رزق کے حوالے سے' اس وقت تک لالچ نہ کرو' جب تک تمہارے سر ہل رہے ہیں' کیونکہ آدمی کو اس کی ماں سرخ جنم دیتی ہے' جس کے جسم پر پوری کھال بھی نہیں ہوتی' اور پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے' اور اسے رزق عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2640 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَیْن یَا اَیهَا النَّاس هلموا اِلٰی ربکُمْ فَاِن مَا قل وَکفی خَیْرٌ مِمَّا کثر وألهی وَلَا آبت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتیها ملکان ینادیان یسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَیْن اللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسکا تلفا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے بھیجتا ہے' جو دونوں بلند آواز میں پکارتے ہیں' اور اسے سب اہل زمین سنتے ہیں' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) اسے نہیں سن پاتے ہیں' (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اس چیز سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے مبعوث ہوتے ہیں' جو دونوں پکار کر کہتے ہیں' جسے تمام اہل زمین سنتے ہیں' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں' (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما' اور خرچ نہ کرنے کے مال کو ضائع کر دے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2641 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خیر الذّکر الْخَفی وَخیر الرزق مَا یَکْفِی

رَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے بہتر ذکر وہ ہے' جو پوشیدہ ہو' سب سے بہتر رزق وہ ہے' جو کفایت کر جائے''

یہ روایت امام ابوعوانہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2642 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مؤونة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحسن عَن عمرَان وَفِيْ إِسْنَادُهُ إِبْرَاهِيْم بن الْأَشْعَث خَادِم الفضل وَفِيْهِ كَلَام قريب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی کے حوالے سے اس کے لئے کفایت کر جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص لاتعلق ہو کر دنیا کی طرف چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی عمران بن اشعث ہے جو فضل کا خادم ہے اس کے بارے میں کلام عنقریب آئے گا۔

2643 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت الدُّنْيَا همته وسدمه وَلها شخص وَإِيَّاهَا يَنْوِي جعل اللّٰه الْفقر بَيْن عَيْنَيْهِ وشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَمْ يَأْته مِنْهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ مِنْهَا وَمَنْ كَانَت الْآخِرَة همته وسدمه وَلها شخص وَإِيَّاهَا يَنْوِي جعل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْغنى فِيْ قلبه وَجمع عَلَيْهِ ضيعته وأتته الدُّنْيَا وَهِي صاغرة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ أخصر من هٰذَا وَيَأْتِي لَفظه فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَة إِنْ شَاءَ اللّٰه

سدمه بِفَتْح السِّين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ أَي همه وَمَا يحرص عَلَيْهِ ويلهج بِهِ وَقَوْله شتت عَلَيْهِ ضيعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة أَي فرق عَلَيْهِ حَاله وصناعته وَمَا هُوَ مهتم بِهِ وشعبه عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو اس کی پوری فکر دنیا کے بارے میں ہو اور اس کی نیت دنیا کے بارے میں ہو تو اللہ تعالیٰ غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور دنیا اس کے پاس اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہے اور جس شخص کی توجہ کا مرکز آخرت ہو اور وہ آخرت کی ہی فکر کرے اور اسی کی ہی نیت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دے گا اس کے پوشیدہ معاملات کو سمیٹ دے گا اور دنیا فرمانبردار ہو کر اس کی طرف آئے گی''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی

''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ آگے چل کر عبادت کے لئے فراغت اختیار کرنے سے متعلق باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''سدمه'' میں 'س' پر زبر ہے اس کے بعد 'ذ' ہے اس سے مراد پوری توجہ ہے جس چیز کے بارے میں آدمی کو لالچ ہو جس چیز کی آدمی کو فکر ہو۔

متن کے الفاظ ''شتت عليه ضيعته'' میں 'ض' پر زبر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت اور اس کے کام کو متفرق کردے گا ان چیزوں کو جن کے بارے میں آدمی کو پریشانی ہوتی ہے اور جس کے حوالے سے آدمی کام کرتا ہے۔

2644 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِد الْخيف فَحمدَ اللّٰه وَذكره بِمَا هُوَ اهله ثُمَّ قَالَ من كَانَت الدُّنْيَا همه فرق اللّٰه شَمله وَجعل فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَلَمْ يؤته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد خیف'' میں ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی توجہ کا مرکز صرف دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور اس کی غربت کو اس کے سامنے کردے گا اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2645 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِیْ شَیْءٍ وَّمن لم يهتم بِالْمُسْلِمِيْنَ فَلَيْسَ مِنْهُم وَمَنْ اُعْطى الذلة من نَفسه طَائِعا غير مكره فَلَيْسَ منا-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کی توجہ کا مرکز صرف دنیا ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی کوئی توجہ نہ ہو اور مسلمانوں کے بارے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہو تو ایسا شخص ان میں شمار نہیں ہوگا اور جس شخص کو اس کے نفس کی طرف سے ذلت دی جائے اور وہ فرمانبردار ہو زبردستی نہ ہو تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2646 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة قَالَ فِی الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَهُوَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ بِمَعْنَاهُ فِیْ آخر حَدِيْثٍ يَاْتِیْ فِیْ آخر صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جب قیامت آئے گی اور وہ غفلت میں ہوں گے''
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) یعنی وہ لوگ دنیاداری میں مشغول ہوں گے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ روایت صحیحین میں ایک اور حدیث میں' اسی مضمون کے ساتھ منقول ہے' اور وہ روایت جنت کے صفات (سے متعلق باب) کے آخر میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2647 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَۃ من الشّقَاء جمود الْعين وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْيَا

رَوَاہُ الْبَزَّارِ وَغَیْرِہ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''چار چیزیں بدنصیبی ہیں' آنکھ کا جامد ہونا' دل کی سختی' طویل زندگی کی امید ہونا' اور دنیا کا لالچ رکھنا''
یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2648 - وَرُوِیَ عَنِ عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ترْضينَ اَحَدًا بسخط اللّٰہ وَلَا تحمدن اَحَدًا على فضل اللّٰہ وَلَا تذمن اَحَدًا على مَا لم يؤتك اللّٰہ فَإِن رزق اللّٰہ لَا يَسُوقهُ اِلَيْكَ حرص حَرِيص وَلَا يردهُ عَنْك كَرَاهِيَة كَارِه وَإِن اللّٰہ بِقِسْطِهِ وعدله جعل الرّوح والفرج فِي الرِّضَا وَالْيَقِين وَجعل الْهم والحزن فِي السخط

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ راضی ہرگز نہ کرنا' اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے حوالے سے کسی کی تعریف ہرگز نہ کرنا' اور اس چیز کے حوالے سے تم کسی کی مذمت ہرگز نہ کرنا' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جو رزق ہے' اسے کسی لالچی کا لالچ' تمہارے پاس نہیں لائے گا' اور کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اس رزق کو تم سے پھیر نہیں دے گی بے شک اللہ تعالیٰ عدل و انصاف سے کام لیتا ہے' وہ رضامندی اور یقین کے عالم میں' راحت اور کشادگی رکھتا ہے' اور ناراضگی کے عالم میں پریشانی اور غم رکھتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2649 - وَعَنْ کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان أرسلا فِي غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على المَال والشرف لدينِهِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِہ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَسَیَاْتِیْ غیر مَا حَدِیْثٍ من ھٰذَا النَّوْعِ فِی الزّھْدِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ان میں اتنی خرابی پیدا نہیں کریں گے' جتنی مال اور مرتبے کی حرص' آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: دیگر روایات عنقریب آگے آئیں گی' جو اسی قسم سے تعلق رکھتی ہیں' وہ زہد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2650 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الشَّیْخ شَاب علی حب اثْنَتَیْنِ حب الْعَیْش اَوْ قَالَ طول الْحَیَاۃ وَحب المَال رَوَاہُ البُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ اِلَّا انہ قَالَ طول الْحَیَاۃ وَکَثْرَۃ المَال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بوڑھے آدمی کا دل بھی' دو چیزوں کی محبت میں' ہمیشہ جوان رہتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) طویل زندگی کی محبت میں اور مال کی محبت میں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے طویل زندگی اور کثرت مال کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

2651 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّی أعوذ بك من علم لَا ینفع وَمَنْ قلب لَا یخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دُعَاء لَا یسمع

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ مُسلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرِھمَا من حَدِیْثٍ زید بن اَرقم وَتَقَدَّمَ فِی الْعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے' اور ایسے دل سے جو خشوع نہ رکھتا ہو' اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو' اور ایسی دعا سے' جس کو سنا نہ جائے (یعنی جو قبول نہ ہو)''

2651-صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل' حدیث: 5006سنن أبی داود' کتاب الصلاة' باب تفریع أبواب الوتر' باب فی الاستعاذة' حدیث: 1337سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حدیث: 248السنن للنسائی' کتاب آداب القضاة' الاستعاذة من نفس لا تشبع' حدیث: 5395مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الدعاء' باب جامع الدعاء' حدیث: 28536السنن الکبرى للنسائی' کتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا یخشع' حدیث: 7610مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 8300مسند أبی یعلى الموصلی' شهر بن حوشب' حدیث: 6403المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما' طاوس' حدیث: 10815

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2652 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ لِابْنِ آدم واديان من مَال لابتغى اِلَيْهِمَا ثَالِثا وَلَا يمْلَأ جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں' تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا' انسان کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2653 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن لِابْنِ آدم وَاديا من ذهب لاحَبَّ اَن يكون اِلَيْهِ مثله وَلَا يمْلَأ عين ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو' تو وہ یہ خواہش کرے گا کہ اُس کے پاس ایک اور بھی ہو' انسان کی آنکھ صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2654 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس بن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعت ابْن الزبير على مِنْبَر مَكَّة فِيْ خطبته يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَو اَن ابْن آدم أعطي وَاديا من ذهب اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أعطي ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يسد جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ عباس بن سہل بن سعد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ کے منبر پر' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبے کے دوران' یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر انسان کو سونے کی ایک وادی دیدی جائے' تو وہ اس کے ساتھ دوسری ملنے کی بھی خواہش کرے گا' اور اگر دوسری بھی دیدی جائے' تو وہ اس کے ساتھ تیسری بھی شامل کرنا چاہے گا' انسان کا پیٹ' صرف مٹی بند کر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2655 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرَا فِي الصَّلَاة لَو اَن لابْنِ آدم وَاديا من ذهب لابتغى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أعطى ثَانِيًا لابتغى اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يمْلَأ جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو' تو وہ اس کے ساتھ دوسری حاصل کرنا چاہے گا' اور اگر اسے دوسری دیدی جائے تو وہ اس کے ساتھ تیسری حاصل کرنا چاہے گا' انسان کا پیٹ' صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2656 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَاَنَّهُ بذج فَيُوقف بَيْن يَدي اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ اَعطيتك وخولتك وانعمت عَلَيْك فَمَا صنعت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ اَرِنِي مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهِ فَاِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضي بِهِ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن اِسْمَاعِيل بن مُسْلِم الْمَكِّيّ وَهُوَ واه عَن الْحسن وَقَتَادَة عَنهُ وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

قَوْلِهِ البذج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة ثُمَّ جِيم هُوَ ولد الضَّاْن شبه بِهِ لما يَاْتِيْ فِيْهِ من الصغار والذل والحقارة

قَالَ الْحَافِظِ وَتَاْتِيْ اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِيْ ذمّ الْحِرْص وَحب المَال فِي الزّهْد وَغَيْرِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قیامت کے دن) انسان کو لایا جائے گا' وہ بکری کے بچے کی مانند ہوگا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کر کھڑا کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا' میں نے تمہیں دیا' میں نے نعمتیں عطا کیں' تو تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے اکٹھا کیا' میں نے اس سے فائدہ اٹھایا' اور پھر اس سے زیادہ کر کے چھوڑا جو وہ تھا' تو مجھے واپس بھیج' تاکہ میں وہ تیرے پاس لے آؤں' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم مجھے یہ دکھاؤ کہ تم نے آگے کیا بھیجا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ دیا' تو مجھے واپس بھیج تاکہ میں اس کو تیرے پاس لے آؤں' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم مکی کے حوالے سے نقل کی ہے' یہ ایک ''واہی'' راوی ہے' اسے حسن اور قتادہ کے

حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

متن کے الفاظ ''البذج'' میں 'ب' ہے پھر 'ذ' ہے پھر 'ج' ہے اس سے مراد بھیڑ کا بچہ ہے اس کے ساتھ آدمی کو تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے ذلیل اور حقیر ہوتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لالچ کی مذمت اور مال کی محبت کی مذمت کے بارے میں روایات زہد سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِیْ طلب الْحَلَال وَالْاَکل مِنْهُ

والترهیب من اکتِسَاب الْحَرَام وَاکله ولبسه وَنَحْو ذٰلِك

حلال رزق تلاش کرنے' حلال کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

حرام کمانے' اُسے کھانے' اُسے پہننے اور دوسرے طریقوں سے اُسے (استعمال کرنے) کے بارے میں ترہیبی روایات

2657 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الله طیب لَا یقبل اِلَّا طیبا وَان الله امر الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا امر بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ: یَا اَیهَا الرُّسُل کلوا من الطَّیِّبَات وَاعْمَلُوْا صَالحا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ علیم -الْمُؤْمِنُوْن- وَقَالَ: یَا اَیهَا الَّذِیْنَ آمنُوْا کلوا من طَیِّبَات مَا رزقناکم -الْبَقَرَة- ثُمَّ ذکر الرجل یُطِیل السّفر اَشْعَث اغبر یمد یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاء یَا رب یَا رب ومطعمه حرَام ومشربه حرَام وملبسه حرَام وغذی بالحرام فَاَنی یُسْتَجَاب لذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے رسولو! پاکیزہ چیز میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو تم لوگ جو عمل کرتے ہو میں اس کے بارے میں علم رکھنے والا ہوں''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا' جو طویل سفر کرتا ہے اس کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوتے ہیں' وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے' اس

کا پینا حرام ہوتا ہے اس کا لباس حرام ہوتا ہے اس کی پرورش حرام کے ذریعے ہوئی ہوتی ہے تو اس کی دعا کیسے قبول ہوسکتی ہے؟''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2658 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طلب الْحَلَال وَاجِب على كل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهُ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حلال رزق تلاش کرنا' ہر مسلمان پر واجب ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

2660 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكل طيبا وَعمل فِيْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجنَّة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِيْ اُمتك الْيَوْم كثير قَالَ وسيكون فِيْ قُرُوْن بعدِي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پاکیزہ چیز کھاتا ہے' اور سنت پر عمل کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے بعد کے زمانوں میں بھی (زیادہ ہوں گے)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2661 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا كن فِيك عَلَيْكَ مَا فاتك من الدُّنْيَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِيْثٍ وَحسن خَلِيقَة وعفة فِيْ طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں اگر تمہارے درمیان موجود ہوں گی' تو تمہیں کچھ بھی نہ ملے' تو یہ بھی کافی ہیں' امانت کی حفاظت کرنا' سچ بات کہنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حلال رزق کھانا)''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

2662 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَيمَا

رجل اکتسب مَالا من حَلَال فاطعم نَفسه اَوْ کساھا فَمَنْ دونه من خلق اللّٰه کَانَ لَهٗ بِهٖ زَکَاۃ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال طریقے سے مال کما کر خود کھائے یا اس کے ذریعے لباس پہنے یا کسی دوسرے کو کھلائے اور لباس پہنائے تو یہ چیز اس کے لئے پاکیزگی کا باعث ہوگی"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2663 - وَعَنْ نصیح الْعَنسِی عَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن طَابَ کَسبه وصلحت سَرِیْرَته وکرمت عَلَانِیَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوْبٰی لمن عمل بِعِلْمِهٖ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِی التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جس شخص کی کمائی پاکیزہ ہو اس کا بستر درست ہو اس کا ظاہر معزز ہو اور وہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے اور اپنے مال میں سے اضافی چیز کو خرچ کردے اور اپنے کلام میں سے اضافی چیز سے روک کے رکھے" (یعنی غیر ضروری گفتگو نہ کرے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں مکمل طور پر آئے گی۔

2664 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تلیت هٰذِهِ الْاٰیَة عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس کلوا مِمَّا فِی الْاَرْض حَلَالا طیبا- البقرۃ

فَقَامَ سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن یَجْعَلنِیْ مستجاب الدعْوَة فَقَالَ لَهُ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا سعد أطب مطعمك تکن مستجاب الدعْوَة وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ اِن الْعَبْد لیقذف اللُّقْمَة الْحَرَام فِیْ جَوْفه مَا یتَقَبَّل مِنْهُ عمل اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَاَیمَا عبد نبت لَحمه من سحت فَالنَّار اَوْلٰی بِهٖ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

"اے لوگو! اُن چیزوں میں سے کھاؤ جو زمین میں سے حلال اور پاکیزہ ہیں"

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سعد! تم اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے بندہ بعض اوقات اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے چالیس دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کے گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو تو آگ اس کی زیادہ

مستحق ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2665 - وَرُوِیَ عَن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ کُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فطلع علینا رَجُلٌ مِن اَھلِ العَالِیَة فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِی باشد شَیْءٍ فِی ھٰذَا الدّین والینه فَقَالَ الینه شَھَادَة اَن لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واشده یَا اَخا العَالِیَة الاَمَانَة اِنَّهُ لَا دین لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَکَاة لَهُ یَا اَخا العَالِیَة اِنَّهُ من اَصَاب مَالا من حرَام فَلبس مِنهُ جلبابا یَعنِی قَمِیصًا لم تقبل صَلَاته حَتّٰی ینحی ذٰلِکَ الجلباب عَنهُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَکرم وَاَجل یَا اَخا العَالِیَة من اَن یقبل عمل رجل اَو صَلَاته وَعَلَیهِ جِلبَاب من حرَام

رَوَاهُ البَزَّار وَفِیهِ نکَارَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص ہمارے سامنے آیا' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس دین میں سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ نرم چیز کے بارے میں بتائیے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم (یعنی آسان چیز) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے فرد! سب سے زیادہ سخت چیز امانت کی ادائیگی ہے' کیونکہ اس شخص کا دین نہیں' جس کی امانت نہیں' اور اس شخص کی نماز بھی نہیں' اور اس شخص کی زکوٰۃ بھی نہیں (یعنی یہ سب قبول نہیں ہوں گے) اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے فرد! جو شخص حرام طریقے سے مال حاصل کرے اور پھر اس کے ذریعے قمیص بنا کر پہنے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ اپنے جسم سے اس قمیص کو اتار نہیں دیتا' اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے شخص! اللہ تعالیٰ اس بات سے زیادہ معزز اور بلند و برتر ہے کہ وہ ایسے شخص کے عمل یا نماز کو قبول کرے' جس کے جسم پر حرام سے بنائی ہوئی قمیص ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس میں ''منکر'' ہونا پایا جاتا ہے۔

2666 - وَرُوِیَ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ من اشتری ثوبا بِعشرَة دَرَاھِم وَفِیهِ دِرھَم من حرَام لم یقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ صَلَاة مَا دَامَ عَلَیهِ قَالَ ثُمَّ اَدخل اُصبعیه فِی اُذُنَیهِ ثُمَّ قَالَ صمتا اِن لم یکن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ سمعته یَقُوله - رَوَاهُ اَحمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص دس درہم کے عوض میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز' اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک وہ لباس اس کے جسم پر ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں میں داخل کیں' اور بولے: یہ دونوں بہرے ہو جائیں' اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2667 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اشترى سَرِقَةً وَهُوَ يعلم أنّهَا سَرِقَةٌ فَقَدْ اشترك فِيْ عارها واثمها

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهُ احْتِمَال للتحسين وَيُشبه اَن يكون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص چوری کی کوئی چیز خریدے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ یہ چوری کی چیز ہے' تو وہ اس کی رسوائی اور گناہ میں حصہ دار ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے' تاہم زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہو۔

2668 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ لَاَن يَاْخُذ اَحَدُكُمْ حبله فَيذْهب بِهٖ اِلَى الْجَبَل فيحتطب ثُمَّ يَاْتِىْ بِهٖ فيحمله على ظَهره فيأكل خير لَهُ من اَن يسْاَل النَّاس وَلَاَن يَاْخُذ تُرَابا فَيَجْعَلهُ فِيْ فِيْهِ خير لَهُ من اَن يَجْعَل فِيْ فِيْهِ مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' کوئی شخص رسی لے کر پہاڑوں کی طرف جائے' اور وہاں لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے' وہ انہیں اپنی پشت پر لاد کر لائے (اور فروخت کرے) اور پھر کھائے' تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' اور کوئی شخص مٹی لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال لے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے' جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دیا ہو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2669 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أدّيت زَكَاة مَالك فَقَدْ قضيت مَا عَلَيْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهٖ لم يكن لَهُ فِيْهِ أجر وَكَانَ اِصره عَلَيْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنْهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اَبِىْ الطُّفَيْل وَلَفظه قَالَ من كسب مَالا من حرَام فَاَعتق مِنْهُ وَوصل مِنْهُ رَحمَه كَانَ ذٰلِك اِصرا عَلَيْهِ

❀❀ اُنہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو' تو تم نے اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کر دیا' جو شخص حرام مال کو جمع کرتا ہے' پھر اسے صدقہ

کرتا ہے' تو اسے اجر نہیں ملے گا' بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ ہوگا''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے' ان سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام طبرانی نے یہ حدیث ابوطفیل سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص حرام طریقے سے مال کماتا ہے' اور اس میں سے غلام آزاد کرتا ہے' یا اس سے صلہ رحمی کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے ذمہ گناہ ہوگی''۔

2670 - وروى اَبُوْ دَاوُدَ فِي الْمَرَاسِيل عَنِ الْقَاسِمِ بن مخيمرة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكْتسب مَالا من مأثم فوصل بِهِ رَحِمَه اَوْ تصدق بِهِ اَوْ انفقهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جمع ذٰلِكَ كُله جَمِيعًا فقذف بِهِ فِيْ جَهَنَّم

امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں قاسم بن مخیمرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گناہ (یعنی حرام) طور پر مال کماتا ہے' اور اس کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے' یا اس سے صدقہ کرتا ہے' یا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو ان سب چیزوں کو اکٹھا کر کے ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''

2671 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه قسم بَيْنكُمْ اخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أَرْزَاقكم وَإِن اللّٰه يُعْطي الدُّنْيَا من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُعْطي الدّين إِلَّا من يحب فَمَنْ أعطَاهُ اللّٰه الدّين فقد أحبه وَلَا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهِ لَا يسلم اَوْ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم اَوْ يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يُؤمن جَاره بوائقه قَالُوْا وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب عبد مَالا حَرَامًا فَيَتَصَدَّق بِهِ فَيقبل مِنْهُ وَلَا ينْفق مِنْهُ فيبارك لَهُ فِيهِ وَلَا يتركهُ خلف ظَهره إِلَّا كَانَ زَاده إِلَى النَّار إِن اللّٰه تَعَالٰى لَا يمحو السيء بالسيء وَلٰكِن يمحو السيء بِالْحسنِ إِن الْخَبيث لَا يمحو الْخَبيث رَوَاهُ اَحْمد وَغَيره من طَرِيق أبان بن إِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد وَقد حسنها بَعضهم وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق تقسیم کیے ہیں' جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارا رزق تقسیم کیا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور اسے بھی دیتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا' لیکن وہ دین اسے دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' تو جسے اللہ تعالیٰ نے دین عطا کیا ہو' اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا' جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں' اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا' جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' لوگوں نے

عرض کی: لفظ "بو القه" سے مراد کیا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: زیادتی اور اس کا ظلم اور بندہ جب بھی حرام طور پر مال کمائے اور اسے صدقہ کر دے' تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اگر وہ اس میں سے صدقہ کرے' تو اس کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی اور اگر وہ اپنے پیچھے اس حرام مال کو چھوڑ کر جائے' تو وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زادِ سفر ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ برائی کے ذریعے برائی کو نہیں مٹاتا' بلکہ وہ اچھائی کے ذریعے برائی کو مٹاتا ہے' کوئی خبیث چیز' خبیث چیز کو نہیں مٹاتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے' صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' بعض حضرات نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2672 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَأْتِیْ علی النَّاس زمَان لا یُبَالِی الْمَرْء مَا اَخذ اَمن الْحَلَال أم من الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد رزین فِیْهِ فَإِذْ ذٰلِكَ لَا تجاب لَهُمْ دَعْوَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے مال حاصل کیا ہے کیا حلال طریقے سے کیا ہے' یا حرام طریقے سے کیا ہے؟"

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' رزین نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"یہ وہ وقت ہوگا' جس میں لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی"۔

2673 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن اکثر مَا یدْخل النَّاس النَّار قَالَ الْفَم والفرج وَسُئِلَ عَن اکثر مَا یدْخل النَّاس الْجَنَّة قَالَ تقوی اللّٰه وَحسن الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: زیادہ تر لوگ کس چیز کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ کی وجہ سے' آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: زیادہ لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پرہیزگاری اور اچھے اخلاق کی وجہ سے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْیُوا من اللّٰه حق الْحَیَاء قَالَ قُلْنَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لنستحیی وَالْحَمْد لله قَالَ لَیْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحیاء من اللّٰه حق الْحَیَاء اَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعی وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوی ولتذکر الْمَوْت والبلی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَة ترك زِینَة الدُّنْیَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحیا من اللّٰه حق الْحَیَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ ابان بن إِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ ابان والصباح مُخْتَلف فِيهِمَا وَقد ضعف الصَّباح بِرَفْعِهِ هٰذَا الحَدِيْث وَصَوَابه عَن ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ عَائِشَة مَرْفُوْعا

قَوْله تحفظ الْبَطن وَمَا حوى يَعْنِيْ مَا وضع فِيْهِ من طَعَام وشراب حَتّٰى يَكُونَا من حلهما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اسے اس طرح حیاء کرو! جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! بے شک ہم حیاء کرتے ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیاء مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور حقیقی حیاء کرنا' اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور جو وہ محفوظ رکھتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم پیٹ کی حفاظت کرو اور جو وہ اندر چھپا لیتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو' جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے' وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے' اور جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیاء کرتا ہے جیسے حیاء کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح نامی دونوں راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' صباح کو اس حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے کہ اس نے اس حدیث کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام طبرانی نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ تحفظ الْبَطن وَمَا حوى سے مراد یہ ہے کہ آدمی پیٹ میں جو کھانا' یا پینا ڈالتا ہے' انہیں حلال ہونا چاہیے۔

2675 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغبطن جَامع الْمَال من غير حلّه اَوْ قَالَ من غير حَقه فَإِنَّهُ إِن تصدق بِهِ لم يقبل مِنْهُ وَمَا بَقِي كَانَ زَاده إِلَى النَّار

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق حَنش واسْمه حُسَيْن بن قيس وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ المملي كَيفَ وحنش مَتْرُوك

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يعجبنك رحب الذراعين بِالدَّمِ وَلَا جَامع الْمَال من غير حلّه فَإِنَّهُ إِن تصدق لم يقبل مِنْهُ وَمَا بَقِي كَانَ زَاده إِلَى النَّار

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ أَيْضًا من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ بِنَحْوِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرام طریقے سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ناحق طور پر' مال جمع کرنے والے پر' تم ہرگز رشک نہ کرنا' کیونکہ

اگر وہ اس کو صدقہ بھی کرے گا' تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اور جو مال بچ جائے گا' وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زادِ سفر ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے حنش کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام حسین بن قیس ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ جبکہ حنش نامی راوی متروک ہے۔

امام بیہقی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کلائیوں کا خون کے ذریعے رنگین ہونا اور ناحق طور پر مال جمع کرنا' تمہیں ہرگز اچھا نہ لگے' کیونکہ وہ شخص اگر اس مال کو صدقہ کرے گا' تو بھی وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اور جو مال بچ جائے گا وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زادِ سفر ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے۔

2676 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تزَال قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْأَل عَن اَربع عَن عمره فِيمَ أفناه وَعَنْ شبابه فِيمَ أبلاه وَعَنْ مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وفيم أنفقهُ وَعَنْ علمه مَاذَا عمل فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ بَرزَة وَصَححهُ وَتقدم هُوَ وَغَيْرِهِ فِي الْعلم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن بندے کے پاؤں اس وقت تک نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ اس نے اپنی عمر کس کام میں صرف کی؟ اور اپنی جوانی کس کام میں گزاری؟ اور اپنے مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے کہاں تک اس پر عمل کیا؟''

یہ روایت امام بیہقی نے' اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' اور اس کے علاوہ' دیگر احادیث بھی علم سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

2677 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا خضرَة حلوة من اكْتسب فِيهَا مَالا من حلّه وأنفقه فِيْ حَقه أثابه اللّٰه عَلَيْهِ وَأوردهُ جنته وَمَنْ اكْتسب فِيهَا مَالا من غير حلّه وأنفقه فِيْ غير حَقه أحله اللّٰه دَار الهوان وَرب متخوض فِي مَال اللّٰه وَرَسُوله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ اللّٰهُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيْرًا الاسراء - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ دنیا سرسبز و شاداب اور میٹھی ہے' جو شخص اس میں حلال طور پر مال کو کمائے گا' اور اسے اس کے حق میں خرچ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب عطا کرے گا' اور اسے اپنی جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص دنیا میں مال کو ناجائز طور پر کمائے گا' اور اسے ناحق طور پر خرچ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے رسوائی کی جگہ پر لے جائے گا' بعض لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں' اور انہیں قیامت کے دن جہنم نصیب ہوگی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب بھی وہ بجھنے لگے گی' ہم ان کے لئے آگ میں اضافہ کر دیں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2678 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جنت میں ایسا گوشت داخل نہیں ہوگا' جس کی نشو و نما حرام کے ذریعے ہوئی ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2679 - وَعَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَدَمٌ نَبَتَا عَلٰی سُحْتٍ اَلنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ النَّاسُ غَادِیَانِ فَغَادٍ فِیْ فِکَاكِ نَفْسِهٖ فَمُعْتِقُهَا وَغَادٍ مُوْبِقُهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ فِیْ حَدِیْثٍ

وَلَفْظُ التِّرْمِذِیِّ یَا کَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ اِنَّهُ لَا یَرْبُوْ لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ اِلَّا کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِهٖ

السُّحْتُ بِضَمِّ السِّیْنِ وَاِسْکَانِ الْحَاءِ وَبِضَمِّهِمَا اَیْضًا هُوَ الْحَرَامُ وَقِیْلَ هُوَ الْخَبِیْثُ مِنَ الْمَکَاسِبِ

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور ایسا خون داخل نہیں ہوں گے' جن کی نشو و نما حرام مال سے ہوئی ہو' آگ ان کی زیادہ مستحق ہوگی' اے کعب بن عجرہ! آدمی دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں' یا تو آدمی اپنے آپ کو چھڑوا کر اسے آزاد کروا دیتا ہے'

2678-صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذکر البیان بأن الصلاة قربان للعبید یتقربون بها إلی بارئهم جل' حدیث: 1743المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الفتن والملاحم' حدیث: 8364جامع معمر بن راشد' باب الأمراء' حدیث: 1325مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه' حدیث: 14180مسند عبد بن حمید' من مسند جابر بن عبد الله' حدیث: 1139المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من اسمه عبد الله' حدیث: 4584المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمه عبد الله' حدیث: 626المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما' عکرمة عن ابن عباس' حدیث: 11337شعب الإیمان للبیهقی' التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' فصل فیما یقول العاطس فی جواب التشمیت' فصل ومن هذا الباب مجانبة الظلمة' حدیث: 9054

یا خود ہلاکت کا شکار کروادیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''اے کعب بن عجرہ! جس بھی گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو تو جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے''۔

لفظ ''السحت'' میں 'س' پر پیش ہے 'ح' ساکن ہے اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد حرام ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد خبیث (ناجائز) کمائی ہے۔

2680 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّۃ جَسَد غذی بِحَرَام

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْھَقِیّ وَبَعض أسانیدھم حسن

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کو حرام غذا دی گئی ہو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان کی بعض اسانید حسن ہیں۔

التَّرْغِیْب فِی الْوَرع وَترك الشُّبُھَات وَمَا یحوك فِی الصُّدُور

پرہیزگاری کے بارے میں ترغیبی روایات اور مشتبہ چیزوں اور جو چیزیں دل میں کھٹکیں انہیں ترک کرنا

2681 - عَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْل الْحَلَال بَیِّن وَالْحَرَام بَیِّن وَبَیْنَھُمَا مُشْتَبھَات لَا یعلمھُنَّ کَثِیر مِّن النَّاس فَمَنْ اتَّقی الشُّبُھَات اسْتَبْرَاَ لدینِہِ وَعرضہ وَمَنْ وَقع فِی الشُّبُھَات وَقع فِی الْحَرَام کَالرَّاعِی یرْعَی حول الْحمی یُوشك اَن یرتع فِیْہِ اَلا وَاِن لکل ملك حمی اَلا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمہ اَلا وَاِن فِی الْجَسَد مُضْغَۃ اِذا صلحت صلح الْجَسَد کُلہ وَاِذَا فَسدتْ فسد الْجَسَد کُلہ اَلا وَھِی الْقلب

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفظِہِ الْحَلَال بَیِّن وَالْحَرَام بَیِّن وَبَیْن ذٰلِكَ اُمُور مُشْتَبھَات لَا یدْرِی کَثِیر مِّن النَّاس اَمن الْحَلَال ھِیَ أم من الْحَرَام فَمَنْ ترکھَا اسْتَبْرَاَ لدینِہِ وَعرضہ فَقَدْ سلم وَمَنْ وَاقع شَیْئًا مِنْھَا یُوشك اَن یواقع الْحَرَام کَمَا اَنہ من یرْعَی حول الْحمی أوشك اَن یواقعہ اَلا وَاِن لکل ملك حمی اَلا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمہ

وَاَبُوْ دَاؤُد بِاخْتِصَار وَابْن مَاجَہ

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لابی دَاؤُد وَالنَّسَائِیّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَلَال بَیِّن وَالْحَرَام بَیِّن وَبَیْنَھُمَا اُمُور مُشْتَبھَات وساضرب لکم فِیْ ذٰلِكَ مثلا اِن اللّٰہ حمی حمی وَاِن حمی اللّٰہ مَا حرم وَاِنَّہ من

برتع حول الْحمی یوشك اَن یخالطه وَاِن من یخالط الرِّیبَة یُوشك اَن یخسر

وَفِیْ رِوَایَة لِلْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْنَهُمَا اُمُور مشتبهة فَمَنْ ترك مَا شبه عَلَیْهِ من الْاِثْم كَانَ لما استبان اترك وَمَنْ اجترا علی مَا یشك فِیْهِ من الْاِثْم اوشك اَن یواقع مَا استبان والمعاصی حمی اللّٰه وَمَنْ یرتع حول الْحمی یُوشك اَن یواقعه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْث ابْن عَبَّاس وَلَفْظِهِ الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْن ذٰلِكَ شُبُهَات فَمَنْ اوقع بِهن فَهُوَ قمن اَن یَاْثَم وَمَنْ اجتنبهن فَهُوَ اوفر لدینِهِ كمرتع اِلٰی جنب حمی وَحمی اللّٰه الْحَرَام

رتع الْحمی اِذا رعی من حوله وَطَاف بِهِ اوشك بِفَتْح الْاَلف والشین ای كَاد واسرع واجترا مَهْمُوز ای اقدم وقمن فِیْ حَدِیْث ابْن عَبَّاس هُوَ بِفَتْح الْقَاف وَكسر الْمِیم ای جدیر وحقیق

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ جائے وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلاء ہو جائے وہ حرام میں مبتلاء ہو جاتا ہے جیسے چرواہا اگر چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو تو عنقریب وہ جانور چراہ گاہ کے اندر داخل ہو جائیں گے خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور خبردار! اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ ٹھیک رہے تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار! وہ دل ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں اور ان کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ کیا یہ حلال ہے؟ یا حرام ہے؟ جو شخص ان کو ترک کر دے گا وہ شخص اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا اور سلامت رہے گا اور جو شخص ان میں سے کسی میں واقع ہو جائے تو عنقریب وہ حرام میں داخل ہو جائے گا جیسے کوئی شخص چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو تو عنقریب اس میں واقع بھی ہو جائے گا خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہے خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں جو مشتبہ ہیں میں تمہارے سامنے اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے ایک چراہ گاہ مقرر کی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو عنقریب وہ اس چراگاہ میں چلا جائے گا اور جو شخص مشکوک چیز کے ساتھ مل جاتا ہے وہ

عنقریب خسارے میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔

امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' تو جو شخص اس چیز کو ترک کر دے' جو اسے مشتبہ اور گناہ لگ رہی ہو' تو وہ واضح (گناہ کو) زیادہ ترک کرنے والا ہو گا' اور جو شخص ایسی چیز کے بارے میں جرأت کا اظہار کرے جس کے بارے میں شک ہو' کہ یہ گناہ نہ ہو' تو عنقریب وہ واضح گناہ میں بھی مبتلا ہو جائے گا' گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں' جو شخص چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے' عنقریب وہ اس کے اندر بھی چلا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حلال واضح ہے' اور حرام واضح ہے' اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' جو شخص ان میں مبتلا ہو گا' وہ اس بات کے لائق ہے کہ وہ گناہ گار ہو جائے' اور شخص ان سے اجتناب کرے گا' وہ اپنے دین کو زیادہ بہتر طور پر محفوظ رکھے گا' جیسے چراگاہ کے پہلو میں جانور چرانے والا شخص ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ' اس کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں''

''رتع الحمی'' سے مراد یہ ہے کہ جب اس کے اردگرد چرا رہا ہو' اس کا چکر لگا رہا ہو' لفظ ''اوشك'' میں 'ا' پر زبر ہے' اور 'ش' پر زبر ہے' اس سے مراد ایسا ہو گا' یا جلدی ایسا ہو گا' لفظ ''اجترا'' یہ مہموز ہے' اس سے مراد آگے بڑھے گا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں مذکور لفظ ''قمن'' میں 'ق' پر زبر' ہے 'م' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے لائق ہے' اور اس بات کا حق دار ہے۔

2682 - وَعَنْ النواس بن سمعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْإِثْم مَا حاك فِيْ صدرك وكرهت اَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس-رَوَاهُ مُسْلِم

حاك بِالْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف اَى جال وَتردد

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیکی اچھے اخلاق ہیں' اور گناہ وہ ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ برا لگے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''حاک'' میں 'ح' ہے' اور 'ک' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو ادھر ادھر ہو اور تردد کا شکار ہو۔

2683 - وَعَنْ وابصة بن معبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا اُرِيد اَن لَا ادع شَيْئًا من الْبر وَالْإِثْم اِلَّا سَاَلت عَنْهُ فَقَالَ لى ادن يَا وابصة فدنوت مِنْهُ حَتّٰى مست ركبتى ركبته فَقَالَ لى يَا وابصة اُخْبرك عَمَّا جِئْت تسْاَل عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ قَالَ جِئْت تسْاَل عَن الْبر وَالْإِثْم قلت

نَعَمْ فَجمع اَصَابِعه الثَّلاث فَجعل ينكت بِهَا فِيْ صَدْرِي وَيَقُوْلُ يَا وابصة استفت قَلْبك وَالبر مَا اطمأنت اِلَيْهِ النَّفس وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقلب وَالْاِثْم مَا حاك فِي الْقلب وَتردد فِي الصَّدْر وَاِن اَفْتَاك النَّاس وافتوك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ہر نیکی اور گناہ کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کروں گا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے وابصہ! قریب ہو جاؤ' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا' یہاں تک کہ میرا گھٹنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے سے مس ہونے لگا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے وابصہ! تم جن چیزوں کے بارے میں' مجھ سے دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' میں تمہیں' ان کے بارے میں بتاتا ہوں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تین انگلیاں اکٹھی کیں اور پھر ان کے ذریعے میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے وابصہ! تم اپنے دل سے حکم دریافت کرو' نیکی وہ ہے' جس کی طرف سے نفس مطمئن ہو' اور دل مطمئن ہو' اور گناہ وہ ہے' جو دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد کا باعث بنے' خواہ لوگ تمہیں جو بھی جواب دیتے ہوں (یعنی مسئلہ کا جو بھی حکم بیان کرتے ہوں)''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2684 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِيْ مَا يحل لي وَيحرم عَليّ قَالَ الْبر مَا سكنت اِلَيْهِ النَّفس وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقلب وَالْاِثْم مَا لم تسكن اِلَيْهِ النَّفس وَلَمْ يطمئن اِلَيْهِ الْقلب وَاِن اَفْتَاك الْمُفْتُون

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے کہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے' اور مجھ پر کیا حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے جس سے نفس سکون محسوس کرے' اور جس کی طرف سے دل مطمئن ہو' اور گناہ وہ ہے' جس کی طرف سے نفس کو سکون نہ ہو' اور دل اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو' خواہ فتویٰ دینے والے تمہیں جو بھی فتویٰ دیں۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2685 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجد تَمْرَة فِي الطَّرِيق فَقَالَ لَوْلَا اَنِّي اَخَاف اَن تكون من الصَّدَقَة لأكلتها رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے راستے میں ایک کھجور (پڑی ہوئی) دیکھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہو سکتی ہے' تو میں اسے کھا لیتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2686 - وَعَنِ الْحسن بن عَلىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دع مَا يريبك اِلٰى مَا لَا يريبك رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَزَاد فِيْهِ قِيْلَ فَمَنْ الْوَرع قَالَ الَّذِىْ يقف عِنْد الشُّبْهَة

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات یاد ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''تم اس چیز کو چھوڑ دو! جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہو اور اس چیز کی طرف جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: پرہیزگار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص' جو مشتبہ چیزوں سے بچ جائے''۔

2687 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ لابى بكر الصّديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ غُلَام يخرج لَهُ الْخراج وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُل من خراجه فجَاء يَوْمًا بِشَىْءٍ فَاَكل مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ الْغُلَام اَتَدْرِى مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَمَا هُوَ قَالَ كنت تكهنت لانْسَان فِى الْجَاهِلِيَّة وَمَا أحسن الكهانة اِلَّا اَنِّىْ خدعته فلقينى فَاَعْطَانِىْ لذٰلِكَ هٰذَا الَّذِىْ أكلت مِنْهُ فَاَدْخل اَبُوْ بَكْرٍ يَده فقاء كل شَىْءٍ فِىْ بَطْنه

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

الْخراج شَىْءٍ يفرضه الْمَالِك على عَبده يُؤَدِّيه اِلَيْهِ كل يَوْم مِمَّا يكتسبه وَبَاقِى كَسبه يَاْخُذهُ لنَفسِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا' جو انہیں خراج ادا کیا کرتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی خراج کی رقم میں سے کھا پی لیا کرتے تھے' ایک دن وہ کوئی چیز لے کے آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھالیا' اس غلام نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کی تھی اور کیا عمدہ کہانت کی تھی' لیکن میں نے اسے دھوکہ دیا تھا' اب وہ مجھ سے ملا اور اس نے مجھے اس کام کا معاوضہ دیا' یہ وہ چیز تھی' جو آپ نے کھائی ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (منہ کے) اندر داخل کر کے ہر وہ چیز قے کر دی' جو اُن کے پیٹ میں موجود تھی''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

''خراج'' اس چیز کو کہتے ہیں' جو مالک اپنے غلام کے ذمہ لگاتا ہے کہ وہ روزانہ اپنی کمائی میں سے اُسے ادا کرے گا' اور باقی

کی کمائی' وہ غلام اپنی ذات کے لئے استعمال کرتا ہے۔

2688 - وَعَنْ عَطِیَّةَ بن عُرْوَةَ السَّعْدِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یبلغ العَبْد اَن یکون من الْمُتَّقِینَ حَتّٰی یدع مَا لَا بَاْس بِہٖ حذرا لما بِہٖ بَاْس

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بندہ پرہیزگاروں کے منصب تک' اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اس چیز کو ترک نہیں کرتا' جس میں کوئی حرج نہ ہو' تا کہ وہ اس چیز سے بچ سکے' جس میں حرج ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2689 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلَ رجل النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْاِثم قَالَ اِذا حاك فِیْ نَفسك شَیْءٌ فَدَعْہُ قَالَ فَمَا الْاِیمَان قَالَ اِذا ساء تك سیئتك وسرتك حسنتك فَاَنت مُؤْمِن

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چیز تمہارے من میں کھٹکے تو اُسے چھوڑ دو! اس نے عرض کی: ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری برائی تمہیں بری لگے اور تمہاری اچھائی تمہیں خوش کرے' تو تم مومن ہو''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2690 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ اسْتوْجبَ الثَّوَاب واستکمل الْاِیمَان خلق یعِیش بِہٖ فِی النَّاس وورع یحجزہ عَن محارم اللّٰہ وحلم یرد بِہٖ جھل الْجَاھِل۔ رَوَاہُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں جس شخص میں ہوں گی' وہ ثواب کو واجب کر دے گا' اور ایمان کو مکمل کر لے گا' اخلاق' جن کے ہمراہ وہ لوگوں کے درمیان رہے' پرہیزگاری' جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کے رکھے' اور ایسی بردباری' جس کے ذریعے وہ جاہل کی جہالت کا مقابلہ کرے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

2691 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَاَفضل الدّین الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِيْ معاجيمه الثَّلَاثَة وَفِيْ اِسْنَادُهُ مُحَمَّد بن اَبِيْ ليلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے' اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابولیلیٰ ہے۔

2692 - وَعَنْ حُذَيْفَة بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خير من فضل الْعِبَادَة وَخير دينكُم الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم کی فضیلت' عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارے دین (یعنی دینی اعمال) میں سب سے بہتر پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2693 - وَرُوِيَ عَنْ وَاثِلَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن ورعا تكن أعبد النَّاس وَكن قنعا تكن أشكر النَّاس وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُؤمنا وَأحسن مجاورة من جاورك تكن مُسلما وَاَقل الضحك فَإِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد الْكَبِيْر وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِيّ بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ الْحسن عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم پرہیزگار ہو جاؤ! تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' تم قناعت پسند ہو جاؤ' تم سب سے زیادہ شکرگزار بن جاؤ گے' تم لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو' جو اپنے لئے پسند کرتے ہو' تم مومن ہو جاؤ گے' اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرو' تو تم مسلمان ہو جاؤ گے' اور تھوڑا ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا' دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے ''الزہد الکبیر'' میں نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی مانند روایت حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2694 - وَرُوِيَ عَنْ نعيم بن همار الْغَطَفَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بئس الْعَبْد عبد تجبر واختال وَنسي الْكَبِيْر المتعال بئس الْعَبْد عبد يختل الدُّنْيَا بِالدّينِ بئس الْعَبْد عبد يسْتَحل الْمَحَارِم بِالشُّبُهَاتِ بئس الْعَبْد عبد هوى يضله بئس الْعَبْد عبد رغبته تذله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَسمَاء بنت عُمَيْس أطول مِنْهُ وَيَاْتِيْ لَفْظِهِ فِي التَّوَاضُع اِنْ

شَاءَ اللّٰہ تعَالٰی

حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ آدمی بُرا ہے' جو غلبہ حاصل کرتا ہے' اور تکبر کرتا ہے اور کبریائی والی بلند و برتر ذات کو بھول جاتا ہے' وہ آدمی برا ہے' جو دین کے عوض میں دنیا کو حاصل کر لیتا ہے' وہ آدمی برا ہے' جو مشتبہ چیزوں کے حوالے سے حرام چیزوں کو حلال کرتا ہے وہ آدمی برا ہے' جس کی خواہش نفس اسے گمراہ کر دیتی ہے' اور وہ آدمی برا ہے' جس کی مرغوب چیز' اُسے ذلت کا شکار کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ' تواضع سے متعلق باب میں آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

7 - التَّرْغِیْب فِی السماحة فِی البیع وَالشِّرَاء وَحسن التقاضی وَالْقَضَاء

باب: خرید و فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اچھے طریقے سے تقاضا کرنا اور ادائیگی کرنا

2695 - عَنْ جَابِرِ بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم الله عبدا سمحا اِذا بَاعَ سَمحا اِذا اشْترى سَمحا اِذا اقْتضى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غفر الله لرجل كَانَ قبلكُمْ كَانَ سهلا اِذا بَاعَ سهلا اِذا اشْترى سهلا اِذا اقْتضى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس نرم بندے پر رحم کرے' جو کوئی چیز فروخت کرتا ہے' تو نرمی سے کرتا ہے' جب خریدتا ہے' تو نرمی سے خریدتا ہے جب تقاضا کرتا ہے (تو بھی نرمی سے کرتا ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے زمانے کے ایک شخص کی مغفرت کر دی' جو فروخت کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا' خریدتے ہوئے نرمی کرتا تھا' تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا''۔

2696 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدخل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رجلا كَانَ سهلا مُشْتَرِيا وبائعا وقاضيا ومقتضيا الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ لم يذكر قَاضِيا ومقتضيا

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جنت میں داخل کر دیا' جو خرید و فروخت کرتے ہوئے' ادائیگی کرتے ہوئے اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے ادائیگی کرنے' یا تقاضا کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

2697 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بمن يحرم على النّار وَمَنْ تحرم عَلَيْهِ النّار على كل قريب هَين سهل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّزَاد لين وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان: إِنَّمَا تحرم النّار على كل هَين لين قريب سهل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں' اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہے' اور جس پر آگ حرام ہوگی ہر نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق شخص''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نرم''۔

اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آگ ہر نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق پر حرام ہے''۔

2698 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ هينا لينًا قَرِيبًا حرمه اللّٰه على النّار

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ أنس وَلَفظِه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من يحرم على النّار قَالَ الهين اللين السهل الْقَرِيب

وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا وَالْكَبِيْر عَن معيقب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حرمت النّار على الهين اللين السهل الْقَرِيب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق' اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کون آگ پر حرام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں بھی حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آگ کو ہر نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

2699 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يحب سمح البيع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ فروخت کرنے میں نرمی کرنے والے خریدنے میں نرمی کرنے والے ادائیگی میں نرمی کرنے والے کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ غریب ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2700 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسمح يسمح لَك

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا مهْدي بن جَعْفَر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نرمی کرو! تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف مہدی بن جعفر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

2701 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الْمُؤْمِنِيْنَ رجل سمح البيع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء سمح الِاقْتِضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان میں سب سے زیادہ فضیلت والا وہ شخص ہے جو فروخت کرتے ہوئے نرمی کرے خریدتے ہوئے نرمی کرے ادائیگی کرتے ہوئے نرمی کرے اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل رجل

2700- مسند أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث: 2171 مسند الحارث، كتاب التوبة والاستغفار، باب اسمح يسمح لك، حديث: 1070 المعجم الأوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث: 5215 المعجم الصغير للطبراني، من اسمه يحيى، حديث: 1166

الْجَنَّة بسماحته قَاضِیا ومقتضیا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص ادائیگی اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گیا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

2703 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی اللّٰه بِعَبْد من عباده آتَاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عملت فِی الدُّنْیَا قَالَ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا -النِّسَاء- قَالَ یَا رب آتیتنی مَالا فَکنت أبایع النَّاس وَکَانَ من خلقی الْجَوَاز فَکنت أیسر علی الْمُوسر وَأنْظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰی اَنا اَحَق بذٰلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِی فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَاَبُو مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیّ هٰکَذَا سمعناه من فِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰکَذَا مَوْقُوْفًا عَلٰی حُذَیْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَاَبِیْ مَسْعُوْدٍ وَتَقَدَّمت بَقِیَّة اَلْفَاظ هٰذَا الحَدِیْث فِیْ إنظار الْمُعسر

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) مال عطا کیا تھا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟

(قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''تو وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے''

وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا اور میرے معمول میں نرمی شامل تھی میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس بات کا تم سے زیادہ حق دار ہوں (پھر اس نے فرشتوں سے فرمایا:) تم میرے اس بندے سے درگزر کرو!

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم نے بھی یہ روایت اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس حدیث کے بقیہ الفاظ اس سے پہلے تنگ دست کو مہلت دینے کے باب میں گزر چکے ہیں۔

2704 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یتقاضاه فَاَغْلَظ لَهٗ فهم بِه اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعوه فَإِن لصَاحب الْحق مقَالا ثُمَّ قَالَ اَعْطوهُ سنا مثل سنه قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نجد إِلَّا امثل من سنه قَالَ اَعْطوهُ فَإِن خَیرکُمْ أحسنکم قَضَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ مُخْتَصرًا وَمُطَوَّلًا وَابْنُ مَاجَة مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اپنے قرض کی واپسی) کا تقاضا کرنے لگا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سختی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس سے جھگڑا کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا: حق دار کو بات کرنے کا بھی حق ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس کے جانور کا ہم عمر جانور دے دو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں ایسا جانور مل رہا ہے' جو اس کے جانور سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہی دے دو! کیونکہ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے' جو زیادہ اچھے طریقے سے ادائیگی کرے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2705 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ استسلف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بکرا فَجَاءَ تْهُ اِبل من الصَّدَقَة قَالَ اَبُوْ رَافع فَامرنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقْضِی الرجل بکره فَقُلْتُ لَا اَجد فِی الْاِبل اِلَّا جملا خیارا رباعیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعطه اِیَّاه فَاِن خِیَار النَّاس اَحْسنهم قَضَاء

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جوان اونٹ ادھار لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کے اونٹ آئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ ادا کردوں' میں نے عرض کی: مجھے اونٹوں میں صرف ایسا اونٹ مل رہا ہے' جو اس سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو وہی دے دو! کیونکہ لوگوں میں زیادہ اچھے وہ ہوتے ہیں' جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں"

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ امام نسائی اور ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

2706 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِیبًا فَذكر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ اَلا وَاِن مِنْهُم حسن الْقَضَاء حسن الطّلب وَمِنْهُم سیء الْقَضَاء حسن الطّلب فَتلك بِتِلْكَ اَلا وَاِن مِنْهُم السیء الْقَضَاء السیء الطّلب اَلا وَخَیرهمْ الْحسن الْقَضَاء الْحسن الطّلب اَلا وشرهم سیء الْقَضَاء سیء الطّلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی الْغَصَب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی وَقَالَ حَدِیْثٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خبردار! ان میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں' جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں

جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں یہ تو برابر کا حساب ہو گیا' خبردار! ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں' جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور برے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' تو ان میں زیادہ اچھے وہ لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' اور ان میں سب سے برے وہ ہوں گے جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور برے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں'۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر غصب سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2707 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ استسلف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رجل من الْاَنْصَار اَرْبَعِيْنَ صَاعا فَاحْتَاجَ الْاَنْصَارِيّ فَاَتَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ نَا شَيْءٌ فَقَالَ الرجل وَاَرَادَ اَن يَتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل اِلَّا خيرا فَاِنَّهُ خير من تسلف فَاَعْطَاهُ اَرْبَعِيْنَ فضلا وَاَرْبَعين لسلفه فَاَعْطَاهُ ثَمَانِيْنَ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وروى ابْن مَاجه عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رجل يطْلب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدين فَتكلم بِبَعْض الْكَلَام فهم بِهِ بعض اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَه اِن صَاحب الدّين لَهُ سُلْطَان على صَاحبه حَتّٰى يَقْضِيه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے چالیس صاع ادھار لئے' اس انصاری کو ضرورت پیش ہوئی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس تو ابھی کوئی چیز نہیں آئی (جو تمہیں ادائیگی کریں) اس شخص نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صرف بھلائی کی بات کہنا' کیونکہ یہ اس سے زیادہ بہتر ہوگا' جو تم نے ادھار دیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چالیس صاع اضافی دیے اور چالیس اس کا ادھار واپس کیے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسّی صاع دیے'۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ نے ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرض کا تقاضا کرنے کے لئے آیا' اس نے کچھ بات کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو! قرض دار شخص کو اپنے مقابل فریق پر غلبہ حاصل ہوتا ہے' جب تک دوسرا فریق ادائیگی نہیں کرتا''۔

2708 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يتقاضاه قد استلف مِنْهُ شطر وسق فَاَعْطَاهُ وسْقا فَقَالَ نصف وسق لَك وَنصف وسق من عِنْدِي ثُمَّ جَاءَ صَاحب الوسق يتقاضاه فَاَعْطَاهُ وسقين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسق لَك ووسق من عِنْدِي

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَادُهُ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

شطر وسق اى نصف وسق والوسق بِفَتْح الْوَاو وَسُكُون السِّين الْمُهْملَة سِتُّونَ صَاعا وَقِيلَ حمل بعير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے لگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نصف وسق (اناج) ادھار لیا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ایک پورا وسق عطا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نصف وسق تمہارا ہے' اور نصف وسق میری طرف سے ہے' پھر ایک وسق والا شخص آیا' اور اس کا تقاضا کرنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دو وسق دیئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک وسق تمہارا ہے' اور ایک وسق میری طرف سے ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو اچھی ہوگی۔

''شطر وسق'' کا مطلب نصف وسق ہے' اور ''وسق'' میں 'و' پر زبر ہے' 'س' ساکن ہے' اس سے مراد ساٹھ صاع ہیں' اور ایک قول کے مطابق ایک اونٹ کے وزن جتنا اناج ہے۔

2709 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب حَقًّا فليطلبه فِيْ عفاف واف اَوْ غير واف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص حق کا مطالبہ کرتا ہے' تو اسے احتیاط سے اس کا مطالبہ کرنا چاہیے' خواہ پوری ادائیگی ہو یا پوری ادائیگی نہ ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2710 - وروى ابْـن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استسلف مِنْـهُ حِيْـن غزا حنينا ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ الفا قَضَاهَا اِيَّاه ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارك اللّٰه لَك فِيْ اَهْلك وَمَالك اِنَّمَا جَزَاء السّلف الْوَفَاء وَالْحَمْد

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین میں شرکت کے لئے جانے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے تیس ہزار یا چالیس ہزار (درہم) قرض لئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ واپس کیے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل خانہ اور تمہارے مال میں' تمہارے لئے برکت رکھے' اُدھار کی جزا' یہ ہے کہ پوری ادائیگی کی جائے' اور تعریف کی جائے۔

25 - التَّرْغِيْب فِيْ اِقَالَة النَّادِم

باب: نادم شخص سے اقالہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2711 - عَنْ اَبِيْ هُـرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَال مُسلما بيعَته أقاله اللّٰه عثرته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لابْنِ حبَان من اَقَال مُسلِما عثرته أقاله الله عثرته يَوْم الْقِيَامَة

وَفِيْ رِوَايَة لابى دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل من اَقَال نَادِما أقاله الله نَفسه يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ سودے میں اقالہ کر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوتاہیوں کو ختم کر دے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے گا''۔

امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں ایک روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص نادم شخص کے ساتھ اقالہ کرے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی ذات کے حوالے سے' اس کے ساتھ اقالہ کرے گا''۔

2712 - وَعَنْ اَبِىْ شُرَيْح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أَقَال اَخَاهُ بيعا أقاله الله عثرته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی سودے میں اپنے بھائی کے ساتھ اقالہ کرے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیاں معاف کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1 - التَّرْهِيب من بخس الْكَيْل وَالْوَزْن

باب: ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2713 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قدم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَة كَانُوْا من اَخبث النَّاس كَيْلا فَاَنْزل الله عَزَّ وَجَلَّ ويل لِلْمُطَفِّفِيْنَ المطففين 1 فَاَحْسنُوا الْكَيْل بَعْدَ ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگ ماپنے میں سب سے زیادہ برے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بربادی ہے''۔
(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس کے بعد وہ ماپنے میں سب سے بہتر ہو گئے۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2714 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصحاب الْكَيْلِ وَالْوَزْنِ اِنَّكُمْ قد وليتم أمرا فِيْهِ هَلَكت الْأُمَم السالفة قبلكُمْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من طَرِيْق حُسَيْن بن قيس عَن عِكْرِمَة عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَيفَ وحسين بن قيس مَتْرُوك وَالصَّحِيْح عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْف كَذَا قَالَه التِّرْمِذِيّ وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور وزن کرنے والوں سے فرمایا: تمہیں ایک ایسے معاملے کا نگران بنایا گیا ہے' جس کے حوالے سے' تم سے پہلے سابقہ امتیں ہلاکت کا شکار ہوگئی تھیں۔
یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حسین بن قیس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ اس کا ایک راوی حسین بن قیس متروک ہے' صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

2715 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرِين خمس خِصَال إِذا ابتليتم بِهن وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتّٰى يعلنوا بهَا اِلَّا فَشَا فيهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِيْ لم تكن مَضَت فِيْ أسلافهم الَّذِيْنَ مضوا وَلَمْ ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيزَان اِلَّا أخذُوا بِالسِّنِينَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان عَلَيْهِمْ وَلَمْ يمنعوا زَكَاة اَمْوَالهم اِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَمْ ينقضوا عهد اللّٰه وعهد رَسُوله اِلَّا سلط اللّٰه عَلَيْهِمْ عدوا من غَيرِهِمْ فَأخذُوا بعض مَا فِيْ اَيْدِيهم وَمَا لم تحكم أئمتهم بِكِتَاب اللّٰه تَعَالٰى ويتخيروا فِيْمَا أنزل اللّٰه اِلَّا جعل اللّٰه بأسهم بَيْنهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهِ من حَدِيْث بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك بِنَحْوِهِ مَوْقُوْفًا على ابْن عَبَّاس وَلَفظه قَالَ: مَا ظهر الْغلُول فِيْ قوم اِلَّا ألْقى اللّٰه فِيْ قُلُوْبهم الرعب وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قوم اِلَّا كثر فيهم الْمَوْت وَلَا نقص قوم الْمِكْيَال وَالْمِيزَان اِلَّا قطع اللّٰه عَنْهُم الرزق وَلَا حكم قوم بِغَيْر حق اِلَّا فَشَا فيهم الدَّم وَلَا ختر قوم بالعهد اِلَّا سلط اللّٰه عَلَيْهِمُ الْعَدو

وَرَفعه الطَّبَرَانِيّ وَغَيره إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الختر بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالتَّاء الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْغدر وَنقض الْعَهْد والسنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَو لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ہیں کہ جب تم ان میں مبتلاء ہو گئے' اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' کہ تم لوگ ان چیزوں تک پہنچو (یا ان کا زمانہ پاؤ) جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر ایسا کرنے لگتے ہیں' تو ایسی قوم کے درمیان طاعون اور دیگر بیماریاں پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے ان کے بڑوں کے زمانے میں نہیں ہوتی تھیں' اور جو لوگ ماپنے اور وزن کرنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حاکم وقت کا ظلم مسلط ہو جاتا ہے' اور جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ بنتے ہیں' تو ان پر بارش ہونا بند ہو جاتی ہے' اگر جانور نہ ہوتے' تو شاید ان پر سرے سے ہی بارش نہ ہوتی' اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اُن پر باہر سے آنے والا دشمن مسلط کر دیتا ہے' اور وہ ان کے زیر قبضہ کچھ چیزیں حاصل کر لیتا ہے' اور جن لوگوں کے حکمران اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے' اس میں آپس میں بہتر حصے کو اختیار کر لیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم نے یہ روایت اس کی مانند حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہی روایت امام مالک نے اس کی مانند' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کسی قوم میں خیانت پھیل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے' اور جب کسی قوم میں زنا پھیل جاتا ہے' تو ان میں اموات کثرت سے ہونے لگتی ہیں' جب کوئی قوم ماپنے اور وزن کرنے میں کمی کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق منقطع کر دیتا ہے' اور جب کوئی قوم ناحق طور پر فیصلہ دیتی ہے' تو ان کے درمیان خونریزی عام ہو جاتی ہے' اور جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے''۔

امام طبرانی اور دیگر حضرات نے' اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''ختر'' اس سے مراد عہد شکنی کرنا اور عہد کو توڑنا ہے۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنة'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

2716 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْل فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يكفر الذُّنُوب كلهَا إِلَّا الْأَمَانَة ثُمَّ قَالَ

یُؤتی بالعبد یوم القیامة وان قتل فی سبیل اللہ فیقال اد امانتک فیقول ای رب کیف وقد ذھبت الدنیا قال فیقال انطلقوا بہ الی الھاویة فینطلق بہ الی الھاویة وتمثل لہ امانتہ کھیئتھا یوم دفعت الیہ فیراھا فیعرفھا فیھوی فی اثرھا حتی یدرکھا فیحملھا علی منکبیہ حتی اذا نظر ظن انہ خارج زلت عن منکبیہ فھو یھوی فی اثرھا ابد الابدین ثم قال الصلاة امانة والوضوء امانة والوزن امانة والکیل امانة واشیاء عدھا واشد ذلک الودائع

قال یعنی زاذان فاتیت البراء بن عازب فقلت الا تری الی ما قال ابن مسعود قال کذا قال کذا قال صدق اما سمعت اللہ یقول ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا

رواہ البیھقی موقوفا ورواہ بمعناہ ھو وغیرہ مرفوعا والموقوف اشبہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینا' تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن' ایک بندے کو لایا جائے گا' اُسے اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا ہوگا' اس سے کہا جائے گا: تم اپنی امانت کو ادا کردو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ دنیا تو ختم ہوچکی ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو کہا جائے گا: اس کو جہنم کی طرف لے جاؤ! تو فرشتے اسے جہنم کی طرف لے کے جائیں گے' اسی دوران اس کی امانت اس کے سامنے' اس دن کی شکل میں آجائے گی' جیسے اُس دن تھی' جب دوسرے شخص نے اس کے پاس رکھوائی تھی' وہ شخص اسے دیکھے تو اسے پہچان لے گا' تو وہ اس کے پیچھے پیچھے جائے گا' یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اس امانت کو اپنے کندھوں پر رکھے گا' اور پھر اس بات کا جائزہ لے گا' تو یہ گمان کرے گا' یہ نکلنے والی ہے' تو وہ امانت اس کے کندھوں سے پھسل جائے گی' پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک امانت ہے' وضو ایک امانت ہے' وزن کرنا ایک امانت ہے' ماپنا ایک امانت ہے' نبی اکرم ﷺ نے متعدد چیزیں گنوائیں' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کے بارے میں زیادہ شدت کی جو ودیعت (کے طور پر کسی کے پاس رکھوائی جاتی) ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں: زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات دیکھی ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے' انہوں نے یہ یہ بات بیان کی ہے' تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے' کہ تم امانتیں اُن کے اہل افراد کے حوالے کرو''

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسی مضمون کی ایک روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' تاہم اس کا ''موقوف'' ہونا زیادہ موزوں ہے۔

التَّرْهِيب من الْغِشّ وَالتَّرْغِيب فِي النَّصِيحَة فِي البيع وَغَيْرِه

باب: ملاوٹ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات
نیز سودا کرنے اور دیگر امور میں خیرخواہی کے بارے میں ترغیبی روایات

2717 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمل علينا السِّلَاح فَلَيْسَ منا وَمَنْ غشنَا فَلَيْسَ منا- رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا' وہ ہم میں سے نہیں' اور جس نے ملاوٹ کی' وہ ہم میں سے نہیں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2718 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على صبرَة طَعَام فَاَدْخل يَده فِيهَا فنالت اَصَابِعه بللا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحب الطَّعَام قَالَ اَصَابَته السَّمَاء يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفلا جعلته فَوق الطَّعَام حَتّٰى يرَاهُ النَّاس من غشنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ مُسلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده من غش فَلَيْسَ منا

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِرَجُل يَبِيع طَعَاما فَسَاَلَهُ كَيفَ تبيع فَاَخْبرهُ فَاُوحِي اللّٰه اِلَيْهِ اَن اَدخل يدك فِيهِ فَاِذَا هُوَ مبلول فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من غش

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو تر اناج محسوس ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اناج والے شخص! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس میں بارش پڑ گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے (یعنی گیلے اناج کو) اناج کے اوپر کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے' جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص دھوکہ دے (یا ملاوٹ کرے) وہ ہم میں سے نہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اناج فروخت کر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا: تم اسے کیسے فروخت کر رہے ہو؟ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی کی کہ آپ اپنے ہاتھ اس میں داخل کریں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہاتھ داخل کیا) تو وہ اناج تر تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو دھوکہ کرے (یا ملاوٹ کرے)''۔

2719 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِطَعَام وَقد حسنه صَاحبه فَاَدْخل یَده فِیْهِ فَاِذَا طَعَام رَدِیء فَقَالَ بِعْ ھٰذَا علی حِدة وَھٰذَا علی حِدة فَمَنْ غَشنَا فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِہٖ عَنْ مَکْحُوْل مُرْسلا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک اناج کے پاس سے گزرے جسے اس کے مالک نے سجا کے رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا' تو اس میں ردی اناج بھی تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے (یعنی ردی کو) الگ سے فروخت کرو' اور اسے (یعنی اچھے کو) الگ سے فروخت کرو' جو شخص ہمیں دھوکہ دے' وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت مکحول کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2720 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی السُّوق فَرَاَی طَعَاما مصبرا فَاَدْخل یَده فَاَخرج طَعَاما رطبا قد اَصَابَته السَّمَاء فَقَالَ لصَاحبهَا مَا حملك علی ھٰذَا قَالَ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ اِنَّہٗ لطعام وَاحِد قَالَ اَفلا عزلت الرطب علی حِدته والیابس علی حِدته فتبایعون مَا تَعْرِفُوْنَ من غَشنَا فَلَیْسَ منا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس بازار میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے اناج کا ایک ڈھیر دیکھا' آپ ﷺ نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا اور اس میں سے تر اناج نکالا' جس کو بارش لگی ہوئی تھی آپ ﷺ نے اس اناج کے مالک سے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' یہ ایک ہی اناج ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے تر اناج کو الگ کیوں نہیں رکھا؟ اور خشک کو الگ کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگوں کو جو چیز نظر آتی' وہ اس کا سودا کر لیتے' جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2721 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من غَشنَا فَلَیْسَ منا وَالْمَکْر وَالْخداع فِی النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ مراسیله عَنِ الْحسن مُرْسلا مُخْتَصرًا قَالَ الْمَکْر والخدیعة والخیانة فِی النَّار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' مکر اور فریب جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی

ہے یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل اور مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''مکر فریب اور خیانت جہنم میں ہوں گے''۔

2722 - وَعَنْ قَیس بن اَبِیْ غرزة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل یَبِیع طَعَاما فَقَالَ یَا صَاحب الطَّعَام اَسْفَل هٰذَا مثل اَعْلَاهُ فَقَالَ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من غش الْمُسْلِمِیْن فَلَیْسَ مِنْهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اناج فروخت کررہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اناج فروخت کرنے والے! کیا اس کا نیچے والا حصہ' اس کے اوپر والے حصے کی مانند ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے' وہ ان میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2723 - وَعَنْ صَفْوَان بن سلیم اَن اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مر بِنَاحِیَة الْحرَّة فَاِذَا اِنْسَان یحمل لَبَنًا یَبِیعهُ فَنظر اِلَیْهِ اَبُو هُرَیْرَةَ فَاِذَا هُوَ قد خلطه بِالْمَاءِ فَقَالَ لَهُ اَبُو هُرَیْرَةَ کَیفَ بك اِذْ قِیْلَ لَك یَوْم الْقِیَامَة خلص الْمَاء من اللَّبن

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ والأصبهانی مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پتھریلے علاقے کے ایک کنارے کی طرف سے گزرے تو وہاں ایک شخص نے دودھ اٹھایا ہوا تھا اور اسے فروخت کررہا تھا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا کہ اس نے دودھ میں پانی ملایا ہوا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا بنے گا؟ جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ دودھ میں سے پانی الگ کرو''

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصبہانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2724 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا کَانَ یَبِیع الْخمر فِیْ سفینة لَهُ وَمَعَهُ قرد فِی السَّفِینَة وَکَانَ یشوب الْخمر بِالْمَاءِ فَاَخذ القرد الْکِیس فَصَعدَ الذرْوَة وَفتح الْکِیس فَجعل یَاْخُذ دِیْنَارًا فیلقیه فِی السَّفِینَة ودینارا فِی الْبَحْر حَتّٰی جعله نِصْفَیْنِ

وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ اَیْضًا وَلَا اَعْلَمُ فِیْ رُوَاته مجروحا وَرُوِیَ عَن الْحسن مُرْسلا

وَفِیْ رِوَایَة للبیهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تشوبوا اللَّبن للبیع ثُمَّ ذکر حَدِیْثٍ

المحفلة ثُمَّ قَالَ مَوْصُوْلا بِالْحَدِیْثِ اَلا وَاِن رجلا مِمَّن کَانَ قبلکُمْ جلب خمرًا اِلٰی قَرْیَة فشابها بِالْمَاءِ فأضعف اضعافا فَاشْتری قردا فَرکب الْبَحْر حَتّٰی اِذا لجج فِیْهِ الھم اللّٰه القرد صرة الدَّنَانِیر فَاَخذھَا فَصَعدَ الدقل فَفتح الصرة وصاحبها ینظر اِلَیْهِ فَاَخذ دِیْنَارًا فَرمی بِهٖ فِی الْبَحْر ودینارا فِی السَّفِیْنَة حَتّٰی قسمهَا نِصْفَیْنِ

وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن رجلا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قبلکُمْ حمل خمرًا ثُمَّ جعل فِیْ کل زق نصفا مَاء ثُمَّ بَاعه فَلَمَّا جمع الثّمن جَاءَ ثَعْلَب فَاَخذ الْکیس وَصعد الدقل فَجعل یَاْخُذ دِیْنَارًا فَیَرْمِی بِهٖ فِی السَّفِیْنَة وَیَاْخُذ دِیْنَارًا فَیَرْمِی بِهٖ فِی الْمَاء حَتّٰی فرغ مَا فِی الْکیس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی کشتی میں شراب فروخت کررہا تھا' اس کے ساتھ' ایک بندر بھی تھا' وہ شخص شراب میں پانی ملا دیتا تھا' اس بندر نے تھیلی پکڑی اور کشتی کے اوپری حصے پر چڑھ گیا' اس نے تھیلی کو کھولا اور اس میں سے دینار نکال کر' ایک دینار کشتی میں پھینکتا' اور ایک دینار سمندر میں پھینکتا' یہاں تک کہ اس نے اسے دو حصوں میں تقسیم کردیا''

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق اس کے راویوں میں کوئی مجروح راوی نہیں ہے' یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں' یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''فروخت کرنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ''۔

اس کے بعد مصنف نے ''محفلہ'' والی حدیث ذکر کی ہے' پھر اس حدیث کے ساتھ ہی یہ بات نقل کی ہے:

''خبردار! تم سے پہلے زمانے میں' ایک شخص تھا' جو شراب لے کر ایک بستی کی طرف جارہا تھا' اس نے اس شراب میں پانی ملا دیا اور اسے کئی گنا کرلیا' پھر اس نے ایک بندر خریدا' اور سمندری سفر پر روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب وہ سمندر کے درمیان میں پہنچا' تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں یہ بات ڈالی' اس نے دیناروں کی تھیلی پکڑی' بادبان پر چڑھ گیا' اس نے تھیلی کھولی' اس کا مالک اس کی طرف دیکھ رہا تھا' اس نے ایک دینار لیا اور اسے سمندر میں پھینک دیا اور ایک دینار لیا اور اسے کشتی میں پھینک دیا' یہاں تک کہ اس نے تمام دینار دو حصوں میں تقسیم کردیئے''۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا' جو شراب لے کے کہیں گیا' پھر اس نے ہر ایک مشکیزے میں نصف پانی ملا دیا' پھر اسے فروخت کردیا' جب قیمت اکٹھی ہوگئی' تو ایک لومڑی آئی' اس نے تھیلی کو لیا اور بادبان پر چڑھ گئی' وہ ایک دینار لیتی تھی اور اسے کشتی میں پھینک دیتی تھی' اور ایک دینار لے کر اسے پانی میں پھینک دیتی تھی' یہاں تک کہ تھیلی میں جو کچھ موجود تھا' وہ ختم ہوگیا۔

2725 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غشنا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

قَالَ المملى عبد الْعَظِيم قد رُوِىَ هٰذَا الْمَتْن عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنْهُم عبد الله بن عَبَّاس وَانس بن مَالك والبراء بن عَازِب وَحُذَيْفَة بن الْيَمَان وَاَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ وَاَبُوْ بردة بن نيار وَغَيرهم وَتقدم من حَدِيْث ابْن مَسْعُوْدٍ وَابْن عمر وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ وَقيس بن اَبِىْ غرزة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا' وہ ہم میں سے نہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ متن صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے' روایت کیا گیا ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابوبردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں' اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے۔

2726 - وَعَنْ اَبِىْ سِبَاعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا اَدْرَكَنِىْ يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ اِشْتَرَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبَيَّنَ لَكَ مَا فِيهَا قُلْتُ وَمَا فِيهَا قَالَ اِنَّهَا لَسَمِيْنَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ قَالَ اَرَدْتَ بِهَا سَفَرًا اَوْ اَرَدْتَ بِهَا لَحْمًا قُلْتُ اَرَدْتُ بِهَا الْحَجَّ قَالَ فَارْتَجِعْهَا فَقَالَ صَاحِبُهَا مَا اَرَدْتَ اِلٰى هٰذَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ تُفْسِدُ عَلَىَّ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَبِيعُ شَيْئًا اِلَّا بَيَّنَ مَا فِيْهِ وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ اِلَّا بَيَّنَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار الْقِصَّة اِلَّا انه قَالَ عَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بَاعَ عَيْبًا لم يُبينهُ لم يزل فِىْ مقت الله وَلَمْ تزل الْمَلَائِكَة تلعنه

وَرُوِىَ هٰذَا الْمَتْن اَيْضًا من حَدِيْث اَبِىْ مُوسَى

❀❀ ابوسباع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے محلے سے ایک اونٹنی خریدی' جب میں وہاں سے نکلنے لگا' تو وہ اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے مجھ تک آئے اور بولے: کیا تم نے اسے خرید لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: اس نے تمہارے سامنے یہ بات بیان کی ہے؟ کہ اس میں کیا عیب ہے؟ میں نے دریافت کیا: اس میں کیا عیب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ موٹی ہے' اور بظاہر صحت مند ہے' انہوں نے دریافت کیا: تم اس پر سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس کا گوشت

حاصل کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں تو اس پر حج کے لئے جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے فرمایا: تم یہ سودا واپس کر دو پھر انہوں نے اونٹنی کے مالک سے کہا: تم نے کیا ارادہ کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ تمہیں ٹھیک کرے' کیا تم مجھے خراب کرنا چاہتے تھے؟ پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی بھی چیز فروخت کرتے ہوئے اس میں موجود عیب کو بیان نہ کرے اور جس شخص کو اس عیب کا علم ہو اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ (اسی طرح فروخت کر دے وہ) اس کے عیب کو بیان کرے گا''

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے واقعے کے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے تاہم انہوں نے اسے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عیب والی کوئی چیز فروخت کرے اور اس کے عیب کو بیان نہ کرے تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا اور فرشتے اس پر مسلسل لعنت کرتے رہیں گے''

یہ متن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

2727 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسلم أَخُو الْمُسلم وَلَا يحل لمُسلم إِذا بَاعَ من أَخِيه بيعا فِيهِ عيب أَن لَا يُبينهُ

رَوَاهُ أَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَهُوَ عِنْد البُخَارِيّ مَوْقُوف على عقبَة لم يرفعهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو کوئی چیز فروخت کرے اور اس چیز میں عیب موجود ہو تو وہ اس عیب کو بیان نہ کرے''

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام بخاری نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2728 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُونَ بَعْضُهُمْ لبَعض نصحة وادون وَإِن بَعدت مَنَازِلهمْ وأبدانهم والفجرة بَعْضُهُمْ لبَعض غششة متخاونون وَإِن اقْتَرَبت مَنَازِلهمْ وأبدانهم

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حَبَّان فِيْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' اگرچہ ان کے علاقے' ایک دوسرے سے دور ہوں' اوران کے جسم ایک دوسرے سے الگ ہوں' جبکہ فاجر لوگ' ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں' ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتے ہیں' خواہ ان کے گھر ایک دوسرے کے قریب ہوں اوران کے جسم ایک دوسرے کے قریب ہوں''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

2729 - وَعَنْ تَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدّين النَّصِيحَة قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لله ولكتابه وَلِرَسُوْلِه ولائمة الْمُسْلِمِيْن وعامتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَعِنْده: اِنَّمَا الدّين النَّصِيحَة

وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده قَالَ: اِن الدّين النَّصِيحَة اِن الدّين النَّصِيحَة اِن الدّين النَّصِيحَة-الحَدِيْث

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ بالتكرار اَيْضًا وَحسنه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ثَوْبَان اِلَّا اَنه قَالَ رَاس الدّين النَّصِيحَة فَقَالُوْا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لله عَزَّ وَجَلَّ ولدينه ولائمة الْمُسْلِمِيْن وعامتهم

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے' اس کی کتاب کے لئے' اس کے رسول کے لئے' مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دین' خیر خواہی کا نام ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک دین خیر خواہی ہے' بے شک دین خیر خواہی ہے' بے شک دین خیر خواہی ہے''۔......الحدیث۔

یہ روایت ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' تکرار کے ساتھ بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دین کا سر' خیر خواہی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے' اس کے دین کے لئے' مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے' اور اُن کے عام افراد کے لئے''۔

2730 - وَعَنْ زِيَاد بن علاقَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت جرير بن عبد اللّٰه يَقُوْلُ يَوْم مَاتَ الْمُغيرَة بن

شُعْبَة اما بعد فَاِنِّيْ اتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبَايِعك على الْاِسْلَام فَشرط عَلَيّ والنصح لكل مُسْلِم فَبَايَعته على هٰذَا وَرب هٰذَا الْمَسْجِد اِنِّيْ لكم لناصح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ زیادہ بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ اس دن کی بات ہے' جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا'انہوں نے فرمایا: امابعد! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ شرائط مقرر کیں اور یہ شرط مقرر کی: کہ ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی ہوگی' تو میں نے اس بات پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر لی' (حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس مسجد کے پروردگار کی قسم ہے! میں تم لوگوں کا خیر خواہ ہوں''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2731 - وَعَنْ جرير اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظهمَا: بَايَعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة وَاَن أنصح لكل مُسْلِم وَكَانَ اِذا بَاعَ الشَّيْء اَوْ اشْترى قَالَ أما اِن الَّذِيْ أَخذنَا مِنْك اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّا أعطيناك فاختر

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر' بیعت کی تھی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے یہی روایت نقل کی ہے' اور ان

2731-صحيح البخاري' كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة' حديث: 57صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة' حديث: 108صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع أبواب التغليظ في منع الزكاة' باب بيعة الإمام الناس على إيتاء الزكاة' حديث: 2100مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم هذه الأخلاق المثبتة في هذا' حديث: 85صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم' ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث: 4615سنن الدارمي' ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة' حديث: 2497سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في النصيحة' حديث: 4315الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897السنن للنسائي' كتاب البيعة' البيعة على النصح لكل مسلم' حديث: 4107مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب أهل الكتاب' بيعة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 9535السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس' حديث: 312مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله' حديث: 18775مسند الطيالسي' أحاديث جرير بن عبد الله البجلي' حديث: 688مسند الحميدي' أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768مسند أبي يعلى الموصلي' حديث جرير بن عبد الله البجلي' حديث: 7340

دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہ رہنے کی بیعت کی تھی''

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت جریر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز فروخت کرتے تھے یا خریدتے تھے تو وہ یہ فرماتے تھے: ہم نے تم سے جو چیز حاصل کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جو ہم نے تمہیں دی ہے تو تم اختیار کرلو (یعنی اگر تم چاہو تو یہ سودا ختم بھی کرسکتے ہو)۔

2732 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَحَبَّ مَا تعبد لی بِہٖ عَبدِی النصح لی-رَوَاہُ اَحْمد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے جس طریقے سے میری عبادت کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ میری خیر خواہی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2733 - وَعَنْ حُذَیْفَةَ بن الْیَمَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لَا یھتم بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُم وَمَنْ لم یصبح ویمس ناصحا للہ وَلِرَسُوْلِہٖ ولکتابه ولامامه ولعامة الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْھُم رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عبد اللہ بن جَعْفَر

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کے بارے میں خیال نہیں رکھتا وہ ان میں سے نہیں ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح اور شام نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی کتاب اپنے امام (یعنی حکمران) اور عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہ ہو تو وہ ان میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبداللہ بن جعفر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2734 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤمن اَحَدُکُمْ حَتّٰی یحب لاخیه مَا یحب لنَفسِہٖ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرِھِمَا وَرَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظِہٖ لَا یبلغ العَبْد حَقِیقَةَ الْاِیمَان حَتّٰی یحب للنَّاس مَا یحب لنَفسِہٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے

لئے پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بندہ' ایمان کی حقیقت تک' اس وقت تک نہیں پہنچتا' جب تک وہ لوگوں کے لئے' اُسی چیز کو پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

3 - التَّرْهِيب من الاحتكار

باب: ذخیرہ اندوزی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2735 - عَنْ مَعْمر بن اَبِىْ معمر وَقِيْلَ ابْن عبد الله بن نَضْلَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر طَعَاما فَهُوَ خاطیء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَصَححهُ وَابْن مَاجَه وَلَفْظهمَا قَالَ: لَا يحتكر اِلَّا خاطیء

❀❀ حضرت معمر بن ابومعمر رضی اللہ عنہ' اور ایک قول کے مطابق' ابن عبداللہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اناج ذخیرہ کرتا ہے' وہ گناہگار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذخیرہ اندوزی' صرف کوئی گنہگار ہی کرتا ہے''۔

2736 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر طَعَاما اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَقَدْ برىء من الله وبرىء مِنْهُ وَاَيّمَا اَهْل عَرصَة أصبح فيهم امْرُؤ جائعا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُم ذمَّة الله تبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَفِىْ هٰذَا الْمَتْن غرابة وَبَعض أسانيده جيد وَقد ذكر رزين شطره الْاَوَّل وَلَمْ اره فِىْ شَىْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِىْ جمعهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص چالیس دن تک' ذخیرہ اندوزی کرے' وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور جب کسی علاقے کے رہنے والے لوگوں کے درمیان کوئی بھوکا ہو' تو ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے' اس کی بعض

اسانید عمدہ ہیں' رزین نے اس کا ابتدائی حصہ ذکر کیا ہے' اورانہوں نے جو جمع کیا ہے' ان میں' میں نے ایسی کوئی روایت نہیں دیکھی۔

2737 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجالب مَرْزُوق والمحتكر مَلْعُوْن

رَوَاهُ ابْـن مَـاجَـه وَالْـحَـاكِـم كِلَاهُـمَـا عَـن عَلىّ بن سَالم بن ثَوْبَان عَن عَلىّ بن يزِيْد بن جدعَان وَقَالَ البُخَارِىّ والأزدى لَا يُتَابع عَلىّ بن سَالم على حَدِيْثه هٰذَا

قَالَ الْحَافِظ زكى الدّين لَا أَعْلَمُ لعَلى بن سَالم غير هٰذَا الحَدِيْثِ وَهُوَ فِيْ عداد المجهولين وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاجر کو رزق دیا جاتا ہے' اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے علی بن سالم بن ثوبان کے حوالے سے' علی بن یزید بن جدعان سے نقل کیا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: ازدی' نامی راوی کی' علی بن سالم سے اس حدیث کو نقل کرنے میں متابعت نہیں کی گئی۔

حافظ زکی الدین بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' علی بن سالم سے' اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' اور اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2738 - وَعَـنِ الْهَيْـثَم بن رَافع عَنْ اَبِىْ يحيى الْمَكِّىّ عَن فروخ مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَـعَـامـا أُلـقِى على بَاب الْمَسْـجد فَخَرَجَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مَا هٰـذَا الطَّعَام فَقَالُوْا طَعَام جلب اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ بَارك اللّٰه فِيْهِ وفيمن جلبه اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ لَهُ بعض الَّذِيْنَ مَـعَهُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ قد احتكر قَالَ وَمَنْ احتكره قَالُوْا احتكره فروخ وَفُلَان مولى عمر بن الْخطاب فَأرْسل اِلَيْهِمَا فَأَتَيَاهُ فَقَالَ مَا حملكما على احتكار طَعَام الْمُسْلِمِيْن قَالُوْا يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ نشترى بِاَمْوَالِنَا ونبيع فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من احتكر على الْمُسْلِمِيْن طعامهم ضـربـه اللّٰه بالجذام والإفلاس فَقَالَ عِنْد ذٰلِكَ فروخ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنِّىْ أُعَاهد اللّٰه وأعاهدك اَن لَا اَعُوْد فِيْ احتـكار طَعَام اَبَدًا فتحول اِلٰى مصر وَأما مولى عمر فَقَالَ نشترى بِاَمْوَالِنَا ونبيع فَزعم اَبُوْ يحيى اَنه رأى مولى عمر مجذوما مشدوخا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَـانِـىّ هٰكَذَا وروى ابْن مَاجَه الْمَرْفُوْع مِنْهُ فَقَط عَن يحيى بن حَكِيم حَدثنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيّ حَـدثـنَا الْهَيْـثَم بن رَافع حَدثنِىْ اَبُوْ يحيى الْمَكِّىّ وَهٰذَا اِسْنَادٌ جَيِّدٌ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَقد أنكر على الْهَيْثَم رِوَايَته لهٰذَا الحَدِيْثِ مَعَ كَونه ثِقَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ہیثم بن رافع نے' ابویحییٰ مکی کے حوالے سے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

ایک مرتبہ کچھ اناج مسجد کے دروازے پر رکھ دیا گیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ ان دنوں امیر المؤمنین تھے انہوں نے فرمایا: یہ اناج کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وہ اناج ہے' جو ہماری طرف لایا گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھے' اور جو اس کو ہمارے پاس لے کے آیا ہے' اسے بھی برکت نصیب کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو افراد تھے' ان میں سے ایک نے کہا: اُس شخص نے اِسے ذخیرہ کر کے رکھا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کس نے ذخیرہ کیا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے فروخ نے اور فلاں شخص نے (ذخیرہ کیا تھا) انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بارے میں یہ بتایا' کہ ان دونوں نے اسے ذخیرہ کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بلوایا' تو وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں نے مسلمانوں کے اناج کو کیوں ذخیرہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم اپنے اموال خریدتے ہیں' اور فروخت کرتے ہیں (یعنی ہماری مرضی ہے' ہم جو مرضی کریں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے اناج کو ذخیرہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اس پر جذام اور افلاس کو مسلط کر دے گا''

تو اس وقت فروخ نے یہ کہا: اے امیر المؤمنین! میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ دوبارہ کبھی اناج کو ذخیرہ نہیں کروں گا' پھر وہ وہاں سے مصر چلے گئے' جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام کا تعلق تھا' تو اس نے یہی کہا کہ ہماری مرضی ہے' خواہ ہم مال خریدیں' بھلے فروخت کریں' ابویحییٰ نامی راوی کا یہ بیان ہے: اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُس غلام کو دیکھا کہ وہ جذام کا شکار تھا' اور اس کی باچھیں چیری ہوئی تھیں۔

یہ روایت امام اصبہانی نے اسی طرح نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا صرف ''مرفوع'' حصہ نقل کیا ہے' جو یحییٰ بن حکیم کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر حنفی نے ہیثم بن رافع کے حوالے سے' ابویحییٰ مکی کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے' اس کی یہ سند جید ہے' اور متصل ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ہیثم نامی راوی کے اس حدیث نقل کرنے کا انکار کیا گیا ہے حالانکہ وہ راوی ثقہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2739 - وَعَنْ مُعَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بئس العَبْد المحتكر اِن أرخص الله الأسعار حزن وَاِن أغلاها فَرح

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِن سمع برخص سَاءَهُ وَاِن سمع بغلاء فَرح

ذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَمْ أره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعها اِنَّمَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه بِاِسْنَادٍ واه

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ بندہ برا ہے جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ قیمتیں کم کروا دے' تو وہ غمگین ہو جاتا ہے' اور اگر زیادہ کروا دے تو وہ خوش ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اگر وہ قیمتوں میں کمی کے بارے میں سنتا ہے' تو اسے یہ برا لگتا ہے اگر وہ قیمتیں بڑھنے

کے بارے میں سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے"۔

رزین نے یہ روایت اپنی "جامع" میں نقل کی ہے اور میں نے ان اصول میں سے کسی میں اس کو نہیں دیکھا جو اس نے جمع کیے ہیں امام طبرانی نے اس روایت کو "واہی" سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2740 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَهْلُ الْمَدَائِنِ هم الحبساء فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَا تحتكروا عَلَيْهِمُ الأقوات وَلَا تغلوا عَلَيْهِمُ الأسعار فَإِن من احتكر عَلَيْهِمْ طَعَاما اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم تكن كَفَّارَة لَهٗ

ذكره رزين اَيْضًا وَلَمْ اَجِدهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"شہروں کے رہنے والے لوگ اللہ کی راہ میں پابند ہوتے ہیں تو تم ان لوگوں کی خوراک کو ذخیرہ نہ کرو اور ان پر قیمتوں کو نہ بڑھاؤ کیونکہ جو شخص ان پر چالیس دن تک اناج ذخیرہ کرے گا پھر وہ ان پر صدقہ بھی کر دے تو یہ پھر بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتا"

یہ روایت بھی رزین نے نقل کی ہے اور میں نے اس کو نہیں پایا۔

2741 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَمَعْقِل بن يسَار رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحْشر الحاكرُوْنَ وقتلة الْاَنْفس فِىْ دَرَجَة وَمَنْ دخل فِىْ شَىْءٍ من سعر الْمُسْلِمِيْن يغليه عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يعذبه فِىْ مُعظم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

ذكره رزين اَيْضًا وَهُوَ مِمَّا أنفرد بِهِ مهنا بن يحيى عَن بَقِيَّة بن الْوَلِيد عَنْ سَعِيْد بن عبد الْعَزِيز عَن مَكْحُوْل عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَفِىْ هٰذَا الحَدِيْث والحديثين قبله نَكَارَة ظَاهِرَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حشر کے دن ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور قاتلوں کو ایک ہی درجے میں رکھا جائے گا جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں کوئی ایسی چیز داخل کرے جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے آگ کے بڑے حصے میں عذاب دے"

یہ روایت بھی رزین نے نقل کی ہے اور یہ ان روایات میں سے ایک ہے جسے مہنا بن یحییٰ بقیہ بن ولید کے حوالے سے سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں منفرد ہے اس حدیث میں اور اس سے پہلے والی دو حدیثوں میں بظاہر منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2742 - وَعَنِ الْحسن قَالَ ثقل معقل بن يسَار فَاَتَاهُ عبد اللّٰه بن زِيَاد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يعودهُ فَقَالَ هَلْ تعلم يَا معقل اَنِّىْ سفكت دَمًا حَرَامًا قَالَ لَا أعلم قَالَ هَلْ علمت اَنِّىْ دخلت فِىْ شَىْءٍ من أسعار الْمُسْلِمِيْن قَالَ مَا علمت قَالَ أجلسونى ثُمَّ قَالَ اسْمَع يَا عبد اللّٰه حَتّٰى اُحدثك شَيْئًا مَا سمعته من رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مرۃ وَلَا مرّتَین سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من دخل فِیْ شَیْءٍ من اسعار الْمُسْلِمِیْن لیغلیہ عَلَیْہِمْ کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَن یقعدہ بِعظم مِنَ النَّار یَوْم الْقِیَامَۃ قَالَ اَنْت سمعتہ من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم قَالَ نَعَمْ غیر مرّۃ وَّلَا مرّتَیْن

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط اِلَّا انہ قَالَ کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَن یقذفہ فِیْ مُعظم النَّار

وَالْحَاکِم مُخْتَصِرًا وَلَفْظِہٖ:قَالَ من دخل فِیْ شَیْءٍ من أسعار الْمُسْلِمِیْن یغلی عَلَیْہِمْ کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن یقذفہ فِیْ جَھَنَّم رَاسہ اَسْفَلہ

رَوَوْہُ کلھم عَن زید بن مرّۃ عَن الْحسن وَقَالَ الْحَاکِم سَمعہ مُعْتَمر بن سُلَیْمَان وَغَیْرِہٖ من زید

قَالَ الْمملی الْحَافِظ وَمَنْ زید بن مرّۃ فرواتہ کلھم ثِقَات معروفون غَیْرِہٖ فَاِنِّیْ لَا اعرفہٗ وَلَمْ اَقف لَہٗ علی تَرْجَمَۃ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَالِہٖ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طبیعت خراب ہوگئی تو عبداللہ بن زیاد اُن کی عیادت کرنے کے لئے آئے' انہوں نے دریافت کیا: اے معقل بن یسار! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے حرام طور پر خون بہایا ہے حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نہیں جانتا' اس نے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ کہ میں نے مسلمانوں کی قیمتوں میں دخل دیا (اور اس وجہ سے قیمتیں بڑھ گئیں) تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ نہیں جانتا' پھر حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ' انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! سنو! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' میں نے اسے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں (اس سے زیادہ مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں کوئی چیز داخل کرے' جس کی وجہ سے وہ قیمتیں بڑھ جائیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے جہنم کے بڑے حصے میں بٹھائے''

ابن زیاد نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک نہیں دو نہیں (اس سے زیادہ مرتبہ سنی ہے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص کو جہنم کے بڑے حصے میں ڈالے''

امام حاکم نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں' کوئی ایسی چیز داخل کرتا ہے' جس کی وجہ سے وہ قیمتیں بڑھ جائیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کے سر کو جہنم کے نیچے والے حصے میں پھینک دے''

ان تمام حضرات نے یہ روایت زید بن مرہ کے حوالے سے' حسن بصری سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ روایت

معتمر بن سلیمان اور دیگر حضرات نے زید بن مرہ سے سنی ہے۔
املاء کروانے والے صاحب حافظ بیان کرتے ہیں: زید بن مرہ کون ہے؟ اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں' صرف زید بن مرہ کا پتہ نہیں ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں' اور نہ ہی اس کے حالات سے واقف ہو سکا ہوں' تو اس کی حالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2743 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتكار الطَّعَام بِمَكَّة اِلحاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد الله بن المؤمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا' الحاد (بے دینی) ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2744 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر حكرة يُرِيْدُ اَن يغالي بهَا على الْمُسْلِمِيْن فَهُوَ خاطىء وَقد بَرِئت مِنْهُ ذمَّة الله

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ بن اِسْحَاق الْغَسِيلِيّ وَفِيْه مقَال وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز ذخیرہ کرے' اور اُس کا ارادہ یہ ہو کہ اس طرح مسلمانوں کی قیمتیں چڑھا دے گا' تو وہ گناہگار ہو گا' اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا''

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن اسحاق غسیلی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ترغيب التُّجَّار فِي الصدْق وترهيبهم من الْكَذِب وَالْحلف وَاِن كَانُوْا صَادِقين

باب: تاجروں کے لئے سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جھوٹ بولنے اور قسم اُٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات (خواہ وہ قسم اُٹھانے میں) سچے ہی کیوں نہ ہوں

2745 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِر الصدوق الْاَمين مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظِه:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الْاَمين الصدوق الْمُسلِم مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''امین اور سچا مسلمان تاجر' قیامت کے دن' شہداء کے ساتھ ہوگا''۔

2746 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الصدوق تَحت ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ وَغَيْرِه

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سچا تاجر' قیامت کے دن' عرش کے سائے میں ہوگا''

یہ روایت امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2747 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن التَّاجِر اِذا كَانَ فِيهِ اَربع خِصَال طَابَ كَسبه اِذا اشْترى لم يذم وَاِذَا بَاعَ لم يمدح وَلَمْ يُدَلس فِى البيع وَلَمْ يحلف فِيمَا بَيْن ذَلِك

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ اَيْضًا وَهُوَ غَرِيْبٌ جدا وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَالْبَيْهَقِىّ من حَدِيْثِ معَاذ بن جبل وَلَفْظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أطيب الْكسْب كسب التُّجَّار الَّذِيْنَ اِذا حدثوا لم يكذبوا وَاِذَا ائتمنوا لم يخونوا وَاِذَا وعدوا لم يخلفوا وَاِذَا اشْتَروا لم يذموا وَاِذَا باعوا لم يمدحوا وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لم يمطلوا وَاِذَا كَانَ لَهُمْ لم يعسروا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تاجر میں' چار خصوصیات ہوں' تو اس کی کمائی پاکیزہ ہوگی' جب کوئی چیز خریدے تو مذمت نہ کرے' اور جب کوئی چیز فروخت کرے' تو تعریف نہ کرے' سودے میں تدلیس نہ کرے' اور اس دوران حلف نہ اٹھائے''

یہ روایت بھی اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ انتہائی غریب ہے' یہ روایت انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے' جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے' جب انہیں امین بنایا جائے' تو خیانت نہیں کرتے' جب وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہیں کرتے' جب کچھ خریدیں تو اس کی مذمت نہیں

کرتے' جب فروخت کریں تو تعریف نہیں کرتے' اور جب ان کے ذمہ کوئی ادائیگی ہو' تو ٹال مٹول نہیں کرتے اور جب انہوں نے وصولی کرنی ہو' تو تنگی کا شکار نہیں کرتے''۔

2748 - وَعَنْ حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البيعان بِالْخِيَارِ مَا لم يتفرقا فَإِن صدق البيعان وبينا بورك لَهما فِي بيعهمَا وَإِن كتما وكذبا فَعَسَى أَن يربحا ربحا ويمحقا بركَة بيعهمَا الْيَمين الْفَاجِرَة منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید و فروخت کرنے والوں کو اس وقت تک (سودا ختم) کرنے کا اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں' جب خرید و فروخت کرنے والے افراد سچ بولیں گے اور (سودے کی خامی کو) بیان کر دیں گے' تو ان دونوں کے لئے ان کے سودے میں برکت رکھی جائے گی' اور اگر وہ دونوں (عیب کو) چھپائیں' یا جھوٹ بولیں' تو بظاہر فائدہ ہو جائے گا' لیکن ان کے سودے میں سے برکت ختم ہو جائے گی' کیونکہ جھوٹی قسم سامان فروخت کروا دیتی ہے' لیکن کمائی (کی برکت) کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2749 - وَعَنْ إِسْمَاعِيل بن عبيد بن رِفَاعَة عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنه خرج مَعَ رَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمصلى فَرَأى النَّاس يتبايعون فَقَالَ يَا معشر التُّجَّار فاستجابوا لرَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفعُوا أَعْنَاقهم وأبصارهم إِلَيْهِ فَقَالَ إِن التُّجَّار يبعثون يَوْم الْقِيَامَة فجارا إِلَّا من اتَّقى الله وبر وَصدق

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ جا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خرید و فروخت کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا' تو ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر متوجہ ہوئے اور گردنیں اور نگاہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تاجروں کو گناہگاروں کے طور پر اُٹھایا جائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف

2749-صحیح ابن حبان' کتاب البیوع' ذکر إثبات الفجور للتجار الذین لا یتقون الله فی بیعهم وشرائهم' حدیث: 4988 المستدرك على الصحیحین للحاکم' کتاب البیوع' وأما حدیث حبیب بن أبی ثابت' حدیث: 2085 سنن ابن ماجه' کتاب التجارات' باب التوقی فی التجارة' حدیث: 2143 جامع معمر بن راشد' باب التجار' حدیث: 1606 الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم' رفاعة بن رافع بن مالك بن العجلان بن عمرو بن عامر' حدیث: 1740 المعجم الکبیر للطبرانی' باب المنازل' رفاعة بن رافع الزرقی الأنصاری عقبی بدری' حدیث: 4408 شعب الإیمان للبیهقی' الرابع والثلاثون من شعب الإیمان وهو باب فی حفظ اللسان' حدیث: 4640

ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے نیکی کرے اور سچ بیانی کرے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے اسے امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2750 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن التُّجَّار هم الْفجار قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ قد أحل الله البيع قَالَ بَلٰى وَلكنهُمْ يحلفُوْنَ فيأثمون ويحدثون فيكذبون

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک تاجر لوگ ہی گناہ گار ہیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کرنے کو حلال قرار نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن یہ لوگ حلف اٹھاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں اور بات چیت کرتے ہوئے جھوٹ بولتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2751 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم-رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قسم اٹھانے کی صورت میں یا تو قسم توڑنی پڑتی ہے یا ندامت کا شکار ہونا پڑتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2752 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِمْ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم

قَالَ فقرأها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات فَقُلْتُ خابوا وخسروا وَمَنْ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ المسبل اِزَاره والمنان عطاء ه والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ وہ ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کے لئے

دردناک عذاب ہوگا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ لوگوں کے سامنے تین مرتبہ بیان کی' تو میں نے عرض کی: وہ لوگ رُسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے' یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تہبند لٹکا کر چلنے والا' احسان جتانے والا' اور جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تہبند لٹکا کر چلنے والا' اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا' اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم اُٹھا کر فروخت کرنے والا''۔

2753 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ينظر الله اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَة أشيمط زَان وعائل مستكبر وَرجل جعل الله بضاعته لَا يَشْتَرِي اِلَّا بِيَمِينِهِ وَلَا يَبِيع اِلَّا بِيَمِينِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِي الصَّغِير والأوسط اِلَّا انه قَالَ فِيهِمَا ثَلَاثَة لَا يكلمهم الله وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم فَذكره وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

أشيمط مصغر أشمط وَهُوَ من ابيض بعض شعر رَاسه كبرا وَاخْتَلَطَ بأسوده والعائل الْفَقِير

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا' بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ایک وہ شخص کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے سامان بنایا ہوا ور وہ قسم اُٹھا کر ہی خریدتا ہو اور قسم اُٹھا کر ہی فروخت کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے دو کتابوں میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تین لوگ وہ ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اشیمط'' یہ لفظ ''اشمط'' کا اسم تصغیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کے سر کے کچھ بال عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سفید ہو چکے ہوں' اور سیاہ اور سفید بال ملے ہوئے ہوں' لفظ ''العائل'' سے مراد غریب آدمی ہے۔

2754 - وَرُوِيَ عَن عصمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ينظر الله اِلَيْهِم غَدا شيخ زَان وَرجل اتخذ الْأَيْمَان بضاعته يحلف فِي كل حق وباطل وفقير مختال مزهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ -مزهو اَي متكبر معجب فخور

❀❀ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی طرف کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا بوڑھا زانی' ایک وہ شخص جو اپنے سامان کے حوالے سے قسمیں اٹھاتا ہو' وہ ہر حق اور باطل کے بارے میں حلف اٹھا لیتا ہو' اور غریب' متکبر' فخر کرنے والا شخص''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔
متن کے الفاظ "مزہو" سے مراد تکبر کرنے والا' خود پسند' اور فخر کرنے والا شخص ہے۔

2755 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم الله يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم رجل على فضل مَاء بفلاة يمنعهُ ابْن السَّبِيل وَرجل بَايع رجلا بسلعته بعد الْعَصْر فَحلف بِاللّٰهِ لأخذها بِكَذَا وَكَذَا فصدقهُ فَأَخذهَا وَهُوَ على غير ذٰلِكَ وَرجل بَايع اِمَامًا لَا يبايعه اِلَّا للدنيا فَاِن اعطاهُ مِنْهَا مَا يُرِيْدُ وفى لَهُ وَاِن لم يُعْطه لم يَفِ

وَفِیْ رِوَايَةٍ نَحْوِهٖ وَقَالَ وَرجل حلف على سلْعَته لقد اعطى بهَا اكثر مِمَّا اعطى وَهُوَ كَاذِب وَرجل حلف على يَمِين كَاذِبَة بعد الْعَصْر ليقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم وَرجل منع فضل مَاء فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْيَوْم أمنعك فضلي كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل يداك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک وہ شخص' جو کسی بے آب وگیاہ جگہ پر' پانی کا مالک ہو اور مسافر کو اسے استعمال کرنے سے روک دے' ایک وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا سامان کسی شخص کو فروخت کر رہا ہو' اور اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے کہ اس کو یہ اتنے' اتنے کے عوض میں ملا تھا' اور دوسرا شخص اس کی بات کو سچ سمجھتے ہوئے' سامان کو خرید لے' حالانکہ صورت حال اس سے مختلف ہو' اور ایک وہ شخص' جو کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے' وہ صرف دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے بیعت کرے' اگر امام اس کو وہ کچھ دے' جو وہ چاہتا ہو' تو وہ اس بیعت کو پورا کرے' اور اگر امام اسے نہ دے' تو وہ اس بیعت کو پورا نہ کرے"

ایک اور روایت' جو اس کی مانند منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

"اور وہ شخص' جو اپنے سامان کے بارے میں یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ اسے جو معاوضہ مل رہا ہے' اس سے زیادہ مل رہا تھا' اور وہ اس بارے میں جھوٹا ہو' اور ایک وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے' اور ایک وہ شخص جو کسی اضافی پانی کو روک لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا: آج میں تم سے اپنے فضل کو روک لوں گا' جس طرح تم نے اس اضافی چیز کو روک لیا تھا' جس کو تمہارے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

2756 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله الْبياع الحلاف وَالْفَقِير المختال وَالشَّيْخ الزَّانِي وَالْاِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ دون ذكر البياع وَيَاتِي لَفظه فِي التَّرْهِيب

من الزنا ان شاء الله

اُنہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' حلف اٹھا کر فروخت کرنے والا شخص' غریب متکبر' بوڑھا زانی اور ظالم حکمران''

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام مسلم سے یہ اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں فروخت کرنے والے شخص کا ذکر نہیں ہے' ان کی روایت کے الفاظ زنا سے بچنے کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

2757 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله يحب ثَلَاثَة وَيبغض ثَلَاثَة فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ قُلْتُ فَمَنْ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم الله قَالَ المختال الفخور وَاَنْتُم تجدونه فِىْ كتاب الله الْمنزل اِن الله لَا يحب كل مختال فخور -لقمان- والبخيل المنان والتاجر اَوْ البَائِع الحلاف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه بِنَحْوِهٖ وَتَقَدَّمَ لَفظهمْ فِىْ صَدَقَة السِّرّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ بات نقل کی ہے: (لوگوں نے دریافت کیا:) وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود پسند متکبر' تم اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں پاؤ گے' جو نازل ہوئی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور کنجوس' احسان جتانے والا' اور وہ تاجر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فروخت کرنے والا شخص' جو بہت زیادہ حلف اٹھاتا ہو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے' ان حضرات کی روایت کے الفاظ ''پوشیدہ طور پر صدقہ دینے سے متعلق باب'' میں پہلے گزر چکے ہیں۔

2758 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر اَعْرَابِى بِشَاة فَقُلْتُ تبيعها بِثَلَاثَة دَرَاهِمْ فَقَالَ لَا وَالله ثُمَّ بَاعهَا فَذكرت ذٰلِكَ لرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَاعَ آخرته بدنياه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی بکری لے کر گزرا' میں نے دریافت کیا: کیا تم اسے تین درہم کے عوض میں فروخت کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! (میں اسے فروخت نہیں کروں گا) پھر اس دیہاتی نے وہ بکری (اسی قیمت کے عوض میں) فروخت کر دی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے اپنی دنیا کے عوض میں' اپنی آخرت کو فروخت کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2759 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا وَكُنَّا تجارًا وَكَانَ يَقُوْلُ يَا معشر التُّجَّار اِيَّاكُمْ وَالْكذب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم تجارت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! جھوٹ بولنے سے بچنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

2760 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحلف منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ ممحقة للبركة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قسم اُٹھانا سامان فروخت کروا دیتا ہے' (لیکن) کمائی میں (برکت کو) ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''برکت کو مٹا دیتا ہے''۔

2761 - وَعَنْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَة الْحلف فِي البيع فَاِنَّهٗ ينفق ثُمَّ يمحق

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سودا کرتے ہوئے زیادہ حلف اٹھانے سے بچو! کیونکہ یہ (سامان کو) فروخت کروا دیتا ہے' لیکن (برکت کو) مٹا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5 - التَّرْهِيب من خِيَانَة اَحَد الشَّرِيكَيْنِ الْاٰخر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ دوشراکت داروں میں سے کوئی ایک شراکت دار خیانت کرے

2762 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا ثَالِث الشَّرِيكَيْنِ مَا لم يخن اَحدهمَا صَاحبه فَإِذَا خَان خرجت من بَيْنهمَا - زَاد رزين فِيهِ: وَجَاء الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالدَّارَقُطْنِیّ وَلَفظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد اللّٰه على الشَّرِيكَيْنِ مَا لم يخن اَحدهمَا صَاحبه فَإِذَا خَان اَحدهمَا صَاحبه رَفعهَا عَنْهُمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں دوشراکت داروں (اس سے مراد خرید وفروخت کرنے والے دوافراد بھی ہوسکتے ہیں) میں تیسرا ہوتا ہوں' جب تک ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' جب وہ خیانت کردے' تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں''

رزین نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور شیطان آجاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دوشراکت داروں پر ہوتا ہے' جب تک ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' جب ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ ان دونوں سے اٹھالیتا ہے''۔

التَّرْهِيب من التَّفْرِيق بَيْنَ الوالدة وَوَلدهَا بِالْبيعِ وَنَحْوه

باب: فروخت کرتے ہوئے' ماں اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی پیدا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' اور اس کی مانند (دیگر صورتوں کے بارے میں ترہیبی روایات)

2763 - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فرق بَيْن وَالِدَة وَوَلدهَا فرق اللّٰه بَيْنه وَبَيْن احبته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کردے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص اور اس کے محبوب افراد کے درمیان علیحدگی کردے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام حاکم اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2764 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْن من فرق بَيْن وَالِدَة وَوَلدهَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِيْ ابْن عَيَّاش هٰذَا مُبْهَم وَهُوَ عندنَا فِي السَّبي وَالْوَلَد

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ من طَرِيْق طليق بن مُحَمَّد عَنْهُ وطليق مَعَ مَا قِيْلَ فِيْهِ لم يسمع من عمرَان

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِيّ اَيْضًا من طَرِيْق اِبْرَاهِيْم بن اِسْمَاعِيل بن مجمع وَقد ضعف عَن طليق بن عمرَان عَنْ اَبِيْ بردة عَنْ اَبِيْ مُوسَى قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرق بَيْنَ الوالدة وَوَلدهَا وَبَيْنَ الْاَخ وأخيه

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ملعون ہے جو ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروا دے''

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں یہ الفاظ مبہم ہیں ہمارے نزدیک یہ حکم قیدی اور اس کی اولاد کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام دارقطنی نے طلیق بن محمد کے حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور طلیق کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے اس کے باوجود اس نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام دارقطنی نے بھی نقل کی ہے جو ابراہیم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کی گئی ہے اور طلیق بن عمران سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے جو ابوبردہ کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے اور بھائی بھائی کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے''۔

التَّرْهِيب من الدّين وترغيب المستدين والمتزوج اَن ينويا الْوَفَاء والمبادرة اِلٰى قَضَاء دين الْمَيِّت

باب: قرض کے بارے میں ترہیبی روایات

قرض لینے والے اور شادی کرنے والے شخص کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اس قرض کی ادائیگی کی نیت کریں گے اور میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنے کا حکم

2765 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اعوذ بِاللّٰہِ من الْکفر وَالدّین فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اتعدلُ الْکفر بِالدّینِ قَالَ نعم

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْھَیْثَم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر سمجھتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2766 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الدّین رایة اللّٰہ فِی الْاَرْض فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہ اَن یذل عبدا وَضعه فِیْ عُنُقه

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

قَالَ الْحَافِظ بل فِیْهِ بشر بن عبید الدَّارِسِیُّ واہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرض زمین میں' اللہ کا جھنڈا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے' تو وہ اس (جھنڈے کو) اس شخص کی گردن پر رکھ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جی نہیں! بلکہ اس میں بشر بن عبید دارسی نامی ایک ''واہی'' راوی ہے۔

2767 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوصی رجلا وَھُوَ یَقُوْلُ اقل من الذُّنُوْب یھن عَلَیْكَ الْمَوْت وَاَقل من الدّین تعش حرا-رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''تم تھوڑے گناہ کرو' تمہارے لئے موت آسان ہوگی' اور تم تھوڑا قرض حاصل کرنا' تم آزاد ہو کر زندہ رہو گے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2768 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تخیفوا اَنفسکُمْ بعد امنها قَالُوْا وَمَا ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الدّین

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَحَد اِسنادیه ثِقَات وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اپنے آپ کو محفوظ ہونے کے بعد ہلاکت کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرض''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی اسانید میں سے ایک سند میں ثقہ راوی ہیں' اسے امام ابویعلیٰ' امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2769 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فارق روحه جسده وَهُوَ بَرِىء من ثلَاث دخل الْجنَّة الْغلُول وَالدّين وَالْكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتَقَدَّمَ لَفظه وَالْحَاكِم وَهٰذَا لَفْظِهٖ وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ سعيد بن اَبِيْ عرُوبَة الْكَنز يَعْنِيْ بالزاى وَقَالَ اَبُوْ عوَانَة فِيْ حَدِيْثه الْكبر يَعْنِيْ بالراء قَالَ وَرِوَايَة سعيد أصح وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كِتَابِه عَنْ اَبِيْ عبد الله يَعْنِيْ الْحَاكِم الْكَنز مُقَيّد بالزاى وَالصَّحِيح فِيْ حَدِيْث اَبِيْ عوَانَة بالراء

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی روح' اس کے جسم سے ایسی حالت میں جدا ہو' کہ وہ تین چیزوں سے لاتعلق ہو' تو وہ جنت میں جائے گا' خیانت' قرض اور تکبر''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' یہ الفاظ ان کی نقل کردہ روایت کے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ بیان کرتے ہیں: یہاں پر لفظ ''کبر'' (یعنی تکبر نہیں ہے) بلکہ ''کنز'' ہے' یعنی 'ز' کے ساتھ ہے' لیکن ابوعوانہ نے اپنی کتاب میں لفظ ''الکبر'' یعنی 'ر' کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ درست ہے' امام بیہقی نے اپنی کتاب میں اسے امام ابوعبداللہ یعنی امام حاکم کے حوالے سے لفظ ''کنز'' کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں 'ز' ہے' اور ابوعوانہ کی مستند حدیث میں یہ 'ر' کے ساتھ ہے۔

2770 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا من تداين بدين وَفِيْ نَفسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ تجَاوز اللّٰه عَنْهُ وأرضى غَرِيمه بِمَا شَاءَ وَمَنْ تداين بدين وَلَيْسَ فِيْ نَفسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ اقْتصّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لغريمه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم عَنْ بشر بن نمير وَهُوَ مَتْرُوك عَنِ الْقَاسِم عَنْهُ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر أطول مِنْهُ وَلَفْظِهٖ قَالَ من ادان دينا وَهُوَ يَنْوِي اَن يُؤَدِّيه وَمَات اَدَّاهُ اللّٰه عَنْهُ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ اسْتَدَانَ دينا وَهُوَ لَا يَنْوِي اَن يُؤَدِّيه فَمَاتَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ظَنَنْت اَنِّيْ لَا آخذ لعبدى بِحقِّهِ فَيُؤخَذ من حَسَنَاته فَيجْعَل فِيْ حَسَنَات الْآخر فَإِن لم يكن لَهُ حَسَنَات آخذ من سيئات الْآخر فَيجْعَل عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی قرض حاصل کرے اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا خیال ہو اور پھر وہ ایسی حالت میں مرجائے کہ اس نے اپنے ذمہ قرض کو ادا نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کر دے گا اور جو شخص قرض حاصل کرے اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا خیال نہ ہو اور پھر وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کو اُس سے بدلہ دلوائے گا"

یہ روایت امام حاکم نے بشر بن نمیر کے حوالے سے نقل کی ہے جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس سے زیادہ طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت اسے ادا کرنی کی ہوتی ہے اور پھر وہ (ادا کرنے سے پہلے ہی) انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف سے ادائیگی کر دے گا اور جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی یہ نیت نہیں ہوتی کہ وہ اسے ادا کرے گا اور پھر وہ (قرض ادا کرنے سے پہلے) انتقال کر جاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے یہ گمان کیا تھا کہ میں اپنے بندے کے حق کے حوالے سے (تمہاری) پکڑ نہیں کروں گا؟ پھر اس شخص کی نیکیاں لی جائیں گی اور دوسرے شخص (یعنی اس کے قرض خواہ) کی نیکیوں میں شامل کر دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہونگی تو دوسرے شخص (یعنی قرض خواہ) کے گناہ لے کر اُس (مقروض) کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے"۔

2771 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ اَمْوَال النَّاس يُرِيْدُ أداءَ ها أدّى اللّٰه عَنْهُ وَمَنْ اَخذ اَمْوَال النَّاس يُرِيْدُ إتلافها أتلفه الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص لوگوں کے اموال حاصل کرتا ہے اور یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ انہیں ادا کر دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کر دے گا اور جو شخص لوگوں کے اموال اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ انہیں ضائع کر دے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کر دے گا"

یہ روایت امام بخاری امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2772 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمل من أمتِيْ دينا ثُمَّ جهد فِيْ قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قبل اَن يَقْضِيه فَاَنَا وليه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا جو شخص قرض لیتا ہے' اور پھر اس کی ادائیگی کے سلسلے میں کوشش کرتا ہے' اور پھر اس کی ادائیگی سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو میں اس کا نگران ہوؤں گا''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

2773 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت تداين فَقِيلَ لَهَا مَا لَك وللدين وَلَك عَنهُ مندوحة قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد كَانَت لَهُ نِيَّة فِي اَدَاءِ دينه اِلَّا كَانَ لَهُ من الله عون فَاَنَا اَلتمس ذٰلِكَ العون

وَفِيْ رِوَايَةٍ:من كَانَ عَلَيْهِ دين همه قَضَاؤُهُ اَوْ هم بِقَضَائِهِ لم يزل مَعَهُ من الله حارس-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِل فِيْهِ نظر وَقَالَ فِيْهِ كَانَ لَهُ من الله عون وَسبب لَهُ رزقا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قرض لیا کرتی تھیں' اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وجہ ہے آپ قرض لے لیتی ہیں' حالانکہ آپ کو اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہوتی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی بندہ' ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ مسلسل اس کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو میں اس مدد کی تلاش میں (یہ قرض لیتی ہوں)''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:''جس شخص کے ذمہ قرض ہو اور اس کا ارادہ اس کو ادا کرنے کا ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ایک محافظ فرشتہ' ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم اس کی سند میں ''انقطاع'' پایا جاتا ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے متصل سند کے ساتھ نقل کی ہے' لیکن یہ محل نظر ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی رہتی ہے' اور اس وجہ سے اُسے رزق نصیب ہوتا ہے''۔

2774 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت مَيْمُونَة تدان فتكثر فَقَالَ لَهَا اَهلهَا فِيْ ذٰلِكَ ولاموها ووجدوا عَلَيْهَا فَقَالَت لَا اَترك الدّين وَقد سَمِعت خليلي وصفيي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اَحَد يدان دينا يعلم الله اَنه يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ الله عَنهُ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لیتی تھیں اور بکثرت لیتی تھیں' ان کے گھر والوں نے اس حوالے سے ان سے بات چیت کی اور انہیں ملامت کی اور ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں قرض لینا ترک نہیں کروں گی' جب کہ میں نے اپنے خلیل اور اپنے صفی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی شخص کوئی قرض لیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کی ادائیگی کا ارادہ بھی رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس شخص کی طرف سے' وہ قرض ادا کروا دے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2775 - وَعَنْ صُهَيْبِ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا رجل تدين دينا وَهُوَ مجمع اَن لَا يُوفيه إِيَّاه لَقِي الله سَارِقا

رَوَاهُ ابْنِ مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِل لَا بَأْس بِهِ إِلَّا اَن يُوسُف بن مُحَمَّد بن صَيْفِيّ بن صُهَيْب قَالَ الْبُخَارِيّ فِيهِ نظر وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفظِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل تزوج امْرَاَة يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيهَا من صَدَاقهَا شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ زَان وَاَيّمَا رجل اشْترى من رجل بيعا يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيهِ من ثمنه شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ خائن والخائن فِي النَّار

وَفِيْ إِسْنَادُهُ عَمْرو بن دِينَار مَتْرُوك

❀❀ حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرض لیتا ہے' اور اس کا پختہ ارادہ یہ ہو کہ وہ اُسے ادا نہیں کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' چور ہونے کے طور پر' حاضر ہو گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند متصل ہے' اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ یوسف بن محمد بن سیفی بن صہیب نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس عورت کو اس کے مہر میں سے کچھ نہیں دے گا تو جب وہ شخص انتقال کرے گا تو وہ زنا کرنے والا ہو گا' اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدتا ہے'

2774- المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير' حديث: 2147 سنن ابن ماجه' كتاب الصدقات' باب من ادان دينا وهو ينوي قضاءه' حديث: 2405 السنن للنسائي' كتاب البيوع' التسهيل فيه' حديث: 4633 السنن الكبرى للنسائي' كتاب البيوع' التسهيل فيه' حديث: 6097 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك' باب ما جاء في جواز الاستقراض ' وحسن النية في قضائه' حديث: 10257 مسند أحمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 26253 مسند عبد بن حميد' من مسند ميمونة رضي الله عنها' حديث: 1553 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 836 المعجم الكبير للطبراني' باب الباء' ما أسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' عبد الله بن عبد الله بن عتبة' حديث: 19866

اوراس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کواس کی قیمت میں سے کچھ نہیں دے گا تو جب وہ انتقال کرے گا تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا' اور خیانت کرنے والا جہنم میں جائے گا''

اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن دینار ہے جو متروک ہے۔

2776 - وَعَنِ الْقَاسِمِ مولى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه بلغه اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تدين بدين وَهُوَ يُرِيْدُ اَن يَقْضِيه حَرِيص على اَن يُؤَدِّيه فَمَاتَ وَلَمْ يقْض دينه فَإِن الله قَادر على اَن يُرْضِي غَرِيمه بِمَا شَاءَ من عِنْده وَيغْفر للمتوفي وَمَنْ تدين بدين وَهُوَ يُرِيْدُ اَن لَا يَقْضِيه فَمَاتَ على ذٰلِكَ وَلَمْ يقْض دينه فَإِنَّهُ يُقَال لَهُ اظننت اَنا لن نوفي فلَانا حَقه مِنْك فَيُؤْخَذ من حَسَنَاته فَيجْعَل زِيَادَة فِيْ حَسَنَات رب الدّين فَإِن لم يكن لَهُ حَسَنَات اَخذ من سيئات رب الدّين فَجعلت فِيْ سيئات الْمَطْلُوْب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی قرض لیتا ہے' اوراس کا ارادہ اسے ادا کرنے کا ہوتا ہے' اور وہ اس کی ادائیگی کے سلسلے میں حریص ہوتا ہے' اور پھر ایسے عالم میں انتقال کر جاتا ہے کہ اس نے اپنا قرض ادا نہیں کیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے اپنی طرف سے راضی کر دے اور انتقال کرنے والے شخص کی مغفرت کر دے اور جو شخص قرض لیتا ہے' اوراس کا ارادہ اسے ادا کرنے کا نہیں ہوتا' اور وہ ایسی حالت میں ہی مر جاتا ہے' کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا ہوتا' تو اس سے کہا جاتا ہے: کیا تم نے یہ گمان کیا تھا؟ کہ ہم فلاں شخص کا حق تمہاری طرف سے ادا نہیں کروائیں گے' پھر اس شخص کی نیکیاں لی جاتی ہیں' اور قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے' اوراس کی نیکیاں نہ ہوں' تو قرض خواہ کی برائیاں لے کر مقروض کے گناہوں میں شامل کر دی جاتی ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

2777 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَار اَوْ دِرْهَم قضى من حَسَنَاته لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدّين دينان فَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَنْوِي قَضَاءَهُ فَاَنا وليه وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ فَذَاك الَّذِيْ يُؤْخَذ من حَسَنَاته لَيْسَ يَوْمَئِذٍ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص انتقال کر جائے اوراس کے ذمہ ایک دینار یا ایک درہم ہو' تو وہ اس کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا کیونکہ وہاں تو کوئی دینار یا درہم نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرض کی دو قسمیں ہیں' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے' کہ وہ اس کی ادائیگی کی نیت رکھتا تھا' تو میں اس کا ضامن ہوں گا' اور جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی نیت نہیں رکھتا تھا' تو یہ وہ شخص ہے' جس کی نیکیاں اس دن وصول کر لی جائیں گی' جب دینار اور درہم نہیں ہوں گے''۔

2778 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الله بن جحش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدا حَيْثُ تُوضَع الْجَنَائِز فَرفع رَأسه قبل السَّمَاء ثُمَّ خفض بَصَره فَوضع يَده على جَبهته فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أنزل من التَّشْدِيْد قَالَ فَعرفنَا وسكتنا حَتّٰى إِذا كَانَ الْغَد سَألت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا التَّشْدِيْد الَّذِيْ نزل قَالَ فِي الدّين وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ لَو قتل رجل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل وَعَلَيْهِ دين مَا دخل الْجَنَّة حَتّٰى يقْضى دينه

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے' جہاں جنازے رکھے جاتے تھے' آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا' پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ کو جھکا لیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک' اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسی شدت نازل ہوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں: ہمیں اندازہ ہو گیا' ہم خاموش رہے' اگلے دن ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' ہم نے عرض کی: وہ شدت کیا تھی' جو نازل ہوئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر کسی شخص کو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے اور پھر وہ زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گا' جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2779 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رجلا من بني إِسْرَائِيل سَأَلَ بعض بني إِسْرَائِيل اَن يسلفه ألف دِيْنَار فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَاءِ اشهدهم فَقَالَ كفى بِاللّٰهِ شَهِيدا قَالَ فائتني بالكفيل قَالَ كفى بِاللّٰهِ كَفِيلا قَالَ صدقت فَدَفعهَا اِلَيْهِ اِلٰى اجل مُسَمّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْر فَقضى حَاجته ثُمَّ التمس مركبا يركبه وَيقدم عَلَيْهِ للأجل الَّذِيْ اجله فَلَمْ يجد مركبا فَاخذ خَشَبَة فنقرها فَاَدْخل فِيْهَا ألف دِيْنَار وصحيفة مِنْهُ إِلٰى صَاحبهَا ثُمَّ زجج موضعهَا ثُمَّ اتى بهَا الْبَحْر فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّك تعلم انِّيْ تسلفت فلَانا ألف دِيْنَار فَسَأَلَنِيْ كَفِيلا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ كَفِيلا فَرضِي بك فَسَأَلَنِيْ شَهِيدا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ

شَهِيدًا فَرضِي بك وَاِنِّيْ جهدت اَن اجد مركبا اَبعث اِلَيهِ الَّذِيْ لَهٗ فَلَمْ اقدر وَاِنِّيْ استودعكها فرمى بِهَا فِي الْبَحر حَتّٰى ولجت فِيْهِ ثُمَّ انصرف وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ يلتمس مركبا يخرج اِلٰى بَلَده فَخَرَجَ الرجل الَّذِيْ كَانَ اسلفه ينظر لَعَلَّ مركبا قد جَاءَ بِمَالِه فَاِذَا الْخَشَبَة الَّتِيْ فِيهَا المَال فَاَخذهَا لاهله حطبا فَلَمَّا نشرها وجد المَال والصحيفة ثُمَّ قدم الَّذِيْ كَانَ اسلفه واتى بِالْاَلف دِيْنَار فَقَالَ وَاللّٰه مَا زلت جاهدا فِيْ طلب مركب لآتيك بِمَالك فَمَا وجدت مركبا قبل الَّذِيْ جِئْت فِيْهِ قَالَ هَلْ كنت بعثت اِلَيّ بِشَيْءٍ قَالَ اخبرك اَنِّيْ لم اجد مركبا قبل الَّذِيْ جِئْت فِيْهِ قَالَ فَاِن اللّٰه قد اَدّى عَنْك الَّذِيْ بعثته فِي الْخَشَبَة فَانْصَرف بِالْاَلف الدِّيْنَار راشدا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُعَلّقا مَجْزُوْمًا وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرِه مُسْنَدًا

قَوْلُهٗ زجج بزاي وجيمين اَي طلى نقر الْخَشَبَة بِمَا يمْنَع سُقُوط شَيْءٍ مِنْهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ذکر کیا' جس نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک اور شخص کو یہ درخواست کی کہ وہ اسے ایک ہزار دینار اُدھار دیدے' دوسرے شخص نے کہا: تم میرے پاس گواہ لے آؤ' جسے میں گواہ بنالوں' تو اس نے کہا: میرے لئے گواہ ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اس نے کہا: پھر کوئی کفیل لے آؤ! اس نے کہا: کفیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' دوسرے شخص نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے پھر دوسرے شخص نے ایک متعین مدت کی شرط پر اسے وہ رقم ادا کر دی' پہلا شخص سمندری سفر پر نکلا' اس نے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ کسی سواری کی تلاش میں نکلا' تا کہ وہ اس پر سوار ہو کر متعین مدت سے پہلے دوسرے شخص کے پاس چلا جائے' جس نے اسے مہلت دی تھی' لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی' اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کھودا' اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اپنی طرف سے ایک خط دوسرے شخص کے نام لکھ کر رکھ دیا' اور پھر اسے بند کر دیا' پھر وہ اس لکڑی کو لے کر سمندر کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار اُدھار لئے تھے' اس نے مجھ سے کفیل کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ کفیل ہونے کے حوالے سے کافی ہے' تو وہ تیرے کفیل ہونے پر راضی ہو گیا تھا' اس نے مجھ سے گواہ کا مطالبہ کیا' تو میں نے کہا تھا: گواہ ہونے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کافی ہے' تو وہ تیری ذات پر راضی ہو گیا تھا' میں نے اپنی بھرپور کوشش کی کہ مجھے کوئی سواری مل جائے' جس پر میں اسے یہ رقم بھجوا دوں' لیکن وہ مجھے نہیں مل سکی' اب یہ تیرے سپرد کرتا ہوں' پھر اس نے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی' یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں ڈوب گئی' پھر وہ شخص واپس چلا گیا' وہ اس دوران سواری کی تلاش میں رہا' تا کہ وہ اپنے شہر واپس جا سکے' جس شخص نے اسے قرض دیا تھا ایک دن وہ نکلا کہ شاید کوئی سواری (سمندری راستے سے) آ رہی ہو' تو وہاں اس کا مال آ چکا تھا' وہاں وہ لکڑی موجود تھی' جس میں اس کا مال موجود تھا' اس نے اپنے اہل خانہ کے لئے لکڑی لی' جب اس کو چیرا' تو اس میں سے مال اور خط دونوں مل گئے' پھر وہ شخص بھی آ گیا' جس نے اسے ادھار لیا تھا' وہ ایک ہزار دینار مزید لے کر آیا تھا' اس نے بتایا: اللہ کی قسم! میں سواری کی تلاش میں مسلسل کوشش کرتا رہا' تا کہ تمہارا مال تمہارے پاس پہنچا دوں' لیکن مجھے اس سے پہلے کوئی سواری نہیں مل سکی' دوسرے شخص نے پوچھا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں تمہیں

بتا تو رہا ہوں کہ میرے آنے سے پہلے مجھے اور کوئی سواری نہیں ملی' تو دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے وہ ادائیگی کر دی' جو تم نے لکڑی میں ڈال کے بھیجی تھی' تو وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر کامیابی کے عالم میں واپس چلا گیا''

یہ روایت امام بخاری نے معلق روایت کے طور پر' جزم کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''مسند'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''زجج'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو لکڑی کھودی تھی' اس پر رال لگا کر اسے بند کر دیا' تاکہ اس میں سے کوئی چیز گرے نہیں۔

2780 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَة علی صداق وَهُوَ یَنْوِی اَن لَا یُؤَدِّیه اِلَیْهَا فَهُوَ زَان وَمَنْ ادان دینا وَهُوَ یَنْوِی اَن لَا یُؤَدِّیه اِلٰی صَاحبه اَحْسبهُ قَالَ فَهُوَ سَارِق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَیْره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مہر کے عوض میں' عورت کے ساتھ شادی کرے اور وہ یہ نیت رکھتا ہو کہ وہ یہ مہر اس عورت کو ادا نہیں کرے گا تو وہ شخص زنا کرنے والا ہوگا' اور جو شخص کوئی قرض لے اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ دوسرے فریق کو اسے ادا نہیں کرے گا (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں) تو وہ چور ہوگا''

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2781 - وَعَنْ مَیْمُون الْکرْدِی عَنْ اَبِیْه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل تزوج امْرَاَة علی مَا قل من الْمهْر اَوْ کثر لَیْسَ فِیْ نَفسه اَن یُؤَدِّی اِلَیْهَا حَقّهَا خدعها فَمَاتَ وَلَمْ یؤد اِلَیْهَا حَقّهَا لَقِی اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَهُوَ زَان وَاَیّمَا رجل اسْتَدَانَ دینا لَا یُرِیْدُ اَن یُؤَدِّی اِلٰی صَاحبه حَقه خدعه حَتّٰی اَخذ مَاله فَمَاتَ وَلَمْ یؤد دینه لَقِی اللّٰه وَهُوَ سَارِق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَتَقَدَّمَ حَدِیْث صُهَیْب بِنَحْوِهِ

❀❀ میمون کردی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی عورت کے ساتھ تھوڑے یا زیادہ مہر کے عوض میں شادی کرے اور اس کے دل میں یہ نہ ہو کہ وہ اس عورت کو اس کا حق ادا کرے گا' اور وہ اس عورت کو دھوکہ دے رہا ہو اور ایسی حالت میں مر جائے اور اس نے اس عورت کا حق اسے ادا نہ کیا ہو' تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ زنا کرنے والا شمار ہوگا' اور جو شخص کوئی قرض لے اور اس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ وہ دوسرے فریق کو اس کا حق ادا کرے گا' اور وہ اس کو دھوکہ دے یہاں تک کہ اس کا مال حاصل کر لے اور پھر اسی حالت میں

2800-سنن ابن ماجه' کتاب الصدقات' باب لصاحب الحق سلطان' حدیث: 2423مسند أبی یعلی الموصلی' من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 1053مصنف ابن أبی شیبة' کتاب البیوع والأقضیة' الشراء بالعرض الإبل ونحوها' حدیث: 21645

مرجائے جب کہ اس نے اپنا قرض ادا نہ کیا ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ چور ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس سے پہلے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

2782 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللّٰه بِصَاحِب الدّين يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُوْقف بَيْن يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا ابْن آدم فيمَ أخذت هٰذَا الدّين وفيم ضيعت حُقُوق النَّاس فَيَقُوْلُ يَا رب اِنَّك تعلم اَنِّىْ اَخَذته فَلَمْ آكل وَلَمْ اَشرب وَلَمْ ألبس وَلَمْ أضيع وَلٰكِن اَتٰى عَلىّ اِمَّا حرق وَاِمَّا سرق وَاِمَّا وضيعة فَيَقُوْلُ اللّٰه صدق عَبدِى اَنا اَحَق من قضى عَنْك فيدعو اللّٰه بِشَىْءٍ فيضعه فِىْ كفة مِيْزَانه فترجح حَسَنَاته على سيئاته فَيدْخل الْجَنَّة بِفضل رَحمته

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَاَبُوْ نُعَيْم اَحَد اسانيدهم حسن

الوضيعة هِىَ البيع بِاَقَلّ عَمَّا اشْترى بِهِ

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مقروض کو بلائے گا' اور اسے اپنے سامنے کھڑا کرے گا' اور فرمائے گا: اے ابن آدم! تم نے کس وجہ سے قرض لیا اور کس وجہ سے لوگوں کے حقوق (یعنی اموال) ضائع کیے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے اسے لیا تھا' لیکن نہ میں نے اسے کھایا اور نہ ہی پیا' اور نہ ہی پہنا اور نہ ہی ضائع کیا' لیکن مجھ پر آفت لاحق ہوگئی تھی' میرا مال جل گیا تھا' یا چوری ہوگیا تھا' یا ویسے ضائع ہوگیا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے' میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ تمہاری طرف سے ادائیگی کردوں' تو اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائے گا' اور میزان کے ایک پلڑے میں رکھے گا' تو اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر بھاری ہوجائیں گی' اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فضل سے' جنت میں داخل ہوجائے گا''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام طبرانی' امام ابونعیم نے نقل کی ہے' ان کی اسانید میں سے ایک سند حسن ہے۔

''الوضیعۃ'' سے مراد' سودے میں' اس سے کم قیمت پر چیز بیچنا ہے' جتنی قیمت میں وہ خریدی ہو۔

2783 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الدّين يقْتَصّ من صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة اِذا مَاتَ اِلَّا من تدين فِىْ ثَلَاث خلال الرجل تضعف قوته فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيستدين يتقوى بِهٖ على عَدو اللّٰه وعدوه وَرجل يَمُوْت عِنْده مُسْلِم لَا يجد بِمَا يُكَفِّنهُ ويواريه اِلَّا بدين وَرجل خَافَ على نَفسه الْعزبَة فينكح خشيَة على دينه فَاِن اللّٰه يقْضِى عَن هٰؤُلَاءِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه هٰكَذَا وَالْبَزَّار

وَلَفظه: ثَلَاث من تدين فِيْهِنَّ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يقْض فَاِن اللّٰه يقْضِى عَنهُ رجل يكون فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيخلق ثَوْبه فيخاف اَن تبدو عَوْرَته اَوْ كلمة نَحْوهَا فَيَمُوْت وَلَمْ يقْض دينه وَرجل مَاتَ عِنْده رجل مُسْلِم فَلَمْ يجد

مَا يُكَفِّنهُ بِهِ وَلَا مَا يواريه فَمَاتَ وَلَمْ يقْض دينه وَرجل خَافَ على نَفسه الْعَنَت فتعفف بِنِكَاح امْرَأَة فَمَاتَ وَلَمْ يقْض فَإِن الله يقْضِي عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة

الْعَنَت بِفَتْح الْعين وَالنُّون جَمِيعًا هُوَ الْإِثْم وَالْفساد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' مقروض سے قرض کا حساب لیا جائے گا' جبکہ آدمی نے ایسی حالت میں انتقال کیا ہو (کہ اس نے قرض واپس نہ کیا ہو) البتہ جس شخص نے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قرض لیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہوگا' ایک وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں اپنی قوت کو دگنا کرنے کے لئے قرض لیا ہو' تاکہ اس کے ذریعے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کے خلاف' قوت حاصل کرے' ایک وہ شخص جس کے قریب کسی مسلمان کا انتقال ہوگیا ہو' اور اس کے پاس اس مسلمان کے کفن دفن کے لئے کچھ نہ ہو' وہ صرف قرض لے کر کفن دفن کرسکتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اپنی ذات کے حوالے سے کنوارے رہنے کی صورت میں اندیشہ ہو' تو وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے نکاح کرلے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے ادائیگی کردے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسی طرح نقل کی ہے' اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تین صورتیں ایسی ہیں' جب ان میں کوئی شخص قرض لے اور پھر وہ انتقال کرجائے' اور اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کروادے گا' ایک وہ شخص' جو اللہ کی راہ میں ہو اور اس کا کپڑا پرانا ہوجائے' اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اس کی شرم گاہ ظاہر جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں) وہ اگر ایسی حالت میں انتقال کرجاتا ہے کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا تھا' اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان شخص انتقال کرجائے' اور اس کے پاس اسے کفن دینے کے لئے' یا دفن کرنے کے لئے گنجائش نہ ہو' وہ اگر ایسی حالت میں انتقال کرجاتا ہے کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا تھا' اور ایک وہ شخص' جسے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ عورت کے ساتھ نکاح کرکے خود کو بچائے' اگر وہ ایسی حالت میں انتقال کرجائے کہ اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے قرض ادا کردے گا''۔

لفظ ''العنت'' میں 'ع' اور 'ن' دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد گناہ اور فساد ہے۔

2784 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله مَعَ الدَّائِن حَتَّى يقْضِي دينه مَا لم يكن فِيمَا يكرههُ الله

قَالَ وَكَانَ عبد الله بن جَعْفَر يَقُوْلُ لخازنه اذْهَبْ فَخذ لي بدين فَإِنِّي أكره أن أبيت لَيْلَة إِلَّا وَالله معي بعد إِذْ سمعته من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ اپنا قرض ادا نہیں کردیتا' جبکہ وہ اس میں' ایسی صورت

اختیار نہیں کرتا' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہو"

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے منشی سے کہتے تھے: جاؤ اور میرے لئے قرض حاصل کرو! کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے میں ایسی حالت میں رات گزاروں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

2785 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه فَقَدْ ضاد اللّٰه فِيْ أمره وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دين فَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم وَلٰكنهَا الْحَسَنَات والسيئات وَمَنْ خَاصم فِيْ بَاطِل وَهُوَ يعلم لم يزل فِيْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤمن مَا لَيْسَ فِيْهِ حبس فِيْ ردغة الخبال حَتّٰى يَأْتِيْ بالمخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهٖ وَيَاْتِيْ لَفظهمَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کی سفارش' اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں رکاوٹ بن جائے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے' اور جو شخص ایسی حالت میں مر جائے کہ اس کے ذمہ قرض ہو' تو اس (قیامت کے) دن تو کوئی دینار یا درہم نہیں ہوں گے' نیکیاں اور گناہ ہوں گے' جو شخص کسی باطل معاملے کے بارے میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا بھی ہو (کہ وہ باطل کے بارے میں جھگڑا کر رہا ہے) تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا' جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہوتا' اور جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہے' جو اس مومن میں نہ ہو' تو اس شخص کو "ردغۃ الخبال" میں قید کر دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکل آئے جو اس نے کہی تھی"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کیا ہے ان دونوں کی روایت کے الفاظ' اگر اللہ نے چاہا' تو آگے آئیں گے۔

2786 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا اَحَد من بني فلَان فَلَمْ يجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بني فلَان فَلَمْ يجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بني فلَان فَقَامَ رجل فَقَالَ اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ من مَنعك اَن تجيبني فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاَولين قَالَ اِنِّيْ لم أنوه بكم اِلَّا خيرا اِن صَاحبكُمْ مأسور بِدِيْنِهٖ فَلَقَد رَأَيْته أدّى عَنْهُ حَتّٰى مَا اَحَد يَطْلُبهُ بِشَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ اِن صَاحبكُمْ حبس على بَاب الْجنَّة بدين كَانَ عَلَيْهِ زَاد فِيْ رِوَايَة: فَاِن شِئْتُمْ فافدوه وَاِن شِئْتُمْ فأسلموه اِلٰى عَذَاب الله فَقَالَ رجل عَليّ دينه فقضاه

قَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم رَوَوْهُ كلهم عَن الشّعبِيّ عَن سمْعَان وَهُوَ ابْن مشنج عَن سَمُرَة وَقَالَ البُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه الْكَبِير لَا نعلم لسمعان سَمَاعا من سَمُرَة وَلَا لِلشَّعْبِيّ سَمَاعا من سمْعَان

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہاں بنوں فلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلی دومرتبہ میں مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی مرادلی تھی' تمہارے اس ساتھی کو اس کے قرض کی وجہ سے پابند کیا گیا ہے' پھر میں نے اسے دیکھا کہ اس کی طرف سے ادائیگی کردی گئی' یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ جس نے اس سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا ہو"

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تمہارے ساتھی کو جنت کے دروازے پر اس قرض کی وجہ سے روک دیا گیا' جو اس کے ذمہ لازم تھا''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر تم لوگ چاہو' تو اس کا فدیہ دے دو' اور اگر تم چاہو' تو اسے اللہ کے عذاب کے سپرد کردو' تو ایک صاحب نے عرض کی: اس کا قرض میرے ذمہ ہے' اور پھر اس شخص نے اس (مرحوم) کے قرض کو ادا کردیا''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے امام شعبی کے حوالے سے سمعان سے نقل کیا ہے' یہ سمعان بن مشنج ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام بخاری نے اپنی ''تاریخ کبیر'' میں یہ بات بیان کی ہے: ہمیں سمعان کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے' اور نہ ہی امام شعبی کے سمعان سے سماع کا علم ہے۔

2787 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحب الدّين ماسور بِدِيْنِه يشكو اِلَى اللّٰه الْوحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَفِيْه الْمُبَارك بن فضَالة

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مقروض کو اس کے قرض کے حوالے سے پابند کردیا جاتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اکیلے ہونے کی شکایت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

2788 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اعظم الذُّنُوْب عِنْد اللّٰه اَن يلقاه بهَا عبد بعد الْكَبَائِر الَّتِیْ نهی اللّٰه عَنْهَا اَن يَمُوْت رجل وَعَلَيْهِ دين لَا يدع لَهُ قَضَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِیّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' کبیرہ گناہوں کے بعد' سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اس چیز کے ہمراہ حاضر ہو' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے' اور وہ یہ کہ وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2789 - وَعَنْ شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَة يُؤْذونَ اَهْلِ النَّارِ علی مَا بهم من الْاَذَی يسعون مَا بَيْنَ الْحَمِيم والجحيم يَدْعُوْنَ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور يَقُوْلُ بعض اَهْلِ النَّارِ لبعض مَا بَال هَؤُلَاءِ قد آذونا علی مَا بِنَا من الْاَذَی قَالَ فَرجل مُغلق عَلَيْهِ تَابُوت من جمر وَرجل يجر أمعاء ه وَرجل يسيل فوه قَيْحا ودما وَرجل يَأْكُل لَحْمه فَيُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَيَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِیْ عُنُقه اَمْوَال النَّاس لَا يجد لَهَا قَضَاء اَوْ وَفَاء

الحَدِيْثِ رَوَاهُ ابْن أبی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لين وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهِ فِی الْغِيبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

حضرت شفیع بن ماتع اصبحی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار لوگ اہل جہنم کی اذیت میں مزید اضافہ کریں گے' وہ حمیم اور جحیم کے درمیان بھاگتے پھریں گے' اور بربادی اور تباہی کا واویلا کرتے پھریں گے' اہل جہنم میں سے کوئی ایک دوسرے سے پوچھے گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم پہلے ہی اتنی اذیت میں تھے' انہوں نے ہماری اذیت میں' مزید اضافہ کردیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک شخص وہ ہوگا' جس پر انگارے سے بنا ہوا تابوت معلق ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا' اور وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون نکل رہا ہوگا' ایک وہ شخص ہوگا' جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا' تابوت والے شخص کے بارے میں کہا جائے گا: اس بدبخت کا کیا معاملہ ہے؟ جس نے ہمیں پہلے اتنی اذیتوں سمیت' اور اذیت دے دی ہے' تو وہ کہے گا: یہ بدنصیب وہ ہے' جو ایسی حالت میں مرگیا تھا کہ اس کے ذمہ لوگوں کے اموال تھے' جن کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہیں تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت آگے چل کر غیبت سے متعلق باب میں مکمل طور پر نقل ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

2790 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نفس الْمُؤْمِن معلقَة بِدِيْنِهِ

حَتّٰی یقضی عَنْہُ

قَالَ نفس الْمُؤْمِن رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفْظِہٖ

معلقَۃ مَا کَانَ عَلَیْہِ دین ـ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی جان اس کے قرض کے عوض میں لٹکی رہتی ہے' جب تک وہ اس کی طرف سے ادا نہیں کر دیا جاتا''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ نے امام

ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن کی جان معلق رہتی ہے' جب تک اس کے ذمہ قرض رہتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2791 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ توفی رجل فغسلناہ وکفناہ وحنطناہ ثُمَّ اَتَیْنَا بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّی عَلَیْہِ فَقُلْنَا تصلی عَلَیْہِ فخطا خطْوَۃ ثُمَّ قَالَ أعلیہ دین قُلْنَا دِیْنَارَانِ فَانْصَرف فتحملھما اَبُوْ قَتَادَۃ فاتیناہ فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَۃ الدیناران عَلیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قد اَوْفی اللّٰہ حق الْغَرِیم وبریء مِنْھُمَا الْمَیِّت قَالَ نَعَمْ فصلی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ بیومین مَا فعل الدیناران قلت اِنَّمَا مَاتَ امس قَالَ فَعَادَ اِلَیْہِ من الْغَد فَقَالَ قد قضیتھما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاٰن بردت جلدتہ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاکِم وَالدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہم نے اسے غسل دیا اسے کفن پہنایا اسے خوشبو لگائی پھر ہم اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائیں ہم نے عرض کی آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قدم اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض تھا؟ ہم نے عرض کی: دو دینار تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مڑ گئے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں دیناروں کی ادائیگی اپنے ذمہ لی' تو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ان دو دیناروں کی ادائیگی میرے ذمہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرض خواہ کا حق پورا ادا کروا دے گا' اور مرحوم ان دونوں سے لاتعلق ہو گیا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دو دن بعد فرمایا: ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اس شخص کا ابھی کل ہی تو انتقال ہوا ہے' راوی کہتے ہیں' اس سے اگلے دن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے ان دونوں کو ادا کر دیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب اس (مرحوم) کی جلد ٹھنڈی ہو گئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے حاکم اور امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2792 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ فَإِنْ قِيْلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَإِنْ قِيْلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا دِيْنَارَانِ فَعَدَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِيْءٌ مِنْهُمَا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيْكَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا لِعَلِيٍّ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَاهُ أَيْضًا بِنَحْوِهِ عَنْ طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَصَّافِيِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ۔

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرحوم کے کسی بھی عمل کے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے البتہ اس کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے اگر یہ عرض کی جاتی کہ اس کے ذمہ قرض ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے اور اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر تکبیر کہنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: دو دینار ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر جانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمہ ہیں اور یہ ان دونوں سے لاتعلق ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے اللہ تعالیٰ تمہارے رہن کو چھڑوائے جس طرح تم نے اپنے بھائی کے رہن کو چھڑوایا ہے جو بھی میت انتقال کرتی ہے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض میں رہن رہتی ہے اور جو شخص کسی میت کے رہن کو چھڑوا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے رہن کو چھڑوائے گا ایک صاحب نے عرض کی: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے؟ یا مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسلمانوں نے کے لئے عام ہے''۔

یہ روایت امام دارقطنی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی مانند روایت عبیداللہ وصافی کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2793 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا قَالَ

هَلْ عَلَيْهِ دين قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن جِبْرِيْل نهاني اَن اُصَلِّي على من عَلَيْهِ دين فَقَالَ اِن صَاحب الدّين مُرْتَهن فِيْ قَبره حَتّٰى يقْضى عَنْهُ دينه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتي بِرَجُل يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ على صَاحبكُمْ دين قَالُوْا نعم قَالَ فَمَا ينفعكم اَن اُصَلِّي على رجل روحه مُرْتَهن فِيْ قَبره لَا تصعد روحه اِلَى السَّمَاء فَلَو ضمن رجل دينه قُمْت فَصليت عَلَيْهِ فَاِن صَلَاتي تَنْفَعهُ

قَالَ الْحَافِظ قد صَحَّ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه كَانَ لَا يُصَلِّي على الْمَدِيْن ثُمَّ نسخ ذٰلِك فروى مُسلم وَغَيره من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَغَيره: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِيْ بِالرجلِ الْمَيِّت عَلَيْهِ الدّين فَيَسْاَل هَلْ ترك لدينِهِ قَضَاء فَاِن حدث انه ترك وَفَاء صلى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صلوا على صَاحبكُمْ فَلَمَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ الْفتوح قَالَ اَنا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ من اَنفسهم فَمَنْ توفّي وَعَلَيْهِ دين فعلي قَضَاؤُهُ وَمَنْ ترك مَالا فلورثته

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا' تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کروں' جس کے ذمہ قرض ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقروض اپنی قبر میں رہن رکھا [illegible] ہے' جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہیں کیا جاتا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک شخص کی میت لائی گئی' تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ کہ اگر میں کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرلوں' جسے اس کی قبر میں رہن رکھا گیا ہو' اور اس کی روح آسمان کی طرف بلند ہی نہ ہو رہی ہو' اگر کوئی شخص اس کے قرض کا ضامن بن جاتا ہے' تو میں اس کی نماز جناہ پڑھا دیتا ہوں' کیونکہ میری نماز پھر اسے فائدہ دے گی''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقروض کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' لیکن اس کے بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا۔

کیونکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی ایسی میت لائی جاتی تھی' جس کے ذمہ قرض ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت کرتے تھے: کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر یہ بات بیان کی جاتی کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے' ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: تم اپنے ساتھی کی

نماز جنازہ ادا کرلو! لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتوحات عطا کیں' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں مؤمنین کے لئے ان کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی' اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اُس کے ورثاء کو ملے گا''۔

التَّرْھِیب من مطل الْغَنِیّ وَالتَّرْغِیب فِیْ اِرضاء صَاحب الدّین

خوشحال شخص کے (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز قرض خواہ کو راضی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2794 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مطل الْغَنِیّ ظلم وَاِذَا أتبع اَحَدُکُمْ علی مَلِیء فَلیتبعْ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

أتبع بِضَم الْھمزَۃ وَسُکُون التَّاء اَی اُحِیل قَالَ الْخطابِیّ: وَاَھْلِ الْحَدِیْثِ یَقُوْلُ اتبع بتَشْدید التَّاء وَھُوَ خطأ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحال شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جب کسی (قرض خواہ کو) کسی دوسرے شخص کے حوالے کیا جائے' تو وہ اس (دوسرے شخص) کے پاس جائے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''اتبع'' میں 'ا' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب احالہ کیا جائے' خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین یہ فرماتے ہیں: یہ لفظ ''اتبع'' یعنی 'ت' پر شد کے ساتھ ہے' (خطابی کہتے ہیں:) یہ تلفظ غلط ہے۔

2795 - وَعَنْ عَمْرو بن الشرید عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لی الْوَاجِد یحل عرضه وَمَاله

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

لی الْوَاجِد بِفَتْح اللَّام وَتَشْدِید الْیَاء اَی مطل الْوَاجِد الَّذِیْ ھُوَ قَادر علی وَفَاء دینه یحل عرضه اَی یُبِیح اَن یذکر بِسوء الْمُعَامَلَة وعقوبته حَبسه

❀❀ عمرو بن شرید' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گنجائش رکھنے والے شخص کا ٹال مٹول کرنا' اس کی عزت اور مال کو حلال کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے۔

"لی الواجد" میں 'ل' پر زبر ہے ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد گنجائش رکھنے والے شخص کا ٹال مٹول کرنا ہے' جو اپنے قرض کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو' ایسے شخص کی عزت حلال ہو جاتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیے یہ بات مباح ہو جاتی ہے کہ اس کا ذکر معاملے کی خرابی کے ساتھ کیا جائے' اور اس کی سزا یہ ہے کہ اُسے قید کر دیا جائے۔

2796 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یحب اللّٰه الْغَنِیّ الظلوم وَلَا الشَّیْخ الجهول وَلَا الْفَقِیر المختال

وَفِیْ رِوَایَةٍ اِن اللّٰه یبغض الْغَنِیّ الظلوم وَالشَّیْخ الجهول والعائل المختال رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَن عَلِیّ والْحَارِث وثق وَلَا بَاْس بِه فِی المتابعات

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے خوشحال شخص کو' اور جہالت کا مظاہرہ کرنے والے بوڑھے کو' اور تکبر کرنے والے غریب کو پسند نہیں کرتا"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ ظالم خوشحال' جاہل بوڑھے' اور غریب متکبر کو ناپسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حارث اعور کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور حارث نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' متابعات کے بارے میں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2797 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة یُحِبهُمْ اللّٰه وَثَلَاثَة یبغضهم اللّٰه فَذکر الْحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ وَالثَّلَاثَة الَّذِیْنَ یبغضهم اللّٰه الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِیر المختال والغنی الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لَهما وَرَوَاهُ بِنَحْوِهِ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وصححاه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) جہاں تک ان تین لوگوں کا تعلق ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو وہ بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال شخص ہیں"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ نقل کیے ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں' اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

2798 - وَرُوِيَ عَنْ خَوْلَةَ بنت قيس امْرَاَة حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قدس الله امة لَا يَاْخُذ ضعيفها الْحق من قويها غير متعتع ثُمَّ قَالَ من انْصَرف غَرِيمه عَنهُ وَهُوَ رَاض صلت عَلَيْهِ دَوَاب الْاَرْض وَنون الْمَاء وَمَنْ انْصَرف غَرِيمه وَهُوَ ساخط كتب عَلَيْهِ فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة وجمعة وَشهر ظلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاکیزگی عطا نہیں کرتا' جس میں ضعیف طاقتور سے اپنا حق بلاجھجک حاصل نہیں کر سکتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا قرض خواہ اس سے راضی ہو کر واپس جائے' تو زمین کے چوپائے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور پانی کی مچھلیاں بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں' اور جس شخص کا قرض خواہ اس شخص سے ناراض ہو کر واپس جائے' تو اس شخص کے لیے' ہر ایک دن' ہر ایک جمعہ' اور ہر ایک مہینے کے عوض میں ظلم نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2799 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسق من تمر لرجل من بني سَاعِدَة فَاَتَاهُ يَقْتَضِيهِ فَامر رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الْاَنْصَار اَن يَقْضِيه فقضاه تَمرا دون تمره فَاَبى اَن يقبله فَقَالَ اترد على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ اَحق بِالْعَدْلِ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاكتحلت عينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدموعه ثُمَّ قَالَ صدق وَمَنْ اَحق بِالْعَدْلِ مني لَا قدس الله امة لَا يَاْخُذ ضعيفها حَقه من شديدها وَلَا يتعتعه ثُمَّ قَالَ يَا خَوْلَة عديه واقضيه فَاِنَّهُ لَيْسَ من غَرِيم يخرج من عِنْد غَرِيمه رَاضِيا اِلَّا صلت عَلَيْهِ دَوَاب الاَرْض وَنون الْبحار وَلَيْسَ من عبد يلوي غَرِيمه وَهُوَ يجد اِلَّا كتب الله عَلَيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْم وَلَيْلَة اِثْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر من رِوَايَةِ حبَان بن عَلِيّ وَاخْتلف فِيْ تَوْثِيقه وَرَوَاهُ بِنَحْوِهِ الْاِمَام اَحْمد من حَدِيْثِ عَائِشَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

تعتعه بتاء ين مثناتين فَوق وعينين مهملتين اَي اقلقه واتعبه بِكَثْرَة ترداده اِلَيْهِ ومطله اِيَّاه وَنون الْبحار حوتها وَقَوْله يلوي غَرِيمه اَي يمطله ويسوفه

❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو کھجوروں کا ایک وسق دینا لازم تھا' وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے ادائیگی کر دے' تو اس نے ادائیگی میں ہلکی قسم کی کھجوریں دیں' تو دوسرے فریق نے انہیں

لینے سے انکار کردیا' اس نے دریافت کیا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دی جانے والی چیز کو واپس کررہے ہو؟ قرض خواہ نے کہا: جی ہاں! انصاف کرنے کا' نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حق دار اور کون ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آگئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' مجھ سے زیادہ انصاف کرنے کا حق کس کو ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاکیزگی عطا نہیں کرتا' جس میں کمزور شخص' طاقتور شخص سے اپنا حق وصول نہیں کرتا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خولہ! تم اسے شمار کرو' اور اس کو ادائیگی کرو' کیونکہ جب کوئی قرض خواہ' اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلتا ہے' تو اس مقروض کے لئے زمین کے جانور' اور سمندروں کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں' اور جو شخص اپنے قرض خواہ کو ایسی حالت میں لوٹاتا ہے' کہ وہ اس سے ناخوش ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دن اور رات کے عوض میں اس شخص کے لیے گناہ نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حبان بن علی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' امام احمد نے اس کی مانند روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر' عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

تـعتعه بتاء ين مثناتين فَوق وعينين مهملتين اَى اقلقه واتعبه بِكَثْرَة ترداده اِلَيْهِ ومطله اِيَّاه وَنون الْبحار حوتها وَقَوْلِهِ يلوى غَرِيمه اَى يمطله ويسوفه

لفظ''تعتعہ'' میں دو'ت' ہیں' اور دو'ع' ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے قلق اور مشکل کا شکار کرتا ہے' کہ اس کے زیادہ چکر لگواتا ہے' اور اس کے ساتھ ٹال مٹول کرتا ہے''نون البحار'' سے مراد سمندر کی مچھلیاں ہیں' متن کے الفاظ''یلوی غریمہ'' سے مراد اس کے ساتھ ٹال مٹول کرنا اور اسے یہ کہنا ہے: میں عنقریب (ادائیگی) کردوں گا۔

2800 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قدست أمة لَا يعْطى الضَّعِيف فِيهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِقِصَّة وَلَفظِهِ: قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتقاضاه دينا كَانَ عَلَيْهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ أخرج عَلَيْك اِلَّا قضيتني فانتهره اَصْحَابه فَقَالُوْا وَيحك تَدْرِي من تكلم فَقَالَ اِنِّي أطلب حَقي فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هلا مَعَ صَاحب الْحق كُنْتُمْ ثُمَّ أرسل اِلٰى خَوْلَة بنت قيس فَقَالَ لَهَا اِن كَانَ عنْدك تمر فاقرضينا حَتّٰى يأتينا تمر فنقضيك فَقَالَت نَعَمْ بِاَبِي اَنْت وَامي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فاقترضه فَقضى الْاَعْرَابِي وأطعمه فَقَالَ أوفيت اَوْفٰى اللّٰه لَك فَقَالَ اُولَئِكَ خِيَار النَّاس اِنَّهُ لَا قدست أمة لَا يَأْخذ الضَّعِيف فِيهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث عَائِشَة مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن مَسْعُوْدٍ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کرسکتی' جس میں کمزور کو اس کا حق' پریشان کیے بغیر نہ دیا جائے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک واقعہ کے طور پر نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ سے قرض کا تقاضا کرنے لگا جس کی ادائیگی نبی اکرم ﷺ کے ذمہ تھی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سختی کی' یہاں تک کہ اس نے کہا: آپ مجھے ادائیگی کریں' ورنہ میں آپ کے خلاف نکل کھڑا ہوؤں گا' نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا: تمہارا ستیاناس ہو' کیا تم جانتے ہو کہ تم کس کے ساتھ بات چیت کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ صاحب حق شخص کا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کھجوریں ہوں تو ہمیں قرض دے دو' جب ہماری کھجوریں آئیں گی' تو ہم ادائیگی کر دیں گے' اس خاتون نے کہا: ٹھیک ہے' یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کھجوریں قرض لے کر اس دیہاتی کو ادا کیں' اور اسے کھانا بھی کھلایا' اس دیہاتی نے کہا: آپ نے پوری ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا اجر عطا کرے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی بہتر ہوتے ہیں (جو پوری ادائیگی کرتے ہیں) ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کرسکتی' جس میں کمزور اپنا حق پریشانی کا شکار ہوئے بغیر نہ لے''

امام بزار نے یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

9 - التَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یقولھن الْمَدْیُوْن والمھموم والمکروب والمأسور

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو غمگین' پریشان اور قیدی شخص پڑھے گا

2801 - عَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن مکَاتبا جَاءَہُ فَقَالَ اِنِّیْ عجزت عَن مکاتبتی فاعنی فَقَالَ اَلا أعلمك کَلِمَات علمنیھن رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو کَانَ عَلَیْك مثل جبل صبیر دینا اَدَّاہُ اللہ عَنْك قل اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بحلالك عَن حرامك وأغننی بِفَضْلِك عَمَّن سواك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز آچکا ہوں' آپ میری مدد کیجئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ان کلمات کی تعلیم نہ دوں جو مجھے نبی اکرم ﷺ نے سکھائے تھے؟ اگر تمہارے اوپر ثبیر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کروا دے گا' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے حلال کے ذریعے' حرام کے مقابلے میں' میری کفایت کرلے' اور اپنے فضل کے ذریعے' اپنے علاوہ ہر ایک سے مجھے بے نیاز کر دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2802 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم الْمَسْجِد فَاِذَا هُوَ بِرَجُل من الْاَنْصَار يُقَال لَهُ اَبُوْ اُمَامَةَ جَالِسا فِيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَا لى اَرَاك جَالِسا فِي الْمَسْجد فِيْ غير وَقت صَلَاة قَالَ هموم لزمتني وديون يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اَفلا اعلمك كَلَاما اِذا قلته اذهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ همك وَقضى عَنْك دينك فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قل اِذا اَصبَحت وَاِذَا امسيت اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ أعوذ بك من الْهم والحزن وَاَعُوْذ بك من الْعَجز والكسل وَاَعُوْذ بك من الْبُخل والجبن وَاَعُوْذ بك من غَلَبَة الدّين وقهر الرِّجَال قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ همى وَقضى عنى دينى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' وہاں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' جس کا نام ابوامامہ تھا' وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ تم نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے ہوئے نظر آرہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پریشانیاں لاحق ہیں' اور قرض دینا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلام کی تعلیم نہ دوں' کہ جب تم اسے پڑھ لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی ختم کردے گا' اور تمہارا قرض ادا کروادے گا' اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح وشام یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں شدید غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں عاجز ہونے اور سست ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ کلمات پڑھنا شروع کیے' تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی ختم کردی اور قرض ادا کروادیا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2803 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمعَاذ اَلا أعلمك دُعَاء تَدْعُو بِهِ لَو كَانَ عَلَيْكَ مثل جبل اَحَد دينا لأداه اللّٰه عَنْك قل يَا معَاذ اَللّٰهُمَّ مَالك الْملك تؤتي الْملك من تَشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تَشَاء وتعز من تَشَاء وتذل من تَشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَىْءٍ قدير رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما تعطيهما من تَشَاء وتمنع مِنْهُمَا من تَشَاء ارْحَمْنِىْ رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا کی تعلیم دوں؟ جسے اگر تم پڑھو' تو اگر تم پر اُحد پہاڑ جتنا قرضہ ہو' تو اللہ تعالیٰ وہ تمہاری طرف سے ادا کروادے گا' اے معاذ! تم یہ

پڑھو:

"اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی عطا کر دیتا ہے اور جس کو چاہے بادشاہی سے الگ کر دیتا ہے تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور رحیم! تو یہ دونوں جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور ان دونوں کو جس سے چاہتا ہے روک لیتا ہے تو مجھ پر ایسی رحمت کر دے کہ اس رحمت کے ذریعے تو مجھے اپنے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کر دے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2804 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افتقده يَوْم الْجُمُعَة فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى معَاذًا فَقَالَ يَا معَاذ مَا لى لم ارك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ليهودی عَلَیَّ اُوقِيَّة من تبر فَخرجت اِلَيْك فحبسنى عَنْك فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معَاذ الا أعلمك دُعَاء تَدْعُو بِهٖ فَلَو كَانَ عَلَيْك من الدّين مثل صبير اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْك وصبير جبل بِالْيمن فَادع اللّٰه يَا معَاذ قل:

اللّٰهُمَّ مَالك الْملك تؤتى الْملك من تشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تشَاء وتعز من تشَاء وتذل من تشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَیْءٍ قدير تولج اللَّيْل فِی النَّهَار وتولج النَّهَار فِی اللَّيْل وَتخرج الْحَیّ من الْمَيِّت وَتخرج الْمَيِّت من الْحَیّ وترزق من تشَاء بِغَيْر حِسَاب رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما تُعْطِي من تشَاء مِنْهُمَا وتمنع من تشَاء ارْحَمنِیْ رَحْمَة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواك

وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ معَاذ كَانَ لرجل عَلَیَّ بعض الْحق فخشيته فَلَبِثت يَوْمَيْنِ لَا اخرج ثُمَّ خرجت فَجئْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معَاذ مَا خَلفك قلت كَانَ لرجل عَلَیَّ بعض الْحق فخشيته حَتّٰی استحييت وكرهت اَن يلقانى قَالَ اَلا آمُرك بِكَلِمَات تقولهن لَو كَانَ عَلَيْك اَمْثَال الْجبَال قَضَاهُ اللّٰه قلت بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قل اللّٰهُمَّ مَالك الْملك فَذكر نَحْوه بِاخْتِصَار وَزَاد فِیْ آخِره اللّٰهُمَّ أغننی من الْفقر واقض عنی الدّين وتوفنی فِیْ عبادتك وَجِهَاد فِیْ سَبِيْلك-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کے دن غیر موجود پایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایک یہودی کا میرے ذمہ ایک اوقیہ لازم ہے میں آپ کی طرف آنے کے لئے نکلا تھا لیکن اس نے مجھے راستے میں روک لیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تمہیں ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ جب تم وہ دعا کرو گے تو تمہارے اوپر اگر صبیر پہاڑ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی تمہاری طرف سے ادا کروا دے گا (راوی کہتے

ہیں: صبیر' یمن میں موجود ایک پہاڑ کا نام ہے) اے معاذ! تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو' تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہتا ہے' بادشاہی عطا کر دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے' بادشاہی سے الگ کر دیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے' اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے' اور تو مردہ کو زندہ میں سے نکال دیتا ہے' اور زندہ میں سے' مردہ نکال دیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے' حساب کے بغیر رزق عطا کرتا ہے' اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور ان دونوں کے رحیم! تو ان دونوں میں سے جو چیز' جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے' اور جس سے چاہتا ہے' روک لیتا ہے' تو مجھ پر ایسی رحمت کر دے' جس کے ذریعے' تو مجھے اپنے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کر دے"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا میرے ذمہ حق تھا' مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ ہوا' میں دو دن گھر میں ٹھہرا رہا اور باہر نہیں نکلا پھر میں نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے معاذ! تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے ذمہ ایک شخص کا کچھ حق ہے' مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ تھا اور مجھے شرم آ رہی تھی اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ وہ مجھ سے ملے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی ہدایت نہ کروں؟ جنہیں تم پڑھ لو گے' تو اگر تم پر پہاڑوں جتنا قرضہ ہو گا' تو اللہ تعالیٰ وہ بھی ادا کروا دے گا' میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک!"......اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"اے اللہ! مجھے غربت سے بے نیاز کر دے اور میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے اپنی عبادت کے دوران موت دینا اور اپنی راہ میں جہاد کے دوران موت دینا"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2805 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَيّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاء علمنيه قلت مَا هُوَ قَالَ كَانَ عِيْسَى ابْن مَرْيَم يعلم اَصْحَابه قَالَ لَو كَانَ على اَحَدُكُم جبل ذهب دينا فَدَعَا اللّٰه بِذٰلِكَ لقضاه اللّٰه عَنهُ اَللّٰهُمَّ فارج الْهم وَكَاشف الْغم ومجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ورحيمهما اَنْت ترحمني فارحمني برحمة تغنيني بهَا عَن رَحْمَة من سواكَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ وَكَانَت عَلَيّ بَقِيَّة من الدّين وَكنت للدّين كَارِهًا فَكنت اَدْعُو اللّٰه بِذٰلِكَ فَاَتَانِيْ اللّٰه بفائدة فَقضى عني ديني قَالَت عَائِشَة كَانَ لاسماء بنت عُمَيْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَيّ دِيْنَار وَثَلَاثَة دَرَاهِم وَكَانَت تدخل عَلَيّ فاستحيي اَن انظر فِيْ وَجههَا لَا أجد مَا أقضيها فَكنت اَدْعُو بِذٰلِكَ الدُّعَاء فَمَا لَبِثت اِلَّا

يَسِيرًا حَتّٰى رَزَقَنِيَ اللّٰهُ رزقا مَا هُوَ بِصَدَقَةٍ تصدق بِهَا عَلَيَّ وَلَا مِيرَاث ورثته فقضاه اللّٰه عني وَقسمت فِيْ أَهلِيْ قسما حسنا وحليت ابْنة عبد الرَّحْمٰن بِثَلَاث أَوَاقٍ من ورق وَفضل لنا فضل حسن

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم والأصبهاني كلهم عَن الحكم بن عبد اللّٰه الْأَيْلِيّ عَن الْقَاسِم عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم كَيفَ وَالْحكم مَتْرُوك مُتَّهم وَالْقَاسِم مَعَ مَا قِيلَ فِيهِ لم يسمع من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک دعا سنی ہے‘ جس کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی ہے‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ دعا کیا ہے؟ (یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کے ذمہ سونے کے پہاڑ جتنا قرض ہوگا‘ اور وہ شخص اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے‘ تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے یہ بھی ادا کروا دے گا (اس دعا کے الفاظ یہ ہیں:)

”اے اللہ! اے پریشانی کو ختم کرنے والے‘ اے غم کو دور کرنے والے‘ اے مجبور لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے‘ اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور ان دونوں کے رحیم! تو مجھ پر رحم کر‘ تو مجھ پر ایسی رحمت کر‘ جس کے ذریعے تو مجھے اپنے علاوہ‘ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کردے“

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ کچھ قرض کی ادئیگی لازم تھی اور میں قرض کو شدید ناپسند کرتا تھا‘ میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی‘ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا فائدہ عطا کیا کہ اس کی وجہ سے میرا قرض ادا ہوگیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا کچھ قرض دینا تھا‘ جو ایک دینار اور تین درہم پر مشتمل تھا‘ وہ میرے ہاں آئیں‘ تو مجھے ان کی طرف دیکھتے ہوئے شرم آئی‘ کیونکہ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں تھی کہ میں انہیں ادائیگی کرسکتی‘ پھر میں نے اللہ تعالیٰ یہی دعا کی‘ تو اس کے کچھ ہی عرصے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا رزق عطا کیا‘ جو مجھے صدقے کے طور پر نہیں ملا تھا اور وراثت میں نہیں ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہ قرض میرے ذمہ سے ادا کروا دیا‘ اور میں نے اپنے اہل خانہ کے درمیان بھی مال تقسیم کیا اور اس کے ذریعے عبدالرحمٰن کی صاحبزادی (یعنی اپنی بھتیجی) کو زیور بھی بنا کر دیا اور پھر بھی میرے پاس مال بچ گیا“۔

وہ زیور چاندی کے اوقیہ کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے امام حاکم نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے‘ ان تمام حضرات نے اسے حکم بن عبداللہ ایلی کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے‘ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے‘ امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ کیسے صحیح ہوسکتی ہے؟ جبکہ حکم بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے‘ اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے‘ اور قاسم کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے‘ اس کے ہمراہ یہ بات بھی ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

2806 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اصاب اَحَدًا قط هـم وَلَا حـزن فَـقَـالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبدك وَابْن عَبدك وَابْن أمتك ناصيتي بِيَدِك مَاض فِيْ حكمك عدل قضاؤك اَسـألك بِكُل اسْم هُوَ لَك سميت بِه نَفسك اَوْ أنزلته فِيْ كتابك اَوْ عَلمته اَحَدًا من خلقك اَوْ استأثرت بِه فِيْ علـم الْـغَيْب عنْدك اَن تجْعَل الْقُرْآن ربيع قلبِي وَنور صَدْرِي وجلاء حزني وَذَهَاب همي اِلَّا أذهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ هـمـه وأبـدله مَكَان حزنه فَرحا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَنْبَغِي لنا اَن نتعلم هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات قَالَ أجل يَنْبَغِي لمن سمعهن اَن يتعلمهن

رَوَاهُ اَحْـمـد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلـى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كلهم عَنْ اَبِيْ سَلَمَة الْجُهَنِيّ عَن الْـقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اِن سلم من اِرْسَال عبد الرَّحْمٰن عَن اَبِيه قَالَ الْحَافِظ لم يسلم وَاَبُوْ سَلمَة الْجُهَنِيّ يَاْتِيْ ذكره وروى هٰذَا الحَدِيْث الطَّبَرَانِيّ من حَـدِيْـثِ اَبِـيْ مُـوسَـى الْاَشْـعَرِيّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِيْ آخِره قَالَ قَائِل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المغبون لمن غبن هٰؤُلَاءِ الْـكَلِـمَـات قَـالَ أجل فقولوهن وعلموهن فَاِنَّهُ من قالهن وعلمهن التمَاس مَا فِيْهِنَّ أذهب اللّٰه كربه وَأطَال فرحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی کسی شخص کو کوئی پریشانی' یا غم لاحق ہو' تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں' میری پیشانی' تیرے دست قدرت میں ہے' تو نے اپنے فیصلے کو جاری رکھنا ہے' اور تیری تقدیر کا فیصلہ انصاف کے مطابق ہے' میں تیرے ہر ایک اسم کے وسیلے سے تجھ سے دعا کرتا ہوں' جس اسم کے ہمراہ' تو نے اپنی ذات کا نام مقرر کیا ہے' یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے' یا جسے تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی تعلیم دیا ہے' اور تو اس کے حوالے سے علم غیب رکھنے کی وجہ سے مجھ پر فوقیت رکھتا ہے (میں یہ دعا کرتا ہوں) کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار' میرے سینے کا نور' میرے غم کی جلاء بنادے اور میری پریشانی کو ختم کردے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کردے گا' اور اس کے غم کی جگہ اسے خوشی نصیب کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب کے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جو شخص بھی ان کے بارے میں سنتا ہے' تو اس کے مناسب یہ ہے کہ وہ انہیں سیکھ لے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابویعلیٰ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے جہنی کے حوالے سے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اگر اس میں یہ چیز نہ ہو کہ اسے عبدالرحمٰن نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس میں یہ چیز پائی جاتی ہے ابوسلمہ نامی راوی کا تذکرہ آگے چل کے آئے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے جو اس کی مانند ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص خسارے کا شکار ہوگا جو ان کلمات کے حوالے سے خسارے کا شکار ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم یہ کلمات پڑھو اور لوگوں کو ان کی تعلیم دو کیونکہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے اور ان کلمات کی تعلیم دے گا اور اس کا مقصد ان میں موجود برکت کو حاصل کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کر دے گا اور اس کی خوشی کو طویل کر دے گا''۔

2807 - وَعَنْ اَبِیْ بکرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَلِمَات المكروب اللّٰهُمَّ رحمتك اَرْجُو فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طرفَة عين وَاَصْلح لی شانی كُله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَزَاد فِیْ آخِره: لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پریشان حال شخص یہ کلمات پڑھے گا:

''اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی مجھے میری ذات کے سپرد نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو ٹھیک کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات ذکر کیے ہیں: ''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

2808 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰه لَهٗ من كل ضيق مخرجا وَمَنْ كل هم فرجا ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من رِوَايَةِ الحكم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص استغفار کو باقاعدگی سے پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر پریشانی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا اور ہر تکلیف سے نجات کا راستہ بنا دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی امام ابن ماجہ امام حاکم اور امام

بیہقی نے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے حکم بن مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2809 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قبل کل شَیْءٍ وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه یبْقى رَبنَا ویفنى کل شَیْءٍ عوفی من الْهم والحزن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو ہر شے سے پہلے تھا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہمارا پروردگار باقی رہے گا' اور ہر شے فنا ہو جائے گی''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ شخص پریشانی اور غم سے محفوظ رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2810 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ دَوَاء من تِسْعَة وَتِسْعين دَاءٍ أيسرها الْهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ بشر بن رَافع اَبِیْ الأسباط وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھتا رہے گا' تو یہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے' جن میں سے سب سے ہلکی بیماری شدید پریشانی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے بشر بن رافع ابواسباط کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2811 - وَعَنْ اَسمَاء بنت عُمَیْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا أعلمك كَلِمَات تقوليهن عِنْد الكرب اَوْ فِی الكرب اللّٰه رَبِی لَا اشرك بِهٖ شَيْئًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الدُّعَاء وَعِنْده فَلْیقل اللّٰه رَبِی لَا اشرك بِهٖ شَيْئًا ثَلَاث مَرَّات وَزَاد وَكَانَ ذٰلِكَ آخر كَلَام عمر بن عبد الْعَزِیز عِنْد الْمَوْت

❀❀ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جنہیں تم پریشانی کے وقت پڑھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' وہ کلمات یہ ہیں:)

''میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور میں کسی کو اس کا شریک نہیں قرار دیتی ہوں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

امام طبرانی نے اسے دعا میں نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آدمی کو یہ پڑھنا چاہیے:

''میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ہوں''

یہ کلمات تین مرتبہ پڑھنے چاہئیں اس روایت میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مرتے وقت آخری کلام یہی تھا۔

2812 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْد الكرب لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْعَظِيم لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه رب الْعَرْش الْعَظِيم لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه رب السَّمَوَات وَالْاَرْض وَرب الْعَرْش الْكَرِيم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ فِي الْاَوّلى لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْعلي الْحَلِيم

وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْكَرِيم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور کریم عرش کا پروردگار ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے پہلی مرتبہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بلند و برتر اور بردبار ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے اور معزز ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے اور کریم عرش کا پروردگار ہے''۔

2813 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة ذِي النُّوْن اِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بطن الْحُوت لَا اِلَه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كنت من الظَّالِمِيْن -الانبياء- فَاِنَّهُ لم يدع رجل مُسْلِم فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَزَادَ الْحَاكِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَانَت ليونس خَاصَّة أم للْمُؤْمِنين عَامَّة فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا تسمع اِلٰى قول الله عَزَّ وَجَلَّ ونجيناه من الغم وَكَذٰلِكَ ننجي الْمُؤْمِنِيْنَ – الانبياء

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا' جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور بے شک میں ظالموں میں سے تھا''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو بھی مسلمان جس بھی صورت حال میں اس دعا کو پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرلے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام حاکم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے مخصوص ہیں؟ یا مسلمانوں کے لئے عام ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا (جو اس کے بعد ہے:)

''اور ہم نے اسے غم سے نجات عطا کی اور اسی طرح' ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں''۔

2813/1 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أعلمك الْكَلِمَات الَّتِيْ تكلم بهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام حِيْن جَاوز الْبَحْر بني اِسْرَائِيل فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوا

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمد وَاِلَيْكَ المشتكى وَاَنت الْمُسْتَعَان وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلي الْعَظِيْم

قَالَ عبد الله فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' ان کلمات کی تعلیم نہ دوں' جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت پڑھا تھا' جب وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر دریا کو پار کرنے لگے تھے' ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' اور تیری طرف شکایت کی جاسکتی ہے' تجھ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ کلمات سنے ہیں' میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2814 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نَادَی الْمُنَادِی فتحت لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ واستجیب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهٖ کرب اَوْ شدّة فلیتحین الْمُنَادِی فَاِذَا کبر کبر وَاِذَا تشھد تشھد وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الْفَلاح قَالَ حَیّ علی الْفَلاح ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ رب ھٰذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة المستجاب لَھَا دَعْوَة الْحق وَکلمَة التَّقْوَی احینا عَلَیْھَا وأمتنا عَلَیْھَا وابعثنا عَلَیْھَا واجعلنا من خِیَار اَھلھَا اَحیَاء وأمواتا ثُمَّ یسْاَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاکِم من رِوَایَةِ عفیر بن معدان وَھُوَ واه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب منادی پکار کر کہے (یعنی مؤذن اذان دیتا ہے) تو اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس وقت دعا مقبول ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی پریشانی لاحق ہو' یا تکلیف لاحق ہو' تو اسے اس وقت کا خیال رکھنا چاہیے' جب منادی اعلان کرتا ہے' جب وہ تکبیر کہتا ہے' تو آدمی بھی تکبیر کہے' جب وہ کلمہ شہادت پڑھتا ہے' تو آدمی بھی کلمہ شہادت پڑھے' جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے' تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے' جب وہ حی علی الفلاح کہتا ہے' تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے' پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

"اے اللہ! اے اس مکمل اور سچی دعوت کے پروردگار! وہ دعوت جو مستجاب ہوگی' اور حق کی دعوت اس کے لئے مستجاب ہوتی ہے' اور تقویٰ کی بات مستجاب ہوتی ہے' تو ہمیں اسی پر زندہ رکھنا اور تو ہمیں اسی پر اٹھانا' اور ہمیں اس کے اہل کے بہترین افراد میں بنانا' زندہ ہونے کے عالم میں بھی' اور مرحوم ہونے کے عالم میں بھی"

اس کے بعد آدمی کو اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہیے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک "واہی" راوی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2815 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا کربنی اَمر اِلَّا تمثل لی جِبْرِیْل فَقَالَ یَا مُحَمَّد قل تو کلت علی الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد لله الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا وَلَمْ یکن لَهٗ شریك فِی الْملك وَلَمْ یکن لَهٗ ولی من الذل وَکبره تَکْبِیْرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وروی الْاَصْبَھَانِیّ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ یَعْنِیْ ابْنَ الْاَشْعَث قَالَ سَمِعت الفضیل یَقُوْلُ:

اِن رجلا علی عھد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسره الْعَدو فَاَرَادَ اَبُوْهُ اَن یفْدِیه فَاَبَوا عَلَیْهِ اِلَّا بِشَیْءٍ کثیر لم یطقه فَشکا ذٰلِكَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اکْتُبْ اِلَیْهِ فلیکثر من قَوْله تو کلت علی الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد لله الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا اِلَی آخرھَا قَالَ فَکتب بھَا الرجل اِلَی ابنه فَجعل

يَقُوْلُهَا فَغَفَلَ الْعَدو عَنْهُ فاستاق اَرْبَعِيْنَ بَعِيْرًا فَقدم وَقدم بهَا اِلٰی اَبِيه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا معضل وَتَقَدَّمَ فِیْ بَاب لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلی الْعَظِيْم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور بولے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ یہ پڑھیے:

''میں اس 'حی' ذات پر توکل کرتا ہوں' جسے موت نہیں آئے گی اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اولاد سے پاک ہے' اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے' اور نہ ہی اسے کوئی رسوا کر سکتا ہے' اور تم اس کی کبریائی کا بھرپور طریقے سے اعتراف کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اصبہانی نے ابراہیم بن اشعث کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے فضیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص تھا' جسے دشمن نے پکڑ لیا اس کے باپ نے اس کا فدیہ دینے کا ارادہ کیا' تو دشمن نے اس بات کو قبول نہیں کیا' دشمن نے بڑی رقم کی شرط عائد کی' جس کی اس کا باپ طاقت نہیں رکھتا تھا' اس نے شخص اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجو! کہ وہ کثرت کے ساتھ یہ پڑھے:

''میں اس زندہ ذات پر توکل کرتا ہوں' جسے موت نہیں آئے گی' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اولاد سے پاک ہے''۔

یہ کلمات آخر تک ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اپنے بیٹے کو یہ کلمات لکھ کے بھیجے' تو اس نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو ایک مرتبہ دشمن اس سے غافل ہو گیا' اور وہ دشمن کے چالیس اونٹ ہانک کر لے آیا وہ خود بھی آ گیا' اور انہیں بھی ساتھ لے کر اپنے باپ کے پاس آیا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ''معضل'' ہے' اس سے پہلے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم'' پڑھنے سے متعلق باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

2816 - وَعَنْ مُحَمَّد بن اِسْحَاق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَالك الْاَشْجَعِيّ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسر ابْن عَوْف فَقَالَ لَهُ أرسل اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرك اَن تكْثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ......فَذكر الحَدِيْث

❀❀ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ابن عوف کو قید کر دیا گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے پیغام بھیجو کہ اللہ کے رسول تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھو......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الْيَمين الكاذبة الْغمُوس

باب: جھوٹی قسم اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

2817 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على مَال امرء مُسْلِم بِغَيْر حَقه لَقِي الله وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان قَالَ عبد الله ثُمَّ قَرَأَ علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ:

اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بعَهْد الله وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيلا -آل عمران- اِلٰى آخر الْاٰيَة

زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَدخل الْاَشْعَث بن قيس الْكِنْدِيّ فَقَالَ مَا يُحَدثكُم اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن فَقُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن وَكَانَ بيني وَبَيْن رجل خُصُومَة فِيْ بِئْر فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاك اَوْ يَمِينه قلت اِذا يحلف وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين صَبر يقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيهَا فَاجر لَقِي الله وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان وَنزلت اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بعَهْد الله وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيلا- اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان شخص کے بارے میں ناحق طور پر قسم اٹھالے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اللہ کے نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت خرید لیتے ہیں''...... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ایک اور روایت جو اسی مضمون کی منقول ہے' اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ وہاں آگئے اور انہوں نے دریافت کیا حضرت ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہیں کیا حدیث بیان کررہے ہیں ہم نے جواب دیا یہ یہ حدیث ہے' تو انہوں نے جواب دیا حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کا اختلاف چل رہا تھا ہم نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو تم دو گواہ لے آؤ یا پھر یہ قسم اٹھالے گا میں نے عرض کی یہ قسم اٹھالے گا یہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا (کہ یہ جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیائے

جبکہ وہ شخص اس بارے میں گناہگار ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کے قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت کماتے ہیں''..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2818 - وَعَنْ وَائِل بن حجر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من حضرمَوْت وَرجل من كِنْدَة إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن هٰذَا قد غلبني على أَرْض كَانَت لابي فَقَالَ الْكِنْدِيّ هِيَ أرضي فِي يَدي أزرعها لَيْسَ لَهُ فِيهَا حق فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للحضرمي أَلَك بَيِّنَة قَالَ لَا قَالَ فلك يَمِينه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن الرجل فَاجر لَا يُبَالِيْ على مَا حلف عَلَيْهِ وَلَيْسَ يتورع عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَك مِنْهُ إِلَّا يَمِينه فَانْطَلق ليحلف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما أدبر لَئِن حلف على مَال ليأكله ظلما ليلقين الله وَهُوَ عَنْهُ معرض

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا تعلق حضرموت سے تھا اور ایک شخص جس کا تعلق کندہ سے تھا وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے اس زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے والد کی تھی کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے' اور وہ میرے قبضے میں ہے میں اس پر کھیتی باڑی کرتا ہوں اس شخص کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حضرمی سے دریافت کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے' اس نے عرض کی جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دوسرے شخص سے) فرمایا پھر تم قسم اٹھالو حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک گناہگار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ کیا حلف اٹھا رہا ہے؟ یہ کسی چیز سے نہیں بچتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مقابلے میں صرف یہی ہے کہ یہ قسم اٹھالے پھر وہ شخص حلف اٹھانے لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے کسی کے مال پر حلف اٹھایا ہو' تا کہ اسے ظلم کے طور پر کھالے' تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2819 - وَعَنِ الْأَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا من كِنْدَة وَآخر من حَضرمَوْت اخْتَصمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَرْض من الْيمن فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن أرضي اغتصبنيها أَبُوْ هٰذَا وَهِي فِيْ يَده قَالَ هَلْ لَك بَيِّنَة قَالَ لَا وَلٰكِن أحلفه وَاللّٰه مَا يعلم أَنَّهَا أرضي اغتصبنيها أَبُوْهُ فتهيأ الْكِنْدِيّ لِلْيَمِين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقتطع أحد مَالا بِيَمِين إِلَّا لَقِي الله وَهُوَ أجذم فَقَالَ الْكِنْدِيّ

هِيَ أرضه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا قَالَ من حلف على يَمِين ليقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيهَا فَاجر لَقِي اللّٰه اَجْذَم

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور حضرموت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' ان دونوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا' جو یمن میں موجود ایک زمین کے بارے میں تھا' حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میری زمین تھی' جس کو اس کے باپ نے مجھ سے غصب کے طور پر حاصل کرلیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے' اس نے عرض کی جی نہیں! لیکن میں اس پر حلف اٹھا سکتا ہوں اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ یہ میری زمین تھی' جسے اس کے باپ نے غصب کرلیا تھا' کندی شخص نے بھی قسم اٹھانے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا' تو کندی شخص نے کہا: یہ زمین اس کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا''۔

2820 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اختصم رجلَان اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَرْض اَحدهمَا من حَضرمَوْت قَالَ فَجعل يَمِين اَحدهمَا فضَجَّ الْاٰخر قَالَ اِذا يذهب بأرضى فَقَالَ اِن هُوَ اقتطعها بِيَمِينِهِ ظلما كَانَ مِمَّن لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يُزَكِّيه وَله عَذَاب اَلِيم قَالَ وورع الْاٰخر فردهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا بِنَحْوِهٖ من حَدِيْث عدى بن عميرَة اِلَّا اَنه قَالَ خَاصم رجل من كِنْدَة يُقَال لَهُ امرء الْقَيْس بن عَابس رجلا من حَضرمَوْت فَذكره وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَقد وَردت هٰذِهِ الْقِصَّة من غير مَا وَجه وَفِيمَا ذكرنَاهُ كِفَايَة

ورع بِكَسْر الرَّاء اَى تحرج من الْاِثْم وكف عَمَّا هُوَ قَاصد وَيحْتَمل اَنه بِفَتْح الرَّاء اَى جبن وَهُوَ بِمَعْنى ضمهَا اَيْضًا وَالْاَوَّل أظهر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک زمین کے بارے میں اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا ان میں سے ایک کا تعلق حضرموت سے تھا' ان دونوں میں سے ایک قسم اٹھانے لگا' تو دوسرا شخص چیخ پڑا اور بولا: ایسی صورت میں یہ میری زمین حاصل کرلے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اپنی قسم کے ذریعے اس زمین کو ظلم

کے طور پر ہتھیایا ہو' تو یہ ان افراد میں سے ایک ہوگا کہ قیامت کے دن جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا' اور اس کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو دوسرا شخص ڈر گیا اور اس نے وہ زمین واپس کردی''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ' امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' امام احمد نے اس کی مانند ایک روایت عدی بن عمیرہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کندہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مقدمہ پیش کیا' جس کا نام امرء القیس بن عابس تھا اور حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بھی پیش کیا''......اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ واقعہ اور حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

لفظ ''ورع'' میں ز پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے گناہ کی وجہ سے حرج سمجھا اور اس چیز سے رُک گیا' جو اس کا ارادہ تھا' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس میں ز پر زبر پڑھی جائے اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے بزدلی کا مظاہرہ کیا اور اس میں بھی پہلے والا مفہوم پایا جاتا ہے' تاہم پہلے والا مفہوم زیادہ واضح ہے۔

2821 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمين الْغمُوس

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَن اَعْرَابِيًا جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِر قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمين الْغمُوس قَالَ وَمَا الْيَمين الْغمُوس قَالَ الَّذِيْ يقتطع مَال امرىء مُسلم يَعْنِي بِيَمِين هُوَ فِيهَا كَاذِب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ سميت الْيَمين الكاذبة الَّتِيْ يحلفها الْإِنْسَان مُتَعَمدا يقتطع بهَا مَال امرىء مُسلم عَالما اَن الْاَمر بِخِلَاف مَا يحلف غموسا بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة لِاَنَّهَا تغمس الْحَالِف فِي الْإِثْم فِي الدُّنْيَا وَفِي النَّار فِي الْاٰخِرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے جھوٹی قسم اٹھائی جائے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں آپ ﷺ

نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے عرض کی پھر کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی قسم اٹھانا اس نے عرض کی جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قسم جس کے ذریعے آدمی کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے نبی اکرم ﷺ کی مراد ایسی قسم تھی جس میں آدمی جھوٹا ہو"

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جھوٹی قسم جس کو اٹھا کر آدمی جان بوجھ کر کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیا لیتا ہے' اور اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اصل صورت حال اس کے برخلاف ہے جو اس نے قسم اٹھائی ہے' اس کا قسم کو "غموس" کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ یہ قسم اپنے قسم اٹھانے والے کو دنیا میں گناہ میں اور آخرت میں' جہنم میں ڈبو دے گی۔

2822 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ انيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكبر الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمِين الْغَمُوس وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ لَا يحلف رجل على مثل جنَاح بعوضة اِلَّا كَانَت كيا فِيْ قلبه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِين صَبر فَاَدْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِيْ قلبه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثه: وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِين صَبر فَاَدْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِيْ قلبه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کبیرہ گناہوں میں سے ایک' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر کوئی شخص مچھر کے پر جتنی چیز کے بارے میں بھی جھوٹی قسم اٹھائے گا' تو قیامت کے دن یہ چیز اس کے دل پر داغ ہوگی"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اللہ کے نام پر قسم اٹھانے والا' جو بھی شخص جھوٹی قسم اٹھائے اور اس میں مچھر کے پر جتنی چیز داخل کردے (یعنی جھوٹی ہو) تو یہ چیز قیامت کے دن تک کے لئے اس کے دل پر نقطے کے طور پر ہو جائے گی"۔

امام ترمذی اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

"جب بھی کوئی شخص اللہ کے نام پر قسم اٹھاتے ہوئے' اس میں مچھر کے پر جتنی چیز داخل کردے' تو یہ چیز قیامت کے دن تک کے لئے اس کے دل میں نقطہ بن جائے گی"۔

2823 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا نعد من الذَّنب الَّذِیْ لَیْسَ لَهٗ کَفَّارَة الْیَمین الْغمُوس قیل وَمَا الْیَمین الْغمُوس قَالَ الرجل یقتطع بِیَمِینِهٖ مَال الرجل

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جھوٹی قسم کوایسا گناہ شمار کرتے تھے جس کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا ان سے دریافت کیا گیا: جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسی قسم جس کے ذریعے آدمی کسی شخص کا مال ہتھیا لے"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2824 - وَعَنِ الْحَارِث بن البرصاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَج بَیْنَ الْجَمْرَتَیْن وَهُوَ یَقُوْلُ من اقتطع مَال اَخِیْه بِیَمِین فاجرة فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَده مِنَ النَّار لیبلغ شاهدکم غائبکم مرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاکِم وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ اتم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: فَلْیَتَبَوَّاْ بَیْتا فِی النَّار

❀❀ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر دو جمروں کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے کسی بھائی کا مال ہتھیا لے تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے موجود لوگ غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچادیں"

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور ان کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تو اسے جہنم میں موجود اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے"۔

2825 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْیَمین الْفَاجِرَة تذْهب الْمَال اَوْ تذْهب بِالْمَالِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَادُهٗ صَحِیْح لَو صَحَّ سَمَاع اَبِیْ سَلَمَة من اَبِیه عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جھوٹی قسم مال لے جاتی ہے"۔ (یہاں راوی کو لفظ کے بارے میں شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند صحیح ہے اگر ابوسلمہ کا سماع اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

مستند طور پر ثابت ہو۔

2826 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِمَّا عصى الله بِهِ هُوَ اعجل عقابا من الْبَغى وَمَا من شَيْءٍ اطيع الله فِيْهِ اسرع ثوابًا من الصِّلَة وَالْيَمِين الْفَاجِرَة تدع الديار بَلاقع-رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے' ان میں سرکشی (یعنی زنا کے ارتکاب) سے زیادہ جلدی سزا اور کسی چیز کی نہیں ملتی' اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے' ان میں صلہ رحمی سے زیادہ جلدی' اور کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا' اور جھوٹی قسم' شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2827 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِي الله لَا يُشْرك بِهِ شَيْئًا وَأدّى زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفسه محتسبا وَسمع وأطاع فَلهُ الْجنَّة اَوْ دخل الْجنَّة وَخمس لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حق وبهت مُؤمن والفرار من الزَّحْف وَيَمِين صابرة يقتطع بهَا مَالا بِغَيْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ بَقِيَّة وَلَمْ يُصَرح بِالسَّمَاعِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اس نے اپنے مال کی زکوۃ اپنی خوشی سے' ثواب کی امید رکھتے ہوئے ادا کی ہو' اس نے (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کی ہو' تو اسے جنت نصیب ہوگی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہوگا' اور پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' کسی مومن پر الزام عائد کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے' جس نے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

2828 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين مصبورة كَاذِبَة فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَده مِنَ النَّار

2828-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأيمان والنذور' حديث: 7870سنن أبي داود' كتاب الأيمان والنذور' باب التغليظ في الأيمان الفاجرة' حديث: 2837مصنف ابن أبي شيبة' كتاب البيوع والأقضية' الرجل يحلف على اليمين الفاجرة' حديث: 21690المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 5389المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عقيف' محمد بن سيرين عن عمران عن ابن حصين' حديث: 15269

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

قَالَ الْخطابِيّ الْيَمين المصبورة هِيَ اللَّازِمَة لصَاحِبهَا من جِهَة الحكم فيصبر من اجلهَا اِلَى اَن يحبس وَهِي يَمِين الصَّبْر واصل الصَّبْر الْحَبْس وَمِنْه قَوْلهم قتل فلَان صبرا اَي حبسا على الْقَتْل وقهرا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جھوٹی قسم اٹھالیتا ہے' اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

خطابی بیان کرتے ہیں: لفظ'' یمین مصبورۃ'' سے مراد وہ قسم ہے جو حکم کے اعتبار سے اٹھانے والے پر لازم ہو جاتی ہے اور اس اعتبار سے اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہے کہ اسے روک دیتی ہے' یمین صبر بھی اسے کہتے ہیں' کیونکہ صبر کا لغوی معنیٰ روک دینا ہے' اسی سے عربوں کا یہ مقولہ ہے:''قتل فلان صبرا'' یعنی اُسے باندھ کر قتل کیا گیا اور اس پر زبردستی کی گئی۔

2829 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَة اَنه اَتَى عبد الرَّحْمٰن بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ إِزَار خز ذِيْ طاق خلق قد التبب بِهِ وَهُوَ اعمى يُقَاد قَالَ فَسلمت عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ سَمِعت اَبَاك يحدث بِحَدِيْثٍ قلت لَا اَدْرِي قَالَ سَمِعت اَبَاك يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسلم بِيَمِين كَاذِبَة كَانَت نُكْتَة سَوْدَاء فِيْ قلبه لَا يغيرها شَيْءٌ اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت کعب بن عبدالملک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کے پاس آئے جنہوں نے خز سے بنا ہوا تہبند باندھا ہوا تھا' جس کے اندر طاق موجود تھے اور وہ پرانا ہو چکا تھا' وہ نابینا تھے' انہیں ساتھ لے کر چلا جاتا تھا' راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ نے اپنے والد کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' پھر راوی نے بیان کیا: میں نے آپ کے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیا لے' تو یہ چیز اس کے دل میں سیاہ نقطہ بن جائے گی قیامت کے دن تک اسے کوئی چیز ختم نہیں کر سکے گی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2830 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه جلّ ذكره أذن لي اَن احدث عَن ديك قد فرقت رِجْلَاهُ الْاَرْض وعنقه مثنى تَحت الْعَرْش وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَك مَا اعظمك رَبنَا فَيرد عَلَيْهِ مَا علم ذٰلِكَ من حلف بِي كَاذِبًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس مرغ کے بارے میں بتاؤں جس کی دونوں ٹانگیں پوری زمین پر پھیلی ہوئی ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے' اور وہ یہ پڑھتا ہے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے ہمارے پروردگار تو کتنا عظیم ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے' یہ بات وہ شخص نہیں جانتا' جو میرے نام پر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2831 - وَعَنْ جَابر بن عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسْلِم بِيَمِينِهِ حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّة وَاوجب لَهُ النَّار قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِن كَانَ شَيْئًا يَسِيرا قَالَ وَإِن كَانَ سواكا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیالے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کردے گا' اور اس کے لئے جہنم کو واجب کردے گا عرض کی گئی: یارسول اللہ! خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ مسواک ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2832 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ إِيَاس بن ثَعْلَبَة الْحَارِثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتطع حق امرىء مُسْلِم بِيَمِينِهِ فَقَدْ اوجب لَهُ النَّار وَحرم عَلَيْهِ الْجَنَّة قَالُوْا وَإِن كَانَ شَيْئًا يَسِيرا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَإِن كَانَ قَضِيبًا من اَرَاك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ مَالك إِلَّا انه كرر وَإِن كَانَ قَضِيبًا من اَرَاك ثَلَاثًا

حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق ہتھیالے اس کے لئے جہنم واجب ہوجاتی ہے' اور اس کے لئے جنت حرام ہوجاتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام مالک نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل

کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ خواہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو یہ کلمات آپ ﷺ نے تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ارشاد فرمائے۔

2833 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یحلف عِنْد هٰذَا الْمِنْبَر عبد وَلَا امة علی یَمِین آثمة وَلَوْ علی سواك رطب اِلَّا وَجَبت لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس منبر کے پاس جو بھی بندہ یا کنیز جھوٹی قسم اُٹھائیں خواہ وہ ایک تر مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو تو اس شخص کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2834 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حلف علی یَمِین آثمة عِنْد قَبْرِی هٰذَا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَده مِنَ النَّار وَلَوْ علی سواك اَخْضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه لم یذکر السِّوَاك

قَالَ الْحَافِظ كَانَت الْیَمین علی عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْد الْمِنْبَر ذکر ذٰلِكَ اَبُوْ عبید والخطابی وَاسْتشْهدَ بِحَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْمُتَقَدّم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری اس قبر کے پاس جھوٹی قسم اُٹھائے گا اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے خواہ وہ قسم کسی سرسبز مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور انہوں نے مسواک کا ذکر نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں منبر کے پاس قسم اٹھائی جاتی تھی یہ بات ابوزبیر اور خطابی نے نقل کی ہے اور اس کی تائید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث سے ہوتی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2835 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه اَیْضًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسم اُٹھانے سے یا تو حانث ہونا پڑتا ہے یا ندامت کا شکار ہونا پڑتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2836 - وَعَنْ جُبَيْرِ بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه افتدى يَمِينه بِعشْرَة آلاف ثُمَّ قَالَ وَرب الْكَعْبَة لَو حلفت حلفت صَادِقا وَانَّمَا هُوَ شَيْءٍ افتديت بِهِ يَمِينِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

وروى فِيْهِ اَيْضًا عَن الْاَشْعَث بن قيس رَضِي الله قَالَ اشْتريت يَمِينِي مرّة بسبْعين الفا

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے قسم کے فدیے میں دس ہزار (درہم یا دینار) دیے تھے اور پھر یہ فرمایا تھا: رب کعبہ کی قسم! اگر میں حلف اٹھاؤں گا' تو حلف اُٹھانے میں سچا ہوؤں گا' یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے میں نے اپنی قسم کا فدیہ دیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس بارے میں یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ اپنی قسم ستر ہزار کے عوض میں خریدی تھی''۔

11 - التَّرْهِيب من الرِّبَا

باب: سود کے بارے میں ترہیبی روایات

2837 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِيْ حرم الله اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولي يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

الموبقات المهلكات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا' جادو کرنا' کسی ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' غافل پاکدامن مومن خواتین پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الموبقات'' سے مراد ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں۔

2838 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ

اتیانی فاخرجانی اِلٰی اَرْض مُقَدَّسَة فَانطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا علی نھر من دم فِیْہِ رجل قَائِم وَعَلٰی شط النَّھر رجل بَیْن یَدَیْہِ حِجَارَۃ فَاقبل الرجل الَّذِیْ فِی النَّھر فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخرج رمی الرجل بحجر فِیْ فِیْہِ فرده حَیْثُ کَانَ فَجعل کلما جَاءَ لیخرج رمی فِیْ فِیْہِ بحجر فیرجع کَمَا کَانَ فَقُلْتُ مَا ھٰذَا الَّذِیْ رَاَیْتہ فِی النَّھر قَالَ آکل الرِّبَا

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ ھٰکَذَا فِی الْبُیُوْع مُخْتَصِرًا وَتَقَدَّمَ فِیْ ترک الصَّلَاۃ مطولا

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات میں نے دیکھا دو افراد میرے پاس آئے اور مجھے لے کر مقدس سرزمین کی طرف چلے گئے ہم چلتے ہوئے جارہے تھے یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے پاس آئے جو خون کی نہر تھی اور اس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے نہر میں موجود شخص آتا تھا جب وہ نکلنے لگتا تھا تو دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا تو وہ واپس وہاں پہنچ جاتا تھا' جہاں پہلے تھا' وہ جب بھی آکر نکلنے کی کوشش کرتا تھا' تو اس کے منہ میں پتھر ڈال دیا جاتا تھا' تو وہ واپس چلا جاتا تھا' جہاں پہلے ہوتا تھا میں نے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے؟ جسے میں نہر میں دیکھ رہا ہوں' تو فرشتوں نے جواب دیا: یہ سود کھانے والا شخص تھا''

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح خرید وفروخت کے متعلق باب میں' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں' طویل روایت کے طور پر گزر چکی ہے۔

2839 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکل الرِّبَا ومؤکلہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ کلھم من رِوَایَۃِ عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِیْہِ وَلَمْ یسمع مِنْہُ وَزَادُوا فِیْہِ وشاھدیہ وکاتبہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' اور ان حضرات نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور اس (کے گواہوں اور اسے) لکھنے والے پر بھی لعنت کی ہے''۔

2840 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آکل الرِّبَا ومؤکلہ وکاتبہ وشاھدیہ وَقَالَ ھم سَوَاء

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرہ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اسے نوٹ کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے: یہ سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ روایت امام مسلم نے اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2841 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هجرته

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ عَمْرو بن اَبِىْ شيبَة وَلَا بَاس بِه فِى المتابعات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سب سے پہلا اللہ کے ساتھ کسی شریک ٹھہرانا ہے (اس کے بعد یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' اور ہجرت کرنے کے بعد اپنے علاقے میں واپس چلے جانا''

یہ روایت امام بزار نے' عمرو بن ابوشیبہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور متابعات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2842 - وَعَنْ عون بن اَبِىْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواشمة والمستوشمة وآكل الرِّبَا وموكله وَنهى عَن ثمن الْكَلْب وَكسب الْبَغي وَلعن المصورين

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ وَاسم اَبِىْ جُحَيْفَةَ وهب بن عبد اللّٰه السوَائِى

❀❀ عون بن ابوجحیفہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورت' سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے' آپ ﷺ نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے' اور آپ ﷺ نے تصویر بنانے والوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

2843 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه وكاتباه اِذا علمُوا بِهِ والواشمة والمستوشمة لِلْحسنِ ولاوى الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًّا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد فِىْ آخِره: يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا ابْن خُزَيْمَة فَاِنَّهُ رَوَاهُ عَن مَسْرُوق عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا' اسے کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ' اور اسے نوٹ کرنے والا' جبکہ انہیں' اس کا علم ہو' اور جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورت' جو خوبصورتی کے لئے ایسا کرتی ہیں' اور صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا شخص' اور ہجرت کرنے کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی' ان سب پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی لعنت کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''قیامت کے دن''

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے صرف امام ابن خزیمہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ انہوں نے اسے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2844 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على اللّٰه اَن لَا يدخلهم الْجَنَّةَ وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن اِبْرَاهِيْمَ بن خثيم بن عرَاك وَهُوَ واه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور اپنی نعمتوں کا ذائقہ انہیں نہ چکھائے' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' سود کھانے والا شخص' یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا شخص' اور اپنے ماں باپ کا نافرمان''

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے' اس کے والد کے حوالے سے' اس کے دادا کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2845 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا ثَلَاث وَسَبْعُوْنَ بَابا اَيسرها مثل اَن ينْكح الرجل امه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم ثُمَّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِيْح والمتن مُنكر بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَلَا اعلمهُ اِلَّا وهما وَكَاَنَّهُ دخل لبَعض رُوَاته اِسْنَاد فِىْ اِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سود کے تہتر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرلے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے اور پھر یہ فرمایا ہے: یہ سند صحیح ہے لیکن اس کا متن اس سند کے حوالے سے منکر ہے میرے علم کے مطابق یہ وہم کا نتیجہ ہے گویا کہ انہوں نے ایک سند کے راوی دوسری سند میں داخل کر دیے ہیں۔

2846 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا بضع وَسَبْعُوْنَ بَابا والشرك مثل ذٰلك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح بِاخْتِصَار والشرك مثل ذٰلك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں' اور شرک بھی اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن ماجہ کے نزدیک یہ روایت صحیح سند کے ساتھ اختصار کے ساتھ منقول ہے: ''شرک بھی اس کی مانند ہے''۔

2847 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابا أدناها كَالَّذِي يَقع على أمه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ ثُمَّ قَالَ غَرِيْبٌ بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَاِنَّمَا يعرف بِعَبْد اللّٰه بن زِيَاد عَن عِكْرِمَة يَعْنِيْ ابْن عمار قَالَ وَعبد اللّٰه بن زِيَاد هٰذَا مُنكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کے ستر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے غریب ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن زیاد کے حوالے سے' عکرمہ بن عمار کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن زیاد نامی یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

2848 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّرْهَم يُصِيبهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه من ثَلَاثَة وَثَلَاثِيْن زنْيَة يزنيها فِي الْاِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ عَن عبد اللّٰه وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَغوِيّ وَغَيْرِهِمَا مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه وَهُوَ الصَّحِيْح وَلَفظ الْمَوْقُوْف فِيْ اَحَد طرقه

قَالَ عبد اللّٰه الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ حوبا أصغرها حوبا كمن اَتٰى أمه فِي الْاِسْلَام وَدِرْهَم من الرِّبَا اَشد من بضع وَثَلَاثِيْنَ زنية قَالَ وَيَاْذَن اللّٰه بِالْقِيَامِ للبر والفاجر يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا آكل الرِّبَا فَاِنَّهٗ لَا يَقُوْمُ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

الَّذِیْ یتخبطه الشَّیْطَان من الْمس

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ ایک درہم' جس کو آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (اس شخص کے) مسلمان ہونے کے باوجود 33 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عطاء خراسانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ عطاء خراسانی نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام بغوی اور دیگر حضرات نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہی درست ہے' اور ''موقوف'' روایت کے الفاظ' جو اس کے مختلف حوالوں میں سے ایک میں منقول ہیں' وہ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سود کے بہتر گناہ ہیں' جن میں سب سے چھوٹا گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرے' اور سود کا ایک درہم' تیس سے زیادہ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیک اور گنہگار شخص کو کھڑا ہونے کا حکم دے گا' البتہ سود کھانے والے کا معاملہ مختلف ہے' وہ یوں کھڑا ہوگا' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان چھو کر مخبوط الحواس بنا دیتا ہے''۔

2849 - وروی اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَن کَعْب الْاَحْبَار قَالَ لِاَن ازنی ثَلَاثًا وَثَلَاثِیْنَ زنیة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن آکل دِرْهَم رِبًّا یعلم الله اَنِّیْ اکلته حِیْن اکلته رِبًّا

❀❀ امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ کعب بن احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں 33 مرتبہ زنا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں سود کا ایک درہم کھالوں' اور جب میں اس سود کو کھا رہا ہوں' تو اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہو کہ میں یہ کھا رہا ہوں''۔

2850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَة غسیل الْمَلَائِکَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَم رِبًّا یَاْکُلهُ الرجل وَهُوَ یعلم اَشد من سِتَّة وَثَلَاثِیْنَ زنیة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح

قَالَ الْحَافِظ حَنْظَلَة وَالِد عبد الله لقب بغسیل الْمَلَائِکَة لِاَنَّهٗ کَانَ یَوْم اُحد جنبا وَقد غسل اَحَد شقی رَاسه فَلَمَّا سمع الهیعة خرج فاستشهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لقد رَاَیْت الْمَلَائِکَة تغسله

❀❀ حضرت عبداللہ بن حنظلہ (وہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کا ایک درہم جسے آدمی کھاتا ہے' اور وہ اس کا علم بھی رکھتا ہو' وہ ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت حنظلہ ﷺ جو عبداللہ کے والد ہیں' ان کا لقب ''غسیل ملائکہ'' ہے' کیونکہ غزوۂ احد کے موقع پر وہ جنابت کی حالت میں شہید ہوگئے تھے' ابھی انہوں نے اپنے سر کا ایک حصہ دھویا تھا کہ اسی دوران جنگ کے لئے نکلنے کی آواز سنائی دی' تو وہ نکل کھڑے ہوئے اور جام شہادت نوش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے فرشتوں کو اسے غسل دیتے ہوئے دیکھا ہے''۔

2851 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر اَمر الرِّبَا وَعظم شَأْنه وَقَالَ اِن الدِّرْهَم يُصِيبهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه فِى الْخَطِيئَة من سِتّ وَثَلَاثِينَ زنية يزنيها الرجل وَإِن أربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسلم

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا فِىْ كتاب ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِىّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا معاملہ ذکر کیا' اور اس کے بڑے ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ ایک درہم' جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہونے کے حوالے سے' 36 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے' اور سب سے بڑا سودی جرم یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''ذم الغیبۃ'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

2852 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَعَان ظَالِما بباطل ليدحض بِهِ حَقًّا فَقَدْ برىء من ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله وَمَنْ أكل درهما من رِبًا فَهُوَ مثل ثَلَاثَة وَثَلَاثِينَ زنية وَمَنْ نبت لَحْمه من سحت فَالنَّار اَوْلَى بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط وَالْبَيْهَقِىّ لم يذكر من اَعَان ظَالِما وَقَالَ إِن الرِّبَا نَيف وَسَبْعُوْنَ بَابا أهونهن بَابا مثل من اَتَى أمه فِى الْإِسْلَام وَدِرْهَم من رِبًا اَشد من خمس وَثَلَاثِينَ زنية......الحَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باطل طور پر کسی ظالم کی مدد کرے تاکہ اس کے ذریعے حق کو پرے کردے تو وہ اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے لاتعلق ہوجاتا ہے' اور جو شخص سود کا ایک درہم کھاتا ہے' تو یہ 33 مرتبہ زنا کرنے کی مانند ہے' اور جس شخص کے گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو' تو آگ اس کی زیادہ مستحق ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے:

''جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے''۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں' جن میں سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے

باوجود اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سود کا ایک درہم 35 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے''۔۔۔۔۔الحدیث۔

2853 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناها مثل اِتْيَان الرجل امه وَاِن أربى الرِّبَا استطالة الرجل فِيْ عرض آخِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَة عمر بن رَاشد وَقد وثق

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کے بہتر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

2854 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا أيسرها اَن ينْكح الرجل أمه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ معشر وَقد وثق عَنْ سَعِيْدِ المَقْبُرِي عَنْهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا عَن عبد اللّٰه بن سعيد وَهُوَ واه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَتَقَدَّمَ بِنَحْوِهِ

الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتحهَا هُوَ الْإِثْم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کے ستر گناہ ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرلے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابومعشر کے حوالے سے نقل کیا ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اس کے حوالے سے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے امام ابن ابودنیا سے اسے ابوسعید کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے' یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اس کی مانند روایت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ''الحوب'' میں 'ح' پر پیش ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد گناہ ہے۔

2855 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن تشترى الثَّمَرَة حَتّٰى تطعم وَقَالَ اِذا ظهر الزِّنَا والربا فِيْ قَرْيَة فَقَدْ أحلُّوا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم پھل خرید و جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جاتے ہیں' تو وہ لوگ اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کردیتے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2856 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ذکر حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْہِ مَا ظھر فِیْ قوم الزِّنَا والربا اِلَّا احلُّوا بِاَنْفُسِھِمْ عَذَاب الله

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی:

''جب کسی قوم میں زنا اور سود پھیل جاتے ہیں تو وہ اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2857 - وَعَنْ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من قوم یظْھر فیھم الرِّبَا اِلَّا أخذُوا بِالسنةِ وَمَا من قوم یظْھر فیھم الرشا اِلَّا أخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِیْہِ نظر

السّنة الْعَام المقحط سَوَاء نزل فِیْہِ غیث اَوْ لم ینزل

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی قوم میں سود پھیل جاتا ہے تو قحط سالی کے ذریعے ان کی پکڑ کی جاتی ہے اور جس بھی قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے تو رعب کے ذریعے ان کی پکڑ کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے خواہ اس سال کے دوران بارش ہوئی ہو یا بارش نہ ہوئی ہو۔

2858 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْت لَیْلَةَ أسرِی بِی لما انتھینا اِلَی السَّمَاء السَّابِعَة فَنظرت فَوقِی فَاِذَا اَنا برعد وبروق وصواعق قَالَ فَأتیت علی قوم بطونھم کالبیوت فِیْھَا الْحَیَّات تری من خَارج بطونھم قُلْتُ یَا جِبْرِیْل من ھؤُلَاءِ قَالَ ھؤُلَاءِ اَکلَة الرِّبَا

رَوَاہُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیل وَابْنُ مَاجَۃَ مُخْتَصِرًا والأصبھانی کلھم من رِوَایَةِ عَلیّ بن زید عَنْ اَبِیْ الصَّلْت عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اپنے اوپر دیکھا تو وہاں مجھے گرج چمک اور بجلی نظر آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے جن میں سانپ تھے اور وہ ان کے پیٹ سے باہر نکلتے ہوئے نظر آتے تھے میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے

بتایا: یہ سود کھانے والے لوگ ہیں''

یہ روایت امام احمد نے طویل حدیث میں نقل کی ہے اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے علی بن زید کے حوالے سے ابوصلت کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2859 - وروی الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا من طَرِیْق اَبِیْ هَارُوْن الْعَبْدی واسمه عمَارَة بن جُوَیْن وَهُوَ واه عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِهِ اِلَی السَّمَاء نظر فِیْ سَمَاء الدُّنْیَا فَاِذَا رجال بطونهم کامثال الْبُیُوت الْعِظَام قد مَالَتْ بطونهم وهم منضدون علی سابلة آل فِرْعَوْن یوقفون علی النَّار کل غَدَاة وعشی یَقُوْلُوْنَ رَبنَا لَا تقم السَّاعَة اَبَدًا قُلْتُ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ اَکَلَة الرِّبَا من أمتك لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یتخبطه الشَّیْطَان من الْمس

قَالَ الْاَصْبَهَانِیّ قَوْلِهِ منضدون اَی طرح بَعْضُهُمْ علی بعض والسابلة الْمَارَّة اَی یتوطؤهم آل فِرْعَوْن الَّذِیْنَ یعرضون علی النَّار کل غَدَاة وعشی - انْتهی

❀❀ اصبہانی نے یہ روایت ابوہارون عبدی کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام عمارہ بن جوین ہے اور وہ ایک ''واہی'' راوی ہے یہ اس کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

''جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان کی طرف لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا میں دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ تھے جن کے پیٹ بڑے گھروں کی مانند تھے اور ان کے پیٹ لٹکے ہوئے تھے اور آل فرعون کے گزرنے کی جگہ سے وہ دوسرے کو پرے کرتے پھرتے تھے صبح وشام ان کے سامنے آگ پیش کی جاتی تھی اور وہ یہ کہتے تھے: اے ہمارے پروردگار! تو قیامت کبھی قائم نہ کرنا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں یہ ایسے کھڑے ہوتے ہیں جیسے شیطان نے انہیں چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

متن کے الفاظ ''منضدون'' یعنی وہ ایک دوسرے کو پرے کرتے تھے لفظ ''السابلة'' سے مراد گزرنے والا ہے یعنی وہ انہیں روندرہے تھے وہ آل فرعون جن پر صبح وشام آگ پیش کی جاتی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2860 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ یَدی السَّاعَة یظْهر الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت سے پہلے سود زنا اور شراب پھیل جائیں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2861 - وَعَنِ الْقَاسِم بن عبد الْوَاحِد الوراق قَالَ رَاَيْت عبد الله بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا فِی السُّوق فِی الصیارفة فَقَالَ يَا معشر الصيارفة اَبْشِرُوا قَالُوْا بشرك الله بِالْجنَّةِ بِمَ تبشرنا يَا اَبَا مُحَمَّد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوا بالنَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالواحد وراق بیان کرتے ہیں: میں نے بیع صرف کرنے والوں کے بازار میں' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے فرمایا: اے بیع صرف کرنے والوں کے گروہ! تم لوگ خبر حاصل کرو' ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کی خوشخبری نصیب کرے' اے ابومحمد! آپ ہمیں کس چیز کی خبر بتا رہے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''تم لوگ جہنم کی خبر حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2862 - وَرُوِیَ عَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاك والذُّنُوب الَّتِیْ لَا تغْفر الْغلُول فَمَنْ غل شَيْئًا اُتِیَ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة وآكل الرِّبَا فَمَنْ اَكل الرِّبَا بعث يَوْم الْقِيَامَة مَجْنُونا يتخبط ثُمَّ قَرَاَ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِیْ يتخبطه الشَّيْطَان من الْمس البَقَرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی من حَدِيْث انس وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ آكل الرِّبَا يَوْم الْقِيَامَة مخبلا يجر شقيه ثُمَّ قَرَاَ لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِیْ يتخبطه الشَّيْطَان من الْمس

قَالَ الْاَصْبَهَانِیّ المخبل الْمَجْنُون

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ گناہوں سے بچ کے رہو! وہ گناہ جن کی مغفرت نہیں ہوگی' ایک خیانت کرنا ہے' جو شخص کوئی بھی خیانت کرے گا' وہ اسے ساتھ لے کر قیامت کے دن آئے گا' ایک سود کھانا ہے' جو شخص سود کھائے گا' تو اسے قیامت کے دن پاگل اور مخبوط الحواس کے طور پر اٹھایا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ سود کھاتے ہیں' وہ یوں کھڑے ہوں گے' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور اصبہانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن' سود کھانے والا شخص آئے گا تو وہ مخبوط الحواس ہوگا' اور اپنے ایک پہلو کو گھسیٹ رہا ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ یوں کھڑے ہوں گے' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

اصبہانی بیان کرتے ہیں: لفظ ''المخبل'' سے مراد مجنوں (پاگل) ہے۔

2863 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحد اَكثر من

الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَة امره اِلٰى قِلَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَفِيْ لفظ لَهُ قَالَ: الرِّبَا وَان كثر فَإِن عاقبته اِلٰى قل -وَقَالَ فِيْهِ اَيْضًا صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص زیادہ سود لے گا' اس کا انجام کمی کی طرف ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ان کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں' آپ نے فرمایا:

''سود زیادہ ہی کیوں نہ ہو' اس کا انجام تھوڑا ہونا ہی ہے''۔

امام حاکم نے اس روایت کے بارے میں یہ بھی کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2864 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَن على النَّاس زَمَان لَا يبْقى مِنْهُم اَحَد اِلَّا آكل الرِّبَا فَمَنْ لم يَأْكُلهُ اَصَابَهُ من غباره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحسن عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه وَالْجُمْهُور على اَنه لم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا' جب ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں بچے گا' مگر یہ کہ وہ سود کھاتا ہوگا' اور جو شخص سود نہیں کھاتا ہوگا' تو اس تک سود کا غبار ضرور پہنچے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور حسن بصری کے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2865 - وَرُوِيَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ ليبيتن أنَاس من أمتِيْ على أشر وبطر وَلعب وَلَهو فيصبحوا قردة وَخنَازِير باستحلالهم الْمَحَارِم واتخاذهم الْقَيْنَات وشربهم الْخمر وباكلهم الرِّبَا ولبسهم الْحَرِيْر

2864-السنن للنسائي' كتاب البيوع' باب اجتناب الشبهات في الكسب' حديث: 4403السنن الكبرى للنسائي' كتاب البيوع' باب اجتناب الشبهات في الكسب' حديث: 5861المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير' حديث: 2103سنن أبي داود' كتاب البيوع' باب في اجتناب الشبهات' حديث: 2910سنن ابن ماجه' كتاب التجارات' باب التغليظ في الربا' حديث: 2275السنن الكبرى للبيهقي' كتاب البيوع' جماع أبواب الربا' باب ما جاء من التشديد في تحريم الربا' حديث: 9830مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10203مسند أبي يعلى الموصلي' الحسن' حديث: 6102

رَوَاهُ عبد الله ابْن الإمَام أحْمد فِي زوائده

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میری امت کے کچھ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ وہ رات کو گناہ وخرابی اور لہو ولعب میں مشغول رہیں گے اور اگلے دن صبح وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل ہو چکے ہوں گے' کیونکہ انہوں نے حرام چیزوں کو حلال سمجھا ہوگا' اور عورتوں کا گانا سنتے رہے ہوں گے شراب پیتے رہے ہوں گے اور ریشم پہنتے رہے ہوں گے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے۔

2866 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْأمة عَلى طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصيبنهم خسف وَقذف حَتّٰى يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة بِبني فلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فلَان ولترسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا أرْسلت على قوم لوط على قبائل فِيهَا وَعَلٰى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرّيح الْعَقِيم الَّتِيْ اَهْلكت عادا على قبائل فِيهَا وَعَلٰى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وأكلهم الرِّبَا وَقَطِيْعَة الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ أحْمد مُخْتَصرًا وَاللَّفْظ لَهُ

الْقَيْنَات جمع قينة وَهِي الْمُغنيَة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کے کچھ لوگ کھاتے پیتے ہوئے' لہو ولعب میں رات گزاریں گے' اور اگلے دن صبح یہ ہوگا کہ انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنادیا گیا ہوگا' اور وہ زمین میں دھنسادیے جائیں گے' اور ان پر پتھر مارے جائیں گے' یہاں تک کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یہ کہیں گے: گزشتہ رات فلاں لوگوں کو زمین میں دھنسادیا گیا' گزشتہ رات فلاں محلے کو زمین میں دھنسادیا گیا' ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے' جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے' یہ مختلف قبائل سے اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں گے' ان پر وہ تیز ہوا بھیجی جائے گی' جس نے قوم عاد کو ہلاکت کا شکار کردیا تھا' یہ مختلف قبائل اور مختلف محلوں میں بھیجی جائے گی' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے ریشم پہنیں گے' گانے والی عورتوں کو رکھیں گے سود کھائیں گے' قطع رحمی کریں گے'' - ایک خصلت راوی کو بھول گئی تھی

یہ روایت امام احمد نے مختصر طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''القینات'' لفظ ''قینة'' کی جمع ہے' اس سے مراد گانے والی عورت ہے۔

12 - التَّرْهِيب من غصب الْاَرْض وَغَيْرِهَا

زمین یا کوئی اور چیز غصب کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2867 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم قيد شبر من الْاَرْض طوقه من سبع اَرْضين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص بالشت بھر زمین ظلم کے طور پر حاصل کرے گا اس کے گلے میں سات زمینوں (کے وزن جتنا) طوق ڈالا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2868 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اَخذ من الْاَرْض شبْرًا بِغَيْر حَقه طوقه من سبع اَرْضين

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيح وَمُسْلِم اِلَّا انه قَالَ لَا يَاْخُذ اَحَد شبْرًا من الْاَرْض بِغَيْر حَقه اِلَّا طوقه اللّٰه اِلٰى سبع اَرْضين يَوْم الْقِيَامَة

قَوْله طوقه من سبع اَرْضين قِيلَ اَرَادَ طوق التَّكْلِيف لَا طوق التَّقْلِيد وَهُوَ اَن يطوق حملهَا يَوْم الْقِيَامَة وَقِيلَ اِنَّهُ اَرَادَ انه يخسف بِهِ الارض فتصير الْبقْعَة الْمَغْصُوبَة فِيْ عُنُقه كالطوق

قَالَ الْبَغَوِيّ وَهٰذَا اصح ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ عَن سَالم عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ من الْاَرْض شبْرًا بِغَيْر حَقه خسف بِهِ يَوْم الْقِيَامَة اِلٰى سبع اَرْضين

وَهٰذَا الحَدِيْثِ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ناحق طور پر ایک بالشت زمین حاصل کرے گا اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص زمین کا ایک بالشت ناحق طور پر حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق ڈالے گا''۔

متن کے یہ الفاظ ''سات زمینوں کا طوق ڈالے گا'' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو اتنی تکلیف پہنچائی جائے گی یہ مراد نہیں کہ گلے میں طوق ہی ڈالا جائے گا' اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ قیامت کے دن وہ اتنے وزن کو اٹھائے گا ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا' اور وہ حصہ جو اس نے غصب کیا تھا وہ اس کی گردن میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

امام بغوی فرماتے ہیں: یہ زیادہ درست ہے پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص زمین کا ایک بالشت ناحق طور پر حاصل کرے گا اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا''

یہ حدیث امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2869 - وَعَنْ یعلی بن مرّۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل ظلم شبْرًا من الْاَرْض کلفه اللہ عَزَّ وَجَلَّ اَن یحفرہ حَتّٰی یبلغ بِہٖ سبع اَرْضین ثُمَّ یطوقه یَوْم الْقِیَامَۃ حَتّٰی یقْضِی بَیْنَ النَّاس

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَخذ اَرْضًا بِغَیْر حَقّھَا کلف اَن یحمل ترابھا اِلَی الْمَحْشَر وَفِیْ رِوَایَۃٍ للطبرانی فِی الْکَبِیْر من ظلم من الْاَرْض شبْرًا کلف اَن یحفرہ حَتّٰی یبلغ الْمَاء ثُمَّ یحملهُ اِلَی الْمَحْشَر

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظلم کے طور پر زمین کا ایک بالشت حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ اس کو کھودے اور وہاں تک کھودے' جب تک سات زمینیں پوری نہیں ہو جاتی ہیں اور پھر قیامت کے دن اسے طوق پہنا دے گا' ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام احمد اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر زمین حاصل کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اُٹھا کر میدان محشر تک لے کے جائے''

معجم کبیر میں طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر حاصل کرے گا' اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی اتنی دیر تک کھدائی کرتا رہے' جب تک پانی تک نہیں پہنچ جاتا' اور پھر وہ اس (کھودی ہوئی مٹی) کو اُٹھا کر میدان محشر تک لے کے جائے''۔

2870 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَخذ شَیْئًا من الْاَرْض بِغَیْر حلّه طوقه من سبع اَرْضین لَا یقبل مِنْہُ صرف وَلَا عدل

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃِ حَمْزَۃ بن اَبِیْ مُحَمَّد

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناجائز طور پر تھوڑی سی زمین حاصل کرے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا' اور اس کی کوئی فرض یا نفل

عبادت قبول نہیں ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے حمزہ بن ابومحمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2871 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ای الظُّلم اظلم فَقَالَ ذِرَاع من الْاَرْض ینتقصها الْمَرْء الْمُسْلِم من حق اَخِیْه فَلَیْسَ حَصَاة من الْاَرْض یَاْخُذهَا اِلَّا طوقها یَوْم الْقِیَامَة اِلٰی قَعْر الْاَرْض وَلَا یعلم قعرها اِلَّا اللّٰه الَّذِیْ خلقهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا ظلم سب سے زیادہ بڑا ظلم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین کی پیمائش میں کمی کردینا' جس کے ذریعے کوئی مسلمان اپنے بھائی کے حق کو دبالے' روئے زمین میں سے جتنی کنکریاں بھی وہ حاصل کرے گا' تو جہاں تک زمین کا گڑھا ہے (یعنی جہاں تک پانی نہیں نکل آتا) قیامت کے دن وہاں تک اسے طوق کے طور پر پہنا دیا جائے گا' اور زمین کی گہرائی کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2872 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أعظم الْغُلُول عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ذِرَاع من الْاَرْض تَجِدُوْنَ الرجلَیْن جارین فِی الْاَرْض اَوْ فِی الدَّار فیقتطع اَحدهمَا من حَظّ صَاحبه ذِرَاعا اِذا اقتطعه طوقه من سبع اَرَضین

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ زمین کی پیمائش میں (کمی کی جائے) تم دو آدمیوں کو پاؤ گے وہ ایک زمین میں' ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک محلے میں ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں گے اور پھر ان میں سے ایک شخص' دوسرے کے حصے میں سے ایک بالشت ہتھیالے گا' جب وہ اسے ہتھیالے گا' تو پھر اسے سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) پہنایا جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے یہ بات معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2873 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من غصب رجلا اَرْضًا ظلما لَقِیَ اللّٰه وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ یحیی بن عبد الحمید الْحمانِی

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص' کسی کی زمین ظلم کے طور پر غصب کرلے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر

غضبناک ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2874 - وَعَنْ الحكم بن الْحَارِث السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ من طَرِيْق الْمُسْلِمِيْن شبْرًا جَاءَ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة يحملهُ من سبع اَرْضين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير من رِوَايَة مُحَمَّد بن عقبَة السدُوسِي

❀❀ حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت (ناجائز طور پر) حاصل کرلے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے سات زمینیں اٹھائی ہوئی ہوں گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' محمد بن عقبہ سدوسی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2875 - وَعَنْ اَبِيْ حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يَاْخُذ عَصا بِغَيْر طيب نفس مِنْهُ قَالَ ذٰلِكَ لشدَّة مَا حرم اللّٰه من مَال الْمُسْلِم على الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الظُّلم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے شخص کی مرضی کے بغیر اس کا عصا بھی حاصل کرے''

راوی بیان کرتے ہیں: یہ اس چیز کی شدت کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لئے' دوسرے مسلمان کے مال کو حرام قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو یہ آگے چل کر ظلم سے متعلق باب میں آئے گی۔

13 - التَّرْهِيب من الْبناء فَوق الْحَاجة تفاخرا وتكاثرا

باب: فخر کے اظہار اور کثرت کے اظہار کیلئے' ضرورت سے زیادہ تعمیر کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2876 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم اِذْ طلع علينا رجل شَدِيْد بَيَاض الثِّيَاب شَدِيْد سَواد الشّعْر لَا يرى عَلَيْهِ اَثر السّفر وَلَا يعرفهُ منا اَحد حَتّٰى جلس اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسند رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوضع كفيه على فَخذيهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّد اَخبرنِيْ عَن الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت اِن اسْتَطَعْت اِلَيْهِ سَبِيْلا قَالَ

صدقت فعجبنا لہ يسأله ويصدقه قَالَ فَاَخْبِرنِىْ عَنِ الْإِيمَان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰهِ وَمَلَائِكته وَكتبه وَرُسُله وَالْيَوْم الْاٰخـر وتـؤمن بِالْقدرِ خَيره وشره فَقَالَ صدقت قَالَ فَاَخْبِرنِىْ عَنِ الْإِحْسَان قَالَ اَن تعبد اللّٰه كَاَنَّك تَرَاهُ فَإِن لـم تـكـن تَرَاهُ فَإِنَّهُ يراك قَالَ فَاَخْبِرنِىْ عَنِ السَّاعَة قَالَ مَا المسؤول عَنهَا بِاَعْلَم من السَّائِل قَالَ فَاَخْبِرنِىْ عَنْ اَمـاراتهـا قَالَ اَن تَلد الْاَمة ربتها وَاَن ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشَّاء يتطاولون فِي الْبُنيان قَالَ ثُمَّ انْطَلِقُ فَلَبِثت مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ يَا عمر اَتَدْرِى من السَّائِل قلت اللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْل اَتَاكُمْ يعلمكم دينكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا' اور وہ ہم میں سے کسی کا واقف بھی نہیں تھا' وہ آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا' اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور بولا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام سے مراد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جا سکتے ہو' تو بیت اللہ کا حج کرو' راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے' ہمیں اس پر حیرت ہوئی کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال بھی کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا بھی قرار دے دیا ہے' پھر اس شخص نے کہا: آپ ہمیں ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں' آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھو' خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے' پھر اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد یہ کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے' وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' اس نے عرض کی: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کی نشانیاں یہ ہیں:) کہ کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی' اور تم برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' تنگدست لوگوں کو' جو بکریوں کے چرواہے ہوں گے' انہیں دیکھو گے (کہ وہ اتنے مالدار ہو جائیں گے) کہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا' تھوڑی دیر گزرنے کے بعد' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو؟ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے' وہ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے' تا کہ تم لوگوں کو تمہارے دین کی تعلیم دیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2877 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلونى فهابوه اَن

يسالوه فجاء رَجُلٌ فجلس عند رُكْبَتَيهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الإسلام قَالَ لا تشرك بِاللهِ شَيْئًا وتقيم الصَّلاةَ وتؤتي الزَّكَاةَ وتصوم رَمَضَانَ قَالَ صدقت قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الايمان قَالَ اَن تؤمن بِاللهِ وَمَلَائِكَتِه وَكتابه وَرُسُلِهِ وتؤمن بِالْبَعْثِ الْآخر وتؤمن بِالقدرِ كُله قَالَ صدقت قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ اَن تخشى اللّه كَانَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ اِن لا تكن تَرَاهُ فَإِنَّهُ يراك قَالَ صدقت قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ متى تقوم السَّاعَة قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل وساحدثك عَنْ اَشراطها اِذا رَاَيت الْمَرْاَة تلد رَبهَا فَذَاك من اشراطها وَاِذَا رَاَيت الحفاة العراة الصم الْبكم مُلُوك الْاَرْض فَذَاك من اشراطها وَاِذَا رَاَيت رعاء البهم يتطاولون فِي الْبنيان فَذَاك من اشراطها......الحَدِيْثِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفظ لَهُ وَهذَا الحَدِيْثِ لَهُ دلالات كَثِيْرَة وَلَمْ نذكرهُ اِلَّا فِيْ هذَا الْمَكَان حَسْبَمَا اتفق فِي الْاِمْلَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھو! تو لوگ آپ ﷺ سے کوئی سوال کرنے کے حوالے سے ہیبت کا شکار ہو گئے' ایک شخص آیا اور آپ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا اور عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے' پھر اس نے کہا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں پر ایمان رکھو' اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھو' اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اس نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے' پھر اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں' جس سے دریافت کیا گیا ہے' وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' البتہ میں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جب تم عورت کو دیکھو کہ اس نے اپنے آقا کو جنم دے دیا ہے' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا' جب تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم بے چارے لاچار لوگوں کو زمین میں بادشاہ دیکھو' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا' اور جب تم جانوروں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارتیں تعمیر کر رہے ہیں' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا''......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس حدیث کی بہت سی دلالات ہیں' لیکن ہم یہاں صرف ان کا ذکر کریں گے' جو املاء میں متفق ہیں۔

2878 - وَعَنْ آنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهُ فَرَاى قُبَّة مشرفة فَقَالَ مَا هٰذِه قَالَ اَصْحَابه هٰذِهٖ لفُلَان رجل من الْاَنْصَار فَسكت وَحملهَا فِيْ نَفسه حَتّٰى اِذا جَاءَ

صَاحِبهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسلم عَلَيْهِ فِي النَّاس فَاَعْرض عَنْهُ صنع ذٰلِكَ مرَارًا حَتّٰى عرف الرجل الْغَضَب فِيْهِ والاعراض عَنْهُ فَشَكا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابه فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لانكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خرج فَرَاٰى قبتك فَرجع اِلٰى قُبَّته فَهَدمهَا حَتّٰى سواهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَلَمْ يرهَا قَالَ مَا فعلت الْقُبَّة قَالُوْا شكا اِلَيْنَا صَاحبهَا اِعراضك عَنْهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدمهَا فَقَالَ اما اِن كل بِنَاء وبال على صَاحبه اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ اخصر مِنْهُ وَلَفْظِه :قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقبة على بَاب رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا قُبَّة بناها فلان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَا كَانَ هٰكَذَا فَهُوَ وبال على صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة فَبلغ الْاَنْصَارِيّ ذٰلِكَ فوضعها فَمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد فَلَمْ يرهَا فَسَاَلَ عَنْهَا فَاُخبر اَنه وَضعهَا لما بلغه فَقَالَ يرحمه اللّٰه يرحمه اللّٰه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُخْتَصِرًا اَيْضًا: اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِبنية قُبَّة لرجل من الْاَنْصَار فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالُوْا قُبَّة فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بِنَاء وَاَشَارَ بِيَدِهٖ على رَاْسه اَكثر من هٰذَا فَهُوَ وبال على صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة

قَوْلِه:" اِلَّا مَا لَا" اَي اِلَّا مَا لَا بُد مِنْهُ مِمَّا يستره من الْحر وَالْبرد وَالسِّبَاع وَنَحْو ذٰلِك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نمایاں قبہ دیکھا' تو فرمایا: یہ کس کا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یہ فلاں شخص کا ہے' انہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات بتائی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اپنے ذہن میں رکھی' یہاں تک کہ جب اس کا مالک آ گیا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگوں کی موجودگی میں سلام کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا' ایسا کئی مرتبہ ہوا' یہاں تک کہ اس شخص کو اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں ہیں' اور اس سے اعراض کر رہے ہیں' اس نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کی اور کہا: اللہ کی قسم! مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج ناساز محسوس ہو رہا ہے' ان لوگوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے' انہوں نے تمہاری عمارت دیکھی تھی' وہ شخص اپنی عمارت کی طرف واپس گیا اور اسے منہدم کر دیا اور زمین کے برابر کر دیا' ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور وہ عمارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر نہیں آئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس قبے کا کیا بنا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مالک نے ہمارے سامنے اس بات کی شکایت کی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا ہے' ہم نے اس کی وجہ بتائی' تو اس نے اسے مسمار کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر تعمیر' کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہو گی' البتہ اس تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' جو مجبوری ہو (یا بنیادی ضرورت کے مطابق ہو)''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے زیادہ مختصر روایت کے

طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے گھر کے دروازے کے پاس موجود ایک قبے کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا یہ کس کا ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ قبہ ہے جسے فلاں تعمیر کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی جو بھی عمارت ہوگی وہ اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال کا باعث ہوگی' اس انصاری کو اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے اسے ڈھا دیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ ﷺ کو وہ نظر نہیں آیا' آپ ﷺ نے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا کہ اس شخص نے اسے ڈھا دیا ہے' کیونکہ اسے یہ بات پتہ چلی تھی کہ (کہ آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے تعمیر کردہ قبہ کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا: یہ کیا ہے' لوگوں نے بتایا: یہ قبہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:' آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کی طرف اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا' کہ ہر عمارت' جو اس سے زیادہ ہو' وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لئے وبال کا باعث ہوگی''

متن کے یہ الفاظ ''مکروہ جو نہیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز جس کے بغیر چارہ نہ ہو' جو آدمی کو گرمی اور سردی اور درندوں اور اس جیسی دیگر چیزوں سے بچا کے رکھتی ہو۔

2879 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال کا باعث ہوگی البتہ جو ایسی ہو' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' اور ہر علم اپنے صاحب کے لئے .بال کا باعث ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس پر عمل کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

2880 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد شرا خضر لَهُ فِي اللَّبن والطين حَتّٰى يَبْنِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برا ارادہ فرمالے' تو اس کے لئے اینٹ اور گارے کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص تعمیر کرنے لگتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2881 - وروى فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ اَبِىْ بشير الْاَنْصَارِىّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد هوانا انْفق مَاله فِي الْبُنيان

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ہلکا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کا مال تعمیر میں خرچ کرواتا ہے''۔

2882 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى فَوق مَا يَكْفِيهِ كلف اَن يحملهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة الْمسيب بن وَاضح وَهٰذَا الحَدِيْث مِمَّا انكر عَلَيْهِ وَفِي سَنَده انْقِطَاع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ضرورت سے زیادہ تعمیر کرے' تو قیامت کے دن اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اسے اُٹھا کے لائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مسیب بن واضح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس حدیث کے حوالے سے اس کا انکار کیا گیا ہے' اور اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

2883 - وَعَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بنى غرفَة فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهدمها فَقَالَ اهدمها اَوْ اتصدق بِثمنِهَا فَقَالَ اهدمها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ مُرْسل جيد الْاِسْنَاد

❀❀ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک بالا خانہ بنوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے مسمار کر دو! انہوں نے دریافت کیا: میں اسے مسمار کردوں؟ یا اس کی قیمت جتنی چیز صدقہ کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسمار کردو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت مرسل ہے' اور سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

2884 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوْف صَدَقَة وَمَا اَنْفق الرجل على اَهله كتب لَهُ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهُ بِهِ صَدَقَة وَمَا اَنْفق الْمُؤْمِن من نَفَقَة فَاِن خلفهَا على اللّٰه وَاللّٰه ضَامِن اِلَّا مَا كَانَ فِي بُنيان اَوْ مَعْصِيَة

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن عبد الحميد بن الْحسن الْهِلَالِي عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَيَاتِي الْكَلَام على عبد الْوَاحِد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر بھلائی صدقہ ہے' آدمی اپنے اہل خانہ پر جو خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' جس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کو بچاتا ہے' وہ اس کے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' مومن جو بھی چیز خرچ کرتا ہے' تو اس کی جگہ دوسری عطا کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور اللہ تعالیٰ ضامن ہوتا ہے' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو تعمیر میں' یا گناہ کے کام میں خرچ ہو''

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے عبدالحمید بن حسن ہلالی کے حوالے سے' محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد نامی راوی پر کلام آگے آئے گا۔

2885 - وَعَنْ حَارِثَة بن مضرب قَالَ اَتَيْنَا خبابا نعوده وَقد اكتوى سبع كيات فَقَالَ لقد تطاول مرضِي وَلَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت لتمنيت وَقَالَ يُؤجر الرجل فِي نَفَقَته كلهَا اِلَّا فِي التُّرَاب اَوْ قَالَ فِي الْبناء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں (علاج کے طور پر) سات داغ لگائے گئے تھے' انہوں نے فرمایا: میری بیماری طویل ہو چکی ہے' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''کہ تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو'' تو میں اس کی آرزو کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''آدمی کو اس کی خرچ کی ہوئی ہر چیز کا اجر دیا جائے گا' البتہ مٹی کا معاملہ مختلف ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) البتہ تعمیر کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2886 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة كلهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبناء فَلَا خير فِيْهِ-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر خرچ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' صرف تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2887 - وَعَنْ عَطِيَّة بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ حجر اَزْوَاج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بجريد

النخل فَخَرَجَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مغزى لَهُ وَكَانَت ام سَلمَة موسرة فَجعلت مَكَان الجريد لَبنًا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا قَالَت اردت اَن اكف عني ابصار النَّاس فَقَالَ يَا أم سَلمَة إِن شَرّ مَا ذهب فِيْهِ مَال الْمَرْء الْمُسلم الْبُنيان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل

❀❀ عطیہ بن قیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے حجرے کھجور کی شاخوں سے بنے ہوئے تھے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا خوشحال تھیں انہوں نے کھجور کی شاخوں کی جگہ اینٹیں لگوادیں (جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور اسے ملاحظہ فرمایا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں یہ چاہتی تھی کہ لوگوں کی نگاہ مجھ پر نہ پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! مسلمان شخص کا مال جن کاموں میں خرچ ہوتا ہے ان میں سب سے بری چیز عمارت تعمیر کرنا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے۔

2888 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما بنى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجد قَالَ ابنوه عَرِيشًا كعريش مُوسَى

قيل لِلْحسنِ وَمَا عَرِيش مُوسَى قَالَ إِذا رفع يَده بلغ الْعَرِيش يَعْنِيْ السّقف

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مُرْسلا وَفِيْه نظر

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی چھت اس طرح بناؤ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی۔

حسن بصری سے دریافت کیا گیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جب وہ اپنا ہاتھ بلند کرتے تھے تو وہ چھت تک پہنچ جاتا تھا۔

یہ روایت امام ابودنیا نے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ روایت محل نظر ہے۔

2889 - وَعَنْ عمار بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا رفع الرجل بِنَاء فَوق سبع أَذْرع نُودي يَا أفسق الْفَاسِقين إِلَى أَيْن

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَرَفعه بَعْضهمْ وَلَا يَصح

❀❀ حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص سات گز سے زیادہ تعمیر کو اٹھاتا ہے تو پکار کر یہ کہا جاتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! تم کہاں تک لے جانا چاہ رہے ہو"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے بعض حضرات نے اسے "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے لیکن یہ درست نہیں ہے۔

14 - التَّرْهِيب من منع الْاَجِير أجره وَالْاَمر بتعجيل اِعْطَائِهِ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ مزدور کو اس کو معاوضہ نہ دیا جائے اس کو مزدوری جلدی دینے کا حکم ہونا

2890 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثَلَاثَة اَنا خصمهم يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ كنت خَصمه خصمته رجل اعْطى بِی ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَاكل ثمنه وَرجل اسْتَأْجر اَجِيرا فاستوفى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطه أجره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین لوگ ہیں قیامت کے دن میں ان کا مقابل فریق ہوں گا اور جس کا میں مقابل فریق ہوں گا میں اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر پناہ دے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے اور ایک وہ شخص جس نے کوئی مزدور رکھا ہو اور اس سے کام پورا لے لیکن اس کا معاوضہ نہ دے''

یہ روایت امام بخاری امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2891 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْطُوا الْاَجِير اجره قبل اَن يجف عرقه

رَوَاهُ ابْـن مَـاجَـه من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن زيد بن أسلم وَقد وثق قَالَ ابْن عدى اَحَادِيْثه حسان وَهُوَ مِـمَّن احتمله النَّاس وَصدقه بَعْضُهُمْ وَهُوَ مِمَّن يكْتب حَدِيْثه ......انْتهى - وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات ووهب بن سعيد بن عَطِيَّة السّلمِیّ اسْمه عبد الْوَهَّاب وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اُسے اس کا معاوضہ دے دو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث حسن ہیں یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں بعض حضرات نے اسے سچا قرار دیا ہے یہ ان حضرات میں سے ایک ہے جن کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن عدی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں وہب بن سعید بن عطیہ سلمی نامی راوی کا نام عبدالوہاب ہے امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2892 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطُوْا الْاَجِیر اجره قبل اَن یجف عرقه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَغَیْرِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ جَابر وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذَا الْمَتْن مَعَ غرابته یکْتَسب بِکَثْرَة طرقه قُوَّة-وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مزدور کو اس کا معاوضہ اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام طبرانی نے مجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے مختصر یہ کہ یہ متن غریب ہونے کے باوجود اپنے طرق کی کثرت کی وجہ سے قوت حاصل کر لیتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

15 - ترغیب الْمَمْلُوك فِیْ اَدَاءِ حق اللّٰه تَعَالٰی وَحقّ موَالِیْه

باب: غلام کے لیے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے

2893 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا نصح لسَیِّده وَاَحسن عبَادَة اللّٰه فَلهُ اجره مرَّتَیْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی غلام اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2894 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَمْلُوك الَّذِیْ یحسن عبَادَة ربه وَیُؤَدِّیْ اِلٰی سَیِّده الَّذِیْ عَلَیْهِ من الْحق والنصیحة وَالطَّاعَة لَهٗ اَجْرَانِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی غلام اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرے اور اپنے آقا کا اپنے ذمہ حق ادا کرے اور خیر خواہی کرے اور اطاعت کرے تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2895 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكتاب آمن بِنَبِيِّهِ و آمن بِمُحَمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْد الْمَمْلُوك إِذا اَدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيْه وَرجل كَانَت لَهُ أمة فادبها فَاَحسن تأديبها وَعلمهَا فَاَحسن تعليمها ثُمَّ أعتقهَا فَتزَوجهَا فَلهُ اَجْرَانِ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَلَفظِهِ قَالَ ثَلَاثَة يُؤْتونَ اجرهم مرَّتَيْنِ عبد اَدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيْه فَذَاكَ يُؤْتِى اجره مرَّتَيْنِ وَرجل كَانَت عِنْده جَارِيَة وضيئة فادبها فَاَحسن تأديبها ثُمَّ اعتقهَا ثُمَّ تزَوجهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجه اللّٰه فَذٰلِكَ يُؤْتِى اجره مرَّتَيْنِ وَرجل آمن بِالْكتاب الْاَوَّل ثُمَّ جَاءَ الْكتاب الْاٰخر فَآمن بِهِ فَذٰلِكَ يُؤْتِى اجره مرَّتَيْنِ

الوضيئة بِفَتْح الْوَاو وَكسر الضَّاد الْمُعْجَمَة ممدودا هِيَ الْحَسَنَة الجميلة النظيفة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جنہیں دُگنا اجر ملے گا' اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص' جو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آیا ہو' وہ مملوک غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو' تو وہ اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے' اسے تعلیم دے اور اچھی طرح سے تعلیم دے' پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین قسم کے لوگوں کو ان کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا' ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرے اسے اس کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی کنیز ہو جو خوبصورت ہو اور وہ اس کی تربیت کرتے ہوئے اچھی طرح سے تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو ایسے شخص کو دگنا اجر ملے گا' اور وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان رکھتا ہو' اور پھر جب دوسری کتاب آ جائے' تو اس پر بھی ایمان لے آئے تو ایسے شخص کو اس کا اجر دو مرتبہ ملے گا''

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''الوضیئۃ'' میں 'و' پر زبر ہے 'ض' پر زیر ہے' اس کے بعد اسم ممدود ہے' اس سے مراد حسین و جمیل صاف ستھری عورت ہے۔

2896 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للعَبد الْمَمْلُوك الْمصلح اَجْرَانِ وَالَّذِى نفس اَبِى هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَاد فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحج وبر اُمِّي لأحببت اَن اَمُوْت وَاَنا مَمْلُوك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بہتری کرنے والے مملوک غلام کو دگنا اجر ملے گا''

(اس کے بعد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے' اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حج کرنا اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا نہ ہوتا' تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2897 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد اطَاع الله واطاع مَوَالِيه ادخله الله الْجَنَّة قبل موَالِيه بسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَيَقُوْلُ السَّيِّد رب هٰذَا كَانَ عَبدِي فِي الدُّنْيَا قَالَ جازيته بِعَمَلِهِ وجازيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَقَالَ تفرد بِهِ يحيى بن عبد الله بن عبد ربه الصفار عَن اَبِيه

قَالَ الْحَافِظ لَا يحضرني فِيهِمَا جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے آقا سے ستر سال پہلے' اسے جنت میں داخل کرے گا' آقا کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ دنیا میں میرا غلام تھا' تو پروردگار فرمائے گا: اسے میں نے اس کے عمل کی جزا دی ہے' اور تمہیں میں تمہارے عمل کی جزا دوں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن عبداللہ بن عبدربہ صفار نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان دونوں کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2898 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن عبدا دخل الْجَنَّة فَرَاَى عَبده فَوق دَرَجَته فَقَالَ يَا رب هٰذَا عَبدِي فَوق درجتي قَالَ نَعَمْ جزيته بِعَمَلِهِ وجزيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوگا' اور وہ اپنے غلام کو اپنے سے اوپر کے درجے میں دیکھے گا تو عرض کرے گا یہ میرا غلام میرے سے اوپر والے درجے میں ہے' تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! میں نے اسے اُس کے عمل کی جزا دی ہے' اور تمہیں تمہارے عمل کی جزا دی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2899 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَيَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة شَهِيْد وعفيف متعفف وَعبد احسن عبَادَة الله ونصح لمواليه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے (وہ یہ ہیں) شہید، پاکدامن بچنے والا شخص اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2900 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعما لاحدكم اَن يُطِيْع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَيُؤَدِّي حق سَيّده يَعْنِيْ الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کے لئے یہ بات کتنی عمدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مملوک شخص تھا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2901 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك أرَاهُ قَالَ يَوْم الْقِيَامَة عبد أدّى حق اللّٰه وَحق موَالِيْه وَرجل أم قوما وهم بِهِ رَاضُوْن وَرجل يُنَادي بالصلوات الْخمس فِيْ كل يَوْم وَلَيْلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ رَاضُوْن وداع يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيْمَا بَيْنه وَبَيْن ربه وَفِيْمَا بَيْنه وَبَيْن موَالِيْه

وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ فِيْ آخِره ومملوك لم يمنعهُ رق الدُّنْيَا من طَاعَة ربه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2900- صحيح البخاري' كتاب العتق' باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سيده' حديث: 2431' صحيح مسلم' كتاب الأيمان' باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسيده وأحسن عبادة الله' حديث: 3231' الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل المملوك الصالح' حديث: 1956' مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الوصايا' أبواب في المماليك' بيان فضل المملوك المسلم الناصح لسيده' حديث: 4925' جامع معمر بن راشد' باب الآبق من سيده' حديث: 1060' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك' باب فضل المملوك إذا نصح' حديث: 14731' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7485

''تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) قیامت کے دن ایک وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے آقا کے حق کو ادا کیا ہو ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں اور ایک وہ شخص جو روزانہ دن اور رات میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے اذان دیتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی اور انہیں حساب نہیں دینا پڑے گا' اور وہ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے اور اس وقت تک رہیں گے جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہیں ہوا جاتا ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے قرآن کریم کا علم حاصل کیا ہو اور وہ اس کے حوالے سے لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نماز کی طرف بلاتا ہو (یعنی اذان دیتا ہو) اور وہ غلام جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقا کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا ہو''

انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے تاہم وہاں انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ غلام جس کا دنیا میں غلام ہونا' اس کے لئے اپنے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہ ہو''۔

2902 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل سَابق اِلَى الْجَنَّة مَمْلُوك اَطَاع اللّٰه واَطَاع موَالِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی طرف سبقت لے جانے والا پہلا شخص وہ مملوک ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2903 - وَعَنْ اَبِىْ بَكْرِ الصّدِيق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة بخيل وَلَا خب وَلَا خائن سيىء الملكة وَاَوَّل من يقرع بَاب الْجَنَّة المملوكون اِذا اَحْسنُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مواليهم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَبَعضه عِنْد التِّرْمِذِىّ وَغَيْرِه

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبتشديد الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الخداع المكار الْخَبيث

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کنجوس' مکار' خیانت کرنے والا شخص اور برا آقا' جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جو شخص سب سے پہلے جنت کے دروازے

کو کھٹکھٹائے گا' وہ غلام ہوگا' جبکہ وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا ہو'۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کا کچھ حصہ امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔
لفظ' الخب'' میں' خ' پر زبر ہے' اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' 'ب' پر شد ہے' اس سے مراد دھوکہ دینے والا' مکار' خبیث شخص ہے۔

16 - ترھیب العَبْد من الْإِبَاق من سَیِّده

باب: غلام کے' اپنے آقا سے فرار ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات

2904 - عَن جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا عبد أبق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو غلام مفرور ہو جائے' اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2905 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ابق العَبْد لم تقبل لَهُ صَلَاة وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ كفر حَتّٰى يرجع اِلَيْهِم-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب غلام مفرور ہو جائے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی''
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' جب تک وہ ان (یعنی اپنے آقاؤں) کی طرف واپس نہیں چلا جاتا''
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2906 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ اِلَى السَّمَاء حَسَنَة السَّكْرَان حَتّٰى يصحو وَالْمَرْاَة الساخط عَلَيْهَا زَوجهَا وَالْعَبْد الْاٰبِق حَتّٰى يرجع فَيَضَع يَده فِيْ يَد مَوَالِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا من رِوَايَةِ زُهَيْر بن مُحَمَّد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ہیں جن کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی نشے کا شکار شخص جب تک وہ ہوش میں نہیں آجاتا وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور مفرور غلام جب تک وہ واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2907 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل فَارق الْجَمَاعَة وَعصى إِمَامه وَعبد أبق من سَيّده فَمَاتَ مَاتَ عَاصِيا وَامْرَأَة غَابَ عَنْهَا زَوجهَا وَقد كفاها مؤونة الدُّنْيَا فخانته بعده وَثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ فَإِن رِدَاءَهُ الْكبر وَإِزَاره الْعِزّ وَرجل فِيْ شكّ من أَمر اللّٰه والقانط من رَحْمَة اللّٰه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وروى الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم شطره الْأَوَّل وَعند الْحَاكِم فتبرجت بعده بدل فخانته وَقَالَ فِيْ حَدِيْثه وَأمة أَوْ عبد أبق من سَيّده

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلّة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ہیں' تم ان کے بارے میں نہ پوچھو' ایک وہ شخص جو جماعت سے الگ ہو اور اپنے امام (یعنی حاکم وقت) کی نافرمانی کرے' ایک وہ غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر مفرور ہو جائے' تو وہ گناہگار ہونے کے طور پر مرے گا' ایک وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو اور اس نے اس عورت کی تمام ضروریات پوری کی ہوئی ہوں' لیکن اس کے باوجود اس کی غیر موجودگی میں' وہ عورت اس کے ساتھ خیانت کرے۔

تین لوگ وہ ہیں' جن کے بارے میں تم نہ پوچھو' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کی چادر' کبریائی ہے' اور اس کے تہبند کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' اور اس کا تہبند' غلبہ ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے اور امام حاکم نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے امام حاکم کی روایت میں' ایک لفظ مختلف ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "جو کنیز یا غلام اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائیں"

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

2908 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَان لَا تجَاوز

کے ہرایک عضو کا بدلہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام ابن ماجہ نے کعب بن مرہ یا شاید مرہ بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسی مفہوم کی روایت کعب بن مرہ سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے تو وہ عورت اس (آزاد کرنے والی) کے لئے جہنم سے نجات کا باعث بن جاتی ہے اس (آزاد ہونے والی عورت) کا ہر ایک عضو اس (آزاد کرنے والی عورت) کے ہر ایک عضو کا بدلہ بن جاتا ہے''۔

2913 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة فَهِيَ فكاكه مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ مر فِي الرَّمْي وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَفظِهِ قَالَ من أعتق رَقَبَة فك اللّٰه بِكُل عُضْو من اَعْضَائِهِ عضوا من اَعْضَائِهِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے جو تیر اندازی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو کسی کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

2914 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك فَاِذَا نفر من بني سليم فَقَالُوْا اِن صاحبنا قد أوجب فَقَالَ أعتقوا عَنهُ رَقَبَة يعْتق اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهَا عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

أوجب اَي اَتَى بِمَا يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ موجود تھے انہوں نے بتایا: ہمارے ایک ساتھی نے (ایسا عمل کیا کہ جہنم اپنے لئے) واجب کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کرو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں

(جس کی طرف سے آزاد کیا جارہا ہے) اُس کے ہرایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "اوجب" کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ایسا عمل کیا ہے جس نے اس کے لئے جہنم کو لازم کردیا ہے۔

2915 - وَعَنْ شُعْبَةَ الْكُوفِيْ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَى فَقَالَ اَیْ بنی اَلا احدثكُمْ حَدِيْثًا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعتق رَقَبَةً اعتق اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهَا عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ شعبہ کوفی بیان کرتے ہیں: ہم ابوبردہ بن ابوموسیٰ کے پاس موجود تھے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں؟ جو میرے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہرایک عضو کے عوض میں اُس (آزاد کرنے والے) کے ہرایک عضو کو جہنم سے آزاد کردیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2916 - وَعَنْ مَالك بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيما من ابوين مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِيْ عَنْهُ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ اَعتق امْرأ مُسْلِما كَانَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِي بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِيّ بن زيد عَن زُرَارَة بن اَبِیْ اَوْفٰى عَنْهُ

❀❀ حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص (مرحوم) مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرتا ہے اور اس وقت تک کرتا رہتا ہے جب تک وہ بچہ اس شخص سے بے نیاز نہیں ہوجاتا تو ایسے شخص کے لئے لازمی طور پر جنت واجب ہوجاتی ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا باعث بن جاتا ہے اس (آزاد ہونے والے) کا ہرایک عضو اس (آزاد کرنے والے کے) ہرایک عضو کا جہنم سے بچاؤ کا بدلہ بن جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے زرارہ بن ابواوفی کے حوالے سے حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2917 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی اللَّيْل

أسمع قَالَ جَوف اللَّيْل الاخر ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة حَتّٰى تطلع الشَّمْس ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تكون الشَّمْس قيد رمح اَوْ رُمحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة حَتّٰى يَقُوْمُ الظل قيام الرمح ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تَزُول الشَّمْس قيد رمح اَوْ رُمحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة ثُمَّ لَا صَلَاة حَتّٰى تغيب الشَّمْس قَالَ ثُمَّ اَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرأ مُسْلِما فَهُوَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظم مِنْهُ عظما مِنْهُ وَاَيّمَا امْرَاَة مسلمة أعتقت امْرَاَة مسلمة فَهِيَ فكاكها مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظم مِنْهَا عظما مِنْهَا وَاَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرَأتَيْنِ مسلمتين فهما فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظمين من عظامهما عظما مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَاْس برواته اِلَّا اَن اَبَا سَلَمَة بن عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رات کا کون سا حصہ ایسا ہے جس میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا آخری نصف حصہ اس کے بعد نماز مقبول ہوتی ہے اور اس وقت تک رہتی ہے جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا (جب وہ طلوع ہو) اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی اس وقت تک جب تک وہ ایک نیزہ یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا پھر نماز مقبول ہوتی ہے اس وقت تک جب تک سایہ نیزے کے برابر نہیں ہو جاتا (یعنی زوال کا وقت نہیں ہو جاتا) پھر اس وقت تک نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ایک نیزے یا دو نیزے جتنا ڈھل نہیں جاتا پھر نماز مقبول ہوتی ہے پھر اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی (جب وہ غروب ہونے والا ہو) یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس (آزاد ہونے والے) کی ہر ایک ہڈی اس (آزاد کرنے والے) کی ہر ایک ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے تو وہ اس کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بن جاتی ہے اس (آزاد ہونے والی) عورت کی ہر ایک ہڈی اس (آزاد کرنے والی) کی ہر ایک ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے جو مسلمان شخص دو مسلمان خواتین کو آزاد کرتا ہے تو وہ دو خواتین اس شخص کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتی ہیں ان دونوں خواتین کی ہر ہڈی اس شخص کی ہر ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

2918 - وَعَنْ اَبِي نجيح السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِف وَسمعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل مُسْلِم أعتق رجلا مُسْلِما فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عِظَامه عظما من عِظَام محرره وَاَيّمَا امْرَاَة مسلمة أعتقت امْرَاَة مسلمة فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عظامها عظما من عِظَام محررتها مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لابي دَاوُد وَالنَّسَائِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة كَانَتْ فداءه مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ نجيح هُوَ عَمْرو بن عبسة

❀❀ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس (آزاد کرنے والے کی) ہر ہڈی کے بچاؤ کا باعث بنادیتا ہے' جو اس آزاد ہونے والے کی ہر ہڈی کی جگہ ہوتی ہے' اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والی کی ہر ہڈی کو) اس (آزاد کرنے والی کی) ہر ہڈی کے لیے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنادیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی مومن جان کو آزاد کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

2919 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِيْ عملا يدخلني الْجنَّة قَالَ اِن كنت أقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة أعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة قَالَ أليستا وَاحِدَةٍ قَالَ لَا عتق النَّسمَة اَن تنفرد بِعتقِهَا وَفك الرَّقَبَة اَن تُعْطِي فِيْ ثمنهَا والمنحة الوكوف والفيء على ذِيْ الرَّحِم الْقَاطِع فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فأطعم الجائع واسق الظمآن وَأمر بِالْمَعْرُوْفِ وانه عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فكف لسَانك اِلَّا عَن خير

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' اور مسئلہ بڑا دریافت کیا ہے' تم جان کو آزاد کرواور گردن کو چھڑاؤ! اس نے عرض کی: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جان کو آزاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب تم اس کو آزاد کرنے میں منفرد ہواور گردن کو چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی قیمت ادا کردو' اور عطیہ دو' اور جو شخص رشتے داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا' اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' اگر تم یہ نہیں کرسکتے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دواور برائی سے منع کرو' اور اگر تم یہ بھی نہیں کرسکتے' تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کرو''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی

اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2920 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِىْ يَوْم كتبه الله من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' جو شخص ایک دن میں یہ کام کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کرلے گا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' (نفلی) روزہ رکھے' جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جائے' اور غلام آزاد کرے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

فصل

2921 - عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تقبل مِنْهُم صَلَاة من تقدم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَرجل اَتَى الصَّلَاة دبارا

والدبار اَن يَأْتِيهَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محرره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيْق عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن أنعم عَن عمرَان الْمعَافِرِى عَنْهُ

قَالَ الْخطابِىّ واعتباد الْمُحَرر يكون من وَجْهَيْنِ اَحدهمَا اَن يعتقهُ ثُمَّ يكتم عتقه اَوْ يُنكره وَهٰذَا اشر الْاَمريْنِ وَالثَّانِىْ اَن يعتقله بعد الْعتْق فيستخدمه كرها

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی' وہ شخص جو لوگوں کے آگے بڑھ کر (ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں اور ایک وہ شخص' جو نماز کے لئے اس وقت آئے' جب اس کا وقت رخصت ہو چکا ہو (راوی کہتے ہیں: یہاں لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے اس وقت آئے' جب اس نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہو) اور ایک وہ شخص' جو کسی آزاد شخص کو غلام بنالے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے' عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے' عمران معافری کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ''اعتباد المحرر'' کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں' ایک یہ ہے کہ آدمی اس کو آزاد کردے اور پھر اس کے آزاد ہونے کو چھپائے' یا اس کا انکار کردے' اور یہ دونوں صورتوں میں زیادہ بری صورت ہے' اور دوسری یہ ہے کہ آزاد کرنے کے باوجود آدمی اس کو باندھ کے رکھے اور اس سے زبردستی خدمت لیتا رہے۔

2922 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالَى ثَلَاثَة

أنا خصمهم يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كنت خصمه خصمته رجل أعطى بي ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا وَأكل ثمنه وَرجل استأجر أجيرا فاستوفى وَلَمْ يوفه أجره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین لوگ ہیں کہ قیامت کے دن' میں ان کا مقابل فریق ہوؤں گا' اور جس کا' میں' مقابل فریق ہوؤں گا' میں اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا' ایک وہ شخص جو میرے نام پر کسی کو پناہ دے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے' اور ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کردے اور اس کی قیمت کھالے' اور ایک وہ شخص' جو کسی کو مزدور رکھے اور اس سے کام پورا لے' لیکن اس کا معاوضہ پورا ادا نہ کرے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

كِتَابُ النِّكَاحِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

کتاب: نکاح اوراس سے متعلق (دیگرامور) کے بارے میں روایات

2923 - عَنْ عبد الله بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَنْ ربه عَزَّ وَجَلَّ النظرة سهم مَسْمُوْم من سِهَام إِبْلِيس من تركهَا من مخافتي ابدلته إِيمَانًا يجد حلاوته فِيْ قلبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ حُذَيْفَة وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ خرجاه من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن إِسْحَاق الوَاسِطِيّ وَهُوَ واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یعنی اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''نظر' شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے' تیروں میں سے ایک تیر ہے' جو شخص میرے خوف کی وجہ سے' اسے ترک کردے گا' میں اس کے بدلے میں' اسے ایسا ایمان عطا کروں گا' جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے' اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے۔

2924 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم ينظر إِلٰى محَاسِن امْرَاَة ثُمَّ يغض بَصَره إِلَّا أحدث الله لَهُ عبَادَة يجد حلاوتها فِيْ قلبه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ إِلَّا انه قَالَ: ينظر إِلٰى امْرَاَة اَوّل رمقة -وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ إِنَّمَا اَرَادَ إِن صَحَّ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَن يَقع بَصَره عَلَيْهَا من غير قصد فَيصْرف بَصَره عَنْهَا تورعا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2923-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الرقاق' حديث: 7946' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود ليلة الجن مع رسول الله' باب' حديث: 10168' مسند الشهاب القضاعي' النظرة سهم مسموم من سهام إبليس' حديث: 282

''جو مسلمان' کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکھے اور پھر اپنی نگاہ کو جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا کرے گا' جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عورت کی طرف پہلی نظر ڈالے''

امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ویسے اللہ بہتر جانتا ہے' اگر یہ بات درست ہو' تو اس کے ذریعے مراد یہ ہوگی کہ آدمی کی عورت پر نظر قصد کے بغیر پڑی ہو' اور پھر اس نے بچتے ہوئے عورت سے نگاہ کو پھیر لیا ہو۔

2925 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة الله

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی' البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں سے جھکی رہے' اور جو آنکھ اللہ کی راہ میں رات کے وقت جاگتی رہے' اور وہ آنکھ' جس میں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو (نکلے)''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

2926 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون اِلَّا اَن اَبَا حبيب العنقري وَيُقَال لَهُ القنوي لم اقف على حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی' وہ آنکھ' جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہے' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے' اور وہ آنکھ' جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں سے رکی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں' صرف ابوحبیب عنقری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' ایک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب قنوی ہے' میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

2927 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا من اَنفسكُم اضمن لكم الْجنَّة اصدقوا اِذا حدثتم واوفوا اِذا وعدتم وأدوا الْاَمَانَة اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا أبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُم

رَوَاهُ اَحْـمـد وَابْـن حبَـان فِـىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد اللّٰه بن حنطب عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل الْمطلب لم يسمع من عبَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات کرو تو سچ بولو' جب تم وعدہ کرو' تو اسے پورا کرو' جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت ادا کرو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہوں کو جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھ کو روک کے رکھو''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں! بلکہ مطلب نامی راوی نے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2928 - وَعَنْ عَـلِـيّ بـن اَبِىْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيّ اِن لَك كنزا فِى الْجنَّة وَاِنَّك ذُو قرنيها فَلَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاُولى وَلَيْسَت لَك الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْـمـد وَرَوَاهُ التِّـرْمِـذِيّ وَاَبُـو دَاوُد من حَدِيْث بُرَيْدَة:قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعَلي يَا عَلِيّ لَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاُولى وَلَيْسَت لَك الْاٰخِرَة

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْث شريك

قَـوْلـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعَلي وَاِنَّك ذُو قرنيها اَى ذُو قَرْنَى هٰذِهِ الْاُمة وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ كَانَ لَهُ شجتان فِىْ قَـرْنَـى رَاسه اِحْدَاهمَا من ابْن ملجم لَعنه اللّٰه وَالْاُخْرى من عَمْرو بن ود وَقِيْلَ مَعْنَاهُ اِنَّك ذُو قَرْنَى الْجنَّة اَى ذُو طـرفيهـا ومـليكها الْمُمكن فِيْهَا الَّذِىْ يسْلك جَمِيْع نَوَاحِيهَا كَمَا سلك الْاِسْكَنْدَر جَمِيْع نواحى الْاَرْض شرقا وغربا فَسُمى ذَا القرنين على اَحَد الْاَقْوَال وَهٰذَا قريب وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے' اور تم دو قرن والے ہو' تمہیں ایک نظر کے بعد' دوسری نہ ڈالنا' کیونکہ تمہیں پہلی کی اجازت ہے' لیکن تمہیں دوسری کی اجازت نہیں ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے بھی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"اے علی! تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا' کیونکہ تمہیں پہلی کی اجازت ہے اور دوسری کا تمہیں حق نہیں ہے"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف شریک سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: "تم دو قرن والے ہو" اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس امت کی طرف سے دو زخم لگے تھے' وہ یوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر دو وار کیے گئے تھے' ان میں سے ایک ابن ملجم نے کیا تھا' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور دوسرا عمرو بن عبدود نے (غزوہ خندق کے موقع پر) کیا تھا' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے: تم جنت کے دو کناروں والے ہو' یعنی دو اطراف والے ہو' اور یہ بھی امکان موجود ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جنت کے تمام حصوں میں یوں چلیں گے' جس طرح سکندر' تمام زمین کے' مشرقی اور مغربی حصوں میں چلتا رہا تھا' تو اس کا نام ذوالقرنین رکھا گیا تھا' جیسا کہ ایک قول یہ ہے' اور یہ بات قریب الفہم بھی ہے' ایک قول کے مطابق کچھ اور بھی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2929 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كتب على ابْن آدم نَصِيبه من الزِّنَا فَهُوَ مدرك ذٰلِكَ لَا مُحَالة العينان زناهما النّظر والأذنان زناهما الِاسْتِمَاع وَاللِّسَان زِنَاهُ الْكَلَام وَالْيَد زنَاهَا الْبَطْش وَالرجل زنَاهَا الخطى وَالْقلب يهوى ويتمنى وَيصدق ذٰلِكَ الْفرج اَوْ يكذبهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِیّ بِاخْتِصَار وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

وَفِی رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد وَالْيَدَانِ تزنيان فزناهما الْبَطْش وَالرجلَانِ تزنيان فزناهما الْمَشْی والفم يَزْنِی فزناه الْقبل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا میں سے حصہ مقرر کیا ہے' تو اس نے لازمی طور پر وہاں تک پہنچنا ہے' دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' دو کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا کلام کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے' پاؤں کا زنا چلنا ہے' دل خواہش اور آرزو کرتا ہے' اور شرم گاہ' اُس کی تصدیق کرتی ہے' یا اُسے جھٹلا دیتی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام مسلم' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں' اور ان کا زنا پکڑنا ہے' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں' اور ان کا زنا چلنا ہے' منہ زنا کرتا ہے' اس کا زنا بوسہ دینا ہے"۔

2929- صحیح البخاری' کتاب الاستئذان' باب زنا الجوارح دون الفرج' حدیث: 5898 صحیح مسلم' کتاب القدر' باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنا وغیرہ' حدیث: 4909 صحیح ابن حبان' کتاب الحدود' باب الزنی وحدہ' ذکر وصف زنی العین واللسان علی ابن آدم' حدیث: 4484 المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب التفسیر' تفسیر سورة النجم' حدیث: 3687 سنن أبی داود' کتاب النکاح' باب ما یؤمر به من غض البصر' حدیث: 1853 السنن الکبری للنسائی' سورة الرعد' سورة النجم' قوله تعالی: إلا اللمم' حدیث: 11098 السنن الکبری للبیہقی' کتاب الشہادات' جماع أبواب من تجوز شہادته' ومن لا تجوز من الأحرار' حدیث: 19300 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرة رضی اللہ عنہ' حدیث: 7548

2930 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ العینان تزنیان وَالرجلَانِ تزنیان والفرج یَزْنِی

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں' اور شرم گاہ زنا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام ابویعلی نے بھی نقل کیا ہے۔

2931 - وَعَنْ جریر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَالت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن نظر الْفُجَاءَة فَقَالَ اصرف بَصرك

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نگاہ پھیر لو''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2932 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاِثْم حواز الْقُلُوْب وَمَا من نظرة اِلَّا وللشیطان فِیْهَا مطمع

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِہٖ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فیهم مجروحا لٰكِن قِیْلَ صَوَابه الْوُقُوْف

حواز الْقُلُوْب بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَتَشْدِید الْوَاو وَهُوَ مَا یحوزها ویغلب عَلَیْهَا حَتّٰی ترتکب مَا لَا یحسن وَقِیْلَ بتَخْفِیف الْوَاو وَتَشْدِید الزَّای جمع حازة وَهِی الْاُمُور الَّتِیْ تحز فِی الْقُلُوْب وتحك وتؤثر وتتخالج فِی الْقُلُوْب اَن تکون معاصی وَهٰذَا اشهر

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گناہ دلوں کو گھیر لیتا ہے (یعنی ان پر غالب آجاتا ہے) اور ہر نظر میں شیطان کو توقع ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے میرے علم کے مطابق اس کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے تاہم ایک قول کے مطابق درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

حواز القلوب میں 'ح' پر زبر ہے' 'و' پر شد ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اسے گھیر لے اور اس پر غالب آجائے' یہاں تک کہ وہ اس چیز کا مرتکب ہو جائے' جو اچھی نہ ہو' ایک قول کے مطابق 'و' پر تخفیف ہے' اور 'ز' شد ہے یہ لفظ ''حازۃ'' کی جمع ہے' جس سے مراد وہ امور ہیں' جو دلوں میں جاگزیں ہو جاتے ہیں' اور کھٹک' انتشار اور خلجان پیدا کرتے ہیں کہ یہ گناہ نہ ہو اور یہ مفہوم زیادہ مشہور ہے۔

2933 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتغضن ابصارکم ولتحفظن فروجکم اَوْ لیکسفن اللّٰه وُجُوْهکُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو تم اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو گے اور تم اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو گہنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2934 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من صباح اِلَّا وملکان ینادیان ویل للرِّجَال من النِّسَاء وویل للنِّسَاء من الرِّجَال

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر صبح میں دو فرشتے پکار کر کہتے ہیں: خواتین کے حوالے سے مردوں کے لئے بربادی ہے' اور مردوں کے حوالے سے خواتین کے لئے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2935 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِی الْمَسْجِد اِذْ دخلت امْرَاَة من مزینة ترفل فِیْ زِینَة لَهَا فِی الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِی یَا اَیهَا النَّاس انهوا نسَاء کم عَن لبس الزِّینَة والتبختر فِی الْمَسْجِد فَاِن بنی اِسْرَائِیل لم یلعنوا حَتّٰی لبس نِسَاؤُهم الزِّینَة وتبختروا فِی الْمَسَاجِد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اسی دوران ایک خاتون مسجد میں داخل ہوئی جس کا تعلق مزینہ قبیلے سے تھا' وہ اچھی طرح بنی سنوری ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی خواتین کو مسجد میں آتے ہوئے زینت اختیار کرنے اور آرائش وزیبائش سے منع کرو' کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی' جب تک ان کی خواتین نے مسجد میں آتے ہوئے زینت اور آرائش وزیبائش نہیں کی''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2936 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُول علی النِّسَاء فَقَالَ رجل من الْاَنْصَار اَفَرَاَیْت الْحمو قَالَ الْحمو الْمَوْت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ ثُمَّ قَالَ وَمعنی کَرَاهِیَة الدُّخُول علی النِّسَاء علی نَحْو مَا رُوِیَ عَن

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخلون رجل بِامْرَاَة اِلَّا كَانَ ثالثهما الشَّيطان

الحم بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْمِيم وبِاثبات الْوَاو اَيْضًا وبالهمز اَيْضًا هُوَ اَبُو الزَّوْج وَمن ادلى بِه كالاخ وَالْعم وَابْن الْعم وَنَحْوهم وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا كَذَا فسره اللَّيْث بن سعد وَغَيره وَاَبُو الْمَرْاَة اَيْضًا وَمن ادلى بِه وَقِيْلَ بل هُوَ قريب الزَّوْج فَقَط وَقِيْلَ قريب الزَّوْجَة فَقَط

قَالَ اَبُوْ عبيد فِيْ مَعْنَاهُ يَعْنِيْ فليمت وَلَا يفعلن ذٰلِكَ فَاِذَا كَانَ هٰذَا رِوَايَة فِيْ اَب الزَّوْج وَهُوَ محرم فَكيف بالغريب انْتهى

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(اجنبی) خواتین کے پاس جانے سے بچو! ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! دیور کے بارے میں (یا سسرالی عزیز کے بارے میں) آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور موت ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: خواتین کے پاس جانے کے بارے میں مکروہ ہونے سے مراد مفہوم یہ مراد ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے''۔

لفظ ''الحم'' میں 'ح' پر زبر ہے 'م' پر تخفیف ہے اور 'و' کا اثبات ہے اور 'ا' کا بھی اثبات کیا گیا ہے اس سے مراد شوہر کا باپ اور باپ کی طرف سے عزیز ہیں (یعنی شوہر کا بھائی یا اس کا چچا یا چچازاد بھائی یا اس طرح کے دیگر عزیز ہیں اور یہاں یہی مراد ہے) لیث بن سعد اور دیگر حضرات نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد عورت کا باپ یا اس کے حوالے سے رشتہ دار ہوتے ہیں اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف مرد کے رشتہ دار ہیں ایک اور قول کے مطابق اس سے مراد صرف خاتون کے رشتے دار ہیں ابوعبید بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تو جب یہ حکم شوہر کے باپ کے بارے میں ہے جو عورت کا محرم ہوتا ہے تو اجنبی کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2937 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخلون اَحَدُكُمْ بِامْرَاَة اِلَّا مَعَ ذِيْ محرم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَتقدم فِيْ اَحَادِيْث الْحمام حَدِيْث ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الاخر فَلَا يخلون بِامْرَاَة لَيْسَ بَيْنهَا وَبَيْنه محرم-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو البتہ اگر (عورت کا) کوئی محرم عزیز ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

اس کے حوالے سے حمام سے متعلق باب میں احادیث گزر چکی ہیں جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے اور اس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے جبکہ اس مرد اور اس عورت کے درمیان کوئی محرم نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2938 - وَعَنْ معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يطعن فِيْ رَاس اَحَدُكُمْ بمخيط من حَدِيْد خير لَهُ من اَن يمس امْرَاَة لَا تحل لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرِجَال الطَّبَرَانِيّ ثِقَات رجال الصَّحِيْح

الْمخيط بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْيَاء هُوَ مَا يخاط بِهٖ كالابرة والمسلة وَنَحْوَهُمَا

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کے سر میں لوہے کی بنی ہوئی سوئی چبھو دی جائے یہ اس کے لئے اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے جائز نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام طبرانی کے رجال ثقہ ہیں اور صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ ''المخیط'' میں 'م' پر زیر ہے اور 'ی' پر زبر ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جس سے سیا جاتا ہے جس طرح سوئی یا اس طرح کی دیگر چیزیں ہیں۔

2939 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَاكَ وَالْخلْوَة بِالنسَاء وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ مَا خلا رجل بِامْرَاَة اِلَّا وَدخل الشَّيْطَان بَيْنَهُمَا وَلَان يزحم رجل خنزيرا متلطخا بطين اَوْ حماة خير لَهُ من اَن يزحم مَنْكِبه منكب امْرَاَة لَا تحل لَهُ

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

الحماة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَسُكُون الْمِيم بعْدهَا همزَة وتاء تَاْنِيث هُوَ الطين الْاَسود المنتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(نامحرم) خواتین کے ساتھ خلوت میں ہونے سے بچو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو شیطان ان کے درمیان داخل ہو جاتا ہے آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ لگ جائے جو گارے یا کالے کیچڑ میں لتھڑا ہوا ہو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی کا کندھا کسی عورت کے کندھے سے مس ہو جو اس کے لئے حلال نہ ہو''

یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔
لفظ ''الحمأۃ'' اس میں 'ح' پر زبر ہے 'م' ساکن ہے اس کے بعد 'ا' ہے اورتائے تانیث ہے اس سے مراد کالی بدبودار کیچڑ ہے۔

2 - اَلتَّرْغِیْبُ فِی النِّکَاحِ سِیمَا بِذَاتِ الدِّینِ الْوَلُوْدِ

نکاح کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خاص طور پر دیندار' بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین کے ساتھ (نکاح کے بارے میں ترغیبی روایات)

2940 - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا معشر الشَّبَابِ من اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَ ۃ فلیتزوج فَاِنَّہٗ اَغَضّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصن لِلْفَرجِ وَمَنْ لم یستطع فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاء

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَھما وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' اسے شادی کرلینی چاہیے' کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے' اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے' اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو' تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کردے گا''

یہ روایت امام بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

2941 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَرَادَ اَن یلقی اللّٰہ طَاھِرا مطھرا فلیتزوج الْحَرَائِر

رَوَاہُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص پاک وصاف ہو کر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتا ہو' اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے''
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2942 - وَعَنْ اَبِی اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَربع من سنَن الْمُرْسَلِیْنَ الْحِنَّاء والتعطر والسواك وَالنِّکَاح وَقَالَ بعض الرواۃ الْحیَاء بِالْیَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''چار چیزیں مرسلین کی سنت ہیں' (بالوں میں) مہندی لگانا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''
بعض راویوں نے لفظ ''حیا'' نقل کیا ہے' جو 'ی' کے ساتھ ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2943 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْیَا مَتَاع وَخیر متاعها الْمَرْاَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظِهِ قَالَ اِنَّمَا الدُّنْیَا مَتَاع وَلَیْسَ من مَتَاع الدُّنْیَا شَیْءٍ أفضل من الْمَرْاَة الصَّالِحَة

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''دنیا متاع ہے' اور یہاں کی سب سے بہترین چیز' نیک بیوی ہے''۔
یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''دنیا ساز و سامان ہے' اور دنیا کے ساز و سامان میں' کوئی چیز' نیک عورت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی''

2944 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْیَا مَتَاع وَمَنْ خیر متاعها امْرَاَة تعین زَوجهَا علی الْاٰخِرَةِ مِسْکین مِسْکین رجل لَا امْرَاَة لَهُ مسکینة مسکینة امْرَاَة لَا زوج لَهَا

ذکره رزین وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ من اُصُوْله وشطره الْاَخیر مُنکر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''دنیا ساز و سامان ہے' اور اس کے ساز و سامان میں' سب سے بہتر چیز' وہ عورت ہے' جو اپنے شوہر کی آخرت کے حساب سے مدد کرتی ہے' وہ شخص مسکین ہے' مسکین ہے' جس کی بیوی نہ ہو اور وہ عورت مسکین ہے' مسکین ہے' جس کا شوہر نہ ہو''
یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' میں نے ان کے ''اصول'' میں سے کہیں' اس کو نہیں دیکھا ہے' اور اس کا آخری نصف حصہ تو ''منکر'' ہے۔

2945 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه کَانَ یَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِن بعد تقوی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خیرا لَهُ من زَوْجَة صَالِحَة اِن أمرهَا اَطَاعَته وَاِن نظر اِلَیْهَا سرته وَاِن أقسم عَلَیْهَا اَبرته وَاِن غَابَ عَنْهَا نَصَحته فِیْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن عَلیّ بن یزِید عَن الْقَاسِم عَنْهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:
''مومن شخص کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد' کوئی ایسی چیز نصیب نہیں ہوئی ہوگی' جو اس کے لئے نیک بیوی سے زیادہ

بہتر ہو کہ اگر آدمی عورت کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اگر آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے اگر آدمی اس کو قسم دے تو وہ اس کو پوری کروائے اور اگر آدمی اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ عورت اپنی ذات اور آدمی کے مال کے بارے میں اس کی خیر خواہی کرے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2946 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من اعطيهن فقد أعطى خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة قلبا شاكرا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وبدنا على الْبلاء صَابِرًا وَزَوْجَة لَا تبغيه حوبا فِي نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَإِسْنَاد اَحدهمَا جيد

الْحُوب بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وتضم هُوَ الْإِثْم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں ایسی ہیں جو کسی شخص کو دے دی جائیں تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام تر بھلائی دے دی گئی شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان آزمائش پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور آدمی کے مال کے حوالے سے کسی گناہ کی خواہش نہ کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دو سندوں میں سے ایک عمدہ ہے۔

لفظ ''الحوب'' میں 'ح' پر زبر اور پیش دونوں پڑھی گئی ہیں اس سے مراد گناہ ہے۔

2947 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت: وَالَّذِيْنَ يكنزون الذَّهَب وَالْفِضَّة - التَّوْبَة - قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بعض اَسْفَاره فَقَالَ بعض اَصْحَابه أنزلت فِي الذَّهَب وَالْفِضَّة لَو علمنَا اَي الْمَال خير فنتخذهُ فَقَالَ أفضله لِسَان ذَاكر وقلب شَاكر وَزَوْجَة مُؤمنَة تعينه على إيمَانه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ سَاَلت مُحَمَّد بن إِسْمَاعِيل يَعْنِيُ الْبُخَارِيّ فَقُلْتُ لَهُ سَالم بن اَبِي الْجَعْد سمع من ثَوْبَان فَقَالَ لَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ بناتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے عرض کی: سونے اور چاندی کے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ کون سا مال زیادہ بہتر ہے؟ تو ہم اسے حاصل کر لیتے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ فضیلت والی چیز' ذکر کرنے والی زبان' شکر کرنے والا دل اور وہ مومن بیوی ہے جو آدمی کے

ایمان کے حوالے سے اس کی مدد کرے"

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے میں نے امام محمد بن اسماعیل یعنی امام بخاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے دریافت کیا: سالم بن ابوالجعد نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2948 - وَعَنْ اِسْمَاعِيل بن مُحَمَّد بن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم ثَلَاثَة وَمَنْ شقاوة ابْن آدم ثَلَاثَة من سَعَادَة ابْن آدم الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الصَّالح والمركب الصَّالح وَمن شقاوة ابْن آدم الْمَرْاَة السوء والمسكن السوء والمركب السوء

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِىّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَصَححهُ اِلَّا اَنه قَالَ والمسكن الضّيق وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انسان کی سعادت مندی میں تین چیزیں ہیں اور اس کی بدنصیبی میں تین چیزیں ہیں انسان کی سعادت مندی میں نیک بیوی اچھی رہائش اور اچھی سواری ہے اور آدمی کی بدنصیبی میں بری بیوی بری رہائش اور بری سواری ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی امام بزار اور امام حاکم نے نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تنگ رہائش"۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "چار چیزیں خوش نصیبی ہیں نیک بیوی کھلا گھر نیک ہمسایہ اور اچھی سواری اور چار چیزیں بدنصیبی ہیں برا ہمسایہ بری بیوی بری سواری اور تنگ گھر"۔

2949 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سعيد يَعْنِىْ ابْن اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة ترَاهَا تعجبك وتغيب فتأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون وطيئة فتلحقك بِاَصْحَابك وَالدَّار تكون وَاسِعَة كَثِيْرَة الْمرَافِق وَثَلَاث من الشَّقَاء الْمَرْاَة ترَاهَا فتسوؤك وَتحمل لسانها عَلَيْك وَاِن غبت عَنْهَا لم تأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون قطوفا فَاِن ضربتها أتعبتك وَاِن تركتهَا لم تلحقك بِاَصْحَابك وَالدَّار تكون ضيقَة قَلِيلَة الْمرَافِق

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهٖ مُحَمَّد يَعْنِىْ ابْن بكير الْحَضْرَمِىّ فَاِن كَانَ حفظه بِاِسْنَادِهٖ على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ مُحَمَّد هٰذَا صَدُوق وَثِقَة غير وَاحِد

محمد بن سعید یعنی ابن ابی وقاص' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں خوش نصیبی ہیں' نیک بیوی' جسے تم دیکھو تو وہ تمہیں اچھی لگے' اور جب تم موجود نہ ہو' تو وہ اپنی ذات اور تمہارے مال کے حوالے سے امانت دار ہو' ایسی سواری کہ جس کا چلنا تمہیں تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دے' اور ایسا گھر جو کھلا ہو اور گنجائش زیادہ ہو' اور تین چیزیں بدنصیبی ہیں' ایسی عورت جسے تم دیکھو' تو وہ تمہیں بری لگے' وہ تمہارے خلاف زبان چلائے' اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہو' تو وہ اپنی ذات اور تمہارے مال کے بارے میں امانت دار نہ ہو' ایسی سواری جو چلنے میں سست ہو' اگر تم اسے مارو' تو وہ تمہیں مشقت کا شکار کرے' اور اگر تم اسے چھوڑ دو' تو وہ تمہیں تمہارے ساتھیوں تک نہ پہنچائے' اور ایسا گھر جو تنگ ہو اور اس میں گنجائش کم ہو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محمد نامی راوی' یعنی محمد بن بکیر حضرمی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' لیکن اگر اس نے اسے یاد رکھا ہے' تو پھر اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: محمد نامی یہ راوی صدوق ہے' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رزقه اللّٰه امْرَاَة صَالِحَة فَقَدْ اَعَانَهُ على شطر دينه فليتق اللّٰه فِي الشّطْر الْبَاقِي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه للبيهقي وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَفِيْ رِوَايَة الْبَيْهَقِيّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تزوج العَبْد فَقَدْ اسْتكْمل نصف الدّين فليتق اللّٰه فِي النّصْف الْبَاقِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جسے اللہ تعالیٰ نیک بیوی عطا کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس کے نصف دین کے بارے میں' اس کی مدد کر دیتا ہے' تو آدمی کو باقی نصف کے بارے میں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان کی سند کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کی ہے

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب آدمی شادی کرتا ہے' تو وہ نصف دین کو مکمل کر لیتا ہے' تو باقی نصف کے بارے میں' اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے''۔

2951 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة حق على اللّٰه

2950-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب النكاح' حديث: 2613' المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 980' شعب الإيمان للبيهقي' فصل في الترغيب في النكاح لما فيه من العون على حفظ' حديث: 5230

عونهم المجاهد في سبيل الله والمكاتب الذي يريد الاداء والناكح الذي يريد العفاف

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان لَهُ فِي صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرط مُسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ ان کی مدد کرے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص وہ مکاتب غلام جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو اور نکاح کرنے والا وہ شخص جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2952 - وَعَنْ اَبِيْ نجيح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ مُوسِرًا لَان ينكح ثُمَّ لم ينكح فَلَيْسَ مني

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ وَهُوَ مُرْسل وَاسم اَبِيْ نجيح يسَار بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَهُوَ وَالِد عبد الله بن اَبِيْ نجيح الْمَكِّيّ

حضرت ابو نجیح رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نکاح کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور وہ پھر بھی نکاح نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت مرسل ہے ابو نجیح نامی راوی کا نام یسار ہے یعنی یہ 'ی' کے ساتھ ہے یہ عبداللہ بن ابو نجیح مکی کے والد ہیں۔

2953 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَهْط اِلٰى بيُوت اَزْوَاج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْأَلُوْن عَن عبَادَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أخبروا كَأَنَّهُمْ تقالوها فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد غفر الله مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَأَخّر قَالَ أحدهم أما انا فَاِنِّيْ أُصَلِّي اللَّيْل اَبَدًا وَقَالَ آخر انا أَصوم الدَّهْر وَلَا أفطر اَبَدًا وَقَالَ آخر وَانا أعتزل النِّسَاء فَلَا اتزوّج اَبَدًا فجَاء رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الْقَوْم الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا كَذَا اما وَالله اِنِّيْ لأخشاكم لله وأتقاكم لَهُ لكني أَصوم وَأفطر واصلي وارقد واتزوج النِّسَاء فَمَنْ رغب عَن سنتي فَلَيْسَ مني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں اس بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم سمجھا پھر انہوں نے کہا: ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ تمام گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے پھر ان افراد میں

سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ نفلی روزہ رکھوں گا کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کروں گا ایک اور شخص نے کہا: میں خواتین سے لاتعلقی اختیار کرلوں گا' اور کبھی شادی نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ لوگ ہو؟ جنہوں نے یہ یہ باتیں کہی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں' لیکن میں نفلی روزہ رکھتا بھی ہوں' اور ترک بھی کر دیتا ہوں' نوافل ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں' اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے' جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2954 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنكح الْمَرْاَة على اِحْدٰى خِصَال لجمالها وَمَالهَا وخلقها ودينها فَعَلَيْكَ بِذَات الدّين والخلق تربت يَمِينك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کے ساتھ ان میں سے کسی ایک خوبی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اس کی خوبصورتی اس کا مال اس کے اخلاق اور اس کا دین' تو تم پر دین دار اور اچھے اخلاق کو اختیار کرنا لازم ہے' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے بزار' امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2955 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تنْكح الْمَرْاَة لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بِذَات الدّين تربت يداك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

تربت يداك كلمة مَعْنَاهَا الْحَث والتحريض وَقِيْلَ هِیَ هُنَا دُعَاء عَلَيْهِ بالفقر وَقِيْلَ بِكَثْرَة المَال وَاللَّفْظ مُشْتَرك بَيْنَهُمَا قَابل لكل مِنْهُمَا وَالْاٰخر هُنَا اَظهر وَمَعْنَاهُ اظفر بِذَات الدّين وَلَا تلْتَفت اِلَى المَال اكثر اللّٰه مَالك وَرُوِیَ الْاَوَّل عَن الزُّهْرِیّ وَاَنَّ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لَهٗ ذٰلِكَ لِاَنَّهٗ راى الْفقر خيرا لَهٗ من الْغنى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَاد نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے ساتھ چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے' اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسب کی وجہ سے یا اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کے دین کی وجہ سے' تو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تم دین دار عورت کے حوالے سے کامیابی حاصل کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔
متن کے الفاظ "تربت یداک" یہ ایک ایسا کلمہ ہے جس کا مطلب کسی بارے میں ترغیب دینا ہے ایک قول کے مطابق یہاں اس سے مراد ان لوگوں کے خلاف غربت کی دعا کرنا ہے' اور قول کے مطابق مال زیادہ ہونے کی دعا کرنا ہے یہ لفظ ان دونوں مفاہیم میں مشترک ہے' اور یہ ان دونوں مفاہیم کو قبول کرتا ہے تاہم دوسرا مفہوم یہاں زیادہ واضح ہے' اور روایت کے یہ الفاظ کہ دین دار کے حوالے سے کامیابی حاصل کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم مال کی طرف توجہ نہ دو اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں کثرت پیدا کر دے گا
پہلا حصہ زہری کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ خوشحالی کے مقابلے میں غربت ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے' باقی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2956 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَة لعزها لم یزده اللّٰه اِلَّا ذلا وَمَنْ تزَوجهَا لمالها لم یزده اللّٰه اِلَّا فقرا وَمَنْ تزَوجهَا لحسبها لم یزده اللّٰه اِلَّا دناءة وَمَنْ تزوج امْرَاَة لم یرد بهَا اِلَّا اَن یغض بَصَره ویحصن فرجه اَوْ یصل رَحمَه بَارك اللّٰه لَهُ فِیهَا وَبَارك لَهَا فِیهِ
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:۔
"جو شخص کسی عورت کی عزت کی وجہ سے' اس کے ساتھ شادی کرنا چاہے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذلت میں اضافہ کرے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ' اس کے مال کی وجہ سے' اس کے ساتھ شادی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کی غربت میں اضافہ کرے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ' اس کے حسب کی وجہ سے' شادی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ کمتر کر دے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس لئے شادی کرے کہ اس کے ذریعے وہ اپنی نگاہ کو جھکا کے رکھے' یا اس کے ذریعے صلہ رحمی کرے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس عورت میں برکت رکھ دے گا' اور اس عورت کے لئے اس شخص میں برکت رکھ دے گا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2957 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تزوجوا النِّسَاء لحسنهن فَعَسَی حسنهنّ اَن یردیهن وَلَا تزوجوهن لاموالهن فَعَسَی أموالهن اَن تطغیهن وَلَکِن تزوجوهن علی الدّین وَلأمة خرماء سَوْدَاءِ ذَات دین أفضل
رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِیق عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن أنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"خواتین کے ساتھ' ان کی خوبصورتی کی وجہ سے' شادی نہ کرو' کیونکہ ہو سکتا ہے' ان کی خوبصورتی انہیں سرکش بنا دے اور ان

کے ساتھ ان کے اموال کی وجہ سے بھی شادی نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے اموال انہیں سرکشی کی طرف مائل کردیں تم ان کے ان کے دین کی وجہ سے شادی کرو اور سیاہ فام کنیز جس کا کان چھدا ہوا ہو جو دین دار ہو وہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2958 - وَعَنْ معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ أصبت امْرَاَة ذَات حسب ومنصب وَمَال اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلد افاتزوجها فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَة فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَة فَقَالَ لَهُ تزوجوا الْوَدُوْد الْوَلُوْد فَاِنِّيْ مُكَاثِر بكم الْاُمَم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کا موقع مل رہا ہے جو صاحب حسب بھی ہے صاحب حیثیت بھی ہے اور مال دار بھی ہے البتہ وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی نبی اکرم ﷺ نے اس کو منع کردیا وہ دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس کی مانند بات کہی تھی (تو آپ نے پھر اس کو منع کردیا) وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

"تم ایسی خواتین کے ساتھ شادی کرو جو محبت کرنے والی ہوں اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں کیونکہ میں تمہاری کثرت کے حوالے سے دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا"

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ترغيب الزَّوْج فِي الْوَفَاء بِحَق زَوجته وَحسن عشرتها وَالْمَرْاَة بِحَق زَوجهَا وطاعته وترهيبها من اِسْقَاطه ومخالفته

شوہر کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ بیوی کے حق کو پورا ادا کرے

اس کے ساتھ اچھی طرح سے رہے اور عورت کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا کرے اور اس کی فرمانبرداری کرے عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ شوہر کے حق کو ساقط کرے یا اس کی رائے کے برخلاف کرے

2959 - قَالَ الْحَافِظ قد تقدم فِيْ بَاب التَّرْهِيب من الدّين حَدِيْث مَيْمُون عَنْ اَبِيْه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيمَا رجل تزوج امْرَاَة على مَا قل من الْمهر اَوْ كثر لَيْسَ فِيْ نَفسه اَن يُؤَدِّي اِلَيْهَا حَقّهَا خدعها فَمَاتَ وَلَمْ يؤد اِلَيْهَا حَقّهَا لَقِيَ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ زَان

الْحَدِيْثِ وَتَقَدَّمَ فِيْ مَعْنَاهُ اَيْضًا حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثُ صُهَيْبِ الْخَيْرِ

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: قرض سے متعلق ترہیبی روایات والے باب میں اس سے پہلے میمون کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تھوڑے یا زیادہ مہر کے عوض میں شادی کرتا ہے اور اس کے دل میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس عورت کا حق ادا کرے گا وہ اس عورت کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے اور اس نے عورت کا حق ادا نہیں کیا ہوتا تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو زانی ہونے کے طور (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا)'' ......الحدیث۔

اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی گزر چکی ہے۔

2960 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته الاِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا حاکم نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2961 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا اَحْسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور تم میں سے زیادہ

بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2962 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن من أكمل الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أحسنهم خلقا و ألطفهم بأهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حسن وَلَا نَعرف لِأبي قلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر لوگ ہوں اور اپنی بیوی کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں''

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ہمیں ابوقلابہ کے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا علم نہیں ہے۔

2963 - وَعَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيركُمْ خَيركُمْ لأهله وَأَنا خَيركُمْ لأهلي

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو اور میں تم سب کے مقابلے میں اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہوں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2964 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيركُمْ خَيركُمْ لأهله وَأَنا خَيركُمْ لأهلي

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم إِلَّا أَنه قَالَ خَيركُمْ خَيركُمْ للنِّسَاء - وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے' جو بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2965 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمَرْاَة خلقت من ضلع فَإِن أقمتها كسرتها فدارها تعش بهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اس کو توڑ دو گے تو تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس کے ساتھ رہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنسَاء فَإِن الْمَرْاَة خلقت من ضلع وَإِن اَعْوَج مَا فِي الضلع اَعْلَاهُ فَإِن ذهبت تُقِيمهُ كسرته وَإِن تركته لم يزل اَعْوَج فَاسْتَوْصُوا بِالنسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرِه وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم اِن الْمَرْاَة خلقت من ضلع لن تستقيم لَك على طَرِيقَة فَإِن استمتعت بهَا استمتعت بهَا وفيهَا عوج وَإِن ذهبت تقيمها كسرتها وَكسرهَا طَلاقهَا

الضلع بِكَسْر الضَّاد وَفتح اللَّام وبسكونها اَيْضًا وَالْفَتْح أفْصح والعوج بِكَسْر الْعين وَفتح الْوَاو وَقِيْلَ اِذا كَانَ فِيْمَا هُوَ منتصب كالحائط والعصا قِيْلَ فِيْهِ عوج بِفَتْح الْعين وَالْوَاو وَفِيْ غير المنتصب كَالدّين والخلق وَالْاَرْض وَنَحْو ذٰلِكَ يُقَال فِيْهِ عوج بِكَسْر الْعين وَفتح الْوَاو قَالَه ابْن السّكيت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کے بارے میں (اچھے سلوک کی) تلقین کو قبول کرو! عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی وہ ہوتی ہے جو سب زیادہ اوپر والی ہو اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اگر اس کے حال پر رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھی رہے گی تم خواتین کے بارے میں تلقین کو قبول کرو''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے تم کسی بھی طریقے سے اسے سیدھا نہیں کر سکتے اگر تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا چاہتے ہو تو تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو اگر تم اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرو گے تو تم اسے توڑ دو گے اور اسے توڑنے سے مراد یہ ہے کہ اسے طلاق دے دو گے''۔

لفظ ''الضلع'' میں 'ض' پر زیر ہے 'ل' پر زبر ہے اسے ساکن بھی پڑھا گیا ہے تاہم زبر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

لفظ ''العوج'' میں 'ع' پر زیر ہے 'و' پر زبر ہے ایک قول کے مطابق اگر ٹیڑھا کسی مادی چیز کے بارے میں ہو جیسے دیوار یا عصا ہے

تو اس کے بارے میں لفظ "عوج" "ع" پر اور "و" پر زبر کے ساتھ استعمال ہوگا' اور اگر غیر مادی چیز کے بارے میں ہو' جیسے دین یا اخلاق وغیرہ جیسی چیزیں ہیں' تو پھر اس میں لفظ "عوج" ہوگا یعنی "ع" پر زیر ہوگی اور "و" پر زبر ہوگی' یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے۔

2967 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یفرك مُؤْمِن مُؤْمِنَة اِن کره مِنْهَا خلقا رَضِی مِنْهَا آخر

وَقَالَ غَیْره رَوَاهُ مُسْلِم

یفرك بِسُكُون الْفَاء وَفتح الْبَاء وَالرَّاء اَیْضًا وَضمّهَا شَاذ اَی یبغض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی مومن کسی مومن عورت سے (یعنی اپنی بیوی سے) بغض نہیں رکھتا اگر اسے عورت کی کوئی ایک چیز ناپسند ہوگی' تو دوسری پسند ہوگی"۔

دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ "یفرك" میں "ف" پر جزم "ی" اور "ر" پر زبر ہے' اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' لیکن وہ شاذ ہے' اس سے مراد ناپسند کرتا ہے۔

2968 - وَعَنْ مُعَاوِیَة بن حیدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق زَوْجَة اَحدنَا عَلَیْهِ قَالَ اَن تطعمها اِذا طعمت وتکسوها اِذا اکتسیت وَلَا تضرب الْوَجْه وَلَا تقبح وَلَا تهجر اِلَّا فِی الْبَیْت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ اِن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حق الْمَرْاَة علی الزَّوْج فَذکره لَا تقبح بتَشْدِید الْبَاء اَی لَا تسمعها الْمَکْرُوه وَلَا تشتمها وَلَا تقل قبحك اللّٰه وَنَحْو ذٰلِك ۔

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ' تو اسے بھی کھلاؤ' جب تم لباس پہنو' تو اسے بھی لباس پہناؤ' اور اس کے چہرے پر نہ مارو' اور اسے قبیح نہ کہو' اور اس سے لاتعلقی صرف گھر کی حد تک اختیار کرو"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: شوہر کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟...... اس کے راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

"لا تقبح" اس میں "ب" پر شد ہے' اس سے مراد یہ ہے تم اسے ایسی بات نہ سناؤ' جو ناپسندیدہ' یا اسے برا بھلا نہ کہو' اور یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کرے' یا اس کی مانند کلمات نہ کہو۔

2968/1 - وَعَنْ عَمْرو بن الْاَحْوَص الحشمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حجَّة الْوَدَاع یَقُوْلُ بعد اَن حمد اللّٰه وَاَثْنی عَلَیْهِ وَذکر وَوعظ ثُمَّ قَالَ اَلا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء خیرا

فَإِنَّمَا هن عوان عندكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غير ذٰلِكَ اِلَّا اَن يَاْتِين بفَاحِشَة مبينَة فَإِن فعلن فاهجروهن فِى الْمضَاجِع واضربوهن ضربا غير مبرح فَإِن أطعنكم فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلا اَلا اِن لكم على نِسَائِكُمْ حَقًا ولنسائكم عَلَيْكُمْ حَقًا فحقكم عَلَيْهِنَّ اَن لَا يوطئن فرشكم من تكْرَهُونَ وَلَا يَاْذَن فِىْ بُيُوتكُمْ لمن تكْرَهُوْنَ اَلا وحقهن عَلَيْكُمْ اَن تحسنوا اِلَيْهِنَّ فِىْ كسوتهن وطعامهن

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

عوان بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْوَاو اَى أسيرات

❀❀ حضرت عمرو بن احوص جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد وعظ ونصیحت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''خواتین کے بارے بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' کیونکہ وہ تمہارے پاس پابند ہیں' تم اس کے علاوہ ان سے اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو' البتہ اگر وہ کسی واضح خرابی کا ارتکاب کریں' تو معاملہ مختلف ہے' اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم بستر ان سے الگ کرلو اور انہیں' اس طرح سے پیٹو' جو تکلیف دہ نہ ہو' اگر وہ تمہاری نافرمانی کرتی ہیں' تو تم ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو' خبردار! تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے' اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر حق ہے' تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر' کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں' جسے تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے بعد کسی ایسے شخص کو گھر میں نہ آنے دیں' جسے تم ناپسند کرتے ہو' اور اُن کا تم پر یہ حق ہے' تم ان کے ساتھ لباس اور کھانے کے معاملے میں' اچھا سلوک کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لفظ ''عوان'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'و' پر تخفیف ہے' اس سے مراد وہ قید ہیں (یعنی پابند ہیں)۔

2969 - وَعَنْ أُم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيمَا امْرَاَة مَاتَت وَزوجهَا عَنْهَا رَاض دخلت الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِرْمِذِىّ وَحسنه وَالْحَاكِم كلهم عَن مساور الْحِمْيَرِى عَنْ أُمه عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو عورت ایسی حالت میں انتقال کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگی''۔

2969-الجامع للترمذي' أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' أبواب الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في حق الزوج على المرأة' حديث: 1117سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب حق الزوج على المرأة' حديث: 1850المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البر والصلة' وأما حديث عبد الله بن عمرو' حديث: 7395مصنف ابن أبي شيبة' كتاب النكاح' ما حق الزوج على امرأته ؟' حديث: 13123مسند عبد بن حميد' حديث أم سلمة رضي الله عنها' حديث: 1545مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6749المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ومن نساء أهل البصرة' أم مساور الحميري' حديث: 19713

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے مساور حمیری کے حوالے سے ان کی والدہ کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2970 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وحصنت فرجها واطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجنَّة شَاءَت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو وہ جنت کے جس مرضی دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2971 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجهَا واطاعت زَوجهَا قيل لَهَا ادخلی الْجنَّة من اَی اَبْوَاب الْجنَّة شِئْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح خلا ابْن لَهِيعَة وَحَدِيْثه حسن فِی المتابعات

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو اور رمضان کے روزے رکھتی ہو اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو تو اسے یہ کہا جائے گا: تم جنت کے جس بھی دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد نے نقل کیا ہے ان کی روایت کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کی روایت متابعات میں حسن کا درجہ رکھتی ہے۔

2972 - وَعَنْ حُصَيْن بن مُحصن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمَّة لَهُ اَتَت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا أذات زوج اَنْت قَالَت نعم قَالَ فَاَيْنَ اَنْت مِنْهُ قَالَت مَا آلوه اِلَّا مَا عجزت عَنْهُ قَالَ فَكيف اَنْت لَهُ فَاِنَّهُ جنتك ونارك

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادَيْنِ جيدين وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی پھوپھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا اس کے ساتھ طرز سلوک کیا ہے اس خاتون نے کہا: میں ان کے کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتی صرف اس کام میں کوتاہی ہوتی

ہے جس سے میں عاجز آجاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ سلوک کیا ہونا چاہیے' اس بات کا اندازہ اس بات سے لگاؤ کہ وہ تمہاری جنت ہے' اور وہی تمہاری جہنم ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2973 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَالت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اى النَّاس أعظم حقًا على الْمَرْاَة قَالَ زَوجهَا قلت فَاَى النَّاس اعظم حقًا على الرجل قَالَ امه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم وَاِسْنَاد الْبَزَّار حسن

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا ہے' میں نے دریافت کیا: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی ماں کا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بزار کی سند حسن ہے۔

2974 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ ت امْرَاَة اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا وافدة النِّسَاء اِلَيْك هٰذَا الْجِهَاد كتبه اللّٰه على الرِّجَال فَاِن يُصِيبُوا أجروا وَاِن قتلوا كَانُوْا اَحيَاء عِنْد رَبِّهِمْ يرْزقُوْنَ وَنَحْنُ معشر النِّسَاء نقوم عَلَيْهِمْ فَمَا لنا من ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابلغى من لَقِيت من النِّسَاء اَن طَاعَة الزَّوْج واعترافا بِحقِّهِ يعدل ذٰلِكَ وَقَلِيل مِنْكُن من يَفْعَله

رَوَاهُ الْبَزَّار هٰكَذَا مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ قَالَ فِيْ آخِره ثُمَّ جَاءَ تْهُ يَعْنِيْ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَة فَقَالَت اِنِّيْ رَسُول النِّسَاء اِلَيْك وَمَا مِنْهُنَّ امْرَاَة علمت اَوْ لم تعلم اِلَّا وَهِي تهوى مخرجى اِلَيْك الله رب الرِّجَال وَالنِّسَاء والههن وَاَنت رَسُوْلُ اللّٰه اِلَى الرِّجَال وَالنِّسَاء كتب اللّٰه الْجِهَاد على الرِّجَال فَاِن اَصَابُوا اجروا وَاِن اسْتشْهدُوا كَانُوْا اَحيَاء عِنْد رَبِّهِمْ يرْزقُوْنَ فَمَا يعدل ذٰلِكَ من اَعْمَالهم من الطَّاعَة قَالَ طَاعَة اَزْوَاجهنَّ والمعرفة بحقوقهن وَقَلِيل مِنْكُن من يَفْعَله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷞ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں خواتین کی نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئی ہوں' جہاد کو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر لازم قرار دیا ہے' جب وہ جہاد میں حصہ لیتے ہیں' تو انہیں اجر ملتا ہے (یعنی مال غنیمت حاصل ہوتا ہے) اگر وہ شہید ہو جائیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہوتے ہیں' جہاں انہیں رزق ملتا ہے' ہم خواتین ان مردوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں' تو ہمیں اس میں سے کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جس بھی خاتون سے ملاقات ہو' اس تک یہ پیغام پہنچا دینا کہ شوہر کی فرمانبرداری کرنا' اور اس کے حق کا اعتراف کرنا اس کے برابر ہے' اور تم میں سے کم خواتین ایسی ہیں' جو ایسا کرتی ہیں''

یہ روایت امام بزار نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے اسی طرح ایک حدیث میں نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں خواتین کی قاصد کے طور پر' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں' ان میں سے ہر ایک خاتون' خواہ وہ علم رکھتی ہے' یا علم نہیں رکھتی' وہ اس بات کی خواہش مند تھی کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی' اللہ تعالیٰ مردوں اور خواتین (دونوں ہی) کا پروردگار ہے' اور ان کا معبود ہے' اور آپ مردوں اور خواتین (دونوں کی طرف) اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد لازم قرار دیا ہے' اگر وہ کامیاب ہوتے ہیں' تو انہیں مالِ غنیمت ملتا ہے' اور اگر وہ شہید ہو جاتے ہیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہوتے ہیں' جنہیں رزق دیا جاتا ہے' تو (خواتین کے لیے) نیکی کے کاموں میں سے کون سا کام ایسا ہے؟ جو اس کے برابر ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عورتوں کا اپنی شوہروں کی فرمانبرداری کرنا' ان کے حقوق کی معرفت رکھنا (یعنی ان حقوق کی ادائیگی کرنا) اور تم خواتین میں سے تھوڑی ایسی ہیں' جو ایسا کرتی ہیں''۔

2975 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رجل بابنته اِلٰی رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن ابْنَتِی هٰذِهٖ اَبَت اَن تتزوّج فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطیعی اَبَاك فَقَالَت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اتزوّج حَتّٰی تخبرنِیْ مَا حق الزَّوْج علی زَوجته قَالَ حق الزَّوْج علی زَوجته لَو كَانَت بِهٖ قرحَة فلحستها اَوْ انتثر منخراه صديدا اَوْ دَمًا ثُمَّ ابتلعته مَا اَدَّت حَقه قَالَت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اتزوّج اَبَدًا فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تنكحوهن اِلَّا بِاِذنهن

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کے ہمراہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو' اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ کی قسم! میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھ سے یہ نہیں بتاتے ہیں کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر کا اس کی بیوی پر یہ حق ہے کہ اگر شوہر کو کوئی پھوڑا نکلا ہوا ہو' اور پھر وہ عورت اسے چاٹ لے یا اس (شوہر) کے نتھنوں سے خون یا پیپ نکل رہا ہو' اور وہ عورت اس کو چوس لے' تو بھی وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکتی' اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں تو کبھی شادی نہیں کروں گی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین کی شادی' اُن کی اجازت کے ساتھ کیا کرو''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2976 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت اَنا فلَانَة بنت فلَان قَالَ قد عرفتك فَمَا حَاجَتك قَالَت حَاجَتِی اِلٰی ابْن عمي فلَان العابد قَالَ قد عَرفته قَالَت يخطبني فَاَخْبرنِیْ مَا حق الزَّوْج على الزَّوْجَة فَاِن كَانَ شَيْئًا اُطِيقهُ تزوجته قَالَ من حَقه اَن لَو سَالَ منخراه دَمًا وقيحا فلحسته بلسانها مَا اَدَّت حَقه لَو كَانَ يَنْبَغِي لبشر اَن يسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا اِذا دخل عَلَيْهَا لما فَضله اللّٰه عَلَيْهَا قَالَت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اتزوّج مَا بقيت الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن سُلَيْمَان بن دَاوُد اليمامي عَن الْقَاسِم بن الحكم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ سُلَيْمَان واه وَالقَاسِم تَاْتِی تَرْجَمته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: میں فلاں بنت فلاں ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے عرض کی: میرا معاملہ یہ ہے کہ میرا ایک چچازاد ہے جو فلاں شخص ہے جو عبادت گزار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا ہے اس خاتون نے عرض کی: اس شخص نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے آپ مجھے بتائیے کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ اگر تو وہ کوئی ایسی چیز ہوئی جس کی میں طاقت رکھتی ہوئی تو میں اس مرد کے ساتھ شادی کرلوں گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں یہ بات شامل ہے کہ اگر اس کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہہ رہی ہو اور عورت اپنی زبان کے ذریعے اسے چاٹ لے تو بھی وہ مرد کا حق ادا نہیں کرسکتی انسانوں میں سے اگر کسی کے لئے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے جب (بھی) شوہر اس کے پاس (گھر میں) آتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے جب تک میں دنیا میں رہی (یا جب تک دنیا باقی رہی یعنی کبھی بھی) میں شادی نہیں کروں گی''

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے سلیمان بن داؤد یمامی کے حوالے سے قاسم بن حکم سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سلیمان نامی راوی واہی ہے اور قاسم نامی راوی کے حالات آگے آئیں گے۔

2977 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْل بَيت من الْاَنْصَار لَهُمْ جمل يسنون عَلَيْهِ وَاِنَّهُ استصعب عَلَيْهِمْ فَمَنعهُمْ ظَهره وَاِن الْاَنْصَار جاؤوا اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهُ كَانَ لنا جمل نسني عَلَيْهِ وَاِنَّهُ استصعب علينا ومنعنا ظَهره وَقد عَطش الزَّرْع وَالنَّخل فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصحابه قُوْمُوْا فَقَامُوا فَدخل الْحَائِط والجمل فِیْ نَاحيته فَمشى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوه فَقَالَت الْاَنْصَار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد صَار مثل الْكَلْب نَخَاف عَلَيْك صولته قَالَ لَيْسَ عَلَيّ مِنْهُ بَاْس فَلَمَّا نظر الْجمل اِلٰی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقبل نَحوهٖ حَتّٰى خر سَاجدا بَيْن يَدَيْهِ فَاخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بناصيته اذل مَا كَانَت قطّ حَتّٰى ادخلهُ فِي الْعَمَل فَقَالَ لَهٗ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بَهِيمَة لَا يعقل يسْجد لَك وَنَحْنُ نعقل فَنَحْن اَحَق اَن نسجد لَك قَالَ لَا يصلح لبشر اَن يسْجد لبشر وَلَوْ صلح لبشر اَن يسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا لعظم حَقه عَلَيْهَا لَو كَانَ من قدمه اِلٰى مفرق رَاسه قرحَة تنبجس بالقيح والصديد ثُمَّ استقبلته فلحسته مَا اَدَّت حَقه

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّد رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وَرَوَاهُ مُخْتَصرًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار وَلَمْ يذكر قَوْلِهٖ لَو كَانَ اِلٰى آخِره وَرُوِيَ معنى ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد الْمُتَقَدّم

قَوْلِهٖ يسنون عَلَيْهِ بِفَتْح الْيَاء وَسُكُون السِّين الْمُهْملَة اَي يستقون عَلَيْهِ المَاء من الْبِئْر والحائط هُوَ الْبُسْتَان تنبجس اَي تتفجر وتنبع

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کے ایک گھر کا ایک اونٹ تھا' جس پر وہ پانی لاد کر لایا کرتے تھے' ایک مرتبہ وہ اونٹ سرکش ہو گیا اور وہ اپنی پشت پر کچھ نہیں رکھنے دیتا تھا' انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: ہمارا ایک اونٹ تھا' جس پر ہم پانی لایا کرتے تھے' اب وہ ہمیں اپنی پشت پر کچھ نہیں لادنے دے رہا' کھیتوں کو اور کھجوروں کو پانی دینا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ اٹھو! وہ لوگ اٹھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے' جس کے ایک کونے میں وہ اونٹ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چل کر جانے لگے' تو انصار نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتے کی طرح (پاگل) ہوا ہے' ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو نقصان نہ پہنچائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' جب اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمت آیا اور سجدے میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی کو پکڑا' تو وہ سب سے زیادہ فرمانبردار ہو چکا تھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کام میں داخل کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ جانور جو عقل نہیں رکھتا' اس نے آپ کو سجدہ کیا ہے' تو ہم تو عقل رکھتے ہیں' ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کے لئے' کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا درست نہیں ہے' اگر کسی انسان کے لئے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا درست ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ شوہر کا عورت پر حق بہت زیادہ ہے' اگر شوہر کے پاؤں سے لے اس کی مانگ تک دانے بنے ہوئے ہوں جن میں سے پیپ اور مواد نکلتا ہو' اور پھر وہ عورت شوہر کے پاس جا کر ان کو چاٹ لے' تو بھی وہ شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

ے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''لوکان'' اس کے بعد سے لے کر اس کے آخر تک کا حصہ نقل نہیں کیا' اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ ''یسنون علیہ'' میں 'ی' پر زبر ہے' اور 'س' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر پانی لاد کر کنویں سے لاتے تھے' لفظ ''الحائط'' سے مراد باغ ہے' لفظ ''تبجس'' سے مراد پھوٹ پڑا اور باہر نکل آتا ہے۔

2978 - وَعَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت الْحيرَة فرايتهم يَسْجُدُونَ لمرزبان لَهُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احق ان يسجد لَهُ فَاتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّيْ اتيت الْحيرَة فرايتهم يَسْجُدُونَ لمرزبان لَهُمْ فَانت احق ان يسجد لَك فَقَالَ لي اَرَاَيْت لَو مَرَرْت بقبري اكنت تسجد لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تفعلُوا لَو كنت آمُر اَحَدًا اَن يسْجد لاحد لأمرت النِّسَاء اَن يسجدوا لازواجهن لما جعل اللّٰه لَهُمْ عَلَيْهِنَّ من الْحق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ اِسْنَادِهٖ شريك وَقد اخرج لَهُ مُسْلِم فِي المتابعات ووثق

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حیرہ آیا' میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑوں کو سجدہ کر رہے تھے' میں نے سوچا کہ اللہ کے رسول اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے' میں نے عرض کی: میں حیرہ گیا' میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑے کو سجدہ کر رہے تھے' آپ تو اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ تمہارا گزر اگر میری قبر کے پاس سے ہو' تو کیا تم اس کو بھی سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر تم ایسا نہ کرو' اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں خواتین کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین پر شوہروں کا حق مقرر کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' جس کی سند میں ایک راوی شریک ہے' امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے متابعات میں روایات نقل کی ہیں' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

2979 - وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما قدم مُعَاذ بن جبل من الشَّام سجد للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قدمت الشَّام فَوجدتهم يَسْجُدُونَ لبطارقتهم واساقفهم فَاَرَدْت اَن افعل ذٰلِكَ بك قَالَ فَلَا تفعل فَاِنِّيْ لَو اَمرت شَيْئًا اَن يسْجد لشَيْء لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَة حق رَبهَا حَتّٰى تُؤَدِّي حق زَوجهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَلَفظ ابْن مَاجَه: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفعلُوا فَاِنِّيْ لَو كنت آمرا اَحَدًا اَن يسْجد لغير اللّٰه لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّي الْمَرْاَة حق رَبهَا حَتّٰى تُؤَدِّي حق زَوجهَا وَلَو سَاَلَهَا نَفسهَا وَهِي على ظهر قتب لم تمنعهُ

وروى الحاكم المرفوع منه من حديث معاذ ولفظه قال لو امرت احدًا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجها من عظم حقه عليها ولا تجد امرأة حلاوة الإيمان حتى تؤدي حق زوجها ولو سألها نفسها وهي على ظهر قتب

حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام سے آئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سجدہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شام گیا' میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں کو اور بڑوں کو سجدہ کرتے ہیں' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کروں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' کوئی عورت اپنے پروردگار کا حق' اس وقت تک نہیں ادا نہیں کرسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! کیونکہ اگر میں نے کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' عورت اپنے پروردگار کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی' اگر مرد' عورت سے قریب آنے کا کہے اور عورت اس وقت کجاوے میں بیٹھی ہوئی ہو' تو وہ عورت اسے منع نہ کرے''

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ عورت پر اس کے شوہر کا حق بہت زیادہ ہے' کوئی عورت اپنے ایمان کی حلاوت کو اس وقت تک نہیں پاسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کرتی' اگر مرد' عورت سے اس کی قربت کی خواہش کرے' اور وہ عورت اس وقت کجاوے پر بیٹھی ہوئی ہو (تو وہ اس خواہش کو پورا کرے)''۔

2980 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كنت آمرا احدًا ان يسجد لاحد لأمرت الْمَرْاَة اَن تسجد لزوجها

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2981 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو امرت اَحَدًا اَن يسْجد لاحدٍ لامرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا وَلَوْ اَن رجلا اَمر امْرَاَته اَن تنْتَقل من جبل اَحْمَر اِلٰى جبل اَسود اَوْ من جبل اَسود اِلٰى جبل اَحْمَر لَكَانَ نولهَا اَن تفعل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد بن جدعَان وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر میں نے کسی کو حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں نے عورت کو حکم دینا تھا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف یا سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا کرے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن زید بن جدعان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے باقی تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

2982 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُم بِرجالكم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِي فِي الْجَنَّة وَالصديق فِي الْجَنَّة وَالرجل يزور اَخَاهُ فِيْ نَاحيَة الْمصر لَا يزوره اِلَّا لِلّٰه فِي الْجَنَّة اَلا اُخبركُم بنسائكم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ودود ولود اِذا غضِبت اَوْ اُسِيء اِلَيْهَا اَوْ غضب زَوجهَا قَالَت هٰذِهٖ يَدي فِيْ يدك لَا اكتحل بغمض حَتّٰى ترْضى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اِبْرَاهِيْم بن زِيَاد الْقرشِي فَاِنَّنِي لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَقد رُوِيَ هٰذَا الْمَتْن من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَكَعب بن عجْرَة وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے ان مردوں کے بارے نہ بتاؤں جو جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے ایک کونے سے اپنے بھائی سے ملنے کے لئے (دوسرے کنارے پر) جاتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جاتا ہے تو وہ شخص بھی جنتی ہے اور کیا میں تمہاری خواتین کے بارے میں بتاؤں؟ جو جنتی ہیں ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت کرنے والی بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی وہ خاتون کہ جب وہ غصے میں آئے یا جب اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے یا جب اس کا شوہر غصہ کرے تو وہ عورت یہ کہے: یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے اور میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی جب تک تم راضی نہیں ہوتے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے صرف ابراہیم بن زیاد قرشی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے میں واقف نہیں ہوں یہ متن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے منقول حدیث کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے۔

2983 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لا یحل لامراة ان تصوم وَزَوجهَا شَاهد اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاذن فِیْ بَیته اِلَّا بِاِذْنِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفظ لَهٗ وَمُسْلِم وَغَیْرهمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھے' جبکہ اس کا شوہر موجود ہو' البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کرسکتی ہے' اور کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دے' البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت سے' ایسا کرسکتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2984 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ اَن تَاذن فِیْ بَیت زَوجهَا وَهُوَ کَارِه وَلَا تخرج وَهُوَ کَارِه وَلَا تطیع فِیْهِ اَحَدًا وَلَا تعزل فرَاشه وَلَا تضربه فَاِن کَانَ هُوَ اظلم فلتاته حَتّٰى ترضیه فَاِن قبل مِنْهَا فبها ونعمت وَقبل اللّٰه عذرها وافلج حجتها وَلَا اِثْم عَلَیْهَا وَاِن هُوَ لم یرض فَقَدْ ابلغت عِنْد اللّٰه عذرها

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد کَذَا قَالَ

افلج بِالْجِیم حجتها ای اظهر حجتها وقواها

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے' کہ وہ اپنی شوہر کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو (اپنے گھر کے اندر) آنے کی اجازت دے' جسے شوہر ناپسند کرتا ہو' یا اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکلے' جبکہ اس کا شوہر نا پسند کرتا ہو' اپنے شوہر کے بارے میں وہ کسی کی فرمانبرداری نہیں کرے گی' عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ نہیں ہوگی' اور اسے مارے گی نہیں' خواہ اس کا شوہر ظلم کرنے والا ہو' پھر وہ اپنے شوہر کے پاس آئے گی' اور اسے راضی کرنے کی کوشش کرے گی' اگر اس کا شوہر اس کی بات کو قبول کر لیتا ہے' تو ٹھیک ہے' اور اچھا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرلے گا' اور اس کی حجت کو قبول کرلے گا' اور اس عورت پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' اور اگر اس کا شوہر راضی نہیں ہوتا' تو وہ عورت اپنی طرف سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا عذر پیش کردے گی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

لفظ ''افلج'' اس میں 'ج' ہے' اس سے مراد عورت کی حجت ہے' یعنی اس نے اپنی حجت کو ظاہر کر دیا اور اسے مضبوط کر دیا۔

2985 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن امْرَاَة من خثعم اَتَت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِیْ مَا حق الزَّوْج على الزَّوْجَة فَاِنِّیْ امْرَاَة اَیم فَاِن اسْتَطَعْت وَاِلَّا جَلَست اَیِّمًا قَالَ فَاِن حق الزَّوْج على زَوجته اِن سَاَلَهَا نَفسهَا وَهِی على ظهر قتب اَن لَا تمنعهُ نَفسهَا وَمَن حق الزَّوْج

الزوجة اَن لَا تَصُوم تَطَوّعا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا يقبل مِنْهَا وَلَا تخرج من بَيتهَا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَاِن فعلت لعنتها مَلَائِكَة السَّمَاء وملائكة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب حَتّٰى ترجع قَالَت لَا جرم وَلَا اتزوج اَبَدًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خشعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے! بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ کیونکہ میں ایک بیوہ عورت ہوں اگر مجھ سے ہوسکا تو ٹھیک ہے ورنہ میں بیٹھی رہوں گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا اس کی بیوی پر یہ حق ہے اگر شوہر اس سے قربت کا مطالبہ کرے اور وہ عورت اس وقت پالان کی لکڑیوں پر بیٹھی ہوئی ہو تو وہ عورت اپنے شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے اور شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اگر وہ ایسا کر لیتی ہے تو وہ صرف بھوکی پیاسی رہے گی اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا اور شوہر کی اجازت کے بغیر عورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے اگر وہ ایسا کرے گی تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کریں گے جب تک وہ واپس نہیں آتی تو اس خاتون نے عرض کی: پھر تو یہ ضروری ہے کہ میں کبھی شادی نہ کروں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2986 - وَعَنْ زيد بن اَرْقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَة لَا تُؤَدِّي حق اللّٰه عَلَيْهَا حَتّٰى تُؤَدِّي حق زَوجهَا كُله وَلَوْ سَاَلَهَا وَهِي على ظهر قتب لم تمنعهُ نَفسهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت اپنے ذمہ اللہ تعالیٰ کے حق کو اس وقت تک ادا نہیں کرتی جب تک وہ اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا نہیں کرتی اگر شوہر اس سے قربت کی خواہش کرے اور وہ عورت اس وقت پالان کی لکڑیوں پر بیٹھ ہوئی ہو تو وہ اپنے شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2987 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى امْرَاَة لَا تشكر لزَوجهَا وَهِي لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہوتی اور عورت شوہر سے بے نیاز نہیں ہوسکتی''

یہ روایت امام نسائی اور امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2988 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تؤذی امْرَاَة زَوجهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَت زَوجته من الْحور الْعین لَا تؤذیه قَاتلك اللّٰه فَاِنَّمَا هُوَ عنْدك دخیل یُوشك اَن یفارقك اِلَیْنَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

یُوشك اَی یقرب ویسرع ویکاد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت پہنچاتی ہے تو اس شخص کی حورعین سے تعلق رکھنے والی بیوی یہ کہتی ہے: تم اسے اذیت نہ پہنچاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے یہ تمہارے پاس تھوڑے عرصے کے لئے ہے عنقریب تم سے جدا ہو کر یہ میرے پاس آجائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ ''یوشک'' کا مطلب ہے قریب ہی یا جلدی ایسا ہوگا۔

2989 - وَعَنْ طلق بن عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل زَوجته لِحَاجَتِهٖ فلتأته وَاِن کَانَت علی التَّنور

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے تو وہ عورت اس کے پاس آجائے خواہ وہ تنور پر موجود ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے بھی اپنی صحیح نقل کیا ہے۔

2990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل امْرَاَته اِلٰی فرَاشه فَلَمْ تأته فَبَاتَ غَضْبَان عَلَیْهَا لعنتها الْمَلَائِکَة حَتّٰی تصبح

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِم: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ مَا من رجل یَدْعُو امْرَاَته اِلٰی فرَاشه فتأبیٰ عَلَیْهِ اِلَّا کَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاء ساخطا عَلَیْهَا حَتّٰی یرضی عَنْهَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما وَالنَّسَائِیّ: اِذا باتت الْمَرْاَة هاجرة فرَاش زَوجهَا لعنتها الْمَلَائِکَة حَتّٰی تصبح

وَتَقَدَّمَ فِی الصَّلَاة حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترْتَفع صلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهٗ کَارِهُون وَامْرَاَة باتت وَزوجهَا عَلَیْهَا ساخط وَاَخَوَان متصارمان

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وروى التِّرْمِذِيّ نَحْوه من حَدِيْث اَبِيْ اُمَامَة وَحسنه وَتقدم فِيْ اِبَاق العَبْد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور عورت اس کے پاس نہ آئے اور شوہر غصے کے عالم میں رات گزارے تو فرشتے صبح ہونے تک عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے' اور عورت اس کی بات نہیں مانتی' تو آسمان میں موجود (فرشتے) اس عورت پر ناراض رہتے ہیں' جب تک شوہر اس سے راضی نہیں ہوتا''

ان دونوں کی ایک روایت میں اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب عورت ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اپنے شوہر کے بستر سے لاتعلق ہوتی ہے' تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں''

اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تین قسم کے لوگوں کی نماز' ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ عورت' جو ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اور دو ایسے بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' وہ اس سے پہلے غلام کے مفرور ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2991 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تقبل لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ اِلَى السَّمَاء حَسَنَة العَبْد الْاٰبِق حَتّٰى يرجع اِلٰى موَالِيْه فَيَضَع يَده فِيْ اَيْديهم وَالْمَرْاَة الساخط عَلَيْهَا زَوجهَا حَتّٰى يرضى والسكران حَتّٰى يصحو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من رِوَايَة عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا من رِوَايَة زُهَيْر بن مُحَمَّد وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی نماز قبول نہیں ہوتی' اوران کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی' مفرور غلام' جب تک وہ اپنے آقاؤں کی طرف واپس نہیں آجاتا' اوراپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں نہیں دے دیتا' اوروہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو' جب تک وہ راضی نہیں ہوجاتا' اور نشے کا شکار شخص' جب تک اسے ہوش نہیں آجاتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اسے اپنی اپنی ''صحیح'' میں' زہیر بن محمد سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

2992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثنان لَا تجَاوز صلاتهما رؤوسهما عبد أبق من موَالِيْه حَتّٰى يرجع وَامْرَاَة عَصَتْ زَوجهَا حَتّٰى ترجع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ وَّالْحَاكِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو لوگ ہیں' جن کی نمازیں' ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ہیں' اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر جانے والا مفرور غلام' جب تک وہ واپس نہیں آجاتا' وہ عورت ج'و اپنے شوہر کی نافرمانی کرے' جب تک وہ رجوع نہیں کرتی''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اورامام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

2993 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمَرْاَة اِذا خرجت من بَيتهَا وَزَوجهَا كَارِه لعنها كل ملك فِي السَّمَاء وكل شَيْءٍ مرت عَلَيْهِ غير الْجِنّ وَالْإِنْس حَتّٰى ترجع رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا سُوَيْد بن عبد الْعَزِيز

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے' اوراس کے شوہر کو یہ بات ناپسند ہو' تو آسمان میں موجود ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے' اور جس بھی چیز کے پاس سے وہ گزرتی ہے' صرف جنوں اورانسانوں کے علاوہ (ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے) جب تک وہ عورت واپس نہیں آتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

4 - التَّرْهِيب من تَرْجِيح اِحْدَى الزَّوْجَات وَترك الْعدْل بَيْنهم

باب: بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اوران کے درمیان عدل کو ترک کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

2994 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَت عِنْده

امْرَأَتَانِ فَلَمْ يعدل بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشقه سَاقِط

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَتكلم فِيهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَلَفظه من كَانَت لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَال إِلَى إِحْدَاهمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَشقه مائل وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه من كَانَت لَهُ امْرَأَتَانِ يمِيل لإحداهما على الْأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة أحد شقيه مائل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه بِنَحْوِ رِوَايَة النَّسَائِيّ هَذِه إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَأحد شقيه سَاقِط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں' اور وہ ان کے درمیان انصاف سے کام نہ لے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا (یعنی مفلوج ہوگا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا ایک پہلو مائل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''اور وہ ان میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف مائل ہو' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے دو پہلوؤں میں سے ایک گرا ہوا ہوگا''۔

2995 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم فيعدل وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَذَا قسمي فِيمَا أملك فَلَا تلمني فِيمَا تملك وَلَا أملك يَعْنِي الْقلب

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ رُوِيَ مُرْسلا وَهُوَ أصح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ (اپنی ازواج کے درمیان وقت) کی تقسیم کرتے ہوئے انصاف سے کام لیتے تھے اور عرض کرتے تھے: اے اللہ! یہ وہ تقسیم ہے' جس کا میں مالک ہوں' تو مجھے اس کے حوالے سے ملامت نہ کرنا' جس کا تو مالک ہے' اور میں مالک نہیں ہوں''

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد قلبی رجحان تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ روایت ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور وہ زیادہ مستند ہے۔

2996 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰه على مَنَابِر من نور عَنْ يَمِين الرَّحْمٰن و كلتا يَدَيْهِ يَمِين الَّذِيْ يعدلُوْنَ فِيْ حكمهم وَاَهْلِيهِم وَمَا ولوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رحمان کے دائیں طرف نور کے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے ویسے اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلہ دیتے ہوئے اور اپنی بیویوں کے بارے میں اور جن کے وہ نگران بنے ان چیزوں کے بارے میں وہ انصاف سے کام لیتے ہیں''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي النَّفَقَة على الزَّوْجَة والعيال

والترهيب من اِضاعتهم وَمَا جَاءَ فِي النَّفَقَة على الْبَنَات وتاديبهن

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِيْ كتاب الصَّدَقَة بَاب فِي التَّرْغِيب فِي الصَّدَقَة على الزَّوْج والأقارب وتقديمهم على غَيرهم

بیوی اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

ان کو ضائع کرنے (یعنی ان کے حقوق کا خیال نہ رکھنے) کے بارے میں ترہیبی روایات نیز بیٹیوں پر خرچ کرنے اور ان کی تربیت کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے صدقہ کرنے سے متعلق باب میں شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں یہ چیز گزر چکی ہے کہ انہیں دوسروں پر فوقیت دی جائے گی

2997 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَار انفقته فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ ودينار أنفقته فِيْ رَقَبَة ودينار تَصَدَّقت بِهِ على مِسْكين ودينار انفقته على اَهْلك اعظمها اجرا الَّذِيْ أنفقته على اَهْلك

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک دینار وہ ہے جو تم اللہ کے راہ میں خرچ کرتے ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے کے لئے خرچ کرتے

ہو'ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے' جو تم اپنی بیوی پر خرچ کرتے ہو' تو ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہوگا' جسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرتے ہو'۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2998 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل دِيْنَار يُنْفِقهُ الرجل دِيْنَار يُنْفِقهُ على عِيَاله ودينار يُنْفِقهُ على فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودينار يُنْفِقهُ على اَصْحَابه فِيْ سَبِيْلِ الله

قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بالعيال ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ اى رجل أعظم أجرا من رجل ينفق على عِيَال صغَار يعفهم الله بِهِ اَوْ يَنْفَعهُمُ اللّٰه بِهِ ويغنيهم رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والا دینار' جسے آدمی خرچ کرتا ہے' وہ دینار ہے' جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے' اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے' اور وہ دینار ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں' اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے''۔

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سب سے پہلے اہل وعیال کا ذکر کیا' پھر ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی: ایسے شخص سے زیادہ اجر اور کس کو مل سکتا ہے؟ جو اپنے کم سن اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اُن کو (مانگنے سے) محفوظ رکھتا ہے یا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نفع دیتا ہے' اور انہیں (دوسروں سے) بے نیاز کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2999 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك أحسن عبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَأما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فأمير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيْ مَاله وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' اور وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے' جو جنت میں داخل ہوں گے' تو ایک شہید' ایک وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرتا ہو' اور اپنے آقا کا بھی خیر خواہ ہو' اور ایک وہ عیال دار شخص' جو پاکدامن ہو' اور مانگنے سے بچتا ہو' جہاں تک ان تین افراد کا تعلق ہے' جو پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' تو ایک وہ حکمران' جو ظلم کے طور پر مسلط ہوا ہو' ایک وہ مال دار شخص' جو اپنے مال میں' اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہ کرتا ہو' اور غریب متکبر''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3000 - وَعَنْ سعد بن اَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ لَهُ وَاَنَّك لن تنفق نَفَقَة تبتغي بهَا وَجه الله اِلَّا اجرت عَلَيْهَا حَتّٰى مَا تجْعَل فِيْ فِيْ امْرَاَتك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے' جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا کا حصول مراد لو گے' تمہیں اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم جو (کھانے کی چیز) اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

3001 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ البدري رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أنْفق الرجل على اَهله نَفَقَة وَهُوَ يحتسبها كَانَت لَهُ صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کچھ خرچ کرتا ہے' اور وہ اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہو' تو یہ چیز اس شخص کے حق میں صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3002 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أطعمت نَفسك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت ولدك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت زَوجتك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا أطعمت خادمك فَهُوَ لَك صَدَقَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو تم خود کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے''۔

3000-صحيح البخاري' كتاب الجنائز' باب رثاء النبي صلى الله عليه وسلم سعد ابن خولة' حديث: 1247صحيح البخاري' كتاب المرضى' باب قول المريض : " إني وجع' حديث: 5352صحيح البخاري' كتاب الدعوات' باب الدعاء برفع الوباء والوجع' حديث: 6022مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الوصايا' باب منع المريض من ماله أن يتصدق منه في مرضه بأكثر' حديث: 4654صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والإباحة' باب الفقرة' ذكر البيان بأن هذا العدد المذكور في خبر نافع لم يرد' حديث: 6118موطأ مالك' كتاب الوصية' باب الوصية في الثلث لا تتعدى' حديث: 1453سنن الدارمي' من كتاب الوصايا' باب : الوصية بالثلث' حديث: 3140السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الوصايا' باب الوصية بالثلث' حديث: 11757مسند أبي يعلى الموصلي' مسند سعد بن أبي وقاص' حديث: 801المعجم الكبير للطبراني' باب الشين' ما أسند شداد' محمود بن لبيد عن شداد بن أوس' حديث: 7009

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3003 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وابدأ بِمن تعول امك واباك واختك واخاك وادناك فادناك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِ من حَدِيْثِ حَكِيم بن حزَام وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے اور تم خرچ کا آغاز اس سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہو تمہاری ماں تمہارا باپ تمہارا بھائی اور دیگر درجہ بدرجہ قریبی عزیز''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

3004 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أنفق على نَفسه نَفَقَة يستعف بهَا فَهِيَ صَدَقَة وَمَنْ أنْفق على امْرَأته وَولده وَأهل بَيته فَهِيَ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ذات پر کچھ خرچ کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے خود کو بچائے تو یہ چیز صدقہ ہے جو شخص اپنی بیوی پر اور اپنی اولاد پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو یہ چیز صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک حسن ہے۔

3005 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لاصحابه تصدقوا فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِي دِيْنَار قَالَ انفقهُ على نَفسك قَالَ اِن عِنْدِي آخر قَالَ انفقهُ على زَوجتك قَالَ اِن عِنْدِي آخرَ قَالَ انفقهُ على ولدك قَالَ اِن عِنْدِي آخر قَالَ انفقهُ على خادمك قَالَ عِنْدِي آخر قَالَ اَنْت اَبْصر بِهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ: تصدق بدل أنْفق فِي الْكل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ صدقہ کرو! ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم اپنی ذات پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی اولاد پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے خادم پر خرچ کرو اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible] ہے؟)"

یہ روایت [illegible] میں نقل کی ہے اور ان کی ایک روایت میں ہر جگہ پر خرچ کرنے کی جگہ صدقہ کرنے کا تذکرہ ہے۔

3806 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فرأى أصحاب رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فقالوا يا رَسُوْلَ اللّٰهِ لو كَانَ هذا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فقال رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن كَانَ خرج يسعى على وَلَده صغارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَإن كَانَ خرج يسعى على أبوين شيخين كبيرين فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَإن كَانَ خرج يسعى على نفسه يعفها فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَإن كَانَ خرج يسعى رياء ومفاخرة فَهُوَ فِيْ سَبِيلِ الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُه رِجَالُ الصَّحِيْحِ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا لوگوں نے اس کے تنومند جسم اور پھرتی کو دیکھا تو کہا: یا رسول اللہ! کاش یہ اللہ کی راہ میں ہوتا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے' تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنے بوڑھے عمر رسیدہ ماں باپ کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے' تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنی ذات کے لئے' خود کو بچانے کے لئے کمانے نکلا ہے' تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ ریاکاری یا فخر کے اظہار کے لئے کمانے نکلا ہے' تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہوگا"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3807 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انفق الْمَرْء على نَفسه وَوَلَده وَأَهله وَذي رَحمَه وقرابته فَهُوَ لَهُ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وشواهده كَثِيْرَة

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی اپنے آپ پر' اپنی اولاد پر' اپنے اہل خانہ پر' اپنے قریبی رشتہ داروں پر جو کچھ خرچ کرتا ہے' یہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

3808 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوف صَدَقَة وَمَا أنْفق الرجل على أَهله كتب لَهُ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهُ بِهِ صَدَقَة وَمَا أنْفق الْمُؤمن من نَفَقَة فَإِن خلفهَا على اللّٰه وَاللّٰه ضَامِن إِلَّا مَا كَانَ فِيْ بُنيان أَوْ مَعْصِيَة

قَالَ عبد الحميد يَعْنِيْ ابْن الْحسن الْهِلَالِيّ فَقلتُ لِابْنِ الْمُنْكَدر وَمَا مَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه قَالَ مَا

يَعْنِي الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ المتقى - رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ وَصحح إِسْنَادَه
قَالَ الْحَافِظُ وَعبد الحميد الْمَذْكُورُ يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے' آدمی اپنی بیوی پر جو خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت کو محفوظ کرتا ہے' وہ چیز اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کی جائے گی' مومن جو چیز بھی خرچ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اسے عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس چیز کا ضامن ہوتا ہے' صرف اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی تعمیر میں یا گناہ کے ارتکاب کے لئے خرچ کی گئی ہو''

عبدالحمید بن حسن ہلالی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن منکدر سے دریافت کیا: آدمی جس کے ذریعے اپنی عزت کو محفوظ کرتا ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یعنی آدمی شاعر کو' یا تیز زبان والے شخص کو (لالچ کے طور پر' جو دے کر عزت بچاتا ہے)۔

یہ روایت امام دار قطنی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔
حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالحمید نامی جن صاحب کا ابھی ذکر ہوا ہے' ان پر کلام آگے آئے گا۔

3009 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن المعونة تَأتي من الله على قدر المؤونة وَان الصَّبْر يَأْتِيْ من الله على قدر الْبلَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاتـه مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْحِ اِلَّا طَارِق بن عمار فَفِيْهِ كَلَام قريب وَلَمْ يتْرك وَالْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حساب سے آتی' جس حساب سے پریشانی آتی ہے' اور صبر' اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اسی حساب سے آتا ہے' جس قدر آزمائش ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف طارق بن عمار نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے' لیکن اسے متروک قرار نہیں دیا گیا' اور یہ حدیث غریب ہے۔

3010 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ مَا يوضع فِيْ مِيزَان العَبْد نَفَقَته على اَهله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کے میزان میں' جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی' وہ اس کا اپنے اہل خانہ پر کیا گیا' خرچ ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3011 - وَعَنْ عَمْرِو بنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن عَفَّان أَوْ عبد الرَّحْمَن بن عَوْف بمرط واستغلاه قَالَ فَمر بِهِ على عَمْرو بن أُمَيَّة فَاشْتَرَاهُ فكساه امْرَأَته سخيلة بنت عُبَيْدَة بن الْحَارِث بن الْمطلب فَمر بِهِ عُثْمَان أَوْ عبد الرَّحْمَن فَقَالَ مَا فعل المرط الَّذِي ابتعت قَالَ عَمْرو تَصَدَّقت بِهِ على سخيلة بنت عُبَيْدَة فَقَالَ إِن كل مَا صنعت إِلَى أهلك صَدَقَة فَقَالَ عَمْرو سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُول ذَلِك فَذكر مَا قَالَ عَمْرو لرَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ صدق عَمْرو كل مَا صنعت إِلَى أهلك فَهُوَ صَدَقَة عَلَيْهِم

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وروى أَحْمد الْمَرْفُوع مِنْهُ قَالَ مَا تُعْطِي الرجل أَهله فَهُوَ صَدَقَة

المرط بِكَسْر الْمِيم كسَاء من صوف أَوْ خَز يؤتزر بِهِ

حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا گزر ایک چادر کے پاس سے ہوا انہیں اس کی چادر کی قیمت کچھ زیادہ لگی پھر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا گزر اس کے پاس سے ہوا تو انہوں نے وہ چادر خریدی اور اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو پہننے کے لئے دے دی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: اس چادر کا کیا بنا؟ جو تم نے خریدی تھی انہوں نے جواب دیا: وہ میں نے اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ کو دیدی ہے انہوں نے کہا: تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھا سلوک کرو گے وہ صدقہ شمار ہوگا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے عمرو نے جو بات بیان کی تھی اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا ہے تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھائی کرو گے وہ ان لوگوں پر صدقہ شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"آدمی اپنی بیوی کو جو کچھ دیتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے"۔

لفظ "المرط" میں م پر زیر ہے اس سے مراد اون یا خز کی بنی ہوئی وہ چادر ہے جسے تہبند کے طور پر باندھا جاتا ہے۔

3012 - وَرُوِيَ عَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يَقُولُ إِن الرجل إِذا سقى امْرَأَته من المَاء أجر قَالَ فأتيتها فسقيتها وحدثتها بِمَا سَمِعت من رَسُول الله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جب آدمی اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اس پر اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور اسے وہ روایت بیان کی جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3013 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ إِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ اَحدهمَا اللّٰهُمَّ أعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الاخر اللّٰهُمَّ أعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد تقدم هٰذَا الحَدِيْث وَغَيره فِىْ بَاب الْإِنْفَاق والامساك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں' تو اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں' ان میں سے ایک یہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما' اور دوسرا یہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کا نقصان کروا دے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' جو خرچ کرنے اور خرچ نہ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہے' اور دیگر روایات بھی گزر چکی ہیں۔

فصل

فصل

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كفى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَن يضيع من يقوت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالْحَاكِم إِلَّا انه قَالَ من يعول وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کر دے' جو اس کے زیر کفالت ہوں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جن کو وہ خرچ دیتا ہو''

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3015 - وَعَنِ الْحسن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِىِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع حَتّٰى يسْأَل الرجل عَن اَهْل بَيته

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حسن بصری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ہر نگران سے ہر اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کی نگرانی اس نے کرنی تھی' اب اس کی مرضی ہے' وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کردے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے' اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی حساب لے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3016 - وَعَنْ أنس بن مَالك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع

زَاد فِي رِوَايَة: حَتَّى يسْأَل الرجل عَن أهل بَيته

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه أَيْضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہر نگران سے' ہر اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کا وہ نگران تھا' اب اس کی مرضی ہے' وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کردے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''یہاں تک کہ وہ اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی حساب لے گا''

یہ روایت بھی امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3017 - قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيث ابْن عمر سَمِعت رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول كلكُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعيته الإِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِي أَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْأَة راعية فِي بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِي مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته -

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس سے' اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' حاکم وقت نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' آدمی اپنے اہل خانہ کے بارے میں نگران ہے' اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس

ہے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

فصل

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخلت عَلَيَّ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابنتان لَهَا تسْاَل فَلَمْ تَجد عِنْدِي شَيْئًا غير تَمْرَة وَاحِدَةٍ فاعطيتها اِيَّاهَا فقسمتها بَيْن ابنتيها وَلَمْ تَاْكُل مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَت فَخرجت فَدخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علينا فَاَخْبَرته فَقَالَ من ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَات بِشَيْءٍ فَاَحْسن اِلَيْهِنَّ كن لَهٗ سترا مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرمِذِيّ وَفِيْ لفظ لَهٗ: من ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ من الْبَنَات فَصَبر عَلَيْهِنَّ كن لَهٗ حِجَابا مِنَ النَّار

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون میرے ہاں آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں' اس نے کچھ مانگا' لیکن میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ تھا' میرے پاس صرف ایک کھجور تھی' وہ میں نے اسے دیدی' اس نے وہ کھجور' اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی' اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا' پھر وہ اٹھی اور چلی گئی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو میں نے اس بارے میں آپ کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس شخص کو بیٹیوں کے حوالے سے' آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ صبر سے کام لے' تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

3019 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَتْنِي مسكينة تحمل ابْنَتَيْن لَهَا فاطعمتها ثَلَاث تمرات فاعطت كل وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَة وَرفعت اِلٰى فِيْهَا تَمْرَة لتأكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة الَّتِيْ كَانَت تُرِيْدُ اَن تاكلها بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِيْ شَاْنُهَا فَذكرت الَّذِيْ صنعت لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اللّٰه قد اَوجب لَهَا بهما الْجَنَّة اَوْ اَعْتقهَا بهما مِنَ النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غریب عورت میرے ہاں آئی' اس نے دو بیٹیوں کو اٹھایا ہوا تھا' میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں' اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دی' اور ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالنے ہی لگی تھی تاکہ وہ اسے کھالے' کہ اس کی بیٹیوں نے وہ بھی کھانے کے لئے مانگ لی' تو جو کھجور وہ کھانے لگی تھی' اس نے اس کے دو حصے کیے اور ان دونوں بیٹیوں کو دے دی' مجھے یہ بات بہت اچھی لگی' اس نے جو کیا تھا' میں نے اس بات کا تذکرہ' بعد میں' نبی

اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس پر جنت کو واجب کر دیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3020 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عَال جاريتين حَتّٰى تبلغا جاء يَوْم الْقِيَامَة اَنا وَهُوَ وَضم اَصَابِعه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ: من عَال جاريتين دخلت اَنا وَهُوَ الْجَنَّة كهاتين وَاشار بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِيْ تَلِيهَا

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم من عَال ابْنَتَيْن اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يبن اَوْ يَمُوْت عَنهُن كنت اَنا وَهُوَ فِي الْجَنَّة كهاتين وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِيْ تَلِيهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو بچیوں کی کفالت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو میں اور وہ یوں ہوں گے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص دو لڑکیوں کی کفالت کرتا ہے میں اور وہ جنت میں یوں داخل ہوں گے''

نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دو بیٹیوں یا تین بیٹیوں یا دو بہنوں یا تین بہنوں کی کفالت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑی ہو جاتی ہیں یا ان کا انتقال ہو جاتا ہے تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے''

نبی اکرم ﷺ نے اپنی دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

3021 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم لَهُ ابنتان فَيحسن اِلَيْهِمَا مَا صحبتاه اَوْ صحبهما اِلَّا أدخلتاه الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من رِوَايَة شُرَحْبِيل عَنهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں' اور وہ جب تک اس کے ساتھ رہیں' وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ دونوں لڑکیاں' اس شخص کو جنت میں داخل کروا دیں گی"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے "صحیح" میں' شرحبیل کی' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3022 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كفل يَتِيما لَهٗ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهٗ فَاَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَضم اصبعيه وَمَنْ سعى على ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِی الْجَنَّة وَكَانَ لَهٗ كَاَجر مُجَاهِد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَائِما قَائِما

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَةِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی یتیم کا کفیل بن جائے' خواہ وہ یتیم' اس کا قریبی رشتہ دار ہو' یا قریبی رشتہ دار نہ ہو' تو میں اور وہ شخص' جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں ملا کر' یہ بات ارشاد فرمائی' اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے' وہ جنت میں جائے گا' اور اسے اس مجاہد کی مانند اجر ملے گا' جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) اور روزہ بھی رکھتا ہے' اور نوافل بھی پڑھتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے لیث بن ابوسلیم سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3023 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ لَهٗ ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات اَوْ بنتان اَوْ اختَان فَاَحسن صحبتهن وَاتَّقى اللّٰه فِيهِنَّ فَلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُو دَاوُد اِلَّا انه قَالَ: فأدبهن وَأحسن اِلَيْهِنَّ وزوجهن فَلهُ الْجنَّة

وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون لاحدكم ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات فَيحسن اِلَيْهِنَّ اِلَّا دخل الْجنَّة

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ أسانيدهم اخْتِلَاف ذكرته فِیْ غير هٰذَا الْكتاب

❀❀ امام طبرانی نے' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' یا تین بہنیں ہوں' یا دو بیٹیاں ہوں' یا دو بہنیں ہوں' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' اور ان کے بارے میں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' تو اسے جنت نصیب ہوگی"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ ان کی تربیت کرے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے ان کی شادی کروادے تو اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی اسانید میں اختلاف پایا جاتا ہے جسے میں نے اس کتاب کی بجائے کہیں اور ذکر کیا ہے۔

3024 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت لَهُ أُنْثَى فَلَمْ يئدها وَلَمْ يهنها وَلَمْ يُؤثر وَلَده يَعْنِي الذُّكُوْر عَلَيْهَا ادخلهُ اللّٰه الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ حدير وَهُوَ غير مَشْهُور عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَوْلِه لم يئدها اَی لم يدفنها حَيَّة وَكَانُوْا يدفنون الْبَنَات اَحيَاء وَمِنْه قَوْلِه تَعَالٰى وَاِذَا الموء ودة سُئِلت التكوير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی کوئی بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے اس کی توہین نہ کرے اس پر بیٹوں کو ترجیح نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن حدیر کے حوالے سے نقل کیا ہے اور یہ غیر مشہور ہے اس کے حوالے سے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''لم یئدہا'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے زندہ دفن نہ کرے کیونکہ پہلے لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کردیا کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا''

3025 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه الْمَخْزُوْمِی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على أم سَلَمَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا بنى اَلا اُحدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت بَلٰى يَا اُمه قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه يَقُوْلُ من انْفق على ابْنَتَيْنِ اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ذواتى قرَابَة يحْتَسب النَّفَقَة عَلَيْهِمَا حَتّٰى يغنيهما من فضل اللّٰه اَوْ يكفيهما كَانَتَا لَهُ سترا مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اَبِیْ حميد الْمدنِیّ وَلَمْ يترك وَمَشاهُ بَعْضُهُمْ وَلَا يضر فِی المتابعات

مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں؟ جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا رشتہ دار خواتین پر خرچ کرے اور وہ ان دونوں پر خرچ کر کے ثواب کی امید رکھتا ہو اور وہ اس وقت تک خرچ کرتا رہے جب تک وہ ان دونوں کو اللہ کے فضل کے تحت بے نیاز نہیں کر دیتا ان دونوں کے لئے کفایت نہیں کر دیتا (یعنی ان کی شادی نہیں ہو جاتی) تو وہ دونوں اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے محمد بن ابوحمید مدنی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے متروک قرار نہیں دیا گیا بعض لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے اور متابعات کے حوالے سے اس روایت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

3026 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کن لَهُ ثَلَاث بَنَات یؤویهن ویرحمهن ویکفلهن وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِن کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قَالَ وَاِن کَانَتَا اثْنَتَیْنِ قَالَ فَرَای بعض الْقَوْم اَن لَو قَالَ وَاحِدَةٍ لقَالَ وَاحِدَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد ویزوجهن

حضرت جابر ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں وہ انہیں پناہ دے ان پر رحم کرے ان کی کفالت کرے تو اس شخص کے لئے لازمی طور پر جنت واجب ہو جائے گی عرض کی گئی: یارسول اللہ! اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو بیٹیاں ہوں (تو اسے بھی یہی اجر نصیب ہوگا)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے بعض کا یہ خیال تھا کہ اگر یہ سوال کیا جاتا ہے: اگر ایک بیٹی ہو؟ تو آپ ﷺ نے ایک بیٹی کے بارے میں بھی یہی ارشاد فرمانا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور وہ اُن کی شادی کروادے''۔

3027 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من کن لَهُ ثَلَاث بَنَات فَصَبر علی لأوائهن وضرائهن وسرائهن أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة برحمته اِیاهن فَقَالَ رجل وَاثْنَتَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاثْنَتَانِ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَوَاحِدَةٍ قَالَ وَوَاحِدَة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَیَاْتِیْ بَاب فِیْ کَفَالَة الْیَتِیْم وَالنَّفَقَة علی الْمِسْکِین والأرملة اِنْ شَاءَ اللّٰه

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کے حوالے سے ہونے والی پریشانی مشکل اور آسانی پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اُن بچیوں پر رحمت کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل کردے گا ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو (بیٹیاں) ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو (بیٹیاں) ہوں (تو بھی یہ اجر حاصل ہوگا) ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ایک (بیٹی) ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر ایک ہو (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور آگے چل کر یتیم کی کفالت کرنے اور مسکین اور بیوہ پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الْاَسْمَاء الْحَسَنَة

وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَنِ الْاَسْمَاء القبيحة وتغييرها

اچھے نام رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور انہیں تبدیل کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3028 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تدعون يَوْم الْقِيَامَة باسمائكم وَاَسْمَاء آبائكم فحسنوا أسماء كم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا عَن عبد الله بن اَبِيْ زَكَرِيَّا عَنْهُ وَعبد الله بن اَبِيْ زَكَرِيَّا ثِقَة عَابِد قَالَ الْوَاقِدِيّ كَانَ يعدل بعمر بن عبد الْعَزِيز لكنه لم يسمع من اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاسم اَبِيْ زَكَرِيَّا اِيَاس بن يزِيْد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ داداؤں کے نام سے پکارا جائے گا تو تم اپنے اچھے نام رکھو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبداللہ بن ابوزکریا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے عبداللہ بن ابوزکریا نامی راوی ثقہ اور عبادت گزار ہے۔

واقدی نامی راوی بیان کرتے ہیں: ان صاحب کو عمر بن عبدالعزیز کے برابر قرار دیا جاتا ہے البتہ ان صاحب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ابوزکریا کا نام ایاس بن یزید ہے۔

3029 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰه تَعَالٰى عبد الله وَعبد الرَّحْمٰن

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3030 - وَعَنْ اَبِیْ وهب الْجُشَمِي وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسموا باسماء الْاَنْبِيَاء وَاَحَبَّ الْاَسْمَاء اِلَى اللّٰه عبد اللّٰه وَعبد الرَّحْمَن وَاَصدقهَا حَارِث وَهَمَّام واقبحها حَرْب وَمرَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَاِنَّمَا كَانَ حَارِث وَهَمَّام اصدق الْاَسْمَاء لَان الْحَارِث هُوَ الكاسب والهمام هُوَ الَّذِیْ يهم مرّة بعد اُخْرى و كل اِنْسَان لَا يَنْفَكّ عَن هذَيْن

حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء کے ناموں کے مطابق نام رکھو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں' اور سب سے زیادہ سچے نام حارث اور ہمام ہیں' اور سب سے زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے

لفظ حارث اور ہمام کو سب سے زیادہ سچے نام اس لئے قرار دیا گیا ہے' کیونکہ حارث سے مراد کمانے والا شخص ہے (یعنی کسان ہے) اور ہمام سے مراد وہ شخص ہے' جو ایک کے بعد دوسری مرتبہ کوشش کرتا ہے' اور ہر انسان ان دو چیزوں سے الگ نہیں ہوسکتا۔

3031 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه اَربع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر لَا يَضرك بايهن بدات لَا تسمين غلامك يسارا وَلَا رباحا وَلَا نجيحا وَلَا اَفْلح فَاِنَّك تَقول اثم هُوَ فَلَا يكون فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هن اَربع فَلَا تزيدن عَلَيّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَلَفظِهِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نسمي رقيقنا اَرْبَعَة اَسمَاء اَفْلح وَنَافِع ورباح ويسار

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں:

3030-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في تغيير الأسماء' حديث: 4320السنن للنسائي' كتاب الخيل' ما يستحب من شية الخيل' حديث: 3527السنن الكبرى للنسائي' كتاب الخيل' ما يستحب من شية الخيل' حديث: 4275السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الضحايا' جماع أبواب العقيقة' باب ما يستحب أن يسمى به' حديث: 17959مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي وهب الجشمي له صحبة' حديث: 18660مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي وهب الجشمي' حديث: 7009الأدب المفرد للبخاري' باب أحب الأسماء إلى الله عز وجل' حديث: 843

''سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر
تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم ان میں سے جس کو چاہو' پہلے پڑھ لو اور تم اپنے غلام (یا بچے) کا نام یسار' رباح' نجیح' یا افلح نہ رکھنا' کیونکہ تم یہ دریافت کرو گے: وہ یہاں ہے' اور وہ یہاں نہیں ہوگا' تو کہا جائے گا: نہیں ہے' یہ چار ہیں تم مزید میری طرف کسی کو منسوب نہ کرنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ ہم اپنے غلاموں کا نام' ان چار میں سے کوئی ایک رکھیں افلح، نافع، رباح اور یسار''۔

3032 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أخنع اسْم عِنْد الله عَزَّ وَجَلَّ رجل تسمى ملك الْاَمْلَاك

زَاد فِیْ رِوَايَةٍ لَا ملك اِلَّا الله

قَالَ سُفْيَان مثل شاهنشاه وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل سَاَلت اَبَا عَمْرو يَعْنِیْ الشَّيْبَانِیّ عَنْ أخنع فَقَالَ أوضع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلِمُسْلِم اَغيظ رجل على الله يَوْم الْقِيَامَة وأخبثه رجل كَانَ تسمى ملك الْاَمْلَاك لَا ملك اِلَّا الله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام یہ ہے کہ کسی شخص کو ''شہنشاہ'' کہا جائے''۔
ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے''۔
سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد شہنشاہ ہے۔
امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمرو شیبانی سے لفظ ''اخنع'' کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: سب سے زیادہ کمتر حیثیت کا ہونا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ خبیث وہ شخص ہوگا' جسے شہنشاہ کہا جائے گا' کیونکہ بادشاہی' صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے''۔

فصل

3033 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغير الِاسْم الْقَبِيح

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن نَافِع وَرُبمَا قَالَ عمر بن عَلِیّ فِیْ هٰذَا الحَدِيْث هِشَام بن عُرْوَة عَنْ

اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل وَلَمْ يذكر فِيْهِ عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برا نام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن نافع نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات انہوں نے لفظ عمر بن علی بیان کیا ہے کہ ان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے جو ''مرسل'' روایت کے طور پر ہے انہوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

3034 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن ابْنة لعمر كَانَ يُقَال لَهَا عاصية فسماها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جميلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حسن

وَرَوَاهُ مُسْلِم بِاخْتِصَار قَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير اسْم عاصية قَالَ اَنْت جميلَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھیں جن کا نام ''عاصیہ'' تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام ''جمیلہ'' رکھ دیا''

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ نامی خاتون کا نام تبدیل کر دیا تھا اور فرمایا تھا: تم جمیلہ ہو''۔

3035 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن زَيْنَب بنت اَبِيْ سَلمَة كَانَ اسْمهَا برة فَقِيْلَ تزكي نَفسهَا فسماها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه وَغَيْرِهِمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے ''برہ'' تھا تو ان سے کہا گیا: یہ خود کو پاک قرار دیتی ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3036 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عَمْرو بن عَطاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سميت ابْنَتي برة فَقَالَت زَيْنَب بنت اَبِيْ سَلمَة اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن هٰذَا الِاسْم وَسميت برة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزكوا اَنفسكُمْ اللّٰه اَعْلَمُ بِاَهْل الْبر مِنْكُمْ فَقَالُوْا بِمَ نسميها فَقَالَ سموهَا زَيْنَب

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَغير رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْم العَاصِي وعزيز وعتلة وَشَيْطَان وَالحكم وغراب وحباب وشهاب فَسَمَاهُ هشاما وسمى حَربًا سلما وسمى المضطجع المنبعث وأرضا تسمى عفرَة

سماها خضرة وشعب الضلالة سماه شعب الهدى وبنى الزنية سماهم بنى الرشدة وسمى بنى مغوية بنى رشدة

قَالَ اَبُوْ دَاوُد تركت أسانيدها اختصارا

قَالَ الْخطابِىّ أما العَاصِي فَاِنَّمَا غَيْره كَرَاهِيَة لِمَعْنى الْعِصْيَان وَاِنَّمَا سمة الْمُؤْمِن الطَّاعَة والاستسلام والعزيز اِنَّمَا غَيْره لِاَن الْعِزَّة لله وشعار العَبْد الذلة والاستكانة

وعتلة مَعْنَاهَا الشدَّة والغلظ وَمِنْه قَوْلهم رجل عتل اَى شَدِيْد غليظ وَمن صفة الْمُؤْمِن اللين والسهولة

وَشَيْطَان اشتقاقه من الشطن وَهُوَ الْبعد من الْخَيْر وَهُوَ اسْم المارد الْخَبيث من الْجِنّ وَالْإِنْس

وَالْحكم هُوَ الْحَاكِم الَّذِىْ لَا يرد حكمه وَهٰذِهِ الصّفة لَا تلِيق اِلَّا بِاللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَسْمَائِهِ الحكم

وغراب مَأْخُوذ من الغرب وَهُوَ الْبعد ثُمَّ هُوَ حَيَوَان خَبِيث الْمطعم اَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتله فِي الْحل وَالْحرم

وحباب يَعْنِىْ بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْبَاء الْمُوَحدَة نوع من الْحَيَّات وَرُوِىَ اَنه اسْم شَيْطَان

والشهاب الشعلة مِنَ النَّار وَالنَّار عُقُوبَة اللّٰه وَاما عفرَة يَعْنِىْ بِفَتْح الْعين وَكسر الْفَاء فَهِىَ نعت الْاَرْض الَّتِىْ لَا تنْبت شَيْئًافسماها خضرَة على معنى التفاؤل حَتّٰى تخضر انْتهى

❀❀ محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیٹی کا نام ''برہ'' رکھا' تو سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام رکھنے سے منع کیا ہے' پہلے میرا نام بھی ''برہ'' رکھا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خود کو پاکیزہ قرار نہ دو' اللہ تعالیٰ تم میں سے نیک لوگوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: تو پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھ دو۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصی، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب' نام تبدیل کر دیے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ہشام رکھا تھا' حرب کا نام سلم رکھا تھا' مضطجع کا نام منبعث رکھا تھا' ایک جگہ تھی اس کا نام عفرہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام خضرہ رکھ دیا' ایک گھاٹی تھی جس کا نام ضلالہ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام شعب الہدی رکھ دیا' بنو زنیہ کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو رشدہ رکھ دیا اور بنو مغویہ کا نام' بنو رشدہ رکھ دیا۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے ان تمام روایات کی اسناد کو ترک کر دیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک لفظ عاصی (گنہگار) کا تعلق ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام اس لئے تبدیل کیا کیونکہ یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ اس میں گناہ گار ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے' اور مومن کا مخصوص نشان ہی اطاعت و فرمانبرداری اور قبول کرنا ہے' اور عزیز نام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے تبدیل کر دیا کیونکہ عزت' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' بندے کا شعار' تو ذلت

اور کمزوری ہونا چاہیے۔
لفظ حلہ کا مطلب شدت ہے' اور گاڑھا ہونا ہے' اسی سے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں' رجل حَتّل یعنی جو سخت غصے والا
اور طاقتور ہو اور مومن کی صفت تو یہ ہے کہ وہ نرم اور سہولت والا ہوتا ہے۔
اسی طرح لفظ شیطان یہ لفظ شطن سے ماخوذ ہے' اس سے مراد بھلائی سے دور ہونا ہے' اور یہ سرکش خبیث جن' اور انسان کا نام ہوتا ہے۔
لفظ حکم اس سے مراد وہ فیصلہ کرنے والا شخص ہے' جس کے فیصلے کو مسترد نہ کیا جا سکے' اور یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے' اور یہی وجہ ہے' اس کے اسماء میں سے ایک نام "الحکم" ہے۔
لفظ غراب یہ لفظ غرب سے ماخوذ ہے' اس سے مراد دور ہونا ہے پھر یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کو کھانا درست نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے اسے (یعنی کوے کو) حرم کی حدود اور حرم کی حدود سے باہر مارنے کو مباح قرار دیا ہے۔
لفظ حباب یعنی جس میں 'ح' پر پیش ہو اور 'ب' پر تخفیف ہو' یہ سانپ کی ایک قسم ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ شیطان کا نام ہے' لفظ شہاب آگ کے شعلے کو کہتے ہیں' اور آگ اللہ تعالیٰ کی سزا ہے۔
لفظ عفرہ میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ف' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے جہاں پیداوار نہیں ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ کا نام خضرہ رکھ دیا' جو اس کی بالکل برعکس ہے (سرسبز و شاداب ہونا) یہاں تک کہ وہ زمین سرسبز و شاداب ہو گئی...... علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ تَأْدِيب الْأَوْلَاد

باب: اولاد کی تربیت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3036/1 - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُؤَدِّبَ الرجل وَلَده خير لَهُ من أَن يتَصَدَّق بِصَاع

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ نَاصح عَن سماك عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ نَاصح هٰذَا هُوَ ابْن عبد الله المحلمي واه وَهٰذَا مِمَّا أنكرهُ عَلَيْهِ الْحفاظ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"آدمی اپنی اولاد کی تربیت کرے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کر دے"
یہ روایت امام ترمذی نے ناصح کے سماع کے حوالے سے' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: ناصح نامی یہ راوی ناصح بن عبداللہ محلمی ہے' اور واہی ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جس کا حافظان

حدیث نے انکار کیا ہے۔

3037 - وَعَنْ اَيُّوْبَ بن مُوسَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلَّم قَالَ مَا نحل وَالِد ولدا من نحل افضل من أدب حسن

رَوَاهُ التِرمِذِىّ اَيْضًا وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا عِنْدِى مُرْسل نحل بِفَتْح النُّوْن والحاء الْمُهْملَة اى أعْطى ووهب

ایوب بن موسیٰ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''والد اپنی اولاد کو جو کچھ عطیہ کے طور پر دیتا ہے اس میں کوئی چیز اچھی تربیت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ہی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور میرے نزدیک یہ روایت مرسل ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) نحل میں 'ن' پر اور 'ح' زبر ہے اس سے مراد اس نے جو چیز دی یا جو چیز ہبہ کی۔

3038 - وروى ابن مَاجَه عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكرِمُوا اَوْلَادكُم وأحسنوا أدبهم

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اپنی اولاد کی عزت افزائی کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو''۔

التَّرْهِيب اَن ينتسب الْاِنْسَان اِلٰى غير اَبِيه اَوْ يتَوَلّٰى غير موَالِيْه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف یا آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت قائم کرے

3039 - عَن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ادعى اِلٰى غير اَبِيه وَهُوَ يعلم اَنه غير اَبِيه فالجنة عَلَيْهِ حرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ عَن سعد وَاَبِىْ بكرَة جَمِيْعًا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خود کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ دوسرا شخص اس کا باپ نہیں ہے تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3040 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من رجل

ادعى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يعلم إِلَّا كفر وَمَنْ ادّعى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ منا وليتبوأ مَقْعَده مِنَ النَّار وَمَنْ دَعَا رجلا بِالْكفْر أَوْ قَالَ عَدو الله وَلَيْسَ كَذٰلِكَ إِلَّا حَار عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حَار بِالْحَاءِ الْمُهْملَة وَالرَّاء أَي رَجَعَ عَلَيْهِ مَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے' جو اس کی نہ ہو' تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' ایسے شخص کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے' اور جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے حوالے سے بلاتا ہے' یا یہ کہتا ہے: اے اللہ کے دشمن' اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو' تو یہ چیز اس کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''حار'' میں پہلے 'ح' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو کہا ہے' وہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

3041 - وَعَنْ يزِيد بن شريك بن طَارق التَّيْمِيّ قَالَ رَأَيْت عليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر يخْطب فَسَمعته يَقُولُ لَا وَاللّٰه مَا عندنَا من كتاب نقرؤه إِلَّا كتاب الله وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَة فنشرها فَإِذَا فِيهَا أَسْنَان الْإِبِل وَأَشْيَاء من الْجِرَاحَات وفيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَة حرَام مَا بَيْن عير إِلَى ثَوْر فَمَنْ أحدث فِيهَا حَدثا أَوْ آوى مُحدثا فَعَلَيْهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ لَا يقبل الله مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا وَذمَّة الْمُسلمين وَاحِدَة يسْعَى بهَا أَدْنَاهُم فَمَنْ أَخْفَر مُسلما فَعَلَيْهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ لَا يقبل الله مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا وَمَنْ ادّعى إِلَى غير أَبِيه أَوْ انْتَمَى إِلَى غير موَالِيه فَعَلَيْهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ لَا يقبل الله مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ یزید بن شریک بن طارق تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے' جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں' یا اس صحیفے میں موجود احکام ہیں' پھر انہوں نے اسے کھولا اس میں اونٹوں کی عمروں کے بارے میں' اور زخموں سے متعلق کچھ احکام تھے' جس میں یہ بھی مذکور تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ عیر سے لے کر ثور (نامی پہاڑوں) تک کے درمیان کا حصہ حرم ہے' جو شخص یہاں کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا' یا یہاں کسی بدعتی کو پناہ دے گا' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس

شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے' ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کو شرمندہ کرے گا (یعنی اس کی دی ہوئی پناہ کو ختم کرے گا) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے گا' یا اپنے آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے گا' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3042 - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى بامرىء تبرؤ من نسب وَان دق وادعاء نسب لَا يعرف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير وَعَمْرو يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کے (گنہگار ہونے) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ نسب سے لاتعلقی کا اظہار کرے' خواہ وہ کتنا ہی ہلکا کیوں نہ ہو' اور ایسے نسب کا دعویٰ کرے جو معروف نہ ہو (یعنی جس کی طرف اس کی نسبت معروف نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' عمرو نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3043 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى اِلٰى غير اَبِيه لم يرح رَائِحَة الْجنَّة وَان رِيحهَا ليوجد من قدر سَبْعِينَ عَاما اَوْ مسيرَة سَبْعِينَ عَاما

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ وَان رِيحهَا ليوجد من مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام ورجالهما رجال الصَّحِيح وَعبد الْكَرِيم هُوَ الْجَزرِي ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرهمَا وَلَا يلْتَفت اِلٰى مَا قِيلَ فِيهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مقدار (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر برس کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں' عبدالکریم نامی راوی جزری ہے' جو ثقہ ہے' شیخین اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

3044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى اِلٰى غير

أَوْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهٖ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کرے تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''

یہ روایت امام احمد امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3045 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تولى إِلٰى غير مواليه فليتبوأ مقعده مِنَ النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ

❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت قائم کرے اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3046 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ادّعى إِلٰى غير أَبِيهِ أَوْ انْتَمَى إِلٰى غير موَالِيهِ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه المتتابعة إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے تو ایسے شخص پر قیامت کے دن تک مسلسل لعنت ہوتی رہے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3047 - وَعَنْ أَبِي بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى نسبا لَا يعرف كفر بِاللّٰهِ أَوْ انْتَفَى من نسب وَإِن دق كفر بِاللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحجَّاج بن أَرْطَاةَ وَحَدِيْثُ عَمْرو بن شُعَيْب يعضده

❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسے نسب کا دعویٰ کرے جو معروف نہ ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے یا جو شخص اپنے نسب کی نفی کر دے خواہ وہ (نسب) کتنا ہلکا ہی کیوں نہ ہو تو ایسا شخص بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں [illegible] روایت اس کو مضبوط کرتی ہے۔

ترغيب من مات له ثلاثة من الأولاد أو اثنان أو واحد فيما يذكر من جزيل الثواب

اس بارے میں ترغیبی روایات کہ جس شخص کی اولاد میں سے تین یا دو یا ایک بچہ فوت ہو جائے تو اس کو جو ثواب حاصل ہوگا' اس کے بارے میں کیا ذکر ہوا ہے؟

3048 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ما من مُسْلِم يَمُوْت له ثلاثة لم يبلغُوا الْحِنث إِلَّا ادخلهُ الله الْجَنَّة بِفضل رَحمته إيَّاهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتسب ثَلَاثَة من صلبه دخل الْجنَّة فَقَامَتْ امْرَأَة فَقَالَت أَوْ اثْنَان فَقَالَ أَوْ اثْنَان قَالَت الْمَرْأَة يَا لَيْتَني قلت وَاحِدَة

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه مُخْتَصرًا: من احتسب ثَلَاثَة من صلبه دخل الْجنَّة

الْحِنث بِكَسْر الْحَاء وَسُكُون النُّوْن هُوَ الإِثْم والذنب وَالْمعْنَى انهم لم يبلغُوا السن الَّذِيْ تكْتب عَلَيْهِمْ فِيْهِ الذُّنُوْب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی تین بچوں کے حوالے سے ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک خاتون کھڑی ہوئی' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر حاصل ہوگا) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: کاش میں نے یہ بھی پوچھ لیا ہوتا کہ اگر ایک ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے:

''جو شخص اپنی اولاد میں سے تین بچوں پر ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا''

لفظ ''الحنث'' میں 'ح' پر زیر ہے' 'ن' ساکن ہے' اس سے مراد گناہ اور ذنب ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس عمر تک نہ پہنچے ہوں کہ جس عمر میں ان کے خلاف گناہ نوٹ کیے جائیں (یعنی وہ بالغ نہ ہوئے ہوں)۔

3049 - وَعَنْ عتبة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يَمُوْت لَهٗ ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا تلقوهُ من اَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِيَة من اَيهَا شَاءَ دخل

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوئے ہوں جو بالغ نہ ہوئے ہوں تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اپنے باپ کے سامنے آئیں گے کہ وہ ان میں سے جس میں سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3050 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْت لاحَد من الْمُسلمين ثَلَاثَة من الْوَلَد فَتَمَسهُ النَّار اِلَّا تَحِلَّة الْقسم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

وَلِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسوة من الْاَنْصَار لَا يَمُوْت لاحداكن ثَلَاثَة من الْوَلَد فتحتسبه اِلَّا دخلت الْجنَّة فَقَالَت امْرَاَة مِنْهُنَّ اَوْ اثْنَان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوْ اثْنَان

وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ اَيْضًا: قَالَ اَتَت امْرَاَة بصبي لَهَا فَقَالَت يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْع اللّٰه لي فَلَقَد دفنت ثَلَاثَة فَقَالَ ادفنت ثَلَاثَة قَالَت نعم قَالَ لقد احتظرت بحظار شَدِيْد مِنَ النَّار

الحظار بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الْحَائِط يَجْعَل حول الشَّيْء كالسور الْمَانِع وَمَعْنَاهُ لقد احتميت وتحصنت مِنَ النَّار بحمى عَظِيْم وحصن حُصَيْن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں آگ اسے صرف قسم پوری کرنے کے لئے چھوئے گی"

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا: تم میں سے جس خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں جائے گی ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بچے (فوت ہوئے ہوں تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

امام مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجیے! میں تین بچے دفن کر چکی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے تین بچے دفن کیے ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم نے جہنم سے بچاؤ کے لئے بڑی مضبوط رکاوٹ تیار کر لی ہے"۔

لفظ ''الحظار'' میں 'ح' ہے اس کے بعد 'ظ' ہے اس سے مراد وہ دیوار ہے جو کسی چیز کے اردگرد بنائی جاتی ہے جیسے رکاوٹ کے لئے فصیل بنائی جاتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے جہنم سے بچاؤ کے لیے قلعہ بنالیا ہے جو مضبوط ہے۔

3051 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِمِيْن يَمُوْت بَيْنَهُمَا ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا ادخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِيَّاهُم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَهُوَ فِی الْمسند من حَدِيْث ام انس بن مَالك وَفِی النَّسَائِیّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَة وَزَاد فِيْهِ قَالَ: يُقَال لَهُمْ ادخلُوا الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى تدخل آبَاؤُنَا فَيُقَالُ لَهُمْ ادخلُوا الْجَنَّة اَنْتُم و آباؤكم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ''مسند'' میں یہ اُمّ انس بن مالک سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''انہیں کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ بچے کہیں گے: ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے جب تک تو ہمارے آباؤ اجداد کو بھی داخل نہیں کرتا' تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ بھی جنت میں داخل ہو جاؤ' اور تمہارے آباؤ اجداد (یعنی ماں باپ بھی جنت میں داخل ہو جائیں)''۔

3052 - وَعَنْ اَبِیْ حسان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ قد مَاتَ لی ابْنَانِ فَمَا اَنْت محدثی عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ يطيب اَنْفُسنَا عَن موتانا قَالَ نَعَمْ صغارهم دعاميص الْجَنَّة يتلَقّٰى احدهم اَبَاهُ اَوْ قَالَ ابَوَيْهِ فَيَاْخُذ بِثَوْبِهٖ اَوْ قَالَ بِيَدِهٖ كَمَا آخذ اَنا بصنفة ثَوْبك هٰذَا فَلَا يتناهى اَوْ قَالَ يَنْتَهِی حَتّٰى يدْخلهُ اللّٰه و اباه الْجَنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم

الدعاميص بِفَتْح الدَّال جمع دعموص بضَمهَا وَهِی دويبة صَغِيرَة يضْرب لَوْنهَا اِلَى السوَاد تكون فِی الغدران اِذا نشفت شبه الطِّفْل بهَا فِی الْجَنَّة لصغره وَسُرْعَة حركته وَقِيْلَ هُوَ اسْم للرجل الزوار للملوك الْكثير الدُّخُول عَلَيْهِمْ وَالْخُرُوْج لَا يتَوَقَّف على اِذن مِنْهُم وَلَا يخَاف اَيْنَ ذهب من دِيَارهمْ شبه طِفْل الْجَنَّة بِهٖ لِكَثْرَة ذَهَابه فِی الْجَنَّة حَيْثُ شَاءَ لَا يمْتَنع من بَيت فِيْهَا وَلَا مَوْضِع وَهٰذَا قَول ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وصنفة الثَّوْب بِفَتْح الصَّاد الْمُهْملَة وَالنُّوْن بعدهمَا فَاء وتاء تَاْنِيث هِیَ حَاشِيَته وطرفه الَّذِیْ لَا هدب لَهٗ وَقِيْلَ بل هِیَ النَّاحِيَة ذَات الهدب

ابوحسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو چکے ہیں تو آپ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو مرحومین کے حوالے سے ہمارے دلوں کو خوش کر دے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ چھوٹے بچے جنت کے پرندے ہوں گے اور یہ اپنے ماں باپ کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے باپ کو ملیں گے اور اس کا کپڑا پکڑیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا ہاتھ پکڑیں گے' جس طرح میں تمہارے کپڑے کا کونہ پکڑتا ہوں اور پھر یہ اس وقت تک نہیں رکیں گے' جب تک اللہ انہیں' اور ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل نہیں کر دیتا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ "دعامص" اس میں 'د' پر زبر ہے یہ لفظ "دعموص" کی جمع ہے جس میں 'د' پر پیش ہے یہ ایک چھوٹا جانور ہوتا ہے' جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ غدران میں ہوتا ہے' جنت میں موجود بچے کو اس سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے' اور تیزی سے حرکت کرتا ہے' ایک قول کے مطابق یہ ایک شخص کا نام ہے' جو بادشاہوں کا ملاقاتی ہوتا تھا اور بادشاہوں کے پاس بکثرت آیا جایا کرتا تھا' اور اسے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور نہ اسے یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ کے علاقے میں کہاں جاتا ہے' تو جنت کے اس بچے کو اس سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ وہ جنت میں بکثرت آئے جائے گا' وہ جہاں چاہے گا چلا جائے گا' جنت میں موجود اس کے گھر میں جانے سے اسے کوئی نہیں روکے گا' اور یہ قول زیادہ مناسب لگتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ "صنفۃ الثوب" میں 'ص' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' اس کے بعد 'ف' ہے' اور تائے تانیث ہے' اس سے مراد کپڑے کا کنارہ اور حاشیہ ہے' جس پر کچھ نہ لگا ہوا ہو' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد حاشیہ کا کنارہ ہے۔

3053 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَة اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الرِّجَال بحدیثك فَاجْعَلْ لنا من نَفسك یَوْمًا نأتك فِیْهِ تعلمنا مِمَّا علمك الله قَالَ اجْتَمعْنَ یَوْم کَذَا وَکَذَا فِیْ مَوْضِع کَذَا وَکَذَا فاجتمعن فأتاهن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فعلمهن مِمَّا علمه اللّٰه ثُمَّ قَالَ مَا مِنْکُن من امْرَاَة تقدم ثَلَاثَة من الْوَلَد اِلَّا کَانُوْا لَهَا حِجَابا مِنَ النَّار فَقَالَت امْرَاَة واثنین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ واثنین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیرهمَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مرد آپ کا فرمان سن لیتے ہیں' تو آپ ہمارے (یعنی خواتین) لئے بھی کوئی دن مقرر کیجئے' تاکہ ہم خواتین بھی اس دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوں' اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا کیا ہے' وہ علم آپ سے سیکھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خواتین فلاں' فلاں دن فلاں' فلاں جگہ پر اکٹھی ہو جانا' وہ خواتین اکٹھی ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس تشریف لائے' اللہ

تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو علم عطا کیا ہے اس میں سے آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس خاتون کے بھی تین بچے انتقال کر گئے ہوں تو وہ بچے اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گے ایک خاتون نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)"۔

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3054 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من الكل ثَلَاثَة من صلبه فاحتسبهم على الله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس کے تین بچے انتقال کر گئے ہوں اور وہ اُن کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3055 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن بشير الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث لم يرد النَّار اِلَّا عَابِر سَبِيْل يَعْنِيْ الْجَوَاز على الصِّرَاط

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو چکے ہوں وہ آگ پر صرف راستہ عبور کرنے کے طور پر وارد ہوگا یعنی پل صراط سے گزرتے ہوئے ایسا ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

3056 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ حَدثنَا حَدِيْثًا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ انتقاص وَلَا وهم قَالَ سمعته يَقُوْلُ من ولد لَهُ ثَلَاثَة اَوْلَاد فِي الْاِسْلَام فماتوا قبل اَن يبلغُوا الْحِنْث ادخلهُ اللّٰه الْجنَّة برحمته اِيَّاهُم وَمَنْ اَنْفق زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِن للجنة ثَمَانِيَة اَبْوَاب يدْخلهُ اللّٰه من اَي بَاب شَاءَ من الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ ابوامامہ، حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو جس میں کوئی کمی اور کوئی وہم نہ ہو تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں' تین بچے انتقال کر گئے ہوں' اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اُن بچوں پر اپنی رحمت کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا' اور جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرے گا' تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے' وہ اُن میں سے' جس بھی دروازے سے چاہے گا' داخل ہو جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3057 - وَعَنْ حَبِيبَةَ اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دخل عَلَيْهَا فَقَالَ مَا من مُسْلِمَيْنِ يَمُوْت لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا جِيءَ بهم يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يوقفوا على بَاب الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى تدخل آبَاؤُنَا فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة اَنْتُمْ وآباؤكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جيد

❀❀ حبیبہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے' بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو قیامت کے دن ان بچوں کو لایا جائے گا' اور کھڑا کیا جائے گا' اور ان بچوں کو جنت میں داخل ہونے کو کہا جائے گا' تو وہ کہیں گے: جی نہیں! جب تک ہمارے آباؤ اجداد (یعنی ہمارے ماں باپ) داخل نہیں ہوں گے (ہم بھی داخل نہیں ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا: تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ' اور تمہارے ماں باپ بھی داخل ہو جائیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3058 - وَعَنْ زُهَيْر بن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت امْرَاَة من الْاَنْصَار اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْن لَهَا مَاتَ فَكَانَ الْقَوْم عنفوها فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد مَاتَ لي ابْنَانِ مُنْذُ دخلت فِي الْاِسْلَام سوى هٰذَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لقد احتظرت مِنَ النَّار بحظار شَدِيْد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتَقَدَّمَ معنى الحظار

❀❀ حضرت زہیر بن علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے بچے کے سلسلے میں حاضر ہوئی جو انتقال کر چکا تھا' لوگوں نے اسے جھڑکا' اس خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے اسلام قبول کرنے کے بعد اس بچے کے علاوہ دو اور بچے بھی فوت ہو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جہنم سے بچاؤ کے لئے بڑی زبردست رکاوٹ تیار کر لی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''حظار'' کا مطلب پہلے گزر چکا ہے۔

3059 - وَعَنِ الْحَارِث بن اُقَيْش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من

مُسْلِمِيْن يَمُوْت لَهما اَرْبَعَة اَوْلَاد اِلَّا ادخلهما الله الْجَنَّة بِفضل رَحمته قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة قَالَ وَاثنَان

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الامَام اَحْمد فِيْ زوائده وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِهٖ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمِيْن يقدمان ثَلَاثَة لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِيَّاهُم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وذوا الِاثْنَيْنِ قَالَ وذوا الِاثْنَيْنِ اِن من أمتِيْ من يدْخل الْجَنَّة بشفاعته اكثر من مُضر وَاِن من أمتِيْ من يستعظم للنار حَتّٰى يكون اِحْدٰى زواياها

❀❀ حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن دو مسلمان (میاں بیوی) کے چار بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کرے گا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تین ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تین ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)

یہ روایت امام عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جن دو مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان دونوں (میاں بیوی کو) جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) اور میری امت کا ایک شخص ایسا بھی ہے' جس کی شفاعت کی وجہ سے' مضر قبیلے سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' اور میری امت میں ایسا فرد بھی ہے' جو جہنم میں اتنا بڑا ہوگا کہ وہ جہنم کے ایک گوشے میں پورا آجائے گا''۔

3060 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمِيْن يَمُوْت لَهما اَرْبَعَة أفراط اِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة قَالُوْا وَاثنَانِ قَالَ وَاثنَانِ قَالَ وَاِن من أمتِيْ لمن يعظم للنار حَتّٰى يكون اَحَد زواياها وَاِن من أمتِيْ من يدْخل الْجَنَّة بِشَفَاعَتِهٖ مثل مُضر

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَاَرَاهُ حَدِيْث الْحَارِث بن أقيش الَّذِيْ قبله وَيَاْتِيْ بَيَان ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن بھی مسلمان (میاں بیوی) کے چار بچے فوت ہو چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان

دونوں (میاں بیوی کو) جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تین ہوئے ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تین ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجروثواب حاصل ہوگا) لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوئے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجروثواب حاصل ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک شخص ایسا بھی ہے' جو جہنم میں اتنا بڑا ہوگا کہ جہنم کے ایک گوشے میں وہ پورا آجائے گا' اور میری امت میں ایسا فرد بھی ہے' جس کی شفاعت کی وجہ سے' مضر قبیلے کے افراد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے''

یہ روایت عبداللہ بن امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' میرے خیال میں یہ حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کا بیان آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

3061 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ لی ولدان فِی الْاِسْلَام فَقَالَ من مَاتَ لَهُ ولدان فِی الْاِسْلَام ادخلهُ الله الْجنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاهُمَا قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَة فَقَالَ لی اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الزائدین مَا قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ لَاَنْ یکون قَالَه لی اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا غلقت عَلَیْهِ حمص وفلسطین

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات

فلسطین بِكَسْر الْفَاء وَفتح اللَّام وَسُكُون السِّین الْمُهْملَة كورة بِالشَّام وَقد تفتح الْفَاء

❀❀ حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمان ہونے کے بعد میرے دو بچے انتقال کر چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں' دو بچے انتقال کر چکے ہوں' اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔

راوی (یعنی حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا تم وہ شخص ہو جس نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے دو مرحوم بچوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اگر یہ بات مجھ سے کہی ہوتی' تو یہ بات میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا' جو حمص اور فلسطین (نام کے شہروں میں' مال و دولت موجود ہے)''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''فلسطین'' میں 'ف' پر زیر ہے' 'ل' پر زبر ہے' 'س' ساکن ہے یہ شام کی ایک بستی ہے' اس میں 'ف' پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔

3062 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد فاحتسبهم دخل الْجنَّة قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ

قَالَ مَحْمُوْد یَعْنِیْ ابْن لبید فَقُلْتُ لجَابِر اَرَاكُمْ لَو قُلْتُمْ وَاحِدًا لقَالَ وَاحِدًا قَالَ وَاَنا اَظن ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس شخص کے تین بچے انتقال کر جائیں اور وہ ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)''۔

محمود بن لبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اگر آپ یہ کہہ دیتے: اگر ایک ہو (تو کیا حکم ہوگا؟) تو نبی اکرم ﷺ نے یہ فرما دینا تھا: اگر ایک ہو (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3063 - وَعَنْ قُرَّة بن إِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا كَانَ يَاتِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْن لَهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحبه قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أحبك الله كَمَا أحبه فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل فلَان بن فلَان قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لابيه اَلا تحب اَن لَا تَاتِي بَابا من اَبْوَاب الْجنَّة اِلَّا وجدته ينتظرك فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اله خَاصَّة أم لكلنا قَالَ بل لكلكم

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه بِاخْتِصَار قَول الرجل اله خَاصَّة.....اِلٰى آخِره-وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي:

قَالَ كَانَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس جلس اِلَيْهِ نفر من اَصْحَابه فيهم رجل لَهُ ابْن صَغِير يَاْتِيهِ من خلف ظَهره فيقعده بَيْن يَدَيْهِ فَهَلَكَ فَامْتنعَ الرجل اَن يحضر الْحلقَة لذكر ابْنه فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لي لَا أرى فلَانا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بنيه الَّذِيْ رَاَيْته هلك فَلَقِيَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَن بنيه فَاَخْبرهُ اَنه هلك فعزاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فلَان اَيمَا كَانَ اَحَبَّ اِلَيْكَ اَن تتمتع بِهٖ عمرك اَوْ لَا تَاْتِي اِلٰى بَاب من اَبْوَاب الْجنَّة اِلَّا وجدته قد سَبَقَكَ اِلَيْهِ يَفْتَحهُ لَكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بل يسبقني اِلٰى بَاب الْجنَّة فيفتحها لَهو اَحَبَّ اِلَيَّ قَالَ فَذَاك لَك

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی موجود تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے محبت رکھے' جس طرح میں اس سے محبت کرتا ہوں' پھر ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے بچے کو غیر موجود پایا' تو دریافت کیا: فلاں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کے باپ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر جاؤ' وہاں اس بچے کو پاؤ کہ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ اس کے لئے خاص ہے؟ یا ہم سب کے لئے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

بلکہ یہ تم سب کے لئے ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں:

''کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟'' اسے لے کر آخر تک کا حصہ نہیں ہے امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے ایک مرتبہ ان میں ایک صاحب بھی موجود تھے جن کے ساتھ ایک چھوٹا کمسن بچہ بھی موجود تھا وہ ان کی پشت کی طرف سے ان کے پاس آتا تھا تو وہ اس کو اپنے سامنے بٹھا لیتے تھے اس بچے کا انتقال ہو گیا جس کی وجہ سے وہ صاحب کچھ دن نبی اکرم ﷺ کی محفل میں شریک نہیں ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ان کی غیر موجودگی محسوس کر کے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ مجھے فلاں شخص نظر نہیں آ رہا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا وہ بچہ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے اُس سے اس کے بچے کے بارے میں دریافت کیا: اس نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس سے اس کی تعزیت کی پھر اس سے فرمایا: اے فلاں! تم ان دونوں میں سے کون سی صورت کو پسند کرو گے؟ ایک یہ کہ اس (بچے) کی زندگی لمبی ہوتی اور تم اس سے نفع حاصل کرتے یا پھر یہ کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ گے تم اس بچے کو پاؤ گے کہ وہ تم سے پہلے اس دروازے تک پہنچ چکا ہو گا اور وہ اس دروازے کو تمہارے لئے کھولے گا تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس بات کو پسند کروں گا کہ وہ مجھ سے پہلے جنت کے دروازے پر جائے اور اسے کھولے یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں یہ بات ملتی ہے۔

3064 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمِيْن يتوفى لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد إِلَّا أدخلهما الله الْجنَّة بِفضل رَحمته إيَّاهُم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْ اثْنَان قَالَ أَوْ اثْنَان قَالُوْا أَوْ وَاحِد ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ إِن السقط ليجر أمه بسرره إِلَى الْجنَّة إِذا احتسبته

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاد أَحْمد حسن أَوْ قريب من الْحسن

السرر بسين مُهْملَة وَرَاء مكررة محركا هُوَ مَا تقطعه الْقَابِلَة وَمَا بَقِي بعد الْقطع فَهُوَ السُّرَّة

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جن بھی مسلمان میاں بیوی کے تین بچے انتقال کر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کرے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہو گا) لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مردہ پیدا ہونے والا بچہ اپنی ماں کو اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر جنت کی طرف لے جائے گا بشرطیکہ اس کی ماں نے اس پر ثواب کی امید رکھی ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' یا حسن ہونے کے قریب ہے۔
لفظ "السرر" یہ وہ چیز ہے جسے دائی کاٹ دیتی ہے' اور اس کو کاٹنے کے بعد جو چیز بچتی ہے' وہ ناف ہوتی ہے۔

3065 - وَعَنْ اَبِیْ سلمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ راعی رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بخ بخ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ لخمس مَا اثقلهن فِي الْمِيْزَان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمد لله وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اَكبر وَالْولد الصَّالح يتوفى للمرء الْمُسْلِم فيحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ ثَوْبَان وَحسن اِسْنَادَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ سفينة وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَتَقَدَّمَ

حضرت ابوسلمیٰ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بہت خوب' بہت خوب' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے پانچ چیزوں کا اشارہ کیا اور فرمایا: یہ میزان میں کتنی بھاری ہوں گی؟ (وہ یہ کلمات ہیں:) سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اور (اوران چار کلمات کے ساتھ پانچویں چیز) وہ نیک اولاد ہے' جو فوت ہو جاتی ہے' اور وہ (شخص) اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' یہ روایت امام بزار نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

3066 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ لَهٗ فرطان من أمتِیْ أدخلهُ اللّٰه بهما الْجَنَّة فَقَالَت لَهٗ عَائِشَة فَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط فَقَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط يَا موفقة قَالَت فَمَنْ لم يكن لَهٗ فرط من أمتك قَالَ فَانا فرط أمتِیْ لن يصابوا بمثلی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الفرط بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الَّذِیْ يدْرك من الْاَوْلَاد الذُّكُوْر وَالْاِنَاث وَجمعه أفراط

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"میری امت میں سے' جس شخص کے دو پیشرو ہوں (یعنی جس کے دو بچے انتقال کر جائیں) تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ

3066- الجامع للترمذي' أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في ثواب من قدم ولدا' حديث: 1018 الشمائل المحمدية للترمذي' باب : ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه' حديث: 388 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2997 مسند أبي يعلى الموصلي' أول مسند ابن عباس' حديث: 2687 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' سماك الحنفي' حديث: 12666 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب ما يرجى في المصيبة بالأولاد إذا احتسبهم' حديث: 6740

ہے اس کو جنت میں داخل کر دے گا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: جس کا ایک پیشرو ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے وہ عورت! جسے توفیق دی گئی ہے' جس کا ایک پیشرو ہو (یعنی ایک بچہ انتقال کر گیا ہو' اسے بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جس فرد کا کوئی پیشرو نہ ہو (یعنی جس کی اولاد ہی نہ ہوئی ہو) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کا پیشرو ہوؤں گا' اور انہیں مجھ جیسا (پیشرو یعنی شفاعت کرنے والا) نہیں ملے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ "الفرط" میں 'ف' پر زبر ہے 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی' جو مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو جائے' اس کی جمع "افراط" ہوگی۔

3067 - وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قدم ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث كَانُوْا لَهُ حصنا حصينا مِنَ النَّار فَقَالَ اَبُوْ ذَر قدمت اثْنَيْنِ قَالَ واثنين قَالَ اَبِيّ بن كَعْب سيد الْقُرَّاء قدمت وَاحِدًا قَالَ وواحدا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط رکاوٹ بن جائیں گے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تو دو بچے فوت ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے دو بچے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' جو قاریوں کے سردار ہیں' انہوں نے عرض کی: میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ایک ہوا ہو (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3068 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مَاتَ ولد لعبد قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته قبضتم ولد عَبدِي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبدِي فَيَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَيَقُوْلُ ابْنُوْا لعبدي بَيْتا فِي الْجَنَّة وسموه بَيت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کر لیا ہے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! پروردگار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے چین کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے پھر کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی

اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنادو اور اس کا نام' بیت الحمد' رکھو'

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

التَّرْهِيب مِنْ اِفْسَادِ الْمَرْاَةِ عَلٰی زَوْجِهَا وَالْعَبْد علی سَيِّده

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے شوہر' یا غلام اپنے آقا (کے مال یا گھر میں) کوئی خرابی پیدا کرے

3069 - عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلف بالأمانة وَمَنْ خبب على امرىء زَوجته اَوْ مَمْلُوكه فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

خبب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة الْاُولٰى مَعْنَاهُ خدع وافسد

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو امانت کے نام پر حلف اٹھائے' اور جو شخص کسی دوسرے شخص کی بیوی' یا اس کے غلام کے حوالے سے' اسے غلط فہمی کا شکار کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ ''خبب'' میں 'خ' پر زبر ہے' 'ب' پر شد ہے' اس سے مراد دھوکہ دینا اور خرابی پیدا کرنا ہے۔

3070 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من خبب امْرَاَة على زَوجهَا اَوْ عبدا على سَيّده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفْظه من خبب عبدا على اَهله فَلَيْسَ منا وَمَنْ أفسد امْرَاَة على زَوجهَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِنَحْوِهِ من حَدِيْث ابْن عمر وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَرُوَاة اَبِيْ يعلى كلهم ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے' یا غلام کو اس کے آقا کے حوالے سے خراب کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے یہ الفاظ ان کی روایات میں سے ایک کے ہیں' امام نسائی' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص کسی غلام کو اس کے مالکان کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی مانند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3071 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اِبْلِيس يضع عَرْشه على الْمَاء ثُمَّ يبْعَث سراياه فادناهم مِنْهُ منزلَة أعظمهم فتنة يَجِيْء احدهم فَيَقُوْلُ فعلت كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ مَا صنعت شَيْئا ثُمَّ يَجِيْء احدهم فَيَقُوْلُ مَا تركته حَتّٰى فرقت بَيْنه وَبَيْن امْرَاَته فيدنيه مِنْهُ وَيَقُوْلُ نَعَمْ اَنْتَ فيلتزمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے' پھر وہ اپنے مہم جو افراد کو بھیجتا ہے' تو ان میں سے قدر و منزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوتا ہے' جس نے (کسی انسان کو) زیادہ بڑی آزمائش کا شکار کیا ہو' ان میں سے کوئی ایک آ کر یہ کہتا ہے: میں نے یہ یہ کام کیا ہے' تو وہ (ابلیس) کہتا ہے: تم نے کچھ کام نہیں کیا' پھر ایک اور آ کر یہ کہتا ہے: میں نے اس شخص کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروادی' تو شیطان اسے اپنے قریب کرتا ہے' اور کہتا ہے: ہاں! تم نے کوئی کام کیا ہے' اور پھر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

11 - ترهيب الْمَرْاَة اَن تسْاَل زَوجهَا الطَّلَاق من غير بَاْس

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرے

3072 - عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا امْرَاَة سَاَلت زَوجهَا طَلَاقهَا من غير مَا بَاْس فَحَرَام عَلَيْهَا رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ حَدِيْث قَالَ وَاِن المختلعات هن المنافقات وَمَا من امْرَاَة تسْاَل زَوجهَا الطَّلَاق من غير بَاْس فتجد ريح الْجنَّة اَوْ قَالَ رَائِحَة الْجنَّة

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جوعورت کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے ایسی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ایک حدیث میں نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''خلع حاصل کرنے عورت ہی منافق ہوتی ہے' اور جوعورت کسی معقول وجہ کے بغیر' اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گی'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

3073 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابغض الْحَلَال اِلَى اللّٰه الطَّلَاق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

قَالَ الْخطابِيّ وَالْمَشْهُور فِيْهِ عَن محَارب بن دثار عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل لم يذكر فِيْهِ ابْن عمر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس روایت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے: محارب بن دثار کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے' جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

12 - ترهيب الْمَرْاَة اَن تخرج من بَيتهَا متعطرة متزينة

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے گھر سے عطر لگا کر اور بن سنور کر نکلے

3074 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل عين زَانِيَة وَالْمَرْاَة اِذا استعطرت فمرت بِالْمَجْلِسِ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيح

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صحيحيهم وَلَفْظهمْ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ايمَا امْرَاَة استعطرت فمرت على قوم ليجدوا رِيحهَا فَهِيَ زَانِيَة وكل عين زَانِيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضًا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے اور جب عورت عطر لگا کر کسی محفل کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہوتی ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے: وہ بھی زانیہ ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی حدیث امام نسائی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت عطر لگا کر کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے تاکہ وہ لوگ اس کی خوشبو کو پائیں تو وہ عورت زانیہ ہوتی ہے اور ہر آنکھ زانیہ ہوتی ہے''۔

یہی امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3075 - وَعَنْ مُوسَى بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرت بِاَبِي هُرَيْرَةَ امْرَاَة وريحها تعصف فَقَالَ لَهَا اَيْنَ تريدين يَا أمة الْجَبَّار قَالَت اِلَى الْمَسْجِد قَالَ وتطيبت قَالَت نعم قَالَ فارجعي فاغتسلي فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يقبل الله من امْرَاَة صَلَاة خرجت اِلَى الْمَسْجِد وريحها تعصف حَتّٰى ترجع فتغتسل

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيحه قَالَ بَاب اِيجَاب الْغسْل على المطيبة لِلْخُرُوجِ اِلَى الْمَسْجِد وَنفي قبُول صَلَاتهَا اِن صلت قبل اَن تغْتَسِل اِن صَحَّ الْخَبَر

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَعَمْرو بن هَاشم الْبَيْرُوتِي ثِقَة وَفِيْه كَلَام لَا يضر وَرَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيق عَاصِم بن عبيد الله الْعمريّ وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَلَا يحْتَج بِهٖ وَاِنَّمَا أمرت بِالْغسْلِ لذهاب رائحتها وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ موسیٰ بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک خاتون گزری جس کی خوشبو پھوٹ رہی تھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں جا رہی ہو؟ اس نے جواب دیا: مسجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جا کر غسل کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کرتا' جو مسجد کے لئے نکلتی ہے اور اس نے ایسی خوشبو لگائی ہوتی ہے جو پھوٹ رہی ہو جب تک وہ واپس جا کر اسے دھو نہیں لیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے وہ تحریر کرتے ہیں:

''باب: مسجد کی طرف جانے کے لئے خوشبو لگانے والی عورت پر غسل کا واجب ہونا اور اس کی نماز کا قبول نہ ہونا' جب کہ وہ غسل کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لے بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو''

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند متصل ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عمرو بن ہاشم بیروتی نامی راوی ثقہ ہے' اس

کے بارے میں جو کلام کیا گیا ہے وہ نقصان نہیں دے گا' یہی روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے عاصم بن عبیداللہ عمری کے حوالے سے نقل کی ہے' بعض دیگر حضرات نے اس کا ساتھ بھی دیا ہے اور اس سے استدلال نہیں کیا ہے' ایسی خاتون کو غسل کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ اس کی خوشبو ختم ہو جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3076 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بخورا فَلَا تشهدن مَعنا الْعشَاء .قَالَ اَبُوْ نقل: الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابع یزِیْد بن خصیفَة عَنْ بشر بن سعید علی قَوْلِهٖ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقد خَالفه یَعْقُوب بن عبد اللّٰه بن الْاَشَج رَوَاهُ عَنْ زَیْنَب الثقفیة ثُمَّ سَاق حَدِیْث بشر عَنْ زَیْنَب من طرق بِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس عورت نے بخور (یعنی خوشبو لگائی ہوئی ہو) وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز (باجماعت میں شریک) نہ ہو''

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد آخری (یعنی عشاء کی نماز ہے)۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے کسی بھی راوی نے' اسے بشر بن سعید کے حوالے سے نقل کرنے میں یزید بن خصیفہ کی متابعت نہیں کی ہے' جو ان کے' ان الفاظ میں ہو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ یعقوب بن عبداللہ بن اشج نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے' انہوں نے اسے زینب ثقفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر بشر بن زید سے منقول روایت کو زینب نامی خاتون کے حوالے سے' اپنے طرق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3077 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِی الْمَسْجِد دخلت امْرَاَة من مزینة ترفل فِیْ زِینَة لَهَا فِی الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس انهوا نساء کم عَنْ لبس الزِّینَة والتبختر فِی الْمَسْجِد فَاِن بنی اِسْرَائِیل لم یلعنوا حَتّٰی لبس نِسَاؤُهُم الزِّینَة وتبختروا فِی الْمَسْجِد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ فِیْ کتاب الصَّلَاة جملَة اَحَادِیْث فِیْ صلاتهن فِیْ بُیُوتهن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' اسی دوران مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت مسجد میں داخل ہوئی' جس کی زینت (یعنی خوشبو) مسجد میں پھیل رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی خواتین کو زینت کا لباس پہننے سے اور مسجد میں خوشبو لگا کر آنے سے منع کرو' کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی' جب تک ان کی خواتین نے زیب و زینت والا لباس نہیں پہننا شروع کیا' اور مسجد میں خوشبو لگانی شروع نہیں کی''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق کتاب میں یہ تمام روایات گزر چکی ہیں جو خواتین کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ہیں۔

13 - التَّرْهِيب من إفشاء السِّرّ سِيمَا مَا كَانَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ

باب: راز کو افشا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات خاص طور پر وہ راز جو میاں بیوی کے درمیان کا ہو

3078 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من شَرّ النَّاس عِنْد الله منزلَة يَوْم الْقِيَامَة الرجل يُفْضِي اِلٰى امْرَاَته وتفضي اِلَيْهِ ثُمَّ ينشر اَحدهمَا سر صَاحبه

وَفِیْ رِوَايَةٍ: اِن من أعظم الْاَمَانَة عِنْد الله يَوْم الْقِيَامَة الرجل يُفْضِي اِلٰى امْرَاَته وتفضي اِلَيْهِ ثُمَّ ينشر سرها رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے برا شخص وہ ہوگا جو کسی عورت کے قریب جائے اور وہ عورت اس کے قریب آئے اور پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے راز کو پھیلا دے"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا امانت میں (خیانت کرنے والا) شخص وہ ہوگا جو کسی عورت کے قریب جائے اور وہ عورت اس کے قریب آئے اور پھر وہ اس عورت کے راز کو پھیلا دے"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3079 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرِّجَال وَالنِّسَاء قعُود عِنْده فَقَالَ لَعَلَّ رجلا يَقُوْلُ مَا فعل باَهْله وَلَعَلَّ امْرَاَة تخبر بِمَا فعلت مَعَ زَوجهَا فأرم الْقَوْم فَقُلْتُ اِی وَالله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُم ليفعلون وانهن ليفعلن قَالَ فَلَا تفعلُوا فَاِنَّمَا مثل ذٰلِكَ مثل شَيْطَان لَقِي شَيْطَانَة فغشيها وَالنَّاس ينظرُوْنَ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب

أرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيم اَی سكتوا وَقِيْلَ سكتوا من خوف وَنَحْوَهُ

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں کچھ مرد اور خواتین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص بتاتا ہے: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا کیا؟ اور شاید ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی عورت یہ بتادیتی ہے کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ کیا کیا؟ تو لوگ خاموش رہے میں نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! لوگ ایسا کرتے ہیں اور عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ

کرو کیونکہ اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شیطان کسی مونث شیطان سے کسی راستے میں ملتا ہے اور لوگ اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

(متن کے الفاظ) "ارم القوم" میں لفظ "ارم" یہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خاموش رہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خوف یا اس طرح کی کسی اور وجہ سے خاموش رہے۔

3080 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الا عسى اَحَدُكُمْ اَنْ يَخْلُو بِاَهْلِه يغلق بَابا ثُمَّ يُرْخِي سترا ثُمَّ يقضي حَاجته ثُمَّ إِذا خرج حدث اَصْحَابه بذلك الا عسى إِحداكن اَن تغلق بَابهَا وترخي سترهَا فَإِذا قضت حَاجتهَا حدثت صواحبها فَقَالَت امْرَأَة سفعاء الخدين وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُنَّ ليفعلن وَإِنَّهُم ليفعلون قَالَ فَلَا تفعلُوا فَإِنَّمَا مثل ذَلِك مثل شَيْطَان لَقِي شَيْطَانَة على قَارِعَة الطَّرِيق فَقضى حَاجته مِنْهَا ثُمَّ انْصَرف وَتركهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَلَه شَوَاهِد تقويه وَهُوَ عِنْد اَبِيْ دَاوُد مطولا بِنَحْوِه من حَدِيْث شيخ من طفاوة وَلم يسمه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خبردار! عنقریب ایسا ہوتا ہوگا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ خلوت میں جائے گا دروازہ بند کرے گا پردہ گرا دے گا اپنی حاجت پوری کرے گا پھر باہر نکل کر اس بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتائے گا خبردار ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ کوئی عورت دروازہ بند کرے گی پردہ لٹکائے گی اور جب وہ اپنی خواہش پوری کرلے گی تو اپنی سہیلیوں کو اس بارے میں بتائے گی تو ایک خاتون بولی: جس کے رخسار کمزور تھے اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! عورتیں ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! کیونکہ اس کی مثال ایسے شیطان کی طرح ہے جو کسی شیطان مونث کے ساتھ راستے میں ملتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور اسے وہاں چھوڑ کر چلا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے قوت دیتے ہیں امام ابوداؤد نے طویل روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے جو "طفاوہ" سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لیکن اس بزرگ کا نام ذکر نہیں ہوا۔

3081 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السماع حرَام

قَالَ ابْن لَهِيعَة يَعْنِي بِهِ الَّذِي يفتخر بِالْجِمَاعِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طرق دراج عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَم وَقد صححها غير وَاحِد

السباع بِكَسْر السِّين الْمُهْملَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هُوَ الْمَشْهُور وَقِيلَ بالشين الْمُعْجَمَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سباع' حرام ہے''۔

ابن لہیعہ کہتے ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ صحبت کرنے پر فخر کا اظہار کرنا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ایک سے زیادہ لوگوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ' السباع '' میں 'س' پر زیر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے مشہور یہی ہے' ایک قول کے مطابق میں اس میں 'ش' ہے۔

3082 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمجَالِس بالأمانة إِلَّا ثَلَاث مجَالِس سفك دم حرَام اَوْ فرج حرَام اَوْ اقتطاع مَال بِغَيْر حق

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ ابْن أخي جَابر بن عبد الله وَهُوَ مَجْهُوْل وَفِيْه اَيْضًا عبد الله بن نَافِع الصَّائِغ روى لَهُ مُسْلِم وَغَيره وَفِيْه كَلَام

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''محفل امانت ہوتی ہے' البتہ تین قسم کی محفلوں کا حکم مختلف ہے' جو حرام طور پر خون بہانے کے بارے میں ہو' یا حرام طور پر شرم گاہ کے بارے میں ہو' یا ناحق طور پر مال حاصل کرنے کے بارے میں ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ ایک مجہول شخص ہے' اور اس میں عبداللہ بن نافع صائغ نامی راوی بھی ہے۔

امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اور اس میں کلام موجود ہے۔

3083 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا حدث رجل رجلا بِحَدِيْث ثُمَّ الْتفت فَهُوَ اَمَانَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث ابْن اَبِي ذِئْب

قَالَ الْحَافِظ ابْن عَطاء الْمدنِي وَلَا يمْنَع من تَحْسِين الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ بات کرتا ہے' اور پھر وہ چلا جاتا ہے' تو یہ بات امانت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف ابن ابوذئب سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابن عطاء مدنی ہیں' اور ان کی سند کو حسن قرار دینے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب: لباس اور زینت کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ لُبْسِ الْاَبْيَضِ مِنَ الثِّيَابِ

سفید کپڑے پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات

3084 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البسوا من ثيابكم الْبَيَاض فَاِنَّهَا من خير ثيابكم وكفنوا فِيْهَا مَوْتَاكُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید کپڑے پہنو! کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہیں' اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

3085 - وَعَنْ سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البسوا الْبَيَاض فَاِنَّهَا أطهر وَأطيب وكفنوا فِيْهَا مَوْتَاكُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفید لباس پہنو! کیونکہ یہ زیادہ صاف ستھرے اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں' اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی اس

3084-سنن أبي داود' كتاب الطب' باب في الأمر بالكحل' حديث: 3398صحيح ابن حبان' كتاب اللباس وآدابه' ذكر الأمر بلبس البياض من الثياب إذ البيض منها خير الثياب' حديث: 5500السنن للنسائي' كتاب الجنائز' أي الكفن خير' حديث: 1879مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجنائز' باب الكفن' حديث: 6000السنن الكبرى للنسائي' كتاب الجنائز' أي الكفن خير' حديث: 2000السنن الكبرى للبيهقي' جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب الإحرام والتلبية' باب ما يحرم فيه من الثياب' حديث: 8410مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2158المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' سعيد بن جبير' حديث: 12276

نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3086 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احسن مَا زرتم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ فِىْ قبوركم ومساجدكم الْبَيَاض

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے بہتر لباس' جس میں تم اپنی قبروں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور مساجد میں (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو) وہ سفید لباس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِى الْقَمِيص

وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ طُوْلِهٖ وَطُوْلِ غَيْرِهٖ مِمَّا يَلْبَسُ وَجَرِّهٖ خُيَلَاءَ وَاِسْبَالُهٗ فِى الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

قمیص پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات

قمیص کے لمبا ہونے' اور اس کے علاوہ کسی اور لباس کے اتنے لمبا ہونے کے بارے میں' جتنا طویل لباس تکبر کے طور پر پہنا جاتا ہو اور اسے لٹکایا جاتا ہو'اس بارے میں ترہیبی روایات' نیز نماز میں' یا اس کے علاوہ کپڑا لٹکانے کے بارے میں احکام

3087 - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ اَحَبَّ الثِّيَاب اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيص

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن مَاجه وَلَفْظِه وَهُوَ رِوَايَةٍ لِاَبِىْ دَاوُد لم يكن ثوب اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَمِيص

❀ سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

ان کی روایت کے الفاظ اور امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک قمیص سے زیادہ پسندیدہ لباس اور کوئی نہیں تھا''۔

3088 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَل من الْكَعْبَيْنِ من الْاِزَار فَفِى النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَالنَّسَائِىّ

وَفِیْ رِوَايَةِ النَّسَائِیِّ: ازرة الْمُؤمِن اِلٰی عضلة ساقه ثُمَّ اِلٰی نصف ساقه ثُمَّ اِلٰی كعبه وَمَا تحت الْكَعْبَيْنِ من الْاِزَار فَفِی النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہو'وہ جہنم میں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن کا تہبند اس کی پنڈلی کے پٹھے تک ہوتا ہے یا پھر نصف پنڈلی تک ہوتا ہے یا پھر ٹخنے تک ہوتا ہے' اس سے نیچے جو ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا''۔

3089 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِزَار فَهُوَ فِی الْقَمِيص

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے: وہی قمیص کے بارے میں بھی شمار ہوگا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3090 - وَعَنِ الْعَلَاء بن عبد الرَّحْمٰن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَالت اَبَا سعيد عَن الْاِزَار فَقَالَ على الْخَبِير بهَا سَقَطت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازرة الْمُؤمِن اِلٰی نصف السَّاق وَلَا حرج اَوْ قَالَ لَا جنَاح عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنه وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اَسْفَل من ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّار وَمَنْ جر اِزَاره بطرا لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

❀❀ علاء بن عبدالرحمٰن' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم نے اس بارے میں واقف شخص سے رجوع کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں ہو' جو اس سے (یعنی ٹخنوں سے) نیچے ہو' وہ جہنم میں ہوگا' اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3091 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حميد كَاَنَّهٗ يَعْنِی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِزَار اِلٰی نصف السَّاق فشق عَلَيْهِم فَقَالَ اَوْ اِلَی الْكَعْبَيْنِ لَا خير فِيْمَا فِیْ اَسْفَل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (یہاں حمید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے شاید وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں):

''تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا ٹخنوں تک ہوگا' لیکن اس سے نیچے میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

3092 - وَعَنْ زيد بن اسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعلى إِزَار يتقعقع فَقَالَ من هٰذَا فَقُلْتُ عبد الله بن عمر قَالَ إِن كنت عبد الله فارفع إِزارك فَرفعت إِزَارِي إِلَى نصف السَّاقَيْن فَلَمْ تزل أزرته حَتّٰى مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀ زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے جسم پر ایسا تہبند تھا' جو لٹک رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: عبداللہ بن عمر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ کے بندے ہو تو اپنا تہبند اوپر رکھو' میں نے اپنا تہبند نصف پنڈلی تک بلند کر لیا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وصال فرمانے تک' ان کا تہبند ہمیشہ وہاں تک ہی رہا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3093 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرِ الْغِفَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا ينظر إِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم قَالَ فقرأها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات قَالَ اَبُوْ ذَر خابوا وخسروا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

وَفِيْ رِوَايَة: المسبل إِزَاره

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

المسبل هُوَ الَّذِيْ يطول ثَوْبه ويرسله إِلَى الْاَرْض كَاَنَّهُ يفعل ذٰلِكَ تجبرا واختيالا

❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! ایسے لوگ تو رسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے

یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تہبند کو لٹکانے والا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مسبل'' اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کپڑے کو لمبا کرتا ہے' اور اسے زمین کی طرف چھوڑ دیتا ہے' وہ گویا رعب کے اظہار اور تکبر کے لئے ایسا کرتا ہے۔

3094 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الإسبال فِی الْإِزَار والقمیص والعمامة من جر شَیْئًا خُیَلَاء لم ینظر اللہ اِلَیْہِ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ من رِوَایَۃِ عبد الْعَزِیز بن اَبِیْ رواد وَالْجُمْہُور علی توثیقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تہبند' قمیص' یا عمامہ کو لٹکانا' جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عبدالعزیز بن ابورواد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور جمہور نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

3095 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللہ یَوْم الْقِیَامَةِ اِلٰی من جر ثَوْبه خُیَلَاء

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3096 - وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللہ یَوْم الْقِیَامَةِ اِلٰی من جر اِزَارہ بطرا

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه اِلَّا انه قَالَ من جر ثَوْبه من الْخُیَلَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا''۔

3097 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِي يسترخي اِلَّا اَن اتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفظ مُسْلِم: قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باذني هَاتين يَقُوْلُ من جر اِزَاره لَا يُرِيْدُ بذٰلِكَ اِلَّا المخيلة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا ينظر اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

الْخُيَلاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَكسرهَا اَيْضًا وبفتح الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب والمخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس سے صرف اس وقت بچا جاسکتا ہے' جب اس کا بھرپور خیال رکھا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اُن افراد میں سے نہیں ہو' جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''میں نے اپنے دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے تہبند کو لٹکائے اور اس کا مقصد صرف اس کے ذریعے تکبر کا اظہار کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

لفظ ''خیلاء'' میں 'خ' پر پیش ہے' اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور 'ی' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ا' ممدودہ ہے' اس سے مراد تکبر اور خود پسندی ہے' ''المخیلہ'' میں 'م' پر زبر ہے' 'خ' پر زیر ہے' یہ لفظ ''اختیال'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب تکبر کرنا اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

3098 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بحجزة سُفْيَان بن اَبِيْ سهل فَقَالَ يَا سُفْيَان لَا تسبل اِزَارك فَاِن اللّٰه لَا يحب المسبلين

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى فِيْ طلاقة الْوَجْه حَدِيْثِ اَبِيْ جرى الْهُجَيْمِي وَفِيْه وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهُ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللّٰه

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفیان بن ابوسہل رضی اللہ عنہ کے ڈب کو پکڑ کر فرمایا: اے سفیان! تم اپنے تہبند کو نہ لٹکانا کیونکہ اللہ تعالیٰ (تکبر کے طور پر تہبند کو) لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو خندہ پیشانی سے متعلق باب میں' ابوجری ہجیمی سے منقول حدیث آئے گی' جس میں یہ مذکور ہے:
''اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا' کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے' اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا''۔

3099 - وَعَنْ هبيب بن مُغفل بِضَم الْمِيم وسكون المعجمة وَكسر الْفَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه راى مُحَمَّدًا الْقرشِي قَامَ فجر إِزَاره فَقَالَ هبيب سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من وَطئه خُيَلَاء وَطئه فِي النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے محمد قرشی کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے' تو ان کا تہبند لٹک رہا تھا' تو حضرت وہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو تکبر کے طور پر' اسے زمین سے ملاتا ہے' وہ آگ میں جائے گا''
یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

3100 - وَرُوِىَ عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقبل رجل من قُرَيْش يخطر فِيْ حلَّة لَهُ فَلَمَّا قَامَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُرَيْدَة هٰذَا لَا يُقيم اللّٰه لَهُ يَوْم الْقِيَامَة وزنا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا' جو حلہ پہن کر چل رہا تھا' جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کرے گا (یعنی یہ بے حیثیت ہوگا)''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3101 - وَرُوِىَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمِيْن اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب اَسْرع من صلَة الرَّحِم وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة اَسْرع من عُقُوبَة الْبَغي وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجَنَّة يُوجد من مسيرَة الف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار إِزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اکٹھے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی سے زیادہ جلدی اور کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا اور تم سرکشی (یا زنا) سے بچو! کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہو جاتی ہے اور اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس کی خوشبو کو نہیں پا سکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔ ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3102 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَإِن كَانَ على اللّٰه كَرِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عَلِيّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے علی بن یزید الہانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3103 - وَرُوِىَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لى هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شعر غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِديهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: یہ شب برأت ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو اتنی تعداد میں ہوتے ہیں جتنے بنوکلب کی بکریوں کے بال ہیں لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والے شخص کی طرف یا اپنے والدین کے نافرمان کی طرف یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3104 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أسبل إِزَاره فِىْ صَلَاته خُيَلَاء فَلَيْسَ من اللّٰه فِىْ حل وَلَا حرَام

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ وَرَوَاهُ جمَاعَة مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص نماز کے دوران تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تو وہ کسی حلال میں ہوگا' نہ حرام میں ہوگا (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3105 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رجل يُصَلِّي مسبلا اِزَاره فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَذهب فتوَضَّأ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ لَهُ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَقَالَ لَهُ رجل آخر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمرته اَن يتَوَضَّأ ثُمَّ سكت عَنْهُ قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُسبل اِزَاره وَاِن اللّٰه لَا يقبل صَلَاة رجل مُسبل
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاَبُوْ جَعْفَر الْمدنِي اِن كَانَ مُحَمَّد بن عَلِيّ بن الْحُسَيْن فروايته عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مُرْسلَة وَاِن كَانَ غَيره فَلَا أعرفهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو' وہ گیا اس نے وضو کیا پھر وہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو' ایک صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا وجہ ہے کہ آپ نے اسے دوبارہ وضو کرنے کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کسی شخص کی نماز کو قبول نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے''ابوجعفر مدنی'' سے مراد اگر تو امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر ہوں) تو پھر ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا ''مرسل'' شمار ہوگا' اور اگر ان کے علاوہ اور کوئی ہو' تو پھر میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن من لبس ثوبا جَدِيْدا

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جنہیں آدمی نیا لباس پہننے کے بعد پڑھے گا

3106 - عَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل طَعَاما فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعمنِيْ هٰذَا ورزقنيه من غير حول مني وَلَا قُوَّة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ لبس ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كسانِي هٰذَا ورزقنيه من غير حول مني وَلَا قُوَّة غفر لَهُ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَأخّر
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَلَمْ يقل وَمَا تَأخّر
وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ شطره الْاَوَّل وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظُ عبد الْعَظِيمِ رَوَاهُ هؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة من طَرِيْق عبد الرَّحِيمِ اَبِي مَرْحُوم عَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ وَعبد الرَّحِيمِ وَسَهل يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس میں مجھے کھانے کے لئے یہ دیا ہے اور میری کسی ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے''۔

تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص نیا لباس پہننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے اور میری کسی ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق نصیب کیا ہے''۔

تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''اور آئندہ'' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ان چاروں حضرات نے اسے عبدالرحیم ابومرحوم کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے عبدالرحیم اور سہل نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3107 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كساني مَا أواري بِهٖ عورتي وأتجمل بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كساني مَا أواري بِهٖ عورتي وأتجمل بِهٖ فِيْ حَيَاتِيْ ثُمَّ عمد اِلَى الثَّوْب الَّذِيْ أخلق فَتصدق بِهٖ كَانَ فِيْ كنف اللّٰه وَفِيْ حفظ اللّٰه وَفِيْ ستر اللّٰه حَيا وَمَيتاً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ أصبغ بن زيد عَنْ اَبِي الْعَلَاء عَنْهُ وَاَبُو الْعَلَاء مَجْهُوْل وَأصبغ يَأْتِي ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ فَذكره وَقَالَ فِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِيْدا فَقَالَ حِيْن يبلغ ترقوته مثل ذٰلِكَ ثُمَّ عمد اِلٰى ثَوْبه الْخلق فَكَسَاهُ مِسْكينا لم يزل فِيْ جوَار اللّٰه وَفِيْ ذمَّة اللّٰه وَفِيْ كنف اللّٰه حَيا وَمَيتاً مَا بَقِي من الثَّوْب سلك

زَاد فِيْ بعض رواياته قَالَ يس فَقُلْتُ لِعبيد اللّٰه من اَيِّ الثَّوْبَيْنِ قَالَ لَا اَدْرِي

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس پہنا اور یہ دعا پڑھی:

''ہرطرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لئے وہ چیز دی ہے' جس کے ذریعے میں اپنی شرم گاہ کو چھپالیتاہوں' اور اپنی زندگی میں زیب وزینت اختیار کرتا ہوں''

پھرانہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جوشخص نیالباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

''ہرطرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے' جس کے ذریعے میں اپنی شرم گاہ کو چھپالیتاہوں' اور اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں''

اس کے بعد وہ شخص پرانا کپڑا لے کر اسے صدقہ کردے' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں ہوتا ہے' زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات اسے اصبغ بن زید کے حوالے سے ابوالعلاء کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ابوالعلاء نامی راوی مجہول ہے' اصبغ نامی راوی کا ذکر آگے آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس میں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جوشخص لباس پہنے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نیالباس پہنے) اور جب وہ اس کی گردن تک پہنچے (یعنی اس کو پہن لے)' تو پھر وہ پرانالباس لے کر وہ لباس کسی مسکین کو دیدے' تو ایسا شخص مسلسل اللہ کی پناہ میں رہے گا' اللہ کے ذمہ میں رہے گا' اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں رہے گا' زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی' جب تک وہ کپڑا چلتا رہے گا''۔

بعض روایات میں یہ الفاظ زائد ہیں: یٰسین نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ نامی راوی سے دریافت کیا: دوکپڑوں میں کون سا (کپڑا مراد ہے؟ نیاوالا' جب تک باقی رہے گا' یا پرانا والا جب تک باقی رہے گا) انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

3108 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أنعم الله على عبد نعْمَة فَعلم انَّهَا من الله اِلَّا كتب الله لَهُ شكرها قبل اَن يحمده عَلَيْهَا وَمَا اذْنب عبد ذَنبا فندم عَلَيْهِ اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ مغْفرَة قبل اَن يَسْتَغْفِرهُ وَمَا اشْترى عبد ثوبا بِدِيْنَار اَوْ نصف دِيْنَار فلبسه فَحَمدَ الله عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا لم يبلغ رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يغْفر الله لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم رُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا كَذَا قَالَ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے اور وہ بندہ یہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس نعمت پر حمد بیان کرنے سے پہلے اس بندے کی طرف سے شکر کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے اور جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور اس پر ندامت کا شکار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے ہی اس چیز کو اس کے لئے مغفرت کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے جب کوئی بندہ ایک دینار یا نصف دینار کے عوض میں کوئی لباس خریدتا ہے اور اسے پہن لیتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے تو اس لباس کے اس کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: مجھے اس کے راویوں میں سے کسی کے بھی مجروح ہونے کا علم نہیں ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

التَّرْهِيب من لبس النِّسَاء الرَّقِيق من الثِّيَاب الَّتِيْ تصف الْبشرَة

خواتین کے اتنا باریک لباس پہننے سے متعلق ترہیبی روایات جس میں سے جلد نظر آتی ہو

3109 - عَن عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يكون فِيْ آخر امتِيْ رجال يركبون على سروج كأشباه الرّحال ينزلون على أَبْوَاب الْمَسَاجِد نِسَاؤُهُم كاسيات عاريات على رؤوسهن كأسنمة البخت الْعِجَاف العنوهن فَإِنَّهُنَّ ملعونات لَو كَانَ وَرَاء كم أمة من الْأُمَم خدمتهن نِسَاؤُكُمْ كَمَا خدمكم نسَاء الْأُمَم قبلكُمْ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو زین پر یوں بیٹھیں گے جس طرح وہ پالان ہوتا ہے وہ مسجد کے دروازوں پر آ کر پڑاؤ کریں گے ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود بے لباس ہوں گی اور ان کے سر کمزور بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح کے ہوں گے۔ تم ان پر لعنت کرو! کیونکہ وہ لعنت یافتہ ہیں اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تمہاری عورتوں نے ان کی خدمت اسی طرح کرنی تھی جس طرح تم سے پہلی عورتوں نے تمہاری خدمت کرنی تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3110 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنفان من أَهْلِ النَّارِ لم أرهما قوم مَعَهم سياط كأذناب الْبَقر يضْربُونَ بهَا النَّاس وَنسَاء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لَا يدخلن الْجَنَّةَ وَلَا يجدن رِيحهَا وَإِن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم میں سے دوقسم کے لوگ ایسے ہیں' جنہیں میں نے نہیں دیکھا' ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دُموں طرح کے کوڑے ہوں گے' وہ اس کے ذریعے لوگوں کو مارتے ہوں گے' اور وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' وہ مائل کرنے والی ہوں گی اور مائل ہونے والی ہوں گی' ان کے سربختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح کے ہوں گے' وہ مائل ہونے والی ہوں گی اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور وہ اس کی خوشبو کو بھی نہیں پائیں گی' اگر چہ اس کی خوشبو اتنے' اتنے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3111 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَ اَسمَاء بنت اَبِيْ بكر دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَاب رقاق فَاَعْرض عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا اَسمَاء اِن الْمَرْاَة اِذا بلغت الْمَحِيض لم يصلح اَن يرى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجهه وكفيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وخَالِد بْن دريك لم يدْرك عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے' تو اس کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے کچھ نظر آئے' البتہ اس حصے کا معاملہ مختلف ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' کیونکہ خالد بن دریک نامی راوی نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ترهيب الرِّجَال من لبسهم الْحَرِيْر وجلوسهم عَلَيْه والتحلي بِالذَّهَب وترغيب النِّسَاء فِيْ تَركهمَا

مردوں کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ ریشمی کپڑے پہنیں یا ریشمی کپڑے پر بیٹھیں یا سونا پہنیں اور خواتین کے لیے اِن دونوں کو ترک کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3112 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلبسوا الْحَرِيْر فَاِنَّهُ من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

وَزَادَ وَقَالَ ابْنُ الزبير من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يدْخل الْجنَّة قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ – الحج

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ریشم نہ پہنو! کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اُسے نہیں پہنے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اس (جنت) میں اُن لوگوں کا لباس ریشم ہوگا''

3113 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يلبس الْحَرِيْر من لَا خلاق لَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ من لَا خلاق لَهُ فِي الْاٰخِرَة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ریشم وہ شخص پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

3114 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا لم يلبسهُ فِي الْاٰخِرَة وَاِن دخل الْجنَّة لبسه اَهْلُ الْجنَّة وَلَمْ يلبسهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں' ریشم پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' اگر وہ جنت میں داخل ہو گیا' تو دوسرے لوگ ریشم پہنیں گے لیکن وہ ریشم نہیں پہن سکے گا''

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3115 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا

3113-صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء' حديث: 3948' مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب اللباس' باب الخبر الناهي عن اتخاذ السياتر' حديث: 6846' السنن للنسائي' كتاب الزينة' التشديد في لبس الحرير' حديث: 5236' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الزينة' لبس الحرير' حديث: 9276' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره' باب العلم في الحرير' حديث: 3919' مسند الطيالسي' أحاديث النساء' الأفراد عن ابن عمر' بكر بن عبد الله ' وبشر بن عائذ عن ابن عمر' حديث: 2035' البحر الزخار مسند البزار' حنظلة عن سالم' حديث: 145

لم يلبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابن مَاجه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اُسے نہیں پہنے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3116 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَايَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ حَرِيْرًا فَجعله فِيْ يَمِينه وذهبا فَجعله فِيْ شِمَاله ثُمَّ قَالَ اِن هذَيْن حرَام على ذُكُوْر اُمتِي

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پکڑا اسے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اُسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا' اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3117 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا لم يلبسهُ فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا لم يشربهَا فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ شرب فِيْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة لم يشرب بهَا فِي الْاٰخِرَة ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَهْلِ الْجنَّة وشراب اَهْلِ الْجنَّة وآنية اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا' جو شخص (دنیا میں) سونے اور چاندی کے برتن میں پیئے گا' وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کا بھی لباس ہوگا' اہل جنت کے مخصوص مشروب ہوں گے' اہل جنت کے مخصوص برتن ہوں گے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3118 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أهدى لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فروج حَرِيْر فلبسه ثُمَّ صلى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرف فَنَزَعَهُ نزعا شَدِيْدا كالكاره لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتقين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَالفروج بِفَتْح الْفَاء وَتَشْدِيد الرَّاء وَضمّهَا وبالجيم هُوَ القباء الَّذِيْ شقّ من خَلفه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا بنا ہوا لباس تحفے میں دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناپسندیدگی کا

اظہار کرتے ہوئے اسے اتار دیا اور فرمایا: پرہیزگار لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
''الفروج'' میں 'ف' پر' زبر ہے 'ر' پر شد ہے' اور پیش ہے' اور اس کے بعد 'ج' ہے' اس سے مراد وہ قبا ہے' جو پیچھے سے کھلی ہوتی ہے۔

3119 - وَعَنْ اَبِىْ رقية رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد وَهُوَ على الْمِنْبَر يخْطب النَّاس يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس أما لكم فِي العصب والكتان مَا يغنيكم عَن الْحَرِيْر وَهٰذَا رجل يخبر عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُم يَا عقبَة فَقَامَ عقبَة بن عَامر وَاَنا أسمع فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كذب عَلَىّ مُتَعَمدا فَليَتَبَوَّا مَقْعَده مِنَ النَّار وَاَشهد اَنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا حرمه اَن يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ

العصب بِفَتْح الْعين وَسُكُون الصَّاد مهملتين هُوَ ضرب من البرود

❀❀ ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمہ بن مخلد کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دینے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا تمہارے لئے عصب اور کتان (نامی کپڑوں میں) وہ چیز نہیں ہے' جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے؟ ان صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی ہے: اے حضرت عقبہ! آپ کھڑے ہوں' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' میں یہ بات سن رہا تھا' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے' وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔
(حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا' تو اس کے لئے یہ بات حرام ہوگی کہ وہ آخرت میں اُسے پہنے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔
لفظ ''العصب'' میں 'ع' پر زبر ہے 'ص' ساکن ہے' اس سے مراد ایک مخصوص قسم کا کپڑا ہے۔

3120 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نشرب فِىْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة وَاَن نَاْكُل فِيْهَا وَعَنْ لبس الْحَرِيْر والديباج وَاَن نجلس عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے

برتنوں میں پئیں یا اُن میں کھائیں اور ہم ریشم یا دیباج پہنیں یا ان پر بیٹھیں"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3121 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَسْتَمْتِعُ بالحریر من یَرْجُو اَیَّام الله

رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْهِ قِصَّة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایسا شخص (دنیا میں) ریشم سے لطف اندوز نہیں ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس میں پورا واقعہ منقول ہے۔

3122 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یلبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا من لَا یَرْجُو اَن یلبسهُ فِی الْاٰخِرَةِ قَالَ الْحسن فَمَا بَال اَقوام یبلغهم هٰذَا عَن نَبِیّهم فیجعلون حَرِیْرًا فِی ثِیَابهمْ وَبُیُوتهمْ

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق مبارك بن فضَالة عَن الْحسن عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دنیا میں ریشم وہ شخص پہنے گا' جو اس بات کی امید نہ رکھتا ہو کہ وہ آخرت میں بھی اُسے پہنے"

حسن بصری نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ کہ ان تک ان کے نبی کے حوالے سے یہ حکم پہنچا ہے' اور پھر بھی وہ اپنے لباس میں اور اپنے گھروں میں ریشم استعمال کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3123 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا استحلت اُمتِی خمسا فَعَلَیْهِمُ الدمار اِذا ظهر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِیْر وَاتَّخذُوا الْقَیْنَات وَاکْتفی الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنسَاء

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ عقیب حَدِیْث ثُمَّ قَالَ اِسْنَادُهُ وَاِسْنَاد مَا قبله غیر قوی غیر اَنه اِذا ضم بعضه اِلٰی بعض اَخذ قُوَّة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال کرلے گی' تو ان پر بربادی لازم آئے گی' جب ان کے درمیان لعنت کرنا پھیل جائے گا' اور وہ شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں گے اور عورتوں کا گانا سنیں گے اور مرد' مردوں کے ساتھ اور خواتین' خواتین کے ساتھ کفایت کریں گی (یعنی ہم جنسی عمل کریں گے)"۔

امام بیہقی نے یہ روایت ایک حدیث کے عقب میں نقل کی ہے پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند اور اس سے پہلے والی روایت کی سند قوی نہیں ہے البتہ یہ ہے یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قوت حاصل کر لیتی ہیں۔

3124 - وَعَنْ صَفْوَان بن عبد الله بن صَفْوَان قَالَ اسْتَأْذن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على ابْن عَامر وَتَحْته مرافق من حَرِيْر فَامر بهَا فَرفعت فَدخل عَلَيْهِ وَهُوَ على مطرف من خز فَقَالَ لَهُ اسْتَأْذَنت وتحتى مرافق من حَرِيْر فَامرت بهَا فَرفعت فَقَالَ لَهُ نعم الرجل اَنْت يَا ابْن عَامر اِن لم تكن مِمَّن قَالَ الله اَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتكُم فِي حَيَاتكُمُ الدُّنْيَا الْاَحقَاف وَاللّٰهِ لَاَن اضطجع على جمر الغضا اَحَبُّ اِلَيّ اَن اضطجع عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

الْمَرَافِق بِفَتْح الْمِيم جمع مرفقة بِكَسْرِهَا وَفتح الْفَاء وَهِي شَيْءٍ يتكا عَلَيْهِ شَبيه بالمخدة

❀❀ صفوان بن عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کے ہاں آنے کی اجازت مانگی' ان کے پاس ریشم سے بنے ہوئے تکیے موجود تھے انہوں نے ان کے بارے میں حکم دیا' انہیں اٹھالیا گیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو انہوں نے خز کے بنے ہوئے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' انہوں نے انہیں بتایا: جب آپ نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میرے نیچے ریشم کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا' میں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے اٹھالیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ایک اچھے آدمی ہو' اگر تم ان افراد میں سے نہ ہو' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی سہولتیں دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو''

اللہ کی قسم! میں جھاؤ کے درخت کے انگارے پر لیٹ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس (یعنی ریشم) پر لیٹوں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

''المرافق'' میں 'م' پر زبر ہے یہ ''مرفقۃ'' کی جمع ہے' جس میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ف' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ساتھ ٹیک لگائی جاتی ہے' یہ تکیہ کی مانند ہوتی ہے۔

3125 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ راى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّة مجيبة بحرير فَقَالَ طوق من نَار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

مجيبة بِضَم الْمِيم وَفتح الْجِيم بعدهمَا يَاء مثناة تَحت مَفْتُوحَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَي لَهَا جيب بِفَتْح الْجِيم من حَرِيْر وَهُوَ الطوق

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ ملاحظہ فرمایا' جس کا گریبان ریشم سے بنا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیامت کے دن آگ سے بنا ہوا طوق ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔
لفظ ''محبہ'' میں 'م' پر پیش ہے 'ح' پر زبر ہے اس کے بعد 'ی' ہے پھر 'ب' ہے اس سے مراد ایسی چیز ہے جس کی جیب (یعنی گریبان) ہو جو ریشم سے بنا ہوا ہو اور یہی طوق ہوگا۔

3126 - وَعَنْ جوَيْرِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب حَرِيْر فِي الدُّنْيَا ألبسهُ الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْمًا اَوْ ثوبا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ: من لبس ثوب حَرِيْر فِي الدُّنْيَا ألبسهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة ثوب مذلة مِنَ النَّار اَوْ ثوبا مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهُ جَابر الْجعفِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّار عَنْ حُذَيْفَة مَوْقُوْفًا من لبس ثوب حَرِيْر ألبسهُ اللّٰه يَوْمًا من نَار لَيْسَ من أيامكم وَلٰكِن من اَيَّام اللّٰه الطوَال

❀❀ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اسے ایک دن کے لئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ سے بنا ہوا' ایک کپڑا پہنائے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اسے آگ سے بنا ہوا ذلت کا لباس پہنائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ سے بنا ہوا' لباس پہنائے گا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں جابر جعفی نامی راوی ہے' یہ روایت امام بزار نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
''جو شخص ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنا ہوا لباس پہنائے گا' اور وہ دن تمہارے دنوں کے حساب سے نہیں ہوگا' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے طویل دنوں کے حساب سے ہوگا''

3127 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يلبس حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ ریشم یا سونا نہ پہنے''
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3128 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَيْهِ شربهَا فِي الْجنَّة وَمَنْ مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يتحلى بِالذَّهَب حرم اللّٰه عَلَيْهِ

لِبَاسه فِى الْجنّة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کا' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ شراب پیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں شراب پینا حرام کر دے گا' اور میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ وہ سونا پہنتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا لباس حرام کر دے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' اور اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

3129 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى خَاتمًا من ذهب فِيْ يَد رجل فَنَزَعَهُ وَطَرحه وَقَالَ يعمد اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَة من نَار فيطرحها فِيْ يَده فَقِيْلَ للرجل بَعْدَمَا ذهب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذ خاتمك انْتفع بِهٖ فَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا آخذه وَقد طَرحه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی انگوٹھی ملاحظہ فرمائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُتار کے ایک طرف رکھ دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگ کے انگارے کی طرف بڑھتا ہے' تا کہ اسے اپنے ہاتھ میں لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس شخص سے کہا گیا: تم اپنی انگوٹھی لو اور اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (یعنی اسے فروخت کر کے اسے استعمال میں لاؤ) تو اس نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس کو نہیں لوں گا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُتار دیا ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3130 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قدم من نَجْرَان اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتم من ذهب فَاَعْرض عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّك جئتني وَفِيْ يدك جَمْرَة من نَار

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: تم ایسی حالت میں' میرے پاس آئے ہو کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3131 - وَعَنْ خليفة بن كعب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمعت ابن الزبير يخطب وَيَقُوْلُ لا تلبسوا نساء كم الحرير فَإِنِّيْ سمعت عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تلبسوا الحرير فَإِنَّهُ من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يلبسه فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَمن لم يلبسه فِي الْاٰخِرَةِ لم يدخل الْجنَّة قَالَ اللّٰه تَعَالٰى: وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ – الحج

❀❀ خلیفہ بن کعب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اپنی عورتوں کو ریشمی لباس پہننے کے لئے نہ دو کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ریشمی لباس نہ پہنو! کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس (جنت میں) اُن کا لباس ریشم کا ہوگا''۔

3132 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَع اَهْلِ الْحِلْيَة وَالْحَرِيْر وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُمْ تحبون حلية الْجَنَّة وحريرها فَلَا تلبسوها فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیور پہننے اور ریشم پہننے سے منع کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو دنیا میں انہیں نہ پہنو''

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اُن دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ترك الْخمر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأسقينه مِنْهُ فِيْ حَظِيْرَة الْقُدس وَمَنْ ترك الْحَرِيْر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأكسونه اِيَّاه فِيْ حَظِيْرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب شرب الْخمر اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو شخص شراب چھوڑ دیتا ہے' اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ القدس میں سے مشروب پلاؤں گا' اور جو شخص ریشم کو ترک کر دیتا ہے' اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ القدس میں ریشم پہناؤں گا''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ آگے چل کر شراب پینے سے متعلق باب میں آئے گی' اس بارے میں

اور بھی روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3134 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره آن يسقيه الله الخمر فِي الْآخِرَةِ فليتركها فِي الدُّنْيَا وَمَنْ سره آن يكسوه الله الْحَرِيْر فِي الْآخِرَةِ فليتركه فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے آخرت میں مشروب پلائے' وہ دنیا میں شراب کو ترک کردے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے' اسے دنیا میں اسے ترک کردینا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف امام طبرانی کے استاد مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

3135 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل للنِّسَاء من الأحمرين الذَّهَب والمعصفر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان عورتوں کے لئے بربادی ہے' جو دو سرخ چیزیں استعمال کرتے ہیں' سونا اور معصفر''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3136 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أريت آنِّي دخلت الْجنَّة فَإِذَا أعالي آهْلِ الْجنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذراری الْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا لَيْسَ فِيْهَا آحَد أقل من الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقِيْلَ لي أما الْاَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَأما النِّسَاء فالهاهن الأحمران الذَّهَب وَالْحَرِيْر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِه من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَن عَليّ بن زيد عَن الْقَاسِم عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا' میں نے دیکھا جنت کے بالائی حصے میں غریب مہاجرین موجود تھے اور اہل ایمان کے بچے موجود تھے' اور وہاں پر نہ تو کوئی خوشحال شخص تھا' اور نہ ہی خواتین تھیں' تو مجھے بتایا گیا: جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے' تو انہیں (جنت کے) دروازے پر روک لیا گیا ہے' اور ان سے حساب لیا جارہا ہے' اور تفتیش کی جارہی ہے' جہاں تک خواتین کا تعلق ہے' تو دو سرخ چیزوں نے انہیں غافل کردیا' سونا اور ریشم''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابوشیخ ابن حبان اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے' علی بن زید کے حوالے سے' قاسم کے

حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3137 - وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بيبت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة علٰى طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحون وَقد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصيبنهم خسف وَقذف حَتّٰى يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة بِبني فلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فلَان وليرسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا اُرْسلت على قوم لوط على قبائل فِيهَا وَعَلٰى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرّيح الْعَقِيم الَّتِيْ اَهْلكت عادا على قبائل فِيهَا وَعَلٰى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات واَكلهم الرِّبَا وَقَطِيعَة الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت سے تعلق رکھنے والی' ایک قوم ایسی حالت میں' رات بسر کرے گی کہ وہ کھائیں گے اور پئیں گے' لہو ولعب میں مشغول رہیں گے' اور صبح کے وقت ان کا یہ عالم ہوگا کہ ان کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا' اور انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا ہوگا' اور ان پر پتھروں کا عذاب نازل ہوگا' یہاں تک کہ جب لوگ صبح کریں گے' تو یہ کہیں گے: گزشتہ رات بنو فلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا' اور فلاں شخص کا گھر گزشتہ رات زمین میں دھنس گیا' ایسے لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے' جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر برسائے گئے تھے' یہ ان لوگوں پر برسائے جائیں گے' جن کا تعلق مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے ہوگا' ان پر تیز ہوا بھیجی جائے گی' جس (طرح کی ہوا) نے قوم عاد کو ہلاک کر دیا تھا' اور وہ مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگ ہوں گے' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ لوگ شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں گے' اور گانے والی عورتوں کو رکھیں گے' اور سود کھائیں گے اور رشتہ داری کے حقوق پامال کریں گے''

ان کے علاوہ اور ایک خصلت تھی' جسے جعفر نامی راوی بھول گئے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3138 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم الْاَشْعَرِيّ قَالَ حَدثنِيْ اَبُوْ عَامر وَاَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ وَاللّٰه يَمِين اُخْرٰى مَا كَذبَنِيْ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُونن من اُمتِيْ اَقوام يَسْتَحِلُّوْنَ الْخمر وَالْحَرِيْر وَذكر كَلَاما قَالَ يمسخ مِنْهُم قردة وَخَنَازِير اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری بیان کرتے ہیں: حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' اور اللہ کی قسم! انہوں نے میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کی' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو شراب اور ریشم کو حلال قرار دیں گے (اس کے بعد راوی نے کچھ کلام ذکر کیا' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ذکر کیے ہیں:) ان لوگوں کو قیامت کے دن تک کے لئے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان سے نقل کردہ ہیں۔

التَّرْهِيب من تشبه الرجل بِالْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَة بِالرجلِ فِيْ لِبَاس اَوْ كَلَام اَوْ حَرَكَة اَوْ نَحْو ذٰلِك

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ لباس' یا کلام' یا حرکت' یا اس طرح کسی اور پہلو کے حوالے سے مرد' عورت کی مشابہت اختیار کرے' یا عورت' مرد کی مشابہت اختیار کرے

3139 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المتشبهين من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ وَعِنْده اَن امْرَاَة مرت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متقلدة قوسا فَقَالَ لعن اللّٰه المتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ والمتشبهين من الرِّجَال بِالنسَاء

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ: لَعَنَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المخنثين من الرِّجَال والمترجلات من النِّسَاء

الْمخنث بِفَتْح النُّوْن وَكسرهَا من فِيْهِ انخناث وَهُوَ التكسر والتثنى كَمَا يَفْعَله النِّسَاء لَا الَّذِيْ يَاْتِي الْفَاحِشَة الْكُبْرَى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں' اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک عورت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری جس نے گردن میں کمان لٹکائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورتوں' اور عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر' اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے''۔

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کے رسول نے' نسوانیت اختیار کرنے والے مردوں' اور مردانگی کا اظہار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔

لفظ ''المخنث'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد 'انحناث'' ہے جس کا مطلب ہے: وہ اس طرح کی حرکتیں کرتا ہے جس طرح خواتین کرتی ہیں اس سے مراد وہ نہیں ہے جو بڑی برائی کا ارتکاب کرتا ہے۔

3140 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرجل یلبس لبسة الْمَرْاَة وَالْمَرْاَة تلبس لبسة الرجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مرد کا سا لباس پہنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ نے امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3141 - وَعَنْ رجل من هُذَیْل قَالَ رَاَیْت عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ومنزله فِی الْحل ومسجده فِی الْحرم قَالَ فَبینا اَنا عِنْده راى ام سعید بنت اَبِی جهل متقلدة قوسا وَهِی تمشی مشْیَة الرجل فَقَالَ عبد اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ هٰذِهٖ ام سعید بنت اَبِی جهل فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ منا من تشبه بِالرِّجَالِ من النِّسَاء وَلَا من تشبه بِالنسَاء من الرِّجَال

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الرجل الْمُبْهم وَلَمْ یسم وَالطَّبَرَانِیّ مُخْتَصرًا وَاَسْقط الْمُبْهم فَلَمْ یذکرهُ

❀❀ ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کی رہائش گاہ حرم کی حدود سے باہر تھی اور نماز پڑھنے کی جگہ حرم کی حدود میں تھی وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اُم سعید بنت ابوجہل کو دیکھا کہ اس نے کمان گردن میں لٹکائی ہوئی ہے اور وہ مردوں کی طرح چلتی ہوئی جارہی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ عورت کون ہے؟ میں نے بتایا: یہ اُم سعید بنت ابوجہل ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں یا جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ایک راوی مبہم ہے اس کا نام ذکر نہیں ہوا امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے مبہم راوی کا ذکر نہیں کیا۔

3142 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مخنثی الرِّجَال الَّذین یتشبهون بِالنسَاء والمترجلات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراکب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح اِلَّا طیب بن مُحَمَّد وَفِیْه مقَال والْحَدِیْث حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں اوران عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں ان پر لعنت کی ہے اور ویرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف طیب بن محمد کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے تاہم یہ حدیث حسن ہے۔

3143 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة لعنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَأمنت الْمَلَائِكَة رجل جعله الله ذكرا فانث نَفسه وتشبه بِالنسَاء وَامْرَاَة جعلهَا الله اُنْثَى فتذكرت وتشبهت بِالرِّجَالِ وَالَّذِىْ يضل الْاَعْمَى وَرجل حصور وَلَمْ يَجْعَل الله حصورا اِلَّا يحيى بن زَكَرِيَّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من طَرِيْق عَلىّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِىّ وَفِى الحَدِيْثُ غرابة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چار لوگ ہیں جن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور فرشتے (اس پر آمین کہتے ہیں) ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مذکر بنایا ہو اور وہ خود کو مؤنث بنائے اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے ایک وہ عورت جسے اللہ تعالیٰ نے مؤنث بنایا ہو اور وہ خود کو مذکر بنائے اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے اور وہ شخص جو کسی نابینا شخص کو گمراہ کردے اور وہ شخص جو عورتوں سے مکمل لاتعلقی اختیار کیے رکھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے مکمل طور پر لاتعلقی اختیار کرنے والا صرف حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بنایا تھا"

یہ روایت امام طبرانی نے علی یزید الہانی سے نقل کی ہے اور اس روایت میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

3144 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمخنث قد خضب يَدَيْهِ وَرجلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذَا قَالُوْا يتشبه بِالنسَاء فَامر بِهٖ فنفى اِلَى النقيع فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تقتله فَقَالَ اِنِّىْ نهيت عَن قتل الْمُصَلِّين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد قَالَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَة

والنقيع نَاحيَة من الْمَدِيْنَة وَلَيْسَ بِالبَقِيع يَعْنِىْ انه بالنُّوْن لَا بِالْبَاء

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنْ اَبِىْ يسَار الْقرشِى عَنْ اَبِىْ هَاشم عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ وَفِىْ مَتنه نكَارَة وَاَبُوْ يسَار هٰذَا لَا أعرف اسمه وَقد قَالَ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِىّ لما سُئِلَ عَنْهُ مَجْهُوْل وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهٗ قد روى عَنْهُ الْاَوْزَاعِىّ وَاللَّيْث فَكيف يكون مَجْهُوْلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑے کو لایا گیا جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ عورتوں کے ساتھ

مشابہت اختیار کیے ہوئے ہے' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق اسے نقیع کی طرف جلاوطن کردیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے اسے قتل کیوں نہیں کروادیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ ''نقیع'' سے مراد مدینہ کا ایک گوشہ ہے' یہ لفظ ''بقیع'' نہیں ہے یہ 'ن' کے ساتھ ہے 'ب' کے ساتھ نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد نے' ابویسار قرشی کے حوالے سے' ابوہاشم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' ابویسار نامی راوی کے نام سے میں واقف نہیں ہوں' امام ابوحاتم رازی سے جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے' حالانکہ ایسا نہیں' کیونکہ کہ امام اوزاعی اور لیث بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' تو ایسا شخص مجہول کیسے ہوسکتا ہے؟ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3145 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة الْعَاق لوَالِديهِ والديوث ورجلة النِّسَاء

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار فِيْ حَدِيْث يَأْتِي فِي العقوق إِنْ شَاءَ اللّٰه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد الديوث بِفَتْح الدَّال وَتَشْدِيد الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت هُوَ الَّذِيْ يعلم الْفَاحِشَة فِيْ اَهله ويقرهم عَلَيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' والدین کا نافرمان' بے غیرت شخص اور مرد سے مشابہت رکھنے والی عورت''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام بزار نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' وہ نافرمانی سے متعلق آگے باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''دیوث'' میں 'د' پر زبر ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے گناہ کا شکار ہونے کے بارے میں جانتا ہے' اور ایسا کرنے دیتا ہے۔

3146 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة اَبَدًا الديوث والرجلة من النِّسَاء ومدمن الْخمر

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اما مدمن الْخمر فَقَدْ عَرفْنَاهُ فَمَا الديوث قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ من دخل على اَهله قُلْنَا فَمَا الرجلة من النِّسَاء قَالَ الَّتِيْ تشبه بِالرِّجَال رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته لَيْسَ فيهم مَجْرُوح

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے' دیوث (بے غیرت شخص) مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورت اور باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک باقاعدگی سے شراب پینے والے کا تعلق ہے' تو اسے تو ہم جانتے ہیں' لیکن دیوث سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی

کے پاس کون آتا ہے؟ ہم نے عرض کی: مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورت سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو مردوں سے مشابہت رکھتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ایسے ہیں' جن میں کوئی مجروح نہیں ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ

تَوَاضُعًا وَاقْتِدَاءً بِأَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ لِبَاسِ الشُّهْرَةِ وَالْفَخْرِ وَالْمُبَاهَاةِ

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ تواضع کے طور پر عمدہ لباس پہننے کو ترک کیا جائے

اور مخلوق میں سب سے زیادہ معزز حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اصحاب کی پیروی کی جائے' اور اس بارے میں ترہیبی روایات' کہ مشہور ہونے والا' فخر والا اور مباہات والا لباس پہنا جائے

3147 - عَنْ مَعَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك اللباس تواضعا لله وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة على رُؤُوس الْخَلَائق حَتّٰى يخيره من اى حلل الْإِيمَان شَاءَ يلبسهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِم فِيْ موضعين من الْمُسْتَدْرك وَقَالَ فِيْ احدهمَا صَحِيْح الْإِسْنَاد قَالَ الْحَافِظ روياه من طَرِيْق اَبِي مَرْحُوم وَهُوَ عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ وَيَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہوئے' عمدہ لباس ترک کردے گا' جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے اُسے بلائے گا' یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جو بھی حلہ چاہے اُسے پہن لے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے مستدرک میں دو مقامات پر نقل کیا ہے' اور ان دونوں میں ایک مقام میں یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ دونوں روایات' ابومرحوم نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہیں' جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' یہ اس کے حوالے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' ان دونوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3148 - وَعَنْ رجل من اَبنَاء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك لبس ثوب جمال وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ

قَالَ بشر أحسبهُ قَالَ تواضعا كَسَاه اللّٰه حلل الكَرَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ حَدِيْث وَلَمْ يسم ابْن الصَّحَابِيّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْه بِزِيَادَة

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی اولاد امجاد میں سے ایک صاحب نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عمدہ لباس کو ترک کر دے حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو (یہاں بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے خیال روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ وہ شخص تواضع کے طور پر ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بزرگی کا حلہ پہنائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے انہوں نے صحابی کے بیٹے کا نام ذکر نہیں کیا۔ یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے اضافے کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

3149 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بن ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيّ واسمه اِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْده الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تَسْمَعُوْنَ اَلا تَسْمَعُوْنَ اِن البذاذة من الْاِيْمَان اِن البذاذة من الْاِيْمَان يَعْنِيْ التقحل رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقد تكلم اَبُوْ عمر النمري فِيْ هٰذَا الحَدِيْث البذاذة بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة و ذالين معجمتين هِيَ التَّوَاضُع فِي اللبَاس برثاثة الْهَيْئَة وَترك الزِّيْنَة وَالرِّضَا بالدون من الثِّيَاب

❀❀ حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ جن کا نام ''ایاس'' ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ عام لباس پہننا ایمان کا حصہ ہے عام لباس پہننا ایمان کا حصہ ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد تحمل ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ ان دونوں حضرات نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے اس سے روایت کے بارے میں شیخ ابونمری نے کلام کیا ہے۔

لفظ ''البذاذة'' میں 'ب' پر زبر ہے اس کے بعد 'ذ' ہے اس سے مراد لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عام سی ہیئت رکھنا ہے اور زینت کو ترک کر دینا ہے اور کم تر لباس پر راضی رہنا ہے۔

3150 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يحب المتبذل الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَا لبس

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ عام لباس پہننے والے ایسے شخص کو پسند کرتا ہے جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا پہنا ہے؟''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3151 - وَعَنْ اَبِىْ بردة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فاخرجت اِلَيْنَا كساء ملبدا من الَّتِىْ تسمونها الملبدة اِزارا غَلِيْظا مِمَّا يصنع بِالْيمن وَاَقْسمت بِاللّٰهِ لقد قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ هذَيْن الثَّوْبَيْن

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ اخصر مِنْهُ

الملبد المرقع وَقِيْلَ غير ذٰلِك

ابوبردہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' تو انہوں نے ہمیں پیوند لگی ہوئی ایک چادر نکال کر دکھائی' جسے تم لوگ ''ملبدہ'' کہتے ہو' اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا' جو یمن میں بنایا جاتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی قسم! اٹھا کر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''الملبد'' کا مطلب وہ کپڑا ہے' جس میں پیوند لگے ہوئے ہوں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے۔

3152 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ توفّى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِن نمرة من صوف تنسج لَهُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا' اس وقت ایک اونی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بن لی گئی تھی۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3153 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكل خشنا وَلبس خشنا لبس الصُّوف واحتذى المخصوف

قيل لِلْحسنِ مَا الخشن قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

3151-صحيح البخاري' كتاب فرض الخمس' باب ما ذكر من درع النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 2958صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب التواضع في اللباس' حديث: 3973صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر وصف الثياب التي قبض المصطفى صلى الله عليه وسلم فيها' حديث: 6733المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين' ذكر أخبار سيد المرسلين وخاتم النبيين' حديث: 4146سنن أبي داود' كتاب اللباس' باب لباس الغليظ' حديث: 3536سنن ابن ماجه' كتاب اللباس' باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 3549الجامع للترمذي' أبواب اللباس' باب ما جاء في لبس الصوف' حديث: 1700مصنف ابن أبي شيبة' كتاب اللباس والزينة' في لبس الصوف والأكسية وغيرها' حديث: 24383مسند أبي يعلى الموصلي' مسند عائشة' حديث: 4316الشمائل المحمدية للترمذي' باب ما جاء في صفة إزار رسول الله صلى الله عليه' حديث: 117

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من رِوَايَة يُوسُف بن أَبِي كثير عَن نوح بن ذكْوَان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ يُوسُف لَا يعرف ونوح بن ذكْوَان قَالَ أَبُو حَاتِم لَيْسَ بِشَيْء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سخت خوراک کھاتے تھے اور موٹا لباس پہنتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونی لباس پہن لیتے تھے' اور پیوند لگا ہوا جوتا پہن لیتے تھے۔

حسن بصری سے دریافت کیا گیا: خشن سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گاڑھے جو' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے گھونٹ کے ہمراہ ہی نگل سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں نے اسے یوسف بن ابی کثیر کے حوالے سے نوح بن ذکوان سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یوسف نامی راوی معروف نہیں ہے' اور نوح بن ذکوان کے بارے میں ابوحاتم نے کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

3154 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ على مُوسَى يَوْم كَلمه ربه كسَاء صوف وجبة صوف وكمة صوف وَسَرَاوِيل صوف وَكَانَت نعلاه من جلد حمَار ميت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن حميد الْأَعْرَج عَن عبد الله بن الْحَارِث عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرْطِ البُخَارِيّ قَالَ الْحَافِظ توهم الْحَاكِم أَن حميدا الْأَعْرَج هَذَا هُوَ حميد بن قيس الْمَكِّيّ وَإِنَّمَا هُوَ حميد بن عَلِيّ وَقِيلَ ابْن عمار أحد المتروكين وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

الكمة بِضَم الْكَاف وَتَشْدِيد الْمِيم القلنسوة الصَّغِيرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے کلام کرنے کے لئے گئے تھے' اس دن انہوں نے اونی چادر پہنی ہوئی تھی' اونی جبہ پہنا ہوا تھا' ان کی ٹوپی بھی اونی تھی' اور شلوار بھی اونی تھی' اور ان کے جوتے ایک مردہ گدھے کی کھال کے بنے ہوئے تھے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے حمید اعرج کے حوالے سے' عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام حاکم کو وہم ہوا ہے کہ حمید اعرج نامی راوی' حمید مکی ہے' حالانکہ یہ حمید بن علی ہے' اور ایک قول کے مطابق حمید بن عمار ہے' جو متروک راویوں میں سے ایک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الکمہ'' میں 'ک' پر پیش ہے 'م' پر شد ہے' اس سے مراد چھوٹی ٹوپی ہے۔

3157 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَ ة من الكبر لبوس الصُّوف ومجالسة فُقَرَاء الْمُسْلِمِیْن وركوب الحمار واعتقال العنز اَوْ الْبَعِیر

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اونی لباس' غریب مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنا' گدھے پر سواری کرنا' اور اونٹ کی رسی کو پکڑ کر چلنا' تکبر سے لاتعلق کا اظہار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3158 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّی فِیْ مروط نِسَائِهِ وَكَانَت أكسية من صوف مِمَّا يشترى بالستة والسبعة وَكن نساؤه يتزرن بهَا

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَهُوَ مُرْسل وَفِیْ سَنَده لین

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کی چادر میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ اُون کی بنی ہوئی چادر تھی' جو شاید چھ یا سات کے عوض میں خریدی گئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ان چادروں کو تہبند کے طور پر استعمال کرتی تھیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' یہ روایت مرسل ہے' اور اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

3158/1 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ مرط مرحل من شعر أسود

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

الـمرط بِكَسْر الْمِیم وَسُكُون الرَّاء كسَاء يؤتزر بِهِ قَالَ اَبُوْ عبيد وَقد تكون من صوف وَمن خز ومرحل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وتشديدها اَی فِیْهِ صور رحال الْجمال

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر سیاہ بالوں سے بنی ہوئی کشیدہ کاری کی ہوئی چادر موجود تھی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''المرط'' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد وہ چادر ہے' جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' ابوعبید بیان کرتے ہیں: بعض اوقات یہ اُون سے بنی ہوئی ہوتی ہے' اور بعض اوقات یہ خز سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔

لفظ ''مرحل'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور اس پر شد بھی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس میں پالان کی تصویر بنی ہوئی ہو (یعنی کشیدہ کاری کی گئی ہو)۔

3159 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ

يتكيء عَلَيْهِ من آدم حشوه ليف

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

3159/1 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت اِنَّمَا كَانَ فِرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يَنَام عَلَيْهِ ادما حشوها لِيف

رَوَاهُمَا مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ دونوں روایات امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہیں۔

3160 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استكسيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكساني خيشتين فَلَقَد رَأَيْتنِي وَاَنَا اكسى اَصْحَابِي

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اِسمَاعِيل بن عَيَّاش

الخيشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا شين مُعْجمَة هُوَ ثوب يتَّخذ من مشاقة الْكَتَّان يغزل غزلا غليظا وينسج نسجا رَقِيقا وَقَوْلِه وَاَنَا اكسى اَصْحَابِي يَعْنِيْ اعظمهم وَاَغلَاهُمْ كسْوَة

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے لباس مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہننے کے لئے خیشہ کا کپڑا دیا، مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ عمدہ لباس والا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام بیہقی نے اس روایت کو اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

لفظ "خیشہ" میں 'خ' پر زبر ہے 'ی' ساکن ہے اس کے بعد 'ش' ہے اس سے مراد وہ کپڑا ہے جو کتان کے مشاقہ سے بنایا جاتا ہے اور اسے موٹا کات لیا جاتا ہے اور پتلا کر کے بنا جاتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ "وَاَنَا اكسى اَصْحَابِي" اس سے مراد یہ ہے کہ لباس کے اعتبار سے سب سے میں زیادہ عظمت والا اور سب سے زیادہ بلند و برتر تھا۔

3161 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة قَالَ قَالَ لي اَبِیْ لَو رَاَيْتنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبينَا وَقد اصابتنا السَّمَاء حسبت اَن رِيحنَا ريح الضَّأْن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح

وَمعنى الحَدِيْثِ اَنه كَانَ ثِيَابهمُ الصُّوف وَكَانَ اِذا اَصَابَهُم الْمَطر يَجِيءُ من ثِيَابهمْ ريح الصُّوف انْتهى

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح اَيْضًا نَحْوِهٖ وَزَاد فِيْ آخِره:اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمر وَالْمَاء

ابن بریدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے فرمایا: کاش تم ہمیں دیکھتے کہ جب ہم اپنے نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پر بارش نازل ہوئی تھی تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے جسم میں سے بھیڑ کی بو آ رہی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے

حدیث کا مفہوم ہے کہ ان لوگوں کے کپڑے اون کے بنے ہوئے تھے جب ان پر بارش نازل ہوئی تو ان کے کپڑوں میں اون کی بو محسوس ہوئی ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے جو اس کی مانند ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہمارا لباس اُون کا بنا ہوا ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا''۔

3162 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِيْ غَدَاة شَاتِيَة جائعا وَقد أوبقني الْبرد فَأخذت ثوبا من صوف قد كَانَ عندنَا ثُمَّ ادخلته فِيْ عنقِي وحزمته على صَدْرِي أستدفيء بِهِ وَاللّٰه مَا كَانَ فِيْ بَيْتِيْ شَيْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ لبلغني فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ ثُمَّ جِئْت اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِي الْمَسْجِد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِيْ بردة مَرْقُوْعَة بفروة وَكَانَ انعم غُلَام بِمَكَّة وارفهه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيْهِ من النَّعِيْمِ وَرَاى حَاله الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عَيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير أم اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بل اَنْتُم الْيَوْم خير

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اِلَّا اَنه قَالَ خرجت فِيْ يَوْم شات من بَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد أخذت اِهَابا معطونا فجوبت وَسطه فأدخلته فِيْ عنقِي وشددت وسطي فحزمته بخوص النّخل وَاِنِّيْ لشديد الْجُوْع فَذكر الحَدِيْثِ وَلَمْ يذكر فِيْهِ مُصعب بن عُمَيْر وَذكر قصَّته فِيْ مَوَاضِع

3161-سنن أبي داود' كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر' حديث: 3533سنن ابن ماجه' كتاب اللباس' باب لبس الصوف' حديث: 3560المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب اللباس' أما حديث ابن عباس' حديث: 7454مصنف ابن أبي شيبة' كتاب اللباس والزينة' في لبس الصوف والأكسية وغيرها' حديث: 24384مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 19334البحر الزخار مسند البزار' أول حديث أبي موسى' حديث: 2682مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 7103

اخر مُفْرَدَة وَقَالَ فِي كل مِنْهُمَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَفِي إِسنادِيه وَاسْنَاد أَبِي يعلى رجل لم يسم

جوبت وَسطه بتَشْديد الْوَاو أي خرقت فِي وَسطه خرقا كالجيب وَهُوَ الطوق الَّذِي يخرج الْإِنْسَان مِنْهُ رَأسه والإهاب بِكَسْر الْهمزَة هُوَ الْجلد وَقِيلَ مَا لم يدبغ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں صبح کے وقت بھوک کے عالم میں نکلا' اور مجھے سردی بھی لگ رہی تھی' میں نے اونی لباس پہنا ہوا تھا' جو میرے پاس تھا' میں نے اسے اپنی گردن میں داخل کیا' میں نے اسے اپنی گردن پر لپیٹ لیا' تا کہ میں اس سے گرمائش حاصل کروں' اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی' جسے میں کھا سکتا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ ذکر کیا ہے:) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے' جنہوں نے ایسی چادر لی ہوئی تھی' جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے' حالانکہ وہ مکہ میں سب سے زیادہ سہولتیں رکھنے والے نوجوان تھے' جن کی زندگی سب سے عمدہ گزر رہی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ یہ پہلے کیسی نعمتوں میں تھے' اور اب ان کی کیا حالت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک برتن لایا جائے گا' اور شام کو دوسرا لایا جائے گا' صبح کے وقت ایک حلہ آئے گا' اور شام کو دوسرا آئے گا' اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف پہنایا جاتا ہے' ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم اس وقت عبادت کے لیے فارغ ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم آج زیادہ اچھی حالت میں ہو"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ایک سرد دن میں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا' میں نے ایک چمڑا لے کر' اسے درمیان سے چیر کر پہن لیا' اسے اپنی گردن میں داخل کیا تھا' اور درمیان میں سے باندھ لیا تھا' میں نے اسے کھجور کے درخت کے پتوں کے ذریعے مضبوط کیا تھا' مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں مصعب بن عمیر اور ان کا واقعہ نقل نہیں کیا' انہوں نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ دوسری جگہ پر الگ سے نقل کیا ہے' اور ان دونوں روایات کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی دونوں احادیث میں اور ابویعلیٰ کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

حوبت وَسطه میں ذو پرشد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے درمیان میں سے چیر دیا جیسے گریبان ہوتا ہے یا طوق ہوتا ہے جس کے اندر سے آدمی سر باہر نکال لیتا ہے۔

''اہاب'' سے مراد چمڑا ہے ایک قول کے مطابق یہ اس چمڑے کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔

3163 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصعب بن عُمَيْر مُقبلا عَلَيْهِ اِهَاب كَبْش قد تنطق بِه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الَّذِيْ نور اللّٰه قلبه لقد رَأَيْته بَيْن ابوين يغذوانه باطيب الطَّعَام وَالشرَاب وَلَقَد رَاَيْت عَلَيْهِ حلَّة شراها اَوْ شريت بِمِائَتي دِرْهَم فَدَعَاهُ حب اللّٰه وَحب رَسُوله اِلٰى مَا تروْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر کو آتے ہوئے دیکھا ان کے جسم پر دنبے کا چمڑا تھا جو انہوں نے لپیٹا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور عطا کیا ہے میں نے اِسے اِس کے ماں باپ کے درمیان دیکھا جو صبح وشام اسے بہترین کھانا پینا فراہم کرتے تھے اور میں نے اس کے جسم پر ایسا لباس بھی دیکھا ہے جس کی قیمت دو سو درہم تھی لیکن اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت اسے اِس صورت حال کی طرف لے آئی ہے جو تم دیکھ رہے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3164 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ وَقد رقع بَيْن كَتفيهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا على بعض رَوَاهُ مَالك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ان دنوں امیر المومنین تھے کہ انہوں نے اپنے کندھوں کے درمیان تین پیوند لگائے ہوئے تھے جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

3165 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من اَشْعَث أغبر ذِي طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَرّه مِنْهُم الْبَراء بن مَالك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الْفقر اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع وَغَيره اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتنے ہی بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والے ایسے ہیں جنہوں نے دو عام سی چادریں لی ہوئی ہوتی ہیں ان کی پرواہ نہیں کی جاتی (اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ اسے پوری کروادے براء بن مالک بھی ان میں

سے ایک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: فقر سے متعلق باب میں اس نوعیت سے متعلق اور احادیث آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3166 - وَرُوِىَ عَنِ الشِّفَاءِ بنت عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت اتيت رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اساله فَجعل يعْتَذر إِلَيّ وَانا الومه فَحَضَرت الصَّلَاة فَخرجت فَدخلت على ابْنَتي وَهِي تَحت شُرَحْبِيل بن حَسَنَة فَوجدت شُرَحْبِيل فِي الْبَيْت فَقُلْتُ قد حضرت الصَّلَاة وَانت فِي الْبَيْت وَجعلت الومه فَقَالَ يَا خَالَة لَا تلوميني فَإِنَّهُ كَانَ لِي ثوب فاستعاره النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بِأَبِي وَامي كنت الومه مُنْذُ الْيَوْم وَهَذِه حَاله وَلَا اشعر فَقَالَ شُرَحْبِيل مَا كَانَ إِلَّا درع رقعناه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

سیّدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے معذرت بیان کی' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملامت کی' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' میں نکلی اور اپنی بیٹی کے پاس آئی' جو شرحبیل بن حسنہ کی بیوی تھی' تو میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا' میں نے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے' اور تم گھر میں موجود ہو' میں نے اسے ملامت کرنی شروع کی' اس نے کہا: اے خالہ جان! آپ مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عارضی استعمال کے لئے لے لیا ہے' تو میں نے سوچا' میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں' میں آج انہیں ملامت کر رہی تھی اور ان کا یہ عالم ہے' اور مجھے پتہ ہی نہیں تھا' تو شرحبیل نے بتایا کہ وہ صرف ایک چادر تھی' جس پر ہم نے پیوند لگائے ہوئے تھے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3167 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَأَيْت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْم الْجُمُعَة على الْمِنْبَر عَلَيْهِ إِزَار عدني غليظ ثمنه اَرْبَعَة دَرَاهِم اَوْ خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحْم طَوِيل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

عدني بِفَتْح الْعين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ مَنْسُوب إِلَى عدن والريطة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت كل ملاءة تكون قِطْعَة وَاحِدَة ونسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقان وَضرب اللَّحْم بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء خفيفه وممشقة اَى مصبوغة بالمشق بِكَسْر الْمِيم وَهُوَ الْمغرَة

عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا' ان کے جسم پر ایک موٹا عدن کا بنا ہوا تہبند تھا' جس کی قیمت چار درہم' یا شاید پانچ درہم تھی' اور ایک کشیدہ کاری والی کوفی چادر تھی' وہ دبلے جسم کے

مالک طویل داڑھی والے خوبصورت آدمی تھے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

''عدنی'' میں 'ع' اور 'د' پر زبر ہے' یہ عدن کی طرف منسوب ہے لفظ ''ریطہ'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ی' ساکن ہے' اس سے مراد چادر کا ایک مکمل ٹکڑا ہے' جسے ایک مرتبہ بُنا گیا ہو' جس کے درمیان میں جوڑ نہ ہو' ''ضرب اللحم'' میں 'ض' پر زبر ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد ہلکے جسم کا ہونا ہے لفظ ''ممشقه'' سے مراد یہ ہے' جسے مشک کے ذریعے یعنی مغرہ کے ذریعے رنگا گیا ہو۔

3168 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حضرنا عرس عَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا رَاَیْنَا عرسا کَانَ احسن مِنْهُ حشونا الْفراش یَعْنِیُ اللیف واتینا بِتَمْرٍ وزبیب فاکلنا وَکَانَ فراشها لَیْلَةَ عرسها اِهَاب کَبْش -رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں شریک ہوئے تھے' ہم نے اس سے بہترین شادی اور کوئی نہیں دیکھی' ہم نے نیچے پتے بچھائے ہوئے تھے' ہمارے پاس کھجوریں اور کشمش لائی گئی' ہم نے وہ کھائیں' اور وہ بچھونا' جس پر انہوں نے رات گزاری تھی' وہ دنبے کی کھال کا بنا ہوا تھا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3169 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَیْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِیْ اَحدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يمتخط اَبُوْ هُرَیْرَةَ فِی الْكتَّان لقد رَاَیْتنِیْ وَاِنِّیْ لأجر فِیْمَا بَیْن مِنْبَر رَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا من الْجُوْع مغشیا عَلیّ فَیَجِیْء الجائی فَیَضَع رجله علی عنقِی یری اَن بِی الْجُنُون وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان سے بنے ہوئے دو مشق کپڑے تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کے ذریعے ناک صاف کی اور پھر بولے: بہت خوب' بہت خوب' ابوہریرہ کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتا ہے' حالانکہ مجھے اپنے بارے میں یہ یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان گرا پڑا ہوتا تھا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے ہوتا تھا' اور مجھ پر غشی طاری ہوتی تھی' ایک شخص آیا اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیا' وہ یہ سمجھا کہ مجھے جنون لاحق ہوا ہے' حالانکہ میری یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی'

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3170 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَیْت سَبْعِیْنَ من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَار وَاِمَّا كسَاء قد ربطوا فِیْ اَعْنَاقهم فَمِنْهَا مَا یبلغ نصف السَّاقَیْن وَمِنْهَا مَا یبلغ الْكَعْبَیْنِ فیجمعه بِیَدِهِ كَرَاهِیَة اَن نری عَوْرَته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے جسم پر ایک چیز ہوتی ہے یا تہبند ہوتا تھا یا چادر ہوتی تھی جس کو وہ اپنی گردن میں باندھ لیتے تھے ان میں سے کسی کی چادر نصف پنڈلی تک آتی تھی اور کسی کی ٹخنوں تک آتی تھی وہ اسے سمیٹ کر رکھتا تھا اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3171 - وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِينِيْ من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك ووارى عورتك وَإِن كَانَ لَكَ بَيت يظللك فَذَاكَ وَإِن كَانَ لَكَ دَابَّة فبخ بخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں سے میرے لئے کتنی چیز کافی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چیز جو تمہاری بھوک کو ختم کر دے اور تمہاری شرمگاہ کو چھپالے اور اگر ایسا گھر ہو جو تمہیں سایہ فراہم کرے تو یہ بھی اور اگر تمہارے پاس سواری بھی ہو تو پھر کیا کہنے بہت اچھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3172 - وَعَنْ اَبِيْ يَعْفُور قَالَ سَمِعت ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يسْأَله رجل مَا أَلبس من الثِّيَاب قَالَ مَا لَا يزدريك فِيهِ السُّفَهَاء وَلَا يعيبك بِهِ الْحُكَمَاء قَالَ مَا هُوَ قَالَ مَا بَيْنَ الْخَمْسَة دَرَاهِمَ اِلَى الْعِشْرِيْنَ درهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

❀❀ ابویعفور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: میں کون سے کپڑے پہن سکتا ہوں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: ایسے کپڑے جس کی وجہ سے بے وقوف لوگ تمہارا مذاق نہ اڑائیں اور عقل مند لوگ تم پر عیب چینی نہ کریں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ درہم سے لے کر بیس درہم تک کا لباس ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3173 - وَرُوِيَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يلبس ثوبا ليباهي بِهِ وَينظر النَّاس اِلَيْهِ لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ حَتّٰى يَنْزعهُ مَتى نَزعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو بھی شخص ایسا کپڑا پہنے تاکہ اس کے ذریعے فخر کا اظہار کرے اور لوگ اس کی طرف دیکھیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس

3171-المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الهاء' من اسمه : هارون' حديث: 9519

وقت تک نظر رحمت نہیں کرے گا' جب تک آدمی اس کپڑے کو اتار نہیں دیتا' خواہ وہ اُسے جب بھی اتارے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3174 - وَعَنْ ضَمرَة بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اتي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حلتان من حلل الْيمن فَقَالَ يَا ضَمرَة اترى ثوبيك هذَيْنِ مدخليك الْجنَّة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِن اسْتغْفرت لي لأقعد حَتّٰى انزعهما عني فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لضمرة فَانْطَلق سَرِيعا حَتّٰى نزعهما عَنهُ
رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀❀ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے جسم پر یمن سے بنے دو حلے موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ضمرہ! کیا تم اپنے کپڑوں کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ یہ دونوں تمہیں جنت میں داخل کروادیں گے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ میرے لئے دعائے مغفرت کریں' تو میں جا کر انہیں اتار دیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو ضمرہ کی مغفرت کردے! تو وہ تیزی سے گئے' اور انہوں نے وہ کپڑے اتار دیے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3175 - وَرُوِيَ عَن فَاطِمَة بنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شرار أمتِي الَّذِينَ غذوا بالنعيم الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ ألوان الطَّعَام وَيلبسُوْنَ ألوان الثِّيَاب ويتشدقون فِي الْكَلَام
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب ذمّ الْغِيبَة وَغَيْرِه

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے' جنہیں نعمتیں عطا کی گئی ہوں گی' وہ مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے اور مختلف قسم کے کپڑے پہنیں گے (بنا سنوار کر) کلام کریں گے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''ذم الغیبۃ'' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيكون رجال من أمتِي يَاْكُلُوْنَ الوان الطَّعَام وَيَشْرَبُوْنَ الوان الشَّرَاب وَيلبسُوْنَ ألوان الثِّيَاب ويتشدقون فِي الْكَلَام وَأُولَئِكَ شرار أمتِي
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''عنقریب میری امت میں' ایسے لوگ ہوں گے' جو مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے' مختلف قسم کے مشروب پئیں گے' مختلف

قسم کے کپڑے پہنیں گے اور بنا سنوار کر باتیں کریں گے وہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3177 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يرفعهُ قَالَ من لبس ثوب شهرة البسهُ الله اِيَاه يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ الهب فِيْهِ النَّار وَمَنْ تشبه بِقوم فَهُوَ مِنْهُم

ذكره رزين فِيْ جَامعه وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِيْ جمعهَا

اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفْظِهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب شهرة فِي الدُّنْيَا البسهُ الله ثوب مذلة يَوْم الْقِيَامَة ثُمَّ الهب فِيْهِ نَارا - وَرَوَاهُ اَيْضًا اخصر مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جو شخص مشہور ہونے والا لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے وہی لباس پہنائے گا اور پھر اس میں آگ کا شعلہ ڈال دے گا اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن میں سے ایک شمار ہوتا ہے"۔

یہ روایت رزین نے اپنی "جامع" میں نقل کی ہے میں نے "اصول" میں سے کسی کتاب میں یہ روایت نہیں دیکھی جس کو انہوں نے جمع کیا ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص دنیا میں مشغول کرنے والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت والا لباس پہنائے گا اور پھر اس میں آگ کا انگارہ داخل کردے گا"۔

انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

3178 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ عُثْمَان بن جهم عَنْ زر بن حُبَيْش عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس ثوب شهرة أعرض الله عَنْهُ حَتّٰى يَضَعهُ مَتٰى وَضعه

❀❀ عثمان بن جہم نے زربن حبیش کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اُس سے منہ پھیر لے گا جب تک وہ شخص اُسے اتار نہیں دیتا خواہ وہ اُسے جب بھی اتارے"

8 - التَّرْغِيْب فِي الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلبسهُ كَالثَّوْبِ وَنَحْوَهُ

اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی فقیر کو صدقہ کرتے ہوئے وہ چیز صدقہ کرے جو وہ خود پہنتا ہے جیسے کپڑے یا اس کی مانند کوئی اور چیز

3179 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من

مُسْلِم كسا مُسْلِما ثوبا اِلَّا كَانَ فِيْ حفظ الله مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خرقَة

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة خَالِد بْن طهْمَان وَلَفظ الْحَاكِم:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كسا مُسْلِمًا ثوبا لم يزل فِيْ ستر الله مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خيط اَوْ سلك

قَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو پہننے کے لئے کپڑا فراہم کرتا ہے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں رہتا ہے جب تک وہ کپڑا اس شخص کے جسم پر رہتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی مسلمان کو لباس پہناتا ہے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے پردے میں رہتا ہے جب تک وہ لباس اس دوسرے شخص کے جسم پر رہتا ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3180 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا مُسْلِم كسا مُسْلِما ثوبا على عرى كَسَاهُ الله من خضر الْجنَّة وَاَيّمَا مُسْلِم أطْعم مُسْلِما على جوع أطْعمهُ الله من ثمار الْجنَّة وَاَيّمَا مُسْلِم سقى مُسْلِما على ظمأ سقَاهُ الله عَزَّ وَجَلَّ من الرَّحِيق الْمَخْتُوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة اَبِىْ خَالِد يزِيْد بن عبد الرَّحْمٰن الدالاني وَحَدِيْثه حسن وَالتِّرمِذِيّ بتقديم وَتَاخِير وَتَقَدَّمَ لَفظه فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِىَ مَوْقُوْفًا على اَبِىْ سعيد وَهُوَ أصح وأشبه

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوْف عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة أعرى مَا كَانُوْا قطّ وأجوع مَا كَانُوْا قطّ وأظمأ مَا كَانُوْا قطّ وأنصب مَا كَانُوْا قطّ فَمَنْ كسا لله عَزَّ وَجَلَّ كَسَاهُ الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أطْعم لله عَزَّ وَجَلَّ أطْعمهُ الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقى لله عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل لله اغناه الله وَمَنْ عَفا لله عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ الله عَزَّ وَجَلَّ أنصب اَى أتعب

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث اَبِىْ اُمَامَة فِيْ بَاب مَا يَقُوْلُ اِذا لبس ثوبا جَدِيْدا وَفِيْه قَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِيْدا فَقَالَ حِيْن يبلغ ترقوته مثل ذٰلِكَ ثُمَّ عمد اِلَى ثَوْبه الْخلق فَكَسَاهُ مِسْكينا لم يزل فِيْ جوَار الله وَفِيْ ذمَّة الله وَفِيْ كنف الله حَيا وَمَيتًا مَا بَقِي من الثَّوْب سلك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے' جبکہ دوسرے مسلمان کو کپڑے کی ضرورت ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا' اور جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے بھوکے ہونے کے عالم میں اُسے کھانا کھلاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو مسلمان' دوسرے مسلمان کو اس کی پیاس کے عالم میں' اسے پانی پلاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے مہر بند مشروب پلائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے ابوخالد یزید بن عبدالرحمٰن والانی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' امام ترمذی نے بھی الفاظ کی تقدیم اور تاخیر کے ہمراہ اس کو نقل کیا ہے' ان کے الفاظ اس سے پہلے کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' لوگوں کو سب سے زیادہ برہنہ حالت میں' اور سب سے زیادہ بھوک کے عالم میں' اور سب سے زیادہ پیاس کے عالم میں' اور سب سے زیادہ پریشانی کے عالم میں اُٹھایا جائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' کسی شخص کو لباس پہنایا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) لباس پہنادے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (دنیا میں کسی کو) کھانا کھلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) کھانا کھلادے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (دنیا میں کسی کو) پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلادے گا' اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کردے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے معاف کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا''

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''النصب'' سے مراد پریشانی کا شکار ہونا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو اس باب میں ہے کہ نیا لباس پہننے پر کیا پڑھنا چاہیے؟ اس میں یہ مذکور ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لباس پہنتا ہے (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ بھی ہیں: نیا لباس پہنتا ہے) اور جب وہ لباس اپنی گردن تک پہنتا ہے (یعنی وہ اسے مکمل پہن لیتا ہے) تو وہ پرانے لباس کی طرف بڑھتا ہے' اور وہ کسی مسکین کو پہننے کے لئے دے دیتا ہے' تو ایسا شخص مسلسل' اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے' زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی جب تک وہ لباس (دوسرے شخص کے) جسم پر رہتا ہے''۔

3181 - وَرُوِیَ عَنْ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا افضل الْاَعْمَال اِدْخَال السرُوْر علی الْمُؤْمِن کسوت عَوْرَته واشبعت جوعته اَوْ قضیت لَهٗ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' کسی مومن کو خوش کرنا ہے' خواہ تم اس کے جسم پر لباس پہنا دو یا اس کی بھوک میں کھانا کھلا دو یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کر دو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

9 - التَرْغِيْب فِيْ اِبْقَاءِ الشيب وَكَرَاهَة نتفه

باب: سفید بالوں کو باقی رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور انہیں اُکھیڑنے کا مکروہ ہونا

3182 - عَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تنتفوا الشيب فَإِنَّهُ مَا من مُسْلِم يشيب شيبَة فِي الْإِسْلَام إِلَّا كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ: كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن وَلَفْظِهٖ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن نتف الشيب وَقَالَ اِنَّهٗ نور الْمُسْلِم .وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید بالوں کو اکھیڑو نہیں! کیونکہ جس بھی مسلمان کے' مسلمان ہونے کے دوران' سفید بال آجائیں' تو یہ چیز ان کے لئے قیامت کے دن نور ہو گی''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس (ایک سفید بال) کے عوض میں' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرے گا' اور اس کے عوض میں' اس کے ایک گناہ کو ختم کر دے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اُکھیڑنے سے منع کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مسلمان کا نور ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3183 - وَعَنْ فضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبَة فِي الْإِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ لَهُ رجل عِنْد ذٰلِكَ فَإِن رجَالًا ينتفون الشيب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاءَ فلينتف نوره

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة اِسْنَادُهٗ ثِقَات

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے (یعنی جس مسلمان کے بال سفید ہو جائیں)' تو وہ بال اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوں گے' آپ ﷺ کے پاس موجود ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کچھ لوگ سفید بال اکھیڑ لیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے' وہ نور کو اُکھیڑ لے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

3184 - وَعَنْ عَمرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبَة فِي الْإِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آجائیں) تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوں گے''

یہ روایت امام نسائی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3185 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاب شيبَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آجائیں) تو قیامت کے دن یہ اس کے لئے نور ہوں گے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3186 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يكره اَن ينتف الرجل الشعرة الْبَيْضَاء من رَأسه ولحيته-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے سر یا داڑھی میں سے' سفید بال نوچ لے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3187 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنتفوا الشيب فَإِنَّهُ نور يَوْم الْقِيَامَة من شَاب شيبَة فِي الْإِسْلَام كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنْهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید بال نہ نوچو! کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے' جس کے مسلمان ہونے کے عالم میں' سفید بال آجائیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' ان کے عوض میں اس کے لئے نیکی نوٹ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کر دے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من خضب اللِّحْيَة بِالسَّوَادِ

باب: داڑھی پر سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

3188 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون قوم يخضبون

فِيْ آخر الزَّمَان بِالسَّوَادِ كحواصل الْحمام لا يريحون رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَة عبيد اللّٰه بن عَمْرو الرقي عَن عبد الْكَرِيم فَذهب بَعْضُهُمْ اِلَى اَن عبد الْكَرِيم هٰذَا هُوَ ابْن اَبِيْ الْمخَارِق وَضعف الحَدِيْث بِسَبَبِهٖ وَالصَّوَاب اَنه عبد الْكَرِيم بن مَالك الْجَزرِي وَهُوَ ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيرهمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسے لوگ ہوں گے' جو آخری زمانے میں آئیں گے' اور وہ سیاہ خضاب استعمال کریں گے' وہ کبوتروں کی پوٹ کی طرح ہوں گے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے' اسے عبیداللہ بن عمرو رقی کے حوالے سے' عبدالکریم سے نقل کیا ہے' بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: عبدالکریم نامی راوی' ابوعبدالکریم بن ابومخارق ہے' اور اس کی وجہ سے' اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ عبدالکریم بن مالک جزری ہے' اور وہ ثقہ راوی ہے' شیخین اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تَرْهِيْبُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَةِ

مصنوعی بال لگانے والی یا لگوانے والی' جسم گودنے والی' یا گدوانے والی' بال اُکھیڑنے والی یا اُکھڑوانے والی' یا دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والی عورتوں کے بارے میں ترہیبی روایات

3189 - عَنْ اَسمَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَة سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ابْنَتِيْ أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّق شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ -وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَت اَسمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیٹی کو حصبہ کی بیماری لاحق ہوئی' جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے' اب میں نے اس کی شادی کرنی ہے' تو کیا میں اسے نقلی بال لگوا دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی' اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت

کی ہے
یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3190 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة والواشمة والمستوشمة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی جسم گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3191 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه الْوَاشِمَات وَالْمُسْتَوْشِمَات وَالْمُتَنَمِّصَات وَالْمُتَفَلِّجَات لِلْحسنِ الْمُغيرَات خلق اللّٰه فَقَالَت لَهُ امْرَاَة فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا لي لَا الْعن من لَعنه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ كتاب اللّٰه قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُول فَخُذُوْهُ وَمَا نهاكم عَنْهُ فَانْتَهوا – الحشر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

المتفلجة هِيَ الَّتِيْ تفلج أسنانها بالمبرد وَنَحْوَهُ للتحسين

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے اور گدوانے والی بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والی عورتوں جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں ان پر لعنت کی ہے۔

ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات چیت کی تو انہوں نے فرمایا: میں ایسی عورت پر کیوں نہ لعنت کروں؟ جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے اور جس کا حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''یہ رسول تمہیں جو حکم دے اُسے حاصل کرلو اور جس چیز سے منع کرو اس سے باز آجاؤ''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''المتفلجة'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو عورت اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی ہے تاکہ وہ زیادہ خوبصورت نظر آئے۔

3192 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

الْوَاصِلَة الَّتِيْ تصل الشّعْر بِشعر النِّسَاء وَالْمُسْتَوْصِلَة الْمَعْمُول بهَا ذٰلِك والنامصة الَّتِيْ تنقش الْحَاجِب حَتّٰى ترقه كَذَا قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ الْخطابِيّ هُوَ من النمص وَهُوَ نتف الشّعْر عَن الْوَجْه والمتنمصة

الْمَعْمُول بِهَا ذٰلِكَ والواشمة الَّتِيْ تغرز الْيَدَ اَوِ الْوَجْه بالابر ثُمَّ تحشى ذٰلِكَ الْمَكَان بكحل اَوْ مداد والمستوشمة الْمَعْمُول بِهَا ذٰلِكَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے جبکہ یہ کسی بیماری کے بغیر ہو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

لفظ ''الواصله'' اس سے مراد وہ عورت ہے جو عورتوں کے نقلی بال لگاتی ہے لفظ ''المستوصله'' سے مراد وہ عورت ہے جس کے ساتھ یہ کام کیا جاتا ہے لفظ ''النامصه'' اس سے مراد وہ عورت ہے جو بھوؤں کے بال اکھیڑتی ہے تا کہ وہ پتلی ہو جائیں۔

امام ابوداؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہ لفظ ''نمص'' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب چہرے کے بال اکھیڑنا ہے اور متنمصہ کا مطلب وہ عورت ہے جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

''الواشمہ'' کا مطلب یہ ہے کہ جو عورت سوئی کے ساتھ ہاتھ یا چہرے پر گدواتی ہے اور پھر سرمے یا سیاہی کی مدد سے اس کو بھر والیتی ہے المستوشمہ سے مراد وہ عورت ہے جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

3193 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ جَارِيَةً من الْاَنْصَار تزوجت وَاَنَّهَا مَرِضت فتمعط شعرهَا فارادوا اَن يصلوها فسألوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لعن اللّٰه الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَن امْرَاَة من الْاَنْصَار زوجت ابْنَتهَا فتمعط شعر رَاسهَا فَجَاءَت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَت اِن زَوجهَا اَمرنِي اَن أصل فِي شعرهَا فَقَالَ لَا اِنَّهُ قد لعن الموصولات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کی شادی ہوئی وہ بیمار ہوگئی اس کے بال جھڑ گئے اس کے گھر والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کے نقلی بال لگوائیں انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کروائی اس لڑکی کے سر کے بال جھڑ گئے وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: اس کے شوہر نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے نقلی بال لگوا دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! نقلی بال لگوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3194 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف اَنه سمع مُعَاوِيَة عَام حج على الْمِنْبَر وَتنَاول قصَّة من

شعر كَانَت فِيْ يَد حرسي فَقَالَ يَا اَهْلِ الْمَدِيْنَة اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَن مثل هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكت بَنو اِسْرَائِيل حِيْن اتخذها نِسَاؤُهُم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَن ابْن الْمسيب: قَالَ قدم مُعَاوِيَة الْمَدِيْنَة فَخَطَبنَا وَاَخرج كبة من شعر فَقَالَ مَا كنت ارى اَن اَحَدًا يَفْعَله اِلَّا الْيَهُود اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلغه فَسَماهُ الزُّوْر . وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم: اَن مُعَاوِيَة قَالَ ذَات يَوْم اِنَّكُمْ قد احدثتم زِيّ سوء وَاِن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن الزُّوْر

قَالَ قَتَادَة يَعْنِيْ مَا يكثر بِهِ النِّسَاء اشعارهن من الْخرق

قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بعصا عَلٰى رَاْسِهَا خرقَة فَقَالَ مُعَاوِيَة اَلا هٰذَا الزُّوْر

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج کے سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ میں موجود نقلی بال لے کر آگے کی طرف بڑھائے اور فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ الفاظ منقول ہیں:

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور بولے: میرا یہ خیال ہے کہ یہودیوں کے علاوہ اور کوئی ایسا کام نہیں کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا پتہ چلا تھا تو آپ نے اسے جھوٹ کا نام دیا تھا''۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگوں نے ایک بری چیز ایجاد کر لی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فریب دینے سے منع کیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ وہ چیز جس کے ذریعے عورتیں اپنے بال بڑھا لیتی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص ایک عصا لے کر آیا جس کے سرے پر ایک کپڑا موجود تھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خبردار! یہ فریب ہے۔

3195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج بِقصَّة فَقَالَ اِن نسَاء بني اِسْرَائِيل كن يجعلن هٰذَا فِيْ رؤوسهن فلعن وَحرم عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والاوسط من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتیں یہ اپنے سروں پر لگایا کرتی تھیں تو ان پر لعنت کی گئی اور ان پر مساجد کو حرام قرار دے دیا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

12 - التَّرْغِيْب فِي الْكحل بالاثمد للرِّجَال وَالنِّسَاء

باب: مردوں اور عورتوں کے لئے اثمد کو سرمے کے طور پر لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3196 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكتحلوا بالاثمد فَإِنَّهُ يجلو الْبَصَر وينبت الشّعْر وَزعم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَت لَهُ مكحلة يكتحل مِنْهَا كل لَيْلَة ثَلَاثَة فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَة فِي هٰذِهِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه فِي حَدِيْث وَلَفظهمَا قَالَ اِن من خير أكحالكم الاثمد اِنَّهُ يجلو الْبَصَر وينبت الشّعْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اثمد کو سرمے کے طور پر لگاؤ! کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے' اور بال اُگاتا ہے' راوی نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے وقت' تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں' سرمہ لگایا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارے سرموں میں سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے' کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے' اور بال اگاتا ہے''۔

3197 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير أكحالكم الاثمد ينبت الشّعْر ويجلو الْبَصَر .رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سرموں میں سے' سب سے بہتر اثمد ہے' جو بال اگاتا ہے' اور بینائی کو تیز کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3198 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بالاثمد فَإِنَّهُ منبتة للشعر مذهبَة للقذى مصفاة لِلْبَصَرِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر اثمد استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ بال اُگاتا ہے' اور گندگی کو دور کرتا ہے' اور بینائی کو صاف کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

کِتَابُ الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ

کتاب: کھانے وغیرہ کے بارے میں روایات

التَّرْغِیْبُ فِی التَّسْمِیَۃ علی الطَّعَام والترھیب من ترکھا

کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اُسے ترک کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3199 - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُل طَعَامہ فِیْ سِتَّۃ من اَصْحَابہ فجَاء اَعْرَابِی فَاَکله بلقمتین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اما اِنَّہٗ لَو سمی کفاکم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

وَزَاد فَاِذَا اَکل اَحَدُکُمْ طَعَامہ فلیذکر اسْم اللّٰہ عَلَیْہِ فَاِن نسی فِیْ اَوله فَلْیقل بِسم اللّٰہ اَوله وَآخِرہ

وَھٰذِہِ الزِّیَادَۃ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ مُفْردَۃ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا رہے تھے اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھالیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا (تو یہ کھانا) تم سب کے لئے کافی ہوجاتا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو وہ اس پر اللہ کا نام ذکر کردے اگر وہ اس کو پڑھنا بھول جائے (تو درمیان میں) یہ پڑھ لے:

3199- سنن ابن ماجه ' كتاب الأطعمة ' باب التسمية ' حديث: 3262 ' سنن الدارمي ' ومن كتاب الأطعمة ' باب في التسمية على الطعام ' حديث: 1999 ' صحيح ابن حبان ' كتاب الأطعمة ' باب آداب الأكل ' ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر تفرد به ' حديث: 5290 ' السنن الكبرى للنسائي ' كتاب عمل اليوم والليلة ' ما يقول إذا نسي التسمية ثم ذكر ' حديث: 9755 ' مسند الطيالسي ' أحاديث النساء ' علقمة بن قيس عن عائشة ' أم كلثوم عن عائشة ' حديث: 1658 ' الشمائل المحمدية للترمذي ' حديث: 189

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کے آغاز میں اور اس کے آخر میں''۔

یہ اضافی الفاظ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے الگ سے روایت کیے ہیں۔

3200 - وَرُوِیَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سرہ اَن لَا یجد الشَّیْطَان عِنْدہ طَعَاما وَلَا مقیلا وَلَا مبیتا فلیسلم اِذا دخل بَیته ولیسم علی طَعَامه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ شیطان اس کے پاس کھانے کی چیز یا آرام کرنے کی چیز یا رات گزارنے کی چیز نہ پائے تو جب وہ گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرنا چاہیے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3201 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِذا دخل الرجل بَیته فَذکر اللّٰہ تَعَالٰی عِنْد دُخُوله وَعند طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان لَا مبیت لکم وَلَا عشَاء وَاِذَا دخل فَلَمْ یذکر اللّٰہ عِنْد دُخُوله قَالَ الشَّیْطَان أدركتم الْمبيت وَاِذَا لم يذكر اللّٰہ عِنْد طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان ادركتم الْمبيت وَالْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی جب گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام ذکر کر لے اور کھانا کھاتے وقت (اللہ کا نام ذکر کر لے) تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتا ہے: تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی اور رات کا کھانا بھی نہیں ملے گا' اور جب آدمی (گھر میں) داخل ہو اور داخل ہوتے وقت' اللہ کا ذکر نہ کرے' تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کے لئے جگہ مل گئی ہے' اور جب آدمی کھانے پر اللہ کا ذکر نہ کرے' تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کے لئے جگہ بھی مل گئی ہے' اور رات کا کھانا بھی مل گیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3202 - وَعَنْ اُمَیَّة بن مخشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن رجلا کَانَ یَاْکُل وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ینظر فَلَمْ یسم اللّٰہ حَتّٰی کَانَ فِیْ آخر طَعَامه فَقَالَ بِسم اللّٰہ اَوله وَآخره فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ الشَّیْطَان یَاْکُل مَعَهُ حَتّٰی سمی فَمَا بَقِی فِیْ بَطْنه شَیْءٌ اِلَّا قاءه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

مخشی بِفَتْح الْمِیم وَسُکُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهمَا شین مُعْجمَة مَکْسُوْرَة وَیَاء

قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ لم يسند أُمَيَّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير هٰذَا الحَدِيث وَكَذَا قَالَ أَبُو عمر النمري وَغَيره

حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کھانا کھانے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی' یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہونے لگا' تو اس نے یہ پڑھ لیا بسم الله اوله و آخره تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھانا کھا رہا تھا' یہاں تک کہ جب اس نے بسم اللہ پڑھ لی' تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ بھی موجود تھا وہ سب اس نے قے کر دیا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''مخشی'' میں 'م' پر زبر ہے' 'خ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ش' جس پر زیر ہے' اور اس کے بعد 'ی' ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' ابوعمر نمری اور دیگر حضرات نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

3203 - وَعَنْ حُذَيْفَة هُوَ ابْن الْيَمَانِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذا حَضَرنَا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما لم يضع أحدنَا يَده حَتَّى يبْدَأ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضرنَا مَعَهُ طَعَاما فجَاء أَعْرَابِي كَأَنَّمَا يدْفع فَذهب ليضع يَده فِي الطَّعَام فَأخذ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَت جَارِيَة كَأَنَّمَا تدفع فَذَهَبت لتَضَع يَدهَا فِي الطَّعَام فَأخذ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ إِن الشَّيْطَان يسْتَحل الطَّعَام الَّذِي لم يذكر اسْم الله عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِي يسْتَحل بِهِ فَأخذت بِيَدِهِ وَجَاء بِهٰذِهِ الْجَارِيَة يسْتَحل بهَا فَأخذت بِيَدِهَا فو الَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ إِن يَده لفي يَدي مَعَ أيديهما

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَأَبُو دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِي ذكر التَّسْمِيَة فِي حَدِيث ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحَمد بعد الْأكل

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' یہ ابن یمانی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے میں موجود تھے' ہم میں سے کسی نے بھی (اس کھانے میں) ہاتھ اس وقت تک نہیں رکھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا آغاز نہیں کر دیا' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے کے موقعہ پر موجود تھے ایک دیہاتی آیا وہ جلدی میں آیا تھا' وہ اپنا ہاتھ کھانے پر رکھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک لڑکی آئی' وہ بھی جلدی میں آئی تھی' اس نے بھی اپنا ہاتھ کھانے پر رکھنا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' اور فرمایا: شیطان کے لئے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے' جس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جاتا' یہ دیہاتی آیا تھا' تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کرے' تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر یہ بچی آئی' تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کرے' تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: بسم اللہ کا ذکر اس حدیث میں بھی آئے گا' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں کھانے کے بعد "الحمد" پڑھنے کا ذکر ہے۔

2 - التَّرْهِيبُ مِنْ اِسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ اَوْ الْفِضَّةِ وَتَحْرِيْمِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں ترہیبی روایات
اُن کا مردوں اور خواتین (سب کے لئے) حرام ہونا

3204 - عَنْ اُم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِیْ يشرب فِیْ آنِية الفضة اِنَّمَا يجرجر فِیْ بَطْنه نَار جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَفِیْ رِوَايَة لمُسْلِم:

اِن الَّذِیْ يَاْكُل اَوْ يشرب فِیْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة اِنَّمَا يجرجر فِیْ بَطْنه نَار جَهَنَّم وَفِیْ اُخْرى لَهٗ من شرب فِیْ اِنَاء من ذهب اَوْ فضَّة فَاِنَّمَا يجرجر فِیْ بَطْنه نَارا من جَهَنَّم

❀❀ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔
ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"جو شخص سونے چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے' تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔

3205 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تلبسوا الْحَرِير وَلَا الديباج وَلَا تشربُوا فِیْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَا تَاْكُلُوْا فِیْ صحافها فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلكم فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"ریشم نہ پہنو اور دیباج نہ پہنو اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور ان کے پیالوں میں نہ کھاؤ' کیونکہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے ہیں' اور تم لوگوں کے لئے آخرت میں ہوں گے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3206 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِيْر فِی الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْيَا لم يشْربهَا فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب فِیْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة لم يشرب بهَا فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَهْلِ الْجنَّة وشراب اَهْلِ الْجنَّة وآنية اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا' جو شخص دنیا میں خمر پیے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا' جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں (دنیا میں) پیے گا' وہ آخرت میں اس میں نہیں پی سکے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لباس اہل جنت کا ہے' یہ مشروب اہل جنت کا ہے' اور یہ برتن' اہل جنت کے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3207 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِيْر وَشرب من الْفِضة فَلَيْسَ منا وَمَنْ خبب امْرَاَة على زَوجهَا اَوْ عبدا على موَالِيْه فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن مُسْلِم اَبَا طيبَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ریشم پہنے' اور چاندی کے برتن میں پیے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے یا غلام کو اس کے آقا کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْهِيْبُ مِنَ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

وَمَا جَاءَ فِیْ النَّهْیِ عَنِ النَّفْخِ فِیْ الْإِنَاءِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ وَمِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کے بارے میں ترہیبی روایات

برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور مشکیزے کے منہ سے پینے' یا ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینے (کی ممنوعیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)۔

3208 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاكلن اَحَدُكُمْ بشمال وَلَا يشربن بهَا فَاِن الشَّيْطَان يَاْكُل بشمَالِه وَيشْرب بهَا قَالَ وَكَانَ نَافِع يزِيْد فِيْهَا وَلَا يَاْخُذ بهَا وَلَا يُعْط بهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ بِدُون الزِّيَادَة رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد بنحوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نافع نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

''وہ اس ہاتھ کے ذریعے نہ پکڑے وہ اس ہاتھ کے ذریعے نہ دے''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے اضافے کے بغیر نقل کی ہے امام مالک اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3209 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليَأْكُل أحدكُم بِيَمِينِهِ وَيشْرب بِيَمِينِهِ وليأخذ بِيَمِينِهِ وليعط بِيَمِينِهِ فَإِن الشَّيْطَان يَأْكُل بشماله وَيشْرب بشماله وَيُعْطِي بشماله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے پینا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑنا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے دینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3210 - وَعَنْ أَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن النفخ فِي الشَّرَاب فَقَالَ رجل القذاة أَرَاهَا فِي الْإِنَاء فَقَالَ أهرقها قَالَ فَإِنِّي لَا أروى من نفس وَاحِد قَالَ فَأَبِن الْقدح إِذا عَن فِيك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے ایک صاحب نے عرض کی: اگر برتن میں مجھے کوئی گندگی نظر آتی ہے (یعنی تنکا وغیرہ نظر آتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے انڈیل کر (یعنی نکال دو!) ایک صاحب نے عرض کی: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے منہ سے پیالے کو الگ کر دو (یعنی پیتے ہوئے درمیان میں سانس لے لیا کرو!)

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3211 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ نهى رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الشّرْب من ثلمة الْقدح وَأَن ينفخ فِي الشَّرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ قُرَّة بن عبد الرَّحْمٰن بن حَيْوِيل الْمصْرِيّ الْمعَافِرِي

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے پینے' یا مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے قرہ بن عبدالرحمن بن حیویل معافری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3212 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يتنفس فِي الْإِنَاء اَوْ ينفخ فِيهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ:اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يشرب الرجل من فِي السقاء وَاَن يتنفس فِي الْإِنَاء

قَالَ الْحَافِظ وروى الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ النَّهْي عَن التنفس فِي الْإِنَاء من حَدِيْث اَبِيْ قَتَادَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے' یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پیئے' یا برتن میں سانس لے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث نقل کی ہے' جس میں برتن میں سانس لینے کی ممانعت کا تذکرہ ہے۔

3213 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يتنفس فِي الْإِنَاء ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ هُوَ اَمرأ واَروى

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (یعنی کچھ پینے کے دوران) تین مرتبہ سانس لیتے تھے اور فرماتے تھے: یہ (طریقہ) زیادہ خوشگوار اور زیادہ سیراب کرنے والا ہے۔

3211-سنن أبي داود' كتاب الأشربة' باب في الشرب من ثلمة القدح' حديث: 3252' صحيح ابن حبان' كتاب الأشربة' باب آداب الشرب' ذكر الزجر عن الشرب في الثلم الذي يكون في الأقداح والأواني' حديث: 5391' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث: 11561

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے اور فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3214 - وَرَوَى اَيْضًا عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يتنفس ثلاثا

وَقَالَ هذا صَحِيح

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم وَهٰذَا مَحْمُول على انه كَانَ يبين الْقدح عَن فِيهِ كل مرّة ثمَّ يتنفس كَمَا جَاءَ فِي حَدِيث اَبِي سعيد الْمُتَقَدّم لَا انه كَانَ يتنفس فِي الْاِنَاء

❀❀ ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی چیز پیتے ہوئے درمیان میں) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہوگا' جب پیالے کو منہ سے ہر مرتبہ الگ کیا جائے' پھر سانس لیا جائے جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول' گزری ہوئی حدیث میں یہ بات مذکور ہے' یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن کے اندر ہی سانس لے لیتے تھے۔

3215 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اختناث الأسقية يَعْنِي اَن تكسر افواهها فيشرب مِنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا منہ کھول کر' اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پی لیا جائے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3216 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يشرب من فِي السقاء فأنبئت اَن رجلا شرب من فِي السقاء فَخرجت عَلَيْهِ حَيَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ مُخْتَصرًا دون قَوْله فانبئت اِلَى آخِره وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِتَمَامِهِ وَقَالَ صَحِيح على شَرط الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک شخص نے مشکیزے کے منہ سے' منہ لگا کر پیا' تو اس میں سے سانپ نکل آیا''۔

یہ روایت امام بخاری نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ نہیں ہے: ''مجھے یہ بات بتائی گئی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3217 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اختناث

الأسقية فَإِن رجلا بَعْدَمَا نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ قَامَ من اللَّيْل إِلَى السقاء فاختنثه فَخرجت عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجه من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَبَقِيَّة إِسْنَادُهٗ ثِقَات

خنث السقاء واختنثه إِذا كسر فَمه إِلَى خَارج فَشرب مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سے منع کرنے کے بعد ایک مرتبہ ایک شخص رات کو اُٹھ کر مشکیزے کی طرف بڑھا' اور اس کے منہ سے منہ لگا کر پینے لگا' تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے' اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

''حنث السقاء'' اور ''اختنثہ'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی مشکیزے کا منہ باہر کی طرف کھول کر اس میں سے (یعنی اس کے منہ سے منہ لگا کر) پی لے۔

3218 - وَعَنْ عِيْسَى بن عبد اللّٰه بن أنيس عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوة يَوْم أحد فَقَالَ اخنث الإِدَاوَة ثُمَّ اشرب من فِيْهَا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد عَن عبيد اللّٰه بن عمر عَنْهُ وَمِنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الظَّاهِر أَن خبر النَّهْي كَانَ بعد هٰذَا قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ أَيْضًا وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهٗ بِصَحِيْح

عبيد اللّٰه بن عمر يضعف فِي الحَدِيْث وَلَا أَدْرِي سمع من عِيْسَى أم لَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس نے' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: غزوۂ احد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا اور فرمایا: اس کے منہ کو موڑلو' پھر اس کے منہ سے منہ لگا کر پی لو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کی ہے' اور اسی سند کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' بظاہر یہ لگتا ہے کہ ممانعت کا واقعہ اس کے بعد کا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح نہیں ہے' عبیداللہ بن عمر نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' مجھے نہیں پتہ کہ اس نے عیسیٰ بن عبداللہ سے سماع کیا ہے' یا نہیں؟ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِي الْأكل من جَوَانِب الْقَصعَة دون وَسْطهَا

باب: پیالے کے درمیان کی بجائے' اطراف سے کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3219 - عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصعَة يُقَال لَهَا الغراء يحملهَا أَرْبَعَة رجال فَلَمَّا أضحوا وسجدوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصعَة يَعْنِيْ وَقد اثرد فِيْهَا فالتفوا عَلَيْهَا فَلَمَّا

تَکثُرُوا جثا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِی مَا ھٰذِہِ الجلسۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ جعلنی عبدا کَرِیمًا وَلَمْ یَجْعَلنِیْ جبارا عنیدا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کلوا من جوانبھا و دعوا ذروتھا یُبَارك لکم فِیْھَا

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَہ

ذروتھا بِکَسْر الذَّال الْمُعْجَمَۃ ھِیَ اَعْلَاھَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک بڑا برتن تھا' جس کا نام ''غراء'' تھا' اسے چار آدمی اٹھاتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ قربانی کرتے تھے اور عید کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو پھر وہ برتن لایا جاتا تھا' اور اس میں ثرید تیار کیا گیا ہوتا تھا' تو سب لوگ اس کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ گھٹنا موڑ لیتے تھے' ایک دیہاتی نے عرض کی: یہ بیٹھنے کا کون سا طریقہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مہربان شخص بنایا ہے' اس نے مجھے متکبر اور سرکش نہیں بنایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے اطراف سے کھاؤ! اور اس کے چوٹی (یعنی درمیان والے حصے کو چھوڑ دو) اس میں تمہارے لئے برکت رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''ذروتھا'' میں ذ پر زیر ہے' اس سے مراد اس کا اوپر کا حصہ ہے۔

3220 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبر کَۃ تنزل وسط الطَّعَام فَکُلُوْا من حافتیہ وَلَا تَاْکُلُوْا من وَسطہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کلھم عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ سَعِیْد بن جُبَیر عَنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَلَفظ اَبِیْ دَاوُد وَغَیْرِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا اَکل اَحَدُکُمْ طَعَاما فَلَا یَاْکُل من اَعلَی الصحفۃ وَلٰکِن لیَاْکُل من اَسْفَلھَا فَإِن الْبر کَۃ تنزل من اَعْلَاھَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے' تو تم اس کے اطراف سے کھاؤ' تم اس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں (وہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے' تو وہ برتن کے اوپر والے حصے سے نہ کھائے' بلکہ نیچے والے حصے سے کھائے' کیونکہ

برکت اوپر کی طرف سے نازل ہوتی ہے"۔

5 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ اَكْلِ الْخَلِّ وَالزَّيْتِ وَنَهْسِ اللَّحْمِ دُوْنَ تَقْطِيْعِهِ بِالسِّكِّيْنِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

سرکہ اور زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

نیز گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹنے کی بجائے دانت سے نوچ کر کھانا بشرطیکہ اس بارے میں منقول روایات مستند ہوں

3221 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهله الْاُدم فَقَالُوْا مَا عندنَا اِلَّا الْخلّ فَدَعَا بِهِ فَجعل يَاْكُل بِهِ وَيَقُوْلُ نعم الْاِدام الْخلّ نعم الْاِدام الْخلّ نعم الْاِدام الْخلّ

قَالَ جَابر فَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتهَا من نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ طَلْحَة بن نَافِع وَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتهَا من جَابر

رَوَاهُ مُسْلِم وروى اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة مِنْهُ نعم الْاِدام الْخلّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ سے سالن کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی منگوالیا' اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن' سرکہ ہے بہترین سالن' سرکہ ہے بہترین سالن' سرکہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' اس وقت سے' میں ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

طلحہ (نامی راوی) بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے میں ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کا یہ حصہ نقل کیا ہے:
"بہترین سالن سرکہ ہے"۔

3222 - وَعَنْ اُم هَانِيء بنت اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عنْدكُمْ من شَيْءٍ فَقُلْتُ لَا اِلَّا كسرة يابسة وخل فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قربيه فَمَا اُفْتقر بَيت من اِدام فِيْهِ خل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وروى ابْن مَاجَه عَن مُحَمَّد بن زَاذَان قَالَ حَدَّثَتنِيْ اُم سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على عَائِشَة وَاَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ هَلْ من غداء قَالَت عندنَا خبز وتمر وخل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الادام الْخلّ اللّٰهُمَّ بَارك فِي الْخلّ فَإِنَّهٗ كَانَ إدام الْاَنْبِيَاء قبلي وَلَمْ يفتقر بَيت فِيْهِ خل

❀❀ سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ہاں (کھانے کے لئے کچھ ہے؟) میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف ایک خشک روٹی ہے' اور سرکہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی پیش کردو! ایسے گھر والے لوگ' سالن کے حوالے سے محتاج نہیں ہوتے' جہاں سرکہ موجود ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن ماجہ نے اسے محمد بن زاذان کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سعد ﷝ نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ ﷝ کے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت سیّدہ عائشہ ﷝ کے پاس موجود تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ ﷝ نے عرض کی: کھجور ہے' روٹی ہے' اور سرکہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن' سرکہ ہے' اے اللہ! سرکے میں برکت دے! کیونکہ یہ مجھ سے پہلے کے انبیاء کا سالن ہے' اور ایسے گھر والے محتاج نہیں ہوتے' جس گھر میں سرکہ موجود ہو''۔

3223 - وَعَنْ اَبِىْ أسيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِه فَإِنَّهٗ من شَجَرَة مباركة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابواسید ﷛' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت کا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3224 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِه فَإِنَّهٗ طيب مبارك

رَوَاهُ الْحَاكِم شَاهدا

❀❀ حضرت ابوہریرہ ﷛ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

3223-الجامع للترمذي' أبواب الأطعمة' باب ما جاء في أكل الزيت' حديث: 1820سنن ابن ماجه' كتاب الأطعمة' باب الزيت' حديث: 3318السنن الكبرى للنسائي' كتاب الوليمة' الزيت' حديث: 6499المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة النور' حديث: 3439مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث أبي أسيد الساعدي' حديث: 15762المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : مقدام' من اسمه : مفضل' حديث: 9372المعجم الكبير للطبراني' باب الميم' ما أسند أبو أسيد' عطاء الشامي' حديث: 16349الشمائل المحمدية للترمذي' باب ما جاء في صفة إدام رسول الله صلى الله عليه' حديث: 154

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر لگاؤ کیونکہ یہ پاکیزہ اور مبارک ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے شاہد کے طور پر نقل کی ہے۔

3225 - وَعَنْ عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِه فَإِنَّهُ من شَجَرَة مباركة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث عبد الرَّزَّاق وَكَانَ عبد الرَّزَّاق يضطرب فِيْ رِوَايَةِ هٰذَا الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر لگاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف امام عبدالرزاق سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں' اور امام عبدالرزاق نے اس روایت کو روایت کرنے میں اضطراب کا اظہار کیا یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور یہ ویسی ہے جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

3226 - وَعَنْ صَفْوَان بن أُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انهسوا اللَّحْم نهسا فَإِنَّهُ أهنأ وأمرأ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفْظِه قَالَ رَآنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آخذ اللَّحْم عَن الْعظم بيَدي فَقَالَ يَا صَفْوَان قلت لَبَّيْكَ قَالَ قرب اللَّحْم من فِيك فَإِنَّهُ أهنأ وأمرأ

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن عبد الْكَرِيم بن أَبِيْ أُمَيَّة الْمعلم عَن عبد اللّٰه بن الْحَارِث عَنْهُ قَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ عبد الْكَرِيم

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْكَرِيم هٰذَا روى لَهُ الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا وَمُسْلِم مُتَابعَة وَقد روى من غير حَدِيْثه فروى أَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة عَن عُثْمَان بن أَبِيْ سُلَيْمَان عَنْهُ وَعُثْمَان لم يسمع من صَفْوَان وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گوشت کو (دانت کے ذریعے) نوچ کر کھاؤ کیونکہ اسی طرح یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ جلد ہضم ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں ہڈی سے ہاتھ کے ذریعے گوشت اتار رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

اے صفوان میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گوشت کو اپنے منہ کے قریب لے جاؤ (یا اپنے منہ کے ذریعے گوشت کو کاٹو) کیونکہ یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ جلدی ہضم ہوتا ہے''۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ روایت امام ترمذی نے عبدالکریم بن ابوامیہ معلم کے حوالے سے عبداللہ بن حارث کے حوالے سے ان صحابی سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالکریم سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نامی اس راوی کے حوالے سے امام بخاری نے تعلیق کے طور پر امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں اور انہوں نے اس کے علاوہ کوئی اور حدیث نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام حاکم نے اسے عبدالرحمن بن معاویہ کے حوالے سے عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی کے حوالے سے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ عثمان نامی راوی نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3227 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقطعوا اللَّحْم بالسكين فَاِنَّهُ صَنِيع الْاَعَاجِم وانهشوه نهشا فَاِنَّهُ أهنأ وأمرأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه عَنْ اَبِىْ معشر عَنْ هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَاَبُوْ معشر هٰذَا اسمه نجيح لم يتْرك وَلٰكِن هٰذَا الحَدِيْث مِمَّا أنكر عَلَيْهِ وَقد صَحَّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احتز من كتف شَاة فَأكل ثُمَّ صلى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(کھاتے ہوئے) گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے تم اسے دانت کے ساتھ کاٹو کیونکہ یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ زود ہضم ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے ابومعشر کے حوالے سے ہشام بن عمروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے ابومعشر کا نام نجیح ہے' سے متروک قرار نہیں دیا گیا تاہم اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے یہ بات مستند طور پر منقول ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹا تھا اور پھر اسے کھایا تھا اور پھر نماز ادا کی تھی''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6 - التَّرْغِيب فِي الِاجْتِمَاع على الطَّعَام

مل جل کر کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3228 - عَنْ وَحشِي بن حَرْب بن وَحشِي بن حَرْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُل وَلَا نشبع قَالَ تجتمعون على طَعَامكُمْ اَوْ تتفرقون قَالُوْا نتفرق قَالَ اجْتَمعُوْا على طَعَامكُمْ واذْكُرُوا اسْم اللّٰه تَعَالٰى يُبَارك لكم فِيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وروى ابن ماجه اَيْضًا عن عمر بن الخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تتفرقوا فَاِنَ الْبركَة مَعَ الْجَمَاعَة

وَفِيْه عَمْرو بن دِيْنَار قهرمان آل الزبير واهي الحَدِيْث

❀❀ وحشی بن حرب بن وحشی بن حرب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم لوگ مل جل کر کھاتے ہو یا الگ الگ کھاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم الگ الگ کھاتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مل جل کر کھاؤ تم اللہ کا نام لو اس سے کھانے میں تمہارے لئے برکت ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مل جل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے''۔

اس کی سند میں عمرو بن دینار نامی راوی ہے جو آل زبیر کا غشی ہے یہ واہی الحدیث ہے۔

3229 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَة وَطَعَام الثَّلَاثَة كَافِي الْاَرْبَعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3230 - وَعَنْ جَابِر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الثَّمَانِية

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث سَمُرَة دون قَوْله وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الثَّمَانِية وَزَاد فِيْ آخِره وَيَد اللّٰه على الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔

انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا دست رحمت' جماعت پر ہوتا ہے''۔

3231 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تتفرقوا فَإِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّمَانِيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مل جل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے' اور دو کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔ (طبرانی شریف کے اصل متن میں بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے' تاہم دیگر روایات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نسخہ نقل کرنے والا درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ گیا ہے اور مکمل روایت یوں ہوگی: دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوگا' اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوگا۔)

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3232 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أحب الطَّعَام إِلَى اللّٰه مَا كثرت عَلَيْهِ الْاَيْدِی

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِی كتاب الثَّوَاب كلهم من رِوَايَةِ عبد الْمجِيد بن اَبِی دَاوُد وَقد وثق وَلٰكِن فِی هٰذَا الحَدِيْثِ نَكَارَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ کھانا وہ ہے جس پر (کھانے والوں کے) ہاتھ زیادہ ہوں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عبدالحمید بن ابوداؤد کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' لیکن اس حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

التَّرْهِيب من الإمعان فِی الشِّبَع والتوسع فِی المآكل والمشارب شَرها وبطرا

باب: زیادہ سیر ہو کر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز کھانے پینے کے بارے میں دکھاوے اور فخر کے اظہار کے طور پر گنجائش اختیار کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

3233 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يَاْكُل فِی معی وَاحِد وَالْكَافِر فِی سَبْعَة أمعاء

3232- مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 1992' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 7456

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه وَغَيرهم

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَن رجلا كَانَ يَاكُل اكلا كثيرا فَاسلم فَكَانَ يَاكُل اكلا قَلِيلا فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن الْمُؤمن يَاكُل فِيْ معى وَاحِد وَاِن الْكَافِر يَاكُل فِيْ سَبْعَة امعاء وَفِي رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ اضاف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضيفا كَافِرًا فَامر لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فحلبت فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَشرب حلابها حَتّٰى شرب حلاب سبع شِيَاه ثُمَّ اِنَّهُ اصبح فَاسلم فَامر لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَلَمْ يستتمه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُؤمن ليشرب فِيْ معى وَاحِد وَالْكَافِر يشرب فِيْ سَبْعَة امعاء

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ بِنَحْوِ هٰذِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص بہت زیادہ کھاتا تھا اس نے اسلام قبول کرلیا تو وہ کم کھانے لگ گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص مہمان کے طور پر ٹھہرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے دوہا ہوا دودھ پی لیا پھر دوسری مرتبہ دودھ دوہ لیا گیا اس نے پھر اسے پی لیا اس کے لئے پھر دودھ دوہا گیا اس نے اسے بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح اس نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے حکم دیا اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ اسے مکمل طور پر ختم نہ کرسکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک اور امام ترمذی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3234 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَأ آدَمِيّ وعَاء شرا من بطن بِحَسب ابْن آدم أكيلات يقمن صلبه فَإِن كَانَ لَا مَحَالَة فثلث لطعامه وَثلث لشرابه وَثلث لنَفسِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَن ابْن مَاجَه قَالَ فَإِن غلبت الْآدَمِيّ نَفسه

فثلث للطعام الحدیث

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''آدمی کوئی بھی ایسا برتن نہیں بھرتا جو پیٹ سے زیادہ براہوآدمی کے لئے چند لقمے کافی ہوتے ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اور اگر بہت زیادہ بھی ہو تو (اسے اپنے پیٹ کا) ایک حصہ کھانے کے لئے ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لئے رکھنا چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے البتہ امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے تو ایک حصہ کھانے کے لئے ہونا چاہیے'' الحدیث۔

3235 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اکلت ثریدة من خبز وَلحم ثُمَّ اتیت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعلت اتجشا فَقَالَ يَا هٰذَا كف عَنَّا من جشائك فَاِن اكثر النَّاس شبعا فِي الدُّنْيَا اكثرهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واه جدا فِيْهِ فَهد بن عَوْف وَعمر بن مُوسَى لٰكِن رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ

وَزَادُوا فَمَا اكل اَبُو جُحَيْفَة ملْء بَطْنه حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا كَانَ اِذا تغدى لَا يتعشى وَاِذا تعشى لَا يتغدى

وَفِي رِوَايَة لِابْنِ اَبِي الدُّنْيَا قَالَ اَبُو جُحَيْفَة فَمَا مَلَات بَطْنِي مُنْذُ ثَلَاثِينَ سنة

❀❀ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے روٹی اور گوشت کا بنا ہوا ثرید کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ڈکار آنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے شخص ہم سے اپنے ڈکار روک کے رکھو! کیونکہ دنیا میں سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بلکہ یہ انتہائی واہی روایت ہے اس کی سند میں فہد بن عوف اور عمر بن موسیٰ نامی راوی ہیں البتہ امام بزار نے اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں ابن ابودنیا نے اس روایت کو نقل کیا ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''اس کے بعد حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہونے تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اگر وہ صبح کھانا کھا لیتے تھے تو شام کو نہیں کھاتے تھے اور اگر شام کو کھا لیتے تھے تو صبح نہیں کھاتے تھے''۔

ابن ابودنیا کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تیس سال سے اپنا پیٹ نہیں بھرا''۔

3236 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تجشا رجل عِند رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كف عَنَّا جشاء ك فَإِن أكثرهم شبعا فِي الدُّنْيَا اطولهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة يحيى الْبكاء عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ڈکار لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنا ڈکار ہم سے روک کے رکھو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ دیر بھوکے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یحییٰ بکاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3237 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أَهْلِ الشِّبَع فِي الدُّنْيَا هم أَهْلِ الْجُوْع غَدا فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا میں سیر ہونے والے لوگ کل آخرت میں بھوکے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3238 - وَرُوِيَ عَن عَطِيَّة بن عَامر الْجُهَنِيّ قَالَ سَمِعت سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وأكره على طَعَام يَأْكُلهُ فَقَالَ حسبي أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن أَكثر النَّاس شبعا فِي الدُّنْيَا أطولهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد فِي آخِره وَقَالَ يَا سلمَان الدُّنْيَا سجن الْمُؤمن وجنة الْكَافِر

❀❀ عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سنا میں نے اس کھانے پر ناپسندگی کا اظہار کیا' جو وہ کھا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''دنیا میں زیادہ سیر رہنے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ دیر بھوکے رہیں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

3239 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أول بلَاء حدث فِي هٰذِهِ الْأمة بعد نبيها الشِّبَع فَإِن الْقَوْم لما شبعت بطونهم سمنت أبدانهم فضعفت قُلُوبهم وجمحت شهواتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ كتاب الضُّعَفَاء وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْجُوْع

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: اس امت میں اس کے نبی (کے وصال) کے بعد جو سب سے پہلی آزمائش رونما ہوگی وہ سیر ہونا ہے' کیونکہ جب لوگوں کے پیٹ سیر ہوں گے' تو ان کے جسم موٹے تازے ہوجائیں گے' ان کے دل کمزور ہوجائیں گے اور شہوت زیادہ ہوجائے گی''

یہ روایت امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں نقل کی ہے۔

3240 - وَعَنْ جعدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ راى رجلا عَظِيْمِ الْبَطن فَقَالَ بِاُصْبُعِهٖ لَو كَانَ هٰذَا فِيْ غير هٰذَا لَكَانَ خيرا لَكَ

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جعدہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا پیٹ بڑا تھا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے فرمایا اگر اس (پیٹ) کی حالت اس (موٹاپے) کے علاوہ اور ہوتی تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

3241 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ليؤتين يَوْم الْقِيَامَة بالعظيم الطَّوِيل الأكول الشروب فَلَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا نُقِيم لَهُمْ يَوْم الْقِيَامَة وزنا الْكَهْف

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم بِاخْتِصَار قَالَ اِنَّهٗ لَيَاْتِي الرجل الْعَظِيْم السمين يَوْم الْقِيَامَة فَلَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة

❀❀ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: قیامت کے دن موٹے تازے لمبے خوب کھانے پینے والے شخص کو لایا جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا نہیں ہوگا' اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرسکتے ہو:

''تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن وزن قائم نہیں کریں گے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک موٹا تازہ شخص آئے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا''۔

3242 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْجُوْع فِيْ وُجُوْه اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوْا فَاِنَّهٗ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَان يغدى على اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمْ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں پر بھوک محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ صبح کے وقت تمہارے سامنے ثرید کا پیالہ آئے گا' اور شام کو بھی اس کی مانند آئے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہم اچھی حالت میں ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! آج تم اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت میں ہو"

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3243 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير ام اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي اللبَاس وَحسنه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ آج زیادہ بہتر ہو یا اس وقت ہو گے؟ جب تمہیں صبح کے وقت روٹی اور گوشت دیا جائے گا' اور شام کو ایک اور دیا جائے گا تم صبح کے وقت ایک حلہ پہنو گے اور شام کو ایک اور پہنو گے اور تم اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر (غلاف کو) لٹکایا جاتا ہے ہم نے عرض کی ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم اس وقت عبادت کے لئے فارغ ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں!) تم آج زیادہ بہتر حالت میں ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

3244 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ بجير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جوع يَوْمًا فَعمد اِلٰى حجر فَوَضعه على بَطْنه ثُمَّ قَالَ اَلا رب نفس طاعمة ناعمة فِي الدُّنْيَا جائعة عَارِية يَوْم الْقِيَامَة

اَلا رب مكرم لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مهين اَلا رب مهين لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مكرم رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابن بجیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ بھوک لاحق ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیا اور پھر فرمایا خبردار بعض نفس دنیا میں کھانے پینے والے اور نعمتیں حاصل کرنے والے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ بھوکے اور بے لباس ہوں گے خبردار بعض اوقات کوئی شخص (دنیا میں) اپنے نفس (یعنی اپنے آپ کی) عزت افزائی کر رہا ہوتا ہے' اور وہ اپنی بے عزتی کروا رہا ہوتا ہے' اور بعض اوقات کوئی (دنیا میں) اپنے آپ کی بے عزتی کروا رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ اپنی عزت افزائی کر رہا ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

3245 - وَعَنِ اللَّجلاج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَلَأت بَطْنِی طَعَاما مُنْذُ اسلمت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آکل حسبی واشرب حسبی یَعْنِیْ قوتی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَزَاد وَكَانَ قد عَاشَ مِائَة وَعِشْرِیْنَ سنة خمسین فِی الْجَاهِلِیَّة وَسبْعین فِی الْاِسْلَام

❀❀ حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ہے اس کے بعد میں نے کبھی اپنے پیٹ کو کھانے سے نہیں بھرا ہے میں اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق کھاتا ہوں اور بنیادی ضرورت کے مطابق پیتا ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان کی زندگی ایک سو بیس سال ہوئی تھی جس میں سے پچاس سال زمانہ جاہلیت میں گزرے تھے اور ستر سال زمانہ اسلام میں گزرے تھے''۔

3246 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت رَآنِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد أكلت فِی الْیَوْم مرَّتَیْنِ فَقَالَ یَا عَائِشَة أما تحبین اَن یکون لَكِ شغل اِلَّا جوفك الْاَكل فِی الْیَوْم مرَّتَیْنِ من الْاِسْرَاف وَاللّٰه لَا یحب المسرفین

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَفِیْهِ ابْن لَهِیعَة وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقَالَ یَا عَائِشَة اتَّخذت الدُّنْیَا بَطْنك اكثر من اكلَة كل یَوْم سرف وَاللّٰه لَا یحب المسرفین

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے دن میں دو مرتبہ کھانا کھالیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتی ہو کہ تمہاری مصروفیت صرف پیٹ بھرنا ہو؟ اور ایک دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے ایک سند میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ دنیا نے تمہارے پیٹ کو پکڑلیا ہے ایک دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ کھانا اسراف ہے اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

3247 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الْاِسْرَاف اَن تَاْكُل كل مَا اشتهیت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كتاب الْجُوْع وَالْبَیْهَقِیّ وَقد صحّح الْحَاكِم اِسْنَادهٗ لمتن غیر هٰذَا وَحسنه غَیره

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسراف میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جو کسی اور متن کے ساتھ منقول ہے' اور دیگر حضرات نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

3248 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخْشٰی عَلَیْکُمْ شھوات الغی فِیْ بطونکم وفروجکم ومضلات الھوی

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَبَعض أسانیدھم رِجَالہ ثِقَات

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم اپنے پیٹوں اور اپنی شرم گاہوں کے حوالے سے بھٹکا دینے والی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگو گے اور گمراہ کرنے والی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو گے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کی بعض اسانید کے راوی ثقہ ہیں۔

3249 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَقِیَنِیْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقد ابتعت لَحْمًا بدرھم فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا جَابر قلت قرم اَھلِیْ فابتعت لَھُمْ لَحْمًا بدرھم فَجعل عمر یردد قرم اَھلِیْ حَتّٰی تمنیت اَن الدِّرْھَم سقط منی وَلَمْ الق عمر

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں نے ایک درہم کے عوض میں گوشت خریدا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے جابر! میں نے عرض کی میرے اہل خانہ نے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا تھا تو میں نے ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خریدا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو دہرانا شروع کر دیا کہ میرے اہل خانہ نے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا ہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے یہ خواہش کی کہ کاش کہ وہ درہم مجھ سے گر گیا ہوتا اور میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ ہوئی ہوتی۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3250 - وروی مَالك عَنْ یحیی بن سعید اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أدْرك جَابر بن عبد اللّٰہ وَمَعَہُ حَامِل لحم فَقَالَ عمر اما یُرِیْدُ اَحَدُکُمْ اَن یطوی بَطْنہ لجارہ وَابْن عَمہ فَاَیْنَ تذْھب عَنْکُمْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃ اَذْھَبْتُمْ طَیِّبَاتکُمْ فِیْ حَیَاتکُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِھَا الْاَحقاف

قَالَ الْبَیْھَقِیّ وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰہ بن دِیْنَار مُرْسلا وموصولا

قَوْلہ قرم اَھلِیْ اَیْ اشتدت شھوتھم للحم

قَالَ الْحَلِيمِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذَا الْوَعِيد من اللّٰه تَعَالٰى وَإِن كَانَ لِلْكُفَّار الَّذِيْنَ يقدمُونَ على الطَّيِّبَات المحظورة وَلذٰلِكَ قَالَ فاليوم تُجْزونَ عَذَاب الْهون الأحقاف فَقَدْ يخْشَى مثله على المنهمكين فِي الطَّيِّبَات الْمُبَاحَة لِأَن من يعودها مَالَتْ نَفسه إِلَى الدُّنْيَا فَلَمْ يُؤمن أَن يرتبك فِي الشَّهَوَات والملاذ كلما أجَاب نَفسه إِلَى وَاحِد مِنْهَا دَعَتْهُ إِلَى غَيرهَا فيصير إِلَى أَن لَا يُمكنهُ عصيان نَفسه فِي هوى قطّ وينسد بَاب الْعِبَادَة دونه فَإِذَا آل بِهِ الْأَمر إِلَى هٰذَا لم يبعد أَن يُقَال أَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتكُمْ فِي حَيَاتكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بهَا فاليوم تُجْزونَ عَذَاب الْهون فَلَا يَنْبَغِي أَن تعود النَّفس رُبمَا تميل بِهِ إِلَى الشره ثُمَّ يصعب تداركها ولترض من أول الْأَمر على السداد فَإِن ذٰلِكَ أَهْون من أَن تدرب على الْفساد ثُمَّ يجْتَهد فِي إِعَادَتهَا إِلَى الصّلاح وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وروينا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنه اشْترى من اللَّحْم المهزول وَجعل عَلَيْهِ سمنا فَرفع عمر يَده وَقَالَ وَاللّٰه مَا اجْتمعَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قطّ إِلَّا أكل أَحدهمَا وَتصدق بِالْآخرِ فَقَالَ ابْن عمر اطْعم يَا أَمِير الْمُؤْمِنِينَ فَوَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعَان عِنْدِي أَبَدًا إِلَّا فعلت ذٰلِك

❀❀ امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے گوشت اٹھایا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا کوئی شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی یا چچازاد کے لئے لپیٹ دے تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل ہو (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگوں نے اپنی پاکیزہ چیزیں دنیا میں حاصل کر لی تھیں اور تم نے ان سے نفع حاصل کر لیا''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن دینار کے حوالے سے مرسل اور موصول (دونوں طریقے سے) منقول ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''قرم اہلی'' سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کی گوشت کی خواہش شدید تھی

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی یہ وعید اگرچہ ان کفار کے بارے میں ہے جو دنیاوی زندگی میں پاکیزہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں جو ممنوع ہوتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''آج تم لوگوں کو بے عزتی کا عذاب دیا جائے گا''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ پاکیزہ اور مباح چیزوں میں انہماک اختیار کرنے والے لوگوں کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا کیونکہ جو شخص ایسا کرے گا اس کا نفس دنیا کی طرف مائل ہو جائے گا' اور وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوگا کہ وہ نفسانی خوہشات کی پیروی پر چل پڑے اور آدمی جب بھی کوئی ایک نفسانی خواہش پوری کرے گا تو اس کا نفس اسے دوسری خواہش کی طرف لے جائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے یہ ممکن نہیں رہے گا کہ وہ اپنے نفس کی بات نہ مانے جو کسی بھی خواہش کے بارے میں ہو ایسا شخص اس سے پہلے ہی عبادت کا دروازہ بند کر دے گا' اور جب معاملہ اس چیز کی طرف چل پڑے گا تو یہ بھی دور نہیں ہوگا کہ اس سے یہ کہا جائے کہ تم نے اپنی پاکیزہ چیزیں دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں اور ان سے نفع حاصل کر لیا آج تمہیں بے عزتی کا عذاب دیا جائے گا اس لئے مناسب نہیں ہے کہ آدمی نفس کے پیچھے چلے کیونکہ بعض اوقات وہ برائی کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے

اور پھراس کا تدارک مشکل ہو جاتا ہے اس لئے آدمی کو شروع میں ہی اس پر بند باندھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہ اس سے زیادہ آسان ہے کہ آدمی خرابی کے نتیجے میں اسے روکنے کی کوشش کرے اور پھر دوبارہ اسے نیکوکاری کی طرف لے جانے کی کوشش کرے باقی اللہ بہتر جانتا ہے

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے گوشت خریدا اور اس پر گھی لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا اور بولے: اللہ کی قسم! یہ دونوں چیزیں کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اکٹھی نہیں ہوئیں اور اگر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو کھالیا اور دوسری کو صدقہ کردیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین آپ کھائیے اللہ کی قسم! یہ دونوں چیزیں کبھی اگر میرے ہاں بھی اکٹھی ہوئیں تو میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

3251 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا وَاشْرَبُوا وتصدقوا مَا لم يخالطه اِسْرَاف وَلَا مخيلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاته اِلٰى عمر ثِقَات يحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ کھاؤ پیو صدقہ کرو جب کہ اس میں کوئی اسراف یا تکبر شامل نہ ہوا ہو''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3252 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما بعث بِهٖ اِلَى الْيمن قَالَ لَهٗ اِيَّاكَ والتنعم فَاِن عباد اللّٰه لَيْسُوا بالمتنعمين

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: تم ان نعمتوں میں شامل ہونے سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے نعمتوں میں (مگن) نہیں رہتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

3253 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَشْرَار اُمتِي الَّذِيْنَ غذوا بالنعيم ونبتت عَلَيْهِ اجسامهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن انعم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جنہیں نعمتیں فراہم کی جائیں گی اور ان نعمتوں پر ہی ان کے جسم کی

نشوونما ہوگی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

3254 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سیکون رجال من امتِیْ یَاکُلُوْنَ الوان الطَّعَام وَیَشْرَبُوْنَ الوان الشَّرَاب وَیلبسُوْنَ الوان الثِّیَاب ویتشدقون فِی الْکَلَام فَاُولٰئِکَ شرار امتی

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میری امت میں ایسے افراد پیدا ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے رنگ برنگے مشروبات پئیں گے رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے اور بنا سنوار کر باتیں کریں گے یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3255 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ شرار أمتِی الَّذِیْنَ ولدُوا فِی النَّعِیْمِ وغذوا بِہٖ یَاکُلُوْنَ من الطَّعَام ألوانا ویتشدقون فِی الْکَلَام

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو نعمتوں میں پیدا ہوں گے یہ نعمتیں انہیں غذا میں ملیں گی وہ مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے اور بنا سنوار کر باتیں کریں گے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

3256 - وَعَنْ اَبِیّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنیا وَاِن قزحہ وملحہ فَانْظُر اِلٰی مَا یصیر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ بن اَحْمد فِیْ زوائدہ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ

وَزَادَ فِیْ بعض طرقہ ثُمَّ یَقُوْلُ الْحسن اَوْ مَا رَاَیْتھمْ یطبخونہ بالأفواہ وَالطّیب ثُمَّ یرمون کَمَا رَاَیْتُمْ

قَوْلہ قزحہ بتَشْدِید الزَّای اَی وضع فِیْہِ القزح وَھُوَ التابل وملحہ بتَخْفِیف اللَّام مَعْرُوْف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے کھانے کو دنیا کی مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوبصورت اور ذائقے دار ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں جید اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''حسن بصری نے کہا: کیا تم لوگوں نے اسے دیکھا نہیں ہے کہ جب وہ لوگ کھانا پکاتے ہیں تو وہ کتنا عمدہ اور کتنا پاکیزہ ہوتا ہے اور پھر جب اسے نکالتے ہیں تو اس کا جو حال ہے وہ تم دیکھتے ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''قزحه'' اس میں ز پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں قزح ڈال دی گئی اور اس سے مراد تابل ہے۔

''ملحه'' اس میں ل پر تخفیف ہے اور اس کا معنی معروف ہے۔

3257 - وَعَنِ الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحم وَاللَّبن قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَاِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِي الزّهْد ذكر عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا ضحاک تمہارا کھانا کیا ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی وہ جو آپ جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال اس چیز کے ذریعے بیان کی ہے جو ابن آدم سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف علی بن زید بن جدعان نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: زہد سے متعلق باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے طرز زندگی کا تذکرہ آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من اَن يدعى الْاِنْسَان اِلَى الطَّعَام فيمْتَنع من غير عذر وَالْاَمر بِاِجَابَة الدَّاعِي وَمَا جَاءَ فِيْ طَعَام المتباريين

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ اگر کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کسی عذر کے بغیر انکار کردے دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونا اور ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کے اظہار کے طور پر کھانا کھلانے والوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3258 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يَقُوْلُ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِيمَة يدعى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاء وتترك الْمَسَاكِين وَمَنْ لم يَاْتِ الدعْوَة فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مَوْقُوْفًا على اَبِي هُرَيْرَة

وَرَوَاهُ مُسْلِم اَيْضًا مَرْفُوْعًا اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِيمَة يمْنَعهَا من يَاْتِيهَا

ویدعی اِلَیْھَا من یاباھا وَمَنْ لم یجب الدعْوَۃ فَقَدْ عصی اللّٰہ وَرَسُوله

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہوتا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو شخص دعوت میں نہیں جاتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام مسلم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں اس شخص کو منع کر دیا جاتا ہے جو اس میں آتا ہے' اور اس شخص کو اس کی دعوت دی جاتی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے''۔

3259 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من دعِی فَلَمْ یجب فَقَدْ عصی اللّٰہ وَرَسُوله وَمَنْ دخل علی غیر دَعْوَۃ دخل سَارِقا وَخرج مغیرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یُضعفهُ عَن درست بن زِیَاد وَالْجُمْھُور علی تَضْعِیفه ووھاہ اَبُوْ زرْعَة عَنْ اُبان بن طَارق وَھُوَ مَجْھُوْل قَالَه اَبُوْ زرْعَة وَغَیْرِہٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو وہ شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص کسی دعوت کے بغیر کہیں چلا جائے تو وہ چور ہونے کے طور پر اندر جاتا ہے' اور غارت گر ہونے کے طور پر باہر آتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا انہوں نے اسے درست بن زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے جمہور راویوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوزرعہ نے اسے واہی قرار دیا ہے یہ ابان بن طارق کے حوالے سے منقول ہے' اور وہ ایک مجہول راوی ہے یہ بات امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

3260 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا دعِی اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیمَة فلیأتھا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3258-صحيح مسلم' كتاب النكاح' باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة' حديث: 2664مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' باب ذكر الدليل على إيجاب إجابة الداعي إلى طعام الوليمة' حديث: 3408صحيح ابن حبان' كتاب الأطعمة' باب الضيافة' ذكر البيان بأن الأمر بإجابة الدعوة إذا دعي المرء إليها أمر' حديث: 5380موطأ مالك' كتاب النكاح' باب ما جاء في الوليمة' حديث: 1139سنن الدارمي' ومن كتاب الأطعمة' باب في الوليمة' حديث: 2042سنن أبي داود' كتاب الأطعمة' باب ما جاء في إجابة الدعوة' حديث: 3269سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب إجابة الداعي' حديث: 1909جامع معمر بن راشد' باب الوليمة' حديث: 260السنن الكبرى للنسائي' كتاب الوليمة' التشديد في ترك الإجابة' حديث: 6415مسند الطيالسي' أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة' من رواية سعيد بن المسيب' حديث: 2410مسند الحميدي' باب جامع عن أبي هريرة' حديث: 1118

"جب کسی شخص کو ولیمے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو اسے اس میں شریک ہونا چاہیے"
یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3261 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فليجب عرسا كَانَ اَوْ نَحْوِهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم اِذا دعيتم اِلٰى كرَاع فاجيبوه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب کوئی شخص اپنے بھائی کو دعوت دے تو اسے دعوت قبول کرنی چاہیے خواہ وہ شادی کی ہو یا اس کے علاوہ ہو"
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"اگر تمہیں ایک پائے کی دعوت دی جائے تو تم اسے بھی قبول کرو"۔

3262 - وَعَنْ جَابِر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِي اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَام فليجب فَاِنْ شَاءَ طعم وَاِنْ شَاءَ ترك

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے اگر چاہے' تو کھانا کھالے اگر چاہے' تو نہ کھائے"
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اس نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3264 - وروى اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ وَغَيْرِهِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتّ خِصَال وَاجِبَة لِلْمُسْلِمِ على الْمُسلم من ترك شَيْئا مِنْهُنَّ فَقَدْ ترك حَقًّا وَاجِبا يجِيبه اِذا دَعَاهُ وَاِذَا لقيه اَن يسلم عَلَيْهِ وَاِذَا عطس اَن يشمته وَاِذَا مرض اَن يعودهُ وَاِذَا استنصحه اَن ينصح لَهُ

ابوشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''چھ چیزیں ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان پر لازم ہیں جو شخص ان میں سے کسی کو ترک کرتا ہے وہ ایک لازم حق کو ترک کرتا ہے جب دوسرا شخص اسے بلائے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، جب وہ اسے ملے تو سلام کرے، جب وہ چھینکے تو اسے چھینک کا جواب دے جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ خیر خواہی چاہتا ہو تو اس کی خیر خواہی کرے''۔

3264/1 - وَعَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنْ طَعَامِ المتبارين اَنْ يُؤْكَل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَقَالَ اكثر من رَوَاهُ عَن جرير لا يذكر فِيْهِ وَابْنِ عَبَّاسٍ يُرِيْدُ اَن اكثر الروَاة اَرْسلُوْهُ قَالَ الْحَافِظِ الصَّحِيْح انه عَن عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل

المتباريان هما المتماريان المتباهيان

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کے مقابلے میں کھانے کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ جریر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے والے زیادہ تر راویوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ زیادہ تر راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

لفظ المتماریان اس سے مراد ایک دوسرے کو دکھاوا کرنے والے اور ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرنے والے افراد ہیں۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ لعق الْاَصَابِع قبل مسحها لِاحراز الْبركَة

باب: برکت حاصل کرنے کے لئے انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3265 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بلعق الْاَصَابِع والصحفة وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَى طَعَامكُمُ الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3266 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقعت لقمة اَحَدُكُمْ فليأخذها فليمط مَا كَانَ بهَا من اَذَى وليأكلها وَلَا يَدعهَا للشَّيْطَان وَلَا يمسح يَده بالمنديل حَتّٰى يلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا يدْرِي فِيْ اَي طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اسے اس کو اٹھا کر اس پر جو گندگی لگی ہوئی ہو اسے صاف کر کے اسے کھالینا چاہیے اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے اور اپنے ہاتھ رومال کے ذریعے اس وقت تک نہیں پونچھنے چاہیے جب تک وہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3267 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ليحضر اَحَدكُم عِنْد كل شَيْءٍ من شَأْنه حَتّٰى يحضرهُ عِنْد طَعَامه فَاِذَا سَقَطت لقْمَة اَحَدكُمْ فليأخذها فليمط مَا كَانَ بهَا من اَذَى ثُمَّ ليأكلها وَلَا يَدعهَا للشَّيْطَان فَاِذَا فرغ فليلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا يدْرِي فِيْ اَي طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ فَاِن الشَّيْطَان يرصد النَّاس اَوْ الْاِنْسَان على كل شَيْءٍ حَتّٰى عِنْد مطعمه اَوْ طَعَامه وَلَا يرفع الصحفة حَتّٰى يلعقها اَوْ يلعقها فَاِن آخر الطَّعَام الْبركَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شیطان آدمی کے ہر کام میں موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کے کھانے کے وقت بھی موجود ہوتا ہے جب آدمی کا لقمہ گر جائے تو اسے لے کر اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے پھر اسے کھالینا چاہیے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے اور جب وہ (شخص کھانا کھا کر) فارغ ہو تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک شیطان لوگوں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انسان کی گھات میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے کھانے کے وقت بھی ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے کھانے میں ہوتا ہے برتن کو اس وقت تک نہیں اٹھانا چاہیے جب تک اسے چاٹ نہ لیا جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) اور کھانے کا آخری حصہ برکت والا ہوتا ہے''۔

3268 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكل اَحَدكُمْ فليلعق

اَصَابِعه فَاِنَّهٗ لَا یدرِیْ فِیْ اَیتھن الْبرکة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کھانا کھالے تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3269 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اکل اَحَدُکُمْ طَعَاما فَلَا یمسح اَصَابِعه حَتّٰی یلعقها اَوْ یلعقها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں اس وقت تک نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہیں لیتا' یا جب تک انہیں چٹوا نہیں لیتا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِیْب فِیْ حمد اللّٰه تَعَالٰی بعد الْاَکل

باب: کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3270 - عَنْ معَاذ بن اَنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَکل طَعَاما ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ هٰذَا الطَّعَام ورزقنیه من غیر حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَهَ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ کلهم من طَرِیْق عبد الرَّحِیم اَبِیْ مَرْحُوم عَنْ سهل بن معَاذ وَیَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِمَا

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ دعا پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے' اور میری ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے عبدالرحیم ابومرحوم کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کیا ہے ان دونوں

راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3271 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليرضى عَن العَبْد اَن يَاْكُل الْاَكلَة فيحمده عَلَيْهَا وَيشْرب الشربة فيحمده عَلَيْهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

الْاَكلَة بِفَتْح الْهمزَة الْمرة الْوَاحِدَة من الْاَكل وَقيل بضَم الْهمزَة وَهِي اللُّقْمَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہوجاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے' تو اور جو مشروب پیتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے''۔ یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے

لفظ الْاَكلَة میں ''ا'' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ کھانا ہے' اور ایک قول کے مطابق ''ا'' پر پیش ہے' اس سے مراد لقمہ ہے۔

3272 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج اَبُوْ بَكْرٍ بالهاجرة اِلَى الْمَسْجد فَسمع عمر فَقَالَ يَا اَبَا بكر مَا اخرجك هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ مَا اخرجني اِلَّا مَا اجد من حاق الْجُوْع قَالَ وَاَنا وَاللّٰه مَا اخرجني غَيره فَبَيْنَمَا هما كَذٰلِكَ اِذْ خرج عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اخرجكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا وَاللّٰه مَا اخرجنَا اِلَّا مَا نجده فِيْ بطوننا من حاق الْجُوْع قَالَ وَاَنا وَالَّذِيْ نفسِيْ بِيَدِهٖ مَا اخرجني غَيره فقوما فَانْطَلقُوْا حَتّٰى اَتَوا بَاب اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يدّخر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما كَانَ اَوْ لَبَنًا فَاَبْطَاَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَاْتِ لحينه فأطعمه لاَهله وَانْطَلق اِلٰى نخله يعْمل فِيْهِ فَلَمَّا انْتَهوا اِلَى الْبَاب خرجت امْرَاَته فَقَالَت مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَه

قَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَسَمعهُ وَهُوَ يعْمل فِيْ نخل لَهُ فجَاء يشْتَد فَقَالَ مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بالحين الَّذِيْ كنت تَجِيْء فِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدقت قَالَ فَانْطَلق فَقطع عذقا من النّخل فِيْهِ من كل من التَّمْر وَالرّطب والبسر فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اردْت اِلٰى هٰذَا اَلا جنيت لنا من تمره قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْت اَن تَاْكُل من تمره ورطبه وبسره ولأذبحن لَك مَعَ هٰذَا قَالَ اِن ذبحت فَلَا تذبحن ذَات در فَاَخذ عنَاقًا اَوْ جديا فذبحه وَقَالَ لامْرَاَته اخبزي واعجني لنا وَاَنت اَعْلَمُ بالخبز فَاَخذ نصف الجدي فطبخه وشوى نصفه فَلَمَّا اَدْرك الطَّعَام وَوضع بَيْن يَدي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اَخذ من الجدي فَجعله فِيْ رغيف وَقَالَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ ابلغ بِهٰذَا فَاطِمَة فَاِنَّهَا لم تصب مثل هٰذَا مُنْذُ اَيَّام فَذهب اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى فَاطِمَة فَلَمَّا اَكلُوْا وشبعوا قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبز وَلحم وتمر وَبسر وَرطب ودمعت عَيناهُ وَالَّذِيْ نفسِيْ بِيَدِهٖ اِن هٰذَا هُوَ النَّعِيم الَّذِيْ تسْاَلُوْن عَنهُ يَوْم الْقِيَامَة فَكبر ذٰلِكَ على اَصْحَابه فَقَالَ بل اِذا اَصَبْتُمْ مثل هٰذَا فضربتم بِاَيْدِيكُمْ فَقولُوْا بِسم اللّٰه فَاِذَا

شبعتم فقولوا الحَمْدُ للهِ الَّذِیْ اشبعنا وانعم علینا فافضل فَاِن ھٰذَا کفاف بِھٰذَا فَلَمَّا نَھَضَ قَالَ لِاَبِیْ اَیُّوْبَ ائتنا غَدا وَکَانَ لَا یَاْتِیْ اَحَد اِلَیْہِ مَعْرُوْفًا اِلَّا اَحَبَّ اَن یجازیہ قَالَ وَاِن اَبَا اَیُّوْبَ لم یسمع ذٰلِكَ فَقَالَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِن النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرك اَن تَاتیہ غَدا فَاَتَاہُ من الغَد فَاَعْطَاہُ ولیدتہ فَقَالَ یَا اَبَا اَیُّوْبَ استوص بھَا خیرا فَاِنَّا لم نر اِلَّا خیرا مَا دَامَت عندنَا فَلَمَّا جَاءَ بھَا اَبُوْ اَیُّوْبَ من عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا أجد لوَصِیَّة رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خیرا لَہٗ من اَن اعتقھَا فَاَعْتَقَھَا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ عبد اللّٰہ بن کیسَان عَن عِکْرِمَۃ عَنِ ابْنِ عَبَّاس حاق الْجُوْع بحاء مُھْملَۃ وقاف مُشَدَّدَۃ ھُوَ شدتہ وکلبہ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھے کے وقت نکل کر مسجد کی طرف آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو بولے آپ اس وقت کیوں باہر آئے ہیں انہوں نے جواب دیا میں اس وجہ سے باہر آیا ہوں کیونکہ مجھے شدید بھوک لاحق ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں ابھی یہ دونوں حضرات وہاں موجود تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو ان دونوں نے عرض کی اللہ کی قسم! ہم اس وقت صرف اس لئے باہر آئے ہیں کہ ہمیں پیٹ میں اس وقت شدید بھوک محسوس ہو رہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں بھی اس وقت صرف اسی وجہ سے نکلا ہوں تم دونوں اٹھو پھر یہ حضرات روانہ ہوئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر آ گئے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی نہ کوئی چیز سنبھال کے رکھتے تھے خواہ وہ کھانا ہو یا دودھ ہو' تو اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے ہاں تشریف لے جانے میں تاخیر ہوگئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخصوص وقت پر تشریف نہیں لائے تو انہوں نے وہ کھانا اپنے اہل خانہ کو کھلا دیا اور خود اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کاج کرنے کے لئے چلے گئے جب یہ حضرات' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچے تو ان کی اہلیہ باہر آئیں اور بولیں اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا ابوایوب کہاں ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہے تھے انہوں نے آواز سن لی تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو خوش آمدید ہے اے اللہ کے نبی! آپ اس وقت تو تشریف نہیں لاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے کھجوروں کا ایک خوشہ اتارا' جس میں ہر قسم کی کھجوریں تھیں تر بھی تھیں اور خشک بھی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا یہ مقصد نہیں ہے تم ہمارے لئے کھجوریں چن کے دو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس میں سے کھجوریں کھائیں تر کھائیں خشک کھائیں اس کے ہمراہ میں آپ کے لئے جانور بھی ذبح کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے جانور ذبح کرنا ہے' تو تم کسی دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کے بچے کو لے کر اسے ذبح کیا اور اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم روٹی پکانے کی تیاری کرو اور آٹا گوندھ لو تمہیں روٹی پکانی اچھی

آتی ہے پھر انہوں نے اس جانور کا نصف پکایا اور نصف حصہ بھون لیا جب کھانے کا وقت ہوا تو انہوں نے وہ کھانا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے آگے رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا گوشت لے کر اسے روٹی کے ساتھ رکھا اور فرمایا: اے ابوایوب تم اسے فاطمہ تک پہنچا دو کیونکہ اس نے بھی ہماری طرح چند دنوں سے کچھ نہیں کھایا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے آئے جب ان حضرات نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: روٹی بھی گوشت بھی کھجوریں بھی تازہ اور خشک کھجوریں بھی ملی ہیں پھر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا یہ بات آپ ﷺ کے ساتھیوں کو گراں گزری نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں نصیب ہوں اور تم اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھانے لگو تو بسم اللہ پڑھو اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یہ پڑھو:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں سیر کروایا ہے اور ہمیں نعمتیں عطا کی ہیں اور خوب عطا کی ہیں''

تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا جب نبی اکرم ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کل ہماری طرف آنا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی اچھائی کی جاتی تھی تو آپ ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ اس کا بدلہ دیں راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں سنی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ کل تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا اگلے دن حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی کنیز انہیں دی اور ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو کیونکہ جب تک یہ ہمارے ہاں رہی ہے ہم نے اس میں بھلائی ہی پائی ہے جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے ہاں سے آئے تو انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی تلقین کے مطابق اس سے زیادہ بہتر صورت اور کوئی نہیں پائی کہ میں اسے آزاد کر دوں تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو آزاد کر دیا''

یہ روایت امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عبداللہ بن کیسان کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

لفظ حاق الجوع میں 'ح' ہے اور ق پر شد ہے اس سے مراد بھوک کی شدت ہے۔

3273 - وَرُوِیَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِیْ سُلَیْمَانَ قَالَ تعشیت مَعَ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الا احدثك مَا حَدثنِیْ بِهِ اَبُوْ عبد الله بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اکل فشبع وَشرب فروی فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ واشبعنی وسقانی وارواني خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته امه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث کَثِیْرَة مَشْهُوْرَة من قَول النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیست من شَرط

كتابنا لم نذكرها

حماد بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ابو بردہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا تو انہوں نے بتایا کہ کیا میں تمہیں وہ روایت بیان نہ کروں جو مجھے ابوعبداللہ بن ابوقیس نے بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانا کھا کر سیر ہو جائے اور پی کر سیراب ہو جائے اور پھر یہ پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے کھلایا ہے اور مجھے سیر کیا ہے اور مجھے پلایا اور مجھے سیراب کر دیا''

تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب میں بہت سی مشہور روایات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے فرامین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن وہ ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہیں اس لئے ہم انہیں ذکر نہیں کریں گے۔

التَّرْغِيب فِيْ غسل الْيَد قبل الطَّعَام

اِن صَحَّ الْخَبَر وَبعده والترهيب اَن ينَام وَفِيْ يَده ريح الطَّعَام لَا يغسلهَا

باب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے بارے میں ترغیبی روایات

بشرطیکہ اس بارے روایات مستند ہوں (پھر اس کے بعد ہاتھ دھونا)

اور اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب آدمی سوئے تو اس کے ہاتھ میں کھانے کی بو ہو اس نے ہاتھوں کو دھویا نہ ہو۔

3274 - عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأت فِي التَّوْرَاة اِن بركَة الطَّعَام الْوضُوء بعده فَذكرت ذٰلِكَ لِلنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وأخبرته بِمَا قَرَأت فِي التَّوْرَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بركَة الطَّعَام الْوضُوء قبله وَالْوضُوء بعده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْث اِلَّا من حَدِيْث قيس بن الرّبيع وَقيس يضعف فِي الحَدِيْث انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قيس بن الرّبيع صَدُوق وَفِيْه كَلَام لسوء حفظه لَا يخرج الْاِسْنَاد عَن حد الْحسن وَقد كَانَ سُفْيَان يكره الْوضُوء قبل الطَّعَام

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَكَذٰلِكَ مَالك بن انس كرهه وَكَذٰلِكَ صاحبنا الشَّافِعِي اسْتحبَّ تَركه وَاحْتج بِالْحَدِيْثِ يَعْنِيْ حَدِيْث ابْن عَبَّاس قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتى الْخَلَاء ثُمَّ اِنَّهُ رَجَعَ فَاتى بِالطَّعَامِ فَقِيْلَ اَلا تتوضأ قَالَ لم اصل فأتوضأ

رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بنحوه اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَقَالَ اِنَّمَا أمرت بِالْوضُوءِ اِذا قُمْت اِلَى الصَّلَاة

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس کے

بعد وضو کیا جائے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا جو میں نے تورات میں پڑھا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی وضو کیا جائے اور اس کے بعد بھی وضو کیا جائے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث قیس بن ربیع کے حوالے سے منقول ہے اور قیس نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: قیس بن ربیع صدوق ہے اس کے حافظے کی خرابی وجہ سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور یہ چیز سند کو حسن کی حد سے خارج نہیں کرتی ہے

سفیان کھانے سے پہلے وضو کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: امام مالک بن انس نے بھی اس کو اسی طرح مکروہ قرار دیا ہے اسی طرح امام شافعی نے اسے ترک کرنے کو مستحب قرار دیا ہے اور انہوں نے حدیث سے استدلال کیا ہے یعنی وہ حدیث جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز نہیں پڑھنے لگا جو وضو کروں''۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور ترمذی نے اس کی مانند نقل کی ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے لگوں''۔

3275 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن يكثر اللّٰه خير بَيته فَلْيَتَوَضَّا اِذا حضر غذاؤه وَاِذَا رفع

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْمرَاد بِالْوضُوءِ غسل الْيَدَيْنِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی کی کثرت کر دے تو اسے اس وقت وضو کرنا چاہیے جب کھانا پیش ہو اور جب وہ اٹھا لیا جائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔

3276 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نَام وَفِي يَده غمر وَلَم يغسلهُ فَاَصَابَهُ شَیْءٌ فَلَا يلومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا عَن فَاطِمَة

3276-سنن أبي داود' كتاب الأطعمة' باب في غسل اليد من الطعام' حديث: 3372 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' في الرجل يبيت وفي يده غمر' حديث: 25681 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7402

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَحْوِهٖ

الغمر بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَالْمِيم بعدهمَا رَاء هُوَ ريح اللَّحْم وزهومته

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں (کھانے کی کسی چیز کی) بو موجود ہو جسے اس نے نہ دھویا ہو اور پھر کوئی چیز اسے کاٹ لے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''الغمر'' میں غ پر زبر ہے اس کے بعد م ہے اس کے بعد ر ہے اس سے مراد گوشت کی بو ہے۔

3277 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الشَّيْطَان حساس لحاس فَاحْذَرُوهُ على أَنفسكُم من بَات وَفِي يَده ريح غمر فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يلومن إِلَّا نَفسه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْمدنِي عَن ابْن أبي ذِئْب عَن المَقْبُرِي عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث غَرِيب من هٰذَا الْوَجْه وَقد رُوِيَ من حَدِيث سُهَيْل بن أبي صَالح عَن أَبِيه عَن أبي هُرَيْرَة انْتهى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ يَعْقُوب بن الْوَلِيد الْأَزْدِيّ هٰذَا كَذَّاب واتهم لَا يحْتَج بِهِ لٰكِن رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَالْبَغوِيّ وَغَيرهمَا من حَدِيث زُهَيْر بن مُعَاوِيَة عَن سُهَيْل بن أبي صَالح عَن أبي هُرَيْرَة كَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ الْبَغَوِيّ فِي شرح السّنة حَدِيث حسن

وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحمَه اللّٰهُ فَإِن سُهَيْل بن أبي صَالح وَإِن كَانَ تكلم فِيهِ فقد روى لَهُ مُسلم فِي الصَّحِيح احتجاجا واستشهادا وروى لَهُ البُخَارِيّ مَقْرُونا وَقَالَ السّلمِيّ سَأَلت الدَّارَقُطْنِيّ لم ترك البُخَارِيّ سهيلا فِي الصَّحِيح فَقَالَ لَا أعرف لَهُ فِيهِ عذرا وَبِالْجُمْلَةِ فَالْكَلَام فِيهِ طَوِيل وَقد روى عَنهُ شُعْبَة وَمَالك وَوَثَّقَهُ الْجُمْهُور وَهُوَ حَدِيث حسن وَاللّٰهُ أعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان بہت زیادہ محسوس کرنے والا اور بہت زیادہ چاٹنے والا ہے تو تم اپنے آپ کو اس سے بچاؤ جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو ہو اور پھر کوئی چیز اسے نقصان پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے یعقوب بن ولید مدنی کے حوالے سے ابن ابوذئب کے حوالے سے مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس سند کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے یہ روایت سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یعقوب بن ولید ازدی نامی راوی کذاب ہے' اس پر تہمت لگائی گئی ہے' اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا تاہم یہ روایت امام بیہقی امام بغوی اور دیگر حضرات نے زبیر بن معاویہ کے حوالے سے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جیسا کہ امام ترمذی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے امام بغوی نے شرح السنہ میں یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث حسن ہے' اور یہ حدیث ویسی ہی ہے جیسی انہوں نے بیان کی ہے' کیونکہ سہیل بن ابوصالح نامی راوی کے بارے میں اگرچہ کلام کیا گیا ہے' لیکن امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اس سے استدلال بھی کیا ہے' اور استشہاد بھی کیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے مقرون روایات نقل کی ہے سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا امام بخاری نے سہیل کو کیوں ترک کردیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں امام بخاری کی وجہ کا علم نہیں ہے مختصر یہ کہ اس بارے میں طویل کلام کیا جا سکتا ہے شعبہ اور امام مالک نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں جمہور نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور یہ حدیث حسن ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3278 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِيْ يَده ريح غمر فَاَصَابَهُ شَيْءٍ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ باسانيد رجال اَحدهَا رجال الصَّحِيح اِلَّا الزبير بن بكار وَقد تفرد بِهِ كَمَا قَالَ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يضر تفرده فَاِنَّهُ ثِقَة اِمَام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کو بو ہو اور پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف زبیر بن بکار نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے جو اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جیسا کہ امام طبرانی نے یہ بات بیان کی ہے تاہم اس کا منفرد ہونا نقصان نہیں پہنچاتا کیونکہ وہ ثقہ اور امام ہے۔

3279 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِيْ يَده ريح غمر فَاَصَابَهُ وضح فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا بعدهمَا حاء مُهْملَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو ہو اور پھر اسے کوئی چیز تکلیف پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الوضح'' اس میں و پر اور ض پر دونوں پر زبر ہے' اس کے بعد ح ہے یہاں مراد برص ہے۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَيْرِهٖ

کتاب: قضا اور دیگر امور کے بارے میں روایات

التَّرْهِيب من تولي السلطنة وَالْقَضَاء والإمارة سِيمَا لمن لَا يَثِق بِنَفسِهِ وترهيب من وثق بِنَفسِهِ اَن يسْاَل شَيْئًا من ذٰلِك

جو شخص حکومت یا قاضی ہونے یا امیر ہونے کے منصب پر فائز ہو جائے

خاص طور پر ایسا شخص، جس کو اپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہو اس کے بارے میں ترہیبی روایات
اور اس شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جسے اپنی ذات پر اعتماد ہو لیکن وہ اس منصب کا طلبگار ہو

3280 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكُم رَاع ومسؤول عَن رَعيته الإِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس کی نگرانی کے بارے میں' اس سے حساب لیا جائے گا حاکم نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا دریافت کیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3281 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے حساب لے گا اس چیز کے بارے میں جس کا وہ نگران بنا تھا' کہ کیا اس نے اس کی حفاظت کی تھی یا اسے ضائع کر دیا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3282 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولى الْقَضَاء اَوْ جعل قَاضِيا بَيْنَ النَّاس فَقَدْ ذبح بِغَيْر سكين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَمعنى قَوْله ذبح بِغَيْر سكين اَن الذّبْح بالسكين يحصل بِهِ إراحة الذَّبِيحَة بتعجيل إزهاق روحها فَإِذا ذبحت بِغَيْر سكين كَانَ فِيْهِ تَعْذِيب لَهَا

وَقيل إِن الذّبْح لما كَانَ فِيْ ظَاهر الْعرف وغالب الْعَادة بالسكين عدل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ظَاهر الْعرف وَالْعَادَة إِلَى غير ذَلِك ليعلم اَن مُرَاده صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا القَوْل مَا يخَاف عَلَيْهِ من هَلَاك دينه دون هَلَاك بدنه ذكره الْخطابِيّ وَيحْتَمل غير ذَلِك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قاضی کے منصب کا نگران بنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا جائے تو اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا اس سے مراد یہ ہے کہ چھری کے ساتھ ذبح کرنے کی صورت میں ذبیحہ کو آرام پہنچانے کا پہلو حاصل ہوتا ہے' کیونکہ اس طرح اس کی روح جلدی نکل جاتی ہے' لیکن جب اسے چھری کے بغیر ذبح کیا جائے تو اس صورت میں اسے تکلیف لاحق ہوتی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ کیونکہ ظاہر عرف اور عام رواج میں ذبح چھری کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر عادت اور عام عرف سے عدول کر کے اس سے برعکس صورت کی طرف گئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد پتہ چل جائے کہ آپ کو اس حوالے سے یہ اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کا دین ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اس کا جسم ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا یہ بات علامہ خطابی نے ذکر کی ہے' اور اس کے علاوہ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے۔

3283 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاة ثَلَاثَة وَاحِد فِي الْجَنَّة وَاثْنَانِ فِي النَّار فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّة فَرجل عرف الْحق فَقضى بِهٖ وَرجل عرف الْحق فجار فِي الحكم فَهُوَ فِي النَّار وَرجل قضى للنَّاس على جهل فَهُوَ فِي النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک جنت میں جائے گا' اور دو جہنم میں جائیں گے جہاں تک جنت والے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے جو حق کو پہچانتا ہے' اور اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہے' اور ایک وہ شخص ہے جو حق کو پہچانتا ہے' اور فیصلہ دیتے ہوئے زیادتی کرتا ہے' یہ جہنم میں جائے گا' اور ایک وہ شخص ہے جو جاہل ہونے کے باوجود لوگوں کو فیصلے کر کے دیتا ہے' تو وہ بھی جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3284 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب اَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَكُنْ قَاضِيا قَالَ اَوْ تعفيني يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاس

قَالَ تعفيني يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عزمت عَلَيْك إِلَّا ذهبت فقضيت قَالَ لَا تعجل سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من عاذ بِاللّٰهِ فَقَدْ عاذ بمعاذ قَالَ نعم قَالَ فَاِنِّيْ أعوذ بِاللّٰهِ اَن أكون قَاضِيا قَالَ وَمَا يمنعك وَقد كَانَ اَبوك يقْضِي قَالَ لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْجَهْلِ كَانَ من اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بالجور كَانَ من اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بِحَق اَوْ بِعدْل سَاَلَ التفلت كفافا فَمَا اَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار عَنْهُمَا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْعَدْلِ فبالحرى اَن ينفلت مِنْهُ كفافا فَمَا اَرْجُو بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَمْ يذكر الْآخرين وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ عِنْدِي بِمُتَّصِل وَهُوَ كَمَا قَالَ فَاِن عبد اللّٰه بن موهب لم يسمع من عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم جاؤ اور قاضی بن جاؤ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ مجھے معاف نہیں رکھیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے دو انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ مجھے معاف نہیں رکھیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم جاؤ اور فیصلے دو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ جلدی نہ کیجئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی پناہ لیتا ہے وہ ایک زبردست ذات کی پناہ لیتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے' تو حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاضی بن جاؤں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کیوں نہیں کر رہے' جبکہ تمہارے والد قاضی کے طور پر فیصلے دیتے رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی ہو اور لاعلم ہونے کے باوجود فیصلہ دے وہ جہنمی ہوگا' اور جو شخص قاضی ہو اور ظلم کے مطابق فیصلہ دے وہ جہنمی ہوگا جو شخص قاضی ہو اور حق کے مطابق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عدل کے مطابق فیصلہ دے تو وہ یہ درخواست کرے گا کہ اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے''۔

تو پھر اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھ سکتا ہوں۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ ان دونوں حضرات کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی ہو اور عدل کے مطابق فیصلہ دے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ وہ اس حوالے سے برابری کی بنیاد پر چھوٹ جائے' تو مجھے پھر اس کے بعد کس چیز کی امید ہو سکتی ہے انہوں نے باقی دو صورتوں کا ذکر نہیں کیا اور یہ بات بیان کی یہ حدیث حسن ہے' اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے' اور ایسا ہی ہے جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن موفق نامی راوی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

3285 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليَاتِيَن على الْقَاضِي الْعدْل يَوْم الْقِيَامَة سَاعَة يتَمَنَّى انه لم يقْض بَين اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَة قطّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدعى الْقَاضِي الْعدْل يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى من شدَّة الْحساب مَا يتَمَنَّى انه لم يقْض بَين اثْنَيْنِ فِيْ عمره قطّ

قَالَ الْحَافِظ كَذَا فِيْ اصل من الْمسند وَالصَّحِيْح تَمْرَة وعمره وهما متقاربان وَلَعَلَّ احدهمَا تَصْحِيف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عدل کرنے والے پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ جب وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے کبھی بھی کسی ایک کھجور کے حوالے سے بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دیا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن عادل قاضی کو بلایا جائے گا' اور وہ اتنے شدید حساب کا سامنا کرے گا کہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے اپنی زندگی میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ دیا ہوتا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مسند کی اصل میں یہ الفاظ اسی طرح منقول ہیں تاہم درست یہ ہے کہ "کھجور کے بارے میں فیصلہ نہ دیا ہوتا"۔

لفظ کھجور اور تمرہ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک ان میں سے غلط ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3286 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن شِئْتُمْ انبأتكم عَنِ الْاِمَارَة وَمَا هِيَ فناديت بِاَعْلٰى صوتي وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَولهَا ملامة وَثَانِيها ندامة وَثَالِثهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من عدل وَكَيفَ يعدل مَعَ قَرِيبه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں حکومتی عہدے کے بارے میں بتاتا ہوں کہ یہ کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو میں نے بلند آواز میں پکار کر کہا: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا آغاز ملامت ہے اس کا دوسرا حصہ ندامت ہے اور تیسرا حصہ قیامت کے دن عذاب ہے البتہ جو شخص عدل سے کام لے اس کا معاملہ مختلف ہے اور کوئی شخص اپنے قریبی کے ساتھ کیسے عدل کر سکتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3287 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شريك لَا اَدْرِي رَفعه أم لَا

قَالَ الْاِمَارَة اَولهَا ندامة وأوسطها غَرَامَة وَآخِرهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شریک نامی راوی نے یہ بات بیان کی مجھے نہیں معلوم کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی یا "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

"حکومتی عہدے کا آغاز ندامت ہے اس کا درمیانی حصہ تاوان کی ادائیگی ہے اور آخری حصہ قیامت کے دن عذاب ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3288 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ مَا من رجل يَلِيْ أمر عشرَة فَمَا فَوق ذٰلِكَ اِلَّا اَتَى اللّٰه مغلولا يَوْم الْقِيَامَة يَده اِلٰى عُنُقه فكه بره اَوْ أوثقه اِثمه اَولهَا ملامة وأوسطها ندامة وَآخِرهَا خزي يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ مَالك

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص دس یا اس سے زیادہ افراد کے امور کا نگران بنتا ہے جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوئے ہوں گے اس کی اچھائی اسے کھلوا دے گی اور اس کا گناہ اسے بندر ہنے دے گا اس (حکومتی عہدے) کا آغاز ملامت ہے اور اس کا درمیانی حصہ ندامت ہے اور آخری حصہ قیامت کے دن کی رسوائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف یزید بن ابو مالک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3289 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ وَائِلِ شَقِیقِ ابْنِ سامة اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتعْمل بشر بن عَاصِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ علی صدقَات هوَازن فتخلف بشر فَلَقِیَهُ عمر فَقَالَ مَا خَلفك اما لنا سمعا وَطَاعَة قَالَ بَلٰی وَلٰکِن سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئا من اَمر الْمُسْلِمِیْن اُتِیَ بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِهِ الجسر فهوی فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قَالَ فَخَرَجَ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کئیبا مَحْزُونا فَلَقِیَهُ اَبُوْ ذَر فَقَالَ مَا لی اَرَاك کئیبا حَزِینًا فَقَالَ مَا لی لَا أکون کئیبا حَزِینًا وَقد سَمِعت بشر بن عَاصِم یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئًا من اَمر الْمُسْلِمِیْن اُتِیَ بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِهِ الجسر فهوی فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَقَالَ اَبُوْ ذَر اَوْ مَا سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی اَحَدًا من الْمُسْلِمِیْن اُتِیَ بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِهِ الجسر فهوی فِیْهِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَهِی سَوْدَاءِ مظْلمَة فَاَی الْحَدِیْثین أوجع لقلبك قَالَ کِلَاهُمَا قد أوجع قلبی فَمَنْ یَاْخُذهَا بِمَا فِیْهَا فَقَالَ اَبُوْ ذَر من سلت اللّٰه اَنفه وَألصق خَدّه بِالْاَرْضِ اما اِنَّا لَا نعلم اِلَّا خیرا وَعَسٰی اَن ولیتها من لَا یعدل فِیْهَا اَن لَا تنجو من اِثمها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث نَحْو هٰذِهٖ فِی الْبَاب بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

سلت اَنفه بِفَتْح السِّین الْمُهْملَة وَاللَّام بعدهمَا تَاء مثناة فَوق اَی جدعه

❀❀ ابو وائل شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم کو ہوازن قبیلے سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا انہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے) میں تاخیر ہوگئی ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: تم آئے کیوں نہیں؟ کیا اطاعت و فرمانبرداری لازم نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو مسلمانوں کے کسی بھی معاملے کا نگران مقرر کیا جائے گا' اس شخص کو جب قیامت کے دن لایا جائے گا تو جہنم کے پل کے پاس ٹھہرا دیا جائے گا' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات پا جائے گا' اور اگر برائی کرنے والا ہوگا تو وہ اس پل سے نیچے گر جائے گا' اور ستر برس تک اس (جہنم) میں گرتا رہے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے پریشان اور غمگین ہو کر نکلے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان اور غمگین دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوؤں؟ میں نے بشر بن عاصم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران بنے گا اسے قیامت کے دن لایا جائے گا' اور جہنم کے پل پر ٹھہرا دیا جائے گا' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو گا تو نجات پا جائے گا' اور اگر برائی کرنے والا ہو گا' تو اس پل سے نیچے گر جائے گا' اور وہ جہنم میں ستر برس تک گرتا رہے گا''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی نہیں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں میں سے کسی ایک کا والی بنے اسے قیامت کے دن لایا جائے گا' اور جہنم کے پل پر ٹھہرا دیا جائے گا' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو گا تو نجات پا جائے گا' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہو گا تو اس پل سے نیچے گر جائے گا' اور جہنم میں ستر برس تک گرتا رہے گا' اور وہ سیاہ تاریک جگہ ہے''۔

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ان دونوں روایات میں سے کون سی چیز آپ کے دل کے لئے زیادہ پریشانی کا باعث ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا دونوں روایات نے میرے دل کو پریشان کر دیا ہے' اس عہدے میں جو خرابیاں ہیں تو پھر اس کو کون حاصل کرے گا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص جس کی ناک اللہ کی رضا کے لئے کاٹ دی جائے اور اس کے رخسار زمین کے ساتھ ملا دیے جائیں ہمیں بھلائی کا علم ہے عنقریب اس عہدے کا مالک وہ شخص بنے گا جو اس کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے گا' اور ایسا شخص اس کے گناہ سے نجات نہیں پا سکے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے آگے چل کر باب میں اس طرح کی روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا

لفظ سلت انفہ میں س پر زبر ہے' اس کے بعد ل ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔

3290 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَاكم يحكم بَيْنَ النَّاس اِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَملك آخذ بقفاه ثُمَّ يرفع رَاسه اِلَى السَّمَاء فَاِن قَالَ القه اَلْقَاهُ فَهُوَ فِيْ مهواة اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَزَّار وَيَاْتِيْ لَفظِهِ فِي الْبَاب بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَفِيْ اِسنادهما مجالد بن سعيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حاکم بنے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ دے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو ایک فرشتے نے اس کی گدی پکڑی ہوئی ہوگی اور اس کا سر آسمان کی طرف اٹھایا ہوگا' اگر (پروردگار) یہ حکم دے گا کہ اسے ڈال دو! تو فرشتہ اس کو (جہنم میں) ڈال دے گا' اور وہ چالیس برس تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ آگے والے باب میں آ رہے ہیں' ان دونوں کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے۔

3291 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلنِيْ على شَيْءٍ أعيش بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَمْزَة نفس تحييها اَحَبُّ اِلَيْك أم نفس تميتها قَالَ نفس احييها قَالَ عَلَيْك نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی اہل کار مقرر کردیں تاکہ میں اس کے ذریعے اپنی ضروریات کی کفالت کرسکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حمزہ آپ کسی کو زندگی دے دیں یہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا کسی کو ماردیں؟ انہوں نے فرمایا: کسی کو زندگی دے دوں یہ زیادہ پسندیدہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ پر اپنے آپ کو (زندگی دینا لازم ہے)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن لہیعہ کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3292 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب على مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ افلحت يَا قديم اِن مت وَلَمْ تكن اَمِيرا وَلَا كَاتبا وَلَا عريفا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ صَالح بن يحيى بن الْمِقْدَام كَلَام قريب لَا يقْدَح

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے قدیم تم کامیاب ہوگئے اگر تم ایسی حالت میں مرے کہ نہ تم امیر تھے نہ منشی تھے اور نہ ہی عریف (ریاستی اہلکار) تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے صالح بن یحییٰ بن مقدام کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' لیکن وہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر قدح کی جائے۔

3293 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تَسْتَعْمِلنِيْ قَالَ فَضرب بِيَدِهِ على مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَر اِنَّك ضَعِيفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَة وَاِنَّهَا يَوْم الْقِيَامَة خزى وندامة اِلَّا من اَخذهَا بِحَقِّهَا وَاَدّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے (ریاستی) اہلکار مقرر نہیں

کرتے؟ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ ایک امانت ہے' اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے اور اس کے حوالے سے اس کے ذمہ جو لازم ہوا سے ادا کرے تو اس کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3294 - وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَر اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تؤمرن على اثْنَيْنِ وَلَا تلين مَال يَتِيم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور مجھے تمہارے لئے وہی چیز پسند ہے جو مجھے اپنے لئے پسند ہے تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا نگران نہ بننا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3295 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ ستحرصون على الْاِمَارَة وستكون ندامة يَوْم الْقِيَامَة فنعمت الْمُرضعَة وبئست الفاطمة

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ عنقریب حکومتی عہدے کے بارے میں حرص کرو گے اور قیامت کے دن یہ چیز ندامت کا باعث ہوگی' تو دودھ پلانے والی اچھی ہوتی ہے' اور دودھ چھڑانے والی بری ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3296 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلْاُمَرَاءِ ويل للعرفاء ويل للأمناء ليتمنين اَقوام يَوْم الْقِيَامَة اَن ذوائبهم معلقَة بِالثُّرَيَّا يدلون بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَاَنَّهُم لم يلوا عملا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''امراء (حکمرانوں) کے لیے بربادی ہے عرفاء (ریاستی عہدے داروں) کے لئے بربادی ہے امناء (ریاستی عہدے داروں) کے لئے بربادی ہے قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے بالوں کے ذریعے انہیں ثریا ستارے کے

ساتھ لٹکا دیا جاتا وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہوتے لیکن وہ کسی عہدے پر فائز نہ ہوئے ہوتے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3297 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَصحح اِسنادها اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليوشكن رجل اَن يتَمَنَّى اَنه خر من الثريا وَلَمْ يل من اَمر النَّاس شَيْئًا

قَالَ الْحَافِظ وَقد وَقع فِي الْإِمْلَاء الْمُتَقَدّم بَاب فِيْمَا يتَعَلَّق بالعمال والعرفاء والمكاسين والعشارين فِيْ كتاب الزَّكَاة أغْنى عَن اِعَادَته هُنَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں جس کی سند کو صحیح قرار دیا گیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک شخص یہ آرزو کرے گا کہ وہ ثریا ستارے سے گر جاتا لیکن وہ لوگوں کے کسی معاملے کا نگران نہ بنا ہوتا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جو املاء کروائی گئی ہے اس میں یہ بات گزر چکی ہے جو سرکاری اہل کاروں عریفوں مکاسین اور عشر وصول کرنے والوں کے بارے میں ہے یہ روایات زکوٰۃ والے باب میں گزری ہیں اور اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

3298 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد الرَّحْمٰن بن سَمُرَة لَا تسْأَل الْإِمَارَة فَإنَّك إِن أعطيتهَا من غير مَسْأَلَة أعنت عَلَيْهَا وَإِن أعطيتهَا عَن مَسْأَلَة وكلت اِلَيْهَا الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم حکومت کو نہ مانگنا اور اگر یہ مانگے بغیر تمہیں دے دی جائے تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے کے نتیجے میں تمہیں ملتی ہے تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3299 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ابْتغى الْقَضَاء وَسَأَلَ فِيْهِ شُفَعَاء وكل اِلٰى نَفسه وَمَنْ اكره عَلَيْهِ أنزل اللّٰه عَلَيْهِ ملكا يسدده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِه وَهُوَ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ الْقَضَاء وكل اِلٰى نَفسه وَمَنْ اجبر عَلَيْهِ ينزل عَلَيْهِ ملك

فـیـسـدده

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قاضی کے عہدے کو حاصل کرنا چاہے گا' اور اس کے بارے میں سفارشی ڈھونڈھے گا تو اس شخص کو اس (کی ذات) کے حوالے کر دیا جائے گا' اور جس شخص کو مجبوراً اس پر فائز کیا جائے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ نازل کرے گا جو اسے درست رکھے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں جو امام ترمذی کی ثابت کے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قاضی کا عہدہ مانگتا ہے' اسے اس کی ذات کے حوالے کر دیا جاتا ہے' اور جس شخص کو زبردستی اس پر فائز کیا جاتا ہے' تو اس پر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے جو اسے سیدھا رکھتا ہے''۔

ترغيب من ولى شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمِيْن فِي الْعدْل اِمَامًا كَانَ اَوْ غَيْرِه

وترهيبه اَن يشق على رَعيته اَوْ يجور اَوْ يغشهم اَوْ يحتجب عَنْهُم اَوْ يغلق بَابه دون حوائجهم

باب: جو شخص مسلمانوں کے امور کا کسی حوالے سے نگران بنتا ہے' اس کے لئے عدل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات خواہ وہ حکمران ہو یا اس کے علاوہ کوئی ہو

اور اس کے بارے اس حوالے سے ترہیبی روایات کہ وہ اپنی رعایا کو مشقت کا شکار کرے یا ان پر ظلم کرے یا ان کو دھوکہ دے یا ان سے پردے میں رہے یا ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنا دروازہ بند کر دے

3300 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله اِمَام عَادل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة اللّٰه وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِي اللّٰه اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّيْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة

3300- صحيح البخاري' كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة' باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد' حديث: 640صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب فضل إخفاء الصدقة' حديث: 1774صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب فضل انتظار الصلاة والجلوس في المسجد وذكر دعاء الملائكة لمنتظر' حديث: 356مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الأمراء' بيان ثواب الإمام العادل المقسط' حديث: 5649صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة' ذكر إظلال الله جل وعلا الإمام العادل في ظله يوم لا' حديث: 4550موطأ مالك' كتاب الشعر' باب ما جاء في المتحابين في الله' حديث: 1726الجامع للترمذي' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الحب في الله' حديث: 2371السنن الكبرى للبيهقي' كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي' باب فضل الإمام العادل' حديث: 15485مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 9473المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6437شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 573

فاخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَاله مَا تنفق يَمِينه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی حالت میں ملتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3301 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وَيفتح لَهَا أَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِي لأنصرنك وَلَو بعد حِين

رَوَاهُ اَحْمد فِي حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے روزہ دار شخص کی' جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا عادل حکمران اور مظلوم کی دعا' اللہ تعالیٰ اسے بادلوں کے اوپر لے جاتا ہے' اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پروردگار فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے۔

3302 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن المقسطين عِنْد اللّٰه على مَنَابِر من نور عَن يَمِين الرَّحْمٰن وكلتا يَدَيْهِ يَمِين الَّذِيْنَ يعدلُوْنَ فِي حكمهم وأهليهم وَمَا ولوا ـ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف موجود ہوں گے حالانکہ اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلہ کرنے میں اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ سلوک میں انصاف

سے کام لیتے ہیں اور ان چیزوں میں بھی انصاف سے کام لیتے ہیں جن کے وہ نگران بنتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3303 - وَعَنْ عِيَاضِ بن حمَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلُ الْجنَّة ثَلَاثَة ذُوْ سُلْطَان مقسط موفق وَرجل رَحِيم رَقِيق الْقلب لكل ذِي قربى مُسْلِم وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال. رَوَاهُ مُسْلِم. المقسط الْعَادِل

❀❀ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل جنت تین قسم کے لوگ ہوں گے انصاف کرنے والا حکمران جسے توفیق دی گئی ہو وہ شخص جو ہر مسلمان رشتہ دار کے لئے رحم کرنے والا ہو اور نرم دل ہو اور وہ پاکدامن شخص جو بال بچے دار ہو (یعنی وہ مانگنے سے بچتا ہو)''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المقسط سے مراد عدل کرنے والا شخص ہے۔

3304 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم من إِمَام عَادل أفضل من عبَادَة سِتِّينَ سنة وحد يُقَام فِي الْاَرْض بِحقِّهِ أزكى فِيهَا من مطر اَرْبَعِيْنَ صباحا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاسْنَاد الْكَبِيْر حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عادل حکمران کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور زمین میں ایک حد قائم ہونا زمین کے حق میں چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور معجم کبیر کی سند حسن ہے۔

3305 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ عدل سَاعَة أفضل من عبَادَة سِتِّينَ سنة قيام لَيْلهَا وَصِيَام نَهَارهَا وَيَا اَبَا هُرَيْرَةَ جور سَاعَة فِيْ حكم اَشد وَأعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من معاصي سِتِّينَ سنة

وَفِيْ رِوَايَةٍ عدل يَوْم وَاحِد أفضل من عبَادَة سِتِّينَ سنة رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوہریرہ! ایک گھڑی کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے جس میں رات کے وقت نوافل پڑھے گئے ہوں اور دن میں روزہ رکھا گیا ہو اے ابوہریرہ! فیصلہ کرتے ہوئے ایک گھڑی کا ظلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساٹھ سال کے گناہوں سے زیادہ شدید اور زیادہ بڑا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3306 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبَّ النَّاس اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وادناهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام عَادل وَاَبْغض النَّاس اِلَى اللّٰه تَعَالٰى وابعدهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام جَائِر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا اِلَّا انه قَالَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة اِمَام جَائِر وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب وہ شخص ہوگا جو عادل حکمران ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو ظالم حکمران ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب ظالم حکمران کو ہوگا''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3307 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل النَّاس عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة اِمَام عَادل رَفِيق وَشر عباد اللّٰه عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة جَائِر خرق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَحَدِيثه حسن فِی المتابعات

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت عادل اور نرم حکمران کو ہوگی اور قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ برا شخص ظالم اور جابر حکمران ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی روایت' متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے۔

3308 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بِالْاِمَامِ الجائر يَوْم الْقِيَامَة فتخاصمه الرّعية فيفلجوا عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ سد ركنا من اَرْكَان جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهٰذَا الحَدِيْثِ مِمَّا انكر على اغلب بن تَمِيم

فيفلجوا عَلَيْهِ بِالْجِيم اَی يظهروا عَلَيْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان ويقهروه حَال الْمُخَاصمَة

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ظالم حکمران کو لایا جائے گا رعایا اس کے خلاف مقدمہ پیش کرے گی پھر وہ لوگ اس کے خلاف مضبوط

دلیل پیش کردیں گے' تو اس کو کہا جائے گا کہ تم جہنم کے ارکان میں سے ایک رکن کو بھر دو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس حدیث میں اغلب بن تمیم کے حوالے سے اس کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ: "لیفلجوا علیہ" میں ج ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے خلاف حجت اور برہان پیش کردیں گے اور مقدمے میں اسے مغلوب کردیں گے۔

3309 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشد اَهْلِ النَّارِ عذَابا يَوْمَ الْقِيَامَة من قتل نَبيا اَوْ قتله نَبِي وَاِمَام جَائِر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِيْ سليم وَفِي الصَّحِيْح بعضه

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا انه قَالَ وَاِمَام ضَلَالَة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن اہل جہنم میں سب سے زیادہ شدید عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہو' یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو' یا جو ظالم حکمران ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' "صحیح" میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے' اسے امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "گمراہ حکمران"۔

3310 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم اللّٰه البياع الحلاف والفتى المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْاِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه قَالَ وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' قسمیں اٹھا کر فروخت کرنے والا شخص' تکبر کرنے والا نوجوان' بوڑھا زانی' اور ظالم حکمران"۔

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام مسلم کی "صحیح" میں اس کی مانند روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "جھوٹا حکمران اور غریب متکبر"۔

3311 - وَعَنْ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الا اَيهَا النَّاس لَا يقبل اللّٰه صَلَاة اِمَام جَائِر

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة عبد اللّٰه بن مُحَمَّد الْعَدوي وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَعبد اللّٰه هٰذَا واه مُتَّهم وَهٰذَا الحَدِيْث مِمَّا انكر عَلَيْهِ

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ ظالم حکمران کی نماز قبول نہیں کرتا"

یہ روایت امام حاکم نے عبداللہ بن عبید عدوی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی واہی ہے' اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' اور یہ ان حدیثوں میں سے ایک ہے جس کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

3312 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یقبل اللّٰه لَهُمْ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فذكر مِنْهُم الإِمَام الجائر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس گواہی کو بھی قبول نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں ظالم حکمران کا بھی ذکر کیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3313 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السُّلْطَان ظلّ اللّٰه فِی الْاَرْض یاوی اِلَیْهِ کل مظلوم من عباده فَإِن عدل کَانَ لَهُ الْاجر وَکَانَ یَعْنِیْ علی الرّعیة الشُّکْر وَإِن جَار اَوْ حاف اَوْ ظلم کَانَ عَلَیْهِ الْوزر وَعلی الرّعیة الصَّبْر وَإِذا جارت الْوُلَاة قحطت السَّمَاء وَإِذا منعت الزَّکَاة هَلَکت الْمَوَاشِی وَإِذا ظهر الزِّنَا ظهر الْفقر والمسکنة وَإِذا أخفرت الذِّمَّة أديل الْکفَّار اَوْ کلمة نَحْوَهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وَتَقَدَّمَ لَفظه وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَیْهَقِیّ وَلَفظه عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَیفَ اَنْتُمْ اِذا وَقعت فِیکُمْ خمس وَاَعُوْذ بِاللّٰهِ اَن تکون فِیکُمْ اَوْ تدرکوهن مَا ظهرت الْفَاحِشَة فِیْ قوم قط یعْمل بهَا فیهم عَلَانِیَة اِلَّا ظهر فیهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِیْ لم تکن فِیْ أسلافهم وَمَا منع قوم الزَّکَاة اِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم یمطروا وَمَا بخس قوم الْمِکْیَال وَالْمِیزَان اِلَّا أخذُوا بِالسِّنِینَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَا حکم أمراؤهم بِغَیْر مَا أنزل اللّٰه اِلَّا سلط عَلَیْهِمْ عدوهم فاستنقذوا بعض مَا فِیْ اَیْدیهم وَمَا عطلوا کتاب اللّٰه وَسنة نبیه اِلَّا جعل اللّٰه بأسهم بَیْنهم

رَوَاهُ الْحَاکِم بِنَحْوِهِ من حَدِیْثِ بُرَیْدَة وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"حاکم زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے' اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم' حاکم کی پناہ میں آتا ہے اگر وہ انصاف سے کام لے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کی رعایا پر شکر کرنا لازم ہوگا' اور اگر وہ ظلم سے کام لے (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک

ہے) تو اس پر گناہ ہوگا' اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہوگا جب حکمران ظلم کرنے لگیں تو آسمان سے قحط نازل ہوتا ہے' اور جب زکوٰۃ کی ادائیگی بند ہو جائے تو مویشی ہلاک ہونے لگتے ہیں' اور جب زنا پھیل جائے تو غربت اور مسکینی پھیل جاتی ہے' اور جب عہد شکنی کی جانے لگے' تو کفار کو غلبہ دے دیا جاتا ہے''۔ یا اس کی مانند کوئی الفاظ ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہارے درمیان پانچ چیزیں ظہور پذیر ہوں گی اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان لوگوں کے درمیان ہو یا تم اس زمانے کو پاؤ' جب بھی کسی قوم میں فحاشی پھیل جاتی ہے' اور یہ کام ان کے درمیان علانیہ طور پر ہونے لگے' تو ان لوگوں کے درمیان طاعون اور بیماریاں پھیل جائیں گی جو ان کے پہلے والے زمانے والے لوگوں میں نہیں ہوں گی اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینا بند کر دیتی ہے' تو ان پر آسمان سے بارش نازل ہونا بند ہو جاتی ہے' اور اگر جانور موجود نہ ہو' تو ان پر بارش ہی نازل نہ ہوں' جب بھی کوئی قوم ماپنے اور وزن کرنے میں بے ایمانی کرتی ہے' تو ان پر قحط سالی مسلط ہو جاتی ہے' اور حالات مشکل ہو جاتے ہیں' اور حکمرانوں کا ظلم آجاتا ہے' اور جب بھی ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ دیں تو ان لوگوں پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' جو ان سے چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی لوگ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کو معطل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بربادی ان کے سامنے کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے اس کی مانند نقل کی ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3314 - وَعَنْ بكير بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي أنس أحدثك حَدِيثًا مَا أحدثه كل أحد إِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ على بَاب الْبَيْت وَنَحْنُ فِيهِ فَقَالَ الْأَئِمَّة من قُرَيْش إِن لي عَلَيْكُم حَقًّا وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مثل ذٰلِكَ مَا إِن استرحموا رحموا وَإِن عَاهَدُوا وفوا وَإِن حكموا عدلوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة الله وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس أَجْمَعِينَ

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاللَّفْظ لَهُ وَأَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ بکیر بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں یہ حدیث میں ہر ایک کو بیان نہیں کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے ہم اس گھر میں داخل ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا بے شک میرا تم لوگوں پر حق ہے' اور ان لوگوں (یعنی قریش) کا بھی تم پر حق ہوگا جو اس کی مانند ہوگا جب بھی ان سے رحم طلب کیا جاتا ہے' تو یہ رحم کرتے ہیں جب عہد کرتے ہیں تو پورا کرتے تھے جب فیصلہ دیتے ہیں تو انصاف سے کام لیتے ہیں' ان میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت

ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

3315 - وَعَنْ سيار بن سَلامَة اَبِىْ الْمنهَال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت مَعَ اَبِىْ على اَبِىْ بَرزَة وَان فِىْ اُذُنِىْ لقرطين وَاَنا غُلَام قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمَرَاء من قُرَيْش ثَلَاثًا مَا فعلوا ثَلَاثًا مَا حكمُوا فعدلوا واسترحموا فرحموا وعاهدوا فوفوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بنصه

❀❀ سیار بن سلامہ ابومنہال بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے کانوں میں بالیاں تھیں اور میں کمسن لڑکا تھا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: (اور پھر فرمایا:) جب تک وہ تین کام کرتے رہیں گے' وہ لوگ جب فیصلہ دیں تو انصاف سے دیں' اور جب ان سے رحم مانگا جائے تو رحم کریں' اور جب عہد کریں تو پورا کریں' اور جب کوئی ایسا نہیں کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے۔

3316 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسٰى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بَاب بَيت فِيْهِ نفر من قُرَيْش وَاَخذ بعضادَتَىِ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِى الْبَيْت اِلَّا قرشي قَالَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غير فلَان ابْن اُخْتنَا فَقَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِىْ قُرَيْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا قسموا اقسطوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ لَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر کے دروازے پر موجود تھے جس گھر میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دروازے کے کواڑوں کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کیا اس گھر میں صرف قریش سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں تو عرض کی گئی یا رسول اللہ! ایک شخص ایسا ہے جو ہمارا بھانجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا بھی ان کا ایک فرد ہوتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک ان سے رحم مانگا جائے اور وہ رحم کریں اور فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں اور جب تقسیم کریں تو انصاف سے کام لیں ان میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

3317 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقدس امة لَا يقضى فِيْهَا بِالْحَقِّ وَلَا يَاْخذ الضَّعِيْف حَقه من الْقوى غير متعتع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ عَائِشَةَ مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مطولا من حَدِيْثِ اَبِىْ سعيد

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایسی امت پاکیزہ نہیں ہوسکتی جس کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ نہ ہو اور جس میں کمزور شخص طاقت ور شخص سے کسی پریشانی کے بغیر اپنا حق وصول نہ کر سکے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے جو مختصر طور پر نقل کی گئی ہے امام طبرانی نے اس کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے طویل روایت کے طور پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3318 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب قَضَاء الْمُسْلِمِيْن حَتّٰى يَنَالهُ ثُمَّ غلب عدله جوره فَلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص مسلمانوں کا قاضی ہونے کے عہدے کو طلب کرتا ہے پھر وہ اس عہدے پر فائز ہو جاتا ہے اور اس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب آجاتا ہے تو اسے جہنم ملے گی"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3319 - وَعَنْ اَبِىْ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاة ثَلَاثَة قاضيان فِي النَّار وقاض فِي الْجنَّة رجل قضى بِغَيْر حق يعلم بذلك فَذٰلِكَ فِي النَّار وقاض لَا يعلم فَاَهْلك حُقُوق النَّاس فَهُوَ فِي النَّار وقاض قضى بِالْحَقِّ فَذٰلِكَ فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَتَقَدَّمَ لَفْظِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ ابوبریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا ایک وہ شخص جو علم

رکھنے کے باوجود حق کے خلاف فیصلہ دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا ایک وہ قاضی جو علم نہیں رکھتا اور لوگوں کے حقوق کو ضائع کر دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا' اور ایک وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ دیتا ہے وہ جنت میں جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3320 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَا لم یجر فَاِذَا جَار تخلی عَنْهُ وَلَزِمَه الشَّیْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ فَاِذَا جَار تَبرأ اللّٰهُ مِنْهُ رَوَوْهُ كلهم من حَدِیْثِ عمرَان الْقطَّان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَعمرَان یَاْتِی الْكَلَام عَلَیْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ ظلم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

ان تمام حضرات نے اس روایت کو عمران قطان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: عمران نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

3321 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن مُسْلِما ویهودیا اخْتَصَمَا اِلٰی عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَاٰی الْحق لِلْیَهُوْدِیِّ فَقضی لَهٗ عمر بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْیَهُوْدِیّ وَاللّٰه لقد قضیت بِالْحَقِّ فَضَربهٗ عمر بِالدرة وَقَالَ وَمَا یدریك فَقَالَ الْیَهُوْدِیّ وَاللّٰهِ اِنَّا نجد فِی التَّوْرَاة لَیْسَ قَاض یقْضِی بِالْحَقِّ اِلَّا كَانَ عَنْ یَمِینه ملك وَعَنْ شِمَاله ملك یسددانه ویوفقانه للحق مَا دَامَ مَعَ الْحق فَاِذَا ترك الْحق عرجا وتركاه

رَوَاهُ مَالك

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ حق یہودی کا ہے' تو انہوں نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا یہودی نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درہ مارا اور بولے تمہیں کیسے پتہ چلا؟ یہودی نے کہا: اللہ کی

قسم! ہم نے تورات میں یہ بات پائی ہے کہ جو بھی فیصلہ دینے والا حق کے مطابق فیصلہ دیتا ہے' تو اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے ٹھیک رکھتے ہیں' اور اسے حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ حق کے ساتھ رہتا ہے' اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے' تو دونوں فرشتے اسے اس کے حال پر چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

3322 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَعْنِیْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہٗ قَالَ یُؤْتٰی بِالْقَاضِی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُوْقف علی شَفِیر جَھَنَّم فَاِن اَمر بِہٖ دفع فھوی فِیْھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

رَوَاہُ ابْنُ مَاجَہ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَہٗ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ مجَالد عَن عَامر عَن مَسْرُوق عَنْہُ وَتَقَدَّمَ لفظ ابْن مَاجَہ فِی الْبَاب قبلہ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''قیامت کے دن قاضی کو لایا جایا جائے اور جہنم کے کنارے پر اس کو ٹھہرایا جائے گا جب اس کے بارے میں حکم ہوگا تو اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا' اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں حضرات نے اسے مجالد کے حوالے سے عامر کے حوالے سے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکے ہیں۔

3323 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن بشر بن عَاصِم الْجُشَمِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَلِیْ اَحَد من اَمر النَّاس شَیْئًا اِلَّا وَقفہ اللہ علی جسر جَھَنَّم فزلزل بِہِ الجسر زَلْزَلَۃ فناج اَوْ غیر نَاجٍ فَلَا یبْقی مِنْہُ عظم اِلَّا فَارق صَاحبہ فَاِن ھُوَ لم ینج ذھب بِہٖ فِیْ جب مظلم کالقبر فِیْ جَھَنَّم لَا یبلغ قَعْرہ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَاِن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سَاَلَ سلمَان وَاَبَا ذَر ھَلْ سمعتما ذٰلِکَ من رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَا نعم

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَغَیْرہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشر بن عاصم جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر کھڑا کر دے گا وہ پل اس کو ہلائے گا تو یا تو وہ شخص نجات پا جائے گا یا نجات نہیں پائے گا اس کی ہر ہڈی دوسری سے جدا ہو جائے گی اور اگر وہ نجات پانے والا نہ ہوا تو پھر وہ جہنم میں قبر کی طرح کے تاریک گڑھے میں چلا جائے گا' اور وہ اس کے گڑھے تک ستر سال میں پہنچے گا''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3324 - وَعَنْ مَعقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولى أمة من امتِيْ قلت اَوْ كثرت فَلَمْ يعدل فِيهِم كَبه الله عَلٰى وَجهِهِ فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد الْعَزِيز بن الْحصين وَهُوَ واه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَلَفْظِهِ قَالَ مَا من اَحَد يكون على شَيْءٍ من اُمُور هٰذِهِ الْاَمة فَلَمْ يعدل فِيهِم اِلَّا كَبه الله فِي النَّار وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ وَسَيَاْتِيْ لَفْظِهِ اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص میری امت کے کسی گروہ کا نگران بنے خواہ وہ گروہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو پھر وہ شخص انصاف سے کام نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبدالعزیز بن حصین کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ راوی واہی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص اس امت کے امور میں سے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان لوگوں کے بارے میں انصاف سے کام نہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا"۔

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ صحیحین میں مذکور ہے اور اس کے الفاظ آگے آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

3325 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم وَاديا وَفِي الْوَادي بِئْر يُقَال لَهُ حق على الله اَن يسكنهُ كل جَبَّار عنيد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جہنم میں ایک وادی ہے اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر سرکش اور متکبر کو وہاں رکھے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3326 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِير عشرَة اِلَّا يُؤْتى بِهِ يَوْم الْقِيَامَة مغلولا لَا يفكه اِلَّا الْعدْل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر ہوا سے قیامت کے دن یوں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے صرف انصاف اسے چھڑوا سکے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3327 - وَعَنْ رجل عَن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمعته غير مرّة وَلَا مرّتَيْنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَمِير عشرَة اِلَّا يُؤْتِيْ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة مغلولا لَا يفكه من ذٰلِكَ الغل اِلَّا الْعدْل

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيْح اِلَّا الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر ہوا سے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور اس بندش سے نجات صرف انصاف دلا سکے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ ایک راوی کا معاملہ مختلف ہے جو مبہم ہے۔

3328 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِير عشرَة اِلَّا يُؤْتِيْ بِهٖ مغلولا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يفكه الْعدْل اَوْ يوبقه الْجور

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرِجَال الْبَزَّار رجال الصَّحِيْح وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ وَّاِن كَانَ مسيئا زيد غلا اِلٰى غله وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِهٰذِهِ الزِّيَادَة اَيْضًا من حَدِيْثِ بُرَيْدَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص دس آدمیوں کا امیر ہوگا اسے قیامت کے دن یوں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ انصاف اسے چھڑوا دے گا یا ظلم اسے ہلاک کروا دے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار کے رجال صحیح کے رجال ہیں ایک روایت میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو اس کی بندش میں اضافہ ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر ہے۔

3329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يرفعهُ قَالَ مَا من رجل ولي عشرَة اِلَّا اُتِيَ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة

مغلولة يَده اِلٰى عُنُقه حَتّٰى يقْضى بَيْنه وَبينهمْ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرِجَاله ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"جو شخص (دنیا میں) دس آدمیوں کا حکمران بنے گا' اسے قیامت کے دن لایا جایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر بندھے ہوئے ہوں گے (اور ایسا اس وقت تک رہے گا) جب تک اس شخص اور اس کے (زیرنگرانی افراد) کے درمیان فیصلہ نہیں ہوجاتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3330 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من وَالِيْ ثَلَاثَة اِلَّا لَقِي الله مغلولة يَمِينه فكه عدله اَوْ غله جوره

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْمَ بن هِشَام الغساني

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین آدمیوں کا حکمران بھی جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہوگا تو انصاف اسے چھڑوادے گا یا ظلم اس کو بندھوادے گا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں ابراہیم بن ہشام غسانی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3331 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار اَمِير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے سامنے ان تین افراد کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے ان میں ایک زبردستی مسلط ہونے والا حکمران ہے ایک وہ مال دار شخص ہے جو مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا اور ایک متکبر غریب ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3332 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَاف على أمتِيْ من اَعمال ثَلَاثَة

قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ زلَّة عَالم وَحكم جَائِر وَهوى مُتبع

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق كثير بن عبد الله الْمُزنِيّ وَهُوَ واه وَقد احْتج بِهِ التِّرْمِذِيّ وَاخرج لَهُ

ابْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَبَقِيَّةُ اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے حوالے سے تین کاموں کا اندیشہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عالم کی لغزش' ظالم کی حکمرانی (یا فیصلہ) اور خواہش نفس کی پیروی''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ مزنی کے حوالے سے نقل کی ہے جو ایک واہی راوی ہے امام ترمذی نے اس سے استدلال کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

3333 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اللّٰهُمَّ من ولي من اَمر أمتِيْ شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فاشقق عَلَيْهِ وَمَنْ ولي من اَمر امتِيْ شَيْئًا فرفق بهم فارفق بِهٖ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

وَرَوَاهُ اَبُوْ عوانَة فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ فِيْهِ من ولي مِنْهُم شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فَعَلَيْهِ بهلة الله

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بهلة اللّٰه قَالَ لعنة الله

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے اس گھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے (یعنی حکمران بنے) اور وہ ان لوگوں پر سختی کرے تو تو اس پر سختی فرمانا اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمانا''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اسے امام ابوعوانہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اس روایت میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی چیز کا نگران بنے اور ان کو مشقت کا شکار کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی بہلہ ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بہلہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت''

حافظ بیان کرتے ہیں: آگے چل کر شفقت سے متعلق باب میں یہ بات آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3334 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كتب اِلَيْنَا عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذربِيجَان يَا عتبَة بن فرقد اِنَّهُ لَيْسَ من كدك وَلَا كد اَبِيك وَلَا كد أمك فأشبع الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ رحالهم مِمَّا تشبع مِنْهُ فِيْ رحلك وَاِيَّاكُمْ والتنعم وزي اَهْلِ الشّرك ولبوس الْحَرِيْر .رَوَاهُ مُسْلِم

3333- صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب فضيلة الإمام العادل' حديث: 3495 مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الأمراء' بيان ثواب الإمام العادل المقسط' حديث: 5651 صحيح ابن حبان' كتاب البر والإحسان' باب الرفق' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم لمن رفق بالمسلمين في' حديث: 554 السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' حفظ الإمام الرعية وحسن نظره لهم' حديث: 8604 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب ما على الوالي من أمر الجيش' حديث: 16656 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الياء' من اسمه يعقوب' حديث: 9626

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا ہم اس وقت آذربائیجان میں موجود تھے (انہوں نے یہ لکھا) اے عتبہ بن فرقد! یہ تمہارا اپنی محنت سے کمایا ہوا مال نہیں ہے اور نہ ہی تمہارے باپ کا ہے اور نہ ہی تمہاری ماں کا ہے تم مسلمانوں کو ان کی رہائش گاہوں پر سیر کرو جس طرح تم اپنی رہائش گاہوں پر سیر ہوتے ہو اور خبردار نعمتیں اختیار کرنے اور مشرکین کا سا حلیہ رکھنے اور ریشم پہننے سے بچنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3335 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امتِیْ اَحَد ولی من اَمر النَّاس شَیْئًا لم یحفظهم بِمَا یحفظ بِهٖ نَفسه اِلَّا لم یجد رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کا جو بھی فرد لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان لوگوں کی اسی طرح حفاظت نہ کرے جس طرح وہ اپنی ذات کی حفاظت کرتا ہے (یعنی دیکھ بھال کرتا ہے) تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3336 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولی شَیْئًا من اُمُور الْمُسلمین لم ینظر اللّٰه فِیْ حَاجته حَتّٰی ینظر فِیْ حوائجهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَاله رجال الصَّحِیح اِلَّا حُسَیْن بن قیس الْمَعْرُوْف بحنش وَقد وَثَّقَهُ ابْن نمیر وَحسن لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ غیر مَا حَدِیْث وَصحح لَهُ الْحَاکِم وَلَا یضر فِی المتابعات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کا نگران بنے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرورت کی طرف اس وقت تک نظر رحمت نہیں کرے گا جب تک وہ شخص ان لوگوں کی ضروریات کی طرف نظر نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف حسین بن قیس کا معاملہ مختلف ہے جو حنش کے نام سے معروف ہے ابن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے علاوہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے ان سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اور اس کی نقل کردہ روایات' متابعات کے طور پر نقصان نہیں دیتی ہے۔

3337 - وَعَنْ معقل بن یسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من عبد یسترعیه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رعیة یَمُوْت یَوْم یَمُوْت وَهُوَ غاش رَعیته اِلَّا حرم اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْهِ الْجنَّة

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَلَمْ یحطهَا بنصحه لم یرح رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی بندے کو اللہ تعالیٰ رعایا کے معاملے کا نگران بنائے اور جب وہ مرے تو وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کردے گا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو رعایا کا خیال نہیں رکھتا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3338 - وَعَنهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِير يَلِيُ اُمُور الْمُسْلِمِيْن ثُمَّ لَا يجْهد لَهُمْ وَينْصَح لَهُمْ اِلَّا لم يدْخل مَعَهم الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد كنصحه وجهده لنَفسِهِ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو امیر مسلمانوں کے امور کا نگران بنتا ہے' اور پھر وہ ان کے لئے کوشش نہیں کرتا اور ان کے لئے خیر خواہی نہیں کرتا وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جس طرح وہ اپنی ذات کے لئے خیر خواہی اور کوشش کرتا ہے''۔

3339 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولي من اَمر الْمُسْلِمِيْن شَيْئًا فغشهم فَهُوَ فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن ميسرَة اَبَا ليلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران بنے اور پھر ان کے ساتھ دھوکے سے کام لے تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم اوسط میں اور مجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف ابو میسرہ ابولیلیٰ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْهَدُ لسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اِمَام وَلَا وَال بَات لَيْلَة سَوْدَاءِ غاشا لرعيته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مَا من اِمَام يبيت غاشا لرعيته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّة وَعرفهَا يُوجد يَوْم الْقِيَامَة مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی

اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی حکمران یا والی ایک بھی رات ایسی حالت میں گزارتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی حکمران اپنی رعایا کو دھوکہ دیتے ہوئے رات گزارتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے' اور اس کی خوشبو کو بھی حرام کر دیتا ہے جو قیامت کے دن ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جائے گی''۔

3341 - وَعَنِ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لمعاوية سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ولاه اللّٰه شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمِيْن فاحتجب دون حَاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب اللّٰه دون حَاجته وَخلته وَفقره يَوْم الْقِيَامَة فَجعل مُعَاوِيَة رجلا على حوائج الْمُسْلِمِيْن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ

وَلَفظِه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اِمَام يغلق بَابه دون ذَوي الْحَاجة والخلة والمسكنة اِلَّا أغلق اللّٰه اَبْوَاب السَّمَاء دون خلته وَحَاجته ومسكنته

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ لفظ اَبِي دَاوُد وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور میں سے کسی بات کا نگران بنا دے اور وہ ان کی ضرورت پوری کرنے ان سے دوستی رکھنے اور ان کی غربت کے حوالے سے محجوب رہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی ضرورت اس شخص کی دوستی اور اس کی غربت سے حجاب کر لے گا۔

تو اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ان لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مقرر کیا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی حکمران ضرورت مندوں اور پریشان حالوں کے لئے اپنا دروازہ بند کر لے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی حاجت اور ضرورت اور مجبوری کے حوالے سے آسمان کے دروازے بند کر دے گا''

یہ روایت امام حاکم نے امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3342 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولي من اَمر النَّاس شَيْئًا فاحتجب عَن اَوْلِي الضعْف وَالْحَاجة احتجب اللّٰه عَنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے کمزور اور حاجت مند لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے لاتعلقی اختیار کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ امام طبرانی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3343 - وَعَنْ اَبِي السماح الْاَزْدِيّ عَنِ ابْنِ عَم لَهٗ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه اتى مُعَاوِيَة فَدخل عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ولي من امر الْمُسْلِمِيْن ثُمَّ اغلق بَابه دون الْمَسَاكِين والمظلوم وَذَوِي الْحَاجة أغلق اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَبْوَاب رَحمته دون حَاجته وَفَقره أفقر مَا يكون اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

ابوسماح ازدی اپنے چچازاد کے حوالے سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران بنے اور پھر غریبوں مظلوموں اور حاجت مندوں کے لئے اپنا دروازہ بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت اپنی رحمت کے دروازے اس کے لئے بند کر دے گا جب اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شدید ترین ضرورت ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام احمد کی سند حسن ہے۔

3344 - وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَة اَن مُعَاوِيَة بن اَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضرب على النَّاس بعثا فَخَرجُوا فَرجع اَبُو الدحداح فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَة ألم تكن خرجت قَالَ بَلٰى وَلٰكِن سَمِعت من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اَحْبَبْت اَن اَضَعهُ عنْدك مَخَافَة اَن لَا تلقانِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس من ولي عَلَيْكُمْ عملا فحجب بَابه عَن ذِي حَاجَة الْمُسْلِمِيْن حجبه اللّٰه اَن يلج بَاب الْجَنَّة وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ جواري فَاِنِّي بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ اُبعث بعمارتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَيْخه جبرُوْنَ بن عِيْسَى فَاِنِّي لم اقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهٖ

ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومعاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس کچھ افراد بھیجتے تو وہ لوگ نکل کھڑے ہوئے حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ واپس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کیا تم نہیں گئے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں

لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں وہ بات آپ کے پاس رکھواجاؤں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی مجھ سے ملاقات نہ ہوسکے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! جو شخص تمہارے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور پھر مسلمانوں کے ضرورت مند افراد کے لئے اپنے دروازے کو بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس بات کو بند کر دے گا کہ وہ جنت کے دروازے میں داخل ہو اور جس شخص کی تمام تر توجہ کا مرکز دنیا ہو گی اللہ تعالیٰ میرا پڑوس اس پر حرام کر دے گا کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے مجھے اس کی آبادکاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ امام طبرانی کے استاذ جبرون بن عیسیٰ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں ان کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوسکا باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے

ترهيب من ولى شَيْئًا من اُمُوْرُ الْمُسْلِمِيْن اَن يولى عَلَيْهِمْ رجلا وَفِىْ رَعيته خير فِيْهِ

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کا نگران بنے اور وہ مسلمانوں پر ایک شخص کو اہل کار مقرر کرے حالانکہ اس کی رعایا میں اس سے زیادہ بہتر شخص موجود ہو

3345 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتعْمل رجلا من عِصَابَة وَفِيهِمْ من هُوَ أرْضى لله مِنْهُ فَقَدْ خَان الله وَرَسُوله وَالْمُؤْمِنِينَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق حُسَيْن بن قيس عَن عِكْرِمَة عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ حُسَيْن هٰذَا هُوَ حَنش واه وَتَقَدَّمَ فِى الْبَاب قبله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص کو اہلکار مقرر کرتا ہے' اور ان مسلمانوں میں ایسا شخص بھی ہو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو' تو ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے حسین بن قیس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسین نامی راوی جو ایک واہی راوی ہے' اس کا تذکرہ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکا ہے۔

3346 - وَعَنْ يـزِيْد بن اَبِىْ سُفْيَان قَالَ قَالَ لى اَبُوْ بَكْرِ الصّديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِين بَعَثنِىْ اِلَى الشَّام يَا يـزِيْـد اِن لَّك قـرَابَة عَسَيْت اَن تؤثرهم بالإمارة وَذٰلِكَ اَكثر مَا اَخَاف عَلَيْكَ بَعْدَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولى من اَمر الْمُسْلِمِيْن شَيْئًا فَامر عَلَيْهِمْ اَحَدًا مُحَابَاة فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا حَتّٰى يدْخلهُ جَهَنَّم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيهِ بكر بن خُنَيْس يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَحْمد بِاخْتِصَار وَفِي إِسْنَادِهِ رجل لم يسم

❀❀ حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے شام کی طرف بھیجا تو مجھ سے فرمایا: اے یزید! تمہارے رشتے دار بھی ہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ حکومتی معاملات کے حساب سے تم ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کرو اور تمہارے بارے میں مجھے زیادہ اندیشہ اس وجہ سے بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران بنے اور پھر کسی شخص کو ذاتی تعلق کی وجہ سے ان کا امیر بنادے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نفلی یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کردے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی بکر بن خنیس ہے جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اسے امام احمد نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی سند میں بھی ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

4 - ترهيب الراشي والمرتشي والساعي بَيْنَهُمَا

باب: رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور ان دونوں کے بارے میں کوشش کرنے والے کے بارے میں ترہیبی روایات

3347 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعنة الله على الراشي والمرتشي

وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے رشوت دینے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3348 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراشي والمرتشي فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهِ من حَدِيْث عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا جہنم میں جائیں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور معروف ہیں یہ روایت امام بزار نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3349 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يظْهر فيهم الرِّبَا إِلَّا أخذُوا بِالسنةِ وَمَا من قوم يظْهر فيهم الرشا إِلَّا أخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ فِيهِ نظر

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی قوم کے درمیان سود پھیل جائے تو ان کو قحط سالی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے' اور جب بھی کسی قوم میں رشوت پھیل جائے تو ان پر رعب طاری ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

3350 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي فِي الحكم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَزَادُوا والرائش يَعْنِي الَّذِي يسْعَى بَيْنَهُمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے (عدالتی) فیصلے کے بارے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اور رائش پر'' یعنی وہ شخص جو ان دونوں کے درمیان کوشش کرتا ہے۔

3351 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي

3350-صحيح ابن حبان' كتاب البيوع' باب الرشوة' ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم من استعمل الرشوة في حديث: 5153المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأحكام' أما حديث أبي هريرة' حديث: 7129مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8838المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' الزيادات في حديث أم سلمة' عبد الله بن وهب بن زمعة' حديث: 19773

والرائش يَعْنِيْ الَّذِيْ يمشى بَيْنَهُمَا

رَوَاهُ الْإِمَامِ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ اَبُو الْخطاب لَا يعرف

الرائش بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ السفير بَيْنَ الراشى والمرتشى

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے رشوت دینے والے رشوت لینے والے اور رائش یعنی اس شخص پر جو ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کرواتا ہے لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابوخطاب نامی ایک راوی ہے جو معروف نہیں ہے۔

لفظ رائش میں ش ہے اس سے مراد رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے درمیان واسطہ بننے والا شخص ہے۔

3352 - وَعَنْ أُم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن الله الراشى والمرتشى فِي الحكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"(عدالتی) فیصلہ دینے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3353 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولى عشرَة فَحكم بَيْنَهُمْ بِمَا اَحبُّوا اَوْ بِمَا كَرِهُوا جِيْءَ بِهِ مغلولة يَده فَإِن عدل وَلَمْ يرتش وَلَمْ يحف فك الله عَنْهُ وَإِن حكم بِغَيْر مَا أنزل الله وارتشى وحابى فِيْهِ شدت يسَاره إِلَى يَمِينه ثُمَّ رمى بِهِ فِيْ جَهَنَّم فَلَمْ يبلغ قعرها خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سَعْدَان بن الْوَلِيد عَن عَطاءٍ عَنْهُ وَقَالَ سَمعه الْحسن بن بشير البَجلِيّ مِنْهُ وسعدان بن الْوَلِيد البَجلِيّ الْكُوفِيّ قَلِيل الحَدِيْث لم يخرجا عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص لوگوں کا نگران بنے پھر ان کے درمیان وہ فیصلہ دے جسے وہ پسند کرتے ہوں یا اس کے مطابق دے جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو جب اس شخص کو لایا جائے گا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اگر اس نے انصاف کیا ہوگا اور رشوت نہیں لی ہوگی اور زیادتی نہیں کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دے گا اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر فیصلہ دیا ہو اور رشوت لی ہو اور اس بارے میں زیادتی کی ہوگی تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس کے گڑھے تک وہ پانچ سو سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا"۔

یہ روایت امام حاکم نے سعدان بن ولید کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حسن بن بشیر نے اس حدیث کو سنا ہے' اور سعدان بن ولید کوئی قلیل الحدیث ہے ان دونوں صاحبان (یعنی امام بخاری' امام مسلم) نے اس سے روایات نقل نہیں کیں۔

3354 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرِّشْوَة فِي الحكم كفر وَهِي بَيْنَ النَّاس سحت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلہ دینے میں رشوت لینا کفر ہے' اور لوگوں کے درمیان یہ حرام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الظُّلم وَدُعَاء الْمَظْلُوم وخذله وَالتَّرْغِيب فِيْ نصرته

باب: ظلم، مظلوم کی دعا، اسے رسوا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اور اس کی مدد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3355 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ انه قَالَ يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حرمت الظُّلم على نَفسِيْ وَجَعَلته بَيْنَكُمْ محرما فَلَا تظالموا الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الدُّعَاء وَغَيْرِه

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے' اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے' تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔ الحدیث

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ دعا اور دیگر ابواب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

3356 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَإِن الشُّح اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على اَن سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور بخل سے بچو' کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا' اور انہیں' اس بات کی ترغیب دی تھی کہ وہ خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال قرار دیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3358 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَإِن الظُّلم هُوَ ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْش فَإِن اللّٰه لَا يحب الْفَاحِش والمتفحش وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَإِن الشُّح دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور تم فحاشی سے بچو' کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والوں اور فحش گفتگو کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور تم بخل سے بچو' کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال قرار دیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

3359 - وَرُوِيَ عَن الهرماس بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب على نَاقَته فَقَالَ اِيَّاكُمْ والخيانة فَإِنَّهَا بئست البطانة وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَإِنَّهُ ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَإِنَّمَا اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ الشُّح حَتَّى سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَقَطَعُوا ارحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خیانت سے بچو' کیونکہ یہ بری ساتھی ہے' اور تم لوگ ظلم سے بچو' کیونکہ قیامت کے دن یہ تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور تم کنجوسی سے بچو' کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو کنجوسی نے ہلاکت کا شکار کیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کیا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

3360 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تظلموا فتدعوا فَلَا

يستجاب لكم وتستغفروا فلا تغفروا وتستنصروا فلا تنصروا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ظلم نہ کرو ورنہ تم لوگ دعا کرو گے وہ قبول نہیں ہوگی تم بارش کے نزول کی دعا کرو گے تو تمہیں بارش نصیب نہیں ہوگی تم مدد کی دعا کرو گے تو تمہاری مدد نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3361 - وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنفان من امتى لن تنالهما شَفَاعَتِىْ اِمَام ظلوم غشوم وكل غال مارق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرِجَاله ثِقَات

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے دو قسم کے افراد کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی ظالم حکمران اور ہر دین سے نکل جانے والا گمراہ شخص''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

3362 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلِمه وَلَا يَخذُلهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ مَا تواد اثنان فَيفَرق بَيْنَهُمَا اِلَّا بذنب يحدثه اَحدهمَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب بھی دو آدمی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں تو ان کے درمیان علیحدگی کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

3363 - وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه يملى للظالم فَاِذَا اَخذه لم يفلته ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخذ رَبك اِذا اَخذ الْقرى وَهِى ظَالمة اِن اَخذه اَلِيم شَدِيْد هود

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اس کو چھوڑتا نہیں ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اسی طرح تمہارے پروردگار نے گرفت کی جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی جو ظلم کرنے والی تھی بے شک اس کی گرفت دردناک اور زبردست ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3364 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّیْطَان قد یئس اَن تعبد الْاَصْنَام فِیْ اَرْض الْعَرَب وَلكنه سیرضی مِنْكُمْ بِدُوْن ذٰلِكَ بالمحقرات وَهِی الموبقات یَوْم الْقِیَامَة اتَّقوا الظُّلم مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِن العَبْد یَجِیْءُ بِالْحَسَنَاتِ یَوْم الْقِیَامَة یری اَنَّهَا ستنجیه فَمَا زَالَ عبد یَقُوْلُ یَا رب ظَلَمَنِیْ عَبدك مظْلمَة فَیَقُوْلُ امحوا من حَسَنَاته وَمَا یزَال كَذٰلِكَ حَتّٰی مَا یبْقی لَهٗ حَسَنَة من الذُّنُوْب وَاِن مثل ذٰلِكَ كسفر نزلُوْا بفلاة من الْاَرْض لَیْسَ مَعَهم حطب فتفرق الْقَوْم لیحتطبوا فَلَمْ یَلْبَثُوْا اَن حطبوا فاعظموا النَّار وطبخوا مَا اَرَادوا وَكَذٰلِكَ الذُّنُوْب

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من طَرِیْق اِبْرَاهِیْم بن مُسْلِم الهجری عَنْ اَبِیْ الْاَحْوَص عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ نَحْوِهٖ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر بتوں کی عبادت کی جائے وہ تم سے اس سے کم چیز پر بھی راضی ہو جائے گا جو بظاہر چھوٹی چیزیں ہیں لیکن قیامت کے دن وہ ہلاکت کا شکار کرنے والی ہوں گی' تم سے جہاں تک ہو سکے تم ظلم سے بچو' کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص نیکیوں سمیت آئے گا' اور وہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب اسے نجات نصیب ہو جائے گی لیکن پھر ایک بندہ مسلسل یہ کہتا رہے گا اے میرے پروردگار! تیرے اس بندے نے میرے اوپر ایک ظلم کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے مٹا دو اس طرح مسلسل ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اس کی مثال سفر کرنے والے ان افراد کی طرح ہے جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں جن کے پاس لکڑیاں نہ ہوں تو وہ لوگ ادھر ادھر بکھر جائیں تا کہ لکڑیاں اکٹھی کریں اور جب وہ لکڑیاں اکٹھی کر لیں اور آگ جلائیں اور جو وہ پکانا چاہتے ہیں' اسے پکائیں تو گناہوں کی مثال بھی اسی طرح ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ابراہیم بن مسلم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3365 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَت عِنْده مظْلمَة لِاَخِیْهِ من عرض اَوْ من شَیْءٍ فلیتحلله مِنْهُ الْیَوْم من قبل اَن لَا یكون دِیْنَار وَلَا دِرْهَم اِن كَانَ لَهٗ عمل صَالح اَخذ مِنْهُ بِقدر مظْلمَته وَاِن لم تكن لَهٗ حَسَنَات اَخذ من سیئات صَاحبه فَحمل عَلَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ . وَقَالَ فِیْ اَوله رحم اللّٰه عبدا كَانَت لَهٗ عِنْد اَخِیْه مظْلمَة فِیْ عرض اَوْ مَال .

الحَدِیْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو جو اس کی عزت کے حوالے سے یا کسی بھی اور حوالے سے ہو' تو وہ آج (یعنی دنیا میں ہی) اس سے معاف کروالے اس سے پہلے کہ جب دینار یا درہم کام نہیں آئیں گے' کیونکہ اگر اس شخص کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کی زیادتی کی وجہ سے اس کا نیک عمل وصول کرلیا جائے گا' اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی' تو اس کے ساتھی کے گناہ لے کر اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے بھائی کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو جو عزت اور مال کے حوالے سے ہو''۔

3366 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِینَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ اِن الْمُفلس من أمتِیْ من یَاْتِیْ یَوْم الْقِیَامَة بِصَلَاة وَصِیَام وَزَکَاة وَیَاتِیْ وَقد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاَکل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَیُعْطی هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَاِن فنیت حَسَنَاته قبل اَن یقْضِی مَا عَلَیْهِ اَخذ من خطایاهم فطرحت عَلَیْهِ ثُمَّ طرح فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کی ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے جس کے درہم بھی نہ ہوں اور کوئی سامان بھی نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' اور کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیاں اس شخص کو دے دی جائیں گے کچھ نیکیاں دوسرے کو دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی اس کے ذمہ لازم حقوق ادا نہیں ہوئے ہوں گے' تو دوسرے لوگوں کی خطائیں لے کر اس شخص کے ذمہ ڈال دی جائیں گی اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3367 - وَعَنِ ابْنِ عُثْمَان عَن سلمَان الْفَارِسِی وَسعد بن مَالك وَحُذَیْفَة بن الْیَمَان وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ حَتّٰی عد سِتَّة اَوْ سَبْعَة من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِن الرجل لترفع لَهُ یَوْم الْقِیَامَة صَحِیفَته حَتّٰی یری اَنه نَاجٍ فَمَا تزَال مظالم بنی آدم تتبعه حَتّٰی مَا یبْقی لَهُ حَسَنَة وَیحمل عَلَیْهِ من سیئاتهم

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ فِی الْبَعْث بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ چھ یا سات صحابہ کرام نے یہ بات بیان کی ہے: قیامت کے دن کسی شخص کا نامہ اعمال اس شخص کے سامنے لایا جائے گا یہاں کہ وہ شخص سمجھے گا کہ وہ نجات پالے گا لیکن پھر لوگوں کے ساتھ کی جانے والی زیادتیاں اس کے پیچھے آئیں گی یہاں تک کہ اس شخص کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے"

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3368 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث معَاذًا اِلَى الْيمن فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَة الْمَظْلُوم فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنهَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصِرًا هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ وَمُطَوَّلًا كالجماعة

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دیگر لوگوں کی طرح طویل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3369 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْاِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وَيفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار مُخْتَصِرًا ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافر حَتّٰى يرجع

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ حَسَنَة ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِيْ اِجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على الْوَلَد

وروى اَبُوْ دَاوُد هٰذِهٖ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی روزہ دار شخص جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت

کی قسم ہے میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں"

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اسے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اُن کی دعا کو مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہ کرلے مظلوم شخص کی دعا جب تک اس کے خلاف مدد نہیں مل جاتی ہے' اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آجاتا"

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی دعا اپنی اولاد کے لئے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے۔

3370 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة تستجاب دعوتهم الْوَالِد وَالْمُسَافِر والمظلوم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے والد، مسافر اور مظلوم"

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

3371 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تصعد إِلَى السَّمَاء كَأَنَّهَا شرارة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته مُتَّفق على الِاحْتِجَاج بهم إِلَّا عَاصِم بن كُلَيْب فاحتج بِهِ مُسْلِم وَحده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مظلوم کی دعا سے بچو' کیونکہ وہ آسمان کی طرف یوں بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہو"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے استدلال کرنے پر اتفاق پایا جاتا ہے صرف عاصم بن کلیب نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس سے صرف امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

3372 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة الْمَظْلُوم مستجابة وَإِن كَانَ فَاجِرًا ففجوره على نَفسه

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا مستجاب ہوتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ گناہ کا تعلق صرف اس کی اپنی ذات سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3373 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دعوتان لَیْسَ بَیْنَہُمَا وَبَیْنَ اللّٰہ حجاب دَعْوَۃ الْمَظْلُوم ودعوۃ الْمَرْءِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْب

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَلہ شَوَاھِد کَثِیْرَۃ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی دعائیں ایسی ہیں' ان دونوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

3374 - وَعَنْ خُزَیْمَۃ بن ثَابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَۃ الْمَظْلُوم فَاِنَّھَا تحمل علی الْغَمَام یَقُوْلُ اللّٰہ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِین

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا بَاْس بِاِسْنَادِہٖ فِی المتابعات

حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا سے بچو' کیونکہ وہ بادلوں کے اوپر سے بلند کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3375 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰہ الْاَسدی قَالَ سَمِعت أنس بن مَالك رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْوَۃ الْمَظْلُوم وَاِن کَانَ کَافِرًا لَیْسَ دُوْنَھَا حجاب وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك اِلٰی مَا لَا یریبك

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ اِلٰی عبد اللّٰہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح وَاَبُوْ عبد اللّٰہ لم اَقف فِیْہِ علی جرح وَلَا تَعْدِیل

ابوعبداللہ اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو' اس کے لئے کوئی حجاب نہیں ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: تم اس چیز کو ترک کر دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے' اور اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے عبداللہ تک اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' اور ابوعبداللہ نامی راوی کے بارے میں مجھے کسی جرح یا تعدیل کا پتہ نہیں ہے۔

3376 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اشْتَدَّ غَضَبِی علی من ظلم من لا یجد لَهُ ناصرا غَيْرِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا غضب اس شخص کے لئے شدید ہوتا ہے جو اس شخص پر ظلم کرتا ہے' جو میرے علاوہ کوئی اور مددگار نہیں پاتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3377 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِير اِلٰى صَدره بِحَسب امرِیء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا وہ اسے حقیر نہیں سمجھتا تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے کی طرف اشارہ کرکے (یہ بات ارشاد فرمائی) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3378 - وَعَنْ اَبِی ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَت صحف اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَت اَمْثَالًا كلهَا اَيهَا الْملك الْمُسَلط الْمُبْتَلى الْمَغْرُوْر اِنِّی لم اَبْعَثك لِتجمع الدُّنْيَا بَعْضهَا على بعض وَلٰكِنِّی بَعَثْتُك لترد عنی دَعْوَة الْمَظْلُوم فَاِنِّی لَا اردهَا وَاِن كَانَت من كَافِر وَعَلَى الْعَاقِل مَا لم يكن مَغْلُوْبًا على عقله اَن يكون لَهُ سَاعَات فساعة يُنَاجِی فِيهَا ربه وَسَاعَة يُحَاسب فِيهَا نَفْسه وَسَاعَة يتفكر فِيهَا فِی صنع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسَاعَة يَخْلُو فِيهَا لِحَاجَتِهِ من الْمطعم وَالْمشْرب وَعَلَى الْعَاقِل اَن لَا يكون ظَاعِنًا اِلَّا لثلاث تزَود لِمَعَاد اَو مرمة لِمَعَاش اَوْ لَذَّة فِی غير محرم وَعَلَى الْعَاقِل اَن يكون بَصيرًا بِزَمَانِهِ مُقبلا على شَانه حَافِظًا لِلِسَانِهِ وَمَنْ حسب كَلَامه من عمله قل كَلَامه اِلَّا فِيمَا يعنيه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقَن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح عجبت لمن اَيقَن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضحك عجبت لمن اَيقَن

بالقدر ثُمَّ ھُوَ ینصب عجبت لمن رأی الدُّنیَا وَتَقَلُّبھَا بِاَھْلِھَا ثُمَّ اطْمَانَ اِلَیْھَا عجبت لمن اَیقن بِالْحِسَاب غدا ثُمَّ لَا یعْمل قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اوصنی قَالَ اوصیك بتقوی اللّٰہ فَاِنَّھَا رَاس الْاَمر کُله قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْكَ بِتِلَاوَۃِ الْقُرْآن وَذکر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ نور لَك فِی الْاَرْض وَذخر لَك فِی السَّمَاء قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ اِیَّاك وَکَثْرَۃ الضحك فَاِنَّهٗ یُمِیت الْقلب وَیذْھب بِنور الْوَجْه قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْكَ بِالْجِهَادِ فَاِنَّهٗ رَھْبَانِیَّۃ امتی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ اَحبَّ الْمَسَاکِین وَجَالسھُمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِی قَالَ انْظُر اِلَی من ھُوَ تَحْتك وَلَا تنظر اِلَی مَا ھُوَ فَوْقك فَاِنَّهٗ اَجْدَر اَن لَا تزدری نعْمَة اللّٰہ عنْدك قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ قل الْحق وَاِن کَانَ مرا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ لیردك عَن النَّاس مَا تعلمه من نَفسك وَلَا تَجِد عَلَیْھِمْ فِیْمَا تَاتِی وَکفی بك عَیْبا اَن تعرف مِنَ النَّاس مَا تجھله من نَفسك وتجد عَلَیْھِمْ فِیْمَا تَاتِی ثُمَّ ضرب بِیَدِہٖ علی صَدْرِی فَقَالَ یَا اَبَا ذَر لَا عقل کالتدبیر وَلَا ورع کَالْکَفِّ وَلَا حسب کحسن الْخلق رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ انْفَرد بِهٖ اِبْرَاھِیْمَ بن ھِشَام بن یحیی الغسانی عَنْ اَبِیْهِ وَھُوَ حَدِیْثٌ طَوِیل فِیْ اَوله ذکر الْاَنْبِیَاء عَلَیْھِمُ السَّلَام ذکرت مِنْهُ ھٰذِہِ الْقطعَة لما فِیْھَا من الحکم الْعَظِیْمَة والمواعظ الجسیمة وَرَوَاہُ الْحَاکِم اَیْضًا وَمِنْ طَرِیْقِ الْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا عَن یحیی بن سعید السَّعْدِیّ الْبَصْرِیّ حَدثنَا عبد الْملك بن جریج عَن عَطَاءٍ بن عبید بن عمر عَنْ اَبِیْ ذَر بِنَحْوِہٖ وَیحیی بن سعید فِیْهِ کَلَام والْحَدِیْثُ مُنکر مِنْ ھٰذِہِ الطَّرِیْق وَحَدِیْثِ اِبْرَاھِیْمَ بن ھِشَام ھُوَ الْمَشْھُور وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیسا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں مثالیں تھیں جو ہرقسم کی تھیں (جیسے یہ تحریر تھا:) اے بادشاہ! جس کو مسلط کیا گیا اور آزمایا گیا اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ تو دنیا کو جمع کرے اس کا ایک حصہ دوسرے کے اوپر ہو میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ تو مظلوم کی دعا کو مجھ سے پھیر دے کیونکہ میں اسے مسترد نہیں کرتا ہوں خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عاقل شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کی عقل مغلوب نہ ہو چکی ہو کہ اس کی کچھ گھڑیاں مخصوص ہوں جن میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرے کسی گھڑی میں اپنی ذات کا محاسبہ کرے کسی گھڑی میں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں غور وفکر کرے کسی گھڑی میں وہ اپنی ضروریات پوری کرے جو کھانے پینے کے حوالے سے ہوں اور عاقل شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی معاملے میں جلدی نہ کرے البتہ تین باتوں کا معاملہ مختلف ہے آخرت کے لئے زادِ سفر اختیار کرنا زندگی گزارنے کی بنیادی ضروریات فراہم کرنا اور ایسی لذت جو حرام نہ ہو اور عاقل پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہو اپنے معاملے کی طرف متوجہ رہے اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے حساب سے اپنے کلام کا جائزہ لیتا ہے اس کا کلام کم ہو جاتا ہے اور وہ صرف ضروری بات چیت کرتا ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تحریر تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سارے کے سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے (جن میں سے ایک بات یہ ہے:) میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو موت کا یقین ہوتا ہے' جو پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو جہنم کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی ہنستا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں اور تقدیر پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ کوششیں کرتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو دنیا کو اور اہل دنیا کے لئے دنیا کے الٹ پھیر کو دیکھتا ہے' اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو حساب پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی عمل نہیں کرتا (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ سارے معاملے کی بنیاد ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا' اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے' اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مسکینوں سے محبت رکھنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کا جائزہ لینا جو تم سے نیچے ہے' اور اس کی طرف نہ دیکھنا جو تمہارے اوپر ہے یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھوگے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی لگے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ تمہارے پاس سے یوں واپس جائیں' اور تم نے جو کیا ہے تم اس کے حوالے سے اس کے خلاف محسوس نہ کرو اور تمہارے عیب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز سے واقف ہو جو تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو اور تم اس حوالے سے لوگوں پر غصہ کرو جو تم خود کرتے ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے' اور پرہیز کی مثل کوئی احتیاط نہیں ہے' اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی خوبی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' اور یہ ایک طویل حدیث ہے جس کے آغاز میں انبیاء کرام کا ذکر ہے میں نے اس روایت میں سے صرف اس حصے کو ذکر کیا ہے' کیونکہ اس میں عظیم حکم اور بہترین مواعظ پائے جاتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے یحییٰ بن سعید سعدی بصری کے حوالے سے عبدالملک بن جریج کے حوالے سے عطاء بن عبید بن عمر کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے یحییٰ بن سعید نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے اور اس سند کے حوالے سے یہ حدیث منکر ہے ابراہیم بن ہشام کی نقل کردہ حدیث مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3379 - وَعَنْ جَابر وَاَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يخذل امْرا مُسْلِما فِیْ مَوْضِع تنتهك فِيْهِ حرمته وينتقص فِيْهِ من عرضه اِلَّا خذله الله فِیْ موطن يحب فِيْهِ نصرته وَمَا من امرىء ينصر مُسْلِما فِیْ مَوْضِع ينتقص فِيْهِ من عرضه وينتهك فِيْهِ من حرمته اِلَّا نصره الله فِیْ موطن يحب فِيْهِ نصرته

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرے جہاں اس کی حرمت پامال ہو رہی ہو اور اس کی عزت میں کمی آ رہی ہو تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے کو اس مقام پر رسوائی کا شکار کرتا ہے جہاں آدمی اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے اور جو بھی شخص کسی مسلمان کی کسی ایسے مقام پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت میں کمی آ رہی ہو یا اس کی حرمت پامال ہو رہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس موقع پر اس کی مدد کرتا ہے جہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3380 - وَرُوِیَ عَن عبد الله يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمر بِعَبْد من عباد الله يضْرب فِیْ قَبره مائَة جلدَة فَلَمْ يزل يسْاَل وَيَدْعُو حَتّٰى صَارَت جلدَة وَاحِدَة فَامْتَلَا قَبره عَلَيْهِ نَارا فَلَمَّا ارْتَفع عَنهُ وافاق قَالَ علام جلدتمونی قَالَ اِنَّك صليت صَلَاة بِغَيْر طهُور ومررت على مظلوم فَلَمْ تنصره

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے اس کی قبر میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں وہ بندہ مسلسل دعا اور مناجات کرتا رہا یہاں تک کہ وہ سزا ایک کوڑے کی رہ گئی پھر اس کی قبر کو آگ سے بھر دیا گیا جب اس سے اس سزا کو اٹھایا گیا اور اسے افاقہ ہوا تو اس نے دریافت کیا تم لوگوں نے مجھے کوڑے کیوں مارے تھے؟ فرشتے نے جواب دیا کیونکہ تم نے وضو کے بغیر نماز ادا کی تھی اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے اور تم نے اس کی مدد نہیں کی تھی''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب التوبیخ میں نقل کی ہے۔

3381 - وَعَنْ مُحَمَّد بن يحيى بن حَمْزَة قَالَ كتب إِلَيّ الْمهْدي أَمِير الْمُؤمنِينَ وَأَمرنِي أَن أصلب فِي الحكم وَقَالَ فِي كِتَابه حَدثنِي أبي عَن أَبِيه عَن ابْن عَبَّاس رَضِي اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لأنتقمن من الظَّالِم فِي عاجله وآجله ولأنتقمن مِمَّن رأى مَظْلُوما فقدر أَن ينصره فَلم يفعل

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ أَيْضا فِيهِ من رِوَايَة أَحْمد بن مُحَمَّد بن يحيى وَفِيه نظر عَن أَبِيه وجد الْمهْدي هُوَ مُحَمَّد بن عَليّ بن عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَرِوَايَته عَن ابْن عَبَّاس مُرْسلَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: امیر المومنین مہدی نے مجھے خط لکھا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں حکم دیتے ہوئے مضبوطی سے کام لوں اس نے اپنی تحریر میں اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں ظالم سے ضرور انتقام لوں گا خواہ جلدی لوں یا تاخیر سے لوں اور میں اس شخص سے بھی ضرور انتقام لوں گا جو کسی مظلوم کو دیکھتا ہے اور اس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے لیکن ایسا نہیں کرتا''

یہ روایت بھی ابوشیخ نے احمد بن محمد بن یحییٰ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ محل نظر ہے۔

یہ روایت اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے اور خلیفہ مہدی کے دادا محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہیں اس لئے ان کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرنا مرسل شمار ہوگا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3382 - وَعَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصر أَخَاك ظَالِما أَو مَظْلُوما فَقَالَ رجل يَا رَسُولَ اللّٰهِ أنصره إِذا كَانَ مَظْلُوما أَفَرَأَيْت إِن كَانَ ظَالِما كَيفَ أنصره قَالَ تحجزه أَو تمنعهُ عَن الظُّلم فَإِن ذَلِك نَصره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَرَوَاهُ مُسلم فِي حَدِيث عَن جَابر عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ولينصر الرجل أَخَاهُ ظَالِما أَو مَظْلُوما إِن كَانَ ظَالِما فلينهه فَإِنَّهُ لَهُ نصْرَة وَإِن كَانَ مَظْلُوما فلينصره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو اس وقت

3382-صحیح البخاری' کتاب المظالم والغصب' باب : أعن أخاک ظالما أو مظلوما' حدیث: 2331صحیح ابن حبان' کتاب الغصب' ذکر الأمر برد الظالم عن ظلمہ ونصرة المظلوم إذ رد الظالم' حدیث: 5243الجامع للترمذی' أبواب الفتن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' حدیث: 2233السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب الغصب' باب نصر المظلوم والأخذ علی ید الظالم عند الإمکان' حدیث: 10757مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ' حدیث: 11740مسند عبد بن حمید' مسند أنس بن مالک' حدیث: 1403مسند أبی یعلی الموصلی' حمید الطویل' حدیث: 3733المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمہ أحمد' حدیث: 655المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمہ علی' حدیث:

تو میں اس کی مدد کردوں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ میں کیسے اس کی مدد کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے تصرف سے روک دو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اسے ظلم کرنے سے روک دو! یہ اس کی مدد کرنا شمار ہوگا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے امام مسلم نے اسے ایک حدیث میں نقل کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) باز رکھنا چاہیے تو یہ اس کی مدد شمار ہوگی اور اگر وہ مظلوم ہو تو پھر اس کی مدد کرنی چاہیے''۔

3383 - وَعَنْ سهل بن معَاذ بن أنس الْجُهَنِيّ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمى مُؤْمِنا من مُنَافِق أرَاهُ قَالَ بعث الله ملكا يحمي لَحْمه يَوْم الْقِيَامَة من نَار جَهَنَّم ......الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَيَاْتِي بِتَمَامِهِ فِي الْغِيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی منافق کے مقابلے میں کسی مومن کی مدد کرتا ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے' روایت میں الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو قیامت کے دن اس شخص کے گوشت (یعنی جسم کی) جہنم کی آگ سے حفاظت کرے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور غیبت سے متعلق باب میں یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

6 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن من خَاف ظَالِما

باب: جس شخص کو کسی ظالم کے حوالے سے خوف ہو اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہئیں؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

3384 - عَن عبد الله بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا تخوف اَحَدُكُمُ السُّلْطَان فَلْيَقُل اللّٰهُمَّ رب السَّمَوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيْم كن لي جارا من شَرّ فلَان بن فلَان يَعْنِيْ الَّذِيْ يُرِيدهُ وَشر الْجِنّ وَالْإِنْس واتباعهم اَن يفرط عَلَيّ اَحَد مِنْهُم عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا اِلٰه غَيْرك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا جناد بن سلم وَقد وثق وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا على عبد الله لم يرفعوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو حاکم وقت کے حوالے سے اندیشہ ہو تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار اور عظیم عرش کے پروردگار! فلاں بن فلاں یعنی جس شخص سے وہ بچنا چاہ رہا ہو تو اس کے شر سے اور جنات اور انسانوں اور ان کے پیروکاروں کے شر سے مجھے بچا کہ ان میں سے کوئی ایک میرے خلاف افراط کا شکار ہو تیری پناہ زبردست ہے تیری ثناء بزرگ و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف جناد بن سلم کا معاملہ مختلف ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اصبہانی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3385 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذا اتيت سُلْطَانا مهيبا تخاف اَن يَسْطُو بك فَقل الله أكبر الله أعز من خلقه جَمِيعًا الله اعز مِمَّا اَخاف وَاحذر أعوذ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الممسك السَّمٰوَات اَن يقعن على الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِهٖ من شَرّ عَبدك فلَان وَجُنُوده وَاَتْبَاعه وأشياعه من الْجِنّ وَالْاِنْس اللّٰهُمَّ كن لي جارا من شرهم جلّ ثناؤك وَعز جَارك وتبارك اسْمك وَلَا اِلٰه غَيْرك ثَلَاث مَرَّات

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ شيبَة مَوْقُوفًا وَهٰذَا لَفظِهٖ وَهُوَ اتم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَيْسَ عِنْده ثَلَاث مَرَّات وَرِجَاله مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے حاکم کے پاس جاؤ جس کی ہیبت ہو اور تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے تو تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق سے زیادہ غلبے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ غلبہ والا ہے جس سے میں خوف زیادہ ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے آسمانوں کو اس بات سے روکا ہوا ہے کہ وہ گر جائیں البتہ اس کے اذن کا معاملہ مختلف ہے (اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے شر سے اس کے لشکروں سے اور اس کے پیروکاروں سے اور اس کا ساتھ دینے والے جنات اور انسانوں سے اے اللہ! ان لوگوں کے شر کے حوالے سے تو میری حفاظت کرنے والا بن جا تیری ثناء بزرگ و برتر ہے تیری پناہ مضبوط ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ کلمات آدمی کو تین مرتبہ پڑھنے چاہییں

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ مکمل روایت ہے۔ امام طبرانی نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے''۔

اس کے رجال سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3386 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز واسمه لَاحق بن حميد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من خَاف من اَمِير ظلما فَقَالَ

رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبيا وَبِالْقُرْآنِ حكما واماما نجاه اللّٰه مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ شيبة مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ تَابِعِيٌّ ثِقَة

ابومجلز، جن کا نام لاحق بن حمید ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص کو کسی حکمران کی طرف سے ظلم کا اندیشہ ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے اور قرآن کے فیصلہ کرنے والے ہونے سے اور امام ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو (ظالم حکمران سے) نجات عطا فرمائے گا۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ابومجلز پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور وہ ایک ثقہ تابعی ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الِامْتِنَاعِ عَنِ الدُّخُول على الظلمَة والترهيب من الدُّخُول عَلَيْهِمْ وتصديقهم واعانتهم

ظالم لوگوں کے پاس جانے سے پرہیز کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اوران لوگوں کے پاس جانے ان کی تصدیق کرنے یا ان کی مدد کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3387 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بدا جفا وَمَنْ تبع الصَّيْد غفل وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَان افْتتن وَمَا ازْدَادَ عبد من السُّلْطَان قربا اِلَّا ازْدَادَ من اللّٰه بعدا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ویرانے میں رہائش اختیار کرتا ہے اس کے مزاج میں سختی آ جاتی ہے' جو شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے جو سلطان کے دروازوں پر جاتا ہے وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے جو شخص حکمران کے جتنا زیادہ قریب ہوتا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی زیادہ دور ہوتا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3388 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بدا جفا وَمَنْ اتبع الصَّيْد غفل وَمَنْ اَتَى السُّلْطَان افْتتن

3388- مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجهاد' ما قالوا في البداوة' حديث: 32309' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب آداب القاضي' باب كراهية طلب الإمارة والقضاء وما يكره من الحرص عليهما والتسرع' حديث: 18835' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8655' المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 562' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' وهب بن منبه' حديث: 1082'

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ویرانے میں رہائش اختیار کرتا ہے اس کے مزاج میں سختی آ جاتی ہے' اور جو شخص شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے' اور جو سلطان کے پاس جاتا ہے وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3389 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكعب بن عجْرَة اَعَاذَكَ الله من اِمَارَة السُّفَهَاء قَالَ وَمَا اِمَارَة السُّفَهَاء قَالَ اُمَرَاء يكونُونَ بعدِي لَا يَهْتَدُونَ بهديي وَلَا يستنون بِسنتي فَمَنْ صدقهم بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَاُولَئِكَ لَيْسُوا مني وَلست مِنْهُم وَلَا يردون على حَوْضِي وَمَنْ لم يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَاُولَئِكَ مني وَاَنَا مِنْهُم وسيردون على حَوْضِي يَا كَعْب بن عجْرَة الصّيام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وَالصَّلَاة قُرْبَان اَوْ قَالَ برهَان يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فمبتاع نَفسه فمعتقها وبائع نَفسه فموبقها رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنه قَالَ سَتَكُون اُمَرَاء من دخل عَلَيْهِمْ فاعانهم على ظلمهم وَصدقهمْ بكذبهم فَلَيْسَ مني وَلست مِنْهُ وَلنْ يرد على الْحَوْض وَمَنْ لم يدْخل عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم وَلَمْ يُصدقهُمْ بكذبهم فَهُوَ مني وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ على الْحَوْض الحَدِيْث

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ من حَدِيْث كَعْب بن عجْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيذك بِاللّٰهِ يَا كَعْب بن عجْرَة من اُمَرَاء يكونُونَ من بعدِي فَمَنْ غشي اَبْوَابهم فَصَدَّقَهُمْ فِيْ كذبهمْ وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَلَيْسَ مني وَلست مِنْهُ وَلَا يرد عَلَيَّ الْحَوْض وَمَنْ غشي اَبْوَابهم اَوْ لم يغش فَلَمْ يُصدقهُمْ فِيْ كذبهمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَهُوَ مني وَاَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْض الحَدِيْث

وَاللَّفْظ لِلتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں بے وقوفوں کی حکومت سے بچا کے رکھے انہوں نے عرض کی بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ حکمران میرے بعد ایسے آئیں گے جو میری ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے میری سنت کی پیروی نہیں کریں گے جو شخص ان کے جھوٹ کے حوالے سے ان کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم کے حوالے سے ان کی مدد کرے گا ایسے لوگوں کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور میرا ایسے لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا ایسے لوگ میرے حوض پر نہیں آسکیں گے اور جو شخص ان لوگوں کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ایسے لوگوں کا مجھ سے واسطہ ہوگا' اور میرا ان سے واسطہ ہوگا' اور ایسے لوگ عنقریب میرے حوض پر وارد ہوں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور

نماز قربت کے حصول کا باعث ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) برہان ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں کوئی اپنی ذات کو خرید کر اسے آزاد کروا دیتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو فروخت خود کو اسے ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ حوض پر وارد نہیں ہوگا اور جو شخص ان لوگوں کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب حوض پر آئے گا" الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں ان حکمرانوں کے حوالے سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے جو شخص ان کے دروازوں پر جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ شخص حوض پر میرے پاس نہیں آ پائے گا اور جو شخص ان کے دروازے پر جائے یا نہ جائے لیکن ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے تو اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور ایسا شخص عنقریب حوض پر میرے پاس آئے گا" الحدیث۔

روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں۔

3390 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیْضًا عَنْ كَعْب بن عجْرَة قَالَ خرج اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَد العددین من الْعَرَب وَالْاٰخر من الْعَجم فَقَالَ اسمعوا هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهٗ سَیكون بعدِی اُمَرَاء فَمَنْ دخل عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بكذبهم وَاَعَانَهُمْ علی ظلمهم فَلَیْسَ منی وَلست مِنْهُ وَلَیْسَ بوارد علی الْحَوْض وَمَنْ لم یدْخل عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ علی ظلمهم وَلَمْ یُصدقهُمْ بكذبهم فَهُوَ منی وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِد علی الْحَوْض

قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نو افراد تھے جن میں سے پانچ ایک قسم کے تھے اور چار دوسری قسم کے تھے ایک قسم کی تعداد عرب تھی اور دوسری قسم کی تعداد عجمیوں کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سنو! کیا تم سنتے ہو؟ عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے کہ جو شخص ان

کے پاس جائے گا' اوران کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور وہ شخص حوض پر نہیں آسکے گا' اور جو شخص ان حکمرانوں کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا' اور وہ میرے حوض پر وارد ہوگا''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

3391 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِد بعد صَلَاة الْعشَاء فَرفع بَصَره إِلَى السَّمَاء ثُمَّ خفض حَتّٰى ظننا انه حدث فِي السَّمَاء أمر فَقَالَ أَلا إِنَّهَا سَتكون بعدِي أُمَرَاء يظْلمُونَ ويكذبون فَمَنْ صدقهم بكذبهم ومالاهم على ظلمهم فَلَيْسَ مني وَلَا أَنا مِنْهُ وَمَنْ لم يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يمالئهم على ظلمهم فَهُوَ مني وَأَنَا مِنْهُ

حَدِيْث رَوَاهُ أَحْمد وَفِيْ إِسْنَادهُ راو لم يسم وبقيته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت مسجد میں موجود تھے یہ عشاء کی نماز کے بعد کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر پھر جھکا لی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آسمان میں کوئی نئی صورت حال نمودار ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار میرے بعد کچھ حکمران ایسے آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کا ساتھ دے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کا ساتھ نہیں دے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے' اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں' اوران سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3392 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خباب عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا قعُودًا على بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخرج علينا فَقَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ إِنَّهُ سَيكون بعدِي أُمَرَاء فَلَا تُصَدِّقُوْهُمْ بكذبهم وَلَا تعينوهم على ظلمهم فَإِن من صدقهم بكذبهم وَأَعَانَهُمْ على ظلمهم لم يرد على الْحَوْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سنو ہم نے عرض کی ہم سن رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سنو ہم نے عرض کی ہم سن رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے جھوٹ میں ان کی

تصدیق نہ کرتا اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرتا کیونکہ جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا وہ حوض پر وارد نہیں ہو سکے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3393 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یکون اُمَرَاء تغشاھم غواش اَوْ حواش مِنَ النَّاس یکذبُون ویظلمون فَمَنْ دخل عَلَیْھِمْ فَصَدَّقَھُمْ بکذبھم وَاَعَانَھُمْ علی ظلمھم فَلَیْسَ منی وَلست مِنْہُ وَمَنْ لم یدْخل عَلَیْھِمْ وَلَمْ یُصدقھُمْ بکذبھم وَلَمْ یُعِنْھُمْ علی ظلمھم فَھُوَ منی وَاَنا مِنْہُ

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ یعلی وَمَنْ طَرِیْق ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا فَمَنْ صدقھم بکذبھم وَاَعَانَھُمْ علی ظلمھم فَاَنا مِنْہُ بَرِیْء

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب ایسے حکمران آئیں گے کہ جن کے پاس ملنے والے اور آنے جانے والے لوگ بہت سے ہوں گے وہ حکمران جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا میں اس سے لاتعلق ہوؤں گا"۔

3394 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من اُمتِیْ سیتفقھون فِی الدّین ویقرؤون الْقُرْآن یَقُوْلُوْنَ نَاتِی الْاُمَرَاء فنصیب من دنیاھم ونعتزلھم بدیننا وَلَا یکون ذٰلِكَ كَمَا لَا یجتنی من القتاد اِلَّا الشوك كَذٰلِكَ لَا یجتنی من قربھم اِلَّا

قَالَ ابْن الصَّباح كَاَنَّہٗ یَعْنِیْ الْخَطَایَا

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَرُوَاتہ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت کے کچھ افراد دین کا علم حاصل کریں گے قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جا کر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں البتہ ہم اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہوگا جس طرح قتاد (نامی درخت) سے صرف کانٹے چنے جا سکتے ہیں' اسی طرح ان (حکمرانوں) کے قرب سے صرف

(گناہ) حاصل کیا جاسکتا ہے ابن صباح کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ صرف گناہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3395 - وَعَنْ ثَوْبَانَ مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَا لاَھلہ فَذکر علیا وَفَاطِمَۃ وَغَیْرِھِمَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا من اَھْلِ الْبَیْتِ قَالَ نَعَمْ مَا لم تقم علی بَاب سدۃ اَوْ تاتی اَمِیرا تسالہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ ثِقَات وَالْمرَاد بالسدۃ ھُنَا بَاب السُّلْطَان وَنَحْوہٗ وَیَاْتِیْ فِیْ بَاب الْفقر مَا یدل لَہٗ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو بلوایا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کی آمد کا ذکر کیا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی اہل بیت کا ایک فرد ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب تک تم کسی بند دروازے پر کھڑے نہیں ہوتے جب تک تم کسی حکمران کے پاس جا کر کچھ مانگتے نہیں (تم اہل بیت کا حصہ شمار ہو گے)''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں یہاں بند دروازے سے مراد حاکم وقت کا دروازہ ہے

یہ روایت فقر سے متعلق باب میں آئے گی جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

3396 - وَعَنْ عَلْقَمَۃ بن اَبِیْ وَقَّاصٍ اللَّیْثِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ مر بِرَجُل من اَھْلِ الْمَدِیْنَۃ لَہٗ شرف وَھُوَ جَالس بسوق الْمَدِیْنَۃ فَقَالَ عَلْقَمَۃ یَا فُلَان اِن لَک حُرْمَۃ وَاِن لَک حَقًّا وَاِنِّیْ رَاَیْتُک تدخل علی ھٰؤُلَاءِ الْاُمَرَاء فتتکلم عِنْدھم وَاِنِّیْ سَمِعت بِلَال بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَحَدُکُمْ لَیَتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ من رضوَان اللّٰہ مَا یظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَیَکْتب اللّٰہ لَہٗ بِھَا رضوانہ اِلٰی یَوْم یلقاہ وَاِن اَحَدُکُمْ لَیَتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ من سخط اللّٰہ مَا یظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَیَکْتب اللّٰہ لَہٗ بِھَا سخطہ اِلٰی یَوْم الْقِیَامَۃ

قَالَ عَلْقَمَۃ انْظُر وَیحک مَاذَا تَقول وَمَا تکلم بِہٖ فَرب کَلَام قد منعنیہ مَا سَمِعت من بِلَال بن الْحَارِث

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وروی التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم الْمَرْفُوْع مِنْہُ وصححاہ

وَرَوَاہُ الْاَصْفَھَانِیْ اِلَّا اَنہ قَالَ عَن بِلَال بن الْحَارِث اَنہ قَالَ لِبَنِیْہِ اِذا حضرتم عِنْد ذِیْ سُلْطَان فَاَحْسنُوا الْمحْضر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَذکرہ

❀❀ حضرت علقمہ بن ابو وقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا گزر اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا جو صاحب حیثیت آدمی تھا اور وہ مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھا ہوا تھا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فلاں تمہیں احترام بھی

حاصل ہے اور تمہیں حق بھی حاصل ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم ان امراء کے پاس آتے جاتے ہو اور ان کے پاس بیٹھ کر بات چیت کرتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اور بعض اوقات کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص سے ناراضگی کو نوٹ کر لیتا ہے''۔

تو علقمہ نے (اس شخص سے کہا) تمہارا ستیاناس ہو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہتے ہو اور کیا بات کرتے ہو کیونکہ کئی کلام ایسے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے' اس روایت نے مجھے وہ کلام کرنے سے روک دیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی اور امام حاکم نے اس روایت کا صرف ''مرفوع'' حصہ نقل کیا ہے' اور ان دونوں حضرات نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اصبہانی نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادوں سے یہ فرمایا تھا کہ جب تم کسی حکمران کے پاس جاؤ تو تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

التَّرْهِيب من إِعَانَة الْمُبطل ومساعدته والشفاعة الْمَانِعَة من حد من حُدُود الله وَغَيْر ذٰلِكَ

باب: باطل کام کرنے والے کی مدد کرنا یا اس کا ساتھ دینا یا اللہ تعالیٰ کی حدود سے متعلق یا اس کے علاوہ کسی اور معاملے سے متعلق ممنوعہ سفارش کرنا' اس بارے میں ترہیبی روایات

3397 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ ضاد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ خَاصم فِيْ بَاطِل وَهُوَ يعلم لم يزل فِيْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِن مَا لَيْسَ فِيْهِ اسْكنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰى يخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوه وَزَاد فِيْ آخِره وَلَيْسَ بِخَارِج وَرَوَاهُ الْحَاكِم

مطولا ومختصرا وَقَالَ فِيْ كل مِنْهَا صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَلَفظ الْمُخْتَصر قَالَ من أَعَان على خُصُومَة بِغَيْر حق كَانَ فِيْ سخط الله حَتّٰى ينْزع

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد وَمَنْ أَعَان على خُصُومَة بظُلْم فَقَدْ بَاءَ بغضب من الله

الردغة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة وتحريكها اَيْضًا وبالغين الْمُعْجَمَة هِيَ الوحل وردغة الخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة هِيَ عصارة اَهْلِ النَّارِ اَوْ عرقهم كَمَا جَاءَ مُفسرًا فِيْ صَحِيْح مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی شفاعت اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے لئے رکاوٹ بن جائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے برخلاف جاتا ہے جو شخص کسی باطل چیز کے بارے میں جھگڑا کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو (کہ اس کا موقف باطل ہے) تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اس مومن میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ردغۃ الخبال میں ٹھہرائے گا جب تک وہ اس چیز سے نکل نہیں آتا جو اس نے بیان کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور وہ نکلنے والا نہ ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے طویل اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے مختصر روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں جو ناحق ہو اس بارے میں مدد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مقدمے میں ظلم کی مدد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ساتھ لے کر آتا ہے''۔

لفظ الردغہ میں ر پر زبر ہے د ساکن ہے' اس پر حرکت بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد غ ہے' اس سے مراد کیچڑ ہے' اور خبال میں خ پر زبر ہے پھر ب ہے' اس سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ اور ان کا عرق ہے جیسا کہ ''صحیح مسلم'' میں اور دیگر جگہوں پر اس کی وضاحت موجود ہے۔

3398 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عبد الله بن مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعين قومه على غير الْحق كَمثل بعير تردى فِيْ بِئْر فَهُوَ ينْزع مِنْهَا بِذَنَبِهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَعبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه قَالَ الْحَافِظ وَمعنى الحَدِيْث اَنه قد وَقع فِيْ الْإِثْم وَهلك كالبعير إِذا تردى فِيْ بِئْر فَصَارَ ينْزع بِذَنَبِهِ وَلَا يقدر على الْخَلَاص

عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں
''جو شخص ناحق طور پر کسی قوم کی مدد کرتا ہے اس کی مثال ایسے اونٹ کی مانند ہے جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے تو اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر کھینچا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے جس طرح کوئی اونٹ جب کنویں میں گر جائے تو پھر اسے دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے اس کے علاوہ وہ باہر نہیں نکل سکتا۔

3399 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رجل حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه لم یزل فِیْ غضب اللّٰه حَتّٰی ینْزع وَاَیُّمَا رجل شدّ غَضبا علی مُسْلِم فِیْ خُصُومَة لَا علم لَهُ بهَا فَقَدْ عاند اللّٰه حَقه وحرص علی سخطه وَعَلَیْهِ لعنة اللّٰه تتابع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَیُّمَا رجل اَشاع علی رجل مُسْلِم بِکَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء سبه بهَا فِی الدُّنْیَا کَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِیَ بنفاذ مَا قَالَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا یحضرنی الْاٰن حَال اِسْنَاده وروی بعضه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قَالَ من ذکر امْرا بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لیعیبه حَبسه اللّٰه فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیَ بنفاذ مَا قَالَ فِیْهِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد میں رکاوٹ بن جائے وہ شخص مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہ ہو جائے اور جو شخص کسی مقدمے میں کسی مسلمان کے خلاف غضب کو شدید کر دیتا ہے جب کہ اسے اس بارے میں علم نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ایسا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا حریص ہوتا ہے ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے جو قیامت کے دن تک مسلسل ہوتی رہتی ہے جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات پھیلاتا ہے حالانکہ وہ مسلمان اس بات سے لاتعلق ہو اور وہ ایسا اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے برا کہا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے آگ میں گھول دے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا الزام واپس نہیں لیتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت مجھے یاد نہیں ہے اس کا کچھ حصہ عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص کسی شخص کا ذکر ایسے حوالے سے کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ دوسرے کو عیب دار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں روک کر رکھے گا جب تک اس کی کہی ہوئی بات کا حساب نہیں ہو جاتا''۔

3400 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حَالَتْ شَفَاعَته

دون حد من حُدُوْد الله فَقَدْ ضاد الله فِيْ ملكه وَمَنْ اعان على خُصُومَة لَا يعلم اَحَق اَوْ بَاطِل فَهُوَ فِيْ سخط الله حَتّٰى ينْزع وَمَنْ مَشى مَعَ قوم يرى انه شاهد وَلَيْسَ بِشَاهِد فَهُوَ كشاهد زور وَمَنْ تحلم كَاذِبًا كلف اَن يعْقد بَيْن طرفِيْ شعيرَة وسباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ رَجَاء بن صبيح السَّقطِي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں رکاوٹ بن جائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں اس کے برخلاف کرتا ہے' اور جو شخص کسی مقدمے میں اس طرح مدد کرے جس کے بارے میں اسے پتہ نہ ہو کہ کیا یہ حق ہے یا باطل ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ جاتا ہے' اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ گواہ ہے حالانکہ وہ حقیقی گواہ نہ ہو' تو وہ جھوٹا گواہ شمار ہوتا ہے' اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے' تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو کناروں کے درمیان گرہ لگائے اور مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے رجاء بن صبیح سقطی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3401 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعان ظَالِما بباطل ليدحض بِهِ حَقًّا بَرِيء من ذمَّة الله وَذمَّة رَسُوله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهاني

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باطل طور پر کسی ظالم کی مدد کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے حق کو پرے کر دے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3402 - وَرُوِيَ عَن اَوْس بن شُرَحْبِيل اَحَد بني اَشْجَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من مَشى مَعَ ظَالِم ليعينه وَهُوَ يعلم اَنه ظَالِم فَقَدْ خرج من الْإِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو اشجع سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص کسی ظالم کے ساتھ چل کر جاتا ہے تاکہ اس کی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم ہے' تو وہ اسلام سے نکل

3400- المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير' حديث: 2164' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى' من اسمه : معاذ' حديث: 8718

جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

9 - ترهيب الْحَاكِم وَغَيْرِهِ من اِرضاء النَّاس بِمَا يسخط الله عَزَّ وَجَلَّ

حاکم یا دیگر افراد کے لیے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ لوگوں کو ایسی چیز کے ساتھ خوش کریں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے تعلق رکھتی ہو

3403 - عَن رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ كتب مُعَاوِيَةَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن اكتبي لي كتابا توصيني فِيْهِ وَلَا تكثري عَلَيّ فكتبت عَائِشَةَ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلام عَلَيْك أما بعد فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من التمس رضَا الله بسخط النَّاس كَفاهُ الله مؤونة النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط الله وَكله الله اِلَى النَّاس وَالسَّلَام عَلَيْك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَمْ يسم الرجل ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كتبت اِلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ فَذكر الحَدِيْث بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يرفعوه وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ الْمَرْفُوْع مِنْهُ فَقَط وَلَفْظِهِ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من التمس رضَا الله بسخط النَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وأرضى عَنْهُ النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط الله سخط الله عَلَيْهِ وأسخط عَلَيْهِ النَّاس

❀❀ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے خط میں کوئی نصیحت کیجئے اور زیادہ الفاظ استعمال نہ کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا

''تم پر سلام ہو اما بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے سختی کے حوالے سے اس کی کفایت کر جاتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ لوگوں کی رضامندی کا خواہش مند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے"۔ والسلام علیک۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نام ذکر نہیں کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اسی مفہوم کی ہے' لیکن ان حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کا صرف ''مرفوع'' حصہ نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ذریعے لوگوں کی رضامندی کا طلب گار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے''۔

3404 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَسخط اللّٰه فِیْ رِضَا النَّاس سخط اللّٰه عَلَيْهِ واسخط عَلَيْهِ من ارضاه فِیْ سخطه وَمَنْ اَرْضى اللّٰه فِیْ سخط النَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وارضى عَنْهُ من اسخطه فِیْ رِضَاهُ حَتّٰى يزينه ويزين قَوْلِهٖ عمله فِیْ عينه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی رضامندی کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے جس کو اس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ذریعے خوش کرنے کی کوشش کی تھی اور جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے جسے اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو آراستہ کر دیتا ہے اور اس کے قول کو اور اس کے عمل کو دوسرے کی آنکھ میں آراستہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3405 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرْضى سُلْطَانا بِمَا يسْخط ربه خرج من دين اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهٖ علاق بن اَبِیْ مُسْلِم عَنْ جَابر والرواة اِلَيْهِ كلهم ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حاکم وقت کو ایسی چیز کے ذریعے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کے ذریعے اس کا پروردگار ناراض ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے دین سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں علاق بن ابو مسلم نامی راوی منفرد ہے اور اس تک جانے والے دیگر تمام راوی ثقہ ہیں۔

3406 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب محامد النَّاس بمعاصی اللّٰه عَاد حامده لَهٗ ذاما

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرْضى اللّٰه بسخط النَّاس كَفاهُ اللّٰه وَمَنْ اَسخط اللّٰه بِرِضا النَّاس وَكله اللّٰه اِلَى النَّاس

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهٖ فِي كتاب الزّهْد الْكَبِير

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من آرَادَ سخط الله ورضا النَّاس عَاد حامده مِنَ النَّاس ذاما

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ذریعے لوگوں کی تعریف حاصل کرنا چاہتا ہے' تو اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرنے والا بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوتا ہے' اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

امام بیہقی نے کتاب الزہد الکبیر میں اس کی مانند ایک روایت نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے اور لوگوں کی رضامندی حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو لوگوں میں سے اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرنے والا بن جاتا ہے''۔

3407 - وَرُوِيَ عَنِ عبد الله بن عصمَة بن مَالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب اِلَى النَّاس بِمَا يحبونه وبارز الله تَعَالٰى لَقِي الله تَعَالٰى يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کے سامنے اس چیز کے ذریعے محبوب بننا چاہتا ہے جس کو لوگ پسند کرتے ہیں' اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے' تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِي الشَّفَقَة على خلق الله تَعَالٰى

من الرّعية وَالْاَوْلَاد وَالْعَبِيد وَغَيْرِهِمْ ورحمتهم والرفق بهم والترهيب من ضد ذٰلِكَ وَمَنْ تَعْذِيب الْعَبْد وَالدَّابَّة وَغَيْرِهِمَا بِغَيْر سَبَب شَرْعِي وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن وسم الدَّوَابّ فِي وجوهها

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ اللہ کی مخلوق پر شفقت کی جائے

خواہ اس کا تعلق رعایا سے ہو اولاد سے ہو غلاموں سے ہو یا ان کے علاوہ کسی اور سے ہو اور ان پر رحمت کی جائے اور ان کے ساتھ نرمی اختیار کی جائے' اور اس کے برعکس کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اور جو شخص کسی غلام یا

جانور کو یا ان کے علاوہ کسی اور کو کسی شرعی سبب کے بغیر عذاب دیتا ہے (اس بارے میں ترہیبی روایات) نیز جانوروں کے چہرے پر داغ لگانے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3408 - عَنْ جریر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لَا یرحم النَّاس لَا یرحمہ اللہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَرَوَاہُ اَحمد وَزَاد وَمَنْ لَا یغفر لَا یغفر لَہٗ وَھُوَ فِی الْمسند اَیْضًا من حَدِیْث اَبِیْ سعید بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص معاف نہیں کرتا اس کی بخشش نہیں ہوتی''

یہ روایت مسند میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

3409 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ انہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لن تؤمنوا حَتّٰی تراحموا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کلنا رَحِیم قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ برحمۃ اَحَدُکُمْ صَاحبہ وَلَکنھَا رَحْمَۃ الْعَامَّۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے پر رحم نہیں کرتے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کسی ایک شخص کا اپنے ساتھی پر رحم کرنا بلکہ اس سے مراد عمومی رحم کرنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3410 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لم یرحم النَّاس لم یرحمہ اللّٰہ .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3411 - وَعَنْ جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لَا یرحم من فِی الْاَرْض لَا یرحمہ من فِی السَّمَاء .رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اس پر رحم نہیں کرتا جو زمین میں ہے' تو وہ ذات اس پر رحم نہیں کرتی جو آسمان میں ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3412 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراحمون يرحمهم الرَّحْمٰن ارحموا من فِي الْاَرْض يَرْحمكُم من فِي السَّمَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِزِيَادَة وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے' تم اس پر رحم کرو جو زمین میں ہے وہ ذات تم پر رحم کرے گی جو آسمان میں ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3413 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغفر لكم ويل لأقماع الْقَوْل ويل للمصرين الَّذِيْنَ يصرُّوْنَ على مَا فعلوا وهم يعلمُوْنَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تم لوگ رحم کرو' تم پر رحم کیا جائے گا' تم لوگ معاف کرو' تمہاری مغفرت کی جائے گی اور جھوٹا الزام لگانے والوں کے لئے بربادی ہے' اور اصرار کرنے والوں کے لئے بربادی ہے کہ جو وہ کرتے ہیں' اس پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ انہیں' اس کا علم ہوتا ہے کہ (یہ ٹھیک نہیں ہے)''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3414 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِير وَيَاْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقد رُوِيَ هٰذَا اللَّفْظ من حَدِيْثِ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَتَقَدَّمَ بعض ذٰلِكَ فِيْ اِكرام الْعلمَاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

علماء کی عزت افزائی سے متعلق باب میں ان میں سے کچھ کا ذکر ہو چکا ہے۔

3415 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بَيت فِيْهِ نفر من قُرَيْش فَاخذ بعضادتَیِ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِی الْبَيْتِ اِلَّا قرشي فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْن اُخْت لنا قَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِیْ قُرَيْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا اَقسمُوا اقسطوا وَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں کھڑے ہوئے اس گھر میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا پھر فرمایا: کیا اس گھر میں صرف قریشی لوگ موجود ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! ایک ہمارا بھانجا بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکومت کا معاملہ قریش میں رہے گا جب تک ان کا یہ عالم رہے کہ جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو وہ رحم کریں اور جب فیصلہ دیں تو انصاف سے کام لیں اور جب تقسیم کریں تو عدل سے کام لیں جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3416 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِیْ بَيت فِيْهِ نفر من الْمُهَاجرين وَالْاَنْصَار فَاَقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل كل رجل يُوسع رَجَاء اَن يجلس اِلٰى جنبه ثُمَّ قَامَ اِلَى الْبَاب فَاخذ بعضادتيه فَقَالَ الْاَئِمَّة من قُرَيْش ولي عَلَيْكُمْ حق عَظِيْم وَلَهُمْ ذٰلِكَ مَا فعلوا ثَلَاثًا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا عَاهَدُوا وفوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم بِلَفْظِهٖ وَاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ بِنَحْوِهٖ لِاَبِیْ بَرزَة وَحَدِيْثٍ لِاَبِیْ مُوسٰى فِی الْعدْل والجور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک گھر میں موجود تھے جس میں مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گنجائش پیدا کرنی شروع کی یہ توقع کرتے ہوئے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پہلو میں بیٹھ جائیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس کھڑے ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا اور ارشاد فرمایا حکمران قریش سے ہوں گے میرا تم پر عظیم حق ہے اور ان لوگوں کا بھی حق ہوگا جب تک وہ تین کام کرتے رہیں گے جب ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں اور جب عہد کریں تو اس کو پورا کریں جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام ابویعلیٰ نے اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس کی مانند ایک حدیث حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے جب کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے منقول حدیث انصاف کرنے اور ظلم کرنے کے بارے میں ہے۔

3417 - وَعَنْ نصيح الْعَنسِى عَن ركب الْمصرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن تواضع فِىْ غير منقصة وذل فِىْ نَفسه من غير مَسْاَلَة وَاَنْفق مَالا جمعه فِىْ غير مَعْصِيَة ورحم اَهْلِ الذلة والمسكنة وخالط اَهْلِ الْفِقْه وَالْحكمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته اِلٰى نصيح ثِقَات

❀❀ نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو کوئی کمی پیدا کیے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے' اور مانگے بغیر اپنے آپ کو پست رکھتا ہے' اور جو مال اس نے جمع کیا ہے' اسے معصیت میں خرچ نہیں کرتا اور پست طبقے کے اور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے' اور دین کے عالموں اور حکمت رکھنے والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے''۔ ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ نصیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3418 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت الصَّادِق المصدوق صَاحب هٰذِهِ الْحُجْرَة اَبَا الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تنْزع الرَّحْمَة اِلَّا من شقى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَفِىْ بعض النّسخ حسن صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صادق ومصدوق جو اس حجرے کے رہنے والے تھے یعنی حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''رحمت صرف کسی بدبخت سے ہی الگ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اور بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

3419 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحسن اَوْ الْحُسَيْن بن عَلىّ وَعِنْده الْاَقْرَع بن حَابِس التَّمِيْمِىّ فَقَالَ الْاَقْرَع اِن لى عشرَة من الْوَلَد مَا قبلت مِنْهُم اَحَدًا قطّ فَنظر اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من لَا يرحم لَا يرحم

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی موجود تھا تو اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3420 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّکُمْ تقبلون الصّبيان وَمَا نقبلهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَ املك لَكَ اَن نزع اللّٰہ الرَّحْمَة من قَلْبك

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم لوگ تو ان کو بوسہ نہیں دیتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے کیا کرسکتا ہوں؟ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو الگ کردیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3421 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن قُرَّةَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لأرحم الشَّاة اَن أذبحها فَقَالَ إِن رحمتها رَحِمك الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد والأصبهاني وَلَفظه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ آخذ شَاة وَاُرِيد اَن أذبحها فأرحمها قَالَ وَالشَّاة إِن رحمتها رَحِمك الله

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے بکری کو ذبح کرتے ہوئے رحم آجاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس پر رحم کرتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بکری کو پکڑتا ہوں اور میرا ارادہ اسے ذبح کرنے کا ہوتا ہے' لیکن مجھے اس پر رحم آجاتا

3419-صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب رحمته صلی الله علیه وسلم الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذلك' حدیث: 4384صحیح ابن حبان' کتاب البر والإحسان' باب الرحمة' ذکر الأمر للمرء أن یرحم أطفال المسلمین رجاء رحمة الله جل' حدیث: 458الجامع للترمذی' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی رحمة الولد' حدیث: 1883جامع معمر بن راشد' باب رحمة الناس' حدیث: 1193السنن الکبری للبیهقی' کتاب النکاح' جماع أبواب الترغیب فی النکاح وغیر ذلك' باب ما جاء فی قبلة الرجل ولده' حدیث: 12697مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 6962مسند أبی یعلی الموصلی' مسند أبی هریرة' حدیث: 5757

ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری پر بھی رحم کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا"۔

3422 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اضجع شَاة وَهُوَ يحد شفرته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرِيدُ اَن تميتها موتتين هلا أحددت شفرتك قبل اَن تضجعها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح على شَرط البُخَارِيّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بکری کو (ذبح کرنے کے لئے) لٹایا اور خود چھری تیز کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے دو مرتبہ موت کا شکار کرو تم نے اسے لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کی تھی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3423 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا اِلَّا يسْأَل اللّٰه عَنْهَا يَوْم الْقِيَامَة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ حَقّهَا اَن تذبحها فتأكلها وَلَا تقطع رَأسهَا فترمي بِهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی چڑیا یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو ناحق طور پر قتل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بارے میں اُس سے حساب لے گا عرض کی گئی یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ تم اسے ذبح کر کے کھالو اور اس کا سر کاٹ کر اسے نہ پھینک دو"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3424 - وَعَنْ الشريد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَقُوْلُ يَا رب اِن فلَانا قتلني عَبَثا وَلَم يقتلني مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی مقصد کے بغیر کسی چڑیا کو مار دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گی اور عرض کرے گی اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے فضول میں مار دیا تھا اس نے کسی منفعت کی وجہ سے مجھے نہیں مارا تھا"

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3425 - وَعَنِ الْوَضِين بن عَطَاءٍ قَالَ اِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنهُ حَتّٰى جَاءَ ت اِلَى

النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فاخذ يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِی لأمر اللّٰه وَأَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِی كِتَابه عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَنهُ وَهُوَ معضل

وضین بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک قصائی نے بکری کے لئے دروازہ کھولا تا کہ اسے ذبح کرے تو وہ اس سے چھوٹ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئی وہ شخص اس بکری کے پیچھے آیا اور اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے کھینچنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو اور اے قصائی! تم اسے نرمی سے لے کے جاؤ''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں محمد بن راشد کے حوالے سے وضین سے نقل کی ہے اور یہ روایت معضل ہے۔

3426 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ رأى رجلا يسحب شَاة برجلها ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدها إِلَى الْمَوْت قودا جميلا

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق أَيْضا مَوْقُوفًا

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اسے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کے جاؤ''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3427 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنه مر بفتيان من قُرَيْش قد نصبوا طيرا أَوْ دجَاجَة يترامونها وَقد جعلُوا لصَاحب الطير كل خاطئة من نبلهم فَلَمَّا رَأَوْا ابْن عمر تفرقُوا فَقَالَ ابْن عمر من فعل هَذَا لعن اللّٰه من فعل هَذَا إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من اتخذ شَيْئا فِيهِ الرّوح غَرضا

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَمُسلم

الْغَرَض بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء هُوَ مَا ينصبه الرُّمَاة يقصدون إِصَابَته من قرطاس وَغَيره

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک پرندے کو یا شاید ایک مرغی کو نشانہ بنایا ہوا تھا اور اس پر تیراندازی کر رہے تھے اور انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جس کا نشانہ نہیں لگے گا تو پرندے کے مالک کو اس کا تیر مل جائے گا جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو ایسا کرے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بناتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

الغرض! میں غ پر زبر ہے' اس کے بعد ر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے جسے تیراندازی کرنے والے نشانہ بناتے ہیں' اور اس

پر نشانہ لگانے کا قصد کرتے ہیں خواہ اس کا تعلق کا غذ سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو۔

3428 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سفر فَانطَلق لِحَاجَتِہٖ فَرَاَیْنَا حمرَۃ مَعھَا فرخان فأخذنا فرخیھا فَجَاءَ ت الْحمرَۃ فَجعلت تعرش فجَاء النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من فجع ھٰذِہٖ بولدیھا ردوا ولدیھا اِلَیْھَا وَرَای قَرْیَۃ نمل قد حرقناھا فَقَالَ من حرق ھٰذِہٖ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِی اَن یعذب بالنَّار اِلَّا رب النَّار

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

قَرْیَۃ النَّمْل ھِیَ مَوْضِع النَّمْل مَعَ النَّمْل

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ پرندہ آیا اور ہمارے اوپر چکر لگانے لگا اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کس نے اس کے بچوں کے حوالے سے اسے پریشان کیا ہے اس کے بچے اسے واپس کردو پھر نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا اسے کس نے جلایا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو آگ کے ذریعے عذاب دینا صرف آگ کے پروردگار کے لئے روا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

چیونٹیوں کی بستی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں چیونٹیاں مل جل کر رہتی ہیں۔

3430 - وروی اَحْمد اَیْضًا فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیل عَن یحیی بن مرّۃ قَالَ فِیْہِ وَکنت مَعَہٗ یَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسا ذَات یَوْمٍ اِذْ جَاءَ جمل یخب حَتّٰی ضرب بجرانہ بَیْن یَدَیْہِ ثُمَّ ذرفت عَیناہُ فَقَالَ وَیحك انْظُر لمن ھٰذَا الْجمل اِن لَہٗ لشانا قَالَ فَخرجت ألتمس صَاحبہ فوَجَدتہ لرجل من الْاَنْصَار فدعوتہ اِلَیْہِ فَقَالَ مَا شَاْن جملك ھٰذَا فَقَالَ وَمَا شَاْنہ لَا اَدْرِی وَاللّٰہ مَا شَاْنہ عَملنَا عَلَیْہِ ونضحنا عَلَیْہِ حَتّٰی عجز عَن السِّقَایَۃ فائتمرنا البَارِحۃ اَن ننحرہ ونقسم لَحْمہٗ

قَالَ فَلَا تفعل ھبہ لی اَوْ بعنیہ قَالَ بل ھُوَ لَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فوسمہ بمیسم الصَّدَقَۃ ثُمَّ بعث بِہٖ

وَاِسْنَادُہٗ جید

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ نَحوہٖ اِلَّا انہ قَالَ فِیْہِ اِنَّہٗ قَالَ لصَاحب الْبَعِیر مَا لبعیرك یشکوك زعم اَنَّك سنأتہ حَتّٰی کبر تُرِیْدُ اَن تنحرہ قَالَ صدقت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أفعل

وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ اَیْضًا قَالَ یعلی بن مرّۃ بَیْنَا نَحْنُ نسیر مَعَہٗ یَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِیر یسنی عَلَیْہِ فَلَمَّا رَآہُ الْبَعِیر جرجر وَوضع جرانہ فَوقف عَلَیْہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیْنَ

صَاحب هٰذَا الْبَعِير فَجَاء فَقَالَ بعنيه قَالَ لَا بل اهبه لَك وَإِنَّهُ لأهل بَيت مَا لَهُمْ معيشة غَيْرِه فَقَالَ اما إِذ ذكرت هٰذَا من امره فَإِنَّهُ شكا كَثْرَة الْعَمَل وَقلة الْعلف فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ ......الحَدِيث

امام احمد نے ایک طویل حدیث یحییٰ بن مرہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے: ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ تھا یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ تشریف فرما تھے اسی دوران ایک اونٹ آیا اور اس نے اپنا سر نبی اکرم ﷺ کے سامنے جھکا دیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم دیکھو کہ یہ کس کا اونٹ ہے اس کا کوئی خاص معاملہ ہے راوی کہتے ہیں میں اس کے مالک کو تلاش کرنے کے لئے نکلا میں نے اس کو پایا کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا میں اسے بلا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا تمہارے اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے اس نے عرض کی اس کا کیا معاملہ ہے مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو اس کو استعمال کرتے تھے اور اس پر پانی لاد کر لایا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ پانی لانے سے عاجز آ گیا آج صبح ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اسے ذبح کر دیتے ہیں اور اس کا گوشت تقسیم کر لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو یہ مجھے دے دو یا یہ مجھے فروخت کر دو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ آپ کا ہوا راوی کہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر صدقے کا مخصوص نشان لگوایا اور پھر اسے (صدقے کے اونٹوں کی طرف) بھجوا دیا''

اس کی سند عمدہ ہے۔ان ایک سند جو اس کی مانند منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کے مالک سے فرمایا: تمہارے اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو تمہاری شکایت کر رہا ہے اس کا یہ کہنا ہے کہ تم اس سے کام کاج لیتے رہے یہاں تک کہ جب یہ بوڑھا ہو گیا تو تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو تو اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں ایسا نہیں کروں گا''۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا جب اس اونٹ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آواز نکالنے لگا اور آپ ﷺ کے سامنے سر جھکا دیا نبی اکرم ﷺ اس کے پاس ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کی جی نہیں! یہ میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں یہ ایک ایسے گھر والوں کا ہے جن کا اس کے علاوہ ضروریات کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ بات اس کے حوالے سے ذکر کی ہے (تو میں تمہیں بتاتا ہوں) کہ اس نے زیادہ کام کاج کروانے اور تھوڑا چارہ دینے کی شکایت کی ہے تو تم لوگ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو'' ......الحدیث۔

3431 - وروى ابْن مَاجه عَن تَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أقبل بعير يعدو حَتّٰى وقف على هَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيهَا الْبَعِير اسكن فَإِن تَكُ صَادِقا فلك صدقك وَإِن تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْك كذبك مَعَ أَن اللّٰه تَعَالٰى قد آمن عائذنا

وَلَيسَ بِخَائِبٍ لائذنا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيرِ فَقَالَ هٰذَا بعير قد هم أهله بنحره وَأكل لَحمه فهرب مِنهُم واستغاث بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبينا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ اقبل أَصْحَابه يتعادون فَلَمَّا نظر إِلَيْهِم الْبَعِير عَاد إِلٰى هَامة رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلاذ بهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بعيرنا هرب مُنْذُ ثَلَاثَة أَيَّام فَلَمْ نلقه إِلَّا بَيْنَ يَدَيك فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما إِنَّهُ يشكو إِلَيَّ فبئست الشكاية فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّهُ رَبِّي فِيْ أمنكم أحوالا وكنتم تحملون عَلَيْهِ فِي الصَّيف إِلٰى مَوْضِع الكلا فَإِذَا كَانَ الشتَاء رحلتم إِلٰى مَوْضِع الدفاء فَلَمَّا كبر استفحلتموه فرزقكم اللّٰه مِنْهُ إبلا سَائِمَة فَلَمَّا أدْرَكته هٰذِهِ السّنة الخصبة هممتم بنحره وَأكل لَحمه فَقَالُوْا قد وَاللّٰه كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مَا هٰذَا جَزَاء الْمَمْلُوك الصَّالح من موَالِيْه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا لَا نبيعه وَلَا ننحره فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام كَذَبْتُمْ قد اسْتَغَاثَ بكم فَلَمْ تغيثوه وَأَنا أولى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ فَإِن اللّٰه نزع الرَّحْمَة من قُلُوْب الْمُنَافِقين وأسكنها فِيْ قُلُوْب الْمُؤْمِنِينَ فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مِنْهُم بِمِائَة دِرْهَم وَقَالَ يَا أَيهَا الْبَعِير انْطَلِقْ فَأَنت حر لوجه اللّٰه تَعَالٰى فرغى على هَامة رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام آمين ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَة فَبكى عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِير قَالَ قَالَ جَزَاك اللّٰه أَيهَا النَّبِي عَن الْإِسْلَام وَالْقُرْآن خيرا فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ سكن اللّٰه رعب أمتك يَوْم الْقِيَامَة كَمَا سكنت رعبي فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ حقن اللّٰه دِمَاء أمتك من أعدائها كَمَا حقنت دمي فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ لَا جعل اللّٰه بأسها بَيْنَهَا فَبَكَيْت فَإِن هٰذِهِ الْخِصَال سَأَلت رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنَعَنِيْ هٰذِهِ وَأَخْبرنِيْ جِبْرِيْل عَن اللّٰه تَعَالٰى أَن فنَاء أمتِي بِالسَّيْفِ جرى الْقَلَم بِمَا هُوَ كَائِن الهدف بِفَتْح الْهَاء وَالدَّال الْمُهْملَة بعدهمَا فَاء هُوَ مَا ارْتَفع على وَجه الْأَرْض من بِنَاء وَنَحْوه

والحائش بِالْحَاء الْمُهْملَة وبالشين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ جمَاعَة النّخل وَلَا وَاحِد لَهُ من لَفظه والحائط هُوَ الْبُسْتَان وذفرا الْبَعِير بِكَسْر الذَّال الْمُعْجَمَة مَقْصُوْر هِيَ الْموضع الَّذِيْ يعرق فِيْ قفا الْبَعِير عِنْد أُذُنه وهما ذفريان وَقَوْله تدئبه بِضَم التَّاء وَدَال مُهْملَة سَاكِنة بعْدهَا همزَة مَكْسُوْرَة وباء مُوَحدَة أَي تتعبه بِكَثْرَة الْعَمَل وجران الْبَعِير بِكَسْر الْجِيم مقدم عُنُقه من مذبحه إِلٰى نَحره قَالَه ابْن فَارس يسنى عَلَيْهِ بِالسِّين الْمُهْملَة وَالنُّوْن أَي يسقى عَلَيْهِ

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک اونٹ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر ٹھہر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ تم پرسکون ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو تمہاری سچائی کا تمہیں بدلہ ملے گا' اور اگر تم جھوٹے ہوئے تو تمہارے جھوٹ کا تم پر وبال ہوگا باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو محفوظ قرار دیا ہے جو ہماری پناہ لیتا ہے ہماری پناہ لینے والا شخص رسوا نہیں ہوتا (راوی کہتے ہیں) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ

اونٹ کیا کہتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹ کے گھر والوں نے اسے قربان کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا ہے یہ ان کو چھوڑ کر بھاگ کر آ گیا ہے اس نے تمہارے نبی سے مدد مانگی ہے راوی کہتے ہیں ابھی ہم وہیں موجود تھے اسی دوران اس اونٹ کے مالکان تیزی سے چلتے ہوئے آئے جب اونٹ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا تو دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی پناہ میں آنے لگا ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ہمارا اونٹ ہے جو تین دن سے مفرور ہے اور اب یہ آپ کے سامنے آ کے ہمیں ملا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے میرے سامنے ایک شکایت لگائی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہتا ہے اس کی نشوونما تمہارے درمیان امن کے ماحول میں ہوئی اور تم لوگ گرمی کے موسم میں اس پر بوجھ لاد کر وہاں تک لے جاتے تھے جہاں گھاس پھوس ہوتی تھی اور جب سردی کا موسم ہوتا تھا تو تم اس پر سفر کر کے دفعہ نامی جگہ پر جایا کرتے تھے جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے جفتی کے لئے استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے تمہیں مزید اونٹ عطا کر دیے اب جب یہ اس بوڑھی عمر تک پہنچ گیا ہے تو تم نے اسے قربان کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا ہے ان لوگوں نے عرض کی اللہ کی قسم! یارسول اللہ! ایسا ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے غلام کی اس کے آقاؤں کی طرف سے جزا یہی ہوتی ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم اسے نہ تو فروخت کریں گے اور نہ ہی قربان کریں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو اس نے تمہارے خلاف مدد مانگی ہے تم نے اس کی مدد نہیں کی اور تمہاری بہ نسبت میں رحمت کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منافق لوگوں کے دلوں سے رحمت کو الگ کر لیا ہے اور اسے ایمان والوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک سو درہم کے عوض میں ان سے وہ اونٹ خرید لیا اور فرمایا: اے اونٹ تم جاؤ تم اللہ کے نام پر آزاد ہو تو وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے آواز نکالنے لگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آمین اس نے پھر کچھ کہا نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا آمین اس نے پھر کچھ کہا نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا آمین پھر اس نے چوتھی مرتبہ کچھ کہا تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے کہا: اے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کے حوالے سے جزائے خیر عطا فرمائے تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کی امت کی پریشانی کو ختم کرے جس طرح آپ نے میری پریشانی ختم کی ہے تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے خون ان کے دشمنوں کی طرف سے محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرے خون کو محفوظ رکھا (یعنی میری جان بچائی) تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس امت کے درمیان اختلافات (یا خون خرابہ) نہ ہونے دے تو میں رو پڑا کیونکہ یہ چیز میں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی اس نے باقی چیزیں عطا کر دیں تھیں اور یہ چیز مجھے نہیں دی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ بتایا تھا کہ میری امت تلوار کے ذریعے ماری جائے گی اس بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے"۔

لفظ الھدف میں ہ پر زبر ہے اس کے بعد د ہے پھر ف ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جو زمین سے بلند ہو خواہ اس کا تعلق عمارت سے ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو

لفظ الحائش میں ح ہے اور ش ہے اس سے مراد کھجوروں کے درخت ہیں لفظی طور پر اس کی کوئی واحد نہیں ہوتی

لفظ الحائر کا مطلب بالغ ہے

لفظ ذفرالبعیر کا مطلب وہ جگہ ہے جہاں اونٹ کی گردن میں پسینہ آتا ہے اور یہ جگہ اس کے کانوں کے پاس ہوتی ہے۔

لفظ تدئبہ میں ت پر پیش ہے اس کے بعد د ہے اس کے بعد ء ہے پھر ب ہے اس سے مراد یہ ہے کہ زیادہ کام لے کر اسے تھکاوٹ کا شکار کردیا

لفظ جران البعیر اس میں ج پر زیر ہے اس سے مراد گردن کا آگے والا حصہ ہے جہاں ذبح کیا جاتا ہے اور اس مقام تک ہے جہاں نحر کیا جاتا ہے یہ بات ابن فارس نے بیان کی ہے

لفظ یسنی علیہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا۔

3432 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلت امْرَاَة النَّار فِيْ هرة ربطتها فَلَمْ تطعمها وَلَمْ تدعها تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض

وَفِيْ رِوَايَةٍ عـذبـت امْرَاَة فِيْ هرة سجنتها حَتّٰى مَاتَت لَا هِيَ أطعمتها وسقتها اِذْ هِيَ حبستها وَلَا هِيَ تركتهَا تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ جَابر فَزَادَ فِيْ آخِره فَوَجَبت لَهَا النَّار بذلك

خشَاش الْاَرْض مُثَلّثَة الْخَاء الْمُعْجَمَة وبشينين معجمتين هُوَ حشرات الْاَرْض والعصافير وَنَحْوهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگئی اس بلی کو اس نے باندھ دیا تھا اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود کچھ کھا پی لے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جسے اس نے قید کردیا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی وہ عورت اسے کھانے کے لئے یا پینے کے لئے نہیں دیتی تھی حالانکہ اس نے اسے پابند کیا ہوا تھا اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تو اس عورت کے لئے اس وجہ سے جہنم واجب ہوگئی''۔

لفظ خشاش الارض سے مراد حشرات الارض چڑیا وغیرہ ہیں۔

3433 - وَعَنْ سهل بن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِير قد لصق ظَهره ببطنه فَقَالَ اتَّقوا اللّٰه فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِم الْمُعْجَمَة فاركبوها صَالِحَة وكلوها صَالِحَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انه قَالَ قد لحق ظَهره

❀❀ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کا پیٹ پشت

کے ساتھ لگا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان گونگے جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم ان پر اس وقت سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت انہیں جب یہ تندرست ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

3434 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت الْجَنَّةَ فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اكثر اَهلهَا النِّسَاء وَرَاَيْت فِيهَا ثَلَاثَة يُعَذبُونَ امْرَاَة من حمير طوالة ربطت هرة لَهَا لم تطعمها وَلَمْ تسقها وَلَمْ تدعها تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض فَهِيَ تنهش قبلهَا ودبرهَا وَرَاَيْت فِيهَا اَخا بني دعدع الَّذِيْ كَانَ يسرق الْحَاج بِمِحْجَنِهِ فَإِذَا فطن لَهُ قَالَ إِنَّمَا تعلق بمحجني وَالَّذِيْ سرق بدنتي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ ذكر فِيهَا الْكُسُوف قَالَ وَعرضت عَلَيَّ النَّار فلولا اَنِّيْ دفعتها عَنْكُمْ لغشيتكم وَرَاَيْت فِيهَا ثَلَاثَة يُعَذبُونَ امْرَاَة حميرية سَوْدَاءِ طَوِيلَة تعذب فِيْ هرة لَهَا اوثقتها فَلَمْ تدعها تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض وَلَمْ تطعمها حَتّٰى مَاتَت فَهِيَ إِذا اَقبلت تنهشها وَإِذَا اَدبرت تنهشها الحَدِيْث

الْمِحْجن بِكَسْر الْمِيم وَسُكُوْن الْحَاء الْمُهْملَة بعدهمَا جِيم مَفْتُوحَة هِيَ عَصا محنية الرَّاْس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے میں نے جہنم میں نظر ڈالی تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی میں نے اس میں تین افراد کو دیکھا جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا ایک حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت تھی جو لمبی تڑنگی تھی اس نے ایک بلی کو باندھا ہوا تھا وہ اس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور وہ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود کچھ کھالے تو وہ بلی اسے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے آ کر نوچتی تھی میں نے جہنم بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جو اپنی چھڑی کے ذریعے حاجیوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا جب وہ پکڑا جاتا تھا تو کہتا تھا یہ چیز میری چھڑی کے ساتھ لٹک گئی تھی اور ایک وہ شخص جس نے اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کیا تھا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: ''ابھی میرے سامنے آگ کو پیش کیا گیا اور اگر میں اسے تم سے پرے کرنے کی کوشش نہ کرتا تو اس نے تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا میں نے اس میں تین افراد کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھا ایک حمیری عورت تھی جو لمبی اور سیاہ فام تھی اسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جسے اس نے باندھ دیا تھا اور اسے چھوڑتی نہیں تھی کہ وہ بلی خود سے کچھ کھا پی لیتی اور اسے کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں دیتی تھی یہاں تک کہ وہ بلی مرگئی تو وہ بلی سامنے کی طرف سے آتی تھی اور اسے

3434- صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر اطلاع المصطفى صلى الله عليه وسلم في النار على من' حديث: 7596

نوچتی تھی اور پیچھے کی طرف سے آتی تھی اور اسے نوچتی تھی"......الحدیث۔

لفظ الجن میں م پر زیر ہے ح ساکن ہے اس کے بعد ج ہے اس سے مراد وہ لاٹھی ہے جس کا سرا مڑا ہوا ہو۔

3435 - وَعَنْ اَسمَاء بنت اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صلی صَلَاة الْکُسُوف فَقَالَ دنت منی النَّار حَتّٰی قلت اَی رب وَاَنا مَعَهم فَاِذَا امْرَاَة حسبت اَنه قَالَ تخدشها هرة قَالَ مَا شَاْن هٰذِهٖ قَالُوْا حبستها حَتّٰی مَاتَت جوعا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی پھر ارشاد فرمایا: ابھی جہنم میرے قریب ہوئی یہاں تک کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (کہیں جہنم انہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے) تو اس میں ایک عورت تھی جسے بلی نوچ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: اس عورت نے اس بلی کو باندھ کے رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3436 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دنا رجل اِلٰی بِئْر فَنزل فَشرب مِنْهَا وَعَلَی الْبِئْر کلب یَلْهَث فرحمه فَنزع اَحد خفیه فَسَقَاهُ فَشکر اللّٰه لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسلم وَاَبُو دَاوُد اطول من هٰذَا وَتقدم فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص ایک کنویں کے پاس آیا وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پی لیا کنویں کے پاس ایک کتا موجود تھا جو زبان باہر نکالے ہوئے تھا اس شخص کو اس پر رحم آیا اس نے اپنا ایک موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اس کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام بخاری امام مسلم اور ترمذی نے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ روایت اس سے پہلے کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3437 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ نهی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن التحریش بَیْنَ الْبَهَائِم

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ مُتَّصِلا ومرسلا عَن مُجَاهد وَقَالَ فِی الْمُرْسل هُوَ اَصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے درمیان تحریش سے منع کیا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ترمذی نے متصل اور "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: "مرسل"

روایت کے طور پر زیادہ مستند ہے۔

3438 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اضرب غُلَاما لی بِالسَّوْطِ فَسمِعت صَوْتا من خلفی اعْلَم ابَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ افهم الصَّوْت من الْغَضَب فَلَمَّا دنا منی اِذا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَقُوْلُ اعْلَم ابَا مَسْعُوْدٍ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اقدر عَلَیْك مِنْك علی هٰذَا الْغُلَام فَقُلْتُ لَا اضْرب مَمْلُوکا بعده ابَدًا

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حر لوجه اللّٰه تَعَالٰی فَقَالَ اما لَو لم تفعل للفحتك النَّار اَوْ لمستك النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک غلام کو کوڑے کے ذریعے مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی اے ابومسعود تم جان لو مجھے غصے کی شدت کی وجہ سے آواز کی شناخت نہیں ہوئی جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب آپ قریب ہوئے تو آپ فرما رہے تھے: اے ابومسعود تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جو قدرت تم اس غلام پر رکھتے ہو تو میں نے عرض کی: میں اس کے بعد کبھی بھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ نے تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3439 - وَعَنْ زَاذَان وَهُوَ الْکِنْدِیّ مَوْلَاهُم الْکُوفِیْ قَالَ اَتیت ابْن عمر وَقد اَعتق مَمْلُوکا لَهُ فَاَخذ من الْاَرْض عودا اَوْ شَیْئًا فَقَالَ مَا لی فِیْهِ من الْاَجر مَا یُسَاوِی هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لطم مَمْلُوکا لَهُ اَوْ ضربه فكفارته اَن یعتقهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَلَفْظِهِ قَالَ من ضرب غُلَاما لَهُ حدا لم یَاْته اَوْ لطمه فَاِن کَفَّارَته اَن یعتقهُ

❀❀ زاذان کندی جوان کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں (اوران کا دوسرا اسم منسوب) کوفی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا پھر زمین سے ایک لکڑی یا شاید کوئی اور چیز پکڑ کر فرمایا مجھے اس کا اتنا اجر بھی نہیں ملے گا جو اس چیز جتنا ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے کسی غلام کو طمانچہ مارے یا اس کی پٹائی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے ان کی

روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کو کسی ایسے جرم کی وجہ سے مارے جو اس نے نہ کیا ہو یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''۔

3440 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن سُوَيْد بن مقرن قَالَ لطمت مولى لنا فَدَعَاهُ اَبِيْ وَدَعَانِيْ فَقَالَ اقْتصّ مِنْهُ فَإِنَّا معشر بني مقرن كُنَّا سَبْعَة على عهد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لنا إِلَّا خَادِم فلطمها رجل منا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أعتقوها

قَالُوْا إِنَّهُ لَيْسَ لنا خَادِم غَيرهَا قَالَ فلتخدمهم حَتّٰى يستغنوا فَإِذَا استغنوا فليعتقوها

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا میرے والد نے اسے بلایا اور مجھے بلایا اور بولے: تم اس سے بدلہ لو۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم مقرن کے سات صاحبزادے تھے اور ہمارا صرف ایک خادم تھا ہم میں سے ایک شخص نے اسے طمانچہ مارا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے آزاد کر دو ان لوگوں نے عرض کی ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگ اس سے اس وقت تک خدمت لیتے رہو جب تک اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے جب اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو اسے آزاد کر دینا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

3441 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مَمْلُوكه ظلما أقيد مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر مارتا ہے قیامت کے دن اس غلام کو اس شخص سے بدلہ دلوایا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3442 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي التَّوْبَة من قذف مَمْلُوكه بَرِيئًا مِمَّا قَالَ أقيم عَلَيْهِ الْحَد يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا أَن يكون كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حسن صَحِيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ جو نبی التوبہ ہیں انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنے غلام پر ایسا الزام لگائے جس سے وہ غلام لاتعلق ہو' تو اس کے آقا پر قیامت کے دن حد جاری کی جائے گی البتہ اگر اس کا الزام درست ہو' تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3443 - وَعَنْ رَافع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد عَن بعض بني رَافع بن مكيث وَلَمْ يسمعهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن الْحَارِث بن رَافع بن مكيث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسلا

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک اضافے کا باعث ہے' اور برے اخلاق نحوست کا باعث ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی سے نقل کی ہے حالانکہ ان کے صاحبزادوں میں سے کسی نے ان سے سماع نہیں کیا' یہ روایت امام ابوداؤد نے حارث بن رافع بن مکیث کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3444 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة سيء الملكة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ أخبرتنا اَن هٰذِهِ الْاُمة اَكثر الْاُمَم مملوكين ويتامى قَالَ نَعَمْ فَاكرموهم ككرامة اَوْلَادكُمْ وَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا ينفعنا من الدُّنْيَا قَالَ فرس تربطه تقَاتل عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مملوكك يَكْفِيك فَاِذَا صلى فَهُوَ اَخُوك

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ مُقْتَصرا على قَوْلِهِ: لَا يدْخل الْجنَّة سيء الملكة

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيّ فِيْ فرقد السبخي من قبل حفظه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني اَيْضًا مُخْتَصرًا وَقَالَ قَالَ اَهْلِ اللُّغَة سيء الملكة اِذا كَانَ سيء الصنيعة اِلَى مماليكه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی کہ اس امت میں غلام اور یتیم دیگر تمام امتوں سے زیادہ ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو تم ان کی یوں عزت افزائی کرو جس طرح تم اپنی اولاد کو عزت دیتے ہو اور تم انہیں' وہ چیز کھلاؤ جو تم کھاتے ہو لوگوں نے عرض کی دنیا میں سے کون' کون سی چیز ہمیں نفع دے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم نے اس لئے باندھا ہوتا کہ تم اس

پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو اور تمہارا غلام تمہارے لئے کفایت کر جائے گا (یعنی اس کو آزاد کرنا تمہیں نفع دے گا) اگر وہ نماز ادا کرتا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہوگا"

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ماجہ نے اور امام ترمذی نے صرف ان الفاظ میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے
''غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ایوب سختیانی نے فرقد سبخی نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے یہ روایت امام ابویعلی اور امام اصبہانی نے بھی مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اہل لغت کا یہ کہنا ہے بری ملکیت سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔

3445 - وَعَنِ الْمَعْرُوْرِ بن سُوَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَايَت ابَا ذَر بالربذة وَعَلَيْهِ برد غليظ وَعَلٰى غُلَامه مثله قَالَ فَقَالَ الْقَوْم يَا اَبَا ذَر لَو كنت اخذت الَّذِي على غلامك فَجَعَلته مَعَ هٰذَا فَكَانَت حلَّة وكسوت غلامك ثوبا غَيره قَالَ فَقَالَ اَبُو ذَر اِنِّي كنت ساببت رجلا وَكَانَت أمه اَعْجَمِيَّة فَعَيَّرته بِاُمِّهٖ فشكاني اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اِنَّك امْرُؤٌ فِيك جَاهِلِيَّة فَقَالَ اِنَّهم اِخْوَانكُمْ فضلكُمْ الله عَلَيْهِمْ فَمَنْ لم يلائمكم فبيعوه وَلَا تعذبوا خلق الله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ بِمَعْنَاهُ اِلَّا انهم قَالُوْا فِيهِ هم اِخْوَانكُمْ جعلهم الله تَحت اَيْدِيكُمْ فَمَنْ جعل الله اَخَاهُ تَحت يَده فليطعمه مِمَّا يَاْكُل وليلبسه مِمَّا يلبس وَلَا يكلفه من الْعَمَل مَا يغلبه فَاِن كلفه مَا يغلبه فليعنه عَلَيْهِ

وَاللَّفْظ لِلْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک موٹی چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسی ہی چادر تھی راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ اپنے غلام کے جسم پر موجود چادر کو حاصل کر کے اپنے جسم پر ڈال لیتے تو یہ حلہ بن سکتا تھا آپ اپنے غلام کو پہننے کے لئے اس کی بجائے کوئی اور کپڑا دے دیتے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک شخص کے ساتھ جھگڑا کر رہا تھا اس شخص کی والدہ ایک عجمی عورت تھی میں نے اس شخص کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم ایسے شخص ہو کہ تمہارے اندر ابھی بھی جاہلیت پائی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ جو تمہارے غلام ہیں) یہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ان پر فضیلت عطا کی ہے تو جو تمہیں موزوں محسوس نہیں ہوتا اسے تم فروخت کر دو لیکن اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے اسی مضمون کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے' تو جس شخص کے بھائی کو اللہ تعالیٰ اس کا ماتحت کردے تو آدمی اسے وہی چیز کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے اس کی مانند لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور اسے کسی ایسے کام کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو اگر وہ ایسا کچھ کرنے کو کہتا ہے جو وہ نہیں کرسکتا تو پھر اس کام کے حوالے سے اس کی مدد کرے''

روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

3446 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ اِخْوَانُکُمْ جعلھم اللّٰہ فتیۃ تَحت اَیْدِیکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوہُ تَحت یَدہ فلیطعمہ من طَعَامہ و لیلبسہ من لِبَاسہ وَلَا یکلفہ مَا یغلبہ فَاِن کلفہ مَا یغلبہ فلیعنہ عَلَیْہِ

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا:

''یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنادیا ہے' تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اور اپنے لباس میں سے پہنائے اور اسے اس کام کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو اور اگر وہ کسی ایسے کام کا پابند کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو' تو پھر اس کام کے حوالے سے اس کی مدد بھی کرے''۔

3447 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَبِیْ دَاوٗد عَنہُ قَالَ دَخلنَا علی اَبِیْ ذَر بالربذۃ فَاِذَا عَلَیْہِ برد وَعَلٰی غُلَامہ مثلہ فَقُلْنَا یَا اَبَا ذَر لَو اَخذت برد غلامك اِلٰی بردك فَکَانَت حلَّۃ وَکسوتہ ثوبا غَیرہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِخْوَانُکُمْ جعلھم اللّٰہ تَحت اَیْدِیکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوہُ تَحت یَدہ فلیطعمہ مِمَّا یَاْکُل و لیکسہ مِمَّا یکتسی وَلَا یکلفہ مَا یغلبہ فَاِن کلفہ مَا یغلبہ فلیعنہ

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: ہم ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے جسم پر ایک چادر تھی ان کے غلام کے جسم پر بھی اس کی مانند ایک چادر تھی ہم نے کہا: اے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ ملاتے تو اس کے ذریعے حلہ بن سکتا تھا آپ اس غلام کو اس کی بجائے کوئی اور کپڑا پہننے کے لئے دے دیتے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (یعنی غلام) تمہارے بھائی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت کردیا ہے' تو جس کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو وہ اس کو اس میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے' اور اس کو اس میں سے پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے' اور اسے کسی ایسی چیز کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکے اور اگر وہ اسے کسی ایسے کام کا پابند کرتا ہے' تو پھر اس بارے میں اس کی مدد بھی کرے''۔

3448 - وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لاء مکم من مملو کیکم فَاَطْعِمُوْھُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاَکْسُوْھُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ وَمَنْ لم یلائمکم مِنْھُم فبیعوہ وَلَا تعذبوا خلق اللّٰہ

قَالَ الْحَافِظِ الرجل الَّذِیْ عیرہ اَبُوْ ذَر ھُوَ بِلَال بن رَبَاح مُؤذن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے غلاموں میں سے جو تمہیں مناسب لگتا ہو (کہ تم اسے اپنے پاس رکھو) تو تم انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور تم انہیں اس میں سے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو تمہیں موزوں نہ لگے اسے فروخت کر دو لیکن اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو''

حافظ بیان کرتے ہیں: وہ صاحب جنہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عار دلائی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے۔

3449 - وَعَنْ زيد بن حَارِثَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اَرِقَّاءَ كُمْ اَرِقَّاءَ كُمْ اطعموهم مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ فَإِن جاؤوا بذنب لَا تُرِيدُوْنَ اَن تغفروه فبيعوا عباد اللّٰه وَلَا تعذبوهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عَاصِم بن عبيد اللّٰه وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَلَا يضر فِي المتابعات

❀❀ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے غلاموں کا خیال رکھنا اپنے غلاموں کا خیال رکھنا تم اس میں سے انہیں کھلانا جو تم کھاتے ہو اور اس میں سے پہنانا جو تم پہنتے ہو اگر وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جسے تم معاف کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہو تو پھر تم اللہ کے بندوں کو آزاد کر دینا لیکن تم انہیں عذاب نہ دینا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے عاصم بن عبیداللہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے بعض حضرات نے اس راوی کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور امام حاکم نے بھی صحیح قرار دیا ہے متابعات میں اس کی روایت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

3450 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي العبيد اِن اَحْسنُوْا فاقبلوا وَاِن أساؤوا فاعفوا وَاِن غلبوكم فبيعوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه عَاصِم اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے بارے میں یہ فرمایا ہے: اگر وہ اچھا کام کرتے ہیں تو تم اسے قبول کرو اور اگر وہ برائی کرتے ہیں تو تم معاف کر دو اور اگر وہ تمہارے قابو میں نہیں آتے تو فروخت کر دو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں بھی عاصم نامی راوی ہے۔

3451 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغنم بركَة على اَهلهَا وَالْإِبِل عز لأهلهَا وَالْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر وَالْعَبْد اَخُوك فَاَحْسن اِلَيْهِ وَاِن رَاَيْته مَغْلُوْبًا فأعنه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بکریاں اپنے مالکان کے لئے برکت کا باعث ہوتی ہیں' اور اونٹ اپنے مالکان کے لئے عزت (یا غلبے) کا باعث ہوتے ہیں' اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی باندھ دی گئی ہے' اور غلام تمہارا بھائی ہوتا ہے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تم دیکھو کہ وہ کوئی کام نہیں کر پا رہا تو تم اس کی مدد کرو"

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3452 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للمملوك طعامه وَشَرَابه وَكسوته وَلَا يُكَلف اِلَّا مَا يُطِيق فَاِن كلفتُموهُمْ فَاَعِينُوهُمْ وَلَا تعذبوا عباد الله خلقا امثالكم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: غلام کو اس کا کھانا اس کا پینا اور اس کا لباس فراہم کیا جائے گا' اور اسے اس بات کا پابند نہیں کیا جائے گا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اگر تم انہیں کسی ایسے کام کا پابند کرتے ہو' تو تم ان کی مدد کرو اور تم اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو جو تمہاری مانند ایک مخلوق ہیں"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور یہ صحیح مسلم میں اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

3453 - وَعَنْ عَمْرو بن حُرَيْث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خففت على خادمك من عمله كَانَ لَك اجرا فِیْ موازينك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ قَالَ الْحَافِظ وَعَمْرو بن حُرَيْث قَالَ ابْن معِين لم ير النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ عَلَيْهِ الْجُمْهُور اَن لَهُ صُحْبَة وَقِيْلَ قبض النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْن اثْنَتَیْ عشرَة سنة

وروى عَنْ اَبِیْ بكر وَابْن مَسْعُوْد وَغَيْرِهِمْ من الصَّحَابَة

❀❀ :حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے خادم کے کام کے حوالے سے اس کو جو تخفیف فراہم کرتے ہو' تو یہ چیز تمہارے میزان میں اجر شمار ہوگی"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت نہیں کی ہے جبکہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ایک قول کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت ان کی (یعنی حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی) عمر بارہ سال تھی۔

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے روایات نقل کی ہیں۔

3454 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخر كَلَام النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة الصَّلَاة اتَّقوا

اللّٰہ فِیمَا ملکت اَیمَانکُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ الصَّلَاةَ وَمَا ملكت اَيمَانكُم

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا آخری کلام یہ تھا: نماز نماز (کی پابندی کرنا) اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نماز اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں (ان کا خیال رکھنا)''۔

3455 - وروى ابْن مَاجه وَغَيره عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت إِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ توفّي فِيهِ الصَّلَاة وَمَا ملكت اَيمَانكُم فَمَا زَالَ يَقُوْلهَا حَتّٰى مَا يفِيض لِسَانه

امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ ﷺ کا وصال ہوا یہ بات ارشاد فرمائی تھی: نماز اور تمہارے زیر ملکیت جو ہیں (ان کا خیال رکھنا) آپ ﷺ یہ بات مسلسل ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی زبان خاموش ہوگئی۔

3456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وجاء ه قهرمان لَهُ فَقَالَ لَهُ اَعْطَيْتَ الرَّقِيق قوتهم قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلق فاعطهم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى اِثْمًا اَن تحبس عَمَّن تملك قوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کا منشی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی خوراک فراہم کردی ہے اس نے جواب دیا جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے انہیں ادا کردو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے زیر ملکیت کی خوراک روک لو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3457 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهدي بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل وَفَاته بِخمْس لَيَال فَسَمعته يَقُوْلُ لم يكن نَبِي اِلَّا وَله خَلِيل من أمته وَاِن خليلي اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة وَاِن اللّٰه اتخذ صَاحبكُم خَلِيلًا اَلا وَاِن الْاُمَم من قبلكُمْ كَانُوْا يتخذون قُبُور اَنْبِيَائهمْ مَسَاجِد وَاِنِّيْ أنهاكم عَن ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاث مَرَّات واغمي عَلَيْهِ هنيهة ثُمَّ قَالَ اللّٰه اللّٰه فِيمَا ملكت

3456-صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب فضل النفقة على العيال والمملوك' حديث: 1724صحيح ابن حبان' كتاب الرضاع' باب النفقة' ذكر وصف قوله صلى الله عليه وسلم " أن يضيع من' حديث: 4301السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك' باب ما على مالك المملوك من طعام المملوك وكسوته' حديث: 14694السنن الصغير للبيهقي' كتاب النفقات' باب إثم من حبس عمن يملك قوته' حديث: 2302معجم ابن الأعرابي حديث: 197حلية الأولياء' خيثمة بن عبد الرحمن' حديث: 5078

اَیْمَانُکُمْ أشبعوا بطونهم واکسوا ظُهُورهمْ والینوا الْقَوْل لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق عبد الله بن زحر عَن عَلیّ بن یزِیْد وَقد وثقا وَلَا بَأْس بهما فِی المتابعات

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے میری آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا اس کی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے اور میرا خلیل ابوبکر بن ابوقحافہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے آقا کو اپنا خلیل بنایا ہے اور تم سے پہلے کی امتوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا تھا تو میں تم لوگوں کو اس بات سے منع کرتا ہوں اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا! یہ بات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے زیر ملکیت ہیں' ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اللہ سے ڈرتے رہنا تم ان کے پیٹ سیر رکھنا اور ان کی پشت کو لباس فراہم کرنا اور ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید سے نقل کی ہے ان دونوں کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور متابعات میں ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3458 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کم أعفو عَن الْخَادِم قَالَ کل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن صَحِیْح وروی اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَنْهُ وَهُوَ رِوَایَةٍ لِلتِّرمِذِیّ اَن رجلا اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن خادمی یسیء وَیظْلم اَفَاَضْرِبهُ قَالَ تَعْفُو عَنْهُ کل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة

قَالَ الْحَافِظ کَذَا وَقع فِیْ سَمَاعنَا عبد الله بن عمر وَفِیْ بعض نسخ اَبِیْ دَاوُد عبد الله بن عَمْرو وَقد أخرجه الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه من حَدِیْثِ عَبَّاس بن جلید عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَمَنْ حَدِیْثه اَیْضًا عَن عبد الله بن عمر وَقَالَ التِّرْمِذِیّ روی بَعْضُهُمْ هٰذَا الحَدِیْثِ بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَقَالَ عَن عبد الله بن عَمْرو وَذکر الْاَمِیر اَبُوْ نصر اَن عَبَّاس بن جلید یروی عَنْهُمَا کَمَا ذکره الْبُخَارِیّ وَلَمْ یذکر ابْن یُوْنُس فِیْ تَارِیخ مصر وَلَا ابْن اَبِیْ حَاتِم رِوَایَته عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے خادم سے کتنا درگزر کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نسخوں میں یہ مذکور ہے: یہ حسن صحیح ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ سند کے ساتھ ان سے نقل کیا ہے' اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میرا خادم برا کام کرتا ہے' اور زیادتی کرتا ہے' تو کیا میں

اس کی پٹائی کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم روزانہ ستر مرتبہ اسے معاف کرو"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے جو سماع کیا ہے اس میں یہی مذکور ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے لیکن امام ابوداؤد کی سنن کے بعض نسخوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے یہ روایت امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں عباس بن جلید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس حدیث کو اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امیر ابونصر نے یہ بات ذکر کی ہے عباس بن جلید نے ان دونوں حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جیسا کہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے ابن یونس نے تاریخ مصر میں اور ابن ابوحاتم نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3459 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رجل فَقعدَ بَيْنَ يَدي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فَكيف انا مِنْهُم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا كَانَ يَوْمِ الْقِيَامَة يحْسب مَا خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اِيَّاهُم بِقدر ذنوبهم كَانَ كفافا لَا لَك وَلَا عَلَيْك وَاِن كَانَ عقابك اِيَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصّ لَهُمْ مِنْك الْفضل فَتنحّى الرجل وَجعل يَهْتف ويبكي فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما تقْرَأ قَول اللّٰه وَنَضع الموازين الْقسْط لِيَوْم الْقِيَامَة فَلَا تظْلم نفس شَيْئًا وَاِن كَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل اَتَيْنَا بهَا وَكفى بِنَا حاسبين الْاَنْبِيَاء

فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد لي ولهؤلاء خيرا من مفارقتهم أشهدك انهم كلهم اَحْرَار

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان وَقد روى اَحْمد بن حَنْبَل عَن عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ عبد الرَّحْمٰن هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِيّ وَبَقِيَّة رجال اَحْمد ثقات احْتج بهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اس نے عرض کی میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں اور ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں تو میں ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو انہوں نے جو تمہارے ساتھ خیانت کی ہوگی جو تمہاری نافرمانی کی ہوگی اور تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہوگا اس حوالے سے ان سے حساب لیا جائے گا اور تم نے جو انہیں سزا دی ہے جو ان کے گناہوں کے اعتبار سے ہوگی تو پھر تو برابری کی بنیاد پر معاملہ ہوگا نہ تمہیں کچھ ملے گا اور نہ ہی تم پر کوئی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر تمہاری انہیں دی ہوئی سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر انہیں

تم سے قصاص دلوایا جائے گا جو اضافی چیز (یعنی زیادتی) کے حوالے سے ہوگا تو وہ شخص پیچھے ہٹ گیا اور رونے لگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی ہے:

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ میزان قائم کریں گے اس دن کسی شخص کے ساتھ ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا خواہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو ہم اسے لے کے آئیں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں''۔

تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے اس سے زیادہ بہتر صورت حال اور کوئی نہیں پاتا کہ ان سے علیحدگی اختیار کرلوں تو میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے امام احمد کی روایت کے دیگر تمام راویوں کو امام بخاری اور امام مسلم نے ثقہ قرار دیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3460 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب سَوْطًا ظلما اُقْتصّ مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ظلم کے طور پر ایک کوڑا (یا ایک لاٹھی) مارے گا تو قیامت کے دن اس سے بدلہ دلوایا جائے گا''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3461 - وَعَنْ أُم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَكَانَ بِيَدِهِ سواك فَدَعَا وصيفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰى استبان الْغَضَب فِيْ وَجهه وَخرجت أم سَلمَة إِلَى الحجرات فَوجدت الوصيفة وَهِي تلعب ببهمة فَقَالَت لَا اَرَاك تلعبين بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشيَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَحْمد بأسانيد اَحدهَا جيد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهِ

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک مسواک تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک کنیز کو یا سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو بلوایا (وہ نہیں آئی) نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے تو سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نکل کر حجروں کی طرف گئیں انہوں نے اس کنیز کو دیکھا کہ وہ کسی جانور کے ساتھ کھیل رہی ہے تو فرمایا تم یہاں اس جانور کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں تو اس کنیز نے کہا جی

نہیں' اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے بدلہ لیئے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہاری پٹائی کرنی تھی"

یہ روایت امام احمد نے ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام طبرانی نے اسے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3462 - وَعَنْ هِشَام بن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه مر بِالشَّام على انَاس من الأنباط وَقد اُقِيمُوا فِي الشَّمْس وصب على رؤوسهم الزَّيْت فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذبُونَ فِي الْخراج

وَفِيْ رِوَايَةٍ حبسوا فِي الْجِزْيَة فَقَالَ هِشَام أَشْهَدُ لسمعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله يعذب الَّذِيْنَ يُعَذبُونَ النَّاس فِي الدُّنْيَا فَدخل على الْاَمِير فحدثه فَامرَ بهم فَخلوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

الأنباط فلاحون من الْعَجم ينزلون بالبطائح بَيْنَ العراقين

❀❀ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام میں ان کا گزر کچھ نبطیوں کے پاس سے ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اور ان کے سروں پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا انہوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ خراج کی وجہ سے ان لوگوں کو عذاب دیا جا رہا ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں کو جزیہ کی وجہ سے پابند کیا گیا ہے' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے"۔

پھر وہ گورنر کے پاس گئے اور اسے یہ حدیث سنائی تو اس نے ان لوگوں کے بارے میں حکم دیا تو ان لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ انباط سے مراد عجمی کسان ہیں جو دو علاقوں کے درمیان جگہ پر آ کر ٹھہرا کرتے تھے۔

3463 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر الله عَلَيْهِ كنفه وَاَدخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان اِلَى الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا' اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے ساتھ نرمی کرنا والدین کے ساتھ شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فصل

3464 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على حمار قد وسم فِيْ وَجهه فَقَالَ لعن اللّٰه الَّذِيْ وسمه .رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ نهى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْه وَعَنْ الوسم فِي الْوَجْه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُخْتَصرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من يسم فِي الْوَجْه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے پرداغ لگایا گیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کو (چہرے پر) داغ لگایا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرے پر مارنے سے اور چہرے پرداغ لگانے سے منع فرمایا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چہرے پرداغ لگاتا ہے''۔

3465 - وَعَنْ جُنَادَةَ بن جَرَادَةَ اَحَد بني غيلَان بن جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبِلٍ قد وسمتها فِيْ انفها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جُنَادَةَ فَمَا وجدت عضوا تسمه اِلَّا فِي الْوَجْه أما اِن أمامك الْقصاص فَقَالَ امرهَا اِلَيْك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ......الحَدِيْثِ- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت جنادہ بن جرادہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوغیلان بن جنادہ سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا اونٹ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آیا جس کی ناک پر میں نے داغ لگایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جنادہ کیا تمہیں اس کوداغ لگانے کے لئے صرف چہرہ ہی ملا تھا اب تم سے بدلہ لیا جائے گا تو حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس اونٹ کا معاملہ آپ کے سپرد ہے......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3466 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر حمَار برَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كوى فِيْ وَجهه يفور منخراه من دم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰه من فعل هٰذَا ثُمَّ نهى عَن الكى فِي الْوَجْه وَالضَّرْب فِي الْوَجْه

رَوَاهُ ابْنِ حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مُخْتَصرًا وَصَححهُ وَالْاَحَادِيْث فِي النَّهْي عَن الكى فِي الْوَجْه كَثِيْرَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پرداغ

لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے چہرے پر داغ لگانے کی ممانعت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں۔

11 - ترغیب الامام وغیرہ من ولاۃ الامور فی اتخاذ وزیر صالح وبطانۃ حسنۃ

باب: امام اور دیگر حضرات جو امور کے نگران بنتے ہیں انہیں اس بات کی ترغیب دینا کہ وہ نیک وزیر اور اچھا مشیر اختیار کریں

3467 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ الله بالأمير خيرا جعل لَهُ وَزِير صدق اِن نسي ذكره وَاِن ذكر اَعَانَهُ وَاِذَا اَرَادَ الله بِهِ غير ذٰلِكَ جعل لَهُ وَزِير سوء اِن نسي لم يذكرهُ وَاِن ذكر لم يعنه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولي مِنْكُم عملا فَاَرَادَ الله بِهِ خيرا جعل لَهُ وزيرا صَالحا اِن نسي ذكره وَاِن ذكر اَعَانَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اسے سچا وزیر عطا کر دیتا ہے جب وہ امیر بھولتا ہے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے اور جب امیر کو یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں اس کے علاوہ ارادہ کرے تو اسے برا وزیر عطا کر دیتا ہے اگر وہ امیر بھولتا ہے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کرواتا اور اگر امیر کو یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے جو شخص کسی کام کا نگران بنے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے تو اس کے لئے نیک وزیر بنا دیتا ہے اگر وہ شخص بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے"۔

3468 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بعث الله من نَبِي وَلَا اسْتخْلف من خَلِيفَة اِلَّا كَانَت لَهُ بطانتان بطانة تَأمره بِالْمَعْرُوْفِ وتحضه عَلَيْهِ وبطانة تَأمره بِالشَّرِّ وتحضه عَلَيْهِ والمعصوم من عصم الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحده وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من وَال اِلَّا وَله بطانتان بطانة تَأمره بِالْمَعْرُوْفِ وتنهاه عَن الْمُنكر وبطانة لَا تألوه خبالا فَمَنْ وقى

شرھا فَقَدْ وقِی وَهُوَ اِلٰی من یغلب عَلَیْهِ مِنْهُمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث کیا تو اس کے بعد جو بھی اس کا جانشین بنا اس کے ساتھ دو افراد ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے نیکی کا حکم دیتا ہے' اور اسے نیکی کی ترغیب دیتا ہے' اور ایک اسے برائی کا حکم دیتا ہے' اور اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے' اور وہ شخص بچ جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچا کے رکھے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر حکمران کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے بھلائی کا حکم دیتا ہے' اور برائی سے منع کرتا ہے' اور ایک ساتھی اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تو جس شخص کو اس ساتھی سے بچا لیا جائے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے' اور آدمی اس کی طرف جاتا ہے جو ان دونوں میں سے اس پر غالب آ جاتا ہے''۔

3469 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا بعث اللّٰه من نَبِی وَلَا کَانَ بعده من خَلِیفَة اِلَّا لَهُ بطانتان بطانة تأمره بِالْمَعْرُوْفِ وتنهاه عَن الْمُنكر وبطانة لَا تألوه خبالا فَمَنْ وقِی شرھا فَقَدْ وقِی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے' اور پھر اس کے بعد کسی کو اس کا جانشین بناتا ہے' تو اس کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے بھلائی کا حکم دیتا ہے' اور اسے برائی سے روکتا ہے' اور دوسرا ساتھی اس کی بربادی میں کوتاہی نہیں کرتا (ایس پی آر) تو جس شخص کو اس برے ساتھی سے بچا لیا جائے تو وہ بچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

12 - التَّرْهِیب من شَهَادَة الزُّوْر

باب: جھوٹی گواہی کے بارے میں ترہیبی روایات

3470 - عَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اُنبئکم بأکبر الْکَبَائِر ثَلَاثًا الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدین وَشَهَادَة الزُّوْر اَلا وَشَهَادَة الزُّوْر وَقَوْل الزُّوْر وَکَانَ مُتکئا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ یکررھا حَتّٰی قُلْنَا لیته سکت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی' خبردار! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ان الفاظ کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3471 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر فَقَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَقتل النَّفس وَقَالَ أَلا انبئكم بأكبر الْكَبَائِر قَول الزُّوْر أَوْ قَالَ شَهَادَة الزُّوْر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو قتل کرنا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات کہنا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جھوٹی گواہی دینا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3472 - وَعَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الصُّبْح فَلَمَّا انْصَرف قَامَ قَائِما فَقَالَ عدلت شَهَادَة الزُّوْر والإشراك بِاللّٰهِ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنبُوا الرجس من الْأَوْثَان واجتنب قَول الزُّوْر حُنَفَاء لِلّٰهِ غَيْر مُشْرِكِيْنَ بِهِ الحج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''اور بتوں کی گندگی سے بچ کے رہو اور جھوٹی گواہی سے اجتناب کرو اور اللہ تعالیٰ کے لئے دین کو خالص رکھو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر' حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شهد علی مُسْلِم شَهَادَة لَیْسَ لَهَا بِاَهْل فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَده مِنَ النَّار .رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن تَابعه لم یسم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کے خلاف ایسی گواہی دے کہ وہ اس کا اہل نہ ہو تو اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف اس میں دوسرے راوی کا نام ذکر نہیں ہوا۔

3474 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لن تزول قدم شَاهد الزُّوْر حَتّٰی یُوجب اللّٰه لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفظه عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الطیر لتضرب بمناقیرها وتحرك اذنابها من هول یَوْم الْقِیَامَة وَمَا یتَكَلَّم بِهِ شَاهد الزُّوْر وَلَا تفارق قدماه علی الْاَرْض حَتّٰی یقذف بِهِ فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اس کی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب قرار نہیں دیدے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک پرندہ بھی قیامت کے خوف کی وجہ سے اپنی چونچ مارتا ہے اور اپنی دم کو حرکت دیتا ہے اور جب بھی کوئی جھوٹا شخص جھوٹی چیز کے بارے میں کلام کرتا ہے تو اس کے پاؤں اپنی جگہ سے ہلنے سے پہلے ہی اسے جہنم میں ڈالے جانے (کا حکم ہو جاتا ہے)''۔

3475 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم شَهَادَة اِذا دعِی اِلَیْهَا كَانَ كمن شهد بالزور .حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط من رِوَایَة عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّیْث وَقد احْتج بِهِ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو گواہی کے لئے بلایا جائے اور وہ گواہی کو چھپا لے تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے جھوٹی گواہی دی ہو''

یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے جو لیث کے کاتب تھے امام بخاری نے اس راوی سے استدلال کیا ہے۔

کِتَابُ الْحُدُوْدِ وَغَیْرِھَا

کتاب: حدود اور دیگر امور کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیب فِی الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْی عَن الْمُنکر والترھیب من تَرکھمَا والمداھنة فِیْھِمَا

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے اور بقاعدگی سے انہیں سرانجام نہیں دیتے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3476 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رای مِنْکُمْ مُنْکرا فلیغیره بِیَدِهٖ فَاِن لم یسْتَطع فبلسانه فَاِن لم یسْتَطع فبقلبه وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَان

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رأی مِنْکُمْ مُنْکرا فَغَیّره بِیَدِهٖ فَقَدْ بریء وَمَنْ لم یسْتَطع اَن یُغَیّرهُ بِیَدِهٖ فَغَیّره بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بریء وَمَنْ لم یسْتَطع اَن یُغَیّرهُ بِلِسَانِهٖ فَغَیّره بِقَلْبِه فَقَدْ بریء وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَان

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرنے کی کوشش کرے اگر وہ ایسا نہ کر سکتا ہو' تو اپنی زبان کے ذریعے کرے اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو' تو اپنے دل میں (اس کو برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

3476-صحیح مسلم' کتاب الإیمان' باب بیان کون النهی عن المنکر من الإیمان' حدیث: 95صحیح ابن حبان' کتاب البر والإحسان' ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر تفرد به' حدیث: 308سنن ابن ماجه' کتاب الفتن' باب الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر' حدیث: 4011مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب صلاة العیدین' باب أول من خطب ثم صلی' حدیث: 5472السنن الکبری للبیهقی' کتاب الغصب' باب نصر المظلوم والأخذ علی ید الظالم عند الإمکان' حدیث: 10761مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی سعید الخدری رضی الله عنه' حدیث: 10861مسند الطیالسی' أحادیث النساء' ما روی أبو سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم' الأفراد عن أبی سعید' حدیث: 2296مسند عبد بن حمید' من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 908

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر دیکھتا ہے اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے تو وہ بری الذمہ ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کرے تو وہ بھی بری الذمہ ہو جاتا ہے اور جو شخص اس کو اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اپنے دل میں اسے برا سمجھے ایسا شخص بھی بری الذمہ ہو جاتا ہے لیکن یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے''۔

3477 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايعنا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة فِي الْعسر واليسر والمنشط وَالْمكْره وَعَلٰى آثرَة علينا وَاَن لَا نناز ع الْاَمر اَهله اِلَّا اَن تروا كفرا بواحا عنْدكُم من الله فِيهِ برهَان وَعَلٰى اَن نقُوْل بِالْحَقِ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَاف فِي الله لومة لائم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر تنگی اور آسانی خوشی اور ناپسندیدگی (ہر حال میں حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے کی بیعت کی خواہ ہمارے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے اور یہ بیعت کی کہ ہم حکومت کے بارے میں حکمرانوں سے جھگڑا نہیں کریں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) البتہ اگر تم واضح کفر دیکھو تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس اس بارے میں دلیل ہوگی (اور اس بات پر بھی بیعت کی) کہ ہم حق کے مطابق بات کہیں گے خواہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں اور ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کریں گے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3478 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا اَنبأتنا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك عَن الضَّعِيف صَلَاة وانحاؤك القذى عَن الطَّرِيْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ نماز (یعنی صدقہ دینا) لازم ہوتا ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ہمیں جن چیزوں کے بارے میں بتایا ہے یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور تمہارا برائی سے منع کرنا نماز (یعنی صدقہ) ہے تمہارا کمزور شخص کی طرف سے بوجھ اٹھا لینا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا نماز ہے اور نماز کے لئے تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو ہر قدم نماز ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3479 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُورِ يصلون كَمَا نصلى وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُول اَمْوَالهم قَالَ اَوَ لَيْسَ قد جعل الله لكم مَا تصدقُوْنَ بِهِ اِن بِكُل تَسْبِيحَة صَدَقَة وَبِكُل تَكْبِيرَة صَدَقَة وَبِكُل تَحْمِيدَة صَدَقَة وَبِكُل تَهْلِيلَة صَدَقَة وَامر بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَة وَنهى عَن مُنكر صَدَقَة .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اضافی اموال کو صدقہ کردیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس چیز کو مقرر نہیں کیا کہ جس کے ذریعے تم صدقہ کرو؟ ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے ہر الحمدللہ کہنا صدقہ ہے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3480 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الْجِهَاد كلمة حق عِنْد سُلْطَان اَوْ اَمِير جَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَة كلهم عَن عَطِيَّة الْعَوْفِىّ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم حکمران (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) امیر کے سامنے حق بات کہنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3481 - وَعَنْ اَبِىْ عبد اللّٰه طَارق بن شهَاب الْبَجلِىّ الأحمسى اَن رجلا سَاَلَ النَّبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد وضع رجله فِى الغرز اَى الْجِهَاد افضل قَالَ كلمة حق عِنْد سُلْطَان جَائِر

رَوَاهُ النَّسَائِىّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

الغرز بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا زَاى هُوَ رِكَاب كور الْجمل اِذا كَانَ من جلد اَوْ خشب وَقيل لَا يخْتَص بهما

❀❀ ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے اس نے سوال کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا''

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ الغرز میں غ پر زبر ہے ر ساکن ہے اس کے بعد ز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ پر سوار ہونے کے لئے جو رکاب ہوتی ہے خواہ وہ چمڑے کی ہو یا لکڑی کی ہو اور ایک قول کے مطابق یہ ان دونوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

3483 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الشُّهَدَاءِ حَمْزَة بن عبد الْمطلب وَرجل قَامَ اِلٰى اِمَام جَائِر فَامره وَنَهَاهُ فَقتله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام شہیدوں کے سردار' حمزہ بن عبدالمطلب ہیں' اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہو کر (نیکی کا) حکم دیتا ہے' اور اسے (برائی سے) منع کرتا ہے' تو وہ حکمران اسے قتل کروا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3484 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِيْ حُدُوْد اللّٰه وَالْوَاقِع فِيهَا كَمثل قوم استهموا على سفينة فَصَار بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضهمْ اَسْفَلهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلهَا اِذا استقوا من الْمَاء مروا على من فَوْقهم فَقَالُوْا لَو اَنا خرقنا فِيْ نصيبنا خرقا وَلَمْ نؤذ من فَوْقنَا فَاِن تركوهم وَمَا اَرَادوا هَلَكُوا جَمِيْعًا وَاِن أخذُوا على اَيْديهم نَجوا ونجوا جَمِيْعًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا شخص اور ان کا ارتکاب کرنے والا شخص' ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس طرح کچھ لوگ کسی کشتی میں قرعہ اندازی کرتے ہیں' اور کچھ لوگوں کے حصے میں اس کا اوپر والا حصہ آجاتا ہے' اور کچھ لوگوں کو اس کا نیچے کا حصہ ملتا ہے' اور جو لوگ نیچے ہوتے ہیں جب انہوں نے پانی حاصل کرنا ہوتا ہے' تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے' تو وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حصے کی جگہ میں سوراخ کر دیں تو ہم اپنے اوپر والوں کو اذیت نہیں پہنچائیں گے' تو اگر اوپر والے انہیں اُن کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں' اور ان کے ارادے کو پورا کرنے دیتے ہیں تو وہ سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر (اوپر والے) ان کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو وہ (اوپر والے بھی) نجات پا جائیں گے اور وہ (نیچے والے بھی) وہ سب نجات پا جائیں گے''

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3485 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نَبِي بَعثه اللّٰه فِيْ أمة قبلي اِلَّا كَانَ لَهُ من أمته حواريون وَاَصْحَاب يَاْخُذُوْنَ بسنته ويقتدون بِاَمْرِه ثُمَّ اِنَّهَا تخلف من بعدهمْ

خلوف يَقُوْلُوْنَ مَا لا يَفْعَلُوْنَ ويفعلون مَا لا يؤمرُوْنَ فَمَنْ جاهدهم بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاهدهم بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاهدهم بِقَلْبِه فَهُوَ مُؤْمِن لَيْسَ وَرَاء ذٰلِكَ من الْاِيمَان حَبَّة خَرْدَل

رَوَاهُ مُسْلِم

اَلْحَوَارِی هُوَ النَّاصِر للرجل والمختص بِهٖ والمعين والمصافی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ سے پہلے جس بھی امت میں اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا تو اس کی امت میں سے اس نبی کے کچھ حواری ہوتے تھے اور کچھ اصحاب ہوتے تھے جو اس نبی کی سنت کو اختیار کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد وہ لوگ آجاتے تھے جو ایسی باتیں کرتے تھے جو وہ خود نہیں کیا کرتے تھے اور وہ کام کیا کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا تو ایسے لوگوں کے ساتھ جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا جو اپنی زبان کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا' اور جو اپنے دل کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا' اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

الحواری سے مراد کسی شخص کی مدد کرنے والا شخص ہے جو اس کے ساتھ مخصوص ہو اس کی مدد کرے اور اس کا ساتھ دے۔

3486 - وَعَنْ زَيْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فزعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه ويل للْعَرَب من شَرّ قد اقْترب فتح الْيَوْم من ردم يَاْجُوج وَمَاْجُوج مثل هٰذِهٖ وَحلق بَيْن أصبعيه الْاِبْهَام وَالَّتِی تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنهلك وَفِينَا الصالحون قَالَ نَعَمْ اِذا كثر الْخبث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں ان کے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے جو قریب آچکا ہے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (ایسا اس وقت ہوگا) جب برائی زیادہ ہو جائے گی'۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3487 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه أنزل سطوته بِاَهْل الْاَرْض وَفِيهِمُ الصالحون فيهلكون بهلاكهم فَقَالَ يَا عَائِشَة اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا أنزل سطوته بِاَهْل نقمته وَفِيهِمُ الصالحون فيصيرُوْنَ مَعَهم ثُمَّ يبعثون على نياتهم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اہل زمین پر نازل کرے گا' اور اس وقت ان کے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے' تو کیا وہ سب لوگ ایک ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر اپنا عذاب نازل کرے گا' اور اس وقت ان کے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے' تو وہ سب ان کے ساتھ اس کی لپیٹ میں آجائیں گے لیکن پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3488 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لتأمرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَنِ الْمُنْكر اَوْ ليوشكن الله يبْعَث عَلَيْكُمْ عذَابا مِنْهُ ثُمَّ تدعُوْنَهٗ فَلَا يستجيب لكم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عذاب بھیجے گا' اور پھر تم اس سے دعائیں کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3489 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحقرن اَحَدُكُمْ نَفْسه قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يحقر اَحَدنَا نَفسه قَالَ يرى اَن عَلَيْهِ مقَالا ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة مَا مَنعك اَن تَقول فِيْ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ خشيَة النَّاس فَيَقُوْلُ فإياي كنت اَحَق اَن تخشى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ کروائے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر کیسے کروا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص یہ سمجھے کہ اس کے ذمہ بات کرنا بنتا ہے' لیکن وہ اس بارے میں بات چیت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: تم نے فلاں فلاں موقع پر بات کیوں نہیں کی تھی وہ بندہ جواب دے گا لوگوں کے خوف کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا: تو پروردگار فرمائے گا: میں اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ تم مجھ سے ڈرتے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3490 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى أكون اَحَبَّ اِلَيْهِ من وَلَده ووالده وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''کوئی بھی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد اس کے والدین بلکہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا''۔
یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3491 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة فلقنني فِيمَا اسْتَطَعْت والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَتَقَدَّمَ حَدِيْث تَمِيم الدَّارِيّ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدّين النَّصِيحَة قَالَه لَهُ ثَلَاثًا قَالَ قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لله وَلِرَسُوْلِه ولأئمة الْمُسْلِمين وعامتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اطاعت و فرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی (کہ تم یہ کہو) جہاں تک میری استطاعت ہوئی (اور میں نے) ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی (کی بھی بیعت کی)۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم سے روایت کی ہے۔
اس سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے رسول' مسلمان حکمران اور عام مسلمانوں کے لئے (خیر خواہی رکھنا)۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3492 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوّل مَا دخل النَّقْص على بني اِسْرَائِيل اَنه كَانَ الرجل يلقى الرجل فَيَقُوْلُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰه ودع مَا تَصْنَع بِهِ فَاِنَّهُ لَا يحل لَك ثُمَّ يلقاه من الْغَد وَهُوَ على حَاله فَلَا يمنعهُ ذٰلِكَ اَن يكون اَكيله وشريبه وقعيده فَلَمَّا فعلوا ذٰلِكَ ضرب اللّٰه قُلُوْب بَعْضهمْ بِبَعْض ثُمَّ قَالَ لعن الَّذِيْنَ كفرُوا من بني اِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيسَى ابْن مَرْيَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَكَانُوْا يعتدون كَانُوْا لَا يتناهون عَن مُنكر فَعَلُوْهُ لبئس مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ترى كثيرا مِنْهُم يتولون الَّذِيْنَ كفرُوا لبئس مَا قدمت لَهُمْ اَنفسهم اِلٰى قَوْلِه فَاسِقُوْنَ المائدة

ثُمَّ قَالَ كلا وَاللّٰه لتامرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَن الْمُنكر ولتاخذن على يَد الظَّالِم ولتاطرنه على الْحق

أطرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفظ لَهُ وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما وَقعت بَنو اِسْرَائِیل فِی الْمعاصِی نَهَاهُم علماؤهم فَلَمْ ینتهوا فجالسوهم فِیْ مَجَالِسِهِمْ وواکلوهم وشاربوهم فَضرب اللّٰه قُلُوْب بَعْضهُمْ بِبَعْض ولعنهم علی لِسَان دَاوُد وَعِیْسَی ابْن مَرْیَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَكَانُوْا یعتدون فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتكئا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تأطروهم علی الْحق أطرا

قَالَ الْحَافِظ رویناه من طَرِیْق اَبِیْ عُبَیْدَة بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ وَلَمْ یسمع من اَبِیه وَقِیْلَ سمع وَرَوَاهُ ابْن مَاجه عَنْ اَبِیْ عَبدة مُرسلا

تأطروهم ای تعطفوهم وتقهروهم وتلزموهم بِاتِّبَاع الْحق

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل میں خرابی کا آغاز یہاں سے ہوا کہ ان میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا تھا تو اس سے یہ کہتا تھا: اے شخص! تم اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے ترک کردو' کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ پھر وہ اگلے دن اس سے ملتا تو وہ اسی حالت میں ہوتا' تو وہ اسے منع نہیں کرتا تھا' کیونکہ اس کے ساتھ اس نے کھانا پینا' اٹھنا بیٹھنا ہوتا تھا' جب ان لوگوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو ان کے درمیان اختلافات پیدا ہوگئے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی' اس کی وجہ ان کی نافرمانی تھی اور ان کی سرکشی تھی۔ وہ لوگ جو برائی کرتے تھے ایک کو اس سے روکتے نہیں تھے۔ وہ لوگ جو کرتے تھے وہ بہت برا تھا' تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ کفر کرنے والوں کو دوست رکھتے تھے' انہوں نے جو آگے بھیجا وہ برا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔''فاسقون''۔

پھر آپ نے فرمایا:''اللہ کی قسم! تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور تم ضرور برائی سے منع کرو گے اور تم لوگ ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے ورنہ تم حق سے بھٹک جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث''حسن غریب'' ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا ارتکاب ہونے لگا' تو ان کے علماء نے انہیں اس سے منع کیا' لیکن وہ باز نہیں آئے' وہ علماء ان لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے' کھاتے پیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کردیئے اور انہوں نے جو نافرمانی کی تھی اس کی وجہ سے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی ان پر لعنت کی' وہ لوگ سرکشی کرنے والے تھے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جی نہیں'

اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' تم سختی کے ساتھ انہیں حق کی پیروی پر مجبور کرو گے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا ہے۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوعبیدہ کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''تاطرھم'' کا مطلب یہ ہے: کہ تم سختی کے ساتھ انہیں حق کی پیروی پر مجبور کرو گے۔

3493 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يكون فِيْ قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا عَلَيْهِ وَلَا يغيرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُم الله مِنْهُ بعقاب قبل اَن يموتوا

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد عَنْ اَبِىْ اِسْحَاق قَالَ اَظُنهُ عَنِ ابْنِ جرير عَن جرير وَلَمْ يسم ابْنه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه والأصبهاني وَغَيْرِهِمْ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاق عَن عبيد الله بن جرير عَن اَبِيه

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص کسی ایسی قوم میں ہو جن کے درمیان گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور وہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہو لیکن نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مرنے سے پہلے انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم انہوں نے ان کے صاحبزادے کا نام بیان نہیں کیا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اصبہانی اور دیگر حضرات نے ابواسحاق کے حوالے سے' عبیداللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

3494 - وَعَنْ اَبِىْ بكر الصّديق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّكُمْ تقرؤون هٰذِهِ الْاٰيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا عَلَيْكُمْ اَنفسكُمْ لَا يضركم من ضل اِذا اهْتَدَيْتُمْ المائدۃ

وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس اِذا رَاَوُا الظَّالِم فَلَمْ يَاْخُذُوا على يَدَيْهِ أوشك اَن يعمهم الله بعقاب من عِنْده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظ النَّسَائِىّ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْقَوْم اِذا رَاَوُا الْمُنكر فَلَمْ يغيروه عمهم الله بعقاب

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِاَبِىْ دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا ثُمَّ لَا يُغيرُوا اِلَّا يُوشك اَن يعمهم الله مِنْهُ بعقاب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو:
"اے ایمان والو! تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے جب تم ہدایت یافتہ ہو تو پھر جو گمراہ ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"۔
(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"لوگ جب ظالم کو دیکھیں گے اور اس کا ہاتھ نہیں روکیں گے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو عمومی طور پر اپنے عذاب میں مبتلا کر دے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام نسائی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:
"میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کچھ لوگ منکر کو دیکھیں گے اور اسے ختم نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عمومی طور پر سزا دے گا"۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جب کسی قوم کے درمیان برائیوں کا ارتکاب کیا جائے اور پھر وہ لوگ اسے ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہوں لیکن وہ اسے ختم نہ کریں تو عنقریب ان سب لوگوں پر عمومی طور پر عذاب نازل ہوگا"۔

3495 - وَعَنْ اَبِىْ كثير السحيمي عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلت اَبَا ذَر قلت دلَّنِيْ على عمل اِذا عمل العَبْد بِهِ دخل الْجَنَّة قَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن مَعَ الْاِيمَان عملا قَالَ يرْضخ مِمَّا رزقه الله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ بِهِ قَالَ يَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَينْهى عَن الْمُنكر قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ عييا لَا يَسْتَطِيْع اَن يَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَينْهى عَن الْمُنكر قَالَ يصنع لأخرق قلت اَرَاَيْت اِن كَانَ أخرق اَن يصنع شَيْئًا قَالَ يعين مَغْلُوْبًا قلت اَرَاَيْت اِن كَانَ ضَعِيفا لَا يَسْتَطِيْع اَن يعين مَغْلُوْبًا قَالَ مَا تُرِيْدُ اَن يكون فِيْ صَاحبك من خير يمسك عَن اَذَى النَّاس فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا فعل ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة قَالَ مَا من مُسْلِم يفعل خصْلَة من هٰؤُلَاءِ اِلَّا أخذت بِيَدِهِ حَتّٰى تدخله الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

ابوکثیر سحیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کرے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے انہوں نے جواب دیا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو میں نے

3500-المستدرك على الصحيحين للحاكم كتاب الأحكام حديث: 7098مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما حديث: 6622المعجم الأوسط للطبراني باب العين باب من اسمه محمود حديث: 7977

عرض کی: یارسول اللہ! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس چیز میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے رزق عطا کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص فقیر ہو اور اس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ کوئی چیز خرچ کر سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص بزدل ہو اور وہ نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی اپاہج کو کوئی کام کر کے دیدے میں نے عرض کی آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص خود اپاہج ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی مغلوب شخص کی مدد کر دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مغلوب کی مدد نہ کر سکتا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی بھلائی نہ رہے ایسے شخص کو لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھنا چاہیے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان میں ان میں سے کوئی بھی خصلت موجود ہوگی تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروا دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3496 - وَرُوِیَ عَن ذرة بنت اَبِیْ لَهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَت قُلتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خیر النَّاس قَالَ اَتْقَاهُم للرب عَزَّ وَجَلَّ وأوصلهم للرحم وَآمرهُم بِالْمَعْرُوْفِ وانهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد الْکَبِیْر وَغَیْرِه

❀❀ سیّدہ ذرّہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ پروردگار سے ڈرتا ہو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو نیکی کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو اور برائی سے سب سے زیادہ منع کرتا ہو''

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے کتاب الزہد الکبیر میں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3497 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنکر قبل اَن تدعوا اللّٰه فَلَا یستجیب لکم وَقبل اَن تستغفروه فَلَا یغْفر لکم اِن الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنکر لَا یدْفع رزقا وَلَا یقرب اَجَلًا وَاِن الْاَحْبَار من الْیَهُوْد والرهبان من النَّصَارٰی لما ترکُوا الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنکر لعنهم اللّٰه علی لِسَان اَنْبِیَائهمْ ثُمَّ عموا بالبلاء

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے لوگو! نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم اللہ سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے اور اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو تو وہ تمہاری مغفرت نہ کرے بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا کسی رزق کو پرے نہیں کرتا ہے اور نہ ہی موت کو قریب کرتا ہے یہودیوں کے علماء اور عیسائیوں کے راہبوں نے جب نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کو ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے انبیاء کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی اور پھر ان سب کو عمومی طور پر آزمائش (یعنی عذاب) میں مبتلا کیا''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3498 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تزَال لَا اِلَٰـهَ اِلَّا اللّٰـه تَنْفَع من قَالَهَا وَترد عَنْهُم الْعَذَاب والنقمة مَا لم يستخفوا بِحَقِّهَا قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الاستخفاف بِحَقِّهَا قَالَ يظْهر الْعَمَل بمعاصي اللّٰه فَلَا يُنكر وَلَا يُغير

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَيْضا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنا' اپنے پڑھنے والے کو مسلسل فائدہ دیتا رہتا ہے' اور اس سے عذاب اور انتقام کو دور کرتا رہتا ہے جب تک لوگ اس کے حق کو ہلکا نہیں سمجھتے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے حق کو ہلکا سمجھنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عمل کو ظاہر کیا جائے اور پھر اس کا انکار نہ کیا جائے اور اسے ختم نہ کیا جائے''

یہ روایت بھی اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3499 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تعرض الْفِتَن علی الْقُلُوْب كالحصير عودا عودا فَاَی قلب أشربها نكتت فِيهِ نُكْتَة سَوْدَاءِ وَای قلب أنكرها نكتت فِيهِ نُكْتَة بَيْضَاء حَتّٰی تصير علی قلبين علی أبيض مثل الصَّفَا فَلَا تضره فتْنَة مَا دَامَت السَّمَوَات وَالْاَرْض وَالْآخر أسود مربادا كالكوز مجخيا لَا يعرف مَعْرُوْفا وَلَا يُنكر مُنكرا إِلَّا مَا أشرب من هَوَاهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

قَوْله مجخيا هُوَ بميم مَضْمُوْمَة ثُمَّ جِيم مَفْتُوحَة ثُمَّ خاء مُعْجمَة مَكْسُوْرَة يَعْنِی مائلا وَفسرهُ بعض الروَاة بِاَنَّهُ المنكوس

وَمعنی الحَدِيْث اَن الْقلب إِذا افْتتن وَخرجت مِنْهُ حُرْمَة الْمعاصِی والمنكرات خرج مِنْهُ نور الْإِيمَان كَمَا يخرج المَاء من الْكوز إِذا مَال اَوْ انتكس

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دلوں پر فتنے یوں پیش کیے جاتے ہیں جس طرح چٹائی میں ایک ایک تنکا ہوتا ہے تو جو دل اس فتنے کو حاصل کرلیتا ہے اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے اور جو دل اس فتنے کا انکار کرتا ہے اس میں ایک سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ دو قسم کے دل ہوجاتے ہیں ایک وہ جو بالکل سفید ہوتا ہے اسے کوئی بھی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں اور دوسرا سیاہ ہوتا ہے جو اوندھے کوزے کی طرح ہوتا ہے جو کسی نیکی کا ارتکاب نہیں کرتا اور کسی برائی کا انکار نہیں کرتا وہ صرف اس کی پیروی کرتا ہے جو اس کی نفسانی خواہش ہو"

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ مجخیا اس میں م پر پیش ہے پھر ج ہے پھر خ ہے اس سے مراد میلان رکھنے والا ہے بعض راویوں نے اس کی وضاحت یہ کی ہے کہ اس سے مراد اوندھا ہونا ہے

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی دل کو آزمائش کا شکار کیا جائے اور اس دل میں سے گناہوں کی حرمت اور منکر چیزوں کی حرمت نکل جائے تو ایمان کا نور بھی اس دل میں سے نکل جاتا ہے جس طرح پانی کوزے میں سے نکل جاتا ہے جب وہ کوزہ ٹیڑھا ہوتا ہے یا اوندھا ہوتا ہے۔

3500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا رَاَيت اُمتِيْ تهاب اَن تَقول للظالم يَا ظَالِم فَقَدْ تودع مِنْهُم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ اس بات سے خوف زدہ ہوتی ہے کہ کسی ظالم کو ظالم کہے تو پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3501 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ خليلي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِيْ اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم واَوصاني اَن اَقُوْل الْحق وَاِن كَانَ مرا

مُخْتَصرًا رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بھلائی کے کچھ کاموں کی تلقین کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو"

یہ روایت مختصر ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے یہ روایت آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی۔

3502 - وَعَنْ عرس بن عميرَة الْكِنْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا عملت

الْخَطِیئَۃِ فِی الْاَرْضِ کَانَ من شَھِدَھَا وکرھھا وَفِیْ رِوَایَۃٍ فانکرھا کمن غَابَ عَنْھَا وَمَنْ غَابَ عَنْھَا فرضیھا کَانَ کمن شَھِدَھَا . رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَایَۃِ مُغیرَۃ بن زِیَاد الْموصِلی

❀❀ حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں گناہوں پر عمل کیا جائے تو جو شخص اس کے پاس موجود ہو اور اسے ناپسند کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اسے منکر قرار دیتا ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو اور اس گناہ سے راضی ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو وہاں موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مغیر بن زیادہ موصلی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3503 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِسْلَام اَن تعبد اللہ لَا تشرک بِہٖ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاۃ وتؤتی الزَّکَاۃ وتصوم رَمَضَان وتحج وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْی عَن الْمُنکر وتسلیمک علی اَھلک فَمَنْ انتقص شَیْئًا مِنْھُنَّ فَھُوَ سھم من الْاِسْلَام یَدعہ وَمَنْ ترکھن فَقَدْ ولی الْاِسْلَام ظَھره رَوَاہُ الْحَاکِم

وَتقدم حَدِیْث حُذَیْفَۃ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَام ثَمَانِیَۃ اَسْھم الْاِسْلَام سھم وَالصَّلَاۃ سھم وَالزَّکَاۃ سھم وَالصَّوْم سھم وَحج الْبَیْت سھم وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ سھم وَالنَّھْی عَن الْمُنکر سھم وَالْجِھَاد فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ سھم وَقد خَابَ من لَا سھم لَہٗ . رَوَاہُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو تم زکوٰۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو تم حج کرو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور تم اپنے اہل خانہ کو سلام کرو جو شخص ان میں کوئی چیز کم کرے گا تو یہ اسلام میں سے ایک حصہ ہے جس کو وہ ترک کر دے گا' اور جو شخص ان سب کو ترک کر دے گا تو وہ اسلام کی طرف پشت پھیر لے گا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے: اسلام کے آٹھ حصے ہیں' اسلام (یعنی کلمہ شہادت پڑھنا) ایک حصہ ہے نماز ایک حصہ ہے زکوٰۃ ایک حصہ ہے روزہ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے' اور وہ شخص رسوا ہو گیا جس کا کوئی حصہ نہ ہو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3504 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت دخل عَلَیَّ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فعرفت فِیْ وَجھہ اَن قد حَضَرہ شَیْءٌ فَتَوَضَّأ وَمَا کلم اَحَدًا فلصقت بالحجرۃ أستمع مَا یَقُوْلُ فَقعدَ علی الْمِنبَر فَحَمدَ اللّٰہ وَاَثنی

عَلَيْهِ وَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِن اللّٰه يَقُوْلُ لكم مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنكر قبل اَن تدعوا فَلَا اُجيب لكم وتسالوني فَلَا اُعْطِيكُمْ وتستنصروني فَلَا اَنْصُركُمْ فَمَا زَاد عَلَيْهِنَّ حَتّٰى نزل

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَاصِم بن عمر بن عُثْمَان عَن عُرْوَة عَنْهُمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے سے چلے گئے میں غور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سن رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم لوگ دعا کرو تو میں تمہاری دعا کو قبول نہ کروں اور تم لوگ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں تم لوگ مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں''۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے علاوہ مزید کچھ نہیں ارشاد فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عاصم بن عمر بن عثمان کے حوالے سے اور عروہ کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کیا ہے۔

3505 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا ويوقر كَبِيرنَا وَيَأْمر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

3506 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نسْمع اَن الرجل يتَعَلَّق بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ لَا يعرفهُ فَيَقُوْلُ لَهُ مَا لَكَ اِلَيَّ وَمَا بيني وَبَيْنك معرفَة فَيَقُوْلُ كنت تراني على الْخَطَاِ وَعَلَى الْمُنكر وَلَا تنهاني

ذكره رزين وَلَمْ اَرَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ بات سنا کرتے تھے: ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ قیامت کے دن متعلق ہو جائے گا دوسرا شخص اسے پہچانتا نہیں ہوگا وہ اس سے کہے گا تمہارا میرے ساتھ کیا واسطہ ہے جبکہ میرے

اور تمہارے درمیان کوئی شناسائی ہی نہیں ہے' تو وہ کہے گا: تم نے مجھے غلطیاں کرتے ہوئے اور منکر کام کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مجھے منع نہیں کیا تھا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

التَّرْهِيب من اَن يَّامر بِمَعْرُوْف وَينْهى عَن مُنكر وَيُخَالف قَوْلِهِ فعله

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے منع کرتا ہو اس کا عمل اس کے قول کے برخلاف ہو

3507 - عَن اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتِىٰ بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق اقتاب بَطْنه فيدور بهَا كَمَا يَدُور الْحمار فِي الرَّحَى فيجتمع اِلَيْهِ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا لَك الم تكن تَامر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ بَلٰى كنت آمُر بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وأنهى عَن الْمُنكر وآتيه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَ قِيْلَ لأسامة بن زيد لَو أتيت عُثْمَان فكلمته فَقَالَ اِنَّكُم لترَوْنَ انِّي لَا اُكَلِّمهُ اِلَّا اسمعكم وَاِنِّىْ اُكَلِّمهُ فِي السِّرّ دون اَن افْتَح بَابا لَا اكون اَوّل من فَتحه وَلَا اَقُوْل لرجل اِن كَانَ عَلَيَّ اَمِيرا اِنَّهُ خير النَّاس بعد شَيْءٍ سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ سمعته يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِي النَّار فتندلق أقتابه فيدور كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فيجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَانك اَلَيْسَ كنت تَامر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُم بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وأنهاكم عَن الشَّرّ وآتيه

الأقتاب الأمعاء وَاحِدهَا قتب بِكَسْر الْقَاف وَسُكُون التَّاء تندلق اى تخرج

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ اس میں یوں چکر کاٹے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے وہ کہے گا جی ہاں! لیکن میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بارے میں یہ بات چیت کریں تو یہ

مناسب ہوگا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان کے ساتھ صرف وہی کلام کروں گا جو میں تمہیں سنا رہا ہوں میں کوئی دروازہ کھولے بغیر پوشیدہ طور پر ان کے ساتھ بات کروں گا میں دروازہ کھولنے والا پہلا شخص نہیں بنوں گا' اور نہ ہی میں کسی شخص کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اگر یہ مجھ پر امیر ہوتا تو یہ سب سے بہتر ہوتا' اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک بات سنی ہوئی ہے لوگوں نے دریافت کیا وہ بات کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں نکل آئیں گی' اور وہ یوں چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر اس سے کہیں گے اے فلاں تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے وہ جواب دے گا میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود وہ نیکی نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا''۔

لفظ اقتاب سے مراد انتڑیاں ہے اس کی واحد قتب ہے جس میں ق پر زیر ہے' اور ت ساکن ہے۔ لفظ تندلق سے مراد یہ ہے کہ وہ باہر آ جائیں گی۔

3508 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِي بِي رجَالًا تقْرض شفاههم بمقاريض مِنَ النَّار فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الخطباء من أمتك الَّذِيْنَ يأمُرُوْنَ النَّاس بِالْبرِّ وينسون انفسهم وهم يتلون الْكتاب افلا يعقلُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جایا کرتے تھے یہ لوگ کتاب کی تلاوت کیا کرتے تھے کیا یہ عقل نہیں رکھتے تھے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

3509 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ اَبِي الدُّنْيَا مَرَرْت لَيْلَة أسرِي بِي على قوم يقْرض شفاههم بمقاريض من نَار كلما قرضت عَادَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ خطباء من أمتك يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

❀❀ امام ابن ابودنیا کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی میرا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے جب بھی ان کے ہونٹ کاٹ دیے جاتے تھے تو وہ دوبارہ بن جاتے تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں یہ وہ باتیں کیا کرتے تھے جن پر یہ خود (عمل) نہیں کرتے تھے۔

3510 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلبيهقي قَالَ اتيت لَيْلَة اسري بِي على قوم تقرض شفاههم بمقاريض من نَار فَقلت من هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيل قَالَ خطباء امتك الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ويقرؤون كتاب الله وَلَا يعْملُوْنَ بِهِ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس رات مجھے معراج کروائی گئی میں ایک قوم کے پاس آیا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کیا کرتے تھے جو وہ خود نہیں کرتے تھے یہ لوگ اللہ کی کتاب پڑھا کرتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

3511 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يخْطب خطْبَة إِلَّا الله سائله عَنْهَا يَوْم الْقِيَامَة مَا اردت بهَا

قَالَ فَكَانَ مَالك يَعْنِيْ ابْن دِيْنَار إِذا حدث بِهٰذَا بَكَى ثُمَّ يَقُوْلُ اتحسبون اَن عَيْنِي تقر بكلامي عَلَيْكُمْ وَانا أَعْلَمُ اَن الله سائلي عَنْهُ يَوْم الْقِيَامَة قَالَ مَا اردت بِهِ فَاَقُوْل اَنْتَ الشَّهِيد على قلبِي لَو لم أَعْلَمْ انه اَحَبّ اِلَيْك لم اَقرَأ على اثْنَيْنِ اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مُرْسلا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بندہ خطبے میں جو بھی بات کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں حساب لے گا کہ تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟''

راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے تھے تو وہ رونے لگ جاتے تھے اور بولتے تھے: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میری آنکھیں اس بات پر ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ میں تمہارے ساتھ کلام کرتا ہوں (یعنی تمہارے سامنے تقریر کرتا ہوں) حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بارے میں حساب لے گا تو میں کہوں گا: تو میرے دل پر گواہ ہے اگر مجھے اس بارے میں پتہ نہ ہوتا کہ یہ کام تیرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے تو میں کبھی دو آدمیوں کے سامنے بھی کچھ پڑھ کر نہ سناتا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3512 - وَرُوِيَ عَن الْوَلِيد بن عقبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن نَاسا من اَهْلِ الْجنَّة ينطلقون اِلَى اُنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فوَاللّٰهِ مَا دَخَلنَا الْجَنَّةَ اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّا كُنَّا نَقُوْل وَلَا نَفْعل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم کی طرف جائیں گے اور دریافت کریں گے تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہو گئے حالانکہ اللہ کی قسم! ہم لوگ تو جنت میں اس کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ جو ہم نے تم سے علم حاصل کیا تھا' تو وہ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3513 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیمَۃَ عَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰہ الْاَزْدِیّ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ یعلم النَّاس الْخَیْر وینسی نَفسه کَمثل السراج یضیء للنَّاس وَیحرق نَفسه الحَدِیْثِ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادُہٗ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰہ وَرَوَاہُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ اَبِیْ بَرزَۃ اِلَّا انه قَالَ مثل الفتیلة

❀❀ ابوتمیمہ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے' اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے' اس کی مثال چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے' اور اپنے آپ کو جلا دیتا ہے''۔......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہو گی اسے امام بزار نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے (چراغ کی جگہ) چراغ کی بتی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

3514 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف عَلَیْکُمْ بعدِی کل مُنَافِق علیم بِاللِّسَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف' ہر اُس منافق کے حوالے سے ہے جو قادر الکلام ہو گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3515 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمنا حَتّٰی یکون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیکون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْلِه عمله ویأمن جَاره بوائقه

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے بالکل ساتھ نہ ہو اور اس کی زبان اس کے دل کے

بالکل ساتھ نہ ہو اس کا قول اُس کے عمل کے برخلاف نہ ہو اور اس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔
یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

3516 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَتَخَوَّف على اُمتِيْ مُؤْمِنا وَلَا مُشْرِكًا اما الْمُؤْمِن فيحجزه اِيمَانه وَأما الْمُشرك فيقمعه كفره وَلَكِن اَتَخَوَّف عَلَيْكُمْ منافقا عَالم اللِّسَان يَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَيعْمل مَا تنكرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من رِوَايَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَن عَلِيّ والْحَارِث هٰذَا واه وَقد رضيه غير وَاحِد

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ تو کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' کیونکہ جہاں تک مومن کا تعلق ہے' تو اس کا ایمان اسے محفوظ رکھے گا' اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے' تو اس کا کفر اسے برباد کردے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے بارے میں منافق شخص کے حوالے سے اندیشہ ہے جو زبان دان ہوگا وہ ایسی باتیں کرے گا جو تمہیں اچھی لگیں گی اور ایسے عمل کرے گا جنہیں تم برا قرار دو گے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حارث سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے مراد حارث اعور ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے حارث نامی یہ راوی واہی ہے حالانکہ کئی حضرات اُس سے راضی ہیں۔

3517 - وَعَنِ الْاَغَر اَبِيْ مَالك قَالَ لما اَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَن يسْتَخْلف عمر بعث اِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّي اَدْعُوك اِلَى اَمر مُتْعب لمن وليه فَاتق اللّٰه يَا عمر بِطَاعَتِهِ وَاَطعه بتقواه فَاِن التَّقِيّ آمن مَحْفُوظ ثمَّ اِن الْاَمر معرُوض لَا يستوجبه اِلَّا من عمل بِهِ فَمَنْ اَمر بِالْحَقِّ وَعمل بِالْبَاطِلِ وَاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَعمل بالمنكر يُوشك اَن تَنْقَطِع اُمْنِيته وَاَن يحبط عمله فَاِن اَنْت وليت عَلَيْهِمْ اَمرهم فَاِن اسْتَطَعْت اَن تجف يدك من دِمَائِهِمْ وَاَن تضمر بَطْنك من اَمْوَالهم وَاَن تجف لسَانك عَنْ اَعْرَاضهم فافعل وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا

❀❀ اغر ابومالک بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کریں تو انہیں پیغام بھیج کر بلوایا تو وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسے کام کے بارے میں کہنے لگا ہوں کہ جو شخص اس کا نگران بنے وہ مشقت کا شکار ہو جاتا ہے' تو اے عمر! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اس کی اطاعت کرنا اور اس کی پرہیزگاری کے حوالے سے اس کی پیروی کرنا کیونکہ پرہیزگار شخص امن میں رہتا ہے' اور محفوظ رہتا ہے پھر اس کے بعد معاملہ پیش ہوتا ہے' اور جو اس پر عمل کرتا ہے' اس کے مطابق اس کا حکم ہو جاتا ہے جو شخص حق کا حکم دیتا ہے' اور باطل پر عمل کرتا ہے' اور نیکی کا حکم دیتا ہے' اور منکر پر عمل کرتا ہے' تو عنقریب اس کی زندگی ختم ہو جائے گی اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا' اگر تم لوگوں کے

حکمران بنتے ہو تو جہاں تک تم سے ہو سکے تم اپنے ہاتھ ان کے خون سے خشک رکھنا اور اس بات سے بچنا کہ تم ان کے اموال اپنے پیٹ میں ڈالو اور اپنی زبان کے ذریعے ان کی عزت پر حملہ کرنے سے بچنا' باقی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

3518 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یبصر اَحَدُکُمُ القذاة فِیْ عین اَخِیْه وینسی الْجذع فِیْ عینه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ میں موجود تنکے کو دیکھ لیتا ہے' اور اپنی آنکھ میں موجود شہتیر کو بھول جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ ستر الْمُسْلِم والترهیب من هتکه وتتبع عَوْرَته

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس کی پردے کو زائل کرنے یا اس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3519 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَنْ مُسْلِم کربَة من کرب الدُّنْیَا نفس اللّٰه عَنْهُ کربَة من کرب یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ ستر علی مُسْلِم ستره اللّٰه فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِیْ عون الْعَبْد مَا کَانَ الْعَبْد فِیْ عون اَخِیْه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کر دے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3519-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في المعونة للمسلم' حديث: 4316سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 223الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الستر على المسلم' حديث: 1902مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' في الستر على الرجل' حديث: 26027السنن الكبرى للنسائي' كتاب الرجم' الترغيب في ستر العورة وذكر الاختلاف على إبراهيم بن نشيط في' حديث: 7054مسند الطيالسي' أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة' وأبو صالح' حديث: 2550

3520 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا یَظْلمه وَلَا یُسلمهُ من کَانَ فِیْ حَاجَة اَخِیْه کَانَ اللّٰہ فِیْ حَاجته وَمَنْ فرج عَنْ مُسْلِم کربَة فرج اللّٰہ عَنْهُ بهَا کربَة من کرب یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ ستر مُسْلِما ستره اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ من حَدِیْثِ ابْن عمر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص سے قیامت کے دن کی پریشانی کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

3521 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یستر عبد عبدا فِی الدُّنْیَا اِلَّا ستره یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3522 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یری مُؤْمِن من اَخِیْه عَوْرَة فیسترها عَلَیْهِ اِلَّا أدخلهُ اللّٰہ بهَا الْجنَّة

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کی پردہ پوشی کے قابل کوئی چیز دیکھے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3523 - وَعَنْ دخین اَبِی الْهَیْثَم کَاتب عقبَة بن عَامر قَالَ قُلْتُ لعقبة بن عَامر اِن لنا جیرانا یشربون الْخمر وَاَنَا دَاع لَهُمُ الشُّرط لیاخذوهم قَالَ لَا تفعل وعظهم وهددهم قَالَ اِنِّیْ نهیتهم فَلَمْ ینتهوا وَاَنَا دَاع

لَهُمُ الشَّرط ليأخذوهم فَقَالَ عقبَة وَيحك لَا تفعل فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ستر عَورَة فَكَأَنَّمَا استحيا موءودة فِيْ قبرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِذكر الْقِصَّة وبدونها وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رجال أسانيدهم ثِقَات وَلٰكِن اخْتلف فِيْهِ على اِبْرَاهِيْم بن نشيط اخْتِلَافا كثيرا ذكرت بعضه فِيْ مُخْتَصر السّنَن

الشُّرَط بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَفتح الرَّاء هم أعوان الْوُلَاة والظلمة وَالْوَاحد مِنْهُ شرطي بِضَم الشين وَسُكُون الرَّاء

❀❀ دخین ابوالہیثم جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے معتمد ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے کچھ پڑوسی ہیں جو شراب پیتے ہیں میں ان کے لئے سپاہی کو بلانا چاہ رہا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم انہیں وعظ و نصیحت کرو اور تم انہیں بچنے کی تلقین کرو اس نے کہا: میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے اب میں ان کے لئے سپاہیوں کو بلاؤں گا تاکہ وہ انہیں پکڑ لیں تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے' تو گویا وہ قبر میں گاڑی گئی لڑکی کو زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے جس میں پورا واقعہ ذکر ہوا ہے' اور انہوں نے اس پورے واقعہ کے بغیر بھی اس کو نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی اسانید کے رجال ثقہ ہیں تاہم ان کی روایت میں ابراہیم بن نشیط نامی راوی پر بہت زیادہ اختلاف کیا گیا ہے میں نے اس کا کچھ حصہ مختصر السنن میں ذکر کیا ہے۔

لفظ الشرط میں ش پر پیش ہے' اور ر پر زبر ہے' اس سے مراد اہلکاروں اور ظالم افراد کے مددگار لوگ ہیں' اس کی واحد شرطی آتی ہے جس میں ش پر پیش ہے' اور ر ساکن ہے (اس سے مراد پولیس کا سپاہی ہے)۔

3524 - وَعَنْ يزِيْد بن نعيم اَن ماعزا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقر عِنْده اَربع مَرَّات فَأمر برجمه وَقَالَ لهزال لَو سترته بثوبك كَانَ خيرا لَك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ ونعيم هُوَ ابْن هزال وَقِيْلَ لَا صُحْبَة لَهٗ وَاِنَّمَا الصُّحْبَة لِاَبِيْهِ هزال

وَسبب قَول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهزال لَو سترته بثوبك مَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيره عَن مُحَمَّد بن

الْمُنْكَدِر اَنَّ هزالًا اَمر ماعزا اَنْ يَاْتِيَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وروى فِيْ مَوْضِع آخر عَن يزِيْد بن نعيم بن هزال عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِز بن مَالك يَتِيما فِيْ حجر اَبِيْ فَاَصَاب جَارِيَةً من الْحَيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ ائْتِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخبرهُ بِمَا صنعت لَعَلَّه يسْتَغْفر لَك وَذكر الحَدِيْث فِيْ قصَّة رجمه وَاسم الْمَرْاَة الَّتِيْ وَقع عَلَيْهَا مَاعِز فَاطِمَة وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَكَانَت أمة لهزال

❀❀ یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے چار مرتبہ اقرار کیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دے دیا آپ ﷺ نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرتے تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر تھا‘‘

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نعیم نامی راوی نعیم بن ہزال ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابی ان کے والد حضرت ہزال رضی اللہ عنہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے جو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ’’اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرتے‘‘ اس کی وجہ وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے محمد بن منکدر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جائیں۔

ایک اور مقام پر یزید بن نعیم کے حوالے سے ان کے والد سے یہ بات منقول ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ ایک یتیم تھے وہ میرے والد کے ہاں زیر پرورش تھے انہوں نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کر لیا تو میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور اپنے اس عمل کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کو بتاؤ تاکہ نبی اکرم ﷺ تمہارے لئے دعائے مغفرت کریں‘‘۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں انہیں سنگسار کیے جانے کا واقعہ ہے وہ خاتون جس کے ساتھ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کیا تھا اس کا نام فاطمہ بیان کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام کچھ اور تھا اور وہ لڑکی حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی۔

3525 - وَعَنْ مَكْحُوْل اَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى مسلمة بن مخلد فَكَانَ بَيْنه وَبَيْنَ البواب شَيْءٍ فَسمع صَوْته فَاذن لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لم آتِك زَائِرًا وَلٰكِن جِئْتُك لحَاجَة اَتَذكر يَوْم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علم من اَخِيْه سَيِّئَة فسترها ستر اللّٰه عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نعَمْ قَالَ لهٰذَا جِئْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مسلمہ بن مخلد کے پاس آئے جن کا دربان موجود تھا ان کے اور دربان کے درمیان کوئی تکرار ہوئی مسلمہ بن مخلد نے ان کی آواز سنی تو انہیں اندر آنے کی اجازت دی انہوں نے فرمایا: میں

تمہارے پاس تم سے ملنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ ایک کام کے سلسلے میں آیا ہوں جو مجھے آج یاد آیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کی کسی برائی سے واقف ہو اور اس کی پردہ پوشی کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا''

مسلمہ بن مخلد نے کہا ٹھیک ہے' تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسی مقصد کے لئے آیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3526 - وَعَنْ رَجَاء بن حَيْوَة قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنا انا على مصر فَاتى البواب فَقَالَ اِن اَعْرَابِيًّا على الْبَاب يسْتَاْذن فَقُلْتُ من اَنْت قَالَ انا جَابر بن عبد الله قَالَ فَاَشْرَفت عَلَيْهِ فَقُلْتُ انزل اِلَيْك اَوْ تصعد قَالَ لَا تنزل وَلَا أصعد حَدِيْث يَلغنِي اَنَّك ترويه عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ستر الْمُؤْمِن جِئْت اسمعهُ

قلت سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ستر على مُؤْمِن عَوْرَة فَكَاَنَّمَا اَحْيَا موءودة فَضرب بعيره رَاجعا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ اَبِي سِنَان الْقَسْمَلِي

❀❀ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب میں مصر کا گورنر تھا تو میرے پاس دربان آیا اور بولا: ایک دیہاتی دروازے پر کھڑا ہوا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے میں نے اس سے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں جابر بن عبداللہ ہوں مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: میں نے جھانک کر ان کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: میں نیچے آؤں یا آپ اوپر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہ تم نیچے آؤ گے اور نہ میں اوپر آؤں گا۔ میں ایک حدیث کے سلسلے میں آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہو اور وہ مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے۔ تو میں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے' وہ گویا زندہ گاڑ دی گئی بچی کو زندگی دیتا ہے''۔

تو انہوں نے واپس جانے کے لئے اپنے اونٹ کو (چابک) ماری۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابوسنان قسملی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3527 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ستر عَوْرَة اَخِيه ستر الله عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ كشف عَوْرَة اَخِيْه الْمُسْلِم كشف الله عَوْرَته حَتّٰى يفضحهُ بهَا فِيْ بَيته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بے پردگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بے پردگی کرے گا یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں اس کی وجہ سے رسوائی کا شکار کردے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3528 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبر فَنَادى بِصَوْت رفيع فَقَالَ يَا معشر من أسلم بِلِسَانِهِ وَلَمْ يفض الْإِيمَان إِلَى قلبه لَا تُؤْذُوا الْمُسلِمِيْن وَلَا تتبعوا عَوْرَاتهمْ فَإِنَّهُ من تتبع عَورَة أَخِيْه الْمُسلم تتبع الله عَوْرَته وَمَنْ تتبع الله عَوْرَته يَفْضَحهُ وَلَوْ فِيْ جَوف رَحْله وَنظر ابْن عمر إِلَى الْكَعْبَة فَقَالَ مَا أعظمك وَمَا أعظم حرمتك وَالْمُؤْمِن أعظم حُرْمَة عِنْد الله مِنْك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه إِلَّا انه قَالَ فِيْهِ يَا معشر من أسلم بِلِسَانِهِ وَلَمْ يدْخل الْإِيمَان قلبه لَا تُؤْذُوا الْمُسلِمِيْن وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عثراتهم الحَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز میں پکار کر کہا: اے وہ گروہ جو اپنی زبان کے ذریعے تو اسلام لے آئے ہیں لیکن ان کا ایمان ابھی تک ان کے دل تک نہیں پہنچا ہے تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص اپنے بھائی کے پوشیدہ اعمال کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کو ظاہر کرے گا' اور جس شخص کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ ظاہر کردے گا تو وہ اسے رسوائی کا شکار کردے گا خواہ وہ اپنے پالان کے اندر موجود ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تم کتنے عظیم ہو اور تمہاری حرمت کتنی زیادہ ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن کی حرمت تم سے زیادہ ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے وہ گروہ جو اپنی زبان کے ذریعے اسلام لے آیا ہے' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ انہیں عار نہ دلاؤ اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو''......الحدیث۔

3529 - وَعَنْ أَبِيْ بَرْزَة الْأَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معشر من آمن بِلِسَانِهِ وَلَمْ يدْخل الْإِيمَان قلبه لَا تَغْتَابُوا الْمُسلِمِيْن وَلَا تتبعوا عَوْرَاتهمْ فَإِنَّهُ من اتبع عَوْرَاتهمْ تتبع الله عَوْرَته وَمَنْ تتبع الله عَوْرَته يَفْضَحهُ فِيْ بَيته

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد عَنْ سَعِيْد بن عبد الله بن جريج عَنْهُ وَرَوَاهُ أَبُو يعلى بِإِسْنَاد حَسَنٌ من حَدِيْث الْبَرَاء

❀❀ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے وہ گروہ! جو اپنی زبان کے ذریعے ایمان لے آیا ہے' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم لوگ مسلمانوں کی

غیبت نہ کروان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کو ظاہر کرے گا' اور جس شخص کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ ظاہر کردے گا وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوا رسوائی کا شکار ہو جائے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے سعید بن عبداللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3530 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِن اتبعت عورات الْمُسْلِمِيْنَ افسدتهم اَوْ كدت تفسدهم .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر تم مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرو گے تو تم انہیں خرابی کا شکار کردو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم انہیں خرابی کے قریب کردو گے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3531 - وَعَنْ شُرَيْح بن عبيد عَن جُبَيْر بن نفير وَكثير بن مرّة وَعَمْرو بن الْاَسود والمقدام بن معديكرب وَاَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْاَمِير اِذا ابْتغى الرِّيبَة فِي النَّاس أفسدهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم جُبَير بن نفير اَدْرك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعْدُوْد فِي التَّابِعين وَكثير بن مرّة نَص الْاَئِمَّة على اَنه تَابِعِيّ وَذكره عَبْدَان فِي الصَّحَابَة وَعَمْرو بن الْاَسود عنسي حمصي اَدْرك الْجَاهِلِيَّة وروى عَن عمر بن الْخطاب ومعاذ وَابْن مَسْعُوْد وَغَيرهم

❀❀ شریح بن عبید نے جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

"جب کوئی حکمران لوگوں میں مشکوک چیز حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان کو خراب کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ نے اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے' لیکن ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور کثیر بن مرہ کے بارے میں آئمہ نے تصریح کی ہے کہ وہ تابعی ہیں عبدان نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے عمرو بن اسود عنسی نے زمانہ جاہلیت پایا ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام

سے روایات نقل کی ہیں۔

4 - التَّرْھِیب من مواقعة الْحُدُوْد وانتھاك الْمَحَارِم

قابلِ حدود جرائم کا ارتکاب کرنے اور حرام چیزوں کا مرتکب ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات

3532 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَنا آخذ بِحُجزِکُمْ اَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وجهنم اِیَّاکُمْ وَالْحُدُوْد اِیَّاکُمْ وجهنم اِیَّاکُمْ وَالْحُدُوْد اِیَّاکُمْ وجهنم اِیَّاکُمْ وَالْحُدُوْد ثَلَاثَ مَرَّات فَاِذَا اَنا مت ترکتکم وَاَنَا فَرَطُکُمْ علی الْحَوْض فَمَنْ ورد اَفْلح......الْحَدِیْث

رَوَاهُ من رِوَایَةِ لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے (تہبند کے) ڈب سے تمہیں پکڑتا ہوں اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم بچو تم جہنم سے بچو تم قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو تم جہنم سے بچو تم قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو تم جہنم سے بچو اور قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' جب میں مرجاؤں گا تو تمہیں چھوڑ جاؤں گا' اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوؤں گا جو شخص وہاں آئے گا وہ کامیاب ہو جائے گا'' الحدیث۔

یہ روایت انہوں نے لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3533 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یغار وغیرة اللّٰه اَن یَاْتِیَ الْمُؤْمِن مَا حرم اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات پر غصہ آتا ہے کہ کوئی مومن شخص اس چیز کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دیا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3534 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لأعلمن اَقْوَامًا من أمتِیْ یأتون یَوْمَ الْقِیَامَة باعمال اَمْثَال جبال تهَامَة بَیْضَاء فیجعلها اللّٰه هباءً منثورًا قَالَ ثَوْبَان یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا حلهم لنا لَا نکُون مِنْهُم وَنَحْنُ لَا نعلم قَالَ أما اِنَّهُم اِخْوَانکُمْ وَمَنْ جلدتکم وَیَاْخُذُوْنَ من اللَّیْل کَمَا تأخذون وَلٰکِنَّهُمْ قوم اِذا خلوا بمحارم اللّٰه انتهکوها

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنی امت کے کچھ لوگوں سے واقف ہوں کہ وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑوں جتنے اعمال لے کے آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بے حیثیت کردے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اُن لوگوں کی صفات ہمارے سامنے بیان کیجئے تاکہ ہم ان میں سے نہ ہوں کیونکہ ہمیں علم نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے بھائی ہوں گے تم جیسے لوگ ہوں گے وہ رات سے وہ چیز حاصل کریں گے جو تم حاصل کرتے ہو لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے جب وہ تنہا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3535 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الطابع معلقة بقائمة عرش اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا انتهكت الْحُرْمَة وَعمل بِالْمَعَاصِی واجتریء علی اللّٰه بعث الله الطابع فیطبع علی قلبه فَلَا یعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَیْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہر لگانے والا اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے (یا چمٹا ہوا ہے) جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے اور گناہ پر عمل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے وہ آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس کے بعد اس آدمی کو کوئی سمجھ بوجھ نہیں رہتی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3536 - وَعَنِ النواس بن سمعان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الله ضرب مثلا صراطا مُسْتَقِیمًا علی کنفی الصِّرَاط داران لَهما اَبْوَاب مفتحة علی الْاَبْوَاب ستور وداع یَدْعُو فَوْقه وَاللّٰه یَدْعُو اِلٰی دَار السَّلَام وَیهْدِی من یَشَاء اِلٰی صِرَاط مُسْتَقِیم . یُوْنُس والأبواب الَّتِیْ علی کنفی الصِّرَاط حُدُوْد اللّٰه فَلَا یقع اَحَد فِیْ حُدُوْد اللّٰه حَتّٰی یکْشف السّتْر وَالَّذِیْ یَدْعُو من فَوْقه واعظ ربه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَةِ بَقِیَّة عَنْ بحیر بن سعد وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ . کنفا الصِّرَاط بالنُّوْن جانباه

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ اس پل کے دونوں کناروں پر دو گھر ہیں جن کے مختلف دروازے ہیں جو کھلے ہوئے ہیں اور ان دروازوں پر پردے ہیں ایک بلانے والا اس کے اوپر سے بلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اور وہ دروازے جو پل کے دونوں اطراف میں

کھلے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوتا ہے اور اس پردے کو ہٹاتا ہے تو وہ جو اس کے اوپر ہے وہ پکار کر کہتا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت کرنے والا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بقیہ کی بحیر بن سعد سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ کنفا الصراط میں ن ہے اس سے مراد اس کے دونوں کنارے ہیں۔

3537 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرب اللّٰه مثلا صراطا مُسْتَقِيمًا وَعَنْ جنبتي الصِّرَاط سوران فِيهِمَا اَبْوَاب مفتحة وَعَلَى الْاَبْوَاب ستور مرخاة وَعند رَاس الصِّرَاط يَقُوْلُ اسْتَقِيمُوا على الصِّرَاط وَلَا تعوجوا وَفَوق ذٰلِكَ دَاع يَدْعُو كلما هم عبد اَن يفتح شَيْئًا من تِلْكَ الْاَبْوَاب قَالَ وَيحك لَا تفتحه فَاِنَّكَ اِن تفتحه تلجه ثُمَّ فسره فَاَخْبر اَن الصِّرَاط هُوَ الْاِسْلَام وَاَن الْاَبْوَاب المفتحة محارم اللّٰه وَاَن الستور المرخاة حُدُوْد اللّٰه والداعى على رَاس الصِّرَاط هُوَ الْقُرْآن والداعى من فَوْقه هُوَ واعظ اللّٰه فِيْ قلب كل مُؤْمِن

ذكره رزين وَلَمْ أره فِيْ اُصُوْله اِنَّمَا رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار مُخْتَصرًا بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ اس پل کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں پل کے سرے پر موجود ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اس پر سے گزرتے ہوئے ٹھیک رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور اس پر ایک دعوت دینے والا ہے جو پکار رہا ہے جب بھی کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کہتا ہے تمہارا ستیاناس ہو تم اسے نہ کھولو کیونکہ تم نے اسے کھولا تو تم اس کے اندر داخل ہو جاؤ گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں اور ان پر ڈالے ہوئے پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور پل کے سرے پر دعوت دینے والا قرآن ہے اور اس کے اوپر دعوت دینے والا وہ ہے جو مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ و نصیحت کرتا ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے میں نے اس کو ان کے اصول میں نہیں دیکھا اسے امام احمد اور امام بزار نے مختصر روایت کے طور پر مختلف الفاظ کے ساتھ حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3538 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يَاْخُذ مني هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بِهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قلت اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بِيَدِي وعد خمسا قَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تكن أعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَكَ تكن اغنى النَّاس وَاحسن اِلٰى جَارك تكن مُؤْمِنا وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسْلِما وَلَا تكْثر الضحك فَاِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان وَالْحسن لم يسمع من اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمَا من حَدِيْثِ وَاثِلَة عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَتَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْكتاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة جدا فِيْ فضل التَّقْوَى وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث أخر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کون شخص مجھ سے ان کلمات کو حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا' اور اس کو ان کی تعلیم دے گا' جو ان پر عمل کرے تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ چیزیں شمار کروائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس پر راضی رہو تم سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسنا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن سلیمان سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں اور حسن نامی راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے اس کتاب میں بہت سی احادیث گزر چکی ہیں جو پرہیزگاری کی فضیلت کے بارے میں ہیں اور عنقریب دوسری احادیث آگے آئیں گی۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ اِقَامَة الْحُدُوْد والترهيب من المداهنة فِيْهَا

حدود قائم کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس میں کوتاہی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3539 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لحد يُقَام فِي الْاَرْض خير لاَهْلِ الْاَرْض من اَن يمطروا ثَلَاثِيْنَ صباحا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں ایک حد کا قائم ہو جانا اہل زمین کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ یہاں تیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

3540 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقَامَة حد فِي الْاَرْض خير لاَهْلهَا من اَن يمطروا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ هٰكَذَا مَرْفُوْعًا وموقوفا وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حد يعْمل بِهِ فِي الْاَرْض خير لاَهْلِ الْاَرْض من اَن يمطروا اَرْبَعِيْنَ صباحا

وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقَامَة حد بِاَرْض خير لاَهْلهَا من

مطر اَرْبَعِیْنَ صباحا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''زمین میں ایک حد کا قائم ہو جانا اہل زمین کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ان پر چالیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

امام نسائی نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع اور موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں ایک حد پر عمل کیا جانا (یعنی اس کا جاری ہونا) اہل زمین کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ان پر چالیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں ایک حد کو قائم کرنا اہل زمین کے لئے چالیس دن بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

3541 - وروی ابن ماجه ایضا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَةَ حد من حُدُوْد اللّٰه خیر من مطر اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةَ فِیْ بِلَاد اللّٰه

❀❀ امام ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''اللہ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا قائم ہونا اللہ کے شہروں میں چالیس دن بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

3542 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْم من اِمَام عَادل أفضل من عبَادَة سِتِّیْنَ سنة وحد یُقَام فِی الْاَرْض بِحقِّهِ أزکی فِیْهَا من مطر اَرْبَعِیْنَ عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِی بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَهُوَ غَرِیْبٌ بِهٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عادل حکمران کا ایک دن' ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور زمین میں ایک حد کا قائم ہونا زمین کے حق میں اس سے زیادہ پاکیزہ ہے کہ چالیس سال تک بارش ہوتی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت غریب ہے۔

3543 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا حُدُوْد اللّٰه فِی الْقَرِیب والبعید وَلَا تأخذکم فِی اللّٰه لومة لائم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن ربیعَة بن ناجد لم یرو عَنْهُ اِلَّا اَبَا صَادِق فِیْمَا اعلم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دور اور نزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں گرفت میں

تھے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ربیعہ بن ناجد نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کے حوالے سے میرے علم کے مطابق صرف ابوصادق نے روایات نقل کی ہیں۔

3544 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَان المخزومية الَّتِيْ سرقت فَقَالُوْا من يكلم فِيهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالُوْا من يجترىء عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَة بن زيد حب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلمهُ اُسَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُسَامَة اَتشفع فِيْ حد من حُدُوْد اللّٰه ثُمَّ قَامَ فَاختطب فَقَالَ اِنَّمَا هلك الَّذِيْنَ من قبلكُمْ اَنهم كَانُوْا اِذا سرق فيهم الشريف تَرَكُوْهُ وَاِذا سرق فيهم الضَّعِيف اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَد وَايْم اللّٰه لَو اَن فَاطِمَة بنت مُحَمَّد سرقت لقطعت يَدهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے معاملے میں پریشانی کا شکار ہوگئے جس نے چوری کی تھی انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون بات کرے گا؟ پھر انہوں نے کہا یہ جرأت صرف اسامہ بن زید کرسکتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کررہے ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگئے کہ جب ان میں کسی بڑے خاندان کا فرد چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کردیتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3545 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِيْ حُدُوْد اللّٰه وَالْوَاقِع فِيْهَا كَمثل قوم استهاموا على سفينة فَاَصَاب بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضهمْ اَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلَهَا اِذا استقوا من المَاء مروا على من فَوْقهم فَقَالُوْا لَو اَنا خرقنا فِيْ نصيبنا خرقا وَلَمْ نؤذ من فَوْقنَا فَاِن تركوهم وَمَا اَرَادوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَاِن اَخذُوا على اَيْديهم نَجوا ونجوا جَمِيعًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهٖ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث فِي الشَّفَاعَة الْمَانِعَة من حد من حُدُوْد اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس کا ارتکاب کرنے والا شخص ان کی مثال ایسے لوگوں کی طرح ہے جو کسی کشتی میں

حصے بانٹ لیتے ہیں ان میں سے کچھ لوگوں کو اس کا اوپر والا حصہ ملتا ہے اور کچھ کو نیچے والا حصہ ملتا ہے تو وہ لوگ جو نیچے ہوتے ہیں جب انہوں نے پانی حاصل کرنا ہوتا ہے تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جانا پڑتا ہے وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حصے میں کوئی سوراخ کر لیں تو اس طرح ہم اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے تو اگر وہ (یعنی اوپر والے) ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے ارادے پر چھوڑ دیتے ہیں تو وہ سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر وہ (اوپر والے) ان (نیچے والوں) کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو یہ بھی نجات پا جائیں گے اور وہ بھی نجات پا جائیں گے"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں جو اس سفارش کے بارے میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں رکاوٹ بن رہی ہو۔

اَلتَّرْهِيبُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَعَصْرِهَا وَحَمْلِهَا وَأَكْلِ ثَمَنِهَا وَالتَّشْدِيدُ فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّرْغِيبُ فِيْ تَرْكِهِ وَالتَّوْبَةِ مِنْهُ

شراب پینے اسے فروخت کرنے اسے خریدنے اسے نچوڑنے اسے لاد کر لے جانے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات اس بارے میں شدت کا بیان اور اس بات کی ترغیب کہ جو شخص اسے ترک کرتا ہے اور اس سے توبہ کر لیتا ہے

3546 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّاَبُوْ دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلٰكِنِ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کی ہے امام مسلم نے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' لیکن اس کے بعد توبہ کی گنجائش موجود ہوتی ہے"۔

3547 - وَفِیْ رِوَايَةِ النَّسَائِیِّ قَالَ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ

عَلَيْهِ

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' راوی نے چوتھی بات بھی ذکر کی تھی جسے میں بھول گیا ہوں' جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے' تاہم اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

3548 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الله الْخمر وشاربها وساقيها ومبتاعها وبائعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة اِلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَاد وآكل ثمنهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے شراب' اس کو پینے والے اسے پلانے والے اسے خریدنے والے اسے فروخت کرنے والے اسے نچوڑنے والے اسے نچڑوانے والے اسے لاد کرلے جانے والے اور جس کی طرف لاد کر لے جائی جارہی ہو (ان سب پر) لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور اس کی قیمت کھانے والا''۔

3550 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله حرم الْخمر وَثمنهَا وَحرم الْميتَة وَثمنهَا وَحرم الْخِنْزِير وثمنه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے اس نے مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے اس نے خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3551 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن الله الْيَهُود ثَلَاثًا اِن الله حرم عَلَيْهِمُ الشحوم فَبَاعُوهَا فَاَكَلُوْا أثمانها اِن الله اِذا حرم على قوم أكل شَيْءٍ حرم عَلَيْهِمْ ثمنه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:) بے شک اللہ تعالیٰ نے ان رضی اللہ عنہ لوگوں پر چربی کو حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اس کو فروخت کرکے اس کی قیمت کھانا شروع کردی بے شک اللہ تعالیٰ جب

کوئی چیز کھانا کسی قوم پر حرام قرار دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت کو بھی ان پر حرام کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3552 - وَعَنِ الْمُغیرة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ الْخمر فليشقص الْخَنَازِير

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ايضاقَالَ الْخطابِىّ معنى هٰذَا توكيد التَّحْرِيم والتغليظ فِيْهِ

يَقُوْلُ من استحلَّ بيع الْخمر فيستحل أكل الْخَنَازِير فَاِنَّهُمَا فِي الْحُرْمَة وَالْاِثْم سَوَاء فَاِذَا كنت لَا تستحل أكل لحم الْخِنْزِير فَلَا تستحل ثمن الْخمر انْتهى

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب فروخت کرتا ہے وہ خنزیر کے ٹکڑے کرتا ہے (یعنی اس کا گوشت فروخت کرتا ہے)''۔

یہ روایت بھی امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے حرام ہونے میں تاکید کا مفہوم واضح کیا جائے اور اس بارے میں شدت کا اظہار کیا جائے آپ یہ فرمانا چاہ رہے ہیں کہ جو شخص شراب فروخت کرنے کو حلال سمجھتا ہے وہ گویا کہ خنزیر کھانے کو بھی حلال سمجھتا ہے' کیونکہ حرمت اور گناہ میں یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور جب تم خنزیر کو حلال نہیں سمجھتے ہو تو شراب کی قیمت کو بھی حلال نہ سمجھو۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3553 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِن الله لعن الْخمر وعاصرها ومعتصرها وشاربها والمحمولة اِلَيْهِ وبائعها ومبتاعها وساقيها ومسقاها

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر اس کو نچوڑنے والے پر اسے نچڑوانے والے پر اور جس کی طرف اسے لاد کر لے جایا جائے اس پر اسے فروخت کرنے والے پر اسے خریدنے والے پر اسے پلانے والے پر اور جسے وہ پلائی جارہی ہو اس پر (یعنی ان سب) لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3554 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصيبهم خسف وَقذف حَتّٰى

يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة ببني فلان وَخسف اللَّيْلَة بدار فلان خواص ولترسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا أرسلت على قوم لوط على قبائل فِيهَا وَعلى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرّيح الْعَقِيم الَّتِي اَهلكت عادا على قبائل فيها وعلى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وأكلهم الرِّبَا وقطيعتهم الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصرًا وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کی ایک قوم کھاتے پیتے ہوئے اورلہو ولعب میں مبتلا رہتے ہوئے رات گزارے گی اور صبح کے وقت انہیں مسخ کر کے انہیں بندر اور خنزیر بنادیا جائے گا' اور انہیں زمین میں دھنسنے کا اور پتھروں کے ذریعے مارے جانے کا عذاب لاحق ہوگا یہاں تک کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یہ کہیں گے کہ گزشتہ رات بنوفلاں کوزمین میں دھنسادیا گیا اور گزشتہ رات فلاں علاقے والوں کوزمین میں دھنسادیا گیا اور ایسے لوگوں پر آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے یہ لوگ مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے ان لوگوں پر اس طرح کی تیز ہوا بھیجی جائے گی جس طرح کی ہوا نے عادقوم کو ہلاکت کا شکار کیا تھا ان لوگوں کا تعلق مختلف قبائل سے اور مختلف علاقوں سے ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے سود کھاتے ہوں گے قطع رحمی کرتے ہوں گے'' ۔اور ایک خصلت کوجعفر نامی راوی بھول گئے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے مختصر طور پرنقل کی ہے امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3555 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا فعلت أمتِي خمس عشرَة خصْلَة حل بهَا الْبلَاء قيل مَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَالْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وأطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاهُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ زعيم الْقَوْم أرذلهم وَأكْرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخُمُور وَلبس الْحَرِيْر واتخذت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر هٰذِهِ الْاُمة اَولهَا فليرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِيحًا حَمْرَاء اَوْ خسفا ومسخا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میری امت پندرہ کام کرے گی توان پر آزمائش (یعنی عذاب) حلال ہوجائے گا عرض کی گئی یارسول اللہ وہ کون سے کام ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غنیمت کودولت سمجھا جائے امانت کوغنیمت سمجھا جائے زکوٰۃ کوتاوان سمجھا جائے آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کا نافرمان ہو اپنے دوست کے ساتھ نیکی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں لوگوں کا سرداران کا ذلیل ترین شخص ہو اور آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے

شراب پی جائے ریشم پہنا جائے گانے والی عورتیں رکھی جائیں آلات موسیقی ہوں اور اس امت کے بعد کے زمانے والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں تو ایسے موقع پر انہیں سرخ تیز ہوا یا زمین میں دھنسائے جانے یا مسخ کیے جانے کا انتظار کرنا چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

3556 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من زنی اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰه مِنْهُ الْاِیْمَان کَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَاسه . رَوَاهُ الْحَاکِم

وَتَقَدَّمَ فِیْ بَابِ الْحمام حَدِیْثُ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخر فَلَا یشرب الْخمر

من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخر فَلَا یجلس علی مائدة یشرب عَلَیْهَا الْخمر الحَدِیْثُ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو الگ کر دیتا ہے جس طرح آدمی اپنے سر کی طرف سے قمیص اتارتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3557 - وَرُوِیَ عَن خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِیاك وَالْخمر فَاِنَّهَا تفرع الْخَطَایَا کَمَا اَن شَجرهَا یفرع الشّجر

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَادُهُ من ترك

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ شراب سے بچو! کیونکہ یہ اس طرح گناہوں کو پھیلاتی ہے جس طرح ایک درخت دوسرے درختوں کی پیدائش کا سبب بنتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

3558 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل مُسکر خمر وکل مُسکر حرَام وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یدمنها لم یشْربهَا فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظِهِ فِيْ اِحْدٰى رواياته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتب لم يشربهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِن دخل الْجنَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جو شخص دنیا میں خمر پیے گا اور مر جائے گا اور وہ باقاعدگی سے اسے پیتا تھا تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کی مختلف روایات میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا بھلے وہ جنت میں داخل ہو بھی جائے''۔

3559 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ من شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لم يتب مِنْهَا حرمهَا فِي الْاٰخِرَة

قَالَ الْخطابِيّ ثُمَّ الْبَغَوِيّ فِيْ شرح السّنة وَفِيْ قَوْلِهِ حرمهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَعِيد بِاَنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لِاَن شراب اَهْلِ الْجَنَّة خمر اِلَّا اَنهم لَا يصدعون عَنْهَا وَلَا ينزفون وَمَنْ دخل الْجَنَّة لَا يحرم شرابها انْتهى

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا پھر اس سے توبہ نہیں کرے گا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا''

علامہ خطابی نے اور علامہ بغوی نے شرح السنہ میں یہ بات بیان کی ہے: روایت کے یہ الفاظ ''وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا'' یہ ایک وعید ہے کہ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اہل جنت کا مشروب تو خمر ہوگی اور ان لوگوں سے اسے پرے نہیں کیا جائے گا اور دور نہیں کیا جائے گا اور جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ وہاں کے مشروب سے محروم نہیں رہے گا''۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3560 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَمَنْ مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قيل وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فروج المومسات يُؤْذِيْ اَهْلِ النَّارِ ريح فروجهم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ فِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤْمِن بسحر وَلَا قَاطع رحم المومسات هن الزانيات

3558- صحيح مسلم' كتاب الأشربة' باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام' حديث: 3826' مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب تحريم الخمر' بيان عقاب من يشرب المسكر' حديث: 6415' صحيح ابن حبان' كتاب الأشربة' باب آداب الشرب' ذكر الخبر الدال على أن نبيذ الزبيب' حديث: 5442' سنن أبي داود' كتاب الأشربة' باب النهي عن المسكر' حديث: 3212' الجامع للترمذي' أبواب الأشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في شارب الخمر حديث: 1831

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا' رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا' اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جو شخص شراب پیتے ہوئے مرجائے گا اللہ تعالیٰ اسے نہرِ غوطہ سے پلائے گا عرض کی گئی نہرِ غوطہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ایک نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں (کی گندگی) سے بھری ہوئی ہوگی اور اس کی بو اہلِ جہنم کو بھی اذیت پہنچاتی ہوگی''

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور جادو پر ایمان رکھنے والا شخص اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

مومسات سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

3561 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق علی الله اَن لا یدخلهم الْجنَّة وَلَا یذیقهم نعیمها مدمن الْخمر وآکل الرِّبَا وآکل مَال الْیَتیم بِغَیْر حق والعاق لوَالِدیهِ

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْهِ اِبْرَاهِیْم بن خثیم بن عرَاك وَهُوَ مَتْرُوك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یہ لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور اپنی نعمتوں کا ذائقہ انہیں نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' سود کھانے والا شخص یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا شخص اور اپنے والدین کا نافرمان شخص''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس میں ابراہیم بن خثیم بن عراک نامی راوی ہے جو متروک ہے۔

3562 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یلج حَائِط الْقُدس مدمن خمر وَلَا الْعَاق وَلَا المنان عَطَاءٍ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَة عَلیّ بن زید وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ لَا یلج جنان الفردوس

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدس کے باغ (یعنی جنت) میں باقاعدگی سے شراب پینے والا' یا والدین کا نافرمان' یا کچھ دے کر احسان جتانے والا داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''فردوس کے باغات میں داخل نہیں ہوگا''۔

3563 - وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حدثت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدمن الْخمر اِن مَاتَ لَقِيَ اللّٰه كعابد وثن

رَوَاهُ اَحْمد هٰكَذَا وَرِجَاله رجال الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه عَنْ سَعِيد بن جُبَير

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اگر مرجائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے اوراس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3564 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِيَ اللّٰه مدمن خمر لَقِيَه كعابد وثن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بت کے عبادت گزار کے طور پر حاضر ہوگا''۔

3565 - وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِيْ شربت الْخمر اَوْ عبدت هٰذِهِ السارية دون اللّٰهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ میں شراب پی لوں یا اللہ کو چھوڑ کر اس ستون کی عبادت کروں (یعنی میرے نزدیک یہ دونوں ایک ہی جتنے برے گناہ ہیں)۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3566 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا عَاق وَلَا منان

قَالَ ابْن عَبَّاس فشق ذٰلِكَ عَلَيَّ لِاَنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يصيبون ذنوبا حَتّٰى وجدت ذٰلِكَ فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

فِي الْعَاق فَهَلْ عسيتم إِن توليتم اَن تفسدوا فِي الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُمْ . محمد وَفِي المنان لَا تُبْطِلُوْا صَدقَاتكُمْ بالمن والأذى . البقرة . الْاٰيَة وَفِي الْخمر إِنَّمَا الْخمر وَالْميسر والأنصاب والأزلام رِجْس من عمل الشَّيْطَان . المائدة الْاٰيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا اَن عتاب بن بشير لَا اُرَاهُ سمع من مُجَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مستقل شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا' اور (والدین کا) نافرمان' اور احسان جتانے والا (بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے)''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری کیونکہ اہل ایمان تو گناہوں کے مرتکب ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں والدین کے نافرمان کے بارے میں یہ بات پائی:

''تو عنقریب تمہیں اگر حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو گے' اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اور احسان جتانے والے کے بارے میں' میں نے یہ آیت پائی:

''تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر' اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو''

' اور شراب کے بارے میں' میں نے یہ بات پائی۔

''بے شک شراب اور جوا' بت' اور پانسے کے تیر گندے ہیں' اور شیطان کے عمل کا حصہ ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عتاب بن بشیر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے مجاہد سے سماع کیا ہوگا۔

3567 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حرم اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِيْ يقر فِيْ اَهله الْخبث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' والدین کا نافرمان اور وہ دیوث (بے حیا) جو اپنی بیوی میں خباثت (زنا) کو برقرار رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی' امام بزار اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3568 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح رِيح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام وَلَا يجد رِيْحهَا منان بِعَمَلِه وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن اپنے کام پر احسان جتانے والا شخص یا (والدین کا) نافرمان' یا با قاعدگی سے شراب پینے والا اس کی خوشبو بھی محسوس نہیں کر سکیں گے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3569 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة اَبَدًا الديوث والرجلة من النِّسَاء ومدمن الْخمر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اما مدمن الْخمر فَقَدْ عَرفْنَاهُ فَمَا الديوث قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ من دخل على اَهْلِهٖ قُلْنَا فَمَا الرجلة من النِّسَاء قَالَ الَّتِيْ تشبه بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا وشواهده كَثِيْرَة

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے'' دیوث'' اور مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورت اور با قاعدگی سے شراب پینے والا شخص لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جہاں تک با قاعدگی سے شراب پینے والے شخص کا تعلق ہے' تو اس سے تو ہم واقف ہیں دیوث کسے کہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کے پاس کون آیا ہے ہم نے عرض کی خواتین میں سے رجلہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہو''۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

3570 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجتنبوا الْخمر فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ شراب سے اجتناب کرو' کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3571 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخمر جماع الْإِثْم وَالنِّسَاء حبائل الشَّيْطَان وَحب الدُّنْيَا رَاس كل خَطِيئَة

ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"شراب گناہ کو جمع کرنے والی ہے اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں اور دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے"۔

یہ روایت امام رزین نے نقل کی ہے البتہ میں نے اس کو ان کے اصول میں کہیں نہیں دیکھا۔

3572 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرک بِاللّٰہِ شَیْئًا وَاِن قطعت وَاِن حرقت وَلَا تترک صَلَاۃ مَکْتُوْبَۃ مُتعمدا فَمَنْ ترکھا متعمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ الذِّمَّۃ وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّھَا مِفْتَاح کل شَرّ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا عَن شھر بن حَوْشَب عَنْ اُم الدَّرْدَاءِ عَنْہُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہارے ٹکڑے کردیے جائیں خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور تم شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3573 - وَعَنْ سَالم بن عبد اللّٰہ عَنْ اَبِیْہِ اَن ابَا بکر وَعمر وناسا جَلَسُوا بعد وَفَاۃ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکرُوا أعظم الْکَبَائِر فَلَمْ یکن عِنْدھم فِیْھَا علم فارسلونی اِلٰی عبد اللّٰہ بن عَمْرو أسالہ فَاَخْبرنِیْ اَن أعظم الْکَبَائِر شرب الْخمر فأتیتھم فَاَخْبَرتھمْ فَاَکْثرُوا ذٰلِکَ ووثبوا اِلَیْہِ جَمِیْعًا حَتّٰی اَتَوْہُ فِیْ دَارہ فَاَخْبرھُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ملکا من مُلُوک بنی اِسْرَائِیل اَخذ رجلا فخیرہ بَیْن اَن یشرب الْخمر اَوْ یقتل نفسا اَوْ یَزْنِیْ اَوْ یَاکُل لحم خِنْزِیر اَوْ یقتلوہ فَاخْتَارَ الْخمر وَاَنَّہٗ لما شرب الْخمر لم یمْتَنع من شَیْءٍ أرادوہ مِنْہُ وَاِن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحد یشْربھَا فَتقبل لَہٗ صَلَاۃ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃ وَلَا یَمُوْت وَفِیْ مثانتہ مِنْہُ شَیْءٍ اِلَّا حرمت بھَا عَلَیْہِ الْجَنَّۃ فَاِن مَاتَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃ مَاتَ مِیتَۃ جَاھِلِیَّۃ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر کچھ حضرات بیٹھے ہوئے تھے اور اس بات کا تذکرہ کر رہے تھے کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے تو اس بارے میں ان میں سے کسی کے پاس علم نہیں تھا ان حضرات نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تاکہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کروں تو حضرت عبداللہ نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے میں ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو ان لوگوں نے اس پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا اور وہ سب لوگ اکھٹے ہو کر ان کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے گھر پہنچ گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑا اور اسے یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ شراب پی لے یا کسی کو قتل کر دے یا زنا کر لے یا خنزیر کا گوشت کھا لے ورنہ بادشاہ اسے قتل کروا دے گا تو اس نے شراب پینے کو اختیار کر لیا جب اس نے شراب پی لی تو ان لوگوں کا جو ارادہ تھا وہ ان میں سے کسی سے بھی باز نہ آیا (یعنی اس نے باقی تمام گناہ بھی کر لیے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو پیے گا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ ایسی حالت میں مر جائے کہ اس کے مثانہ میں شراب میں سے کچھ بھی موجود ہو تو اس وجہ سے اس پر جنت حرام ہو جائے گی اور اگر وہ ان چالیس دنوں کے دوران مر گیا تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3574 - وَعَنْ عُثْمَانَ بن عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اجتنبوا أم الْخَبَائِث فَإِنَّهُ كَانَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يتعبد ويعتزل النَّاس فعلقته امْرَأَة فَأرْسلت اِلَيْهِ خَادِمًا اِنَّا ندعوك لشهادة فَدخل فطفقت كلما يدْخل بَابا اغلقته دونه حَتّٰى إِذا أفْضى اِلٰى امْرَأَة وضيئة جالسة وَعِنْدَهَا غُلَام وباطية فِيهَا خمر فَقَالَت اِنَّا لم نَدعك لشهادة وَلٰكِن دعوتك لقتل هٰذَا الْغُلَام اَوْ تقع عَلَيَّ اَوْ تشرب كأسا من الْخمر فَإِن اَبيت صحت بك وفضحتك

قَالَ فَلَمَّا رأى انه لَا بُد لَهُ من ذٰلِكَ قَالَ اسقيني كأسا من الْخمر فسقته كأسا من الْخمر فَقَالَ زيديني فَلَمْ تزل حَتّٰى وَقع عَلَيْهَا وَقتل النَّفس فَاجْتَنبُوا الْخمر فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يجْتَمع إِيمَان وادمان الْخمر فِيْ صدر رجل اَبَدًا وليوشكن اَحدهمَا يخرج صَاحبه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا مثله وموقوفا وَذكر انه الْمَحْفُوْظ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمام برائیوں کی جڑ سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا ایک عورت نے اس کو بھٹکانا چاہا اس نے اپنے خادم کو بھیجا اور یہ کہا: ہم تمہیں ایک گواہی کے سلسلے میں بلا رہے ہیں وہ جیسے ہی گھر کے اندر جاتا گیا اس کے پیچھے والا دروازہ بند کر دیا گیا یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جو بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس ایک لڑکا بھی تھا ایک پیالے میں شراب پڑی ہوئی تھی اس عورت نے کہا: ہم نے کسی گواہی کے سلسلے میں تمہیں نہیں بلایا ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم اس لڑکے کو قتل کر دو یا میرے ساتھ زنا کرو یا شراب کا ایک پیالہ پی لو! اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں چیخ کر تمہیں رسوا کر دوں گی جب اس زاہد نے دیکھا کہ اب کوئی چارہ نہیں ہے تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا پیالہ پلا دو تو اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلا دیا تو اس نے کہا: مجھے اور دو! وہ عورت مسلسل اسے شراب دیتی رہی یہاں تک کہ اس نے عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور اس جان کو قتل بھی کر دیا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) تو تم لوگ شراب

سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کی قسم! کسی بھی شخص کے سینے میں ایمان اور مستقل شراب پینا کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں اور عنقریب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

3575 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن آدم لما أهبط اِلَى الْاَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَة اَى رب اَتَجْعَلُ فِيْهَا من يفسد فِيْهَا ويسفك الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّح بِحَمْدك ونقدس لَك قَالَ اِنِّىٓ أَعْلَمُ مَا لَا تعلمُوْنَ ۔ البقرة قَالُوْا رَبنَا نَحْنُ أطوع لَك من بنى آدم قَالَ اللّٰه لملائكته هلموا ملكَيْنِ من الْمَلَائِكَة فَنَنْظُر كَيفَ يعملان قَالُوْا رَبنَا هاروت وماروت ۔ قَالَ فاهبطا اِلَى الْاَرْض فتمثلت لَهما الزهرة امْرَاَة من أحسن الْبشر فجاء اها فَسَالَاهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تتكلما بِهٰذِهِ الْكَلِمَة من الْاِشْرَاك فَقَالَا وَاللّٰه لَا نشْرك بِاللّٰهِ اَبَدًا فَذَهَبت عَنْهُمَا ثُمَّ رجعت اِلَيْهِمَا وَمَعَهَا صبى تحمله فَسَالَاهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تقتلا هٰذَا الصَّبِى فَقَالَا وَاللّٰه لَا نَقْتُلهُ اَبَدًا فَذَهَبت ثُمَّ رجعت بقدح من خمر تحمله فَسَالَاهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تشربا هٰذِهِ الْخمر فشربا فسكرا فوقعا عَلَيْهَا وقتلا الصَّبِى فَلَمَّا افاقا قَالَت الْمَرْاَة وَاللّٰه مَا تركتما من شَىْءٍ أبيتماه عَلَىَّ اِلَّا فعلتماه حِيْن سكرتما فخيرا عِنْد ذٰلِكَ بَيْن عَذَاب الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة فاختارا عَذَاب الدُّنْيَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه من طَرِيْق زُهَيْر بن مُحَمَّد وَقد قِيْلَ اِن الصَّحِيْح وَقفه على كَعْب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا گیا تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار کیا تو زمین میں اس کو خلیفہ بنا رہا ہے جو زمین میں فساد پیدا کرے گا' اور خون بہائے گا' اور ہم تیری حمد کے ہمراہ تیری پاکی بیان کرتے ہیں' اور تیری تقدیس کا اقرار کرتے ہیں تو پروردگار نے فرمایا میں وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار ہم اولاد آدم سے زیادہ تیرے فرمانبردار ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تم فرشتوں میں سے دو فرشتے پیش کرو' تاکہ ہم اس بات کو ظاہر کریں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں تو ان فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ہاروت اور ماروت ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں کو زمین کی طرف اتار دیا گیا تو ان کے سامنے ایک انتہائی حسین وجمیل عورت آئی وہ دونوں فرشتے اس عورت کے پاس آئے اور یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنا چاہتے ہیں تو اس عورت نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم وہ کلمہ نہیں پڑھتے جس میں شرک کا اعتراف ہوتا ہے ان دونوں فرشتوں نے کہا: ہم کبھی بھی کسی کو اللہ

کا شریک قرار نہیں دیں گے پھر وہ ان دونوں کو چھوڑ کر گئی اور ان دونوں کے پاس واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کو اس نے گود میں اٹھایا ہوا تھا ان دونوں فرشتوں نے پھر اس عورت سے قربت کی خواہش ظاہر کی تو اس عورت نے کہا: ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کر دیتے ان دونوں فرشتوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو اسے کبھی قتل نہیں کریں گے پھر وہ عورت گئی اور واپس آئی تو اس کے ساتھ شراب کا ایک پیالہ تھا جسے اس نے اٹھایا ہوا تھا ان دونوں فرشتوں نے پھر اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس عورت نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم یہ شراب نہیں پیتے ان دونوں فرشتوں نے شراب پی لی تو انہیں نشہ ہو گیا تو ان دونوں نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور بچے کو بھی قتل کر دیا جب ان دونوں کو ہوش آیا تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! تم دونوں جس بھی چیز سے انکار کر رہے تھے تم نے وہی کام کیا جب تم دونوں مدہوش ہو گئے تھے تو ان دونوں فرشتوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ یا تو دنیا کا عذاب اختیار کر لیں یا آخرت کا عذاب اختیار کریں تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کیا"

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے ایک قول کے مطابق صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3576 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما حرمت الْخمر مَشى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض وَقَالُوْا حرمت الْخمر وَجعلت عدلا للشرك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب شراب کو حرام قرار دے دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب چل کر ایک دوسرے کے پاس گئے اور بولے شراب حرام ہو گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3577 - وَعَنْ اَبِيْ تَمِيم الجيشاني انه سمع قيس بن سعيد بن عبَادَة الْاَنْصَارِيّ وَهُوَ على مصر يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كذب عَليّ كذبة مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأْ مضجعا مِنَ النَّار اَوْ بَيْتا فِيْ جَهَنَّم وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر اَتى عطشان يَوْم الْقِيَامَة اَلا فَكل مُسكر خمر وكل خمر حَرَام وَاِيَّاكُمْ والغبيراء وَسمعت عبد اللّٰه بن عَمْرو بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ مثله لم يخْتَلف اِلَّا فِيْ بَيت اَوْ مَضْجَع

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى كِلَاهُمَا عَنْ شيخ من حمير لم يُسَمِّيَاهُ عَنْ اَبِيْ تَمِيم

❀❀ ابوتمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے قیس بن سعید بن عبادہ انصاری جو مصر کے گورنر تھے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات جان بوجھ کر منسوب کرے تو وہ جہنم میں اپنی رہائش گاہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ

ہیں) اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔

(راوی نے یہ بھی بتایا کہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب پیئے گا وہ قیامت کے دن پیاس کے عالم میں آئے گا خبردار! ہر نشہ آور چیز خمر ہے' اور ہر خمر حرام ہے' اور تم غبیراء سے بچنے کی کوشش کرنا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی تو اس میں اختلاف صرف اس بات میں تھا کہ لفظ گھر استعمال ہوا ہے یا ٹھکانہ استعمال ہوا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' ابوتمیم سے نقل کی ہے۔

3578 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر خرج نور الْإِيمَان من جَوْفه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیتا ہے اس کے اندر سے ایمان کا نور نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3579 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر أسقاه الله من حميم جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا گرم پانی پلائے گا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3580 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قدم من جيشان وجيشان من الْيمن فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن شراب يشربونه بأرضهم من الذّرة يُقَال لَهُ المزر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسكر هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كل مُسكر حرَام وَإِن عِنْد الله عهدا لمن يشرب الْمُسكر اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عرق اَهْلِ النَّارِ اَوْ عصارة اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جیشان سے تعلق رکھنے ایک شخص آیا جیشان کا تعلق یمن سے ہے اس نے نبی اکرم ﷺ سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے علاقے میں پی جاتی ہے اور جو سے بنائی جاتی ہے اور اس کا نام مزر ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ آور ہوتی ہے اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیے گا اللہ تعالیٰ اسے طینہ خبال پلائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون پیپ وغیرہ)''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3581 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں جنبی شخص، نشے والا شخص اور جس نے خلوق لگائی ہوئی ہو''

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3582 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ إِلَى السَّمَاء حَسَنَة العَبْد الْآبِق حَتَّى يرجع إِلَى موَالِيه فَيَضَع يَده فِي أَيْدِيهم وَالْمَرْأَة الساخط عَلَيْهَا زَوجهَا حَتَّى يرضى والسكران حَتَّى يصحو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور ان کی کوئی اچھائی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی مفرور غلام جب تک وہ اپنے آقاؤں کے پاس واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو جب تک وہ شوہر راضی نہیں ہوتا اور نشہ آور شخص جب تک اسے افاقہ نہیں ہوتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3583 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه بَعَثَنِي رَحْمَة وَهدى لِلْعَالمين وَأَمرنِي أَن أمحق المزامير والكبارات يَعْنِي البرابط وَالْمَعَازِف والأوثان الَّتِي كَانَت تعبد فِي الْجَاهِلِيَّة وَأقسم رَبِّي بعزته لَا يشرب عبد من عَبِيدِي جرعة من خمر إِلَّا سقيته مَكَانهَا من حميم جَهَنَّم معذبا أَوْ مغفورا لَهُ وَلَا يسقيها صَبيا صَغِيرا إِلَّا سقيته مَكَانهَا من حميم جَهَنَّم معذبا أَوْ مغفورا لَهُ وَلَا يدعها

عبد من عبيدي من مخافتي إلّا سقيتها إيّاه من حَظِيرَة الْقُدس

رَوَاهُ أَحْمد من طَرِيق عَليّ بن زيد

البرابط جمع بربط بِفَتْح الباء بن الموحدتين وَهُوَ الْعود

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے' اور اس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آلات موسیقی اور بربط اور معازف (یہ بھی آلات موسیقی ہیں) توڑ دوں اور ان بتوں کو بھی توڑ دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی اور میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی ہے کہ میرے بندوں میں سے' جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو اس کی جگہ جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا خواہ اس کو عذاب دیا جائے یا اس کی مغفرت ہو جائے اور جو شخص کسی چھوٹے بچے کو یہ پلائے گا' تو میں اس کو بھی اس کی جگہ جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا خواہ اس شخص کو عذاب دیا جائے یا اس کی مغفرت ہو چکی ہو' اور میرے بندوں میں سے' جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا تو میں اسے حظیرۃ القدس میں سے سیراب کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے

لفظ البرابط لفظ بربط کی جمع ہے اس سے مراد عود (مخصوص قسم کا آلہ ہے)۔

3584 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْخمر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأسقينه مِنْهُ فِي حَظِيرَة الْقُدس وَمن ترك الْحَرِير وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأكسونه إيَّاه فِي حَظِيرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب کو ترک کر دے اور وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو تو میں اس کو حظیرۃ القدس میں سے ضرور پلاؤں گا' اور جو شخص ریشم کو ترک کر دے اور وہ اس کی قدرت بھی رکھتا ہو تو میں اس کو حظیرۃ القدس میں لباس پہننے کے لئے دوں گا''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3585 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أَن يسْقِيه اللّٰه الْخمر فِي الْآخِرَة فليتركها فِي الدُّنْيَا وَمَنْ سره أَن يكسوه اللّٰه الْحَرِير فِي الْآخِرَة فليتركه فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں خمر پلائے تو اسے دنیا میں اس کو ترک کر دینا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے اسے دنیا میں اس کو ترک کر دینا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف امام طبرانی نے کے استاد مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

3586 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب حسوة من خمر لم يقبل اللّٰه مِنْهُ ثَلَاثَةَ أيَّام صرفا وَلَا عدلا وَمَنْ شرب كاسا لم يقبل اللّٰه صلَاته أرْبَعِيْنَ صباحا ومدمن الْخمر حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من نهر الخبال قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا نهر الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ حكم بن نَافِع

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور جو شخص اس کا ایک پیالہ پیئے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا' اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ نہر خبال میں سے اس کو پلائے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! نہر خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (کی نہر ہے)''

یہ روایت امام طبرانی نے حکم بن نافع کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3587 - وَرُوِيَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ ليبيتن أنَاس من أمتِيْ على اشر وبطر وَلعب وَلَهو فيصبحوا قردة وَخَنَازِير باستحلالهم الْمَحَارِم واتخاذهم الْقَيْنَات وشربهم الْخمر وباكلهم الرِّبَا ولبسهم الْحَرِيْر

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الإمَام اَحْمد فِيْ رِوَايَةٍ وَتقدم حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ فِيْ مَعْنَاهُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میری امت کے کچھ افراد لہو ولعب اور فضولیات میں رات بسر کر رہے ہوں گے اور صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے حرام چیزوں کو حلال کیا ہوگا' اور گانے والی عورتیں رکھی ہوں گی اور شراب پی ہوگی اور سود کھایا ہوگا' اور ریشم پہنا ہوگا''۔

یہ روایت عبداللہ بن امام احمد نے ایک روایت میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث گزر چکی ہے' جو اس مفہوم کی ہے۔

3588 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يشْرب نَاس من امتِي الْخمر يسمونها بِغَيْر اسْمهَا يضْرب على رؤوسهم بالمعازف والقينات يخسف اللّٰه بهم الْاَرْض وَيجْعَل مِنْهُم القردة والخنازير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ افراد شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر دیں گے ان کے سرہانے آلاتِ موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا' اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3589 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمة خسف ومسخ وَقذف قَالَ رجل من الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتى ذٰلِكَ قَالَ اِذا ظَهرت القيان وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة عبد اللّٰه بن عبد القدوس وَقد وثق وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِيَ عَن الْاَعْمَش عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط مُرْسلا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت میں زمین میں دھنسائے جانے شکلیں تبدیل کیے جانے اور آسمان سے پتھر نازل ہونے (کا عذاب ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آجائیں گے اور شراب پی جائے گی''

یہ روایت امام ترمذی نے عبداللہ بن عبدالقدوس کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

3590 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَيْهِ شربهَا فِي الْجَنَّة وَمَنْ مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يتحلى الذَّهَب حرم اللّٰه عَلَيْهِ لِبَاسه فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاة اَحْمد ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کا جو شخص انتقال کر جائے اور وہ شراب پیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں اس کو پینا حرام قرار دیدے گا' اور میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ سونا پہنتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں اس (سونے) کو پہننا حرام کر دے گا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

3591 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فاجلدوه فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فَاقْتُلُوْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِه إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا شربوا الْخمر فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فاقتلوهم

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِنَحْوِه

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے (تو دوبارہ کوڑے لگاؤ) اگر چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اسے قتل کردو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب وہ لوگ شراب پیئے تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ شراب پئیں تو انہیں قتل کردو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

3592 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا سكر فاجلدوه ثُمَّ إِن سكر فاجلدوه ثُمَّ إِن سكر فاجلدوه فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْدَهُمَا فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فاضربوا عُنُقه

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ قتل شَارِب الْخمر فِي الْمرة الرَّابِعَة من غير مَا وَجه صَحِيْح وَهُوَ مَنْسُوخ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اسے نشہ ہوجائے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر اسے نشہ ہوجائے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر اسے نشہ ہوجائے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی ایسا کرتا ہے' تو اسے قتل کردو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

3592-سنن الدارمي' ومن كتاب الأشربة' باب العقوبة في شرب الخمر' حديث: 2078' سنن أبي داود' كتاب الحدود' باب إذا تتابع في شرب الخمر' حديث: 3908' سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب من شرب الخمر مرارا' حديث: 2568' السنن للنسائي' كتاب الأشربة' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر' حديث: 5591' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر وحد الخمر' حديث: 5027' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الأشربة والحد فيها' باب من أقيم عليه الحد أربع مرات ثم عاد له' حديث: 16277' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10341

''اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرتا ہے' تو اس کی گردن اڑا دو''

حافظ بیان کرتے ہیں: چوتھی مرتبہ کے بعد شراب پینے والے شخص کو قتل کرنے کے بارے میں ایسی روایات منقول ہیں جو زیادہ مستند نہیں ہیں لیکن یہ حکم منسوخ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3593 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ فَاِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ فَاِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ صباحا فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ فَاِن عَادَ فِی الرَّابِعَة لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ صباحا فَاِن تَابَ لم یتب اللّٰه عَلَیْهِ وَغَضب اللّٰه عَلَیْهِ وسقاه من نهر الخبال

قِیل یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن وَمَا نهر الخبال قَالَ نهر یجْرِی من صدید اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ مُخْتَصرا

وَلَفْظِهٖ من شرب الْخمر فَلَمْ ینتش لم تقبل لَهُ صَلَاة مَا دَامَ فِیْ جَوْفه اَوْ عروقه مِنْهَا شَیْءٌ وَّاِن مَاتَ مَاتَ کَافِرًا وَاِن انتشی لم تقبل مِنْهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَاِن مَاتَ فِیْهَا مَاتَ کَافِرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ پھر یہ کام کرے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ دوبارہ یہ کام کرنے تو پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے' لیکن اگر وہ شخص چوتھی مرتبہ یہ کام کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اس پر غضب کا اظہار کرتا ہے' اور اسے نہر خبال میں سے پلائے گا''۔

ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک ایسی نہر ہے' جس میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام نسائی نے اسے ان پر موقوف روایت کے طور پر اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شراب پی لے اور نشے کا شکار نہ ہو' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وہ شراب اس کے پیٹ میں یا اس کی رگوں میں موجود رہے گی اگر وہ مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ نشے کا شکار ہو جائے' تو پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو وہ کافر ہونے کے طور پر مرے گا''۔

3594 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من

شرب الخمر فجعلها في بطنه لم تقبل منه صلاة سبعا وان مات فيها مات كافرا فان اذهبت عقله عن شيء من الفرائض وفي رواية عن القرآن لم تقبل منه صلاة اربعين يوما وان مات فيها مات كافرا

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیتا ہے اور اپنے پیٹ میں اسے ڈال لیتا ہے تو سات دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ اس دوران مرجائے تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر اس کی عقل فرائض میں سے کسی چیز کے حوالے سے رخصت ہو جائے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) قرآن کے حوالے سے رخصت ہو جائے تو بھی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مرگیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا''۔

3595 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الخمر فسكر لم تقبل له صلاة اربعين صباحا فان مات دخل النار فان تاب تاب الله عليه فان عاد فشرب فسكر لم تقبل له صلاة اربعين صباحا فان مات دخل النار فان تاب تاب الله عليه فان عاد فشرب فسكر لم تقبل له صلاة اربعين صباحا فان مات دخل النار فان تاب تاب الله عليه فان عاد في الرابعة كان حقا على الله ان يسقيه من طينة الخبال يوم القيامة قالوا يا رسول الله وما طينة الخبال قال عصارة اهل النار

رواه ابن حبان في صحيحه ورواه الحاكم مختصرا ببعضه قال لا يشرب الخمر رجل من امتي فتقبل له صلاة اربعين صباحا وقال صحيح على شرطهما

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیئے اور اسے نشہ ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ مرگیا تو جہنم میں ہو جائے گا اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا' اور اگر وہ دوبارہ یہ کام کرے گا' اور شراب پیئے اور نشے کا شکار ہو جائے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ اس دوران مرگیا تو جہنم میں جائے گا اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر وہ دوبارہ یہی کام کرے اور نشے کا شکار ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ مرگیا تو جہنم میں جائے گا' اور اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا' اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے طینہ خبال میں سے پلائے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ)''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے اس کا کچھ حصہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میری امت کا جو بھی شخص شراب پیئے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3596 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کل مخمر خمر وکل مُسکر حرَام وَمَنْ شرب مُسکرا بخست صلَاتہ اَرْبَعِیْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰہ عَلَیْہِ فَإِن عَاد الرَّابِعَة کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن یسْقِیہ من طِینَة الخبال قیل وَمَا طِینَة الخبال یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ صدید اَھْلِ النَّارِ وَمَنْ سقَاہُ صَغِیرا لَا یعرف حَلَالہ من حرَامہ کَانَ حَقًّا علی اللّٰہ اَن یسْقِیہ من طِینَة الخبال

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے جو شخص نشہ آور چیز پی لے گا اس کی چالیس دن کی نماز ضائع ہو جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا (اگر وہ بار بار یہ کام کرتا ہے) یہاں تک کہ اگر چوتھی مرتبہ بھی ایسا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ' اور جو شخص کسی چھوٹے بچے کو اس (شراب میں) سے پلائے' جو بچہ حلال یا حرام میں تمیز نہ کرسکتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو طینہ خبال میں سے پلائے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3597 - وَعَنْ اَسمَاء بنت یزِید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شرب الْخمر لم یرض اللّٰہ عَنہُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ کَافِرًا وَإِن تَابَ تَابَ اللّٰہ عَلَیْہِ فَإِن عَاد کَانَ حَقہ علی اللّٰہ اَن یسْقِیہ من طِینَة الخبال قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا طِینَة الخبال قَالَ صدید اَھْلِ النَّار

رَوَاہُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاہُ اَحْمد اَیْضًا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ ذَر بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"جو شخص شراب پیئے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر وہ دوبارہ یہی کام کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام احمد نے اور امام بزار نے اور امام طبرانی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3598 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر سخط اللّٰہ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا وَمَا یدْرِیہ لَعَلَّ منیتہ تکون فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ فَإِن عَاد سخط اللّٰہ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا وَمَا یدْرِیہ لَعَلَّ منیتہ تکون فِیْ تِلْکَ اللَّیَالِیْ فَإِن عَاد سخط اللّٰہ عَلَیْہِ اَرْبَعِیْنَ صباحا فَھَذِہٖ عشرُوْن وَمِائَة لَیْلَة

فإن عاد فهو في ردغة الخبال قيل وما ردغة الخبال قال عرق أهل النار وصديدهم

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَفِيْهِ إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَمَنْ لَا يحضرني حَاله

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' اور وہ شخص یہ تو نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے اسی دوران اسے موت آجائے اگر وہ شخص دوبارہ ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے اور آدمی کو کیا پتہ کہ وہ اسی دوران مرجائے اور اگر آدمی پھر یہ کام کرے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' تو یہ کل ایک سو بیس دن ہوجاتے ہیں اگر وہ پھر یہ کام کرے تو وہ ردغۃ الخبال میں جائے گا عرض کی گئی: ردغۃ الخبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ اور ان کی پیپ''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش اور ایک راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

3599 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ إِلَى النَّار سَكرَان إِلَى جبل يُقَال لَهُ سَكرَان فِيهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم وَهُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمَوَات وَالْأَرْض

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَأَظنهُ فِيْ مُسْند أبي يعلى أَيْضًا مُخْتَصرًا وَفِيْهِ نكارَة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نشے کے عالم میں دنیا سے رخصت ہو' تو وہ قبر میں بھی نشے کے عالم میں داخل ہوگا' اور اسے اس کی قبر سے جب اٹھایا جائے گا تو بھی وہ نشے کے عالم میں ہوگا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو بھی وہ نشے کے عالم میں ہوگا اسے پہاڑ کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام سکران ہوگا اس میں ایک چشمہ ہوگا جس میں سے پیپ اور خون بہتا ہوگا ان لوگوں کا کھانا اور پینا یہی ہوگا جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں گے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے' اور میرا خیال ہے یہ مسند ابویعلیٰ میں بھی ہے' اور مختصر روایت کے طور پر ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

3600 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة سكرا مرّة وَاحِدَةٍ فَكَأَنَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها وَمَنْ ترك الصَّلَاة أَربع مَرَّات سكرا كَانَ حَقًّا

3600-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأشربة' والوجه الثالث' حديث: 7302' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب المواقيت' باب زوال العقل بالسكر لا يكون عذرا في سقوط الفرض عنه' حديث: 1694' السنن الصغير للبيهقي' كتاب الأشربة' باب الأشربة' حديث: 2662' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6489' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6484

علی اللہ اَن یسقیہ من طِینَۃ الخبال قیل وَمَا طِینَۃ الخبال قَالَ عصارۃ اَھْل جَھَنَّم

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نشے کے عالم میں ایک مرتبہ نماز ترک کردیتا ہے' تو گویا اس کے پاس دنیا اور اس میں موجود سب کچھ تھا اور وہ اس سے چھین لیا گیا اور جو شخص نشے کے عالم میں چار مرتبہ نماز ترک کردیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون پیپ پسینہ وغیرہ)''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3601 - وروی اَحْمد مِنْهُ من ترك الصَّلَاة سكرا مرّة وَاحِدَةٍ فَكَاَنَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها

وَرُوَاته ثِقَات

امام احمد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہے:)

''جو شخص نشے کے عالم میں ایک مرتبہ نماز کو ترک کرتا ہے' تو گویا اس کے پاس دنیا اور اس میں جو کچھ موجود تھا' اس سے وہ سب چھین لیا گیا''۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3602 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استحلت اُمتِي خمْسا فَعَلَيْهِمُ الدمار اِذا ظهر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِيْر وَاتَّخذُوا القيان وَاكْتفى الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنسَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَتَقَدَّمَ فِيْ لبس الْحَرِيْر

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میری اُمت پانچ چیزوں کو حلال قرار دیدے گی تو ان کی بربادی لازم آئے گی جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہوجائے اور وہ لوگ شراب پئیں اور ریشم پہنیں اور گانے والی عورتیں رکھیں اور مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ ریشم پہننے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

التَّرْهِيب من الزِّنَا سِيمَا بحليلة الْجَار والمغيبة وَالتَّرْغِيب فِيْ حفظ الْفرج

باب: زنا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات بطور خاص پڑوسی کی بیوی یا ایسی عورت کے ساتھ زنا کرنا جس کا شوہر موجود نہ ہو نیز شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ترغیبی روایات

3603 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِيْ الزَّانِيْ حِيْن يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق حِيْن يسرق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشرب الْخمر حِيْن يشربهَا وَهُوَ مُؤْمِن

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

وَزَاد النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ: فَاِذَا فعل ذٰلِكَ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا: لَا يسرق السَّارِق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يَزْنِيْ الزَّانِيْ وَهُوَ مُؤْمِن الْاِيمَان اكرم على اللّٰه من ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب وہ ایسا کرتا ہے' تو اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہے''۔

3604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل دم امرىء مُسْلِم يشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاث الثّيب الزَّانِيْ وَالنَّفس بِالنَّفسِ والتارك لدينِهِ المفارق لِلْجَمَاعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے' البتہ تین میں سے ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے شادی شدہ زانی، جان کے بدلے میں جان، اپنے دین کو ترک کر کے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3605 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل دم امرىء مُسْلِم يشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاث زنا بعد اِحْصَان فَاِنَّهُ يرْجم وَرجل خرج مُحَاربًا لله وَلِرَسُوله فَاِنَّهُ يقتل اَوْ يصلب اَوْ ينفى من الْاَرْض اَوْ يقتل نفسا فَيقْتل بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو بھی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہوسکتا ہے محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا کیونکہ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا ایک وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلتا ہے تو ایسے شخص کو یا توقتل کر دیا جائے گا یا مصلوب کر دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جو کسی کوقتل کر دیتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بَغَايَا الْعَرَب يَا بَغَايَا الْعَرَب اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمُ الزِّنَا والشهوة الْخفية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح وَقد قَيده بعض الْحفاظ الرِّيَاء بالراء وَالْيَاء

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے عربوں کی فاحشہ عورتو! اے عربوں کی فاحشہ عورتو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ زنا اور پوشیدہ شہوت کا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے اور بعض حافظان حدیث نے لفظ ریاء نقل کیا ہے۔

3607 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِىْ العَاصِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادى مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من سَائل فَيُعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنْهُ فَلَا يبْقى مُسْلِم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ایک منادی پکار کر یہ کہتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے کیا کوئی پریشان حال شخص ہے کہ اس کی پریشانی ختم کی جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو جو بھی مسلمان اس وقت دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے البتہ زنا کرنے والی عورت کا معاملہ مختلف ہے جو اپنی شرم گاہ کے عوض میں کمائی کرتی ہے یا ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے"۔

3608 - وَفِىْ رِوَايَةٍ اِن اللّٰه يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغى بفرجها اَوْ عشار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَتَقَدَّمَ فِىْ بَاب الْعَمَل على الصَّدَقَة

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے اور جو مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت کر دیتا ہے البتہ اپنی شرم گاہ

کے حوالے سے سرکشی کرنے والی عورت (یعنی زانیہ عورت) اور بھتہ وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ روایت اس سے پہلے صدقہ وصول کرنے کا کام کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3609 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن الزناة تشتعل وُجُوْهِهِمْ نَارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادٍ فِیْهِ نظر

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک زنا کرنے والوں کے چہروں کو آگ میں جلایا جائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3610 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزِّنَا یُورث الْفقر

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَفِیْ إِسْنَادُهُ الْمَاضِی بن مُحَمَّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کے نتیجے میں غربت آتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ماضی بن محمد ہے۔

3611 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْت اللَّیْلَة رجلَیْنِ اتیانی فأخرجانی اِلٰی اَرْض مُقَدَّسَة فَذكر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ فَانْطَلَقْنَا اِلٰی ثقب مثل التَّنور اَعْلَاهُ ضیق وأسفله وَاسع یتوقد تَحْتَهُ نَارا فَإِذَا ارْتَفَعت ارتفعوا حَتّٰی كَادُوا اَن یَّخرجُوْا وَإِذَا أخمدت رجعُوْا فِیْهَا وفیهَا رجال وَنسَاء عُرَاة الحَدِیْث

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے گزشتہ رات (خواب میں) دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور وہ مجھے لے کر ارضِ مقدس کی طرف چلے گئے (اور اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) ہم چل کر ایک گڑھے کے پاس آئے جو تندور کی طرح تھا جس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا' اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ آگ بلند ہوتی تھی تو اس میں موجود افراد بھی اوپر آ جاتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ اس میں سے نکل جائیں تو وہ آگ بجھ جاتی تھی تو وہ واپس اس تندور میں چلے جاتے تھے اس تندور میں برہنہ مرد اور عورتیں موجود تھے''......الحدیث۔

3612 - وَفِیْ رِوَایَة: فَانْطَلَقْنَا علی مثل التَّنور قَالَ فاحسب انه كَانَ یَقُوْلُ فَإِذَا فِیْهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِیْهِ فَإِذَا فِیْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَإِذَا هم یَأْتِیهم لَهب من اَسْفَل مِنْهُم فَإِذَا اَتَاهُم ذٰلِكَ اللهب ضوضوا

......الحَدِيثُ

وَفِيْ آخِره وَاما الرِّجَال وَالنِّسَاء العراة الَّذِيْنَ هم فِيْ مثل بِنَاء التَّنور فَإِنَّهُم الزناة والزواني

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَتَقَدَّمَ بِطُوْلِه فِيْ ترك الصَّلاة

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہم چلتے ہوئے تندور کی طرح کی ایک چیز کے پاس آئے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اس میں شوروغوغا کی آوازیں آرہی تھیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں موجود تھے جب ان کے نیچے سے آگ کا کوئی شعلہ آتا تھا تو جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تھا تو وہ چیخ و پکار کرتے تھے''......الحدیث

اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جو برہنہ تھے اور تندور کی طرح کی ایک چیز میں موجود تھے تو وہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل حدیث کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3612/1 - وَعَنْ اَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنا انَا نَائِم اَتَانِيْ رجلَانِ فأخذا بضبعي فَأتيَا بِي جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّيْ لَا أُطِيقهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعِدت حَتّٰى اِذا كنت فِيْ سَوَاء الْجَبَل فَاِذَا انَا بِاَصْوَات شَدِيْدَة فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلِقُ بِي فَاِذَا انَا بِقوم معلقين بعراقيبهم مشققة أشداقهم تسيل اشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قِيْلَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم فَقَالَ خابت الْيَهُود وَالنَّصَارٰى فَقَالَ سليم مَا اَدْرِي أسمعهُ اَبُوْ اُمَامَةَ من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام شَيْءٍ من رَأيه ثُمَّ انْطَلِقُ بِي فَاِذَا انَا بِقوم اَشد شَيْءٍ انتفاخا وانتنه رِيحًا وأسواه مَنْظرًا فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ قَتْلٰى الْكفَّار ثُمَّ انْطَلِقُ بِي فَاِذَا انَا بِقوم اَشد شَيْءٍ انتفاخا وأنتنه رِيحًا كَاَن ريحهم المراحيض قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الزانون ثُمَّ انْطَلِقُ بِي فَاِذَا انَا بِنسَاء تنهش ثديهن الْحَيَّات قلت مَا بَال هٰؤُلَاءِ قِيْلَ هٰؤُلَاءِ يمنعن اَوْلَادهنَّ أَلبانهن ثُمَّ انْطَلِقُ بِي فَاِذَا بغلمان يَلْعَبُوْنَ بَيْن نهرين قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذَرَارِي الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ شرف بِي شرفا فَاِذَا انَا بِثَلَاثَة يشربون من خمر لَهُم قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ جَعْفَر وَزيد وَابْن رَوَاحَة ثُمَّ شرف بِي شرفا آخر فَاِذَا انَا بِنفر ثَلَاثَة قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْم ومُوسَى وَعِيْسَى وهم ينتظرونك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ خُزَيْمَة

قَالَ الْحَافِظ وَلَا عِلّة لَهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے دونوں طرف سے پکڑ لیا اور مجھے لے کر ایک پہاڑ پر آ گئے اور بولے: آپ چڑھیں! میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا: ہم اس کو آپ کے لئے آسان کر دیں گے میں چڑھ گیا تو پہاڑ کے بالکل اوپر پہنچ گیا وہاں میں نے انتہائی تیز آوازیں سنی تو میں نے دریافت کیا: یہ آوازیں کس کی ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ اہل جہنم کے شور و غوغا کی آوازیں ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گیا تو میرے سامنے کچھ لوگ آئے' جو ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی روزہ ختم کر دیتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہودی اور عیسائی برباد ہو جائیں سلیم نامی راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے یا یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر وہ مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوا تو ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو انتہائی پھولے ہوئے تھے انتہائی بدبودار تھے اور دیکھنے میں بہت برے لگتے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ کفار کے مقتولین ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گیا تو کچھ لوگ سامنے آئے' جو انتہائی پھولے ہوئے تھے انتہائی بدبودار تھے اور ان کی بو انتہائی بری تھی میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں پھر فرشتہ مجھے لے کر گیا تو کچھ عورتیں سامنے آئیں جن کی چھاتیوں پر سانپ ڈس رہے تھے میں نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے' تو بتایا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں پھر وہ فرشتہ مجھے اپنے ساتھ لے کر گیا تو وہاں کچھ بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ اہل ایمان کے وہ کمسن بچے ہیں (جو بڑے ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے) پھر میرے سامنے تین افراد آئے' جو مشروب پی رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آگے گیا تو میرے سامنے تین افراد آئے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' اور یہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں کوئی علت نہیں ہے۔

3613 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا زنی الرجل خرج مِنْهُ الْاِیمَان فَکَانَ عَلَیْهِ کالظلة فَاِذَا اقلع رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیمَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ وَالْحَاکِم وَلَفظه قَالَ: من زنی اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰه مِنْهُ الْاِیمَان کَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَاْسه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی زنا کرتا ہے' تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے' اور اس پر سائے کی مثل ہو جاتا ہے جب آدمی زنا سے الگ ہوتا ہے' تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو الگ کر دیتا ہے' جس طرح آدمی اپنے سر کی طرف سے قمیص اتار دیتا ہے''۔

3614 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاِیمَان سربال یسربله الله من یَشَاء فَاِذَا زنی الْعَبْد نزع مِنْهُ سربال الْاِیمَان فَاِن تَابَ رد عَلَیْهِ

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان ایک قمیص کی طرح ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے پہنا دیتا ہے جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی قمیص الگ ہو جاتی ہے جب آدمی توبہ کر لے تو وہ (ایمان) اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

3615 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَن شریك عَن رجل من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من زنی خرج مِنْهُ الْاِیمَان فَاِن تَابَ تَابَ الله عَلَیْهِ

امام طبرانی نے شریک کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص زنا کرتا ہے اس میں سے ایمان نکل جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

3616 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُل قد شرب فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد آن لكم اَن تنتهوا عَن حُدُوْد اللّٰه فَمَنْ اَصَاب مِنْ هٰذِهِ القاذورة شَیْئًا فليستتر بستر الله فَاِنَّهٗ من يبد لنا صفحته نقم عَلَيْهِ كتاب الله وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخر وَلَا يقتلُوْنَ النَّفس الَّتِیْ حرم الله اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يزنون الفرقان وَقَالَ قرن الزِّنَا مَعَ الشّرك وَقَالَ وَلَا يَزْنِی الزَّانِی حِیْن یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِن

ذكره رزين وَلَمْ اَره بِهٰذَا السِّيَاق فِی الْاُصُوْل

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اب تمہارے لئے وہ وقت آ گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود سے باز آ جاؤ جو شخص اس گندگی کا مرتکب ہو' تو اس کو اللہ تعالیٰ کے پردے کو پردے میں رکھنا چاہیے اور جو شخص اپنی ہتھیلی کو ہمارے سامنے ظاہر کرے گا تو ہم اللہ کی کتاب کے مطابق اس پر حد جاری کریں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہیں کرتے ہیں' اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام

قرار دیا ہوا لبتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یا راوی نے بیان کیا) یہاں زنا کا ذکر شرک کے ساتھ کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا"۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن میں نے اصول میں اس سیاق کے ساتھ یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

3617 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بني اِسْرَائِيل فعبد الله فِيْ صومعته سِتِّينَ عَاما فامطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت الله فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الْاَرْض لَقيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمى عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّينَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت تِلْكَ الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهٗ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک عبادت گزار شخص عبادت کیا کرتا تھا وہ ساٹھ سال تک اپنے حجرہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا ایک مرتبہ بارش ہوئی اور زمین سرسبز وشاداب ہوئی تو اس راہب نے اپنے حجرے سے جھانک کر دیکھا تو سوچا اگر میں اتر کر نیچے جاؤں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں تو میں زیادہ بھلائی حاصل کرلوں گا وہ اتر کر نیچے آیا اس کے ساتھ ایک یا شاید دو روٹیاں تھیں (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین میں موجود تھا کہ اسی دوران اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی یہاں تک کہ اس (راہب) نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرلی (یعنی زنا کرلیا) جب اس نے یہ کام ختم کیا تو وہ ایک کنویں میں اترا تاکہ وہ غسل کرلے اسی دوران ایک مانگنے والا آیا تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے یہ اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کرلے پھر اس راہب کا انتقال ہوگیا تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن اس ایک زنا کے ساتھ کیا گیا تو اس زنا کا پلڑا اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بھاری تھا' پھر اس ایک روٹی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس کی مغفرت ہوگئی"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3618 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يكلمهم الله يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَفظه لا ينظر الله يَوْم الْقِيَامَة إِلَى الشَّيْخ الزَّانِيْ وَلَا الْعَجُوز الزَّانِيَة العائل الفَقِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالی قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف دیکھے گا نہیں' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالی بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ عورت اور غریب (متکبر) شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

3620 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الْكَذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم فِيْ بَاب صَدَقَة السِّرّ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَر وَفِيْه وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم الله الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْفَقِير المختال والغني الظلوم

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ اس سے پہلے خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی ناپسند کرتا ہے بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال شخص''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3621 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر الله عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الأشيمط الزَّانِيْ وَلَا العائل المزهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا ابْن لَهِيعَة وَحَدِيْثه حسن فِي المتابعات

الأشيمط تَصْغِير أشمط وَهُوَ من اخْتَلَطَ شعر رَأسه الْأسود بالأبيض

3618-صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار' حديث: 181' مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان الأعمال التي يستوجب صاحبها عذاب الله وغضبه والدليل على أنه' حديث: 92' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الرجم' تأويل قول الله جل ثناؤه' حديث: 6911' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10032' البحر الزخار مسند البزار' خرشة بن الحر' حديث: 3400

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی اور غریب متکبر کی طرف نظر نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اور اس کی نقل کردہ حدیث بھی متابعات میں حسن شمار ہوگی

لفظ اشیمط یہ لفظ اشمط کی تصغیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے سر کے سیاہ بالوں میں سفید بال گھل مل گئے ہوں۔

3622 - وَعَنْ نَافِع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِدِ بْنِ اَبِىْ اُمَيَّة عَن رَافع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں غریب متکبر، بوڑھا زانی اور اپنے عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص داخل نہیں ہوگے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کی رافع کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور صباح بن خالد تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3623 - وَرُوِىَ عَن جَابر بن عبد الله رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ فَذكر الحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ وَاِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجنَّة يُوجد من مسيرَة الف عَام وَالله لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُيَلَاء اِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَيَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي العقوق اِنْ شَاءَ الله

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اکٹھے تھے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص یا بوڑھا زانی یا اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس کی خوشبو کو نہیں پا سکیں گے بے شک کبریائی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ روایت مکمل طور پر نافرمانی سے متعلق باب میں آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3624 - وَرُوِىَ عَن بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن السَّمَوَات السَّبع وَالْاَرْضين السَّبع ليلعن الشَّيْخ الزَّانِي وَاِن فروج الزناة ليؤذى اَهْلِ النَّارِ نَتن رِيحهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک سات آسمان اور سات زمینیں' بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں' اور زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں کی بد بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3626 - وَعَنْ رَاشد بن سعد المقرائی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِی مَرَرْت بِرِجَال تقرض جُلُوْدهمْ بمقاریض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ الَّذِیْنَ یتزینون للزِّینَة قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّیح فَسمِعت فِیهِ اصواتا شَدِیْدَة فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ نسَاء کن یتزین للزِّینَة ویفعلن مَا لَا یحل لَهُنَّ

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ فِی حَدِیْثٍ یَأْتِی فِی الْغِیبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

راشد بن سعد مقرائی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زیب و زینت اختیار کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک بدبودار گڑھے کے پاس سے ہوا میں نے اس میں تیز آوازیں سنی تو میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ خواتین ہیں جو زینت اختیار کیا کرتی تھیں اور وہ کام کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں تھے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایک حدیث میں نقل کی ہیں جو غیبت سے متعلق باب میں آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3627 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُقِیم على الزِّنَا کعابد وثن

رَوَاهُ الخرائطی وَغَیْرہ

وَقد صَحَّ اَن مدمن الْخمر اِذا مَاتَ لَقِی اللّٰه کعابد وثن وَلَا شكّ اَن الزِّنَا اَشد وَاَعظم عِنْد اللّٰه من شرب الْخمر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا مستقل کرنے والا شخص بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت خرائطی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے جبکہ یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جب مرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے' تو بت کی عبادت کرنے والے کے طور پر حاضر ہوتا ہے' اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ زنا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ شدید اور زیادہ بڑا گناہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3628 - وَعَنْ مَیْمُونَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تزَال

أمتِيْ بِخَير مَا لم يفش فيهم ولد الزِّنَا فَإِذَا فَشَا فيهم ولد الزِّنَا فاوشك اَن يعمهم اللّٰه بِعَذَاب

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَادُهٗ حسن وَفِيْه ابْن اِسْحَاق وَقد صرح بِالسَّمَاع وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى اِلَّا انه قَالَ لَا تزَال امتِيْ بِخَير متماسك امرهَا مَا لم يظْهر فيهم ولد الزِّنَا

وَتقدم فِيْ كتاب الْقَضَاء حَدِيْث ابْن عمر وَفِيْ آخِره وَاِذَا ظهر الزِّنَا ظهر الْفقر والمسكنة رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت اس وقت تک مسلسل بھلائی پر رہے گی جب تک ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پھیل نہیں جائیں گے جب ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پھیل جائیں گے تو عنقریب ان سب پر عمومی طور پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے جس نے سماع کی تصریح کی ہے یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''میری اس وقت تک بھلائی پر رہے گی اور ان کا معاملہ جمع رہے گا جب تک ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے ظاہر نہیں ہوں گے''۔

اس سے پہلے قضاء سے متعلق کتاب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب زنا ظاہر ہو جائے گا تو غربت اور مسکینی ظاہر ہو جائیں گی''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3629 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ظهر الزِّنَا والربا فِيْ قَرْيَة فَقَدْ احلُّوا بِاَنْفسِهِمْ عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جائیں تو وہ لوگ اپنی بستی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3630 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذكر حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْهِ مَا ظهر فِيْ قوم الزِّنَا اَوْ الرِّبَا اِلَّا احلُّوا بِاَنْفسِهِمْ عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:
''جب بھی کسی قوم میں زنا یا سود پھیل جائیں تو وہ لوگ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں''۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْن نزلت آيَة الْمُلَاعنَة اَيّمَا امْرَاَة اَدخلت على قوم من لَيْسَ مِنْهُم فَلَيْسَتْ من اللّٰه فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ يدخلهَا اللّٰه فِیْ شَیْءٍ وَلَنْ يدخلهَا اللّٰه جنته وَاَيّمَا رجل جحد وَلَده وَهُوَ ينظر اِلَيْهِ احتجب اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة وفضحه على رُؤُوس الْاَوَّلين والآخرين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
''جب لعان کرنے سے متعلق قرآن میں آیات نازل ہوئیں (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)
''جو عورت کسی قوم میں کسی ایسے فرد کو داخل کرے' جو ان میں سے نہ ہو (یعنی زنا کرے اور اس کے نتیجے میں ناجائز بچے کو جنم دے) تو اس عورت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نہیں ہوگا' اور اس عورت کو اللہ تعالیٰ کسی چیز میں داخل نہیں کرے گا' اور اس عورت کو اللہ تعالیٰ اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا' اور جو شخص جانتے بوجھتے ہوئے اپنی اولاد کا انکار کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے حجاب کرلے گا' اور اسے تمام پہلے والوں اور بعد والوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا''
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3632 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الذَّنب أعظم عِنْد اللّٰه قَالَ اَن تجْعَل للّٰه ندا وَهُوَ خلقك قلت اِن ذٰلِكَ لعَظِيم ثُمَّ اَی قَالَ اَن تقتل ولدك مَخَافَة اَن يطعم مَعَك قلت ثُمَّ اَی قَالَ اَن تُزَانِیْ حَلِيلَة جَارك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهما وتلا هٰذِهِ الْاٰيَة وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰه اِلَهًا آخر وَلَا يقتلُوْن النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يزنون وَمَنْ يفعل ذٰلِكَ يلق أثاما يُضَاعف لَهُ الْعَذَاب يَوْم الْقِيَامَة ويخلد فِيْهِ مهانا الْفرْقَان

الحليلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة هِیَ الزَّوْجَة

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کی: یہ تو بہت بڑا ہے۔ پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ

زنا کرو"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور وہ اس کو قتل نہیں کرتے ہیں جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے ہیں جو ایسا کرے گا۔ وہ گناہ کی سزا پائے گا اس کے لئے قیامت کے دن عذاب کو دُگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں رسوا ہو کر رہے گا''۔

لفظ الحلیلہ میں ح پر زبر ہے اس سے مراد بیوی ہے۔

3633 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْأَسود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابه مَا تَقولُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوله فَهُوَ حرَام اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابه لِاَن يَزْنِيْ الرجل بِعشر نسْوَة أيسر عَلَيْهِ من اَن يَزْنِيْ بِامْرَاَة جَاره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ زنا کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی یہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو یہ قیامت تک حرام ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دس عورتوں کے ساتھ زنا کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان (یعنی کم گناہ) ہوگا کہ آدمی اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3634 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيْ بحليلة جَاره لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يُزَكِّيه وَيَقُوْلُ ادخل النَّار مَعَ الداخلين

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا والخرائطي وَغَيرِهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا' اور اس کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور فرمائے گا: تم جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ابن ابودنیا' خرائطی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3635 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قعد على فرَاش مغيبة قيض اللّٰه لَهُ ثعبانا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْكَبِيْر من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

الْمغیبة بِضَم الْمِیم وَکسر الْغَیْن وبسکونها اَیْضًا مَعَ کسر الْیَاء هِیَ الَّتِیْ غَابَ عَنْهَا زَوجهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ایسی عورت کے بچھونے پر بیٹھے جس کا شوہر موجود نہ ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (ایس پی آر) کے ذریعے کٹوائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ المغیبہ میں م پر پیش ہے غ پر زیر ہے اس کو ساکن بھی پڑھا گیا ہے اس کے بعدی پر زیر ہے اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

3636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رفع الحَدِیْث قَالَ مثل الَّذِیْ یجلس علی فرَاش الْمغیبة مثل الَّذِیْ ینهشه أسود من أساود یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

الأساود الْحَیَّات وَاحِدهَا أسود

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

''جو شخص کسی ایسی عورت کے بچھونے پر بیٹھتا ہے' جس کا شوہر موجود نہ ہو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہو گی جسے قیامت کے دن سیاہ سانپ ڈسیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ اساود سے مراد سانپ ہیں اس کی واحد اسود آتی ہے۔

3637 - وَعَنْ بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَة نسَاء الْمُجَاهدین علی القاعدین کَحُرْمَةِ أمهاتهم مَا من رجل من القاعدین یخلف رجلا من الْمُجَاهدین فِیْ اَهله فیخونه فیهم اِلَّا وقف لَهُ یَوْم الْقِیَامَة فیأخذ مِنْ حَسَنَاته مَا شَاءَ حَتّٰی یرضی ثُمَّ الْتفت اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظنکم رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ اِلَّا نصب لَهُ یَوْم الْقِیَامَة فَقِیْلَ هٰذَا خَلفك فِیْ اَهلك فَخذ من حَسَنَاته مَا شِئْت

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ کَاَبِیْ دَاوُد وَزَاد اَتَروْنَ یدع لَهُ من حَسَنَاته شَیْئًا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہاد میں جانے والے افراد کی عورتوں کی حرمت' پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے ایسے ہے جیسے ان کی مائیں قابل احترام ہوتی ہیں پیچھے رہنے افراد میں سے جو شخص مجاہدین میں سے کسی شخص کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کا نگران ہو اور اس کے اہل خانہ کے بارے میں خیانت کا ارتکاب کرے تو اس کو اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا' اور وہ مجاہد اس کی نیکیاں جتنی چاہے گا حاصل

کر لے گا' جب حاصل کرے گا جب تک وہ راضی نہیں ہو جاتا راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: پھر تمہارا کیا گمان ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اس شخص کو قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا' اور کہا جائے گا: یہ وہ شخص ہے' جو تمہارے اہل خانہ کا تمہاری غیر موجودگی میں نگران بنا تھا تو تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہو حاصل کرلو"۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی امام ابوداؤد کی مانند نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"تمہاری کیا رائے ہے کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ رہنے دے گا"۔

فصل

3638 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَبْعَة یظلهم اللّٰه فِیْ ظله یَوْمَ لَا ظَلَّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا عَلَیْهِ وتفرقا عَلَیْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فأخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَاله مَا تنفق یَمِینه وَرجل ذکر اللّٰه خَالِیا فَفَاضَتْ عَیناهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران، وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہوایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3639 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحدث حَدِیْثًا لَو لم اسمعهُ اِلَّا مرّة اَو مرَّتَیْنِ حَتّٰی عد سبع مَرَّات وَلٰکِن سمعته اَکثر من ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ الْکِفْل من بنی اِسْرَائِیل وَکَانَ لَا یتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّیْنَ دِیْنَارًا علی اَن یَطَاَهَا فَلَمَّا اَرَادهَا علی نَفسهَا ارتعدت وبکت فَقَالَ مَا یبکیك قَالَت لِاَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَملنِیْ عَلَیْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلین اَنْت هٰذَا من مَخَافَة اللّٰه فَاَنا اَحْرٰی اذهبی فلك مَا اَعطیتك وَوَاللّٰهِ

لا اعصیه بعدها ابدًا فمات من لیلته فاصبح مکتوبًا علی بابه ان الله قد غفر للکفل فعجب النّاس من ذٰلك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ، یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص ''کفل'' تھا وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے نہیں بچتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیے اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا جب وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرنے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے جواب دیا میں یہ کام کرنے تو لگی ہوں لیکن میں یہ کام انتہائی مجبوری کی وجہ سے کر رہی ہوں کفل نے دریافت کیا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اتنا ڈر رہی ہو تو پھر میں تو اس بات کے زیادہ لائق ہوں (کہ میں تم سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈروں) تم چلی جاؤ! جو میں نے تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہو' اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو اگلے دن اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے' تو لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3640 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ انْطَلِقَ ثَلَاثَة نفر مِمَّن کَانَ قبلکُمْ حَتّٰی اواهم الْمبیت اِلٰی غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فَسدتْ عَلَیْهِمُ الْغَار فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا ینجیکم مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة اِلَّا اَن تدعوا اللّٰه بِصَالح اَعمالکُمْ فَذکر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ الْاٰخر اللّٰهُمَّ کَانَت لی ابْنَة عَم کَانَت اَحَبَّ النَّاس اِلَیَّ فاردتها علی نَفسهَا فامتنعت منی حَتّٰی ألمت بهَا سنة من السنین فجاء تنی فاعطیتها عِشْرِیْنَ وَمِائَة دِیْنَار علی اَن تخلی بینی وَبَیْن نَفسهَا فَفعلت حَتّٰی اِذا قدرت عَلَیْهَا قَالَت لَا أحل لَك اَن تفض الْخَاتم اِلَّا بحقِهِ فتحرجت من الْوُقُوْع عَلَیْهَا فَانْصَرفت عَنْهَا وَهِی اَحَبَّ النَّاس اِلَیَّ وَترکت الذَّهَب الَّذِیْ أعطیتهَا اللّٰهُمَّ اِن کنت فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فانفرجت الصَّخْرَة الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِی الْإِخْلَاص وَرَوَاهُ ابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة بِنَحْوِهٖ وَیَاْتِیْ فِیْ بر الْوَالِدین اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

أَلْمت هُوَ بتَشْدِید الْمِیم وَالْمرَاد بِالسنةِ الْعَام المقحط الَّذِیْ لم تنْبت الْاَرْض فِیْهِ شَیْئًا سَوَاء نزل غیث أم لم ینزل وَمرَاده انه حصل لَهَا احْتِیَاج وفاقة بِسَبَب ذٰلك

وَقَوْلُه تفض الْخَاتم هُوَ كِنَايَة عَن الْوَطْءِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے کے تین افراد کہیں جا رہے تھے رات گزارنے کے لئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہو گئے پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو ان کے لئے بند کر دیا ان لوگوں نے کہا: اب تمہیں اس پتھر سے صرف اس طرح نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) ایک شخص نے کہا: اے اللہ میری ایک چچازاد تھی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کی قربت حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ مجھے اجازت نہیں دیتی تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ اسے قحط سالی لاحق ہوئی' تو وہ میرے پاس آئی' میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ مجھے اپنی قربت کا موقع دے گی اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو اس نے کہا: میں تمہارے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دوں گی کہ تم مہر کو ناحق طور پر توڑو تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے میں گناہ سمجھا اور اس سے ہٹ گیا حالانکہ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا وہ بھی میں نے چھوڑ دیا اے اللہ! اگر میں نے یہ تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت میں ہیں اس سے ہمیں کشادگی نصیب فرما تو پتھر ہٹ گیا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے والدین سے حسن سلوک سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے بھی آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ السنۃ اس میں م پر شد ہے اس سے مراد وہ سال ہے' جس میں قحط سالی لاحق ہوئی ہو اور اس میں کوئی پیداوار نہ ہوئی ہو خواہ اس سال میں بارش ہوئی ہو یا بارش نہ ہوئی ہو یہاں مراد یہ ہے کہ اس عورت کو حاجت مندی اور فاقہ اس وجہ سے لاحق ہوا۔

متن کے یہ الفاظ تفض الخاتم یہ صحبت کرنے سے کنایہ ہے۔

3641 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا شباب قُرَيْش احْفَظُوا فروجكم لَا تَزْنُوْا آلا من حفظ فرجه فَلَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے قریش کے نوجوانو! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور زنا نہ کرنا خبردار جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3642 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي يَا فتيان قُرَيْش لَا تَزْنُوْا فَإِنَّهُ من سلم لهٗ شبابه دخل الْجنَّة

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے قریش کے نوجوانو! تم زنا نہ کرو کیونکہ جو شخص اپنی جوانی کو سلامت رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

3643 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وحصنت فرجهَا واطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ ت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے گی (جنت میں داخل ہو جائے گی)"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3644 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يضمن لی مَا بَيْن لحيَيْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ تضَمَّنت لَهُ بِالْجنَّةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيرهمَا

قَالَ الْحَافِظ الْمُرَاد بِمَا بَيْن لحيَيْهِ اللِّسَان وَبِمَا بَيْن رجلَيْهِ الْفرج . واللحيان هما عظما الحنك

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان کی) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہاں دونوں جبڑوں کے درمیان سے مراد زبان ہے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان سے مراد شرم گاہ ہے۔ لفظ لحیان سے مراد جبڑے ہیں۔

3645 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحيَيْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچالے وہ جنت

میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3646 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَيْن فقميه وفخذيه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

الفقمان بِسُكُون الْقَاف هما اللحيان

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان کی) اور دونوں زانوؤں کے درمیان (شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ فقمان میں ق ساکن ہے اس سے مراد جبڑے ہیں۔

3647 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَيْن فقميه وفرجه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلي وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِیّ ورواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

3647/1 - وَفِیْ رِوَايَةِ الطَّبَرَانِیّ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احدثك ثِنْتَيْنِ من فعلهمَا دخل الْجنَّة قُلْنَا بَلٰی يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يحفظ الرجل مَا بَيْن فقميه وَمَا بَيْن رجلَيْه

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو شخص یہ کام کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (شرم گاہ) کی

3646-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الحدود' حديث: 8135'مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 19149'مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 7111'المعجم الكبير للطبراني' باب من اسمه إبراهيم' أبو رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم إبراهيم' علي بن الحسين' حديث: 915

حفاظت کرے"۔

3648 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لى ستا من انفسكُمْ اضمن لكم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم واوفوا اِذا وعدتم وأدوا اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم وكفوا ايْديكم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن عبد الْمطلب بن عبد الله بن حنْطَب عَن عبَادَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی ذات کے حوالے سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو تم اس امانت کو واپس کرو تم اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو تم اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھ روک کے رکھو''

یہ روایت امام احمد اور ابن ابودنیا نے اور امام حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اس کو عبدالمطلب بن عبداللہ بن حطب کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ عبدالمطلب بن عبداللہ نے حطب سے سماع نہیں کیا ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْهِيب من اللواط واتيان الْبَهِيمَة وَالْمَرْاَة فِيْ دبرهَا سَوَاء كَانَت زَوجته اَوْ اَجْنَبِيَّة

قوم لوط کا سا عمل کرنے' جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے اور عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات خواہ وہ عورت اس کی بیوی ہو یا اجنبی عورت ہو

3649 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أخوف مَا اَخَاف على أمتِيْ من عمل قوم لوط

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ قوم لوط کے سے عمل کے حوالے سے ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3650 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلَّا كَانَ

الـقتل بينهـم وَلا ظهـرت الفَاحِشَة فِيْ قوم اِلّا سلط الله عَلَيهِمُ المَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة اِلّا حبس عَنهُم القطر

رَوَاهُ الحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه وَالبَزَّار وَالبَيهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ وَلَفظ ابْن مَاجَه قَالَ اَقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معشر المُهَاجرين خمس خِصَال اِذا ابتليتم بِهن وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَن تدركوهن لم تظهر الفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتّٰى يعلنوا بهَا اِلَّا فَشَا فيهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِيْ لم تكن مَضَت فِيْ أسلافهم الَّذِيْنَ مضوا الحَدِيْث

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے تو ان کے درمیان قتل و غارت گری ہوتی ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان پر موت کو مسلط کر دیتا ہے اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کرتی ہے تو ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے امام بزار نے اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تمہیں ان کے حوالے سے آزمائش کا شکار کیا جائے اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان چیزوں کو پاؤ' جب کسی قوم میں فحاشی پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ اعلانیہ طور پر فحاشی ہونے لگتی ہے تو ان کے درمیان طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں کے درمیان نہیں ہوتی تھیں...... الحدیث۔

3651 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا ظلم اَهْلِ الذِّمَّة كَانَت الدولة دولة العَدو وَاِذَا كثر الزِّنَا كثر السباء وَاِذَا كثر اللوطية رفع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَده عَن الخلق فَلَا يُبَالِيْ فِيْ اَي وَاد هَلَكُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ عبد الخَالِق بن زيد بن وَاقد ضَعِيْفٍ وَلَمْ يترك

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جائے تو پھر حکومت' دشمن کی حکومت ہو جاتی ہے' اور جب زنا زیادہ ہو جائے تو قیدی ہونا زیادہ ہو جاتا ہے' اور جب قوم لوط کا سا عمل زیادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے' اور پھر وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کون سی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی عبدالخالق بن زید بن واقد ہے' جو ضعیف ہے' تاہم اسے متروک

قرار نہیں دیا گیا۔

3652 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سَبْعَة من خلقه من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة تكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير اللّٰه مَلْعُوْن من اتى شَيْئًا من الْبَهَائِم مَلْعُوْن من عق وَالِدَيْهِ مَلْعُوْن من جمع بَيْن امْرَاَة وابنتها مَلْعُوْن من غير حُدُوْد الْاَرْض مَلْعُوْن من ادّعى اِلٰى غير موَالِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَالُه رجال الصَّحِيْح اِلَّا مُحرز بن هَارُوْن التَّيْمِیّ وَيُقَال فِيْهِ مُحرز بالاِهمال وَرَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة هَارُوْن اخی مُحَرر وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كِلَاهُمَا واه لٰكِن مُحرز قد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ وَمَشَاهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ اَصلح حَالًا من اَخِيْه هَارُوْن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے' اپنی مخلوق میں سے' سات قسم کے افراد پر لعنت کی ہے' اور ان میں سے ایک پر تین مرتبہ لعنت کی ہے' باقی سب پر ایک ہی لعنت کی ہے' جو ان سب کو کافی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو' وہ شخص ملعون ہے' جو عورت اور اس کی بیٹی کو (صحبت کرنے میں جمع کرتا ہے) وہ شخص ملعون ہے' جو زمین کی حدود کو تبدیل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے' جو اپنے آقاؤں کے علاوہ اپنے آپ کو (کسی اور کی طرف) منسوب کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف محرز بن ہارون تیمی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس نام محرز یعنی اہمال کے ساتھ ہے

یہ روایت امام حاکم نے ہارون سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو محرر کا بھائی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ دونوں راوی واہی ہیں لیکن محرز کی حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے' اور بعض حضرات نے اس کا ساتھ بھی دیا ہے اپنے بھائی ہارون کی بہ نسبت یہ زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

3653 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه وَلعن اللّٰه من غير تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰه من كمه اعمى عَن السَّبِيْل وَلعن اللّٰه من سبّ وَالِدَيْهِ وَلعن اللّٰه من تولى غير موَالِيْه وَلعن اللّٰه من عمل عمل قوم لوط قَالَهَا ثَلَاثًا فِیْ عمل قوم لوط

رَوَاهُ ابن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ وَعند النَّسَائِيّ آخِره مكررا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو زمین کی حدود کو تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو کسی نابینا شخص کو راستے سے بھٹکا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو اپنے آقاؤں کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے' جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے قوم لوط کے سے عمل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ (یعنی لعنت کے کلمات) تین مرتبہ ارشاد فرمائے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام نسائی نے اس کا آخری حصہ تکرار والا نقل کیا ہے۔

3654 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَة يُصْبِحُوْنَ فِيْ غضب اللّٰه وَيُمْسُوْنَ فِيْ سخط اللّٰه قلت من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتشبهون من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ وَالَّذِيْ يَاْتِي الْبَهِيمَة وَالَّذِيْ يَاْتِي الرِّجَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق مُحَمَّد بن سَلام الْخُزَاعِيّ وَلَا يعرف عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ الْبُخَارِيّ لَا يُتَابع على حَدِيْثه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور وہ شخص جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے' اور وہ شخص جو مرد کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے محمد بن سلام خزاعی کے حوالے سے نقل کی ہے' جو معروف نہیں ہے یہ اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

امام بخاری کہتے ہیں اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3655 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وجدتموه يعْمل عمل قوم لوط فَاقْتُلُوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُوْل بِهٖ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ عَمْرو بن اَبِيْ عَمْرو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَعَمْرو هٰذَا قد احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرِهِمَا وَقَالَ ابْن معِيْن ثِقَة يُنكر عَلَيْهِ حَدِيْث عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس يَعْنِيْ هٰذَا انْتهى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط کا سا عمل کیا ہو تو یہ کام کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ کیا گیا (دونوں کو) قتل کردو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے عمرو بن ابوعمرو نامی راوی سے شیخین نے استدلال کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ ثقہ ہے البتہ اس کی اس روایت پر انکار کیا گیا ہے جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے یحییٰ بن معین کی مراد یہی روایت تھی ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3656 - وروى اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهِ بِالْاِسْنَادِ الْمَذْكُوْرِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتى بَهِيمَة فَاقْتُلُوْهُ واقتلوها مَعَه

قَالَ الْخطابِيّ قد عَارض هٰذَا الحَدِيْث نهى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قتل الْحَيَوَان اِلَّا لمأكلة

امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے مذکورہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے تو تم اس شخص کو اور اس کے ساتھ اس جانور کو قتل کردو''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس کے مقابلے میں وہ حدیث آتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے علاوہ کسی اور وجہ سے قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

3657 - وروى الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن مفضل بن فضَالة عَنِ ابْنِ جريج عَن عِكْرِمَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقتلوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُول بِهِ وَالَّذِي يَاْتِي الْبَهِيمَة

قَالَ الْبَغَوِيّ اخْتلف اَهْلِ الْعلم فِيْ حد اللوطي فَذهب اِلَى اَن حد الْفَاعِل حد الزِّنَا اِن كَانَ مُحصنا يرْجم وَاِن لم يكن مُحصنا يجلد مائَة وَهُوَ قَول سعيد بن الْمسيب وَعَطَاء بن اَبِي رَبَاح وَالْحسن وَقَتَادَة وَالنَّخعِيّ وَبِه قَالَ الثَّوْرِيّ وَالْاَوْزَاعِيّ وَهُوَ قَول الشَّافِعِي ويحكى اَيْضًا عَن اَبِي يُوسُف وَمُحَمّد بن الْحسن

وَعَلَى الْمَفْعُول بِهِ عِنْد الشَّافِعِي على هٰذَا القَوْل جلد مائَة وتغريب عَام رجلا كَانَ اَوْ امْرَاَة مُحصنا كَانَ اَوْ غير مُحصن وَذهب قوم اِلَى اَن اللوطي يرْجم مُحصنا كَانَ اَوْ غير مُحصن

رَوَاهُ سعيد بن جُبَير وَمُجاهد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَن الشّعبِيّ وَبِه قَالَ الزُّهْرِيّ وَهُوَ قَول مَالك وَأحمد وَاِسْحَاق وروى حَمَّاد بن اِبْرَاهِيم عَن اِبْرَاهِيم يَعْنِي النَّخعِيّ قَالَ لَو كَانَ اَحد يَسْتَقِيم اَن يرْجم مرَّتَيْن لرجم اللوطي وَالْقَوْل الْاٰخر للشَّافِعِيّ اَنه يقتل الْفَاعِل وَالْمَفْعُول بِهِ كَمَا جَاءَ فِي الحَدِيْث انْتهى

قَالَ الْحَافِظ حرق اللوطية بالنَّار اَرْبَعَة من الْخُلَفَاء اَبُوْ بكرٍ الصّديق وَعلي بن اَبِيْ طَالب وَعبد اللّٰه بن الزبير وَهِشَام بن عبد الْملك

امام بیہقی نے مفضل بن فضالہ کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم یہ کام (قوم لوط کا سا عمل) کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے اور جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اسے قتل کر دو''۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: اہل علم نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے کی حد کے بارے میں اختلاف کیا ہے کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنے والے شخص پر زنا والی حد جاری ہوگی اگر وہ شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کیا جائے گا' اور اگر وہ شادی شدہ نہ ہو' تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے سعید بن مسیب' عطاء بن ابی رباح' حسن بصری' قتادہ اور ابراہیم نخعی کا یہی مسلک ہے سفیان ثوری اور امام اوزاعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے' اور جس شخص کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے' تو اس قول کے مطابق امام شافعی کے نزدیک اسے ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اسے سنگسار کر دیا جائے گا خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو سعید بن جبیر اور مجاہد نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے امام شعبی سے بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے امام زہری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر یہ درست ہوتا کہ کسی شخص کو دو مرتبہ سنگسار کیا جائے تو قوم لوط کا سا عمل کرنے والے کو اس طرح سنگسار کیا جاتا۔

امام شافعی کا دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنے والا اور جس کے ساتھ یہ کیا گیا ہے انہیں قتل کر دیا جائے جیسا کہ حدیث میں منقول ہے ان کی (یعنی علامہ بغوی کی) بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: چار خلفاء نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کو آگ میں جلوایا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ہشام بن عبدالملک۔

3658 - وروى ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَمن طَرِيقه الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر اَن خَالِدِ بْن الْوَلِيد كتب اِلٰى اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه وجد رجلا فِيْ بعض ضواحي الْعَرَب ينْكح كَمَا تنْكح الْمَرْاَة فَجمع لذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ عَليّ بن اَبِيْ طَالب فَقَالَ عَليّ

اِن هٰذَا ذَنْب لم تعمل بِهٖ امة اِلَّا امة وَاحِدَةٍ فَفعل اللّٰه بهم مَا قد علمْتُمْ ارى اَن تحرقه بالنَّار فَاجْتمع رَاى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يحرق بالنَّار فَامر اَبُوْ بَكْرٍ اَن يحرق بالنَّار

❀❀ ابن ابودنیا نے اوران کے حوالے سے امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ انہوں نے عربوں کے بعض نواحی علاقوں میں یہ بات پائی ہے کہ وہاں مرد کے ساتھ اسی طرح نکاح کیا جاتا ہے' جس طرح عورت کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس معاملے کے بارے میں صحابہ کرام کو جمع کیا ان میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک ایسا گناہ ہے' جس کا ارتکاب صرف ایک امت نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو سزا دی وہ آپ جانتے ہیں اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ آپ اس شخص کو آگ کے ذریعے جلوا دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب کی متفقہ رائے یہ تھی کہ اس شخص کو آگ کے ذریعے جلا دیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اسے آگ کے ذریعے جلا دیا جائے۔

3659 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تقبل لَهُمْ شَهَادَة اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه الرَّاكِب والمركوب والراكبة والمركوبة وَالْإِمَام الجائر

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جِدًّا رَوَاهُ الطَّبَرَانِىُّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی یہ گواہی بھی قبول نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے سوار ہونے والا شخص اور جس پر سوار ہوا جائے' سوار ہونے والی عورت اور جس عورت پر سوار ہوا جائے اور ظالم حکمران''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3660 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رجل اَتٰى رجلا اَوْ امْرَاَة فِىْ دبرهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں بدفعلی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3661 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِىَ اللوطية الصُّغْرٰى يَعْنِىْ الرجل يَاْتِىْ امْرَاَته فِىْ دبرهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَالهمَا رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ کام چھوٹی سی قسم کا قوم لوط کا سا عمل ہے''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو شخص عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3662 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحيوا فَإِن الله لا يستحيي من الْحق وَلَا تَاْتُوا النِّسَاء فِيْ أدبارهن

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ حیاء کرو! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے تم لوگ عورتوں کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3663 - وَعَنْ خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله لا يستحيي من الْحق ثَلَاث مَرَّات لَا تَاْتُوا النِّسَاء فِيْ أدبارهن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بأسانيد أحدها جيد

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور یہ فرمایا:) تم لوگ عورتوں کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے اسے مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3664 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن محاش النِّسَاء

3663- مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' بيان إباحة إتيان الرجل امرأته من دبرها في قبلها' حديث: 3487 صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب الهدي' ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم : " في' حديث: 4261 سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب من أتى امرأته في دبرها' حديث: 1175 سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب النهي عن إتيان النساء في أدبارهن' حديث: 1920 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب النكاح' ما جاء في إتيان النساء في أدبارهن وما جاء فيه من' حديث: 12818 السنن الكبرى للنسائي' كتاب عشرة النساء' ذكر اختلاف الناقلين لخبر خزيمة بن ثابت في إتيان النساء في' حديث: 8705 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النكاح' جماع أبواب إتيان المرأة' باب إتيان النساء في أدبارهن' حديث: 13206 السنن الصغير للبيهقي' كتاب النكاح' باب تحريم إتيان النساء في أدبارهن' حديث: 1922 مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث خزيمة بن ثابت' حديث: 21317 مسند الشافعي' ومن كتاب أحكام القرآن' حديث: 1235 مسند الحميدي' أحاديث خزيمة بن ثابت الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 423 البحر الزخار مسند البزار' ومما روى ابن الهاد' حديث: 331 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6466 المعجم الكبير للطبراني' باب الخاء' باب من اسمه خزيمة' عمارة بن خزيمة بن ثابت' حديث: 3625

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں کرتا جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

3668 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من اَتى امْرَاَة فِيْ دبرهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ملعون ہے' جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3669 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتى حَائِضًا اَوْ امْرَاَة فِيْ دبرهَا اَوْ كَاهِنًا فَصدقهُ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ فَقَدْ برِىء مِمَّا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ من طَرِيْق حَكِيم الْاَثْرَم عَنْ اَبِيْ تَمِيمَة وَهُوَ طريف بن خَالِد عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَسُئِلَ عَلِيّ بن الْمَدِيْنِيّ عَن حَكِيم من هُوَ فَقَالَ أعيانا هٰذَا وَقَالَ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه الْكَبِيْر لَا يعرف لاَبِيْ تَمِيمَة سَماع من اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ یا عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تحقیق وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے حکیم اثرم کے حوالے سے ابوتمیمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام طریف بن خالد ہے اس کے حوالے سے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے علی بن مدینی سے حکیم اسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ کون ہے' تو انہوں نے فرمایا یہ اکابرین میں سے ایک ہیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے ابوتمیمہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے۔

3670 - وَعَنْ عَلِيّ بن طلق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَاْتُوا النِّسَاء فِيْ أستاههن فَإِن اللّٰه لَا يستحيي من الْحق

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام نسائی نے اور امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں اس مضمون کے ساتھ نقل کیا ہے۔

9 - التَّرْهِيب من قتل النَّفس الَّتِيْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ

باب: جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اسے قتل کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے

3671 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فِي الدِّمَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کے حوالے سے فیصلہ ہوگا''
یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3672 - وللنسائي اَيْضًا اَوَّل مَا يُحَاسب عَلَيْهِ العَبْد الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس فِي الدِّمَاء

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کا فیصلہ ہوگا''۔

3673 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِيْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا والتولي يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ الموبقات المهلكات

3671-صحيح مسلم' كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب المجازاة بالدماء في الآخرة' حديث: 3264سنن ابن ماجه' كتاب الديات' باب التغليظ في قتل مسلم ظلما' حديث: 2611السنن للنسائي' كتاب تحريم الدم' تعظيم الدم' حديث: 3949جامع معمر بن راشد' باب من قتل نفسه' حديث: 318مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الديات' أول ما يقضى بين الناس' حديث: 27383السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' تعظيم الدم' حديث: 3337مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' حديث: 3568مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 99مسند أبي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5091

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے یتیم کا مال کھانا سود کھانا میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے

لفظ الموبقات سے مراد ہلاک کر دینے والی چیزیں ہیں۔

3674 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يَزَال الْمُؤْمِن فِيْ فسحة من دينه مَا لم يصب دَمًا حَرَامًا

وَقَالَ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا إِن من ورطات الْأُمُور الَّتِيْ لَا مخرج لمن أوقع نَفسه فِيْهَا سفك الدَّم الْحَرَام بِغَيْر حلّه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

الورطات جمع ورطة بِسُكُون الرَّاء وَهِي الهلكة وكل أَمر تعسر النجاة مِنْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن اپنے دین کے حوالے سے ہمیشہ گنجائش میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام قتل کا مرتکب نہ ہو''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہلاکت کا شکار کر دینے والے وہ امور جن سے نکلنے کی گنجائش نہیں ہوتی اس شخص کے لئے' جو اپنے معاملے کو واقع کر دیتا ہے (ان میں سے ایک معاملہ) حرام طور پر خون بہانا ہے' جو حلال نہ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ الورطات یہ لفظ ورطۃ کی جمع ہے' جس میں رساکن ہے اس سے مراد ہلاک کر دینے والی چیز اور ہر وہ معاملہ ہے' جس سے نجات حاصل کرنا مشکل ہو۔

3675 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لزوَال الدُّنْيَا أَهْون على اللّٰه من قتل مُؤمن بِغَيْر حق

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني

وَزَاد فِيْهِ وَلَوْ أَن أَهْل سماواته وَأهل أرضه اشْتَركُوا فِيْ دم مُؤمن لأدخلهم اللّٰه النَّار

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری دنیا کا ختم ہو جانا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کے ناحق قتل سے زیادہ ہلکا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس

میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

''اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے گا''۔

3676 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبيهقي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لزوَال الدُّنْيَا جَمِيْعًا اَهْون على الله من دم سفك بِغَيْر حق

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پوری دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے''۔

3677 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لزوَال الدُّنْيَا اَهْون عِنْد الله من قتل رجل مُسْلِم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ مَرْفُوْعًا وموقوفا ورجح الْمَوْقُوْف

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مسلمان کے قتل سے زیادہ ہلکا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مرفوع اور موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور موقوف روایت کو ترجیح دی ہے۔

3678 - وروى النَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل الْمُؤْمِن أعظم عِنْد الله من زَوَال الدُّنْيَا

امام نسائی اور امام بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''مومن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ختم ہو جانے سے زیادہ بڑا ہے''۔

3679 - وروى ابْن مَاجَه عَن عبد الله بن عَمْرو قَالَ رَأَيْت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يطوف بِالْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ مَا أطيبك وَمَا أطيب رِيحك مَا أعظمك وَمَا أعظم حرمتك وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لحُرْمَة الْمُؤْمِن عِنْد الله أعظم من حرمتك مَاله وَدَمه

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور اس دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ''(اے کعبہ!) تو کتنا پاکیزہ ہے تیری عظمت کتنی زیادہ ہے تیری حرمت کتنی زیادہ ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے اس کے مال کی بھی اور اس کی جان کی بھی''

یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں۔

3680 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اَهْلِ السَّمَاء وَاَهْلِ الْاَرْض اشتركُوا فِیْ دم مُؤمِن لاكبهم اللّٰه فِی النَّار

رَوَاهُ التِرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تمام آسمان والے اور زمین والے کسی مومن کے خون میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3681 - وروى الْبَيْهَقِیّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قتل بِالْمَدِيْنَةِ قَتِيل على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لم يعلم من قَتله فَصَعدَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنبر فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس يقتل قَتِيل وَاَنَا فِيكُمْ وَلَا يعلم من قَتله لَو اجْتمع اَهْلِ السَّمَاء وَالْاَرْض على قتل امرىء لعذبهم اللّٰه اِلَّا اَن يفعل مَا يَشَاء

❀❀ امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک قتل ہوگیا یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص مارا گیا ہے' اور میں تمہارے درمیان اس وقت موجود ہوں اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ اگر تمام آسمان والے اور زمین والے کسی شخص کے قتل میں اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا ویسے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے''۔

3682 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير من حَدِيْث اَبِی بكرَة عَنِ النَّبِیّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اَهْلِ السَّمَوَات وَالْاَرْض اجْتَمعُوا على قتل مُسلِم لكبهم اللّٰه جَمِيعًا على وُجُوهِهِمْ فِی النَّار

❀❀ امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تمام آسمانوں اور زمین والے کسی مومن کے قتل پر اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں منہ کے بل ڈال دے گا''۔

3683 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَعَان على قتل مُؤمِن بِشَطْر كلمة لَقِی اللّٰه مَكْتُوبًا بَيْن عَيْنَيْهِ آيس من رَحْمَة اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه والأصبهاني وَزَاد قَالَ سُفْيَان بن عُيَيْنَة هُوَ اَن يَقُوْلُ اَق يَعْنِی لَا يتم كلمة اقْتُل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کے قتل کے بارے میں نصف بات جتنی بھی مدد کرتا ہے' تو وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص لفظ ''اق'' استعمال کرے یعنی پورا لفظ ''اقتل'' بھی استعمال نہ کرے۔

3684 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعَان على دم امرىء مُسْلِم بِشَطْر كلمة كتب بَيْن عَيْنَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة آيس من رَحْمَة الله

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کے خون کے بارے میں نصف کلمے کے ذریعے مدد کرے تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا جائے گا: یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے''۔

3685 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يحول بَيْنه وَبَيْنَ الْجَنَّة ملْء كف من دم امرىء مُسْلِم اَن يهريقه كَمَا يذبح بِهِ دجَاجَة كلما تعرض لبَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة حَال الله بَيْنه وَبَيْنه وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يَجْعَل فِي بَطْنه اِلَّا طيبا فَلْيفْعَل فَاِن اَوَّل مَا ينتن من الْاِنْسَان بَطْنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وموقوفا وَقَالَ الصَّحِيْح اَنه مَوْقُوْف

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے' جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کے خون کا مٹھی بھر حصہ بھی رکاوٹ نہ بنے' جسے اس نے بہایا ہو جس طرح اس کے ذریعے مرغی کو ذبح کیا جاتا ہے (یعنی جس شخص نے اتنا خون بھی بہایا ہو) تو جب وہ جنت کے کسی بھی دروازے پر آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس دروازے کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دے گا' اور تم میں سے' جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ اپنے پیٹ میں صرف پاکیزہ چیز داخل کرے (تو اس کو ایسا کرنا چاہیے) کیونکہ انسان کے جسم میں سے سب سے پہلے پیٹ بدبودار ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اسے امام بیہقی نے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

3686 - وَعَنْ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل ذَنْب عَسى الله اَن يغفره اِلَّا الرجل يَمُوْت كَافِرًا اَوْ الرجل يقتل مُؤْمِنا مُتَعَمدا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت کردے گا صرف اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو کافر ہونے کی صورت میں مرے یا وہ شخص جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3687 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل ذَنب عَسى اللّٰه اَن يغفره اِلَّا الرجل يَمُوْت مُشْرِكًا اَوْ يقتل مُؤمنا مُتَعَمدا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت کردے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو مشرک ہونے کے عالم میں مرے' یا جس نے کسی مومن شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3688 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سَاَلَهُ سَائل فَقَالَ يَا اَبَا الْعَبَّاس هَلْ لِلْقَاتِلِ من تَوْبَة فَقَالَ ابْن عَبَّاس كالمعجب من شَاْنه مَاذَا تَقول فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَسْاَلته فَقَالَ مَاذَا تَقول مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

قَالَ ابْن عَبَّاس سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِي الْمَقْتُول مُتَعَلقا رَاْسه بِاِحْدٰى يَدَيْهِ متلببا قَاتله بِالْيَدِ الْاُخْرٰى تشخب اَوْدَاجه دَمًا حَتّٰى يَاْتِيَ بِهِ الْعَرْش فَيَقُوْلُ الْمَقْتُول لرب الْعَالمين هٰذَا قتلنی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَاتِلِ تعست وَيذْهب بِهٖ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے سوال کرتے ہوئے یہ دریافت کیا: اے عباس! کیا قاتل شخص کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معاملے پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کیا کہہ رہے

3686-صحیح ابن حبان' كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن' ذكر إيجاب دخول النار للقاتل أخاه المسلم متعمدا' حديث: 6065 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الحدود' حديث: 8103 سنن أبي داود' كتاب الفتن والملاحم' باب في تعظيم قتل المؤمن' حديث: 3742 السنن للنسائي' كتاب تحريم الدم' حديث: 3940 السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' ليلة القدر في كل رمضان' حديث: 3328 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص' باب تحريم القتل من السنة' حديث: 14778 مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث معاوية بن أبي سفيان' حديث: 16607 البحر الزخار مسند البزار' حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2366 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 5238 المعجم الكبير للطبراني' باب الميم من اسمه محمود' أبو إدريس الخولاني' حديث: 16625

ہو؟ ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"(قیامت کے دن) مقتول شخص آئے گا اس نے اپنا سر ایک ہاتھ میں اٹھایا ہوا ہوگا' اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے قاتل کو پکڑا ہوا ہوگا اس مقتول کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس قاتل کو لے کر عرش کے پاس آئے گا پھر مقتول شخص تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھے قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائے گا: تم برباد ہو گئے پھر اس قاتل کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں روایت کے یہ الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔

3689 - وَرَوَاهُ فِيهِ اَيْضًا من حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُول آخِذا قَاتله واوداجه تشخب دَمًا عِنْد ذِيْ الْعِزَّة فَيَقُوْلُ يَا رب سل هٰذَا فِيمَ قتلني فَيَقُوْلُ فِيْمَ قتلته قَالَ قتلته لتكُوْنَ الْعِزَّة لفُلَان قِيْلَ هِيَ لِلّٰهِ

❀❀ انہوں نے اس کتاب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(قیامت کے دن) مقتول شخص اپنے قاتل کو پکڑ کر آئے گا اس مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا وہ رب العزت کی بارگاہ میں آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس شخص سے حساب لے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ پروردگار فرمائے گا تم نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ تو وہ قاتل عرض کرے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تاکہ فلاں شخص کو غلبہ حاصل ہو تو اس سے کہا جائے گا: وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے"۔

3690 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا أصبح اِبْلِيس بَث جُنُوده فَيَقُوْلُ من أخذل الْيَوْم مُسْلِما ألبسته التَّاج

قَالَ فَيَجِيْء هٰذَا فَيَقُوْلُ لم أزل بِهِ حَتّٰى طلق امْرَاَته فَيَقُوْلُ يُوشك اَن يتزَوَّج وَيَجِيْء لهٰذَا فَيَقُوْلُ لم أزل بِهِ حَتّٰى عق وَالِديهِ فَيَقُوْلُ يُوشك اَن يبرهُمَا وَيَجِيْء هٰذَا فَيَقُوْلُ لم أزل بِهِ حَتّٰى أشرك فَيَقُوْلُ اَنْت اَنْت وَيَجِيْء هٰذَا فَيَقُوْلُ لم ازل بِهِ حَتّٰى قتل فَيَقُوْلُ اَنْت اَنْت ويلبسه التَّاج

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صبح کے وقت ابلیس اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے' اور یہ کہتا ہے: آج جو شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا پھر ایک لشکری آتا ہے' اور کہتا ہے میں مسلسل کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو شیطان کہتا

ہے ہوسکتا ہے کہ وہ شخص دوسری شادی کر لے دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں مسلسل کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی تو شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا شروع کر دے پھر ایک آتا ہے اور یہ کہتا ہے میں ایک شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے شرک کا ارتکاب کر لیا تو شیطان کہتا ہے: ہاں تم ہو تم ہو پھر ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے میں ایک شخص کے پیچھے مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس شخص نے قتل کر دیا تو شیطان کہتا ہے: تم ہو تم ہو پھر وہ اسے تاج پہنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3691 - وَعَنْ عبادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل مُؤمنا فاغتبط بقتْله لم يقبل الله مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ روى عَنْ خَالِدِ بْن دهقان سَاَلت يحيى بن يحيى الغساني عَنْ قَوْلِهِ فاغتبط بقتْله قَالَ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْن فِي الْفِتْنَة فَيقْتل أحدهم فَيرى أحدهم انه على هدى لَا يسْتَغْفر الله الصّرْف النَّافِلَة وَالْعدْل الْفَرِيضَة وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَتقدم فِيْمَنْ اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مومن کو قتل کرتا ہے اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے پھر انہوں نے خالد بن دہقان کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے متن کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: فاغتبط بقتله تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو فتنے کے زمانے میں قتل و غارت گری کرتے ہیں ان میں سے کوئی ایک شخص قتل کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت پر ہے (اور مقتول گمراہ ہے) اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس قتل پر) مغفرت بھی طلب نہیں کرتا''۔

یہاں صرف سے مراد نفلی عبادات اور عدل سے مراد فرض عبادات ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں باب میں ذکر ہوئی ہے۔

3692 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخرج عنق مِنَ النَّار يتَكَلَّم يَقُوْلُ وكلت الْيَوْم بِثَلَاثَة بِكُل جَبَّار عنيد وَمَنْ جعل مَعَ اللّٰه اِلَٰهًا آخر وَمَنْ قتل نفسا بِغَيْر حق فينطوى عَلَيْهِمْ فيقذفهم فِيْ حَمْرَاء جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَلَفظه تخرج عنق مِنَ النَّار تتَكَلَّم بِلِسَان طلق ذلق لَهَا عينان تبصر بهما وَلَهَا لِسَان تتَكَلَّم بِهِ فَتَقُوْلُ اِنِّيْ امرت بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلَٰهًا آخر وَبِكُل جَبَّار عنيد وبمن قتل نفسا بِغَيْر نفس فتنطلق بهم قبل سَائِر النَّاس بِخَمْسمِائَة عَام وَفِيْ اِسناديهما عَطِيَّة الْعَوْفِيّ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا

رَوَاهُ الصَّحِيح وَقد رُوِيَ عَنْ اَبِیْ سعيد من قَوْلِهِ مَوْقُوفًا عَلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم سے ایک گردن نکلے گی' اور کلام کرتی ہوگی' اور یہ کہے گی: آج مجھے ہر سرکش حکمران پر مسلط کیا گیا ہے' اور اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرتا تھا اور اس شخص پر جس نے کسی کو ناحق طور پر قتل کیا ہو' پھر وہ انہیں لپیٹ کر انہیں جہنم کی سرخی (یعنی آگ) میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی' جس کی ایک زبان ہوگی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی اور ایسی زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی وہ کہے گی مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرتا تھا اور ہر سرکش حکمران اور جس نے کسی کو ناحق طور پر قتل کیا تھا (میں انہیں پکڑلوں) پھر وہ باقی تمام لوگوں کے حساب سے پانچ سو سال پہلے ان لوگوں کو لے کر چلی جائے گی''۔

ان دونوں روایات کی سند میں ایک راوی عطیہ عوفی ہے یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر یعنی ان پر موقوف روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل معاهدا لم يرح رَائِحَة الْجنَّة وَإِن رِيحهَا يُوجد من مسيرَة اَرْبَعِينَ عَاما

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ من قتل قَتِيلا من اَهْلِ الذِّمَّة

لم يرح بِفَتْح الرَّاء اَی لم يجد رِيحهَا وَلَمْ يشمها

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی کو قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا ہو''۔

لفظ ''لم یرح'' اس میں ر پر زبر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اور اسے سونگھ بھی نہیں سکے گا۔

3694 - وَعَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل معاهدا فِیْ غير كنهه حرم اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَزَادَ اَن يشم رِيْحهَا

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص نے کسی وجہ کے بغیر کسی ذمی کوقتل کر دیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کوحرام کر دے گا''۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''کہ وہ اس کی خوشبو بھی پا سکے''۔

3695 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي قَالَ من قتل رجلا من اَهْلِ الذِّمَّة لم يجد ريح الْجَنَّة وَاِن رِيْحهَا ليوجد من مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں::
''جس شخص نے اہل ذمہ میں سے کسی شخص کوقتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

3696 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْر حَقّهَا لم يرح رَائِحَة الْجَنَّة وَاِن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

فِيْ غير كنهه اَي فِيْ غير وقته الَّذِيْ يجوز قَتله فِيْ حِيْن لَا عهد لَهُ

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:
''جس شخص نے کسی ذمہ کو ناحق طور پر قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ جنت کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔
متن میں استعمال ہونے والے لفظ غیر کنهه سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسے وقت میں قتل کیا جس میں قتل کرنا جائز نہیں تھا۔

3694-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب قسم الفيء' أما حديث أبي هريرة' حديث: 2563سنن الدارمي' ومن كتاب السير' باب : في النهي عن قتل المعاهد' حديث: 2461سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في الوفاء للمعاهد وحرمة ذمته' حديث: 2394السنن للنسائي' كتاب البيوع' تعظيم قتل المعاهد' حديث: 4691السنن الكبرى للنسائي' كتاب القسامة' تعظيم قتل المعاهد' حديث: 6740السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجزية' جماع أبواب الشرائط التي يأخذها الإمام على أهل الذمة ' وما' باب الوفاء بالعهد إذا كان العقد مباحا وما ورد من التشديد' حديث: 17530مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصريين' حديث أبي بكرة نفيع بن الحارث بن كلدة' حديث: 19902مسند الطيالسي' أبو بكرة' حديث: 910البحر الزخار مسند البزار' بقية حديث أبي بكرة' حديث: 3102المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى' حديث: 8170

3697-صحيح البخاري' كتاب الطب' باب شرب السم والدواء به وبما يخاف منه والخبيث' حديث: 5450'السنن للنسائي' كتاب الجنائز' ترك الصلاة على من قتل نفسه' حديث: 1949'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الجنائز' ترك الصلاة على من قتل نفسه' حديث: 2068

10 - التَّرْهِيب من قتل الْإِنْسَان نَفسه

جو شخص خودکشی کر لے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3697 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تردى من جبل فَقتل نَفسه فَهُوَ فِیْ نَار جَهَنَّم يتردى فِيْهَا خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تحسى سما فَقتل نَفسه فسمه فِیْ يَده يتحساه فِیْ نَار جَهَنَّم خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قتل نَفسه بحديدة فحديدته فِیْ يَده يتوجا بهَا فِیْ نَار جَهَنَّم خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وَالنَّسَائِیّ وَلاَبِیْ دَاوُد وَمَنْ حسا سما فسمه فِیْ يَده يتحساه فِیْ نَار جَهَنَّم

تردى اَی رمى بِنَفسِهِ من الْجَبَل اَوْ غَيره فَهلك يتوجا بهَا مهموزا اَی يضْرب بهَا نَفسه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کر لے وہ جہنم کی آگ میں مسلسل ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا جو شخص زہر کھا کر خودکشی کر لے وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اس زہر کو چاٹتا رہے گا جو شخص دھاردار چیز کے ذریعے خودکشی کر لے وہ دھاردار چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی جس کے ذریعے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ خودکشی کرتا رہے گا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ساتھ نقل کی ہے امام نسائی اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے امام ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص زہر کھالے تو اس کا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں کھاتا رہے گا''

لفظ تردی سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص پہاڑ سے یا کسی اور چیز سے خود کو نیچے گرا کر ہلاک ہو جائے

لفظ یتوجا بھا یہ مہموز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ذریعے خود کو مار دے۔

3698 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ يخنق نَفسه يخنقها فِی النَّار وَالَّذِیْ يطعن نَفسه يطعن نَفسه النَّار وَالَّذِیْ يقتحم يقتحم فِی النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنا گلا گھونٹ لے گا وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا جو شخص خود کو کوئی چیز مارے گا وہ جہنم میں خود کو وہ چیز مارتا رہے گا جو شخص خود کو مشقت کا شکار کرے گا وہ جہنم میں خود کو مشقت کا شکار کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3699 - وَعَنِ الْحسن الْبَصْرِیّ قَالَ حَدثنَا جُنْدُب بن عبد اللہ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد فَمَا نَسِینَا مِنْهُ حَدِیْثًا وَمَا نَخَاف اَن یکون جُنْدُب کذب علی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ بِرَجُل جراح فَقتل نَفسه فَقَالَ اللہ بدر عَبدِی بِنَفسِهٖ فَحرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس مسجد میں حدیث بیان کی تھی اور میں اس حدیث میں سے کچھ بھی نہیں بھولا ہوں اور مجھے یہ اندیشہ بھی نہیں ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کی ہوگی (وہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کو زخم لاحق ہوا تو اس نے خودکشی کرلی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے حوالے سے جلدی کی ہے تو میں اس پر جنت کو حرام کرتا ہوں''۔

3700 - وَفِیْ رِوَایَةٍ کَانَ فِیْمَنْ قبلکُمْ رجل بِهٖ جرح فجزع فَاَخذ سکینا فحز بهَا یَده فَمَا رقا الدَّم حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ اللہ بادرنی عَبدِی بِنَفسِهٖ الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلَفظه قَالَ اِن رجلا کَانَ مِمَّن کَانَ قبلکُمْ خرجت بِوَجْهِهٖ قرحَة فَلَمَّا آذته انتزع سَهْما من کِنَانَته فنکأها فَلَمْ یرقا الدَّم حَتّٰی مَاتَ قَالَ ربکُمْ قد حرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

رقا مهموزا اَی جف وَسکن جَرَیَانه الکنانة بِکَسْر الْکَاف جعبة النشاب

نکأها بِالْهَمْز اَی نخسها وفجرها

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے زخم لاحق ہوا وہ گریہ وزاری کرنے لگا پھر اس نے چھری پکڑی اور اس کے ذریعے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا خون نہیں رکا یہاں تک کہ وہ مرگیا (یعنی اس شخص نے خودکشی کرلی) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے حوالے سے میرے مقابلے میں جلدی کی ہے''۔الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم سے پہلے کے زمانے میں ایک شخص کے چہرے پر ایک پھوڑا نکل آیا جب اس نے اسے اذیت دینا شروع کی تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور اسے چھبولیا اس کا خون نہیں رکا یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا تو تمہارے پروردگار نے فرمایا: میں اس پر جنت کو حرام قرار دیتا ہوں''

لفظ رقا یہ مھموز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خشک نہیں ہوا اور اس کا بہاؤ ختم نہیں ہوا۔لفظ الکنانہ میں ک پر زیر ہے اس سے مراد ترکش ہے۔لفظ نکاھا اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اسے چھبولیا اور اسے بہادیا۔

3701 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا کَانَت بِهٖ جِرَاحَة فَاَتی قرنا لَهٗ فَاَخذ مشقصا فذبح بِهٖ نَفسه فَلَمْ یصل عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء جعبة النشاب

والمشقص بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الشين الْمُعْجَمَة وَفتح الْقَاف سهم فِيْهِ نصل عريض وَقِيْلَ هُوَ النصل وَحده وَقِيْلَ سهم فِيْهِ نصل طَوِيل وَقِيْلَ النصل وَحده وَقِيْلَ هُوَ مَا طَال وَعرض من النصال

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو زخم لاحق ہوا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ القرن میں ق اور ر پر زبر ہے اس سے مراد ترکش ہے لفظ المشقص میں م پر زیر ہے ش ساکن ہے ق پر زبر ہے اس سے مراد ایسا تیر ہے جس میں چوڑا پھل لگا ہوا ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک تیر ہے جس میں لمبا پھل ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ تیر ہے جس کا پھل لمبا اور چوڑا ہوتا ہے۔

3702 - وَعَنْ اَبِيْ قلَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أخبرهُ بِاَنَّهُ بَايع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين بِملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَيْءٍ عذب بِهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ على رَجُلٍ نذر فِيْمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤمن كقتله وَمَنْ رمى مُؤمنا بِكفْر فَهُوَ كقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَيْءٍ عذب بِهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَلَفظه اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ على الْمَرْء نذر فِيْمَا لَا يملك ولاعن الْمُؤمن كقاتله وَمَنْ قذف مُؤمنا بِكفْر فَهُوَ كقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَيْءٍ عذبه اللّٰه بِمَا قتل بِهِ نَفسه يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کوئی قسم اٹھاتے ہوئے جان بوجھ کر اسلام کی بجائے کسی اور دین کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالے تو وہ شخص ویسا ہی ہو جاتا ہے جس طرح اس نے بیان کیا تھا اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اس چیز کے ذریعے اسے عذاب دیا جائے گا' اور آدمی پر ایسی نذر لازم نہیں ہوتی جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا آدمی مالک نہ ہو' اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے' جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے' تو یہ اسے قتل کرنے کی مانند ہے' اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل

کیا ہے اور انہوں نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور جو شخص کسی مومن پر لعنت کرتا ہے وہ اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے تو یہ اسے قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس چیز کے ذریعے عذاب دے گا جس کے ذریعے اس نے خودکشی کی تھی''۔

3703 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عسكره وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِیْ اَصْحَاب رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل لا يدع لَهُمْ شَاذَّة وَلَا فاذة اِلَّا اتبعها يضربها بِسَيْفِهٖ فَقَالُوْا مَا اَجْزَاَ منا الْيَوْم اَحَد كَمَا اَجْزَاَ فلان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما اِنَّهٗ من اَهْلِ النَّار

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کا (لڑائی میں) آمنا سامنا ہوا دونوں طرف سے گروہوں نے لڑائی شروع کی جب نبی اکرم ﷺ لشکر کی طرف واپس آئے اور دوسرے لوگ اپنے لشکر کی طرف واپس چلے گئے (یعنی لڑائی میں وقفہ آیا) تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ایسا شخص بھی تھا جو (دشمن کے) ہر فرد کے پیچھے جا کر اس پر تلوار سے حملہ کرتا تھا لوگوں نے اس کے بارے میں کہا آج کے دن کسی نے بھی اس طرح بہادری کا مظاہرہ نہیں کیا جس طرح فلاں نے بہادری کا مظاہرہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن وہ جہنمی ہے (اس کی وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہے)۔

3704 - وَفِیْ رِوَايَةٍ فَقَالُوْا اَيُّنَا من اَهْلِ الْجنَّة اِن كَانَ هٰذَا من اَهْلِ النَّار فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَنا صَاحبه اَبَدًا قَالَ فَخرج مَعَهٗ كلما وقف وقف مَعَهٗ وَاِذَا اَسْرع اَسْرع مَعَهٗ قَالَ فجرح الرجل جرحا شَدِيْدًا فاستعجل الْمَوْت فَوضع سَيْفه بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْن ثدييه ثُمَّ تحامل على سَيْفه فَقتل نَفسه فَخرج الرجل اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرجل الَّذِیْ ذكرت آنِفا اَنه من اَهْلِ النَّار فاعظم النَّاس ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنا لكم بِهٖ فَخرجت فِیْ طلبه حَتّٰى جرح جرحا شَدِيْدًا فاستعجل الْمَوْت فَوضع نصل سَيْفه بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْن ثدييه ثُمَّ تحامل عَلَيْهِ فَقتل نَفسه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليَعْمَل عمل اَهْلِ الْجنَّة فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ النَّارِ وَاِن الرجل ليَعْمَل عمل اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ الْجنَّة ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِم

الشاذة بالشين الْمُعْجَمَة والفاذة بِالْفَاءِ وَتَشْدِيد الذَّال الْمُعْجَمَة فِيْهِمَا هِیَ الَّتِیْ انْفَرَدت عَن الْجَمَاعَة واصل ذٰلِكَ فِی المنفردة عَن الْغنم فَنقل اِلٰى كل من فَارق الْجَمَاعَة وَانْفَرَدَ عَنْهَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی اگر یہ جہنمی ہے' تو پھر ہم میں سے جنتی کون ہے؟ حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوچا کہ میں اس شخص کے ساتھ رہوں گا تو وہ شخص اس کے ساتھ رہا جب بھی وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا جب وہ تیز چلتا یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلتا اس شخص کو شدید زخم لاحق ہوئے تو اس نے جلدی مرنے کے لئے اپنی تلوار زمین پر رکھی اس کا سرا اپنے سینے پر رکھا پھر اپنا وزن تلوار پر ڈال کر خودکشی کر لی (اس کے ساتھ لگا رہنے والا) شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اس نے عرض کی وہ شخص جس کا آپ نے کچھ دیر پہلے ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے' اور لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری تھی تو میں نے یہ سوچا تھا کہ میں اس کا جائزہ لوں گا میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی اور اس نے اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اس کی نوک کو اپنے سینے پر رکھا اور پھر اس پر وزن ڈال کر اس نے خودکشی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات کوئی شخص لوگوں کو جو نظر آتا ہے اس کے حساب سے وہ اہل جنت کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے' اور لوگوں کے سامنے جو چیز ظاہر ہوتی ہے اس کے حوالے سے بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کا عمل کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الشاذہ میں ش ہے الفاظ اس میں ف ہے' اور ذ پر شد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے' جو لوگوں سے ہٹ کر ہو' اور اس کی اصل یہ ہے کہ جو بکری ریوڑ سے الگ ہوتی ہے اس کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے' پھر یہ منتقل ہو کر اس شخص کے لئے استعمال ہونے لگا جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے' اور اس سے منفرد ہو جاتا ہے۔

التَّرْهِيب اَن يحضر الْاِنْسَان قتل اِنْسَان ظلما اَوْ ضربه وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ جرد ظهر مُسْلِم بِغَيْر حق

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے یا مارا جائے تو آدمی وہاں موجود ہو' اور اس بارے میں جو منقول ہے کہ جو شخص ناحق طور پر کسی مسلمان کی پشت سے کپڑا ہٹائے

3704/1 - عَنْ خَرشَة بن الْحر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْهد اَحَدُكُمْ قَتِيلا لَعَلَّه اَن يكون مَظْلُوما فتصيبه السخطة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنه قَالَ فَعَسَى اَن يقتل مَظْلُوما فتنزل السخطة عَلَيْهِمْ فَيُصِيبهُ مَعَهم

ورجالهما رجال الصَّحِيح خلا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی کے قتل کے وقت موجود نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے وہ مقتول مظلوم ہو' تو اس (موجود رہنے والے) شخص کو

(اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی لاحق نہ ہوجائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ایسا ہوسکتا ہے کہ جب کسی شخص کو مظلوم ہونے کے طور پر قتل کیا جائے تو ان سب لوگوں پر ناراضگی نازل ہو اور ان لوگوں کے ساتھ یہ اسے لاحق ہوجائے''۔

ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3705 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقفن احدكُم موقفا يقتل فِيهِ رجل ظلما فَإِن اللَّعْنَة تنزل على كل من حضر حِين لم يدفعوا عَنهُ وَلَا يقفن احدكُم موقفا يضْرب فِيهِ رجل ظلما فَإِن اللَّعْنَة تنزل على من حَضَره حِين لم يدفعوا عَنهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص کسی ایسی جگہ پر کھڑا نہ ہو جہاں کسی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جا رہا ہو کیونکہ جب وہ لوگ اس مقتول کو چھڑائیں گے نہیں تو وہاں جو شخص بھی موجود ہوگا ان سب پر لعنت نازل ہوگی اور کوئی بھی شخص کسی ایسی جگہ پر نہ کھڑا ہو جہاں کسی کو ظلم کے طور پر مارا جا رہا ہو کیونکہ جب وہ لوگ اس سے اس تکلیف کو پرے نہیں کریں گے تو وہاں جو شخص بھی موجود ہوگا ان سب پر لعنت نازل ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3706 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جرد ظهر مُسلم بِغَيْر حق لَقِي اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر مسلمان کی پشت سے کپڑا ہٹائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3707 - وَرُوِيَ عَن عصمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظهر الْمُؤمن حمى إِلَّا بِحقِّهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وعصمة هٰذَا هُوَ ابْن مَالك الخطمي الْأَنْصَارِيّ

حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی پشت قابل احترام چیز ہے البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ نامی راوی حضرت عصمہ بن مالک خطمی انصاری ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الْعَفو عَن الْقَاتِل والجاني والظالم والترهيب من اِظْهَار الشماتة بِالْمُسْلِم

قاتل' زیادتی کرنے والے کو معاف کر دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کسی مسلمان کی شماتت کا اظہار کیا جائے

3708 - عَن عدی بن ثابت قَالَ هشم رجل رجل على عهد مُعَاوِيَة فَاعطى دِيَته فَابى اَن يقبل حَتّى أعطى ثَلَاثًا فَقَالَ رجل اِنّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تصدق بِدَم اَوْ دونه كَانَ كَفَّارَة لَهُ من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم تصدق

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح غير عمرَان بن ظبْيَان

حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے دوسرے کی ٹانگ توڑ دی تو اس شخص نے اس کی دیت دینا چاہی تو دوسرے نے دیت قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ تین گنا زیادہ نہیں دیتا تو اس شخص نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خون کا بدلہ یا اس سے کم کوئی بدلہ صدقہ کر دے تو یہ چیز اس کے لئے کفارے کا باعث ہوگی جو اس کی پیدائش کے دن سے لے کر اس دن تک کے لئے ہوگا جب اس نے وہ صدقہ کیا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عمران بن ظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

3709 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يجرح فِيْ جَسَدِهٖ جِرَاحَة فَيَتَصَدَّق بهَا اِلَّا كفر اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ مثل مَا تصدق بِهٖ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحُ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی شخص کے جسم پر کوئی زخم لگایا جائے اور وہ اس کو صدقہ کر دے (یعنی زخم لگانے والے کو معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے (اتنے گناہ) دور کر دے گا جو اس کے صدقہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3710 - وَرُوِىَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من جَاءَ بِهن مَعَ اِيْمَان دخل من اَى اَبْوَاب الْجنَّة شَاءَ وَزوج من الْحور الْعين كم شَاءَ من أدّى دينا خفِيا

وَعَفَا عَنْ قَاتِلِهِ وَقَرَأَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَوْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَوْ اِحْدَاهُنَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ بِنَحْوِهٖ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ایمان کے ہمراہ ان کا مرتکب ہوگا وہ جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا' اور جنتی حوروں کے ساتھ چاہے گا' اس کی شادی ہوگی جو شخص پوشیدہ قرض ادا کرے یا جو قاتل کو معاف کر دے یا جو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی ایک کام کرلے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے کوئی ایک کام کرلے گا (اسے بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے۔

3711 - وَعَنْ اَبِي السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّيْ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ اِنَّا سَنُرْضِيْكَ مِنْهُ وَاَلَحَّ الْاٰخَرُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ شَاْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهٖ خَطِيْئَةً فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ لَا جَرَمَ لَا اُخَيِّبُكَ فَاَمَرَ لَهُ بِمَالٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا اَعْرِفُ لِاَبِي السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الْمَرْفُوْعَ مِنْهُ عَنْ اَبِي السَّفَرِ اَيْضًا عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَادُهُ حَسَنٌ لَوْلَا الْاِنْقِطَاعُ

ابوسفر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق سے رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دانت توڑ دیا تو دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المومنین اس شخص نے میرا دانت توڑ دیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہم اس کے حوالے سے تمہیں عنقریب راضی کر دیں گے دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے گزارش کی کہ اگر آپ یہ کام کر دیں تو مہربانی ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی اذیت پہنچائی جائے اور وہ اس کو صدقہ کر دے (یعنی اس کا بدلہ معاف کر دے)

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے"۔

اس انصاری نے کہا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اپنے ان کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے تو اس انصاری نے کہا: پھر تو میں اس شخص کو معاف کرتا ہوں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو یہ ضروری ہے کہ میں تمہیں بھی رسوا نہ ہونے دوں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی مال دینے کا حکم دیا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور ابوسفر کے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ایک حصہ مرفوع حدیث کے طور پر ابوسفر کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اگر اس میں انقطاع نہ پایا جاتا ہو۔

3712 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُصِيب بِشَيْءٍ فِيْ جسده فَتَركه لله عَزَّ وَجَلَّ كَانَ كَفَّارَة لَهٗ

رَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ مجَالد

❀❀ ایک صحابی فرماتے ہیں: جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس (تکلیف پہنچانے والے) کو چھوڑ دے تو یہ چیز اس شخص کے لئے کفارہ بن جائے گی"۔

یہ روایت امام احمد نے مجالد کی نقل کردہ روایت کے طور پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3713 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَادهٖ رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَله عِنْد الْبَزَّار طَرِيْق لَا بَاْس بهَا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من حَدِيْثِ أم سَلمَة وَقَالَ فِيْهِ وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده اللّٰه بهَا عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین چیزیں ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں ان چیزوں کے حوالے سے حلف اٹھالوں (تو یہ اٹھا سکتا ہوں) ایک یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اس لئے تم صدقہ کیا کرو۔ ایک یہ کہ جب آدمی کسی زیادتی کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس شخص کی عزت میں اضافہ کرے گا (اور یہ کہ) جب کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے

نقل کیا ہے امام بزار نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب بھی کوئی شخص کسی زیادتی کو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ معاف کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا''۔

3714 - وَعَنْ اَبِیْ کَبْشَةَ الْاَنمَارِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاث اقسم عَلَیْهِنَّ وَاُحَدِّثکُمْ حَدِیْثًا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَیْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا فاعفوا یعزکم اللّٰه وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَیْهِ بَاب فقر اَوْ کلمة نحوها الحدیث

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین چیزیں ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اس کو یاد رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جب بھی کسی بندے پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ معاف کر دیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یا اس کی مانند کوئی اور لفظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیا تھا...... الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

3715 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰه عبدا بعفو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3716 - وَعَنْ اَبِیّ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن یشرف لَهُ الْبُنیان وترفع لَهُ الدَّرَجَات فلیعف عَمَّن ظلمه ویعط من حرمه ویصل من قطعه

رَوَاهُ الْحَاکِم وَصَحح اِسْنَادَهٗ وَفِیْهِ انْقِطَاع

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے لئے (جنت میں) بلند عمارت ہو اور اس کے درجات بلند ہوں تو جو شخص اس پر ظلم کرتا ہے وہ اس سے درگزر کرے اور جو شخص اسے محروم رکھتا ہے وہ اسے ادا کرے اور جو شخص اس سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے حالانکہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

3717 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا ادلكم على مَا يرفع اللّٰه بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ان چیزوں کی طرف نہ کروں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات کو بلند کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے خلاف بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3718 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيهِ حَاسبه اللّٰه حسابا يَسِيرا وَاَدْخلهُ الْجنَّة برحمته قَالُوْا وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْت وَأمي قَالَ تُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَإِذَا فعلت ذٰلِكَ تدخل الْجنَّة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِيهِ قَالَ فَإِذَا فعلت ذٰلِكَ فَمَا لي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن تحاسب حسابا يَسِيرا وَيُدْخِلك اللّٰه الْجنَّة برحمته

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الثَّلَاثَة من رِوَايَة سُلَيْمَان بن دَاوُد الْيَمَانِيّ عَن يحيى بن اَبِیْ سَلمَة عَنهُ وَسليمَان هٰذَا واه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا' اور اپنی رحمت کے ذریعے اسے جنت میں داخل کردے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تم سے قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے

درگزر کرو جب تم ایسا کرو گے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"راوی نے عرض کی اگر میں ایسا کرلوں گا تو مجھے کیا ملے گا یارسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسا کرلو گے تو تم سے آسان حساب لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے تمہیں جنت میں داخل کردے گا"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تینوں حضرات نے اسے سلیمان بن داؤد یمانی کے حوالے سے یحییٰ بن ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور سلیمان بن داؤد یمانی نامی یہ راوی واہی ہے۔

3719 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا ادلك على اكرم اخلاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنْهُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کی طرف نہ کروں؟ وہ یہ ہے کہ تم اس شخص سے صلہ رحمی کرو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اور تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھتا ہے اور تم اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3720 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغْفر لكم

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا تم لوگ معاف کرو تمہاری مغفرت ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3721 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ من حَدِيْثِ جرير بن عبد الله قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَا يرحم النَّاس لَا يرحمه الله وَمَنْ لَا يغْفر لَا يغْفر لَهُ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا اور جو شخص (لوگوں کو) معاف نہیں کرتا (اللہ تعالیٰ) اس کی مغفرت نہیں کرتا"۔

3722 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وجدنَا فِيْ قَائِم سيف رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ

عَمَّن ظلمك وصل من قطعك وَاحسن إِلَى من اَسَاءَ إِلَيْكَ وَقل الحق وَلَوْ على نفسك

ذكره رزين بن الْعَبدرِي وَلَمْ اره وَيَأْتِي اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي صلَة الرَّحِم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں یہ تحریر پائی تھی۔

''تم اس شخص کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرتا ہے اور اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اور حق بات کہو خواہ وہ تمہاری اپنی ذات کے خلاف ہو''

یہ روایت رزین بن عبدری نے ذکر کی ہے میں نے یہ روایت نہیں دیکھی اس نوعیت کی دیگر روایات صلہ رحمی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

3723 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سرق لَهَا شَيْءٍ فَجعلت تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبخي عَنْهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَمعنى لَا تسبخي عَنْهُ اَى لَا تخففي عَنْهُ الْعقُوبَة وتنقصي اجرك فِي الْاٰخِرَة بدعائك عَلَيْهِ والتسبيخ التَّخْفِيف وَهُوَ بسين مُهْملَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة وخاء مُعْجمَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ ان کی چوری ہوگئی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس (چور) کے لئے دعاء ضرر کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی سزا کو ہلکا نہ کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) (لاتسبخی عنه اس سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی سزا میں تخفیف نہ کرو اور اس کے خلاف دعائے ضرر کرکے اپنے اجر کو آخرت میں کم نہ کرو۔

لفظ تسبیخ کا مطلب تخفیف کرنا ہے اس میں س ہے پھر ب ہے اور پھر خ ہے۔

3724 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا وقف الْعباد لِلْحساب جَاءَ قوم واضعي سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقِيْلَ مِنْ هَؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين ثُمَّ نَادى مُنَاد ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيَدْخلْ الْجَنَّة ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَة ليقمْ من اجره على اللّٰه فَلْيَدْخلْ الْجنَّة

قَالَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ أجره على اللّٰه قَالَ الْعَافُوْنَ عَن النَّاس ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَة ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيَدْخلْ الْجَنَّة فَقَامَ كَذَا وَكَذَا الفا فَدَخلُوْهَا بِغَيْر حِسَاب

3723- سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب الدعاء' حديث: 1292' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الدعاء' الرجل يظلم فيدعو الله على من ظلمه' حديث: 28976' السنن الكبرى للنسائي' كتاب قطع السارق' الدعاء على السارق' حديث: 7120' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23657' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث: 4019

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے حساب کے لئے کھڑے ہوں گے' تو کچھ لوگ آئیں گے انہوں نے اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھی ہوئی ہوں گی ان کا خون بہہ رہا ہوگا جنت کے دروازے پر ان کا ہجوم ہو جائے گا دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا جائے گا کہ یہ شہداء ہیں یہ زندہ تھے انہیں رزق دیا جاتا تھا پھر ایک منادی کھڑا ہوگا' اور اعلان کرے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور جنت میں داخل ہو جائے پھر وہ دوسری مرتبہ یہ اعلان کرے گا وہ شخص کھڑا ہو جائے' جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور وہ جنت میں داخل ہو جائے (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے' جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو لوگوں سے درگزر کرتے ہیں' پھر وہ تیسری مرتبہ پکار کر کہے گا وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو اتنے اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3725 - وَعَنْ أَنَسٍ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ رَجُلَانِ مِنْ أُمَّتِيْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّ الْعِزَّةِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا يَا رَبِّ خُذْ لِيْ مَظْلِمَتِيْ مِنْ أَخِيْ فَقَالَ اللّٰهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِأَخِيْكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْءٌ قَالَ يَا رَبِّ فَلْيَحْمِلْ مِنْ أَوْزَارِيْ وَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ذٰلِكَ لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ يَحْتَاجُ النَّاسُ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلطَّالِبِ ارْفَعْ بَصَرَكَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ يَا رَبِّ أَرَى مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ أَيُّ نَبِيٍّ هٰذَا أَوْ لِأَيِّ صِدِّيْقٍ هٰذَا أَوْ لِأَيِّ شَهِيْدٍ هٰذَا قَالَ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ يَمْلِكُ ذٰلِكَ قَالَ أَنْتَ تَمْلِكُهُ قَالَ بِمَاذَا قَالَ بِعَفْوِكَ عَنْ أَخِيْكَ قَالَ يَا رَبِّ إِنِّيْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْهُ قَالَ اللّٰهُ فَخُذْ بِيَدِ أَخِيْكَ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَأَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ يُصْلِحُ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْبَعْثِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبَّادِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَبَطِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ كَذَا قَالَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اسی دوران ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف کے دانت بھی نمایاں ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے

دو افراد رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے مجھے میرے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ دلا دے‘ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کا کیا کرو گے؟ جبکہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی باقی نہیں رہ گئی ہوگی وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! پھر تو میرے گناہ اس کے ذمہ ڈال دے تو نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دن بہت عظیم ہوگا جب لوگوں کو اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کے گناہوں کا بوجھ کوئی اور اٹھالے تو اللہ تعالیٰ نے مطالبہ کرنے والے شخص سے کہا تم اپنی نگاہ اٹھا کر دیکھو اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو بولا: اے میرے پروردگار! میں سونے سے بنے ہوئے شہر دیکھ رہا ہوں اور سونے سے بنے ہوئے محلات دیکھ رہا ہوں جو نگینوں سے آراستہ ہیں یہ کون سے نبی کے ہیں یا کون سے صدیق کے ہیں یا شہید کے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو ان کی قیمت دے گا اس شخص نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس کا مالک کون ہوسکتا ہے؟ پروردگار نے فرمایا تم اس کے مالک ہوسکتے ہو اس نے عرض کی: وہ کیسے؟ پروردگار نے فرمایا: اس طرح کہ تم اپنے بھائی کو معاف کردو تو بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے اسے معاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تم اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں داخل کردو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں ٹھیک رہو بے شک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان بہتری رکھتا ہے“۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عباد بن شیبہ حبطی کے حوالے سے سعید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

3726 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْل قد سمع من وَاثِلَة

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم اپنے بھائی کی شماتت کا اظہار نہ کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا‘ اور تمہیں اس میں مبتلا کردے گا“۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے مکحول نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

3727 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عير اخاه بذنب لم يمت حَتّٰى يعمله

3726-الجامع للترمذي' أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه' باب' حديث: 2490' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث: 3828' المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' باب الواو' ما أسند واثلة مكحول الشامي' حديث: 17995

قَالَ اَحْمد قَالُوْا من ذَنب قد تَابَ مِنْهُ

رَوَاهُ التِرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِل

خَالِدِ بْن معدان لم يدْرك مَعَاذ بن جبل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو اس کے گناہ کے حوالے سے عار دلائے وہ شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ کام خود نہیں کرلے گا''

امام احمد فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی ایسا گناہ ہو جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

التَّرْهِيب من ارْتِكَاب الصَّغَائِرْ والمحقرات من الذُّنُوْب والاِصرار على شَيْءٍ مِنْهَا

صغیرہ اور حقیر نظر آنے والے گناہوں کے ارتکاب کے بارے میں ترہیبی روایات

اوران میں سے کسی ایک پر اصرار کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

3728 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد اِذا اَخطَأَ خَطِيئَة نكتت فِیْ قلبه نُكْتَة سَوْدَاءِ فَاِن هُوَ نزع واستغفر صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه فَهُوَ الران الَّذِیْ ذكر الله تَعَالٰى كلا بل ران على قُلُوْبهم مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ المطففين

رَوَاهُ التِرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْقين قَالَ فِیْ اَحدهمَا صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

النُّكْتَة بِضَم النُّوْن وبالتاء الْمُثَنَّاة فَوق هِیَ نقطة شبه الْوَسخ فِی الْمرْآة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے جب وہ اس گناہ سے الگ ہو کر مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے تو اس نقطے میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل

3727-الجامع للترمذی' أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه' باب' حديث: 2489' المعجم الأوسط للطبرانی' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 7380 .

3728-الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ومن سورة ويل للمطففين' حديث: 3338' صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر الإخبار عما يجب على المرء من تعقيب الاستغفار كل عثرة' حديث: 931' السنن الكبرى للنسائی' سورة الرعد' سورة المطففين' قوله تعالى : كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون' حديث: 11212

پر غالب آجاتی ہے تو یہ وہ زنگ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے:

''خبردار! انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے دو طرح سے نقل کیا ہے اور ان میں سے ایک کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ نکتہ میں ن پر پیش پھرت ہے اس سے مراد وہ نکتہ ہے جو آئینے میں لگے ہوئے میل کی مانند ہوتا ہے۔

3729 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ ومحقرات الذُّنُوْب فَاِنَّهُنَّ يجتمعن على الرجل حَتّٰى يهلكنه وَاِن رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب لَهُنَّ مثلا كمثل قوم نزلُوْا اَرْض فلاة فَحضَرَ صَنِيع الْقَوْم فَجعل الرجل ينْطلق فَيَجِيْء بِالْعودِ وَالرجل يَجِيْء بِالْعودِ حَتّٰى جمعُوْا سوادا واججوا نَارا وأنضجوا مَا قذفوا فِيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة عمرَان الْقطَّان وَبَقِيَّة رجال اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ رجال الصَّحِيح وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهٖ من طَرِيْق اِبْرَاهِيْمَ الهجرى عَنْ اَبِي الْاَحْوَص عَنْهُ وَقَالَ فِيْ اَوله اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن تعبد الْاَصْنَام فِيْ اَرْض الْعَرَب وَلٰكنه سيرضى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بالمحقرات وَهِي الموبقات يَوْم الْقِيَامَة ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حقیر سمجھے جانے والے گناہوں سے بھی بچ کے رہو! کیونکہ بعض اوقات یہ کسی شخص کے خلاف اکٹھے ہو کر ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقیر گناہوں کے لئے مثال بیان کی کہ ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے' جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں' جب کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے' تو کوئی شخص جاتا ہے' اور ایک لکڑی لے آتا ہے' اور ایک شخص جاتا ہے ایک لکڑی لے آتا ہے' اور ایک شخص جاتا ہے ایک لکڑی لے آتا ہے یہاں تک کہ بہت سی لکڑیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں' اور وہ آگ جلا لیتے ہیں' اور جو پکانا ہو اس پر پکا لیتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے عمران قطان کے حوالے سے نقل کیا ہے امام احمد اور امام طبرانی کے دیگر تمام راوی صحیح کے رجال ہیں اسے امام ابویعلیٰ نے اس کی مانند ابراہیم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

3729- مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' حديث: 3706' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 7462' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' حديث: 905' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد' أبو ضمرة أنس بن عياض' حديث: 5736

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر بتوں کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس سے کم چیزوں کے ذریعے تم سے راضی ہو جائے گا' اور حقیر (نظر آنے والے گناہوں) کے حوالے سے راضی ہوگا جو قیامت کے دن ہلاکت کا شکار کر دینے والے ہیں''.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3730 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ ومحقرات الذنوب فانما مثل محقرات الذُّنُوْب كمثل قوم نزلُوْا بطن وَاد فجَاء ذَا بِعُوْد وَجَاء ذَا بِعُوْد حَتّٰى حملُوْا مَا انضجوا بِهٖ خبزهم وَاِن محقرات الذُّنُوْب مَتى يَاْخُذ بهَا صَاحبهَا تهلكه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حقیر نظر آنے والے گناہوں سے بچ کے رہو کیونکہ حقیر نظر آنے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے' جو کسی نشیبی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں پھر ایک شخص ایک لکڑی لے کے آتا ہے دوسرا شخص دوسری لکڑی لے کے آتا ہے یہاں تک کہ وہ اس آگ پر روٹی پکا لیتے ہیں اور حقیر نظر آنے والے گناہوں کا جب آدمی ارتکاب کرتا ہے' تو یہ اسے ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3731 - وَرُوِيَ عَن سعد بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما فرغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حنين نزلنَا قفرا من الْاَرْض لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا من وجد شَيْئًا فليأت بِهٖ وَمَنْ وجد عظما اَوْ سنا فليأت بِهٖ قَالَ فَمَا كَانَ اِلَّا سَاعَة حَتّٰى جَعَلْنَاهُ ركاما فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذَا فَكَذٰلِكَ تجمع الذُّنُوْب على الرجل مِنْكُمْ كَمَا جمعتم هٰذَا فليتق اللّٰه رجل فَلَا يُذنب صَغِيرَة وَلَا كَبِيرَة فَاِنَّهَا محصاة عَلَيْهِ

❀❀ حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ہم ایک بے آب و گیاہ جگہ پر ٹھہرے وہاں کوئی چیز نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو جو بھی ملتا ہے اسے اکٹھا کرے اور لے آئے جس شخص کو ہڈی ملے یا دانت ملے وہ اسے لے آئے راوی بیان کرتے ہیں: تو تھوڑی ہی دیر میں ہم نے اس کا ایک بڑا سا ڈھیر بنا لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اسے دیکھ رہے ہو؟ اسی طرح گناہ تم میں سے کسی ایک شخص کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں جس طرح تم لوگوں نے اس (ڈھیر) کو جمع کیا ہے' تو آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور کسی چھوٹے یا بڑے گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ اس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے''۔

3730-المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 7462' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد' أبو حازم عن سهل بن سعد' حديث: 5736

3731-المعجم الكبير للطبراني' من اسمه زرارة' سعد بن جنادة العوفي' حديث: 5350

3732 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَة اِيَاك ومحقرات الذُّنُوْب فَاِن لَهَا من اللّٰه طَالبا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ الْاَعْمَال بدل الذُّنُوْب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بچ کے رہنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حساب لے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے لفظ گناہ کی جگہ لفظ اعمال نقل کیا ہے۔

3733 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يُصِيبهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِزِيَادَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات آدمی کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اضافے کے ساتھ اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3734 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ لأحسب الرجل ينسى الْعلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرُوَاتِه ثِقَات اِلَّا اَن الْقَاسِم لم يسمع من جده عبد اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات آدمی کسی گناہ کی وجہ سے اُس علم

3732-سنن الدارمي' ومن كتاب الرقاق' باب : في المحقرات' حديث: 2682' مسند الحارث' كتاب الأدعية' باب فيما يحتقر من الذنوب' حديث: 1063' المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث: 2417' مسند الشهاب القضاعي' إياكم ومحقرات الذنوب' حديث: 886' شعب الإيمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في محقرات الذنوب' حديث: 6993' حلية الأولياء' عامر بن عبد الله' حديث: 3739

3733-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من المواظبة على الدعاء والبر' حديث: 872' السنن الكبرى للنسائي' سورة الرعد' سورة الإخلاص' حديث: 11353' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' ومن حديث ثوبان' حديث: 21821' معجم أبي يعلى الموصلي' باب الفاء' حديث: 277' مسند الشهاب القضاعي' إن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه' حديث: 932' الزهد والرقائق لابن المبارك' باب ما جاء في تخويف عواقب الذنوب' حديث: 86

3734-سنن الدارمي' باب : التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله' حديث: 395' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي' باب' حديث: 8796' حلية الأولياء' عبد الله بن مسعود' حديث: 407' الزهد والرقائق لابن المبارك' باب ما جاء في تخويف عواقب الذنوب' حديث: 83

کو بھول جاتا ہے' جس کو اس نے حاصل کیا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف یہ معاملہ مختلف ہے کہ قاسم نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

3735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ لتعملون اعمالا هِيَ ادق فِيْ اَعْيُنِكُمْ من الشَّعْرِ كُنَّا نعدها على عهد رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الموبقات يَعْنِيْ المهلكات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهٖ وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ کچھ ایسے عمل کرو گے' جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم ان اعمال کو ہلاکت کا شکار کردینے والے اعمال قرار دیتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام احمد بن حنبل نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3736 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن اللّٰه يؤاخذني وَعِيْسَى بِذُنُوْبِنَا لعذبنا وَلَا يظلمنا شَيْئًا

قَالَ وَاَشَارَ بالسبابة وَالَّتِيْ تَلِيْهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کے حوالے سے' میرا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مؤاخذہ کرے' تو وہ ہمیں عذاب دے گا' اور وہ ہمارے ساتھ کوئی ظلم نہیں کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

3737 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَو يؤاخذني اللّٰه وَابْن مَرْيَم بِمَا جنت هَاتَانِ يَعْنِيْ الْاِبْهَام وَالَّتِيْ تَلِيْهَا لَعَذَّبَنَا اللّٰهُ ثُمَّ لم يظلمنا شَيْئًا ۔رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ان چیزوں کے حوالے سے مؤاخذہ کرے جن چیزوں کا ارتکاب ان دونوں نے کیا

3735-سنن الدارمي' ومن كتاب الرقاق' باب : في الموبقات' حديث: 2721' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التوبة والإنابة' حديث: 7743' الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم' ذكر عبادة القرط' حديث: 855' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الشهادات' جماع أبواب من تجوز شهادته ' ومن لا تجوز من الأحرار' حديث: 19311' مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث: 12377' مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث: 1228' مسند الحارث' كتاب الأدعية' باب فيما يستغفر من الذنوب' حديث: 1062' مسند أبي يعلى الموصلي' أبو عمران الجوني' حديث: 4095

3736-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى' ذكر الخبر الدال على أن على المرء الرجوع باللوم على نفسه' حديث: 660

3737-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى' ذكر الإخبار عن ترك الاتكال على الطاعات' حديث: 658

ہے نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی، تو وہ ہمیں عذاب دے گا' اور وہ ہمارے ساتھ کوئی ظلم نہیں کر رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3738 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو غفر لكم مَا تاتون اِلَى الْبَهَائِم لغفر لكم كثيرا .رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وَرَوَاهُ عبد الله فِيْ زياداته مَوْقُوْفًا على اَبِى الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَادُهُ اصح وَهُوَ اشبه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تمہاری اس حوالے سے مغفرت ہو جائے' جو تم جانوروں کے ساتھ سلوک کرتے ہو' تو پھر بہت سے معاملات میں تمہاری مغفرت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے مرفوع حدیث کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے عبداللہ نے اپنی ''زیادات'' میں اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کی سند زیادہ مستند ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

3739 - وَعَنْ اَبِى الْاَحْوَص قَالَ قَرَاَ ابْن مَسْعُوْدٍ وَلَوْ يُؤَاخذ اللّٰه النَّاس بِمَا كسبوا مَا ترك على ظهرهَا من دَابَّةٍ وَلٰكِن يؤخرهم اِلٰى أجل مُسَمًّى – فاطر – الْاٰيَةَ فَقَالَ كَاد الْجعل يعذب فِيْ جُحْره بذنب ابْن آدم رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

الْجعل بِضَم الْجِيم وَفتح الْعين دويبة تكَاد تشبه الخنفساء تدحرج الروث

❀❀ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا مؤاخذہ اس چیز کے حوالے سے کرے' جو عمل وہ کرتے ہیں تو وہ اس (زمین) کی پشت پر ایک جانور کو بھی نہ رہنے دے لیکن اس نے ان لوگوں کے معاملے کو ایک مخصوص مدت تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض اوقات کسی انسان کے گناہ کی وجہ سے کسی پتنگے کو اپنے بل کے اندر عذاب دیا جاتا ہے۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''الجعل'' میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ع' پر زبر ہے اس سے مراد ایک چھوٹا جانور ہے' جو سنڈی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور یہ گندگی میں ہوتا ہے۔

3738-مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' من مسند القبائل' من حديث أبي الدرداء عويمر' حديث: 26884' شعب الإيمان للبيهقي' فصل' حديث: 4953

3739-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة الملائكة' حديث: 3537' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام' كلام ابن مسعود رضي الله عنه' حديث: 33896' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي' باب' حديث: 8903

5766

احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

الترغیب والترہیب کامل

من الحدیث الشریف 3

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی معاذ رضا خان قادری دامت برکاتہم عالیہ

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

۵۷۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترہیب

من الحدیث الشریف

3

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج
مفتی معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
37352022

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	....	الترغیب والترہیب (جلد سوم)
مصنف	....	امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری
ترجمہ وتخریج	....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	....	936
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	....	دسمبر 2017ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی وکمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

فہرست

مضامین	صفحہ

كِتَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَغَيْرِهِمَا

کتاب: نیکی، صلہ رحمی اور دیگر امور کے بارے میں روایات

33 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ بِرِّ الْوَالِدَيْنِ وَصِلَتِهِمَا وَتَاكِيْدِ طَاعَتِهِمَا وَالْاِحْسَانِ اِلَيْهِمَا وَبِرِّ اَصْدِقَائِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

باب: والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور ان کے بعد ان کے دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا

3740 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میں نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3741 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِيْ وَلَدٌ وَالِدَهُ

3741-صحيح مسلم - كتاب العتق' باب فضل عتق الوالد - حديث: 2858مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب العتق' الولاء' باب الخبر المال على أن الرجل يملك أباه بالشرى حتى يعتقه - حديث: 3915صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر استحباب المبالغة للمرء في بر والده رجاء اللحوق بالبررة فيه' حديث:425سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث: 4492سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب بر الوالدين - حديث:3657مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في بر الوالدين - حديث:24876السنن الكبرى للنسائي - باب ما قذفه البحر' باب أي الرقاب أفضل - حديث: 4757شرح معاني الآثار للطحاوي - كتاب العتاق' باب الرجل يملك ذا رحم محرم منه , هل يعتق عليه - حديث: 3031السنن الكبرى للبيهقي - كتاب العتق' باب : من يعتق بالملك . - حديث:19905معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب العتق' باب العتق - من يعتق بالملك' حديث:6236مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:6984مسند ابن الجعد - زهير عن سهيل بن أبي صالح' حديث:2248المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث:6770شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7582الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث:10

إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیٹا اپنے والد کو بدلہ نہیں دے سکتا' البتہ یہ صورت ہے کہ اگر وہ اپنے باپ کو غلام پائے تو اسے خرید کر آزاد کر دے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3742 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں حصہ لینے کے لئے اجازت مانگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3743 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا حَيٌّ قَالَ فَتَبْتَغِي الْأَجْرَ مِنَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت اور جہاد کے حوالے سے آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ سے اجر کا حصول چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

3742-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب الجهاد بإذن الأبوين - حديث:2863صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب لا يجاهد إلا بإذن الأبوين - حديث: 5635صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وأنهما أحق به - حديث: 4729صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر ما يقوم مقام الجهاد النفل من الطاعات للمرء' حديث:319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو - حديث: 2180السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدان - حديث: 3066مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجهاد' الرجل يغزو وله والدان أله ذلك - حديث:32798السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن كان له والدان - حديث: 4180معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب السير' باب من له عذر بالضعف وغيره - حديث: 5540السنن الصغير للبيهقي - كتاب السير' باب من لا يجب عليه الجهاد - حديث: 2759مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6373مسند الطيالسي - أحاديث النساء' أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص - وأبو العباس المكي عن عبد الله بن عمرو' حديث: 2354مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث: 568مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 463مسند عبد بن حميد - حديث بلال المؤذن' حديث: 362معجم ابن الأعرابي' حديث:1162المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : مقدام - حديث:9173شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث: 7561الأدب المفرد للبخاري - باب بر والديه ما لم يكن معصية' حديث:21

کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی ایک زندہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ دونوں ہی زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنا چاہتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اپنے ماں باپ کے پاس واپس جاؤ اور ان کے ساتھ اچھی طرح سے رہو"۔

3744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جِئْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَتَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ فَقَالَ اِرْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کے پاس واپس جاؤ اور انہیں ہنساؤ جس طرح تم نے انہیں رلایا ہے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3745 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من اَهْلِ اليمن هَاجر اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اَحَد بِاليمن قَالَ ابواى .قَالَ اذنا لَكَ قَالَ لَا .قَالَ فَارْجع اِلَيْهِمَا فاستاذنهما فَاِن اذنا لَكَ فَجَاهد وَاِلَّا فبرهما .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں: یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہجرت کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتے دار ہے؟ اس نے عرض کی میرے ماں باپ ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: ان دونوں نے تمہیں (ہجرت کر کے یہاں آنے کی) اجازت دی تھی؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کے پاس واپس جاؤ اور ان سے اجازت مانگو اگر وہ تمہیں اجازت دے دیں تو جہاد میں حصہ لینا اور اگر اجازت نہ دیں تو (ہمیشہ) ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے رہنا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3744-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن إدخال المرء السرور على والديه في أسبابه يقوم' حديث:420المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البر والصلة' حديث:7319سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يغزو - حديث: 2179سنن ابن ماجه - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وله أبوان - حديث:2779السنن للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث:4114مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث:9010سنن سعيد بن منصور - كتاب الجهاد' باب ما جاء فيمن غزا وأبواه كارهان - حديث:2154السنن الكبرى للنسائي - كتاب البيعة' البيعة على الهجرة - حديث:7531السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16574مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6318مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه' حديث:568البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث:2105شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7563الأدب المفرد للبخاري - باب جزاء الوالدين' حديث:14

3746 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْجِهَاد فَقَالَ اَحَی والداك قَالَ نعم .قَالَ ففیهما فَجَاهد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے کے لئے حاضر ہوا نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر تم ان دونوں کی بھرپور خدمت کرو"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3747 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اشتهی الْجِهَاد وَلَا اقدر عَلَیْهِ .قَالَ هَلْ بَقِی من والدیك اَحد قَالَ اُمِّی قَالَ قَابل اللّٰه فِیْ برهَا فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَاَنْت حَاج ومعتمر وَمُجَاهد

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط واسنادهما جید مَیْمُون بن نجیح وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا مجھے جہاد میں حصہ لینے کی خواہش ہے لیکن میں اس کی قدرت نہیں رکھتا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے عرض کی میری والدہ زندہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرکے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا جب تم ایسا کرو گے تو تم حج کرنے والے عمرہ کرنے والے اور جہاد میں حصہ لینے والے شمار ہو گے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں کی سند عمدہ ہے میمون بن نجیح نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کے باقی راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

3748 - وَرُوِیَ عَن طَلْحَة بن مُعَاوِیَة السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرِید الْجِهَاد فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ امك حَیَّة قلت نَعَمْ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزم رجلهَا فثم الْجنَّة .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ کی راہ میں جہاد میں شرکت کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے قدموں میں رہو! وہیں جنت ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3749 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْوَالِدین علی ولدهما قَالَ هما جنتك ونارك .رَوَاهُ ابْن مَاجه من طَرِیْق عَلِیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ماں باپ کا ان کی اولاد پر کیا حق ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں تمہاری جنت ہیں یا تمہاری جہنم ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

3750 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن جاهمة اَن جاهمة جَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْت اَن أغزو وَقد جِئْت استشيرك فَقَالَ هَلْ لَكَ من ام قَالَ نَعَمْ قَالَ فالزمها فَإِن الْجَنَّة عِنْد رجلهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں: حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لینے کا اردہ رکھتا ہوں اور میں اس سلسلے میں آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان کے پاؤں کے پاس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3751 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَفظِهِ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَشِيرهُ فِي الْجِهَاد فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ والدان قلت نعم .قَالَ الزمهما فَإِن الْجَنَّة تَحت أرجلهما

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جہاد میں شرکت کے لیے آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے ماں باپ ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم ان دونوں کے ساتھ رہو! کیونکہ جنت ان دونوں کے پاؤں کے نیچے ہے''۔

3752 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَاهُ فَقَالَ إِن لي امْرَاَة وَإِن اُمِّي تَاْمُرنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فَإِن شِئْت فأضع هٰذَا الْبَاب اَوْ احفظه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ رُبمَا قَالَ سُفْيَان اُمِّي وَرُبمَا قَالَ اَبِيْ قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث صَحِيْح

3750-مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجهاد' باب الرجل يغزو وأبوه كاره له - حديث: 9015المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث: 2438السنن للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث:3067السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجهاد' الرخصة في التخلف لمن له والدة - حديث: 4181السنن الكبرى للبيهقي - كتاب السير' باب الرجل يكون له أبوان مسلمان أو أحدهما فلا يغزو إلا - حديث:16576مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث معاوية بن جاهمة السلمي - حديث: 15265معجم الصحابة لابن قانع - جاهمة السلمي أبو معاوية بن جاهمة' حديث:260شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7567

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میری بیوی ہے اور میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اس عورت کو طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اگر تم چاہو تو اس دروازے کو ضائع کر دو یا پھر اس کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات سفیان نامی راوی نے لفظ ''میری ماں'' نقل کیا ہے اور بعض اوقات ''میرا باپ'' نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

3753 - وَرَوَاهُ ابْـن حبَـان فِـيْ صَـحِيْـحِـه وَلَفْظِهِ اَن رجلا اَتَى اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اِن اَبِيْ لم يزل بِي حَتّٰى زَوجنِـيْ وَاِنَّهُ الْاٰن يَاْمُرنِيْ بِطَلَاقِهَا قَالَ مَا اَنا بِالَّذِيْ آمُرك اَن تعق والديك وَلَا بِالَّذِيْ آمُرك اَن تطلق امْرَاَتك غير اَنَّك اِن شِئْت حدثتك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ الْوَالِد اَوسط اَبْوَاب الْجَنَّة فحافظ على ذٰلِكَ الْبَاب اِن شِئْت اَوْ دع . قَالَ فاحسب عَطَاءٍ قَالَ فطلقهَا

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ایک شخص حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا میرے والد مسلسل اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے میری شادی کروادی اور اب وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ میں اس کو طلاق دے دوں تو حضرت ابودرداء نے فرمایا میں تمہیں یہ حکم نہیں دوں گا کہ تم اپنے والدین کی نافرمانی کرو اور نہ ہی میں تمہیں یہ ہدایت کروں گا کہ تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہ حدیث بیان کر دیتا ہوں جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''والد جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب اگر تم چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا پھر اسے ترک کر دو''۔

راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء نے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ اس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

3754 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ تحتى امْرَاَة أحبها وَكَانَ عمر يكرهها فَقَالَ لى طَلقهَا فَأبيت فَاَتى عمر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلقهَا .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ

3754-سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث: 4493المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطلاق' حديث: 2730مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4863مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطلاق' ما قالوا في الرجل أو المرأة تسأل ابنها أن يطلق امرأته - حديث: 15487صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر البيان بأن النبي صلى الله عليه وسلم أمر ابن عمر' حديث: 428سنن ابن ماجه - كتاب الطلاق' باب الرجل يأمره أبوه بطلاق امرأته - حديث: 2085السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الخلع والطلاق' باب إباحة الطلاق - حديث: 13920مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رحمه الله عن - وحمزة بن عبد الله بن عمر عن أبيه' حديث: 1920مسند ابن الجعد - الحارث بن عبد الرحمن' حديث: 2327مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث: 836المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حمزة بن عبد الله بن عمر' حديث: 13029شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث: 7585

صَحِيْح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ناپسند کرتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا: تم اس عورت کو طلاق دے دو میں نے ان کی یہ بات نہیں مانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس عورت کو طلاق دے دو"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3755 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يمد لَهُ فِيْ عمره وَيُزَاد فِيْ رزقه فليبر وَالِديهِ وليصل رَحمَه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَهُوَ فِي الصَّحِيْح بِاخْتِصَار ذكر الْبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کا رزق زیادہ ہو اسے اپنے والدین کے ساتھ اچھائی کرنی چاہیے اور رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور صحیح میں یہ اختصار کے ساتھ منقول ہے جس میں (والدین کے ساتھ) نیکی کرنے کا حکم ہے۔

3755/1 - وَعَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بر وَالِديهِ طُوْبَى لَهُ زَاد اللّٰه فِيْ عمره

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم والأصبهاني كلهم من طَرِيْق زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کر دے گا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3756 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يُصِيبهُ وَلَا يرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِي الْعُمر اِلَّا الْبر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی بعض اوقات کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے اور تقدیر کو صرف دعا پرے کر سکتی ہے"

اور عمر میں اضافہ صرف نیکی کے ذریعے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔امام حاکم نے اسے (الفاظ کی) تقدیم و تاخیر کے ہمراہ نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3757 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء إِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيْد فِي الْعُمر إِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تقدیر کو صرف دعا پرے کرسکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی (یعنی والدین کے ساتھ اچھے سلوک) کے ساتھ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3758 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبر كم أبناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَإِن لم يفعل لم يرد على الْحَوْض .رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ سُوَيْد عَنْ اَبِیْ رَافع عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد عَنْ قَتَادَةَ هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگوں کی عورتوں سے پاکدامن رہو تمہاری عورتیں محفوظ رہیں گی تم اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ نیکی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو اسے اس کو قبول کرلینی چاہیے خواہ وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر نہیں آئے گا''

یہ روایت امام حاکم نے سوید کے حوالے سے ابورافع کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید نے قتادہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے وہ (یعنی قتادہ) ابن عبدالعزیز ہے اور ایک واہی راوی ہے۔

3759 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بروا آبَاءَكُمْ تبر كم أبناؤكم وعفوا تعف نِسَاؤُكُمْ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا هُوَ وَغَيْرِه من حَدِيْثِ عَائِشَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے آباؤ اجداد کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور تم پاکدامن رہو تمہاری بیویاں محفوظ رہیں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔انہوں نے اور دیگر حضرات نے اسے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3760 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رغم انفه ثُمَّ رغم انفه ثُمَّ رغم انفه قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من اَدرك وَالِديهِ عِنْد الْكبر اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم يدْخل الْجنَّة .رَوَاهُ مُسْلِم

رغم اَنفه اَى لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو اس شخص کی ناک خاک آلود اس شخص کی ناک خاک آلود ہو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! کس کی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک کو بوڑھاپے کے عالم میں پائے (اور پھر ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ رغم انفہ سے مراد یہ ہے کہ وہ رغام کے ساتھ مل جائے اس کا مطلب مٹی ہے۔

3761 - وَعَن جَابر يَعْنِىْ ابْن سَمُرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قَالَ آتَانِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك اَحد اَبَوَيْهِ فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك شهر رَمَضَان فَمَاتَ فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاُدْخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ باسانيد اَحدهَا حسن وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ وَمَنْ اَدْرك اَبَوَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ الْحسن بن مَالك الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَتقدم وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَغَيْرِه من حَدِيْثِ كَعْب بن عجْرَة وَقَالَ فِىْ آخِره فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين وَتقدم اَيْضا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس بِنَحْوِهٖ وَفِيْه وَمَنْ اَدْرك وَالِديهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه واسحقه قلت آمين

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے فرمایا آمین آمین آمین آپ ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے کے عالم میں) پائے اور مرنے کے بعد جہنم میں جائے (یعنی ان کی خدمت کر کے جنت میں نہ جاسکے) تو اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دیا آپ آمین کہیں تو میں نے آمین کہا جبریل نے کہا: اے حضرت محمد! جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور مر جائے اور اس کی مغفرت نہ ہوئی ہو اور وہ جہنم میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین جبریل نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے اور وہ مر جائے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کر دے۔ تو آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور مر جائے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے! آپ کہیں آمین تو میں نے کہا: آمین''۔

انہوں نے یہ روایت حسن بن مالک حویرث کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے بھی نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے یہ روایت امام حاکم اور دیگر حضرات نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کر سکیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی کو ایک پائے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین''۔

3762 - وَعَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أعتق رَقَبَة مسلمة فَهِيَ فداؤه مِنَ النَّار وَمَنْ أدْرك أحد وَالِدَيْهِ ثُمَّ لم يغْفر لَهُ فَأَبْعَده الله زَاد فِي رِوَايَة وأسحقه. رَوَاهُ أَحْمد من طرق أحدهَا حسن

❀ حضرت مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان غلام (یا کنیز) کو آزاد کرتا ہے' تو وہ (غلام یا کنیز) اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے' اور جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی ایک کو پائے پھر اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اسے پرے کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند حسن ہے۔

3763 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلَاثَة نفر مِمَّن كَانَ قبلكُمْ حَتَّى آوَاهُم الْمَبِيت إِلَى غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فسدت عَلَيْهِم الْغَار فَقَالُوا إِنَّه لَا ينجيكم من هَذِه الصَّخْرَة إِلَّا أَن تدعوا الله بِصَالح أَعمالكُم قَالَ رجل مِنْهُم اللَّهُمَّ كَانَ لي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كبيران وَكنت لَا أغبق قبلهمَا أَهلا وَلَا مَالا فنأى بِي طلب شجر يَوْمًا فَلم أرح عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فحلبت لَهما غبوقهما فوجدتهما نائمين فَكرهت أَن أغبق قبلهمَا أَهلا أَو مَالا فَلَبثت والقدح على يَدي أنْتَظر استيقاظهما حَتَّى برق الْفجْر فاستيقظا فشربا غبوقهما اللَّهُمَّ إِن كنت فعلت ذَلِك ابْتِغَاء وَجهك ففرج

عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة فانفرجت شَيْئًا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ الْخُرُوْج وَقَالَ الْآخر اَللّٰهُمَّ كَانَت لی ابْنة عَم وَكَانَت اَحَبَّ النَّاس اِلَيَّ فاردتها ...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم بِتَمَامِهِ وَشرح غَرِيْبه فِي الْإِخْلَاص

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین لوگ کہیں جا رہے تھے وہ رات گزارنے کے لئے ایک غار میں گئے اور اس میں داخل ہو گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو بند کر دیا تو انہوں نے کہا: اس پتھر سے تمہیں نجات صرف اس طرح مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: میرے ماں باپ بوڑھے اور عمر رسیدہ تھے میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں اور کنیزوں کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب میں واپس آیا تو وہ دونوں سو چکے تھے میں نے ان کے لئے دودھ دوہ لیا پھر میں نے انہیں سوتا ہوا پایا اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان سے پہلے اپنے اہل خانہ کو یا غلاموں یا کنیزوں کو کچھ کھانے کے لئے دوں تو میں ایسے ہی ٹھہرا رہا' وہ پیالہ میرے ہاتھ میں تھا میں ان دونوں کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی تو وہ بیدار ہوئے انہوں نے اس دودھ کو پی لیا اے اللہ! اگر میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! اس پتھر کے حوالے سے جس میں ہم موجود ہیں تو وہ پتھر ہٹ گیا لیکن وہ لوگ ابھی نکل نہیں سکتے تھے ایک اور شخص نے کہا: اے اللہ! میری ایک چچازاد تھی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کے ساتھ تعلق قائم کرنا چاہتا تھا'' .... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے' اور اس کے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی اخلاص سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3764 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَة نفر يتماشون اَخذهم الْمَطَر فمالوا اِلٰى غَار فِي الْجَبَل فانحطت على غارهم صَخْرَة من الْجَبَل فاطبقت عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض انْظُرُوا أعمالا عملتموها لله عَزَّ وَجَلَّ صَالِحَة فَادعوا الله بهَا لَعَلَّه يفرجها فَقَالَ احدهم اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ لِيْ والدان شَيْخَان كبيران ولي صبية صغَار كنت أرعى فَاِذَا رحت عَلَيْهِم فحلبت لَهُمْ بدأت بوالدي أسقيهما قبل وَلَدي وَاِنَّهٗ نأى الشّجر فَمَا أتيت حَتّٰى أمسيت فوجدتهما قد نَامَا فحلبت كَمَا كنت أحلب فَجِئْت بالحلاب فَقُمْت عِنْد رؤوسهما أكره اَن أوقظهما من نومهما وأكره اَن اَبْدَأ بالصبية قبلهمَا والصبية يتضاغون عِنْد قدمي فَلَمْ يزل ذٰلِكَ دَأْبِيْ ودأبهم حَتّٰى طلع الْفجْر فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ فعلت ذٰلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج لنا فُرْجَة نرى مِنْهَا السَّمَاء فَفرج الله عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ حَتّٰى رَاَوْا مِنْهَا السَّمَاء ...... وَذكر الحَدِيْث

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک مرتبہ تین افراد جا رہے تھے انہیں بارش نے آلیا وہ پہاڑ میں موجود ایک غار کی طرف چلے گئے پہاڑ کی چوٹی سے ایک پتھر گرا اس نے غار کے دروازے کو بند کر دیا ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا: تم لوگ اپنے ان نیک اعمال کا جائزہ لو جو تم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کیے ہوں اور پھر ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو شاید اللہ تعالیٰ اس میں آسانی پیدا کر دے تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بوڑھے

اور عمر رسیدہ تھے اور میرے کمسن بچے تھے میں بکریاں چرایا کرتا تھا' جب میں شام کو ان کے پاس واپس آتا تھا' تو ان کے لئے دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا تھا ایک مرتبہ میں لکڑیوں کی تلاش میں دور چلا گیا جب شام ہوئی تو میں واپس آیا اور میں نے ان دونوں کو پایا کہ وہ دونوں سو چکے تھے اور میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہ لیا تھا میں وہ دودھ لا کر اور ان کے سرہانے آ کر کھڑا ہو گیا' مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ میں ان کو نیند سے بیدار کروں اور یہ بھی اچھا نہیں لگا کہ ان سے پہلے اپنے بچوں کو پینے کے لئے دوں میرے بچے میرے قدموں میں روتے رہے' لیکن میں اسی طرح رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رضا کے حصول کے لئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں اتنی کشادگی کر دے کہ جس میں سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے اتنی کشادگی کر دی کہ وہ اس میں سے آسمان دیکھ سکتے تھے"

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

3765 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيمَن كَانَ قبلكُم يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمُ السَّمَاء فلجؤوا اِلٰى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِم صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفَا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا الله فَادعوا الله باوثق اَعمالكُم فَقَالَ احدهم اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَت لِیْ امْرَاَة تعجبنی فطلبتها فَاَبت عَلَیّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاٰخر اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ انه كَانَ لِیْ والدان وَكنت أحلب لَهما فِیْ اِنائهما فَاِذَا أتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰی يستيقظا فَاِذَا استيقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی اسْتَاْجَرت اَجيرا يَوْمًا فَعمل لی نصف النَّهَار فاعطيته اجرا فسخطه وَلَمْ يَاْخُذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتّٰی صَار من كل الْمَال ثُمَّ جَاءَ يطْلب أجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم اعطه اِلَّا اجره الْاَوّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرَجُوْا يتماشون .رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم سے پہلے کے زمانے میں تین افراد نکلے' انہیں بارش نے آلیا تو وہ ایک پہاڑ کی پناہ میں چلے گئے ان پر ایک پتھر آ گیا ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کے نشان ختم ہو گئے اور پتھر بھی آ گیا ہے اب تمہاری صورت حال کے بارے میں صرف اللہ جانتا ہے' تو تم اللہ تعالیٰ سے اپنے سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے وسیلے سے دعا کرو تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے بہت اچھی لگتی تھی میں نے اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے میری بات نہیں مانی میں نے اس کے لئے ایک رقم مقرر کی جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو میں نے اسے چھوڑ دیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے ایسے کیا تھا' تو' تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرما! تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ تھے میں ان کے لئے ان کے برتن میں دودھ

دوہ لیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں نے ایسا کیا جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے میں ان کے بیدار ہونے تک کھڑا رہا جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے اسے پی لیا اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب عطا فرمادے۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مزدور کو مزدور رکھا اس نے نصف دن تک میرے لئے کام کیا میں نے اسے معاوضہ دیا تو وہ ناراض ہوگیا اس نے اسے وصول نہیں کیا میں اس کے معاوضے کو کام میں استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ وہ بہت سامال بن گیا پھر ایک مرتبہ وہ اپنا معاوضہ مانگنے کے لئے آیا تو میں نے اس سے کہا: تم یہ سب چیزیں حاصل کرلو اور اگر میں چاہتا تو میں صرف اس کا پہلے والا معاوضہ ہی دے دیتا (اے اللہ!) اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب کے خوف سے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب فرما تو وہ پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3766 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَحَق النَّاس بِحسن صَحَابَتِیْ قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ امك قَالَ ثُمَّ من قَالَ اَبوك .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں انہوں نے دریافت کیا: پھر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3767 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت اَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قدمت عَلَیّ اُمِّی وَهِی مُشركَة فِیْ عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فاستفتیت رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قلت قدمت عَلَیّ اُمِّی وَهِی

3766-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب : من أحق الناس بحسن الصحبة - حديث:5634صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب بر الوالدين وأنهما أحق به - حديث:4727سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في بر الوالدين' حديث:4494سنن ابن ماجه - كتاب الوصايا' باب النهي عن الإمساك في الحياة والتبذير عند الموت - حديث:2703السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع . - باب الاختيار في صدقة التطوع' حديث:7306مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8159مسند ابن الجعد - من حديث محمد بن طلحة بن مصرف' حديث:2280البحر الزخار مسند البزار - أبو زرعة بن عمرو بن جرير' حديث:3403مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5945المعجم الأوسط للطبراني - باب العين من اسمه عبد الله - حديث:4587المعجم الكبير للطبراني - باب الميم' من اسمه معمود - بهز بن حكيم' حديث:16724شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الخامس والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7574الآداب للبيهقي - باب في بر الوالدين' حديث:2

راغبة افأصل اُمِّي قَالَ نَعَمْ صلي أمك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ قَالَت قدمت عَلَيّ اُمِّي راغبة فِيْ عهد قريب وَهِي راغمة مُشركَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اُمِّي قدمت عَلَيّ وَهِي راغمة مُشركَة أفأصلها قَالَ نَعَمْ صلي أمك

راغبة اَي طامعة فِيمَا عِنْدِي تَسْأَلُنِيْ الْإِحْسَان اِلَيْهَا . راغمة اَي كارهة لِلْاِسْلَام

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں میری والدہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میرے ہاں آئیں وہ مشرک خاتون تھیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا میں نے عرض کی میری والدہ میرے پاس آئی ہیں وہ رغبت رکھتی ہیں (کہ میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں) تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میری والدہ میرے پاس آئیں وہ رغبت رکھتی تھی لیکن وہ اسلام بھی نہیں قبول کرنا چاہتی تھیں اور مشرکہ تھیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ میرے ہاں آئی ہیں وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی اور وہ مشرکہ ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ تم اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

لفظ رغبۃ کا مطلب ہے جو کچھ میرے پاس موجود ہے وہ اس میں دل چسپی رکھتی ہے اور اس نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں۔

لفظ راغمۃ کا مطلب ہے وہ اسلام کو ناپسند کرتی ہے (یعنی وہ اسلام قبول نہیں کرنا چاہتی)۔

3768 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رضَا اللّٰه فِيْ رضَا الْوَالِد وَسخط اللّٰه فِيْ سخط الْوَالِد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَرجح وَقفه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِلَّا انه قَالَ طَاعَة اللّٰه طَاعَة الْوَالِد ومعصية اللّٰه مَعْصِيَة الْوَالِد وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عمر اَوْ ابْن عَمْرو وَلَا يحضرني اَيهمَا وَلَفْظِهِ قَالَ: رضَا الرب تبَارك وَتَعَالٰى فِيْ رضَا الْوَالِدين وَسخط اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى فِيْ سخط الْوَالِدين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری باپ کی فرمانبرداری میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی باپ کی نافرمانی میں ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے

اور مجھے اس وقت یہ یاد نہیں ہے کہ یہ دونوں میں سے کس سے منقول ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''پروردگار کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے''۔

3769 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّيْ أذنبت ذَنبا عَظِيْما فَهَلْ لي من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَك من ام قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَك من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا هَلْ لَك والدان بالتثنية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری والدہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ موجود ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا تمہارے ماں باپ ہیں؟''۔

یعنی یہ لفظ تثنیہ کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3770 - وَعَنْ اَبِيْ أسيد مَالك بن ربيعَة السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوس عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رجل من بني سَلمَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِي من بر اَبَوي شَيْءٍ ابرهما بِهٖ بعد مَوْتهمَا قَالَ نَعَمْ الصَّلَاة عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَار لَهما وإنفاذ عهدهما من بعدهمَا وصلَة الرَّحِم الَّتِيْ لَا توصل اِلَّا بهما وإكرام صديقهما

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَزَاد فِيْ آخِره قَالَ الرجل مَا اكثر هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وأطيبه قَالَ فاعمل بِهٖ

❀❀ حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا یارسول اللہ! کیا ماں باپ کے ساتھ اچھائی کی کوئی ایسی صورت ہے کہ جو میں ان کے مرنے کے بعد کرسکوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں ان کے لئے دعائے کرنا رحمت اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور ان کے بعد ان کے کیے ہوئے عہد کو پورا کرنا اور اس شخص کے ساتھ رشتے داری کے تعلق کو نبھانا جس کے ساتھ رشتہ صرف والدین کے حوالے سے بنتا ہو اور ان کے دوستوں کی عزت افزائی کرنا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کتنی زیادہ اور کتنی پاکیزہ بات ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر عمل کرو''۔

3771 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَار عَنْ عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا من الْاَعْرَاب لقِيه بطرِيْق مَكَّة فَسلم عَلَيْهِ عبد الله بن عمر وَحمله على حمَار كَانَ يركبه وَاَعْطَاهُ عِمَامَة كَانَت على رَاسه

قَالَ ابْن دِيْنَار فَقُلْنَا لَهٗ اصلحك الله فَاِنَّهُم الْاَعْرَاب وهم يرضون باليسير فَقَالَ عبد الله بن عمر اِن ابا هٰذَا كَانَ ودا لعمر بن الْخطاب وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن ابر الْبر صلَة الْوَلَد اَهْل ود اَبِيه ـ رَوَاهُ مُسْلِم

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ مکہ کے راستے میں ایک دیہاتی کی ان سے ملاقات ہوئی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے سواری کے لئے گدھا دیا تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائے اور اپنے سر پر موجود اپنا عمامہ اسے دے دیا ابن دینار کہتے ہیں ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو ٹھیک رکھے یہ دیہاتی لوگ تو تھوڑی چیز سے بھی راضی ہو جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سب سے اچھا حسن سلوک یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3772 - وَعَنْ اَبِيْ بردة قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَاَتَانِيْ عبد الله بن عمر فَقَالَ اَتَدْرِي لم اَتَيْتُك قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن يصل اَبَاهُ فِيْ قَبره فَليصل اِخْوَان اَبِيه بعده وَاِنَّهٗ كَانَ بَيْن اَبِيْ عمر وَبَيْن اَبِيك اِخَاء وود فَاَحْبَبْت اَن أصل ذَاك ـ رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور بولے: کیا تم جانتے ہو میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ قبر میں موجود اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے تو اس کو اپنے باپ کے بعد اپنے باپ کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔

(پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمہارے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی تو میں نے یہ بات پسند کی کہ میں اس حوالے سے صلہ رحمی کروں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1 - التَّرْهِيب من عقوق الْوَالِدين

باب: والدین کی نافرمانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3773 - عَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله حرم عَلَيْكُمْ عقوق الْاُمَّهَات ووأد الْبَنَات ومنعا وهات وَكره لكم قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَة السُّؤَال واضاعة المَال

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے اور روکنے اور دینے کو حرام قرار دیا ہے' اور اس نے تمہارے لئے قیل وقال اور بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3774 - وَعَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا انبئكم باكبر الْكَبَائِر ثَلَاثًا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَكَانَ مُتكئا فَجَلَسَ فَقَالَ اَلا وَقَول الزُّوْر وَشَهَادَة الزُّوْر فَمَا زَالَ يكررها حَتّٰى قُلْنَا ليته سكت .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کی اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا آپ ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا جھوٹی بات کہنا یا جھوٹی گواہی دینا آپ ﷺ اس بات کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش کہ آپ ﷺ خاموش ہو جائیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3775 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَقتل النَّفس وَالْيَمِين الْغمُوس .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے کسی کو قتل کیا جائے یا جھوٹی قسم اٹھائی جائے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3776 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر فَقَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين الحَدِيْث .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ

وَفِیْ كتاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كتبه اِلٰى اَهْلِ الْيمن وَبعث بِه مَعَ عَمْرو بن حزم وَاِن اَكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر الْحق والفرار فِیْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى المحصنة وَتعلم السحر وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(کبیرہ گناہ یہ ہیں) اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی''۔الحدیث

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو جو مکتوب لکھا تھا اور جسے حضرت عمرو بن حزم کے ہمراہ بھیجا تھا اور اس میں یہ بات تحریر تھی:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بڑے کبیرہ گناہوں میں یہ بات شامل ہوگی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا اللہ کی راہ میں جنگ کے موقع پر راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن عورت پر الزام لگانا جادو سیکھنا سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔......الحدیث۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3777 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينظر الله اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَة الْعَاق لوَالِديهِ ومدمن الْخمر والمنان عطاء ه وَثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة الْعَاق لوَالِديهِ والديوث والرجلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ بِاِسْنَادَيْنِ جَيّدين وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه شطره الْاَوَّل .الديوث بتَشْديد الْيَاء هُوَ الَّذِيْ يقر اَهله على الزِّنَا مَعَ علمه بهم

والرجلة بِفَتْح الرَّاء وَكسر الْجِيم هِيَ المترجلة المتشبهة بِالرِّجَالِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا والدین کا نافرمان باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور کچھ دے کر احسان جتانے والا شخص اور تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے والدین کا نافرمان' دیوث اور رجلہ۔

یہ روایت امام نسائی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ جو دو عمدہ اسناد کے ہمراہ منقول ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں صرف اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے

لفظ الدیوث میں ی پر شد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے زنا میں مبتلا ہونے کا علم رکھنے کے باوجود اسے برقرار رکھتا ہے

لفظ رجلہ میں ر پر زبر ہے ج پر زیر ہے اس سے مراد مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورت ہے۔

3778 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حرم الله تبَارك وَتَعَالٰى عَلَيْهِمُ الْجنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِيْ يقر الْخبث فِيْ اَهله

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص (والدین کا) نافرمان اور وہ بے شرم شخص جو اپنی بیوی میں خرابی کو برقرار رکھتا ہے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے'

اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3779 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح ريح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسِمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بِعَمَلِه وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن یہ خوشبو وہ شخص نہیں پا سکے گا جو اپنے کام کے حوالے سے احسان جتائے یا (جو والدین کا) نافرمان ہو یا جو باقاعدگی سے شراب پینے والا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3780 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُم صرفا وَلَا عدلا عَاق وَلَا منان ومكذب بِقدر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ عَاصِم فِيْ كتاب السّنة بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم فِيْ شرب الْخمر حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ .رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا (والدین کا) نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر کو جھٹلانے والا''۔

یہ روایت امام ابن ابوعاصم نے کتاب ''السنہ'' میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اس سے پہلے شراب نوشی سے متعلق باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان گزر چکا ہے

''چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا سود کھانے والا یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا اور اپنے والدین کا نافرمان''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3781 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين والفرار من الزَّحْف .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں کہ ان کی موجودگی میں کوئی عمل فائدہ نہیں دے گا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3782 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مِن الْكَبَائِر شتم الرجل وَالِديه قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهل يشتم الرجل وَالِديه قَالَ نَعَمْ يسب ابَا الرجل فيسب ابَاهُ ويسب أمه فيسب أمه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہوں میں ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو برا کہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو برا کہہ سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ وہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہے گا' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3783 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم إِن من اكبر الْكَبَائِر اَن يلعن الرجل وَالِدَيْهِ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنِ الرَّجُلَ وَالِدَيْهِ قَالَ يسب ابَا الرجل فيسب ابَاهُ ويسب أمه فيسب أمه

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کے باپ کو برا کہے گا یہ اس کی ماں کو برا کہتا ہے' تو وہ اس کی ماں کو برا کہے گا''۔

3784 - وَعَن عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شهِدت اَن لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه وَصليت الْخمس وَأديت زَكَاة مَالِي وَصمت رَمَضَان فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على هٰذَا كَانَ مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة هٰكَذَا وَنصب أصبعيه مَا لم يعق وَالِديه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور آپ اللہ کے رسول ہیں میں پانچ نمازیں ادا کرتا ہوں میں اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہوں میں رمضان کے روزے رکھتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرجائے وہ قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوانگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی (اور یہ بھی فرمایا) بشرطیکہ وہ اپنے والدین کا نافرمان نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی، اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3785 - وَعَن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَوْصَانِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعشر كَلِمَات قَالَ لَا تشرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِن قتلت وَحرقت وَلَا تعقن والديك وَاِن أمراك اَن تخرج من اَهْلك وَمَالك

الحَدِیْث .رَوَاهُ اَحْمد وَغَیْرِه وَتقدم فِیْ ترك الصَّلَاة بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دس باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانا خواہ تمہیں قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور تم والدین کی نافرمانی نہ کرنا' اگرچہ وہ تمہیں یہ حکم دیں کہ تم اپنے اہل خانہ یا اپنے مال میں سے نکل جاؤ (یعنی ان سے لاتعلقی اختیار کرو)''.....الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

3786 - وَرُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علینا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ یَا معشر الْمُسلمین اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامکُمْ فَاِنَّهُ لَیْسَ من ثَوَاب اَسْرع من صلَة الرَّحِم وَاِیَّاکُمْ وَالْبَغی فَاِنَّهُ لَیْسَ من عُقُوبَة اَسْرع من عُقُوبَة الْبَغی وَاِیَّاکُمْ وعقوق الْوَالِدین فَاِن ریح الْجَنَّة تُوجد من مسیرَة اَلف عَام وَاللّٰه لَا یجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شیخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُیَلَاء اِنَّمَا الْکِبْرِیَاء لله رب الْعَالمین وَالْکَذِب کُله اِثم اِلَّا مَا نَفَعت بِهِ مُؤمنا وَدفعت بِهِ عَن دین وَاِن فِی الْجَنَّة لسوقا مَا یُبَاع فِیْهَا وَلَا یشترى لَیْسَ فِیْهَا اِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُورَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِیْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط

وَتقدم فِی اللواط حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سَبْعَة من فَوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة علی وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن کل وَاحِد مِنْهُم لعنة تکفیه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغیر اللّٰه مَلْعُوْن من عق وَالِدیهِ الحَدِیْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد . وَتقدم اَیْضًا حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه من ذبح لغیر اللّٰه وَلعن اللّٰه من غیر تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰه من سبّ وَالِدیهِ الحَدِیْث .رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی چیز کی سزا سرکشی کی سزا سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے اللہ کی قسم! (والدین کا) نافرمان شخص یا رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس خوشبو کو نہیں پا سکیں گے۔ کبریائی' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے جھوٹ پورے کا پورا گناہ ہے' البتہ اگر تم اس کے ذریعے کسی مومن کو نفع پہنچاؤ (اور کسی دوسرے کا نقصان نہ ہو رہا ہو تو) حکم مختلف ہوگا' یا تم اس کے ذریعے کسی کے قرض کو پرے کرو' اور جنت میں ایک بازار ہے' جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی وہاں صرف تصویریں ہوں گی جو مرد یا جو عورت جس کی بھی تصویر کو پسند کرے گی اس کی وہ شکل

وصورت ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے یہ روایت اس سے پہلے قوم لوط کے سے عمل سے متعلق باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے سات قسم کے لوگوں پر لعنت کی ہے اور ان میں سے ایک فرد پر تین مرتبہ لعنت کی ہے اور ان میں سے ہر ایک پر ایسی لعنت کی ہے جو اس کے لئے کفایت کر جائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو ماں باپ کی نافرمانی کرتا ہے''۔......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کے نشانات تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3787 - وَعَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل الذُّنُوب يُؤخر الله مِنْهَا مَا شَاءَ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا عقوق الْوَالِدين فَاِن الله يعجله لصَاحبه فِي الْحَيَاة قبل الْمَمَات

رَوَاهُ الْحَاكِم والأصبهاني كِلَاهُمَا من طَرِيْق بكار بن عبد الْعَزِيز وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو جتنا چاہے گا مؤخر کر دے گا' صرف والدین کی نافرمانی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو مرنے سے پہلے اس کی زندگی میں ہی سزا دے گا''۔

یہ روایت امام حاکم اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3788 - وَرُوِیَ عَن عبد الله بن اَبِیْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ آتٍ فَقَالَ شَاب يجود بنَفسِهِ فَقيل لَهُ قل لَا اِلَه اِلَّا الله فَلَمْ يسْتَطع فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي فَقَالَ نَعَمْ فَنَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ونهضنا مَعَه فَدخل على الشَّاب فَقَالَ لَهُ قل لَا اِلَه اِلَّا الله فَقَالَ لَا اَسْتَطِيع قَالَ لم قَالَ كَانَ يعق والدته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احية والدته قَالُوْا نعم قَالَ ادعوها فدعوها فَجَاءَت فَقَالَ هٰذَا ابْنك قَالَت نعم فَقَالَ لَهَا اَرَايَت لَو اججت نَار ضخمة فَقيل لَك اِن شفعت لَهُ خلينا عَنهُ وَاِلَّا حرقناه بِهٰذِهِ النَّار اكنت تشفعين لَهُ قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا أشفع لَهُ. قَالَ فاشهدي الله واشهديني قد رضيت عَنهُ. قَالَت اللّٰهُمَّ اِنِّي اشهدك واشهد رَسُولك اَنِّي قد رضيت عَن ابْني فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَام قل لَا اِلَه اِلَّا الله وَحده لَا شريك لَهُ وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَقَالَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ انقذه بِی مِنَ النَّار .رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاحمد مُخْتَصرا

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ایک شخص مرنے کے قریب تھا' اس سے کہا: گیا کہ تم لا الٰہ الا اللہ پڑھ لو تو وہ شخص نہیں پڑھ سکا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نماز پڑھا کرتا تھا' اس شخص نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے' آپ کے ساتھ ہم بھی اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم لا الٰہ الا اللہ پڑھو اس نے کہا: میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ اس نے بتایا: وہ اپنی والدہ کا نافرمان تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے بلاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس خاتون سے) دریافت کیا: کیا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر بہت زیادہ آگ بھڑکائی جائے اور تم سے یہ کہا جائے کہ اگر تم نے اس کی سفارش کر دی تو ہم اسے چھوڑ دیں گے ورنہ ہم اسے اس آگ میں جلا دیں گے' تو کیا تم اس کی سفارش کرلوگی اس عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں' میں اس کی سفارش کروں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اللہ کو گواہ بنا کر اور مجھے گواہ بنا کر یہ کہو کہ میں اس سے راضی ہوں اس عورت نے کہا: اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتی ہوں اور تیرے رسول کو گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے فرمایا: اے لڑکے! تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس شخص نے یہ کلمات پڑھ لئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے میری وجہ سے اس شخص کو جہنم سے بچا لیا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

3789 - وَعَنِ الْعَوام بن حَوْشَب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلت مرّة حَیا وَالٰی جَانب ذٰلِكَ الْحَیّ مَقْبرَة فَلَمَّا كَانَ بعد الْعَصْر انْشَقَّ مِنْهَا قبر فَخرج رجل رَاسه رَاس الْحمار وَجَسَده جَسَد اِنْسَان فنهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ انطبق عَلَیْهِ الْقَبْر فَاِذَا عَجُوز تغزل شعرًا اَوْ صُوفًا فَقَالَت امْرَاَة تری تِلْكَ الْعَجُوز قلت مَا لَهَا قَالَت تِلْكَ ام هٰذَا قلت وَمَا كَانَ قصَّته قَالَت كَانَ یشرب الْخمر فَاِذَا رَاح تَقول لَهُ أمه یَا بنی اتَّقِ اللّٰهَ اِلٰی مَتی تشرب هٰذِهِ الْخمر فَیَقُوْلُ لَهَا اِنَّمَا اَنْت تنهقین كَمَا ینهق الْحمار قَالَت فَمَاتَ بعد الْعَصْر قَالَت فَهُوَ ینشق عَنهُ الْقَبْر بعد الْعَصْر كل یَوْم فینهق ثَلَاث نهقات ثُمَّ ینطبق عَلَیْهِ الْقَبْر .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَغَیْرِهٖ وَقَالَ الْاَصْبَهَانِیّ حدث اَبُو الْعَبَّاس الْاَصَم اِملاء بنیسابور بمشهد من الْحفاظ فَلَمْ ینكروه

❀❀ عوام بن حوشب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں عربوں کے ایک قبیلے میں ٹھہرا اس قبیلے کے ایک طرف قبرستان تھا عصر کے بعد قبرستان میں سے ایک مردہ باہر آیا جس کا سر گدھے جیسا تھا اور اس کا جسم انسان جیسا تھا' اس نے تین مرتبہ رینکنے کی آواز نکالی اور پھر اس کی قبر بند ہوگئی وہاں ایک بوڑھی عورت اون کات رہی تھی ایک عورت نے کہا: تم نے اس بوڑھی عورت کو دیکھا ہے میں

نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا: یہ اس شخص کی ماں ہے میں نے کہا: اس شخص کا واقعہ کیا ہے؟ تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص شراب پیا کرتا تھا' جب وہ شام کو آتا تھا' تو اس کی ماں اسے کہتی تھی: اے میرے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو! آخر تم کب تک شراب پیتے رہو گے' تو وہ اپنی ماں سے کہتا تھا کہ تم کیا گدھے کی طرح رینکتی رہتی ہو' تو اس عورت نے بتایا: وہ شخص عصر کے بعد مر گیا تو عصر کے بعد اس کی قبر روزانہ کھلتی ہے۔ وہ اس میں سے تین مرتبہ رینکنے کی آواز نکلتی ہے' اور پھر بند ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔ اصبہانی بیان کرتے ہیں: ابوعباس اصم نے حافظان حدیث کی موجودگی میں نیشاپور میں یہ روایت املا کروائی تھی اور محدثین نے اسے ''منکر'' قرار نہیں دیا۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ صلَة الرَّحِم وَاِن قطعت و الترهيب من قطعهَا

باب: صلہ رحمی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اگرچہ آدمی کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی جائے اور جو شخص قطع رحمی کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3790 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ صلہ رحمی کرے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3791 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن يبسط لَهُ فِيْ رزقه وينسا لَهُ فِيْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

ينسا بِضَم الْيَاء وَتَشْدِيد السِّين الْمُهْملَة مهموزا اَى يُؤخر لَهُ فِيْ اَجله

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو جائے اور اس کی عمر لمبی ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینسا میں ی پر پیش ہے' اور س پر شد ہے اس کے بعد ء ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی طویل ہو۔

3792 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سره اَن يبسط لَهُ فِيْ رزقه وَاَن ينسا لَهُ فِيْ اَثَره فَلْيصل رَحمَه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظه: قَالَ تعلمُوا من انسابكم مَا تصلونَ بِه اَرْحَامكُمْ فَاِن صلَة الرَّحِم محبَّة فِي الْاَهْل مثراة فِي المَال منساة فِي الْاَثر

وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَمعنى منساة فِي الْأَثر يَعْنِيْ بِهِ الزِّيَادَة فِي الْعُمر انْتهى
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ الْعَلَاء بن خَارِجَة كَلَفْظِ التِّرْمِذِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو' اور اس کے رزق میں کشادگی ہو' تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''
یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:
''تم لوگ اپنے نسب کا علم حاصل کرو' تا کہ اس کے ذریعے تم صلہ رحمی کر سکو' کیونکہ صلہ رحمی' اہلِ خانہ میں محبت پیدا کرنے کا باعث اور مال میں اضافہ کرنے کا باعث' اور زندگی لمبی ہونے کا باعث ہے''۔
وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے۔
لفظ منساۃ فی الاثر اس سے مراد عمر کا زیادہ ہونا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔
یہ روایت امام طبرانی نے علاء بن خارجہ کے حوالے سے امام ترمذی کے الفاظ کی مانند' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3793 - وَعَن عَلِيّ بن أَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره أَن يمد لَهُ فِيْ عمره ويوسع لَهُ فِيْ رزقه وَيدْفَع عَنهُ ميتَة السوء فليتق اللّٰه وَليصل رَحمَه
رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الإِمَام أَحْمد فِيْ زوائده وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو' اور اس کا رزق کشادہ ہو' اور اس سے بری موت کو پرے کر دیا جائے' تو اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور صلہ رحمی کرنی چاہیے''
یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

3794 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ مَكْتُوب فِي التَّوْرَاة من أَحَبَّ أَن يُزَاد فِيْ عمره وَيُزَاد فِيْ رزقه فَليصل رَحمَه .رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تورات میں یہ تحریر ہے: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کی عمر زیادہ ہو' اور اس کا رزق زیادہ ہو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''۔
یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

3795 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمعه يَقُوْلُ إِن الصَّدَقَة وصلَة الرَّحِم يزِيْد اللّٰه بهما فِي الْعُمر وَيدْفَع بهما ميتَة السوء وَيدْفَع بهما الْمَكْرُوه والمحذور .رَوَاهُ أَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”بے شک صدقہ کرنا اور صلہ رحمی کرنا ان (اعمال) کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور ان کے ذریعے بری موت کو پرے کرتا ہے اور ان کی وجہ سے ناپسندیدہ اور نقصان دہ چیزوں کو پرے کرتا ہے“۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

3796 - وَعَن رجل من خثعم قَالَ أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نفر من اَصْحَابه فَقُلْتُ اَنْتَ الَّذِيْ تزْعم اَنَّك رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ نعم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَحَبَّ اِلَى اللّٰه قَالَ الْإِيمَان بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ صلَة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال اَبْغض اِلَى اللّٰه قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰه

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ قطيعة الرَّحِم

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ مَه قَالَ ثُمَّ الْاَمر بالمنكر وَالنَّهْي عَن الْمَعْرُوف .رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان موجود تھے میں نے دریافت کیا کیا آپ ہی وہ صاحب ہیں جن کا یہ کہنا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: جی ہاں راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر صلہ رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر قطع رحمی کرنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا“۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3797 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا عرض لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ سفر فَاَخذ بِخِطَام نَاقَته اَوْ بزمامها ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ يَا مُحَمَّد اَخْبرنِيْ بِمَا يقربنِيْ من الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِيْ مِنَ النَّار قَالَ فَكف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نظر فِيْ اَصْحَابه ثُمَّ قَالَ لقد وفق اَوْ لقد هدى قَالَ كَيفَ قلت قَالَ فَاَعَادَهَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا وَتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وَتصل الرَّحِم دع النَّاقة

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کے سامنے آیا اس وقت نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے اس نے نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) پھر اس نے عرض

کی: یارسول اللہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے (حضرت) محمد! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتائیے جو مجھے جنت کے قریب کردے اور مجھے جہنم سے دور کردے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ٹھہر گئے آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا اور فرمایا: اسے توفیق عطا کی گئی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی رہنمائی کی گئی ہے پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ اس نے اپنی بات دہرادی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا) اونٹنی کو چھوڑ دو۔

3798 - وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا ادبر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تمسك بِمَا امرته بِهٖ دخل الْجنَّة .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارا رشتے دار ہے جب وہ شخص چلا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے جو ہدایات دی ہیں اگر اس نے انہیں مضبوطی سے تھام لیا' تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3799 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله ليعمر بالقوم الديار ويثمر لَهُمُ الْاَمْوَال وَمَانظر اِلَيْهِمْ مُنْذُ خلقهمْ بغضا لَهُم

قيل وَكَيْف ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بصلتهم ارحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهٖ عمرَان بن مُوسَى الرَّمْلِیّ الزَّاهِد عَنْ اَبِیْ خَالِد فَاِن كَانَ حفظه فَهُوَ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو آباد کرتا ہے' اور انہیں اموال عطا کرتا ہے حالانکہ جب سے اس نے ان لوگوں کو پیدا کیا ہے انہیں ناپسند کرنے کی وجہ سے وہ ان کی طرف نظر نہیں کرتا عرض کی گئی: یارسول اللہ! ایسا کیوں ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے صلہ رحمی کرنے کی وجہ سے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمران بن موسیٰ رملی نامی زاہد اس روایت کو ابوخالد سے نقل کرنے میں منفرد ہے اگر اسے یہ روایت یاد ہے' تو پھر یہ روایت مستند ہے۔

3800 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّهٗ من اعطى حَظه من الرِّفْق فَقَدْ اعطى حَظه من خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وصلَة الرَّحِم وَحسن الْجوَار اَوْ حسن الْخلق يعمرَانِ الديار وَيَزِيْدَانِ فِی الْاَعْمَار .رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن الْقَاسِم لم يسمع من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کیا گیا اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے حصہ عطا کیا گیا اور صلہ رحمی اور اچھا پڑوس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اچھے اخلاق' آبادیوں کو آباد کردیتے ہیں اور عمروں میں اضافہ کرتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن قاسم نامی راوی نے سیدہ عائشہ ؓ سے

سماع نہیں کیا ہے۔

3801 - وَرُوِىَ عَن درة بنت اَبِىْ لَهَب رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قُلتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ اَتْقَاهُم للرب واوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وانهاهم عَنِ الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَغَيْره

❀❀ سیدہ درہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو اپنے پروردگار سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے والا ہو اور سب سے زیادہ برائی سے منع کرنے والا ہو''۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے اسے کتاب ''الزہد'' میں اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3802 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِىْ خليلى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَيْر اَوْصَانِىْ اَن لَا انظر اِلٰى من هُوَ فَوقِى وَاَن أنظر اِلٰى من هُوَ دوني وأوصاني بحب الْمَسَاكِين والدنو مِنْهُم وأوصاني اَن اصل رحمى وَاِن اَدبرت وأوصاني اَن لَا اَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم وأوصاني اَن اَقُوْل الْحق وَاِن كَانَ مرا وأوصاني اَن اكثر من لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كنز من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل ﷺ نے مجھے دو باتوں کی تلقین کی تھی آپ ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں اس کی طرف نہ دیکھوں جو مجھ سے اوپر ہے بلکہ میں اس کی طرف دیکھوں جو مجھ سے نیچے ہے آپ ﷺ نے مجھے غریبوں کے ساتھ محبت رکھنے اور ان کے قریب رہنے کی تلقین کی تھی اور آپ ﷺ نے مجھے صلہ رحمی کرنے کی تلقین کی تھی اگر چہ وہ رشتے دار پیٹھ پھیر لیتا ہو اور آپ ﷺ نے مجھے یہ بھی تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہیں ہوں گا اور آپ ﷺ نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں گا اگر چہ وہ کڑوی ہو اور آپ ﷺ نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھتا رہوں گا کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3803 - وَعَن مَيْمُونَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا اعتقت وليدة لَهَا وَلَمْ تستأذن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمهَا الَّذِىْ يَدُوْر عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَت اشعرت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ أعتقت وليدتي قَالَ اَوْ فعلت قَالَت نَعَم قَالَ أما اَنَّك لَو أعطيتهَا أخوالك كَانَ أعظم لأجرك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي الْبر حَدِيْث ابْن عمر قَالَ اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ اِنِّىْ أذنبت ذَنبا عَظِيْما فَهَلْ لى من تَوْبَة فَقَالَ هَلْ لَكَ من أم قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ لَكَ من خَالَة قَالَ نَعَمْ قَالَ فبرها . رَوَاهُ ابْن حبَان وَالْحَاكِم

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے

اجازت نہیں لی تھی جب ان کی باری کا مخصوص دن آیا تو اس میں نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کو پتہ چلا ہے کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے ننھیالی عزیزوں کو وہ کنیز دے دیتیں تو یہ تمہارے لئے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے نیکی سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے عرض کی: میں نے ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری ماں ہے' اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہاری خالہ ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

یہ روایت امام ابن حبان اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔

3804 - وَرُوِیَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تقول اللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أقطع وَالْاَمَانَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أخان وَالنعْمَة تقول اللّٰهُمَّ اِنِّیْ بك فَلَا أكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہیں رشتے داری یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو مجھے کاٹا نہ جائے امانت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو خیانت نہ کی جائے نعمت یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تجھ سے متعلق ہوں تو میرا انکار نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3805 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِم مُعَلّقَة بالعرش تقول من وصلنی وَصله اللّٰه وَمَنْ قطعنی قطعه اللّٰه . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں رشتہ داری عرش کے ساتھ لپٹی ہوئی ہے وہ یہ کہتی ہے' جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3806 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ انا اللّٰه وَانا الرَّحْمٰن خلقت الرَّحِم وشققت لَهَا اسما من اسْمِی فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ قطعهَا قطعته اَوْ قَالَ بتته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ من رِوَايَةِ اَبِیْ سَلمَة عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ وَفِیْ تَصْحِيْح التِّرْمِذِیّ لَهُ نظر فَإِن اَبَا سَلمَة بن عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه

شَيْئًا قَالَه يحيى بن مَعِين وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

من حَدِيْثِ معمر عَن الزُّهْرِيّ عَنْ اَبِيْ سَلمَة عَن رواد اللَّيْثِيّ عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف وَقد اَشَارَ التِّرْمِذِيّ اِلٰى هٰذَا ثُمَّ حكى عَن الْبُخَارِيّ اَنه قَالَ وَحَدِيْثِ معمر خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم (یعنی رشتہ داری) کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کا نام اپنے نام کی نسبت سے رکھا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میں اس کے ٹکڑے کر دوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے ابوسلمہ کی ان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں۔ امام ترمذی کا اس حدیث کو صحیح قرار دینا محل نظر ہے' کیونکہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے کسی روایت کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں معمر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے ابوسلمہ کے حوالے سے رواد لیثی کے حوالے سے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے' اور پھر امام بخاری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے یہ فرمایا ہے معمر کی نقل کردہ روایت غلطی پر مبنی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3807 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالٰى خلق الْخلق حَتّٰى اِذا فرغ مِنْهُم قَامَت الرَّحِم فَقَالَت هٰذَا مقَام العائذ بك من القطيعة

قَالَ نَعَمْ اما ترْضينَ اَن أصل من وصلك وأقطع من قَطعك قَالَت بَلٰى قَالَ فَذَاك لَك ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَهَلْ عسيتم اِن توليتم اَن تفسدوا فِي الْاَرْض وتقطعوا اَرْحَامكُمْ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ لعنهم اللّٰه فاصمهم وأعمى اَبْصَارهم (مُحَمَّد) .رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب وہ ان سے فارغ ہوا' تو رشتے داری کھڑی ہوئی اس نے عرض کی: رشتے داری

3807-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب وتقطعوا أرحامكم' حديث: 4555صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها - حديث: 4740صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب صلة الرحم وقطعها - ذكر تعوذ الرحم بالبارى جل وعلا عند خلقه إياها من القطيعة' حديث: 442المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' حديث: 2938السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة محمد صلى الله عليه وسلم - قوله تعالى : فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا فى الأرض' حديث: 11051مسند أحمد بن حنبل' مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث: 8183شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' السادس والخمسون من شعب الإيمان : وهو باب فى صلة الأرحام - حديث:7678الأدب المفرد للبخارى - باب صلة الرحم' حديث:51

کے حقوق کی پامالی سے تیری پناہ مانگنے کی یہی جگہ ہے پروردگار نے فرمایا: جی ہاں۔ کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ میں اسے ملاؤں گا' جو مجھے ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا رشتے داری نے عرض کی: جی ہاں۔ پروردگار نے فرمایا: یہ چیز تمہیں مل گئی پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) اس آیت کی تلاوت کرلو:

''عنقریب اگر تم حکمران بن گئے تو تم زمین میں فساد کرو گے اور رشتے داری کے حقوق پامال کرو گے یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور انہیں بہرا کر دیا اور ان کی بینائی کو اندھا کر دیا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3808 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن تقول يَا رب اِنِّیْ قطعت يَا رب اِنِّیْ اُسِیء اِلَیّ يَا رب اِنِّیْ ظلمت يَا رب فيجيبها اَلا ترْضينَ اَن أصل من وصلك واقطع من قطعك . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''رشتے داری رحمٰن سے واسطہ رکھتی ہے وہ عرض کرتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے کاٹ دیا گیا اے میرے پروردگار! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا اے میرے پروردگار! مجھ پر ظلم کیا گیا' تو پروردگار اسے جواب دیتا ہے کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں اسے ملاؤں گا جو تمہیں ملائے گا اور میں اسے کاٹ دوں گا جو تمہیں کاٹ دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3809 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ الرَّحِم حجنة متمسكة بالعرش تكلم بِلِسَان ذلق اللّٰهُمَّ صل من وصلنی واقطع من قطعنی فَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى اَنا الرَّحْمٰن الرَّحِيم وَاِنِّیْ شققت للرحم من اسْمِی فَمَنْ وَصلهَا وصلته وَمَنْ بتكها بتكته . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

الحجنة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْجِيم وَتَخْفِيف النُّوْن هِیَ صنارة المغزل وَهِی الحديدة العقفاء الَّتِیْ يعلق بهَا الْخَيط ثُمَّ يفتل الْغَزل وَقَوله من بتكها بتكته اَی من قطعهَا قطعته

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشتے داری ایک تعلق ہے' جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے وہ واضح زبان کے ساتھ کلام کرتی ہے (اور یہ کہتی ہے): اے اللہ! تو اسے ملانا جو مجھے ملائے اور اسے کاٹ دینا جو مجھے کاٹ دے تو پروردگار فرماتا ہے میں رحمٰن اور رحیم ہوں اور میں نے رشتے داری کو اپنے نام کی نسبت سے مقرر کیا ہے' جو شخص اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو شخص اسے کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا''۔ یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ الحجنہ میں ح پر زبر ہے' اور ج پر بھی زبر ہے ن پر تخفیف ہے' اس سے مراد سوت کاتنے کا آلہ ہے۔ یہ لوہے کی بنی ہوئی چیز ہوتی ہے' جس کے ساتھ دھاگہ لپٹ جاتا ہے' اور پھر سوت کاتا جاتا ہے روایت کے الفاظ من بتکھا بتکتہ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کو کاٹے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔

3810 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن من أربى الرِّبَا

الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِم بِغَيْر حق وَإِن هٰذِهِ الرَّحِم شجنة من الرَّحْمٰن عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ قطعهَا حرم الله عَلَيْهِ الْجنَّة . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد ثِقَات

قَوْلِه شجنة من الرَّحْمٰن قَالَ اَبُوْ عبيد يَعْنِيْ قرَابَة مشتبكة كاشتباك الْعُرُوق وفيهَا لُغَتَانِ شجنة بِكَسْر الشين وَبِضَمِّهَا وَاسكَان الْجِيم

❀❀ حضرت سعید بن زید ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''سب سے زیادہ زیادتی کرنے والا شخص وہ ہے جو ناحق طور پر کسی مسلمان کی عزت کے در پے ہوتا ہے اور یہ رشتے داری رحمٰن کی فیض یافتہ ہے جو شخص اسے کاٹے گا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

متن کے الفاظ: شجنة من الرحمٰن ان کے بارے میں ابوعبید کہتے ہیں: یعنی رشتے داری ایک دوسرے کے ساتھ یوں ملی ہوئی ہے جس طرح رگیں ملی ہوئی ہوتی ہیں اس لفظ میں دو لغات ہیں لفظ شجنہ میں ش پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اور ج ساکن ہے۔

3811 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِل بالمكافيء وَلٰكِن الْوَاصِل الَّذِيْ اِذا قطعت رَحمَه وَصلهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بدلہ دینے والا شخص رشتے داری کے حقوق کو ادا کرنے والا نہیں ہوتا رشتے داری کے حقوق ادا کرنے والا شخص وہ ہوتا ہے کہ جب اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا جائے تو وہ پھر بھی رشتے داری کے حقوق ادا کرے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

3812 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمعة تَقولُوْنَ اِن أحسن النَّاس أحسنا وَإِن ظلمُوا ظلمنَا وَلٰكِن وطنوا اَنفسكُمْ اِن أحسن النَّاس اَن تحسنوا وَإِن أساؤوا اَن لَا تظلموا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

قَوْلِه اِمعة هُوَ بِكَسْر الْهمزَة وَتَشْدِيد الْمِيم وَفتحهَا وبالعين الْمُهْملَة قَالَ اَبُوْ عبيد الامعة هُوَ الَّذِيْ لَا رَأْي مَعَه فَهُوَ يُتَابع كل اَحَد على رَأْيه

3811-صحيح البخاري - كتاب الأدب باب : ليس الواصل بالمكافء - حديث:5652سنن أبي داود - كتاب الزكاة باب في صلة الرحم - حديث:1459مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث:6623مسند الحميدي - أحاديث عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه حديث:577البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص حديث:2072شعب الإيمان للبيهقي - الاختيار في صدقة التطوع حديث:3269الأدب المفرد للبخاري - باب ليس الواصل بالمكافء حديث:69

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ناپختہ رائے والے نہ ہو جانا کہ تم یہ کہو کہ اگر لوگ اچھا سلوک کریں گے تو ہم بھی اچھا سلوک کریں گے اگر وہ برا سلوک کریں گے تو ہم بھی ظلم کریں گے بلکہ تم اپنی جگہ پر پختہ رہو اگر لوگ اچھا سلوک کریں تو تم بھی اچھا سلوک کرو اگر وہ برا سلوک کریں تو تم ظلم نہ کرنا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے الفاظ: امعۃ اس میں ء پر زیر ہے م پر شد ہے اور اس پر زبر بھی ہے اور پھر ع ہے ابوعبید کہتے ہیں: امعہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو وہ ہمیشہ ہر ایک کی رائے کی پیروی کر لیتا ہو۔

3813 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی قرَابَة أصلهم ويقطعونی وَاحسن اِلَيْهِمْ ويسيئون اِلَیّ وأحلم عَلَيْهِمْ ويجهلون عَلیّ فَقَالَ اِن كنت كَمَا قلت فَكَاَنَّمَا تسفهم الملّ وَلَا يزَال مَعَك من اللّٰه ظهير عَلَيْهِمْ مَا دمت على ذٰلِك ـ رَوَاهُ مُسْلِم

الملّ بِفَتْح الْمِيم وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الرماد الْحَار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے رشتے دار ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھائی کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں ان کے حوالے سے بردباری کا مظاہرہ کرتا ہوں اور وہ میرے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ویسے ہی ہو جس طرح تم بیان کر رہے رہو تو گویا تم ان پر گرم راکھ ڈال دیتے ہو جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف ایک مددگار تمہارے ساتھ رہے گا

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''الملّ'' میں پر زبر ہے اور ل پر شد ہے اس سے مراد گرم راکھ ہے۔

3814 - وَعَن أم كُلْثُوم بنت عقبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِیْ الرَّحِم الْكَاشِح

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

وَمعنى الْكَاشِح اَنه الَّذِیْ يضمر عداوته فِیْ كشحه وَهُوَ خصره يَعْنِیْ اَن أفضل الصَّدَقَة الصَّدَقَة على ذِی الرَّحِم الْمُضمر الْعَدَاوَة فِیْ بَاطِنه وَهُوَ فِیْ معنى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَتصل من قَطعك

سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ وہ صدقہ ہے جو اس رشتے دار پر کیا جائے جو رشتے داری کے حقوق پامال کرتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کاشح سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے پہلو میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ

اس رشتے دار کو صدقہ کرنا ہے جو اپنے باطن میں دشمنی پوشیدہ رکھتا ہو اور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے بھی یہی مراد ہے:
''جو تمہیں کاٹے تم اسے ملاؤ''۔

3815 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ من كن فِيْهِ حَاسبه الله حسابا يَسِيرا وَاَدْخلهُ الْجَنَّة برحمته

قَالُوْا وَمَا هِىَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْت وَأمى قَالَ تُعْطِي من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ يدْخلك الله الْجنَّة . رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَفِىْ اسانيدهم سُلَيْمَان بن دَاوُد الْيَمَانِىّ واه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے وسیلے سے اسے جنت میں داخل کردے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ چیزیں کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تمہیں محروم رکھے اسے دو جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے تعلق رکھو اور جو تمہارے ساتھ زیادتی کرے تم اس سے درگزر کرو جب تم ایسا کرلو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کردے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی اسانید میں سلیمان بن داؤد یمانی نامی ایک راوی ہے جو ''واہی'' ہے۔

3816 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لَقِيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخذت بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ بفواضل الْاَعْمَال فَقَالَ يَا عقبَة صل من قَطعك وَاَعْطِ من حَرمك وَأعْرض عَمَّن ظلمك وَفِىْ رِوَايَةٍ واعف عَمَّن ظلمك رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَزَاد الا وَمَنْ اَرَادَ اَن يمد فِىْ عمره ويبسط فِىْ رزقه فَليصل رَحمَه ورواة اَحَد إسنادى اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے فضیلت والے اعمال کے بارے میں بتایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عقبہ تم اس کے ساتھ تعلق قائم رکھو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اسے عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرے''
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تم اس شخص کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرے''
یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''خبردار! جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق کشادہ ہو جائے اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے''
امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

3817 - وَعَن عَلىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أدلك على اَكْرم اَخْلَاق الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِي من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك
رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنهُ

حضرت علی ؓ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کے بارے میں تمہاری رہنمائی نہ کروں؟ یہ کہ جو شخص تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی ؓ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3818 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ حَرَمَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ مِنْ طَرِيْقِ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ

حضرت معاذ بن انس ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فضیلت والی چیزوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا کام یہ ہے کہ تم اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تمہارے ساتھ قطع رحمی کرے تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھے اور اس شخص سے درگزر کرو جو تمہیں برا کہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3819 - وَرُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَحْلُمُ عَلَى مَنْ جَهِلَ عَلَيْكَ وَتَعْفُو عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَتُعْطِي مَنْ حَرَمَكَ وَتَصِلُ مَنْ قَطَعَكَ . رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ أَوَّلِهِ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِمَا يُشَرِّفُ اللّٰهُ بِهِ الْبُنْيَانَ وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ فَذَكَرَهُ

حضرت عبادہ بن صامت ؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کی رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے سامنے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تمہارے ساتھ قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے تعلق رکھو''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ عمارت کو بلند کرتا ہے (یعنی آخرت میں بلند و بالا عمارتیں عطا کرے گا) اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے یہ روایت نقل کی ہے (جو اس سے پہلے گزر چکی ہے)۔

3820 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا الْبِرُّ وَصِلَةُ الرَّحِمِ وَأَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوْبَةً الْبَغْيُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بھلائی میں سب سے زیادہ جلدی ثواب' نیکی کرنے اور صلہ رحمی کا ملتا ہے' اور برائیوں میں سے سب سے زیادہ جلدی سزا سرکشی اور قطع رحمی کی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3821 - وَعَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنب اَجْدَر اَن يعجل اللّٰه لصَاحبه الْعقُوبَة فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يدّخر لَهُ فِي الْآخِرَة من الْبَغي وَقَطِيعَة الرَّحِم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی گناہ ایسا نہیں ہے' جو اس بات کے زیادہ لائق ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے کرنے والے کو دنیا میں ہی جلدی سزا دیدے اور آخرت میں جو اس کے لئے (عذاب) تیار کیا گیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے (وہ گناہ) سرکشی اور قطع رحمی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3822 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ فِيهِ من قطيعة الرَّحِم والخيانة وَالْكذب وَإن أعجل الْبر ثَوَابًا لصلة الرَّحِم حَتَّى إِن اَهْلِ الْبَيْت ليكونون فجرة فتنمو اَمْوَالهم وَيكثر عَددهمْ إِذا تواصلوا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ ففرقه فِيْ موضِعين وَلَمْ يذكر الْخِيَانَة وَالْكذب وَزَاد فِيْ آخِره وَمَا من اَهْل بَيت يتواصلون فيحتاجون

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(وہ گناہ) قطع رحمی خیانت اور جھوٹ بولنا ہیں' اور کوئی بھی نیکی ایسی نہیں ہے' جس کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی ملتا ہو یہاں تک کہ کسی گھرانے کے لوگ گناہ گار ہوتے ہیں لیکن جب وہ صلہ رحمی کرتے ہیں' تو ان کے اموال زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی تعداد بڑھ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے دو الگ الگ مقام پر الگ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے خیانت اور جھوٹ کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایسا نہیں ہوتا کہ کسی گھرانے کے افراد صلہ رحمی کرتے ہوں تو وہ محتاج رہ جائیں''۔

3823 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ الطابع مُعَلّق بقائمة الْعَرْش فَإِذَا اشتكت الرَّحِم وَعمل بِالْمَعَاصِي واجترىء على اللّٰه بعث اللّٰه الطابع فيطبع على قلبه فَلَا يعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم لَفظِهِ فِي الْحُدُوْد وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن التَّيْمِيّ يَعْنِىْ سُلَيْمَان لَا سُلَيْمَان بن مُسْلِم وَهُوَ بَصرِى مَشْهُوْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"ایک مہر عرش کے پائے کے ساتھ معلق ہے جب رحم شکوہ کرتا ہے یا گناہ پر عمل کیا جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جرأت کا اظہار کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے جو آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اور اس کے بعد اس شخص کو کسی بات کی سمجھ بوجھ نہیں ہوتی"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے حدود سے متعلق باب میں ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں

امام بزار بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق یہ روایت تیمی سے منقول ہے ان کی مراد سلیمان تیمی ہے سلیمان بن مسلم نہیں ہے کیونکہ وہ بصری ہے اور مشہور ہے۔

3824 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَعمال بنى آدم تعرض كل خَمِيس لَيْلَة الْجُمُعَة فَلَا يقبل عمل قَاطع رحم . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر جمعرات کو شب جمعہ میں اولاد آدم کے اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3825 - وَرُوِىَ عَن عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَتَانِىْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهِ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى مُسبل وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ فِىْ حَدِيْثٍ يَاْتِىْ بِتَمَامِهِ فِى الْهَاجر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جبرائیل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ یہ شب برأت ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے (اتنی تعداد میں) لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جن کی تعداد بنو کلب کی بکریوں کے بالوں جتنی ہوتی ہے لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا کسی ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا قطع رحمی کرنے والے کی طرف یا (تکبر کے طور پر) کپڑے کو لٹکانے والے کی طرف یا والدین کے نافرمان کی طرف یا با قاعدگی سے شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا"

یہ روایت امام بیہقی نے ایک روایت میں نقل کی ہے جو آگے چل کر ایک باب میں مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3826 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ . رَوَاهُ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِىْ شرب الْخمر

وَتقدم فِيْهِ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِىْ اُمَامَة يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاَمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وقطيعتهم الرَّحِم

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا، رشتے داری کے حقوق کو پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا''۔

یہ روایت امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت کے طور پر شراب نوشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اس سے پہلے یہ روایت بھی گزر چکی ہے جو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے:
''اس امت کا ایک گروہ کھاتے پیتے ہوئے اور لہو ولعب میں رات گزاریں گے اور اگلے دن صبح انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے اور قطع رحمی کرتے ہوں گے''۔

3827 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدْخل الْجنَّة قَاطع . قَالَ سُفْيَان يَعْنِيْ قَاطع رحم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم فِي اللبَاس حَدِيْث جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسلمين اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامكُمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب اَسْرع من صلَة الرَّحِم
وَإِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَإِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة اَسْرع من عُقُوبَة بغي
وَإِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَإِن ريح الْجنَّة تُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا جَار إِزَاره خُيَلَاء إِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔
سفیان ثوری کہتے ہیں: اس سے مراد قطع رحمی کرنے والا ہے

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے وہ بیان کرتے ہیں:
''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ کسی بھی چیز کا ثواب صلہ رحمی سے زیادہ جلدی نہیں ملتا اور تم سرکشی سے بچو کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے لیکن اللہ کی قسم اس خوشبو کو والدین کا نافرمان یا قطع رحمی کرنے والا یا تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکانے والا شخص نہیں پاسکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

3828 - وَعَنِ الْاَعْمَش قَالَ كَانَ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَالِسا بعد الصُّبْح فِيْ حَلقَة فَقَالَ أنْشد اللّٰه قَاطع رحم لما قَامَ عَنَّا فَإِنَّا نُرِيد اَن نَدْعُو رَبنَا وَإِن اَبْوَاب السَّمَاء مرتجة دون قَاطع رحم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا اَن الْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

مرتجة بِضَم الْمِيم وَفتح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الْجِيم اَى مغلقة

❀❀ اعمش بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کے بعد ایک حلقے میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں جو قطع رحمی کرتا ہے کہ وہ ہمارے پاس سے اٹھ جائے کیونکہ اب ہم اپنے پروردگار سے دعا مانگنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور آسمان کے دروازے قطع رحمی کرنے والے شخص کے لئے بند ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے تاہم یہ بات ہے کہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

لفظ مرتجہ میں م پر پیش ہے ت پر زبر ہے ج پر تخفیف ہے اس سے مراد بند ہونا ہے۔

3829 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يجالسنا الْيَوْم قَاطع رحم فَقَامَ فَتى من الْحلقَة فَأتى خَالَة لَهُ قد كَانَ بَيْنَهُمَا بعض الشَّيْء فَاسْتَغْفر لَهَا واستغفرت لَهُ ثُمَّ عَاد اِلَى الْمجْلس فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرَّحْمَة لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم - رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص نہ بیٹھے تو حلقے میں سے ایک نوجوان کھڑا ہوا وہ اپنی خالہ کے پاس گیا ان دونوں کے درمیان کوئی ناراضگی چل رہی تھی اس نے اپنی خالہ سے معافی کی درخواست کی خالہ نے اسے معاف کرنے کے لئے کہا (یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے (معاف کر دیا) پھر وہ نوجوان واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک رحمت ان لوگوں پر نازل نہیں ہوتی جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا کوئی شخص موجود ہو۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3830 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ مُخْتَصرًا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَلَائِكَة لَا تنزل على قوم فيهم قَاطع رحم

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن کے درمیان قطع رحمی کرنے والا شخص موجود ہو''۔

3 - التَّرْغِيب فِىْ كَفَالَة الْيَتِيم وَرَحمته وَالنَّفقَة عَلَيْهِ وَالسَّعْى على الأرملة والمسكين

یتیم کی کفالت اس پر رحمت اس پر خرچ کرنا اور بیوہ اور غریبوں کیلئے کوشش کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3831 - عَن سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انا وكافل الْيَتِيم فِى الْجنَّة هٰكَذَا وَاَشَارَ بالسبابة وَالْوُسْطَى وَفرج بَيْنَهُمَا - رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی اور ان دونوں کے درمیان کشادگی رکھی۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3832 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کافل الْیَتِیم لَهُ اَوْ لغیرہ وَاَنَا وَهُوَ کھاتین فِی الْجَنَّة ۔ وَاَشَارَ مَالك بالسبابة وَالْوُسْطَی

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك عَنْ صَفْوَان بن سلیم مُرْسلا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے یا کسی اور کے (رشتے دار) یتیم کی کفالت کرنے والا شخص' میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

امام مالک نامی راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے اسے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3833 - وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُتَّصِلا وَلَفْظِهِ قَالَ من کفل یَتِیما لَهُ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهُ فَاَنَا وَهُوَ فِی الْجَنَّة کھاتین وَضم اصبعیه وَمَنْ سعی علی ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِی الْجَنَّة وَکَانَ لَهُ کَاَجر الْمُجَاهد فِیْ سَبِیْل اللّٰه صَائِما قَائِما

❀❀ امام بزار نے اسے متصل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے کسی رشتے دار یا غیر رشتے دار یتیم کی کفالت کرتا ہے' تو میں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا اور اسے اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے اور قیام کرنے کے ہمراہ جہاد کرنے والے شخص کی مانند اجر ملے گا''۔

3834 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من عَال ثَلَاثَة من الْاَیْتَام کَانَ کمن قَامَ لیله وَصَامَ نَهَاره وَغدا وَرَاح شاهرا سَیْفه فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَکنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة اَخَوَیْنِ کَمَا اَن هَاتین اختَان والصق اصبعیه السبابَة وَالْوُسْطَی ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین یتیم بچوں کی کفالت کرتا ہے' تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو رات بھر نوافل پڑھتا رہتا ہو اور دن بھر روزہ رکھے جو صبح اور شام کے وقت اللہ کی راہ میں تلوار لہرا کر جاتا ہے میں اور وہ جنت میں دو بھائیوں (یا ساتھیوں) کی طرح ہوں گے جس طرح یہ دونوں (انگلیاں) ساتھی ہیں نبی اکرم ﷺ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3835 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قبض یَتِیما من بَیْن مُسْلِمین اِلٰی طَعَامه وَشَرَابه اَدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة اَلْبَتَّة اِلَّا اَن یعْمل ذَنبا لَا یغْفر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ کے حوالے سے ہی یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کے کھانے اور پینے کو اپنے ذمہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل کرے گا البتہ اگر اس نے کوئی ایسا عمل کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو سکتی ہو تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3836 - وَعَنْ عَمْرو بن مَالك الْقشيرِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ ضم يَتِيما من بَيْن ابوين مُسْلِمين اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وروَاة اَحْمد مُحْتَج بهم اِلَّا عَلىّ بن زيد

❀❀ حضرت عمرو بن مالک قشیری ﷛ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کو کفالت میں لے اور اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راویوں سے استدلال کیا گیا ہے صرف علی بن زید نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3837 - وَعَنْ زُرَارَة بن اَبِىْ اَوْفٰى عَن رجل من قومه يُقَال لَهُ مَالك اَوْ ابْن مَالك سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيما بَيْن مُسْلِمين فِيْ طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِىْ عَنهُ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ اَدْرك وَالِدِيهِ اَوْ اَحدهمَا ثُمَّ لم يبرهُمَا دخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه وَاَيّمَا مُسْلِم اعتق رَقَبَة مسلمة كَانَت فكاكه مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيّ وَاَحْمَدُ مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت زرارہ بن ابو اوفیٰ ﷛ اپنی قوم کے ایک فرد جن کا نام حضرت مالک ﷛ یا شاید حضرت ابن مالک ﷛ ہے ان کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے جو شخص کسی یتیم کا کھانا پینا اپنا ذمہ لے اس وقت تک جب تک وہ یتیم اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتا تو اس شخص کیلئے ضرور جنت واجب ہو جائے گی' اور جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اور جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے اور دور کرے اور جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو وہ (آزاد ہونے والا) اس کی جہنم سے رہائی کا باعث بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ امام طبرانی اور امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3838 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا قعد يَتِيم مَعَ قوم على قصعتهم فَيقرب قصعتهم شَيْطَان

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ والأصبهاني كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحسن بن وَاصل وَكَانَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ هُوَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ اَيْضًا من حَدِيْث اَبِىْ مُوسَى

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی یتیم کسی قوم کے ساتھ ان کے پیالے میں (کھانے کے لئے) بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے پیالے کے قریب نہیں آتا''۔

یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں نے اسے حسن بن واصل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے اصبہانی نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3839 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَبَّ الْبُیُوت اِلَى اللّٰه بَیت فِیْهِ یَتِیم مکرم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ گھر ہے جس میں کسی یتیم کی عزت افزائی کی جاتی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3840 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خیر بَیت فِی الْمُسْلِمین بَیت فِیْهِ یَتِیم یحسن اِلَیْهِ وَشر بَیت فِی الْمُسْلِمین بَیت فِیْهِ یَتِیم یساء اِلَیْهِ . رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمانوں کے گھروں میں بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم موجود ہو جس کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں بدترین گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3841 - وَرُوِیَ عَنْ عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا وَامْرَاَة سفعاء الْخَدین کهاتین یَوْم الْقِیَامَة وَاَوْمَاَ بِیَدِهٖ یزِیْد بن زُرَیْع الْوُسْطَى والسبابة امْرَاَة آمت زَوجهَا ذَات منصب وجمال حبست نَفسهَا علی یتاماها حَتّٰى بانوا اَوْ مَاتُوا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

السفعاء بِفَتْح السِّین الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْفَاء بعدهمَا عین مُهْملَة ممدودا

قَالَ الْحَافِظ هِیَ الَّتِیْ تغیر لَوْنهَا اِلَى الكمودة والسواد من طول الأیمة یُرِید بِذٰلِكَ اَنَّهَا حبست نَفسهَا على اَوْلَادهَا وَلَمْ تتَزَوَّج فتحتاج اِلَى الزِّینَة والتصنع للزَّوج

وآمت الْمَرْاَة بِمد الْهمزَة وَتَخْفِیف الْمِیم اِذا صَارَت اَیمًا وَهِی من لَا زوج لَهَا بكرا كَانَت اَوْ ثَیِّبًا تزوجت اَوْ لم تتَزَوَّج بعد وَالْمرَاد هُنَا من مَاتَ زَوجهَا وَتركهَا اَیمًا

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ اڑ چکا ہو قیامت کے دن ہم دونوں ان دو کی طرح ہوں گے یہاں یزید بن زریع نامی راوی نے درمیانی اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) وہ عورت جو بیوہ

ہو جائے وہ صاحب حیثیت بھی ہو اور خوبصورت بھی ہو لیکن اپنے یتیم بچوں کی خاطر خود کو روک کے رکھے یہاں تک کہ وہ اس سے جدا ہو جائیں (یعنی بڑے ہو جائیں) یا مر جائیں۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ ''سفعاء'' میں س پر زبر ہے اور اس ف ساکن ہے اس کے بعد ع ہے اس کے بعد ا ممدودہ ہے

حافظ کہتے ہیں: اس سے مراد وہ عورت ہے بیوگی کی وجہ سے جس کا رنگ پھیکا اور سیاہ ہو جائے نبی اکرم ﷺ کی اس کے ذریعے مراد یہ تھی کہ وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کے لئے روک کے رکھتی ہے اور شادی نہیں کرتی کہ اسے شوہر کے لئے زیب و زینت یا بناؤ سنگھار کی ضرورت ہو۔

لفظ آمت المراۃ سے مراد یہ ہے کہ جب عورت بیوہ ہو جائے اس سے مراد ویسے وہ عورت ہوتی ہے جس کا شوہر نہ ہو خواہ وہ کنواری ہو یا ثیبہ ہو خواہ اس نے شادی کی ہو یا شادی نہ کی ہو لیکن یہاں مراد یہ ہے کہ جس کا شوہر فوت ہو جائے اور اسے بیوہ ہونے کے طور پر چھوڑ جائے۔

3842 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ من يفتح بَاب الْجَنَّةِ اِلَّا اَنِّیْ أرى امْرَاَة تبادرنی فَاَقُوْلُ لَهَا مَا لَك وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا امْرَاَة قعدت على اَيْتَام لی

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھولے گا البتہ میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو مجھ سے آگے ہوگی میں اس سے دریافت کروں گا تمہارا کیا معاملہ ہے اور تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی کہ میں وہ عورت ہوں جو اپنے یتیم بچوں کی خاطر بیٹھی رہی تھی''۔ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند حسن ہوگی۔

3843 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مسح على رَاس يَتِيم لم يمسحه اِلَّا لله كَانَ لَهُ فِیْ كل شَعْرَة مرت عَلَيْهَا يَده حَسَنَات وَمَنْ أحسن اِلٰى يتيمة اَو يَتِيم عِنْده كنت اَنا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَفرق بَيْن أصبعيه السبابَة وَالْوُسْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِه من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے اور وہ اس کے سر پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہاتھ پھیرتا ہے تو اس کا ہاتھ جتنے بالوں پر سے گزرتا ہے ان میں سے ہر ایک بال کے عوض میں اسے نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص اپنے پاس موجود یتیم بچے یا یتیم بچی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے میں اور وہ شخص جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے دو انگلیوں شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے درمیان فرق کر کے ارشاد فرمایا:

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3844 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يشكو قسوة قلبه

قَالَ اَتُحِبُّ اَن يلين قَلْبك وتدرك حَاجَتك ارْحَمْ الْيَتِيم وامسح رَأسه وأطعمه من طَعَامك يلن قَلْبك وتدرك حَاجَتك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة بَقِيَّة وَفِيه راو لم يسم اَيضا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی آپ ﷺ سے کی آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہو جائے اور تمہارا مقصد حاصل ہو جائے؟ تم یتیم پر رحم کرو اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرو اپنے کھانے میں سے اُس کو کھلاؤ تمہارا دل نرم ہو جائے گا اور تمہارا مقصد تمہیں مل جائے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

3845 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا شكا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قسوة قلبه فَقَالَ امسح رَاس الْيَتِيم وَأطْعم الْمِسْكِين . رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور غریب کو کھانا کھلاؤ''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3846 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَا يعذب اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة من رحم الْيَتِيم ولان لَهُ فِي الْكَلَام ورحم يتمه وَضَعفه وَلَمْ يَتَطَاوَل على جَاره بِفضل مَا آتَاهُ اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن عَامر وَقَالَ اَبُوْ حَاتِم لَيْسَ بالمتروك

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو یتیم پر رحم کرتا ہو اور اس کے ساتھ نرمی سے گفتگو کرتا ہو وہ اس کی یتیمی اور اس کی کمزوری پر رحم کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو نعمتیں عطا کی ہیں ان کے حوالے سے اپنے پڑوسی کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار نہ کرتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عامر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ متروک نہیں ہے۔

3847 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وبكاء الْيَتِيم فَاِنَّهُ يسري فِي اللَّيْل وَالنَّاس نيام . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یتیم کے رونے سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ وہ رات کو اس وقت چلتا ہے جب لوگ سور ہے ہوتے ہیں''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3848 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا قَالَ ليعقوب عَلَيْهِ السَّلَام مَا الَّذِيْ أذهب بَصرك وحنى ظهرك قَالَ اما الَّذِيْ أذهب بَصرِي فالبكاء على يُوسُف وَاما الَّذِيْ حنى

ظَهْرِی فالحزن على اَخِيه بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اَتشكو الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اِنَّمَا اَشْكُو بثی وحزنی اِلَی اللّٰهِ ۔ قَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اللّٰه اَعْلَمُ بِمَا قلت مِنك

قَالَ ثُمَّ انطلق جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَدخل يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام بَيته فَقَالَ اَی رب اما ترحم الشَّيْخ الْكَبِيْر اذهبت بَصرِی وحنيت ظَهْرِی فاردد عَلَیّ ريحانتی فاشمهما شمة وَاحِدَةٍ ثُمَّ اصْنَع بِی بعد مَا شِئْت فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ ابشر فَاِنَّهُمَا لَو كَانَا ميتين لنشرتهما لَك لاقر بهما عَيْنك وَيَقُوْلُ لَك يَا يَعْقُوب اَتَدْرِی لم اذهبت بَصرك وحنيت ظهرك وَلِمَ فعل اِخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا فَعَلُوهُ قَالَ لَا قَالَ اِنَّهُ اَتَاك يَتِيم مِسْكِين وَهُوَ صَائِم جَائِع وذبحت اَنْت وَاَهْلك شَاة فاكلتموها وَلَمْ تطعموه وَيَقُوْلُ اِنِّی لم اُحِبَّ شَيْئًا من خلقی حبی الْيَتَامَی وَالْمَسَاكِين فَاصْنَعْ طَعَاما وادع الْمَسَاكِين قَالَ اَنس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَعْقُوب كلما اَمْسَی نَادَی مناديه من كَانَ صَائِما فليحضر طَعَام يَعْقُوب وَاِذَا اَصبح نَادَی مناديه من كَانَ مُفطرا فليفطر على طَعَام يَعْقُوب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ والاصبهانی وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ الْحَاكِم كَذَا فِیْ سَماع حَفْص بن عمر بن الزبير واظن الزبير وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن اَبِیْ طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْث صَحِيْح وَقد اخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِیْ تَفْسِيره قَالَ اَنبَاَنَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَسٍ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے دریافت کیا: کس چیز نے آپ کی بینائی کو رخصت کردیا اور آپ کی کمر کو خمیدہ کردیا؟ انہوں نے فرمایا: جہاں تک میری بینائی کی رخصتی کا تعلق ہے' تو یوسف پر رونے نے اسے رخصت کیا ہے جہاں تک میری پشت کے جھکنے کا تعلق ہے' تو اس کے بھائی بنیامین کے غم میں یہ جھک گئی ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آئے اور بولے: کہ آپ اللہ تعالیٰ کی شکایت کررہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں اپنے غم اور پریشانی کی شکایت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی کرتا ہوں حضرت جبرائیل نے کہا: آپ نے جو کچھ بھی کہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں آپ سے زیادہ جانتا ہے راوی کہتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل چلے گئے اور حضرت یعقوب اپنے گھر آگئے انہوں نے دعا کی اے میرے پروردگار! کیا تجھے بوڑھے آدمی پر رحم نہیں آتا تو نے میری بینائی کو رخصت کردیا میری کمر کو خمیدہ کردیا اب تو میرے پھولوں کو مجھے لوٹادے تاکہ میں انہیں سونگھ لوں پھر اس کے بعد تو میرے ساتھ جو چاہے گا' وہ کرلینا تو حضرت جبرائیل ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ وہ دونوں اگر مردہ ہوتے تو میں تمہارے لئے ان دونوں کو دوبارہ زندہ کردیتا اور ان کے ذریعے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کردیتا پروردگار نے تم سے فرمایا ہے: اے یعقوب کیا تم جانتے ہو میں نے تمہاری بینائی کو کیوں رخصت کیا اور تمہاری پشت کو کیوں خمیدہ کیا اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے ساتھ جو کچھ کیا وہ کیوں کیا؟ حضرت یعقوب نے جواب دیا: جی نہیں تو پروردگار نے فرمایا: ایک غریب یتیم تمہارے پاس آیا تھا اس نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ بھوکا تھا اس دن تم نے اور تمہارے گھر والوں نے بکری ذبح کی تھی تم لوگوں نے وہ بکری کھالی اور اسے کھانے کے لئے نہیں دی

پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی مخلوق میں کسی بھی چیز سے اتنی محبت نہیں ہے جتنی محبت یتیموں اور غریبوں سے ہے تو تم اب کھانا تیار کرو اور غریبوں کی دعوت کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد حضرت یعقوب روزانہ شام کے وقت اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو اور صبح کے وقت وہ یہ اعلان کروایا کرتے تھے کہ جس شخص نے روزہ نہیں رکھا ہوا وہ یعقوب کے کھانے میں شریک ہو جائے

یہ روایت امام حاکم امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: حفص بن عمر بن زبیر کے سماع میں اسی طرح منقول ہے اور میرا یہ گمان ہے کہ زبیر نامی راوی کو اس میں وہم ہوا ہے۔ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ ہیں اگر ایسا ہی ہو تو پھر یہ حدیث صحیح ہوگی اسے امام اسحٰق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: عمرو بن محمد نے زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالملک کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3849 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاحْسِبُهُ قَالَ و كالقائم لا يفتر و كالصائم لا يفطر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه إِلَّا انه قَالَ السَّاعِي على الأرملة والمسكين كالمجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه و كالذي يَقُوْمُ اللَّيْل ويصوم النَّهَار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بیوہ عورتوں اور غریبوں کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) نوافل ادا کرنے والے ایسے شخص کی مانند ہے جو وقفہ نہیں کرتا اور (نفلی) روزے دار کی مانند ہے جو کوئی روزہ ترک نہیں کرتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بیوہ اور غریب شخص کے لئے کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہے اور اس شخص کی مانند ہے جو رات کو نفل پڑھتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھ لیتا ہے"۔

3850 - وَرُوِيَ عَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰه الْمَخْزُوْمِي قَالَ دخلت على أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا بني أَلا أحدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قلت بلَى يَا أمه . قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أنْفق على بنتين أَوْ أُخْتَيْنِ أَوْ ذواتي قرَابَة يحْتَسب النَّفَقَة عَلَيْهِمَا حَتّٰى يغنيهما من فضل اللّٰه أَوْ يكفيهما كَانَتَا لَهُ سترا مِنَ النَّار

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَتقدم لهٰذَا الحَدِيْث نَظَائِر فِي النَّفَقَة على الْبَنَات

مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے میں نے عرض کی: جی ہاں۔ امی جان تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتے دار خواتین پر خرچ کرتا ہے اور وہ ان پر خرچ کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دونوں (لڑکیوں) کو بے نیاز کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان دونوں کی کفایت کر جائے تو وہ دونوں اس شخص کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

بیٹیوں پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں اس سے ملتی جلتی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

4 - التَّرْهِيب من اَذَى الْجَار وَمَا جَاءَ فِيْ تَاْكِيد حَقه

باب: پڑوسی کو اذیت پہنچانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور اس کے حق کے بارے میں تاکید کے طور پر کیا کچھ منقول ہے؟

3851 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلَا يؤذ جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر وہ خاموش رہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3852 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فليحسن اِلٰى جَاره

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے''۔

3853 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه مَا تَقولُوْنَ فِی الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه وَرَسُوله فَهُوَ حرَام اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يَزْنِیْ الرجل بِعشر نسْوَة ايسر عَلَيْهِ من اَن يَزْنِیْ بِامْرَاَة جَاره ۔ قَالَ مَا تَقولُوْنَ فِی السّرقَة قَالُوْا حرمهَا اللّٰه وَرَسُوله فَهِیَ حرَام قَالَ لَاَن يسرق الرجل من عشرَة اَبْيَات ايسر عَلَيْهِ من اَن يسرق من جَاره رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ زنا کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حرام چیز ہے جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے تو یہ قیامت

کے دن تک کے لئے حرام ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی دس عورتوں سے زنا کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے آپ ﷺ نے فرمایا: چوری کے بارے میں تم لوگوں کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے تو یہ حرام ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دس گھروں میں چوری کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ ہلکا ہوگا کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3854 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن . قيل من يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِىْ لَا يَاْمَن جَاره بوائقه . رَوَاهُ اَحْمد وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَزَاد اَحْمد قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ شَره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کون؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام احمد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی زیادتیوں سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا شر۔

3855 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم لَا يدْخل الْجنَّة من لَا يُؤمن جَاره بوائقه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی زیادتیوں سے محفوظ نہ ہو''۔

3856 - وَعَنْ اَبِىْ شُرَيْح الْكَعْبِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن وَاللّٰه لَا يُؤمن قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد خَابَ وخسر من هٰذَا قَالَ من لَا يَاْمَن جَاره بوائقه قَالُوْا وَمَا بوائقه قَالَ شَره . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا اللہ کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہوتا عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ رسوا ہو گیا اور خسارے کا شکار ہو گیا وہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو لوگوں نے عرض کی: لفظ بوائق سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا شر''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3857 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا هُوَ بِمُؤْمِن من لم يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَةِ ابْنِ اِسْحَاق والاصبھانی اطول مِنْهُ وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَا یکون مُؤمنا حَتّٰی یَاْمَن جَاره بوائقه یبیت حِیْن یبیت وَهُوَ آمن من شره فَاِن الْمُؤْمِن الَّذِیْ نَفسه مِنْهُ فِیْ غناء وَالنَّاس مِنْهُ فِیْ رَاحَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ابن اسحٰق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جبکہ اصبہانی نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو جب وہ رات بسر کرے تو اس کے شر سے محفوظ ہو کیونکہ مومن وہ شخص ہوتا ہے کہ جس کا نفس بے نیازی کے عالم میں ہو اور لوگ اس سے راحت میں ہوں (یعنی اس کی وجہ سے کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں)''۔

3858 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِیَدِهٖ لَا یُؤمن عبد حَتّٰی یحب لجاره اَوْ قَالَ لِاَخِیْهِ مَا یحب لنَفسِهٖ . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے پڑوسی کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے بھائی کے لئے اسی چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3859 - وَرُوِیَ عَن کَعْب بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نزلت فِیْ محلّة بنی فلَان وَاِن اَشَدهم اِلَیَّ اَذَی اقربهم لی جوارا فَبعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا بکر وَعمر وعلیا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم یَاْتونَ الْمَسْجِد فَیَقُوْمُوْنَ علی بَابه فیصیحون اَلا اِن اَرْبَعِیْنَ دَارا جَار وَلَا یدْخل الْجَنَّة من خَاف جَاره بوائقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

البوائق جمع بائقة وَهِی الشَّرّ وغائلته کَمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْمُتَقَدّم

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بنو فلاں کے محلے میں رہائش پذیر ہوا ہوں اور ان میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پریشانی کا باعث وہ شخص ہے جس کا گھر میرے گھر سے زیادہ قریب ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا وہ لوگ اس محلے کی مسجد میں آئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر انہوں نے بلند آواز میں اعلان کیا: خبردار! چالیس گھروں تک پڑوس ہوتا ہے اور وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے خوف زدہ ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

لفظ بوائق لفظ بائقہ کی جمع ہے اس سے مراد شر ہے اور زیادتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول پہلی حدیث میں

گزر چکا ہے۔

3000 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَقِيْم اِيْمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل ٹھیک نہیں ہوتا اور بندے کا دل اس وقت تک ٹھیک نہیں ہوتا جب تک اس کی زبان ٹھیک نہیں ہوتی اور بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3001 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن من اَمنه النَّاس وَالْمُسلِم من سلم الْمُسلِمُوْنَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر السوء وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا يدْخل الْجَنَّة عبد لَا يَأْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد جيد تَابع عَلِيّ بن زيد حميد وَيُوْنُس بن عبيد

ان سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤمن وہ ہے جس سے لوگ محفوظ ہوں اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں اور مہاجر وہ ہے جو برائی سے لاتعلق ہو جائے اور اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی نقل کردہ سند عمدہ ہے اور حمید اور یونس بن عبید نے علی بن زید کی سند کی متابعت کی ہے۔

3002 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قسم بَيْنكُمْ اخلاقكم كَمَا قسم بَيْنكُمْ أرزاقكم وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُعْطي الدُّنْيَا من يحب وَمَنْ لَا يحب وَلَا يُعْطي الدّين اِلَّا من اَحَبَّ فَمَنْ اعطاهُ الدّين فَقَدْ أحبه وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَا يسلم عبد حَتّٰى يسلم قلبه وَلسَانه وَلَا يُؤمن حَتّٰى يَأْمَن جَاره بوائقه

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بوائقه قَالَ غشمه وظلمه وَلَا يكْسب مَالا من حرَام فينفق مِنْهُ فيبارك فِيْهِ وَلَا يتَصَدَّق بِهٖ فَيقبل مِنْهُ وَلَا يتْركهُ خلف ظَهره اِلَّا كَانَ زَادَه اِلَى النَّار

اِن اللّٰه لَا يمحو السيِّىء بالسيِّىء وَلٰكِن يمحو السيِّىء بالْحسن اِن الْخَبيث لَا يمحو الْخَبيث

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد عَنهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق بھی اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا اس شخص کو بھی عطا کر دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور اسے بھی دے دیتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا اور دین (صرف) اسے عطا کرتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور جسے وہ دین دے دیتا ہے' تو اسے وہ پسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے آدمی اس وقت تک سلامت نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بوائق سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زیادتی اور اس کا ظلم' نیز یہ کہ وہ حرام طریقے سے مال نہ کمائے اگر وہ اس میں سے خرچ کرے گا تو اس میں برکت نہیں رکھی جائے گی' اور نہ ہی وہ اس کو صدقہ کرے کیونکہ وہ اس سے قبول نہیں ہوگا اور اگر وہ اپنے پیچھے چھوڑ کر جائے گا تو یہ اس کے لئے آگ میں اضافے کا باعث ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا ہے بلکہ برائی کو اچھائی کے ذریعے ختم کرتا ہے ایک برائی دوسرے برائی کو نہیں مٹا سکتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3863 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من آذى جاره فَقَدْ آذَانِیْ وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذى الله وَمَنْ حَارب جَاره فَقَدْ حاربنی وَمَنْ حاربنی فَقَدْ حَارب الله عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبيخ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے' جو شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے' جو شخص اپنے پڑوسی سے جنگ کرتا ہے وہ میرے ساتھ جنگ کرتا ہے' جو میرے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

3864 - وَرُوِیَ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غزَاة قَالَ لَا يصحبنا الْيَوْم من آذى جَاره . فَقَالَ رجل من الْقَوْم اَنا بلت فِیْ أصل حَائِط جاری فَقَالَ لَا تصحبنا الْيَوْم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِيْه نَكَارَة

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ہمارے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچائی ہو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کی بنیاد کے پاس پیشاب کر دیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آج ہمارے ساتھ نہ رہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

3865 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ أعوذ بك

من جَار السوء فِيْ دَار المقامة فَإِن جَار الْبَادِيَة يتحوّل . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قیام گاہ کے برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ ویرانے کا پڑوسی (یعنی جو سفر کا ساتھی ہو) وہ تبدیل ہوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3866 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوّل خصمين يَوْم الْقِيَامَة جاران . رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِي بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جو پہلے مقابل فریق ہوں گے وہ دو پڑوسی ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں'اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔انہوں نے اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن دونوں میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3867 - وَعَنْ اَبِىْ جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشكو جَاره قَالَ اطرَح متاعك على طَرِيْق فطرحه فَجعل النَّاس يَمرُوْنَ عَلَيْهِ ويلعنونه فجَاء اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقِيت مِنَ النَّاس . قَالَ وَمَا لقِيت مِنْهُم قَالَ يلعنونني

قَالَ قد لعنك اللّٰه قبل النَّاس

فَقَالَ اِنِّي لَا اَعُوْد فجَاء الَّذِيْ شكاه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ متاعك فَقَدْ كفيت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ ضع متاعك على الطَّرِيْق اَوْ على ظهر الطَّرِيْق فَوَضعه فَكَانَ كل من مر بِهِ قَالَ مَا شَانك قَالَ جاري يُؤْذِيني

قَالَ فيدعو عَلَيْهِ فجَاء جَاره فَقَالَ رد متاعك فَإِنِّيْ لَا أوذيك اَبَدًا

❀❀ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اپنے پڑوسی کی شکایت کی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے رکھ دیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس (یعنی پڑوسی) پر لعنت کرتے تھے وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! مجھے لوگوں کی طرف سے مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے' تو اس نے عرض کی: وہ لوگ مجھ پر لعنت کررہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے تم پر لعنت کی ہے' اس نے کہا: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا جس نے آپ سے شکایت کی تھی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنا سامان اٹھالو کیونکہ تمہاری کفایت ہوگئی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تم اپنا سامان راستے پر رکھ لو (ایک لفظ کے بارے میں یہاں راوی کو شک ہے) اس نے اسے رکھ دیا تو جو شخص وہاں سے گزرتا تھا' تو دریافت کرتا تھا تمہارا کیا معاملہ ہے' تو وہ بتاتا تھا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا ہے راوی کہتے ہیں' تو وہ شخص اس پڑوسی

کے خلاف دعا کیا کرتا تھا یہاں تک کہ اس کا پڑوسی آیا اور بولا تم اپنا سامان واپس رکھ دو اب میں تمہیں کبھی بھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا"۔

3868 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشكو جَاره فَقَالَ لَهُ اذْهَبْ فاصبر فَاَتَاهُ مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ اذْهَبْ فاطرح متاعك فِى الطَّرِيْق فَفعل فَجعل النَّاس يَمرُّوْنَ ويسالونه فيخبرهم خبر جَاره فَجعلُوْا يلعنونه فعل اللّٰه بِهٖ وَفعل وَبَعضهمْ يَدْعُو عَلَيْهِ فجاءَ اِلَيْهِ جَاره فَقَالَ ارْجع فَاِنَّك لن ترى منى شَيْئًا تكرههُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے پڑوسی کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم جاؤ اور صبر سے کام لو وہ شخص دو یا شاید تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنا سامان راستے میں رکھ دو اس نے ایسا ہی کیا لوگ وہاں سے گزرتے تھے اور اس سے دریافت کرتے تھے (کہ سامان یہاں رکھنے کی وجہ کیا ہے) تو وہ انہیں اپنے پڑوسی کے بارے میں بتاتا تھا' تو وہ لوگ اس پڑوسی پر لعنت کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہ کرے اور وہ کرے بعض لوگ اس کے خلاف بددعا کیا کرتے تھے اس کا پڑوسی اس کے پاس آیا اور بولا تم واپس چلے جاؤ (یا سامان واپس لے جاؤ) اب تم میری طرف سے کبھی کوئی ایسی چیز نہیں دیکھو گے جو تم ناپسند کرو"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3869 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فُلَانَة تكْثر من صلَاتهَا وصدقتها وصيامها غير اَنَّهَا تؤذى جيرَانهَا بلسانها قَالَ هِىَ فِى النَّار قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِن فُلَانَة يذكر من قلَّة صيامها وصلاتها وَاَنَّهَا تَتَصَدَّق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ بَكْر بن اَبِىْ شيبَة بِاِسْنَاد صَحِيْح اَيْضًا وَلَفظه وَهُوَ لفظ بَعضهمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تَصُوم النَّهَار وَتقوم اللَّيْل وتؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى النَّار قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُلَانَة تصلى المكتوبات وَتصدق بالأثوار من الأقط وَلَا تؤذى جيرَانهَا قَالَ هِىَ فِى الْجنَّة الأثوار بِالْمُثَلَّثَةِ جمع ثَوْر وَهِى قِطْعَة من الأقط والأقط بِفَتْح الْهمزَة وَكسر الْقَاف وَبِضَمِّهَا اَيْضًا وَبكسر الْهمزَة وَالْقَاف مَعًا وَبفتحهما هُوَ شَىْء يتَّخذ من مخيض اللَّبن الغنمى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت بکثرت نماز پڑھتی ہے صدقہ کرتی ہے روزے رکھتی ہے تاہم وہ اپنی زبان کے ذریعے اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت جہنم میں جائے گی اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت ایسی ہے پھر اس نے اس عورت کے نماز اور روزے کے کم ہونے کا ذکر کیا لیکن یہ بتایا کہ وہ صدقہ کرتی ہے' لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: جوان حضرات میں سے بعض کی روایت کے الفاظ ہیں:

"لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت دن کو روزہ رکھتی ہے اور رات کو نفل پڑھتی رہتی ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو اذیت پہنچاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت نماز پڑھتی ہے اور پنیر کے ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے لیکن اپنے پڑوسیوں کو اذیت نہیں پہنچاتی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جنت میں جائے گی"۔

لفظ اثوار یہ لفظ ثور کی جمع ہے جس سے مراد پنیر کا ٹکڑا ہے۔

لفظ اقط اس میں اپر زبر ہے ق پر زیر ہے اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اپر زیر ہے اور ق پر بھی زیر پڑھی گئی ہے ان دونوں پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو بکری کے دودھ سے بنائی جاتی ہے۔

3878 - وَرُوِىَ عَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أغلق بَابه دون جَاره مَخَافَة على اَهله وَمَاله فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِن وَلَيْسَ بِمُؤْمِن من لم يَأْمَن جَاره بوائقه

اَتَدْرِى مَا حق الْجَار اِذا استعانك أعنته وَاِذَا استقرضك اَقْرَضته وَاِذَا افْتقر عدت عَلَيْهِ وَاِذَا مرض عدته وَاِذَا اَصَابَهُ خير هنأته وَاِذَا اَصَابَته مُصِيبَة عزيته وَاِذَا مَاتَ اتبعت جنَازَته وَلَا تستطيل عَلَيْهِ بالبنيان فتحجب عَنهُ الرّيح اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تؤذه بِقُتَارِ ريح قدرك اِلَّا اَن تغرف لَهٗ مِنْهَا وَاِن اشْتريت فَاكِهَة فأهد لَهٗ فَاِن لم تفعل فَاَدْخلهَا سرا وَلَا يخرج بهَا ولدك ليغيظ بهَا وَلَده . رَوَاهُ الخرائطى من مَكَارِم الْاَخلَاق

قَالَ الْحَافِظ وَلَعَلَّ قَوْلِهٖ اَتَدْرِى مَا حق الْجَار اِلٰى آخِره فِىْ كَلَام الرَّاوِى غير مَرْفُوْع لٰكِن قد روى الطَّبَرَانِىّ عَن مُعَاوِيَة بن حيدة قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجَار عَلَىّ قَالَ اِن مرض عدته وَاِن مَاتَ شيعته وَاِن استقرضك اَقْرَضته وَاِن أعوز سترته . فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهٖ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص اپنے اہل خانہ اور اپنے مال (کو لاحق ہونے والے کسی نقصان) کے خوف کی وجہ سے اپنے پڑوسی کے ڈر کی وجہ سے اپنا دروازہ بند کر لے تو وہ مومن نہیں ہے اور وہ شخص بھی مومن نہیں ہے جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو کیا تم جانتے ہو کہ پڑوسی کا حق کیا ہے؟ جب وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اور جب وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو جب وہ فقیر ہو تو تم اس کی دیکھ بھال کرو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو جب اسے کوئی بھلائی نصیب ہو تو تم اسے مبارک باد دو جب اسے کوئی مصیبت لاحق ہو تو تم اس کے ساتھ تعزیت کرو جب وہ مرجائے تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ تم اس کے مقابلے میں اونچی عمارت نہ بناؤ کہ اس کی ہوا رک جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو اور تم اپنی گندگی کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ اور تم اپنی ہنڈیا کی بو کے ذریعے اسے اذیت نہ پہنچاؤ البتہ اگر تم اس کی طرف تھوڑا سا سالن بھیج دو تو معاملہ مختلف ہے اور اگر تم پھل خریدو تو اسے تحفے کے طور پر بھیجو اگر تم ایسا نہیں کرتے تو پھل کو پوشیدہ طور پر لے کے جاؤ اور تمہارے بچے وہ پھل لے کر باہر نہ جائیں کہیں اس کے بچے وہ پھل دیکھ کر پریشان نہ ہوں"۔

یہ روایت امام خرائطی نے مکارم اخلاق میں نقل کی ہے۔
حافظ کہتے ہیں: شاید روایت کے یہ الفاظ ”کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حکم کیا ہے“۔اس سے لے کر آخرت تک راوی کا کلام ہے۔یہ ”مرفوع“ حدیث نہیں ہے۔
لیکن امام طبرانی نے حضرت معاویہ بن حیدہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا مجھ پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ بیمار ہو جائے‘ تو تم اس کی عیادت کرو اگر وہ مرجائے‘ تو تم جنازے کے ساتھ جاؤ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اور اگر وہ پردہ پوشی کا طلبگار ہو تو تم اس کی پردہ پوشی کرو اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

3871 - وروى اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب التوبيخ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق الْجوَار قَالَ إِن استقرضك أَقْرَضته وَإِن استعانك أعنته وَإِن احْتَاجَ أَعْطيته وَإِن مرض عدته
فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَزَاد فِي آخِره هَلْ تفقهون مَا أَقُوْل لكم لن يُؤَدِّي حق الْجَار إِلَّا قَلِيل مِمَّن رحم الله أَوْ كلمة نَحْوَهَا

❀❀ ابوشیخ بن حبان نے کتاب ”التوبیخ“ میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ اگر وہ تم سے قرض مانگے تو تم اسے قرض دو اگر وہ تم سے مدد مانگے تو تم اس کی مدد کرو اگر وہ محتاج ہو تو تم اسے عطا کرو اگر وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو“
اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے‘ جس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں:
”کیا تم لوگ سمجھ گئے ہو جو کچھ میں نے تم سے کہا: یہ تھوڑے لوگ ہیں جو پڑوسی کا حق ادا کر سکتے ہیں ان لوگوں میں سے جن پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا“ یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا“۔

3872 - وروى اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِيّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكرم جَاره
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حق الْجَار على الْجَار قَالَ إِن سَأَلَك فَأعْطه
فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ وَلَمْ يذكر فِيْهِ الْفَاكِهَة وَلَا يخفى اَن كَثْرَة هٰذِهِ الطّرق تكسبه قُوَّة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابوالقاسم اصبہانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
”جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پڑوسی کا پڑوسی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ تم سے مانگے تو تم اسے عطا کرو“
اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے تاہم اس میں انہوں نے پھلوں کا ذکر نہیں کیا ہے‘ اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ اس کے طرق کی کثرت قوت پیدا کر دیتی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3873 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة من الفواقر إِمَام إِن أَحْسَنت لم يشْكر وَإِن أَسَأْت لم يغْفر وجار سوء إِن رأى خيرا دَفنه وَإِن رأى شرا أذاعه وَامْرَأَة إِن

حضرت آذتك وَاِن غبت عَنهَا خانتك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

حضرت فضالہ بن عبید روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ فقیر ہیں ایسا حکمران کہ اگر تم اچھائی کرو تو وہ شکر گزار نہ ہو اور اگر تم برائی کرو تو وہ معاف نہ کرے برا پڑوسی کہ اگر وہ اچھی بات دیکھے تو اسے دفن کردے اور اگر بری بات دیکھے تو اسے پھیلا دے اور وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس موجود ہو تو وہ تمہیں اذیت پہنچائے اور اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ تمہارے ساتھ خیانت کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

3874 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا آمن بِي من بَات شبعانا وجاره جَائِع اِلٰى جنبه وَهُوَ يعلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاسْنَاده حسن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو سیر ہو کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو اور اسے اس بات کا پتہ بھی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

3875 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يشْبع وجاره جَائِع . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفْظِه لَيْسَ الْمُؤْمِن الَّذِيْ يبيت شبعانا وجاره جَائِع اِلٰى جنبه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہو اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔ امام حاکم نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''وہ شخص مومن نہیں ہوتا جو سیر ہونے کے عالم میں رات گزارے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو''۔

3876 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني فَاَعْرض عَنهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكسني فَقَالَ أما لَك جَار لَهُ فضل ثَوْبَيْنِ قَالَ بَلٰى غير وَاحِد . قَالَ فَلَا يجمع اللّٰه بَيْنك وَبَيْنه فِي الْجنَّة رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے منہ پھیر لیا اس نے پھر عرض کی یا رسول اللہ! آپ مجھے پہننے کے لئے کچھ دیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کوئی ایسا پڑوسی نہیں ہے جس کے پاس دو اضافی کپڑے ہوں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ کئی ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ تمہیں اور ان کو جنت میں اکٹھا نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3877 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من جَار مُتَعَلق بجاره يَقُوْلُ يَا رب سل هٰذَا لم اغلق عني بَابه وَمَنَعَنِيْ فَضله رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتنے ہی پڑوسی ایسے ہیں جو (قیامت کے دن) اپنے پڑوسی کے ساتھ چمٹ جائیں گے اور یہ کہیں گے اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے میرے لئے اپنا دروازہ کیوں بند کر دیا تھا' اور اس نے اضافی چیز کو مجھ سے کیوں روک دیا تھا''۔

یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3878 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فليحسن اِلٰى جَاره وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيُكرم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيقل خيرا اَوْ لِيَسْكُت . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3879 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيُكرم جَاره رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کہے یا پھر وہ خاموش رہے' جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کی عزت افزائی کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3880 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يَاْخُذ عني هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بِهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قلت اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بيَدي فعد خمْسا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تكن اَعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تكن اَدنى النَّاس وَاَحسن اِلٰى جَارك تكن مُؤمنا وَاَحبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسلما وَلَا تكْثر الضحك فَاِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهٖ من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ الْحسن لم يسمع من اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ بِنَحْوِهٖ فِیْ كتاب الزّهْد عَنْ مَكْحُول عَنْ وَاثِلَة عَنْهُ وَقد سمع مَكْحُول من وَاثِلَة قَالَه

التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهِ لٰكِن بَقِيَّة اَمْضَاهُ وَفِيْهِ ضعف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کون شخص مجھ سے یہ کلمات سیکھ لے گا' اوران پر عمل کرے گا اوران لوگوں کواس کی تعلیم دے گا' جواس پر عمل کریں تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ چیزیں شمار کروائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس سے راضی رہو تم لوگوں کے قریب ہوجاؤ گے اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہوجاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہوجاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے حسن (بصری) کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے یہی روایت امام بزار نے اور امام بیہقی نے اس کی مانند کتاب ''الزہد'' میں مکحول کے حوالے سے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے مکحول نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔ یہ بات امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے تاہم بقیہ نے اسے جاری رکھا ہے' اوراس میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

3881 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْاَصْحَاب عِنْد الله خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيرَان عِنْد الله خَيرهمْ لجاره . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پڑوسیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے بارے میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3882 - وَعَن مطرف يَعْنِيْ ابْن عبد الله قَالَ كَانَ يبلغنِيْ عَنْ اَبِيْ ذَر حَدِيْث وَكنت أشتهي لقاءه فَلَقِيته فَقُلْتُ يَا اَبَا ذَر كَانَ يبلغنِيْ عَنْك حَدِيْث وَكنت اشتهي لقاءك قَالَ لله اَبوك قد لقيتني فهات قلت حَدِيْث بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثك قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يحب ثَلَاثَة وَيبغض ثَلَاثَة

قَالَ فَمَا اِخالني اكذب على رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقُلْتُ فَمَنْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رجل غزا فِيْ سَبِيْل اللّٰه صَابِرًا محتسبا فقاتل حَتّٰى قتل وَاَنْتُم تجدونه عندكُمْ فِيْ كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ تَلا اِن الله يحب الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبيله صفا كَاَنَّهُمْ بُنيان مرصوص (الصّف) قلت وَمَنْ قَالَ رجل كَانَ لَهُ جَار سوء يُؤْذِيه فيصبر على اَذَاهُ حَتّٰى يَكْفِيَهُ اللّٰه اِيَّاهُ بحياة اَوْ موت ..... فَذكر الحَدِيْث . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحَد اِسنادي اَحْمد رجالهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ

الْحَاكِم وَغَيْرِه بِنَحْوِه وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

مطرف بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھ تک ایک حدیث پہنچی تھی میری یہ خواہش تھی کہ میں ان سے ملاقات کروں میری ان سے ملاقات ہوئی' تو میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر غفاری! آپ کے حوالے سے مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے' تو میری یہ خواہش تھی کہ میں آپ سے ملاقات کرتا تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ملاقات کر لی ہے' تو اب تم بتاؤ میں نے کہا: ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آپ کو بیان کی تھی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ تین لوگوں سے محبت کرتا ہے' اور تین لوگوں کو ناپسند کرتا ہے''۔

تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے بارے میں یہ گمان نہیں ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کروں گا میں نے دریافت کیا: پھر وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ایک وہ شخص جو صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ قتل ہو جاتا ہے' اور تم لوگ اپنے پاس اللہ کی کتاب میں اس کے بارے میں پاتے ہو پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے' جو اس کے راستے میں یوں صف بنا کر لڑائی کرتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں''۔

میں نے دریافت کیا: اور کون شخص ہے۔ انہوں نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی برا ہو اور وہ اسے اذیت پہنچاتا ہو اور وہ اس کی اذیت پر صبر کرے یہاں تک کہ زندگی یا موت کسی بھی صورت میں اللہ تعالیٰ اس پڑوسی کے مقابلے میں اس کی کفایت کرلے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام احمد کی دو اسناد میں سے ایک کے رجال سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3883 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت انه سيورثه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَحدهَا وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل مسلسل مجھے پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے (یعنی پڑوسی کو) وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے اسے صرف سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3884 - وَعَنْ رجل من الْاَنْصَار قَالَ خرجت مَعَ اَهلِيْ اُرِيد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِذَا بِه قَائِم وَاِذَا رجل مقبل عَلَيْهِ فَظَنَنْت اَن لَهُ حَاجَة فَجَلَست فوَاللّٰهِ لقد قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جعلت اُرثي لَهُ من طول الْقيام ثُمَّ انصرف فَقُمْت اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد قَامَ بك هٰذَا الرجل حَتّٰى جعلت اُرثي لَك من طول الْقيام . قَالَ اَتَدْرِي من هٰذَا قلت لَا

قَالَ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت اَنه سيورثه اما اِنَّك لَو سلمت عَلَيْهِ لرد عَلَيْكَ السَّلَام . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ روانہ ہوا' میرا ارادہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تھے ایک شخص آپ ﷺ کی طرف رخ کیے ہوئے تھا مجھے یہ گمان ہوا کہ شاید اس شخص کو نبی اکرم ﷺ سے کوئی کام ہے' تو میں بیٹھ گیا

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل کھڑے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے طویل قیام کی وجہ سے مجھے الجھن ہونے لگی پھر وہ شخص واپس چلا گیا' تو میں اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس شخص نے آپ کو اتنی دیر کھڑا رکھا یہاں تک کہ طویل قیام کی وجہ سے مجھے پریشانی ہونے لگی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون تھا؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جبرائیل تھے اور وہ مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے اگر تم انہیں سلام کر دیتے تو انہوں نے تمہیں سلام کا جواب بھی دے دینا تھا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3885 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على نَاقَته الجدعاء فِيْ حجَّة الْوَدَاع يَقُوْلُ اوصيكم بالجار حَتّٰى اكثر فَقُلْتُ اِنَّهُ يورثه رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے یہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں پڑوسی کے بارے میں تلقین کر رہا ہوں یہ بات آپ ﷺ نے اتنی زیادہ مرتبہ ارشاد فرمائی کہ میں نے سوچا کیا آپ اسے وارث قرار دے دیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3886 - وَعَنْ مُجَاهِد اَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذبحت لَهُ شَاة فِيْ اَهله فَلَمَّا جَاءَ قَالَ اَهديتم لجارنا الْيَهُوْدِيّ اَهديتم لجارنا الْيَهُوْدِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرِيْل يوصيني بالجار حَتّٰى ظَنَنْت اَنه سيورثه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِيَ هٰذَا الْمَتْن من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ان کے گھر میں بکری ذبح کی جب وہ تشریف

لائے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے ہمارے یہودی پڑوسی کو تحفے کے طور پر بھجوائی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل مجھے مسلسل پڑوسی کے بارے میں تلقین کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ وہ اسے وارث قرار دے دیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ متن کئی طرق کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

3887 - وَعَن نَافِع بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة الْمَرْء الْجَار الصَّالح والمركب الهنيء والمسكن الْوَاسِع . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نافع بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کی خوش نصیبی میں اچھا پڑوسی عمدہ سواری اور کھلا گھر شامل ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3888 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء

وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں خوش نصیبی کا حصہ ہیں نیک بیوی کھلا گھر اچھا پڑوسی اور عمدہ سواری اور چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں برا پڑوسی بری بیوی بری سواری اور تنگ گھر''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3889 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدفع بِالْمُسْلِمِ الصَّالح عَن مائَة اَهْل بَيت من جِيرَانه الْبلَاء ثُمَّ قَرَاَ وَلَوْلَا دفع اللّٰه النَّاس بَعْضُهُمْ بِبَعْض لفسدت الْاَرْض (البقرة) . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ ایک نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوسیوں میں سے ایک سو گھروں سے آزمائش کو دور کر دیتا ہے

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان میں سے بعض کے ذریعے بعض کو پرے نہ کرے تو زمین میں فساد ہو جائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5 - اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ زِيَارَةِ الاخوان وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا جَاءَ فِيْ اِكرام الزائرين

باب: بھائیوں اور نیک لوگوں کی زیارت کے بارے میں ترغیبی روایات اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3891 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عاد مَرِيضا اَوْ زار اَخا لَهٗ فِي اللّٰه ناداه مُنَاد بِاَن طبت وطاب ممشاك وتبوات من الْجَنَّة منزلا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من طَرِيْق اَبِيْ سِنَان عَن عُثْمَان بن اَبِيْ سَوْدَة عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی کی زیارت کرتا ہے' تو ایک منادی پکار کر یہ اعلان کرتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کرلیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے ابوسنان کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3892 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد اَتَى اَخَاهُ يزوره فِي اللّٰه اِلَّا ناداه ملك من السَّمَاء اَن طبت وَطَابَتْ لَك الْجَنَّة وَاِلَّا قَالَ اللّٰه فِيْ ملكوت عَرْشه عَبدِي زار فِيَّ وَعلى قراه فَلَمْ يرض لَهٗ بِثَوَاب دون الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ اللہ کی رضا کے لئے اپنے (دینی) بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو آسمان سے ایک فرشتہ پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے اور جنت تمہارے لئے تیار ہوگئی البتہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر یہ فرماتا ہے: میرا بندہ میری ذات کی خاطر زیارت کے لئے گیا ہے' اس کی مہمان نوازی مجھ پر لازم ہے' اور اللہ تعالیٰ جنت سے کم اور کسی ثواب پر اس کے لئے راضی نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3893 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اخبركُم بِرجالكم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِي فِي الْجَنَّة وَالصديق فِي الْجَنَّة وَالرجل يزور اَخَاهُ فِيْ نَاحِيَة الْمصر لَا يزوره اِلَّا للّٰه فِي الْجَنَّة الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ حق الزَّوْجَيْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کیا میں تمہیں جنت میں تمہارے افراد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: نبی جنتی ہے صدیق جنتی ہے اور وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے کسی کونے میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جاتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسے ملنے جاتا ہے".....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس سے پہلے میاں بیوی کے حق سے متعلق باب میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

3894 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِیْ رزين الْعقيلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا رزين اِن الْمُسْلِم اِذا زار اَخَاهُ الْمُسْلِم شيعه سَبْعُوْنَ الف ملك يصلونَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ كَمَا وَصله فِيك فَصله . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابورزین! جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے چلتے ہوئے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اے اللہ! اس نے تیری ذات کے لئے جس طرح تعلق رکھا ہے تو بھی اسے ملا کے رکھنا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3895 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَجَبت محبتي للمتحابين فِيَّ وللمتجالسين فِيَّ وللمتزاورين فِيَّ وللمتباذلين فِي . رَوَاهُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَفِيْه قصَّة اَبِیْ اِدْرِيس وَسَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الْحبّ لله مَعَ حَدِيْثِ عَمْرو بن عبسة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہوگئی ہے جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں"

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اس میں ابوادریس کا واقعہ منقول ہے جو آگے چل کر اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنے سے متعلق باب میں آئے گا جو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے ہمراہ ہوگا۔

3896 - وَرُوِيَ عَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا ترى ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابين فِيْهِ والمتزاورين فِيْهِ والمتباذلين فِيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے کی زیارت کرنے والے اور اس کی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3897 - وَعَنْ عون قَالَ قَالَ عبد الله يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لاَصْحَابه حِيْن قدمُوا عَلَيْهِ هَلْ تجالسون قَالُوْا لَا نَتْرُك ذَاك

قَالَ فَهَلْ تزاورُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن اِن الرجل منا ليفقد اَخَاهُ فَيَمْشِي على رجلَيْهِ اِلٰى آخر الْكُوْفَة حَتّٰى يلقاه . قَالَ اِنَّكُمْ لن تزالوا بِخَيْر مَا فَعلْتُمْ ذٰلِك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ مُنْقَطع

❀❀ عون بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا' جب وہ لوگ ان کے پاس آئے؟ کیا تم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم اسے ترک نہیں کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ ایک دوسرے کی زیارت کرنے جاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اے ابوعبدالرحمٰن ہم میں سے کوئی ایک شخص جب اپنے کسی بھائی کو غیر موجود پاتا ہے' تو وہ پیدل چلتا ہوا کوفہ کے آخر تک جاتا ہے' اور اس سے ملتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جب تک ایسا کرتے رہو گے مسلسل بھلائی پر گامزن رہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت منقطع ہے۔

3898 - وَرُوِيَ عَنْ زر بن حُبَيْش قَالَ اَتَيْنَا صَفْوَان بن عَسَّال الْمرَادِي فَقَالَ أزائرين قُلْنَا نَعَمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زار اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِي الرَّحْمَة حَتّٰى يرجع وَمَنْ عَاد اَخَاهُ الْمُؤْمِن خَاضَ فِيْ رياض الْجَنَّة حَتّٰى يرجع . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ زر بن حبیش کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ زیارت کے لئے آئے ہو؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے مومن بھائی کی زیارت کے لئے جاتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا اور جو شخص اپنے مومن بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے جب تک واپس نہیں آتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3899 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلقُوْا بِنَا اِلٰى بني وَاقِف نزور الْبَصِير رجل كَانَ كفيف الْبَصَر . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ ہمارے ساتھ بنو واقف کی طرف چلو تا کہ ہم بصیر سے مل کے آئیں''۔

راوی کہتے ہیں: وہ ایسے صاحب تھے جن کی بینائی کمزور تھی۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3900 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر غبا تَزْدَدْ حبا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة ثُمَّ قَالَ لَا يعلم فِيْهِ حَدِيْث صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا الْحَدِيْث قد رُوِيَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَقد اعتنى غير وَاحِد من الْحفاظ بِجَمِيع طرقه وَالْكَلَام عَلَيْهِ وَلَمْ اقف لَهُ على طَرِيق صَحِيح كَمَا قَالَ الْبَزَّار بل لَهُ اسانيد حسان عِنْد الطَّبَرَانِيّ وَغَيره وَقد ذكرت كثيرا مِنْهَا فِي غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے پھر وہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی صحیح سند میرے علم میں نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے منقول ہے کئی حافظانِ حدیث نے اس کے تمام طرق اکٹھے کیے ہیں اور اس پر کلام کیا ہے تاہم میں اس کے کسی مستند طرق پر واقف نہیں ہوسکا جیسا کہ امام بزار نے بھی یہ بات بیان کی ہے البتہ امام طبرانی اور دیگر محدثین نے اس کو حسن اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے میں نے ان میں سے بہت سی روایات اس کتاب کے علاوہ کسی اور جگہ نقل کردی ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3901 - وروى ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن عَطاء قَالَ دخلت اَنا وَعبيد بن عُمَيْر على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَت لعبيد بن عُمَيْر قد آن لَك اَن تزورنا فَقَالَ اَقُول يَا أمه كَمَا قَالَ الْاَوَّل زر غبا تزدد حبا

قَالَ فَقَالَت دعونا من بطالتكم هَذِه

قَالَ ابْن عُمَيْر اَخْبِرِينَا بِاَعْجَب شَيْء رَاَيْته من رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر الحَدِيْث فِي نُزُول اِن فِي خلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض (الْبَقَرَة)

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں اور عبید بن عمیر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عبید بن عمیر سے فرمایا اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم ہم سے ملنے کے لئے آؤ؟ تو عبید بن عمیر نے عرض کی: امی جان میں یہ کہوں گا جو پہلے کسی نے کہا ہے: وقفے سے ملا کرو محبت میں اضافہ ہوتا ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اپنی یہ سمجھداری ہم سے رہنے دو پھر عبید بن عمیر نے کہا: آپ ہمیں کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے دیکھی ہو اور وہ سب سے زیادہ حیران کن ہو...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اس آیت کے شان نزول کے بارے میں ہے: ''بیشک آسمان اور زمین کی تخلیق میں''۔

3901/1 - وَعَن ام سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ لي رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أصلحي لنا الْمجْلس فَاِنَّهُ ينزل ملك اِلَى الْاَرْض لم ينزل اِلَيْهَا قطّ ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن التَّابِعِيّ لم يسم

❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ہمارے لئے بیٹھنے کی جگہ ٹھیک کردو کیونکہ ابھی ایک فرشتہ زمین کی طرف نازل ہونے لگا ہے جو پہلے کبھی اس کی طرف نازل نہیں ہوا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں تابعی کا نام بیان نہیں ہوا۔

3901/2 - وَعَن ام بجيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَت كَانَ رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتينا فِي بني

عَمْرو بن عَوْف فأتخذ لَهٗ سويقا فِيْ قعبة فَإِذَا جَاءَ سقيتها إِيَّاه ۔رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات سوى ابْن إِسْحَاق
ام بجيد بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَفتح الْجِيم وَاسْمهَا حَوَّاء بنت يزِيْد الْاَنْصَارِيَّة

❀❀ سیّدہ اُم بجید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں بنوعمرو بن عوف کے محلے میں تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برتن میں ستو تیار کئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کے لئے پیش کئے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن اسحاق کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

سیّدہ اُمِّ بجید رضی اللہ عنہا کا نام حواء بنت یزید انصاریہ ہے۔

3902 - وَعَنْ اِبْرَاهِيْم بن نشيط انه دخل على عبد الله بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرمى اِلَيْهِ بوسادة كَانَت تَحْتَهٗ وَقَالَ من لم يكرم جليسه فَلَيْسَ من اَحْمد وَلَا من اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلَاة وَالسَّلَام
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ ابراہیم بن نشیط بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ان کے نیچے تکیہ رکھا جو ان کے نیچے موجود تھا پھر فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی کی عزت افزائی نہیں کرتا اس کا نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق ہے اور نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الضِّيَافَة وإكرام الضَّيْف وتأكيد حَقه وترهيب الضَّيْف اَن يُقِيم حَتّٰى يؤثم اَهْلِ الْمنزل

باب: مہمان نوازی کرنے اور مہمان کی عزت افزائی کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے حق کی تاکید اور مہمان کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اتنا عرصہ مقیم رہے کہ میزبان کو گناہ گار کر دے

3903 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيُكْرِم ضَيفه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيصل رَحمَه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا اَوْ ليصمت ۔رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ مہمان کی عزت افزائی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ صلہ رحمی کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3904 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلم اُخبر اَنَّك تقوم اللَّيْل وتصوم النَّهَار قلت بَلٰى قَالَ فَلَا تفعل قُم وَنم وصم وَاَفْطر فَإِن لجسدك عَلَيْك حَقًّا وَإِن لعينك عَلَيْك حَقًّا وَإِن لزورك عَلَيْك حَقًّا وَإِن لزوجك عَلَيْك حَقًّا ...... الحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَغَيْرِهِمَا

وَقَوله وَإِن لزورك عَلَيْك حَقًا أَي وَإِن لزوارك واضيافك عَلَيْك حَقًا يُقَال للزائر زور بِفَتْح الزَّاي سَوَاء فِيهِ الْوَاحِد وَالْجمع

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم رات بھر نفل پڑھتے رہتے ہو اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم نفل بھی پڑھا کرو سو بھی جایا کرو نفلی روزہ رکھ بھی لیا کرو چھوڑ بھی دیا کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے...... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تمہارے ملاقاتی کا بھی تم پر حق ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے ملاقاتی اور تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے ملاقاتی کو زور یعنی زیر پر زبر کے ساتھ کہا جاتا ہے اس میں واحد اور جمع برابر ہوتے ہیں۔

3905 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مجهود فَأرْسل إِلَى بعض نِسَائِهِ فَقَالَت لَا وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاء ثُمَّ أرسل إِلَى أُخْرَى فَقَالَت مثل ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلهنَّ مثل ذَلِكَ لَا وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاء فَقَالَ من يضيف هَذَا اللَّيْلَة رَحِمَهُ اللَّهُ فَقَامَ رجل من الْأَنْصَار فَقَالَ أَنا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ فَانْطَلق بِهِ إِلَى رَحْله فَقَالَ لامْرَأَته هَلْ عنْدك شَيْءٍ قَالَت لَا إِلَّا قوت صبياني

قَالَ فعلليهم بِشَيْءٍ فَإِذا أَرَادوا الْعشَاء فنوميهم فَإِذا دخل ضيفنا فاطفئي السراج وأريه أَنا نَأْكُل

وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذا أَهْوى ليَأْكُل فقومي إِلَى السراج حَتَّى تطفئيه

قَالَ فقعدوا وَأكل الضَّيْف وباتا طاويين فَلَمَّا أصبح غَدا على رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد عجب اللَّه من صنيعكما بضيفكما

زَاد فِي رِوَايَةٍ فَنزلت هَذِهِ الْآيَة ويؤثرون على أنفسهم وَلَو كَانَ بهم خصَاصَة (الْحَشْر) رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں بھوکا ہوں نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج میں سے کسی کی طرف پیغام بھجوایا تو اس خاتون نے عرض کی: جی نہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دوسری زوجہ محترمہ کی طرف پیغام بھجوایا تو انہوں نے بھی اس کی مانند جواب دیا یہاں تک کہ تمام ازواج کی طرف سے یہی جواب آیا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میرے ہاں صرف پانی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کون اس شخص کو آج رات مہمان رکھے گا اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے گا تو ایک انصاری شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا وہ شخص اسے اپنے ساتھ

اپنی رہائش گاہ پر لے گیا اس نے اپنی بیوی سے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں۔ صرف بچوں کے کھانے کے لیے ہے تو اس شخص نے کہا: بچوں کو تم کسی چیز کے ساتھ بہلا دو جب رات کے کھانے کا وقت ہوگا تو تم انہیں سلا دینا جب ہمارا مہمان آئے گا تو تم چراغ بجھا دینا اور یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ کھانا شروع کرے گا تو تم اٹھ کر چراغ کے پاس جانا اور اسے بجھا دینا راوی بیان کرتے ہیں: (کھانے کے وقت وہ لوگ بیٹھے رہے اور مہمان نے کھانا کھا لیا اور وہ دونوں میاں بھوکے رہے اگلے دن وہ (انصاری شخص) صبح نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اپنے مہمان کے ساتھ جو کیا ہے اللہ تعالیٰ کو وہ چیز پسند آئی ہے

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں تو یہ آیت نازل ہوئی: "اور وہ لوگ اپنی ذات پر ایثار کرتے ہیں خواہ انہیں خود ضرورت ہو"۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3906 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح خویلد بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤْمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْآخر فَلْيُكرم ضَيفه جائزته يَوْم وَلَيْلَة والضيافة ثَلَاثَة اَيَّام فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة وَلَا يحل لَهُ اَن يثوی عِنْده حَتّٰی يُحرجهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ التِّرْمِذِیّ وَمعنی لَا يثوی لَا يُقيم حَتّٰی يشْتَد علی صَاحب الْمنزل والحرج الضّيق انْتهی

وَقَالَ الْخطابِیّ مَعْنَاهُ لَا يحل للضيف اَن يُقيم عِنْده بعد ثَلَاثَة اَيَّام من غير استدعاء مِنْهُ حَتّٰی يضيق صَدره فَيبْطل اجره انْتهی

قَالَ الْحَافِظ وللعلماء فِیْ هٰذَا الحَدِيْث تَاْوِيْلَانِ اَحدهمَا انه يُعْطِيهِ مَا يجوز بِهِ ويكفيه فِیْ يَوْم وَلَيْلَة اِذا اجتاز بِهِ وَثَلَاثَة اَيَّام اِذا قَصده

وَالثَّانِیْ يُعْطِيهِ مَا يَكْفِيهِ يَوْمًا وَلَيْلَة يستقبلهما بعد ضيافته

❀❀ حضرت ابوشریح خویلد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے بھرپور دعوت ایک دن اور ایک رات ہوگی اور عام مہمان نوازی تین دن تک ہوگی اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا تاہم مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا عرصہ قیام کرے کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے"۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں لفظ لا یثوی سے مراد یہ ہے کہ وہ قیام نہ کرے یہاں تک کہ میزبان کو مشقت کا شکار کر دے اور حرج سے مراد تنگی ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ مہمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تین دن کے بعد بھی میزبان کے ہاں مقیم رہے جبکہ میزبان کی طرف سے استدعا نہ ہو یہاں تک کہ میزبان کا دل تنگی کا شکار ہو جائے اور اس کا اجر ضائع ہو جائے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: علماء نے اس حدیث کی دو تاویلیں بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اسے وہ چیز دے جو اس کے لئے جائز ہو اور ایک دن اور ایک رات تک اس کے لئے کفایت کر جائے اور وہ آگے گزر جائے اور تین دن کے لئے اس وقت ہو جب مہمان نے اس کے ہاں آنے کا قصد کیا ہو

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کے لئے اس کی کفایت کرنے والی چیز اسے دیدے اور پھر اس کی ضیافت کے بعد اگلے دو دن اس کے ساتھ رہے۔

3907 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ للضیف علی من نزل بِهٖ من الْحق ثَلَاث فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وَعَلَی الضَّیْف اَن یرتحل لَا یؤثم اَهْلِ الْمنزل

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات سوی لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مہمان جس شخص کے ہاں آ کے ٹھہرتا ہے اس کا حق ہے کہ وہ تین دن (مہمان کی عزت افزائی کرے) اس سے زیادہ جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ روانہ ہو جائے اور میزبان کو گناہ کا شکار نہ کرے''

یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3908 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیّمَا ضیف نزل بِقوم فَاَصْبح الضَّیْف محروما فَلَهُ اَن یَاْخُذ بِقدر قراه وَلَا حرج عَلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مہمان کسی قوم کے ہاں ٹھہرتا ہے اور مہمان ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ محروم رہا ہو تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی مہمان نوازی کے حساب سے کچھ وصول کر لے اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3909 - وَعَنْ اَبِیْ کَرِیمَة وَهُوَ الْمِقْدَام بن معدیکرب الْکِنْدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَة الضَّیْف حق علی کل مُسْلِم فَمَنْ اَصبح بفنائه فَهُوَ عَلَیْهِ دین اِنْ شَاءَ قضی وَاِنْ شَاءَ ترك .رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوکریمہ رضی اللہ عنہ یہ حضرت مقدام بن معدیکرب کندی رضی اللہ عنہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مہمان کی رات ہر مسلمان پر لازم ہے جو مہمان صبح کے وقت اس کے صحن میں اترے تو وہ اس کے ذمے قرض کی طرح ہوگا اگر وہ اسے چاہے تو آزاد کر دے اگر وہ چاہے تو اسے ترک کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3910 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيّمَا رجل أضاف قوما فأصبح الضَّيف محروما فَإِن نَصره حق على كل مُسلِم حَتّٰى يَأخُذ بقرى ليلته من زرعه وَمَاله

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان کے طور پر ٹھہرے اور مہمان محروم ہونے کے عالم میں صبح کرے تو اگر وہ اس کی مدد کرتا ہے' تو ہر مسلمان پر یہ لازم ہوگا کہ وہ میزبان کے کھیت اور مال میں سے اس رات کی مہمان نوازی کے حوالے سے کوئی چیز وصول کر لے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3911 - وَعَن التلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ الضِّيَافَة ثَلَاثَة اَيَّام حق لَازم فَمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فصدقة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادٍ فِيهِ نظر

❀❀ حضرت تلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین دن کی مہمان نوازی لازمی حق ہے' جو اس کے بعد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

3912 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الآخر فَليُكرم ضَيفه قَالَهَا ثَلَاثًا

قَالَ رجل وَمَا كَرَامَة الضَّيف يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثَلَاثَة اَيَّام فَمَا زَاد بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَة

رَوَاهُ اَحْمد مطولا مُخْتَصرًا بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح وَالْبَزَّار وَاَبُو يعلى

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت افزائی کرے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مہمان کی عزت افزائی سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین دن (تک کی مہمان نوازی) اس کے بعد جو زائد ہوگا وہ صدقہ شمار ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے مطول اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اسے امام بزار اور امام ابویعلی نے بھی نقل کیا ہے۔

3913 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَة ثَلَاثَة اَيَّام فَمَا زَاد فَهُوَ صَدَقَة وكل مَعْرُوف صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہمان نوازی تین دن تک ہوگی جو اس سے زیادہ ہوگی وہ صدقہ شمار ہوگی اور ہر نیکی صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3914 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتي الزَّكَاةَ وَصَامَ رَمَضَان وقرى الضَّيْف دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے رمضان کے روزے رکھتا ہے اور مہمان نوازی کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3915 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَة تصلي على اَحَدُكُمْ مَا دَامَت مائدته مَوْضُوعَة .رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''فرشتے اس شخص کے لیے مسلسل دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک اس کا دسترخوان بچھا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3916 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْر اَسْرع اِلَى الْبَيْت الَّذِيْ يُؤْكَل فِيْهِ من الشَّفْرَة اِلَى سَنَام الْبَعِير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا من حَدِيْثِ اَنس وَغَيْرِه

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم بَاب فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَفِيْه غير مَا حَدِيْث يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب لم نعد مِنْهَا شَيْئًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں کھانا کھایا جاتا ہے (یعنی جس میں مہمان کو کھانا کھلایا جاتا ہے) بھلائی اس گھر کی طرف اس سے زیادہ تیزی سے جاتی ہے جتنی تیزی سے چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: کھانا کھلانے سے متعلق باب میں روایت گزر چکی ہے وہاں اور بھی روایات گزری ہیں جو اس باب کے لئے مناسب ہیں لیکن ہم نے کسی روایت کو دہرایا نہیں ہے۔

3917 - وَعَن شهَاب بن عباد اَنه سمع بعض وَفد عبد الْقَيْس وهم يَقُوْلُوْنَ قدمنَا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ فَرحهمْ فَلَمَّا انتهينا اِلَى الْقَوْم اوسعوا لنا فَقَعَدْنَا فَرَحَّبَ بِنَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ودعا لنا ثُمَّ نظر اِلَيْنَا فَقَالَ من سيدكم وزعيمكم فاشرنا جَمِيْعًا اِلَى الْمُنْذر بن عَائِذ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهٰذَا الْاَشَج فَكَانَ اَوَّل يَوْم وضع عَلَيْهِ الِاسْم لضربة كَانَت بِوَجْهِهِ بحافر حمَار

قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتخلف بعد الْقَوْم فعقل رواحلهم وَضم مَتَاعهمْ ثُمَّ اخرج عيبته فَالْقى عَنهُ ثِيَاب السّفر وَلبس من صَالح ثِيَابه ثُمَّ اقبل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد بسط النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجله واتكا فَلَمَّا دنا مِنْهُ الْاَشَج اوسع الْقَوْم لَهُ وَقَالُوْا هَهُنَا يَا اشج فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واستوى قَاعِدا وَقبض رجله هَهُنَا يَا أشج فَقعدَ عَن يَمِين رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَّبَ بِهِ والطفه وَسَاَلَهُ عَن بِلَادهمْ وسمى لَهُمْ قَرْيَة قَرْيَة الصَّفَا والمشقر وَغَيْر ذٰلِكَ من قرى هجر فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لاَنْت أعْلَمُ باسماء قرانا منا فَقَالَ اِنِّيْ وطِئت بِلَادكُمْ وفسح لي فِيْهَا

قَالَ ثُمَّ اقبل على الْاَنْصَار فَقَالَ يَا معشر الْاَنْصَار اكرمُوا اِخْوَانكُمْ فَاِنَّهُم أشباهكم فِي الْاِسْلَام أشبه شَيْءٍ بكم أشعارا وأبشارا

اَسْلمُوا طائعين غير مكرهين وَلَا موتورين اِذْ اَبى قوم اَن يسلمُوا حَتّٰى قتلوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبحُوا قَالَ كَيفَ رَاَيْتُم كَرَامَة اِخْوَانكُمْ لكم وضيافتهم اِيَّاكُمْ

قَالُوْا خير اِخْوَان الانوا فرشنا واطابوا مطعمنا وَبَاتُوا وَاَصْبحُوا يعلمونا كتاب رَبنَا تبَارك وَتَعَالٰى وَسنة نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاعجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفرح

وَهٰذَا الحَدِيْث بِطُوْلِه رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هِيَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيْهِ الثِّيَاب۔

❀❀ شہاب بن عباد بیان کرتے ہیں: انہوں نے عبدالقیس قبیلے کے وفد میں شامل ایک صاحب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ لوگ بہت خوش ہوئے جب ہم ان لوگوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں نے ہمارے لئے گنجائش پیدا کی ہم بیٹھ گئے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خوش آمدید کہا آپ ﷺ نے ہمارے لئے دعا کی پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا سردار اور تمہارا قائد کون ہے؟ تو ہم سب نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہ زخم والا شخص؟ تو پہلے دن ان کا یہ نام رکھا گیا جو اس ضرب کی وجہ سے تھا جو ایک گدھے کے پاؤں مارنے کی وجہ سے ان کے چہرے میں لگی تھی ہم نے جواب دیا: جی ہاں۔ یارسول اللہ! وہ حاضرین سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہوں نے اپنی سواری بندھوائی۔ سامان رکھوایا تھا پھر اپنا لباس نکال کر سفر کے کپڑے اتار کر عمدہ لباس پہنا تھا' اور پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے پاؤں پھیلائے ہوئے تھے اور ٹیک لگائی ہوئی تھی' جب اشج قریب آئے' تو لوگوں نے ان کے لئے گنجائش پیدا کی لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اشج ہیں نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اپنا پاؤں سمیٹ لیا اور فرمایا: اے اشج! اس طرف بیٹھو وہ نبی اکرم ﷺ کے دائیں طرف بیٹھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں خوش آمدید کہا اور ان پر مہربانی کی اور ان کے علاقے کے بارے میں ان سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کے سامنے ایک' ایک بستی کا الگ سے نام لیا صفا کا مشقر کا اور ہجر کی دوسری بستیوں کا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہماری بستیوں کے ناموں کے بارے میں ہم سے زیادہ جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہارے

علاقوں کا سفر کیا ہے' اور اچھی طرح کیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کے گروہ تم لوگ اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کرو کیونکہ اسلام کے حوالے سے یہ تمہارے ساتھ اسی طرح مشابہت رکھتے ہیں' جس طرح کوئی بھی چیز تمہارے ساتھ مشابہت رکھ سکتی ہے' علامت کے اعتبار سے اور خوشخبری کرنے کے حوالے سے بھی یہ لوگ اسلام قبول کر کے اپنی رضامندی کے ساتھ آئے ہیں' زبردستی کے ساتھ نہیں آئے ہیں' جب لوگوں نے انکار کر دیا تھا کہ اسلام قبول کریں' یہاں تک کہ انہوں نے لڑائی کی اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے اپنے بھائیوں کی طرف سے کیسا طرز سلوک پایا اور انہوں نے تمہاری کیسی مہمان نوازی کی؟ تو ان لوگوں نے بتایا: یہ بہترین بھائی ہیں' انہوں نے بچھونے نرم کر دیے اور عمدہ کھانے کھلائے' رات بسر کی اور صبح انہوں نے ہمارے پروردگار کی کتاب اور ہمارے نبی کی سنت کی تعلیم بھی دی' تو نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند آئی اور آپ ﷺ اس سے خوش ہوئے''

یہ حدیث طویل روایت ہے' جسے امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ العيبه اس سے مراد وہ چیز ہے' جس میں مسافر شخص اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

3918 - وَعَن حميد الطَّوِيل عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل عَلَيْهِ قوم يعودونه فِيْ مرض لَهٗ فَقَالَ يَا جَارِيَة هَلُمِّى لِاَصْحَابنَا وَلَوْ كسرا فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَكَارِم الْاَخْلَاق من اَعمال الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حمید طویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کی بیماری کے دوران کچھ لوگ ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! ہمارے ساتھیوں کے لئے کوئی چیز پیش کرو خواہ روٹی کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اچھے اخلاق جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3919 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خير فِيْمَن لَا يضيف رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح خلا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص میں بھلائی نہیں ہے' جو مہمان نوازی نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

التَّرْهِيب اَن يحقر الْمَرْء مَا قدم اِلَيْهِ اَوْ يحتقر مَا عِنْده اَن يقدمهُ للضيف

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اس چیز کو حقیر سمجھے جو دوسرے نے اس کے سامنے پیش کی ہو' یا آدمی اپنے پاس موجود کسی چیز کو مہمان کے سامنے پیش کرنے کے حوالے سے حقیر سمجھے

3920 - عَن عبد اللّٰه بن عمير‌َة قَالَ دخل على جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ نفر من اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقدم اِلَيْهِمْ خبزًا وَّخلا فَقَالَ كلوا فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَعَمَ الادام الْخلّ

اِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرجلِ اَن يدْخل اِلَيْهِ النَّفر من اِخوانه فيحتقر مَا فِيْ بَيته اَن يقدمهُ اِلَيْهِم وهلاك بالقوم اَن يحتقروا مَا قدم اِلَيْهِم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى اِلَّا اَنه قَالَ وَكفى بِالْمَرْءِ شرا اَن يحتقر مَا قرب اِلَيْهِ وَبَعض اسانيدهم حسن وَنعم الإدام الْخلّ

فِي الصَّحِيح وَلَعَلَّ قَوْلِهِ اِنَّهُ هَلَاكٌ بِالرجلِ اِلَى آخِره من كَلَام جَابر مدرج غير مَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عبداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے انہوں نے ان کے سامنے روٹی اور سرکہ رکھا اور فرمایا: تم لوگ کھاؤ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سرکہ بہترین سالن ہے' اور آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کے کچھ بھائی اس کے ہاں آئیں تو گھر میں جو کچھ موجود ہو وہ اسے اپنے بھائیوں کے سامنے پیش کرنے کو حقیر سمجھے اور لوگوں کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان کے سامنے جو چیز پیش کی گئی ہو وہ اسے حقیر سمجھیں''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اس چیز کو حقیر سمجھے جو اس کے سامنے پیش کی گئی ہو''۔

اس کی اسانید میں سے بعض حسن ہیں جبکہ روایت کے یہ الفاظ کہ ''سرکہ بہترین سالن ہے''۔ یہ صحیح میں بھی منقول ہے شاید روایت کے یہ الفاظ آدمی کی ہلاکت میں یہ بات بھی شامل ہے' اس کے بعد سے لے کے آخر تک کا کلام حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا کلام ہو جو مدرج ہو مرفوع نہ ہو' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِي الزَّرْع وغرس الْاَشْجَار المثمرة

باب: کھیتی باڑی کرنے اور پھل دار درخت لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3821 - عَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يغْرس غرسا اِلَّا كَانَ مَا اُكل مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَمَا سرق مِنْهُ لَهُ صَدَقَة وَلَا يرزؤه اَحَد اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَة اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو چیز بھی کھاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اس میں سے جو چیز چوری ہو جاتی ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا اور جو شخص اس میں سے کچھ بھی حاصل کرتا ہے' تو یہ چیز قیامت تک اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔

3822 - وَفِيْ رِوَايَة فَلَا يغْرس الْمُسْلِم غرسا فيأكل مِنْهُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا طير اِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَة اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا پرندہ کھاتا ہے' تو قیامت تک وہ چیز اس کے لیے صدقہ شمار ہوگی''۔

3923 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَہُ لَا یغرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیاکل مِنْہُ اِنْسَان وَلَا دَابَّة وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَت لَہُ صَدَقَة . رَوَاہُ مُسْلِم

برزؤه بِسُكُوْن الرَّاء وَفتح الزَّاى بعدهمَا همزَة مَعْنَاهُ يُصِيب مِنْهُ وينقصه

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا جانور یا جو بھی چیز کچھ کھا لیتے ہیں' تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ یرزؤہ اس میں رساکن ہے زپر زبر ہے' اس کے بعد ء ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سے حاصل کرے یا اس میں کمی کرے۔

3924 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یغرس غرسا اَوْ یزرع زرعا فیأکل مِنْہُ طیر اَوْ اِنْسَان اِلَّا کَانَ لَہُ بِہٖ صَدَقَة . رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے کوئی بھی پرندہ یا انسان کچھ کھاتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3925 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من بنی بنیانا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء اَوْ غرس غرسا فِیْ غیر ظلم وَلَا اعتداء کَانَ لَہُ اجر جَارِیا مَا انْتفع بِہٖ من خلق الرَّحْمٰن تبَارَك وَتَعَالٰی . رَوَاہُ اَحْمد من طَرِیْق زبان

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ظلم کے بغیر اور زیادتی کے بغیر کوئی عمارت بناتا ہے یا کسی ظلم اور زیادتی کے بغیر کوئی پودا لگاتا ہے' تو اس کو ایسا اجر ملے گا جو اس وقت تک جاری رہے گا' جب تک رحمان کی مخلوق اس سے نفع حاصل کرتی رہے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے زبان کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3926 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یغرس مُسْلِم غرسا وَلَا یزرع زرعا فیاکل مِنْہُ اِنْسَان وَلَا طَائِر وَلَا شَیْءٌ اِلَّا کَانَ لَہُ اجر

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے یا کوئی کھیت لگاتا ہے' تو اس میں سے جو بھی انسان یا پرندہ یا جو بھی چیز اس میں سے کچھ کھاتے

ہیں تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3027 - وَعَنْ خَلاد بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من زرع زرعا فاكل مِنْهُ الطير اَوْ الْعَافِيَة كَانَ لَهُ صَدَقَة ـ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت خلاد بن سائب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھیت لگاتا ہے اور اس میں سے کوئی پرندہ یا جاندار چیز کچھ کھا لیتی ہے تو یہ اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند حسن ہے۔

3028 - وَعَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ باذني هَاتين من نصب شَجَرَة فَصَبر على حفظهَا وَالْقِيَام عَلَيْهَا حَتّٰى تثمر كَانَ لَهُ فِيْ كل شَيْءٍ يصاب من ثَمَرهَا صَدَقَة عِنْد الله عَزَّ وَجَلَّ ـ رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة وَاسْنَاده لَا بَاْس بِهِ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتا ہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دار ہو جاتا ہے تو اس کے پھل میں سے جو بھی چیز لی جائے گی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس میں ایک واقعہ منقول ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3029 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مر بِهِ وَهُوَ يغْرس غرسا بِدِمَشْق فَقَالَ لَهُ أتفعل هٰذَا وَاَنْت صَاحب رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تعجل عَليّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من غرس غرسا لم يَاْكُل مِنْهُ آدَمِيّ وَلَا خلق من خلق الله اِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَة ـ رَوَاهُ اَحْمد وَاسْنَاده حسن بِمَا تقدم

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ایک شخص ان کے پاس سے گزرا وہ اس وقت دمشق میں پودا لگا رہے تھے اس شخص نے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہو کر یہ کام کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میرے بارے میں جلدی نہ کرو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے تو اس میں سے جو بھی انسان یا اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جو بھی چیز اس کو کھاتی ہے تو یہ چیز اس شخص کے لئے صدقہ شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

3030 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْل الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ مَا من رجل يغْرس غرسا اِلَّا كتب الله لَهُ من الْاَجر قدر مَا يخرج من ذٰلِكَ الْغَرْس

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا عبد الله بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کوئی پودا لگاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اتنا ہی اجر نوٹ کر لیتا ہے جتنا اس پودے میں سے (اناج) نکلے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3931 - وَتقدم فِيْ كتاب الْعلم وَغَيرِه حَدِيْثِ انس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع يجْرِي للْعَبد اجرهن وَهُوَ فِيْ قَبره وَهُوَ بعد مَوته من علم علما اَوْ كرى نَهرا اَوْ حفر بِئْرا اَوْ غرس نخلا اَوْ بنى مَسْجِدا اَوْ ورث مُصحفا اَوْ ترك ولدا يسْتَغْفر لَهُ بعد مَوته . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ نُعَيْم وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اس سے پہلے کتاب العلم میں اور دیگر ابواب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سات کام ایسے ہیں جن کا اجر بندے کے لئے جاری رہتا ہے جبکہ بندہ قبر میں ہوتا ہے' اور یہ اجر اس کے مرنے کے بعد بھی ملتا ہے' جس شخص نے کسی علم کی تعلیم دی ہو یا نہر جاری کی ہو یا کنواں کھدوایا ہو یا درخت لگایا ہو یا مسجد بنائی ہو یا قرآن مجید وارثت میں منتقل کیا ہو یا ایسی اولاد چھوڑی ہو جو مرنے کے بعد بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہو''۔

یہ روایت امام بزار امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3932 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بني عَمْرو بن عَوْف يَوْم الْاَرْبَعَاء فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ يَا معشر الْاَنْصَار قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ كُنْتُم فِي الْجَاهِلِيَّة اِذْ لَا تَعْبُدُوْنَ اللّٰهِ تحملُوْن الْكل وتفعلون فِيْ اَمْوَالكُم الْمَعْرُوْف وتفعلون اِلٰى ابْن السَّبِيْل حَتّٰى اِذا من الله عَلَيْكُم بِالْاِسْلَامِ وبنبيه اِذا اَنْتُم تحصنون اَمْوَالكُم فِيْمَا يَاْكُل ابْن آدم أجر وَفِيْمَا يَاْكُل السَّبع وَالطير أجر قَالَ فَرجع الْقَوْم فَمَا مِنْهُم اَحَد اِلَّا هدم من حديقته ثَلَاثِيْنَ بَابا . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ وَفِيْه النَّهْي الْوَاضِح عَن تحصين الْحِيطَان والنخيل وَالْكَرم وَغَيْرِهَا من المحتاجين والجائعين اَن يَاْكُلُوْا مِنْهَا شَيْئا انْتهى

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوعمرو بن عوف کے محلے میں بدھ کے دن تشریف لایا کرتے تھے...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کے گروہ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم حاضر ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے تو تم لوگوں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور اپنے اموال میں نیکیاں کیا کرتے تھے اور مسافر کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام اور اپنے نبی کے ذریعے تم پر احسان کیا تو اب تم اپنے اموال کو محفوظ کر لیتے ہو انسان جو چیز کھاتا ہے' اس کا اجر ملتا ہے درندے اور پرندے جو چیز کھاتے ہیں اس چیز کا اجر ملتا ہے راوی کہتے ہیں' تو لوگوں نے پہلے والا طرز عمل دوبارہ شروع کر دیا ان میں سے ہر ایک نے اپنے باغ کے دروازے گرا دیے یہاں تک کہ انہوں نے تیس دروازے گرائے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے وہ فرماتے ہیں اس میں اس بات کی واضح ممانعت موجود ہے کہ باغات اور کھجوروں کے باغات اور دیگر پھلوں وغیرہ کے باغات کے گرد دیوار بنانا ممنوع ہے جوان لوگوں کے لئے ہو جو محتاج اور بھوکے ہوتے ہیں تا کہ وہ اس میں سے کچھ کھانہ سکیں ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

التَّرْهِيب من الْبُخل وَالشح وَالتَّرْغِيب فِي الْجُود والسخاء

باب: بخل اور کنجوسی کے بارے میں ترہیبی روایات اور جود وسخا کے بارے میں ترغیبی روایات

3933 - عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اعوذ بك من الْبُخل والكسل وأرذل الْعُمر وَعَذَاب الْقَبْر وفتنة الْمحيا وَالْمَمَات . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں کنجوسی سے کسل مندی سے زیادہ طویل عمر ہو جانے سے قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3934 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَإِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَإِن الشُّح اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على اَن سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ . رَوَاهُ مُسْلِم

الشُّح مُثَلّث الشين هُوَ الْبُخل والحرص وَقِيلَ الشُّح الْحِرْص على مَا لَيْسَ عنْدك وَالْبُخل بِمَا عنْدك

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا اس نے ان لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال کر لیں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ''الشح''اس سے مراد بخل اور حرص ہے ایک قول کے مطابق شح سے مراد اس چیز کی حرص ہے جو آپ کے پاس نہ ہو اور بخل اس چیز کے بارے میں ہوتا ہے جو آپ کے پاس ہو۔

3935 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْفُحْش والتفحش فَإِن اللّٰه لَا يحب الْفَاحِش الْمُتَفَحِّش وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِنَّهُ هُوَ الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالشُّح فَاِنَّهُ دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَ هُمْ ودعا من كَانَ قبلكُمْ فَقَطعُوْا أرحامهم ودعا من كَانَ قبلكُمْ فاستحلوا حرماتهم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''فحاشی اور فحش کلامی سے بچ کے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والے اور فحش کلامی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور ظلم سے بچ

کے رہو کیونکہ وہ قیامت کے دن تاریکیوں کے شکل میں ہوگا اور حرص سے بچ کے رہو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ قطع رحمی کریں اور اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ایک دوسرے کی حرمتوں کو پامال کریں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3936 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خطبنا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِیَّاکُمْ وَالظُّلم فَاِن الظُّلم ظلمات یَوْم الْقِیَامَة وَاِیَّاکُمْ وَالْفُحْش والتفحش وَاِیَّاکُمْ وَالشح فَاِنَّمَا هلك من کَانَ قبلکُمْ بالشح اَمرهم بالقطیعة فَقطعُوْا وَامرهمْ بالبخل فبخلوا وَأمرهمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوْا فَقَامَ رجل فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْاِسْلَام افضل قَالَ اَن یسلم الْمُسْلِمُوْنَ من لسَانك ویدك

فَقَالَ ذٰلِکَ الرجل اَوْ غَیْره یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی الْهِجْرَة افضل قَالَ اَن تهجر مَا کره رَبك وَالْهِجْرَة هجرتان هِجْرَة الْحَاضِر وهجرة البادی

فهجرة البادی اَن یُجیب اِذا دعِی ویطیع اِذا اَمر وهجرة الْحَاضِر اعظمها بلیة وأفضلها أجرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مُخْتَصرًا وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرط مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم لوگ ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا اور تم فحش کلامی اور فحاشی سے بچو اور تم بخل سے بچو کیونکہ تم سے پہلے کے لوگ بخل کے ذریعے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے اس نے انہیں قطع رحمی کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی اس نے انہیں بخل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا اس نے انہیں گناہ کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے ایک صاحب کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلام کی کون سی چیز اچھی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ دوسرے مسلمان تمہاری زبان اور تمہارے ہاتھ سے سلامت رہیں اس شخص نے یا کسی اور صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ کون سی ہجرت زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس چیز سے لاتعلق ہو جاؤ جو تمہارے پروردگار کو ناپسند ہو ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے شہری کی ہجرت اور دیہاتی کی ہجرت دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب اسے بلایا جائے تو وہ آجائے اور جب حکم دیا جائے تو اس کی اطاعت کرے لیکن شہری کی ہجرت زیادہ بڑی آزمائش ہوتی ہے اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3937 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرّ مَا فِی الرجل شح هَالع وَجبن خَالع ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

قَوْله شح هَالع اَی محزن والهلع اَشد الْفَزع

وَقَوله جبن خَالع هُوَ شدَّة الْخَوْف وَعدم الْاِقْدَام وَمَعْنَاهُ اَنه یخلع قلبه من شدَّة تمکنه مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی میں سب سے بری چیز وہ حرص ہے' جو غمگین کردے اور وہ بزدلی ہے' جو (دل کو) خالی کردے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

متن کے یہ الفاظ شح ھَالِع اس سے مراد غمگین کرنے والا ہے لفظ ہلع کا مطلب شدید گھبراہٹ ہے' اور متن کے الفاظ جبن خالع اس سے مراد شدید خوف ہے کہ جب آدمی آگے نہ بڑھ سکے اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کا دل اتنا خوف زدہ ہو کہ اسے ہلنے نہ دے۔

3938 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم فِيْ جَوف عبد اَبَدًا وَّلَا يجْتَمع شح وإيمان فِيْ قلب عبد اَبَدًا

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ أطول مِنْهُ بِاِسْنَادٍ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَّتقدم فِي الْجِهَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی کسی بندے کے پیٹ میں اکٹھے نہیں ہوں گے اور حرص اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ انہوں نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3939 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا محق الْاِسْلَام محق الشُّح شَيْءٌ . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اسلام کو کوئی چیز اس طرح نہیں مٹاتی جس طرح بخل مٹاتا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3940 - وَرُوِىَ عَن نَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع ابْن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رجلا يَقُوْلُ الشحيح أغدر من الظَّالِم فَقَالَ ابْن عمر كذبت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشحيح لَا يدْخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ نافع کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حرص کرنے والا شخص ظلم کرنے والے سے بھی زیادہ عہد شکن ہوتا ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حرص کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3941 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ بکر الصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدخل الْجنَّة خب وَلَا منان وَلَا بخیل ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتکسر ھُوَ الخداع الْخَبِیث

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دھوکہ دینے والا احسان جتانے والا اور کنجوسی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

لفظ الخب میں خ پر زبر ہے اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد براد ھوکہ ہے۔

3942 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خلق اللّٰہ جنَّة عدن بِیَدِہٖ ودلی فِیْھَا ثمارھا وشق فِیْھَا أنھارھا ثُمَّ نظر اِلَیْھَا فَقَالَ لَھَا تکلمی فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُوْنَ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا یجاورنی فِیك بخیل ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادَیْنِ اَحدھمَا جید وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ صفة الْجَنَّة من حَدِیْثِ انس بن مَالك وَیَاْتِی اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے ذریعے جنت عدن کو پیدا کیا اور اس میں پھل لگائے اور اس میں نہریں جاری کیں پھر اس نے اس جنت کی طرف دیکھا اور اسے فرمایا تم کلام کرو تو اس جنت نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ تمہارے اندر کوئی بخیل آ کے نہیں رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں دو اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے صفت جنت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو اگر اللہ نے چاہا تو آگے چل کر آئے گی۔

3943 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مهلکات وَثَلَاث منجیات وَثَلَاث کَفَّارَات وَثَلَاث دَرَجَات فَاَمَّا المهلکات فشح مُطَاع وَھوی مُتبع وَاِعْجَاب الْمَرْء بِنَفْسِهِ الحَدِیْث ۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم فِیْ بَاب انْتِظَار الصَّلَاة حَدِیْثِ انس بِنَحْوِہٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ہلاکت کا شکار کرنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں تین چیزیں کفارہ بننے والی ہیں اور تین چیزیں درجات (میں اضافے کا باعث) ہیں جہاں تک ہلاک کرنے والے چیزوں کا تعلق ہے تو ایسی حرص جس کی پیروی کی جائے ایسی نفسانی خواہش جس کے پیچھے چلا جائے اور آدمی کا خود پسندی کا شکار ہونا''۔۔۔۔۔الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔ اس سے پہلے نماز کے انتظار سے کے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے جو اس کی مانند ہے۔

3944 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ یُحِبُهُمُ اللّٰه وَثَلَاثَةٌ یبغضهم اللّٰه . فَذَكر الحَدِیْثِ اِلٰی اَن قَالَ وَیبغض الشَّیْخ الزَّانِیْ والبخیل والمتکبر

رَوَاهُ ابن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَهُوَ بِتَمَامِهِ فِیْ صَدَقَةِ السِّرّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے اور تین لوگ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی، بخیل اور متکبر شخص کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ روایت پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3945- وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِن الْبُخل وَسُوء الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ صَدَقَة بن مُوسَی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو خصلتیں کسی مومن میں اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں، بخل اور برے اخلاق''۔

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف صدقہ بن موسیٰ سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں۔

3946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السخی قریب من اللّٰه قریب من الْجَنَّة قریب مِنَ النَّاس بعید مِنَ النَّار والبخیل بعید من اللّٰه بعید من الْجَنَّة بعید مِنَ النَّاس قریب مِنَ النَّار ولجاهل سخی اَحَبُّ اِلَی اللّٰه من عَابِد بخیل

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِیْثِ سعید بن مُحَمَّد الْوراق عَن یحیی بن سعید عَن الْاَعْرَج عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ اِنَّمَا یرْوی عَن یحیی بن سعید عَن عَائِشَة مُرسلا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سخی شخص اللہ تعالیٰ کے بھی قریب ہوتا ہے اور جنت کے بھی قریب ہوتا ہے اور لوگوں کے بھی قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے جنت سے دور ہوتا ہے لوگوں سے دور ہوتا ہے اور جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کنجوس عابد سے زیادہ پسندیدہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے سعید بن محمد وراق کی یحییٰ بن سعید کے حوالے سے اعرج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جنہوں نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3947 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اِن کل جواد فِی الْجَنَّة حتم علی اللّٰه وَاَنَا بِهٖ کَفِيل

اَلا وَاِن کل بخيل فِی النَّار حتم علی اللّٰه وَاَنَا بِهٖ کَفِيل

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من الْجواد وَمَنِ الْبَخِيل قَالَ الْجواد من جاد بِحُقُوق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ مَاله والبخيل من منع حُقُوق اللّٰه وبخل علی ربه وَلَيْسَ الْجواد من اَخذ حَرَامًا وَّاَنْفق اِسرافا ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیْ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار ہر سخی شخص جنت میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں اور خبردار ہر کنجوس شخص جہنم میں جائے گا یہ بات اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اور میں اس کا کفیل ہوں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! سخی کون ہے اور بخیل کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سخی وہ ہے جو اپنے مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حقوق پورے کرتا ہو اور بخیل وہ ہے جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرتا ہو وہ اپنے پروردگار کے مقابلے میں بخل کا اظہار کرے وہ شخص سخی نہیں ہے جو حرام طور پر مال کو حاصل کرے اور اسراف کے طور پر اسے خرچ کرے''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ اور یہ روایت غریب ہے۔

3948 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِن غر کريم والفاجر خب لئيم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ لم يُضعفهُ اَبُوْ دَاوُد ورواتهما ثِقَات سوی بشر بن رَافع وَقد وثق

قَوْله غر کريم اَی لَيْسَ بِذِیْ مکر وَلَا فطنة للشر فَهُوَ ينخدع لانقياده وَلينه

والخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتکسر هُوَ الخداع السَّاعِی بَيْنَ النَّاس بِالشَّرِّ وَالْفساد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن مہربان اور کریم ہوتا ہے جبکہ فاجر دھوکے باز اور کمینہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں۔ امام ابوداؤد نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا ہے بشر بن رافع کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اس راوی کو بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

3948-سنن أبي داود - كتاب الأدب باب في حسن العشرة - حديث:4179المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان أما حديث معمر - حديث:115السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات باب : بيان مكارم الأخلاق ومعاليها التي من كان متخلقا بها - حديث:19359مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8933مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة حديث:5870معجم ابن الأعرابي حديث:696المعجم الكبير للطبراني - باب الفاء ما أسند كعب بن مالك - باب حديث: 15924شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان فصل في لين الجانب - حديث:7871حلية الأولياء - الحجاج بن الفرافصة حديث:3484الأدب المفرد للبخاري - باب ما ذكر في المكر والخديعة حديث:431

متن کے الفاظ غر کریم اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فریب کرنے والا نہیں ہوتا اور شر اپنے اندر نہیں رکھتا کہ وہ شر کی پیروی کرے یا وہ شر اس کے لئے نرم ہو جائے اور لفظ خب کا مطلب دھوکہ دینا ہے جو لوگوں کے درمیان شر اور فساد پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

3949 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ امراؤكم خياركم واغنياؤكم سمحاء كم وامور كم شورى بَيْنَكُمْ فظهر الْاَرْض خير لكم من بَطنهَا وَاِذَا كَانَت امراؤكم شِرَارُكُمْ واغنياؤكم بخلاء كم وامور كم اِلٰى نِسَائِكُمْ فبطن الْاَرْض خير لكم من ظهرهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے حکمران تمہارے بہترین لوگ ہوں گے' اور تمہارے خوش حال لوگ مہربان (یا سخی) ہوں گے اور تمہارے معاملات آپس کے مشورے سے چلیں گے تو زمین کی پشت تمہارے لئے اس کے اندر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگی' اور جب تمہارے امراء تمہارے برے لوگ ہوں گے اور تمہارے خوش حال لوگ تمہارے کنجوس لوگ ہوں گے اور تمہارے امور خواتین کے سپرد ہوں گے تو زمین کا نیچے والا حصہ تمہارے لئے اس کے اوپر والے حصے سے زیادہ بہتر ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3950 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقوم خيرا ولى اَمرهم الْحُكَمَاء وَجعل الْمَال عِنْد السمحاء وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقوم شرا ولى اَمرهم السُّفَهَاء وَجعل الْمَال عِنْد البخلاء ـ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران سمجھ دار لوگوں کو بناتا ہے' اور مال سخی لوگوں کو دیتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے بارے میں برائی کا ارادہ کرتا ہے' تو ان کا حکمران بے وقوفوں کو بناتا ہے' اور مال کنجوسوں کو دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

3951 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ السخاء خلق اللّٰه الْاَعْظَم ـ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سخاوت' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑی (مخلوق) ہے''۔

یہ روایت امام شیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

3952 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جبل ولي لله

عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا علی السخاء وَحسن الْخلق ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيضا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ کے ہر دوست کو سخاوت اور اچھے اخلاق فطری طور پر عطا کیے جاتے ہیں۔ یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔

3953 - وَرُوِیَ عَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله استخلص هٰذَا الدّين لنَفسِهِ فَلَا يصلح لدينكم اِلَّا السخاء وَحسن الْخلق اَلا فزينوا دينكُمْ بهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبهانی اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنِیْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِن الله استخلص هٰذَا الدّين فَذكره بِلَفْظِهِ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو اپنے لئے خالص قرار دیا ہے تو تمہارے دین کے لئے سخاوت اور اچھے اخلاق ہی مناسب ہیں خبردار تم اپنے دین کو ان دونوں کے ذریعے آراستہ کرو"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو منتخب کیا ہے......اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔

3954 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من السَّيِّد قَالَ يُوسُف بن يَعْقُوب بن اِسْحَاق بن اِبْرَاهِيْم قَالُوْا فَمَا فِیْ أمتك سيّد قَالَ بَلٰى رجل اعطی مَالا ورزق سماحة وَأدنى الْفَقِير وَقلت شكايته فِی النَّاس ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! سردار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت یوسف بن حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق بن حضرت ابراہیم علیہم السلام لوگوں نے عرض کی: آپ کی امت میں سردار کون ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو مال دے اور نرمی کا مظاہرے اور غریب کے ساتھ رہے اور لوگوں کو اس سے شکایات کم ہوں"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3955 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة بَيْتا يُقَال لَهُ بَيت السخاء ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب اِلَّا انه قَالَ الْجَنَّة دَار الأسخياء

قَالَ الطَّبَرَانِیّ تفرد بِهِ جحدر بن عبد الله

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایک گھر ہے جسے بیت السخاء (سخاوت کا گھر) کہا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جنت سخیوں کا ٹھکانہ ہے"۔

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: جحدر بن عبداللہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

3956 - وَرُوِیَ عَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تبارك وتعالى بعث حَبِيبِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَقَالَ لَهُ يَا اِبْرَاهِيْمُ اِنِّيْ لم اتخذك خَلِيْلًا على اَنَّكَ اعبد عباد لي وَلٰكِن اطَّلَعت على قُلُوْب الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمْ اجد قلبا اسخى من قَلْبك . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے میرے دوست جبرائیل علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف بھیجا تو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا: اے حضرت ابراہیم علیہ السلام (اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے:) اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لئے اپنا خلیل نہیں بنایا کہ تم میرے بندوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو بلکہ میں نے اہل ایمان کے دلوں کا جائزہ لیا' تو مجھے تمہارے دل سے زیادہ سخی اور کوئی نہیں ملا''

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

3957 - وَرُوِیَ عَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرزق اِلٰى اَهْل بَيت فِيْهِ السخاء اَسرع من الشَّفْرَة اِلٰى سَنَام الْبَعِير

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا وَّلابْن مَاجَه من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوه وَتقدم لَفظه فِي الضِّيَافَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس گھر میں سخاوت ہوتی ہو اس گھر کی طرف رزق اس سے زیادہ تیزی سے جاتا ہے جتنی تیزی سے کوئی چھری اونٹ کی کوہان میں اترتی ہے''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے نقل کی ہے۔ امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ اس سے پہلے مہمان نوازی سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

3958 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجافوا عَن ذَنْب السخي فَاِن اللّٰه آخذ بِيَدِهِ كلما عثر

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا والاصبهاني وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سخی کی کوتاہی سے درگزر کرو کیونکہ جب کبھی بھی وہ غلطی کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

10 - الترهيب من عود الإنسان في هبته

باب: ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

3959 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يرجع فِيْ هِبته كَالْكَلْبِ يرجع فِيْ قيئه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہے' جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے''۔

3960 - وَفِيْ رِوَايَةٍ مثل الَّذِيْ يعود فِيْ هِبته كَمثل الْكَلْب يقيء ثُمَّ يعود فِيْ قيئه فيأكله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد الْعَائِد فِيْ هِبته كالعائد فِيْ قيئه . قَالَ قَتَادَة وَلَا نعلم الْقَيْء اِلَّا حَرَامًا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص اپنا ہبہ واپس لیتا ہے' اس کی مثال اس کتے کی طرح ہے' جو قے کرتا ہے' اور اس قے کو کھا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اپنا ہبہ واپس لینے والا اپنی قے کو دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق قے حرام ہے۔

3961 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حملت على فرس فِيْ سَبِيْل الله فَاَرَدْت اَن أشتريه فَظَنَنْت انه يَبِيعهُ برخص فَسَأَلت النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تشتره وَلَا تعد فِيْ صدقتك وَإِن أعطاكه بدرهم فَإِن الْعَائِد فِيْ صدقته كالعائد فِيْ قيئه . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَوْله حملت على فرس فِيْ سَبِيْل الله اَي اَعْطَيْت فرسا لبَعض الْغُزَاة ليجاهد عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا پھر میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا میرا یہ اندازہ تھا کہ وہ شخص اسے سستے داموں فروخت کر دے گا میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ خریدو تم اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو دوبارہ نہ لو خواہ وہ تمہیں ایک درہم کے عوض میں وہ چیز دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا شخص اپنی قے دوبارہ کھانے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ حملت علی فرس فی سبیل اللہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے ایک گھوڑا کسی غازی کو دیا تا کہ وہ اس پر سوار ہو کر جہاد میں حصہ لے۔

3962 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لرجل

اَن يُعْطِي لرجل عَطِيَّة اَوْ يهب هبة ثُمَّ يرجع فِيهَا اِلَّا الْوَالِد فِيمَا يُعْطِي وَلَده وَمثل الَّذِي يرجع فِي عطيته اَوْ هِبته كَالْكَلْبِ يَأْكُل فَإِذَا شبع قاء ثُمَّ عَاد فِي قيئه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے شخص کو کوئی عطیہ دے یا ہبہ کے طور پر کوئی چیز دے اور پھر اس کو واپس لے البتہ باپ کا معاملہ اس چیز کے بارے میں مختلف ہے جو چیز وہ اپنی اولاد کو دیتا ہے اپنے عطیہ یا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کوئی چیز کھاتا ہے جب وہ سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اپنی قے کو دوبارہ کھالیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

3963 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِي يسْتَردّ مَا وهب كَمثل الْكَلْب يقيء فيأكل قيئه فَإِذَا اسْتردّ الْوَاهِب فليوقف فليعرف بِمَا اسْتردَّ ثُمَّ ليدفع مَا وهب . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جو شخص ہبہ کی ہوئی چیز واپس لیتا ہے اس کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اپنی قے کھالیتا ہے جب ہبہ کرنے والا کوئی چیز واپس لینا چاہیے تو اسے ٹھہرا کر اس بات کا اعلان کیا جائے گا کہ یہ چیز واپس لینا چاہ رہا ہے اور پھر وہ چیز اسے واپس کر دی جائے گی جو اس نے ہبہ کی تھی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِي قَضَاء حوائج الْمُسلمين وَإِدْخَال السرُوْر عَلَيْهِمْ وَمَا جَاءَ فِيمَن شفع فأهدى اِلَيْهِ

مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے اور ان پر خوشی داخل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے جو سفارش کرتا ہے اور پھر اسے کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جاتی ہے

3964 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسلم اَخُو الْمُسلم لَا يَظْلمه وَلَا يُسلمهُ من كَانَ فِي حَاجَة اَخِيه كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجته وَمَنْ فرج عَن مُسلم كربَة فرج الله عَنهُ بهَا كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر مُسلما ستره الله يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَاَبُوْ دَاوُد

وَزَادَ فِيهِ رزين الْعَبدَرِي وَمَنْ مَشى مَعَ مظلوم حَتَّى يثبت لَهُ حَقه ثَبت الله قَدَمَيْهِ على الصِّرَاط يَوْم تَزُول الْاَقْدَام وَلَمْ أر هٰذِهِ الزِّيَادَة فِي شَيْءٍ مِنْ اُصُوله اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا و الأصبهاني كَمَا سَيَأْتِي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے' جو شخص کسی مسلمان سے پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن کی کوئی پریشانی اس سے دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

رزین عبدری نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص کسی مظلوم کے ساتھ چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اسے اس کا حق دلوا دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے دونوں قدموں کو پلصراط پر ثابت رکھے گا جس دن پاؤں لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔

مصنف کہتے ہیں: میں نے یہ اضافہ ''اصول'' میں کہیں نہیں دیکھا اسے ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کیا ہے جیسا کہ آگے چل کر یہ روایت آئے گی۔

3965 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ يسر على مُعسر فِي الدُّنْيَا يسر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ ستر على مُسْلِم فِي الدُّنْيَا ستر اللّٰه عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عون العَبْد مَا كَانَ العَبْد فِيْ عون اَخِيْه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِرمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے دنیاوی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی دور کرے گا جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں آسانی فراہم کرے گا جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3966 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن لله خلقا خلقهمْ لحوائج النَّاس يفزع النَّاس اِلَيْهِمْ فِيْ حوائجهم اُولَئِكَ الْاٰمنون من عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب من حَدِيْث الجهم بن عُثْمَان وَلَا يعرف عَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف عَن الْحسن مُرْسلا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہے' جسے اس نے لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے پیدا کیا ہے لوگ اپنی ضروریات کے حوالے سے ان کی طرف رخ کرتے ہیں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اسے ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں جہم بن عثمان سے نقل کیا ہے' اور یہ روایت امام جعفر صادق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہونے کے حوالے سے معروف نہیں ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3967 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِنْد اَقْوَام نعما اَقرهَا عِنْدهم مَا كَانُوْا فِیْ حوائج الْمُسْلِمین مَا لم یملوهم فَاِذَا ملوهم نقلهَا اِلٰی غَیْرِهم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کچھ لوگوں کے پاس مسلسل رہتی ہیں وہ ان نعمتوں کو ان لوگوں کے پاس رہنے دیتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتے' جب وہ اس حوالے سے اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3968 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه اَقْوَامًا اختصهم بِالنعَم لمنافع الْعباد یقرهم فِیْهَا مَا بذلوها فَاِذَا منعوها نَزعهَا مِنْهُم فحولها اِلٰی غَیْرِهم رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَلَوْ قِیْلَ بتحسین سَنَده لكَانَ مُمكنا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ اقوام ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خاص نعمتیں عطا کرتا ہے' کیونکہ اس میں بندوں کا بھلا ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کو بندوں کے پاس اس وقت تک رہنے دیتا ہے جب تک وہ لوگ انہیں خرچ کرتے رہتے ہیں جب وہ لوگ انہیں خرچ کرنا بند کر دیتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے ہٹا کر انہیں دوسروں کی طرف منتقل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اگر اس کی سند کو حسن قرار دیا جائے' تو یہ ممکن ہے۔

3969 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عظمت نعْمَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ علی عبد اِلَّا اشتدت اِلَیْهِ مُؤنَة النَّاس وَمَنْ لم یحمل تِلْكَ الْمُؤنَة للنَّاس فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال . رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَغَیْرهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بندے پر زیادہ رہتی ہیں جب تک لوگ پریشانی میں اس کی طرف رجوع کرتے ہیں اور جو شخص لوگوں کی پریشانی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تو وہ ان نعمتوں کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد أنعم الله عَلَيْهِ نعْمَة فاسبغها عَلَيْهِ ثُمَّ جعل من حوائج النَّاس اِلَيْهِ فتبرم فَقَدْ عرض تِلْكَ النِّعْمَة للزوال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اس نعمت کو خرچ کرتا ہے اور اسے لوگوں کی ضروریات میں استعمال کرتا ہے اور پھر کبیدگی کا اظہار کرتا ہے تو گویا وہ اس نعمت کو زوال کے لئے پیش کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3971 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيه كَانَ خيرا لَهُ من اعْتِكَاف عشر سِنِيْن وَمَنْ اعْتكف يَوْمًا ابْتِغَاء وَجه الله جعل الله بَيْنه وَبَيْنَ النَّار ثَلَاث خنادق كل خَنْدَق أبعد مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ لَان يمشي اَحَدُكُمْ مَعَ اَخِيْه فِيْ قَضَاء حَاجته وَاَشَارَ بِاُصْبُعِه أفضل من اَن يعْتَكف فِيْ مَسْجِدِي هٰذَا شَهْرَيْن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان اس سے زیادہ فاصلہ ہوتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کسی شخص کا اپنے بھائی کے ساتھ چل کر جانا تاکہ اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور اس کا اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا یہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کہ وہ شخص میری اس مسجد میں دو ماہ اعتکاف کرے''۔

3972 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِيْ حَاجَة اَخِيه حَتّٰى يثبتها لَهُ أظلهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِخَمْسَة وَسَبْعِيْنَ الف ملك يصلونَ لَهُ وَيَدْعُوْنَ لَهُ اِن كَانَ صباحا حَتّٰى يُمْسِي وَان كَانَ مسَاء حَتّٰى يصبح وَلَا يرفع قدما اِلَّا حط الله عَنهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان وَغَيْرِه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کے کام کے سلسلے چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی حاجت کو پوری کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر پچھتر ہزار فرشتوں کا سایہ کرتا ہے' جو اس کے لئے رحمت کرتے ہیں جو اس کے لئے دعا کرتے ہیں اگر اس نے صبح کے وقت کام کیا ہو تو وہ فرشتے شام تک ایسا کرتے ہیں اور اگر اس نے شام کے وقت کیا ہو تو وہ فرشتے صبح تک ایسا کرتے ہیں اور وہ شخص اپنے پاؤں نہیں اٹھاتا مگر یہ کہ اس سے پہلے ہی اس کام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو ختم کر دیتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3973 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَحده رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعَان عبدا فِیْ حَاجته ثَبت اللّٰه لَهُ مقامه یَوْم تَزُول الْاَقْدَام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بھی روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بندے کے کام کے سلسلے میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس جگہ ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے''۔

3974 - وَعَنْ زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یزَال اللّٰه فِیْ حَاجَة العَبْد مَا دَامَ فِیْ حَاجَة اَخِیْه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ مسلسل بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3975 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یخرج خلق من اَهْلِ النَّارِ فیمر الرجل بِالرجلِ من اَهْلِ الْجنَّة فَیَقُوْلُ یَا فلَان اما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا الَّذِیْ استوهبتنی وضُوءا فوهبت لَك فَیشفع فِیْهِ ویمر الرجل فَیَقُوْلُ یَا فلَان اما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ وَمَنْ اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا الَّذِیْ بعثتنی فِیْ حَاجَة کَذَا وَکَذَا فقضیتها لَك فَیشفع لَهُ فَیشفع فِیْهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاخْتِصَار وَابْنُ مَاجَة وَتقدم لَفظه والأصبهانی وَاللَّفْظ لَهُ

الْوضُوء بِفَتْح الْوَاو وَهُوَ المَاء الَّذِیْ یتَوَضَّا بِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم میں سے کچھ لوگ نکلیں گے ان میں سے ایک شخص کسی جنتی کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا: اے فلاں! کیا تم نے مجھے پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ وہ کہے گا: میں وہ شخص ہوں جس سے تم نے وضو کے لئے پانی مانگا تھا' تو میں نے تمہیں وہ دے دیا تھا' تو وہ جنتی اس شخص کی سفارش کرے گا اسی طرح ایک شخص گزرے گا اور کہے گا: اے شخص کیا تم نے مجھے

پہچانا نہیں؟ وہ دریافت کرے گا تم کون ہو؟ وہ کہے گا میں وہ شخص ہوں کہ جسے تم نے فلاں فلاں کام کے سلسلے میں بھیجا تھا' تو میں نے تمہارا وہ کام کروا دیا تھا' تو وہ جنتی اس شخص کی شفاعت کرے گا تو اس شخص کی شفاعت مقبول ہو گی''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الوضوء اس میں و پر زبر ہے' اس سے مراد وہ پانی ہے' جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

3976 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَشى فِیْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسْلِم كتب اللّٰه لَهُ بِكُل خطْوَة سَبْعِيْنَ حَسَنَة ومحا عَنهُ سَبْعِيْنَ سَيِّئَة اِلٰى اَن يرجع من حَيْثُ فَارقه فَإِن قضيت حَاجته على يَدَيْهِ خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه وَإِن هلك فِيمَا بَيْن ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوف والأصبهاني

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے' تو اس کے ہر قدم کے عوض میں اللہ تعالیٰ ستر نیکیاں لکھ دیتا ہے' اور اس کے ستر گناہ مٹا دیتا ہے' جب تک وہ شخص واپس نہیں آتا اگر اس کے ذریعے دوسرے شخص کا کام ہو جائے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا' اور اگر وہ اس دوران انتقال کر جائے' تو وہ کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

3977 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ على كل مُسْلِم صَدَقَة قيل اَرَاَيْت اِن لم يجد قَالَ يعتمل بيدَيْهِ فينفع نَفسه وَيتَصَدَّق قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يعين ذَا الْحَاجة الملهوف

قَالَ قِيْلَ لَهُ اَرَاَيْت اِن لم يسْتَطع قَالَ يَأْمر بِالْمَعْرُوفِ اَوْ الْخَيْر

قَالَ اَرَاَيْت اِن لم يفعل قَالَ يمسك عَن الشَّرّ فَإِنَّهَا صَدَقَة . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی گنجائش نہیں ملتی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے کام کر کے اپنے آپ کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے سائل نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ضرورت مند شخص کی مدد کرے سائل نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیکی کا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) وہ بھلائی کا حکم دے سائل نے عرض کی: اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ اپنے شر سے (دوسروں کو) بچا کے رکھے یہ چیز بھی صدقہ شمار ہو گی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3978 - وَعَنْ اَبِیْ قَلابَۃ اَن نَاسا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قدمُوا یثنون علی صَاحب لَھُمْ خیرا قَالُوْا مَا رَاَینَا مثل فَلَان ھٰذَا قطّ مَا کَانَ فِیْ مسیر اِلَّا کَانَ فِیْ قِرَاءَ ۃ وَلَا نزلنَا فِیْ منزل اِلَّا کَانَ فِیْ صَلَاۃ قَالَ فَمَنْ کَانَ یَکْفِیْہِ ضیعتہ حَتّٰی ذکر وَمَنْ کَانَ یعلف جملہ اَوْ دَابَّتہ قَالُوْا نَحن قَالَ فکلکم خیر مِنْہُ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیلہ

حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب آئے انہوں نے اپنے ایک ساتھی کی تعریف کی انہوں نے کہا: ہم نے فلاں جیسا شخص کبھی نہیں دیکھا سفر کے دوران وہ مسلسل تلاوت کرتا رہتا تھا پڑاؤ کی جگہ پر وہ مسلسل نماز پڑھتا رہتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کے سامان کی دیکھ بھال کون کرتا تھا' اور اس کے جانور وغیرہ کو چارہ کون کھلاتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: ہم! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سب لوگ اس سے زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی مراسیل میں نقل کی ہے۔

3979 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَۃ لِاَخِیْہِ الْمُسْلِم اِلٰی ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ تیسیر عسیر اَعَانَہُ اللّٰہ علی اِجَازَۃ الصِّرَاط یَوْم الْقِیَامَۃ عِنْد دحض الْاَقْدَام

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والاوسط وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ اِبْرَاھِیْم بن ھِشَام الغسانی . وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والاوسط من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ وَلَفظِہٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَ وصلَۃ لِاَخِیْہِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَان فِیْ مبلغ بر اَوْ اِدْخَال سُرُوْر رَفعہ اللّٰہ فِی الدَّرَجَات العلی من الْجَنَّۃ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی اچھائی کے حصول کے لئے یا کسی تنگی سے نجات کے لئے اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حاکم وقت تک چل کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے تو پل صراط سے گزرنے میں اس شخص کی مدد کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اسے ابراہیم بن ہشام غسانی کے حوالے سے نقل کیا ہے

امام طبرانی نے اسے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی بھلائی کے حصول کے لئے یا کسی خوشی کے حصول کے لئے اپنے بھائی کو حاکم وقت کے پاس لے کر جاتا ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے درجات کو بلند کرے گا''۔

3980 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لَقِی اَخَاہُ الْمُسْلِم بِمَا یحب لیسرہ بِذٰلِکَ سرہ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَوْم الْقِیَامَۃ .

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو وہ چیز فراہم کرتا ہے' جو اس کو پسند ہوتا کہ وہ مسلمان بھائی اس کے ذریعے خوش ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو خوش کرے گا''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور ابو شیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے۔

3981 - وَرُوِیَ عَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة اِدخالك السرُوْر على اَخِيك الْمُسْلِم
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی پر خوشی داخل کرو''
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3982 - وَرُوِیَ عَن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعا افضل الْاَعْمَال اِدْخَال السرُوْر على الْمُؤْمِن كسوت عَوْرَته اَوْ اشبعت جوعته اَوْ قضيت لَهٗ حَاجَة
رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَلَفْظِهٖ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله على مُسْلِم اَوْ تكشف عَنهُ كربَة اَوْ تطرد عَنهُ جزعا اَوْ تقضى عَنهُ دينا

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' روایت منقول ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)
''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کسی مومن پر خوشی داخل کرنا ہے تم اسے لباس فراہم کردو' یا یا بھوک میں اسے کھانا کھلا دو' یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کردو''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے ابو شیخ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے' جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی تکلیف وہ چیز یا اس سے کوئی خوف دور کرتے ہو یا اس کی طرف سے قرض ادا کردیتے ہو''۔

3983 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه تَعَالٰی بعد الْفَرَائِض اِدْخَال السرُوْر على الْمُسْلِم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''فرائض کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کسی مسلمان پر خوشی داخل کرنا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3984 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَدخل على اَهْل بَيت من الْمُسْلِمين سرُوْرًا لم يرض اللّٰه لَهٗ ثَوابًا دون الْجنَّة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

سیدہ عائشہ صدیقہ ڈھٹھا سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص کسی مسلمان گھرانے پر خوشی داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوگا"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3985 - وَرُوِیَ عَنْ عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ای النَّاس اَحَبَّ اِلَی اللّٰه فَقَالَ اَحَبَّ النَّاس اِلَی اللّٰه انفعهم للنَّاس وَاَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سرُوْر تدخله علی مُسْلِم تکشف عَنْهُ کربَة اَوْ تقضی عَنْهُ دینا اَوْ تطرد عَنْهُ جوعا وَلَان اَمْشِی مَعَ اَخ فِیْ حَاجَة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن اَعتکف فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد يَعْنِیْ مَسْجِد الْمَدِیْنَة شهرا وَمَنْ کظم غیظه وَلَوْ شَاءَ اَن یمضیه اَمْضَاهُ مَلَاَ اللّٰه قلبه یَوْم الْقِیَامَة رضی وَمَنْ مَشی مَعَ اَخِیْه فِیْ حَاجَة حَتّٰی یقضیهَا لَه ثَبت اللّٰه قَدَمَیْهِ یَوْم تزول الْاَقْدَام ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ وَاللَّفْظ لَه وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا عَن بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یسمه

حضرت عبداللہ بن عمر ڈھٹھا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع بخش ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ خوشی ہے جو تم کسی مسلمان پر داخل کرتے ہو یا اس سے کوئی پریشانی دور کر دیتے ہیں یا اس کی طرف سے قرض ادا کر دیتے ہو یا اس کی بھوک ختم کر دیتے ہو میں کسی بھائی کے ساتھ چل کر کسی کام کے سلسلے میں جاؤں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں مسجد میں یعنی مسجد نبوی میں ایک مہینے تک اعتکاف کروں جو شخص اپنے غصے پر قابو پاتا ہے جبکہ وہ اس غصے کا اظہار کر سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو رضامندی سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ اس کے کام کے سلسلے میں چل کر جاتا ہے یہاں تک کہ اس کا کام پورا کروا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن ثابت قدم رکھے گا جب قدم لڑکھڑا رہے ہوں گے"۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابن ابودنیا نے نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کے حوالے سے نقل کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

3986 - وَعَن جَعْفَر بن مُحَمَّد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدخل رجل علی مُؤْمِن سُرُوْرًا اِلَّا خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذٰلِكَ السرُوْر ملکا یعبد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویوحده فَاِذَا صَار العَبْد فِیْ قَبره اَتَاهُ ذٰلِكَ السرُوْر فَیَقُوْلُ اما تعرفنِیْ فَیَقُوْلُ لَه من اَنْت فَیَقُوْلُ اَنا السرُوْر الَّذِیْ اَدخلتنی علی فَلَان اَنا الْیَوْم اُونس وحشتك والقنك حجتك واُثبتك بالْقَوْل الثَّابت واُشهدك مشاهدك یَوْم الْقِیَامَة واُشفع لَكَ اِلٰی رَبك واُریك منزلك من الْجنَّة ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب الثَّوَاب وَفِیْ اِسْنَاده من لَا یحضرنی الْاٰن حَاله وَفِیْ مَتنه نکارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام جعفر صادق نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:
"جب بھی کوئی شخص کسی مومن پر خوشی داخل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس خوشی کے ذریعے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اللہ

تعالیٰ کی عبادت کرتا رہتا ہے اور اس کی وحدانیت کا اعتراف کرتا رہتا ہے جب بندہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو وہ خوشی اس کے پاس آتی ہے اور یہ کہتی ہے: کیا تم نے مجھے پہچانا؟ بندہ اس سے دریافت کرتا ہے تم کون ہو؟ وہ کہتی ہے: میں وہ خوشی ہوں جسے تم نے فلاں شخص پر داخل کیا تھا آج میں تمہاری وحشت میں تمہارا ساتھ دوں گی تمہاری حجت کی تمہیں تلقین کروں گی تمہیں قول ثابت پر ثابت قدم رکھوں گی اور قیامت کے دن تمہارے ساتھ رہوں گی اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کروں گی اور جنت میں تمہیں تمہارا ٹھکانہ دکھاؤں گی''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3987 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شفع شَفَاعَة لاَحَد فأهدى لَهُ هَدِيَّة عَلَيْهَا فقبلها فَقَدْ اَتَی بَابا عَظِيما من اَبْوَاب الْكَبَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنِ الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کی سفارش کرے اور پھر اسے تحفے کے طور پر کوئی چیز دی جائے اور وہ اس کو قبول کر لے تو وہ کبیرہ گناہوں میں سے ایک بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

كِتَابُ الْاَدَبِ وَغَيْرِهٖ

کتاب: ادب اور دیگر امور کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الْحَیَاءِ وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِه والترهیب من

باب: حیاء کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

فحش گوئی اور بدزبانی کے بارے میں ترہیبی روایات

3988 - اَلْفُحْش وَالْبذاء عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على رجل من الْاَنْصَار وَهُوَ يعظ اَخَاهُ فِي الْحَيَاء فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعه فَاِن الْحَيَاء من الْاِيمَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کررہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3988 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاء لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَير . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حیا صرف بھلائی لے کے آتی ہے"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3989 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم الْحَيَاء خير كُله

3988-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب الحياء - حديث: 5772صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان - حديث: 78مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث: 19400مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث: 883المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - قتادة بن دعامة حديث: 15069شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' الرابع والخمسون من شعب الإيمان - حديث:7425الأدب المفرد للبخاري - باب الحياء' حديث:1354

3989-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب شعب الإيمان -حديث: 79سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الحياء - حديث:4184مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الحياء وما جاء فيه - حديث:24823مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19388مسند الطيالسي - عمران بن حصين' حديث:884البحر الزخار مسند البزار - أول حديث عمران بن حصين' حديث:2986المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إبراهيم' حديث:230المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - حميد الطويل عن الحسن عن عمران حديث:15212معجم الصحابة لابن قانع - عمران بن حصين بن عبيد بن خلف بن عبد نهم بن' حديث:1198

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''حیا ساری کی ساری بھلائی ہے''۔

3990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِیْمَان بضع وَسَبْعُوْنَ اَوْ بضع وَسِتُّوْنَ شُعْبَة فافضلها قول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَدْنَاهَا اِمَاطَة الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحیَاء شُعْبَة من الْاِیْمَان

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''ایمان کے ستر سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں جن میں سب سے زیادہ فضیلت لاالہ الا اللہ پڑھنے کو حاصل ہے' اور اس کا سب سے کم تر مرتبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3991 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء من الْاِیْمَان وَالْاِیْمَان فِی الْجَنَّة وَالْبذَاء من الْجفَاء والجفاء فِی النَّار . رَوَاهُ اَحْمد

وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا ایمان کا حصہ ہے' اور ایمان جنت میں ہوگا بدزبانی جفاء کا حصہ ہے' اور جفاء جہنم میں ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

3992 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء والعی شعبتان من الْاِیْمَان وَالْبذَاء وَالْبیَان شعبتان من النِّفَاق .

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِیْثِ اَبِیْ غَسَّان مُحَمَّد بن مطرف والعی قلَّة الْکَلَام وَالْبذَاء هُوَ الْفُحْش فِی الْکَلَام وَالْبیَان هُوَ کَثْرَة الْکَلَام مثل هؤُلَاءِ الخطباء الَّذِیْن یخطبون فیتوسعون فِی الْکَلَام ویتفصحون فِیْهِ من مدح النَّاس فِیْمَا لَا یُرْضِی اللّٰه انْتهی

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهٖ وَلَفْظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحیَاء والعی من الْاِیْمَان وهما یقربان من الْجنَّة ویباعدان مِنَ النَّار وَالْفُحْش وَالْبذَاء من الشَّیْطَان وهما یقربان مِنَ النَّار ویباعدان من الْجنَّة فَقَالَ اَعْرَابِی لِاَبِیْ اُمَامَةَ اِنَّا لنقول فِی الشّعْر العی من الْحمق فَقَالَ اِنِّیْ اَقُوْل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

3990-صحیح البخاری - کتاب الإیمان' باب أمور الإیمان - حدیث:9صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب شعب الإیمان - حدیث:75صحیح ابن حبان - کتاب الإیمان' باب فرض الإیمان - ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر تفرد به' حدیث:167سنن أبی داود - کتاب السنة' باب فی رد الإرجاء - حدیث: 4077السنن للنسائی - کتاب الإیمان وشرائعه' ذکر شعب الإیمان - حدیث:4942مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:9177مسند الطیالسی - أحادیث النساء' ما أسند أبو هریرة - وأبو صالح' حدیث:2513المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب المیم من اسمه : محمد - حدیث:7087

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وتجيئني بشعرك المنتن

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان کے دو شعبے ہیں فحش گوئی اور کثرت کلام نفاق کے دو شعبے ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن غریب ہے ہم اسے صرف ابوغسان محمد بن مطرف کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں''۔

لفظ العی سے مراد کم کلام کرنا ہے' اور لفظ البذاء سے مراد فحش کلامی کرنا ہے لفظ البیان سے مراد بکثرت کلام کرنا ہے' جس طرح خطیب لوگ تقریریں کرتے ہوئے بات کو پھیلا دیتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہوتا...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہی روایت امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حیا اور کم کلام کرنا ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں جنت کے قریب کر دیتے ہیں اور جہنم سے دور کر دیتے ہیں جبکہ فحش کلامی اور بدزبانی شیطان کی طرف سے ہیں یہ دونوں جہنم کے قریب کر دیتے ہیں اور جنت سے دور کر دیتے ہیں''۔

ایک دیہاتی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم تو شاعری میں العی حماقت کو کہتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں یہ بتا رہا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اور تم میرے سامنے اپنا بدبودار شعر لے کے آرہے ہو۔

3993 - وَرُوِیَ عَن قُرَّةَ بن اِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر عِنده الْحيَاء فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْحيَاء من الدّين فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بل هُوَ الدّين كُله ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْحيَاء والعفاف والعي عي اللِّسَان لَا عي الْقلب والعفة من الْاِيمَان وانهن يزدن فِي الْاٰخِرَةِ وينقصن من الدُّنْيَا وَمَا يزدن فِي الْاٰخِرَةِ اكثر مِمَّا ينقصن من الدُّنْيَا وَان الشُّح وَالْعجز وَالْبذاء من النِّفَاق وانهن يزدن فِي الدُّنْيَا وينقصن من الْاٰخِرَةِ وَمَا ينقصن من الْاٰخِرَةِ اكثر مِمَّا يزدن من الدُّنْيَا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاخْتِصَار وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ کے سامنے حیا کا ذکر کیا گیا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حیا دین کا حصہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پورا دین ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حیا پاکدامنی اور کم کلام کرنا جس کا تعلق زبان سے ہو دل سے نہ ہو اور پاکدامنی' ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں زیادہ ہوں گے اور دنیا میں کم ہوں گے دنیا میں یہ جتنی کمی کریں گے آخرت میں یہ اتنا ہی اضافہ کریں گے جبکہ حرص اور عاجزی اور بدزبانی نفاق کا حصہ ہیں یہ دنیا میں اضافہ کر دیتے ہیں لیکن آخرت میں کمی کریں گے اور یہ آخرت میں جو کمی کریں گے وہ اس سے زیادہ ہوگی جو یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے جبکہ ابوشیخ نے الثواب میں نقل کی ہے روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3994 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قلت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة لَو كَانَ

الْحیاء رجلا كَانَ رجلا صَالحا وَلَوْ كَانَ الْفُحْش رجلا لَكَانَ رجل سوء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَأَبُو الشَّيْخ أَيْضا وَفِي إِسنادهما ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة رُوَاة الطَّبَرَانِيّ مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! اگر حیا کسی انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک نیک شخص ہوتی اور بدزبانی اگر انسان کی شکل میں ہوتی تو وہ ایک برا شخص ہوتی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کی سند میں ابن لہیعہ نامی راوی ہے طبرانی کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3995 - وَعَن زيد بن طَلْحَة بن رُكَانَة يرفعهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لكل دين خلقا وَخلق الْإِسْلَام الْحيَاء

رَوَاهُ مَالك وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَغَيره عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعا وَرَوَاهُ أَيْضا من طَرِيق صَالح بن حسان عَنْ مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره

❀❀ زید بن طلحہ بن رکانہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بے شک ہر دین کا مخصوص اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا مخصوص اخلاق حیا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔انہوں نے اس روایت کو صالح بن حسان کے حوالے سے محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے...... اس کے بعد انہوں نے یہ روایت ذکر کی ہے۔

3996 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْش فِي شَيْءٍ إِلَّا شانه وَمَا كَانَ الْحيَاء فِي شَيْءٍ إِلَّا زانه ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَيَأْتِي فِي الْبَاب بعده أَحَادِيْث فِي ذمّ الْفُحْش إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بدزبانی (یا فحاشی) جس چیز میں بھی ہوگی اسے عیب دار کردے گی اور حیا جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے آگے چل کر بعد والے باب میں فحش کلامی کی مذمت میں اس سے متعلق روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3997 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحيَاء وَالْإِيمَان قرناء جَمِيعًا فَإِذا رفع أَحدهمَا رفع الآخر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط الشَّيْخَيْنِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط من حَدِيْث ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک کو اٹھالیا جائے' تو دوسرے کو بھی اٹھالیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی سند کے مطابق صحیح ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3999 - حسن وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحَيَاء . قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لنستحي وَالْحَمْد لله

قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من اللّٰه حق الْحَيَاء أَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةِ ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من اللّٰه حق الْحَيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ إِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ أبان بن إِسْحَاق عَن الصَّباح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان بن إِسْحَاق فِيهِ مقَال والصباح مُخْتَلف فِيهِ وَتكلم فِيهِ لرفعه هٰذَا الحَدِيْثِ وَقَالُوا الصَّوَاب عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْف وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا من حَدِيْثِ عَائِشَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جو حیا کرنے کا حق ہے راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں ویسے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کرنا جس طرح حیا کرنے کا حق ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور اس چیز کی جسے وہ محفوظ کرتا ہے تم پیٹ کی حفاظت کرو اور اس چیز کی بھی جو پیٹ اپنے اندر ڈالتا ہے تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے وہ دنیا کی زیب و زینت ترک کر دیتا ہے' اور جو شخص ایسا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرتا ہے' جو حیا کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں ہم اس روایت کو صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو ابان بن اسحاق نے صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان بن اسحاق کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور صباح کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرنے کے بارے میں بھی کلام کیا گیا ہے لوگ یہ کہتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت ہے امام طبرانی نے یہی روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4000 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ اَن يهْلك عبدا نزع مِنْهُ الْحَيَاء فَإِذَا نزع مِنْهُ الْحَيَاء لم تلفه إِلَّا مقيتا فَإِذَا لم تلفه إِلَّا مقيتا ممقتا نزعت مِنْهُ الْاَمَانَة فَإِذَا نزعت مِنْهُ الْاَمَانَة لم تلفه إِلَّا خائنا مخونا فَإِذَا لم تلفه إِلَّا خائنا مخونا نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة فَإِذَا

نزعت مِنْهُ الرَّحْمَة لم تلفه اِلَّا رجيما ملعنا فَاِذَا لم تلفه اِلَّا رجيما ملعنا نزعت مِنْهُ ربقة الْاِسْلَام

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

الربقة بِكَسْر الرَّاء وَفتحهَا وَاحِدَةِ الربق وَهِي عرى فِيْ حَبل تشد بِهِ البهم وتستعار لغيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرے تو اس سے حیا الگ کر دیتا ہے جب وہ اس سے حیا الگ کر دیتا ہے تو وہ شخص صرف بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے اور جب وہ بغض رکھنے والا ہو جاتا ہے تو پھر اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے جب اس سے امانت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے جب وہ خیانت کرنے والا رہ جاتا ہے تو اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے اور جب اس سے رحمت الگ کر لی جاتی ہے تو وہ مردود اور ملعون ہو کے رہ جاتا ہے اور جب وہ ملعون اور مردود ہو کے رہ جاتا ہے تو اس سے اسلام کا پٹہ الگ کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ربقہ اس میں ر پر زیر ہے اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اس کی واحد ربق ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس کے ذریعے جانوروں کو باندھا جاتا ہے اسے دوسرے معانی کے لئے مستعار لیا جاتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْخلق الْحسن وفضله والترهيب من الْخلق السيىء وذمه

باب: اچھے اخلاق کے بارے میں ترغیبی روایات اور ان کی فضیلت برے اخلاق کے بارے میں ترہیبی روایات اور ان کی مذمت

4001 - عَن النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْبر وَالْاِثم فَقَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْاِثم مَا حاك فِيْ صدرك وكرهت اَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس .

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ چیز ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4002 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لم يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشا وَلَا متفحشا وَكَانَ يَقُوْلُ اِن من خياركم احسنكم اَخلَاقًا .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

4001-صحیح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تفسير البر والإثم - حديث:4738 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير - حديث:2114 مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين' حديث النواس بن سمعان الكلابي الأنصاري - حديث:17322

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بدزبانی کرنے والے نہیں تھے اور نہ ہی آپ ﷺ تکلف کے ساتھ بدزبانی کیا کرتے تھے آپ ﷺ یہ فرماتے تھے: تمہارے بہترین افراد وہ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4003 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَیْءٍ اثقل فِیْ مِیزَان الْمُؤْمِن یَوْم الْقِیَامَة من خلق حسن وَان اللّٰه یبغض الْفَاحِش الْبَذِیء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَزَاد فِیْ رِوَایَة لَهٗ وَان صَاحب حسن الْخلق لیبلغ بِهٖ دَرَجَة صَاحب الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ بِهٰذِهِ الزِّیَادَة الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ لم یذكر فِیْهِ الْفَاحِش الْبَذِیء

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد مُخْتَصرًا قَالَ مَا من شَیْءٍ اثقل فِی الْمِیزَان من حسن الْخلق

الْبَذِیء بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ الْمُتَكَلّم بالفحش وردیء الْكَلَام

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مومن کے میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش گوئی کرنے والے اور بدزبانی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اچھے اخلاق والا شخص اخلاق کی وجہ سے نمازی اور روزہ دار کے مقام تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ اضافہ امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس روایت میں فحش گوئی اور بدزبانی کرنے والے کا ذکر نہیں کیا۔

یہی روایت امام ابوداؤد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی اور کوئی چیز نہیں ہوگی''۔

4002-صحیح مسلم - کتاب الفضائل باب کثرة حیائه صلی اللہ علیه وسلم - حدیث: 4387صحیح البخاری - کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم - حدیث:3387صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان باب حسن الخلق - ذکر البیان بأن من خیار الناس من کان أحسن خلقا حدیث: 478مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب ما ذکر فی حسن الخلق وکراهیة الفحش - حدیث:24797السنن الکبری للبیهقی - کتاب الشهادات باب : بیان مکارم الأخلاق ومعالیها التی من کان متخلقا بها - حدیث: 19334مسند أحمد بن حنبل مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنهما - حدیث:6331البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص حدیث: 2111المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ وما أسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنهما - أبو عبد الرحمن الحبلی حدیث: 13463شعب الإیمان للبیهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان السابع والخمسون من شعب الإیمان وهو باب فی حسن الخلق ورخل - حدیث:7734الأدب المفرد للبخاری - باب حسن الخلق حدیث:279

لفظ البذی سے مراد فحش گفتگو کرنے والا اور فضول کلام کرنے والا شخص ہے۔

4004 - وَعَنْ اَبِـیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكثر مَا يدْخل النَّاس الْجَنَّة فَقَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق وَسُئِلَ عَنْ اَكثر مَا يدْخل النَّاس النَّار فَقَالَ الْفَم والفرجْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ فِی الزّهْد وَغَيْرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس کی وجہ سے اکثر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے' اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

4005 - وَعَـنْ عَـائِشَة رَضِـیَ الـلّٰـهُ عَـنْهَـا قَـالَـت قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا احسنهم خلقا والطفهم باَهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِف لاَبِیْ قِلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہل خانہ کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔امام حاکم فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' کیونکہ ابوقلابہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا ہمیں علم نہیں ہے۔

4006 - وعنها رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَة الصَّائِم والقائم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَفظِه اِن الْمُؤْمِن ليدرك بِحسن الْخلق دَرَجَات قَائِم اللَّيْل وصائم النَّهَار

رَوَاهُ الـطَّبَـرَانِـیّ مـن حَـدِيْـث اَبِیْ اُمَامَة اِلَّا انه قَالَ اِن الرجل ليدرك بِحسن خلقه دَرَجَة الْقَائِم بِاللَّيْلِ الظامیء بالهواجر

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے روزہ دار اور نمازی کے درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''بے شک مومن اچھے اخلاق کے ذریعے رات کو نوافل پڑھنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کے وقت نوافل پڑھنے والے اور دن میں پیاسے رہنے والے (یعنی روزہ دار) کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

4007 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله ليبلغ العَبْد بِحسن خلقه دَرَجَة الصَّوْم وَالصَّلَاة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ أنس وَزَادَ فِيْ اَوله أكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيمَانًا أحسنهم خلقا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کو اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے نماز اور روزے کے درجے تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام ابویعلی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایمان کے اعتبار سے اہل ایمان میں سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں''۔

4008 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن العَبْد ليبلغ بِحسن خلقه عَظِيْم دَرَجَات الْاٰخِرَة وَشرف الْمنَازل وَاِنَّهُ لضعيف الْعِبَادَة وَاِنَّهُ ليبلغ بِسوء خلقه اَسْفَل دَرَجَة فِيْ جَهَنَّم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات سوى شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے عظیم درجات اور معزز مقامات تک پہنچ جاتا ہے اگرچہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور وہ اپنے برے اخلاق کی وجہ سے جہنم کے نچلے ترین درجے تک پہنچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی کے استاد مقدام بن داؤد کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں ویسے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4009 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمُسلم المسدد ليدرك دَرَجَة الصوام القوام بآيَات اللّٰه بِحسن خلقه وكرم ضريبته

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواة اَحْمد ثِقَات اِلَّا ابْن لَهِيعَة

الضريبة الطبيعة وزنا وَمعنى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک وہ مسلمان جو اچھے اخلاق کا مالک ہو وہ روزہ رکھنے والے اور اللہ تعالیٰ کی آیات' نوافل میں پڑھنے والے افراد کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے' وہ اپنے اچھے اخلاق کی مدد سے اور مہربان طبیعت کی وجہ سے (وہ اس مقام پہنچتا ہے)''۔

یہ روایت امام احمد نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ضریبہ لفظ طبیعہ کے ساتھ وزن اور معانی کے اعتبار سے مناسبت رکھتا ہے۔

4010 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُم بأيسر الْعِبَادَة وأهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت مُرْسلا

❀❀ حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ آسان عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو جسم کے لئے سب سے زیادہ ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4011 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كرم الْمُؤمن دينه ومروء ته عقله وحسبه خلقه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة مُسلم بن خَالِد الزنْجِي وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا مَوْقُوْفًا على عمر صحح اِسْنَاده وَلَعَلَّه اشبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی عزت اس کا دین ہے' اور اس کی مروت اس کی عقل ہے' اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم اور بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اسے مسلم بن خالد زنگی کے حوالے سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4012 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَر لَا عقل كالتدبير وَلَا ورع كَالْكَفِّ وَلَا حسب كحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَغَيْرِهٖ فِيْ آخر حَدِيْثٍ طَوِيْل تقدم مِنْهُ قِطْعَة فِي الظُّلم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے'

اور پرہیز کی مانند کوئی احتیاط نہیں ہے اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ یہ ایک طویل حدیث کے آخر میں ذکر ہوئی ہے جس کا کچھ حصہ ظلم سے متعلق باب میں پہلے گزر چکا ہے۔

4013 - وَتَقَدَّمَ فِي الْإِخْلَاصِ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد أفلح من أخلص قلبه لِلْإِيمَانِ وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقًا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَةً الحَدِيْث

❀❀ اخلاص سے متعلق باب میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص کرلیا اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنالیا زبان کو سچا بنادیا نفس کو مطمئن بنالیا اور اس کے اخلاق ٹھیک ہوں"...... الحدیث۔

4014 - وَعَنِ الْعَلَاءِ بن الشخير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قبل وَجهه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ عَن يَمِينه فَقَالَ اَي الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ عَن شِمَاله فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْعَمَل افضل قَالَ حسن الْخلق ثُمَّ اَتَاهُ من بعده يَعْنِي من خَلفه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْعَمَل افضل فَالْتَفت اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ لَا تفقه حسن الْخلق هُوَ اَن لَا تغْضب اِن اسْتَطَعْت

رَوَاهُ مُحَمَّد بن نصر الْمروزِي فِي كتاب الصَّلَاة مُرْسلا هٰكَذَا

❀❀ حضرت علاء بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سامنے کی طرف سے آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ دائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ بائیں طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے اخلاق پھر وہ پیچھے کی طرف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یارسول اللہ کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم سمجھ نہیں رہے؟ اچھے اخلاق اور اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم سے ہوسکے تو تم غصہ نہ کرو"

یہ روایت محمد بن نصر مروزی نے کتاب الصلوٰۃ میں اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4015 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنا زعيم بِبَيْت فِي ربض الْجنَّة لمن ترك المراء وَاِن كَانَ محقا وببيت فِي وسط الْجنَّة لمن ترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا وببيت فِي اَعلَى الْجنَّة لمن حسن خلقه

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم لَفظه وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھگڑے کو ترک کردیتا ہے اگرچہ وہ حق پر ہی ہو اور اس

شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں جو جھوٹ بولنے کو ترک کر دیتا ہے اگرچہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو اور اس شخص کے لئے جنت کے بالائی حصے میں گھر کا ضامن ہوں جس کا اخلاق اچھا ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4016 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إن من أحبكم إلَيّ واقربكم مني مَجْلسا يَوْم الْقِيَامَة أحسنكم أخلاقًا الحَدِيْث . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے"......الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4017 - وَرُوِيَ عَنْ عَمَّار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسن الْخلق خلق الله الْأَعْظَم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی عظیم مخلوق ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4018 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيْل عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ إن هٰذَا دين ارتضيته لنَفْسِي وَلَنْ يصلح لَهُ إِلَّا السخاء وَحسن الْخلق فأكرموه بهما مَا صحبتموه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَتقدم فِي الْبُخل والسخاء حَدِيْثٌ عمرَان بن حُصَيْن بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"میں اپنی ذات کے لئے اس دین سے راضی ہو گیا ہوں اور اس کے لئے سب سے زیادہ مناسب چیز سخاوت اور اچھے اخلاق ہیں' تو تم ان دونوں کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرو جب تک تم اس کے ساتھ رہتے ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس سے پہلے بخل اور سخاوت سے متعلق باب میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے۔

4019 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أوحى الله إِلَى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام يَا خليلي حسن خلقك وَلَوْ مَعَ الْكفَّار تدخل مدْخل الْأَبْرَار وَإِن كلمتي سبقت لمن حسن خلقه أَن أظلهُ تَحت عَرْشِي وَأَن اسقيه من حَظِيرَة قدسي وَأَن أدنيه من جواري . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ وحی کی کہ اے میرے خلیل تم اپنے اخلاق کو اچھا رکھو خواہ کفار کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو تم نیک لوگوں کی جگہ میں داخل ہو جاؤ گے اور جس شخص کے اخلاق اچھے ہوں اس کے بارے میں میری طرف سے یہ بات پہلے سے طے ہو چکی ہے کہ میں اسے اپنے عرش کے سائے میں رکھوں گا اور میں اسے اپنے حظیرۃ القدس میں سے پلاؤں گا اور میں اسے اپنا پڑوس نصیب کروں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4020 - وَعَنهُ اَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا حسن اللّٰه خلق رجل و خلقه فتطعمه النَّار اَبَدًا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بندے کی ظاہری شکل وصورت اور اخلاق اللہ تعالیٰ نے اچھے رکھے ہوں اسے آگ کبھی نہیں کھائے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4021 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بنِ عَمرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا انه سمع رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلا اخبركُم باحبكم اِلَيّ واقربكم منى مَجلِسا يَوم القِيَامَة فَاَعَادَهَا مرَّتَينِ اَو ثَلَاثًا قَالُوا نَعَم يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ احسنكم خلقا ۔ رَوَاهُ اَحمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا؟ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ دہرائی لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو تم میں سے سب سے زیادہ اچھے اخلاق کا مالک ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4022 - وَعَن اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ لَقِي رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على خصلتَينِ هما اخف على الظّهر واثقل على المِيزَان من غَيرهمَا قَالَ بَلى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيك بِحسن الخلق وَطول الصمت فوالذى نَفسِي بِيَدِهِ مَا عمل الخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالبَزَّار وَاَبُو يعلى بِاِسنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات وَاللَّفظ لَهُ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب بِاِسنَادٍ واه عَن اَبِي ذَر وَلَفظِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَر اَلا ادلك على افضل العِبَادَة واخفها على البدن واثقلها فِي المِيزَان واهونها على اللِّسَان قلت بَلى فداك اَبِي وَاُمِي قَالَ عَلَيك بطول الصمت وَحسن الخلق فَاِنَّك لست بعامل يَا اَبَا ذَر بمثلهما

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں جو کرنے میں آسان ہیں اور میزان میں دیگر خصلتوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوں گی؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھے اخلاق اور زیادہ تر خاموش رہنا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسا عمل نہیں کیا ہوگا

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام بزار اور امام یعلی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے ابوشیخ بن حیان نے کتاب الثواب میں واہی سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت کی طرف نہ کروں جو جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے' اور میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگی' اور زبان پر آسان ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق' اے ابوذر! تم ان جیسا اور کوئی عمل نہیں کرو گے''۔

4023 - وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا أنبئك بأمرين خَفِيف مؤنتهما عَظِيْم أجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ انہوں نے یہی روایت حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسے کاموں کے بارے میں نہ بتاؤں جن میں محنت کم ہوتی ہے' اور جن میں اجر عظیم ہے' اور تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان جیسے (کسی اور عمل) کے ہمراہ حاضر نہیں ہوگے؟ زیادہ تر خاموش رہنا اور اچھے اخلاق''۔

4024 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أخبركُمْ بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أطولكم أعمارا وَاَحْسَنُكُمْ اَخلاقًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن اِسْحَاق وَلَمْ يُصَرح فِيهِ بِالتَّحْدِيْثِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر کے حوالے سے طویل اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے لوگ''۔

یہ روایت امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس میں اس نے تحدیث کی صراحت نہیں کی ہے۔

4025 - وَعَن اُسَامَة بن شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير مَا يتَكَلَّم منا مُتَكَلم اِذْ جَاءَهُ اُنَاس فَقَالُوْا من اَحَبَّ عباد اللّٰه اِلَى اللّٰه تَعَالٰى قَالَ اَحْسنهم خلقا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس یوں بیٹھتے تھے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں ہم میں سے کوئی شخص آپ ﷺ کے ساتھ کلام نہیں کرتا تھا اسی دوران کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب بندے کون سے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4026 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِابْنِ حِبَّان بِنَحْوِہٖ اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا خیر مَا أعطی الْإِنْسَان قَالَ خلق حسن

وَرَوَاہُ الْحَاکِم وَالْبَیْہَقِیّ بِنَحْوِ ہٰذِہٖ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح علی شَرطہمَا وَلَمْ یخرجَاہُ لِاَن اُسَامَۃ لَیْسَ لَہٗ سوی راو وَاحِد کَذَا قَالَ وَلَیْسَ بصواب فَقَدْ روی عَنْہُ زِیَاد بن علاقَۃ وَابْنِ الْاَقْمَر وَغَیْرِ ہمَا

ابن حبان کی ایک روایت جو اس کی مانند ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ انسان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے بہتر چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ اسامہ نامی راوی سے ایک راوی کے علاوہ اور کسی نے یہ روایت نقل نہیں کی اور یہ بات درست نہیں ہے

زیاد بن علاقہ اور ابن اقمر اور دیگر حضرات نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

4027 - وَعَنْ جَابِر بن سَمُرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ کنت فِیْ مَجْلِس فِیْہِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسمرَۃ وَاَبُوْ اُمَامَۃ فَقَالَ اِن الْفُحْش والتفحش لیسَا من الْاِسْلَام فِیْ شَیْءٍ وَّاِن أحسن النَّاس اِسلاما أحْسنہم خلقا ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد جید وَرُوَاتہ ثِقَات

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک محفل میں موجود تھا جس میں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ تھے اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فحش کلامی اور بدزبانی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور لوگوں میں سب سے اچھا اسلام اس شخص کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4028 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَن مَعَاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَرَادَ سفرا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اوصنی قَالَ اعبد اللّٰہ لَا تشرك بِہٖ شَیْئًا

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ زِدْنِی ۔ قَالَ اِذا اَسَاْت فَاَحْسن

قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ زِدْنِیْ قَالَ اسْتَقِم ولیحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور کسی کو اُس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مزید ارشاد فرمائیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کرو تو پھر اچھائی بھی کر لینا انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مزید ارشاد فرمائیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مستقیم رہنا اور تمہارے اخلاق اچھے رہیں"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4029 - وَرَوَاهُ مَالك عَن معَاذ قَالَ كَانَ آخر مَا اَوْصَانِيْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن وضعت رجْلِي فِي الغرز اَن قَالَ يَا معَاذ أحسن خلقك للنَّاس

❀❀ یہی روایت امام مالک نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری نصیحت یہ کی تھی یہ اس وقت کی تھی جب میں نے اپنا پاؤں لگام میں رکھ دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اے معاذ! لوگوں کے لئے اپنے اخلاق کو اچھے رکھنا۔

4030 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰه حَيْثُمَا كنت واتبع السَّيئَة الْحَسَنَة تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا خواہ تم جہاں کہیں بھی ہو اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا وہ اچھائی اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

4031 - وَعَن عُمَيْر بن قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّلَاة أفضل قَالَ طول الْقُنُوت

قَالَ فَاَي الصَّدَقَة أفضل قَالَ جهد الْمقل . قَالَ اَي الْمُؤْمِنِيْنَ أكمل اِيمَانًا قَالَ أَحْسنهم خلقا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْمَ اَبِيْ حَاتِم وَلَا بَاس بِهٖ فِي المتابعات

❀❀ حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی نماز زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں طویل قیام ہو اس نے دریافت کیا: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غریب شخص محنت کر کے کرے اس نے دریافت کیا: کون سے مومن کا ایمان زیادہ کامل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا اخلاق اچھا ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سوید بن ابراہیم ابوحاتم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور متابعات میں اس کے بارے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4032 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ كَمَا اَحْسَنْتَ خلقي فَاَحْسِن خلقي . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! جس طرح تو نے میری ظاہری تخلیق خوبصورت کی ہے اسی طرح میرے اخلاق کو بھی اچھے رکھنا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4033 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن احبكم اِلَيّ احاسنكم اَخلَاقًا الموطئون اكنافا اَلَّذِيْنَ يالفون ويؤلفون وَاِن ابغضكم اِلَيّ المشاؤون بالنميمة المفرقون بَيْنَ الْاَحِبَّة الملتمسون للبرآء الْعَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد بِاخْتِصَار وَيَاْتِي فِي النميمة اِنْ شَاءَ اللّٰه حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غنم بِمَعْنَاهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں' جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور جو منکسر المزاج ہوں وہ دوسروں سے محبت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت رکھتے ہوں اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ ہیں جو چغلیاں کرتے ہیں دوستوں کے درمیان علیحدگی کروادیتے ہیں اور لوگوں کی عیب چینی کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' آگے چل کر چغلی کرنے سے متعلق باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث آئے گی جو اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

4034 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَت أم حَبِيبَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمَرْاَة يكون لَهَا زوجان ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجنَّة هِيَ وزوجاها لأيهما تكون للْاَوَّلِ اَوْ للْاخر قَالَ تخير أحسنهما خلقا كَانَ مَعهَا فِي الدُّنْيَا يكون زَوجهَا فِي الْجَنَّة يَا أم حَبِيبَة ذهب حسن الْخلق بِخَير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا فِي الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْثِ أم سَلمَة فِيْ آخر حَدِيْثٍ طَوِيل يَاْتِيْ فِيْ صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات کسی عورت کے دو شوہر ہوتے ہیں پھر جب وہ انتقال کر کے جنت میں داخل ہوگی' اور وہ عورت بھی جنت میں چلی جائے گی' اور اس کے دونوں شوہر بھی جنت میں چلے جائیں گے تو وہ عورت کس کو ملے گی پہلے شوہر کو یا دوسرے شوہر کو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عورت ان دونوں میں سے اس کو اختیار کرے گی جو دنیا میں اس کے ساتھ زیادہ اچھے اخلاق کے ساتھ رہتا رہا ہو تو وہی شخص جنت میں بھی اس کا شوہر بن جائے گا: اے اُم حبیبہ! اچھے اخلاق دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو ایک طویل حدیث کے آخر میں ہے۔ یہ حدیث آگے چل کر جنت کی صفت سے متعلق باب میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4035 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخلق الْحسن یذیب الْخَطَایَا کَمَا یذیب المَاء الجلید والخلق السوء یفْسد الْعَمَل کَمَا یفْسد الْخلّ الْعَسَل

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر والأوسط وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اچھا اخلاق گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی چٹیل پتھر سے پھسل جاتا ہے اور برا اخلاق گناہوں کو یوں خراب کر دیتا ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4036 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أکمل الْمُؤْمِنِیْنَ إِیمَانًا أحْسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لأَھله

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْبَیْھَقِیّ اِلَّا انہ قَالَ وخیارکم خیارکم لنسائھم ۔ وَالْحَاکِم دون قَوْلِہٖ وخیارکم خیارکم لأَھله ۔ وَرَوَاہُ بِدُوْنِہٖ اَیْضًا مُحَمَّد بن نصر الْمروزِیّ وَزَاد فِیْہِ وَاِن الْمَرْء لیَکُوْن مُؤمنا وَاِن فِیْ خلقه شَیْئًا فینقص ذٰلِکَ من اِیمَانه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومنوں میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ شخص ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

امام حاکم نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں''۔

اسی روایت کو ان الفاظ کے بغیر محمد بن نصر مروزی نے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایک شخص مومن ہوتا ہے لیکن اس کے اخلاق میں کچھ خرابی ہوتی ہے تو اسی حساب سے اس کے ایمان میں کمی ہو جاتی ہے''۔

4038 - وَعَن رجل من مزینة قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا أفضل مَا أُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ الْخلق الْحسن ۔ قَالَ فَمَا شَرّ مَا أُوْتِیَ الرجل الْمُسلم قَالَ اِذا کرھت اَن یری عَلَیْکَ شَیْءٌ فِیْ نَادِی الْقَوْم فَلَا تَفْعَلهُ

اِذا خلوت ـ رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِيْ كِتَابِه عَن معمر عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَنهُ

مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! مسلمان شخص کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھے اخلاق اس نے عرض کی: مسلمان کو جو کچھ دیا گیا ہے اس میں سب سے زیادہ بری چیز کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی موجودگی میں جس چیز کی طرف اپنی نسبت تمہیں ناپسند ہو تم وہ کام اس وقت بھی نہ کرنا جب تم تنہائی میں ہو''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں معمر کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

4039 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ الْاَخْلَاق من اللّٰه فَمَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خيرا منحه خلقا حسنا وَمَنْ اَرَادَ بِهٖ سوء ا منحه خلقا سَيِّئًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے اچھا اخلاق عطا کر دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں برائی کا ارادہ کر لیتا ہے اسے برا اخلاق عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4040 - وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أحبكم اِلَيّ واقربكم مني فِي الْاٰخِرَةِ محاسنكم اَخْلَاقًا وَّان ابغضكم اِلَيّ وابعدكم مني فِي الْاٰخِرَةِ أسوؤكم اَخْلَاقًا الثرثارُوْنَ المتفيهقون المتشدقون

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْث جَابر وَحسنه لم يذكر فِيْهِ أسوؤكم اَخْلَاقًا

وَزَاد فِيْ آخِره قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارُوْنَ والمتشدقون فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا

والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بمل‍ء شدقه تفاصحا وتعظيما لكَلَامه

والمتفيهق أَصله من الفهق وَهُوَ الامتلاء وَهُوَ بِمَعْنى المتشدق لِاَنَّهُ الَّذِيْ يمْلَأ فَمه بالْكَلَام ويتوسع فِيْهِ اِظْهَارًا لفصاحته وفضله واستعلاء على غَيره وَلِهٰذَا فسره النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالمتكبر

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور آخرت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق برے ہوں گے وہ لوگ جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہیں اور بنا سنوار کر منہ ٹیڑھا کر کے بات کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے امام ترمذی نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے تاہم انہوں نے اس میں برے اخلاق کا ذکر نہیں کیا اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ثرثارون اور متشدقون کا تو ہمیں پتہ ہے۔ یہ متفیھقون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ"

ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ بکثرت کلام کرنا ہے

لفظ متشدق سے مراد باچھوں کو پھیلا کر بنا سنوار کر کلام کرنا ہے

لفظ متفیھق اصل میں فھق سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بھر جانا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص بنا سنوار کر کلام کرتا ہو وہ اپنا منہ کلام کے ذریعے بھر لیتا ہے اور اپنی فصاحت اور فضیلت اور دوسروں پر اپنی نمایاں حیثیت کے اظہار کے لئے اس میں گنجائش سے کام لیتا ہے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد متکبر شخص ہے۔

4041 - وَعَنْ رَافِع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الْخلق نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم وَالْبر زِيَادَة فِي الْعُمر وَالصَّدَقَة تدفع ميتَة السوء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار وَفِيْ اِسناده‌ما راو لم يسم وَبَقِيَّة اِسْنَاده ثِقَات

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اچھے اخلاق بہتری اور برے اخلاق نحوست ہیں نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور صدقہ بری موت کو پرے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے ان دونوں کی سند میں ایک راوی ہے جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

4042 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشؤم قَالَ سوء الْخلق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! نحوست کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: برے اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4043 - وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا من حَدِيْث عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشؤم سوء الْخلق

❀❀ یہ روایت انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "نحوست، برے اخلاق ہیں"۔

4044 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من شَيْءٍ اِلَّا لَهُ تَوْبَة

اِلَّا صَاحب سوء الْخلق فَاِنَّهٗ لَا يَتُوْب من ذَنْب اِلَّا عَاد فِيْ شَرٍّ مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والاصبهاني

❀❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر کام کی توبہ ہو سکتی ہے البتہ برے اخلاق والے شخص کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ کسی گناہ سے توبہ کرے گا تو اس سے زیادہ برے گناہ کا دوبارہ ارتکاب کرلے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4045 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْاَصبهاني عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجزيرة لم يسمه عَنْ مَيْمُون بن مهْرَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ذَنْب أعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من سوء الْخلق وَذٰلِكَ اَن صَاحبه لَا يخرج من ذَنْب اِلَّا وَقع فِيْ ذَنْب . وَهٰذَا مُرْسل

❀❀ اصبہانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برے اخلاق سے زیادہ بڑا گناہ اور کوئی نہیں ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کو کرنے والا شخص جب کسی ایک گناہ سے نکلتا ہے' تو ایک اور گناہ میں مبتلاء ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت مرسل ہے۔

4046 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من الشقاق والنفاق وَسُوء الْاَخْلَاق . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے

''اے اللہ! میں بدنصیبی منافقت اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الرِّفْق والأناة والحلم

باب: نرمی مہربانی اور بردباری کے بارے میں ترغیبی روایات

4047 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق فِي الْاَمر كُله . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4048 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق وَيُعْطِي على الرِّفْق مَا لَا يُعْطى على العنف وَمَا لَا يُعْطى على سواهُ

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
"بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے وہ مہربانی کو پسند کرتا ہے اور وہ مہربانی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو وہ سختی پر عطا نہیں کرتا یا اس کے علاوہ کسی چیز پر عطا نہیں کرتا"۔

4049 - وعنها ايضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّفق لا يكون فِى شَىْءٍ اِلَّا زانه وَلَا ينزع من شَىْءٍ اِلَّا شانه . رَوَاهُ مُسلِم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے سنوار دے گی اور جس کسی چیز سے الگ کی جائے گی اسے بدنما کر دے گی"۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4050 - وَعَن جرير بن عبد الله رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ ليعطى على الرِّفق مَا لَا يُعطى على الخرق وَاِذَا اَحَبَّ الله عبدا اعطاهُ الرِّفق مَا من اَهل بَيت يحرمُونَ الرِّفق اِلَّا حرمُوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ مُسلِم وَاَبُو دَاوُد مُختَصِرًا من يحرم الرِّفق يحرم الخَير زَاد اَبُو دَاوُد كُله

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"بے شک اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے نرمی عطا کر دیتا ہے جس بھی گھرانے کے لوگ نرمی سے محروم ہوں وہ واقعی محروم ہوتے ہیں"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام مسلم اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:) "جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا"۔
امام ابوداؤد نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "وہ پوری کی پوری بھلائی سے محروم رہا"۔

4051 - وَعَن اَبِى الدَّردَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعطى حَظه من الرِّفق فَقَد اعطى حَظه من الخَير وَمَن حرم حَظه من الرِّفق فَقَد حرم حَظه من الخَير
رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جس شخص کو نرمی میں سے حصہ عطا کر دیا جائے اسے بھلائی میں سے اس کا حصہ عطا کر دیا جاتا ہے اور جس شخص کو نرمی میں سے حصے سے محروم رکھا جائے اسے بھلائی میں سے اس کے حصے سے محروم رکھا جاتا ہے"۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

4052 - وَعَن اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يحب الرِّفق ويرضاه ويعين عَلَيهِ مَا لَا يعين على العنف
رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ من رِوَايَة صَدَقَة بن عبد الله السمين وَبَقِيَّة اِسنَاده ثِقَات

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے اور اس سے راضی رہتا ہے اور اس کے حوالے سے وہ مدد کرتا ہے جو وہ سختی پر نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے صدقہ بن عبداللہ سمین سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4053 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَة ارفقی فَاِن اللّٰه اِذا اَرَادَ بِاَهْل بَيْت خيرا اَدخل عَلَيْهِمُ الرِّفْق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من حَدِيْثِ جَابر ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عائشہ! نرمی سے کام لو کیونکہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لیتا ہے تو ان پر نرمی داخل کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان دونوں کی روایتوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4054 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّفْق يمن والخرق شُؤْم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی برکت ہے اور سختی نحوست ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4055 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اعطی اَهْل بَيْت الرِّفْق اِلَّا نفعهم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس گھرانے والوں کو نرمی عطا کی جائے وہ انہیں فائدہ ہی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4056 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَاَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة علی الْوَالِدين واحسان اِلَی الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کو پھیلا دے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے ساتھ نرمی والدین پر شفقت اور غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4057 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الرِّفْق فِیْ شَیْءٍ قطّ

اِلَّا زانه وَلَا كَانَ الْخرق فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا شانه وَاِن اللّٰه رَفِيق يحب الرِّفْق ـ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لين وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَعِنْده الْفُحْش مَكَان الْخرق وَلَمْ يقل وَاِن اللّٰه اِلَى آخِره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نرمی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی' اور سختی جس کسی چیز میں بھی ہوگی اسے بدنما کردے گی بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے' اور مہربانی کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور انہوں نے لفظ ''سختی'' کی جگہ لفظ ''فاشی'' استعمال کیا ہے' اور یہ الفاظ نقل نہیں کیے:

''بے شک اللہ تعالیٰ''۔ اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

4058 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَال اَعْرَابِي فِي الْمَسْجد فَقَامَ النَّاس اِلَيْهِ ليقعوا فِيْهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعوه واريقوا على بَوْله سجلا من مَاء اَوْ ذنوبا من مَاء فَاِنَّمَا بعثتم ميسرين وَلَمْ تبعثوا معسرين ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ ـ السّجل بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَسُكُوْن الْجِيم هِيَ الدَّلْو الممتلئة مَاء والذنُوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة مثل السّجل وَقِيْلَ هِيَ الدَّلْو مُطلقًا سَوَاء كَانَ فِيْهَا مَاء اَوْ لم يكن وَقِيْلَ دون الملأى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا لوگ اس کی طرف جانے لگے تاکہ اس کی پٹائی کریں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کرنے دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تمہیں آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے تمہیں سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ سجل یہ اس ڈول کو کہتے ہیں: جو پانی سے بھرا ہوا ہو۔

لفظ ذنوب یہ بھی ڈول کی مانند ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد مطلق طور پر ڈول ہوتا ہے خواہ اس میں پانی موجود ہو یا نہ ہو اور ایک قول کے مطابق وہ ڈول ہوتا ہے' جو مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔

4059 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يسروا وَلَا تُعَسِّرُوا وبشروا وَلَا

4059-صحيح البخاري - كتاب العلم' باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم - حديث:69صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " يسروا ولا - حديث:5780صحيح مسلم - كتاب الجهاد والسير' باب في الأمر بالتيسير - حديث: 3351مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الجهاد' بيان الخبر الموجب على الموجه لقتال المشركين - حديث: 5268مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب ما يقوله الناس - حديث:24858السنن الكبرى للنسائي - كتاب العلم' التخول بالموعظة - حديث:5719مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12114مسند الطيالسي - أحاديث النساء' وما أسند أنس بن مالك الأنصاري - وأبو التياح عن أنس' حديث:2185مسند ابن الجعد - أبو التياح يزيد بن حميد الضبعي' حديث: 1147مسند أبي يعلى الموصلي - أبو التياح' حديث:4061المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - طاوس' حديث:10747الأدب المفرد للبخاري - باب التسكين' حديث:488

تنفرُوا ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''آسانی فراہم کرو سختی نہ کرو خوشخبری دو متنفر نہ کرو''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4060 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا خير رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمرِيْنِ قطّ اِلَّا اَخذ أيسرهما مَا لم يكن اِثْمًا فَإِن كَانَ ثَمَّ إِثم كَانَ أبعد النَّاس مِنْهُ وَمَا انتقم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لنَفسِهٖ فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اَن تنتهك حُرْمَة اللّٰه فينتقم للّٰه تَعَالٰى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار کیا جو ان دونوں میں زیادہ آسان ہوتا تھا جبکہ وہ کوئی گناہ کا کام نہ ہو اگر وہ کوئی گناہ کا کام ہوتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے سب سے زیادہ دور رہتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ جب اللہ تعالیٰ کی کسی حرمت کو پامال کیا جاتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لئے انتقام لیا کرتے تھے''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4061 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا اخبركُم بِمن يحرم على النَّار اَوْ بِمن تحرم عَلَيْهِ النَّار تحرم على كل هَين لين سهل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظه فِيْ اِحْدٰى رواياته اِنَّمَا تحرم النَّار على كل هَين لين قريب سهل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں بتاؤں جو آگ پر حرام ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آگ اس پر حرام ہوگی وہ ہر اس شخص پر حرام ہوگی جو آسان' نرم اور سہل ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''بے شک آگ ہر آسان' نرم' ساتھ رہنے والے اور سہل شخص پر حرام ہے''۔

4062 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التأني من اللّٰه والعجلة من الشَّيْطَان وَمَا اَحَد اكثر معاذير من اللّٰه وَمَا من شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من الْحَمد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''آرام سے کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے' اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے اللہ تعالیٰ سے زیادہ معذرت قبول کرنے والا اور کوئی نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4063 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ للاشج اِن فِیك لخصلتین یحبھما اللّٰہ وَرَسُوله الْحلم والأناة ۔ رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبدالقیس قبیلے کے سردار) اشج سے ارشاد فرمایا: تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں جنہیں اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں بردباری اور نرمی"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4064 - وَرُوِیَ عَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا جمع اللّٰہ الْخَلَائق نَادَی مُنَاد اَیْنَ اَھْلِ الْفضل قَالَ فَیَقُوْمُ نَاس وهم یسیر فَیَنْطَلِقُوْنَ سرَاعًا اِلَی الْجَنَّة فتتلقاهم الْمَلَائِکَة فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا نَرَاکُم سرَاعًا اِلَی الْجَنَّة فَمَنْ اَنْتُم فَیَقُوْلُوْنَ نَحْنُ اَھْلِ الْفضل فَیَقُوْلُوْنَ وَمَا فَضلکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ کُنَّا اِذا ظلمنَا صَبرنَا وَاِذَا اُسِیء اِلَیْنَا حلمنا فَیُقَالُ لَھُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَنعم أجر العاملین رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو (قیامت کے دن) جمع کرے گا تو ایک منادی پکار کر کہے گا کہ فضیلت والے لوگ کہاں ہیں؟ تو کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ چل پڑیں گے وہ تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جائیں گے راستے میں انہیں فرشتے ملیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہم تمہیں دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے چلتے ہوئے جنت کی طرف جا رہے ہو تم کون لوگ ہو؟ وہ جواب دیں گے ہم فضیلت والے لوگ ہیں فرشتے دریافت کریں گے تمہیں کیا فضیلت حاصل تھی؟ وہ جواب دیں گے جب ہمارے ساتھ ظلم کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے جب ہمارے ساتھ برائی کی جاتی تھی' تو ہم بردباری سے کام لیتے تھے تو ان سے کہا: جائے گا کہ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ جو عمل کرنے والوں کے لئے عمدہ اجر ہے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4065 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد لیدرك بالحلم دَرَجَة الصَّائِم الْقَائِم

زَاد بعض الروَاة فِیْهِ وَاِنَّهٗ لیکتب جبارا وَمَا یملك اِلَّا اَھْل بَیته

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بندہ بردباری کی وجہ سے روزہ دار اور نوافل پڑھنے والے کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے"۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"کسی بندے کو جبار (یعنی سخت مزاج یا متکبر کے) طور پر نوٹ کیا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے اہل خانہ کا مالک ہوتا ہے"۔

یہ روایت ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4066 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كنت اَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ برد نجراني غَلِيظ الْحَاشِيَة فادركه اَعْرَابِي فَجَذَبَهُ بردائه جذبة شَدِيْدَة فَنظرت اِلٰى صفحة عنق رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد اثر بهَا حَاشِيَة الرِّدَاءِ من شدَّة جذبته ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّد مر لي من مَال اللّٰه الَّذِي عنْدك فَالْتفت اِلَيْهِ فَضحِك ثُمَّ أمر لَهُ بعطاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موٹے حاشیے والی ایک نجرانی چادر اوڑھی ہوئی تھی ایک دیہاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا اس نے آپ کی چادر کو زور سے کھینچا تو میں نے دیکھا کہ اس کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس چادر کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن پر پڑ چکا تھا پھر اس شخص نے کہا: اے حضرت محمد! آپ اللہ تعالیٰ کے مال میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دیں جو آپ کے پاس موجود ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کچھ دینے کے لئے فرمایا۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4067 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ كَاَنِّیْ انظر اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبيا من الْاَنْبِيَاء ضربه قومه فادموه وَهُوَ يمسح الدَّم عَن وَجهه وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِر لقومي فَاِنَّهُم لَا يعلمُوْنَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گویا اس وقت بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں (یعنی یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نبی کے بارے میں یہ بات بیان کر رہے تھے جن کی قوم نے انہیں اتنا مارا کہ ان کا خون نکل آیا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو میری قوم کی مغفرت کردے کیونکہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے ہیں"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4068 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجبت محبَّة اللّٰه على من أغضب فحلم

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَفِي سَنَده اَحْمد بن دَاوُد بن عبد الْغفار الْمصْرِيّ شيخ الْحَاكِم وَقد وَثَّقَهُ الْحَاكِم وَحده

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی محبت اس شخص کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو غصے میں آنے کے باوجود بردباری کا مظاہرہ کرے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں امام احمد بن دواد بن عبدالغفار مصری ہے' جو امام حاکم کا استاد ہے صرف امام حاکم نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

4066-صحيح البخاری - كتاب اللباس' باب البرود والحبرة والشملة - حديث:5480' صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب إعطاء من سأل بفحش وغلظة - حديث:1813' صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر ما كان يعطي صلى الله عليه وسلم من سأله من - حديث:6466' مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12323' شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في الحلم والتؤدة والرفق في الأمور كلها - حديث:8211

4069 - وَتقدم حَدِيث عبَادَة بن الصَّامِت قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا انبئكم بِمَا يشرف الله بِهِ الْبُنيان وَيرْفَع بِهِ الدَّرَجَات قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ تحلم على من جهل عَلَيْكَ وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِي من حَرمك وَتصل من قطعك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلند عمارتیں (جنت میں) نصیب کرے گا اور اس کی وجہ سے درجات کو بلند کرے گا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرے تم اس کے لئے بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو اور جو شخص تم سے قطع رحمی کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

4070 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيد بالصرعة اِنَّمَا الشَّدِيد الَّذِيْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم ۔ قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِيْ بَاب فِي الْغَضَب وَدفعه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دیتا ہے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: غصب اور اس کو دور کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

4 - التَّرْغِيب فِيْ طلاقة الْوَجْه وَطيب الْكَلَام وَغَيْر ذٰلِكَ مِمَّا يذكر

باب: خندہ پیشانی اختیار کرنے اور پاکیزہ گفتگو کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4071 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَّلَوْ اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طليق ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

4070-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب الحذر من الغضب - حديث:5769صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأي شيء يذهب الغضب - حديث:4830موطأ مالك - كتاب حسن الخلق' باب ما جاء في الغضب - حديث: 1631جامع معمر بن راشد - الغضب والغيظ وما جاء فيه' حديث: 897مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما ذكر في الغضب مما يقوله الناس - حديث:24863السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' من الشديد - حديث: 9860السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث: 19615مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:7060شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والخمسون من شعب الإيمان' فصل في ترك الغضب - حديث:8021الأدب المفرد للبخاري - باب الغضب' حديث:1359

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بھلائی میں کسی بھی چیز کو حقیر ہرگز نہ سمجھو خواہ وہ چیز تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4072 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من الصَّدَقَة اَن تسلم على النَّاس وَاَنت طليق الْوَجْه
رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

حسن بصری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''صدقہ کرنے میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں کو سلام کرو''
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔اور یہ روایت مرسل ہے۔

4073 - وَعَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوف صَدَقَة وَاِن من الْمَعْرُوف اَن تلقى اَخَاك بِوَجْه طلق وَاَن تفرغ من دلوك فِي اِنَاء اَخِيك
رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وصدره فِي الصَّحِيْحَيْنِ من حَدِيْث حُذَيْفَة وَجَابر

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر نیکی صدقہ ہے اور نیکی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملو اور تم اپنے ڈول کے ذریعے اپنے بھائی کے برتن میں پانی انڈیل دو''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4074 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبسمك فِي وَجه اَخِيك صَدَقَة وامرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَدَقَة وارشادك الرجل فِي اَرْض الضلال لَك صَدَقَة واماطتك الْاَذَى والشوك والعظم عَن الطَّرِيْق لَك صَدَقَة وافراغك من دلوك فِي دلو اَخِيك لَك صَدَقَة
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَزَاد وبصرك للرجل الرَّدِیء الْبَصَر لَك صَدَقَة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''تمہارا اپنے بھائی سے مسکرا کے ملنا صدقہ ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے تمہارا کسی شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کر دینا صدقہ ہے تکلیف دہ چیز کو یا کانٹے کو یا ہڈی کو راستے سے ہٹا دینا صدقہ ہے یا تمہارا اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:
''تمہارا اس شخص کی رہنمائی کرنا جس کی بینائی کمزور ہو صدقہ ہے''۔

4075 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تبسمك فِيْ وَجه اَخِيك يكْتب لَك بِهٖ صَدَقَة واماطتك الْاَذَى عَن الطَّرِيق يكْتب لَك بِهٖ صَدَقَة وَاِن اَمرك بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَة وارشادك الضال يكْتب لَك بِهٖ صَدَقَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة يحيى بن اَبِيْ عَطاءٍ وَّهُوَ مَجْهُوْل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا تمہارے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے تمہارا نیکی کا حکم دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا ہے تمہارا بھٹکے ہوئے شخص کو راستہ بتا دینا تمہارے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے یحییٰ بن ابوعطاء سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ راوی مجہول ہے۔

4076 - وَعَنْ اَبِيْ جري الْهُجَيْمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتيت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قوم من اَهْلِ الْبَادِيَة فعلمنَا شَيْئًا ينفعنا اللّٰه بِهٖ فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا وَّلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِيْ اِنَاء المستسقي وَلَوْ اَن تكلم اَخَاك ووجهك اِلَيْهِ منبسط وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهٗ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللّٰه وَاِن امْرُؤ شتمك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تشتمه بِمَا تعلم فِيْهِ فَاِن اجره لَك ووباله على من قَالَه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ مفرقا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت ابوجری ہجیمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم دیہاتوں کے رہنے والے لوگ ہیں آپ ہمیں ایسی چیز کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کرے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی بھی نیکی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ نیکی یہ ہو کہ تم اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے شخص کے برتن میں پانی ڈال دو خواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ جب کلام کرو تو تمہارے چہرے پر خوشی کے آثار ہوں اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر کا حصہ ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے اور کوئی شخص تمہارے اندر موجود برائی کے حوالے سے تمہیں برا کہے تو تم اس چیز کے حوالے سے اسے برا نہ کہنا کہ جس کے بارے میں تمہیں پتہ ہو کہ یہ برائی اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ تمہیں اس کا اجر ملے گا اور اس نے جو کچھ کہا ہے اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام نسائی نے الگ الگ کر کے نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4077 - وَفِيْ رِوَايَة لِلنَّسَائِيّ فَقَالَ لَا تحقرن من الْمَعْرُوف شَيْئًا اَن تَاتِيه وَلَوْ اَن تهب صلَة الْحَبل وَلَوْ اَن تفرغ من دلوك فِيْ اِنَاء المستسقي وَلَوْ اَن تلقى اَخَاك الْمُسلم ووجهك بسط اِلَيْهِ وَلَوْ اَن تونس الوحشان بِنَفسِك وَلَوْ اَن تهب الشسع

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم کسی بھی نیکی کے ارتکاب کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ یہ ہو کہ تم رسی کا ٹکڑا ہبہ کر دو یا اپنے ڈول کے ذریعے پانی مانگنے والے

کے برتن میں پانی ڈال دوخواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنے بھائی سے ملو اور تم اس سے خندہ پیشانی سے ملوخواہ وہ یہ ہو کہ تم اپنی ذات کے ذریعے پریشان شخص کو انسیت فراہم کروخواہ وہ یہ ہو کہ تم تسمہ ہبہ کردو"۔

4078 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ والکلمة الطّیبة صَدَقَة رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4079 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم یجد فبکلمة طیبة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"جہنم سے بچنے کی کوشش کروخواہ کھجور کے نصف ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اگر کسی کو یہ بھی نہیں ملتا تو وہ اچھی بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)"۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4080 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن شُرَیْح عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِیْ بِشَیْءٍ یُوجب لی الْجنَّة قَالَ مُوجب الْجنَّة اِطْعَام الطَّعَام وإفشاء السَّلَام وَحسن الْکَلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَالْحَاکِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا عَلَیْك بِحسن الْکَلَام وبذل الطَّعَام وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح وَلَا عِلّة لَهٗ رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ أنس قَالَ قَالَ رجل للنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِیْ عملا یدخلنی الْجنَّة قَالَ أطْعم الطَّعَام وأفش السَّلَام وأطب الْکَلَام وصل بِاللَّیْلِ وَالنَّاس نیام تدخل الْجنَّة بِسَلام

❀❀ مقدام بن شریح نے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جو میرے لئے جنت کو واجب کردے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کو واجب کرنے والی چیزیں کھانا کھلانا' سلام پھیلانا اور اچھی بات کہنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند کے راوی ثقہ ہیں ابن ابودنیا نے اسے کتاب "الصمت" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"تم پر لازم ہے کہ اچھا کلام کرو اور کھانا خرچ کرو"۔

• امام حاکم کہتے ہیں: یہ روایت صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: "ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور پاکیزہ گفتگو کرو رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سور ہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

4081 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی الْجنَّة غرفَة

يرى ظاهرها من بَاطِنِهَا وباطنها من ظاهرها فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن اطاب الْكَلام وَاطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا وَتقدم جملَة من اَحَادِيْث هٰذَا النَّوْع فِيْ قيام اللَّيْل واطعام الطَّعَام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک بالاخانہ ہے' جس کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اسے ملے گا جو پاکیزہ گفتگو کرے گا کھانا کھلائے گا اور رات کو نوافل ادا کرے گا جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث رات کے وقت قیام کرنے اور کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

اَلتَّرْغِيْب فِيْ اِفشاء السَّلَام وَمَا جَاءَ فِيْ فَضله وترهيب الْمَرْء من حب الْقيام لَهُ

باب: سلام پھیلانے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور آدمی کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ اس چیز کو پسند کرے کہ اس کے لئے قیام کیا جائے

4082 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْاِسْلَام خير قَالَ تطعم الطَّعَام وتقرأ السَّلَام على من عرفت وَمَنْ لم تعرف

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اسلام میں کون سا عمل زیادہ بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھلانا اور یہ کہ تم اس شخص کو بھی سلام کرو جس سے تم واقف ہو اور اس کو بھی جس سے تم واقف نہیں ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4083 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰى تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰى تحابوا اَلا أدلكم على شَيْءٍ اِذا فعلتموه تحاببتم أفشوا السَّلَام بَيْنكُم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں اس وقت تک داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کام کرلوگے تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے؟ تم اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4084 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَيْكُمْ دَاءِ الْاُمَمِ قبلكُمُ الْبغضَاء والحسد والبغضاء هِيَ المحالقة لَيْسَ حالقة الشّعْر وَلٰكِن حالقة الدّين وَالَّذِىْ نَفسِى بِيَدِهٖ لَا تدخلون الْجَنَّة حَتّٰى تؤمنوا وَلَا تؤمنوا حَتّٰى تحَابوا اَلَا انبئكم بِمَا يثبت لكم ذٰلِكَ افشوا السَّلام بَيْنكُم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم سے پہلے کی امتوں کی بیماریاں بغض رکھنا حسد کرنا تمہاری طرف بھی آئیں گی بغض مونڈ دینے والی چیز ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک تم مومن نہیں ہوتے اور تم اس وقت تک مومن نہیں ہوگے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں رکھتے کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے لئے اس چیز (یعنی آپس کی محبت) کو ثابت کردے گی؟ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4085 - وَرُوِىَ عَن شيبَة الحجبى عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث يصفين لَك ود اَخِيك تسلم عَلَيْهِ اِذا لَقيته وَتوسع لَهُ فِي الْمجْلس وَتَدْعُوهُ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ شیبہ حجبی کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ انہوں نے اپنے چچا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تین چیزیں تمہارے لئے تمہارے بھائی کی محبت کو نکھار دیں گی جب تم اس سے ملو تو اسے سلام کرو محفل میں اس کے لئے گنجائش پیدا کرو اور اسے اس کے پسندیدہ نام سے بلاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4086 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افشوا السَّلَام تسلموا رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''تم سلام کو پھیلاؤ تم سلامت رہو گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4087 - وَعَنْ اَبِىْ يُوسُف عبد اللّٰه بن سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس افشوا السَّلَام واطعموا الطَّعَام وصلوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام تدْخلُوا الْجنَّة بِسَلام رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو یوسف عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! کھانا کھلاؤ سلام پھیلاؤ اور رات کے وقت نماز ادا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4088 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعبدوا الرَّحْمٰن وأفشوا السَّلَام واطعموا الطَّعَام تدْخلُوا الْجنان

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم غير مَا حَدِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَغَيرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''رحمان کی عبادت کرو سلام پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ! تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے علاوہ اس نوعیت کی دیگر روایات کھانا کھلانے سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں گزر چکی ہیں۔

4089 - وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبرنِيْ بِشَيْءٍ يُوجب لي الْجَنَّة قَالَ طيب الْكَلَام وبذل السَّلَام واطعام الطَّعَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ فِيْ حَدِيْث وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزہ گفتگو، سلام کرنا اور کھانا کھلانا''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

4090 - وَتقدم فِيْ رِوَايَةٍ جَيِّدَة للطبراني قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يدخلني الْجَنَّة قَالَ اِن من مُوجبَات الْمَغْفِرَة بذل السَّلَام وَحسن الْكَلَام

❀❀ اس سے پہلے امام طبرانی کے حوالے سے ایک عمدہ روایت گزر چکی ہے راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروا دے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مغفرت کو واجب کرنے والی چیزوں میں سلام کرنا اور عمدہ گفتگو کرنا شامل ہیں۔

4091 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلِم على الْمُسلِم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَلمُسْلِم حق الْمُسلِم على الْمُسلِم سِتّ

قِيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا لَقِيته فَسلم عَلَيْهِ وَاِذَا دعَاك فاجبه وَاِذَا استنصحك فانصح لَهٗ وَاِذَا

عطس فَحَمدَ اللّٰہ فشمته وَاِذَا مرض فعده وَاِذَا مَاتَ فَاتبعهُ

وَرَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِ هٰذَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اسے ملو تو اسے سلام کرو، جب وہ تمہیں بلائے تو تم اسے جواب دو جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو جب وہ چھینکے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو تم اسے اس کا جواب دو جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4092 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفشوا السَّلَام كي تعلوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سلام کو پھیلاؤ تاکہ تم سربلندی حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4093 - وَعَنِ الْاَغر اغر مزينة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر لی بجريب من تمر عِند رجل من الْاَنْصَار فمطلنی بِهِ

فكلمت فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغدُ يَا اَبَا بكر فَخذ لَهُ تمره فوعدنی اَبُوْ بَكْرٍ المسجد اذا صلينَا الصُّبْح فَوَجدته حَيْثُ وَعَدنی فَانْطَلَقنَا فَكلما رأى اَبَا بكر رجل من بعيد سلم عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اما ترى مَا يُصِيب الْقَوْم عَلَيْك من الْفضل لا يسبقك اِلَى السَّلَام اَحَد فَكُنَّا اِذا طلع الرجل من بعيد بادرناه بِالسَّلَام قبل اَن يسلم علينا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير والأوسط وَاَحَد اِسنادی الْكَبِير رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيح

❀ حضرت اغر رضی اللہ عنہ جو اغر مزینہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھجوروں کا ایک جریب دینے کا حکم دیا جو ایک انصاری کے پاس موجود تھا اس شخص نے مجھے دینے میں ٹال مٹول کی میں نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر کل صبح تم جا کے اس سے کھجوریں حاصل کر لینا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے مسجد میں ملنے کا وعدہ کیا جب ہم نے صبح کی نماز ادا کر لی تو میں نے انہیں پایا کہ جس طرح انہوں نے وعدہ کیا تھا وہ وہاں موجود تھے ہم وہاں سے روانہ ہوئے جو بھی شخص دور سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا وہ انہیں سلام کرتا تھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے یہ بات

دیکھی ہے کہ لوگوں نے کس طرح تم پر فضیلت حاصل کی ہے ہر شخص پہلے سلام کر لیتا ہے' تو جب بھی ہمیں دور سے کوئی شخص نظر آتا اس کے بعد ہم اسے سلام کرنے میں جلدی کرتے اس سے پہلے کہ وہ ہمیں سلام کرے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے معجم کبیر میں مختلف اسناد میں سے ایک سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4094 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَى النَّاسِ بِاللّٰهِ من بدأهم بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَلَفْظِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرّجلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيهمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ قَالَ اَوْلَاهما بِاللّٰهِ تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مقرب وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرتا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''عرض کی گئی: یا رسول اللہ! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں' تو ان میں سے کون سلام میں پہل کرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ مقرب ہوگا''۔

4095 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسلم الرَّاكِب على الْمَاشِي والماشي على الْقَاعِد والماشيان اَيهمَا بَدَاَ فَهُوَ افضل . رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سوار شخص پیدل کو سلام کرے گا پیدل بیٹھے ہوئے کو سلام کرے گا دو پیدل چلنے والوں میں سے جو پہل کرے گا وہ زیادہ فضیلت والا شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَام اسْم من اَسْمَاء اللّٰه تَعَالٰى وَضعه فِی الْاَرْض فافشوه بَيْنكُمْ فَاِن الرجل الْمُسلم اِذا مر بِقوم فَسلم عَلَيْهِمْ فَردُّوا عَلَيْهِ كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ فضل دَرَجَة بتذكيره اِيَّاهُم السَّلَام فَاِن لم يردوا عَلَيْهِ رد عَلَيْهِ من هُوَ خير مِنْهُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَحد اِسنادی الْبَزَّار جيد قوی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''السلام''۔

اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں رکھا ہے' تو تم آپس میں اسے پھیلاؤ کیونکہ جب کوئی مسلمان شخص کسی قوم کے پاس سے گزرتا ہے' اور انہیں سلام کرتا ہے' اور وہ لوگ اسے سلام کا جواب دیتے ہیں' تو اس مسلمان کو ان لوگوں پر ایک درجہ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے کہ اس نے ان لوگوں کو سلام یاد کروایا ہے' اور اگر وہ لوگ اسے سلام کا جواب نہیں دیتے تو سلام کا جواب وہ ذات اسے دیتی ہے' جو ان سب سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ امام بزار کی دو اسناد میں سے ایک سند قوی ہے۔

4097 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتفرق بَيْنَنَا شَجَرَة فَاِذَا الْتَقَيْنَا يسلم بَعْضنَا على بعض . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے اور اگر ہمارے درمیان ایک درخت کی وجہ سے جدائی آجاتی تو پھر جب ہم ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کو سلام کرتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4098 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتهى اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَجْلِسِ فليسلم فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمُ فليسلم فَلَيْسَتْ الْاَوْلى بِاَحق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ

وَزَاد رزين وَمَنْ سلم على قوم حِيْن يَقُوْمُ عَنْهُم كَانَ شريكهم فِيْمَا خَاضُوا من الْخَيْر بعده

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص محفل میں آئے تو سلام کرے اور جب وہ اٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کے مقابلے میں زیادہ حق نہیں رکھتا (یعنی دوسرا (سلام) بھی پہلے کی طرف اہم ہے)''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص لوگوں کے پاس سے' اٹھتے وقت انہیں سلام کرتا ہے وہ اس بھلائی میں بھی حصے دار ہوتا ہے' جو بھلائی وہ لوگ اس کے جانے کے بعد کرتے ہیں''۔

4099 - وروى اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ حق على من قَامَ على جمَاعَة اَن يسلم عَلَيْهِمْ وَحق على من قَامَ من مجْلِس اَن يسلم فَقَامَ رجل وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتكَلَّم فَلَمْ يسلم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْرع مَا نسي

❀❀ امام احمد نے اپنی سند کے ساتھ سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کے پاس سے اٹھنے لگتا ہے' تو اس پر لازم ہے کہ وہ ان لوگوں کو سلام کرے جو شخص محفل سے اٹھنے لگتا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ انہیں سلام کرے ایک صاحب اٹھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کلام کررہے تھے۔ان صاحب نے سلام نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص کتنی جلدی بھول گیا ہے۔

4100 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا بني اِذا كنت فِيْ مجْلِس ترجو خَيره فعجلت بك حَاجَة فَقل السَّلام عَلَيْكُمْ فَاِنَّك شريكهم فِيْمَا يصيبون فِيْ ذٰلِكَ الْمجْلس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَمَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْف اَصح

❀❀ معاویہ بن قرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اے میرے بیٹے! جب تم کسی محفل میں موجود ہو جس میں بھلائی کی تمہیں توقع ہو اور تمہیں وہاں سے جلدی اٹھنا پڑ جائے تو تم یہ کہو السلام علیکم کیونکہ اس محفل میں وہ لوگ جو بھی اچھائی کریں گے تم اس میں حصہ دار شمار ہو گے

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا زیادہ درست ہے۔

4101 - وَعَنْ عِمْرَان بن الْحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ فَرد عَلَيْهِ ثُمَّ جلس فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عشر ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ عشرُوْن ثُمَّ جَاءَ آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَرد فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَحسنه اَيْضًا وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من طَرِيْق اَبِي مَرْحُوم واسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُوْن عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ مَرْفُوْعا بِنَحْوِهٖ

وَزَادَ: ثُمَّ اَتَى آخر فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته ومغفرته فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ قَالَ هٰكَذَا تكون الْفَضَائِل

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور بولا السلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا: وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص آیا اور بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی اسے حسن قرار دیا ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اس کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''پھر ایک اور شخص آیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چالیس نیکیاں ملیں گی آپ ﷺ نے فرمایا: فضائل اسی طرح ہوتے ہیں۔

4102 - وَرُوِيَ عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ كتبت لَهُ عشر حَسَنَات وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه كتبت لَهُ عشرُوْن حَسَنَة وَمَنْ قَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته كتبت لَهُ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص السلام علیکم کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4103 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا مر علی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی مجلس فَقَالَ سَلام عَلَیْکُمْ فَقَالَ عشر حَسَنَات ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ فَقَالَ عشرُوْن حَسَنَة ثُمَّ مر آخر فَقَالَ سَلام عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَبَرَکَاته فَقَالَ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةَ فَقَامَ رجل من الْمجْلس وَلَم یسلم فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اوشك مَا نسی صَاحبکُمْ اِذا جَاءَ اَحدُکُمْ اِلَی الْمجْلس فلیسلم فَاِن بدا لَهٗ اَن یجلس فلیجلس وَاِن قَامَ فلیسلم فَلَیْسَتْ الْاُوْلٰی بِاَحَق من الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه . مَا اوشك اَی مَا اسْرع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک محفل میں تشریف فرما تھے اس نے کہا: سلام علیکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے دس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص گزرا اس نے کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک اور شخص گزرا اور وہ بولا سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی محفل میں سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہیں کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ساتھی جلدی بھول گیا ہے جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو اسے سلام کرنا چاہیے پھر اگر اسے مناسب لگے تو بیٹھ جائے اور جب وہ اٹھنے لگے تو اسے پھر سلام کرنا چاہیے کیونکہ پہلے والا (سلام) دوسرے کی بہ نسبت زیادہ حق دار نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ ما اوشك اس کا مطلب ہے وہ کتنی جلدی ایسا کر گیا۔

4104 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعُوْنَ خصْلَة أعلاهن منیحة العنز مَا من عَامل یعْمل بخصلة مِنْهَا رَجَاء ثَوَابهَا وتصدیق موعودها اِلَّا أدخلهُ اللّٰه بهَا الْجنَّة

قَالَ حسان فعددنا مَا دون منیحة العنز من رد السَّلَام وتشمیت الْعَاطِس واماطة الْاَذَی عَن الطَّرِیْق وَنَحْوَهٗ فَمَا استطعنا اَن تبلغ خمس عشرَة . رَوَاهُ الْبُخَارِی وَغَیْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چالیس خصلتیں ہیں جن میں سے سب سے بلند تر چیز یہ ہے کہ بکری کا بچہ عطیہ کے طور پر دے دیا جائے جو شخص ان میں سے کسی بھی خصلت پر اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے عمل کرے گا اور اس کے بارے میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق کرتے ہوئے اس پر عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

حسان بیان کرتے ہیں: بکری کے بچے کو عطیہ کرنے کے بعد جو چیزیں ہیں ہم نے انہیں شمار کرنا شروع کیا تو اس میں سلام کا جواب دینا چھینکنے والے کو جواب دینا راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا اور اس جیسی دیگر چیزیں شامل ہیں لیکن پھر بھی ہم پندرہ سے زیادہ تک نہیں پہنچ سکے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4105 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعجز النَّاس من عجز فِي الدُّعَاء وأبخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِي الْاَوْسَطِ وَقَالَ لَا يروى عَن النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بِهٰذَا الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ اِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز وہ شخص ہے' جو دعا مانگنے کے حوالے سے عاجز ہو' اور لوگوں میں سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ عمدہ اور قوی سند ہے۔

4106 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسرق النَّاس الَّذِیْ يسرق صلَاته قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيفَ يسرق صلَاته قَالَ لَا يتم رُكُوعهَا وَلَا سجودها وابخل النَّاس من بخل بِالسَّلَامِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سب سے بڑا چور وہ ہے' جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس میں رکوع اور سجود مکمل ادا نہیں کرتا ہے' اور لوگوں میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے' جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4107 - وَعَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَى النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن لفُلَان فِيْ حائطی عذقا وَاِنَّهُ قد آذَانِيْ وشق عَلَيّ مَكَان عذقه فَاَرْسل اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعني عذقك الَّذِيْ فِيْ حَائِط فلَان قَالَ لَا قَالَ فهبه لي

قَالَ لَا قَالَ فبعنيه بعذق فِي الْجنَّة

قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْت الَّذِيْ هُوَ ابخل مِنْك اِلَّا الَّذِيْ يبخل بِالسَّلَامِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاِسْنَاد اَحْمد لَا بَاْس بِهِ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِيْمَا يَقُوْلُ اِذا دخل بَيته اَحَادِيْث من السَّلَام فاغنى عَن اِعَادَتهَا هُنَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا فلاں شخص کا میرے باغ میں کھجوروں کا ایک گچھ ہے وہ شخص مجھے اذیت پہنچاتا ہے' اور اس کے گچھے کی جگہ میرے لئے پریشانی کا باعث ہے نبی

اکرم ﷺ نے اسے پیغام بھیج کر دریافت کیا: تم فلاں شخص کے باغ میں موجود اپنا کھجور مجھے فروخت کردو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم وہ مجھے ہبہ کردو اس نے کہا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم جنت میں ایک کھجور کے عوض میں وہ مجھے فروخت کردو اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو تم سے بڑا بخیل ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو سلام کرنے کے حوالے سے بخیل ہوتا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔ امام احمد کی سند کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے گھر میں داخل ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیے سے متعلق باب میں سلام کرنے سے متعلق روایات گزر چکی ہیں تو اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

4108 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ اَن يتَمَثَّل لَهُ الرِّجَال قيَاما فَلْيَتَبَوَّا مَقْعَده مِنَ النَّار . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوں اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4109 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متوكئا على عَصا فقمنا اِلَيْهِ فَقَالَ لَا تقومُوا كَمَا تقوم الْاَعَاجِم يعظم بَعْضهَا بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَاده حسن

فِيهِ اَبُوْ غَالب واسْمه حزور وَيُقَال نَافِع وَيُقَال سعيد بن الحزور فِيهِ كَلَام طَوِيل ذكرته فِي مُخْتَصر السّنَن وَغَيْرِه وَالْغَالِب عَلَيْهِ التوثيق وَقد صحّح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصا کے ساتھ ٹیک لگا کر ہمارے پاس تشریف لائے ہم آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس طرح کھڑے نہ ہو جس طرح عجمی لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ اور اس کی سند حسن ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ابو غالب ہے جس نام حزور ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام نافع ہے اور ایک قول کے مطابق سعید بن حزور ہے اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے جسے میں نے مختصر السنن اور دیگر جگہوں پر نقل کیا ہے غالب یہ ہے کہ اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس سے منقول حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيب فِي المصافحة والترهيب من الْإِشَارَة فِي السَّلَام وَمَا جَاءَ فِي السَّلَام على الْكفَّار

باب: مصافحہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور سلام کرتے ہوئے اشارہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات کفار کو سلام کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4110 - عَن الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمين يَلْتَقِيَانِ فيتصافحان إِلَّا غفر لَهما قبل اَن يَتَفَرَّقَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْاَجْلَح عَنْ اَبِي اِسْحَاق عَنْ اَبِيْ الْبَراء وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ان دونوں نے اسے اجلح کے حوالے سے ابواسحٰق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4111 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا التقى المسلمان فتصافحا وحمدا الله واستغفراه غفر لَهما

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَة اَبُوْ بلج بِفَتْح الْبَاء وَسُكُوْن اللَّام بعدهَا جِيم واسْمه يحيى بن سليم وَيُقَال يحيى بن اَبِيْ الْاَسود وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَعَلَى الْاَجْلَح واسْمه يحيى بن عبد الله اَبُوْ حجية الْكِنْدِيّ وَاِسْنَاد هٰذَا الحَدِيْث فِيْهِ اضْطِرَاب

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہوئے ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں: اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں' تو ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابوبلج سے منقول ہے' جس کا نام یحییٰ بن سلیم ہے' اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن اسود ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اجلح کے بارے میں بھی کلام آئے گا جس کا نام یحییٰ بن عبداللہ ابوحجیہ کندی ہے' اس حدیث کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

4112 - وروى الطَّبَرَانِيّ عَنْ اَبِيْ دَاوُد الْاَعْمَى وَهُوَ مَتْرُوك قَالَ لَقِيَنِيْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَاَخذ بيَدي وصافحني وَضحك فِيْ وَجْهي ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِي لم اخذت بِيَدك قلت لَا إِلَّا أَنِّي ظَنَنْت اَنَّك لم تَفْعَلهُ إِلَّا لخير فَقَالَ إِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَنِي فَفعل بِي ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ اَتَدْرِي لم فعلت بك ذٰلِكَ قلت لَا قَالَ قَالَ

النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْمُسْلِمين إِذا التقيا وتصافحا وَضحك كل مِنْهُمَا فِيْ وَجه صَاحبه لَا يفْعَلَانِ ذٰلِكَ إِلَّا للهِ لم يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يغْفر لَهما

امام طبرانی نے ابوداؤد نابینا کے حوالے سے جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مسکرا کے مجھے ملے پھر انہوں نے فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو میں نے تمہارا ہاتھ کیوں پکڑا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں۔ البتہ میرا یہ گمان ہے کہ آپ نے کسی بھلائی کی وجہ سے ہی یہ کام کیا ہوگا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مجھ سے ملے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ اسی طرح کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب دو مسلمان ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے سے مسکرا کر ملتا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایسا کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

4113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمين التقيا فَأخذ اَحدهمَا بيد صَاحبه إِلَّا كَانَ حَقًّا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يحضر دعاء هما وَلَا يفرق بَيْن اَيْدِيهِمَا حَتّٰى يغْفر لَهما وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاة اَحْمد كلهم ثِقَات إِلَّا مَيْمُون الْمرَادِي وَهٰذَا الحَدِيْثُ مِمَّا انكر عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول کرے اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کر دے''۔

روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے امام احمد کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف میمون مرادی کا معاملہ مختلف ہے اور اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

4114 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا تلاقوا تصافحوا وَإِذَا قدمُوا من سفر تعانقوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب ایک دوسرے سے ملتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے واپس آتے تھے تو ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4115 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ بن الْيَمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمُؤْمِن إِذا لَقِي الْمُؤْمِن فَسلم عَلَيْهِ وَاَخذ بِيَدِهٖ فصافحه تناثرت خطاياهما كَمَا يتناثر ورق الشّجر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته لَا اَعْلَمُ فيهم مجروحا

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن جب کسی دوسرے مومن سے ملتا ہے اور اسے سلام کرتا ہے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے۔

4116 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ حُذَیْفَةَ فَاَرَادَ اَن یصافحه فَتنحی حُذَیْفَةَ فَقَالَ اِنِّیْ کنت جنبا فَقَالَ اِن الْمُسلِم اِذا صَافح اَخَاهُ تحاتت خطایاهما کَمَا یتحات ورق الشّجر . رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَة مُصعب بن ثَابت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی آپ ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کا ارادہ کیا تو وہ پیچھے ہٹ گئے انہوں نے عرض کی: میں جنبی ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ یہ روایت امام بزار نے مصعب بن ثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4117 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْلِمین اِذا التقیا فتصافحا وتساء لا أنزل اللّٰه بَیْنَهُمَا مائَة رَحْمَة تِسْعَة وَتِسْعین لأبشهما وَأطلقهُمَا وَأبرهمَا وأحسنهما مساء لة بِأَخِیه رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَاد فِیْهِ نظر

لأبشهما أَی لأکثرهما بشاشة وَهِی طلاقة الْوَجْه مَعَ الْفَرح والتبسم وَحسن الإقبال واللطف فِی الْمَسْأَلَة وَأطلقهُمَا أَی أکثرهما وأبلغهما طلاقة وَهِی بِمَعْنی البشاشة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مسلمان جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے حال احوال دریافت کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے لئے ایک سو رحمتیں نازل کرتا ہے جن میں سے ننانویں رحمتیں اس شخص کے لئے ہوتی ہیں جو زیادہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی کے ساتھ اور اچھے طریقے کے ساتھ ملتا ہے' اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی کا حال احوال دریافت کرتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

لفظ لابشھما سے مراد یہ ہے کہ جو زیادہ بشاشت کے ساتھ ملتا ہے' اس سے مراد خوشی اور مسکراہٹ کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملنا ہے' اور اچھی طرح سے سامنا کرنا ہے' اور حال احوال دریافت کرتے ہوئے مہربانی کرنا ہے

اطلقہ کا مطلب یہ ہے کہ جو زیادہ خندہ پیشانی کے ساتھ ملتا ہے' اس کا مطلب بھی بشاشت ہے۔

4118 - وَرُوِیَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا التقی الرّجلَانِ الْمُسلمَان فَسلم أَحدهمَا علی صَاحبه فَاِن أحبهما اِلَی اللّٰه أحسنهما بشرا لصَاحبه فَاِذا تصافحا

نزلت عَلَيْهِمَا مائة رَحْمَة وللبادى مِنْهُمَا تسعون وللمصافح عشرَة . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کو سلام کرتا ہے' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو زیادہ اچھے طریقے سے ملتا ہے' اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں' تو ان دونوں پر ایک سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان دونوں میں سے پہل کرنے والے کو نوے ملتی ہیں اور مصافحہ کرنے والے کو دس ملتی ہیں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4119 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا لَقِي اَخَاهُ فَاَخذ بِيَدِهٖ تحاتت عَنْهُمَا ذنوبهما كَمَا يتحات الْوَرق عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة فِي يَوْم ريح عاصف وَاِلَّا غفر لَهما وَلَوْ كَانَت ذنوبهما مثل زبد الْبَحْر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے' اور اس کا ہاتھ پکڑتا ہے' تو ان دونوں کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جس طرح تیز ہوا والے دن میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ ان دونوں کے گناہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4120 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تَمام التَّحِيَّة الْاَخْذ بِالْيَدِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل لم يسمه عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4121 - وَعَن قَتَادَة قَالَ قُلْتُ لاَنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَكَانَت المصافحة فِي اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4122 - وَعَن اَيُّوْبَ بن بشير الْعَدوِي عَن رجل من عنزة قَالَ قُلْتُ لاَبِي ذَر حَيْثُ سير اِلَى الشَّام اِنِّي

اُرِیدُ اَن اَسَالَكَ عَن حَدِیثٍ من حَدِیثِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذن اخبرك بِهٖ اِلَّا اَن یکون شوا قلت اِنَّهٗ لَیْسَ بشر هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یصافحكم اِذا لقیتموہ قَالَ مَا لَقیته قطّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبعث اِلَیّ ذَات یَوْم وَلَمْ اكن فِیْ اَهلِیْ فَجِئْت فَاخبرت انه ارسل اِلَیّ فاتیته وَهُوَ علی سَرِیْرہ فالتزمنی فَكَانَت تِلْكَ اَجود واجود . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالرجل الْمُبْهم اسمه عبد اللّٰه مَجْهُوْل

❀❀ ایوب بن بشیر عدوی نے عنزہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے شام روانگی کے وقت میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا البتہ اگر وہ منفی پہلو کے حوالے سے ہوئی' تو پھر میں بیان نہیں کروں گا میں نے کہا: نہیں اس میں منفی پہلو نہیں ہوگا سوال یہ ہے کہ کیا نبی اکرم ﷺ جب آپ سے لوگوں سے ملتے تھے تو کیا آپ کے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں جب بھی نبی اکرم ﷺ سے ملتا تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ میرے ساتھ مصافحہ کیا کرتے تھے ایک مرتبہ آپ ﷺ نے میرے ہاں پیغام بھیجا میں اس وقت گھر نہیں تھا جب میں گھر واپس آیا تو مجھے بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تمہیں پیغام بھیجا تھا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت پلنگ پر آرام فرما تھے تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لپٹا لیا آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے سب سے زیادہ سخی تھے

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس میں مبہم راوی کا نام عبداللہ ہے' جو ایک مجہول راوی ہے۔

4123 - وَعَن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تصافحوا یذهب عَنْكُمُ الغل وتهادوا تحابوا وَتذهب الشحناء . رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا معضلا وَقد اُسند من طرق فِیْهَا مقَال

❀❀ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرو تمہارا آپس کا غصہ ختم ہو جائے گا ایک دوسرے کو تحفے دو ایک دوسرے سے محبت رکھو آپس کی ناراضگی ختم ہو جائے گی

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت ایک سند کے ساتھ بھی منقول ہے' جس میں کلام کی گنجائش ہے۔

4124 - وَرُوِیَ عَن عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ منا من تشبه بغیرنا لَا تشبهوا بالیهود وَلَا بالنصاری

فَاِن تَسْلِیم الْیَهُود الْاِشَارَة بالاصابع وَاِن تَسْلِیم النَّصَارٰی بالاكف

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد وَلَا تقصوا النواصی واحفوا الشَّارِب وَاعْفُوا اللحی وَلَا تَمْشُوا فِی الْمَسَاجِد والاسواق وَعَلَیْكُمُ القمص اِلَّا وتحتها الازر

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے' جو ہمارے علاوہ کسی اور سے مشابہت اختیار کرتا ہے' تم لوگ یہودیوں یا عیسائیوں سے مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام کرنے کا طریقہ انگلیوں کے ذریعے اشارہ کرنا ہے اور عیسائیوں کا ہتھیلی

کے ذریعے اشارہ کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم صرف پیشانی کے بال نہ کاٹو اور مونچھیں پست رکھو اور داڑھی بڑھا کے رکھو! اور جب تم مسجد میں یا بازار میں آؤ تو تم نے قمیص پہنی ہوئی ہو اور نیچے تہبند بھی ہو (یعنی صرف قمیص پہن کر نہ آؤ)''۔

4125 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمِ الرجل باصبع وَاحِدَةٍ يُشِير بِهَا فعل الْيَهُود . رَوَاهُ اَبُوْ يعلي وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص کا دوسرے شخص کو انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے سلام کرنا' یہ یہودیوں کا طریقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4126 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تبدؤوا الْيَهُود وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيتُمْ احدهم فِيْ طَرِيْق فاضطروهم اِلٰى اضيقه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہودیوں یا عیسائیوں کو سلام میں پہل نہ کرو جب تم راستے میں ان میں سے کسی سے ملو تو انہیں تنگ راستے کی طرف جانے پر مجبور کرو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4127 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سلم عَلَيْكُمْ اَهْلِ الْكتاب فَقولُوْا وَعَلَيْكُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَمَنْ نوع هٰذَيْنِ الْحَدِيْثين كثير لَيْسَ من شَرط كتَابنَا فتركناها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم ''وعلیکم'' کہہ دو!''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ان دونوں روایات سے متعلقہ روایات اور بھی بہت سی ہیں جو ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے انہیں ترک کر دیا ہے۔

7 - اَلتَّرْھِیب اَن یطلع الْاِنْسَان فِیْ دَار قبل اَن یسْتَاْذن

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی شخص اندر آنے کی اجازت لینے سے پہلے اندر جھانک کر دیکھے

4128 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِیْ بَیت قوم بِغَیْر اِذْنھمْ فَقَدْ حل لَھُمْ اَن یفقؤوا عینه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنه قَالَ ففقؤوا عینه فَقَدْ ھدرت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اجازت کے بغیر کسی گھر میں جھانک کر دیکھے تو گھر والوں کے لئے یہ اجازت ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ پھوڑ دیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر وہ گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو یہ نقصان رائیگاں جائے گا''۔

4129 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلنَّسَائِیّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اطلع فِیْ بَیت قوم بِغَیْر اِذْنھمْ ففقؤوا عینه فَلَا دِیَۃَ لَہٗ وَلَا قصاص

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانک کر دیکھے اور وہ لوگ اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو اس شخص کو نہ دیت ملے گی' اور نہ ہی قصاص ملے گا۔

4130 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیّمَا رجل کشف سترا فَاَدْخل بَصَرہ قبل اَن یُؤْذن لَہٗ فَقَدْ اَتٰی حدا لَا یحل لَہٗ اَن یَاْتِیہِ وَلَوْ اَن رجلا فَقَاَ عینه لھدرت وَلَوْ اَن رجلا مر علی بَاب لَا ستر لَہٗ فَرَاٰی عَوْرَۃَ اَھله فَلَا خَطِیْئَۃَ عَلَیْہِ اِنَّمَا الْخَطِیْئَۃ علی اَھْلِ الْمنزل

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ رُوَاۃُ الصَّحِیْحِ اِلَّا ابْنَ لَھِیعَۃَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ ابْن لَھِیعَۃَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پردہ ہٹا کر اندر دیکھتا ہے' اس سے پہلے کہ اسے اجازت ملی ہوئی ہو تو وہ ایک ایسی حد کی خلاف ورزی کرتا ہے' جو اس کے لئے حلال نہیں ہے' اور اگر کوئی دوسرا شخص اس کی آنکھ پھوڑ دے تو وہ رائیگاں جائے گی' اور اگر کسی شخص کا گزر کسی ایسے دروازے

4128-صحیح البخاری - کتاب الدیات' باب من اطلع فی بیت قوم ففقئوا عینه - حدیث: 6522صحیح مسلم - کتاب الآداب' باب تحریم النظر فی بیت غیرہ - حدیث: 4111السنن للنسائی - کتاب البیوع' من اقتص وأخذ حقه دون السلطان - حدیث: 4802السنن الکبری للنسائی - کتاب القسامة' ذکر حدیث عمرو بن حزم فی العقول واختلاف الناقلین له - حدیث: 6850سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والدیات وغیرہ' حدیث: 3010السنن الکبری للبیہقی - کتاب السرقة' جماع أبواب صفة السوط - باب التعدی والاطلاع' حدیث: 16415السنن الصغیر للبیہقی - کتاب الأشربة' باب التعدی والاطلاع - حدیث: 2746مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنه - حدیث: 8812المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث: 2046المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد' حدیث: 169

سے ہو جس پر پردہ نہ ہو اور پھر وہ اہل خانہ کی پوشیدہ چیز دیکھ لے تو پھر اس کو گناہ نہیں ہوگا کیونکہ غلطی اب گھر والوں کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف ابن لہیعہ کا معاملہ مختلف ہے۔ یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

4131 - وَعَنْ عبادة يَعْنِىْ ابْن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن الاسْتِئْذَان فِي الْبيُوت فَقَالَ من دخلت عينه قبل اَن يسْتَأْذن وَيسلم فَلَا إِذن وَقد عصى ربه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ إِسْحَاق بن يحيى عَن عبَادَة وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اجازت لینے سے پہلے اندر نظر ڈالتا ہے' اور سلام کرتا ہے' تو یہ ٹھیک نہیں ہے' اس نے پروردگار کی نافرمانی کی۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسحاق بن یحییٰ کے حوالے سے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حالانکہ انہوں نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے ویسے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4132 - وَعَنْ أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع من بعض حجر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمشقص اَوْ بمشاقص فَكَأَنِّيْ انظر إِلَيْهِ يخْتل الرجل ليطعنه

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه اَن اَعْرَابِيًا اتى بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالقم عينه خصَاصَة الْبَاب فَبصر بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتوخاه بحديدة اَوْ عود ليفقأ عينه فَلَمَّا اَن ابصره انقمع فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما إِنَّك لَو ثَبت عَلَيْك لفقأت عَيْنك

المشقص بِكَسْر الْمِيم بعْدهَا شين مُعْجمَة سَاكِنة وقاف مَفْتُوحَة هُوَ سهم لَهُ نصل عريض وَقِيلَ طَوِيل وَقِيلَ هُوَ النصل العريض نَفسه وَقِيلَ الطَّوِيل

يختله بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق اَي يخدعه ويراوغه

وخصاصة الْبَاب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الثقب فِيْهِ والشقوق وَمَعْنَاهُ انه جعل الشق الَّذِيْ فِي الْبَاب محاذيا عينه

توخاه بتَشْدِيد الْخَاء الْمُعْجَمَة اَي قَصده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیر پکڑ کر اس کی طرف بڑھے یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو یوں دھمکایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تیر مارنے لگے ہیں

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: "ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا اس نے دروازے کی جھری کے ساتھ آنکھ لگائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

اسے دیکھ لیا' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود لوہے یا چھڑی کو اس کی طرف بڑھایا کہ جیسے اس کی آنکھ پھوڑ دیں' جب اس شخص نے دیکھا' تو وہ پیچھے ہٹ گیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا اگر تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہتے تو میں نے تمہاری آنکھ پھوڑ دینی تھی''۔

مشقص یہ اس تیر کو کہتے ہیں: جس کا چوڑا پھل نہ ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد لمبا پھل ہوتا ہے ایک اور قول کے مطابق چوڑے پھل کو ہی مشقص کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق طویل کو کہتے ہیں:

لفظ یختلہ اس سے مراد اسے دھوکہ دینا اور ڈرانا ہے۔

لفظ خصاصہ الباب اس سے مراد سوراخ اور کھلی جگہ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے دروازے میں موجود جھری میں آنکھ لگائی تھی۔

لفظ توخاہ سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کا قصد کیا۔

4133 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اطلع على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جُحر فِيْ حجرَة النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدراة يحك بهَا رَاسه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو علمت اَنَّك تنظر لطعنت بهَا فِيْ عَيْنك اِنَّمَا جعل الاسْتِئْذَان من اجل الْبَصَر - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک کنگھی تھی' جس کے ذریعے آپ ﷺ سر کھجا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم دیکھ رہے ہو تو میں نے یہ تمہاری آنکھ میں چبھو دینی تھی اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تا کہ نظر نہ پڑے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4134 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يحل لاحَد اَن يفعلهن لَا يؤم رجل قوما فيخص نَفسه بِالدُّعَاءِ دونهم فَاِن فعل فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا ينظر فِيْ قَعْر بَيت قبل اَن يسْتَاْذن فَاِن فعل فَقَدْ دخل وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حقن حَتّٰى يتخفف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرًا وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام کسی بھی شخص کے لئے کرنا جائز نہیں ہے' جو شخص کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ صرف اپنے لئے دعا کرے ان کے لئے نہ کرے (یہ درست نہیں ہے) اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو وہ ان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوگا اور کوئی بھی شخص اجازت لینے سے پہلے گھر کے اندر جھانک کے نہ دیکھے اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو گویا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور کوئی بھی شخص اس وقت نماز ادا نہ کرے جب وہ پیشاب یا پاخانے کو روکے ہوئے ہو جب تک وہ اس سے فارغ نہیں ہو جاتا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4135 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَاْتُوا الْبُيُوتَ من اَبْوَابهَا وَلٰكِن ائتوها من جوانبها فَاسْتَاْذِنُوْا فَاِن اذن لكم فادخلوا وَاِلَّا فَارْجِعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من طرق أحدهَا جيد

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''گھروں میں دروازوں کے بالکل سامنے سے نہ آؤ بلکہ اطراف سے آؤ اور پہلے اندر آنے کی اجازت مانگو اگر تمہیں اجازت مل جائے' تو اندر داخل ہو جاؤ ورنہ واپس چلے جاؤ''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی ایک سند عمدہ ہے۔

8 - التَّرْهِيب اَن يتسمع حَدِيْثِ قوم يكْرهُونَ اَن يسمعهُ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کچھ لوگوں کی بات سننے کی کوشش کی جائے جس کے بارے میں وہ ناپسند کرتے ہوں کہ کوئی اسے سنے

4136 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تحلم بحلم لم يره كلف اَن يعْقد بَين شعيرتين وَلنْ يفعل وَمَنْ اسْتمع اِلٰى حَدِيْثِ قوم وهم لَهٗ كَارِهُون صب فِي اُذُنَيْهِ الْآنك يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ صور صُوْرَة عذب اَوْ كلف اَن ينْفخ فِيهَا الرّوح وَلَيْسَ بنافخ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

الآنك بِمد الْهمزَة وَضم النُّوْن هُوَ الرصاص الْمُذَاب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسا خواب بیان کرے جو اس نے نہ دیکھا ہو (تو قیامت کے دن) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو دانوں کے درمیان گرہ لگائے اور وہ ایسا نہیں کر سکے گا اور جو شخص کسی قوم کی بات چھپ کر سننے کی کوشش کرے جبکہ وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں تو قیامت کے دن اس شخص کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا اور جو شخص تصویر بنائے گا تو اسے یہ عذاب دیا جائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ نہیں پھونک سکے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آنک سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے۔

التَّرْغِيب فِي الْعُزْلَة لمن لَا يَاْمَن على نَفسه عِنْد الِاخْتِلَاط

باب: ایسے شخص کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات جسے گھلنے ملنے کی صورت میں اپنی ذات کے حوالے سے اندیشہ ہو

4137 - عَنْ عَامر بن سعد قَالَ كَانَ سعد بن اَبِي وَقَّاص فِيْ بَيته فَجَاءَهُ ابْنه عمر فَلَمَّا رَآهُ سعد قَالَ

اعوذ بالله من شرّ هٰذَا الرَّاكِب فنزل فَقَالَ لَهٗ انزلت فِيْ اِبلك وغنمك وَتركت النَّاس يتنازعون الْملك بَيْنَهُمْ فضرب سعد فِيْ صَدره وَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله يحب الْعَبْد التقى الْغَنِيّ الْخفي - رَوَاهُ مُسْلِم

الْغَنِيّ اَى الْغَنِيّ النَّفس القنوع

❀❀ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ گھر میں موجود تھے ان کے صاحبزادے عمر ان کے پاس آئے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا' تو بولے: میں اس سوار کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں وہ صاحبزادے سواری سے اترے اور انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں کے درمیان رہ رہے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ حکومت کے بارے میں ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے رہیں' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور بولے: تم خاموش رہو! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے کو پسند کرتا ہے' جو پرہیزگار ہو' بے نیاز ہو اور پوشیدہ رہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الغنی سے مراد وہ ہے' جو ذات کا غنی ہو یعنی قناعت پسند ہو۔

4138 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل اَى النَّاس أفضل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِن يُجَاهد بِنَفسِهٖ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ رجل معتزل فِيْ شعب من الشعاب يعبد ربه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کے ہمراہ جہاد کرے اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے۔

4139 - وَفِىْ رِوَايَةٍ يَتَّقِى الله ويدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَّغَيْرِهِمَا وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا اِلَّا اَنه قَالَ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه سُئِلَ اَى الْمُؤْمِنِيْنَ أكمل اِيمَانًا قَالَ الَّذِىْ يُجَاهد بِنَفسِهٖ وَمَاله وَرجل يعبد ربه فِيْ شعب من الشعاب وَقد كفى النَّاس شَره

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام حاکم نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا مومن سب سے زیادہ کامل ایمان رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرے اور وہ جو کسی گھاٹی میں اپنے پروردگار کی عبادت کرتا رہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے''۔

4140 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشك اَن يكون خير مَال

الْمُسْلِم غنم یتبع بھَا شعف الْجبَال ومواقع الْقطر یفر بِدِینِهِ من الْفِتَن

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

شعف الْجبَال بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْملَة مفتوحتين هُوَ اَعْلَاھَا ورؤوسها

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں ساتھ لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش نازل ہونے کے مقامات (یعنی جنگلوں) میں چلا جائے گا وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے ایسا کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

شعف الجبال اس سے مراد پہاڑ کا بالائی حصہ اور اس کی چوٹی ہے۔

4141 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من خير معايش النَّاس لَهُمْ رجل مُمْسك عنان فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه يطير على مَتنه كلما سمع هيعة اَوْ فزعة طَار عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْل اَوْ الْمَوْت مظانه وَرجل فِيْ غنيمَة فِيْ رَاس شعفة مِنْ هٰذِهِ الشعف اَوْ بطن وَاد مِنْ هٰذِهِ الْأَودية يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعبد ربه حَتّٰى يَاْتِيهِ الْيَقِين لَيْسَ مِنَ النَّاس اِلَّا فِيْ خير

رَوَاهُ مُسْلِم وَتقدم بشرح غَرِيْبه فِي الْجِهَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں میں زندگی گزارنے کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے وہ گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے جب بھی وہ کسی خوفزدہ کرنے والی چیز کے بارے میں سنتا ہے تو لپک کر اس کی طرف جاتا ہے وہ شہید ہو جانے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مر جانے کا خواہش مند ہوتا ہے اور وہ شخص ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں موجود ہوتا ہے یا کسی نشیبی وادی میں ہوتا ہے وہاں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس موت آ جاتی ہے لوگ اس کے بارے میں صرف بھلائی میں ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے اس سے پہلے اس کے نادر الفاظ کی وضاحت جہاد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4142 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس رجل مُمْسك بعنان فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه اَلا اُخبركُمْ بِالَّذِيْ يتلوه رجل معتزل فِيْ غنيمَة لَهٗ يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيهَا اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس رجل يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِمْ وهم جُلُوس فِيْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ اَلا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل آخذ بِرَاْس فرسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يقتل

اَلا اُخبركُمْ بِالَّذِيْ يَلِيهِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ امْرُؤ معتزل فِيْ شعب يُقيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس اَلا اُخبركُمْ بشر النَّاس قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ الَّذِیْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

وَرَوَاهُ ابن اَبِیْ الدُّنْيا فِیْ كتاب الْعُزلَة من حَدِيْثه وَرَوَاهُ اَيضًا هُوَ وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ ام مُبشر الْاَنصَارِيَّة أطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ کر نکلتا ہے کیا میں تمہیں اس کے بعد والے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ شخص جو اپنی بکریوں میں لوگوں سے الگ تھلگ رہتا ہے وہ ان بکریوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا کرتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے اور وہ نہ دے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس تشریف لائے وہ لوگ ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور پھر مر جاتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) شہید ہو جاتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہوتا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہ کر نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور لوگوں کے شر سے الگ تھلگ رہتا ہے کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر کچھ مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں نقل کی ہے۔ انہوں نے اور امام طبرانی نے اس کو اُمّ مبشر انصاریہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جو اس سے ذرا طویل حدیث ہے۔

4143 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاهد فِیْ سَبِيْل اللّٰـه كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ عَاد مَرِيضا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ دخل على اِمَامه يعزره كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ جلس فِیْ بَيته لم يغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا على الله

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ وَعند الطَّبَرَانِیّ اَوْ قعد فِیْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

وَهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد بِنَحْوِهٖ وَتقدم لَفْظِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ عَائِشَة وَلَفْظِهٖ قَالَ خِصَال سِتّ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فِیْ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ اِلَّا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه اَن يدْخل الْجَنَّة فَذكر مِنْهَا وَرجل فِیْ بَيته لَا يغتاب الْمُسْلِمين وَلَا يجر اِلَيْهِمْ سخطا وَلَا نقمة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص حاکم وقت کے پاس اس کی مدد کرنے کے لئے جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' اور جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے' اور وہ کسی کی غیبت نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے لوگ اس سے سلامت رہتے ہیں اور وہ لوگوں سے سلامت رہتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' جس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''چھ خصوصیات ہیں جو بھی مسلمان ان میں سے کسی ایک میں فوت ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے''۔ اس کے بعد اس میں ایک ایسے شخص کا بھی ذکر ہے کہ وہ شخص جو اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور مسلمانوں کی غیبت نہ کرے اور ان کی طرف ناراضگی یا انتقام نہ لے جائے۔

4144 - وَرُوِیَ عَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اعجب النَّاس اِلَیّ رجل يُؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة ويعمر مَاله ويحفظ دينه ويعتزل النَّاس . رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِی الْعُزْلَة

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ ہے' جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو' نماز قائم کرتا ہو' روزے رکھتا ہو' زکوٰۃ ادا کرتا ہو اپنے مال کو آباد رکھے اپنے دین کی حفاظت کرے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلہ'' میں نقل کی ہے۔

4145 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کو مبارک ہو جو اپنی زبان کا مالک رہے (یعنی اس پر قابو رکھے)' اس کا گھر کشادہ ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے (یا انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے)۔

4146 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ امسك عَلَيْك لسَانك

ولیسعك بَیْتك وابك علی خطیئتك

رَوَاهُ التِرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ کلھم من طَرِیْق عبید الله بن زحر عَن عَلیّ بن یزِیْد وَقَالَ التِرْمِذِیّ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو اور تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا اور تم اپنی خطاؤں پر روؤ!

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ان سب نے اسے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن زید سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4147 - وَعَن مَکْحُول رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل مَتی قیام السَّاعَة یَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ مَا المسؤول عَنْهَا بِاَعْلَم من السَّائِل وَلٰکِن لَهَا اَشْرَاط وتقارب أسواق

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا تقَارب أسواقها قَالَ کسادها ومطر وَلَا نَبَات وَاَن تَفْشُو الْغَیْبَة وتکثر اَوْلَاد البغیة وَاَن یعظم رب المَال وَاَن تعلو اصوات الفسقة فِی الْمَسَاجِد وَاَن یظْهر اَهْلِ الْمُنکر علی اَهْلِ الْحق قَالَ رجل فَمَا تَاْمُرنِیْ قَالَ فر بِدینِك وَکن حلسا من أحلاس بَیْتك

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا هٰکَذَا مُرْسلا

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ اس کی کچھ نشانیاں ہیں اور کچھ تقارب اسواق ہیں۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! تقارب اسواق کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ کساد بازاری ہوگی بارش ہوگی لیکن نباتات نہیں اگیں گے غیبت پھیل جائے گی فاحشہ عورتوں کی اولاد زیادہ ہو جائے گی مالدار شخص کی تعظیم کی جائے گی مسجد میں فاسق لوگوں کی آوازیں بلند ہوں گی اہل منکر اہل حق پر غالب آجائیں گے ایک شخص نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دین کو لے کر راہ فرار اختیار کرنا اور اپنے گھر میں بیٹھے رہنا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4148 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن بَیْن اَیْدِیکُمْ فتنا کَقطع اللَّیْل المظلم یصبح الرجل فِیْهَا مُؤمنا ویمسی کَافِرًا وَیمسی مُؤمنا وَیُصْبح کَافِرًا الْقَاعِد فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْقَائِم والقائم فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ الْمَاشِی والماشی فِیْهَا خَیْرٌ مِنَ السَّاعِی

قَالُوْا فَمَا تَاْمُرنَا قَالَ کونُوْا أحلاس بُیُوتکُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنی اَحَادِیْث کَثِیْرَة فِی الصِّحَاح وَغَیرهَا

الحلس هُوَ الکساء الَّذِیْ یَلِیْ ظهر الْبَعِیر تَحت القتب یَعْنِیْ الزموا بُیُوتکُمْ فِی الْفِتَن کلزوم الحلس لظهر الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سامنے ایسے فتنے آئیں گے جو تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے ان فتنوں کے دوران اگر آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا اس وقت میں بیٹھا ہوا شخص' کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا اس میں کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا' اور اس میں چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہوگا لوگوں نے عرض کی: تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھروں میں ہی رہنا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس مفہوم کی روایات صحاح میں اور دیگر کتابوں میں بہت سی ہیں۔

لفظ الحلس سے مراد وہ چادر ہے' جو پالان کے نیچے اونٹ کی پشت کے اوپر ڈالی جاتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ فتنے کے زمانے میں تم اپنے گھروں میں یوں رہنا جس طرح وہ چادر اونٹ کی پشت کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

4149 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاَسود قَالَ ايم الله لقد سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن اِن السعيد لمن جنب الْفِتَن وَلمن ابْتُلِيَ فَصَبر فواها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

واها كلمة مَعْنَاهَا التلهف وَقد تُوضَع للاعجاب بالشَّيْء

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے وہ شخص خوش نصیب ہے' جو فتنوں سے الگ رہے' اور جو شخص ان میں مبتلا ہو جائے اور پھر صبر سے کام لے تو اس کے تو کیا کہنے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''واھا'' اس کا مطلب کسی چیز پر حیرانگی کا اظہار کرنا ہے۔

4150 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ حول رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ ذكر الْفِتْنَة فَقَالَ اِذا رَاَيْتُمُ النَّاس قد مرجت عهودهم وَخفت اماناتهم وَكَانُوْا هٰكَذَا وَشبك بَيْنَ اَصَابِعه قَالَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ كَيْفَ افعل عِنْد ذٰلِكَ جعلني الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فداك قَالَ الزم بَيْتك وابك على نَفسك واملك عَلَيْك لسَانك وَخذ مَا تعرف ودع مَا تنكر وَعَلَيْك بِاَمْر خَاصَّة نَفسك ودع عَنْك اَمر الْعَامَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ حسن . مرجت اَي فَسدتْ وَالظَّاهِر اَن معنى قَوْله خفت أماناتهم اَي قلت من قَوْلهم خف الْقَوْم اَي قلوا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے اردگرد موجود تھے آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو دیکھو کہ ان کے عہد خراب ہونے لگے ہیں (یعنی وہ عہد شکنی کرنے لگے ہیں) اور ان کی امانتیں کم ہوگئی ہیں (یعنی وہ امانت میں خیانت کرنے لگے ہیں) اور وہ اس طرح ہو گئے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسری میں داخل کر کے یہ بات ارشاد فرمائی راوی کہتے ہیں: میں اُٹھ کے آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کی: ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کر دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں رہنا اپنی ذات پر رونا اپنی زبان پر قابو رکھنا جو چیز بھلی محسوس ہو اسے حاصل کر لینا جو چیز منکر محسوس ہو اسے ترک کر دینا تم پر صرف اپنا دھیان

رکھنا لازم ہے لوگوں کے معاملے کو (ان کے حال پر) چھوڑ دینا

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ مرجت کا مطلب کسی چیز کا خراب ہو جانا ہے

لفظ خفت کا مطلب کم ہونا جیسے کہا: جاتا ہے خف القوم یعنی وہ لوگ کم ہو گئے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4151 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن عمر خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ مَعَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز بالمحاربة

اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الْاَتقياء الْاَخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الْهدى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ رو رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے اولیاء کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ جنگ کی دعوت دیتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نیک پرہیزگار پوشیدہ رہنے والے کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہیں ہوتی اور اگر وہ موجود ہوں تو وہ نمایاں نہیں ہوتے ان کے دل ہدایت کے چراغ ہوتے ہیں اور وہ ہر تاریک غبار آلود جگہ سے نکل جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

4152 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ على النَّاس زَمَان لَا يسلم لذِيْ دين دينه اِلَّا من هرب بِدِيْنِهِ من شَاهِق اِلٰى شَاهِق وَمَنْ جُحر اِلٰى جُحر فَاِن كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لم تنَلِ الْمَعِيشَة اِلَّا بسخط اللّٰه فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ كَانَ هَلَاك الرجل على يَدي زَوجته وَولده فَاِن لم يكن لَهُ زَوْجَة وَلَا ولد كَانَ هَلَاكه على يَدي اَبَوَيْهِ فَاِن لم يكن لَهُ اَبَوَان كَانَ هَلَاكه على يَدي قرَابَته اَوْ الْجِيرَان . قَالُوْا كَيْفَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُعَيِّرُوْنَهُ بِضيق الْمَعِيشَة فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُورد نَفسه الْمَوَارِد الَّتِيْ يهْلك فِيْهَا نَفسه . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کسی دین دار کے لئے اس کا دین سلامت نہیں رہے گا' ماسوائے اس شخص کے جو اپنے دین کو لے کر ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف بھاگا پھرے گا اور ایک بل سے دوسری بل کی طرف بھاگا' پھرے گا اور اگر وہ اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گا تو اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں گزرے گی' اور اگر وہ وہیں ٹھہرا رہے گا تو پھر آدمی اپنی بیوی اور بچوں کی

وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوگا اگر کسی کے بیوی بچے نہیں ہوں گے تو وہ اپنے ماں باپ کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا' اگر کسی کے ماں باپ نہیں ہوں گے تو وہ اپنے رشتے داروں اور پڑوسیوں کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کیسے ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ اسے غربت کے حوالے سے عار دلائیں گے تو ایسی صورت میں وہ شخص وہ کام کرنے پر تیار ہو جائے گا' جن کی وجہ سے وہ خود کو ہلاکت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4153 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَى اللّٰه كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَاِسْنَاد الطَّبَرَانِيّ مقارب وأملينا لهٰذَا الحَدِيْث نَظَائِر فِي الاقتصاد والحرص وَيَأْتِي لَهُ نَظَائِر فِي الزّهْد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کر دے گا اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا اور جو شخص منقطع ہو کر دنیا کی طرف چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے امام طبرانی کی سند مقارب ہے ہم نے اس موضوع سے متعلق دیگر روایات میانہ روی اختیار کرنے اور لالچ سے متعلق باب میں نقل کی ہیں اور زہد سے متعلق باب میں اس جیسی دیگر روایات آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

اَلتَّرْهِيب من الْغَضَب وَالتَّرْغِيب فِيْ دَفعه و كظمه وَمَا يفعل عِنْد الْغَضَب

باب: غضب کے بارے میں ترہیبی روایات' غضب کو دور کرنے اور اس پر قابو رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور غضب کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

4154 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اوصنى قَالَ لَا تغْضب فردد مرَارًا قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا اس نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4155 - وَعَن حميد بن عبد الرَّحْمٰن عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوصنِي . قَالَ لَا تغْضب

قَالَ ففكرت حِيْن قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ فَاِذَا الْغَضَب يجمع الشَّرّ كُله

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن نے ایک صحابی کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا۔

راوی کہتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی' تو میں نے اس بارے میں غور وفکر کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ غصہ کرنا تمام برائیوں کو جمع کر لیتا ہے

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4156 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يباعدني من غضب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تغْضب . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ مَا يَمْنعنِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی چیز مجھے اللہ کے غضب سے دور کر سکتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کون سی چیز مجھے روک سکتی ہے''۔

4157 - وَعَن جَارِيَة بن قدامَة اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا وأقلل لعَلي أعيه قَالَ لَا تغْضب فَاَعَادَ عَلَيْهِ مرَارًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تغْضب

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط اِلَّا انه قَالَ عَن الْاَحْنَف بن قيس عَن عمه وَعَمه جَارِيَة بن قدامَة اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قل لي قولا يَنْفَعنِيْ اللّٰه بِهٖ فَذكره

وَاَبُوْ يعلى اِلَّا انه قَالَ عَن جَارِيَة بن قدامَة اَخْبرنِيْ عَم اَبِيْ اَنه قَالَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحْوه وَرُوَاته اَيْضًا رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایک بات ارشاد فرمائیے اور بات مختصر ہو' تاکہ میں اسے یاد رکھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا' اس شخص نے چند مرتبہ اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا کہ تم غصہ نہ کرنا

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ احنف بن قیس کے حوالے سے ان کے چچا سے منقول ہے ان کے چچا حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ ''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات کیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے''۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہی روایت امام ابویعلی نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ حضرت جاریہ بن قدامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: ''میرے والد کے چچا نے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض

کی"۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے اس کے تمام راوی بھی صحیح کے راوی ہیں۔

4158 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دلَّنِیْ علی عمل يدخلنی الْجَنَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تغضب وَلَكَ الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ کسی ایسے عمل کے بارے میں میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کروادے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غصہ نہ کرنا تمہیں جنت نصیب ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ہمراہ نقل کی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4159 - وَعَنِ ابْنِ الْمسيب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس وَمَعَهُ اَصْحَابه وَقع رجل بِاَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فآذاه فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّانِيَة فَصمت عَنهُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ آذاه الثَّالِثَة فانتصر اَبُوْ بَكْرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اوجدت عَلَیّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل ملك من السَّمَاء يكذبهُ بِمَا قَالَ لَك فَلَمَّا انتصرت ذهب الْملك وَقعد الشَّيْطَان فَلَمْ اَكن لأجلس اِذن مَعَ الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا مُرْسلا ومتصلا من طَرِيْق مُحَمَّد بن غيلَان عَنْ سَعِيْدِ بن اَبِیْ سعيد الْمَقْبُرِی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهٖ وَذكر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِيخه اَن الْمُرْسل اَصح

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی تشریف فرما تھے ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کرنا شروع کردی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اس نے دوسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر خاموش رہے اس نے تیسری مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تنقید کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیدیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھ پر ناراض ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا تھا یہ شخص تمہیں جو بھی کہہ رہا تھا وہ فرشتہ اسے جھوٹا قرار دے رہا تھا جب تم نے اسے جھوٹا قرار دیا تو وہ فرشتہ چلا گیا اور شیطان بیٹھ گیا' تو اب میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح مرسل اور متصل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو محمد بن غیلان کے حوالے سے سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند منقول ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ مستند ہے۔

4160 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيد بالصرعة اِنَّمَا الشَّدِيد الَّذِیْ يملك نَفسه عِنْد الْغَضَب . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"طاقتور وہ نہیں ہوتا جو پچھاڑ دے طاقتور وہ ہوتا ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4161 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه مُخْتَصرًا لَيْسَ الشَّدِيد من غلب النَّاس اِنَّمَا الشَّدِيد من غلب نَفسه

❀❀ یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)
''طاقتور وہ نہیں ہوتا جو لوگوں پر غالب آجائے طاقتور وہ ہوتا ہے جو اپنے اوپر غالب آئے''۔

4162 - وَرَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْث طَوِيل عَن رجل شهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب وَلَمْ يسمه وَقَالَ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الصرعة قَالَ قَالُوا الصريع

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الصرعة كل الصرعة الرجل الَّذِيْ يغْضب فيشتد غَضَبه ويحمر وَجهه ويقشعر جلده فيصرع غَضَبه

قَالَ الْحَافِظ الصرعة بِضَم الصَّاد وَفتح الرَّاء هُوَ الَّذِيْ يصرع النَّاس كثيرا بقوته وَأما الصرعة بِسُكُوْن الرَّاء فَهُوَ الضَّعِيْف الَّذِيْ يصرعه النَّاس حَتّٰى لَا يكَاد يثبت مَعَ اَحد. وكل من يكثر عَنهُ الشَّيْء يُقَال فِيْهِ فعلة بِضَم الْفَاء وَفتح الْعين مثل حفظة وخدعة وضحكة وَمَا اشبه ذٰلِكَ فَاِذَا سكنت ثَانِيه فعلى الْعَكْس اى الَّذِيْ يفعل بِه ذٰلِكَ كثيرا

❀❀ یہ روایت امام احمد نے ایک طویل حدیث میں ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جو نبی اکرم ﷺ کے اس خطبے کے دوران وہاں موجود تھے تاہم انہوں نے ان صاحب کا نام بیان نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پچھاڑنا کیا ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یہی کہ کوئی کسی کو پچھاڑ دے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو صحیح طاقتور جو مکمل طاقتور ہو وہ طاقتور جو مکمل طاقتور ہو یہ وہ شخص ہے جو غصے میں آتا ہے اس کا غصہ شدید ہو جاتا ہے اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اس کی جلد پھڑکنے لگتی ہے لیکن وہ اپنے غصے کو پچھاڑ دیتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ الصرعہ میں ص پر پیش ہے ر پر زبر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی طاقت کے ذریعے لوگوں کو پچھاڑ دے جہاں تک لفظ صرعہ کا تعلق ہے جس میں ر ساکن ہوتی ہے اس سے مراد کمزور شخص ہے جسے لوگ پچھاڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کسی کے مقابلے میں بھی جماع ہوا نہیں رہ سکتا جس بھی شخص کے بارے میں کسی چیز کے کثرت سے ہونے کا مفہوم بیان کیا جارہا ہو اس میں فعلۃ کا وزن استعمال ہوتا ہے جس میں ف کلمہ پر پیش ہوتی ہے اور عین کلمہ پر زبر ہوتی ہے جیسے حفظۃ، خدعۃ، ضحکۃ اور اس جیسے دیگر الفاظ ہیں جب اس میں دوسرا حرف ساکن پڑھا جارہا ہو تو اس کے برعکس مفہوم ہوگا یعنی اس شخص کے ساتھ بکثرت ایسا ہوتا ہے۔

4163 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةُ الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يدع شَيْئًا يكون اِلٰى قيام السَّاعَة اِلَّا اخبرنَا بِه حفظه من حفظه ونسيه من نَسِيَه وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِن الدُّنْيَا خضرَة حلوة وَاِن اللّٰه مستخلفكم فِيْهَا فناظر كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاء وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلا لَا يمنعن رجلا هَيْبَة النَّاس اَن يَقُوْلُ بِحَق اِذا علمه

قَالَ فَبَكى اَبُوْ سعيد وَقَالَ وَقد وَاللّٰه رَاَينَا اَشْيَاء فهبنا. وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلا اِنَّهُ ينصب لكل غادر لِوَاء يَوْم

الْقِيَامَةِ بِقدر غدرته وَلَا غدرة أعظم من غدرة إِمَام عَامَّة يركز لِوَاءُهُ عِنْد استه

وَكَانَ فِيمَا حفظناه يَوْمَئِذٍ أَلا إِن بني آدم خلقُوا على طَبَقَات أَلا وَإِن مِنْهُم البطيء الْغَضَب السَّرِيع الْفَيْء وَمِنْهُم سريع الْغَضَب سريع الْفَيْء فتلك بِتِلْكَ

أَلا وَإِن مِنْهُم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء

أَلا وَخَيرهمْ بطيء الْغَضَب سريع الْفَيْء وشرهم سريع الْغَضَب بطيء الْفَيْء أَلا وَإِن الْغَضَب جَمْرَة فِي قلب ابْن آدم أما رَأَيْتُمْ إِلَى حمرَة عَيْنَيْهِ وانتفاخ أوداجه فَمَنْ أحس بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فليلصق بِالْأَرْضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی پھر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے قیامت تک رونما ہونے والی کوئی چیز نہیں چھوڑی مگر یہ کہ ہمیں اس کے بارے میں بتادیا تو جس نے انہیں یاد رکھنا تھا' اُس نے انہیں یاد رکھا اور جس نے انہیں بھولنا تھا وہ بھول گیا جو بات آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی اس میں یہ بات بھی تھی کہ

''یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں نائب مقرر کیا ہے تا کہ اس بات کو ظاہر کرے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟ خبردار دنیا سے بچ کے رہنا اور عورتوں سے بچ کے رہنا''۔

نبی اکرم ﷺ نے اس میں جو ارشاد فرمایا تھا: اس میں یہ بات بھی تھی کہ ''لوگوں کی ہیبت کسی شخص کو اس بات سے منع نہ کرے کہ وہ اپنے علم کے مطابق حق بات بیان کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رونے لگے' اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے کچھ چیزیں دیکھیں لیکن ہم ان سے خوف زدہ ہو گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائی تھیں ان میں یہ بات بھی تھی کہ قیامت کے دن ہر عہد شکن کے لئے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جو اس کی عہد شکنی کے حساب سے ہوگا اور کسی بھی عہد شکن کا جھنڈا حکمران کی عہد شکنی سے بڑا نہیں ہوگا اس کا جھنڈا اس کی سرین پر گاڑ دیا جائے گا اس دن نبی اکرم ﷺ کی جو بات ہمیں یاد رہی اس میں یہ بات بھی شامل تھی:

انسان کو مختلف طبقات میں تخلیق کیا گیا ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں کچھ وہ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں' تو یہ برابر کا معاملہ ہو گیا ان میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں اور ان میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلدی غصہ ختم کر دیتے ہیں اور ان میں سب سے برے وہ ہیں جو جلدی غصے میں آتے ہیں اور دیر سے غصہ ختم کرتے ہیں خبردار غصہ کرنا انسان کے دل میں ایک انگارہ ہے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور رگیں پھول جاتی ہیں جو شخص اس طرح کی کیفیت محسوس کرے وہ زمین کے ساتھ چمٹ جائے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4164 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى ادْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحسن (الْمُؤْمِنُوْن)

قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفو عِنْدَ الْإِسَاءَ ة فَإِذَا فعلوا عصمهم اللّٰه وخضع لَهُمْ عدوهم ذكره الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم اس چیز کے ذریعے پرے کرو جو زیادہ اچھی ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا ہے زیادتی کے وقت درگزر کرنا ہے جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو محفوظ کر دے گا اور ان کے دشمن کو ان کے سامنے سرنگوں کر دے گا۔

یہ روایت امام بخاری نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے۔

4165 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيهِ آواه اللّٰه فِيْ كنفه وَستر عَلَيْهِ برحمته وَأدخلهُ فِيْ محبته من إِذا أعطى شكر وَإِذا قدر غفر وَإِذا غضب فتر رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة عمر بن رَاشد وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردے میں رکھے گا اور اس پر اپنی رحمت کا پردہ رکھے گا اور اسے اپنی محبت میں داخل کرے گا وہ شخص جسے کچھ دیا جائے تو وہ شکر گزار ہو اور جب وہ قادر ہو تو معاف کر دے اور جب غصے میں ہو تو الگ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4166 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غصے کو پرے کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کر دے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4167 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من جرعة أعظم عِنْد اللّٰه من جرعة غيظ كظمها عبد ابْتِغَاء وَجهُ اللّٰهِ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ غصے کے اس گھونٹ سے بڑا نہیں ہے جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے پی لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4168 - وَعَن معَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كظم غيظا وَهُوَ قَادر على اَن ينفذهُ دَعَاهُ اللّٰه سُبحَانَهُ على رُؤُوس الْخَلَائق حَتَّى يخيره من الْحور الْعين مَا شَاءَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِرمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ كلهم من طَرِيْق اَبِيْ مَرْحُوم واسْمه عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ عَنهُ وَيَاْتِي الْكَلَام على سهل وَاَبِيْ مَرْحُوم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص غصے پر قابو پالے حالانکہ وہ اس کے اظہار کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائے گا یہاں تک کہ اسے یہ اختیار دے گا کہ وہ جس حور عین کو چاہے حاصل کرلے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابومرحوم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' اس کے حوالے سہل بن معاذ کے حوالے سے حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے سہل بن معاذ اور ابومرحوم کے بارے میں کلام آگے آئے گا اگر اللہ نے چاہا۔

4169 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا غضب اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِم فليجلس فَإِن ذهب عَنهُ الْغَضَب وَإِلَّا فليضطجع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اَبِيْ حَرْب بن الْاَسود عَنْ اَبِيْ ذَرِ وَقد قِيْلَ اِن اَبَا حَرْب اِنَّمَا يروى عَن عَمه عَنْ اَبِيْ ذَرِ وَلَا يحفظ لَهُ سَماع من اَبِيْ ذَر وَقد رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن دَاوُد وَهُوَ ابْن هِنْد عَن بكر اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بعث اَبَا ذَر بِهٰذَا الحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَهُوَ أصح الْحَدِيْثين يَعْنِيْ اَن هٰذَا الْمُرْسل أصح من الْاَوَّل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو غصہ آئے اگر اس کا غصہ ختم ہوجائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے لیٹ جانا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے ابوحرب بن اسود کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ایک روایت کے مطابق ابوحرب نے اسے اپنے چچا کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم ان کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع محفوظ نہیں ہے یہی روایت امام ابوداؤد نے داؤد بن ابوہند کے حوالے سے بکر سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد یہی حدیث ہے پھر امام ابوداؤد فرماتے ہیں یہ دونوں حدیثوں میں زیادہ مستند ہے یعنی یہ مرسل روایت پہلی والی روایت سے زیادہ مستند ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4170 - وَعَن سُلَيْمَان بن صرد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ استب رجلَانِ عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَحدهمَا يغْضب ويحمر وَجهه وتنتفخ أوداجه فَنظر اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ ذَا أعوذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم فَقَامَ اِلَى الرجل رجل مِمَّن سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آنِفا قَالَ لَا قَالَ اِنِّيْ لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا

لذهب ذَا أعوذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم فَقَالَ لَهُ الرجل أمجنونا ترانی رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا ہوگیا ان میں سے ایک غصے میں آ گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہوگیا رگیں پھول گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا' تو ارشاد فرمایا: میں ایک کلمے کے بارے میں جانتا ہوں کہ اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ یہ ہے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

جس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی تھی وہ اٹھ کر اس شخص کے پاس گیا اور دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے: اس نے جواب دیا: جی نہیں۔ اس نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے گا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جائے گی وہ کلمہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم ہے' تو اس شخص نے اس سے کہا: کیا تم مجھے مجنوں سمجھتے ہو؟ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4171 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استب رجلَان عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضب أَحدهمَا غَضبا شَدِيدا حَتّٰى خيل إِلَيّ أَن أَنفه يتمزع من شدَّة غَضَبه فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لأعْلم كلمة لَو قَالَهَا لذهب عَنهُ مَا يجد من الْغَضَب

فَقَالَ مَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول اللَّهُمَّ إِنِّيْ اعوذ بك من الشَّيْطَان الرَّجِيم

قَالَ فَجعل معَاذ يَأْمُرهُ فَأَبَىٰ وَضحك وَجعل يزْدَاد غَضبا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ كلهم من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هٰذَا حَدِيْثٌ مُرْسل عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى لم يسمع من معَاذ بن جبل

مَاتَ معَاذ فِيْ خلَافَة عمر بن الْخطاب وَقتل عمر بن الْخطاب وَعبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى غُلَام ابْن سِتّ وسنين وَالَّذِيْ قَالَه التِّرْمِذِيّ وَاضح فَإِن الْبُخَارِيّ ذكر مَا يدل على أَن مولد عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى سنة سبع عشرَة وَذكر غير وَاحِد أَن معَاذ بن جبل توفّي فِيْ طاعون عمواس سنة ثَمَان عشرَة وَقيل سنة سبع عشرَة وَقد روى النَّسَائِيّ هٰذَا الحَدِيْث عَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى عَنْ اَبِيْ بن كَعْب وَهٰذَا مُتَّصِل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

4170-صحيح البخاری - كتاب بدء الخلق' باب صفة إبليس وجنوده - حديث: 3123صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وبأی شیء يذهب الغضب - حديث: 4833صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الاستماع المكروه وسوء الظن والغضب والفحش - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الشيطان الرجيم لمن اعتراه' حديث: 5770المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة حم السجدة - حديث: 3583سنن أبی داود - كتاب الأدب' باب ما يقال عند الغضب - حديث: 4171مصنف ابن أبی شيبة - كتاب الأدب - ما ذكر فی الغضب وما يقوله الناس - حديث: 24860السنن الكبرٰى للنسائی - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا غضب - حديث: 9858مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' من مسند القبائل - حديث ابن صرد' حديث: 26614المعجم الكبير للطبرانی - من اسمه سليمان' ما أسند سليمان بن صرد - حديث: 6357شعب الإيمان للبيهقی - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فی ترك الغضب - حديث: 8033الأدب المفرد للبخاری - باب ما يقول إذا غضب' حديث: 1361

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دوآدمی ایک دوسرے سے جھگڑ پڑے ان میں سے ایک کوشدید غصہ آ گیا یہاں تک کہ مجھے یہ محسوس ہوا کہ غصے کی شدت کی وجہ سے کہیں اس کی ناک پھٹ نہ جائے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا: مجھے ایک کلمے کا علم ہے اگر یہ شخص وہ کلمہ پڑھ لے تو اس کا جو غصہ ہے وہ ختم ہو جائے گا اس نے دریافت کیا: وہ کون سا کلمہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: اے اللہ! میں مردود شیطان سے تیری پناہ مانگتا ہوں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے یہ کہنا شروع کیا لیکن اس نے یہ بات نہیں مانی اور ہنسنے لگا اور اس کے غصے میں اضافہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ان سب نے اسے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث مرسل ہے' کیونکہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہو گیا تھا' اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا اس وقت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ چھ سال کے بچے تھے امام ترمذی نے جو چیز بیان کی ہے وہ واضح ہے' کیونکہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی پیدائش سترہ ہجری میں ہوئی تھی اور کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال عمواس کے طاعون میں اٹھارہ ہجری میں اور ایک قول کے مطابق سترہ ہجری میں ہوا تھا امام نسائی نے یہی روایت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ سند متصل ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4172 - وَعَنْ اَبِیْ وَائِل الْقَاص قَالَ دَخَلنَا علی عُرْوَة بن مُحَمَّد السَّعْدِیّ فَکَلمهُ رجل فاغضبه فَقَامَ فَتَوَضَّأ فَقَالَ حَدثنِی اَبِی عَن جدی عَطِیَّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْغَضَب من الشَّیْطَان وَاِن الشَّیْطَان خلق مِنَ النَّار وَاِنَّمَا تطفأ النَّار بِالْمَاءِ فَاِذَا غضب اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأ .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ ابووائل جو ایک خطیب ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے ایک شخص ان کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا وہ اٹھے اور انہوں نے وضو کیا پھر انہوں نے بتایا: میرے والد نے میرے دادا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:

''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' اور شیطان کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے' اور آگ کو پانی کے ذریعے بجھایا جاتا ہے' تو جب کسی شخص کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہیے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

11 - التَّرْھِیب من التهاجر والتشاحن والتدابر

باب: آپس میں لاتعلقی اختیار کرنے' ناراضگی رکھنے اور ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4173 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تقاطعوا وَلَا تدابروا وَلَا

تباغضوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا عباد الله اِخْوَانًا وَّلَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ مُسْلِم اخصر مِنْهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد فِيهِ يَلْتَقِيَان فَيعرض هٰذَا ويعرض هٰذَا وَخَيرهمُ الَّذِيْ يبْدَأ بالسَّلَامِ وَالَّذِيْ يبْدَأ بالسَّلَام يسْبق اِلَى الْجنَّة

قَالَ مَالك وَلَا اَحسب التدابر اِلَّا الْاِعْرَاض عَن الْمُسْلِم يدبر عَنهُ بِوَجْهِهٖ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک دوسرے سے قطع تعلقی اختیار نہ کرو ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ایک دوسرے کس حسد نہ رکھو اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مسلم نے اسے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام طبرانی نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب وہ دونوں ایک دوسرے سے ملیں تو یہ ادھر منہ پھیر لے اور وہ ادھر منہ پھیر لے ان میں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا جو سلام میں پہل کرے گا وہ جنت کی طرف سبقت لے جائے گا''۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق لفظ تدابر سے مراد کسی مسلمان سے منہ پھیر لینا ہے کہ آدمی اس سے منہ پھیر کر پیٹھ کر کے چلا جائے۔

4174 - وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث لَيَال يَلْتَقِيَان فَيعرض هٰذَا ويعرض هٰذَا وخيرهما الَّذِيْ يبْدَأ بالسَّلَامِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے جب وہ دونوں ملیں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے ان دنوں میں سے زیادہ بہتر وہ ہوگا جو سلام میں پہل کرے گا''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4175 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَمَنْ هجر فَوق ثَلَاث فَمَاتَ دخل النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

4173-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الظن - حديث: 4754السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث: 19594مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7677مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وعيان' حديث: 2645مسند الحميدي - أحاديث أنس بن مالك رضي الله عنه' حديث: 1130المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه إسحاق - حديث: 3098المعجم الصغير للطبراني - باب من اسمه إسحاق' حديث: 281

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ لاتعلق رہے' جو شخص تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے گا اور مرجائے گا تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

4176 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لمُؤْمِن اَن یھجر مُؤْمِنا فَوق ثَلَاث فَاِن مرت بِہٖ ثَلَاث فليلقه فليسلم عَلَيْهِ فَاِن رد عَلَيْهِ السَّلَام فَقَدْ اشْتَركَا فِی الْاَجر وَاِن لم يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاء بالاثم وَخرج الْمُسْلِم من الْهِجْرَة

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''کسی مومن کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مومن سے لاتعلقی اختیار کرے اگر اس پر تین دن گزر جائیں اور پھر اس کی اپنے بھائی سے ملاقات ہو تو وہ اسے سلام کرے اگر وہ سلام کا جواب دیدے تو یہ دونوں اجر میں شراکت دار ہوں گے اور اگر وہ اسے سلام کا جواب نہیں دے گا تو وہ گناہ لے کر واپس جائے گا اور یہ لاتعلقی سے نکل جائے گا''۔

4177 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يكون لمُسْلِم اَن يهجر مُسْلِما فَوق ثَلَاثَة اَيَّام فَاِذا لقِيه سلم عَلَيْهِ ثَلَاث مَرَّات كل ذٰلِكَ لَا يرد عَلَيْهِ فَقَدْ بَاء بِاثمه ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرے کہ جب وہ اس سے ملے تو اسے تین مرتبہ سلام کرے اگر وہ اسے ہر مرتبہ جواب نہیں دیتا تو وہ دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4178 - وَعَن هِشَام بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يهجر مُسْلِما فَوق ثَلَاث لَيَال فَاِنَّهُمَا ناكبان عَن الْحق مَا داما على صرامهما واَوَّلهما فَيْء يكون سبقه بالفيء كَفَّارَة لَهُ وَاِن سلم فَلَمْ يقبل ورد عَلَيْهِ سَلَامه ردَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَة ورد على الْاٰخر الشَّيْطَان فَاِن مَاتَا على صرامهما لم يدخلا الْجنَّة جَمِيعًا اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه اِلَّا انه قَالَ لم يدخلا الْجنَّة وَلَمْ يجتمعا فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ بكر بن اَبِيْ شيبَة اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل اَن يصطرما فَوق ثَلَاث فَاِن اصطرما فَوق ثَلَاث لم يجتمعا فِي الْجنَّة اَبَدًا وَاَيهمَا بَدَاَ صَاحبه كفرت ذنُوبه وَاِن هُوَ سلم فَلَمْ يرد عَلَيْهِ وَلَمْ يقبل سَلَامه رد عَلَيْهِ الْملك ورد على ذٰلِكَ الشَّيْطَان

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

دوکسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے لاتعلقی اختیار کرے کیونکہ جب تک وہ دونوں اپنی ناراضگی پر برقرار رہیں گے وہ حق سے دور رہیں گے اور ان میں سے جو شخص ناراضگی ختم کرنے میں پہل کرے گا تو اس کا یہ پہل کرنا اس کے حق میں کفارہ بن جائے گا اور اگر وہ سلام کرے اور دوسرا شخص اسے سلام کا جواب دیدے تو فرشتے بھی اسے سلام کا جواب دیں گے اور دوسرے شخص کو شیطان سلام کا جواب دے گا اگر وہ دونوں اپنی ناراضگی پر مرجائیں تو وہ دونوں کبھی بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابویعلی امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"وہ دونوں جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہی روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ نے نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہیں اگر وہ تین دن سے زیادہ ناراض رہتے ہیں تو وہ دونوں جنت میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے ان میں سے جو شخص دوسرے کے مقابلے میں پہل کرے گا اس کے گناہ معاف ہوجائیں گے اگر وہ سلام کرتا ہے اور دوسرا اسے سلام کا جواب نہیں دیتا اور اس کے سلام کو قبول نہیں کرتا تو فرشتہ اسے سلام کا جواب دے گا اور اس (دوسرے) شخص کو شیطان جواب دے گا۔

4179 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تحل الْهِجْرَة فَوق ثَلَاثَة اَيَّام فَإِن التقيا فَسلم اَحدهمَا فَرد الْاخر اشْتَركَا فِي الْأجر وَإِن لم يرد برىء هٰذَا من الْإِثْم وباء بِهِ الْاخر وَاَحْسبهُ قَالَ وَإِن مَاتَا وهما متهاجران لَا يَجْتَمِعَانِ فِي الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین دن سے زیادہ لاتعلقی اختیار کرنا جائز نہیں ہے اگر وہ دونوں ملیں اور ان میں سے ایک سلام کرے اور دوسرا سلام کا جواب دیدے تو وہ دونوں اجر میں برابر ہوں گے اور اگر وہ سلام کا جواب نہیں دیتا تو یہ والا شخص گناہ سے لاتعلق ہوجائے گا اور دوسرا شخص گناہ لے کر واپس جائے گا (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے۔ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر وہ دونوں ایسی حالت میں مرجائیں کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کیے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جنت میں اکٹھے نہیں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4180 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدابروا وَلَا تقاطعوا وَكُونُوا عباد اللّٰه اِخْوَانًا هجر الْمُؤْمِنِيْنَ ثَلَاثًا فَإِن تكلما وَإِلَّا اعرض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمَا حَتَّى يتكلما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن عبد الْعَزِيز اللَّيْثِيّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو ایک دوسرے سے قطع تعلقی نہ کرو اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو اہل ایمان کی باہمی لاتعلقی تین دن تک ہوگی اگر وہ آپس میں بات چیت کرلیں تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے اس وقت تک اعراض کیے رہے گا جب تک وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت نہیں کرتے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4181 - وَعَن فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هجر اَخَاهُ فَوق ثَلَاث فَهُوَ فِي النَّار اِلَّا اَن يتداركه اللّٰهِ برحمته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے لاتعلق رہتا ہے وہ جہنم میں جائے گا البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے (اسے معاف کردے) تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4182 - وَعَنْ اَبِیْ خِرَاش حَدْرَد بن اَبِیْ حَدْرَد الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من هجر اَخَاهُ سنة فَهُوَ كسفك دَمه . رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوخراش حدرد بن ابوحدرد اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک سال تک اپنے بھائی سے لاتعلق رہے' تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4183 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن يعبده المصلون فِيْ جَزِيرَة الْعَرَب وَلَكِن فِي التحريش بَيْنهم . رَوَاهُ مُسلم

التحريش هُوَ الاغراء وتغيير الْقُلُوْب والتقاطع

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی لوگ جزیرہ نما عرب میں اس کی عبادت کریں گے البتہ وہ تمہارے درمیان اختلافات پیدا کردے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ تحریش کا مطلب دھوکے کا شکار کرنا دلوں کی حالت کا تبدیل ہو جانا اور قطع تعلقی اختیار کرنا ہے۔

4184 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا يتهاجر الرّجلَانِ قد دخلا فِي الْاِسْلَام اِلَّا خرج اَحدهمَا مِنْهُ حَتّٰى يرجع اِلٰى مَا خرج مِنْهُ ورجوعه اَن يَاْتِيه فَيسلم عَلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کریں تو ان دونوں میں سے ایک اسلام سے نکل جاتا ہے جب تک وہ اس چیز کی طرف واپس نہیں آتا جس سے وہ نکلا ہے اور اس کا واپس آنا یہ ہے کہ وہ دوسرے شخص کے پاس آئے اور اسے سلام کرے

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر جید سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4185 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلَيْنِ دخلا فِي الْاِسْلام فاهتجرا لكَانَ اَحدهمَا خَارِجا عَن الْاِسْلام حَتّٰى يرجع يَعْنِيْ الظَّالِم مِنْهُمَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دو آدمی اسلام میں داخل ہوں اور ایک دوسرے سے لاتعلقی اختیار کرلیں تو ان میں سے ایک اسلام سے خارج ہوجاتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آتا''۔ (راوی کہتے ہیں:) ان کی مراد یہ تھی کہ جو ان دونوں میں سے زیادتی کرنے والا ہو۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4186 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعرض الْاَعْمَال فِيْ كل اثْنَيْنِ وخميس فَيغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم لكل امرىء لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا امْرُؤ كَانَت بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيَقُوْلُ اتْرُكُوا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو اس دن میں اللہ تعالیٰ ہر اُس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو پروردگار (فرشتوں سے) فرماتا ہے: تم ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہیں کرلیتے''۔

یہ روایت امام مالک اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4187 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب الْجَنَّة يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَيغْفر لكل عبد لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل كَانَ بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء فَيُقَال أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا أنظروا هٰذَيْن حَتّٰى يصطلحا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کردی جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو (فرشتوں کو) حکم ہوتا ہے کہ

ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے ان دونوں کو مہلت دو جب تک یہ دونوں ایک دوسرے سے صلح نہیں کرتے''

4188 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تنسخ دواوين اَهْلِ الْاَرْضِ فِيْ دواوين اَهْلِ السَّمَاءِ فِيْ كل الْاِثْنَيْنِ وخميس فيغفر لكل مُسْلِم لَا يُشْرِك بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رجل بَيْنه وَبَيْن اَخِيْه شَحْنَاء . قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ اِذا كَانَت الْهِجْرَة لله فَلَيْسَ من هٰذَا بِشَيْءٍ فَاِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هجر بعض نِسَائِهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَّابْن عمر هجر ابْنا لَهٗ اِلٰى اَن مَاتَ انْتهى

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل زمین کے دیوان اہل آسمان کے دیوان میں منتقل ہو جاتے ہیں ایسا ہر پیر اور جمعرات کے دن ہوتا ہے اور ہر اس مسلمان کی مغفرت ہو جاتی ہے جو کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراتا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی چل رہی ہو''۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: اگر یہ لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی بعض ازواج سے چالیس دن تک لاتعلقی اختیار کی تھی اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ایک صاحبزادے سے لاتعلقی اختیار کیے رکھی تھی جو مرتے دم تک اختیار کی تھی...... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

4189 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعرض الْاَعْمَال يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيس فَمَنْ مُسْتَغْفِر فَيغْفر لَهٗ وَمَنْ تائب فيتاب عَلَيْهِ وَيرد اَهْلِ الضغائن بضغائنهم حَتّٰى يتوبوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات . الضغائن بالضاد والغين المعجمتين هِيَ الأحقاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں تو جو شخص مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے جو شخص توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول ہوتی ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیا جاتا ہے جب تک وہ لوگ توبہ نہیں کرتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں

لفظ الضغائن سے مراد آپس کی ناراضگی ہے۔

4190 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى جَمِيْع خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لجَمِيْع خلقه اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بلَفْظِهٖ من حَدِيْث اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْث اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی تمام مخلوق کی طرف خاص توجہ فرماتا ہے اور اپنی ساری مخلوق کی مغفرت کر دیتا ہے

البتہ شرک کرنے والے اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4191 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَیّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فوضع عَنهُ ثوبیه ثُمَّ لم یستتم اَن قَامَ فلبسهما فَاَخَذَتْنِیْ غیرَة شَدِیْدَة ظَنَنْت اَنه یَاْتِیْ بعض صُوَیْحِبَاتِیْ فَخرجت اتبعه فَاَدْرَکته بِالبَقِیع بَقِیع الْغَرْقَد یسْتَغْفر للْمُؤْمِنین وَالْمُؤْمِنَات وَالشُّهَدَاءِ فَقُلْتُ بِاَبِیْ وَاُمی اَنْت فِیْ حَاجَة رَبك وَاَنا فِیْ حَاجَة الدُّنْیَا فَانْصَرَفت فَدخلت حُجْرَتی ولی نفس عَال ولحقنی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا النَّفس یَا عَائِشَةَ قلت بِاَبِیْ وَاُمی اتیتنی فَوضعت عَنْك ثوبیك ثُمَّ لم تستتم اَن قُمْت فلبستهما فَاَخَذَتْنِیْ غیرَة شَدِیْدَة ظَنَنْت اَنَّك تَاْتِی بعض صُوَیْحِبَاتِیْ حَتّٰی رَاَیْتُك بِالبَقِیع تَصْنَع مَا تصنع

فَقَالَ یَا عَائِشَة اکنت تَخَافِینَ اَن یَحِیف اللّٰه عَلَیْك وَرَسُوله اَتَانِیْ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ هٰذِهٖ لَیْلَة النّصْف من شعْبَان وَلِلّٰهِ فِیْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شُعُور غنم کلب لَا ینظر اللّٰه فِیْهَا اِلٰی مُشْرك وَلَا مُشَاحِن وَلَا اِلٰی قَاطع رحم وَلَا اِلٰی مُسبل وَلَا اِلٰی عَاق لوَالِدیهِ وَلَا اِلٰی مدمن خمر

قَالَ ثُمَّ وضع عَنهُ ثوبیه فَقَالَ لی یَا عَائِشَة اَتَاْذَنِینَ لی فِیْ قیام هٰذِهِ اللَّیْلَة

قلت بِاَبِیْ وَاُمی فَقَامَ فَسجدَ لَیْلًا طَوِیلا حَتّٰی ظَنَنْت اَنه قد قبض فَقُمْت اَلْتَمِسهُ وَوضعت یَدی علی بَاطِن قَدَمَیْهِ فَتحَرك فَفَرِحت وسمعته یَقُوْلُ فِیْ سُجُوده اعوذ بعفوك من عقابك وَاَعُوْذ برضاك من سخطك وَاَعُوْذ بك مِنْك جلّ وَجهك لَا اُحصی ثَنَاء عَلَیْك اَنْت کَمَا اَثْنیت علی نَفسك فَلَمَّا اصبح ذکرتهن لَهُ فَقَالَ یَا عَائِشَة تعلمیهن فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ تعلمیهن وعلمیهن فَاِن جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام علمنیهن وَاَمرنِیْ اَن اردّدهن فِی السُّجُود . رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اضافی لباس (یعنی عمامہ شریف وغیرہ) کو اتارنا شروع کیا ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مکمل نہیں اتارا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں چیزوں کو پہنا تو مجھے بڑا غصہ آیا میں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری کسی سوکن کی طرف جانے لگے ہیں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے جانے کے لئے نکلی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع میں موجود تھے اور مومن مردوں اور مومن خواتین اور شہدا کے لئے دعائے مغفرت کر رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ تو اپنے پروردگار کے ساتھ مصروف ہیں اور میں یہ سمجھ رہی تھی کہ شاید آپ دنیاوی کام میں ہوں گے میں وہاں سے واپس آ گئی جب میں اپنے حجرے میں داخل ہوئی' تو میرا سانس تیز چل رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے عائشہ! کیا تمہارے سانس کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ میرے پاس تشریف لائے پھر آپ نے اپنے اضافی کپڑے اتارنے شروع کیے ابھی مکمل نہیں اتارے تھے کہ آپ پھر کھڑے ہوئے آپ

نے ان دونوں کو پہنا تو مجھے بڑا شدید غصہ آیا میں نے سوچا شاید آپ کسی اور زوجہ محترمہ کے ہاں تشریف لے جائیں گے لیکن پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ تو جنت البقیع میں ہیں اور جو کچھ آپ کر رہے تھے وہ کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہیں یہ اندیشہ تھا کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ زیادتی کریں گے؟ جبرائیل میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ بتایا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) اور اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنوکلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے البتہ اللہ تعالیٰ اس رات کسی مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص اور قطع رحمی کرنے والے اور تہبند کو لٹکانے والے اور اپنے والدین کے نافرمان اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے اضافی کپڑے اتارے اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے اجازت دوگی کہ میں اس رات میں نوافل ادا کروں میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (آپ جو مناسب سمجھیں وہ کریں) نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ کہیں آپ ﷺ کا وصال نہ ہوگیا ہو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے کے لئے اٹھی (کیونکہ اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے تلوے پر پڑا وہ حرکت کر رہا تھا' تو مجھے خوشی ہوئی' تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے کے دوران یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''میں تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات عظمت والی ہے میں تیری ثناء کا شمار نہیں کرسکتا تو ویسا ہی ہے' جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے''۔

اگلے دن صبح میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نے انہیں سیکھ لیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں سیکھ لو اور ان کی تعلیم بھی دو کیونکہ جبرائیل نے مجھے ان کی تعلیم دی تھی اور مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں سجدے میں انہیں بار بار پڑھوں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4192 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى خلقه لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لعِبَادِهٖ اِلَّا اثْنَيْنِ مُشَاحِن وَقَاتِل نفس . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ دو بندوں کا معاملہ مختلف ہے ناراضگی رکھنے والا شخص اور کسی کو قتل کرنے والا شخص''۔

یہ روایت امام احمد نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4193 - وَعَنْ مَكْحُول عَنْ كثير بن مرّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان يغْفر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لاَهْلِ الْاَرْض اِلَّا مُشْرك اَوْ مُشَاحِن . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰذَا مُرْسل جيد

❀❀ مکحول نے کثیر بن مرہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ تمام اہل زمین کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ مشرک اور ناراضگی رکھنے والے شخص کا معاملہ

مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4194 - قَالَ الْحَافِظِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن مَكْحُول عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطلع اللّٰه اِلٰى عباده لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر لِلْمُؤْمِنين ويمهل الْكَافِرين ويدع اَهْلِ الْحقد بحقدهم حَتّٰى يَدعُوهُ ۔ قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ اَيْضًا بَيْن مَكْحُول وَاَبِيْ ثَعْلَبَة مُرسل جيد

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور تمام اہل ایمان کی مغفرت کر دیتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور ناراضگی رکھنے والوں کو ان کی ناراضگی پر چھوڑ دیتا ہے جب تک وہ اسے ترک نہیں کرتے''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ اور مکحول کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی مرسل ہے اور عمدہ ہے۔

4195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من لم يكن فِيْهِ وَاحِدَة مِنهُنَّ فَاِن اللّٰه يغْفر لَهُ مَا سوى ذٰلِكَ لمن يَشَاء من مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَمْ يكن سَاحِرا يتبع السَّحَرَة وَلَمْ يحقد على اَخِيْه ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَةِ لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں ان تین میں سے کوئی بھی نہیں ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا اور اس کے علاوہ جس کی وہ چاہے کہ (مغفرت کر دے گا) جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو اور وہ جادوگر نہ ہو جادو کے پیچھے نہ جاتا ہو اور اپنے بھائی سے ناراضگی نہ رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4196 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث اَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اللَّيْل فصلى فَاَطَال السُّجُود حَتّٰى ظَنَنْت انه قد قبض فَلَمَّا رَاَيْت ذٰلِكَ قُمْت حَتّٰى حركت اِبهامه فتحرك فَرجع فَلَمَّا رفع رَاْسه من السُّجُود وَفرغ من صَلَاته قَالَ يَا عَائِشَة اَو يَا حميراء أظننت اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد خاس بك قلت لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ ظَنَنْت اَنَّك قبضت لطول سجودك فَقَالَ اَتَدْرِيْنَ اَي لَيْلَة هٰذِهٖ قلت اللّٰه وَرَسُوله أعلم

قَالَ هٰذِهٖ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يطلع على عباده فِيْ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان فَيغْفر للمستغفرين وَيرْحَم المسترحمين وَيُؤَخر اَهْلِ الْحقد كَمَا هم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَقَالَ هٰذَا مُرسل جيد وَيحْتَمل اَن يكون الْعَلَاء اَخذه من مَكْحُول

قَالَ الْاَزْهَرِي يُقَال للرجل اِذا غدر بِصَاحِبِه فَلَمْ يؤته حَقه قد خاس بِه يَعْنِيْ بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالسِّين الْمُهْملَة

علاء بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کو طول دیا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے جب میں نے یہ صورت حال محسوس کی تو میں اٹھی میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے کو حرکت دی تو وہ حرکت کر رہا تھا' تو میں واپس آ گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اے گوری! کیا تم یہ گمان کر رہی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری ساتھ زیادتی کریں گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں۔ اللہ کی قسم یا رسول اللہ! میں یہ گمان کر رہی تھی کہ کہیں آپ کا وصال نہ ہو گیا ہو کیونکہ آپ نے سجدہ اتنا طویل کیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم جانتی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کے نبی زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نصف شعبان کی رات ہے (یعنی شب برأت ہے) شب برأت میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف توجہ کر کے مغفرت طلب کرنے والوں کی مغفرت کر دیتا ہے رحم مانگنے والوں پر رحم کرتا ہے' اور ناراضگی رکھنے والوں کا معاملہ مؤخر کر دیتا ہے جب تک وہ ایسے رہتے ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ مرسل اور عمدہ ہے' اور اس بات کا احتمال موجود ہے کہ علاء نے یہ روایت مکحول سے حاصل کی ہو۔

ازہری بیان کرتے ہیں: آدمی سے کہا: جاتا ہے کہ جب وہ اپنے ساتھی کے ساتھ عہد شکنی کرتا ہے' اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو اس کے لئے کہا جاتا ہے خاس بہ (یعنی اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی)۔

4197 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا ترفع صلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُوْن وَامْرَأَة باتت وَزوجهَا عَلَيْهَا ساخط وَأَخَوَانِ متصارمان

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه إِلَّا انه قَالَ ثَلَاثَة لَا يقبل الله لَهُمْ صَلَاة فَذكر نَحوه قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِيْ فِيْ بَاب الْحَسَد حَدِيْث انس الطَّوِيل إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں جن کی نمازیں ان کے سر سے بالشت بھر بھی اوپر نہیں جاتی ہیں ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں وہ عورت جو ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس پر ناراض ہو دو بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تین لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نماز قبول نہیں کرتا''۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسد سے متعلق باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول طویل حدیث آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

12 - التَّرْهِيب من قَوْلِهٖ لِمُسْلِم يَا كَافِر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی مسلمان کو یہ کہے: اے کافر!

4198 - عَـنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِيْهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاء بهَا اَحدهمَا فَاِن كَانَ كَمَا قَالَ وَاِلَّا رجعت عَلَيْهِ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہتا ہے: اے کافر! تو یہ کفر اُن دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آتا ہے اگر وہ دوسرا شخص ویسا ہی ہو جیسے اس نے کہا: تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آتا ہے (جس نے یہ کہا تھا)''

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4199 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَمَنْ دَعَا رجلا بِالْكفْر اَوْ قَالَ يَا عَدو اللّٰه وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَار عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْث حَار بِالْحَاء الْمُهْملَة وَالرَّاء اَي رَجَعَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے ساتھ بلائے یا یہ کہے: اے اللہ کے دشمن! اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ چیز اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

لفظ حار سے مراد یہ ہے: وہ واپس آجاتا ہے۔

4200 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِر فَقَدْ بَاء بهَا اَحدهمَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے: اے کافر'' تو (یہ کفر) ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4201 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أكفر رجل رجلا اِلَّا بَاء اَحدهمَا بهَا اِن كَانَ كَافِرًا وَاِلَّا كفر بتكفيره . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

4200-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب من كفر أخاه بغير تأويل فهو كما قال - حديث:5759 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان حال إيمان من قال لأخيه المسلم : يا كافر - حديث:117 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها الرجل وعملها كان كفرا وفسقا واستوجب - حديث:37 موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يكره من الكلام - حديث:1791 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:4549

''جب بھی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو کافر قرار دے تو یہ کفران دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہو تو ٹھیک ہے ورنہ وہ شخص کافر ہو جائے گا جس نے اسے کافر قرار دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4202 - وَعَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اخبرهُ انه بَایع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف علی یَمِین بملَّة غیر الْاِسْلَام کَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ کَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة وَلَیْسَ علی رجل نذر فِیْمَا لَا یملك وَلعن الْمُؤْمِن کقتله وَمَنْ رمی مُؤْمِنا بکفر فَهُوَ کقتله وَمَنْ ذبح نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِهٖ یَوْم الْقِیَامَة ـ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَلَفظه اَنَّ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ علی الْمَرْء نذر فِیْمَا لَا یملك ولاعن الْمُؤْمِن کقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِکفْر فَهُوَ کقاتله وَمَنْ قتل نَفسه بِشَیْءٍ عذب بِمَا قتل بِهٖ نَفسه یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہو جاتا ہے جیسا اس نے کہا: ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگائے تو یہ بھی اسے قتل کرنے کے مترادف ہے' اور جو شخص کسی بھی چیز کے ذریعے خود کو ذبح کرے گا قیامت کے دن اسے اس چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی پر اس چیز کے بارے میں نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مومن پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے' اور جو شخص مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے' تو یہ اسے قتل کرنے والے مانند ہے' جو شخص جس بھی چیز کے ذریعے خودکشی کرتا ہے قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے قتل کیا جائے گا (یا قیامت کے دن وہ اسی چیز کے ذریعے خود کو قتل کرے گا)''۔

4203 - وَعَنْ عِمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَالَ الرجل لِاَخِیْهِ یَا کَافِر فَهُوَ کقتله ـ رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی سے یہ کہے کہ ''اے کافر'' تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے۔ یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

التَّرهيب من السباب واللعن لَا سِيمَا لمُعين آدَمِيًّا كَانَ اَوْ دَابَّة وَغَيْرِهمَا وَبَعض مَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن سبّ الديلك والبرغوث وَالرِّيح والترهيب من قذف المحصنة والمملوك.

باب: گالی دینے لعنت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

خاص طور پر جب وہ لعنت متعین شخص یا متعین جانور یا کسی اور متعین چیز پر کی گئی ہو اور مرغ، برغوث، ہوا کو برا کہنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو شخص پاکدامن عورت یا غلام پر جھوٹا الزام لگاتا ہے' اس کے بارے میں ترہیبی روایات

4204 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المستبان مَا قَالَا فعلى البادىء مِنْهُمَا حَتّٰى يَتَعَدّٰى الْمَظْلُوم . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِىّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک دوسرے کو برا کہنے والے جو کچھ بھی کہتے ہیں' تو اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہوتا ہے جب تک مظلوم زیادتی نہیں کرتا''۔ یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر . رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّالتِّرمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اسے قتل کرنا کفر ہے (یا اس کے ساتھ جھگڑا کرنا کفر ہے)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4206 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَفعه قَالَ سباب الْمُسْلِم كالمشرف على الهلكة رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''مسلمان کو برا کہنا ہلاکت کی طرف جھانکنے کے مترادف ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4207 - وَعَنْ عِيَاض بن جمان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ الرجل يَشْتمنِىْ وَهُوَ دونى أعلى من بَأس اَن أنتصر مِنْهُ قَالَ المستبان شيطانان يتهاتران ويتكاذبان . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عیاض بن جمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ایک شخص مجھے برا کہتا ہے وہ مجھ سے کم تر حیثیت کا مالک ہے اگر میں اسے جواب دوں تو کیا مجھ پر کوئی حرج ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے کو برا کہنے والے دو افراد' دو شیطان ہوتے ہیں جو ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔

4208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمين اِلَّا وَبَيْنَهُمَا ستر من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا قَالَ احدهمَا لصَاحبه كلمة هجر خرق ستر اللّٰهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا مَرْفُوْعا وَقَالَ الصَّوَاب مَوْقُوْف

الهجر بِضَم الْهَاء وَسُكُوْن الْجِيم هُوَ رَدِيء الْكَلَام وفحشه

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دو مسلمان ہوں تو ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کی طرف سے پردہ ہوتا ہے اور جب ان میں سے کوئی ایک شخص دوسرے کو نامناسب کلمہ کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے پردے کو پھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: درست یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ لفظ ھجر کا مطلب بری بات اور فحش کلام ہے۔

4209 - وَعَنْ اَبِيْ جرى جَابر بن سليم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رجلا يصدر النَّاس عَن رَاْيه لَا يَقُوْلُ شَيْئا اِلَّا صدرُوا عَنهُ قلت من هٰذَا قَالُوْا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قلت عَلَيْك السَّلَام يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تقل عَلَيْك السَّلَام عَلَيْك السَّلَام تَحِيَّة الْمَيِّت قل السَّلَام عَلَيْك قَالَ قُلْتُ اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ اَنا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ اِذا اَصَابَك ضرّ فدعوته كشفه عَنْك وَاِن اَصَابَك عَام سنة فدعوته أنبتها لَك وَاِذَا كنت بِاَرْض قفر اَوْ فلاة فضلت رَاحِلَتك فدعوته ردهَا عَلَيْك قَالَ قُلْتُ اعهد اِلَيّ قَالَ لَا تسبن اَحَدًا فَمَا سببت بعده حرا وَلَا عبدا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاة قَالَ وَلَا تحقرن شَيْئا من الْمَعْرُوف وَاَن تكلم اَخَاك وَاَنت منبسط اِلَيْهِ وَجهك اِن ذٰلِكَ من الْمَعْرُوف وارفع اِزَارك اِلَى نصف السَّاق فَاِن اَبيت فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهَا من المخيلة وَاِن اللّٰه لَا يحب المخيلة وَاِن امْرُؤ شتمك وعيرك بِمَا يعلم فِيك فَلَا تعيره بِمَا تعلم فِيهِ فَاِنَّمَا وبال ذٰلِكَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَالنَّسَائِيّ مُخْتَصرًا فِي رِوَايَة لِابْنِ حبَان نَحوه وَقَالَ فِيهِ وَاِن امْرُؤ عيرك بِشَيْء يُعلمهُ فِيك فَلَا تعيره بِشَيْء تعلمه فِيهِ ودعه يكون وباله عَلَيْهِ واجره لَك وَلَا تسبن شَيْئا

قَالَ فَمَا سببت بَعْدَ ذٰلِكَ دَابَّة وَلَا اِنْسَانا

السّنة هِيَ الْعَام المقحط الَّذِيْ لم تنْبت فِيهِ الْاَرْض سَوَاء نزل غيث اَوْ لم ينزل

المخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

حضرت ابوجری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صاحب کو دیکھا کہ لوگ ان کی رائے کی طرف متوجہ ہوتے تھے ان کی ہر بات کو وزن دیا جاتا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ اللہ کے رسول ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم علیک السلام نہ کہو کیونکہ علیک السلام مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے تم کہو: السلام علیک میں نے عرض کی: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں وہ اللہ کہ جب تمہیں

کوئی مصیبت لاحق ہواور تم اس سے دعا کرو تو وہ تم سے مصیبت کو دور کر دے گا' اگر تمہیں قحط سالی لاحق ہواور تم دعا کرو تو وہ تم سے قحط سالی کو ختم کر دے گا اور تم کسی ویرانے یا کسی بے آب وگیاہ جگہ پر موجود ہو اور تمہاری سواری گم ہو جائے' تو تم اس سے دعا کرو تو وہ تمہاری سواری واپس کر دے گا راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی کو برانہ کہنا راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی آزاد یا غلام یا اونٹ یا بکری کو کبھی برانہیں کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کسی بھی اچھائی کو حقیر نہ سمجھنا خواہ وہ اچھائی یہ ہو کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے بات کرو یہ بھی نیکی کا حصہ ہے' اور تم اپنے تہبند کو نچلی پنڈلی تک رکھنا اگر یہ نہ کرو تو ٹخنوں تک رکھنا لیکن تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ چیز تکبر کا حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں کرتا اور اگر کوئی شخص تمہیں برا کہے' اور تمہیں اس چیز کے حوالے سے عار دلائے جو وہ جانتا ہے کہ یہ چیز تمہارے اندر ہے' تو تم اسے اس چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے (اگر وہ ایسا کرے گا) تو اس کا وبال اس پر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں اس کی مانند منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر کوئی شخص تمہیں اس کے حوالے سے عار دلائے جس کے بارے میں وہ یہ جانتا ہو کہ تمہارے اندر یہ چیز پائی جاتی ہے' تو تم اسے کسی ایسی چیز کے حوالے سے عار نہ دلانا جس کے بارے میں تم یہ جانتے ہو کہ یہ چیز اس میں پائی جاتی ہے تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا اس کا وبال اس پر ہوگا اور اس کا اجر تمہیں ملے گا اور تم کسی چیز کو برا نہ کہنا''۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد میں نے کبھی کسی جانور یا انسان کو برا نہیں کہا:

لفظ السنه سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے خواہ بارش نازل ہوئی ہو یا بارش نازل نہ ہوئی ہو۔

لفظ المخیله یہ لفظ اختیال ماخوذ ہے' جس کا مطلب تکبر اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

4210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ من أكبر الْكَبَائِر أَن يلعن الرجل وَالِديه

قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْف يلعن الرجل وَالِديه قَالَ يسب أَبَا الرجل فيسب أَبَاهُ ويسب أمه فيسب أمه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4210-صحيح البخاري - كتاب الأدب' باب : لا يسب الرجل والديه - حديث:5636صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان الكبائر وأكبرها - حديث:155صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب حق الوالدين - ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر وهم فيه' حديث: 413مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' من قال : لا تسب أحدا ولا تلعنه - حديث: 26035السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : شهادة أهل العصبية - حديث: 19616مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6359شعب الإيمان للبيهقي - فصل في بيان كبائر الذنوب وصغائرها وفواحشها' حديث:284

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک چیز یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ پر لعنت کرے عرض کی گئی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے ماں باپ پر کیسے لعنت کرسکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی دوسرے کے باپ کو برا کہتا ہے تو دوسرا اس کے باپ کو برا کہتا ہے۔ یہ آدمی کی ماں کو برا کہتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو برا کہتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4211 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِی لصديق اَن يكون لعانا . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ قَالَ لَا يجْتَمع اَن تكُونُوا لعانين صديقين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی صدیق کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ لعنت کرنے والا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''یہ بات اکٹھی نہیں ہوسکتی کہ تم لعنت بھی کرو اور صدیق بھی ہو''۔

4212 - وَعَن عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ بكر وَهُوَ يلعن بعض رَقِيقه فَالْتَفت اِلَيْهِ وَقَالَ لعانين وصديقين كلا وَرب الْكَعْبَة فَعتق اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بعض رَقِيقه قَالَ ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَعُوْد . رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو وہ اپنے کسی غلام پر لعنت کررہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ان کی طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: رب کعبہ کی قسم! لعنت کرنے والا اور صدیق ہرگز اکٹھے نہیں ہوسکتے' تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے کچھ غلام آزاد کیے پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4213 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون اللعانون شُفَعَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد لم يقل يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن نہ تو شفاعت کرنے والے ہوں گے اور نہ گواہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے لفظ ''قیامت کے دن'' نقل نہیں کیا۔

4214 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يكون الْمُؤْمِن لعانا . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4215 - وَعَن جرموذ الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اوصيك اَلا تكون لعانا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عبيد بن هَوْذَة عَن جرموذ وَقد صححها ابْن اَبِيْ حَاتِم وَتكلم فِيْهَا غَيْرِه وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ اَحْمد فَاَدْخل بَيْنَهُمَا رجلا لم يسم

❀❀ حضرت جرموذ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم لعنت کرنے والے نہ ہونا۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبید بن ہوذہ کے حوالے سے حضرت جرموذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے ابن ابوحاتم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' اورانہوں نے ان دونوں راویوں کے درمیان ایک اور شخص کا ذکر کیا ہے' لیکن اس کا نام بیان نہیں کیا۔

4216 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلاعنوا بلعنة اللّٰه وَلَا بغضبه وَلَا بالنَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَة الْحسن الْبَصْرِيّ عَن سَمُرَة وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کے ہمراہ لعنت نہ کرو اور نہ ہی اس کے غضب کے ہمراہ (لعنت کرو) اور نہ ہی آگ کے ہمراہ (لعنت کرو)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان تمام حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' اور حسن بصری کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4217 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين بِملَّة غير الْإِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمدا فَهُوَ كَمَا قَالَ

وَمن قتل نَفسه بِشَيْءٍ عذب بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ على رجل نذر فِيْمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کے نام پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے' جیسے اس نے کہا ہو اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا اور آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4218 - وَعَنْ سَلَمَةَ بن الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا رَاَيْنَا الرجل يلعن اَخَاهُ رَاَيْنَا اَن قد اَتَى بَابا من الْكَبَائِر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم جب کسی شخص کو دیکھتے تھے کہ وہ اپنے بھائی پر لعنت کر رہا ہوتا تھا' تو ہماری یہ رائے ہوتی تھی کہ یہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4219 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعَبْد اِذا لعن شَيْئا صعدت اللَّعْنَة اِلَى السَّمَاء فتغلق اَبْوَاب السَّمَاء دُوْنَهَا ثُمَّ تهبط اِلَى الْاَرْض فتغلق اَبْوَابهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاْخُذ يَمِينا وَشمَالًا فَاِن لم تَجِد مساغا رجعت اِلَى الَّذِيْ لعن فَاِن كَانَ اَهلا وَاِلَّا رجعت اِلَى قَائِلهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے' تو وہ لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' اور آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف آتی ہے پھر زمین کے دروازے بھی اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہیں جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس شخص کی طرف واپس آجاتی ہے' جس پر وہ لعنت کی گئی ہو اگر وہ شخص اس کا اہل ہوگا تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4220 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللَّعْنَةَ اِذا وجهت اِلَى من وجهت اِلَيْهِ فَاِن اَصَابَت عَلَيْهِ سَبِيْلا اَوْ وجدت فِيْهِ مسلكا وَاِلَّا قَالَت يَا رب وجهت اِلَى فلَان فَلَمْ اجد فِيْهِ مسلكا وَلَمْ اجد عَلَيْهِ سَبِيْلا فَيُقَالُ لَهَا ارجعي من حَيْثُ جِئْت رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْهِ قصَّة وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى .

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم لعنت کو اس شخص کی طرف بھیجتے ہو جس کی طرف تم بھیجتے ہو اگر تو اسے اس شخص کی طرف جانے کا راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر اس کے بارے میں اسے راستہ مل جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! مجھے فلاں کی طرف بھیجا گیا لیکن میں نے اس کی طرف جانے کا راستہ نہیں پایا اور مجھے اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ملا تو اس سے کہا جاتا ہے: تم وہیں واپس چلی جاؤ جہاں سے آئی ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس میں پورا واقعہ منقول ہے' اس کی سند عمدہ ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

4221 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بعض اَسْفَاره وَامْرَاَة من الْاَنْصَار على نَاقَة فضجرت فلعنتها فَسمع ذٰلِكَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدعوها فَاِنَّهَا ملعونة

قَالَ عمران فَكَاَنِّيْ اَرَاهَا الْاٰن تمشي فِي النَّاس مَا يعرض لَهَا احد ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهٖ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون ایک اونٹنی پر سوار تھی اس اونٹنی نے اسے تنگ کیا تو اس خاتون نے اس اونٹنی پر لعنت کی' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان موجود ہے' اسے اتار لو اور اس اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ اس پر لعنت کر دی گئی ہے

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ وہ اونٹنی لوگوں کے درمیان چل رہی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہیں کر رہا تھا۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4222 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَار رجل مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلعن بعيره فَقَالَ ا[لنَّ]بِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عبد اللّٰه لَا تسر مَعنا على بعير مَلْعُوْن ۔

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اس نے اپنے اونٹ پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تم ہمارے ساتھ کسی لعنت یافتہ اونٹ پر سفر نہ کرو

یہ روایت امام ابویعلی اور امام ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4223 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سفر يسير فلعن رجل نَاقَةً فَقَالَ اَيْنَ صَاحب النَّاقة فَقَالَ الرجل اَنا فَقَالَ اَخرهَا فَقَدْ اُجِيب فِيْهَا ۔ رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے ایک شخص نے اونٹنی پر لعنت کی آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی والا شخص کون ہے؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک طرف کر دو! کیونکہ اس کے بارے میں (لعنت کی دعا) کو قبول کر لیا گیا ہے

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4224 - وَعَن زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الديك فَاِنَّهُ يوقظ للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فَاِنَّهُ يَدْعُو للصَّلَاة وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ مُسْنَدًا وَّمرسلا

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

4221-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب النهي عن لعن الدواب وغيرها - حديث:4805' مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في لعن البهيمة - حديث: 25399' مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين - حديث:19435' مسند الروياني - أبو المهلب' حديث: 94' المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف - أبو قلابة عن عمه أبي المهلب عن عمران أبو ب عن أبي' حديث:15275

''یہ نماز کے لیے بلاتا ہے''۔

یہی روایت امام نسائی نے مسند اور مرسل (دونوں طرح سے) نقل کی ہے۔

4225 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن دیكا صرخ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبهُ رجل فَنهى عَن سبّ الديك

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ قَالَ لَا تلعنه وَلَا تسبه فَاِنَّهُ يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بانگ دی تو ایک شخص نے مرغ کو برا کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرغ کو برا کہنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم اس پر لعنت نہ کرو اور اسے برا نہ کہو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے''۔

4226 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن دیكا صرخ قَرِيبًا من النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل اللّٰهُمَّ العنه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مه كلا اِنَّهُ يَدْعُو اِلَى الصَّلَاة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا عباد بن مَنْصُوْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرغ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بانگ دی تو ایک شخص نے کہا: اے اللہ! تو اس پر لعنت کر! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہر جاؤ! ایسا ہرگز نہ کرو کیونکہ یہ نماز کے لئے بلاتا ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عباد بن منصور کا معاملہ مختلف ہے۔

4227 - وَعَنْ اَنسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلدغت رجلا برغوث فلعنها فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلعنها فَاِنَّهَا نبهت نَبيا من الْاَنْبِيَاء للصَّلَاة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار اِلَّا انه قَالَ لَا تسبه فَاِنَّهُ ايقظ نَبيا من الْاَنْبِيَاء لصَلَاة الصُّبْح وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا سُوَيْد بن اِبْرَاهِيْم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَلَفظِهِ ذكرت البراغيث عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهَا توقظ للصَّلَاة .ورواة الطَّبَرَانِيّ ثِقَات اِلَّا سعيد بن بشير

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص کو برغوث نے ڈنک مارا اس شخص نے اس پر لعنت کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اس نے ایک نبی کو نماز کے لئے بیدار کیا تھا

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اسے برا نہ کہو کیونکہ اس نے ایک نبی کو صبح کی نماز کے لئے بیدار کیا تھا''۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سوید بن ابراہیم کا معاملہ مختلف ہے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے براغیث کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نماز کے لئے بیدار کرتے ہیں''
امام طبرانی کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف سعید بن بشیر کا معاملہ مختلف ہے۔

4228 - وَرُوِیَ عَن عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نزلنَا منزلا فآذتنا البراغیث فسببناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تسبوها فنعمت الدَّابَّة فَإِنَّهَا أيقظتكم لذكر اللّٰہ ۔
رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ پر پڑاؤ کیا وہاں براغیث نے ہمیں اذیت پہنچائی ہم نے انہیں برا کہنا شروع کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم انہیں برا نہ کہو کیونکہ یہ اچھا جانور ہے۔ یہ اللہ کے ذکر کے لئے تمہیں بیدار کرتا ہے۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4229 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَن رجلا لعن الرّیح عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تلعن الرّیح فَإِنَّهَا مأمورة من لعن شَیْئًا لَیْسَ لَهٗ بِاَهْل رجعت اللَّعْنَة عَلَیْہِ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعلم اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غیر بشر بن عمر
قَالَ الْحَافِظ وَبشر هٰذَا ثِقَة احتج بِهِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرِهِمَا وَلَا أَعْلَمُ فِیْهِ جرحا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ہوا پر لعنت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہوا پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے' جو شخص کسی بھی چیز پر لعنت کرتا ہے' اور وہ چیز اس کی لعنت کی اہل نہ ہو' تو وہ لعنت اس (کرنے والے) کی طرف لوٹ آتی ہے
یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہمارے علم کے مطابق بشر بن عمر کے علاوہ اور کسی نے اسے مسند روایت کے طور پر نقل نہیں کیا
حافظ کہتے ہیں: بشر نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے مجھے اس کے بارے میں کسی جرح کا علم نہیں ہے۔

4230 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰہِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰہ اِلَّا بِالْحَقّ وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولي يَوْم الزَّحف وَقذف الْمُحصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی ایسے شخص کو قتل کرنا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاکدامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا جھوٹا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4231 - وَفِیْ کتاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ کتبہ اِلٰی اَھْلِ الْیمن قَالَ وَان أکبر الْکَبَائِر عِنْد اللّٰـہ یَوْم الْقِیَامَۃ الْاِشْرَاک بِاللّٰہِ وَقتل النَّفس المؤمنۃ بِغَیْر الْحق والفرار فِیْ سَبِیْل اللّٰہ یَوْم الزَّحف وعقوق الْوَالِدین وَرمی المحصنۃ وَتعلم السحر الحَدِیْث

رَوَاہُ ابن حبَان فِی صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ بکر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِیْہِ عَن جدہ

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے مکتوب میں یہ تحریر تھا' وہ مکتوب' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھجوایا تھا آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کبیرہ گناہوں میں یہ چیزیں شامل ہوں گی کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا کسی مومن کو ناحق قتل کرنا اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا والدین کی نافرمانی کرنا پاکدامن عورت پر الزام لگانا اور جادو سیکھنا''......الحدیث

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4232 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذکر امْرأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْہِ لیعیبہ بِہٖ حَبسہ اللّٰہ فِیْ نَار جَھَنَّم حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاد مَا قَالَ فِیْہِ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّیَاْتِیْ ھُوَ وَغَیْرہٖ فِی الْغِیْبَۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی شخص کے حوالے سے کوئی ایسی چیز ذکر کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا اور وہ شخص اس وقت تک وہاں رہے گا جب تک وہ اس الزام کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ یہ روایت اور اس کے علاوہ دیگر روایات غیبت سے متعلق باب میں آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4233 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قذف

4233-صحیح البخاری - کتاب الحدود' باب قذف العبید - حدیث:6480صحیح مسلم - کتاب الأیمان' باب التغلیظ علی من قذف مملوکہ بالزنا - حدیث:3223مستخرج أبی عوانۃ - مبتدأ کتاب الوصایا' أبواب فی الممالیک - بیان التشدید فی قذف الرجل مملوکہ وضربہ' حدیث:4906المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الحدود' حدیث: 8178سنن أبی داود - کتاب الأدب' أبواب النوم - باب فی حق المملوک' حدیث: 4518السنن الکبریٰ للنسائی - کتاب الرجم' قذف المملوک - حدیث:7114سنن الدارقطنی - کتاب الحدود والدیات وغیرہ' حدیث:3056مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - حدیث: 9381المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمہ أحمد' حدیث: 192شعب الإیمان للبیہقی - التاسع والثلاثون من شعب الإیمان' الثامن والخمسون من شعب الإیمان وھو باب فی الإحسان إلی الممالیک - حدیث:8305

مَمْلُوکه بِالزِّنَا يُقَام عَلَيْهِ الْحَد يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا اَن يكون كَمَا قَالَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم لَفظِهِ فِي الشَّفَقَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص اپنے غلام پر زنا کا الزام لگاتا ہے قیامت کے دن اس شخص پر حد جاری کی جائے گی البتہ اگر وہ الزام درست ہو تو معاملہ مختلف ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ شفقت سے متعلق باب میں پہلے گزر چکے ہیں۔

4234 - وَعَن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه زار عمَّة لَهُ فدعَتْ لَهُ بِطَعَام فابطات الْجَارِيَة فَقَالَت اَلا تستعجلي يَا زَانِيَة فَقَالَ عَمْرو سُبْحَانَ اللّٰهِ لقد قلت عَظِيْما هَلْ اطَّلَعت مِنهَا على زنا قَالَت لَا وَاللّٰه فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا عبد اَوْ امْرَاَة قَالَ اَوْ قَالَت لوليدتها يَا زَانِيَة وَلَمْ تطلع مِنهَا على زنا جلدتها وليدتها يَوْم الْقِيَامَة لِاَنَّهُ لَا حد لَهُنَّ فِي الدُّنْيَا
رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد . قَالَ الْحَافِظ كَيفَ وَعبد الْملك بن هَارُوْن مَتْرُوك مُتَّهم وَتقدم فِي الشَّفَقَة اَحَادِيْث من هٰذَا الْبَاب لم نعدها هُنَا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ اپنی پھوپھی سے ملنے کے لئے گئے اس خاتون نے ان کے لئے کھانا تیار کیا کنیز کو کھانا لانے میں دیر ہوگئی' تو اس خاتون نے کہا: اے زنا کرنے والی عورت! کیا تم جلدی نہیں کرسکتی تھیں؟ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! آپ نے بہت بڑی بات کہہ دی ہے کیا آپ نے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس خاتون نے جواب دیا: اللہ کی قسم! جی نہیں۔ تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بندہ یا عورت اپنی کنیز کو یہ کہے: اے زنا کرنے والی اور اس نے اس کنیز کو زنا کرتے ہوئے نہ دیکھا بھی ہو تو قیامت کے دن اس کی کنیز اسے کوڑے لگائے گی کیونکہ دنیا میں تو ان پر حد جاری نہیں ہوسکی تھی''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: ایسا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ عبدالملک بن ہارون نامی راوی متروک بھی ہے' اور تہمت یافتہ بھی ہے شفقت سے متعلق باب میں ایسی احادیث گزر چکی ہیں جو اس باب سے تعلق رکھتی ہیں لیکن ہم انہیں یہاں نہیں دہرائیں گے۔

14 - التَّرْهِيب من سبّ الدَّهْر

باب: زمانے کو برا کہنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4235 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يسب بَنو آدم الدَّهْر وَاَنا الدَّهْر بِيَدِي اللَّيْل وَالنَّهَار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان جب زمانے کو برا کہتا ہے' تو میں زمانہ ہوں' کیونکہ رات اور دن میرے دست قدرت میں ہیں''۔

4236 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ اقلب لیلہ ونہارہ وَاِذَا شِئْت قبضتھما

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَیْرِھِمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''رات اور دن کو میں تبدیل کرتا ہوں اور جب میں چاہوں گا انہیں قبضے میں لے لوں گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4237 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِم لَا یسب اَحَدُکُمُ الدَّھْر فَاِن اللّٰہ ھُوَ الدَّھْر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کوئی شخص زمانے کو برا نہ کہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4238 - وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیّ لَا تسموا الْعِنَب الْکَرم وَلَا تَقولُوْا خیبۃ الدَّھْر فَاِن اللّٰہ ھُوَ الدَّھْر

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انگور کو کرم نہ کہو اور یہ نہ کہو کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4239 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یُؤْذِیْنِیْ ابْن آدم یَقُوْلُ یَا خیبۃ الدَّھْر فَلَا یقل اَحَدُکُمْ یَا خیبۃ الدَّھْر فَاِنِّیْ اَنَا الدَّھْر اقلب لیلہ ونہارہ

رَوَاہُ اَبُوْ دواد وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: انسان مجھے اذیت پہنچاتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ زمانہ خراب ہے کوئی شخص نہ کہے کہ زمانہ خراب ہے' کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ میں رات اور دن کو تبدیل کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4240 - وَرَوَاہُ مَالِك مُخْتَصِرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یقل اَحَدُکُمْ یَا خیبۃ الدَّھْر فَاِن اللّٰہ ھُوَ الدَّھْر

❀❀ یہ روایت امام مالک نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی خرابی' کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے''۔

4241 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْحَاکِم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہ استقرضت عَبدِی فَلَمْ یقرضنی وَشَتَمَنِیْ عَبدِی وَھُوَ لَا یدرِی یَقُوْلُ وادھراہ وادھراہ وَاَنَا الدَّھْر

قَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَرَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ وَلَفظہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تسبوا الدَّھْر قَالَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا الدَّھْر الْاَیَّام واللیالی أجددھا وأبلیھا وَآتِی بملوك بعد مُلُوك

قَالَ الْحَافِظ وَمعنی الحَدِیْث اَن الْعَرَب کَانَت اِذا أنزلت بِاحدھم نازلۃ وأصابتہ مُصِیبَۃ اَوْ مَکْرُوہ

یسب الدَّھر اعتقادا منھم اَن الَّذِیْ اَصَابَهٗ فعل الدَّھر كَمَا كَانَت الْعَرَب تستمطر بالأنواء وَتقول مُطِرْنَا بِنَوْء كَذَا اعتقادا اَن فعل ذٰلِكَ فعل الأنواء فَكَانَ هٰذَا كاللعن للْفَاعِل وَلَا فَاعل لكل شَيْء إِلَّا اللّٰه تَعَالٰى خَالق كل شَيْء وَفعله فنهاهم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذٰلِكَ وَكَانَ اَبُوْ دَاوُد يُنكر رِوَايَة اَهْلِ الْحَدِيْث وَ الدَّهر بِضَم الرَّاء وَيَقُوْلُ لَو كَانَ كَذٰلِكَ كَانَ الدَّهر اسْما من اَسمَاء اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ يرويهِ وَاَنا الدَّهر اقلب اللَّيْل وَالنَّهَار بِفَتْح رَاء الدَّهر على الظَّرْف مَعْنَاهُ اَنا طول الدَّهر وَالزَّمَان اقلب اللَّيْل وَالنَّهَار وَرجح هٰذَا بَعضهم وَرِوَايَة من قَالَ فَإِن اللّٰه هُوَ الدَّهر يرد هٰذَا الْجُمْهُور على ضم الرَّاء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا لیکن اس نے مجھے قرض نہیں دیا میرے بندے نے مجھے برا کہا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ کہتا ہے ہائے زمانہ ہائے زمانہ حالانکہ میں زمانہ ہوں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔ یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم زمانہ کو برا نہ کہو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں زمانہ ہوں رات اور دن میں میں تبدیلی کرتا ہوں اور میں اسے بوسیدہ کرتا ہوں اور ایک قسم کے بادشاہوں کے بعد میں دوسری قسم کے بادشاہ لے کے آتا ہوں''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عربوں کا یہ محاورہ تھا کہ جب ان میں سے کسی ایک پر کوئی مصیبت نازل ہوتی تھی یا کوئی پریشانی لاحق ہوتی تھی یا ناپسندیدہ صورت حال سامنے آتی تھی تو وہ زمانے کو برا کہا کرتے تھے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ یہ سب کچھ زمانے سے ہی ہے زمانے نے یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جس طرح عرب ستاروں کے ذریعے بارش کے نزول کا اعتقاد رکھتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ فلاں فلاں ستارے کی وجہ سے ہم پر بارش نازل ہوئی ہے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ اگر ایسا ہوا ہے تو یہ ستاروں کے کرنے کی وجہ سے ہے تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ جیسے آپ ایسا کرنے والے پر لعنت کر رہے ہیں اور ہر چیز کا حقیقی فاعل تو اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اسی نے ایسا کیا ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

امام ابوداؤد نے محدثین کی اس روایت کا انکار کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: ''میں زمانہ ہوں'' وہ فرماتے ہیں اگر ایسا ہوتا تو دہر اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ہوتا انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''زمانے کو یعنی رات اور دن کو میں پلٹانے والا ہوں ان کے نزدیک متن میں لفظ ''دہر'' ظرف کے طور پر استعمال ہوگا اور اس کی مراد یہ ہوگی کہ میں زمانے کو اور دہر کو لمبا کرنے والا ہوں رات اور دن کو پلٹانے والا ہوں اس مفہوم کو بعض حضرات نے ترجیح دی ہے اور ایک روایت میں یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے تو اس اعتبار سے جمہور نے دہر لفظ کے ''ر'' پر پیش پڑھی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے''۔

15 - التَّرْهِيب من ترويع الْمُسْلِم وَمَنْ الْإِشَارَة إِلَيْهِ بسلاح وَنَحْوَهٗ جادا اَوْ مازحا

باب: مسلمان کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص ہتھیار کے ذریعے کسی مسلمان کی طرف اشارہ کرتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور حرکت کرتا ہے خواہ وہ سنجیدگی

کے ساتھ کرے یا مزاح کے طور پر کرے

4242 - عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی قَالَ حَدثنا اَصْحَاب مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انهم کَانُوْا یَسِیْرُوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ رَجُلٌ مِّنهُم فَانْطَلق بَعْضُهُمْ اِلٰی حَبل مَعَه فَاَخذه فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل لِمُسْلِمٍ اَنْ یروع مُسْلِما ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت محمد ﷺ کے اصحاب نے ہمیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ان میں سے ایک شخص سو گیا تو کوئی دوسرا شخص رسی لے کر گیا اور اس شخص کو باندھ دیا وہ شخص گھبرا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو گھبراہٹ کا شکار کرے۔ یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4243 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسیر فخفق رجل علی رَاحِلَته فَاَخذ رجل سَهْما من کِنَانَته فانتبه الرجل فَفَزِعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل لرجل اَنْ یروع مُسْلِما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ ابْن عمر مُخْتَصرًا لَا یحل لِمُسْلِمٍ اَوْ مُؤْمِن اَنْ یروع مُسْلِما ۔ خفق الرجل اِذا نعس

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ایک شخص کو اپنی سواری پر اونگھ آنے لگی ایک اور شخص نے اس کے ترکش میں سے تیر نکال لیا تو وہ شخص بیدار ہوا اور گھبرا گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''کسی مسلمان کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کسی مومن کے لئے یہ بات حلال نہیں ہے کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے''۔

لفظ خفق الرجل کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کو اونگھ آ جائے۔

4244 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِب بن یزِیْد عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه یَقُوْلُ لَا یَاْخُذن اَحَدُکُم مَتَاع اَخِیْه لاعبا وَلَا جادا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ عبداللہ بن سائب بن یزید اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''کوئی شخص اپنے بھائی کا سامان حاصل نہ کرے خواہ مذاق کے طور پر ہو یا سنجیدگی کے طور پر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4245 - وَرُوِیَ عَنْ عَامر بن ربیعَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَخذ نعل رجل فغیبها وَهُوَ یمزح فَذکر ذٰلِکَ

لِرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تروعوا الْمُسْلِم فَاِن روعة الْمُسْلِم ظلم عَظِيْم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِیْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کا جوتا لے کر اسے چھپا دیا وہ مذاق کے طور پر ایسا کر رہا تھا اس بات کا پتہ نبی اکرم ﷺ کو چلا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو پریشان نہ کرو کیونکہ مسلمان کو پریشان کرنا بڑا ظلم ہے۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

4246 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ الْحسن وَكَانَ عقبيا بَدْرِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل وَنسی نَعْلَيْهِ فَاَخذهُمَا رجل فوضعهما تَحْتَهٗ فَرجع الرجل فَقَالَ نَعْلی فَقَالَ الْقَوْم مَا رأيناهما فَقَالَ هُوَ ذه فَقَالَ فَكيف بروعة الْمُؤْمِن فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنعته لاعبا فَقَالَ فَكيف بروعة الْمُؤْمِن مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوالحسن رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' جنہیں بیعت عقبہ میں شرکت کا بھی شرف حاصل ہے' اور غزوہ بدر میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اٹھ کر گیا وہ اپنا جوتا بھول گیا ایک اور شخص نے ان دونوں کو لیا اور اپنے نیچے رکھ لیا وہ شخص واپس آیا اور اس نے دریافت کیا: میرے جوتے کہاں ہیں؟ تو حاضرین نے کہا: ہم نے تو انہیں نہیں دیکھا' تو اس شخص نے کہا: وہ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے مومن کو پریشان کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے مذاق کے طور پر ایسا کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن کو پریشان کیوں کیا؟ یہ بات آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4247 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَخَاف مُؤْمِنا كَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن لَا يُؤْمنهُ من أفزاع يَوْم الْقِيَامَة ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کو خوف زدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو قیامت کے دن کی ہولنا کی سے محفوظ نہ رکھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4248 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نظر اِلٰی مُسْلِم نظرة يخيفه فِيْهَا بِغَيْر حق أخافه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمان کی طرف ایسی نظر سے دیکھے جس کے ذریعے وہ اس کو ناحق طور پر خوف زدہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس

شخص کوخوف زدہ کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

4249 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُشِیْر اَحَدُکُمْ اِلٰی اَخِیْه بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الشَّیْطَان یَنْزِع فِیْ یَدِه فَیَقَع فِیْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم .

یَنْزِع بِالْعینِ الْمُهْمَلَة وَکسر الرَّاء اَیْ یَرْمِیْ وَرُوِیَ بِالْمُعْجَمَةِ مَعَ فتح الزَّای وَمَعْنَاهُ اَیْضًا یَرْمِیْ وَیفْسد واصل النزع الطعْن وَالْفساد .

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار کے ذریعے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے کہ شیطان اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھڑوا کر (دوسرے بھائی کو نقصان پہنچادے) تو وہ شخص اس کی وجہ سے جہنم کے گڑھے میں گرجائے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ینزع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ماردے اور ایک روایت کے مطابق اس میں ''ز'' پر زبر پڑھی گئی ہے اس کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ وہ پھینک دے یا خراب کردے۔

لفظ نزع کا اصل مطلب چبھونا یا خراب کرنا ہے۔

4250 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَشَارَ اِلٰی اَخِیْه بحدیدة فَاِنَّ الْمَلَائِکَة تلعنه حَتّٰی یَنْتَهِیَ وَاِن کَانَ اَخَاهُ لِاَبِیْهِ وَاُمه . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہتھیار کے ذریعے اپنے بھائی کی طرف اشارہ کرے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک وہ ایسا کرنے سے باز نہیں آتا خواہ وہ دوسرا شخص اس کا سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4251 - وَعَنْ اَبِیْ بکرة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا تواجه المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فِی النَّار

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان تلواریں لے کر آمنے سامنے آتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے''۔

4249-صحیح البخاری - کتاب الفتن' باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم : '' من حمل - حدیث: 6679صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب النہی عن الإشارة بالسلاح إلی مسلم - حدیث: 4849المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنہم' ذکر أبی ہریرة الدوسی رضی اللہ عنہ - حدیث:6196مصنف عبد الرزاق الصنعانی - کتاب اللقطة' باب ذکر رفع السلاح - حدیث:18009مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ہریرة رضی اللہ عنہ - حدیث:8029المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه سہل' ومما أسند سہل بن سعد - أبو ہریرة عن سہل بن سعد' حدیث:5527

4252 - وَفِىْ رِوَايَةٍ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيْهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى حَرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيْعًا . قَالَ فَقُلْنَا أَوْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب دو مسلمان ہوں اور ان میں سے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھالے تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دیتا ہے' تو وہ دونوں جہنم میں داخل ہو جاتے ہیں

راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) عرض کی گئی: یارسول اللہ! قاتل کا تو معاملہ ٹھیک ہے مقتول کا کیا معاملہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْاَحَادِيْثُ مِنْ هٰذَا النَّوْعِ كَثِيْرَةٌ وَتَقَدَّمَ بَعْضُهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اس کے ساتھ لڑنا کفر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس موضوع سے متعلق احادیث بہت سی ہیں جن میں سے کچھ پہلے گزر چکی ہیں۔

16 - التَّرْغِيْبُ فِى الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب: لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4254 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ فِيْ دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَبِكُلِّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ أَیْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ

4254- صحيح البخاری - كتاب الصلح' باب فضل الإصلاح بين الناس - حديث: 2580 صحيح البخاری - كتاب الجهاد والسير' باب من أخذ بالركاب ونحوه - حديث: 2848 صحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف - حديث: 1739 صحيح ابن حبان - كتاب الزكاة' فصل ذكر الخصال التی تقوم لعدم المال مقام الصدقة لباذلها - ذكر الأشياء التی يكتب لمستعملها بها الصدقة' حديث: 3440 السنن الكبرى للبيهقی - كتاب الجنائز' جماع أبواب صدقة التطوع ' - باب وجوه الصدقة ' حديث: 7357 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هريرة رضی الله عنه - حديث: 8000 شعب الإيمان للبيهقی - التحريض على صدقة التطوع' حديث: 3168

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے اگر آدمی دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے کام لے تو یہ صدقہ ہے آدمی کسی شخص کی اس کے جانور کے بارے میں مدد کرتے ہوئے اسے اس پر سوار کروا دے یا اس کا سامان جانور پر رکھوا دے تو یہ بھی صدقہ ہے پاکیزہ بات کہنا صدقہ ہے ہر وہ قدم جس کے ذریعے آدمی چل کر نماز کی طرف جاتا ہے وہ صدقہ ہے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔متن کے یہ الفاظ'' آدمی دو آدمیوں کے درمیان عدل کرے'' اس سے مراد یہ ہے کہ عدل کے ساتھ ان دونوں کے درمیان صلح کروا دے۔

4255 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اخبركُمْ بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَإِن فَسَاد ذَات الْبَيْن هِىَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ صَحِيْح

قَالَ ويروى عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ هِىَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين انْتهى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں روزے اور نماز سے زیادہ فضیلت والے درجے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آپس میں صلح کروانا کیونکہ آپس کا فساد مونڈ دینے والا (یعنی تباہ کردینے والا) ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے

''آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مونڈ دینے والا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتا ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتا ہے''......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4256 - وَعَن ام كُلْثُوم بنت عقبَة بن اَبِى معيط رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لم يكذب من نمى بَيْنَ اثْنَيْنِ ليصلح

❀❀ سیدہ اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو دو آدمیوں کے درمیان صلح کروانے کے لئے (غلط بیانی) کرتا ہے''۔

4257 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَيْسَ بالكاذب من أصلح بَيْنَ النَّاس فَقَالَ خيرا اَوْ نمى خيرا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ الْحَافِظِ يُقَال نميت الحَدِيْثِ بتَخْفِيف الْمِيم إِذا بلغته على وَجه الْإِصْلَاح وبتشديدها إِذا كَانَ على وَجه إِفْسَاد ذَات الْبَيْن كَذَا ذكر ذٰلِكَ اَبُوْ عبيد وَابْنُ قُتَيْبَة والأصمعي والجوهرى وَغَيْرهم

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ شخص جھوٹا نہیں ہوتا جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے وہ بھلائی کی بات کہتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بھلائی پھیلاتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ کہتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے نمیت الحدیث اس میں م پر تخفیف ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب آپ کوئی بات بہتری کے لئے پھیلائیں اور جب یہ شد کے ساتھ پڑھا جائے گا تو اس کا مطلب ہوگا کہ آپ نے لوگوں کے درمیان فساد پیدا کرنے کے لئے وہ بات پھیلائی ہے ابوعبید، ابن قتیبہ، اصمعی، جوہری اور دیگر حضرات نے یہ اسی طرح ذکر کیا ہے۔

4258 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل شَیْءٍ أفضل من الصَّلَاة وَاِصْلَاح ذَات الْبَيْن وَخلق جَائِز بَيْنَ الْمُسْلِمين ۔ رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نماز اور لوگوں کے درمیان صلح کروانے اور مسلمانوں کے درمیان اچھے اخلاق اختیار کرنے سے زیادہ فضیلت والا عمل اور کوئی نہیں ہے"۔ یہ روایت اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4259 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الصَّدَقَة اِصْلَاح ذَات الْبَيْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَفِیْ اِسْنَاده عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن انعم وَحَدِيْثه هٰذَا حسن لحَدِيْثِ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ الْمُتقَدّم

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ لوگوں کے درمیان صلح کروانا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ہے اور اس کی نقل کردہ یہ حدیث حسن ہے اس کے علاوہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک حدیث گزر چکی ہے جو اس سے پہلے گزری ہے۔

4260 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ اَيُّوْبَ اَلا ادلك على تِجَارَة قَالَ بلٰى قَالَ صل بَيْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَيْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَعِنْدَهُ: اَلا أدلك على عمل يرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰى قَالَ صل بَيْنَ النَّاس اِذا تفاسدوا وَقرب بَيْنَهُمْ اِذا تباعدوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ ۔ وَعِنْده: اَلا أدلك على عمل يرضاه اللّٰه وَرَسُوله قَالَ بَلٰى فَذكره

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا میں تمہاری رہنمائی کسی تجارت کی طرف نہ کروں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے درمیان تعلق قائم کرواؤ جب ان کے درمیان فساد پیدا ہو چکا ہو اور ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ جب وہ ایک دوسرے سے

دور ہو چکے ہوں۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگوں کے درمیان فساد آجائے' تو ان کے درمیان تعلق قائم کرواؤ اور جب وہ ایک دوسرے سے دور ہو جائیں تو ان کے درمیان قربت پیدا کرواؤ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔اور ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے عمل کی طرف نہ کروں کہ جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں!......اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

4261 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ اَيْضًا وَّالاصبهانی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ اَلا أدلك على صَدَقَة يُحِبهَا الله وَرَسُوله تصلح بَيْنَ النَّاس إِذا تباغضوا وتفاسدوا

لفظ الطَّبَرَانِيّ وَلَفظ الْاَصْبَهَانِيّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أدلك على صَدَقَة يحب الله موضعهَا قلت بِاَبِیْ اَنْت وَاُمي قَالَ تصلح بَيْنَ النَّاس فَاِنَّهَا صَدَقَة يحب الله موضعهَا

❀❀ یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوایوب! کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند کرتے ہیں؟ تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ جب وہ ایک دوسرے کے درمیان بغض رکھے ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے درمیان خرابی پیدا کیے ہوئے ہوں'۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔اصبہانی کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس صدقے کی طرف نہ کروں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے؟ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں (ایسا کیجئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ کیونکہ یہ ایک ایسا صدقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔

4262 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من أصلح بَيْنَ النَّاس أصلح الله أمره وَاَعْطَاهُ بِكُل كلمة تكلم بهَا عتق رَقَبَة وَرجع مغفورا لَهُ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جدا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو ٹھیک کر دیتا ہے' اور اس نے اس دوران جتنے کلمات کہیں ہوں ان میں سے ہر ایک کلمے کے عوض میں اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتا ہے' اور جب وہ شخص واپس آتا ہے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔اور یہ روایت انتہائی غریب ہے۔

17 - التَّرْهِيب اَن يعْتَذر اِلَي الْمَرْء اَخُوهُ فَلَا يقبل عذره

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کے سامنے اس کا کوئی بھائی معذرت پیش کرے تو وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے

4263 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا عَن نسَاء النَّاس تعف نِسَاؤُكُمْ وبروا آبَاءَكُمْ تبركم أبناؤكم وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ متنصلا فليقبل ذٰلِكَ محقا كَانَ اَوْ مُبْطلًا فَإِن لم يفعل لم يرد عَليّ الْحَوْض . رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ سُوَيْد عَن قَتَادَة عَنْ اَبِیْ رَافع عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل سُوَيْد هٰذَا هُوَ ابْن عبد الْعَزِيز واه

وروى الطَّبَرَانِيّ وَغَيرِهٖ صَدره دون قَوْلِه وَمَنْ اَتَاهُ اَخُوهُ اِلَى آخِرِهٖ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِاِسْنَادٍ حسن

التنصل الِاعْتِذَار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دوسروں کی خواتین کے حوالے سے پاکدامن رہو تمہاری خواتین پاکدامن رہیں گی اپنے ماں باپ کی فرمانبرداری کرو تمہاری اولاد تمہاری فرمانبرداری کرے گی جس شخص کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آئے تو وہ حق پر ہو یا باطل پر ہو اسے معذرت قبول کر لینی چاہیے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے سوید کی قتادہ کے حوالے سے حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں، بلکہ سوید نامی یہ راوی سوید بن عبدالعزیز ہے اور یہ ایک واہی راوی ہے۔ یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے لیکن انہوں نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''جس شخص کے پاس اس کا بھائی آئے''۔ اس کے بعد سے لے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ تنصل کا مطلب عذر پیش کرنا ہے۔

4264 - وَعَن جودان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعتذر اِلَى اَخِيْه الْمُسلم فَلَمْ يقبل مِنْهُ كَانَ عَلَيْهِ مَا على صَاحب مكس

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادَيْنِ جَيِّدين اِلَّا انه قَالَ كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس . وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ جَابر بن عبد اللّٰه وَلَفظِهٖ قَالَ من اعتذر اِلَى اَخِيْه فَلَمْ يقبل عذره كَانَ عَلَيْهِ مثل خَطِيئَة صَاحب مكس

قَالَ اَبُو الزبير والمكاس العشار

حضرت جودان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے اس کا بھائی معذرت پیش کرے اور وہ شخص اس کی معذرت قبول نہ کرے تو اس شخص کو بھتہ وصول کرنے والے جتنا گناہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں نقل کی ہے جبکہ امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے ان دونوں نے اسے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس شخص پر اس کی مانند گناہ ہوتا ہے جتنا گناہ بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جو شخص اپنے بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ معذرت کو قبول نہ کرے تو اس شخص کو اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا بھتہ وصول کرنے والے کو ہوتا ہے''۔

ابوزبیر بیان کرتے ہیں: مکاس سے مراد بھتہ وصول کرنے والا ہے۔

4265 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من تنصل اِلَیْہِ فَلَمْ یقبل لم یرد عَلَیَّ الْحَوْض قَالَ الْحَافِظِ رُوِیَ عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَحَدِیْثِ جودان اصح وجودان مُخْتَلف فِیْ صحبته وَلَمْ ینْسب

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے معذرت کی جائے اور وہ اسے قبول نہ کرے وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے حوالے سے یہ حدیث منقول ہے اور حضرت جودان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث مستند ہے حضرت جودان رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے ان کا اسم منسوب بھی ذکر نہیں ہوا۔

4266 - وَرُوِیَ عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عفوا تعف نِسَاؤُکُمْ وبروا آبَاءَکُمْ تبرکم أبناؤکم وَمَنْ اعتذر اِلٰی اَخِیْہِ الْمُسلِم فَلَمْ یقبل عذره لم یرد عَلَیَّ الْحَوْض رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''تم لوگ پاکدامن رہو تمہاری عورتیں پاکدامن رہیں گی تم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے سامنے معذرت پیش کرے اور وہ اس کی معذرت قبول نہ کرے تو وہ (قبول نہ کرنے والا) میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4267 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا أنبئکم بشرارکم قَالُوْا بَلٰی اِن شِئْت یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِن شِرَارکُمُ الَّذِیْ ینزل وَحده ویجلد عَبده وَیَمْنَع رفده اَفلا أنبئکم بشر من ذٰلِکَ قَالُوْا بَلٰی اِن شِئْت یَا رَسُوْل اللّٰہِ

قَالَ من يبغض النَّاس ويبغضونه قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى اِن شِئْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ الَّذِيْنَ لَا يقيلون عَثْرَة وَلَا يقبلُوْنَ معذرة وَلَا يغتفرُوْنَ ذَنبا
قَالَ اَفلا انبئكم بشر من ذٰلِكَ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ من لَا يُرْجٰى خيره وَلَا يُؤمن شره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺروایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں (تو بیان فرمائیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے برے لوگ وہ ہیں کہ جوا کیلے پڑاؤ کرتے ہیں اپنے غلام کو کوڑے لگاتے ہیں مہمان نوازی نہیں کرتے کیا میں تمہیں ان سے بھی زیادہ برے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں سے بغض رکھتے ہیں اور لوگ ان سے بغض رکھتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! اگر آپ چاہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو کسی کوتاہی کو معاف نہیں کرتے معذرت کو قبول نہیں کرتے اور غلطی کو معاف نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ برے فرد کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے گی اور جس کے شر سے محفوظ نہ رہا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

18 - التَّرْهِيب من النميمة

باب: چغلی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4268 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجَنَّة نمام وَفِيْ رِوَايَةٍ قَتَّات . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

قَالَ الْحَافِظ الْقَتَّات والنمام بِمَعْنى وَاحِد وَقِيْلَ النمام الَّذِيْ يكون مَعَ جمَاعَة يتحدثون حَدِيْثا فينم عَلَيْهِمْ والقتات الَّذِيْ يتسمع عَلَيْهِمْ وهم لَا يعلمُوْنَ ثُمَّ ينم

❀❀ حضرت حذیفہ ﷺروایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چغلی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا'' ایک روایت میں لفظ ''قتات'' منقول ہے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لفظ قتات اور لفظ نمام ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے ایک قول کے مطابق نمام اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہو اور پھر بات چیت کرنے کے دوران ان کے سامنے چغلی کرے اور قتات اس شخص کو کہا جاتا ہے

4268- صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان غلظ تحريم النميمة - حديث:176' مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم - حديث: 22771' البحر الزخار مسند البزار - عبيدة بن معتب' حديث:2510

جو لوگوں کی بات چوری چھپے سن رہا ہو اور لوگوں کو اس کا علم نہ ہو اور پھر وہ اس بات کی چغلی کر دے۔

4269 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بقبرين يعذبان فَقَالَ اِنَّهُمَا يعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِير بَلٰى اِنَّهُ كَبِير اما احدهمَا فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاما الْاٰخر فَكَانَ لَا يسْتَتر من بَوْله الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان دونوں کو (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ان میں سے ایک چغلی کیا کرتا تھا' اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچتا تھا.....الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4270 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم شَدِيْد الْحر نَحْو بَقِيع الْغَرْقَد قَالَ فَكَانَ النَّاس يَمْشُوْنَ خَلفه قَالَ فَلَمَّا سمع صَوْت النِّعَال وقر ذٰلِكَ فِيْ نَفسه فَجَلَسَ حَتّٰى قدمهم اَمَامه لِئَلَّا يَقع فِيْ نَفسه شَيْءٌ مِّنَ الْكبر فَلَمَّا مر ببقيع الْغَرْقَد اِذا بقبرين قد دفنُوْا فِيْهِمَا رجلَيْنِ قَالَ فَوقف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من دفنتم الْيَوْم هَهُنَا قَالُوْا فلَان وَفُلَان قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ اما اَحدهمَا فَكَانَ لَا يتنزه من الْبَوْل وَاما الْاٰخر فَكَانَ يمشي بالنميمة وَاخذ جَرِيْدَة رطبَة فَشَقهَا ثُمَّ جعلهَا على الْقَبْر قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لم فعلت هٰذَا قَالَ ليخففن عَنْهُمَا قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَتّٰى مَتى هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا تمزع قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِي الحَدِيْثِ لسمعتم مَا اَسمع

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَنِ الْقَاسِم عَنهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شدید گرم دن میں جنت البقیع کے پاس سے ہوا لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سنی تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو الجھن ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اپنے سے آگے چلنے کے لئے کہا تاکہ آپ کے من میں تکبر نہ آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر جنت البقیع سے ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبریں پائیں جس میں دو افراد کو دفن کیا گیا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم لوگوں نے آج کسے دفن کیا ہے لوگوں نے بتایا: فلاں کو اور فلاں کو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دونوں میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خشک شاخ لی اسے چیرا اور اسے قبر پر رکھ دیا لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاکہ ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ غیب ہے جس کا علم صرف اللہ کو ہے اگر تمہارے دلوں کی بے چینی کا اندیشہ نہ ہوتا تو تم نے وہ بات سنی تھی' جو میں سنتا ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4271 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النميمة والشتيمة وَالْحمية فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''چغلی کرنا' برا کہنا اور حمیت' جہنم میں جائیں گے''۔

4272 - وَفِیْ لفظ اِن النميمة والحقد فِی النَّار لَا يَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب مُسْلِم ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چغلی کرنا اور کینہ پروری جہنم میں جائیں گے یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4273 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اِن الْكَذِب يسود الْوَجْه والنميمة من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِیّ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيْق زِيَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث عَنهُ

وَزِيَاد هٰذَا هُوَ اَبُو الْجَارُود الْكُوفِی الْاَعْمَى تنْسب اِلَيْهِ الجارودية من الروافض

وَنَافِع هُوَ نفيع اَبُوْ دَاوُد الْاَعْمَى اَيْضًا وَّكِلَاهُمَا مَتْرُوك مُتَّهم بِالْوَضْع

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے' اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

زیاد نامی یہ راوی ابوجارود کوفی اعمٰی ہے روافض کا فرقہ جارودیہ اسی کی طرف منسوب ہے رافع نامی راوی نفیع ابوداؤد اعمٰی ہے۔

یہ دونوں راوی متروک ہیں اور ان پر احادیث ایجاد کرنے کا الزام ہے۔

4274 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نمشي مَعَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمررنا على قبرين فَقَامَ فقمنا مَعَه فَجعل لَونه يتَغَيَّر حَتّٰى رعد كم قَمِيصه فَقُلْنَا مَا لَك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اما تستمعون مَا اسمع فَقُلْنَا وَمَا ذَاك يَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ هٰذَانِ رجلَان يعذبان فِیْ قبورهما عذَابا شَدِيْدا فِیْ ذَنْب هَين ۔ قُلْنَا فِيمَ ذَاك قَالَ كَانَ اَحدهمَا لَا يستنزه من الْبَوْل وَكَانَ الاخر يُؤْذِیْ النَّاس بِلِسَانِهٖ وَيَمْشی بَيْنَهُمْ بالنميمة فَدَعَا بجريدتين من جرائد النّخل فَجعل فِیْ كل قبر وَاحِدَة

قُلْنَا وَهل يَنْفَعهُمْ ذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ يُخَفف عَنْهُمَا مَا دامتا رطبتين ۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

قَوْلِه فِيْ ذَنْبٍ هَيِّن اَى هَيِّن عِنْدهمَا وَفِيْ ظنهما لا انه هَيِّن فِيْ نفس الْاَمر فَقَدْ تقدم فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس قَوْلِه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى اِنَّهُ كَبِيْر وَقد اَجمعت الْاَمة على تَحْرِيم النميمة وَاَنَّهَا من اَعظم الذُّنُوب عِنْد اللّٰه تَعَالٰى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے جا رہے تھے ہمارا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم بھی ٹھہر گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہونے لگا یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص کی آستین بھی کپکپانے لگی ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہوا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ وہ چیز سن رہے ہو جو میں سنتا ہوں ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں افراد کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے' اور شدید عذاب ہو رہا ہے' اور بظاہر آسان گناہ کی وجہ سے ہو رہا ہے ہم نے عرض کی: وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا' اور دوسرا اپنی زبان کے ذریعے لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی شاخوں میں سے دو شاخیں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک کی قبر پر شاخ رکھ دی ہم نے عرض کی: کیا انہیں اس کا فائدہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' آسان گناہ'' اس سے مراد یہ ہے کہ یہ ان دونوں کے نزدیک آسان تھا' اور وہ دونوں اس کو آسان گمان کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ نفس امر میں وہ گناہ آسان تھا اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جی ہاں وہ بڑا ہے''۔

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ چغلی کرنا حرام ہے' اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔

4275 - وَرُوِىَ عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مني ذُو حسد وَلَا نميمة وَلَا كهَانَة وَلَا اَنا مِنْهُ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبينًا (الْاَحْزَاب) .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد کرنے والا چغلی کرنے والا کہانت کرنے والا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے' اور نہ ہی میرا اس سے تعلق ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان کی کسی (جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ لوگ بہتان کا اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4276 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَار عباد اللّٰه الَّذِيْنَ اِذا رُؤُوا ذكر اللّٰه وشرار عباد اللّٰه المشاؤون بالنميمة المفرقون بَيْنَ الْاَحِبَّة الباغون للبرآء الْعَنَت

رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ وَبَقِيَّة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَبُو بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَابْن اَبِيْ

الدُّنْيَا عَن شهر عَن اَسمَاء عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا المفسدون بَيْنَ الْاَحِبَّة وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث عبَادَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا فِي كتاب الصمت عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْث عبد الرَّحْمٰن اصح وَقد قِيْلَ لَهُ اِن لَهُ صُحْبَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہترین وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے اور اللہ کے بندوں میں برے لوگ وہ ہیں جو چغلی کر کے دوستوں کے درمیان علیحدگی پیدا کرتے ہیں اور بے گناہ لوگوں کے لیے فساد کی کوشش کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے اس کے باقی راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔ یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام ابن ابودنیا نے شہر کے حوالے سے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''وہ لوگ دوستوں کے درمیان فساد پیدا کرتے ہیں''۔

امام طبرانی نے یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے امام ابن دنیا نے اسے کتاب ''الصمت'' میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے لیکن حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

4277 - وَعَنِ الْعَلَاء بن الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الهمازون واللمازون والمشاؤون بالنميمة الباغون للبرآء الْعَنَت يحشرهم اللّٰه فِيْ وُجُوْه الْكلاب

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ معضلا هٰكَذَا

وَتقدم فِي بَاب الْإِصْلَاح حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُم بِاَفْضَل من دَرَجَة الصّيام وَالصَّلَاة وَالصَّدَقَة قَالُوْا بلَى قَالَ إِصْلَاح ذَات الْبَيْن فَإِن فَسَاد ذَات الْبَيْن هِيَ الحالقة

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ ثُمَّ قَالَ ويروى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ هِيَ الحالقة لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن اَقُوْل تحلق الدّين

❀❀ حضرت علاء بن حارث رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(رُوبرو) طعنہ زنی کرنے والے (پیٹھ پیچھے) عیب جوئی کرنے والے اور چغلی کرنے والے لوگ جو بری الذمہ لوگوں کے حوالے سے سرکشی کے طلبگار رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کتوں کی شکل میں اٹھائے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

اس سے پہلے اصلاح سے متعلق باب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو روزہ، نماز اور صدقے سے زیادہ فضیلت والا درجہ رکھتا ہوگا لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے درمیان اصلاح کروانے والا کیونکہ لوگوں کے درمیان فساد مونڈ دینے والی چیز ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے پھر وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مونڈنے والی چیز ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈ دیتی ہے بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔

اَلتَّرْهِيب من الْغِيبَة والبهت وبيانهما وَالتَّرْغِيب فِيْ ردهما

باب: غیبت کرنے بہتان لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اوران دونوں کا بیان اوران دونوں کی تردید کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4278 - عَنْ اَبِیْ بکرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خطبتہ فِیْ حجَّۃ الْوَدَاع اِن دماء کم وَاَمْوَالکُمْ وَاَعْرَاضکُمْ حرَام عَلَیْکُمْ کَحُرْمَۃِ یومکم ھٰذَا فِیْ شھرکم ھٰذَا فِیْ بلدکم ھٰذَا اَلا ھَلْ بلغت ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَیرھمَا

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے خطبے کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے خون (یعنی تمہاری جانیں) اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح یہ دن اس مہینے میں اور اس شہر میں قابل احترام ہے خبردار! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4279 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کل الْمُسلم علی الْمُسلم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4280 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ بَابا أدناھا مثل اِتْیَان الرجل أمه وَاِن أربی الرِّبَا استطالة الرجل فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ عمر بن رَاشد

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"سود کے بہتر دروازے ہیں جن میں سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنے ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4281 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَس بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکر اَمر الرِّبَا وَعظم شَانه وَقَالَ اِن الدِّرْھَم یُصِیبهُ الرجل من الرِّبَا اعظم عِنْد اللّٰہ فِی الْخَطِیئَۃ من سِتّ وَثَلَاثِیْنَ زنیة

يزنيها الرجل وَإن اربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم ۔ رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب ذم الغيبة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا ذکر کیا اور اس کی اہمیت کو واضح کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک درہم جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ زنا کا ارتکاب کرنے سے زیادہ بڑا ہے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت (پر حملہ کیا جائے)"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب "ذم الغیبہ" میں نقل کی ہے۔

4282 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرِّبَا نَيف وَسَبْعُوْنَ بَابا أهونهن بَابا من الرِّبَا مثل من آتى أمه فِي الْإِسْلَام وَدِرْهَم من الرِّبَا آشد من خمس وَثَلَاثِينَ زنية وَآشد الرِّبَا وأربى الرِّبَا واخبث الرِّبَا انتهاك عرض الْمُسْلِم وانتهاك حرمته

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ وروى الطَّبَرَانِيّ مِنْهُ ذكر الرِّبَا فِيْ حَدِيْث تقدم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں جن میں سے سود کا سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے جیسے کوئی شخص اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ماں کے ساتھ صحبت کر لے اور سود کا ایک درہم پینتیس مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ سخت ہے اور سب سے شدید اور سب سے بڑا سود اور سب سے خبیث سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر حملہ کیا جائے اور اس کی حرمت کی بے حرمتی کی جائے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام طبرانی نے اس میں سے صرف سود کا ذکر کیا ہے جو اس سے پہلے والی حدیث میں گزر چکا ہے۔

4283 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أربى الرِّبَا استطالة الْمَرْء فِيْ عرض اَخِيْه

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا قوي وَهُوَ فِيْ بعض نسخ اَبِيْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ اِن من الْكَبَائِر استطالة الرجل فِيْ عرض رجل مُسْلِم بِغَيْر حق وَمن الْكَبَائِر السبتان بالسبة

وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا أطول مِنْهُ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا وأيسرها كنكاح الرجل أمه وَإن أربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم ۔ الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة هُوَ الْإِثْم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

یہ روایت امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک قوی ہے۔ یہ روایت امام ابوداؤد (کی "سنن") کے بعض نسخوں میں منقول ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی مسلمان شخص کی عزت پر ناجائز حملہ کرے اور کبیرہ گناہوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ایک مرتبہ برا کہنے کے مقابلے میں دو مرتبہ برا کہا جائے"۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے اس سے طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: "سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کر لے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی عزت پر حملہ آور ہو"۔

لفظ الحوب سے مراد گناہ ہے۔

4284 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه تَدْرُوْنَ اَربى الرِّبَا عِنْد اللّٰه قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ فَإِن اربى الرِّبَا عِنْد اللّٰه استحلال عرض امرىء مُسْلِم ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبِينًا (الأحزاب)

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا سود کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت کو حلال کر لیا جائے (یعنی اس کی بے حرمتی کی جائے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4285 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن من اربى الرِّبَا الاستطالة فِيْ عرض الْمُسْلِم بِغَيْر حق . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے بڑا سود یہ ہے کہ مسلمان کی عزت پر ناحق طور پر حملہ کیا جائے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4286 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قلت للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسبك من صَفِيَّة كَذَا وَكَذَا قَالَ بعض الروَاة تَعْنِيْ قَصِيرَة

فَقَالَ لقد قلت كلمة لَو مزجت بِمَاء الْبَحْر لمزجته

قَالَت وحكيت لَهُ إِنْسَانا فَقَالَ مَا اَحَبُّ اَن حكيت لي إِنْسَانا وَاَن لي كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا میں یہ خامی ہے اور یہ خامی ہے بعض راویوں نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ ان کا قد چھوٹا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسی بات کہی ہے کہ اگر اسے سمندر میں ملایا جائے تو یہ اس کو بھی کڑوا کر دے

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح ایک شخص کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ تم میرے سامنے اس شخص کا تذکرہ اس اس طرح کرو اگرچہ مجھے اس کے عوض میں یہ یہ مل جائے

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4287 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنه اعتل بعير لصفية بنت حيیّ وَعند زَيْنَب فضل ظهر فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْنَب اعطيها بَعِيرًا فَقَالَت اَنا أعطي تِلْكَ الْيَهُودِيَّة فَغَضب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهجرها ذَا الْحجَّة وَالْمحرم وَبَعض صفر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن سميَّة عَنْهَا وَسُميَّة لم تنْسب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیار ہوگیا سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اضافی اونٹ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا سے فرمایا تم اسے اونٹ دے دو انہوں نے کہا: کیا میں یہودی عورت کو اونٹ دے دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے لاتعلقی اختیار کی یہ لاتعلقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحج کے مہینے میں محرم کے مہینے میں اور صفر کے مہینے میں کچھ عرصے تک اختیار کیے رکھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے سمیہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور سمیہ نامی خاتون کا اسم منسوب ذکر نہیں کیا گیا۔

4288 - وَرُوِيَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قلت لامْرَاَة مرّة وَاَنا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ لطويلة الذيل فَقَالَ الفظي الفظي فلفظت بضعَة من لحم . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

الفظي مَعْنَاهُ ارمي مَا فِيْ فمك والبضعة الْقطعَة

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھی میں نے کسی عورت کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات کہی کہ اس کا دامن لمبا ہوتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تھوک دو! تم تھوک دو! میں نے تھوکا تو اس میں سے گوشت کا ٹکڑا نکلا۔ یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

متن کے لفظ الفظی اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے منہ میں جو ہے اُسے باہر پھینک دو۔

لفظ البضعة سے مراد ٹکڑا ہے۔

4289 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اعجز فلَانا اَوْ قَالُوْا مَا اَضْعَف فلَانا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتم صَاحبكُم وأكلتم لَحْمه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه اَن رجلا قَامَ من عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَوْا فِيْ قِيَامه عَجزا فَقَالُوْا مَا اعجز فلَانا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتُم اَخَاكُم واغتبتموه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص کتنا عاجز ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے

اپنے ساتھی کی غیبت کی ہے اور تم نے اس کا گوشت کھایا ہے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے اٹھا لوگوں نے دیکھا کہ اس کے کھڑے ہونے میں کمزوری پائی جاتی تھی تو انہوں نے کہا: فلاں شخص کتنا کمزور ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی (کا گوشت) کھایا ہے اور تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

4290 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ انهم ذكروا عِنْد رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَقَالُوْا لَا يَاْكُل حَتّٰى يطعم وَلَا يرحل حَتّٰى يرحل لَهٗ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغتبتموه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا حدثنَا بِمَا فِيْهِ قَالَ حَسبك اِذا ذكرت اَخَاك بِمَا فِيْهِ . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا لوگوں نے بتایا: وہ اس وقت تک نہیں کھاتا جب تک اسے کھلایا نہ جائے اور وہ اس وقت تک روانہ نہیں ہوتا جب تک اسے روانہ نہ کیا جائے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے اس کی غیبت کی ہے ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے تو وہ چیز بیان کی ہے جو اس میں پائی جاتی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہی کافی ہے کہ جب تم اپنے بھائی کا ذکر اس چیز کے ہمراہ کرو جو اس میں پائی جاتی ہے (تو یہی غیبت شمار ہوگی)

یہ روایت امام اصبہانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4291 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رجل فَوَقع فِيْهِ رجل من بعده فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحلل فَقَالَ وَمِمَّا اتحلل مَا اكلت لَحْمًا قَالَ اِنَّك اكلت لحم اَخِيك . حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے ایک شخص کھڑا ہوا تو اس کے جانے کے بعد ایک شخص نے اس پر تنقید کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حلال کرو اس نے عرض کی: میں کس چیز سے حلال کروں؟ جبکہ میں نے گوشت نہیں کھایا (یہاں شاید درست لفظ یہ ہے کہ تم خلال کرو) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابوبکر بن ابوشیبہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4292 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بِصَوْم يَوْم وَقَالَ لَا يفطرن اَحَدٌ مِنْكُمْ حَتّٰى آذن لَهٗ فصَام النَّاس حَتّٰى اِذا اَمْسوا فَجعل الرجل يَجِيْءُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظللت صَائِما فائذن لي فَاُفطر فَيَاْذَن لَهُ الرجل وَالرجل حَتّٰى جَاءَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فتاتان من اَهلك ظلتا صائمتين وانهما يستحيان اَن يأتياك فَاْذن لَهما فليفطرا فَاَعْرض عَنْهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنْهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنْهُ ثُمَّ عاوده فَاَعْرض عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُمَا لم يصوما وَكَيفَ صَامَ من ظلّ هٰذَا الْيَوْم يَاْكُل لُحُوم النَّاس اذْهَبْ فمرهما اِن كَانَتَا صائمتين فليستقيئا فَرجع اِلَيْهِمَا فَاَخْبرهُمَا فاستقاءتا فقاءت كل وَاحِدَةٍ

علقة من دم فرجع إلى النبي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاخبره فقال والذي نفسي بيده لو بقيتا في بطونهما لأكلتهما النار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد الطَّيَالِسِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي ذمّ الْغِيبَة وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ رجل لم يسم عَن عبيد مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنحوه إِلَّا اَن اَحْمد قَالَ فَقَالَ لإحداهما قيئي فقاءت قيحا ودما وصديدا ولحما حتّى ملأت نصف القدح ثمّ قَالَ للأخرى قيئي فقاءت من قيح ودم وصديد ولحم عبيط وغيره حتّى ملأت القدح ثمّ قَالَ إن هاتين صامتا عمّا أحل الله لهما وافطرتا على ما حرم الله عليهما جلست إحداهما إلى الأخرى فجعلتا تأكلان من لحوم النّاس

وَتقدم لفظ اَحْمد بتمامه فِي الصّيام

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک افطاری نہ کرے (یا روزہ ترک نہ کرے) جب تک میں اسے نہ کہوں لوگوں نے روزہ رکھ لیا یہاں تک کہ جب شام ہوئی' تو ایک شخص آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے سارا دن روزہ رکھا ہے اب آپ مجھے اجازت دیں کہ میں افطاری کرلوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی اور ایک شخص کو بھی اجازت دے دی پھر ایک اور شخص آیا' پھر ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے اہل خانہ میں سے دو خواتین سارا دن روزے سے رہی ہیں ان دونوں کو اس بات سے شرم آرہی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں آپ ان دونوں کو اجازت دیں کہ وہ افطاری کرلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب سے منہ پھیرلیا ان صاحب نے اپنی بات دہرائی' تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ پھیرلیا ان صاحب نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے منہ پھیرلیا انہوں نے پھر اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے منہ پھیرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں نے روزہ نہیں رکھا وہ شخص کیسے روزہ دار ہوسکتا ہے' جس کا پورا دن اس طرح گزرا ہو کہ وہ لوگوں کے گوشت کھاتا رہا ہو تم جاؤ اور ان دونوں سے یہ کہو کہ اگر ان دونوں نے روزہ رکھا تھا' تو وہ دونوں قے کردیں وہ صاحب ان دونوں خواتین کے پاس گئے اور انہیں اس بارے میں بتایا ان دونوں نے قے کی تو ان میں سے ہر ایک نے گوشت کے لوتھڑے قے کیے وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے اور اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر یہ گوشت ان کے پیٹ میں رہ جاتا تو ان دونوں کو آگ نے کھانا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد طیالسی نے اور ابن ابودنیا نے ذم الغیبہ میں نقل کی ہے امام بیہقی امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے بھی اسے نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا اس کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبید سے یہ روایت منقول ہے' جو اس کی مانند ہے' البتہ امام احمد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:-

''ان صاحب نے ان خواتین میں سے ایک سے کہا: آپ قے کریں انہوں نے خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ نصف پیالہ بھر گیا پھر ان صاحب نے دوسری خاتون سے کہا: آپ قے کریں تو انہوں نے بھی خون پیپ اور گوشت کی قے کی یہاں تک کہ پورا پیالہ بھر گیا پھر انہوں نے کہا: ان دونوں نے اس چیز کے حوالے سے روزہ رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں

کے لئے حلال قرار دی اور اس چیز کے حوالے سے روزہ نہیں رکھا ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام قرار دی تھی ان میں سے ایک دوسرے کے پاس آ کر بیٹھی اور ان دونوں نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کیا۔

امام احمد کی نقل کردہ روایت اس سے پہلے روزے سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

4293- وَعَنْ شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُؤْذُوْنَ اَھْلِ النَّارِ علی مَا بھم من الْاَذَی یسعون مَا بَیْنَ الْحَمِیمِ والجحیم یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثبور یَقُوْلُ بعض اَھْلِ النَّارِ لبعض مَا بَالُ ھٰؤُلَاءِ قد آذونا علی مَا بِنَا من الْاَذَی قَالَ فَرجل مغلق عَلَیْہِ تَابُوت من جمر وَرجل یجر أمعاء ہ وَرجل یسیل فوہ قَیحا ودما وَرجل یَاْکُل لَحمہ فَیُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَالُ الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد قد مَاتَ وَفِیْ عُنُقہ اَمْوَال النَّاس ثُمَّ یُقَال للَّذی یجر أمعاء ہ مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد کَانَ لَا یُبَالِیْ اَیْنَ اَصَاب الْبَوْل مِنْہُ ثُمَّ یُقَال للَّذی یسیل فوہ قَیحا ودما مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد کَانَ ینظر اِلٰی کلمۃ فیستلذھا کَمَا یستلذ الرَّفث ثُمَّ یُقَال للَّذی یَاْکُل لَحمہ مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذَی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد کَانَ یَاْکُل لُحُوم النَّاس بالغیبۃ وَیَمْشِی بالنمیمۃ

رَوَاہُ بن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَفِیْ ذمّ الْغَیْبَۃ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیر بِاِسْنَادٍ لین وَاَبُوْ نُعَیْم وَقَالَ شفی بن ماتع مُخْتَلف فِیْ صحبتہ فَقیل لَہٗ صُحْبَۃ

قَالَ الْحَافِظ شفی ذکرہ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان فِی التَّابِعین

❀❀ حضرت شفی بن ماتع اصبحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چار قسم کے لوگ اہل جہنم کو اذیت پہنچائیں گے اس چیز سمیت جو وہ پہلے سے اذیت میں مبتلا ہوں گے اور یہ لوگ حمیم اور جحیم کے درمیان بھاگتے پھریں گے اور تباہی اور بربادی پکارتے پھر رہے ہوں گے اہل جہنم میں سے کوئی دوسرے سے پوچھے گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے تکلیف میں تھے۔ انہوں نے مزید تکلیف کا شکار کر دیا ہے ایک وہ شخص ہوگا جس پر انگاروں کا تابوت بند ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور ایک وہ شخص ہوگا جو اس کا گوشت کھا رہا ہوگا تابوت والے سے کہا: جائے گا اس بیچارے کا کیا معاملہ ہے اس نے ہمیں پہلے سے تکلیف کی موجودگی میں اور اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ وہ بدنصیب ہے کہ جب یہ مرا تھا تو اس کی گردن میں لوگوں کے اموال تھے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے ہم پہلے ہی اتنی اذیت کا شکار ہیں اس نے ہمیں اور اذیت کا شکار کر دیا ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ اس کے جسم پر کہاں پیشاب لگ رہا ہے پھر اس شخص سے کہا: جائے گا جس کے منہ سے خون اور پیپ نکل رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے کہ اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے تو یہ کہا جائے گا یہ منحوس کسی کلمے کی طرف دیکھتا تھا' تو اس کے ذریعے یوں لذت حاصل کرتا تھا جس طرح گندگی سے لذت حاصل کی جاتی ہے' پھر اس شخص سے کہا جائے گا' جو گوشت کھا رہا ہوگا کہ اس منحوس کا کیا معاملہ ہے' اس نے ہمیں پہلے سے اتنی تکلیف کی موجودگی میں مزید اذیت پہنچائی ہے' تو وہ کہے گا یہ منحوس لوگوں کا گوشت غیبت

کے ذریعے کھاتا تھا' اور چغلی کیا کرتا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں اور ذم الغیبہ میں نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسے کمزور سند کے ساتھ نقل کیا ہے حافظ ابونعیم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حافظ فرماتے ہیں حضرت شفی رضی اللہ عنہ کا ذکر امام بخاری اور امام ابن حبان نے تابعین کے طبقے میں کیا ہے۔

4294 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أكل لحم اَخِيْه فِی الدُّنْيَا قرب اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ لَهٗ كُله مَيتا كَمَا اكلته حَيا فياكله ويكلح ويضج

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو الشَّيْخ فِیْ كتاب التوبيخ اِلَّا انه قَالَ يَصِيح بالصَّاد الْمُهْملَة كلهم من رِوَايَة مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة رُوَاة بَعْضهمْ ثِقَات

يضج بالضاد الْمُهْملَة بعْدهَا جِيم ويصيح كِلَاهُمَا بِمَعْنى وَاحِد كَذَا قَالَ بعض اَهْلِ اللُّغَة وَالظَّاهِر اَن لَفظه يضج بالضاد الْمُعْجَمَة فِيْهَا زِيَادَة اِشْعَار بمقارنة فزع اَوْ قلق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

ويكلح بِالْحَاء الْمُهْملَة اى يعبس وَيقبض وَجهه من الْكَرَاهَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے قیامت کے دن وہ اس کے سامنے کیا جائے گا اور کہا جائے گا: تم اس مردار کو کھاؤ جس طرح تم نے زندگی میں کھایا تھا' تو وہ اسے کھائے گا اور تیوری چڑھائے گا اور چیخ و پکار کرے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلی امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ ابوشیخ نے اسے کتاب التوبیخ میں نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ لفظ ہے: ''یصیح'' یعنی وہ چیخے گا' ان سب نے اسے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس کے باقی راویوں میں سے بعض ثقہ ہیں۔

لفظ یضج اور لفظ یصیح ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے بعض اہل لغت نے یہی بات بیان کی ہے' البتہ لفظ یضج میں زیادہ چیخ و پکار کا مفہوم پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ یکلح اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ناپسندیدگی کی وجہ سے چہرے پر بل ڈال لے گا۔

4295 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر على بغل ميت فَقَالَ لبَعض اَصْحَابه لِاَن يَاْكُل الرجل من هٰذَا حَتّٰى يمْلَا بَطْنه خير لَهٗ من اَن يَاْكُل لحم رجل مُسْلِم .

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ان کا گزر ایک مردہ خچر کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا آدمی اس کا گوشت کھالے یہاں تک کہ اس کے ذریعے اپنا پیٹ بھر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان شخص کا گوشت کھائے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4296 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْاَسْلَمِیّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشهد علی نفسه بِالزِّنَا اَربع شَهَادَات یَقُوْلُ اتیت امْرَاَۃ حَرَامًا وَّفِیْ کل ذٰلِكَ یعرض عَنهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکرت الحَدِیْث اِلٰی اَن قَالَ فَمَا تُرِیْدُ بِھٰذَا الْقَوْل قَالَ اُرِید اَن تطهرنی فَامر بِه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن یرْجم فرجم فَسمع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجلَیْنِ من الْاَنْصَار یَقُوْلُ اَحدهمَا لصَاحبه انْظُر اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ ستر اللّٰه عَلَیْهِ فَلَمْ یدع نَفسه حَتّٰی رجم رجم الْکَلْب

قَالَ فَسکت رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَار سَاعَة فَمر بجیفة حمَار شائل بِرجلِه فَقَالَ اَیْنَ فَلَان وَفُلَان فَقَالُوْا نَحْنُ ذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهما کلا من جیفة ھٰذَا الْحمار فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غفر اللّٰه لَكَ من یَاکُل من ھٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا نلتما من عرض ھٰذَا الرجل آنِفا اَشد من اَکل ھٰذِهِ الجیفة فو الذی نَفسِی بِیَدِہٖ اِنَّهُ الْاٰن فِیْ اَنهَار الْجَنَّة ینغمس فِیْهَا . رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَیْلَة اُسرِی بِنَبِیّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنظر فِی النَّار فَاِذَا قوم یَاْکُلُوْن الْجِیَف قَالَ من هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْن لُحُوم النَّاس وَرَاٰی رجلا اَحْمَر اَزْرَق جدا فَقَالَ من ھٰذَا یَا جِبْرِیْل قَالَ ھٰذَا عَاقِر النَّاقة . رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاۃ الصَّحِیْح خلا قَابُوس بن اَبِیْ ظَبْیَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسلمی (یعنی اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا شخص) نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس نے زنا کرنے کی اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔اس نے بتایا: میں نے حرام طور پر ایک عورت کے ساتھ صحبت کی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ اس سے منہ پھیر لیتے تھے اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے یہاں تک کہ آگے چل کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم اس قول کے ذریعے کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کردیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے سنگسار کردیا جائے اسے سنگسار کردیا گیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے انصار سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو سنا کہ ان میں سے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہا تھا کہ تم بھلا اس شخص کی طرف دیکھو اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کتے کی طرف سنگسار کیا گیا راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ کچھ دیر گزرنے کے بعد آپ کا گزر ایک گدھے کے مردار کے پاس سے ہوا جس کی ٹانگ اوپر کی طرف اٹھی ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم یہاں ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس گدھے کا گوشت کھاؤ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے کون اس کا گوشت کھائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے ابھی تھوڑی دیر پہلے جو اس شخص کی عزت پر حملہ کیا تھا یہ اس مردار کو کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔یہ شخص اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی اور آپ ﷺ نے جہنم میں دیکھا' تو وہاں کچھ لوگ تھے' جو مردار کھا رہے تھے آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو انتہائی سرخ اور نیلا تھا آپ ﷺ نے دریافت

کیا: اے جبرائیل! یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ اونٹنی کی ٹانگیں کاٹنے والا ہے (یعنی جس نے حضرت صالح علیہ السلام کی ٹانگیں کاٹی تھیں)

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف قابوس بن ابوظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

4297 - وَعَنْ آنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِي مَرَرْت بِقوم لَهُمْ اظفار من نُحَاس يخمشون وُجُوْهِهِمْ وصدورهم فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن لُحُوم النَّاس ويقعون فِيْ اعراضهم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَذكر اَن بَعْضهُمْ رَوَاهُ مُرْسلا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے سیسے کے ناخن تھے وہ ان کے ذریعے اپنے چہروں کو اور سینوں کو نوچتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی عزتوں پر حملے کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ اور انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ان میں سے بعض لوگوں نے اسے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4298 - وَعَن رَاشد بن سعد المقرائي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِي مَرَرْت بِرِجَال تقْرض جُلُوْدهمْ بمقاريض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الَّذِيْنَ يتزينون للزنية

قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّيح فَسمِعت فِيْهِ أصواتا شَدِيْدَة فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ نسَاء كن يتزين للزنية ويفعلن مَا لا يحل لَهُنَّ ثُمَّ مَرَرْت على نسَاء وَرِجَال معلقين بثديهن فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل فَقَالَ هؤُلَاءِ اللمازون والهمازون وَذٰلِكَ قَول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويل لكل همزَة لُمزَة (الْهَمز)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة بَقِيَّة عَنْ سَعِيْدِ بن سِنَان وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وَقد رويناهُ مَوْصُوْلا ثُمَّ رُوِىَ عَنِ ابْنِ جريج قَالَ الْهَمز بِالْعينِ والشدق وَالْيَد واللمز بِاللِّسَانِ قَالَ وَبَلغنِيْ عَن اللَّيْث انه قَالَ اللمزة الَّذِيْ يعيبك فِيْ وَجهك والهمزة الَّذِيْ يعيبك بِالْغَيْبِ

❀❀ حضرت راشد بن سعد مقرائی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالیں آگ سے بنی ہوئی قینچیوں سے کاٹی جارہی تھیں میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرنے کے لئے آراستہ ہوا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا جس میں سے انتہائی تیز بو آرہی تھی میں نے اس میں تیز آوازیں بھی سنیں میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو زنا کے لئے آراستہ ہوا کرتی تھیں' اور وہ کام کیا کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں ہوتا تھا پھر میرا گزر کچھ مردوں اور عورتوں کے پاس سے ہوا جو چھاتیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں انہوں نے بتایا:

فَقَالَ هؤُلَاءِ اللمازون والهمازون وَذٰلِكَ قَول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ويل لكل همزَة لُمزَة (الْهَمز)

یہ وہ لوگ ہیں' جو عیب جوئی کرتے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے: ''ہر طعنہ زنی کرنے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لیے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے بقیہ کی سعید بن سنان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ روایت مرسل ہے ہم نے اسے موصول کے طور پر بھی نقل کیا ہے پھر یہ ابن جریج کے حوالے سے بھی نقل کی گئی ہے۔

لفظ الھمز آنکھ باچھوں اور ہاتھ کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ لمز زبان کے ساتھ ہوتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: لیث کے حوالے سے مجھ تک یہ بات پہنچی ہے وہ یہ فرماتے ہیں: ''اللمزۃ'' سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہارے چہرے کے بارے میں عیب بیان کرے اور الھمزۃ سے مراد یہ ہے کہ جو شخص تمہاری غیر موجودگی میں تمہارا عیب بیان کرے۔

4299 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فارتفعت ريح مُنْتِنَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح هٰذِهٖ ريح الَّذِيْنَ يغتابون الْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وروَاة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اسی دوران بدبودار ہوا آنا شروع ہوئی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کس چیز کی بو ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے' جو اہل ایمان کی غیبت کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

4301 - وَعَنْ اَبِيْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنا أماشي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخذ بيَدِي وَرجل على يسَاره فَإِذَا نَحْنُ بقبرين امامنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا ليعذبان وَمَا يعذبان فِيْ كَبِير وبلى فَاَيكُمْ يأتيني بجريدة فاستبقنا فسبقته فَاَتَيْته بجريدة فكسرهَا نِصْفَيْنِ فَاَلْقى على ذَا الْقَبْر قِطْعَة وَعَلى ذَا الْقَبْر قِطْعَة قَالَ اِنَّهٗ يهون عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رطبتين وَمَا يعذبان اِلَّا فِي الْغَيْبَة وَالْبَوْل

رَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهٖ بِاِسْنَادٍ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کے چل رہا تھا آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا ایک شخص آپ ﷺ کے بائیں طرف تھا ہمارے سامنے دو قبریں آئیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے' اور ان دونوں کو بظاہر کسی مشکل کام کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' تم میں سے کون میرے پاس کوئی شاخ لے کے آئے گا؟ تو ہم نے سبقت کی میں آگے نکل گیا اور میں وہ شاخ لے کے آگیا نبی اکرم ﷺ نے اسے دو ٹکڑوں میں تقسیم کیا اور ایک قبر پر ایک ٹکڑا رکھ دیا اور دوسری قبر پر دوسرا ٹکڑا رکھ دیا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کے عذاب میں اس وقت تک تخفیف رہے گی جب تک یہ دونوں تر رہیں گی ان دونوں کو غیبت کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راوی ثقہ ہیں۔

4302 - وَعَن يعلى بن سيابة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه عهد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واتى على قبر يعذب صَاحبه فَقَالَ اِن هٰذَا كَانَ يَاكُل لُحُوم النَّاس ثُمَّ دَعَا بجريدة رطبَة فوضعها على قَبره وَقَالَ لَعَلَّه اَن يُخَفف عَنْهُ مَا دَامَت هٰذِهٖ رطبَة ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وروَاة اَحْمد ثِقَات اِلَّا عَاصِم بن بَهْدَلَة

حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے‘ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس قبر پر آئے‘ جس کے مردے پر عذاب ہورہا تھا‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: یہ شخص لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا‘ پھر آپ نے ایک تر شاخ منگوائی اوراس کی قبر پر رکھ دی‘ پھر فرمایا: جب تک یہ تر رہے گی اس وقت تک اس کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

یہ روایت امام احمد اورامام طبرانی نے نقل کی ہے۔امام احمد کے راوی ثقہ ہیں صرف عاصم بن بہدلہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4303 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَقِيعَ الْغَرْقَدِ فَوقف علٰی قبرين ثريين فَقَالَ ادفنتم فلانا وفلانة اَوْ قَالَ فلانا وَفُلَانًا قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قد أقعد فلان الْاٰن فَضرب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ لقد ضرب ضَرْبَة مَا بَقِی مِنْهُ عُضْو اِلَّا انْقَطع وَلَقَد تطاير قَبره نَارا وَلَقَد صرخَ صرخة سَمعهَا الْخَلَائق اِلَّا الثقلَيْنِ الْاِنْس وَالْجِنّ وَلَوْلَا تمريج قُلُوْبكُمْ وتزيدكم فِی الحَدِيْث لسمعتم مَا أسمع ثُمَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذنبهما قَالَ اما فَلَان فَاِنَّهٗ كَانَ لَا يستبرىء من الْبَوْل وَأما فَلَان اَوْ فُلَانَة فَاِنَّهٗ كَانَ يَاْكُل لُحُوم النَّاس

رَوَاهُ ابْن جرير الطَّبَرِیّ من طَرِيْق عَلیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَرَوَاهُ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق اَحْمد بِغَيْر هٰذَا اللَّفْظ وَزَاد فِيْهِ قَالُوْا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ حَتّٰی مَتٰی هما يعذبان قَالَ غيب لَا يُعلمهُ اِلَّا اللّٰه ـ وَتقدم لَفظه فِی النميمة

قَالَ الْحَافِظ وَقد رُوِیَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة مَشْهُوْرَة فِی الصِّحَاح وَغَيْرهَا عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم وَفِیْ اَكْثَرهَا اَنَّهُمَا يعذبان فِی النميمة وَالْبَوْل وَالظَّاهِر اَنه اتّفق مُرُوره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مرّة بقبرين يعذب اَحدهمَا فِی النميمة وَالْاٰخر فِی الْبَوْل وَمرَّة اُخْرٰى بقبرين يعذب اَحدهمَا فِی الْغَيْبَة وَالْاٰخر فِی الْبَوْل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنت البقیع تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوتازہ قبروں کے پاس آ کر ٹھہر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے فلاں اورفلاں عورت کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں اورفلاں شخص کودفن کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فلاں کو اب بٹھایا گیا پھر اسے ایسی ضرب لگائی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے‘ اسے ایسی ضرب لگائی گئی ہے کہ اس کا ہرعضوٹوٹ گیا ہے‘ اوراس کی قبر آگ سے بھر گئی ہے‘ اوراس نے ایسی چیخ ماری ہے‘ جسے دوقسم کے گروہوں انسانوں اور جنات کے علاوہ باقی سب مخلوق نے سنا ہے‘ اگرتمہارے دلوں کی بے قراری اورتمہاری زیادہ گفتگو نہ ہوتی‘ تو تم بھی وہ بات سنتے‘ جو میں سنتا ہوں‘ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان دونوں کا کیا گناہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک فلاں شخص کا تعلق ہے‘ تو وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا‘ اور جہاں تک فلاں شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) فلاں عورت کا تعلق ہے‘ تو وہ لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا۔

یہ روایت ابن جری طبرانی نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے‘ اسی سند کے ساتھ امام احمد نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان کے الفاظ مختلف ہیں اورانہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ان دونوں کو کب تک عذاب ہوتا رہے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا غیب ہے جس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے''۔

اس سے پہلے کے الفاظ اس سے پہلے چغل خوری سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے منقول ہے جو صحاح ستہ اور دیگر کتابوں میں مشہور ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے جن میں سے زیادہ تر میں یہ بات مذکور ہے کہ ان دونوں کو چغلی کرنے اور پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا بظاہر یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک مرتبہ گزر ایسی دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو چغلی کرنے اور دوسرے کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اور دوسری مرتبہ ان دو قبروں کے پاس سے ہوا تھا جن میں سے ایک شخص کو غیبت کرنے اور دوسرے شخص کو پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4304 - وَرُوِىَ عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْغِيْبَة والنميمة يحتان الْإِيمَان كَمَا يعضد الرَّاعِى الشَّجَرَة . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِىّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''غیبت کرنا اور چغلی کرنا ایمان کو یوں جھاڑ دیتے ہیں جس طرح چرواہا درخت کے پتے اتارتا ہے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4305 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ من الْمُفلس قَالُوا الْمُفلس فِينَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ الْمُفلس من أمتِىْ من يَاْتِىْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِىْ قد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاَكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَإِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضِى مَا عَلَيْهِ اخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِى النَّار رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِىّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے' جس کے پاس نہ درہم ہوں اور نہ ہی کوئی سامان ہو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے تعلق رکھنے والا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزہ اور زکوۃ لے کے آئے گا اور یوں آئے گا کہ اس نے کسی شخص کو برا کہا ہوگا کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی' اور ابھی اس کے ذمے ادائیگی باقی ہوگی تو دوسرے لوگوں کے گناہ لے کر اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیے جائیں گے اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4306 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِى اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليؤتى كِتَابه منشورا فَيَقُوْلُ يَا رب فَاَيْنَ حَسَنَات كَذَا وَكَذَا عملتها لَيست فِىْ صحيفتى فَيَقُوْلُ محيت باغتيابك

النَّاس . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص کو لایا جائے گا اس کا نامہ اعمال کھلا ہوا ہوگا وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ فلاں فلاں نیکیاں کہاں گئی ہیں؟ جو میں نے عمل کیا تھا وہ میرے صحیفے میں نہیں ہے تو پروردگار فرمائے گا لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ مٹا دی گئی ہیں۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4307 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَة قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ ذكرك أَخَاكَ بِمَا يكره

قِيلَ اَرَاَيت اِن كَانَ فِيْ اخي مَا اَقُوْل قَالَ اِن كَانَ فِيْهِ مَا تقول فَقَدْ اغْتَبته وَاِن لم يكن فِيْهِ مَا تقول فَقَدْ بهته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَقد رُوِىَ هٰذَا الحَدِيْث من طرق كَثِيْرَة وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة اكتفينا بِهٰذَا عَن سائرها لضَرُوْرَة الْبَيَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا یوں ذکر کرنا جو وہ ناپسند کرتا ہو عرض کی گئی اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو بات میں نے کہی ہو وہ میرے بھائی میں موجود ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود ہوگا تو تم نے اس کی غیبت کی اور تم نے جو کہا ہے اگر وہ اس میں موجود نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ یہ حدیث کئی طرق کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے منقول ہے بیان کی ضرورت کے لئے ہم نے دیگر تمام روایات میں سے صرف اس پر اکتفاء کیا ہے۔

4308 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر امرأ بِشَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ ليعيبه بِهٖ حَبسه اللّٰه فِيْ نَار جَهَنَّم حَتّٰى يَاْتِيْ بنفاد مَا قَالَ فِيْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4307-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب تحريم الغيبة - حديث: 4796صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب الغيبة - ذكر الإخبار عن الفصل بين الغيبة والبهتان' حديث: 5837سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : في الغيبة - حديث:2668سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في الغيبة - حديث:4252مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' ما قالوا في النهي والوقيعة في الرجل والغيبة - حديث: 25013السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الحجرات - قوله تعالى : ولا يغتب بعضكم بعضا' حديث: 11072مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 8801مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6359شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث:6425

''جو شخص کسی شخص کا کسی ایسی چیز کے حوالے سے کرے جو اس میں نہ پائی جاتی ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ اس کے ذریعے عیب بیان کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم کی آگ میں روک لے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4309 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ اَیُّمَا رجل اشاع علی رجل مُسْلِم بِكَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء یشینه بهَا فِی الدُّنیَا كَانَ حَقًا علی اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِیْ بنفاد مَا قَالَ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان کے حوالے سے کوئی بات پھیلاتا ہے اور وہ مسلمان اس سے لاتعلق ہو اور اس شخص کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس بات کے ذریعے دنیا میں اس شخص کو رسوائی کا شکار کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس شخص کو قیامت کے دن آگ میں گھول دے جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات کی سزا نہیں بھگت لیتا''۔

4310 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من قَالَ فِیْ مُؤْمِن مَا لَیْسَ فِیْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰی یخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِیْثٍ وَالطَّبَرَانِیّ رَزَاد وَلَیْسَ بِخَارِج وَالْحَاكِم بِنَحْوِه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

ردغة الخبال هِیَ عصارة اَهْل النَّار كَذَا جَاءَ مُفَسرًا مَرْفُوْعا وَهُوَ بِفَتْح الرَّاء وَاِسْكَان الدَّال الْمُهْمَلَة وبالغین الْمُعْجَمَة . والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وبالموحدة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہے جو اس میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ردغہ خبال میں رکھے گا جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا) سے نکل نہیں جاتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''وہ اس میں سے نکل نہیں پائے گا''۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ ردغہ خبال سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کی خون اور پیپ وغیرہ ہیں) جیسا کہ ایک ''مرفوع'' حدیث میں اس کی یہی وضاحت منقول ہے اس میں ر پر زبر ہے د ساکن ہے اور پھر اس کے بعد غ ہے جبکہ لفظ خبال میں خ پر زبر ہے۔

4311 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خمس لَیْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق . رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق بَقِیَّة وَهُوَ قِطْعَة من حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' مومن پر بہتان

لگانا' میدان جنگ سے فرار ہو جانا اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا"۔

یہ روایت امام احمد نے بقیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے۔

4312 - وَعَنْ اَسمَاء بنت یزِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ذب عَن عرض اَخِیْه بالغیبة کَانَ حَقًّا علی اللّٰه اَن یعتقهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَغَیرِهم

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اپنے کسی بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو جہنم سے آزاد کر دے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4313 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رد عَن عرض اَخِیْه رد اللّٰه عَن وَجهه النَّار یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ فِیْ کتاب التوبیخ وَلَفْظِهِ قَالَ من ذب عَن عرض اَخِیْه رد اللّٰه عَنهُ عَذَاب النَّار یَوْم الْقِیَامَة ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ حَقًّا علینا نصر الْمُؤْمِنِینَ (الروم)

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کی عزت (پر حملے) کو رد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کو پرے کر دے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے کتاب "التوبیخ" میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے جہنم کے عذاب کو دور کر دے گا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: "اور ہم پر یہ لازم ہے کہ اہل ایمان کی مدد کریں"۔

4314 - وَعَن سهل بن معَاذ بن انس الْجُهَنِیّ عَنْ اَبِیْه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمی مُؤْمِنا من مُنَافِق اَرَاهُ قَالَ بعث اللّٰه ملکا یحمی لَحمه یَوْم الْقِیَامَة من نَار جَهَنَّم وَمَنْ رمی مُسْلِما یُرِید بِه شینه حَبسه اللّٰه علی جسر جَهَنَّم حَتّٰی یخرج مِمَّا قَالَ ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا

قَالَ الْحَافِظ وَسهل بن معَاذ یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْهِ وَقد اخرج هٰذَا الحَدِیْثِ ابْن یُوْنُس فِیْ تَارِیخ مصر من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن الْمُبَارک عَن یحیی بن اَیُّوْبَ بِاِسْنَادٍ مصری کَمَا اخرجه اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ ابْن یُوْنُس لَیْسَ هٰذَا الحَدِیْثِ فِیْمَا علم بِمصر وَمرَاده اَنه اِنَّمَا وَقع لَهُ من حَدِیْثِ الغرباء وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سہل بن معاذ بن انس جہنی' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی منافق سے' کسی مومن کی حفاظت کرتا ہے' (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: تو اللہ

تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس شخص کو بچائے گا' اور جو شخص کسی مسلمان پر الزام لگاتا ہے' اور اس کا مقصد مسلمان کے بے عزتی کرنا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر روک لے گا' جب تک وہ اپنی کہی ہوئی بات (کی طے شدہ سزا سے) نکل نہیں آتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سہل بن معاذ کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت ابن یونس نے ''تاریخ مصر'' میں' عبداللہ بن مبارک کے حوالے سے' یحییٰ بن ایوب سے' مصری سند کے ساتھ نقل کی ہے' جیسا کہ اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' ابن یونس کہتے ہیں: مصر کے بارے میں' جو کچھ منقول ہے' اس حوالے سے یہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' ان کی مراد یہ تھی کہ ان کے سامنے یہ روایت نادر سند کے ساتھ منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4315 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمى عرض اَخِيْه فِي الدُّنْيَا بعث اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ملكا يَوْم الْقِيَامَة يحميه عَن النَّار

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ وأظن هٰذَا الشَّيْخ أبان بن اَبِي عَيَّاش وَهُوَ مَتْرُوك كَذَا جَاءَ مُسَمّى فِي رِوَايَةِ غَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنے بھائی کی عزت کو بچاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک فرشتے کو بھیجے گا' جو اس شخص کو جہنم سے بچائے گا''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اہل بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' ان کے حوالے سے یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' میرا یہ خیال ہے کہ اس بزرگ سے مراد ابان بن ابوعیاش ہوگا' جو ایک متروک راوی ہے' کیونکہ دوسری روایت میں اس کا نام یہی ذکر ہوا ہے۔

4316 - وَرُوِيَ عَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ الْمُسْلِم فَلَمْ ينصره وَهُوَ يَسْتَطِيْع نَصره اَدْرَكهُ اِثمه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي كتاب التوبيخ والأصبهاني أطول مِنْهُ وَلَفْظِه قَالَ من اغتيب عِنْده اَخُوهُ فاستطاع نصرته فنصره نَصره اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة وَاِن لم ينصره اَدْرَكهُ اللّٰه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی موجودگی میں' اُس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے' اور وہ اس بھائی کی مدد نہ کرے' حالانکہ وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو' تو اس کام کا گناہ' دنیا اور آخرت میں اس تک پہنچے گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے' اسے اصبہانی نے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''جس شخص کی موجودگی میں' اس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اور پھر اس کی مدد کرے' تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرے گا' اور اگر وہ اس کی مدد نہ کرے' تو اللہ تعالیٰ

دنیا اور آخرت میں اس کی گرفت کرے گا"۔

4317 - وَعَنْ جَابِر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من نصر اَخَاهُ الْمُسْلِم بِالْغَيْبِ نَصره الله فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ۔ رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جو شخص اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4318 - وَعَنْ جَابِر بن اَبِي طَلْحَة الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء مُسْلِم يخذل امرا مُسْلِما فِي مَوْضِع تنتهك فِيهِ حرمته وينتقص فِيهِ من عرضه اِلَّا خذله الله فِي موطن يحب فِيهِ نصرته وَمَا من امرىء مُسْلِم ينصر مُسْلِما فِي مَوْضِع ينتقص فِيهِ من عرضه وينتهك فِيهِ من حرمته اِلَّا نَصره الله فِي موطن يحب فِيهِ نصرته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَغَيرهمَا وَاخْتلف فِي اِسْنَاده

❀❀ حضرت جابر بن ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرتا ہے جہاں اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو اور اس کی عزت خراب کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو وہاں رسوائی کا شکار کرے گا جہاں اسے اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہوگی اور جو بھی مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ پر مدد کرے گا جہاں اس کی عزت میں کمی آرہی ہو اور اس کی حرمت پامال کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اس جگہ پر مدد کرے گا جہاں وہ اللہ تعالیٰ کی مدد کو پسند کرتا ہوگا (یا اس کا خواہش مند ہوگا)"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اس کی سند میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

التَّرْغِيب فِي الصمت اِلَّا عَن خير والترهيب من كَثْرَة الْكَلَام

باب: بھلائی کے علاوہ خاموش رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور بکثرت کلام کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4319 - عَنْ اَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الْمُسلمين افضل قَالَ من سلم الْمُسلمُوْنَ من لِسَانه وَيَده ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4320 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسلم من سلم الْمُسلمُوْنَ من لِسَانه وَيَده وَالْمُهَاجِر من هجر مَا نهى اللّٰهُ عَنْهُ ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان وہ ہے' جس کی زبان اور ہاتھ سے' دوسرے مسلمان سلامت رہیں' اور مہاجر وہ ہے' جو اس چیز سے لاتعلق اختیار کرے' جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4321 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ الصَّلَاة على ميقاتها قلت ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَن يسلم النَّاس من لسَانك . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وصدره فِي الصَّحِيْحَيْنِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا کرنا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ لوگ تمہاری زبان سے محفوظ رہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اس کا ابتدائی حصہ صحیحین میں مذکور ہے۔

4322 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِي عملا يدخلني الْجَنَّة قَالَ اِن كنت اقصرت الْخطْبَة لقد اَعرضت الْمَسْاَلَة اعتق النَّسمَة وَفك الرَّقَبَة فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن وَاْمر بِالْمَعْرُوفِ وانه عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فَكف لسَانك اِلَّا عَن خير

مُخْتَصر رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْعتْق

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں اور بڑا مسئلہ دریافت کیا ہے' تم جان کو آزاد کرو' گردن کو چھڑاؤ' اگر تم اس کی طاقت نہیں رکھتے' تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اگر تم اس کی بھی طاقت نہیں رکھتے' تو اپنی زبان کو بھلائی کے علاوہ ہر چیز سے روک کے رکھو۔

یہ روایت مختصر ہے' اسے امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' غلام آزاد کرنے سے متعلق باب میں اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

4323 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النجَاة قَالَ امسك عَلَيْك لسَانك وليسعك بَيْتك وابك على خطيئتك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِي الْعُزْلَة وَفِي الصمت وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد وَغَيْرِه كلهم من طَرِيْق عبد اللّٰه بن زحر عَن عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَن اَبِيْ اُمَامَة عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان روک کے رکھو تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو اور تم اپنے گناہوں پر روؤ۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ابودنیا نے کتاب ''العزلۃ'' میں امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے ان سب نے اس کو حضرت عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ابوامامہ کے حوالے سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4324 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك لِسَانه ووسعه بَيته وَبكى على خطيئته . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے جو اپنی زبان کا مالک ہو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

4325 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر وَيشْهد اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰه فليسعه بَيته وليبك على خطيئته وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلْيقل خيرا ليغنم وليسكت عَن شَرّ فَيسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں' تو اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہونا چاہیے (یعنی اسے اپنے گھر میں ہی رہنا چاہیے) اور اسے اپنے گناہوں پر رونا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے بھلائی کی بات کرنی چاہیے' تاکہ وہ غنیمت حاصل کرے' اور برائی کے حوالے سے خاموش رہنا چاہیے' تاکہ وہ سلامت رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4326 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يضمن لي مَا بَيْن لحييْهِ وَمَا بَيْن رجلَيْهِ اضمن لَهُ الْجنَّة . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دیدے' میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4327 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَيْن لحييْهِ وَشر مَا بَيْن رجلَيْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا إِلَّا أَنه قَالَ: من حفظ مَا بَين لحييْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ اس چیز کے شر سے بچالے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرم گاہ) تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اس چیز کی حفاظت کرے' جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان)''۔

4328 - وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَي الْأَعْمَال احب إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَسَكَتُوا فَلَمْ يجبهُ أحد قَالَ هُوَ حفظ اللِّسَان

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ وَفِي إِسْنَاده من لَا يحضرني الْآن حَاله

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں' تو لوگ خاموش رہے' کسی نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ زبان کی حفاظت کرنا ہے۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے۔

4329 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دفع غَضَبه دفع اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ حفظ لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط [illegible] بو يعلى وَلَفظِهِ قَالَ من خزن لِسَانه ستر اللّٰه عَوْرَته وَمَنْ كف غَضَبه كف اللّٰه عَنهُ عَذَابه وَمَنْ اعتذر إِلَى اللّٰه قبل اللّٰه عذره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَرْفُوعا وموقوفا على أنس وَلَعَلَّه الصَّوَاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جو شخص اپنے غصے کو پرے کردے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو پرے کردے گا اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصے کو روک لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو روک لے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عذر پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کی ہے' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے' اور شاید یہی درست

4330 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط عَنهُ اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يبلغ الْعَبْد حَقِيقَة الْإِيمَان حَتَّى يخزن من لِسَانه

❀❀ امام طبرانی نے 'معجم صغیر اور معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے 'نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''بندہ ایمان کی حقیقت تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا''۔

4331 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰه غَيره مَا على ظهر الْاَرْض من شَيْء أحوج إِلَى طول سجن من لِسَان . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' روئے زمین پر کوئی چیز ایسی نہیں ہے' جو زبان سے زیادہ طویل قید کی ضرورت مند ہو۔
یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4332 - وَعَن عَطاءِ بن يسَار اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تخبرنا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مقَالَته فَقَالَ الرجل اَلا تخبرنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ اَيْضًا ثُمَّ ذهب الرجل يَقُوْلُ مثل مقَالَته فاسكته رجل اِلٰى جنبه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ اثْنَيْنِ ولج الْجَنَّة مَا بَيْن لحيية وَمَا بَيْن رجلَيْه . رَوَاهُ مَالك مُرْسلا هٰكَذَا . ولج اى دخل الْجَنَّة

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات دہرائی' تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ ہمیں (ان دو چیزوں کے بارے میں) بتائیں گے نہیں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہی بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اپنی بات دہرانے لگا' تو اس کے پہلو میں موجود شخص نے اسے خاموش کروادیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ دو چیزوں کے شر سے بچالے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک وہ جو دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)''
یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔
لفظ ولج کا مطلب' یعنی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

4333 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَيْن فقمه وفرجه دخل الْجَنَّة . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُو يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص دو جبڑوں کے درمیان موجود چیز (یعنی زبان) اور شرمگاہ کی حفاظت کرے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4334 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلطَّبرانی قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا احدثك بثنتین من فعلھما دخل الْجَنَّۃ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ یحفظ الرجل مَا بَیْن فقمیہ وَمَا بَیْن رجلَیْہِ وَالْمرَاد بِمَا بَیْن فقمیہ ھُوَ اللِّسَان وَبِمَا بَیْن رجلَیْہِ ھُوَ الْفرج والفقمان بِفَتْح الْفَاء وَسُکُوْن الْقَاف ھما اللحیان

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جو شخص ان کو کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی اس چیز کی حفاظت کرے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور وہ جو دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ)۔

راوی کہتے ہیں: یہاں جبڑوں کے درمیان موجود چیز سے مراد زبان ہے اور دو ٹانگوں کے درمیان موجود چیز سے مراد شرم گاہ ہے

لفظ فقمان سے مراد دونوں جبڑے ہیں۔

4335 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَیْن فقمیہ وفخذیہ دخل الْجَنَّۃ . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو جبڑوں اور دو زانوؤں کے درمیان موجود چیزوں کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4336 - وَعَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن عمل بِعلمِہٖ وَاَنْفق الْفضل من مَالہ وَاَمْسك الْفضل من قَوْلہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀❀ حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور اضافی بات سے رک کے رہتا ہے (یعنی فضول بات نہیں کرتا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4337 - وَعَن سفین بن عبد اللّٰہ الثَّقَفِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدثنِیْ بِاَمْر اَعْتَصِم بِہٖ قَالَ قل رَبِّی اللّٰہ ثُمَّ اسْتَقِم قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَخوف مَا تخَاف عَلَیّ فَاَخذ بِلِسَان نَفسہ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسی چیز کے

بارے میں بتایئے! جسے میں مضبوطی سے تھام لوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو: میرا پروردگار اللہ ہے' پھر تم اس پر استقامت اختیار کرو' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو میری ذات کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس چیز کا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا: اس کا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4338 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَى شَيْءٍ أتقى فَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب بِاِسْنَادٍ جَيّدٍ

❀❀ حضرت سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کونسی چیز کے بارے میں سب سے زیادہ احتیاط کرنی چاہیے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4339 - وَعَنِ الْحَارِث بن هِشَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ انه قَالَ لرَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخبرنِىْ بِاَمر اَعْتَصِم بِهٖ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ املك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

❀❀ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے' جسے میں مضبوطی سے تھام لوں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے مالک رہو (یعنی اس پر قابو رکھو) نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

4340 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَقِيم اِيمَان عبد حَتّٰى يَسْتَقِيم قلبه وَلَا يَسْتَقِيم قلبه حَتّٰى يَسْتَقِيم لِسَانه وَلَا يدْخل الْجَنَّة رجل لَا يَاْمَن جَاره بوائقه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِي الصمت كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَليّ بن مسْعدَة الْبَاهِلِيّ عَن قَتَادَة عَنهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو اور کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوتا' جب تک اس کی زبان درست نہ ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں نقل کی ہے ان دونوں اسے علی بن مسعدہ باہلی کے حوالے سے قتادہ کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

4341 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كنت مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سفر فَاَصْبَحت يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نسير فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ بِعَمَل يدخلنى الْجَنَّة وَيُبَاعِدنِىْ عَن النَّار قَالَ لقد

سَاَلت عَن عَظِیْمٍ وَاِنَّہٗ لیسیر علی من یسرہ اللّٰہ عَلَیْہِ تعبد اللّٰہِ وَلَا تشرك بِہٖ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاۃ وتؤتی الزَّکَاۃ وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَیْت ثُمَّ قَالَ اَلا ادلك علی اَبْوَاب الْخَیْر قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الصَّوْم جنَّۃ وَالصَّدَقَۃ تطفیء الْخَطِیئَۃ کَمَا یطفیء المَاء النَّار وَصَلَاۃ الرجل فِیْ جَوف اللَّیْل شعار الصَّالِحین ثُمَّ تَلَا قَوْلَہٗ تَتَجَافٰی جنُوبهم عَن الْمَضَاجِع حَتّٰی بلغ یعْمَلُوْنَ (السّجدۃ) ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بِرَاْس الْاَمر وعموده وذروۃ سنامه قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ رَاْس الْاَمر الْاِسْلَام وعموده الصَّلَاۃ وذروۃ سنامه الْجِهَاد ثُمَّ قَالَ اَلا اخبرك بملاك ذٰلِكَ کُله قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ کف عَلَیْك هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی لِسَانه قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَاِنَّا لمؤاخذون بِمَا نتکلم بِہٖ قَالَ ثکلتك امك وَهل یکب النَّاس فِی النَّار علی وُجُوْهِهِمْ اَوْ قَالَ علی مناخرهم اِلَّا حصائد اَلسنتهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃ کلهم من رِوَایَۃِ اَبِیْ وَائِل عَن معَاذ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ وَائِل اَدْرك معَاذًا بِالسِّنِّ وَفِیْ سَمَاعه عِنْدِیْ نظر وَکَانَ اَبُوْ وَائِل بِالْکُوفَۃ ومعاذ بِالشَّام وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

قَالَ الدَّارَقُطْنِیّ هٰذَا الحَدِیْث مَعْرُوف من رِوَایَۃِ شهر بن حَوْشَب عَن معَاذ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ علی اخْتِلَاف عَلَیْہِ فِیْہِ کَذَا قَالَ وَشهر مَعَ مَا قِیْلَ فِیْہِ لم یسمع معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِہٖ عَن مَیْمُون بن اَبِیْ شبیب عَن معَاذ وَمَیْمُون هٰذَا کُوفِیٌّ ثِقَۃ مَا اَرَاهُ سمع من معَاذ بل وَلَا اَدْرَکَهٗ فَاِن اَبَا دَاوٗد قَالَ لم یدْرك مَیْمُون بن اَبِیْ شبیب عَائِشَۃ وَعَائِشَۃ تَاَخَّرت بعد معَاذ من نَحْو ثَلَاثِیْنَ سنۃ وَقَالَ عَمْرو بن عَلِیّ کَانَ یحدث عَن اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَیْسَ عندنَا فِیْ شَیْءٍ مِنْهُ یَقُوْلُ سَمِعت وَلَمْ اخبر اَن اَحَدًا یزْعم اَنه سمع من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھا ہم سفر کر رہے تھے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے' جو مجھے جنت میں داخل کروادے اور مجھے جہنم سے دور کردے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے' یہ اس شخص کے لئے آسان ہے' جس کے لیے اللہ تعالیٰ اسے آسان کردے' تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو' تم رمضان کے روزے رکھو' تم بیت اللہ کا حج کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں

4341-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة السجدة - حديث:3483سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث: 3971مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب' في كف اللسان - حديث: 25958السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة السجدة - قوله تعالى : تتجافى جنوبهم عن المضاجع' حديث:10952مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' حديث معاذ بن جبل - حديث:21474مسند الطيالسي - أحاديث معاذ بن جبل رحمه الله' حديث:555مسند عبد بن حميد - مسند معاذ بن جبل رضي الله عنه' حديث: 113المعجم الكبير للطبراني - بقية الميم' من اسمه معاذ - شهر بن حوشب' حديث: 16945شعب الإيمان للبيهقي - الحادي والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الصلاة' حديث:2677

تمہاری رہنمائی بھلائی کے راستوں کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا نصف رات کے وقت نماز ادا کرنا' نیک لوگوں کا معمول ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''ان لوگوں کے پہلو بستروں سے دور رہتے ہیں'' یہ آیت یہاں تک تلاوت کی: ''یعملون''

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کے سرے اور اس کی کوہان کی چوٹی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: معاملے کا سرا اسلام ہے' اس کا ستون نماز ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سب کے مجموعے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے روک کے رکھو' نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی' تو میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا ہمارا اس چیز کے حوالے سے بھی مواخذہ ہوگا جو ہم کلام کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبانوں کی کھیتی کی وجہ سے ان کے چہروں کے بل (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ان کے نتھنوں کے بل' اوندھے منہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب نے اسے ابووائل کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابووائل نے عمر کے حساب سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے' لیکن ان کا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کرنا میرے نزدیک محل نظر ہے' کیونکہ ابووائل کوفہ میں رہتے تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام میں رہتے تھے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث شہر بن حوشب کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر معروف ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب محسوس ہوتی ہے اگرچہ اس بارے میں ان کے علم میں اختلاف پایا جاتا ہے' باوجود یکہ شہر کے بارے میں یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے میمون بن شیبہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' لیکن میمون نامی یہ راوی بھی کوفی ہیں اور ثقہ ہیں میرا نہیں خیال کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہوگا' بلکہ انہوں نے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا ہوگا' کیونکہ امام ابوداؤد نے یہ بات بیان کی ہے: میمون بن ابوشیبہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے' اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے تقریباً تیس سال بعد ہوا تھا' عمرو بن علی نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں' لیکن ہمارے نزدیک ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے' وہ یہ کہتے ہیں: کہ میں نے یہ روایت سنی ہے' لیکن میرے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے یہ بات بیان نہیں کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سماع کیا ہے۔

4342 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مُخْتَصرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكل مَا نتكلم بِهِ يكْتب علينا قَالَ ثكلتك أمك وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِي النَّار إِلَّا حصائد السنتهم إِنَّك لن تزَال سالما مَا سكت فَإِذا تَكَلَّمت كتب لَكَ أَوْ عَلَيْكَ

یہ روایت امام طبرانی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کلام کرتے ہیں وہ ہمارے بارے میں نوٹ کرلیا جاتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کوان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے نتھنوں کے بال جہنم میں اوندھے منہ ڈالا جائے گا' تم اس وقت تک سلامت رہو گے جب تک تم خاموش رہو گے جب تم کلام کرو گے تو یا تمہارے حق میں نوٹ کیا جائے گا' یا تمہارے خلاف نوٹ کیا جائے گا۔

4343 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَغَيْرِهٖ عَن عبد الحميد بن بهْرَام عَن شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم اَن مُعَاذًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل فَقَالَ الصَّلَاة بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ الصَّوْم بعد صِيَام رَمَضَان قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ فالصدقة بعد الصَّدَقَة الْمَفْرُوضَة قَالَ لَا وَنعما هِيَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ فَاَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَانه ثُمَّ وضع اِصبعه عَلَيْهِ فَاسْتَرْجع معَاذ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انؤاخذ بِمَا نقُوْل كُله وَيكْتب علينا قَالَ فَضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منْكب معَاذ مرَارًا فَقَالَ لَهٗ ثكلتك امك يَا معَاذ بن جبل وَهل يكب النَّاس على مناخرهم فِيْ نَار جَهَنَّم اِلَّا حصائد السنتهم

امام احمد اور دیگر حضرات نے یہ روایت عبدالحمید بن بہرام کے حوالے سے' شہر بن حوشب کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن غنم سے نقل کی ہے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرض نماز کے بعد' دوسری نماز ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد اس کے بارے میں دریافت کرنا نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے روزوں کے بعد' اور روزے رکھنا' انہوں نے عرض کی: یہ اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فرض صدقے (یعنی زکوۃ) کے بعد (مزید) صدقہ ادا کرنا' انہوں نے عرض کی: یہ بھی اچھا کام ہے' لیکن میری مراد یہ نہیں ہے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان باہر نکالی' پھر اپنی انگلی اس پر رکھی' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور بولے: یارسول اللہ! کیا ہم جو کچھ بھی کہتے ہیں' اس کے حوالے سے ہمارا مواخذہ ہوگا اور ان سب چیزوں کو ہمارے بارے میں نوٹ کیا جاتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے کندھے پر کئی مرتبہ ہاتھ مارا اور ان سے فرمایا: اے معاذ بن جبل تمہاری ماں تمہیں روئے' لوگوں کو ان کی زبان کی کھیتیوں کی وجہ سے ہی جہنم کی آگ میں' ان کے نتھنوں کے بل' اوندھا ڈال دیا جائے گا۔

4344 - وَعَن اَسود بن اَصْرَم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنى فَقَالَ تملك يدك قلت فَمَاذَا املك اِذا لم املك يَدى قَالَ تملك لسَانك قلت فَمَاذَا املك اِذا لم املك لساني قَالَ لَا تبسط يدك اِلَّا اِلَى خير وَلَا تقل بلسانك اِلَّا مَعْرُوفا . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت اسود بن اصرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ہاتھ کے مالک رہو' میں نے عرض کی: اگر میں اپنے ہاتھ کا ہی مالک نہ رہوں' تو پھر میں کس

چیز کا مالک ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی زبان کے مالک رہو! میں نے عرض کی: اگر میں اپنی زبان کا ہی مالک نہ ہوا' تو پھر میں کس چیز کا مالک ہوؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ' صرف بھلائی کے کام کی طرف بڑھاؤ' اور اپنی زبان سے صرف نیکی کی بات کرو۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4345 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت علی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر الحَدِیْثِ بِطُوْلِه اِلٰی اَن قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اُوصیك بتقوی الله فَاِنَّهَا زین لأمرك کُله قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْكَ بِتِلاوَة الْقُرْآن وَذکر الله عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذکر لَك فِی السَّمَاء وَنور لَك فِی الْاَرْض قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْكَ بطول الصمت فَاِنَّهٗ مطردَة للشَّیْطَان وَعون لَك علی اَمر دینك قلت زِدْنِی قَالَ وَاِیَّاكَ وَکَثْرَة الضحك فَاِنَّهٗ یُمِیت الْقلب وَیذْهب بنور الْوَجْه قلت زِدْنِی قَالَ قل الْحق وَاِن کَانَ مرا قلت زِدْنِی قَالَ لَا تخف فِی الله لومة لائم قلت زِدْنِی قَالَ لیحجزك عَن النَّاس مَا تعلم من نَفسك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَقد أملینا قِطْعَة من هٰذَا الحَدِیْثِ أطول مِنْ هٰذِه بِلَفْظ ابْن حبَان فِی التَّرْهِیب من الظُّلم وفیهَا حِکَایَة عَن صحف اِبْرَاهِیْم عَلَیْهِ السَّلَام

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ یہ تمہارے سارے معاملے کے لئے آراستگی کا باعث ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے' کیونکہ وہ آسمان میں تمہارا ذکر کرے گا اور یہ چیز زمین میں تمہارے لئے نور ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر زیادہ تر خاموش رہنا لازم ہے' کیونکہ یہ چیز شیطان کو پرے کردیتی ہے اور تمہارے دین کے معاملے میں تمہاری مددگار ہوگی' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بکثرت ہنسنے سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرے کے نور کو رخصت کردیتا ہے' میں نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم حق بات کہنا' اگرچہ وہ کڑوی ہو' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی' ملامت سے خوف زدہ نہ ہونا' میں نے عرض کی: مزید عطا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی ذات کے بارے میں جو کچھ جانتے ہو' اس کے حوالے سے تم لوگوں سے دور رہنا۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ہم نے اس روایت کا ایک ٹکڑا' جو اس روایت سے زیادہ طویل ہے' اور امام ابن حبان نے نقل کیا ہے' وہ ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں نقل کیا ہے' جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کے بارے میں حکایت منقول ہے۔

4347 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ عَلَیْكَ بتقوی اللّٰه فَاِنَّهَا جماع کل خیر وَعَلَیْكَ بِالْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه فَاِنَّهَا رَهْبَانِیَّة الْمُسْلِمِیْن وَعَلَیْكَ بِذکر اللّٰه وتلاوة کِتَابِهٖ فَاِنَّهُ نور لَكَ فِی الْاَرْض وَذکر لَكَ فِی السَّمَاء واخزن لسانك اِلَّا من خیر فَاِنَّكَ بِذٰلِكَ تغلب الشَّیْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر وَاَبُو الشَّیْخ فِی الثَّوَاب کِلَاهُمَا من رِوَایَة لَیْث بن اَبِیْ سلیم وَرَوَاهُ ابن اَبِی الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ اَیْضًا مَرْفُوْعا عَلَیْهِ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمام بھلائی کا مجموعہ ہے اور تم پر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ مسلمانوں کی رہبانیت ہے' اور تم پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اس کی کتاب کی تلاوت کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا اور آسمان میں تمہارے تذکرے کا باعث ہوگا' اور تم اپنی زبان کی حفاظت کرنا' صرف بھلائی کے بارے میں بات کرنا' کیونکہ اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے مجم صغیر میں اور امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے لیث بن ابوسلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت ابن ابودنیا نے اور ابوشیخ نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو مختصر روایت ہے۔

4348 - وَعَنْ معاذ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اعبد اللّٰه کَاَنَّكَ تَرَاهُ واعدد نَفسك فِی الْمَوْتٰی وَاِن شِئْت اَنْبَاْتك بِمَا هُوَ املك بك من هٰذَا کُله قَالَ هٰذَا وَاَشَارَ بِیَدِهٖ اِلٰی لِسَانه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو' اور تم اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو' اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جس کے ذریعے تم ان سب چیزوں کو حاصل کرلو گے' وہ یہ ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے' اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4349 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَقِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَر فَقَالَ یَا اَبَا ذَر اَلا ادلك عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هما خفیفتان علی الظّهْر واثقل فِی الْمِیزَان من غَیرهمَا قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَیْكَ بِحسن الْخلق وَطول الصمت فو الَّذِی نَفسِی بِیَدِهٖ مَا عمل الْخَلَائق بمثلهما

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُو یعلی وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَیْهَقِیّ بِزِیَادَة وَرَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان من حَدِیث اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا الدَّرْدَاءِ اَلا انبئك بِاَمرین خَفِیف مؤنتهما عَظِیم اجرهما لم تلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمثلهما طول الصمت وَحسن الْخلق

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا اَيْضًا عَن صَفْوَان بن سليم مُرْسلا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اَخبركُمْ بايسر الْعِبَادَة واهونها على الْبدن الصمت وَحسن الْخلق

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی دو خصلتوں کی طرف نہ کروں' جو کرنے میں ہلکی ہیں اور میزان میں دیگر اعمال سے زیادہ وزنی ہوں گی؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ اچھے اخلاق اختیار کرو' اور زیادہ تر خاموش رہو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام بزار' امام طبرانی اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابودرداء! کیا میں تمہیں دو ایسی چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جن میں مشقت کم ہے اور ان کا اجر زیادہ ہے؟ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' ان جیسی کسی اور چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہوگے' زیادہ تر خاموش رہنا' اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

یہ روایت بھی امام ابن ابودنیا نے صفوان بن سلیم کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو عبادت میں سب سے آسان ہے' جسم کے لئے سب سے ہلکی ہے؟ خاموش رہنا اور اچھے اخلاق اختیار کرنا۔

4350 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ اِذا اصبح ابْن آدم فَإِن الْاَعْضَاء كلهَا تكفر اللِّسَان فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِينَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بك فَإِن اسْتَقَمْت استقمنا وَإِن اعوججت اعوججنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَغَيْرِهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن حَمَّاد بن زيد وَلَمْ يرفعوه قَالَ وَهُوَ أصح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''جب صبح ہوتی ہے' تو انسان کے تمام اعضاء' زبان کے حوالے سے فکرمند ہوتے ہیں' اور (زبان کو) یہ کہتے ہیں: تم ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہنا' کیونکہ ہم تمہارے آسرے پر ہیں' اگر تم ٹھیک رہیں' تو ہم بھی ٹھیک رہیں گے' اگر تم ٹیڑھی ہوگئی' تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں کئی راویوں نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

4351 - وَعَنْ اَبِي وَائِل عَن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه ارْتقى الصَّفَا فَاخذ بِلِسَانِهِ فَقَالَ يَا لِسَان قل خيرا تغنم واسكت عَن شَرّ تسلم من قبل اَن تندم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اكثر خطإ ابْن آدم فِي لِسَانه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

ابووائل نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ صفا پر چڑھے انہوں نے اپنی زبان کو پکڑا اور بولے: اے زبان تم بھلائی کی بات کرنا' تاکہ تمہیں غنیمت حاصل ہو اور تم برائی سے بچ کے رہنا' تاکہ تم سلامت رہو اس سے پہلے کہ تم ندامت کا شکار ہو پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''انسان کی زیادہ تر غلطیاں' اس کی زبان کے حوالے سے ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4352 - وَعَنْ أسلم أن عمر دخل يَوْمًا على اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يجبذ لِسَانه فَقَالَ عمر مَه غفر الله لَك فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بَكْرٍ إن هٰذَا اوردني شَرّ الْمَوَارِد . رَوَاهُ مَالك وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

اسلم بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو وہ اپنی زبان کھینچ رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رک جائیں! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے۔

یہ روایت امام مالک' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

4353 - وَفِيْ لفظ للبيهقي: قَالَ إن هٰذَا اوردني شَرّ الْمَوَارِد إن رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ من الْجَسَد إلَّا يشكو ذرب اللِّسَان على حِدته مَه اَي اكفف عَمَّا تفعلهُ

وذرب اللِّسَان بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيعًا هُوَ حِدته وشره وفحشه

امام بیہقی کی روایت کے الفاظ ہیں:

(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس نے مجھے بری صورت حال کا شکار کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جسم کا ہر ایک عضو زبان کی تیزی کے حوالے سے اس کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: رک جاؤ!''

(راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی تم جو کر رہی ہو اس سے باز آ جاؤ۔

لفظ ذرب اللسان سے مراد زبان کی تیزی' اس کا شر اور اس کی بدزبانی ہے۔

4354 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا يصبن إلَّا بعجب الصمت وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر الله عَزَّ وَجَلَّ وَقلة الشَّيْء . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد قَالَ الْحَافِظ فِيْ إسْنَاده الْعَوام وَهُوَ ابْن جويرية قَالَ ابْن حبَان كَانَ يروي الموضوعات وَقد عد هٰذَا الحَدِيْث من مَنَاكِيره وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اشبه اخرجه اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب وَغَيْرِه

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں' بھرپور خاموشی کے نتیجے میں ہی ملتی ہیں' عبادت کا آغاز' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کی قلت''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی عوام ہے' جو ابن جویریہ ہے۔

ابن حبان کہتے ہیں: یہ موضوع روایات نقل کرتا ہے اور انہوں نے اس حدیث کا شمار بھی اس کی منکر روایات میں کیا ہے' یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں محسوس ہوتی ہے۔

ابوشیخ نے اسے کتاب الثواب میں نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4355 - وَرُوِيَ اَيْضًا عَنْ وهب قَالَ: قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَم صلوَات اللّٰه عَلَيْهِ اَربع لَا يجتمعن فِيْ اَحَد مِنَ النَّاس اِلَّا بعجب ......الحَدِيْث

اخرجه ابن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَاَبُو الشَّيْخ وَغَيْرِهمَا

❀❀ وہب کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا:

''چار چیزیں کسی شخص میں صرف 'عجب' کے نتیجے میں ہی اکٹھے ہوسکتی ہیں'' ...... (الحدیث)

یہ روایت امام ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور ابوشیخ نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4356 - وَرُوِيَ عَنْ مُجَاهِد عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سمعته يَقُوْلُ خمس لَهُنَّ اَحسن من الدهم الموقفة لَا تكلم فِيْمَا لَا يَعْنِيك فَاِنَّهُ فضل وَلَا آمن عَلَيْكَ الْوزر وَلَا تكلم فِيْمَا يَعْنِيك حَتّٰى تجد لَهُ موضعا فَاِنَّهُ رب مُتَكَلم فِيْ اَمر يعنيه قد وَضعه فِيْ غير مَوْضِعه فعيب وَلَا تمار حَلِيمًا وَلَا سَفِيهًا فَاِن الْحَلِيم يقليك وَاِن السَّفِيه يُؤْذِيك وَاذْكُر اَخَاك اِذا تغيب عَنْك بِمَا تحب اَن يذكرك بِه واعفه مِمَّا تحب اَن يعفيك مِنْهُ واعمل عمل رجل يرى اَنه مجازى بِالْاِحْسَانِ مَاْخُوذ بالاجرام . رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ چیزیں ایسی ہیں' جو عمدہ گھوڑوں سے بہتر ہیں' تم اس چیز کے بارے میں کلام نہ کرو' جو لایعنی ہو' کیونکہ یہ فضول چیز ہوگی' اور اس صورت میں تمہارے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا' اور تم بامعنی گفتگو اس صورت میں کرو' جب تمہیں اس کا موقع مل رہا ہو' کیونکہ بعض اوقات کوئی کلام کرنے والا شخص کوئی بامعنی بات کرتا ہے' لیکن غیر مناسب جگہ پر کرتا ہے' تو یہ چیز عیب بن جاتی ہے اور تم کسی بردبار یا کسی بھی بے وقوف کے ساتھ بحث نہ کرنا' کیونکہ بردبار شخص تمہیں نظر انداز کرے گا' اور بے وقوف شخص تمہیں اذیت پہنچائے گا' اور جب تم اپنے کسی ایسے بھائی کا ذکر کرو' جو تمہارے پاس موجود نہ ہو' تو تم اس طرح سے اُس کا ذکر کرنا' کہ جس کے بارے میں تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہارا ذکر بھی اسی طرح کیا جائے' اور تم اس چیز کے حوالے سے اس کا ذکر نہ کرنا' جس کے بارے میں تمہیں یہ ناپسند ہو کہ اس کے حوالے سے تمہارا ذکر کیا جائے' اور تم اس شخص کی طرح کا عمل کرو' جس کے بارے میں یہ محسوس ہو کہ وہ احسان کا بدلہ دے رہا ہے' اور جرم میں پکڑا جا رہا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صمت نجا رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خاموش رہے' وہ نجات حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4358 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سرہ اَن یسلم فلیلزم الصمت . رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَاَبُو الشَّیْخ وَغَیرِھِمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ سلامت رہے تو اسے خاموش رہنا چاہیے"

یہ روایت امام ابن ابودنیا' ابوشیخ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4359 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن العَبْد لیَتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ مَا یتَبَیَّن فِیْھَا یزل بھَا فِی النَّار أبعد مَا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَرَوَاہُ ابْن مَاجہ وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنَّھُمَا قَالَا: اِن الرجل لیَتَکَلَّم بِالْکَلِمَۃِ لَا یری بھَا بَاْسا یھوی بھَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا

قَوْلہ: مَا یتَبَیَّن فِیْھَا اَی مَا یتفکر ھَلْ ھِیَ خیر اَوْ شَرّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بعض اوقات بندہ کوئی ایسی بات کہتا ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے سامنے واضح نہیں ہوتا' لیکن وہ اس (بات) کی وجہ سے جہنم میں اس سے زیادہ گہرائی تک چلا جاتا ہے' جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"بعض اوقات آدمی کوئی کلام کرتا ہے' جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا' لیکن اس کی وجہ سے وہ ستر برس کی مسافت جتنا (جہنم میں گر جاتا ہے)"

متن کے یہ الفاظ "ماتبین فیہا" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے بارے میں غور وفکر نہیں کرتا کہ کیا یہ بھلائی کی بات ہے' یا برائی کی بات ہے؟

4361 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لیتحدث بِالْحَدِیْثِ مَا یُرِید بِہٖ سوء ا اِلَّا لیضحک بِہِ الْقَوْم یھوی بِہٖ أبعد من السَّمَاء

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ عَنْ اَبِیْ اِسْرَائِیل عَن عَطِیَّۃ وَھُوَ الْعَوْفِیّ عَنہُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص کوئی بات کہتا ہے' اس کا مقصد اس کے ذریعے صرف برائی ہوتی ہے' تاکہ اس کے ذریعے' وہ لوگوں کو ہنسائے اور اس بات کی وجہ سے' وہ (جہنم میں) اتنا گر جاتا ہے' جو آسمان سے بھی زیادہ فاصلہ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے ابواسرائیل کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سے مراد عطیہ عوفی ہیں' ان کے

حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

4362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِنْكُمْ اَنْ يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضحك بهَا الْقَوْم فَيسْقط بهَا أبعد من السَّمَاء اَلا هَلْ عَسى رَجُلٌ مِنْكُمْ يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ يضْحك بهَا اَصْحَابه فيسخط اللّٰه بهَا عَلَيْهِ لَا يرضى عَنهُ حَتّٰى يدْخلهُ النَّار

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ عَن عَليّ بن زيد عَن الْحسن مُرْسلا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''خبردار! تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ کچھ لوگوں کو ہنسائے گا اور پھر وہ اس کی وجہ سے' اس سے زیادہ نیچے گر جائے گا' جتنا فاصلہ (زمین سے) آسمان (تک) کا ہے اور تم میں سے کوئی شخص کوئی بات کہے گا' جس کے ذریعے وہ اپنے ساتھیوں کو ہنسائے گا' تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا اور اس سے اس وقت تک راضی نہیں ہوگا' جب تک اسے جہنم میں داخل نہیں کر دے گا''۔

یہ روایت بھی ابوشیخ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے حسن بصری سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4363 - وَعَن بِلَال بن الْحَارِث الْمُزنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضوَان اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه تَعَالٰى لَهُ بهَا رضوانه اِلٰى يَوْم يلقاه وَاِن الرجل لَيَتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا كَانَ يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت يكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلٰى يَوْم يلقاه

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے' جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اور ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے' اسے یہ گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی؟

4363-موطأ مالك - كتاب الكلام' باب ما يؤمر به من التحفظ في الكلام - حديث:1795 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' ذكر رجاء تمكن المرء من رضوان الله جل وعلا في القيامة - حديث:279 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث محمد بن بشر - حديث:128 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' بلال بن الحارث المزني - حديث:1125 سنن ابن ماجه - كتاب الفتن' باب كف اللسان في الفتنة - حديث:3967 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي - باب ما على الرجل من حفظ اللسان عند السلطان وغيره' حديث:15504 مسند أحمد بن حنبل - مسند المكيين' حديث بلال بن الحارث المزني - حديث:15572 مسند الحميدي - حديث بلال بن حارث المزني رضي الله عنه' حديث:880 مسند عبد بن حميد - حديث بلال بن الحارث المزني' حديث:359 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبدان - حديث:4654 المعجم الكبير للطبراني - باب الباء' بلال بن الحارث المزني - حديث:1119

لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اس دن تک کے لئے ناراضگی نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اس کی بارگاہ میں حاضر ہوگا''۔

یہ روایت امام مالک اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4364 - وَعَنْ أمة بنت الحكم الغفارية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الرجل ليدنو من الْجَنَّة حَتّٰى مَا يكون بَيْنه وَبَيْنهَا إِلَّا قيد رمح فيتكلم بِالْكَلِمَةِ فيتباعد مِنْهَا أبعد من صنعاء . رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا والأصبهاني كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن إِسْحَاق

❀❀ سیّدہ امہ بنت حکم غفاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''کوئی شخص جنت کے قریب ہو جاتا ہے' یہاں تک کہ اُس کے اور جنت کے درمیان' صرف ایک نیزے جتنا فاصلہ رہ جاتا ہے' پھر وہ کوئی ایسی بات کہتا ہے' جس کی وجہ سے' وہ جنت سے' اس سے زیادہ دور ہو جاتا ہے' جتنا یہاں سے صنعاء کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4365 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فَإِن كَثْرَة الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله قسوة للقلب وَإِن أبعد النَّاس من الله تَعَالٰى الْقلب القاسي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بکثرت کلام نہ کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ' بکثرت کلام کرنا' دل کو سخت کر دیتا ہے اور سخت دل' اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4366 - وَعَنْ مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بلغه اَن عِيسَى ابْن مَرْيَم عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَقُوْلُ لَا تكثروا الْكَلَام بِغَيْر ذكر الله فتقسو قُلُوْبكُمْ فَإِن الْقلب القاسي بعيد من الله وَلٰكِن لَا تعلمُونَ وَلَا تنظروا فِيْ ذنُوب النَّاس كَأَنكُم أَرْبَاب وانظروا فِيْ ذنوبكم كَأَنكُم عبيد فَإِنَّمَا النَّاس مبتلى ومعافى فارحموا أَهْلِ الْبَلَاء واحمدوا الله على الْعَافِيَة . ذكره فِي الْمُوَطَّا

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام یہ فرمایا کرتے تھے:
''اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ کلام' کثرت کے ساتھ نہ کیا کرو' ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے' اور سخت دل' اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے' اور تمہیں اس کا علم بھی نہیں ہوگا' اور تم لوگوں کے گناہوں کی طرف یوں دیکھو' جیسے تم مالک ہو اور اپنے گناہوں کی طرف یوں دیکھو' جیسے تم غلام ہو' کیونکہ لوگ تو آزمائش کا شکار بھی ہوتے ہیں اور انہیں عافیت بھی مل جاتی ہے' تو تم آزمائش کا شکار لوگوں

پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو''۔
یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں نقل کی ہے۔

4367 - وَعَنِ ام حَبِيبَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل كَلَام ابْن آدم عَلَيْهِ لَا لَهُ اِلَّا امر بِمَعْرُوف اَوْ نهي عَن مُنكر اَوْ ذكر الله
رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن يزِيْد بن خُنَيْس
قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات وَفِي مُحَمَّد بن يزِيْد كَلَام قريب لَا يقْدَح وَهُوَ شيخ صَالح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''انسان کا ہر کلام اس کے خلاف ہوگا' اس کے حق میں نہیں ہوگا' البتہ نیکی کا حکم دینے یا برائی سے منع کرنے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا معاملہ مختلف ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف محمد بن یزید بن خنیس سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں' محمد بن یزید کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو اس کے قریب ہے کہ قدح نہ کی جائے' وہ ایک نیک بزرگ ہے۔

4368 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الله كره لكم ثَلَاثًا قِيْلَ وَقَالَ واضاعة المَال وَكَثْرَة السُّؤَال
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے' فضول بحث کرنا' مال ضائع کرنا اور بکثرت (غیر ضروری) سوال کرنا''۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم' امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے امام ابویعلی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔

4369 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر النَّاس ذنوبا اَكْثَرهم كَلَامًا فِيْمَا لَا يعنيه . رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''لوگوں میں سب سے زیادہ گناہگار وہ ہوں گے' جو سب سے زیادہ لایعنی کلام کرتے ہوں گے''۔
یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4370 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حسن اِسْلام الْمَرْءِ تركه مَا لَا يعنيه . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات اِلَّا قُرَّة بن حَيْوِيل فَفِيْهِ خلاف وَقَالَ ابْن عبد الْبر النمري هُوَ مَحْفُوْظ عَن الزُّهْرِیّ بِهٰذَا الْاِسْنَاد من رِوَايَةِ الثِّقَات انْتهى فعلى هٰذَا يكون اِسْنَاده حسنا لٰكِن قَالَ جمَاعَة من الْاَئِمَّة الصَّوَاب اَنه عَن عَلیّ بن حُسَيْن عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل كَذَا قَالَ اَحْمد وَابْن معِين وَالْبُخَارِیّ وَغَيرهم وَهٰكَذَا رَوَاهُ مَالك عَن الزُّهْرِیّ عَن عَلیّ بن حُسَيْن وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ اَيْضًا عَن قُتَيْبَة عَن مَالك بِهٖ وَقَالَ وَهٰذَا عندنَا اَصح من حَدِيْث اَبِیْ سَلَمَة عَن اَبِیْ هُرَيْرَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آدمی کے اسلام کی خوبی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ لایعنی کو ترک کردے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔
حافظ کہتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف قرہ بن حیویل کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ابن عبدالبر نمری فرماتے ہیں: یہ روایت زہری سے اس سند کے ساتھ محفوظ ہے' جو ثقہ راویوں نے نقل کی ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

(حافظ کہتے ہیں:) اس اعتبار سے اس کی سند حسن شمار ہوگی' لیکن ائمہ کی ایک جماعت نے یہ بات نقل کی ہے کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' امام احمد' یحییٰ بن معین' امام بخاری اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے' اس روایت کو امام مالک نے اسی طرح زہری کے حوالے سے' امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت امام ترمذی نے قتیبہ کے حوالے سے' امام مالک کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے' جو ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4371 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّی رجل فَقَالَ رجل آخر وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسمع اَبشر بِالْجنَّة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لَا تَدْرِی فَلَعَلَّهُ تكلم فِيْمَا لَا يعنيه اَوْ بخل بِمَا لَا ينقصهُ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رُوَاته ثِقَات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہوگیا' تو ایک شخص نے (میت کو مخاطب کرتے ہوئے) یہ بات کہی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن رہے تھے' کہ تمہیں جنت کی خوشخبری ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا اس چیز کے حوالے سے بخل کا اظہار کیا ہو' جو کمی نہیں کرتی۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔
حافظ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

4372 - وروی ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى عَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتشْهد رجل منا يَوْم اُحد

فوجد علی بطنه صَخْرَة مربوطة من الْجُوْع فمسحت امه التُّرَاب عَن وَجهه وَقَالَت هَنِيْئًا لَك يَا بنى الْجَنَّة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدريك لَعَلَّه كَانَ يتكَلَّم فِيْمَا لَا يعنيه وَيمْنَع مَا لَا يضرّهُ

ابن ابودنیا اور امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''غزوۂ اُحد کے موقع پر ہم میں سے ایک شخص شہید ہو گیا' تو اس کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا پایا گیا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے تھا اس کی ماں نے اس کے چہرے سے مٹی پونچھتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! تمہیں جنت مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' اور ایسی چیز روک دی ہو (یعنی نہ دی ہو) جس (کو دینے سے) اس کو نقصان نہ ہوتا''۔

4373 - وروى ابو يعلى ايضا وَالْبَيْهَقِيّ عَن اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قتل رجل على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِيدا فَبَكَتْ عَلَيْهِ باكية فَقَالَت واشهيداه قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يدريك انه شَهِيد لَعَلَّه كَانَ يتكَلَّم فِيْمَا لَا يعنيه اَوْ يبخل بِمَا لَا ينقصهُ

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک شخص شہید ہو گیا' تو کسی رونے والی خاتون نے اس پر روتے ہوئے کہا: ہائے یہ شہید ہو گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا پتہ کہ یہ شہید ہوا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے لایعنی کلام کیا ہو' یا ایسی چیز کے حوالے سے بخل کا مظاہرہ کیا ہو' جس نے اس کو کمی نہیں کرنی تھی (یعنی جس کو دے کر اس کے مال میں کمی نہیں ہونی تھی)۔

4374 - وَعَن اَبِي سَلَمَة بن عبد الرَّحْمٰن اَن امْرَاَة كَانَت عِنْد عَائِشَة وَمَعَهَا نسْوَة فَقَالَت امْرَاَة مِنْهُنَّ وَاللّٰه لادخلن الْجنَّة فَقَدْ اسلمت وَمَا سرقت وَمَا زَنَيْت فَاتيت فِي الْمَنَام فَقيل لَهَا اَنْت المتألية لتدخلن الْجنَّة كَيفَ وَاَنت تبخلين بِمَ لَا يُغْنِيك وتتكلمين فِيْمَا لَا يَعْنِيك فَلَمَّا اَصبحت الْمَرْاَة دخلت على عَائِشَة فَاَخْبَرتهَا بِمَا رَاَتْ وَقَالَت اجمعي النسْوَة اللَّاتِي كن عنْدك حِيْن قلت مَا قلت فَاَرْسلت اِلَيْهِنَّ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجئن فحدثتهن الْمَرْاَة بِمَا رَاَتْ فِي الْمَنَام . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی' اس کے ہمراہ دیگر خواتین بھی تھیں ان میں سے ایک خاتون نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور جنت میں داخل ہوؤں گی کیونکہ میں نے اسلام قبول کیا ہے میں نے چوری نہیں کی میں نے زنا نہیں کیا' تو اس کے خواب میں کوئی آیا اور اس سے کہا گیا: تم اس بات کی توقع رکھتی ہو کہ تم ضرور جنت میں داخل ہو گی؟ ایسا کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ تم اس چیز کے حوالے سے بھی بخل سے کام لیتی ہو' جس کی تمہیں ضرورت نہیں ہوتی' اور تم لایعنی کلام بھی کرتی ہو' اگلے دن وہ خاتون سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو خواب اس نے دیکھا تھا' اس کے بارے میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم نے یہ بات کہی تھی' اس وقت یہاں جتنی بھی خواتین تھیں' ان سب کو جمع کر کے لاؤ' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان خواتین کو پیغام بھجوایا' وہ خواتین آئیں' اس عورت نے ان سب خواتین کو یہ بات بتائی' جو اس نے خواب میں دیکھا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

21 - التَّرْهِيب من الْحَسَد وَفضل سَلامَة الصَّدْر

باب: حسد کے بارے میں ترہیبی روایات اور سینے کو سلامت رکھنے (یعنی حسد سے پاک رکھنے) کی فضیلت

4375 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظَّن فَإِن الظَّن اكذب الحَدِيْث وَلَا تحسسوا وَلَا تجسسوا وَلَا تنافسوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تباغضوا وَلَا تدابروا وَكُوْنُوْا عباد اللّٰه اِخْوَانًا كَمَا امركُم الْمُسلم اَخُو الْمُسلم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسلم كل الْمُسلم على الْمُسلم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ اهم الرِّوَايَات وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ گمان کرنے سے بچو' کیونکہ گمان سب سے جھوٹی بات ہوتی ہے' اور تم تفتیش اور جاسوسی نہ کرو' اور ایک دوسرے کے لیے بخل نہ کرو' ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو' اور ایک دوسرے کی طرف پیٹھ نہ پھیرو' اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی' بھائی بن کے رہو جیسا کہ اس نے تمہیں حکم دیا ہے' ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' تقویٰ یہاں ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی (اور یہ فرمایا:) آدمی کے برے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' مال اور عزت' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ اہم روایات میں سے ایک ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

4376 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد مُؤمن غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه وفيح جَهَنَّم وَلَا يجْتَمع فِيْ جَوف عبد الْاِيْمَان والحسد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَمن طَرِيْقه الْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی مومن بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کی تپش اکٹھے نہیں ہوں گے' اور کسی بندے کے پیٹ (یعنی سینے' یعنی دل) میں' ایمان اور حسد اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور ان کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4377 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ والحسد فَإِن الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب اَوْ قَالَ العشب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَغَيرهمَا من حَدِيْث انس اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَد يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيْئَة كَمَا يطفىء

الْمَاء النَّار وَالصَّلَاة نور الْمُؤمن وَالصِّيَام جنَّة مِنَ النَّار

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ حسد سے بچو! کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے' جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے' اور صدقہ گناہوں کو یوں بجھا دیتا ہے' جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے' نماز مومن کا نور ہے' اور روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے''۔

4378 - وَعَنْ ضَمرَة بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال النَّاس بِخَير مَا لم يتحاسدوا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ اس وقت تک بھلائی پر رہیں گے' جب تک وہ ایک دوسرے سے حسد نہیں کریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4379 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مني ذُوْ حسد وَلَا نميمة وَلَا كهَانَة وَلَا انا مِنْهُ ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ يُؤْذونَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات بِغَيْر مَا اكتسبوا فَقَدْ احتملوا بهتانا واثما مُبينًا (الْاَحْزَاب)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِيْ بَاب أجلاء الْعلمَاء حَدِيْثه اَيْضًا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخَاف على امتِيْ اِلَّا ثَلَاث خلال اَن يكثر لَهُمْ من الدُّنْيَا فيتحاسدون

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حسد کرنے والے' چغلی کرنے والے' کہانت کرنے والے کا مجھ کوئی واسطہ نہیں ہے' اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جو مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اُن کے (کسی جرم یا غلطی) کے بغیر اذیت پہنچاتے ہیں' تو وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے علماء کی عزت افزائی کے بارے میں باب میں' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں تین باتوں کا اندیشہ ہے یہ کہ دنیا ان کے لئے زیادہ ہو جائے گی اور وہ ایک دوسرے سے حسد کریں گے......''۔

4380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْب عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا

ذئبان جائعان ارسلا فِیْ زریبة غنم بافسد لَهَا من الْحِرْص علی الْمَال والحسد فِیْ دین الْمُسْلِم وَاِن الْحَسَد لَيَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار الْحَطب

❀❀ عبداللہ بن کعب اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنی خرابی نہیں کرتے، جتنی مال کی حرص اور حسد مسلمان کے دین کو خراب کرتے ہیں، حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے''۔

4381 - وَفِیْ رِوَايَةٍ: اِيَّاكُمْ والحسد فَاِنَّهٗ يَاْكُل الْحَسَنَات كَمَا تَاْكُل النَّار العشب

ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله بِهٰذَا اللَّفْظ اِنَّمَا روى التِّرْمِذِيّ صَدره وَصَححهُ وَلَمْ يذكر الْحَسَد بل قَالَ على الْمَال والشرف وَبَقِيَّة الحَدِيْثِ تقدمت عِنْد اَبِيْ دَاوُد من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم لوگ حسد سے بچ کے رہو! کیونکہ یہ نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ گھاس پھوس کو کھا جاتی ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن ان کے ''اصول'' میں میں نے یہ روایت ان الفاظ میں نہیں دیکھی ہے امام ترمذی نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے حسد کا ذکر نہیں کیا بلکہ مال اور شرف (یعنی دنیاوی مرتبہ ومقام) کا ذکر کیا ہے بقیہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو امام ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

4382 - وَعَنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دب اِلَيْكُمْ دَاءِ الْاُمَم قبلكُمْ الْحَسَد والبغضاء والبغضاء هِيَ الحالقة اما اِنِّيْ لَا اَقُوْل تحلق الشّعْر وَلٰكِن تحلق الدّين

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے کی امتوں کی خرابیاں، حسد اور بغض، تمہاری طرف بھی آ جائیں گی، بغض مونڈ دینے والی چیز ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4383 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بني اِن قدرت على اَن تصبح وتمسى لَيْسَ فِيْ قَلْبك غش لاحد فافعل..... الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم اس بات کی قدرت رکھو کہ تم صبح اور شام ایسی حالت میں کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے لئے بغض نہ ہو تو تم ایسا کرنا''۔.....الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4384 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يطلع الْاٰن عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فطلع رجل من الْاَنْصَار تنطف لحيته من وضوئِهٖ قد علق نَعْلَيْهِ بِيَدِهٖ

الشمال فَلَمَّا كَانَ الْغَد قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل ذٰلِكَ فطلع ذٰلِكَ الرجل مثل الْمرة الْاَوْلٰى فَلَمَّا كَانَ الْيَوْم الثَّالِث قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل مقالته اَيْضًا فطلع ذٰلِكَ الرجل على مثل حَالَه الْاَوَّل فَلَمَّا قَامَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تبعه عبد اللّٰه بن عَمْرو فَقَالَ اِنِّيْ لاحيت اَبِيْ فاقسمت اَنِّيْ لَا ادخل عَلَيْهِ ثَلَاثًا فَاِن رَاَيْت اَن تؤويني اِلَيْك حَتّٰى تمْضِي فعلت قَالَ نعم قَالَ انس فَكَانَ عبد اللّٰه يحدث انه بَات مَعَه تِلْكَ الثَّلَاث اللَّيَالِيْ فَلَمْ يره يَقُوْمُ من اللَّيْل شَيْئًا غير اَنه اِذا تعار تقلب على فرَاشه ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَكبر حَتّٰى لصَلَاة الْفجْر قَالَ عبد اللّٰه غير اَنِّيْ لم اسمعهُ يَقُوْلُ اِلَّا خيرا فَلَمَّا مَضَت الثَّلَاث اللَّيَالِيْ و كدت اَن احتقر عمله قُلْتُ يَا عبد اللّٰه لم يكن بيني وَبَيْن اَبِيْ غضب وَلَا هجْرَة وَلٰكِن سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَك ثَلَاث مَرَّات يطلع عَلَيْكُمُ الْاٰن رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فطلعت اَنْتَ الثَّلَاث المرات فَاَرَدْت اَن آوى اِلَيْك فَانْظر مَا عَمَلك فاقتدى بك فَلَمْ اَرك عملت كَبِيْر عمل فَمَا الَّذِيْ بلغ بك مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت فَلَمَّا وليت دَعَانِي فَقَالَ مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت غير اَنِّيْ لَا اجد فِيْ نَفسِي لاحد من الْمُسْلِمين غشا وَلَا احسد اَحَدًا على خير اعطاهُ اللّٰه اِيَّاه فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالنَّسَائِيّ وَرُوَاته احتجا بهم اَيْضًا اِلَّا شَيْخه سُوَيْد بن نصر وَهُوَ ثِقَة وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ وسمى الرجل الْمُبْهم سَعْدا

وَقَالَ فِيْ آخِره: فَقَالَ سعد مَا هُوَ اِلَّا مَا رَاَيْت يَا ابْن اخي اِلَّا اَنِّيْ لم اَبَت ضاغنا على مُسْلِمٍ اَوْ كلمة نَحْوَهَا

زَاد النَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ والأصبهاني فَقَالَ عبد اللّٰه هٰذِهِ الَّتِيْ بلغت بك وَهِي الَّتِيْ لَا تطِيق

❀❀ حضرت انس بن مالک ڈٹائٹؤ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا' تو انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص سامنے آیا' جس کی داڑھی سے وضو کے قطرے ٹپک رہے تھے' اس نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھے' اگلے دن پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہی شخص اسی طرح کے حلیے میں پھر آ گیا' جب تیسرا دن ہوا' تو پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی بات کی مانند بات ارشاد فرمائی' تو وہ شخص اسی حالت میں پھر سامنے آ گیا' جب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' تو حضرت عبداللہ بن عمرو ڈٹائٹؤ اس شخص کے پیچھے گئے اور اس شخص سے یہ کہا: میری اپنے والد کے ساتھ لڑائی ہو گئی ہے' میں نے یہ قسم اٹھائی ہے کہ میں تین دن تک ان کے ہاں نہیں جاؤں گا' اگر آپ مناسب سمجھیں' تو مجھے اپنے ہاں رہنے کا موقع دیں' اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس ڈٹائٹؤ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو ڈٹائٹؤ یہ بات بیان کرتے ہیں: وہ اس شخص کے ساتھ تین راتوں تک رہے' انہوں نے اسے رات کے وقت نوافل ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف یہ ہوتا تھا کہ جب وہ رات کو بیدار ہوتا تھا' اور کروٹ بدلنے لگتا تھا' تو اپنے بستر پر لیٹے ہوئے ہی' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا اور تکبیر کہہ لیتا تھا' یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہو گیا حضرت عبداللہ ڈٹائٹؤ بیان کرتے ہیں: تاہم میں نے اِس دوران اُسے صرف بھلائی کی بات کہتے ہوئے ہی سنا' جب تین راتیں

گزر گئیں اور یہ صورت حال ہوئی کہ مجھے اس کا عمل تھوڑا محسوس ہو رہا تھا' تو میں نے اُس سے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضگی اور کوئی لاتعلقی نہیں ہے' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہارے بارے میں تین مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "اب تمہارے سامنے ایک شخص جنتی آئے گا" اور تینوں مرتبہ تم ہی سامنے آئے' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں تمہارے ساتھ آ کر رہوں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو اس حوالے سے میں تمہاری پیروی کروں گا' لیکن میں نے تمہیں کوئی زیادہ عمل کرتے ہوئے تو نہیں دیکھا' تو تم اس مقام تک کیسے پہنچے ہو؟ جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے کہا: میری تو وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) جب میں اس کے پاس سے اُٹھ کے آنے لگا' تو پھر اس نے مجھے بلایا اور بولا: میری وہی حالت ہے' جو آپ نے ملاحظہ کی ہے' البتہ میں اپنے من میں کسی مسلمان کے لیے اس بھلائی کے حوالے سے' جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہو' کوئی رنجش محسوس نہیں کرتا' اور میں کسی کے ساتھ حسد نہیں کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کے ذریعے تم اس مقام پر پہنچے ہو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے اس کے راویوں سے' ان دونوں حضرات نے استدلال کیا گیا ہے' صرف ان کے استاد سوید بن نصر کا معاملہ مختلف ہے اور وہ راوی بھی ثقہ ہے' اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے' انہوں نے اس مبہم شخص کا نام سعد بیان کیا ہے' اور روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

"سعد نے کہا: اے میرے بھتیجے! میری وہی صورت حال ہے' جو تم نے دیکھ لی ہے' البتہ میں نے کسی مسلمان کے ساتھ ناراض ہونے کے عالم میں رات بسر نہیں کی' یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ اس نے کہا۔

امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: اور انہیں امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہی وہ چیز ہے' جس نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے اور اس کی طاقت (ہر کسی میں) نہیں ہوتی ہے"۔

4385 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا عَن سَالم بن عبد الله عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ليطلعن عَلَيْكُمْ رجل من هٰذَا الْبَاب من اَهْلِ الْجنَّة فجاء سعد بن مَالك فَدخل مِنْهُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ: فَذكر الحَدِيْث قَالَ فَقَالَ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا اَنا بِالَّذِيْ اَنْتَهِي حَتّٰى اُبايت هٰذَا الرجل فَانْظر عمله قَالَ فَذكر الحَدِيْث فِيْ دُخُوله عَلَيْهِ قَالَ:

فناولني عباء ة فاضطجعت عَلَيْهَا قَرِيبًا مِنْهُ وَجعلت أرمقه بعيني ليله كلما تعار سبح وَكبر وَهَلل وَحمد الله حَتّٰى اِذا كَانَ فِيْ وَجه السحر قَامَ فَتَوَضَّأ ثُمَّ دخل الْمَسْجد فصلي ثِنْتَيْ عشرَة رَكْعَة باثنتي عشرَة سُوْرَة من الْمفصل لَيْسَ من طواله وَلَا من قصاره يَدْعُو فِيْ كل رَكْعَتَيْنِ بعد التَّشَهُّد بِثَلَاث دعوات يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ آتنا فِي الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا مَا أهمنا من أمر آخرتنا ودنيانا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلك من الْخَيْر كُله وَاَعُوْذ بك من الشَّرّ كُله حَتّٰى اِذا فرغ

قَالَ فَذكر الحَدِيْث فِيْ استقلاله عمله وَعوده اِلَيْهِ ثَلَاثًا اِلٰى اَن قَالَ: فَقَالَ آخذ مضجعي وَلَيْسَ فِيْ

لِلْبِى غمر على احد الْغمر بِكَسْرِ الْغَيْنِ الْمُعْجَمَةِ وَسُكُوْنِ الْمِيمِ هُوَ الحقد وَقَوله تنظف اَى تقطر لاحيت بِالْحَاء الْمُهْمَلَة بعدهَا يَاء مثناة تَحت اَى خَاصَمت تعار بتَشْدِيد الرَّاء اَى استيقظ

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے سالم بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دروازے سے ایک جنتی شخص تمہارے سامنے آئے گا تو حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہاں سے اندر آ گئے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات سے باز نہیں آیا کہ میں اس شخص کے ساتھ رات بسر کروں اور اس کے عمل کے بارے میں جائزہ لوں اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے: کہ میں اس کے گھر گیا اس نے مجھے ایک عباء پکڑائی میں اس کی عباء پر اس کے قریب لیٹ گیا اور میں رات بھر اس کا جائزہ لیتا رہا جب کبھی بھی وہ بیدار ہوتا تھا تو سبحان اللہ پڑھتا تھا الحمدللہ پڑھتا تھا اللہ اکبر پڑھتا تھا لا الہ الا اللہ پڑھتا تھا یہاں تک کہ جب صبح صادق کا وقت قریب آیا تو وہ اٹھا اور اس نے وضو کیا وہ جائے نماز پر گیا اور اس نے بارہ رکعت ادا کیں جن میں اس نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بارہ سورتیں تلاوت کیں جو زیادہ لمبی بھی نہیں تھیں اور زیادہ چھوٹی بھی نہیں تھیں ہر دو رکعت کے بعد وہ تشہد میں دعا کرتا تھا وہ تین دعائیں کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا:

''اے اللہ تو مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا''

''اے اللہ ہماری آخرت اور ہماری دنیا کے جو معاملات ہمارے لئے ضروری ہیں ان کے حوالے سے ہماری کفایت کر لے''

''اے اللہ ہم تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں اور ہر قسم کی برائی سے تیری پناہ مانگتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب وہ فارغ ہوا...... اس کے بعد راوی نے تذکرہ کیا کہ وہ مستقل یہی عمل کرتا رہا اور وہ تین مرتبہ اس کے پاس آتے رہے یہاں تک کہ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اس نے بتایا: جب میں اپنے بستر پر آتا ہوں تو میرے دل میں کسی کے لئے ناراضگی نہیں ہوتی''۔

لفظ الغمر سے مراد ناراضگی ہے۔

لفظ تنظف کا مطلب اس کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

لفظ لاحیت کا مطلب ہے میرا جھگڑا ہو گیا۔

لفظ تعار کا مطلب ہے وہ بیدار ہوا۔

4386 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس افضل قَالَ كل مخموم الْقلب صَدُوق اللِّسَان قَالُوْا صَدُوق اللِّسَان نعرفه فَمَا مخموم الْقلب قَالَ هُوَ التقى النقى لَا اِثْم فِيْهِ وَلَا بغى وَلَا غل وَلَا حسد

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ وَالْبَيْهَقِىّ وَغَيْرِهٖ اطول مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سا شخص زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دل ''مخموم'' ہو اور زبان سچی ہو لوگوں نے عرض کی: زبان کے سچے ہونے کا تو ہمیں پتہ ہے دل

کے "مخموم" ہونے کا کیا مطلب ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پرہیزگار اور نیک شخص' کہ جس کے دل میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو' کوئی رنجش نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام بیہقی اور دیگر حضرات نے اسے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4387 - وروى الحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بدلاء امتى لم يدخلوا الْجَنَّة بِكَثْرَة صَلَاة وَلَا صَوْم وَلَا صَدَقَة وَلٰكِن دخلوها برحمة الله وسخاوة الْاَنفس وسلامة الصُّدُور . رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى كتاب الْاَوْلِيَاء مُرْسلا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کے ابدال' بکثرت نماز' روزے' یا صدقے کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' اور (اپنی) طبیعت کی سخاوت' اور دلوں کی سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الاولیاء میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4388 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قد اَفْلح من اَخْلص قلبه لِلْاِيمَان وَجعل قلبه سليما وَلسَانه صَادِقا وَنَفسه مطمئنة وخليقته مُسْتَقِيمَة الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الْاِخْلَاص

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص کامیاب ہو گیا' جس کا دل ایمان کے لئے خالص ہو گیا' اس نے اپنے دل کو سلامتی والا بنا لیا' اپنی زبان کو سچا بنا لیا' اپنے نفس کو اطمینان رکھنے والا بنایا' اور اس کے اخلاق (یا اس کا ظاہری جسم) ٹھیک ہو"......الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

التَّرْغِيْب فِى التَّوَاضُع والترهيب من الْكبر وَالْعجب والافتخار

تواضع کے بارے میں ترغیبی روایات' اور تکبر' خود پسندی اور فخر کے اظہار کے بارے میں ترہیبی روایات

4389 - عَنْ عِيَاض بن حَمَّاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله اَوحى اِلَىّ اَن تواضعوا حَتّٰى لَا يفخر اَحَد على اَحَد وَلَا يَبْغِى اَحَد على اَحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عیاض بن حماد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

4389-صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة وأهل النار - حديث:5218سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في التواضع - حديث:4271البحر الزخار مسند البزار - ما روى عياض بن حمار عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 2949المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' من اسمه عياض - نسبته' حديث:14819شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والخمسون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من افترض من - حديث:6378الأدب المفرد للبخاري - باب المستبان شيطانان يتهاتران ويتكاذبان' حديث:441

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار نہ کرے' کوئی شخص کسی دوسرے کے خلاف سرکشی نہ کرے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4390 - وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد الله عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد لله اِلَّا رَفعه الله . رَوَاهُ مُسلِم وَالتِّرمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا' اور معاف کرنے کے نتیجے میں' اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4391 - وَعَن نصیح الْعَنسِی عَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طُوبَی لمن تواضع فِیْ غیر منقصة وذل فِیْ نَفسه من غیر مَسْاَلَة وَاَنْفق مَالا جمعه فِیْ غیر مَعْصِیَة ورحم اَهْلِ الذل والمسکنة وخالط اَهْلِ الْفِقْه وَالْحِکْمَة طُوبَی لمن طَابَ کَسبه وصلحت سَرِیْرَته وکرمت عَلَانِیَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوبَی لمن عمل بِعلْمِهِ وَاَنْفق الْفضل من مَاله وَاَمسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلَی نصیح ثِقَات وَقد حسن هٰذَا الحَدِیْثِ اَبُوْ عمر النمری وَغَیره

وَرکب قَالَ الْبَغَوِیّ لَا اَدْرِی سمع من النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ام لَا وَقَالَ ابْن مَنْدَه لَا نَعْرف لَهُ صُحْبَة وَذکر غَیرهمَا اَن لَهُ صُحْبَة وَلَا أعرف لَهُ غیر هٰذَا الحَدِیْث

❀❀ نصیح عنسی نے' حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو کسی کمی کے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے' اور مانگے بغیر' خود کو عاجز قرار دیتا ہے' اور وہ مال خرچ کرتا ہے' جو اس نے کسی گناہ کے نتیجے میں خرچ نہیں کیا ہوتا' وہ کمزور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے' اور سمجھ بوجھ رکھنے والوں اور حکمت والوں کے ساتھ گھل مل کے رہتا ہے' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جس کی کمائی پاکیزہ ہو' اس کا باطن ٹھیک ہو' اس کا ظاہر عزت والا ہو' اور وہ لوگوں کے شر سے لاتعلق رہے' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے' اپنے اضافی مال کو خرچ کرتا ہے' اور غیر ضروری بات سے بچ کے رہتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' نصیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اس حدیث کو امام ابوعمر نمری اور دیگر حضرات نے حسن قرار دیا ہے۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں علامہ بغوی کہتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سماع کیا ہے' یا نہیں کیا ہے' ابن مندہ کہتے ہیں: ہمیں ان کے صحابی ہونے کا پتہ نہیں ہے' دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' تاہم مجھے ان کے حوالے سے کسی اور حدیث کا علم نہیں ہے۔

4392 - وَعَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَهُوَ بَرِیء من

الْكبر والغلول وَالدّين دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَقد ضَبطه بعض الْحفاظ

الْكَنْز بالنُّون وَالزَّاي وَلَيْسَ بمَشْهُور وَتقدم الْكَلَام عَلَيْهِ فِي الدّين

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ تکبر' خیانت اور قرض سے لاتعلق ہو' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

بعض حافظان حدیث نے اس میں لفظ ''کنز'' نقل کیا ہے' لیکن یہ لفظ مشہور نہیں ہے' قرض سے متعلق باب میں' اس کے بارے میں کلام پہلے گزر چکا ہے۔

4393 - وَعَن طَارق قَالَ خرج عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الشَّام ومعنا أَبُو عُبَيْدَة فَأتوا على مخاضة وَعمر على نَاقَة لَهُ فَنزل وخلع خفيه فوضعهما على عَاتِقه وَأخذ بزمام نَاقَته فخاض فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَة يَا أَمِير الْمُؤمنِينَ أَنْت تفعل هَذَا مَا يسرني أَن أهل الْبَلَد استشرفوك فَقَالَ أوه وَلَو يقل ذَا غَيْرك أَبَا عُبَيْدَة جعلته نكالا لأمة مُحَمَّد إِنَّا كُنَّا أذلّ قوم فأعزنا الله بِالْإِسْلَامِ فمهما نطلب الْعِزّ بِغَيْر مَا أعزنا الله بِهِ أذلنا الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

طارق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لے گئے' ہم لوگوں کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے وہ لوگ استقبال کے لیے آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی پر سوار تھے' وہ اس سے نیچے اترے' انہوں نے اپنے جوتے اتارے اور اپنے کندھے پر رکھ لئے اور اپنی اونٹنی کی لگام پکڑ لی اور چل پڑے' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! آپ یہ کر رہے ہیں؟ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس شہر کے لوگ آپ کو اس حال میں دیکھیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے' اے ابوعبیدہ! کاش یہ بات تمہارے علاوہ کسی اور نے کہی ہوتی' تو پھر میں اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے سامنے عبرت کا نشان بنا دیتا' ہم لوگ کمتر لوگ تھے' اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزت عطا کی' تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جس چیز کے ذریعے عزت عطا کی ہے اگر ہم اس کی بجائے کسی اور حوالے سے عزت حاصل کرنا چاہیں گے' تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلت کا شکار کر دے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4394 - وَعَن أبي سعيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رَسُول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تواضع لله دَرَجَة يرفعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله الله فِي أَعلَى عليين وَمن تكبر على الله دَرَجَة يَضَعهُ الله دَرَجَة حَتَّى يَجعله فِي أَسْفَل سافلين وَلَو أَن أحدكُم يعْمل فِي صَخْرَة صماء لَيْسَ عَلَيْهَا بَاب وَلَا كوَّة لخرج مَا غيبه للنَّاس كَائِنا مَا كَانَ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه كِلَاهُمَا من طَرِيق دراج عَن اَبِي الْهَيْثَم عَنهُ وَلَيْسَ عِنْد ابْن مَاجَه وَلَو اَن اَحَدكُم اِلَى آخِره

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ علیین میں شامل کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں ایک درجے کا تکبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ کم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے اسفل سافلین میں شامل کر دیتا ہے' اور اگر کوئی شخص کسی بند پتھر کے اندر عمل کرے' جس کا کوئی دروازہ یا کوئی کھڑکی نہ ہو' تو وہ اس چیز کو لوگوں سے چھپا بھی لے' تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا' خواہ وہ جو بھی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''اگر تم میں سے کوئی ایک شخص''...... اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

4395 - وَعَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ يَقُولُ اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى من تواضع لي هٰكَذَا وَجعل يزِيد بَاطِن كَفه اِلَى الْاَرْض وَاَدْنَاهَا رَفعته هٰكَذَا وَجعل بَاطِن كَفه اِلَى السَّمَاء ورفعها نَحْو السَّمَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر اَيهَا النَّاس تواضعوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تواضع لله رَفعه اللّٰه وَقَالَ انتعش نعشك اللّٰه فَهُوَ فِي اعين النَّاس عَظِيم وَفِي نَفسه صَغِير وَمن تكبر قصمه اللّٰه وَقَالَ اخسأ فَهُوَ فِي اعين النَّاس صَغِير وَفِي نَفسه كَبِير

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے لئے اس طرح تواضع اختیار کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر کے اشارہ کیا' اور اسے زمین کے قریب کر دیا (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تو میں اُسے اِس طرح بلند کرتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کا رُخ آسمان کی طرف کیا' اور اسے آسمان کی طرف بلند کیا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم تواضع اختیار کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے' وہ فرماتا ہے: تم سربلندی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں سربلندی عطا کرے گا' تو وہ لوگوں کی نگاہوں میں بڑا ہوگا' اور اپنے من میں چھوٹا ہوتا ہے اور جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے کمتر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے: تم رُسوا ہو جاؤ! ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوتا ہے' اور اپنی نظروں میں بڑا ہوتا ہے''۔

4396 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من آدَمِيّ اِلَّا فِي رَاسه حِكَمَة بيد ملك فَإِذَا تواضع قِيْلَ للْملك ارْفَعْ حكمته وَإِذَا تكبر قِيْلَ للْملك ضع حكمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وإسنادهما حسن

الْحِكَمَة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف هِيَ مَا تجْعَل فِيْ رَاس الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوَهٗ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر آدمی کے سر میں حکمت (یعنی لگام) ہوتی ہے' جو کسی فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے' جب آدمی تواضع اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو اوپر کردو' اور جب آدمی تکبر اختیار کرتا ہے' تو فرشتے سے کہا جاتا ہے' اس کی لگام کو نیچے کردو''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے اس کی مانند حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

لفظ حکمۃ سے مراد وہ چیز ہے' جو جانور کے سر میں ڈالی جاتی ہے' جیسے لگام وغیرہ۔

4397 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْـرَة رَضِـيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تواضع لِاَخِيْهِ الْمُسْلِم رَفعه اللّٰه وَمَنْ ارْتَفع عَلَيْهِ وَضعه اللّٰه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص اس کے سامنے خود کو بلند ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4398 - وَعَنْ عَبْـدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من يرائي يرائي اللّٰه بِهٖ وَمَنْ يسمع يسمع اللّٰه بِه وَمَنْ تطاول تَعْظِيْمًا يخفضه اللّٰه وَمَنْ تواضع خشيَة يرفعهُ اللّٰه الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الْمَسْعُوْدِيّ وَلَيْسَ فِيْ اَصْلِي رَفعه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص دکھاوا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے دکھاوے کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے شہرت کی حصول کی خواہش کو ظاہر کر دیتا ہے' جو شخص خود کو بڑا ظاہر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے' جو شخص خشیت کی وجہ سے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے مسعودی کی روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور میری اصل کے مطابق یہ روایت مرفوع نہیں ہے۔

4399 - وَعَنْ عَبْـدِ اللّٰـهِ بْـنِ عـمـر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْكبر فَإِن الْكبر يكون فِي الرجل وَإِن عَلَيْهِ العباءة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ تکبر سے بچو! کیونکہ تکبر آدمی میں موجود ہوتا ہے' خواہ اس کے جسم پر عام سا لباس ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4400 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من احبكم اِلَيّ واقربكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة احاسنكم اَخلَاقًا وَاِن ابغضكم اِلَيّ وابعدكم منى مَجْلِسا يَوْم الْقِيَامَة الثرثارُوْنَ والمتشدقون والمتفيهقون قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد علمنَا الثرثارين والمتشدقين فَمَا المتفيهقون قَالَ المتكبرون

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ ثَعْلَبَة وَتقدم

الثرثار بثاء ين مثلثتين مفتوحتين وتكرير الرَّاء هُوَ الْكثير الْكَلَام تكلفا والمتشدق هُوَ الْمُتَكَلّم بملء شدقيه تفاصحا وتعاظما واستعلاء على غَيره وَهُوَ معنى المتفيهق اَيْضا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں گے اور تم میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تکلف کے ساتھ کلام کرتے ہوں گے بناوٹی فصیح گفتگو کرتے ہوں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! لفظ ''ثرثارین'' اور لفظ ''متشدقین'' کا تو ہمیں پتہ ہے لفظ ''متفیہقون'' سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبر کرنے والے لوگ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام احمد امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ ثرثار سے مراد تکلف کے ساتھ کثرت سے کلام کرنا ہے۔

لفظ متشدق سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنی باچھیں بھر کر کلام کرے جو فصاحت کے اظہار کے لئے یا اپنی بڑائی کے اظہار کے لئے یا دوسرے کے سامنے اپنی حیثیت نمایاں کرنے کے لئے ہو۔

لفظ متفیہق کا بھی یہی مطلب ہے۔

4401 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

4401-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الإخبار بأن من تقرب إلى الله قدر شبر أو ذراع حديث: 329 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان وأما حديث سمرة بن جندب - حديث: 187 سنن أبي داود - كتاب اللباس باب ما جاء في الكبر - حديث: 3585 سنن ابن ماجه - كتاب الزهد باب البراءة من الكبر والتواضع - حديث: 4173 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الأدب ما ذكر في الكبر - حديث: 26039 معرفة السنن والآثار للبيهقي - كتاب المكاتب باب المكاتب - أحاديث للشافعي لم يذكرها في الكتاب حديث: 6355 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7221 مسند الطيالسي - أحاديث النساء ما أسند أبو هريرة - والأغر أبو مسلم حديث: 2498 مسند الحميدي - باب جامع عن أبي هريرة حديث: 1096 المعجم الأوسط للطبراني - باب العين من اسمه: عبد الرحمن - حديث: 4797 المعجم الصغير للطبراني - من اسمه جعفر حديث: 332 مسند الشهاب القضاعي - الكبرياء ردائي والعظمة إزاري حديث: 1337 شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان فصل في التواضع - حديث: 7912 الأدب المفرد للبخاري - باب الكبر حديث: 570

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَاره والكبرياء رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُنَازِعنِىْ عَذبته

رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ البرقانى فِىْ مستخرجه من الطَّرِيْق الَّذِىْ اخرجه مُسْلِم وَلَفظه: يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْعِزّ اِزَارِىْ والكبرياء رِدَائى فَمَنْ نَازَعَنِىْ شَيْئًا مِنْهُمَا عَذبته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِىْ صَحِيْحه من حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَة وَحده: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْكِبْرِيَاء رِدَائى وَالْعَظَمَة اِزَارِىْ فَمَنْ نَازَعَنِىْ وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذفته فِى النَّار

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: عزت میرا تہبند ہے اور کبریائی میری چادر ہے' جو شخص (ان کے حوالے سے) میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' برقانی نے اسے اپنی ''مستخرج'' میں اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے ساتھ امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: غلبہ' میرا تہبند ہے' کبریائی' میری چادر ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی کے حوالے سے' میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے عذاب دوں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

4402 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه جَلّ وَعلا الْكِبْرِيَاء رِدَائى وَالْعَظَمَة اِزَارِىْ فَمَنْ نَازَعَنِىْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَلقيته فِى النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِىْ صَحِيْحه كِلَاهُمَا من رِوَايَة عَطَاء بن السَّائِب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی' میری چادر ہے' عظمت' میرا تہبند ہے' جو شخص ان دونوں میں سے' کسی ایک کے حوالے سے میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا' میں اسے جہنم میں ڈال دوں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4403 - وَعَن فضَالة بن عبيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يسْاَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه رِدَاءَهٗ فَاِن رِدَاءَهُ الْكبر وَاِزَاره الْعِزّ وَرجل فِىْ شكّ من اَمر اللّٰه والقنوط من رَحمته

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبان فِىْ صَحِيْحه اطول مِنْهُ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"تین لوگ ایسے ہیں جن سے سوال نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا) ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کی چادر کبریائی ہے اور اس کا تہبند عزت ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4404 - وَعَنْ حَارِثَة بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا اُخبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم
العتل بِضَم الْعين وَالتَّاء وَتَشْدِيد اللَّام هُوَ الغليظ الجافي
والجواظ بِفَتْح الْجِيم وَتَشْدِيد الْوَاو وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الجموع المنوع وَقِيلَ الضخم المختال فِيْ مشيته وَقِيلَ الْقصير البطين

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سخت مزاج کنجوس اور متکبر شخص (جہنمی ہے)"۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
لفظ العتل سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
لفظ الجواظ سے مراد جو شخص مال جمع کرتا ہو اور دوسروں کو نہ دیتا ہو ایک قول کے مطابق وہ موٹا تازہ شخص ہے جو چلنے میں تکبر کا اظہار کرتا ہے اور ایک قول کے مطابق چھوٹے قد کا موٹا شخص مراد ہے۔

4405 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة الجواظ وَلَا الجعظري .
قَالَ والجواظ الغليظ الْفظ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"سخت مزاج شخص اور متکبر (لوگ) جنت میں داخل نہیں ہوں گے"۔
راوی بیان کرتے ہیں: لفظ "جواظ" سے مراد سخت مزاج شخص ہے۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4406 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا أخبرك بِاَهْلِ الْجنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اما اَهْل النَّار فَكل جعظري جواظ مستكبر وَأما اَهْلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے تو (دنیا) ہر بد دماغ سخت مزاج متکبر شخص (جہنمی ہے) اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے (تو دنیا میں) کمزور اور مغلوب لوگ (جنتی ہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے کبیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4407 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ قَالَ اَلا أخبركُمْ بشر عباد الله الْفظ المستكبر اَلا أخبركُمْ بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على الله لَابَره ۔ رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو کیا میں تمہیں اللہ کے بہتر بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو کمزور اور منکسر المزاج ہو جس نے عام سے کپڑے پہنے ہوئے ہوں اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو (لیکن اس کی حالت یہ ہو) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف محمد بن جابر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

4408 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجَنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَت الْجَنَّة فِيْ ضعفاء الْمُسلمين ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجَنَّة رَحْمَتي أرْحم بك من اَشَاء وَاِنَّك النَّار عَذَابِي أعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَلَيّ ملؤُهَا رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی جہنم نے کہا: میرے اندر زبردست اور متکبر لوگ آئیں گے جنت نے کہا: میرے اندر کمزور مسلمان اور مسکین لوگ آئیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو جو میری رحمت ہے اور تمہارے ذریعے میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور تم جہنم ہو جو میرا عذاب ہے میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4409 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ العائل بِالْمدِّ هُوَ الْفَقِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ ہیں' قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ کلام نہیں کرے گا' ان تزکیہ نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ العائل سے مراد غریب شخص ہے۔

4410 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة يبغضهم الله البياع الحلاف وَالْفَقِير المختال وَالشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ اُن کے حوالے سے' یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''چار (قسم کے) لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' قسمیں اٹھا کر چیزیں فروخت کرنے والا' غریب متکبر' بوڑھا زانی اور ظالم حکمران''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4411 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَليّ اَوّل ثَلَاث يدْخلُوْنَ النَّار اَمِير مسلط وَذُوْ ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق الله فِيْهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے' جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے' (زبردستی) مسلط ہونے والا حکمران' ایسا مال دار شخص' جو اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کرتا' اور متکبر غریب''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4412 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُوْنَ الْجنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الْكذَّاب والعائل المزهو ـ رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین (قسم کے) لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ المزھو سے مراد خود پسندی کا شکار' تکبر کرنے والا شخص ہے۔

4413 - وَعَن نَافِع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِد بن اُمَيَّة عَن نَافِع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''غریب متکبر' بوڑھا زانی' اور اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کے حوالے سے نافع سے نقل کی ہے اور صباح تک اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4414 - وَعَنْ اَبِیْ سَلمَة بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف قَالَ التقی عبد الله بن عمر وَعبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم علی الْمَرْوَة فتحدثا ثُمَّ مضی عبد الله بن عَمْرو وَبَقِی عبد الله بن عمر یبکی فَقَالَ لَهُ رجل مَا یبکیك یَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ هٰذَا یَعْنِیْ عبد الله بن عَمْرو زعم اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من کَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر کَبه الله لوجهه فِی النَّار
رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ملاقات مروہ پہاڑی پر ہوئی' یہ دونوں حضرات بات چیت کرتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے' تو ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: ان صاحب نے یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جس شخص کے دل میں' رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4415 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهُ اَیْضًا رواتهما رُوَاة الصَّحِیْح سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یدْخل الْجَنَّة اِنْسَان فِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر

❀❀ ایک اور روایت' جو ان سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہوگا''۔

4416 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من رجل یَمُوْت حِیْن یَمُوْت وَفِیْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من کبر تحل لَهُ الْجَنَّة اَن یرِیْح رِیْحهَا وَلَا یَرَاهَا الحَدِیْث
رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَة شهر بن حَوْشَب عَن رجل لم یسم عَنهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بھی شخص فوت ہو اور فوت ہونے کے وقت اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا تکبر موجود ہو' تو ایسا نہیں ہوگا کہ اس کے لئے جنت حلال ہو جائے' یا وہ اُس کی خوشبو محسوس کرے' اگرچہ وہ اسے دیکھے نہیں''...... الحدیث۔
یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب کے حوالے سے ایک شخص سے نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

4417 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر فِی السُّوق وَعَلَیْهِ حزمة من حطب فَقیل لَهُ مَا یحملك علی هٰذَا وَقد اَغْنَاكَ الله عَن هٰذَا قَالَ اَردْت اَن اَدفع الْکبر سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يدخل الْجَنَّة من فِيْ قلبه خردلة من كبر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ والأصبهاني إِلَّا انه قَالَ مِثْقَال ذرة من كبر

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر بازار سے ہوا' انہوں نے لکڑیوں کا گٹھا اٹھایا ہوا تھا' ان سے کہا گیا: آپ نے یہ کیوں کیا ہے؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بے نیاز کیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں یہ چاہ رہا تھا کہ تکبر کو پرے کر دوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور اسے امام اصبہانی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا''۔

4418 - وَعَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ يحْشر المتكبرون يَوْم الْقِيَامَة اَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهٗ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٍ حسن

بولس بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُوْن الْوَاو وَفتح اللَّام بعْدهَا سين مُهْملَة

والخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح انسانی شکل میں اٹھایا جائے گا' ہر طرف سے ذلت انہیں اپنی لپیٹ میں لے گی' پھر انہیں جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' جس کا نام ''بولس'' ہوگا' وہاں سب آگوں سے زیادہ آگ ہوگی' اور وہاں انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی خون پسینہ اور پیپ وغیرہ) یعنی ''طینہ خبال'' پلایا جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ بولس میں ب پر پیش ہے و ساکن ہے ل پر زبر ہے' اس کے بعد س ہے۔

لفظ الخبال میں خ پر زبر ہے' اس کے بعد ب ہے۔

4419 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة من

4419-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم الكبر وبيانه - حديث:156مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي إذا قالها العبد أو عملها لم يدخل الجنة - حديث:68صحيح ابن حبان - كتاب الزينة والتطييب' ذكر ما يستحب للمرء تحسين ثيابه وعمله إذا قصد به غير - حديث:5544المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الإيمان' وأما حديث معمر - حديث:68مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3678المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث:4770المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - يحيى بن أيوب المصري' حديث:7686

كَانَ فِیْ قلبه مِثْقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل إِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنَعله حَسَنَة قَالَ إِن اللّٰه جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

بطر الْحق بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة والطاء الْمُهْملَة جَمِيْعًا هُوَ دَفعه ورده

وغمط النَّاس بِفَتْح الغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم وَكَذٰلِكَ غمصهم بالصَّاد الْمُهْملَة وَقد رَوَاهُ الْحَاكِم فَقَالَ وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس وَقَالَ احتجا بِرُوَاتِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: بعض اوقات کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کا جوتا عمدہ ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق سے منہ موڑ لیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ بطر الحق سے مراد اسے پرے کرنا اور مسترد کر دینا ہے۔

لفظ غمط الناس اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور انہیں پرے کرنا ہے۔

اسی طرح لفظ غمص کا بھی یہی مفہوم ہے' یہ لفظ امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: لیکن تکبر یہ ہے کہ حق کو مسترد کر دیا جائے' لوگوں کو پرے کر دیا جائے' وہ فرماتے ہیں اس روایت کے راویوں سے دونوں حضرات نے استدلال کیا ہے۔

4420 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يجر إِزَاره من الْخُيَلَاء خسف بِهٖ فَهُوَ يتجلجل فِی الْاَرْض اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَغَيْرهمَا

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبفتح الْيَاء ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب

ويتجلجل بجيمين اَی يغوص وَينزل فِيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے کا ایک شخص تکبر کی وجہ سے تہبند لٹکا کر چل رہا تھا' تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الخیلاء سے مراد تکبر کرنا اور خود پسندی کا شکار ہونا ہے۔

لفظ لم تیجلجل سے مراد اس کا اندر دھنسنا اور نیچے کی طرف اترنا ہے۔

4421 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ خرج فِیْ بردين أخضرين يختال فِيهِمَا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْاَرْض فَاَخَذته فَهُوَ يتجلجل فِيْهَا اِلٰى يَوْم

الْقِیَامَۃ ۔ رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار باسانید رُوَاۃ اَحدھَا مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھ کر جا رہا تھا' وہ ان دونوں کو پہن کر تکبر کر رہا تھا' اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا' تو زمین نے اسے پکڑ لیا' تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں سے ایک کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4422 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَحْسبہُ رَفعہ اَن رجلا کَانَ فِیْ حلَّۃ حَمْرَاء فتبختر واختال فِیْھَا فَخسف اللہ بِہِ الْاَرْض فَھُوَ یتجلجل فِیْھَا اِلٰی یَوْم الْقِیَامَۃ ۔ رَوَاہُ الْبَزَّار وَرُوَاتہ رُوَاۃ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے: راوی کہتے ہیں: میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''ایک شخص نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا' اور وہ اس میں تکبر کر رہا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' تو وہ قیامت تک اس میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

4423 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رجل یمشی فِیْ حلَّۃ تعجبہ نَفسہ مرجل رَأسہ یختال فِیْ مشیتہ اِذْ خسف اللہ بِہٖ فَھُوَ یتجلجل فِی الْاَرْض اِلٰی یَوْم الْقِیَامَۃ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسلم ۔ مرجل اَی ممشط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص حلہ پہن کر چل رہا تھا' وہ خود پسندی کا شکار تھا' اس نے اپنے بالوں میں کنگھی بھی کی ہوئی تھی' اور اس کی چال میں تکبر پایا جاتا تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا' اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مرجل'' سے مراد یہ ہے کہ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی۔

4424 - وَرُوِیَ عَن کریب قَالَ کنت اَقُود ابْن عَبَّاس فِیْ زقاق اَبِیْ لَھب فَقَالَ یَا کریب بلغنَا مَکَان کَذَا وَکَذَا قلت اَنْت عِنْدہ الْاٰن فَقَالَ حَدثنِیْ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنا اَنا مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْموضع اِذْ أقبل رجل یتبختر بَیْن بردین وَینظر اِلٰی عطفیہ وَقد اَعْجَبتہ نَفسہ اِذْ خسف اللہ بِہِ الْاَرْض فِیْ ھٰذَا الْموضع فَھُوَ یتجلجل فِیْھَا اِلٰی یَوْم الْقِیَامَۃ ۔ رَوَاہُ اَبُوْ یعلی

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ساتھ لے کر ابولہب کی گلی سے گزر رہا تھا' انہوں نے فرمایا: اے کریب! کیا ہم فلاں' فلاں جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو میں نے کہا: اب آپ اس جگہ پر پہنچ گئے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس جگہ سے

گزر رہا تھا' اسی دوران ایک شخص آیا' جس نے دو چادریں پہنی ہوئی تھیں' وہ اپنی چادروں پر خود پسندی کا شکار ہوا' تو اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر' اسے اس زمین پر دھنسا دیا' تو وہ قیامت کے دن اس میں دھنستا رہے گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4425 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰـه اِلَيْـهِ يَـوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِي يسترخي اِلَّا اَن أتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلَاء . رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَتقدم فِي اللبَاس اَحَادِيث من هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص تکبر کے طور پر' کپڑے کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس کے لئے مجھے اس کا خاص خیال رکھنا پڑے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان افراد میں سے نہیں ہو' جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' اسے امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' اس بارے میں احادیث لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

4426 - وَعَنِ ابْـنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تعظم فِيْ نَفسه اَوْ اختال فِيْ مشيته لَقِي اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خود کو عظیم سمجھتا ہے' اور چلنے میں تکبر کرتا ہے' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام حاکم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4427 - وَعَـن خَـوْلَة بـنت قيـس رَضِـيَ اللّٰـهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مشت أمتِي الْمُطَيْطَاء وَخدمتهمْ فَارس وَالروم سلط بَعْضهُمْ على بعض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر

الْمُطَيْطَاء بِضَم الْمِيم وَفتح الطاء ين الْمُهْمَلَتَيْنِ بَيْنَهُمَا يَاء مثناة تَحت ممدودا وَيقصر هُوَ التَّبَخْتُر وَمد الْيَدَيْنِ فِي الْمَشْي

❀❀ سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت تکبر کا اظہار کرتے ہوئے چلے گی' اور اہل فارس اور اہل روم ان کے خدمت گزار بن جائیں گے تو وہ ایک دوسرے پر مسلط ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے ترمذی اور امام ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

لفظ مطیطاء سے مراد تکبر کا اظہار کرنا ہے اور چلتے ہوئے دونوں ہاتھ لہرا کر چلنا ہے۔

4428 - وَرُوِیَ عَن اَسمَاءَ بِنتِ عُمَیسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا قَالَت سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ بِئسَ العَبدُ عَبدٌ تَخَیَّلَ وَاختَالَ وَنَسِیَ الکَبِیرَ المُتَعَالَ بِئسَ العَبدُ عَبدٌ تَجَبَّرَ وَاعتَدٰی وَنَسِیَ الجَبَّارَ الاَعلٰی بِئسَ العَبدُ عَبدٌ سَھَا وَلَھَا وَنَسِیَ المَقَابِرَ وَالبِلٰی بِئسَ العَبدُ عَبدٌ عَتٰی وَطَغٰی وَنَسِیَ المُبتَدَا وَالمُنتَھٰی بِئسَ العَبدُ عَبدٌ یَختَلُّ الدُّنیَا بِالدِّینِ بِالشَّھَوَاتِ بِئسَ العَبدُ عَبدٌ طَمَعٌ یَقُودُہُ بِئسَ العَبدُ عَبدٌ ھَوًی یُضِلُّہُ بِئسَ العَبدُ عَبدٌ رَغَبٌ یُذِلُّہُ

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ غَرِیبٌ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیثِ نعیم بن همار الغَطَفَانِیّ اخصر مِنہُ وَتقدم

❀❀ سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ بندہ برا ہے' جو خیالوں میں رہتا ہے اور تکبر کا شکار ہوتا ہے اور بلند و برتر کبیر ذات کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو زیادتی کرتا ہے اور سرکشی کرتا ہے اور بلند و برتر جبار کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو بھول چوک کا شکار ہو جاتا ہے' اور لہو و لعب میں مبتلاء ہو جاتا ہے' اور قبرستان اور بوسیدہ ہونے کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو سرکشی اور نافرمانی اختیار کرتا ہے' اور آغاز و انجام کو بھول جاتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جو نفسانی خواہشات کی وجہ سے دنیا کو دین کے ساتھ ملا دیتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جس کا لالچ اسے لے کر چلتا ہے' وہ بندہ برا ہے' جس کی نفسانی خواہشات اس کو گمراہ کر دیتی ہیں' وہ بندہ برا ہے' جس کو رغبت' ذلت کا شکار کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

4429 - وَعَن اَبِی مُوسَی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِی جَھَنَّم وَادیا یُقَال لَہُ ھبھب حَقًّا علی اللّٰہ اَن یسکنہُ کل جَبَّار عنید

رَوَاہُ اَبُو یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَالحَاکِم کلھم من رِوَایَۃِ اَزھَر بن سِنَان وَقَالَ الحَاکِم صَحِیح الاِسنَاد ھبھب بِفَتحِ الھاءِ ین وموحدتین

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں ایک وادی ہے' جس نام ''ہبہب'' ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر متکبر اور سرکش شخص کو اس میں ٹھہرائے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ازہر بن سنان سے منقول روایت کے

طور پر نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ" ھبھب "میں دونوں "ہ" پر زبر ہے۔

4430 - وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يزَال الرجل يذهب بِنَفسِهِ حَتّٰى يكْتب فِي الجبارين فَيُصِيبهُ مَا اَصَابَهُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن . قَوْلِهٖ يذهب بِنَفسِهِ اَي يترفع ويتكبر

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی مسلسل خود پسندی کا شکار رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نام تکبر کرنے والوں میں نوٹ کیا جاتا ہے اور پھر اسے بھی وہی چیز (یعنی عذاب) لاحق ہوتی ہے جو ان (تکبر کرنے والے) لوگوں کو لاحق ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

متن کے یہ الفاظ" وہ اپنی ذات کو لے جاتا ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خود کو بلند کرتا ہے اور تکبر کرتا ہے۔

4431 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو لم تذنبوا لَخَشِيت عَلَيْكُمْ مَا هُوَ اَكبر مِنْهُ الْعجب . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم لوگ گناہ نہ کرو تو مجھے تمہارے بارے میں اس چیز کا اندیشہ ہوگا' جو اس سے بھی زیادہ بڑی ہے اور وہ خود پسندی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4432 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بِآبائهم الَّذِيْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هم فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الْجعل الَّذِيْ يدهده الخرء بِاَنْفِهِ اِن اللّٰه أذهب عَنْكُمْ عِبِّيَّة الْجَاهِلِيَّة وَفخرهَا بِالْاٰبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِن تَقِيّ وَفَاجِر شقي النَّاس بَنو آدم وآدَم خلق من تُرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَسَتَاْتِي اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِي التَّرْهِيب من احتقار الْمُسْلِم اِنْ شَاءَ اللّٰه . الْجعل بِضَم الْجِيم وَفتح الْعين الْمُهْملَة هُوَ دويبة اَرضية يدهده اَي يدحرج وَزنه وَمَعْنَاهُ والعبية بِضَم الْعين الْمُهْملَة وَكسرهَا وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة وَكسرهَا وَبعدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة اَيْضًا هِيَ الْكبر وَالْفَخر والنخوة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ اپنے آباء واجداد پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے' وہ آباء واجداد جو مر چکے ہیں اور جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کیڑے سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو اپنی ناک کے ذریعے اپنی بیٹ کو پرے کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی خود پسندی اور آباء واجداد پر فخر کرنے کو ختم کردیا ہے' ہر مومن پرہیزگار ہے اور ہر گنہگار بدنصیب ہے' سب لوگ

اولادِ آدم ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس نوعیت سے متعلق کچھ روایات آگے آئیں گی' جو مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گی۔

لفظ الجعل اس میں ج پر پیش ہے اور ع پر زبر ہے' اس سے مراد ایک چھوٹا سا زمین کا کیڑا ہے۔

لفظ یدھدہ وزن اور معنی کے اعتبار سے یدحرج کے وزن پر ہے۔

لفظ العبیہ اس سے مراد تکبر' فخر اور نخوت ہے۔

23 - التَّرْهِيب من قَوْلِهِ لفَاسِق اَوْ مُبْتَدِع يَا سَيِّدی اَوْ نَحْوَهَا من الْكَلِمَات الدَّالَّة على التَّعْظِيم

باب: کسی فاسق یا بدعتی شخص کو "یا سیدی" یا اِس جیسے ایسے کلمات کے ذریعے بلانے کے بارے میں ترہیبی روایات' جو کلمات تعظیم پر دلالت کرتے ہیں

4433 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوْا لِلْمُنَافِقِ سيد فَإِنَّهُ إِن يَكُ سيدا فَقَدْ أسخطتم ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَلَفْظِهِ قَالَ:

"إِذا قَالَ الرجل لِلْمُنَافِقِ يَا سيد فَقَدْ أغضب ربه"- وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم کسی منافق کو "سید" نہ کہو' کیونکہ اگر وہ "سید" ہوگا' تو تم اپنے پروردگار کو ناراض کردو گے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جب کوئی شخص کسی منافق کو "اے سید" کہتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کو غضبناک کردیتا ہے"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

24 - التَّرْغِيب فِي الصدْق والترهيب من الْكَذِب

باب: سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور جھوٹ بولنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4434 - عَن عبد الله بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت كَعْب بن مَالك يحدث حَدِيْثه حِيْن تخلف عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك

قَالَ كَعْب بن مَالك لم اَتَخَلَّف عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة غَزَاهَا قطّ إِلَّا فِيْ غَزْوَة تَبُوك غير أَنِّيْ قد تخلفت فِيْ غَزْوَة بدر وَلَمْ يُعَاتب اَحَدًا تخلف عَنْهُ إِنَّمَا خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ والمسلمون يُرِيدُونَ عير قُرَيْش حَتّٰى جمع اللّٰه بَيْنَهُمْ وَبَيْن عدوهم على غير ميعاد وَلَقد شهدت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة الْعقبَة حِيْن تواثقنا على الْإِسْلَام وَمَا اَحَبَّ اَن لى بهَا مشهد بدر وَان كَانَت بدر اذكر فِي النَّاس مِنْهَا وَكَانَ من خبرى حِيْن تخلفت عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تبوك اَنِّيْ لم اكن قطّ اقوى وَلَا ايسر منى حِيْن تخلفت عَنهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَاللّٰه مَا جمعت قبلهَا راحلتين قطّ حَتّٰى جمعتهما فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَة وَلَمْ يكن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيد غَزْوَة اِلَّا ورى بغَيرهَا حَتّٰى كَانَت تِلْكَ الْغَزْوَة فغزاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حر شَدِيْد واستقبل سفرا بَعِيدا ومفاوز واستقبل عدوا كثيرا فجلا لِلْمُسْلِمين اَمرهم لِيَتَاَهَّبُوا اهبة غزوهم وَاَخبرهمْ بوجههم الَّذِيْ يُرِيد الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكثير لَا يجمعهُمْ كتاب حَافظ يُرِيد بذٰلِكَ الدِّيوَان

قَالَ كَعْب فَقل رجل يُرِيد اَن يتغيب اِلَّا ظن اَن ذٰلِكَ سيخفى مَا لم ينزل فِيْهِ وَحي من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وغزا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَة حِيْن طابت الثِّمَار والظلال فَاَنا اِلَيْهَا اصعر فتجهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ والمسلمون مَعَه وطفقت اغدو لكى اتجهز مَعَهم فارجع وَلَمْ اقض شَيْئًا وَاَقُوْل فِيْ نَفسِي اَنا قَادر على ذٰلِكَ اِذا اردْت وَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى استمرّ بِالنَّاسِ الْجد فَاَصْبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غاديا والمسلمون مَعَه وَلَمْ اقض من جهازى شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْت فَرَجَعت وَلَمْ اقض شَيْئًا فَلَمْ يزل ذٰلِكَ يتمادى بِي حَتّٰى اَسرعُوْا وتفارط الْغَزْو فهممت اَن ارتحل فادركهم فيا لَيْتَني فعلت ثُمَّ لم يقدر لى ذٰلِكَ وطفقت اِذا خرجت فِي النَّاس بعد خُرُوْج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحزنني اَنِّيْ لَا ارى لى اُسْوَة اِلَّا رجلا مغموصا عَلَيْهِ فِي النِّفَاق اَوْ رجلا مِمَّن عذر اللّٰه من الضُّعَفَاء وَلَمْ يذكرنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بلغ تَبُوك فَقَالَ وَهُوَ جَالس فِي الْقَوْم بتبوك مَا فعل كَعْب بن مَالك فَقَالَ رجل من بني سَلمَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبسه بُرْدَاهُ وَالنَّظر فِيْ عطفيه فَقَالَ لَهٗ مُعَاذ بن جبل بئسمَا قلت وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا علمنَا عَلَيْهِ اِلَّا خيرا فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ على ذٰلِكَ فَرَاٰى رجلا مبيضا يَزُول بِهِ السراب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كن اَبَا خَيْثَمَة فَاِذَا هُوَ اَبُوْ خَيْثَمَة الْاَنْصَارِيّ وَهُوَ الَّذِيْ تصدق بِصَاع التَّمْر حِيْن لمزه الْمُنَافِقُوْنَ

قَالَ كَعْب فَلَمَّا بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد توجه قَافِلًا من تَبُوك حضرنى بثى فطفقت اتذكر الْكَذِب وَاَقُوْل بِمَا اخرج من سخطه غَدا واستعين على ذٰلِكَ بِكُل ذِيْ رَاْى من اَهلِيْ فَلَمَّا قِيْلَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد ظلّ قادما زَاح عني الْبَاطِل حَتّٰى عرفت اَنِّيْ لن انجو مِنْهُ بِشَيْءٍ اَبَدًا فاجمعت صدقه وصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قادما وَكَانَ اِذا قدم من سفر بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جلس لِلنَّاسِ فَلَمَّا فعل ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُوْنَ فطفقوا يَعْتَذِرُوْنَ اِلَيْهِ ويحلفون لَهٗ وَكَانُوْا بضعَة وَثَمَانِينَ رجلا فَقبل مِنْهُم علانيتهم وبايعهم واستغفر لَهُمْ ووكل سرائرهم اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْت فَلَمَّا سلمت تَبَسم تَبَسم الْمُغْضب ثُمَّ قَالَ تعال فَجِئْت اَمْشِي حَتّٰى جَلَست بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ لى مَا

خلفك الم تكن قد ابتعت ظهرك قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰه لو جَلَست عِند غَيرك من اَهْلِ الدُّنيَا لرأيت اَنِّيْ ساخرج من سخطه بِعُذرٍ وَلَقَد اَعْطِيتُ جدلا وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰه لقد علمت لَئِن حدثتك الْيَوْم حَدِيثٍ كذب ترضى بِهِ عني ليوشكن اللّٰه اَن يسخطك عَلَيّ وَلَئِن حدثتك حَدِيثٍ صدق تجد عَلَيّ فِيهِ اِنِّيْ لأرجو فِيهِ عُقبى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَفْو اللّٰه وَاللّٰه مَا كَانَ لِيْ من عذر مَا كنت قطّ اقوى وَلَا ايسر مني حِين تخلفت عَنْك

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما هٰذَا فَقَدْ صدق فَقُمْ حَتّٰى يقْضِي اللّٰه فِيك فَقُمْت وثار رجال من بني سَلمَة فاتبعُوني فَقَالُوْا وَاللّٰه مَا علمناك أذنبت ذَنبا قبل هٰذَا لقد عجزت فِيْ اَن لَا تكون اعتذرت اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعتذر اِلَيْهِ الْمُخَلفُوْنَ فَقَدْ كَانَ كافيك ذَنْبك اسْتِغْفَار رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَك قَالَ فوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يؤنبونني حَتّٰى أردْت اَن ارجع اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاكذب نَفسِي قَالَ ثُمَّ قلت لَهُمْ هَلْ لَقِي هٰذَا معي اَحد قَالُوْا نَعَمْ لقِيه مَعَك رجلَانِ قَالَا مثل مَا قلت وَقِيلَ لَهما مَا قِيلَ لَك قَالَ قُلْتُ من هما قَالُوْا مرَارَة بن ربيعَة العامري وهلال بن اُمَيَّة الوَاقِفِي قَالَ فَذكرُوا لي رجلَيْنِ صالحين قد شَهدا بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَة قَالَ فمضيت حَتّٰى ذكروهما لي قَالَ وَنهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمين عَن كلامنا اَيهَا الثَّلَاثَة من بَين من تخلف عَنهُ

قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاس اَوْ قَالَ تغيرُوا لنا حَتّٰى تنكرت لي فِيْ نَفسِي الْاَرْض فَمَا هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ اعرف فلبثنا على ذٰلِكَ خمسين لَيْلَة فَاَما صَاحِبَايَ فاستكانا وقعدا فِيْ بيوتهما يَبْكِيَانِ وَاَما اَنا فَكنت اشب الْقَوْم واجلدهم فَكنت أخرج فَاَشْهد الصَّلَاة وأطوف فِي الْاَسْوَاق فَلَا يكلمني اَحد وَآتِي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسه بعد الصَّلَاة فَاُسلم فَاَقُوْل فِيْ نَفسِي هَلْ حرك شَفَتَيْه برد السَّلَام أم لَا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وأسارقه النّظر فَإِذَا اَقبلت على صَلَاتي نظر اِلَيّ فَإِذَا الْتفت نَحْوه أعرض عني حَتّٰى اِذا طَال عَلَيّ ذٰلِكَ من جفوة الْمُسْلِمين مشيت حَتّٰى تسورت جِدَار حَائِط اَبِيْ قَتَادَة وَهُوَ ابْن عمي وَاَحَبّ النَّاس اِلَيّ فَسلمت عَلَيْهِ فوَاللّٰهِ مَا رد عَلَيّ السَّلَام فَقُلْتُ يَا اَبَا قَتَادَة أنْشدك بِاللّٰهِ هَلْ تعلمن اَنِّي اُحِبّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَسكت فعدت فناشدته فَسكت فعدت فناشدته فَقَالَ اللّٰه وَرَسُوله أعلم فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وتوليت حَتّٰى تسورت الْجِدَار فَبينا اَنا اَمْشِي فِيْ سوق الْمَدِينَة اِذا نبطي من اَنْبَاط اَهْلِ الشَّام مِمَّن قدم بِطَعَام يَبِيعهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُوْلُ من يدل على كَعْب بن مَالك قَالَ فَطَفِقَ النَّاس يشيرُوْنَ لَهُ اِلَيّ حَتّٰى جَاءَنِي فَدفع اِلَيّ كتابا من ملك غَسَّان وَكنت كَاتبا فَقَرَأته فَإِذَا فِيْهِ أما بعد فَاِنَّهُ قد بلغنَا اَن صَاحبك قد جفاك وَلَمْ يجعلك اللّٰه بدار هوان وَلَا مضيعة فَالْحق بِنَا نواسك قَالَ فَقُلْتُ حِين قرأتها وَهٰذِهٖ اَيْضًا من الْبلَاء فَتَيَمَّمت بهَا التَّنور فسجرتها حَتّٰى اِذا مَضَت اَرْبَعُوْنَ من الْخمسين واستلبث الْوَحْي وَاِذا رَسُوْل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأتيني فَقَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرك اَن تعتزل امْرَاَتك

قَالَ فَقُلْتُ اطلقها أم مَاذَا افعل قَالَ لَا بل اعتزلها فَلَا تقربهَا وَاَرْسل اِلَى صَاحِبِي بِمثل ذٰلِكَ قَالَ فَقُلْتُ

لامراتي الحقي باهلك فكوني عِندهم حَتّٰى يقضِي اللّٰه فِيْ هٰذَا الْامر قَالَ فَجَاءَ ت امْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة رَسُوْلَ اللّٰـه صَـلَّـى الـلّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هِلَال بن اُمَيَّة شيخ ضائع لَيْسَ لَهٗ خَادِم فَهَلْ تكره اَن اخدمه قَالَ لَا وَلٰكِن لَا يقربنك قَالَت اِنَّهٗ وَاللّٰه مَا بِهٖ حَرَكَة اِلٰى شَيْءٍ وَوَاللّٰهِ مَا زَالَ يبكي مُنْذُ كَانَ من امره مَا كَانَ اِلٰى يَوْمه هٰذَا قَالَ فَقَالَ لي بعض اَهلِيْ لَو اسْتَاْذَنت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اذن لامْرَاَة هِلَال بن اُمَيَّة اَن تخدمه قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰه لَا اَسْتَاْذن فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يدريني مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استاذنته فِيْهَا وَاَنا رجل شَاب قَالَ فَلَبثت بِذٰلِكَ عشر لَيَال فكمل لنا خَمْسُوْنَ لَيْلَة من حِيْن نهى عَن كلامنا

قَالَ ثُمَّ صليت صَلَاة الصُّبْح صباح خمسين لَيْلَة على ظهر بَيت من بُيُوتنَا فَبينا اَنا جَالس على الْحَالة الَّتِيْ ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ منا قد ضَاقَتْ عَلَيّ نَفسِي وَضَاقَتْ عَلَيّ الْاَرْض بِمَا رَحبَتْ سَمِعت صَوْت صارخ اَوْفى على سلع يَقُوْلُ بِاَعْلٰى صَوْته يَا كَعْب بن مَالك ابشر قَالَ فَخَرَرْت سَاجِدا وَعلمت اَن قد جَاءَ فرج قَالَ وَاذن رَسُوْلُ اللّٰـه صَـلَّـى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاس بتوبة اللّٰه علينا حِيْن صلى صَلَاة الْفجْر فَذهب النَّاس يبشروننا فَذهب قبل صَاحِبِي مبشرُوْنَ وركض رجل اِلَيّ فرسا وسعى ساع من اسلم من قبلي واَوْفى على الْجَبَل فَكَانَ الصَّوْت اسْرع من الْفرس فَلَمَّا جَاءَنِيْ الَّذِيْ سَمِعت صَوْته يبشرني نزعت لَهٗ ثوبي فكسوتهما اِيَّاه ببشارته وَاللّٰه مَا املك غَيرهمَا يَوْمَئِذٍ واستعرت ثَوْبَيْنِ فلبستهما وَانْطَلَقت ايمم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتلقاني النَّاس فوجا فوجا يهنئوني بِالتَّوْبَة وَيَقُوْلُوْنَ ليهنك تَوْبَة اللّٰه عَلَيْك حَتّٰى دَخلنَا الْمَسْجِد فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰـه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حوله النَّاس فَقَامَ طَلْحَة بن عبيد اللّٰه يُهَرْوِل حَتّٰى صَافَحَنِيْ وَهَنَّانِيْ وَاللّٰه مَا قَامَ اِلَيّ رجل من الْمُهَاجِرين غَيره

قَالَ فَكَانَ كَعْب لَا ينساها لطَلْحَة

قَالَ كَعْب فَلَمَّا سلمت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَبرق وَجهه من السرُوْر قَالَ ابشر بِخَير يَوْم مر عَلَيْك مُنْذُ وَلدتك امك قَالَ فَقُلْتُ اَمن عنْدك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ام من عِنْد اللّٰه قَالَ بل من عِنْد اللّٰه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سر استنار وَجهه حَتّٰى كَاَن وَجهه قِطْعَة قمر قَالَ وَكُنَّا نَعْرِف ذٰلِك قَالَ فَلَمَّا جَلَست بَيْن يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن من تَوْبَتِيْ اَن اَنْخَلِع من مَالِيْ صَدَقَة اِلَى اللّٰه وَاِلٰى رَسُوْله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسك عَلَيْك بعض مَالك فَهُوَ خير لَك قَالَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ امسك سهمي الَّذِيْ بِخَيْبَر قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا انجاني اللّٰه بِالصدقِ وَاِن من تَوْبَتِيْ اَن لَا احدث اِلَّا صدقا مَا بقيت قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا علمت اَحَدًا ابلاه اللّٰه فِيْ صدق الحَدِيْث مُنْذُ ذكرت ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى يومي هٰذَا وَاِنِّيْ لَاَرجو اَن يحفظني اللّٰه فِيْمَا بَقِي

قَالَ فَاَنْزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لقد تَابَ اللّٰه على النَّبِي والمهاجرين وَالْاَنْصَار الَّذِيْنَ اتَّبعُوْهُ فِيْ سَاعَة الْعسرَة حَتّٰى بلغ اِنَّهٗ بهم رؤوف رَحِيْم

وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خلفوا حَتّٰى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْض بِمَا رَحُبَتْ- حَتّٰى بلغ -اتَّقوا اللّٰه وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْن (التوبة)

قَالَ كَعْب وَاللّٰه مَا انعم اللّٰه عَلَيّ من نعْمَة قطّ بعد اِذْ هَدَانِيْ اللّٰه لِلْاِسْلَامِ اعظم فِيْ نَفسِي من صدقي لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا اكون كذبته فاهلك كَمَا هلك الَّذِيْنَ كذبُوا اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِلَّذِيْنَ كذبُوا حِيْن نزل الْوَحْي شَرّ مَا قَالَ لاحَد فَقَالَ سيحلفون بِاللّٰهِ لكم اِذا انقلبتم اِلَيْهِمْ لتعرضوا عَنْهُم فاعرضوا عَنْهُم اِنَّهُم رِجْس وماواهم جَهَنَّم جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يحلفُوْنَ لكم لترضوا عَنْهُم فَاِن ترضوا عَنْهُم فَاِن اللّٰه لَا يرضى عَن الْقَوْم الْفَاسِقِيْن (التوبة) قَالَ كَعْب كُنَّا خلفنا اَيهَا الثَّلَاثَة عَن اَمر اُولَئِكَ الَّذِيْنَ قبل مِنْهُم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن حلفوا لَهُ فبايعهم واستغفر لَهُمْ وارجا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امرنَا حَتّٰى قضى اللّٰه تَعَالٰى فِيْهِ بذلك

قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَة الَّذِيْنَ خلفوا وَلَيْسَ الَّذِيْ ذكره مَا خلفنا تخلفنا عَن الْغَزْو وَاِنَّمَا هُوَ تخليفه اِيانا وارجاؤه امرنَا عَمَّن حلف لَهُ وَاعْتذر اِلَيْهِ فَقبل مِنْهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ مفرقا مُخْتَصرًا وروى التِّرْمِذِيّ قِطْعَة من اَوله ثُمَّ قَالَ وَذكر الحَدِيْث

وَرى عَن الشَّيْء اِذا ذكره بِلَفْظ يدل عَلَيْهِ اَوْ على بعضه دلَالَة خُفْيَة عِنْد السَّامع المفاز والمفازة هِيَ الفلاة لَا مَاء بهَا

يتمادى بِي اَي يَتَطَاوَل ويتاخر وَقَوله تفارط الْغَزْو اَي فَاتَ وقته من اَرَادَهُ وَبعد عَلَيْهِ اِدْرَاكه المغموص بالغين وَالصَّاد المعجمتين هُوَ الْمَعِيب الْمشَار اِلَيْهِ بِالْعَيْبِ وَيَزُوْل بِهِ السراب اَي يظْهر شخصه خيالا فِيْهِ اَوْفى على سلع اَي طلع عَلَيْهِ وسلع جبل مَعْرُوف فِيْ اَرْض الْمَدِيْنَة ايمم اَي اقصد ارجا امرنَا اَخرهُ والارجاء التَّاخِير وَقَوله فَاَنا اِلَيْهَا اصعر بِفَتْح الْهمزَة وَالْعين الْمُهْملَة جَمِيْعًا وَسُكُوْن الصَّاد الْمُهْملَة اَي اميل اِلَى الْبَقَاء فِيْهَا واشتهي ذٰلِكَ والصعر الْميل وَقَالَ الْجَوْهَرِي فِي الخد خَاصَّة

❀❀ عبداللہ بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا' جو اس بارے میں تھا کہ جب وہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی' میں کبھی بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا' صرف غزوۂ تبوک میں ایسا ہوا تھا' اس کے علاوہ میں غزوۂ بدر میں بھی شریک نہیں ہوا تھا' لیکن اس میں شریک نہ ہونے والے کسی شخص پر عتاب نہیں کیا گیا تھا' اس کی صورت یہ ہوئی تھی کہ مسلمان' قریش کے قافلے کی تلاش میں نکلے تھے' لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے سے طے شدہ صورت حال کے بغیر انہیں اور ان کے ان دشمن کو اکٹھا کر دیا تھا (جس کی وجہ سے غزوۂ بدر رونما ہوا تھا) میں شب عقبہ میں بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا' اور مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے بدلے میں' مجھے غزوۂ بدر کی شرکت کا شرف حاصل ہوا ہوتا' اگرچہ لوگوں میں غزوۂ بدر کا ذکر' شب عقبہ سے زیادہ ہوتا ہے۔

میرا واقعہ یہ ہے: جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اس وقت میں جتنا قوی تھا' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اس سے پہلے کبھی اتنا خوشحال نہیں تھا' جب میں اس غزوہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گیا تھا' اللہ کی قسم اس سے پہلے کبھی میرے پاس دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں' لیکن اس غزوۂ تبوک کے موقع پر میرے پاس دو سواریاں بھی تھیں' نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو پہلے اظہار نہیں کرتے تھے' لیکن اس غزوہ کے موقع پر' جب نبی اکرم ﷺ نے ارادہ کیا' تو وہ شدید گرمی اور طویل سفر والا غزوہ تھا' جس میں ویرانوں کو عبور کرنا تھا' اور اس میں بہت سے دشمن کا سامنا کرنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کے سامنے اصل صورت حال واضح کر دی' تاکہ وہ لوگ اپنی جنگ کے لئے اچھی طرح تیاری کر لیں' آپ ﷺ نے انہیں منزل مقصود کے بارے میں بھی بتا دیا' جہاں مسلمانوں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جانا تھا' اس وقت یہ نہیں ہوتا تھا کہ لوگوں کے نام سرکاری دیوانوں میں نوٹ کیے جاتے تھے۔

حضرت کعب ؓ بیان کرتے ہیں: جو بھی شخص اس جنگ میں حصہ نہیں لینا چاہتا تھا' وہ یہ گمان کرتا تھا کہ اس کا معاملہ پوشیدہ رہے گا' جب تک اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل نہیں ہوتی' جب نبی اکرم ﷺ اس غزوہ میں شرکت کے لئے روانہ ہونے لگے تو اس وقت پھل تیار ہو چکے تھے' سائے پھیل چکے تھے' میں ان کی دیکھ بھال کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ سامان تیار کر رہے تھے مسلمان بھی سامان تیار کر رہے تھے' میں جاتا تھا' تاکہ میں ان لوگوں کے ساتھ تیاری کروں' پھر میں واپس آ جاتا تھا' میں کوئی فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا' لیکن میں یہ سوچتا تھا کہ میں جب بھی ارادہ کروں گا' تو یہ کام کر لوں گا' میں مسلسل اسی گومگو کا شکار رہا' یہاں تک کہ لوگوں نے تیاری مکمل کر لی' اگلے دن صبح روانہ ہونا تھا' اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روانہ ہونا تھا' لیکن میری تیاری مکمل نہیں ہوئی تھی' میں صبح گیا اور میں پھر واپس آ گیا اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی' میں اسی طرح کوتاہی کا شکار رہا' یہاں تک کہ وہ لوگ تیزی کے ساتھ روانہ ہو گئے اور دور چلے گئے' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں سوار ہو کر ان تک پہنچ جاؤں گا۔

اے کاش! میں ایسا کر لیتا' لیکن میرے لئے ایسا کرنا ممکن نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد میں آتا تھا لوگوں کے درمیان جاتا تھا' تو یہ چیز مجھے غمگین کرتی تھی کہ میری طرح پیچھے صرف وہ لوگ رہے تھے' جن کے بارے میں منافقت کا شبہ پایا جاتا تھا' یا وہ لوگ رہ گئے تھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے معذور قرار دیا تھا' جو ضعیف تھے' تبوک پہنچنے تک نبی اکرم ﷺ کو میرا خیال نہیں آیا' وہاں پہنچ کر ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان' تبوک میں تشریف فرما تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کعب بن مالک کا کیا معاملہ ہے؟ بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کی دو چادروں نے اور اس کی خوشحالی نے اسے روک کے رکھا' تو حضرت معاذ بن جبل ؓ نے اس سے کہا: تم نے بری بات کہی ہے' اللہ کی قسم یا رسول اللہ! ہمیں اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے' نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے' آپ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے' اسی دوران آپ ﷺ نے دور سے کسی شخص کے ہیولیٰ کو محسوس کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ابوخیثمہ ہو! تو وہ حضرت ابوخیثمہ انصاری ؓ تھے' یہ وہی صاحب ہیں' جنہوں نے کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کیا تھا' تو منافقین نے ان پر تنقید کی تھی۔

حضرت کعب ؓ بیان کرتے ہیں: جب مجھے یہ اطلاع ملی کہ نبی اکرم ﷺ تبوک سے واپسی کے لئے روانہ ہو گئے ہیں' تو مجھے پریشانی نے گھیر لیا' میں یہ سوچتا تھا کہ میں کیا غلط بیانی کروں جس کے نتیجے میں نبی اکرم ﷺ کی ناراضگی سے نکل آؤں؟ میں

نے اس بارے میں ہر سمجھ دار شخص سے مشورہ کیا' جب یہ بات بتائی گئی کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لانے والے ہیں' تو باطل مجھ سے دور ہو گیا اور مجھے یہ بات پتہ چل گئی کہ میں جھوٹ کے ذریعے کبھی نجات نہیں پا سکتا' تو میں نے سچ بولنے کا ارادہ کر لیا۔

اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ ﷺ جب بھی تشریف لاتے تھے' تو پہلے مسجد میں آتے تھے' وہاں دو رکعت ادا کرتے تھے' پھر لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہو جاتے تھے' جب آپ ﷺ نے ایسا کیا (یعنی جب آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لئے تشریف فرما ہوئے) تو پیچھے رہ جانے والے لوگ' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے' اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے' ان لوگوں کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی' نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کی ظاہری چیز کو ان سے قبول کرتے تھے' ان سے بیعت لیتے تھے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے تھے' آپ ﷺ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے تھے۔

یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ یوں مسکرائے' جیسے کوئی شخص ناراضگی کے عالم میں مسکراتا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آجاؤ! میں چلتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے سواری کا جانور خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ کی بجائے' کسی اور دنیا دار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا' تو میرا یہ خیال ہے کہ میں نے کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے نکل جانا تھا' کیونکہ مجھے بات چیت کرنے کی صلاحیت عطا کی گئی ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے یہ پتہ ہے کہ اگر میں آج آپ کے سامنے جھوٹ بولوں گا اور اس کے ذریعے آپ مجھ سے راضی ہو جائیں گے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اور اگر آج میں آپ کے ساتھ سچ بولوں گا' جس کے نتیجے میں آپ مجھ سے ناراض ہوں گے' تو مجھے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ انجام بہر حال اچھا ہو گا (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) مجھے اللہ تعالیٰ سے معافی کی امید ہے' اللہ کی قسم میرا کوئی عذر نہیں ہے' میں اس سے پہلے کبھی اتنا طاقتور نہیں تھا' اور اتنا زیادہ خوشحال نہیں تھا' (جتنا اس وقت تھا) جب میں آپ سے پیچھے رہ گیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' تم اٹھ جاؤ! جب تک اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ نہیں دیتا' میں وہاں سے اُٹھا تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ بھی اٹھ کر میرے پیچھے آئے اور ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں ہمیں نہیں علم کہ اس سے پہلے کبھی تم نے کسی گناہ کا ارتکاب کیا ہو کیا تم اس بات سے عاجز آ گئے تھے کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی معذرت پیش کر دیتے؟ جس طرح پیچھے رہنے والے دوسروں لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے معذرت کی تھی' تو تمہارے گناہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کا تمہارے حق میں دعائے مغفرت کرنا تمہارے لئے کافی ہو جاتا' حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم وہ لوگ مسلسل مجھے تنبیہ کرتے رہے' یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں واپس نبی اکرم ﷺ کے پاس جا کر اپنی پہلی بات کو غلط قرار دیتا ہوں' پھر میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا اس طرح کی صورت حال کسی اور کے ساتھ بھی پیش آئی ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: جی ہاں! دو آدمیوں کے ساتھ اس طرح کی صورت حال پیش آئی ہے انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے' جو تم نے کہی (یعنی کوئی عذر پیش نہیں کیا) اور ان دونوں کو بھی وہی ہدایت دی گئی ہے' جو تمہیں دی گئی ہے میں نے دریافت کیا: وہ دو حضرات کون ہیں؟ ان لوگوں نے بتایا: حضرت مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا تھا' جو غزوہ بدر میں شرکت کر چکے تھے

تو ان کے طریقے کی پیروی ہی نمونہ تھی' جب ان لوگوں نے میرے سامنے ان دونوں حضرات کا ذکر کر دیا' تو میں آ گیا' نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تین افراد کے ساتھ کلام کرنے سے منع کر دیا' جو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے (اور انہوں نے کوئی عذر پیش نہیں کیا تھا) راوی کہتے ہیں: لوگوں نے ہم سے اجتناب کرنا شروع کر دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) لوگوں کی صورت حال ہمارے لئے تبدیل ہوگئی' یہاں تک کہ زمین بھی مجھے اپنے لئے مختلف محسوس ہوتی تھی' یہ وہ جگہ ہی نہیں تھی' جس کو میں جانتا تھا' اسی طرح پچاس دن گزر گئے۔

میرے باقی دونوں ساتھی' تو اپنے گھر میں ہی بیٹھے رہتے تھے اور روتے رہتے تھے' میں ان دونوں کے مقابلے میں نوجوان اور مضبوط جسم کا مالک تھا' میں باہر نکلتا تھا' نماز میں شریک ہوتا تھا' بازار میں گھومتا پھرتا تھا' لیکن کوئی میرے ساتھ بات چیت نہیں کرتا تھا' نبی اکرم ﷺ جب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تھے' تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ جاتا تھا' جب میں سلام کرتا تھا' تو پھر میں دیکھتا تھا کہ کیا آپ نے سلام کا جواب دینے کے لئے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ میں نبی اکرم ﷺ کے قریب ہی نماز ادا کرتا تھا' اور چوری چھپے آپ ﷺ کو دیکھا کرتا تھا' جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ بھی میری طرف دیکھ لیتے تھے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تھا' تو آپ ﷺ رُخ دوسری طرف کر لیتے تھے' یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی لاتعلقی میرے لیے طویل ہوگئی' تو میں چلتا ہوا آیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھلانگ کر اندر آ گیا' وہ میرے چچازاد تھے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' میں نے انہیں سلام کیا' اللہ کی قسم انہوں نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا' میں نے کہا: ابوقتادہ! میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں' کہ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے اپنی بات دہرائی اور دوبارہ انہیں اللہ کا واسطہ دیا' وہ پھر خاموش رہے' میں نے اپنی دہرائی اور پھر انہیں اللہ کا واسطہ دیا' تو انہوں نے (صرف یہ) جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' تو میری آنکھوں سے آنسوں جاری ہوگئے اور میں وہاں سے دیوار پار کر کے واپس آ گیا' ابھی میں مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا' تو اسی دوران اہل شام کا ایک نبطی' جو مدینہ منورہ میں فروخت کرنے کے لئے اناج لے کے آیا ہوا تھا' وہ یہ کہہ رہا تھا کعب بن مالک کے بارے میں کون میری رہنمائی کرے گا؟ تو لوگوں نے اشارہ کر کے میری طرف متوجہ کیا' وہ میرے پاس آیا اور اس نے غسان کے بادشاہ کا خط میرے حوالے کیا' میں کیونکہ پڑھا لکھا تھا' تو میں نے اس خط کو پڑھا' تو اس میں یہ تحریر تھا:

''امابعد! ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ تمہارے آقا نے تمہارے ساتھ زیادتی کی ہے اللہ تعالیٰ تمہیں رسوائی اور ضائع ہونے کی جگہ میں نہیں رہنے دے گا' تم ہم سے آملو' ہم تمہارا بھرپور خیال رکھیں گے''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے وہ خط پڑھا' تو میں نے سوچا' یہ ایک اور مصیبت ہے' میں نے وہ خط لے جا کر تندور میں ڈال دیا' یہاں تک کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے' اور اس دوران وحی نازل نہیں ہوئی' تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور بولا: اللہ کے رسول نے تمہیں حکم دیا کہ تم اپنی بیوی سے لاتعلق رہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے طلاق دے دوں؟ یا پھر میں کیا کروں؟ اس نے کہا: جی نہیں! بس تم اس سے لاتعلق رہو اور اس کے قریب نہ جانا' نبی اکرم ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی اس کی مانند پیغام بھیجا تھا' میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے والوں کی طرف چلی جاؤ اور وہیں رہو! جب تک اللہ تعالیٰ اس معاملے کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں دیتا' حضرت ہلال ابن

امیہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھے عمر رسیدہ آدمی ہیں' ان کا کوئی خدمت گزار بھی نہیں ہے' کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے' لیکن وہ تمہارے قریب نہ آنے پائے' اس خاتون نے عرض کی: اللہ کی قسم! انہوں نے (آپ کے منع کرنے کے بعد سے' لے کر) اب تک' ایسی کوئی حرکت نہیں کی' اللہ کی قسم! وہ مسلسل روتے رہتے ہیں' جب سے آپ نے انہیں حکم دیا ہے' اور آج کا دن آگیا ہے' حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھ سے کہا: اگر تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ لیتے (تو مناسب تھا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی تو یہ اجازت دی ہے' کہ وہ ان کی خدمت کرتی رہے' میں نے کہا: اللہ کی قسم میں اس عورت کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لوں گا' مجھے نہیں معلوم کہ جب میں اس عورت کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا جواب دیں گے؟ میں ایک نوجوان شخص ہوں (سارے کام خود کر سکتا ہوں)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح دس دن مزید گزر گئے' اور ہمارے ساتھ بات چیت پر پابندی لگے ہوئے' پچاس دن پورے ہوگئے' اس کے بعد' میں پچاسویں رات کی صبح' فجر کی نماز ادا کر کے اپنے گھر کی چھت پر موجود تھا' میں وہیں بیٹھا ہوا تھا جس کا ذکر' اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ میری اپنی ذات میرے لئے تنگی کا باعث ہوگئی تھی اور زمین اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود میرے لئے تنگ ہوگئی تھی' اسی دوران میں نے ''سلع'' پہاڑ کے اوپر سے کسی شخص کو بھرپور بلند آواز میں یہ کہتے ہوئے سنا: اس نے اپنی بلند ترین آواز میں یہ کہا: ''اے کعب بن مالک! آپ کے لیے خوشخبری ہے'' تو میں سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ اب کشادگی آگئی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فجر کی نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات بتائی' کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول کر لی ہے' تو لوگ ہماری طرف ہمیں خوشخبری سنانے کے لئے چل پڑے' میری طرف بھی دو آدمی خوشخبری سنانے کے لئے آئے تھے' ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آ رہا تھا' اور دوسرا اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جو دوڑتا ہوا آ رہا تھا' وہ پہاڑ پر چڑھ گیا' تو اس کی آواز' گھوڑے سے پہلے (مجھ تک) پہنچ گئی' جب وہ شخص میرے پاس آیا' جس کی آواز میں نے سنی تھی' جس نے مجھے خوشخبری دی تھی' تو میں نے اپنا لباس اتار کر وہ اسے پہننے کے لئے دے دیا' یہ اس کی سنائی ہوئی خوشخبری کی وجہ سے تھا' اللہ کی قسم میرے پاس اُس وقت اس لباس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' میں نے عاریت کے طور پر دو کپڑے لئے' انہیں پہنا اور نکل کھڑا ہوا' میرا ارادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کا تھا' راستے میں مجھے لوگ گروہ در گروہ ملتے اور توبہ قبول ہونے کے حوالے سے مجھے مبارکباد دیتے' کہ تمہیں مبارک ہو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول کر لی ہے۔

یہاں تک کہ ہم مسجد میں داخل ہوئے' وہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد لوگ موجود تھے' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے آئے' انہوں نے میرے ساتھ مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی' اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے' اُن کے علاوہ کوئی اور اُٹھ کر میری طرف نہیں آیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کبھی نہیں بھولے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک خوشی کی وجہ سے

جگمگا رہا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک کے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ آپ کی طرف سے ہے؟ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک یوں جگمگانے لگتا تھا' جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہے' تو ہمیں اس بات سے پتہ چل جاتا تھا (کہ آپ ﷺ کا مزاج خوش گوار ہے)۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ میں اپنے مال سے علیحدگی اختیار کر کے اسے صدقے کے طور پر' اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں پیش کر دوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے پاس رکھو' تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے' میں نے عرض کی: پھر خیبر میں موجود اپنا حصہ' میں اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے سچائی کی وجہ سے نجات عطا کی ہے اور میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اب میں جب تک زندہ رہوں گا' ہمیشہ سچ بولوں گا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے نہیں علم کہ اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو سچ بولنے کے حوالے سے' اس طرح کی آزمائش کا شکار کیا ہو' جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی ہے' اس کے بعد سے لے کر آج تک' میں نے (کبھی غلط بیانی نہیں کی) اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ' باقی کی زندگی میں بھی مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اِس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اللہ تعالیٰ نے نبی کی' مہاجرین کی اور انصار کی توبہ قبول کی' اور ان لوگوں کی' جنہوں نے تنگی کی گھڑی میں ان لوگوں کی پیروی کی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''بے شک وہ ان کے بارے میں مہربان اور رحم کرنے والا ہے' اور ان تین لوگوں کی' جن کے معاملے کو مؤخر کر دیا گیا تھا' یہاں تک کہ زمین' اپنی تمام تر کشادگی کے باوجود' اُن پر تنگ ہوگئی تھی''

یہ آیت یہاں تک ہے: ''اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ!''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی جو ہدایت نصیب کی تھی' اس کے بعد' اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کوئی ایسا انعام نہیں کیا' جو میرے نزدیک اس بات سے زیادہ عظیم ہو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بیانی کی تھی' اگر میں آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹ بولتا' تو میں ہلاکت کا شکار ہو جاتا' جس طرح وہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جنہوں نے غلط بیانی کی تھی' جن لوگوں نے غلط بیانی کی تھی' جب اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی' تو ان کے بارے میں' وہ برے ترین الفاظ استعمال کیے' جو کسی کے بارے میں استعمال فرمائے ہوں گے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ تمہارے سامنے اللہ کے نام کی قسمیں اٹھائیں گے' جب تم ان کی طرف واپس جاؤ گے' تاکہ تم ان سے اعراض کرو' تو تم ان لوگوں سے اعراض کرو' کیونکہ وہ لوگ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے' جو وہ کماتے ہیں' وہ تمہارے سامنے حلف اٹھائیں گے' تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ' اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ' تو اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوگا''۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پیچھے رہنے والے ہم تین افراد تھے' کہ جن سے نبی اکرم ﷺ نے اس چیز کو قبول کیا تھا' جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا' اور آپ ﷺ کی بیعت کی' اور آپ ﷺ نے لوگوں کے لئے دعائے مغفرت کی' نبی اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں توقع تھی' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں فیصلہ نازل کر دیا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ان تین لوگوں کی' جن کا معاملہ مؤخر کر دیا گیا تھا''۔

اللہ تعالیٰ نے جو بات ذکر کی ہے' اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ ہم لوگ جنگ سے پیچھے رہ گئے تھے' بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمارے معاملے کو مؤخر کر دیا اور آپ ﷺ کو ہمارے معاملے کے بارے میں یہ توقع تھی' جو ان لوگوں سے مختلف تھا' جنہوں نے آپ ﷺ کے سامنے حلف اٹھایا تھا' اور آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا تھا' اور آپ ﷺ نے ان لوگوں کے عذر کو قبول کیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اس کی مانند متفرق مقامات پر مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اس روایت کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

''وری عن الشیٔ'' کا مطلب یہ ہے' جب آدمی ایسے الفاظ استعمال کرے' جو اس پر' یا اس کے کچھ حصے پر' سامع کے نزدیک دلالت کرے۔

المفاذ اور المفاذہ سے مراد وہ بے آب و گیاہ جگہ ہے' جہاں پانی نہ ہو۔

لفظ یتمادیٰ سے مراد یہ ہے' کہ وہ لمبا ہو جاتا تھا' اور مؤخر ہو جاتا تھا۔

لفظ تفارط الغزو اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اس کا ارادہ رکھتا تھا اس کا وقت فوت ہو جائے اور اس کے لئے وہاں تک پہنچنا دور ہو جائے۔

لفظ المغموض اس سے مراد وہ عیب والی چیز ہے' جس کی طرف عیب کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔

لفظ یزول به السراب اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص ظاہر ہوا جو محسوس ہو رہا تھا۔

لفظ ادفیٰ علی سلع اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر چڑھ گیا۔

سلع مدینہ منورہ میں موجود معروف پہاڑ کا نام ہے۔

لفظ ایمم یعنی اقصد (یعنی میں قصد کرتا ہوں)۔

لفظ ارجاء امرنا اس سے مراد یہ ہے کہ اسے مؤخر کر دیا' کیونکہ ارجاء کا مطلب تاخیر کرنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ انا الیها اصعر اس سے مراد یہ ہے کہ میں وہاں باقی رہنے کی طرف مائل ہوا' اور میں نے اس بات کی خواہش کی' لفظ صعر کا مطلب مائل ہونا ہے

جوہری کہتے ہیں: یہ خاص طور پر گال (کے ایک طرف لٹک جانے) کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

4435 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی ستا من

اَنفُسِكُمْ اَضْمَن لَكُم الْجَنَّة اصدقوا اِذَا حدثتم واوفوا اِذَا وعدتم وادوا اِذَا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا ابصاركم وَكفوا اَيْدِيَكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد . قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من عبَادَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات چیت کرو تو سچ بولو' جب وعدہ کرو تو پورا کرو' جب امین بنائے جاؤ تو ادائیگی کرو' اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھوں کو روک کے رکھو۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن ابودنیا نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4436 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوْا لي سِتا أتقبل لكم الْجَنَّة اِذَا حدث اَحَدُكُمْ فَلَا يكذب وَاِذَا وعد فَلَا يخلف وَاِذَا ائْتمن فَلَا يخن غضوا أبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُمْ واحفظوا فروجكم

رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيبَة وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ ورواتهم ثِقَات اِلَّا سعد بن سِنَان

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے' تو غلط بیانی نہ کرے' جب وہ وعدہ کرے' تو خلاف ورزی نہ کرے' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت نہ کرے' اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو' اپنے ہاتھ روک کے رکھو اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''۔

یہ روایت امام ابوبکر بن ابوشیبہ' امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور سعد بن سنان کے علاوہ' اس کے تمام ثقہ ہیں۔

4437 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنا زعيم بِبَيْت فِيْ وسط الْجَنَّة لمن ترك الْكَذِب وَاِن كَانَ مازحا . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ فِيْ حَدِيْث تقدم فِيْ حسن الْخلق

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

4437-سنن أبي داود - كتاب الأدب' باب في حسن الخلق - حديث: 4188المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه : عبد الرحمن - حديث: 4795المعجم الكبير للطبراني - باب الصاد' ما أسند أبو أمامة - سليمان بن حبيب المحاربي قاضي عمر بن عبد العزيز' حديث: 7320السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الشهادات' باب : المزاح لا ترد به الشهادة ما لم يخرج في - حديث: 19699المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث: 806

''میں اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں گھر کا ضامن ہوں' جو جھوٹ بولنا ترک کر دیتا ہے' خواہ وہ مزاح کے طور پر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ نے ایک حدیث کے ضمن میں اسے نقل کیا ہے' جو اچھے اخلاق سے متعلق باب میں پہلے گزر چکی ہے۔

4438 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن الْحَارِث بن اَبِیْ قراد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِطھُور فغمس یَدہ فَتَوَضَّأ فتتبعناہ فحسوناہ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حملکم علی مَا فَعلتُمْ قُلْنَا حب اللّٰہ وَرَسُولہ قَالَ فَاِن اَحْبَبْتُمْ اَن یحبکم اللّٰہ وَرَسُولہ فأدوا اِذا ائتمنتم واصدقوا اِذا حدثتم وأحسنوا جوَار من جاورکم .

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں ڈبو کر وضو کیا' بعد میں ہم نے وہ پانی حاصل کیا اور اس کے گھونٹ بھر لیے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے جو کچھ کیا ہے' ایسا کیوں کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کریں' تو جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت ادا کر دو' جب تم بات چیت کرو' تو سچ بولو' اور جو شخص تمہارے ساتھ ہو' (یا پڑوس میں آئے) اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4439 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا کن فِیك فَلَا عَلَیْك مَا فاتك من الدُّنْیَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِیْث وَحسن خَلِیقَة وعفة فِیْ طعمة

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْھَقِیّ بأسانید حَسَنَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار باتیں' جب تمہارے اندر ہوں گی' تو تمہیں دنیا کی جو بھی چیز نہ ملے' تو تم پر کوئی نقصان نہیں ہوگا' امانت کی حفاظت کرنا' سچ بولنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حرام و مشکوک سے پرہیز)''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام بیہقی نے حسن اسناد کے ساتھ نقل کی ہے۔

4440 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك اِلٰی مَا لَا یریبك فَاِن الصدْق طمأنینة وَالْکَذب رِیبَة

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات یاد ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا تھا):

''جو چیز تمہیں شک میں مبتلا کرے اس چیز کو چھوڑ کر اس چیز کی طرف چلے جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی' کیونکہ سچائی اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ من خير النَّاس قَالَ ذُو الْقلب المخموم وَاللِّسَان الصَّادِق قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قد عرفنَا اللِّسَان الصَّادِق فَمَا الْقلب المخموم قَالَ التقي النقي الَّذِي لَا إِثْم فِيهِ وَلَا بغي وَلَا حسد قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ على أثره قَالَ الَّذِي يشنأ الدُّنْيَا وَيُحب الْآخِرَة قُلْنَا مَا نَعْرِف هٰذَا فِينَا إِلَّا رَافع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ على أثره قَالَ مُؤْمِن فِي خلق حسن قُلْنَا أما هٰذِه فَفِينَا .

رَوَاهُ ابْنِ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَتقدم لَفظِه وَالْبَيْهَقِيّ وَهٰذَا لَفْظِه وَهُوَ أتم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مخموم دل والا اور سچی زبان والا' اس شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی سچی زبان کا تو ہمیں پتہ ہے' مخموم دل سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پرہیزگار' پاک وصاف' جس میں کوئی گناہ نہ ہو' کوئی سرکشی نہ ہو اور کوئی حسد نہ ہو' ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے بعد کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دنیا کو ناپسند کرتا ہو اور آخرت سے محبت کرتا ہو' ہم نے عرض کی: اپنے درمیان یہ چیز ہمیں صرف رافع میں ملتی ہے' جو اللہ کے رسول کے غلام ہیں' اس کے بعد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مومن جو اچھے اخلاق کا مالک ہو' ہم نے عرض کی: یہ چیز ہمارے اندر پائی جاتی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4442 - وَعَنْ مَنْصُوْر بن الْمُعْتَمِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحروا الصدْق وَإِن رَأَيْتُم أَن الهلكة فِيْهِ فَإِن فِيْهِ النجَاة .

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت هٰكَذَا معضلا وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ منصور بن معتمر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ سچ بولنے کی کوشش کرو' خواہ تم یہ محسوس کرو کہ اس میں ہلاکت ہے' کیونکہ اس میں نجات ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4443 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُم بِالصدْقِ فَإِن الصدْق يهدي إِلَى الْبر وَالْبر يهدي إِلَى الْجَنَّة وَمَا يزَال الرجل يصدق ويتحرى الصدْق حَتّٰى يكْتب عِنْد اللّٰه صديقا وَإِيَّاكُم وَالْكذب فَإِن الْكَذِب يهدي إِلَى الْفُجُور والفجور يهدي إِلَى النَّار وَمَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب حَتّٰى يكْتب عِنْد اللّٰه كذابا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچا نوٹ کرلیا جاتا ہے اور تم لوگ جھوٹ سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے کر جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھوٹا نوٹ ہوجاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4444 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصّدیق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصّدقِ فَاِنَّهٗ مَعَ الْبر وهما فِی الْجَنَّة وَاِيَّاكُمْ وَالْكذب فَاِنَّهٗ مَعَ الْفُجُور وهما فِی النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ سچ نیکی کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے' کیونکہ یہ دونوں جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4445 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصّدقِ فَاِنَّهٗ يهدی اِلَى الْبر وهما فِی الْجَنَّة وَاِيَّاكُمْ وَالْكذب فَاِنَّهٗ يهدی اِلَى الْفُجُور وهما فِی النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر سچ بولنا لازم ہے' کیونکہ یہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے' اور وہ دونوں جنت میں ہوں گے' اور تم پر جھوٹ سے بچنا لازم ہے'

4443-صحیح مسلم - کتاب البر والصلة والآداب' باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله - حدیث:4826صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' ذکر رجاء دخول الجنان للدوام علی الصدق فی الدنیا - حدیث:272المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب العلم' فصل : فی توقیر العالم - حدیث:400موطأ مالک - کتاب الکلام' باب ما جاء فی الصدق والکذب - حدیث:1804سنن الدارمی - ومن کتاب الرقاق' باب : فی الکذب - حدیث:2669سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب فی التشدید فی الکذب - حدیث:4358سنن ابن ماجه - المقدمة' باب اجتناب البدع والجدل - حدیث:45جامع معمر بن راشد - باب الفخر' حدیث:681مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الأدب' ما جاء فی الکذب - حدیث:25073السنن الکبرٰی للبیهقی - کتاب الشهادات' باب : من کان منکشف الکذب مظهره غیر مستتر به ' - حدیث:19367مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالی عنه - حدیث: 3531مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عبد الله بن مسعود' حدیث:5011المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' باب من اسمه محمود - حدیث:8024المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلی - خطبة ابن مسعود' حدیث:8397

کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4446 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عمل الْجَنَّة قَالَ الصدْق اِذا صدق العَبْد بر وَاِذَا بر آمن وَاِذَا آمن دخل الْجنَّة قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عمل النَّار قَالَ الْكَذِب اِذا كذب العَبْد فجر وَاِذَا فجر كفر وَاِذَا كفر يَعْنِيْ دخل النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کا عمل کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچ بولنا جب بندہ سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! جہنم کا عمل کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے جب وہ گناہ کرتا ہے تو کفر کرتا ہے اور جب کفر کرتا ہے (تو یعنی وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے)۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4447 - وَعَن مَالك اَنه بلغه اَن ابْن مَسْعُوْد قَالَ لَا يزَال العَبْد يكذب ويتحرى الْكَذِب فتنكت فِيْ قلبه نُكْتَة حَتّٰى يسود قلبه فَيكْتب عِنْد اللّٰهِ من الْكَاذِبين

ذكره مَالك فِي الْمُوَطَّا هٰكَذَا وَتقدم بنحوه مُتَّصِلا مَرْفُوْعا

❀❀ امام مالک سے یہ روایت منقول ہے ان تک یہ روایت پہنچی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور اس کے دل میں نکتہ لگتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ جھوٹوں میں شمار ہونے لگتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک نے "موطا" میں اسی طرح نقل کی ہے اس سے پہلے اس کی مانند روایت متصل سند کے ساتھ "مرفوع" حدیث کے طور پر گزر چکی ہے۔

4448 - وَعَن سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ أتياني قَالَا لي الَّذِيْ رَاَيْته يشق شدقه فكذاب يكذب الكذبة فتحمل عَنهُ حَتّٰى تبلغ الْآفَاق فيصنع بِهِ هٰكَذَا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ هٰكَذَا مُخْتَصرًا فِي الْاَدَب من صَحِيحه وَتقدم بِطُوْلِهٖ فِيْ ترك الصَّلَاة

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے ان دونوں نے مجھے بتایا کہ آپ نے جس شخص کو دیکھا تھا کہ اس کی باچھیں چیری جارہی تھیں تو وہ جھوٹا شخص تھا وہ جھوٹ بولتا تھا اس کی وہ بات نوٹ کی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ دور دراز تک پھیل جاتی تھی قیامت تک اس شخص کے ساتھ اسی طرح ہوتا رہے گا"۔

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر اپنی "صحیح" کے کتاب الادب میں نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل

روایت کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4449 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث كذب وَاِذَا وعد اخلف وَاِذَا عَاهَدَ غدر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

وَزَادَ فِیْ مُسْلِمٍ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ: وَاِن صلی وَصَامَ وَزعم انه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں زائد ہیں:

''خواہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو اور یہ گمان کرتا ہو کہ وہ مسلمان ہے''۔

4450 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِیْهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَ فِیْهِ خصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَت فِیْهِ خصْلَةُ النِّفَاق حَتّٰی یَدعهَا اِذا اؤتمن خَان وَاِذَا حدث كذب وَاِذَا عَاهَدَ غدر وَاِذَا خَاصم فجر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4451 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ثَلَاث من كن فِیْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلی وَحج وَاعْتَمر وَقَالَ اِنِّیْ مُسْلِم اِذا حدث كذب وَاِذَا وعد اخلف وَاِذَا اؤتمن خَان . رَوَاهُ اَبُوْ یعلی من رِوَایَةِ الرقاشِی وَقد وثق وَلَا بَاْس بِهٖ فِی المتابعات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں جب وہ بولے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت کرے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے رقاشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اور متابعات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4452 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤمن الْعَبْد الْاِیْمَان كُله حَتّٰی یتْرك الْكَذِب فِی المزاحة والمراء وَاِن كَانَ صَادِقا . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ مزاح اور سنجیدگی ہر حال میں جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا خواہ وہ سچا ہو''۔
یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4453 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يبلغ العَبْد صَرِيْح الْاِيْمَان حَتّٰى يدع المزاح وَالْكذب ويدع المراء وَاِن كَانَ محقا
وَفِيْ أسانيدهم من لَا يحضرني حَاله ولمتنه شَوَاهِد كَثِيْرَة

امام ابویعلیٰ نے یہ روایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''بندہ ایمان کے صریح درجے تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ مذاق اور جھوٹ کو ترک نہیں کر دیتا اور جھگڑے کو ترک نہیں کر دیتا' خواہ وہ حق پر ہی کیوں نہ ہو''۔
اس کی اسانید میں ایسا راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے تاہم اس کے متن کے شواہد بہت سے ہیں۔

4454 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يطبع الْمُؤمن على الْخلال كلهَا اِلَّا الْخِيَانَة وَالْكذب . رَوَاهُ اَحْمد قَالَ حَدثنَا وَكِيع سَمِعت الْاَعْمَش قَالَ حدثت عَنْ اَبِيْ اُمَامَة

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''مومن کے دل پر تمام عادتوں کی مہر لگ جاتی ہے صرف خیانت اور جھوٹ کا معاملہ مختلف ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: وکیع نے ہمیں یہ بات بتائی ہے میں نے اعمش کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے مجھے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

4455 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يطبع الْمُؤمن على كل خلة غير الْخِيَانَة وَالْكذب

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَذكره الدَّارَقُطْنِيّ فِي الْعِلَل مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَوْقُوْف أشبه بِالصَّوَابِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ عمر مَرْفُوْعا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''مومن پر ہر عادت کی مہر لگا دی جاتی ہے' صرف امانت اور جھوٹ کی نہیں لگائی جاتی''۔
یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ امام دارقطنی نے اسے ''العلل'' میں مرفوع اور موقوف دونوں طرح سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے
یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بیہقی نے حضرت ابوعمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4456 - وَعَنْ اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَذِب مُجَانب الْاِيْمَان

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الصَّحِيْح اَنه مَوْقُوْف

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جھوٹ ایمان سے لاتعلق کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

4457 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن جَبَانًا قَالَ نعم قيل لَهُ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن بَخِيلًا قَالَ نعم قيل لَهُ اَيَكُوْن الْمُؤْمِن كذابا قَالَ لَا . رَوَاهُ مَالك هٰكَذَا مُرْسلا

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن بزدل ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: یارسول اللہ! کیا مومن کنجوس ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں!

یہ روایت امام مالک نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4458 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع الْكفْر وَالْإِيمَان فِيْ قلب امرىء وَلَا يجْتَمع الصدْق وَالْكذب جَمِيعًا وَلَا تجْتَمع الْخِيَانَة وَالْاَمَانَة جَمِيعًا

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کفر اور ایمان کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہوسکتے اور سچ اور جھوٹ کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے اور خیانت اور امانت کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4459 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاكَ حَدِيثا هُوَ لَكَ مُصدق وَاَنت لَهُ كَاذِب

رَوَاهُ اَحْمد عَنْ شَيْخه عمر بن هَارُوْن وَفِيْه خلاف وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کو کوئی بات بتاؤ' اور وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے اپنے استاد عمر بن ہارون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

4460 - وَعَنْ سُفْيَان بن اسيد الْحَضْرَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَبرت خِيَانَة اَن تحدث اَخَاكَ حَدِيثا هُوَ لَكَ مُصدق وَاَنت لَهُ بِه كَاذِب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد وَذكر اَبُو الْقَاسِم الْبَغَوِيّ فِيْ مُعْجَمه سُفْيَان هٰذَا وَقَالَ لَا اَعْلَمُ رَوى غير هٰذَا الحَدِيْث

❀❀ حضرت سفیان بن اسید حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''بڑی خیانت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ بات کرو وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس کے ساتھ جھوٹ بول رہے ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی معجم میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نامی صحابی کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی روایت منقول نہیں ہے۔

4461 - وَعَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اِن الْکَذِب یسود الْوَجْه والنمیمة عَذَاب الْقَبْر

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْبَیْھَقِیّ کلھم من رِوَایَۃِ زِیَاد بن الْمُنْذر عَن نَافِع بن الْحَارِث وَتقدم الْکَلَام عَلَیْھَا فِی النمیمة

❀❀ حضرت ابو بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''خبردار! جھوٹ چہرے کو سیاہ کر دیتا ہے اور چغلی قبر کے عذاب کا باعث ہے''۔
یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے زیاد بن منذر کے حوالے سے نافع بن حارث سے نقل کیا ہے ان دونوں کے بارے میں کلام چغلی سے متعلق باب میں گزر چکا ہے۔

4462 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بر الْوَالِدین یزِید فِی الْعُمر وَالْکَذِب ینقص الرزق وَالدُّعَاء یرد الْقَضَاء ۔ رَوَاہُ الْاَصْبَھَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا زندگی میں اضافے کا باعث ہے اور جھوٹ رزق میں کمی کر دیتا ہے اور دعا تقدیر کے فیصلے کو پلٹا دیتی ہے''۔
یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4463 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا کذب الْعَبْد تبَاعد الْملک عَنْہُ میلًا من نَتن مَا جَاءَ بِہٖ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الصمت وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جب بندہ جھوٹ بولتا ہے' تو فرشتہ اس سے نکلنے والی بدبو کی وجہ سے اس بندے سے ایک میل دور چلا جاتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4464 - وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت مَا کَانَ من خلق اَبْغض اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْکَذِب مَا اطلع علی اَحَد من ذَالِک بِشَیْءٍ فَیخرج من قلبه حَتّٰی یعلم اَنه قد أحدث تَوْبَة

رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَلَفظه قَالَت مَا کَانَ من خلق اَبْغض اِلٰی رَسُوْل اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الْکَذِب وَلَقَد کَانَ الرجل یکذب عِنْدہ الکذبة فَمَا یزَال فِیْ نَفسه حَتّٰی یعلم

انہ قد احدث فِیْھَا تَوْبَۃ

وَرَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظِہٖ قَالَت مَا کَانَ شَیْءٍ ابغض اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِن الْکَذِب وَمَا جربہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اَحَد وَاِن قل فیخرج لَہٗ من نفسہ حَتّٰی یجدد لَہٗ تَوْبَۃ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اخلاق میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی شخص کے جھوٹ پر مطلع ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اس کے لئے ناگواری رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اخلاق میں جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی بعض اوقات کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غلط بیانی کرتا تھا' تو اس کی ناپسندیدگی ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں رہتی تھی جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واضح نہیں ہو جاتا تھا کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جھوٹ سے زیادہ ناپسندیدہ چیز اور کوئی نہیں تھی اور جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی طرف سے اس کا سامنا کرنا ہوتا تو خواہ وہ کتنا چھوٹا جھوٹ ہی کیوں نہ ہوتا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ناپسند کرتے تھے جب تک وہ شخص توبہ نہیں کر لیتا تھا۔

4465 - وَعَن اَسْمَاء بنت یزِیْد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن قَالَت اِحدانا لشَیْءٍ تشتھیہ لَا اشتھیہ یعد ذٰلِکَ کذبا قَالَ اِن الْکَذِب یکْتب کذبا حَتّٰی تکْتب الکذیبۃ کذیبۃ

رَوَاہُ اَحْمد فِیْ حَدِیْثٍ وَابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی الصمت وَالْبَیْھَقِیّ کلھم من رِوَایَۃِ یُوْنُس بن یزِیْد الأبلی عَن اَبِیْ شَدَّاد عَن شھر بن حَوْشَب عَنْھَا وَعَنْ اَبِیْ شَدَّاد اَیْضًا عَن مُجَاھد عَنْھَا وَقد زعم بعض مشایخنا اَن اَبَا شَدَّاد مَجْھُوْل لم یرو عَنْہُ غیر ابْن جریج فقد روی عَنْہُ یُوْنُس اَیْضًا کَمَا ذکرنَا وَغَیرِہٖ وَلَیْسَ بِمَجْھُوْل وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم میں سے کوئی عورت کسی چیز کے بارے میں یہ کہتی ہے کہ اسے اس چیز کی خواہش محسوس ہو رہی ہے حالانکہ اس کی خواہش محسوس نہ ہو رہی ہو' تو کیا یہ چیز بھی جھوٹ شمار ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جھوٹ کو جھوٹ نوٹ کیا جائے گا یہاں تک کہ چھوٹے جھوٹ کو چھوٹا جھوٹ قرار دیا جائے گا

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یونس بن یزید بن ابلی کے حوالے سے ابوشداد کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور ابوشداد کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے بھی سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے

ہمارے بعض مشائخ کا یہ کہنا ہے: ابوشداد نامی راوی مجہول ہے ابن جریج کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں حالانکہ یونس نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں جیسا کہ ہم نے یہ بات ذکر کی ہے۔
اس کے علاوہ دیگر راویوں نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں تو یہ راوی مجہول نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4466 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من قَالَ لصبی تعال هاك ثُمَّ لم یُعْطه فَهِیَ كذبة .

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا كِلَاهُمَا عَن الزُّهْرِیّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی بچے سے یہ کہے: تم آؤ! تاکہ میں تمہیں کچھ دوں اور پھر وہ اسے کچھ نہ دے تو یہ بھی جھوٹ شمار ہوگا''۔
یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے زہری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ زہری نے ان سے سماع نہیں کیا ہے۔

4467 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دعتنی اُمِّی یَوْمًا وَرَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعد فِیْ بیتنا فَقَالَت هَا تعال أعطك فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا أردْت اَن تعطیه قَالَت أردْت اَن أُعْطِیه تَمرا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أما اِنَّك لَو لم تعطه شَیْئًا كتبت عَلَیْك كذبة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَیْهَقِیّ عَن مولی عبد الله بن عَامر وَلَمْ یُسَمِّیَاهُ عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فَسَماهُ زِیَادا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ہمارے گھر میں تشریف فرماتے تھے اس خاتون نے کہا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں کچھ دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم کیا دینے کا ارادہ رکھتی ہو؟ اس خاتون نے بتایا: میں اسے کھجور دینے کا اردہ رکھتی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اسے کچھ نہ دینا ہوتا تو یہ چیز تمہارے خلاف جھوٹ کے طور پر نوٹ ہوتی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے عبداللہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اس کا نام ذکر نہیں کیا اس غلام کے حوالے سے یہ روایت عبداللہ بن عامر سے منقول ہے یہی روایت ابن ابودنیا نے بھی نقل کی ہے اور انہوں نے اس غلام کا نام زیاد نقل کیا ہے۔

4468 - وَعَن بهز بن حَكِیم عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ویل للَّذی یحدث بِالْحَدِیْث لیضحك بِهِ الْقَوْم فیكذب ویل لَهُ ویل لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اس شخص کے لئے بربادی ہے جو کوئی بات بیان کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ہنسائے اور وہ غلط بیانی کرتا ہے تو ایسے شخص کے لئے بربادی ہے ایسے شخص کے لئے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی اور بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4469 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يكلمهم الله يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4470 - وَعَنْ سلمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يدخلُونَ الْجنَّة الشَّيْخ الزَّانِي وَالْإِمَام الْكَذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ العائل هُوَ الْفَقِير المزهو هُوَ المعجب بِنَفسِهِ المتكبر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے بوڑھا زانی جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ العائل کا مطلب غریب ہونا ہے۔

لفظ المزھو سے مراد خود پسندی کا شکار تکبر کرنے والا شخص ہے۔

25 - ترهيب ذِی الْوَجْهَيْنِ وَذی اللسانين

باب: دوغلے پن اور دوغلی زبان کے بارے میں ترہیبی روایات

4471 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُونَ النَّاس معادن خيارهم فِي الْجَاهِلِيَّة خيارهم فِي الْإِسْلَام إِذا فقهوا وتجدون خِيَار النَّاس فِيْ هٰذَا الشَّأْن اَشَدهم لَهُ كَرَاهَة وتجدون شَرّ النَّاس ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ هَؤُلَاءِ بِوَجْه وَهَؤُلَاء بِوَجْه

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

4471-صحيح البخاري - كتاب المناقب' باب قول الله تعالى : يا أيها الناس إنا خلقناكم من - حديث:3325صحيح مسلم - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم' باب خيار الناس - حديث:4693صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' باب ذي الوجهين - ذكر الإخبار بأن ذا الوجهين من الناس يكون من شرار الناس' حديث:5836السنن المأثورة للشافعي - كتاب الزكاة' باب عمارة الأرضين - حديث:412معرفة السنن والآثار للبيهقي - ومن شوقي رواية أهل العراق حديث:38مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10573مسند الشافعي - ومن كتاب الأشربة وفضائل قريش وغيره' حديث:1249مسند الحميدي - جامع أبي هريرة' حديث:1006

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگوں کو معدنیات کی طرح پاؤ گے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر شمار ہوتے تھے وہ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ اسلام کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس کو (یعنی حکومت کے معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہوا اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ بُرا اُس شخص کو پاؤ گے' جو دوغلا ہوگا' اس کے پاس ایک رخ لے کے آتا ہوگا اور دوسرے کے پاس دوسرا رخ لے کر جاتا ہوگا''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4472 - وَعَنْ مُحَمَّد بن زيد اَن نَاسا قَالُوا لجده عبد الله بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اِنا ندخل على سلطاننا فَنَقُوْل بِخِلَاف مَا نتكلم اِذا خرجنَا من عِنْده فَقَالَ كُنَّا نعد هٰذَا نفَاقًا على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀❀ محمد بن زید بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے ان کے دادا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم حاکم وقت کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اس کے برخلاف باتیں کرتے ہیں جو ہم اس کے پاس سے اٹھنے کے بعد بات چیت کرتے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ اس چیز کو منافقت شمار کرتے تھے۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4473 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذُو الْوَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا يَاْتِيْ يَوْم الْقِيَامَة وَله وَجْهَان من نَار
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''دنیا میں' دو رخ والا شخص قیامت کے دن جب آئے گا' تو اس کے آگ سے بنے ہوئے دو چہرے ہوں گے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4474 - وَعَن عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ لَهٗ وَجْهَان فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة لسانان من نَار
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کے دنیا میں دو چہرے ہوں گے قیامت کے دن اس کی آگ سے بنی ہوئی دو زبانیں ہوں گی''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4475 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ ذَا لسانين جعل الله لَهٗ يَوْم الْقِيَامَة لسانين من نَار
رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت وَالطَّبَرَانِيّ والأصبهاني وَغَيْرِهم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص دوزبانوں والا ہوگا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی آگ سے بنی ہوئی دوزبانیں بنادے گا''۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الصمت'' میں اور امام طبرانی اور امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْحلف بِغَيْر اللّٰه سِيمَا بالأمانة

وَمَنْ قَوْلِه اَنا بَرِیء من الْاِسْلَام اَوْ كَافِر وَنَحْو ذٰلِك

باب: غیر اللہ بطور خاص امانت کے نام پر حلف اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

اور جو شخص یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہوجاؤں یا میں کافر ہوجاؤں یا اس کی مانند کوئی اور بات کہے

4476 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰی يَنْهَاكُمْ اَن تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من كَانَ حَالفا فليحلف بِاللّٰهِ اَوْ ليصمت

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف اٹھاؤ' جس شخص نے حلف اٹھانا ہوتو وہ اللہ کے نام کا حلف اٹھائے' یا پھر وہ خاموش رہے''۔
یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4477 - وَفِی رِوَايَةٍ لابْنِ مَاجَه من حَدِيْثِ بُرَيْدَة قَالَ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يحلف بِاَبِيهِ فَقَالَ لَا تحلفُوا بِآبَائِكُمْ من حلف بِاللّٰهِ فليصدق وَمَنْ حلف لَهُ بِاللّٰهِ فليرض وَمَنْ لم يرض بِاللّٰهِ فَلَيْسَ من اللّٰهِ

❀❀ امام ابن ماجہ کی ایک روایت' جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس میں یہ مذکور ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اپنے باپ کے نام پر حلف اٹھاتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے آباؤ اجداد کے نام کا حلف نہ اٹھاؤ جو شخص اللہ کے نام کا حلف اٹھائے تو وہ سچ بولے اور جس شخص کے سامنے اللہ کے نام کا حلف اٹھالیا جائے' تو وہ اس سے راضی رہے' جو شخص اللہ کے نام پر راضی نہیں ہوگا تو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ واسطہ نہیں ہوگا۔

4478 - وَعَنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رجلا يَقُوْلُ لَا والكعبة فَقَالَ ابْن عمر لَا يحلف بِغَيْر اللّٰه فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حلف بِغَيْر اللّٰه فَقَدْ كفر اَوْ اَشرك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن حبَان فِی صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: جی نہیں! خانہ کعبہ کی قسم! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غیر اللہ کے نام پر حلف نہ اٹھایا جائے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص غیر اللہ کے نام پر حلف اٹھاتا ہے وہ کفر کرتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ شرک کرتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4479 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل يَمِين يحلف بهَا دون الله شرك

امام حاکم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''ہر وہ قسم، جس میں اللہ کے نام کی بجائے کسی اور کے نام سے حلف اٹھایا گیا وہ شرک ہوگی''۔

4480 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَاَن اَحْلف بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبَّ اِلَىَّ من اَن اَحْلف بِغَيْرِهٖ وَاَنَا صَادِق . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کے نام پر جھوٹی قسم اٹھالوں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں اس کے غیر کے نام پر سچی قسم اٹھاؤں۔
یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4481 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف بالأمانة فَلَيْسَ منا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص امانت کے نام پر حلف اٹھاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4482 - وَعَنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف قَالَ اِنِّىْ بَرِىْء من الْاِسْلَام فَاِن كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِن كَانَ صَادِقا فَلَنْ يرجع اِلَى الْاِسْلَام سالما
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جو شخص حلف اٹھاتے ہوئے یہ کہے: میں اسلام سے لاتعلق ہو جاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو اگر وہ شخص جھوٹا ہوا تو وہ ویسا ہو جائے گا جیسے اس نے کہا ہے اور اگر وہ سچا ہوا تو بھی وہ اسلام کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹے گا''۔
یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح

4483 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين فَهُوَ كَمَا حلف اِن قَالَ هُوَ يَهُوْدِىّ فَهُوَ يَهُوْدِىّ وَاِن قَالَ هُوَ نَصْرَانِىّ فَهُوَ نَصْرَانِىّ وَاِن قَالَ هُوَ بَرِىْء من الْاِسْلَام فَهُوَ بَرِىْء من الْاِسْلَام وَمَنْ ادّعى دُعَاء الْجَاهِلِيَّة فَاِنَّهٗ من جثاء جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن صَامَ وَصلى قَالَ

وَاِن صَامَ وَصَلّٰی . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَاللَّفظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی قسم کے نام پر حلف اٹھاتا ہے' تو وہ اپنے حلف کے مطابق ہوجاتا ہے' اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ یہودی ہوجائے' تو وہ یہودی ہوجاتا ہے' اور اگر وہ یہ کہتا ہے: وہ عیسائی ہوجائے' تو وہ عیسائی ہوجاتا ہے' اگر وہ یہ کہے: وہ اسلام سے لاتعلق ہو' تو وہ اسلام سے لاتعلق ہوجاتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعوی کرتا ہے' وہ جہنم میں جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خواہ وہ روزہ رکھتا ہو' نماز پڑھتا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4484 - وروى ابْن مَاجَه من حَدِيْثٍ انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا يَقُوْلُ اَنَا اِذا يَهُوديّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجبت

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث روایت نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: کہ میں پھر یہودی ہوجاؤں (اگر میں غلط بیانی کروں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی''۔

4485 - وَعَن ثَابت بن الضَّحَاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف بِملَّة غير الْاِسْلَام كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم فِيْ حَدِيْثٍ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اسلام کی بجائے' کسی اور دین کے نام کا حلف اٹھائے' اور وہ جھوٹا ہو' تو وہ ویسا ہی ہوجاتا ہے' جیسا اس نے کہا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

4485-صحيح البخاری - كتاب الجنائز' باب ما جاء فی قاتل النفس - حديث:1309صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب غلظ تحريم قتل الإنسان نفسه - حديث:186مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله - حديث: 101صحيح ابن حبان - كتاب الأيمان' ذكر الزجر عن أن يحلف المرء بسائر الملل سوى الإسلام - حديث:4430سنن أبي داود - كتاب الأيمان والنذور' باب ما جاء في الحلف بالبراءة وبملة غير الإسلام - حديث:2851سنن ابن ماجه - كتاب الكفارات' باب من حلف بملة غير الإسلام - حديث:2095السنن للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث:3730السنن الكبرى للنسائي - كتاب الأيمان والنذور' الحلف بملة سوى الإسلام - حديث:4576السنن الكبرى للبيهقي - كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص - باب التغليظ على من قتل نفسه' حديث: 14793مسند أحمد بن حنبل - مسند المدنيين' حديث ثابت بن الضحاك الأنصاري - حديث: 16091مسند ابن الجعد - شعبة' حديث: 997المعجم الكبير للطبراني - باب الثاء' من اسمه ثابت - ثابت بن الضحاك بن خليفة الأنصاري يكنى أبا زيد' حديث: 1313شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما ورد من الأخبار في التشديد على من اقترض من - حديث:6372

اَلتَّرْهِيب من احتقار الْمُسْلِم وَاَنه لَا فضل لاحَد على اَحَد اِلَّا بالتقوى

مسلمان کو حقیر سمجھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' نیز اس بات کا بیان کہ کسی بھی شخص کو کسی دوسرے شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے

4486 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِير اِلٰى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' اسے رسوا نہیں کرتا' اسے حقیر نہیں سمجھتا' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' تقویٰ یہاں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی (اور مزید فرمایا:) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے' ہر مسلمان کی جان' عزت اور مال' دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4487 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجنَّة من كَانَ فِيْ قلبه مِثْقَال ذرة من كبر فَقَالَ رجل اِن الرجل يحب اَن يكون ثَوْبه حسنا وَنَعله حسنا فَقَالَ اِن اللّٰه تَعَالٰى جميل يحب الْجمال الْكبر بطر الْحق وغمط النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ: وَلٰكِن الْكبر من بطر الْحق وازدرى النَّاس

وَقَالَ الْحَاكِم: احتجا برواته

بطر الْحق دَفعه ورده وغمط النَّاس بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَسُكُوْن الْمِيم وبالطاء الْمُهْملَة هُوَ احتقارهم وازدراؤهم كَمَا جَاءَ مُفَسّرًا عِنْد الْحَاكِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہوگا ایک صاحب نے عرض کی: ایک شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے عمدہ ہوں اور اس کا جوتا عمدہ ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے' اور جمال کو پسند کرتا ہے' تکبر یہ ہے کہ حق کو پرے کیا جائے' اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تاہم تکبر اس شخص کا ہوتا ہے' جو حق کو پرے کر دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: ان دونوں نے اس کے راویوں سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ''بطر الحق'' کا مطلب اسے پرے کرنا اور مسترد کرنا ہے۔

لفظ "غمط الناس" اس سے مراد لوگوں کو حقیر سمجھنا اور دھتکارنا ہے' جیسا کہ امام حاکم کی روایت میں' اس بات کی وضاحت منقول ہے۔

4488 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا سَمِعْتُمُ الرجل يَقُوْلُ هلك النَّاس فَهُوَ اَهْلكهم ۔ رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

وَقَالَ قَالَ اَبُوْ اِسْحَاق سمعته بِالنّصب وَالرّفع وَلَا اَدْرِی اَيهمَا قَالَ يَعْنِیْ بنصب الْكَاف من اَهْلكهم اَوْ رَفعهَا وَفسرهُ مَالك إِذا قَالَ ذٰلِكَ معجبا بِنَفسِهِ مزدريا بِغَيْرِهٖ فَهُوَ اَشد هَلَاكًا مِنْهُم لِاَنَّهٗ لَا يدْرِی سرائر اللّٰه فِیْ خلقه انْتهى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب تم کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنو کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے' تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوگا"۔

یہ روایت' امام مالک' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: ابواسحاق فرماتے ہیں: میں نے اس کو نصب اور رفع دونوں کے ساتھ سنا ہے' مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے کیا کہا تھا؟ ان کی مراد یہ تھی کہ لفظ اھلکھم میں 'ک' پر رفع ہوگا یا اس پر نصب ہوگا؟

امام مالک نے اس کی وضاحت یہ کی ہے: کہ جب وہ خود پسندی کا شکار ہو کر دوسرے کو پرے کرنے کے لئے یہ کہے گا تو وہ سب سے زیادہ سخت ہلاکت کا شکار ہوگا' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا 'سر' کیا ہے؟

......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4489 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رجل وَاللّٰه لَا يغْفر اللّٰه لفُلَان فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ذَا الَّذِیْ يتألى عَلَیَّ اَن لَا اَغفر لَهٗ اِنِّیْ قد غفرت لَهٗ واحبطت عَمَلك ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک شخص نے یہ کہا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے؟ وہ جو میری طرف کوئی بات لازم کرتا ہے کہ میں فلاں کی مغفرت نہیں کروں گا' میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تمہارے عمل کو ضائع کر دیا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4490 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُسْتَهْزِئِينَ بِالنَّاسِ يفتح لاَحَدهم فِی الْاٰخِرَةِ بَاب من الْجَنَّة فَيُقَال لَهٗ هَلُمَّ فَيَجِیْء بكربه وغمه فَاِذَا جَاءَهُ اُغلق دونه ثُمَّ يفتح لَهٗ بَاب آخر فَيُقَال لَهٗ هَلُمَّ هَلُمَّ فَيَجِیْء بكربه وغمه فَاِذَا جَاءَهُ اُغلق دونه فَمَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰی اِن اَحدهم ليفتح لَهُ الْبَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة فَيُقَال لَهٗ هَلُمَّ فَمَا يَاْتِيهِ من الْاِيَاس ۔ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ مُرْسلا

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ' لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں' ان میں سے کسی ایک کے لئے آخرت میں جنت کا دروازہ کھولا جائے گا' اور اس سے

کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس دروازے کے پاس آئے گا' تو وہ دروازہ اس کے لئے بند کر دیا جائے گا' پھر اس کے لئے دوسرا دروازہ کھولا جائے گا اور اسے کہا جائے گا: آ جاؤ! آ جاؤ! وہ اپنی پریشانی اور غم کے ہمراہ آئے گا' جب وہ اس کے پاس آئے گا' تو اس دروازے کو بند کر دیا جائے گا' اس کے ساتھ مسلسل اسی طرح ہوتا رہے گا' (آخر کار یہ ہوگا) اُس کے لئے جنت کا کوئی دروازہ کھولا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا: آگے آؤ! تو وہ مایوس ہو کر وہاں نہیں آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4491 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن انسابكم هٰذِهٖ لَيست بسباب على اَحَد وَاِنَّمَا اَنْتُمْ ولد آدم طف الصَّاع لم تملؤوه لَيْسَ لاحَد فضل على اَحَد اِلَّا بِالدّينِ اَوْ عمل صَالح

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة وَلَفظ الْبَيْهَقِيّ قَالَ: لَيْسَ لاحَد على اَحَد فضل اِلَّا بِالدّينِ اَوْ عمل صَالح حسب الرجل اَن يكون فَاحِشا بذيا بَخِيلًا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارے یہ نسب' کسی شخص کے لئے گالی کا باعث نہیں ہیں' تم لوگ' برابر کی سطح پر' حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو' کسی شخص کو' کسی شخص پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک عمل کے حوالے سے حاصل ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ امام بیہقی کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کسی شخص کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین اور نیک اعمال کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' بدتمیز اور کنجوس ہو''۔

4492 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: لَيْسَ لاحَد على اَحَد فضل اِلَّا بدين اَوْ تقوى وَكفى بِالرجلِ اَن يكون بذيا فَاحِشا بَخِيلًا ـ قَوْلِه طف الصَّاع بِالْاِضَافَة اى قريب بَعْضكُمْ من بعض

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی بھی شخص کو کسی بھی دوسرے شخص پر' کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے' البتہ دین یا تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے' اور آدمی کے لئے (برا ہونے کے لئے) اتنا ہی کافی ہے کہ وہ بدزبان' فحش کلام اور کنجوس ہو''

متن کے الفاظ ''طف الصاع'' یہ اضافت کے ساتھ ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کے قریب قریب ہو۔

4493 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ انْظُر فَاِنَّك لست بِخَير من اَحْمَر وَلَا أسود اِلَّا اَن تفضله بتقوى

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ اِلَّا اَن بكر بن عبد اللّٰه الْمُزنِيّ لم يسمع من اَبِي ذَر

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! تم کسی بھی سفید فام' یا سیاہ فام سے بہتر نہیں ہو' البتہ تقویٰ کے حوالے سے تمہیں اس پر فضیلت حاصل ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں صرف ابن عبداللہ مزنی نامی راوی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4494 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوسط أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ خُطْبَةَ الْوَدَاعِ فَقَالَ يَا أَيهَا النَّاسِ إِن رَبكُمْ وَاحِد وَإِن أَبَاكُمْ وَاحِد أَلا لا فضل لعربي على عجمي وَلَا لعجمي على عَرَبِيّ وَلَا لأحمر على أسود وَلَا لأسود على أَحْمَر إِلَّا بالتقوى إِن أكرمكُمْ عِنْد اللّٰه أتقاكُم أَلا هَلْ بلغت قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب - ثُمَّ ذكر الحَدِيْث فِي تَحْرِيم الدِّمَاء وَالأَمْوَال والأعراض - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ فِيْ إِسْنَاده بعض من يجهل

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایام تشریق کے درمیانے دن میں ہمیں خطبہ وداع دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارا پروردگار ایک ہے تمہارے جد امجد ایک ہیں خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے البتہ تقویٰ کا معاملہ مختلف ہے اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو خبردار کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر موجود شخص غیر موجود افراد تک تبلیغ کر دے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو جان اموال اور عزتوں کے قابل احترام ہونے کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کے بارے میں کہا ہے: اس کے بعض راوی مجہول ہیں۔

4495 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة أَمر اللّٰه مناديا يُنَادي أَلا إِنِّي جعلت نسبا وجعلتم نسبا فَجعلت أكْرمكُمْ أَتْقَاكُمْ فأبيتم إِلَّا أَن تَقولُوْا فلَان بن فلَان خير من فلَان بن فلَان فاليوم أرفع نسبي وأضع نسبكم أَيْنَ المتقون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِير وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ الْمَحْفُوْظ الْمَوْقُوْف وَتقدم فِيْ أَوَّل كتاب الْعلم حَدِيْث أَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْه من بطأ بِهِ عمله لم يسْرع بِهِ نسبه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب قیامت کا دن ہوگا' تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم دے گا اور وہ یہ اعلان کرے گا: خبردار میں نے ایک نسب بنایا تھا' تم نے بھی ایک نسب طے کیا تھا' میں نے تم میں سب سے زیادہ معزز اس شخص کو قرار دیا تھا' جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو تم لوگوں نے یہ بات نہیں مانی' اور یہ کہا: کہ فلاں بن فلاں جو ہے' وہ فلاں بن فلاں سے بہتر ہے' آج میں اپنے نسب کو بلند کروں گا' اور تمہارے نسب کو کمتر کردوں گا' پرہیزگار لوگ کہاں ہیں؟''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے اسے ''مرفوع'' اور ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محفوظ یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے' اس سے پہلے کتاب العلم کے آغاز میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''جس شخص کا عمل اُسے سست کردے اُس کا نسب اُسے تیز نہیں کرسکتا''۔

4496 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اذهب عَنكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخرهَا بِالْاٰبَاءِ النَّاس بَنو آدم وآدَم من تُرَاب مُؤْمِن تَقِیّ وَفَاجِر شقی لينتهين اَقوام يفتخرُوْنَ بِرِجَال اِنَّمَا هم فَحم من فَحم جَهَنَّم اَوْ لَيَكُونن اَهْون على اللّٰه من الْجعلَان الَّتِیْ تدفع النتن بِأَنفهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَتقدم لَفْظِهِ وَالْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اَيْضًا وَاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم معنى غَرِيْبٌ فِی الْكبر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کی نخوت (اور تکبر) اور زمانہ جاہلیت میں اپنے آباؤ اجداد پر فخر کو ختم کردیا ہے سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا تھا' مومن پرہیزگار ہوتا ہے اور کافر بدنصیب ہوتا ہے' لوگ لوگوں پر فخر کرنے سے باز آجائیں گے' ان لوگوں پر جو جہنم کا ایندھن ہیں' یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ''جعلان'' (نامی کیڑے) سے بھی زیادہ بے حیثیت ہوں گے' جو اپنی ناک کے ذریعے بدبودار چیز کو پرے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' امام بیہقی نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے پہلے اس روایت کے نادر الفاظ کا معانی تکبر سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

28 - التَّرْغِيْب فِیْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يذكر

باب: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کے بارے میں ترغیبی روایات' اور اس کے علاوہ جو کچھ ذکر ہوا ہے

4497 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِيمَان بضع وَسِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ شُعْبَة أدناها اِمَاطَة الْاَذٰى عَن الطَّرِيْق وأرفعها قَول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه

اماط الشَّیْء عَن الطَّرِيْق نحاه وأزاله وَالْمرَاد بالأذى كل مَا يُؤْذِیْ الْمَار كالحجر والشوكة والعظم والنجاسة وَنَحْو ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان کے ساٹھ سے کچھ زیادہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں' جن میں سے سب سے کم (یا سب سے چھوٹا شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے' اور سب سے بلند تر' لا الہ الا اللہ پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے ایک طرف کردیا جائے' یا اسے زائل کردیا جائے' تکلیف دہ چیز سے مراد ہر وہ چیز ہے' جو گزرنے والے شخص کو اذیت دیتی ہے' جیسے پتھر یا کانٹا یا ہڈی یا نجاست یا اس طرح کی کوئی بھی اور چیز۔

4498 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَىّ اعمال امتِى حسنها وسيئها فوجدت فِىْ محاسن اعمالها الْاَذَى يماط عَن الطَّرِيق وَوجدت فِىْ مساوىء اعمالها النخامة تكون فِى الْمَسْجِد لا تدفن . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے برے اعمال پیش کیے گئے' تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں اس گندگی کو بھی پایا' جسے راستے سے ہٹادیا جاتا ہے' اور میں نے ان کے برے اعمال میں بلغم کو پایا' جو مسجد میں موجود ہوتا ہے' اور اسے دفن نہیں کیا گیا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4499 - وَعَنْ اَبِىْ بَرزَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ لَا اَدْرِى نَفسِى تمضِى اَوْ ابقى بعدك فزودنى شَيْئًا يَنفَعنِىَ اللّٰه بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَل كَذَا وَامر الْاَذَى عَن الطَّرِيق

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی مجھے نہیں معلوم میری جان رخصت ہوجائے گی؟ یا میں آپ کے بعد زندہ رہوں گا؟ تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز عطا کردیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ یہ کام کرتے رہنا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا بھی حکم دیا۔

4500 - وَفِى رِوَايَةٍ قَالَ اَبُو بَرزَة قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلمنِى شَيْئًا انتفع بِهِ قَالَ اعزل الْاَذَى عَن طَرِيق الْمُسْلِمين . رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جس کے ذریعے میں نفع حاصل کروں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4501 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل سلامى مِنَ النَّاس عَلَيْهِ صَدَقَة كل يَوْم تطلع فِيهِ الشَّمْس تعدل بَيْنَ الاثْنَيْنِ صَدَقَة ويعين الرجل فِىْ دَابَّته فيحمله عَلَيْهَا ام يرفع لَهُ عَلَيْهَا مَتَاعه صَدَقَة والكلمة الطّيبَة صَدَقَة وَبِكُل خطْوَة يمشيها اِلَى الصَّلَاة صَدَقَة ويميط الْاَذَى عَن الطَّرِيق صَدَقَة . رَوَاهُ البُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' لوگوں کے ہر ایک جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' تمہارا دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا' یا اس کا وزن سواری پر لاد دینا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' ہر وہ قدم جس کے ذریعے چل کر آدمی نماز کے لئے جاتا ہے وہ صدقہ ہے' اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹادینا صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4502 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا اُنبائتنا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك على الضَّعِيف صَلَاة وإنحاؤك القذر عَن الطَّرِيق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة . رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِي صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: آپ نے ہمیں جو کچھ بھی بتایا ہے' یہ اس میں سب سے زیادہ سخت حکم ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا' نماز (یعنی صدقہ) ہے' تمہارا کمزور شخص کو سامان لاد دینا صدقہ ہے' تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' اور نماز کے لئے چل کر جانے والا ہر قدم صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4503 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من نفس ابْن آدم اِلَّا عَلَيْهَا صَدَقَة فِيْ كل يَوْم طلعت فِيْهِ الشَّمْس قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَيْنَ لنا صَدَقَة نتصدق بهَا فَقَالَ إِن اَبْوَاب الْخَيْر لكثيرة التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّكْبِيْر والتهليل وَالْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر وتميط الْاَذَى عَن الطَّرِيْق وَتسمع الْاَصَم وتهدي الْاَعْمَى وتدل الْمُسْتَدل على حَاجته وتسعى بشدَّة ساقيك مَعَ اللهفان المستغيث وَتحمل بشدَّة ذراعيك مَعَ الضَّعِيف فَهٰذَا كُله صَدَقَة مِنْك على نَفسك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرًا وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ وتبسمك فِيْ وَجه اَخِيك صَدَقَة واماطتك الْحجر والشوكة والعظم عَن طَرِيق النَّاس صَدَقَة وهديك الرجل فِيْ اَرْض الضَّالة صَدَقَة

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر انسان پر روزانہ جس دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے' عرض کی گئی: یا رسول اللہ! اتنی چیزیں ہمارے پاس کہاں سے آئیں گی' جنہیں ہم صدقہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکی کے دروازے بہت سے ہیں' سبحان اللہ پڑھنا' الحمدللہ پڑھنا' اللہ اکبر پڑھنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا' نیکی کا حکم دینا' برائی سے منع کرنا' راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا' بہرے کو کوئی بات سنوا دینا' نابینا کی رہنمائی کر دینا' کسی شخص کے کام کے سلسلے میں رہنمائی کر دینا' کسی ضرورت مند کے ساتھ چل کر جانا' کمزور شخص کے لئے اپنی کلائیاں مدد کے لئے پیش کرنا' یہ ساری چیزیں' تمہاری طرف سے' تمہاری ذات کے لئے صدقہ ہوں گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تمہارا اپنے بھائی کے ساتھ مسکرا کے ملنا صدقہ ہے' تمہارا لوگوں کے راستے سے پتھر' یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹا دینا صدقہ ہے' کسی

گمشدہ شخص کی راستے کے بارے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے''۔

4504 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِنْسَانِ سِتُّوْنَ وثلاثمائة مفصل فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كل مفصل مِنْهَا صَدَقَة قَالُوْا فَمَنْ يُطِيْق ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النخامة فِي الْمَسْجِد تدفنها وَالشَّيْء تنحيه عَنِ الطَّرِيْقِ فَإِن لم تقدر فركعتا الضُّحَى تجزى عَنْكَ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں' اور اس پر یہ لازم ہے کہ وہ ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ کرے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد میں بلغم جسے تم دفن کر دو' یا راستے سے تم کسی چیز کو ہٹا دو (تو یہ بھی صدقہ ہیں) اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے' تو چاشت کے وقت کی دو رکعتیں تمہارے لئے کفایت کر جائیں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ' ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4505 - وَعَنِ المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كنت مَعَ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بعض الطرقات فمررنا باذى فأماطه اَوْ نحاه عَنِ الطَّرِيْقِ فَرَاَيْت مثله فَاَخَذته فنحيته فَاَخذ بيَدي وَقَالَ يَا ابْن اخي مَا حملك على مَا صنعت قُلْتُ يَا عَم رَاَيْتُك صنعت شَيْئًا فصنعت مثله فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أماط اَذَى من طَرِيْق الْمُسْلِمين كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ تقبلت مِنْهُ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر هٰكَذَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ كتاب الْاَدَب الْمُفْرد فَقَالَ عَنِ المستنير بن اَخْضَر بن مُعَاوِيَةَ بن قُرَّة عَنْ جده ـ قَالَ الْحَافِظِ وَهُوَ الصَّوَاب

❀❀ مستنیر بن اخضر بن معاویہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کسی راستے سے گزر رہا تھا' ہمارا گزر ایک تکلیف دہ چیز کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے اسے راستے سے ہٹا دیا' پھر مجھے اس طرح کی ایک اور چیز نظر آئی' تو میں نے اس کو پکڑا اور اس کو ہٹا دیا' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اے میرے بھتیجے! تم نے جو کیا ہے' وہ کیوں کیا ہے؟ میں نے کہا: اے میرے چچا! میں نے آپ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا' تو میں نے بھی ویسا ہی کر دیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹاتا ہے' تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے اور جس شخص کی نیکی نوٹ کی جائے' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ یہی روایت امام بخاری نے کتاب ''الادب المفرد'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ مستنیر بن اخضر بن معاویہ بن قرہ کے حوالے سے' ان کے دادا سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: درست بھی یہی ہے۔

4506 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ فَمَا فرحنا بِشَيْءٍ

مُنْذُ عرفنَا الْإِسْلَام أشد من فرحنا بِه قَالَ إِن الْمُؤمن ليؤجر فِي إمَاطَة الْأَذَى عَن الطَّرِيق وَفِي هِدَايَة السَّبِيل وَفِي تَعْبِيره عَن الأرتم وَفِي منحة اللَّبن حَتَّى إِنَّه ليؤجر فِي السّلْعَة تكون مصرورة فيلمسها فتخطؤها يَده

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَزَاد إِنَّه ليؤجر فِي إثيانه أَهله حَتَّى إِنَّه ليؤجر فِي السّلْعَة تكون فِي طرف ثَوْبه فيلمسها فيفقد مَكَانهَا أَو كلمة نَحْوهَا فيخفق بذلك فُؤَاده فيردها الله عَلَيْهِ وَيكْتب لَهُ أجرهَا

وَفِي إِسْنَاده الْمنْهَال بن خَليفَة وَقد وَثَّقَهُ غير وَاحِد وَتقدم مَا يشْهد لهَذَا الحَدِيث

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی: جب سے ہم نے اسلام قبول کیا ہے' اس کے بعد ہم کسی بات پر اتنے خوش نہیں ہوئے' جتنے اُس بات پر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مومن کو اس کے راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے پر اجر دیا جائے گا' اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرنے پر بھی' اور جو شخص اپنا مفہوم واضح نہ کر سکتا ہو اس کی ترجمانی کرنے پر بھی' اور دودھ عطیہ کرنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس نے تھیلی میں رکھا ہوا ہو اور جب وہ اس کو تلاش کرے' تو وہ گم ہو چکا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام بزار نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے اپنی بیوی کے قریب آنے پر بھی اجر دیا جائے گا' یہاں تک کہ اسے اس سامان کے بارے میں بھی اجر دیا جائے گا' جو اس کے کپڑے کے کونے میں موجود ہو' اور جب وہ اسے لینا چاہے' تو اسے غیر موجود پائے (راوی کو شک ہے کہ یہاں ایک کلمہ مختلف ہے) اور اس وجہ سے اس کے دل میں جو پریشانی آتی ہے' تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے بعد وہ سامان اسے واپس کر دے' تو اس پریشانی کا اجر بھی اس کے لئے نوٹ کیا جائے گا''۔

اس کی سند میں منہال بن خلیفہ نامی راوی ہے' جسے کئی حضرات نے ثقہ قرار دیا ہے' اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں' جو اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

4507 - وَعَنْ أَبِي شيبَة الْهَرَوِيّ قَالَ كَانَ معَاذ يمشي وَرجل مَعَه فَرفع حجرا من الطَّرِيق فَقَالَ مَا هَذَا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من رفع حجرا من الطَّرِيق كتبت لَهُ حَسَنَة وَمَنْ كَانَت لَهُ حَسَنَة دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات وَرَوَاهُ فِي الْأَوْسَط من حَدِيث أَبِي الدَّرْدَاء إِلَّا أَنه قَالَ من أخرج من طَرِيق الْمُسلمين شَيْئا يؤذيهم كتب الله لَهُ بِهِ حَسَنَة وَمَنْ كتب لَهُ عِنْده حَسَنَة أدخلهُ بهَا الْجنَّة

❀❀ ابوشیبہ ہروی بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے جا رہے تھے' ان کے ساتھ ایک شخص بھی تھا' انہوں نے راستے میں سے ایک پتھر اٹھایا' تو اس شخص نے دریافت کیا: یہ کیا معاملہ ہے؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص راستے سے پتھر اٹھالے گا' اس کے لئے نیکی نوٹ کی جائے گی اور جس شخص کی نیکی نوٹ ہوگی' وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے یہ روایت معجم اوسط میں حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کے راستے سے ایسی چیز ہٹادے جو انہیں اذیت پہنچاتی ہو تو اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے حق میں ایک نیکی نوٹ کرے گا اور جس شخص کے حق میں اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں نیکی لوٹ کرلے گا' اس نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

4508 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق كل اِنْسَان من بنى آدم عـلـى سِتِّينَ وثلاثمائة مفصل فَمَنْ كبر اللّٰه وَحمد اللّٰه وَهَلل اللّٰه وَسبح اللّٰه واستغفر اللّٰه وعزل حجرا عَن طَرِيْق الْمُسْلِمين اَوْ شَوْكَة اَوْ عظما عَن طَرِيْق الْمُسْلِمين وَامر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر عدد تِلْكَ السِّتين والثلاثمائة فَاِنَّهُ يُمْسِي يَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفسه عَن النَّار

قَالَ اَبُوْ تَوْبَةَ وَرُبمَا قَالَ يمشى يَعْنِيْ بِالْمُعْجَمَةِ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اولاد آدم میں سے' ہر انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ بنائے گئے ہیں' جو شخص اللہ تعالیٰ کبریائی بیان کرتا ہے اور اس کی حمد بیان کرتا ہے لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' سبحان اللہ پڑھتا ہے' استغفر اللہ پڑھتا ہے' مسلمانوں کے راستے سے کسی پتھر' یا کانٹے' یا ہڈی کو ہٹادیتا ہے' نیکی کا حکم دیتا ہے' یا برائی سے منع کرتا ہے' تو یہ تین سو ساٹھ کی تعداد (ہوجاتی ہے) اور اس دن جب وہ شام کرتا ہے' تو اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا ہوتا ہے''۔

ابوتوبہ نامی راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4509 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رجل يمشى بطرِيْق وجد غُصْن شوك فَاَخَّرَهُ فَشكر اللّٰه لَهُ فغفر اللّٰه لَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک شخص راستے میں چلتا ہوا جارہا تھا' اس نے کانٹوں والی ٹہنی پائی' تو اسے ہٹادیا' اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس عمل کو قبول کیا اور اللہ تعالیٰ نے اُس کی مغفرت کردی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4510 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ لقد رَاَيْت رجلا يتقلب فِي الْجَنَّة فِيْ شَجَرَة قطعهَا من ظهر الطَّرِيْق كَانَت تؤذى الْمُسْلِمين

4509-صحيح البخاري - كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة - باب فضل التهجير إلى الظهر' حديث:633صحيح مسلم - كتاب الإمارة' باب بيان الشهداء - حديث:3629صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' فصل من البر والإحسان - ذكر رجاء الغفران لمن نحى الأذى عن طريق المسلمين' حديث:537موطأ مالك - كتاب صلاة الجماعة' باب ما جاء في العتمة والصبح - حديث:294سنن أبي داود - كتاب الأدب' أبواب النوم - باب في إماطة الأذى عن الطريق' حديث:4586مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:10536'

امام مسلم نے ایک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے ایک شخص کو دیکھا' جو جنت میں آ جا رہا تھا' وہ ایک درخت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا تھا' جسے اس نے راستے سے ہٹا دیا تھا' جو (درخت) مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا''۔

4511 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ مر رجل بِغُصْن شَجَرَة علی ظهر الطَّرِيْق فَقَالَ وَاللّٰه لأنحين هٰذَا عَن الْمُسْلِمين لَا يؤذيهم فَاُدخل الْجنَّة

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَلَفْظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزع رجل لم يعْمل خيرا قطّ غُصْن شوك عَن الطَّرِيْق إِمَّا قَالَ كَانَ فِيْ شَجَرَة فَقَطعه وَاِمَّا كَانَ مَوْضُوعا فأماطه عَن الطَّرِيْق فَشكر اللّٰه ذٰلِكَ لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجنَّة

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص درخت کی ٹہنی کے پاس سے گزرا' جو راستے میں پڑی ہوئی تھی' تو اس نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں اسے مسلمانوں کے (راستے) سے ہٹا دوں گا' تاکہ یہ انہیں اذیت نہ پہنچائے' تو اس شخص کو جنت میں داخل کر دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص' جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا' اس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی (راوی کہتے ہیں:) شاید روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ درخت پر لگی ہوئی تھی' تو اس نے اسے کاٹ دیا' یا زمین پر پڑی ہوئی تھی' تو اس نے اسے راستے سے ہٹا دیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا''۔

4512 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت شَجَرَة تؤذی النَّاس فَاَتَاهَا رجل فعزلها عَن طَرِيْق النَّاس قَالَ قَالَ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَد رَاَيْته يتقلب فِيْ ظلها فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَلَا بَاس بِاِسْنَادِهٖ فِي المتابعات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک درخت لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا' ایک شخص اس درخت کے پاس آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ جنت میں اس درخت کے سائے میں کروٹیں بدل رہا تھا (یا آ جا رہا تھا)''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

29 - التَّرْغِيْب فِيْ قتل الوزغ وَمَا جَاءَ فِيْ قتل الْحَيَّات وَغَيرِهَا مِمَّا يذكر

باب: چھپکلی کو مارنے کے بارے میں ترغیبی روایات' سانپوں کو مارنے کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4513 - عَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل وزغة فِيْ اَوَّل ضَرْبَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة وَمَنْ قَتلهَا فِي الضَّرْبَة الثَّانِيَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة دون الْحَسَنَة الْاُوْلٰى وَمَنْ

قتلها فِي الضَّرْبَة الثَّالِثَة فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَة لدوْنَ الثَّانِيَة
رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص چھپکلی کو پہلی ہی ضرب میں مار دیتا ہے اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو شخص دوسری ضرب میں اسے مارتا ہے' اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو پہلی والی سے کم ہوں گی' اور جو شخص تیسری ضرب میں مارتا ہے' تو اسے اتنی اتنی نیکیاں ملیں گی' جو دوسری والی سے کم ہوں گی''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4514 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم من قتل وزغا فِيْ اَوَّل ضَرْبَة كتبت لَهُ مائَة حَسَنَة وَفِي الثَّانِيَة دون ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَة دون ذٰلِك . وَفِيْ اُخْرٰى لِمُسْلِم وَاَبِيْ دَاوٗد انه قَالَ فِيْ اَوَّل ضَرْبَة سَبْعِيْنَ حَسَنَة

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد هٰذِهِ الرِّوَايَة الْاَخِيرَة مُنْقَطع لَان سهيلا قَالَ حَدَّثَتنِيْ اُخْتِيْ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَفِيْ بعض نسخ مُسْلِم أخي

وَعِنْد اَبِيْ دَاوٗد أخي اَوْ اُخْتِيْ على الشَّك وَفِيْ بعض نسخ أخي وأختي بواو الْعَطف وَعَلٰى كل تَقْدِير فَاَوْلَاد اَبِيْ صَالح وهم سُهَيْل وَصَالح وَعباد وَسَوْدَة لَيْسَ مِنْهُم من سمع من اَبِيْ هُرَيْرَة وَقد وجد فِيْ بعض نسخ مُسْلِم فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَة قَالَ سُهَيْل حدثنِيْ اَبِيْ كَمَا فِي الرِّوَايَتَيْنِ الْاولِيين وَهُوَ غلط وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الوزغ هُوَ الْكِبَار من سَام أبرص

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص پہلی ضرب میں چھپکلی کو مارتا ہے' اس کے لئے ایک سو نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' اور دوسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی' اور تیسری مرتبہ میں اس سے کم ہوں گی''۔

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''پہلی ضرب میں ستر نیکیاں ملیں گی''۔

حافظ کہتے ہیں: اس آخری والی روایت کی سند منقطع ہے' کیونکہ سہیل نامی راوی یہ کہتے ہیں: میری بہن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مجھے یہ بات بیان کی ہے' صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے بھائی نے' یا شاید میری بہن نے یہ روایت بیان کی ہے' یعنی یہ شک کے ساتھ ہے' بعض نسخوں میں بھائی ہے اور بہن ہے' یعنی عطف کے ساتھ ہے' بہر حال ہر صورت میں اصل بات یہ ہے کہ ابوصالح کی اولاد یہ تھی' سہیل، صالح، عباد اور سودہ ان میں سے کسی نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' اس روایت میں امام مسلم کے بعض نسخوں میں یہ بات بھی پائی گئی ہے' سہیل بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے' جیسا کہ پہلی والی دو روایات میں یہ بات منقول ہے' اور یہ بھی غلطی ہے' باقی اللہ جانتا ہے۔

لفظ وزغ یہ چھپکلی سے کچھ بڑا ہوتا ہے۔

4515 - وَعَن سائبة مولاة الْفَاكِه بن الْمُغيرَة اَنَّهَا دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فرأت فِيْ بَيتهَا

رمحا مَوْضُوعا فَقَالَت يَا ام الْمُؤْمِنِينَ مَا تصنعين بِهٰذَا قَالَت اقْتل بِهِ الْأَوزاغ فَإِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخبرنا اَن اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام لما القِي فِي النَّار لم تكن دَابَّة فِي الْاَرْض اِلَّا اطفات النَّار عَنهُ غير الوزغ فَإِنَّهُ كَانَ ينفخ عَلَيْهِ فَامر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقتله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ وَالنَّسَائِيّ بِزِيَادَة

❀❀ فاکہ بن مغیرہ کی کنیز سائبہ بیان کرتی ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں تو انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر نیزہ رکھا ہوا پایا' تو دریافت کیا: اے اُمّ المومنین! آپ اس کے ذریعے کیا کرتی ہیں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اس کے ذریعے چھپکلیاں مارتی ہوں کیونکہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا جا رہا تھا' تو روئے زمین کے ہر جانور نے آگ کو بجھانے کی کوشش کی تھی' صرف چھپکلی نے ایسا نہیں کیا تھا' یہ اس پر پھونکیں مار رہی تھی (تاکہ وہ اور بھڑک اٹھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مار دینے کا حکم دیا ہے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام نسائی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے۔

4516 - وَعَن ام شريك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الْأَوزاغ وَقَالَ كَانَ ينفخ على اِبْرَاهِيم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار ذكر النفخ

❀❀ سیّدہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلیوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر پھونکیں مار رہی تھیں (تاکہ ان کی آگ اور بھڑک اٹھے)''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں پھونک مارنے کا ذکر ہے۔

4517 - وَعَن عَامر بن سعد عَن اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الوزغ وَسَماهُ فويسقا . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُو دَاوُد

❀❀ عامر بن سعد' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کو مار دینے کا حکم دیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام چھوٹا فاسق رکھا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4518 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل حَيَّة فَلَهُ سبع حَسَنَات وَمَنْ قتل وزغا فَلَهُ حَسَنَة وَمَنْ ترك حَيَّة مَخَافَة عاقبتها فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهٖ دون قَوْله وَمَنْ ترك اِلٰى آخِره

قَالَ الْحَافِظ روياه عَن الْمسيب بن رَافع عَن ابْن مَسْعُوْد وَلَمْ يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سانپ کو مار دیتا ہے' اسے سات نیکیاں ملتی ہیں اور جو شخص چھپکلی کو مار دیتا ہے' اسے ایک نیکی ملتی ہے' جو شخص خوف زدہ ہو کر سانپ کو چھوڑ دیتا ہے' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:
"جو شخص چھوڑ دیتا ہے"...... اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو مسیتب بن رافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے تاہم انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

4519 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِی قَالَ بَیْنَمَا ابْن مَسْعُوْد یخطب ذَات یَوْم فَإِذَا هُوَ بحية تمشين علی الْجِدَار فَقطع خطبَته ثُمَّ ضربهَا بِقَضِيبِه حَتّٰی قتلهَا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل حَيَّة فَكَأَنَّمَا قتل مُشْرِكًا قد حل دَمه

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ من قتل حَيَّة اَوْ عقربا

❀❀ ابواحوص جشمی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے وہاں ایک سانپ دیوار پر چڑھتا ہوا نظر آیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنا خطبہ درمیان میں روکا اور اپنی چھڑی کے ذریعے اس سانپ کو مار دیا پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص سانپ کو مارتا ہے وہ گویا کہ ایسے مشرک کو قتل کرتا ہے جس کا خون بہانا حلال ہو"۔
یہ روایت امام احمد امام ابویعلی اور امام طبرانی نے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کی ہے امام بزار نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
"جو شخص سانپ یا بچھو کو مار دیتا ہے"۔

4520 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّات كُلهنَّ فَمَنْ خَافَ نارهن فَلَيْسَ منی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ باسانيد رواتها ثِقَات اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن مَسْعُوْد لم يسمع من اَبِيه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر قسم کے سانپ مار دیا کرو جو شخص ان کی آگ سے خوف زدہ ہو اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔
یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمٰن بن مسعود نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

4521 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سالمناهن مُنْذُ حاربناهن يَعْنِي الْحَيَّات وَمَنْ ترك قتل شَيْءٍ مِنْهُنَّ خيفة فَلَيْسَ منا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِی صَحِيحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب سے انہوں نے ہمارے ساتھ جنگ شروع کی ہے ہم نے بھی انہیں سلامت نہیں رہنے دیا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد سانپ تھے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص خوف کی وجہ ان میں سے کسی کو چھوڑ دے وہ ہم میں سے

نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4522 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من ترك الْحَیَّات مَخَافَة طلبھن فَلَیْسَ منا مَا سالمناھن مُنْذُ حاربناھن

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَلَمْ یجزم مُوسَی بن مُسْلِم رَاوِیه بِاَن عِکْرِمَة رَفعه اِلٰی ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سانپوں کا پیچھا کرنے کے ڈر سے سانپ کو چھوڑ دے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جب سے ہم نے ان کے ساتھ جنگ شروع کی ہے' ہم نے ان کے ساتھ صلح نہیں کی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' موسیٰ بن مسلم نے اس بارے میں جزم نہیں کیا کہ عکرمہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تک ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یا نہیں؟

4523 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ انه قَالَ لرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا نُرِید اَن نکنس زَمْزَم وَاِن فِیهَا مِنْ هٰذِهِ الْجنان یَعْنِیْ الْحَیَّاتِ الصغار فَامر النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بقتلهن

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَاِسْنَاده صَحِیْح اِلَّا اَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط مَا اَرَاہُ سمع من الْعَبَّاس الْجنان بِکَسْر الْجِیم وَتَشْدِید النُّوْن جمع جَان وَهِی الْحَیَّة الصَّغِیرَة کَمَا فِی الْحَدِیْثِ وَقِیْلَ الدقیقة الْخَفِیفَة وَقِیْلَ الدقیقة الْبَیْضَاء ویروی عَنِ ابْنِ عَبَّاس الْجنان مسخ الْجِنّ کَمَا مسخت القردة من بنی اِسْرَائِیل

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم زم زم کے کنویں پر چھپر ڈال دیں' لیکن اس میں یہ چھوٹے سانپ پائے جاتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مار دینے کا حکم دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس کی سند صحیح ہے' البتہ عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

لفظ ''الجنان'' اس سے مراد چھوٹے سانپ ہیں' جیسا کہ یہ بات حدیث میں مذکور ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد باریک کیڑا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد سفید کیڑا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی گئی ہے:

''یہ چھوٹے سانپ جنوں کی مسخ شدہ شکل ہے' جس طرح بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بندر بنا دیا گیا تھا''۔

4524 - وَعَنْ اَبِیْ لیلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَن جنان الْبیُوت فَقَالَ اِذا رَاَیْتُم مِنْهُنَّ شَیْئًا فِیْ مَسَاکِنکُمْ فَقولُوْا اَنْشدکُمْ الْعَهْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْکُمْ نوح اَنْشدکُمْ الْعَهْد الَّذِیْ اَخذ عَلَیْکُمْ سُلَیْمَان اَن لَا تؤذونا فَاِن عدن فاقتلوهن

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ کلهم من رِوَایَةِ ابْن اَبِیْ لیلی عَن ثَابت عَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِی

لیلی عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لا نعرفہ اِلَّا من ھٰذَا الْوَجْہ وَابْن اَبِیْ لیلی ھُوَ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ لیلی یَأتِی

❀❀ حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھر میں دیکھو' تو یہ کہو: کہ میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے تمہارے خلاف لیا تھا' اور میں تمہیں اس عہد کا واسطہ دیتا ہوں' جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تم سے لیا تھا کہ تم ہمیں اذیت نہ پہنچاؤ' اگر وہ دوبارہ نظر آئیں' تو تم انہیں مار دو۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں' ابن ابولیلیٰ سے مراد محمد بن عبدالرحمٰن ابولیلیٰ ہیں' جن کا ذکر آگے آئے گا۔

4525 - وَعَن نَافِع قَالَ كَانَ ابْن عمر يقتل الْحَيَّات كُلهنَّ حَتّٰى حَدثنَا اَبُوْ لبَابَة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن قتل جنان الْبُيُوت فَاَمسك . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر قسم کے سانپ مار دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے چھوٹے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4526 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَہٗ لاَبِیْ دَاوُد وَقَالَ اَبُوْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن قتل الْجنان الَّتِیْ تكون فِی الْبيُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفيتين فَاِنَّهُمَا اللَّذَان يخطفان الْبَصَر ويتبعان مَا فِیْ بطُوْن النِّسَاء

❀❀ ان سے منقول ایک روایت' جو امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے کہ آپ ﷺ نے گھروں میں نکل آنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کیا ہے' البتہ دم کٹے اور دو نقطوں والے سانپ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ یہ دونوں بینائی کو ضائع کر دیتے ہیں اور عورتوں کے پیٹ میں موجود بچے کو ضائع کر دیتے ہیں۔

4527 - وَعَنْ اَبِی السَّائِب اَنه دخل على اَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ بَيته قَالَ فَوَجَدته يُصَلِّی فَجَلَست انتظره حَتّٰى يقْضِی صلَاته فَسَمِعت تحريكا فِیْ عراجين فِیْ نَاحيَة الْبَيْت فَالْتَفت فَاِذَا حَيَّة فَوَثَبت لأقتلها فَاَشَارَ اِلَیَّ اَن اجْلِسْ فَجَلَست فَلَمَّا انْصَرف اَشَارَ اِلٰى بَيت فِی الدَّار فَقَالَ اَترٰى هٰذَا الْبَيْت فَقُلْتُ نَعَم قَالَ كَانَ فِيْهِ فَتى منا حَدِيْثٍ عهد بعرس قَالَ فخرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الخَنْدَق فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتى يسْتَاْذن رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَاف النَّهَار فَيرجع اِلٰى اَهله فاستاذنه يَوْمًا فَقَالَ خُذ عَلَيْكَ سِلَاحك فَاِنِّیْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَة فَاَخذ الرجل سلاحه ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَته بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَة فَاَهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ ليطعنها بِهٖ واَصابته غيرَة فَقَالَت لَہٗ اكفف عَلَيْكَ رمحك وادخل الْبَيْت حَتّٰى تنظر مَا الَّذِیْ

اخرجني فَدخل فَإِذَا بحية عَظِيْمَة منطوية على الْفراش فَاهوى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فانتظمها بِهٖ ثُمّ خرج فركزه فِي الدَّار فاضطربت عَلَيْهِ فَمَا يدْرِي ايهمَا كَانَ اسْرع موتا الْحَيَّة ام الْفتى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكرنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْع اللّٰه اَن يحييه لنا فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لصاحبكم

ثُمَّ قَالَ اِن بِالْمَدِيْنَةِ جنا قد اَسْلمُوا فَإِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُم شَيْئًا فآذنوه ثَلَاثَة اَيَّام فَإِن بدا لكم بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَان

❀❀ ابوسائب بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے گھر میں ان کے ہاں داخل ہوئے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے پایا' تو ان کے انتظار میں بیٹھ گیا' جب انہوں نے نماز مکمل کی' تو میں نے ان کے گھر کے کونے میں موجود لکڑیوں کے درمیان حرکت کی آواز سنی' تو وہاں ایک سانپ موجود تھا' میں اسے مارنے کے لئے اٹھا' تو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ تم بیٹھ جاؤ! میں بیٹھ گیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: کیا تمہیں وہ گھر نظر آرہا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے بتایا: اس گھر میں ہماری قوم کا ایک نوجوان رہا کرتا تھا' جس کی نئی' نئی شادی ہوئی تھی' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کھودنے کے لئے گئے' وہ نوجوان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوپہر کے وقت اجازت لے کر اپنی بیوی کے پاس واپس چلا جاتا تھا' ایک دن اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہتھیار ساتھ رکھنا' کیونکہ مجھے تمہارے خلاف قریظہ کے حوالے سے اندیشہ ہے' اس شخص نے اپنا ہتھیار پکڑ لیا' وہ واپس گیا' تو اس کی بیوی دروازے پر کھڑی ہوئی تھی' اس نے نیزہ اس کو مارنے کے لئے اس کی طرف نیزہ بڑھایا' اسے بڑا غصہ آیا تھا (کہ میری بیوی دروازے پر کھڑی ہے) اس عورت نے کہا: اپنے نیزے کو روک لو اور گھر کے اندر جا کر دیکھو کہ کس چیز نے مجھے باہر آنے پر مجبور کیا ہے؟ وہ نوجوان گھر میں داخل ہوا' تو وہاں ایک بڑا سانپ موجود تھا' جو زمین پر لپٹا ہوا پڑا تھا' اس نوجوان نے وہ نیزہ اس سانپ کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا' پھر وہ باہر نکلا اور محلے میں اس نیزے کو گاڑ دیا' سانپ نے اس پر حملہ کیا اور پھر یہ پتہ نہیں چلا کہ کس کی موت جلدی واقع ہوئی؟ سانپ کی' یا نوجوان کی؟ راوی کہتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لئے زندہ کر دے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ میں کچھ ایسے جنات ہیں' جو اسلام قبول کر چکے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تم تین دن تک انہیں وارننگ دو' اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آئیں' تو تم انہیں مار دو! کیونکہ وہ شیطان ہوگا''۔

4528 - وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوِهٖ وَقَالَ فِيْهِ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لهٰذِهِ الْبيُوت عوامر فَإِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَإِن ذهب وَإِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَإِنَّهٗ كَافِر وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فادفنوا صَاحبكُم رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

❀❀ اس کی مانند ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان گھروں میں رہنے والے بھی کچھ (جنات وغیرہ) ہوتے ہیں' جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو' تو تین مرتبہ اسے جانے کے لئے کہو' اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے قتل کر دو' کیونکہ وہ کافر ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے ساتھی کو (یعنی اس نوجوان کو) دفن کر دو!

یہ روایت امام مالک امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4529 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب على الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَإِنَّهُمَا يطمسان الْبَصَر ويسقطان الْحَبل قَالَ عبد اللّٰه فبينا انا اطارد حَيَّةً أقتلها ناداني اَبُوْ لبَابَةَ لَا تقتلها قلت اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتل الْحَيَّات قَالَ انَّهُ نهى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوت وَهن العوامر

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ مَالكٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِرْمِذِيّ بِالْفَاظ مُتَقَارِبَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران سنا' کہ سانپوں کو مار دو! دو دھاری والے اور دم کٹے سانپوں کو مار دو' کیونکہ وہ بینائی کو ختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کے لئے اس کا پیچھا کر رہا تھا کہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پکار کر یہ کہا: تم اسے نہ مارو! میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا' اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا' کیونکہ وہ گھروں کو آباد کرنے والے ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے قریبی الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

4530 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمر بقتل الْكلاب يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكلاب واقتلوا ذَا الطفيتين والأبتر فَإِنَّهُمَا يلتمسان الْبَصَر ويستسقطان الحبالى

قَالَ الْاَزْهَرِی ونرى ذٰلِكَ من سميتهما وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ سَالم قَالَ عبد اللّٰه بن عمر فَلَبِثت لَا أترك حَيَّةً اَرَاهَا اِلَّا قتلتها فَبَيْنَمَا انا اطارد حَيَّةً يَوْمًا من ذَوَات الْبُيُوت مر بي زيد بن الْخطاب وَاَبُوْ لبَابَةَ وَاَنا أطاردها فَقَالَا مهلا يا عبد اللّٰه فَقُلْتُ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بقتلهن قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن ذَوَاتِ الْبُيُوت

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کتوں کو مار دینے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''سانپوں اور کتوں کو مار دو' اور دو دھاری دار اور دم کٹے سانپوں کو بھی مار دو' کیونکہ وہ بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ضائع کر دیتے ہیں''۔

ازہری بیان کرتے ہیں: ہماری یہ رائے ہے کہ یہ ان دونوں کی خصوصیت ہو گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

سالم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے بعد مجھے جو بھی سانپ نظر آتا تھا' میں اسے مار دیا کرتا تھا ایک مرتبہ میں گھر میں نکل آنے والے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گزر ہوا جبکہ میں اس وقت سانپ کا پیچھا کر رہا تھا' تو ان دونوں نے کہا: اے عبداللہ! رک جاؤ' تو میں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا ہے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے گھر والوں کو (یعنی گھر میں نکل آنے والے سانپوں

کو) مارنے سے منع کیا ہے۔

4531 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَبِیْ دَاوُد قَالَ اِن ابن عمر وجد بعد مَا حَدثهُ اَبُوْ لبَابَة حَيَّة فِیْ دَاره فَامر بهَا فاخرجت اِلَى البقيع

قَالَ نَافِع ثُمَّ رَاَيْتهَا بعد فِیْ بَيته الطفيتان بِضَم الطَّاء الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْفَاء هما الخطان الأسودان فِیْ ظهر الْحَيَّة وأصل الطفية خوصَة الْمقل شبه الخطين على ظهر الْحَيَّة بخوصتى الْمقل وَقَالَ اَبُوْ عمر النمرى يُقَال اِن الطفيتين جنس يكون على ظَهره خطان أبيضان

والأبتر هُوَ الأفعى وَقِيلَ جنس اَبتر كَاَنَّهُ مَقْطُوْع الذَّنب وَقِيْلَ هُوَ صنف من الْحَيَّات اَزْرَق مَقْطُوْع الذَّنب اِذا نظرت اِلَيْهِ الْحَامِل اَلْقَت قَالَه النَّضر بن شُمَيْل

وَقَوله يلتمسان الْبَصَر مَعْنَاهُ يطمسانه بِمُجَرَّد نظرهما اِلَيْهِ بخاصية جعلهَا اللّٰه فِيهِمَا

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب طَائِفَة من اَهْلِ الْعلم اِلَى قتل الْحَيَّات أجمع فِی الصحارى والبيوت بِالْمَدِيْنَةِ وَغير الْمَدِيْنَة وَلم يستثنوا فِیْ ذَلِكَ نوعا وَلَا جِنسا وَلَا موضعا وَاحْتَجُّوا فِیْ ذَلِكَ بِاَحَادِيْث جَاءَ ت عَامَّة كَحَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد الْمُتَقَدّم وَاَبِیْ هُرَيْرَة وَابْن عَبَّاس وَقَالَت طَائِفَة تقتل الْحَيَّات أجمع اِلَّا سواكن الْبيُوت بِالْمَدِيْنَةِ وَغَيرهَا فَاِنَّهُنَّ لَا يقتلن لما جَاءَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ لبَابَة وَزيد بن الْخطاب من النَّهْى عَن قتلهن بعد الْاَمر بقتل جَمِيْع الْحَيَّات وَقَالَت طَائِفَة تنذر سواكن الْبيُوت فِی الْمَدِيْنَة وَغَيرهَا فَاِن بدين بعد الْاِنْذَار قتلن وَمَا وجد مِنْهُنَّ فِیْ غير الْبيُوت يقتل من غير اِنذار وَقَالَ مَالك يقتل مَا وجد مِنهَا فِی الْمَسَاجِد وَاسْتدلَّ هَؤُلَاءِ بقوله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لهَذِهِ الْبيُوت عوامر فَاِذَا رَاَيْتُم مِنْهَا شَيْئًا فحرجوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِن ذهب وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ

وَاخْتَار بَعضهم اَن يَقُوْلَ لَهَا مَا ورد فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ ليلى الْمُتَقَدّم وَقَالَ مَالك يَكْفِيْهِ اَن يَقُوْلُ أحرج عَلَيْك بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاخر اَن لَا تبدو لنا وَلَا تؤذينا وَقَالَ غَيره يَقُوْلُ لَهَا اَنْت فِیْ حرج اِن عدت اِلَيْنَا فَلَا تلومينا اَن نضيق عَلَيْك بالطرد والتتبع وَقَالَت طَائِفَة لَا تنذر اِلَّا حيات الْمَدِيْنَة فَقَط لما جَاءَ فِیْ حَدِيْثِ اَبِیْ سعيد الْمُتَقَدّم من اِسْلَام طَائِفَة من الْجِنّ بِالْمَدِيْنَةِ وَأما حيات غير الْمَدِيْنَة فِیْ جَمِيْع الْاَرْض والبيوت فَتقتل من غير اِنذار لاَنا لَا نتحقق وجود مُسلمين من الْجِنّ ثُمَّ وَلقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من الفواسق تقتل فِی الْحل وَالْحرم وَذكر مِنْهُنَّ الْحَيَّة

وَقَالَت طَائِفَة يقتل الأبتر وَذُو الطفيتين من غير اِنذار سَوَاء كن بِالْمَدِيْنَةِ وَغَيرهَا لحَدِيْثِ اَبِیْ لبَابَة سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن قتل الْجنان الَّتِیْ تكون فِی الْبيُوت اِلَّا الأبتر وَذَا الطفيتين وَلكُلّ مِنْ هٰذِهِ الْاَقْوَال وَجه قوى وَدَلِيل ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ حدیث بیان کردی تو اس کے بعد ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے محلے میں ایک سانپ پایا تو ان کے حکم کے تحت اس سانپ

کو بقیع کی طرف نکال دیا گیا' نافع بیان کرتے ہیں: اس کے بعد بھی میں نے ان کے گھر میں سانپ کو دیکھا تھا۔

لفظ' طفیتان' اس سے مراد سانپ کی پشت پر موجود دو سیاہ لکیریں ہیں۔

لفظ طفیہ کا مطلب' کوگل کا پتہ ہے' جو سانپ کی پشت پر موجود دو لکیروں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

ابوعمر نمری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے: دو دھاریاں ایک جنس ہے' جو اس کی پشت پر ہوتی ہے اور دو سفید لکیریں ہوتی ہیں۔

''ابتر'' یہ' افعی' کو بھی کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق یہ ایک قسم ہے' جس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ سانپوں کی ایک مخصوص قسم ہے' جو نیلے رنگ کا ہوتا ہے اور اس کی دم کٹی ہوئی ہوتی ہے' اگر حاملہ اسے دیکھ لے تو اس کا حمل ضائع ہو جاتا ہے۔ یہ بات نضر بن شمیل نے بیان کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ'' یہ دونوں نظر تلاش کرتے ہیں'' اس کا مطلب یہ ہے کہ محض ان کی طرف دیکھنے سے بینائی رخصت ہو جاتی ہے اور یہ ایک خصوصیت ہے' جو اللہ تعالیٰ نے ان میں رکھی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' خواہ وہ صحرا میں ہوں یا گھروں میں ہوں' شہر میں ہوں یا شہر سے باہر ہوں' اس بارے میں کسی نوع یا جنس یا جگہ کا استثناء نہیں ہے' ان حضرات نے اس بارے میں ان احادیث سے استدلال کیا ہے' جو عمومی طور پر منقول ہوئی ہیں' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' جو پہلے گزر چکی ہے' اس کے علاوہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول احادیث ہیں۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: تمام سانپوں کو مار دیا جائے گا' صرف گھروں میں رہنے والے سانپوں کو نہیں مارا جائے گا' خواہ وہ گھر شہر کے اندر ہو' یا شہر سے باہر ہو' انہیں اس لئے نہیں مارا جائے گا' کیونکہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ ان کو مارنے سے منع کیا گیا ہے' اگرچہ پہلے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا تھا۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' خواہ وہ شہر کے اندر ہوں' یا شہر سے باہر ہوں اگر ڈرانے کے بعد بھی وہ ظاہر ہو جاتے ہیں' تو انہیں مار دیا جائے گا' اور گھروں سے باہر جو سانپ نظر آتے ہیں' انہیں ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: سانپوں میں سے' جو کوئی مسجد میں مل جائے' اسے مار دیا جائے گا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:

''یہ گھروں میں رہنے والے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ دھمکاؤ اگر وہ چلا جائے' تو ٹھیک ہے ورنہ اسے مار دو''۔

بعض حضرات نے یہ بات اختیار کی ہے: سانپ سے وہ چیز کہی جائے گی' جو حضرت ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں مذکور ہے' جو حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

امام مالک بیان کرتے ہیں: آدمی کے لئے یہ پڑھ لینا بھی کافی ہے:

''میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اور آخرت کے دن کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم ہمارے سامنے ظاہر نہ ہونا اور ہمیں اذیت

نہ پہنچاتا''۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: آدمی سانپ سے یہ بھی کہے گا: ''اگر تم دوبارہ ہماری طرف آئے اور تمہیں نقصان ہوا تو پھر تم ہمیں ملامت نہ کرنا کہ ہم نے تمہیں برے کر کے یا تمہارا پیچھا کر کے تمہیں تنگی کا شکار کیا ہے''۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: صرف مدینہ منورہ کے سانپوں کو ڈرایا جائے گا' کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے کہ مدینہ منورہ کے جنات کے ایک گروہ نے اسلام قبول کر لیا ہے' لیکن مدینہ منورہ کے علاوہ تمام روئے زمین' اور اس میں موجود گھروں میں رہنے والے سانپوں کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' کیونکہ اس کے علاوہ اور کسی جگہ پر ہمیں جنات میں سے مسلمانوں کے وجود کا پتہ نہیں چل سکتا' اس کی ایک دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے:

''پانچ قسم کے جانور فاسق ہیں' جنہیں حل اور حرم میں مار دیا جائے گا'' اور ان میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کا بھی ذکر کیا ہے۔

ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: دم کٹے اور دو دھاری دار سانپ کو ڈرائے بغیر مار دیا جائے گا' خواہ وہ مدینہ منورہ میں ہو' یا اس کے علاوہ کہیں اور ہو' اس کی دلیل حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنان (یعنی چھوٹے سانپوں) کو مارنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' جو گھروں میں ہوتے ہیں' البتہ دم کٹے اور دو دھاری دھار کا معاملہ مختلف ہے۔

ان میں سے ہر ایک قول کی ایک مضبوط وجہ ہے اور ظاہر دلیل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4532 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نملة قرصت نَبيا من الْاَنْبِيَاء فَأمر بقرية النَّمْل فأحرقت فَأوحى اللّٰه اِلَيْهِ فِيْ اَن قرصتك نملة فاحرقت أمة من الْاُمَم تسبح زَاد فِيْ رِوَايَةٍ فَهَلا نملة وَاحِدَة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا' تو انہوں نے چیونٹیوں کی وادی کو جلا دینے کا حکم دیا' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا تھا' تم نے پوری امت کو جلا دیا ہے' جو تسبیح پڑھا کرتی تھی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تم نے صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4533 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم وَاَبِيْ دَاوُد قَالَ نزل نَبِي من الْاَنْبِيَاء تَحت شَجَرَة فلدغته نملة فَأمر بجهازه فَأخرج من تحتهَا ثُمَّ اَمر فأحرقت فَأوحى اللّٰه اِلَيْهِ هلا نملة وَاحِدَة

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ من غير مَا وَجه اَن هٰذَا النَّبِي هُوَ عُزَيْر عَلَيْهِ السَّلام وَفِيْ قَوْلِه فَهَلا نملة وَاحِدَةٍ دَلِيل على اَن التحريق كَانَ جَائِزا فِيْ شريعتهم وَقد جَاءَ فِيْ خبر اَنه بقرية اَوْ بِمَدِيْنَة اَهْلكهَا اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ يَا رب كَانَ فيهم صبيان ودواب وَمَنْ لم يقترف ذَنبا ثُمَّ اِنَّهٗ نزل تَحت شَجَرَة فجرت بِهٖ هٰذِهِ الْقِصَّة الَّتِيْ قدرهَا اللّٰه على يَدَيْهِ تَنْبِيها لَهٗ على اعتراضه على بديع قدرَة اللّٰه وقضائه فِيْ خلقه فَقَالَ اِنَّمَا قرصتك نملة

وَاحِدَةً فَهَلَّا قَتَلْتَ وَاحِدَةً وَفِي الْحَدِيثِ تَنْبِيهٌ عَلَى أَنَّ الْمُنْكَرَ إِذَا وَقَعَ فِي بَلَدٍ لَا يُؤْمَنُ الْعِقَابُ الْعَامُّ

امام مسلم اور امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

''ایک نبی نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا تو وہاں ایک چیونٹی نے انہیں کاٹ لیا' تو انہوں نے اپنے سامان سفر کے بارے میں حکم دیا' اسے ہٹایا گیا' تو نیچے چیونٹیوں کی بلیں موجود تھیں' ان (نبی) کے حکم کے تحت انہیں جلا دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی: ''تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا؟''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی حضرت عزیر علیہ السلام تھے اور متن کے یہ الفاظ کہ ''صرف ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہیں مارا'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جلا دینا' ان کی شریعت میں جائز تھا' اور ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: کہ وہ ایک بستی یا ایک شہر میں تھے' جسے اللہ تعالیٰ نے ہلاکت کا شکار کر دیا تھا' تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس میں بچے اور جانور بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں' جنہوں نے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں کیا (تو اس پورے شہر کو کیوں ہلاکت کا شکار کیا گیا ہے؟)۔

اس کے بعد یہ اتفاق ہوا کہ وہ ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیے ہوئے تھے تو اس کے بعد یہ واقعہ پیش آ گیا' جو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں تقدیر میں طے کیا تھا' تاکہ انہیں اس چیز کے حوالے سے تنبیہ کی جائے' جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی تقدیر کے فیصلے پر اعتراض کیا تھا' جو اس کی مخلوق کے بارے میں تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہیں بھی تو ایک چیونٹی نے ہی کاٹا ہے' تم نے صرف ایک چیونٹی کو کیوں نہیں قتل کیا؟ اس حدیث میں اس بات کی تنبیہ پائی جاتی ہے کہ جب کسی شہر میں برائی پھیل جائے' تو ان سب پر عمومی عذاب نازل ہو سکتا ہے۔

4534 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِه

الصُّرَدُ بِضَمِّ الصَّادِ الْمُهْمَلَةِ وَفَتْحِ الرَّاءِ طَائِرٌ مَعْرُوْفٌ ضَخْمُ الرَّأْسِ وَالْمِنْقَارِ لَهُ رِيشٌ عَظِيْمٌ نِصْفُهُ أَبْيَضُ وَنِصْفُهُ أَسْوَدُ

قَالَ الْخَطَّابِيُّ أَمَّا نَهْيُهُ عَنْ قَتْلِ النَّمْلِ فَاِنَّمَا اَرَادَ نَوْعًا مِنْهُ خَاصًّا وَهُوَ الْكِبَارُ ذَوَاتُ الْأَرْجُلِ الطِّوَالِ لِأَنَّهَا قَلِيْلَةُ الْأَذَى وَالضَّرَرِ وَأَمَّا النَّحْلَةُ فَلِمَا فِيْهَا مِنَ الْمَنْفَعَةِ وَأَمَّا الْهُدْهُدُ

وَالصُّرَدُ فَاِنَّمَا نَهَى عَنْ قَتْلِهِمَا لِتَحْرِيْمِ لَحْمِهِمَا وَذٰلِكَ اَنَّ الْحَيَوَانَ اِذَا نَهَى عَنْ قَتْلِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِحُرْمَةٍ وَلَا لِضَرَرٍ فِيْهِ كَانَ ذٰلِكَ لِتَحْرِيْمِ لَحْمِهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چار قسم کے جانوروں کو مارنے سے منع کیا ہے چیونٹی' شہد کی مکھی' ہدہد اور صرد''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''صرد'' ایک معروف پرندہ ہے' جس کا سر بڑا ہوتا ہے اور اس کی چونچ ہوتی ہے اور بڑے بڑے پر ہوتے ہیں' اس کا نصف حصہ سفید اور نصف حصہ سیاہ ہوتا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس کے ذریعے چیونٹیوں کی ایک خاص قسم مراد ہے اور اس سے مراد بڑی چیونٹی ہے جس کی بڑی ٹانگیں ہوتی ہیں کیونکہ یہ کم اذیت پہنچاتی ہیں اور کم نقصان پہنچاتی ہیں۔

جہاں تک شہد کی مکھی کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں فائدہ پایا جاتا ہے۔

جہاں تک ہدہد اور صرد کا تعلق ہے تو ان دونوں کو قتل کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کا گوشت کھانا حرام ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کسی جانور کو مارنے سے منع کیا گیا ہو اور وہ کسی حرمت کی وجہ سے نہ ہو اور نہ ہی اس میں کوئی ضرر ہو تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس کا گوشت حرام قرار دیا گیا ہوگا۔

4535 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن عبان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَبِيبا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ضفدع يَجْعَلهَا فِيْ دَوَاء فَنَهَاهُ عَن قَتلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ الضفدع بِكَسْر الضَّاد وَالدَّال وَفتح الدَّال لَيْسَ بجيد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کے بارے دریافت کیا: کیا اسے دوا میں ڈالا جا سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مینڈک کو مارنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''ضفدع'' میں 'ض' پر زیر ہے اور 'د' پر زبر ہے یہ عمدہ نہیں ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ اِنْجَازِ الْوَعْدِ وَالْاَمَانَة
وَالتَّرْهِيبُ مِنْ اِخْلَافِه وَمِنَ الْخِيَانَةِ وَالْغَدرِ وَقَتلِ الْمُعَاهَدِ اَوْ ظُلْمِه

باب: وعدہ پورا کرنے اور امانت ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

وعدے کی خلاف ورزی خیانت عہد شکنی ذمی کو قتل کرنے یا اس پر ظلم کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4536 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تقبلُوا لي بِستا أتقبل لكم بِالْجنَّةِ اِذا حدث اَحَدُكُم فَلَا يكذب وَاِذَا وعد فَلَا يخلف وَاِذَا ائْتمن فَلَا يخن الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم فِي الصدْق

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب کوئی شخص بات کرے تو جھوٹ نہ بولے' جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے' جب اسے امین بنایا جائے تو خیانت نہ کرے''......الحدیث

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام حاکم اور بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے سچائی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4537 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا أضمن لكم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا اِذا ائتمنتم الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَتقدم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو جب وعدہ کرو تو پورا کرو جب تمہیں امین بنایا جائے' تو امانت واپس کرو''.....الحدیث۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

4538 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لمن حوله من امته اكفلوا لي بست اكفل لكم بِالْجنَّةِ

قلت مَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاة وَالزَّكَاة وَالْاَمَانَة والفرج والبطن وَاللِّسَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس موجود اپنی امت کے افراد سے فرمایا: تم لوگ مجھے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4539 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن الْاَمَانَة نزلت فِيْ جذر قُلُوْب الرِّجَال ثُمَّ نزل الْقُرْآن فَعَلمُوا من الْقُرْآن وَعَلمُوا من السّنة ثُمَّ حَدثنَا عَن رفع الْاَمَانَة فَقَالَ ينَام الرجل النومة فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا مثل الوكت ثُمَّ ينَام الرجل فتقبض الْاَمَانَة من قلبه فيظل اَثَرهَا مثل أثر الْمجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ اَخذ حَصَاة فدحرجها على رجله فَيُصْبِح النَّاس يتبايعون لَا يكَاد اَحَد يُؤَدِّي الْاَمَانَة حَتّٰى يُقَال اِن فِيْ بني فلَان رجلا اَمينا حَتّٰى يُقَال للرجل مَا أظرفه مَا أعقله وَمَا فِيْ قلبه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل من اِيمَان

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره . الْجذر بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ أصل الشَّيْء والوكت بِفَتْح الْوَاو وَاِسْكَان الْكَاف بعْدهَا تَاء مثناة هُوَ الْاَثر الْيَسِير

المجل بِفَتْح الْمِيم وَاِسْكَان الْجِيم هُوَ تنفط الْيَد من الْعَمَل وَغَيْره

وَقَوله منتبرا بالراء اَي مرتفعا

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی:

''امانت لوگوں کے دلوں کے اندر نازل ہوئی' پھر قرآن نازل ہوا' لوگوں نے قرآن کا علم حاصل کیا' انہوں نے سنت کا علم حاصل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں امانت کے اٹھائے جانے کے بارے میں بتایا اور ارشاد فرمایا: ایک شخص سوئے گا' تو اس کے

دل سے امانت کو قبض کرلیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا معمولی سانشان باقی رہ جائے گا' پھر اس کے دل سے امانت کو قبض کیا جائے گا' یہاں تک کہ اس کا نشان یوں رہ جائے گا جس طرح کسی چھالے کا نشان ہوتا ہے' جیسے کسی انگارے کو تم اپنی ٹانگ پر رکھ دو' تو اس کے نتیجے میں ایک چھالہ نمودار ہوتا ہے' تمہیں وہ پھولا ہوا محسوس ہوتا ہے' لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے کچھ کنکریاں لے کر وہ اپنے پاؤں پر رکھیں (اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) پھر لوگوں کا یہ عالم ہو جائے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ خرید وفروخت کریں گے' تو ان میں سے کوئی بھی امانت ادا نہیں کرے گا' یہاں تک کہ یہ بات کہی جائے گی: بنوں فلاں میں ایک امین شخص ہے' یہاں تک کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کہا جائے گا: وہ کتنا تیز طرار اور کتنا عقل مند ہے؟ حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے وزن جتنا بھی ایمان نہیں ہوگا''۔ یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ الجذر سے مراد کسی چیز کی بنیاد ہے۔

لفظ وقت سے مراد معمولی سانشان ہے۔

لفظ مجل سے مراد کام کاج کرنے کی وجہ سے ہاتھ میں پیدا ہونے والا چھالہ

لفظ منتبر سے مراد اونچا ہونا ہے۔

4540 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يكفر الذُّنُوب كلهَا إِلَّا الْأَمَانَةَ قَالَ يُؤْتِي الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة وَإِن قتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ أد أمانتك فَيَقُوْلُ اى رب كَيفَ وَقد ذهبت الدُّنْيَا فَيُقَالُ انْطَلقُوْا بِهِ إِلَى الهاوية فَينْطَلق بِهِ إِلَى الهاوية وتمثل لَهُ أَمَانَته كهيئتها يَوْم دفعت إِلَيْهِ فيراها فيعرفها فَيهْوِي فِيْ أَثَرهَا حَتّٰى يُدْرِكهَا فيحملها على مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى إِذا ظن أَنه خَارج قلت عَن مَنْكِبَيْهِ فَهُوَ يهوي فِيْ أَثَرهَا أَبَد الآبدين ثُمَّ قَالَ الصَّلَاة أَمَانَة وَالْوُضُوْء أَمَانَة وَالْوَزْن أَمَانَة والكيل أَمَانَة وَأَشْيَاء عددهَا وَأَشد ذٰلِكَ الودائع

قَالَ يَعْنِيْ زَاذَان فَأتيت الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَقُلْتُ أَلا ترى إِلَى مَا قَالَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَذَا قَالَ صدق أما سَمِعت اللّٰهَ يَقُوْلُ إِن اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَات إِلَى أَهلهَا - (النساء)

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا وَذكر عبد اللّٰه ابْن الإِمَام أَحْمد فِيْ كتاب الزّهْد أَنه سَأَلَ أَبَاهُ عَنهُ فَقَالَ إِسْنَاده جيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں شہید ہو جانا تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے' وہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن کسی بندے کو لایا جائے گا' خواہ اسے اللہ کی راہ میں شہید ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اور اس سے کہا جائے گا: کہ تم اپنی امانت کو ادا کرو وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ دنیا تو ختم ہو چکی ہے' تو حکم ہوگا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ' اُسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو اس کے سامنے اس کی امانت آئے گی' جو اس دن کی مانند ہوگی' جب وہ امانت اس کے سپرد کی گئی تھی' وہ اسے دیکھے گا اور اسے پہچان لے گا وہ اس کے پیچھے جائے گا' یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اسے کندھے پر اٹھا کر لے آئے گا' یہاں تک کہ جب وہ یہ گمان کرے گا کہ اب اس کی جان چھوٹنے والی ہے تو اس کے کندھے سے وہ امانت پھسل جائے گی اور پھر وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز' ایک امانت ہے اور وضو' ایک امانت ہے' وزن' ایک امانت ہے' ماپنا' ایک امانت ہے (راوی بیان کرتے ہیں:) آپ ﷺ نے

کچھ اور چیزیں بھی شمار کرائیں (اور پھر فرمایا:) لیکن ان میں سب سے زیادہ سخت وہ چیز ہے جو کسی کے پاس رکھوائی گئی ہو۔
زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے وہ بات ملاحظہ فرمائی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے؟ انہوں نے یہ یہ کہا ہے تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے مالکان کو ادا کر دو''

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے امام احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے اسے کتاب ''الزہد'' میں نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں: انہوں نے اپنے والد سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: اس کی سند عمدہ ہے۔

4541 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لمن لَا طهُور لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَتقدم فِي الصَّلَوَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اس شخص کا ایمان نہیں ہے جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز نہیں ہے جس کا وضو نہ ہو (یا طہارت نہ ہو)''...... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے یہ اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4542 - وَرُوِيَ عَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فطلع علينا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعَالِيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِيْ بأشد شَيْءٍ فِيْ هٰذَا الدّين وألينه فَقَالَ أَلينه شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله وأشده يَا اَخا الْعَالِيَة الْاَمَانَة اِنَّهُ لَا دين لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَكَاة لَهُ الحَدِيْث . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص آیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اس چیز کے بارے میں بتایئے جو اس دین میں سب سے زیادہ سخت شمار ہوتی ہے اور جو سب سے زیادہ نرم شمار ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اے بالائی علاقے کے رہنے والے شخص! اس دین میں سب سے زیادہ سخت چیز امانت ہے اس شخص کا دین نہیں ہے جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کی نماز بھی نہیں ہے اور اس شخص کی زکوٰۃ بھی نہیں ہے''...... الحدیث۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4543 - وَعَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فعلت أمتِيْ خمس عشرَة خصْلَة فَقَد حل بهَا الْبلَاء قيل وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَاِذا كَانَت الْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وأطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اَبَاهُ وَارْتَفَعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ

زعیم القوم اَرذلهم وَاُکرم الرجل مَخافة شره وشربت الخمر وَلبس الحریر واتخذت القینات وَالمعازف وَلعن آخر هٰذه الامة اَولها فلیرتقبوا عِند ذٰلِكَ رِیْحًا حَمرَاء اَوْ خسفا اَوْ مسخا

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ لا نعلم اَحَدًا روی هٰذَا الحَدِیْث عَن یحیی بن سعید الانصَارِیّ غیر الفرج بن فضالة

حضرت علی بن ابی طالب نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب میری امت پندرہ کام کرنے لگے گی تو آزمائش ان کے لئے حلال ہو جائے گی عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے جب امانت کو غنیمت سمجھا جائے زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور ماں کی نافرمانی کرے اپنے دوست کے ساتھ اچھائی کرے اور اپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے مساجد میں آوازیں بلند ہونے لگیں قوم کا سب سے کمینہ فرد ان کا سردار بن جائے اور آدمی کے شر کے خوف کی وجہ سے اس کی عزت کی جائے شراب پی جائے ریشم پہنا جائے گانے والی عورتیں رکھی جائیں آلات موسیقی رکھے جائیں اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسائے جانے یا مسخ کیے جانے کے کا انتظار کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ایسے کسی راوی کا علم نہیں ہے جس نے یہ روایت یحییٰ بن سعید انصاری کے حوالے سے نقل کی ہو صرف فرج بن فضالہ نے اسے نقل کیا ہے۔

4544 - وَفِی رِوَایَةٍ لِلتِّرمِذِیّ من حَدِیْث اَبِی هُرَیْرَة اِذا اتخذ الفَیْء دولا وَالامَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما وَتعلم لغیر دین واَطاع الرجل امْرَاَته وعق امه وَاَدنی صدیقه واقصی اَبَاهُ وَظَهرت الاَصْوَات فِی المَسَاجِد وساد القبیلة فاسقهم وَكَانَ زعیم القَوْم اَرذلهم وَاُکرم الرجل مَخافة شره وَظَهرت القینات وَالمعازف وشربت الخُمُور وَلعن آخر هٰذه الامة اَولها فلیرتقبوا عِند ذٰلِكَ رِیْحًا حَمرَاء وخسفا ومسخا وقذفا وآیات تتَابع کنظام بَال قطع سلکه فتتابع . قَالَ التِّرمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

امام ترمذی کی ایک روایت میں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب مال غنیمت کو دولت سمجھا جائے امانت کو غنیمت سمجھا جائے زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے دین کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کیا جائے آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے اور اپنے دوست سے قریب ہو اور اپنے باپ سے دور ہو مساجد میں آوازیں بلند ہوں قبیلے کا سردار ان کا فاسق شخص بن جائے سب سے کمینہ لوگوں کا لیڈر بن جائے آدمی کی عزت اس کے شر کے خوف کی وجہ سے کی جائے گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آ جائیں شراب پی جانے لگے اس امت کے آخری دور کے لوگ پہلے والوں پر لعنت کرنے لگیں تو ایسے وقت میں ان لوگوں کو سرخ آندھی یا زمین میں دھنسائے جانے یا مسخ کیے جانے یا پتھر مارے جانے کا انتظار کرنا چاہیے یہ نشانیاں یکے بعد دیگرے رونما ہوں گی جس طرح اگر کوئی ہار ٹوٹ جائے تو اس کے موتی یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

4545 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث متعلقات بالعرش الرَّحِم تَقول اللَّهُمَّ إِنِّي بك فَلَا اقطع وَالْاَمَانَة تَقول اللَّهُمَّ إِنِّي بك فَلَا اخان وَالنعْمَة تَقول اللَّهُمَّ إِنِّي بك فَلَا اكفر . رَوَاهُ الْبَزَّار

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی ہیں' رحم (یعنی رشتے داری) وہ یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو مجھے نہ کاٹا جائے' امانت' جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرے ساتھ خیانت نہ کی جائے' اور نعمت' جو یہ کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری مدد سے ہوں' تو میرا کفران نہ کیا جائے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4546 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيركُم قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُم ثُمَّ يكون بعدهمْ قوم يشْهدُونَ وَلَا يستشهدون ويخونون وَلَا يؤتمنون وينذرُوْنَ وَلَا يُوفونَ وَتظهر فيهم السّمن . رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد والوں کا ہے' پھر ان کے بعد وہ لوگ آئیں گے' جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی' وہ خیانت کریں گے انہیں امین نہیں قرار نہیں دیا جائے گا' وہ نذر مانیں گے' لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹاپا ظاہر ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4547 - وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ الحمساء رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ بَايعت رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبيع قبل اَن يبْعَث فَبَقيت لَهُ بَقِيَّة ووعدته اَن آتيه بهَا فِيْ مَكَانَهُ فنسيت ثُمَّ ذكرت بعد ثَلَاث فَجئْت فَإِذَا هُوَ مَكَانَهُ فَقَالَ يَا فَتى لقد شققت عَلَيّ اَنا هَهُنَا مُنْذُ ثَلَاث أنتظرك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الصمت كِلَاهُمَا عَن إِبْرَاهِيم بن طهْمَان عَن بديل بن ميسرَة عَن عبد الْكَرِيم عَن عبد اللّٰه بن شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ عَنهُ وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ مُحَمَّد بن يحيى هٰذَا عندنَا عبد الْكَرِيم بن عبد اللّٰه بن شَقِيق .

وَقد ذكر عبد اللّٰه بن اَبِيْ الحمساء اَبُوْ عَليّ بن السكن فِيْ كتاب الصَّحَابَة فَقَالَ رُوِيَ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيم بن طهْمَان عَن بديل بن ميسرَة عَنِ ابْنِ شَقِيق عَنْ اَبِيْهِ وَيُقَال عَن بديل عَن عبد الْكَرِيم الْمعلم وَيُشبه اَن يكون مَا ذكره اَبُوْ عَليّ من إِسْقَاط عبد الْكَرِيم مِنْهُ هُوَ الصَّوَاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سودا کیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے یہ وعدہ کیا کہ میں فلاں جگہ پر آپ کے پاس آتا ہوں' پھر میں بھول گیا' تین دن بعد مجھے یہ بات یاد آئی' جب میں وہاں آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نوجوان!

تم نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ابودنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے بدیل بن میسرہ کے حوالے سے عبدالکریم کے حوالے سے عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حمساء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: محمد بن یحییٰ فرماتے ہیں: یہ شخص ہمارے نزدیک عبدالکریم بن عبداللہ بن شقیق ہے انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوحمساء رضی اللہ عنہ کا تذکرہ علی بن سکن نے کتاب "الصحابہ" میں کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: ابراہیم بن طہمان کے حوالے سے شقیق کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے روایت منقول ہے اور ایک قول کے مطابق بدیل کے حوالے سے عبدالکریم معلم کے حوالے سے روایت منقول ہے اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

ابوعلی نے یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس کی سند میں عبدالکریم نامی راوی ساقط ہوگا اور یہی درست ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4548 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حدث كذب وَاِذَا وعد أخلف وَاِذَا ائتمن خَان . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَزَاد مُسْلِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وَاِن صلى وَصَامَ وَزعم انه مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"منافق کی نشانیاں تین ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"خواہ وہ نماز پڑھتا ہو روزے رکھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ وہ مسلمان ہے"۔

4549 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْث انس وَلَفظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث من كن فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِق وَاِن صَامَ وَصلى وَحج وَاعْتمر وَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِم . فَذكر الحَدِيْث

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا خواہ وہ روزہ رکھے نماز پڑھے حج کرے اور عمرہ کرے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں" ...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

4548-صحيح البخاري - كتاب الإيمان' باب علامة المنافق - حديث:33'صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب بيان خصال المنافق - حديث:114'مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' بيان المعاصي التي يخرج صاحبها من الإيمان عند فعلها والمعاصي التي - حديث:31'السنن للنسائي - كتاب الإيمان وشرائعه' علامة المنافق - حديث:4959'السنن الكبرى للنسائي - سورة النساء' علامة المنافق - حديث:10686'السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الإقرار' باب ما جاء في إقرار المريض لوارثه - حديث:10714'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8503'مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث:6399

4550 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من كن فِيهِ كَانَ منافقا خَالِصا وَمَنْ كَانَت فِيهِ خصْلَة مِنْهُنَّ كَانَت فِيهِ خصْلَة من النِّفَاق حَتّٰى يدعها اذا اتمن خَان وَإِذَا حدث كذب وَإِذَا عَاهَدَ غدر وَإِذَا خَاصم فجر . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں جس شخص میں ہوں گی' وہ خالص منافق ہوگا اور جس شخص میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہوگی' تو اس میں نفاق کی خصلت پائی جاتی ہوگی جب تک وہ اسے ترک نہیں کر دیتا' جب اسے امین بنایا جائے' تو خیانت کرے' جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب جھگڑا کرے' تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4551 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا جمع اللّٰه الْاَوَّلين وَالآخرين يَوْم الْقِيَامَة يرفع لكل غادر لِوَاء فَقيل هٰذِهِ غدرة فلَان ابْن فلَان . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' جب اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' تو ہر عہد شکن کے لئے مخصوص جھنڈا بلند کیا جائے گا اور یہ کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی (کا علامتی نشان) ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4552 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لكل غادر لِوَاء يَوْم الْقِيَامَة يعرف بِهِ يُقَال هٰذِهِ غدرة فلَان

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن' ہر عہد شکن کے لئے جھنڈا ہوگا' جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا' یہ کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی عہد شکنی ہے''۔

4553 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي أعوذ بك من الْجُوْع فَاِنَّهُ بئس الضجيع وَاَعُوْذ بك من الْخِيَانَة فَاِنَّهَا بئست البطانة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری شور مچانے والی ہے' اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کیونکہ وہ بری ساتھی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4554 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثَلَاثَة اَنا خصمهم يَوْم الْقِيَامَة رجل اَعْطى بِي ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَاكل ثمنه وَرجل اسْتَاجر اَجِيرا فاستوفى مِنْهُ الْعَمَل وَلَمْ يوفه أجره -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ قیامت کے دن' میں اُن کا مقابل فریق ہوؤں گا' ایک وہ شخص جس نے میرے نام پر پناہ دی ہو اور پھر اس کی خلاف ورزی کی ہو' ایک وہ شخص جس نے آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھالی ہو اور ایک وہ شخص جس نے کسی کو مزدور رکھا ہو' اور اس سے کام پورا لے لیا ہو اور اسے معاوضہ پورا نہ دیا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4555 - وَعَنْ يَزِيْد بن شريك قَالَ رَاَيْت عليا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على الْمِنْبَر يخْطب فَسَمِعته يَقُوْلُ لَا وَاللّٰه مَا عندنَا من كتاب نقرؤه اِلَّا كتاب اللّٰه وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيفَة فنشرها فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَان الْاِبِل وَاَشْيَاء من الْجِرَاحَات وفِيهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذمَّة الْمُسْلِمين وَاحِدَةٍ يسْعَى بهَا اَدْنَاهُم فَمَنْ اَخْفَر مُسْلِما فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِينَ لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة عدلا وَلَا صرفا الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه . يُقَال اَخْفَر بِالرجلِ اِذا غدره وَنقض عَهده

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہمارے پاس کوئی ایسی تحریر نہیں ہے' جسے ہم پڑھتے ہوں' صرف اللہ کی کتاب ہے' یا یہ صحیفہ ہے' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کھولا' تو اس میں اونٹوں کی عمروں اور زخموں کے بارے میں کچھ احکام تھے' اس میں یہ بھی ذکر تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے' ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا' جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا' اس پر اللہ تعالیٰ' فرشتوں اور انسانوں سب کی لعنت ہوگی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفر بالرجل'' یعنی جب اس نے عہد شکنی کی ہو اور عہد کو توڑ دیا ہو۔

4556 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيمَان لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا دين لمن لَا عهد لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنه قَالَ خَطَبنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ خطبَته فَذكر الحَدِيْثِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير من حَدِيْثِ ابْن عمر وَتقدم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ہمیں خطبہ دیتے تھے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

''اس شخص کا ایمان نہیں ہے' جس کی امانت نہ ہو اور اس شخص کا دین نہیں ہے' جس کا عہد نہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اپنے خطبے کے دوران یہ ارشاد فرمایا:''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو پہلے گزر چکی ہے۔

4557 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَهْد اِلَّا كَانَ الْقَتْل بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِيْ قوم اِلَّا سلط عَلَيْهِمُ الْمَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة اِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو ان کے درمیان قتل و غارت گری پھیل جاتی ہے اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جائے' تو ان پر موت کو مسلط کر دیا جاتا ہے' اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینے سے انکار کر دے' تو ان سے بارش کو روک لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4558 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم عَنْ عدَّة من اَبنَاء اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ آبَائِهِمْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم معاهدا اَوْ انتقصه اَوْ كلفه فَوق طاقته اَوْ اَخذ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْر طيب نَفسه فَاَنا حجيجه يَوْم الْقِيَامَة . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالْاَبْنَاء مَجْهُوْلُوْنَ

❀❀ صفوان بن سلیم نے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعدد صاحبزادوں کے حوالے سے' اُن کے آباؤ اجداد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی پر ظلم کرے' یا اس کی تنقیص کرے' یا اسے اس کی طاقت سے زیادہ کام کا پابند کرے' یا اس کی رضامندی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کر لے' تو قیامت کے دن میں اس کا مقابل فریق ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صاحبزادے مجہول ہیں۔

4559 - وَعَنْ عَمْرو بن الْحمق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيمَا رجل اَمن رجلا على دَمه ثُمَّ قَتله فَاَنا من الْقَاتِل بَرِيء وَاِن كَانَ الْمَقْتُول كَافِرًا

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ ابْن مَاجه فَاِنَّهُ يحمل لِوَاء غدر يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جان کے حوالے سے امان دیدے اور پھر اسے قتل کر دے' تو میں اس قاتل سے لاتعلق ہوؤں گا' اگرچہ وہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے' جو قیامت کے دن اپنی عہد شکنی کا جھنڈا اٹھائے گا۔

4560 - وَعَنْ اَبِیْ بَكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَیْر حَقهَا لم یرح رَائِحَة الْجنَّة وَإِن ریح الْجنَّة لیوجد من مسیرَة مائَة عَام

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

4561 - وَفِیْ رِوَایَةٍ من قتل معاهدا فِیْ عَهده لم یرح رَائِحَة الْجنَّة وَإِن رِیحهَا لیوجد من مسیرَة خَمْسمِائَة عَام . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَهُوَ عِنْد اَبِیْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ بِغَیْر هٰذَا اللَّفْظ وَتقدم

قَوْله لم یرح قَالَ الْكسَائِی هُوَ بِضَم الْیَاء من قَوْله أرحت الشَّیْء فَانا أریحه إِذا وجدت رِیحه وَقَالَ اَبُوْ عَمْرو لم یرح بِكَسْر الرَّاء من رحت أُرِیْح إِذا وجدت الرّیح وَقَالَ غَیرهمَا بِفَتْح الْیَاء وَالرَّاء وَالْمعْنَی وَاحِد وَهُوَ شم الرَّائِحَة

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی ذمی کے ساتھ معاہدے کے دوران اسے قتل کردے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے مختلف الفاظ میں نقل کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''لم یرہ'' امام کسائی بیان کرتے ہیں: اس میں 'ی' پر پیش پڑھی جائے گی۔

لفظ ''ارحت'' سے مراد یہ ہے کہ میں نے اس کی خوشبو پائی۔

ابوعمرو کہتے ہیں: لفظ ''لم یرح'' اس میں ر پر زیر ہے۔ یہ لفظ ''رحت اریح'' ہے کہ جب میں خوشبو کو پاؤں۔

دیگر حضرات نے یہ کہا ہے: اس میں ی اور ر پر زبر پڑھی جائے گی اور اس کا معنی ایک ہی ہے اور وہ خوشبو سونگھنا ہے۔

4562 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا من قتل نفسا معاهدة لَهُ ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله فقد أخفر بِذِمَّة اللّٰه فَلَا یرح رَائِحَة الْجنَّة وَإِن رِیحهَا لیوجد من مسیرَة سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خبردار! جو شخص کسی ذمی کو قتل کردے جس کے لئے اللہ کا ذمہ ہو اور اس کے رسول کا ذمہ ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ذمہ کی خلاف ورزی کرے گا اور وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِي الْحُبِّ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى

والترهيب من حب الأشرار وَاَهْلِ الْبدع لِاَن الْمَرْءَ مَعَ من أحب

باب: اللہ تعالیٰ کے لئے (کسی سے) محبت رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

برے لوگوں اور بدعتیوں سے محبت رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات' کیونکہ آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس سے وہ محبت رکھے گا

4563 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث من كن فِيْهِ وجد بِهن حلاوة الْإِيمَان من كَانَ اللّٰهِ وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عبدا لَا يُحِبهُ اِلَّا لله وَمَنْ يكره اَن يعود فِي الْكفْر بعد اَن أنقذه اللّٰه مِنْهُ كَمَا يكره اَن يقذف فِي النَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں' جس شخص کے اندر ہوں گی' وہ ان کے ذریعے ایمان کی حلاوت کو پالے گا' جس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول' ان کے علاوہ ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں' جو شخص کسی بندے سے محبت رکھتا ہو اور اس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہو' اور جو شخص کفر کی طرف دوبارہ جانے کو' اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے بچالیا ہو' اسی طرح ناپسند کرتا ہو' جس طرح وہ اس بات کو ناپسند کرتا ہو کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے''۔

4564 - وَفِيْ رِوَايَةٍ ثَلَاث من كن فِيْهِ وجد حلاوة الْإِيمَان وطعمه اَن يكون اللّٰه وَرَسُوله اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سواهُمَا وَاَن يحب فِي اللّٰه وَيبغض فِي اللّٰه وَاَن توقد نَار عَظِيمَة فَيَقَع فِيهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تین باتیں' جس شخص میں ہوں گی' وہ ایمان کی حلاوت اور اس کے ذائقے کو پالے گا' یہ کہ اللہ اور اس کا رسول اس کے نزدیک ان کے علاوہ ہر ایک چیز سے زیادہ محبوب ہوں' اور یہ کہ وہ اللہ کی خاطر کسی سے محبت رکھے اور اللہ کی خاطر کسی سے بغض رکھے' اور یہ کہ اگر بہت سی آگ جلائی جائے' تو اس آگ میں گر جانا' اُس کے نزدیک اِس سے زیادہ محبوب ہو کو وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4565 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة اَيْنَ المتحابون بجلالي الْيَوْم أظلهم فِي ظِلِّي يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظِلِّي . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنا سایہ فراہم کروں گا' جب میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4566 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يجد حلاوة الْإِيمَان فليحب الْمَرْء لَا يُحِبهُ إِلَّا لله . رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيقين وَصحح اَحدهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ایمان کی حلاوت کو پالے' تو اسے کسی ایسے شخص کے ساتھ محبت رکھنی چاہیے' جس کے ساتھ اسے صرف اللہ کے لئے محبت ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے دو حوالوں سے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں میں سے ایک کو صحیح قرار دیا ہے۔

4567 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة يظلهم الله فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ إِلَّا ظله الإِمَام الْعَادِل وشاب نَشأ فِيْ عبَادَة الله وَرجل قلبه مُعَلّق فِي الْمَسَاجِد ورجلان تحابا فِي الله اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ إِنِّي اَخَاف الله وَرجل تصدق بِصَدَقَة فاخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر الله خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران وہ نوجوان' جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو' دو ایسے افراد' جو اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں' اسی حالت پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں' اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے تو وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4568 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن من الْإِيمَان اَن يحب الرجل رجلا لَا يُحِبهُ إِلَّا لله من غير مَال اعطاهُ فَذٰلِكَ الْإِيمَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایمان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کسی شخص کے ساتھ محبت رکھے اور وہ اُس کے ساتھ صرف اللہ کے لئے محبت رکھے (وہ محبت) کسی مال کی وجہ سے نہ ہو' جو دوسرے شخص نے اسے دیا ہو' یہی چیز ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4569 - وَعَنْ اَنَس بِن مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تحاب رجلَانِ

فِي اللهِ اِلَّا كَانَ احبهما اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اشدهما حبا لصَاحبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مبارك بن فضَالة وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا كَانَ أفضلهما أشدهما حبا لصَاحبه . وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی دوافراد اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' تو ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے' جو دوسرے شخص کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف مبارک بن فضالہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ان دونوں میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والا وہ شخص ہوگا' جو دوسرے فرد کے ساتھ زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4570 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم خير الْاَصْحَاب عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لصَاحبه وَخير الْجِيرَان عِنْد اللّٰه خَيرهمْ لجاره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' ساتھیوں میں سب سے بہتر وہ ہے' جو اپنے ساتھی کے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک' پڑوسیوں میں زیادہ بہتر وہ ہے' جو اپنے پڑوسی کے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4571 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ مَا من رجلَيْنِ تحابا فِي اللّٰه بِظهْر الْغَيْب اِلَّا كَانَ أحبهما اِلَى اللّٰه أشدهما حبا لصَاحبه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب بھی دوافراد اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے کے ساتھ (ایک دوسرے کی) غیر موجودگی میں محبت رکھتے ہیں' تو ان دونوں میں سے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنے ساتھی سے زیادہ محبت رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4572 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحبَّ

رجلا للّٰہ فَقَالَ اِنِّیْ احبك للّٰہ فدخلا جَمِیْعًا الْجَنَّۃَ فَکَانَ الَّذِیْ اَحَبَّ ارفع منزلۃ من الْاٰخر واحق بِالَّذِیْ اَحَبَّ لِلّٰہِ . رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھتا ہے' اور یہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کے لئے تم سے محبت رکھتا ہوں' تو وہ دونوں جنت میں داخل ہوں گے' اور (اُن دونوں میں سے) جو شخص زیادہ محبت رکھتا ہے' وہ دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بلند مرتبے پر ہوگا اور اس شخص سے زیادہ حق دار ہوگا' جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4573 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن رجلا زار اَخا لَہٗ فِیْ قَرْیَۃ اُخْرٰی فارصد اللّٰہ علی مدرجتہ ملکا فَلَمَّا اَتٰی عَلَیْہِ قَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ قَالَ اُرِید اَخا لی فِیْ هٰذِہِ الْقَرْیَۃ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَیْہِ من نعْمَۃ تربھا قَالَ لَا غیر اَنِّیْ احبہ فِی اللّٰہ قَالَ فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْكَ اِن اللّٰہ قد أحبك کَمَا أحببتہ فِیْہِ . رَوَاہُ مُسْلِم

المدرجۃ بِفَتْحِ الْمِیمِ وَالرَّاءِ هِیَ الطَّرِیْقُ قَوْلُہٗ :تربھا ای تقوم بھَا وتسعی فِیْ صَلَاحھَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے کے لئے دوسری بستی میں گیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بھیجا' جب وہ شخص وہاں پہنچا' تو فرشتے نے دریافت کیا: تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے بتایا: میں اس بستی میں اپنے بھائی سے ملنے کے لئے جارہا ہوں' فرشتے نے دریافت کیا: کیا اس نے تم پر کوئی مہربانی کی تھی' جس کا تم بدلہ دینے جارہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس سے صرف اللہ کے لئے محبت رکھتا ہوں' تو فرشتے نے بتایا: میں اللہ کی طرف سے' تمہاری طرف قاصد کے طور پر آیا ہوں' اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے' جس طرح تم اس سے محبت رکھتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المدرجہ سے مراد راستہ ہے

لفظ تربھا سے مراد اس کا خیال رکھنا اور اس کی بہتری کی کوشش کرنا ہے۔

4574 - وَعَنْ اَبِیْ اِدْرِیس الْخولَانِیّ قَالَ دخلت مَسْجِد دمشق فَاِذَا فَتی براق الثنایا وَاِذَا النَّاس مَعَہ فَاِذَا اخْتلفُوا فِیْ شَیْءٍ أسندوہ اِلَیْہِ وصدروا عَن رَأیہ فَسَأَلت عَنہُ فَقیل هٰذَا معَاذ بن جبل فَلَمَّا کَانَ من الْغَد هجرت فَوَجَدتہ قد سبقنی بالتھجیر وَوَجَدتہ یُصَلِّی فانتظرتہ حَتّٰی قضی صَلَاتہ ثُمَّ جِئْتہ من قبل وَجھہ فَسلمت عَلَیْہِ ثُمَّ قلت لَہٗ وَاللّٰہ اِنِّیْ لَاحبك للّٰہ فَقَالَ آللّٰہُ فَقُلْتُ آللّٰہُ فَقَالَ آللّٰہُ فَقُلْتُ اللّٰہ فَاَخذ بحبوۃ رِدَائِی فجذبنی اِلَیْہِ فَقَالَ أبشر فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

'' قَالَ اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَجَبت محبتی للمتحابین فِیَّ وللمتجالسین فِیَّ وللمتباذلین فِیَّ''

رَوَاہُ مَالك بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

ابوادریس خولانی بیان کرتے ہیں: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا' تو وہاں ایک نوجوان موجود تھے' جن کے سامنے کے دانت چمکدار تھے' ان کے ساتھ کچھ دیگر لوگ بھی تھے' جب بھی ان کے درمیان کوئی اختلاف ہوتا تھا' تو وہ لوگ ان صاحب کی طرف رخ کرتے تھے اور ان کی رائے کی طرف رجوع کرتے تھے۔ میں نے ان کے بارے میں دریافت کیا: تو بتایا گیا یہ (نبی اکرم ﷺ کے صحابی) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں' اگلے دن میں جلدی (مسجد میں) آ گیا' تو میں نے انہیں پایا کہ وہ مجھ سے بھی پہلے آ چکے ہوئے تھے' میں نے انہیں نماز ادا کرتے ہوئے پایا' میں ان کا انتظار کرنے لگا' جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا پھر میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے لئے' آپ سے محبت رکھتا ہوں' انہوں نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا ایسا ہی ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' انہوں نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایسا ہی ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کونہ پکڑا اور مجھے اپنی طرف کھینچا اور فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے واجب ہو جاتی ہے' جو میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں' اور میری ذات کی خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی نقل کیا ہے۔

4575 - وَعَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ قَالَ قُلْتُ لِمعَاذ وَاللّٰه اِنِّیْ لَاحبك لغير دنيا اَرْجُو اَن اُصيبها مِنْك وَلَا قرَابَة بيني وَبَيْنك قَالَ فَلَا شَیْءٍ قلت لله قَالَ فجذب حبوتي ثُمَّ قَالَ ابشر اِن كنت صَادِقا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ المتحابون فِي اللّٰه فِيْ ظلّ الْعَرْش يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله يَغْبِطهُمْ بمكانهم النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ قَالَ وَلَقِيت عبَادَة بن الصَّامِت فَحَدَّثته بِحَدِيْثِ معَاذ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن ربه تبَارَك وَتَعَالٰى حقت محبتي على المتحابين فِيْ وحقت محبتي على المتناصحين فِيْ وحقت محبتي على المتباذلين فِيْ هم على مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيقُوْنَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور یہ کسی دنیاوی فائدے کی وجہ سے نہیں ہے کہ جس کے بارے میں مجھے یہ توقع ہو کہ مجھے آپ سے یہ فائدہ حاصل ہو جائے گا' اور نہ ہی (یہ محبت) میرے اور آپ کے درمیان' کسی رشتے داری کی وجہ سے ہے' انہوں نے فرمایا: جب ایسی کوئی چیز نہیں ہے (تو پھر کس وجہ سے ہے؟) میں نے کہا: اللہ کی وجہ سے ہے' تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑا اور پھر فرمایا: اگر تم سچے ہو' تو تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' اور ان لوگوں کے مقام پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے''۔

ابومسلم بیان کرتے ہیں: میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے انہیں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث سنائی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پروردگار کے حوالے سے' یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:)

''میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میرے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے کی خیر خواہی کرتے ہیں' میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں' یہ لوگ نور کے بنے ہوئے منبروں پر موجود ہوں گے انبیاء' شہداء اور صدیقین' اِن دونوں پر رشک کریں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4576 - وروى التِّرْمِذِيّ حَدِيْث مُعَاذ ج فَقَط وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون فِيْ جلالي لَهُمْ مَنَابِر من نور يَغْبِطهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

امام ترمذی نے' صرف حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کو نور سے بنے ہوئے منبر ملیں گے اور انبیاء اور شہداء' اُن لوگوں پر رشک کریں گے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4577 - وَعَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يأثر عَن ربه تبَارك وَتَعَالَى يَقُوْلُ حقت محبتي للمتحابين فِيْ وحقت محبتي للمتواصلين فِيْ وحقت محبتي للمتزاورين فِيْ وحقت محبتي للمتباذلين فِي - رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آپ ﷺ نے اپنے پروردگار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پروردگار فرماتا ہے: میری محبت' میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے جانے والوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے' میری محبت میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4578 - وَعَن شُرَحْبِيل بن السمط أَنه قَالَ لعَمْرو بن عبسة هَلْ أَنْت محدثي حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ نِسْيَان وَلَا كذب قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتحابون من أَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتزاورُوْنَ من أَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتباذلون من أَجلي وَقد حقت محبتي لِلَّذِيْنَ يتصادقون من أَجلي

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ شرحبیل بن سمط کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کریں گے؟ جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس میں کوئی بھول چوک اور غلط بیانی نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے سے ملتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں میری محبت ان لوگوں کے لئے ثابت ہوگئی ہے جو میری خاطر ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4579 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله جلساء يَوْم الْقِيَامَة عَن يَمِين الْعَرْش و كلتا يَدي الله يَمِين على مَنَابِر من نور وُجُوههم من نور لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ وَلَا صديقين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم المتحابون بِجلَال الله تبَارك وَتَعَالَى المتحابون بِجلَال الله تبَارك وَتَعَالَى . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاس بِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن عرش کے دائیں طرف اللہ تعالیٰ کے کچھ مہمان ہوں گے ویسے اللہ تعالیٰ کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں وہ لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے ان کے چہرے نور سے بنے ہوئے ہوں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے اور نہ صدیقین ہوں گے عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4580 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من عباد الله عبادا لَيْسُوا بِاَنْبِيَاء يَغْبِطهُمْ الْاَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ قِيلَ من هم لَعَلَّنَا نحبهم قَالَ هم قوم تحَابوا بنور الله من غير اَرْحَام وَلَا اَنْسَاب وُجُوههم نور على مَنَابِر من نور لَا يخَافُوْنَ اِذا خَاف النَّاس وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذا حزن النَّاس ثُمَّ قَرَاَ الا اِن اَوْلِيَاء الله لَا خوف عَلَيْهِم وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُوْنُس)

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اَتَم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو انبیاء نہیں ہوں گے لیکن انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے عرض کی گئی: وہ کون لوگ ہوں گے؟ (آپ ہمیں ان کے بارے میں بتائیں) تاکہ ہم بھی ان سے محبت رکھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو کسی رشتے داری کے تعلق یا نسبی تعلق کے بغیر اللہ تعالیٰ کے نور (اور اس کی رضامندی) کی خاطر ایک دوسرے سے

محبت رکھتے ہوں گے'ان کے چہرے نورانی ہوں گے اور وہ نور سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے'جب لوگ غمگین ہوں گے'یہ خوف زدہ نہیں ہوں گے'جب لوگ غمگین ہوں گے'تو یہ غمگین نہیں ہوں گے'پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''خبردار! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام نسائی نے'امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے'روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

4581 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه عبادا یجلسهم یَوْمَ الْقِیَامَةِ علی مَنَابِر من نور یغشی وُجُوْهِهِمُ النُّور حَتّٰی یفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں'جنہیں قیامت کے دن'اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبروں پر بٹھائے گا'ان کے چہروں کو نور ڈھانپ لے گا'اور ایسا اس وقت تک ہوگا'جب تک مخلوق کا حساب پورا نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4582 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ المتحابون بجلالی فِیْ ظلّ عَرْشِی یَوْم لا ظلّ اِلَّا ظِلِّی . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری ذات کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے لوگ'اس دن میرے عرش کے سائے میں ہوں گے'جس دن میرے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4583 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیبعثن اللّٰه اَقْوَامًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِیْ وُجُوْهِهِمُ النُّور علی مَنَابِر اللُّؤْلُؤ یَغْبطهُم النَّاس لَیْسُوا بِاَنْبِیَاء وَلَا شُهَدَاءِ قَالَ فجثی اَعْرَابِی علی رُکْبَتَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جلهم لنا نعرفهم قَالَ هم المتحابون فِی اللّٰه من قبائل شَتّٰی وبلاد شَتّٰی یَجْتَمعُوْنَ علی ذکر اللّٰه یذکرُوْنَهٗ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن'اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا'جن کے چہرے نور کے ہوں گے'اور وہ موتیوں سے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے'لوگ ان پر رشک کریں گے'وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہدا ہوں گے'راوی بیان کرتے ہیں'تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور بولا: یارسول اللہ! آپ ان کے بارے میں ہمیں بتائیں'تاکہ ہم ان کی شناخت حاصل کرلیں'نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے'جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے'اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لئے اکٹھے ہوتے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4584 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن من عباد الله لأناسا ما هم بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة بمكانهم مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فخبرنا من هم قَالَ هم قوم تحابوا بروح الله على غير أَرْحَام بَيْنَهُمْ وَلَا أَمْوَال يَتَعَاطونَهَا فوَاللّٰهِ إن وُجُوْهِهِمْ لنور وَإِنَّهُم لعلى نور وَلَا يخافُوْنَ إذا خَافَ النَّاس وَلَا يَحْزَنُوْنَ إذا حزن النَّاس وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَة أَلا إن أَوْلِيَاء اللّٰه لَا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ (يُوْنُس) . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے بندوں میں کچھ ایسے افراد بھی ہیں' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مرتبہ ومقام پر' قیامت کے دن انبیاء اور شہداء رشک کریں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بتائیے کہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے' جن کے درمیان آپس میں کوئی رشتے داری نہیں ہوگی' کوئی مالی لین دین کا تعلق نہیں ہوگا' وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے' اللہ کی قسم ان کے چہرے نور کے ہوں گے وہ لوگ نور پر ہوں گے' اور جب لوگ خوف زدہ ہوں گے' تو انہیں خوف نہیں ہوگا' جب لوگ غمگین ہوں گے تو یہ غمگین نہیں ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ''خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4585 - وَعَنْ أَبِي مَالك الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيهَا النَّاس اسمعوا واعقلوا وَاعْلَمُوا أَن للّٰه عَزَّ وَجَلَّ عبادا لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ على مَنَازِلهمْ وقربهم من الله فجثى رجل من الْأَعْرَاب من قاصية النَّاس وألوى بِيَدِهِ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَاس مِنَ النَّاس لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يَغْبِطهُمُ الْأَنْبِيَاء وَالشُّهَدَاءِ على مَجَالِسهمْ وقربهم من الله أنعتهم لنا جلهم لنا يَعْنِيْ صفهم لنا شكلهم لنا فسر وَجه النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بسؤال الْأَعْرَابِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هم نَاس من أفناء النَّاس ونوازع الْقَبَائِل لم تصل بَيْنَهُمْ أَرْحَام مُتَقَارِبَة تحابوا فِي اللّٰه وتصافوا يضع اللّٰه لَهُمْ يَوْم الْقِيَامَة مَنَابِر من نور فَيَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا فَيجْعَل وُجُوْهِهِمْ نورا وثيابهم نورا يفزع النَّاس يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفزعون وهم أَوْلِيَاء اللّٰه لَا خوف عَلَيْهِمْ وَلَا هم يَحْزَنُوْنَ . رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! سن لو اور سمجھ لو اور جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی قدر ومنزلت اور قربت پر انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے' تو ایک دیہاتی شخص گھٹنوں کے بل جھک گیا' وہ پیچھے بیٹھا ہوا تھا' اس نے اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' اور عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' لیکن انبیاء اور شہداء' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ' ان کے مرتبہ ومقام اور قربت پر رشک کریں گے

تو آپ اس کا حلیہ ہمارے سامنے بیان کریں اوران کی صفات ہمارے سامنے بیان کریں' تو نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک دیہاتی کے اس سوال پر مسرور ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جو مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے' مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے' ان کے درمیان کوئی رشتے داری کا تعلق نہیں ہوگا' یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں گے اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہوں گے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نور سے بنے ہوئے منبر رکھوائے گا' تو یہ لوگ ان پر بیٹھیں گے اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نورانی بنادے گا' ان کے کپڑوں کو نورانی بنادے گا' (دوسرے) لوگ خوف زدہ ہوں گے لیکن یہ لوگ خوف زدہ نہیں ہوں گے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں' جنہیں کوئی خوف نہیں ہوگا' اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4586 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّة لعمدا من ياقوت عَلَيْهَا غرف من زبرجد لَهَا اَبْوَاب مفتحة تضيء كَمَا يضيء الْكَوْكَب الدُّرِّي قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من يسكنهَا قَالَ المتحابون فِي اللّٰه والمتباذلون فِي اللّٰه والمتلاقون فِي اللّٰه . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں یاقوت سے بنا ہوا ایک ستون ہے' جس کے اوپر زبرجد سے بنا ہوا بالا خانہ ہے' جس کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور وہ یوں جگمگاتا ہے' جس طرح چمکتا ہوا ستارہ جگمگاتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں کون رہے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے' لوگ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے لوگ اور اللہ تعالیٰ کے لئے' ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے لوگ (وہاں رہیں گے)''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

4587 - وَرُوِیَ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّة غرفا ترى ظواهرها من بواطنها وبواطنها من ظواهرها أعدهَا اللّٰه للمتحابين فِيْهِ والمتزاورين فِيْهِ والمتباذلين فِيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہیں' جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آتا ہے' اللہ تعالیٰ نے یہ اپنی ذات کے لئے' ایک دوسرے سے محبت رکھنے والوں' اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے سے ملنے والوں' اور اپنی ذات کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے تیار کیے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4588 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أفضل الْاِيْمَان قَالَ اَنْ تحب للّٰه وَتبغض للّٰه وتعمل لسَانك فِیْ ذكر اللّٰه قَالَ وماذا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاَنْ تحب للنَّاس مَا تحب لنَفسك وَتكره لَهُم مَا تكره لنَفسك . رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھو اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھو تم اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رکھو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم لوگوں کے لئے اُسی چیز کو پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو اور ان کے لئے اُسی چیز کو ناپسند کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4589 - وَعَنْ عَمْرو بن الجموح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَجِد الْعَبْد صَرِيح الْإِيمَان حَتَّى يحب لله تَعَالٰى وَيبغض لله فَإِذَا اَحَبَّ لله تَبَارَك وَتَعَالٰى وَاَبْغض لله فَقَدْ اسْتحق الْوَلَايَة لله تَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ رشدين بن سعد

❀❀ حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بندہ صریح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا' جب تک وہ اللہ تعالیٰ کے لیے محبت نہیں رکھتا' اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض نہیں رکھتا' جب وہ اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی ولایت کا مستحق ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی رشدین بن سعد ہے۔

4590 - وَعَنْ مَعَاذ بن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعْطى لله وَمنع لله وَاَحَبَّ لله وأنكح لله فَقَدْ اسْتكْمل إِيمَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ مُنكر وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيرهم

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں دیتا' اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے لئے نکاح کرتا ہے' وہ اپنے ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

4591 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لله وَاَبْغض لله وَاَعْطى لله وَمنع لله فَقَدْ اسْتكْمل الْإِيمَان . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) دیتا ہے' اللہ تعالیٰ کے لیے (کسی کو کچھ) نہیں دیتا ہے' وہ ایمان کو مکمل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4592 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِند النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَى

عرى الْاِسْلَام اوثق قَالُوا الصَّلَاة قَالَ حَسَنَة وَمَا هِيَ بِهَا قَالُوا صِيَام رَمَضَان قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِه قَالُوا الْجِهَاد قَالَ حسن وَمَا هُوَ بِهِ قَالَ اِن اوثق عرى الْاِيمَان اَن تحب فِي اللّٰه وَتبغض فِي اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة لَيْث بن اَبِي سليم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن مَسْعُوْد اخصر مِنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کون سی رسی زیادہ مضبوط ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نماز، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اچھی ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے، لوگوں نے عرض کی: رمضان کے روزے رکھنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن میری مراد یہ نہیں ہے، لوگوں نے عرض کی: جہاد کرنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اچھا ہے لیکن یہ مراد نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک ایمان کی سب سے زیادہ مضبوط رسی یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھو اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھو۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے، ان دونوں نے اسے لیث بن ابوسلیم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے، اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4593 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أفضل الْاَعْمَال الْحبّ فِي اللّٰه والبغض فِي اللّٰه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهُوَ عِنْد اَحْمد أطول مِنْهُ وَقَالَ فِيْهِ: اِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْحبّ فِي اللّٰه والبغض فِي اللّٰه . وَفِيْ اِسنادهما راو لم يسم

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے، امام احمد نے اسے اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے، جس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے محبت رکھنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے کسی سے بغض رکھنا ہے''۔

ان دونوں کی سند میں ایک راوی ایسا ہے، جن کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

4594 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتى السَّاعَة قَالَ وَمَا اَعددت لَهَا قَالَ لَا شَيْءٍ اِلَّا اَنِّي اَحَبَّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ أنس فَمَا فرحنا بِشَيْءٍ فرحنا بقول النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْت مَعَ من اَحْبَبْت

قَالَ انس: فَاَنا أحب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بكر وَعمر وَاَرْجُو اَن اكون مَعَهم بحبي اِيَّاهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی رم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: کوئی تیاری نہیں کی، البتہ یہ ہے کہ میں اللہ اور اس کے

رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی بھی بات کی اتنی خوشی نہیں ہوئی' جتنی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے خوشی ہوئی کہ "تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو"۔

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ سے حضرت ابوبکر ﷺ سے اور حضرت عمر ﷺ سے محبت رکھتا ہوں' اور مجھے یہ امید ہے کہ میری اِن حضرات کے ساتھ محبت کی وجہ سے' میں اِن حضرات کے ساتھ ہوؤں گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4595 - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيّ اَن رجلا من اَهْلِ الْبَادِيَة اَتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتى السَّاعَة قَائِمَة قَالَ وَيلك وَمَا اَعددْت لَهَا قَالَ مَا اَعددْت لَهَا اِلَّا اَنِّي اَحبّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ اِنَّك مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ وَنَحْنُ كَذَلِكَ قَالَ نعم ففرحنا يَوْمَئِذٍ فَرحا شَدِيْدا

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک دیہاتی شخص' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کی' لیکن میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' اس نے عرض کی: کیا ہم اسی طرح ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں!"

راوی کہتے ہیں' تو ہمیں اس دن انتہائی خوشی ہوئی۔

4596 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ رَاَيْت اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرحوا بِشَيْءٍ لم أرهم فرحوا بِشَيْءٍ اَشد مِنْهُ

قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يحب الرجل على الْعَمَل من الْخَيْر يعْمل بِهِ وَلَا يعْمل بِمثلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"(حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کو دیکھا' وہ کسی بات پر بھی اتنے خوش نہیں ہوئے' جتنے خوش وہ اِس بات پر ہوئے تھے' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ محبت رکھتا ہے' کیونکہ دوسرا شخص بھلائی کا عمل کرتا ہے' اور وہ شخص اس طرح کا عمل نہیں کرتا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی اس کے ساتھ ہو گا' جس سے وہ محبت رکھتا ہے"۔

4597 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ ترى فِيْ رجل اَحبَّ قوما وَلَمْ يلْحق بهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْء مَعَ من أحب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ جَابر الْمَرْء مَعَ من أحب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے لیکن وہ ان کے ساتھ جا کے مل نہیں پایا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے: (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''آدمی اس کے ساتھ ہوگا' جس کے ساتھ وہ محبت رکھتا ہے''۔

4598 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل یحب الْقَوْم وَلَا یَسْتَطِیْع اَن یعْمل بعملهم قَالَ اَنْت یَا اَبَا ذَر مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ فَاِنِّیْ اَحبَّ اللّٰه وَرَسُوله قَالَ فَاِنَّك مَعَ من اَحْبَبْت قَالَ فَاَعَادَهَا اَبُوْ ذَر فَاَعَادَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' لیکن وہ ان کی طرح کے عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم اس کے ساتھ ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو' تو انہوں نے عرض کی: میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کے ساتھ ہو گے' جس سے تم محبت رکھتے ہو' پھر حضرا بوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اپنی بات دہرائی' تو نبی اکرم ﷺ نے بھی اپنی بات دہرادی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4599 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تصاحب اِلَّا مُؤْمنا وَلَا یَاْکُل طَعَامك اِلَّا تَقِیّ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم صرف کسی مومن کے ساتھ رہنا (یا کسی مومن کو اپنا دوست بنانا) اور تمہارا کھانا' صرف پرہیزگار لوگ کھائیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4600 - وَعَنْ عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث هن حق لَا یَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِی الْاِسْلَام کمن لَا سهم لَهُ وَلَا یتَوَلَّی اللّٰه عبدا فیولیه غَیره وَلَا یحب رجل قوما اِلَّا حشر مَعَهم

4600- المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الإیمان' وأما حدیث معمر - حدیث:48جامع معمر بن راشد - باب: المرء مع من أحب' حدیث:928مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الإیمان والرؤیا' باب - حدیث:29756السنن الکبری للنسائی - کتاب الفرائض' ذو السہم - حدیث:6164مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرک من مسند الأنصار - حدیث السیدة عائشة رضی اللہ عنہا' حدیث:24591مسند أبی یعلی الموصلی - مسند عائشة' حدیث: 4447المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمہ عبد اللہ' عبد اللہ بن مسعود الہذلی - باب' حدیث:8669

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِير من حَدِيث ابْن مَسْعُود

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں حق ہیں' جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا کوئی حصہ نہ ہو' اور ایسا نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنا دوست بنائے' اور پھر اسے کسی اور کا دوست بنا دے' اور جو شخص کسی قوم سے محبت رکھتا ہے' اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4601 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة أحلف عَلَيْهِنَّ لَا يَجْعَل اللّٰه من لَهُ سهم فِي الْإِسْلَام كمن لَا سهم لَهُ وأسهم الْإِسْلَام ثَلَاثَة الصَّلَاة وَالصَّوْم وَالزَّكَاة وَلَا يتَوَلَّى اللّٰه عبدا فِي الدُّنْيَا فيوليه غَيره يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يحب رجل قوما إِلَّا جعله اللّٰه مَعَهم الحَدِيث

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں ہیں' جن پر میں حلف اٹھا سکتا ہوں کہ جس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ ہو' اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اُس کی مانند نہیں کیا ہے' جس کا حصہ نہ ہو' اور اسلام کے حصے تین ہیں' نماز' روزہ اور زکوٰۃ' اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنا دوست بنا لے' اسے قیامت کے دن کسی اور کے سپرد نہیں کرے گا' اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ محبت رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4602 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك أخْفى من دَبِيب الذَّر عَلَى الصَّفَا فِي اللَّيْلَة الظلماء وَأَدْنَاهُ أَن تحب على شَيْءٍ من الْجور وَتبغض على شَيْءٍ من الْعدْل وَهل الدّين إِلَّا الْحبّ والبغض قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قل إِن كُنْتُم تحبون اللّٰه فَاتبعُونِي يحببكم اللّٰهِ (آل عمران)

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شرک' تاریک رات میں پتھر پر چلنے والی چیونٹی سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے' اور اس کا سب سے ہلکا مرتبہ یہ ہے کہ تم کسی ظلم کو پسند کرو اور کسی انصاف کو ناپسند کرو' اور دین صرف محبت رکھنے اور بغض رکھنے کا نام ہے' اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''تم فرما دو! کہ اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو' تو میری اتباع کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

اَلتَّرْهِيب من السحر واِتيان الْكُهَّان والعرافين والمنجمين بالرمل والحصى اَوْ نَحو ذٰلِكَ وتصديقهم

باب: جادوگروں' کاہنوں' قیافہ شناسوں' ریت یا کنکریوں کے ذریعے حساب لگانے والوں' یا اس طرح کے لوگوں کے پاس جانے اور ان کی تصدیق کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4603 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَق وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم والتولی يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ وہ کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کسی کو) اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن غافل مومن خواتین پر زنا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4604 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عقد عقدَة ثُمَّ نفث فِيهَا فَقَدْ سحر وَمَنْ سحر فَقَدْ أشرك وَمَنْ تعلق بِشَیْءٍ وكل اِلَيْهِ

رَوَاهُ النَّسَائِیّ من رِوَايَة الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة وَلَم يسمع مِنْهُ عِنْد الْجُمْهُور

وَقَوله تعلق اَی وعلق على نَفسه العوز والحروز

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص گرہ لگائے گا اور پھر اس میں پھونک مارے گا وہ جادو کرے گا اور جو شخص جادو کرے گا' وہ شرک کا مرتکب ہوگا اور جو شخص جس چیز کے ساتھ متعلق ہوگا' اُسے اسی کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے حسن بصری کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور جمہور کے نزدیک حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''جو متعلق ہوگا'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے ساتھ کوئی تعویذ یا اس طرح کی کوئی چیز لٹکائے گا۔

4605 - وَعَنِ الْحسن عَنْ عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ لداؤد نَبِیّ اللّٰهِ صلوَات اللّٰه وَسَلَامه عَلَيْهِ سَاعَة يوقظ فِيهَا اَهله يَقُوْلُ يَا آل دَاوُد قُومُوْا فصلوا فَاِنَّ هٰذِهِ السَّاعَة يستجيب اللّٰه فِيهَا الدُّعَاء اِلَّا لساحر اَوْ عَاشر

رَوَاهُ اَحْمد عَن عَلِیّ بن زيد عَنهُ وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيح وَاخْتلف فِی سَمَاع الْحسن من

عُثْمَان

حسن بصری نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حضرت داؤد علیہ السلام جو اللہ کے نبی تھے ان کا ایک مخصوص وقت تھا جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تھے اور فرماتے تھے: اے داؤد کے اہل خانہ! تم لوگ اٹھو اور نماز ادا کرو کیونکہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ دعا کو قبول کرتا ہے البتہ جادو کرنے والے یا بھتہ وصول کرنے والے کی دعا قبول نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے اس کے بقیہ راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حسن بصری کے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

4606 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من تطير اَوْ تطير لَهُ اَوْ تكهن اَوْ تكهن لَهُ اَوْ سحر اَوْ سحر لَهُ وَمَنْ اَتَى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس دون قَوْلِهٖ وَمَنْ اَتَى اِلَى آخِره بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو فال نکالتا ہے یا جس کے لئے فال نکالی جاتی ہے جو کہانت کرتا ہے یا جس کے لئے کہانت کی جاتی ہے جو جادو کرتا ہے یا جس کے لئے جادو کیا جاتا ہے جو شخص کاہن کے پاس آتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''جو شخص جاتا ہے'' اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

4608 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع أعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمُحصنَة وَالسحر وَأكل مَال الْيَتِيم وَأكل الرِّبَا الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي الْفِرَار من الزَّحْف

وروى ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه حَدِيْثِ اَبِيْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ فِيْ كتاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كتبه اِلَى اَهْلِ الْيمن فِي الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات وَالزَّكَاة فَذكر فِيْهِ وَاِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر حق والفرار فِيْ سَبِيْل اللّٰه يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمي الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم

عبید بن عمیر لیثی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ

کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نو ہیں' جن میں سب سے بڑا' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا ہے (اور باقی یہ ہیں:) کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو کرنا' یتیم کا مال کھانا اور سود کھانا ہے۔......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' ان کے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے مکتوب کے بارے میں روایت نقل کی ہے' جو آپ ﷺ نے اہل یمن کی طرف لکھا تھا' جو فرائض' سنتوں' دیتوں اور زکوٰۃ کے بارے میں تھا' اس میں یہ بات بھی ذکر تھی:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا گناہ' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہوگا' (اور اس کے علاوہ دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔

4609 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اتى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا قَالَ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے' اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4610 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتى كَاهِنًا فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ برِيء مِمَّا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ اَتَاهُ غير مُصدق لَهُ لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة رشدين بن سعد . الكاهن هُوَ الَّذِيْ يخبر عَن بعض الْمُضمرَات فَيُصِيب بَعْضهَا ويخطىء اَكْثَرهَا وَيَزْعُم اَن الْجِنّ تخبره بذلك

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جاتا ہے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرتا ہے' وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی اور جو شخص کاہن کے پاس جاتا ہے اگرچہ اس کی بات کی تصدیق نہیں کرتا' تو اس کی بھی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے رشدین بن سعد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''کاہن'' اس شخص کو کہتے ہیں' جو پوشیدہ چیزوں کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور اس میں سے کوئی بات صحیح ہو جاتی ہے

اور زیادہ تر غلط ثابت ہوتی ہیں اور اس کا یہ کہنا ہوتا ہے کہ جن نے اسے اس چیز کے بارے میں بتایا ہے۔

4611 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من آتی کَاهِنًا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حجبت عَنهُ التَّوْبَة اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة فَإِن صدقه بِمَا قَالَ کفر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کاہن کے پاس جا کر اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرتا ہے تو چالیس دن تک توبہ اس سے محجوب ہو جاتی ہے اور اگر وہ کاہن کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کر دے تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4612 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لن ینَال الدَّرَجَات العلی من تکهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سَفَره تطیرا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِإِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے یا پانسہ کھیلے یا فال نکال کر سفر سے واپس آئے''

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے اور ان میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

4613 - وَعَن صَفِیَّة بنت اَبِیْ عبید عَن بعض اَزْوَاج النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتی عرافا فَسَاَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ فَصدقهٗ لم تقبل لَهٗ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا . رَوَاهُ مُسلِم

العراف بِفَتْح الْعین الْمُهْملَة وَتَشْدِید الرَّاء کالکاهن وَقِیْلَ هُوَ السَّاحر

وَقَالَ الْبَغَوِیّ العراف هُوَ الَّذِیْ یَدعِی معرفَة الْاُمُور بمقدمات وَاَسْبَاب یسْتَدلّ بهَا علی مواقعها کالمسروق من الَّذِیْ سَرقه وَمَعْرِفَة مَکَان الضَّالة وَنَحْو ذٰلِكَ وَمِنْهُم من یُسَمِّی المنجم کَاهِنًا انْتهی

سیدہ صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی عراف کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس شخص کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ العراف یہ کاہن کی مانند ہوتا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد جادو کرنے والا شخص ہے' علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: عراف اس شخص کو کہتے ہیں' جو مقدمات اور اسباب کی مدد سے امور کی معرفت کا دعویٰ کرتا ہو' جن کے ذریعے وہ ان کے وقوع پر استدلال کرے' جیسے چوری کے سامان کے ذریعے وہ یہ بتائے کہ کس نے اسے چوری کیا ہے؟ یا گمشدہ چیز کی جگہ کے بارے میں معرفت حاصل کر لے' یا اس کی طرح کی کوئی اور بات ہو' بعض حضرات نے نجومی کو بھی کاہن کا نام دیا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

4614 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اتى عرافا اَوْ كَاهِنًا فصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِىْ اسانيدهم كَلَام ذكرته فِىْ مُخْتَصر السّنَن وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عراف یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان سب حضرات کی اسانید کے بارے میں کلام پایا جاتا ہے' جسے میں نے مختصر السنن میں نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4615 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اتى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا فَسَاَلَهُ فَصدقهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا انزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اس سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کرے اور پھر اس کی کہی ہوئی بات کی تصدیق کرے تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔

یہ روایت امام بزار اور امام ابویعلی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4616 - وَعنهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اَتَى عرافا اَوْ ساحرا اَوْ كَاهِنًا يُؤمن بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جو شخص کسی عراف یا جادوگر یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی کہی ہوئی بات پر ایمان رکھے' تو وہ اس چیز کا کفر کرتا ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4617 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤمن بِسحر وَلَا قَاطع رحم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مستقل شراب پینے والا' جادو پر ایمان رکھنے والا' اور قطع رحمی کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

4618 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اقتبس علما من

النُّجُوْم اقتبس شُعْبَة من السحر زَاد مَا زَاد . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَغَيرهمَا

قَالَ الْحَافِظ والمنهى عَنهُ من علم النُّجُوم هُوَ مَا يَدعِيهِ اَهلهَا من معرفَة الْحَوَادِث الْآتِيَة فِي مُسْتَقْبل الزَّمَان كمجيء الْمَطَر وَوُقُوع الثَّلج وهبوب الرّيح وتغيير الأسعار وَنَحْو ذٰلِكَ ويزعمون انهم يدركون ذٰلِكَ بسير الْكَوَاكِب واقترانها وافتراقها وظهورها فِي بعض الْاَزْمَان وَهٰذَا علم اسْتَأْثر اللّٰه بِهِ لَا يُعلمهُ اَحد غَيره فَاَمَّا مَا يدْرك من طَرِيق الْمُشَاهدَة من علم النُّجُوم الَّذِي يعرف بِهِ الزَّوَال وَجه الْقبْلَة وَكم مضى من اللَّيْل وَالنَّهَار وَكم بَقِي فَإِنَّهُ غير دَاخل فِي النَّهْي وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تھوڑا سا علم نجوم سیکھتا ہے' تو وہ جادو کا ایک حصہ سیکھتا ہے' اب وہ جتنا چاہے زیادہ سیکھ لے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: علم نجوم میں سے اُس علم کی ممانعت ہے' جس کے حاصل کرنے والے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مستقبل میں پیش آنے والے حادثات کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں' جیسے بارش کب ہوگی؟ برف باری کب ہوگی؟ ہوائیں کب چلیں گی؟ قیمتیں کب تبدیل ہوں گی؟ یا اس طرح کے دیگر امور' لیکن جو لوگ یہ کہتے ہیں: اس کے ذریعے ستاروں کی رفتار اور ان کے ملنے جلنے کے اوقات اور ان کی علیحدگی کے اوقات اور بعض زمانوں میں ان کے ظہور کے بارے میں ادراک حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو یہ وہ علم ہے' جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے' اس کے علاوہ یہ کوئی نہیں جان سکتا' اور مشاہدے کے طریق سے علم نجوم کے ذریعے جو چیزیں حاصل ہو سکتی ہیں' جیسے اس کے ذریعے زوال کا وقت' یا قبلہ کی سمت' یا رات اور دن کے اوقات کتنے گزر چکے ہیں' کتنے باقی ہیں؟ تو اس طرح کے امور اس ممانعت میں داخل نہیں ہوں گے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4619 - وَعَن قطن بن قبيصَة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

قَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط انْتهى

وَقَالَ ابْن فَارس الطّرق الضَّرْب بالعصى وَهُوَ جنس من التكهن

الطّرق بِفَتْح الطَّاء وَسُكُوْن الرَّاء

والجبت بِكَسْر الْجِيم كل مَا عبد من دون اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''لکیریں لگانا' فال نکالنا اور طرق' (یہ تینوں) ''جبت'' کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے.....ان کی بات ختم ہوگئی۔

ابن فارس کہتے ہیں: طرق سے مراد لاٹھی کے ذریعے ضرب لگانا ہے' اور یہ کہانت کی ایک قسم ہے طرق میں 'ط' پر زبر ہے اور 'ر' ساکن ہے۔

لفظ الجبت میں 'ج' پر زبر ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے۔

التَّرْهِيب من تَصْوِير الْحَيَوَانَات والطيور فِي الْبُيُوت وَغَيْرِهَا

گھروں میں' یا ان کے علاوہ کسی اور جگہ میں' جانوروں یا پرندوں کی تصویر لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

4620 - عَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الَّذِيْنَ يصنعون هٰذِهِ الصُّور يُعَذبُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة يُقَال لَهُم احيوا مَا خلقتُم . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں' قیامت کے دن انہیں عذاب دیا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: جو کچھ تم نے بنایا ہے' اسے زندہ کرو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4621 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قدم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سفر وَقد سترت سهوة لي بقرام فِيهِ تماثيل فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تلون وَجهه وَقَالَ يَا عَائِشَة اَشد النَّاس عذَابا عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يضاهون بِخلق اللّٰه . قَالَت فقطعناه فَجَعَلنَا مِنْهُ وسَادَة اَوْ وسادتين

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر سے تشریف لائے تو میں نے ایک ایسے کپڑے کا پردہ لگایا ہوا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں جب نبی اکرم ﷺ نے ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے ذریعے ایک یا شاید دو تکیے بنا دیے۔

4622 - وَفِي رِوَايَة قَالَت دخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْت قرام فِيهِ صور فَتَلَوَّنَ وَجهه ثُمَّ تنَاول السّتْر فهتكه وَقَالَ اِن من اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يصورون هٰذِهِ الصُّور

❀❀ :ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے

4620-صحيح البخاري - كتاب اللباس' باب عذاب المصورين يوم القيامة - حديث: 5614صحيح مسلم - كتاب اللباس والزينة' باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة - حديث: 4036السنن للنسائي - كتاب الزينة' ذكر ما يكلف أصحاب الصور يوم القيامة - حديث:5290جامع معمر بن راشد - باب التماثيل وما جاء فيه' حديث: 78مصنف ابن أبي شيبة - كتاب اللباس والزينة' في المصورين وما جاء فيهم - حديث: 24693السنن الكبرى للنسائي - كتاب الزينة' التصاوير - حديث: 9454مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4331المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:1215المعجم الصغير للطبراني - من اسمه محمد' حديث:1037

تو گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ ﷺ اس پردے کی طرف بڑھے اور آپ ﷺ نے اسے اتار دیا' آپ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو یہ تصویریں بناتے ہیں''۔

4623 - وَفِيْ أُخْرىٰ أَنَّهَا اشترت نمرقة فِيْهَا تصاوير فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ على الْبَاب فَلَمْ يدخل فعرفت فِيْ وَجهه الْكَرَاهِيَة قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰه وَإِلٰى رَسُوله مَاذَا اذنبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذِهِ النمرقة فَقُلْتُ اشْتَرَيْتهَا لَك لتقعد عَلَيْهَا وتوسدها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اَصْحَاب هٰذِهِ الصُّوَر يُعَذبُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ لَهُمْ احيوا مَا خلقْتُمْ وَقَالَ إِن الْبَيْت الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَر لَا تدخله الْمَلَائِكَة ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

السهوة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة هِيَ الطاق فِي الْحَائِط يوضع فِيْهِ الشَّيْء وَقِيْلَ هِيَ الصّفة وَقِيْلَ المخدع بَيْنَ الْبَيْتَيْنِ وَقِيْلَ بَيت صَغِير كالخزانة الصَّغِيرَة والقرام بِكَسْر الْقَاف هُوَ السّتْر والنمرقة بِضَم النُّوْن وَالرَّاء أَيْضًا وَقد تفتح الرَّاء وبكسرهما هِيَ المخدة

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ ؓ نے ایک تکیہ خریدا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' جب نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو باہر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہیں ہوئے' سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: مجھے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے اثرات محسوس ہو گئے' سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں' میں نے کیا جرم کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے عرض کی: میں نے اسے آپ کے لئے خریدا ہے' تاکہ آپ اس پر ٹیک لگائیں اور اس کا تکیہ بنائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگوں نے جو کچھ بنایا ہے' اسے زندہ کرو! آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویر موجود ہوتی ہے' فرشتے اس میں داخل نہیں ہوتے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ سہوۃ اس سے وہ طاق ہے' جو دیوار میں موجود ہوتا ہے' جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود کھڑکی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چھوٹا کمرہ ہے' جس میں سامان وغیرہ رکھا جاتا ہے۔

لفظ قرام سے مراد پردہ ہے' لفظ نمرقة اس سے مراد تکیہ ہے۔

4624 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن أَبِيْ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ إِنِّيْ رجل اصور هٰذِهِ الصُّوَر فافتني فِيْهَا فَقَالَ ادن مني فَدَنَا ثُمَّ قَالَ ادن مني فَدَنَا حَتّٰى وضع يَده على رَأسه وَقَالَ أنبئك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل مُصَور فِي النَّار يَجْعَل لَهُ بِكُل صُوْرَة صورها نفسا فيعذبه فِيْ جَهَنَّم

قَالَ ابْن عَبَّاس فَإِن كنت لَا بُد فَاعِلا فَاصْنَعْ الشّجر وَمَا لَا نفس لَهُ ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سعید بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' اس نے ان سے کہا: میں ایک شخص ہوں' جو تصویریں بناتا ہے' تو آپ مجھے اس کے بارے میں فتویٰ دیجیے! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میرے قریب آجاؤ' وہ قریب ہوا' تو انہوں نے فرمایا: اور قریب ہو جاؤ' وہ اور قریب ہوا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر رکھا اور فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتانے لگا ہوں' جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا' اس نے جتنی بھی تصویریں بنائی ہوں گی' ان میں سے ہر تصویر کو ایک وجود کی شکل دے دی جائے گی اور وہ تصویر اسے جہنم میں عذاب دے گی''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم نے کچھ بنانا ہی ہے' تو تم درخت کی تصویر بنا لو' یا ایسی چیز کی بنا لو' جس میں جان نہ ہو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4625 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ کنت عِنْد ابْن عَبَّاس اِذْ جَاءَہُ رجل فَقَالَ یَا ابْن عَبَّاس اِنِّیْ رجل اِنَّمَا معیشتی من صَنْعَة یَدی وَاِنِّیْ اَصنع هٰذِهِ التصاویر فَقَالَ ابْن عَبَّاس لَا اُحدثك اِلَّا مَا سَمِعت من رَسُوْل الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سمعته یَقُوْلُ من صور صُوْرَة فَاِن الله معذبه حَتّٰی ینْفخ فِیْهَا الرّوح وَلَیْسَ بنافخ فِیْهَا اَبَدًا فربا الرجل ربوة شَدِیْدَة فَقَالَ وَیحك اِن اَبیت اِلَّا اَن تَصْنَع فَعَلَیْك بِهٰذَا الشّجر وكل شَيْءٍ لَیْسَ فِیْهِ روح رَبًّا الْاِنْسَان اِذا انتفخ غیظا اَوْ كبرا

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: اے حضرت ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کے ذریعے بنائے گئے کام سے وابستہ ہے' میں یہ تصویریں بناتا ہوں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں؟ جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تصویر بنائے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے یہ عذاب دے گا کہ وہ اس تصویر میں روح پھونکے اور وہ اس میں کبھی بھی روح نہیں پھونک سکے گا''۔

تو وہ شخص شدید غصے میں آ گیا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تم نہیں مانتے اور تم نے یہی کام کرنا ہے' تو تم درخت کی تصویر بنا لو' یا کسی ایسی چیز کی تصویر بنا لو' جس میں روح موجود نہ ہو۔

لفظ ربا الانسان سے مراد یہ ہے' جب انسان غصے سے پھول جائے اور بڑا ہو جائے۔

4626 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اَشد النَّاس عذَابا یَوْم الْقِیَامَة المصورون ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب' تصویر بنانے والوں کو ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4627 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اظلم مِمَّنْ ذهب يخلق كخلقي فليخلقوا ذرة وليخلقوا حَبَّة وليخلقوا شعيرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا؟ جو میری تخلیق کی مانند تخلیق کرنے چل پڑے گا' وہ ایک چیونٹی تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک دانہ تو بنا کے دکھائیں' وہ ایک جَو کا دانہ تو بنا کے دکھائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4628 - وَعَنْ حَيَّان بن حُصَيْن قَالَ قَالَ لى عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلا اَبعَثك على مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تدع صُوْرَة اِلَّا طمستها وَلَا قبرا مشرفا اِلَّا سويته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

حیان بن حصین بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اس پیغام کے ہمراہ نہ بھیجوں؟ جس کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا' (وہ پیغام یہ تھا) کہ جو بھی تصویر نظر آئے' تو اسے میں مٹادوں اور جو بھی بلند قبر نظر آئے' اسے میں برابر کردوں۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4629 - وروى اَحْمد عَن عَلِیّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَة فَقَالَ اَيكُم ينْطَلق اِلَى الْمَدِيْنَة فَلَا يدع فِيهَا وثنا اِلَّا كسره وَلَا قبرا اِلَّا سواهُ وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطخها فَقَالَ رجل اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فهاب اَهْل الْمَدِيْنَة قَالَ فَانْطَلق ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لم اَدع بهَا وثنا اِلَّا كسرته وَلَا قبرا اِلَّا سويته وَلَا صُوْرَة اِلَّا لطختها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد اِلَى صَنْعَة شَیْءٍ من هٰذَا فَقَدْ كفر بِمَا أنزل على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وَاِسْنَاده جيد اِنْ شَاءَ اللّٰه

امام احمد نے' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون شخص مدینہ کی طرف جائے گا اور وہاں موجود ہر بت کو توڑ دے گا؟ قبر کو برابر کردے گا اور تصویر کو خراب کردے گا؟ ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا' اس پر اہل مدینہ پریشان ہوگئے' راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص گیا پھر وہ واپس آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے وہاں موجود ہر بت کو توڑ دیا ہے' ہر قبر کو برابر کردیا ہے اور ہر تصویر کو خراب کردیا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب جو شخص دوبارہ اِن میں سے کوئی کام کرے' گا تو وہ اُس چیز کا کفر کرے گا' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔

اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند عمدہ ہوگی۔

4630 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة

بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا صُوْرَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4631 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا تماثيل

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

4632 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَاعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يَأْتِيه فَرَاثَ عَلَيْهِ حَتّٰى اشْتَدَّ على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخرج فَلَقِيَهُ جِبْرِيْل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتًا فِيْهِ كلب وَّلَا صُوْرَة ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

راث بالثاء الْمُثَلَّثَة غير مَهْمُوز اَي اَبْطَاَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات طے کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گے' انہیں آنے میں تاخیر ہوگئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بہت گراں گزری' آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شکایت کی' تو انہوں نے عرض کی: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے

لفظ راث اس سے مراد کسی کے آنے میں تاخیر ہونا ہے۔

4633 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَة وَّلَا جنب وَّلَا كلب ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن يحيى قَالَ الْبُخَارِيّ فِيْهِ نظر

حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں تصویر یا جنبی شخص' یا کتا موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عبداللہ بن یحییٰ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

4634 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لي اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنَعنِيْ اَن أكون دخلت اِلَّا اَنه كَانَ على الْبَاب تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَأْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَيْت يقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فَيقطع فَيجْعَل وسادتين منبوذتين توطآن وَمر بالكلب فَليخرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَتَاتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِيْ اقتناء الْكَلْب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے کہا میں گزشتہ رات آپ کی طرف آیا تھا لیکن میں اندر اس لئے داخل نہیں ہوسکا کہ دروازے پر تصویریں لگی ہوئی تھیں اس وقت گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں اور گھر میں ایک کتا بھی موجود تھا' تو آپ تصویروں کے سروں کے بارے میں حکم دیں کہ جو گھروں میں تصویریں لگی ہوئی ہیں ان کے سروں کو کاٹ دیا جائے اور وہ درخت کی مانند ہو جائیں اور پردے کے بارے میں آپ حکم دیں اسے کاٹ دیا جائے اور اس کے تکیے بنا لیے جائیں یا اسے نیچے بچھا لیا جائے جس کے اوپر پاؤں آئیں اور کتے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسی نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی' جو کتا پالنے سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4635 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج عنق مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهُ عينان يبصر بهما واذنان تسمعان ولسان يَنْطق يَقُوْلُ اِنِّيْ وكلت بِثَلَاثَة بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَبِكُل جَبَّار عنيد وبالمصورين . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

عنق بِضَم الْعين وَالنُّوْن اَي طَائِفَة وجانب مِنَ النَّار

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آگ (یعنی جہنم) سے ایک گردن نکلے گی' جس کے دو آنکھیں ہوں گی' جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی دو کان ہوں گے' جن کے ذریعے وہ سنتی ہوگی' ایک زبان ہوگی' جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی' وہ گردن یہ کہے گی: مجھے تین آدمیوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کسی اور کو معبود قرار دیتا ہو' اور ہر سرکش متکبر شخص' اور جو تصویریں بنانے والے ہیں (ان کے لئے مجھے مقرر کیا گیا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ عنق اس سے مراد گروہ ہے' یا جہنم کا ایک حصہ ہے۔

34 - التَّرْهِيب من اللّعب بالنرد

باب: ''نرد'' کھیلنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4636 - عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لعب بالنردشير فَكَاَنَّمَا صبغ يَدَه فِيْ دم خِنْزِير

رَوَاهُ مُسْلِم وَله وَلِاَبِيْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَة فَكَاَنَّمَا غمس يَدَه فِيْ لحم خِنْزِير وَدَمه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ''نردشیر'' کھیلتا ہے وہ گویا اپنے ہاتھ خنزیر کے خون میں لت پت کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''گویا وہ شخص اپنا ہاتھ خنزیر کے خون اور اس کے گوشت میں ڈبو لیتا ہے''۔

4637 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لعب بنرد اَوْ نردشير فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَلَمْ يَقُولُوْا اَوْ نردشير وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وروينا من وَجه آخر عَن مُحَمَّد بن كَعْب عَنْ اَبِيْ مُوسَى عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يقلب كعباتها اَحَد ينْتَظر مَا تَاتِى بِهٖ اِلَّا عصى اللّٰه وَرَسُوله

قَالَ الْحَافِظ قد ذهب جُمْهُور الْعلمَاء اِلٰى اَن اللّعب بالنرد حرَام وَنقل بعض مَشَايخنَا الْاِجْمَاع على تَحْرِيمه وَاخْتلفُوا فِي اللّعب بالشطرنج فَذهب بَعضهم اِلٰى اِبَاحَته لِاَنَّهٗ يستعان بِهٖ فِيْ اُمُور الْحَرْب ومكائده لٰكِن بِشُرُوط ثَلَاثَة اَحدهَا اَن لَا يُؤخر بِسَبَبِهٖ صَلَاة عَن وَقتهَا

وَالثَّانِيْ اَن لَا يكون فِيْهِ قمار

وَالثَّالِث اَن يحفظ لِسَانه حَال اللّعب عَن الْفُحْش والخنا ورديء الْكَلَام فَمَتٰى لعب بِهٖ اَوْ فعل شَيْئا مِنْ هٰذِهِ الْاُمُور كَانَ سَاقِط الْمُرُوءَة مَرْدُوْد الشَّهَادَة وَمِمَّنْ ذهب اِلٰى اِبَاحَته سعيد بن جُبَير وَالشعْبِيّ وَكرههُ الشَّافِعِي كَرَاهَة تَنْزِيه وَذهب جماعات من الْعلمَاء اِلٰى تَحْرِيمه كالنرد وَقد ورد ذكر الشطرنج فِيْ اَحَادِيْث لَا اَعْلَم لشَيْءٍ مِنْهَا اِسْنَادًا صَحِيحا وَلَا حسنا وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نرد (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نردشیر کھیلتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد امام ابن ماجہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے لفظ ''نردشیر'' نقل نہیں کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام بیہقی بیان کرتے ہیں: ہم نے اسے ایک اور حوالے سے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس کے مہروں کو پلٹتا ہے تاکہ اس بات کا انتظار کرے کہ اس کا کیا نتیجہ آئے گا؟ تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے''۔

حافظ کہتے ہیں: جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں: نرد کھیلنا حرام ہے ہمارے بعض مشائخ نے اس کے حرام ہونے پر اجماع نقل کیا ہے تاہم شطرنج کھیلنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے بعض حضرات نے اسے مباح قرار دیا ہے کیونکہ اس کے ذریعے جنگی امور اور اس کی چالوں میں مدد حاصل کی جاتی ہے لیکن اس کے لئے تین چیزیں شرط ہیں ایک یہ کہ اس کی وجہ سے نماز میں

تاخیر نہ ہو دوسرا یہ کہ اس میں جوا نہ کھیلا جائے' اور تیسرا یہ کہ کھیلتے ہوئے زبان کی فحش کلامی' بدزبانی اور عامیانہ گفتگو سے اجتناب کیا جائے اور جو شخص اس کو کھیلتے ہوئے' ان میں سے کوئی کام کرے گا' تو ایسے شخص کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی اور اس کی شہادت مسترد ہوگی۔

سعید بن جبیر اور امام شعبی اس کے مباح ہونے کے قائل ہیں' امام شافعی نے اسے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے' علماء کی ایک جماعت نے اسے ''نرد'' کی طرح حرام قرار دیا ہے' بعض احادیث میں شطرنج کا ذکر بھی ہوا ہے' لیکن مجھے ان میں سے کسی ایک کی مستند سند کا' یا حسن سند کا علم نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْغِیْبُ فِی الجلیس الصَّالح

والترهيب من الجليس السيىء وَمَا جَاءَ فِيْمَن جلس وسط الْحلقة وأدب الْمجْلس وَغَيْر ذٰلك

باب: نیک ہم نشین کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے ہم نشین کے بارے ترہیبی روایات' جو شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ جاتا ہے' اس کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟ مجلس کے آداب اور اس کے علاوہ دیگر امور کا تذکرہ

4638 - عَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل الجليس الصَّالح والجليس السوء كحامل الْمسك ونافخ الْكِير فحامل الْمسك اِمَّا اَن يحذيك وَاِمَّا اَن تبْتَاع مِنْهُ وَاِمَّا اَن تجد مِنْهُ رِيْحًا طيبَة ونافخ الْكِير اِمَّا اَن يحرق ثِيَابك وَاِمَّا اَن تجد مِنْهُ رِيْحًا خبيثة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم . يحذيك اَى يعطيك

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نیک ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے شخص اور بھٹی جلانے والے شخص کی طرح ہے' مشک والا شخص یا تو وہ تمہیں دیدے گا' یا تم اس سے کچھ خرید لو گے' یا پھر تم اس کی پاکیزہ خوشبو ضرور پاؤ گے' اور بھٹی جلانے والا شخص یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا' یا تمہیں اس سے بری بو آئے گی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ یحذیک اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تمہیں دیدے گا۔

4639 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الجليس الصَّالح كَمثل صَاحب الْمسك اِن لم يصبك مِنْهُ شَيْءٌ اَصَابَك من رِيْحه وَمثل الجليس السوء كَمثل صَاحب الْكِير اِن لم يصبك من سَوَاده اَصَابَك من دخانه . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی مانند ہے کہ اگر تمہیں اس سے مشک نہیں بھی ملتا' تو اس کی خوشبو تم تک آئے گی اور برے ہم نشین کی مثال بھٹی والے شخص کی طرح ہے کہ اگر اس کے سیاہی تم تک نہ بھی پہنچی' تو اس کا دھواں تم تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4640 - وَعَنْ حُذَیْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لعن من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4641 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز اَن رجلا قعد وسط حَلقَة قَالَ حُذَیْفَة مَلْعُوْن علی لِسَان مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ لعن اللّٰه علی لِسَان مُحَمَّد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من جلس وسط الْحلقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَالْحَاکِم بِنَحْوِهٖ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ ابومجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھ گیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ملعون قرار پایا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اس شخص پر لعنت کی ہے' جو حلقے کے درمیان میں بیٹھتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4642 - وَعَن الشرید بن سُوَیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا جَالس وَقد وضعت یَدی الْیُسْرٰی خلف ظَهْرِی واتکأت علی الیة یَدی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تقعد قعدة المغضوب عَلَیْهِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَزَاد: قَالَ ابْن جریج :وضع راحتیك علی الْاَرْض

❀❀ حضرت شرید بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر میرے پاس سے ہوا' میں اس وقت بیٹھا ہوا تھا' میں نے اپنا بایاں ہاتھ اپنی پشت کے پیچھے رکھا ہوا تھا' اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر ٹیک لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طرح نہ بیٹھو! جس طرح وہ لوگ بیٹھتے ہیں' جن پر غضب کیا گیا ہو۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں: یعنی تم اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھو۔

4643 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ لَهٗ رجل عَن مَجْلِسه فَذهب لیجلس فِیْهِ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو ایک اور شخص اس کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا' وہ شخص وہاں آ کے بیٹھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4644 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَن سعد بن اَبِی الْحسن قَالَ جَاءَ اَبُوْ بکرَة فِیْ شَهَادَة فَقَامَ لَهٗ رجل من مَجْلِسه

فَاَبیٰ اَن یجلس فِیهِ وَقَالَ اِن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی عَن ذَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سعد بن ابوالحسن بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی گواہی کے سلسلے میں تشریف لائے تو ایک شخص ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ گیا تو انہوں نے وہاں بیٹھنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

4645 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یقیمن اَحَدُکُمْ رجلا من مَجْلِسه ثُمَّ یجلس فِیهِ وَلٰکِن توسعوا وتفسحوا یفسح اللّٰه لکم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص، کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے بلکہ تم گنجائش اور کشادگی اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی نصیب کرے گا''۔

4646 - وَفِی رِوَایَةٍ قَالَ وَکَانَ ابْن عمر اِذا قَامَ لَهُ رجل من مَجْلِسه لم یجلس فِیهِ .

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے جب کوئی شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہو جاتا تھا' تو وہ اس جگہ پر بیٹھتے نہیں تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4647 - وَعَن جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ کُنَّا اِذا اَتَیْنَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جلس اَحَدنَا حَیْثُ یَنْتَهِی . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْن حبَان فِی صَحِیْحه

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو ہم میں سے کوئی شخص وہیں بیٹھ جاتا تھا' جو محفل کا آخری حصہ ہوتا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4648 - وَعَن عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لرجل اَن یفرق بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذنهما . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ عمرو بن شعیب نے' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دو افراد کے درمیان جدائی ڈالے (یعنی ان کے درمیان میں آ کے بیٹھ جائے) البتہ ان کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4649 - وَفِی رِوَایَةٍ لِاَبِی دَاوُد لَا یجلس بَیْن رجلَیْنِ اِلَّا بِاِذنهما

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان' اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے''۔

4650 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِن مجْلِس ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَق بِہٖ ۔ رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی جگہ سے اٹھے اور پھر وہاں واپس آئے' تو وہ اس جگہ کے بارے میں زیادہ حق رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4651 - وَعَنْ وھب بن حُذَیْفَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرجل اَحَق بمجلسہ فَاِذَا خرج لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَق بمجلسہ ۔ رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ

❀❀ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے جب وہ کسی کام کے سلسلے میں جائے اور واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4652 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خیر الْمجَالِس أوسعھا- رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''محافل میں سب زیادہ بہتر وہ ہیں' جن میں سب سے زیادہ گنجائش ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4653 - وَعَنْ اَبِیْ سعید اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوس بالطرقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لنا بُد من مجالسنا نتحدث فِیْھَا فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَبَیْتُم فأعطوا الطَّرِیْق حَقہ قَالُوْا وَمَا حق الطَّرِیْق یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غض الْبَصَر وکف الْاَذَی ورد السَّلَام وَالامر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْی عَنِ الْمُنکر ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد

4650-صحیح مسلم - کتاب السلام' باب إذا قام من مجلسہ - حدیث:4142سنن أبی داود - کتاب الأدب' باب إذا قام الرجل من مجلس ثم رجع - حدیث:4233صحیح ابن خزیمة - کتاب الجمعة المختصر من المختصر من المسند علی الشرط الذی ذکرنا' جماع أبواب الأذان والخطبة فی الجمعة - باب ذکر قیام الرجل من مجلسہ یوم الجمعة ثم یرجع' حدیث:1707صحیح ابن حبان - کتاب البر والإحسان' باب الصحبة والمجالسة - ذکر الإخبار بأن المرء أحق بموضعہ إذا قام منه بعد رجوعه' حدیث:589سنن الدارمی - ومن کتاب الاستئذان' باب : إذا قام من مجلسہ ثم رجع إلیه فهو أحق - حدیث:2609سنن ابن ماجه - کتاب الأدب' باب من قام عن مجلس فرجع فهو أحق به - حدیث:3715جامع معمر بن راشد - باب الرجل أحق بوجهه' حدیث:396السنن الکبری للبیهقی - کتاب الجمعة' 13 جماع أبواب التبکیر إلی الجمعة وغیر ذلك - باب الرجل یقوم من مجلس لحاجة عرضت له ، ثم عاد' حدیث:5510مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7401مسند الشافعی - ومن کتاب إیجاب الجمعة' حدیث:274الأدب المفرد للبخاری - باب إذا قام ثم رجع إلی مجلسه' حدیث:1178 *

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''راستوں میں بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے لئے اس طرح بیٹھنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے' کیونکہ ہم اس طرح آپس میں بات چیت کر لیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ اصرار کرتے ہو' تو راستے کو اس کا حق دو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی نظروں کو جھکا کے رکھنا' تکلیف پہنچانے سے بچنا' سلام کا جواب دینا' نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب اَن ينَام الْمَرْء على سطح لَا تحجير لَهُ اَوْ يركب الْبَحْر عِنْد ارتجاجه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی ایسی چھت پر سوئے' جس کے اطراف نہ بنے ہوئے ہوں یا وہ طغیانی کے وقت سمندری سفر پر جائے

4654 - عَن عبد الرَّحْمَن بن عَليّ يَعْنِيْ ابْن شَيبَان عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات على ظهر بَيت لَيْسَ لَهُ حجار فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ هٰكَذَا وَقع فِيْ روايتنا حجار بالراء بعد الْاَلف وَفِيْ بعض النّسخ حجاب بِالْبَاء الْمُوَحدَة وَهُوَ بِمَعْنَاهُ

عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان' اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص گھر کی چھت پر رات بسر کرے' جس کے کنارے نہ بنے ہوئے ہوں' تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے

حافظ کہتے ہیں: اسی طرح ہماری روایت میں یہ لفظ نقل ہوا ہے' جو لفظ ''حجار'' ہے' جبکہ بعض نسخوں میں لفظ ''حجاب'' ہے اور اس کا معنی بھی یہی ہے۔

4655 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن ينَام الرجل على سطح لَيْسَ بمحجور عَلَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی چھت پر سوئے' جس کے کنارے (یعنی منڈیر نہ بنے ہوئے ہوں)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4656 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رمانا بِاللَّيْلِ فَلَيْسَ منا وَمَنْ رقد على سطح لَا جِدَار لَهُ فَمَاتَ فدمه هدر . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت ہم پر تیر اندازی کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کسی ایسی چھت پر سوئے جس کی دیواریں

نہ بنی ہوئی ہوں اگر وہ نیچے گرے اور مر جائے تو اس کا خون رائیگاں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4057 - وَعَنْ اَبِیْ عمرَان الْجونِیْ قَالَ كُنَّا بِفَارِس وعلينا اَمِير يُقَال لَهٗ زُهَيْر بن عبد الله فابصر اِنْسَانا فَوق بَيت اَوْ اِجار لَيْسَ حوله شَیْءٌ فَقَالَ لی سَمِعت فِیْ هٰذَا شَيْئًا قلت لَا قَالَ حَدثنِیْ رجل اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات فَوق اِجار اَوْ فَوق بَيت لَيْسَ حوله شَیْءٌ يرد رجله فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ ركب الْبَحْر بَعْدَمَا يرتج فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

رَوَاهُ اَحْمد مَرْفُوْعا هٰكَذَا وموقوفا ورواتهما ثِقَات وَالْبَيْهَقِیّ مَرْفُوْعا

❀❀ ابوعمران جونی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ فارس میں تھے ہمارے ایک امیر تھے جن کا نام زہیر بن عبداللہ تھا انہوں نے ایک شخص کو گھر کی چھت پر دیکھا اس چھت کے اطراف نہیں بنے ہوئے تھے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: کیا تم نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے بتایا: ایک شخص نے مجھے یہ بتایا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی چھت پر سوئے یا گھر کے اوپر سوئے جبکہ اس کے اردگرد ایسی چیز نہ ہو جو رکاوٹ بن سکتی ہو تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے دوران سمندری سفر پر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح ''مرفوع'' روایت کے طور پر اور ''موقوف'' روایت کے طور پر (یعنی دونوں طرح سے) نقل کی ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں امام بیہقی نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

4058 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِی عَنْ اَبِیْ عمرَان اَيْضًا قَالَ كنت مَعَ زُهَيْر الشنوی فاتينا علی رجل نَائِم علی ظهر جِدَار وَلَيْسَ لَهٗ مَا يدْفع رجلَيْهِ فَضربهُ بِرجلِه ثُمَّ قَالَ قُم ثُمَّ قَالَ زُهَيْر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَات على ظهر جِدَار وَلَيْسَ لَهٗ مَا يدْفع رجلَيْهِ فَوَقع فَمَاتَ فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَمَنْ ركب الْبَحْر فِیْ ارتجاجه فَغرق فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة

قَالَ الْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ شُعْبَة عَنْ اَبِیْ عمرَان عَنْ مُحَمَّد بن اَبِیْ زُهَيْر وَقِيْلَ عَنْ مُحَمَّد بن زُهَيْر بن اَبِیْ عَلیّ وَقِيْلَ عَنْ زُهَيْر بن اَبِیْ جبل عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ غير ذٰلِك

الْاِجار بِكَسْر الْهمزَة وَتَشْدِيد الْجِيم هُوَ السَّطْح وارتجاج الْبَحْر هيجانه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں زہیر شنوی کے ساتھ تھا ہم ایک شخص کے پاس آئے جو ایک دیوار پر سویا ہوا تھا اس کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں تھی جو اس کی ٹانگوں کو روک سکتی تو زہیر نے اپنا پاؤں اسے مارا اور بولے: اٹھو! پھر زہیر نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کسی دیوار پر سوئے اور وہاں پر کوئی رکاوٹ نہ ہو جو اس کی ٹانگوں کو پرے کر دے اور پھر وہ مر جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور جو شخص طغیانی کے وقت میں سمندری پر سفر پر جائے اور مارا جائے تو اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: اسے شعبہ نے ابوعمران کے حوالے سے محمد بن ابوزہیر سے نقل کیا ہے اور ایک قول کے مطابق محمد بن زہیر بن ابوعلی سے اور ایک قول کے مطابق زہیر بن ابوجبل کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے ایک قول کے مطابق راوی کا نام مختلف ہے۔

لفظ اجار سے مراد سطح (یعنی چھت ہے) اور ارتجاج البحر کا مطلب سمندر کی طغیانی ہے۔

37 - اَلتَّرْھِیب اَن ینَام الْاِنْسَان عَلٰی وَجِھِہٖ من غیر عذر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی کسی عذر کے بغیر چہرے کے بل (اُلٹا ہو کر) سوئے

4659 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل مُضْطَجع على بَطْنه فغمزه بِرجلِهٖ وَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة لَا يُحِبهَا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقد تكلم الْبُخَارِیّ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جو پیٹ کے بل (اُلٹا ہو کر لیٹا ہوا تھا) نبی اکرم ﷺ نے اسے پاؤں چبھویا اور ارشاد فرمایا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بخاری نے اس حدیث کے بارے میں کلام کیا ہے۔

4660 - وَعَن يعِيش بن طخفة بن قيس الْغِفَارِیّ قَالَ كَانَ اَبِیْ من اَصْحَاب الصّفة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انطلقُوْا بِنَا اِلَى بَيت عَائِشَة فَانْطَلَقْنَا فَقَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَ ت بجشيشة فَأَكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة أطعمينا فَجَاءَ ت بحيسة مثل القطاة فَأكلنا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَة اسقينا فَجَاءَ ت بعس من لبن فشربنا فَجَاءَ ت بقدح صَغِير فشربنا ثُمَّ قَالَ اِن شِئْتُمْ بتم وَاِن شِئْتُمْ انطلقتم اِلَى الْمَسْجِد قَالَ فَبينا اَنا مُضْطَجع من السحر على بَطْنِی اِذْ جَاءَ رجل يحركني بِرجلِهٖ فَقَالَ اِن هٰذِهٖ ضجعة يبغضها اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَنَظَرت فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة قَالَ حَدثنِیْ اَبِیْ فَذكره وَابْنُ مَاجَةَ عَن قيس بن طهفة بِالْهَاءِ عَنْ اَبِيْهِ مُخْتَصرًا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ عَن قيس بن طغفة بالغين الْمُعْجَمَة عَنْ اَبِيْهِ كَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اَيْضًا عَنِ ابْنِ طهفة اَوْ طخفة على اخْتِلَاف النّسخ عَنْ اَبِیْ ذَر قَالَ مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مُضْطَجع على بَطْنِی فركضني بِرجلِهٖ وَقَالَ يَا جنيدب اِنَّمَا هٰذِهٖ ضجعة اَهْلِ النَّار

قَالَ اَبُوْ عمر النمری اخْتلف فِيْهِ اخْتِلَافا كثيرا واضطرب فِيْهِ اضطرابا شَدِيْدا فَقيل طهفة بن قيس بِالْهَاءِ وَقِيْلَ طخفة بِالْخَاءِ وَقِيْلَ ضغفة بالغين وَقِيْلَ طقفة بِالْقَافِ وَالْفَاء وَقِيْلَ قيس بن طخفة وَقِيْلَ عبد اللّٰه بن طخفة عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقِيْلَ طهفة عَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وَسَلَّمَ وحديثهم كلهم وَاحِد

قَالَ كنت نَائِما بِالصّفةِ فركضني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برجلِهِ وَقَالَ هٰذِهٖ نومَة يبغضها اللّٰه وَكَانَ من اَهْلِ الصفة وَمَنْ اَهْلِ الْعلم من يَقُوْلُ اِن الصُّحْبَةِ لِاَبِيهِ عبد اللّٰه وَاِنَّهُ صَاحب الْقِصَّة انْتهى وَذكر البُخَارِيّ اخْتِلَافا كثيرا وَقَالَ طغفة بالغين خطأ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الحيسة على معنى الْقطعَة من الحيس وَهُوَ الطَّعَام الْمُتَّخذ من التَّمْر والأقط وَالسمن وَقد يَجْعَل عوض الأقط دَقِيق

والعس الْقدح الْكَبِيْر الضخم حرز ثَمَانِيَة اَرْطَال اَوْ تِسْعَة

❀❀ حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد ''اصحاب صفہ'' میں سے تھے۔ انہوں نے یہ بات بتائی ہے: (ایک مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ہمارے ساتھ عائشہ کے گھر کی طرف چلو ہم روانہ ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے دو وہ جشیشہ لے کے آئیں' ہم نے اسے کھایا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کھانے کے لئے کچھ اور دو' تو وہ حیسہ لے کے آئیں' جو تھوڑا سا تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں پینے کے لئے کچھ دو' تو وہ ایک پیالہ لے کر آئیں جو دودھ کا تھا' ہم نے اسے پی لیا پھر وہ ایک چھوٹا پیالہ لے کر آئیں' ہم نے اسے بھی پی لیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ چاہو' تو یہاں رات ٹھہر جاؤ اور اگر تم چاہو تو مسجد چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: سحری کے وقت میں اپنے پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی' اس نے کہا: یہ لیٹنے کا وہ طریقہ ہے' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے قیس بن طغفہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے قیس بن طہفہ کے حوالے سے ان کے والد سے مختصر روایت کے طور نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے قیس طغفہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' جس طرح امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے ابن طہفہ یا طخفہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' کیونکہ اس کے نسخوں میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے چھویا اور فرمایا: اے جندب! یہ اہل جہنم کے لیٹنے کا طریقہ ہے''۔

ابوعمر نمری بیان کرتے ہیں: اس کے بارے میں بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے اور بہت زیادہ اضطراب پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق راوی کا نام طہفہ بن قیس ہے' ایک قول کے مطابق طخفہ ہے' ایک قول کے مطابق ضغفہ ہے ایک قول کے مطابق طقفہ ہے ایک قول کے مطابق قیس بن طخفہ ہے ایک قول کے مطابق عبداللہ بن طخفہ ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے' ایک قول کے مطابق یہ طہفہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم ان سب کے حوالے سے منقول روایت ایک ہی ہے' راوی بیان کرتے ہیں:

''میں صفہ کے چبوترے پر سویا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں کے ذریعے مجھے ہلایا اور مجھ سے فرمایا: یہ سونے کا وہ

طریقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے''۔

یہ راوی صحابی اہل صفہ میں سے ہیں اہل علم میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ان کے والد ''عبداللہ'' کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور یہ واقعہ بھی اُن کے والد کا ہے..... علامہ ابن عبدالبر کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام بخاری نے بھی اس بارے میں بہت سا اختلاف کا ذکر کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: لفظ طغفہ نقل کرنا غلطی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ الحیسہ سے مراد حیس کا کچھ حصہ ہے یہ وہ کھانا ہے جو کھجور پنیر اور گھی کے ذریعے بنایا جاتا ہے اور آٹے کی جگہ اس میں پنیر استعمال ہوتا ہے۔

لفظ العس سے مراد بڑا پیالہ ہے جس میں آٹھ یا نو رطل چیز آجاتی ہے۔

التَّرْهِيب من الْجُلُوس بَيْنَ الظل وَالشَّمْس وَالتَّرْغِيب فِي الْجُلُوس مُسْتَقْبل الْقبْلَة

باب (ایک ہی وقت میں) سائے اور دھوپ میں بیٹھنے کے بارے میں ترہیبی روایات نیز قبلہ کی طرف رُخ کر کے بیٹھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4661 - عَنْ اَبِیْ عِیَاض عَنْ رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى اَن يجلس الرجل بَيْنَ الضح والظل وَقَالَ مجْلِس الشَّيْطَان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ جَابر وَابْنُ مَاجَةَ بِالنَّهْي وَحده من حَدِيْثِ بُرَيْدَة

الضح بِفَتْحِ الضَّاد الْمُعْجَمَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْمَلَة هُوَ ضوء الشَّمْس اِذا استمكن من الْاَرْض وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِي هُوَ لون الشَّمْس

❀❀ ابوعیاض نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں (ایک ساتھ) بیٹھے آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ شیطان کے بیٹھنے کا طریقہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بزار نے اس کی مانند روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے صرف ممانعت کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ الضح سے مراد سورج کی روشنی ہے جب وہ زمین پر جم جائے ابن اعرابی کہتے ہیں: اس سے مراد سورج کی رنگت ہے۔

4662 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الْفَیْء وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الشَّمْس فقلص عَنهُ الظل فَصَارَ بعضه فِی الشَّمْس وَبَعضه فِی الظل فَليقمْ

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وتابعيه مَجْهُوْل وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَفظِهِ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يجلس الرجل بَيْنَ الظل وَالشَّمْس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص سائے میں ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) جب وہ شخص دھوپ میں ہو اور سایہ اس سے ہٹ جائے

اور پھر اس کا کچھ حصہ دھوپ میں آ جائے اور کچھ حصہ سائے آ جائے تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہیے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور اس کے تابعی مجہول ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی دھوپ اور سائے میں بیٹھے"۔

4663 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ سيدا وَاِن سيد الْمجَالِس قبالة الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر چیز کا (کوئی) بہترین طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4664 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْرم الْمجَالِس مَا استقْبل بِهِ الْقبْلَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بیٹھنے کا سب سے معزز طریقہ یہ ہے جس میں قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4665 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ شرفا وَاِن اشرف الْمجَالِس مَا استقْبل بِهِ الْقبْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ اَحَادِيْث غير هٰذِه لَا تسلم من مقَال

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر چیز کا ایک معزز طریقہ ہوتا ہے اور بیٹھنے کا معزز طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس بارے میں ایسی احادیث منقول ہیں جو ان کے علاوہ ہیں لیکن وہ کلام سے خالی نہیں ہیں (یعنی ان میں ضعف پایا جاتا ہے)۔

39 - التَّرْغِيْب فِيْ سُكْنى الشَّام وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

باب: شام میں رہائش اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4666 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ شامنا وَبَارك لنا فِيْ يمننا قَالُوْا وَفِيْ نجدنا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ شامنا وَبَارك لنا فِيْ يمننا قَالُوْا وَفِيْ نجدنا قَالَ هُنَاكَ الزلازل والفتن وَبهَا اَوْ قَالَ مِنْهَا يخرج قرن الشَّيْطَان .

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا کیجئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! تو ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت رکھ دے اور ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت رکھ دے (کچھ) لوگوں نے عرض کی: اور ہمارے نجد کے لئے بھی (دعا فرمائیے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے تاہم مفہوم یہی ہے) شیطان کا سینگ نکلے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

4667 - وَعَنِ ابْنِ حِوَالَةَ وَهُوَ عبد اللّٰه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيصير الْاَمر اَن تَكُوْنُوْا اجنادا مجندة جند بالشَّام وجند باليمن وجند بالعراق قَالَ ابْن حِوَالَةَ خر لي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اَدْرَكت ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَاِنَّهَا خيرة اللّٰه من أرضه يجتبي اِلَيْهَا خيرته من عباده فَاَمَّا اِن اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بيمنكم واسقوا من غدركم فَاِن اللّٰه توكل وَفِيْ رِوَايَةٍ تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب یہ صورت حال ہو جائے گی کہ تم لوگ مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک لشکر شام میں ہوگا ایک لشکر یمن میں ہوگا ایک لشکر عراق میں ہوگا' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کسی کو تجویز کر دیں' کہ اگر میں وہ صورت حال پاؤں' تو کہاں جاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ شام میں رہو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں منتخب شدہ حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب لوگوں کو ہی وہاں بھیجے گا' اگر تم نہیں مانتے' تو پھر تم پر لازم ہے کہ تم یمن میں رہو اور اس کے حوض سے پانی پی لو (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4668 - وَعَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي بَلَدا اكون فِيْهِ فَلَو أَعْلَمُ اَنَّك تبقى لم أختر عَن قربك شَيْئًا فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّام فَلَمَّا رأى كراهيتي للشام قَالَ اَتَدْرِي مَا يَقُوْلُ اللّٰه فِي الشَّام اِن اللّٰه جلّ وَعز يَقُوْلُ يَا شام اَنْت صفوتي من بلادي اَدخل فِيك خيرتي من عبَادي اِن اللّٰه تكفل لي بِالشَّام وَاَهله

4666-صحيح البخاري - كتاب الجمعة' أبواب الاستسقاء - باب ما قيل في الزلازل والآيات' حديث:1003صحيح البخاري - كتاب الفتن' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الفتنة من - حديث:6699صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم بالبركة للشام واليمن - حديث:7409مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5820

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْقَین اِحْدَاھُمَا جَیِّدَۃ

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ آپ میرے لئے ایک شہر تجویز کر دیں' جس میں' میں رہوں' اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ آپ زندہ رہیں گے' تو میں آپ کے قرب کے علاوہ کسی اور چیز کو اختیار نہیں کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم شام میں رہو' جب آپ ﷺ نے یہ بات ملاحظہ فرمائی' کہ مجھے شام جانا پسند نہیں ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شام کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: اے شام! تم شہروں میں میرے منتخب شدہ ہو' اور میں تمہارے اندر اپنے بندوں میں سے بہترین بندوں کو داخل کروں گا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

4669 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَامَ یَوْمًا فِی النَّاس فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاس توشکون اَن تَکُونُوا أجنادا مجندۃ جند بِالشَّام وجند بالعراق وجند بِالْیمن فَقَالَ ابْن حِوَالَۃ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِن أدرکنی ذٰلِکَ الزَّمَان فاختر لی قَالَ اِنِّیْ أخْتَار لَکَ الشَّام فَاِنَّہٗ خیرۃ الْمُسلِمین وصفوۃ اللّٰہ من بِلَادہ یجتبی اِلَیْھَا صفوتہ من خلقہ فَمَنْ اَبی فلیلحق بیمنہ ولیسق من غدرہ فَاِن اللّٰہ قد تکفل لی بِالشَّام وَاَھلہ

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ ثِقَات وَرَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ اَیْضًا من حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ بِنَحْوِہٖ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک دن آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! عنقریب یہ صورت حال ہو گی کہ تم مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جاؤ گے' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ عراق میں ہوگا' ایک گروہ یمن میں ہوگا' تو حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر میں وہ زمانہ پاؤں' تو آپ میرے لیے (کوئی شہر) تجویز کر دیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لئے شام کو تجویز کرتا ہوں' کیونکہ وہ مسلمانوں کا بہترین حصہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کے شہروں میں سے' اس کا منتخب شدہ حصہ ہے' اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے منتخب بندے ہی اس کی طرف جائیں گے' جو شخص نہیں مانتا' تو وہ یمن میں رہے اور وہاں کے حوض سے پانی پی لے' (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شام اور اہل شام کے بارے میں مجھے ضمانت دی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' جو حسن سند کے ساتھ منقول ہے۔

4670 - وَعَن وَاثِلَۃ بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یجند النَّاس أجنادا جند بِالْیمن وجند بِالشَّام وجند بالمشرق وجند بالمغرب فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ خر لی اِنِّیْ فَتی شَاب فلعلی أدْرک ذٰلِکَ فَاَی ذٰلِکَ تَامُرنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِالشَّام . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْقَین اِحْدَاھُمَا حَسَنَۃ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگ مختلف گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے' ایک گروہ یمن میں ہوگا' ایک گروہ شام میں ہوگا' ایک گروہ مشرق میں ہوگا' ایک

گروہ مغرب میں ہوگا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے کوئی (شہر یا علاقہ) تجویز کردیں! میں نوجوان شخص ہوں' ہوسکتا ہے کہ میں آپ کے بعد بھی زندہ رہوں اور اس صورت حال کو پالوں' تو آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے جن میں سے ایک حسن ہے۔

4671 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحُذَیْفَۃَ بن الْیَمَان ومعاذ بن جبل وھما یستشیرانه فِی الْمنزل فَاَوْمَا اِلَی الشَّام ثُمَّ سَالَاہ فَاَوْمَا اِلَی الشَّام قَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّام فَاِنَّھَا صفوۃ بِلَاد اللّٰہ یسکنھَا خیرته من خلقه فَمَنْ اَبٰی فلیلحق بیمنه ولیسق من غدرہ فَاِن اللّٰہ تکفل لی بِالشَّام وَاَھله

❀❀ ان سے ایک روایت میں یہ منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حضرت حذیفہ بن یمان ؓ اور حضرت معاذ بن جبل ؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا: اُن دونوں نے رہائش گاہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے مشورہ لیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں شام کی طرف اشارہ کیا' انہوں نے پھر اس بارے دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کیا' آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے شہروں میں بہترین جگہ ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے بہترین لوگ وہاں سکونت اختیار کریں گے' جو شخص نہیں مانتا تو وہ یمن چلا جائے اور وہاں کے حوض سے پانی پیے' (شام کا ذکر میں نے اس لیے پہلے کیا ہے)' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شام اور اہل شام کے بارے میں ضمانت دی ہے۔

4672 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتَکُوْنُ ھِجْرَۃ بعد ھِجْرَۃ فخیار اَھْلِ الْاَرْض الزمھم مھَاجر اِبْرَاھِیْمَ وَیبقی فِی الْاَرْض شرار اَھلھَا تلفظھم أرضوھم وتقذرھم نفس اللّٰہ وتحشرھم النَّار مَعَ القردۃ والخنازیر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد عَن شھر عَنهُ وَالْحَاکِم عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ عَنهُ وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ کَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایک ہجرت کے بعد دوسری ہجرت ہوگی' اور اس وقت اہل زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے' جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت کی جگہ جا کر رہیں گے اور باقی زمین میں' برے لوگ رہ جائیں گے' ان کی زمین انہیں باہر پھینکے گی اور انہیں گندا کرے گی اور آگ انہیں بندروں اور خنزیروں کے ساتھ ہانک کر لے جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے شہر کے حوالے سے' ان سے نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ ؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4673 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّی رَاَیت کَاَن عَمُود الْکتاب انتزع من تحت وِسَادَتِی فَاَتْبَعته بَصرِی فَاِذَا ھُوَ نور سَاطِع عمد بِه اِلَی الشَّام اَلا وَاِن الْاِیمَان اِذا وَقعت الْفِتَن بِالشَّام ۔ رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں نے خواب میں دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے الگ کیا گیا' میں نے اپنی نگاہ (اس کے) پیچھے رکھی

"تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو شام کی طرف جا رہا تھا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے' تو ایمان' شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4674 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني إِذا وَقعت الْفِتَن فالأمن بِالشَّام .

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْث عَمْرو بن العَاصِي

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جب فتنے واقع ہوں گے تو محفوظ رہنا شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4675 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب احْتمل من تَحت رَاسِي فعمد بِهِ إِلَى الشَّام اَلا وَإِن الْإِيمَان حِين تقع الْفِتَن بِالشَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میں سویا ہوا تھا میں نے دیکھا کہ کتاب کا ستون میرے سر کے نیچے سے اٹھایا گیا اور وہ شام کی طرف گیا' خبردار! جب فتنے واقع ہوں گے' تو ایمان شام میں ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4676 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حِوَالَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْت لَيْلَة أسرِي بِي عمودا اَبيض كَاَنَّهُ لؤلؤة تحمله الْمَلَائِكَة قلت مَا تحملون فَقَالُوْا عَمُود الْكتاب أمرنَا اَن نضعه بِالشَّام وَبينا اَنا نَائِم رَاَيْت عَمُود الْكتاب اختلس من تَحت وِسَادَتِي فَظَنَنْت اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تخلى من اَهْلِ الْاَرْض فَاَتْبَعته بَصرِي فَإِذَا هُوَ نور سَاطِع بَيْن يَدي حَتّٰى وضع بِالشَّام فَقَالَ ابْن حِوَالَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خر لي قَالَ عَلَيْك بِالشَّام . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میں نے دیکھا کہ ایک سفید ستون ہے' جو موتی کی طرح ہے' اسے فرشتوں نے اٹھایا ہوا ہے' میں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا اٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے بتایا: کتاب کا ستون ہے' ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم اسے شام میں رکھ دیں' اسی طرح ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ کتاب کا ستون میرے تکیے کے نیچے سے نکالا گیا' میں نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ اسے اہل زمین سے الگ کر دے گا' میں نے اپنی نگاہ اس کے پیچھے رکھی تو وہ ایک چمکتا ہوا نور تھا' جو میرے سامنے تھا' اور پھر اسے شام میں رکھ دیا گیا' حضرت ابن حوالہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے لئے تجویز کر دیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر شام میں رہنا لازم ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4677 - وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّام صفوة اللّٰه من بِلَاده

اِلَيْهَا يجتبی صفوته من عباده فَمَنْ خرج من الشَّام اِلٰی غَيْرِهَا فبسخطه وَمَنْ دَخلهَا من غَيْرِهَا فبرحمته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عفير بن معدان وَهُوَ واه عَن سليم بن عَامر عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شام اللہ تعالیٰ کا اس کے شہروں میں سے منتخب شدہ حصہ ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے منتخب بندوں کو ہی وہاں لائے گا' جو شخص شام سے نکل کر کہیں اور جائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہوگا اور جو شخص کہیں اور سے یہاں آجائے گا' وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے سلیم بن عامر کے حوالے سے یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

4678 - وَعَن خَالِد بن معدان اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نزلت عَليّ النُّبُوَّة من ثَلَاثَة اَمَاكِن مَكَّة وَالْمَدينَة وَالشَّام فَإِن أخرجت من إحداهن لم ترجع اِلَيْهِنَّ اَبَدًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل من رِوَايَة بَقِيَّة

❀❀ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نبوت' مجھ پر تین علاقوں سے نازل ہوئی' مکہ' مدینہ اور شام' اگر تمہیں ان میں سے کسی ایک سے نکال دیا گیا' تو تم دوبارہ کبھی ان کی طرف نہیں جاسکو گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مراسیل میں بقیہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4679 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الشَّام وأزواجهم وذراريهم وعبيدهم وإماؤهم اِلٰی مُنْتَهى الجزيرة مرابطون فَمَنْ نزل مَدِينَة من الْمَدَائِن فَهُوَ فِيْ رِبَاط اَوْ ثغرا من الثغور فَهُوَ فِيْ جِهَاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَغَيره من مُعَاوِيَة بن يحيی اَبِيْ مُطِيع وَهُوَ حسن الحَدِيْث عَن اَرْطَاة بن الْمُنْذر عَمَّن حَدثهُ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَم يسمه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل شام' ان کی بیویاں' ان کے بچے' ان کے غلام' ان کی کنیزیں' جزیرے کی آخری حد تک پہرا دینے والے شمار ہوں گے جو شخص شہروں میں سے کسی شہر میں پڑاؤ کرے' وہ پہرا دینے والا ہوگا' جو کسی وادی (یا پہاڑ) پر پڑاؤ کرے' وہ جہاد میں شمار ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور دیگر حضرات نے یحییٰ بن معاویہ ابومطیع کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حسن الحدیث ہے' اس کے حوالے سے ارطاۃ بن منذر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس شخص کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

4680 - وَعَنْ زيد بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْده طُوْبٰى للشام اِن مَلَائِكَة الرَّحْمٰن باسطة اَجْنِحَتهَا عَلَيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْده طُوْبٰى للشام قُلْنَا مَا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرَّحْمٰن لباسط رَحمته عَلَيْهِ

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل شام کے لئے مبارکباد ہے' کیونکہ رحمٰن کے فرشتوں نے اپنے پَر اُس پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' ہم اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' شام کے لئے مبارک باد ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس بات کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس بات کی کہ) رحمٰن نے اپنی رحمت اس پر پھیلائی ہوئی ہے''۔

4681 - وَعَنْ سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سيخرج عَلَيْكُمْ فِيْ آخر الزَّمَان نَار من حضر موت تحشر النَّاس قَالَ قُلْنَا بِمَا تَاْمُرنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالشَّام . رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آخری زمانے میں' تم پر حضرموت سے ایک آگ نکل کر آئے گی' جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم شام میں رہنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4682 - وَعَنْ خريم بن فاتك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ الشَّام سَوْط اللّٰه فِيْ اَرضه ينْتَقم بهم مِمَّن يَشَاء من عباده وَحرَام على منافقيهم اَن يظهروا على مؤمنيهم وَلَا يموتوا اِلَّا هما وغما .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَرْفُوْعا هٰكَذَا وَاحمد مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه الصَّوَاب وروَاتهما ثِقَات وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل شام زمین میں' اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہیں' جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہے گا' انتقام لے گا' اور وہاں کے منافقین کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہاں کے مومنوں پر غالب آجائیں اور وہ لوگ (یعنی منافقین) صرف پریشانی اور غم کے عالم میں ہی مریں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام احمد نے اسے موقوف حدیث کے

طور پر نقل کیا ہے اور شاید یہی درست ہے ویسے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4683 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِی الملحمة الْكُبْرٰی فسطاط الْمُسْلِمين بِاَرْض يُقَال لَهَا الغوطة فِيْهَا مَدِيْنَة يُقَال لَهَا دمشق خير مَنَازِل الْمُسْلِمين يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد . قَوْلِهِ فسطاط الْمُسْلِمين بِضَم الْفَاء اَی مُجْتَمع الْمُسْلِمين

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی جنگ کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں کے خیمے ایسی سرزمین پر ہوں گے جس کا نام غوطہ ہوگا وہاں ایک شہر ہوگا جس کا نام دمشق ہوگا جو اس وقت مسلمانوں کے لئے پڑاؤ کے لئے سب سے بہتر جگہ ہوگی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

متن کے یہ الفاظ فسطاط المسلمین اس سے مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔

40 - التَّرْهِيب من الطِّيَرَة

باب: فال لینے کے بارے میں ترہیبی روایات

4684 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّيَرَة شرك الطِّيَرَة شرك الطِّيَرَة شرك وَمَا منا اِلَّا وَلٰكِن اللّٰه يذهبه بالتوكل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قَالَ اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ وَغَيْرِهٖ فِی الْحَدِيْث اِضْمَار وَالتَّقْدِيْر وَمَا منا اِلَّا وَقد وَقع فِیْ قلبه شَیْءٍ من ذٰلِكَ يَعْنِیْ قُلُوْب أمته وَلٰكِن اللّٰه يذهب ذٰلِكَ عَن قلب كل من يتوكل على اللّٰه وَلَا يثبت على ذٰلِكَ هٰذَا لفظ الْاَصْبَهَانِیّ وَالصَّوَاب مَا ذكره الْبُخَارِیّ وَغَيْرِهٖ اَن قَوْلِهٖ وَمَا منا اِلٰی آخِره من كَلَام ابْن مَسْعُوْد مدرج غير مَرْفُوْع

قَالَ الْخطابِیّ وَقَالَ مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل كَانَ سُلَيْمَان بن حَرْب يُنكر هٰذَا الْحَرْف وَيَقُوْلُ لَيْسَ من قَوْل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ قَول ابْن مَسْعُوْد وَحكى التِّرْمِذِیّ عَن الْبُخَارِیّ اَيْضًا عَن سُلَيْمَان بن حَرْب نَحْو هٰذَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”فال شرک ہے فال شرک ہے فال شرک ہے“

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اور ہم میں سے ہر ایک شخص (میں یہ پائی جاتی ہے) اللہ تعالیٰ توکل کے ذریعے (اس کو انسان سے) دور کرتا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوالقاسم اصبہانی اور دیگر حضرات نے حدیث میں یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں پوشیدہ مفہوم پایا جاتا ہے اور اصل صورت یوں ہوگی کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کے دل میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ پایا جاتا ہے اس سے مراد نبی اکرم ﷺ کی امت کے افراد کے دل ہیں اور اللہ تعالیٰ اس چیز کو ہر اس شخص کے دل سے رخصت کر دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتا ہو اور اس کے دل میں اس چیز کو ثابت نہیں رہنے دیتا' یہ الفاظ اصبہانی کے ہیں' تاہم درست بات یہ ہے' جسے امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے کہ متن کے یہ الفاظ ''ہم میں سے ہر ایک'' اس سے لے کر آخر تک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے' جو درمیان میں شامل ہو گیا ہے' یہ ''مرفوع'' حدیث نہیں ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: امام بخاری فرماتے ہیں: سلیمان بن حرب نے ان الفاظ کا انکار کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان نہیں ہے' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول محسوس ہوتا ہے' امام ترمذی نے امام بخاری کے حوالے سے سلیمان بن حرب کے حوالے سے اس کی مانند بات نقل کی ہے۔

4685 - وَعَنْ قطن بن قبيصة عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ العيافة والطيرة والطرق من الجبت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ اَبُوْ دَاوُد الطّرق الزّجر والعيافة الْخط

❀❀ قطن بن قبیصہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عیافہ (یعنی لکیریں لگا کر حساب لگانا) طیرہ (بدشگونی یا فال لینا) اور طرق' یہ جبت کی طرف سے ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد کہتے ہیں: طرق سے مراد زجر ہے اور عیافہ سے مراد لکیریں لگانا ہے۔

4686 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن ينَال الدَّرَجَات العلى من تكهن اَوْ استقسم اَوْ رَجَعَ من سفر تطيرا .

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَاَحَد اِسنادى الطَّبَرَانِيّ ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص بلند درجات تک نہیں پہنچے گا' جو کہانت کرے' یا پانسے کے ذریعے حساب لگائے' یا فال کی وجہ سے سفر سے واپس آئے''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی کی دو اسناد میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

41 - التَّرْهِيب من اقتناء الْكَلْب اِلَّا لصيد اَوْ مَاشِيَة

باب: کتا رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ شکار کرنے کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے اسے رکھا جا سکتا ہے

4687 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتنى

کَلْبًا اِلَّا کلب صید اَوْ مَاشِیَۃ فَاِنَّہٗ ینقص من أجرہ کل یَوْم قیراطان

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کتا رکھتا ہے' جو کہ شکار کے لئے' یا جانوروں کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوجاتے ہیں''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4688 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتنی کَلْبًا لَیْسَ بکلب مَاشِیَۃ اَوْ صید نقص من عملہ کل یَوْم قیراطان

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسا کتا رکھتا ہے' جو جانوروں کی حفاظت کے لئے' یا شکار کے لئے نہ ہو' تو اس کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوجاتے ہیں''۔

4689 - وَلِمُسْلِم اَیّمَا اَھْل دَار اتَّخذُوا کَلْبًا اِلَّا کلب مَاشِیَۃ اَوْ کَلْبًا صائدا نقص من عَمَلھم کل یَوْم قیراطان

❀❀ امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس گھر کے افراد کتے رکھتے ہیں' جو جانوروں کے لئے یا شکار کے لئے نہ ہوں' تو ان کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوجاتے ہیں''۔

4690 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من أمسك کَلْبًا فَاِنَّہٗ ینقص من عملہ کل یَوْم قِیرَاط اِلَّا کلب حرث اَوْ مَاشِیَۃ ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کتا رکھتا ہے' اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوجاتا ہے' البتہ کھیت یا جانوروں کی حفاظت والے کتے

4687-صحیح البخاری - کتاب الذبائح والصید' باب من اقتنی کلبا لیس بکلب صید أو ماشیة - حدیث:5169صحیح مسلم - کتاب المساقاة' باب الأمر بقتل الکلاب - حدیث:3025مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب البیوع' باب إثبات تحریم ثمن الکلب - حدیث:4306صحیح ابن حبان - کتاب الحظر والإباحة' باب قتل الحیوان - ذکر نقص الأجر عن مقتنی الکلاب إلا أجناسا معلومة منها' حدیث:5728موطأ مالك - کتاب الاستئذان' باب ما جاء فی أمر الکلاب - حدیث:1756سنن الدارمی - ومن کتاب الصید' باب فی اقتناء کلب الصید - حدیث:1983السنن للنسائی - کتاب الصید والذبائح' الرخصة فی إمساك الکلب للماشیة - حدیث:4233مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الصید' فی اتخاذ الکلب وما ینقص من أجرہ - حدیث:19535السنن الکبرٰی للنسائی - کتاب الصید' الرخصة فی إمساك الکلب للصید - حدیث:4661السنن الکبرٰی للبیہقی - کتاب البیوع' جماع أبواب بیوع الکلاب وغیرھا مما لا یحل - باب ما جاء فیما یحل اقتناؤہ من الکلاب' حدیث:10316مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما - حدیث:4411مسند الشافعی - ومن کتاب البیوع' حدیث:633مسند الحمیدی - أحادیث عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' حدیث:610

کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4691 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم من اقتنی كَلْبًا لَیْسَ بكلب صید وَلَا مَاشِیَة وَلَا اَرْض فَاِنَّهٗ ینقص من أجره قیراطان كل یَوْم

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کتا رکھتا ہے' جو شکار کے لئے نہ ہو' یا کھیت کے لئے' یا زمین کی حفاظت کے لئے نہ ہو' تو اس شخص کے اجر میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے ہیں''۔

4692 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لممن یرفع اَغْصَان الشَّجَرَة عَن وَجه رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یخْطب فَقَالَ لَوْلَا اَن الْكلاب أمة من الْاُمَم لأمرت بقتلها فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كل أسود بهیم وَمَا من اَهْل بَیت یرتبطون كَلْبًا اِلَّا نقص من عَمَلهم كل یَوْم قِیرَاط اِلَّا كلب صید اَوْ كلب حرث اَوْ كلب غنم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ وَمَا من قوم اتَّخذُوا كَلْبًا اِلَّا كلب مَاشِیَة اَوْ كلب صید اَوْ كلب حرث اِلَّا نقص من اُجُورهم كل یَوْم قیراطان

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان افراد میں سے ایک تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے درخت کی شاخیں ہٹا رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کتے مخلوق کی ایک باقاعدہ قسم نہ ہوتے' تو میں انہیں مار دینے کا حکم دیتا' البتہ تم کالے سیاہ کتے کو مار دو' جس بھی گھرانے کے لوگ کتا رکھتے ہیں' ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہو جاتا ہے' البتہ شکار والے کتے' یا کھیت کی حفاظت والے کتے' یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو بھی لوگ کتا رکھتے ہیں جو کہ جانوروں کی حفاظت کے لئے یا شکار کے لئے یا کھیت کی حفاظت کے لئے نہ ہو تو ان لوگوں کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہو جاتے ہیں''۔

4693 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت وَاعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْل فِیْ سَاعَة اَن یَاْتِیهِ فَجَاءَ ت تِلْكَ السَّاعَة وَلَمْ یَاْتِه قَالَت وَكَانَ بِیَدِهٖ عَصا فطرحها من یَده وَهُوَ یَقُوْلُ مَا یخلف اللّٰه وعده وَلَا رسله ثُمَّ الْتفت فَاِذَا جرو كلب تَحت سَرِیْره فَقَالَ مَتی دخل هٰذَا الْكَلْب فَقُلْتُ وَاللّٰه مَا دَریت فَامر بِهٖ فَاُخْرج فَجَاءَهٗ جِبْرِیْل صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَدتنِیْ فَجَلَست لَك وَلَمْ تأتنی فَقَالَ مَنَعَنِیْ الْكَلْب الَّذِیْ كَانَ فِیْ بَیْتك اِنَّا لَا ندخل بَیْتا فِیْهِ كلب وَلَا صُوْرَة . رَوَاهُ مُسْلِم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ کسی مخصوص وقت میں

ملاقات طے کی کہ وہ اس وقت میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آئیں گے وہ مخصوص وقت آیا تو حضرت جرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس نہیں آئے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک میں عصا تھا' آپ ﷺ نے اسے ایک طرف رکھ دیا' آپ ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا' اور اس کے قاصد بھی ایسا نہیں کرتے' پھر آپ ﷺ نے توجہ کی' تو آپ ﷺ کے پلنگ کے نیچے کتے کا بچہ موجود تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کتا کب اندر آیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم مجھے پتہ نہیں چلا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے باہر نکال دیا گیا' پھر حضرت جرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا' لیکن آپ آئے ہی نہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: میں اس کتے کی وجہ سے نہیں آیا' جو آپ کے گھر میں موجود تھا' ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4694 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احتبس جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ مَا حَبسك قَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جرائیل علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہوگئی (جب وہ آئے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: آپ کو تاخیر کیوں ہوگئی؟ انہوں نے بتایا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا موجود ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4695 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَقَالَ اِنِّيْ كنت اَتَيْتُك البارحة فَلَمْ يَمْنَعنِيْ اَن اكون دخلت عَلَيْكَ الْبَيْت الَّذِيْ كنت فِيْهِ اِلَّا انه كَانَ فِيْ بَاب الْبَيْت تِمْثَال الرِّجَال وَكَانَ فِي الْبَيْت قرام ستر فِيْهِ تماثيل وَكَانَ فِي الْبَيْت كلب فَمر بِرَاْس التمثال الَّذِيْ فِي الْبَاب فليقطع فَيصير كَهَيْئَةِ الشَّجَرَة وَمر بالستر فليقطع وَيجْعَل مِنْهُ وسادتين منتبذتين توطآن وَمر بالكلب فَيخرج فَفعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْكَلْب جروا للحسين اَوْ لِلْحسنِ تَحت نضد لَهُ فَامر بِهٖ فَاُخرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه النضد بِفَتْح النُّوْن وَالضَّاد الْمُعْجَمَة هُوَ السرير لِاَنَّهُ ينضد عَلَيْهِ الْمَتَاع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے میں گزشتہ رات آپ کی طرف آنے لگا تھا لیکن آپ جس گھر میں موجود تھے۔ میں اس گھر کے اندر اس لئے نہیں آ سکا کیونکہ گھر کے دروازے پر آدمیوں کی تصویریں لگی ہوئی تھیں (راوی کہتے ہیں:) گھر میں ایک پردہ لگا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' اور گھر میں ایک کتا بھی تھا' تو آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیجئے' جو دروازے پر لگی ہوئی ہیں' انہیں کاٹ دیا جائے اور انہیں درختوں کی شکل بنادی جائے' اور پردے کے بارے میں حکم دیجئے کہ اسے کاٹ دیا جائے

اوراس کے ذریعے تکیے رکھ دیے جائیں' جنہیں نیچے رکھا جائے اور روندا جائے' اور کتے کے بارے میں آپ حکم دیں کہ اسے باہر نکالا جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا' وہ ایک چھوٹا کتا تھا' جو امام حسین یا امام حسن کا تھا (یعنی جب وہ بچے تھے تو وہ اس کے ساتھ کھیلتے تھے) وہ نبی اکرم ﷺ کے پلنگ کے نیچے تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے نکال دیا گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

لفظ النضد سے مراد چار پائی ہے' کیونکہ اس پر سامان رکھا جاتا ہے۔

4696 - وَعَنْ اُسَامَةَ بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ الكآبة فَسَاَلته مَا لَهُ فَقَالَ لم يَاْتنى جِبْرِيْل مُنْذُ ثَلَاث فَاِذَا جرو كلب بَيْن بيوته فَامر بِهِ فَقتل فَبَدَا لَهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فهش اِلَيْهِ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ لم تأتنى فَقَالَ اِنَّا لَا ندخل بَيْتا فِيْهِ كلب وَلَا تصاوير

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِنَحْوِهِ وَقد روى هٰذِهِ الْقِصَّة غير وَاحِد من الصَّحَابَة بِاَلْفَاظ مُتَقَارِبَة وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ پریشان نظر آئے' میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت جرائیل علیہ السلام تین دن سے میرے گھر نہیں آئے' وہاں گھر میں ایک چھوٹا کتا موجود تھا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اسے مار دیا گیا' حضرت جرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے' نبی اکرم ﷺ خوشی کے عالم میں ان کی طرف گئے' اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا: ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں کتا یا تصویر موجود ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے' یہ واقعہ کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے سے ایک دوسرے کے قریب الفاظ سے منقول ہے' ہم جو کچھ ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

التَّرْهِيب من سفر الرجل وَحده اَوْ مَعَ آخر فَقَط وَمَا جَاءَ فِيْ خبر الْاَصْحَاب عدَّة

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی اکیلا سفر کرے یا صرف ایک شخص کے ساتھ سفر کرے اور متعدد افراد کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

4697 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن النَّاس يعلمُوْنَ من الْوحدَة مَا اَعْلَمُ مَا سَار رَاكب بلَيْل وَحده . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر لوگوں کو وہ پتہ چل جائے کہ اکیلے سفر کرنے میں (کتنا نقصان ہے؟) جو میں جانتا ہوں' تو کوئی بھی سوار رات کے وقت اکیلا سفر نہ کرے"

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

4698 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مخنثی الرِّجَال الَّذِیْنَ یتشبهون بِالنسَاء والمترجلات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراکب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ الطّیب بن مُحَمَّد وَبَقِیَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مردوں میں سے ہیجڑوں پر لعنت کی ہے' جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں' اور عورتوں میں سے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے' اور ویرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے طیب بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' ان کے بقیہ راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4699 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَیْب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَن رجلا قدم من سفر فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَحِبت قَالَ مَا صَحِبت اَحَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّاکِب شَیْطَان والراکبان شیطانان وَالثَّلَاثَة رکب

رَوَاهُ الْحَاکِم وَصَححهُ وروی الْمَرْفُوْع مِنْهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَبَوَّبَ عَلَیْهِ بَاب النَّهْی عَن سیر الِاثْنَیْنِ وَالدَّلِیل علی اَن مَا دون الثَّلَاثَة من الْمُسَافِرین عصاة اِذْ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قد اَعْلَمَ اَن الْوَاحِد شَیْطَان والاثنان شیطانان وَیُشبه اَن یکون معنی قَوْلِهٖ شَیْطَان اَی عَاص کَقَوْلِه شیاطین الْاِنْس وَالْجِنّ مَعْنَاهُ عصاة الْاِنْس وَالْجِنّ انْتهی

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص سفر سے آیا' نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تمہارے ساتھ کون تھا؟ اس نے عرض کی: میرے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اکیلا سوار' شیطان ہوتا ہے' اور دو سوار' دو شیطان ہوتے ہیں' اور تین آدمی سوار ہوتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اس کا کچھ حصہ "مرفوع" حدیث کے طور پر' امام مالک' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اسے نقل کیا ہے اور اس کا یہ باب قائم کیا ہے: "دو آدمیوں کے سفر کرنے کی ممانعت"۔

اس بات کی دلیل یہ ہے کہ تین مسافروں سے کم' سفر کرنے والے لوگ نبی اکرم ﷺ کے نافرمان شمار ہوں گے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: "ایک مسافر شیطان ہوتا ہے' دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں" تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ یہاں شیطان سے مراد' نافرمان شخص ہو' جیسا کہ یہ الفاظ ہیں: "انسان اور جنات کے شیاطین" اس سے مراد یہ ہے کہ انسانوں اور جنات میں سے نافرمان لوگ......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4700 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِد شَیْطَان

والاثنان شيطانان وَالثَّلَاثَة ركب . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک (یعنی اکیلا سفر کرنے والا شخص) شیطان ہوتا ہے دو افراد دو شیطان ہوتے ہیں اور تین لوگ سوار ہوتے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4701 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الصَّحَابَة اَرْبَعَة وَخير السَّرَايَا اَرْبَعمِائَة وَخير الجيوش اَرْبَعَة آلَاف وَلنْ يغلب اثْنَا عشر الفا من قلَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيْحَيْهِمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَا يُسْندهُ كَبِيْر اَحَد وَذكر اَنه رُوِيَ عَن الزُّهْرِيّ مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بہترین ساتھی چار ہوتے ہیں' بہترین چھوٹی مہم چار سو افراد کی ہوتی ہے' بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہوتا ہے' اور بارہ ہزار لوگ کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' کسی نے اس کو ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل نہیں کیا' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ روایت زہری سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

43 - ترهيب الْمَرْاَة اَن تُسَافِر وَحدهَا بِغَيْر محرم

باب: عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ محرم کے بغیر اکیلی سفر کرے

4702 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن تُسَافِر سفرا يكون ثَلَاثَة اَيَّام فَصَاعِدا اِلَّا وَمَعَهَا اَبوهَا اَوْ اَخُوهَا اَوْ زَوجهَا اَوْ ابْنهَا اَوْ ذُوْ محرم مِنْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر اکیلی کرے' البتہ اگر اس کے ساتھ اس کا باپ' یا اس کا بھائی' یا اس شوہر' یا اس کا بیٹا یا کوئی اور محرم ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4700-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري - حديث: 2431صحيح ابن خزيمة - كتاب المناسك' باب النهي عن سير الاثنين - حديث: 2393موطأ مالك - كتاب الاستئذان' باب ما جاء في الوحدة في السفر للرجال والنساء - حديث: 1779سنن أبي داود - كتاب الجهاد' باب في الرجل يسافر وحده - حديث: 2254السنن الكبرى للنسائي - كتاب السير' النهي عن سير الراكب وحده - حديث: 8579السنن الكبرى للبيهقي - جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب آداب السفر - باب كراهية السفر وحده' حديث: 9719مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6585

4703 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَۃُ یَوْمَیْنِ من الدَّھْرِ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ محرم مِنْھَا اَوْ زَوْجھَا

❀❀ امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی بھی عورت دودن کا سفر نہ کرے البتہ اگر اس کا کوئی محرم یا اس کا شوہر اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے''۔

4704 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخر اَن تُسَافِر ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ محرم مِنْھَا ۔ رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ تین دن کا سفر (اکیلی) کرے البتہ اگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4705 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یحل لامْرَاَۃ تؤمن بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخر تُسَافِر مسیرَۃ یَوْم وَلَیْلَۃ اِلَّا مَعَ ذِیْ محرم عَلَیْھَا-وَفِیْ رِوَایَۃٍ: مسیرَۃ یَوْم-وَفِیْ اُخْرٰی: مسیرَۃ لَیْلَۃ اِلَّا وَمَعَھَا رجل ذُوْ حُرْمَۃ مِنْھَا

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیْ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن خُزَیْمَۃَ فِیْ صَحِیْحه

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَبِیْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَۃ :اَن تُسَافِر بریدا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ ایک دن اور ایک رات کا سفر (اکیلی کرے) البتہ اگر کوئی محرم اس کے ساتھ ہو تو حکم مختلف ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک دن کی مسافت''

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ایک رات کی مسافت کا سفر' البتہ اگر اس کے ساتھ اگر کوئی ایسا مرد ہو' جو اس کا محرم ہو' تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک برید کا سفر کرے''۔

44 - التَّرْغِیْب فِیْ ذکر اللّٰہ لمن رکب دَابَّته

باب: جو شخص سواری پر سوار ہونے لگے' اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4706 - عَنْ اَبِیْ لاس الْخُزَاعِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حملنَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی اِبل من

اِبِل الصَّدَقَة بلح فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نرى اَن تحملنا هٰذِهٖ فَقَالَ مَا من بعير اِلَّا فِيْ ذروله شَيْطَان فاذكروا اسْم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا ركبتموها كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰه ثُمَّ امتهنوها لانفسكم فَاِنَّمَا يحمل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

قَوْلِهٖ بلح هُوَ بِضَم الْمُوَحدَة وَتَشْدِيد اللَّام بعدهَا حاء مُهْملَة وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا قد اعيت وعجزت عَن السّير يُقَال بَلَح الرجل بتخفيف اللَّام وتشديدها اِذا اعيا فَلَمْ يقدر اَن يَتَحَرَّك وَاسم اَبِيْ لاس بِالسِّين الْمُهْملَة عبد اللّٰه بن غنمة وَقِيْلَ زِيَاد لَهٗ حديثان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحدهمَا هٰذَا

❀❀ حضرت ابولاس خزاعی ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ سواری کے لئے دیا' جوتھک چکا تھا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں یہ نہیں لگتا کہ ہم اس پر سواری کر پائیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہراونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے' جب تم اس پر سواری کرنے لگو' تو اللہ کا نام لے لو' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور پھر تم اسے اپنے لئے آسان کرلو' یہ اللہ تعالیٰ نے (تمہیں) سواری کے لئے دیے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''بلح'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تھک چکا تھا' اور سفر کرنے سے عاجز آ چکا تھا' یہ کہا جاتا ہے: بلح الرجل' جب آدمی تھک چکا ہو اور وہ حرکت کرنے کے لائق نہ ہو' حضرت ابولاس ﷜ کا نام عبداللہ بن غنمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق زیاد ہے' ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث منقول ہیں' جن میں سے ایک حدیث یہ ہے۔

4707 - وَعَنْ مُحَمَّد بن حَمْزَة عَن عَمْرو الْاَسْلَمِيّ انه سمع اَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على كل بعير شَيْطَان فَاِذَا ركبتموها فسموا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تقصروا عَن حاجاتكم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما جيد

❀❀ محمد بن حمزہ نے حضرت عمرو اسلمی ﷜ کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہراونٹ پر شیطان ہوتا ہے' تو جب تم اس پر سوار ہونے لگے تو اللہ کا نام لے لو' اور اپنی حاجت کے بارے میں کوتاہی نہ کرو''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4708 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اردفه على دَابَّته فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَيْهَا كبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَحمد اللّٰه ثَلَاثًا وَسبح اللّٰه ثَلَاثًا وَهَلل اللّٰه وَاحِدَة ثُمَّ اسْتلْقى عَلَيْهِ فَضَحِك ثُمَّ اَقبل عَلَيْهِ فَقَالَ مَا من امرىء يركب دَابَّته فَصنعَ مَا صنعت اِلَّا اَقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ فَضَحِك اِلَيْهِ - رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھالیا' جب وہ اس پر بیٹھ گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ تکبیر کہی' تین مرتبہ الحمدللہ کہا' تین مرتبہ سبحان اللہ کہا' ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ

پڑھا، پھر آپ ﷺ سیدھے ہوئے اور ہنسنے لگے پھر آپ ﷺ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:
''جو شخص جانور پر سوار ہو اور پھر وہ کام کرے جو میں نے کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو کر ہنس پڑتا ہے''۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

4709 - وَعَنْ عقبة بن عامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من راكب يَخْلُو فِيْ مسيره بِاللّٰهِ وَذكره اِلَّا ردفه ملك وَلَا يَخْلُو بِشعر وَنَحْوَهُ اِلَّا ردفه شَيْطَان
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص سفر کے دوران اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور اس کا ذکر کرتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جو شخص شعر وغیرہ سنتا سناتا رہتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

45 - التَّرْهِيب من اسْتِصْحَاب الْكَلْب والجرس فِيْ سفر وَغَيْرِه

باب: سفر کے دوران کتا یا گھنٹی ساتھ رکھنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4710 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا كلب اَوْ جرس . رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''فرشتے ایسے مسافروں کے ساتھ نہیں ہوتے، جن کے درمیان کتا یا گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4711 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُد: وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جلد نمر - ذكرهَا فِي اللبَاس

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے، جن کے درمیان چیتے کی کھال موجود ہو''۔
امام ابوداؤد نے اسے لباس سے متعلق باب میں ذکر کیا ہے۔

4712 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الجرس مَزَامِير الشَّيْطَان
رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''گھنٹی شیطان کا باجہ ہے''۔
یہ روایت امام مسلم، امام نسائی، امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4713 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّهُ عَنهَا قَالَت سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيهِ جرس وَلَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں گھنٹی موجود ہو اور فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں ہوتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4714 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّهُ عَنهَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيهَا جرس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفظِهٖ قَالَ إِن العير الَّتِيْ فِيهَا الجرس لَا تصحبها الْمَلَائِكَة

❀❀ سیّدہ اُمّ حبیبہ ﷞ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان گھنٹی موجود ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''وہ قافلہ جس میں گھنٹی موجود ہو' فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہوتے''۔

4715 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بالأجراس اَن تقطع من اَعْنَاق الْإِبِل يَوْم بدر . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیوں کے بارے میں حکم دیا کہ انہیں اونٹوں کی گردن سے کاٹ لیا جائے' یہ غزوہ بدر کے موقع کی بات ہے۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4716 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بِقطع الْاَجْرَاس

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اَيضا

❀❀ حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گھنٹیاں کاٹ دینے کا حکم دیا تھا۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4717 - وَعَن عَامر بن عبد اللّٰه بن الزبير اَن مولاة لَهُمْ ذهبت بابنة الزبير إِلَى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ وَفِيْ رِجْلَيْهَا اَجْرَاس فقطعها عمر وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن مَعَ كل جرس شَيْطَانا .

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ومولاة لَهُمْ مَجْهُوْلَة وعامر لم يدْرك عمر بن الْخطاب

❀❀ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کی ایک کنیز حضرت زبیر ﷜ کی ایک صاحبزادی کو لے

کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اُس صاحبزادی (جو چھوٹی بچی تھی) کے پاؤں میں گھنٹیاں تھیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں توڑ دیا اور فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گھنٹی کے ساتھ شیطان ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان حضرات کی کنیز ایک مجہول عورت ہے اور عامر نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

4718 - وَعَنْ بنانة مولاة عبد الرَّحْمٰن بن حَيَّان الْاَنْصَارِيّ اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذْ دخل عَلَيْهَا جَارِيَة وَعَلَيْهَا جلاجل يصوتن فَقَالَت لَا تدخلنها اِلَّا اَن تقطعن جلاجلها وَقَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تدخل الْمَلَائِكَة بَيْتا فِيْهِ جرس . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

بنانة بِضَم الْبَاء الْمُوَحدَة وَنونين

❀❀ بنانہ جو عبدالرحمٰن بن حیان انصاری کی کنیز ہے وہ بیان کرتی ہے: ایک مرتبہ وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی اسی دوران ایک لڑکی ان کے ہاں آئی جس نے پازیبیں پہنی ہوئی تھیں جو آوازیں پیدا کرتی تھیں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کو اس وقت تک اندر نہ آنے دو جب تک اس کی پازیبیں اتار نہیں لی جاتیں انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے' جس میں گھنٹی موجود ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ بنانة میں 'ب' پر پیش ہے اور دو 'ن' ہیں۔

4719 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة رفْقَة فِيْهَا جلجل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے درمیان پازیب (یا گھنٹی) موجود ہو''۔

4720 - وَفِيْ رِوَايَة قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ شيخ كنت جَالِسا مَعَ سَالم فَمر بِنَا ركب لأم الْبَنِيْنَ مَعَهم اَجْرَاس فَحدث سَالم عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصْحَب الْمَلَائِكَة ركبا مَعَهم جلجل كم ترى مَعَ هؤلَاءِ من جلجل . رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوبکر بن ابوشیخ بیان کرتے ہیں: میں سالم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' ہمارے پاس سے اُمّ البنین کے کچھ سوار گزرے' جن کے ساتھ گھنٹیاں تھیں' تو سالم نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ''فرشتے ایسے سواروں کے ساتھ نہیں رہتے' جن کے ساتھ گھنٹیاں موجود ہوں''۔

اور اِن لوگوں کے ساتھ کتنی ہی گھنٹیاں نظر آ رہی ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

اَلتَّرْغِیْب فِی الدلجة وَھُوَ السّفر بِاللَّیْلِ

والترھیب من السّفر اوله وَمَنْ التَّعْرِیس فِی الطّرق والافتراق فِی الْمنزل وَالتَّرْغِیْب فِی الصَّلَاة اِذا عرس النَّاس

باب: ''دلجہ'' یعنی رات کے وقت سفر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنے' اور راستوں میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے' یا مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' اور جب لوگ رات کے وقت پڑاؤ کیے ہوں' اس وقت (نفل) نماز ادا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4721 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بالدلجة فَاِن الْاَرْض تطوی بِاللَّیْلِ -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم پر رات کے وقت سفر کرنا لازم ہے' کیونکہ رات کے وقت زمین کو لپیٹ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

4722 - وَعَن جَابر وَهُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُرسِلُوْا مواشیکم اِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحمَة الْعشَاء فَاِن الشَّیَاطِین تبْعَث اِذا غَابَتْ الشَّمْس حَتّٰی تذْهب فَحمَة الْعشَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَلَفظه: احْبسُوا صِبْیَانکُمْ حَتّٰی تذْهب فوعة الْعشَاء فَاِنَّهَا سَاعَة تخترق فِیْهَا الشَّیَاطِین . وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب سورج ڈوب جائے' تو تم اپنے جانوروں کو کھلا نہ چھوڑو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ جب سورج ڈوب جاتا ہے تو شیاطین کو بھیجا جاتا ہے (اور وہ اس وقت تک رہتے ہیں) جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اپنے بچوں کو (گھروں میں) روک کے رکھو جب تک رات کا ابتدائی حصہ گزر نہیں جاتا' کیونکہ یہ وہ گھڑی ہوتی ہے جس میں شیاطین چیر پھاڑ کرتے ہیں''

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4723 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقلوا الْخُرُوْج اِذا هدات الرجل اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یبث فِیْ لیله من خلقه مَا یَشَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب رات ہو جائے' تو باہر نکلنا کم کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ رات میں اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا ہے' پھیلا دیتا ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4724 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا سافرتم فِي الخصب فاعطوا الْاِبِل حظها من الْاَرْض وَاِذَا سافرتم فِي الجدب فَاَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَبَادِرُوا بهَا نقيها وَاِذَا عرستم فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْق فَاِنَّهَا طَرِيْق الدَّوَابّ ومأوى الْهَوَام بِاللَّيْلِ
رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ
نقيها بِكَسْر النُّوْن وَسُكُوْن الْقَاف بعدهَا يَاء مثناة تَحت اَي مخها وَمَعْنَاهُ اَسْرِعُوْا حَتّٰى تصلوا مقصدكم قبل اَن يذهب مخها من ضنك السّير والتعب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جب تم ہریالی میں سفر کر رہے ہو' تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو' اور جب تم خشکی میں سفر کرو' تو وہاں سے تیزی سے گزر جاؤ' اور اونٹوں کی تندرستی کے عالم میں جلدی کرو' جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو' تو راستے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہاں سے جانور گزرتے ہیں اور کیڑے مکوڑے گزرتے ہیں''۔
یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔
لفظ نقیھا سے مراد اس کا گودا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تیزی سے سفر کرتے ہوئے اپنی منزل تک پہنچ جاؤ' اس سے پہلے کہ تمہارے آہستہ چلنے کی وجہ سے اور تھکاوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے اس کا گودا ختم ہو جائے (یعنی وہ کمزور ہو جائے اور چلنے کے قابل نہ رہے)۔

4725 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ والتعريس على جواد الطَّرِيْق وَالصَّلَاة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا مأوى الْحَيَّات وَالسِّبَاع وَقَضَاء الْحَاجة عَلَيْهَا فَاِنَّهَا الْمَلَاعن . رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات . التَّعْرِيس هُوَ نُزُول الْمُسَافِر آخر اللَّيْل ليستريح

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''راستے کے درمیان میں رات کے وقت پڑاؤ کرنے سے اجتناب کرو' اور وہاں نماز پڑھنے سے اجتناب کرو' کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتے ہیں' اور وہاں قضائے حاجت کرنے سے بھی اجتناب کرو' کیونکہ یہ لعنت کا کام ہے''۔
یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔
لفظ تعریس کا مطلب رات کے آخری حصے میں مسافر کا پڑاؤ کرنا ہے' تاکہ وہ آرام کر لے۔

4726 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاس اِذا نزلُوْا تفرقُوْا فِي الشعاب والأودية

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن تفرقكم فِي الشعاب والأودية اِنَّمَا ذٰلِكُمْ من الشَّيْطَان فَلَمْ ينزلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ منزلا اِلَّا انضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِي

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے جب لوگ پڑاؤ کرتے تھے' تو مختلف وادیوں اور گھاٹیوں میں بکھر جاتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا مختلف گھاٹیوں اور وادیوں میں بکھر جانا شیطان کی طرف سے ہے' اس کے بعد لوگ جب بھی کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو ایک دوسرے کے قریب رہتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4727 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ اللّٰه وَثَلَاثَة يبغضهم الله اما الَّذِيْنَ يُحِبهُمْ اللّٰه فقوم سَارُوا ليلتهم حَتّٰى اِذا كَانَ النوم اَحَبَّ اِلٰى احدهم مِمَّا يعدل بِهٖ نزلُوْا فوضعوا رؤوسهم فَقَامَ يتملقني وَيَتْلُو آياتي فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا-وتقدم فِيْ صَدَقَة السِّرّ بتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' اور تین لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو اس کی صورت یوں ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ جب نیند ان کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ پسندیدہ ہو جاتی ہے' تو وہ لوگ پڑاؤ کرتے ہیں' اپنے سر رکھ کر (سو جاتے ہیں) اور اس وقت ایک شخص کھڑا ہو کر میری بارگاہ میں التجائیں کرتا ہے اور میری آیات کی تلاوت کرتا ہے''...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ یہ اس سے پہلے پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں مکمل روایت گزر چکی ہے۔

47 - التَّرْغِيْب فِيْ ذكر اللّٰه لمن عثرت دَابَّته

باب: جب جانور کو ٹھوکر لگے' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4728 - عَنْ اَبِي الْمليح عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت رَدِيف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعثر بعيرنا فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا تقل تعس الشَّيْطَان فَاِنَّهُ يعظم حَتّٰى يصير مثل الْبَيْت وَيَقُوْلُ بقوتي وَلٰكِن قل بِسم اللّٰه فَاِنَّهُ يصغر حَتّٰى يصير مثل الذُّبَاب

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابوالملیح نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا' ہمارے اونٹ کو ٹھوکر لگی' تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم یہ نہ کہو: کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ وہ پھول کا گھر جتنا ہو جاتا

ہے اور یہ کہتا ہے: کہ یہ میری قوت کی وجہ سے ہوا ہے تم ایسی صورت میں بسم اللہ کہہ دیا کرو وہ چھوٹا ہو جائے گا' یہاں تک کہ مکھی جتنا ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4729 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیمَةَ الْهُجَيْمِي عَمَّن كَانَ ردف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت ردفه على حمَار فعثر الْحمار فَقُلْتُ تعس الشَّيْطَان فَقَالَ لی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقل تعس الشَّيْطَان فَإِنَّك إِذا قلت تعس الشَّيْطَان تعاظم فِیْ نَفسه وَقَالَ صرعته بقوتی وَإِذَا قلت بسم الله تصاغرت اِلَيْهِ نَفسه حَتّٰی يكون اَصْغَر من ذُبَاب . رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَإِذَا قِيلَ بِسم الله خنس حَتّٰی يصير مثل الذُّبَاب . وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ابوتمیمہ ہجیمی نے' ان صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک گدھے پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا اس کو ٹھوکر لگی تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ نہ کہو کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ شیطان برباد ہو جائے' تو وہ خود کو بڑا محسوس کرے گا اور وہ یہ کہے گا کہ میں نے اپنی قوت کے ذریعے اسے پچھاڑ دیا ہے' اور جب تم بسم اللہ کہہ دو گے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی سے ب زیادہ چھوٹا ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جب بسم اللہ کہا جائے' تو وہ اتنا چھوٹا ہو جائے گا کہ مکھی جتنا ہو جائے گا''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

48 - التَّرْغِيب فِیْ كَلِمَات يقولهن من نزل منزلا

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو وہ شخص پڑھے گا' جو کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے

4730 - عَن خَوْلَة بنت حَكِيم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نزل منزلا ثُمَّ قَالَ أعوذ بِكَلِمَات الله التامات من شَرّ مَا خلق لم يضرّهُ شَیْءٌ حَتّٰی يرتحل من منزله ذَلِك رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيحه

❀❀ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرتا ہے اور پھر یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:
''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔
تو اس شخص کے اس پڑاؤ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ترمذی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4731 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت من حمص فآوانی اللَّيْل اِلَی الْبيعَة فحضرنی

من اَهْلِ الْاَرْض فَقَرَات هٰذِهِ الْاٰيَة من سُوْرَة الْاَعْرَاف اِن ربكُمُ الله الَّذِیْ خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض (الْاَعْرَاف) -اِلٰی آخر الْاٰيَة ۔ فَقَالَ بَعْضهُمْ لبَعض احرسوه الْاٰن حَتّٰی يصبح فَلَمَّا اَن اَصبحت رکبت دَابَّتِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا الْمسيب بن وَاضح

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حمص سے لکارات کے وقت میں ایک گرجے میں ٹھہر گیا' تو میرے پاس زمین کے مختلف (درندے یا چوپائے) آ گئے' تو میں نے سورہ اعراف کی یہ آیت پڑھی:

''بے شک تمہارا پروردگار' وہ اللہ ہے' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔

اس آیت کو آخر تک پڑھا' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تم اب اس کی حفاظت کرو' جب تک صبح نہیں ہو جاتی' راوی کہتے ہیں: جب صبح ہوئی' تو میں اپنی سواری پر سوار ہوا (اور وہاں سے روانہ ہو گیا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف مسیب بن واضح کا معاملہ مختلف ہے۔

49 - التَّرْغِيْب فِیْ دُعَاء الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظَهْر الْغَيْب سِيمَا الْمُسَافِر

باب: آدمی کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا کرے' بطور خاص مسافر (شخص کا دعا کرنا)

4732 - عَن اُم الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت حَدثنِیْ سَيِّدی اَنه سمع رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذا دَعَا الرجل لِاَخِيْهِ بِظَهْر الْغَيْب قَالَت الْمَلَائِكَة وَلَك بِمثل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ

قَالَ الْحَافِظ اُم الدَّرْدَاءِ هٰذِهِ هِیَ الصُّغْرٰی تابعية وَاسْمهَا هجيمة وَيُقَال جهيمة بِتَقْدِيم الْجِيم وَيُقَال جمانة لَيْسَ لَهَا صُحْبَة اِنَّمَا الصُّحْبَة لأم الدَّرْدَاءِ الْكُبْرٰی وَاسْمهَا خيرة وَلَيْسَ لَهَا فِی الْبُخَارِیّ وَلَا مُسْلِم حَدِيْث قَالَه غير وَاحِد من الْحفاظ

❀❀ سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے سردار (یعنی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرتا ہے' تو فرشتے یہ کہتے ہیں: تمہیں بھی اس کی مانند نصیب ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا نامی یہ خاتون چھوٹی والی ہیں' جو تابعیہ ہیں' ان کا نام ہجیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جہیمہ ہے' اور ایک قول کے مطابق جمانہ ہے' انہیں صحابیہ ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابیہ' وہ والی سیدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا ہیں' جو بڑی ہیں ان کا نام خیرہ ہے' اس خاتون کے حوالے سے صحیح بخاری' یا صحیح میں مسلم میں کوئی حدیث منقول نہیں ہے یہ بات کئی حافظان حدیث نے بیان کی ہے۔

4733 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَیْسَ بَیْنَهُمَا وَبَیْنَ اللّٰہ حجاب دَعْوَۃ الْمَظْلُوم ودعوۃ الْمَرْءِ لِاَخِیْهِ بِظَهْرِ الْغَیْب . رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو دعائیں ایسی ہیں کہ ان دونوں کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور آدمی کی اس کے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4734 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أسرع الدُّعَاء اِجَابَة دَعْوَۃ غَائِب لغَائِب

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ كِلَاهُمَا من رِوَایَة عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن انعم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ جلدی وہ دعا قبول ہوتی ہے جو کوئی شخص کسی کی غیر موجودگی میں (اس کے لئے) کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

4735 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث دعوات مستجابات لَا شكّ فِیْهِنَّ دَعْوَۃ الْوَالِد ودعوۃ الْمَظْلُوم ودعوۃ الْمُسَافِر

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ موضِعین وَحسنه فِیْ اَحدهمَا وَالْبَزَّار وَلَفظه قَالَ ثَلَاث حق علی اللّٰہ اَن لَا یرد لَهُمْ دَعْوَۃ الصَّائِم حَتّٰی یفْطر والمظلوم حَتّٰی ینتصر وَالْمُسَافِر حَتّٰی یرجع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین دعائیں ہیں جن کے مستجاب ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے والد کی دعا مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے دو مختلف مقامات پر نقل کی ہے انہوں نے ان دونوں میں سے ایک مقام کو حسن قرار دیا ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین دعائیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات ہے کہ وہ انہیں مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہیں کر لیتا مظلوم کی دعا جب تک اس کی مدد نہیں ہو جاتی اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا''۔

4735-صحیح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة - ذكر البیان بأن دعوة المسافر لا ترد ما دام فی سفره' حدیث:2744سنن أبی داود - كتاب الصلاة' باب تفریع أبواب الوتر - باب الدعاء بظهر الغیب' حدیث:1326سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب دعوة الوالد ودعوة المظلوم - حدیث:3860مصنف ابن أبی شیبة - كتاب الدعاء' ما قالوا فی الدعاء الذی یستجاب - حدیث:29226مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه - حدیث:7341مسند عبد بن حمید - من مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 1424المعجم الأوسط للطبرانی - باب الألف' من اسمه أحمد - حدیث:23

4736 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث مستجاب دعوتهم الْوَالِد وَالْمُسَافِر والمظلوم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی حَدِیْثٍ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی دعا مستجاب ہوتی ہے باپ، مسافر اور مظلوم''

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

50 - التَّرْغِیب فِی الْمَوْت فِی الغربة

باب: غریب الوطنی میں انتقال کر جانے کے بارے میں ترغیبی روایات

4737 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَاتَ رجل بِالْمَدِیْنَةِ مِمَّن ولد بهَا فصلی عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا لیته مَاتَ بِغَیْر مولده

قَالُوْا وَلِمَ ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن الرجل اِذا مَاتَ بِغَیْر مولده قیس بَیْن مولده اِلٰی مُنْقَطع اَثَره فِی الْجنَّة . رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہو گیا' جس کی پیدائش بھی وہیں ہوئی تھی نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی اور پھر ارشاد فرمایا: کاش اس نے اپنی جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کیا ہوتا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص جائے پیدائش کی بجائے کہیں اور انتقال کرتا ہے' تو اس کے انتقال کی جگہ سے لے کر اس کی جائے پیدائش تک کے درمیان کی زمین کو ماپا جاتا ہے' اور جنت میں (اتنی ہی جگہ اس کو دے دی جائے گی)''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

4738 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ موت غربَة شَهَادَة . رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب الوطنی کی موت شہادت ہے''۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4739 - وروی الطَّبَرَانِیّ من طَرِیْق عبد الْملك بن هَارُوْن بن عنترة وَهُوَ مَتْرُوك عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات یَوْم مَا تعدونَ الشَّهِید فِیکُمْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه قَالَ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لقَلِیل من قتل فِیْ سَبِیْل اللّٰه فَهُوَ شَهِید والمتردی شَهِید وَالنُّفَسَاء شَهِید وَالْغَرق شَهِید والسل شَهِید والحریق شَهِید والغریب شَهِید

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِیْ اَن موت الْغَرِیْب شَهَادَة جملَة من الْاَحَادِیْث لَا یبلغ شَیْءٌ مِنْهَا دَرَجَة

الحسن فیما اعلم

❀❀ امام طبرانی نے عبدالملک بن ہارون بن عنترہ جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے اس کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید سمجھتے ہو؟ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہید لوگ کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے جو شخص گر کے مر جائے وہ شہید ہے جو عورت نفاس کے دوران مر جائے وہ شہید ہے ڈوب کر مرنے والا شہید ہے سل کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے جل کر مرنے والا شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرنے والا شہید ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت میں اسی طرح منقول ہے کہ غریب الوطنی کی موت بھی شہادت ہوتی ہے لیکن اس بارے میں منقول تمام تر روایات میرے علم کے مطابق حسن کے درجہ تک بھی نہیں پہنچتی ہیں۔

كِتَابُ التَّوْبَةِ وَالزُّهْدِ

کتاب: توبہ اور زہد کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي التَّوْبَة والمبادرة بهَا واتباع السَّيئة الْحَسَنَة

باب: توبہ کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس بارے میں جلدی کرنا اور برائی کے بعد نیکی کر لینا

4740 - عَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يبسط يَده بِاللَّيْلِ ليتوب مسىء النَّهَار ويبسط يَده بِالنَّهَارِ ليتوب مسىء اللَّيْل حَتّٰى تطلع الشَّمْس من مغْربهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ رات کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ دن کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے اور دن کے وقت اپنا دست رحمت پھیلا دیتا ہے تاکہ رات کے وقت برائی کرنے والا توبہ کر لے ایسا اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک (قیامت سے پہلے) سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4741 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَابَ قبل اَن تطلع الشَّمْس من مغْربهَا تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4742 - وَعَن صَفْوَان بن عَسَّال رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من قبل الْمغرب لبابا مسيرَة عرضه اَرْبَعُوْنَ عَاما اَوْ سَبْعُوْنَ سنة فَتحه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للتَّوْبَة يَوْم خلق السَّمَاوَات وَالْاَرْض فَلَا يغلقه حَتّٰى تطلع الشَّمْس مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِىْ حَدِيْثِ الْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مغرب کی سمت میں ایک دروازہ ہے جس کی چوڑائی چالیس (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس کی مسافت

جتنی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس دن توبہ کے لئے کھولا تھا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور اسے اس وقت تک بند نہیں کرے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' جو ایک حدیث کے ضمن میں ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4743 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ وصححها اَيْضًا قَالَ زر يَعْنِىْ ابْن حُبَيْش فَمَا برح يَعْنِىْ صَفْوَان يحدثنى حَتّٰى حَدثنِىْ اَن اللّٰه جعل بالمغرب بَابا عرضه مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما للتَّوْبَة لَا يغلق مَا لم تطلع الشَّمْس من قبله وَذٰلِكَ قَول اللّٰه يَوْم يَاْتِىْ بعض آيَات رَبك لَا ينفع نفسا اِيْمَانهَا (الْاَنْعَام) الْآيَة

وَلَيْسَ فِىْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَلَا الْاَوَّلِ تَصْرِيْح بِرَفْعِهِ كَمَا صرح الْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَاده صَحِيْح اَيْضا

ان کی نقل کردہ ایک روایت' جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے: زر بن حبیش نے یہ بات بیان کی کہ اس کے بعد وہ یعنی حضرت صفوان بن معطل رضی اللہ عنہ مجھے حدیث بیان کرتے رہے' یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ بات بیان کی:

''اللہ تعالیٰ نے مغرب کی سمت میں ایک دروازہ بنایا ہے' جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے اور وہ توبہ کے لئے ہے اور وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوجاتا''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جس دن تمہارے پروردگار کی نشانیوں میں سے ایک نشانی آ گئی' تو کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا''۔

اس روایت میں اور پہلے والی روایت میں' اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ یہ روایت مرفوع ہے' جیسا کہ امام بیہقی نے بھی اس بات کی صراحت کی ہے اور اس کی سند بھی صحیح ہے۔

4744 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للجنة ثَمَانِيَة اَبْوَاب سَبْعَة مغلقة وَبَاب مَفْتُوح للتَّوْبَة حَتّٰى تطلع الشَّمْس من نَحوه ۔ رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوجاتا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4745 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اخطاتم حَتّٰى تبلغ السَّمَاء ثُمَّ تبتم لتاب اللّٰه عَلَيْكُم ۔ رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4746 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من سَعَادَة الْمَرْء اَن يطول عمره وَيَرْزقهُ اللّٰه الْإِنَابَة . رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کی سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اس کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے رجوع کرنے کی توفیق نصیب کردے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4747 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ من سره اَن يسْبق الدائب الْمُجْتَهد فليكف عَن الذُّنُوب . رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا يُوسُف بن مَيْمُون

الدائب بِهَمْزَة بعد الْأَلف هُوَ المتعب نَفسه فِي الْعِبَادَة الْمُجْتَهد فِيهَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اس کو پسند کرتا ہو کہ وہ اہتمام کے ساتھ بھرپور عبادت کرنے والے شخص سے سبقت لے جائے' اسے گناہوں سے بچنا چاہیے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف یوسف بن میمون کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ ''الدائب'' سے مراد وہ شخص جو عبادت کرکے' اپنے آپ کو تھکاوٹ کا شکار کردے اور اس بارے میں بھرپور کوشش کرے۔

4748 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ الْمُؤمن واه راقع فسعيد من هلك على رقعه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَقَالَ معنى واه مذنب وراقع يَعْنِي تائب مُسْتَغْفِر

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن گناہ بھی کرتا ہے اور توبہ بھی کرتا ہے' تو وہ شخص خوش نصیب ہے' جو توبہ کر کے انتقال کرے''

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: لفظ واہ کا مطلب گناہ کرنے والا ہے اور راقع سے مراد توبہ کرنے والا اور مغفرت طلب کرنے والا ہے۔

4749 - وَعَن اَبِي سَعِيد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُؤمن وَمثل الْإِيمَان كَمثل الْفرس فِي آخيته يجول ثُمَّ يرجع اِلَى آخيته وَاِن الْمُؤمن يسهو ثُمَّ يرجع فأطعموا طَعَامكُم الأتقياء وَاَوْلُوا معروفكم الْمُؤمنِينَ . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه . الآخية بِمد الْهمزَة وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا يَاء مثناة تَحت مُشَدّدَة هِيَ حَبل يدْفن فِي الْأَرْض مثنيا ويبرز مِنْهُ كالعروة تشد اِلَيْهَا الدَّابَّة وَقِيلَ هُوَ عود يعرض فِي الْحَائِط تشد اِلَيْهِ الدَّابَّة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن اور ایمان کی مثال گھوڑے کی طرح ہے' جو اپنی کھونٹی کے گرد گھومتا رہتا ہے اور پھر اپنی کھونٹی کی طرف واپس آجاتا ہے

مومن بھول جاتا ہے پھر رجوع کر لیتا ہے تو تم لوگ اپنا کھانا پرہیزگار لوگوں کو کھلاؤ اور اہل ایمان کے ساتھ بھلائی کرو"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ آخیہ سے مراد وہ رسی ہے جو زمین میں دفن کی جاتی ہے اور اس میں سے کچھ حصہ ظاہر ہوتا ہے۔ یہ رسی کی طرح کی چیز ہوتی ہے جس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ لکڑی ہے جو دیوار میں لگائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ جانوروں کو باندھا جاتا ہے۔

4750 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ قَالَ كل ابن آدم خطاء وَخير الْخَطَّائِينَ التوابون

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن مسْعدَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عَلِيّ بن مسْعدَة عَن قَتَادَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر انسان خطا کار ہوتا ہے اور خطا کرنے والوں میں سب سے بہتر توبہ کرنے والے لوگ ہیں"

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان سب نے اسے علی بن مسعدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے صرف علی بن مسعدہ کی قتادہ سے نقل کردہ روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4751 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن عبدا أصَاب ذَنبا فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا فاغفره فَقَالَ لَهُ ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا آخر فاغفره لي قَالَ ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فغفر لَهُ ثُمَّ مكث مَا شَاءَ اللّٰه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر وَرُبمَا قَالَ ثُمَّ أذْنب ذَنبا آخر فَقَالَ يَا رب اِنِّيْ أذنبت ذَنبا فاغفره ليفقال ربه علم عَبدِي اَن لَهُ رَبًّا يغْفر الذَّنب وَيَاْخذ بِهِ فَقَالَ ربه غفرت لعبدي فليعمل مَا شَاءَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

قَوْلِه فليعمل مَا شَاءَ مَعْنَاهُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انه مَا دَامَ كلما أذْنب ذَنبا اسْتغْفر وَتَابَ مِنْهُ وَلَمْ يعد اِلَيْهِ بِدَلِيل قَوْلِه ثُمَّ أصَاب ذَنبا آخر فَلْيفْعَل اِذا كَانَ هٰذَا دأبه مَا شَاءَ لِاَنَّهُ كلما أذْنب كَانَت تَوْبَته واستغفاره كَفَّارَة لذنبه فَلَا يضرّهُ لَا انه يُذنب الذَّنب فيستغفر مِنْهُ بِلِسَانِه من غير اِقلاع ثُمَّ يعاوده فَاِن هٰذِهٖ تَوْبَة الْكَذَّابين

4740-صحيح مسلم - كتاب التوبة' باب قبول التوبة من الذنوب وإن تكررت الذنوب والتوبة - حديث:5061مسند أحمد بن حنبل - أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري - حديث:19119مسند الطيالسي - أبو عبيدة عن أبي موسى' حديث:486مسند عبد بن حميد - تتمة حديث أبي موسى' حديث:563البحر الزخار مسند البزار - أول حديث أبي موسى' حديث: 2599شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6793السنن الكبرى للبيهقي - كتاب القسامة' جماع أبواب الحكم في الساحر - باب قبول توبة الساحر ، وحقن دمه بتوبته' حديث:15354

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرلے اور یہ کہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اس کی مغفرت کردے' تو اس کا پروردگار اس سے فرماتا ہے: میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار بھی ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے پھر پروردگار اس کی مغفرت کردیتا ہے' اس کے بعد کچھ عرصہ گزرتا ہے' جو اللہ کو منظور ہوتا ہے' پھر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرتا ہے (یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) پھر وہ بندہ ایک اور گناہ کرتا ہے' تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے ایک اور گناہ کردیا ہے' تو اس کے حوالے سے میری مغفرت کردے' تو اس کا پروردگار فرماتا ہے: میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ میرا ایک پروردگار ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے' تو پروردگار اس گناہ کی مغفرت کردیتا ہے' پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور ہوتا ہے' اتنا عرصہ گزر جاتا ہے' پھر وہ شخص ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے (یہاں پر راوی نے بعض اوقات ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے) پھر بندہ عرض کرتا ہے: اے میرے پروردگار میں نے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے' تو اس کی مغفرت کردے' تو پروردگار فرماتا ہے میرا بندہ یہ بات جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے' جو گناہ کی مغفرت کرتا ہے اور اس کی گرفت بھی کرسکتا ہے' پھر اس کا پروردگار فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی ہے' اب وہ جو چاہے وہ عمل کرے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''وہ جو چاہے عمل کرے'' ویسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے' لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ بندہ اس حال میں رہے گا کہ جب بھی گناہ کرے تو مغفرت طلب کرے اور مجھ سے توبہ کرے اور دوبارہ وہ کام کرنے کوشش نہ کرے اس کی دلیل یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ ایک اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے''۔

تو اگر کسی شخص کا یہ معاملہ ہو' تو جب وہ چاہے گا ایسا کرلے گا' کیونکہ جب بھی وہ گناہ کرتا ہے' وہ توبہ بھی کرلیتا ہے اور استغفار بھی کرلیتا ہے' تو یہ چیز اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے' تو یہ چیز اسے نقصان نہیں پہنچاتی ہے' کیونکہ وہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد اپنی زبان کے ذریعے' اس سے مغفرت طلب کرلیتا ہے' لیکن جو شخص پختہ ارادے کے بغیر' صرف زبانی طور پر مغفرت طلب کرتا ہے' اور پھر گناہ کرلیتا ہے' تو یہ جھوٹے لوگوں کی توبہ ہوگی۔

4752 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الْمُؤْمِن اِذا اَذْنب ذَنبا كَانَت نُكْتَة سَوْدَاءِ فِیْ قلبه فَاِن تَابَ وَنزع واستغفر صقل مِنْهَا وَاِن زَاد زَادَت حَتّٰی يغلف بهَا قلبه فَذٰلِكَ الران الَّذِیْ ذكر اللّٰه فِیْ كِتَابه كلا بل ران علی قُلُوْبهم (المطففین)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ من طَرِيْقين قَالَ فِیْ اَحدهمَا صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

وَلَفظ ابْن حبَان وَغَيره اِن العَبْد اِذا اَخطَا خَطِيئَة ينكت فِیْ قلبه نُكْتَة فَاِن هُوَ نزع واستغفر وَتَابَ صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰی تعلو قلبه الحَدِيْث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے (اور اس گناہ سے) الگ ہوجائے اور مغفرت طلب کر لے' تو وہ نکتہ صاف ہوجاتا ہے' اور اگر وہ مزید گناہ کرے' تو اس نکتے میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ وہ پورے دل کو ڈھانپ لیتا ہے' یہ وہ زنگ ہے' جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (ان الفاظ میں کیا ہے:)

''بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دو حوالوں سے نقل کیا ہے اور ان دونوں میں سے ایک کے بارے میں کہا ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن حبان اور دیگر حضرات کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''جب کوئی بندہ کوئی گناہ کرتا ہے' تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے اگر وہ اس سے الگ ہوجائے اور اس سے مغفرت طلب کر لے اور توبہ کر لے تو وہ نکتہ صاف ہوجاتا ہے اگر وہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہوجاتا ہے' یہاں تک کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے''...... الحدیث۔

4753 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَت قُرَيْش للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْع لنا رَبك يَجْعَل لنا الصَّفَا ذَهَبا فَإِن أصبح ذَهَبا اتَّبعْنَاك فَدَعَا ربه فَاَتَاهُ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ إِن رَبك يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ لَك إِن شِئْت أصبح لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبا فَمَنْ كفر مِنْهُم عَذبته عذَابا لَا أعذبه اَحَدًا من الْعَالمين وَإِن شِئْت فتحت لَهُمْ بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة قَالَ بل بَاب التَّوْبَة وَالرَّحْمَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قریش نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ اپنے پروردگار سے ہمارے لئے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دے اگر وہ سونے کا بن گیا' تو ہم آپ کی پیروی کر لیں گے نبی اکرم ﷺ نے اپنے پروردگار سے دعا کی تو حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس آئے اور بولے آپ کے پروردگار نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ کہا ہے کہ اگر آپ چاہیں' تو ان لوگوں کے لئے وہ پہاڑ سونے کا بن جائے گا لیکن پھر ان میں سے جو شخص کفر کرے گا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ جو تمام جہانوں میں اور کسی کو نہیں دوں گا اور اگر آپ چاہیں' تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ توبہ اور رحمت کا دروازہ (کھولے جانے کو میں اختیار کرتا ہوں)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4754 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه يقبل تَوْبَة العَبْد مَا لم يُغَرْغر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

يُغَرْغر بغينين معجمتين الْاُوْلَى مَفْتُوحَة وَالثَّانِيَة مَكْسُوْرَة وبراء مكررة مَعْنَاهُ مَا لم تبلغ روحه حلقومه فَيكون بِمَنْزِلَة الشَّيْء الَّذِيْ يتغرغر بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا رہتا ہے جب تک اس (بندے) پر نزع کا عالم طاری نہیں ہوتا"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ یغرغر سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی کی روح حلقوم تک نہیں پہنچتی تو یہ اس چیز کی مانند ہوگا کہ وہ جیسے اس کے ذریعے غرارہ کر رہا ہے۔

4755 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوصنى قَالَ عَلَيْكَ بتقوى الله مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ كل حجر وَشجر وَمَا عملت من سوء فاحدث لَهُ تَوْبَةَ السِّرِّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن عَطاءٍ لم يدْرك معَاذًا وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فَاَدْخل بَيْنَهُمَا رجلا لم يسم

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تم سے ہو سکے تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے اور تم ہر پتھر اور درخت کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور جب بھی تم کوئی برائی کرو تو اس کے بعد توبہ کرلو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے کیونکہ عطاء نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے یہی روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور انہوں نے ان دونوں کے درمیان ایک صاحب کا تذکرہ کیا ہے لیکن ان کا نام بیان نہیں کیا۔

4756 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا تَابَ الْعَبْد من ذُنُوبه أنسى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حفظته ذُنُوبه وأنسى ذٰلِكَ جوارحه ومعالمه من الْاَرْض حَتّٰى يلقى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ عَلَيْهِ شَاهد من اللّٰه بذنب . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بندہ گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضاء اور زمین کے نشانات کو اس کے گناہ بھلا دیتا ہے یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے خلاف کوئی بھی گناہ کا گواہ نہیں ہوگا"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4757 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النادم يَنْتَظر من اللّٰه الرَّحْمَة والمعجب يَنْتَظر المقت وَاعْلَمُوا عباد اللّٰه اَن كل عَامل سيقدم على عمله وَلَا يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰى يرى حسن عمله وَسُوء عمله وَاِنَّمَا الْاَعْمَال بخواتيمها وَاللَّيْل وَالنَّهَار مطيتان فَاَحْسنُوا السّير عَلَيْهِمَا اِلَى الْاٰخِرَة واحذروا التسويف فَاِن الْمَوْت يَاْتِي بَغْتَة وَلَا يغترن اَحَدكُم بحلم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِن الْجنَّة وَالنَّار أقرب اِلَى اَحَدكُم من شِرَاك نَعله ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة خيرا يره وَمَنْ يعْمل مِثْقَال ذرة شرا يره (الزلزلة) . رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ من رِوَايَة ثَابت بن مُحَمَّد الْكُوفِي العابد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ندامت کا اظہار کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور خود پسندی کا شکار ناراضگی کا منتظر ہوتا ہے' اے اللہ کے بندو! تم لوگ یہ بات جان لو! کہ ہر عمل کرنے والا اپنے عمل کے پاس آ جائے گا اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک وہ اپنے اچھے یا برے عمل کو دیکھ نہیں لے گا' اعمال میں خاتمے کا اعتبار ہوتا ہے' رات اور دن کو لپیٹ دیا جاتا ہے' تو تم ان پر آخرت کی طرف اچھے طریقے سے جاؤ اور تسویف (یعنی یہ کہنا کہ میں عنقریب ایسا کرلوں گا) سے اجتناب کرو' کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بُردباری کسی شخص کو غلط فہمی کا شکار نہ کرے کیونکہ جنت اور جہنم کسی بھی شخص کے جوتوں کے تسموں سے زیادہ اس کے قریب ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص ذرے کے وزن جتنی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا جو شخص ذرے کے وزن جتنی برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ثابت بن محمد کوفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4758 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التائب من الذَّنب كمن لَا ذَنب لَهُ . رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ اَبِي عُبَيْدَة بن عبد الله بن مَسْعُوْد عَنْ اَبِيهِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ ورواة الطَّبَرَانِيّ رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعا اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَزَاد والمستغفر من الذَّنب وَهُوَ مُقيم عَلَيْهِ كالمستهزىء بربه وَقد رُوِيَ بِهَذِهِ الزِّيَادَة مَوْقُوْفًا وَلَعَلَّه اَشبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گناہ سے توبہ کر لینے والا شخص' اس کی مانند ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' امام طبرانی کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہی روایت امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''گناہ سے مغفرت طلب کرنے والا شخص' جبکہ وہ اس گناہ کو کیے جا رہا ہو' اپنے پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ اضافہ ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل ہوا ہے' اور شاید یہی زیادہ موزوں ہے۔

4759 - وَعَن حميد الطَّوِيل قَالَ قُلْتُ لأنس بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم . رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ ''ندامت' توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4760 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ معقل قَالَ دخلت اَنا وَاَبِي على ابْن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي

سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَم تَوْبَة قَالَ نعم ۔ رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ ''ندامت توبہ ہوتی ہے'' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4761 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا علم الله من عبد ندامة على ذَنْب إِلَّا غفر لَهُ قبل اَن يَسْتَغْفِرهُ مِنْهُ ۔

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة هِشَام بن زِيَاد وَهُوَ سَاقِط وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کو جب کسی بندے کی طرف سے کسی گناہ کے بارے میں ندامت کا علم ہو جائے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ہشام بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ ساقط الاعتبار راوی ہے امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4762 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ اَحد اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْح من الله من أجل ذٰلِكَ مدح نَفسه وَلَيْسَ اَحَد أغير من الله من أجل ذٰلِكَ حرم الْفَوَاحِش وَلَيْسَ اَحَد اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعذر من الله من أجل ذٰلِكَ أنزل الْكتاب وَاَرْسل الرُّسُل ۔ رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی کے نزدیک اپنی تعریف اتنی زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' جتنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اپنی تعریف پسندیدہ ہے' اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے' کسی بھی شخص کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ غصہ نہیں آتا' اور اسی وجہ سے اس نے فحش چیزوں کو حرام قرار دیا ہے اور کسی بھی شخص کے نزدیک 'عذر' اللہ تعالیٰ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے' اسی وجہ سے اس نے کتاب نازل کی ہے اور رسولوں کو مبعوث کیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4763 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَو لم تذنبوا لذهب الله بكم ولجاء بِقوم يذنبون فيستغفرُوْنَ الله فَيغْفر لَهُم ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں رخصت کر دے گا اور اس قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4764 - وَعَن عمران بن الحصين رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن امْرَاَة من جُهَيْنَة اَتَت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِي حُبْلٰى من الزِّنَا فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصبت حدا فاقمه عَليّ فَدَعَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيهَا فَقَالَ احسن اِلَيْهَا فَاِذَا وضعت فأتني بهَا فَفعل فَامر بهَا نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فشدت عَلَيْهَا ثِيَابهَا ثُمَّ اَمر بهَا فرجمت ثُمَّ صلى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عمر تصلي عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقد زنت قَالَ لقد تابت تَوْبَة لَو قسمت بَيْن سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لوسعتهم وَهل وجدت افضل من اَن جَادَتْ بِنَفسِهَا للّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' وہ زنا کے نتیجے میں حاملہ ہو چکی تھی' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے' وہ حد میرے اوپر جاری کر دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ولی کو بلوایا اور فرمایا: اس کا اچھی طرح سے خیال رکھنا' جب یہ بچے کو جنم دیدے' تو اسے میرے پاس لے آنا' اس ولی نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا' اس کے کپڑے اس کے جسم پر باندھ دیے گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا' تو اس کو سنگسار کر دیا گیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں؟ جس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ستر افراد کے درمیان تقسیم کی جائے' تو ان سب کے لئے کافی ہو جائے' کیا تمہیں اس سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ملتا ہے؟ کہ جس نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر دی۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحدث حَدِيْثا لَو لم اسمعهُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَيْنِ حَتّٰى عد سبع مَرَّات وَلٰكِن سمعته اكثر سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بني اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارا على اَن يَطَاهَا فَلَمَّا قعد مِنْهَا مقْعد الرجل من امْرَاَته ارعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك اكرهتك قَالَت لَا وَلكنه عمل مَا عملته قطّ وَمَا حَملنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا وَمَا فعلته قطّ اذهبي فَهِيَ لَك وَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا اعصى اللّٰه بعدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوْبًا على بَابه اِن اللّٰه قد غفر للكفل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من عِشْرِيْنَ مرّة يَقُوْل

فَذكر بِنَحْوِهٖ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حدیث ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اگر میں نے وہ ایک مرتبہ' یا دو مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ گنوا کر یہ فرمایا' کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں ''کفل'' نام کا ایک شخص تھا' جو کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے اجتناب نہیں کرتا تھا ایک عورت اس کے پاس

آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے اس شرط پر کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرلے گا' جب وہ اس عورت کے قریب ہونے لگا' تو وہ عورت کپکپانے لگی اور رونے لگی' اس نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہے؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کررہا ہوں؟ اس عورت نے جواب دیا: جی نہیں میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور انتہائی مجبوری کے عالم میں' میں ایسا کرنے پر مجبور ہوئی ہوں تو کفل نے کہا: تم یہ کام کررہی ہو اور تم نے یہ کام کبھی بھی نہیں کیا؟ تم جاؤ اور یہ مال تمہارا ہوا' پھر کفل نے کہا: اللہ کی قسم! اب میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات اس کا انتقال ہوگیا' تو اگلے دن صبح اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کردی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بیس سے زیادہ مرتبہ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اس کے بعد حسب سابق الفاظ ہیں۔ امام حاکم اور امام بیہقی نے اسے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4766 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ قَرْيَتَانِ اِحْدَاهمَا صَالِحَة وَالْاُخْرٰى ظالمة فَخرج رجل من الْقَرْيَة الظالمة يُرِيد الْقَرْيَة الصَّالِحَة فَاَتَاهُ الْمَوْت حَيْثُ شَاءَ اللّٰه فاختصم فِيهِ الْملك والشيطان فَقَالَ الشَّيْطَان وَاللّٰه مَا عَصَانِيْ قطّ فَقَالَ الْملك اِنَّهُ قد خرج يُرِيد التَّوْبَة فقضى بَيْنَهُمَا اَن ينظر اِلٰى اَيهمَا أقرب فوجدوه أقرب اِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة بشبر فغفر لَهُ

قَالَ معمر وَسمعت من يَقُوْلُ قرب اللّٰه اِلَيْهِ الْقَرْيَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَهُوَ هٰكَذَا فِيْ نُسْخَتِي غير مَرْفُوْع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو بستیاں تھیں' جن میں سے ایک نیک تھی اور دوسری ظالم تھی' تو ظالم لوگوں کی بستی میں سے ایک شخص نکلا وہ نیک لوگوں کی بستی میں جانا چاہ رہا تھا' جہاں اللہ کو منظور تھا' وہاں اسے موت آ گئی اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان کے درمیان اختلاف ہوگیا' شیطان نے کہا: اللہ کی قسم اس شخص نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی فرشتے نے کہا: یہ شخص توبہ کرنے کے لئے نکلا تھا' تو ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا گیا کہ وہ اس بات کا جائزہ لیں کہ وہ شخص دونوں میں سے کس بستی کے زیادہ قریب تھا؟ تو ان لوگوں نے اس شخص کو پایا کہ وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک راوی کو یہ الفاظ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کی بستی کو اس شخص کے قریب کردیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے اور میرے نسخے میں یہ اسی طرح ''غیر مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

4767 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْمَن كَانَ قبلكُمْ رجل قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا فَسَاَلَ عَن اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْض فَدلَّ على رَاهِب فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قتل تِسْعَة

وَتِسْعِين نفسا فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ لَا فقتله فكمل بِهِ مائَة ثُمَّ سَأَلَ عَن أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْض فَدلَّ على رجل عَالم فَقَالَ إِنَّهُ قتل مائَة نفس فَهَلْ لَهُ من تَوْبَة فَقَالَ نَعَمْ من يحول بَيْنه وَبَيْنَ التَّوْبَة انْطَلِقْ إِلَى أَرْض كَذَا وَكَذَا فَإِن بهَا أُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهِ فاعبد الله مَعَهم وَلَا ترجع إِلَى أَرْضك فَإِنَّهَا أَرْض سوء فَانْطَلق حَتَّى إِذا نصف الطَّرِيق فَأَتَاهُ ملك الْمَوْت فاختصمت فِيهِ مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَقَالَت مَلَائِكَة الرَّحْمَة جَاءَ تَائِبًا مُقبلا بِقَلْبِهِ إِلَى الله تَعَالَى وَقَالَت مَلَائِكَة الْعَذَاب إِنَّهُ لم يعْمل خيرا قطّ فَأَتَاهُم ملك فِي صُورَة آدَمِيّ فجعلوه بَيْنَهُم فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ الْأَرْضين فَإلَى أَيَّتهمَا كَانَ أدنى فَهُوَ لَهُ فقاسوا فوجدوه أدنى إِلَى الْأَرْض الَّتِي أَرَادَ فقبضته مَلَائِكَة الرَّحْمَة

وَفِي رِوَايَةٍ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَة الصَّالِحَة أقرب بشبر فَجعل من أَهلهَا

وَفِي رِوَايَةٍ فَأوحى الله إِلَى هَذِهِ أَن تباعدي وَإِلَى هَذِهِ أَن تقربي وَقَالَ قيسوا بَيْنَهُمَا فوجدوه إِلَى هَذِهِ أقرب بشبر فغفر لَهُ

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ قَتَادَة قَالَ الْحسن ذكر لنا أَنه لما أَتَاهُ ملك الْمَوْت نأى بصدره نَحْوهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم وَابْن مَاجَه بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص نے ننانوے قتل کیے پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا' تو اس کی رہنمائی ایک راہب کے بارے میں کی گئی' تو وہ اس کے پاس آیا اور اس نے بتایا: اس نے ننانوے قتل کیے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے؟ اس راہب نے جواب دیا: جی نہیں' تو اس شخص نے اسے بھی قتل کر دیا' یوں اس کے ایک سو مکمل ہو گئے' پھر اس نے سب سے بڑے عالم کے بارے میں دریافت کیا: تو اس کی رہنمائی ایک بڑے عالم شخص کی طرف کی گئی' اس نے بتایا: اس نے ایک سو قتل کیے ہوئے ہیں' کیا اس کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو اس عالم نے جواب دیا: ہاں اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ ہو سکتی ہے؟ تم فلاں سرزمین کی طرف چلے جاؤ' وہاں کچھ لوگ موجود ہوں گے جو اللہ کی عبادت کر رہے ہوں گے' تم ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنا' اور اپنے علاقے کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ وہ برائی کی جگہ ہے وہ شخص چلا گیا یہاں تک کہ جب وہ نصف راستہ طے کر چکا تھا' تو موت کا فرشتہ اس کے پاس آ گیا اس شخص کے بارے میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اختلاف ہو گیا رحمت کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ یہ شخص توبہ کرتے ہوئے اور اپنے دل کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں کا یہ کہنا تھا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا پھر ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں ان فرشتوں کے پاس آیا ان لوگوں نے اسے ثالث مقرر کیا تو اس فرشتے نے کہا: تم دونوں طرف کی زمین کی پیمائش کر لو یہ جس علاقے کے زیادہ قریب ہوگا ان میں سے شمار ہوگا جب انہوں نے پیمائش کی تو انہوں نے اس شخص کو اس سرزمین کے زیادہ قریب پایا جہاں جانے کا وہ ارادہ رکھتا تھا' تو رحمت کے فرشتوں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ نیک لوگوں کی بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب تھا' تو وہ وہاں کے لوگوں میں شمار ہوا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے اس طرف کی بستی کی طرف وحی کی کہ تم دور ہو جاؤ اور اس طرف کی بستی کی

طرف وحی کی کہ تم قریب ہو جاؤ اور پھر فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان پیمائش کرلو تو فرشتوں نے اسے اس (نیک لوگوں کی) بستی کے ایک بالشت زیادہ قریب پایا' تو اس کی مغفرت ہوگئی''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے یہ بات بیان کی ہے: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی: جب موت کا فرشتہ اس شخص کے پاس آیا' تو وہ اپنے سینے کے بل گھسٹ کر نیک لوگوں کی بستی کی طرف ہوگیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

4768 - وَعَنْ اَبِيْ عبد ربه اَنَّه سمع مُعَاوِيَة بن اَبِيْ سُفْيَان على الْمِنْبَر يحدث اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰـهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن رجلا أسرف على نَفسه فلقي رجلا فَقَالَ اِن الْآخر قتل تِسْعَة وَتِسْعين نفسا كلهم ظلـما فَهَلْ تَجِد لي من تَوْبَة فَقَالَ اِن حدثتك اَن اللّٰه لَا يَتُوْب على من تَابَ كذبتك هَهُنَا قوم يتعبدون فأتهم تعبـد اللّٰه مَعَهم فَتوجه اِلَيْهِمْ فَمَاتَ على ذٰلِكَ فاجتمعت مَلَائِكَة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب فَبعث اللّٰه اِلَيْهِمْ ملكا فَقَالَ قيسوا مَا بَيْنَ المكانين فَاَيهمْ كَانَ أقرب فَهُوَ مِنْهُم فوجدوه أقرب اِلٰى دير التوابين بأنملة فغفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد

وَرَوَاهُ اَيْضًـا بِـنَـحْـوِهٖ بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ ثُمَّ اَتٰى رَاهِبًا آخـر فَـقَـالَ اِنِّيْ قتلت مائَة نفس فَهَلْ تَجِد لي من تَوْبَة فَقَالَ لقد اسرفت وَمَا اَدْرِي وَلٰـكِن هَهُنَا قَرْيَتَان قَرْيَة يُـقَـال لَهَا نصْرَة وَالْاُخْرٰى يُقَال لَهَا كفرة فَاَما اَهْل نصْرَة فيعملون عمل اَهْلِ الْجنَّة لَا يثبت فِيْهَا غَيرهم وَأما اَهْـل كـفرة فيعملون عمل اَهْلِ النَّارِ لَا يثبت فِيْهَا غَيرهمْ فَانْطَلق اِلٰى اَهْل نصْرَة فَاِن ثَبت فِيْهَا وعملت عمل اَهـلهَا فَلَا شكّ فِيْ توبتك فَانْطَلق يؤمها حَتّٰى اِذا كَانَ بَيْنَ القريتين اَدْركهُ الْمَوْت فَسَاَلت الْمَلَائِكَة رَبهَا عَنهُ فَـقَـالَ انْـظُرُوا اِلٰى اَي القريتين كَانَ أقرب فاكتبوه من اَهلهَا فوجدوه أقرب اِلٰى نصْرَة بِقيد اُنْمُلَة فَكتب من اَهلهَا

❀❀ ابوعبدربہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص نے اپنے اوپر ظلم کیا' اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی اور اس نے کہا: کہ ایک بیچارے نے ننانوے قتل کر دیے ہیں اور سب ظلم کے طور پر کیے ہیں' تو کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والی کی توبہ قبول نہیں کرے گا تو میں تمہارے ساتھ غلط بیانی کروں گا' فلاں جگہ پر کچھ لوگ عبادت کر رہے ہیں' تم ان کے پاس چلے جاؤ اور ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو وہ شخص ان لوگوں کی طرف روانہ ہوا اور راستے میں اس کا انتقال ہو گیا رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اکٹھے ہو گئے' اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اور فرشتے کو بھیجا اور فرمایا: کہ دونوں جگہ کے درمیان پیمائش کرلو' یہ ان میں سے جس کے زیادہ قریب ہوگا' ان میں شمار ہوگا' تو ان فرشتوں نے اس شخص کو توبہ کرنے والے لوگوں کی عبادت گاہ کے زیادہ قریب پایا' جو چند پوروں کے حساب سے زیادہ قریب تھا' تو اس شخص کی مغفرت ہوگئی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند عمدہ ہے یہی روایت انہوں نے اس کی مانند نقل کی

ہے جو ایسی سند کے ساتھ منقول ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے وہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ شخص ایک اور راہب کے پاس آیا اور اس نے بتایا: میں نے ایک سو لوگوں کو قتل کر دیا ہے کیا تم میرے لئے توبہ کی گنجائش پاتے ہو؟ تو اس نے کہا: تم نے ظلم کیا ہے مجھے نہیں سمجھ آ رہی (کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟) البتہ یہاں دو بستیاں ہیں ایک کو نصرہ کہا جاتا ہے اور دوسری کو کفرہ کہا جاتا ہے جہاں تک نصرہ والے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جنت کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا اور جہاں تک کفرہ نامی بستی کے لوگوں کا تعلق ہے تو وہ اہل جہنم کے سے اعمال کرتے ہیں اور اس بستی میں ان کے علاوہ اور کوئی نہیں رہتا تو تم نصرہ والوں کی طرف چلے جاؤ اگر تم وہاں رہ گئے اور وہاں کے رہنے والے لوگوں کی طرح تم نے عمل کیا تو پھر تمہاری توبہ کے بارے میں کوئی شک نہیں ہوگا تو وہ شخص اس بستی کا قصد کر کے روانہ ہو گیا جب وہ دونوں بستیوں کے درمیان میں پہنچا تو اسے موت نے آ لیا فرشتوں نے پروردگار سے اس کے بارے میں دریافت کیا: تو پروردگار نے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو! کہ دونوں بستیوں میں سے کون سی زیادہ قریب ہے؟ تو اس کا شمار اس بستی والوں میں کر لو تو فرشتوں نے اسے نصرہ نامی بستی کے زیادہ قریب پایا جو چند پوروں کے حساب سے تھا تو اس کا شمار وہاں کے رہنے والے لوگوں میں ہوا''۔

4769 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْد ظن عَبدِی بِی وَاَنَا مَعَه حَیْثُ یذکرنِیْ وَاللّٰه لله أفرح بتوبة عَبده من اَحَدُکُمْ یجد ضالته بالفلاة وَمَنْ تقرب اِلَیَّ شبْرًا تقربت اِلَیْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیَّ ذِرَاعا تقربت اِلَیْهِ باعا وَاِذَا اَقبل اِلَیَّ یمشی اَقبلت اِلَیْهِ أهرول . رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِیّ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہو جاتا ہوں اور جب بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی شخص بے آب و گیاہ جگہ پر اپنی گمشدہ سواری کو پا لے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص میرے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ذراع (کہنی سے لے بڑی انگلی کے کنارے تک کا حصہ) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میرے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک باع (یعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ جتنا) قریب ہوتا ہوں اور جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ امام بخاری نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4770 - وَعَن یزِیْد بن نعیم قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ علی الْمِنْبَر بالفسطاط یَقُوْلُ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من تقرب اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ شبْرًا تقرب اِلَیْهِ ذِرَاعا وَمَنْ تقرب اِلَیْهِ ذِرَاعا تقرب اِلَیْهِ باعا وَمَنْ اَقبل اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ مَاشِیا اَقبل اِلَیْهِ مهرولا وَاللّٰه اَعلی وَأجل وَاللّٰه اَعلی

وَاجل وَاللهُ اَعلی وَاجل . رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما حسن

یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو فسطاط میں منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک بالشت قریب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ایک ذراع قریب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک باع قریب ہوتا ہے اور جو شخص چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوڑتے ہوئے اس کی طرف آتا ہے اور اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند حسن ہے۔

4771 - وَعَن شُرَيْحٍ هُوَ ابْن الْحَارِث قَالَ سَمِعت رجلا من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْن آدم قُم اِلَيّ أمش اِلَيْك وامش اِلَيّ أهرول اِلَيْك رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح

شریح بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے انسان! تم میری طرف کھڑے ہو گئے تو میں تمہاری طرف چل کے آؤں گا اور اگر تم میری طرف چل کے آؤ گے تو میں تمہاری طرف دوڑ کر آؤں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4772 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للّٰه افرح بتوبة عَبده من اَحَدكُم سقط على بعيره وَقد اَضلَّهُ بِاَرْض فلاة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی شخص اپنے اس اونٹ کے ملنے پر خوش ہوتا ہے جسے وہ کسی بے آب و گیاہ جگہ پر گم کر چکا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4773 - وَفِي رِوَايَةٍ لمُسلم للّٰه اشد فرحا بتوبة عَبده حِين يَتُوب اِلَيْهِ من اَحَدكُم كَانَ على رَاحِلَته بِاَرْض فلاة فانفلتت عَنهُ وَعَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فأيس مِنْهَا فَاتى شَجَرَة فاضطجع فِي ظلها قد أيس من رَاحِلَته فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِك اِذا هُوَ بهَا قَائِمَة عِنْده فَاخذ بخطامها ثمَّ قَالَ من شدَّة الْفَرح اللّٰهُمَّ انت عَبدِي وَاَنا رَبك اَخطَأ من شدَّة الْفَرح

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جب کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے (تو وہ اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے) جتنا کوئی شخص کسی بے آب و گیاہ جگہ پر موجود سواری کے حوالے سے خوش ہوتا ہے جو اس کو چھوڑ کر چلی گئی ہو اور اس

کے کھانے اور پینے کا سامان اس سواری پر ہی موجود ہو اور وہ اس سواری کے حوالے سے مایوس ہو جائے اور وہ ایک درخت کے پاس آئے اور اس کے سائے میں لیٹ جائے جبکہ وہ اپنی سواری سے مایوس ہو چکا ہو تو ابھی وہ اسی حالت میں ہو کہ وہ اس سواری کو اپنے پاس کھڑا ہوا پائے تو وہ اس کی لگام پکڑے اور خوشی کی زیادتی کی وجہ سے یہ کہے: اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں یعنی وہ خوشی کی زیادتی کی وجہ سے غلط الفاظ بول جائے۔

4774 - وَعَنِ الْحَارِث بن سُوَيْد عَن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ لَلّٰه أفرح بتوبة عَبده الْمُؤمن من رجل نزل فِيْ اَرْض دوية مهلكة مَعَهٗ رَاحِلَته عَلَيْهَا طَعَامه وَشَرَابه فَوضع رَأسه فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقد ذهبت رَاحِلَته فطلبها حَتّٰى إِذا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحر والعطش اَوْ مَا شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى قَالَ أرجع إِلٰى مَكَانِي الَّذِيْ كنت فِيْهِ فأنام حَتّٰى اَمُوْت فَوضع رَأسه على ساعده لِيَمُوْت فَاسْتَيْقَظَ فَإِذَا رَاحِلَته عِنْده عَلَيْهَا زَاده وَشَرَابه فَالله اَشد فَرحا بتوبة الْعَبْد الْمُؤمن من هٰذَا براحلته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الدوية بِفَتْح الدَّال الْمُهْملَة وَتَشْدِيد الْوَاو وَالْيَاء جَمِيْعًا هِيَ الفلاة القفر والمفازة

❀❀ حارث بن سوید نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب وگیاہ ہلاکت کا شکار کرنے والی جگہ پر پڑاؤ کرتا ہے اس کے ساتھ اس کی سواری ہوتی ہے جس پر اس کے کھانے پینے کا سامان موجود ہوتا ہے وہ شخص سر رکھ کر سو جاتا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے تو یہ پاتا ہے کہ اس کے سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلتا ہے جب گرمی اور پیاس شدید ہو جاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو اللہ نے چاہا تو وہ شخص یہ سوچتا ہے کہ میں اپنی جگہ پر واپس جاتا ہوں جہاں میں موجود تھا وہاں سو جاتا ہوں یہاں تک کہ وہیں فوت ہو جاؤں گا پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر موت کا انتظار کرنے لگتا ہے (یعنی سو جاتا ہے) پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کا زادِ سفر بھی ہوتا ہے اس کا پانی بھی ہوتا ہے تو وہ شخص اس سواری کے ملنے پر جتنا خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ کرنے پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ دویۃ سے مراد بے آب وگیاہ جگہ اور ویرانہ ہے۔

4775 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احسن فِيْمَا بَقِي غفر لَهٗ مَا مضى وَمَنْ اَسَاءَ فِيْمَا بَقِي اَخذ بِمَا مضى وَمَا بَقِي ۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقی رہنے والی زندگی میں اچھائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص باقی رہ جانے والی زندگی میں برائی کرے گا اس کے گزشتہ گناہوں اور بعد والی زندگی کے گناہوں (یعنی ان سب) کے حوالے سے اُس کی

پکڑ ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4776 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مثل الَّذِيْ يعْمل السَّيِّئَات ثُمَّ يعْمل الْحَسَنَات كَمثل رجل كَانَت عَلَيْهِ درع ضيقَة قد خنقته ثُمَّ عمل حَسَنَة فانفكت حَلقَة ثُمَّ عمل حَسَنَة أُخْرَى فانفكت أُخْرَى حَتّٰى تخرج اِلَى الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيْح

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس شخص کی مثال جو گناہ کرتا ہے اور پھر نیکیاں کر لیتا ہے اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے جس کے جسم پر تنگ زرہ موجود ہو جو اس کا گلا گھونٹ رہی ہو پھر وہ نیکی کا کام کرتا ہے تو اس کا حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے پھر وہ ایک اور نیکی کرتا ہے تو ایک اور حلقہ ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین پر گر جاتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4777 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن معَاذ بن جبل اَرَادَ سفرا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه وَلَا تشرك بِهِ شَيْئًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ قَالَ اِذا اَسَأْت فَأحْسن وليحسن خلقك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سفر پر جانے لگے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو تو اچھائی کر لینا اور اپنے اخلاق اچھے رکھنا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4778 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ وَرُوَاته ثِقَات عَنْ اَبِيْ سَلمَة عَن معَاذ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَاَنَّك ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَاِذا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية . وَاَبُوْ سَلمَة لم يدْرك معَاذًا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن رَافع الْمدنِي عَن ثَعْلَبَة بن صَالح عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَن معَاذ قَالَ اَخذ بيَدي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمشى قَلِيلا ثُمَّ قَالَ يَا معَاذ أوصيك بتقوى اللّٰه وَصدق الحَدِيْث ووفاء الْعَهْد وَاَدَاء الْاَمَانَة وَترك الْخِيَانَة ورحم الْيَتِيم وَحفظ الْجوَار وكظم الغيظ ولين الْكَلَام وبذل السَّلَام وَلُزُوْم الاِمَام والتفقه فِي الْقُرْآن وَحب الْآخِرَة والجزع من الْحساب وَقصر الأمل وَحسن الْعَمَل وأنهاك اَن تَشْتُم مُسلما اَوْ تصدق كَاذِبًا اَوْ تكذب صَادِقًا اَوْ تَعْصِي اِمَامًا عادلا وَاَن تفْسد فِي الْاَرْض يَا معَاذ اذكر اللّٰه عِنْد كل شجر وَحجر وأحدث لكل ذَنْب تَوْبَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة

بالعلانیۃ

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راوی ثقہ ہیں انہوں نے اسے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور تم اپنا شمار مرحومین میں کرو اور تم ہر پتھر اور ہر درخت کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب تم کوئی برائی کرلو تو اس کے ساتھ ہی اچھائی بھی کر لینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور علانیہ کی جگہ علانیہ۔

ابوسلمہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسماعیل بن رافع مدنی کے حوالے سے ثعلبہ بن صالح سے نقل کی ہے انہوں نے اسے سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا آپ کچھ دیر چلتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے معاذ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی' سچ بولنے کی' عہد پورا کرنے کی' امانت ادا کرنے کی' خیانت ترک کرنے کی' یتیم پر رحم کرنے کی' پڑوسی کی حفاظت کرنے کی' غصے پر قابو رکھنے کی' نرم گفتگو کرنے کی' سلام پھیلانے کی حاکم وقت کے ساتھ رہنے کی' قرآن کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے کی' آخرت سے محبت کرنے کی' حساب سے خوف زدہ رہنے کی' امید کم رکھنے کی' اچھا عمل کرنے کی تلقین کرتا ہوں' اور میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں کہ تم کسی مسلمان کو برا کہو' یا کسی جھوٹے کو سچا قرار دو' یا کسی سچے کو جھوٹا قرار دو' یا عادل حکمران کی نافرمانی کرو' یا تم زمین میں فساد کرو' اے معاذ! تم ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ کا ذکر کرنا' اور جب بھی کوئی گناہ کرلو تو اس کے بعد توبہ کر لینا' پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

4779 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرِ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقِ اللّٰه حَیْثُمَا کنت واتبع السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تمحها وخالق النَّاس بِخلق حسن . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جہاں کہیں بھی ہو' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا اور برائی کے بعد اچھائی کر لینا' وہ اسے مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

4780 - وروی اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَنْ اَبِیْ ذَرِ ومعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتَّةَ اَیَّام ثُمَّ اعقل یَا اَبَا ذَر مَا یُقَال لَك بعد فَلَمَّا کَانَ الْیَوْم السَّابِع قَالَ اوصیك بتقوی اللّٰه فِیْ سر اَمرك وعلانیته وَاِذَا اَسَاْتَ فَاَحْسن وَلَا تسالن اَحَدًا شَیْئًا . وَاِن سقط سَوْطك وَلَا تقبض اَمَانَة

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کچھ دن ہیں' اے ابوذر! تم یہ بات سمجھ لو کہ اس کے بعد تم سے کیا کہا جائے گا؟ جب ساتواں دن آیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت کرتا ہوں' جو تمہارے پوشیدہ معاملے کے بارے میں بھی ہو اور اعلانیہ کے بارے میں بھی ہو اور جب تم کوئی برائی کر لو' تو اچھائی کر لینا' اور تم کبھی کسی نے کچھ نہ مانگنا' خواہ تمہارا کوڑا گر جائے' اور تم امانت قبضے میں نہ لینا''۔

4781 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اِذا عملت سَیِّئَة فاتبعها حَسَنَة تمحها قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن الْحَسَنَات لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ هِیَ افضل الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَحْمد عَن شمر بن عَطِیَّة عَن بعض اشیاخه عَنهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کوئی برائی کر لو' تو اس کے بعد اچھائی کر لینا وہ اسے مٹا دے گی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا نیکیوں میں لا الہ الا اللہ پڑھنا شامل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ سب سے زیادہ فضیلت والی نیکی ہے۔

یہ روایت امام احمد نے شمر بن عطیہ کے حوالے سے ان کے بعض مشائخ کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4782 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن رجلا اَصَاب من امْرَاَة قبْلَة -وَفِیْ رِوَایَةٍ: جَاءَ رجل اِلَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ عَالَجت امْرَاَة فِیْ اَقْصَى الْمَدِیْنَة وَاِنِّیْ اَصبت مِنْهَا مَا دون اَن اَمسهَا فَاَنا هٰذَا فَاقْض فِیَّ مَا شِئْت فَقَالَ لَهُ عمر لقد سترك اللّٰه لَو سترت نَفسك قَالَ وَلَمْ یرد عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَقَامَ الرجل فَانْطَلق فَاَتبعهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجلا فَدَعَاهُ فَتلا عَلَیْهِ هٰذِهِ الْآیَة وَاَقم الصَّلَاة طرفِی النَّهَار وَزلفًا من اللَّیْل اِن الْحَسَنَات یذهبن السَّیِّئَات ذٰلِكَ ذکری لِلذَّاکِرِیْنَ -(هود)- فَقَالَ رجل من الْقَوْم یَا نَبِیَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّة قَالَ بل للنَّاس کَافَّة ۔ رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ کے آخری کنارے پر میں نے ایک عورت کے ساتھ زیادتی کی' میں نے اسے ساتھ لگا لیا' البتہ میں نے اس کے ساتھ زنا نہیں کیا' اب میں حاضر ہوں' آپ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ دے دیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا' اگر تم بھی اپنی ذات پر پردہ رکھتے' تو یہ مناسب ہوتا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا گیا نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھجوا کر اسے بلوایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو' بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ سب کے لئے ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4783 - وَعَنْ اَبِي طَوِيلٍ شطب الْمَمْدُوْد انه اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَأَيْت من عمل الذُّنُوب كلهَا وَلَمْ يتْرك مِنْهَا شَيْئًا وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ لم يتْرك حَاجَة وَلَا داجة اِلَّا اتاها فَهَلْ لذٰلِكَ من تَوْبَة قَالَ فَهَلْ اسلمت قَالَ اما انا فَاَشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك رَسُوْل اللّٰه قَالَ تفعل الْخيرَات وتترك السَّيِّئَات فيجعلهن اللّٰه لَك خيرات كُلهنَّ قَالَ وغدراتي وفجراتي قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰه اكبر فَمَا زَالَ يكبر حَتّٰى توارى

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَاِسْنَادُه جيد قوي وشطب قد ذكره غير وَاحِد فِي الصَّحَابَة اِلَّا اَن الْبَغَوِيّ ذكر فِيْ مُعْجَمه اَن الصَّوَاب عَن عبد الرَّحْمٰن بن جُبَير بن نفير مُرْسلا اَن رجلا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيل شطب . والشطب فِي اللُّغَة الْمَمْدُوْد فصحفه بعض الروَاة وظنه اسْم رجل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوطویل ﷺ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو شخص ہر قسم کے گناہ کر لیتا ہے اور کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا اور وہ اسی حالت میں رہتا ہے وہ کوئی بھی گناہ ترک نہیں کرتا' اُس کا ارتکاب کر لیتا ہے' تو کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس نے اسلام قبول کر لیا ہے' اس نے عرض کی: جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے' تو میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھائیاں کرو' برائیاں ترک کرو' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو تمہارے لئے نیکیاں بنا دے گا' اس نے کہا: جو میں نے عہد شکنیاں کی ہیں اور بدزبانیاں کی ہیں ان کو بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: اللہ اکبر! اس کے بعد وہ مسلسل اللہ اکبر کہتا رہا' یہاں تک کہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں ان کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ شطب یہ ایک صحابی کا نام ہے کئی حضرات نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے' البتہ امام بغوی میں اپنی مجم میں یہ بات نقل کی کہ درست یہ ہے کہ یہ روایت عبدالرحمٰن بن نفیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کی گئی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو لمبا تڑنگا تھا۔

لفظ شطب لغت میں لمبے شخص کو کہتے ہیں' تو بعض راویوں سے اس میں غلطی ہوئی' وہ یہ سمجھے کہ شاید اس کا نام یہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ والاقبال على اللّٰه تَعَالٰى والترهيب من الاهتمام بالدنيا والانهماك عَلَيْهَا

باب: عبادت کے لئے یکسو ہونے' اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور دنیا میں مشغول رہنے اور دنیا میں انہماک اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

4784 - عَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ربكُمْ يَا ابْن آدم تفرغ لعبادتي أملأ قَلْبك غنى وَاَمْلَأ يدك رزقا يَا ابْن آدم لَا تبَاعد مني أملأ قَلْبك فقرا وَاَمْلَأ يدك شغلا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارا پروردگار فرماتا ہے: اے انسان تم میری عبادت کے لئے یک سو ہو جاؤ' میں تمہارے دل کو خوش حالی سے بھر دوں گا تمہارے ہاتھ کو رزق سے بھر دوں گا اے انسان تم مجھ سے دور نہ ہونا' ورنہ میں تمہارے دل کو غربت سے بھر دوں گا' اور تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4785 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَ يُرِيد حرث الْآخِرَةِ (الشورى) الْآيَة قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه ابْن آدم تفرغ لعبادتي أملأ صدرك غنى وَأسد فقرك وَإِلَّا تفعل مَلَأت صدرك شغلا وَلَمْ اَسدَّ فقرك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ بِاخْتِصَار اِلَّا انه قَالَ مَلَأت يدك شغلا- وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ فِىْ كتاب الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص آخرت کی پیداوار چاہتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میری عبادت کے لئے یکسو ہو جاؤ میں تمہارے سینے کو خوشحالی سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند کر دوں گا ورنہ میں تمہارے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تمہاری غربت کو بند نہیں کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے ہاتھ کو مصروفیت سے بھر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4786 - وَعَنْ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان اِنَّهُمَا يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُمْ فَإِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا غربت شمس قطّ اِلَّا وَبعث بجنبتيها ملكان يناديان اللّٰهُمَّ عجل لمنفق خلفا وَعجل لممسك تلفا . رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من يَوْم طلعت شمسه اِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ مَا خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن يأيها النَّاس هلموا اِلٰى ربكُم

اِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت الشَّمْس اِلَّا وَكَانَ بجنبتيها ملكان يناديان نِدَاءِ يسمعهُ خلق اللّٰه كلهم غير الثقلَيْن اللّٰهُمَّ اَعْط منفقا خلفا وَاَعْطِ ممسكا تلفا وَانزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِىْ ذٰلِكَ قُرْآنًا فِىْ قَوْل الْملكَيْنِ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُمْ فِىْ سُوْرَة يُوْنُس وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰى دَار السَّلَام وَيهْدِى من يَشَاء

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ (یُوْنُس) وَاَنْزَلَ اللّٰہُ فِیْ قَوْلِھِمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّاَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰی اِلٰی قَوْلِہٖ لِلْعُسْرٰی (اللَّیْل)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جن کی آواز کو (تمام روئے زمین کی مخلوق) سنتی ہے' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات نہیں سن پاتے ہیں) وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے' جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے' جو یہ اعلان کرتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ جلدی عطا فرما' اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی دن میں سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس سورج کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو پکار کر یہ اعلان کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے لوگو اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے وہ اس سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے پہلو میں دو فرشتے ہوتے ہیں جو یہ اعلان کرتے ہیں جو ایسا اعلان ہوتا ہے' جسے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے صرف دو گروہ (یعنی جنات اور انسان) اسے نہیں سنتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں: اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور خرچ نہ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے۔

تو ان دونوں فرشتوں کی بات کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل کی:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ''

یہ سورۂ یونس میں ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے دیتا ہے''۔

اسی طرح ان فرشتوں کا یہ کہنا کہ ''اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما اور نہ خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے'' اس کی تائید میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''رات کی قسم ہے! جب وہ چھا جائے' دن کی قسم ہے! جب وہ روشن ہو جائے اور جو اس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے: ''تنگی کے لئے''۔

4787 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تفرغوا من ھموم الدُّنْیَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّہٗ من کَانَت الدُّنْیَا اکبر ھمہ افشی اللّٰہ ضیعتہ وَجعل فقرہ بَیْنَ عَیْنَیْہِ وَمَنْ کَانَت الْاٰخِرَۃ اکبر ھمہ جمع اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ اُمُوْرہ وَجعل غناہُ فِیْ قلبہ وَمَا اقبل عبد بِقَلْبِہٖ اِلَی اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا

جعل الله قُلُوْب الْمُؤْمِنِيْنَ تفد اِلَيْهِ بالود وَالرَّحْمَة وَكَانَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ بِكُل خير اسْرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا کی پریشانیوں سے جہاں تک ہو سکے لاتعلق رہو' کیونکہ جس شخص کی توجہ کا مرکز دنیا ہو گی' اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو پھیلا دے گا اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور جس شخص کو سب سے زیادہ آخرت کی فکر ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو سمیٹ دے گا اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور جو بھی بندہ اپنے دل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو محبت اور رحمت کے ہمراہ اس بندے کی طرف متوجہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بھلائی اس کی طرف تیزی سے بھیجتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے جبکہ امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4788 - وَعَنْ زيد بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَت الدُّنْيَا همه فرق اللّٰه عَلَيْهِ امره وَجعل فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِه من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهٗ وَمَنْ كَانَت الْاٰخِرَة نِيَّته جمع اللّٰه لَهٗ أمره وَجعل غناهُ فِيْ قلبه وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ من تكن الدُّنْيَا نِيَّته يَجْعَل اللّٰه فقره بَيْنَ عَيْنَيْهِ ويشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَا يؤتيه مِنْهَا اِلَّا مَا كتب لَهٗ وَمَنْ تكن الْاٰخِرَة نِيَّته يَجْعَل اللّٰه غناهُ فِيْ قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ فِيْ حَدِيْثٍ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِهٖ وَتقدم لَفظه فِي الْعلم

قَوْلِه شتت عَلَيْهِ ضيعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت مَعْنَاهُ فرق عَلَيْهِ حَاله وصناعته ومعاشه وَمَا هُوَ مهتم بِهٖ وشعبه عَلَيْهِ ليكثر كده ويعظم تَعبه

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی پریشانی دنیا کے بارے میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو متفرق کر دے گا اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا دنیا صرف اتنی ہی اس کے سامنے آئے گی جو اس کے نصیب میں ہو گی اور جس شخص کی نیت آخرت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کو سمیٹ دے گا اور اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان کے راوی ثقہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت دنیا ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی غربت کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی ہو گی اور جس شخص کی نیت آخرت ہو گی اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے سامنے آئے گی''۔

یہ روایت انہوں نے ایک حدیث میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

متن کے یہ الفاظ ''شتت عليه الضيعته'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت متفرق ہو جائے گی اور اس کے کام اور زندگی متفرق ہو جائیں گے اور جن چیزوں کے حوالے سے بھی اس نے کوشش کرنی ہوتی ہے وہ متفرق ہو جائیں گے تاکہ اس کی پریشانی اور بے قراری میں اضافہ ہو جائے۔

4789 - وَعَنْ آنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت الْاٰخِرَةِ همه جعل اللّٰه غناهُ فِيْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة وَمَنْ كَانَت الدُّنْيَا همه جعل اللّٰه فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَفرق عَلَيْهِ شَمله وَلَمْ يَاْته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا قدر لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن يزِيْد الرقاشِي عَنْهُ وَيزِيْد قد وثق وَلَا بَاْس بِهِ فِي المتابعات وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت نِيَّته الْاٰخِرَةِ جعل اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْغنى فِيْ قلبه وَجمع لَهُ شَمله وَنزع الْفقر من بَيْن عَيْنَيْهِ وأتته الدُّنْيَا وَهِي راغمة فَلَا يصبح اِلَّا غَنِيا وَلَا يُمْسِي اِلَّا غَنِيا وَمَنْ كَانَت نِيَّته الدُّنْيَا جعل اللّٰه الْفقر بَيْن عَيْنَيْهِ فَلَا يصبح اِلَّا فَقِيرا وَلَا يُمْسِي اِلَّا فَقِيرا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِلَفْظ تقدم فِي الاقتصاد

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی فکر آخرت کے بارے میں ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور جس شخص کی فکر دنیا کے بارے ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیگا اس کے معاملات متفرق کر دے گا اور دنیا صرف اتنی ہی اس کے پاس آئے گی جو اس کے نصیب میں ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے یزید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یزید نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے متابعات کے بارے میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی نیت آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا اس کے معاملات سمیٹ دے گا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے غربت کو الگ کر دے گا اور دنیا اس کی طرف سرنگوں ہو کر آئے گی اور ایسا شخص صبح کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور شام کے وقت بھی خوشحال ہوگا اور جس شخص کی نیت دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی غربت اس کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اور وہ صبح کے وقت بھی غریب ہوگا اور شام کے وقت بھی غریب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ان الفاظ میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے میانہ روی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

4790 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤْنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع اِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ الْحسن عَن عمرَان وَاخْتلف فِيْ سَمَاعه مِنْهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا اور جو شخص دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے اور امام بیہقی نے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے حسن بصری کے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

4791 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جعل الْهم هما وَاحِدًا كَفاهُ اللّٰه هم دُنْیَاهُ وَمَنْ تشعبته الهموم لم یبال اللّٰه فِیْ اَی اَو دیَة الدُّنْیَا هلك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیقه وَغَیْرِهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن مَاجه فِیْ حَدِیْثٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی پریشانی ایک ہوگی اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا اور جو شخص مختلف پریشانیوں کا شکار ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ دنیا کی کونسی ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ اور دیگر اسناد کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

4792 - وَفِی رِوَایَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد اَیْضًا قَالَ سَمِعت نَبِیکُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جعل الهموم هما وَاحِدًا هم الْمعَاد كَفاهُ اللّٰه هم دُنْیَاهُ وَمَنْ تشعبت بِهِ الهموم اَحْوَال الدُّنْیَا لم یبال اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَی اَودیته هلك

ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کی پریشانی' صرف ایک (یعنی آخرت کے بارے میں) ہوگی' تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیاوی پریشانیوں کے حوالے سے اس کی کفایت کرے گا' اور جس شخص کی دنیا کے مختلف معاملات کے بارے میں مختلف پریشانیاں ہوں گی' تو اللہ تعالیٰ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ وہ کون سی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتا ہے؟''۔

4793 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْیَا فَلَیْسَ من اللّٰه فِیْ شَیْءٍ ۔ الحَدِیْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے' کہ اس کی پریشانی کا مرکز دنیا ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بھی چیز میں نہیں

ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوگا)''......الحدیث

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4794 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حَزِينًا علی الدُّنْيَا اصبح ساخطا علی ربه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِی الاقتصاد فِیْ طلب الرزق وَغَيْرِهِ غير مَا حَدِيْثٍ يَلِيق بِهٰذَا الْبَاب وَيَاْتِیْ فِی الزّهْد إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی اَحَادِيْث اخر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جو شخص دنیا کے حوالے سے غمگین ہونے کے عالم میں صبح کرے گا' وہ ایسی حالت میں صبح کرے گا کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے رزق حاصل کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے سے متعلق باب میں' اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس باب کے ساتھ مناسبت رکھتی ہیں اور کچھ روایات آگے چل کر زہد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

3 - التَّرْغِيب فِی الْعَمَل الصَّالح عِنْد فَسَاد الزَّمَان

باب: زمانے کی خرابی کے وقت' نیک عمل کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

4795 - عَنْ اَبِیْ اُمَيَّة الشَّعْبَانِیْ قَالَ سَاَلت اَبَا ثَعْلَبَة الْخُشَنِیْ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا ثَعْلَبَة كَيفَ تَقول فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَة عَلَيْكُمْ اَنفسكُم (الْمَائِدَة) قَالَ اَما وَاللّٰه لقد سَاَلت عَنْهَا خَبِيرا سَاَلت عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائتمروا بِالْمَعْرُوفِ وانتهوا عَن الْمُنكر حَتّٰی إِذا رَاَيت شحا مُطَاعًا وهوی مُتبعا وَدُنْيَا مُؤثرَة وَاِعْجَاب كل ذِیْ رَاْی بِرَاْيهفعليك بِنَفسِك ودع عَنْك الْعَوام فَإِن من وَرَائِكُمْ اَيَّام الصَّبْر فِيهِنَّ مثل الْقَبْض على الْجَمْر لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مثل اجر خمسين رجلا يعْملُوْنَ مثل عمله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَزَاد قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجر خمسين رجلا منا اَوْ مِنْهُم قَالَ بل اجر خمسين مِنْكُم

❀❀ ابوامیہ شعبانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا' میں نے کہا: اے حضرت ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ''تم پر صرف اپنا خیال رکھنا لازم ہے''۔

تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس آیت کے بارے میں' ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے' میں نے اس آیت کے بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کہ تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے منع کرتے رہو' یہاں تک کہ جب تم یہ صورت حال دیکھو کہ کنجوسی کی پیروی کی جارہی ہے' خواہش نفس کے پیچھے چلا جارہا ہے' دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے' ہر صاحب رائے' اپنی رائے کے بارے میں خود پسندی کا شکار ہے' تو اس وقت تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے' تم لوگوں کو ان

کے حال پر چھوڑ دو' کیونکہ اس کے بعد ایسے دن آئیں گے' جن میں صبر کرنا انگارہ مٹھی میں لینے کے مترادف ہوگا' اس وقت میں جو شخص عمل کرے گا' اُسے اس طرح کے پچاس عمل کرنے والے افراد جتنا اجر ملے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پچاس (افراد) ہم میں سے ہوں گے؟ یا اُن میں سے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم میں سے پچاس افراد کے برابر اجر ملے گا''۔

4796 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبَادَة فِي الْهَرج كهجرة اِلَيّ . رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

الْهَرج هُوَ الِاخْتِلَاف والفتن وَقد فسر فِيْ بعض الْاَحَادِيْث بِالْقَتْلِ لِاَن الْفِتَن وَالِاخْتِلَاف من اَسبَابه فأقيم الْمُسَبّب مقَام السَّبَب

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قتل و غارت گری کے زمانے میں' عبادت کرنا' میری طرف ہجرت کر کے آنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''ہرج'' کا مطلب اختلاف کرنا اور فتنے کا شکار ہونا ہے' بعض احادیث میں' اس کی وضاحت میں قتل کرنا مذکور ہے' کیونکہ فتنہ اور اختلاف' قتل کے اسباب میں سے ہیں' اس لئے مسبب کو سبب کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے۔

التَّرْغِيب فِي المداومة على الْعلم وَاِن قل

عمل پر باقاعدگی اختیار کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات' خواہ وہ تھوڑا ہو

4797 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِير وَكَانَ يحجزه بِاللَّيْلِ فَيصَلِّي عَلَيْهِ ويبسطه بِالنَّهَارِ فيجلس عَلَيْهِ فَجعل النَّاس يثوبون اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فيصلون بِصَلَاتِهِ حَتَّى كَثُرُوا فَاَقبل عَلَيْهِمْ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس خُذُوا من الْاَعْمَال مَا تطيقون فَاِن اللّٰه لَا يمل حَتَّى تملوا وَاِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه مَا دَامَ وَاِن قل

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک چٹائی تھی' جسے آپ ﷺ رات کے وقت لٹکالیا کرتے

4797- صحيح مسلم - كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره - حديث:1342 صحيح ابن خزيمة - كتاب الإمامة في الصلاة' جماع أبواب قيام المأمومين خلف الإمام وما فيه من السنن - باب الرخصة في الاقتداء بالمصلي الذي ينوي الصلاة منفردا' حديث:1528 مستخرج أبي عوانة - مبتدأ كتاب الصيام' باب بيان خروج النبي صلى الله عليه وسلم من بيته بالليل - حديث:2457 صحيح ابن حبان - باب الإمامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة - ذكر الإباحة للمرء أن يحتجر بالحصير' حديث:2613 السنن للنسائي - كتاب القبلة' المصلي يكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:758 السنن الكبرى للنسائي - سترة المصلي' في المصلي تكون بينه وبين الإمام سترة - حديث:823 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب موقف الإمام والمأموم - باب صلاة المأموم في المسجد أو على ظهره أو في رحبته' حديث:4866

تھے اور اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور دن کے وقت بچھا لیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہوتے تھے لوگ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کیا کرتے تھے یہاں تک کہ جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی تو آپ ﷺ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اتنا ہی عمل کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا لیکن تم اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوجاتے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

4798 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَكَانَ آلُ مُحَمَّدٍ اِذا عمِلُوْا عملا اثبتوه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آل محمد جب کوئی عمل کیا کرتے تھے تو وہ باقاعدگی کے ساتھ کیا کرتے تھے''۔

4799 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَى الْاَعْمَال اَحَبَّ اِلَى اللّٰه قَالَ اَدْوَمه وَاِن قل

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم ﷺ سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ یہ جواب دیتے تھے: جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

4800 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سددوا وقاربوا وَاعْلَمُوا اَنه لن يدْخل اَحَدُكُمْ عمله الْجَنَّة وَاِن اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه ادومها وَاِن قل - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

ولمالك وَالْبُخَارِيّ اَيْضًا قَالَت كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الَّذِيْ يَدُوم عَلَيْهِ صَاحبه

وَلمُسلم كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَى اللّٰه ادومها وَاِن قل وَكَانَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِذا عملت الْعَمَل لَزِمته

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكلفوا من الْعَمَل مَا تطيقون فَاِن اللّٰه لَا يمل حَتّٰى تملوا وَاِن اَحَبَّ الْعَمَل اِلَى اللّٰه اَدْوَمه وَاِن قل وَكَانَ اِذا عمل عملا اثْبته

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ میانہ روی اختیار کرو! اور یہ بات جان لو! کہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مالک اور امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جسے کرنے والا اسے باقاعدگی سے سرانجام دے''

امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو''

سیّدہ عائشہ ؓ جب کوئی عمل کیا کرتی تھیں تو اس کو باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود کو اُتنے عمل کا پابند کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے منقطع نہیں ہوتا تم لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو''

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ جب کوئی عمل کرتے تھے تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

4801 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ قَالَ سَالت عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيفَ كَانَ عمل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم هَلْ كَانَ يخص شَيْئًا من الْاَيَّام قَالَت لَا كَانَ عمله دِيمَة وَايكُمْ يَسْتَطِيع مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيع

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ: كَانَ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ديم عَلَيْهِ

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل کیسا ہوتا تھا؟ کیا آپ ﷺ کچھ دنوں کو عمل کے لئے مخصوص کر لیتے تھے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کا عمل باقاعدگی والا ہوتا تھا اور تم میں سے کون اُس چیز کی استطاعت رکھتا ہے جس کی استطاعت نبی اکرم ﷺ رکھتے تھے''۔

یہی روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ تھا جسے باقاعدگی کے ساتھ کیا جائے''۔

4802 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ سُئِلت عَائِشَة وَأم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَى الْعَمَل كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا مَا ديم عَلَيْهِ وَان قل - يحجره اَى يَتَّخِذهُ حجرَة وناحية ينفرد عَلَيْهِ فِيهَا

يثوبون بثاء مُثَلّثَة ثُمَّ وَاو ثُمَّ بَاء مُوَحدَة اَى يرجعُوْنَ اِلَيْهِ ويجتمعون عِنْده

ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا: نبی اکرم ﷺ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ تھا؟ ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے خواہ وہ تھوڑا ہو۔

لفظ یحجرہ سے مراد یہ ہے کہ آپ اس کا حجرہ بنا لیتے تھے اور کونے میں ہو کر اس میں انفرادی طور پر نماز ادا کرتے تھے۔

لفظ یثوبون کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف آتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اکٹھے ہو جاتے تھے۔

4803 - وَعَن أم سَلمَة قَالَت مَا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ اكثر صلَاته وَهُوَ جَالس وَكَانَ اَحَبَّ الْعَمَل مَا داوم عَلَيْهِ العَبْد وَان كَانَ شَيْئًا يَسِيرا - رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيحه

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال اس وقت تک نہیں ہوا جب تک آپ ﷺ کی زیادہ تر نماز بیٹھ کر ادا نہیں ہوتی تھی آپ ﷺ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ تھا جسے بندہ باقاعدگی کے ساتھ کرے خواہ وہ تھوڑی سی چیز ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5 - اَلتَّرْغِيْب فِي الْفقر وَقلة ذَات الْيَد

وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِين وَالْمُسْتَضْعَفِينَ وحبهم ومجالستهم

باب: غربت اور تھوڑی چیزیں رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

فقراء مساکین کمزوروں کی فضیلت اُن کے ساتھ محبت رکھنا اوران کی ہم نشینی اختیار کرنا

4804 - عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن بَيْن اَيْدِيكُمْ عقبَة كؤودا لَا ينجو مِنْهَا اِلَّا كل مخف . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے آگے دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے نجات صرف وہ شخص ہی پا سکے گا' جس کے پاس وزن کم ہو''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4805 - وَعَن ام الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ مَا لَكَ لَا تطلب مَا يطْلب فلَان وَفُلَان قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن وراء كم عقبَة كؤودا لَا يجوزها الْمُثقلُون فَاَنا اُحِبُّ اَن اتخفف لِتِلْكَ الْعقبَة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

الكؤود بِفَتْح الْكَاف وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة هِيَ الْعقبَة الصعبة

❀❀ سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: میں نے ان سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ وہ کچھ طلب نہیں کرتے' جو فلاں اور فلاں طلب کرتے ہیں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہارے آگے ایک گھاٹی ہے جو دشوار گزار ہے' اسے وزن والے لوگ پار نہیں کر سکیں گے''

تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ اس گھاٹی کے لئے میرا بوجھ کم ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ کعؤود اس سے مراد مشکل گھاٹی ہے۔

4806 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ آخذ بيد اَبِی ذَر فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اعلمت اَن بَيْن اَيْدِينَا عقبَة كؤودا لَا يصعدها اِلَّا المخفون قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن المخفين اَنا اَم من الْمُثقلين قَالَ عنْدك طَعَام يَوْم قَالَ نعم وَطَعَام غَد قَالَ وَطَعَام بعد غَد قَالَ لَا قَالَ لَو كَانَ عنْدك طَعَام ثَلَاث كنت من الْمُثقلين -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو؟ ہمارے آگے ایک بہت دشوار گھاٹی ہے' جس پر صرف وہی لوگ چڑھ سکتے ہیں' جن کے پاس وزن کم ہو' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کم بوجھ والوں میں سے

ہوں یا زیادہ بوجھ والوں میں سے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک دن کا کھانا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! اور اس کے بعد والے دن کا بھی ہے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بعد والے دن کا بھی ہے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس تین دن کا کھانا ہوتا' تو تم بوجھ والے افراد میں سے ہوتے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4807 - وَعَنْ اَبِیْ اَسمَاء اَنه دخل علی اَبِیْ ذَر وَهُوَ بالربذة وَعِنْده امْرَاَة سَوْدَاء مشنعة لَيْسَ عَلَيْهَا أثر الـمحاسـن وَلَا الـخلـوق فَقَالَ اَلا تنظرُوْنَ اِلٰى مَا تَاْمُرنِیْ هٰذِهِ السويداء تَاْمُرنِیْ اَن آتِی الْعرَاق فَإِذَا أتيت الْعرَاق مالوا عَلَیّ بدنياهم وَاِن خليلی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَیّ اَن دون جسر جَهَنَّم طَرِيْقا ذَا دحض ومزلة وَاِنَّا اِن نأتی عَلَيْهِ وَفِیْ أحمالنا اقتدار واضطمار اَحْرٰى اَن ننجو من اَن نأتی عَلَيْهِ وَنَحْنُ مواقير

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الدحض بِفَتْح الدَّال وَسُكُوْن الْحَاء الْمُهْمَلَتَيْنِ وبفتح الْحَاء اَيْضًا وَآخره ضاد مُعْجمَة هُوَ الزلق

❀❀ ابو اسماء بیان کرتے ہیں: وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ربذہ میں حاضر ہوئے' ان کے ساتھ ایک سیاہ فام خاتون تھی جن کی شکل وصورت عام سی تھی وہ لباس بھی عمدہ نہیں پہنے ہوئے تھی اور اس نے خوشبو بھی نہیں لگائی ہوئی تھی' انہوں نے کہا: کیا تم لوگوں نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ یہ سیاہ فام عورت مجھے کیا کہتی ہے؟ یہ مجھے کہتی ہے کہ میں عراق چلا جاؤں' اگر میں عراق چلا جاؤں' تو لوگ اپنی دنیا سمیت میری طرف آجائیں گے' اور میرے خلیل ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے کہ جہنم کے پل سے پہلے ایک راستہ ہے' جو چکنا اور پھسلنے والا ہے' جب ہم اس پر آئیں اور ہماری گردنوں پر عام سی چادروں میں ہوں' یہ اس کے لیے زیادہ مناسب ہے کہ ہم نجات پا جائیں' بہ نسبت اس کے' کہ ہم جب وہاں آئیں' تو ہم بوجھل (یا وزن اٹھائے ہوئے) ہوں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ دحض کا مطلب 'پھسلن' ہے۔

4808 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليحمی عَبده الْمُؤمن الدُّنْيَا وَهُوَ يُحِبهُ كَمَا تحمون مريضكم الطَّعَام وَالشَّرَاب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات' اللہ تعالیٰ کسی مومن بندے کو دنیا سے بچاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہوتا ہے (یا وہ مومن بندہ دنیا سے محبت کرتا ہوتا ہے) جس طرح تم لوگ اپنے بیمار کو کھانے اور پینے سے بچاتے ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4809 - وَعَنْ رَافِع بن خديج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عبدا حماه الدُّنْيَا كَمَا يظل اَحَدُكُم يحمی سقيمه المَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِلَفْظِهِ من حَدِيْثِ اَبِیْ قَتَادَة وَقَالَ

الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اسے دنیا سے یوں بچاتا ہے' جس طرح کوئی شخص اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے یہی الفاظ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیے ہیں اور امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4810 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعت فِی الْجَنَّة فَرَاَیت اَکثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِی النَّار فَرَاَیت اَکثر اَهلهَا النِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ من حَدِیْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ واطلعت فِی النَّار فَرَاَیت اَکثر اَهلهَا الْاَغْنِیَاء وَالنِّسَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس میں اکثریت غریبوں کی نظر آئی' اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے وہاں کے رہنے والوں میں' اکثریت خواتین کی نظر آئی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام احمد نے اسے عمدہ سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو مجھے اس کے رہنے والوں میں اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی نظر آئی''۔

4811 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن مُوسَی صلوَات اللّٰه وَسَلَامه عَلَیْهِ قَالَ اَی رب عَبدك الْمُؤمن تقتر عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا قَالَ فَیفتح لَهٗ بَاب من الْجَنَّة فَینْظر اِلَیْهَا قَالَ لَهٗ یَا مُوسَی هٰذَا مَا اَعددت لَهٗ فَقَالَ مُوسَی اَی رب وَعزَّتك وجلالك لَو کَانَ اقطع الْیَدَیْنِ وَالرجلَیْنِ یسحب عَلٰی وَجهه مُنْذُ یَوْم خلقته اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَکَانَ هٰذَا مصیره لم یر بؤسا قطّ قَالَ ثُمَّ قَالَ مُوسَی اَی رب عَبدك الْکَافِر توسع عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا قَالَ فَیفتح لَهٗ بَاب مِنَ النَّار فَیَقُوْلُ لَهٗ یَا مُوسَی هٰذَا مَا اَعددت لَهٗ فَقَالَ مُوسَی اَی رب وَعزَّتك وجلالك لَو کَانَ لَهُ الدُّنْیَا مُنْذُ یَوْم خلقته اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَکَانَ هٰذَا مصیره کَانَ لم یر خیرا قطّ ۔ رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق ابْن لَهِیعَة عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اپنے جس مومن بندے کے لئے تو دنیا کو تنگ کر دیتا ہے (تو اس کی وجہ کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو ان کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا' انہوں نے جنت کی طرف دیکھا' تو اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا: اے موسیٰ! یہ وہ چیز ہے' جو میں نے اس کے لئے تیار کی ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تیری عزت اور جلال کی قسم ہے! اگر کسی شخص کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کاٹ دیے جائیں' اور جس دن تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو' اس دن سے لے

کہ قیامت کے دن تک اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی' نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں: پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو اپنے کافر بندے کو دنیا میں گنجائش عطا کر دیتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جہنم کا دروازہ کھلوایا اور ان سے کہا گیا: اے موسیٰ میں نے اُس (کافر) کے لئے یہ تیار کی ہے' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! تیری عزت اور جلال کی قسم ہے' جس دن سے تو نے اس بندے کو پیدا کیا ہو اس دن سے لے کر قیامت کے دن تک' اگر ساری دنیا بھی اُس بندے کو مل جائے اور اس کا آخری ٹھکانہ یہ ہو' تو گویا اس نے کبھی بھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے نقل کی ہے۔

4812 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمرو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ اَوَّل من يدْخل الْجَنَّة من خلق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا اَللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ الْفُقَرَاء الْمُهَاجرُوْنَ الَّذِيْنَ تسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت احدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لمن يَشَاء من مَلَائِكَته ائتوهم فحيوهم فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة رَبنَا نَحْنُ سكان سمائك وخيرتك من خلقك أفتأمرنا اَن نأتي هؤُلَاءِ فنسلم عَلَيْهِمْ قَالَ اِنَّهُم كَانُوْا عبادا يعبدوني وَلَا يشركُونَ بِي شَيْئًا وتسد بهم الثغور وتتقى بهم المكاره وَيَمُوْت احدهم وَحَاجته فِيْ صَدره لَا يَسْتَطِيْع لَهَا قَضَاء قَالَ فتأتيهم الْمَلَائِكَة عِنْد ذٰلِكَ فَيدْخلُوْنَ عَلَيْهِمْ من كل بَاب سَلام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواتهما ثِقَات وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے' جنت میں سب سے پہلے کون داخل ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین' جن کے لئے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے' ان میں سے کوئی ایک انتقال کرتا ہے' تو اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی ہے' وہ اسے پورا کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں میں سے جنہیں چاہے گا' اُن سے یہ فرمائے گا: تم اُن کے پاس جاؤ اور انہیں خوش آمدید کہو! فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہیں اور تیری مخلوق میں بہترین ہیں' کیا تو ہمیں یہ حکم دے رہا ہے؟ کہ ہم ان لوگوں کے پاس جا کر انہیں سلام کریں؟ تو پروردگار فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں' جو میری عبادت کرتے رہے انہوں نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا' ان کے ذریعے مشکلات سے بچاؤ ہوتا تھا' اور ناپسندیدہ صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا تھا' اور ان میں سے کوئی ایک فوت ہو جاتا تھا' جبکہ اس کی حاجت اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی' جس کو پورا کرنے کی وہ استطاعت نہیں رکھتا تھا' تو فرشتے اس وقت ان لوگوں کے پاس آئیں گے' وہ ہر دروازے سے ان کے پاس داخل ہوں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ہے:)

''تم پر سلام ہو! اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر سے کام لیا اور یہ آخرت کا بہترین ٹھکانہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اس کو امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل

کیا ہے۔

4813 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن حَوْضِي مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان اكوابه عدد النُّجُوْم مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَاحلى من الْعَسَل وَاَكثر النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا قَالَ شعث الرؤوس دنس الثِّيَاب الَّذِيْنَ لَا يَنكحُونَ المتنعمات وَلَا تفتح لَهُمُ السدد الَّذِيْنَ يُعْطون مَا عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون مَا لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ فِي التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة بِنَحْوِهِ - السدد هُنَا هِيَ الْاَبْوَاب

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان جتنا ہوگا' اور اس کے پیالے (یا گلاس) ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور وہاں سب سے زیادہ تعداد میں غریب مہاجرین آئیں گے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے ہوں گے وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کر سکتے ہوں گے' ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے' جو ادائیگی ان پر لازم ہوتی ہے' وہ ان سے لی جائے گی' اور جو ان کا حق بنتا ہے' وہ انہیں نہیں دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسی کی مانند روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ السدد سے یہاں مراد دروازے ہیں۔

4814 - وَعَنْ اَبِيْ سَلام الْاَسود اَنه قَالَ لعمر بن عبد الْعَزِيز سَمِعت ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل وَاَوَانِيهِ عدد النُّجُوْم من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوَّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا يَنكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمُ السدد قَالَ عمر لكني قد نكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت اِلَيّ السدد لَا جرم اَنِّي لَا اَغسل رَاْسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِيْ حَتّٰى يتسخ - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ابوسلام اسود کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو بتایا: میں نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا حوض عدن سے لے کر عمان بلقاء جتنا ہوگا' اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہوں گے' جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور اس حوض پر سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں اور کپڑے میلے ہوتے ہیں وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے۔

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک خوشحال عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے

ساتھ شادی کی ہوئی ہے اور میرے لیے تو بند دروازے کھولے جاتے ہیں اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر نہ دھوؤں جب تک وہ غبار آلود نہیں ہو جاتا اور میں نے جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں یہ نہ اتاروں جب تک یہ میلے کچیلے نہیں ہو جاتے۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4815 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدْخل فُقَرَاء أمتِي الْجَنَّة قبل اغنيائهم بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا فَقيل صفهم لنا قَالَ الدنسة ثِيَابهمْ الشعثة رؤوسهم الَّذِيْنَ لَا يُؤذن لَهُمْ على السدات وَلَا ينكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ توكل بهم مَشَارِق الْاَرْض وَمَغَارِبهَا يُعْطون كل الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعْطون كل الَّذِيْ لَهُم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ مُسْلِم مُخْتَصرًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن فُقَرَاء أمتِي الْمُهَاجِرين يسبقون الْاَغْنِيَاء يَوْم الْقِيَامَة بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا أَيْضًا وَقَالَ بِأَرْبَعِيْنَ عَاما

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے' عرض کی گئی: آپ ان کی صفت ہمارے سامنے بیان کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے ان کے بال غبار آلود ہوں گے انہیں دروازوں سے اندر آنے کی اجازت نہیں دی جائے گی وہ خوشحال عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کرسکیں گے زمین کے مشرق اور مغرب ان کے سپرد کیے جاتے ہیں ان کے ذمہ جو فرائض عائد ہوتے ہیں وہ ان سے پورے کروائے جائیں گے اور جو ان کے حق ہیں وہ ادا نہیں کیے جائیں گے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں یہی روایت امام مسلم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے راوی بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:'' قیامت کے دن میری امت کے غریب مہاجرین' خوشحال لوگوں سے زیادہ چالیس سال پہلے (جنت میں چلے جائیں گے)''

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے تاہم انہوں نے (لفظ ''خریف'' کی جگہ) لفظ ''عام'' نقل کیا ہے (دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے)۔

4816 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْتَمِعُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ اَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتلينا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ وَعلا صَدقْتُمْ قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل النَّاس وَيبقى شدَّة الْحساب على ذَوي الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يوضع لَهُمْ كراسي من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم أقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن لوگ اکٹھے ہوں گے' تو کہا جائے گا: اس امت کے غریب لوگ کہاں ہیں؟ پھر ان سے دریافت کیا جائے گا: تم لوگ کیا عمل کرتے تھے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جب ہمیں آزمائش میں مبتلا کیا جاتا تھا' تو ہم صبر سے کام لیتے تھے اور تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو عطا کر دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو دوسرے لوگوں سے پہلے' وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور مالدار اور حکومت والے لوگوں کے ساتھ سختی سے حساب لیا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: پھر اس دن اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور ان کے لئے بادل سایہ کیے ہوئے ہوگا اور وہ دن اہل ایمان کے لئے دن کی ایک گھڑی سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4817 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سابط قَالَ ارسل عمر بن الْخطاب اِلٰى سعيد بن عَامر اِنَّا مستعملوك على هٰؤُلَاءِ تسير بهم اِلٰى اَرْض الْعَدو فتجاهد بهم-قَالَ فَذكر حَدِيثا طَويلا قَالَ قَالَ فِيهِ: قَالَ سعيد وَمَا انا بمتخلف عَن الْعُنُق الْاَوَّل بعد اِذْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فُقَرَاء الْمُسْلِمين يزفون كَمَا تزف الْحمام فَيُقَالُ لَهُمْ قفوا لِلْحساب فَيَقُوْلُوْنَ وَاللّٰه مَا تركنَا شَيْئا نحاسب بِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدق عِبَادِيْ فَيدْخلُوْنَ الْجَنَّة قبل النَّاس بسبعين عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب ورواتهما ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد

عبدالرحمٰن سابط بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تمہیں ان لوگوں پر عامل مقرر کرنے لگے ہیں' تم انہیں لے کر دشمن کی سرزمین کی طرف جاؤ' اور ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرو...... اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: سعید نے کہا: میں اس پہلی گردن سے پیچھے رہنے والا نہیں بنوں گا' جبکہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات سن لی ہے:

''غریب مسلمانوں کو یوں تیزی سے لے جایا جائے گا' جس طرح پرندہ تیزی سے جاتا ہے اور ان سے کہا جائے گا: تم لوگ حساب کے لئے ٹھہر جاؤ! تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم ہم نے ایسی کوئی چیز نہیں چھوڑی ہے' جس کا ہمیں حساب دینا پڑے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں نے سچ کہا ہے' تو وہ لوگ دوسرے لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' صرف یزید بن ابوزیاد کا معاملہ مختلف ہے۔

4818 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كنت عِنْد رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فطلعت الشَّمْس فَقَالَ يَاْتِيْ قوم يَوْم الْقِيَامَة نورهم كنور الشَّمْس قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَحْنُ هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلكم خير كثير وَلٰكنهُمُ الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ من اقطار الْاَرْض-فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: ثُمَّ قَالَ طُوْبٰى للغرباء قيل من الغرباء قَالَ اَنَاس صَالِحُوْنَ قَلِيل فِيْ نَاس

سوء كَثِيرٍ مِّن يعصيهم اكثر مِمَّن يطيعهم ۔ وَاَحَد اِسنادى الطَّبَرَانِيّ رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا سورج طلوع ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن کچھ لوگ آئیں گے' جن کا نور سورج کے نور کی مانند ہوگا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ ہم لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں تم لوگوں کو بہت سی بھلائی ملے گی' لیکن وہ لوگ غریب مہاجرین ہوں گے' جنہیں زمین کے مختلف علاقوں سے اکٹھا کیا جائے گا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریبوں (یعنی غریب الوطن افراد) کے لئے مبارکباد ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! غریب الوطن لوگ کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ نیک لوگ جو تھوڑے سے ہوں اور بہت سے برے لوگوں کے درمیان رہتے ہوں اور ان کی اطاعت کرنے والے لوگوں کے مقابلے میں ان کی نافرمانی کرنے والے لوگوں کی تعداد زیادہ ہو''۔

امام طبرانی کی دو اسناد میں سے' ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4819 - وَعَنْ اَبِىْ الصديق النَّاجِي عَن بعض اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يدْخل فُقَرَاء الْمُؤمنِينَ الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء باربعمائة عَام قَالَ فَقُلْتُ اِن الْحسن يذكر اَرْبَعِيْنَ عَاما فَقَالَ عَن اَصْحَاب النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعمائَة عَام حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُؤْمِن الْغَنِيّ يَا لَيْتَني كنت عيلا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سمهم لنا بِاَسْمَائِهِمْ قَالَ هم الَّذِيْنَ اِذا كَانَ مَكْرُوه بعثوا اِلَيْهِ وَاِذَا كَانَ نعيم بعث اِلَيْهِ سواهُم وهم الَّذِيْنَ يحجبون عَن الْاَبْوَاب ۔ رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة زيد بن الْحوَارِي عَنهُ

❀❀ ابوصدیق ناجی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب اہل ایمان' خوشحال لوگوں سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے ان سے کہا: حسن نے تو یہ روایت نقل کرتے ہوئے ''چالیس سال'' کا ذکر کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے' تو یہی بات منقول ہے کہ ''چار سو سال پہلے داخل ہوں گے' یہاں تک کہ خوشحال مومن یہ سوچے گا کہ کاش میں (دنیا میں) تنگ دست ہوتا' راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ان کے نام ہمارے سامنے بیان کیجئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ناپسندیدہ صورت حال ہو' تو انہیں پیغام بھیج کر بلوا لیا جائے گا' اور جب نعمتوں کا موقع ہو' تو ان کی بجائے دوسروں کو بلایا جائے گا' اور ان لوگوں کو دروازے پر روک دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے زید بن حواری کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو انہوں نے ابوصدیق ناجی سے نقل کی ہے۔

4820 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدْخل فُقَرَاء الْمُسْلِمين الْجَنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِنصْف يَوْم وَهُوَ خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِزِيَادَة من حَدِيْث مُوسَى بن عُبَيْدَة عَن

عبد الله بن دِيْنَارٍ عَن عبد الله بن عمر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غریب مسلمان خوشحال لوگوں سے نصف دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے' جونصف دن' پانچ سو سال کا ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' امام ابن ماجہ نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' جو موسیٰ بن عبیدہ نے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

4821 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى مُؤْمِنَانِ على بَابِ الْجَنَّةِ مُؤْمِن غَنِيٌّ وَمُؤْمِن فَقِير كَانَا فِي الدُّنْيَا فَاُدخل الْفَقِير الْجَنَّة وَحبس الْغَنِيّ مَا شَاءَ اللّٰه اَن يحبس ثُمَّ اُدخل الْجَنَّة فَلَقِيَهُ الْفَقِير فَقَالَ يَا اَخِي مَاذَا حَبسك وَاللّٰه لقد حبست حَتّٰى خفت عَلَيْك فَيَقُوْلُ يَا اَخِي اِنِّيْ حبست بَعْدك محبسا فظيعا كريها مَا وصلت اِلَيْك حَتّٰى سَالَ مني من الْعرق مَا لَو ورده ألف بعير كلهَا اكلة حمض النَّبَات لصدرت عَنهُ رواء . رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوي . الحمض مَا ملح وَامر من النَّبَات

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مومن جنت کے دروازے پر ایک دوسرے سے ملیں گے' ایک مومن خوشحال ہوگا اور ایک مومن غریب ہوگا' (یعنی) وہ دنیا میں ایسے تھے' تو غریب شخص کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا' اور خوشحال کو جب تک اللہ چاہے گا روک کے رکھا جائے گا' پھر اسے جنت میں داخل کیا جائے گا' پھر غریب شخص اس سے ملے گا اور کہے گا: تم کو کس وجہ سے روک لیا گیا تھا؟ اللہ کی قسم جب تمہیں روکا گیا' تو مجھے تو تمہارے حوالے سے اندیشہ ہونے لگا تھا (کہ کہیں تم جنت میں داخل ہو ہی نہ سکو) تو وہ کہے گا: اے میرے بھائی! تمہارے بعد مجھے روک لیا گیا' جو انتہائی ناپسندیدہ اور پریشان کن روکنا تھا' میں تمہارے پاس اس وقت پہنچا ہوں' جب میرا اتنا پسینہ بہہ چکا تھا کہ اگر ایک ہزار اونٹوں نے نمکین نباتات کھائے ہوئے ہوتے اور انہیں (شدید پیاس لگی ہوئی ہوتی) اور وہ اس پسینے کو پی لیتے تو وہ انہیں سیر کر دیتا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ الحمض کا مطلب وہ نباتات ہیں' جو نمکین اور کڑوے ہوں۔

4822 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على اَصْحَابه اجمع مَا كَانُوْا فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْت اللَّيْلَة مَنَازِلكُم فِي الْجَنَّة وَقرب مَنَازِلكُمْ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أقبل على اَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا اَبَا بكر اِنِّيْ لأعرف رجلا أعرف اسْمه وَاسم اَبِيه وَامه لَا يَاْتِيْ بَابا من اَبْوَاب الْجَنَّة اِلَّا قَالُوْا مرْحَبًا مرْحَبًا فَقَالَ سلمَان اِن هٰذَا الْمُرْتَفع شَانه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَهُوَ اَبُوْ بَكْرِ بن اَبِيْ قُحَافَة ثُمَّ اقبل على عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عمر لقد رَاَيْت فِي الْجَنَّة قصرا من درة بَيْضَاء لؤلؤه اَبيض مشيد بالياقوت فَقُلْتُ لمن هٰذَا فَقيل لفتى من قُرَيْش فَظَنَنْت انه لي فَذَهَبت لأدخله فَقَالَ يَا مُحَمَّد هٰذَا لعمر بن الْخطاب فَمَا مَنَعَنِيْ من دُخُوله اِلَّا غيرتك يَا اَبَا حَفْص فَبكى عمر وَقَالَ بِاَبِيْ وَامي

عَلَيْكَ اغار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ اقبل على عُثمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عُثمَان اِن لكل نَبِي رَفِيقًا فِي الْجَنَّة وَاَنت رفيقي فِي الْجَنَّة ثُمَّ اَخذ بيد عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَلِيّ اَوْ مَا ترْضى اَن يكون مَنْزِلك فِي الْجَنَّة مُقَابل منزلي ثُمَّ اقبل على طَلْحَة وَالزُّبَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَا طَلْحَة وَيَا زبير اِن لكل نَبِي حوارِي وانتما حوارِيي ثُمَّ اقبل على عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لقد بطأ بك عَنَّا من بَيْن اَصْحَابِي حَتّٰى خشيت اَن تكون هَلَكت وعرقت عرقا شَدِيْدا فَقُلْتُ مَا بطأ بك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من كَثْرَة مَالِيْ مَا زلت مَوْقُوْفًا محاسبا اُسأل عَن مَالِيْ من اَيْنَ اكتسبته وَفِيْمَا انفقته فَبكى عبد الرَّحْمٰن وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ مائَة رَاحِلَة جَاءَ تنِي اللَّيْلَة من تِجَارَة مصر فَاِنِّيْ اشهدك اَنَّهَا على فُقَرَاء اَهْلِ الْمَدِيْنَة وايتامهم لَعَلَّ اللّٰه يُخَفف عني ذٰلِكَ الْيَوْم . رَوَاهُ الْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عمار بن سيف وَقد وثق

قَالَ الْحَافِظ وَقد ورد من غير وَجه وَمن حَدِيْث جمَاعَة من الصَّحَابَة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يدْخل الْجَنَّة حبوا لِكَثْرَة مَاله وَلَا يسلم اَجودهَا من مقَال وَلَا يبلغ مِنْهَا شَيْء بانفراده دَرَجَة الْحسن وَلَقَد كَانَ مَاله بالصفة الَّتِي ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم المَال الصَّالح للرجل الصَّالح فَاَنِّى تنقص دَرَجَاته فِي الْآخِرَة اَوْ يقصر بِهِ دون غَيره من اَغْنِيَاء هٰذِهِ الْاُمة فَاِنَّهُ لم يرد هٰذَا فِي حق غَيره اِنَّمَا صَحَّ سبق فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة اغنياء هم على الْاِطْلَاق وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے' جتنے بھی لوگ وہاں موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ رات میں نے (خواب میں) تمہارے ٹھکانوں کو دیکھ لیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں ایک شخص سے واقف ہوں میں اس کا نام بھی جانتا ہوں اس کے ماں باپ کا نام بھی جانتا ہوں وہ جنت کے جس بھی دروازے پر آئے گا' وہاں پر موجود فرشتے اسے خوش آمدید کہیں گے' حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی شان تو بہت بلند ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ابوبکر بن ابوقحافہ ہوگا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر! میں نے جنت میں سفید موتی کا بنا ہوا ایک محل دیکھا' جو یاقوت کے ساتھ آراستہ کیا گیا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کس کا ہے' تو بتایا گیا کہ یہ قریش سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا ہے' میں یہ سمجھا کہ شاید وہ میرا ہوگا' میں اس میں داخل ہونے لگا' تو فرشتے نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ عمر بن خطاب کا ہے' اے ابوحفص! تو میں اُس میں اِس وجہ سے داخل نہیں ہوا' کہ مجھے تمہارے مزاج کی تیزی کا خیال آ گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ کے خلاف مزاج کی تیزی دکھاؤں گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عثمان! ہر نبی کا جنت میں ایک رفیق ہوگا اور تم جنت میں میرے رفیق ہو گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے علی! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ جنت میں تمہاری رہائش' میری رہائش کے مدمقابل ہو؟ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے طلحہ! اور اے زبیر! ہر نبی کا کوئی حواری ہوتا ہے' اور تم دونوں میرے حواری ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میرے دیگر اصحاب میں سے تمہیں (جنت میں) ہمارے پاس آنے میں تاخیر ہوگئی' یہاں تک کہ مجھے یہ اندیشہ ہوا

کہ کہیں تم ہلاکت کا شکار نہ ہو جاؤ' جب تم آئے تو تمہیں بہت زیادہ پسینہ آیا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: تمہیں تاخیر کیوں ہوئی؟ تو تم نے جواب دیا: یارسول اللہ! میرا مال زیادہ تھا اس وجہ سے تاخیر ہوگئی' مجھے ٹھہرالیا گیا' اور حساب لیا جاتا رہا' مجھ سے میرے پورے مال کے بارے میں حساب لیا گیا' کہ میں نے اسے کہاں سے کمایا تھا' اور کہاں خرچ کیا (یعنی خواب میں ایسا ہوا) یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ رونے لگے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مصر کی تجارت سے گزشتہ رات ایک سو اونٹنیاں آئیں ہیں' میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ یہ اہل مدینہ کے غریبوں اور یتیموں کے لئے صدقہ ہیں' تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھے تخفیف عطا کرے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں صرف عمار بن سیف کا معاملہ مختلف ہے اور اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اور حوالوں سے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ حدیث منقول ہے: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ گھسٹ کر جنت میں داخل ہوں گے کیونکہ ان کا مال بہت زیادہ تھا۔

اس بارے میں جو سب سے زیادہ عمدہ روایت منقول ہے وہ بھی کلام سے خالی نہیں ہے اور کوئی بھی روایت انفرادی طور پر حسن کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچتی ہے اور ان کے مال کی یہ صفت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''اچھا مال عمدہ ہے' جو کسی نیک آدمی کا ہو''

تو پھر آخرت میں ان کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یا اس امت کے دیگر خوشحال لوگوں کے درجات کیسے کم ہو سکتے ہیں؟ یہ چیز ان کے علاوہ کے حق میں وارد نہیں ہوئی' صرف یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ اس امت کے غریب لوگ' خوشحال لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے' یہ بات مطلق طور پر منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4823 - وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ على بَاب الْجَنَّة فَكَانَ عَامَّة من دَخلهَا الْمَسَاكِين وَأَصْحَاب الْجد محبوسون غير أَن أَصْحَاب النَّار قد أَمر بهم إِلَى النَّار وَقمت على بَاب النَّار فَإِذا عَامَّة من دَخلهَا النِّسَاء ـ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْجد بِفَتْح الْجِيم هُوَ الْحَظ والغنى

❀❀ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے زیادہ تر غریب لوگ تھے' اور خوشحال لوگوں کو روک دیا گیا تھا' البتہ جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف جانے کا حکم ہوا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا' تو اس میں داخل ہونے والوں میں زیادہ تر خواتین تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الجد کا مطلب حصہ اور خوشحالی ہے۔

4824 - وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْت أَنِّي دخلت الْجَنَّة فَإِذا أعالي أَهْلِ الْجنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذراري الْمُؤْمِنِينَ وَإِذا لَيْسَ فِيهَا أحد أقل من الْأَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقيل لي أما الْأَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَأما النِّسَاء فألهاهن الْأَحْمرَانِ الذَّهَب

وَالْحَرِيْرِ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيره من طَرِيْق عبد الله بن زحر عَن عَلى بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنهُ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا' تو جنت کے بالائی حصے' غریب مہاجرین کے لئے اور اہل ایمان کے بچوں کے لئے تھے اور وہاں خوشحال لوگوں اور خواتین کی تعداد بہت کم تھی' مجھے بتایا گیا: جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے' تو انہیں روک دیا گیا اور ان سے تفتیش کی جارہی ہے' اور جہاں تک خواتین کا تعلق ہے' تو دوسرخ چیزوں یعنی سونے اور ریشم نے انہیں غافل کردیا تھا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

4825 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ احينى مِسْكينا وامتنى مِسْكينا واحشرنى فِىْ زمرة الْمَسَاكِين يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَت عَائِشَة لم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّهم يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل أغنيائهم بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا يَا عَائِشَة لَا تردى مِسْكينا وَلَوْ بشق تَمْرَة يَا عَائِشَة حبى الْمَسَاكِين وقربيهم فَإِن الله يقربك يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

وَتقدم فِىْ صَلَاة الْجَمَاعَة حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِىْ اللَّيْلَة آتٍ من رَبِّى وَفِىْ رِوَايَةٍ رَبِّى فِىْ أحسن صُوْرَة-فَذكر الحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ: قَالَ يَا مُحَمَّد قلت لَبَّيْكَ وَسَعْديك فَقَالَ إِذا صليت قل اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَالك فعل الْخيرَات وَترك الْمُنْكَرَات وَحب الْمَسَاكِين وَإِذَا اردت بعبادك فتْنَة فاقبضنى اِلَيْك غير مفتون......الحَدِيْثِ -رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کرتے تھے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا' اور قیامت کے دن مجھے غریب لوگوں کے ہمراہ اٹھانا''

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (غریب) لوگ' خوشحال لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوجائیں گے' اے عائشہ! تم کسی غریب کو (کچھ دیے بغیر) واپس نہ کرنا' خواہ وہ نصف کھجور ہی کیوں نہ ہو' اے عائشہ! تم غریبوں سے محبت رکھنا اور انہیں قریب رکھنا' تو اللہ تعالیٰ تمہیں بھی قیامت کے دن قریب کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

اس سے پہلے باجماعت نماز سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گزشتہ رات میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا......''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میرا پروردگار بہترین صورت میں' میرے پاس آیا......''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

''اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے کہا: میں حاضر ہوں اور سعادت تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اس نے فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو یہ پڑھو (یعنی یہ دعا مانگو:)

''اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کرنے اور منکرات ترک کرنے اور غریبوں سے محبت رکھنے کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلاء کیے بغیر اپنی طرف بلا لینا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

4826 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ احيني مِسْكينا وتوفني مِسْكينا واحشرني فِيْ زمرة الْمَسَاكِين وَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلٰی قَوْلِهٖ الْمَسَاكِين وَالْحَاكِم بِتَمَامِهٖ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ وَالْبَيْهَقِيّ عَن عَطاءِ بن اَبِیْ رَبَاح سمع اَبَا سعيد يَقُوْلُ: يَا اَيهَا النَّاس لَا تحملنكم الْعسرَة على طلب الرزق من غير حلّه فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اللّٰهُمَّ توفني فَقِيرا وَلَا توفني غَنِيا واحشرني فِيْ زمرة الْمَسَاكِين فَاِن اَشْقَى الأشقياء من اجْتمع عَلَيْهِ فقر الدُّنْيَا وَعَذَاب الْاٰخِرَة

قَالَ اَبُو الشَّيْخ زَاد فِيْهِ غير اَبِیْ زرْعَة عَن سُلَيْمَان بن عبد الرَّحْمٰن وَلَا تحشرني فِيْ زمرة الْاَغْنِيَاء

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں زندہ رکھنا اور غریب ہونے کے عالم میں موت دینا اور مجھے غریبوں میں اٹھانا سب سے زیادہ بدنصیب وہ شخص ہوگا جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ان الفاظ تک نقل کی ہے: ''مساکین'' امام حاکم نے اس مکمل روایت کو نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت ابوشیخ اور امام بیہقی نے عطاء بن ابی رباح کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اے لوگو! غربت تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم رزق کو ناجائز طور پر حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے غریب ہونے کے عالم میں موت دینا تو مجھے خوشحال ہونے کے عالم میں موت نہ دینا اور میرا حشر غریب لوگوں میں کرنا اور سب سے زیادہ بدبخت وہ شخص ہوگا جس پر دنیا کی غربت اور آخرت کا عذاب اکٹھے ہو جائیں''

ابوشیخ بیان کرتے ہیں: ابوزرعہ کے علاوہ دوسرے راویوں نے اس روایت میں سلیمان بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''تو خوشحال لوگوں میں میرا حشر نہ کرنا''۔

4827 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وجالسوهم وَاَحِبَّ الْعَرَبَ من قلبك وليردك عَنِ النَّاسِ مَا تعلم من نفسك

رَوَاهُ الْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"غریبوں سے محبت رکھو! اور اُن کے ساتھ اُٹھو بیٹھو! اور عربوں کے ساتھ دلی محبت رکھو اور تم لوگوں کے پاس سے اس چیز کے ہمراہ واپس جاؤ' جو تم اپنے بارے میں جانتے ہو"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4828 - وَعَنْ عَائِذ بن عَمْرو اَن اَبَا سُفْيَان اَتَى على سلمَان وصهيب وبلال فِيْ نفر فَقَالُوْا مَا اخذت سيوف اللّٰه من عنق عَدو اللّٰه مَاخذها فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اتقولون هٰذَا لشيخ قُرَيْش وسيدهم فَاتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاجاره فَقَالَ يَا اَبَا بكر لَعَلَّك اغضبتهم لَئِن كنت اغضبتهم لقد اغضبت رَبك فَاَتَاهُم اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخوتاه اغضبتكم قَالُوْا لَا يغْفر اللّٰه لَك يَا اخي . رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

عائذ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ (جب غیر مسلم تھے' تو ایک مرتبہ وہ) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' تو ان حضرات نے کہا: اللہ کی تلواریں' اللہ کے دشمن کی گردن پر اپنے مقام تک نہیں پہنچی ہیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم لوگ قریش کے ایک بزرگ اور سردار کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پناہ دی' اور پھر فرمایا: اے ابوبکر! شاید تم ان لوگوں پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو' اگر تم ان پر ناراضگی کا اظہار کر رہے ہو' تو تم اپنے پروردگار کو غضبناک کر رہے ہو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُن حضرات (یعنی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے اور بولے: اے میرے بھائیو! کیا میں نے تمہیں ناراض کیا ہے؟ ان لوگوں نے کہا: جی نہیں! اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4829 - وَعَنْ اُمَيَّة بن عبد اللّٰه بن خَالِد بن اسيد قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستفتح بصعاليك الْمُسلمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ رِوَايَةٍ: يستنصر بصعاليك الْمُسلمين

امیہ بن عبداللہ بن خالد بن اسید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غریب مسلمانوں کے وسیلے سے فتح کے حصول کی دعا کیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت مرسل ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آپ غریب مسلمانوں کے وسیلے سے مدد (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگا کرتے تھے"۔

4830 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ليعقوب اَخ مؤاخ فِي اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ ذَات يَوْم يَا يَعْقُوب مَا الَّذِيْ اذهب بصرك قَالَ الْبكاء على يُوسُف قَالَ مَا الَّذِيْ

قَوس ظهرك قَالَ الحزن على بنيامين فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا يَعْقُوب اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ اما تستحى اَن تشكونى اِلى غَيْرِى قَالَ اِنَّمَا اَشكو بثى وحزنى اِلَى اللّٰه فَقَالَ جِبْرِيْل اللّٰه اَعْلَمُ بِمَا تَشْكُو يَا يَعْقُوب ثُمَّ قَالَ يَعْقُوب اَى رب اما ترحم الشَّيْخ الْكَبِيْر اذهبت بَصرِى وقوست ظَهرى فاردد عَلَىّ ريحانتى اشمه شمة قبل الْمَوْت ثُمَّ اصْنَع بِى مَا اردت قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْل فَقَالَ اِن اللّٰه يُقْرِئك السَّلَام وَيَقُوْلُ لَك ابشر وليفرح قَلْبك فَوَعِزَّتِى لَو كَانَا ميتين لنشرتهما فَاصْنَعْ طَعَاما للْمَسَاكِين فَاِن اَحَبَّ عِبَادِى اِلَىّ الْاَنْبِيَاء وَالْمَسَاكِين وَتَدْرِى لم اذهبت بَصرك وقوست ظهرك وصنع اِخْوَة يُوسُف بِيُوسُف مَا صَنَعُوْا اِنَّكُمْ ذبحتم شَاة فاتاكم مِسْكين يَتِيم وَهُوَ صَائِم فَلَمْ تطعموه مِنْهُ شَيْئًا

قَالَ فَكَانَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ ذٰلِكَ اِذا اَرَادَ الْغَدَاءِ اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من اَرَادَ الْغَدَاءِ من الْمَسَاكِين فليتغد مَعَ يَعْقُوب وَاِن كَانَ صَائِما اَمر مناديا فَنَادَى اَلا من كَانَ صَائِما من الْمَسَاكِين فليفطر مَعَ يَعْقُوب عَلَيْهِ السَّلَام

رَوَاهُ الْحَاكِم وَمَنْ طَرِيْقه الْبَيْهَقِىّ عَن حَفْص بن عمر بن الزبير عَنْ اَنَس قَالَ الْحَاكِم كَذَا فِى سَمَاعى عَن حَفْص بن عمر بن الزبير واظن الزبير وهم وَاَنه حَفْص بن عمر بن عبد اللّٰه بن اَبِى طَلْحَة فَاِن كَانَ كَذٰلِكَ فَالْحَدِيْث صَحِيْح وَقد اخرجه اِسْحَاق بن رَاهَوَيْه فِىْ تَفْسِيره قَالَ اَنبانَا عَمْرو بن مُحَمَّد حَدثنَا زَافِر بن سُلَيْمَان عَن يحيى بن عبد الْملك عَنْ اَنَس عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا' جو اللہ کی راہ میں ان کا بھائی بنا ہوا تھا' ایک دن اس نے کہا: اے یعقوب! تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: یوسف پر رونے کی وجہ سے' اس نے دریافت کیا: تمہاری کمر کیوں خمیدہ ہوگئی؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا: بنیامین کی وجہ سے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت یعقوب! اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا ہے: آپ کو اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوئی؟ کہ آپ میرے غیر کے سامنے میرا شکوہ کریں؟ تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: میں تو اپنے غم اور پریشانی کی شکایت' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کرتا ہوں' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے یعقوب! آپ جس چیز کی شکایت کررہے ہیں' اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ پھر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! کیا تجھے ایک بوڑھے شخص پر رحم نہیں آتا؟ تو نے میری بینائی رخصت کردی اور میری پشت خمیدہ کردی' اب تو میرے پھول مجھے واپس کردے' تاکہ میں مرنے سے پہلے انہیں سونگھ لوں' پھر تو میرے ساتھ جو چاہے گا وہ کرلینا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام کہا ہے اور آپ سے یہ فرمایا ہے: تم یہ خوشخبری حاصل کرو اور تمہارا دل اس بات پر خوش ہوجائے' مجھے میری عزت کی قسم ہے! اگر وہ دونوں مر بھی گئے ہوتے' تو میں اُن دونوں کو دوبارہ زندہ کردیتا' اب تم غریبوں کے لئے کھانا تیار کرو' کیونکہ میرے بندوں میں ' میرے سب سے زیادہ نزدیک انبیاء ہیں اور غریب لوگ ہیں۔

کیا تم جانتے ہو؟ کہ تمہاری بینائی کیوں رخصت ہوئی' اور تمہاری پشت کیوں خمیدہ ہوگئی؟ اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف

کے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ جو کچھ انہوں نے کیا' (اس سب کی وجہ یہ ہے:) ایک مرتبہ تم نے ایک بکری ذبح کروائی' تو ایک غریب یتیم آیا تھا' اس نے روزہ رکھا ہوا تھا' تو تم لوگوں نے اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا یہ معمول ہوگیا' جب وہ صبح کا کھانا کھانے لگتے تھے' تو ایک منادی کے ذریعے یہ اعلان کرتے تھے کہ جس بھی غریب نے ناشتہ کرنا ہے وہ آکر یعقوب کے ساتھ ناشتہ کرلے اور جب انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہوتا تھا' تو پھر وہ منادی کو یہ کہتے تھے کہ وہ یہ اعلان کرے کہ جس غریب نے روزہ رکھا ہوا ہے وہ یعقوب کے ساتھ افطاری کرلے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' ان کے حوالے سے امام بیہقی نے' اسے حفص بن عمر بن زبیر کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: میرے سماع (کے ریکارڈ) میں اسی طرح تحریر ہے کہ یہ حفص بن عمر بن زبیر سے منقول ہے اور میرا خیال ہے' اس میں لفظ زبیر وہم ہے' کیونکہ یہ حفص بن عمر بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے منقول ہے' اگر ایسا ہی ہو' تو پھر یہ حدیث صحیح ہے' اسے اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: عمرو بن محمد نے' زافر بن سلیمان کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4831 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَیْر اَوْصَانِیْ اَن لَا انظر اِلَی من هُوَ فَوقِی وَاَنْظر اِلَی من هُوَ دونی واوصانی بحب الْمَسَاكِین والدنو مِنْهُم وأوصانی اَن أصل رحمی وَاِن اَدْبَرت

الحَدِیْثِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ چیزوں کی تلقین کی تھی' جن کا تعلق بھلائی سے ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میں اپنے اوپر والے کی طرف نہ دیکھوں میں اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہدایت کی تھی کہ میں غریبوں کے ساتھ محبت رکھوں' ان کے قریب رہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں صلہ رحمی کروں' خواہ میری طرف پیٹھ کی جارہی ہو'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4832 - وَعَن حَارِثَة بن وهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اُخْبرُكُم بِاَهْلِ الْجَنَّة كل ضَعِیْفٍ مستضعف لَو یقسم علی اللّٰه لَاَبَره اَلا أخبركُم بِاَهْلِ النَّار كل عتل جواظ مستكبر . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه

العتل بِضَم الْعین وَالتَّاء وَتَشْدِید اللَّام هُوَ الجافی الغلیظ

والجواظ بِفَتْح الْجِیم وَتَشْدِید الْوَاو وَآخره ظاء مُعْجَمَة هُوَ الضخم المختال فِیْ مشیته وَقِیْلَ الْقَصِیر البطین وَقِیْلَ الجموع المنوع

❀❀ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کیا میں اہل جنت کے بارے میں تمہیں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور ضعیف شخص جنتی ہے کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے' کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر سرکش' بدد ماغ اور متکبر شخص جہنمی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ عتل کا مطلب سخت مزاج اور الگ تھلگ رہنے والا شخص ہے۔

لفظ جواظ کا مطلب وہ موٹا تازہ شخص ہے' جس کی چال میں تکبر پایا جاتا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے قد کا بڑے پیٹ والا شخص مراد ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے' جو مال جمع کرتا ہو اور کسی کو دیتا نہ ہو۔

4833 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ النَّارِ كل جعظرى جواظ مستكبر جماع مناع وَاَهْلِ الْجنَّة الضُّعَفَاء المغلوبون

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ . الجعظرى بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْعين الْمُهْملَة وَفتح الظَّاء الْمُعْجَمَة قَالَ ابْن فَارس هُوَ المنتفخ بِمَا لَيْسَ عِنْده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اہل جہنم میں' ہر بدمزاج' متکبر شخص' جو مال جمع کرتا ہو اور دیتا بالکل نہ ہو' وہ شامل ہیں' (جبکہ) اہل جنت میں کمزور اور مغلوب لوگ ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ جعظری اس کے بارے میں ابن فارس یہ کہتے ہیں: یہ وہ شخص ہے کہ جو اس چیز کے حوالے سے پھولا ہوا ہو جو اس کے پاس نہ ہو۔

4834 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَة فَقَالَ اَلا اُخبركُم بشر عباد اللّٰه الْفظ المستكبر اَلا اُخبركُم بِخَير عباد اللّٰه الضَّعِيف المستضعف ذُو الطمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَره . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح اِلَّا مُحَمَّد بن جَابر

الطمر بِكَسْر الطَّاء هُوَ الثَّوْب الْخلق

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے' سب سے زیادہ برے بندے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (یہ وہ ہے) جو سخت مزاج اور متکبر ہو' اور کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہتر بندوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو کمزور ہو' جس نے عام سی چادریں پہنی ہوئی ہوں' اور اس کی پروہ نہ کی جاتی ہو' لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر کوئی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف محمد بن جابر کا معاملہ مختلف ہے۔

لفظ الطمر اس سے مراد پرانا کپڑا ہے۔

4835 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبركُم عَن مُلُوك الْجنَّة قلت بلٰى قَالَ رجل ضَعِيف مستضعف ذُو طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَره

رَوَاهُ ابْن مَاجَه ورواة اِسْنَاده مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا سُوَيْد بن عبد الْعَزِيز

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ کمزور اور ضعیف شخص' جس نے پرانی چادریں پہنی ہوئی ہوں' اس کی پرواہ نہ کی جاتی ہو' لیکن اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالے' تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

4836 - وَعَن سراقَة بن مَالك بن جعْشم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا سراقَة اَلا أخْبرك باَهْل الْجنَّة وَاَهْلِ النَّارِ قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اما اَهْلِ النَّارِ فَكل جعظري جواظ مستكبر وَاما اَهْلِ الْجنَّة فالضعفاء المغلوبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں اہل جنت اور جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک اہل جہنم کا تعلق ہے' تو ہر بدمزاج' بددماغ' متکبر شخص جہنمی ہے' اور جہاں تک اہل جنت کا تعلق ہے' تو ہر کمزور اور مغلوب شخص جنتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4837 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتجت الْجَنَّة وَالنَّار فَقَالَت النَّار فِي الجبارُوْنَ والمتكبرُوْنَ وَقَالَت الْجَنَّة فِيْ ضعفاء الْمُسْلِمين ومساكينهم فَقضى اللّٰه بَيْنَهُمَا اِنَّك الْجَنَّة رَحْمَتِي ارْحم بك من اَشَاء وَاِنَّك النَّار عَذَابِي أعذب بك من اَشَاء ولكليكما عَلَيّ ملؤُهَا - رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ جنت اور جہنم کے درمیان بحث ہوگئی' تو جہنم نے کہا: میرے اندر جبار اور متکبر لوگ آئیں گے' جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور غریب مسلمان آئیں گے' تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان یہ فیصلہ دیا کہ تم جنت ہو' جو میری رحمت ہے میں تمہارے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا' اور تم جہنم ہو' جو میرا عذاب ہے' اور میں تمہارے ذریعے جس کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا' میرے ذمہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4838 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهُ ليَأْتِي الرجل الْعَظِيْم السمين يَوْم الْقِيَامَة لَا يزن عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلِم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن ایک موٹا تازہ بڑا آدمی آئے گا' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4839 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لرجل عِنْده جَالس مَا رَأْيك فِي هٰذَا قَالَ رجل من أَشْرَاف النَّاس هٰذَا وَاللّٰه حري إِن خطب أَن ينْكح وَإِن شفع أَن يشفع فَسكت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مر رجل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيك فِي هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رجل من فُقَرَاء الْمُسْلِمين

هٰذَا أخرى إِن خطب أَن لَا ينْكح وَإِن شفع أَن لَا يشفع وَإِن قَالَ أَن لَا يسمع لقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خير من ملْء الْأَرْض مثل هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا' تو آپ ﷺ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے شخص سے دریافت کیا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس شخص نے کہا: یہ لوگوں کے معززین میں سے ایک ہے' اللہ کی قسم یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کا نکاح کردیا جائے اور اگر یہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول کی جائے' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' پھر ایک اور شخص گزرا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ غریب مسلمان ہے' یہ اس بات کے لائق ہے کہ اگر یہ شادی کا پیغام بھیجے' تو اس کی شادی نہ کروائی جائے اور اگر یہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو' اور اگر یہ کوئی بات کہے' تو اس کی بات کو سنا نہ جائے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) اُس (امیر) کے جیسے اُتنے افراد سے زیادہ بہتر ہے' جو پوری دنیا کو بھر دیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4840 - وَعَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَر أَتَرى كَثْرَة الْمَال هُوَ الْغنى قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فترى قلَّة المَال هُوَ الْفقر قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّمَا الْغنى غنى الْقلب والفقر فقر الْقلب ثُمَّ سَأَلَنِي عَن رجل من قُرَيْش قَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ أَوْ ترَاهُ قلت إِذا سَأَلَ أعطي وَإِذَا حضر أدخل قَالَ ثُمَّ سَأَلَنِي عَن رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الصّفة فَقَالَ هَلْ تعرف فلَانا قلت لَا وَاللّٰه مَا أعرفهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يجليه وَيَنْعتهُ حَتّٰى عَرفته فَقُلْتُ قد عَرفته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَكيف ترَاهُ أَوْ ترَاهُ قلت هُوَ رجل مِسْكين من أَهْلِ الصّفة فَقَالَ هُوَ خير من طلاع الْأَرْض من الآخر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفلا يُعْطي من بعض مَا يُعْطي الآخر فَقَالَ إِذا أعطي خيرا فَهُوَ أَهله وَإِذَا صرف عَنهُ فَقَدْ أعطي حَسَنَة . رَوَاهُ النَّسَائِيّ مُخْتَصرًا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کا زیادہ ہونا خوشحالی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کمی غربت ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی

ہے اور غربت' دل کی غربت ہوتی ہے' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: کہ کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی: وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اگر وہ کچھ مانگے تو اسے دیا جائے' جب وہ آ جائے' تو اسے محفل میں شامل کیا جائے' پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے اہل صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں دریافت کیا: اور فرمایا: کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں اسے نہیں پہچانتا ہوں' پھر نبی اکرم ﷺ مسلسل اس کی شناخت بتاتے رہے' یہاں تک کہ مجھے اس کی پہچان ہوگئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے پہچان لیا (کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے کہا: وہ ایک غریب آدمی ہے' جس کا تعلق اصحاب صفہ سے ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (غریب) اتنا زیادہ بہتر ہے کہ دوسرے (امیر) جیسے لوگوں سے اگر پوری زمین بھر جائے (تو وہ ان سب سے بہتر ہے) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دوسرے والے (خوشحال شخص) کو جو کچھ دیا گیا ہے' اس میں سے کچھ اس (غریب) کو کیوں نہیں دے دیا جاتا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اسے کوئی بھلائی دی جاتی ہے' تو وہ اس کا اہل ہوتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی نہیں دی جاتی' تو اسے نیکی عطا کر دی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

4841 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُر ارفع رجل فِي الْمَسْجد قَالَ فَنظرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ حلَّة قلت هٰذَا قَالَ قَالَ لی انْظُر أوضع رجل فِي الْمَسْجد قَالَ فَنظرت فَإِذَا رجل عَلَيْهِ اَخْلَاق قَالَ قُلْتُ هٰذَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهٰذَا عِنْد اللّٰه خير يَوْم الْقِيَامَة من ملْء الْاَرْض مثل هٰذَا ۔ رَوَاهُ اَحْمد بأسانيد رواتها مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مسجد میں موجود بلند حیثیت کے شخص کا جائزہ لو! میں نے دیکھا' تو وہاں ایک شخص موجود تھا' جس نے حلہ پہنا ہوا تھا میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اس بات کا جائزہ لو کہ مسجد میں سب سے کم حیثیت کا مالک کون ہے؟ میں نے وہاں دیکھا کہ وہاں ایک شخص تھا' جس نے پرانا لباس پہنا ہوا تھا' میں نے عرض کی: یہ والا شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (غریب) شخص قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' اُس (خوشحال شخص) جیسے اتنے افراد سے زیادہ بہتر ہوگا' جو پوری زمین کو بھر دیں۔

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں بھی اسے نقل کیا ہے۔

4842 - وَعَن مُصعب بن سعد قَالَ راى سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن لَهُ فضلا على من دونه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تنصرُوْنَ وترزقون اِلَّا بضعفائكم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعِنْده فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تنصر هٰذِهِ الْاُمة بضعيفها بدعوتهم وصلاتهم واخلاصهم

مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ انہیں اپنے سے نیچے والے افراد پر فضیلت حاصل ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی تمہاری مدد کی جاتی ہے اور تمہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت کے کمزور افراد کی وجہ سے' ان کی دعاؤں' ان کی نماز اور ان کے اخلاق کی وجہ سے' اس امت کی مدد کی جاتی ہے''۔

4843 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ابغونی فِیْ ضعفائكم فَاِنَّمَا ترزقون وتنصرُوْنَ بضعفائكم . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنے کمزور لوگوں میں شمار کرو' کیونکہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی' تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

4844 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت فِیْ اَصْحَاب الصّفة فَلَقَد رَاَيْتنَا وَمَا منا اِنْسَان عَلَيْهِ ثوب تَامّ وَاَخذ الْعرق فِیْ جلودنا طرقا من الْغُبَار والوسخ اِذْ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ليبشر فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِذْ اقبل رجل عَلَيْهِ شارة حَسَنَة فَجعل النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَكَلَّم بِكَلَام اِلَّا كلفته نَفسه اَن يَاْتِیْ بِكَلَام يَعْلُو كَلَام النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرف قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا يحب هٰذَا وضربه يلوون الْسِنتهم للنَّاس لی الْبَقر بلسانها المرعى كَذٰلِكَ يلوی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ السنتهم ووجوههم فِی النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ باسانيد اَحدهَا صَحِيْح

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اصحاب صفہ میں شامل تھا' مجھے اپنے بارے میں یاد ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا' جس کے جسم پر مکمل لباس ہو' اور ہمارے جسم پر آنے والے پسینے کے اندر غبار اور میل کچیل مل گیا ہوتا تھا' (ایک مرتبہ) اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غریب مہاجرین خوشخبری حاصل کرلیں' اسی دوران ایک شخص آیا' جس نے عمدہ لباس پہنا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی کلام کرتے تھے وہ شخص یہ کوشش کرتا تھا کہ اس کا کلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے زیادہ اونچا ہو' جب وہ چلا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اپنی زبان یوں موڑتے ہیں' جس طرح گائے اپنی زبان چارہ کھاتے ہوئے موڑتی ہے' اور اللہ تعالیٰ' جہنم میں ان کی زبانوں اور ان کے چہروں کو اسی طرح موڑ دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے۔

4845 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا فِی

الصفة وعلينا الحوتكية فقال لو تعلمون ما ادخر لكم ما حزنتم على ما زوى عنكم ولتفتحن عليكم فارس
والروم . رواه احمد باسناد لا باس به الحوتكية بحاء مهملة مفتوحة ثم واو ساكنة ثم تاء مثناة فوق قيل
هي عمة يتعممها الاعراب يسمونها بهذا الاسم وقيل هو مضاف الى رجل يسمى حوتكا كان يتعممها
والحوتك القصير وقيل هي خميصة منسوبة اليه والى القصر وهذا اظهر والله اعلم

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس صفہ کے چبوترے پر تشریف لائے' ہم
نے چھوٹے سے کپڑے کا عمامہ باندھا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہیں یہ بات پتہ چل جائے کہ تمہارے لئے
کیا چیز تیار کر کے رکھی گئی ہے؟ تو تم اس حوالے سے غمگین نہ ہو کہ جو چیزیں تمہیں ابھی حاصل نہیں ہو رہی ہیں' اور عنقریب تمہارے
لئے فارس اور روم کو فتح کر دیا جائے گا"۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔
لفظ "حوتکیہ" اس سے مراد وہ عمامہ ہے' جسے دیہاتی لوگ باندھا کرتے تھے اسے یہ نام اس لئے دیا گیا ہے ایک قول کے مطابق
اس کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے' جس کا نام حوتکا تھا' وہ یہ عمامہ باندھا کرتا تھا' حوتک کا مطلب چھوٹا ہونا ہے' ایک قول کے مطابق
اس سے مراد وہ چادر ہے' جو اس شخص کی طرف منسوب تھی' یا چھوٹے ہونے کی طرف منسوب ہوتی ہے' یہی زیادہ بہتر لگتا ہے' باقی اللہ
بہتر جانتا ہے۔

4846 - وَعَن فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ من آمن
بك وَشهد اَنِّي رَسُولك فحبب اِلَيهِ لقاءك وَسهل عَلَيهِ قضاءك وأقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَيشْهد
اَنِّي رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيهِ لقاءك وَلَا تسهل عَلَيهِ قضاءك وَكثر عَلَيهِ من الدُّنْيَا
رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي الثَّوَاب وَرَوَاهُ ابْن
مَاجَه من حَدِيْثِ عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مُخْتَلف فِي صحبته قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ من آمن بِي وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فأقلل مَاله وَولده وحبب اِلَيهِ لقاءك وَعجل
لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِي وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَأَكْثر مَاله وَولده وأطل
عمره

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے
نزدیک محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لئے آسان کر دینا' اسے دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ لائے اور یہ
گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب نہ کرنا' اور اپنے فیصلے کو اس کے لیے آسان نہ
کرنا اور اسے دنیا بکثرت دے دینا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ابوشیخ بن حبان نے اسے کتاب
الثواب میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے عمرو بن غیلان ثقفی سے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جن کے صحابی ہونے

کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لے آئے اور میری تصدیق کرے اور وہ یہ بات جان لے کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ حق ہے اور تیری طرف سے آیا ہے تو تو اس کا مال واولاد تھوڑے کر دینا اور اپنی بارگاہ میں حاضری اس کے نزدیک محبوب کر دینا اور اس کے بارے میں قضا کے فیصلے کو جلدی کر دینا اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور وہ یہ نہ جانتا کہ میں جو کچھ لے کر آیا ہوں وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے تو تو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا اور اس کی عمر لمبی کر دینا''۔

4847 - وَعَن مَحْمُود بن لبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ يكرههما ابْن آدم الْمَوْت وَالْمَوْت خَيرٌ مِّنَ الْفِتْنَة وَيكرهُ قِلَّةَ المَال وَقلة المَال أقل لِلْحساب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح ومحمود لَهُ رُؤْيَة وَلَمْ يَصح لَهُ سَماع فِيمَا ارى وَتقدم الْخلاف فِيْ صحبته فِيْ بَاب الرِّيَاء وَغَيرِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو چیزیں ہیں جنہیں انسان ناپسند کرتا ہے موت حالانکہ موت فتنے سے زیادہ بہتر ہے اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی کے نتیجے میں حساب بھی کم دینا پڑے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہوئی ہے تاہم ان کا نبی اکرم ﷺ سے سماع درست نہیں ہے ان کے صحابی ہونے کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ریاکاری سے متعلق باب میں اور دیگر مقام پر ہوا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4848 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قل مَاله وَكثرت عِيَاله وَحسنت صَلَاته وَلَمْ يغتب الْمُسلمين جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَهُوَ معي كهاتين

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کا مال کم ہو اور اس کے عیال زیادہ ہوں اس کی نماز عمدہ ہو اور وہ مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو وہ اور میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4849 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب اَشْعَث أغبر مَدْفُوْع بالأبواب لَو أقسم على اللّٰه لَأبره-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کئی ایسے بندے ہیں جو بکھرے ہوئے بالوں کے مالک اور غبار آلود ہوتے ہیں جنہیں دروازوں سے دھتکار دیا جاتا ہے (لیکن ان کا عالم یہ ہوتا ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروا دے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4850 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رب اشعث اغبر ذِیْ طمرين مصفح عَنْ اَبْوَابِ النَّاسِ لَوْ اقسم على اللّٰه لَاَبَره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عبد اللّٰه بن مُوْسَى التَّيْمِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کئی بکھرے ہوئے بالوں والے غبار آلود لوگ جنہوں نے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہوتے ہیں جنہیں لوگوں کے دروازوں سے پرے کردیا جاتا ہے (ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ) اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے راوی ہیں صحیح کے راوی ہیں صرف عبداللہ بن موسیٰ تیمی کا معاملہ مختلف ہے۔

4851 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من اُمتِيْ من لَو جَاءَ اَحَدُكُمْ يسَاَله دِيْنَارا لم يُعْطه وَلَوْ سَاَلَهُ درهما لم يُعْطه وَلَوْ سَاَلَهُ فلسًا لم يُعْطه فَلَو سَاَلَ اللّٰه الْجنَّة اَعْطَاهَا اِيَّاه ذِیْ طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو اقسم على اللّٰه لَاَبَره . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایسا فرد بھی ہوگا کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے پاس آ کر وہ ایک دینار مانگے تو اسے نہ ملے اور اگر وہ ایک درہم مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے اگر وہ ایک سکہ مانگے تو وہ اسے نہ دیا جائے لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کردے گا وہ پرانے کپڑوں والا فرد ہوگا جس کی پرواہ نہیں کی جاتی ہوگی لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کروادے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4852 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن أغبط اَوْلِيَائِي عِنْدِي لمُؤْمِن خَفِيف الحاذ ذُوْ حَظّ من صَلَاة احسن عِبَادَة ربه وأطاعه فِي السِّرّ وَكَانَ غامضا فِي النَّاس لَا يشار اِلَيْهِ بالأصابع وَكَانَ رزقه كفافا فَصَبر على ذٰلِكَ ثُمَّ نقر بِيَدِهٖ فَقَالَ عجلت منيته قلت بوَاكِيهِ قل تراثه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَنْ عَلِيّ بن يزِيْد عَنِ الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْاِسْنَاد عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَيّ رَبِّي ليجعل لي بطحاء مَكَّة ذَهَبا قلت لَا يَا رب وَلٰكِن أشبع يَوْمًا وأجوع يَوْمًا اَوْ قَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَإِذَا جعت تضرعت اِلَيْك وذكرتك وَإِذَا شبعت شكرتك وحمدتك . ثُمَّ قَالَ التِّرْمِذِيّ هٰذَا حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ قابل رشک وہ مومن ہے جس کے پاس چیزیں کم ہوں اور نماز میں اس کا حصہ زیادہ ہو وہ اپنے پروردگار کی اچھے طریقے عبادت گزار رہا اور پوشیدہ طور پر بھی اس کا فرمانبردار ہو اور لوگوں کے درمیان چھپا رہتا ہو

انگلیوں کے ذریعے اُس کی طرف اشارہ نہ کیا جاتا ہوا سے بنیادی ضرورت کا رزق مل جاتا ہواور وہ اس پر صبر سے کام لیتا ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کسی چیز کو کریدا اور فرمایا: اسے موت جلدی آجائے اور اس پر رونے والے کم ہوں اور اس کی وراثت بھی تھوڑی ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور پھر یہ بات نقل کی ہے اسی سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے پروردگار نے میرے سامنے یہ پیشکش کی کہ وہ میری خاطر مکہ کے پورے میدان کو سونے کا کردے تو میں نے عرض کی: جی نہیں! اے میرے پروردگار! میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک دن سیر ہو کر رہوں اور ایک دن بھوکا رہوں''

(راوی کو شک ہے شاید) ایک دن کی جگہ تین دن کا تذکرہ ہے یا اس کی مانند کچھ اور الفاظ ہیں:

''جب میں بھوکا ہوؤں تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں اور تیرا ذکر کروں اور جب میں سیر ہوؤں تو تیرا شکر ادا کروں اور تیری حمد بیان کروں''۔

پھر امام ترمذی نے یہ بات بیان کی: یہ حدیث حسن ہے۔

4853 - وروى ابْن مَاجه وَالْحَاكِم الحَدِيْثِ الْاَوّل اِلَّا اَنّهُمَا قَالَا أغبط النَّاس عِنْدِي وَالْبَاقِي بِنَحْوِهِ -قَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد كَذَا قَالَ

قَوْله خَفِيف الحاذ بحاء مُهْملَة وذال مُعْجمَة مُخَفّفَة خَفِيف الْحَال قَلِيل المَال

❀❀ امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے پہلے والی حدیث نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک وہ شخص ہے''...... باقی کا حصہ حسب سابق ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

متن کے الفاظ ''خفیف الحاذ'' سے مراد وہ شخص ہے جس کی حالت ہلکی پھلکی ہو اور (اس کے پاس) مال کم ہو۔

4854 - وَعَن زيد بن أسلم عَنْ اَبِيْهِ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خرج اِلَى الْمَسْجِد فَوجدَ معَاذًا عِنْد قبر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبكى فَقَالَ مَا يبكيك قَالَ حَدِيْثٍ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَسِير من الرِّيَاء شرك وَمَنْ عادى اَوْلِيَاء اللّٰه فَقَدْ بارز اللّٰه بالمحاربة اِن اللّٰه يحب الْاَبْرَار الأتقياء الأخفياء الَّذِيْنَ اِن غَابُوا لم يفتقدوا وَاِن حَضَرُوا لم يعرفوا قُلُوْبهم مصابيح الدجى يخرجُون من كل غبراء مظْلمَة رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح وَلَا عِلّة لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ بَقِيَّة اَحَادِيْث هٰذَا الْبَاب فِي الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف تشریف لے گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے قریب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے پایا تو دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے بتایا: ایک حدیث کی وجہ سے جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''معمولی سی ریاکاری بھی شرک ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو جنگ کی دعوت

دیتا ہے' بے شک اللہ تعالیٰ نیک' پرہیزگار' اور پوشیدہ رہنے والے لوگوں کو پسند کرتا ہے' جب وہ غیر موجود ہوں تو ان کی غیر موجودگی محسوس نہ ہو اور اگر وہ موجود ہوں' تو ان کی شناخت نہ ہو' اُن کے دل تاریکیوں میں' چراغوں کی طرح ہوتے ہیں' اور وہ ہر غبار آلود تاریکی سے نکل جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب سے تعلق رکھنے والی' باقی احادیث' بعد والے باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيبُ فِي الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا والاكتفاء مِنْهَا بِالْقَلِيلِ

والترهيب من حبها وَالتَّكَاثُر فِيهَا والتنافس وَبَعض مَا جَاءَ فِيْ عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الماكل والملبس وَالْمشرَب وَنَحْو ذٰلِك

دنیا میں زہد اختیار کرنے اور دنیا میں سے تھوڑی سی چیز پر اکتفاء کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور دنیا سے محبت رکھنے اور دنیا میں بکثرت مال حاصل کرنے' اور دنیا میں مشغول ہو جانے کے بارے میں ترہیبی روایات نیز نبی اکرم ﷺ کے کھانے پینے اور اس طرح کے دیگر امور کے بارے میں طرز زندگی کے بارے میں کیا کچھ منقول ہے؟

4855 - عَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل إِذا عملته أحبَّنِيَ اللّٰه وأحبني النَّاس فَقَالَ ازهد فِي الدُّنْيَا يحبك اللّٰه وازهد فِيمَا فِيْ أَيدي النَّاس يحبك النَّاس

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَقد حسن بعض مَشَايخنَا إِسْنَاده وَفِيه بعد لِأَنَّهُ من رِوَايَة خَالِد بْن عَمْرو الْقرشِي الْأمَوِي السعيدي عَن سُفْيَان الثَّوْرِيّ عَنْ أَبِيْ حَازِم عَن سهل وخَالِد هٰذَا قد ترك واتهم وَلم أر من وَثَّقَهُ لٰكِن على هٰذَا الحَدِيْث لامعة من أنوار النُّبُوَّة وَلَا يمْنَع كَون رَاوِيه ضَعِيفا أَن يكون النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَه وَقد تَابعه عَلَيْهِ مُحَمَّد بن كثير الصَّنْعَانِيّ عَن سُفْيَان وَمُحَمّد هٰذَا قد وثق على ضعفه وَهُوَ أصلح حَالا من خَالِد وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' کہ جب میں وہ عمل کرلوں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی مجھ سے محبت رکھیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو' اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے' اس سے بے رغبتی اختیار کرو' تو لوگ بھی تم سے محبت رکھیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے' لیکن یہ بات بعید از امکان ہے' کیونکہ یہ روایت خالد بن عمرو قرشی اموی سعیدی نے سفیان ثوری کے حوالے سے' ابو حازم کے حوالے سے' حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل

کی ہے اور خالد نامی اس راوی کو متروک قرار دیا گیا ہے اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے میں نے کسی کو اسے ثقہ قرار دیتے ہوئے نہیں دیکھا' تاہم اس حدیث سے "نبوت" کے انوار پھوٹتے ہوئے محسوس ہوتے ہیں اور یہ چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی' کہ اس کا راوی ایک ضعیف شخص ہے' تو یہ بات نبی اکرم ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی ہوگی' اس بارے میں محمد بن کثیر صنعانی نے اس کی متابعت کی ہے' انہوں نے اسے سفیان ثوری سے نقل کیا ہے' محمد نامی اس راوی کو ضعیف ہونے کے باوجود ثقہ بھی قرار دیا گیا ہے' اور یہ خالد کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4856 - وَعَنِ اِبْرَاهِيمَ بن أدهم قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلّنِيْ على عمل يحبني اللّٰه عَلَيْهِ ويحبني النَّاس عَلَيْهِ فَقَالَ اما الْعَمَل الَّذِيْ يحبك اللّٰه عَلَيْهِ فالزهد فِي الدُّنْيَا وَاما الْعَمَل الَّذِيْ يحبك النَّاس عَلَيْهِ فانبذ اِلَيْهِمْ مَا فِيْ يَدَيك من الحطام

رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ الدُّنْيَا هٰكَذَا معضلا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنهُ عَن مَنْصُوْر عَن ربعي بن حِرَاش قَالَ جَاءَ رجل فَذكره مُرْسلا

❀❀ ابراہیم بن ادھم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے اور لوگ بھی اس کی وجہ سے مجھ سے محبت رکھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت رکھے گا' تو وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا ہے' اور جہاں تک اس عمل کا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے لوگ تم سے محبت رکھیں گے' تو لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ ہے' تم ان کے پاس ہی رہنے دو"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسی طرح "معضل" روایت کے طور پر نقل کی ہے' بعض حضرات نے اسے ان کے حوالے سے منصور کے حوالے سے ربعی بن حراش سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: "ایک شخص آیا" ...... اس کے بعد راوی نے مرسل روایت ذکر کی ہے۔

4857 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزّهْد فِي الدُّنْيَا يُرِيْح الْقلب والجسد . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده مقارب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنا' دل اور جسم کو راحت پہنچاتا ہے"۔
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند مقارب ہے۔

4858 - وَعَنِ الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس قَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا و آثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا فِي اَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى . رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مُرْسلا وَسَتَاْتِيْ لَهُ نَظَائِر فِيْ ذكر الْمَوْت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ سب سے بڑا زاہد کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو بھولے نہیں' دنیا کی زینت میں سے اضافی

چیز کو ترک کر دے اور جو باقی رہ جائے گا' وہ اس کو اس چیز پر ترجیح دے جو فنا ہو جائے گی اور وہ آنے والے کل کی توقع نہ رکھے اور وہ خود کو مرحومین میں شمار کرے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے موت سے متعلق باب میں اس سے متعلق احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

4859 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ناجی مُوسَی بِمِائَة الف وَاَرْبَعین الف کلمة فِیْ ثَلَاثَة اَیَّام فَلَمَّا سمع مُوسَی کَلَام الْاٰدَمِیّین مقتهم لما وَقع فِیْ مسامعه من کَلَام الرب عَزَّ وَجَلَّ وَکَانَ فِیْمَا ناجاه ربه اَن قَالَ یَا مُوسَی اِنَّهُ لم یَتَصَنَّع لی المتصنعون بِمثل الزّهْد فِی الدُّنْیَا وَلَمْ یتقرَّب اِلَیّ المتقربون بِمثل الْوَرع عَمَّا حرمت عَلَیْهِمْ وَلَمْ یتعبد اِلَیّ المتعبدون بِمثل الْبکاء من خَشْیَتِیْ قَالَ مُوسَی یَا رب الْبَرِیَّة کلهَا وَیَا مَالك یَوْم الدّین وَیَا ذَا الْجلَال وَالْاِکْرَام مَاذَا اَعددت لَهُمْ وماذا جزیتهم قَالَ أما الزهاد فِی الدُّنْیَا فَاِنِّیْ أبحتهم جنتی یتبوؤون مِنْهَا حَیْثُ شاؤوا وَأما الورعون عَمَّا حرمت عَلَیْهِمْ فَاِنَّهُ اِذا کَانَ یَوْم الْقِیَامَة لم یبْق عبد اِلَّا ناقشته وفتشته اِلَّا الورعون فَاِنِّی أستحییهم واجلهم وَاُکرمهمْ فادخلهم الْجنَّة بِغَیْر حِسَاب وَأما البکاؤون من خَشْیَتِیْ فَاُولَئِك لَهُمُ الرفیق الْاَعْلٰی لَا یشارکون فِیْهِ . رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ والأصبهانی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام کیا' جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کا کلام سنا' تو انہیں وہ اچھا نہیں لگا' کیونکہ ان کی سماعتوں میں پروردگار کا کلام آچکا تھا' پروردگار نے ان کے ساتھ جو کلام کیا تھا' اس میں یہ بات بھی شامل تھی: اس نے فرمایا:

''اے موسیٰ! لوگ میری خاطر جو کچھ بھی کرتے ہیں' (اس سب میں) وہ دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے جیسا کوئی عمل نہیں کریں گے' اور قرب حاصل کرنے والے لوگ' جن چیزوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتے ہیں' وہ پرہیزگاری جیسی کسی چیز پر عمل نہیں کریں گے' جو اس چیز سے بچنا ہو' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' اور عبادت کرنے والے لوگ میری عبادت اس طرح نہیں کریں گے کہ جو میری خشیت کی وجہ سے رونے جیسی کوئی چیز ہو''

حضرت موسیٰ نے عرض کی: اے ساری مخلوق کے پروردگار! اے قیامت کے دن کے مالک! اے جلال اور اکرام والے! تو نے ان لوگوں کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تو انہیں کیا جزا دے گا؟ تو پروردگار نے فرمایا:

جہاں تک دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والوں کا تعلق ہے' تو میں انہیں اپنی جنت میں داخل کروں گا' وہ اس میں جہاں چاہیں گے وہاں رہیں گے' جہاں تک پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں کا تعلق ہے' جو اس چیز سے بچے رہیں' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہے' تو جب قیامت کا دن ہوگا' تو ہر بندے سے میں حساب لوں گا اور تفتیش کروں گا لیکن پرہیزگاری اختیار کرنے والے لوگوں سے میں ایسا نہیں کروں گا' کیونکہ مجھے ان سے حیاء آئے گی' میں ان کی عزت افزائی کروں گا' اور انہیں کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کر دوں گا' جہاں تک میری خشیت کی وجہ سے

رونے والے لوگوں کا تعلق ہے' تو یہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی اور نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

4860 - وَرُوِیَ عَن عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تزين الْاَبْرَار فِي الدُّنْيَا بِمثل الزّهْد فِي الدُّنْيَا-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''نیک لوگ' دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے' جیسی کسی اور چیز سے آراستہ نہیں ہوئے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4861 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رَاَيْتُم من يزهد فِي الدُّنْيَا فادنوا مِنْهُ فَاِنَّهٗ يلقى الْحِكْمَة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ دنیا سے بے رغبت ہے' تو اس کے قریب ہو جاؤ' کیونکہ اسے حکمت القاء کی گئی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

4862 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا اعلمهٗ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْاُمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده مُحْتَمل للتحسين وَمَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما 'شاید' ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:) ''اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی اور یقین کی وجہ سے ہوگی' اور اس کے آخری حصے کی ہلاکت 'کنجوسی اور لمبی زندگی کی توقع کی وجہ سے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے' لیکن اس کا متن غریب ہے۔

4863 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ يُنَادى مُنَاد دعوا الدُّنْيَا لاَهْلهَا دعوا الدُّنْيَا لاَهْلهَا دعوا الدُّنْيَا لاَهْلهَا من اَخذ من الدُّنْيَا اَكثر مِمَّا يَكْفِيهِ اَخذ حتفه وَهُوَ لَا يشْعر

رَوَاهُ الْبَزَّار وَقَالَ لَا يرْوى عَن النَّبِي صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: دنیا کو اہل دنیا کے کے لئے ترک کر دو' دنیا کو اہل دنیا اہل دنیا کے لئے ترک کر دو' دنیا کو اہل دنیا کے لئے ترک کر دو' جو شخص دنیا میں سے اپنی بنیادی ضرورت سے زیادہ حاصل کرے گا وہ اپنی خرابی حاصل کرے گا اور اسے اس کا پتہ بھی نہیں چلے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' یہ روایت صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے۔

4864 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خير الذكر الْخفي وَخير الرزق اَوْ الْعَيْش مَا يَكْفِي الشَّك من ابْن وهب

رَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِيّ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ذکر میں سب سے بہتر' پوشیدہ ذکر ہے' اور رزق میں (راوی کہتے ہیں: یا شاید یہ الفاظ ہیں) زندگی میں سب سے بہتر وہ چیز ہے' جو کفایت کر جائے (یعنی بنیادی ضروریات پوری کر دے)'' ...... یہ شک ابن وہب نامی راوی کو ہے۔

یہ روایت امام ابوعوانہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

4865 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة وَإِن الله تَعَالٰى مستخلفكم فِيْهَا فَينْظر كَيفَ تَعْمَلُوْنَ اتَّقوا الدُّنْيَا وَاتَّقوا النِّسَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَزَاد: فَمَا تركت بعدِي فتْنَة أضرّ على الرِّجَال من النِّسَاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ مقرر کرے گا' تاکہ اس بات کو واضح کرے کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ تو تم لوگ دنیا سے بچ کے رہنا اور تم عورتوں سے بچ کے رہنا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میں نے اپنے بعد کوئی ایسی آزمائش نہیں چھوڑی' جو مردوں کے لئے' خواتین سے زیادہ نقصان دہ ہو''۔

4866 - وَعَن عمْرَة بنت الْحَارِث رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا حلوة خضرَة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك الله لَهُ فِيْهَا وَرب متخوض فِيْ مَال الله وَرَسُوله لَهُ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاسْنَادٍ حسن

عمرہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا۔ اور کئی لوگ ہیں' جو (دنیا میں) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کو حاصل کرنا چاہتے ہیں' اور قیامت کے دن انہیں جہنم میں نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4867 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الدُّنْيَا حلو ة خضرَ ة فَمَنْ اَخذهَا بِحَقِّهَا بَارك الله لَهُ فِيْهَا وَرب متخوض فِيْمَا اشتهت نَفسه لَيْسَ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا النَّار . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته ثِقَات

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے' جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس میں برکت رکھ دے گا

اور اس میں دلچسپی رکھنے والے' کئی لوگ ایسے بھی ہیں کہ جو اس کے خواہش مند ہوں گے اور انہیں قیامت کے دن صرف جہنم نصیب ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4868 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قضى نهمته فِي الدُّنْيَا حيل بَيْنه وَبَيْن شَهْوَته فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ مد عَيْنَيْهِ إِلٰى زِينَة المترفين كَانَ مهينا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَمَنْ صَبر على الْقُوْت الشَّدِيد صبرا جميلا أسْكنهُ اللّٰه من الفردوس حَيْثُ شَاءَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير من رِوَايَةِ إِسْمَاعِيل بن عَمْرو الْبَجلِيّ وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ إِلَّا انه قَالَ: كَانَ ممقوتا فِيْ ملكوت السَّمٰوَات وَالْبَاقِي مثله

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں' اپنی خواہش پوری کر لے گا' تو آخرت میں' اس شخص کے' اور اس کی خواہش کے درمیان رکاوٹ پیدا ہو جائے گی' اور جو شخص اپنی نگاہیں' خوشحال لوگوں کی زیب و زینت کی طرف پھیلائے گا' وہ آسمانوں کی بادشاہی میں' بے حیثیت شمار ہوگا اور جو شخص بنیادی ضرورت پر صبر کرے گا' جو عمدہ صبر ہو' تو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں' جہاں وہ (شخص) چاہے گا' اُسے رہائش عطا کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں' اسماعیل بن عمرو بجلی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کے باقی تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' یہی روایت اصبہانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ (شخص) آسمانوں کی بادشاہی میں ناپسندیدہ ہوگا''۔ باقی کی روایت اس کی مانند ہے۔

4869 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا يُصِيب عبد من الدُّنْيَا شَيْئًا إِلَّا نقص من درجاته عِنْد اللّٰه وَإِن كَانَ عَلَيْهِ كَرِيمًا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَإِسْنَاده جيد وَرُوِيَ عَن عَائِشَة مَرْفُوْعا وَالْمَوْقُوْف أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بندہ دنیا میں سے جو چیز حاصل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے درجات میں اتنی ہی کمی ہو جاتی ہے' اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ ہے۔ یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند ہے۔

4870 - وَرُوِيَ عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِينِيْ من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك ووارى عورتك وَإِن كَانَ لَك بَيت يظلك فَذَاك وَإِن كَانَت لَك دَابَّة فبخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں سے کتنی چیز میرے لئے حلال ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہارے بھوک کو ختم کر دے' تمہارے شرم گاہ کو چھپا دے' اور اگر تمہیں گھر مل جائے' جو تم پر سایہ کرے' تو یہ بھی

کافی ہے اور اگر تمہیں جانور بھی مل جائے تو کیا کہنے۔
یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ عسیب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا فَمر بِي فدعاني فَخرجت اِلَيْهِ ثُمَّ مر بِاَبِيْ بكر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ ثُمَّ مر بعمر رَحِمَهُ اللّٰهُ فَدَعَاهُ فَخرج اِلَيْهِ فَانْطلق حَتّٰى دخل حَائِطا لبَعض الْاَنْصَار فَقَالَ لصَاحب الْحَائِط اطعمنَا فجَاء بعذق فَوَضعه فَاكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه ثُمَّ دَعَا بِمَاء بَارِد فَشرب فَقَالَ لتسئلن عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ فَاخذ عمر رَحِمَهُ اللّٰهُ العذق فَضرب بِهِ الْاَرْض حَتّٰى تناثر الْبُسْر قبل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لمسؤولون عَن هٰذَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ اِلَّا من ثَلَاث خرقَة كف بهَا عَوْرَته اَوْ كسرة سد بهَا جوعته اَوْ جُحر يدْخل فِيْهِ من الْحر والقر . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے انہیں بلالیا' وہ نکل کر باہر آ گئے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں بلالیا' وہ نکل کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ کے مالک سے کہا: تم ہمیں کھانے کے لئے کچھ دو! وہ انگوروں کا گچھا لے آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے انہیں کھانا شروع کیا' پھر اس نے ٹھنڈا پانی منگوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی پیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگوں سے اس چیز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ گچھا پکڑا اور اسے زمین پر پھینک دیا' یہاں تک کہ اس کی خشک کھجوریں پھیل گئیں' پھر انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم سے ان کے بارے میں حساب لیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! صرف تین چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جائے گا' کپڑے کا وہ ٹکڑا' جس کے ذریعے آدمی شرم گاہ ڈھانپ لے' روٹی کا وہ ٹکڑا' جس کے ذریعے آدمی اپنی بھوک مٹالے یا وہ گھر' جس میں آدمی گرمی و سردی میں اندر داخل ہو جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

4872 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدم حق فِي سوى هٰذِهِ الْخِصَال بَيت يكنه وثوب يواري عَوْرَته وجلف الْخبز وَالْمَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وصححاه وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل شَيْءٍ فضل عَن ظلّ بَيت وَكسر خبز وثوب يواري عَورَة ابْن آدم فَلَيْسَ لِابْنِ آدم فِيْهِ حق

قَالَ الْحسن فَقُلْتُ لحمران مَا يمنعك اَن تَاْخُذ وَكَانَ يُعجبهُ الْجمال فَقَالَ يَا اَبَا سعيد اِن الدُّنْيَا تقاعدت بِي ۔ الجلف بِكَسْر الْجِيم وَسُكُوْن اللَّام بعدهمَا فَاء هُوَ غليظ الْخبز وخشنه وَقَالَ النَّضر بن شُمَيْل هُوَ الْخبز لَيْسَ مَعَه إدام

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی حق نہیں ہے وہ گھر ہو جو اسے چھپالے وہ لباس ہو جو اس کی شرم گاہ ڈھانپ لے یا موٹی روٹی اور پانی''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے ٹکڑے اور انسان کی شرمگاہ کو ڈھانپنے والے کپڑے کے علاوہ ہو تو انسان کا اس میں کوئی حق نہیں ہے''۔

حسن بیان کرتے ہیں: میں نے حمران سے کہا: کیا وجہ ہے کہ آپ تو یہ چیزیں حاصل کر لیتے ہیں؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ ایک ایسے صاحب تھے جنہیں اچھی چیزیں پسند آتی ہیں تو انہوں نے کہا: اے ابوسعید! دنیا میرے اندر بسی ہوئی ہے۔

لفظ ''جلف'' کا مطلب موٹی اور سخت روٹی ہے

نضر بن شمیل کہتے ہیں: اس سے مراد وہ روٹی ہے جس کے ساتھ سالن موجود نہ ہو۔

4873 - وَعَنْ اَبِىْ عبد الرَّحْمٰن الْبَجلِيّ قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِي وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ اَلَسْت من فُقَرَاء الْمُهَاجِرين فَقَالَ لَهُ عبد الله اَلَك امْرَاَة تاوى اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَك مسكن تسكنه قَالَ نعم قَالَ فَاَنت من الْاَغْنِيَاء قَالَ فَاِنِّيْ لي خَادِمًا قَالَ فَاَنت من الْمُلُوك . رَوَاهُ مُسلِم مَوْقُوفًا

❀❀ ابوعبدالرحمٰن بجلی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو سنا: اُن سے ایک شخص نے سوال کیا: کیا میں غریب مہاجرین میں سے ایک نہیں ہوں؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس تم جاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا گھر ہے جہاں تم رہائش اختیار کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: پھر تم خوشحال لوگوں میں سے ہو اس شخص نے کہا: میرے پاس تو ایک خادم بھی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تم بادشاہوں میں سے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4874 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَوق الْاِزَار وظل الْحَائِط وحر الْمَاء فضل يُحَاسب بِهِ الْعَبْد يَوْم الْقِيَامَة اَوْ يسْاَل عَنهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَيْث بن اَبِىْ سليم وَحَدِيْثه جيد فِي المتابعات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تہبند دیوار کے سائے اور پانی کے علاوہ جو کوئی چیز اضافی ہو قیامت کے دن بندے کو اس کے بارے میں حساب دینا پڑے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف لیث بن ابوسلیم کا معاملہ مختلف ہے متابعات میں اس کی روایت عمدہ شمار ہوتی ہے۔

4875 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يُقَالَ لَهُ اَلَمْ اُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَاُرْوِكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

وَرَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے یہ حساب لیا جائے گا اس سے یہ کہا جائے گا: کیا میں نے تمہیں جسمانی صحت عطا نہیں کی تھی؟ اور میں نے تمہیں ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا تھا؟''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4876 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِيْهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِیُّ مِنْ طَرِيْقِهِمَا وَغَيْرُهَا كُلُّهُمْ مِنْ رِوَايَةِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَذَكَرَهُ رَزِيْنٌ فَزَادَ فِيْهِ: قَالَ عُرْوَةُ فَمَا كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَجِدُّ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعَ ثَوْبَهَا وَتُنَكِّسَهُ وَلَقَدْ جَاءَهَا يَوْمًا مِنْ عِنْدِ مُعَاوِيَةَ ثَمَانُوْنَ اَلْفًا فَمَا اَمْسٰی عِنْدَهَا دِرْهَمٌ قَالَتْ لَهَا جَارِيَتُهَا فَهَلَّا اشْتَرَيْتِ لَنَا مِنْهُ لَحْمًا بِدِرْهَمٍ قَالَتْ لَوْ ذَكَّرْتِنِیْ لَفَعَلْتُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر تم میرے ساتھ ملنا چاہتی ہو تو دنیا میں سے تمہارے لئے اتنی چیز کفایت کر جائے' جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے' اور تم خوشحال لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا' اور کسی بھی کپڑے کو پرانا قرار دے کر (ترک نہ کرنا) جب تک تم اس میں پیوند نہ لگاؤ۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بیہقی نے ان کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے' دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان سب نے اسے صالح بن حسان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور وہ شخص منکر الحدیث ہے' یہ اس کے حوالے سے' عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت تک نیا کپڑا نہیں پہنتی تھیں' جب تک وہ اس میں پیوند نہیں لگا لیتی تھیں' ایک مرتبہ ان کی خدمت میں' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اسی ہزار (درہم یا دینار) آئے' تو شام ہونے تک ان کے پاس ایک درہم بھی نہیں بچا تھا' ان کی کنیز نے ان سے کہا: آپ نے ایک درہم کے عوض میں ہمارے لئے گوشت ہی خرید لینا تھا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر تم مجھے یاد دلا دیتی' تو میں ایسا کر لیتی''۔

4877 - وَعَنْ اَبِیْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْيَاخِهٖ قَالَ قَدِمَ سَعْدٌ عَلٰی سَلْمَانَ يَعُوْدُهٗ قَالَ فَبَكٰی فَقَالَ سَعْدٌ مَا يُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ وَتَرِدُ عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَتَلْقٰی اَصْحَابَكَ فَقَالَ مَا اَبْكِیْ جَزَعًا مِنَ الْمَوْتِ وَلَا حِرْصًا عَلَی الدُّنْيَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا

عهدا قَالَ لتكن بلغة اَحَدُكُمْ من الدُّنْيَا كزاد الرَّاكِب وحولي هٰذِهِ الأساود قَالَ وَاِنَّمَا حوله اِجانة وجفنة ومطهرة فَقَالَ يَا سعد اذكر اللّٰه عِنْد همك اِذا هَمَمْتَ وَعند يَدَيك اِذا قسمت وَعند حكمك اِذا حكمت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ قَوْله وَهٰذِهِ الأساود حَولي قَالَ اَبُوْ عبيد اَرَادَ الشخوص من الْمَتَاع وكل شخص سَواد من اِنْسَان اَوْ مَتَاع اَوْ غَيْرِه

❀❀ ابوسفیان نامی راوی نے اپنے مشائخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے تو وہ رونے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس بات پر رو رہے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی تھے اور آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جائیں گے' اور اپنے ساتھیوں سے ملیں گے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں موت کے خوف کی وجہ سے نہیں رو رہا' اور نہ ہی دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا' اور فرمایا تھا: دنیا میں سے' تم میں سے کسی ایک کا حصہ صرف اتنا ہے' جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے اور میرے اردگرد تو تکیے رکھے ہوئے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ان کے اردگرد کپڑے دھونے کا ٹب' تھا' ایک پیالہ تھا' اور وضو کا برتن تھا پھر انہوں نے فرمایا: اے سعد! جب بھی تم کوئی خواہش کرو' تو اللہ کو یاد رکھنا اور جب بھی تم کوئی تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی چیز کے بارے میں فیصلہ دو (تو ان سب مواقع پر اللہ کو یاد رکھنا)۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے' ویسے روایت کے یہ الفاظ: ''میرے اردگرد یہ ''اساود''...... ابوعبید کہتے ہیں: اس سے مراد مختلف قسم کا ساز و سامان ہے ہر چیز ''سواد'' شمار ہوتی ہے' خواہ اس کا تعلق انسان سے ہو' یا سامان سے ہو' یا کسی اور چیز سے ہو۔

4878 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى سلمَان فعاده سعد فَرَآهُ يبكي فَقَالَ لَهُ سعد مَا يبكيك يَا أخي اَلَيْسَ قد صَحِبت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اَلَيْسَ قَالَ سلمَان مَا أبْكِي وَاحِدَةٍ من اثْنَتَيْنِ مَا اَبْكِي ضنا على الدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَة الْأخِرَةِ وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا مَا اَرَانِي اِلَّا قد تعديت قَالَ وَمَا عهد اِلَيْك قَالَ عهد اِلَيْنَا اَنه يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ مثل زَاد الرَّاكِب وَلَا اَرَانِيْ اِلَّا قد تعديت وَأما اَنْت يَا سعد فَاتق اللّٰه عِنْد حكمك اِذا حكمت وَعند قسمك اِذا قسمت وَعند همك اِذا هَمَمْت

قَالَ ثَابت فبلغني اَنه مَا ترك اِلَّا بضعَة وَعشْرين درهما مَعَ نفيقة كَانَت عِنْده

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَرُوَاته ثِقَات احْتج بهم الشَّيْخَان اِلَّا جَعْفَر بن سُلَيْمَان فاحتج بِهِ مُسْلِم وَحده

قَالَ الْحَافِظ وَقد جَاءَ فِيْ صَحِيْح ابْن حبَان اَن مَال سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جمع فَبلغ خَمْسَة عشر درهما وَفِي الطَّبَرَانِيّ اَن مَتَاع سلمَان بيع فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما وَسَيَاْتِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے' تو انہیں روتا ہوا پایا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: اے میرے بھائی! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں رہے ہیں؟ کیا ایسا نہیں ہے کیا ویسا نہیں ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں دو چیزوں میں سے' کسی

ایک چیز کی وجہ سے نہیں رو رہا' نہ تو میں دنیا کے لالچ کی وجہ سے رو رہا ہوں' اور نہ ہی آخرت کو ناپسند کرنے کی وجہ سے رو رہا ہوں' لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا' اپنے بارے میں' میرا یہ خیال ہے کہ میں اسے پورا نہیں کر سکا' حضرت سعد ؓ نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کیا عہد لیا تھا؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ "تم میں سے کسی شخص کے لیے اتنی ہی چیز کفایت کر جائے گی' جتنا کسی سوار کا زاد سفر ہوتا ہے' اور اپنے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ میں نے اس سے تجاوز کیا ہے' تو اے سعد! اب تم فیصلہ دیتے ہوئے' جب فیصلہ دو' تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور جب تقسیم کرتے ہوئے تقسیم کرو اور جب بھی تم کسی کام کا ارادہ کرو (تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا)"۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے ترکے میں بیس سے کچھ زیادہ درہم چھوڑے تھے اور تھوڑا سا دہ خرچ تھا' جو ان کے پاس تھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' شیخین نے ان سے استدلال کیا ہے' صرف جعفر بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے' صرف امام مسلم نے اس سے روایات نقل کی ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح ابن حبان نے میں یہ بات مذکور ہے:

"حضرت سلمان ؓ کا جب تمام مال جمع کیا گیا' تو وہ پندرہ درہم تک پہنچتا تھا"۔

طبرانی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت سلمان ؓ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا تھا- اس کا ذکر آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

4879 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلَى ربكُم فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى .

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ تقدم وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابودرداء ؓ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اس کے پہلو میں' دو فرشتے نکلتے ہیں' جو یہ اعلان کرتے ہیں' وہ اعلان زمین پر موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' وہ فرشتے کہتے ہیں: اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اُس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے"۔

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4880 - وروى الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث فضَالة عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلَى ربكُمْ فَاِن مَا قل وَكفى خير مِمَّا كثر وألهى يَا اَيهَا النَّاس اِنَّمَا هما نجدان نجد خير ونجد شَرّ فَمَا جعل نجد الشَّرّ اَحَبّ اِلَيْكُم من نجد الْخَيْر

النجد هُنَا الطَّرِيق وَمِنْه قَوْله تَعَالَى وهديناه النجدين (البلد) أَي الطَّرِيقَيْنِ طَرِيق الْخَيْر وَطَرِيق الشَّر رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حسن صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرط مُسلم

❀❀ امام طبرانی نے فضالہ کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آجاؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' یہ اس سے بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کردے اے لوگو! دو قسم کے راستے ہوتے ہیں' نیکی کا راستہ ہے اور برائی کا راستہ ہے' تو برائی کے راستے کو تمہارے لئے' بھلائی کے راستے سے زیادہ پسندیدہ قرار نہیں دیا گیا ہے''۔

لفظ نجد کا مطلب' یہاں راستہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور ہم نے اس کی' دو راستوں کی رہنمائی کی''

اس سے مراد دو طریقے ہیں' بھلائی کا طریقہ اور برائی کا طریقہ۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4881 - وَعَن فضَالة بن عبيد أَنه سمع رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول طُوبَى لمن هدى لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عيشه كفافا وقنع

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جسے اسلام کی ہدایت نصیب ہو جائے' اس کی زندگی کی بنیادی ضروریات پوری ہوں' اور وہ قناعت اختیار کرے''۔

4883 - وروى أَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِي كتاب الثَّوَاب عَن سعيد بن عبد الْعَزِيز أَنه سُئِلَ مَا الكفاف من الرزق قَالَ شبع يَوْم وجوع يَوْم

❀❀ ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''الثواب'' میں سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ان سے سوال کیا گیا بنیادی ضرورت کے رزق سے مراد کیا ہے انہوں نے جواب دیا: ایک دن سیر ہو کر کھانا' اور ایک دن بھوکے رہنا۔

4884 - وَعَن نقادة الْأَسدي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رجل يستمنحه نَاقَة فَرده ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى رجل آخر يستمنحه فَأرْسل إِلَيْهِ بنَاقَة فَلَمَّا أبصرها رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارك فِيهَا وفيمن بعث بهَا

قَالَ نقادة فَقلت لرَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفيمن جَاءَ بهَا قَالَ وفيمن جَاءَ بهَا ثُمَّ أَمر بهَا فحلبت فدرت فَقَالَ رَسُول الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسلم اللَّهُمَّ أَكثر مَال فلَان للمانع الأول وَاجعَل رزق فلَان يَوْمًا بِيَوْم للَّذي بعث بالناقة . رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَاد حسن

❀❀ حضرت نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک شخص کی طرف بھیجا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اونٹنی طلب کی وہ اس نے نہیں دی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک اور شخص کی طرف بھیجا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بھی اونٹنی طلب کی'

تو اس شخص نے اونٹنی بھجوادی' جب نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹنی کو دیکھا' تو دعا کی: اے اللہ! اس اونٹنی اور جس شخص نے اسے بھیجا ہے' اس میں برکت ڈال دے' حضرت نقادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! (اپنی دعا میں) اس کو بھی شامل کریں' جو اس کو لے کے آیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: جو اس کو لے کر آیا ہے' اس میں بھی برکت ڈال دے' پھر نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس اونٹنی کا دودھ دوہ لیا گیا' تو وہ کافی زیادہ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! فلاں شخص کے مال کو زیادہ کردے' یہ دعا آپ ﷺ نے اُس شخص کے لئے کی' جس نے اونٹنی نہیں دی تھی' (جبکہ دوسرے شخص کے لیے آپ ﷺ نے یہ دعا کی:) اور فلاں شخص کو ایک دن رزق عطا فرما اور ایک دن عطا نہ فرما' یہ دعا اُس کے لئے تھی' جس نے اونٹنی بھیجی تھی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4885 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رزق آل مُحَمَّد قوتا—وَفِیْ رِوَايَةٍ كفافا . رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اے اللہ! محمد کے گھر والوں کا رزق' بنیادی ضرورت جتنا کردے" ایک روایت میں لفظ "کفاف" نقل ہوا ہے (جس کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4886 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من غَنِیٍّ وَلَا فَقِير اِلَّا ود يَوْمَ الْقِيَامَة انه اُوْتِیَ من الدُّنْيَا قوتا—رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر خوشحال اور غریب شخص' قیامت کے دن یہ آرزو کرے گا کہ اسے دنیا میں سے' بنیادی ضرورت کے مطابق عطا کیا گیا ہوتا"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

4887 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يتبع الْمَيِّت ثَلَاث اَهله وَمَاله وَعَمله فَيرجع اثْنَان وَيبقى وَاحِد يرجع اَهله وَمَاله وَيبقى عمله رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں' اس کے اہل خانہ' اس کا مال اور اس کا عمل' دو چیزیں واپس آجاتی ہیں اور ایک باقی رہ

4885-كل ضيف مستغفصحيح مسلم - كتاب الزكاة' باب في الكفاف والقناعة - حديث: 1811صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر سؤال المصطفى صلى الله عليه وسلم ربه جل وعلا أن - حديث: 6434سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب القناعة - حديث: 4137مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام - ما ذكر عن نبينا صلى الله عليه وسلم في الزهد' حديث: 33710السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث: 11383السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة - باب الدليل على أن أزواجه صلى الله عليه وسلم من آله' حديث: 2668مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 9563مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث: 5967شعب الإيمان للبيهقي - فصل في زهد النبي صلى الله عليه وسلم وصبره على شدائده' حديث: 1432

جاتی ہے اس کے اہل خانہ اور اس کا مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4888 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد وَلَا امة اِلَّا وَله ثَلَاث اخلاء فخليل يَقُوْلُ اَنا مَعَك فَخذ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَذٰلِكَ مَاله وخليل يَقُوْلُ انا مَعَك فَاِذَا اُتيت بَاب الْملك تركتك فَذٰلِكَ خدمه وَاَهله وخليل يَقُوْلُ انا مَعَك حَيْثُ دخلت وَحَيْثُ خرجت فَذٰلِكَ عمله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير باسانيد اَحدهَا صَحِيح وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَط وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مثل الرجل وَمثل الْمَوْت كَمثل رجل لَهُ ثَلَاثَة اخلاء فَقَالَ احدهم هٰذَا مَالِيْ فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت وَاَعْطِ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت وَقَالَ الْآخر اَنا مَعَك اَخدمك فَاِذَا مت تركتك وَقَالَ الْآخر انا مَعَك اَدخل مَعَك وَاخرج مَعَك اِن مت وَاِن حييت فَاَما الَّذِيْ قَالَ هٰذَا مَالِيْ فَخذ مِنْهُ مَا شِئْت ودع مَا شِئْت فَهُوَ مَاله وَالْآخر عشيرته وَالْآخر عمله يدْخل مَعَه وَيخرج مَعَه حَيْثُ كَانَ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ہر بندے اور ہر کنیز کے تین ساتھی ہوتے ہیں' ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' تمہاری مرضی ہے' جو تم حاصل کرو' تمہاری مرضی ہے' جو تم چھوڑ دو! یہ اس کا مال ہے' ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا جب تم بادشاہ کے دروازے پر آؤ گے (یعنی مر جاؤ گے) تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا' یہ اس کے خدمت گزار اور اہل خانہ ہیں' اور ایک ساتھی یہ کہتا ہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' جہاں بھی تم داخل ہو گے اور جہاں سے بھی تم نکلو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مختلف سندوں کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک صحیح ہے' انہوں نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اور موت کی مثال یوں ہے' جیسے کسی شخص کے تین دوست ہوں' ان میں سے ایک یہ کہے: یہ میرا مال ہے' تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو' جو چاہو عطا کر دو' جو چاہو ترک کر دو' دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' میں تمہاری خدمت کروں گا' جب تم مر جاؤ گے' تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا' اور تیسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' تمہارے ساتھ داخل ہوؤں گا' تمہارے ساتھ نکلوں گا' خواہ تم مر جاؤ' خواہ تم زندہ رہو' تو جس شخص نے یہ کہا تھا: یہ میرا مال ہے' تم اس میں سے جو چاہو حاصل کر لو اور جو چاہو چھوڑ دو' تو اس سے مراد آدمی کا مال ہے' اور دوسری چیز سے مراد آدمی کے رشتے دار ہیں' اور تیسری چیز سے مراد آدمی کا عمل ہے' کہ جو آدمی کے ساتھ داخل ہوگا اور اس کے ساتھ ہی نکلے گا' خواہ آدمی جہاں کہیں بھی ہو"۔

4889 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل ابْن آدم وَمَاله وَاَهله وَعَمله كَرجل لَهُ ثَلَاثَة اِخْوَة اَوْ ثَلَاثَة اَصْحَاب فَقَالَ احدهم اَنا مَعَك حياتك فَاِذَا مت فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْآخر اَنا مَعَك فَاِذَا بلغت تِلْكَ الشَّجَرَة فلست مِنْك وَلست مني وَقَالَ الْآخر اَنا مَعَك حَيا وَمَيتًا .رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان' اُس کے مال' اُس کے اہل خانہ اور اس کے عمل کی مثال' ایسے شخص کی مانند ہے' جس کے تین بھائی ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تین ساتھی ہوں' اُن میں سے ایک یہ کہے: میں تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ رہوں گا' جب تم مر گئے' تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا' اور تمہارا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں رہے گا' دوسرا یہ کہے: میں تمہارے ساتھ رہوں گا' لیکن جب تم اس درخت تک پہنچ جاؤ گے' تو میرا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تمہارا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں رہے گا اور تیسرا یہ کہے: میں زندگی اور موت' ہر حال میں تمہارے ساتھ رہوں گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4890 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَ ة اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْد مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّمَا لَهٗ من مَاله ثَلَاث مَا أكل فأفنى اَوْ لبس فأبلى اَوْ أعْطى فاقتنى مَا سوى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِب وتاركه للنَّاس -رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ کہتا ہے: میرا مال' میرا مال' حالانکہ اس کے مال میں تین چیزیں ہیں' جسے وہ کھا کر فنا کر دے' یا پہن کر بوسیدہ کر دے یا دے کر محفوظ کر لے' اس کے علاوہ جو بھی ہے' وہ رخصت ہونے والا ہے' جسے وہ لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4891 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أتيت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يقْرَأ اَلْهَاكُم التكاثر قَالَ یَقُوْلُ ابْن آدم مَالِیْ مَالِیْ وَهل لَك يَا ابْن آدم من مَالك اِلَّا مَا أكلت فأفنيت اَوْ لبست فأبليت اَوْ تَصَدَّقت فأمضيت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَتقدّمت اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع فِی الصَّدَقَة وَفِی الْاِنْفَاق

حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سورۂ تکاثر کی تلاوت کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کہتا ہے: میرا مال' میرا مال' اے انسان! تمہارے مال میں سے تمہارا حصہ صرف وہ چیز ہے' جسے تم کھا کے فنا کر دو' یا پہن کر بوسیدہ کر دو' یا صدقہ کر کے آگے بھیج دو''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس نوعیت سے متعلق دیگر احادیث پہلے گزر چکی ہیں' جو صدقہ کرنے اور خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہیں۔

4892 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مر بِالسوقِ وَالنَّاس كنفتيه فَمر بجدی أسك ميت فتناوله بأذنه ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يحب اَن هٰذَا بدرهم فَقَالُوْا مَا نحب انه لنا بِشَیْءٍ وَّمَا نصْنَع بِهٖ قَالَ أتحبون انه لكم قَالُوْا وَاللّٰه لَو كَانَ حَيا لَكَانَ عَيبا فِيهِ لِاَنَّهٗ أسك فَكيف وَهُوَ ميت فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من هٰذَا عَلَيْكُم -رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْله كنفتيه اَی عَن جانبيه والأسك بِفَتْح الْهمزَة وَالسِّين الْمُهْملَة اَيْضًا وَتَشْدِيد الْكَاف هُوَ الصَّغِير

الأذن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بازار سے ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں طرف لوگ موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بکری کے بچے کے پاس سے ہوا' جس کے کان چھوٹے تھے' وہ مردہ پڑا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کان پکڑے اور دریافت کیا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا؟ کہ ایک درہم کے عوض میں اسے حاصل کرلے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم یہ بات پسند نہیں کریں گے کہ ہمیں یہ کسی بھی چیز کے عوض میں ملے' ہم نے اس کا کیا کرنا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرو گے کہ تمہیں یہ مل جائے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم اگر یہ زندہ ہوتا' تو بھی اس میں عیب موجود ہوتا تھا' کیونکہ اس کے کان چھوٹے ہیں' جبکہ اب تو یہ مردہ ہے' تو اب اس کا کیا ہوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنا تمہارے نزدیک یہ (بکری کا مردہ بچہ) بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کنفتیه سے مراد اس' کے دونوں اطراف' لفظ اسلك سے مراد چھوٹے کان ہیں۔

4893 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة ميتَة قد اَلْقَاهَا اَهلهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ للدنيا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ على اَهلهَا .رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردار بکری کے پاس سے ہوا' جسے اس کے مالکان نے کہیں ڈال دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دنیا اس سے بھی زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

4894 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدمنة قوم فِيهَا سخلة ميتَة فَقَالَ مَا لاَهلهَا فِيهَا حَاجَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ لاَهلهَا فِيهَا حَاجَة مَا نبذوها فَقَالَ وَاللّٰه للدنيا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهِ السخلة على اَهلهَا فَلَا اَلفينها اَهْلكت اَحَدًا مِنْكُم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهٖ ورواتهما ثِقَات وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بسخلة جرباء قد اَخرجهَا اَهلهَا فَقَالَ اَترَوْنَ هٰذِهٖ هينة على اَهلهَا قَالُوْا نعم يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ الدُّنْيَا اَهْون على اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ على اَهلهَا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر' ایک قوم کے کچرے کے پاس سے ہوا' تو وہاں ایک مردہ جانور پڑا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے مالکان کو اس کی ضرورت نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر اس کے مالکان کو اس کی ضرورت ہوتی' تو وہ اسے یوں نہ پھینکتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے' جتنی یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے تو میں اس دنیا کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ وہ تم میں سے کسی ایک کو ہلاکت کا شکار کردے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی

ہے ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اسے امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک خارش زدہ بکری کے پاس سے ہوا جسے اس کے مالکان نے باہر نکال دیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے جتنی یہ (بکری) اپنے مالکان کے نزدیک بے حیثیت ہے''۔

4895 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلطبرانی من حَدِيْثِ ابْن عمر اَيْضًا نَحْوِهٖ ووزاد فِيهِ وَلَوْ كَانَت تعدل عِند اللّٰه مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل لم يُعْطِهَا اِلَّا لاَوْلِيَائه واحبابه من خلقه

الدمنة بِكَسْر الدَّال هِيَ مُجْتَمع الدمن وَهُوَ السرجين الملبد بعضه على بعض والسخلة الْاُنْثَى من ولد الضَّان وَقَوله: فَلَا الفينها بِالْفَاءِ وَتَشْدِيد النُّوْن اَی فَلَا اجدنها

امام طبرانی کی ایک روایت جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اس میں بھی اس کی مانند مذکور ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک رائی کے دانے کے وزن جتنی ہوتی تو اللہ تعالیٰ دنیا اپنی مخلوق میں سے اپنے اولیاء اور اپنے محبوب بندوں کو ہی دیتا''

لفظ دمنه سے مراد وہ گندگی ہے جو ایک دوسرے کے اوپر پڑی ہوئی ہو لفظ سخله سے مراد بھیڑ ہے متن کے یہ الفاظ فلا الفینھا یعنی میں اس کو ہرگز نہ پاؤں۔

4896 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَت الدُّنْيَا تعدل عِنْد اللّٰه جنَاح بعوضة مَا سقى كَافِرًا مِنْهَا شربة مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر حیثیت رکھتی ہوتی تو وہ دنیا میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4897 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ قوم اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ الكم طَعَام قَالُوْا نعم قَالَ فلكم شراب قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وتبر دونه قَالُوْا نعم قَالَ فَاِن معادهما كمعاد الدُّنْيَا يَقُوْمُ اَحَدُكُمْ اِلٰى خلف بَيته فَيمسك اَنفه من نَتنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس پینے

کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اسے ٹھنڈا کر سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کا انجام وہی ہے جو دنیا کا انجام ہوگا' تم میں سے کوئی ایک شخص اٹھ کر اپنے گھر کے پیچھے جاتا ہے اور اس کی بو کی وجہ سے اپنے ناک کو پکڑ لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

4898 - وَعَنِ الضَّحَّاك بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحم وَاللَّبن قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَاِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلىّ بن زيد بن جدعَان

❀❀ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ضحاک! تمہاری خوراک کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہی جو آپ جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں سے جو کچھ نکلتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال کے طور پر بنایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف علی بن زید بن جدعان کا معاملہ مختلف ہے۔

4899 - وَعَنْ اُبَىّ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنيا وَاِن قزحه وملحه فَانْظُر اِلٰى مَا يصير رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

قَوْله قزحه بتَشْدِيد الزَّاى هُوَ من القزح وَهُوَ التابل يُقَال قزحت الْقدر اِذا طرحت فِيْهَا الأبزار وملحه بتَخْفِيف اللَّام مَعْرُوف

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انسان کے کھانے کو دنیا کے لئے مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوش ذائقہ اور نمکین ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے؟''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ قزحه اس میں 'ز' پر شد ہے اور لفظ قزح سے ماخوذ ہے' اس سے مراد مصالحہ دار ہونا ہے' کہا جاتا ہے: قزحت القدر جب آپ اس میں مرچ مصالحہ وغیرہ ڈال دیں' لفظ ملحه سے مراد (اس کا نمکین ہونا ہے)۔

4900 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الدُّنْيَا ملعونة مَلْعُوْن مَا فِيهَا اِلَّا ذكر اللّٰه وَمَا وَالَاهُ وعالم اَوْ متعلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

4900-سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب مثل الدنيا - حديث:4110' شعب الإيمان للبيهقي - فصل في فضل العلم وشرف مقداره' حديث:1665

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا ملعونہ ہے اور اس میں جو کچھ بھی موجود ہے' وہ ملعون ہے البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر' اُس ذکر کو کرنے والا' عالم اور متعلم (یعنی ان چار افراد) کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4901 - وَعَنِ المستورد اخي بني فهر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا كَمَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اُصْبُعه هٰذِهٖ فِي اليم وَاَشَارَ يحيى بن يحيى بالسبابة فَلْيَنْظُر بِمَ يرجع رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوفہر سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت وہ ہے' جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں داخل کرے- یہاں پر یحییٰ بن یحییٰ نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا- اور پھر وہ اِس بات کا جائزہ لے کہ وہ کیا چیز لے کر واپس آئی ہے (یعنی اس انگلی پر کتنا پانی لگا ہے؟)''۔ یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4902 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّيْنَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخميصة اِن اعطي رَضِي وَاِن لم يُعْط سخط تعس وانتكس وَاِذَا شيك فَلَا انتقش طُوبَى لعبد آخذ بعنان فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَث رَاسه مغبرة قدماه وَاِن كَانَ فِي الحراسة كَانَ فِي الحراسة وَاِن كَانَ فِي السَّاقَة كَانَ فِي السَّاقَة وَاِن استأذن لم يُؤْذن لَهُ وَاِن شفع لم يشفع

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَتقدم مَعَ شرح غَرِيْبه فِي الرِّبَاط

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دینار کا بندہ' درہم کا بندہ' کپڑے کا بندہ برباد ہو جائے' کہ اگر اسے کچھ دے دیا جائے' تو وہ راضی ہو جاتا ہے' اور اگر نہ دیا جائے' تو ناراض ہو جاتا ہے' وہ برباد ہو جائے اور رُسوا ہو جائے' اگر اسے کانٹا لگے تو وہ نہ نکلے' اور اس بندے کے لئے مبارک باد ہے' جو اللہ کی راہ میں جانے کے لئے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑ لیتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اس کے پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں' اگر وہ پہریداری کر رہا ہو' تو وہ پہریداری کرتا ہے' اور اگر وہ ہراول دستے میں ہو' تو ہراول دستے میں رہتا ہے اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے' تو اسے اجازت نہیں ملتی' اور اگر وہ سفارش کرے' تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' پہریداری سے متعلق باب میں اِس کے غریب الفاظ کی شرح گزر چکی ہے۔

4903 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رَسُول لله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ دُنْيَاهُ أضرّ بآخرته وَمَنْ اَحَبَّ آخرته أضرّ بدنياه فآثروا مَا يبْقى على مَا يفنى

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَغَيره كلهم من رِوَايَة الْمطلب بن عبد الله بن حنْطب عَنْ اَبِيْ مُوسَى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ الْمطلب لم يسمع من اَبِيْ مُوسَى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص دنیا کو پسند کرتا ہے' وہ اپنی آخرت کا نقصان کرتا ہے' اور جو شخص آخرت کو پسند کرتا ہے' وہ دنیا کا نقصان کرتا ہے' تو جو چیز باقی رہ جائے گی' تم اُسے اس چیز پر ترجیح دو' جو فنا ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار نے' امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم نے' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے ان سب نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مطلب نامی راوی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4904 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه لما حضرته الْوَفَاة قَالَ يَا معشر الْاَشْعَرِيين ليبلغ الشَّاهِد الْغَائِب اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حلوة الدُّنْيَا مرّة الْاٰخِرَةِ وَمرّة الدُّنْيَا حلوة الْاٰخِرَةِ-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا' تو انہوں نے فرمایا: اے اشعر قبیلے کے گروہ! موجود فرد' غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دنیا کی مٹھاس' آخرت کی کڑواہٹ ہے' اور دنیا کی کڑواہٹ' آخرت کی مٹھاس ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4905 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اُشرب حب الدُّنْيَا الْتاط مِنْهَا بِثَلَاث شقاء لَا ينفد عناه وحرص لَا يبلغ غناهُ وأمل لَا يبلغ منتهاه فالدنيا طالبة ومطلوبة فَمَنْ طلب الدُّنْيَا طلبته الْاٰخِرَةِ حَتّٰى يُدْرِكَهُ الْمَوْت فَيَاْخذهُ وَمَنْ طلب الْاٰخِرَةِ طلبته الدُّنْيَا حَتّٰى يَسْتَوْفِيْ مِنْهَا رزقه . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو دنیا کی محبت دے دی جائے' تو اس کے ساتھ اسے تین بدنصیبیاں دے دی جاتی ہیں' اس کی پریشانی اور حرص ختم نہیں ہوتی' اسے خوشحالی نصیب نہیں ہوتی اور اس کی توقع پوری نہیں ہوتی' اور وہ اپنی منزل تک نہیں پہنچ پاتا' کیونکہ دنیا طلب کرنے والی بھی ہے اور مطلوب بھی ہے' جو شخص دنیا طلب کرتا ہے' اسے آخرت طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ موت اس شخص تک آتی ہے اور اسے پکڑ لیتی ہے' اور جو شخص آخرت طلب کرتا ہے' اسے دنیا طلب کرتی ہے' یہاں تک کہ وہ شخص دنیا میں سے اپنا رزق پورا وصول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4906 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة وهم لَا يُؤمنُوْنَ (مَرْيَم)-قَالَ فِی الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِمَعْنَاهُ فِیْ آخر حَدِيْث يَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب معاملے کا فیصلہ ہوگا اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے اور وہ ایمان نہیں لائیں گے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دنیا کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسی مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں منقول ہے' جو آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

4907 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان ارسلا فِيْ غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على المَال والشرف لدينِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں پر چھوڑ دیا جائے' تو وہ اتنا نقصان نہیں کریں گے' جتنا مال اور شرف کی خواہش آدمی کے دین کو خراب کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4908 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان جائعان باتا فِيْ زريبة غنم أغفلها أَهلهَا يفترسان ويأكلان بأسرع فِيْهَا فَسَادًا من حب المَال والشرف فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ وإسنادهما جيد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ کے درمیان رات بسر کریں' اور ان (بکریوں) کے مالکان ان سے غافل ہوں' تو وہ جتنی چیر پھاڑ کریں گے' اور جتنی تیزی سے ان بکریوں کو کھائیں گے' اس سے زیادہ خرابی' مال اور شرف کی محبت' مسلمان شخص کے دین میں پیدا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابویعلیٰ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے اور ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4909 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان ضاريان فِيْ حَظِيرَة يأكلان ويفسدان بأضر فِيْهَا من حب الشّرف وَحب المَال فِيْ دين الْمَرْء الْمُسلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حسن

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو بھوکے بھیڑیے' کسی ریوڑ میں گھس کر کھاتے ہیں اور جو خرابی پیدا کرتے ہیں' وہ اتنی نقصان دہ نہیں ہوتی' جتنی مال کی محبت' مسلمان شخص کے دین کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4910 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ يرفعهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ من أحد يمشي على المَاء إِلَّا ابتلت قدماه قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحب الدُّنْيَا لَا يسلم من الذُّنُوب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الزّهْد

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اگر کوئی شخص پانی میں چلتا ہوا جائے تو کیا اس کے پاؤں گیلے ہوں گے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جی نہیں (یعنی گیلے ہوں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا والے شخص کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ وہ گناہوں سے سلامت نہیں رہتا"۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

4911 - وَعَنْ كَعْب بن عِيَاض رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن لكل امة فتْنَة وفتنة أمتِي المَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ہر امت کی ایک مخصوص آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

4912 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا دَار من لَا دَار لَهُ وَلها يجمع من لَا عقل لَهُ ۔ رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد وَمَال من لَا مَال لَهُ وإسنادهما جيد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"دنیا اس شخص کا گھر ہوگی جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کو وہ شخص جمع کرے گا جس میں عقل نہ ہو"۔

یہ روایت امام احمد امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "یہ اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہ ہو"۔

ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

4913 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مُؤنَة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب من رِوَايَة الْحسن عَنْ عمرَان وَفِيْ إِسْنَاده إِبْرَاهِيْم بن الْأَشْعَث ثِقَة وَفِيْهِ كَلَام قريب

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی کے حوالے سے اس کی کفایت کرتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اُسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص مکمل طور پر دنیا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے

دنیا کے سپرد کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں حسن بصری کی حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن اشعث ہے جو ثقہ ہے تاہم اس کے بارے میں کچھ کلام بھی کیا گیا ہے۔

4914 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِىْ شَىْءٍ وَّمن اعطى الذلة من نَفسه طَائِعا غير مكره فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَتقدم فِى الْعدْل حَدِيْثِ اَبِىْ الدحداح عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ: وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ جوارى فَاِنِّىْ بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ اُبْعث بعمارتها -رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی حیثیت کا مالک نہیں ہوتا اور جو شخص اپنی مرضی سے کسی زبردستی کے بغیر اپنے آپ کو ذلت پہنچاتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس سے پہلے عدل سے متعلق باب میں حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے:

''جس کی توجہ کا مرکز دنیا ہوگی اللہ تعالیٰ اس پر میرا پڑوس حرام قرار دیدے گا کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے مجھے اس کی آبادکاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4915 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اصبح حَزِيْنًا عَلى الدُّنْيَا أصبح ساخطا على ربه تَعَالٰى وَمَنْ اصبح يشكو مُصِيبَة نزلت بِهٖ فَاِنَّمَا يشكو اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تضعضع لغَنِىّ لينال مِمَّا فِىْ يَدَيْهِ اَسخط اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اعطى الْقُرْآن فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِى الثَّوَاب من حَدِيْثِ اَبِىْ الدَّرْدَاءِ اِلَّا انه قَالَ فِىْ آخِره وَمن قعد اَوْ جلس اِلٰى غَنِىّ فتضعضع لَهُ لدُنْيَا تصيبه ذهب ثلثا دينه وَدخل النَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے حوالے سے غمگین ہو تو وہ ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ اپنے پروردگار سے ناراض ہوتا ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ سامنے آنے والی کسی مصیبت کا شکوہ کر رہا ہو تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے شکایت کر رہا ہوتا ہے اور جو شخص کسی خوشحال شخص کے سامنے چاپلوسی کرتا ہے تاکہ اس سے کوئی چیز حاصل کر لے وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے جس شخص کو قرآن کا علم دیا جائے اور وہ پھر بھی جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مزید دور کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے اسے ابوشیخ نے کتاب الثواب میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص کسی خوشحال شخص کے پاس بیٹھے اور اس کے سامنے اس سے کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے چاپلوسی

کرے تو اس کا شخص دو تہائی دین رخصت ہو جاتا ہے اور وہ شخص جہنم میں داخل ہوگا''۔

4916 - وَعَن زيد بن ثابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رحم الله من سمع مَقَالَتِي حَتّٰى يبلغها غَيره ثَلَاث لَا يغل عَلَيْهِنَّ قلب امرىء مُسْلِم إخلاص الْعَمَل لله والنصح لأئمة الْمُسْلِمين واللزوم لجماعتهم فَإِن دعاء هم يُحِيط من ورائهم إِنَّهُ من تكن الدُّنْيَا نِيَّته يَجْعَل الله فقره بَيْن عَيْنَيْه ويشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَا يَأْتِيه مِنْهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ وَمَنْ تكن الْآخِرَة نِيَّته يَجْعَل الله غناه فِي قلبه ويكفيه ضيعته وتأتيه الدُّنْيَا وَهِي راغمة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَتقدم لَفظه وَشرح غَرِيْبه فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَتقدم لَفظه فِي سَماع الحَدِيْث

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے' جو میری بات سنتا ہے اور اس کی دوسرے تک تبلیغ کر دیتا ہے' تین چیزیں ایسی ہیں' جن کے بارے میں کسی مسلمان کا دل کھوٹ کا شکار نہیں ہوتا' عمل کا اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہونا' مسلمان حکمرانوں کی خیرخواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا' کیونکہ ان کی دعا غیر موجود افراد تک محیط ہوتی ہے' جس شخص کی نیت دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی غربت' اس شخص کی آنکھوں کے سامنے کر دے گا اس کے معاملات بکھیر دے گا اور دنیا میں سے' اس کے پاس صرف اتنی ہی دنیا آئے گی' جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہوگی' اور جس شخص کی نیت آخرت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی خوشحالی اس کے دل میں ڈال دے گا' اس کے معاملات کے حوالے سے' اس کی کفایت کرے گا اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کی طرف آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ اور اس کے غریب الفاظ کی شرح' عبادت کے لئے فارغ ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اس حدیث کے الفاظ سماع کرنے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں۔

4917 - وَعَن عَمْرو بن عَوْف الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث أَبَا عُبَيْدَة بن الْجراح رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرين يَأْتِي بجزيتها فَقدم بِمَال من الْبَحْرين فَسمِعت الْأَنْصَار بقدوم أَبِي عُبَيْدَة فوافوا صَلَاة الْفجْر مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف فتعرضوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ أظنكم سَمِعْتُمْ أَن أَبَا عُبَيْدَة قدم بِشَيْءٍ من الْبَحْرين قَالُوْا أجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبْشِرُوا وأملوا مَا يسركم فوَاللّٰهِ مَا الْفقر أخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِن أخْشَى أَن تبسط الدُّنْيَا عَلَيْكُم كَمَا بسطت على من كَانَ قبلكُمْ فتنافسوها كَمَا تنافسوها فتهلككم كَمَا أهلكتهم - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں' تو وہ بحرین سے مال لے کر آئے' جب انصار نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی آمد کے بارے میں سنا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں فجر کی نماز میں زیادہ تعداد میں شریک ہوئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی' تو وہ

نبی اکرم ﷺ کے سامنے آئے نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں ملاحظہ کیا' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں کے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم نے یہ بات سن لی ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کچھ لے کر آیا ہے ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم خوشخبری حاصل کرو اور اس چیز کی توقع رکھو جو تمہیں خوش کرے گی' اللہ کی قسم تم لوگوں کے بارے میں مجھے غربت کا اندیشہ نہیں ہے' مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تم پر پھیلا دی جائے گی' جس طرح وہ تم سے پہلے والے لوگوں پر پھیلا دی گئی تھی اور تم لوگ اس کی طرف راغب ہو جاؤ گے جس طرح وہ لوگ اس کی طرف راغب ہو گئے تھے اور پھر وہ تمہیں ہلاکت کا شکار کر دے گی' جس طرح اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4918 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْفقر وَلٰكِن اَخْشٰى عَلَيْكُمُ التكاثر وَمَا اَخْشٰى عَلَيْكُمُ الْخَطَأ وَلٰكِن اَخْشٰى عَلَيْكُمُ التعمد . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تم لوگوں کے بارے میں غربت کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارے بارے میں کثرت کا اندیشہ ہے مجھے تمہارے بارے میں غلطی (سے کیے جانے والے گناہوں) کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں جان بوجھ کر کیے جانے والے کاموں کا اندیشہ ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

4919 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَاَنَّهُ بذج فَيُوْقف بَيْن يَدی اللّٰه فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهٗ اَعطيتك وخولتك وأنعمت عَلَيْك فَمَاذَا صنعت فَيَقُوْلُ لَهٗ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اَكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَيْنَ مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اَكثر مَا كَانَ فارجعني آتِك بِهٖ فَاِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضى بِهٖ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن اِسْمَاعِيل بن مُسْلِم وَهُوَ الْمَكِّیّ رَوَاهُ عَن الْحسن وَقَتَادَة وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوْهُ

قَوْلِهِ البذج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة وجيم هُوَ ولد الضَّأْن وَشبه بِهٖ من كَانَ هٰذَا عمله لما يكون فِيْهِ من الصغار والذل والحقارة والضعف يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''انسان کو لایا جائے گا' وہ بھیڑ کے بچے کی طرح ہوگا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا' بہت کچھ دیا' تم پر نعمتیں کی تھیں' تو تم نے کیا کیا؟ وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اور اس کا پھل کھایا اور پھر جتنا تھا اس سے زیادہ کر کے اسے چھوڑ آیا' تو مجھے واپس بھیج دے' میں اسے تیرے پاس لے

آتا ہوں تو پروردگار اس سے فرمائے گا: وہ کہاں ہے جو تم نے آگے بھیجا تھا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ آیا تو مجھے واپس کر دے میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں جب وہ بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم کے حوالے سے نقل کی ہے' جو مکی ہے انہوں نے اس کے حوالے سے حسن بصری اور قتادہ سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری سے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

لفظ بذج کا مطلب' بھیڑ کا بچہ ہے آدمی کو اس کے ساتھ تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جس شخص کا عمل یہ ہوگا قیامت کے دن وہ ذلیل' حقیر اور کمزور ہوگا۔

4920 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابه فَقَالَ الْفقر تخافون اَوْ العوز أم تهمكم الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه فاتح عَلَيْكُمْ فَارس وَالروم وتصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صبا حَتّٰى لَا يزيغكم بعد اَن زغتم اِلَّا هِيَ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده بَقِيَّة . العوز بِفَتْح الْعين وَالْوَاو هُوَ الْحَاجة

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے درمیان کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں غربت اور حاجت مندی کا اندیشہ ہے؟ یا تمہاری توجہ کا مرکز دنیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فارس اور روم کو تمہارے لئے فتح کر دے گا' اور دنیا تمہارے اوپر انڈیل دی جائے گی' یہاں تک کہ بعد میں تم لوگوں کو بھٹکانے والی چیز صرف یہی (دنیا) ہوگی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے۔

لفظ ''عوز'' کا مطلب' حاجت ہے۔

4921 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَدوك الَّذِيْ اِن قتلته كَانَ لَكَ نورا وَاِن قتلك دخلت الْجَنَّة وَلٰكِن اعدى عَدو لَك ولدك الَّذِيْ خرج من صلبك ثُمَّ اَعدى عَدو لَك مَالك الَّذِيْ ملكت يَمِينك-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہارا (اصل) دشمن وہ نہیں ہے کہ جسے تم قتل کر دو تو یہ چیز تمہارے لئے نور کا باعث ہو' اور اگر وہ تمہیں قتل کر دے' تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ' بلکہ تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہاری اولاد ہے' جو تمہاری پشت سے نکلی ہے اور پھر تمہارا سب سے بڑا دشمن' تمہارا مال ہے' جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4922 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّيْطَان لَعنه اللّٰه لن يسلم منى صَاحب الْمَال من اِحْدَى ثَلَاث اغدو عَلَيْهِ بِهن واروح اخذه من غير حله وانفاقه فِيْ غير حَقه واحبه اِلَيْهِ فيمنعه من حَقه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان' اللہ تعالیٰ اُس پر لعنت کرے' وہ یہ کہتا ہے: مالدار شخص مجھ سے نہیں بچ سکے گا' تین میں سے کوئی ایک صورت

ضرور ہوگی' میں صبح وشام اس کے پاس مال لے کے آؤں گا' اور وہ ناجائز طریقے سے اس مال کو حاصل کرے گا' یا پھر وہ اسے ناجائز طور پر خرچ کرے گا' یا پھر میں اس مال کو اس کے نزدیک محبوب کردوں گا اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4923 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يُعْطِي النَّاس عطاء هم فَجَاءَهُ رجل فَاَعْطَاهُ الف دِرْهَم ثُمَّ قَالَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَهْلك من كَانَ قبلكُمُ الدِّينَار وَالدِّرْهَم وهما مهلكاكم -رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کی تنخواہیں دے رہے تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا' انہوں نے اسے ایک ہزار درہم دیئے پھر یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم سے پہلے لوگوں کو درہم و دینار نے ہلاکت کا شکار کردیا تھا' تو یہ دونوں تم لوگوں کو بھی ہلاکت کا شکار کرسکتے ہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4924 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعت فِي الْجَنَّة فَرَاَيْت اَكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَاَيْت اَكثر اَهلهَا الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء .

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا' تو میں نے اہل جنت کی اکثریت' غریب لوگوں کی پائی اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا' تو اہل جہنم کی اکثریت' خوشحال لوگوں اور خواتین کی پائی''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4925 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جلس رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنبَر وَجَلَسْنَا حوله فَقَالَ اِن مِمَّا اَخَاف عَلَيْكُمْ مَا يفتح الله عَلَيْكُمْ من زهرَة الدُّنْيَا وَزِينَتهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد ہم بھی بیٹھ گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی زیب وزینت کو تمہارے لئے کھول دے گا''۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

4926 - وَعَنْ اَبِيْ سِنَان الدؤلي اَنه دخل على عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْده نفر من الْمُهَاجرين الْاَوَّلين فَاَرْسل عمر اِلَى سفط اُتِيَ بِهِ من قلعة الْعرَاق فَكَانَ فِيهِ خَاتم فَاَخذه بعض بنيه فَاَدْخلهُ فِيْ فِيهِ فانتزعه عمر مِنْهُ ثُمَّ بَكَى عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ من عِنْده لم تبْكِي وَقد فتح الله عَلَيْك وَاَظْهَرك على عَدوك وَاَقر عَيْنك فَقَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تفتح الدُّنْيَا على اَحد اِلَّا اَلْقى الله عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَهُمْ الْعَدَاوَة والبغضاء اِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَاَنا اُشْفق من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى

السفط بسين مُهْمِلَة وَفَاء مفتوحتين هُوَ شَيْءٍ كالقفة أَوْ كالجوالق

❀❀ ابوسنان دؤلی بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت ان کے پاس مہاجرین اوّلین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صندوق منگوایا جسے عراق کے قلعے سے لایا گیا تھا تو اس میں ایک انگوٹھی موجود تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے نے اسے پکڑ لیا اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ چھڑائی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے جو لوگ ان کے پاس موجود تھے انہوں نے دریافت کیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح نصیب کر دی ہے اور آپ کو آپ کے دشمن پر غلبہ عطا کر دیا ہے اور آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دی ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا:

''دنیا جب بھی کسی شخص کے لئے کشادہ کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے ان لوگوں کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیتا ہے''۔

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اور مجھے ان کے بارے میں اس حوالے سے اندیشہ ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ سفط یہ ایک چیز ہوتی ہے جو صندوق کی مانند ہوتی ہے۔

4927 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس اِذْ قَامَ اَعْرَابِي فِيْهِ جفَاء فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أكلتنا الضبع فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير ذٰلِكَ أخوف عَلَيْكُمْ حِيْن تصب عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا صَبًّا فيا لَيْت أمتِيْ لَا تلبس الذَّهَب

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورواة اَحْمد رُوَاة الصَّحِيْح

الضبع بضاد مُعْجمَة مَفْتُوحَة وباء مُوَحدَة مَضْمُومَة هِيَ السّنة المجدبة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اسی دوران ایک دیہاتی وہاں آ کر کھڑا ہوا جس کے مزاج میں سختی پائی جاتی تھی اس نے کہا: یا رسول اللہ! کیا آپ ہمیں قحط سالی کے موقعہ پر کھانا کھلائیں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس کے علاوہ چیز کے بارے میں تمہارے بارے میں زیادہ اندیشہ ہے کہ تم پر دنیا کو انڈیل دیا جائے گا اے کاش! میری امت سونا نہ پہنے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی صحیح کے راوی ہیں

لفظ ضبع کا مطلب قحط سالی والا سال ہے۔

4928 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَانَا لفتنة السَّرَّاء أخوف عَلَيْكُمْ من فتْنَة الضراء اِنَّكُمْ ابتليتم بفتنة الضراء فصبرتم وَاِن الدُّنْيَا حلوة خضرَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَفِيْه راو لم يسم وَبَقِيَّة رُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے تمہارے بارے میں تنگی کے فتنے کی بہ نسبت خوشحالی کے فتنے کے حوالے سے زیادہ اندیشہ ہے اگر تم لوگ تنگی کے فتنے

کی آزمائش میں مبتلا ہوئے تو تم صبر سے کام لے لو گے دنیا میٹھی اور سرسبز ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی ایسا ہے جس نام بیان نہیں ہوا اس کے باقی راوی صحیح کے راوی ہیں۔

4929 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حرَّة بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتقبلنَا اَحد فَقَالَ يَا اَبَا ذَر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يسرني اَن عِنْدِی مثل اَحد هٰذَا ذَهَبا تمْضِی عَلَيْهِ ثَالِثَة وَعِنْدِی مِنْهُ دِيْنَار اِلَّا شَیْءٍ أرصده لدين اِلَّا اَن اَقُوْل فِیْ عباد اللّٰه هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَعَن خَلفه ثُمَّ سَار فَقَالَ اِن الْاَكْثَرين هم الأقلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَمن خَلفه وَقَلِيل مَا هم ثُمَّ قَالَ لی مَكَانك لَا تبرح حَتّٰى آتِيك...... الحَدِيْث

رَوَاهُ البُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَمُسْلِمٍ وَفِیْ لفظ لمُسْلِم قَالَ انتهيت اِلَى النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالس فِیْ ظلّ الْكَعْبَة فَلَمَّا رَآنِیْ قَالَ هم الأخسرون وَرب الْكَعْبَة قَالَ فَجئْت حَتّٰى جَلَست فَلم أتقار اَن قُمْت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فدَاك اَبِیْ وَاُمِی من هم قَالَ هم الْاَكْثَرُوْنَ اَموَالًا اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا من بَيْن يَدَيْهِ وَمن خَلفه وَعَن يَمِينه وَعَن شِمَاله وَقَلِيل مَا هم ......الحَدِيْث

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا: الْاَكْثَرُوْنَ هم الأسفلون يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَكسبه من طيب

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کی پتھریلی زمین پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتا ہوا جا رہا تھا' اُحد پہاڑ ہمارے سامنے آیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس اُحد پہاڑ جتنا سونا ہو اور پھر اس پر تین دن گزر جائیں' اور پھر ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچ جائے' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جسے میں نے کسی قرض کی ادائیگی کے لئے رکھا ہو' میں یہ کروں گا کہ اللہ کے بندوں میں (اس سارے سونے کو) اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (تقسیم کر دوں گا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف اور بائیں طرف' پیچھے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں مال و دولت کے اعتبار سے (کثرت رکھنے والے) لوگ آخرت میں (اجر و ثواب کے حوالے سے) قلت والے ہوں گے' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے' یعنی اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف اور پیچھے (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: تم اپنی جگہ پر رہنا' ہلنا نہیں' جب تک میں تمہارے پاس نہیں آتا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! وہ لوگ خسارے کا شکار ہونے والے ہیں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں آیا اور آ کے بیٹھ گیا' اُٹھنے سے پہلے میں نے عرض کی: یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان

ہوں‘ وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جن کے پاس (دنیا میں) مال زیادہ ہوتا ہے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے‘ جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح کرتا ہے‘ یعنی اپنے آگے پیچھے‘ دائیں بائیں (خرچ کرتا ہے) اور ایسے لوگ کم ہیں“ ..... الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

”(دنیا میں مال ودولت کے اعتبار سے) کثرت والے لوگ‘ قیامت کے دن نچلے طبقے کے ہوں گے‘ البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے‘ جو اس طرح اور اس طرح (اللہ کی راہ میں خرچ کرے) اور اس کی کمائی پاکیزہ (یعنی حلال) ہو“۔

4930 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَمْشِی مَعَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نخل لبَعض اَهْلِ الْمَدِیْنَة فَقَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَة هلك المكثرُوْنَ اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاث مَرَّات حثا بكفيه عَن یَمینه وَعَن یسَاره وَمَنْ بَیْن یَدَیْهِ وَقَلِیل مَا هم..... الحَدِیْث

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ایک باغ میں چلتا ہوا جا رہا تھا‘ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اے ابوہریرہ! کثرت والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے‘ البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے‘ جو اس طرح‘ اس طرح اور اس طرح کرے‘ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی‘ یعنی کہ وہ دونوں ہاتھ بھر کر دائیں طرف بائیں طرف‘ آگے خرچ کرے‘ اور ایسے لوگ کم ہیں“ ..... الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور ان کے راوی ثقہ ہیں‘ امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

4931 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخرُوْنَ الْاَولونَ یَوْم الْقِیَامَة وَاِن الْاَكثرين هم الأسفلون اِلَّا من قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَن یَمِینه وَعَن یسَاره وَمَنْ خَلفه وَبَیْن یَدَیْهِ ويحثى بثَوْبِهٖ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَرَوَاهُ ابْن مَاجه بِاخْتِصَار: وَقَالَ فِیْ اَوله ویل لِلْمُشْرِكين

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ هٰذَا الْمَعْنی اَحَادِیْث كَثِیْرَة تَدور على هٰذَا الْمَعْنی اختصرناها

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”ہم (دنیا میں) بعد والے ہیں اور قیامت کے دن پہلے ہوں گے اور (قیامت کے دن) کثرت والے لوگ نیچے والے طبقے میں ہوں گے البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے‘ جو اس طرح اور اس طرح کرے‘ یعنی اپنے دائیں طرف بائیں طرف پیچھے اور آگے خرچ کرے وہ اپنے کپڑے میں بھر کر (چیزیں خرچ کرے)“۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ”صحیح“ میں نقل کی ہے‘ اسے امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”مشرکین کے لئے بربادی ہے“۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس مفہوم کی احادیث بہت زیادہ ہیں‘ جن سب کا مرکزی مضمون یہی ہے‘ تو ہم نے انہیں اختصار کے

ساتھ نقل کر دیا ہے۔

4932 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَالَ عني اَوْ سره اَن ينظر اِلَيّ فَلْينظر اِلٰى اَشعَث شاحب مشمر لم يضع لبنة على لبنة وَلَا قصبة على قصبة رفع لَهُ علم فشمر اِلَيْهِ اليَوْم المضمار وغدا السباق والغاية الْجنَّة اَوْ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے بارے میں دریافت کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ وہ مجھے دیکھے تو اسے بکھرے ہوئے بالوں والے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے' جس کی رنگت تبدیل ہو چکی ہو اور وہ کمر ہمت باندھے ہوئے ہو اس نے کسی اینٹ پر اینٹ نہ رکھی ہو' کانے پر کانا نہ رکھا ہو (یعنی گھر تعمیر نہ کیا ہو) جب اس کے لئے علم بلند کیا جائے' تو وہ پائینچے اوپر کر کے اس کی طرف دوڑ پڑے' آج کا دن تیاری کا دن ہے' اور کل کا دن آخری حد تک پہنچنے کا ہے' تو (آدمی کا انجام) یا جنت ہوگی' یا جہنم ہوگی''۔ یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4933 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشخير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقلوا الدُّخُول على الْاَغْنِيَاء فَاِنَّهُ اَحْرٰى اَن لَا تزدروا نعم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خوشحال لوگوں کے پاس کم جایا کرو کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کم تر نہیں سمجھو گے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

فصل:

4934 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع آل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طَعَام ثَلَاثَة اَيَّام تباعا حَتّٰى قبض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے' کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

4935 - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اَبُو حَازِم رَاَيْت اَبَا هُرَيْرَة يُشِير بِاُصْبُعِهِ مرَارًا يَقُوْلُ وَالَّذِي نفس اَبِي هُرَيْرَة بِيَدِهِ مَا شبع نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَيَّام تباعا من خبز حِنْطَة حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کئی مرتبہ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بیان کی: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رخصت ہو جانے تک' کبھی بھی مسلسل تین دن تک گندم کی روٹی نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4936 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبيت اللَّيَالِي المتتابعة وَاَهله طاويا لَا يَجِدُوْنَ عشَاء وَاِنَّمَا كَانَ اكثر خبزهم الشّعير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اہل خانہ مسلسل چند راتیں ایسی حالت میں بھی گزار دیتے تھے کہ انہیں رات کا کھانا نہیں ملتا تھا' اور ان کی روٹی زیادہ تر' جو کی بنی ہوئی ہوتی تھی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

4937 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت مَا شبع آل مُحَمَّد من خبز الشّعير يَوْمَيْنِ مُتَتَابعين حَتّٰى قبض رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم---رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت محمد ﷺ کے گھر والوں نے' نبی اکرم ﷺ کے وصال تک کبھی بھی جو کی روٹی مسلسل سیر ہو کر نہیں کھائی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4938 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم قَالَت لقد مَاتَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شبع من خبز وزيت فِيْ يَوْم وَاحِد مرَّتَيْنِ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے کبھی بھی ایک ہی دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر روٹی اور زیتون کا تیل نہیں کھایا۔

4939 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ قَالَ مَسْرُوق دخلت على عَائِشَة فدعَتْ لي بِطَعَام فَقَالَت مَا أشْبع فأشاء اَن اَبْكِي اِلَّا بَكَيْت قلت لم قَالَت أذكر الْحَال الَّتِيْ فَارق عَلَيْهَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا وَاللّٰه مَا شبع من خبز وَلحم مرَّتَيْنِ فِيْ يَوْم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: کتنی سیر کرنے والی صورت حال ہے؟ اگر میں رونا چاہوں تو رو بھی سکتی ہوں' میں نے دریافت کیا وہ کیوں؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آ گئی' جس حالت میں نبی اکرم ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے تھے' اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت' سیر ہو کر نہیں کھایا''۔

4940 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للبيهقي قَالَت مَا شبع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة مُتَوَالِيَة وَلَوْ شِئْنَا لشبعنا وَلكنه كَانَ يُؤثر على نَفسه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی مسلسل تین دن تک سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا' اگر ہم چاہتے تو سیر ہو سکتے تھے' لیکن نبی اکرم ﷺ ایثار سے کام لیتے تھے''۔

4941 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ناولت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسرة من خبز شعير فَقَالَ لَهَا هٰذَا اَوَّل طَعَام اكله ابوك مُنْذُ ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقَالَ مَا هٰذِهٖ فَقَالَت قرص خبزته فَلَمْ تطب نَفسِي حَتّٰى اَتَيْتُك بِهٰذِهٖ الكسرة - فَقَالَ فَذكره - رواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹی کا ٹکڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: یہ وہ پہلا کھانا ہے' جو تمہارے باپ نے تین دن میں کھایا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: روٹی کا ٹکڑا ہے' مجھے اس وقت تک تسلی نہیں ہوئی' جب تک میں یہ ٹکڑا لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نہیں آ گئی''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے یہی حدیث ذکر کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

4942 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَام سخن فَاكل فَلَمَّا فرغ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا دخل بَطْنِي طَعَام سخن مُنْذُ كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سخن (نامی کھانا) لایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرمایا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے میرے پیٹ میں اتنے' اتنے عرصے کے بعد سخن (نامی یہ مخصوص قسم کا کھانا) داخل کیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4943 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دخل بعض حيطان الْاَنْصَار فَجعل يلتقط من التَّمْر وَيَاْكُل فَقَالَ لي يَا ابْن عمر مَا لَك لَا تَاْكُل قلت لَا اشتهيه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلٰكِنِّيْ اشتهيه وَهٰذِهٖ صبح رَابِعَة مُنْذُ لم اذق طَعَاما وَلَوْ شِئْت لَدَعَوْت رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَاَعْطَانِيْ مثل ملك كسْرٰى وَقَيْصَر فَكيف بك يَا ابْن عمر اِذا بقيت فِيْ قوم يخبئون رزق سنتهمْ ويضعف الْيَقِين فَوَاللّٰهِ مَا برحنا حَتّٰى نزلت وكاين من دَابَّة لَا تحمل رزقها اللّٰه يرزقها وَاِيَّاكُم وَهُوَ السَّمِيْع الْعَلِيم (العنكبوت) - فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه لم يَاْمرنِيْ بكنز الدُّنْيَا وَلَا بِاتِّبَاع الشَّهَوَات فَمَنْ كنز دنيا يُرِيد بهَا حَيَاة بَاقِيَة فَاِن الْحَيَاة بيد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الا وَاِنِّيْ لَا اكنز دِينَارا وَلَا درهما وَلَا اخبا رزقا لغد - رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے یہاں تک کہ ہم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوریں چن' چن کر کھانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! کیا بات ہے تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اس کی خواہش نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لیکن مجھے اس کی خواہش

محسوس ہورہی ہے' کیونکہ یہ چوتھا دن ہے' میں نے کچھ نہیں کھایا' اگر میں چاہوں' تو میں اپنے پروردگار سے دعا کروں اور وہ مجھے کسریٰ اور قیصر' کی سی بادشاہی عطا کردے' اے ابن عمر! اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے' جو اپنا سال بھر کا رزق سنبھال کر رکھیں گے اور ان کا یقین کمزور ہوگا' راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم! کچھ ہی دیر بعد یہ آیت نازل ہوگئی:

''کتنے ہی جانور ایسے ہیں؟ جو اپنا رزق نہیں اٹھاتے ہیں' اللہ تعالیٰ (انہیں) رزق عطا کرتا ہے اور تمہیں بھی رزق عطا کرتا ہے اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کے خزانے' یا نفسانی خواہشات کی پیروی کا حکم نہیں دیا ہے' جو شخص دنیا میں خزانہ بنائے گا' اور وہ اس کے ذریعے باقی رہ جانے والی زندگی کا ارادہ رکھے گا' تو زندگی تو اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے خبردار! میں دینار یا درہم کا خزانہ نہیں بناؤں گا' اور نہ ہی کل کے لئے سنبھال کے رکھوں گا''۔

یہ روایت امام ابوشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

4944 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلیّ رَبِّی لیجعل لی بطحاء مَكَّة ذَهَبا قلت لَا یَا رب وَلٰكِن اَشْبع یَوْمًا واجوع یَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا اَوْ نَحْو هٰذَا فَاِذَا جعت تضرعت اِلَیْك وذكرتك وَاِذَا شبعت شكرتك وحمدتك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من طَرِیْق عبید اللّٰه بن زحر عَن عَلیّ بن یزِیْد عَن الْقَاسِم عَنهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے پروردگار نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی پوری وادی کو سونے کا بنادے' تو میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! بلکہ میں ایک دن سیر ہو کے رہوں گا' اور ایک دن بھوکا رہوں گا' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ' یا اس کے آس پاس ارشاد فرمائی اور یہ فرمایا:

''جب میں بھوکا ہوؤں گا' تو میں تیری بارگاہ میں گریہ وزاری کروں گا اور تجھے یاد کروں گا' اور جب میں سیر ہوؤں گا' تو تیرا شکر ادا کروں گا' اور تیری حمد بیان کروں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے' علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

4945 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع هُوَ وَلَا اَهله من خبز الشّعیر . رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے' حالانکہ آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4946 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بِقوم بَیْن اَیْدیهم شَاة مصلیة فَدَعوهُ فَاَبٰی اَن یَاْكُل وَقَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من الدُّنْیَا وَلَمْ یشْبع من خبز الشّعیر-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ

مصلية اى مشوية

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری موجود تھی' ان لوگوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بھی دعوت دی' تو انہوں نے انکار کر دیا اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا سے یوں تشریف لے گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی بھی سیر ہو کر نہیں کھائی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

لفظ مصلية سے مراد بھنی ہوئی ہے۔

4947 - وَرُوِىَ عَنْ سهل بن سعد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا شبع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْم شبعتين حَتّٰى فَارق الدُّنْيَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے تشریف لے جانے تک' کبھی بھی ایک دن میں' دو مرتبہ سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4948 - وَرُوِىَ اَيْضًا عَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَاللّٰه مَا شبع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غداء وعشاء حَتّٰى لَقِى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک' کبھی بھی (ایک ہی دن میں) صبح اور شام کا کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا''۔

4949 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مَا كَانَ يبْقى على مائدة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خبز الشّعير قَلِيل وَلَا كثير - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاسْنَادٍ حسن

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر' جو کی روٹی بھی باقی نہیں رہی' تھوڑی ہو یا زیادہ ہو۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4950 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ مَا رفعت مائدة رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَيْن يَدى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا فضلَة من طَعَام قطّ

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا اِلَّا انه قَالَ وَمَا رفع بَيْن يَدَيْهِ كسرة فضلا حَتّٰى قبض

اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے' جب بھی دسترخوان اٹھایا گیا' تو ایسا کبھی نہیں ہوا' کہ اس پر کچھ کھانا بچ گیا ہو (یعنی اس پر اتنا کھانا ہوتا ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے)۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال فرمانے تک' کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے روٹی کا اضافی ٹکڑا نہیں اٹھایا گیا''۔

4951 - وللترمذى وَحسنه من حَدِيْث اَبِى اُمَامَة قَالَ مَا كَانَ يفضل عَن اَهْل بَيت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خبز الشعير

امام ترمذی نے یہ روایت نقل کی ہے' جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس جو کی روٹی بھی اضافی نہیں بچتی تھی۔

4952 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرايته متغيرا فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ مَا لِي اَرَاكَ متغيرا قَالَ مَا دخل جوفي مَا يدْخل جَوف ذَات كبد مُنْذُ ثَلَاث قَالَ فَذَهَبت فَإِذَا يَهُودِيّ يسْقِي اِبِلا لَهُ فسقيت لَهُ على كل دلو بتمرة فَجمعت تَمرا فَاتيت بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من اَيْنَ لَك يَا كَعْب فَاَخْبَرته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتحبني يَا كَعْب قلت بِاَبِيْ اَنْت نعم قَالَ اِن الْفقر اسْرع اِلَى من يحبني من السَّيْل اِلَى معادنه وَاِنَّهُ سيصيبك بلَاء فاعد لَهُ تجفافا قَالَ فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل كَعْب قَالُوْا مَرِيض فَخرج يمشي حَتّٰى دخل عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ابشر يَا كَعْب فَقَالَت امه هَنِيْئًا لَك الْجنَّة يَا كَعْب فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ المتالية على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قلت هِيَ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا يدْريك يَا اُم كَعْب لَعَلَّ كَعْبًا قَالَ مَا لَا يَنْفَعهُ وَمنع مَا لَا يُغْنِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْاٰن اِسْنَاده اِلَّا اَن شَيخنَا الْحَافِظ اَبَا الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُوْلُ اِسْنَاده جيد

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی کیفیت تبدیل دیکھی' تو عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان دیکھ رہا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین دن سے میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی' جو کسی جاندار کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے' راوی کہتے ہیں: میں گیا' میں نے ایک یہودی کو دیکھا' جو اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا تھا' میں نے اس کے لئے پانی نکالنا شروع کیا' ہر ایک ڈول کا معاوضہ ایک کھجور طے پایا' میں نے وہ کھجوریں جمع کرنا شروع کیں اور پھر وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! یہ تم نے کہاں سے حاصل کی ہیں؟ میں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے کعب! کیا تم مجھ سے محبت رکھتے ہو؟ میں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے' اُس کی طرف غربت اِس سے زیادہ تیزی کے ساتھ آتی ہے' جتنی تیزی سے سیلابی پانی نشیبی علاقے کی طرف جاتا ہے' عنقریب تمہیں آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا' تو تم اس کے لئے تیاری کر کے رکھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غیر موجود پایا' تو دریافت کیا: کعب کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا: وہ بیمار ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود چل کر تشریف لے گئے اور حضرت کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے کعب! تم خوشخبری حاصل کرو! تو ان کی والدہ نے کہا: اے کعب! تمہیں جنت کی مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنے والی یہ خاتون کون ہے؟ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ میری والدہ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب کی والدہ! تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ کعب نے کوئی ایسی بات کہی ہو' جو اسے نفع نہ دیتی ہو' اور ایسی چیز روک لی ہو' جو اس کے پاس اضافی ہو'۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے البتہ ہمارے شیخ ابوالحسن فرماتے ہیں: اس کی سند عمدہ ہے۔

4953 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لم یَاْکُل النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علی خوان حَتّٰی مَاتَ وَلَمْ یَاْکُل خبزًا مرققا حَتّٰی مَاتَ-وَفِیْ رِوَایَۃٍ: وَّلَا رای شَاۃ سمیطا بِعَیْنِہ قطّ-رَوَاہُ البُخَارِیّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال تک کبھی بھی چوکی پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال تک کبھی بھی پتلی روٹی نہیں کھائی۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں کے ذریعے کبھی بھی بکری کا بھنا ہوا بچہ (یعنی اس کا گوشت) نہیں دیکھا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4954 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یواسی النَّاس بِنَفسِہٖ حَتّٰی جعل یرقع اِزَارہ بِالْاُدمِ وَمَا جمع بَیْن غداء وعشاء ثَلَاثَۃ اَیَّام وَلَاء حَتّٰی لحق بِاللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع مُرْسلا

حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لباس پر چمڑے کا پیوند لگالیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک کبھی بھی مسلسل تین دن تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں صبح اور شام کا کھانا اکٹھا نہیں ہوا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الجوع میں مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4955 - وَعَن سھل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا رای رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النقی من حِیْن ابتعثہ اللّٰہ تَعَالٰی حَتّٰی قَبضہ اللّٰہ فَقِیل هَلْ کَانَ لکم فِیْ عھد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ منخل قَالَ مَا رای رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ منخلا من حِیْن ابتعثہ اللّٰہ حَتّٰی قَبضہ اللّٰہ فَقِیل فکیف کُنْتُمْ تَاْکُلُوْنَ الشّعیر غیر منخول قَالَ کُنَّا نطحنہ وننفخہ فیطیر مَا طَار وَمَا بَقِی ثریناہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ النقی هُوَ الْخبز الْاَبیَض الْحوَاری

ثریناہ بثاء مُثَلّثَۃ مَفْتُوحَۃ وَرَاء مُشَدّدَۃ بعْدھَا مثناۃ ثُمَّ نون اَی بللناہ وعجناہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ لوگوں کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چھاننیاں نہیں ہوتی تھیں؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے لے کر اپنے وصال تک کبھی بھی چھاننی نہیں دیکھی حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: پھر آپ لوگ چھانے بغیر جو کیسے کھالیتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ہم انہیں پیس لیتے تھے اور پھر ہم اس پر پھونک مارتے تھے جس نے اڑنا ہوتا تھا وہ اڑ جاتا تھا جو باقی بچ جاتا تھا ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نقی کا مطلب وہ روٹی ہے جو سفید ہو اور پتلی ہو۔ لفظ ثرینہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے گیلا کر کے گوندھ لیتے تھے۔

4956 - وَرُوِيَ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا غربلت دَقِيقًا فصنعته للنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رغيفا فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَتْ طَعَام نصنعه بأرضنا فَأَحْبَبْتُ أَن أصنع لَكَ مِنْهُ رغيفا فَقَالَ رديه فِيهِ ثُمَّ اعجنيه

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الْجُوعِ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ سیدہ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آٹا گوندھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے روٹی تیار کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یہ وہ کھانا ہے جو ہم اپنے علاقے میں بنایا کرتے ہیں' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں آپ کے لئے اس کی روٹی بناؤں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس لے جاؤ! اور پھر اس کا آٹا گوندھ لو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور ابن ابودنیا نے کتاب ''الجوع'' میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

4957 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يكن ينخل لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّقِيقُ وَلَمْ يكن لَهُ إِلَّا قَمِيص وَاحِد- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آٹا چھنوایا نہیں کرتے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک ہی قمیص ہوا کرتی تھی۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4958 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الستم فِي طَعَام وشراب مَا شِئْتُمْ لقد رَأَيْت نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه- رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اب اس حالت میں نہیں ہو کہ تم لوگ جو چاہو کھا پی لیتے ہو؟ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے' کہ ان کے پاس عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ہوتی تھیں' کہ ان کا پیٹ بھر دیں۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4959 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم عَنِ النُّعْمَان قَالَ ذكر عمر مَا أصَاب النَّاس من الدُّنْيَا فَقَالَ لقد رَأَيْت رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يظل الْيَوْم يلتوي مَا يجد من الدقل مَا يمْلَأ بَطْنه

الدقل بدال مُهْملَة وقاف مفتوحتين هُوَ رَدِيء التَّمْر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ لوگوں کو کتنی دنیا نصیب ہو چکی ہے' اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارا دن بھوکے رہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عام قسم کی کھجوریں بھی اتنی نہیں ملیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیٹ بھر جاتا۔

لفظ دقل کا مطلب عام قسم کی کھجوریں ہیں۔

4960 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن كَانَ ليمر بآل رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَهِلَّة مَا يسرج فِي بَيت أحد مِنْهُم سراج وَلَا يُوقد فِيهِ نَار إِن وجدوا زيتا ادهنوا بِهِ وَإِن وجدوا ودكا أكلوه

رَوَاهُ أَبُو يعلى وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عُثْمَان بن عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيّ وَقد وثق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں پر تین چاند گزر جاتے تھے اور اس دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں نہ تو کبھی چراغ روشن ہوا ہوتا تھا اور نہ ہی کبھی آگ روشن ہوئی ہوتی تھی اگر انہیں زیتون کا تیل مل جاتا تھا تو وہ اسے لگا لیتے تھے اور اگر چربی مل جاتی تھی تو اسے کھا لیتے تھے۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عثمان بن عطاء خراسانی کا معاملہ مختلف ہے اسے بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

4961 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ارسل اِلَيْنَا آل اَبِيْ بكر بقائمة شَاة لَيْلًا فَاَمْسَكت وَقطع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَت فَاَمسك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقطعت قَالَ فَتَقُولُ لِلَّذِى تحدثه هٰذَا على غير مِصْبَاح . رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد: فَقُلْتُ يَا أم الْمُؤْمِنِيْنَ على مِصْبَاح قَالَت لَو كَانَ عندنَا دهن غير مِصْبَاح لأكلناه

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے رات کے وقت ہماری طرف پایہ بھیجا تو میں نے اسے پکڑا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کاٹا (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ ہیں) کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پکڑا اور میں نے اسے کاٹا سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے سامع کو یہ بات بتائی کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت گھر میں چراغ نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"میں نے عرض کی: اے اُمّ المومنین! کیا چراغ نہیں تھا؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر ہمارے پاس چراغ کے علاوہ تیل ہوتا تو ہم اسے کھا ہی لیتے"۔

4962 - وَعَنْ عُرْوَة عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت تَقول وَاللّٰه يَا ابْن اُخْتِيْ اِن كُنَّا لننظر اِلَى الْهلَال ثُمَّ الْهلَال ثَلَاثَة اَهلة فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اوقد فِي اَبْيَات رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَار قُلْتُ يَا خَالَة فَمَا كَانَ يعيشكم قَالَت الأسودان التَّمْر وَالْمَاء اِلَّا انه قد كَانَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جيران من الْاَنْصَار وَكَانَت لَهُمْ منايح فَكَانُوْا يرسلون اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَلْبَانهَا فيسقيناه - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

عروہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: اللہ کی قسم اے میرے بھانجے! بعض اوقات ہم ایک پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلا دیکھ لیتے تھے پھر اس سے اگلا دیکھ لیتے تھے یعنی دو ماہ میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور اس دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں (کھانے پکانے کے لئے) آگ نہیں جلی ہوتی تھی میں نے دریافت کیا: خالہ جان پھر آپ لوگوں کا گزارہ کیسے ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے کھجور اور پانی البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انصاری پڑوسی تھے ان

4962-صحیح مسلم - كتاب الزهد والرقائق حديث: 5394 صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ ذكر ما كان فيه آل المصطفى صلى الله عليه وسلم من - حديث: 6439 سنن ابن ماجه - كتاب الزهد باب معيشة آل محمد صلى الله عليه وسلم - حديث: 4143 السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الهبات باب التحريض على الهبة والهدية صلة بين الناس - حديث: 11160

کے پاس جانور ہوتے تھے' وہ ان کا دودھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ وہ ہمیں پینے کے لئے دے دیتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4963 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت من حَدثكُمْ انا كُنَّا نشبع من التَّمْر فَقَدْ كذبكم فَلَمَّا افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَة اصبنَا شَيْئًا من التَّمْر والودك-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جو شخص تمہیں یہ بات بیان کرے کہ ہم لوگ سیر ہو کر کھجوریں کھا لیا کرتے تھے تو وہ شخص تمہارے ساتھ غلط بیانی کرے گا' جب نبی اکرم ﷺ نے قریظہ کو فتح کیا' تو ہمیں کچھ کھجوریں اور چربی ملی تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

4964 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوْع ورفعنا ثيابنا عَن حجر حجر على بطوننا فَرفع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن حجرين-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی' ہم نے اپنے کپڑے ہٹائے اور دکھایا کہ ہمارے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے کپڑا اٹھایا' تو دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4965 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَوَجَدته جَالِسا وَقد عصب بَطْنه بعصابة فَقُلْتُ لبَعض اَصْحَابه لم عصب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَذَهَبت اِلٰى اَبِیْ طَلْحَة وَهُوَ زوج ام سليم فَقُلْتُ يَا أبتاه قد رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عصب بَطْنه بعصابة فَسَاَلت بعض اَصْحَابه فَقَالُوْا من الْجُوْع فَدخل اَبُوْ طَلْحَة على اُمِّي فَقَالَ هَلْ من شَيْءٍ فَقَالَت نَعَمْ عِنْدِي كسر من خبز وتمرات فَاِن جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحده أشبعناه وَاِن جَاءَ آخر مَعَه قل عَنْهُم......فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ ﷺ کو تشریف فرما پایا' آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا تھا' میں نے آپ ﷺ کے اصحاب میں سے کسی سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے پیٹ پر کپڑا کیوں باندھا ہوا ہے؟ ان لوگوں نے بتایا: بھوک کی وجہ سے' میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا' جو سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے (یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد تھے)۔ میں نے کہا: اے اباجان! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھا ہوا ہے' میں نے آپ ﷺ کے بعض اصحاب سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ایسا بھوک کی وجہ سے ہے' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس آئے اور دریافت کیا: کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پاس روٹی کے ٹکڑے ہیں اور کھجوریں ہیں' اگر نبی اکرم ﷺ اکیلے ہمارے پاس تشریف لے آئیں' تو ہم آپ ﷺ کو سیر ہو کر کھانا کھلا دیں گے اور اگر آپ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص آ گیا' تو کھانا تھوڑا ہو جائے گا......''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

4966 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَام على الصَّفَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْلُ وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اَمْسَى لآلِ مُحَمَّدٍ سفة من دَقِيق وَلَا كف من سويق فَلَمْ يكن كَلَامه باسرع من اَن سمع هدة من السَّمَاء أفزعته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر اللّٰه الْقِيَامَة اَن تقوم قَالَ لَا وَلٰكِن امر اِسْرَافِيل فنزل اِلَيْك حِيْنَ سمع كلامك فَاَتَاهُ اِسْرَافِيل فَقَالَ اِن اللّٰه سمع مَا ذكرت فَبَعَثَنِيْ اِلَيْك بمفاتيح خَزَائِنِ الْاَرْض وَاَمَرَنِيْ اَن اعرض عَلَيْك اَن اسير مَعَك جبال تهَامَة زمردا وياقوتا وذهبا وَفِضة فعلت فَاِن شِئْت نَبيا ملكا وَاِن شِئْت نَبيا عبدا فَاَوْمَا اِلَيْهِ جِبْرِيْل اَن تواضع فَقَالَ بل نَبيا عبدا ثَلَاثًا . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الزُّهْدِ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ اور حضرت جبرائیل ﷤ صفا پہاڑ پر موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! اس ذات کی قسم جس نے تمہیں حق کے ساتھ بھیجا ہے محمد ﷺ کے گھر والوں کے پاس شام کے وقت تھوڑا سا آٹا یا مٹھی بھر جو بھی نہیں تھے ابھی آپ ﷺ کی بات ختم نہیں ہوئی تھی کہ اسی دوران آپ ﷺ نے آسمان کی طرف سے ایک آواز سنی جو پریشان کن تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے قیامت کو قائم ہونے کا حکم دے دیا ہے؟ حضرت جبرائیل ﷤ نے کہا: جی نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیل ﷤ کو حکم دیا ہے انہوں نے جب آپ ﷺ کا کلام سنا' تو وہ اتر کر آپ کی طرف آرہے ہیں' حضرت اسرافیل ﷤ آپ ﷺ پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو سن لیا ہے' جو آپ نے ذکر کی ہے' تو اس نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیوں کے ہمراہ' آپ کی طرف بھیجا ہے اور مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھوں کہ میں آپ کے ہمراہ' تہامہ کے پہاڑ زمرد' یاقوت' سونے اور چاندی کے بنا کر چلا دوں گا' تو میں ایسا بھی کر لیتا ہوں' اور اگر آپ چاہیں' تو ''بادشاہ'' نبی بن جائیں اور اگر آپ چاہیں' تو ''عبد'' نبی بنیں' تو حضرت جبرائیل ﷤ نے نبی اکرم ﷺ کو اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار کریں' تو نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمایا: ''میں ''عبد'' نبی بنوں گا'' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

4967 - وَرَوَاهُ ابْنُ حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصِرًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَلَفْظِهِ قَالَ جلس جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنظر اِلَى السَّمَاء فَاِذَا ملك ينزل فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْل هٰذَا الْملك مَا نزل مُنْذُ خلق قبل السَّاعَة فَلَمَّا نزل قَالَ يَا مُحَمَّد اَرسلنِيْ اِلَيْك رَبك أملكا أجعلك أم عبدا رَسُولا قَالَ لَهُ جِبْرِيْل تواضع لِرَبِّك يَا مُحَمَّد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بل عبدا رَسُولا

❀❀ امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں' مختصر روایت کے طور پر' حضرت ابوہریرہ ﷛ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جبرائیل ﷤ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا' تو ایک فرشتہ نیچے اتر رہا تھا' حضرت جبرائیل ﷤ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جب سے یہ فرشتہ پیدا ہوا ہے' اس وقت سے لے کر اب تک یہ کبھی بھی

نازل نہیں ہوا جب وہ فرشتہ اُتر آیا تو اس نے کہا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ کے پروردگار نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے کہ آپ دو صورتوں میں سے ایک کو اختیار کر لیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یا تو میں آپ کو بندہ رسول بنا دیتا ہوں یا آپ بادشاہ بن جائیں؟

تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ سے کہا: آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں تواضع اختیار کریں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ میں "عبد" رسول بنتا ہوں۔

4968 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيتُ بِمَقَالِيدِ الدُّنْيَا على فرس أبلق على قطيفة من سندس -رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک ابلق گھوڑے پر سندس کے کپڑے میں دنیا کی چابیاں میرے پاس لائی گئیں"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

4969 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقدح فِيْهِ لبن وَعسل فَقَالَ شربتين فِيْ شربة وادمين فِيْ قدح لَا حَاجَة لي بِهِ اما اِنِّيْ لَا أزعم انه حرَام وَلٰكِن اكره اَن يسألني اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ عَن فضول الدُّنْيَا يَوْم الْقِيَامَة أتواضع لله فَمَنْ تواضع لله رَفعه اللّٰه وَمَنْ تكبر وَضعه اللّٰه وَمَنْ اقتصد أغناه اللّٰه وَمَنْ اكثر ذكر الْمَوْت احبه اللّٰه -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد موجود تھا آپ ﷺ نے فرمایا: دو قسم کے مشروب ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے ہیں دو قسم کی چیزیں ایک ہی پیالے میں ہیں مجھے اس کی حاجت نہیں ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حرام ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے دنیا میں ہونے والی فضول خرچی کے بارے میں حساب نہ لے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتا ہوں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سربلندی عطا کرتا ہے اور جو شخص بڑائی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتا ہے جو شخص میانہ روی اختیار کرتا ہے اللہ اُسے خوشحال کر دیتا ہے اور جو شخص موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4970 - وَعَنْ سلمى امْرَاَة اَبِيْ رَافع قَالَت دخل عَلَيّ الْحسن بن عَلِيّ وَعبد اللّٰه بن جَعْفَر وَعبد اللّٰه بن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم فَقَالُوْا اصنعي لنا طَعَاما مِمَّا كَانَ يعجب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أكله فَقَالَت يَا بني لَا تشتهونه الْيَوْم فَقُمْت فَاَخذت شَعِيرًا فطحنته ونسفته وَجعلت مِنْهُ خبزَة وَكَانَ أدمه الزَّيْت وَنثرت عَلَيْهِ الفلفل فقربته اِلَيْهِمْ وَقلت كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحب هٰذَا -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے ہاں تشریف لائے اور انہوں نے یہ فرمائش کی: کیا آپ ہمارے لئے وہ کھانا تیار کریں گی؟ جو نبی اکرم ﷺ کھانا پسند کرتے تھے تو اس خاتون نے کہا: اے میرے بیٹو! تم آج اس کی خواہش نہ کرو پھر میں اُٹھی جو لے کر انہیں پیسا انہیں صاف کیا اور ان کی روٹی بنائی اور اس کے ساتھ زیتون کے تیل کا سالن رکھا اور اس

پر مرچیں چھڑک دیں وہ میں نے ان لوگوں کے سامنے رکھا اور میں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ اسے پسند کرتے تھے۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4871 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد اخفت فِي اللّٰه وَمَا يخاف اَحد وَلَقد اوذيت فِي اللّٰه وَمَا يُؤْذى اَحد وَلَقد اَتَت عَلَيّ ثَلَاثُوْنَ من بَيْن يَوْم وَلَيْلَة وَمَا لي ولبلال طَعَام يَاكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شَيْءٌ يواريه اِبط بِلَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَمعنى هٰذَا الحَدِيْثِ حِيْن خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبا من مَكَّة وَمَعَهُ بِلَال اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَال من الطَّعَام مَا يحمل تَحت اِبطه..... انْتَهى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنا خوف زیادہ کیا گیا ہے' اُتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا جائے گا' مجھے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے سے جتنی اذیت پہنچائی گئی ہے' اتنی اذیت کسی اور کو نہیں پہنچائی جائے گی' مجھ پر تیس دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے لئے' کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکے' صرف وہ چیز ہوتی ہے' جو بلال کی بغل میں آ سکتی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھانے کے لئے اتنی سی چیز تھی' جو ان کی بغل کے نیچے رکھی جا سکتی تھی..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

4872 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَام رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على حَصِير فَقَامَ وَقد اثر فِيْ جنبه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتخذنا لَك وطاء فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا اَنا فِي الدُّنْيَا اِلَّا كراكب استظل تَحت شَجَرَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفظه: قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غرفَة كَاَنَّهَا بَيت حمام وَهُوَ نَائِم على حَصِير قد اثر بجنبه فَبَكَيْت فَقَالَ مَا يبكيك يَا عبد اللّٰه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كسْرى وَقَيْصَر يطؤون على الْخَزّ والديباج وَالْحَرِير وَاَنت نَائِم على هٰذَا الْحَصِير قد اثر بجنبك قَالَ فَلَا تبك يَا عبد اللّٰه فَاِن لَهُمُ الدُّنْيَا وَلنَا الْاٰخِرَة وَمَا اَنا وَالدُّنْيَا وَمَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كَمثل رَاكب نزل تَحت شَجَرَة ثُمَّ سَار وَتركهَا

وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب بِنَحْوِ الطَّبَرَانِيّ

قَوْلِهٖ كَاَنَّهَا بَيت حمام هُوَ بتَشْدِيد الْمِيم وَمَعْنَاهُ اَن فِيهَا من الْحر وَالْكرب كَمَا فِيْ بَيت الْحمام

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ چٹائی پر سو گئے جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کے پہلو پر اس کا نشان موجود تھا' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اپنے لئے بچھونا استعمال کریں تو مناسب ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میں تو دنیا میں' ایک سوار کی طرح ہوں' جو کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتا ہے' اور پھر اُسے وہیں چھوڑ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ اس وقت بالا خانے میں موجود تھے' جو کسی حمام کی طرح کا تھا' آپ ﷺ چٹائی پر سوئے ہوئے تھے' جس کا نشان آپ ﷺ پر لگ گیا تھا' میں رونے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کسریٰ اور قیصر' تو ریشم' دیباج اور حریر پر رہتے ہیں' اور آپ اس چٹائی پر سوئے ہوئے تھے' جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم نہ روؤ! کیونکہ اُن (کافر) لوگوں کے لئے دنیا ہے اور ہمارے لئے آخرت ہوگی' میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال' اُس سوار کی طرح ہے' جو کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کرتا ہے' اور پھر اُسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں' امام طبرانی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ کہ ''جو کسی حمام کی طرح تھا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں گرمی اور پریشانی پائی جاتی تھی' جس طرح حمام میں پائی جاتی ہے۔

4973 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهِ عمر وَهُوَ على حَصِير قد أثر فِيْ جنبه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو اتَّخذت فراشا أوثر من هٰذَا فَقَالَ مَا لي وللدنيا مَا مثلي وَمثل الدُّنْيَا اِلَّا كراكب سَار فِيْ يَوْم صَائِف فاستظل تَحت شَجَرَة سَاعَة ثُمَّ رَاح وَتركهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' جس کا نشان آپ ﷺ کے پہلو پر لگ چکا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ کوئی بچھونا استعمال کریں تو یہ نشان نہیں لگے گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا دنیا کے ساتھ کیا واسطہ؟ میری اور دنیا کی مثال' اس سوار کی طرح ہے' جو ایک گرم دن میں سفر کر رہا ہوتا ہے' اور پھر گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کے سائے میں رک جاتا ہے اور پھر اسے وہیں چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

4974 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ حَدثنِيْ عمر بن الْخطاب قَالَ دخلت على رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على حَصِير قَالَ فَجَلَست فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَاره وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيره وَإِذَا الْحَصِير قد أثر فِيْ جنبه وَإِذَا أَنا بقبضة من شعير نَحْو الصَّاع وقرظ فِيْ نَاحيَة فِي الغرفة وَإِذَا إهَاب مُعَلّق فابتدرت عَيْنَايَ فَقَالَ مَا يبكيك يَا

ابن الخطاب فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِي لَا ابكي وَهٰذَا الحَصِير قد اثر فِي جَنبك وَهٰذِهِ خزائنك لا ارى فِيهَا إِلَّا مَا ارى وَذَاكَ كسرى وَقَيصر فِي الثِّمَار والانهار وَانت نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وَهٰذِهِ خزائنك فَقَالَ يَا ابن الخطاب اما ترضى ان تكون لنا الآخِرَة وَلَهُمُ الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابن مَاجه بِإِسْنَادٍ صَحِيح وَالحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفظه: قَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنت على رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فدخلت عَلَيْهِ فِي مشربة وَانه لمضطجع على خصفة إِن بعضه لعلى التُّرَاب وَتَحت رَاسه وسَادَة محشوة ليفا وَإِن فَوق رَاسه لإهابا عطنا وَفِي نَاحِيَة المشربة قرظ فَسلمت عَلَيْهِ فَجَلَست فَقلتُ انت نَبِيَّ اللّٰهِ وصفوته وكسرى وَقَيصر على سرر الذَّهَب وفرش الديباج وَالحَرِير فَقَالَ أُولَئِكَ عجلت لَهُم طَيِّبَاتهم وَهِي وشيكة الِانْقِطَاع وَانا قوم اخرت لنا طيباتنا فِي آخرتنا

وَرَوَاهُ ابن حبان فِي صَحِيحه عَن انس ان عمر دخل على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر نَحوه

المَشرُبَة بِفَتْح المِيم وَالرَّاء وبضم الرَّاء أَيْضًا هِيَ الغرفة وشيكة الِانْقِطَاع أي سريعة الِانْقِطَاع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر آرام فرما تھے' میں بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت صرف تہبند باندھا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر اور کوئی لباس نہیں تھا' اور چٹائی کا نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو پر لگ چکا تھا' اور وہاں کچھ جو پڑے ہوئے تھے' جو ایک صاع کے قریب تھے اور کمرے کے ایک کونے ایک کھال پڑی ہوئی تھی اور کچھ کھالیں لٹکی ہوئی بھی تھیں' میری آنکھوں میں آنسو آ گئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ جبکہ اس چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان ڈال دیا ہے' اور یہ ساری چیزیں ہیں' جو مجھے نظر آ رہی ہیں (اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں ہے) جبکہ کسریٰ اور قیصر' پھولوں میں اور نہروں میں موجود ہیں' اور آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' اور آپ کا ساز و سامان صرف یہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے خطاب کے صاحبزادے! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ ہمیں آخرت نصیب ہو اور انہیں دنیا مل جائے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالاخانے میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کا کچھ حصہ مٹی پر بھی تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے نیچے جو تکیہ تھا' اس میں پتے بھرے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کچھ کھالیں لٹکی ہوئی تھیں' بالاخانے کے ایک کونے میں کچھ پتے پڑے ہوئے تھے' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا' میں نے عرض کی: آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں' جبکہ کسریٰ اور قیصر' تو سونے کے پلنگوں' دیباج اور ریشم کے بچھونوں پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں ان کی نعمتیں جلدی مل گئی ہیں' اور یہ عنقریب منقطع ہو جائیں گی' اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہماری نعمتیں ہمارے لئے آخرت میں تیار رکھی گئی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

لفظ مشربہ کا مطلب بالاخانہ ہے' لفظ شیکہ الانقطاع کا مطلب جلدی سے منقطع ہونے والی چیز ہے۔

4875 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْر مزمل بالبردى عَلَيْهِ كساء اسود قد حشوناه بالبردى فدخل اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر عَلَيْهِ فَإِذَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِم عَلَيْهِ فَلَمَّا رآهما استوى جَالِسا فنظر فَإِذَا اثر السرير فِيْ جنب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّعمر رضوان اللّٰه عَلَيْهِمَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يُؤْذِيك خشونة مَا نرى من فراشك وسريرك وَهٰذَا كسرى وَقَيْصَر على فرَاش الْحَرِيْر والديباج فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقولا هٰذَا فَإِن فرَاش كسرى وَقَيْصَر فِي النَّار وَإِن فِرَاشِي وسريرى هٰذَا عاقبته إِلَى الْجنَّة . رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ من رِوَايَةِ الْمَاضِي بن مُحَمَّد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک پلنگ تھا' جس پر چادر ڈالی جاتی تھی' جس پر ایک سیاہ چادر ہوتی تھی' ہم نے اسے بردی سے بھرا ہوا تھا' ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس پر سو رہے تھے' جب نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں حضرات کو ملاحظہ فرمایا' تو آپ ﷺ سیدھے ہو کر تشریف فرما ہوئے' نبی اکرم ﷺ کے پہلو پر پلنگ کا نشان بن گیا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس کی سختی آپ کو تکلیف نہیں پہنچاتی؟ یہ جو آپ کا بچھونا ہے اور جو آپ کا پلنگ ہے' یہ ہمیں نظر آ رہا ہے' جبکہ قیصر اور کسریٰ دیباج پر رہتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم دونوں یہ بات نہ کہو' کسریٰ اور قیصر کے بچھونے جہنم میں جائیں گے اور میرے اس بچھونے اور پلنگ کا انجام جنت ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ماضی بن محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4876 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت إِنَّمَا كَانَ فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ينَام عَلَيْهِ أدما حشوه لِيف

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جس بستر پر سوتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

4877 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يتكىء عَلَيْهِ من ادم حشوه لِيف رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّغَيْرهمَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ جس تکیے پر ٹیک لگاتے تھے' وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا' جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

4878 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخلت عَلَيّ امْرَأَة من الْاَنْصَار فرات فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قطيفة مثنية فبعثت اِلَيّ بفراش حشوه الصُّوف فدخل عَلَيّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَة قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فلَانَة الْاَنْصَارِيَّة دخلت فرات فراشك فَذَهَبت فَبعثت اِلَيّ بِهٰذَا فَقَالَ رديه يَا عَائِشَة فوَاللّٰهِ لَو شِئْت لأجرى اللّٰه معي جبال الذَّهَب وَالْفِضَّة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من رِوَايَةِ عباد بن عباد المهلبي عَن مجالد بن سعيد

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت میرے ہاں آئی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے بستر کو دیکھا کہ وہ دہری چادر کا بنا ہوا تھا' تو اس نے میری طرف ایک بچھونی بھجوائی' جس کے اندر روئی بھری ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عائشہ! یہ کہاں سے آئی ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! فلاں عورت میرے ہاں آئی تھی' اس نے آپ کا بستر دیکھا' تو وہ گئی' اور اس نے یہ بستر مجھے بھجوا دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ! یہ اسے واپس کر دو! اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں' تو اللہ تعالیٰ میرے ساتھ سونے اور چاندی کے پہاڑوں کو چلانا شروع کر دے"

یہ روایت امام بیہقی نے' عباد بن عباد مہلبی کی' مجالد بن سعید سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

4979 - وَرَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب عَن ابْنِ فُضَيْل عَن مجَالد عَن يحيى بن عباد عَن امْرَاَة من قَومهمْ لم يسمهَا قَالَت دخلت على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فمسست فرَاش رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ خشن وَاِذَا دَاخله بردى اَوْ ليف فَقُلْتُ يَا أم الْمُؤْمِنِينَ اِن عِنْدِي فراشا أحسن من هٰذَا والين-فَذكره أطول مِنْهُ

❀❀ یہ روایت ابوشیخ نے کتاب "الثواب" میں ابن فضیل کے حوالے سے' مجالد کے حوالے سے' یحییٰ بن عباد کے حوالے سے' اُن کی قوم کی ایک خاتون کے حوالے سے نقل کی ہے' جس خاتون کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے نبی اکرم ﷺ کے بچھونے کو چھوا' تو وہ کھردرا تھا' اور اس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے' میں نے کہا: اے اُمّ المؤمنین! ہمارے پاس ایک بچھونا ہے' جو اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہے"۔

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذرا طوالت کے ساتھ نقل کی ہے۔

4980 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّوف واحتذى المخصوف وَقَالَ اكل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعا وَلبس حلسا خشنا

قيل لِلْحسنِ مَا البشع قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ يُوسُف بن اَبِي كثير وَهُوَ مَجْهُوْل عَن نوح بن ذكْوَان وَهُوَ واه وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَعِنْده خشنا مَوْضِع بشعا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُونی لباس پہن لیتے تھے' جوتا خود گانٹھ لیتے تھے اور نبی اکرم ﷺ موٹے جو کھا لیا کرتے تھے اور کھردرا لباس پہن لیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے دریافت کیا گیا: لفظ بشع کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: موٹے جو' یہ وہ تھے

جنہیں نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے بغیر نگل نہیں سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے یوسف بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک مجہول راوی ہے اس کے حوالے سے یہ نوح بن ذکوان سے منقول ہے وہ بھی ایک واہی راوی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اور انہوں نے لفظ "بشعا" کی جگہ "خشنا" نقل کیا ہے۔

4981 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات غَدَاة وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ . رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَلَمْ يقل مرحل

الـمـرط بِكَسْر الْمِيم وَإِسْكَان الرَّاء هُوَ كسَاء من صوف أَوْ خَز يؤتزر بِهِ والمرحل بتَشْدِيد الْحَاء الْمُهْملَة مَفْتُوحَة هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ صور الرّحال

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لے گئے آپ ﷺ نے سیاہ رنگ کی نقش و نگار والی اونی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے لفظ "مرحل" نقل نہیں کیا۔

لفظ "مرط" اون سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں یا خز سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے لفظ "مرحل" سے مراد وہ چادر ہے جس میں کشیدہ کاری کی گئی ہو۔

4982 - وَعَنْ أَبِيْ بردة بن أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اخرجت لنا عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كسَاء ملبدا وازارا غليظا قَالَت قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْن

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهم

قَوْلـه مـلـبـدا اى مرقعا وَقد لبدت الثَّوْب بِالتَّخْفِيفِ ولبدته بِالتَّشْدِيْدِ يُقَال للرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا صدر الْقَمِيص اللبدة والرقعة الَّتِيْ يرقع بهَا قب الْقَمِيص الْقَبِيْلَة

❀❀ حضرت ابوبردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر نکال کے دکھائی اور ایک موٹا تہبند نکال کے دکھایا اور یہ بات بتائی: نبی اکرم ﷺ کا وصال ان دونوں کپڑوں میں ہوا تھا۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

لفظ ملبد کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پیوند لگے ہوئے تھے

لفظ لبدت الثوب کا مطلب یہ ہے کہ جب اس میں کوئی پیوند لگایا گیا ہو جس کے ذریعے قمیص کے سینے کو سی لیا گیا ہو۔

لفظ لبدہ اور رقعہ کا مطلب یہ ہے کہ جس کے ذریعے قمیص کے آگے والے حصے کو سیا گیا ہو۔

4983 - وَعَنْ أَسـمَـاء بنت أَبِيْ بكر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت صنعت سفرة لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيت أَبِيْ بكر حِيْن أَرَادَ أَن يُهَاجر إِلَى الْمَدِيْنَة فَلَمْ يجد لسفرته وَلَا لسقائه مَا يربطهما بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِيْ بكـر وَاللّٰـه مَا اجد شَيْئًا اربط بِهِ إِلَّا نطاقي قَالَ فشقيه بِاثْنَيْنِ واربطي بِوَاحِد السقاء وبواحد السفرة فَفعلت فَلذٰلِكَ سميت ذَات النطاقين۔

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

النطاق بِكَسْر النُّوْن شَیْءٌ تشد بِهِ الْمَرْاَة وَسطهَا لترفع بِهِ ثوبها عَن الْاَرْض عِنْد قَضَاء الأشغال

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر ؓ بیان کرتی ہیں: میں نے حضرت ابوبکر ؓ کے گھر میں نبی اکرم ﷺ کے لئے سفر کا سامان تیار کیا' جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تھا' تو اس تھیلے کے لئے اور اس مشکیزے کو باندھنے کے لئے کوئی چیز نہیں مل رہی تھی' میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس کو باندھنے کے لئے صرف اپنا کمربند مل رہا ہے' تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: تم اسے دو حصوں میں تقسیم کرو' ایک حصے کے ذریعے مشکیزے کو باندھ دو' اور ایک حصے کے ذریعے تھیلے کو باندھ دو' میں نے ایسا ہی کیا' اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ نطاق کا مطلب وہ چیز ہے' جس کے ذریعے عورت اپنے پیٹ پر باندھتی ہے' تاکہ اس کا کپڑا کام کاج کے وقت زمین سے اوپر رہے۔

4904 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا اَن رجلا دخل عَلَيْهَا وَعِنْدهَا جَارِيَة لَهَا عَلَيْهَا درع ثمنه خَمْسَة دَرَاهِمْ فَقَالَت ارْفَعْ بَصرك اِلٰى جاريتي انْظُر اِلَيْهَا فَاِنَّهَا تزهو على اَن تلبسه فِي الْبَيْت وَقد كَانَ لِي مِنْهُنَّ درع على عهد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَت امْرَاَة تقين بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرسلت اِلَیّ تستعيره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: ایک شخص ان کے ہاں آیا' اس وقت ان کے ہاں ایک لڑکی موجود تھی' جس نے جو چادر لی ہوئی تھی' اس کی قیمت چار درہم تھی۔ سیّدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: تم نگاہ اٹھا کر میری اس کنیز کی طرف دیکھو تم اس کا جائزہ لو! اس نے گھر میں اتنا عمدہ لباس پہنا ہوا ہے' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' اس طرح کی ایک چادر میرے پاس بھی ہوتی تھی' مدینہ منورہ میں جب بھی کسی لڑکی کی شادی ہوتی تھی' تو میری طرف پیغام بھیج کر وہ عاریت کے طور پر منگوائی جاتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری نقل کی ہے۔

4905 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت توفّي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ يَاْكُلهُ ذُوْ كبد اِلَّا شطر شعير فِيْ رق لي فَاَكلت مِنْهُ حَتّٰى طَال عَلَيّ فكلته ففني

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا' تو اس وقت میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی' جسے کوئی جاندار کھا سکتا' صرف کچھ جو تھے' جو میں نے رکھے ہوئے تھے' میں ان میں سے نکال کر کھا لیتی تھی' یہاں تک کہ کافی عرصہ ہو گیا (اور وہ ختم نہیں ہوئے) تو ایک دن میں نے انہیں ماپ لیا' تو وہ ختم ہو گئے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4906 - وَعَن عَمْرو بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ مَا ترك رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد مَوته درهما وَلَا دِيْنَارا وَلَا عبدا وَلَا امة وَلَا شَيْئًا اِلَّا بغلته الْبَيْضَاء الَّتِي كَانَ يركبهَا وسلاحه وارضا جعلهَا لِابْنِ

السَّبِيْلِ صَدَقَةً-

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وصال کے وقت کوئی درہم کوئی دینار یا کوئی غلام یا کوئی کنیز یا کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑی صرف آپ ﷺ کا سفید خچر تھا جس پر آپ ﷺ سوار ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ہتھیار تھے اور آپ ﷺ کی زمین تھی جس کو آپ ﷺ نے مسافروں کے لئے صدقہ قرار دیا تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

4987 - وَعَنْ عَلِيّ بن رَبَاح قَالَ سَمِعت عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لقد اَصْبَحْتُمْ وامسيتم ترغبون فِيمَا كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهِ اَصْبَحْتُمْ ترغبون فِي الدُّنْيَا وَكَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يزهد فِيْهَا وَاللّٰه مَا اَتَت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة من دهره اِلَّا كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهٗ قَالَ فَقَالَ بعض اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد رَاَينَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يستسلف

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ مَا مر بِهٖ ثَلَاث من دهره اِلَّا وَالَّذِيْ عَلَيْهِ اكثر من الَّذِيْ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا كَانَ نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازهد النَّاس فِي الدُّنْيَا واصبحتم اَرغب النَّاس فِيْهَا

❀❀ علی بن رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اب تم لوگ ایسی حالت میں صبح وشام کرتے ہو کہ تم جو چاہتے ہو وہ حاصل کر لیتے ہو حالانکہ تم لوگ جس دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے صبح کرتے ہو نبی اکرم ﷺ اس سے لاتعلقی اختیار کرتے تھے نبی اکرم ﷺ نے دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اللہ کی قسم نبی اکرم ﷺ پر ہر رات ایسی آتی تھی کہ آپ ﷺ کی ضرورت زیادہ ہوتی تھی اور چیز کم ہوتی تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بتائی ہے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ ادھار لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''کبھی بھی آپ ﷺ پر تین دن ایسے نہیں گزرے کہ آپ ﷺ کی ضرورت کے مطابق چیز پوری ہوتی''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے یہی روایت اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارے نبی ﷺ دنیا سے سب سے زیادہ بے رغبت تھے اور تم لوگ دنیا میں سب سے زیادہ رغبت رکھتے ہو''۔

4988 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت توفّي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعه مَرْهُوْنَة عِنْد

يَهُودِيّ فِي ثَلَاثِينَ صَاعًا من شعير .

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرمِذِيّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی وہ جو کے تیس صاع کے عوض میں رہن رکھی گئی تھی۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

4989 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْم اَوْ لَيْلَة فَإِذَا هُوَ بِاَبِي بكر وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخرجكما من بيوتكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا الْجُوع يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ وَاَنا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ اخرجني الَّذِيْ اخرجكما قُوْمُوْا فَقَامُوا مَعَه فَاَتوا رجلا من الْاَنْصَار فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيته فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَة قَالَت مرْحَبًا وَاهلا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْن فلَان قَالَت ذهب يستعذب لنا المَاء إِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيّ فَنظر إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصاحبيه ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَد الْيَوْم اَكْرم أضيافا مني فَانْطَلق فَجَاءَهُمْ بعذق فِيْهِ بسر وتمر وَرطب وَقَالَ كلوا وَاخذ المدية فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاك والحلوب فذبح لَهُمْ فَاَكَلُوا من الشَّاة وَمن ذٰلِكَ العذق وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَن شَبِعُوْا ورووا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِي بكر وَعمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لتسالن عَن هٰذَا النَّعِيْم يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك بلاغا بِاخْتِصَار وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرمِذِيّ بِزِيَادَة والأنصاري الْمُبْهم هُوَ اَبُو الْهَيْثَم بن التيهاني بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْمُثَنَّاة تَحت وتشديدها كَذَا جَاءَ مُصَرحًا بِهِ فِي الْمُوَطَّا وَالتِّرمِذِيّ وَفِي مُسْند اَبِي يعلى ومعجم الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْث ابْن عَبَّاس اَنه اَبُو الْهَيْثَم وَكَذَا فِي الْمُعْجم اَيْضًا من حَدِيْث ابْن عمر وَقد رويت هٰذِهِ الْقِصَّة من حَدِيْث جمَاعَة من الصَّحَابَة مُصَرح فِي اَكْثَرهَا بِاَنَّهُ اَبُو الْهَيْثَم

وَجَاء فِي مُعْجم الطَّبَرَانِيّ الصَّغِير والأوسط وصحيح ابْن حبَان من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَغَيره اَنه اَبُو اَيُّوب الْاَنْصَارِيّ وَالظَّاهِر اَن هٰذِهِ الْقِصَّة اتّفقت مرّة مَعَ اَبِي الْهَيْثَم وَمرَّة مَعَ اَبِي اَيُّوب

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس فِي الْحَمد بعد الْاَكل العذق هُنَا بِكَسْر الْعين وَهُوَ الكباسة والقنو وَاَما بِفَتْح الْعين فَهُوَ النَّخْلَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت یا شاید رات کے وقت گھر سے نکلے

4988-صحيح البخاري - كتاب الجهاد والسير' باب ما قيل في درع النبي صلى الله عليه وسلم - حديث:2780صحيح أبي عوانة - مبتدأ كتاب البيوع' باب الإباحة لبائع الشيء بالنسيئة أن يسترهن من المشتري رهنا - حديث:4464صحيح ابن حبان - كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرهن - ذكر خبر قد تشنع به بعض المعطلة على أهل الحديث حيث حديث:6021السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الرهن' باب جواز الرهن - حديث:10471مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث:25459مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث:2632

تو آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آئے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم اس وقت میں کیوں اپنے گھر سے نکلے ہو؟ ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بھوک کی وجہ سے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مجھے بھی اس چیز نے باہر نکالا ہے' جس نے تمہیں نکالا ہے' تم لوگ اٹھو! تو یہ صاحبان اٹھے' یہ حضرات انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے ہاں آئے' وہ صاحب اپنے گھر پر نہیں تھے' جب ان کی اہلیہ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' تو انہوں نے عرض کی: خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: وہ کہاں ہے؟ تو اس خاتون نے کہا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں' اسی دوران وہ انصاری آ گیا' تو اس نے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو دیکھا' تو کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' آج کسی کا بھی مہمان میرے مہمانوں سے زیادہ معزز نہیں ہوگا' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک خوشہ لے کے آیا' جس میں خشک اور تر کھجوریں تھیں' اس نے عرض کی: آپ یہ کھایئے! پھر اس نے چھری پکڑی (تاکہ وہ جانور ذبح کرے) نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا' اس نے ان حضرات کے لئے جانور ذبح کیا' ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا' اس خوشے میں سے کھجوریں کھائیں' پانی پیا' جب یہ حضرات سیر اور سیراب ہو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن' تم سے ان نعمتوں کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی نے اسے اضافے کے ساتھ نقل کیا ہے' جس انصاری کا مبہم تذکرہ ہوا ہے' وہ حضرت ابوالہیثم بن تیہانی رضی اللہ عنہ ہیں' جیسا کہ ''مؤطا'' میں ان کا نام صراحت کے ساتھ موجود ہے' ترمذی' مسند ابویعلیٰ اور معجم طبرانی میں' یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے' کہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے' ''معجم'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں بھی اسی طرح مذکور ہے' یہ واقعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے' جن میں سے زیادہ تر کی روایت میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ تھے۔

معجم طبرانی صغیر' معجم اوسط' اور صحیح ابن حبان کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے' اس میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ یہ واقعہ ایک مرتبہ حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا' اور ایک مرتبہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آیا تھا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے کہ کھانا کھانے کے بعد آپ ﷺ نے حمد بیان کی۔

لفظ العزق سے مراد گچھ ہے اگر ع پر زیر پڑھی جائے اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے' تو اس سے مراد کھجور کا درخت ہوتا ہے۔

4990 - وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَسْقَى فَاُتِيَ بِمَاءٍ وَعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ بَكَى وَانْتَحَبَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ بِهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْاَلُهُ عَنْ شَيْءٍ فَلَمَّا فَرَغَ قُلْنَا يَا خَلِيفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا الْبُكَاءِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ رَاَيْتُهُ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ شَيْئًا وَّلَا اَرٰى شَيْئًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ اَرَاكَ تَدْفَعُ عَنْ نَفْسِكَ وَلَا اَرٰى شَيْئًا قَالَ الدُّنْيَا تَطَوَّلَتْ

لی فَقُلْتُ اِلَیْکَ عنی فَقَالَت اما اِنَّکَ لست بمدر کی قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ فشق ذٰلِکَ عَلَیَّ وَخفت اَن اکون قد خالفت اَمر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ولحقتنی الدُّنْیَا

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا عبد الْوَاحِد بن زید وَقد قَالَ ابْن حبَان یعْتَبر حَدِیْثہ اِذا کَانَ فَوْقہ ثِقَة ودونہ ثِقَة وَھُوَ ھُنَا کَذٰلِک

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو ان کے لیے پانی اور شہد لایا گیا' جب انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ میں پکڑا' تو وہ رونے لگے' اور ہچکیاں لینے لگے' ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید انہیں کوئی تکلیف ہے' لیکن ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت نہیں کیا' جب ان کا رونا ترک گیا' تو ہم نے عرض کی: اے اللہ کے رسول کے خلیفہ! آپ اس طرح کیوں روئے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: اسی طرح ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے کوئی چیز دور کر رہے تھے' لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے' جسے آپ اپنے آپ سے دور کر رہے تھے؟ مجھے تو کوئی چیز نظر نہیں آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا میری طرف آ رہی تھی' تو میں نے کہا: مجھ سے دور ہو جاؤ' تو اس نے کہا: آپ مجھ تک نہیں پہنچ پائیں گے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' تو مجھے یہ بات بہت گراں گزری اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے برخلاف نہ کر دیا ہو' اور دنیا مجھ تک پہنچ نہ گئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالواحد بن زید کا معاملہ مختلف ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس کی حدیث معتبر ہے' بشرطیکہ اس کے اوپر والا راوی اور نیچے والا راوی' ثقہ ہوں' اور یہاں ایسا ہی ہے۔

4991 - وَعَنْ زید بن اسلم قَالَ استسقی عمر فجیء بِمَاء قد شیب بِعَسَل فَقَالَ اِنَّہٗ لطیب لکنی اسمع اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نعی علی قوم شھواتھم فَقَالَ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا (الاحقاف) فَاَخَاف اَن تکون حسناتنا عجلت لنا فَلَمْ یشربہ- ذکرہ رزین وَلَمْ ارہ

❀❀ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پینے کے لئے کچھ مانگا' تو ان کے لئے پانی لایا گیا' جس میں شہد ملایا گیا تھا' تو انہوں نے فرمایا: یہ پاکیزہ ہے' لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس نے ان لوگوں کا ذکر کیا ہے' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں' اور یہ فرمایا ہے:

''تم نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کر لی تھیں' اور ان کے ذریعے نفع حاصل کر لیا تھا''۔

تو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں ہماری اچھائیاں ہمیں جلدی تو نہیں مل گئیں ہیں' (راوی بیان کرتے ہیں:) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ مشروب نہیں پیا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

4992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن عمر رای فِیْ یَد جَابر بن عبد اللّٰہ درھما فَقَالَ مَا ھٰذَا الدِّرْھَم قَالَ اُرِید اَن اَشْتَرِی بِہٖ لأھلی لَحْمًا قرموا اِلَیْہِ فَقَالَ اَکل مَا اشتھیتم اشتریتم مَا یُرِید اَحَدکُمْ اَن یطوی بَطْنہ لِابْنِ عَمہ وجارہ اَیْنَ تذْھب عَنْکُمْ ھٰذِہِ الْاٰیَة اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ الْقَاسِم بن عبد الله بن عمر وَهُوَ واه وَاَرَاهُ صَححهُ مَعَ هٰذَا وَرَوَاهُ مَالك عَن يحيى بن سعيد اَن عمر بن الْخطاب اَدْرك جَابر بن عبد الله فَذكره وَتقدم حَدِيْث جَابر فِي التَّرْهِيب من الشِّبَع

قَوْله قرموا اِلَيْهِ اَى اشتدت شهواتهم لَهُ وَالْقرمُ شدَّة الشَّهْوَة للحم حَتّٰى لا يصبر عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ایک درہم دیکھا' تو فرمایا: یہ درہم کس لئے ہے؟ انہوں نے بتایا: میں اس کے ذریعے اپنے گھر والوں کے لئے گوشت خریدنا چاہتا ہوں' انہوں نے گوشت کی خواہش کی ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا تم لوگوں کو جس چیز کی خواہش ہوگی' وہ تم خریدلو گے؟ تم میں سے کوئی ایک شخص یہ ارادہ نہیں کرتا کہ وہ اپنے چچازاد یا اپنے پڑوسی کے لئے اپنے پیٹ کو لپیٹ لے؟ تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل رہ گئے ہو؟

''تم لوگوں نے اپنی نعمتیں' دنیاوی زندگی میں حاصل کرلی تھیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے قاسم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک واہی راوی ہے' میرا خیال ہے امام حاکم نے اس کے باوجود اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ روایت امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے پاس آئے ...... اس بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے' اس سے پہلے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث' سیر ہو کر کھانے سے متعلق ترہیبی روایات کے باب میں گزر چکی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''قرم الیہ'' سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے ان کی خواہش شدید ہوگئی' قرم کا مطلب' گوشت کے لئے ان کی خواہش کا شدید ہونا ہے کہ اس کے بغیر صبر نہ آئے۔

4993 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت عمر وَهُوَ يَوْمَئِذٍ اَمِير الْمُؤْمِنِينَ وَقد رقع بَيْن كَتفيهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا عَلٰى بَعْضٍ - رَوَاهُ مَالك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ ان دنوں امیر المومنین تھے' اور انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان تین پیوند لگائے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

4994 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَاَيْت عُثْمَان بن عَفَّان يَوْم الْجُمُعَة على الْمِنْبَر عَلَيْهِ اِزَار عدني غليظ ثمنه اَرْبَعَة دَرَاهِمُ اَوْ خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحْم طَوِيل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم فِي اللبَاس مَعَ شرح غَرِيْبٌ

❀❀ عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا' انہوں نے ایک موٹا عدنی تہبند باندھا ہوا تھا' جس کی قیمت چار درہم' یا شاید پانچ درہم تھی' اور ایک کوفی چادر اوڑھی ہوئی تھی' وہ بھرے ہوئے جسم کے مالک' لمبی داڑھی والے' خوبصورت چہرے کے مالک شخص تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جہاں اس کے غریب الفاظ کی شرح ہو چکی ہے۔

4995 - وَعَنْ مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ قَالَ حَدثنِي من سمع عَليّ بن اَبِي طَالب يَقُولُ اِنَّا لجُلُوس مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِد اِذْ طلع علينا مُصعب بن عُمَيْر مَا عَلَيْهِ اِلَّا بردة لَهُ مَرْقُوعَة بفروة فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى للَّذِي كَانَ فِيهِ من النَّعِيم وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْم ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ بكم اِذا غدا اَحَدُكُمْ فِي حلَّة وَرَاح فِي حلَّة وَوضعت بَين يَدَيْهِ صَحْفَة وَرفعت اُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير منا الْيَوْم نتفرغ لِلْعِبَادَةِ ونكفى المؤونة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيقين تقدم لفظ اَحدهمَا مُخْتَصرًا وَلَمْ يسم فِيهِمَا الرَّاوِي عَن عَليّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَلَمْ يسمه اَيْضًا وَلَفْظه:

عَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِي غَدَاة شاتية وَقد اَوبقني الْبرد فَاَخذت ثوبا من صوف كَانَ عندنَا ثُمَّ اَدخلته فِي عنقِي وحزمته على صَدْرِي استدفىء بِهِ وَاللّٰه مَا فِي بَيْتِي شَيْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِي بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ لبلغني فَخرجت فِي بعض نواحي الْمَدِيْنَة فَانْطَلَقت اِلَى يَهُودِيّ فِي حَائِط فاطلعت عَلَيْهِ من ثغرة فِي جِدَاره فَقَالَ مَا لَك يَا اَعْرَابِي هَلْ لَك فِي دلو بتمرة قلت نَعَمْ افْتَحْ لي الْحَائِط فَفتح لي فَدخلت فَجعلت انزع الدَّلْو ويعطيني تَمْرَة حَتَّى مَلَأت كفي قلت حسبي مِنْك الْآن فَاَكلتهن ثُمَّ جرعت من المَاء ثُمَّ جِئْت اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِي الْمَسْجِد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِي بردة لَهُ مَرْقُوعَة بفروة وَكَانَ اَنعم غُلَام بِمَكَّة وأرهفه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيهِ من النَّعِيم وَرَاَى حَاله الَّتِي هُوَ عَلَيْهَا فَذرفت عَيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير اَم اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بجفنة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرَى وَغدا فِي حلَّة وَرَاح فِي اُخْرَى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْيَوْم خير

❀❀ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں: مجھے اس شخص نے یہ بات بتائی ہے: جس نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے ان کے جسم پر صرف ایک چادر تھی جس میں پیوند لگا ہوا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ پہلے اتنی نعمتوں میں رہے تھے اور اب اُن کی یہ حالت تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے اصحاب سے) ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ کہ جب آدمی صبح کے وقت ایک حلہ پہنے گا اور شام کے وقت ایک حلہ پہنے گا اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھالیا جائے گا اور تمہارے گھروں پر یوں پردہ لٹکایا جائے گا جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف ڈالا جاتا ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم آج کے مقابلے میں اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے کیونکہ اس وقت میں ہم عبادت کے لئے فارغ ہوں گے اور ہمیں کام کاج کی ضرورت نہیں ہوگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ آج اُس وقت کے مقابلے میں زیادہ اچھی حالت میں ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے'ان میں سے ایک کے الفاظ پہلے مختصر طور پر گزر چکے ہیں'انہوں نے اس میں اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا'جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے'اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہی روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے'انہوں نے بھی راوی کا نام ذکر نہیں کیا' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک دن' میں صبح کے وقت گھر سے نکلا' مجھے سردی محسوس ہو رہی تھی' میں نے اپنے پاس موجود ایک اونی کپڑا لیا' اور اسے اچھی طرح اوڑھ لیا' تا کہ اس کے ذریعے گرمائش حاصل کروں' اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی' جس کو میں کھا سکتا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی چیز ہوتی' تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی' میں مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں کہیں جانے کے لئے نکلا' میں ایک یہودی کے پاس آیا' جو ایک باغ میں موجود تھا' میں نے دیوار کے سوراخ میں سے اس کی طرف جھانک کر دیکھا تو اس نے کہا: اے دیہاتی! کیا کام ہے؟ کیا تم ایک کھجور کے عوض میں ایک ڈول نکال دو گے؟ میں نے کہا: ٹھیک ہے' تم میرے لئے دروازہ کھولو! اس نے میرے لئے دروازہ کھولا' میں اندر آیا' پھر میں ڈول نکالتا اور وہ مجھے ایک کھجور دے دیتا' یہاں تک کہ میری ہتھیلی بھر گئی' تو میں نے کہا: میرے لئے اتنا کافی ہے' میں نے ان کھجوروں کو کھایا' پانی کا گھونٹ بھرا' پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اور مسجد میں آ کر بیٹھ گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران مصعب بن عمیر ہمارے سامنے آئے' جن کے جسم پر ایک چادر تھی' جس میں پیوند لگے ہوئے تھے' حالانکہ مکہ مکرمہ میں وہ سب سے زیادہ نعمتوں میں رہنے والے نوجوان تھے' اور ان کی زندگی سب سے زیادہ خوشحال تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ملاحظہ فرمایا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی نعمتیں یاد آئیں' اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موجودہ حالت ملاحظہ فرمائی' جس میں وہ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا کل اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک پیالہ رکھا جائے گا' اور شام کے وقت دوسرا رکھا جائے گا' صبح کے وقت ایک حلہ ہو گا' اور شام کے وقت دوسرا ہو گا' اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف لٹکایا جاتا ہے' تو ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم عبادت کے لئے یکسو ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم لوگ آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

4996 - وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا يَوْمًا فَقَالَ اَيْنَ ابناى يَعْنِيْ حسنا وَحسينا قَالَتْ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ يذوقه ذائق فَقَالَ عَلِيّ اذهب بهما فَاِنِّيْ اَتَخَوَّف اَن يبكيا عَلَيْكَ وَلَيْسَ عندك شَيْءٌ فَذهب اِلٰى فلَان الْيَهُوْدِيّ فتوجه اِلَيْهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوجدهما يلعبان فِيْ شربة بَيْنَ اَيْدِيهِمَا فضل من تمر فَقَالَ يَا عَلِيّ اَلا تقلب ابنى قبل اَن يشْتَد الْحر قَالَ اَصْبَحْنَا وَلَيْسَ فِيْ بيتنا شَيْءٌ فَلَو جَلَست يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَتّٰى اجمع لفاطمة فضل تمرات فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اجْتمع لفاطمة فضل من تمر فَجعله فِيْ خرقَة ثُمَّ اقبل فَحمل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحدهمَا وَعلى الْاخر حَتّٰى اقلبهما - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ سیّدہ فاطمہ ؓ بیان کرتی ہیں :ایک دن نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے فرمایا: میرے دونوں بچے یعنی حسن اور حسین کہاں ہیں؟ سیّدہ فاطمہ ؓ بیان کرتی ہیں: اس وقت ہماری یہ حالت تھی کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی کہ جسے کوئی چکھنے والا چکھ سکے' حضرت علی ؓ نے فرمایا: تم ان دونوں کو لے جاؤ! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں یہ رونے نہ لگ پڑیں' اور تمہارے پاس کوئی چیز نہیں ہے' پھر حضرت علی ؓ فلاں یہودی کے پاس گئے' تو ان کی ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی' حضرت علی ؓ نے ان دونوں بچوں کو پایا کہ وہ کھیل رہے تھے' اور ان کے پاس کچھ اضافی کھجوریں پڑی ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! کیا تم میرے بچوں کو گرمی شدید ہونے سے پہلے واپس نہیں لے جاؤ گے؟ حضرت علی ؓ نے عرض کی: ہماری یہ حالت ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی چیز نہیں ہے' یارسول اللہ! اگر آپ تشریف فرما رہیں (یعنی یہ بچے آپ کے پاس رہیں)' تاکہ میں فاطمہ کے لئے بھی کچھ حاصل کرلوں (تو مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم ﷺ بیٹھے رہے' یہاں تک کہ میں نے فاطمہ کے لئے بھی کچھ کھجوریں حاصل کرلیں' انہیں کپڑے میں ڈالا' پھر میں آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن میں سے ایک (بچے) کو مجھے پکڑایا' پھر دوسرے کو پکڑایا' یہاں تک کہ میں ان دونوں کو لے کے واپس آ گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

4997 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرنَا عرس عَلِیّ وَفَاطِمَة فَمَا رَاینَا عرسا کَانَ احسن مِنْهُ حشونا الْفراش یَعْنِیْ من اللیف واوتینا بِتَمْر وزیت فاکلنا وَکَانَ فراشها لَیْلَة عرسها اِهَاب کَبْش

رَوَاهُ الْبَزَّار -الإهاب الْجلد وَقِیْلَ غَیْرُ الْمَدْبُوْغ

❀❀ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت علی ؓ اور سیدہ فاطمہ ؓ کی شادی میں شریک ہوئے تھے' ہم نے ان سے زیادہ اچھی شادی اور کسی کی نہیں دیکھی' ہم نے ان کے بچھونے میں پتے بھرے تھے' کھجوریں اور زیتون کا تیل لایا گیا تھا' ہم نے اسے کھایا تھا' اور شادی کی رات' اُن کا جو بچھونا تھا' وہ دنبے کی کھال کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

لفظ اہاب سے مراد کھال ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ کھال ہے' جو دباغت شدہ نہ ہو۔

4998 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة اِلَی عَلِیّ بعث مَعهَا بخمیل قَالَ عَطاءٍ مَا الخَمِیْل قَالَ قطیفة ووسادة من اَدَم حشوها لِیف واذخر وقربة کَانَا یفترشان الخمیل ویلتحفان بنصفِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَة عَطاءِ بن السَّائِب وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ عَن عَطاءِ بن السَّائِب اَیْضًا عَنْ اَبِیهِ عَن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :قَالَ جهز رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَة فِیْ خَمِیْلَة ووسادة اَدَم حشوها لِیف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ فاطمہ ؓ کی حضرت علی ؓ کے ساتھ رخصتی کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ ؓ کے ہاں ایک چادر بھی بھیجی۔

عطاء نے دریافت کیا: خمیل کسے کہتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: چادر کو اس کے علاوہ چمڑے کا ایک تکیہ تھا' جس میں پتے

بھرے ہوئے تھے اور اذخر بھری ہوئی تھی اور ایک مشکیزہ تھا' وہ دونوں (نصف چادر) نیچے چادر بچھا لیتے تھے اور اس کا نصف حصہ اوپر اوڑھ لیتے تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں عطاء بن سائب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جہیز میں ایک چادر اور چمڑے کا بنا ہوا ایک تکیہ دیا تھا' جس کے اندر چھال بھری ہوئی تھی۔

4999 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَت منا امْرَأَة تجْعَل فِي مزرعة لَهَا سلقا فَكَانَت إِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة تنْزع أُصُول السلق فتجعله فِي قدر ثُمَّ تجْعَل قَبْضَة من شعير تطحنه فَتكون أُصُول السلق عرقه قَالَ سهل كُنَّا ننصرف إِلَيْهَا من صَلَاة الْجُمُعَة فنسلم عَلَيْهَا فتقرب ذٰلِكَ الطَّعَام إِلَيْنَا فَكُنَّا نتمنى يَوْم الْجُمُعَة لطعامها ذٰلِك

وَفِي رِوَايَة: لَيْسَ فِيهَا شَحم وَلَا ودك وَكُنَّا نفرح بِيَوْم الْجُمُعَة-رَوَاهُ البُخَارِيّ

❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے یہاں کی ایک عورت اپنے کھیت میں چقندر لگایا کرتی تھی' جب جمعہ کا دن ہوتا تھا' تو وہ چقندر کی جڑیں اتار لیتی تھی' انہیں ہنڈیا میں ڈالتی تھی' پھر مٹھی بھر جو لے کر انہیں گوندھتی تھی' تو چقندر کی جڑیں اس کا سالن ہوتا تھا' حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد اس خاتون کے پاس جاتے تھے' تو اسے سلام کرتے تھے' وہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی تھی' تو ہم جمعہ کے دن اس کے کھانے کے خواہش مند ہوا کرتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس میں نہ چربی ہوتی تھی' نہ ہی تری ہوتی تھی' ہم جمعہ کے دن بڑے خوش ہوا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5000 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَٰه إِلَّا هُوَ إِن كنت لأعتمد بكبدي على الْأَرْض من الْجُوع وَإِن كنت لأشد الْحجر على بَطْني من الْجُوع وَلَقَد قعدت يَوْمًا على طريقهم الَّذِي يخرجُون مِنْهُ فَمر بِي أَبُو بكر فَسَأَلته عَن آيَة فِي كتاب الله مَا سَأَلته إِلَّا ليستتبعني فَمر فَلم يفعل ثُمَّ مر عمر فَسَأَلته عَن آيَة من كتاب الله مَا سَأَلته إِلَّا ليستتبعني ثُمَّ مر أَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِين رَآنِي وَعرف مَا فِي وَجْهي وَمَا فِي نَفسِي ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَة قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحق وَمضى فَاتَّبَعته فَاسْتَأْذن فَأذن لَهُ فَدخل فَوجدَ لَبَنًا فِي قدح فَقَالَ من أَيْن هٰذَا اللَّبن قَالُوا أهداه لَك فلَان أَو فُلَانَة قَالَ يَا أَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْحق إِلَى أهل الصّفة فادعهم لي قَالَ وَأهل الصّفة أضياف الْإِسْلَام لَا يأوون على أهل وَلَا

5000-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب : كيف كان عيش النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه - حديث: 6097صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر بركة الله جل وعلا في اللبن اليسير للمصطفى صلى الله - حديث: 6629المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الهجرة' حديث: 4233السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث:11382السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره - باب المسلم يبيت في المسجد' حديث:4033مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 10462الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر دلائل النبوة - حديث:1047

مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ إِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بعث بِهَا اِلَيْهِمْ وَلَمْ يتناوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أرسل اِلَيْهِمْ وَاَصَاب مِنْهَا وأشركهم فِيْهَا فساء نى ذٰلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبن فِىْ اَهْلِ الصّفة كنت اَحَق اَن اُصِيب من هٰذَا اللَّبن شربة أتقوى بِهَا فَإِذَا جاؤوا اَمرنِىْ فَكنت اَنَا اعطيهم وَمَا عَسى اَن يبلغنِىْ من هٰذَا اللَّبن وَلَمْ يكن من طَاعَة اللّٰه وَطَاعَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُد فاتيتهم فدعوتهم فَاَقْبَلُوْا وَاسْتَاذَنُوْا فَاذن لَهُمْ وَاخذُوا مجَالِسهمْ من الْبَيْت قَالَ يَا اَبَا هر قلت لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذ فاعطهم فَاَخذت الْقدح فَجعلت اعطيه الرجل فيشرب حَتّٰى يروى ثُمَّ يرد عَلَىّ الْقدح حَتّٰى انْتَهَيْت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد رُوِىَ الْقَوْم كلهم فَاَخذ الْقدح فَوَضعه على يَده فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَة فَقُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بقيت اَنَا وَاَنت قلت صدقت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقعد فَاشْرَبْ فَشربت فَقَالَ اشرب فَشربت فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشرب حَتّٰى قلت لَا وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا أجد مسلكا قَالَ فأرنى فاعطيته الْقدح فَحَمدَ اللّٰه تَعَالٰى وسمى وَشرب الفضلة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَغَيْرِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میں بھوک کی وجہ سے اپنا جگر زمین کے ساتھ ملا دیتا تھا اور میں بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا' ایک دن میں لوگوں کے راستے پر بیٹھا ہوا تھا' جہاں سے لوگ گزرتے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس مقصد کے لئے دریافت کیا تھا' تا کہ وہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے (اور کچھ کھلائیں گے) لیکن وہ گزر گئے' اور انہوں نے ایسا نہیں کیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ گزرے' میں نے ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں موجود ایک آیت کے بارے میں دریافت کیا' میں نے ان سے صرف اس لئے سوال کیا تھا' تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں گے (لیکن انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا) پھر حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے' اور میرے چہرے پر اور میرے من میں جو کچھ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اندازہ ہوگیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے ساتھ آؤ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے' میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل پڑا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پیالہ ملا جس میں دودھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا: فلاں شخص نے' یا فلاں عورت نے آپ تحفے کے طور پر بھیجا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کے لاؤ! راوی بیان کرتے ہیں: اہل صفہ' اسلام کے مہمان تھے' ان کا کوئی گھر بار اور مال و متاع نہیں تھا' جب بھی صدقے کی کوئی چیز آتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف بھجوا دیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اس میں سے کچھ بھی استعمال نہیں کرتے تھے' اور جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی تحفہ آتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پیغام بھیج کر اس میں سے کچھ انہیں دیتے تھے' اس تحفے میں انہیں شریک کر لیتے تھے' مجھے یہ بات بہت بری لگی' میں نے سوچا کہ اتنا سا دودھ' اہل صفہ کے کیا کام آئے گا؟ میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ میں یہ دودھ پیوں اور اس کے ذریعے قوت حاصل کروں' اگر وہ لوگ آ گئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دے دیں گے کہ یہ

میں اُن کو دوں' اور پھر اس دودھ میں سے مجھ تک کچھ نہیں پہنچے گا' لیکن بہرحال اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں تھا' میں ان لوگوں کے پاس آیا اور انہیں بلا کے لایا' وہ لوگ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اجازت عطا کی' وہ لوگ گھر میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہر! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ لو اور انہیں دو! میں نے پیالہ پکڑا اور ان میں سے ایک شخص کو دیا' اس نے پی لیا' یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو گیا' تو اس نے پیالہ مجھے واپس کر دیا (یہاں تک کہ سب لوگوں کو پلانے کے بعد) میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ سب لوگ سیر ہو چکے تھے' نبی اکرم ﷺ نے پیالہ پکڑ کر اپنے دست مبارک میں رکھا اور مسکرائے' آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے ٹھیک فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ اور پی لو! میں نے پی لیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور پیو! میں نے اور پیا آپ ﷺ مسلسل یہی کہتے رہے' اور پیو! یہاں تک کہ میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اب مجھے اس کے لئے کوئی گنجائش نہیں ملتی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لاؤ مجھے دو! میں نے وہ پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا' آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' بسم اللہ پڑھی اور باقی بچا ہوا دودھ پی لیا۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5001 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن النَّاس كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اكثر اَبُوْ هُرَيْرَة وَاِنِّی كنت اَلزم رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لشبع بَطْنی حِيْن لَا آكل الخمير وَلَا ألبس الْحَرِيْر وَلَا يخدمنی فلَان وفلَانة وَكنت ألصق بَطْنی بالحصباء من الْجُوْع وَاِن كنت لأستقرىء الرجل الْآيَة هِیَ معی لكی يَنْقَلِب بی فيطعمنی وَكَانَ خير النَّاس للمساكين جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب كَانَ يَنْقَلِب بِنَا فيطعمنا مَا كَانَ فِیْ بَيته حَتّٰى اِن كَانَ ليخرج اِلَيْنَا العكة الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَیْءٌ فنشقها فنلعق مَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفظه قَالَ اِن كنت لأسأل الرجل من اَصْحَاب رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الْآيَات من الْقُرْآن اَنا اَعْلَمُ بهَا مِنْهُ مَا اساله اِلَّا ليطعمنی شَيْئًا وَكنت اِذا سَاَلت جَعْفَر بن اَبِیْ طَالب لم يجبنی حَتّٰى يذهب بی اِلَی منزله فَيَقُوْلُ لامْرَاَته اَسمَاء اطعمينا فَاِذَا اطعمتنا اجابنی وَكَانَ جَعْفَر يحب الْمَسَاكِين وَيجْلس اِلَيْهِمْ ويحدثونه وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكنيه بِاَبِیْ الْمَسَاكِين

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: ابوہریرہ بکثرت روایات نقل کرتا ہے' حالانکہ میں پیٹ کی بھوک ختم کر کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہی رہا کرتا تھا' میں نہ تو عمدہ کھانا کھاتا تھا اور نہ ریشمی لباس پہنتا تھا اور نہ ہی فلاں مرد یا فلاں عورت میری خدمت کیا کرتے تھے' بعض اوقات بھوک کی شدت کی وجہ سے' میں اپنا پیٹ کنکریوں کے ساتھ لگا دیتا تھا اور میں کسی شخص سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا تھا' تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے اور مجھے کچھ کھلا دے' غریبوں کے حق میں لوگوں میں سب سے بہتر حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ تھے' وہ ہمیں ساتھ لے جایا کرتے تھے' اور ان کے گھر میں جو بھی موجود ہوتا' وہ ہمیں کھانے کے لئے دیا کرتے تھے' یہاں تک کہ بعض اوقات وہ ہمارے سامنے کوئی کپی لے آتے تھے' جس میں کوئی چیز نہیں ہوتی

تھی' تو ہم اسے چیر کر اس میں جو لگا ہوا ہوتا تھا' اس کو چاٹ لیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صاحب سے کسی آیت کے بارے میں دریافت کرتا' جس کے بارے میں' میں ان سے زیادہ جانتا تھا' میں نے ان سے صرف اس لئے دریافت کیا ہوتا تھا' تا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں' میں جب بھی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کچھ دریافت کرتا تھا' تو وہ مجھے کوئی جواب نہیں دیتے تھے' پہلے وہ مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاتے تھے' اور اپنی اہلیہ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے تھے: تم ہمیں کچھ کھانے کے لئے دو! جب وہ ہمیں کچھ کھلا دیتی تھیں' تو پھر وہ مجھے سوال کا جواب دیتے تھے' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت رکھتے تھے' ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے' اور ان کے ساتھ بات چیت کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ''ابوالمساکین'' رکھی ہوئی تھی۔

5002 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِيْ اَحدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يتمخط اَبُوْ هُرَيْرَة فِي الْكَتَّان لقد رَاَيْتنِيْ وَاِنِّيْ لأخر فِيمَا بَيْن مِنْبَر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة من الْجُوْع مغشيا عَليّ فَيَجِيْء الجائي فَيَضَع رجله على عنقِي يرى اَن بِي الْجُنُون وَمَا هُوَ اِلَّا الْجُوْع -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ

الْمشق بِكَسْر الْمِيم الْمغرَة وثوب ممشق مصبوغ بهَا

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان کے بنے ہوئے دو کپڑے تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے کے ذریعے ناک صاف کی' پھر فرمایا: بہت اچھے ابوہریرہ' بہت اچھے ابوہریرہ! تم کتان کے ساتھ ناک صاف کر رہے ہو؟ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان بھوک کی شدت کی وجہ سے' زمین پر پڑا ہوا ہوتا تھا' مجھ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی تھی' کوئی شخص آتا تھا' تو آ کے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیتا تھا' اسے یہ محسوس ہوتا تھا کہ مجھے جنون کا دورہ پڑا ہے' حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ مشق کا مطلب وہ کپڑا ہے جسے رنگ کیا گیا ہو۔

5003 - وَعَن فَضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذا صلى بِالنَّاسِ يخر رجال من قامتهم فِي الصَّلَاة من الْخَصَاصَة وهم اَصْحَاب الصّفة حَتّٰى يَقُوْلَ الْاَعْرَاب هَؤُلَاءِ مجانين اَوْ مجانون فَاِذَا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا لكم عِنْد اللّٰه لأحببتم اَن تزدادوا فاقة وحاجة . رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

الْخَصَاصَة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وصادين مهملتين هِيَ الْفَاقَة والجوع

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے' تو نماز کے دوران کچھ لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے گر جایا کرتے تھے' یہ اصحاب صفہ ہوتے تھے' یہاں تک کہ دیہاتی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ

پاگل ہیں‘ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی اور آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اگر تمہیں یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں‘ تمہارے لئے کیا اجر وثواب ہے‘ تو تم لوگ اس بات کے خواہش مند ہو گے‘ کہ تمہارے فاقہ اور حاجت میں اضافہ ہو جائے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے‘ اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔
لفظ ''خصاصہ'' سے مراد فاقہ اور بھوک ہے۔

5004 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَت عَلَیّ ثَلَاثَة اَيَّام لم اُطعم فَجِئْت اُرِيد الصّفة فَجعلت اسقط فَجعل الصّبيان يَقُوْلُوْنَ جن اَبُوْ هُرَيْرَة قَالَ فَجعلت اناديهم وَاَقُوْل بل اَنْتُمُ المجانين حَتّٰى انتهينا اِلَى الصّفة فَوَافَقت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیْ بقصعتين من ثريد فَدَعَا عَلَيْهَا اَهْلِ الصّفة وهم يَاْكُلُوْن مِنهَا فَجعلت أتطاول كي يدعوني حَتّٰى قَامَ الْقَوْم وَلَيْسَ فِی الْقَصعَة اِلَّا شَیْءٍ فِیْ نواحي الْقَصعَة فَجَمعه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَت لقْمَة فَوَضعه على اَصَابِعه فَقَالَ لی كل باسم اللّٰه فوالذی نَفسِی بِيَدِهٖ مَا زلت آكل مِنهَا حَتّٰى شبعت—رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ پر تین دن ایسے بھی آئے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا‘ میں صفہ کے چبوترے پر آنے لگا تو گر پڑا‘ تو بچوں نے یہ کہنا شروع کیا: ابو ہریرہ کو جنون ہو گیا ہے‘ میں نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: جی نہیں بلکہ تم پاگل ہو‘ یہاں تک کہ ہم لوگ اسی طرح صفہ کے چبوترے کے پاس آ گئے پھر میری ملاقات نبی اکرم ﷺ سے ہوئی آپ ﷺ کے پاس ثرید کے دو پیالے لائے گئے تھے آپ ﷺ نے اہل صفہ کو کھانے کے لئے بلوایا وہ لوگ ان میں سے کھانے لگے میں خود کو نمایاں کر رہا تھا تاکہ آپ ﷺ مجھے بھی بلائیں‘ یہاں تک کہ سب لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے اور پیالے میں‘ اس کے اطراف میں صرف تھوڑی سی چیز موجود تھی‘ نبی اکرم ﷺ نے اسے جمع کیا‘ تو وہ ایک لقمہ بنا‘ وہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیوں پر رکھا اور پھر مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لے کر تم کھا لو! (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس ایک لقمے کو کھاتا رہا‘ یہاں تک کہ میں سیر ہو گیا۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5005 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ اَقمت مَعَ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لی ذَات يَوْم وَنَحْنُ عِنْد حجرَة عَائِشَة لقد رَاَيْتنَا وَمَا لنا ثِيَاب اِلَّا الأبراد الخشنة وَاِنَّهٗ لَيَاْتِیْ على اَحَدنَا الْاَيَّام مَا يجد طَعَاما يُقيم بِهٖ صلبه حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا لَيَاْخُذ الْحجر فيشد بِهٖ على اَخمص بَطْنه ثُمَّ يشده بِثَوْبِهٖ ليقيم صلبه رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں ٹھہرا ہوا تھا‘ ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: ہم اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس موجود تھے‘ انہوں نے بتایا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ اس وقت ہمارے پاس صرف موٹے اور کھردرے کپڑے ہوتے تھے‘ اور ہم پر ایسے دن بھی آتے تھے کہ ہمیں کھانے کے لئے

اتنا بھی نہیں ملتا تھا کہ جس کے ذریعے پشت سیدھی ہو سکے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایک شخص پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیتا تھا' وہ اسے کپڑے کے ذریعے باندھ لیتا تھا' تاکہ اس کی پشت سیدھی رہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5006 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجُوْعِ فِيْ وُجُوْهِ اَصْحَابه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زمَانٌ يغدى على اَحَدُكُمْ بالقصعة من الثَّرِيد وَيرَاح عَلَيْهِ بِمِثْلِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ- رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہرے پر بھوک محسوس کی تو ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم پر عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جب تم میں سے کسی ایک کے پاس صبح کے وقت ثرید کا پیالہ لایا جائے گا' اور شام کے وقت اس جیسا ایک اور (پیالہ) لایا جائے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اُس وقت کے مقابلے میں' آج زیادہ بہتر حالت میں ہو۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5007 - وَعَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِيْ غزَاة لنا فلقينا اُنَاسًا من الْمُشْرِكين فاجهضناهم عَن مِلَّة لَهُمْ فوقعنا فِيهَا فَجعلنَا نَاْكُل مِنْهَا وَكُنَّا نسمع فِي الْجَاهِلِيَّة اَنه من اَكل الْخبز سمن فَلَمَّا اَكلنَا ذٰلِكَ الْخبز جعل اَحدنَا ينظر فِيْ عطفيه هَلْ سمن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اجهضناهم اَى ازلناهم عَنْهَا واعجلناهم

❀❀ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ایک جنگ میں شریک ہوئے' ہمارا مشرکین سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد سے سامنا ہوا' ہم نے انہیں جلدی بھاگنے پر مجبور کر دیا' اور ان کا ساز و سامان حاصل کرنا شروع کیا' ہم وہ ساز و سامان کھاتے تھے' ہم نے زمانہ جاہلیت میں یہ بات سن رکھی تھی کہ جو شخص روٹی کھاتا ہے' وہ موٹا ہو جاتا ہے' جب ہم روٹی کھاتے تھے' تو ہم میں سے کوئی ایک شخص اپنے پہلو کی طرف دیکھتا تھا کہ کیا وہ موٹا ہوا ہے؟

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

لفظ ''اجہضنہم'' کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے انہیں بھگا دیا اور جلدی کا شکار کیا۔

5008 - وَعَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بعثنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامر علينا اَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَلْتَقِي عير قُرَيْش وزودنا جرابا من تمر لم نجد لنا غَيره فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَة يُعْطِينَا تَمْرَة تَمْرَة فَقيل كَيفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بهَا قَالُوْا نمصها كَمَا يمص الصَّبِي ثُمَّ نشرب عَلَيْهَا من المَاء فتكفينا يَوْمنَا إِلَى اللَّيْل وَكُنَّا نضرب بعصينا الْخبط ثُمَّ نبله فناكله..... فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر مقرر کیا' ہم قریش کے لشکر کی تلاش میں تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں کا ایک توڑا زادِ راہ کے طور پر دیا تھا' ہمیں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ملا' تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں (روزانہ) ایک' ایک کھجور دیا کرتے تھے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: آپ

لوگ اس کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم اسے چوس لیتے تھے' جس طرح کوئی بچہ چوستا ہے' پھر ہم اس کے بعد پانی پی لیتے تھے' پھر وہ ہمارے لئے پورے دن' یعنی رات تک کے لئے کافی ہو جاتی تھی اور پھر ہم اپنے عصا کے ذریعے پتے جھاڑ لیتے تھے' اور تر کر لیتے تھے' اور کھا لیتے تھے...... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5009 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَصَابَهُم جوع وهم سَبْعَة قَالَ فَاَعْطَانِیْ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سبع تمرات لكل اِنْسَان تَمْرَة-رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان لوگوں کو بھوک لاحق ہوئی وہ سات افراد تھے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات کھجوریں دیں' ہم میں سے ہر ایک شخص کے لئے ایک کھجور تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5010 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن كَانَ الرجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِیْ عَلَيْهِ ثَلَاثَة اَيَّام لَا يجد شَيْئًا يَاْكُلهُ فَيَاْخُذ الْجلْدَة فيشويها فيأكلها فَاِذَا لم يجد شَيْئًا اَخذ حجرا فَشد صلبه-رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْجُوع بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب پر تین دن ایسے بھی آئے کہ جب انہیں کھانے کے لئے کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے چمڑا لے کر اسے بھونا اور اسے کھا لیا' پھر جب انہیں کچھ نہیں ملا' تو انہوں نے پتھر لے کر اسے اپنی پشت پر باندھ لیا۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے کتاب الجوع میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5011 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّیْ لَاَوّل الْعَرَب رمى بِسَهْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه وَلَقَد كُنَّا نغزو مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الحبلة وَهٰذَا السمر حَتّٰى اِن كَانَ اَحَدنَا ليضع كَمَا تضع الشَّاة مَا لَهُ خلط-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

الْحبل بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة والسمر بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة وَضم الْمِيم كِلَاهُمَا من شجر الْبَادِيَة

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں عربوں میں وہ پہلا شخص ہوں' جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تھا' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتے تھے' ہمارے پاس کھانے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تھا' صرف درختوں کے پتے ہوتے تھے' یا اس ''سمر'' (نامی جنگلی) درخت کے پتے ہوتے تھے' یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی شخص یوں پاخانہ کرتا تھا' جس طرح بکری مینگنیاں کرتی ہے کہ اس میں کچھ ملا ہوا نہیں ہوتا تھا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ حبل پر 'ح' پر پیش ہے 'ب' ساکن ہے' لفظ ''سمر'' سے مراد جنگل کا ایک درخت ہے۔

5012 - وَعَنْ خَالِد بن عُمَيْر الْعَدوی قَالَ خَطَبنَا عتبَة بن غَزْوَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ اَمِيرا بِالْبَصْرَةِ

فَحَمِدَ اللّٰه وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اما بعد فَاِن الدُّنْيَا قد آذنت بِصرْم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْق مِنْهَا اِلَّا صبابَة كَصُبَابَةِ الْاِنَاء يتصابها صَاحبهَا وَاِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا اِلٰى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا بحضرتكم فَاِنَّهٗ قد ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شَفير جَهَنَّم فَيهْوِى فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَاما لَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأن افعجتم وَلَقَد ذكر لنا اَن مَا بَيْن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة مسيرَة اَرْبَعِيْنَ عَاما وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام وَلَقَد رَاَيْتنِىْ سَابِع سَبْعَة مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لنا طَعَام اِلَّا ورق الشّجر حَتّٰى قرحت أشداقنا فالتقطت بردة فشققتها بيني وَبَيْن سعد بن مَالك فاتزرت بِنِصْفِهَا واتزر سعد بِنِصْفِهَا فَمَا اصبح الْيَوْم منا اَحَد اِلَّا أصبح اَمِيرا على مصر من الْاَمْصَار وَاِنِّىْ اعوذ بِاللّٰهِ اَن اكون فِىْ نَفسِي عَظِيْما وَعند اللّٰه صَغِيرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

آذنت بِمد الْاَلف اَى اعلمت بِصرْم هُوَ بِضَم الصَّاد وَاِسْكَان الرَّاء بِانْقِطَاع وفناء حذاء هُوَ بحاء مُهْملَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة مُشَدّدَة ممدودا يَعْنِىْ سريعة والصبابة بِضَم الصَّاد هِيَ الْبَقِيَّة الْيَسِيرَة من الشَّيْء يتصابها بتَشْديد الْمُوَحدَة قبل الْهَاء اَى يجمعها والكظيظ بِفَتْح الْكَاف وظاء ين معجمتين هُوَ الْكثير الممتلىء ۔

❀❀ خالد بن عمیر عدوی بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بتایا: وہ بصرہ کے امیر تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: امابعد! کیونکہ دنیا کے بارے میں یہ بات طے ہے کہ اس نے فنا ہو جانا ہے اور جلدی سے رخصت ہو جانا ہے اس میں سے صرف اتنی ہی چیز باقی رہ گئی ہے جو کسی برتن کے نیچے رہ گئی ہوتی ہے جسے آدمی جمع کرتا ہے اور تم لوگوں کو یہاں سے ایک ایسے جہاں کی طرف منتقل کر دیا جائے گا جو زائل نہیں ہوگا تو تم سے جو کچھ بھی ہو سکے تم اس بھلائی کے ہمراہ منتقل ہونا کیونکہ ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے گڑھے میں ڈالا جائے تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر بھی اس گڑھے کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا اور اللہ کی قسم! وہ بھر دی جائے گی کیا تم لوگ اس بات پر حیران ہوتے ہو؟ ہمارے سامنے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اس پر ایسا وقت بھی آئے گا کہ ہجوم کی کثرت کی وجہ سے وہ جگہ تنگ پڑ جائے گی مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات افراد میں سے ایک تھا ہمارے پاس کھانے کے لئے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے یہاں تک کہ ہماری باچھیں چر گئی تھیں میں نے ایک چادر لی اسے دو حصوں میں تقسیم کیا نصف حصہ میں نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور نصف حصہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے تہبند کے طور پر باندھ لیا اور آج ہم میں سے ہر ایک فرد کسی نہ کسی شہر کا امیر ہے میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے گمان کے مطابق بڑا ہوؤں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چھوٹا ہوؤں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ آذنت کا مطلب اس نے یہ بات بتادی ہے لفظ بصرم سے مراد انقطاع اور فنا ہونا ہے لفظ حذاء کا مطلب جلدی سے ہونا ہے لفظ صبابہ کا مطلب تھوڑی سی بچی ہوئی چیز ہے لفظ یتصابہا کا مطلب وہ اسے جمع کرتا ہے لفظ کظیظ کا مطلب بہت زیادہ اور بھرا ہوا ہونا ہے۔

5013 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ رَاَیْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحسبت آنما ریحنا الضَّاْن اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمر وَالْمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ وَغَیْرِه دون قَوْلِه اِنَّمَا لباسنا اِلٰی اٰخِرِه -وَتقدم فِی اللّبَاس

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تھے تو ہم میں سے بھیڑوں کی بو آیا کرتی تھی کیونکہ ہمارا لباس اونی ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یہ روایت امام ترمذی اور دیگر کتابوں میں بھی نقل کی گئی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہے ''ہمارا لباس'' اس سے لے کے آخر تک کے کلمات نہیں ہیں' یہ روایت اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5014 - وَعَن خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هاجرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نلتمس وَجه اللّٰه فَوَقع أجرنا علی اللّٰه فمنا من مَاتَ لم یَاْکُل من اجره شَیْئًا مِنْهُم مُصعب بن عُمَیْر قتل یَوْم اَحَد فَلَمْ نجد مَا نكفنه بِه اِلَّا بردة اِذا غطینا بهَا رَاسه خرجت رِجْلَاهُ وَاِذَا غطینا رجلَیْهِ خرج رَاسه فَاَمرنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن نغطی رَاسه وَاَن نجْعَل علی رجلَیْهِ من الْاِذْخر وَمنا من أینعت لَهٗ ثَمَرَته فَهُوَ یهدبها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار

الْبردَة کسَاء مخطط من صوف وَهِی النمرة أینعت بیاء منقوطة بِاثْنَتَیْنِ من تَحت بعد الْهمزَة اَی أدركت ونضجت یهدبها بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَكسرهَا بعْدهَا بَاء مُوَحدَة اَی یقطعهَا ویجنیها

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتے تھے' تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا' ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے۔انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا' ان میں سے ایک مصعب بن عمیر تھے' جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے تھے' ہمیں انہیں کفن دینے کے لئے صرف ایک چادر ملی تھی جس کے ذریعے اگر ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے' تو ان کے پاؤں نکل آتے تھے' اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے' تو سر نکل آتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم چادر کے ذریعے ان کا سر ڈھانپ دیں اور پاؤں پر گھاس رکھ دیں اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اپنے پھل کو حاصل کیا ہے' اور وہ اس میں سے چن کے کھا رہے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

''البردۃ'' سے مراد کڑھائی والی اونی چادر ہے''اینعت'' سے مراد تیار ہو گیا ہے اور پک گیا ہے''یہدبھا'' یعنی وہ اس کو کاٹتا ہے اور اس کو چنتا ہے۔

5015 - وَعَن اِبْرَاهِیْم یَعْنِی ابْن الأشتر اَن اَبَا ذَر حَضَره الْمَوْت وَهُوَ بالربذة فَبَكَتْ امْرَاَته فَقَالَ مَا یبكیك فَقَالَت اَبكِی فَاِنَّهٗ لَا یَد لی بِنَفسِك وَلَیْسَ عِنْدِی ثوب یسع لَك كفنا قَالَ لَا تبكی فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ

اللّٰہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليموتن رَجُلٌ مِّنْكُمْ بفلاة من الْاَرْض يشهده عِصَابَة من الْمُؤْمِنِينَ قَالَ فكل من كَانَ معى فِیْ ذٰلِكَ الْمَجْلس مَاتَ فِیْ جمَاعَة وقرية فَلَمْ يبْق مِنْهُم غَيْرِی وَقد اَصبحت بالفلاة اَمُوْت فراقبی الطَّرِيْق فَاِنَّكِ سَوف تَرين مَا اَقُوْل فَاِنِّیْ وَاللّٰه مَا كذبت وَلَا كذبت

قَالَت وأنى ذٰلِكَ وَقد انْقطع الْحَاج قَالَ راقبی الطَّرِيْق

قَالَ فَبينا هِیَ كَذٰلِكَ اِذا هِیَ بالقوم تخب بهم رواحلهم كَاَنَّهُمْ الرخم فَاقبل الْقَوْم حَتّٰى وقفُوا عَلَيْهَا فَقَالُوْا مَا لَكِ فَقَالَت امْرُؤ من الْمُسلمين تكفنوه وتؤجروا فِيْهِ قَالُوْا وَمَنْ هُوَ قَالَت اَبُوْ ذَر ففدوه بآبائهم وامهاتهم وَوَضَعُوْا سياطهم فِیْ نحورها يبتدرونه فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّكُمُ النَّفر الَّذِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكُمْ مَا قَالَ ثُمَّ اَصبحت الْيَوْم حَيْثُ تَرَوْنَ وَلَوْ اَن لی ثوبا من ثِيَابِی يسع كفنی لم اُكفن اِلَّا فِيْهِ فانشدكم بِاللّٰهِ لَا يكفننی رَجُلٌ مِّنْكُمْ كَانَ عريفا اَوْ اَمِيرا اَوْ بريدا فَكل الْقَوْم قد نَالَ من ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا فَتى من الْاَنْصَار وَكَانَ مَعَ الْقَوْم قَالَ انا صَاحبك ثَوْبَان فِیْ عيبتی من غزل اُمِّی وَاَحَد ثوبی هٰذَيْن اللَّذِيْنَ عَلَیّ قَالَ اَنْت صَاحِبی

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَالْبَزَّار بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار

العيبة بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعْدهَا مُوَحدَة هِیَ مَا يَجْعَل الْمُسَافِر فِيهَا ثِيَابه

ابراہیم بن اشتر بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو وہ اس وقت ربذہ میں موجود تھے ان کی اہلیہ رونے لگیں تو انہوں نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں کرسکتی میرے پاس ایسا کپڑا بھی نہیں ہے جو آپ کے کفن کے لئے کافی ہو تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہ رؤو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ایک شخص کسی ویرانے میں انتقال کرے گا لیکن اس کے جنازے میں اہل ایمان کا ایک گروہ شریک ہوگا''۔

اس وقت اس محفل میں میرے ساتھ جتنے بھی لوگ موجود تھے ان سب کا انتقال بستیوں میں اور لوگوں کے درمیان ہوا ان میں سے میرے علاوہ کوئی باقی نہیں بچا اور میں اب ویرانے میں مرنے لگا ہوں تو تم راستے کا دھیان رکھنا عنقریب تم ایسی چیز کو دیکھو گی جو میں نے بیان کی ہے کیونکہ نہ تو اللہ کی قسم میں نے غلط بیانی کی ہے اور نہ ہی میرے ساتھ غلط بیانی کی گئی تھی اس خاتون نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ اب تو حاجیوں کی آمد کا بھی کوئی امکان نہیں رہا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: تم راستے کا دھیان رکھنا وہ خاتون راستے کا دھیان رکھے ہوئی تھی اس نے دیکھا کہ کچھ لوگ سواریوں کو لے کر آرہے تھے اور وہ کئی افراد تھے وہ لوگ آئے اور اس خاتون کے پاس آکر ٹھہر گئے انہوں نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے کہا: ایک مسلمان کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے تم لوگ ایسا کردو تاکہ تمہیں اس کا اجر ملے ان لوگوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ اس خاتون نے بتایا: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ تو وہ لوگ یہ کہنے لگے: ہمارے ماں باپ اُن پر فدا ہوں پھر وہ لوگ اپنے جانوروں سے اترے اور تیزی سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف گئے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو کہ تم وہ لوگ ہو کہ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا جو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا اور آج وہ بات پوری ہوگئی تم لوگ دیکھ رہے

ہوا گر میرے پاس کوئی ایسا کپڑا ہوتا جس میں مجھے کفن دیا جاسکتا ہوتا' تو مجھے اس میں ہی کفن دیا جاتا' لیکن اب میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یہ کہتا ہوں کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص مجھے کفن نہ دے' جو عریف یا امیر یا برید (یعنی سرکاری عہدے پر رہا ہو) تو سب لوگوں میں سے ہر ایک شخص کسی نہ کسی عہدے پر رہا تھا' صرف انصار سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان تھا' جو کبھی کسی عہدے پر نہیں رہا تھا' وہ ان لوگوں کے ساتھ تھا' اس نے کہا: میں ایسا کروں گا میرے پاس دو کپڑے ہیں' جو میری ماں نے تیار کیے تھے' اور ایک کپڑا میں ان میں سے دوں گا' جو میرے جسم پر ہے' تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کر لینا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ ''العیبۃ'' کا مطلب وہ چیز ہے' جس میں مسافر اپنے کپڑے رکھتا ہے۔

5016 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَاَيْت سَبْعِيْنَ من اَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَيْهِ رِدَاءِ اِمَّا اِزَار وَاِمَّا كسَاء قد ربطوا فِیْ اَعْنَاقهم مِنْهَا مَا يبلغ نصف السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يبلغ الْكَعْبَيْنِ فيجمعه بِيَدِهِ كَرَاهِيَة اَن ترى عَوْرَته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالْحَاكِم مُخْتَصرًا وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اہل صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر شخص کے جسم پر یا چادر ہوتی تھی' یا تہبند ہوتا تھا' یا لپیٹنے والی چادر ہوتی تھی' جسے وہ اپنی گردن میں لپیٹ لیتا تھا' وہ اس کی نصف پنڈلیوں تک آتی تھی اور کچھ کی ٹخنوں تک بھی آتی تھی' تو وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے سمیٹ کے رکھتا تھا' اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرمگاہ ظاہر نہ ہو جائے۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5017 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ استكسيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكساني خيشتين فَلَقَد رَاَيْتنِیْ وَاَنَا اُكسى اَصْحَابِی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش الخيشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الْمُثَنَّاة تَحت بعدهَا شين مُعْجمَة هُوَ ثوب يتَّخذ من مشاقة الْكتَّان يغزل غليظا وينسج رَقِيقا

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے لباس مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو خیشہ کپڑے پہننے کے لئے دیئے' تو اپنے بارے میں میرا یہ خیال تھا کہ میرے ساتھیوں میں سب سے عمدہ لباس میرا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''خیشہ'' سے مراد وہ کپڑا ہے' جس کا تانا کتان سے بنا ہوا ہوتا ہے' اسے موٹا بُنا جاتا ہے' اور باناپتلا بُنا جاتا ہے۔

5018 - وَعَنْ يحيى بن جعدة قَالَ عَاد خبابا نَاس من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اَبشر يَا اَبَا عبد اللّٰه ترد على مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَوْض فَقَالَ كَيفَ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى اَعلَى الْبَيْت

واسفله وَقد قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ كزاد الرَّاكِب
رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ یحیٰی بن جعدہ بیان کرتے ہیں: کچھ صحابہ کرام حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے آئے اور بولے اے ابوعبداللہ! آپ کو مبارک ہو آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض پر آئیں گے تو انہوں نے فرمایا: اس کی موجودگی میں کیسا ہوسکتا ہے؟ انہوں نے گھر کے اوپر والے حصے اور نیچے والے حصے کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی اور فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''(دنیا میں سے) تم میں سے کسی ایک کے لئے صرف اتنی چیز کافی ہے جتنا کسی سوار کا زادِ سفر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5019 - وَعَنْ اَبِيْ وَائِل قَالَ جَاءَ مُعَاوِيَة اِلٰى اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مَرِيض يعودهُ فَوَجَدَهُ يبكي فَقَالَ يَا خَال مَا يبكيك أوجع يشئزك ام حرص على الدُّنْيَا قَالَ كلا وَلٰكِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عهد اِلَيْنَا عهدا لم نَأْخذ بِهِ قَالَ وَمَا ذَاك قَالَ سمعته يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْ من جمع المَال خَادِم ومركب فِيْ سَبِيْل اللّٰه وأجدني الْيَوْم قد جمعت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِيْ وَائِل عَن سَمُرَة بن سهم عَن رجل من قومه لم يسمه قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة فَجَاءَهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ عَن سَمُرَة بن سهم قَالَ نزلت على اَبِيْ هَاشم بن عتبَة وَهُوَ مطعون فَاَتَاهُ مُعَاوِيَة فَذكر الحَدِيْث

وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَلَمَّا مَاتَ حصر مَا خلف فَبلغ ثَلَاثِيْنَ درهما وحسبت فِيْهِ الْقَصعَة الَّتِيْ كَانَ يعجن فِيْهَا وفيهَا يَأْكُل

يشئزك بشين مُعْجمَة ثُمَّ همزَة مَكْسُوْرَة وزاي اَي يقلقك وَزنه وَمَعْنَاهُ

❀❀ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے آئے جو بیمار تھے وہ ان کی عیادت کرنے کے لئے آئے تھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں روتے ہوئے پایا تو بولے: اے ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو تکلیف تنگ کر رہی ہے؟ یا دنیا کی محبت کی وجہ سے ایسا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ایک عہد لیا تھا ہم اس پر کاربند نہیں رہ سکے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا تھا؟ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سارے مال میں سے ایک خادم اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کفایت کر جاتی ہے''

اور آج میں خود کو پاتا ہوں کہ میں نے کافی کچھ جمع کیا ہوا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے ابووائل کے حوالے سے سمرہ بن سہم کے حوالے سے ان کی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہاشم بن

عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کے ٹھہرا ہوا تھا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

یہی روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں سمرہ بن سہم کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں' حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے ہاں آ کر ٹھہرا' انہیں زخمی کیا گیا تھا (یا وہ طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت رزین نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب ان کا انتقال ہوا' تو انہوں نے جو ترکہ چھوڑا تھا' اُسے شمار کیا گیا' تو وہ تیس درہم کا بنتا تھا' اور اس میں ایک پیالہ بھی تھا' جس میں وہ آٹا گوندھا کرتے تھے' اور اسی میں کھا بھی لیا کرتے تھے''۔

لفظ ''یشزک'' اس سے مراد یہ ہے کہ کیا یہ چیز آپ کو قلق کا شکار کر رہی ہے یہ وزن اور اعتبار کے ساتھ اسی مفہوم کا ہے۔

5020 - وَعَن عَامر بن عبد الله اَن سلمَان الْخَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِين حَضَره الْمَوْت عرفُوا مِنْهُ بعض الْجزع فَقَالُوا مَا يجزعك يَا اَبَا عبد الله وَقد كَانَت لَك سَابِقَة فِي الْخَيْر شهِدت مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مغازى حَسَنَة وفتوحا عظاما قَالَ يجزعنى اَن حبيبنا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِين فارقنا عهد اِلَيْنَا قَالَ ليكف الْمَرْء مِنْكُمْ كزاد الرَّاكِب فَهٰذَا الَّذِي اجزعنى فَجمع مَال سلمَان فَكَانَ قِيمَته خَمْسَة عشر درهما-رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ عامر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا' تو لوگوں کو ان کی طرف سے پریشانی محسوس ہوئی' لوگوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ کس وجہ سے پریشان ہیں؟ جبکہ آپ کو بھلائی میں سبقت کا شرف حاصل ہے' آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں حصہ لیا ہے' اور بہت سی فتوحات میں بھی شرکت کی ہے' انہوں نے فرمایا: مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہوئے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تاکید کی تھی اور فرمایا تھا:

''تم میں سے کوئی ایک شخص صرف وہ چیز حاصل کرے' جتنا کسی سوار کا زادِ راہ ہوتا ہے''

اور مجھے یہ چیز پریشان کر رہی ہے' (راوی بیان کرتے ہیں:) جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا تمام مال جمع کیا گیا' تو اس کی قیمت پندرہ درہم تھی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5021 - وَعَن عَلیّ بن بذيمة قَالَ بيع مَتَاع سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبلغ اَرْبَعَة عشر درهما رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده جيد اِلَّا اَن عليا لم يدْرك سلمَان

قَالَ الْحَافِظ وَلَو بسطنا الْكَلَام على سيرة السّلف وزهدهم لَكَانَ من ذٰلِكَ مجلدات لكنه لَيْسَ من شَرط كتَابنَا وَاِنَّمَا أملينا هٰذِهِ النبذة اسْتِطْرَادًا تبركا بذكرهم ونموذجا لما تركنَا من سيرهم وَالله الْموفق من اَرَادَ لَا رب غَيره

❀❀ علی بن بذیمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا سامان فروخت کیا گیا' تو وہ چودہ درہم کا بنتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ علی بن بذیمہ نامی راوی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں: اگر ہم اسلاف کی سیرت اور ان کی دنیا سے بے رغبتی کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں تو یہ مواد کئی جلدوں میں چلا جائے گا لیکن یہ چیز ہماری اس کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہے ہم نے ان حضرات کے تذکرے سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور نمونہ پیش کرنے کے لئے یہ چند چیزیں املاء کروادی ہیں باقی اللہ تعالیٰ ہی اس چیز کی توفیق عطا کرنے والا ہے جو وہ ارادہ کرتا ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔

7 - التَّرْغِيب فِي الْبكاء من خشيَة الله تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے رونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5022 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِیْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشا فِیْ عبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا على ذٰلِكَ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی پر اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5023 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذكر اللّٰه فَفَاضَتْ عَيناهُ من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يُصِيب الْاَرْض من دُمُوعه لم يعذب يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کا ذکر کرے اور اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں یہاں تک کہ اس کے

5022-صحیح مسلم - کتاب الزکاة' باب فضل إخفاء الصدقة - حدیث:1774صحیح ابن خزیمة - کتاب الصلاة' باب فضل انتظار الصلاة والجلوس فی المسجد وذکر دعاء الملائکة لمنتظر - حدیث:356مستخرج أبی عوانة - مبتدأ کتاب الأمراء' بیان ثواب الإمام العادل المقسط - حدیث:5649صحیح ابن حبان - کتاب السیر' باب فی الخلافة والإمارة - ذکر إظلال اللہ جل وعلا الإمام العادل فی ظله یوم لا' حدیث:4550السنن للنسائی - کتاب آداب القضاة' الإمام العادل - حدیث:5309

آنسو زمین تک پہنچ جائیں' تو قیامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5024 - وَعَنْ اَبِیْ رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرمت النَّار على عين دَمَعَتْ اَوْ بَكت من خشيَة اللّٰه وَحرمت النَّار على عين سهرت فِيْ سَبِيْل اللّٰه وَذكر عينا ثَالِثَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آگ ایسی آنکھ پر حرام کردی گئی ہے' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اور آگ اس آنکھ پر بھی حرام قرار دے دی گئی ہے' جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے''۔

راوی نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا تھا' یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5025 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت حسن غریب ہے۔

5026 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم على عينين اَن تنالهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس الْإِسْلَام وَاَهله من الْكفْر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَفِيْ مُسْنده انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو آنکھوں کے لئے یہ بات حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اسلام کے لئے اور اہل اسلام کے لئے' کفر کے مقابلے میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' لیکن اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

5027 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار رجل بَكَى من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يعود اللَّبن فِي الضَّرع وَلَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْل اللّٰه ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

لَا يلج اَي لَا يدْخل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے (وہ اس وقت تک جہنم میں داخل نہیں ہوگا) جب تک دودھ تھن میں واپس نہیں چلا جاتا اور اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ لایلج کا مطلب ہے وہ داخل نہیں ہوگا۔

5028 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت اَفَمِنْ هٰذَا الحَدِیْثِ تعجبُوْنَ وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ (النّجم) بَكَی اَصْحَابُ الصّفة حَتّٰی جرت دموعهم علی خدودهم فَلَمَّا سمع رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حسهم بَكٰی مَعَهم فبكینا ببكائه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا یلج النّار من بَكٰی من خشیَة اللّٰه وَلَا یدْخل الْجَنَّة مصر علی مَعْصِیَة وَلَوْ لم تذنبوا لجاء اللّٰه بِقوم یذنبون فَیغْفر لَهُم - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا تم اس بات پر حیران ہوتے ہو اور تم ہنستے ہو اور تم روتے نہیں ہو''

تو اصحاب صفہ رونے لگے' یہاں تک کہ ان کے آنسوان کے رخساروں پر آگئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو ملاحظہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ رونے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی وجہ سے ہم بھی رونے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رویا ہو اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' جو کسی گناہ پر اصرار کرتا ہو' اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے' تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لے آئے گا' جو گناہ کریں گے' پھر وہ ان کی مغفرت کردے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5029 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عینان لَا تمسهما النَّار عین باتت تكلأ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰه وَعین بَكت من خشیَة اللّٰه رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ عینان لَا تریان النَّار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی' ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزارے' ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' ان کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو قسم کی آنکھیں آگ نہیں دیکھیں گی''

5030 - وَرُوِیَ عَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ اتقی النَّار قَالَ بدموع عَیْنَیْكَ فَاِن عینا بَكت من خشیَة اللّٰه لَا تمسها النَّار اَبَدًا - رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا والأصبهانی

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کس چیز کے ذریعے آگ سے بچ سکتا ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے کیونکہ جو آنکھ اللہ کے خوف کی وجہ سے روتی ہے اسے آگ کبھی نہیں چھوئے گی۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5031 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا اَن اَبَا حبيب العنقري لَا يحضرني الْآن حَاله

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں جہنم کو نہیں دیکھیں گی' وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہی' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے' اور وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچ کے رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ ابوحبیب عنقری نامی راوی کی حالت' اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5032 - وَعَنِ الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت فِيْ جَوف اللَّيْل من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عُثْمَان عَن عَطاءِ الْخُرَاسَانِيّ وَقد وثق

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو قسم کی آنکھیں ہیں' جنہیں آگ نہیں چھوئے گی' وہ آنکھ جو نصف رات کے وقت' اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے' اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عثمان کی عطاء خراسانی کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5033 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْمَ الْقِيَامَة إِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه وَعين خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ -رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی' البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کے حوالے سے جھکی رہے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات بھر جاگتی رہے' اور وہ آنکھ جس سے مکھی کے سر جتنا آنسو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5034 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُؤمن يخرج

من عَیْنَیْهِ دموع وَاِن کَانَ مثل رَاس الذُّبَاب من خشیَة اللّٰه ثُمَّ تصیب شَیْئًا من حر وَجهه اِلَّا حرمه اللّٰه علی النَّار - رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی وَاِسْنَاد ابْن مَاجَه مقارب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مومن شخص کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلتے ہیں' خواہ مکھی کے سر جتنے ہوں' اور پھر وہ آنسو اس کے چہرے تک آجاتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو آگ پر حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام بیہقی اور امام اصبہانی نے نقل کی ہے' امام ابن ماجہ کی سند مقارب ہے۔

5035 - وَعَنْ اَبِی اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَی اللّٰه من قطرتین وأثرین قَطْرَة دموع من خشیَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَأما الأثران فاثر فِیْ سَبِیْل اللّٰه وَاثر فِیْ فَرِیضَة من فَرَائض اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک' دو قسم کے قطروں اور دو قسم کے نشانات سے زیادہ پسندیدہ چیز اور کوئی نہیں ہے' ایک اس آنسو کا قطرہ جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو' اور ایک اس خون کا قطرہ' جسے اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو' جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے' تو ایک وہ نشان' جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران زخم کی شکل میں) لگتا ہے' اور ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (پیشانی پر سجدے کے نشان کے طور پر) لگتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5036 - وَعَن مُسْلِم بن یسَار قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اغرورقت عین بِمَائِهَا اِلَّا حرم اللّٰه سَائِر ذٰلِكَ الْجَسَد علی النَّار وَلَا سَالَتْ قَطْرَة علی خدها فیرهق ذٰلِكَ الْوَجه قتر وَلَا ذلة وَلَوْ اَن باکیا بَکی فِیْ أمة من الْاُمَم رحموا وَمَا من شَیْءٍ اِلَّا لَهُ مِقْدَار ومیزان اِلَّا اللمعة فَاِنَّهُ تطفأ بهَا بحار من نَار

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ هٰکَذَا مُرْسلا وَفِیْه راو لم یسم وَرُوِیَ عَن الْحسن الْبَصْرِیّ وَاَبِیْ عمرَان الْجونِیّ وخَالِد بْن معدان غیر مَرْفُوْع وَهُوَ اشبه

❀❀ مسلم بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس بھی آنکھ سے پانی نکل آتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو آگ پر حرام قرار دے دے گا' اور اگر اس کا قطرہ اس کے رخسار پر بہہ جاتا ہے' جس کے نتیجے میں اس کے چہرے پر وہ آنسو آجاتا ہے (تو اس کے چہرے تک) ذلت اور رسوائی نہیں پہنچے گی' اور اگر کوئی شخص کچھ لوگوں کے درمیان روتا ہے' جن پر رحم کیا گیا ہو' تو ہر چیز کی کوئی مقدار اور کوئی وزن ہوتا ہے' لیکن اس آنسو کا کوئی وزن نہیں ہوگا' اس آنسو کے ذریعے اس آگ کی تپش کو بجھا دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح مرسل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا' یہی روایت حسن بصری اور عمران جونی اور خالد بن معدان کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' روایت کے پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

5037 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ ملیکۃ قَالَ جلسنا اِلٰی عبد اللّٰہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِی الْحجر فَقَالَ ابکوا فَاِن لم تجدوا بکاء فتباکوا لَو تعلمُوا الْعلم لصلی اَحَدُکُمْ حَتّٰی ینکسر ظھرہ ولبکی حَتّٰی یَنْقطِع صَوْتہ

رَوَاہُ الْحَاکِم مَرْفُوعا وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطھمَا

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس حطیم میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: تم لوگ روؤ! اگر تمہیں رونا نہیں آتا' تو رونے جیسی شکل بنالو! اگر تمہیں واقعی علم ہو' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اتنی دیر نماز ادا کرتا رہے کہ اس کی کمر ٹوٹ جائے' اور اتنی دیر روتا رہے کہ اس کی آواز بند ہو جائے۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔وہ کہتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5038 - وَعَن مطرف عَنْ اَبِیْهِ قَالَ رَاَیْت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی ولصدرہ أزیز کأزیز الرحا من الْبکاء

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْھمَا وَقَالَ بَعْضُھُمْ ولجوفه أزیز کأزیز الْمرجل

قَوْلِه أزیز کأزیز الرحا اَی صَوْت کصوت الرحا وَیُقَال أزت الرحا اِذا صوتت والمرجل الْقدر وَمَعْنَاہُ اَن لجوفه حنینا کصوت غلیان الْقدر اِذا اشْتَدَّ

❀❀ مطرف نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح چکی چلنے کی آواز ہوتی ہے' ایسا رونے کی وجہ سے ہو رہا تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' بعض حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''آپ کے پیٹ (یعنی سینے) میں سے یوں آواز آ رہی تھی' جس طرح ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز ہوتی ہے''۔

متن کے یہ الفاظ ''ازیز کازیز الرحا'' سے مراد یہ ہے کہ جس طرح چکی کی آواز ہوتی ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: ازت الرحا- اس سے مراد یہ ہے کہ جب اس کی آواز آ رہی ہو۔

لفظ ''مرجل'' کا مطلب ہنڈیا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ رونے کی وجہ سے آپ کے پیٹ (یعنی سینے) سے یوں آواز آتی تھی' جس طرح ہنڈیا اُبلنے کے دوران' اُس میں سے آواز آتی ہے۔

5039 - وَعَن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَا کَانَ فِینَا فَارس یَوْم بدر غیر الْمِقْدَاد وَلَقَد رَاَیْتنَا وَمَا فِینَا اِلَّا نَائِم اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحت شَجَرَة یُصَلِّی ویبکی حَتّٰی أصبح

رَوَاہُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے دن' حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے علاوہ' ہمارے درمیان کوئی اور گھڑ سوار نہیں تھا' اور مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک درخت کے نیچے مسلسل نماز ادا کرتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5040 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَاجَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمِائَةِ أَلْفٍ وَأَرْبَعِينَ أَلْفَ كَلِمَةٍ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ بِهِ أَنْ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّهُ لَمْ يَتَصَنَّعْ إِلَيَّ الْمُتَصَنِّعُونَ بِمِثْلِ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يَتَقَرَّبْ إِلَيَّ الْمُتَقَرِّبُونَ بِمِثْلِ الْوَرَعِ عَمَّا حَرَّمْتُ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَعَبَّدْ إِلَيَّ الْمُتَعَبِّدُونَ بِمِثْلِ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَتِي فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَى أَنْ قَالَ وَأَمَّا الْبَكَّاؤُونَ مِنْ خَشْيَتِي فَأُولَئِكَ لَهُمُ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى لَا يُشَارَكُونَ فِيهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْأَصْبَهَانِيُّ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کی شکل میں کلام کیا' جو تین دن میں ہوا' اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو ارشاد فرمایا تھا' اس میں یہ بات بھی تھی: اُس نے فرمایا:

''اے موسیٰ! میری بارگاہ کے لیے' کوئی بھی عمل اختیار کرنے والے' اس جیسا عمل نہیں کریں گے' جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے کی مانند ہو' اور میری بارگاہ میں قرب حاصل کرنے والے لوگ کوئی بھی ایسا عمل نہیں کریں گے' جو پرہیزگاری کی مانند ہو' جو پرہیزگاری ان چیزوں کے حوالے سے ہوتی ہے' جو میں نے ان پر حرام قرار دی ہیں' اور میری عبادت کرنے والے لوگ کسی بھی طرح سے میری عبادت نہیں کریں گے' جو (عبادت) میرے خوف کی وجہ سے رونے کی مانند ہو''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:

''جہاں تک میرے خوف کی وجہ سے رونے والے لوگوں کا تعلق ہے' تو وہ لوگ رفیق اعلیٰ میں رہیں گے' جہاں ان کے ساتھ کوئی اور حصہ دار نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ مکمل روایت گزر چکی ہے۔

5041 - وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! نجات کا طریقہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنی زبان کو روک کے رکھو! تمہارا گھر تمہارے لئے گنجائش والا ہو (یعنی اپنے گھر میں رہو) اور اپنے گناہوں پر روؤ''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابودنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے عبداللہ بن زحر' علی بن یزید' قاسم کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5042 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوْبٰى لمن ملك نفسه ووسعه بيته وَبكى على خطيئته

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِير وَحسن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو اپنی ذات کا مالک ہو (یعنی خود پر قابو رکھے) اس کا گھر اس کے لئے گنجائش والا ہو اور وہ اپنے گناہوں پر روتا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند حسن ہے۔

5043 - وَعَنِ الْهَيْثَم بن مَالك اَنه قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبكى رجل بَيْن يَدَيْهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو شهدكم الْيَوْم كل مُؤْمِن عَلَيْهِ من الذُّنُوب كأمثال الْجبَال الرواسِي لغفر لَهُم ببكاء هٰذَا الرجل وَذٰلِكَ اَن الْمَلَائِكَة تبْكي وَتَدْعُو لَهُ وَتقول اللّٰهُمَّ شفع البكائين فِيْمَن لم يبك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ هٰذَا الحَدِيْث مُرْسلا

❀❀ حضرت ہیثم بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ایک شخص رونے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج تمہارے سامنے اس طرح کی صورت حال ہو کہ ہر مومن کے گناہ اتنے زیادہ ہوں کہ جتنے مضبوط پہاڑ ہوتے ہیں' تو اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے ان سب کی مغفرت ہو جاتی تھی' اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے بھی رونے لگے تھے' اور اس کے لئے دعا کرنے لگے تھے' اور یہ کہہ رہے تھے: اے اللہ! تو رونے والوں کی سفارش' اُن لوگوں کے حق میں قبول فرمالے' جو نہیں روتے ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت کے طور پر منقول ہے۔

5044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما انزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا قوا اَنفسكُمْ واَهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِيم) تلَاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فَخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَإِذَا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّةِ فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَيْننَا فَقَالَ اَوما سَمِعْتُمْ قَوْله تَعَالٰى ذٰلِكَ لمن خَافَ مقَامِي وَخَافَ وَعِيد (ابراهيم) -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ' جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: تو ایک نوجوان گر گیا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا' تو وہ حرکت کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے نوجوان! تم لا الٰہ الا اللہ پڑھو' اس نے یہ کلمہ پڑھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جنت کی خوشخبری دی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کی: یارسول اللہ!

کیا ہمارے درمیان میں سے (یہ خوشخبری اس نوجوان کے لئے خاص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''یہ چیز اس شخص کے لئے ہے' جو میری ذات سے ڈر جائے اور وعید سے خوف زدہ ہو جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5045 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة فَقَالَ أوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَالف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَالف عَام حَتّٰى اسودت فَهِیَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يطفا لهيبها قَالَ وَبَيْن يَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل اسود فَهَتَفَ بالبكاء فَنزل عَلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ من هٰذَا الباكی بَيْن يَدَيك قَالَ رجل من الْحَبَشَة وَاثْنى عَلَيْهِ مَعْرُوفا قَالَ فَاِن اللّٰـه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وارتفاعی فَوق عَرْشِی لَا تبْكی عين عبد فِی الدُّنْيَا من مخافتی اِلَّا أكثرت ضحكها فِی الْجَنَّة رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا ایندھن' انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ تاریک سیاہ ہے' اور اس کے انگارے نہیں بجھیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص موجود تھا' وہ اونچی آواز میں رونے لگا' حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئے اور انہوں نے دریافت کیا: آپ کے سامنے رونے والا یہ شخص کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' اور عرش پر اپنے بلند ہونے کی قسم ہے' کہ دنیا میں جو بھی بندہ میرے خوف کی وجہ سے روئے گا' تو میں اسے جنت میں زیادہ ہنساؤں گا''۔

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

5046 - وَرُوِیَ عَنِ الْعَبَّاسِ بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِی الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے' کسی انسان کی جلد کپکپانے لگے' تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں' جس طرح خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5047 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحت شَجَرَة فهاجت الرِّيح فَوَقع مَا كَانَ فِيْهَا من ورق نخر وَبَقِي مَا كَانَ من ورق اَخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِن إِذا اقشعر من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذُنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ہوا چلی اور خشک پتے نیچے گر گئے اور سبز پتے درخت پر رہ گئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن شخص پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے' تو اس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں اسی طرح باقی رہ جاتی ہیں''۔

8 - التَّرْغِيْب فِيْ ذكر الْمَوْت وَقصر الأمل والمبادرة بِالْعَمَلِ وَفضل طول الْعُمر لمن حسن عمله وَالنَّهْي عَن تمني الْمَوْت

باب: موت کا یاد کرنے' کم زندگی کی امید رکھنے' عمل کرنے میں جلدی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس شخص کے لئے طویل عمر ہونے کی فضیلت' جس کا عمل اچھا ہو' اور موت کی آرزو کرنے کی ممانعت

5048 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِيْ الْمَوْت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَزَاد فَإِنَّهُ مَا ذكره اَحد فِيْ ضيق إِلَّا وَسعه وَلَا ذكره فِيْ سَعَة إِلَّا ضيقها عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو'' نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص بھی اسے یاد کرے گا' تو اگر وہ تنگی میں ہوگا' تو اسے وہ گنجائش والی محسوس ہوگی' اور اگر وہ شخص گنجائش میں ہوگا اور اسے یاد کرے گا' تو وہ چیز اسے تنگ محسوس ہوگی''۔

5049 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات يَعْنِيْ الْمَوْت فَإِنَّهُ مَا كَانَ فِيْ كثير إِلَّا قلله وَلَا قَلِيل إِلَّا جزاه - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو بکثرت یاد کرو''۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد موت تھی (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) ''اگر وہ شخص

کثرت میں ہوگا' تو اسے تھوڑا سمجھے گا' اور اگر قلت میں ہوگا' تو اسے حصوں میں کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5050 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِمَجْلِس وهم يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ اَكْثرُوْا من ذكر هاذم اللَّذَّات اَحْسبهُ قَالَ فَاِنَّهُ مَا ذكره اَحَد فِيْ ضيق من الْعَيْش اِلَّا وسعه وَلَا فِيْ سَعَة اِلَّا ضيقه عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ بِاخْتِصَار وَتقدم فِيْ بَاب التَّرْهِيب من الظُّلم حَدِيْثُ اَبِيْ ذَر وَفِيْهِ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح عجبت لمن اَيقن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضْحك عجبت لمن اَيقن بِالْقدرِ ثُمَّ هُوَ ينصب عجبت لمن راى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَنَّ اِلَيْهَا وَعجبت لمن اَيقن بِالْحِسَابِ غَدا ثُمَّ لَا يعْمل

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَغَيره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک محفل کے پاس سے ہوا' وہ لوگ ہنس رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو ختم کر دینے والی چیز کو کثرت کے ساتھ یاد کرو! راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا تھا: جو شخص بھی زندگی کی تنگی کے دوران اسے یاد کرے گا' تو وہ اسے گنجائش والی محسوس ہوگی' اور جو شخص گنجائش کے عالم میں اسے یاد کرے گا' تو وہ اس کے لئے تنگ ہو جائے گی۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اس سے پہلے ظلم کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے' جس میں یہ بات بھی تھی:

''مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو موت پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو جہنم کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ ہنستا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ تنگی کا شکار ہوتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو دنیا کو اور اہل دنیا کے تبدیل ہونے کو دیکھتا ہے' اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے' مجھے اس شخص پر حیرانگی ہوتی ہے' جو حساب کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی عمل نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

5051 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَاَى نَاسا كَاَنَّهُمْ يكتشرُوْنَ فَقَالَ اما اِنَّكُمْ لَو اَكثرْتُمْ ذكر هاذم اللَّذَّات اشغلكم عَمَّا ارى الْمَوْت فَاَكْثرُوا ذكر هاذم اللَّذَّات الْمَوْت فَاِنَّهُ لم يَاْتِ على الْقَبْر يَوْم اِلَّا تكلم فِيْهِ فَيَقُوْلُ اَنَا بَيت الغربة وَاَنا بَيت الْوحدَة وَاَنا بَيت التُّرَاب وَاَنا بَيت الدُّود فَاِذَا دفن العَبْد الْمُؤْمِن قَالَ لَهُ الْقَبْر مرْحَبًا وَاَهلا اما اِن كنت اَحَبَّ من يمشي على ظَهْرِي اِلَيّ فَاِذْ وليتك الْيَوْم فسترى صنيعي بك قَالَ فيتسع لَهُ مد بَصَره وَيفتح لَهُ بَاب اِلَى

الْجَنَّةَ وَإِذَا دفن الْعَبْدُ الْفَاجِرِ أَوْ الْكَافِر فَقَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا اَهلا اما إن كنت لأبغض من يمشي على ظهري إِلَيَّ فَإِذَا وليتك الْيَوْمَ وصرت إِلَيَّ فسترى صنيعي بك قَالَ فيلتئم عَلَيْهِ حَتَّى يلتقي عَلَيْهِ وتختلف أضلاعه قَالَ فَاخذ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باصابعه فَادخل بَعْضَهَا فِي جَوف بعض قَالَ ويقيض لَهُ سَبْعُوْنَ تنينا لَو اَن وَاحِدًا مِنْهَا نفخ فِي الْاَرْض مَا انبتت شَيْئًا مَا بقيت الدُّنْيَا فتنهشه وتخدشه حَتَّى يفضي بِهِ إِلَى الْحساب قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من طَرِيْق عبيد الله بن الْوَلِيد الْوَصَّافِيّ وَهُوَ واه عَن عَطِيَّة وَهُوَ الْعَوْفِيّ عَنْ اَبِيْ سعيد وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ پر تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہنسی مذاق کررہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم لوگ لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (یعنی موت) کو بکثرت یاد کرو' تو یہ تمہیں اس چیز سے مشغول کردے گی' جو میں دیکھ رہا ہوں اور وہ چیز موت ہے' تم لذتوں کو ختم کردینے والی چیز موت کو بکثرت یاد کرو' کیونکہ قبر پر جو بھی دن آتا ہے' تو ہر دن میں وہ یہ کلام کرتی ہے' اور کہتی ہے: میں تنہائی کا گھر ہوں اور میں اکیلے ہونے کا گھر ہوں' میں مٹی کا گھر ہوں' میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں' جب مومن بندے کو دفن کیا جاتا ہے' تو قبر کہتی ہے: تمہیں خوش آمدید ہے! میری پشت پر جو کوئی بھی چلتا ہے' تم میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ تھے' اب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' تو تم مجھے دیکھو گے کہ میرا تمہارے ساتھ طرز عمل کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حد نگاہ تک' قبر اس کے لئے کشادہ ہوجاتی ہے' اور مومن کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور جب کسی کافر شخص کو دفن کردیا جاتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو قبر اس سے کہتی ہے: تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں ہے' میری پشت پر چلنے والے لوگوں میں تم میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہو' اب جب میں تمہاری نگران بن گئی ہوں' اور تم میری طرف آگئے ہو' تو پھر تم دیکھو گے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ پھر وہ اس پر تنگ ہوتی ہے' اور جڑ جاتی ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے کے اندر پیوست ہوجاتی ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور پھر فرمایا: اس شخص پر ستر اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں' اگر ان میں سے کوئی ایک روئے زمین پر پھونک ماردے' تو جب تک دنیا باقی رہے گی' تو وہاں پر کوئی چیز پیدا نہ ہو' وہ اژدھے اسے نوچتے ہیں' اسے کاٹتے ہیں' یہاں تک کہ اس وقت تک ایسا ہوتا رہے گا' جب تک اس بندے کو حساب کے لئے نہیں لے جایا جاتا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے عبیداللہ بن ولید وصافی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ عطیہ سے منقول ہے' جو عوفی ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

5052 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَةٍ فَجَلَسَ اِلٰى قبر مِنهَا فَقَالَ مَا يَاْتِیْ على هٰذَا الْقَبْر يَوْم اِلَّا وَهُوَ يُنَادِی بِصَوْت ذلق طلق يَا ابْن آدم نسيتنی اَلم تعلم اَنِّیْ بَيت الْوحدَة وَبَيت الغربة وَبَيت الوحشة وَبَيت الدُّود وَبَيت الضّيق اِلَّا من وسعنی اللّٰه عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْر اِمَّا رَوْضَة من رياض الْجَنَّة اَوْ حُفْرَة من حفر النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے' نبی اکرم ﷺ قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبر روزانہ بلند آواز میں پکار کر یہ کہتی ہے: اے ابن آدم! تم مجھے بھول گئے؟ کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ میں تنہائی کا گھر ہوں؟ میں غربت کا گھر ہوں' وحشت کا گھر ہوں' کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں' تنگی کا گھر ہوں' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ مجھے کشادہ کر دے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہوتی ہے' یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5053 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُتيت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشر عشرَة فَقَامَ رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ من اكيس النَّاس واحزم النَّاس قَالَ اَكْثَرهم ذكرا لِلْمَوْت وَاَكْثَرهم اسْتِعْدَادًا لِلْمَوْت اُولٰئِكَ الْاَكياس ذَهَبُوا بشرف الدُّنْيَا وكرامة الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْمَوْت وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبَيْهَقِیّ فِی الزّهْد وَلَفظه اَن رجلا قَالَ للنَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْمُؤْمِنِينَ افضل قَالَ اَحْسَنهم خلقا قَالَ فَاَی الْمُؤْمِنِينَ اكيس قَالَ اَكْثَرهم لِلْمَوْت ذكرا وَاَحْسَنهمْ لما بعده اسْتِعْدَادًا اُولٰئِكَ الْاَكياس

وَذكره رزين فِیْ كِتَابِهٖ بِلَفْظ الْبَيْهَقِیّ من حَدِيْثِ انس وَلَمْ اره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں دس افراد میں سے' ایک کے طور پر' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کھڑا ہوا' اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! سب سے زیادہ عقلمند کون ہے' اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص' جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو' اور موت کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو' یہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں' یہ لوگ دنیا کا شرف اور آخرت کی عزت لے جائیں گے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے کتاب الموت میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اہل ایمان میں زیادہ فضیلت کسے حاصل ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جس کے اخلاق سب سے زیادہ اچھے ہوں اس نے عرض کی: اہل ایمان میں سب سے زیادہ عقلمند کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو موت کو سب سے زیادہ یاد کرتا ہو اور اس کے بعد آنے والی صورت حال کے لئے جس نے سب سے زیادہ تیاری کی ہو یہی لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں''۔

رزین نے اپنی کتاب میں یہ روایت امام بیہقی کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم میں نے یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

5054 - وَعَن سهل بن سعد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ رجل من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثنون عَلَيْهِ ويذكرُوْنَ من عِبَادَته وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِت فَلَمَّا سكتوا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يكثر ذكر الْمَوْت قَالُوْا لاقَالَ فَهَلْ كَانَ يدع كثيرا مِمَّا يَشْتَهِي قَالُوْا لاقَالَ مَا بلغ صَاحبكُمْ كثيرا مِمَّا تذهبون اِلَيْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ انس قَالَ ذكر عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل بعبادة واجتهاد فَقَالَ كَيفَ ذكر صَاحبكُمْ للمَوْت قَالُوْا مَا نَسْمَعهُ يذكرهُ قَالَ لَيْسَ صَاحبكُمْ هُنَاكَ

❀❀ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب کا انتقال ہو گیا' تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کی تعریف کرنا شروع کی' اور اس کی عبادت کا تذکرہ کرنا شروع کیا' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ موت کا ذکر کثرت سے کرتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو جس چیز کی خواہش ہوتی تھی' کیا وہ اکثر اسے چھوڑ دیتا تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا ساتھی بہت سی ایسی چیزوں تک نہیں پہنچا' جو تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایک شخص کی عبادت اور ریاضت کا تذکرہ کیا گیا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ ساتھی موت کو کیسے یاد کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا ہم نے اسے کبھی موت کا ذکر کرتے ہوئے نہیں سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو پھر تمہارا ساتھی اس پائے کا نہیں ہے۔

5055 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على الْمِنبَر وَالنَّاس حوله اَيهَا النَّاس اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي من اللّٰه تَعَالٰى فَقَالَ من كَانَ مِنْكُمْ مستحيا فَلَا يبيتن لَيْلَة اِلَّا واجله بَيْن عَيْنَيْهِ وليحفظ الْبَطن وَمَا وعى وَالرَّاس وَمَا حوى ولِيذكر الْمَوْت والبلى وليترك زِينَة الدُّنْيَا-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا' اس وقت لوگ آپ ﷺ کے اردگرد موجود تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو' جو حیا کرنے کا حق ہے' ایک صاحب نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو شخص حیا کرنے والا ہوگا' وہ ایسی حالت

میں رات بسر کرے گا کہ اس کی موت اس کی آنکھوں کے سامنے ہوگی وہ اپنے پیٹ کی حفاظت کرے گا اور جو کچھ پیٹ میں جاتا ہے اس کی بھی اور اپنے سر کی بھی اور جو کچھ اس میں سماتا ہے اس کی بھی اور وہ موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد کرے گا اور دنیا کی زینت کو ترک کر دے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5056 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء قَالَ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لنستحيي وَالْحَمْد لله قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من الله حق الْحيَاء أَن تحفظ الرَّأْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَة ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من الله حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ أبان بن إِسْحَاق عَن الصَّبَاح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ أبان والصباح مُخْتَلف فِيهِمَا وَقد قِيْلَ إِن الصَّبَاح إِنَّمَا رفع هٰذَا الحَدِيْث وهما مِنْهُ وَضعف بِرَفْعِهِ وَصَوَابه مَوْقُوْف وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرو جیسے حیا کرنے کا حق ہے ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم حیا کرتے ہیں الحمد للہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے یہ مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرنا کہ جو حیا کرنے کا حق ہو اس سے مراد یہ ہے کہ تم اپنے سر کی اور جو سر میں سماتا ہے اس کی اور پیٹ کی اور جو پیٹ میں جاتا ہے اس کی حفاظت کرو اور تم موت کو اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو جو شخص آخرت کا ارادہ کرے گا وہ دنیا کی زینت ترک کر دے گا اور جو شخص ایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیا کرے گا جو حیا کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت سے ابان بن اسحاق کی صباح بن محمد کی روایت کے طور پر واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق صباح نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ اس کا وہم ہے اس روایت کے مرفوع ہونے کو ضعیف قرار دیا گیا ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5057 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من أزهد النَّاس فَقَالَ من لم ينس الْقَبْر والبلى وَترك فضل زِينَة الدُّنْيَا وآثر مَا يبْقى على مَا يفنى وَلَمْ يعد غَدا من أَيَّامه وعد نَفسه من الْمَوْتَى -رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَهُوَ مُرْسل

❀❀ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ زاہد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قبر اور بوسیدہ ہونے کو نہ بھولے اور دنیا کی زینت میں سے اضافی چیز کو ترک کر دے اور جو چیز فنا ہو جانی ہے اس پر اس چیز کو ترجیح دے جو باقی رہے گی اور وہ کل کو اپنی زندگی میں شمار ہی نہ

کرے اور خود کو مرحومین میں شمار کرے۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

5058 - وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كفى بِالْمَوْتِ واعظا وَكفى بِالْيَقِينِ غنى -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''نصیحت کرنے والے کے طور پر موت کافی ہے اور یقین کے حوالے سے خوشحالی کافی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5059 - وَعَنِ الْبَراء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَة فَجَلَسَ على شَفير الْقَبْر فَبكى حَتّٰى بل الثرى ثُمَّ قَالَ يَا اِخْوَانِيْ لمثل هٰذَا فاعدوا -رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے آپ ﷺ قبر کے کنارے تشریف فرما ہوئے اور رونے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی شریف تر ہوگئی یا زمین تر ہوگئی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائیو! اس طرح کی صورت حال کے لئے تیاری کرلو۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5060 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعين وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْيَا -رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں بدنصیبی کا حصہ ہیں آنکھ کا جامد ہونا دل کا سخت ہونا لمبی زندگی کی امید اور دنیا کا لالچ''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5061 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا اعلمهُ اِلَّا رَفعه قَالَ صَلَاح اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بالزهادة وَالْيَقِين وهلاك آخرهَا بالبخل والأمل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا والأصبهاني كِلَاهُمَا من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

نَجَا اَوَّل هٰذِهِ الْأمة بِالْيَقِينِ والزهد وَيهْلك آخر هٰذِهِ الْأمة بالبخل والأمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اس امت کے ابتدائی حصے کی بہتری دنیا سے بے رغبتی کی وجہ سے ہوگی اور اس امت کے آخری حصے کی ہلاکت کنجوسی اور لمبی زندگی کی امید کی وجہ سے ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ اسے حسن قرار دیا جائے۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور اصبہانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے عمرو بن شعیب کے حوالے سے

ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اس امت کا ابتدائی حصہ یقین اور زہد کی وجہ سے نجات حاصل کرے گا' اور اس امت کا آخری حصہ بخل اور لمبی زندگی کی توقع کا شکار ہو جائے گا''۔

5062 - وَرُوِیَ عَنِ ام الْوَلِید بنت عمر قَالَتْ اطلع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات عَشِيَّة فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اَلا تستحيون قَالُوْا مِم ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تجمعون مَا لَا تَاْكُلُوْنَ وتبنون مَا لَا تعمرُوْنَ وتاملون مَا لَا تدركون اَلا تستحيون من ذٰلِكَ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیدہ ام ولید بنت عمر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن شام کے وقت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! کیا تم لوگ حیا نہیں کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس چیز سے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس چیز کو جمع کرتے ہو جو تم کھاتے نہیں ہو' اور اس چیز کو تعمیر کرتے ہو' جسے تم آباد نہیں کرتے اور اس چیز کی توقع رکھتے ہو' جس تک تم پہنچو گے نہیں' کیا تمہیں اس بات سے حیا محسوس نہیں ہوتی؟
یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5063 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْترى اُسَامَة بن زيد وليدة بِمِائَة دِيْنَار اِلٰى شهر فَسَمِعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلا تعجبُونَ من اُسَامَة الْمُشْتَرِیْ اِلٰى شهر اِن اُسَامَة لطويل الأمل وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ مَا طرفت عَيْنَایَ اِلَّا ظَنَنْتُ اَن شفرى لَا يَلْتَقِيَان حَتّٰى يقبض اللّٰه روحى وَلَا رفعت قدحا اِلٰى فِیْ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ وَاضعه حَتّٰى اَقبض وَلَا لقمت لقْمَة اِلَّا ظَنَنْتُ اَنِّیْ لَا أسيغها حَتّٰى اغص بهَا من الْمَوْت وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّمَا توعدون لآت وَمَا اَنْتُم بمعجزين
رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب قصر الأمل وَاَبُوْ نُعَيْم فِی الْحِلْية وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک کنیز خریدی' جو ایک سو دینار کے عوض میں تھی' جن کی ایک مہینے بعد ادائیگی کرنی تھی' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: کیا تم لوگوں کو اسامہ پر حیرانگی نہیں ہو رہی؟ کہ اس نے ایک چیز خریدی ہے' جس کی ادائیگی ایک مہینے بعد کرنی ہے' اسامہ تو بڑی لمبی توقع رکھے ہوئے ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ میری دونوں آنکھوں کے کنارے (یعنی پلکیں) دوبارہ ملنے سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا' جب بھی میں پیالہ اپنے منہ کی طرف بلند کرتا ہوں' تو میں یہ گمان کرتا ہوں کہ اسے رکھنے سے پہلے میرا انتقال ہو جائے گا' جب بھی میں کوئی لقمہ منہ میں ڈالتا ہوں' تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میں اسے نگلنے سے پہلے انتقال کر جاؤں گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس چیز کی تمہیں وعید سنائی گئی ہے' وہ آنے والی ہے' اور تم لوگ عاجز کرنے والے نہیں ہو۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''قصر العمل'' میں نقل کی ہے' ابونعیم نے حلیۃ الاولیاء میں اور امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کی ہے۔

5064 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمنكبى

فَقَالَ كن فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِر سَبِيْل وَكَانَ ابْن عمر يَقُوْلُ إِذا أمسيت فَلَا تنتظر الصَّبَاح وَإِذَا أَصبَحت فَلَا تنتَظر الْمسَاء وَخذ من صحتك لمرضك وَمَنْ حياتك لموتك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ اَخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْض جَسَدِي فَقَالَ كن فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِر سَبِيْل وعد نَفسك فِيْ اَصْحَاب الْقُبُور وَقَالَ لي يَا ابْن عمر إِذا اَصبَحت فَلَا تحدث نَفسك بِالْمسَاء وَإِذَا امسيت فَلَا تحدث نَفسك بالصباح وَخذ من صحتك قبل سقمك وَمن حياتك قبل موتك فَإِنَّك لَا تَدْرِي يَا عبد اللّٰه مَا اسْمك غَدا

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِ نَحْو التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑے اور ارشاد فرمایا: تم دنیا میں یوں رہو جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم شام کرو تو صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب تم صبح کرو تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو اپنی صحت کے دوران بیماری کے لئے اور زندگی کے دوران موت کے لئے تیاری کر لو۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا کوئی حصہ پکڑا اور فرمایا: دنیا میں یوں رہو! جیسے تم غریب الوطن ہو یا راستہ عبور کر رہے ہو (یعنی مسافر ہو) اور خود کو مرحومین میں شمار کرو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عمر! جب تم صبح کرو تو شام کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو اور جب تم شام کرو تو صبح کے بارے میں کوئی خیال نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی تندرستی سے اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی سے غنیمت حاصل کر لو کیونکہ اے عبداللہ! تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا؟ (یعنی تم زندوں میں شمار ہو گے؟ یا مرحوم قرار دیے جاؤ گے)۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5065 - وَعَنْ مُعَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصني قَالَ اعبد اللّٰه كَأَنَّك ترَاهُ واعدد نَفسك فِي الْمَوْتَى وَاذْكُر اللّٰه عِنْد كل حجر وَعند كل شجر وَإِذَا عملت سَيِّئَة فاعمل بجنبها حَسَنَة السِّرّ بالسر وَالْعَلَانِيَة بالعلانية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا بَيْنَ اَبِيْ سَلَمَة ومعاذ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو! جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو اور خود کو مرحومین میں شمار کرو تم ہر پتھر اور درخت کے قریب اللہ کا ذکر کرو اور جب تم کوئی برا کام کر لو تو اس کے فوراً بعد نیکی کر لو پوشیدہ کے بدلے میں پوشیدہ اور اعلانیہ کے بدلے میں اعلانیہ''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو ابوسلمہ نامی راوی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے۔

5066 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر بِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا أطين

حَـائِـطـا لـي أنـا وَأمـي فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عبد الله فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وهي فنحن نصلحه فَقَالَ الْاَمر اسْرع من ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر میرے پاس سے ہوا میں اس وقت دیوار پر مٹی لگا رہا تھا' میں تھا اور میری والدہ تھیں' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے عبداللہ! یہ کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

5067 - وَفِـيْ رِوَايَةٍ قَـالَ مر علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نعالج خصا لنا وهي فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْنَا خص لنا وهي فنحن نصلحه فَقَالَ مَا أرى الْاَمر إِلَّا أعجل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ہمارے پاس سے ہوا' ہم اپنا چھپر درست کر رہے تھے جو خراب ہو چکا تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: یہ ہمارا چھپر ہے' جو خراب ہو گیا تھا' ہم اسے ٹھیک کر رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ معاملہ اس سے بھی زیادہ جلدی آجائے گا۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

امام ماجہ نے اور امام ابن حبان نے' اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5068 - وَعَـنِ ابْـنِ مَسْـعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا مربعًا وَخط خطا فِـي الْـوسط خَارِجا مِنْهُ وَخط خُطُوطًا صغَارًا إِلَى هٰذَا الَّذِيْ فِي الْوسط من جَانِبه الَّذِيْ فِي الْوسط فَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَان وَهٰذَا اَجله مُحِيط بِهِ اَوْ قد اَحَاط بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ هُوَ خَارج أمله وَهٰذِهِ الخطط الصغار الْاَعْرَاض فَإِن أخطاه هٰذَا نهشه هٰذَا وَإِن أخطاه هٰذَا نهشه هٰذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مربعہ کی شکل میں لکیریں لگائیں' پھر آپ ﷺ نے درمیان میں لکیریں لگائیں' جو اس سے نکل رہی تھیں' اور پھر کچھ اور چھوٹی لکیریں لگائیں' جو اس درمیان والی لکیر کے اطراف میں تھیں' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ انسان ہے' اور یہ اس کی موت ہے' جو اسے گھیرے ہوئے ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس نے اسے گھیر لیا ہوا ہے' اور چیز جو نکلنے والی ہے' یہ اس کی توقع ہے' اور یہ چھوٹی لکیریں ہیں' جو اس کو پیش آنے والے حادثات ہیں' اگر یہ اُس تک نہیں پہنچے گا' تو یہ اُسے نوچ لے گا' اور اگر یہ اس تک نہیں پہنچے گا' تو دوسرا اسے نوچ لے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5069 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطا وَقَالَ هٰذَا الْإِنْسَان وَخط إِلَى جنبه خطا وَقَالَ هٰذَا اَجله وَخط آخر بَعِيدا مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا الأمل فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْاَقْرَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لکیر لگائی اور فرمایا: یہ انسان ہے اور پھر آپ ﷺ نے اس کے

پہلو میں ایک اور لکیر لگائی اور فرمایا: یہ اس کی موت ہے پھر آپ ﷺ نے اس سے کچھ فاصلے پر ایک اور لکیر لگائی پھر فرمایا: یہ اس کی امید ہے آدمی اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ سب سے زیادہ قریب والی چیز اس تک پہنچ جاتی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے بھی اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5070 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا ابْن آدم وَهٰذَا أَجله وَوضع يَده عِنْد قَفاهُ ثُمَّ بسطها وَقَالَ وَثمّ أمله وَثمّ أمله

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ اَيْضًا وَابْنُ مَاجَةَ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ انسان ہے یہ اس کی موت ہے' آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی گدی پر رکھا اور پھر اسے پھیلایا' اور فرمایا: وہ اس کی امید ہے اور وہ اس کی امید ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام نسائی نے بھی اسے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5071 - وَعَن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا مثل هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ وَرمى بحصاتين قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الأمل وَذَاكَ الْاَجَل

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت بریدہ ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم لوگ جانتے ہو؟ اس کی اور اس کی مثال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے دو کنکریاں ایک طرف رکھ کے ارشاد فرمایا' لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ امید ہے اور یہ موت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5072 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا نزداد مِنْهُم اِلَّا بعدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَربت السَّاعَة وَلَا يزْدَاد النَّاس على الدُّنْيَا اِلَّا حرصا وَلَا تزدادون من اللّٰه اِلَّا بعدا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ گئی ہے اور ہم اُسے دور ہی سمجھ رہے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ

5070-صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في الأمل - ذكر الإخبار عما يجب على المرء من تقريب أجله على نفسه' حديث:3050سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب الأمل والأجل - حديث:4230السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الإخلاص - حديث:11345مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12022الزهد والرقائق لابن المبارك - باب النهي عن طول الأمل' حديث:253

بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت قریب آ رہی ہے اور لوگوں کے دنیا کے بارے میں لالچ میں اضافہ میں ہو رہا ہے اور لوگ اللہ تعالیٰ سے اور زیادہ دور ہوتے جا رہے ہیں''۔

5073 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَنَّة اقرب اِلٰى اَحَدُكُمْ من شِرَاك نَعله وَالنَّار مثل ذٰلِك-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت تم میں سے کسی ایک کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے اور جہنم بھی اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5074 - وَعَن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أوصنى قَالَ عَلَيْك بالاياس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس وَاِيَّاك والطمع فَاِنَّهُ الْفقر الْحَاضِر وصل صَلَاتك وَاَنت مُودع وَاِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ فِي الزّهْد وَقَالَ الْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی تلقین کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہونا تم پر لازم ہے اور تم لالچ سے بچ کے رہنا کیونکہ وہ ایسی غربت ہے جو موجود رہتی ہے اور تم نماز یوں ادا کرنا جیسے تم دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اور تم ہر اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے معذرت پیش کرنی پڑے۔

یہ روایت امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

5075 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ اَتى رجل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِيْ بِحَدِيْثٍ واجعله موجزا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صل صَلَاة مُودع فَاِنَّك اِن كنت لَا ترَاهُ فَاِنَّهُ يراك وايأس مِمَّا فِيْ اَيدى النَّاس تكن غَنِيا وَاِيَّاك وَمَا يعْتَذر مِنْهُ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی بات بیان کیجئے اور مختصر ارشاد فرمایئے گا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوں نماز ادا کرو جیسے دنیا سے رخصت ہونے لگے ہو اگر تم اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کے حوالے سے تم مایوس ہو جاؤ تم خوشحال ہو جاؤ گے اور تم اس چیز سے بچ کے رہنا جس کی وجہ سے تمہیں معذرت پیش کرنی پڑے۔

5076 - وروى الطَّبَرَانِيّ عَن رجل من بني النخع قَالَ سَمِعت اَبَا الدَّرْدَاءِ حِيْن حَضرته الْوَفَاة قَالَ أحدثكُمْ حَدِيْثا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْلُ اعبد اللّٰه كَاَنَّك ترَاهُ فَاِن لم تكن

تراہُ فَإِنَّهُ یراك واعدد نفسك فِي الْمَوْتَى وَإِيَّاك ودعوة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تستجاب الحَدِيْث

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت 'بونخع' سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو سنا' جب ان کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے بتایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم اللہ کی عبادت یوں کرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اس کو نہیں دیکھ رہے' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' تم خود کو مرحومین میں شمار کرنا' اور تم مظلوم کی بددعا سے بچنا' کیونکہ وہ قبول ہوتی ہے'' ......الحدیث۔

5077 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰنِ السّلمِيّ قَالَ نزلنَا من الْمَدَائِن على فَرسَخ فَلَمَّا جَاءَ ت الْجُمُعَة حضرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن الله عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ اقْتَربت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر (القمر) أَلا وَإِن السَّاعَة قد اقْتَربت إِلَّا وَإِن الْقَمَر قد انْشَقَّ أَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بِفِرَاق أَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وغدا السباق فَقُلْتُ لأبي أيستبق النَّاس غَدا قَالَ يَا بني إِنَّك لجاهل إِنَّمَا يَعْنِي الْعَمَل الْيَوْم وَالْجَزَاء غَدا فَلَمَّا جَاءَ ت الْجُمُعَة الْأُخْرَى حضرنَا فَخَطَبنَا حُذَيْفَة فَقَالَ إِن الله يَقُولُ اقْتَربت السَّاعَة وَانْشَقَّ الْقَمَر أَلا وَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بِفِرَاق أَلا وَإِن الْيَوْم الْمِضْمَار وغدا السباق أَلا وَإِن الْغَايَة النَّار وَالسَّابِق من سبق إِلَى الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ عبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے مدائن سے چند فرسخ کے فاصلے پر پڑاؤ کیا' جب جمعہ کا دن آیا' تو ہم اکٹھے ہوئے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ گئی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا''

خبردار! قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے' خبردار! دنیا نے جدائی کے بارے میں بتادیا ہے' آج کا دن تیاری کا ہے' اور کل کا دن نتیجے کا ہے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: کیا کل لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم ناواقف ہو' اُن کی مراد یہ ہے کہ آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا دن جزا کا ہے' پھر جب اگلا جمعہ آیا اور ہم اس میں شریک ہوئے' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''قیامت قریب آ چکی ہے' اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے''۔

''دنیا نے اپنی جدائی کے بارے میں بتادیا ہے' آج کا دن عمل کا ہے' اور کل کا جزا کا ہے' خبردار! آخری حد جہنم ہے' اور وہ شخص (حقیقی طور) سبقت لے جائے گا' جو جنت کی طرف سبقت لے جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5078 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادرُوا بِالْأَعْمَالِ فتنا كَقطع اللَّيْل المظلم يصبح الرجل مُؤمنا ويمسي كَافِرًا ويمسي مُؤمنا وَيُصْبِح كَافِرًا يَبِيع دينه بِعرض من الدُّنْيَا- رَوَاهُ مُسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرو جو فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے جن میں آدمی صبح کے وقت مومن ہوگا' تو شام کو کافر ہو جائے گا' اور اگر شام کے وقت مومن ہوگا' تو صبح کے وقت کافر ہو جائے گا' وہ اپنے دین کو دنیاوی فائدے کے عوض میں فروخت کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5079 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادرُوا بالاعمال سِتا طُلُوْع الشَّمْس من مغربهَا اَوْ الدُّخان اَوْ الدَّجَّال اَوْ الدَّابَّة اَوْ خَاصَّة اَحَدُكُمْ اَوْ اَمر الْعَامَّة-رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چھ چیزوں کے آنے سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا' دھوئیں کا ظاہر ہونا' دجال کا نکلنا' دابۃ الارض کا آنا' یا خاص طور پر تمہارا (موت کا شکار ہو جانا) یا عمومی طور پر (لوگوں پر قیامت قائم ہو جانا)''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5080 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادرُوا بالْاَعْمَالِ سبعا هَلْ تنتظرُوْن اِلَّا فقرا منسيا اَوْ غنى مطغيا اَوْ مَرضا مُفْسِدا اَوْ هرما مفندا اَوْ موتا مجهزا اَوْ الدَّجَّال فشر غَائِب ينْتَظر اَوْ السَّاعَة فالساعة أدهى وَأَمر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ مُحَرر وَيُقَال مُحرز بالزاى وَهُوَ وَاه عَن الْاَعْرَج عَنهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات چیزوں سے پہلے اعمال میں جلدی کرلو! کیا تم منتظر ہو اس کے کہ وہ غربت جو بھلا دیتی ہے' یا وہ خوشحالی جو سرکش کر دیتی ہے' یا وہ بیماری جو خراب کر دیتی ہے' یا وہ بڑھاپا جو سٹھیا دیتا ہے' یا وہ موت جو رخصت کروا دیتی ہے' یا وہ دجال' جو غیر موجود میں سب سے بری چیز ہے' جس کا انتظار کیا جا رہا ہے' یا پھر قیامت اور قیامت' بہت ہی سخت اور تلخ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے محرر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''محرز'' ہے' یہ ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5081 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل وَهُوَ يعظه اغتنم خمْسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وحياتك قبل موتك رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

5080-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الرقاق' حديث: 7978مسند أبي يعلى الموصلي - شهر بن حوشب' حديث: 6408المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' من اسمه علي - حديث: 4039شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والسبعون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - الحادي والسبعون من شعب الإيمان وهو باب في الزهد وقصر الأمل' حديث:10146

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:
''پانچ چیزوں سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھو! بڑھاپے سے پہلے جوانی کو بیماری سے پہلے تندرستی کو غربت سے پہلے خوشحالی کو مصروفیت سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5082 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس تُوْبُوا اِلَى اللّٰه قبل اَن تَمُوْتُوا وَبَادرُوا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة قبل اَن تشغلُوْا وصلوا الَّذِیْ بَيْنكُمْ وَبَيْن ربكُمْ بِكَثْرَة ذكركُمْ لَهُ وَكَثْرَة الصَّدَقَة فِي السِّرّ وَالْعَلَانِيَة ترْزقُوْا وتنصرُوا وتجبرُوا - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:
''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اس سے پہلے کہ تم مرجاؤ اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرلو! اس سے پہلے کہ تم مشغول ہوجاؤ' اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان اُس (یعنی پروردگار) کا بکثرت ذکر کرکے تعلق قائم کرو' اور پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر بکثرت صدقہ کرو' تمہیں رزق دیا جائے گا' تمہاری مدد کی جائے گی' تمہیں مضبوط کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5083 - وَعَنْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكيس من دَان نَفسه وَعمل لما بعد الْمَوْت وَالْعَاجِز من أتبع نَفسه هَواهَا وَتمنى على الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''عقل مند وہ ہوتا ہے' جو اپنے نفس کو اپنا پیروکار بنائے' اور اس مرنے کے بعد والی صورت حال کے لئے عمل کرے اور عاجز وہ شخص ہوتا ہے' جو اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرے' اور اللہ تعالیٰ سے توقع رکھے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5084 - وَعَنْ مُصْعَب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْاَعْمَش وَلَا اعلمهُ اِلَّا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التؤدة فِيْ كل شَيْءٍ خير اِلَّا فِيْ عمل الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ لم يذكر الْاَعْمَش فِيْهِ من حَدثهُ وَلَمْ يجْزم بِرَفْعِهِ التؤدة بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَبعدهَا همزَة مَضْمُومَة ثُمَّ دَال مُهْملَة مَفْتُوحَة وتاء تَأْنِيث هِيَ التأني والتثبت وَعدم العجلة

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''ہر کام کے بارے میں آرام سے کرنا بہتر ہے' البتہ آخرت سے متعلق عمل کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے

مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اعمش نے اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ کس نے یہ حدیث بیان کی ہے؟ اور انہوں نے اس کے مرفوع ہونے کے بارے میں یقین کا اظہار نہیں کیا۔

لفظ ''التودہ'' کا مطلب جلد بازی نہ کرنا ہے۔

5085 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من احد يَمُوْتُ اِلَّا نَدم قَالُوْا وَمَا ندامته يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن كَانَ محسنا نَدم اَن لَا يكون ازْدَادَ وَاِن كَانَ مسيئا نَدم اَن لَا يكون نزع -رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ فِى الزّهْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص فوت ہوگا' وہ ندامت کا شکار ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اسے ندامت کس بات پر ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے اچھائی زیادہ کیوں نہیں کی؟ اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو اسے اس بات پر ندامت ہوگی کہ اس نے برائی کو چھوڑ کیوں نہیں دیا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں نقل کی ہے۔

5086 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْد خيرا اسْتَعْملهُ قيل كَيفَ يَسْتَعْمِلهُ قَالَ يوفقه لعمل صَالح قبل الْمَوْت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' تو اس سے کام لیتا ہے' عرض کی: گئی وہ اُس سے کیسے کام لیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے مرنے سے پہلے نیک عمل کی توفیق دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5087 - وَعَنْ عَمْرو بن الْحمق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا عسله قَالُوْا مَا عسله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يوفق لَهُ عملا صَالحا بَيْن يَدى رحلته حَتّٰى يرضى عَنهُ جِيرَانه اَوْ قَالَ من حوله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ من طَرِيْقه وَغَيْرهمَا

عسله بِفَتْح الْعين وَالسِّين الْمُهْمَلَتَيْنِ من الْعَسَل وَهُوَ طيب الثَّنَاء وَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا مثل اَى وَفقه اللّٰه لعمل صَالح يتحفه بِه كَمَا يتحف الرجل اَخَاهُ اِذا اَطْعمهُ الْعَسَل

❀❀ حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے' تو اس کی تعریف کرتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ اس کی تعریف کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے (دنیا سے) رخصتی سے پہلے نیک عمل کی توفیق دے دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے

پڑوسیوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے آس پاس کے افراد کو اس سے راضی کر دیتا ہے"۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

لفظ "عسلہ" کا مطلب کسی اچھی تعریف کرنا ہے بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک عمل کی توفیق اسے تحفے کے طور پر دیتا ہے جس طرح کوئی شخص کسی کو تحفہ دیتے ہوئے اسے شہد کھانے کے لئے دیتا ہے۔

5088 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعذر الله اِلٰی امرِیءٍ اخر اَجله حَتّٰی بلغ سِتِّیْنَ سنة- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"اللہ تعالیٰ اس شخص کو معذور قرار دے دیتا ہے جس کی موت کو وہ اتنا مؤخر کر دے کہ وہ شخص ساٹھ سال تک پہنچ جائے"۔
یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5089 - وَعَنْ سهل مَرْفُوْعا من عمر من اُمتِیْ سَبْعِیْنَ سنة فَقَدْ اعذر الله اِلَیْهِ فِی الْعُمر
رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "مرفوع" حدیث منقول ہے:
"میری امت کے جس فرد کو ستر سال کی زندگی دی جائے گی تو عمر کے حوالے سے اللہ تعالیٰ اسے معذور قرار دیدے گا"۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5090 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الا انبئکم بِخَیَارِکُمْ قَالُوْا نعم قَالَ خیارکم اَطولکم اعمارا وَاَحْسَنُکُمْ اعمالا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْث جَابر وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
"کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور اعمال اچھے ہوں"۔
یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5091 - وَعَنْ اَبِیْ بکرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَی النَّاس خیر قَالَ من طَال عمره وَحسن عمله قَالَ فَاَی النَّاس شَرّ قَالَ من طَال عمره وساء عمله
رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حَسَنٌ صَحِیْح وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد

وَغَيْرُهُ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شخص بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر طویل ہو اور جس کا عمل اچھا ہو انہوں نے عرض کی: کون سا شخص برا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل برا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے اسے امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام حاکم نے اور امام بیہقی نے کتاب الزہد میں اسے نقل کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5092 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير النَّاس من طَال عمره وَحسن عمله - رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جس کی عمر طویل ہو اور اس کا عمل اچھا ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5093 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الا أنبئكم بخياركم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خياركم أطولكم أعمارا إِذا سددوا - رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں بہتر وہ ہیں جن کی عمریں طویل ہوں اور وہ نیک رہیں"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5094 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لله عبادا يضن بهم عَن الْقَتْل ويطيل أعمارهم فِيْ حسن الْعَمَل وَيحسن أرزاقهم ويحييهم فِيْ عَافِيَة وَيقبض أَرْوَاحهم فِيْ عَافِيَة على الْفرش ويعطيهم منَازِل الشُّهَدَاءِ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يحضرني الْآن إِسْنَاده

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں قتل ہونے سے بچا کے رکھتا ہے ان کے نیک عمل کی وجہ سے انہیں طویل عمر دیتا ہے انہیں اچھا رزق دیتا ہے اور انہیں عافیت کے ساتھ زندگی دیتا ہے اور عافیت کے ساتھ بستر پر ان کی روح کو قبض کر لیتا ہے لیکن انہیں شہداء کے مرتبے پر فائز کرے گا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5095 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رجلَانِ من بلي حَيّ من قضاعة أسلما مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاستشهد أَحدهمَا وَأخر الآخر سنة قَالَ طَلْحَة بن عبد الله فَرَأَيْت الْمُؤخر مِنْهُمَا أدخل الْجنَّة قبل الشَّهِيد فتعجبت لذٰلِكَ فَأَصْبَحت فَذَكرت ذٰلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَیْسَ قد صَامَ بعدہ رَمَضَان وَصلی سِتَّة آلاف رَکْعَة وَکَذَا وَکَذَا رَکْعَة صَلَاة سنة

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاہُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْبَیْهَقِیّ کلهم عَن طَلْحَة بنَحْوِه اطول مِنْهُ وَزَاد ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ آخِره فَلَمَّا بَیْنَهُمَا أبعد مِمَّا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قضاعہ قبیلے سے تعلق رکھنے والے دوافراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پراسلام قبول کیا' ان میں سے ایک نے جام شہادت نوش کرلیا اور دوسرا' اس کے بعد دو سال تک زندہ رہا (اور پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا) تو جس کا انتقال بعد میں ہوا تھا' اسے میں نے خواب میں دیکھا کہ اُسے شہید ہونے والے سے پہلے' جنت میں داخل کردیا گیا' میں اس بات پر حیران ہوا' اگلے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اس نے (جس کا انتقال بعد میں ہوا) اس (پہلے شہید ہونے والے) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور چھ ہزار رکعات اور اتنی' اتنی رکعات سال بھر میں نماز ادا نہیں کی۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' ان سب حضرات نے اسے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت کے طور پر لیکن اس سے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو ان دونوں کے درمیان اس سے زیادہ فرق ہے' جتنا زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

5096 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد اَن نَفرا من بنی عذرة ثَلَاثَة اَتَوا النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسلموا قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من یکفیهم قَالَ طَلْحَة اَنا قَالَ فَکَانُوْا عِنْد طَلْحَة فَبعث النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بعثا فَخرج فِیْهِ أحدهم فاستشهد ثُمَّ بعث بعثا فَخرج فِیْهِ آخر فاستشهد ثُمَّ مَاتَ الثَّالِث علی فِرَاشه قَالَ طَلْحَة فَرَاَیْت هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَة الَّذِیْنَ کَانُوْا عِنْدِی فِی الْجَنَّة فَرَاَیْت الْمَیِّت علی فِرَاشه أمامهم وَرَاَیْت الَّذِیْ اسْتشْهد أخیرا یَلِیْهِ وَرَاَیْت اَوَّلهمْ آخِرهم قَالَ فداخلنی من ذٰلِكَ فَاَتَیْت النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذکرت ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَمَا أنْکرت من ذٰلِكَ لَیْسَ اَحَد أفضل عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من مُؤمن یعمر فِی الْاِسْلَام لتسبیحه وتکبیره وتهلیله

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی ورواتهما رُوَاة الصَّحِیْح وَفِیْ اَوله عِنْد اَحْمد اِرْسَال کَمَا مر وَوَصله اَبُوْ یعلی بذکر طَلْحَة فِیْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنوعذرہ سے تعلق رکھنے والے تین افراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ان کی دیکھ بھال کرے گا؟ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' وہ لوگ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' تو ان تین افراد میں سے ایک شخص اس مہم میں چلا گیا' اور اس نے جام شہادت نوش کرلیا' پھر ایک اور مہم روانہ ہوئی' تو ان میں سے ایک اور شخص اس میں چلا گیا' اس نے بھی جام شہادت نوش کرلیا' پھر تیسرے فرد کا انتقال اپنے بستر پر ہوا' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان تینوں حضرات کو خواب میں

دیکھا کہ وہ جنت میں میرے پاس موجود ہیں' اور میں نے یہ دیکھا کہ جس شخص کا انتقال اپنے بستر پر ہوا تھا' وہ ان سب سے آگے ہے' اور جس نے بعد میں جام شہادت نوش کیا تھا' وہ اُس کے بعد ہے' اور جس نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا تھا' وہ ان سب سے آخر میں ہے' میں اس بات پر بڑا حیران ہوا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس میں حیرانگی کی کون سی بات ہے؟ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مومن سے زیادہ فضیلت اور کوئی شخص نہیں رکھتا' جو اسلام کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح' تکبیر اور تہلیل بیان کرتے ہوئے' زندگی بسر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کے آغاز میں امام احمد کے نزدیک ''ارسال'' پایا جاتا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے' اور امام ابویعلیٰ نے اسے ''موصول'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اس میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے۔

5097 - وَعَنْ أم الْفضل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على الْعَبَّاس وَهُوَ يشْتَكى فتمنى الْمَوْت فَقَالَ يَا عَبَّاس عَم رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تتمن الْمَوْت اِن كنت محسنا تزداد اِحسانا اِلٰى اِحسانك خير لَك وَاِن كنت مسيئا فَاِن تُؤخر تستعتب من اِساءة تك خير لَك لَا تتمن الْمَوْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ ام فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' جو بیمار تھے' وہ موت کی آرزو کرنے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ موت کی آرزو ہرگز نہ کریں' اگر آپ اچھائی کرنے والے ہوئے' تو آپ کی اچھائی میں اضافہ ہوگا اور یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' اور اگر آپ برائی کرنے والے ہوئے اور آپ کی موت میں تاخیر ہوئی' تو ہوسکتا ہے کہ آپ برائی سے رجوع کرلیں' تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہوگا' تو آپ موت کی آرزو نہ کریں۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5098 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت فَاِن هول المطلع شَدِيْد وَاِن من السَّعَادَة اَن يطول عمر العَبْد وَيَرْزقهُ اللّٰه الْاِنَابَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو! کیونکہ وہ بڑی ہولناک چیز ہے' سعادت مندی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آدمی کی عمر طویل ہو اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی طرف) رجوع کی توفیق عطا کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

5099 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يتمَنَّى اَحَدُكُمْ

الْمَوْت اِمَّا محسنا فَلَعَلَّهٗ يزْدَاد وَاِمَّا مسيئا فَلَعَلَّهٗ يستعتب-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفظ لَهٗ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے (کیونکہ) اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' اس کی اچھائی میں اضافہ ہوجائے' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا' تو ہوسکتا ہے' وہ رجوع کرلے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5100 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم لَا يتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْت وَلَا يَدْعُو بِهٖ من قبل اَن يَاْتِيهِ وَاِنَّهٗ اِذا مَاتَ انْقَطع عمله وَاِنَّهٗ لَا يزِيْد الْمُؤمِن عمره اِلَّا خيرا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے' اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے' اس کے بارے میں دعا کرے' کیونکہ جب وہ مرجائے گا' تو اس کا عمل منقطع ہوجائے گا' اور زندگی' مومن کی بھلائی میں اضافہ ہی کرتی ہے''۔

5101 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْت لضر نزل بِهٖ فَاِن كَانَ وَلَا بُد فَاعِلا فَلْيقل اللّٰهُمَّ احيني مَا كَانَت الْحَيَاة خيرا لي وتوفني اِذا كَانَت الْوَفَاة خيرا لي-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص کسی نازل ہونے والی مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے' اگر اس نے ضرور ایسا کرنا ہے' تو وہ یہ کہے:

''اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا' جب تک زندگی میرے حق میں زیادہ بہتر ہو' اور اس وقت مجھے موت دے دینا جب موت میرے حق میں زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيب فِي الْخَوْف وفضله

باب: خوف کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کا تذکرہ

5102 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِيْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله فَذكرهمْ اِلٰى اَن قَالَ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّيْ اَخَاف اللّٰهَ-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتقدم بتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سات لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ عطا کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا......

(اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اور وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ یہ کہے: میں اللہ سے ڈرتا ہوں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے'یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

5103 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَانَ الكفل من بنى اِسْرَائِيل لَا يتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّينَ دِيْنَارا على اَن يَطَاهَا فَلَمَّا ارادها على نَفسهَا ارتعدت وبكت فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت لِاَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَملَنِيْ عَلَيْهِ اِلَّا الْحَاجة فَقَالَ تفعلين اَنْت هٰذَا من مَخَافَة الله فَاَنَا اَحْرى اذهبي فلك مَا اَعطيتك وَوَاللّٰهِ مَا اعصيه بعْدهَا اَبَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاَصْبح مَكْتُوْب على بَابه اِن الله قد غفر للكفل فَعجب النَّاس من ذٰلِك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کفل کا تعلق بنی اسرائیل سے تھا' وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیئے' اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا' جب اس نے اس عورت کے قریب جانے کا ارادہ کیا' تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی' کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس عورت نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کام نہیں کیا' انتہائی مجبوری نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے' کفل نے دریافت کیا: اگر تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے ایسا کر رہی ہو (یعنی رو رہی ہو) تو میں اس بات کے زیادہ لائق ہوں' (کہ میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤں' کیونکہ میں تو گناہگار ہوں) تم چلی جاؤ! میں نے جو تمہیں دیا' وہ تمہارا ہے' اللہ کی قسم! اب میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا' پھر اسی رات کفل کا انتقال ہو گیا' تو اگلے دن اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی' تو لوگ اس بات پر حیران ہوئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5104 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج ثَلَاثَة فِيْمَن كَانَ قبلكُمْ يرتادون لأهلهم فَاَصَابَتْهُمْ السَّمَاء فلجؤوا اِلَى جبل فَوَقَعت عَلَيْهِم صَخْرَة فَقَالَ بَعْضُهُمْ لبَعض عَفا الْاَثر وَوَقع الْحجر وَلَا يعلم بمكانكم اِلَّا الله فَادعوا الله بأوثق اَعمالكُمْ فَقَالَ أحدهم اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنه كَانَت لي امْرَاَة تعجبني فطلبتها فَاَبت عَلَيّ فَجعلت لَهَا جعلا فَلَمَّا قربت نَفسهَا تركتهَا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي اِنَّمَا فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الْاخر اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنه كَانَ لِيَ والدان فَكنت أحلب لَهما فِيْ اِنائهما فَاِذَا أتيتهما وهما نائمان قُمْت حَتّٰى يستيقظا

5103-صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء في الطاعات وثوابها - ذكر الخبر الدال على أن ترك المرء بعض المحظورات لله جل' حديث: 388المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التوبة والإنابة' حديث: 7718مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر رحمة الله' ما ذكر في سعة رحمة الله تعالى - حديث:33544مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث: 4608مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن عمر' حديث: 5593شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة - حديث:6827

فَاِذَا استيقظا شربا فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فعلت ذٰلِكَ رَجَاء رحمتك وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ ثلث الْحجر وَقَالَ الثَّالِث اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّى اسْتَأجرت اَجِيرا يَوْمًا فَعمل لى نصف النَّهَار فاعطيته أجرا فسخطه وَلَمْ يَاخذهُ فوفرتها عَلَيْهِ حَتّٰى صَار من ذٰلِكَ الْمَال ثُمَّ جَاءَ يطْلب اجره فَقُلْتُ خُذ هٰذَا كُله وَلَوْ شِئْت لم اعطيه اِلَّا اجره الْاَوَّل فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّىْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ رَجَاءَ رَحْمَتِكَ وخشية عَذَابَكَ فافرج عَنَّا فَزَالَ الْحجر وَخَرجُوْا يتماشون

رَوَاهُ ابن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا من حَدِيْثِ عمر بِنَحْوِهٖ وَتقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم سے پہلے زمانے میں تین افراد سفر پر روانہ ہوئے' راستے میں انہیں بارش نے آلیا' تو وہ ایک پہاڑ کی آڑ میں چلے گئے ایک پتھر اُن پر گر گیا (اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا) ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: قدموں کا نشان مٹ جائے گا پتھر آ کر واقع ہو گیا ہے' اب تمہاری جگہ کے بارے میں صرف اللہ کو علم ہے' تو تم سب سے زیادہ قابل وثوق عمل کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تو ان میں سے ایک شخص نے یہ کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ ایک عورت مجھے اچھی لگتی تھی' میں نے اس کی قربت کا مطالبہ کیا' تو اس نے انکار کر دیا' پھر میں نے اس سے مخصوص ادائیگی طے کی' جب میں اس کے قریب ہونے لگا' تو میں نے اسے چھوڑ دیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید کرتے ہوئے' اور تیرے خوف سے ڈرتے ہوئے ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو ایک تہائی پتھر ہٹ گیا' دوسرے نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میرے ماں باپ ہیں' جن کے لئے میں برتن میں دودھ دوہ لیتا تھا' ایک مرتبہ میں ان کے پاس آیا' تو وہ سوئے ہوئے تھے' تو میں وہاں ٹھہرا رہا' یہاں تک کہ جب وہ بیدار ہوئے' تو بیدار ہونے کے بعد انہوں نے وہ دودھ پیا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے' اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے' ایسا کیا تھا' تو تو ہمیں نجات عطا فرما دے' تو پتھر ایک تہائی ہٹ گیا' تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص کو مزدور رکھا' اس نے دوپہر تک میرے لئے کام کیا' میں نے اسے معاوضہ دیا' تو وہ اس پر ناراض ہو گیا' اس نے اسے وصول نہیں کیا' میں نے اس معاوضے کو کام میں استعمال کیا یہاں تک کہ وہ بہت سے مال مویشیوں میں تبدیل ہو گیا' پھر وہ مزدور اپنی مزدوری کا مطالبہ کرنے کے لئے آیا' تو میں نے کہا: یہ سب چیزیں تم حاصل کر لو' اگر میں چاہتا تو میں اسے صرف اُس کا پہلے والا معاوضہ بھی دے سکتا تھا' اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے یہ کام کیا تھا' تو تو ہمیں کشادگی نصیب کر دے' تو پتھر ہٹ گیا اور وہ لوگ چلتے ہوئے باہر نکل آئے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور وہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5105 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رجل يسرف على نَفسه لما حَضَره الْمَوْت قَالَ لِبَنِيهِ اِذا اَنا مت فأحرقونى ثُمَّ اطحنونى ثُمَّ ذرونى فِى الرّيح فَوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَىَّ ليعذبنى عذَابا مَا عذبه اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فعل بِهٖ ذٰلِكَ فَامر اللّٰه الْاَرْض فَقَالَ اجمعى مَا فِيك فَفعلت فَاِذَا

هُوَ قَائِم فَقَالَ مَا حملك على مَا صنعت قَالَ خشيتك يَا رب أَوْ قَالَ مخافتك فغفر لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک شخص تھا' جو اپنے اوپر ظلم کرتا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے بیٹوں سے کہا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور پھر مجھے پیس کر ہوا میں اُڑا دینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تنگی کا شکار کیا' تو وہ مجھے ایسا عذاب دے گا' جو اس نے کسی کو بھی نہیں دیا ہوگا' جب وہ شخص مر گیا اور اس کے ساتھ ایسا ہی کیا گیا' تو اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ تمہارے اندر (اس کے جتنے بھی اجزاء ہیں) تم انہیں جمع کرو' تو زمین نے ایسا ہی کیا' تو وہ شخص کھڑا ہو گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے جو کچھ کیا' وہ کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے خوف کی وجہ سے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اس شخص کی مغفرت ہو گئی''۔

5106 - وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل لم يعْمل حَسَنَة قطّ لأَهله إِذا مت فحرقوه ثُمَّ ذروا نصفه فِي الْبر وَنصفه فِي الْبَحْر فوَاللّٰهِ لَئِن قدر اللّٰه عَلَيْهِ ليعذبه عذَابا لَا يعذبه اَحَدًا من الْعَالمين فَلَمَّا مَاتَ الرجل فعلوا بِهٖ مَا اَمرهم فَامر اللّٰه الْبر فَجمع مَا فِيْهِ وَامر الْبَحْر اَن يجمع مَا فِيْهِ ثُمَّ قَالَ لم فعلت هٰذَا قَالَ من خشيتك يَا رب وَاَنت أَعْلَمُ فغفر اللّٰه تَعَالٰى لَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّرَوَاهُ مَالك وَالنَّسَائِيّ وَنَحْوَهُ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی' اس نے اپنے اہل خانہ سے کہا: جب میں مر جاؤں تو تم مجھے جلا دینا اور میرا نصف حصہ خشکی میں اور نصف حصہ سمندر میں بہا دینا' اللہ کی قسم اگر اللہ تعالیٰ نے اس پر سختی کی تو اسے ایسا عذاب دے گا' جو وہ تمام جہانوں میں کسی کو بھی نہیں دے گا' جب اس شخص کا انتقال ہو گیا' تو اس کے گھر والوں نے اس کے ساتھ وہی کیا' جو اس نے انہیں ہدایت کی تھی' اللہ تعالیٰ نے خشکی کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور سمندر کو حکم دیا' تو اس نے اپنے اندر موجود اجزاء کو اکٹھا کر دیا' پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار تیرے خوف کی وجہ سے اور تو اس بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت کر دی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5107 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن رجلا كَانَ قبلكُمْ رغسه اللّٰه مَالا فَقَالَ لِبَنِيهِ لما حضر اى اَب كنت لكم قَالُوْا خير اَب قَالَ فَاِنِّيْ لم أعمل خيرا قطّ فَإِذَا مت فاحرقوني ثُمَّ اسحقوني ثُمَّ ذروني فِيْ ريح عاصف فَفَعَلُوْا فَجمعه اللّٰه فَقَالَ مَا حملك فَقَالَ مخافتك فَتَلَقَّاهُ برحمته-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

رغسه بِفَتْح الرَّاء والغين الْمُعْجَمَة بعدهمَا سين مُهْملَة قَالَ اَبُوْ عُبَيْدَة مَعْنَاهُ اكثر لَهُ مِنْهُ وَبَارك لَهُ فِيْهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم سے پہلے ایک شخص تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے بکثرت مال عطا کیا تھا' جب اس کی موت کا وقت قریب آیا' تو اس نے اپنے

بیٹوں سے کہا: میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا: بہترین باپ ہیں' اس نے کہا: میں نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا' جب میں مر جاؤں' تو مجھے جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا اور مجھے تیز ہوا والے دن میں اُڑا دینا' انہوں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جمع کیا' اور فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: تیرے خوف کی وجہ سے' تو پروردگار نے رحمت کے ہمراہ اس سے ملاقات کی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''رغسہ'' کا مطلب ابوعبیدہ نے یہ بیان کیا ہے کہ اسے مال کی کثرت عطا کی اور اس مال میں اس کے لئے برکت رکھی۔

5108 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اخرجُوا مِنَ النَّار من ذكرنِيْ يَوْمًا اَوْ خافنى فِيْ مقَام-رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

''جہنم میں سے ہر اس شخص کو نکال دو! جس نے کسی دن بھی مجھے یاد کیا ہو' یا کسی موقع پر بھی میری ذات سے ڈر گیا ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5109 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا اَرَادَ عَبدِى اَن يعمل سَيِّئَة فَلَا تكتبوها عَلَيْهِ حَتّٰى يعملها فَإِن عَملهَا فاكتبوها بِمِثْلِهَا وَإِن تركهَا من اَجلى فاكتبوها لَهُ حَسَنَة ......الحَدِيْثِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الْإِخْلَاص وَفِي لفظ لمُسْلِم اِن تركهَا فاكتبوها لَهُ حَسَنَة اِنَّمَا تركهَا من جراى اَى من اَجلى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی برے عمل کا ارادہ کرتا ہے' تو تم اس کو نوٹ نہ کرو جب تک وہ اس پر عمل نہیں کر لیتا' اگر وہ اس پر عمل کر لے گا' تو تم اسے ایک گناہ کے طور پر نوٹ کرنا' اور اگر وہ میری ذات کی وجہ سے اسے ترک کر دے گا' تو اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کر لینا'' ......الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے' اخلاص سے متعلق باب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے

مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اگر وہ اسے ترک کر دے' تو تم اس کو اس بندے کے لئے ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرنا' اگر وہ اس کو میری ذات کی وجہ سے ترک کرتا ہے''۔

5110 - وَعَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يروى عَن ربه جلّ وَعلا انه قَالَ وَعِزَّتِى لَا اجمع على عَبدِى خوفين وأمنين اِذا خافنى فِي الدُّنْيَا أمنته يَوْم الْقِيَامَة وَإِذَا أمننى فِي الدُّنْيَا أخفته فِي الْآخِرَة-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ پروردگار فرماتا ہے:

''مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! میں اپنے بندے پر دو طرح کے خوف اور دو طرح کے امن جمع نہیں کروں گا' اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا' تو میں اسے قیامت کے دن امن نصیب کروں گا' اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے مامون رہے گا' تو میں اسے قیامت کے دن خوف کا شکار کروں گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5111 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بلغ المنزل اَلا اِن سلعة الله غالِيَة اَلا اِن سلعة الله الجنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

ادلج بِسُكُوْنِ الدَّال اِذا سَار من اَوَّل اللَّيْل وَمعنى الحَدِيْث اَن من خَاف الزمهُ الْخَوْف اِلَى السلوك اِلَى الاٰخِرَةِ والمبادرة بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَة خوفًا من القواطع والعوائق

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اندیشے کا شکار ہوتا ہے وہ رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے' اور جو رات کے وقت بھی سفر کرتا رہتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان مہنگا ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کا سامان جنت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ ''ادلج'' کا مطلب رات کے ابتدائی حصے میں سفر کرنا ہے' اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص خوف زدہ ہوتا ہے' وہ خوف اسے اس چیز پر مجبور کرتا ہے کہ وہ آخرت کی طرف جانے کی اور نیک اعمال کی طرف جلدی کرنے کی کوشش کرے' کیونکہ اسے یہ خوف ہوتا ہے کہ کہیں راستے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔

5112 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ فَتًى مِنَ الْاَنْصَارِ دَخَلَتْهُ خَشْيَةُ اللّٰهِ فَكَانَ يَبْكِیْ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ حَتّٰى حَبَسَهُ ذٰلِكَ فِی الْبَيْتِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ فِی الْبَيْتِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اِعْتَنَقَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَّ مَيِّتًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهِّزُوْا صَاحِبَكُمْ فَاِنَّ الْفَرَقَ فَلَذَ كَبِدَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ من طَرِيْقه وَغَيْرِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِی كتاب الْخَائِفِيْنَ والأصبهانی من حَدِيْث حُذَيْفَة وَتقدم حَدِيْث ابْن عَبَّاس فِی الْبكاء قَرِيْبًا من مَعْنَاهُ وَحَدِيْث النَّبِی اَيْضا

الْفرق بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الْخَوْف وفلذ كبده بِفَتْح الْفَاء وَاللَّام وبالذال الْمُعْجَمَة اَی قطع كبده

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کے اندر اللہ تعالیٰ کا اتنا خوف پیدا ہو گیا کہ وہ جہنم کو یاد کر کے روتا رہتا تھا' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر میں ہی بیٹھا رہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر تشریف لے گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے گلے لگا لیا' وہ اسی وقت ہی گر کر مر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی تیاری کرو! کیونکہ خوف نے اس کے جگر کو کاٹ دیا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے ابن ابودنیا نے کتاب ''الخائفین'' میں اور اصبہانی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے رونے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اسی مفہوم کی ہے۔

لفظ فرق کا مطلب خوف ہے لفظ فلذ کبدہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے جگر کو چیر دیا ہے۔

5113 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم قَالَ أمنا زُرَارَة بن اَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي مَسْجِد بني قُشَيْر فَقَرَاَ المدثر فَلَمَّا بلغ فَإِذَا نقر فِي الناقور (المدثر) خر مَيتا-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ بہز بن حکیم بیان کرتے ہیں: مسجد بنو قشیر میں حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے ہماری امامت کی انہوں نے سورۂ مدثر کی تلاوت کی جب انہوں نے یہ آیت پڑھی:

''جب ناقور (یعنی صور) میں پھونک ماری جائے گی''۔

تو وہ گر کر مر گئے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5114 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو يعلم الْمُؤمن مَا عِنْد الله من الْعقُوبَة مَا طمع بجنته اَحَد وَلَوْ يعلم الْكَافِر مَا عِنْد الله من الرَّحْمَة مَا قنط من رَحمته-رَوَاهُ مُسلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر مومن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کیسی سزا ہے؟ تو اُس (پروردگار) کی جنت کی توقع کوئی نہ رکھے اور کافر کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسی ہے تو وہ اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5115 - وَعَنْ اَبِي كَاهِل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل اَلا أخبرك بِقَضَاء قَضَاهُ الله على نَفسه قلت بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَحْيَا الله قَلْبك وَلَا يمته يَوْم يَمُوْت بدنك اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل انه لم يغْضب رب الْعِزَّة على من كَانَ فِي قلبه مَخَافَة وَلَا تَاْكُل النَّار مِنْهُ هدبة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من ستر عَوْرَته حَيَاء من الله سرا وَعَلَانِيَة كَانَ حَقًا على الله اَن يستر عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من دخل حلاوة الصَّلَاة قلبه حَتّٰى يتم ركوعها وسجودها كَانَ حَقًا على الله اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة اعْلَم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من صلى اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَرْبَعين لَيْلَة فِي جمَاعَة يدْرك التَّكْبِيرَة الْاُوْلٰى كَانَ حَقًا على الله اَن يكْتب لَهُ بَرَاءَة مِنَ النَّار اعلم يَا اَبَا كَاهِل انه من صَامَ من كل شهر ثَلَاثَة اَيَّام مَعَ شهر رَمَضَان كَانَ حَقًا على الله اَن يرويه يَوْم الْعَطش اعلم يَا اَبَا كَاهِل انه من كف اَذَاهُ عَن النَّاس كَانَ حَقًا على الله اَن يكف عَنهُ عَذَاب الْقَبْر اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من بر وَالِديهِ حَيا وَمَيتًا كَانَ حَقًا على الله اَن يرضيه يَوْم الْقِيَامَة قلت كَيفَ يبر وَالِديهِ إِذا كَانَا ميتين قَالَ برهما اَن يسْتَغْفر لوَالِديهِ وَلَا يسبهما وَلَا يسب وَالِدي اَحَد فيسب وَالِديهِ

اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من اَدّى زَكَاة مَاله عِنْد حلولها كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله من رُفَقَاء الْاَنْبِيَاء اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من قلت عِنْده حَسَنَاته وعظمت عِنْده سيئاته كَانَ حَقًا على الله اَن يثقل مِيزَانه يَوْم الْقِيَامَة اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من يسْعَى على امْرَاَته وَولده وَمَا ملكت يَمِينه يُقيم فيهم اَمر الله يُطعمهُمْ من حَلَال كَانَ حَقًا على الله اَن يَجعله مَعَ الشُّهَدَاءِ فِيْ درجاتهم اعلم يَا اَبَا كَاهِل اَنه من صلى عَلَيّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات حبا لي وشوقا اِلَيّ كَانَ حَقًا على الله اَن يغْفر لَهُ بِكُل مرّة ذنُوب حول

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ بجملته مُنكر وَتقدم فِيْ مَوَاضِع من هٰذَا الْكتاب مَا يشْهد لبعضه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِ

❀❀ حضرت ابوکاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوکاہل! کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے حوالے سے طے کیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل کو (یعنی روح کو) زندگی دی ہے اور وہ اس دن اس کو موت نہیں دے گا' جس دن تمہارا جسم مرجائے گا' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! کہ رب العزت اس شخص پر غضب کا اظہار نہیں کرے گا' جس کے دل میں (اللہ تعالیٰ کا) خوف ہو اور نہ ہی اسے آگ کھائے گی' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر' اللہ تعالیٰ سے شرم کی وجہ سے اپنی شرم گاہ کو ڈھانپ کے رکھے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو! جس شخص کے دل میں نماز کی حلاوت داخل ہوجائے' یہاں تک کہ وہ اس کے رکوع و سجود مکمل ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کو راضی کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص چالیس دن تک باجماعت نمازیوں ادا کرے' کہ تکبیر تحریمہ میں بھی شریک ہو' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ اس کے لئے جہنم سے آزادی نوٹ کرلے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص رمضان کے مہینے کے علاوہ' ہر مہینے میں تین دن روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ پیاس والے دن' اسے سیراب کرے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص لوگوں کو اذیت پہنچانے سے بچتا ہے' اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قبر کے عذاب سے اسے محفوظ رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنے والدین کے ساتھ' ان کی زندگی اور موت' دونوں صورتوں میں اچھا سلوک کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اسے راضی کرے' میں نے عرض کی: اگر والدین فوت ہوجائیں' تو (کوئی شخص) ان کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آدمی والدین کے لئے دعائے مغفرت کرے اور انہیں برا نہ کہے' وہ کسی دوسرے کے ماں باپ کو برا نہ کہے' کہ جواب میں وہ (دوسرا شخص) اس کے ماں باپ کو برا کہے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص زکوٰۃ کی فرضیت کے وقت' اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو انبیاء کے رفقاء میں شامل کردے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی نیکیوں کو کم سمجھے اور اپنی برائیوں کو زیادہ سمجھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ قیامت کے دن اس کے (نیکیوں کے) پلڑے کو وزنی کردے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص اپنی بیوی بچوں اور زیر ملکیت لوگوں کے لئے محنت کرتا ہے' اور وہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو قائم رکھتا ہے' اور انہیں حلال رزق کھلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہوگی کہ وہ اس شخص کو شہداء کے ہمراہ ان کے درجات میں رکھے' اے ابوکاہل! تم یہ بات جان لو کہ جو شخص روزانہ تین مرتبہ میری محبت اور میرے شوق کی وجہ سے' مجھ

پر درود بھیجے! تو اللہ تعالیٰ کے ذمے یہ بات لازم ہے کہ ہر ایک مرتبہ کے عوض میں' اس شخص کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کردے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ عمومی طور پر منکر ہے' اس کتاب کے مختلف مقامات پر ایسی روایات گزر چکی ہیں جو اس روایت کے بعض حصوں کی تائید کرتی ہیں' لیکن اس کی حالت کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

5116 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لبكيتم كثيرا ولضحكتم قَلِيلا ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاَرُوْنَ اِلَى اللّٰه لَا تَدْرُوْنَ تنجون اَوْ لَا تنجون رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

تجاَرُوْنَ بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَاِسْكَان الْجِيم بعدهمَا همزَة مَفْتُوحَة اَى تضجون وتستغيثون

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تم لوگ وہ بات جان لو! جو میں جانتا ہوں' تو تم زیادہ روؤ اور تھوڑا ہنسو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ' تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرو' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ تم نجات پا جاؤ گے یا نجات نہیں پاؤ گے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ''تجارون'' کا مطلب یہ ہے کہ تم گریہ وزاری کرو اور مدد طلب کرو۔

5117 - وَعَنْ اَبِیْ ذَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتَى على الْإِنْسَان حِيْن من الدَّهْر (الْإِنْسَان) حَتَّى ختمهَا ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ أرى مَا لَا ترَوْنَ وأسمع مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أطت السَّمَاء وَحق لَهَا اَن تئط مَا فِيهَا مَوْضِع قدم اِلَّا ملك وَاضع جَبهته سَاجِدا لله وَاللّٰه لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَمَا تلذذتم بِالنسَاء على الْفرش ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاَرُوْنَ اِلَى اللّٰه وَاللّٰه لَوَدِدْت اَنِّیْ شَجَرَة تعضد رَوَاهُ الْبُخَارِيّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ مَا فِيهَا مَوْضِع اَربع اَصَابِع وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

أطت بِفَتْح الْهمزَة وَتَشْدِيد الطَّاء الْمُهْملَة من الأطيط وَهُوَ صَوْت القتب والرحل وَنَحْوهمَا اِذا كَانَ فَوْقه مَا يثقله وَمَعْنَاهُ اَن السَّمَاء من كَثْرَة مَا فِيهَا من الْمَلَائِكَة العابدين أثقلها حَتَّى أطت والصعدات بِضَم الصَّاد وَالْعين الْمُهْملَتَيْنِ هِيَ الطرقات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت تلاوت کی:

''کیا انسان پر ایسا زمانہ نہیں آیا''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پورا تلاوت کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے ہو اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے ہو آسمان چرچراتا ہے' اور اسے اس بات کا حق ہے کہ وہ چرچرائے کیونکہ آسمان میں ایک قدم جتنی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں کسی فرشتے نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں اپنی پیشانی نہ رکھی ہوئی ہو اللہ کی قسم اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم بستر پر عورتوں سے لذت حاصل نہ کرو اور تم ویرانوں کی طرف نکل

جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے رہو اللہ کی قسم میری یہ خواہش ہے کہ میں کوئی درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا"

یہ روایت امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:" آسمان میں چار انگلیوں جتنی جگہ بھی ایسی نہیں ہے"۔

یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اطت یہ لفظ اطیط سے ماخوذ ہے جس کا مطلب پالان کی آواز ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس پر کوئی وزن رکھا جائے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آسمان میں اتنی کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والے فرشتے موجود ہیں کہ ان کے وزن کی وجہ سے اس میں سے آواز آتی ہے۔لفظ صعدات کا مطلب مختلف راستے ہیں۔

5118 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خطْبَة مَا سَمِعت مثلهَا قطّ فَقَالَ لَو تعلمُونَ مَا اَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فغطى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهِهِمْ لَهُمْ خنين-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا: میں نے اس جیسا خطبہ کبھی نہیں سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میں جانتا ہوں اگر تم لوگ جان لو تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اپنے چہروں کو ڈھانپ دیا اور ان کے رونے کی آواز آنے لگی"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5119 - وَفِيْ رِوَايَةٍ بلغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اَصْحَابه شَيْءٍ فَخَطب فَقَالَ عرضت عَليّ الْجنَّة وَالنَّار فَلَمْ أر كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْر وَالشَّر وَلَوْ تعلمُونَ مَا اَعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا فَمَا اَتَى على اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم اَشد مِنْهُ غطوا رؤوسهم وَلَهُمْ خنين الخنين بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهَا نون هُوَ الْبكاء مَعَ غنة بانتشار الصَّوْت من الْاَنف

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اصحاب کے بارے میں کوئی اطلاع ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے جنت اور جہنم کو پیش کیا گیا میں نے آج کے دن کی طرح بھلائی اور برائی ایک ساتھ کبھی نہیں دیکھی اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر اس سے زیادہ شدید دن اور کوئی نہیں آیا انہوں نے اپنے سر ڈھانپ لئے اور ان کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔

لفظ الخنین اس سے مراد وہ رونا ہے جس میں ناک سے آواز آرہی ہوتی ہے جو ناک سے نکلنے والی آواز میں انتشار ہوتا ہے۔

5120 - وَرُوِيَ عَنِ الْعَبَّاسِ بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اقشعر جلد الْعَبْد من خشيَة اللّٰه تحاتت عَنهُ ذنُوبه كَمَا يتحات عَن الشَّجَرَة الْيَابِسَة وَرقهَا

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے انسان کی جلد کپکپاتی ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5121 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلبیهقی قَالَ کُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تحت الشَّجَرَة فهاجت الرّیح فَوَقع مَا کَانَ فِیْهَا من ورق نخر وَبَقِی مَا کَانَ من ورق اَخضر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مثل هٰذِهِ الشَّجَرَة فَقَالَ الْقَوْم اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ فَقَالَ مثل الْمُؤْمِن إِذا اقشعر من خشيَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَقعت عَنهُ ذنُوبه وَبقيت لَهُ حَسَنَاته

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے ہوا چلی تو اس میں سے خشک پتے گر گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس درخت کی مثال کیا ہے؟ حاضرین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی مومن پر اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کپکپی طاری ہوتی ہے تو اس کے گناہ گر جاتے ہیں اور اس کی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔

5122 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ لما أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ على نبيه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوا قوا اَنفسكُم وأهليكم نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التحريم) تلاهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم على اَصْحَابه فَخر فَتى مغشيا عَلَيْهِ فَوضع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَده على فُؤَاده فَإِذا هُوَ يَتَحَرَّك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ يَا فَتى قل لَا إِلٰه إِلَّا اللّٰه فَقَالَهَا فبشره بِالْجنَّة فَقَالَ اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمن بَيْننَا قَالَ اَوْ مَا سَمِعْتُم قَوْله تَعَالٰی ذٰلِكَ لمن خَاف مقَامی وَخَاف وَعِيد (ابراهيم)-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی:

''اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی تو ایک نوجوان گرا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نوجوان تم لا الہ الا اللہ پڑھ لو اس نے یہ کلمہ پڑھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے جنت کی خوشخبری دی آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یا رسول اللہ! (کیا ہمارے درمیان میں سے یہ خوشخبری صرف اس کے لئے مخصوص ہے؟) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے:

''یہ اس کے لئے ہے جو میری ذات سے ڈر جائے اور جو وعید سے ڈر جائے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5123 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من خَاف اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خوف اللّٰه مِنهُ كل شَیْءٍ وَّمن لم يخف اللّٰه خَوفه اللّٰه من كل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب وَرَفعه منكر

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر جائے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کے خوف میں مبتلا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔ اس کا مرفوع ہونا منکر ہے۔

10 - اَلتَّرْغِيْب فِي الرَّجَاء وَحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ سِيمَا عِنْد الْمَوْت

باب: (اللہ تعالیٰ کے فضل کی) امید اللہ تعالیٰ کے بارے میں حسن ظن

خاص طور پر مرتے وقت ایسا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5124 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى يَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتني ورجوتني غفرت لَك على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْن آدم لَو بلغت ذنوبك عنان السَّمَاء ثُمَّ استغفرتني غفرت لَك يَا ابْن آدم لَو اتيتني بقراب الْاَرْض خَطَايَا ثُمَّ لقيتني لَا تشرك بِي شَيْئًا لأتيتك بقرابها مغفرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن قراب الْاَرْض بِكَسْر الْقَاف وَضمّهَا أشهر هُوَ مَا يُقَارب ملأها

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو گے اور مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی چیز سامنے آئے اے انسان میں اس بات کی پروا نہیں کروں گا خواہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر اگر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اے انسان اگر تم پوری روئے زمین جتنے گناہ لے کر میرے پاس آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ قراب الارض اس میں ق پر زیر بھی پڑھی گئی ہے تاہم پیش پڑھنا زیادہ مشہور ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جو اسے بھر دے۔

5125 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على شَاب وَهُوَ فِي الْمَوْت فَقَالَ كَيفَ تجدك قَالَ اَرْجُو اللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اَخَاف ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَان فِيْ قلب عبد فِيْ مثل هٰذَا الموطن اِلَّا اعطاهُ اللّٰه مَا يَرْجُو وامنه مِمَّا يخَاف

5125- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب ذكر الموت والاستعداد له - حديث:4259 السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول المريض إذا قيل له : كيف تجدك ؟ - حديث:10468 شعب الإيمان للبيهقي - الثاني عشر من شعب الإيمان باب في الرجاء من الله تعالى' حديث: 1009 مسند أبي يعلى الموصلي - ثابت البناني عن أنس' حديث: 3321 مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1372

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ اَبِيْ الدُّنيَا كلهم من رِوَايَةِ جَعْفَر بن سُلَيْمَان الضبعِي عَن ثَابت عَن انس

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَاده حسن فَاِنَّ جعفرا صَدُوق صَالح احْتج بِه مُسْلِم وَوَثَّقَهُ النَّسَائِيّ وَتكلم فِيْهِ الدَّارَقُطْنِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے جو موت کے قریب تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا صورت حال محسوس کرر ہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ تعالیٰ (کے فضل سے) امید بھی ہے اور مجھے اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت حال میں یہ دونوں چیزیں جس بھی بندے کے دل میں اکٹھی ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی اسے امید ہو اور اسے اس چیز سے محفوظ رکھے گا جس کا اسے خوف ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے جعفر بن سلیمان ضبعی کے حوالے سے ثابت کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے کیونکہ جعفر نامی راوی صدوق اور صالح ہے امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5126 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُم أنبأتكم مَا اَوَّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للْمُؤْمنين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوَّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُم لقائي فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتي -رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد اللّٰه بن زحر

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْبَاب قبله حَدِيثِ الْغَار وَغَيْرِه وَفِي الْبَاب اَحَادِيْث كَثِيْرَة جدا تقدّمت فِيْ هٰذَا الْكتاب لَيْسَ فِيْهَا تَصْرِيح بِفضل الْخَوْف والرجاء وَاِنَّمَا هِيَ ترغيب اَوْ ترهيب فِيْ لوازمهما ونتائجهما لم نعد ذٰلِكَ فليطلبه من شَاءَ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تم لوگ چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے تھے؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ عرض کریں گے: ہمیں تیری رحمت اور مغفرت کی امید تھی تو پروردگار فرمائے گا: میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی۔

یہ روایت امام احمد نے عبید اللہ بن زحر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے والے باب میں غار والی حدیث گزری ہے اور دیگر احادیث گزری ہیں اور اس باب میں بھی بہت سی احادیث ہیں جو اس سے پہلے اس کتاب میں گزر چکی ہیں' لیکن ان میں خوف یا امید کی فضیلت کی صراحت موجود نہیں ہے' ان روایات میں ان دونوں چیزوں کے لوازمات اور ان دونوں کے نتائج کے ترغیبی یا ترہیبی روایات ذکر ہوئی ہیں ہم نے ان کو دہرایا نہیں ہے' جو شخص چاہے' وہ وہاں رجوع کر سکتا ہے۔

5127 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِ عَبْدِى بِى وَاَنَا مَعَه حَيْثُ يذكرنِىْ ......الْحَدِيْث-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں'' -الحدیث

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5128 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الظَّن من حسن الْعِبَادَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِىّ وَالْحَاكِم وَلَفظهمَا قَالَ اِنْ حسن الظَّن من حسن عبَادَة اللّٰهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھا گمان' اچھی عبادت کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں۔

اسے امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''اچھا گمان رکھنا' اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے''۔

5129 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل مَوته بِثَلَاثَة اَيَّام يَقُوْلُ لَا يموتن اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يحسن الظَّن بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ-رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہو''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5130 - وَعَنْ حَيَّان اَبِىْ النَّضر قَالَ خرجت عَائِدًا ليزِيْد بن الْاَسود فَلَقِيت وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَهُوَ يُرِيد عيادته فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَلَمَّا راى وَاثِلَة بسط يَده وَجعل يُشِير اِلَيْهِ فَاَقبل وَاثِلَة حَتّٰى جلس فَاَخذ يزِيْد بكفى وَاثِلَة فجعلهما عَلٰى وَجهه فَقَالَ لَهُ وَاثِلَة كَيفَ ظَنك بِاللّٰهِ قَالَ ظَنِّى بِاللّٰهِ وَاللّٰه حسن قَالَ فابشر فَاِنِّى سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه جلّ وَعلا اَنَا عِنْد ظن عَبدِى بِى اِن ظن خيرا فَلَهُ وَاِن ظن شرا فَلَهُ- رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حیان ابونضر بیان کرتے ہیں: میں یزید بن اسود کی عیادت کرنے کے لئے نکلا' میری ملاقات حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے ہوئی' وہ بھی ان کی عیادت کرنے کے لئے جا رہے تھے' ہم ان کے پاس پہنچے' جب انہوں نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا کر ان کی طرف اشارہ کیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور تشریف فرما ہوئے' یزید نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور انہیں اپنے چہرے پر رکھ لیا' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں کیا گمان ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے بارے میں میرا گمان اچھا ہے' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں' اگر وہ بھلائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے مل جائے گی' اور اگر وہ برائی کا گمان رکھے گا' تو وہ اسے ملے گی''

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5131 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِىْ لَا اِلٰه غَيْرِه لَا يحسن عبد بِاللّٰهِ الظَّن اِلَّا اعطَاهُ ظَنّه ذٰلِكَ بِاَن الْخَيْر فِيْ يَده

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا اَن الْاَعْمَش لم يدْرك ابْن مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اسے عطا کرتا ہے' کیونکہ بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ اعمش نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5132 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْد اِلَى النَّار فَلَمَّا وقف على شفتها الْتفت فَقَالَ اما وَاللّٰه يَا رب اِن كَانَ ظَنِّي بك لحسن فَقَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رُدُّوهُ اَنا عِنْد حسن ظن عَبدِى بِى

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن رجل من ولد عبَادَة بن الصَّامِت لم يسمه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے کسی بندے کے بارے میں یہ حکم دے کہ اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے' جب وہ بندہ جہنم کے کنارے پر پہنچے گا' تو وہ مڑ کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم! تیری ذات کے بارے میں میرا گمان تو اچھا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اسے واپس لے آؤ! میں اپنی ذات کے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک صاحب کے حوالے سے نقل کی ہے۔ جس کا انہوں نے نام بیان نہیں کیا' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

كِتَابُ الْجَنَائِز وَمَا يَتقَدَّمُهَا

کتاب: جنائز کے بارے میں روایات اور جو چیزیں اس سے پہلے ہوتی ہیں

1 - التَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب: معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5133 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا جَاءَ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الدُّعَاء افضل قَالَ سل رَبك الْعَافِيَة والمعافاة فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّانِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الدُّعَاء أفضل فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْم الثَّالِث فَقَالَ لَهُ مثل ذٰلِكَ قَالَ فَإِذَا اُعْطِيْت الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وأعطيتها فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ أفلحت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا كِلَاهُمَا من حَدِيْثِ سَلمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی کا اپنے پروردگار سے سوال کرو پھر وہ دوسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی کی مانند جواب دیا (جو پہلے ارشاد فرمایا تھا) پھر وہ تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہی جواب ارشاد فرمایا: (جو پہلے دیا تھا) اور پھر فرمایا:

''جب تمہیں دنیا میں عافیت عطا کردی جائے اور آخرت میں بھی وہ عطا کردی جائے' تو تم کامیاب ہو گئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت کو سلمہ بن وردان کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5134 - وَعَنْ اَبِيْ بَكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَامَ على الْمِنْبَر ثُمَّ بَكى فَقَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام اَوَّل على الْمِنْبَر ثُمَّ بَكى فَقَالَ سلوا اللّٰه الْعَفو والعافية فَإِن اَحَدًا لم يُعْط بعد الْيَقِين خيرا من الْعَافِيَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقيل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من

طرق وَعَن جمَاعَة من الصَّحَابَة وَاحد اسانيده صَحِيح

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ منبر پر کھڑے ہوئے اور پھر رونے لگے انہوں نے بتایا کہ ایک سال پہلے اسی طرح نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ رونے لگے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرو کیونکہ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو عافیت سے زیادہ بہتر ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام نسائی نے مختلف طرق سے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ان کی اسانید میں سے ایک سند صحیح ہے۔

5135 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من دَعْوَة يَدْعُو بهَا العَبْد أفضل من اللَّهُمَّ اِنِّىْ اَساَلك الْعَفو والعافية

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جو بھی دعا کرتا ہے اس میں سے کوئی بھی دعا اس سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی (کہ وہ یہ دعا کرے:)

''اے اللہ! میں تجھ سے معاف کرنے اور عافیت عطا کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

5136 - وَفِىْ رِوَايَةِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَساَلك المعافاة فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معاف کرنے کا سوال کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5137 - وَعَنْ اَبِىْ مَالك الْاَشْجَعِىّ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا اَتَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ اَقُوْل حِيْن اَساَل رَبِّى قَالَ قل اللَّهُمَّ اغْفِر لي وارحمني وَعَافِنِىْ وارزقني وَيجمع اَصَابِعه اِلَّا الْاِبْهَام فَاِن هٰؤُلَاءِ تجمع لَك دنياك وآخرتك-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ابومالک اشجعی اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! جب میں اپنے پروردگار سے مانگوں تو میں کیا کہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے مجھ پر رحم کر مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر!''

نبی اکرم ﷺ اپنی انگلیوں پر شمار کرتے رہے صرف انگوٹھے پر کچھ نہیں آیا آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس طرح تم اپنی دنیا اور آخرت سے متعلق سب چیزوں کو اکٹھا کرلو گے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5138 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبَّاس يَا عَم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكثر من الدُّعَاء بالعافية

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عباس! اے نبی کے چچا! آپ عافیت کے بارے میں بکثرت دعا کیا کریں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5139 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء لَا يرد بَيْنَ الْاَذَان وَالْإِقَامَة قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سلوا اللّٰه الْعَافِيَة فِي الدُّنْيَا وَالْاخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم کیا دعا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5140 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِ من الْعَافِيَة-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم فِيْ حَدِيْثٍ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيْق عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ بكر الْمليكِي وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْثِ عَن مُوسَى بن عقبَة عَن نَافِع عَنهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی ایسی چیز نہیں مانگی گئی' جو اس کے نزدیک عافیت سے زیادہ پسندیدہ ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن ابوبکر ملیکی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ذاہب الحدیث ہے' اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

5141 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن علمت لَيْلَة الْقدر مَا اَقُوْل فِيْهَا قَالَ قولى اللّٰهُمَّ اِنَّك عفو تحب الْعَفو فَاعْفُ عني

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں شب قدر کے بارے میں جان لوں' تو میں اس میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! بے شک تو معاف کرنے والا ہے تو معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن من رأى مبتلى

باب: کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر پڑھے جانے والے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

5142 - عَنْ عمر وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من رأى صَاحب بَلَاء فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عافاني مِمَّا ابتلاك بِهِ وفضلني على كثير مِمَّن خلق تَفْضِيلًا لم يصبهُ ذٰلِكَ الْبَلَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْث ابْن عمر وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة وَحده وَقَالَ فِيْهِ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ شكر تِلْكَ النِّعْمَة-وَاسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص کسی آزمائش کے شکار شخص کو دیکھ کر یہ پڑھ لے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے جس میں تمہیں مبتلا کیا ہے اور اس نے مجھے اپنی مخلوق میں سے بہت سے لوگوں پر بھرپور فضیلت عطا کی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی (جس نے یہ دعا پڑھی ہوگی)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر میں اسے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم یہ کلمات پڑھ لو گے تو تم اس نعمت کا شکر ادا کر دو گے''

اس کی سند حسن ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِي الصَّبْر سِيمَا لمن ابْتُلِيَ فِيْ نَفسه اَوْ مَاله وَفضل الْبَلَاء وَالْمَرَض والحمى وَمَا جَاءَ فِيْمَن فَقَدْ بَصَره

صبر کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5142-سنن ابن ماجه - كتاب الدعاء' باب ما يدعو به الرجل إذا نظر إلى أهل البلاء - حديث:3890'جامع معمر بن راشد - القول إذا رأيت المبتلى' حديث:252'مسند الطيالسي - ما رواه عنه عبد الله بن عمر رضي الله عنه' حديث: 12'مسند عبد بن حميد - مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' حديث: 39'البحر الزخار مسند البزار - وما روى عمرو بن دينار قهرمان دار الزبير' حديث: 139'المعجم الأوسط للطبراني - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 5429'شعب الإيمان للبيهقي - الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تعديد نعم الله' حديث: 4259

خاص طور پر اس شخص کے لئے جو اپنی ذات یا مال کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا ہو جائے' نیز آزمائش' بیماری اور بخار کی فضیلت کا تذکرہ' اور اس شخص کے بارے میں کیا منقول ہے' جو اس کو دیکھے؟

5143 - عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُور شطر الْإِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفسه فمعتقها اَوْ موبقها -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''طہارت' نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا' یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں' نماز نور ہے' صدقہ برہان ہے' صبر ضیاء ہے' قرآن تمہارے حق میں' یا تمہارے خلاف حجت ہے' ہر شخص ایسی حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ یا تو اپنے آپ کو خرید کر اسے آزاد کروا دیتا ہے' یا خود کو ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5144 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ يتصبر يصبره اللّٰه وَمَا اعطى اَحَد عَطَاءٍ خيرا واوسع من الصَّبْر رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِيْثٍ تقدم فِی الْمَسْاَلَة وَرَوَاهُ الْحَاكِم من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَة مُخْتَصرًا مَا رزق اللّٰه عبدا خيرا لَهُ وَلَا اوسع من الصَّبْر -وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص صبر اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا کرتا ہے' اور کسی بھی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی' جو صبر سے زیادہ بھلائی والی اور زیادہ گنجائش والی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' یہی روایت امام حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی بندے کو' جو کچھ بھی عطا کیا ہو' اس میں کوئی بھی چیز بندے کے لئے صبر سے زیادہ بہتر اور زیادہ گنجائش والی نہیں ہے''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5145 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع لَا يصبن اِلَّا بعجب الصَّبْر وَهُوَ اَوَّل الْعِبَادَة والتواضع وَذكر اللّٰه وَقلة الشَّیْء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ الْعَوام بن جويرِية وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَتقدم فِی الصمت

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں صرف صبر کے نتیجے میں حاصل ہو سکتی ہیں عبادت' تواضع' اللہ تعالیٰ کا ذکر اور چیز کا کم ہونا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے اسے عوام بن جویریہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے یہ روایت اس سے پہلے خاموشی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5146 - وروى التِّرْمِذِيّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزهادة فِي الدُّنْيَا لَيست بِتَحْرِيم الْحَلَال وَلَا إِضَاعَة المَال وَلَكِن الزهادة فِي الدُّنْيَا أَن لَا تكون بِمَا فِي يدك أوثق مِنْك بِمَا فِي يَد الله وَأَن تكون فِي ثَوَاب الْمُصِيبَة إِذا أَنْت أصبت بهَا أَرغب فِيهَا لَو أَنَّهَا أبقيت لَك

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ غَرِيبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دنیا سے بے رغبتی یہ نہیں ہے کہ حلال چیز کو حرام قرار دے دیا جائے' یا مال کو ضائع کر دیا جائے (یعنی سب کچھ خرچ کر دیا جائے) بلکہ دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اُس سے زیادہ قابل اعتماد نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہے یا کوئی مصیبت لاحق ہو تو اس کا ثواب تمہارے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو' خواہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی رہ جائے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5147 - وَعَن عَلْقَمَة قَالَ قَالَ عبد الله الصَّبْر نصف الْإِيمَان وَالْيَقِين الْإِيمَان كُله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَهُوَ مَوْقُوف وَقد رَفعه بَعضهم

❀❀ علقمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''صبر نصف ایمان ہے' اور یقین پورے کا پورا ایمان ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت ''موقوف'' روایت ہے' اور بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5148 - وَعَن جَعْفَر بن أبي طَالب رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَن رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْر معول الْمُسلم- ذكره رزين الْعَبدَرِي وَلم أره

❀❀ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبر' مسلمان کی کدال ہے''۔

یہ روایت رزین عبدری نے نقل کی ہے' اور میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

5149- وَعَن صُهَيْب الرُّومِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبا لأمر الْمُؤمن إِن أمره لَهُ كُله خير وَلَيْسَ ذَلِك لأحد إِلَّا لِلْمُؤمنِ إِن أَصَابَته سراء شكر فَكَانَ خيرا لَهُ وَإِن أَصَابَته ضراء صَبر فَكَانَ خيرا لَهُ- رَوَاهُ مُسلم

❀❀ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کے معاملے پر حیرت ہوتی ہے' اس کا معاملہ ہر حوالے سے بھلائی والا ہوتا ہے' اور یہ خصوصیت صرف مومن کو حاصل

ہے اگر اسے خوشحالی نصیب ہوتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ چیز اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تنگی پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے
اور یہ چیز بھی اس کے حق میں بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5150 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِن بَعْدِكَ اُمَّةً اِنْ اَصَابَهُم مَا یُحِبُّونَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُم مَا یَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ فَقَالَ یَا رَبِّ كَیْفَ یَكُونُ هٰذَا قَالَ اُعْطِیهِم مِن حِلْمِی وَعِلْمِی .
رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ! میں تمہارے بعد ایک امت کو پیدا کروں گا اگر انہیں وہ چیز مل جائے گی جسے وہ پسند کرتے ہوں گے تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے اور اگر انہیں اس چیز کا سامنا ہو جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو وہ اس پر ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر سے کام لیں گے اور انہیں نہ تو بردباری حاصل ہوگی اور نہ ہی علم ہوگا حضرت عیسیٰ نے عرض کی: اے میرے پروردگار پھر یہ کیسے ہوگا' تو پروردگار نے فرمایا میں اپنی بردباری اور اپنے علم میں سے انہیں عطا کر دوں گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5151 - وَرُوِیَ عَنْ سَخْبَرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَن اُعطِی فَشَكَرَ وَابْتُلِیَ فَصَبَرَ وَظَلَمَ فَاسْتَغْفَرَ وَظُلِمَ فَغَفَرَ ثُمَّ سَكَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَهٗ قَالَ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُم مُهْتَدُوْنَ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ

سَخْبَرَةُ بِفَتْحِ السِّیْنِ الْمُهْمَلَةِ وَاِسْكَانِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ بَعدَهُمَا بَاءٌ مُوَحَّدَةٌ وَیُقَالُ اِنَّ لَهٗ صُحْبَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جس شخص کو کچھ ملے اور وہ شکر سے کام لے اور جو آزمائش میں مبتلا ہو اور صبر سے کام لے اگر وہ ظلم کرے تو مغفرت طلب کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے' تو وہ معاف کر دے' پھر نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس شخص کو کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جنہیں امن نصیب ہوگا' اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5152 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِیْئُهَا الرِّیْحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰی حَتّٰی تَهِیْجَ

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال کھیت میں سے بالی کی مانند ہے کہ جسے ہوا کبھی نیچے کر دیتی ہے اور کبھی اوپر کر دیتی ہے یہاں تک کہ وہ اسی طرح حرکت کرتا رہتا ہے''۔

5153 - وَفِیْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يَاْتِيَهٗ اَجله وَمثل الْكَافِرِ كَمثل الأرزة المجذبة على اَصْلهَا لَا يُصِيبهَا شَیْءٌ حَتّٰى يكون انجعافها مرّة وَاحِدَة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہاں تک کہ اس کی موت اس کے پاس آ جاتی ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو اپنی جڑ پر کھڑا رہتا ہے اسے کوئی چیز لاحق نہیں ہوتی' یہاں تک کہ اسے ایک ہی مرتبہ اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5154 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن كَمثل الزَّرْع لَا تزَال الرِّيَاح تفيئه وَلَا يزَال الْمُؤْمِن يُصِيبهُ بلَاء وَمثل الْمُنَافِق كَمثل شَجَرَة الْأَرز لَا تهتز حَتّٰى تستحصد-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

الْأَرز بِفَتْح الْهمزَة وَتضم وَإِسْكَان الرَّاء بعدهمَا زَای هِیَ شَجَرَة الصنوبر وَقِيْلَ شَجَرَة الصنوبر الذّكر خَاصَّة وَقِيْلَ شَجَرَة العرعر وَالْأَوَّل أشهر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی مثال اس پودے کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں' تو مومن کو بھی آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے' اسے ہلایا نہیں جا سکتا ہے' یہاں تک کہ اسے اکھاڑ لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

لفظ ''ارز'' اس سے مراد صنوبر کا درخت ہے' ایک قول کے مطابق صنوبر کا نر درخت مراد ہے' ایک قول کے مطابق ''عرعر'' کا درخت ہے' تاہم پہلا قول مشہور ہے۔

5155 - وَعَن أم سَلمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ابتلى اللّٰه عبدا بِبلَاء وَهُوَ على طَرِيقَة يكرههَا إِلَّا جعل اللّٰه ذٰلِكَ الْبلَاء كَفَّارَة وَطهُورًا مَا لم ينزل مَا اَصَابَهٗ من الْبلَاء بِغَيْر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَوْ يَدْعُو غير اللّٰه فِیْ كشفه

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَام عبد اللّٰه ابْنة اَبِیْ ذئاب لَا أعرفهَا

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ جب بھی کسی بندے کو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' اور اس کی یہ حالت ہو کہ وہ اس آزمائش کو ناپسند کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس آزمائش کو کفارے اور طہارت کا باعث بنا دیتا ہے' جب تک وہ اس آزمائش کی وجہ سے' غیر اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کو دور کرنے کے لئے غیر اللہ سے دعا نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب المرض والکفارات میں نقل کی ہے اور ام عبداللہ بنت ابوذیب سے میں واقف نہیں ہوں۔

5156 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى النَّاس اَشد بَلاء قَالَ الانبياء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى الرجل على حسب دينه فَإِن كَانَ دينه صلبا اشْتَدَّ بلاؤه وَإِن كَانَ فِيْ دينه رقة ابتلاه اللّٰه على حسب دينه فَمَا يبرح الْبلاء بِالْعَبدِ حَتّٰى يمشي على الْاَرْض وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) آدمی اپنے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر اس کا دین مضبوط ہوگا' تو آزمائش بھی سخت ہوگی' اور اگر اس کا دین کمزور ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس کے دین کے حساب سے اسے آزمائش کا شکار کرے گا' آزمائش مسلسل بندے کے ساتھ رہتی ہے' یہاں تک کہ بندہ زمین پر یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5157 - وَلِابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه من رِوَايَةِ الْعَلَاء بن الْمسيب عَنْ اَبِيْهِ عَن سعد قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاس اَشد بَلَاء قَالَ الْاَنْبِيَاء ثُمَّ الأمثل فالأمثل يبتلى النَّاس على حسب دينهم فَمَنْ ثخن دينه اشْتَدَّ بلاؤه وَمَنْ ضعف دينه ضعف بلاؤه وَإِن الرجل ليصيبه الْبَلَاء حَتّٰى يمشي فِي النَّاس مَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں علاء بن میتب کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: سب سے زیادہ سخت آزمائش کا سامنا کسے کرنا پڑتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو پھر درجہ بدرجہ (نیک لوگوں کو) لوگوں کو اُن کے دین کے حساب سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے' جس کا دین مضبوط ہوتا ہے اس کی آزمائش شدید ہوتی ہے' اور جس کا دین کمزور ہوتا ہے' اس کی آزمائش بھی کمزور ہوتی ہے' آدمی کو آزمائش لاحق ہوتی رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان چلتا ہے' اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

5158 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه دخل على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ موعوك عَلَيْهِ قطيفة فَوضع يَده فَوق القطيفة فَقَالَ مَا اَشد حماك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّا كَذٰلِكَ يشدد علينا الْبلاء ويضاعف لنا الْاَجر ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اَشد النَّاس بلاء قَالَ الْاَنْبِيَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الْعلمَاء قَالَ ثُمَّ من قَالَ الصالحون كَانَ أحدهم يبتلى بالقمل حَتّٰى يقْتله ويبتلى أحدهم بالفقر حَتّٰى مَا يجد اِلَّا العباءة يلبسهَا ولأحدهم كَانَ اَشد فَرحا بالبلاء من اَحَدُكُمْ بالعطاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم ﷺ کو بخار تھا' آپ ﷺ کے جسم پر چادر موجود تھی' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے چادر کے اوپر سے اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ پر رکھا' تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہم (یعنی انبیاء کرام) کے ساتھ اسی طرح ہوتا ہے' ہم پر آزمائش سخت ہوتی ہے' اور ہمیں اجر بھی زیادہ ملتا ہے' پھر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کا کس کو سامنا کرنا پڑتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: انبیاء کو' انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علماء کو' انہوں نے عرض کی: پھر کس کو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک لوگوں کو' یہاں تک کہ ان میں سے کسی شخص کو قمل کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' موت کا شکار کردیتی ہے' اور ان میں سے کسی ایک کو غربت کی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے' یہاں تک کہ اسے پہننے کے لئے عباء بھی نہیں ملتی' اور ان میں سے کسی شخص کو آزمائش کی وجہ سے اُس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے' جتنی اور کسی شخص کو کچھ ملنے پر خوشی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے کتاب الرض والکفارات میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

5159 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يود اَهْلِ الْعَافِيَة يَوْم الْقِيَامَة حِين يعْطى اَهْلِ الْبَلاء الثَّوَاب لَو اَن جُلُوْدهمْ كَانَت قرضت بِالْمَقَارِيضِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عبد الرَّحْمٰن بن مغراء وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْه رجل لم يسم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن (دنیا میں) عافیت والے لوگ' جب یہ دیکھیں گے کہ آزمائش کا شکار لوگوں کو کتنا اجر وثواب دیا جارہا ہے' تو وہ یہ خواہش کریں گے کہ کاش (دنیا میں) ان کی کھالیں قینچی کے ذریعے کاٹ دی جاتیں''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ابودنیا نے عبدالرحمٰن بن مغراء کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے باقی راوی ثقہ ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں ایک راوی ایسا ہے' جس کا نام بیان نہیں ہوا۔

5160 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِيْ بالشهيد يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بالمتصدق فينصب لِلْحساب ثُمَّ يُؤْتِيْ بِاَهْل الْبَلاء فَلَا ينصب لَهُمْ ميزَان وَلَا ينصب لَهُمْ ديوَان فَيصب عَلَيْهِمُ الْاَجر صبا حَتّٰى اِن اَهْلِ الْعَافِيَة لَيَتَمَنَّوْنَ فِي الْموقف اَن اَجْسَادهم قرضت بِالْمَقَارِيضِ من حسن ثَوَاب الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ مجاعَة بن الزبير وَقد وثق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن شہید کو لایا جائے گا' اور اسے حساب کے لئے کھڑا کردیا جائے گا' پھر صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا'

اور اسے حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا' پھر آزمائش کا شکار افراد کو لایا جائے گا' تو نہ ان کے لئے میزان نصب کیا جائے گا' اور نہ دیوان رکھا جائے گا' اور ان پر اجر انڈیل دیا جائے گا' یہاں تک کہ میدان محشر میں (دنیا میں) عافیت والے لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے جسم قینچیوں کے ذریعے کاٹ دیے جاتے' اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عمدہ ثواب ہوگا (جو عافیت کا شکار لوگوں کو دیا جائے گا)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مجاعہ بن زبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5161 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اَوْ اَرَادَ اَنْ يصافيه صب عَلَيْهِ الْبَلاء صبا وثجه عَلَيْهِ ثَجًّا فَاِذَا دَعَا الْعَبْد قَالَ يَا رباه قَالَ اللّٰه لَبَّيْكَ يَا عَبدِى لَا تَسْاَلنِىْ شَيْئًا اِلَّا اَعطيتك اِمَّا اَنْ أعجله لَك وَاِمَّا اَنْ أدخره لَك-رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت رکھتا ہے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کسی بندے کو پاک وصاف کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس پر آزمائش کو انڈیل دیتا ہے' اور اس پر (آزمائش کو) بہا دیتا ہے پھر جب بندہ دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اے میرے بندے! میں متوجہ ہوں تو مجھ سے جو بھی چیز مانگے گا میں تجھے عطا کروں گا یا تو وہ تجھے جلدی دے دوں گا یا پھر تیرے لئے سنبھال کر رکھ لوں گا (اور آخرت میں اس دعا کا اجر وثواب تمہیں عطا کروں گا)"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5162 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يرد اللّٰه بِهِ خيرا يصب مِنْهُ-رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ

يصب مِنْهُ اَى يُوَجه اِلَيْهِ مُصِيبَة ويصيبه ببلاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ جس بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرتا ہے' اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ "یصب منہ" کا مطلب یہ ہے کہ مصیبت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہے' اور اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔

5163 - وَعَنْ مَحْمُود بن لبيد اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَحَبَّ اللّٰه قوما ابْتَلَاهُم فَمَنْ صَبر فَلَهُ الصَّبْر وَمَنْ جزع فَلَهُ الْجزع-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

ومحمود بن لبيد رأى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتلف فِىْ سَمَاعه مِنْهُ

❀❀ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب اللہ تعالیٰ کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' جو شخص صبر کرتا ہے' اسے صبر نصیب ہوگا' اور جو شخص آہ وزاری کرتا ہے' اسے آہ وفریاد ہی ملتی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور ان کے راوی ثقہ ہیں۔

حضرت محمد بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہوئی ہے' تاہم ان کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع کرنے کے بارے میں اختلاف ہے۔

5164 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن عظم الْجَزَاء مَعَ عظم الْبَلَاء وَاِن اللّٰه تَعَالٰى اِذا اَحَبَّ قوما ابْتَلاهُم فَمَنْ رَضِي فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سخط فَلَهُ السخط

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک زیادہ جزا' زیادہ آزمائش کے نتیجے میں ملتی ہے' اور اللہ تعالیٰ جب کچھ بندوں سے محبت کرتا ہے' تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے' (ان لوگوں میں سے) جو راضی رہتا ہے' اسے رضامندی نصیب ہوتی ہے' اور جو ناراض ہوتا ہے' اسے ناراضگی نصیب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5165 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل لَيَكُوْن لَهُ عِنْد اللّٰه الْمنزلَة فَمَا يبلغهَا بِعَمَل فَمَا يزَال يَبْتَلِيه بِمَا يكره حَتّٰى يبلغهُ اِيَّاهَا

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْقه وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کسی بندے کا' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام ہوتا ہے' اور وہ بندہ عمل کی وجہ سے' اس مقام تک نہیں پہنچ پاتا' تو اللہ تعالیٰ اسے مسلسل ناپسندیدہ صورت حال میں بتلا رکھتا ہے' یہاں تک کہ وہ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

5166 - وَرُوِىَ عَن بُرَيْدَة الْاَسْلَمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَصَاب رجلا من الْمُسْلِمين نكبة فَمَا فَوْقهَا حَتّٰى ذكر الشَّوْكَة اِلَّا لاحدى خَصْلَتَيْنِ اِمَّا ليغفر اللّٰه لَهُ من الذُّنُوب ذَنبا لم يكن ليغفره لَهُ اِلَّا بِمثل ذٰلِكَ اَوْ يبلغ بِهٖ من الْكَرَامَة كَرَامَة لم يكن ليبلغها اِلَّا بِمثل ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مسلمانوں میں سے' جس کسی کو بھی کوئی زخم لاحق ہوتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز لگتی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کانٹا لگنے کا بھی ذکر کیا' تو (اس کے نتیجے میں) اسے دو میں سے ایک چیز ملتی ہے' یا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے کسی گناہ کی مغفرت کر دیتا ہے' جس گناہ کی مغفرت' صرف اس صورت حال کا سامنا کرنے کے نتیجے میں ہو سکتی تھی' یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس بندے کے مرتبے میں اضافہ کرتا ہے کہ اُس مقام تک بندہ' صرف اسی صورت میں پہنچ سکتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5167 - وَعَنْ مُحَمَّد بن خَالِد عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَكَانَتْ لَهٗ صُحْبَة من رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه يَقُوْلُ اِن العَبْد اِذا سبقت لَهٗ من اللّٰه منزلَة فَلَمْ يبلغهَا بِعَمَل ابتلاه اللّٰه فِيْ جسده اَوْ مَاله اَوْ فِيْ وَلَده ثُمَّ صَبر على ذٰلِكَ حَتّٰى يبلغهُ الْمنزلَة الَّتِيْ سبقت لَهٗ من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوٗد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَمُحَمَّد بن خَالِد لم يرو عَنهُ غير اَبِيْ الْمليح الرقي وَلَمْ يرو عَن خَالِد اِلَّا ابْنه مُحَمَّد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ محمد بن خالد نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے یہ روایت نقل کی ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کسی بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مقام طے ہو چکا ہو اور بندہ اپنے عمل کی وجہ سے اس مقام تک نہ پہنچ پائے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس کے جسم یا اس کے مال یا اس کی اولاد کے حوالے سے آزمائش کا شکار کر دیتا ہے تو وہ بندہ اس پر صبر سے کام لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس مقام تک پہنچا دیتا ہے جو اس بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے ہو چکا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابویعلی نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے محمد بن خالد نامی راوی کے حوالے سے ابوملیح رقی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے اور خالد نامی راوی سے صرف ان کے صاحبزادے محمد بن خالد نے یہ روایت نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5168 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَة انْطَلقُوْا اِلٰى عَبدِيْ فصبوا عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا فيحمد اللّٰه فيرجعون فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا صببنا عَلَيْهِ الْبَلَاء صبا كَمَا أمرتنا فَيَقُوْلُ ارْجعُوْا فَاِنِّيْ اَحبُّ اَن أسمع صَوته - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷜ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے بندے کے پاس جاؤ اور اس پر آزمائش کو انڈیل دو! تو وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے جب وہ فرشتے واپس آتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم نے تیرے حکم کے مطابق اس پر تیری آزمائش انڈیل دی تھی تو پروردگار فرماتا ہے تم واپس جاؤ! کیونکہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں اس بندے کی آواز سنوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5169 - وَرُوِيَ فِيْهِ اَيْضًا عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ليجرب اَحَدُكُمْ بالبلاء كَمَا يجرب اَحَدُكُمْ ذهبه بالنَّار فَمِنْهُ مَا يخرج كالذهب الابريز فَذَاكَ الَّذِيْ حماه اللّٰه من الشُّبُهَات وَمِنْه مَا يخرج دون ذٰلِكَ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يشك بعض الشَّك وَمِنْه مَا يخرج كالذهب الْأسود فَذَاكَ الَّذِيْ افْتتن

❀❀ حضرت ابوامامہ ﷜ کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعے کسی بندے کو یوں نکھارتا ہے جس طرح کوئی شخص آگ کے ذریعے اپنے سونے کو نکھارتا ہے

تو اس میں سے خالص سونے کی مانند چیز نکل آتی ہے' یہ وہ چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ بندے کو مشتبہ چیزوں سے محفوظ کر لیتا ہے اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے' جو اس سے کم ہوتی ہے' تو یہ وہ چیز ہوگی کہ جس طرح کوئی بندہ شک کا شکار ہو جائے' اور اس میں سے کوئی ایسی چیز بھی نکلتی ہے' جو سیاہ سونے کی طرح کی ہوتی ہے' تو یہ یوں ہو جائے گا جیسے کسی بندے کو آزمائش کا شکار کیا گیا ہو''۔

5170 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰـهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُصِیبَة تبیض وَجه صَاحبهَا یَوْم تسود الْوُجُوْه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مصیبت اس دن' مصیبت میں مبتلا شخص کے چہرے کو سفید کرے گی' جب کئی چہرے سیاہ ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5171 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا وصب وَلَا هم وَلَا حزن وَلَا اَذَی وَلَا غم حَتّٰی الشَّوْکَة یشاکها اِلَّا کفر اللّٰه بهَا من خطایاه-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّلَفْظِهٖ مَا یُصِیب الْمُؤْمِن من وصب وَلَا نصب وَلَا سقم وَلَا حزن حَتّٰی الْهم یهمه اِلَّا کفر بِهٖ من سیئاته وَرَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة وَحده

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کسی مومن کو کوئی پریشانی' یا بیماری' یا غم' یا حزن' یا تکلیف' یا غم لاحق ہوتا ہے' یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اسے لگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔ امام مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس بھی مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف یا خرابی یا حزن یا پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے صرف حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

5172 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ مَا من مُؤْمِن یشاك بشوکة فِی الدُّنْیَا یحتسبها اِلَّا قصّ بهَا من خطایاه یَوْم الْقِیَامَة النصب التَّعَب الوصب الْمَرَض

❀❀ ان کے حوالے سے ابن ابودنیا نے ایک روایت یہ نقل کی ہے: (جس میں یہ الفاظ ہیں:)

''جس بھی مومن کو دنیا میں کوئی کانٹا لگے' اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' قیامت کے دن اس کی خطاؤں کو معاف کرے گا''۔

لفظ نصب کا مطلب تنگی (اور پریشانی) ہے' لفظ وصب کا مطلب بیماری ہے۔

5173 - وَعَنْ اَبِی بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت عِنْد مُعَاوِیَة وطبیب یعالج قرحَة فِیْ ظَهره وَهُوَ یتضرر فَقُلْتُ لَهٗ لَو بعض شبابنا فعل هٰذَا لعبنا ذٰلِكَ عَلَیْهِ فَقَالَ مَا یسرنی اَنِّیْ لَا اَجِدُهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من مُسْلِم یُصِیبهُ اَذًی من جسده اِلَّا کَانَ کَفَّارَة لخطایاه

رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وروى الْمَرْفُوْع مِنْهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْحِ اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من شَيْءٍ يُصِيب الْمُؤْمِن فِيْ جسده يُؤْذِيه اِلَّا كفر اللّٰه بِهٖ عَنهُ من سيئاته-وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' ایک طبیب ان کی کمر میں موجود زخم کا علاج کر رہا تھا' جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی تھی' میں نے ان سے کہا: اگر ہمارے کسی نوجوان کے ساتھ ایسا ہو رہا ہوتا' تو ہم نے اس حوالے سے اس کا مذاق اڑانا تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میں اس تکلیف کو نہ محسوس کروں کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو یہ چیز اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔اس روایت کا مرفوع حصہ ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی مومن کو اس کے جسم میں کوئی ایسی تکلیف لاحق ہوتی ہے' جو اسے اذیت پہنچاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کی وجہ سے اس بندے کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5174 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُصِيبَة تصيب الْمُسْلِم اِلَّا كفر اللّٰه عَنهُ بهَا حَتّٰى الشَّوْكَة يشاكها-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مسلمان کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا ہے' (تو اس کی وجہ سے بھی اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5175 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم لَا يُصِيب الْمُؤْمِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا نقص اللّٰه بهَا من خطيئته وَفِيْ اُخْرٰى اِلَّا رَفعه اللّٰه بهَا دَرَجَة وَحط عَنهُ بهَا خَطِيئَة

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی مومن کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات میں اضافہ کر دیتا ہے' اور اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

5176 - وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ قَالَ دخل شباب من قُرَيْش على عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا وَهِي بمنى وهم يَضْحَكُوْنَ فَقَالَت مَا يُضْحِككُمْ قَالُوْا فلَان خر على طُنب فسطاط فكَادَتْ عُنُقه اَوْ عينه اَن تذْهب فَقَالَت لَا تَضْحَكُوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يشاك بشوكة فَمَا فَوْقهَا اِلَّا كتبت

لَهُ بِهَا دَرَجَة ومحيت عَنهُ بِهَا خَطِيئَة

❀❀ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

''قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے' جو اس وقت منیٰ میں موجود تھیں' وہ نوجوان ہنس رہے تھے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں ہنس رہے ہو؟ ان لوگوں نے بتایا: فلاں شخص خیمے کی لکڑی سے الجھ کر گر پڑا ہے' تو یہ حال ہوا کہ اس کی گردن یا اس کی آنکھ ختم ہو جائے گی' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ نہ ہنسو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مسلمان کو جو کانٹا لگتا ہے' یا اس سے بھی چھوٹی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اس کی وجہ سے اس کے لئے درجہ نوٹ کیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے لئے گناہ مٹا دیا جاتا ہے''۔

5177 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يزَال الْبلَاء بِالْمُؤمِنِ والمؤمنة فِیْ نَفسه وَولده وَمَاله حَتّٰى يلقى اللّٰه تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَة

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آزمائش مسلسل مومن مرد یا مومن عورت کے ساتھ رہتی ہے وہ آزمائش جان یا مال یا اولاد کے حوالے سے ہوتی ہے' یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5178 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اُصِيب بمصيبة بِمَالِه اَوْ فِیْ نَفسه فكتمها وَلَمْ يشكها اِلَى النَّاس كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا بَاس بِاِسْنَادِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اس کے مال یا اس کی جان کے حوالے سے کوئی آزمائش لاحق ہو اور وہ اس کو چھپالے اور لوگوں کے سامنے اس کی شکایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اس شخص کی مغفرت کردے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5179 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرَة فهزها حَتّٰى تساقط وَرقهَا مَا شَاءَ اللّٰه اَن يتساقط ثُمَّ قَالَ للمصيبات والأوجاع اَسْرع فِیْ ذنُوب ابْن آدم منی فِیْ هٰذِهِ الشَّجَرَة- رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہلایا تو اس کے پتے گر گئے جتنے اللہ کو منظور تھا کہ وہ گریں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مصیبتیں اور تکلیفیں انسان کے گناہوں

کواس سے زیادہ تیزی سے گراتی ہیں جتنی تیزی سے اس درخت نے (اپنے پتے گرائے ہیں)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5181 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من شَیْءٍ یُصِیب الْمُؤْمِن من نصب وَلَا حزن وَلَا وصب حَتّٰی الْهم یهمه اِلَّا یکفر اللّٰه عَنهُ بِهٖ سیاته

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کو کوئی تکلیف یا غم یا بیماری لاحق ہوتی ہے' یہاں تک کہ اسے جو پریشانی لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5182 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ وصب الْمُؤْمِن كَفَّارَة لخطایاه-رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مومن کی بیماری' اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے حوالے سے صحیح ہے۔

5183 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا كثرت ذنُوب الْعَبْد وَلَمْ یكن لَهٗ مَا یكفرهَا ابتلاه اللّٰه بالحزن لیكفرها عَنهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جائیں اور کوئی ایسی چیز نہ ہو' جو ان گناہوں کو ختم کر سکتی ہو' تو اللہ تعالیٰ بندے کو پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے' تاکہ وہ اس کے گناہوں کو ختم کر دے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور لیث بن ابوسلیم کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

5184 - وَعَن عَائِشَة اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَكَى الْعَبْد الْمُؤْمِن اخلصه اللّٰه من الذُّنُوب كَمَا یخلص الْكِیر خبث الْحَدِیْد

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مومن بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے یوں پاک صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے''۔

یہ روایت ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ابن حبان نے اپنی

''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5185 - وَعَنْ عَطَاءِ بنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا-رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں انہوں نے فرمایا: وہ سیاہ فام عورت' وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: بعض اوقات مجھ پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے' اور میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو' تو تم صبر سے کام لو اور اس کے بدلے میں تمہیں جنت مل جائے گی' اور اگر تم چاہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیتا ہوں کہ وہ تمہیں عافیت نصیب کر دے' تو اس خاتون نے کہا: میں صبر سے کام لیتی ہوں' اس نے عرض کی: لیکن میں بے پردہ ہو جاتی ہوں' تو آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر دیں کہ میں بے پردہ نہ ہوا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کر دی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5186 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِهَا لَمَمٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لِي فَقَالَ إِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكِ وَإِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلا حِسَابَ عَلَيْكِ قَالَتْ بَلْ أَصْبِرُ وَلا حِسَابَ عَلَيَّ-رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيْحِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' جسے مرگی کی شکایت تھی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر دیتا ہوں' وہ تمہیں شفا عطا کر دے گا' اور اگر تم چاہو' تو صبر سے کام لو' تو تمہیں (قیامت کے دن) حساب نہیں دینا پڑے گا' اس نے عرض کی: جی نہیں! بلکہ میں اس بات کو اختیار کرتی ہوں کہ میں صبر کروں' اور مجھے حساب نہ دینا پڑے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5187 - وَعَنْ مُعَاذِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ حَبِيبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لأَصْحَابِهِ أَتُحِبُّونَ أَنْ لا تَمْرَضُوا قَالُوْا وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُحِبُّ الْعَافِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا خَيْرُ أَحَدِكُمْ أَنْ لا يَذْكُرَهُ اللّٰهُ-رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَفِي إِسْنَادِهِ إِسْحَاقُ بنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ

معاذ بن عبداللہ بن حبیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم ہم عافیت کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص بہتر نہیں ہوگا' جس کا اللہ تعالیٰ ذکر ہی نہ کرے''۔ (یعنی جو شخص بیمار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتا ہے)۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی اسحاق بن محمد فروی ہے۔

5188 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا ضَرَبَ

على مُؤْمِن عرق قطّ اِلَّا حط اللّٰه بِهٖ عَنهُ خَطِيئَة وَكتب لَهٗ حَسَنَة وَرفع لَهٗ دَرَجَة
رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس مومن کو جب بھی کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے اور اس کے لئے نیکی نوٹ کر لیتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔ روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5189 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض العَبْد اَوْ سَافر كتب لَهٗ مثل مَا كَانَ يعْمل مُقِيما صَحِيحا - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر پر جاتا ہے تو اس کے لئے وہی اجر و ثواب نوٹ کیا جاتا ہے جو عمل وہ مقیم ہونے اور صحت مند ہونے کے دوران کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5190 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد مِنَ النَّاس يصاب ببلاء فِیْ جسده اِلَّا اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَة الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهٗ قَالَ اكتبوا لعبدی فِیْ كل يَوْم وَلَيْلَة مَا كَانَ يعْمل من خير مَا كَانَ فِیْ وثاقی - رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کو اس کے جسم کے بارے میں کسی آزمائش کا شکار کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندے کے لئے روزانہ کا وہی عمل نوٹ کرو جو وہ پہلے نیکیاں کیا کرتا تھا جب تک یہ بندہ میری بندش (یعنی میری طرف سے آنے والی بیماری) میں مبتلا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5191 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن العَبْد اِذا كَانَ على طَرِيقَة حَسَنَة من الْعِبَادَة ثُمَّ مرض قِيْلَ للْملك الْمُوَكل بِهٖ اكْتُبْ لَهٗ مثل عمله اِذا كَانَ طليقا حَتّٰى اطلقهٗ اَوْ اكفته اِلَیّ
وَاِسْنَاده حسن - قَوْله اكفته اِلَیّ بكاف ثُمَّ فَاء ثُمَّ تَاء مثناة فَوق مَعْنَاهُ اضمه اِلَیّ واقبضه

❀❀ امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی بندہ اچھے طریقے سے عبادت کرتا رہتا ہے اور پھر بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے موکل فرشتے سے کہا جاتا ہے: تم اس کے عمل کی مانند اس کے لئے (اجر و ثواب) نوٹ کرتے رہو جب تک یہ اس بیماری کا شکار ہے یہاں تک کہ میں اسے (اس بیماری

ہے) آزاد کردوں' یا پھر اپنی طرف بلالوں''۔

اس کی سند حسن ہے' متن کے الفاظ ''اکفتہ الی'' کا مطلب یہ ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ ملالوں اور اس کی جان قبض کرلوں۔

5192 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا ابتلى الله عَزَّ وَجَلَّ العَبْد الْمُسْلِم ببلاء فِيْ جسده قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ للملك اكْتُبْ لَهُ صَالح عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل وَاِن شفَاه غسله وطهره وَاِن قَبضه غفر لَهُ ورحمه-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی مسلمان بندے کو اس کے جسم کے بارے میں آزمائش کا شکار کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرشتے سے فرماتا ہے: تم اس کا وہ نیک عمل نوٹ کرتے رہو' جو وہ پہلے کیا کرتا تھا' اگر اللہ تعالیٰ اسے شفا دیدے گا' تو اسے دھودے گا' اور پاک وصاف کردے گا' اور اگر اس کی روح قبض کرلے گا' تو اس کی مغفرت کردے گا' اور اس پر رحم کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5193 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يمرض مَرضا اِلَّا امر اللّٰه حافظه اَن مَا عمل من سَيِّئَة فَلَا يَكْتُبهَا وَمَا عمل من حَسَنَة اَن يَكْتُبهَا عشر حَسَنَات وَاَن يكْتب لَهُ من الْعَمَل الصَّالح كَمَا كَانَ يعْمل وَهُوَ صَحِيح وَاِن لم يعْمل-رَوَاهُ اَبُو يعلى وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتے کو یہ کہتا ہے: یہ بندہ پہلے جو برائی کیا کرتا تھا' وہ اسے نوٹ نہ کرے' اور جو اچھائی کیا کرتا تھا' اس کو دس گنا کر کے نوٹ کرے اور جو وہ نیک عمل پہلے کیا کرتا تھا' اس کی مانند اس کے لئے نیک عمل نوٹ کرے' جب وہ تندرست ہوتا تھا' اگرچہ (بیماری کے دوران) اس نے وہ نیک عمل نہ کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5194 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب لِلْمُؤْمِنِ وجزعه من السقم وَلَوْ كَانَ يعلم مَا لَهُ من السقم اَحَبَّ اَن يكون سقيما الدَّهْر ثُمَّ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رفع رَاسه اِلَى السَّمَاء فَضَحِك فَقيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِم رفعت رَاسك اِلَى السَّمَاء فَضَحكت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجبت من ملكَيْنِ كَانَا يلتمسان عبدا فِيْ مصلى كَانَ يُصَلِّي فِيهِ فَلَمْ يجداه فَرَجَعَا فَقَالَا يَا رَبنَا عَبدك فلَان كُنَّا نكتب لَهُ فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فوجدناه حَبسته فِيْ حبالك قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالَى اكتبوا لعبدي عمله الَّذِيْ كَانَ يعْمل فِيْ يَوْمه وَلَيْلَته وَلَا تنقصوا مِنْهُ شَيْئا وَعلي أجره مَا حَبسته وَله أجر مَا كَانَ يعْمل-رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاخْتِصَار

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن بندے اور بیماری کی وجہ سے' اس کے آہ وزاری کرنے پر حیرت ہوتی ہے' اور اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس بیماری

کا اسے کیا اجروثواب ملے گا' تو وہ اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ ہمیشہ بیمار رہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور ہنس پڑے' عرض کی: گئی یارسول اللہ! آپ آسمان کی طرف سر اٹھا کر ہنسے کیوں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے دو فرشتوں پر حیرت ہوئی' وہ اس کو اس کی جائے نماز پر تلاش کر رہے تھے' جہاں وہ بندہ نماز ادا کیا کرتا تھا' ان دونوں کو وہ بندہ نہیں ملا' تو وہ دونوں واپس گئے' تو ان دونوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! تیرے فلاں بندے کے لئے' ہم اس کے دن اور رات کا مخصوص عمل نوٹ کیا کرتے تھے' جو عمل وہ کیا کرتا تھا' اب ہم نے اس بندے کو پایا ہے کہ تو نے اسے اپنی رسی میں جکڑ دیا ہے۔ (یعنی بیماری کا شکار کر دیا ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم لوگ میرے بندے کے لئے وہی عمل نوٹ کرو' جو پہلے دن اور رات میں کیا کرتا تھا' اور تم اس میں سے کوئی کمی نہ کرنا' اس کا اجر میرے ذمہ ہوگا' ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک میں نے اسے پابند کیا ہوا ہے' اور اسے اس چیز کا اجر ملے گا' جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بزار نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

5195 - وَعَنْ اَبِیْ الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیّ اَنه رَاحَ اِلٰی مَسْجِد دمشق وهجر الرواح فلقی شَدَّادَ بن اَوْس والصنابحی مَعَه فَقُلْتُ اَیْنَ تریدان یرحمکما اللّٰه تَعَالٰی فَقَالَا نُرِید هَهُنَا اِلٰی اَخ لنا من مُضر نعوده فَانْطَلَقت مَعَهُمَا حَتّٰی دخلا علی ذٰلِكَ الرجل فَقَالَا لَهٗ كَیفَ اَصبَحت فَقَالَ اَصبَحت بِنِعْمَة فَقَالَ شَدَّاد اَبشر بكفارات السَّیِّئَات وَحط الْخَطَایَا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن اللّٰه یَقُوْلُ اِذا ابْتلیت عبدا من عِبَادِیْ مُؤمنا فحمدنی علی مَا ابتلیته فاجروا لَهٗ كَمَا كُنْتُم تجرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِیْح

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِیْق اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش عَن رَاشد الصَّنْعَانِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط وَله شَوَاهِد كَثِیْرَة

❀❀ ابواشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: وہ دمشق کی مسجد کی طرف گئے اور جلدی چلے گئے' تو ان کی ملاقات حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے ہوئی' جن کے ساتھ صنابحی بھی تھے' میں نے دریافت کیا: آپ دونوں حضرات کہاں جا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپ دونوں پر رحم کرے! تو ان دونوں نے جواب دیا: ہم یہاں اپنے ایک بھائی سے ملنے جا رہے ہیں' جس کا تعلق مضر قبیلے سے ہے' ہم اس کی عیادت کرنے جا رہے ہیں' راوی کہتے ہیں: تو میں بھی اُن حضرات کے ساتھ چلا گیا' یہاں تک کہ یہ دونوں صاحبان اس شخص کے پاس پہنچے' ان دونوں نے اس سے دریافت کیا: تمہارا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا: میں ٹھیک ہوں' تو حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم گناہوں کے مٹائے جانے اور کفارے اور خطاؤں کے مٹائے جانے کی خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش کا شکار کرتا ہوں اور میں نے اسے جس آزمائش کا شکار کیا ہوا اس پر وہ میری حمد بیان کر دے' تو تم اس کے لئے وہی چیز نوٹ کرو' جو تم پہلے اس کے لئے نوٹ کیا کرتے تھے' جبکہ وہ تندرست تھا (یعنی وہ تندرستی کے زمانے میں جو نیک عمل کرتا تھا' اس کا اجر و ثواب نوٹ کرو)''۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے' راشد صنعانی سے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

5196 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِی الْمُؤْمِنَ فَلَمْ يَشْكُنِیْ اِلٰى عُوَّادِهٖ اَطْلَقْتُهٗ مِنْ اِسَارِیْ ثُمَّ اَبْدَلْتُهٗ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهٖ وَدَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهٖ ثُمَّ يَسْتَاْنِفُ الْعَمَلَ-رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی مومن بندے کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں اور وہ مزاج پرسی کے لئے آنے والوں کے سامنے میری شکایت نہیں کرتا تو پھر میں اسے اپنی بندش سے آزاد کر دیتا ہوں اور اس کے پہلے گوشت سے زیادہ بہتر گوشت اور پہلے خون سے زیادہ بہتر خون اسے عطا کرتا ہوں اور پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے (یعنی اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5197 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِهٖ خَطِيْئَتَهٗ-وَفِیْ رِوَايَةٍ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ-رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَزَّارُ وَاَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ بِذٰلِكَ خَطَايَاهُ كَمَا تَنْحَطُّ الْوَرَقَةُ عَنِ الشَّجَرَةِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مومن مرد یا مومن عورت یا مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ان کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس کی خطاؤں کو اُس سے الگ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' نقل کی ہے البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''البتہ اللہ تعالیٰ اُس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

5198 - وَعَنْ اَسَدِ بْنِ كُرْزٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَرِيْضُ تَحَاتُّ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ-رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ فِیْ زَوَائِدِهٖ وَابْنُ اَبِی الدُّنْيَا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت اسد بن کرز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بیمار کی خطائیں یوں جھڑ جاتی ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے ابن ابودنیا نے اسے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5199 - وَعَنْ اُمِّ الْعَلَاءِ وَهِیَ عَمَّةُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِيْضَةٌ فَقَالَ يَا اُمَّ الْعَلَاءِ اَبْشِرِیْ فَاِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يُذْهِبُ اللّٰهُ بِهٖ خَطَايَاهُ كَمَا تُذْهِبُ النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالْفِضَّةِ-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

سیدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا جو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی ہیں اور بیعت کرنے والی خواتین میں سے ایک ہیں: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے، میں اس وقت بیمار تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام العلاء! تم خوشخبری حاصل کرو! کیونکہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ختم کر دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے اور چاندی کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5200 - وَعَنْ عَامر الرام أخي الْخضر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْ دَاوُد قَالَ النُّفَيْلِيُّ هُوَ الْخضر وَلٰكِن كَذَا قَالَ قَالَ إِنِّيْ لِبِلَادنَا إِذْ رفعت لنا رايات وألوية فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُه وَهُوَ تَحت شَجَرَة قد بسط لَهُ كسَاء وَهُوَ جَالس عَلَيْهِ وَقد اجْتمع إِلَيْهِ أَصْحَابه فَجَلَست إِلَيْهِ فَذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأسقام فَقَالَ إِن الْمُؤْمِن إِذا أَصَابَهُ السقم ثُمَّ أعفاهُ اللّٰه مِنْهُ كَانَ كَفَّارَة لما مضى من ذنُوبه وموعظة لَهُ فِيْمَا يسْتَقْبل وَإِن الْمُنَافِق إِذا مرض ثُمَّ أعفي كَانَ كَالْبَعِيرِ عقله أَهله ثُمَّ أرسلوهُ فَلَمْ يدر لم عقلوه وَلَمْ يدر لم أرسلوهُ فَقَالَ رجل مِمَّن حوله يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الأسقام وَاللّٰه مَا مَرضت قطّ قَالَ قُم عَنَّا فلست منا - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِيْ إِسْنَاده راو لم يسم

عامر الرام، جو خضر کے بھائی ہیں، امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: نفیلی فرماتے ہیں: وہ خود خضر ہیں (یعنی ان کا نام ہی خضر ہے) لیکن انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقوں میں جب جھنڈے اور چھوٹے جھنڈے اٹھائے گئے (یعنی کوئی لشکر سامنے آیا) تو میں نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ اللہ کے رسول ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا، تو آپ ﷺ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے لئے ایک چادر بچھائی گئی تھی، جس پر آپ ﷺ تشریف فرما تھے، آپ ﷺ کے اصحاب آپ ﷺ کے گرد اکٹھے ہوئے تھے، میں آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گیا، نبی اکرم ﷺ نے بیماریوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مومن بندے کو جب کوئی بیماری لاحق ہوتی ہے، اور پھر جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس بیماری سے عافیت عطا کرتا ہے، تو یہ چیز گزشتہ گناہوں کے حوالے سے، اس بندے کے لئے کفارہ بن جاتی ہے، اور آئندہ کے حوالے سے، اس کے لئے نصیحت کا باعث بن جاتی ہے، اور منافق شخص جب بیمار ہوتا ہے، اور پھر جب ٹھیک ہوتا ہے، تو اس کی مثال اونٹ کی مانند ہے، جس کے اہل خانہ اسے باندھ دیتے ہیں اور پھر اسے چھوڑ دیتے ہیں، اُسے یہ سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے باندھا کیوں تھا؟ اور یہ بھی سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اسے چھوڑا کیوں ہے؟''

آپ ﷺ کے اردگرد کے موجود افراد میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے پاس سے اُٹھ جاؤ! کیونکہ تم ہم میں سے نہیں ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی ہے، جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

5201 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت من يعْمل سوءا يجز بِهِ (النِّسَاء) فَقَالَ إِنَّا لنجزى بِكُل مَا عَملنَا هلكنا إِذا فَبلغ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ يجزى بِهِ فِي الدُّنْيَا من مُصِيبَة

فِیْ جسدہ مِمَّا يُؤْذِيهِ - رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: (یا کسی شخص نے کہا:) ہم نے جو بھی عمل کیا ہے' اگر ہمیں اس سب کا بدلہ دیا جائے گا' پھر تو ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے' جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! آدمی کو دنیا میں اس کا بدلہ دیا جائے گا' جو جسم میں لاحق ہونے والی مصیبت کی شکل میں ہوگا' جو اسے اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5202 - وَعَنْ اَبِیْ بكر الصّديق رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ الصّلاح بعد هٰذِهِ الْاٰيَة لَيْسَ باَمانيكم وَلَا أماني اَهْلِ الْكتاب من يعْمل سوء ا يجز بِهِ (النِّسَاء) الْاٰيَة وكل شَیْءٍ عَمِلْنَاهُ جزينا بِهِ فَقَالَ غفر اللّٰه لَك يَا اَبَا بكر اَلَسْت تمرض اَلَسْت تحزن اَلَسْت يصيبك اللأواء قَالَ فَقُلْتُ بلٰى قَالَ هُوَ مَا تُجْزَوْنَ بِهِ - رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ اَيْضا

واللأواء بِهَمْزَة سَاكِنة بعد اللَّام وهمزة فِیْ آخِره ممدودة هِيَ شدَّة الضّيق

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس آیت کے بعد کیسے ٹھیک رہا جا سکتا ہے؟

''یہ نہ تو تمہاری آرزوؤں کے مطابق ہوگا' اور نہ ہی اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق ہوگا' جو شخص برائی کرے گا' اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی:) ہر وہ کام جو ہم نے کیا ہے' ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے' کیا تم بیمار نہیں ہوتے ہو؟ کیا تم غمگین نہیں ہوتے ہو؟ کیا تمہیں سختی لاحق نہیں ہوتی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ چیز ہے' جس کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا (یا یہی وہ چیز ہے' جو تمہیں بدلے کے طور پر دی جائے گی)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''اللاواء'' اس سے مراد سختی اور تنگی ہے۔

5203 - وَعَن اُمَيْمَة اَنَّهَا سَاَلت عَائِشَة عَن هٰذِهِ الْاٰيَة وَاِن تبدوا مَا فِیْ اَنفسكُم اَوْ تُخْفُوهُ (الْبَقَرَة) الْاٰيَة وَمَنْ يعْمل سوء ا يجز بِهِ فَقَالَت عَائِشَة مَا سَاَلَنِی اَحد مُنْذُ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَة هٰذِهِ مبايعة اللّٰه الْعَبْد بِمَا يُصِيبهُ من الْحمی والنكبة والشوكة حَتّٰى البضاعة يَضَعهَا فِیْ كمه فيفقدها فَيفزع لَهَا فيجدها فِیْ ضبنه حَتّٰى اِن الْمُؤْمِن ليخرج من ذنُوبه كَمَا يخرج الذَّهَب الْاَحْمَر من الْكِير - رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا من رِوَايَةِ عَلیّ بن يزِيْد عَنهُ

الضبن بضاد مُعْجَمَة مَكْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة سَاكِنة ثُمَّ نون هُوَ مَا بَيْنَ الْاِبِط والكشح وَقد أضبنت

الشَّئ ءِاذا جعلته فِيْ ضبنك فامسكته

❀❀ اُمیمہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

''جو تمہارے من میں ہے اُسے تم ظاہر کرو یا اُسے تم پوشیدہ رکھو''۔

(اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جو شخص برا کام کرے گا' اُسے اس کا بدلہ دیا جائے گا''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا ہے' اس کے بعد سے لے کر اب تک اس کے بارے میں مجھ سے کسی نے سوال نہیں کیا (جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: اے عائشہ! یہ اللہ تعالیٰ کا بندے کے ساتھ وہ معاملہ ہے' جو وہ بندے کو بخار میں' تکلیف میں' یا کانٹا لگنے کی شکل میں مبتلا کر دیتا ہے' یہاں تک کہ وہ چیز جسے آدمی آستین (یا جیب) میں رکھتا ہے' اور پھر اسے گمشدہ پاتا ہے' تو وہ پریشان ہو جاتا ہے' تو اس کی پریشانی (کا بھی اسے اجر ملے گا' اگر چہ) بعد میں' وہ اسے اپنی بغل میں پالے' یہاں تک کہ (پریشانیوں کا سامنا کرتے ہوئے) مومن اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جس طرح بھٹی میں سے سرخ سونا نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے علی بن یزید کے حوالے سے' امیمہ نامی خاتون سے نقل کی ہے۔

لفظ ''الضبن'' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو بغل اور پہلو کے درمیان ہو' لفظ ''اضبنت الشی'' کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ نے اسے اپنی بغل میں رکھ کے سنبھال لیا ہو۔

5204 - وَعَن عَطَاءِ بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مرض العَبْد بعث اللّٰه اِلَيْهِ ملكَيْنِ فَقَالَ انْظُرُوا مَا يَقُوْلُ لعواده فَإِن هُوَ اِذا جاؤوه حمد اللّٰه وَاثنى عَلَيْهِ رفعا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰه وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُوْلُ لعبدى عَلَيّ اِن توفيته اَن أدخلهُ الْجَنَّة وَاِن اَنا شفيته اَن أبدله لَحمًا خيرا من لَحمه ودما خيرا من دَمه وَاَن أكفر عَنهُ سيئاته

رَوَاهُ مَالك مُرسلا وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَعِنْده: فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِن لعبدى هٰذَا عَلَيّ اِن اَنا توفيته أدخلته الْجَنَّة وَاِن اَنا رفعته اَن أبدله لَحمًا خيرا من لَحمه ودما خيرا من دَمه وأغفر لَهُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ بیمار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے' اور فرماتا ہے: تم اس بات کا جائزہ لو کہ یہ اپنے عیادت کے لئے آنے والوں سے کیا کہتا ہے' جب وہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں' تو اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے' تو وہ فرشتے اس حمد کو لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتے ہیں' حالانکہ وہ زیادہ علم رکھتا ہے' وہ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میرے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں نے اسے شفا دے دی' تو اسے اس کے پہلے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے پہلے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور میں اس کے گناہوں کو ختم کر دوں گا''۔

یہ روایت امام مالک نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ اگر میں نے اسے موت دی' تو میں اسے جنت میں

داخل کروں گا' اور اگر میں نے اُٹھالیا (یعنی تندرستی عطا کردی) تو اسے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون عطا کروں گا' اور اس کی مغفرت کردوں گا''۔

5205 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت علی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فمسسته فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ توعك وعكا شَدِيْدا فَقَالَ اجل اِنِّیْ اوعك كَمَا يوعك رجلَانِ مِنْكُمْ قلت ذٰلِكَ بِاَن لَكَ اَجْرَيْنِ قَالَ اجل مَا من مُسْلِم يُصِيبهُ اَذًى من مرض فَمَا سواهُ اِلَّا حط اللّٰه بِهِ سيئاته كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرقهَا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں مجھے اس طرح بخار ہوتا ہے' جس طرح تم میں سے دو آدمیوں کو بخار ہوتا ہے' میں نے عرض کی: اس کی وجہ یہ ہے کہ تا کہ آپ کو دگنا اجر ملے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے' یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف لاحق ہوتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح درخت پتے جھاڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5206 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْمُسلمين قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت هٰذِهِ الْاَمْرَاض الَّتِیْ تصيبنا مَا لنا بهَا قَالَ كَفَّارَات قَالَ اَبِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِن قلت قَالَ وَاِن شَوْكَة فَمَا فَوْقهَا فَدَعَا على نَفسه اَن لَا يُفَارِقهُ الوعك حَتّٰى يَمُوْت وَاَن لَا يشْغلهُ عَن حج وَلَا عمْرَة وَلَا جِهَاد فِیْ سَبِيْل اللّٰه وَلَا صَلَاة مَكْتُوْبَة فِیْ جمَاعَة قَالَ فَمَا مس اِنْسَان جسده اِلَّا وجد حرهَا حَتّٰى مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه الوعك الْحمى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ان بیماریوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ ہمیں جو بیماریاں لاحق ہوتی ہیں ان کا ہمیں کیا اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کفارہ ہوں گی' میرے والد نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ یہ تھوڑی ہی ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواہ کانٹا لگنا یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہو' تو میرے والد نے اپنے بارے میں یہ دعا کی: کہ مرتے دم تک انہیں ہمیشہ بخار رہے' لیکن وہ بخار انہیں حج یا عمرے' یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے' یا با جماعت فرض نماز ادا کرنے سے نہ روکے' تو جو بھی شخص ان کو چھوتا تھا' اسے گرمی محسوس ہوتی تھی (یعنی ان کا جسم بخار زدہ لگتا تھا) یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابودنیا' امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الوعک'' سے مراد بخار ہے۔

5207 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الصداع والمليلة لَا تزَال بِالْمُؤْمِنِ وَاِن ذَنبه مثل اُحد فَمَا تدعه وَعَلَيْهِ من ذٰلِكَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سر درد اور ہڈیوں کا بخار ہمیشہ مومن کے ساتھ رہتے ہیں' اور اس مومن کے گناہ اُحد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں اور یہ (بیماریاں) مومن کو جب چھوڑتی ہیں' تو اس وقت اس پر ان میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنا (گناہ) رہ گیا ہوتا ہے''۔

5208 - وَفِىْ رِوَايَةٍ مَا يَزَالُ الْمَرْءُ الْمُسْلِمِ بِهِ المليلة والصداع وَإن عَلَيْهِ من الْخَطَايَا لأعظم من اَحَد حَتّٰى تتركه مَا عَلَيْهِ من الْخَطَايَا مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَسَهل بن معَاذ المليلة بِفَتْح الْمِيم بعْدهَا لَام مَكْسُوْرَة هِىَ الْحمى تكون فِي الْعظم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن بندے کو مسلسل ہڈیوں کا بخار اور سر درد لاحق رہتے ہیں اور اس بندے کے گناہ اُحد پہاڑ سے زیادہ ہوتے ہیں' یہاں تک کہ یہ بیماریاں' اس کو ایسی حالت میں چھوڑتی ہیں کہ اس پر گناہوں میں سے رائی کے دانے کے وزن جتنے (گناہ) باقی رہ گئے ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ اور سہل بن معاذ نامی راوی شامل ہیں۔

''الملیلہ'' اس سے مراد وہ بخار ہے' جو ہڈیوں میں ہوتا ہے۔

5209 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزَال المليلة والصداع بِالْعَبْدِ وَالْاَمة وَإن عَلَيْهِمَا من الْخَطَايَا مثل اَحَد فَمَا تدعهما وَعَلَيْهِمَا مِثْقَال خردلة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہڈیوں کا بخار اور سر درد' مسلسل کسی بندے یا کنیز کے ساتھ رہتے ہیں' اور ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر احد پہاڑ کی مانند گناہ ہوتے ہیں' اور یہ دونوں جب اُسے چھوڑتے ہیں' تو ان دونوں (یعنی بندے اور کنیز) پر رائی کے وزن جتنے (گناہ رہ گئے ہوتے ہیں)''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5210 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صدع رَأسه فِيْ سَبِيْل اللّٰه فاحتسب غفر لَهُ مَا كَانَ قبل ذٰلِكَ من ذَنب رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کو اللہ کی راہ میں سر میں درد ہوتا ہے' اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے' تو اس شخص کے اس سے پہلے کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5211 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صداع

الْمُؤْمِن وشوكة يشاكها اَوْ شَيْءٍ يُؤْذِيه يرفعهُ اللّٰه بهَا يَوْم الْقِيَامَة دَرَجَة وَيكفر عَنهُ بهَا ذنُوبه رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَرُوَاته ثِقَات

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا سر کا درد یا اُسے جو کانٹا لگتا ہے یا جو چیز اسے تکلیف پہنچاتی ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درجہ میں اضافہ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5212 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه لِيَبتلِي عَبده بِالسقمِ حَتّٰى يكفر ذٰلِكَ عَنهُ كل ذَنب-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو بیماری کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' یہاں تک کہ اس بندے کے ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5213 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرب سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُخرج اَحَدًا من الدُّنْيَا اُرِيد اَغفر لَهُ حَتّٰى اَستوفِي كل خَطِيئَة فِيْ عُنُقه بسقم فِيْ بدنه واقتار فِيْ رزقه-ذكره رزين وَلَمْ اره

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک پروردگار فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ میں کسی بھی ایسے بندے کو دنیا سے نہیں نکالوں گا' جس کے بارے میں' میں یہ ارادہ رکھتا ہوں کہ میں اس کی مغفرت کردوں' جب تک اس کے جسم میں بیماری اور اس کے رزق میں تنگی کے حوالے سے' اس کی گردن میں موجود ہر گناہ کو ختم نہیں کر دیتا''۔

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے' میں نے اس کو نہیں دیکھا ہے۔

5214 - وَعَنْ يحيى بن سعيد اَن رجلا جَاءَهُ الْمَوْت فِيْ زمن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رجل هَنِيئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يبتل بِمَرَض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيحك مَا يُدْرِيك لَو اَن اللّٰه ابتلاه بِمَرَض يكفر عَنهُ من سيئاته-رَوَاهُ مَالك عَنهُ مُرْسلا

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' ایک شخص کو موت آ گئی' تو ایک اور شخص نے کہا: اس کے لئے مبارکباد ہے' یہ کسی بیماری میں مبتلا ہوئے بغیر فوت ہو گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو' تمہیں کیا پتہ؟ اگر اللہ تعالیٰ اسے کسی بیماری میں مبتلا کر دیتا' تو (اللہ تعالیٰ نے اس بیماری کی وجہ سے) اس کے گناہوں کو اس سے ختم کر دینا تھا''۔

یہ روایت امام مالک نے ان سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5215 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يصرع صرعة من مرض اِلَّا بَعثه اللّٰه مِنهَا طَاهِرا

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی بندہ کسی بیماری کے ہاتھوں پچھاڑا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بیماری سے اُسے پاک وصاف کر کے اٹھاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5216 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دخل علی أم السَّائِب اَوْ أم الْمسيب فَقَالَ مَا لَكِ تزفزفين قَالَت الْحمی لَا بَارك اللّٰه فِيهَا فَقَالَ لَا تسبی الْحمی فَإِنَّهَا تذْهب خَطَايَا بنی آدم كَمَا يذهب الْكِير خبث الْحَدِيد-رَوَاهُ مُسْلِم

تزفزفين رُوِیَ براء ين وبزاء ين ومعناهما مُتَقَارب وَهُوَ الرعدة الَّتِیْ تحصل للمحموم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ ام سائب رضی اللہ عنہا' یا شاید سیّدہ ام میتب رضی اللہ عنہا (یہ شک راوی کو ہے) کے ہاں تشریف لے گئے' آپ نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے تم کیوں کپکپا رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: بخار کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ رکھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو برا نہ کہو' کیونکہ یہ انسانوں کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح بھٹی لوہے کے میل (یا زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''تزفزفین'' اس کا مطلب' وہ کپکپی ہے' جو بخار کے شکار شخص پر طاری ہوتی ہے۔

5217 - وَعَنْ أم الْعَلَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت عادنی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا مَرِيضَة فَقَالَ اَبْشِرِیْ يَا أم الْعَلَاء فَإِن مرض الْمُسْلِم يذهب اللّٰه بِهِ خطاياه كَمَا تذْهب النَّار خبث الْفضة-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سیّدہ ام العلاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی' میں بیمار تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام العلاء! تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ مسلمان کی بیماری کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو یوں ختم کر دیتا ہے' جس طرح آگ چاندی کے میل کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5218 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بكر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا

5216-صحيح مسلم - كتاب البر والصلة والآداب' باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض - حديث: 4778صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء في الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذكر كراهية سب ألم الحمى لذهاب خطاياه بها' حديث: 2990مسند أبي يعلى الموصلي - مسند جابر' حديث: 2027السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب المريض لا يسب الحمى - حديث: 6178شعب الإيمان للبيهقي - التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول العاطس في جواب التشميت - فصل في ذكر ما في الأوجاع والأمراض والمصيبات من الكفارات' حديث: 9466

مثل المؤمن حين يصيبه الوعك والحمى كحديدة تدخل النار فيذهب خبثها ويبقى طيبها

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن بندے کو جب بخار یا تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی مثال لوہے کی طرح ہے جسے آگ میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کی خراب چیز ختم ہو جاتی ہے اور ٹھیک چیز باقی رہ جاتی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5219 - وَعَنْ فَاطِمَةَ الْخُزَاعِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَادَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَة من الْأَنْصَار وَهِي وجعة فَقَالَ لَهَا كَيفَ تجدينك فَقَالَت بِخَير إِلَّا أن أم ملدم قد برحت بِي فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِي فَإِنَّهَا تذْهب خبث ابْن آدم كَمَا يذهب الْكِير خبث الْحَدِيد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح

سیدہ فاطمہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک انصاری خاتون کی عیادت کے لئے تشریف لائے وہ خاتون بیمار تھیں نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون سے دریافت کیا: تم کیسا محسوس کر رہی ہو؟ اس نے عرض کی: ٹھیک ہوں لیکن ام ملدم (یعنی بخار) نے مجھے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم صبر سے کام لو! کیونکہ یہ انسان کی خرابی کو یوں ختم کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کی خرابی (یعنی زنگ) کو ختم کر دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5220 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ إِن اللّٰه ليكفر عَن الْمُؤمن خطاياه كلهَا بحمى لَيْلَة

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا من رِوَايَة ابْن الْمُبَارك عَن عمر بن الْمُغيرَة الصَّنْعَانِيّ عَن حَوْشَب عَنهُ وَقَالَ قَالَ ابْن الْمُبَارك هَذَا من جيد الحَدِيث

حسن بصری نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''ایک رات کے بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مومن کے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ابن مبارک کی ابن عمر صنعانی کے حوالے سے حوشب کے حوالے سے ان (یعنی حسن بصری) سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: یہ ایک عمدہ حدیث ہے۔

5221 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يرجون فِي حمى لَيْلَة كَفَّارَة لما مضى من الذُّنُوب

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا أَيْضًا وَرُوَاته ثِقَات

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ فرماتے ہیں:

''پہلے لوگ یہ توقع رکھتے تھے کہ ایک رات کا بخار گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5222 - وَعَنْ أبي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من وعك لَيْلَة فَصَبر

وَرَضِيَ بِهَا عَنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه-رَوَاهُ ابْنُ اَبِي الدُّنْيَا فِي كتاب الرِّضَا وَغَيْرِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک رات بخار میں مبتلا رہے' اور صبر سے کام لے' اور اس کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے راضی رہے' تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کے گناہوں سے نکال کے' اُسے یوں کر دیتا ہے' جیسے وہ اُس دن تھا' جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''الرضا'' میں اور دیگر جگہ پر نقل کی ہے۔

5223 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَاذَنت الْحمى على رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ هٰذِهِ قَالَتِ ام ملدم فَامر بهَا اِلٰى اَهْلِ قبَاء فَلقوا مِنْهَا مَا يعلم الله فَاتوهُ فشكوا ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت الله فكشفها عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ اَن تكون لكم طهُورا قَالُوْا اوتفعل قَالَ نعم قَالُوْا فدعها

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهٖ من حَدِيْث سلمَان وَقَالَ فِيْهِ: فشكوا الْحمى اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شِئْتُمْ اِن شِئْتُمْ دَعَوْت الله فَدَفعهَا عَنْكُمْ وَاِن شِئْتُمْ تَركتموهَا واسقطت بَقِيَّة ذنوبكم قَالُوْا فدعها يَا رَسُوْلَ اللهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بخار نے نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: ام ملدم (یعنی بخار) نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اہل قباء کی طرف چلا جائے' تو جو چیز اللہ کے علم میں تھی' اس کے مطابق اس بخار نے ان لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا' ان لوگوں نے اس کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں وہ اس کو تم سے دور کر دے گا' اور اگر تم چاہو' تو یہ تمہارے لئے طہارت کے حصول کا باعث ہوگا' ان لوگوں نے عرض کی: کیا آپ ایسا کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تو ان لوگوں نے عرض کی: پھر آپ اسے رہنے دیں (یعنی یہ ہمارے لئے پاکیزگی کے حصول کا باعث بن جائے)۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے اس کی مانند' حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں:

''ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بخار کی شکایت کی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو' تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں' وہ اس کو تم سے دور کر دے گا' اور اگر تم چاہو' تو تم اسے رہنے دو' یہ تمہارے باقی رہنے والے گناہوں کو ختم کر دے گا' تو ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اسے رہنے دیں''۔

5224 - وَعَنْ مُحَمَّد بن معَاذ بن اُبَيّ بن كَعْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا جَزَاء الْحمى قَالَ تجْرِي الْحَسَنَات على صَاحبهَا مَا اختلج عَلَيْهِ قدم اَوْ ضرب عَلَيْهِ عرق

قَالَ اُبَيّ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلك حمى لَا تمنعني خُرُوْجًا فِي سَبِيْلك وَلَا خُرُوْجًا اِلٰى بَيْتك وَلَا مَسْجِد نبيك

قَالَ فَلم يمس اُبَيّ قطّ اِلَّا وَبِه حمى-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَسَنَده لَا بَاس بِهِ

مُحَمَّد وَاَبُوهُ ذكرهمَا ابْن حبَان فِي الثِّقَات وَتقدم حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد بِقِصَّة اَبِيّ اَيْضا

❀❀ محمد بن معاذ بن اُبی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! بخار کی جزا کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تک بخار زدہ شخص کے پاؤں لڑکھڑاتے رہتے ہیں یا رگ جوش مارتی رہتی ہے اس وقت تک اس کے لئے نیکیاں جاری رہتی ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دعا کی: اے اللہ! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں (جہاد کے لئے) نکلنے اور تیرے گھر (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف جانے اور تیرے نبی کی مسجد کی طرف جانے سے نہ روکے راوی کہتے ہیں: تو جب بھی حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو چھوا جاتا تھا تو انہیں بخار ہوتا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محمد بن معاذ نامی راوی اور ان کے والد کا تذکرہ امام ابن حبان نے کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے اس سے پہلے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں بھی حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کا واقعہ گزر چکا ہے۔

5225 - وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحمى من فيح جَهَنَّم وَهِي نصيب الْمُؤْمِن مِنَ النَّار-رَوَاهُ ابن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ شهر بن حَوْشَب عَنهُ

❀❀ حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اور یہ جہنم میں سے مومن کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے شہر بن حوشب کی حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

5226 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى كير من جَهَنَّم فَمَا أصَاب الْمُؤْمِن مِنْهَا كَانَ حَظه من جَهَنَّم-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بخار جہنم کی تپش کا حصہ ہے اس میں سے جو چیز مومن کو لاحق ہوتی ہے تو وہ جہنم میں سے اُس (مومن کا) حصہ ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

5227 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحمى حَظ كل مُؤمن مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''بخار جہنم میں سے ہر مومن کا حصہ ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل

5228 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِذا ابْتليت عَبدِي بحبيبتيه فَصَبر عوضته مِنهُمَا الْجنَّة يُرِيد عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ إِذا أَخذت كَرِيمَتي عَبدِي فِي الدُّنْيَا لم يكن لَهُ جَزَاء عِنْدِي إِلَّا الْجنَّة

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں' اور وہ صبر سے کام لیتا ہے' تو میں اسے ان دونوں کے عوض میں جنت دوں گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں تھیں۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں دنیا میں اپنے بندے کی دو بہترین چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے لیتا ہوں' تو میرے نزدیک اس کی جزاء جنت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے''۔

5229 - وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضِ لَهُ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ

اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس کی دو محبوب چیزوں (یعنی آنکھوں کی بینائی) کو میں رخصت کردوں' اور وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا''۔

5230 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَن ربه تَبَارَك وَتَعَالَى أَنه قَالَ إِذا سلبت من عَبدِي كريمتيه وَهُوَ بهما ضنين لم أَرض لَهُ ثَوَابًا دون الْجنَّة إِذا هُوَ حمدنِي عَلَيْهِمَا۔ رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میں اپنے کسی بندے کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی دونوں آنکھوں کی بینائی) کو سلب کرلوں' اور وہ ان کے حصول کی خواہش رکھتا ہو' تو میں اس بندے کے لئے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا' جبکہ وہ ان دونوں کے (سلب ہوجانے پر) میری حمد بیان کرے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5231 - وَعَن عَائِشَة بنت قدامَة قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزِيز على اللّٰه أَن يَأْخذ كَرِيمَتي مُؤمن ثُمَّ يدْخلهُ النَّار۔ قَالَ يُونُس يَعْنِي عَيْنَيْهِ

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة عبد الرَّحْمَن بن عُثْمَان الْحَاطِبِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ بنت قدامہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس بات سے بلند و برتر ہے کہ وہ کسی مومن کی دو پسندیدہ چیزیں واپس لے اور پھر اُسے جہنم میں داخل کرے''

یونس نامی راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اُس کی دونوں آنکھیں (یعنی ان کی بینائی) تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے عبدالرحمٰن بن عثمان حاطبی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5232 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يذهب اللّٰه بحبيبتى عبد فيصبر ويحتسب اِلَّا ادخله اللّٰه الْجنَّة-رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی دو محبوب چیزوں کو رخصت کر دیتا ہے اور وہ بندہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کو جنت میں داخل کرے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5233 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اِذا أخذت كريمتى عَبدِى فَصَبر واحتسب لم اَرْض لَهُ ثَوَابًا دون الْجنَّة-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَمن طَرِيقه ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندے کی دو محبوب چیزوں کو لے لیتا ہوں اور وہ صبر سے کام لیتا ہے اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اور اسی سند کے حوالے سے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5234 - وَعَن زيد بن اَرقم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ابْتلِىَ عبد بعد ذهَاب دينه بأشد من ذهَاب بَصَره وَمَنْ ابْتلِىَ ببصره فَصَبر حَتّٰى يلقى اللّٰه لَقِى اللّٰه تبَارك وَتَعَالٰى وَلَا حِسَاب عَلَيْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِىّ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دین کی رخصتی کے بعد کسی بھی بندے کو ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو' جس شخص کو بینائی کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے تک صبر سے کام لے' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے ذمہ کوئی حساب نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5233-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب ما جاء في الصبر وثواب الأمراض والأعراض - ذكر الإخبار عما يجب الله جل وعلا لمن ذهبت كريمتاه' حديث:2982مسند أبي يعلى الموصلي - أول مسند ابن عباس' حديث: 2309المعجم الكبير للطبراني - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما - سعيد بن جبير' حديث:12239

5235 - وَعَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يبتلى عبد بشيء اشد عَلَيْهِ من الشرك بِاللّٰهِ وَلَن يبتلى عبد بِشَيْءٍ بعد الشرك بِاللّٰهِ اشد عَلَيْهِ من ذهاب بصره وَلن يبتلى عبد بذهاب بَصَره فيصبر إِلَّا غفر اللّٰه لَهُ-رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَة جَابر اَيْضا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندے کو کسی بھی ایسی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس کے لیے کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانے سے زیادہ سخت ہو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے بعد بندے کو ایسی کسی بھی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا گیا' جو اس پر بینائی کی رخصتی سے زیادہ سخت ہو اور جس بھی بندے کو بینائی کی رخصتی کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ صبر سے کام لے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے جابر کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5236 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اذهب اللّٰه بَصَره فَصَبر واحتسب كَانَ حَقًّا على اللّٰه وَاجِبا اَن لَا ترى عَيناهُ النَّار-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ جس شخص کی بینائی کو رخصت کر دے' اور وہ صبر سے کام لے اور ثواب کی امید رکھے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے' کہ اس شخص کی آنکھیں آگ نہ دیکھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5237 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام عَن ربه تبَارَك وَتَعَالَى قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا ثَوَاب عَبدِي إِذا أخذت كريمتيه إِلَّا النّظر إِلَى وَجْهي والجوار فِي دَارِي قَالَ أنس فَلَقَد رَأَيْت اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكُونَ حوله يُرِيدُونَ اَن تذْهب اَبْصَارهم رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' حضرت جبرائیل علیہ السلام کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے بندے کا ثواب کیا ہونا چاہیے؟ کہ جب میں اس کی دو پسندیدہ چیزیں لے لوں' وہ ثواب صرف یہ ہونا چاہیے کہ وہ میرا دیدار کرے اور میرے گھر میں (یعنی جنت میں) میرے پڑوس میں رہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد موجود تھے وہ رو رہے تھے' اور ان کی یہ خواہش تھی کہ ان کی بینائی رخصت ہو جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن من آلمه شَيْءٍ من جسده

باب: ان کلمات کو پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جسے جسم میں کوئی تکلیف محسوس ہو

5238 - عَنْ عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنه شكا إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا

يجده فِيْ جسده مُنْذُ اسلم فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضع يدك على الَّذِيْ يالم من جسدك وَقل بِسم اللّٰه ثَلَاثًا وَقل سبع مَرَّات اعوذ بِاللّٰهِ وَقدرته من شَرّ مَا أجد واحاذر

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَعند مَالك: أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته من شَرّ مَا أجد

قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فَاذْهب اللّٰه مَا كَانَ بِي فَلَمْ ازل آمُر بهَا اَهلِيْ وَغَيرهم

وَعند التِّرْمِذِيّ وَاَبِيْ دَاوُد مثل ذٰلِكَ وَقَالَا فِيْ اَوَّل حَدِيْثهمَا: اَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِي وجع قد كَاد يهلكنى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امسح بيمينك سبع مَرَّات ثُمَّ قل أعوذ بعزة اللّٰه وَقدرته الحَدِيْث

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تکلیف کی شکایت کی جواسلام قبول کرنے کے بعد انہیں جسم میں محسوس ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پر رکھو جہاں تمہیں تمہارے جسم میں تکلیف ہو رہی ہے پھر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو پھر سات مرتبہ یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جسے میں محسوس کر رہا ہوں' اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔ امام مالک نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے' جو میں محسوس کر رہا ہوں''

راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے میری تکلیف کو ختم کر دیا' اس کے بعد میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دوسرے لوگوں کو اسی کی تلقین کرتا ہوں۔

امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم ان دونوں حضرات نے اس روایت کے آغاز میں یہ بات نقل کی ہے: (راوی بیان کرتے ہیں:)

''اللہ کے رسول میرے پاس تشریف لائے' مجھے تکلیف تھی' جو مجھے ہلاک کر دیتی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ سات مرتبہ (تکلیف کی جگہ پر) پھیرو اور پھر یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں''......الحدیث۔

5239 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اشْتَكَى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوْ اشتكاه اَخ لَهُ فَلْيقل رَبنَا اللّٰه الَّذِيْ فِي السَّمَاء تقدس اسْمك وأمرك فِي السَّمَاء وَالْاَرْض كَمَا رحمتك فِي السَّمَاء فَاجْعَلْ رحمتك فِي الْاَرْض اغْفِر لنا حوبنا وخطايانا اَنْت رب الطيبين أنزل رَحْمَة من رحمتك وشفاء من شفائك على هٰذَا الوجع فَيبرأ- رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جس شخص کو کوئی تکلیف ہو یا اس کا کوئی بھائی اس کے سامنے تکلیف بیان کرے' تو اس شخص کو یہ پڑھنا چاہیے:
''ہمارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' جو آسمان میں ہے' (اے پروردگار!) تیرا اسم پاک ہے' تیرا حکم آسمان اور زمین میں چلتا ہے' جس طرح تو نے اپنی رحمت آسمان میں رکھی ہے' اسی طرح' تو اپنی رحمت زمین میں بھی رکھ دے' تو ہمارے گناہوں کی اور خطاؤں کی مغفرت کر دے' تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے' تو اپنی رحمت میں سے' رحمت اور اپنی شفاء میں سے شفاء اس تکلیف پر نازل کر دے''
(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تو وہ شخص ٹھیک ہو جائے گا۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5240 - وَعَن مُحَمَّد بن سَالم قَالَ قَالَ لي ثَابت الْبنانِيّ يَا مُحَمَّد إِذا اشتكيت فضع يدك حَيْثُ تشتكي ثُمَّ قل بِسم الله أعوذ بعزة الله وَقدرته من شَرّ مَا أجد من وجعي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يدك ثُمَّ أعد ذَلِك وترا فَإِن أنس بن مَالك حَدثنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهُ بذلك-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ' تو جہاں تمہیں تکلیف ہو' وہاں تم ہاتھ رکھو اور یہ پڑھو:
''میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کے غلبے اور قدرت کی پناہ مانگتا ہوں' اس چیز کے شر سے جو میں اس تکلیف کے حوالے سے' میں محسوس کر رہا ہوں''۔
پھر تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور پھر تم یہی کام طاق تعداد میں کرو' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی تھی کہ (اس طرح کرنا چاہیے)۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5 - التَّرْهِيب من تَعْلِيق التمائم والحروز

باب: تعویذ گنڈے لٹکانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5241 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ يَقُوْلُ من علق تَمِيمَة فَلَا أتم الله لَهُ وَمن علق ودعة فَلَا ودع الله لَهُ
رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى بِإِسْنَاد جيد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی خواہش (کو پورا نہ کرے) جو شخص ودعہ لٹکاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کو وداع نہ کرے''
یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5242 - وَعَن عقبَة أَيْضا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه جَاءَ فِي ركب عشرَة إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايع تِسْعَة وَأمْسك عَن رجل مِنْهُم فَقَالُوا مَا شَأْنه فَقَالَ إِن فِي عضده تَمِيمَة فَقطع الرجل التميمة فَبَايعهُ

رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من علق فَقَدْ اشرك

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَاللَّفظ لَهٗ ورواة اَحْمد ثِقَات

التميمة يُقَال إِنَّهَا خرزة كَانُوْا يعلقونها يرَوْنَ أَنَّهَا تدفع عَنْهُم الْآفَات واعتقاد هٰذَا الرَّأْي جهل وضلالة إِذْ لَا مَانع إِلَّا اللّٰه وَلَا دَافع غَيْرِه -ذكره الْخطابِيّ

❀❀ حضرت عقبہ ﷺ بیان کرتے ہیں: ان سمیت دس افراد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے نو افراد سے بیعت لے لی اور ان میں سے ایک فرد سے بیعت نہیں لی لوگوں نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے بازو میں تعویذ لٹکا ہوا ہے اس شخص نے وہ تعویذ اتار دیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے بیعت لی اور پھر ارشاد فرمایا: جو شخص تعویذ لٹکاتا ہے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''التمیمۃ'' ایک قول کے مطابق یہ منکوں کا بنا ہوا تھا جسے وہ لوگ لٹکایا کرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے یہ تعویذ اُن سے آفات کو دور کر دیتا ہے اور یہ اعتقاد رکھنا جہالت اور گمراہی ہے کیونکہ (کسی بھی آفت) کے لئے روکنے والی ذات اور پرے کرنے والی ذات اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے...... یہ بات علامہ خطابی نے بیان کی ہے۔

5243 - وَعَن عِيسَى بن حَمْزَة قَالَ دخلت على عبد اللّٰه بن حَكِيم وَبِه حمرَة فَقُلْتُ أَلا تعلق تَمِيمَة فَقَالَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علق شَيْئًا وكل إِلَيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ إِلَّا انه قَالَ: فَقُلْنَا أَلا تعلق شَيْئًا فَقَالَ الْمَوْت أقرب من ذٰلِك

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ مُحَمَّد بن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ ليلى

❀❀ عیسیٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: میں عبداللہ بن حکیم کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں بخار کی شکایت تھی میں نے کہا: آپ تعویذ کیوں نہیں پہن لیتے؟ انہوں نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص (تعویذ وغیرہ لٹکاتا ہے) اُسے اس (تعویذ) کے سپرد کر دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم نے کہا: آپ کچھ لٹکاتے کیوں نہیں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: موت اِس سے زیادہ قریب ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5244 - وَعَن عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصر على عضد رجل حَلقَة أرَاهُ قَالَ من صفر فَقَالَ وَيحك مَا هٰذِهٖ قَالَ من الواهنة قَالَ أما إِنَّهَا لَا تزيدك إِلَّا وَهنا انبذها عَنْك فَإِنَّك لَو مت وَهِي عَلَيْك مَا أفلحت اَبَدًا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَة دون قَوْله انبذها إِلَى آخِره وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ: فَإِنَّك لَو مت وَهِي

عَلَيْكَ و كلت اِلَيْهَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن مبارك بن فضالة عَن الْحسن عَن عمرَان وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا بِنَحْوِهٖ عَنْ اَبِيْ عَامر الخزاز عَن الْحسن عَن عمرَان وَهٰذِهٖ جَيِّدَة اِلَّا اَن الْحسن اخْتلف فِيْ سَمَاعه من عمرَان وَقَالَ ابْن الْمَدِيْنِيّ وَغَيْرِهٖ لم يسمع مِنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَايخنَا على اَن الْحسن سمع من عمرَان وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بازو پر ایک حلقہ دیکھا' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' وہ پیتل کا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کمزوری کے لئے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری کمزوری میں صرف اضافہ ہی کرے گا' اسے اپنے پر سے اتار دو' کیونکہ اگر تم ایسی حالت میں مر گئے کہ یہ تمہارے جسم پر ہوا' تو تم کبھی فلاح نہیں پاؤ گے۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''تم اسے اتار دو''

اس کے بعد سے لے کر آخر تک کے الفاظ انہوں نے نقل نہیں کیے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر تم مر گئے اور یہ تم پر ہوا' تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا''۔

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اسے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اس کی مانند روایت ابو عامر خزاز کے حوالے سے' حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ عمدہ ہے' البتہ حسن بصری کے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

علی بن مدینی اور دیگر حضرات یہ فرماتے ہیں ف حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' جبکہ امام حاکم اور ہمارے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5245 - وَعَنِ ابْنِ اُخْت زَيْنَب امْرَاَة عبد الله عَن زَيْنَب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَت عَجُوز تدخل علينا ترقى من الْحمرَة وَكَانَ لنا سَرِيْر طَوِيل القوائم وَكَانَ عبد الله اِذا دخل تنحنح وَصَوت فَدخل يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعت صَوته احتجبت مِنْهُ فجَاء فَجَلَسَ اِلٰى جَانِبي فمسني فَوجدَ مس خيط فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ رقى لي فِيْهِ من الْحمرَة فجذبه فَقطعه فَرمى بِهٖ ثُمَّ قَالَ لقد أصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن الشّرك سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قلت فَاِنِّيْ خرجت يَوْمًا فأبصرني فلَان فَدَمَعَتْ عَيْنِي الَّتِيْ تليه فَاِذَا رقيتها سكنت دمعتها وَاِذَا تركتهَا دَمَعَتْ قَالَ ذٰلِكَ الشَّيْطَان اِذا أطعته تركك وَاِذَا عصيته طعن بِاُصْبُعِهِ فِيْ عَيْنك وَلٰكِن لَو فعلت كَمَا فعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خيرا لَك وأجدر اَن تشفى تنضحي فِيْ عَيْنك المَاء وتقولي أذهب الْبَاس رب النَّاس واشف اَنْتَ الشافي لَا شِفَاء اِلَّا

شفاؤك شِفَاء لَا يُغَادر سقما

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُو دَاوُد بِاخْتِصَار عَنهُ إِلَّا أَنه قَالَ عَنِ ابْنِ اخي زَيْنَب وَهُوَ كَذَا فِي بعض نسخ ابْن مَاجَه وَهُوَ على كلا التَّقْدِير مَجْهُول وَرَوَاهُ الْحَاكِم اخصر مِنْهُمَا وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد قَالَ أَبُو سُلَيْمَان الْخطابِيّ الْمنْهِي عَنهُ من الرقى مَا كَانَ بِغَيْر لِسَان الْعَرَب فَلَا يدرى مَا هُوَ وَلَعَلَّه قد يدْخلهُ سحر أَوْ كفر فَأَما إِذا كَانَ مَفْهُوم الْمَعْنى وَكَانَ فِيهِ ذكر اللّٰه تَعَالَى فَإِنَّهُ مُسْتَحبّ متبرك بِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''ایک بوڑھی عورت ہمارے ہاں آیا کرتی تھی اور وہ بخار کا دم کرتی تھی ہمارا ایک پلنگ تھا' جس کے پائے لمبے تھے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بھی گھر آتے تھے' تو کھنکھار لیتے تھے' اور آواز پیدا کر لیتے تھے' ایک دن وہ گھر میں داخل ہوئے' تو جب اس بوڑھی عورت نے ان کی آواز سنی' تو اس نے پردہ کر لیا' وہ تشریف لائے اور میرے پہلو میں آکر بیٹھ گئے' انہوں نے مجھے چھوا' تو ان کو دھاگا محسوس ہوا' انہوں نے دریافت کیا: یہ کس لئے ہے؟ میں نے کہا: یہ بخار کا تعویذ ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے کھینچ کر اسے کاٹ کر پھینک دیا اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے کہ وہ شرک سے بے نیاز ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے اور تولہ شرک ہیں''۔

میں نے کہا: ایک دن میں نکلی' فلاں شخص نے مجھے دیکھا' تو میری آنکھوں سے پانی نکلنے لگا' پھر جب میں نے دم کروایا' تو وہ پانی نکلنا بند ہو گیا' پھر جب میں نے دم چھوڑا' تو پانی نکلنا دوبارہ شروع ہو گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شیطان ہو گا' جب تم اس کی فرمانبرداری کروگی' تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا' اور جب تم اس کی نافرمانی کروگی' تو وہ اپنی انگلی تمہاری آنکھ میں چبھو دے گا' اگر تم اس طرح کرتی' جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا اور یہ زیادہ مناسب بھی ہے' اور وہ اس بات کے زیادہ لائق بھی ہے کہ تم شفا پالو' تم نے اپنی آنکھ پر پانی چھڑکنا تھا اور یہ پڑھنا تھا:

''تکلیف کو دور کر دے' اے لوگوں کے پروردگار! تو شفاء عطا کر دے' شفاء عطا کرنے والا تو ہی ہے' شفاء صرف وہ ہے' جو تو عطا کرے ایسی شفاء عطا کر دے' جو بیماری کو نہ رہنے دے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے بھانجے کے حوالے سے منقول ہے' ابن ماجہ کے بعض نسخوں میں بھی یہی منقول ہے' بہرحال دونوں صورتوں میں وہ شخص مجہول ہے' امام حاکم نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ابوسلیمان خطابی بیان کرتے ہیں: جس جھاڑ پھونک (یا تعویذ گنڈے) کی ممانعت ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو عربی زبان میں نہ ہو' اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس کے کلمات سے مراد کیا ہے' کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس میں جادو کے کلمات' یا کفر کے کلمات شامل ہو جائیں' لیکن جب کسی عبارت کا مفہوم واضح ہو' اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو' تو پھر وہ دم کرنا مستحب ہے' اور اس کے ذریعے

برکت حاصل کی جائے گی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5246 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه دخل على امْرَاته وَفِيْ عُنُقهَا شَيْءٍ مَعْقُود فَجَذَبَهُ فقطعه ثُمَّ قَالَ لقد اصبح آل عبد الله اَغْنِيَاء عَن اَن يشركوا بِاللّٰهِ مَا لم ينزل بِهِ سُلْطَانا ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الرقى والتمائم والتولة شرك قَالُوْا يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن هٰذِهِ الرقى والتمائم قد عرفناهما فَمَا التولة قَالَ شَيْءٍ تصنعهُ النِّسَاء يتحببن اِلٰى اَزْوَاجهنَّ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

التولة بِكَسْر الْمُثَنَّاة فَوق وبفتح الْوَاو شَيْءٍ شَبيه بِالسحرِ اَوْ من اَنْوَاعه تَفْعَلهُ الْمَرْاَة ليحببها اِلٰى زَوجهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: ایک مرتبہ وہ اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے' تو اس کی گردن میں کچھ (تعویذ نماز چیز) ڈالی ہوئی تھی' میں نے اسے کھینچ کر توڑ دیا' اور پھر فرمایا: عبداللہ کے گھر والوں نے ایسی حالت میں صبح کی ہے' کہ وہ اس بات سے بے نیاز ہیں کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دیں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں کوئی حکم بھی نازل نہیں کیا ہے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک جھاڑ پھونک' تعویذ گنڈے اور تولہ' شرک ہیں''۔

لوگوں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کا تو ہمیں پتہ ہے' تولہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ ایک عمل ہوتا ہے' جسے عورتیں اس لئے کرتی ہیں' تاکہ اپنے شوہروں کے نزدیک محبوب ہو جائیں۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے ان کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''تولہ'' یہ جادو کی مانند ایک چیز ہے' یا اس کی ایک قسم ہے' جسے عورت اس لئے کرتی ہے' تاکہ اپنے شوہر کے نزدیک محبوب ہو جائے۔

5247 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لَيْسَ التميمة مَا تعلق بِهِ بعد الْبلَاء اِنَّمَا التميمة مَا تعلق بِهِ قبل الْبلَاء - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تمیمہ (تعویذ نما ایک چیز) وہ نہیں ہوتی' جو آزمائش کے بعد لٹکائی جائے' تمیمہ وہ ہوتی ہے' جسے آزمائش سے پہلے لٹکایا گیا ہو۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الْحجامَة وَمَتى يحتجم

باب: پچھنے لگوانے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز کب پچھنے لگوائے جائیں؟

5248 - عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن

كَانَ فِيْ شَيْءٍ من أدويتكم خير فَفِيْ شرطة محجم أَوْ شربة من عسل أَوْ لدغة بِنَار وَمَا أحب أَن أكتوى
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''تم لوگ جن طریقوں کے ساتھ علاج کرتے ہو ان میں اگر کوئی چیز بہتر ہے تو پچھنے لگوانا' یا شہد پی لینا' یا آگ کے ذریعے داغ لگوانا ہے' ویسے مجھے آگ کے ذریعے داغ لگوانا پسند نہیں ہے''۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5249 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن كَانَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تداويتم بِهِ خير فالحجامة-رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''تم لوگ جسے دوا (یعنی علاج) کے طور پر استعمال کرتے ہو' اگر اس میں کوئی چیز بہتر ہے' تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5250 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَخبرنِيْ أَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَن جِبْرِيْل أخبرهُ أَن الْحجم أَنْفَع مَا تداوى بِهِ النَّاس -رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نے انہیں یہ بتایا تھا کہ لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہیں' ان میں سب سے زیادہ بہتر پچھنے لگوانا ہے''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5251 - وَعَن مَالك بلغه أَن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن كَانَ دَوَاء يبلغ الدَّاء فَإِن الْحجامَة تبلغه-ذكره فِي الْمُوَطَّأ هَكَذَا

❀❀ امام مالک سے یہ بات منقول ہے: اُن تک یہ بات پہنچی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اگر کوئی دوا (یعنی علاج) بیماری تک پہنچ سکتا ہے' تو وہ پچھنے لگوانا ہے''۔
یہ روایت امام مالک نے ''موطا'' میں اسی طرح ذکر کی ہے۔

5252 - وَعَن سلمى خَادِم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت مَا كَانَ أحد يشتكي إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجعا فِيْ رَأسه إِلَّا قَالَ احْتَجم وَلَا وجعا فِيْ رجلَيْهِ إِلَّا قَالَ اخضبهما
رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ فائد

5249-سنن أبي داود - كتاب الطب' باب في الحجامة - حديث:3377المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الطب' حديث:8316سنن ابن ماجه - كتاب الطب' باب الحجامة - حديث:3474مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الطب' في الحجامة من قال : هي خير ما تداوى به - حديث:23174السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الضحايا' جماع أبواب كسب الحجام - باب ما جاء في فضل الحجامة على طريق الاختصار' حديث: 18157مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8326

قَالَ الْحَافِظُ اِسْنَادہ غَرِيْبٌ-فائد هُوَ مولی عبيد الله بن عَلِیّ بن اَبِیْ رَافع يَاْتِی الْكَلام عَلَيْهِ وَعَلٰی شَيْخه عبيد الله بن عَلِیّ

❀❀ سیّدہ سلمٰی رضی اللہ عنہا‘ یہ نبی اکرم ﷺ کی خادمہ ہیں‘ وہ بیان کرتی ہیں: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے سر میں درد کی شکایت کرتا تھا‘ تو آپ ﷺ یہی فرماتے تھے کہ تم پچھنے لگوالو! اور جو شخص پاؤں میں درد کی شکایت کرتا تھا‘ تو آپ ﷺ یہ فرماتے تھے کہ مہندی لگالو۔

یہ روایت امام ابوداؤد‘ امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے‘ ہم اسے صرف فائد سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند غریب ہے‘ فائد نامی راوی‘ عبیداللہ بن علی بن ابورافع کا غلام ہے‘ جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا‘ اور اس کے استاد عبیداللہ بن علی کے بارے میں بھی کلام آگے آئے گا۔

5253 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن لَيْلَة اسرِی بِه اَنه لم يمر علی ملإ من الْمَلَائِكَة اِلَّا اَمرُوهُ اَن مر أمتك بالحجامة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ عبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه عبد الله بن مَسْعُوْد وَقِيْلَ سمع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب معراج کروائی گئی‘ تو آپ ﷺ کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا‘ تو انہوں نے آپ ﷺ سے یہی گزارش کی: کہ آپ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی راوی نے‘ اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے‘ ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے سماع کیا ہے۔

5254 - وَعَن عِكْرِمَة قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غلمة ثَلَاثَة حجامون وَكَانَ اثْنَان مِنْهُم يغلان عَلَيْهِ وَعَلٰی اَهله وَوَاحِد يحجمه ويحجم اَهله قَالَ وَقَالَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم العَبْد الْحجام يذهب الدَّم ويخف الصلب ويجلو عَن الْبَصَر وَقَالَ اِن رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عرج بِهٖ مَا مر علی ملإ من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا عَلَيْك بالحجامة وَقَالَ اِن خير مَا تحتجمون فِيْهِ يَوْم سبع عشرَة وَيَوْم تسع عشرَة وَيَوْم اِحْدَی وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِن خير مَا تداويتم بِهٖ السعوط واللدود والحجامة وَالْمَشی وَاَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لده الْعَبَّاس وَاَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لدنی فكلهم اَمسكُوا فَقَالَ لَا يبْقی اَحد مِمَّن فِی الْبَيْت اِلَّا لد غير عَمه الْعَبَّاس

قَالَ النَّضر اللدود الوجور-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ عباد بن مَنْصُوْر يَعْنِی النَّاجِی

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے تین غلام تھے' جو پچھنے لگایا کرتے تھے' ان میں سے دو انہیں اور ان کے اہل خانہ کو غلہ لا کر دیتے تھے (یا دوسروں کو پچھنے لگا کر خراج کی رقم انہیں ادا کرتے تھے)' اور ایک انہیں اور ان کے اہل خانہ کو پچھنے لگایا کرتا تھا' راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''پچھنے لگانے والا اچھا بندہ ہے' جو (فاسد) خون کو ختم کر دیتا ہے' پشت کو ہلکا کر دیتا ہے' اور بینائی کو تیز کر دیتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو انہوں نے یہی کہا: آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے:

''جن دنوں میں' تم پچھنے لگواتے ہو' ان میں سب سے بہتر (اسلامی مہینے کے اعتبار سے) سترہ' یا انیس' یا اکیس تاریخ ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جس طریقے سے علاج کرتے ہو' ان میں بہترین چیز' ناک میں دوا ٹپکانا' منہ میں دوا ٹپکانا' پچھنے لگوانا اور پیدل چلنا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی میرے منہ میں دوا ٹپکائی تھی' اُن سب کو روک لیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: گھر میں موجود ہر فرد کے منہ میں دوا ٹپکائی جائے' البتہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے منہ میں نہ ٹپکائی جائے۔

نضر بیان کرتے ہیں: لفظ ''لدود'' سے مراد منہ میں دوا ٹپکانا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اس سے صرف عباد بن منصور سے منقول روایت ہونے کے طور پر واقف ہیں' ان کی مراد ناجی نامی راوی ہے۔

5255 - وَرَوَى ابْنُ مَاجَه مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اسرِيَ بِي بملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا كلهم يَقُوْلُ لي عَلَيْك يَا مُحَمَّد بالحجامة

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِتَمَامِهِ مفرقا فِي ثَلَاثَة اَحَادِيْث وَقَالَ فِي كل مِنْهَا صَحِيْح الْإِسْنَاد

امام ابن ماجہ نے' اس روایت کا ایک حصہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی' تو میرا گزر فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے ہوا' تو ان سب نے مجھے یہی کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر پچھنے لگوانا لازم ہے''۔

امام حاکم نے یہ مکمل روایت الگ' الگ تین روایات کی شکل میں نقل کی ہے' اور ان میں سے' ہر ایک کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5256 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحتجم فِي الأخدعين والكاهل وَكَانَ يحتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیثٌ حَسَنٌ غَرِیبٌ وَاَبُوْ دَاوٗد وَلَفظِه:اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احتجم ثلاثًا فِی الأخدعین والکاھل

قَالَ معمر احتجمت فذھب عَقلِیْ حَتّٰی کنت القن فَاتِحَة الْکتاب فِیْ صَلاتِی وَکَانَ احتجم علی ھامته الھامة الرّأس والأخدع بخاء مُعجمَة ودال وَعین مھملتین قَالَ اَھلِ اللُّغَة هُوَ عرق فِیْ سالفة الْعُنُق والکاھل مَا بَیْنَ الْکَتِفَیْنِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ''اخدعین''اور''کاہل'' (نامی رگوں) میں پچھنے لگوایا کرتے تھے آپ ﷺ سترہ اورانیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے اخدعین اور کاہل (نامی رگوں) میں تین مرتبہ پچھنے لگوائے تھے''۔

معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے پچھنے لگوائے' تو میری عقل رخصت ہوگئی' یہاں تک کہ مجھے سورۂ فاتحہ بھی سکھائی جاتی تھی' راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سر میں پچھنے لگوائے تھے۔

لفظ''الہامہ'' سے مراد سر ہے' لفظ''اخدع''اس سے مراد ایک رگ ہے' جو گردن کی پچھلی طرف ہوتی ہے' لفظ''کاہل'' سے مراد دونوں کندھوں کے درمیان کی جگہ ہے۔

5257 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم لسبع عشرَة من الشَّهْر کَانَ لَهُ شِفَاء من کل دَاءٍ -رَوَاهُ الْحَاکِم فَقَالَ صَحِیح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد أطول مِنْهُ قَالَ: من احتجم لسبع عشرَة وتسع عشرَة وَاِحْدَی وَعِشْرِیْنَ کَانَ شِفَاء من کل دَاءٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر مہینے کی سترہ تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے' تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اسے امام ابوداؤد نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص سترہ' انیس اور اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتا ہے' تو یہ اس کے لئے ہر بیماری سے شفاء ہوگی''۔

5258 - وَفِی رِوَایَةٍ ذکرھَا رزین وَلَمْ أرھا: إِذا وَافق یَوْم سبع عشرَة یَوْم الثُّلَاثَاء کَانَ دَوَاء السّنة لمن احْتجم فِیْهِ

وَقد روی اَبُوْ دَاوٗد من طَرِیْق اَبِی بکرَة بکار بن عبد الْعَزِیز عَن کَبْشَة بنت اَبِی بکرَة عَن اَبِیهَا: انه کَانَ ینْهَی اَهله عَن الْحجامَة یَوْم الثُّلَاثَاء وَیَزْعُم عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن یَوْم الثُّلَاثَاء یَوْم الدَّم وَفِیْهِ سَاعَة لَا یرقأ

ایک روایت جسے رزین نے نقل کیا ہے اور میں نے وہ روایت نہیں دیکھی اس میں یہ الفاظ ہیں:

"اگر سترہ تاریخ کو منگل کا دن آ رہا ہو تو جو شخص اس دن میں پچھنے لگوائے تو یہ سال بھر کی دوا ہوگی"۔

امام ابوداؤد نے ابوبکرہ بکار بن عبدالعزیز کے حوالے سے کبشہ بنت ابوبکرہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ اپنے اہل خانہ کو منگل کے دن پچھنے لگوانے سے منع کیا کرتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے تھے:

"منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے جس میں (اگر زخم لگ جائے) تو خون رکتا نہیں ہے"۔

5259 - وَعَنْ نَافِع اَن ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ يَا نَافِع تبيغ بِي الدَّم فالتمس لي حجاما واجعله رَفِيقًا إِن اسْتَطَعْت وَلَا تجْعَلهُ شَيخا كَبِيرًا وَلَا صَبيا صَغِيرا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحجامَة على الرِّيق أمثل وفيهَا شِفَاء وبركة وتزيد فِي الْعقل وَفِي الْحِفْظ واحتجموا على بركَة الله يَوْم الْخَمِيس وَاجْتَنبُوا بالحجامة يَوْم الْاَرْبَعَاء وَالْجُمُعَة والسبت والاحد تحريا واحتجموا يَوْم الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاء فَإِنَّهُ الْيَوْم الَّذِي عافى الله فِيهِ اَيُّوبَ وضربه بالبلاء يَوْم الْاَرْبَعَاء فَإِنَّهُ لَا يَبْدُو جذام وَلَا برص إِلَّا يَوْم الْاَرْبَعَاء وَلَيْلَة الْاَرْبَعَاء

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ سَعِيْد بن مَيْمُون وَلَا يحضرني فِيهِ جرح وَلَا تَعْدِيل عَن نَافِع وَعَنِ الْحسن بن اَبِي جَعْفَر عَن مُحَمَّد بن جحادة عَن نَافِع وَيَأْتِي الْكَلَام على الْحسن وَمُحَمّد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَن عبد الله بن صَالح حَدثنَا عطاف بن خَالِد عَن نَافِع

قَالَ الْحَافِظ عبد الله بن صَالح هٰذَا كَاتب اللَّيْث أخرج لَهُ البُخَارِيّ فِي صَحِيحه وَاخْتلف فِيهِ وَفِي عطاف وَيَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

تبيغ بِهِ الدَّم إِذا غَلبه حَتّٰى يقهره وَقيل إِذا تردد فِيهِ مرّة إِلَى هُنَا وَمرَّة إِلَى هُنَا فَلم يجد مخرجا وَهُوَ بمثناة فَوق مَفْتُوحَة ثُمَّ مُوَحدَة ثُمَّ مثناة تَحت مُشَدّدَة ثُمَّ غين مُعْجمَة

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے نافع! میرا خون جوش مار رہا ہے تم میرے لئے کسی حجام کو تلاش کرو اور اسے رفیق بنانا اگر تم سے ہو سکے (یعنی درمیانی عمر کا شخص ہو) نہ تو وہ بوڑھا ہو اور نہ ہی کمسن بچہ ہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ریق (نامی رگ پر) پچھنے لگوانا زیادہ موزوں ہے اس میں شفاء اور برکت پائی جاتی ہے اور عقل اور یادداشت میں اضافہ ہوتا ہے تم لوگ اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جمعرات کے دن پچھنے لگوانا اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دن پچھنے لگوانے سے بچنا تم پیر اور منگل کے دن پچھنے لگوانا کیونکہ یہ وہ دن ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو عافیت عطا کی تھی جبکہ انہیں آزمائش میں بدھ کے دن مبتلا کیا گیا تھا جذام اور برص ہمیشہ بدھ کے دن یا بدھ کی رات ظاہر ہوتے ہیں"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے ان کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حسن بن ابوجعفر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے یہ نافع سے منقول ہے حسن

اور محمد نامی راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عطاف بن خالد نے نافع کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن صالح نامی یہ شخص لیث کا کاتب ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں حدیث نقل کی ہے اس کے بارے میں اور عطاف کے بارے میں کلام کیا گیا ہے ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

لفظ ''تبیغ بہ الدم'' سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غالب آجائے اور مقہور کردے ایک قول یہ ہے کہ جب اس میں تردد آجائے کبھی ادھر جائے اور کبھی ادھر جائے (شاید اس سے مراد بلڈ پریشر ہے) اور اسے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے۔

5260 - وَعَنْ معمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتجم يَوْم الْاَرْبَعَاء اَوْ يَوْم السبت فَاَصَابَهُ وضح فَلَا يلومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد هٰكَذَا وَقَالَ قد اسند وَلَا يَصح الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيعًا بعدهَا حاء مُهْملَة وَالْمرَاد بِه هُنَا البرص

❀❀ معمر نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص بدھ کے دن یا ہفتے کے دن پچھنے لگوائے اور پھر اسے برص لاحق ہو جائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسی طرح نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ مسند ہے لیکن مستند نہیں ہے۔

لفظ ''الوضح'' سے یہاں مراد برص ہے

5261 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اشْتَدَّ الْحر فاستعينوا بالحجامة لَا يتبيغ الدَّم بأحدكم فيقتله-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو تو پچھنے لگوانے کے ذریعے مدد حاصل کرو ایسا نہ ہو کہ کسی شخص کا خون جوش مار کے اسے قتل کردے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ عِيَادَة المرضىٰ وتأكيدها وَالتَّرْغِيْب فِيْ دُعَاء الْمَرِيض

باب: بیمار کی عیادت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی تاکید اور بیمار کی دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

5262 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسلم على الْمُسلم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں' سلام کا جواب دینا' بیمار کی عیادت کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' دعوت قبول کرنا' اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5263 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم سِتّ قِيلَ وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فأجبه وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا عطس فَحَمدَ الله فشمته وَإِذَا مرض فعده وَإِذَا مَاتَ فَاتبعهُ- وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِ هَذِه

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہ جب تم اسے ملو تو سلام کرو' جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ' جب وہ تم سے خیرخواہی کا طلبگار ہو' تو تم اس کی خیرخواہی کرو' اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے' تو تم اسے جواب دو' جب وہ بیمار ہو جائے' تو تم اس کی عیادت کرو' اور جب وہ انتقال کر جائے' تو تم اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5264 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الله عَزَّ وَجَلّ يَقُوْلُ يَوْم الْقِيَامَة يَا ابْن آدم مَرضت فَلَمْ تعدنِي قَالَ يَا رب كَيفَ أعودك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَن عَبدِي فلَانا مرض فَلَمْ تعده أما علمت أَنَّك لَو عدته لَوَجَدْتنِيْ عِنْده يَا ابْن آدم استطعمتك فَلَمْ تطعمني قَالَ يَا رب كَيفَ أطْعمك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ أما علمت أَنه استطعمك عَبدِي فلَان فَلَمْ تطعمه أما علمت أَنَّك لَو أطعمته لوجدت ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْن آدم استسقيتك فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رب وَكَيفَ أسقيك وَأَنت رب الْعَالمين قَالَ استسقاك عَبدِي فلَان فَلَمْ تسقه أما إِنَّك لَو سقيته وجدت ذٰلِكَ عِنْدِي- رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا تھا' اور تو نے میری عیادت نہیں کی' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے تیری عیادت کرسکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہو گیا تھا' تو تم نے اس کی عیادت نہیں کی تھی' کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ اگر تم اس کی عیادت کر لیتے' تو مجھے اس کے پاس پاتے؟ اے انسان! میں نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے کھلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے کھلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم یہ بات نہیں جانتے تھے؟ کہ میرے فلاں بندے نے تم سے کھانے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے کھانے کے لئے نہیں دیا تھا' کیا تم یہ بات نہیں جانتے؟ کہ اگر تم اسے کھلا دیتے' تو تم اس کا اجر و ثواب میرے پاس پا لیتے؟ اے انسان! میں نے تم سے پینے لئے مانگا تھا' تو تم نے مجھے پلایا نہیں تھا' وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کیسے پلا سکتا ہوں؟ جبکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تم سے پینے کے لئے مانگا تھا' تو تم نے اسے پلایا نہیں تھا' اگر تم اسے

پلادیتے' تو تم اس کا ثواب میرے پاس پالیتے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5265 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذكركم الْآخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو' اور جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5266 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' جنہیں کوئی شخص ایک دن میں کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کرلے گا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' جنازے کے ساتھ جائے' ایک دن روزہ رکھے' جمعہ کی نماز کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5267 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خمس من فعل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا اَوْ دخل على اِمَام يُرِيد تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِیْ بَيته فَسلم النَّاس مِنْهُ وَسلم مِنَ النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وروى اَبُوْ دَاوُد نَحْوِهِ من حَدِيْثِ اَبِیْ اُمَامَة وَتقدم فِی الْاَذْكَار

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کرلے گا' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوگا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' یا جنازے کے ساتھ جائے' یا جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' یا کسی حکمران کے پاس جائے' اور اس کا مقصد اس کی تعظیم و توقیر کرنا ہو' یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور وہ لوگوں سے سلامت رہے' اور لوگ اُس سے سلامت رہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے پہلے ''اذکار'' سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5268 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح مِنْكُمْ

الْيَوْم صَائِما فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ من اَطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا قَالَ من عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة - رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے طور پر صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے میں شریک ہوا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے کس نے آج کسی بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ خصائل جس بھی شخص میں اکٹھے ہو جائیں گے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5269 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَادَ مَرِيضا ناداه مُنَاد من السَّمَاء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الْجنَّة منزلا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيق اَبِيْ سِنَان وَهُوَ عِيسَى بن سِنَان الْقَسْمَلِي عَن عُثْمَان بن اَبِيْ سَوْدَة عَنهُ وَلَفظ ابْن حبَان عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذا عَاد الرجل اَخَاهُ اَوْ زَارَهُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى طبت وطاب ممشاك وتبوأت منزلا فِي الْجنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو آسمان سے ایک منادی اُسے پکار کر یہ کہتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے' تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا' اور تم نے جنت میں اپنے لئے ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان سب نے اسے ابوسنان کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ راوی عیسیٰ بن سنان قسملی ہے' اس کے حوالے سے عثمان بن ابوسودہ کے حوالے سے' یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے' یا اس سے ملنے کے لئے جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پاکیزہ ہوئے' تمہارا چلنا پاکیزہ ہوا' اور تم نے جنت میں ٹھکانہ تیار کر لیا ہے''۔

5270 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُسْلِم اِذا عَاد اَخَاهُ الْمُسْلِم لم يزل فِيْ خرفة الْجنَّة حَتّٰى يرجع قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا خرفة الْجنَّة قَالَ جناها

رَوَاهُ اَحْمد وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ

خرفة الْجَنَّة بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وبعدهَا رَاء سَاكِنة هُوَ مَا يخْتَرف من نخلها أَي يجتنى

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے' تو وہ واپس آنے تک مسلسل جنت کے خرفہ میں ہوتا ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! جنت کے خرفہ سے مراد کیا ہے؟ نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھل کو توڑنا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ ''خرفۃ الجنۃ'' اس سے مراد وہاں کے کھجور کے درخت سے کھجور اتارنا ہے' یعنی اسے چن لینا ہے۔

5271 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تَوَضَّأ الْوضُوء وَعَاد اَخَاهُ الْمُسلم محتسبا بوعد من جَهَنَّم سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَة مَا الخريف قَالَ الْعَام-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة الْفضل بن دلهم الْقصاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے' اور اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے' اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے ایسا کرتا ہے' تو اسے جہنم سے ستر خریف کے فاصلے جتنا دور کر دیا جاتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: (میں نے اپنے استاد) ابوحمزہ سے دریافت کیا: خریف سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک سال- یہ روایت امام ابوداؤد نے فضل بن دلہم قصاب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5272 - وَعَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يعود مُسْلِمًا غدْوَة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتّٰى يُمْسِي وَإِن عَاد عَشِيَّة إِلَّا صلى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ ألف ملك حَتّٰى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِيَ عَن عَلِيّ مَوْقُوْفًا انْتهى وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد مَوْقُوْفًا على عَلِيّ ثُمَّ قَالَ وَأَسْنَدَ هٰذَا عَن عَلِيّ من غير وَجه صَحِيْح عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَاهُ مُسْنَدًا بِمَعْنَاهُ وَلَفظ الْمَوْقُوْف مَا من رجل يعود مَرِيضا مُمْسِيا إِلَّا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يصبح وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجَنَّة وَمَنْ اَتَاهُ مصبحا خرج مَعَه سَبْعُوْنَ ألف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ حَتّٰى يُمْسِي وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجَنَّة-وَرَوَاهُ بِنَحْوِ هٰذَا اَحْمد وَابْنُ مَاجَة مَرْفُوْعا وَزَاد فِيْ أَوله :إِذا عَاد الْمُسلم أَخَاهُ مَشى فِيْ خرافة الْجَنَّة حَتّٰى يجلس فَإِذا جلس غمرته الرَّحْمَة.....الحَدِيْث- وَلَيْسَ عِنْدهمَا وَكَانَ لَهُ خريف فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه مَرْفُوْعا أَيْضًا وَلَفْظِهِ: مَا من مُسْلِم يعود مُسْلِما إِلَّا يبْعَث اللّٰه إِلَيْهِ سبْعين ألف ملك يصلونَ عَلَيْهِ فِيْ أَي سَاعَات النَّهَار حَتّٰى يُمْسِي وَفِيْ أَي سَاعَات اللَّيْل حَتّٰى يصبح-رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوْعا بِنَحْوِ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَوْله فِيْ خرافة الْجَنَّة بِكَسْر الْخَاء أَي فِيْ اجتناء ثَمَر الْجَنَّة يُقَال خرفت النَّخْلَة أخرفها فَشبه مَا يحوزه

عائد المریض من الثواب بما یحوزہ المخترف من الثمر۔ ھذا قول ابن الانباری

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کرنے کے لئے صبح کے وقت جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ شام کے وقت عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' تو ستر ہزار فرشتے' صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' اور اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر و ثواب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی روایت کی گئی ہے..... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور مستند حوالے سے' یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے' پھر انہوں نے یہ حدیث اسی مفہوم کے طور پر نقل کی ہے' ''موقوف'' روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شام کے وقت کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو صبح ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے' اور جو شخص صبح کے وقت اس کے پاس جاتا ہے' تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور اس شخص کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

اس کی مانند روایت امام احمد نے اور امام ابن ماجہ نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب کوئی مسلمان' اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے' تو وہ جنت میں پھل چننے کے لئے چلتا ہے' جب تک وہ (اپنے بھائی کے پاس پہنچ کر) بیٹھ نہیں جاتا' جب وہ بیٹھ جائے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے''..... الحدیث۔

ان دونوں حضرات کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اس کے لئے جنت میں پھل چننے کا اجر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو بھی مسلمان' کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اس کی طرف بھیجتا ہے' جو شام ہونے تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' خواہ وہ شخص دن کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے) گیا ہو' اور جو شخص رات کی کسی بھی گھڑی میں (عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے) تو صبح ہونے تک (یعنی ستر ہزار فرشتے' اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں)''۔

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جو امام ترمذی کی روایت کی مانند ہے' انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''فی خرافۃ الجنۃ'' سے مراد جنت کے پھل چننا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''خرفت النخلۃ'' یعنی جب اس کے کھجوروں کو اتارا جائے' اسے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ بیمار کی عیادت کرنے والا شخص وہی اجر و ثواب حاصل کرتا ہے' جس طرح کوئی پھل

چننے والا شخص کوئی چیز حاصل کرتا ہے...... یہ ابن انباری کا قول ہے۔

5273 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا وَجلسَ عِنْده سَاعَة اجْرى الله لَهُ عمل الف سنة لَا يعْصى الله فِيهَا طرفَة عين

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات ولوائح الْوَضع عَلَيْهِ تلوح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' اور گھڑی بھر کے لئے اس کے پاس بیٹھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ہزار سال کے ایسے عمل کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے' جس کے دوران اس نے پلک جھپکنے کے عرصے میں بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہو''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے' اور اس روایت کا ''موضوع'' (یعنی جھوٹی' ایجاد شدہ) ہونا' واضح طور پر آشکار ہے۔

5274 - وَرُوِیَ عَن عبد الله بن عمر وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا من مَشى فِیْ حَاجَة اَخِيْه الْمُسلم أظلهُ الله بِخَمْسَة وَسبْعين ألف ملك يدعونَ لَهُ وَلم يزل يَخُوض فِی الرَّحْمَة حَتّٰى يفرغ فَاِذا فرغ كتب الله لَهُ حجَّة وَعمرَة وَمن عَاد مَرِيضا أظله الله بِخَمْسَة وَسبْعين ألف ملك لَا يرفع قدما اِلَّا كتب لَهُ بِه حَسَنَة وَلَا يضع قدما اِلَّا حط عَنهُ سَيِّئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة حَتّٰى يقْعد فِیْ مَقْعَده فَاِذا قعد غمرته الرَّحْمَة فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذا أقبل حَيْثُ يَنْتَهِی اِلٰى منزله-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَط وَلَيْسَ فِیْ اَصلِی رَفعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چل کے جاتا ہے' اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کر دیتا ہے' جو اس شخص کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور ایسا شخص فارغ ہونے تک مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب وہ فارغ ہو جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے حج وعمرے کا ثواب نوٹ کر لیتا ہے' اور جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ پچھتر ہزار فرشتوں کے ذریعے اس پر سایہ کرتا ہے' وہ شخص جو بھی قدم اٹھاتا ہے' تو اس کے عوض میں' اس کے لئے نیکی نوٹ کی جاتی ہے' اور جو بھی قدم رکھتا ہے' تو اس کی وجہ سے اس کا گناہ مٹا دیا جاتا ہے' اور اس کی وجہ سے' اس کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جب آدمی اس جگہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے' تو جب وہ بیٹھ جاتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے' اور وہ شخص اس وقت تک مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے' جب تک وہ واپس اپنے گھر تک نہیں پہنچ جاتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نہیں ہے۔

5275 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيّمَا رجل يعود مَرِيضا فَاِنَّمَا يَخُوض فِی الرَّحْمَة فَاِذا قعد عِنْد الْمَرِيض غمرته الرَّحْمَة قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا للصحيح الَّذِیْ يعود الْمَرِيض فَمَا للْمَرِيض قَالَ تحط عَنهُ ذنُوبه

رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير وَالأوسط وَزَاد: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مرض العَبْد ثَلَاثَة اَيَّام خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

حضرت انس بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرنے کے لئے جاتا ہے' وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' جب وہ بیمار کے پاس بیٹھتا ہے' تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ حکم تندرست کے لئے ہے' جو کسی بیمار کی عیادت کرتا ہے' تو بیمار کے لئے کیا اجر وثواب ہوگا؟ نبی اکرم نے فرمایا: اس کے گناہ ختم کردیے جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اسے ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی بندہ تین دن تک بیمار رہے' تو وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جاتا ہے' جیسے اس دن تھا' جب اُس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

5276 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا لم يزل يَخُوض فِي الرَّحْمَة حَتَّى يجلس فَإِذا جلس اغتمس فِيهَا

رَوَاهُ مَالك بلاغا وَأحمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيث اَبِي هُرَيْرَة بِنَحْوِهِ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت جابر بن عبداللہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے' وہ مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے' پھر جب وہ بیٹھ جاتا ہے' تو وہ اس رحمت میں ڈبکیاں لگاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک نے ''بلاغ'' کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اس کو امام بزار اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت ابوہریرہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5277 - وَعَن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَاد مَرِيضا خَاضَ فِي الرَّحْمَة فَإِذا جلس عِنْده استنقع فِيهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرَوَاهُ فِيهِمَا اَيْضا من حَدِيث عَمْرو بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَاد فِيهِ: وَإِذا قَامَ من عِنْده فَلَا يزَال يَخُوض فِيهَا حَتَّى يرجع من حَيْثُ خرج -وَإِسْنَاده إِلَى الْحسن أقرب

حضرت کعب بن مالک روایت کرتے ہیں: نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے:

5276-المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الجنائز' حديث: 1228مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما جاء في ثواب عيادة المريض - حديث: 10648مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث: 13999المرض والكفارات لابن أبي الدنيا' حديث: 83

''جو شخص بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ بیمار کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو وہ اس رحمت میں بھیگ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جب وہ اس بیمار کے پاس سے (واپسی کے لیے) اُٹھتا ہے تو مسلسل رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے جب تک وہ وہاں واپس نہیں آجاتا جہاں سے وہ گیا تھا''۔

اس کی سند حسن ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

فصل

5278 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخلت على مَرِيض فمره يَدْعُو لَك فَإِن دعاءه كدعاء الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ اِلَّا اَن مَيْمُون بن مهْرَان لم يسمع من عمر

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم کسی بیمار کے پاس جاؤ تو اس سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کرے کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں البتہ میمون بن مہران نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

5279 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضى ومروهم فَلْيَدْعُوْا لكم فَإِن دَعْوَة الْمَرِيض مستجابة وذنبه مغْفُور -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیماروں کی عیادت کرو اور ان سے یہ کہو کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں کیونکہ بیمار کی دعا مستجاب ہوتی ہے اور اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5280 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ترد دَعْوَة الْمَرِيض حَتّٰى يبرا -رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیمار کی دعا مسترد نہیں ہوتی جب تک وہ تندرست نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يدعى بِهن للْمَرِيض و كلمات يقولهن الْمَرِيض

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جن کے ذریعے بیمار کے لئے دعا کی جائے اوراُن کلمات کا بیان جنہیں بیمار پڑھے گا

5281 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عاد مَرِيضا لم يحضر أَجله فَقَالَ عِنْده سبع مَرَّات أسأَل اللّٰه الْعَظِيْم رب الْعَرْش الْعَظِيْم أَن يشفيك إِلَّا عافاه اللّٰه من ذَٰلِكَ الْمَرَض رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْط الْبُخَارِيّ

قَالَ الْحَافِظ فِيْمَا دَعَا بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للْمَرِيض أَوْ أَمر بِهِ أَحَادِيْث مَشْهُورَة لَيست من شَرط كتَابنَا أضربنا عَن ذكرهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسے بیمار کی عیادت کے لئے جائے' جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے:

''میں عظیم اللہ سے یہ دعا کرتا ہوں' جو عظیم عرش کا پروردگار ہے کہ وہ تمہیں شفاء عطا کردے''۔

تو اللہ تعالیٰ اُس شخص کو اس بیماری سے عافیت عطا کردے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار کے لئے جو دعا کی ہے' اور جس دعا کے بارے میں حکم دیا ہے' اس بارے میں بہت سی مشہور احادیث ہیں' لیکن وہ ہماری کتاب کی شرط کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی ہیں' اس لئے ہم نے ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

5282 - وَعَنْ أَبِيْ سعيد وَأَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهدا على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه قَالَ من قَالَ لَا إِلَٰه إِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر صدقه ربه فَقَالَ لَا إِلَٰه إِلَّا أَنا وَأَنا أكبر وَإِذا قَالَ لَا إِلَٰه إِلَّا هُوَ

5281-صحیح ابن حبان - کتاب الجنائز وما یتعلق بها مقدما أو مؤخرا' باب المریض وما یتعلق به - ذکر ما یدعو المرء به لأخیه المسلم إذا کان علیلا ویرجی' حدیث: 3027المستدرک علی الصحیحین للحاکم - کتاب الجنائز' حدیث:1201سنن أبی داود - کتاب الجنائز' باب الدعاء للمریض عند العیادة - حدیث:2716مصنف ابن أبی شیبة - کتاب الطب' فی المریض ما یرقی به وما یعوذ به ! - حدیث: 23067السنن الکبری للنسائی - کتاب عمل الیوم واللیلة' موضع مجلس الإنسان من المریض عند الدعاء له - حدیث:10451مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حدیث:2079مسند عبد بن حمید - مسند ابن عباس رضی الله عنه' حدیث:719مسند أبی یعلی الموصلی - أول مسند ابن عباس' حدیث: 2427المعجم الصغیر للطبرانی - من اسمه أحمد' حدیث:35المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما - سعید بن جبیر' حدیث: 12063الأدب المفرد للبخاری - باب أین یقعد العائد ؟' حدیث:554

وَحده قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنا وحدى وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ قَالَ يَقُوْلُ صدق عَبدِى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنا وحدى لَا شريك لى وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ لَهُ الْملك وَله الْحَمد قَالَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنا لى الْملك ولى الْحَمد وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنا وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِى وَكَانَ يَقُوْلُ من قَالَهَا فِىْ مَرضه ثُمَّ مَاتَ لم تطعمه النَّار

رَوَاهُ التِّرمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' میں سب سے بڑا ہوں' جب بندہ یہ پڑھتا ہے' اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں ہی ایک معبود ہوں' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' صرف میں ہی معبود ہوں' اور میرا کوئی شریک نہیں ہے' جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی میرے لئے مخصوص ہے' اور حمد بھی میرے لئے مخصوص ہے' اور جب بندہ پڑھتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' تو پروردگار فرماتا ہے: میرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' اور میری مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھے اور پھر انتقال کر جائے' تو اسے آگ نہیں کھائے گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔

5283 - وَفِىْ رِوَايَةٍ للنسائى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَحده مَرْفُوْعا من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه أكبر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا شريك لَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه لَهُ الْملك وَله الْحَمد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ يعقدهن خمْسا بأصابعه ثُمَّ قَالَ من قالهن فِىْ يَوْم اَوْ فِىْ لَيْلَة اَوْ فِىْ شهر ثُمَّ مَاتَ فِىْ ذٰلِكَ الْيَوْم اَوْ فِىْ تِلْكَ اللَّيْلَة اَوْ فِىْ ذٰلِكَ الشَّهْر غفر لَهٗ ذَنبه

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' صرف وہی معبود ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

(نبی اکرم ﷺ نے) پانچ انگلیوں کے ذریعے اُن کو شمار کروایا' اور پھر یہ بات بیان کی:

''جو شخص دن میں یا رات میں' یا مہینے میں ان کلمات کو پڑھ لے اور پھر اس دن یا اس رات یا اس مہینے میں انتقال کر جائے' تو اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

5284 - وَعَن سعد بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ قَوْله:

لَا اِلَه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كنت من الظَّالِمين (الأنبياء)

اَيّمَا مُسْلِم دَعَا بهَا فِيْ مَرضه اَرْبَعِيْنَ مرّة فَمَاتَ فِيْ مَرضه ذٰلِكَ أعطى أجر شَهِيد وَإِن برأ برأ وَقد غفر لَهُ جَمِيع ذنُوبه-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رَوَاهُ اَحْمد بن عَمْرو بن اَبِيْ بكر السكسكِي عَنْ اَبِيْهِ عَن مُحَمَّد بن زيد عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀❀ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے: حضرت یونس علیہ السلام نے یہ کہا تھا:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جو بھی مسلمان بیماری کے دوران چالیس مرتبہ اس کلمے کے ذریعے دعا کرے' اور پھر اس بیماری کے دوران انتقال کر جائے' تو اسے شہید کا اجر دیا جائے گا' اور اگر وہ تندرست ہو گیا' تو ایسی حالت میں تندرست ہو گا کہ اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہو گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: احمد بن عمرو بن ابوبکر سکسکی نے' اپنے والد کے حوالے سے محمد بن زید کے حوالے سے' سعید بن میتب کے حوالے سے' حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

5285 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَة اَلا أخبرك بِأَمْر هُوَ حق من تكلم بِهٖ فِيْ اَوَّل مضجعه من مَرضه نجاه اللّٰه مِنَ النَّار قلت بَلٰى بِاَبِيْ وَاُمِي قَالَ فَاعْلَم اَنَّكَ اِذا اَصبَحت لم تمس وَإِذَا أمسيت لم تصبح وَاَنَّكَ اِذا قلت ذٰلِكَ فِيْ اَوَّل مضجعك من مرضك نجاك اللّٰه مِنَ النَّار اَن تَقول لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه يحيى وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعباد والبلاد وَالْحَمْد لِلّٰه كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ على كل حَال الله أكبر كَبِيْرًا كبرياء رَبنَا وجلاله وَقدرته بِكُل مَكَان اَللّٰهُمَّ اِن اَنْت أمرضتني لتقبض روحي فِيْ مرضِي هٰذَا فَاجْعَلْ روحي فِيْ اَرْوَاح من سبقت لَهُ مِنْكَ الْحُسْنٰى وأعذني مِنَ النَّار كَمَا أعذت اَوْلِيَاء كَ الَّذِيْنَ سبقت لَهُمْ مِنْكَ الْحُسْنٰى فَإِن مت فِيْ مرضك ذٰلِكَ فَإِلٰى رضوَان اللّٰه وَالْجَنَّة وَإِن كنت قد اقترفت ذنوبا تَابَ اللّٰه عَلَيْك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات وَلَا يحضرني الْاٰن اِسْنَاده

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو حق ہے کہ جو شخص بیماری میں مبتلا ہونے کے آغاز میں اس کو پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے نجات عطا کرے گا' میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ بات جان لو کہ جب تم ایسی حالت میں صبح کرو کہ تم شام نہ کر سکو اور جب تم ایسی حالت میں شام کرو کہ تم صبح نہ کر سکو اور تم نے اپنی بیماری کے آغاز میں ان کلمات کو پڑھ لیا ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں جہنم سے نجات عطا کرے گا' تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور وہ زندگی دیتا ہے' اور وہ موت دیتا ہے' اور وہ زندہ ہے' اور اسے موت نہیں آئے گی' اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو بندوں کا اور شہروں کا پروردگار ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس کے لئے مخصوص ہے' جو بہت زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' ہر حال میں اس کے لئے برکت موجود ہو' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' کبریائی والا ہے' اے ہمارے پروردگار! جس کا جلال اور جس کی قدرت ہر جگہ پر ہیں' اے اللہ! تو نے مجھے بیماری میں مبتلا کیا' تاکہ تو اس بیماری کے دوران میری روح قبض کر لے' تو تو میری روح کو ان ارواح میں شامل کرنا' جن کے بارے میں تیری اچھائی نازل ہو چکی ہو' اور تو مجھے جہنم سے بچانا' جس طرح تو نے اپنے دوستوں کو جہنم سے محفوظ رکھا ہے' جن کے بارے میں تیری اچھائی طے ہو چکی ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر تم اس بیماری کے دوران انتقال کر گئے' تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور جنت کی طرف جاؤ گے' اور اگر تم نے گناہوں کا ارتکاب کیا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' میں نقل کی ہے' اور اس کی سند کی حالت' اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5286 - وَرُوِیَ عَنْ حجاج بن فرافصة اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مَرِیض یَقُوْلُ سُبْحَانَ الْملك الْقدوس الرَّحْمٰن الْملك الدیَّان لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْت مسكن الْعُرُوق الضاربة ومنیم الْعُیُوْن الساهرة اِلَّا شفَاه اللّٰه تَعَالٰی -رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ آخر کتاب الْمَرَض وَالْكَفَّارَات هٰكَذَا معضلا

❀❀ حضرت حجاج بن فرافصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بیمار یہ پڑھ لیتا ہے:

''ہر عیب سے پاک ہے' وہ ذات جو بادشاہ ہے' پاک ہے' نہایت رحم کرنے والا ہے' بادشاہ ہے' عطا کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو جوش مارنے والی رگوں کو پرسکون کرنے والا ہے' اور جاگنے والی آنکھوں کو نیند دینے والا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو شفاء عطا کر دے گا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''المرض والکفارات'' کے آخر میں' اسی طرح معضل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِیْب فِی الْوَصِیَّة وَالْعَدْل فِیْهَا والترهیب من تَركهَا اَوْ المضارة فِیْهَا

وَمَا جَاءَ فِيمَن يعتق وَيَتَصَدَّق عِنْد الْمَوْت

باب: وصیت کرنے اور اس کے بارے میں عدل سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات
اور جو شخص اسے ترک کردیتا ہے یا اس میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اس کے بارے میں ترہیبی روایات
جو شخص مرتے وقت غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ کرتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

5287 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حق امرىء مُسْلِم لَهُ شَيْءٌ يُوصي فِيْهِ يبيت فِيْهِ لَيْلَتَيْنِ -وَفِي رِوَايَةٍ: ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا ووصيته مَكْتُوبَة عِنْده

قَالَ نَافِع سَمِعت عبد الله بن عمر يَقُوْلُ: مَا مرت عَلَيّ لَيْلَة مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِي وصيتي مَكْتُوبَة

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو تو اس کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے ساتھ وہ دو راتیں گزار لے اور اس نے اس کے بارے میں کوئی وصیت نہ کی ہو''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین راتیں گزر جائیں'' مگر یہ کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے''

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''مجھ پر کبھی کوئی ایک رات بھی ایسی نہیں گزری' مگر یہ کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی ہوتی ہے''

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام بن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5288 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ على وَصِيَّة مَاتَ على سَبِيْل وَسنة وَمَات على تقى وَشَهَادَة وَمَات مغفورا لَهُ-رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وصیت کر کے مرتا ہے' وہ صحیح راستے اور سنت پر مرتا ہے' اور پرہیزگاری اور شہادت پر مرتا ہے' اور ایسی حالت میں مرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5289 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فلَان قَالَ اَلَيْسَ كَانَ مَعنا آنِفا قَالُوْا بَلٰى قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كَاَنَّهَا اَخْذَة على غضب المحروم من حرم وَصيته-رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مُخْتَصِرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :المحروم من حرم وَصيته

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! فلاں شخص کا انتقال ہو گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا ابھی تھوڑے دیر پہلے وہ ہمارے ساتھ نہیں تھا؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! گویا کہ اس کی ناراضگی کے عالم میں گرفت کی گئی ہے' کیونکہ وہ شخص محروم ہے' جو وصیت سے محروم رہے"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''وہ شخص محروم ہے' جو وصیت کرنے سے محروم رہے''۔

5290 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ترك الْوَصِيَّة عَار فِى الدُّنْيَا ونار وشنار فِى الْاٰخِرَة رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الصَّغِير والأوسط

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''وصیت کو ترک کر دینا' دنیا میں عار اور آخرت میں نار' اور شنار کا باعث ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5291 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليعْمَل اَوْ الْمَرْاَة بِطَاعَة اللّٰه سِتِّينَ سنة ثُمَّ يحضرهما الْمَوْت فيضاران فِى الْوَصِيَّة فَتجب لَهما النَّار ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ من بعد وَصِيَّة يوصى بهَا اَوْ دين غير مضار حَتّٰى بلغ وَذٰلِكَ الْفَوْز الْعَظِيم (النِّسَاء)

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليعْمَل بِعَمَل اَهْلِ الْخَيْر سَبْعِيْنَ سنة فَاِذَا اَوْصٰى حَاف فِىْ وَصِيَّتِهٖ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِشَرِّ عَمَلِهٖ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الشَّرِّ سَبْعِيْنَ سنة فيعدل فِىْ وَصِيته فيختم لَهٗ بِخَير عمله فَيدْخل الْجنَّة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرد یا ایک عورت ساٹھ سال تک' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے رہتے ہیں' پھر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے' تو وہ وصیت میں کسی کا نقصان کرتے ہیں' تو اُن کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے''۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس وصیت کے بعد' جو اس نے کی ہو' یا قرض کے بعد' جبکہ وہ نقصان پہنچانے والا نہ ہو''۔

انہوں نے یہ آیت یہاں تک کہ تلاوت کی: ''یہ بڑی کامیابی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص ستر سال تک' اہل خیر کے سے عمل کرتا رہتا ہے' پھر جب وہ وصیت کرتا ہے تو وصیت میں زیادتی کر جاتا ہے' تو اس کے لیے برے عمل کی مہر لگ جاتی ہے اور وہ جہنم میں داخل ہو جاتا ہے' اور ایک شخص ستر سال تک' اہل شر کے سے عمل کرتا رہتا ہے'

لیکن پھر وہ وصیت کے بارے میں انصاف سے کام لیتا ہے تو پھر اس کے عمل پر بہتر عمل کی مہر لگادی جاتی ہے اور وہ جنت میں داخل ہوجاتا ہے''۔

5292 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِضْرَار فِي الْوَصِيَّة من الْكَبَائِر ثُمَّ تَلا تِلْكَ حُدُوْد الله - النِّسَاء - رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''وصیت میں کسی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا' کبیرہ گناہوں میں سے ایک ہے''
پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود ہیں''۔
یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5293 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فر بميراث وَارثه قطع اللّٰه مِيرَاثه من الْجنَّة يَوْم الْقِيَامَة - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص اپنے وارث کی وراثت سے فرار اختیار کرنا چاہتا ہے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنت کی میراث سے لاتعلق کردے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5294 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَي الصَّدَقَة أعظم أجرا قَالَ اَن تصدق وَاَنْت صَحِيح شحيح تخشى الْفقر وتأمل الْغنى وَلَا تمهل حَتَّى إِذا بلغت الْحُلْقُوم قلت لفُلَان كَذَا وَلفُلَان كَذَا وَقد كَانَ لفُلَان كَذَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة بِنَحْوِهِ وَاَبُوْ دَاوُد إِلَّا انه قَالَ اَن تصدق وَاَنْت صَحِيح حَرِيص تَأمل الْبَقَاء وتخشى الْفقر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا صدقہ اجر کے حساب سے سب سے زیادہ عظیم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم ایسے عالم میں صدقہ کرو' جبکہ تم تندرست ہو' اور تمہیں (مال کی) خواہش ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو' خوشحالی کی توقع ہو' تم اسے اتنا موخر نہ کرنا' کہ جان حلقوم تک پہنچ جائے' اور پھر تم یہ کہو: فلاں کو اتنا ملے اور فلاں کو اتنا ملے' حالانکہ وہ فلاں کو ویسے ہی مل جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم ایسی حالت میں صدقہ کرو' کہ تم تندرست ہو اور (مال کا) لالچ رکھتے ہو' تمہیں بقا کی توقع ہو' اور غربت کا اندیشہ ہو''۔

5295 - وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَن يتَصَدَّق الْمَرْء فِي حَيَاته وَصِحَّته بدرهم خير لَهُ من اَن يتَصَدَّق عِنْد مَوته بِمِائَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا عَنْ شُرَحْبِيْل بن سعد عَنْ اَبِيْ سعيد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اپنی زندگی اور تندرستی کے دوران' ایک درہم صدقہ کردے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ مرتے وقت ایک سو درہم صدقہ کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے شرحبیل بن سعد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5296 - وَعَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مثل الَّذِيْ يعْتق عِنْد مَوته كَمثل الَّذِيْ يهدي إِذا شبع

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه إِلَّا انه قَالَ مثل الَّذِيْ يتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدي بَعْدَمَا يشْبع

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَعِنْده قَالَ: أوصى رجل بِدَنَانِير فِيْ سَبِيْل اللّٰه فَسئلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحدث عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِيْ يعْتق وَيتَصَدَّق عِنْد مَوته مثل الَّذِيْ يهدي بعد مَا شبع

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِيْ كتاب الْبيُوع مَا جَاءَ فِي الْمُبَادرَة إِلَى قَضَاء دين الْمَيِّت وَالتَّرْغِيب فِيْ ذَلِك

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مرتے وقت غلام کو آزاد کرتا ہے' اس کی مثال اُس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہونے کے بعد (بچنے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''موت کے قریب صدقہ کرنے والے شخص کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی بچ جانے والی چیز) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک شخص نے' اللہ کی راہ میں کچھ دیناروں کے بارے میں وصیت کی' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص موت کے وقت غلام آزاد کرتا ہے' یا صدقہ کرتا ہے' اس کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو سیر ہوجانے کے بعد (باقی رہ جانے والی چیز کو) تحفے کے طور پر دے دیتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے خرید و فروخت سے متعلق کتاب میں' یہ بات گزر چکی ہے کہ میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنی چاہیے' اور اس بارے میں جو ترغیبی روایات ہیں (وہ بھی گزر چکی ہیں)۔

التَّرْهِيب من كَرَاهِيَة الْإِنْسَان الْمَوْت وَالتَّرْغِيب فِيْ تلقيه بالرضى وَالسُّرُوْر إِذا نزل حبا للقاء الله عَزَّ وَجَلَّ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان موت کو ناپسند کرے

اوراس بارے میں ترغیبی روایات کہ انسان رضامندی اور سرور کے ساتھ موت کا سامنا کرے جب اس کے پاس موت آجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہوئے (موت کا سامنا کرے)

5297 - عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اكراهية الْمَوْت فكلنا يكره الْمَوْت.قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الْمُؤْمِن اِذا بشر برحمة الله ورضوانه وجنته اَحَبَّ لِقَاء الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَاِن الْكَافِر اِذا بشر بِعَذَاب الله وَسخطه كره لِقَاء الله وَكره الله لقاء ه-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے؟ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ مراد نہیں ہے' بلکہ جب مومن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کی رضامندی اور اس کی جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اور کافر شخص کو جب اللہ تعالیٰ کے عذاب' اس کی ناراضگی کے بارے میں بتایا جاتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَحَبَّ لِقَاء الله اَحَبَّ الله لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء الله كره الله لقاء ه قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا يكره الْمَوْت قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ كَرَاهِيَة الْمَوْت وَلٰكِن الْمُؤْمِن اِذا حضر جَاءَهُ البشير من الله فَلَيْسَ شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يكون قد لَقِي الله فَاَحَبَّ الله لقاء ه وَاِن الْفَاجِر اَوْ الْكَافِر اِذا حضر جَاءَهُ مَا هُوَ صائر اِلَيْهِ من الشَّرّ اَوْ مَا يلقى من الشَّرّ فكره لِقَاء الله فكره الله لقاء ه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالنَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنه قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا منا اَحَد اِلَّا يكره الْمَوْت قَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بكراهية الْمَوْت اِن الْمُؤْمِن اِذا جَاءَهُ الْبُشْرٰى من الله عَزَّ وَجَلَّ لم يكن شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ اللّٰهِ للقائه اَحَبَّ وَاِن الْكَافِر اِذا جَاءَهُ مَا يكره لم يكن شَيْءٍ اكره اِلَيْهِ من لِقَاء الله وَكَانَ اللّٰهِ للقائه اكره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کا آخری وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنانے والا اُس کے پاس آتا ہے' اس وقت مومن کے نزدیک کوئی بھی چیز اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور فاجر شخص (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) کافر شخص کا جب آخری وقت قریب آتا ہے' تو اس کے پاس وہ چیز آتی ہے' جس برائی کی طرف اس نے جانا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس خرابی کا اُس نے سامنا کرنا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اسے امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک شخص موت کو ناپسند کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا نہیں ہے' بلکہ جب مومن کی طرف' اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری آتی ہے' تو اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے زیادہ پسندیدہ نہیں کوئی چیز نہیں ہوتی' اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ پسند کرتا ہے' اور کافر شخص کے پاس' جب وہ چیز آتی ہے' جسے وہ ناپسند کرتا ہے' تو اس کے نزدیک کوئی بھی چیز' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہوتی اور اللہ تعالیٰ اس کی حاضری کو زیادہ ناپسند کرتا ہے''۔

5298/1 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِي لقائي اَحْبَبْتُ لقاء ه وَاِذَا كره لقائي كرهت لقاء ه

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ' میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہوں اور جب وہ میری بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' تو میں بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک اور امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کیا ہے۔

5298/2 - وَعَنْ عبادة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ لِقَاء اللّٰه اَحَبَّ اللّٰه لقاء ه وَمَنْ كره لِقَاء اللّٰه كره اللّٰه لقاء ه - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے' اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے' اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5298/3 - وَعَنْ فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ من آمن بك وَشهد اَنِّيْ رَسُولك فحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَسهل عَلَيْهِ قضاء ك واقلل لَهُ من الدُّنْيَا وَمَنْ لم يُؤمن بك وَلَمْ يشْهد اَنِّيْ رَسُولك فَلَا تحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَلَا تسهل عَلَيْهِ قضاء ك وَاَكثر لَهُ من الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْث عَمْرو بن غيلَان الثَّقَفِيّ وَهُوَ مِمَّن اخْتلف فِيْ صحبته وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ من آمن بِي وصدقني وَعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فاقلل مَاله وَولده وحبب اِلَيْهِ لقاء ك وَعجل لَهُ الْقَضَاء وَمَنْ لم يُؤمن بِي وَلَمْ يصدقني وَلَمْ يعلم اَن مَا جِئْت بِهِ الْحق من عنْدك فَاَكْثر مَاله وَولده واطل عمره

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی:

''اے اللہ! جو شخص تجھ پر ایمان لائے' اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو تُو اپنی بارگاہ میں اس کی حاضری کو (اس کے لیے) محبوب کر دینا' اور اپنے فیصلے کو (یعنی اس شخص کی موت کو) اس کے لئے آسان کر دینا' اس کو دنیا تھوڑی عطا کرنا' اور جو شخص تجھ پر ایمان نہ رکھتا ہو' اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں' تو اس کے نزدیک' اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری کو پسندیدہ نہ کرنا' اس کے لئے اپنے فیصلے (یعنی اس کی موت) آسان نہ کرنا' اور اس کو دنیا بکثرت عطا کرنا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے' اسے حضرت عمرو بن غیلان ثقفی کے حوالے سے نقل کیا ہے' یہ اُن افراد میں سے ایک ہیں' جن کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لائے اور میری تصدیق کرے' اور اس بات کو جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کے مال اور اولاد کو کم کر دینا' اور اپنی بارگاہ میں' اس کی حاضری پسندیدہ کر دینا' اسے جلدی موت دے دینا' اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے' اور میری تصدیق نہ کرے' اور وہ یہ بات نہ جانتا ہو کہ میں جو لے کر آیا ہوں' وہ تیری طرف سے آنے والا حق ہے' تو تُو اس کا مال اور اولاد زیادہ کر دینا' اور اس کی عمر طویل کر دینا''۔

5298/4 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحفة الْمُؤمن الْمَوْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کا تحفہ موت ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5298/5 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْتُمْ انباتكم مَا اَوّل مَا يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنين يَوْم الْقِيَامَة وَمَا اَوّل مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نعم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

إن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِين هَلْ اَحْبَبْتُمْ لقائی فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا فَيَقُوْلُ لم فَيَقُوْلُوْنَ رجونا عفوك ومغفرتك فَيَقُوْلُ قد وَجَبت لكم مغفرتی --رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَةِ عبيد الله بن زحر

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا؟ اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل ایمان سے فرمائے گا: کیا تم لوگ میری بارگاہ میں حاضری کو پسند کرتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے: کیونکہ ہمیں تیرے درگزر کرنے اور مغفرت کرنے کی امید ہے تو پروردگار فرمائے گا: تو میری مغفرت تمہارے لئے واجب ہوگئی''۔

یہ روایت امام احمد نے عبیداللہ بن زحر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْغِيب فِيْ كَلِمَات يقولهن من مَاتَ لَهُ ميت

باب: اُن کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جنہیں وہ شخص پڑھے گا جس کا (کوئی عزیز) فوت ہو جائے

5299 - عَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا حضرتم الْمَرِيض اَوْ الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَإِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلمَة أتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن اَبَا سَلمَة قد مَاتَ قَالَ قولی اللَّهُمَّ اغْفِر لی وَله واعقبنی مِنْهُ عُقبى حَسَنَة فَقُلْتُ ذٰلِكَ فاعقبنی الله من هُوَ خير لی مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسلم هٰكَذَا بِالشَّكِّ وَاَبُوْ دَاوُد التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة الْمَيِّت بِلَا شكّ

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم (قریب المرگ) بیمار یا کسی میت کے پاس موجود ہو تو بہتری کی بات کہو کیونکہ تم لوگ جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں' سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' تو میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

5299-صحيح مسلم - كتاب الجنائز' باب ما يقال عند المريض والميت - حديث: 1578المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر أم المؤمنين أم سلمة بنت أبي أمية رضي الله عنها - حديث: 6803سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب ما يستحب أن يقال عند الميت من الكلام - حديث: 2724سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب ما جاء فيما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 1443السنن للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1811مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب الجنائز' باب القول عند الموت - حديث: 5872مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما يقال عند المريض إذا حضر - حديث: 10661السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' كثرة ذكر الموت - حديث: 1931السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' باب ما يستحب من الكلام عنده - حديث: 6215مسند عبد بن حميد - حديث أم سلمة رضي الله عنها' حديث: 1541مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6806المعجم الكبير للطبراني - باب الياء' ومن روى عن أم سلمة من أهل الكوفة - أبو وائل شقيق بن سلمة' حديث: 19580

''اے اللہ! تو میری اور ان کی مغفرت کردے اور مجھے اُن کی جگہ بہترین نعم البدل عطا کردے''۔

میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کی جگہ وہ عطا کردئیے جو میرے لئے ان سے زیادہ بہتر ہیں یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیے۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے اسے مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے کسی شک کے بغیر نقل کی ہے جس میں صرف لفظ ''میت'' منقول ہے۔

5300 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد تصيبه مُصِيبَة فَيَقُوْلُ اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اللّٰهُمَّ آجرنى فِىْ مصيبتى واخلف لى خيرا مِنْهَا اِلَّا آجره اللّٰه تَعَالٰى فِىْ مصيبته واخلف لَهُ خيرا مِنْهَا قَالَت فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَة قلت اَى الْمُسْلِمين خير من اَبِىْ سَلَمَة اَوَّل بَيت هَاجر اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّىْ قلتهَا فأخلف اللّٰه لى خيرا مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَلَفْظِهِ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَصَاب اَحَدُكُمْ مُصِيبَة فَلْيقل اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن اللّٰهُمَّ عنْدك أحتسب مصيبتى فأجرنى بهَا وأبدلنى خيرا مِنْهَا فَلَمَّا احْتضرَ اَبُوْ سَلَمَة قَالَ اللّٰهُمَّ اخلفنى فِىْ اَهلِىْ خيرا منى فَلَمَّا قبض قَالَت أم سَلَمَة اِنَّا لله وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن (البقرة) عِنْد اللّٰه أحتسب مصيبتى فأجرنى فِيهَا-رَوَاهُ ابْن مَاجه بِنَحْوِ التِّرْمِذِىّ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جس بندے کوکوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ یہ پڑھ لے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف ہی لوٹ جانا ہے اے اللہ! تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا فرما اور مجھے اس کی جگہ زیادہ بہتر عطا فرمادے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ اُسے اس مصیبت کا اجر بھی عطا کرے گا اور اس سے زیادہ بہتر اسے عطا کردے گا۔

سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے سوچا مسلمانوں میں ابوسلمہ سے بہتر اور کون ہوسکتا ہے؟ (ان کا گھرانہ) وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کی تھی پھر بھی میں نے یہ کلمات پڑھ لئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کردیے یعنی نبی اکرم ﷺ عطا کردیے۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کسی شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو اسے یہ پڑھ لینا چاہیے:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اللہ! میں اپنی مصیبت کے ثواب کی تیرے بارگاہ میں امید رکھتی ہوں تو مجھے اس کا اجر عطا کردے اور مجھے اس کی جگہ اس سے زیادہ

بہتر عطا کردے''۔

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب آیا' تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ! میری بیوی کو میری جگہ مجھ سے زیادہ بہتر (شوہر) عطا کردینا' جب ان کا انتقال ہوا' تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا پڑھی:

''بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی طرف لوٹ کے جانا ہے' میں اپنی اس مصیبت کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ثواب کی امید رکھتی ہوں' تو تُو مجھے اس کا اجر عطا فرما''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ترمذی کی روایت کی مانند نقل کی ہے۔

5301 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُم مُصِیبَۃ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن اُولٰئِکَ عَلَیْھِمْ صلوَات من رَبِّھُمْ وَرَحْمَۃ وَاُولٰئِکَ ھم المھتدون (اَلْبَقَرَۃ) قَالَ اخبر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَن الْمُؤْمِن اِذا سلم لأمر اللّٰہ وَرجع فَاسْتَرْجع عِنْد الْمُصِیبَۃ کتب لَہُ ثَلَاث خِصَال من الْخَیْر الصَّلَاۃ من اللّٰہ وَالرَّحْمَۃ وَتَحْقِیق سَبِیْل الْھدی وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: من اسْتَرْجع عِنْد الْمُصِیبَۃ جبر اللّٰہ مصیبتہ وَاحسن عقباہ وَجعل لَہُ خلفا یرضاہ-رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت لاحق ہوتی ہے' تو وہ یہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اور بے شک ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے' یہ وہ لوگ ہیں' جن پر ان کے پروردگار کی طرف سے برکتیں اور رحمت نازل ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: جب مومن شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو تسلیم کرتا ہے' اور مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھ لیتا ہے' تو اسے بھلائی کے حوالے سے تین خصوصیات نصیب ہوتی ہیں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور رحمت نازل ہوتی ہے' اور ہدایت کے راستے کی وضاحت ہو جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھ لے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت کا اجر عطا کرے گا' اور اس کی آخرت بہتر کرے گا' اور اس سے اُس کی جگہ بہتر چیز عطا کرے گا' جس سے وہ راضی ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5302 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطَیْت اُمتِی شَیْئًا لم یُعْطہ اَحد من الْاُمَم عِنْد الْمُصِیبَۃ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

❀❀ اُن کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کو ایک چیز عطا کی گئی ہے جو اور کسی امت کو عطا نہیں کی گئی' وہ مصیبت کے وقت ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھنا ہے''۔

5303 - وَرُوِیَ عَن فَاطِمَۃ بنت الْحُسَیْن عَن اَبِیْھَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ من اُصِيب بمصيبة فذكر مصيبته فاحدث استرجاعا وَان تقادم عهدها كتب اللّٰه لَهُ من الْاَجر مثله يَوْم اُصِيب - رَوَاهُ ابْن مَاجَه

سیّدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص کو کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ مصیبت کو یاد کر کے جلدی سے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لے یا مصیبت گزرے وقت گزر گیا ہو اور پھر اُسے پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کی مانند اجر دے گا' جس طرح اس دن پڑھنے کا دیتا' جب اسے مصیبت لاحق ہوئی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5304 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مَاتَ ولد العَبْد قَالَ اللّٰه تَعَالٰى لملائكته قبضتم ولد عَبدِى فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبدِى فَيَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَيَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰى ابْنُوْا لعبدى بَيْتا فِى الْجَنَّة وسموه بَيت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

12 - التَّرْغِيْب فِىْ حفر الْقُبُور وتغسيل الْمَوْتَى وتكفينهم

باب: قبریں کھودنے' مرحومین کو غسل دینے اور انہیں کفن دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

5305 - عَنْ رَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر اللّٰه لَهُ اَرْبَعِيْنَ كَبِيْرَة وَمَنْ حفر لِاَخِيْهِ قبرا حَتّٰى يجنبه فَكَاَنَّمَا اَسْكَنهُ مسكنا حَتّٰى يبْعَث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم وَلَفظه من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ غفر اللّٰه لَهُ اَرْبَعِيْنَ مرّة وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه اللّٰه من سندس واستبرق فِى الْجَنَّة وَمَنْ حفر لميت قبرا فأجنه فِيْهِ أجرى اللّٰه لَهُ من الْاَجر كَاَجر مسكن اَسْكَنهُ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَط من حَدِيْث جَابر وَفِىْ سَنَده الْخَلِيل بن مرّة وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفر قبرا بنى اللّٰه لَهُ بَيْتا فِى الْجَنَّة وَمَنْ غسل مَيتا خرج من ذنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه وَمَنْ كفن مَيتا كَسَاه اللّٰه من حلل الْجَنَّة وَمَنْ عزى حَزِينًا ألبسهُ الله التَّقْوَى وَصلى على روحه فِى الْاَرْوَاح وَمَنْ

عزى مصابا كَسَاه الله حلتين من حلل الْجَنَّة لَا تقوم لَهما الدُّنْيَا وَمَنْ تبع جَنَازَة حَتَّى يقْضى دَفنهَا كتب الله لَهُ ثَلَاثَة قراريط القيراط مِنْهَا اعظم من جبل اُحد وَمَنْ كفل يَتِيما اَوْ أرملة أظلهُ الله فِيْ ظله وَاَدخلهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کی مغفرت کردے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی قبر کھودے یہاں تک کہ اسے قبر میں اتار دے تو گویا اس نے اسے اس وقت تک کے لئے ٹھکانہ فراہم کردیا جب اُسے (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص کسی میت کو غسل دے اور اس کے معاملے کو پوشیدہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس مرتبہ مغفرت کرے گا اور جو شخص کسی میت کو کفن دے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں سندس اور استبرق کا لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی میت کے لئے قبر کھودے اور اسے قبر میں اتار دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو اس طرح جاری کرے گا جیسے اس نے قیامت کے دن تک کے لئے اس کو رہائش گاہ فراہم کی ہو تو اس کا جتنا اجر ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن مرہ ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قبر کھودتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنادیتا ہے اور جو شخص میت کو غسل دیتا ہے وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہوجاتا ہے جیسے اس وقت تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا جو شخص میت کو کفن دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلے پہنائے گا جو شخص کسی غمگین شخص کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور ارواح میں اس کی روح پر رحمت نازل کرے گا جو شخص کسی مصیبت زدہ کے ساتھ تعزیت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے حلوں میں سے دو حلے پہنائے گا جن کی قیمت پوری دنیا بھی نہیں ہوسکتی جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ مردے کو دفن کردیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تین قیراط کا ثواب نوٹ کرتا ہے جن میں سے ایک قیراط اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے جو شخص کسی یتیم یا بیوہ کی کفالت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنا سایہ نصیب کرے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا''۔

5306 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فكتم عَلَيْهِ طهره الله من ذنُوبه فَإِن كَفنه كَسَاه الله من السندس - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس کے (ناپسندیدہ) معاملے کو پوشیدہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کے حوالے سے پاک کردیتا ہے اور اگر وہ اس کو کفن بھی دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے سندس (کا لباس) پہنائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

5307 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا وكفنه

وحنطه وَحمله وَصلى عَلَيْهِ وَلَمْ يفش عَلَيْهِ مَا راى خرج من خطيئته مثل مَا وَلدته امه-رَوَاهُ ابْن مَاجه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اسے کفن دیتا ہے اسے خوشبو لگاتا ہے اسے کندھا دیتا ہے اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور جو (ناگوار) چیز اس نے میت کے حوالے سے دیکھی ہوتی ہے اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے (اس دن تھا جب) اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5308 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غسل مَيتا فَادى فِيهِ الْأَمَانَة وَلَم يفش عَلَيْهِ مَا يكون مِنْهُ عِنْد ذٰلِكَ خرج من ذُنُوبه كَيَوْم وَلدته أمه

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ جَابر الْجُعْفِيّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میت کو غسل دیتا ہے اور اس میں امانت کو ادا کرتا ہے اور اس وقت میں میت کی طرف سے اگر کوئی ناگوار چیز سامنے آتی ہے تو وہ اسے پھیلاتا نہیں ہے تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر اس دن کی مانند ہو جاتا ہے جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے جابر جعفی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5309 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْآخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَإِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَإِن الحزين فِيْ ظلّ اللّٰه يتَعَرَّض كل خير-رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں مرحومین کو غسل دو کیونکہ مردہ جسم کے ساتھ ہونا بہت بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو ہو سکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کر دے اور غمگین شخص اللہ کے سائے میں ہو گا اور وہ ہر بھلائی کے درپے ہو گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ تشييع الْمَيِّت وَحُضُور دَفنه

باب: میت کے ساتھ جانے اور اس کے دفن کے وقت موجود ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات

5310 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حق الْمُسلم على الْمُسلم ست قيل وَمَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِذا لَقيته فَسلم عَلَيْهِ وَإِذَا دعَاك فَأَجبه وَإِذَا استنصحك فانصح لَهُ وَإِذَا عطس فشمته وَإِذَا مرض فعده وَإِذَا مَاتَ فَاتبعهُ-رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں عرض کی گئی: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم

اسے ملو تو اسے سلام کرو اور جب وہ تمہیں بلائے تو تم جاؤ اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلبگار ہو تو تم اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکے تو تم اسے جواب دو اور جب وہ بیمار ہو تو تم اس کی عیادت کرو اور جب وہ مرجائے تو تم اس کی (میت کے ساتھ) جاؤ''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5311 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمه وَلَا يَخْذُلُهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِىْ نَفْسِى بِيَدِهٖ مَا تواد اثنان فَيُفَرق بَيْنَهُمَا اِلَّا بذنب يحدثه اَحدهمَا وَكَانَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ على الْمُسْلِمِ سِتّ يشمته اِذا عطس ويعوده اِذا مرض وينصحه اِذا غَابَ اَوْ شهد وَيسلم عَلَيْهِ اِذا لقِيه ويجيبه اِذا دَعَاهُ ويتبعه اِذا مَاتَ-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' وہ اس پر ظلم نہیں کرتا' وہ اسے رسوائی کا شکار نہیں کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جب بھی دو آدمیوں کے درمیان محبت ہو اور پھر ان کے درمیان علیحدگی ہو جائے' تو وہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوگی' جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں' جب وہ چھینکے تو اسے جواب دے اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے' جب وہ غیر موجود ہو یا موجود ہو' تو اس کی خیر خواہی کرے' جب اس سے ملاقات ہو' تو اسے سلام کرے' جب وہ بلائے' تو اس کے پاس جائے' اور جب وہ مرجائے تو اس کے (جنازے کے ساتھ) جائے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5312 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُسْلِمِ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ سِتّ خِصَال وَاجِبَة فَمَنْ ترك خصْلَة مِنْهَا فَقَدْ ترك حَقًّا وَاجِبا فَذكر الحَدِيْثِ بِنَحْوِ مَا تقدم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ فِي الثَّوَاب ورواتهما ثِقَات اِلَّا عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن اَنعم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(ایک) مسلمان پر (دوسرے) مسلمان کے لیے چھ چیزیں واجب ہیں' جو شخص ان میں سے کوئی ایک خصلت کو ترک کر دیتا ہے' تو وہ ایک واجب حق کو ترک کر دیتا ہے''......اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں' صرف عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

5313 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خمس من عملهن فِيْ يَوْم كتبه اللّٰه من اَهْلِ الْجنَّة من عَاد مَرِيضا وَشهد جَنَازَة وَصَامَ يَوْمًا وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَة وَاَعْتق رَقَبَة-رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''پانچ کام ایسے ہیں' اگر ایک دن میں' (کوئی) آدمی ان پر عمل کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اہل جنت میں نوٹ کرلے گا'

جو شخص بیمار کی عیادت کرے جنگ میں شریک ہو ایک دن روزہ رکھے جمعہ کے لئے جائے اور غلام آزاد کرے''۔
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5314 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عودوا المرضی وَاتبعُوا الْجَنَائِز تذکرکم الْاٰخِرَۃ-رَوَاہُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَتقدم هُوَ وَغَیْرہٖ فِی العیادۃ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''بیماروں کی عیادت کرو جنازوں کے ساتھ جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی''۔
یہ روایت امام احمد نے اور امام بزار نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت اور دوسری روایات' عیادت سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

5315 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من شهد الْجِنَازَۃ حَتّٰی یصلی عَلَیْهَا فَلَهُ قِیرَاط وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تدفن فَلَهُ قیراطان قِیْلَ وَمَا القیراطان قَالَ مثل الجبلین العظیمین-رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجه
وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم وَغَیْرہٖ: اَصْغَرُهُمَا مِثْلَ اُحُدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے' اور جو شخص اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہتا ہے' جب تک اسے دفن نہیں کردیا جاتا' تو اسے دو قیراط ملتے ہیں' عرض کی گئی: دو قیراط سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی اور دیگر حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اُن دونوں پہاڑوں میں سے چھوٹا' اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

5316 - وَفِیْ رِوَایَةِ الْبُخَارِیّ من اتبع جَنَازَۃ مُسْلِم اِیمَانًا واحتسابا وَکَانَ مَعَه حَتّٰی یصلی عَلَیْهَا ویفرغ من دَفنهَا فَاِنَّهُ یرجع من الْاَجر بقیراطین کل قِیرَاط مثل اَحَد وَمَنْ صلی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قبل اَن تدفن فَاِنَّهُ یرجع بقیراط

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص ایمان کی حالت میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' مسلمان کے جنازے کے ساتھ جاتا ہے' اور وہ جنازے کے ساتھ رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے' اور اس کے دفن سے فارغ ہوا جائے' تو وہ شخص دو قیراط اجر ساتھ لے کر واپس آتا ہے' جس میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے' اور جو شخص اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد' دفن ہونے سے پہلے واپس آجاتا ہے' تو وہ ایک قیراط لے کر واپس آتا ہے''۔

5317 - وَعَنْ عَامر بن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ انه کَانَ قَاعِدا عِنْد ابْن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا اِذْ طلع خباب صَاحب الْمَقْصُوْرَۃ فَقَالَ یَا عبد اللّٰه بن عمر الا تسمع مَا یَقُوْلُ اَبُوْ هُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ یَقُوْلُ

اِنَّهُ سمع رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج مَعَ جَنَازَة من بَيتهَا وَصلى عَلَيْهَا واتبعها حَتّٰى تدفن كَانَ لَهُ قيراطان من الْأجر كل قِيرَاط مثل اُحُد وَمَنْ صلى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ من الْأجر مثل اُحُد فَارْسل ابْن عمر إِلَى عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يسْأَلهَا عَن قَول اَبِيْ هُرَيْرَة ثُمَّ يرجع إِلَيْهِ فيخبره بِمَا قَالَت وَاخذ ابْن عمر قَبْضَة من حَصى الْمَسْجِد يقلبها فِيْ يَده حَتّٰى يرجع فَقَالَ قَالَت عَائِشَة صدق اَبُوْ هُرَيْرَة فَضرب ابْن عمر بالحصى الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَده الْأَرْض ثُمَّ قَالَ لقد فرطنا فِيْ قراريط كَثِيرَة-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ عامر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران خباب جو صاحب مقصورہ ہیں وہ سامنے آئے اور بولے: اے حضرت عبداللہ بن عمر! کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی؟ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص جنازے کے گھر سے جنازے کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے اور اس کے دفن ہونے تک اس کے ساتھ رہتا ہے تو اسے دو قیراط اجر ملتا ہے جن میں سے ہر ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے اور جو شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد واپس آجاتا ہے تو اسے اُحد پہاڑ جتنا ثواب ملتا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک صاحب کو بھیجا تا کہ وہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کے بارے میں دریافت کریں اور پھر انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب کے بارے میں بتائیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مسجد کی کنکریوں کو مٹھی میں لیا وہ اپنے ہاتھ میں انہیں الٹتے پلٹتے رہے جب تک قاصد واپس نہیں آگیا اس نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ میں موجود کنکریاں پھینکیں اور پھر بولے: ہم نے تو بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5318 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى على جَنَازَة فَلَهُ قِيرَاط وَإِن شهد دَفنهَا فَلَهُ قيراطان القيراط مثل أحد

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ بكر بن كَعْب وَزَاد فِيْ آخِره: وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ القيراط أعظم من اُحُد هٰذَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز جنازہ ادا کرتا ہے اسے ایک قیراط ملتا ہے اگر وہ دفن تک موجود رہے تو اسے دو قیراط ملتے ہیں اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے اور امام ابن ماجہ نے ابوبکر بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے زیادہ بڑا ہوتا ہے''۔

5319 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تبع جَنَازَة حَتّٰى يصلى

عَلَيْهَا فَإِن لَهُ قيراطا فَسئل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن القيراط فَقَالَ مثل احد

وَفِي رِوَايَةٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مثل قراريطنا هٰذِهِ قَالَ لَا بل مثل اَحد اَوْ اعظم من اُحد - رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی نماز جنازہ ادا کرلی جائے تو اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیراط کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے قیراطوں کی مانند ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ یہ اُحد پہاڑ کی مانند ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُحد پہاڑ سے بڑا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5320 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتى جَنَازَة فِيْ اَهلهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن اتبعها فَلَهُ قِيرَاط فَإِن صلى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاط فَإِن انتظرها حَتّٰى تدفن فَلَهُ قِيرَاط

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا معدى بن سُلَيْمَان

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنازے کے گھر میں آتا ہے اسے ایک قیراط ملتا ہے اگر وہ اس کے ساتھ جاتا ہے تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے اگر وہ اس کی نماز جنازہ ادا کرتا ہے تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے اور اگر وہ اس کے دفن ہونے تک انتظار کرتا رہتا ہے تو اسے ایک (مزید) قیراط ملتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف معدی بن سلیمان کا معاملہ مختلف ہے۔

5321 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أصبح مِنْكُمُ الْيَوْم صَائِما قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من اطْعم مِنْكُمُ الْيَوْم مِسْكينا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا قَالَ من عَاد مِنْكُمُ الْيَوْم مَرِيضا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ من تبع مِنْكُمُ الْيَوْم جَنَازَة قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اجْتمعت هٰذِهِ الْخِصَال قطّ فِيْ رجل اِلَّا دخل الْجنَّة - رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے آج کس نے روزہ دار ہونے کے عالم میں صبح کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

5321-من أطعم منكم اليوم مسكيناصحيح مسلم - كتاب الزكاة باب من جمع الصدقة - حديث: 1769السنن الكبرى للنسائي - كتاب المناقب مناقب أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والأنصار - فضل أبي بكر الصديق رضي الله عنه حديث: 7843صحيح ابن خزيمة - كتاب الصيام جماع أبواب صوم التطوع - باب ذكر إيجاب الله عز وجل الجنة للصائم يوما واحدا إذا حديث: 1982السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز جماع أبواب صدقة التطوع - باب فضل من أصبح صائما حديث:7366الأدب المفرد للبخاري - باب عيادة المرضى حديث:533

دریافت کیا: تم میں سے آج کس نے بیمار کی عیادت کی ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم میں سے کون آج جنازے کے ساتھ گیا تھا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ خصائل' جس بھی شخص میں اکٹھی ہو جائیں گے' وہ جنت میں داخل ہو گا''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5322 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّلَ مَا يجازى بِهِ العَبْد بعد مَوته اَن يغْفر لجَمِيع من اتبع جنَازَته-رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کے مرنے کے بعد اُسے جو سب سے پہلی جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جتنے لوگ بھی اس کے جنازے کے ساتھ گئے ہوں ان کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

14 - التَّرْغِيْب فِيْ كَثْرَة الْمُصَلِّين على الْجنَازَة وَفِي التَّعْزِيَة

باب: نماز جنازہ ادا کرنے والوں کی کثرت ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز تعزیت کا بیان

5323 - عَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ أمة من الْمُسلمين يبلغون مائَة كلهم يشفعون لَهُ اِلَّا شفعوا فِيْهِ

رَوَاهُ مُسلم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده مائَة فَمَا فَوْقهَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ مسلمانوں کا ایک گروہ ادا کرے' جو ایک سو تک پہنچتا ہو اور وہ سب اس کے لئے سفارش کریں تو اس میت کے بارے میں' ان کی سفارش کو قبول کر لیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک سو یا اس سے زیادہ (افراد نماز جنازہ ادا کریں)''۔

5324 - وَعَن كريب اَن ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاتَ لَهُ ابْن بقديد اَوْ بعسفان فَقَالَ يَا كريب انْظُر مَا اجْتمع لَهُ مِنَ النَّاس قَالَ فَخرجت فَاِذَا نَاس قد اجْتَمعُوْا فَاَخْبَرته فَقَالَ تَقول هم اَرْبَعُوْنَ قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ اَخْرجُوْهُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل مُسلم يَمُوْت فَيقوْم على جنَازَته اَرْبَعُوْنَ رجلا لَا يشركُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شفعهم اللّٰه فِيْهِ-رَوَاهُ مُسلم وَاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: ''قدید'' یا شاید ''عسفان'' کے مقام پر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ایک صاحبزادے کا انتقال ہو گیا' تو انہوں نے فرمایا: اے کریب! تم اس بات کا جائزہ لو کہ کتنے لوگ اکٹھے ہوئے ہیں؟ میں نکلا تو وہاں کئی لوگ اکٹھے ہو چکے تھے' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بارے میں بتایا' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ چالیس لوگ

ہوں گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی میت نکالو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی مسلمان شخص فوت ہو جائے' اور چالیس ایسے افراد اُس کی نماز جنازہ ادا کریں' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں' تو اس میت کے بارے میں' اللہ تعالیٰ ان کی سفارش کو قبول کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5325 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل يُصَلِّي عَلَيْهِ مائة اِلَّا غفر الله لَهُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِيْه مُبشر بن اَبِيْ الْمليح لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی شخص کی نماز جنازہ ایک سو افراد ادا کر لیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبشر بن ابوملیح ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5326 - وَعَنِ الحكم بن فروخ قَالَ صلى بِنَا اَبُو الْمليح على جَنَازَة فظننا انه قد كبر فَاَقبل علينا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اَقِيمُوا صفوفكم ولتحسن شفاعتكم

قَالَ اَبُو الْمليح حَدثنِيْ عبد الله عَن اِحْدَى اُمَّهَات الْمُؤمِنِينَ وَهِي مَيْمُونَة زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت اَخبرنِيْ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يُصَلِّي عَلَيْهِ امة مِنَ النَّاس اِلَّا شفعوا فِيْهِ فَسَاَلت اَبَا الْمليح عَن الْاُمة قَالَ اَرْبَعُوْنَ-رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حکم بن فروخ بیان کرتے ہیں: ابوملیح نے ایک نماز جنازہ ہمیں پڑھائی' ہم نے یہ گمان کیا کہ اب وہ تکبیر کہہ دیں گے' لیکن انہوں نے ہماری طرف رخ کیا اور بولے: تم لوگ اپنی صفیں درست کر لو اور اپنی سفارش اچھے انداز میں کرنا' ابوملیح نے بتایا: عبداللہ نامی راوی نے مجھے امہات المؤمنین میں سے ایک خاتون کے حوالے سے' (راوی کہتے ہیں:) وہ خاتون' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں' اُن کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا:

''جس بھی میت کی نماز جنازہ لوگوں کا ایک گروہ ادا کرے' تو اس میت کے بارے میں' ان لوگوں کی سفارش قبول ہوتی ہے''۔

میں نے ابوملیح سے لفظ ''امۃ'' کا مفہوم دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد چالیس افراد ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے بیان کی ہے۔

5327 - وَعَن مَالك بن هُبَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسلِم يَمُوْت فَيصَلي عَلَيْهِ ثَلَاثَة صُفُوف من الْمُسلِمين اِلَّا اوجب

وَكَانَ مَالك اِذا استقبل اَهْلِ الْجنَازَة جزاهم ثَلَاثَة صُفُوف.لهٰذَا الحَدِيْث-رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَة وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن-قَوْلِهٖ اوجب اَي وَجَبت لَهُ الْجنَّة

❀❀ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان فوت ہو اور مسلمانوں کی تین صفیں اس کی نماز جنازہ ادا کرلیں' تو اس کے لیے (جنت) واجب ہوجاتی ہے''۔
حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی وہ کسی جنازے میں شریک ہوتے تھے' تو شرکاء کو تین صفوں میں تقسیم کردیتے تھے' اس کی وجہ یہ حدیث تھی۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔
متن کے یہ الفاظ ''اوجب'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

5328 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من عزی مصابا فَلَهُ مثل أجر صَاحبه-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد رُوِیَ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو شخص کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرتا ہے' تو اسے مصیبت میں مبتلا شخص کی مانند اجر نصیب ہوتا ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5329 - وروی التِّرْمِذِیّ اَیْضًا عَنْ اَبِیْ بَرْزَۃَ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من عزی ثکلی کسی بردا فِی الْجَنَّة وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے' حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو شخص کسی ایسی عورت کے ساتھ تعزیت کرتا ہے' جس کا بچہ فوت ہوچکا ہو' تو اسے جنت میں دو چادریں پہنائی جائیں گی''۔
امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

5330 - وروی ابْن مَاجَه عَن عَمْرو بن حزم عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُؤْمِن یعزی اَخَاهُ بمصیبة اِلَّا کَسَاه اللّٰہ من حلل الْکَرَامَة یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:
''جو بھی مومن' اپنے کسی بھائی کے ساتھ اسے لاحق ہونے والی مصیبت (یعنی اس کے ہاں ہونے والی فوتگی) کے حوالے سے تعزیت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو کرامت کے حلے پہنائے گا''۔

15 - التَّرْغِیْب فِی الْاِسْرَاع بالجنازة وتعجیل الدّفن

باب: جنازے کو تیزی سے لے جانے' جلدی دفن کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5331 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرعُوْا بالجنازة فَاِن تَكُ صَالِحَة فَخَیر تقدمونها اِلَیْهِ وَاِن تَكُ سوی ذٰلِكَ فشر تضعونه عَن رِقَابکُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جنازے کو جلدی لے جاؤ! کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا' تو اسے تم ایک بھلائی کی طرف لے جارہے ہوگے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوا (یعنی برا ہوا) تو ایک برائی کو تم اپنی گردن سے اتار دو گے''۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5332 - وَعَنْ عُيَيْنَةَ بن عبد الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ انه كَانَ فِيْ جَنَازَة عُثْمَان بن اَبِي الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكُنَّا نمشي مشيا خَفِيفا فلحقنا اَبُوْ بكرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرفع صَوته قَالَ لقد رَأَيْتنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نرمل رملا-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ عیینہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے جنازے میں شریک ہوئے' ہم لوگ آرام سے چلتے ہوئے جارہے تھے' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ساتھ آکر شامل ہوئے' انہوں نے بلند آواز میں یہ کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' اور ہم تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے جارہے تھے۔ یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5333 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلنَا نَبينَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْي مَعَ الْجِنَازَة فَقَالَ مَا دون الخبب إِن يكن خيرا فعجل إِلَيْهِ وَإِن يكن غير ذٰلِكَ فبعدا لأَهْلِ النَّار
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ عبد الله بن مَسْعُوْد اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه يَعْنِيْ من حَدِيْثِ يحيى إِمَام بني تيم الله عَنْ اَبِيْ ماجد عَن عبد الله
قَالَ الْحَافِظ يحيى هٰذَا هُوَ ابْن عبد الله بن الْحَارِث الجابر الْكُوفِي التَّيْمِيّ
قَالَ اَحْمد لَيْسَ بِهِ بَأْس وَقَالَ ابْن معِين وَالنَّسَائِيّ ضَعِيف وَقَالَ ابْن عدي اَحَادِيْثه مُتَقَارِبَة وَاَرْجُو انه لا بَأْس بِهِ وَاَبُوْ ماجد فِيْ عداد من لَا يعرف وَقَالَ الْبُخَارِيّ ضَعِيف وَقَالَ النَّسَائِيّ مُنكر الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
الخبب بخاء مُعْجَمَة مَفْتُوحَة وباء ين موحدتين ضرب من الْعَدو وَقِيْلَ هُوَ الرمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے ساتھ چلنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ تیز رفتاری سے کچھ کم ہوگا' کیونکہ اگر وہ میت بہتر ہوگی' تو تم اسے بھلائی کی طرف لے جاؤ گے' اور اگر وہ اس کے علاوہ ہوگی' تو جہنمیوں سے دور ہی رہنا چاہیے۔
یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہونے کے طور پر واقف ہیں' اور صرف اس سند کے حوالے سے واقف ہیں' ان کی مراد وہ روایت ہے' جسے یحییٰ نے نقل کیا ہے' جو بنو تیم اللہ کے امام ہیں' انہوں نے ابوماجد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔
حافظ بیان کرتے ہیں: یحییٰ نامی یہ راوی' یحییٰ بن عبداللہ بن حارث جابر کوفی تیمی ہیں' امام احمد فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' ابن عدی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں'

لیکن مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابو ماجد نامی راوی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے' جن کی معرفت حاصل نہیں ہو سکی
امام بخاری کہتے ہیں: یہ ضعیف ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔
لفظ ''الخبب'' یہ تیز چلنے کی ایک قسم ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ''رمل'' کے طور پر چلنا ہے

التَّرْغِيب فِي الدُّعَاء للْمَيت وإحسان الثَّنَاء عَلَيْهِ والترهيب من سوى ذٰلك

میت کے لئے دعا کرنے اس کی تعریف کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اوراس کے علاوہ کے بارے میں ترہیبی روایات

5334 - عَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا فرغ من دفن الْمَيِّت وقف عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفرُوا لأخيكم واسالوا لَهُ بالتثبيت فَإِنَّهُ الْآن يسْأَل -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تھے' تو پھر اس کے پاس ٹھہر جاتے تھے' اور فرماتے تھے: اپنے بھائی کے لئے دعائے مغفرت کرو' اور اس کے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو' کیونکہ اب اس سے سوال ہوں گے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5335 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مروا على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجنَازَة فَأَثْنوا عَلَيْهَا خيرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ مروا بِأُخْرَى فَأَثْنوا عَلَيْهَا شرا فَقَالَ وَجَبت ثُمَّ قَالَ إِن بَعْضكُم على بعض شَهِيد رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس مرحوم کی تعریف کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی' پھر کچھ لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے' لوگوں نے اس کی برائی بیان کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہو گئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''تم لوگ ایک دوسرے کے بارے میں گواہ ہو''۔
یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

5336 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا خير فَقَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا شَرّ فَقَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ عمر فدَاك اَبِيْ وَاُمِّي مر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا خير فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت وَمر بِجنَازَة فأثني عَلَيْهَا شَرّ فَقُلْتُ وَجَبت وَجَبت وَجَبت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أثنيتم عَلَيْهِ خيرا وَجَبت لَهُ الْجنَّة وَمَنْ أثنيتم عَلَيْهِ شرا وَجَبت لَهُ النَّار اَنْتُمْ شُهَدَاءِ اللّٰهِ فِي الْاَرْض رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک جنازہ گزرا' اس کی اچھائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں' پہلے ایک جنازہ گزرا' اس کی تعریف کی گئی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' اس کی برائی بیان کی گئی' تو آپ ﷺ نے پھر یہ ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی' واجب ہوگئی' واجب ہوگئی (اس کی حکمت کیا ہے؟) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تم اچھائی بیان کرو گے' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی' اور جس شخص کی تم برائی بیان کرو گے' اس شخص کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی' تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5337 - وَعَنْ اَبِي الْاَسود قَالَ قدمت الْمَدِيْنَة فَجَلَسْت اِلٰى عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فمرت بهم جَنَازَة فَاَثْنوا على صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبت ثُمَّ مر بِاُخْرٰى فَاَثْنوا على صَاحبهَا خيرا فَقَالَ عمر وَجَبت ثُمَّ مر بالثالثة فَاَثْنوا على صَاحبهَا شرا فَقَالَ عمر وَجَبت قَالَ اَبُو الْاَسود فَقُلْتُ مَا وَجَبت يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا مُسْلِم شهد لَهُ اَرْبَعَة نفر بِخَير اَدخلهُ اللّٰه الْجنَّة قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَة فَقَالَ وَثَلَاثَة فَقُلْنَا وَاثْنَان قَالَ وَاثْنَان ثُمَّ لم نَسْاَلهُ عَن الْوَاحِد-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ ابو اسود بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا' میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا' ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' لوگوں نے مرحوم کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر ایک اور جنازہ گزرا' لوگوں نے اس کی تعریف کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی' پھر تیسرا جنازہ گزرا' تو لوگوں نے اس شخص کی برائی بیان کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابو اسود کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے امیر المومنین! کیا واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اُسی طرح کہا ہے' جس طرح نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:)

"جس بھی مسلمان کے لئے' چار افراد بھلائی کی گواہی دے دیں' اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا"

ہم نے عرض کی: اگر تین دیدیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تین دیدیں (تو یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) ہم نے عرض کی: اگر دو دیدیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو دیدیں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) ہم نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5338 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهُ اَرْبَعَة اَهْل اَبْيَات من جيرَانه الْاَدنين اَنَّهُم لَا يعلمُونَ اِلَّا خيرا اِلَّا قَالَ اللّٰه قد قبلت علمكُمْ فِيهِ وغفرت لَهُ مَا لَا تعلمُونَ-رَوَاهُ اَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو بھی مسلمان فوت ہو جائے' اور اس کے پڑوسیوں میں سے چار گھرانے کے افراد' اس کے حق میں یہ گواہی دے دیں کہ وہ

اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم رکھتے تھے' تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: اس شخص کے بارے میں' میں تمہارے علم کو قبول کرتا ہوں اوران چیزوں کے حوالے سے اس کی مغفرت کر دیتا ہوں' جن سے تم واقف نہیں ہو''۔

یہ روایت امام ابو یعلی نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5339 - وروى اَحْمد عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يرويه عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ مَا من عبد مُسْلِم يَمُوْت فَيشْهد لَهُ ثَلَاثَة اَبْيَات من جيرانه الأدنين بِخَير اِلَّا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد قبلت شَهَادَة عِبَادِىْ على مَا علمُوا وغفرت لَهُ مَا أعلم

❀❀ امام احمد نے' اہل بصرہ کے ایک بزرگ سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کا نام انہوں نے ذکر نہیں کیا' ان کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار سے یہ بات منقول ہے:

''جو مسلمان بندہ فوت ہو جائے' اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے' تین افراد اس کے حق میں بھلائی کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کے علم کے مطابق' اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی' جس سے وہ واقف ہیں' اور اس بندے کی اُن چیزوں کے حوالے سے مغفرت کر دی' جن کا میں علم رکھتا ہوں''۔

5340 - وَرُوِىَ عَن عَامر بن ربيعَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مَاتَ العَبْد وَاللّٰه يعلم مِنْهُ شرا وَيَقُوْلُ النَّاس خيرا قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته قد قبلت شَهَادَة عِبَادِىْ على عَبدِى وغفرت لَهُ علمى فِيْهِ-رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی بندہ فوت ہو جائے' اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں خراب ہونے کا علم رکھتا ہو' اور لوگ اس کے بارے میں بھلائی کی بات کہیں' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اپنے بندے کے بارے میں' میں نے اپنے بندوں کی گواہی قبول کر لی اور اس کے بارے میں' اپنے علم کے حوالے سے چیزوں کے مغفرت کر دی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5341 - وَعَنْ اَبِىْ قَتَادَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِى اِلَى جَنَازَة سَاَلَ عَنْهَا فَاِن أثنى عَلَيْهَا خير قَامَ فصلى عَلَيْهَا وَاِن أثنى عَلَيْهَا غير ذٰلِكَ قَالَ لاَهْلهَا شَانكُمْ بهَا وَلَمْ يصل عَلَيْهَا-رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی جنازے میں شرکت کی درخواست کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میت کے بارے میں دریافت کرتے تھے' اگر لوگ اس کی تعریف بیان کرتے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے' اور اگر اس کے بارے میں اس کے برخلاف کہا جاتا (یعنی اس کی برائی بیان کی جاتی) تو آپ اس کے اہل خانہ سے یہ فرماتے تھے: تم خود اُسے سنبھال لو! اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5342 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَة عمرَان بن انس الْمَكِّيّ عَن عَطاء عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ سَمِعت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل الْبُخَارِيّ يَقُوْلُ عمرَان بن انس مُنكر الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث ام سَلمَة الصَّحِيْح قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا حضرتم الْمَيِّت فَقولُوْا خيرا فَاِن الْمَلَائِكَة يُؤمنُونَ على مَا تَقولُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے مرحومین کی اچھی باتوں کا ذکر کرو اور ان کی برائیوں کے حوالے سے رُکے رہو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے عمران بن انس مکی کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عمران بن انس نامی راوی منکر الحدیث ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول صحیح حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میت کے پاس موجود ہو' تو بھلائی کی بات کہو' کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پر آمین کہتے ہیں''۔

5343 - وَعَنْ مُجَاهِد قَالَ قَالَت عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا فعل يزِيْد بن قيس لَعنه اللّٰه قَالُوْا قد مَاتَ قَالَت فأستغفر اللّٰه فَقَالُوْا لَهَا مَا لَك لعنته ثُمَّ قلت أستغفر اللّٰه قَالَت اِن رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تسبوا الْاَمْوَات فَاِنَّهُم أفضوا اِلَى مَا قدمُوا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ دون ذكر الْقِصَّة وَلاَبِيْ دَاوُد: اِذا مَاتَ صَاحبكُم فَدَعوهُ لَا تقعوا فِيْهِ

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یزید بن قیس کا کیا بنا؟ اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے لوگوں نے کہا: اس کا انتقال ہو گیا ہے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' لوگوں نے ان سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ پہلے آپ نے اس پر لعنت کی' اور پھر آپ یہ بات کہہ رہی ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردوں کو برا نہ کہو! کیونکہ انہوں نے جو آگے بھیجا تھا' وہ اس کی طرف چلے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ امام بخاری نے بھی نقل کی ہے' لیکن اس میں پورا واقعہ نہیں ہے امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب تمہارا کوئی ساتھی مر جائے' تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دو' اس پر تنقید نہ کرو''

التَّرْهيب من النِّيَاحَة على الْمَيّت والنعى وَلَطم الخد وخمش الْوَجْه وشق الجيب

باب: میت پر نوحہ کرنے انتقال کا اعلان کرنے چہرہ پیٹنے گال نوچنے اور گریبان پھاڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5344 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَيّت يعذب فِيْ قَبره بِمَا نيح عَلَيْهِ-وَفِيْ رِوَايَةٍ:مَا نيح عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجه وَالنَّسَائِيّ وَقَالَ بالنياحة عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میت پر جو نوحہ کیا جاتا ہے' اس کی وجہ سے' اس میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ جو اس پر نوحہ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے''۔

5345 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من نيح عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يعذب بِمَا نيح عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے' تو اس پر جو نوحہ کیا گیا' اس کی وجہ سے قیامت کے دن اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5346 - وَعَن النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ أُغمي على عبد اللّٰه بن رَوَاحَة فَجعلت أُخته تبْكي واجبلاه واكذا واكذا تعدد عَلَيْهِ فَقَالَ حِين اَفَاق مَا قلت شَيْئًا إِلَّا قِيلَ لي أَنْت كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لم تبك عَلَيْهِ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر عَن الْأَعْمَش عَن عبد اللّٰه بن عمر بِنَحْوِهٖ وَفِيْه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُغمي عَلَيّ فصاحت النِّسَاء واعزاه واجبلاه فَقَالَ ملك مَعَه مرزبة فَجعلهَا بَيْن رجْلي فَقَالَ أَنْت كَمَا تَقول قلت لَا وَلَوْ قلت نَعَمْ ضَرَبَنِيْ بهَا-وَالْأَعْمَش لم يدْرك ابْن عمر

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی' ان کی بہن نے رونا شروع کیا اور یہ کہا: اے پہاڑ! اے یہ! اور اے وہ! اس خاتون نے ان کے بارے میں متعدد باتیں کہیں' جب ان کو ذرا ہوش آیا' تو انہوں نے فرمایا: تم نے جو کچھ بھی کہا' تو مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''جب ان کا انتقال ہو گیا' تو پھر وہ خاتون ان پر نہیں روئی تھیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اعمش کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کیا اور یہ کہا: ہائے یہ کتنے زبردست تھے ہائے پہاڑ! تو ایک فرشتہ جس کے پاس ایک گرز بھی تھا اس نے وہ گرز میری ٹانگوں کے درمیان رکھا اور بولا: کیا تم اسی طرح ہو؟ جس طرح یہ عورت کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں! اگر میں یہ کہہ دیتا کہ جی ہاں! تو اس (فرشتے) نے مجھے اس گرز کے ذریعے مارنا تھا''۔

اعمش نامی راوی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5347 - وَعَنِ الْحسن قَالَ إِن مَعَاذ بن جبل أُغمي عَلَيْهِ فَجعلت أُخته تَقول واجبلاه أَوْ كلمة أُخْرَى فَلَمَّا أَفَاق قَالَ مَا زلت مؤذية لي مُنْذُ الْيَوْم قَالَت لقد كَانَ يعز عَليّ أَن أوذيك قَالَ مَا زَالَ ملك شَدِيد الانتهار كلما قلت واكذا قَالَ أكذاك أَنْت فَأَقُول لَا - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالْحسن لم يدْرك معَاذًا

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی تو ان کی بہن نے یہ کہنا شروع کیا: ہائے پہاڑ! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہا، تو انہوں نے فرمایا: آج تم مسلسل مجھے اذیت پہنچا رہی ہو اس خاتون نے کہا: اگر میں آپ کو اذیت پہنچاؤں، تو میری تعزیت کی جائے (یعنی میں مرجاؤں) تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک فرشتہ جو زبردست ڈانٹنے والا تھا، وہ مسلسل مجھ سے یہ کہتا رہا، تم جب بھی کہتی تھیں: ہائے یہ! تو وہ کہتا تھا: کیا تم اسی طرح ہو؟ تو میں جواب دیتا تھا: جی نہیں!

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے، حسن بصری نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

5348 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من ميت يَمُوت فَيَقُوْمُ باكيهم فَيَقُوْلُ واجبلاه واسيداه أَوْ نَحْو ذٰلِكَ إِلَّا وكل بِهِ ملكان يلهزانه هٰكَذَا كنت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اللهز هُوَ الدّفع بِجَمِيْع الْيَد فِي الصَّدْر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی میت فوت ہو جائے، اور اس پر رونے والے کھڑے ہو کر یہ کہیں: ہائے پہاڑ! ہائے سردار! یا اس کی مانند کوئی اور کلمہ کہیں، تو دو فرشتے اس میت پر مقرر کر دیے جاتے ہیں، جو اس کے سینے پر ہاتھ مار کر کہتے ہیں: کیا تم اسی طرح تھے؟''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے، روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں، وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ اللھذ سے مراد سینے پر پورا ہاتھ مار کر پرے کرنا ہے۔

5349 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْمَيِّت ليعذب ببكاء الْحَيّ إِذا قَالَت واعضداه وامانعاه واناصراه واكاسياه جبذ الْمَيِّت فَقيل أناصرها أَنْت أكاسيها أَنْت

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''زندہ شخص کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب دیا جاتا ہے جب وہ عورت یہ کہتی ہے: ہائے بازو! ہائے رکاوٹ والا فرد! ہائے مددگار! ہائے لباس فراہم کرنے والا! تو میت کو کھینچ کر دریافت کیا جاتا ہے: کیا تم اس کے مددگار تھے؟ کیا تم اسے لباس فراہم کرنے والے تھے؟''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5350 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَانِ فِی النَّاس هما بهم كفر الطعن فِی النَّسَب والنياحة على الْمَيِّت - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں دو ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں یہ دونوں ان کی طرف سے کفر (کے مترادف) ہیں نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5351 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ من الْكفر بِاللّٰهِ شق الجيب والنياحة والطعن فِی النَّسَب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان: ثَلَاثَةٌ هِیَ الْكفر

وَفِیْ اُخْرٰی: ثَلَاث من عمل الْجَاهِلِيَّة لَا يتركهن اَهْلِ الْاِسْلَام فَذكر الحَدِيْث

الجيب هُوَ الْخرق الَّذِیْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه فِی الْقَمِيص وَنَحْوَهٗ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں اللہ تعالیٰ کا کفر کرنے کا حصہ ہیں گریبان پھاڑنا نوحہ کرنا اور نسب میں طعن کرنا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین چیزیں کفر ہیں''۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تین کام زمانہ جاہلیت کے ہیں جنہیں اہل اسلام نے ترک نہیں کیا''......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

الجیب سے مراد گریبان ہے قمیص یا اس کی طرح کا کوئی اور لباس پہنتے ہوئے جس میں سے آدمی اپنا سر باہر نکالتا ہے۔

5352 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما افْتتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّة رن اِبْلِيس رنة اجْتَمعت اِلَيْهِ جُنُوده فَقَالَ ايأسوا اَن تردوا امة مُحَمَّد على الشّرك بعد يومكم هٰذَا وَلٰكِن افتنوهم فِیْ دينهم وأفشوا فيهم النوح - رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

5350-صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب إطلاق اسم الکفر علی الطعن فی النسب والنیاحة علی المیت - حدیث:125 مستخرج أبی عوانة - کتاب الإیمان' بیان المعاصی التی إذا قالها الرجل وعملها کان کفرا وفسقا واستوجب - حدیث:51 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی اللہ عنہ - حدیث:10226

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کرلیا' تو ابلیس رونے لگا' اس کے لشکر کے افراد اس کے پاس اکٹھے ہوئے تو اس نے کہا: تم لوگ اس بات سے مایوس ہو جاؤ کہ آج کے دن کے بعد حضرت محمد ﷺ کی امت شرک کی طرف جائے گی' لیکن ان کے دین کے حوالے سے' تم انہیں آزمائش کا شکار کرنا اور ان کے درمیان نوحہ کرنا' پھیلا دینا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5353 - وَعَنْ آنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صوتان ملعونان فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مزمار عِنْد نعْمَة وَرَنَّة عِنْد مُصِيبَة -رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی آوازیں' دنیا اور آخرت میں لعنت یافتہ ہیں' نعمت کے وقت بینڈ باجہ اور مصیبت کے وقت رونا پیٹنا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5354 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تصلي الْمَلَائِكَة على نائحة وَلَا مرنة -رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فرشتے نوحہ کرنے والی عورت اور رونے والی عورت پر رحمت نازل نہیں کرتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

5355 - وَعَنْ اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَربع فِيْ اُمتِيْ من اَمر الْجَاهِلِيَّة لَا يتركونهن الْفَخر فِي الأحساب والطعن فِي الْاَنْسَاب وَالِاسْتِسْقَاء بالنجوم والنياحة وَقَالَ النائحة اِذا لم تتب قبل مَوتهَا تُقَام يَوْم الْقِيَامَة وَعَلَيْهَا سربال من قطران وَدرع من جرب

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّيَاحَة من اَمر الْجَاهِلِيَّة وَاِن النائحة اِذا مَاتَت وَلَمْ تتب قطع اللّٰه لَهَا ثيابًا من قطران وَدِرْعًا من لَهب النَّار

القطران بِفَتْح الْقَاف وَكسر الطَّاء قَالَ ابْن عَبَّاس هُوَ النّحاس الْمُذَاب وَقَالَ الْحسن هُوَ قطران الْاِبِل وَقِيْلَ غير ذٰلِك

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں چار کام زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں' جنہیں وہ ترک نہیں کریں گے' حسب پر فخر کرنا' نسب پر طعن کرنا' ستاروں کے حوالے سے بارش کے نزول کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا' آپ ﷺ نے فرمایا: نوحہ کرنے والی عورت' مرنے سے پہلے اگر توبہ نہیں کرے گی' تو قیامت کے دن اسے کھڑا کیا جائے گا' اس کے جسم پر پگھلے ہوئے سیسے کا لباس ہوگا' اور آگ (یا خارش) کی اوڑھنی ہوگی''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''نوحہ کرنا زمانہ جاہلیت کا کام ہے اور نوحہ کرنے والی عورت جب مرجائے اور اس نے توبہ نہ کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پگھلے ہوئے سیسے کے کپڑے تیار کرے گا اور آگ کے شعلے کی اوڑھنی تیار کرے گا''۔

لفظ ''القطران'' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد پگھلا ہوا سیسہ ہے' حسن بصری فرماتے ہیں: اس سے مراد اونٹ کا قطران ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کچھ اور مفہوم ہے (یہ کولتار کی مانند ایک چیز ہوتی ہے)۔

5356 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِهِ النوائح یجعلن یَوْمَ الْقِیَامَةِ صفین فِیْ جَهَنَّم صف عَن یمینهم وصف عَن یسارهم فینبحن علی اَهْلِ النَّارِ كَمَا تنبح الْكلاب - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ان نوحہ کرنے والی عورتوں کو قیامت کے دن جہنم میں دو صفوں میں رکھا جائے گا' ایک صف ان کے دائیں طرف ہوگی اور ایک صف ان کے بائیں طرف ہوگی' اور یہ اہل جہنم پر یوں بھونکیں گی' جس طرح کتے بھونکتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5357 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النائحة والمستمعة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَاده من ترك وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فزادا فِیْهِ وَقَالَ لَیْسَ للنِّسَاء فِی الْجَنَازَة نصیب

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور (اس نوحے کو) غور سے سننے والی پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے' اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''خواتین کا جنازے میں کوئی حصہ نہیں ہے''۔ (یعنی وہ جنازے کے ساتھ نہیں جائیں گی)۔

5358 - وَعَن أم سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت لما مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قلت غَرِیْبٌ وَفِیْ اَرْض غربَة لأبكینه بكاء یتحدث عَنهُ فكنت قد تهیأت للبكاء عَلَیْهِ اِذْ اَقبلت امْرَاَة تُرِیدُ اَن تساعدنی فَاسْتَقْبلهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِیدِیْنَ اَن تدخلی الشَّیْطَان بَیْتا أخرجه اللّٰه مِنْهُ فكففت عَن الْبكاء فَلَمْ أبك

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' تو میں نے سوچا یہ ایک غریب الوطن شخص تھے' جن کا انتقال غریب الوطنی کے عالم میں ہوا ہے' اب میں ان پر اس طرح روؤں گی کہ یاد کیا جائے گا' میں نے ان پر رونے کی تیاری کر لی' اسی دوران ایک عورت آئی' اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ میرا ساتھ دے گی' نبی اکرم ﷺ کی اس سے ملاقات ہوئی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتی ہو؟ کہ شیطان کو ایک ایسے گھر میں داخل ہونے کا موقع دو' اللہ نے جسے باہر نکالنے کا حکم دیا ہے' تو میں رونے

سے رک گئی اور پھر میں نہیں روئی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5359 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لما جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قتل زيد بن حارثة وجعفر بن اَبِىْ طالب وَعبد الله بن رَوَاحَة جلس رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعرف فِيْهِ الْحزن قَالَت وَاَنا اطلع من شقّ الْبَاب وَاَتَاهُ رجل فَقَالَ اَى رَسُوْلُ اللّٰه اِن نسَاء جَعْفَر وَذكر بكاء هن فَامر اَن ينهاهن فَذهب الرجل ثُمَّ اَتى فَقَالَ وَاللّٰه لقد غلبنني اَوْ غلبننا فَزَعَمت اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فاحث فِيْ افواههن التُّرَاب فَقُلْتُ اَرْغم اللّٰه اَنفك فوَاللّٰهِ مَا اَنْت بفاعل وَلَا تركت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من العنا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ ﷜ حضرت جعفر بن ابوطالب ﷜ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ﷜ کی شہادت کی اطلاع ملی' تو نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوئے' غم کے آثار' نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر نمایاں تھے' سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں دروازے کے جھری میں سے جھانک کر دیکھ رہی تھی' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس عرض کی: یارسول اللہ! حضرت جعفر ﷜ کے گھر کی خواتین' اس نے یہ بات ذکر کی کہ وہ خواتین رو رہی ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ ہدایت کی کہ وہ ان خواتین کو منع کرے' وہ شخص چلا گیا پھر وہ آیا اور بولا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) وہ ہم پر غالب آ گئی ہیں (یعنی وہ ہماری بات نہیں مان رہی ہیں) سیّدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے منہ پر مٹی ڈال دو! (سیّدہ عائشہ ﷞ فرماتی ہیں:) میں نے سوچا' اللہ تعالیٰ تمہاری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! تم نہ تو وہ کام کرتے ہو (جس کی نبی اکرم ﷺ نے تمہیں ہدایت کی ہے) اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ کو پریشان کرنا چھوڑتے ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5360 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ اِذْ حضر اِذا اَنا مت فَلَا يُؤْذن عَلَيّ اَحَد اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون نعيا وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ينْهَى عَن النعي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَذكره رزين فَزَاد فِيْهِ فَاِذَا مت فصلوا عَلَيّ وسلوني اِلٰى رَبِّي سلا

وَرَوَاهُ ابْن مَاجه اِلَّا اَنه قَالَ كَانَ حُذَيْفَة اِذا مَاتَ لَهُ الْمَيِّت قَالَ لَا تؤذنوا بِهِ اَحَدًا اِنِّيْ اَخَاف اَن يكون نعيا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باذني هَاتين ينْهَى عَن النعي

❀❀ حضرت حذیفہ ﷜ بیان کرتے ہیں: جب میرا موت کا وقت قریب آئے اور میں مر جاؤں' تو کوئی بھی شخص مجھے اذیت نہ پہنچائے مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ میرے انتقال کا اعلان کیا جائے گا' اور میں نے انتقال کا اعلان سے منع کرتے ہوئے سنا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' رزین نے بھی اسے ذکر کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب میں مرجاؤں' تو تم لوگ میری نماز جنازہ ادا کرنا' اور مجھے میرے پروردگار کے حوالے کر دینا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے' جب کسی کا انتقال ہوتا تھا' تو وہ فرماتے تھے: تم اس کے بارے میں کسی کو اطلاع نہ دینا' مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں یہ وہ مخصوص اعلان نہ ہو (جس کی ممانعت ہے) کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِن دو کانوں کے ذریعے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے۔

5361 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَن النعي وَقَالَ اِيَّاكُمْ والنعي فَاِنَّهُ من عمل الْجَاهِلِيَّة-قَالَ عبد الله والنعي اَذَان بِالْمَيتِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَرْفُوْعا وَقَالَ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ من طَرِيْق اُخْرى قَالَ نَحْوه وَلَمْ يرفعهُ وَلَمْ يذكر فِيْهِ والنعي اَذَان بِالْمَيتِ وَقَالَ وَهٰذَا أصح وَقد كره بعض اَهْلِ الْعلم النعي والنعي عِنْدهم اَن يُنَادى فِي النَّاس اَن فلَانا مَاتَ لِيشْهدوا جنَازَته وَقَالَ بعض اَهْلِ الْعلم لَا بَاْس اَن يعلم الرجل اَهْل قرَابَته وإخوانه انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موت کا اعلان کرنے سے منع کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: موت کا اعلان کرنے سے بچو! کیونکہ یہ زمانہ جاہلیت کا عمل ہے۔

عبداللہ نامی راوی کہتے ہیں: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے ایک اور حوالے سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ بھی اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' اور انہوں نے فرمایا ہے: ''نعی'' سے مراد موت کا اعلان کرنا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہی زیادہ مستند ہے' بعض اہل علم نے موت کا اعلان کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے' ان کے نزدیک ''نعی'' سے مراد یہ ہے کہ موت کے قریب یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں شخص انتقال کر گیا ہے' تاکہ لوگ اس کے جنازے میں شریک ہوں' جبکہ بعض اہل علم یہ کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر آدمی کے رشتے داروں اور اس کے بھائیوں کو (اس کے انتقال کی) اطلاع دے دی جائے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5362 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لما طعن عولت عَلَيْهِ حَفْصَة فَقَالَ لَهَا عمر يَا حَفْصَة أما سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْمعول عَلَيْهِ يعذب قَالَت بلٰى

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان پر رونا شروع کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''جس شخص پر رویا جائے' اس کو عذاب دیا جاتا ہے''۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5363 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من ضرب الخدود وشق الْجُيُوب ودعا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّة-

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو گال پیٹتا ہے' یا گریبان پھاڑتا ہے' یا زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5364 - وَعَنْ اَبِىْ بردة قَالَ وجع اَبُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَاسه فِىْ حجر امْرَاَة من اَهله فَاَقبلت تصيح برنة فَلَمْ يسْتَطع اَن يرد عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا اَفَاق قَالَ اَنا بَرِىء مِمَّن برىء مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ برىء من الصالقة والحالقة والشاقة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ اِلَّا اَنه قَالَ اَبرَا اِلَيْكُم كَمَا برىء رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلق وَلَا خرق وَلَا صلق

الصالقة الَّتِىْ ترفع صَوتهَا بالندب والنياحة والحالقة الَّتِىْ تحلق رَاسهَا عِنْد الْمُصِيبَة والشاقة الَّتِىْ تشق ثوبها

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تکلیف زیادہ ہوگئی' ان کا سر ان کے اہل خانہ میں سے ایک خاتون کی گود میں تھا' اس خاتون نے چیخ کر رونا شروع کیا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اسے کچھ کہہ نہیں سکے' جب ان کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی' تو انہوں نے فرمایا: میں اس سے لاتعلق ہوں' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں رونے والی' سر مونڈ وانے والی اور گریبان چیرنے والی عورت سے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں تمہارے سامنے اس سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہوں' جس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ ہم میں سے جو سر مونڈ لے' یا گریبان پھاڑ دے' یا نوحہ کرے''۔

لفظ الصالقة سے مراد نوحہ کرتے ہوئے آواز بلند کرنا ہے' لفظ الحالقة سے مراد مصیبت کے وقت سر مونڈ دینے والی عورت ہے' لفظ الشاقة سے مراد وہ عورت ہے' جو اپنا کپڑا پھاڑ دیتی ہے۔

5363-صحيح البخاري - كتاب الجنائز' باب : ليس منا من ضرب الخدود - حديث:1248صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب تحريم ضرب الخدود وشق الجيوب والدعاء بدعوى الجاهلية - حديث:173صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في النياحة ونحوها - ذكر الزجر عن ضرب الخدود واستعمال دعوة الجاهلية لمن نزلت به' حديث:3206السنن للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1846مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الجنائز' ما ينهى عنه مما يصنع على الميت من الصياح وشق الجيوب - حديث:11147السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' دعوى الجاهلية - حديث:1966السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت - باب ما ينهى عنه من الدعاء بدعوى الجاهلية وضرب الخد وشق' حديث:6712مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه - حديث:3551مسند الطيالسي - ما أسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' حديث:284البحر الزخار مسند البزار - عبد الله بن مرة وغيره من أصحاب مسروق' حديث: 1722مسند أبي يعلى الموصلي - مسند عبد الله بن مسعود' حديث:5126المعجم الأوسط للطبراني - باب الألف' من اسمه أحمد - حديث:2182

5365 - وَعَنْ اسید بن اَبِیْ اسید التَّابِعِیّ عَنْ امْرَاَة من المبايعات قَالَتْ كَانَ فِيْمَا اَخذ علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَعْرُوف الَّذِيْ اَخذ علينا اَن لَا نخمش وَجها وَلَا نَدْعُو ويلا وَلَا نشق جيبا وَلَا ننشر شعرًا -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ اسید بن ابواسید جوایک تابعی ہیں انہوں نے بیعت کرنے والی ایک خاتون کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نیکی کے حوالے سے ہم سے جو عہد لیا تھا اس میں ہم سے یہ بھی عہد لیا تھا کہ ہم چہرہ نہیں نوچیں گی بربادی نہیں پکاریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور بال نہیں بکھرائیں گی"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5366 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الخامشة وَجههَا والشاقة جيبها والداعية بِالْوَيْلِ وَالثُّبُور -رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چہرہ نوچنے والی گریبان پھاڑنے والی اور تباہی و بربادی پکارنے والی عورت پر لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

18 - التَّرْهِيب من اِحداد الْمَرْاَة على غير زَوجهَا فَوق ثَلَاث

باب: عورت کے اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5367 - عَنْ زَيْنَب بنت اَبِیْ سَلمَة قَالَتْ دخلت على ام حَبِيبَة زوج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْن توفّي اَبُوهَا اَبُوْ سُفْيَان بن حَرْب فدعَتْ بِطيب فِيْهِ صفرَة خلوق اَوْ غَيْره فدهنت مِنْهُ جَارِيَة ثُمَّ مست بعارضيها ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰه مَا لي بالطيب من حَاجَة غير اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنْبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن تحد على ميت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة أشهر وَعشرا قَالَتْ زَيْنَب ثُمَّ دخلت على زَيْنَب بنت جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حِيْن توفّي اَخُوهَا فدعَتْ بِطيب فمست مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أما وَاللّٰه مَا لي بالطيب من حَاجَة غير اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ على الْمِنْبَر لَا يحل لامْرَاَة تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر اَن تحد على ميت فَوق ثَلَاث اِلَّا على زوج اَرْبَعَة أشهر وَعشرا -رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی یہ اس وقت کی بات ہے جب ان کے والد حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا انہوں نے ایک خوشبو منگوائی جس میں خلوق ملی ہوئی تھی تو ایک کنیز نے انہیں وہ خوشبو لگادی پھر انہوں نے وہ خوشبو اپنے رخساروں پر بھی لگائی اور پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی صرف یہ ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے

ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے البتہ اس کے شوہر کا معاملہ مختلف ہے' اُس پر وہ چار ماہ اور دس دن سوگ کرے گی''۔

سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی جب ان کے بھائی کا انتقال ہوا تھا' تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور تھوڑی سی لگائی' اور پھر یہ بات بیان کی: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی ضرورت نہیں تھی' (اس کی وجہ صرف یہ ہے) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی' کسی بھی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے' البتہ وہ اپنے شوہر پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرے گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

19 - التَّرْهِيب من أكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق

باب: یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5368 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ یَا اَبَا ذَر اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِیْفًا وَاِنِّیْ اَحَبَّ لَكَ مَا اَحَبَّ لِنَفْسی لَا تؤمرن علی اثْنَیْنِ وَلَا تلین مَال یَتِیم-رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں کمزور سمجھتا ہوں' میں تمہارے لئے اسی چیز کو پسند کرتا ہوں' جو میں اپنے لئے پسند کرتا ہوں' تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا' اور یتیم کے مال کے نگران نہ بننا''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5369 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِ وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْیَتِیم والتولی یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حَقهَا وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْیَتِیم وفرار یَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَی الْاَعْرَاب بعد هجْرَة-الموبقات المهلكات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی' سات چیزوں سے اجتناب کرنا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' اس جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے

'سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور پاک دامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے یہ روایت امام بزار نے بھی نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سب سے پہلا کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی کی طرف منتقل ہو جانا''۔

لفظ الموبقات کا مطلب ہلاکت کا شکار کرنے والی چیزیں ہیں۔

5370 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيق اِبْرَاهِيْم بن خثيم بن عرَاك وَقد ترك عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''چار لوگ ایسے ہیں' کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے' اور انہیں اپنی نعمتوں کا ذائقہ نہ چکھائے' باقاعدگی سے شراب پینے والا' سود کھانے والا' ناحق طور پر یتیم کا مال کھانے والا' اور اپنے والدین کا نافرمان''۔

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہے یہ اس کے حوالے سے ان کے دادا کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5371 - وَعَنْ اَبِىْ بكر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلَى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيْهِ وَاِن أكبر الْكَبَائِر عِنْد الله يَوْم الْقِيَامَة الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس الْمُؤمنَة بِغَيْر الْحق والفرار فِيْ سَبِيْل الله يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى الْمُحصنَة وَتعلم السحر وَآكل الرِّبَا وَآكل مَال الْيَتِيم -فَذكر الحَدِيْث وَهُوَ كتاب طَوِيل فِيْهِ ذكر الزَّكَاة والديات وَغَيْر ذٰلِكَ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو خط لکھا تھا' جس میں یہ تحریر تھا:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے (اور دیگر کبیرہ گناہ یہ ہیں:) مومن جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' اللہ کی راہ میں جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' پاکدامن عورت پر الزام لگانا' جادو سیکھنا' سود کھانا اور یتیم کا مال کھانا''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' یہ ایک طویل مکتوب ہے' جس میں زکوٰۃ' دیت اور دیگر امور سے متعلق احکام کا ذکر ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5372 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یبعث یَوْم الْقِیَامَۃ قوم من قُبُورھم تأجج اَفْوَاھھم نَارا فَقیل من ھم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الم تَرَ اَن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اِن الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْن اَمْوَال الْیَتَامَی ظلما اِنَّمَا یَاْکُلُوْن فِیْ بطونھم نَارا (النِّسَاء)

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَمَنْ طَرِیْقہ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحہ من طَرِیْق زِیَاد بن الْمُنْذر اَبِیْ الْجَارُود عَن نَافِع بن الْحَارِث وھما واھیان متھمان عَنْ اَبِیْ بَرزَۃ

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ان کی قبروں سے زندہ کرے گا' تو ان کے منہ میں آگ ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے یہ دیکھا نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر کھاتے ہیں' وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ ڈالتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اور ان کے حوالے سے ہی اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' یہ زیاد بن منذر ابوجارود کے حوالے سے' نافع بن حارث سے منقول ہے' یہ دونوں واہی راوی ہیں' اور ان پر تہمت لگائی گئی ہے' ان کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ زِیَارَۃ الرِّجَال الْقُبُور والترھیب من زِیَارَۃ النِّسَاء واتباعھن الْجَنَائِز

باب: مردوں کے لئے قبرستان کی زیارت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خواتین کے لئے (قبرستان کی) زیارت کے بارے میں' اور جنازوں کے ساتھ جانے کے بارے میں ترہیبی روایات

5373 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ زار النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قبر امہ فَبکی وابکی من حوله فَقَالَ اسْتَاْذَنت رَبِّی فِیْ اَن اَسْتَغْفر لَھَا فَلَمْ یُؤْذن لی واستأذنته فِیْ اَن اَزور قبرھا فَاَذن لی فزوروا الْقُبُور فَاِنَّھَا تذکر الْمَوْت - رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرہ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کے لئے گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آس پاس لوگوں کو بھی رُلا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں' تو مجھے اس کی اجازت نہیں ملی' پھر میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کرلوں' تو مجھے اجازت دے دی گئی' تو تم لوگ قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5374 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ نَھَیْتُکُمْ عَن زِیَارَۃ الْقُبُور فزوروھا فَاِن فِیْھَا عِبْرَۃ

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بھم فِیْ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا' اب تم ان کی زیارت کرلیا کرو' کیونکہ ان میں عبرت موجود ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5375 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كنت نَهَيْتُكُمْ عَن زِيَارَة الْقُبُور فزوروا الْقُبُور فَإِنَّهَا تزهد فِي الدُّنْيَا وتذكر الْاٰخِرَة - رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں نے تم لوگوں کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' اب تم قبروں کی زیارت کرو' کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبتی دلاتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5376 - وَعَنْ اَبِيْ ذَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زر الْقُبُور تذكر بهَا الْاٰخِرَة واغسل الْمَوْتَى فَإِن معالجة جَسَد خاو موعظة بليغة وصل على الْجَنَائِز لَعَلَّ ذٰلِكَ اَن يحزنك فَإِن الحزين فِيْ ظلّ اللّٰه يتعرَّض كل خير - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته ثِقَات وَتقدم قَرِيبا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں' اور مردوں کو غسل دو' کیونکہ مردہ جسم کی دیکھ بھال' بلیغ نصیحت ہے نماز جنازہ ادا کرو! ہوسکتا ہے یہ چیز تمہیں غمگین کردے اور غمگین شخص' اللہ کے سائے میں ہوگا' اور ہر قسم کی بھلائی کے درپے ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5377 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كنت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَة الْقُبُور فَقَدْ أذن لمُحَمد فِيْ زِيَارَة قبر أمه فزوروها فَإِنَّهَا تذكر الْاٰخِرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْحَافِظ قد كَانَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن زِيَارَة الْقُبُور نهيا عَاما للرِّجَال وَالنِّسَاء ثُمَّ اذن للرِّجَال فِيْ زيارتها وَاسْتمرّ النَّهْي فِيْ حق النِّسَاء وَقِيْلَ كَانَت الرُّخْصَة عَامَّة وَفِيْ هٰذَا كَلَام طَوِيل ذكرته فِيْ غير هٰذَا الْكتاب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ ابن بریدہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' تو محمد (ﷺ) کو اس کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے' تم ان (قبروں) کی زیارت کرو! کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پہلے قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا' جو عمومی ممانعت تھی' جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے تھی' پھر آپ ﷺ نے مردوں کو قبروں کی زیارت کرنے کی اجازت دے دی' اور خواتین کے حق میں یہ

ممانعت برقرار رہی ایک قول یہ ہے کہ رخصت بھی عمومی ہے اس بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے جسے میں نے اس کتاب کی بجائے کہیں اور ذکر کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5378 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زائرات الْقُبُور والمتخذين عَلَيْهَا الْمَسَاجِد والسرج

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ اَبِيْ صَالح عَنِ ابْنِ عَبَّاس -قَالَ الْحَافِظ وَاَبُوْ صَالح هٰذَا هُوَ باذام وَيُقَال باذان مكي مولى أم هانيء وَهُوَ صَاحب الْكَلْبِيّ قِيْلَ لم يسمع من ابْن عَبَّاس وَتكلم فِيْهِ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مساجد بنانے اور قبروں پر چراغ رکھنے والے لوگوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان سب نے اسے ابوصالح سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوصالح نامی یہ راوی باذام ہے ایک قول کے مطابق یہ باذان ہے یہ مکی ہے اور سیدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کا غلام ہے یہ کلبی کا ساتھی ہے ایک قول کے مطابق اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا ہے امام بخاری امام نسائی اور دیگر حضرات نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے۔

5379 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن زوارات الْقُبُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اَيْضًا وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ كلهم من رِوَايَةِ عمر بن اَبِيْ سَلمَة وَفِيْهِ كَلَام عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عمر بن ابوسلمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس میں کلام پایا جاتا ہے یہ اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5380 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قبرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مَيتا فَلَمَّا فرغنَا انْصَرف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وانصرفنا مَعَه فَلَمَّا حاذى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابه وقف فَإِذَا نَحْنُ بِامْرَاَة مقبلة قَالَ اَظُنهُ عرفهَا فَلَمَّا ذهبت إِذا هِيَ فَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أخرجك يَا فَاطِمَة من بَيْتك قَالَت أتيت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهْل هٰذَا الْمَيِّت فترحمت اِلَيْهِمْ ميتهم اَوْ عزيتهم بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّك بلغت مَعَهم الكدا فَقَالَت معَاذ اللّٰه وَقد سَمِعتك تذكر فِيْهَا مَا تذكر قَالَ لَو بلغت مَعَهم الكدا فَذكر تشديدا فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلت ربيعَة بن سيف عَن الكدا فَقَالَ الْقُبُور فِيْمَا اَحسب -رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ اِلَّا انه

قَالَ فِيْ آخِره: فَقَالَ لَو بلغتهَا مَعَهم مَا رَأَيْت الْجنَّة حَتّٰى يَرَاهَا جد أَبِيك

وَرَبِيعَة هٰذَا من تَابِعِيّ أهل مصر فِيهِ مقَال لَا يقْدَح فِي حسن الْإِسْنَاد الكدا بِضَم الْكَاف وبالدال الْمُهْملَة مَقْصُورا هُوَ الْمَقَابِر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک میت کو دفن کیا' جب ہم اس سے فارغ ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم بھی واپس آئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے دروازے کے مقابل پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے' وہاں سامنے سے ایک خاتون آ رہی تھیں' راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو پہچان لیا تھا' جب وہ خاتون آگے آئیں' تو وہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے باہر کیوں گئی تھیں؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس فوتگی والے گھر میں گئی تھی' تاکہ ان کی میت کے لئے دعائے رحمت کروں' اور ان لوگوں کے ساتھ اس حوالے سے تعزیت کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ ''کدا'' تک گئی تھیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اس بات سے اللہ کی پناہ ہے' جبکہ میں نے اس بارے میں آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا بھی ہوا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ کدا تک گئی ہوتیں' اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں سخت کلمات ارشاد فرمائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ربیعہ بن سیف سے کدا کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میرا یہ خیال ہے کہ اس سے مراد قبرستان ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ وہاں تک گئی ہوتیں' تو تم اس وقت تک جنت نہ دیکھتی' جب تک تمہارے باپ کا دادا اُسے نہ دیکھتا''۔

ربیعہ نامی یہ راوی تابعی ہیں' ان کا تعلق مصر سے ہے' ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' جو سند کے حسن ہونے میں رکاوٹ نہیں بنتا۔ لفظ الکدا اس سے مراد قبرستان ہے۔

5381 - وَرُوِيَ عَن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذا نسْوَة جُلُوس قَالَ مَا يجلسكن قُلْنَ نَنْتَظِر الْجِنَازَة قَالَ هَلْ تغسلن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تحملن قُلْنَ لَا قَالَ هَلْ تدلين فِيمَن يُدْلِيْ قُلْنَ لَا قَالَ فارجعن مَأْزُورَات غير مَأْجُورَات - رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرَوَاهُ أَبُو يعلى من حَدِيث أنس

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے' کچھ خواتین بیٹھی ہوئی تھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کیوں بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم جنازے کا انتظار کر رہی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غسل دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے کندھا دینا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر کیا تم نے قبر میں اتارنا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس چلی جاؤ! ایسی حالت میں کہ تم پر گناہ ہو اور تمہیں اجر نہ ملا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

التَّرْهِيب مِنَ الْمُرُوْرِ بِقُبُوْرِ الظَّالِمِيْنَ وَدِيَارِهِمْ وَمَصَارِعِهِمْ

مَعَ الغَفلَة عَمَّا اَصَابَهُمْ وَبَعْض مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَنَعِيمِه وَسُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ عَلَيْهِمَا السَّلامُ

ظالموں کی قبروں اوران کے علاقوں اوران کی تباہی کے مقامات سے غفلت کے ساتھ گزرنے

کے بارے میں ترہیبی روایات' جوغفلت اس عذاب کے حوالے سے ہو'جوانہیں لاحق ہواتھا'نیز قبر کے عذاب اس کی نعمتوں اور منکرنکیر کے سوال کے بارے میں جوکچھ منقول ہے'ان میں سے بعض امور کا تذکرہ

5382 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لاَصْحَابه يَعْنِيْ لما وصلوا الحجر ديار ثمود لَا تدخلوا على هؤلاءِ الْمُعَذَّبين اِلَّا اَن تكونُوا بَاكِينَ فَاِن لم تكونُوا بَاكِينَ فَلَا تدخلُوا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا'یعنی جب وہ لوگ ''حجر'' کے مقام پر پہنچے'جوقوم ثمود کا علاقہ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:تم ان عذاب زدہ لوگوں کے علاقے میں روتے ہوئے داخل ہونا'اگر تم رو نہ رہے ہو'تو تم ان پر داخل نہ ہو'کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہ عذاب لاحق ہو'جوانہیں ہوا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اورامام مسلم نے نقل کی ہے۔

5383 - وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لما مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحجرِ قَالَ لَا تدخلُوا مسَاكِن الَّذِيْنَ ظلمُوا أنفسهم اَن يُصِيبكُمْ مَا اَصَابَهُم اِلَّا اَن تكونُوا بَاكِينَ ثُمَّ قنع رَاسه واسرع السّير حَتّٰى أجاز الْوَادي

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر''حجر'' نامی بستی سے ہوا'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:یہ لوگ' جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا'تم ان کے علاقے میں داخل نہ ہو'کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی وہی چیز لاحق ہو'جوانہیں لاحق ہوئی تھی'البتہ تم روتے ہوئے وہاں داخل ہونا'پھرنبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سرڈھانپ لیا'اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے چلتے ہوئے'اس وادی کو پار کر گئے''۔

فصل

5384 - عَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن يَهُودِيَّة دخلت عَلَيْهَا فَذكرت عَذَاب الْقَبْر فَقَالَت لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰه من عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَسَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن عَذَاب الْقَبْر فَقَالَ نَعَم عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَمَا رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد صلى صَلَاة اِلَّا تعوذ من عَذَاب الْقَبْر رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی اوراس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا اورسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچا کے رکھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا'تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جی ہاں! قبر میں عذاب ہوتا ہے' سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس کے بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی دعا کرتے تھے' تو قبر کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5385 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَوْتَى ليعذبون فِيْ قُبُورهم حَتّٰى اِن الْبَهَائِم لتسمع اَصْوَاتهم -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مُردوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ جانور اُن کی آواز سنتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5386 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَن لَا تدافنوا لَدَعَوْت اللّٰه اَن يسمعكم عَذَاب الْقَبْر -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم لوگ دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے' تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی (مردے کو قبر میں ہونے والا) عذاب سنائے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5387 - وَعَن هانیء مولی عُثْمَان بن عَفَّان قَالَ كَانَ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذا وقف على قبر يبكي حَتّٰى يبل لحيته فَقيل لَهٗ تذكر الْجنَّة وَالنَّار فَلَا تبْكِي وتذكر الْقَبْر فتبكي فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْقَبْر اَوّل منزل من مَنَازِل الْاٰخِرَة فَاِن نجا مِنْهُ فَمَا بعده أيسر وَاِن لم ينج مِنْهُ فَمَا بعده اَشد قَالَ وَسمعت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا رَاَيْت منْظرًا قطّ اِلَّا والقبر افظع مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَزَاد رزين فِيْهِ مِمَّا لم أره فِيْ شَيْءٍ من نسخ التِّرْمِذِيّ قَالَ هانیء وَسمعت عُثْمَان ينشد على قبر فَاِن تنج مِنْهَا تنج من ذِيْ عَظِيْمَة وَاِلَّا فَاِنِّيْ لَا أخالك

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب کسی قبر کے پاس ٹھہرتے تھے' تو روتے تھے' یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی تھی' ان سے کہا گیا: جب آپ جنت اور جہنم کا ذکر کرتے ہیں' اس وقت نہیں روتے لیکن جب آپ قبر کا ذکر کرتے ہیں' تو رونے لگ جاتے ہیں' (اس کی وجہ کیا ہے؟) انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قبر' آخرت کی منزلوں میں پہلی منزل ہے' اگر آدمی اس سے نجات پالے گا' تو باقی معاملہ زیادہ آسان ہوگا' اور اگر آدمی نے اس سے نجات نہ پائی' تو بعد کی صورت حال زیادہ سخت ہوگی''۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں نے (یا تم نے) جو بھی (ہولناک ترین) منظر دیکھا ہو' قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے رزین نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں جو میں نے ترمذی کے کسی نسخے میں نہیں دیکھے ہیں۔

ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سنا: وہ قبر کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہے تھے: اگر تم سے نجات پالی جائے تو ایک بڑی چیز سے نجات پالی جائے گی اور اگر نہ پائی گئی تو پھر تمہارے بارے میں میرا یہ خیال نہیں ہے"۔

5388 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُكُمْ اِذا مَاتَ عرض عَلَيْهِ مَقْعَده بِالْغَدَاةِ والعشى اِن كَانَ من اَهْلِ الْجنَّة فَمَنْ اَهْلِ الْجنَّة وَاِن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ فَمَنْ اَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدك حَتّٰى يَبْعَثك اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد دون قَوْلِه فَيُقَالُ اِلٰى آخِره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم میں سے کوئی ایک شخص جب مرجاتا ہے تو صبح وشام اس کا ٹھکانہ اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہوگا تو اہل جنت کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ جہنمی ہو تو اہل جہنم کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہیں دوبارہ زندہ کرے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "تو اس سے کہا جاتا ہے"......اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

5389 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلط على الْكَافِر فِيْ قَبره تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا تنهشه وتلدغه حَتّٰى تقوم السَّاعَة فَلَو اَن تنينا مِنْهَا نفخت فِي الْاَرْض مَا أنبتت خضراء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيْقه ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِيْ الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کافر پر اس کی قبر میں ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں جو اس کو نوچتے ہیں اور کاٹتے ہیں اور ایسا قیامت قائم ہونے تک ہوتا رہے گا اگر ان میں کوئی ایک اژدھا زمین پر پھونک ماردے تو وہاں سبزہ نہ اُگے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5390 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤمن فِيْ قَبره لفى رَوْضَة خضراء فيرحب لَهُ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر اَتَدْرُوْنَ فِيْمَا أنزلت هٰذِهِ الْاٰيَة فَاِن لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْم الْقِيَامَة أعمى (طه) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمَعِيشَة الضنك قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ عَذَاب الْكَافِر فِيْ قَبره وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ اِنَّهٗ يُسَلط عَلَيْهِ تِسْعَة وَتِسْعُوْنَ تنينا اَتَدْرُوْنَ مَا التنين سَبْعُوْنَ حَيَّة لكل حَيَّة سبع رُؤُوس يلسعونه ويخدشونه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ كِلَاهُمَا من طَرِيْق دراج عَنِ ابْنِ حجيرة عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن' اپنی قبر میں ایک سرسبز باغ میں ہوتا ہے' اس کے لئے اس کی قبر ستر بالشت تک کشادہ کردی جاتی ہے' اور چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن کردی جاتی ہے' کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟

''تو اس کے لئے تنگ زندگی ہے' اور ہم اسے قیامت کے دن نابینا ہونے کے طور پر اٹھائیں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو تنگ زندگی سے مراد کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد کافر کو اس کی قبر میں دیا جانے والا عذاب ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس پر ننانوے اژدھے مسلط کیے جاتے ہیں' کیا تم جانتے ہو؟ ''تنین'' سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد سانپ ہیں' جن میں سے ہر ایک سانپ کے سات سر ہوں گے' اور وہ قیامت کے دن تک اس شخص کو کاٹتے اور نوچتے رہیں گے''

یہ روایت امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5391 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر فتان الْقَبْر فَقَالَ عمر أترد علينا عقولنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كهيئتك الْيَوْم فَقَالَ عمر بِفِيْهِ الْحجر -رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی آزمائش کا ذکر کیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہماری عقلیں ہمیں واپس کردی جائیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اسی طرح' جس طرح آج ہیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو منہ میں پتھر ہوگا۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5392 - وَعَنْ عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبتلى هَذِه الْأمة فِيْ قبورها فَكيف بِي وَاَنا امْرَاَة ضَعِيْفَة قَالَ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابْرَاهِيْم)

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس امت کو ان کی قبروں میں آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا' تو پھر میرا کیا بنے گا؟ میں تو ایک کمزور عورت ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں' اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں' ثابت قول پر' ثابت قدم رکھے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5393 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذا وضع فِيْ قَبره وَتَوَلّى عَنهُ اَصْحَابه وَاِنَّهُ ليسمع قرع نعَالهمْ اِذا انصرفوا اَتَاهُ ملكان فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا كنت تَقول فِيْ

هٰذَا النَّبِي مُحَمَّد فَامَا الْمُؤْمِن فَيَقُوْلُ اشهد انه عبد الله وَرَسُوله فَيُقَالُ لَهُ انْظُر اِلٰى مَقْعَدك مِنَ النَّار أبدلك اللّٰه بِه مقْعدا من الْجَنَّة قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا وَاما الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي كنت اَقُوْل مَا يَقُوْلُ النَّاس فِيهِ فَيُقَالُ لَا دَرِيت وَلَا تليت ثُمَّ يضْرب بِمطْرَقَةٍ من حَدِيْد ضَرْبَة بَيْن اُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا من يَلِيهِ اِلَّا الثقلَيْن - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو ان کے واپس جاتے ہوئے ان کے جوتوں کی آہٹ بھی (وہ مردہ) سنتا ہے پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تم اِن نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اگر وہ مومن ہوگا تو وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں تو اس سے کہا جائے گا: تم جہنم کے ممکنہ ٹھکانے کی طرف دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس کی جگہ جنت کا ٹھکانہ عطا کر دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تو وہ ان دونوں کو دیکھ لے گا اور اگر کافر ہوگا یا منافق ہوگا تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں ان کے بارے میں وہ کہا کرتا تھا جو ان کے بارے میں لوگ کہا کرتے تھے تو اس سے کہا جائے گا: نہ تمہیں سمجھ آئی اور نہ تم نے تلاوت کی پھر لوہے سے بنا ہوا ایک گرز اس کے دو کانوں کے درمیان اس طرح مارا جائے گا کہ وہ چیخ مارے گا تو دو گروہوں (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ہر چیز اس کی چیخ کو سنے گی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

5394 - وَفِي رِوَايَةٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمُؤْمِن اِذا وضع فِي قَبره اَتَاهُ ملك فَيَقُوْلُ لَهُ مَا كنت تعبد فَاِن اللّٰه هداه قَالَ كنت أعبد اللّٰه فَيَقُوْلُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ هُوَ عبد اللّٰه وَرَسُوله فَمَا يسْاَل عَنْ شَيْءٍ بعْدهَا فَينْطَلق بِه اِلٰى بَيت كَانَ لَهُ فِي النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا كَانَ لَك وَلٰكِن اللّٰه عصمك فأبدلك بِه بَيْتا فِي الْجَنَّة فيراه فَيَقُوْلُ دَعونِي حَتّٰى أذهب فأبشر اَهلِي فَيُقَالُ لَهُ اسكن قَالَ وَان الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق اِذا وضع فِي قَبره اَتَاهُ ملك فينتهره فَيَقُوْلُ لَهُ مَا كنت تعبد فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي فَيُقَالُ لَا دَرِيت وَلَا تليت فَيُقَالُ لَهُ مَا كنت تَقول فِي هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ كنت اَقُوْل مَا يَقُوْلُ النَّاس فيضربه بمطراق بَيْن اُذُنَيْهِ فَيَصِيح صَيْحَة يسْمعهَا الْخلق غير الثقلَيْن

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد نَحْوِهٖ وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيح من حَدِيْثِ اَبِي سَعِيْد الْخُدْرِيّ بِنَحْوِ الرِّوَايَة الْاُوْلٰى وَزَاد فِي آخِره فَقَالَ بعض الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَحد يَقُوْمُ عَلَيْهِ ملك فِي يَده مطراق اِلَّا هيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمَنُوْا بالْقَوْل الثَّابت (ابراهيم)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب مومن کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور یہ کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو اگر اللہ تعالیٰ اسے ہدایت نصیب کر دے تو وہ کہتا ہے: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا فرشتہ اس سے دریافت کرتا ہے: تم ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس کے بعد اس

بندے سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جاتا' اور پھر اسے ایک گھر کی طرف لے جایا جاتا ہے' جو جہنم میں' اس کا ہو سکتا تھا' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ہو جانا تھا' لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں محفوظ رکھا' اور اس کی جگہ تمہیں جنت میں گھر عطا کیا' وہ اس گھر کو دیکھتا ہے' اور پھر یہ کہتا ہے: تم لوگ مجھے موقع دو! تاکہ میں جا کر اپنے گھر والوں کو یہ خوشخبری سناؤں' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم پرسکون رہو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اگر کافر ہو' یا منافق ہو' تو جب اسے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے' تو ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے' اور وہ اسے جھڑکتا ہے' اور کہتا ہے: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' اس سے کہا جاتا ہے: نہ تم نے سمجھ بوجھ حاصل کی اور نہ تم نے پڑھا' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ وہ کہتا ہے: میں وہی کہتا ہوں' جو لوگ کہا کرتے تھے' پھر اس کے دو کانوں کے درمیان ایک گرز مارا جاتا ہے' اور وہ ایسی چیخ مارتا ہے' جسے دو قسم کی مخلوق (یعنی انسانوں اور جنات) کے علاوہ ساری مخلوق سنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو پہلی روایت کی مانند ہے' اور انہوں نے اس کے آخرت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''حاضرین میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہر شخص کے سرہانے فرشتہ گرز لے کے کھڑا ہوا ہوگا' تو وہ بندہ تو خوف زدہ ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وہ لوگ جو ایمان لائے' اللہ تعالیٰ انہیں قول ثابت پر' ثابت قدم رکھے گا''۔

5395 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَ ت يَهُودِيَّة استطعمت على بَابي فَقَالَت اَطْعمُونِيْ أعاذكم الله من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت فَلَمْ أزل أحبسها حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا تَقول هٰذِهِ الْيَهُوْدِيَّة قَالَ وَمَا تَقول قلت تَقول أعاذكم الله من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر قَالَت عَائِشَة فَقَامَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفع يَدَيْهِ مدا يستعيذ بِاللهِ من فتْنَة الدَّجَّال وَمَنْ فتْنَة عَذَاب الْقَبْر ثُمَّ قَالَ أما فتْنَة الدَّجَّال فَإِنَّهُ لم يكن نَبِي إِلَّا حذر أمته وَسَاُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ لم يحذرهُ نَبِي أمته إِنَّهُ أَعور وَإِن الله لَيْسَ بأعور مَكْتُوْب بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِر يقرأه كل مُؤْمِن فَأما فتْنَة الْقَبْر فَبِي يفتنون وعني يسْأَلُوْن فَإِذَا كَانَ الرجل الصَّالح اَجْلِس فِيْ قَبره غير فزع وَلَا مشعوف ثُمَّ يُقَال لَهُ فَمَا كنت تَقول فِي الْإِسْلَام فَيُقَالُ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ كَانَ فِيكُمْ فَيَقُوْلُ مُحَمَّد رَسُوْلُ الله جَاءَ بِالْبَيِّنَاتِ من عِنْد الله فَصَدَّقْنَاهُ فيفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فَيُقَال لَهُ انْظُر إِلٰى مَا وقاك الله ثُمَّ تفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلٰى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَيُقَال على الْيَقِين كنت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ الله وَإِذَا كَانَ الرجل السوء اَجْلِس فِيْ قَبره فَزعًا مشعوفا فَيُقَالُ لَهُ فَمَا كنت تَقول فَيَقُوْلُ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا فيفرج لَهُ فُرْجَة إِلَى الْجنَّة فَينْظر إِلٰى زهرتها وَمَا فِيهَا فَيُقَالُ لَهُ انْظُر إِلٰى مَاصرف الله عَنْك ثُمَّ يفرج لَهُ فُرْجَة قبل النَّار فَينْظر إِلَيْهَا يحطم بَعْضهَا بَعْضًا وَيُقَال هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا على الشَّك كنت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث إِنْ شَاءَ الله ثُمَّ يعذب

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیح

قَوْلِه غیر مشعوف هُوَ بشین مُعْجمَة بعْدهَا عین مُهْملَة وَآخره فَاء قَالَ اَهْلِ اللُّغَة الشعف هُوَ الْفَزع حَتّٰی یذهب بِالْقَلْبِ

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک یہودی عورت آئی اوراس نے میرے دروازے پرکھانے کے لئے کچھ مانگا' اور یہ کہا: تم لوگ مجھے کھانے کے لئے دو! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اسے روکے رکھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ یہودی عورت کیا کہتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کہتی ہے؟ میں نے عرض کی: یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو دجال کی آزمائش اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے محفوظ رکھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ سے دجال کی آزمائش سے' اور قبر کے عذاب کی آزمائش سے پناہ مانگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک دجال کی آزمائش کا تعلق ہے' تو ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے' اور میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتانے لگا ہوں' جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتائی' وہ یہ ہے کہ وہ کانا ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے' اس (یعنی دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا' جسے ہر مومن پڑھ لے گا' جہاں تک قبر کی آزمائش کا تعلق ہے' تو اس آزمائش میں لوگوں کو مبتلا کیا جائے گا' اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا' اگر کوئی نیک شخص ہوگا' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جائے گا' وہ خوف زدہ اور پریشان نہیں ہوگا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: تم اسلام کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور یہ صاحب' جو تمہارے درمیان ہیں ان کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ تو وہ جواب دے گا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' جو اللہ کے رسول ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے تھے' ہم نے ان کی تصدیق کی' تو اس شخص کے لئے جہنم کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جہنم کو دیکھے کہ اس کا ایک حصے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے' تو اس شخص سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچالیا ہے پھر اس کے لئے ایک اور کھڑکی کھولی جائے گی جو جنت کی طرف کی ہوگی' وہ جنت کی زیب وزینت کو دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: جنت میں یہ تمہارا ٹھکانہ اور اس سے یہ کہا جائے گا: کہ تم یقین پر قائم رہے' اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے' اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور اگر کوئی برا شخص ہو' تو اسے اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' وہ خوف زدہ اور پریشان ہوتا ہے' اس سے دریافت کیا جاتا ہے: تم کیا کہتے تھے؟ وہ کہتا ہے: میں لوگوں کو کوئی بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو میں بھی اسی طرح کہہ دیتا تھا' جس طرح وہ کہتے تھے' تو اس کی طرف جنت کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' وہ جنت کی زیب وزینت کی طرف دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم اس چیز کو دیکھو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں پھیر دیا ہے' پھر جہنم کی طرف کی ایک کھڑکی کھولی جائے گی' جس سے وہ دیکھے گا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے' تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ تمہارے ٹھکانہ ہوگا' تم شک پر زندہ رہے' شک پر مرے اور اسی پر تمہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا اگر اللہ نے چاہا' پھر اس شخص کو عذاب دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ غیر مشعوف اہل لغت کہتے ہیں: یہ لفظ شعف ہے' اس سے مراد گھبراہٹ ہے' جو دل کو رخصت کردے۔

5396 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ

جَنَازَة رجل من الْاَنْصَار فَانتهَيْنَا اِلَى الْقَبْر وَلما يلْحد بعد فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حوله كَاَنَّمَا على رؤوسنا الطير وَبِيَدِهٖ عود ينكت بِهٖ فِي الْاَرْض فَرفع رَاسه فَقَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَقَالَ اِن الْمَيِّت يسمع خَفق نعَالهمْ اِذا ولوا مُدبرين حِيْن يُقَال لَهٗ يَا هٰذَا من رَبك وَمَا دينك وَمَنْ نبيك

* وَفِي رِوَايَةٍ: ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ من رَبك فَيَقُوْلُ رَبِّي اللّٰه فَيَقُوْلَان لَهٗ وَمَا دينك فَيَقُوْلُ ديني الْإِسْلَام فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا يدْريك فَيَقُوْلُ قَرَأت كتاب اللّٰه وَآمَنت وصدقت

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (ابراهيم) فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء اَن صدق عَبدِي فافرشوه من الْجنَّة وألبسوه من الْجنَّة وافتحوا لَهٗ بَابا اِلَى الْجنَّة فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح لَهٗ فِيْ قَبره مد بَصَره وَاِن الْكَافِر فَذكر مَوته قَالَ فتعاد روحه فِيْ جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فَيَقُوْلَان من رَبك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَانِ مَا دينك فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرجل الَّذِيْ بعث فِيكُمْ فَيَقُوْلُ هاه هاه لَا اَدْرِي فينادي مُنَادٍ من السَّمَاء اَن قد كذب فافرشوه مِنَ النَّار وألبسوه مِنَ النَّار وافتحوا لَهٗ بَابا اِلَى النَّار فيأتيه من حرهَا وسمومها ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف فِيْهِ أضلاعه

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: ثُمَّ يقيض لَهٗ أعمى أبكم مَعَه مرزبة من حَدِيْد لَو ضرب بهَا جبلا لصار تُرَابا فيضربه بهَا ضَرْبَة يسْمعهَا من بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب اِلَّا الثقلَيْن فَيصير تُرَابا ثُمَّ تُعَاد فِيْهِ الرّوح

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اطول من هٰذَا وَلَفْظِهٖ قَالَ: خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر مثله اِلَى اَن قَالَ فَرفع رَاسه فَقَالَ استعيذوا بِاللّٰهِ من عَذَاب الْقَبْر مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اِن العَبْد الْمُؤْمِن اِذا كَانَ فِيْ انْقِطَاع من الدُّنْيَا واقبال من الْاٰخِرَةِ نزل اِلَيْهِ مَلَائِكَة من السَّمَاء بيض الْوُجُوْه كَاَن وُجُوْهِهِمُ الشَّمْس مَعَهم كفن من أكفان الْجنَّة وحنوط من حنوط الْجنَّة حَتّٰى يجلسوا مِنْهُ مد الْبَصَر وَيَجِيْء ملك الْمَوْت عَلَيْهِ السَّلَام حَتّٰى يجلس عِنْد رَاسه فَيَقُوْلُ ايتها النَّفس الطّيبَة اخْرُجِي اِلَى مغْفرَة من اللّٰه ورضوان قَالَ فَتخرج فتسيل كَمَا تسيل القطرة من فِي السقاء فيأخذها فَاِذَا اَخذهَا لم يدعوها فِيْ يَده طرفَة عين حَتّٰى يأخذوها فيجعلوها فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَن وَفِيْ ذٰلِكَ الحنوط وَيخرج مِنْهُ كأطيب نفحة مسك وجدت على وَجه الْاَرْض قَالَ فيصعدون بهَا فَلَا يَمرُّوْنَ على ملاء من الْمَلَائِكَة اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرّوح الطّيب فَيَقُوْلَانِ فلَان ابْن فلَان بِاَحْسَن اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسمى بهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى ينْتَهوا بهَا اِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فيستفتحون لَهٗ فَيفتح لَهٗ فيشيعه من كل سَمَاء مقربوها اِلَى السَّمَاء الَّتِيْ تَلِيهَا حَتّٰى ينْتَهى بهَا اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اكتبوا كتاب عَبدِي فِيْ عليين وَاَعِيدُوهُ اِلَى الْاَرْض فِيْ

جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول ربي الله فيقولان ما دينك فيقول ديني الإسلام فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله فيقولان ما يدريك فيقول قرأت كتاب الله وآمنت به وصدقته فينادي مناد من السماء أن قد صدق عبدي فافرشوه من الجنة وافتحوا له بابا إلى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له في قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الريح فيقول ابشر بالذي يسرك هذا يومك الذي كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه الحسن يجيء بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع إلى اهلي ومالي وان العبد الكافر إذا كان في انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل إليه ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجيء ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الخبيثة اخرجي إلى سخط من الله وغضب فتفرق في جسده فينتزعها كما ينتزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها فإذا أخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يجعلوها في تلك المسوح وتخرج منها كانتن جيفة وجدت على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرون بها على ملاء من الملائكة إلا قالوا ما هذه الريح الخبيثة فيقولون فلان ابن فلان باقبح اسمائه التي كان يسمى بها في الدنيا حتى ينتهي بها إلى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل في سم الخياط (الأعراف) فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه في سجين في الأرض السفلى ثم تطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكأنما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوي به الريح في مكان سحيق (الحج) فتعاد روحه في جسده ويأتيه ملكانه فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادري قال فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري قال فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادري فينادي مناد من السماء أن كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا إلى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذي يسوؤك هذا يومك الذي كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه القبيح يجيء بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة

وفي رواية له بمعناه وزاد: فيأتيه آت قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بهوان من الله وعذاب مقيم فيقول بشرك الله بالشر من انت فيقول انا عملك الخبيث كنت بطيئا عن طاعة الله سريعا في معصيته فجزاك الله بشر ثم يقيض له أعمى أصم أبكم في يده مرزبة لو ضرب بها جبل كان ترابا فيضربه ضربة فيصير ترابا ثم يعيده الله كما كان فيضربه ضربة أخرى فيصيح صيحة يسمعه كل شيء إلا الثقلين قال البراء ثم يفتح له باب من النار ويمهد له من فرش النار

قال الحافظ هذا الحديث حديث حسن رواته محتج بهم في الصحيح كما تقدم وهو مشهور بالمنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء كذا قال أبو موسى الأصبهاني رحمه الله والمنهال روى له

الْبُخَارِيّ حَدِيثًا وَاحِدًا

وَقَالَ ابْـن مِعِيْـن الْـمِنْهَـال ثِقَةٌ وَقَالَ اَحْمد الْعجلِيّ كُوفِيٌ ثِقَةٌ وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل تَرَكَه شُعْبَة على مُحَمَّد قَالَ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ حَاتِم لِاَنَّهٗ سمع من دَاره صَوْت قِرَاءَة بالتطريب وَقَالَ عبد الله بن اَحْمد بن حَنْبَل سَمِعت اَبِيْ يَقُوْلُ اَبُوْ بشر اَحَبُّ اِلَيّ من الْمِنْهَال وزاذان ثِقَة مَشْهُور الا انه بَعْضُهُمْ وروى لَهٗ مُسْلِم حديثين فِيْ صَحِيْحه وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْمِنْهَال بِنَحْوِ رِوَايَةِ اَحْمد ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَقد رَوَاهُ عِيسَى بن الْمسيب عَن عدى بن ثَابت عَن الْبَراء عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر فِيْهِ اسْم الْملكَيْنِ فَقَالَ فِيْ ذكر الْمُؤْمِن فَيرد اِلٰى مضجعه فياتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلجفان الْاَرْض بشفاههما فيجلسانه ثُمَّ يُقَال لَهٗ يَا هٰذَا من رَبك فَذكره وَقَالَ فِيْ ذكر الْكَافِر فياتيه مُنكر وَنَكِير يثيران الْاَرْض بأنيابهما ويلجفان الْاَرْض بشفاههما أصواتهما كالرعد القاصف وأبصارهما كالبرق الخاطف فيجلسانه ثُمَّ يُقَال يَا هٰذَا من رَبك فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِي فينادى من جَانب الْقَبْر لَا دَريت ويضربانه بمرزبة من حَدِيْد لَو اجْتمع عَلَيْهَا من بَيْنَ الْخَافِقين لم يقلوها يشتعل مِنْهَا قَبره نَارا ويضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه

قَوْله هاه هاه هِيَ كلمة تقال فِي الضحك وَفِي الابعاد وَقد تقال للتوجع وَهُوَ اليق بِمَعْنى الحَدِيْث وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے جو انصار سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کا جنازہ تھا' ہم قبر کے پاس آئے' تو ابھی لحد تیار نہیں ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے تو ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھ گئے' یوں محسوس ہوتا تھا' جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک چھڑی تھی' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کرید رہے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا' اور دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو!

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ مڑ کر جاتے ہیں' تو میت ان کے جوتوں کی آہٹ بھی سنتی ہے' پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے: اے فرد! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ تمہارے نبی کون ہیں؟

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور اسے بٹھا دیتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جنہیں تمہارے درمیان مبعوث کیا گیا تھا' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' تو وہ فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہیں اس کا کیسے پتہ چلا؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔

یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے' ثابت قدم رکھے گا' دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی''

پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' تم اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھادو' جنت کا لباس پہنادو اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دو' تا کہ اس کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس کے پاس آتی رہے' اور حد نگاہ کو اس کے لئے کشادہ کر دیا جائے۔

(لیکن مردہ) اگر کافر ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی موت کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھا دیتے ہیں اور وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے' ہائے میں نہیں جانتا' وہ دونوں فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا ہے' وہ دونوں فرشتے اس سے دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ وہ کہتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: یہ جھوٹ کہتا ہے' جہنم سے اس کے لئے ایک بچھونا بچھادو' جہنم کا لباس اسے پہنادو' اور جہنم کی طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو' تا کہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا' اس کی طرف آئے' اور پھر اس مردے کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے' جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے کہ اگر وہ گرز پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی ہو جائے' پھر وہ اس گرز کے ذریعے اس میت کو ضرب لگاتا ہے' اور اس کے چیخنے کی آواز مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں' پھر وہ مردہ مٹی بن جاتا ہے پھر دوبارہ اس میں روح ڈالی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' انہوں نے اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گئے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو! یہ بات آپ ﷺ نے دو یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگتا ہے' اور آخرت کی طرف جانے لگتا ہے' تو آسمان سے فرشتے اس کی طرف نازل ہوتے ہیں' جن کے چہرے سفید ہوتے ہیں ان کے چہرے سورج کی مانند (چمک دار) ہوتے ہیں' ان کے پاس جنت کے کفن ہوتے ہیں اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے' یہاں تک کہ وہ اس کے پاس اتنی دور تک بیٹھ جاتے ہیں' جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر موت سے متعلق فرشتہ آتا ہے' اور میت کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے پاکیزہ جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضامندی کی طرف جاؤ! تو وہ جان یوں پھسلتی ہوئی نکلتی ہے' جس طرح کسی مشکیزے میں سے قطرہ پھسلتا ہے' تو وہ فرشتہ اسے حاصل کرتا ہے' جب وہ اسے حاصل کرتا ہے' تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا' بلکہ وہ اسے لے کر اس کفن میں رکھ دیتا ہے' اور اس خوشبو میں رکھ دیتا ہے (جو فرشتے لے کر آئے ہوتے ہیں) تو اس میت میں سے' سب سے زیادہ پاکیزہ خوشبو آتی ہے' جو روئے زمین پر پائی جاسکتی ہے' پھر فرشتے اسے لے کر اوپر کی طرف جاتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ کس کی پاکیزہ روح ہے؟ تو دوسرے فرشتے کہتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں ہے' وہ اس کا سب سے عمدہ نام لیتے ہیں' جس کے ذریعے دنیا میں اسے

بلایا جاتا تھا' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں اور ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے' تو ہر آسمان سے فرشتے اس کا ساتھ دیتے ہیں' اور اگلے آسمان تک پہنچاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی روح ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کا نام "علیین" میں نوٹ کر لو اور اسے دوبارہ اس کے جسم میں زمین کی طرف بھجوا دو! پھر (یعنی قبر میں) دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اسے بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار' اللہ تعالیٰ ہے' وہ دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے' وہ دونوں دریافت کرتے ہیں: وہ صاحب کون ہیں؟ جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے' وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہیں کیسے پتہ چلا؟ وہ کہتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا' اور اس کی تصدیق کی' تو آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا ہے' اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو' اور اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دو' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو جنت کی ٹھنڈک اور اس کی خوشبو اس شخص تک آتی ہے' اور اس شخص کی قبر کو حد نگاہ تک وسیع کر دیا جاتا ہے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ایک شخص اس کے پاس آتا ہے' جس کا چہرہ خوبصورت اور کپڑے عمدہ ہوتے ہیں' خوشبو پاکیزہ ہوتی ہے' وہ یہ کہتا ہے: تم وہ خوشخبری حاصل کرو' جو تمہیں خوش کر دے گی یہ وہ دن ہے' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ دریافت کرتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ بڑا خوبصورت ہے' اور تم بھلائی لے کے آئے ہو تو دوسرا شخص جواب دیتا ہے: میں تمہارا نیک عمل ہوں' تو آدمی دعا کرتا ہے: میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے' اے میرے پروردگار! قیامت قائم کر دے' تاکہ میں اہل خانہ اور مال کی طرف واپس چلا جاؤں۔

جب کوئی کافر شخص دنیا سے رخصت ہوتا ہے' اور آخرت کی طرف جاتا ہے' تو اس کی طرف ایسے فرشتے آتے ہیں' جن کے چہرے سیاہ ہوتے ہیں' ان کے پاس میلا کپڑا ہوتا ہے' وہ حد نگاہ تک اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر موت کا فرشتہ آتا ہے' اور اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے' اور یہ کہتا ہے: اے خبیث روح تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ اس کے جسم سے یوں نکلتی ہے' اور یوں الگ کی جاتی ہے' جس طرح تر روئی میں سے سفود (گوشت بھوننے والی سیخ) کو الگ کیا جاتا ہے موت کا فرشتہ اس روح کو حاصل کرتا ہے' اور پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی الگ نہیں رکھتا' بلکہ اسے اس میلے کپڑے میں ڈال دیتا ہے' اس میں سے ایسی بو نکلتی ہے' جو کسی مردار کی انتہائی زیادہ بدبو ہو سکتی ہے' جو روئے زمین پر پائی گئی ہو' پھر وہ فرشتے اسے لے کر اوپر چڑھتے ہیں' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتے ہیں' تو وہ فرشتے کہتے ہیں: یہ کیسی خبیث بو ہے؟ تو دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں: یہ فلاں بن فلاں کی ہے' دنیا میں جو اس کا سب سے برا نام ہوتا ہے' وہ اس کے حوالے سے اس کا نام لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ اسے لے کے آسمان دنیا تک پہنچتے ہیں' اس کے لئے دروازہ کھولنے کے لئے کہتے ہیں' تو دروازہ نہیں کھولا جاتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے' اور نہ ہی وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے' یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے"

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے اعمال کو سب سے نیچے والی زمین میں' موجود "سجین" میں نوٹ کر لو' پھر اس کی روح کو پرے کر دیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے' تو اس کی مثال یوں ہے' جیسے وہ آسمان سے گرے اور اسے پرندے اُچک لیں' یا اسے ہوائیں اُڑا کر دور دراز کی جگہ پر لے جائیں''

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں: تمہارا پروردگار کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: تمہارا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' فرشتے دریافت کرتے ہیں: یہ صاحب کون ہیں' جو تمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے وہ جواب دیتا ہے: ہائے ہائے میں نہیں جانتا' پھر آسمان سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اس نے جھوٹ کہا ہے' اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دو' اور اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دو' تا کہ وہاں کی تپش اور گرم ہوا' اس کے پاس آئے' پھر اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' پھر ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ بدصورت ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں اور وہ بدبودار ہوتا ہے' وہ شخص کہتا ہے: تم اس بات کی اطلاع حاصل کرو کہ جو تمہیں پریشان کرے گی' یہ وہ دن تھا' جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ مردہ کہتا ہے: تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ برا ہے' اور تم برائی لے کر آئے ہو' وہ شخص کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تو مردہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو قیامت قائم نہ کرنا''

ان کی ایک روایت جو اسی مفہوم کی ہے' اس میں یہ منقول ہے اور یہ بات زائد ہے:

''اس کے بعد ایک شخص آتا ہے' جس کا چہرہ برا ہوتا ہے' کپڑے برے ہوتے ہیں' وہ بدبودار ہوتا ہے' اور وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی اطلاع حاصل کرو' تو مردہ جواب دیتا ہے: اللہ تعالیٰ بھی تمہیں بری اطلاع دے تم کون ہو؟ وہ کہتا ہے: میں تمہارا خبیث عمل ہوں' تم اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے ست تھے' اور اس کی نافرمانی کے حوالے سے تیز تھے' تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں برا بدلہ دیا ہے' پھر اس پر ایک اندھے' بہرے اور گونگے فرشتے کو متعین کیا جاتا ہے' جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ مٹی بن جائے' وہ فرشتہ اس پر وہ گرز مارتا ہے' تو وہ مٹی بن جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کر دیتا ہے' جس طرح وہ پہلے تھا' پھر وہ دوسری مرتبہ اس پر ضرب لگاتا ہے' تو وہ چیخ مارتا ہے' جسے ہر چیز سنتی ہے' صرف دو قسم کے گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سنتے ہیں''۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات پہلے گزری ہے اور یہ منہال بن عمرو کے حوالے سے زاذان کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر مشہور ہے' جیسا کہ ابوموسیٰ اصبہانی نے یہ بات بیان کی ہے' منہال نامی راوی کے حوالے سے' امام بخاری نے ایک حدیث ذکر کی ہے۔

یحییٰ کہتے ہیں: منہال ثقہ ہیں احمد عجلی کہتے ہیں: یہ کوفی ہیں اور ثقہ ہیں' امام احمد بن حنبل کہتے ہیں: شعبہ نے اسے محمد کے حوالے سے متروک قرار دیا ہے' عبدالرحمٰن بن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کے گھر سے ''تطریب'' والی قرأت کی آواز سنی تھی۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ابوبشر میرے نزدیک' منہال سے زیادہ پسندیدہ ہے' زاذان نامی راوی ثقہ اور مشہور ہے' بعض حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے

حوالے سے دو احادیث نقل کی ہیں' امام بیہقی نے منہال کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے' جو روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور پھر امام بیہقی نے یہ فرمایا ہے: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت عیسیٰ بن مسیب نے' عدی بن ثابت کے حوالے سے' حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس میں دونوں فرشتوں کا نام ذکر کیا ہے' انہوں نے مومن کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

''اسے اس کے ٹھکانے کی طرف لوٹایا جاتا ہے' پھر منکر نکیر اس کے پاس آتے ہیں اور وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' اور اپنے ہونٹوں کے ذریعے زمین کو کھاتے ہوئے آتے ہیں' وہ دونوں اسے بٹھا لیتے ہیں اور پھر اس سے کہا جاتا ہے: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟''...... اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' اور اس میں کافر کے ذکر کے بعد یہ بات منقول ہے:

''منکر اور نکیر اس کے پاس آتے ہیں' وہ دونوں اپنے دانتوں کے ذریعے زمین کاٹ رہے ہوتے ہیں اور ہونٹوں کے ذریعے زمین چبا رہے ہوتے ہیں' ان کی آواز کڑکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' اور ان کی بینائی چمک دار چمکتی ہوئی بجلی کی مانند ہوتی ہے' وہ دونوں اسے بٹھا لیتے ہیں' اور کہتے ہیں: اے شخص! تمہارا پروردگار کون ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے: مجھے نہیں معلوم' تو قبر کے ایک طرف سے پکار کر یہ کہا جاتا ہے: تمہیں سمجھ نہیں آئی' پھر وہ دونوں اس پر لوہے کا بنا ہوا گرز مارتے ہیں' کہ اگر آسمان اور زمین کے درمیان موجود لوگ مل کر اسے اٹھانا چاہیں' تو اسے نہ اٹھا سکیں' پھر اس میت کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے' اس کی قبر کو اس کے لئے تنگ کر دیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں''۔

متن کے الفاظ ''ہاہ ہاہ'' یہ وہ کلمہ ہے' جو ہنستے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور کسی چیز کو بعید از امکان دیتے ہوئے بھی کہا جاتا ہے' اور تکلیف کے وقت بھی کہا جاتا ہے' اور یہاں حدیث کے مفہوم کے لئے یہی زیادہ مناسب ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5397 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا قبض اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بحريرة بَيْضَاء فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِي اِلَى روح اللّٰه فتخرج كاطيب ريح الْمسك حَتّٰى اِنَّهُ ليناوله بَعْضُهُمْ بَعْضًا فيشمونه حَتّٰى يَاْتُوا بِهِ بَاب السَّمَاء فَيَقُوْلُوْنَ مَا هٰذِهِ الرّيح الطّيبَة الَّتِيْ جَاءَ ت من الْاَرْض وَلَا يَاْتُوْنَ سَمَاءً اِلَّا قَالُوْا مثل ذٰلِكَ حَتّٰى يَاْتُوا بِهِ اَرْوَاح الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُم اَشد فَرحا بِهِ من اَهْلِ الْغَائِب بغائبهم فَيَقُوْلُوْنَ مَا فعل فلَان فَيَقُوْلُوْنَ دَعوه حَتّٰى يستريح فَاِنَّهُ كَانَ فِيْ غم الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قد مَاتَ أما اَتَاكُم فَيَقُوْلُوْنَ ذهب بِهِ اِلٰى أمه الهاوية وَأما الْكَافِر فيأتيه مَلَائِكَة الْعَذَاب بمسح فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِي اِلَى غضب اللّٰه فتخرج كأنتن ريح جيفة فَيذْهب بِهِ اِلٰى بَاب الْاَرْض

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بِنَحْوِهِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب مومن کی روح کو قبض کیا جاتا ہے' تو رحمت کے فرشتے' سفید ریشم لے کر اس کے پاس آتے ہیں' یہ کہتے ہیں: تم نکل کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی طرف جاؤ' تو وہ روح یوں نکلتی ہے کہ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' وہ فرشتے اس روح

کوایک دوسرے کو پکڑاتے ہیں اوراسے سونگھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کرآسمان کے دروازے تک آتے ہیں تو آسمان کے فرشتے یہ کہتے ہیں: یہ خوشبو کتنی زیادہ پاکیزہ ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے وہ لوگ جس بھی آسمان پر جاتے ہیں تو وہاں یہی بات کہی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کی روح کو لے کر مومنین کی ارواح کے پاس آتے ہیں تو ان کو اس کے آنے کے پاس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جو کسی بھی غیر موجود فرد کے گھر میں آنے پر خوشی ہوتی ہے وہ دریافت کرتے ہیں: فلاں کا کیا حال ہے؟ تو کچھ دوسرے کہتے ہیں: اسے رہنے دو جب تک وہ راحت حاصل نہیں کر لیتا' وہ دنیا کے غم میں تھا' تو وہ (مردہ) یہ کہتا ہے: اس کا انتقال ہو چکا ہے تو کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں: اسے اس کے ٹھکانے ''ہاویہ'' کی طرف لے جایا گیا ہوگا۔

جہاں تک کافر کا تعلق ہے عذاب کے فرشتے اس کے پاس ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں: اے جان! تم نکل کر اللہ تعالیٰ کے غضب کی طرف جاؤ' تو وہ نکلتی ہے تو اس کی بو انتہائی بدبودار مردار کی طرح ہوتی ہے' وہ اسے لے کر زمین کے دروازے تک آتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے بھی اس کی مانند روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5398 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدنَا جَنَازَة مَعَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فرغ من دَفنهَا وَانْصَرف النَّاس قَالَ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ الْآن يسمع خَفق نعالكم اَتَاهُ مُنكر وَنَكِير أعينهما مثل قدور النّحاس وأنيابهما مثل صياصي الْبَقر وأصواتهما مثل الرَّعْد فيجلسانه فيسألانه مَا كَانَ يعبد وَمَنْ كَانَ نبيه فَإِن كَانَ مِمَّن يعبد الله قَالَ أعبد الله ونبيي مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهدى فَآمنا بِهِ واتبعناه فَذٰلِكَ قَول الله يثبت الله الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِي الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَة (ابراهيم). فَيُقَالُ لَهُ على الْيَقِين حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى الْجَنَّة ويوسع لَهُ فِيْ حفرته وَإِن كَانَ من أهل الشَّك قَالَ لَا أَدْرِي سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فقلته فَيُقَالُ لَهُ على الشَّك حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب اِلَى النَّار وتسلط عَلَيْهِ عقارب وتنانين لَو نفخ أحدهم على الدُّنْيَا مَا أنبتت شَيْئًا تنهشه وتؤمر الْأَرْض فتضطم عَلَيْهِ حَتّٰى تخْتَلف أضلاعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَقَالَ تفرد بِهِ ابْن لَهِيعَة

قَالَ الْحَافِظ ابْن لَهِيعَة حَدِيْثه حسن فِي المتابعات وَأما مَا انْفَرد بِهِ فقليل من يحْتَج بِهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

صياصي الْبَقر قُرُوْنهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دفن کر کے فارغ ہوئے' اور لوگ واپس آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مردہ ابھی تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہوگا اس کے پاس منکر اور نکیر آئیں گے' جن کی آنکھیں پیتل کی بنی ہوئی ہنڈیا کی مانند ہوں گی' اور ان کے دانت گائے کے سینگوں کے مانند ہوں گی' ان کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی' وہ دونوں اسے بٹھائیں گے اور اس سے سوال کریں گے: وہ کس کی عبادت کرتا تھا؟ اور اس کا نبی کون ہے؟ اگر تو وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا' تو وہ کہے گا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے

نبی حضرت محمد ﷺ ہیں' جو ہمارے پاس واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے تھے' ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی پیروی کی'
(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:
''جو لوگ ایمان لائے' اللہ تعالیٰ دنیاوی زندگی میں اور آخرت میں' انہیں ثابت قول پر' ثابت قدم رکھے گا''۔
تو اس مردے سے یہ کہا جائے گا: تم یقین پر زندہ رہے' اسی پر تم مرے اور اسی پر تمہیں زندہ کیا جائے گا' پھر اس کے لئے جنت کی طرف کا دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جائے گا' اور اگر وہ مردہ اہل شک میں سے ہوا' تو وہ کہے گا: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہ بات کہہ دی' تو اس سے کہا جائے گا: تم شک پر زندہ رہے' اسی پر مرے' اور اسی پر تمہیں اٹھایا جائے گا' پھر اس کے لئے جہنم کی طرف دروازہ کھول دیا جائے گا' اور اس پر بچھو اور سانپ مسلط کر دیے جائیں گے' اگر ان میں سے کوئی ایک دنیا (یعنی زمین) پر پھونک مار دے' تو وہاں کبھی کوئی چیز نہ اُگے' وہ اسے ڈنک ماریں گے اور زمین کو حکم دیا جائے گا' تو وہ اسے بھینچ لے گی' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں' ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔
حافظ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ کی نقل کردہ حدیث' متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے' لیکن جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال کرنے والے لوگ کم ہیں۔
لفظ صياصي البقر سے مراد' گائے کے سینگ ہیں۔

5399 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا قبر الْمَيِّت اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ ملكان اسودان أزرقان يُقَال لاحدهمَا الْمُنكر وَلِلْآخر النكير فَيَقُوْلَانِ مَا كنت تَقول فِيْ هٰذَا الرجل فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ هُوَ عبد الله وَرَسُوله اشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول هٰذَا ثُمَّ يفسح لَهُ فِيْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ ينور لَهُ فِيْهِ ثُمَّ يُقَال لَهُ نم فَيَقُوْلُ ارجع اِلٰى اَهلِيْ فَاُخبرهُم فَيَقُوْلَانِ نم كنومة الْعَرُوْس الَّذِيْ لَا يوقظه اِلَّا اَحَبُّ اَهله اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه من مضجعه ذٰلِكَ وَاِن كَانَ منافقا قَالَ سَمِعت النَّاس يَقُوْلُوْنَ قولا فَقُلْتُ مثله لَا اَدْرِي فَيَقُوْلَانِ قد كُنَّا نعلم اَنَّك تَقول ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْض التئمي عَلَيْهِ فتلتئم عَلَيْهِ فتختلف أضلاعه فَلَا يزَال فِيْهَا معذبا حَتّٰى يَبْعَثهُ الله من مضجعه ذٰلِكَ -رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه
الْعَرُوْس يُطلق على الرجل وَعَلَى الْمَرْاَة مَا داما فِيْ أعراسهما

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں اتار دیا جاتا ہے' تو سیاہ رنگ کے نیلی آنکھوں والے دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں' جن میں سے ایک کو منکر کہا جاتا ہے' اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے' وہ دونوں یہ کہتے ہیں: تم ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے' جو پہلے کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہم یہ بات جانتے

تھے کہ تم یہ بات کہو گے' پھر اس کے لئے اس کی قبر کو ستر ضرب ستر بالشت کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے
پھر اس سے کہا جاتا ہے: تم سو جاؤ! وہ کہتا ہے: میں اپنے گھر والوں کے پاس واپس جا کر انہیں اس بارے میں بتاتا ہوں' وہ دونوں
فرشتے کہتے ہیں: تم دلہن کی طرح سو جاؤ! جسے وہ بیدار کرتا ہے جو اس کے اہل خانہ میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ
پسندیدہ ہوتا ہے' اور اس وقت تک سوئے رہو' جب تک اللہ تعالیٰ اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا

اور اگر وہ منافق ہوگا' تو وہ کہے گا: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو اس کی مانند بات کہہ دی' مجھے نہیں معلوم!
تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں: ہمیں پتہ تھا تم نے یہی کہنا ہے' تو زمین سے یہ کہا جاتا ہے: تم اسے بھینچ لو! تو وہ اسے بھینچ لیتی ہے' یہاں
تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں' اور پھر قبر میں اس کو مسلسل عذاب ہوتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ
اسے اس کے ٹھکانے سے دوبارہ زندہ کرے گا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں
نقل کیا ہے لفظ العروس کا اطلاق' مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے جب تک وہ شادی میں ہوں۔

5400 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَيِّت اِذا وضع فِىْ قَبره اِنَّهُ يسمع خَفق نعَالهمْ حِيْن يولوا مُدبرين فَاِن كَانَ مُؤْمِنا كَانَت الصَّلَاة عِند رَاسه وَكَانَ الصّيام عَن يَمِينه وَكَانَت الزَّكَاة عَن شِمَاله وَكَانَ فعل الْخيرَات من الصَّدَقَة وَالصَّلَاة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَى النَّاس عِنْد رجلَيْهِ فَيُؤتى من قبل رَاسه فَتَقُوْلُ الصَّلَاة مَا قبلي مدْخل ثُمَّ يُؤتى عَن يَمِينه فَيَقُوْلُ الصّيام مَا قبلي مدْخل ثُمَّ يُؤتى عَن يسَاره فَتَقُوْلُ الزَّكَاة مَا قبلي مدْخل ثُمَّ يُؤتى من قبل رجلَيْهِ فَيَقُوْلُ فعل الْخيرَات من الصَّدَقَة وَالْمَعْرُوف وَالْاِحْسَان اِلَى النَّاس مَا قبلي مدْخل فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس قد مثلت لَهُ الشَّمْس وَقد دنت للغروب فَيُقَالُ لَهُ أرأيتك هٰذَا الَّذِىْ كَانَ قبلكُمْ مَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ دَعونِي حَتّٰى اُصَلِّي فَيَقُوْلُوْنَ اِنَّك ستفعل أخبرنَا عَمَّا نَسْأَلك عَنهُ أرأيتك هٰذَا الرجل الَّذِىْ كَانَ قبلكُمْ مَاذَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ قَالَ فَيَقُوْلُ مُحَمَّد أشهد انه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانه جَاءَ بِالْحَقِّ من عِنْد اللّٰه فَيُقَالُ لَهُ على ذٰلِكَ حييت وَعَلٰى ذٰلِكَ مت وَعَلٰى ذٰلِكَ تبْعَث اِنْ شَاءَ اللّٰه ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا فَيَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك وَمَا أعد اللّٰه لَك فِيْهَا لَو عصيته فَيَزْدَاد غِبْطَة وسرورا ثُمَّ يفسح لَهُ فِىْ قَبره سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وينور لَهُ فِيْهِ ويعاد الْجَسَد كَمَا بَدَا مِنْهُ فتجعل نسمته فِى النسيم الطّيب وَهِي طير تعلق فِىْ شجر الْجَنَّة فَذٰلِكَ قَوْله يثبت اللّٰه الَّذِيْنَ آمنُوْا بالْقَوْل الثَّابِت فِى الْحَيَاة الدُّنْيَا وَفِى الْآخِرَة (ابراهيم) الْآيَة وَاِن الْكَافِر اِذا أُتِيَ من قبل رَاسه لم يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ عَن يَمِينه فَلَا يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ عَن شِمَاله فَلَا يُوجد شَىْءٍ ثُمَّ اُتِىَ من قبل رجلَيْهِ فَلَا يُوجد شَىْءٍ فَيُقَالُ لَهُ اجْلِسْ فيجلس مَرْعُوْبًا خَائِفًا فَيُقَالُ أرأيتك هٰذَا الرجل الَّذِىْ كَانَ فِيكُمْ مَاذَا تَقول فِيْهِ وماذا تشهد عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اى رجل وَلَا يَهْتَدِى لاسمه فَيُقَالُ لَهُ مُحَمَّد فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِى سَمِعت النَّاس قَالُوْا قولا فَقُلْتُ كَمَا قَالَ النَّاس فَيُقَالُ لَهُ على ذٰلِكَ حييت وَعَلَيْهِ مت وَعَلَيْهِ تبْعَث اِنْ شَاءَ

اللّٰه ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب النَّار فَيُقَالُ لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنَ النَّار وَمَا اعد اللّٰه لَكَ فِيهَا فَيَزْدَاد حسرة وثبورا ثُمَّ يفتح لَهُ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة وَيُقَال لَهُ هٰذَا مَقْعَدك مِنْهَا وَمَا اعد اللّٰه لَكَ فِيهَا لَو اطعته فَيَزْدَاد حسرة وثبورا ثُمَّ يضيق عَلَيْهِ قَبره حَتّٰى تختلف فِيهِ اضلاعه فتلك الْمَعِيشَة الضنكة الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فَإِنَّ لَهُ معيشة ضنكا ونحشره يَوْمَ الْقِيَامَة اعمى (طه)- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهُ وَزَاد الطَّبَرَانِيّ: قَالَ اَبُوْ عمر يَعْنِيْ الضَّرِيْر قلت لحماد بن سَلَمَة كَانَ هٰذَا من اَهْلِ الْقِبْلَة قَالَ نعم قَالَ اَبُوْ عمر كَانَ شهد بِهٰذِهِ الشَّهَادَة على غير يَقِين يرجع إِلٰى قلبه كَانَ يسمع النَّاس يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فيقوله

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب میت کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو وہ لوگوں کے واپس جاتے ہوئے' لوگوں کے قدموں کی آہٹ بھی سنتی ہے' اگر وہ مومن ہو' تو نماز اس کے سرہانے ہوتی ہے' روزہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے' زکوٰۃ اس کے بائیں طرف ہوتی ہے' صدقہ' نماز' نیکی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے دوسری نیکیاں' اس کے پاؤں کے قریب ہوتی ہیں' جب اس کے سر کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو نماز کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کی دائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو روزہ کہتا ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو زکوٰۃ کہتی ہے: میری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس کے پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ' بھلائی' لوگوں کے ساتھ احسان کے حوالے سے مختلف نیکیاں کہتی ہیں: ہماری طرف سے جانے کا راستہ نہیں ہے' پھر اس مردے سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! وہ بیٹھ جاتا ہے' تو اس کے سامنے یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے سورج غروب ہونے کے قریب ہے۔

تو اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے' تم ان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ اور ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے ہو؟ تو وہ کہتا ہے: مجھے موقع دو! تاکہ میں نماز ادا کرلوں' تو فرشتے کہتے ہیں: تم ایسا کرلو گے' تم ہمیں اس چیز کے بارے میں بتاؤ' جس کے بارے میں' ہم نے تم سے پوچھا ہے' کہ ان صاحب کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے' جو تمہاری طرف تشریف لائے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اور تم ان کے بارے میں کیا گواہی دیتے تھے؟ تو وہ کہتا ہے: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق لے کر آئے تھے' تو اس سے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے' اور تم اسی پر مرے اور اسی پر تمہیں (قیامت کے دن دوبارہ) زندہ کیا جائے گا' اگر اللہ نے چاہا' پھر اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہے' اس میں وہ چیزیں ہیں' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تیار کی ہیں' تو اس شخص کے رشک اور خوشی میں اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس کے سامنے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے' اور اس سے کہا جاتا ہے: یہ تمہارا ٹھکانہ ہوسکتا تھا' جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے چیزیں تیار کی ہوئی تھیں' اگر تم نے اس کی نافرمانی کی ہوئی ہوتی' تو اس شخص کی خوشی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے' پھر اس شخص کی قبر کو ستر بالشت تک کشادہ کر دیا جاتا ہے' اور اس کے لئے اس کی قبر کو روشن کر دیا جاتا ہے' اور اس کے جسم کو دوبارہ اسی طرح کر دیا جاتا ہے جیسے آدمی پہلے اس سے پیدا ہوا تھا' اور اس کی جان (یعنی روح) کو ایک پاکیزہ نسیم یعنی پرندے میں ڈالا جاتا ہے' جو جنت کے درخت سے

ذکار ہتا ہے'اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''جولوگ ایمان لائے'اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی زندگی میں'قول ثابت پرثابت قدم رکھتا ہے''۔

اگر(وہ میت) کافر ہوتواس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے'تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' دائیں طرف سے آیا جاتا ہے تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' بائیں طرف سے آیا جاتا ہے' تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' ٹانگوں کی طرف سے آیا جاتا ہے'تو وہاں کوئی چیز نہیں ہوتی' اس سے کہا جاتا ہے: تم بیٹھ جاؤ! تو وہ یوں بیٹھتا ہے کہ وہ مرعوب اور خوف زدہ ہوتا ہے'اس سے کہا جاتا ہے: ان صاحب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے'جوتمہارے درمیان مبعوث ہوئے تھے؟ تم ان کے بارے میں کیا کہتے تھے؟ اوران کے بارے میں کیا گواہی دیا کرتے تھے؟ وہ دریافت کرتا ہے: کون سے صاحب؟ اسے نبی اکرم ﷺ کے نام کانہیں بتایا گیا ہوتا' تو اس سے کہا جاتا ہے: حضرت محمد ﷺ' تو وہ کہتا ہے: مجھے نہیں معلوم' میں نے لوگوں کوایک بات کہتے ہوئے سنا تھا' تو میں نے بھی وہی بات کہہ دی' جولوگ کہا کرتے تھے' تو اسے کہا جاتا ہے: تم اسی پر زندہ رہے' اسی پر مرے اوراسی پر تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اگر اللہ نے چاہا' پھراس کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھولا جاتا ہے'اوراس سے کہا جاتا ہے: یہ جہنم میں تمہارا ٹھکانہ ہوگا' اس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے جو کچھ تیار کیا ہے'وہ یہ ہے' تو اس شخص کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے' پھراس شخص کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جاتا ہے'اور کہا جاتا ہے: اگرتم نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی' تو تمہیں جنت میں یہ ٹھکانہ ملنا تھا اوراس میں جو نعمتیں اللہ تعالیٰ نے تیار کی ہیں' وہ ملنی تھیں' تو اس کی حسرت اور پریشانی میں اضافہ ہوجاتا ہے' پھراس کی قبرکواس کے لئے تنگ کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجاتی ہیں' تو یہ وہ زندگی کی تنگی ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تواس کے لئے تنگ زندگی ہوگی'اور ہم قیامت کے دن'اسے نابینا ہونے کے طور پراٹھائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں'اورامام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے'روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں

امام طبرانی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابوعمر یعنی ضریرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن سلمہ سے دریافت کیا: وہ اہل قبلہ میں سے ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

ابوعمر کہتے ہیں: اس (یعنی مردے) نے' اس بات کی گواہی' کسی یقین کے بغیردی تھی' جو(یقین) اس کے دل کی طرف لوٹا' وہ لوگوں ایک بات کہتے ہوئے سنتا تھا' تو وہ بات کہہ دیتا تھا۔

5401 - وَفِيْ رِوَايَةٍ للطبراني: يُؤْتى الرجل فِيْ قَبره فَإِذَا أُتِيَ من قبل رَأسه دَفعته تِلَاوَة الْقُرْآن وَإِذَا أُتِيَ من قبل يَدَيْهِ دَفعته الصَّدَقَة وَإِذَا أُتِيَ من قبل رجلَيْهِ دَفعه مَشْيه إِلَى الْمَسَاجد الحَدِيْث

النَّسمَة بِفَتْح النُّوْن وَالسِّين هِيَ الرّوح قَوْله تعلق بِضَم اللَّام اَى تَأْكُل

قَالَ الْحَافِظ وَقد أملينا فِي التَّرْهِيب من إِصَابَة الْبَوْل الثَّوْب وَفِي النميمة جملَة من الْاَحَادِيْث فِيْ اَن عَذَاب الْقَبْر من الْبَوْل والنميمة لم نعد من تِلْكَ الْاَحَادِيْث هُنَا شَيْئا وَالْاَحَادِيْث فِيْ عَذَاب الْقَبْر وسؤال الْملكَيْنِ كَثِيْرَة وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة وَاللّٰه الْمُوفق لَا رب غَيره

امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''آدمی کے پاس اس کی قبر میں آیا جاتا ہے' جب اس کے سرہانے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو قرآن کی تلاوت اسے پرے کر دیتی ہے' جب سامنے کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو صدقہ اسے پرے کر دیتا ہے' جب پاؤں کی طرف سے آیا جاتا ہے' تو مسجد کی طرف چل کر جانا اسے پرے کر دیتا ہے''......الحدیث

لفظ النسمة سے مراد روح ہے' لفظ تعلق اس سے مراد وہ کھاتی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے پیشاب کے کپڑے پر لگنے' اور چغلی سے متعلق ترہیبی روایات میں' وہ تمام احادیث املاء کروا دی ہیں' جن میں یہ بات مذکور ہے کہ قبر کا عذاب' پیشاب سے نہ بچنے اور چغلی کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے' ہم نے ان روایات کو یہاں نہیں دہرایا ہے' اس کے علاوہ قبر کے عذاب اور دونوں فرشتوں کے سوالات کے بارے میں' بہت سی احادیث ہیں' (لیکن جو ہم نے ذکر کر دی ہیں) ان میں کفایت پائی جاتی ہے' باقی اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے' جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے

5402 - وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِن مُسْلِم يَمُوْتُ يَوْم الْجُمُعَة اَوْ لَيلَة الْجُمُعَة اِلَّا وَقَاه الله فِتنَة الْقَبْر

رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَغَيرِه وَقَالَ التِّرمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَاده بِمُتَّصِل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان' جمعہ کے دن' یا شب جمعہ میں انتقال کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے بچا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی و دیگر نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اس کی سند متصل نہیں ہے۔

22 - التَّرْهِيب من الْجُلُوس على الْقَبْر وَكسر عظم الْمَيِّت

باب: قبر پر بیٹھنے' یا مردے کی ہڈی توڑنے کے بارے میں ترہیبی روایات

5403 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن يجلس اَحَدُكُمْ على جَمْرَة فتحرق ثِيَابه فتخلص اِلَى جلده خير من اَن يجلس على قبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی انگارے پر بیٹھ جائے' جو اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5404 - وَعَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَمْشِي على جَمْرَة اَوْ سيف اَوْ أخصف نَعْلي برجلي اَحَبّ اِلَيّ من اَن اَمْشِي على قبر - رَوَاهُ ابْن مَاجه بِاِسْنَادٍ جَيِّد

5402- مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضى الله عنهما - حديث: 6410' مسند عبد بن حميد - مسند عبد الله بن عمرو رضى الله عنه' حديث: 324' المعجم الأوسط للطبراني - باب الباء' من اسمه بكر - حديث: 3175

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں انگارے پر چلوں' یا تلوار پر چلوں' یا اپنے پاؤں کے ذریعے اپنا جوتا مرمت کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں قبر پر چلوں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5405 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِاَن اَطَا على جَمْرَة اَحَبَّ اِلَيَّ من اَن اَطَا على قبر مُسْلِم-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَيْسَ فِيْ اَصْلِي رَفعه

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں انگارے پر پاؤں دے دوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں دوں۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں اس کا مرفوع ہونا نہیں ہے۔

5406 - وَعَنْ عِمَارَة بن حزم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا على قبر فَقَالَ يَا صَاحب الْقَبْر انْزِلْ من على الْقَبْر لَا تؤذى صَاحب الْقَبْر وَلَا يُؤْذِيك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قبر پر بیٹھے دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے قبر پر بیٹھے ہوئے فرد! قبر سے اتر آؤ' اور قبر والے شخص کو اذیت نہ پہنچاؤ' اور نہ ہی وہ تمہیں اذیت پہنچائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5407 - وَرُوِيَ عَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كسر عظم الْمَيِّت ككسره حَيا-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مردے کی ہڈی توڑنا' زندہ کی ہڈی توڑنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5407-صحيح ابن حبان - كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما أو مؤخرا' فصل في القبور - ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من تحفظ أذى الموتى ولا سيما' حديث: 3224سنن أبي داود - كتاب الجنائز' باب في الحفار يجد العظم هل يتنكب ذلك المكان ؟ - حديث: 2808سنن ابن ماجه - كتاب الجنائز' باب في النهي عن كسر عظام الميت - حديث: 1612مصنف عبد الرزاق الصنعاني - كتاب العقول' باب كسر عظم الميت - حديث: 17106سنن الدارقطني - كتاب الحدود والديات وغيره حديث: 2974السنن الكبرى للبيهقي - كتاب الجنائز' جماع أبواب التكبير على الجنائز ومن أولى بإدخاله القبر - باب من كره أن يحفر له قبر غيره إذا كان يتوهم' حديث: 6677مسند أحمد بن حنبل - مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار - حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 24214

كِتَابُ الْبَعْثِ وَأَهْوَالُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

کتاب: دوبارہ زندہ کیے جانے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں کے بارے میں روایات

قَالَ الْحَافِظِ وَهٰذَا الْكتاب بجملته لَيْسَ صَرِيْحًا فِي التَّرْغِيْب والترهيب وَاِنَّمَا هُوَ حِكَايَة اُمُور مهولة تؤول بالسعداء اِلَى النَّعِيْمِ وبالأشقياء اِلَى الْجَحِيم وَفِيْ غضونها مَا هُوَ صَرِيْح فِيْهَا اَوْ كَالصَّرِيْحِ فلنقتصر على اِملاء نبذ مِنْهُ يحصل بِالْوُقُوْفِ عَلَيْهَا الْاِحَاطَة بِجَمِيْعِ مَعَانى مَا ورد فِيْهِ على طرف من الْاِجْمَال وَلَا يخرج عَنْهَا اِلَّا زِيَادَة شَاذَّة فِيْ حَدِيْثٍ ضَعِيْفٍ اَوْ مُنكر اِذْ لَو استوعبنا مِنْهُ كَمَا استوعبنا من غَيْرِه من اَبْوَاب هٰذَا الْكتاب لَكَانَ ذٰلِكَ قَرِيْبًا مِمَّا مضى ولخرجنا عَن غير الْمَقْصُوْد اِلَى الإطناب الممل وَاللّٰه الْمُسْتَعَان وجعلناه فصولا

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کتاب (یعنی باب) میں عمومی طور پر وہ روایات نہیں ہیں جو ترغیب یا ترہیب کے بارے میں صراحت رکھتی ہیں ان میں کچھ ہولناک امور کی حکایت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجے میں سعادت مند لوگ نعمتوں کی طرف چلے جائیں گے اور بدنصیب لوگ جہنم کی طرف چلے جائیں گے لیکن ان کے ضمن میں ایسی چیز موجود ہے جو اس بارے میں صریح ہوگی یا صریح کی مانند ہوگی اس لئے ہم نے ان میں سے کچھ روایات املاء کروانے پر اکتفاء کیا ہے تا کہ اس کے ذریعے واقفیت حاصل کر کے تمام معانی کا علم حاصل ہو جائے جو اس بارے میں منقول ہوئے ہیں اور ہم نے اجمالی طور پر ایسا کیا ہے اور اس میں سے زیادہ چیز وہ نکلے گی جو کسی ضعیف یا منکر حدیث میں شاذ ہو اگر ہم ان تمام روایات کو اکٹھا کرنا چاہتے جس طرح ہم نے اس کتاب کے دیگر ابواب سے متعلق تمام روایات اکٹھی کی ہیں تو یہ تقریباً اتنا ہی حجم ہو جاتا تھا جتنا پہلے گزر گیا ہے اور پھر ہم نے مقصود سے نکل کر طوالت کی طرف چلے جانا تھا جو اکتاہٹ کا باعث ہوتا باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جا سکتی ہے ہم نے اس کتاب (یعنی باب) کو متعدد فصول میں تقسیم کیا ہے۔

فصل: فِي النَّفَخِ فِي الصُّوْرِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ

فصل: صور میں پھونک ماری جانا اور قیامت قائم ہونا

5408 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّور قَالَ قرن ينفخ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! صور کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن حبان نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5409 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ انعم وَقد الْتَقم صَاحب الْقرن الْقرن وحنى جَبهته وأصغى سَمعه يَنْتَظر اَن يُؤمر فينفخ فَكَانَ ذٰلِكَ ثقل على اَصْحَابه فَقَالُوْا فَكيف نَفْعل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نقُوْل قَالَ قُوْلُوْا حَسبنَا اللّٰه وَنعم الْوَكِيل على اللّٰه توكلنا وَرُبمَا قَالَ توكلنا على الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ زيد بن اَرقم وَمَنْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس اَيْضا

❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نعمت میں کیسے رہ سکتا ہوں (یعنی میں پرسکون کیسے رہ سکتا ہوں)' جبکہ سینگ والے والے فرد (یعنی صور پر مقرر فرشتے) نے اُسے منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے' پیشانی جھکائی ہوئی ہے' اور اپنی ساعت کو منتظر رکھا ہوا ہے' اور یہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ وہ اس میں پھونک مار دے (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر یہ بات بہت گراں گزری' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہمیں کیا پڑھنا چاہیے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' اور وہ بہترین کارساز ہے' اور ہم نے اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا''

یہاں بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ہم نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام احمد اور طبرانی نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5410 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِث قَالَ كنت عِنْد عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعِنْدهَا كَعْب الْاَحْبَار فَذكر إِسْرَافِيل فَقَالَت عَائِشَة يَا كَعْب اَخْبرنِیْ عَن إِسْرَافِيل فَقَالَ كَعْب عِنْدكُم الْعلم قَالَت اَجل قَالَت فَاَخْبرنِیْ قَالَ لَهُ اَرْبَعَة اَجْنِحَة جَنَاحَانِ فِي الْهَوَاء وَجَنَاح قد تسربل بِهِ وَجَنَاح على كَاهِله والقلم على اُذُنه فَإِذَا نزل الْوَحْي كتب الْقَلَم ثُمَّ درست الْمَلَائِكَة وَملك الصُّور جاث على إِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَقد نصب الْاُخْرٰى فالتقم الصُّور يحني ظَهره وَقد اَمر إِذا رَاٰى إِسْرَافِيل قد ضم جنَاحه اَن ينْفخ فِي الصُّور فَقَالَت عَائِشَة هٰكَذَا سَمِعْتُ

5408-صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الإخبار عن وصف الصور الذي ينفخ فيه يوم القيامة - حديث: 7420المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة المدثر - حديث:3805سنن الدارمي - ومن كتاب الرقاق' باب : في نفخ الصور - حديث:2750سنن أبي داود - كتاب السنة' باب في ذكر البعث والصور - حديث: 4138السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : ونفخ في الصور - حديث: 10871مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما - حديث: 6334البحر الزخار مسند البزار - حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' حديث: 2167شعب الإيمان للبيهقي - فصل في كيفية انتهاء الحياة الأولى' حديث:354

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' ان کے پاس حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ موجود تھے' انہوں نے حضرت اسرافیل علیہ السلام کا ذکر کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ فرمایا: اے کعب! تم مجھے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں بتاؤ! کعب نے کہا: آپ لوگوں کے پاس اس بارے میں علم ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ٹھیک ہے' لیکن تم مجھے بتاؤ! تو کعب احبار نے یہ بتایا: حضرت اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں' دو پر ہوا میں ہیں' ایک پر انہوں نے قمیص کی طرح لیا ہوا ہے' اور ایک پر اُن کی پشت پر ہے' قلم اُن کے کان پر ہے' جب وحی نازل ہوتی ہے' قلم اسے لکھتا ہے' اور پھر فرشتوں کو اس کا درس دیا جاتا ہے' اور صور پر مقرر فرشتہ ایک گھٹنے کے بل کھڑا ہوا ہے' اور دوسرے کو اس نے بچھایا ہوا ہے' اس نے صور کو منہ کے ساتھ لگایا ہوا ہے' اور اپنی پشت کو خم دیا ہوا ہے' اسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھے کہ انہوں نے اپنے پر ملا لیے ہیں تو وہ صور میں پھونک مار دے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسی طرح حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5411 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تطلع عَلَيْكُمْ قبل السَّاعَة سَحَابَة سَوْدَاءِ من قبل الْمغرب مثل الترس فَلَا تزَال ترْتَفع فِي السَّمَاء وتنتشر حَتّٰى تملأ السَّمَاء ثُمَّ يُنَادي مُنَادٍ يَا اَيهَا النَّاس اَتٰى اَمر اللّٰه فَلَا تستعجلوه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فوالذى نَفسِي بِيَدِهٖ اِن الرجلَيْن ينشران الثَّوْب فَلَا يطويانه وَاِن الرجل ليمدر حَوْضه فَلَا يسْقِي مِنْهُ شَيْئًا اَبَدًا وَالرجل يحلب نَاقَته فَلَا يشربه اَبَدًا -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ

مدر الْحَوْض اَي طينه لِئَلَّا يتسرب مِنْهُ المَاء

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت سے پہلے تمہارے سامنے مغرب کی طرف سے ڈھال کی طرح کا سیاہ بادل آئے گا' اور وہ آسمان کی طرف مسلسل بلند ہوتا جائے گا' اور پھیلتا جائے گا' یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا' پھر منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! اللہ کا حکم آ گیا ہے' تو تم جلدی نہ کرو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' دو آدمیوں نے کپڑے کو پھیلایا ہوا ہو گا' اور وہ اسے لپیٹ نہیں پائیں گے' ایک شخص اپنے حوض پر گارا لگا رہا ہو گا' لیکن وہ اس میں سے پی نہیں سکے گا' ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ لے گا' اور وہ اسے پی نہیں سکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

لفظ مدر الحوض کا مطلب اس پر مٹی لگانا ہے' تاکہ اس میں پانی ٹھہر جائے۔

5412 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لتقوم السَّاعَة وثوبهما بَيْنَهُمَا لَا يتبايعانه وَلَا يطويانه ولتقوم السَّاعَة وَقد انْصَرف بِلَبن لقحته لَا يطعمهُ ولتقوم السَّاعَة يلوط حَوْضه لَا يسْقِيه ولتقوم السَّاعَة وَقد رفع لقمته اِلٰى فِيْهِ لَا يطْعمهَا -رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

لاطه بِالطَّاءِ الْمُهْمَلَةِ بِمَعْنٰى مدره

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کا قائم ہوگی' اور دو آدمیوں کا کپڑا اُن کے درمیان ہوگا' وہ اس کے بارے میں سودا کررہے ہوں گے' اور وہ اسے لپیٹ نہیں سکیں گے' قیامت قائم ہوگی کہ جب آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر واپس جارہا ہوگا' اور اسے استعمال نہیں کرسکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی اپنا حوض درست کررہا ہوگا' اور اس میں سے پی نہیں سکے گا' قیامت قائم ہوگی' جب آدمی نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا' لیکن وہ اسے کھا نہیں پائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے

لفظ لاطه کا مطلب اس پر مٹی لگاتا ہے۔

5413 - وَعَنْ اَبِیْ مریرة عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النافخان فِی السَّمَاء الثَّانِیَة رَاس اَحدهمَا بالمشرق وَرجلَاهُ بالمغرب اَوْ قَالَ رَاس اَحدهمَا بالمغرب وَرجلَاهُ بالمشرق ینتظران مَتى یؤمران اَن ینفخا فِی الصُّور فینفخان

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ هٰكَذَا علی الشَّك فِی اِرْسَاله اَوْ اتِّصَاله

ابوہریرہ یا شاید حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''پھونک مارنے والے دو افراد دوسرے آسمان پر موجود ہیں' ان میں سے ایک کا سر مشرق میں' اور پاؤں مغرب میں ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان میں سے ایک کا سر مغرب میں ہے' اور دونوں پاؤں مشرق میں ہیں' اور وہ دونوں اس بات کے منتظر ہیں کہ کب انہیں حکم ہوتا ہے؟ کہ وہ صور میں پھونک ماریں' تو وہ اس میں پھونک ماردیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ' اسی طرح شک کے ساتھ نقل کی ہے کہ یہ مرسل ہے یا متصل ہے؟

5414 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ النفختین اَرْبَعُوْنَ قِیْلَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَة اَبیت قَالَ اَرْبَعُوْنَ شهرا قَالَ اَبیت قَالَ اَرْبَعُوْنَ سنة قَالَ اَبیت ثُمَّ ینزل من السَّمَاء مَاء فینبتون كَمَا ینْبت البقل وَلَیْسَ من الْاِنْسَان شَیْءٌ لَا یبْلى اِلَّا عظم وَاحِد وَهُوَ عجب الذَّنب مِنْهُ یركب الْخلق یَوْم الْقِیَامَة- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو مرتبہ پھونک مارے جانے کے درمیان چالیس کا فرق ہوگا' ان سے دریافت کیا گیا: چالیس دن کا؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے دریافت کیا: چالیس مہینوں کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' سائل نے سوال کیا: چالیس سال کا؟ انہوں نے فرمایا: میں اس کا جواب نہیں دیتا' پھر آسمان سے پانی نازل ہوگا' اور لوگ زمین سے یوں

5414-صحیح البخاری - کتاب تفسیر القرآن' سورة البقرة - باب یوم ینفخ فی الصور فتأتون أفواجا : زمرا' حدیث: 4654صحیح مسلم - کتاب الفتن وأشراط الساعة' باب ما بین النفختین - حدیث: 5365سنن ابن ماجه - کتاب الزهد' باب ذکر القبر والبلی - حدیث: 4264السنن الکبرٰی للنسائی - سورة الرعد' سورة الزمر - قوله تعالٰی : ثم نفخ فیه أخرى' حدیث: 11014شعب الإیمان للبیهقی - فصل فی کیفیة انتهاء الحیاة الأولى ' حدیث: 360

پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سبزی نکل آتی ہے' انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے' صرف ایک ہڈی بوسیدہ نہیں ہوتی اور وہ ''عجب الذنب'' کہلاتی ہے' اسی کے ذریعے قیامت کے دن آدمی کی تخلیق دوبارہ ہوگی''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5415 - وَلِمُسْلِم قَالَ إِن فِي الْإِنْسَان عظما لَا تَأْكُله الْأَرْض أبدًا فِيهِ يركب الْخلق يَوْم الْقِيَامَة قَالُوا أَي عظم هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ عجب الذَّنب .

وَرَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار قَالَ كل ابْن آدم تَأْكُله الْأَرْض إِلَّا عجب الذَّنب مِنْهُ خلق وَفِيه يركب

عجب الذَّنب بِفَتْح الْعين وَإِسْكَان الْجِيم بعْدهَا بَاء أَوْ مِيم وَهُوَ الْعظم الْحَدِيد الَّذِي يكون فِي أَسْفَل الصلب وأصل الذَّنب من ذَوَات الْأَرْبَع

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''انسان کے جسم کی ایک ہڈی (یعنی ایک جز) ہے' جسے زمین کبھی نہیں کھاتی' قیامت کے دن' اسی کے ذریعے انسان کی دوبارہ تخلیق ہوگی' لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون سی ہڈی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''عجب الذنب''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''انسان کے پورے وجود کو زمین کھا جاتی ہے' صرف عجب الذنب کا معاملہ مختلف ہے' اسی کے ذریعے اس کی تخلیق ہوئی تھی اور اسی کے ذریعے اسے دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

''عجب الذنب'' یہ ایک ہڈی ہے' جو پشت کے نیچے کی طرف ہوتی ہے' اور چوپایوں کی دم کی بنیاد یہی ہوتی ہے۔

5416 - وَعَنْ أَبِي سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُل التُّرَاب كل شَيْءٍ من الْإِنْسَان إِلَّا عجب ذَنبه قِيلَ وَمَا هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مثل حَبَّة خَرْدَل مِنْهُ تنشؤون

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه من طَرِيق دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مٹی انسان کے وجود کا ہر حصہ کھا جاتی ہے' صرف ''عجب الذنب'' کا معاملہ مختلف ہے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ رائی کے دانے جتنی چیز ہے' جس کے ذریعے تمہیں دوبارہ زندہ کیا جائے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

5417 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه لما حَضَرهُ الْمَوْت دَعَا بِثِيَاب جدد فلبسها ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَيِّت يبْعَث فِي ثِيَابه الَّتِي يَمُوت فِيهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَفِي إِسْنَاده يحيى بن أَيُّوبَ وَهُوَ الغافقي الْمصْرِيّ احْتج بِهِ البُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا وَله مَنَاكِير وَقَالَ أَبُو حَاتِم لَا يحْتَج بِهِ وَقَالَ أَحْمد سيء الْحِفْظ وَقَالَ النَّسَائِيّ لَيْسَ بِالْقَوِيّ وَقد قَالَ كل من وقفت على كَلَامه من أَهْلِ اللُّغَة إِن المُرَاد بقوله يبْعَث فِي ثِيَابه الَّتِي قبض فِيهَا

اَیْ فِیْ اَعمالہ قَالَ الْهَرَوِیّ وَهٰذَا کحدیثه الآخر یبْعَث العَبْد علی مَا مَاتَ عَلَیْهِ قَالَ وَلَیْسَ قَول من ذهب اِلَی الاکفان بشَیْءٍ لِاَنّ الْمَیّت اِنَّمَا یُکفن بعد الْمَوْت......انتهی

قَالَ الْحَافِظ وَفعل اَبِیْ سعید رَاوِی الحَدِیْث یدل علی اِجرائه علی ظَاهره وَاَن الْمَیّت یبْعَث فِیْ ثِیَابه الَّتِیْ قبض فِیْهَا وَفِی الصِّحَاح وَغَیْرهَا اَن النَّاس یبعثون عُرَاة کَمَا سَیَاْتِیْ فِی الْفَصْلِ بَعْدَهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاللّٰه سُبْحَانَهٗ اعلم

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: جب ان کی موت کاوقت قریب آیا' توانہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور وہ پہن لئے اورانہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میت کواُنہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا' جن میں اس کا انتقال ہوا تھا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ایوب ہے' جو غافقی مصری ہے' امام بخاری اور امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس سے منکر روایات منقول ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کا حافظہ خراب ہے' امام نسائی بیان کرتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

میں' جن بھی اہل لغت کے کلام سے واقف ہوا ہوں' ان سب نے یہی بات بیان کی ہے کہ یہاں روایت کے یہ الفاظ'' اس کے انہیں کپڑوں میں اسے زندہ کیا جائے گا' جس میں اس کا انتقال ہوا تھا''۔ یہاں کپڑوں سے مراد آدمی کے اعمال ہیں۔

ہروی بیان کرتے ہیں: یہ اس روایت کی مانند ہوگا' جس میں یہ مذکور ہے: آدمی کو اسی حالت پر زندہ کیا جائے گا' جس پر اس کا انتقال ہوا تھا' تاہم ان لوگوں کا موقف درست نہیں ہے' جو اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے مراد وہ کپڑا ہے' جس میں اسے کفن دیا جائے گا' کیونکہ میت کو کفن مرنے کے بعد دیا جاتا ہے......ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' جو اس حدیث کے راوی ہیں' ان کا فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کا ظاہری مفہوم مراد لیا جائے' کہ میت کو انہی کپڑوں میں دوبارہ زندہ کیا جائیگا' جن میں ان انتقال ہوا تھا' صحاح اور دیگر کتابوں میں یہ بات مذکور ہے: ''لوگوں کو برہنہ ہونے کے عالم میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا'' جیسا کہ آگے چل کر ایک فصل میں یہ بات آرہی ہے' اگر اللہ نے چاہا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِی الْحَشْر وَغَیْرِه

فصل: حشر اور دیگر امور کا بیان

5419 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قَامَ فِینَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بموعظة فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس اِنَّکُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَی اللّٰه حُفَاة عُرَاة غرلًا کَمَا بدأنا اَوّل خلق نعیده وَعدا علینا اِنَّا کُنَّا فاعلین (الْاَنبیاء) اَلا وَاِن اَوّل الْخَلَائق یکسی اِبْرَاهِیْم عَلَیْهِ السَّلَام اَلا وَاِنَّه سیجاء بِرِجَال من اُمتِی فَیُؤْخَذ بهم ذَات الشمَال فَاَقُوْل یَا رب اَصْحَابِی فَیَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك فَاَقُوْل کَمَا قَالَ العَبْد الصَّالح وَکنت عَلَیْهِم شَهِیدا مَا دمت فیهم اِلَی قَوْلِهِ الْعَزِیز الْحَکِیم (الْمَائِدَة) قَالَ فَیُقَالُ لی اِنَّهُم لم یزَالُوْا مرتدین علی اَعْقَابهم مُنْذُ فَارَقْتهم زَاد فِیْ

رِوَايَةٍ: فَأَقُوْلُ سحقا سحقا - رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ بِنَحْوِهِ

الغرل بِضَم الْغَيْنِ الْمُعْجَمَة وَاسْكَان الرَّاء جمع اغرل وَهُوَ الأقلف

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان بات کرنے کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جس طرح ہم نے پہلے تخلیق کیا تھا اسی طرح دوبارہ کریں گے یہ ہم پر لازم وعدہ ہے بے شک ہم ایسا کریں گے''

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) خبردار! مخلوق میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا میری امت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا انہیں بائیں طرف لے جایا جائے گا میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھی ہیں تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے؟ کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کیا تھا؟ تو میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان کے درمیان رہا'' یہ آیت یہاں تک ہے: ''غالب حکمت والا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو مجھ سے کہا جائے گا: جب آپ ان سے جدا ہوئے تھے تو یہ ایڑیوں کے بل مرتد ہو گئے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تو میں کہوں گا: دور ہو جاؤ! دور ہو جاؤ!

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

لفظ الغرل یہ اغرل کی جمع ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔

5420 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قَالَتْ عَائِشَة فَقُلْتُ الرِّجَال وَالنِّسَاء جَمِيعًا ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض قَالَ الْأَمر أَشد من أَن يهمهم ذَلِك - وَفِيْ رِوَايَةٍ من أَن ينظر بَعْضُهُمْ إِلَى بعض رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں برہنہ جسم ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: کیا مرد اور عورت سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معاملہ اس سے زیادہ سخت ہو گا کہ انہیں اس چیز کا خیال بھی آئے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5421 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر

5420-حُفَاة عُرَاة غرلًا حفاة عراة غرلا صحيح البخاري - كتاب الرقاق باب : كيف الحشر - حديث:6172 صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة - حديث: 5211 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب الأهوال حديث:8775 السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز البعث - حديث:2185

النَّاس يَوْم الْقِيَامَة عُرَاة حُفَاة فَقَالَت ام سَلَمَة فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ واسواتاه ينظر بَعْضنَا اِلٰى بعض فَقَالَ شغل النَّاس قلت مَا شغلهم قَالَ نشر الصحائف فِيهَا مَثَاقِيل الذَّر وَمَثَاقِيل الْخَرْدَل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ

❀❀ سیّدہ ام سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو برہنہ جسم' برہنہ پاؤں اٹھایا جائے گا' سیّدہ ام سلمہ ﷞ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو بڑی حیران کن بات ہوگی' کہ ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ کہیں اور ہوگی' میں نے دریافت کیا: لوگوں کی توجہ کس طرف ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صحیفے کھول دیے جائیں گے' جن میں چیونٹی کے وزن جتنا حساب ہوگا' اور رائی کے دانے کے وزن جتنا حساب ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5422 - وَعَن سَوْدَة بنت زَمعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبْعَث النَّاس حُفَاة عُرَاة غرلًا قد الجمهم الْعرق وَبلغ شحوم الْآذان فَقُلْتُ يبصر بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ شغل النَّاس لكل امْرِیءٍ مِنْهُم يَوْمَئِذٍ شَأْن يُغْنِيه (عبس)-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سیّدہ سودہ بنت زمعہ ﷞ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' ختنے کے بغیر زندہ کیا جائے گا' ان کا پسینہ نکلا ہوا ہوگا' جو ان کے کانوں کی لوتک پہنچ رہا ہوگا' میں نے دریافت کیا: کیا لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی توجہ اور طرف ہوگی' ہر شخص کو ایسی پریشانی ہوگی' جو اسے بے نیاز کر دے گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5423 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حُفَاة عُرَاة فَقَالَت امْرَأَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكيف يرى بَعْضنَا بَعْضًا فَقَالَ اِن الْاَبْصَار شاخصة فَرفع بَصَره اِلَى السَّمَاء فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يستر عورتي قَالَ اللّٰهُمَّ اسْتُرْ عورتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْهِ سعيد بن الْمَرْزُبَان وَقد وثق

❀❀ حضرت امام حسن بن علی ﷠ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) لوگوں کو برہنہ پاؤں' برہنہ جسم اٹھایا جائے گا' ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کیا ہوگا' جب ہم ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہیں اٹھی ہوئی ہوں گی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی' تو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میری شرم گاہ پر پردہ رکھے' تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی شرم گاہ کو پردے میں رکھنا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس میں ایک راوی سعید بن مرزبان ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

5424 - وَعَن سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحْشر النَّاس يَوْم

الْقِيَامَةِ على اَرْضٍ بَيْضَاءَ عفراء كقرصة النقي لَيْسَ فِيْهَا علم لاحد-وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سهل اَوْ غَيْرِه لَيْسَ فِيْهَا معلم لأحد-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

العفراء هِيَ الْبَيْضَاء لَيْسَ بياضها بالناصع النقي هُوَ الْخبز الْأَبْيَض والمعلم بِفَتْح الْمِيم مَا يَجْعَل علما وعلامة للطريق وَالْحُدُود وَقِيْلَ المعلم الْاَثر وَمَعْنَاهُ اَنَّهَا لم توطأ قبل فَيكون فِيْهَا اثر اَوْ عَلَامَة لاحد

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو سفید' غیر چمک دار زمین پر زندہ کیا جائے گا' جو سفید آٹے کی روٹی کی مانند ہوگی' اس میں کسی کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سہل یا کسی اور راوی نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس میں کسی شخص کے لئے کوئی نشان نہیں ہوگا''-یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''العفراء'' سے مراد ایسی سفیدی ہے' جس کی سفیدی میں چمک نہ ہو' لفظ ''النقی'' سے مراد سفید آٹے کی روٹی ہے' لفظ ''معلم'' سے مراد وہ چیز ہے' جسے نشان اور راستے کی علامت' یا حد بندی کی علامت قرار دی جائے' ایک قول کے مطابق معلم کا مطلب اثر (یعنی نشان) ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس زمین پر' اس سے پہلے پاؤں نہیں دیا گیا ہوگا کہ وہاں کسی کا نشان' یا علامت بنی۔

5425 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى الَّذِيْنَ يحشرُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّم (الفرقان) ايحشر الْكَافِر عَلٰى وَجهه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ الَّذِيْ اَمْشَاهُ عِلى الرجلَيْن فِي الدُّنْيَا قَادر على اَن يمشيه عَلٰى وَجهه قَالَ قَتَادَة حِيْن بلغه بَلٰى وَعزة رَبنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

تو کیا کافر کو اس کے چہرے کے بل اٹھایا جائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ ذات' جو دنیا میں آدمی کو دو پاؤں پر چلانے پر قدرت رکھتی ہے' کیا وہ اسے چہرے کے بل چلانے کی قدرت نہیں رکھتی ہوگی؟

قتادہ کے بارے میں یہ مشہور ہے: جب ان تک یہ بات پہنچی' تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! ہمارے پروردگار کے غلبے کی قسم (یعنی ایسا ہوسکتا ہے)-یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5425-صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : الذين يحشرون على وجوههم إلى جهنم أولئك شر' حديث:4487صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب يحشر الكافر على وجهه - حديث:5127المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' من تفسير سورة الفرقان - حديث:3452صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة ' ذكر الإخبار عن وصف ما يحشر الكفار به - حديث:7431السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' سورة الفرقان - قوله تعالى : الذين يحشرون على وجوههم إلى جهنم' حديث:10925مسند أحمد بن حنبل مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه - حديث:12484مسند عبد بن حميد - مسند أنس بن مالك' حديث:1183مسند أبي يعلى الموصلي - سعيد بن سنان ' حديث:4163

5426 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة ثَلَاثَة اَصْنَاف صنفا مشَاة وَصِنفًا ركبانا وَصِنفًا على وُجُوههم قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يَمْشُوْنَ على وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِن الَّذِیْ اَمْشَاهُم على اَقْدَامهم قَادر على اَن يُمشيهم على وُجُوْهِهِمْ اما اِنَّهُم يَتَّقُوْنَ بِوُجُوْهِهِمْ كل حدب وَشَوْك -رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کو تین قسموں میں اٹھایا جائے گا' ایک قسم پیدل چلنے والوں کی ہوگی' ایک سوار ہو کر چلنے والوں کی ہوگی اور ایک قسم چہروں کے بل چلنے والوں کی ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ذات جو انہیں پاؤں پر چلاتی ہے' وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ وہ انہیں چہروں کے بل چلائے' البتہ وہ اپنے چہروں کے ذریعے ہر رکاوٹ اور کانٹے سے بچنے کی کوشش کریں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5427 - وَعَنْ بهز بن حَكِيم عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُم تحشرُوْنَ رجَالًا وركبانا وَتجرُوْنَ على وُجُوهكُم -رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ بہز بن حکیم نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگوں کو پیادہ اور سوار ہونے کے عالم میں اٹھایا جائے گا' اور تمہیں چہروں کے بل چلایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

5428 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن الصَّادِق المصدوق حَدثنِیْ اَن النَّاس يحشرُوْنَ ثَلَاثَة اَفْوَاج فوجا راكبين طاعمين كاسين وفوجا تسحبهم الْمَلَائِكَة على وُجُوْهِهِمْ وتحشرهم النَّار وفوجا يَمْشُوْنَ ويسعون......الحَدِيْثِ- رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے: (قیامت کے دن) لوگوں کو تین قسم کے گروہوں میں اٹھایا جائے گا' ایک گروہ سوار ہوگا' انہیں کھانے کے لئے بھی ملے گا' اور لباس بھی ہوگا' ایک گروہ وہ ہے' جنہیں فرشتے' چہروں کے بل گھسیٹ کر لے جائیں گے اور ان کا انجام جہنم ہوگا' اور ایک گروہ وہ ہوگا' جو چلے گا' اور دوڑے گا''......الحدیث۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5429 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبْعَث اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة نَاسا فِیْ صور الذَّر يطؤهم النَّاس بأقدامهم فَيُقَالُ مَا هٰؤُلَاءِ فِیْ صور الذَّر فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ المتكبرُوْنَ فِی الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھائے گا' لوگ اپنے پاؤں کے ذریعے انہیں روندیں گے تو دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ جو چیونٹیوں کی شکل میں ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا: یہ لوگ دنیا میں تکبر کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5430 - وَعَنْ عَمْرِو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحشر المتكبرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَة اَمْثَال الذَّر فِيْ صور الرِّجَال يَغْشَاهُم الذل من كل مَكَان يساقون اِلٰى سجن فِيْ جَهَنَّم يُقَال لَهُ بولس تعلوهم نَار الأنيار يسقون من عصارة اَهْلِ النَّارِ طِينَة الخبال

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتقدم مَعَ غَرِيْبه فِي الْكَبِير

❀❀ عمرو بن شعیب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' تکبر کرنے والوں کو چیونٹیوں کی شکل میں اٹھایا جائے گا' جو انسانی شکل میں ہوں گے' انہیں ہر طرف سے ذلت ڈھانپ لے گی' انہیں ہانک کر جہنم میں موجود ایک قید خانے کی طرف لے جایا جائے گا' اس کا نام ''بولس'' ہوگا' اور سب سے زیادہ آگ ان پر غالب آئے گی اور انہیں اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ) یعنی طینۃ الخبال پلایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اس سے پہلے اس کے غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5431 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة على ثَلَاث طرائق راغبين وراهبين وَاثْنَان على بعير وَثَلَاثَة على بعير وَاَرْبَعَة على بعير وَعشرَة على بعير ويحشر بَقِيَّتهمْ النَّار تقيل مَعَهم حَيْثُ قَالُوْا وتبيت مَعَهم حَيْثُ باتوا وتصبح مَعَهم حَيْثُ اَصْبحُوا وتمسي مَعَهم حَيْثُ اَمسوا-رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم-الطرائق جمع طَرِيقَة وَهِي الْحَالة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' لوگوں کو تین قسم کے طبقوں میں اٹھایا جائے گا' کچھ لوگ رغبت رکھنے والے ہوں گے' کچھ لوگ دوڑنے والے ہوں گے' دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' تین آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' چار آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' دس آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے' اور ان کے باقی کے افراد کو جہنم میں اکٹھا کیا جائے گا' وہ ان کے ساتھ رہی گے' جہاں وہ رہیں گے' وہ ان کے ساتھ رات بسر کرے گی' جہاں وہ رات بسر کریں گے' وہ ان کے ساتھ صبح کرے گی' جہاں وہ صبح کریں گے' وہ ان کے ساتھ شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری نے اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الطرائق یہ لفظ طریقہ کی جمع ہے' اور اس سے مراد حالت ہے۔

5432 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعرق النَّاس يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يذهب فِي الْاَرْض عرقهم سَبْعِيْنَ ذِرَاعا وَاِنَّهُ يلجمهم حَتّٰى يبلغ آذانهم-رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن لوگوں کا پسینہ نکلے گا' یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر بالشت تک (بلند) ہو جائے گا' اور اس پسینے کی ان لوگوں کو لگام ڈالی جائے گی جو ان کے کانوں تک پہنچ جائے گا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5433 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين) قَالَ يَقُوْمُ أحدهم فِيْ رشحه اِلٰى اَنْصَاف اُذُنَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مَرْفُوْعا وموقوفا وَصحح الْمَرْفُوْع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے پسینے میں کھڑا ہوگا' جو اس کے نصف کان تک آ رہا ہوگا"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے موقوف اور "مرفوع" روایت کے طور پر' دونوں طرح سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے "مرفوع" حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

5434 - وَعَنِ الْمِقْدَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تدنى الشَّمْس يَوْم الْقِيَامَة من الْخلق حَتّٰى تكون مِنْهُم كمقدار ميل - قَالَ سليم بن عَامر وَاللّٰه مَا اَدْرِي مَا يَعْنِيْ بالميل مَسَافَة الْاَرْض اَوْ الْميل الَّتِيْ تكحل بِهِ الْعين قَالَ فَتكون النَّاس على قدر اَعْمَالهم فِي الْعرق فَمنهمْ من يكون اِلٰى كعبيه وَمِنْهُم من يكون اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من يكون اِلٰى حقْوَيْهِ وَمِنْهُم من يلجمه الْعرق اِلجاما وَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اِلٰى فِيْهِ - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن سورج مخلوق کے قریب آ جائے گا' یہاں تک کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو وہ ایک میل جتنا دور محسوس ہوگا"۔

سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ ایک "میل" سے مراد زمین کی مسافت ہے' یا "میل" سے مراد وہ سلائی ہے جس کے ذریعے آنکھ میں سرمہ ڈالا جاتا ہے

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے' ان میں سے کسی کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا' اور کسی کا گھٹنوں تک ہوگا' کسی کا پشت تک ہوگا' کسی کو پسینے کی لگام ڈالی گئی ہوگی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ساتھ اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5435 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَدْنُو الشَّمْس من الْاَرْض فيعرق النَّاس فَمِنَ النَّاس من يبلغ عرقه عَقِبَيْهِ وَمِنْهُم من يبلغ نصف السَّاق وَمِنْهُم من يبلغ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُم من يبلغ اِلَى الْعَجز وَمِنْهُم من يبلغ الخاصرة وَمِنْهُم من يبلغ مَنْكِبَيْهِ وَمِنْهُم من يبلغ عُنُقه وَمِنْهُم من يبلغ وَسطه وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اَلجمها فَاه رَاَيْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِير هٰكَذَا

وَمِنهُم من يغطيه عرقه وَضرب بِيَدِهِ وَأَشَارَ وَأمر يَده فَوق رَأسه من غير أَن يُصِيب الرَّأْس دور رَاحَته يَمِينا وَشمَالًا - رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''سورج' زمین کے قریب ہو جائے گا' اور لوگوں کو پسینہ آ جائے گا' تو لوگوں میں کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے ٹخنوں تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی نصف پنڈلی تک آ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے گھٹنوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی پشت تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے پہلو تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کے کندھوں تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہوں گے' جن کا پسینہ ان کی گردن تک پہنچ رہا ہوگا' کچھ ایسے ہونگے جن کا ان کے درمیان تک پہنچ رہا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا کہ اس کے منہ میں اس کی لگام ڈال دی جائے گی' راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح اشارہ کیا' کچھ ایسے ہونگے' جن کا پسینہ انہیں ڈھانپ لے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اپنے سر پر پھیرا' البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلیاں' دائیں ہتھیلی اور بائیں ہتھیلی سر کو نہیں لگائیں۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5436 - وَعَن عبد الْعَزِيز الْعَطَّار عَن أنس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ لَا أعلمهُ إِلَّا رَفعه قَالَ لم يلق ابْن آدم شَيْئا مُنْذُ خلقه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أَشد عَلَيْهِ من الْمَوْت ثُمَّ إِن الْمَوْت أَهْون مِمَّا بعده وَإِنَّهُم ليلقون من هول ذَلِك الْيَوْم شدَّة حَتَّى يلجمهم الْعرق حَتَّى إِن السفن لَو أجريت فِيهِ لجرت

رَوَاهُ أَحْمد مَرْفُوعا بِاخْتِصَار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط على الشَّك هَكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ وإسنادهما جيد

❀❀ عبدالعزیز عطار نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق یہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے' اس کے بعد' اس نے کبھی بھی کسی ایسی چیز کا سامنا نہیں کیا ہوگا' جو اس کے لئے موت سے زیادہ سخت ہو' اور بعد کی صورت حال کے مقابلے میں' موت زیادہ آسان ہوگی' وہ اس دن ایسی ہولناکیوں کا سامنا کریں گے کہ آدمی کو پسینہ کی لگام ڈالی جائے گی' اور پسینہ اتنا ہوگا کہ اگر اس میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں اسی طرح شک کے ساتھ نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں البتہ ان دونوں کی سند عمدہ ہے۔

5437 - وَعَن عبد اللّٰه بن مَسْعُود رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ الأَرْض كلهَا نَار يَوْم الْقِيَامَة وَالْجنَّة من وَرَائِهَا كواعبها وأكوابها وَالَّذِي نفس عبد الله بِيَدِهِ إِن الرجل ليفيض عرقا حَتَّى يسيح فِي الأَرْض قامته ثُمَّ يرْتَفع حَتَّى يبلغ أَنفه وَمَا مَسّه الْحساب قَالُوا مِم ذَلِك يَا أَبَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ مِمَّا يرى النَّاس يلقون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوفًا بِإِسْنَاد جيد قوي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قیامت کے دن پوری زمین آگ کی ہوگی جنت اس سے پرے ہوگی اس کے پیالے اور برتن ہوں گے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں عبداللہ کی جان ہے آدمی اتنا زیادہ پسینہ بہائے گا کہ وہ زمین میں اس کی قامت جتنا ہوجائے گا پھر وہ اور بلند ہوکر اس کی ناک تک آجائے گا حالانکہ ابھی اس کو حساب نے چھوا بھی نہیں ہوگا لوگوں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! اس کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: کیونکہ لوگ جو صورت حال دیکھیں گے (اس کے خوف کی وجہ سے یہ صورت حال ہوگی)"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5438 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليلجمه العرق يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ يَا رب ارحني وَلَوْ اِلَى النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَمَنْ طَرِيقه ابْن حبَان اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا اِن الْكَافِر -وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ الْفضل بن عِيسَى وَهُوَ واه عَن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْعرق ليلزم الْمَرْءِ فِي الْموقف حَتّٰى يَقُوْلُ يَا رب اِرسالك بِي اِلَى النَّار اَهْون عَلَيّ مِمَّا اجد وَهُوَ يعلم مَا فِيهَا من شدَّة الْعَذَاب -وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن کسی بندے کو پسینے کی لگام ڈالی جائے گی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے راحت عطا فرمادے خواہ جہنم کی طرف ہی بھیج دے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے اور ان کے حوالے سے امام ابن حبان نے اسے نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "کافر کو"

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے فضل بن عیسیٰ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے جو ایک واہی راوی ہے اس کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محشر میں آدمی کا پسینہ آدمی کے ساتھ ہوگا یہاں تک کہ آدمی یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے جہنم کی طرف بھیج دے تو یہ میرے نزدیک اس سے ہلکا ہوگا جس صورت حال کا میں سامنا کررہا ہوں حالانکہ وہ یہ بات جانتا ہوگا کہ جہنم میں بھی شدید عذاب ہوگا"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5439 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْم يَقُوْمُ النَّاس لرب الْعَالمين (المطففين) مِقْدَار نصف يَوْم من خمسين الف سنة فيهون ذٰلِكَ على الْمُؤْمِن كتدلي الشَّمْس للغروب اِلٰى اَن تغرب -رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: "(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

"جب لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے"۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس دن کا نصف' پچاس ہزار سال کا ہوگا' اور وہ مومن کے لئے اتنا آسان ہوگا' جس طرح سورج غروب ہونے کے قریب ہو' تو اس وقت سے لے کر' سورج کے غروب ہونے تک' جو وقت ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

5440 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ يَوْمًا كَانَ مِقْدَاره خمسين الف سنة فَقِيل مَا اطول هٰذَا الْيَوْم قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِی بِيَدِهٖ اِنَّهٗ ليخفف على الْمُؤمن حَتّٰى يكون اخف عَلَيْهِ من صَلَاة مَكْتُوبَة

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه كلهم من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ ایک ایسا دن ہوگا' جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی' عرض کی گئی: یہ تو بہت طویل دن ہوگا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' وہ مومن کے لئے اتنا مختصر ہوگا' کہ اس کے لئے فرض نماز کے وقت سے بھی زیادہ مختصر ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔

5441 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تجتمعون يَوْم الْقِيَامَة فَيُقَالُ اَيْنَ فُقَرَاء هٰذِهِ الْاُمة ومساكينها فَيَقُوْمُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ مَاذَا عملتم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا ابتليتنا فصبرنا وَوليت الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان غَيرنَا فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ صدقتم قَالَ فَيدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل النَّاس وَتبقى شدَّة الْحساب على ذَوِى الْاَمْوَال وَالسُّلْطَان قَالُوْا فَاَيْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَئِذٍ قَالَ تُوضَع لَهُمْ كراسي من نور ويظلل عَلَيْهِمُ الْغَمَام يكون ذٰلِكَ الْيَوْم اقصر على الْمُؤْمِنِيْنَ من سَاعَة من نَهَار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه

قَالَ الْحَافِظ وَقد صَحَّ اَن الْفُقَرَاء يدْخلُوْنَ الْجنَّة قبل الْاَغْنِيَاء بِخَمْسِمِائَة عَام وَتقدم ذٰلِكَ فِی الْفقر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ قیامت کے دن اکٹھے ہوگے' تو دریافت کیا جائے گا: اس امت کے مسکین اور غریب لوگ کہاں ہیں؟ تو ان سے کہا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا تھا؟ تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں آزمائش کا شکار کیا' تو ہم نے صبر سے کام لیا' تو نے اموال اور حکومت ہماری بجائے دوسروں کو دی تھی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو وہ لوگ دوسروں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور (دنیا کے) مالدار لوگ اور غلبہ رکھنے والے لوگوں پر حساب کی شدت باقی رہے گی (راوی بیان کرتے ہیں:) لوگوں نے عرض کی: اس وقت اہل ایمان کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے نور سے بنی ہوئی کرسیاں رکھی جائیں گی' اور ان پر بادل سایہ کرلے گا' اور اہل ایمان کے لئے وہ دن (یعنی قیامت کا دن' دنیا کے حساب سے) ایک دن کی ایک گھڑی جتنا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ غریب لوگ خوشحال لوگوں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہ روایت اس سے پہلے فقر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5442 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجمع الله الْأَوَّلين والآخرين لميقات يَوْم مَعْلُوم قيَاما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء قَالَ وَينزل الله عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ظلل من الْغَمَام من الْعَرْش إِلَى الْكُرْسِيّ ثُمَّ يُنَادى مُنَاد اَيهَا النَّاس ألم ترضوا من ربكُمُ الَّذِي خلقكُمْ ورزقكم وامركم اَن تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا اَن يولي كل إِنْسَان مِنْكُمْ مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فِي الدُّنْيَا اَلَيْسَ ذٰلِكَ عدلا من ربكُمْ قَالُوْا بَلٰى فَينْطَلق كل قوم إِلٰى مَا كَانُوْا يعْبدُونَ ويتولون فِي الدُّنْيَا قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ ويمثل لَهُمْ أشباه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ فَمنهمْ من ينْطَلق إِلَى الشَّمْس وَمِنْهُم من ينْطَلق إِلَى الْقَمَر والأوثان من الْحِجَارَة وَاَشْبَاه مَا كَانُوْا يعْبدُونَ قَالَ ويمثل لمن كَانَ يعبد عِيسَى شَيْطَان عِيسَى ويمثل لمن كَانَ يعبد عُزَيْرًا شَيْطَان عُزَيْر وَيبقى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأمته قَالَ فيتمثل الرب تَبَارَك وَتَعَالٰى فيأتيهم فَيَقُوْلُ مَا لكم لَا تنطلقون كَمَا انْطَلقَ النَّاس قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ إِن لنا إِلٰهًا مَا رَاَيْنَاهُ فَيَقُوْلُ هَلْ تعرفونه إِن رَاَيْتُمُوهُ فَيَقُوْلُوْنَ إِن بَيْننَا وَبَيْنه عَلامَة إِذا رأيناها عرفناها قَالَ فَيَقُوْلُ مَا هِيَ فَيَقُوْلُوْنَ يكْشف عَن سَاقه فَعِنْدَ ذٰلِكَ يكْشف عَن سَاقه فيخر كل من كَانَ مُشْركًا يرائي لظهره وَيبقى قوم ظُهُورهمْ كصياصي الْبَقر يُرِيدُونَ السُّجُود فَلَا يَسْتَطِيعُوْنَ وَقد كَانُوْا يُدعَوْنَ إِلَى السُّجُود وهم سَالِمُوْنَ ثُمَّ يَقُوْلُ ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهمْ من يُعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْن اَيْدِيهم وَمِنْهُم من يُعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يُعْطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهٖ وَمِنْهُم من يُعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخِرهم رجلا يُعْطى نوره على إِبْهَام قدمه يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَإِذَا اَضَاء قدمه قدم وَإِذا أطفىء قَامَ قَالَ والرب تَبَارَك وَتَعَالٰى أمامهم حَتّٰى يمر بهم إِلَى النَّار فَيبقى اَثَره كحد السَّيْف قَالَ فَيَقُوْلُ مروا فيمرُّوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوَاكِب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِيْ يُعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَدَيْهِ وَرجلَيْهِ تجر يَد وَتعلق يَد وتجر رجل وَتعلق رجل وتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَإِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ مَا لم يُعْط اَحَدًا إِذْ أنجاني مِنْهَا بعد إِذْ رَاَيْتهَا قَالَ فَينْطَلق بِهٖ إِلٰى غَدِير عِنْد بَاب الْجَنَّة فيغتسل فَيعُود إِلَيْهِ ريح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِي الْجَنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب أدخلني الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰهُ أتسأل الْجَنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب اجْعَل بيني وَبَيْنهَا حِجَابا حَتّٰى لَا أسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجَنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهٗ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَاَنَّ مَا هُوَ فِيْهِ بِالنِّسْبَةِ إِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِيْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَعَلَّكَ إِن اَعْطيته تسْأَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا أسأل غَيره وَأي منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام

ذٰلِكَ منزلا كَانَ مَا هُوَ فِيهِ بِالنِّسْبَةِ اِلَيهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِي ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ لَعَلَّكَ اِن اَعْطيته تسْاَل غَيْره فَيَقُوْلُ لَا وَعزّتك وَاى منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره مَا لَكَ لَا تسْاَل فَيَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰى استحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره الم ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتها اِلٰى يَوْم افنيتها وَعشرَة اَضعافه فَيَقُوْلُ اتهزأ بِي وَاَنت رب الْعِزَّة قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّي على ذٰلِكَ قَادر فَيَقُوْلُ الحقني بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ قَالَ فَينْطَلق يرمل فِي الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهُ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيَقُوْلُ لَهُ ارْفَعْ رَاْسك مَا لَكَ فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّي اَوْ تراءى لي رَبِّي فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يَاْتِي رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهُ فَيُقَالُ لَهُ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّك ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي اَلف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ قَالَ فَينْطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهُ بَاب الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها واَبوابها واغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا يستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيْهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِيْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف اَدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا اَعرض عَنْهَا اِعراضة ازدادت فِيْ عينه سَبْعِيْنَ ضعفا عَمَّا كَانَت قبل ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَهَا وَاللّٰه لقد ازددت فِيْ عَيْني سَبْعِيْنَ ضعفا وَتقول لَهُ وَاَنت لقد ازددت فِيْ عَيْني سَبْعِيْنَ ضعفا فَيُقَالُ لَهُ اَشرف فيشرف فَيُقَالُ لَهُ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ لَهُ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا ابْن اُم عبد يَا كَعْب عَن اَدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلا فَكيف اَعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اُذن سَمِعت..... فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ من طرق اَحدهَا صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَالحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مخصوص دن میں' اللہ تعالیٰ سب پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' اور وہ چالیس سال تک کھڑے رہیں گے ان کی نگاہیں اوپر کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ تقدیر کے فیصلے کے منتظر ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ بادلوں کے سائے میں' عرش سے کرسی کی طرف نزول فرمائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے لوگو! کیا تم اپنے پروردگار سے راضی نہیں تھے؟ جس نے تمہیں پیدا کیا' تمہیں رزق عطا کیا' اور اس نے تمہیں یہ حکم دیا کہ تم اس کی عبادت کرو' اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا' اب تم میں سے ہر ایک اس کے ساتھ چلا جائے' جس کی وہ دنیا میں عبادت کیا کرتا تھا' کیا یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے عدل نہیں ہے؟ وہ لوگ کہیں گے: جی ہاں! تو ہر قوم اس کی طرف چلی جائے گی' جس کی وہ عبادت کیا کرتی تھی' اور جس کے ساتھ وہ دنیا میں تعلق رکھتی تھی' وہ لوگ جس چیز کی عبادت کیا کرتے تھے' ان کے سامنے ان چیزوں کو ایک وجود کی شکل میں رکھا جائے گا' تو کچھ لوگ سورج کی طرف چلے جائیں گے' کچھ چاند کی طرف چلے جائیں گے' کچھ پتھر سے بنے ہوئے بتوں کی طرف چلے جائیں گے' اور اس طرح کی دیگر چیزوں کی طرف چلے جائیں گے' جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے' ان کے لئے شیطان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی شکل دے دی

جائے گی اور جو لوگ حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے ان کے لئے شیطان کو حضرت عزیر علیہ السلام کی سی شکل دے دی جائے گی۔

پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی امت باقی رہ جائیں گے تو پروردگار مثالی شکل میں ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم لوگ کیوں نہیں جاتے؟ جس طرح دوسرے لوگ چلے گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو وہ لوگ کہیں گے: ہمارا ایک پروردگار ہے جسے ہم نے دیکھا نہیں ہے پروردگار فرمائے گا: اگر تم اسے دیکھ لو تو کیا تم اسے پہچان لو گے؟ تو وہ کہیں گے: ہمارے اور اس کے درمیان ایک مخصوص علامت ہے جب ہم اسے دیکھیں گے تو اسے پہچان لیں گے تو پروردگار فرمائے گا: وہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے: اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا' تو اسی وقت ہی اُس کی پنڈلی سے پردہ ہٹا دیا جائے گا' تو اس وقت ہر وہ شخص جو مشرک ہوگا' وہ اپنی پشت کو جھکانے کی کوشش کرے گا' اور کچھ لوگ ایسے باقی رہ جائیں گے' جن کی پشتیں گائے کے سینگوں کی طرح ہوں گی (جو ہل نہیں سکیں گی) وہ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے' لیکن وہ اس کی استطاعت نہیں رکھیں گے' یہ وہ لوگ ہوں گے' جنہیں سجدے کی دعوت دی گئی ہوگی' وہ ویسے ہی رہیں گے' پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ اپنے سر اٹھاؤ! وہ اپنے سر اٹھائیں گے۔

پروردگار اُن کے اعمال کے حساب سے انہیں ان کا نور عطا کرے گا' کسی کو بڑے پہاڑ جتنا نور دیا جائے گا وہ اس کے سامنے چلے گا کسی کو اس سے کم نور دیا جائے گا کسی کو کھجور کے درخت جتنا نور دیا جائے گا کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا' یہاں تک کہ ان میں سے جو آخری فرد ہوگا اسے اس کا نور دیا جائے گا' جو اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا وہ کبھی جل اٹھے گا' اور کبھی بجھ جائے گا' اور جب اس کا پاؤں روشن ہوگا' تو وہ چل پڑے گا' جب وہ نور بجھ جائے گا' تو وہ ٹھہر جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار ان سے آگے ہوگا' یہاں تک کہ ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو اس کا نشان' تلوار کی دھار کی طرح رہ جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار فرمائے گا: تم لوگ (پل صراط پر سے) گزرو! تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے' کچھ ایسے گزریں گے' جیسے پلک جھپکتی ہے' ان میں سے کچھ لوگ بجلی کی مانند گزریں گے' کچھ لوگ بادل کی مانند گزریں گے' کچھ لوگ یوں گزریں گے' جس طرح تارہ ٹوٹتا ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے' جیسے ہوا ہوتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے گھوڑا دوڑتا ہے' کچھ یوں دوڑیں گے' جیسے آدمی دوڑتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا' جس کا نور اُس کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر ہوگا' وہ اپنے چہرے' دونوں ہاتھوں' اور دونوں پاؤں کے بل (گھسٹتا ہوا) گزرے گا' وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے چمٹے گا' اپنے پاؤں کے ذریعے کھینچے گا' اپنے پاؤں کے ذریعے چمٹے گا (یعنی گھسٹ کر گزرے گا) اس کے اطراف کو آگ لگ رہی ہوگی' وہ اسی طرح رہے گا' آخر کار نجات پالے گا' جب وہ نجات پالے گا' تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا:

''ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس نے مجھے عطا کیا ہے' اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کیا' کہ میں نے اسے (یعنی جہنم کو) دیکھا' اور پھر اس (پروردگار) نے مجھے اس (جہنم) سے نجات عطا کر دی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ جائے گا' جنت کے دروازے کے قریب موجود کنویں کے پاس آئے گا' وہاں غسل کرے گا' تو دوبارہ اہل جنت کی خوشبو اور رنگینیاں اس کی طرف لوٹ آئیں گی' تو وہ دروازے کی درز میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کیا نعمتیں ہیں' تو عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے ہو؟ جبکہ میں تمہیں جہنم سے نجات دے چکا ہوں' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب ڈال دے تاکہ میں اس کی آہٹ بھی نہ سن سکوں۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جب وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تو وہ دیکھے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اسے اپنے سامنے ایک رہائش گاہ دکھائی دے گی' تو پہلے وہ جس صورت حال میں تھا' اس کے مقابلے میں' وہ خواب محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ رہائش گاہ مجھے عطا کردے' پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کے علاوہ کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا' اس سے زیادہ خوبصورت چیز اور کیا ہوسکتی ہے؟ تو پروردگار وہ چیز اسے عطا کردے گا' وہ وہاں رہنے لگے گا' پھر وہ اس سے آگے ایک اور رہائش گاہ دیکھے گا' جو پہلی والی کی بہ نسبت خواب کی طرح محسوس ہوگی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے یہ رہائشگاہ دیدے! پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے یہ تمہیں دے دی' تو تم اس کی بجائے کچھ اور مانگو گے' وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! اس سے زیادہ خوبصورت رہائشگاہ اور کیا ہوسکتی ہے تو وہ اسے دے دی جائے گی وہ اس میں رہنا شروع کرے گا' اور وہ خاموش رہے گا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے' کہ اب مجھے تجھ سے شرم آتی ہے۔

تو پروردگار فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ دنیا کو جس دن میں نے پیدا کیا تھا' اس دن سے لے کر' جس دن میں نے اسے فنا کیا' اُس دن تک جتنا کچھ بھی دنیا میں آیا ہے' اس کی مانند' میں تمہیں دے دوں' اور اس کا مزید دس گنا بھی دے دوں؟ تو وہ عرض کرے گا: کیا تو میرے ساتھ میرے ساتھ مذاق کررہا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی نہیں! میں اس بات پر قدرت رکھتا ہوں' تو وہ بندہ عرض کرے گا: مجھے ان لوگوں کے ساتھ ملا دے! تو پروردگار فرمائے گا: تو ان لوگوں کے ساتھ مل جا! تو وہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا' یہاں تک کہ وہ جب لوگوں کے قریب پہنچے گا' تو اس کے سامنے موتی کا ایک محل آئے گا' تو وہ سجدے میں گر جائے گا' پروردگار اس سے فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ عرض کرے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) میرا پروردگار مجھے نظر آیا ہے' تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہاری ایک رہائشگاہ (کا نور) ہے۔

پھر وہ ایک شخص کے پاس آئے گا' تو اس کے سامنے سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا' تو اس سے کہا جائے گا: ٹھہر جاؤ! وہ بندہ کہے گا: میرا خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو' تو وہ دوسرا شخص کہے گا: میں تو تمہارا ایک منشی اور تمہارا ایک غلام ہوں' میرے ماتحت ایک ہزار ملازم ہیں' جن کا میں نگران ہوں' پھر وہ شخص آگے جائے گا' یہاں تک کہ اس کے محل کا دروازہ اس کے لئے کھولا جائے گا' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو وہ محل کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کے اندر ہی اس محل کی چھت' دروازے' غلاف اور کنجیاں ہوں گی' ان میں سے سبز رنگ کا ایک (حصہ) اس کے سامنے آئے گا' جس کے اندر سرخ رنگ ہوگا' اس میں ستر دروازے ہوں گے' ہر ایک دروازہ ایک اور سبز حصے کی طرف جاتا ہوگا' جو اندر سے کھوکھلا ہوگا' اور ہر حصہ' دوسرے حصے سے مختلف ہوگا' ہر حصے میں پلنگ ہوں گے' بیویاں ہوں گی' ملازم ہوں گے' جن میں سے سب سے قریب حور عین ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے اور اس کی پنڈلی کا گودا' اُن کے اندر سے بھی نظر آتا ہوگا' اس کا جگر' آدمی کا آئینہ ہوگا' آدمی کا جگر اس کا آئینہ ہوگا' جب وہ اس سے رُخ پھیرے گا' تو اسی دوران اس کی نگاہوں میں حور کی خوبصورتی ستر گنا زیادہ ہوچکی ہوگی' جو اس سے پہلے تھی' تو وہ اس سے کہے گا: اللہ کی قسم میری نگاہ میں تم ستر گنا زیادہ خوبصورت ہوچکی ہو' حور کہے گی: تم بھی میری نگاہ میں' ستر گنا زیادہ خوبصورت ہوچکے ہو' پھر اس سے کہا جائے گا: تم جھانک

کر دیکھو اور جھانک کر دیکھے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو برس کی فاصلے تک ہے' جو نگاہ کی مسافت ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے کعب! کیا تم نے سنا ہے؟ کہ جو ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے ہمیں حدیث بیان کی ہے کہ اہل جنت میں سے جس کا سب سے کمتر مرتبہ ہے' اس کا کیا عالم ہوگا' تو پھر اس شخص کیا عالم ہوگا' جو سب سے بلند مرتبے کا ہوگا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے امیر المومنین! اس کو تو وہ چیزیں ملیں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں' اور نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا ہے۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اس کو امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے مختلف حوالوں سے نقل کیا ہے' جن میں سے ایک حوالہ مستند ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ ذكر الْحساب وَغَيْرِه

فصل: حساب اور دیگر امور کا تذکرہ

5443 - عَنْ اَبِىْ بـردة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُول قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْاَل عَن اَربع عَن عمره فِيْمَا افناه وَعَن علمه مَا عمل بِه وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيْمَا انفقهُ وَعَن جِسْمه فِيْمَا ابلاه رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اپنی جگہ سے' اُس وقت تک نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ اس نے عمر کس کام میں بسر کی؟ اس کا علم کہ اس نے پر اس کس حد تک عمل کیا؟ اس کا مال کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں پر اسے صرف کیا؟''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5444 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن تَزُول قدما عبد يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يسْاَل عَن اَربع خِصَال عَن عمره فِيْمَا افناه وَعَن شبابه فِيْمَا ابلاه وَعَن مَاله من اَيْنَ اكْتَسبهُ وَفِيْمَا انفقهُ وَعَن علمه مَاذَا عمل فِيْهِ رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' آدمی کے قدم اس وقت تک (اپنی جگہ سے) نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' اس کی عمر کے بارے میں' کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کی جوانی کے بارے میں کہ اس نے کس کام میں بسر کی؟ اس کے مال کے بارے میں' کہ اس نے کہاں سے اسے کمایا اور کہاں اسے خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں' کہ اس نے کتنا حاصل کیا اور کس حد تک عمل کیا؟''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5445 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نُوقِشَ الحساب عذب فَقُلْتُ اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰه فَاَمَّا من اُوْتِيَ كِتَابَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَسَوف يُحَاسب حسابا يَسِيرا وينقلب اِلٰى اَهله مَسْرُوْرا (الانشقاق) فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ العرض وَلَيْسَ اَحد يُحَاسب يَوْم الْقِيَامَةِ اِلَّا هلك

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيُّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' اُسے عذاب دیا جائے گا' میں نے عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ''تو جس شخص کو اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس سے آسان حساب لیا جائے گا' اور وہ اپنے اہل خانہ کی طرف خوش ہو کر جائے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو صرف پیش کرنا ہے' قیامت کے دن جس شخص سے (تفصیلی) حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5446 - وَعَنِ ابْنِ الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نُوقِشَ الْحساب هلك-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص سے سختی سے حساب لیا جائے گا' وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5447 - وَعَنْ عتبَة بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا يخر عَلٰى وَجهه من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ مرضاة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀❀ حضرت عتبہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی شخص' اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کے لئے' اس دن چہرے کے بل گر جائے (یعنی سجدے میں چلا جائے) جس دن وہ پیدا ہوا تھا' اور اس دن تک (سجدے میں رہے) جب اس کا انتقال ہو' تو قیامت کے دن' وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

5448 - وَعَنْ مُحَمَّد بن اَبِيْ عميرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسبهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن رجلا خر عَلٰى وَجهه من يَوْم ولد اِلٰى يَوْم يَمُوْت هرما فِيْ طَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لحقره ذٰلِكَ الْيَوْم ولود اَنه رد اِلَى الدُّنْيَا كَيْمَا يزْدَاد من الْاَجر وَالثَّوَاب

5445-صحیح البخاری - کتاب العلم' باب من سمع شیئا فلم یفہمہ فراجع فیہ حتی یعرفہ - حدیث: 102 السنن الکبری للنسائی - سورۃ الرعد' سورۃ الانشقاق - حدیث: 11213 مسند ابی یعلی الموصلی - مسند عائشۃ' حدیث: 4337

رَوَاہُ اَحْمد وَرُوَاتہ رُوَاۃُ الصَّحِیْح

❀❀ حضرت محمد بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص اپنی پیدائش کے دن سے لے کر' اپنے انتقال کے دن تک' اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے' چہرے کے بل گر جائے' تو اس دن (یعنی قیامت کے دن) وہ اس چیز کو بھی حقیر سمجھے گا' اور یہ خواہش کرے گا کہ کاش اسے دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے' تا کہ اس کے اجر وثواب میں اضافہ ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

5449 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یخرج لابْنِ آدم یَوْمِ الْقِیَامَۃ ثَلَاثَۃ دواوین دیوَان فِیْہِ الْعَمَل الصَّالح ودیوان فِیْہِ ذنُوبہ ودیوان فِیْہِ النعم من اللّٰہ عَلَیْہِ فَیَقُوْلُ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لأصغر نعْمَۃ اَحْسبہُ قَالَ فِیْ دیوَان النعم خذی ثمنك من عمله الصَّالح فتستوعب عمله الصَّالح ثُمَّ تنحی وَتقول وَعزَّتك مَا استوفیت وَتبقی الذُّنُوب وَالنعَم وَقد ذھب الْعَمَل الصَّالح فَإِذَا اَرَادَ اللّٰہ اَن یرحم عبدا قَالَ یَا عَبدِی قد ضاعفت لَكَ حَسَنَاتك وتجاوزت عَن سیئاتك اَحْسبہُ قَالَ ووھبت لَكَ نعمی

رَوَاہُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' انسان کے لئے تین دیوان لائے جائیں گے' ایک دیوان میں اس کے نیک عمل کا حساب ہوگا' ایک دیوان میں اس کے گناہوں کا حساب ہوگا' اور ایک دیوان میں' اس پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حساب ہوگا' تو پروردگار' اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا: تم اس سے حساب لے لو! (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) نعمتوں والے دیوان (میں سے اپنی چھوٹی نعمت سے یہ فرمائے گا:) تم اس کے نیک عمل میں سے' اپنی قیمت حاصل کرلو' تو وہ نعمت اس شخص کے تمام نیک عمل کو حاصل کرلے گی' اور پھر ایک طرف ہو جائے گی اور پھر عرض کرے گی: تیری عزت کی قسم ہے! میں نے پوری وصولی نہیں کی ابھی اس شخص کے گناہ اور باقی نعمتیں باقی ہوں گے' اور اس کے تمام نیک عمل رخصت ہو چکے ہونگے' تو جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر رحم فرمانے کا ارادہ کرے گا' تو فرمائے گا: اے میرے بندے! میں تجھے تیری نیکیوں کا کئی گنا عطا کرتا ہوں' اور تیرے گناہوں سے درگزر کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) میں تجھے اپنی نعمتیں ہبہ کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5450 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَن رجلا من الْحَبَشَۃ اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فضلتُم علینا بالألوان والنبوۃ اَفَرَاَیْت اِن آمنت بِمثل مَا آمنت بِہٖ وعملت بِمثل مَا عملت بِہٖ اِنِّی لکائن مَعَكَ فِی الْجنَّۃ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ کَانَ لَہٗ بھَا عھد عِنْد اللّٰہ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ کتب لَہٗ مائَۃ اَلف حَسَنَۃ فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیفَ نھلك بعد ھٰذَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِی نَفسِی بِیَدِہٖ اِن الرجل لیجیءُ یَوْم الْقِیَامَۃ بِعَمَل

لو وضع علی جبل لاثقله فتقوم النِّعمَة من نَعَمِ الله فتکاد تستفد ذٰلِكَ کله لَوْلَا مَا یتفضل الله مِنْ رَّحْمَتِه ثُمَّ نزلت هَلْ آتی علی الْاِنْسَان حِیْنٌ من الدَّهرِ لم یکن شَیْئًا مَّذْکُورًا (الانسان) اِلٰی قَوْلِه وَاِذَا رَاَیْتَ ثُمَّ رَاَیْتَ نعیما وملکا کَبِیْرًا (الانسان) فَقَالَ الحبشی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهل تری عَیْنِی فِی الْجَنَّة مثل مَا تری عَیْنك فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فبکی الحبشی حَتّٰی فاضت نَفسه قَالَ ابْن عمر فَلَقَد رَاَیْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یدلیه فِیْ حفرته-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ اَیُّوْبَ بن عتبَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ لوگ اپنی رنگت اور نبوت کے حوالے سے ہم پر فضیلت رکھتے ہیں اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اس چیز پر ایمان لے آؤں جس پر آپ ایمان رکھتے ہیں اور اس طرح کا عمل کروں جس طرح آپ عمل کرتے ہیں تو کیا میں جنت میں آپ کے ساتھ ہوؤں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

تو اس کلمے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے لئے عہد ہوگا' اور جو شخص سبحان اللہ پڑھ لے' تو اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں نوٹ کی جائیں گی' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم ہلاکت کا شکار کیسے ہو سکتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن ایک شخص عمل لے کر آئے گا' جو اتنا ہوگا کہ اگر اسے کسی پہاڑ پر رکھا جائے' تو اسے بھی بوجھل محسوس ہو' پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اُٹھے گی اور اس پورے عمل کو ختم کر دے گی' اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا فضل نہ ہو (تو وہ سب کچھ ختم ہو جائے گا) پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''کیا انسان پر وہ زمانہ نہیں گزرا' جب وہ کوئی قابل ذکر چیز نہیں تھا'' ...... یہ آیت یہاں تک ہے: ''اور جب تم نے دیکھا اور تم نے دیکھا' نعمت کو اور بڑی بادشاہی کو''

اس حبشی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا میری آنکھیں بھی جنت میں وہی چیز دیکھیں گی' جو آپ کی آنکھیں دیکھیں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! تو وہ حبشی رونے لگا' یہاں تک کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُسے قبر میں اتارا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایوب بن عتبہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5451 - وَرُوِیَ عَن وَاثِلَة بن الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یبْعَث الله یَوْمَ الْقِیَامَة عبدا لَا ذَنْب لَهٗ فَیَقُوْلُ الله اَی الْاَمرینِ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَن اجزیك بعملك اَوْ بنعمتی عندك قَالَ یَا رب اِنَّك تعلم اَنِّیْ لم اعصك قَالَ خُذُوا عَبدِی بِنِعْمَة من نعمی فَمَا تبقی لَهٗ حَسَنَة اِلَّا استغرقتها تِلْكَ النِّعْمَة فَیَقُوْلُ رب بنعمتك ورحمتك فَیَقُوْلُ بنعمتی ورحمتی-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک ایسے بندے کو دوبارہ زندہ کرے گا' جس کا کوئی گناہ نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دو صورتوں

میں سے کون سی صورت تمہیں زیادہ پسند ہے؟ ایک یہ کہ میں تمہیں تمہارے عمل کی جزا دے دوں؟ یا پھر اس نعمت کا حساب کروں جو تمہارے پاس تھی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے تیری کبھی نافرمانی نہیں کی تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے ایک نعمت کے عوض میں پکڑلو پھر اس شخص کے پاس کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی تمام نیکیاں وہ نعمت حاصل کرلے گی' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اپنی نعمت اور اپنی رحمت فرما! تو پروردگار فرمائے گا: میری نعمت اور میری رحمت (کے وسیلے سے تمہیں معاف کیا جاتا ہے)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5452 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خرج من عِنْدِي خليلي جِبْرِيْل آنِفا فَقَالَ يَا مُحَمَّد وَالَّذِي بَعثك بِالْحَقِّ إِن لله عبدا من عباده عبد الله خَمْسمِائَة سنة على رَأس جبل فِي الْبَحْر عرضه وَطوله ثَلَاثُوْنَ ذِرَاعا فِي ثَلَاثِينَ ذِرَاعا وَالْبَحْر مُحِيط بِهِ اَرْبَعَة آلَاف فَرسَخ من كل نَاحيَة وَأخرج لَهُ عينا عذبة بِعرْض الْأصْبع تفيض بِمَاء عذب فيستنقع فِي أَسْفَل الْجَبَل وشجرة رمان تخرج لَهُ فِي كل لَيْلَة رمانة يتعبد يَوْمه فَإِذا أَمْسَى نزل فَأصَاب من الْوضُوء وَأخذ تِلْكَ الرمانة فَأكلهَا ثُمَّ قَامَ لصلاته فَسَأَلَ ربه عِنْد وَقت الْأَجَل أَن يقبضهُ سَاجِدا وَأَن لَا يَجْعَل للْأَرْض وَلَا لشَيْء يُفْسِدهُ عَلَيْهِ سَبِيلا حَتّٰى يَبْعَثهُ الله وَهُوَ ساجد قَالَ فَفعل فَنحْن نمر عَلَيْهِ إِذا هبطنا وَإِذا عرجنا فنجد لَهُ فِي الْعلم أَنه يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة فَيُوقف بَيْن يَدي الله فَيَقُوْلُ لَهُ الرب أدخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُوْلُ رب بل بعملي فَيَقُوْلُ أدخلُوا عَبدِي الْجنَّة برحمتي فَيَقُوْلُ رب بل بعملي فَيَقُوْلُ الله قايسوا عَبدِي بنعمتي عَلَيْهِ وبعمله فتوجد نعْمَة الْبَصَر قد أحاطت بِعبَادة خَمْسمِائَة سنة وَبقيت نعْمَة الْجَسَد فضلا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ أدخلُوا عَبدِي النَّار فيجر إِلَى النَّار فينادي رب بِرَحْمَتك أدخلني الْجنَّة فَيَقُوْلُ ردُّوهُ فَيُوقف بَيْن يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ يَا عَبدِي من خلقك وَلم تَكُ شَيْئا فَيَقُوْلُ أَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من قواك لعبادة خَمْسمِائَة سنة فَيَقُوْلُ أَنْت يَا رب فَيَقُوْلُ من أنزلك فِي جبل وسط اللجة وَأخرج لَك المَاء العذب من المَاء المالح وَأخرج لَك كل لَيْلَة رمانة وَإِنَّمَا تخرج مرّة فِي السّنة وَسَأَلته أَن يقبضك سَاجِدا فَفعل فَيَقُوْلُ أَنْت يَا رب قَالَ فَذٰلِكَ برحمتي وبرحمتي أدخلك الْجنَّة أدخلُوا عَبدِي الْجنَّة فَنعم العَبْد كنت يَا عَبدِي فَأدْخلهُ الله الْجنَّة قَالَ جِبْرِيْل إِنَّمَا الْأَشْيَاء برحمة الله يَا مُحَمَّد

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سُلَيْمَان بن هرم عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَن جَابر وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دوست حضرت جبرائیل علیہ السلام ابھی میرے پاس سے گئے ہیں' انہوں نے بتایا اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندہ پانچ سو سال تک' ایک سمندر میں موجود ایک پہاڑ کی چوٹی پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا' اس چوٹی کی لمبائی اور چوڑائی تیس بالشت جمع تیس بالشت تھی' اور اس کے چاروں طرف چار ہزار فرسخ پر پھیلا ہوا سمندر تھا' جو ہر طرف

موجود تھا' اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نکالا تھا' جہاں سے میٹھا پانی نکلتا تھا' وہ پہاڑ کے نیچے والے حصے میں موجود تھا اور ایک انار کا درخت تھا' جو روزانہ اس کے لئے ایک انار پیدا کرتا تھا' وہ بندہ دن بھر عبادت کرتا رہتا تھا' جب شام ہوتی تھی' تو وہ نیچے اترتا تھا' پانی حاصل کرتا تھا اور انار لے کر اسے کھالیتا تھا' پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جاتا تھا' اس نے اپنے پروردگار سے یہ دعا کی: موت کے وقت سجدے کی حالت میں اس کی روح کو قبض کیا جائے' اور زمین کو یا کسی اور چیز کو یہ اختیار نہ دیا جائے کہ وہ اس کے جسم کو خراب کرے' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ کرے' تو اس وقت بھی وہ بندہ سجدے کی حالت میں ہو' اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' حضرت جبرائیل علیہ السلام بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا' ہم اس کے پاس سے گزرے جب وہ جھک گیا تھا۔

پھر جب ہم اوپر گئے' تو ہمارے علم میں یہ بات آئی کہ جب اسے قیامت کے دن زندہ کیا جائے گا' تو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا' تو پروردگار اس کے لئے فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو میری رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کردو! وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! جی نہیں! بلکہ میرے عمل کی وجہ سے' تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اس پر جو نعمت کی ہے' اس کا اور اس کے عمل کا حساب کرلو' تو بینائی کی نعمت اس شخص کی پانچ سو سال کی عبادت کو گھیر لے گی' اور باقی جسم کی نعمتیں ابھی باقی ہوں گی' تو پروردگار فرمائے گا: میرے بندے کو جہنم میں داخل کردو! اسے کھینچ کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' تو وہ بندہ پکار کر کہے گا: اے میرے پروردگار! اپنی رحمت کے وسیلے سے مجھے جنت میں داخل کردے' پروردگار فرمائے گا: اسے واپس لے کر آؤ! اسے پروردگار کے سامنے کھڑا کیا جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! جب تو کچھ نہیں تھا' اس وقت تجھے کس نے پیدا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' تو پروردگار فرمائے گا: پانچ سو سال کی عبادت کے لئے کس نے تجھے قوت عطا کی؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے' پروردگار فرمائے گا: سمندر کے درمیان میں کس نے تجھے پہاڑ پر رہنے کی جگہ دی؟ اور تیرے لئے میٹھے پانی کا چشمہ نمکین پانی کے درمیان میں سے نکالا؟ اور روزانہ تیرے لئے ایک نیا انار پیدا کیا' حالانکہ انار سال میں ایک مرتبہ پیداوار دیتا ہے؟ پھر تو نے کس سے یہ دعا کی تھی؟ کہ سجدے کی حالت میں وہ تیری روح قبض کرے تو اس نے ایسا ہی کیا تھا؟ تو بندہ عرض کرے گا: تو! تو پروردگار فرمائے گا: یہ سب میری رحمت کی وجہ سے تھا' اور میں اپنی رحمت کے وسیلے سے تجھے جنت میں داخل کرتا ہوں (پھر فرشتوں کو حکم ہوگا:) تم لوگ میرے بندے کو جنت میں داخل کردو' اے میرے بندے تم ایک اچھے بندے تھے' پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کردے گا۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اشیاء اللہ تعالیٰ کی رحمت کے وسیلے سے ہی ہوتی ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے سلیمان بن ہرم کے حوالے سے' محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5453 - وَعَن عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زوج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انها كَانَت تَقول قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سددوا وقاربوا وَابشروا فَإنَّه لن يدْخل اَحَدًا الْجنَّة عمله قَالُوْا وَلَا انْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا انا إِلَّا اَن يتغمدني الله برحمته - رَوَاهُ البُخَارِيّ وَمُسلم وَغَيرهمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''تم لوگ سیدھے رہو! ٹھیک رہو اور یہ خوشخبری حاصل کرو کہ کوئی بھی شخص جنت میں اپنے عمل کی وجہ سے داخل نہیں ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی نہیں' البتہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5454 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يدْخل الْجنَّة اَحَد اِلَّا برحمة اللّٰه قَالُوْا وَلَا اَنْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا انا اِلَّا اَن يتغمدني اللّٰه برحمته وَقَالَ بِيَدِهٖ فَوق رَاسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيْثِ اَبِىْ مُوسَى وَالطَّبَرَانِىّ اَيْضًا من حَدِيْثِ اُسَامَة بن شريك وَالْبَزَّار اَيْضًا من حَدِيْثِ شريك بن طَارق بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''کوئی بھی شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا' مگر یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہی داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ بھی (رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی رحمت کے بغیر داخل نہیں ہوؤں گا' البتہ مجھے اللہ تعالیٰ نے' اپنی رحمت کے ذریعے ڈھانپ لیا ہے' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اپنے سر پر لے جا کر اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام احمد نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے' امام بزار نے اسے حضرت شریک بن طارق رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

5455 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لتؤدن الْحُقُوق اِلٰى اَهلهَا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُقَاد للشاة الجلحاء من الشَّاة القرناء - رَوَاهُ مُسلم وَالتِّرْمِذِىّ

وَرَوَاهُ اَحْمد وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يقْتَص لِلْخلقِ بَعْضهمْ من بعض حَتّٰى للجماء من القرناء وَحَتّٰى للذرة من الذّرة - وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

الجلحاء الَّتِىْ لَا قرن لَهَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5454- صحيح البخارى - كتاب المرضى' باب تمنى المريض الموت - حديث: 5357 صحيح مسلم - كتاب صفة القيامة والجنة والنار' باب لن يدخل أحد الجنة بعمله بل برحمة الله تعالى - حديث: 5143 صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان' باب ما جاء فى الطاعات وثوابها - ذكر الأمر بالتشديد فى الأمور وترك الاتكال على الطاعات' حديث: 349 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث: 9641 مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 85 المعجم الأوسط للطبرانى - باب العين' باب الميم من اسمه : محمد - حديث: 6672

''قیامت کے دن' تمام حقوق' متعلقہ افراد کو ادا کیے جائیں گے' یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے بغیر سینگ کی بکری کو قصاص دلوایا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مخلوق کو ایک دوسرے سے بدلہ دلوایا جائے گا' یہاں تک کہ بغیر سینگ کی بکری کو سینگ والی بکری سے' اور ایک چیونٹی کو دوسری چیونٹی سے بدلہ دلوایا جائے گا''۔

اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' لفظ الجلحاء اس سے مراد وہ بکری ہے' جس کے سینگ نہیں ہوتے۔

5456 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لیختصمن كل شَیْءٍ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی الشاتان فِیْمَا انتطحتا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ اَحْمد اَیْضًا وَاَبُوْ یعلی من حَدِیْثِ اَبِیْ سعید

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر چیز جھگڑا کرے گی' یہاں تک کہ دو بکریاں' جو ایک دوسرے کو سینگ مارتی تھیں' اس بارے میں جھگڑا کریں گی''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام احمد نے اور امام ابو یعلیٰ نے' حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5457 - وَعَن عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن رجلا من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جلس بَیْن یَدَیْهِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن لی مملوكین یكذبوننی ویخوننی ویعصوننی وأضربهم وأشتمهم فَكیف اَنا مِنْهُم فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحْسب مَا خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك اِیَّاهُم فَاِن كَانَ عقابك اِیَّاهُم دون ذنوبهم كَانَ فضلا لَك وَاِن كَانَ عقابك اِیَّاهُم بِقدر ذنوبهم كَانَ كفافا لَا لَك وَلَا عَلَیْك وَاِن كَانَ عقابك اِیَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصَّ لَهُمْ مِنْك الْفضل الَّذِیْ بَقِی قبلك فَجعل الرجل یبكی بَیْن یَدی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ویهتف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَك مَا تقْرَأ كتاب اللّٰه وَنَضَع الموازین الْقسْط لیَوْم الْقِیَامَة فَلَا تظلم نفس شَیْئًا وَاِن كَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل اَتَیْنَا بهَا وَكفی بِنَا حاسبین (الْاَنْبِیَاء) فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد شَیْئًا خیرا من فِرَاق هٰؤُلَاءِ یَعْنِیْ عبیده أشهدك اَنهم كلهم اَحْرَار

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان وَقد روی اَحْمد بن حَنْبَل هٰذَا الحَدِیْثِ عَن عبد الرَّحْمٰن بن غَزْوَان...... انْتهی

قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَاد اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ متصلان وروا تهما ثِقَات عبد الرَّحْمٰن هٰذَا یكنی اَبَا نوح ثِقَة احْتج بِهِ البُخَارِیّ وَبَقِیَّة رجال اَحْمد ثِقَات احْتج بهم البُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب' آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ

میں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے کچھ غلام ہیں، جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں، میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں، میں ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں، انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں، تو میرا اُن کے ساتھ سلوک کیسا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ ان سے فرمایا: تم اس بات کا حساب لگاؤ کہ انہوں نے تمہارے ساتھ جو خیانت کی ہوئی یا جو نافرمانی کی ہوئی یا جو تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہوا اُس کا اور جو تم نے انہیں سزا دی ہے اس کا حساب کرلو اگر تو تمہاری انہیں دی ہوئی سزا اُن کے گناہ سے کم ہوگی، تو یہ تمہاری طرف اضافی چیز ہوگی اگر تمہاری اُن کو دی ہوئی سزا اُن کے گناہ کے حساب سے ہوگی تو یہ برابری ہو جائے گی نہ تمہیں کچھ ملے گا اور نہ تمہارے ذمہ کچھ لازم ہوگا اور اگر تمہاری انہیں دی ہوئی سزا اُن کے گناہ سے بڑھ کر ہوگی، تو انہیں تم سے بدلہ دلوایا جائے گا اس اضافی چیز کا جو تمہاری طرف باقی رہ گئی تھی، تو اس شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے؟ تم نے اللہ کی کتاب میں یہ آیت نہیں پڑھی:

''قیامت کے دن، ہم انصاف کے مطابق ترازو قائم کریں گے، اور اس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا، خواہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو، ہم اُسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کے لئے کافی ہیں''

اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کسی بھی چیز کو اس سے زیادہ بہتر نہیں پاتا، کہ میں ان لوگوں سے علیحدگی اختیار کرلوں اس کی مراد اُس کے غلام تھے (پھر اس نے عرض کی:) میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے، امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہم اس سے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان کے طور پر ہی واقف ہیں، امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے نقل کی ہے ..... اُن کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد اور امام ترمذی کی اسناد متصل ہیں، اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں، عبدالرحمٰن نامی راوی کی کنیت ابونوح ہے، یہ ثقہ ہے، امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے، امام احمد کے بقیہ راوی بھی ثقہ ہیں، جن سے امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

5458 - وَعَن أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ وَكَانَ بِيَدِهٖ سواك فَدَعَا وصيفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰى استبان الْغَضَب فِيْ وَجهه فَخرجت أم سَلمَة اِلَى الحجرات فَوجدت الوصيفة وَهِي تلعب ببهمة فَقَالَت اَلا اَرَاك تلعبين بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشيَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك-وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْلَا الْقصاص لضربتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بأسانيد اَحدهَا جيد

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے، آپ ﷺ کے دست مبارک میں مسواک موجود تھی، آپ ﷺ نے اپنی یا شاید سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ کو آواز دی (اس نے کوئی جواب نہیں دیا) تو نبی اکرم ﷺ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار نمایاں ہوئے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نکل کر حجروں کی طرف گئیں، تو انہوں نے خادمہ کو بکری کے بچے کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا، تو یہ فرمایا: کیا تمہیں یہ پتہ نہیں ہے؟ تم یہاں بکری کے بچے کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے

ہیں اس خادمہ نے (نبی اکرم ﷺ سے) کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر (قیامت کے دن کے) بدلے کا خوف نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں تکلیف پہنچانی تھی"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "اگر قصاص نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہیں مارنا تھا"۔

یہ روایت امام ابویعلی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے۔

5459 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مملوكه سَوْطًا ظلما اقتص مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن اُس سے بدلہ دلوایا جائے گا"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ انیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يحشر الله العباد يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَوْ قَالَ النَّاس عُرَاة غرلًا بهما قَالَ قُلْنَا وَمَا بهما قَالَ لَيْسَ مَعَهم شَیْءٌ ثُمَّ يناديهم بِصَوْت يسمعهُ من بعد كَمَا يسمعهُ من قرب اَنا الديَّان اَنا الْملك لَا يَنْبَغِی لاحد من اَهْلِ النَّارِ اَن يدْخل النَّار وَله عِنْد اَحَد من اَهْلِ الْجنَّة حق حَتّٰى اقصه مِنْهُ وَلَا يَنْبَغِی لاحد من اَهْلِ الْجنَّة اَن يدْخل الْجنَّة ولاحد من اَهْلِ النَّارِ عِنْده حق حَتّٰى اقصه مِنْهُ حَتّٰى اللَّطْمَة قَالَ قُلْنَا كَيفَ وانما ناتی عُرَاة غرلًا بهما قَالَ الْحَسَنَات والسيئات-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) برہنہ جسم اور ختنے کے بغیر اور 'بہم' حالت میں زندہ کرے گا راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: 'بہم' سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوگی پھر وہ ان سے ایسی آواز میں خطاب کرے گا کہ جسے دور کا آدمی بھی اُسی طرح سن لے گا جس طرح قریب کا فرد سن سکتا ہوگا پروردگار فرمائے گا: میں "دیان" ہوں میں بادشاہ ہوں اہل جہنم میں سے کسی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے جبکہ اس نے اہل جنت میں سے کسی کا حق دینا ہو جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا اور اہل جنت میں سے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے جبکہ اس نے اہل جہنم میں سے کسی کا حق دینا ہو جب تک میں اس سے بدلہ نہیں دلوا دیتا یہاں تک کہ چانٹا مارنے کا بھی (بدلہ دلوایا جائے گا) راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: پھر ہمارا کیا ہوگا جبکہ ہم ایسی حالت میں آئیں گے (کہ ہم) برہنہ جسم ہوں گے ختنے کے بغیر ہوں گے جبکہ ہمارے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوگی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نیکیوں اور برائیوں (کا لین دین) ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5461 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِیْءُ الظَّالِم يَوْم

الْقِيَامَة حَتّٰى اِذا كَانَ على جسر جَهَنَّم بَيْنَ الظلمَة والوعرة لقِيه الْمَظْلُوم فعرفهُ وَعرف مَا ظلمه بِهٖ فَمَا يبرح الَّذِيْنَ ظلمُوا يقصون من الَّذِيْنَ ظلمُوا حَتّٰى ينزعوا مَا فِيْ اَيْدِيهم من الْحَسَنَات فَإِن لم يكن لَهُمْ حَسَنَات رد عَلَيْهِمْ من سيئاتهم حَتّٰى يوردوا الدَّرك الْاَسْفَل مِنَ النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته مُخْتَلف فِيْ توثيقهم وَتقدم فِي الْغَيْبَة حَدِيْث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

الْمُفلس من أمتِيْ من يَاْتِيْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِيْ قد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاَكل مَال هٰذَا وَسفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيُعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَإِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضى مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِي النَّار - رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ظالم آئے گا' یہاں تک کہ جب تاریکی اور راستے کی دشواری کے درمیان وہ جہنم کے پل پر پہنچے گا' تو مظلوم وہاں پہنچے گا' تو وہ اسے پہچان لے گا' اور اس پر جو ظلم کیا تھا' اسے پہچان لے گا' پھر جن لوگوں نے ظلم کیا تھا' وہ مسلسل ان لوگوں کو بدلہ دیتے رہیں گے' جن پر ظلم ہوا تھا' یہاں تک کہ ظالموں کے پاس جتنی بھی نیکیاں ہیں' وہ لے لی جائیں گی' جب ان کے پاس کوئی نیکیاں نہیں بچیں گی' تو مظلوموں کی برائیاں ان کی طرف لوٹادی جائیں گی' یہاں تک کہ انہیں جہنم کے سب سے نیچے والے طبقے میں پہنچادیا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راویوں سے توثیق کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' اس سے پہلے غیبت سے متعلق باب میں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا' جو قیامت کے دن نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا' کسی کا مال کھایا ہوگا' کسی کا خون بہایا ہوگا' کسی کو پیٹا ہوگا' پھر اس کی نیکیاں' کچھ اس کو دیدی جائیں گی' کچھ اُس کو دے دی جائیں گی' جب اس کی نیکیاں' اس کے ذمہ لازم تمام ادائیگی' سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو دوسرے لوگوں کے گناہ حاصل کر کے اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے' اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5462 - وَرُوِيَ عَنْ زَاذَان قَالَ دخلت على عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَقد سبق اِلٰى مَجْلِسه اَصْحَاب الْخَز والديباج فَقُلْتُ أدنيت النَّاس وأقصيتني فَقَالَ لى ادن فأدناني حَتّٰى أقعدني على بساطه ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ يكون للْوَالِدين على ولدهما دين فَاِذَا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يتعلقان بِهٖ فَيَقُوْلُ اَنا ولد كما فيودان اَوْ يتمنيان لَوْ كَانَ اَكثر من ذٰلِكَ - رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ زاذان کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو مجھ سے پہلے ریشم اور دیباج والے لوگ وہاں پہنچ چکے تھے' میں نے کہا: آپ نے لوگوں کو قریب کر لیا ہے' اور مجھے دور کر دیا ہے' تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: تم آگے آجاؤ! انہوں نے مجھے قریب کیا' یہاں تک کہ مجھے اپنے ساتھ چٹائی

پر بٹھالیا' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ماں باپ نے اپنی اولاد سے قرض لینا ہوگا' جب قیامت کا دن آئے گا' تو وہ اپنے بچے کے پیچھے جائیں گے' وہ بچہ کہے گا: میں آپ کی اولاد ہوں' لیکن وہ ماں باپ یہ خواہش کریں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ آرزو کریں گے کہ کاش انہوں نے اس سے بھی زیادہ لینا ہوتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5463 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِس اِذْ رَاَيْنَاهُ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ فَقَالَ لَهُ عمر مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمِّىْ قَالَ رجلَانِ من اُمَّتِىْ جَثَيَا بَيْنَ يَدَى رب الْعِزَّة فَقَالَ اَحدهمَا يَا رب خُذ لى مظلمتى من اَخى فَقَالَ اللّٰه كَيفَ تَصْنَع بِاَخِيك وَلَمْ يَبْقَ من حَسَنَاته شَىْءٍ قَالَ يَا رب فليحمل من اَوزارى وفاضت عينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بالبكاء ثُمَّ قَالَ اِن ذٰلِكَ لَيَوْم عَظِيْم يحْتَاج النَّاس اَن يحمل عَنْهُم من اَوزارهم فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الْعَفو

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے' اسی دوران ہم نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنس پڑے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو افراد پروردگار کے سامنے گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے تھے' ان میں سے ایک نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے میرے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ مجھے دلوا دے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی' تو تم اپنے بھائی کے ساتھ کیا کرو گے؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! پھر میرے گناہ اس کے ذمہ ڈال دینا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' اور آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک عظیم دن ہوگا' جس دن لوگوں کو اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کے گناہ بھی کسی اور کے ذمہ چلے جائیں''...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اس سے پہلے یہ روایت' مکمل روایت کے طور پر' معاف کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5464 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ هَلْ تضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَة الشَّمْس فِى الظهيرة لَيست فِىْ سَحَابَة قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ فِىْ سَحَابَة قَالُوْا لَا قَالَ فو الَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَا تضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَة ربكُم اِلَّا كَمَا تضَارُّوْنَ فِىْ رُؤْيَة اَحدهمَا فَيلقى العَبْد ربه فَيَقُوْلُ اَى فل اَلم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لَك الْخَيل وَالْاِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بلٰى يَا رب فَيَقُوْلُ اَظَنَنْت اَنَّك ملاقى فَيَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ فَاِنِّى انساك كَمَا نسيتنى ثُمَّ يلقى الثَّانِى فَيَقُوْلُ اَى فل اَلم اكرمك واسودك وازوجك واسخر لَك الْخَيل وَالْاِبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بلٰى يَا رب

فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقى فَيَقُوْلُ لا فَيَقُوْلُ اِنِّىْ انساك كَمَا نسيتنى ثُمَّ يلقى الثَّالِث فَيَقُوْلُ اى فل الم أكرمك واسودك وازوجك واسخر لك الْخَيل وَالْإبِل واذرك تراس وتربع فَيَقُوْلُ بَلٰى يَا رب فَيَقُوْلُ اظننت انّك ملاقى فَيَقُوْلُ اى رب آمنت بك وبكتابك وبرسلك وَصليت وَصمت وتصدقت ويثنى بِخَير مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُوْلُ هٰهُنَا اِذا ثُمَّ يَقُوْلُ الْاٰن نبعث شَاهدا عَلَيْك فيتفكر فِيْ نَفسه من ذَا الَّذِىْ يشْهد عَلَىَّ فيختم على فِيْهِ وَيُقَال لفخذه انْطِقى فينطق فَخذه ولحمه وعظامه بِعَمَلِه وَذٰلِكَ ليعذر من نَفسه وَذٰلِكَ الْمُنَافِق وَذٰلِكَ الَّذِىْ يسْخط الله عَلَيْهِ-رَوَاهُ مُسْلِم

تراس بمثناة فَوق ثُمَّ رَاء سَاكِنة ثُمَّ همزَة مَفْتُوحَة اى تصير رَئِيسا وتربع بموحدة بعد الرَّاء مَفْتُوحَة مَعْنَاهُ يَاْخُذ مَا يَاْخُذهُ رَئِيس الْجَيْش لنَفسِهِ وَهُوَ ربع الْمَغَانِم وَيُقَال لَهُ المرباع

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا دوپہر کے وقت' جب کوئی بادل موجود نہ ہو' تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بادل موجود نہ ہو' تو چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جس طرح تمہیں ان دونوں کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آتی' اسی طرح تمہارے پروردگار کے دیدار میں' تمہیں کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی' بندہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنوایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ میں نے تمہیں سردار بنا دیا تھا کہ تم کھاؤ پیو! وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پرودگار! پرودگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہیں اسی طرح بھلا دیتا ہوں' جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا۔

پھر پروردگار دوسرے بندے سے مخاطب ہوگا' اور فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ تمہارے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کو مسخر نہیں کیا تھا؟ اور تمہیں ایسی حالت میں نہیں چھوڑا تھا کہ تم سرداری کرو اور مال حاصل کرو' تو وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے؟ کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں' تو پروردگار فرمائے گا: پھر میں آج تمہیں اسی طرح بھول جاتا ہوں' جس طرح تم نے مجھے بھلا دیا تھا' پھر اللہ تعالیٰ تیسرے بندے سے ملے گا' اور اس سے دریافت کرے گا: اے فلاں! کیا میں نے تمہیں عزت عطا نہیں کی تھی؟ کیا میں نے تمہیں سردار نہیں بنایا تھا؟ کیا میں نے تمہاری شادی نہیں کروائی تھی؟ کیا میں نے تمہارے لئے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کروائے؟ اور میں نے تمہیں ایسی حالت میں نہیں رکھا تھا کہ تم سردار بنو اور مال حاصل کرو' وہ بندہ عرض کرے گا: جی ہاں اے میرے پروردگار! پروردگار فرمائے گا: کیا تم یہ گمان رکھتے تھے کہ تم میری بارگاہ میں حاضر ہوگے؟ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتاب پر' تیرے رسولوں پر ایمان لایا تھا' میں نے نماز ادا کی تھی' میں نے روزہ رکھا تھا' میں نے صدقہ کیا تھا' وہ جہاں تک ہو سکے گا' اچھائیوں کا ذکر کرے گا'

تو پروردگار فرمائے گا: اب ہم تمہارے بارے میں گواہ کو اٹھائیں گے وہ بندہ تھوڑی دیر تک غور کرے گا کون اس کے بارے میں گواہی دے سکتا ہے؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کے زانوں کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو! تو اس کا زانوں کلام کرے گا اس کا گوشت کلام کرے گا اس کی ہڈیاں کلام کریں گی وہ اس کے عمل کے بارے میں کلام کریں گے اس کی وجہ یہ ہوگی تاکہ وہ اپنی ذات کے حوالے سے کوئی عذر پیش نہ کرسکے اور وہ شخص منافق ہوگا اور اس شخص پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ترأس اس سے مراد یہ ہے کہ تم رئیس بن گئے تھے لفظ تربع اس سے مراد یہ ہے کہ لشکر کا امیر اپنی ذات کے لئے جو کچھ حاصل کرتا ہے اور وہ مال غنیمت کا چوتھا حصہ ہوتا ہے اس لئے اس کو مرباع کہا جاتا ہے۔

5465 - وَعنهُ أَيضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن النَّاس قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ هَلْ تمارُوْنَ فِي الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر لَيْسَ دونه سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تمارُوْنَ فِي الشَّمْس لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ كَذٰلِك يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ من كَانَ يعبد شَيْئًا فليتبعه فَمنهم من يتبع الشَّمْس وَمِنْهُم من يتبع الْقَمَر وَمِنْهُم من يتبع الطواغيت وَتبقى هٰذِهِ الْأمة فِيْهَا منافقوها فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ أَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا مَكَاننَا حَتّٰى يأتينا رَبنَا فَإِذَا جَاءَ رَبنَا عَرفْنَاهُ فيأتيهم اللّٰه فَيَقُوْلُ أَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَنْت رَبنَا فيدعوهم وَيضْرب الصِّرَاط بَيْن ظهراني جَهَنَّم فَأَكُوْن أول من يجوز من الرُّسُل بأمته وَلَا يَتَكَلَّم يَوْمَئِذٍ أحد إِلَّا الرُّسُل وَسَلام الرُّسُل يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سلم سلم وَفِيْ جَهَنَّم كلاليب مثل شوك السعدان هَلْ رَأَيْتُمْ شوك السعدان قَالُوْا نعم قَالَ فَإِنَّهَا مثل شوك السعدان غير أَنه لَا يعلم قدر عظمها إِلَّا اللّٰه تخطف النَّاس بأعمالهم فَمنهمْ من يوبق بِعَمَلِهِ وَمِنْهُم من يخردل ثُمَّ ينجو حَتّٰى إِذَا أَرَادَ اللّٰه رَحْمَة من أَرَادَ من أَهْلِ النَّار أَمر اللّٰه الْمَلَائِكَة أَنْ يُخرجُوْا من كَانَ يعبد اللّٰه فيخرجونهم بآثار السُّجُود وَحرم اللّٰه على النَّار أَن تَأْكُل أثر السُّجُود فَيخْرجُوْنَ مِنَ النَّار وَقد امتحشوا فيصب عَلَيْهِمْ مَاء الْحَيَاة فينبتون كَمَا تنْبت الْحبَّة فِيْ حميل السَّيْل ثُمَّ يفرغ اللّٰه من الْقَضَاء بَيْنَ الْعباد وَيبقى رجل بَيْنَ الْجَنَّة وَالنَّار وَهُوَ آخر أَهْلِ النَّار دُخُولًا الْجَنَّة مقبل بِوَجْهِهِ قبل النَّار فَيَقُوْلُ يَا رب اصرف وَجْهي عَن النَّار قد قشبني رِيحهَا وأحرقني ذكاها فَيَقُوْلُ هَلْ عَسَيْت إِن أفعل أَن تسْأَل غير ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك فيعطي اللّٰه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فَيصْرف اللّٰه وَجهه عَن النَّار فَإِذَا أقبل بِهٖ على الْجَنَّة رأى بهجتها سكت مَا شَاءَ اللّٰه أَن يسكت ثُمَّ قَالَ يَا رب قدمني عِنْد بَاب الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه أَلَيْسَ قد أَعْطَيْت الْعَهْد والميثاق أَن لَا تسْأَل غير الَّذِيْ كنت سَأَلت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا أكون أَشْقَى خلقك فَيَقُوْلُ فَمَا عَسَيْت إِن أَعطيتك ذٰلِكَ أَن تسْأَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا أَسأَلك غير هٰذَا فيعطي ربه مَا شَاءَ من عهد وميثاق فيقدمهٗ إِلٰى بَاب الْجَنَّة فَإِذَا بلغ بَابهَا رأى زهرتها وَمَا فِيْهَا من النضرة وَالسُّرُوْر فسكت مَا شَاءَ اللّٰه أَن يسكت فَيَقُوْلُ يَا رب أدخلني الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه وَيحك يَا ابْن آدم مَا أغدرك أَلَيْسَ قد أَعْطَيْتنِي العهود أَن لَا تسْأَل غير الَّذِيْ أَعْطَيْت فَيَقُوْلُ يَا رب لَا تجعلني أَشْقَى خلقك فيضحك اللّٰه مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَن لَهٗ فِيْ دُخُول الْجَنَّة فَيَقُوْلُ تمن فيتمنى حَتّٰى إِذَا انْقَطَعت أمْنِيته قَالَ اللّٰه

تمن من كَذَا وَكَذَا يذكرهُ ربه حَتّٰى اِذا انْتَهَت بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه

قَالَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ لِاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَةَ اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لم احفظ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَوْلِهٖ لَكَ ذٰلِكَ وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أشهد اَنِّيْ سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكَ ذٰلِكَ وَعشرَةَ اَمْثَاله قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَة وَذٰلِكَ الرجل آخر اَهْلِ الْجنَّة دُخُولا الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ–اَی فل! اَی يَا فلَان حذفت مِنْهُ الْاَلف وَالنُّوْن لغير ترخيم اِذْ لَو كَانَ ترخيما لما حذفت الْاَلف قَالَ الْاَزْهَرِي لَيست ترخيم فلَان وَلكنهَا كلمة على حِدة توقعها بَنو اَسد على الْوَاحِد والاثنين وَالْجمع بِلَفْظ وَاحِد وَأما غَيْرهِمْ فيثنى وَيجمع وَيُؤَنث

أسودك بتَشْدِيد الْوَاو وَكسرهَا اَی أجعلك سيدا فِيْ قَوْمك السعدان نبت ذُوْ شوك معقف المخردل المرمي المصروع وَقِيْلَ المقطع يُقَال لحم خراديل اِذا كَانَ قطعا وَالْمعْنَى اَنه تقطعه كلاليب الصِّرَاط حَتّٰى يهوى فِي النَّار امتحش بِضَم التَّاء وَكسر الْحَاء الْمُهْملَة بعْدهَا شين مُعْجمَة اَی احْترَق وَقَالَ الْهَيْثَم هُوَ اَن تذْهب النَّار الْجلد وتبدى الْعظم الْحبَّة بِكَسْر الْحَاء هِيَ بزور الْبُقُوْل والرياحين وَقِيْلَ بزر العشب وَقِيْلَ نبت فِي الْحَشِيش صَغِير وَقِيْلَ جمع بزور النَّبَات وَقِيْلَ بزر مَا نبت من غير بذر وَمَا بذر تفتح حاؤه حميل السَّيْل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْملَة وَكسر الْمِيم هُوَ الزّبد وَمَا يلقيه على شاطئه قشبني رِيْحهَا اَی آذانِي ذكاها بذال مُعْجمَة مَفْتُوحَة مَقْصُوْرَة هُوَ اِشعالها ولهبها

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چودھویں رات میں' جب بادل موجود نہ ہو' تو کیا چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں' تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم پروردگار کو بھی اسی طرح دیکھو گے' قیامت کے دن لوگوں کو زندہ کیا جائے گا' پروردگار فرمائے گا: جو شخص جس کی بھی عبادت کرتا تھا' وہ اس کے پیچھے چلا جائے' تو لوگوں میں سے کچھ لوگ سورج کے پیچھے چلے جائیں گے اور کچھ چاند کے پیچھے چلے جائیں گے' کچھ طاغوت کے پیچھے چلے جائیں گے' اور یہ امت باقی رہ جائے گی' جس میں اس کے منافق لوگ بھی موجود ہوں گے' پروردگار ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' وہ بندے کہیں گے: ہم اسی جگہ پر رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے سامنے نہیں آجاتا' جب ہمارا پروردگار ہمارے سامنے آئے گا' تو ہم اُسے پہچان لیں گے' تو پروردگار سامنے آئے گا' اور فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض کریں گے: تو ہمارا پروردگار ہے' پھر پروردگار انہیں بلائے گا' اور جہنم کے اوپر اُن کے لئے پل صراط رکھا جائے گا' (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو رسولوں میں "میں" وہ پہلا فرد ہوؤں گا' جو اپنی امت کو لے کر اس کے اوپر سے گزرے گا' اس دن رسولوں کے علاوہ اور کوئی کلام نہیں کرے گا' اور اس دن رسول بھی صرف سلامتی کا سوال کر رہے ہوں گے' کہ اے اللہ! سلامتی عطا فرما' سلامتی عطا فرما' جہنم میں آنکڑے ہوں گے' جو سعدان (نامی پودے کے) کانٹوں کی مانند ہوں گے' کیا تم

لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے آنکڑے سعدان کے کانٹوں کی مانند ہوں گے البتہ ان کی حجم کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے وہ لوگوں کو ان کے اعمال کے حوالے سے اُچک لیں گے کوئی وہ شخص ہوگا' جس کا عمل اسے ہلاکت کا شکار کردے گا' کوئی وہ شخص ہوگا' جو گر جائے گا' پھر نجات پا جائے گا' یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم میں سے کچھ لوگوں پر رحمت کا ارادہ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ ہر ایسے بندے کو نکال دیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتا تھا' تو فرشتے سجدوں کے آثار کی وجہ سے ان لوگوں کو نکال دیں گے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آگ پر یہ بات حرام کی ہے' کہ وہ سجدوں کی جگہ کو کھائے' وہ لوگ جہنم سے نکلیں گے' وہ لوگ جھلس چکے ہوں گے' ان پر آب حیات ڈالا جائے گا' تو وہ یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کے راستے میں' دانہ پھوٹ پڑتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کر کے فارغ ہوگا' اور ایک شخص باقی رہ جائے گا' جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا' وہ جہنم سے نکلنے والا آخری فرد ہوگا' جو جنت میں داخل ہوگا' اس کا رُخ جہنم کی طرف ہوگا' وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے' کیونکہ اس کی بو نے مجھے پریشان کردیا ہے' اور اس کی تپش نے مجھے جلادیا ہے' تو پروردگار فرمائے گا: اگر میں نے ایسا کردیا' تو پھر تم کچھ اور مطالبہ کردو گے وہ عرض کرے گا: جی نہیں تیری عزت کی قسم ہے! پھر اللہ تعالیٰ جو چاہے گا' اس سے عہد و پیان لے گا' اور پھر اس کا چہرہ جہنم سے موڑ دے گا' جب اس کا چہرہ جنت کی طرف ہوگا' اور وہ جنت کی آرائش وزیبائش دیکھے گا' تو جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا' وہ اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت کے دروازے کے قریب کردے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم نے عہد و پیان نہیں کیا تھا کہ تم نے جو سوال کیا ہے' اس کے علاوہ کچھ اور نہیں مانگو گے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں تیری مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہیں بننا چاہتا' تو پروردگار فرمائے گا: ہوسکتا ہے کہ اگر یہ چیز تمہیں عطا کردی گئی' تو تم کچھ اور مانگو گے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے! میں اس کے علاوہ تجھ سے اور کچھ نہیں مانگوں گا' پھر پروردگار جو چاہے گا اس سے عہد و پیان لے گا' پھر اسے جنت کے دروازے کے قریب کردے گا' جب وہ بندہ جنت کے دروازے کے پاس پہنچے گا' تو وہ اس کی آرائش وزیبائش اور اس میں موجود چمک دمک اور خوشی کو دیکھے گا' تو جب تک اللہ کو منظور ہوگا' اس وقت تک خاموش رہے گا' پھر عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کردے' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا ستیاناس ہو! اے انسان! تم کتنے عہد شکن ہو؟ کیا تم نے مختلف عہد نہیں کیے تھے کہ تمہیں جو چیز دے دی جائے گی' تم اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگو گے؟ تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے اپنی مخلوق کا سب سے زیادہ بدنصیب بندہ نہ بنا' تو اللہ تعالیٰ اس پر ہنس پڑے گا' پھر اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دیدے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم آرزو کرو! وہ آرزوئیں کرنا شروع کرے گا' یہاں تک کہ جب اس کی آرزوئیں ختم ہوجائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم فلاں' فلاں چیز کی بھی آرزو کرو' اس کا پروردگار اسے یاد کروائے گا' یہاں تک کہ جب اس کی وہ والی آرزوئیں بھی ختم ہوجائیں گی' تو پروردگار فرمائے گا: یہ چیزیں تمہیں ملیں اور ان کے ہمراہ اس کی مانند مزید ملا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند دس گنا مزید ملیں''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے صرف یہ الفاظ یاد ہیں:

''یہ چیزیں تمہیں ملیں اور اس کی مانند مزید ملیں''

تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اللہ تعالیٰ فرمائے گا:)

''تمہیں یہ چیزیں ملیں اور اس کی مانند مزید دس گنا ملیں''

تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری جنتی ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

''ای فل'' اس سے مراد 'اے فلاں'' ہے جس میں 'ا' اور 'ن' کو ترخیم کے بغیر حذف کر دیا ہے' کیونکہ اگر یہ ترخیم کے لئے ہوتا' تو پھر اس میں سے 'ا' حذف نہیں ہوتا۔

ازہری کہتے ہیں: یہ ترخیم نہیں ہے' بلکہ یہ الگ سے ایک کلمہ ہے' جسے بنو اسد' واحد' تثنیہ اور جمع ایک ہی لفظ کی شکل میں استعمال کرتے ہیں' جبکہ دیگر لوگ واحد' تثنیہ اور جمع اور مؤنث کو الگ استعمال کرتے ہیں۔

''اسودک'' اس میں و پر شد ہے' اور اس پر زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے تمہیں تمہاری قوم میں سردار بنایا تھا۔

''سعدان'' یہ ایک پودا ہے' جس میں بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں۔

لفظ ''مخردل'' سے مراد جس کو پھینک دیا گیا ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ٹکڑا ہے' یہ کہا جاتا ہے: ''لحم خراديل'' جبکہ وہ ٹکڑوں کی شکل میں ہو' اس سے مراد یہ ہے کہ پل صراط کے آنکڑے' اُسے ٹکڑوں کی شکل میں کر دیں گے' اور پھر اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔

لفظ امتحش اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جل جائے گا' ہیثم کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ آگ جلد کو ختم کر دے اور ہڈی ظاہر ہو جائے۔

لفظ الحبة اس سے مراد سبزیوں اور پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد گھاس کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ مخصوص قسم کی گھاس ہے' جو چھوٹی ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ پودوں کے بیج ہیں' ایک قول کے مطابق یہ اس چیز کے بیج ہیں' جو بیج کے بغیر نہیں اگتی' اور جو بیج کے ساتھ اگتی ہے' اس کے اندر 'ح' پر زبر ہوتی ہے۔

لفظ حميل السيل اس سے مراد وہ جھاگ ہے' جو پانی کنارے پر بنا دیتا ہے۔

لفظ قشبني ريحها اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز مجھے اذیت پہنچاتی ہے۔

لفظ ذکاها اس سے مراد اس کا شعلہ اور اس کا انگارہ ہے۔

5466 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبَنَا يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَهَلْ تضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الشَّمْس بالظهيرة صحوا لَيْسَ مَعهَا سَحَاب وَهل تضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر صحوا لَيْسَ فِيهَا سَحَاب قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة اللّٰه تَعَالٰى يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا كَمَا تضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة اَحدهمَا اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة أذن مُؤذن لتتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد فَلَا يبْقى اَحد كَانَ يعبد غير اللّٰه من الْاَصْنَام والأنصاب اِلَّا يتساقطون فِي النَّار حَتّٰى اِذا لم يبْق

إِلَّا مَن كَانَ يعبد الله من بر وَفَاجِر وغبر اَهْلِ الْكتاب فيدعى الْيَهُود فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنتُمْ تَعْبُدونَ قَالُوْا كُنَّا نعْبد عُزَيْرًا ابْن الله فَيُقَالُ كَذبتُمْ مَا اتخذ الله من صَاحِبَة وَّلَا ولد فَمَاذَا تبغون قَالُوْا عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار اِلَيْهِمْ اَلا تردون فيحشرُوْنَ اِلَى النَّار كَأَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار ثُمَّ تدعى النَّصَارى فَيُقَالُ لَهُمْ مَا كُنتُمْ تَعْبُدونَ قَالُوْا كُنَّا نعْبد الْمَسِيح ابْن الله فَيُقَالُ لَهُمْ كَذبتُمْ مَا اتخذ الله من صَاحِبَة وَّلَا ولد فَمَاذَا تبغون فَيَقُوْلُوْنَ عطشنا يَا رَبنَا فاسقنا فيشار اِلَيْهِمْ اَلا تردون فيحشرُوْنَ اِلى جَهَنَّم كَأَنَّهَا سراب يحطم بَعْضهَا بَعْضًا فيتساقطون فِي النَّار حَتَّى إِذا لم يبْق إِلَّا من كَانَ يعبد الله من بر وَفَاجِر اَتَاهُم الله فِيْ أدنى صُوْرَة من الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيهَا قَالَ فَمَا تنتظرُوْنَ تتبع كل أمة مَا كَانَت تعبد قَالُوْا يَا رَبنَا فارقنا النَّاس فِي الدُّنْيَا أفقر مَا كُنَّا اِلَيْهِمْ وَلَمْ نصاحبهم فَيَقُوْلُ أَنا ربكُم فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ مِنْك لَا نشْرك بِاللّٰهِ شَيْئًا مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتَّى إِن بَعْضُهُمْ ليكَاد اَن يَنْقَلِب فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنكُمْ وَبَيْنه آيَة فتعرفونه بهَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيكْشف عَن سَاق فَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد لله من تِلْقَاء نَفسه اَلا أذن الله لَهُ بِالسُّجُود وَلَا يبْقى من كَانَ يسْجد اتقاء ورياء إِلَّا جعل الله ظَهره طبقَة وَاحِدَة كلما اَرَادَ اَن يسْجد خر على قَفَاهُ ثُمَّ يرفعون رؤوسهم وَقد تحول فِيْ صورته الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيهَا اَوَّل مرّة فَقَالَ أَنا ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت رَبنَا ثُمَّ يضْرب الجسر على جَهَنَّم وَتحل الشَّفَاعَة وَيَقُوْلُوْنَ اللَّهُمَّ سلم سلم قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الجسر قَالَ دحض مزلة فِيهِ خطاطيف وكلاليب وحسكة يكون بِنَجْد فِيهَا تشويكة يُقَال لَهَا السعدان فيمر الْمُؤْمِنُونَ كطرف الْعين وكالبرق وكالريح وكالطير وكأجاويد الْخَيل والركاب فناج مُسلم ومخدوش مُرْسل ومكدوش فِيْ نَار جَهَنَّم حَتَّى إِذا خلص الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّار فوالذي نَفسِي بِيَدِهِ مَا من اَحَدٍ مِنْكُمْ بأشد مناشدة لله فِيْ اسْتِيفَاء الْحق من الْمُؤْمِنِينَ لله يَوْم الْقِيَامَة لإخوانهم الَّذِيْنَ فِي النَّار

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَا اَنْتُم بأشد مناشدة فِي الْحق قد تبين لكم من الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ للجبار إِذا رَاَوْا أَنهم قد نجوا فِيْ إِخْوَانهمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا كَانُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعنا وَيصلونَ ويحجون فَيُقَالُ لَهُمْ أخرجُوْا من عَرَفْتُمْ فتحرم صورهم على النَّار فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا قد أخذت النَّار إِلَى نصف سَاقه وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا مَا بَقِي فِيهَا مِمَّن أمرتنا بِهِ فَيُقَالُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال دِينَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيهَا اَحَدًا مِمَّن أمرتنا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال نصف دِينَار من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيهَا مِمَّن أمرتنا اَحَدًا ثُمَّ يَقُوْلُ ارْجعُوْا فَمَنْ وجدْتُمْ فِيْ قلبه مِثْقَال ذرة من خير فأخرجوه فَيخْرجُونَ خلقا كثيرا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبنَا لم نذر فِيهَا خيرا وَكَانَ اَبُوْ سعيد يَقُوْلُ إِن لم تصدقوني بِهَذَا الحَدِيْث فاقرؤوا إِن شِئْتُمْ إِن الله لَا يظلم مِثْقَال ذرة وَإِن تَكُ حَسَنَة يُضَاعِفهَا وَيُؤْت من لَدنه أجرا عَظِيمًا (النِّسَاء) فَيَقُوْلُ الله عَزَّ وَجَلَّ شفعت الْمَلَائِكَة وشفع النَّبِيُّوْنَ وَلَمْ يبْق إِلَّا أرْحم الرَّاحِمِينَ فَيقبض قَبْضَة مِنَ النَّار فَيخرج مِنْهَا قوما مِنَ النَّار لم يعملوا خيرا قطّ قد عَادوا حمما فيلقيهم فِيْ نهر فِيْ اَفْوَاه الْجنَّة يُقَال لَهُ نهر الْحَيَاة فَيخْرجُونَ كَمَا تخرج الْحبَّة فِيْ حميل السَّيْل اَلا ترونها تكون إِلَى

الحجر اَوْ اِلَى الشجر مَا يكون اِلَى الشَّمْس اصيفر واخيضر وَمَا يكون مِنْهَا اِلَى الظل يكون اَبيض فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّك كنت ترعى بالبادية قَالَ فَيخرجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِيْ رقابهم الخواتيم يعرفهُمْ اَهْلِ الْجنَّة هٰؤُلَاءِ عُتَقَاء اللّٰه الَّذِيْنَ ادخلهم اللّٰه الْجَنَّة بِغَيْر عمل عملوه وَلَا خير قدموه ثمَّ يَقُوْلُ ادخلُوا الْجَنَّة فَمَا رَاَيْتُمُوْهُ فَهُوَ لكم فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من الْعَالمين فَيَقُوْلُ لكم عِنْدِي افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا اَى شَيْءٍ افضل من هٰذَا فَيَقُوْلُ رضاى فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهٗ

الغبر بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة مَفْتُوحَة جمع غابر وَهُوَ الْبَاقِي وَقَوله دحض مزلة الدحض بِاِسْكَان الْحَاء هُوَ الزلق والمزلة هُوَ الْمَكَان الَّذِيْ لَا يثبت عَلَيْهِ الْقدَم اِلَّا زلت

المكدوش بشين مُعْجمَة هُوَ الْمَدْفُوْع فِيْ نَار جَهَنَّم دفعا عنيفا

الحمم بِضَم الْحَاء الْمُهْملَة وَفتح الْمِيم جمع حممة وَهِي الفحمة وَبَقِيَّة غَرِيْبُه تقدم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت جب بادل نہ ہو سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے کیا تمہیں چودھویں رات میں جب بادل نہ ہو چاند کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے لوگوں نے عرض کی جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تمہیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنے میں بھی کوئی رکاوٹ پیش نہیں آئے گی جس طرح تمہیں ان دونوں چیزوں میں سے کسی کو دیکھنے میں رکاوٹ پیش نہیں آتی ہے جب قیامت کا دن ہوگا' تو ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا: ہر امت اس کی طرف چلی جائے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو غیر اللہ کی عبادت کرنے والی' ہر امت خواہ وہ بتوں کی عبادت کرتی ہو یا کسی اور چیز کی' وہ سب چلی جائیں گی اور وہ سب جہنم میں چلے جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ رہ جائیں گے' جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' یا اہل کتاب میں سے باقی رہ جانے والے لوگ ہوں' پھر یہودیوں کو بلوایا جائے گا' اور ان سے کہا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے عزیر کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا ہے' نہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی ہے' اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لیے دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ تم پانی تک نہیں پہنچ سکو گے' پھر ان لوگوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا' جو سراب کی مانند ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ لوگ جہنم میں گر جائیں گے پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا' اور کہا جائے گا: تم لوگ کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے: ہم اللہ کے بیٹے مسیح کی عبادت کرتے تھے' تو ان سے کہا جائے گا: تم نے غلط کہا ہے: اللہ کی نہ تو کوئی بیوی ہے' اور نہ ہی کوئی اولاد ہے' اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پیاسے ہیں' تو ہمیں پینے کے لیے کچھ دے' تو انہیں اشارہ کیا جائے گا کہ کیا تم وہاں نہیں جاؤ گے؟ پھر وہ لوگ بھی جہنم میں اکٹھے ہوں گے جو ایک سراب کی طرح محسوس ہو رہا ہوگا' جس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہوگا' تو وہ جہنم میں گر جائیں گے' یہاں تک کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے' جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے' خواہ وہ نیک ہوں یا گنہگار ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس سب سے آسان ترین شکل میں آئے گا' جس میں وہ لوگ اس کا دیدار کرسکیں

اور پھر فرمائے گا: تم لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہو؟ ہر امت تو اس کے پیچھے چلی گئی ہے' جس کی وہ عبادت کرتی تھی' تو وہ لوگ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! دنیا میں ہم لوگوں سے ایسی حالت میں جدا ہوئے تھے کہ دنیا میں ہمیں' ان کی سب سے زیادہ ضرورت تھی' پھر بھی ہم ان کے ساتھ نہیں رہے تھے' تو پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' وہ کہیں گے: ہم تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں' اور ہم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہیں دیں گے' یہ بات دو یا تین مرتبہ ہوگی' یہاں تک کہ ان میں سے بعض لوگ قریب تھا کہ مڑ جائیں' تو پروردگار فرمائے گا: کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی مخصوص نشانی ہے' جس کے ذریعے تم اسے پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے: جی ہاں! اُس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا' اور جو بھی بندہ اپنی رضامندی سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ اسے سجدہ کرنے کی اجازت دے گا' اور جو شخص بچنے کے لئے اور ریاکاری کے لئے سجدہ کیا کرتا تھا تو اس کی کمر تختہ ہو جائے گی' وہ جب بھی سجدے میں جانے کا ارادہ کرے گا' گدی کے بل گر جائے گا' پھر وہ لوگ اپنے سر اٹھائیں گے تو دیکھیں گے: پروردگار کی وہ صورت' جو انہوں نے پہلی دیکھی تھی' وہ تبدیل ہو چکی ہے' پروردگار فرمائے گا: میں تمہارا پروردگار ہوں' تو وہ عرض کریں گے: تو ہی ہمارا پروردگار ہے' پھر پروردگار جہنم پر پل بنائے گا' اور شفاعت کی اجازت دے گا' تو سب لوگ کہیں گے: اے اللہ! سلامتی عطا کرنا' سلامتی عطا کرنا!

عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ پل کیا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک پھسلنے کی جگہ ہوگی' جس میں پھسلن بہت زیادہ ہوگی' اس میں آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جس طرح نجد میں (بڑے بڑے کانٹے ہوتے ہیں) ان میں سے ایک کانٹے دار پودا ہوتا ہے' جسے سعدان کہا جاتا ہے' اس پل کے اوپر سے اہل ایمان یوں گزریں گے' جس طرح پلک جھپکتی ہے' یا جس طرح بجلی چمکتی ہے' یا جس طرح ہوا آتی ہے' یا جس طرح پرندہ جاتا ہے' یا جس طرح تیز رفتار گھوڑے جاتے ہیں' یا جس طرح سوار جاتے ہیں' ایک مسلمان' جو نجات پانے والا ہوگا' وہ زخمی ہوگا' وہ جہنم میں گر جائے گا' یہاں تک جب اہل ایمان' جہنم سے نجات پالیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بھی شخص' قیامت کے دن' اہل ایمان کے پورے حق کی وصولی کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے زیادہ سختی کرنے والا نہیں ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم لوگ حق کے بارے میں اس سے زیادہ سختی سے بات کرنے والے نہیں ہوگے کہ جب تمہارے سامنے اہل ایمان کے بارے میں یہ بات واضح ہو جائے گی' جب وہ اس دن' جبار کی بارگاہ میں ہوں گے' جب وہ لوگ دیکھیں گے' وہ لوگ نجات پا چکے ہیں' تو عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار یہ لوگ ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے' حج کیا کرتے تھے' تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: جسے تم جانتے ہو اسے باہر نکال لو! تو ان کی شکلیں آگ پر حرام ہوں گی' پھر بہت سی مخلوق نکل آئے گی' جسے آگ نے اس کی نصف پنڈلی تک' یا اس کے گھٹنے تک پکڑا ہوگا' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس میں صرف وہ باقی رہ گئے ہیں' جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' تو حکم ہوگا کہ تم لوگ واپس جاؤ! جس شخص کو تم پاتے ہو کہ اس کے دل میں بھلائی کا ایک دینار کے وزن جتنا حصہ موجود ہے' تو اسے نکال لو' تو وہ لوگ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں جو حکم دیا تھا' ان میں سے ہم نے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم جاؤ اور جس شخص کو پاؤ کہ اس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنی بھلائی موجود ہو' تو اسے بھی نکال دو' تو وہ بہت سی مخلوق کو نکال لیں گے' پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جن کے بارے میں تو نے ہمیں حکم دیا تھا' ان میں

سے کسی کو نہیں رہنے دیا' پھر پروردگار فرمائے گا: تم واپس جاؤ! اور جس کے دل میں تم ذرے کے وزن جتنی بھلائی پاؤ' تم اسے نکال دو! پھر وہ بہت سی مخلوق کو نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم نے اس میں کوئی بھلائی نہیں رہنے دی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر تم میری تصدیق نہیں کرتے' تو اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

''بے شک اللہ تعالیٰ ذرے کے وزن جتنا بھی ظلم نہیں کرے گا' اگر کوئی نیکی ہوگی' تو وہ اسے کئی گنا کر دے گا' اور اپنی طرف سے عظیم اجر عطا فرمائے گا''۔

پھر (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے فرشتوں کی سفارش بھی قبول کر لی' انبیاء کی سفارش بھی قبول کر لی گئی' اب صرف ''ارحم الراحمین'' رہ گیا ہے' پھر اللہ تعالیٰ جہنم میں سے ایک مٹھی لے گا' اور جہنم میں سے ان لوگوں کو نکالے گا' جنہوں نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی ہوگی' وہ لوگ کوئلہ بن چکے ہوں گے' پھر انہیں نہر میں ڈالا جائے گا' جو جنت کے ایک کنارے پر ہوگی' اسے نہر حیات کہا جاتا ہے' تو وہ لوگ اس میں سے یوں پھوٹ پڑیں گے' جس طرح سیلابی پانی کی گزرگاہ میں پودا پھوٹ پڑتا ہے' کیا تم نے اسے دیکھا نہیں ہے؟ کہ وہ پتھر کے قریب' یا درخت کے قریب ہوتا ہے' جو حصہ اس کا سورج کی طرف ہوتا ہے' وہ زرد اور سبز ہوتا ہے' اور جو حصہ سائے کی طرف ہوتا ہے' وہ سفید ہوتا ہے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یوں محسوس ہوتا ہے' جیسے آپ ویرانے میں بکریاں چراتے رہے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ لوگ اس سے یوں نکلیں گے کہ جیسے موتی ہوتے ہیں' ان کی گردنوں پر مہر لگی ہوئی ہوگی' اہل جنت انہیں پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کیے ہوئے لوگ ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے کیے ہوئے کسی عمل کے بغیر' جنت میں داخل کر دیا ہے' اور کسی بھلائی کے بغیر جنت میں داخل کیا ہے' جو (بھلائی) انہوں نے آگے بھیجی ہو' پھر پروردگار فرمائے گا: تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! تم اس میں جو کچھ بھی دیکھو گے' وہ تمہیں مل جائے گا' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے تمام جہانوں میں سے کسی کو عطا نہیں کیا تو پروردگار ان سے فرمائے گا: میرے پاس اس سے بھی زیادہ فضیلت والی چیز موجود ہے' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اس سے زیادہ فضیلت والی چیز کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میری رضامندی' اب میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الغبر غابر کی جمع ہے' اس سے مراد باقی رہ جانے والی چیز ہے۔

لفظ دحض اس سے مراد پھسل جانا ہے' یہ اس جگہ کو کہتے ہیں' جہاں پر پاؤں جمے نہیں رہ سکتے اور پھسل جاتے ہیں۔

مکدوش اس سے مراد وہ ہے' جسے جہنم کی آگ میں ڈال دیا گیا ہو اور ایک ہی مرتبہ ڈال دیا گیا ہو۔

لفظ الحمم یہ حممہ کی جمع ہے اس سے مراد کوئلہ ہے' اس کے بقیہ غریب الفاظ کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے۔

5467 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِك فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مِمِ اَضْحكُ قُلْنَا اللّٰہ وَرَسُوْلہ اعلم قَالَ من مُخَاطبَة العَبْد ربه فَیَقُوْلُ یَا رب الم تُجرنِیْ من الظُّلم یَقُوْلُ بلٰی فَیَقُوْلُ اِنِّی لَا اُجیز الْیَوْم علی نَفسِی شَاهدا اِلَّا منی فَیَقُوْلُ کفی بِنَفسِك الْیَوْم عَلَیْك حسیبا والکرام الْکَاتِبین شُهُوْدًا قَالَ فیختم علی فِیْهِ وَیَقُوْلُ لِاَرْکَانِهِ انْطِقِی فَتنْطق بِاَعْمَالِهِ ثُمَّ یخلی بَیْنه وَبَیْنَ الْکَلَام فَیَقُوْلُ

بعدا لكِن وَسُحقًا فعَنكُنَّ كنت أناضِل -رَوَاهُ مُسلِم

أُنَاضِل بالضاد الْمُعجَمَة اَى اجادل واخاصم وادافع

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ میں کس بات پر ہنسا ہوں؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بندے کے اپنے پروردگار سے بات چیت کرنے پر' میں ہنسا ہوں' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! کیا تو مجھے ظلم سے نہیں بچائے گا؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! وہ بندہ سوچے گا کہ آج میری ذات کے بارے میں گواہ صرف میں ہی ہوں' تو پروردگار فرمائے گا: تمہارا اپنا وجود ہی' آج تمہارے خلاف ہونے کے لئے کافی ہے' ویسے کراماً کاتبین بھی گواہ ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم دیا جائے گا کہ تم کلام کرو! تو وہ اعضاء اس کے اعمال کے بارے میں کلام کریں گے' اور پھر اُسے اس کلام کے درمیان چھوڑ دیا جائے گا' تو وہ بندہ کہے گا: تم دور ہی رہو اور پرے رہو! کیا میں تمہاری خاطر جھگڑا کیا کرتا تھا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے لفظ ''اناضل'' سے مراد میں جھگڑا کرتا تھا خصومت کرتا تھا اور پرے کرتا تھا۔

5468 - وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ تحدث اَخْبَارَهَا (الزلزلة) قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰه وَرَسُوله أعلم قَالَ فَإِن اَخْبَارَهَا اَن تشهد على كل عبدٍ وَامة بِمَا عمل على ظهرهَا تَقول عمل كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو؟ اس کا خبر دینا کیا ہوگا؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس بارے میں خبر دے گی' اور اس بارے میں گواہی دے گی کہ ہر بندے اور ہر بندی نے' اس کی پشت پر کیا عمل کیا تھا؟ وہ یہ کہے گی: اس نے یہ یہ عمل کیا تھا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5469 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْله: يَوْم ندعوا كل أنَاس بِإِمَامِهِم (الْإِسْرَاء) -قَالَ يدعى أحدهم فَيُعْطى كِتَابه بِيَمِينِه ويمد لَهُ فِيْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من لُؤْلُؤ يتلألأ قَالَ فَينْطَلق إِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ بَارك لنا فِيْ هٰذَا حَتّٰى يَأْتِيهم فَيَقُوْلُ اَبْشِرُوا فَإِن لكل رَجُلٍ مِنكُمْ مثل هٰذَا وَأما الْكَافِر فَيُعْطى كِتَابه بِشِمَالِه مسودا وَجهه ويمد لَهُ فِيْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا عَلٰى صُوْرَة آدم وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَإِن لكل رَجُلٍ مِنكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث

اُن کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کسی ایک شخص کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اور اس کے لئے اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا اس کے چہرے کو سفید کر دیا جائے گا اس کے سر پر موتیوں کا جھلملاتا ہوا تاج رکھا جائے گا وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اس کے بارے میں ہمارے لئے برکت رکھ دے یہاں تک کہ جب وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچے گا' تو یہ کہے گا تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی مانند ملے گا جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا چہرہ تاریک ہوگا اس کا جسم ساٹھ بالشت کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کے قد جتنا ہوگا' اس کے سر پر آگ سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا اس کے ساتھی دور سے اسے دیکھ کر کہیں گے: اے اللہ اسے رسوائی کا شکار کر دے تو وہ کہے گا اللہ تعالیٰ تمہیں اور دور کر دے تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اسے کتاب البعث میں نقل کیا ہے۔

فصل فِي الْحَوْض وَالْمِيزَان والصراط

فصل: حوض کوثر' میزان اور پل صراط کا تذکرہ

5470 - عَن عبد الله بن عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مسيرَة شهر مَاؤُهُ ابيض من اللَّبن وريحه أطيب من الْمسك وكيزانه كنجوم السَّمَاء من شرب مِنْهُ لَا يظمأ ابَدًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے' اور اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد میں ہیں' جو شخص اس میں سے پی لے گا اسے کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی''۔

5471 - وَفِيْ رِوَايَةٍ حَوْضِي مسيرَة شهر وزواياه سَوَاء وماؤه ابيض من الْوَرق رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسلم

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5470-صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب فی الحوض - حدیث:6220صحیح مسلم - کتاب الفضائل' باب إثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاته - حدیث:4344صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر الخبر الدال علی أن لیس بین هذه الأخبار التی ذکرناها - حدیث:6545البحر الزخار مسند البزار - حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' حدیث:2148المعجم الأوسط للطبرانی - باب العین' من اسمه : عمرو - حدیث:5005المعجم الکبیر للطبرانی - من اسمه عبد اللہ' وما أسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهما - عبید بن أبی ملیکة' حدیث:11044

''میرا حوض ایک ماہ کی مسافت جتنا ہے اوراس کے دونوں کنارے برابر ہیں اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید ہے''۔
یہ روایت امام بخاری اورامام مسلم نے نقل کی ہے۔

5472 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي من كَذَا اِلٰى كَذَا فِيْهِ من الْاٰنِيَة عدد النُّجُوْم اَطيب رِيْحًا من الْمسك وَاَحلى من الْعَسَل وابرد من الثَّلج وابيض من اللَّبن من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ اَبَدًا وَمَنْ لم يشرب مِنْهُ لم يرو اَبَدًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الْمَسْعُوْدِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''میرا حوض فلاں (جگہ) سے لے کر وہاں (فلاں جگہ) تک ہے اوراس کے پاس ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے اس کا پانی مشک سے زیادہ خوشبودار شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا' جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی اور جو شخص اس میں سے نہیں پیے گا وہ کبھی سیر نہیں ہوگا''۔
یہ روایت امام بزار اورامام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔صرف مسعودی کا معاملہ مختلف ہے۔

5473 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه وَعَدَنِي اَن يدْخل الْجَنَّة من اُمتِيْ سَبْعِيْنَ اَلفا بِغَيْر حِسَاب فَقَالَ يزِيْد بن الْاَخْنَس وَاللّٰه مَا اُولَئِكَ فِيْ اُمتك اِلَّا كالذباب الْاَصهب فِي الذُّبَاب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد وَعَدَنِي سَبْعِيْنَ اَلفا مَعَ كل اَلف سَبْعِيْنَ اَلفا وَزَادَنِيْ ثَلَاث حثيات

قَالَ فَمَا سَعَة حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَمَا بَيْن عدن اِلٰى عمان وأوسع وأوسع يُشِير بِيَدِهِ قَالَ فِيْهِ مثعبان من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاَحلى من الْعَسَل وَاَطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

وَلَفْظِهِ قَالَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَن يزِيْد بن الْاَخْنَس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَعَة حوضك قَالَ مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان وَاِن فِيْهِ مثعبين من ذهب وَفِضة قَالَ فَمَاء حوضك يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاَحلى مذاقة من الْعَسَل وَاَطيب رَائِحَة من الْمسك من شرب مِنْهُ لم يظمأ اَبَدًا وَلَمْ يسود وَجهه اَبَدًا

المثعب بِفَتْح الْمِيم وَالْعين الْمُهْملَة جَمِيْعًا بَيْنَهُمَا ثاء مُثَلّثَة وَآخره مُوَحدَة وَهُوَ مسيل المَاء

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے ستر ہزار افراد کو کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل کرے گا' تو یزید ابن خنس نے عرض کی: اللہ کی قسم آپ کی امت میں اتنے لوگوں کی تعداد تو یوں ہوگی جس طرح مکھیوں کے درمیان اصہب مکھی ہوتی ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ستر ہزار افراد کو داخل کرے گا' اوران میں سے ہر ایک ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار افراد ہوں گے اور مزید اس کے تین لپ ہوں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے

بی پھر آپ کے حوض کی وسعت کتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا عدن سے لے کر عمان تک کا فاصلہ ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے یہ فرمایا اس میں سونے کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں راوی نے عرض کی اے اللہ کے نبی آپ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے ایک مرتبہ مشروب پی لے گا اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور نہ ہی اس کا چہرہ سیاہ ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ یزید بن اخنس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کا حوض کتنا بڑا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عدن سے لے کے عمان تک کے درمیانی فاصلے جتنا ہے اور اس میں سونے اور چاندی کے بنے ہوئے دو پرنالے ہیں انہوں نے عرض کی اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کے حوض کا پانی کیسا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہوگا اس کا ذائقہ شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ ہوگی جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا' اور اس کا چہرہ کبھی سیاہ نہیں ہوگا۔

لفظ المثعب یہ پرنالے کو کہتے ہیں۔

5474 - وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّي لبعقر حَوْضِي أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن أضْرب بعصاى حَتّٰى يرفض عَلَيْهِمْ فَسئلَ عَن عرضه فَقَالَ من مقامي اِلٰى عمان وَسُئِلَ عَن شرابه فَقَالَ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل يغت فِيْهِ مِيزَابَانِ يمدانه من الْجَنَّة اَحدهمَا من ذهب وَالْآخر من ورق رَوَاهُ مُسْلِم وروى التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ عَنْ اَبِيْ سَلام الحبشي قَالَ بعث اِلَيّ عمر بن عبد الْعَزِيز فَحملت على الْبَرِيد فَلَمَّا دخلت اِلَيْهِ قُلْتُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ لقد شقّ عَلَيّ مركبي الْبَرِيد فَقَالَ يَا اَبَا سَلام مَا اردْت اَن اشق عَلَيْك وَلٰكِن بَلغنِيْ عَنْك حَدِيْثٍ تحدثه عَن ثَوْبَان عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَوْض فَاَحْبَبْت اَن تشافهني بِهِ فَقُلْتُ حَدثنِيْ ثَوْبَان اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مثل مَا بَيْن عدن اِلٰى عمان البلقاء مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من الثَّلج وَأحلى من الْعَسَل وأكوابه عدد نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْهُ شربة لم يظمأ بعْدهَا اَبَدًا وَاَوَّل النَّاس ورودا عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين الشعث رؤوسا الدنس ثيابًا الَّذِيْنَ لَا ينكحُونَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا تفتح لَهُمْ اَبْوَاب السدد فَقَالَ عمر قد انكحت الْمُنَعَّمَاتِ فَاطِمَة بنت عبد الْملك وَفتحت لي اَبْوَاب السدد لَا جرم لَا أغسل رَاْسِي حَتّٰى يشعث وَلَا ثوبي الَّذِيْ يَلِيْ جَسَدِي حَتّٰى يتسخ عقر الْحَوْض بِضَم الْعين وَاِسْكَان الْقَاف هُوَ مؤخره

أذود النَّاس لاَهْلِ الْيمن اَى أطردهم وأدفعهم ليرد اَهْلِ الْيمن

يرفض بِتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَى يسيل ويترشش

يغت فِيْهِ مِيزَابَانِ هُوَ بغين مُعْجمَة مَضْمُومَة ثُمَّ تَاء مثناة فَوق اَى يجريان فِيْهِ جَرْيًا لَهُ صَوْت وَقيل يدفقان فِيْهِ المَاء دفقا مُتَتَابِعًا دَائِما من قَوْلك غت الشَّارِب المَاء جرعا بعد جرع

الشعث بِضَم الشين الْمُعْجَمَة جمع اَشْعَث وَهُوَ الْبعيد الْعَهْد بدهن رَاسه وَغسل وتسريح شعره
الدنس بِضَم الدَّال وَالنُّون جمع دنس وَهُوَ الْوَسخ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے حوض کے کنارے پر کھڑا ہوا اہل یمن کے لئے دوسرے لوگوں کو پرے ہٹاؤں گا میں اپنے عصا کے ذریعے ماروں گا' یہاں تک کہ ان لوگوں کو پرے کردیا جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس (حوض کوثر کی) چوڑائی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اس جگہ سے لے کے عمان تک (کے فاصلے جتنا چوڑا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مشروب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ دودھ سے زیادہ سفید ہے' اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس میں دو پرنالے گرتے ہیں' جو دونوں جنت سے آتے ہیں' ان میں سے ایک سونے سے بنا ہوا ہے' اور دوسرا چاندی سے بنا ہوا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی یہ روایت نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' انہوں نے اسے ابوسلام حبشی کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مجھے بلوایا' تو میں برید (یعنی محکمہ ڈاک کے گھوڑوں) پر سوار ہو کر آیا' جب میں ان کے پاس آیا' تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! برید کی سواری نے مجھے مشقت کا شکار کیا ہے تو انہوں نے فرمایا: اے ابوسلام! میرا ارادہ تمہیں مشقت کا شکار کرنا نہیں تھا' البتہ مجھے یہ اطلاع ملی تھی کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو' جو حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور حوض کوثر کے بارے میں ہے' تو میری یہ خواہش ہوئی کہ میں وہ حدیث براہ راست تم سے سنوں (ابوسلام کہتے ہیں:) تو میں نے بتایا:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''میرا حوض عدن سے لے کے عمان البلقاء (تک کے فاصلے جتنا) ہوگا' اس کا پانی برف سے زیادہ سفید ہوگا' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کے برتن آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے' جو شخص اس میں سے پی لے گا' اسے اس کے بعد کبھی پیاس نہیں لگے گی اور وہاں سب سے پہلے غریب مہاجرین آئیں گے' جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' کپڑے میلے کچیلے ہوں گے' جنہوں نے صاحب حیثیت عورتوں کے ساتھ شادی نہیں کی ہوگی' اور جن کے لئے بند دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے''۔

تو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: لیکن میں نے تو ایک صاحب حیثیت عورت فاطمہ بنت عبدالملک کے ساتھ شادی کی ہے' اور میرے لئے بند دروازے کھولے جاتے ہیں' تو اب یہ ضروری ہے کہ میں اپنا سر اس وقت تک نہ دھوؤں' جب تک وہ (یعنی میرے بال) بکھر نہیں جاتے' اور نہ ہی اپنے کپڑے تبدیل کروں' جو میں نے پہنے ہوئے ہیں' جب تک وہ میلے کچیلے نہیں ہوجاتے۔

عقر الحوض سے مراد اس کا کنارہ ہے۔

لفظ اذود الناس لاهل اليمن اس سے مراد یہ ہے کہ میں اہل یمن کے لئے لوگوں کو پرے اور دور کروں گا' تا کہ اہل یمن آجائیں۔

لفظ یرفض کا مطلب یہ ہے' وہ بہتا ہے' اور پانی چھڑکتا ہے۔

لفظ ''یغط فیہ میزابان'' اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں دو قسم کے پانی آکر گرتے ہیں' جن کی آواز ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق

یہ ہے کہ اس میں سے پانی اچھل کر گرتا ہے' جو یکے بعد دیگرے اور ہمیشہ گرتا رہتا ہے' یہ لفظ'' غت الشارب الماء'' سے منقول ہے جب آدمی ایک گھونٹ کے بعد دوسرا گھونٹ پیتا چلا جائے۔

لفظ الشعث یہ اشعث کی جمع ہے' یہ اس شخص کو کہتے ہیں جس نے کافی عرصے سے سر میں تیل نہ لگایا ہوا' اسے دھویا نہ ہو اور بال سنوارے نہ ہوں۔

لفظ الدنس یہ دنس کی جمع ہے' اس سے مراد میل کچیل ہے۔

5475 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِی کَمَا بَیْن عدن وعمان ابرد من الثلج واحلی من الْعَسَل واطیب رِیحًا من الْمسک اکوابہ مثل نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْہُ شربۃ لم یظمأ بعْدھَا اَبَدًا اَوَّل النَّاس عَلَیْہِ ورودا صعالیك الْمُھَاجرین قَالَ قَائِل من ھم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الشعثۃ رؤوسھم الشحبۃ وُجُوْھِھِمُ الدنسۃ ثِیَابھمْ لَا تفتح لَھُمُ السدد وَلَا ینْکحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ الَّذِیْنَ یُعْطون کل الَّذِیْ عَلَیْھِمْ وَلَا یَاْخُذُوْنَ کل الَّذِیْ لَھُم- رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حسن

قَوْلِہِ الشحبۃ وُجُوْھِھِمْ بِفَتْح الشین الْمُعْجَمَۃ وَکسر الْحَاء الْمُھْمَلَۃ بعْدھَا بَاء مُوَحدَۃ ھُوَ من الشحوب وَھُوَ تغیر الْوَجْہ من جوع اَوْ ھزال اَوْ تعب

وَقَوله لَا تفتح لَھُمُ السدد اَی لَا تفتح لَھُمُ الْاَبْوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا (اس کا مشروب) برف سے زیادہ ٹھنڈا' شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا' اس کی خوشبو مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوگی' اس کے کوزے آسمان کے ستاروں کی مانند ہوں گے' جو شخص اس میں سے مشروب پی لے گا' اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی' وہاں آنے والے سب سے پہلے لوگ غریب مہاجرین ہوں گے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ کہ جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے' جن کے چہرے تبدیل ہوئے ہوں گے' جن کے کپڑے میلے ہوں گے ان کے لئے دروازے کھولے نہیں جاتے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کرسکتے ہوں گے جو ان پر فرض عائد ہوتا ہے' وہ ان سے وصول کیا جائے گا' اور جو ان کا حق ہے وہ اسے حاصل نہیں کرسکیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے

لفظ شحبہ لفظ شحوب سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب بھوک یا پریشانی یا تنگی کی وجہ سے چہرے کا تبدیل ہوجانا ہے۔

لفظ لاتفتح لھم السدد سے مراد یہ ہے کہ ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔

5476 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِی کَمَا بَیْن عدن وعمان فِیْہِ اَکاویب عدد نُجُوْم السَّمَاء من شرب مِنْہُ لم یظمأ بعْدھَا اَبَدًا وَاِن من یردہٗ عَلَیّ من اُمتِی الشعثۃ رؤوسھم الدنسۃ ثِیَابھمْ لَا ینْکحُوْنَ الْمُنَعَّمَاتِ وَلَا یحضرُوْن السدد یَعْنِیْ اَبْوَاب السُّلْطَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادہ حسن فِی المتابعات الأکاویب جمع کوب وَھُوَ کوب لَا عُرْوَۃ لَہٗ وَقِیْلَ لَا

خرطوم لَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ إبريق

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض عدن اور عمان کے درمیانی فاصلے جتنا ہوگا' جس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں کوزے ہوں گے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں کرے گا' اور میری امت میں سے وہاں میرے پاس آنے والے پہلے افراد وہ لوگ ہوں گے جن کے بال بکھرے ہوئے ہوں گے کپڑے میلے کچیلے ہوں گے وہ صاحب حیثیت عورتوں سے نکاح نہیں کریں گے اور بند دروازوں پر نہیں گئے ہوں گے'' (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد حاکم وقت کے دروازے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' متابعات کے بارے میں اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''اکاویب'' یہ لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو' اور ایک قول کے مطابق اسے کہتے ہیں جس کی خرطوم (سونڈ) نہ ہو' اگر اس کی خرطوم ہو' تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں۔

5477 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ جنبتي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صنعاء وَالْمَدِينَة - وَفِيْ رِوَايَةٍ: مثل مَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة وعمان - وَفِيْ رِوَايَةٍ: ترى فِيهِ اَبَارِيْق الذَّهَب وَالْفِضَّة كعدد نُجُوْم السَّمَاء - زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: اَوْ اَكثر من عدد نُجُوْم السَّمَاء - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيرهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا صنعاء اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جتنا مدینہ اور عمان کے درمیان فاصلہ ہے''۔

ایک روایت میں الفاظ ہیں: ''تم اس کے پاس آسمان کے ستاروں کی تعداد میں سونے اور چاندی کے برتن پاؤ گے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ تعداد میں پاؤ گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

5478 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ الْكَوْثَر فَضربت بيَدي فَإِذَا هِيَ مسكة ذفرة وَإِذَا حصباؤها اللُّؤْلُؤ وَإِذَا حافتاه اَظُنهُ قَالَ قباب تجْرِي على الْاَرْض جَرْيًا لَيْسَ بمشقوق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاسْنَاده حسن فِي المتابعات وَيَأْتِي اَحَادِيْث الْكَوْثَر فِيْ صِفَات الْجنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے حوض کوثر عطا کیا گیا' میں نے اس میں ہاتھ ڈالا' وہ مشک اذفر کی طرح خوشبودار تھا' اس کی کنکریاں موتیوں کی تھیں اور اس کے دونوں کناروں پر خیمے لگے ہوئے تھے' وہ ایسی زمین پر بہتا تھا جو گڑھے والی نہیں تھی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند متابعات کے بارے میں حسن ہے' جنت سے متعلق باب میں حوض کوثر کے بارے میں احادیث آگے آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

5479 - وَعَنْ عتبة بن عبد السلمي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِيْ تحدث عَنْهُ فَقَالَ هُوَ كَمَا بَيْنَ صنعاء اِلٰى بصرى ثُمَّ يمدني الله فِيْهِ بكراع لَا يدْرِي بشر مِمَّنْ خلق اى طرفيه قَالَ فكبر عمر رضوان الله عَلَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما الحوض فيزدحم عَلَيْهِ فُقَرَاء الْمُهَاجرين الَّذِيْنَ يقتلون فِيْ سَبِيْل الله ويموتون فِيْ سَبِيْل الله وَاَرْجُو اَن يوردني الله الكراع فاشرب مِنْهُ-رَوَاهُ ابْن حبان فِيْ صَحِيْحه

الكراع بِضَم الْكَاف هُوَ الْاَنف الممدد من الْحرَّة استعير هُنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا' اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کے بارے میں آپ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنا بڑا ہے' جتنا صنعاء اور بصریٰ کے درمیان فاصلہ ہے' پھر اللہ تعالیٰ نے' اس کو میرے لیے ایک کراع بڑھا دیا' تو اب کوئی شخص یہ نہیں جان سکتا کہ اس کی تخلیق کیسے ہوئی؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) یعنی اس کے دونوں کناروں کے بارے میں نہیں جان سکتا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک حوض کا معاملہ ہے' تو اس پر غریب مہاجرین کا ہجوم ہوگا' جو اللہ کی راہ میں شہید ہوں گے' جو اللہ کی راہ میں مرجائیں گے' مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اس پر وارد کرے گا' اور میں سے پیوں گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''الکراع'' اس سے مراد وہ ناک ہے' جو گرمی کی وجہ سے پھیل گئی ہو' یہاں اس لفظ کو استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5480 - وَعَنْ اَبِي بَرْزَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ ناحيتي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ ايلة اِلٰى صنعاء مسيرَة شهر عرضه كطوله فِيْهِ مرزابان ينبعثان من الْجنَّة من ورق وَذهب اَبيض من اللَّبن وأبرد من الثَّلج فِيْهِ اَبَارِيْق عدد نُجُوْم السَّمَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من رِوَايَةِ اَبِيْ الْوَازِع واسمه جَابر بن عَمْرو عَنْ اَبِيْ بَرْزَة وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میرے حوض کے دو کناروں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا' جتنا ایلہ سے لے کر صنعاء تک کا فاصلہ ہے' جو ایک مہینے کی مسافت ہے' اور اس حوض کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہوگی' اس میں دو پرنالے گرتے ہوں گے' جو جنت سے آرہے ہوں گے اور چاندی اور سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوگا' اور اس میں آسمان کے ستاروں کی تعداد میں برتن ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' جو ابو وازع کے حوالے سے منقول ہے' اس راوی کا نام جابر بن عمرو ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' روایت کے الفاظ امام ابن حبان کے نقل کردہ ہیں۔

5481 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لی حوضا مَا بَیْنَ الْکَعْبَۃ وَبَیت الْمُقَدّس اَبیض مثل اللّبن آنیتہ کعدد النُّجُوْم وَاِنِّیْ لاَکثر الاَنْبِیَاء تبعا یَوْم الْقِیَامَۃ

رَوَاہُ ابْن مَاجہ من حَدِیْثِ زَکَرِیَّا عَن عَطِیَّۃ وَھُوَ الْعَوْفِیّ عَنہُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میرا حوض اتنا بڑا ہے' جتنا خانہ کعبہ اور بیت المقدس کے درمیان کا فاصلہ ہے (اس کا مشروب) دودھ سے زیادہ سفید ہے' اور اس کے برتن ستاروں کی تعداد میں ہیں' اور قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میں سے' میرے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زکریا کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ راوی عطیہ عوفی ہے۔

5482 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَا اَنَا قَائِم علی الْحَوْض اِذا زمرۃ حَتّٰی اِذا عرفتھم خرج رجل من بینی وَبینھمْ فَقَالَ ھَلُمَّ فَقُلْتُ اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰہ فَقُلْتُ مَا شَانُھمْ فَقَالَ اِنَّھُم ارْتَدُّوا علی أدبارھم الْقَھْقَرٰی ثُمَّ اِذا زمرۃ اُخْرٰی حَتّٰی اِذا عرفتھم خرج رجل من بینی وَبینھمْ فَقَالَ لَھُمْ ھَلُمَّ قلت اِلٰی اَیْنَ قَالَ اِلَی النَّار وَاللّٰہ قلت مَا شَانُھمْ قَالَ اِنَّھُم ارْتَدُّوا علی أدبارھم فَلَا أرَاہُ یخلص مِنْھُم اِلَّا مثل ھمل النعم-رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنے حوض پر کھڑا ہوا ہوں گا' اسی دوران ایک گروہ آئے گا' یہاں تک کہ میں انہیں پہچان لوں گا' تو میرے اور ان کے درمیان میں ایک فرد سامنے آئے گا' وہ (ان لوگوں سے) کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ (یعنی تم انہیں کہاں جانے کا کہہ رہے ہو؟) وہ کہے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم میں کہوں گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو وہ بتائے گا: یہ لوگ الٹے قدم پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' پھر ایک اور گروہ آئے گا' جب میں انہیں پہچان لوں گا' تو ایک شخص نکل کر میرے اور ان کے درمیان رکاوٹ بن جائے گا' اور وہ ان لوگوں سے کہے گا: چلو! میں کہوں گا: کہاں؟ وہ جواب دے گا: جہنم کی طرف' اللہ کی قسم! میں کہوں گا ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ وہ بتائے گا: یہ لوگ پیٹھ کے بل پھر گئے تھے' اس کے بارے میں میری یہ رائے ہوگی کہ وہ ان کو نہیں چھوڑے گا' مگر اس طرح جیسے گمشدہ اونٹ ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5483 - وَلِمُسْلِم قَالَ ترد عَلَیَّ أمتِی الْحَوْض وَاَنَا أذود النَّاس عَنہُ کَمَا یذود الرجل اِبل الرجل عَن اِبلہ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ تعرفنا قَالَ نَعَمْ لکم سِیمَا لَیست لاحد غَیرکُم تردون عَلَیَّ غرا محجلین من آثَار الْوضُوْء ولیصدن عنی طَائِفَۃ مِنْکُمْ فَلَا یصلونَ فَاَقُوْل یَا رب ھٰؤُلَاءِ من اَصْحَابِی فیجیبنی ملك فَیَقُوْلُ وَھل تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بعْدك

ھمل النعم ضوالھا وَمَعْنَاہُ اَن النَّاجِی قَلِیل کضالۃ النعم بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی جُمْلَتھَا

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری امت میرے حوض پر میرے پاس آئے گی' اور میں کچھ لوگوں کو اس سے پرے کروں گا' جس طرح کوئی شخص اپنے اونٹوں میں سے اجنبی اونٹ کو پرے کرتا ہے'لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! کیا آپ ہمیں پہچان لیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! تمہاری مخصوص نشانی ہوگی' جو تمہارے علاوہ کسی اور کی نہیں ہوگی' جب تم لوگ آؤ گے' تو تمہارے وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے' پھر تم میں سے ایک گروہ کو مجھ سے دور کیا جائے گا' وہ پہنچ نہیں سکیں گے' تو میں دریافت کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے ساتھیوں میں سے ہیں' تو فرشتہ مجھے جواب دے گا: کیا آپ انہیں جانتے ہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تھا؟

لفظ ''ہمل النعم'' سے مراد گمشدہ اونٹ ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پانے والے لوگ تھوڑے ہوں گے' جس طرح گمشدہ جانور ہوتا ہے۔

5484 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بَيْنَ ظهراني اَصْحَابه اِنِّيْ على الْحَوْض أنظر من يرد عَلَيَّ مِنْكُمْ فوَاللّٰهِ ليقتطعن دوني رجال فلأقولن اَي رب من امتِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّك لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بعْدك مَا زَالُوْا يرجعُوْنَ على اَعْقَابهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْاَحَادِيْث فِيْ هٰذَا الْمَعْنى كَثِيْرَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اصحاب کے درمیان یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں اپنے حوض پر موجود ہوں گا' اور اس بات کا جائزہ لوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے؟ اللہ کی قسم! کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا' تو میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! یہ میری امت کے افراد ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: تم نہیں جانتے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا کام کیا تھا؟ یہ مسلسل ایڑیوں کے بل پلٹتے رہے تھے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اس مفہوم کی احادیث بہت سی ہیں۔

5485 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يبكيك قلت ذكرت النَّار فَبَكَيْت فَهَلْ تذكرُوْنَ اَهْليكم يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ أما فِيْ ثَلَاثَة مَوَاطِن فَلَا يذكر اَحَد اَحَدًا عِنْد الْمِيزَان حَتّٰى يعلم أيخف مِيزَانه أم يثقل وَعند تطاير الصُّحُف حَتّٰى يعلم اَيْنَ يَقع كِتَابه فِيْ يَمِينه أم فِيْ شِمَاله أم وَرَاء ظَهره وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْري جَهَنَّم حَتّٰى يجوز

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة الْحسن عَن عَائِشَة وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ وَعند الصِّرَاط اِذا وضع بَيْنَ ظَهْري جَهَنَّم حافتاه كلاليب كَثِيْرَة وحسك كَثِيْرَة يحبس اللّٰه بهَا من يَشَاء من خلقه حَتّٰى يعلم أينجو أم لَا الحَدِيْث وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا لَوْلَا اِرْسَال فِيْهِ بَيْنَ الْحسن وَعَائِشَة

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے جہنم کا خیال آیا' تو میں رونے لگی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: مجھے جہنم کا خیال آیا' تو میں رونے لگی' کیا آپ قیامت کے دن اپنی اہلیہ کو یاد رکھیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک تین مواقع کا تعلق ہے' تو وہاں کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا' میزان کے قریب' جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا پلڑا ہلکا ہے یا وزنی ہے؟ صحیفے کھولے جانے کے وقت جب تک یہ پتہ نہیں چل جاتا کہ اس کا صحیفہ دائیں ہاتھ میں آتا ہے یا بائیں ہاتھ میں آتا ہے یا پشت کے پیچھے جاتا ہے؟ اور پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے

گا' جب تک آدمی اسے پار نہیں کر لے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حسن بصری کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''پل صراط کے قریب کہ جب اسے جہنم کے اوپر رکھا جائے گا' اس کے دونوں کناروں پر بہت سے آنکڑے ہوں گے' اور بہت سے کانٹے ہوں گے' اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے گا' اسے وہاں روک لے گا' جب تک اس (شخص کو) یہ پتہ نہیں چل جاتا ہے کہ وہ نجات پالیتا ہے یا نہیں''......الحدیث۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اگر اس میں حسن بصری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ارسال نہ ہو۔

5486 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن یشفع لی یَوْم الْقِیَامَة فَقَالَ انا فَاعل اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی قلت فَاَیْنَ اطلبك قَالَ اَوَّل مَا تطلبنی علی الصِّرَاط قلت فَاِن لم الفك علی الصِّرَاط قَالَ فاطلبنی عِنْد الْمِیزَان قلت فَاِن لم الفك عِنْد الْمِیزَان قَالَ فاطلبنی عِنْد الْحَوْض فَاِنِّی لَا اخطیء هٰذِهِ الثَّلَاثَة مَوَاطِن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْبَیْهَقِیّ فِی الْبَعْث وَغَیْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی: آپ قیامت کے دن میری شفاعت کیجئے گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو میں ایسا کروں گا' میں نے دریافت کیا: میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سب سے پہلے مجھے پل صراط کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر پل صراط پر میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا' میں نے عرض کی: اگر میزان کے پاس میری آپ سے ملاقات نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا' کیونکہ میں ان تین مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور مل جاؤں گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام بیہقی نے کتاب البعث اور دیگر مقامات پر نقل کیا ہے۔

5487 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ یرفعهُ قَالَ ملك مُوَکل بالمیزان فَیُؤتی بِابْن آدم فَیُوقف بَیْن کفتی الْمِیزَان فَاِن ثقل مِیزَانه نَادَی ملك بِصَوْت یسمع الْخَلَائق سعد فلَان سَعَادَة لَا یشقی بعْدهَا اَبَدًا وَاِن خف مِیزَانه نَادَی ملك بِصَوْت یسمع الْخَلَائق شقی فلَان شقاوة لَا یسْعد بعْدهَا اَبَدًا-رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث منقول ہے:

''ایک فرشتے کو میزان پر مقرر کیا جائے گا' انسان کو لایا جائے گا' اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان میزان رکھا جائے گا' اگر اس کا پلڑا بھاری ہوگا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے کامیاب ہو گیا ہے کہ اس کے بعد کبھی بھی وہ بدنصیب نہیں ہوگا' اور اگر اس کا میزان کا پلڑا ہلکا ہوا' تو فرشتہ بلند آواز میں پکار کر کہے گا' جسے ساری مخلوق سنے گی کہ فلاں شخص اس طرح سے بدنصیب ہوا ہے کہ اس کے بعد اب کبھی بھی سعادت مند نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5488 - وَعَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يوضع الْمِيزَان يَوْم الْقِيَامَة فَلَو دري فِيهِ السَّمَوَات وَالْاَرْض لوسعت فَتَقُولُ الْمَلَائِكَة يَا رب لمن يزن هٰذَا فَيَقُولُ اللّٰه لمن شِئْت من خلقي فَيَقُولُونَ سُبْحَانَكَ مَا عبدناك حق عبادتك - رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن میزان رکھا جائے گا' اگر اس میں تمام آسمان اور زمین رکھ دیے جائیں' تو وہ بھی اس میں پورے آجائیں فرشتے عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! تو اس کے ذریعے کس کا وزن کرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اپنی مخلوق میں سے جس کا چاہوں گا' تو فرشتے عرض کریں گے: تو ہر عیب سے پاک ہے' ہم نے تیری اس طرح عبادت نہیں کی' جو تیری عبادت کرنے کا حق تھا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5489 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ يوضع الصِّرَاط على سَوَاء جَهَنَّم مثل حد السَّيْف المرهف مدحضة مزلة عَلَيهِ كلاليب من نَار يخطف بهَا فممسك يهوى فِيهَا ومصروع وَمِنْهُم من يمر كالبرق فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كَالرِّيحِ فَلَا ينشب ذٰلِكَ اَن ينجو ثُمَّ كجري الْفرس ثُمَّ كرمل الرجل ثُمَّ كمشي الرجل ثُمَّ يكون آخِرهم اِنْسَانا رجل قد لوحته النَّار وَلَقي فِيهَا شرا حَتّٰى يدْخلهُ اللّٰه الْجَنَّة بفضل رَحمته فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل فَيَقُولُ اَي رب اتهزأ مني وَاَنت رب الْعِزَّة فَيُقَالُ لَهُ تمن وسل حَتّٰى اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِيُّ قَالَ لَك مَا سَاَلت وَمثله مَعَه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَلَيْسَ فِيْ اُصْلِي رَفعه وَتقدم بِمَعْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَة الطَّوِيل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جہنم کے عین اوپر پل صراط رکھا جائے گا' جو تیز دھار والی تلوار کی مانند ہوگا' اور پھسلنے والا ہوگا' اس پر آگ سے بنے ہوئے آنکڑے ہوں گے' جو آدمی کو اُچک لیں گے' تو تھامنے والا شخص اس میں گر جائے گا' اور کچھ لوگ ویسے گریں گے' ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جو اس پر سے برق کی مانند گزر جائیں گے' انہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی کہ وہ نجات پائیں (یعنی انہیں نجات حاصل کرنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی) پھر کچھ لوگ ہوا کی مانند گزریں گے' انہیں بھی گزرنے میں کوئی الجھن نہیں ہوگی' پھر کچھ گھوڑے کے دوڑنے کی مانند گزریں گے اور کچھ آدمی کے دوڑنے کی مانند گزریں گے' کچھ آدمی کے چلنے کی مانند گزریں گے' ان میں سے جو آخری فرد ہوگا' وہ ایسا ہوگا کہ جسے آگ چھو رہی ہوگی' اور وہ اس میں بری صورت حال کا سامنا کرے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کے ذریعے اس شخص کو جنت میں داخل کردے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! تو وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو میرا مذاق اڑاتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے' تو اس سے کہا جائے گا: تم آرزو کرو اور مانگو! یہاں تک کہ جب اس کی ساری خواہشات ختم ہوجائیں گی تو پروردگار فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے' وہ تمہیں ملا اور اس کی مانند مزید ملا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں یہ روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے'

اور اسی مفہوم کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک طویل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

5490 - وَعَن ام مُبشر الْأَنْصَارِيَّة رَضِيَ اللَّهُ عَنهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُوْلُ عِنْد حَفْصَة لَا يدْخل النَّار إِنْ شَاءَ الله من أَهْلِ الشَّجَرَة أحد الَّذِيْنَ بَايعُوا تحتهَا قَالَت بلَى يَا رَسُوْلَ الله فانتهرها فَقَالَت حَفْصَة وَإِن مِنكُمْ إِلَّا وَارِدهَا (مريم) فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد قَالَ الله تَعَالَى ثُمَّ نُنجي الَّذِيْنَ اتَّقوا وَنذر الظَّالِمين فِيهَا جثيا (مريم)- رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

❀❀ سیدہ ام مبشر انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! یارسول اللہ! (یعنی انہیں جہنم پر وارد ہونا چاہیے) نبی اکرم ﷺ نے انہیں ڈانٹا' تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: (ارشاد باری تعالیٰ ہے): ''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے:

''پھر ہم ان لوگوں کو نجات عطا کردیں گے' جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ہم ظالموں کو گھٹنوں کے بل اس میں چھوڑ دیں گے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5491 - وَعَنْ أَبِي سمية قَالَ اخْتَلَفْنَا فِي الْوُرُود فَقَالَ بَعْضنَا لَا يدخلهَا مُؤمن وَقَالَ بَعْضنَا يدخلُونَهَا جَمِيعًا ثُمَّ يُنجي الله الَّذِيْنَ اتَّقوا فَلَقِيت جَابر بن عبد الله فَقُلْنَا إِنَّا اخْتَلَفْنَا هَهُنَا فِي الْوُرُود فَقَالَ ترِدونهَا جَمِيعًا فَقُلْتُ لَهُ إِنَّا اخْتَلَفْنَا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضنَا لَا يدخلهَا مُؤمن وَقَالَ بَعْضنَا يدخلُونَهَا جَمِيعًا فَأَهوى بِأُصْبُعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَالَ صمتا إِن لم أكن سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوُرُود الدُّخُول لَا يبْقى بر وَلَا فَاجر إِلَّا دَخلهَا فَتكون على الْمُؤمنِينَ بردا وَسَلَامًا كَمَا كَانَت على إِبْرَاهِيم حَتَّى إِن للنار أَوْ قَالَ لجَهَنَّم ضجيجًا من بردهم ثُمَّ يُنجي الله الَّذِيْنَ اتَّقوا ويذر الظَّالِمين

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَاد حسنه

❀❀ ابوسمیہ بیان کرتے ہیں: (جہنم پر) وارد ہونے کی کیفیت کے بارے میں ہمارے درمیان اختلاف ہوگیا' ہم میں سے بعض کا یہ کہنا تھا: کوئی بھی مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا تھا: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیزگار لوگوں کو اس سے نجات عطا کردے گا' میری ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ہوئی' تو ہم نے کہا: ہمارے درمیان (جہنم پر) ''وارد ہونے'' کے بارے میں اختلاف ہوگیا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سب لوگ اس پر وارد ہو گے' میں نے ان سے کہا: ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہوا ہے' بعض کا یہ کہنا ہے کہ مومن جہنم میں داخل نہیں ہوگا' اور بعض کا یہ کہنا ہے: تمام اہل ایمان اس میں داخل ہوں گے' انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں کی طرف بڑھائیں اور بولے: یہ دونوں (کان) بہرے ہوجائیں' اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو:

''ورود'' سے مراد داخل ہونا ہے' ہر نیک اور گناہ گار شخص اس میں ضرور داخل ہوگا' لیکن وہ جہنم اہل ایمان کے لئے ٹھنڈی

اور سلامتی والی ہو جائے گی' جس طرح آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے ہوگئی تھی' یہاں تک کہ جہنم کی ٹھنڈک کی وجہ سے اس کی آواز پیدا ہوگی' اور پھر اللہ تعالیٰ پرہیز گار لوگوں کو نجات عطا کر دے گا' اور ظالموں کو (جہنم) میں رہنے دے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' امام بیہقی نے اسے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جسے انہوں نے حسن قرار دیا ہے۔

5492 - وَعَنْ قيس هُوَ ابْن اَبِیْ حَازِم قَالَ كَانَ عبد الله بن رَوَاحَة وَاضِعا رَاسه فِیْ حجر امْرَاَته فَبَكَتْ امْرَاَته فَقَالَ مَا يبكيك قَالَت رَاَيْتُكَ تبْكِي فَبَكَيْت قَالَ اِنِّیْ ذكرت قَول الله تَعَالٰی وَاِن مِنْكُمْ اِلَّا واردها (مریم) وَلَا اَدْرِی انجو مِنْهَا ام لَا- رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ

❀❀ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' جنہوں نے اپنا سر اپنی بیوی کی گود میں رکھا ہوا تھا' وہ خاتون رونے لگی' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس خاتون نے کہا: میں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا ہے' اس لئے مجھے بھی رونا آ گیا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد آ گیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سے نجات پالوں گا یا نہیں؟

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

5493 - وَعَنْ حُذَيْفَة وَاَبِیْ هُرَيْرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع الله النَّاس فَذكرا الحَدِيْثِ اِلٰی اَن قَالَا فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ وَيُؤْذن لَهٗ وَترسل مَعَه الْاَمَانَة وَالرحم فيقومان جنبتي الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكُم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمِّي اَی شَیْءٍ كمر الْبَرْق قَالَ اَلم تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِیْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الرّيح ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّجَال تجْرِی بهم اَعْمَالهم ونبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِیْءَ الرجل فَلَا يَسْتَطِيع السّير اِلَّا زاحفا قَالَ وَفِیْ حافتي الصِّرَاط كلاليب مُعَلّقَة مَاْمُورَة تَاْخُذُ مِنْ اُمرت بِهٖ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِی النَّار وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَيْرَة بِيَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لسبعين خَرِيْفًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهٖ فِی الشَّفَاعَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَتقدم حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد فِی الْحَشْر وَفِيْهِ والصراط كَحَد السَّيْف دحض مزلة قَالَ فيمرُّوْنَ على قدر نورهم فَمنهمْ من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كالطرف وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل ويرمل رملا فيمرُّوْنَ على قدر اَعْمَالهم حَتّٰى يمر الَّذِیْ نوره على اِبْهَام قَدَمَيْهِ تخر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل فتصيب جوانبه النَّار

رَوَاهُ ابنُ اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالحَاكِم وَاللَّفظ لَهُ وروى الحَاكِم اَيضًا بِإسنَادٍ ذكر انه على شَرط مُسْلِم عَنِ المسيب قَالَ سَالت مرّة عَن قَوْلِه تَعَالى وَان مِنكُمْ إِلَّا واردها فَحَدثني ان ابْن مَسْعُوْد حَدثهمْ انَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يرد النَّاس ثُمَّ يصدرُوْنَ عَنْهَا باعمالهم واَوّلهم كلمح الْبَرْق ثُمَّ كلمح الرّيح ثُمَّ كحضر الفرس ثُمَّ كالراكب فِيْ رَحْله ثُمَّ كشد الرجل ثُمَّ كمشيه

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا......اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' وہ اُٹھیں گے' انہیں اجازت دی جائے گی' ان کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں (یعنی امانت اور رشتہ داری) پل صراط کے دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے' تو وہاں سے گزرنے والے پہلے لوگ برق کی مانند رفتار کے ساتھ (گزر جائیں گے) راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز ہے' جو برق کی مانند گزر سکتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے بجلی کو نہیں دیکھا ہے کہ وہ کیسے گزرتی ہے اور کیسے پلک جھپکنے میں واپس آجاتی ہے؟ پھر کچھ لوگ ہوا گزرنے کی مانند گزریں گے' پھر کچھ لوگ پرندے کے گزرنے کی مانند گزریں گے' اور لوگ اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' جبکہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط کے پاس کھڑے ہوئے ہوں گے اور یہ کہہ رہے ہوں گے: اے میرے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے' یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' صرف گھسٹ کر جاسکتا ہوگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پل صراط کے دونوں کناروں پر آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے' جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا' وہ اسے پکڑ لیں گے تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچا جائے گا وہ جہنم میں جائے گا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے' جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت آگے چل کر شفاعت سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو حشر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ مذکور ہے ''پل صراط تلوار کی دھار کی طرح تیز ہوگا' اور اس پر پاؤں پھسلیں گے' وہ بیان کرتے ہیں: لوگ اپنے نور کے حساب سے اس پر سے گزریں گے' کچھ لوگ اس پر سے یوں گزر جائیں گے جس طرح سے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح ہوا گزرتی ہے' کچھ لوگ یوں گزریں گے جس طرح آدمی دوڑتا ہوا گزرتا ہے' لوگ اس پر سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے' یہاں تک کہ وہ شخص بھی اس پر سے گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر ہوگا' وہ ایک ہاتھ کے ذریعے گرے گا' اور ایک ہاتھ کے ذریعے لٹکے گا' ایک پاؤں کے ذریعے لٹکے گا' اور ایک پاؤں کے ذریعے گرے گا' اس کے اطراف کو آگ چھو رہی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام طبرانی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' جس کے بارے میں انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے' یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے' یہ روایت مسیب سے منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے مرہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

''تم میں سے ہر ایک اُس پر وارد ہوگا''۔

تو مرہ نے مجھے بتایا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگ اس پر آئیں گے اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزر جائیں گے' سب سے پہلے لوگ بجلی چمکنے کی طرح (اس پر سے گزریں گے) پھر ہوا چلنے کی طرح پھر گھوڑے کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے اپنے سواری پر سوار ہونے کی طرح پھر آدمی کے دوڑنے کی طرح' پھر آدمی کے چلنے کی طرح (تیزی سے گزریں گے)''۔

5494 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّرَاط على جَهَنَّم مثل حرف السَّيْف بجنبتيه الكلاليب والحسك فيركبه النَّاس فيختطفون وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ وَاِنَّهُ ليؤخذ بالكلوب الْوَاحِد اكثر من ربيعَة وَمُضر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وموقوفا على عبيد بن عُمَيْر اَيْضا

❀❀ عبید بن عمیر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم پر پل صراط رکھا جائے گا' جو تلوار کی دھار کی طرح ہوگا' اس کے دونوں طرف آنکڑے اور کانٹے ہوں گے' جب لوگ اس پر سے گزریں گے' تو وہ آنکڑے انہیں اچک لیں گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان میں سے ایک آنکڑے کے ذریعے ربیعہ اور مضر قبیلوں کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگوں کو پکڑا جاسکتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے مرسل روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور عبید بن عمیر سے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5495 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى رجل اَبَاهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَقُوْلُ يَا اَبَت اَي ابْن كنت لَك فَيَقُوْلُ خير ابْن فَيَقُوْلُ هَلْ اَنْت مطيعي الْيَوْم فَيَقُوْلُ نعم فَيَقُوْلُ خُذ بازرتي فَيَاْخُذ بازرته ثُمَّ ينطلق حَتّٰى يَاْتِي اللّٰه تَعَالٰى وَهُوَ يعرض بَيْنَ الْخلق فَيَقُوْلُ يَا عَبدِي ادخل من اَي اَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت فَيَقُوْلُ اَي رب وَاَبِيْ معي فَاِنَّك وَعَدتنِيْ اَن لَا تخزيني قَالَ فيمسخ اللّٰه اَبَاهُ ضبعا فَيهْوِي فِي النَّار فَيَاْخُذ بِاَنْفِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا عَبدِي اَبوك هُوَ فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ اِلَّا انه قَالَ يلقى اِبْرَاهِيم اَبَاهُ آزر فَذكر الْقِصَّة بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن ایک شخص اپنے باپ سے ملے گا' اور دریافت کرے گا: اے ابا جان! میں آپ کا کیسا بیٹا تھا؟ تو وہ جواب دے گا: بہترین بیٹے تھے' بیٹا کہے گا: کیا آپ میری بات مانیں گے؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! بیٹا کہے گا: آپ میرے بازو کو پکڑ لیں پھر وہ اس کے بازو کو پکڑ لے گا' پھر وہ جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گا' جبکہ وہ مخلوق کے درمیان میں سے گزرے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تم جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہو' اندر داخل ہو جاؤ' بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے ساتھ میرے والد بھی جائیں گے' کیونکہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ تو مجھے رسوا نہیں کرے گا' نبی

اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کو گوہ کی شکل میں تبدیل کردے گا' اور وہ جہنم میں گرنے لگے گا' تو وہ اس کی ناک کے ذریعے اسے پکڑ لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! تمہارا باپ گرنے لگا ہے' تو بندہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت صحیح بخاری میں بھی منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے والد آزر کے ساتھ ملاقات ہوگی''......اس کے بعد راوی نے حسب سابق پورا واقعہ نقل کیا ہے۔

فصل فِی الشَّفَاعَة وَغَیْرِھَا

فصل: شفاعت اور دیگر امور کا بیان

قَالَ الْحَافِظ کَانَ الْاَوْلٰی اَن یقدم ذکر الشَّفَاعَة علی ذکر الصِّرَاط لِاَن وضع الصِّرَاط مُتَاَخر عَن الْاِذْن فِی الشَّفَاعَة الْعَامَّة من حَیْثُ ھِیَ وَلٰکِن ھٰکَذَا اتّفق الْاِمْلَاء وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَان

حافظ بیان کرتے ہیں: زیادہ مناسب یہ ہے کہ پل صراط کے تذکرے سے پہلے شفاعت کو ذکر کیا جاتا' کیونکہ عمومی شفاعت کی اجازت ملنے کے بعد پل صراط کو رکھا جائے گا' لیکن املاء میں اتفاق اس طرح ہوگیا کہ (اس کا ذکر پہلے ہوگیا) باقی اللہ تعالیٰ سے ہی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔

5496 - عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کل نَبِی سَاَلَ سؤالا اَوْ قَالَ لکل نَبِی دَعْوَة قد دَعَاھَا لأمته وَاِنِّیْ اختبَاْت دَعْوَتِیْ شَفَاعَة لأمتی- رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کے لئے ایک مخصوص سوال تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ہر نبی کے لئے ایک مخصوص دعا تھی' جو اس نے اپنی امت کے لیے کردی' اور میں نے اپنی مخصوص دعا' اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ دی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5497 - وَعَن أم حَبِیبَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انہ قَالَ أُریت مَا تلقی اُمتِی من بعدِی وَسفك بَعْضُھُمْ دِمَاء بعض فاحزننی وَسبق ذٰلِكَ من اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کَمَا سبق فِی الْاُمَم قبلھم فَسَاَلته اَن یولینی فیھم شَفَاعَة یَوْم الْقِیَامَة فَفعل

5496-صحیح البخاری - کتاب الدعوات' باب : لکل نبی دعوة مستجابة - حدیث:5955صحیح مسلم - کتاب الإیمان' باب اختباء النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوة الشفاعة لأمته - حدیث:325مستخرج أبی عوانة - کتاب الإیمان' بیان أنه لا یدخل الجنة إلا نفس مسلمة - حدیث:198صحیح ابن حبان - کتاب التاریخ' ذکر البیان بأن کل نبی من الأنبیاء کانت له دعوة مستجابة - حدیث: 6287السنن الکبری للبیهقی - کتاب الشهادات' جماع أبواب من تجوز شهادته ، ومن لا تجوز من الأحرار - حدیث:19325مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه - حدیث:12159مسند أبی یعلی الموصلی - قتادة' حدیث:2774

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَصحح اِسْنَاده

❀❀ سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''مجھے یہ بات بتائی گئی کہ میرے بعد میری امت کس طرح کی صورت حال کا سامنا کرے گی اور کس طرح ایک دوسرے کا خون بہائے گی تو اس بات نے مجھے غمگین کر دیا' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں پہلے سے ایک چیز طے کی ہے' جس طرح ان سے پہلے کی امتوں میں ایک چیز طے کی تھی' میں نے اس سے درخواست کی: کہ وہ قیامت کے دن' مجھے ان کی شفاعت کی اجازت دے تو پروردگار نے ایسا کر دیا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

5498 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَام غَزْوَة تَبُوك قَامَ من اللَّيْل يُصَلِّي فَاجْتَمع رجال من اَصْحَابه يحرسونه حَتّٰى اِذا صلى وَانْصَرف اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ لقد اَعْطَيْت اللَّيْلَة خمْسا مَا أعطيهن اَحَد قبلي اما اَنا فَأرْسلت اِلَى النَّاس كلهم عَامَّة وَكَانَ من قبلي اِنَّمَا يُرْسل اِلَى قومه ونصرت على الْعَدو بِالرُّعْبِ وَلَوْ كَانَ بيني وَبَيْنه مسيرَة شهر لملىء مِنْهُ وَأحلت لي الْغَنَائِم أكلهَا وَكَانَ من قبلي يعظمون أكلهَا وَكَانُوْا يحرقونها وَجعلت لي الْاَرْض مَسَاجِد وَطهُورًا اَيْنَمَا أدركتني الصَّلَاة تمسحت وَصليت وَكَانَ من قبلي يعظمون ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانُوْا يصلونَ فِيْ كنائسهم وبيعهم وَالْخَامِسَة هِيَ مَا هِيَ قِيلَ لي سل فَاِن كل نَبِي قد سَاَلَ فاخرت مَسْاَلَتي اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَهِيَ لكم وَلمن شهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا الله-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے' کچھ اصحاب اکٹھے ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف رخ کیا اور ان سے فرمایا: آج رات مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف عمومی طور پر مبعوث کیا گیا ہے' جبکہ مجھ سے پہلے کے رسولوں کو ان کی مخصوص قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا' اور رعب کے ذریعے میری دشمن کے خلاف میری مدد کی گئی ہے' خواہ میرے اور ان کے درمیان ایک ماہ کی مسافت کا فاصلہ ہو' پھر بھی ان پر رعب طاری رہے گا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا ہے' مجھ سے پہلے کے لوگوں کے لیے وہ حرام تھا' وہ لوگ اسے جلا دیا کرتے تھے' میرے لئے تمام روئے زمین کو مسجد قرار دیا گیا ہے' اور طہارت کے حصول کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے' جہاں کہیں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' میں مسح کر کے (یعنی تیمم کر کے) نماز ادا کر لوں گا' مجھ سے پہلے کے لوگ اس حوالے سے سختی میں تھے' وہ لوگ صرف اپنے عبادت خانوں میں نماز ادا کر سکتے تھے' اور پانچویں چیز یہ ہے: مجھ سے کہا گیا: تم کچھ مانگو! کیونکہ ہر نبی نے کوئی مخصوص دعا مانگی تھی' تو میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے' تو یہ تم لوگوں کے لئے ہوگی اور ہر اس شخص کے لئے ہوگی' جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5499 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن اَبِيْ عقيل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقت فِيْ وَفد اِلٰى رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتيناه فانخنا بالباب وَمَا فِي النَّاس أبغض إلَيْنَا من رجل نلج عَلَيْهِ فَمَا خرجنا حَتَّى مَا كَانَ فِي النَّاس أَحَبَّ إِلَيْنَا من رجل دخل عَلَيْهِ فَقَالَ قَائِل منا يَا رَسُولَ اللهِ الا سَأَلت رَبك ملكا كملك سُلَيْمَان قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ فَلَعَلَّ لصاحبكم عِنْد الله افضل من ملك سُلَيْمَان إن الله لم يبْعَث نَبيا إِلَّا أعطاهُ دَعْوَة مِنْهُم من اتخذها دنيا فأعطيها وَمِنْهُم من دَعَا بهَا على قومه إِذْ عصوه فاهلكوا بهَا فَإِن الله أَعْطَانِي دَعْوَة فاختبأتها عِنْد رَبِّي شَفَاعَة لامتي يَوْم الْقِيَامَة-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَاد جَيِّد

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعقیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک وفد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' جب ہم آپ ﷺ کے پاس آئے' تو ہم نے دروازے پر جانور بٹھا دیئے' پہلے ہماری یہ حالت تھی کہ ہمیں آپ ﷺ کے پاس جانا سب سے زیادہ ناگوار لگتا تھا' اور جب ہم آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کے آئے' تو ہماری یہ حالت تھی کہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا' ہمارے لئے سب سے زیادہ محبوب تھا' ہم میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اپنے پروردگار سے بادشاہی کیوں نہیں مانگتے؟ جس طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی تھی' تو نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہوسکتا ہے کہ تمہارے آقا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ چیز حاصل ہو' جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی بادشاہی سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو' اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا' اسے ایک مخصوص دعا کا اختیار دیا' ان میں سے کچھ نے دنیا میں وہ دعا کرلی اور انہیں وہ چیز دے دی گئی' ان میں سے کچھ نے اپنی قوم کے خلاف وہ دعا کرلی' جب ان کی قوم نے ان کی نافرمانی کی تھی' تو اس دعا کی وجہ سے ان کی قوم ہلاکت کا شکار ہوگئی' اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی ایک دعا کا اختیار دیا' جسے میں نے اپنے پروردگار کے پاس سنبھال کے رکھ لیا ہے' تاکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی شفاعت کروں''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5500 - وَعَنْ أَبِي ذَر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطيت خمْسا لم يُعْطهنَّ أحد قبلي جعلت لي الأَرْض طهُورا ومسجدا وَأحلت لي الْغَنَائِم وَلَمْ تحل لنَبِيّ كَانَ قبلي ونصرت بِالرُّعْبِ مسيرَة شهر على عدوي وَبعثت إِلَى كل أَحْمَر واسود وَاعطيت الشَّفَاعَة وَهِي نائلة من أمتِي من لَا يُشْرك بِاللَّهِ شَيْئا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَإِسْنَاده جيد إِلَّا أَن فِيهِ انْقِطَاعًا وَالْأَحَادِيث من هَذَا النَّوْع كَثِيرَة جدا فِي الصِّحَاح وَغَيرهَا

5500-صحيح البخاري - كتاب التيمم' حديث:332صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' حديث:841مستخرج أبي عوانة - مبتدأ أبواب مواقيت الصلاة' مبتدأ أبواب في المساجد وما فيها - بيان أول مسجد وضع في الأرض وأول قبلة النبي صلى الله' حديث:913صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر الخصال التي فضل صلى الله عليه وسلم بها على غيره - حديث:6489السنن للنسائي - كتاب الغسل والتيمم' باب التيمم بالصعيد - حديث:431مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31004مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه - حديث:14003مسند الحميدي - أحاديث أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 918مسند عبد بن حميد - من مسند جابر بن عبد الله' حديث:1156البحر الزخار مسند البزار - مجاهد' حديث:3444شعب الإيمان للبيهقي - فصل في أصحاب الكبائر من أهل القبلة إذا وافوا القيامة بلا' حديث: 307الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما فضل الله عز وجل به نبينا صلى الله - حديث:1028

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''مجھے پانچ چیزیں دی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں' میرے لئے تمام روئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ اور جائے نماز بنادیا گیا' میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کے لئے حلال قرار نہیں دیا گیا' میرے دشمن کے خلاف ایک مہینے کی مسافت سے رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی' مجھے ہر سفید فام اور سیاہ فام کی طرف مبعوث کیا گیا' اور مجھے شفاعت عطا کی گئی' جو میری امت کے ہر ایسے شخص کو نصیب ہوگی' جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند عمدہ ہے البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے اس نوعیت کی احادیث بہت سی ہیں' جو صحاح اور دیگر کتابوں میں منقول ہیں۔

5501 - وَعَن عَوْف بن مَالك الْاَشْجَعِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سافرنا مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سفرا حَتّٰى اِذا كَانَ فِي اللَّيْل ارقت عَيْنَايَ فَلَمْ يأتني النّوم فَقُمْت فَاِذَا لَيْسَ فِي الْعَسْكَر دَابَّة اِلَّا وَاضع خَدّه اِلَى الْاَرْض وَارى وَقع كل شَيْءٍ فِيْ نَفسِي فَقُلْتُ لَآتِيَن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلأكلأنه اللَّيْلَة حَتّٰى اصبح فَخرجتُ أتخلل الرِّجَال حَتّٰى خرجت من الْعَسْكَر فَاِذَا انا بسواد فَتَيَمَّمت ذٰلِكَ السوَاد فَاِذَا هُوَ اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح ومعاذ بن جبل فَقَالَا لي مَا الَّذِيْ أخرجك فَقُلْتُ الَّذِيْ أخرجكما فَاِذَا نَحْنُ بغيضة منا غير بعيدَة فمشينا اِلَى الغيضة فَاِذَا نَحْنُ نسمع فِيهَا كَدَوِيّ النَّحْل وكخفيق الرِّيَاح فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَهُنَا اَبُوْ عُبَيْدَة بن الْجراح قُلْنَا نعم قَالَ ومعاذ بن جبل قُلْنَا نَعَمْ قَالَ وعَوْف بن مَالك قُلْنَا نَعَمْ فَخرج اِلَيْنَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَسْاَلهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَا يسألنا عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى رَحْله فَقَالَ الا أخبركُم بِمَا خيرني رَبِّي آنِفا قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خيرني بَيْن اَن يدْخل ثُلُثي أمتِي الْجَنَّة بِغَيْر حِسَاب وَلَا عَذَاب وَبَيْنَ الشَّفَاعَة قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الَّذِيْ اخْتَرْت قَالَ اخْتَرْت الشَّفَاعَة قُلْنَا جَمِيعًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا من اَهْل شفاعتك قَالَ اِن شَفَاعَتِيْ لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بأسانيد اَحدهَا جيد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَن عِنْده الرجلَيْن معَاذ بن جبل وَاَبا مُوسَى وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض رِوَايَات الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ الْمَعْرُوف وَقَالَ ابْن حبَان فِيْ حَدِيْثه فَقَالَ معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِيْ اَنْت وَأمي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت منزلتي فَاجْعَلْنِي مِنْهُم قَالَ اَنْت مِنْهُم

قَالَ عَوْف بن مَالك وَاَبُوْ مُوسَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد عرفت اَنا تركنَا اَمْوَالنَا وأهلينا وذرارينا نؤمن بِاللّٰهِ وَرَسُوله فاجعلنا مِنْهُم قَالَ اَنْتمَا مِنْهُم قَالَ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْم فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ آتٍ من رَبِّي فخيرني بَيْن اَن يدْخل نصف أمتِي الْجَنَّة وَبَيْنَ الشَّفَاعَة فَقَالَ الْقَوْم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنَا مِنْهُم فَقَالَ اَنْصتُوا فأنصتوا حَتّٰى كَاَنَ اَحَدًا لم يتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لمن مَاتَ لَا يُشْرك بِاللّٰهِ شَيْئا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' یہاں تک کہ جب رات ہوگئی' تو میں نے اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کی' لیکن مجھے نیند نہیں آئی تو میں اٹھ کھڑا ہوا لشکر میں موجود ہر جانور اپنا

رخسار زمین پر رکھ کر (سویا ہوا تھا) مجھے الجھن ہو رہی تھی' میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آج رات صبح ہونے تک آپ ﷺ کی پہریداری کرتا رہوں گا' میں لوگوں کے درمیان میں سے گزرتا ہوا لشکر سے باہر آ گیا' وہاں مجھے ایک ہیولیٰ نظر آیا تو وہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تھے ان دونوں حضرات نے مجھ سے دریافت کیا تم کیوں نکلے ہو؟ میں نے کہا میں بھی اسی سلسلے میں آیا ہوں جس کام کے لئے آپ آئے ہیں (یعنی نبی اکرم ﷺ کی پہریداری کے لیے نکلا ہوں) ہم سے کچھ فاصلے پر درختوں کا جھنڈ تھا' جو زیادہ دور نہیں تھا' ہم چلتے ہوئے اس کی طرف گئے' وہاں ہمیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ' یا ہوا کے چلنے کی سی آواز سنائی دی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہاں ابوعبیدہ بن جراح ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: معاذ بن جبل ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عوف بن مالک ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آئے' ہم نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا اور آپ ﷺ نے ہم سے کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنی رہائشی جگہ پر واپس آ گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں؟ جو ابھی میرے پروردگار نے مجھے اختیار دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ کسی حساب اور عذاب کے بغیر میری امت کے دو تہائی حصے کو جنت میں داخل کر دے گا' یا شفاعت ہو (ان دونوں کے درمیان اختیار دیا ہے) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ پھر آپ نے کس چیز کو اختیار کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا ہے' ہم سب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی شفاعت کے مستحق افراد میں شامل فرمائیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت ہر مسلمان کو نصیب ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

"وہ دو افراد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے"

امام طبرانی کی بعض روایات میں اسی طرح منقول ہے' اور یہی معروف ہے' امام ابن حبان کی نقل کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

"حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ میری حیثیت سے واقف ہیں' آپ مجھے ان میں شامل کر لیں (جو آپ کی شفاعت کے مستحق ہوں گے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے ہو' حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ یہ بات جانتے ہیں کہ ہم اپنے اموال اور بال بچے چھوڑ کر آئے ہیں' ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں' تو آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر لیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں ان میں سے ہو' راوی کہتے ہیں: پھر ہم لوگوں کے پاس واپس پہنچے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور نے مجھے یہ اختیار دیا کہ وہ میری امت کے نصف حصے کو جنت میں داخل کر دے' یا پھر شفاعت ہو' تو حاضرین نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں بھی ان میں شامل کر دیجئے گا! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خاموش ہو جاؤ! سب لوگ خاموش ہو گئے' یہاں تک کہ کوئی بھی کلام نہیں کر رہا تھا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"وہ (یعنی شفاعت) ہر اس شخص کو نصیب ہوگی جو ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو"۔

5502 - وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُعْطَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حر عشر سِنِين ثُمَّ تدنى من

جماجم النَّاس -قَالَ فَذكر الحَدِيث: قَالَ فَيَاتُوْنَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْتَ الَّذِيْ فتح اللّٰه لَكَ وَغفر لَكَ مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخر وَقد ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ فاشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ اَنَا صَاحِبكُمْ فيخرج يجوس بَيْنَ النَّاس حَتّٰى يَنْتَهِي اِلٰى بَاب الْجَنَّة فَيَاْخذ بحلقة فِي الْبَاب من ذهب فيقرع الْبَاب فَيَقُوْلُ من هٰذَا فَيَقُوْلُ مُحَمَّد فيفتح لَهُ حَتّٰى يَقُوْمُ بَيْن يَدى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيسجد فينادى ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشفَعْ تشفع فَذٰلِكَ الْمقام الْمَحْمُود-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن سورج کو دس سالوں کی گرمی عطا کی جائے گی' پھر وہ لوگوں کے میدان کے قریب ہو جائے گا..... اس کے بعد راوی نے پوری روایت ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں: وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ کے نبی! آپ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے کشادگی عطا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی' ہم جس صورت حال کا شکار ہیں آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے: میں ہی تمہارا متعلقہ فرد ہوں (یعنی وہ فرد جو شفاعت کر سکتا ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے نکلیں گے' یہاں تک کہ جنت کے دروازے کے پاس آئیں گے' یہاں تک کہ آپ جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑیں گے' جو سونے سے بنا ہوا ہوگا' اور اسے کھٹکھٹائیں گے' اندر سے پوچھا جائے گا: کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے' سجدے میں جائیں گے' تو پروردگار فرمائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ اور مانگو! تمہیں دیا جائے گا' شفاعت کرو! وہ قبول کی جائے گی' تو یہ "مقام محمود" ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5503 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لقائم أنْتظر أمتِيْ تعبر اِذْ جَاءَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَنْبِيَاء قد جَاءَ تك يَا مُحَمَّد يسألُوْن اَوْ قَالَ يَجْتَمعُوْنَ اِلَيْك يَدعُوْنَ اللّٰهِ اَن يفرق بَيْن جمع الْاُمَم اِلٰى حَيْثُ يَشَاء لعظم مَا هم فِيْهِ فالخلق ملجمون فِي الْعرق فَاَما الْمُؤمن فَهُوَ عَلَيْهِ كالزكمة وَأما الْكَافِر فيتغشاه الْمَوْت قَالَ يَا عِيسَى انْتظر حَتّٰى أرجع اِلَيْك قَالَ وَذهب نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ تَحت الْعَرْش فلقى مَا لم يلق ملك مصطفى وَلَا نَبِي مُرْسل فَاَوحى اللّٰه اِلٰى جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام اَن اذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّد فَقل لَهُ ارْفَعْ رَاسك سل تعطه وَاشفَعْ تشفع قَالَ فشفعت فِيْ أمتِيْ اَن أخرج من كل تِسْعَة وَتِسْعين اِنْسَانا وَاحِدًا قَالَ فَمَا زلت أتردد على رَبِّي فَلَا اقوم فِيْهِ مقَاما اِلَّا شفعت حَتّٰى اَعْطَانِيْ اللّٰه من ذٰلِكَ اَن قَالَ اَدخل من أمتك من خلق اللّٰه من شهد اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه يَوْمًا وَاحِدًا مخلصا وَمَاتَ على ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی: میں کھڑا ہوا اپنی امت کے عبور کرنے کا انتظار کر رہا ہوں گا' اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور یہ کہیں گے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ انبیاء آپ کے پاس آئے

ہیں اور وہ یہ کہہ رہے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ اکٹھے ہو کر آپ کے پاس آئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ امتوں کے درمیان علیحدگی کروا دے اس وقت تک کے لئے جب تک وہ چاہے اس کی وجہ وہ پریشانی ہوگی جس میں لوگ مبتلا ہوں گے لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے لیکن مومن کی صورت حال یوں گی جیسے زکام ہوا ہے اور کافر کی یوں ہوگی جیسے اسے موت نے ڈھانپ لیا ہے نبی اکرم ﷺ فرمائیں گے: اے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) !تم انتظار کرو! جب تک میں واپس نہیں آ جاتا' راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لے جائیں گے آپ ﷺ عرش کے نیچے کھڑے ہوں گے تو آپ ﷺ کو اس صورت حال کا سامنا ہوگا جو کسی مقرب فرشتے یا کسی نبی کو پیش نہیں آئی ہوگی اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف وحی کرے گا کہ تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو: تم اپنا سر اٹھاؤ! تم مانگو! تمہیں دیا جائے گا تم شفاعت کرو! تمہاری شفاعت قبول ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو میں اپنی امت کے بارے میں شفاعت کروں گا کہ ہر ننانوے میں سے ایک شخص نکال لیا جائے پھر میں بار بار اپنے پروردگار کے پاس آتا جاتا رہوں گا وہاں میں جب بھی کھڑا ہوؤں گا شفاعت کروں گا یہاں تک کہ پروردگار مجھے یہ چیز عطا کر دے گا اور فرمائے گا: تم اللہ کی مخلوق میں سے اپنی امت میں سے ہر اس شخص کو (جنت میں) داخل کر دو جس نے اخلاص کے ساتھ ایک دن کے لئے بھی اس بات کی گواہی دی ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا انتقال اسی حالت پر ہوا ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5504 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يدْخل من اَهْلِ هٰذِهِ الْقبْلَة النَّار من لَا يحصي عَددهمْ اِلَّا اللّٰه بِمَا عصوا اللّٰه واجترؤوا على مَعْصِيَته وخالفوا طَاعَته فَيُؤذن لي فِي الشَّفَاعَة فَأثْنى على اللّٰه سَاجِدا كَمَا أثْنى عَلَيْهِ قَائِما فَيُقَال لي ارْفَعْ رَأسك وسل تعطه وَاشْفَعْ تشفع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَالصَّغِير بِإِسْنَاد حسن

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس قبلے کے ماننے والوں میں سے بہت سے لوگ جہنم میں داخل ہوں گے جن کا شمار نہیں کیا جا سکتا' ان کا شمار صرف اللہ تعالیٰ کر سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہوگی' گناہوں کے حوالے سے جرأت کی ہوگی' اس کی اطاعت کے برخلاف کیا ہوگا' تو مجھے شفاعت کی اجازت دی جائے گی' تو میں سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کروں گا' جس طرح میں قیام کی حالت میں اس کی ثناء بیان کروں گا' تو مجھ سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5505 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا رد اِلَيْك رَبك فِي الشَّفَاعَة قَالَ وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لقد ظَنَنْت اَنَّك اَوَّل من يسألني عَن ذٰلِكَ من

امتى لما رَاَيت من حرصك على العلم وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لما يهمني من انقصافهم على اَبْوَاب الْجَنَّة اهم عِندِى من تمام شَفَاعَتِىْ لَهُمْ وشفاعتى لمن شهد اَن لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مخلصا وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه يصدق لِسَانه قلبه وَقلبه لِسَانه

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيحه

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! شفاعت کے بارے میں آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ کو کیا جواب دیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے! مجھے توقع تھی کہ میری امت میں سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس بارے میں سوال کرو گے کیونکہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ تم علم میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے ہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جنت کے دروازوں پر ان کا یکے بعد دیگرے جانا میرے نزدیک شفاعت کی تکمیل سے زیادہ اہم ہے اور میری شفاعت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرے اور اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5506 - وَعَنْ اَبِىْ بكر الصّديق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فصلى الْغَدَاة ثُمَّ جلس حَتّٰى اِذا كَانَ من الضُّحَى ضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجلسَ مَكَانَهٗ حَتّٰى صلى الْاُوْلٰى وَالْعصر وَالْمغرب كل ذٰلِكَ لَا يتَكَلَّم حَتّٰى صلى الْعشَاء الْاٰخِرَة ثُمَّ قَامَ اِلٰى اَهله فَقَالَ النَّاس لاَبِىْ بكر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَانه صنع الْيَوْم شَيْئًا لم يصنعه قطّ فَقَالَ نَعَمْ عرض عَلَىَّ مَا هُوَ كَائِن من اَمر الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة فَجمع الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ بصعيد وَاحِد حَتّٰى انْطَلقُوْا اِلٰى آدم عَلَيْهِ السَّلَام والعرق يكَاد يلجمهم فَقَالُوْا يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر اصطفاك اللّٰه اشفع لنا اِلٰى رَبك فَقَالَ قد لَقِيت مثل الَّذِىْ لَقِيتُمْ انْطَلقُوْا اِلٰى أبيكم بعد أبيكم اِلٰى نوح اِن اللّٰه اصْطفى آدم ونوحا وَآل اِبْرَاهِيْمَ وَآل عمرَان على الْعَالمين (آل عمرَان) فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى نوح عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُوْنَ اشفع لنا اِلٰى رَبك فَاَنْت اصطفاك اللّٰه واستجاب لَكَ فِىْ دعائك فَلَمْ يدع على الْاَرْض من الْكَافرين ديارًا فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى فَانْطَلقُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَاِن اللّٰه اتَّخذهُ خَلِيْلًا فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى فَانْطَلقُوْا اِلٰى مُوسَى فَاِن اللّٰه كَلمه تكليما فَينْطَلِقُوْنَ اِلٰى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام فَيَقُوْلُ لَيْسَ ذاكم عِنْدِى وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى عِيسَى ابْن مَرْيَم فَاِنَّهٗ كَانَ يبرىء الأكمه والأبرص ويحيي الْمَوْتٰى فَيَقُوْلُ عِيسَى لَيْسَ ذاكم عِنْدِى وَلٰكِن انْطَلقُوْا اِلٰى سيد ولد آدم فَاِنَّهٗ اَوّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة انْطَلقُوْا اِلٰى مُحَمَّد فليشفع لكم اِلٰى ربكُمْ قَالَ فَينْطَلِقُوْنَ اِلَىَّ وَآتِى جِبْرِيْل فَيَاْتِىْ جِبْرِيْل ربه فَيَقُوْلُ ائْذَنْ لَهٗ وبشره بِالْجنَّة قَالَ فَينْطَلق بِهٖ جِبْرِيْل فيخر سَاجِدا قدر جُمُعَة ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاسك وَقل يسمع وَاشْفَعْ تشفع فيرفع رَاسه فَاِذَا نظر اِلٰى ربه خر سَاجِدا قدر جُمُعَة اُخْرٰى فَيَقُوْلُ اللّٰه يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاسك

وَقل تسمع وَاشفع تشفع فَيذهب ليَقع سَاجدا فَيَأْخذ جِبْرِيْل بضبعيه وَيفتح الله عَلَيْهِ من الدُّعَاء مَا لم يفتح علي بشر قطّ فَيَقُوْلُ اَی رب جَعَلتنی سید ولد آدم وَلَا فَخر وَاَوّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض يَوْم الْقِيَامَة وَلَا فَخر حَتّٰى اِنَّهُ ليرد عَلَی الْحَوْضِ اكثر مَا بَيْن صنعاء وايلة ثُمَّ يُقَال ادعوا الصديقين فيشفعون ثُمَّ يُقَال ادعوا الْاَنْبِيَاء فَيَجِيءُ النَّبِي مَعَه الْعِصَابَة وَالنَّبِيّ مَعَه الْخَمْسَة والستة وَالنَّبِيّ لَيْسَ مَعَه اَحَد ثُمَّ يُقَال ادعوا الشُّهَدَاءِ فيشفعون فِيْمَن اَرَادوا فَاِذَا فعلت الشُّهَدَاءِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ الله جلّ وَعلا اَنا اَرْحم الرَّاحِمِيْنَ ادخلُوا جنتی من كَانَ لَا يُشْرك بِي شَيْئًا فَيدخلُوْنَ الْجَنَّة ثُمَّ يَقُوْلُ الله تبَارك وَتَعَالٰى انْظُرُوا فِي النَّار هَلْ فِيْهَا من اَحَد عمل خيرا قطّ فيجدون فِي النَّار رجلا فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت أسامح النَّاس فِي البيع فَيَقُوْلُ الله اسمحوا لعبدی كَاِسماحه اِلٰى عَبِيدِی ثُمَّ يخرج مِنَ النَّار آخر فَيُقَالُ لَهُ هَلْ عملت خيرا قطّ فَيَقُوْلُ لَا غير اَنِّي كنت أمرت وَلَدی اِذا مت فاحرقونی بالنَّار ثُمَّ اطحنونی حَتّٰى اِذا كنت مثل الْكحل اذْهَبُوا بِي اِلَى الْبَحْر فذرونی فِي الرّيح فَقَالَ الله لم فعلت ذٰلِكَ قَالَ من مخافتك فَيَقُوْلُ انْظُر اِلٰى ملك أعظم ملك فَاِن لَكَ مثله وَعشرَة اَمْثَاله فَيَقُوْلُ لم تسخر بِي وَاَنت الْملك فَذٰلِكَ الَّذِیْ ضحِكت بِهٖ من الضُّحٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَقَالَ قَالَ اِسْحَاق يَعْنِي ابْن اِبْرَاهِيْم هٰذَا من أشرف الحَدِيْثِ وَقد روی هٰذَا الحَدِيْثِ عدَّة عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْو هٰذَا مِنْهُم حُذَيْفَة وَاَبُوْ مَسْعُوْد وَاَبُوْ هُرَيْرَة وَغَيرهم انْتهى

الْعِصَابَة بِكَسْر الْعين الْجَمَاعَة لَا وَاحِد لَهُ قَالَه الْاَخْفَش وَقِيْلَ هِيَ مَا بَيْنَ الْعشْرَة اَوْ الْعشْرِيْنَ اِلَى الْاَرْبَعِيْن

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے' پھر جب چاشت کا وقت ہوا' تو آپ ﷺ ہنسنے لگے' پھر آپ ﷺ تشریف فرما ہو گئے' پھر آپ ﷺ نے ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی تمام نمازیں ادا کیں' لیکن اس دوران کوئی کلام نہیں کیا' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی' اور اُٹھ کر اپنے گھر تشریف لے گئے' لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نبی اکرم ﷺ سے سوال کریں کہ آج کیا معاملہ پیش آیا ہے؟ کیونکہ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا (جب نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا:) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! دنیا اور آخرت میں آگے چل کر جو کچھ بھی ہوگا وہ میرے سامنے پیش کیا گیا (جس میں یہ بات بھی تھی) سب پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' پسینے نے انہیں لگام ڈالی ہوئی ہوگی (یعنی وہ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے) وہ لوگ کہیں گے: اے حضرت آدم علیہ السلام! آپ بنی نوع انسان کے جد امجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہمارے لئے شفاعت کیجئے' حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے' جو پریشانی تم لوگوں کو لاحق ہے مجھے بھی وہی لاحق ہے' تم لوگ میرے بعد' اپنے جد امجد حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم' نوح' آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا''

وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیونکہ اللہ

تعالیٰ نے آپ کو منتخب کیا تھا' اور آپ کی دعا کو قبول کیا تھا' اور اس نے روئے زمین پر کسی بھی کافر کو بستا ہوا نہیں چھوڑا تھا' تو حضرت نوح علیہ السلام کہیں گے: یہ چیز میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں خلیل بنایا تھا' وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ بھی یہی کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کلام کیا تھا' لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ یہ کہیں گے: یہ بات میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پیدائشی اندھے اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دیتے تھے' اور مردوں کو زندہ کر دیتے تھے' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: یہ میرے بس میں نہیں ہے' تم لوگ اولادِ آدم کے سردار (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے فرد ہیں' جن کے لئے قیامت کے دن زمین کو شق کیا گیا تھا' تم لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ! وہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کریں گے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' میں جبرائیل کے پاس آؤں گا' جبرائیل اپنے پروردگار کے پاس جائے گا' تو پروردگار فرمائے گا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو! تو حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں ساتھ لے کے چلیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے جائیں گے' جو ایک ہفتے جتنا ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ اور بولو! سنا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھائیں گے' جب وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھیں گے' تو پھر مزید ایک ہفتے کے لئے سجدے میں چلے جائیں گے' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم بولو سنا جائے گا' تم شفاعت کرو قبول کی جائے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدے میں جانے لگیں گے' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو پکڑ لیں گے' پھر اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کی تعلیم دے گا' جو اس سے پہلے کسی انسان کو نہیں دی گئی تھی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے اولادِ آدم کا سردار بنایا ہے' اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' جس کے لیے قیامت کے دن سب سے پہلے زمین کو چیرا گیا' وہ بنایا ہے' لیکن یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہاں تک کہ میرے حوضِ کوثر پر لوگ آئیں گے' جو صنعاء سے لے کر ایلہ تک کے فاصلے سے زیادہ بڑا ہے پھر یہ کہا جائے گا: صدیقین کو بلاؤ! وہ شفاعت کریں گے' پھر یہ کہا جائے گا: انبیاء کو بلاؤ! پھر انبیاء کو بلایا جائے گا' ان کے ساتھ کچھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ پانچ یا چھ لوگ ہوں گے' ایک نبی آئیں گے جن کے ساتھ کوئی نہیں ہوگا' پھر یہ کہا جائے گا: شہداء کو بلاؤ! تو وہ شفاعت کریں گے' اس چیز کے بارے میں جوان کا ارادہ ہوگا' جب شہداء ایسا کرلیں گے۔

تو پروردگار فرمائے گا: میں ''ارحم الراحمین'' ہوں' تو اے فرشتو! تم ہر اس شخص کو جنت میں داخل کر دو' جو کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتا تھا' تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم لوگ جہنم کا جائزہ لو! کیا اس میں کوئی ایسا شخص ہے' جس نے کبھی کوئی اچھائی کی ہو؟ تو فرشتے جہنم میں ایک شخص کو پائیں گے' اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ میں خرید و فروخت کرتے ہوئے لوگوں سے نرمی سے کام لیتا تھا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے کے ساتھ اُسی طرح نرمی کرو' جس طرح یہ میرے بندوں کے ساتھ نرمی کیا کرتا تھا' پھر جہنم سے ایک اور شخص نکلے گا' اس سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی کی تھی؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! البتہ یہ ہوا تھا کہ میں نے اپنی اولاد کو یہ ہدایت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں' تو مجھے آگ میں جلا دینا' پھر مجھے پیس دینا' یہاں تک کہ جب میں سرمے کی مانند ہو جاؤں' تو تم مجھے

دریا میں ڈال دینا' اور ہوا میں اُڑا دینا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے ایسا کیوں کیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: تیرے خوف کی وجہ سے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم (دنیا کے) سب سے بڑے ملک کا جائزہ لو! تمہیں اس کی مانند جگہ (جنت میں) ملے گی اور اس کی مانند مزید دس گنا بھی ملے گی' تو وہ عرض کرے گا' تو کیوں میرا مذاق اڑا رہا ہے؟ جبکہ تو بادشاہ ہے' (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اس بات پر میں ہنس پڑا تھا' جو چاشت کے وقت ہنسا تھا۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے' امام ابویعلی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سب سے معزز حدیث ہے۔

یہ حدیث نبی اکرم ﷺ کے متعدد صحابہ کرام سے منقول ہے' جن میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

لفظ العصابة میں 'ع' پر زیر ہے اس سے مراد ایک جماعت ہے' اس کی واحد نہیں ہوتی' یہ بات اخفش نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دس یا' بیس سے لے کر چالیس تک افراد ہوتے ہیں۔

5507 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل نَبِي يَوْم الْقِيَامَةِ منبرا من نور وَاِنِّيْ لعلى أطولها وأنورها فَيَجِيْءُ مُنَادٍ يُنَادِي اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي قَالَ فَتَقُوْلُ الْاَنْبِيَاء كلنا نَبِي اُمِّي فَاِلٰى اَيْنَ أرسل فَيرجع الثَّانِيَة فَيَقُوْلُ اَيْنَ النَّبِي الْاُمِّي الْعَرَبِيّ قَالَ فَينزل مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَاْتِيَ بَاب الْجَنَّة فيقرعه فَيَقُوْلُ من فَيَقُوْلُ مُحَمَّد اَوْ اَحْمد فَيُقَالُ أوقد أرسل اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيفتح لَهُ فَيدْخل فيتجلى لَهُ الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَا يتجلى لشَيْءٍ قبله فيخر لله سَاجِدا وَيَحْمَدُهُ بِمَحَامِد لم يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ قبله وَلَنْ يحمده بهَا اَحَد مِمَّن كَانَ بعده فَيُقَالُ لَهُ يَا مُحَمَّد ارْفَعْ رَاْسك تكلم تسمع وَاشْفَعْ تشفع.....فَذكر الحَدِيْث- رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نبی کے لئے قیامت کے دن' نور سے بنا ہوا منبر رکھا جائے گا' اور میں سب سے زیادہ اونچے اور سب سے زیادہ نورانی منبر پر ہوؤں گا' ایک منادی آ کر اعلان کرے گا: اُمی نبی کہاں ہیں؟ تو انبیاء کہیں گے: ہم سب اُمی نبی ہیں' تمہیں کس کی طرف بھیجا گیا ہے؟ وہ دوبارہ آئے گا' اور کہے گا: اُمی عربی نبی کہاں ہیں؟ تو حضرت محمد ﷺ منبر سے نیچے اتریں گے' اور جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھٹکھٹائیں گے' پوچھا جائے گا: کون؟ تو جواب دیا جائے گا: حضرت محمد ﷺ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) احمد ﷺ تو کہا جائے گا: کیا انہیں پیغام بھیجا گیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! تو ان کے لئے دروازہ کھولا جائے گا' وہ اس میں داخل ہوں گے' پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' ان سے پہلے اس نے کسی کے سامنے تجلی نہیں کی ہوگی' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدے میں گر جائیں گے' اور اس کی ایسی حمد و ثناء بیان کریں گے' کہ ان سے پہلے کسی نے بھی اُن کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کی ہوگی' اور ان کے بعد بھی کوئی ان کلمات کے ذریعے اس کی حمد بیان نہیں کرے گا' تو ان سے یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ! اور بات کرو! سنی جائے گی' شفاعت کرو! قبول کی جائے گی''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5508 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجمع اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی النَّاس قَالَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تزلف لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ آدم فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا استفتح لنا الْجَنَّة فَيَقُوْلُ وَهل اخرجكم من الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَة ابيكم لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى ابنی اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمَ لست بِصَاحِب ذٰلِكَ اِنَّمَا كنت خَلِيْلًا من وَرَاءِ وَرَاءِ اعمدوا اِلٰى مُوسٰی الَّذِیْ كلمه اللّٰه تكليمًا قَالَ فَيَاْتُوْنَ مُوسٰى فَيَقُوْلُ لست بصَاحِب ذٰلِكَ اذْهَبُوا اِلٰى عِيسٰى كلمة اللّٰه وروحه فَيَقُوْلُ عِيسٰى لست بِصَاحِب ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْمُ فَيُؤْذن لَهُ وَترسل الْاَمَانَة وَالرحم فَيَقُوْمَان جنبتی الصِّرَاط يَمِينا وَشمَالًا فيمر اَوَّلكم كالبرق قَالَ قُلْتُ بِاَبِیْ وَامی اَی شَیْءٍ كالبرق قَالَ الم تروا اِلَى الْبَرْق كَيفَ يمر وَيرجع فِیْ طرفَة عين ثُمَّ كمر الطير وَشد الرِّحَال تجْرِی بهم اَعْمَالهم ونبيكم قَائِم على الصِّرَاط يَقُوْلُ رب سلم سلم حَتّٰى تعجز اَعمال الْعباد حَتّٰى يَجِیْءَ الرجل فَلَا يَسْتَطِيْع السّير اِلَّا زحفا قَالَ وَفِیْ حافتی الصِّرَاط كلاليب معلقَة مامورة باخذ من امرت بِهٖ فمخدوش نَاجٍ ومكدوش فِی النَّار وَالَّذِیْ نفس اَبِیْ هُرَيْرَة بِيَدِهٖ اِن قَعْر جَهَنَّم لسبعين خَرِيْفًا-رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) سب لوگوں کو جمع کرے گا' اہل ایمان اٹھیں گے' یہاں تک کہ جنت ان کے لئے آراستہ ہوگی وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے ہمارے جدامجد! آپ ہمارے لئے جنت کا دروازہ کھلوائیں' تو وہ کہیں گے: تم لوگ جنت سے' اپنے باپ کی غلطی کی وجہ سے ہی نکلے تھے' میرا یہ منصب نہیں ہے' تم میرے بیٹے' براہیم کے پاس جاؤ! جو اللہ کا خلیل ہے' حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ کہیں گے: میں اس منصب کے لئے نہیں ہوں' میں خلیل اور حوالوں سے ہوں' تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا تھا' وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے' تو وہ کہیں گے: میں متعلقہ فرد نہیں ہوں' تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ! جو اللہ تعالیٰ کا کلمہ' اور اس کی روح ہیں' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: میں یہ کام نہیں کرسکتا' پھر لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں گے' تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں گے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی جائے گی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ امانت اور رشتے داری کو بھیجا جائے گا' وہ دونوں پل صراط کے کناروں پر دائیں بائیں کھڑے ہوجائیں گے' تو اس کے اوپر سے گزرنے والے پہلے افراد' بجلی کی مانند گزریں گے' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' کون سی چیز برق کی مانند ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے (آسمانی) بجلی کو دیکھا نہیں ہے؟ کہ کیسے وہ پلک جھپکنے میں آتی ہے' اور چلی جاتی ہے' پھر لوگ پرندوں کی طرح گزریں گے' پھر تیز رفتار سواریوں کی طرح گزریں گے' ان کے اعمال انہیں لے کے جارہے ہوں گے' اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پل صراط پر کھڑے ہوئے یہ کہہ رہے ہوں گے: اے ہمارے پروردگار! سلامت رکھنا' سلامت رکھنا' یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز آجائیں گے (یعنی کم ہوں گے) یہاں تک کہ ایک شخص آئے گا' جو چل نہیں سکتا ہوگا' وہ گھسٹ کر جائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پل کے دونوں طرف آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے' جو حکم کے پابند ہوں گے کہ جس کے بارے میں حکم دیا جائے' اسے پکڑ لیں تو زخمی ہونے والا نجات پالے گا' اور جس کو کھینچ لیا گیا ہوگا وہ جہنم میں جائے گا۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے! جہنم کی گہرائی ستر برس کی گہرائی جتنی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5509 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سید ولد آدم یَوْم الْقِیَامَة وَلَا فَخر وَبِیَدِی لِوَاء الْحَمد وَلَا فَخر وَمَا من بنی آدم یَوْمَئِذٍ فَمَنْ سواهُ اِلَّا تَحت لِوَائِی وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض وَلَا فَخر قَالَ فیفزع النَّاس ثَلَاث فزعات فیاتُونَ آدم فَذکر الحَدِیْث اِلٰی اَن قَالَ فیاتُونی فانطلق مَعَهم قَالَ ابْن جدعَان قَالَ انس فَکَاَنِّیْ انظر اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فآخذ بِحَلقَة بَاب الْجنَّة فاقعقعها فَیُقَالُ من هٰذَا فَیُقَالُ مُحَمَّد فیفتحون لی ویرحبون فَیَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا فاخر سَاجدا فیلهمنی اللّٰه من الثَّنَاء وَالْحَمْد فَیُقَالُ لی ارْفَعْ رَاْسك سل تعطه وَاشْفَعْ تشفع وَقل یسمع لِقَوْلِك وَهُوَ الْمقَام الْمَحْمُود الَّذِیْ قَالَ اللّٰه عَسٰی اَن یَبْعَثك رَبك مقَاما مَحْمُوْدًا (الاِسْرَاء)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وروی ابْن مَاجَه صَدره قَالَ اَنا سید ولد آدم وَلَا فَخر وَاَنا اَوَّل من تَنْشَق عَنهُ الْاَرْض یَوْم الْقِیَامَة وَلَا فَخر وَاَنا اَوَّل شَافِع وَاَوَّل مُشَفع وَلَا فَخر ولواء الْحَمد بیَدی یَوْم الْقِیَامَة وَلَا فَخر -وَفِیْ اِسنادهما عَلیّ بن یزِیْد بن جدعَان

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں گا' لیکن میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا (قیامت کے دن) لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' اور اس دن تمام بنی نوع انسان' اور ان کے علاوہ سب لوگ میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے' وہ میں پہلا فرد ہوؤں گا' جس کے لئے زمین کو چیرا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہہ رہا' لوگ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے' پھر وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) وہ لوگ میرے پاس آئیں گے' تو میں ان کے ساتھ جاؤں گا۔

ابن جدعان بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے کے حلقے کو پکڑ کر اس کو کھٹکھٹاؤں گا' تو پوچھا جائے گا: کون ہے؟ میں کہوں گا: حضرت محمد ﷺ' تو وہ لوگ میرے لئے دروازہ کھولیں گے اور خوش آمدید کہیں گے اور وہ کہیں گے: آپ کو خوش آمدید ہے' پھر میں سجدے میں گر جاؤں گا' پھر اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے کلمات مجھے الہام کرے گا' پھر مجھے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو' تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو' شفاعت قبول کی جائے گی' تم کہو' تمہاری بات سنی جائے گی' یہ وہ ''مقام محمود'' ہوگا' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: (قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کردے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن میرے لئے سب سے پہلے زمین کو شق

کیا جائے گا' اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا' اور میں وہ پہلا فرد ہوؤں گا' جس کی شفاعت قبول ہوگی' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا' قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا' اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا''

ان دونوں کی سند میں علی بن یزید بن جدعان نامی راوی ہے۔

5510 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِى فِىْ دَعْوَة فَرفع اِلَيْهِ الذِّرَاع وَكَانَت تعجبه فنهس مِنْهَا نهسة وَقَالَ انا سيد النَّاس يَوْم الْقِيَامَة هَلْ تَدْرُوْنَ مِم ذَاك يجمع لله الْاَوَّلين والآخرين فِىْ صَعِيد وَاحِد فَيبصرهُمْ النَّاظر وَيسمعهُمْ الدَّاعِى وتدنو مِنْهُم الشَّمْس فَيبلغ النَّاس من الْغم وَالْكرب مَا لَا يُطِيقُوْنَ وَلَا يحتملُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاس اَلا ترَوْنَ اِلٰى مَا اَنْتُمْ فِيْهِ وَاِلٰى مَا بَلَغَكُمْ اَلا تنْظرُوْن من يشفع لكم اِلٰى ربكُم فَيَقُوْلُ بعض النَّاس لبَعض ابوكم آدم فياتونه فَيَقُوْلُوْنَ يَا آدم اَنْت اَبُو الْبشر خلقك الله بِيَدِهٖ وَنفخ فِيك من روحه وَامر الْمَلَائِكَة فسجدوا لَك واسكنك الْجنَّة اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى مَا نَحْنُ فِيْهِ وَمَا بلغنَا فَقَالَ اِن رَبِّى غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلَا يغْضب بعده مثله وَاِنَّهُ نهانى عَن الشَّجَرَة فعصيت نَفسِى نَفسِى نَفسِى ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِى اذْهَبُوا اِلٰى نوح فَيَاْتُونَ نوحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نوح اَنْت اَوَّل الرُّسُل اِلٰى اَهْلِ الْاَرْض وَقد سماك لله عبدا شكُورًا اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ اَلا ترى اِلٰى مَا بلغنَا اَلا تشفع لنا اِلٰى رَبك فَيَقُوْلُ اِن رَبِّى غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنَّهُ قد كَانَ لِىْ دَعْوَة دَعَوْت بهَا على قومى نَفسِى نَفسِى نَفسِى ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِى اذْهَبُوا اِلٰى اِبْرَاهِيْم فَيَاْتُونَ اِبْرَاهِيْم فَيَقُوْلُوْنَ اَنْت نَبِىّ اللّٰهِ وخليله من اَهْلِ الْاَرْض شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِن رَبِّى قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّىْ كنت كذبت ثَلَاث كذبات فَذكرهَا نَفسِى نَفسِى نَفسِى ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِى ذَهَبُوا اِلٰى مُوسَى فَيَاْتُونَ مُوسَى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوسَى اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه فضلك الله بِرِسَالَاتِهٖ وبكلامه على النَّاس شفع لنا اِلٰى رَبك اما ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِن رَبِّى قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَاِنِّىْ قد قتلت نفسا لم أومر بقتلها نَفسِى نَفسِى نَفسِى ذَهَبُوا اِلٰى غَيْرِى ذَهَبُوا اِلٰى عِيسَى فَيَاْتُونَ عِيسَى فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيسَى اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه وكلمته اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَم وروح مِنْهُ وَكلمت النَّاس فِى الْمهد شفع لنا اِلٰى رَبك اَلا ترى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيسَى اِن رَبِّى قد غضب الْيَوْم غَضبا لم يغْضب قبله مثله وَلنْ يغْضب بعده مثله وَلَمْ يذكر ذَنبا نَفسِى نَفسِى نَفسِى اذْهَبُوا اِلٰى غَيْرِى اذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّد فَيَاْتُونى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّد اَنْت رَسُوْلُ اللّٰه وَخَاتم الْاَنْبِيَاء وَقد غفر اللّٰه لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخّر اشفع

5510-صحیح البخاری - كتاب أحاديث الأنبياء' باب قول الله تعالى : إنا أرسلنا نوحا إلى قومه أن - حديث:3178 صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث:313 مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان' باب في صفة الشفاعة - حديث:326 صحيح ابن حبان - كتاب التاريخ' ذكر العلة التي من أجلها لا يشفع الأنبياء للناس يوم القيامة - حديث:6558 مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31036 السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث:10843 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:9432 مسند عبد الله بن المبارك' حديث:103

لنا اِلَى رَبك اَلا تَرى اِلَى مَا نَحْنُ فِيْهِ فانطلق فَآتى تَحت الْعَرْش فاقع سَاجِدا لرَبِي ثُمَّ يفتح الله عَلَيّ من محامده وَحسن الثَّنَاء عَلَيْهِ شَيْئًا لم يَفْتَحهُ على اَحَد قبلى ثُمَّ يُقَال يَا مُحَمَّد رفع رَاْسك سل تعطه وَاشفع تشفع فارفع رَاْسِي فَاَقُوْل امتِيْ يَا رب امتِيْ يَا رب امتِيْ يَا رب فَيُقَالُ يَا مُحَمَّد اَدخل من امتك من لا حِسَاب عَلَيْهِمْ من الْبَاب الْاَيمن من اَبْوَاب الْجنَّة وهم شُرَكَاء النَّاس فِيمَا سوى ذَلِك من الْاَبْوَاب ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ اِن مَا بَيْنَ المصراعين من مصاريع الْجنَّة كَمَا بَيْن مَكَّة وهجر اَوْ كَمَا بَيْن مَكَّة وَبصرى-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دعوت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستی پیش کی گئی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ پسند تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے دانت کے ذریعے نوچ کر گوشت کھانا شروع کیا' اور ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا' کیا تم جانتے ہو؟ اس کی صورت کیا ہوگی؟ اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرے گا' دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا' پکارنے والا انہیں بات سنا سکے گا' سورج ان کے قریب آجائے گا' لوگوں کو ایسا غم اور پریشانی لاحق ہوگی' جس کی وہ طاقت نہیں رکھتے ہوں گے' جسے وہ برداشت نہیں کرسکیں گے' پھر کچھ لوگ یہ کہیں گے: تم لوگ یہ دیکھ نہیں رہے؟ کہ تم کیسی صورت حال کا شکار ہو اور تمہیں کیا بات لاحق ہوئی ہے؟ تم لوگ ایسے شخص کو تلاش کرو' جو تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں' تمہاری شفاعت کرے' تو کچھ لوگ دوسروں سے کہیں گے: تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں (ان سے کہہ دیتے ہیں)۔

وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: آپ ہمارے جدامجد ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا' آپ میں اپنی روح کو پھونکا' اس نے فرشتے کو حکم دیا تو فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا' اس نے جنت میں آپ کو ٹھہرایا' آج آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہمیں کس صورت حال کا سامنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا' اور نہ اس کے بعد کبھی غضبناک ہوگا' اس نے مجھے درخت (کا پھل) کھانے سے منع کیا تھا' لیکن میں نے اس کی بات نہیں مانی' آج مجھے اپنی فکر ہے' صرف اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ' تم لوگ نوح کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اے حضرت نوح! آپ وہ پہلے رسول ہیں' جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث کیا گیا' آپ وہ پہلے شخص ہیں' جس کا نام ''شکر گزار بندہ'' رکھا گیا' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہمیں کیا چیز لاحق ہوئی ہے؟ کیا آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت نہیں کریں گے تو حضرت نوح علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے وہ کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا تھا' اور اس کے بعد کبھی اتنا غضبناک نہیں ہوگا' مجھے دعا کا اختیار تھا اور میں نے وہ دعا اپنی قوم کے خلاف کر دی' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ! تم لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ!

وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور یہ کہیں گے: آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے' اُس کے خلیل ہیں آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرما رہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت

ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے: آج میرا پروردگار جتنا غضبناک ہے اس سے پہلے کبھی اس طرح غضبناک نہیں ہوا اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ باتیں کہی تھیں' تو آج مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ! تو وہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت کے ذریعے آپ کو فضیلت عطا کی' اپنے کلام کے ذریعے تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی' تو آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے: میرا پروردگار' آج جس طرح غضبناک ہے' وہ اس سے پہلے اس طرح غضبناک نہیں ہوا' اور وہ اس کے بعد اس طرح کبھی غضبناک نہیں ہوگا' میں نے ایک جان کو قتل کر دیا تھا' جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا' تو مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس چلے جاؤ! تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ' وہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے' اور کہیں گے: اے حضرت عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول اور اس کا وہ کلمہ ہیں' جسے اس نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور اس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' آپ نے پنگھوڑے میں لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا' آپ اپنے پروردگار کے سامنے ہماری شفاعت کیجئے' کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: میرا پروردگار آج جتنا غضبناک ہے' اس سے پہلے اتنا غضبناک نہیں ہوا' اور اس کے بعد بھی اس طرح غضبناک نہیں ہوگا' وہ کسی ذنب کا ذکر نہیں کریں گے' لیکن وہ کہیں گے: مجھے اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' اپنی فکر ہے' تم لوگ میری بجائے کسی اور کے پاس جاؤ' تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ!

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے رسول ہیں' انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' آپ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے! کیا آپ ملاحظہ نہیں فرمار ہے؟ کہ ہم کس صورت حال کا شکار ہیں؟ تو میں چل پڑوں گا' میں عرش کے نیچے آؤں گا' اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سجدے میں گر جاؤں گا' تو پروردگار مجھے اپنی حمد و ثناء کے کلمات القاء فرمائے گا' جو اس نے مجھ سے پہلے کسی کو نہیں عطا کیے ہوں گے' پھر یہ کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنا سر اٹھاؤ' تم مانگو تمہیں دیا جائے گا' تم شفاعت کرو' تمہاری شفاعت قبول ہوگی' تو میں اپنا سر اٹھاؤں گا' اور میں کہوں گا: اے میرے پروردگار! میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! اے میرے پروردگار میری امت! تو کہا جائے گا: اے محمد! تم اپنی امت میں سے' اُن افراد کو جنت کے دروازوں میں دائیں طرف والے سے دروازے سے اندر داخل کر دو' جن پر کوئی حساب لاگو نہیں ہوگا' اور باقی دروازوں میں وہ دیگر لوگوں کے ساتھ' حصے دار ہوں گے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنت کے دروازوں کے دو کواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ھجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5511 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اِبْرَاهِيمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا رباه فَيَقُوْلُ الرب جلّ وَعلا يَا لبيكاه فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيمَ يَا رب حرقت بني فَيَقُوْلُ أخرجُوا مِنَ النَّار من كَانَ فِيْ قلبه ذرة أَوْ شعيرَة من إِيمَان - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَلَا أَعْلَمُ فِيْ إِسْنَاده مطعنا

وروى الطَّبَرَانِيّ عَن زيد الرقاشي عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يشفع اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى آدم يَوْمَ الْقِيَامَة من ذُرِّيَّته فِيْ مائَة الف الف وَعشرَة آلاف الف

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن' حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا: میں سن رہا ہوں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: اے میرے پروردگار! میرے بچے جل رہے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا تم جہنم میں سے ہر اس فرد کو نکال دو جس کے دل میں چیونٹی کے وزن جتنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) جو کے دانے کے وزن جتنا ایمان ہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور اس کے بارے میں کسی طعن کا علم نہیں ہے۔

امام طبرانی نے زید رقاشی کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت کی وجہ سے' اُن کی اولاد میں سے (کم و بیش) گیارہ کروڑ افراد کو جنت میں داخل کرے گا''۔

5512 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق قَالَ جَلَست اِلٰى قوم اَنَا رابعهم فَقَالَ احدهم سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل من أمتِيْ اَكثر من بني تَمِيم قُلْنَا سواك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سواي قلت اَنْت سَمِعت هٰذَا من رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم فَلَمَّا قَامَ قلت من هٰذَا قَالُوْا ابْن الجدعاء اَوْ ابْن اَبِيْ الجدعاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ عَن شَقِيق عَن عبد اللّٰه بن اَبِيْ الجدعاء

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا' میں ان میں سے چوتھا فرد تھا' ان میں سے ایک نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے ایک فرد کی شفاعت کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص آپ کے علاوہ کوئی اور ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص میرے علاوہ کوئی اور ہوگا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب وہ صاحب اُٹھ کے چلے گئے' تو میں نے دریافت کیا: یہ کون تھے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت ابن جدعاء رضی اللہ عنہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ابن ابوجدعاء تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے شقیق کے حوالے سے' عبداللہ بن ابوجدعاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5513 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ليدخلن الْجَنَّة بشفاعة رجل لَيْسَ بِنَبِي مثل الْحَيَّيْنِ ربيعَة وَمُضر فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ مَا ربيعَة من مُضر قَالَ اِنَّمَا اَقُوْلُ مَا اَقُوْلُ-رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک شخص جو نبی نہیں ہوگا' اس کی شفاعت کی وجہ سے دو قبیلوں' یعنی ربیعہ اور مضر کے افراد کی تعداد جتنے لوگ' جنت میں داخل ہوں گے' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ربیعہ قبیلہ' مضر قبیلے کا حصہ نہیں ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جو کہہ رہا ہوں وہ کہہ رہا ہوں''۔ یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5514 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليشفع للرجلين وَالثَّلاثَة -رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک آدمی دو' یا تین افراد کی بھی شفاعت کرے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5515 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يوضع للأنبياء مَنَابِر من نور يَجْلِسُوْنَ عَلَيْهَا وَيبقى منبرى لَا اَجْلِس عَلَيْهِ اَوْ قَالَ لَا اقعد عَلَيْهِ قَائِما بَيْن يَدى رَبِى مَخَافَة اَن يبْعَث بِي اِلَى الْجَنَّة وَتبقى امتِي بعدِي فَاَقُوْل يَا رب امتِيْ امتِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَا مُحَمَّد مَا تُرِيدُ اَن اصنع بامتك فَاَقُوْل يَا رب عجل حسابهم فيدعى بهم فيحاسبون فَمنهُم من يدْخل الْجَنَّة برحمته وَمِنْهُم من يدْخل الْجَنَّة بشفاعتي فَمَا اَزَال اشفع حَتّٰى اعطى صكاكا بِرِجَال قد بعث بهم اِلَى النَّار حَتّٰى اِن مَالِكًا خَازِن النَّار لِيَقُوْلُ يَا مُحَمَّد مَا تركت لغضب رَبك فِيْ أمتك من نقمة . رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْبَيْهَقِيّ فِي الْبَعْث وَلَيْسَ فِيْ اِسْنَادهمَا من ترك . الصكاك جمع صك وَهُوَ الْكتاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر رکھے جائیں گے' جن پر وہ تشریف فرما ہوں گے' اور میرا منبر باقی رہ جائے گا' اور میں اس پر نہیں بیٹھوں گا (راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا' اس اندیشے کے تحت کہ کہیں مجھے جنت کی طرف نہ بھجوا دیا جائے' اور میری امت میرے بعد رہ جائے' تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میری امت' میری امت' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محمد! تم کیا چاہتے ہو؟ کہ میں تمہاری امت کے ساتھ کیا کروں؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو ان کا حساب جلدی لے لینا' تو انہیں بلایا جائے گا' اور ان سے حساب لیا جائے گا' تو ان میں سے کوئی شخص اس کی رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے گا' کوئی شخص میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا' میں مسلسل شفاعت کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ مجھے کچھ ایسے افراد کے بارے میں پروانہ دیا جائے گا' جنہیں جہنم میں بھیجا جا چکا ہوگا' یہاں تک کہ جہنم کا نگران فرشتہ مالک یہ کہے گا: اے حضرت محمد! آپ نے اپنی امت کے بارے میں اپنے پروردگار کے غضب میں سے کوئی سزا نہیں رہنے دی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

لفظ الصکاک' یہ ''صک'' کی جمع ہے' اس سے مراد تحریر (پروانہ' یا اجازت نامہ) ہے۔

5516 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشفع لأمتى حَتّٰى ينادينى رَبِّى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ اقد رضيت يَا مُحَمَّد فَاَقُوْلُ اِى رب قد رضيت
رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا' یہاں تک کہ میرا پروردگار مجھے مخاطب کر کے فرمائے گا: کیا تم راضی ہو گئے؟ تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

5517 وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لاَهْلِ الْكَبَائِر من أمتِي-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ ابْن حبَان اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ جَابر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:
''میری شفاعت' میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والے افراد کے لئے ہوگی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام بزار' امام طبرانی نے اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اسے امام بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

5518 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خيرت بَيْنَ الشَّفَاعَة اَوْ يدْخل نصف أمتِي الْجنَّة فاخترت الشَّفَاعَة لِاَنَّهَا اعم وأكفى أما اِنَّهَا لَيست للْمُؤْمنِين الْمُتَقَدّمين وَلكنهَا للمذنبين الْخَطَّائِينَ المتلوثين .رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاِسْنَاده جيد وَرَوَاهُ ابْن مَاجه من حَدِيْثِ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم فِي الْجِهَاد اَحَادِيْث فِيْ شَفَاعَة الشُّهَدَاءِ وَاَحَادِيْث الشَّفَاعَة كَثِيْرَة وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ غنية عَن سائرها وَاللّٰه الْمُوفق

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے شفاعت' یا اس چیز کے درمیان اختیار دیا گیا کہ میری امت کا نصف جنت میں داخل ہو جائے' تو میں نے شفاعت کو اختیار کر لیا' کیونکہ وہ زیادہ عمومی اور زیادہ کفایت کرنے والی ہوگی' اور یہ متقدمین اہل ایمان کے لئے نہیں ہوگی' بلکہ یہ گناہ گاروں' خطا کاروں اور گناہوں میں ملوث ہونے والوں کے لئے ہوگی''۔ یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند عمدہ ہے' اسے امام ابن ماجہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جہاد سے متعلق باب میں شہداء کی فضیلت کے بارے میں احادیث گزر چکی ہیں شفاعت کے بارے میں' احادیث بہت سی ہیں' ہم نے جو ذکر کر دی ہیں' وہ باقی تمام کی جگہ کفایت کر جائیں گی' باقی اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرنے والا ہے۔

كِتَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

کتاب: جنت وجہنم کی صفت کا بیان

1 - التَّرْغِيْبُ فِيْ سُؤَالِ الْجَنَّةِ والاستعاذة مِنَ النَّارِ

باب: جنت کی دعا مانگنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

5519 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يعلمهُمْ هٰذَا الدُّعَاء كَمَا يعلمهُمُ السُّورَة من الْقُرْآن قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ أعوذ بك من عَذَاب جَهَنَّم وَاَعُوْذ بك من عَذَاب الْقَبْر وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمَسِيحِ الدَّجَّال وَاَعُوْذ بك من فتْنَة الْمحيا وَالْمَمَات

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اُن لوگوں کو اس دعا کی تعلیم یوں دیا کرتے تھے جس طرح انہیں قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیا کرتے تھے (آپ ﷺ یہ فرماتے تھے:) تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

یہ روایت امام مالک امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5520 - وَعَن أم حَبِيبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَت سمعني رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا اَقُوْل اللّٰهُمَّ امتعني بزوجي رَسُوْلُ اللّٰه وبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَان وبأخي مُعَاوِيَة فَقَالَ سَاَلت اللّٰه لآجال مَضْرُوبَة وَاَيَّام مَعْدُوْدَة وأرزاق مقسومة لن يعجل شَيْئًا مِنْهَا قبل اَجله وَلَا يُؤَخر وَلَوْ كنت سَاَلت اللّٰه اَن يعيذك مِنَ النَّار وَعَذَاب الْقَبْر كَانَ خيرا وَأفضل -رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنا: میں یہ کہہ رہی تھی: (یعنی یہ دعا مانگ رہی تھی):

''اے اللہ! تو میرے شوہر اللہ کے رسول کو' میرے والد حضرت ابوسفیان کو' اور میرے بھائی معاویہ کو لمبی زندگی دینا' تو

5519-صحيح مسلم - كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يستعاذ منه في الصلاة - حديث:962صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الاستعاذة - ذكر الأمر بالاستعاذة بالله جل وعلا من الأشياء الأربع التي يستعيذ' حديث:1004موطأ مالك - كتاب القرآن' باب ما جاء في الدعاء - حديث:502سنن أبي داود - كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر - باب في الاستعاذة' حديث:1331السنن للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث:2046السنن الكبرى للنسائي - كتاب الجنائز' التعوذ من عذاب القبر - حديث:2165مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب - حديث:2277الشريعة للآجري - كتاب التصديق بالدجال ، وأنه خارج في هذه الأمة' باب استعاذة النبي صلى الله عليه وسلم من فتنة الدجال - حديث:866

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے زندگی کے بارے میں دعا مانگی ہے' جو طے ہو چکی ہے' جس کے ایام گنے چنے ہیں' جس کا رزق تقسیم شدہ ہے' اس میں سے کوئی بھی چیز اپنے مخصوص وقت سے پہلے نہیں آئے گی اور نہ ہی مؤخر ہوگی' اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم سے اور قبر کے عذاب سے بچائے' تو یہ بہتر اور زیادہ فضیلت والا ہوتا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5521 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا استجار عبد مِنَ النَّار سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت النَّار يَا رب اِن عَبدك فلَانا استجار مني فَأَجره وَلَا سَأَلَ عبد الْجنَّة سبع مَرَّات اِلَّا قَالَت الْجنَّة يَا رب اِن عَبدك فلَانا سَأَلَني فَأدْخلهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ على شَرْطِ البُخارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ جہنم سے سات مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! تیرے فلاں بندے نے' مجھ سے پناہ مانگی ہے' تو تُو اسے پناہ دیدے' اور جو بھی بندہ جنت کی سات مرتبہ دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار تیرے فلاں بندے نے میرے بارے میں دعا مانگی ہے' تو اسے جنت میں داخل کر دینا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

5522 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ الله الْجنَّة ثَلَاث مَرَّات قَالَت الْجنَّة اللَّهُمَّ أدخلهُ الْجنَّة وَمَنْ استجار مِنَ النَّار ثَلَاث مَرَّات قَالَت النَّار اللَّهُمَّ أجره مِنَ النَّار -رَوَاهُ التِّرمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنِ حَبَّان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظهمْ وَاحِد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کی دعا مانگتا ہے' تو جنت یہ کہتی ہے: اے اللہ اسے جنت میں داخل کر دے اور جو شخص جہنم سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے' تو جہنم یہ کہتی ہے: اے اللہ اسے جہنم سے پناہ دیدے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب کے الفاظ ایک ہی ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5523 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله مَلَائِكَة سيارة

5523-صحيح البخاري - كتاب الدعوات' باب فضل ذكر الله عز وجل - حديث:6054صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل مجالس الذكر - حديث:4961صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار - ذكر إثبات مغفرة الله جل وعلا للقوم الذين يذكرون الله مع' حديث:856المستدرك على الصحيحين للحاكم - بسم الله الرحمن الرحيم أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء - حديث:1760مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث:8522مسند الطيالسي - أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة - وأبو صالح' حديث:2545شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث:556

يتبعُوْن مجَالِس الذّكر فَذكر الحَدِيثِ اِلَى اَن قَالَ فيسالهم الله عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من اَيْنَ جئتُم فَيَقُولُوْنَ جِئْنَا من عِنْد عباد لَكَ يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسالونك قَالَ فَمَا يَسْأَلُوْنِى قَالُوْا يَسْأَلُوْنَكَ جنتك قَالَ وَهل رَاَوْا جنتى قَالُوْا لَا اَى رب قَالَ فكيف لَو رَاَوْا جنتى قَالُوْا ويستجيرونك قَالَ وَمِمَّا يستجيرونى قَالُوْا من نارك يَا رب قَالَ وَهل رَاَوْا نَارِى قَالُوْا لَا قَالَ فكيف لَو رَاَوْا نَارِى قَالُوْا ويستغفرونك قَالَ فَيَقُوْلُ قد غفرت لَهُمْ واعطيتهم مَا سَاَلُوْا واجرتهم مِمَّا استجاروا..... الحَدِيثِ - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهٗ وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الذّكر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے ہیں' وہ ذکر کی محافل تلاش کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو تیری تسبیح بیان کررہے تھے' اور تیری کبریائی بیان کررہے تھے' تیری معبودیت کا اعتراف کررہے تھے تیری حمد بیان کررہے تھے اور تجھ سے مانگ رہے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں (تو کیا ہو؟) فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے پناہ مانگ رہے تھے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! وہ تیری آگ سے (یعنی جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے) پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! پروردگار فرماتا ہے' اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کررہے تھے' تو پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان کی مغفرت کردی' انہوں نے جو مانگا ہے' وہ انہیں دیا' اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی ہے' اس سے انہیں پناہ دی"..... الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت اس سے پہلے مکمل روایت کے طور پر ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2 - التَّرْهِيب مِنَ النَّار أعاذنا اللّٰه مِنْهَا بمنه وَكرمه

باب: جہنم کے بارے میں ترہیبی روایات' اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم کے ذریعے ہمیں اُس سے بچاکے رکھے

5524 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اكثر دُعَاء النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبنَا آتنا فِى الدُّنْيَا حَسَنَة وَفِى الْآخِرَة حَسَنَة وقنا عَذَاب النَّار (الْبَقَرَة) - رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما' اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما' اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5525 - وَعَنْ عدی بن حَاتِم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا النَّار قَالَ واشاح ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار ثُمَّ اعرض واشاح ثَلَاثًا حَتّٰى ظننا انه ينظر اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقوا النَّار وَلَوْ بشق تَمْرَة فَمَنْ لم يجد فبكلمة طيبة-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

أشاح بشين مُعْجَمَة وحاء مُهْملَة مَعْنَاهُ حذر النَّار كَانَّهُ ينظر اِلَيْهَا وَقَالَ الْفراء المشيح على مَعْنيين الْمقبل اِلَيْك وَالْمَانِع لما وَرَاء ظَهره قَالَ وَقَوله أعرض واشاح اَى اقبل

❀❀ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جہنم سے بچو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' پھر فرمایا: تم لوگ جہنم سے بچو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیرا' اور پھر کسی چیز کو پرے کرنے کی کوشش کی' ایسا تین مرتبہ ہوا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جہنم کو دیکھ رہے ہیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے بچو! خواہ نصف کھجور کے ذریعے ہو' اور جس کو یہ بھی نہیں ملتی' تو وہ پاکیزہ بات کے ذریعے (جہنم سے بچنے کی کوشش کرے)''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ اشاح اس کا مطلب یہ ہے آپ نے جہنم سے بچنے کی کوشش کی' یوں گویا کہ آپ اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

فراء بیان کرتے ہیں: لفظ ''مشیح'' دو معنی میں استعمال ہوتا ہے' کوئی چیز آپ کی طرف آ رہی ہو' یا کسی ایسی چیز کو رد کیا جائے جو آپ کی پشت کے پیچھے ہو' وہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اعرض واشاح کا مطلب یہ ہے وہ آپ کے سامنے کی طرف سے آ رہی تھی اور آپ اُس سے منہ پھیر رہے تھے۔

5526 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة وأنذر عشيرتك الْاَقْرَبين الشُّعَرَاء **412** دَعَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتمعُوْا فَعم وَخص فَقَالَ يَا بنى كَعْب بن لُؤَى اَنْقِذُوا اَنفسكُم مِنَ النَّار يَا بنى مرّة بن كَعْب اَنْقِذُوا انفسكُمْ مِنَ النَّار يَا بنى هَاشم اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار يَا بنى عبد الْمطلب اَنْقِذُوا اَنفسكُمْ مِنَ النَّار يَا فَاطِمَة اَنْقِذِىْ نَفسك مِنَ النَّار فَاِنِّىْ لَا أملك لكم من اللّٰه شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ''۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا' ان کے خاص و عام اکٹھے ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے مرہ بن کعب کی اولاد! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے بنو ہاشم! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے اولادِ عبدالمطلب! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' اے فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچالو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں' میں تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس

کی مانند نقل کیا ہے۔

5527 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخطب يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّار اَنْذَرْتُكُمُ النَّار حَتّٰى لَو اَن رجلا كَانَ بِالسوقِ لسمعه من مقَامي هٰذَا حَتّٰى وَقعت خميصة كَانَت على عَاتِقه عِنْد رجلَيْهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خطبے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' میں تمہیں جہنم سے ڈرار ہا ہوں' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بازار میں ہوگا' وہ اس کو میری اس جگہ پر سن لے' تو اس کی چادر' جو اس کی گردن پر موجود ہوگی' وہ گر کر اس کے پاؤں میں آجائے گی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5528 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثلي وَمثل اُمتِيْ كَمثل رجل استوقد نَارا فَجعلت الدَّوَابّ والفراش يقعن فِيهَا فَاَنا آخذ بِحُجزِكُمْ وَاَنْتُمْ تقحمون فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' تو کیڑے مکوڑے اور پتنگے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو میں تم لوگوں کے ڈب سے' تمہیں پکڑتا ہوں' اور تم ہو کہ اس میں گرنے کی کوشش کر رہے ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5529 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اِنَّمَا مثلي كَمثل رجل استوقد نَارا فَلَمَّا اَضَاءَ ت مَا حوله جعل الْفراش وَهٰذِهِ الدَّوَابّ يقعن فِيهَا وَجعل يحجزهن ويغلبنه فيتقحمن فِيهَا قَالَ فذلكم مثلي ومثلكم وَاَنا آخذ بِحُجزِكُمْ عَنْ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار هَلُمَّ عَنِ النَّار فيغلبوني ويقتحمون فِيهَا

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میری مثال ایک ایسے شخص کی مانند ہے' جو آگ جلاتا ہے' جب اس کے اردگرد کا ماحول روشن ہو جاتا ہے' تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس آگ میں گرنا شروع ہوتے ہیں' تو وہ شخص انہیں پکڑنا شروع کرتا ہے' تو وہ اس کے قابو میں نہیں آتے اور اس میں گر جاتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اور تمہاری مثال یہ ہے کہ میں تمہیں جہنم سے بچانے کی کوشش کرتا ہوں' (اور یہ کہتا ہوں:) کہ تم جہنم سے بچ جاؤ' تم جہنم سے بچ جاؤ' لوگ مجھ پر غالب آجاتے ہیں اور اس میں گر جاتے ہیں''۔

5528-صحيح البخاري - كتاب الرقاق' باب الانتهاء عن المعاصي - حديث: 6128صحيح مسلم - كتاب الفضائل' باب شفقته صلى الله عليه وسلم على أمته ومبالغته في تحذيرهم - حديث:4334مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه - حديث: 7160مسند الحميدي - جامع أبي هريرة' حديث:999مسند الشهاب القضاعي - إني ممسك بحجزكم عن النار' حديث:1050الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر ما استنقذ الله عز وجل الخلق بالنبي صلى الله - حديث:988

5530 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثلي ومثلكم كمثل رجل أوقد نارا فجعل الجنادب والفراش يقعن فِيهَا وَهُوَ يذبهن عَنْهَا وَأَنا آخذ بِحُجزِكُمْ عَن النَّار وَأَنْتُمْ تفلتون من يَدي- رَوَاهُ مُسْلِم

الحجز بِضَم الْحَاء وَفتح الْجِيم جمع حجزة وَهِي معقد الْإِزَار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری اور تمہاری مثال اس شخص کی مانند ہے جو آگ جلاتا ہے تو پتنگے اور کیڑے مکوڑے اس میں گرنا شروع ہوتے ہیں وہ انہیں بچانے کی کوشش کرتا ہے میں بھی تمہیں ڈب سے پکڑ کر جہنم سے بچاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے پھسلتے ہو''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ الحجز یہ لفظ ''حجزۃ'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں تہبند باندھا جاتا ہے۔

5531 - وَرُوِيَ عَن كُلَيب بن حزن رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اطْلُبُوا الْجَنَّة جهدكم واهربوا مِنَ النَّار جهدكم فَإِن الْجَنَّة لَا ينَام طالبها وَإِن النَّار لَا ينَام هَارِبهَا وَإِن الْآخِرَة الْيَوْم محفوفة بالمكاره وَإِن الدُّنْيَا محفوفة باللذات والشهوات فَلَا تلهينكم عَن الْآخِرَة- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت کلیب بن حزن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''پوری کوشش کے ساتھ جنت حاصل کرنے کی کوشش کرو اور پوری کوشش کے ساتھ جہنم سے بچنے کی کوشش کرو کیونکہ جنت کا طلبگار سوتا نہیں ہے اور جہنم سے بچنے والا بھی سوتا نہیں ہے آخرت کو ناپسندیدہ چیزوں کی تحت رکھا گیا ہے اور دنیا کو لذتوں اور شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے تو وہ (دنیا) تمہیں آخرت سے غافل نہ کر دے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

5532 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْت مثل النَّار نَام هَارِبهَا وَلَا مثل الْجَنَّة نَام طالبها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث يحيى بن عبيد اللّٰه يَعْنِيْ ابْن موهب التَّيْمِيّ

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ عبد اللّٰه بن شريك عَنْ اَبِيْهِ عَن مُحَمَّد الْأَنْصَارِيّ وَالسُّدي عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة أخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے آگ (یعنی جہنم) جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی جس سے بچنے کی کوشش کرنے والا سو جائے اور جنت جیسی چیز نہیں دیکھی ہے جس کا طلبگار سو جائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو ہم صرف یحییٰ بن عبیداللہ سے منقول ہونے کے طور پر ہی جانتے ہیں ان کی مراد ابن موہب تیمی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے عبداللہ بن شریک نے اپنے والد کے حوالے سے محمد انصاری اور سدی کے حوالے سے ان کے

والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس روایت کو امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کیا ہے۔

5533 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا معشر الْمُسْلِمين ارغبوا فِيْمَا رغبكم الله فِيْهِ واحذروا مِمَّا حذركُمُ الله مِنْهُ وخافوا مِمَّا خوفكم الله بِه من عَذَابه وعقابه وَمَنْ جَهَنَّم فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ قَطْرَة من الْجَنَّة مَعكُمْ فِيْ دنياكم الَّتِيْ اَنْتُمْ فِيْهَا حلتها لكم وَلَوْ كَانَت قَطْرَة مِنَ النَّار مَعكُمْ فِيْ دنياكم الَّتِيْ اَنْتُمْ فِيْهَا خبثتها عَلَيْكُم -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَلَا يحضرني الْاٰن اِسْنَاده

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے مسلمانوں کے گروہ! تم اس چیز میں رغبت رکھو جس چیز میں تمہیں اللہ تعالیٰ نے رغبت دلائی ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بچنے کا کہا ہے اور اس چیز سے بچ کے رہو جس سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوف دلایا ہے جس کا تعلق اس کے عذاب اور عقاب سے ہے اور جہنم سے بچ کے رہو کیونکہ اگر جنت کا ایک قطرہ تمہاری دنیا میں تمہارے ساتھ ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے اسے تمہارے لئے حلال کر دینا اور اگر جہنم کا ایک قطرہ تمہارے ساتھ تمہاری اس دنیا میں ہوتا جس میں تم ہو تو اس نے تمہارے لئے اس (دنیا کو) خراب کر دینا تھا''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

5534 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ اَقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَه جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَاَتى على قوم يزرعون فِيْ يَوْم ويحصدون فِيْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِيْ سَبِيْل الله تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفقُوْا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه ثُمَّ اَتَى على قوم ترضخ رؤوسهم بالصخر كلما رضخت عَادَتْ كَمَا كَانَت وَلَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ تثاقلت رؤوسهم عَن الصَّلَاة ثُمَّ اَتَى على قوم على أدبارهم رقاع وَعَلٰى أقبالهم رقاع يسرحون كَمَا تسرح الْاَنْعَام اِلَى الضريع والزقوم ورضف جَهَنَّم قَالَ مَا هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَا يؤدون صدقَات اَمْوَالهم وَمَا ظلمهم الله وَمَا الله بظلام للعبيد ثُمَّ اَتَى على رجل قد جمع حزمة عَظِيْمَة لَا يَسْتَطِيْع حملهَا وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيْد عَلَيْهَا قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا رجل من امتك عَلَيْهِ اَمَانَة النَّاس لَا يَسْتَطِيْع أداء ها وَهُوَ يُرِيد اَن يزِيْد عَلَيْهَا ثُمَّ اَتَى على قوم تقْرض شفاههم وألسنتهم بمقاريض من حَدِيْد كلما قرضت عَادَتْ كَمَا كَانَت لَا يفتر عَنْهُم من ذٰلِكَ شَيْءٍ قَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ خطباء الْفِتْنَة ثُمَّ اَتَى على جُحر صَغِير يخرج مِنْهُ ثَوْر عَظِيْم فيريد الثور اَن يدْخل من حَيْثُ خرج فَلَا يَسْتَطِيْع قَالَ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الرجل يتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ الْعَظِيْمَة فيندم عَلَيْهَا فيريد اَن يردهَا فَلَا يَسْتَطِيْع ثُمَّ اَتَى على وَاد فَوجدَ رِيْحًا طيبَة وَوجد ريح مسك مَعَ صَوْت فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ صَوْت الْجَنَّة تَقول يَا رب ائْتِنِيْ باهلي وَبِمَا وَعَدتنِيْ فَقَدْ كثر غرسي وحريري وسندسي واستبرقي وعبقريي ومرجاني وفضتي وذهبي وأكوابي وصحافي وأباريقي وفواكهي وعسلي ومائي ولبني وخمري ائْتِنِيْ بِمَا وَعَدتنِي قَالَ لَك كل مُسْلِم ومسلمة وَمُؤْمِن ومؤمنة وَمَنْ آمن بِي وبرسلي

وَعمل صالحا وَلَمْ يُشرك بي شَيْئًا وَلَمْ يتخذ من دوني انداداً فَهُوَ آمن وَمَنْ سَأَلَنِي اَعْطيته وَمَنْ اَقرضني جزيته وَمَنْ توكل عَلَيَّ كفيته اِنِّيْ اَنَا اللّٰه لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا لا خلف لميعادي قد اَفْلح الْمُؤمِنُونَ تَبَارَكَ اللّٰه احسن الْخَالِقِينَ فَقَالَت قد رضيت ثُمَّ اَتى على وَاد فسمع صَوْتًا مُنكرا فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذَا الصَّوْت قَالَ هٰذَا صَوْت جَهَنَّم تَقول يَا رب ائْتِنِيْ باهلي وَبِمَا وَعَدتنِيْ فَقَدْ كثرت سلاسلي واغلالي وسعيري وحميمي وغساقي وغسليني وَقد بعد قعري وَاشْتَدَّ حري ائْتِنِيْ بِمَا وَعَدتنِيْ قَالَ لَكَ كل مُشْرك ومشركة وخبيث وخبيثة وكل جَبَّار لَا يُؤمن بِيَوْم الْحساب قَالَت قد رضيت فَذكر الحَدِيْثَ فِيْ قِصَّة الْإِسْرَاء وَفرض الصَّلَاة وَغَيْر ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن الرّبيع بن انس عَنْ اَبِيْ الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گھوڑے کو لایا گیا' جس کا ہر ایک قدم حدنگاہ تک جاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے پاس تشریف لائے' جو ایک ہی دن میں ایک کھیت بوتے' اور ایک ہی دن میں اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے' جب بھی وہ کاشت کر لیتے تھے' تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی نیکی کا اجر سات سوگنا تک ہو جاتا ہے' اور یہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں' انہیں اس کی جگہ عطا کر دیا جاتا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس تشریف لائے' جن کے سر پتھر کے ذریعے کچلے جا رہے تھے' جب بھی ان کے سر کچل دیا جاتا تھا' وہ پہلے کی مانند ہو جاتا تھا' اور اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں آرہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کے سر نماز سے بھاری رہتے تھے (یعنی یہ نماز کے وقت سوئے رہتے تھے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا' جن کی پشت پر اور آگے کی طرف پتے تھے' وہ اس طرح چلتے تھے' جس طرح جانور چلنے کے لیے جاتے ہیں' اور وہ (جہنمی) چلتے ہوئے ضریع' زقوم' اور جہنم کے انگاروں کی طرف جاتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا ہے' اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو لکڑیوں کا گٹھا اکٹھا کرتا تھا' وہ اسے اٹھا نہیں پاتا تھا اور وہ اس میں مزید اضافہ کرنا چاہتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! اس کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت سے تعلق رکھنے والا وہ شخص ہے' جس کے ذمہ لوگوں کی امانتیں تھیں' یہ انہیں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تھا' اور یہ چاہتا تھا کہ اس کو مزید امانتیں دی جائیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ ایسے آدمیوں کے پاس سے ہوا' جن کی ہونٹ اور زبانیں لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹی جا رہی تھیں' جب بھی وہ کاٹ دی جاتی تھیں' تو پہلے کی مانند ہو جاتی تھیں' اس عمل میں کوئی وقفہ نہیں ہوتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ فتنہ پیدا کرنے والے خطیب ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک چھوٹی سی بل کے پاس سے ہوا' جس کے اندر سے ایک بڑا بیل نکلتا تھا' اور پھر وہ بیل یہ چاہتا تھا کہ جس بل سے وہ نکلا ہے اس بل میں دوبارہ داخل ہو جائے' لیکن وہ اندر جا نہیں سکتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ وہ شخص ہے' جو بڑی بات کہہ دیتا تھا' پھر اس پر ندامت

کا اظہار کرتا تھا' پھر وہ چاہتا تھا کہ اسے واپس کر دے' لیکن وہ اسے واپس نہیں کر سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی کے پاس سے ہوا' تو آپ ﷺ نے اس میں ایک پاکیزہ خوشبو محسوس کی' اور آواز کے ہمراہ مشک کی خوشبو محسوس کی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ تو حضرت جبرائیل نے بتایا کہ یہ جنت کی آواز ہے' اور یہ عرض کر رہی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' اور جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے (ان کو میرے اندر لے آ) کیونکہ میری پیداوار' میرا ریشم' میرا سندس' میرا استبرق' میرا عبقر' میرا مرجان' میری چاندی میرا سونا' میرے برتن' میرے پیالے' میرے کوزے' میرے پھل' میرا شہد' میرا پانی' میرا دودھ' میرا مشروب بہت سے ہو گئے ہیں' تو تُو میرے پاس اُن کو لے آ' جن کا تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت' مومن مرد اور مومن عورت' جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان رکھیں گے' اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے' اور میرے علاوہ کسی اور کو معبود قرار نہیں دیں گے' تو وہ امن میں ہونگے' اور جو شخص مجھ سے سوال کرے گا' میں اسے عطا کروں گا' جو شخص مجھے قرض دے گا' میں اسے جزا دوں گا' جو شخص مجھ پر توکل کرے گا' میں اس کی کفایت کروں گا' میں اللہ ہوں' اور میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' میرے وعدے کے خلاف ورزی نہیں ہو سکتی' مومنین کامیاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے' جو سب سے بہترین خالق ہے' تو جنت عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی' پھر نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک وادی سے ہوا' تو وہاں سے آپ ﷺ کو ایک ناگوار آواز سنائی دی' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! یہ آواز کیسی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ جہنم کی آواز ہے' وہ کہتی ہے: اے میرے پروردگار! میرے اہل افراد کو میرے اندر لے آ' جن کے بارے میں میرے ساتھ تو نے وعدہ کیا ہے' میری زنجیریں' میری بیڑیاں' میری آگ' میری گرمی میرا حمیم' میرا غساق' میرا غسلین' زیادہ ہو گئے ہیں' میرا گڑھا گہرا ہو گیا ہے' میری تپش زیادہ ہو گئی ہے' تو میرے پاس ان کو لے آ' جن کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' تو پروردگار فرماتا ہے: تمہیں ہر مشرک مرد اور مشرک عورت' خبیث مرد اور خبیث عورت ملیں گے' ہر متکبر ملے گا' جو حساب کے دن پر ایمان نہیں رکھتا ہو گا' تو جہنم عرض کرتی ہے: میں راضی ہو گئی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پورا واقعہ معراج اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے' جس میں نماز کی فرضیت اور دیگر امور کا تذکرہ ہے۔

یہ روایت امام بزار نے ربیع بن انس کے حوالے سے' ابو العالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5535 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَو رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْت لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا قَالُوْا وَمَا رَاَيْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْت الْجَنَّة وَالنَّار رَوَاهُ مُسلِم وَاَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر تم وہ چیز دیکھ لو جو میں دیکھتا ہوں' تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے کیا چیز دیکھی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت اور جہنم''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابو یعلی نے نقل کی ہے۔

5536 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن الزبير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِقوم وهم

يَضْحَكُونَ فَقَالَ تضحكون وَذكر الْجَنَّة وَالنَّار بَيْن اظهركم قَالَ فَمَا رئى أَحد مِنْهُم ضَاحِكا حَتَّى مَاتَ قَالَ وَنزلت فيهم نبىء عِبَادِيْ أَنِّيْ أَنا الغفور الرَّحِيم وَأَن عَذَابِي هُوَ الْعَذَاب الْأَلِيم (الحجر)
رَوَاهُ الْبَزَّار وَلَيْسَ فِيْ إِسْنَاده من ترك وَلَا اتهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو ہنس رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ جنت اور جہنم کا ذکر تمہارے سامنے ہوا ہے' راوی بیان کرتے ہیں: تو ان میں سے کسی بھی شخص کو مرتے دم تک ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا' اور ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
''تم میرے بندوں کو بتا دو! کہ میں مغفرت کرنے والا' رحم کرنے والا ہوں' اور میرا عذاب دردناک عذاب ہے''۔
یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے' جسے متروک قرار دیا گیا ہو' یا جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔

5537 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه خطب فَقَالَ لَا تنسوا العظيمتين الْجَنَّة وَالنَّار ثُمَّ بَكَى حَتَّى جرى اَوْ بل دُمُوعه جَانِبي لحيته ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَو تعلمُونَ مَا أَعْلَمُ من اَمر الْآخِرَة لمشيتم اِلَى الصَّعِيد ولحثيتم على رؤوسكم التُّرَاب - رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دو عظیم چیزوں کو نہ بھولو' جنت اور جہنم' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسوؤں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی مبارک کو تر کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' آخرت کے امور سے متعلق جو کچھ میں جانتا ہوں' اگر تم جان جاؤ' تو تم ویرانوں کی طرف چلے جاؤ' اور اپنے سروں پر مٹی ڈالو''۔
یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے۔

5538 - وَرُوِيَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ جِبْرِيْل اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِين غير حِينه الَّذِيْ كَانَ يَاْتِيه فِيْهِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جِبْرِيْل مَا لي اَرَاك متغير اللَّوْن فَقَالَ مَا جِئْتُك حَتَّى اَمر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ بمنافخ النَّار فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جِبْرِيْل صف لي النَّار وانعت لي جَهَنَّم فَقَالَ جِبْرِيْل اِن اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰى اَمر بجهنم فَاوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتَّى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ اَمر فَاوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتَّى اسودت فَهِيَ سَوْدَاء مظْلمَة لَا يضيء شررها وَلَا يطفأ لهبها وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن قدر ثقب اِبرة فتح من جَهَنَّم لمات من فِي الْاَرْض كلهم جَمِيعًا من حره وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن خَازِنًا من خَزَنَة جَهَنَّم برز اِلَى اَهْلِ الدُّنْيَا لمات من فِي الْاَرْض كلهم من قبح وَجهه وَمَنْ نتن رِيْحه وَالَّذِيْ بَعثك بِالْحَقِّ لَو اَن حَلقَة من حلق سلسلة اَهْلِ النَّار الَّتِيْ نعت اللّٰه فِيْ كِتَابه وضعت على جبال الدُّنْيَا لأرفضت وَمَا تقارت حَتَّى يَنْتَهِي اِلَى الْاَرْض السُّفْلى

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حسبي يَا جِبْرِيْل لَا ينصدع قلبي فاموت قَالَ فنظر رَسُوْلُ اللّٰه

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرِيْلَ وَهُوَ يبكى فَقَالَ تبكي يَا جِبْرِيْل وَاَنت من اللّٰه بِالْمَكَانِ الَّذِیْ اَنت بِهٖ فَقَالَ وَمَا لی لَا اَبْكِی اَنَا اَحق بالبكاء لعَلى اكون فِیْ علم اللّٰه على غير الْحَال الَّتِیْ اَنَا عَلَيْهَا وَمَا اَدْرِی لعَلى ابتلى بِمَا ابْتلِیَ بِهٖ اِبْلِيس فَقَدْ كَانَ من الْمَلَائِكَة وَمَا اَدْرِی لعَلى ابتلى بِمَا ابْتلِیَ بِهٖ هاروت وماروت قَالَ فَبكى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبكى جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَمَا زَالا يَبْكِيَانِ حَتّٰى نوديا اَن يَا جِبْرِيْل وَيَا مُحَمَّد اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد امنكما اَن تعصياه فارتفع جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام وَخرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمر بِقوم من الْاَنْصَار يَضْحَكُوْنَ ويلعبون فَقَالَ اتضحكون ووراء كم جَهَنَّم فَلَو تعلمُوْنَ مَا أعْلَمُ لضحكتم قَلِيلا ولبكيتم كثيرا وَلما أسغتم الطَّعَام وَالشراب ولخرجتم اِلَى الصعدات تجاْرُوْنَ اِلَى اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَتقدم شرح بعض غَرِيْبه فِیْ حَدِيْثٍ آخر فِیْ ذكر الْمَوْت

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب وہ عام طور پر نہیں آتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کے پاس گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے کہ میں تمہاری رنگت کو تبدیل پا رہا ہوں؟ انہوں نے کہا: میں آپ کے پاس اس وقت تک نہیں آیا' جب تک اللہ تعالیٰ نے آگ کو تیز کرنے کا حکم نہیں دے دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے سامنے آگ کی صفت بیان کرو' اور جہنم کا حلیہ بیان کرو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جہنم کو حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک بھڑکایا گیا' یہاں تک کہ اس کی آگ سفید ہو گئی' پھر اس کے بارے میں حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی' تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' اس کے شرارے میں روشنی نہیں ہے' اور اس کا شعلہ بجھتا نہیں ہے اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر جہنم میں سے سوئی کے ناکے جتنی جگہ کو کھول دیا جائے' تو روئے زمین پر موجود سب لوگ اس کی تپش کی وجہ سے مر جائیں' اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جہنم کے نگران فرشتوں میں سے' اگر کوئی ایک' اہل دنیا کے سامنے ظاہر ہو جائے' تو اس کے چہرے کی بدصورتی اور اس کی بدبو کی وجہ سے روئے زمین پر موجود سب لوگ مر جائیں' اور اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اگر اہل جہنم کی زنجیروں میں سے ایک حلقہ' جس کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کی ہے' اس کا ایک حلقہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے' تو وہ دھنسنے لگ جائیں' اور اپنی جگہ جمے نہ رہیں' یہاں تک کہ وہ سب سے نیچے والی زمین تک پہنچ جائیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! میرے لئے اتنا کافی ہے' ایسا نہ ہو کہ میرا دل تکلیف کا شکار ہو اور میں مر جاؤں' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل! تم رو رہے رہو؟ جبکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مخصوص مقام حاصل ہے' جس پر تم فائز ہو' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: میں کیوں نہ روؤں؟ میں تو رونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں' کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں' میری وہ حالت ہو' جو اس کے برخلاف ہو' جس پر میں اب ہوں' اور مجھے کیا پتہ کہ مجھے بھی اسی طرح کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے' جس میں ابلیس کو مبتلا کیا گیا تھا' وہ بھی پہلے فرشتوں میں سے تھا' کیا پتہ مجھے بھی اس طرح کی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے' جس آزمائش میں ہاروت اور ماروت کو مبتلا کیا گیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی روئے اور حضرت جبرائیل بھی روئے' یہ دونوں روتے رہے' یہاں تک کہ ان دونوں کو پکار کر مخاطب کیا گیا: اے محمد! اے جبرائیل! اللہ تعالیٰ نے تم

دونوں پر فضل کیا ہے کہ تم اس کی نافرمانی نہیں کرو گے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اوپر چلے گئے اور نبی اکرم ﷺ باہر چلے گئے تو نبی اکرم ﷺ کا گزر کچھ انصاریوں کے پاس سے ہوا جو ہنس رہے تھے اور کھیل کود کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ ہنس رہے ہو؟ جبکہ تمہارے آگے جہنم ہے اگر تم لوگ وہ بات جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم سیر ہو کر نہ کھاؤ پیو اور تم ویرانوں کی طرف نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی پناہ تلاش کرو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس روایت کے بعض غریب الفاظ کی شرح موت کے ذکر سے متعلق ایک اور حدیث میں گزر چکی ہے۔

5539 - وَرُوِیَ عَنْ عُمَرَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَام جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَزِینًا لَا یرفع رَاسه فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لی اَرَاكَ یَا جِبْرِیْل حَزِینًا قَالَ اِنِّیْ رَاَیْت نفحة من جَهَنَّم فَلَمْ ترجع اِلَیّ روحی بعد-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پریشانی کے عالم میں حاضر ہوئے وہ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبرائیل! کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں انہوں نے کہا: میں نے جہنم کا ایک بھپکا دیکھا ہے تو اس کے بعد میری روح میری طرف واپس نہیں آئی (یعنی میرا خوف ختم نہیں ہوا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5540 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لجبریل مَا لی لَا اری مِیكَائِیل ضَاحِكا قطّ قَالَ مَا ضحك مِیكَائِیل مُنْذُ خلقت النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ اِسْمَاعِیل بن عَیَّاش وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے؟ میں نے میکائیل کو کبھی ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تو حضرات جبرائیل علیہ السلام نے بتایا: جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی نہیں ہنسے۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

5541 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (التَّحْرِیم) فَقَالَ اُوقد عَلَیْهَا اَلف عَام حَتّٰی احْمَرَّتْ وَاَلف عَام حَتّٰی ابْیَضَّتْ وَاَلف عَام حَتّٰی اسودت فَهِیَ سَوْدَاءُ مظْلمَة لَا یطفا لهبها...... الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ والاصبهانی وَتقدم بِتَمَامِهٖ فِی الْبكاء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اسے ایک ہزار سال تک

جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا' یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی' اب وہ سیاہ اور تاریک ہے' جس کا انگارہ (یا شعلہ) بجھتا نہیں ہے''......الحدیث

یہ روایت امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت' مکمل روایت کے طور پر رونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

5542 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْء من سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَار جَهَنَّم وَلَوْلَا انَّهَا اطفئت بِالْمَاءِ مرَّتَيْنِ مَا استمتعتم بهَا وَاِنَّهَا لتدعو الله اَن لَا يُعِيدهَا فِيهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ واه وَالْحَاكِم عَن جسر بن فرقد وَهُوَ واه عَن الْحسن عَنهُ وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری یہ (دنیا کی) آگ' جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اگر اسے دو مرتبہ پانی کے ذریعے بجھایا نہ گیا ہوتا' تو تم اس سے نفع حاصل نہ کر سکتے' اور اس آگ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی ہے کہ اب اسے دوبارہ جہنم میں نہ بھیجا جائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے واہی سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے جسر بن فرقد کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5543 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِي بالنَّار يَوْم الْقِيَامَة لَهَا سَبْعُوْنَ ألف زِمَام مَعَ كل زِمَام سَبْعُوْنَ ألف ملك يجرونها - رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن جہنم کو لایا جائے گا' اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی' ہر ایک لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے' جو اسے کھینچ رہے ہوں گے''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ شدَّة حرهَا وَغَيْر ذٰلِك

باب: اس (جہنم) کی گرمی کی شدت کا بیان اور دیگر امور کا بیان

5544 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ مَا يُوْقد بَنو آدم جُزْء وَاحِد من سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَار جَهَنَّم قَالُوْا وَاللّٰهِ اِن كَانَت لكَافِيَة قَالَ اِنَّهَا فضلت عَلَيْهَا بِتِسْعَة وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلهنَّ مثل حرهَا

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَلَيْسَ عِنْد مَالك كُلهنَّ مثل حرهَا

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ فزادوا فِيْهِ وَضربت بالبحر مرَّتَيْنِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا جعل

اللّٰه فِيهَا مَنْفَعَة لأحد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمہاری یہ آگ' جسے انسان جلاتے ہیں' یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم یہی کافی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے اس پر انہتر اجزاء کی فضیلت دی گئی' ہے' ان میں سے ہر ایک جزء کی تپش اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام مالک کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

''ان میں سے ہر ایک کی تپش' اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اسے دو مرتبہ سمندر میں ڈالا گیا' اگر ایسا نہ ہوتا' تو اللہ تعالیٰ نے اس میں کسی کے لئے فائدہ نہیں رکھنا تھا''۔

5545 - وَفِیْ رِوَايَةٍ للبيهقي اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تحسبون اَن نَار جَهَنَّم مثل نَاركُمْ هٰذِهٖ هِيَ اَشد سوادا من القار هِيَ جُزْء من بضعَة وَسِتِّينَ جُزْء ا مِنْهَا اَوْ نَيف وَاَرْبَعين -شكّ اَبُوْ سُهَيْل

قَالَ الْحَافِظ وَجَمِيع مَا يَاْتِیْ فِیْ صفة الْجَنَّة وَالنَّار معزوا اِلَى الْبَيْهَقِیّ فَهُوَ مِمَّا ذكره فِیْ كتاب الْبَعْث والنشور وَمَا كَانَ من غَيْرِه من كتبه أعزوه اِلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جہنم کی آگ' تمہاری آگ کی مانند ہوگی' وہ (یعنی جہنم کی آگ) تارکول سے زیادہ سیاہ ہوگی اور وہ اس (دنیاوی آگ) سے ساٹھ سے زیادہ گنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے زیادہ گنا (گرم ہوگی)''

یہ شک ابوسہیل نامی راوی کو ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جنت اور جہنم کی صفات کے بارے میں جتنی روایات آگے آئیں گی' جن کی نسبت امام بیہقی کی طرف کی گئی ہوگی' تو یہ وہ روایات ہوں گی' جنہیں امام بیہقی نے کتاب ''البعث والنشور'' میں نقل کیا ہے' اور جو روایات' ان کی دوسری کتابوں میں ہوں گی' ان کتابوں کی طرف میں ان کی نسبت کر دوں گا' اگر اللہ نے چاہا۔

5546 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذِهِ النَّار جُزْء من مائَة جُزْء من جَهَنَّم -رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ آگ جہنم کے ایک اجزاء میں سے ایک جزء ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5547 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كَانَ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِد مائَة ألف اَوْ يزِيْدُوْنَ وَفِيْهِم رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ فتنفس فَاَصَابَهُمْ نَفسه لاحترق الْمَسْجِد وَمَنْ فِيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَاِسْنَاده حسن وَفِیْ مَتنه نکَارَة

وَرَوَاهُ الْبـزَّار وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ فِی الْمَسْجِد مائة الف اَوْ یزِیْدُونَ ثُمَّ تنفس رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّارِ لأحرقهم

❀❀ ان کے حوالے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''اگر اس مسجد میں ایک لاکھ افراد' یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں' اور ان میں ایک جہنمی ہو اور وہ سانس لے' تو اس کی سانس ان کو لاحق ہوگی' اور مسجد میں موجود تمام افراد سمیت مسجد کو جلا دے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' اور اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر مسجد میں ایک لاکھ' یا اس سے زیادہ افراد موجود ہوں' اور پھر ایک جہنمی سانس لے' تو وہ ان سب کو جلا دے گا''۔

5548 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن غربا من جَهَنَّم جعل فِیْ وسط الْاَرْض لاذى نَتن رِيْحه وَشدَّة حره مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب وَلَوْ اَن شررة من شرر جَهَنَّم بالمشرق لوجد حرهَا من بالمغرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَفِیْ اِسْنَاده احْتِمَال للتحسين

الغرب بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة وَاِسْكَان الرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هِيَ الدَّلْو الْعَظِيْمَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر جہنم کا ایک بڑا ڈول' زمین کے درمیان میں ڈال دیا جائے' تو اس کی بدبو اور اس کی تپش کی شدت' مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو اذیت پہنچائے گی' اور اگر جہنم کے شراروں میں سے ایک شرارہ' مشرق میں رکھا جائے' تو اس کی تپش مغرب میں محسوس ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں حسن قرار دیے جانے کا امکان موجود ہے۔

لفظ الغرب اس سے مراد بڑا ڈول ہے۔

5549 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لما خلق اللّٰه الْجَنَّة وَالنَّار أرسل جِبْرِيْل اِلَى الْجَنَّة فَقَالَ انْظُر اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعددت لاهلهَا فِيْهَا قَالَ فجَاء فنظر اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا أعد اللّٰه لاهلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهِ قَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد اِلَّا دَخلهَا فَأمر بهَا فحفت بالمكاره فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَانْظُر اِلٰى مَا اَعددت لاهلهَا فِيْهَا قَالَ فَرجع اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قد حفت بالمكاره فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لقد خفت اَن لَا يدخلهَا اَحَد وَقَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّار فَانْظُر اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعددت لاهلهَا فِيْهَا قَالَ فنظر اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يركب بَعْضهَا بَعْضًا فَرجع اِلَيْهِ فَقَالَ وَعزَّتك لَا يسمع بهَا اَحَد فيدخلها فَأمر بهَا فحفت بالشهوات فَقَالَ ارْجع اِلَيْهَا فَرجع اِلَيْهَا فَقَالَ وَعزَّتك لقد خشيت اَن لَا ينجو مِنْهَا اَحَد اِلَّا دخلهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت اور جہنم کو پیدا کیا' تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اس کو دیکھو اور اہل جنت کے لئے میں نے اس میں جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل گئے انہوں نے جنت کو دیکھا اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لئے جو کچھ تیار کیا ہے اس کو دیکھا' جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آئے' تو کہا: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی سنے گا' وہ اس میں داخل ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اس کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم واپس اس کے پاس جاؤ' اور میں نے اس میں جو کچھ اہل جنت کے لئے تیار کیا ہے اس کو دیکھو' وہ واپس اس کی طرف گئے' تو انہوں نے دیکھا کہ اسے ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا ہے' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس آئے اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اب اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہنم کی طرف جاؤ' اور اس کو دیکھو' اور اس میں اہل جہنم کے لئے جو میں نے تیار کیا ہے' اس کو دیکھو' حضرت جبرائیل نے اسے دیکھا' تو اس کا ایک حصہ' دوسرے پر سوار ہو رہا تھا' تو وہ واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ آئے' اور بولے: تیری عزت کی قسم ہے' اس کے بارے میں جو بھی بندہ سنے گا' وہ اس میں داخل نہیں ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا' تو اسے شہوتوں کے ذریعے ڈھانپ دیا گیا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اس کی طرف دوبارہ جاؤ' وہ دوبارہ اس کی طرف گئے (اور وہ واپس آکر) عرض کی: تیری عزت کی قسم ہے' اس سے کوئی بھی نجات نہیں پا سکے گا' ہر کوئی اس میں داخل ہوگا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5550 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِه تَعَالٰى اِذا رأتهم من مَكَان بعيد (الفرقان) من مسيرَة مائَة عَام وَذٰلِكَ اِذا اُتِيَ بجهنم تقاد بسَبْعِيْنَ الف زِمَام يشد بِكُل زِمَام سَبْعُوْنَ الف ملك لَو تركت لأتت على كل بر وَفَاجِر سمعُوْا لَهَا تغيظا وزفيرا (الفرقان) تزفر زفرَة وَلَا تبقى قَطْرَة من دمع اِلَّا ندرت ثُمَّ تزفر الثَّانِيَة فتقطع الْقُلُوْب من اماكنها تقطع اللهوات والحناجر وَهِي قَوْلِه وَبَلغت الْقُلُوْب الْحَنَاجِر (الْاَحْزَاب)

رَوَاهُ آدم بن اَبِيْ اِيَاس فِيْ تَفْسِيره مَوْقُوْفًا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''جب اُس نے انہیں دور سے دیکھا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اُسے ایک سو سال کی مسافت سے دیکھا تھا' اس کی صورت یہ ہے کہ جب جہنم کو لایا جائے گا' تو اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا' ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے' اگر اسے ویسے چھوڑ دیا جائے' تو وہ ہر نیک اور بد پر آجائے گی' اور وہ لوگ اس کی چیخ و چنگھاڑ سنیں گے' وہ ایک مرتبہ پھنکارے گی' تو آنسو کا ہر قطرہ خشک ہو جائے گا' وہ دوسری مرتبہ پھنکارے گی' تو دل اپنی جگہ سے کٹ جائیں گے' اور وہ حلق اور حلقوم کو کاٹ دے گی' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''دل حلق تک آ جائیں گے''۔

یہ روایت آدم بن ایاس نے اپنی تفسیر میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ ظلمتها وسوادها وشررها

فصل: اس کی تاریکی' سیاہی اور شراروں کا تذکرہ

5552 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه ذكر نَاركُمْ هٰذِهٖ فَقَالَ اِنَّهَا لجزء من سَبْعِيْنَ جُزْءًا من نَار جَهَنَّم وَمَا وصلت اِلَيْكُمْ حَتّٰى اَحْسبهُ قَالَ نضحت مرَّتَيْنِ بِالْمَاءِ لتضيء لكم. ونار جَهَنَّم سَوْدَاءِ مظْلمَة-رَوَاهُ الْبَزَّار وَتقدم اَن الْحَاكِم صَححهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تمہاری یہ آگ یہ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے' اور یہ تم تک اس وقت تک نہیں پہنچی' جب تک اس پر دو مرتبہ پانی نہیں چھڑکا گیا' تاکہ یہ تمہارے لئے روشنی کر سکے' لیکن جہنم کی آگ' تو کالی سیاہ اور تاریک ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے کہ امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5553 - وَرُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَلا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَة وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة - فَقَالَ اوقد عَلَيْهَا ألف عَام حَتّٰى احْمَرَّتْ وَألف عَام حَتّٰى ابْيَضَّتْ وَألف عَام حَتّٰى اسودت فَهِيَ سَوْدَاءِ مظْلمَة لَا يضيء لهبها

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهاني وَتقدم

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات بھی منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس کا ایندھن' لوگ اور پتھر ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک دہکایا گیا' تو وہ سیاہ ہوگئی تو اب وہ سیاہ اور تاریک ہے اس کے شعلے میں روشنی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے' اور اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے۔

5554 - وَعَنْ عَلْقَمَة عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّهَا ترمي بشرر كالقصر وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يطفأ لهبها (المرسلات) قَالَ أما اِنِّيْ لست اَقُوْل كالشجرة وَلٰكِن كالحصون والمدائن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ فِيْهِ خديج بن مُعَاوِيَة وَقد وَثَّقَهُ اَبُوْ حَاتِم

❀❀ علقمہ نے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)

''بیشک وہ (یعنی جہنم) محل کی طرح کے (بڑے حجم کے) شرارے پھینکے گی''

اور فرمایا: میں یہ نہیں کہتا کہ یہ درخت کی مانند ہوگا' بلکہ یہ قلعوں اور شہروں کی مانند ہوگا۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی خدیج بن معاویہ ہے جسے امام ابوحاتم نے ثقہ قرار دیا ہے۔

فصل فِيْ اَوديتهَا و جبالها

فصل: جہنم کی وادیوں اور پہاڑوں کا تذکرہ

5555 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل وَاد فِیْ جَهَنَّم يهوى فِيْهِ الْكَافِر اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ قَعْره

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ اِلَّا انه قَالَ وَاد بَيْن جبلين يهوى فِيْهِ الْكَافِر سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ قَعْره وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِنَحْوِ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ يهوى فِيْهِ الْكَافِر اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يفرغ من حِسَاب النَّاس

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم اِلَّا التِّرْمِذِيّ فَاِنَّهُ رَوَاهُ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج وَقَالَ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ ابْن لَهِيعَة عِنْد دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ویل' جہنم میں ایک وادی ہے' جس میں کافر اُس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو پہاڑوں کے درمیان' ایک نشیبی جگہ ہے' جس میں کافر اس کے گڑھے تک پہنچنے سے پہلے' ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام ترمذی کی روایت کی مانند روایت نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے سے پہلے' کافر اس میں چالیس سال تک گرتا رہے گا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان سب حضرات نے اس روایت کو عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے' صرف امام ترمذی کا معاملہ مختلف ہے' انہوں نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' ہم اس حوالے سے اس روایت کے واقف ہیں' جو ابن لہیعہ نے دراج سے نقل کی ہے۔

5556 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ قَوْلِه سَاُرْهِقُهُ صَعُوْدًا (المدثر) قَالَ جبل من نَار يُكَلف اَن يَصْعَدهُ فَاِذَا وضع يَده عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ وَاِذَا وضع رجله عَلَيْهِ ذَابَتْ فَاِذَا رَفعهَا عَادَتْ يصعد سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا ثُمَّ يهوى كَذٰلِك

5555-مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11512 المستدرك على الصحيحين للحاكم - كتاب التفسير' تفسير سورة المدثر - حديث: 3808 مسند عبد الله بن المبارك' حديث:136 مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:926 مسند أبي يعلى الموصلي - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:1352

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم من طَرِيْق دراج اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج مُخْتَصرًا قَالَ الصعُوْد جبل من نَار يتَصَعَّد فِيهِ الْكَافِر سبْعين خَرِيفًا ويهوي بِهِ كَذَلِك اَبَدًا
وَقَالَ غَرِيبٌ لَا نعرفه مَرْفُوعا اِلَّا من حَدِيْث ابْن لَهِيعَة
عَن دراج عَن اَبِي الْهَيْثَم عَنهُ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَن شريك عَن عمار الدهني عَن عَطِيَّة الْعَوْفِيّ عَنهُ مَرْفُوعا اَيْضًا وَمن حَدِيْث اِسْرَائِيل وسُفْيَان كِلَاهُمَا عَن عمار عَن عَطِيَّة عَنهُ مَوْقُوفًا بِنَحْوِهِ بِزِيَادَة

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)
''میں عنقریب اسے مشقت کا شکار کروں گا''
نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کا ایک پہاڑ ہے' آدمی کو اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس پر چڑھے' جب وہ اس پر ہاتھ رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ ہاتھ اٹھائے گا' تو وہ ہاتھ دوبارہ ٹھیک ہو جائے گا' پھر جب وہ اس پر پاؤں رکھے گا' تو وہ پگھل جائے گا' جب وہ اس پاؤں کو اٹھائے گا' تو وہ پھر ٹھیک ہو جائے گا' تو وہ ستر سال تک اس پر چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام ترمذی نے ابن لہیعہ کے حوالے سے دراج سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:
''صعود' جہنم میں ایک پہاڑ ہے' جس پر کافر ستر سال تک چڑھتا رہے گا' اور پھر اتنے ہی عرصے تک گرتا رہے گا' اور ایسا ہمیشہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' ہم اسے مرفوع ہونے کے طور پر صرف ابن لہیعہ سے منقول روایت کے حوالے سے جانتے ہیں' جو دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔
امام بیہقی نے' یہ روایت شریک کے حوالے سے' عمار دہنی کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' اور اسرائیل اور سفیان کے حوالے سے عمار کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' اور اس میں کچھ اضافہ ہے۔

5557 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَوف يلقون غيا (مَرْيَم)
قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم مَرْفُوعا كَمَا تقدم من حَدِيْث عَمْرو بن الْحَارِث قَالَ: وَاد فِي جَهَنَّم يقذف فِيهِ الَّذين يتبعُون الشَّهَوَات
رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة اَبِي عُبَيْدَة عَن اَبِيهِ عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد وَلم يسمع مِنْهُ ورواة بعض طرقه ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: (انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:)
''عنقریب وہ ''غی'' تک پہنچ جائیں گے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں ان لوگوں کو پھینکا جائے گا' جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم نے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جیسا کہ اس سے پہلے عمرو بن حارث سے منقول حدیث کے طور پر گزر چکا ہے' اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے ابوعبیدہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جو انہوں نے اپنے والد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔

ان کے طرق کے بعض راوی ثقہ ہیں۔

5558 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی قَالَ نهر فِیْ جَهَنَّم بعید القعر خَبِیث الطّعْم وَاِسْنَاد هٰذِهٖ جید لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ جہنم میں موجود ایک نہر کا نام ہے' جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور جس کا ذائقہ انتہائی خراب ہے''۔

اس کی سند عمدہ ہے' اگر اس میں انقطاع نہ ہو۔

5559 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ وَجَعَلنَا بَیْنَهُمْ موبقا- الْکَهْف- قَالَ وَاد من قیح وَدم-رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَغَیره من طَرِیْق یزِیْد بن دِرْهَم وَهُوَ مُخْتَلف فِیْهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

''اور ہم نے ان کے درمیان ''موبق'' بنا دیا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ خون اور پیپ کی ایک وادی ہے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے یزید بن درہم کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

5560 - وَعَنْ عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن اَوْ وَادی الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم کل یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة أعده اللّٰه للقراء المرائین

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب حزن'' سے اللہ کی پناہ مانگو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن سے پناہ مانگو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! جب حزن (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وادی حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں موجود ایک وادی ہے' جس سے جہنم بھی روزانہ ستر مرتبہ پناہ مانگتی ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے دکھاوے کے لئے قرأت کرنے والوں کے لئے بنایا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5561 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعوذوا بِاللّٰهِ من جب الْحزن قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جب الْحزن قَالَ وَاد فِیْ جَهَنَّم تتعوذ مِنْهُ جَهَنَّم کل یَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة قیل یَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ من يدخله قَالَ اعد للقراء المرائين باعمالهم وَان من ابغض الْقُرَّاء اِلَى الله الَّذِيْنَ يزورُوْنَ الْاُمَرَاء الجورة

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم لواديا تستعيذ جَهَنَّم من ذٰلِكَ الْوَادِي كل يَوْم اَرْبَعمِائَة مرّة اعد للمرائين من امة مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جب حزن سے اللہ کی پناہ مانگو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب حزن کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس میں کون داخل ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے ان قاریوں (یا عالموں) کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اپنے اعمال کا دکھاوا کرتے ہیں اور قاریوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ لوگ ہیں جو ظالم حکمرانوں کے پاس جاتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں ایک وادی ہے اس وادی سے جہنم بھی روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے اور اسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے دکھاوا کرنے والے افراد کے لئے تیار کیا گیا ہے''۔

5562 - وَعَن شفي بن ماتع قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم قصرا يُقَال لَهٗ هوى يرمى الْكَافِر من اَعْلَاهُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ اَصله قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَنْ يحلل عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هوى (طه) وَان فِيْ جَهَنَّم وَاديا يدعى أثاما فِيْهِ حيات وعقارب فقار اِحْدَاهُنَّ مِقْدَار سَبْعِيْنَ قلَّة سم وَالْعَقْرَب مِنْهُنَّ مثل البغلة الموكفة تلدغ الرجل وَلَا يلهيه مَا يجد من حر جَهَنَّم عَن حموة لدغتها فَهُوَ لمن خلق لَهٗ وَان فِيْ جَهَنَّم وَاديا يدعى غيا يسيل قَيْحا ودما وَان فِيْ جَهَنَّم سَبْعِيْنَ دَاءٍ كل دَاءٍ مثل جُزْء من اَجزَاء جَهَنَّم

روه ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَفِيْ صحبته خلاف تقدم

❀❀ شفی بن ماتع بیان کرتے ہیں: جہنم میں ایک قصر ہے جس کا نام ''ہوی'' ہے کافر شخص کو اس کے اوپر والے حصے سے پھینکا جائے گا تو وہ اس کی اصل تک پہنچنے سے پہلے چالیس سال گزار چکا ہوگا (یا چالیس سال تک گرتا رہے گا) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس پر میرا غضب حلال ہوا وہ ہلاک ہو جائے گا''

جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ''اثام'' ہے اس میں سانپ اور بچھو ہوں گے جن میں سے ایک کا ڈنک زہر کے ستر مٹکوں کی مقدار جتنا ہوگا اور بچھو ان میں سے خچر کی مانند ہوگا وہ آدمی کو ڈنک مارے گا اور اس آدمی کو جہنم کی جو تپش محسوس ہو رہی ہوگی اس کے ڈنک کا درد اسے اس تپش سے غافل نہیں کرے گا یہ اس کے لئے ہوگا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے اور جہنم میں ایک وادی

ہے جس کا نام "غی" ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے اور جہنم میں ستر "داء" (بیماری یا وادی) ہیں جن میں سے ہر ایک "داء" جہنم کے اجزاء میں سے ایک جزء کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ان پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے یہ بات پہلے گزر چکی ہے۔

5563 - وَعَنْ عَطَاءِ بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِي النَّار سَبْعِيْنَ الف وَاد فِيْ كل وَاد سَبْعُوْنَ ألف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ الف جُحر وَفِيْ كل جُحر حَيَّة تَاكُل وُجُوْه اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ ابْنِ اَبِيْ الدُّنْيَا من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه من طَرِيْق اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَنْ سَعِيْد بن يُوسُف عَن يحيى بن اَبِيْ كثير عَنْ اَبِيْ سَلام عَن الْحجَّاج بن عبد اللّٰه الثمالِيْ وَله صُحْبَة اَن نفير بن مُجيب وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قدمائهم قَالَ اِن فِيْ جَهَنَّم سَبْعِيْنَ ألف وَاد فِيْ كل وَاد سَبْعُوْنَ ألف شعب فِيْ كل شعب سَبْعُوْنَ ألف دَار فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ الف بَيت فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ ألف بِئْر فِيْ كل بِئْر سَبْعُوْنَ ألف ثعبان فِيْ شدق كل ثعبان سَبْعُوْنَ الف عقرب لَا يَنْتَهِي الْكَافِر اَوْ الْمُنَافِق حَتّٰى يواقع ذٰلِكَ كُله

قَالَ الْحَافِظ سعيد بن يُوسُف وَهُوَ اليمامي الْحِمصِي الرَّحبِي ضعفه يحيى بن معِين وَقَالَ النَّسَائِيّ لَيْسَ بِالْقَوِيّ وَقَالَ ابْن اَبِيْ حَاتِم لَيْسَ بالمشهور وَلَا أرى حَدِيْثه مُنْكرا كَذَا قَالَ فأورد عَلَيْهِ هٰذَا الحَدِيْث لظُهُور نكارته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار بلیں ہیں ہر ایک بل میں ایک سانپ ہوگا جو اہل جہنم کے چہرے کو کھائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اسماعیل بن عیاش سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے سعید بن یوسف کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے ابوسلام کے حوالے سے حجاج بن عبداللہ ثمالی سے نقل کیا ہے جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت نفیر بن مجیب رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدیم اصحاب میں سے ایک ہیں وہ فرماتے ہیں:

"جہنم میں ستر ہزار وادیاں ہیں ہر ایک وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں ہر ایک گھاٹی میں ستر ہزار محلے ہیں ہر ایک محلے میں ستر ہزار گھر ہیں ہر ایک ہزار گھر میں ستر ہزار کنویں ہیں ہر ایک کنویں میں ستر ہزار اژدھے ہیں ہر ایک اژدھے کی باچھوں میں ستر ہزار بچھو ہیں اور کافر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) منافق شخص ان میں سے ہر ایک پر واقع ہوگا"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سعید بن یوسف نامی راوی یمامی حمصی رحبی ہے جسے یحییٰ بن معین نے ضعیف قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے ابن ابوحاتم بیان کرتے ہیں: وہ مشہور نہیں ہے میں اس حدیث کو منکر نہیں سمجھتا انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے (ان کی) اس (بات) پر امام بخاری نے یہ حدیث نقل کی ہے کیونکہ اس کا منکر ہونا واضح ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

فصل فِيْ بعد قعرها

فصل: جہنم کی گہرائی کا تذکرہ

5564 - عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خطب عتبة بن غَزْوَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ ذكر لنا اَن الْحجر يلقى من شفير جَهَنَّم فَيَهْوِى فِيْهَا سَبْعِيْنَ عَاما مَا يدْرك لَهَا قعرا وَاللّٰه لتملأنه أفعجبتم

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی: ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ اگر کسی پتھر کو جہنم کے کنارے سے ڈالا جائے' تو وہ ستر برس تک اس میں گرتا رہے گا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا' اللہ کی قسم! تم لوگوں نے اس (جہنم) کو بھرنا ہے تو کیا تم حیران ہوتے ہو؟

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح نقل کی ہے۔

5565 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَنِ الْحسن قَالَ قَالَ عتبَة بن غَزْوَان على منبرنا هٰذَا يَعْنِيْ مِنْبَر الْبَصْرَة عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الصَّخْرَة الْعَظِيْمَة لتلقى من شفير جَهَنَّم فتهوى فِيْهَا سبعين عَاما وَمَا تُفْضِي اِلٰى قَرَارهَا وَكَانَ عمر يَقُوْلُ اَكْثرُوا ذكر النَّار فَاِن حرهَا شَدِيْد وَاِن قعرها بعيد وَاِن مقامعها حَدِيْد

قَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نَعْرِف لِلْحسنِ سَمَاعا من عتبَة بن غَزْوَان وَاِنَّمَا قدم عتبَة بن غَزْوَان الْبَصْرَة فِيْ زمن عمر وَولد الْحسن لِسَنَتَيْنِ بَقِيَتَا من خلَافَة عمر

❀❀ یہ روایت امام ترمذی نے حسن بصری کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمارے منبر یعنی بصرہ کے منبر پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک بڑے پتھر کو جہنم کے کنارے سے پھینکا گیا' تو وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہا' پھر بھی اس کی تہہ تک نہیں پہنچ سکا''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جہنم کا ذکر کثرت سے کرو' کیونکہ اس کی گرمی شدید ہے' اور اس کی گہرائی بہت زیادہ ہے' اور اس کے گرز لوہے سے بنے ہوئے ہیں۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہمیں حسن بصری کے حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے' حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں بصرہ تشریف لائے تھے' اور حسن بصری تب پیدا ہوئے تھے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عہد خلافت کے آخری دو سال رہ گئے تھے۔

5566 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حجرا قذف بِهِ فِيْ جَهَنَّم لهوى سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا قبل اَن يبلغ قعرها

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق عَطَاءِ بن السَّائِب

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کسی پتھر کو جہنم میں پھینکا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے ستر سال تک گرتا رہے گا''۔

یہ روایت امام بزار امام ابویعلیٰ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ان سب حضرات نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5567 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فسمعنا وجبة فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قُلْنَا اللّٰه وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حجر أَرْسلهُ اللّٰه فِیْ جَهَنَّم مُنْذُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَالْاٰن حِیْن انْتهى اِلٰى قعرها

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران ہم نے ایک آواز سنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو یہ کس چیز کی آواز ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ستر سال پہلے جہنم میں ڈالا تھا اور اب وہ اس کی تہہ تک پہنچا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5568 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتا هاله فَاَتَاهُ جِبْرِیْل عَلَیْهِ السَّلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الصَّوْت یَا جِبْرِیْل فَقَالَ هٰذِهٖ صَخْرَة هوت من شَفیر جَهَنَّم من سَبْعِیْنَ عَاما فَهٰذَا حِیْن بلغت قعرها فَاَحَبَّ اللّٰه اَن یسمعك صَوْتهَا فَمَا رئی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكا ملْء فِیْهِ حَتّٰى قَبضه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

❀❀ یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آواز سنی جو ہولناک تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کس چیز کی آواز تھی؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک پتھر کی آواز تھی جو ستر سال پہلے جہنم کے کنارے سے اس میں گرا تھا تو اب وہ تہہ تک پہنچا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کو پسند کیا کہ وہ اس کی آواز آپ کو سنائے راوی کہتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پورا منہ کھول کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی"۔

5569 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن صَخْرَة وزنت عشر خلفات قذف بهَا من شَفیر جَهَنَّم مَا بلغت قعرها سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا حَتّٰى تَنْتَهِی اِلٰى غی وأثام

قیل وَمَا غی وأثام قَالَ بئران فِیْ جَهَنَّم یسیل فِیْهِمَا صدید اَهْلِ النَّارِ وهما اللَّتَان ذكرهمَا اللّٰه فِیْ كِتَابه أضاعوا الصَّلَاة وَاتبعُوا الشَّهَوَات فَسَوف یلقون غیا (مَرْیَم) وَقَوله وَمَنْ یفعل ذٰلِكَ یلق أثاما (الفُرقَان)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوعا وَرَوَاهُ غَیرهمَا مَوْقُوْفًا على اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ أصح

الخلفات جمع خلفة وَهِی النَّاقة الْحَامِل

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اگر کوئی ایسا پتھر ہو جس کا وزن دس اونٹنیوں جتنا ہو اور اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو وہ ستر سال تک اس کی تہہ

تک نہیں پہنچ سکے گا' یہاں تک کہ وہ ''غی'' یا ''اثام'' تک پہنچ جائے' عرض کی گئی: ''غی'' اور ''اثام'' کیا ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جہنم میں موجود دو کنویں ہیں' جن میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے' یہ دونوں وہ چیزیں ہیں' جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

''انہوں نے نماز کو ضائع کیا' اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی' تو وہ عنقریب ''غی'' تک پہنچ جائیں گے''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسا کرے گا وہ ''اثام'' تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہ زیادہ درست ہے۔

لفظ الخلف لفظ خلفة کی جمع ہے' اس سے مراد حاملہ اونٹنی ہے۔

5570 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه كَانَ يخبر اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ اِن بعد مَا بَيْن شَفِير النَّار اِلَى اَن يبلغ قعرها لصخرة زنة سبع خلفات بشحومهن ولحومهن واَوْلَادهن يهوى فِيْمَا بَيْن شَفير النَّار اِلَى اَن يبلغ قعرها سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا اَن الرَّاوِي عَن مَعَاذ لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جہنم کے کنارے سے لے کر' اس کی تہہ تک کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' کہ اگر کوئی ایسا پتھر' جس کا وزن ساتھ حاملہ اونٹنیوں جتنا ہو' جس میں ان کی چربی' ان کا گوشت اور ان کی اولاد کا وزن شامل ہو' اگر اسے جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے' تو وہ ستر برس میں اس کی تہہ تک پہنچے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں البتہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرنے والے راوی کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5571 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لسرادق النَّار اَرْبَعَة جدر كثف كل جِدَار مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم کے سرادق (پردے' شامیانے' خیمے) چار دیواروں کے ہیں' جن میں سے ہر ایک دیوار کی چوڑائی' چار سال کی مسافت جتنی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ سلاسلها وَغَيْر ذٰلِكَ

فصل: جہنم کی زنجیروں وغیرہ کا تذکرہ

5572 - عَنْ عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو ان رصاصة مثل هٰذِهٖ وَاَشَارَ مثل الجمجمة اُرسلت من السَّمَاء اِلَى الْاَرْض وَهِي مسيرَة خَمْسِمِائَة سنة لبلغت الْاَرْض قبل اللَّيْل وَلَوْ اَنَّهَا اُرسلت من رَاس السلسلة لَسَارَتْ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا اللَّيْل وَالنَّهَار قبل اَن تبلغ اَصْلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من طَرِيْق دراج عَن عِيسَى بن هِلَال الصَّدَفِيْ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ اِسْنَاده حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر اتنا سا سیسہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر کے بتایا کہ جمجمہ جتنا' اگر اسے آسمان سے زمین کی طرف پھینکا جائے تو اس کا فاصلہ پانچ سو سال کا ہے' لیکن وہ رات ہونے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا' اور اگر زنجیر کے سرے کو (جہنم میں) چھوڑا جائے' تو وہ اس کی تہہ تک پہنچنے کے لئے چالیس سال تک رات دن چلتی رہے گی''

یہ روایت امام احمد امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔ ان سب حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' عیسیٰ بن ہلال صدفی کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس کی سند حسن ہے۔

5573 - وَعَن يعلى ابْن منية رفع الحَدِيْث اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينشىء الله سَحَابَة سَوْدَاء مظْلمَة فَيُقَال يَا اَهْل النَّار اَى شَيْء تطلبون فيذكرُوْنَ بهَا سَحَابَة الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبنَا الشَّرَاب فتمطرهم أغلالا تزيد فِيْ أغلالهم وسلاسل تزيد فِيْ سلاسلهم وجمرا تلتهب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَقد رُوِيَ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اصح

ويعلى ابْن منية صَحَابِيّ مَشْهُوْر ومنية أمه وَيُقَال جدته

وَهِي بنت غَزْوَان اُخْت عتبَة بن غَزْوَان وَكَثِيْرًا مَا ينْسب اِلَى اَبِيْه اُمَيَّة

❀❀ حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سیاہ رنگ کا تاریک بادل پیدا کرے گا' پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم تم کیا چیز طلب کرتے ہو' تو انہیں اس کے ذریعے دنیا کا بادل یاد آ جائے گا' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم پینا چاہتے ہیں' تو ان پر بیڑیوں کی بارش ہوگی' جو ان کی بیڑیوں میں اضافہ کر دے گی' اور زنجیروں کی بارش ہوگی' جو ان کے زنجیروں میں اضافہ کر دے گی' اور انگاروں کی بارش ہوگی' جو ان پر گرم ہو کے آئیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہی درست ہے

حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں' منیہ ان کی والدہ کا نام تھا' اور ایک قول کے مطابق ان کی دادی (یا نانی) کا نام تھا' وہ خاتون غزوان کی صاحبزادی تھیں' اور عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں' زیادہ تر لوگ اس صحابی کا نام' اُن کے والد کی طرف

نسبت کرکے ''یعلی بن امیہ'' بیان کرتے ہیں۔

5574 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن مِقْمَعًا من حَدِيْد جَهَنَّم وضع فِی الْاَرْض فَاجْتمع لَهُ الثَّقَلَان مَا اَقلوهُ من الْاَرْض

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر جہنم کے لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھا جائے' اور جن وانس' دونوں گروہ مل کر اسے زمین سے ہٹانا چاہیں' تو نہیں ہٹا سکیں گے''۔

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5575 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِاَحْمد وَاَبِیْ يعلى قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو ضرب الْجَبَل بمقمع من حَدِيْد جَهَنَّم لتفتت ثُمَّ عَاد

وروى هٰذِهِ الْحَاكِم اَيْضًا اِلَّا اَنه قَالَ لتفتت فَصَارَ رَمَادا -وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

المِقمع المطرق وَقِيْلَ السَّوْط

❀❀ امام احمد اور امام ابویعلیٰ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر جہنم کے لوہے کے گرز کے ذریعے پہاڑ پر مارا جائے' تو وہ ریزہ ریزہ ہوجائے' پھر دوبارہ ہوجائے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر راکھ ہوجائے''

وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''مقمع'' کا مطلب گرز ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کوڑا ہے۔

5576 - وَعَن مُحَمَّد بن هَاشم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت هٰذِهِ الْاٰيَة نَارا وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة (الْبَقَرَة وَالتَّحْرِيم) قَرَاَهَا النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمعهَا شَاب اِلٰی جنبه فَصعِق فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَلَّمَ رَاسه فِیْ حجره رَحْمَة لَهُ فَمكث مَا شَاءَ اللّٰه اَن يمْكث ثُمَّ فتح عَيْنَيْهِ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی مثل اَی شَیْءٍ الْحجر قَالَ اَمَا يَكْفِيك مَا اَصَابَك على اَن الْحجر الْوَاحِد مِنْهَا لَو وضع على جبال الدُّنْيَا كلهَا لذابت مِنْهُ وَاِن مَعَ كل اِنْسَان مِنْهُم حجرا وشيطانا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا عَن عبد اللّٰه بن الوضاح حَدثنَا عباءة بن كُلَيْب عَن مُحَمَّد بن هَاشم وعباءة قَالَ اَبُوْ حَاتِم صَدُوق فِیْ حَدِيْثه اِنكَار اخرجه البُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء يحول من هُنَاك

❀❀ محمد بن ہاشم بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''آگ سے ڈراؤ' جس کا ایندھن' انسان اور پتھر ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے جب اسے تلاوت کیا' تو آپ ﷺ کے پہلو میں موجود ایک نوجوان نے جب اسے سنا' تو وہ گر گیا' نبی

اکرم ﷺ نے اس کے لئے رحمت کی وجہ سے اس کا سر اپنی گود میں رکھا' پھر جتنا عرصہ اللہ کو منظور تھا وہ اتنا عرصہ بے ہوش رہا پھر اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور بولا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ پتھر کونسی چیز کی مانند ہوگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ اگر اس میں سے کسی ایک پتھر کو دنیا کے پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ پہاڑ اس کی وجہ سے پگھل جائے گا' اور ان (یعنی اہل جہنم) میں سے ہر ایک انسان کے ساتھ ایک پتھر اور ایک شیطان ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عبداللہ بن وضاح کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: عباءہ بن کلیب نے محمد بن ہاشم کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔عباءہ نامی راوی کے بارے میں امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے' تاہم اس کی حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے' اس کو وہاں سے منتقل کیا جائے۔

5577 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وقودها النَّاس وَالْحِجَارَة قَالَ هِيَ حِجَارَة من كبريت خلقهَا اللّٰه يَوْم خلق السَّمَوَات وَالْاَرْض فِي السَّمَاء الدُّنْيَا يعدها للْكَافِرِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اس کا ایندھن' لوگ اور پتھر ہوں گے''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کبریت کا پتھر ہوگا' جسے اللہ تعالیٰ نے اس دن پیدا کیا تھا' جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسے اس نے آسمان دنیا میں رکھا ہے' اور اسے کافروں کے لئے تیار کیا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5578 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْاَرْضين بَيْن كل اَرْض اِلَى الَّتِيْ تَلِيهَا مسيرَة خَمْسِمائَة سنة فالعليا مِنْهَا على ظهر حوت قد التقى طرفاه فِيْ سَمَاء والحوت على صَخْرَة والصخرة بيد ملك وَالثَّانِيَة مسجن الرّيح فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰه اَن يهْلك عادا اَمر خَازِن الرّيح اَن يُرْسل عَلَيْهِمْ رِيْحًا تهْلك عادا قَالَ يَا رب أرسل عَلَيْهِمْ من الرّيح قدر منخر الثور قَالَ لَهُ الْجَبَّار تبَارَك وَتَعَالٰى اِذا تكفأ الْاَرْض وَمَنْ عَلَيْهَا وَلٰكِن أرسل عَلَيْهِمْ بِقدر خَاتم فَهِيَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰه فِيْ كِتَابه مَا تذر من شَيْءٍ اَتَت عَلَيْهِ اِلَّا جعلته كالرميم (الذاريات) وَالثَّالِثَة فِيْهَا حجار جَهَنَّم وَالرَّابِعَة فِيْهَا كبريت جَهَنَّم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللنار كبريت قَالَ نَعَمْ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ اِن فِيْهَا لأودية من كبريت لَو ارسل فِيْهَا الْجبَال الرواسي لماعت وَالْخَامِسَة فِيْهَا حيات جَهَنَّم اِن أفواهها كالأودية تلسع الْكَافِر اللسعة فَلَا يبْقى مِنْهُ لحم على وَضم وَالسَّادِسَة فِيْهَا عقارب جَهَنَّم اِن أدنى عقرب مِنْهَا كالبغا تضرب الْكَافِر ضَرْبَة تنسيه ضربتها حر جَهَنَّم وَالسَّابِعَة سقر فِيْهَا اِبْلِيس مصفد بالحديد يَد اَمَامه وَيَد خَلفه فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يُطلقهُ لما يَشَاء من عباده أطلقهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ اَبُو السَّمْح وَقد ذكرت عَدَالَته بِنَصّ الاِمَام يحيى بن معِين والْحَدِيْث

صَحِيحٌ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

قَالَ الْحَافِظُ اَبُو السَّمْحِ هُوَ دراج وَقَبله عبد الله بن عَيَّاش الْقِتْبَانِيُّ وَيَأْتِي الْكَلام عَلَيْهِمَا وَفِي مَتنه نَكَارَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَوْلُه تكفا الْاَرْض مَهْمُوز اَي تقلبها والوضم بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيعًا هُوَ كل شَيْءٍ يوضع عَلَيْهِ اللَّحم وَالْمرَاد هُنَا اَنه لَا يبْقى مِنْهُ لحم اِلَّا سقط عَن مَوْضِعه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک زمینوں میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے ان میں سے جو سب سے اوپر والی ہے وہ ایک مچھلی کی پشت پر ہے جس کے دونوں اطراف آسمان میں ملتے ہیں وہ مچھلی ایک پتھر پر ہے اور وہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہے دوسری زمین ہوا کے لئے مخصوص ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ کیا تو ہوا کے نگران فرشتے کو حکم دیا کہ وہ ان لوگوں پر آگ کو بھیج دے جو عاد کو ہلاک کر دے تو اس نے عرض کی اے میرے پروردگار میں ان پر اتنی ہوا چھوڑ دوں جتنا بیل کا نتھنا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا ایسی صورت میں تو وہ پوری دنیا کو تباہ کر دے گی اور اس میں موجود سب چیزوں کو تباہ کر دے گی تم ان پر ایک انگوٹھی جتنی ہوا کو چھوڑ دو تو یہ وہی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

''اس نے کسی چیز کو نہیں چھوڑا جس پر بھی وہ آئی اسے راکھ کی طرح کر دیا''

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں چوتھی میں جہنم کا کبریت ہے لوگوں نے عرض کی: کیا جہنم کا بھی کبریت ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس میں کبریت کی ایسی وادیاں ہیں کہ اگر ان میں مضبوط پہاڑوں کو ڈالا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں جن کے منہ وادیوں کی طرح ہیں جب وہ کافر کو ڈسیں گے تو اس کے جسم پر کوئی گوشت کا ٹکڑا ہڈی پر باقی نہیں رہے گا چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں جن میں سب سے چھوٹا بچھو خچر کی طرح ہوگا وہ کافر کو ضرب لگائے گا جس کی ضرب کے نتیجے میں کافر کو جہنم کی تپش بھول جائے گی ساتویں زمین میں ''سقر'' ہے جس میں ابلیس کو لوہے کے ذریعے باندھا گیا ہے اس کا ایک ہاتھ آگے کی طرف ہے اور ایک ہاتھ پیچھے کی طرف ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کے لئے اسے چھوڑنا چاہتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابوسمح اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں میں نے امام یحییٰ بن معین کی صراحت کے ساتھ ان کی عدالت کا ذکر کر دیا ہے اور یہ حدیث صحیح ہے البتہ ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابوسمح یہ دراج ہے اس سے پہلے عبداللہ بن عیاش قتبانی ہے اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اور اس روایت کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تکفا الارض'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اسے اُلٹ پلٹ دیا جائے۔

لفظ ''الوضم'' اس سے مراد وہ چیز ہے جس پر گوشت رکھا جاتا ہے ویسے یہاں مراد یہ ہے کہ اس کے جسم پر گوشت باقی نہیں رہے گا اپنی جگہ سے گر جائے گا۔

فصل فِيْ ذكر حَيَاتهَا وعقاربها

فصل: جہنم کے سانپوں اور بچھوؤں کا تذکرہ

5579 - عَنْ عبد الله بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي النَّار حيات كأمثال أعْنَاق البخت تلسع اِحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حرهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَّان فِي النَّار عقارب كأمثال البغال الموكفة تلسع اِحْدَاهُنَّ اللسعة فيجد حموتها أرْبَعِيْنَ سنة

رَوَاهُ أحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَن دراج عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جہنم میں ایسے سانپ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند (موٹے) ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک جب ڈنک مارے گا' تو اس کو ستر سال تک اس کی تپش محسوس ہوگی' اور جہنم میں ایسے بچھو ہوں گے' جو خچر کی مانند ہوں گے' ان میں سے کوئی ایک ڈنک مارے گا' تو چالیس سال تک اس کی گرمی محسوس ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے' ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' جبکہ امام حاکم نے اسے عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5580 - وَعَن يزِيْد بن شَجَرَة قَالَ اِن لجَهَنَّم لجبابا فِيْ كل جب ساحلا كساحل الْبَحْر فِيْهِ هوَام وحيات كالبخاتي وعقارب كالبغال الذل فَإِذَا سَأَلَ أهْل النَّار التَّخْفِيف قِيْلَ اخْرُجُوْا اِلَى السَّاحِل فتأخذهم تِلْكَ الْهَوَام بشفاههم وجنوبهم وَمَا شَاءَ اللّٰه من ذٰلِكَ فتكشطها فيرجعون فيبادرُوْنَ اِلَى مُعظم النيرَان ويسلط عَلَيْهِمُ الجرب حَتّٰى اِن أحدهم ليحك جلده حَتّٰى يَبْدُو الْعظم فَيُقَال يَا فلَان هَلْ يُؤْذِيك هٰذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ ذٰلِكَ بِمَا كنت تؤذي الْمُؤْمِنِيْنَ -رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن شَجَرَة الرهاوي مُخْتَلف فِيْ صحبته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ یزید بن شجرہ فرماتے ہیں: جہنم میں ایسے گڑھے ہیں کہ ہر گڑھے کا ایک ساحل ہے' جس طرح سمندر کا ساحل ہوتا ہے' اور اس میں حشرات الارض اور سانپ وغیرہ ہوں گے' جو بختی اونٹوں کی طرح کے ہوں گے' اور بچھو ہوں گے' جو خچروں کی طرح کے ہوں گے' جب اہل جہنم تخفیف کی دعا مانگیں گے' تو ان سے کہا جائے گا: ساحل کی طرف جاؤ' تو وہ حشرات الارض' اُن کے منہ اور پہلوؤں کو پکڑ لیں گے' اور جو بھی اللہ کو منظور ہوگا (اس کو پکڑ لیں گے) اور انہیں کاٹیں گے' یہاں تک کہ اہل جہنم واپس آئیں گے اور وہ جلدی سے' سب سے زیادہ آگ کی طرف جائیں گے' اس وقت ان پر خارش مسلط کی جائے گی' یہاں تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنی جلد پر خارش کرے گا' اور اتنی زیادہ کرے گا کہ اس کی ہڈی ظاہر ہو جائے گی' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے فلاں! کیا یہ چیز تجھے تکلیف دے رہی ہے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں۔ تو اس سے کہا جائے گا: یہ اس چیز کا بدلہ ہے' جو تم اہل ایمان

کو اذیت پہنچایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید بن شجرہ رہاوی کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5581 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى زدناهم عذابا فوق الْعَذَاب (النحل) قَالَ زيدوا عقارب أنيابها كالنخل الطوال

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَّقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ہم انہیں ایک عذاب پر دوسرا عذاب مزید دیں گے''۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان پر مزید ایسے بچھو مسلط کیے جائیں گے جن کے اطراف کے دانت کھجور کے لمبے درخت کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابویعلی اور امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

فصل فِيْ شراب اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کے مشروب کا بیان

5582 - عَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ (الدخان) قَالَ كعكر الزَّيْت فَإِذَا قرب إِلَى وَجهه سَقَطت فَرْوَة وَجهه فِيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ من طَرِيْق رشدين بن سعد عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِيّ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث رشدين

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم من حَدِيْث ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''کالمہل''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد زیتون کے تیل کا گدلا حصہ ہوتا ہے جب یہ اس کے قریب جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال اس میں گر جائے گی۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے رشدین بن سعد کے حوالے سے عمرو بن زید کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت سے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے ابن وہب کی عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5583 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحَمِیْمَ لیصب علی رؤوسهم فینفذ الْحَمِیْم حَتّٰی یخلص اِلٰی جَوْفه فیسلت مَا فِیْ جَوْفه حَتّٰی یَمْرُق من قَدَمَیْهِ وَهُوَ الصهر ثُمَّ یُعَاد کَمَا کَانَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ اِلَّا اَنه قَالَ فیخلص فینفذ الجمجمة حَتّٰی یخلص اِلٰی جَوْفه

ورویاه من طَرِیْق اَبِیْ السَّمْح وَهُوَ دراج عَنِ ابْنِ حجیرة وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

الْحَمِیْم هُوَ الْمَذْکُور فِی الْقُرْآن فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَسقوا مَاء حمیما فَقطع أمعاء هم (مُحَمَّد)

وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَغَیْرِهٖ اَن الْحَمِیْم الْحَار الَّذِیْ یحرق وَقَالَ الضَّحَّاك الْحَمِیْم یغلی مُنْذُ خلق اللّٰه السَّمٰوَات وَالْاَرْض اِلٰی یَوْم یسقونه ویصب علی رؤوسهم

وَقِیْلَ هُوَ مَا یجْتَمع من دموع اَعینهم فِیْ حِیَاض النَّار فیسقونه وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی ویسقی من مَاء صدید یتجرعه (اِبْرَاهِیْم) قَالَ یقرب اِلٰی فِیْهِ فیکرهه فَاِذَا ادنی مِنْهُ شوی وَجهه وَوَقعت فَرْوَة رَاسه فَاِذَا شربه قطع أمعاءه حَتّٰی یخرج من دبره قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسقوا مَاء حمیما

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حمیم (یعنی کھولتے ہوئے گرم پانی کو) ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا' تو وہ ان کے اندر سے گزرتا ہوا پیٹ تک پہنچ جائے گا' اور ان کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے' اسے خراب کر کے ان کے پاؤں سے نکل جائے گا یہ ''صہر'' ہے' پھر اس شخص کو دوبارہ ویسا ہی کر دیا جائے گا' جس طرح وہ پہلے تھا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ جمجمہ کے اندر چلا جائے گا' یہاں تک کہ اس کے پیٹ تک پہنچ جائے گا''۔

یہ روایت ان دونوں حضرات نے ابوسمح کے حوالے سے نقل کی ہے' جو دراج ہے' اس کے حوالے سے' یہ ابن حجیرہ سے منقول ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

لفظ ''حمیم'' یہ وہ ہے' جس کا ذکر قرآن میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور انہیں حمیم پانی پلایا جائے گا' جو ان کی آنتوں کو کاٹ دے گا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: حمیم سے مراد وہ آگ ہے' جو جلا دے گی۔

ضحاک کہتے ہیں: حمیم وہ پانی ہے' جو اس وقت سے کھول رہا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اور یہ اس دن تک کھولتا رہے گا' جس دن ان کو پلایا جائے گا' اور ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا۔

ایک قول یہ ہے: ان لوگوں کے جو آنسو جہنم کے حوض میں اکٹھے ہوں گے' وہ انہیں پلائے جائیں گے' ایک قول کے مطابق

اسے مراد کچھ اور ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ''اور انہیں آب صدید پلایا جائے گا' جس کا وہ گھونٹ بھرے گا''۔

وہ فرماتے ہیں: یہ اس کے منہ کے قریب کیا جائے گا' وہ اسے ناپسند کرے گا' اور جب یہ اس کے منہ کے قریب آئے گا' تو اس کے چہرے کو جلا دے گا' اور اس کے چہرے کی کھال گر جائے گی' جب یہ اسے پیئے گا' تو یہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا' یہاں تک کہ یہ اس کے پاخانے کی جگہ سے نکل جائے گا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''انہیں آب حمیم پلایا جائے گا''۔

5584 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فی قوله تعالیٰ: وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ (ابراهیم) قَالَ یقرب الی فیه فیکرهه فاذا ادنی منه شوی وجهه ووقعت فروة راسه فاذا شربه قطع أمعاء هم وَيَقُوْلُ: وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِی الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ (الکهف)

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''تو وہ اس کی آنتوں کو کاٹ دے گا''۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر وہ مدد مانگیں گے' تو ان کی مدد ایسے پانی سے کی جائے گی' جو پگھلے ہوئے سیسے کی مانند ہوگا' اور چہروں کو جلا دے گا' اور وہ برا مشروب ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

5585 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن دلوا من غساق یهراق فِی الدُّنْيَا لأنتن اَهْلِ الدُّنْيَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِیْثِ رشدین عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج عَنْ اَبِی الْهَیْثَم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ اِنَّمَا نعرفه من حَدِیْثِ رشدین

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْحَاكِم وَغَیْرِهٖ من طَرِیْق ابْن وهب عَن عَمْرو بن الْحَارِث بِهٖ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیْح الْإِسْنَاد

الغساق هُوَ الْمَذْكُور فِی الْقُرْآن فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی فلیذوقوه حمیم وغساق (ص) وَقَوله لَا یذوقون فِیْهَا بردا وَلَا شرابًا اِلَّا حمیما وغساقا (النّبأ)

وَقد اخْتلف فِیْ مَعْنَاهُ فَقیل هُوَ مَا یسیل من بَیْن جلد الْكَافِر ولحمه قَالَه ابْن عَبَّاس وَقیل هُوَ صدید اَهْلِ النَّارِ قَالَه اِبْرَاهِیْمَ وَقَتَادَة وعطیة وَعِكْرِمَة وَقَالَ كَعْب هُوَ عین فِیْ جَهَنَّم تسیل اِلَيْهَا حمة كل ذَات حمة من حَیَّة اَوْ عقرب اَوْ غیر ذٰلِكَ فیستنقع فَیُؤْتٰی بالآدمی فیغمس فِیْهَا غمسة وَاحِدَةٍ فَیخرج وَقد سقط جلده

ولحمه عَنِ الْعِظَامِ وَيَتَعَلَّقُ جلده ولحمه فِي عَقِبَيْهِ وكعبيه فيجر لحمه كَمَا يجر الرجل ثوبه وَقَالَ عبد الله بن عمرو الغساق الْقَيْح الغليظ لَو اَن قَطْرَة مِنْهُ تهراق فِي الْمغرب لأنتنت اَهْلِ الْمشرق وَلَوْ تهراق فِي الْمشرق لأنتنت اَهْلِ الْمغرب وَقِيلَ غير ذَٰلِك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر غساق کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے' تو تمام اہل دنیا کو بدبودار کر دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' رشدین کی عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف رشدین منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اسے امام حاکم اور دیگر حضرات نے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''الغساق'' وہ ہے' جس کا ذکر' قرآن میں' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''پس وہ اس (جہنم میں) کھولتا ہوا پانی اور پیپ چکھیں گے''

اور اس فرمان میں ہے:

''نہ وہ اس (جہنم میں) ٹھنڈی چیز' یا مشروب چکھیں گے' وہ صرف کھولتا ہوا پانی اور پیپ (چکھیں گے)''۔

اور اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ چیز ہے' جو کافر کی جلد اور اس کے گوشت کے درمیان بہتی ہے' یہ بات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ اہل جہنم کی پیپ ہے' یہ بات ابراہیم نخعی' قتادہ' عطیہ اور عکرمہ نے بیان کی ہے' کعب بیان کرتے ہیں: یہ جہنم میں موجود ایک چشمہ ہے' جس کی طرف ہر زہریلے سانپ اور بچھو کا زہر بہتا ہوا آئے گا' اور جمع ہو جائے گا' آدمی کو لایا جائے گا' اور اسے اس میں ڈبکی دلوائی جائے گی' جب وہ نکلے گا' تو اس کی ہڈیوں سے اس کی کھال اور گوشت گر چکے ہوں گے' اس کی کھال اور گوشت اس کے ٹخنوں کے ساتھ اور ایڑیوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہوں گے' اور وہ اپنے گوشت کو یوں کھینچ رہا ہوگا' جس طرح آدمی اپنے کپڑے کو کھینچتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غساق سے مراد' گاڑھی' پیپ ہے کہ اس کے ایک قطرے کو مغرب میں ڈالا جائے تو اہل مشرق کو بھی اس کی بو محسوس ہو' اور اگر اسے مشرق میں بہایا جائے' تو اہل مغرب کو بھی اس کی بو محسوس ہو' ایک قول کے مطابق اس کی بجائے کوئی اور مفہوم ہے۔

5586 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يدْخلُوْنَ الْجَنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَإِن مَاتَ مدمن الْخمر سَقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قِيلَ وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فروج المومسات يُؤْذِيْ اَهْلِ النَّارِ ريح فروجهم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

المومسات بِضَم الْمِيم الاُوْلى وَكسر الثَّانِيَة هن الزانيات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' باقاعدگی سے شراب پینے والا' قطع رحمی کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جب باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص مرجائے گا' تو اللہ تعالیٰ نہر غوطہ میں سے اس کو پلائے گا' عرض کی گئی: نہر غوطہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے' جس میں زنا کرنے والی عورتوں کی شرم گاہ کا مواد بہتا ہوگا' اوران کی شرمگاہوں کی بو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

لفظ الموسمات اس میں پہلی 'م' پر پیش ہے' اور دوسری پر زبر ہے' اس سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

5587 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر لم يرض اللّٰه عَنهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا فَإِن عَاد كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه من حَدِيْثٍ عبد اللّٰه بن عَمْرو أطول مِنْهُ اِلَّا اَنه قَالَ من عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال يَوْم الْقِيَامَة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عصارة اَهْلِ النَّار

وَتقدم فِي شرب الْخمر وَتقدم اَيْضًا فِيهِ حَدِيْثٍ أنس من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ اِلَى النَّار سَكرَان فِيهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم هُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمَوَات وَالْاَرْض

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب پیے گا' اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا' اگر وہ (اس دوران) مرگیا' تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اگر وہ دوبارہ پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے' اس سے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص چوتھی مرتبہ اسے پیے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال پلائے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی اُن کا خون اور پسینہ وغیرہ)''۔

یہ روایت اس سے پہلے شراب پینے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس سے پہلے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں فوت ہو کہ وہ نشے میں ہو' تو وہ قبر میں بھی نشے کی حالت میں داخل ہوگا' اور اسے قبر سے اٹھایا بھی نشے کے حالت میں جائے گا' اسے جہنم کی طرف جانے کا حکم دیا جائے گا' تو وہ اس وقت بھی نشے کی حالت میں ہوگا' جہنم میں ایک چشمہ

ہے جس میں پیپ اور خون بہتا ہے یہ ان لوگوں کا کھانا اور پینا ہوگا اس وقت تک جب تک زمین اور آسمان باقی ہیں (یعنی ہمیشہ کے لئے ہوگا)''۔

فصل فِيْ طَعَام اَهْلِ النَّار

فصل: اہل جہنم کا کھانا

5588 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة اتّقوا اللّٰه حق تُقَاته وَلَا تموتن اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ – آل عمران – فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ دَار الدُّنْيَا لأفسدت على اَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ فَكيف بِمن لَيْسَ لَهٗ طَعَام غَيره وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ لَو اَن قَطْرَة من الزقوم قطرت فِيْ بحار الْاَرْض لأفسدت اَوْ قَالَ لأمرت على اَهْلِ الْاَرْض مَعَايِشهمْ فَكيف بِمن يكون طَعَامه

وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرُوِيَ مَوْقُوْفًا على ابْن عَبَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف مسلمان ہونے کے عالم میں ہی مرنا''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے تو یہ تمام اہل دنیا کے لئے ان کی زندگی کو خراب کر دے گا تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اس شخص کا کیا بنے گا؟ جس کا کھانا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر زقوم کا ایک قطرہ زمین کے سمندروں میں ٹپکا دیا جائے تو ان سب کو خراب کر دے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ اہل زمین کے لئے ان کی زندگی کو تلخ کر دے تو اس شخص کا کیا عالم ہوگا؟ جس کا کھانا ہی یہ ہوگا''۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

5589 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلقى على اَهْلِ النَّارِ الْجُوْع فيعدل مَا هم فِيْهِ من الْعَذَاب فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام من ضَرِيع لَا يسمن وَلَا يُغني من جوع فَيَسْتَغِيْثُوْنَ فَيُغَاثُوْنَ بِطَعَام ذِيْ غُصَّة فَيذكرُوْنَ انهم يجيزون الْغصَص فِي الدُّنْيَا بِالشرابِ فَيَسْتَغِيْثُوْنَ

بِالشراب فَيُدْفَع اِلَيْهِمْ بِكَلَالِيب الْحَدِيْد فَاِذَا دنت من وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دخلت بطونهم قطعت مَا فِيْ بطونهم فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا خَزَنَة جَهَنَّم فَيَقُوْلُوْنَ الم تَكُ تَاْتِيكُمْ رسلكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوْا فادعوا وَمَا دُعَاء الْكَافرين اِلَّا فِيْ ضلال (غافر) قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك (الزخرف) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف) قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك اِيَّاهُم الف عَام قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا ربكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّيْنَ رَبنَا اخرجنَا مِنْهَا فَاِن عدنا فَاِنَّا ظَالِمُوْنَ (الْمُؤمنُوْنَ) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسئوا فِيْهَا وَلَا تكلمُوْن (الْمُؤمنُوْنَ) قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ فِي الزَّفِير وَالْحَسْرَة وَالْوَيْل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا عَن قُطْبَة بن عبد الْعَزِيز عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَنهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ عبد الله بن عبد الرَّحْمٰن وَالنَّاس لَا يرفعون هٰذَا الحَدِيْث قَالَ وَاِنَّمَا رُوِيَ هٰذَا الحَدِيْث عَن الْاَعْمَش عَن شمر بن عَطِيَّة عَن شهر بن حَوْشَب عَن اُم الدَّرْدَاءِ عَن اَبِي الدَّرْدَاءِ

قَوْلِه وَلَيْسَ بمرفوع وَقُطْبَة بن عبد الْعَزِيز ثِقَة عِنْد اَهْل الْحَدِيْث انْتهى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جہنم پر بھوک ڈالی جائے گی اور وہ اتنی ہی تکلیف دہ ہوگی جتنے عذاب میں وہ مبتلا ہوں گے وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد "ضریع" کے کھانے کے ذریعے کی جائے گی جو نہ سیر کرے گا اور نہ ہی بھوک سے بے نیاز کرے گا پھر وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد "ذی غصہ" کے ذریعے کی جائے گی پھر انہیں یہ بات یاد آئے گی کہ وہ دنیا میں شراب کے ذریعے پھندا لگوا لیا کرتے تھے پھر وہ پینے کے لئے مانگیں گے تو ان کی طرف لوہے کے آنکڑے بھیجے جائیں گے جب وہ ان کے چہرے کے قریب آئیں گے تو ان کے چہرے پگھل جائیں گے جب وہ چیز ان کے پیٹ میں داخل ہوگی تو ان کے پیٹ میں موجود چیزوں کو کاٹ دے گی تو وہ لوگ کہیں گے: جہنم کے نگران فرشتوں کو بلاؤ تو وہ فرشتے یہ کہیں گے: کیا تمہارے پاس رسول واضح نشانیاں لے کر نہیں آئے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں! فرشتے کہیں گے: تو پھر تم دعا کرو اور کافروں کا پکارنا صرف گمراہی کے بارے میں ہوگا پھر وہ کہیں گے: تم لوگ مالک کو بلاؤ وہ کہیں گے: اے مالک! ہمارے پروردگار کو ہمارے بارے میں فیصلہ دے دینا چاہیے تو مالک جواب دے گا: تم لوگ (اس جہنم میں) ہمیشہ رہو!

اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے پکارنے اور مالک کے انہیں جواب دینے کے درمیان ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا پھر وہ کہیں گے: تم لوگ اپنے پروردگار کو پکارو کیونکہ تمہارے پروردگار سے بہتر اور کوئی نہیں ہے تو وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آ گئی اور ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں یہاں سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے تو پروردگار انہیں جواب دے گا: تم اس (جہنم میں) ذلت کے ساتھ رہو! تو اس وقت وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں گے اور اس وقت وہ لوگ چیخ و پکار حسرت اور تباہی و بربادی کی بات کریں گے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے قطبہ بن عبدالعزیز کے حوالے سے اعمش کے حوالے

سے شہر بن عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن (یعنی امام دارمی) فرماتے ہیں: لوگ اس حدیث کو "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اعمش کے حوالے سے عطیہ کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو ان کے اپنے قول کے طور پر ہے "مرفوع" حدیث کے طور پر نہیں ہے جبکہ قطبہ بن عبدالعزیز نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہے۔

5590 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى طَعَاما ذَا غُصَّة (المزمل) قَالَ شوك يَأخذ بِالْحلقِ لَا يدْخل وَلَا يخرج

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا عَن شبيب بن شيبَة عَن عِكْرِمَة عَنهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

"کھانا اچھو والا"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ ایک کانٹا ہوگا جو حلق میں پھنس جائے گا نہ اندر جائے گا اور نہ باہر نکلے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر شبیب بن شیبہ کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

فصل فِيْ عظم اَهْلِ النَّارِ وقبحهم فِيْهَا

فصل: اہل جہنم کے جسم کا زیادہ ہونا اور جہنم میں ان کا قبیح ہونا

5591 - عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن رجلا من اَهْلِ النَّارِ اخرج اِلَى الدُّنْيَا لمات اَهْلِ الدُّنْيَا من وَحْشَة منظره ونتن رِيْحه قَالَ ثُمَّ بَكَى عبد الله بكاء شَدِيْدا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَّفِيْ اِسْنَاده ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جہنم میں سے اگر کسی شخص کو دنیا کی طرف لایا جائے تو اس کی شکل کی وحشت اور اس کی بو کی بدبو سے تمام اہل دنیا مر جائیں گے اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ روئے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہے۔

5592 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبي الْكَافِر مسيرَة ثَلَاثَة اَيَّام للراكب المسرع- رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّغَيرهمَا

الْمنْكب مُجْتَمع رَاس الْكَتف والعضد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5592-صحیح البخاری - کتاب الرقاق' باب صفۃ الجنۃ والنار - حدیث: 6195صحیح مسلم - کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا وأہلہا' باب النار یدخلہا الجبارون والجنۃ یدخلہا الضعفاء - حدیث:5198المعجم الأوسط للطبرانی - باب الباء' من اسمہ بکر - حدیث:3348

''کافر کے دو کندھوں کے کناروں کے درمیان' تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

منکب اس جگہ کو کہتے ہیں' جو بازو اور کندھے کے ملنے کی جگہ ہے۔

5593 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار كَمَا بَيْن قديد وَمَكَّة و كثافة جسده اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاع الْجَبَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَلَفظه

قَالَ ضرس الْكَافِر مثل اَحَد وَغلظ جلده مسيرَة ثَلَاث

وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرس الْكَافِر يَوْم الْقِيَامَة مثل اَحَد وَفَخذه مثل الْبَيْضَاء ومقعده مِنَ النَّار مسيرَة ثَلَاث مثل الربذَة –وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَوْلِهِ مثل الربذَة يَعْنِي كَمَا بَيْنَ الْمَدِيْنَة والربذة والبيضاء جبل انْتهى

❀❀ ان کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی' اور اس کی ران' بیضا نامی پہاڑ کے جتنی ہوگی' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنی قدید اور مکہ کے درمیان فاصلہ ہے' اور اس کا جسم اتنا موٹا ہوگا کہ وہ جبار (نامی حکمران کے) پیمائش کے' ایک بالشت کے حساب سے بیالیس بالشت کا ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی داڑھ' اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور اس کی جلد کی موٹائی تین دن کی مسافت جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی داڑھ' قیامت کے دن اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور اس کا زانو' بیضا پہاڑ جتنا ہوگا' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ تین دن کی مسافت جتنی ہوگی' جتنا یہاں سے ''ربذہ'' دور ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''ربذہ'' کی مانند سے مراد یہ کہ جتنا مدینہ اور ربذہ کے درمیان کا فاصلہ ہے' نیز بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5594 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ قَالَ اِن غلظ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل اَحَد وَاِن مَجْلِسه من جَهَنَّم مَا بَيْن مَكَّة وَالْمَدِيْنَة

وَقَالَ فِيْ هٰذِهِ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَلَفظِهِ قَالَ جلد الْكَافِر اثْنَان وَاَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا بِذِرَاع الْجَبَّار وضرسه مثل اَحَد وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَلَفظِهِ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِاَحْمد بِاِسْنَادٍ

جَيِّدٍ قَالَ ضرس الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مثل اَحَد وَعرض جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وعضده مثل الْبَيْضَاء وَفَخذه مثل ورقان ومقعده مِنَ النَّار مَا بيني وَبَيْنَ الربذة

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يُقَال بَطْنه مثل بطن اِضم

الْجَبَّار ملك بِالْيمن لَهٗ ذِرَاع مَعْرُوف الْمِقْدَار كَذَا قَالَ ابْن حبَان وَغَيره وَقيل ملك بالعجم

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا:

''کافر کی جلد کی موٹائی بیالیس گز ہوگی' اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جتنا مکہ اور مدینہ کے درمیان فاصلہ ہے''

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''کافر کی کھال بیالیس ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی' جو جبار کے گز کے حساب سے ہے' اس کی داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام احمد نے بھی اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' ان کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن' کافر کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی' اور اس کی جلد کی موٹائی ستر گز ہوگی' اور اس کا بازو بیضا پہاڑ کی مانند ہوگا' اس کا زانو ورقاء کی مانند ہوگا' اور اس کے بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی' جتنا یہاں سے لے کر ربذہ تک کا فاصلہ ہے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے اس کا پیٹ ایسے ہوگا جیسے اضم کا اندرونی حصہ ہے۔

''جبار' ایک بادشاہ کا نام ہے' جو یمن میں ہوتا تھا اس کا گز مقدار کے حساب سے معروف تھا' یہ بات ابن حبان اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے' ایک قول کے مطابق یہ عجمیوں کا بادشاہ تھا۔

5595 - وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر لَيسحب لِسَانه الفرسخ والفرسخين يتوطؤه النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن الْفضل بن يزِيْد عَنْ اَبِيْ الْمخَارِق عَنهُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْث اِنَّمَا نعرفه من هٰذَا الْوَجْه وَالْفضل بن يزِيْد كُوفِيّ قد روى عَنهُ غير وَاحِد من الْاَئِمَّة وَاَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف انْتهى

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ الْفضل بن يزِيْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کافر کی زبان' ایک یا دو فرسخ تک لٹکے گی' جسے لوگ اپنے پاؤں تلے دیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے فضل بن یزید کے حوالے سے' ابومخارق کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: ہم اس حدیث سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں' اور فضل بن یزید نامی راوی کوفی ہے' کئی ائمہ نے اس سے روایات نقل کی ہے' اور ابومخارق نامی راوی' معروف نہیں ہے.....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: فضل بن یزید نے اسے نقل کیا ہے۔

5596 - عَنْ اَبِیْ العجلان قَالَ سَمِعت عبد الله بن عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الْكَافِر ليجر لِسَانه فرسخين يَوْم الْقِيَامَة يتوطؤه النَّاس

اخرجه الْبَيْهَقِیّ وَغَيره وَهُوَ الصَّوَاب وَقَول التِّرْمِذِیّ اَبُو الْمخَارِق لَيْسَ بِمَعْرُوف وهم اِنَّمَا هُوَ اَبُو العجلان الْمحَارِبی ذكره البُخَارِیّ فِی الكنى وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مربع الْحَافِظ لَيْسَ لَهٗ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْاِسْنَاد اِلَّا هٰذَا الْحَدِيْث انْتهى

❀❀ ابوعجلان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' کافر اپنی زبان کو دوفرسخ تک کھینچے گا' جسے لوگ پیروں تلے دے رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اور یہی درست ہے' امام ترمذی کا یہ کہنا کہ ابومخارق معروف نہیں ہے' یہ وہم ہے' کیونکہ وہ ابوعجلان محاربی ہے' امام بخاری نے اس کا ذکر کتاب ''الکنیٰ'' میں کیا ہے۔

حافظ ابوبکر کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اس سند کے ساتھ اس سے کوئی روایت منقول نہیں ہے' صرف یہی روایت منقول ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

5597 - وَعنهُ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يعظم اَهْلِ النَّارِ فِی النَّار حَتّٰى اِن بَيْن شحمة أذن أحدهم اِلٰى عَاتِقه مسيرَة سَبْعمِائَة عَام وَاِن غلظ جلده سَبْعُوْنَ ذِرَاعا وَاِن ضرسه مثل أحد

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير والأوسط وَاِسْنَاده قريب من الْحسن

❀❀ اُن کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''جہنم میں' اہل جہنم اتنے بڑے ہوجائیں گے کہ کسی شخص کے کان کی لو سے لے کر اس کے کندھے کے درمیان کا فاصلہ' سات سو برس کی مسافت جتنا ہوگا' اور اس کی کھال اتنی موٹی ہوگی کہ وہ ستر گز کی ہوگی' اور اس کی داڑھ اُحد پہاڑ کی مانند ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہونے کے قریب ہے۔

5598 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِه تَعَالٰى يَوْم نَدْعُوا كل أنَاس بِاِمَامِهِم (الْاِسْرَاء) قَالَ يدعى أحدهم فَيُعْطى كِتَابه بِيَمِينِه ويمد لَهٗ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا ويبيض وَجهه وَيجْعَل على رَأسه تَاج من نور يتلألأ فَينْطَلق اِلٰى اَصْحَابه فيرونه من بعيد فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ آتنا بِهٰذَا وَبَارك لنا فِیْ هٰذَا حَتّٰى يَأْتِيهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَبْشِرُوا لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا قَالَ وَاما الْكَافِر فيسود وَجهه ويمد لَهٗ فِیْ جِسْمه سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِیْ صُوْرَة آدم ويلبس تاجا من نَار فيراه اَصْحَابه فَيَقُوْلُوْنَ نَعُوْذ بِاللّٰهِ من شَرّ هٰذَا اللّٰهُمَّ لَا تأتنا بِهٰذَا فيأتيهم فَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُمَّ اخزه فَيَقُوْلُ أبعدكم اللّٰه فَاِن لكل رَجُلٌ مِّنْكُمْ مثل هٰذَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اس دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے حوالے سے بلائیں گے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان میں سے کسی کو بلایا جائے گا' اور اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز تک بڑھا دیا جائے گا' اس کا چہرہ روشن کر دیا جائے گا' اور اس کے سر پر نور سے بنا ہوا تاج رکھا جائے گا جو جھلملا رہا ہوگا وہ اپنے ساتھیوں کی طرف واپس جائے گا' وہ لوگ دور سے اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ چیز عطا فرما' اور ہمارے لئے اس میں برکت رکھ دے' یہاں تک کہ جب وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' تو ان سے کہے گا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ تم میں سے ہر ایک کو یہ چیز ملے گی' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے' تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا' اس کے جسم کو ساٹھ گز جتنا کر دیا جائے گا' جو حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا' اسے آگ سے بنا ہوا تاج پہنایا جائے گا' اس کے ساتھی اسے دیکھ کر یہ کہیں گے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' اے اللہ! تو اسے ہمارے پاس نہ لے کر آنا' وہ ان لوگوں کے پاس آئے گا' وہ کہیں گے: اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے' تو وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرے' تم میں سے ہر ایک شخص کو اس کی مانند ملے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' روایت کے نقل کردہ الفاظ اُن کے ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

5599 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقعد الْكَافِر فِی النَّار مسيرَة ثَلَاثَة اَيَّام وكل ضرس مثل اَحَد وَفَخذه مثل ورقان وَجلده سوى لَحمه وعظامه اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں' کافر کا مقعد تین دن کی مسافت جتنا ہوگا' اور اس کی ہر داڑھ اُحد پہاڑ جتنی ہوگی' اور اس کا زانو ورقان جتنا ہوگا' اور اس کی جلد چالیس گز کی ہوگی' جو گوشت اور ہڈیوں کے علاوہ ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

5600 - وروى ابْن مَاجَه من طَرِيْق عِيسَى بن الْمُخْتَار عَن مُحَمَّد بن اَبِىْ ليلى عَن عَطِيَّة الْعَوْفِىّ عَنْ اَبِىْ سعيد عَن النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِن الْكَافِر ليعظم حَتّٰى اِن ضرسه لأعظم من اَحَد وفضيلة جسده على ضرسه كفضيلة جَسَد اَحَدُكُمْ على ضرسه

❀❀ امام ابن ماجہ نے عیسیٰ بن مختار کے حوالے سے' محمد بن ابولیلیٰ کے حوالے سے' عطیہ عوفی کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''کافر اتنا بڑا ہو جائے گا' کہ اس کی داڑھ اُحد پہاڑ سے بڑی ہوگی' اور اس کا جسم اس کی داڑھ سے اتنا ہی بڑا ہوگا' جتنا تم میں سے کسی ایک کا جسم' اس کی داڑھ سے بڑا ہوتا ہے''۔

5601 - وَعَن مُجَاهد قَالَ قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَدْرِی مَا سَعَة جَهَنَّم قلت لَا قَالَ اَجل وَاللّٰه

5600- سنن ابن ماجه - كتاب الزهد' باب صفة النار - حديث: 4321

وَاللّٰہ مَا تَدْرِی اِن بَیْن شحمة أذن أحدھم وَبَیْنَ عَاتِقه مسیرَة سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا تجْرِی فِیْهِ اَودیَة الْقَیْح وَالدَّم قلت انْهَار قَالَ لَا بل اَودیَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیاتم جانتے ہو؟ جہنم کتنی بڑی ہے؟ میں نے (انہیں) جواب دیا: جی نہیں! انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اللہ کی قسم! تم یہ بات نہیں جانتے کہ اہل جہنم میں سے کسی ایک شخص کی کان کی لو سے لے کر اس کی گردن تک ستر برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہوگا' جس میں پیپ اورخون وادیاں بہہ رہی ہوں گی' میں نے کہا: کیا نہریں بہہ رہی ہوں گی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ وادیاں بہہ رہی ہوں گی۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

5602 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وهم فِیْهَا کَالِحُوْنَ (الْمُؤْمِنُوْنَ) قَالَ تَشْوِیه النَّار فتقلص شفته الْعلیا حَتّٰی تبلغ وسط رَاسه وَتَسْتَرْخِی شفته السُّفْلی حَتّٰی تضرب سرته

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم وَقد ورد اَن مِنْ هٰذِهِ الْاُمة من یعظم فِی النَّار کَمَا یعظم فِیْهَا الْکفَّار فروی ابْن مَاجَه وَالْحَاکِم وَغَیرهمَا من حَدِیْث عبد اللّٰه بن قیس قَالَ کنت عِنْد اَبِی بردة ذَات لَیْلَة فَدخل علینا الْحَارِث بن اقیش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فحدثنا الْحَارِث لیلتئذ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من امتِیْ من یدْخل الْجَنَّة بِشَفَاعَتِهِ اکثر من مُضر وَاِن من امتِیْ من یعظم للنار حَتّٰی یکون اَحد زوایاها

اللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وَاِسْنَاده جید وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَتقدم لَفظه فِیْمَن مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَة من الْاَوْلَاد وَرَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اَیْضًا اِلَّا انه قَالَ عَن عبد اللّٰه بن قیس قَالَ سَمِعت الْحَارِث بن اقیش یحدث اَن اَبَا بَرزَة قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْل

فَذکره کَذَا فِیْ اُصُلِی وَاَرَاهُ تصحیفا وَصَوَابه سَمِعت الْحَارِث بن اقیش یحدث اَبَا بردة کَمَا فِیْ ابْن مَاجَه وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ اس میں بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رہیں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ انہیں بھون دے گی' تو اس کا اوپر کا ہونٹ اس کے سر کے نصف تک پہنچ جائے گا' اور نیچے کا ہونٹ لٹک کر اس کی ناف تک آجائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے: اس امت کا ایک فرد جہنم میں اتنا بڑا ہوگا' جس طرح کفار بڑے ہوں گے' امام ابن ماجہ اور امام حاکم اور دیگر حضرات نے عبداللہ بن قیس کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اس رات حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ بات بتائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت میں ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی شفاعت کی وجہ سے مضر قبیلے کے افراد سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' اور میری امت کا ایک شخص اتنا بڑا ہوگا کہ اس (یعنی جہنم) کے ایک گوشے میں سمائے گا''۔

روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند عمدہ ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' جو اس باب میں ہیں' جس میں' جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں' اس کی فضیلت کا تذکرہ ہے' یہی روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبداللہ بن قیس کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: میں نے حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کو سنا: انہوں نے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث سنائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے' لیکن میری اصل میں اسی طرح مذکور ہے' تاہم میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلطی ہے' درست یہ ہے کہ میں نے حارث بن اقیش کو سنا کہ وہ ابوبردہ کو حدیث بیان کر رہے تھے' جیسا کہ امام ابن ماجہ کی روایت میں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5603 - وَعَنْ اَبِيْ غَسَّان الضَّبِّيّ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِظَهْر الْحيرَة تعرف عبد الله بن جراش وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَخذه فِيْ جَهَنَّم مثل اُحد وضرسه مثل الْبَيْضَاء قلت لم ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَانَ عاقا بِوَالِديهِ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا يحضرني

ابوغسان ضبی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''ظہر الحیرۃ'' کے مقام پر فرمایا: کیا تم عبداللہ بن جراش کو جانتے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جہنم میں' اس کا زانو اُحد پہاڑ جتنا ہوگا' اور اس کی داڑھ' بیضاء پہاڑ جتنی ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیونکہ وہ اپنے ماں باپ کا نافرمان تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس وقت میری ذہن میں نہیں ہے۔

فصل فِيْ تفاوتهم فِي الْعَذَاب وَذكر أهونهم عذَابا

فصل: اُن کے عذاب میں تفاوت کا ذکر' اور جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہوگا' اُس کا تذکرہ

5604 - عَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل فِيْ اَخْمص قَدَمَيْهِ جمرتان يغلي مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلي الْمرجل بالقمقم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَلَفْظِه اِن اَهْون اَهْلِ النَّار عذَابا من لَهُ نَعْلَان وشراكان من نَار يغلي مِنْهُمَا دماغه كَمَا يغلي الْمرجل مَا يرى اَن اَحَدًا اَشد مِنْهُ عذَابا وَاِنَّهُ لأهونهم عذَابا

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کے پاؤں پر انگارے رکھے جائیں گے' جن کے ذریعے اس کا دماغ کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص ہوگا' جس کے جوتے' اور تسمے آگ کے بنے ہوئے ہوں گے' اور اس کا دماغ یوں کھولے گا' جس طرح ہنڈیا کھولتی ہے' اور وہ یہ سمجھے گا کہ اس سے زیادہ شدید عذاب اور کسی کو نہیں ہو رہا' حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا''۔

5605 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْون اَهْلِ النَّارِ عذَابا رجل منتعل بنعلین من نَار یغلی مِنهُمَا دماغه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنهُم من فِی النَّار اِلی کعبیه مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنهُم من فِی النَّار اِلی رُکْبَتَیهِ مَعَ اَجزَاء الْعَذَاب وَمِنهُم من قد اغتمر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح وَهُوَ فِیْ مُسلم مُخْتَصرًا اِن ادنی اَهْلِ النَّارِ عذَابا منتعل بنعلین من نَار یغلی دماغه من حر نَعْلَیْه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جسے آگ کا جوتا پہنایا گیا ہوگا' ان جوتوں کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا' اور عذاب کے اجزاء اس کے ہمراہ ہوں گے' ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے' جو جہنم میں ٹخنوں تک ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء اس کے ساتھ ہوں گے' کچھ ایسے ہوں گے جو گھٹنوں تک (آگ میں) ہوں گے' اور عذاب کے اجزاء ہمراہ ہوں گے' اور ان میں کچھ ایسے ہوں گے' جو اس (آگ) میں ڈوبے ہوئے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت صحیح مسلم میں' صحیح روایت کے طور پر منقول ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے آگ کی بنی ہوئی جوتیاں پہنی ہوئی ہوں گی' اور ان جوتوں کی تپش کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

5606 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنی اَهْلِ النَّارِ عذَابا الَّذِیْ لَهُ نَعْلَانِ من نَار یغلی مِنهُمَا دماغه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جہنم میں' سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس کی آگ سے بنی ہوئی جوتیاں ہوں گی' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5607 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْوَن اَهْلِ النَّارِ عذابا اَبُوْ طَالب وَهُوَ منتعل بنعلين يغلى مِنهُمَا دماغه-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا' جنہوں نے (آگ سے بنے ہوئے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' جن کی وجہ سے ان کا دماغ کھول رہا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5608 - وَعَن عبيد بن عُمَيْر رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنى اَهْلِ النَّارِ عذَابا لرجل عَلَيْهِ نَعْلَان يغلى مِنهُمَا دماغه كَاَنَّهُ مرجل مسامعه جمر وأضراسه جمر وأشفاره لَهب النَّار وَتخرج أحشاء جَنْبَيْهِ من قَدَمَيْهِ وسائرهم كالحب الْقَلِيل فِي المَاء الْكثير فَهُوَ يفور

رَوَاهُ الْبَزَّار مُرْسلا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا' جس نے (آگ کے) جوتے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کی وجہ سے اس کا دماغ ہنڈیا کی طرح کھول رہا ہوگا' اس کی سماعت انگارہ ہوگی' اس کی داڑھیں انگارہ ہوں گی' اس کے ہونٹ آگ کے انگارے ہوں گے' اور اس کے پہلوؤں سے اندر کی چیزیں نکل آئیں گی' جو اس کے قدموں میں گر جائیں گی' اور یہ سب چیزیں یوں ہوں گی' جس طرح بہت سے پانی میں' تھوڑے سے دانے ڈالے گئے ہوں اور وہ کھول رہا ہو''

یہ روایت امام بزار نے مرسل روایت کے طور پر' صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5609 - وَعَن سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى حجزته وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى عُنُقه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى ترقوته-رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ مِنهُم من تَاْخُذهُ النَّار اِلٰى كعبيه وَمِنهُم من تَاْخُذهُ اِلٰى حجزته وَمِنهُم من تَاْخُذهُ اِلٰى عُنُقه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان میں سے کچھ لوگ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گھٹنوں تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ہنسلی کی ہڈی تک پکڑے گی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

5609-صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها وما تأخذ من - حديث:5186مصنف ابن أبي شيبة - كتاب ذكر النار ما ذكر فيما أعد لأهل النار وشدته - حديث:33514مسند أحمد بن حنبل - أول مسند البصريين ومن حديث سمرة بن جندب - حديث:19658المعجم الكبير للطبراني - من اسمه سمرة ما أسند سمرة بن جندب - أبو نضرة المنذر بن مالك عن سمرة حديث:6812

''ان میں سے کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ ٹخنوں تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے جنہیں آگ پہلو تک پکڑے گی' کچھ وہ ہوں گے' جنہیں آگ گردن تک پکڑے گی''۔

5610 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن جَهَنَّم لما سيق اِلَيْهَا اَهلهَا تلقتهم فلفحتهم لفحة فَلَمْ تدع لَحْمًا على عظم اِلَّا القته على العرقوب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَالْبَيْهَقِىّ مَرْفُوْعا وَرَوَاهُ غَيرهمَا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَهُوَ اَصح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جہنم کو جہنم کی طرف ہانک کرلے جایا جائے گا' تو جہنم ان کے سامنے آئے گی' اور انہیں جھلسا دے گی یہاں تک کہ ہڈی پر گوشت پر باقی نہیں رہے گا' وہ سب ایڑیوں پر گر جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' جبکہ امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' ان دونوں کے علاوہ دیگر حضرات نے اِسے اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور یہی درست ہے۔

5611 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: فَيُؤْخَذ بالنواصى والأقدام (الرَّحْمٰن) قَالَ يجمع بَيْن رَاسه وَرجلَيْهِ ثُمَّ يقصف كَمَا يقصف الْحَطب-رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں منقول ہے:

''انہیں پیشانی اور قدموں سے پکڑا جائے گا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس کے سر اور پاؤں کو اکٹھا کیا جائے گا' اور یوں ملا دیا جائے گا' جس طرح لکڑیوں کو ایک دوسرے پر رکھ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5612 - وَرُوِىَ عَن عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة كلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيرهَا ليذوقوا الْعَذَاب (النِّسَاء) قَالَ يَا كَعْب اَخْبرنِىْ عَن تَفْسِيرهَا فَاِن صدقت صدقتك وَاِن كذبت رددت عَلَيْك فَقَالَ اِن جلد ابْن آدم يحرق ويجدد فِىْ سَاعَة اَوْ فِىْ يَوْم مِقْدَار سِتَّة آلَاف مرّة قَالَ صدقت رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے' انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب بھی ان کی کھال جل جائے گی' تو ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دے دیں گے' تاکہ وہ لوگ عذاب کا ذائقہ چکھیں''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تم مجھے اس کی تفسیر کے بارے میں بتاؤ' اگر تم نے صحیح بیان کیا' تو میں تمہاری بات کو درست قرار دوں گا' اگر تم نے غلط بیانی کی' تو میں تمہاری بات کو مسترد کر دوں گا' تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک گھڑی میں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک دن میں انسان کی کھال چھ ہزار مرتبہ جلائی جائے گی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5613 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ الْبَصْرِیّ قَالَ کلما نَضِجَتْ جُلُوْدهمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيرهَا لیذوقوا الْعَذَاب قَالَ تاكلهم النَّار كل يَوْم سَبْعِيْنَ الف مرّة كلما اكلتهم قِيْلَ لَهُمْ عودوا فيعودون كَمَا كَانُوا

❀❀ حسن بصری کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''جب بھی ان کی کھال جل جائے گی' ہم اس کی جگہ انہیں دوسری کھال دیدیں گے' تا کہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں''

حسن بصری فرماتے ہیں: آگ انہیں روزانہ ستر ہزار مرتبہ کھائے گی' جب وہ انہیں کھالے گی' توان سے کہا جائے گا: تم دوبارہ بن جاؤ! تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جائیں گے۔

5614 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤْتِیْ بانعم اَهْلِ الدُّنْيَا من اَهْلِ النَّارِ فيصبغ فِی النَّار صبغة ثُمَّ يُقَال لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت خيرا قطّ هَلْ مر بك نعيم قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب وَيُؤْتِیْ بأشد النَّاس بؤسا فِی الدُّنْيَا من اَهْلِ الْجنَّة فيصبغ صبغة فِی الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْن آدم هَلْ رَاَيْت بؤسا قطّ هَلْ مر بك من شدَّة قطّ فَيَقُوْلُ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا مر بِی بؤس قطّ وَلَا رَاَيْت شدَّة قطّ-رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''دنیا میں سب سے زیادہ نعمت والے فرد کو لایا جائے گا' جو جہنمی ہوگا' اور اسے جہنم کا ایک چکر لگوایا جائے گا' پھر اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کبھی کوئی نعمت تم پر گزری ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم اے میرے پروردگار! پھر اس شخص کو لایا جائے گا' جو دنیا میں سب سے زیادہ پریشان رہا تھا' لیکن وہ جنتی ہوگا' تو اسے جنت کا ایک چکر لگوایا جائے گا' تو اس سے دریافت کیا جائے گا: اے انسان! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے؟ کیا تم پر کبھی کوئی شدت گزری ہے' تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں اللہ کی قسم' اے میرے پروردگار! مجھ پر کبھی کوئی پریشانی نہیں آئی اور میں نے کبھی کوئی شدت نہیں دیکھی''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5615 - وَعَنْ سُوَيْد بن غَفلَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذا اَرَادَ اللّٰه اَن ينسى اَهْلِ النَّارِ جعل للرجل مِنْهُم صندوقا على قدره من نَار لَا ينبض مِنْهُ عرق إِلَّا فِيْهِ مِسْمَار من نَار ثُمَّ تضرم فِيْهِ النَّار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِیْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل بقفل من نَار ثُمَّ يَجْعَل ذٰلِكَ الصندوق فِیْ صندوق من نَار ثُمَّ يضرم بَيْنَهُمَا نَار ثُمَّ يقفل ثُمَّ يلقى اَوْ يطْرَح فِی النَّار فَذٰلِكَ قَوْله

من فَوْقهم ظلل مِنَ النَّار وَمَنْ تَحْتهم ظلل ذٰلِكَ يخوف اللّٰه بِهِ عباده يَا عباد فاتقون (الزمر) وَذٰلِكَ قَوْله لَهُمْ فِيْهَا زفير وهم فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ (الانبیاء) قَالَ فَمَا يرى اَن فِی النَّار اَحَدًا غَيْره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ مَوْقُوْفًا وَّرَوَاهُ اَيْضًا بنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْد بِاِسْنَادٍ مُنْقَطع

قَالَ الْحَافِظ سُوَيْد بن غَفلَة ولد فِی الْعَام الَّذِیْ ولد فِيْهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَام الْفِيل وَقدم الْمَدِيْنَة حِيْن دفنُوا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يره وَتُوفِّی فِیْ زمن الْحجَّاج وَهُوَ ابْن خمس

وَعِشْرِيْنَ وَقِيْلَ سبع وَعِشْرِيْنَ وَمِائَة

سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ اہل جہنم کو بھلا دینے (یعنی بھرپور سزا دینے) کا ارادہ کرے گا' تو ان میں سے ایک شخص کے لئے وہ ایک صندوق بنائے گا' جس پر ہر طرف آگ لگی ہوئی ہوگی' اس میں سے جو بھی پسینہ نکلے گا' وہ آگ کی سمار میں ہوگا' پھر اس میں اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' ان کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر آگ کا قفل لگایا جائے گا' پھر اس صندوق کو آگ کے بنے ہوئے ایک اور صندوق میں رکھا جائے گا' پھر ان (صندوقوں) کے درمیان ایک اور آگ بھڑکائی جائے گی' پھر اس پر قفل لگا دیا جائے گا' اور پھر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پھینک دیا جائے گا' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کے اوپر بھی آگ کے بادلوں (کی چھت) ہوگی' اور ان کے نیچے بھی (آگ کی) تہیں ہوں گی' اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے' تو اے میرے بندو! تم لوگ مجھ سے ڈرو!''۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''ان کی اس (جہنم) میں چیخ و پکار ہوگی' اور وہ اس میں (اس چیخ و پکار کے علاوہ) کچھ اور نہیں سنیں گے''۔

راوی کہتے ہیں: تو وہ شخص یہ سمجھے گا کہ جہنم میں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ کے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کی مانند ایک اور روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر منقطع سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سوید بن غفلہ نامی راوی اُسی سال پیدا ہوئے تھے' جس سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے' اور یہ عام الفیل کا سال ہے' لیکن یہ مدینہ منورہ اس وقت آئے' جب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے تھے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی' اِن کا انتقال حجاج بن یوسف کے عہد میں ہوا تھا' اس وقت اِن کی عمر ایک سو پچیس سال' اور ایک قول کے مطابق' ایک سو ستائیس سال تھی۔

فصل فِيْ بكائهم وشهيقهم

فصل: اہل جہنم کا رونا اور چیخ و پکار کرنا

5616 - عَنْ عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِن اَهْلِ النَّارِ يَدْعُوْنَ مَالِكًا فَلَا يُجِيبهُمْ اَرْبَعِيْنَ عَاما ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا أخرجنَا مِنْهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُونَ فَلَا يُجِيبهُمْ مثل الدُّنْيَا ثُمَّ يَقُوْلُ اخسؤوا فِيهَا وَلَا تكلمُون (الْمُؤْمِنُوْنَ) ثُمَّ ييأس الْقَوْم فَمَا هُوَ إِلَّا الزَّفِير والشهيق تشبه اَصْوَاتهم أصوات الْحمير أَولهَا شهيق وَآخرهَا زفير

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

الشهيق فِي الصَّدْر والزفير فِي الْحلق وَقَالَ ابْن فَارس الشهيق ضد الزَّفِير لِاَن الشهيق رد النَّفس

والزفير اِخْرَاج النَّفس

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جہنم (جہنم کے نگران) ''مالک'' کو بلائیں گے وہ چالیس سال تک انہیں جواب نہیں دے گا' پھر وہ یہ کہے گا: تم (اس میں ہی) رہو گے پھر وہ اپنے پروردگار کو بلائیں گے' تو یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں سے نکال دے' اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا تو ہم ظالم ہوں گے' لیکن وہ انہیں دنیا کے حساب سے جواب نہیں دے گا' پھر یہ فرمائے گا: تم لوگ اس میں رُسوا ہو کے رہو' اور تم میرے بات چیت نہ کرو' پھر وہ لوگ مایوس ہو جائیں گے' اور وہ چیخ و پکار کریں گے' اور ان کی آواز گدھے کی آواز کی طرح ہوگی' جس کا ابتدائی حصہ شہیق ہوتا ہے' اور آخری حصہ زفیر ہوتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الشہیق'' اس آواز کو کہتے ہیں' جو سینے میں ہو' اور الزفیر اس کو کہتے ہیں' جو حلق میں ہو' ابن فارس کہتے ہیں: شہیق' زفیر کی ضد ہے' کیونکہ شہیق کا مطلب سانس کو اندر لے جانا ہے' اور زفیر کا مطلب سانس کو باہر لانا ہے۔

5617 - وروى الْبَيْهَقِيّ عَن مُعَاوِيَة بن صَالح عَن عَليّ بن اَبِي طَلْحَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس فِي قَوْلِه لَهُمْ فِيهَا زفير وشهيق قَالَ صَوْت شَدِيْد وَصَوْت ضَعِيْف

قَالَ الْحَافِظ وَتقدم حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ وَفِيْه فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا مَالِكًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا مَالك لِيَقْضِ علينا رَبك قَالَ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ (الزخرف)

قَالَ الْاَعْمَش نبئت اَن بَيْن دُعَائِهِمْ وَبَيْن اِجَابَة مَالك لَهُمْ ألف عَام

قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ادعوا رَبكُمْ فَلَا اَحَد خير من ربكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا غلبت علينا شِقْوَتنَا وَكُنَّا قوما ضَالِّيْنَ رَبنَا أخرجنَا مِنْهَا فَإِن عدنا فَإِنَّا ظَالِمُونَ (الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ فَيُجِيبهُمْ اخسؤوا فِيهَا وَلَا تكلمُون- قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ يئسوا من كل خير وَعند ذٰلِكَ يَاْخُذُونَ فِي الزَّفِير والشهيق وَالْوَيْل-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

امام بیہقی نے' معاویہ بن صالح کے حوالے سے' علی بن ابوطلحہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کیا ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''ان کے لئے اس (جہنم میں) زفیر اور شہیق ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد تیز آواز اور ہلکی آواز ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے' وہ یعنی اہل جہنم یہ کہیں گے: تم مالک کو بلاؤ! تو وہ کہیں گے: اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارے بارے میں فیصلہ کردے' تو وہ کہے گا: تم یہیں رہو گے۔

''اعمش بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ان کے دعا کرنے' اور مالک کے جواب دینے کے درمیان' ایک ہزار سال کا وقفہ ہوگا' پھر وہ لوگ کہیں گے: تم اپنے پروردگار کو بلاؤ' کیونکہ کوئی بھی تمہارے پروردگار سے بہتر نہیں ہے' تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگ تھے' اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس میں

سے نکال دے اگر ہم نے دوبارہ ایسا کیا' تو ہم ظالم ہوں گے تو پروردگار انہیں یہ جواب دے گا:

''تم لوگ رسوا ہو کر اس میں رہو اور تم میرے ساتھ کلام نہ کرو''

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس وقت' وہ لوگ ہر قسم کی بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے' اور اس وقت وہ زفیر شہیق اور ویل (کی آوازیں نکالیں گے)۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5618 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْسل الْبكاء على أَهْلِ النَّارِ فيبكون حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع ثُمَّ يَبْكُونَ الدَّم حَتّٰى يصير فِيْ وُجُوهِهِمْ كَهَيئَةِ الْأُخْدُوْد لَو أُرْسلت فِيهَا السفن لجرت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَأَبُوْ يعلى وَلَفْظِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا أَيهَا النَّاس ابكوا فَإِن لم تبكوا فتباكوا فَإِن أَهْلِ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّار حَتّٰى تسيل دموعهم فِيْ خدودهم كَأَنَّهَا جداول حَتّٰى تَنْقَطِع الدُّمُوع فيسيل يَعْنِيْ الدَّم فيقرح الْعُيُوْن

وَفِيْ إِسنادهما يزِيْد الرقاشِي وَبَقِيَّة رُوَاة ابْن مَاجَه ثِقَات احْتج بهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصرًا عَن عبد الله بن قيس مَرْفُوعا قَالَ إِن أَهْلِ النَّارِ ليبكون حَتّٰى لَو أجريت السفن فِيْ دموعهم لجرت وَإِنَّهُم ليبكون الدَّم مَكَان الدمع-وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

الْأُخْدُوْد بِالضَّمِّ هُوَ الشق الْعَظِيْم فِي الْأَرْض

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم پر رونے کو بھیجا جائے گا' تو وہ روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ خون کے آنسو روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے چہروں پر گڑھے سے بن جائیں گے کہ اگر ان میں کشتیوں کو چھوڑا جائے' تو وہ بھی چلنے لگیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام یعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! تم روو' اگر تم روتے نہیں ہو' تو رونے جیسی شکل بنالو' کیونکہ اہل جہنم' جہنم میں روئیں گے' یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے رخساروں پر یوں بہیں گے' جیسے وہ نالے ہوتے ہیں' یہاں تک کہ جب ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے' تو وہ بہے گا' نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ خون بہے گا' اور ان کی آنکھوں میں زخم ہو جائیں گے''۔

ان دونوں کی سند میں یزید رقاشی نامی راوی ہے' امام ابن ماجہ کے باقی راویوں سے' امام بخاری اور امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

یہی روایت امام حاکم نے مختصر روایت کے طور پر عبداللہ بن قیس کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اہل جہنم روئیں گے' یہاں تک کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں' تو وہ بھی چلیں گی' اور وہ آنسوؤں کی جگہ خون

سے روئیں گے"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ اخدود میں ("ا" پر) پیش ہے اس سے مراد زمین میں موجود بڑا گڑھا ہے۔

3 - التَّرْغِيب فِي الْجَنَّة وَنَعِيمهَا ويشتمل على فُصُوْل

باب: جنت اور اس کی نعمتوں کے بارے میں ترغیبی روایات' یہ چند فصول پر مشتمل ہے

5619 - عَنْ اَبِىْ بكرَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَيْر حَقهَا لم يرح رَائِحَة الْجَنَّة فَإِن ريح الْجَنَّة ليوجد من مسيرَة مائَة عَام

وَفِىْ رِوَايَةٍ: وَإِن لريحها ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام-رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی ذمی کو ناحق طور پر قتل کردے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ایک سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"بے شک اس کی خوشبو' پانچ سو سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

5620 - وَعَنْ جَابِر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ريح الْجَنَّة يُوجد من مسيرَة ألف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ وَتقدم غير مَا حَدِيْث فِيْهِ ذكر رَائِحَة الْجَنَّة فِىْ اَمَاكِن مُتَفَرِّقَة من هٰذَا الْكتاب لم نعدها

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت کی خوشبو' ایک ہزار سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے' اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان' یا قطع رحمی کرنے والا اُسے نہیں پاسکیں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے علاوہ اور احادیث گزر چکی ہیں' جو اس کے علاوہ متفرق مقامات پر نقل ہوئی ہیں' جو جنت کی خوشبو کے بارے میں ہیں' ہم انہیں (یہاں) نہیں دہرائیں گے۔

فصل فِىْ صفة دُخُول اَهْلِ الْجنةِ الْجَنَّةَ وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے جنت میں' داخل ہونے کی صفت اور دیگر امور کا بیان

5621 - عَنْ عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سَاَلَ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن هٰذِهِ الْاٰيَة يَوْم نحْشر الْمُتَّقِينَ اِلَى الرَّحْمٰن وَفْدًا (مَرْيَم) اِلَى آخرهَ- قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَفْد اِلَّا ركب قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِی بِیَدِهٖ اِنَّهُمْ اِذَا خَرَجُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ اسْتَقْبَلُوْا بِنُوْقٍ بِیْضٍ لَهَا اَجْنِحَةٌ عَلَيْهَا رِحَالُ الذَّهَبِ شِرْكُ نِعَالِهِمْ نُوْرٌ یَتَلَأْلَأُ كُلُّ خَطْوَةٍ مِنْهَا مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ وَیَنْتَهُوْنَ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا حَلْقَةٌ مِنْ یَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ عَلٰی صَفَائِحِ الذَّهَبِ وَاِذَا شَجَرَةٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ یَنْبَعُ مِنْ اَصْلِهَا عَیْنَانِ فَاِذَا شَرِبُوْا مِنْ اَحَدِهِمَا جَرَتْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِیْمِ وَاِذَا تَوَضَّؤُوْا مِنَ الْاُخْرٰی لَمْ تَشْعَثْ اَشْعَارُهُمْ اَبَدًا فَیَضْرِبُوْنَ الْحَلْقَةَ بِالصَّفِیْحَةِ فَلَوْ سَمِعْتَ طَنِیْنَ الْحَلْقَةِ یَا عَلِیُّ فَیَبْلُغُ كُلَّ حَوْرَاءَ اَنَّ زَوْجَهَا قَدْ اَقْبَلَ فَتَسْتَخِفُّهَا الْعَجَلَةُ فَتَبْعَثُ قَیِّمَهَا فَیَفْتَحُ لَهُ الْبَابَ فَلَوْلَا اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَرَّفَهُ نَفْسَهُ لَخَرَّ لَهُ سَاجِدًا مِمَّا یَرٰی مِنَ النُّوْرِ وَالْبَهَاءِ فَیَقُوْلُ اَنَا قَیِّمُكَ الَّذِیْ وُكِّلْتُ بِاَمْرِكَ فَیَتْبَعُهُ فَیَقْفُوْ اَثَرَهُ فَیَاْتِیْ زَوْجَتَهُ فَتَسْتَخِفُّهَا الْعَجَلَةُ فَتَخْرُجُ مِنَ الْخَیْمَةِ فَتُعَانِقُهُ وَتَقُوْلُ اَنْتَ حِبِّیْ وَاَنَا حِبُّكَ وَاَنَا الرَّاضِیَةُ فَلَا اَسْخَطُ اَبَدًا وَاَنَا النَّاعِمَةُ بِلَا اَبْاَسُ اَبَدًا وَاَنَا الْخَالِدَةُ فَلَا اَظْعَنُ اَبَدًا فَیَدْخُلُ بَیْتًا مِنْ اَسَاسِهٖ اِلٰی سَقْفِهٖ مِائَةُ اَلْفِ ذِرَاعٍ مَبْنِیٌّ عَلٰی جَنْدَلِ اللُّؤْلُؤِ وَالْیَاقُوْتِ طَرَائِقُ خُضْرٌ وَطَرَائِقُ صُفْرٌ مَا مِنْهَا طَرِیْقَةٌ تُشَاكِلُ صَاحِبَتَهَا فَیَاْتِی الْاَرِیْكَةَ فَاِذَا عَلَیْهَا سَرِیْرٌ عَلَی السَّرِیْرِ سَبْعُوْنَ فِرَاشًا عَلٰی كُلِّ فِرَاشٍ سَبْعُوْنَ زَوْجَةً عَلٰی كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً یُرٰی مُخُّ سَاقِهَا مِنْ بَاطِنِ الْحُلَلِ یَقْضِیْ جِمَاعَهُنَّ فِیْ مِقْدَارِ لَیْلَةٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمْ اَنْهَارٌ مُطَّرِدَةٌ اَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَیْرِ آسِنٍ صَافٍ لَیْسَ فِیْهِ كَدَرٌ وَاَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّی لَمْ یَخْرُجْ مِنْ بُطُوْنِ النَّحْلِ وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِیْنَ لَمْ تَعْصِرْهُ الرِّجَالُ بِاَقْدَامِهَا وَاَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهُ لَمْ یَخْرُجْ مِنْ بُطُوْنِ الْمَاشِیَةِ فَاِذَا اشْتَهَوُا الطَّعَامَ جَاءَتْهُمْ طَیْرٌ بِیْضٌ فَتَرْفَعُ اَجْنِحَتَهَا فَیَاْكُلُوْنَ مِنْ جُنُوْبِهَا مِنْ اَیِّ الْاَلْوَانِ شَاؤُوْا ثُمَّ تَطِیْرُ فَتَذْهَبُ وَفِیْهَا ثِمَارٌ مُتَدَلِّیَةٌ اِذَا اشْتَهَوْهَا انْبَعَثَ الْغُصْنُ اِلَیْهِمْ فَیَاْكُلُوْنَ مِنْ اَیِّ الثِّمَارِ شَاؤُوْا اِنْ شَاءَ قَائِمًا وَاِنْ شَاءَ مُتَّكِئًا وَذٰلِكَ قَوْلُهٗ وَجَنَی الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ (الرحمٰن) وَبَیْنَ اَیْدِیْهِمْ خَدَمٌ كَاللُّؤْلُؤِ

رَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا فِیْ كِتَابِ صِفَةِ الْجَنَّةِ عَنِ الْحَارِثِ وَهُوَ الْاَعْوَرُ عَنْ عَلِیٍّ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا اَیْضًا وَالْبَیْهَقِیُّ وَغَیْرُهُمَا عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِیٍّ مَوْقُوْفًا عَلَیْهِ بِنَحْوِهٖ وَهُوَ اَصَحُّ وَاَشْهَرُ

وَلَفْظُ ابْنِ اَبِی الدُّنْیَا قَالَ یُسَاقُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰی اِذَا انْتَهَوْا اِلٰی بَابٍ مِنْ اَبْوَابِهَا وَجَدُوْا عِنْدَهُ شَجَرَةً یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ سَاقِهَا عَیْنَانِ تَجْرِیَانِ فَعَمَدُوْا اِلٰی اِحْدَاهُمَا كَاَنَّمَا اُمِرُوْا بِهَا فَشَرِبُوْا مِنْهَا فَاَذْهَبَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ مِنْ اَذًی اَوْ قَذًی اَوْ بَاْسٍ ثُمَّ عَمَدُوْا اِلَی الْاُخْرٰی فَتَطَهَّرُوْا مِنْهَا فَجَرَتْ عَلَیْهِمْ بِنَضْرَةِ النَّعِیْمِ فَلَنْ تَتَغَیَّرَ اَبْشَارُهُمْ تَغَیُّرًا بَعْدَهَا اَبَدًا وَلَنْ تَشْعَثَ اَشْعَارُهُمْ كَاَنَّمَا دُهِنُوْا بِالدِّهَانِ ثُمَّ انْتَهَوْا اِلٰی خَزَنَةِ الْجَنَّةِ فَقَالُوْا سَلَامٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ (الزمر) قَالَ ثُمَّ تَلْقَاهُمْ اَوْ یَلْقَاهُمُ الْوِلْدَانُ یُطِیْفُوْنَ بِهِمْ كَمَا یُطِیْفُ وِلْدَانُ اَهْلِ الدُّنْیَا بِالْحَمِیْمِ یَقْدَمُ مِنْ غَیْبَتِهٖ فَیَقُوْلُوْنَ اَبْشِرْ بِمَا اَعَدَّ اللهُ لَكَ مِنَ الْكَرَامَةِ قَالَ ثُمَّ یَنْطَلِقُ غُلَامٌ مِنْ اُولٰئِكَ الْوِلْدَانِ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُوْلُ قَدْ جَاءَ فُلَانٌ بِاسْمِهِ الَّذِیْ یُدْعٰی بِهٖ فِی الدُّنْیَا فَتَقُوْلُ اَنْتَ رَاَیْتَهٗ فَیَقُوْلُ اَنَا رَاَیْتُهٗ وَهُوَ ذَا بِاَثَرِیْ فَیَسْتَخِفُّ اِحْدَاهُنَّ الْفَرَحُ حَتّٰی تَقُوْمَ عَلٰی اُسْكُفَّةِ بَابِهَا فَاِذَا انْتَهٰی اِلٰی مَنْزِلِهٖ نَظَرَ اِلٰی اَیِّ شَیْءٍ اَسَاسُ بُنْیَانِهٖ فَاِذَا جَنْدَلُ اللُّؤْلُؤِ فَوْقَهُ صَرْحٌ اَخْضَرُ وَاَصْفَرُ وَاَحْمَرُ وَمِنْ كُلِّ لَوْنٍ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَنَظَرَ اِلٰی سَقْفِهٖ فَاِذَا مِثْلُ الْبَرْقِ لَوْلَا اَنَّ اللهَ قَدَّرَ لَهُ الْاَلَمَ اَنْ یَذْهَبَ بِبَصَرِهٖ ثُمَّ طَاْطَاَ

رَأسـه فَنظر اِلٰی اَزْوَاجه واکواب مَوْضُوعَة ونمارق مصفوفة وزرابی مبثوثة (الفاحشة) فنظروا اِلٰی تِلْكَ النِّعْمَة ثُمّ اتکئوا وَقَالُوا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لنهتدی لَوْلَا اَن هدَانَا اللّٰه (الاعراف) اَلْاٰیَة ثُمّ یُنَادی مُنَاد تحیون فَلَا تموتون اَبَدًا وَتقیمون فَلَا تظعنون اَبَدًا وَتصحون اَرَاهُ قَالَ فَلَا تمرضون اَبَدًا

الجندل الْحجر 'الآسن بِمد الْهمزَة وَکسر السِّین الْمُهْملَة هُوَ الْمُتَغَیّر 'الْحَمِیم الْقَرِیب 'الأکواب جمع کوب وَهُوَ کوز لَا عُرْوَة لَهُ وَقیل لَا خرطوم لَهُ فَإِذا کَانَ لَهُ خرطوم فَهُوَ اِبریق 'النمارق الوسائد وَاحِدهَا نمرقة 'الزرابی الْبسط الفاخرة وَاحِدهَا زربیة

❀❀ حضرت علی ڈاٹھنڈ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:
''اس دن ہم پرہیزگار لوگوں کو رحمان کی بارگاہ میں وفد کی شکل میں اکٹھا کریں گے'' ...... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

حضرت علی ڈاٹھنڈ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وفد تو وہ ہوتا ہے جو سواری پر سوار ہو کر آتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے جب وہ لوگ اپنی قبروں سے نکلیں گے' تو ان کے سامنے سفید رنگ کی اونٹنیاں کھڑی ہوئی ہوں گی' جن کے پر ہوں گے اور ان پر سونے کے بنے ہوئے پالان ہوں گے ان لوگوں کے جوتوں کے تسمے نور کے ہوں گے' اور اس اونٹنی کا ہر ایک قدم حد نگاہ تک جاتا ہوگا' وہ لوگ جنت کے دروازے تک پہنچیں گے' تو اس کا حلقہ سرخ یاقوت کا بنا ہوا گا' اور دروازہ سونے کے ٹکڑوں کا ہوگا' جنت کے دروازے کے پاس ایک درخت ہوگا' جس کی جڑ میں سے دو چشمے پھوٹ رہے ہوں گے' جب وہ دو چشموں میں سے پی لیں گے' تو نعمتوں کی چمک' ان کے چہروں میں جاری ہو جائے گی' جب وہ دوسرے (چشمے) سے وضو کریں گے' تو اس کے بعد ان کی بینائی کبھی خراب نہیں ہوگی' وہ لوگ اس کنڈی کو ٹکڑے پر ماریں گے: اے علی! کاش تم اس حلقے کی آواز سنتے' تو ہر حور کو یہ اطلاع مل جائے گی کہ اس کا شوہر آ گیا ہے' تو وہ جلدی کرے گی' اور اپنے منشی کو بھیجے گی' وہ شخص اس کے لئے دروازہ کھولے گا' اگر اللہ تعالیٰ نے اس کی پہچان اسے عطا نہ کی ہوتی' تو وہ آدمی اس منشی کے سامنے سجدے میں گر جاتا' کیونکہ وہ اس کے نور اور روشنی کو دیکھے گا' پھر وہ منشی بتائے گا: میں تمہارا وہ منشی ہوں' جسے تمہارے معاملے کا نگران مقرر کیا گیا ہے' آدمی اس کے پیچھے جائے گا' وہ اس کے پیچھے چلتا ہوا' اپنی بیوی تک پہنچ جائے گا' وہ جلدی سے آئے گی' خیمے سے باہر نکلے گی' اور اس کو گلے ملے گی' اور یہ کہے گی: تم میرے محبوب ہو اور میں تمہاری محبوبہ ہوں' میں راضی رہنے والی ہوں' کبھی ناراض نہیں ہوؤں گی' میں نعمتوں والی ہوں' کبھی پرانی نہیں ہوؤں گی' ہمیشہ رہنے والی ہوں' کبھی بوڑھی نہیں ہوؤں گی پھر وہ شخص گھر میں داخل ہوگا' جس کی بنیاد سے لے کر چھت تک ایک لاکھ بالشت کا فاصلہ ہوگا' اور وہ دیوار موتیوں اور یاقوت کی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوگی' اس پر سرخ پردے ہوں گے' سبز پردے ہوں گے' زرد پردے ہوں گے' ان میں سے کسی ایک کی شکل کسی دوسرے سے نہیں ملتی ہوگی' وہ شخص آرام کی جگہ پر آئے گا' تو وہاں ایک پلنگ ہوگا' اس پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے' ان پر ستر بیویاں بیٹھی ہوں گی' ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' ان حلوں کے اندر سے اس کی پنڈلی کا گودا دکھائی دیتا ہوگا' اور وہ شخص ایک ہی رات میں' ان سب کے ساتھ صحبت کر سکے گا' ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی' جو مختلف قسم کی ہوں گی' ایک نہر صاف پانی کی ہوگی' جو باسی نہیں ہوگا' اور صاف ہوگا' اس میں کوئی میلا پن نہیں ہوگا' ایک نہر صاف شہد کی ہوگی' جو کسی شہد کی مکھی کی پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا' ایک نہر خمر کی ہوگی' جو پینے والے کو لذت فراہم کرے گی' لیکن اسے لوگوں نے اپنے پاؤں کے ذریعے نچوڑا نہیں

ہوگا ایک نہر دودھ کی ہوگی جس کا ذائقہ خراب نہیں ہوگا اور وہ کسی جانور کے پیٹ سے نہیں نکلا ہوگا' جب وہ جنتی کھانے کی خواہش کریں گے تو سفید پرندے ان کے پاس آئیں گے وہ اپنا پر اٹھائیں گے' وہ جنتی ان پرندوں کے پہلوؤں میں سے مختلف قسم کی چیزیں کھائیں گے جو وہ چاہیں گے' پھر وہ پرندہ اڑے گا' اور چلا جائے گا' اس جنت میں پھل ہوں گے' جو لٹکے ہوئے ہوں گے' جب آدمی کو اس کی خواہش محسوس ہوگی' تو شاخ اس کی طرف جھک آئے گی اور وہ لوگ جو پھل چاہیں گے کھا لیں گے' اگر وہ چاہیں گے' تو کھڑے ہو کر کھائیں گے' اگر چاہیں گے' تو بیٹھے بیٹھے کھا لیں گے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''دونوں جنتوں کے پھل (ان کے) قریب جھک رہے ہونگے''

اور ان کے سامنے خادم ہوں گے جو موتیوں کی مانند ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب ''صفۃ الجنۃ'' میں حارث کے حوالے سے نقل کی ہے' جو حارث اعور ہے' اس کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' یہ اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے' اسے ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے عاصم بن ضمرہ کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے' اُن پر ''موقوف'' روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے' اور یہی زیادہ درست اور زیادہ مشہور ہے۔

ابن ابودنیا کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں:

''پرہیزگار لوگوں کو ان کے پروردگار کی طرف' گروہوں کی شکل میں لے جایا جائے گا' یہاں تک کہ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آئیں گے' تو اس کے پاس ایک درخت پائیں گے' جس کی جڑ میں سے دو چشمے بہتے ہوئے نکل رہے ہوں گے' وہ لوگ اس میں سے ایک چشمے کے پاس جائیں گے' یوں جیسے انہیں اس کا حکم دیا گیا ہو' اور اس میں سے پئیں گے اور ان کے پیٹ میں موجود ہر تکلیف دہ چیز' ہر گندگی' اور ہر خرابی ختم ہو جائے گی' پھر وہ دوسرے کی طرف جائیں گے' تو اس کے ذریعے وضو کریں گے' تو ان پر نعمتوں کی چمک جاری ہو جائے گی' اس کے بعد ان کی جلد کبھی خراب نہیں ہوگی' اور نہ ہی اس کے بعد کبھی وہ غبارہ آلود ہوگی' ان کے بال غبار آلود نہیں ہوں گے' یوں لگے گا' جیسے انہوں نے تیل لگایا ہوا ہے' پھر وہ جنت کے نگران فرشتوں کے پاس آئیں گے' تو وہ (فرشتے) یہ کہیں گے: تم پر سلام ہو' تمہیں مبارک ہو' تم اس میں داخل ہو جاؤ اور ہمیشہ رہو!

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ولدان (یعنی ملازمین) ان لوگوں کے سامنے آئیں گے' اور وہ ان کے گرد یوں چکر لگائیں گے جس طرح اہل دنیا چکر لگاتے ہیں' جو کسی پسندیدہ شخصیت کے لئے ہوتا ہے' جب وہ غیر حاضری کے بعد آتی ہے' وہ کہیں گے: تمہیں اس بات کی خوشخبری حاصل ہو' جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عزت افزائی کی چیزیں تیار کی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ان میں سے ایک لڑکا جائے گا' اور اس کی' حور عین سے تعلق رکھنے والی بیوی کو بتائے گا: فلاں شخص آ گیا ہے' وہ اس شخص کا وہ نام لے گا' جس کے ذریعے اسے دنیا میں بلایا جاتا تھا' تو وہ حور کہے گی: کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ میرے پیچھے آ رہا ہے' تو وہ حور خوشی کے عالم میں اٹھے گی' یہاں تک کہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہو جائے گی' جب آدمی اپنے گھر میں پہنچے گا' تو اس بات کا جائزہ لے گا' اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز پر ہے؟ تو اس کے پتھر موتی ہوں گے' جن کے اوپر سبز' زرد' سرخ اور مختلف رنگوں کے پردے ہوں گے' پھر وہ سر اٹھا کر اس کی چھت کا جائزہ لے گا' تو وہ برق کی مانند ہوگی' اگر اللہ تعالیٰ نے اسے پابند نہ کیا ہوتا' تو اس کی چمک کی وجہ سے اس کی بینائی رخصت ہو جاتی' پھر وہ اپنا سر نیچا کرے گا' اور اپنی ازواج کی

طرف دیکھے گا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور برتن رکھے ہوئے ہوں گے اور تکیے رکھے ہوئے ہوں گے اور بچھونے بچھے ہوئے ہوں گے''۔

پھر وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھیں گے اور پھر ٹیک لگالیں گے اور یہ کہیں گے: (جس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت نصیب کی اور ہم خود ہدایت حاصل کرنے والے نہیں تھے اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا نہ کرتا''۔

پھر ایک منادی پکار کر یہ کہے گا: تم ہمیشہ زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی تم ہمیشہ جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے تم ہمیشہ تندرست رہو گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں:) تم کبھی بیمار نہیں ہو گے''۔

لفظ الجندل کا مطلب پتھر ہے آسن کا مطلب تبدیل ہونے والا ہے الحمیم کا مطلب قریبی رشتے دار (یا پکا دوست) ہے اکواب لفظ کوب کی جمع ہے یہ اس کوزے کو کہتے ہیں جس کا دستہ نہ ہو اور ایک قول کے مطابق جس کا خرطوم (یعنی سونڈ) نہ ہو اگر اس کا خرطوم ہو تو اسے ''ابریق'' کہتے ہیں نمارق سے مراد تکیے ہیں جس کی واحد نمرقہ ہوتی ہے ذرابی اس سے مراد قیمتی بچھونے ہیں اس کی واحد ذربیہ آتی ہے۔

5622 - وَعَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ خَطَبَنَا عتبَة بن غَزْوَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أما بعد فَإِن الدُّنْيَا قد آذنت بصرم وَوَلَّتْ حذاء وَلَمْ يبْق مِنْهَا إِلَّا صبابَة كَصُبَابَةِ الْإِنَاء يصطبها صَاحبهَا وَإِنَّكُمْ منتقلون مِنْهَا إِلٰى دَار لَا زَوَال لَهَا فانتقلوا بِخَير مَا يحضرنكم وَلَقَد ذكر لنا أَن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة بَيْنَهُمَا مسيرَة اَرْبَعِيْنَ سنة وليأتين عَلَيْهِ يَوْم وَهُوَ كظيظ من الزحام

رَوَاهُ مُسْلِم هٰكَذَا مَوْقُوْفًا وَتقدم بِتَمَامِهِ فِي الزّهْد

وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصِرًا قَالَ مَا بَيْن مصراعين فِي الْجَنَّة كمسيرة اَرْبَعِيْنَ سنة –وَفِيْ اِسْنَاده اضْطِرَاب

❀❀ خالد بن عمیر بیان کرتے ہیں: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور پھر ارشاد فرمایا:

''امابعد! دنیا رخصت ہونے والی ہے اور منہ پھیر کر جانے والی ہے اس میں سے صرف وہ چیز رہ گئی ہے جو تلچھٹ میں ہوتی ہے جیسے کسی برتن کے نیچے رہ جاتی ہے جسے آدمی چھوڑ دیتا ہے تم لوگ اس سے منتقل ہو کر ایک ایسے جہان کی طرف جاؤ گے جس میں زوال نہیں ہوگا تو تم اس بہترین چیز کو ساتھ لے کر منتقل ہونا جو تمہیں دستیاب ہو ہمارے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے دوکواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہوگا اور اس پر ایک ایسا دن بھی آئے گا کہ جب اس پر لوگوں کا ہجوم ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے یہ مکمل روایت زہد سے متعلق باب میں گزر چکی ہے اسے امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر مختصر حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جنت (کے دروازوں) کے دوکواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

اس کی سند میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

5623 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِن مَا بَيْن مصراعين من مصاريع الْجَنَّة لَكَمَا بَيْن مَكَّة وهجر وهجر وَمَكَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِمٍ فِیْ حَدِيْثٍ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا اِلَّا اَنه قَالَ: لَكَمَا بَيْن مَكَّة وهجر اَوْ كَمَا بَيْن مَكَّة وَبصرى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' جنت کے کواڑوں میں سے' دوکواڑوں کے درمیان' اتنا فاصلہ ہے' جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے' اور ہجر اور مکہ کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جتنا مکہ اور ہجر کے درمیان ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے''۔

5624 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ليدخلن الْجَنَّة من اُمتِیْ سَبْعُوْنَ اَلفا اَوْ سَبْعمِائة اَلف متماسكون آخذ بَعْضُهُمْ بِبَعْض لَا يدْخل اَوَّلهمْ حَتّٰى يدْخل آخِرهم وُجُوْهِهِمْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر - رَوَاهُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کے ستر ہزار لوگ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سات لاکھ لوگ' ایک دوسرے کو پکڑ کر جنت میں داخل ہوں گے' ان کا پہلا فرد اس وقت تک داخل نہیں ہوگا' جب تک آخری فرد داخل نہیں ہو جائے گا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5625 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد كَوْكَب درى فِی السَّمَاء اِضاءة لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ امشاطهم الذَّهَب ورشحهم الْمسك ومجامرهم الألوة اَزْوَاجِهِمْ الْحور الْعين اَخلَاقهم على خلق رجل وَاحِد عَلٰى صُوْرَة اَبِيهِمْ آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِی السَّمَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

5623-صحيح مسلم - كتاب الإيمان' باب أدنى أهل الجنة منزلة فيها - حديث:313مستخرج أبي عوانة - كتاب الإيمان باب في صفة الشفاعة - حديث:326صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم أنه مضاد - حديث:7497مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم - حديث:31036السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى: ذرية من حملنا مع نوح إنه كان عبدا - حديث:10843

''بے شک وہ پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' جو روشنی کے اعتبار سے ہوں گے' وہ لوگ جنت میں نہ پیشاب کریں گے' نہ پاخانہ کریں گے' نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ تھوک پھینکیں گے' ان کی کنگھیاں سونے سے بنی ہوئی ہوں گی' ان کی خوشبو مشک ہوگی ان کی انگیٹھیاں الوہ ہوں گی' ان کی بیویاں حورعین ہوں گی' اور ان کی ظاہری جسامت تمہارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز لمبی ہوگی''۔

5626 - وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل زمرة تلج الْجَنَّة صورهم عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَةَ الْبَدْر لَا يبصقون فِيْهَا وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ آنيتهم فِيْهَا الذَّهَب امشاطهم من الذَّهَب وَالْفِضَّة ومجامرهم الألوة ورشحهم الْمسك لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم من الْحسن لَا اخْتِلَاف بَيْنَهُمْ وَلَا تباغض قُلُوْبهم قلب وَاحِد يسبحون اللّٰه بكرَة وعشيا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهما وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' ان کی شکلیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی' وہ لوگ نہ جنت میں تھوکیں گے' اور نہ ناک صاف کریں گے' اور نہ پاخانہ کریں گے' جنت میں ان کے برتن سونے کے ہوں گے' ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی' ان کی انگیٹھیوں میں ''الوہ'' سلگے گا' ان کی خوشبو مشک ہوگی' ان میں سے ہر ایک کو دو بیویاں ملیں گی' جن کی پنڈلی کا گودا' حسن کی زیادتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے بھی نظر آئے گا' ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہوگا' کوئی بغض نہیں ہوگا' ان سب کے دل ایک ہوں گے' اور وہ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے۔

5627 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة من اُمتِیْ عَلٰى صُوْرَة الْقَمَر لَيْلَةَ الْبَدْر ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ على اَشد نجم فِي السَّمَاء اِضاءة ثُمَّ هم بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِل...... فَذكر الحَدِيْث وَقَالَ قَالَ ابْن اَبِیْ شيبَة على خلق رَجل يَعْنِیْ بِضَم الْخَاء وَقَالَ اَبُوْ كريب على خلق يَعْنِیْ بِفَتْحِهَا الألوة بِفَتْح الْهمزَة وَضمّهَا وبضم اللَّام وَتَشْدِيد الْوَاو وَفتحهَا من اَسمَاء الْعود الَّذِیْ يتبخر بِهِ -قَالَ الْاَصْمَعِي: اَرَاهَا كلمة فارسية عربت

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے' پھر اس کے بعد والے لوگ آسمان میں موجود سب سے زیادہ روشن اور چمکدار ستارے کی مانند ہوں گے' پھر وہ اس کے بعد ایک جگہ کا قصد کریں گے''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ابن ابوشیبہ نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ خلق رجل ہے یعنی خ پر پیش ہے' ابوکریب کہتے ہیں: خ پر زبر ہے' یعنی لفظ خَلق ہے

لفظ ''الوہ'' یہ ایک مخصوص قسم کی لکڑی کا نام ہے' جس کو دھونی میں استعمال کیا جاتا ہے' اصمعی کہتے ہیں: یہ ایک فارسی کالفظ ہے جسے عربی میں منتقل کیا گیا ہے۔

5628 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدخل اَهْلِ الجنَّة الْجَنَّة جردا مردا مُكَحَّلِينَ بني ثَلَاث وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَلَفظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلِ الْجنَّة جرد مرد كحل لَا يفنى شبابهم وَلَا تبلى ثِيَابهمْ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں داخل ہوں گے (تو ان کی یہ حالت ہوگی) کہ ان کے جسم پر بال نہیں ہونگے' اور ان کی داڑھی مونچھ نہیں ہوگی' اور ان کی آنکھیں سرمگیں ہوں گی' اور عمر تینتیس سال کے لگ بھگ ہوگی (یعنی وہ بھرپور جوان ہوں گے)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے انہوں نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت غریب ہے' ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جسم پر بالوں کے بغیر ہوں گے' داڑھی مونچھ کے بغیر ہوں گے' اور ان کی آنکھیں خوبصورت ہوں گی' ان کی جوانی ختم نہیں ہوگی' اور ان کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوں گے''۔

5629 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يدخل اَهْلِ الْجنَّة الْجنَّة جردا مردا بيضًا جِعَادًا مُكَحَّلِينَ اَبنَاء ثَلَاث وَثَلَاثِينَ وهم على خلق آدم سِتُّوْنَ ذِرَاعا فِي عرض سَبْعَة اَذْرع

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد بن جدعَان عَنِ ابْنِ الْمسيب عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت' جب جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کے جسم پر بال نہیں ہوں گے' داڑھی نہیں ہوگی' وہ گورے چٹے' گھنگھریالے بالوں والے ہوں گے' آنکھیں سرمگیں ہوں گی' اور تینتیس برس کی عمر کے ہوں گے' اور ان کی ظاہری جسامت' حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ گز ہوگی' اور چوڑائی سات ذراع (یعنی سب سے بڑی انگلی کے کونے سے لے کر کہنی تک کا حصہ) ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے' اور امام ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے علی بن زید بن جدعان کے حوالے سے' سعید بن مسیب کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

5630 - وَعَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد يَمُوْت سقطا وَلَا هرما وَاِنَّمَا النَّاس فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اِلَّا بعث ابْن ثَلَاث وَثَلَاثِينَ سنة فَاِن كَانَ من اَهْلِ الْجنَّة كَانَ على مسحة آدم وَصُوْرَة يُوسُف وقلب اَيُّوب وَمن كَانَ من اَهْلِ النَّارِ عظموا وفخموا كالجبال رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ

حسن

❀❀ حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بھی مرے گا' خواہ وہ (دنیا میں) مردہ پیدا ہوا ہو' یا بوڑھا ہو کر مرا ہو' یا اُن کے درمیان جو بھی لوگ ہیں (یعنی عمر کے جس بھی حصے میں فوت ہوں گے) تو وہ تینتیس سال کے' زندہ کیے جائیں گے' اگر وہ جنتی ہوں گے' تو ان کی ظاہری جسامت حضرت آدم علیہ السلام کی مانند' شکل وصورت حضرت یوسف علیہ السلام کی مانند' اور دل کی حضرت ایوب علیہ السلام کی مانند ہوگا' اور جو لوگ جہنمی ہوں گے' تو وہ بڑے ہوں گے' اور پہاڑ کی طرح کے ہوں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل فِيمَا لأدنى اَهْلِ الْجنَّة فِيهَا

فصل: اہل جنت میں سے' سب سے کمتر شخص کے لئے جنت میں کیا ہوگا؟

5631 - وَعَنِ الْمُغيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام سَاَلَ ربه مَا ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة فَقَالَ رجل يَجِيْء بعد مَا دخل اَهْلِ الْجنَّة الْجنَّة فَيُقَالُ لَهُ ادخل الْجنَّة فَيَقُوْلُ رب كَيفَ وَقد نزل النَّاس مَنَازِلهمْ وَاَخذُوا أخذاتهم فَيُقَالُ لَهُ أترضى اَن يكون لَك مثل ملك من مُلُوك الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ رضيت رب فَيَقُوْلُ لَهُ لَك ذٰلِكَ وَمثله وَمثله وَمثله وَمثله فَقَالَ فِي الْخَامِسَة رضيت رب فَيَقُوْلُ هٰذَا لَك وَعشرَة اَمْثَاله وَلَك مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك فَيَقُوْلُ رضيت رب قَالَ رب فأعلاهم منزلَة قَالَ أُولَئِكَ الَّذِيْنَ أردْت غرست كرامتهم بيَدي وختمت عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عين وَلَمْ تسمع أذن وَلَمْ يخْطر على قلب بشر ــ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا: اہل جنت میں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے سب سے کمتر شخص کو کیا ملے گا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اہل جنت کے' جنت میں داخل ہو جانے کے بعد' ایک شخص آئے گا' تو پروردگار فرمائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ لوگ اپنی رہائش گاہوں میں چلے گئے ہیں انہوں نے اپنی جگہیں حاصل کر لی ہیں' اس سے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ کسی دنیاوی بادشاہ کی طرح کا' تمہیں رقبہ مل جائے؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہوں گا' تو پروردگار اس سے فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند مزید' اور اس کی مانند مزید اور اس کی مانند مزید بھی ملا' اس کی مانند مزید بھی ملا' تو پانچویں مرتبہ میں وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا' تو پروردگار فرمائے گا: تمہیں یہ بھی ملا اور اس کی مانند دس گنا مزید بھی ملا' اور تمہیں وہ چیز بھی ملے گی' جس کی تمہارا نفس خواہش کرے گا' اور جو چیز تمہاری آنکھوں کو لذت دے گی' تو بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو جن کا مرتبہ سب سے بلند ہوگا (انہیں کیا ملے گا؟) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں' جن کی عزت افزائی کی تیاری' میں نے اپنے دست مبارک کے ذریعے کی ہے' اور اس پر مہر لگا دی ہے' اسے کسی

آنکھ نے دیکھا نہیں ہے کسی کان نے سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5632 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة رجل صرف الله وَجهه عَن النَّار قبل الْجَنَّة وَمثل لَهُ شَجَرَة ذَات ظلّ فَقَالَ اَی رب قربنی مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَة اكون فِیْ ظلها...... فَذكر الحَدِیْث فِیْ دُخُوله الْجَنَّة وتمنیه اِلٰی اَن قَالَ فِیْ آخِره: اِذا انْقَطَعت بِهِ الْاَمَانِیْ قَالَ الله هُوَ لَكَ وَعشرَة اَمْثَاله قَالَ ثُمَّ یدْخل بَیته فتدخل عَلَیْهِ زوجتاه من الْحور الْعین فَیَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ احیاك لنا وَاَحْیَانا لَكَ قَالَ فَیَقُوْلُ مَا اعطی اَحَد مثل مَا اَعْطَیْت - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کم تر وہ شخص ہوگا' جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ جہنم سے پھیر دے گا' وہ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوا ہوگا' پھر اس کے سامنے ایک درخت آئے گا' جو سایہ دار ہوگا' تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار مجھے اس درخت کے قریب کر دے' تاکہ میں اس کے سائے میں آ جاؤں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا' اور مختلف قسم کی آرزوئیں کرے گا' یہاں تک کہ آگے چل کر اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) جب اس شخص کی آرزوئیں ختم ہو جائیں گی' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ چیز تمہیں ملی اور اس کی مانند دس گنا مزید ملی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ اپنے گھر میں داخل ہوگا' حور عین سے تعلق رکھنے والی دو بیویاں اس کے پاس آئیں گی' اور وہ دونوں یہ کہیں گی: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لئے مخصوص ہے' جس نے ہمارے لئے تمہیں زندگی دی اور تمہارے لئے ہمیں زندگی دی' تو وہ بندہ یہ کہے گا: جو مجھے دیا گیا ہے' اس کی طرح کی چیز' کسی کو نہیں دی گئی ہوگی''۔
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5633 - وَرَوَاهُ اَحْمد عَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آخر رجلَیْنِ یخرجَانِ مِنَ النَّار یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لاحَدهمَا یَا ابْن آدم مَا اَعددت لهٰذَا الْیَوْم هَلْ عملت خیرا قطّ...... فَذكر الحَدِیْث بِطُوْلِهِ اِلٰی اَن قَالَ فِیْ آخِره: فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ سل وتمنه فَیسْاَل ویتمنی مِقْدَار ثَلَاثَة اَیَّام من اَیَّام الدُّنْیَا ویلقنه اللّٰه مَا لَا علم لَهُ بِهِ فَیسْاَل ویتمنی فَاِذَا فرغ قَالَ لَكَ مَا سَاَلت قَالَ اَبُوْ سعید وَمثله مَعَه قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ وَعشرَة اَمْثَاله مَعَه فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه حدث بِمَا سَمِعت واحدث بِمَا سَمِعت

وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح اِلَّا عَلیّ بن زید وَهُوَ فِی البُخَارِیّ بِنَحْوِهِ اِلَّا اَن اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ وَمثله وَقَالَ اَبُوْ سعید وَعشرَة اَمْثَاله على الْعَكْس وَتقدم

❀❀ یہ روایت امام احمد نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''آخری دو افراد' جو جہنم میں سے نکلیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک سے فرمائے گا: اے انسان! تم نے آج کے دن کے

لئے کیا تیاری کی تھی؟ کیا تم نے کبھی کوئی اچھا کام کیا تھا؟ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث بیان کی ہے' جس میں آ گے چل کر اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:) تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم مانگو اور تمنا کرو' تو وہ مانگے گا اور تمنا کرے گا' ایسا دنیا کے دنوں کے حساب سے تین دن تک ہوتا رہے گا' اللہ تعالیٰ اسے ایسی باتوں کی تلقین کرے گا' جن کا اسے علم نہیں ہوگا' وہ مانگے گا' اور تمنا کرے گا' جب وہ اس سے فارغ ہو جائے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے جو مانگا ہے وہ تمہیں ملے گا......

یہاں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے ساتھ مزید اس کی مانند ملے گا"

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اس کے ساتھ اس کا دس گنا مزید ملے گا"

تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: آپ وہ حدیث بیان کریں' جو آپ نے سنی ہے' اور میں وہ بیان کروں گا' جو میں نے سنی ہوئی ہے۔

اس کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' صرف علی بن زید کا معاملہ مختلف ہے' امام بخاری کی کتاب میں یہ حدیث اسی طرح منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ نقل کیے تھے: "اس کی مانند مزید ملے گا" اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: "اس کی مانند مزید دس گنا ملے گا" یعنی یہ پہلی روایت کے برعکس ہے' یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔

5634 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن آخر اَهْلِ الْجنَّة دُخُولا الْجَنَّة رجل مر بِهِ ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ قُم فَادْخُلَ الْجَنَّة فَاقبل عَلَيْهِ عَابِسا فَقَالَ وَهل أبقيت لي شَيْئًا قَالَ نَعَمْ لَك مثل مَا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّلَيْسَ فِيْ أُصْلِي رَفعه وَأرى الْكَاتِب أسقط مِنْهُ ذكر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں داخل ہونے والا' آخری جنتی وہ شخص ہوگا' جس سے پروردگار فرمائے گا: تم اُٹھو اور جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ پیشانی پر بل ڈال کر جنت کی طرف آئے گا' اور کہے گا: کیا میرے لئے کوئی جگہ باقی بچی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! جس چیز پر سورج طلوع ہوتا تھا' یا غروب ہوتا تھا' اس کے جتنی جگہ (یعنی پوری روئے زمین جتنی جگہ) تمہاری ہوئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' میری اصل میں یہ روایت "مرفوع" روایت کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے میرا یہ خیال ہے کہ کاتب نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر چھوڑ دیا ہے۔

5635 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْد اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي قَالَ يجمع الله عَزَّ وَجَلَّ الْاَوَّلين والآخرين لميقات يَوْم مَعْلُوم قيَاما اَرْبَعِيْنَ سنة شاخصة اَبْصَارهم ينتظرُوْنَ فصل الْقَضَاء ......فَذكر الْحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ يَعْنِيْ الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ارْفَعُوْا رؤوسكم فيرفعون رؤوسهم فيعطيهم نورهم على قدر اَعْمَالهم فَمنهُمْ من يعْطى نوره مثل الْجَبَل الْعَظِيْم يسْعَى بَيْن يَدَيْهِ وَمِنْهُم من يعْطى نوره اَصْغَر من ذٰلِكَ وَمِنْهُم من يعْطى مثل النَّخْلَة بِيَدِهِ وَمِنْهُم من يعْطى اَصْغَر من ذٰلِكَ حَتّٰى يكون آخِرهم رجلا يعْطى نوره على

اِبْهَام قَدَمَيْهِ يضيء مرّة ويطفأ مرّة فَإِذَا اَضَاء قدم قدمه وَاِذَا اطفىء قَامَ فيمرُّوْنَ على قدر نورهم مِنْهُم من يمر كطرفة الْعين وَمِنْهُم من يمر كالبرق وَمِنْهُم من يمر كالسحاب وَمِنْهُم من يمر كانقضاض الْكَوْكَب وَمِنْهُم من يمر كَالرِّيحِ وَمِنْهُم من يمر كشد الْفرس وَمِنْهُم من يمر كشد الرجل حَتّٰى يمر الَّذِيْ يعْطى نوره على ظهر قَدَمَيْهِ يحبو عَلٰى وَجهه وَيَدَيْهِ وَرجلَيْهِ تخر يَد وَتعلق يَد وتخر رجل وَتعلق رجل وَتصيب جوانبه النَّار فَلَا يزَال كَذٰلِكَ حَتّٰى يخلص فَإِذَا خلص وقف عَلَيْهَا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعْطَانِيْ مَا لم يُعْط اَحَدًا اِذْ نجاني مِنْهَا بعد اِذْ رَاَيْتهَا قَالَ فَينْطَلق بِهِ اِلٰى غَدِير عِنْد بَاب الْجَنَّة فيغتسل فَيَعُوْد اِلَيْهِ رِيح اَهْلِ الْجنَّة وألوانهم فَيرى مَا فِي الْجَنَّة من خلل الْبَاب فَيَقُوْلُ رب أدخلني الْجَنَّة فَيَقُوْلُ لَهُ أتسأل الْجَنَّة وَقد نجيتك مِنَ النَّار فَيَقُوْلُ رب اجْعَل بيني وَبَيْنهَا حِجَابا لَا أسمع حَسِيسهَا قَالَ فَيدْخل الْجَنَّة وَيرى اَوْ يرفع لَهُ منزل اَمَام ذٰلِكَ كَاَن مَا هُوَ فِيْهِ اِلَيْهِ حلم فَيَقُوْلُ رب اَعْطِنِيْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ لَهُ لَعَلَّك اِن أعطيتكه تسْاَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك لَا اَساَلك غَيره وَأي منزل أحسن مِنْهُ فيعطاه فينزله وَيرى اَمَام ذٰلِكَ منزلا كَاَن مَا هُوَ فِيْهِ اِلَيْهِ حلم قَالَ رب اَعْطِنِيْ ذٰلِكَ الْمنزل فَيَقُوْلُ اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى لَهُ فلعلك اِن أعطيتكه تسْاَل غَيره فَيَقُوْلُ لَا وَعزَّتك يَا رب وَأي منزل احسن مِنْهُ فيعطاه فينزله ثُمَّ يسكت فَيَقُوْلُ للّٰه جلّ ذكره مَا لَك لَا تسْاَل فَيَقُوْلُ رب قد سَاَلتك حَتّٰى ستحييتك وَاَقْسَمت حَتّٰى ستحييتك فَيَقُوْلُ اللّٰه جلّ ذكره الم ترض اَن اُعْطِيك مثل الدُّنْيَا مُنْذُ خلقتها اِلٰى يَوْم أفنيتها وَعشرَة أَضْعَافه فَيَقُوْلُ أتهزأ بِي وَاَنْت رب الْعِزَّة فيضحك الرب تبَارَك وَتَعَالٰى من قَوْله قَالَ فَرَاَيْت عبد اللّٰه بن مَسْعُوْد اِذا بلغ هٰذَا الْمَكَان من هٰذَا الحَدِيْث ضحك حَتّٰى تبدو اَضْرَاسه قَالَ فَيَقُوْلُ الرب جلّ ذكره لَا وَلٰكِنِّيْ على ذٰلِكَ قَادر سل فَيَقُوْلُ ألحقني بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ الْحق بِالنَّاسِ فَينْطَلق يرمل فِي الْجَنَّة حَتّٰى اِذا دنا مِنَ النَّاس رفع لَهُ قصر من درة فيخر سَاجِدا فَيُقَالُ لَهُ ارْفَع رَاْسك مَا لَك فَيَقُوْلُ رَاَيْت رَبِّي اَوْ تراءى لي رَبِّي فَيُقَالُ اِنَّمَا هُوَ منزل من منازلك قَالَ ثُمَّ يلقى رجلا فيتهيأ للسُّجُود لَهُ فَيُقَالُ لَهُ مَه فَيَقُوْلُ رَاَيْت اَنَّك ملك من الْمَلَائِكَة فَيَقُوْلُ اِنَّمَا اَنا خَازِن من خزانك وَعبد من عبيدك تَحت يَدي ألف قهرمان على مَا اَنا عَلَيْهِ قَالَ فَينْطَلق اَمَامه حَتّٰى يفتح لَهُ الْقصر قَالَ وَهُوَ من درة مجوفة سقائفها وأبوابها وأغلاقها ومفاتيحها مِنْهَا تستقبله جَوْهَرَة خضراء مبطنة بِحَمْرَاء فِيْهَا سَبْعُوْنَ بَابا كل بَاب يُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة خضراء مبطنة كل جَوْهَرَة تُفْضِي اِلٰى جَوْهَرَة على غير لون الْاُخْرٰى فِيْ كل جَوْهَرَة سرر وَاَزْوَاج ووصائف أدناهن حوراء عيناء عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء حللها كَبِدهَا مرآته وكبده مرآتها اِذا أعرض عَنْهَا إعراضة زدادت فِيْ عينه سَبْعِيْنَ ضعفا فَيُقَالُ لَهُ شرف فيشرف فَيُقَالُ لَهُ ملكك مسيرَة مائَة عَام ينفذهُ بَصرك قَالَ فَقَالَ عمر اَلا تسمع مَا يحدثنا بن أم عبد يَا كَعْب عَن أدنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلا فَكيف أعلاهم قَالَ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت اِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا جعل فِيْهَا مَا شَاءَ من الْاَزْوَاج وَالثَّمَرَات والأشربة ثُمَّ أطبقها فَلَمْ يرهَا اَحَد من خلقه لَا جِبْرِيْل وَلَا غَيره من الْمَلَائِكَة ثُمَّ قَرَاَ كَعْب فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) قَالَ وَخلق دون ذٰلِكَ جنتين

وزينهما بِمَا شَاءَ وأراهما من شَاءَ من خلقه ثُمَّ قَالَ من كَانَ كِتَابه فِيْ عليين لنزلَ فِيْ تِلْكَ الدَّار الَّتِيْ لم يرهَا أحَد حَتّٰى إن الرجل من أهْلِ عليين ليخرج فيسير فِيْ ملكه فَلَا تبقى خيمة من خيم الْجَنَّة إِلَّا دَخلهَا من ضوء وَجهه فيستبشرُوْنَ بريحه فَيَقُوْلُوْنَ واها لهٰذَا الرّيح هٰذَا ريح رجل من أهْل عليين قد خرج يسير فِيْ ملكه قَالَ وَيحك يَا كَعْب إِن هٰذِهِ الْقُلُوْب قد استرسلت فاقبضها فَقَالَ كَعْب إِن لِجَهَنَّم يَوْم الْقِيَامَة لزفرة مَا من ملك مقرب وَلَا نَبِي مُرْسل إِلَّا خر لِرُكْبَتَيْهِ حَتّٰى إِن إِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ لَيَقُوْلُ رب نَفسِي نَفسِي حَتّٰى لَو كَانَ لَك عمل سَبْعِيْنَ نَبيا إِلٰى عَمَلك لظَنَنْت أن لَا تنجو

رَوَاهُ ابْنِ أبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم هٰكَذَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد مَرْفُوْعا وَآخره من قَوْله إِن اللّٰه جلّ ذكره خلق دَارا إِلٰى آخِره مَوْقُوْفًا على كَعْب وَأحد طرق الطَّبَرَانِيّ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِيْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ بِاخْتِصَار عَنهُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''ایک مخصوص دن میں' جس کا وعدہ کیا گیا ہے' اس میں اللہ تعالیٰ تمام پہلے والوں اور بعد والوں کو جمع کرے گا' وہ چالیس سال تک اس میں کھڑے رہیں گے' ان کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہوں گی' اور وہ فیصلے کے منتظر ہوں گے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں وہ آگے چل کر یہ نقل کرتے ہیں:) پھر وہ' یعنی رب تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے سروں کو اٹھاؤ! تو وہ اپنے سروں کو اٹھائیں گے' تو ان کے اعمال کے حساب سے ان کا نور انہیں دیا جائے گا' ان میں سے کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' جو بڑے پہاڑ جتنا ہوگا' اور وہ اس کے آگے چلے گا' کسی شخص کو اس کا نور دیا جائے گا' تو وہ اس سے کچھ کم ہوگا' کسی کو اس کے ہاتھ میں اتنا نور دیا جائے گا' جتنا کھجور کا درخت ہوتا ہے' کسی کو اس سے بھی کم نور دیا جائے گا' یہاں تک کہ جو آخری شخص ہوگا' اس کا نور اس کے پاؤں کے انگوٹھے پر دیا جائے گا' جو کبھی جل اٹھے گا' اور کبھی بجھ جائے گا' جب وہ جل اٹھے گا' تو وہ آدمی چلے گا' اور جب وہ بجھ جائے گا' تو آدمی رُک جائے گا' اور کھڑا ہو جائے گا' تو وہ لوگ اپنے نور کے حساب سے گزریں گے' تو ان میں سے کچھ لوگ یوں گزریں گے' جیسے پلک جھپکنے کا عرصہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے برق چمکتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ہوتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ستارہ ٹوٹتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جیسے ہوا ہوتی ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح گھوڑا دوڑتا ہے' کچھ یوں گزریں گے' جس طرح آدمی دوڑتا ہے' یہاں تک کہ وہ شخص گزرے گا' جس کا نور اس کے پاؤں کے اوپر دیا گیا ہوگا' تو وہ اپنے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں ٹانگوں کے بل (گھسٹ کر) گزرے گا' اس کا ایک ہاتھ گرے گا' اور ایک ہاتھ لٹکا ہوا ہوگا' ایک ٹانگ گرے گی' اور ایک ٹانگ گزرے گی' اس کے اطراف کو آگ پہنچ رہی ہوں گی' وہ اسی طرح رہے گا' یہاں تک کہ نجات پالے گا' جب وہ نجات پالے گا' تو وہاں ٹھہر کر یہ کہے گا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اس نے کسی کو بھی عطا نہیں کی' کہ میرے اُسے (یعنی جہنم) دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے نجات عطا کر دی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ شخص جنت کے دروازے کے پاس موجود ایک کنویں پر آئے گا' وہاں غسل کرے گا' تو اہل جنت کی خوشبو اور رنگ اس کی طرف لوٹ آئیں گے' تو وہ دروازے کی جھری میں سے دیکھے گا کہ جنت میں کیا کچھ ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو مجھے جنت میں داخل کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تم جنت کا سوال کر رہے

ہو؟ حالانکہ میں نے تمہیں جہنم سے نجات عطا کر دی ہے تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میرے اور جنت کے درمیان پھر کوئی حجاب پیدا کر دے تاکہ میں اس کی نعمتوں کے بارے میں نہ سنوں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر وہ جنت میں داخل ہوگا پھر وہ دیکھے گا یا اس کے سامنے لایا جائے گا ایک گھر جو اس کے مدمقابل ہوگا تو اس سے پہلے کی صورت حال خواب ہوگی تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے عطا کر دے اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر میں نے تمہیں یہ دے دیا تو ہوسکتا ہے تم مجھ سے کچھ اور بھی مانگو تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے میں تجھ سے اس کے علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہوسکتا ہے؟ تو وہ اسے دے دیا جائے گا وہ اس میں رہے گا پھر اس کے سامنے ایک اور گھر آئے گا تو وہ خواب کی مانند محسوس ہوگا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ گھر مجھے دیدے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اگر یہ میں نے تمہیں دے دیا تو شاید تم کچھ اور بھی مانگو گے تو وہ عرض کرے گا: جی نہیں! تیری عزت کی قسم ہے میرے پروردگار میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا اس سے زیادہ خوبصورت گھر اور کون سا ہوسکتا ہے؟ وہ اسے دیدیا جائے گا وہ اس میں رہنے لگے گا پھر وہ خاموش رہے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا وجہ ہے؟ تم کچھ مانگتے کیوں نہیں ہو؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے تجھ سے اتنا مانگا ہے کہ اب مجھے تجھ سے حیا آتی ہے میں نے تجھے اتنی مرتبہ قسم دی کہ اب مجھے حیا آتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ کہ جس دن سے میں نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے لے کر جس دن میں نے دنیا کو فنا کیا اس دن تک جتنا کچھ بھی (دنیا میں) تھا اتنا میں تمہیں دے دوں اور اس کا دس گنا مزید بھی دوں؟ تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ جبکہ تو رب العزت ہے تو پروردگار اس کی اس بات پر ہنس پڑے گا راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب بھی اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے اس مقام پر پہنچتے تھے تو ہنس پڑتے تھے ایک شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو سنا ہے کہ آپ نے اس حدیث کو کئی مرتبہ بیان کیا ہے اور جب بھی آپ اس مقام پر پہنچتے ہیں تو آپ ہنس پڑتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ حدیث کئی مرتبہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اور نبی اکرم ﷺ اس حدیث میں جب بھی اس مقام پر پہنچتے تھے تو آپ ﷺ ہنس پڑتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے دانت نظر آنے لگتے تھے پھر پروردگار فرمائے گا: (یعنی میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا) میں اس بات پر قادر ہوں تم مانگو! تو وہ بندہ عرض کرے گا: تو مجھے لوگوں کے ساتھ ملا دے تو پروردگار فرمائے گا: تم لوگوں کے ساتھ مل جاؤ تو وہ بندہ دوڑتا ہوا جنت میں جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے قریب پہنچے گا تو اس کے سامنے موتی کا بنا ہوا محل آئے گا تو وہ سجدے میں گر جائے گا اس سے کہا جائے گا: تم اپنا سر اٹھاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) میرا پروردگار میرے سامنے آیا ہے تو اس سے کہا جائے گا: یہ تمہارے گھروں میں سے ایک گھر ہے پھر اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگی تو وہ اس کے سامنے سجدہ کرنے کی تیاری کرے گا تو اس سے کہا جائے گا: رک جاؤ! تمہیں کیا ہوا ہے؟ وہ کہے گا: میرا یہ خیال ہے کہ تم کوئی فرشتے ہو تو دوسرا شخص یہ کہے گا: میں تمہارا ایک منشی ہوں اور تمہارا ایک غلام ہوں اور میرے ماتحت ایک ہزار ملازمین ہیں جن کا میں نگران ہوں پھر وہ سامنے کی طرف چل پڑے گا یہاں تک کہ اس کے سامنے ایک محل آئے گا جو کھوکھلے موتی کا بنا ہوا ہوگا اس کی چھت اس کے دروازے اس کے تالے اس کی چابیاں اسی موتی سے بنے ہوئے ہونگے اس کے سامنے ایک سبز رنگ کا کمرہ ہوگا جو اندر سے سرخ ہوگا اور اس کے ستر دروازے ہوں گے ہر کمرہ ایک اور سبز رنگ کے کمرے کی

طرف جاتا ہوگا' جس کے اندر ایک اور کمرہ ہوگا' اور ان میں سے ہر ایک کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوگا ہر ایک کمرے میں مختلف پلنگ' بیویاں اور ملازمین ہوں گے' جن میں سب سے کم حیثیت کی حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' اور ان حلوں کے پیچھے سے اس حور کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا' اس کا سینہ اس مرد کا آئینہ ہوگا' اور مرد کا سینہ اس عورت کا آئینہ ہوگا' جب بھی وہ اس حور سے منہ پھیرے گا' تو اس کی نظر میں وہ حور اس کی نظر میں پہلے سے ستر گنا زیادہ خوبصورت ہو جائے گی تو اس سے کہا جائے گا: تم جھانک کر دیکھو! وہ جھانکے گا' تو اس سے کہا جائے گا: تمہاری بادشاہی ایک سو سال کی مسافت جتنی ہے' جہاں تک تمہاری بینائی کام کرتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! کیا تم سن رہے ہو؟ ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہمیں کیا حدیث بیان کر رہا ہے؟ یہ اس شخص کے بارے میں ہے' جو جنت میں سب سے کمتر حیثیت کا مالک ہوگا' تو جو بلند تر حیثیت کے مالک ہوں گے' ان کا کیا عالم ہوگا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اے امیر المومنین! ان کو وہ ملے گا' جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں' کسی کان نے سنا نہیں' اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا جہان بنایا ہے' جس میں اس نے اپنی مشیت کے مطابق ازواج' پھل اور مشروبات رکھے ہیں' اور پھر اسے بند کر دیا ہے' اس کی مخلوق میں سے کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا' نہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے' اور نہ ان میں سے کسی اور فرشتے نے' پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ لوگ عمل کیا کرتے تھے''

پھر انہوں نے بتایا: اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے دو جنتیں پیدا کی ہیں' اور ان دونوں کو' جن چیزوں کے ذریعے اس نے چاہا ہے آراستہ کیا ہے' اور ان دونوں کو اپنی مخلوق میں سے' جس کو چاہا ہے' اسے دکھایا ہے' پھر انہوں نے بتایا: جس شخص کا شمار ''علیین'' میں ہوگا' وہ اس مقام پر ٹھہرے گا' جو کسی نے نہیں دیکھا' یہاں تک کہ ''علیین'' سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص نکلے گا' اور اپنے علاقے میں سفر کرے گا' تو جنت کے ہر خیمے میں اس کے چہرے کی روشنی داخل ہو جائے گی' اور لوگ اس کی خوشبو کے ذریعے خوشخبری حاصل کریں گے' اور کہیں گے: واہ یہ کتنی اچھی خوشبو ہے' یہ اہل علیین سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کی خوشبو ہوگی' جو اپنے علاقے میں نکلا ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کعب! تمہارا ستیاناس ہو' یہ دل چھوٹ رہے ہیں' تو تم انہیں قبضے میں لو (یعنی خوشخبری والی باتیں سن کر یہ بے قابو ہو رہے ہیں' تو تم کوئی سختی والی بات بھی بیان کرو) تو حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بتایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' قیامت کے دن جہنم کی ایسی چنگھاڑ ہوگی کہ ہر مقرب فرشتہ اور مرسل نبی' گھٹنوں کے بل جھک جائے گا' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی یہ کہیں گے: اے میرے پروردگار! میری ذات' میری ذات' یہاں تک کہ اگر ستر انبیاء کرام کا عمل' آپ کے عمل کے ساتھ جمع کر دیا جائے' تو آپ یہ گمان کریں گے کہ آپ نجات نہیں پا سکیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک جہان پیدا کیا ہے''..... اس سے لے کر آخر تک کے الفاظ' کعب بن احبار پر موقوف ہیں' امام ترمذی کے مختلف طرق میں سے ایک صحیح ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے اور صحیح مسلم میں اس کی مانند روایت اختصار کے ساتھ ان کے حوالے سے منقول ہے۔

5636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلا اخبركُمْ بِاَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة دَرَجَة قَالُوْا بَلٰى یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل یدْخل من بَاب الْجَنَّة فیتلقاه غلمانه فَیَقُوْلُوْنَ مرْحَبًا بسیدنا قد آن لَكَ اَن تزورنا قَالَ فتمد لَهُ الزرابی اَرْبَعِیْنَ سنة ثُمَّ ینظر عَن یَمِینه وشماله فیری الْجنان فَیَقُوْلُ لمن مَا هَهُنَا فَیُقَالُ لَكَ حَتّٰی اِذا انْتهی رفعت لَهُ یاقوتة حَمْرَاء اَوْ زبرجدة خضراء لَهَا سَبْعُوْنَ شعبًا فِیْ كل شعب سَبْعُوْنَ غرفَة فِیْ كل غرفَة سَبْعُوْنَ بَابا فَیُقَالُ اقْرَا وارقه فیرقی حَتّٰی اِذا انْتهی اِلٰی سَرِیْر ملكه اتكا عَلَیْهِ سعته میل فِیْ میل لَهُ فِیْهِ قُصُوْر فیسعی اِلَیْهِ بِسَبْعِیْنَ صَحْفَة من ذهب لَیْسَ فِیْهَا صَحْفَة فِیْهَا من لون اُخْتهَا یجد لَذَّة آخرهَا كَمَا یجد لَذَّة اَولهَا ثُمَّ یسْعَی اِلَیْهِ بالوان الْاَشْرِبَة فیشرب مِنْهَا مَا اشْتهی ثُمَّ یَقُوْلُ الغلمان اتركوه وازواجه فَیَنْطَلِق الغلمان ثُمَّ ینظر فَاِذَا حوراء من الْحور الْعین جالسة علی سَرِیْر ملكهَا عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَیْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فیری مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْكِسْوَة فَوق ذٰلِكَ فَیَنْظر اِلَیْهَا فَیَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا من الْحور الْعین من اللَّاتِی خبئن لَكَ فَیَنْظر اِلَیْهَا اَرْبَعِیْنَ سنة لَا یصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ یرفع بَصَره اِلَی الغرفة فَاِذَا اُخْرٰی أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَكَ اَن یكون لنا مِنْك نصیب فیرتقی اِلَیْهَا اَرْبَعِیْنَ سنة لَا یصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ اِذا بلغ النَّعِیْم مِنْهُم كل مبلغ وظنوا اَن لَا نعیم افضل مِنْهُ تجلی لَهُمُ الرب تبَارك اسْمه فَیَنْظُرُوْنَ اِلٰی وَجه الرَّحْمٰن فَیَقُوْلُ یَا اَهْلِ الْجَنَّة هللونی فیتجاوبون بتهلیل الرَّحْمٰن ثُمَّ یَقُوْلُ یَا دَاوُد قُم فمجدنی كَمَا كنت تمجدنی فِی الدُّنْیَا قَالَ فیمجد دَاوُد ربه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَفِیْ اِسْنَاده من لَا اَعرفهُ الْاٰن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کیا میں تمہیں جنت میں مرتبے کے اعتبار سے سب سے نیچے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص جنت کے دروازے سے داخل ہوگا' اس کے غلمان اسے آ کر ملیں گے' اور کہیں گے: ہمارے آقا کو خوش آمدید ہے' اب وہ وقت آ گیا ہے کہ آپ ہمیں دیکھ لیں' پھر اس کے لئے چالیس سال تک کے فاصلے جتنا بچھونا بچھایا جائے گا' پھر وہ اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف باغات دیکھے گا' تو کہے گا' یہاں جو کچھ ہے' وہ کس کی ملکیت ہے' تو بتایا جائے گا: آپ کی' یہاں تک کہ جب وہ گھر کے پاس پہنچے گا' تو اس کے سامنے سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کی ایک عمارت آئے گی جس کے اندر ستر مختلف گھاٹیاں ہوں گی' ہر ایک گھاٹی میں ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ستر دروازے ہوں گے' اس سے کہا جائے گا: تم تلاوت کرو اور چڑھنا شروع کرو' وہ چڑھے گا' یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ کے آخری پلنگ تک پہنچ جائے گا' وہاں وہ ٹیک لگائے گا' اس کے پلنگ کی لمبائی اور چوڑائی ایک میل جمع ایک میل ہوگی' اس میں اس کے محلات ہوں گے' ستر پیالے جو سونے کے بنے ہوئے ہوں گے' وہ اس کے پاس لائے جائیں گے ان میں سے کسی بھی پیالے کا ذائقہ دوسرے پیالے سے ملتا نہیں ہوگا' وہ دوسرے کی لذت بھی اسی طرح پائے گا' جس طرح پہلے کی لذت پائی تھی (یعنی ان میں کوئی بھی بے لذت نہیں ہوگا) پھر اس کے

سامنے مختلف قسم کے مشروبات لائیں جائیں گے' اس کو جس کی خواہش ہوگی' وہ مشروب پیے گا' پھر غلمان کہیں گے: تم لوگ اسے اور اس کی بیویوں کو چھوڑ دو' پھر غلمان چلے جائیں گے' پھر وہ شخص دیکھے گا' تو حورعین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی اس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جن میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' اور اس کی پنڈلی کا گودا' گوشت' خون اور ہڈی کے پرے سے نظر آرہا ہوگا' اور ان کے اوپر لباس بھی ہوگا' وہ شخص حور کی طرف دیکھے گا' اور کہے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں' حورعین میں سے ایک ہوں' جسے تمہارے لئے تیار کیا گیا ہے' وہ اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اور چالیس سال تک دیکھتا رہے گا' اس دوران وہ اس سے نگاہ نہیں ہٹائے گا' پھر وہ اپنی نگاہ اٹھا کر بالا خانے کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی' جو اس (پہلی والی) سے زیادہ خوبصورت ہوگی' وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں تمہارا تعلق نصیب ہو؟ تو وہ اس کی طرف جائے گا' جو چالیس سال کا عرصہ ہوگا اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا' یہاں تک کہ جب وہ ہر قسم کی نعمتیں حاصل کرلیں گے' اور یہ گمان کریں گے کہ اب اُن سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی نعمت نہیں ہوسکتی' تو پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' تو پروردگار فرمائے گا: اے اہل جنت! تم لوگ میری معبودیت کا اعتراف کرو' تو وہ جواب میں رحمٰن کی معبودیت کا اعتراف کریں گے' پھر پروردگار فرمائے گا: اے داؤد! اُٹھو اور اُسی طرح میری بزرگی بیان کرو' جس طرح تم میری بزرگی (دنیا میں) بیان کیا کرتے تھے' تو حضرت داؤد علیہ السلام اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کریں گے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسا راوی ہے' جس سے میں ابھی واقف نہیں ہوں۔

5637 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة لمن ينظر اِلٰى جنانه وأزواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة ألف سنة وَاَكْرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدْوَة وعشيا ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ ناضرة اِلٰى رَبهَا ناظرة (الْقِيَامَة)

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصِرًا قَالَ: اِن أدنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة لينظر فِیْ ملكه ألفی سنة يرى أقصاه كَمَا يرى أدناه ينظر اِلٰى اَزْوَاجه وخدمه

زَاد الْبَيْهَقِیّ على هٰذَا فِیْ لفظ لَهُ: وَاِن أفضلهم منزلَة لمن ينظر اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ وَجهه فِیْ كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے' جنت میں سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں اپنے پلنگوں کو ایک ہزار سال کی مسافت تک دیکھے گا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی زیارت کرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے' وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابویعلیٰ' امام طبرانی اور بیہقی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے اہل جنت میں سب سے کمتر شخص اپنے علاقے کو اتنی دور تک دیکھے گا' جتنا دو ہزار سال کا فاصلہ ہوتا ہے' وہ دور کی چیز کو بھی اسی طرح دیکھے گا' جس طرح قریب کی چیز کو دیکھے گا' وہ اپنی ازواج اور خادموں کو دیکھے گا''۔

امام بیہقی نے یہاں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان میں قدر و منزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا جو روزانہ دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا دیدار کرے گا''۔

5638 - وروی ابن ابی الدنیا عن الاعمش عن ثویر قال اراہ عن ابن عمر قال ان ادنی اھل الجنۃ منزلۃ لرجل لہ الف قصر بین کل قصرین مسیرۃ سنۃ یری اقصاھا کما یری ادناھا فی کل قصر من الحور العین والریاحین والولدن ما یدعو بشیء الا اتی بہ-رواہ ھکذا موقوفا

❀❀ ابن ابودنیا نے' اعمش کے حوالے سے' ثویر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے:

''اہل جنت میں' قدر منزلت کے اعتبار سے' سب سے کم تر شخص وہ ہوگا' جس کے ایک ہزار محلات ہوں گے' ہر دو محلوں کے درمیان ایک سال کی مسافت کا فاصلہ ہوگا' اور وہ (جنتی) دور کی چیز بھی' اسی طرح دیکھ سکے گا' جس طرح قریب کی چیز دیکھ سکے گا' ان میں سے ہر ایک محل میں' حور عین ہوں گی' ریاحین ہوں گے' اور ملازمین ہوں گے' وہ جس بھی چیز کو منگوائے گا' وہ اس کے پاس لائی جائے گی''۔

انہوں نے اسے' اسی طرح ''موقوف'' روایت کے طور پر' نقل کیا ہے۔

5639 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ادنی اَھْلِ الْجنَّۃ الَّذِیْ لَہٗ ثَمَانُوْن الف خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ زَوْجَۃ وَینصب لَہٗ قبَّۃ من لُؤْلُؤ وَزَبَرْجد وَیَاقُوْت کَمَا بَیْنَ الْجَابِیَۃ اِلٰی صنعاء

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفہ اِلَّا من حَدِیْثِ رشدین بن سعد یَعْنِیْ عَنْ عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ من حَدِیْثِ ابْن وھب وَھُوَ اَحد الْاَعْلَام الثِّقَات الْاَثْبَات عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت میں' ایک کمتر شخص کے پاس بھی اسی ہزار خادم اور بہتر بیویاں ہوں گی' اس کے لئے موتی' زبرجد اور یاقوت کا بنا ہوا قبہ نصب کیا جائے گا' وہ اتنا بڑا ہوگا' جو ''جابیہ'' سے لے کر ''صنعاء'' تک کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث سے صرف رشدین بن سعد سے منقول ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں' ان کی مراد یہ ہے کہ یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' ابن وہب سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو جلیل القدر' ثقہ اور ثبت راویوں میں سے ایک ہیں' ان کے حوالے سے یہ عمرو بن حارث کے حوالے سے' دراج سے منقول ہے۔

5640 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أَسْفَل أَهْلِ الْجنَّة أَجْمَعِينَ دَرَجَة لمن يَقُوْمُ على رَأسه عشرَة آلَاف خَادِم بيد كل وَاحِد صحفتان وَاحِدَةٍ من ذهب وَالْأُخْرَى من فضَّة فِيْ كل وَاحِدَةٍ لون لَيْسَ فِي الْأُخْرَى مثله يَأْكُل من آخرهَا مثل مَا يَأْكُل من أَولهَا تجد لآخرها من الطّيب واللذة مثل الَّذِي يجد لأولها ثُمَّ يكون ذٰلِكَ ريح الْمسك الأذفر لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ إِخْوَانًا على سرر مُتَقَابلين

رَوَاهُ ابْن أَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمام اہل جنت میں سب سے کمتر درجہ جس شخص کا ہوگا' اس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے' جن میں سے ہرایک خادم کے ہاتھ میں دو برتن ہوں گے' جن میں سے ایک سونے کا ہوگا' اور دوسرا چاندی کا ہوگا' اوران میں سے ہرایک کا رنگ (اس میں موجود کھانے کی چیز) دوسرے سے مختلف ہوگی' وہ آخری میں سے بھی کھائے گا' جس طرح وہ پہلے میں سے کھائے گا' اوراسے آخری میں بھی خوشبواورلذت الگ محسوس ہوگی' جس طرح اسے پہلے میں الگ سے محسوس ہوئی تھی' اور پھر وہاں کی خوشبو مشک اذفر کی ہوگی' وہ لوگ وہاں پیشاب نہیں کریں گے' پاخانہ نہیں کریں گے' بلغم نہیں نکالیں گے' وہ بھائی' بھائی بن کر پلنگوں پرایک دوسرے کے سامنے بیٹھیں گے''۔

یہ روایت امام ابودنیا اورامام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اوراس کے راوی ثقہ ہیں۔

5641 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن أدنى أَهْلِ الْجنَّة منزلَة وَلَيْسَ فيهم دني من يَغْدُو عَلَيْهِ كل يَوْم وَيروح خَمْسَة عشر ألف خَادِم لَيْسَ مِنْهُم خَادِم إِلَّا وَمَعَهُ طرفَة لَيست مَعَ صَاحبه

رَوَاهُ ابْن أَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

قَالَ الْحَافِظ وَلَا مُنَافَاة بَيْن هٰذِهِ الْأَحَادِيْث لِأَنَّهٗ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سعيد أدنى أَهْلِ الْجنَّة الَّذِي لَهٗ ثَمَانُوْن ألف خَادِم وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِ أنس من يَقُوْمُ على رَأسه عشرَة آلَاف خَادِم وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ من يَغْدُو عَلَيْهِ وَيروح خَمْسَة عشر ألف خَادِم-فَيجوز أَن يكون لَهٗ ثَمَانُوْن ألف خَادِم يَقُوْمُ على رَأسه مِنْهُم عشرَة آلَاف وَيَغْدُو عَلَيْهِ مِنْهُم كل يَوْم خَمْسَة عشر ألفا وَاللّٰه سُبْحَانَهٗ أعلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت میں قدرومنزلت کے اعتبار سے سب سے کمتر شخص وہ ہوگا' ویسے تو ان میں کوئی بھی کمتر نہیں ہوگا' کہ جس کے پاس روزانہ صبح کے وقت اور شام کے وقت پندرہ ہزار خادم آئیں گے' اوراس میں سے ہرایک خادم کے پاس ایک ایسی چیز ہوگی' جو دوسرے کے پاس نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان احادیث کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' کیونکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ اہل جنت کے اسی ہزار خادم ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: اس کے سرہانے دس ہزار خادم اکٹھے ہوں گے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے: صبح وشام' پندرہ ہزار خادم

آئیں گے تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ اسّی ہزار خادم ہوں' جن میں سے دس ہزار اس کے سرہانے کھڑے رہیں' اور روزانہ پندرہ ہزار صبح وشام آئیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5642 - وروى الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ يحيى بن اَبِيْ طَالب حَدثنَا عبد الْوَهَّاب اَنبانَا سعيد بن اَبِيْ عرُوبَة عَنْ قَتَادَة عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَن عبد الله بن عَمْرو قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجنَّة منزلَة من يسْعَى عَلَيْهِ الف خَادِم كل خَادِم على عمل لَيْسَ عَلَيْهِ صَاحبه قَالَ وتلا هٰذِهِ الْاٰيَة اِذا رَاَيْتهمْ حسبتهم لؤلؤا منثورا (الْاِنْسَان)

❀❀ امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

''اہل جنت میں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے' سب کم مرتبہ جس شخص کا ہوگا' اس کے ایک ہزار خادم' اُس کے پاس آئیں جائیں گے' جن میں سے ہر ایک خادم کا کام دوسرے سے مختلف ہوگا' پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''جب تم انہیں دیکھو گے' ان کے بارے میں یہ بات گمان کرو گے کہ جیسے موتی بکھیر دیے گئے ہیں''۔

فصل فِيْ دَرَجَات الْجنَّة وغرفها

فصل: جنت کے درجات اور اُس کے بالا خانوں کا تذکرہ

5643 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراءون اَهْلِ الْغرف من فَوْقهم كَمَا يتراءون الْكَوْكَب الدُّرِّي الغابر فِي الْاُفق من الْمشرق وَالْمغرب لتفاضل مَا بَيْنَهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تِلْكَ مَنَازِل الْاَنْبِيَاء لَا يبلغهَا غَيْرهمْ قَالَ بلَى وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهِ رجال آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدقُوا الْمُرْسلين—رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهما: كَمَا تراءون الْكَوْكَب الغارب— بِتَقْدِيم الرَّاء على الْبَاء

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ وَصَححهُ اِلَّا انه قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة ليتراءون الْكَوْكَب الشَّرْقِي اَوْ الْكَوْكَب الغربي الغارب فِي الْاُفق اَوْ الطالع فِيْ تفاضل الدَّرَجَات..... الحَدِيْث

وَفِيْ بعض النّسخ والكوكب الغربي اَوْ الغارب على الشَّك الغابر بالغين الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة الْمُرَاد بِهِ هُنَا هُوَ الذَّاهِب الَّذِيْ تدلى للغروب

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت کے رہنے والے لوگ بالا خانوں میں رہنے والے لوگوں کو اپنے اوپر یوں دیکھیں گے' جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں' جو مشرقی یا مغربی افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان باہمی طور پر (درجات کے حوالے سے) فرق ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ انبیاء کرام کے رہنے کی جگہ ہوگی؟ جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے (اُن میں وہ لوگ رہیں گے) جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوں' اور جنہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جس طرح تم غروب ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو''۔یعنی اس میں 'ز'،'ب' سے پہلے ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اہل جنت یوں دیکھیں گے: جس طرح وہ مشرق یا مغرب میں موجود ستارے کو دیکھتے ہیں جو افق میں غروب ہونے والا ہوتا ہے یا طلوع ہونے والا ہوتا ہے ایسا اُن کے درجات کے تفاوت کی وجہ سے ہوگا''......الحدیث۔

یہاں بعض نسخوں میں یہ تحریر ہے: ''مغربی ستارہ' یا غروب ہونے والا ستارہ' یعنی یہ شک کے ساتھ منقول ہے۔

لفظ غابر سے یہاں مراد وہ ہے جو جا رہا ہو اور غروب ہونے کے قریب ہو۔

5644 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة ليتراء ون فِي الْجَنَّة كَمَا تراء ون اَوْ ترَوْنَ الْكَوْكَب الدُّرِّي الغارب فِي الْاُفق الطالع فِيْ تفاضل الدَّرَجَات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُولَئِكَ النَّبِيُّوْنَ قَالَ بَلٰى وَالَّذِيْ نَفسِي بِيَدِهٖ واقوام آمنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوْا الْمُرْسَلِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَتَقْدِيْره كَمَا يرَوْنَ الْكَوْكَب الطالع الدُّرِّي الغارب وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَتقدم لَفظه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت' جنت میں ایک دوسرے کو یوں دیکھیں گے' جس طرح تم افق میں غروب ہونے والے' یا طلوع ہونے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اُن کے درجات میں تفاوت پایا جاتا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ لوگ انبیاء ہوں گے (جو اوپر دکھائی دیں گے؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ وہ لوگ ہوں گے' جو اللہ پر ایمان لائے ہوں گے' اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے' اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح لوگ چمکدار ستارے کو دیکھتے ہیں' جو طلوع ہونے والا ہوتا ہے' یا غروب ہونے والا ہوتا ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5645 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا أحدثكُمْ بغرف الْجَنَّة قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بأبينا اَنْت وَامنا قَالَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا من اَصْنَاف الْجَوْهَر كُله يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فِيْهَا من النَّعِيْم وَاللَّذَّات والشرف مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت قَالَ قُلْتُ لِمَنْ هٰذِهِ الغرف قَالَ لمن افشى السَّلَام وَاَطْعم الطَّعَام وادام الصّيام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام ......الحَدِيْث–رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ ثُمَّ قَالَ وَهٰذَا الْإِسْنَاد غير قوى اِلَّا اَنه مَعَ الاسنادين الْاَوَّلين يقوى بعضه بِبَعْض وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

قَالَ الْحَافِظ تقدم من هٰذَا النَّوْع غير مَا حَدِيْثٍ صَحِيْح فِيْ قيام اللَّيْل واطعام الطَّعَام وَغير ذٰلِكَ من حَدِيْثِ اَبِيْ مَالك عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من

ظاهرها اعدها الله لمن اطعم الطَّعَامَ وَافْشى السَّلام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام-وَحَدِيْثٍ عبد الله بن عَمْرو بنحوه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں جنت کے بالا خانوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں بالا خانے ہوں گے' جو ہر قسم کے جواہرات سے بنے ہوئے ہوں گے' ان کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ' باہر سے نظر آئے گا' ان میں نعمتیں اور لذتیں ہوں گی' اور ایسی بزرگی ہوگی' جو آنکھ نے دیکھی نہیں' اور کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں' راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: وہ بالا خانے کسے ملیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سلام کو پھیلائے گا' کھانا کھلائے گا' ہمیشہ نفلی روزہ رکھے گا' اور رات کے وقت نوافل پڑھے گا' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ سند قوی نہیں ہے' البتہ پہلے والی دو سندوں کے ساتھ مل کر یہ ایک دوسرے کو تقویت دے دیتی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس نوعیت کی حدیث' اس سے پہلے رات کے وقت نوافل پڑھنے' اور کھانا کھلانے' اور دیگر امور سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے:

''جنت میں ایسے بالا خانے ہوں گے' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' اللہ تعالیٰ نے یہ ان کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کے وقت نوافل ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث بھی اسی مانند ہے۔

5646 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّة مائَة دَرَجَة أعدهَا الله للمجاهدين فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک سو درجے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے' ان میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5647 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْجَنَّة مائَة دَرَجَة مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ مائَة عَام

رَوَاهُ التِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ مَا بَيْن كل دَرَجَتَيْنِ مسيرَة خَمْسمِائَة عَام

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں' ایک سو درجے ہیں' جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان' ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل

کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو درجوں کے درمیان' پانچ سو سال کا فاصلہ ہے''۔

فصل فِيْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وترابها وحصبائها وَغَيْرِ ذٰلِكَ

فصل: جنت کی تعمیر' اس کی مٹی' اس کی کنکریاں اور اس کی دیگر چیزوں کا بیان

5648 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنَا عَنِ الْجَنَّةِ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لبنة ذهب ولبنة فضَّة وملاطها المسك وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت وترابها الزَّعْفَرَان من يدخلها ينعم وَلَا يبأس ويخلد لَا يَمُوْت لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه...... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث عِنْدهم وروى ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا قَالَ: حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ودرجها الْيَاقُوْت واللؤلؤ قَالَ وَكُنَّا نُحدث اَن رَضْرَاض انهارها اللُّؤْلُؤ وترابها الزَّعْفَرَان

الرضراض بِفَتْح الرَّاء وبضادين معجمتين

والحصباء مَمْدُوْد بِمَعْنى وَاحِد وَهُوَ الْحَصَى قِيْلَ الرضراض صغارها

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ہمیں جنت کے بارے میں بتایئے کہ وہ کس چیز کی بنی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا' مشک کا ہے' اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں' اس کی مٹی زعفران ہے' جو شخص اس میں داخل ہوگا' وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' وہ کبھی غمگین نہیں ہوگا' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ روایت ان کی نقل کردہ ہے' اسے امام ترمذی' امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور یہ ان حضرات کی نقل کردہ' ایک حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

امام ابن ابودنیا نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت نقل کی ہے:

''جنت کی دیوار کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہوگی' اس کی سیڑھی یاقوت اور موتی کی ہوگی' اور ہم یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ اس کی نہر کی کنکریاں موتیوں کی ہوں گی' اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی''۔

لفظ رضراض کا مطلب کنکریاں ہیں' حصباء یہ اسم ممدود کے ساتھ ہے' اس سے مراد بھی کنکریاں ہیں' ایک قول کے مطابق رضراض چھوٹی کنکریوں کو کہتے ہیں۔

5649 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَنَّةِ فَقَالَ من يدْخل الْجَنَّة يحيى فِيْهَا لَا يَمُوْت وينعم فِيْهَا لَا يبأس لَا تبلى ثِيَابه وَلَا يفنى شبابه قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بناؤها قَالَ لبنة من ذهب وَلبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وترابها الزَّعْفَرَان وحصباؤها اللُّؤْلُؤ والياقوت

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاده حسن بِمَا قبله

الملاط بِكَسْر الْمِيم هُوَ الطين الَّذِيْ يَجْعَل بَيْن سافي الْبناء يَعْنِيْ اَن الطين الَّذِيْ يَجْعَل بَيْن لبن الذَّهَب وَالْفِضَّة وَفِي الْحَائِط مسك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ شخص اس میں ہمیشہ زندہ رہے گا' اسے موت نہیں آئے گی' وہ اس میں ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اس کی تعمیر کس سے ہوئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اس کی مٹی زعفران کی ہے' اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے۔

لفظ ''الملاط'' یہ اُس مٹی کو کہتے ہیں' جو تعمیر کرتے ہوئے درمیان میں لگائی جاتی ہے' یعنی وہ مٹی جو سونے' اور چاندی کی اینٹوں کے درمیان میں لگی ہوئی ہوگی' وہ مشک کی ہوگی۔

5650 - وَعَنْ اَبِیْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خلق اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة وملاطها الْمسك وَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَت الْمَلَائِكَة طُوبٰى لَك منزل الْمُلُوك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ مَرْفُوْعا وموقوفا وَقَالَ لَا نعلم اَحَدًا رَفعه اِلَّا عدى بن الْفضل يَعْنِيْ عَن الْجريرِي عَنْ اَبِیْ نَضرة عَنْهُ وعدى بن الْفضل لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ شيخ بَصرِي...... انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قد تَابع عدى بن الْفضل على رَفعه وهب بن خَالِد عَن الْجريرِي عَنْ اَبِیْ نَضرة عَنْ اَبِیْ سعيد وَلَفظه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَحَاط حَائِط الْجَنَّة لبنة من ذهب ولبنة من فضَّة ثُمَّ شقق فِيْهَا الْاَنْهَار وغرس فِيْهَا الْاَشْجَار فَلَمَّا نظرت الْمَلَائِكَة اِلٰى حسنها قَالَت طُوبٰى لَك مَنَازِل الْمُلُوك

اَخرجه الْبَيْهَقِيّ وَغَيره وَلٰكِن وَقفه هُوَ الْاَصَح الْمَشْهُور وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا ہے' جس کی ایک اینٹ سونے کی ہے' اور ایک اینٹ چاندی کی ہے' اس کا گارا مشک کا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہوگئے تو فرشتوں نے کہا: تمہارے لئے مبارک باد ہے کہ تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو!

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' انہوں نے اسے مرفوع اور موقوف (دونوں طرح سے) نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: ہمیں ایسے کسی شخص کا علم نہیں ہے' جس نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہو' صرف عدی بن فضل نے نقل کیا ہے' یعنی اس نے اسے جریری کے حوالے سے' ابونضرہ کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

عدی بن فضل نامی راوی' حافظ الحدیث نہیں ہے' یہ بصرہ کا رہنے والا ایک بوڑھا ہے...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے مرفوع ہونے میں عدی بن فضل کی متابعت وہب بن خالد نے کی ہے جس نے اسے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے: ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت کی دیوار سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائی ہے اور پھر اس میں نہریں بہائی ہیں اس میں درخت لگائے ہیں جب فرشتوں نے اس کی خوبصورتی کی طرف دیکھا تو انہوں نے کہا: تمہیں مبارک ہو تم بادشاہوں کا ٹھکانہ ہو''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے تاہم اس کا موقوف ہونا زیادہ مستند اور زیادہ مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5651 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق الله جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا أنهارها ثُمَّ نظر اِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِي لَا يجاورني فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من حَدِيْثِ أنس أطول مِنْهُ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خلق الله جنَّة عدن بِيَدِهِ لبنة من درة بَيْضَاء ولبنة من ياقوتة حَمْرَاء ولبنة من زبرجدة خضراء وملاطها مسك حشيشها الزَّعْفَرَان حصباؤها اللُّؤْلُؤ ترابها العنبر ثُمَّ قَالَ لَهَا انْطِقِي قَالَت قد اَفْلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا يجاورني فِيك بخيل ثُمَّ تَلا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يُوْقَ شح نَفسه فَاُولَئِكَ هم المفلحون (الحشر - والتغابن)

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور اس میں پھل لگائے ہیں اور اس میں نہریں جاری کی ہیں اور اس نے اس (یعنی جنت) کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم کلام کرو! تو اس (یعنی جنت) نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری اندر کسی کنجوس کو رہنے نہیں دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے اسے ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت کے ذریعے پیدا کیا ہے اس کی ایک اینٹ سفید موتی کی ہے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سرخ یاقوت کی ہے ایک اینٹ سبز زبرجد کی ہے اس گارا مشک کا ہے اس کے پتے زعفران کے ہیں اس کی کنکریاں موتیوں کی ہیں اس کی مٹی عنبر ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہارے اندر کسی بخیل کو نہیں رہنے دوں گا''

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جس شخص کو نفس کی کنجوسی سے بچالیا گیا وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں''۔

5652 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْض الْجَنَّة بَيْضَاء

عرصنها صخور الكافور وَقد اَحاط بِهِ الْمسك مثل كُثبَان الرمل اَنهَار مطردَة فيجتمع فِيْهَا اَهْلِ الْجنَّة اَدْنَاهُم وَآخرهمْ فيتعارفون فيبعث اللّٰه ريح الرَّحْمَة فتهيج عَلَيْهِمْ ريح الْمسك فيرجع الرجل اِلٰى زَوجته وَقد ازْدَادَ حسنا وطيبا فَتَقُوْلُ لَهُ لقد خرجت من عِنْدِى وَاَنَا بك معجبة وَاَنَا بك الْاٰن اَشد اِعجابا
رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جنت کی زمین سفید ہے' اس کا میدان کافور کے پہاڑوں پر مشتمل ہے' جسے مشک نے گھیرا ہوا ہے' جو ریت کے ٹیلوں کی مانند ہے' اس میں نہریں پھیلی ہوئی ہیں' اس میں اہل جنت اکٹھے ہوں گے' ان کا ہر فرد وہاں اکٹھا ہوگا' وہاں وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے' پھر اللہ تعالیٰ اُن پر رحمت کی ہوا بھیجے گا' جو اُن پر مشک برسائے گی' جب آدمی اپنی بیوی کے پاس واپس جائے گا' تو اس کی خوبصورتی اور خوشبو میں اضافہ ہو چکا ہوگا' تو اس کی بیوی یہ کہے گی: جب تم میرے پاس سے گئے تھے' تو میں تب بھی تم سے محبت کرتی تھی' اور اب میں تم سے زیادہ محبت کرتی ہوں''۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5653 - وَعَنْ سهل بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِى الْجَنَّة مراغا من مسك مثل مراغ دوابكم فِي الدُّنْيَا- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جنت میں مشک کی چراگاہیں ہونگی' جس طرح دنیا میں تمہارے جانوروں کی چراگاہیں ہوتی ہیں''۔
یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5654 - وَعَنْ كريب اَنه سمع اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا هَلْ مشمر للجنة فَاِن الْجنَّة لَا حظر لَهَا هِيَ وَرب الْكَعْبَة نور يتلألأ وريحانة تهتز وَقصر مشيد ونهر مطرد وَثَمَرَة نضيجة وَزَوْجَة حسناء جميلَة وحلل كَثِيْرَة ومقام فِيْ اَبَد فِيْ دَار سليمَة وَفَاكِهَة وخضرة وحبرة ونعمة فِيْ محلّة عالية بهية قَالُوْا نعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ المشمرُوْنَ لَهَا قَالَ قُوْلُوْا اِنْ شَاءَ اللّٰه فَقَالَ الْقَوْم اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن مهَاجر عَن الضَّحَّاك المغافري عَن سُلَيْمَان بن مُوسَى عَنهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا اَيْضًا مُخْتَصرًا قَالَ عَن مُحَمَّد بن مهَاجر الْاَنْصَارِيّ حَدثنِيْ سُلَيْمَان بن مُوسَى كَذَا فِي اُصُوْل مُعْتَمدَة لم يذكر فِيْهِ الضَّحَّاك وَقَالَ الْبَزَّار لَا نعلم رَوَاهُ عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اُسَامَة وَلَا نعلم لَهُ طَرِيْقا عَن اُسَامَة اِلَّا هٰذِهِ الطَّرِيْق وَلَا نعلم رَوَاهُ عَن الضَّحَّاك اِلَّا هٰذَا الرجل مُحَمَّد بن مهَاجر

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم مُحَمَّد بن مهَاجر وَهُوَ الْاَنْصَارِيّ ثِقَة احْتج بِهِ مُسلم وَغَيره وَالضَّحَّاك لم يخرج لَهُ من اَصْحَاب الْكتب السِّتَّة اَحد غير ابْن مَاجَه وَلَمْ اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل لغير ابْن حبَان بل

هُوَ فِيْ عداد المجهولين وَسليمَان بن مُوسَى هُوَ الْاَشْدَق يَاْتِيْ ذكره

❀❀ کریب بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''خبردار! کیا جنت کی تیاری کرنے والا کوئی شخص ہے؟ بے شک جنت کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے' رب کعبہ کی قسم! وہ ایک نور ہے' جو جھلملا رہا ہے' وہ ایک پودا ہے' جو لہرا رہا ہے' وہ ایک مضبوط قلعہ ہے' وہ ایک پھیلی ہوئی نہر ہے' وہ ایک پکا ہوا پھل ہے اس میں خوبصورت حسین و جمیل بیویاں ہیں' اور بہت سے لباس ہوں گے' اور وہ ایک ایسی جائے قیام ہے' جو ہمیشہ رہے گی' وہ ایک سلامتی کا گھر ہے' وہاں پھل ہوں گے' سبزہ ہوگا' عمدہ کپڑے ہوں گے' نعمتیں ہوں گی' جو بلند مقام پر ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! ہم اُس کے لئے تیاری کرنے والے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ انشاء اللہ کہو! تو لوگوں نے 'ان شاء اللہ' کہا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابودنیا' امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے محمد بن مہاجر کے حوالے سے' ضحاک مغافری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ کے حوالے سے' کریب سے نقل کیا ہے۔

ابن ابودنیا نے بھی اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ محمد بن مہاجر انصاری کے حوالے سے' سلیمان بن موسیٰ سے منقول ہے' قابل اعتماد 'اصول'' میں اسی طرح مذکور ہے' اس میں ضحاک کا ذکر نہیں ہے' امام بزار کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق' صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے' اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے' اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ صرف اسی سند کے ساتھ منقول ہے' اس کے علاوہ کسی (اور سند) کا ہمیں علم نہیں ہے' اور ہمارے علم کے مطابق ضحاک کے حوالے سے' اس روایت کو اس حوالے سے' صرف اسی شخص' یعنی محمد بن مہاجر نے نقل کیا ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: محمد بن مہاجر نامی راوی انصاری ہے' اور ثقہ ہے' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' ضحاک نامی راوی سے صحاح ستہ کے مؤلفین میں سے' امام ابن ماجہ کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' البتہ میں اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہوں' صرف امام ابن حبان نے اس پر تبصرہ کیا ہے' ویسے اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے' سلیمان بن موسیٰ نامی راوی اشدق ہے' جس کا ذکر آگے آئے گا۔

فصل فِيْ خيام الْجَنَّة وغرفها وَغَيْر ذٰلِك

فصل: جنت کے خیموں' اس کے بالا خانوں اور اس کی دیگر چیزوں کا تذکرہ

5655 - عَنْ اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لِلْمُؤْمِنِ فِی الْجَنَّة لخيمة من لؤلؤة وَاحِدَةٍ مجوفة طولهَا فِی السَّمَاء سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهلون يطوف عَلَيْهِم الْمُؤْمِن فَلَا يرى بَعْضُهُمْ بَعْضًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنه قَالَ عرضهَا سِتُّونَ مِيلًا وَهُوَ رِوَايَة لَهما

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں مومن کو ایک ہی کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ملے گا' جس کی اونچائی ساٹھ میل ہوگی' اس خیمے میں مومن کے اہل خانہ ہوں گے' اس خیمے میں مومن کی بیویاں ہوں گی' جن کے ساتھ مومن قربت کرے گا' لیکن وہ ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس کی چوڑائی بھی ساٹھ میل ہوگی''

ان دونوں کی ایک روایت میں یہ اسی طرح ہے۔

5656 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لكل مُسْلِم خيرة وَلِكُلِّ خيرة خيمة وَلِكُلِّ خيمة اَرْبَعَة اَبْوَاب يدْخل عَلَيْهَا من كل بَاب تحفة وهدية وكرامة لم تكن قبل ذٰلِكَ لَا مرحات وَلَا دفرات وَلَا سخرات وَلَا طماحات حور عين كأنهن بيض مَكْنُون- رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا من رِوَايَةِ جَابر الْجعْفِيّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ہر مسلمان کے لئے ایک مخصوص علاقہ ہوگا' اور ہر علاقے میں ایک خیمہ ہوگا' ہر خیمے کے چار دروازے ہوں گے ہر دروازے سے اس کے پاس تحفے' ہدیہ اور عزت افزائی آئے گی' جو اس سے پہلے نہیں ملی ہوئی ہوگی' نہ اترانے والی ہوں گی نہ بدبودار ہوں گی' نہ مذاق اڑانے والی ہوں گی' نہ شوہر کی نافرمان ہوں گی' وہاں حورعین ہوں گی' جو چھپے ہوئے موتی کی مانند ہوگی''۔

یہ روایت' ابن ابودنیا نے' جابر جعفی کی نقل کردہ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5657 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا '' حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ '' (الرّحمٰن) قَالَ الْخَيْمَة من درة مجوفة طولهَا فَرسَخ وَلها ألف بَاب من ذهب حولهَا سرادق دوره خَمْسُوْنَ فرسخا يدْخل عَلَيْهِ من كل بَاب مِنْهَا ملك بهدية من عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ-رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ وللبيهقي: الْخَيْمَة درة مجوفة فَرسَخ فِيْ فَرسَخ لَهَا اَرْبَعَة آلَاف مصراع من ذهب وَاِسْنَاد هٰذِه أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''حوریں جو خیموں میں پردہ نشین ہونگی''

وہ فرماتے ہیں: یہ ایک خیمہ ہوگا' جو ایک کھوکھلے موتی کا ہوگا' اس کی لمبائی ایک فرسخ ہوگی' اس کے ایک ہزار دروازے ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے' اس کے اردگرد پردے لٹکے ہوئے ہوں گے' اس کے آس پاس پچاس فرسخ کا علاقہ ہوگا' اس خیمے کے ہر دروازے سے فرشتہ آئے گا' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ لے کر آئے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کی اور امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کھوکھلے موتی کا خیمہ ہوگا' جو ایک فرسخ لمبا ہوگا' اور ایک فرسخ چوڑا ہوگا' اس کے چار ہزار کواڑ ہوں گے' جو سونے سے بنے ہوئے ہوں گے''۔

اس روایت کی سند زیادہ مستند ہے۔

5658 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة غرفا يرى ظَاهِرهَا من بَاطِنهَا وباطنها من ظَاهرهَا فَقَالَ اَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِيّ لمن هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لمن اطاب الْكَلَام وَاَطْعم الطَّعَام وَبَات قَائِما وَالنَّاس نيام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من حَدِيْث اَبِيْ مَالك الْاَشْعَرِيّ اِلَّا اَنه قَالَ اعدهَا اللّٰه لمن اطْعم الطَّعَام وَاَفْشى السَّلَام وَصلى بِاللَّيْلِ وَالنَّاس نيام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسے بالاخانے ہیں' جن کا بیرونی حصہ اندر سے' اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا' حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کسے ملیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پاکیزہ کلام کرے' کھانا کھلائے' اور رات قیام کی حالت میں (نوافل پڑھتے ہوئے) بسر کرے' جبکہ لوگ سو رہے ہوں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے' یہ اس کے لئے تیار کیے ہیں' جو کھانا کھلائے' سلام پھیلائے' اور رات کو نماز ادا کرے' جب لوگ سو رہے ہوں''۔

5659 - وَرُوِيَ عَن عمرَان بن حُصَيْن وَاَبِيْ هُرَيْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قَوْله تَعَالٰى ومساكن طيبَة فِيْ جنَّات عدن (التوبة) قَالَ قصر فِي الْجَنَّة من لؤلؤة فِيهَا سَبْعُوْنَ دَارا من ياقوتة حَمْرَاء فِيْ كل دَار سَبْعُوْنَ بَيْتا من زمردة خضراء فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ سَرِيْرًا عَلٰى كُلّ سَرِيْر سَبْعُوْنَ فراشا من كل لون على كل فرَاش امْرَاَة فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ مائدة على كل مائدة سَبْعُوْنَ لونا من طَعَام فِيْ كل بَيت سَبْعُوْنَ وصيفا ووصيفة يُعْطى لِلْمُؤْمِنِ من الْقُوَّة مَا يَاْتِيْ على ذٰلِكَ كُله فِيْ غَدَاة وَاحِدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِه

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور پاکیزہ ٹھکانے' جو جنات عدن میں ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک محل ہے' جو موتی سے بنا ہوا ہوگا' اس میں ستر کمرے ہوں گے' جو سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے' ہر کمرے میں سبز زمرد سے بنے ہوئے ستر کمرے ہوں گے' ہر ایک کمرے میں ایک پلنگ ہوگا' ہر پلنگ پر ستر بچھونے ہوں گے' جو مختلف رنگ کے ہوں گے' ہر بچھونے پر ایک عورت بیٹھی ہوئی ہوگی' ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہوں گے' ہر دسترخوان پر ستر مختلف قسم کے کھانے ہوں گے' ہر کمرے میں ستر ملازم اور ملازمائیں ہوں گی' مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک ہی مرتبہ ان سب کے پاس جاسکے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام بیہقی نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

فصل فِیْ اَنهَارِ الْجنَّة

فصل: جنت کی نہروں کا بیان

5660 - عَنْ عبد الله بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَوْثَر نهر فِی الْجَنَّة حافتاه من ذهب وَمَجْرَاهُ على الدّر والياقوت تربته اطيب من الْمسك وماؤه أحلى من الْعَسَل وابيض من الثَّلج

رَوَاهُ ابْن مَاجه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوثر' جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں' اور اس میں پانی' یاقوت اور موتیوں پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے' اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

5661 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَر (الْكَوْثَر) قَالَ هُوَ نهر فِی الْجَنَّة عمقه سَبْعُوْنَ ألف فَرسَخ مَاؤُهُ اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل شاطئاه اللُّؤْلُؤ والزبرجد والياقوت خص اللّٰه بِهٖ نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل الْاَنْبِيَاء - رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ ہے' اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے' اس کے کناروں پر موتی' زبرجد اور یاقوت ہیں' یہ اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء سے پہلے بطور خاص اپنے نبی (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کیا تھا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5662 - وَعَنْ اَنَس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنا اَسِير فِی الْجَنَّة اِذا اَنا بنهر حافتاه قباب اللُّؤْلُؤ المجوف فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْل قَالَ هٰذَا الْكَوْثَر الَّذِیْ اَعْطَاك رَبك قَالَ فَضرب الْملك بِيَدِهٖ فَاِذَا طينه مسك أذفر - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں جنت میں جا رہا تھا' میں ایک نہر کے پاس آیا' جس کے دونوں کناروں پر کھوکھلے موتیوں کے بنے ہوئے خیمے لگے ہوئے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ کوثر ہے' جو آپ کے پروردگار نے آپ کو عطا کی ہے

جب فرشتے نے اس میں اپنا ہاتھ ڈالا تو اس کی مٹی مشک اذفر کی تھی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

5663 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انهار الْجَنَّة تخرج من تحت تلال اَوْ من تحت جبال الْمسك -رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی نہریں مشک کے ٹیلوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) مشک کے پہاڑوں کے نیچے سے نکلتی ہیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

5664 - وَعَن سماك اَنه لَقِي عبد اللّٰه بن عَبَّاس بِالْمَدِيْنَةِ بعد مَا كف بَصَره فَقَالَ يَا بن عَبَّاس مَا اَرْض الْجَنَّة قَالَ مرمرة بَيْضَاء من فضَّة كَاَنَّهَا مرآة قلت مَا نورها قَالَ مَا رَاَيْت السَّاعَة الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا طُلُوْع الشَّمْس فَذٰلِكَ نورها اِلَّا اَنه لَيْسَ فِيْهَا شمس وَلَا زمهرير قَالَ قُلْتُ فَمَا انهارها اَفِيْ اخدُوْد قَالَ لَا وَلكنهَا تجْرِي على اَرْض الْجَنَّة مستكفة لَا تفيض هَهُنَا وَلَا هَهُنَا قَالَ اللّٰه لَهَا كوني فَكَانَت قلت فَمَا حلل الْجَنَّة قَالَ فِيْهَا شَجَرَة فِيْهَا ثَمَر كَاَنَّهُ الرُّمَّان فَاِذَا اَرَادَ ولي اللّٰه مِنْهَا كسْوَة انحدرت اِلَيْهِ من غصنها فانفلقت لَهُ عَن سَبْعِيْنَ حلَّة الوانا بعد الوان ثُمَّ تنطبق فترجع كَمَا كَانَت -رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ سماک بیان کرتے ہیں: اُن کی ملاقات مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی اس وقت ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی انہوں نے کہا: اے حضرت عبداللہ بن عباس! جنت کی زمین کس چیز کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: چاندی کے بنے ہوئے سفید مرمر کی جو آئینے کی طرح ہے میں نے دریافت کیا: اس کی روشنی کیسی ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: تم نے وہ گھڑی نہیں دیکھی ہے جس میں سورج طلوع ہونے والا ہوتا ہے تو جنت میں اس طرح کی روشنی ہوگی البتہ وہاں نہ تو سورج ہوگا اور نہ ہی سخت سردی ہوگی میں نے دریافت کیا: اس کی نہریں کیسی ہیں؟ کیا وہ گڑھوں میں بہیں گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں بلکہ وہ جنت کی زمین پر بہیں گی اور بالکل سیدھی ہوں گی ان کا پانی اِدھر اُدھر سے چھلکے گا نہیں اللہ تعالیٰ نے اُن سے فرمایا: تم ہو جاؤ! تو وہ ہو گئیں میں نے دریافت کیا: جنت کے حلے کیسے ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: جنت میں ایسا درخت ہوگا جس پر پھل لگے ہوئے ہوں گے جو انار کی طرح کے ہوں گے جب اللہ کا کوئی دوست ان میں سے کوئی لباس حاصل کرنا چاہے گا تو وہ درخت اپنی ٹہنی اس کی طرف جھکا دے گا تو اس سے ستر حلے نکلیں گے جو مختلف رنگوں کے ہوں گے پھر وہ مل جائے گا اور واپس چلا جائے گا جیسے پہلے تھا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5665 - وَرُوِىَ عَن حَكِيم بن مُعَاوِيَة الْقشيرِي عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْجَنَّة بَحر للْمَاء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمر ثُمَّ تشقق الْاَنْهَار مِنْهَا بعد

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت حکیم بن معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایک سمندر (یا دریا) پانی کا ہے ایک سمندر دودھ کا ہے ایک سمندر شہد کا ہے ایک سمندر خمر کا ہے اور پھر اس میں سے نہریں نکلتی ہیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5666 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ تظنون اَن انهار الْجَنَّة اُخدُوْدٍ فِي الْاَرْض لَا وَاللّٰه اِنَّهَا لسائحة على وَجه الْاَرْض اِحْدَى حافتيها اللُّؤْلُؤ وَالْاُخْرَى الْيَاقُوْت وطينه الْمسك الْأذفر قَالَ قُلْتُ مَا الأذفر قَالَ الَّذِيْ لَا خلط لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا وَّرَوَاهُ غَيْرِهِ مَرْفُوْعًا وَّالْمَوْقُوْف اشبه بِالصَّوَاب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جنت میں موجود نہریں گڑھوں کی شکل میں ہوں گی اللہ کی قسم! جی نہیں! وہ زمین کے اوپر ہی بہہ رہی ہوں گی ان کے ایک کنارے پر موتی ہوں گے اور دوسرے پر یاقوت ہوں گے اور ان کی مٹی مشک اذفر کی ہوگی میں نے دریافت کیا: اذفر کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ مشک جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہوئی ہو۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے تاہم موقوف ہونا درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5667 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا: قَالَ نَضَّاخَتَانِ (الرَّحْمٰن) بالمسك والعنبر ينضخان على دور الْجَنَّة كَمَا ينضخ الْمَطَر على دور اَهْلِ الدُّنْيَا-رَوَاهُ ابْن اَبِيْ شيبَة مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''نضاختان'' (وہ دونوں چھلک رہے ہونگے)

''اس سے مراد مشک اور عنبر ہیں جو جنت کے گھروں پر چھڑکے جائیں گے جس طرح اہل دنیا کے گھروں پر بارش کا چھڑکاؤ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5668 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه مَا الْكَوْثَر قَالَ ذَاكَ نهر أعطانيه اللّٰه يَعْنِيْ فِي الْجَنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَأحلى من الْعَسَل فِيهِ طير أعناقها كأعناق الجزر قَالَ عمرَان اِن هٰذِهِ لناعمة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتها انعم مِنْهَا-رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

الجزر بِضَم الْجِيم وَالزَّاي جمع جزور وَهُوَ الْبَعِير

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کوثر کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے یعنی یہ جنت میں ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے اس میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی''۔

اس پر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو نعمتیں ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھانے کی چیزیں اس سے زیادہ زبردست

نعمتیں ہوں گی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ "الجزر" یہ "جزور" کی جمع ہے جس کا مطلب اونٹ ہے۔

فصل فِيْ شجر الْجَنَّة وثمارها

باب: جنت کے درختوں اور اس کے پھلوں کا تذکرہ

5669 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب فِيْ ظلها مائَة عَام لَا يقطعهَا اِن شِئْتُم فاقرؤوا وَظِلٍ مَمْدُوْدٍ وَّمَاءٍ مَسْكُوْبٍ (الْوَاقِعَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ ایک سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو اس کے سائے کو پار نہیں کر سکے گا"

اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"اور پھیلے ہوئے سائے اور بہتے ہوئے پانی"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5670 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة يسير الرَّاكِب الْجواد الْمُضمر السَّرِيع مائَة عَام لَا يقطعهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِيّ وَزَاد وَذٰلِكَ الظل الْمَمْدُوْد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں ایسا درخت ہے کہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑے پر سوار شخص جو تیزی سے چلے تو وہ ایک سو سال میں بھی اس کو پار نہیں کر سکے گا"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "یہ پھیلے ہوئے سائے ہیں" (یعنی جن کا ذکر قرآن میں ہے)۔

5671 - وَعَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذكر سِدْرَة الْمُنْتَهى فَقَالَ يسير الرَّاكِب فِيْ ظلّ الفنن مِنْهَا مائَة سنة اَوْ يستظل بهَا مائَة رَاكب شكّ يحيى فِيْهَا فرَاش الذَّهَب كَاَن ثمارها القلال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

الفنن بِفَتْح الْفَاء وَالنُّوْن هُوَ الْغُصْن

❀❀ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی کا ذکر کرتے

ہوئے فرمایا: کوئی سوار اُس کی کسی ٹہنی کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک سو سال تک اس کے سائے میں رہے گا' یہ شک یحییٰ نامی راوی کو ہے' اور اس میں سونے کے پتنگے ہیں' اور اس کے پھل گھڑوں کی مانند ہیں۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لفظ الفنن اس سے مراد ٹہنی ہے۔

5672 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الظل الْمَمْدُوْد شَجَرَة فِي الْجَنَّة على سَاق قدر مَا يسير الرَّاكِب الْمجد فِيْ ظلها مائَة عَام فِيْ كل نَوَاحِيهَا فَيخرج أهْلِ الْجَنَّة أهْلِ الغرف وَغَيْرِهِمْ فيتحدثُوْنَ فِيْ ظلها قَالَ فيشتهي بَعْضُهُمْ وَيذكر لَهو الدُّنْيَا فَيُرسل اللّٰه رِيْحًا من الْجَنَّة فتحرك تِلْكَ الشَّجَرَة بِكُل لَهو كَانَ فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا من طَرِيْق زَمعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَقد صححها ابْن خُزَيْمَة وَالْحَاكِم وحسنها التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "پھیلے ہوئے سائے" (سے مراد یہ ہے:) کہ جنت میں ایک درخت ہے' جس کا تنا' اتنا بڑا ہوگا کہ اگر کوئی تیز رفتار سوار اُس کے سائے میں' ایک سو سال تک چلتا رہے' تو وہ اس درخت کے گرد چکر لگا پائے گا' اہل جنت اپنے بالا خانوں میں سے' اور دوسرے گھروں میں سے نکلیں گے' اور اس کے سائے میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات چیت کریں گے' ان میں سے کسی کو خواہش ہوگی' اور وہ دنیا کی دلچسپی کی کسی چیز کو یاد کرے گا' تو اللہ تعالیٰ جنت سے ہوا بھیجے گا' تو وہ درخت کو حرکت دے گی' تو ہر وہ دلچسپی کی چیز سامنے آئے گی' جو دنیا میں ہوتی تھی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر' زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے' امام ابن خزیمہ اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

5673 - وَعَنْ أبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه أعددْت لعبادي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عين رَأتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر اقرؤوا إِن شِئْتُم وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (الْوَاقِعَة) وَمَوْضع سَوْطٍ مِّنَ الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَأُدْخل الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ (آل عمرَان)

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وروى البُخَارِيّ وَمُسْلِم بعضه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے (اس کے بارے میں) سنا نہیں' اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) اگر تم لوگ چاہو' تو یہ آیت تلاوت کرلو:

"اور پھیلے ہوئے سائے ہیں"۔

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا:) جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو (تو اس کی تائید میں) یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا' تحقیق وہ کامیاب ہوگیا''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

5674 - وَعَنْ عَتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حوضك الَّذِيْ تحدث عَنهُ فَذكر الْحَدِيْثِ اِلٰى اَن قَالَ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْهَا فَاكِهَة قَالَ نَعَمْ وفيهَا شَجَرَة تدعى طُوْبٰى هِيَ تطابق الفردوس فَقَالَ اَى شجر اَرْضنَا تشبه قَالَ لَيْسَ تشبه شَيْئًا من شجر اَرْضك وَلٰكِن أتيت الشَّام قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهَا تشبه شَجَرَة بِالشَّام تدعى الجوزة تنْبت على سَاق وَاحِد ثُمَّ ينتشر اَعْلَاهَا قَالَ فَمَا عظم اَصلهَا قَالَ لَو ارتحلت جَذَعَة من اِبل اَهْلك لما قطعتها حَتّٰى تنكسر ترقوتها هرما قَالَ فِيْهَا عِنَب قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا عظم العنقود مِنْهَا قَالَ مسيرَة شهر للغراب الأبقع لَا يقع وَلَا ينثني وَلَا يفتر قَالَ فَمَا عظم الْحَبَّة مِنْهُ قَالَ هَلْ ذبح اَبوك تَيْسًا من غنمه عَظِيْمًا فسلخ اِهابه فَاَعْطَاهُ اُمك فَقَالَ ادبغي هٰذَا ثُمَّ افرى لنا مِنْهُ ذنوبا يروى ماشيتنا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِن تِلْكَ الْحَبَّة تشبعني وَأهل بَيْتِيْ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَامة عشيرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه بِذكر الشَّجَرَة فِيْ مَوضِع وَالْعِنَب فِيْ آخر وَرَوَاهُ اَحْمد بِاخْتِصَار

قَوْله افرى لنا مِنْهُ ذنوبا اَى شقي واصنعي والذنوب بِفَتْح الذَّال الْمُعْجَمَة هُوَ الدَّلْو وَقيل لَا تسمى ذنوبا اِلَّا اِذا كَانَت ملأى اَوْ دون الملأى

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: وہ حوض کیا ہے؟ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اس (یعنی جنت) میں پھل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' اس میں ایک درخت ہے' جس کا نام طوبیٰ ہے' جو فردوس تک جاتا ہے' اس نے دریافت کیا: ہماری اس سرزمین میں سے کون سا درخت' اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے علاقے کا کوئی درخت اس کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا' کیا تم شام گئے ہو؟ اس نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شام میں ایک درخت ہے' جسے ''جوزہ'' کہا جاتا ہے' وہ درخت اس کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اس کی پنڈلی (یعنی جڑ) ایک ہی ہوتی ہے' اور پھر اوپر جاکر شاخیں پھیل جاتی ہیں' اس نے دریافت کیا: وہ کتنا بڑا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے گھر کے اونٹ کا ایک بچہ چلنا شروع کرے' تو وہ بوڑھا ہو کے مرجائے گا' لیکن پھر بھی اسے پار نہیں کرسکے گا' اس نے دریافت کیا: کیا اس (جنت) میں انگور ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس نے دریافت کیا: اس کے گچھے کا حجم کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک ماہ کی مسافت جتنا' جو فاصلہ ایک کوا (ایک ماہ میں) طے کرتا ہے' اور اس دوران وہ گرتا نہیں ہے' مڑتا نہیں ہے' پرواز بند نہیں کرتا' اس نے دریافت کیا: اس کے دانے کا حجم

کتنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا (کبھی ایسا ہوا ہے؟) کہ تمہارے والد نے اپنی بکریوں میں سے کوئی نر جانور کبھی ذبح کیا ہو' جو موٹا تازہ ہو اور پھر اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہو اور یہ کہا ہو: تم اس کی دباغت کردو اور پھر اس کے ذریعے ہمارے لئے کوئی ڈول تیار کردو' تاکہ اس کے ذریعے ہم اپنے جانوروں کو پانی پلائیں' اس دیہاتی نے جواب دیا: جی ہاں! اس (دیہاتی) نے کہا: پھر تو وہ ایک دانہ مجھے' اور میرے تمام اہل خانہ کو سیر کردے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلکہ وہ تمہارے خاندان کے زیادہ طرف افراد کو بھی (سیر کردے گا)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے اس کی مانند نقل کیا ہے' امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں درخت کا تذکرہ ایک مقام پر کیا ہے' اور انگور کا تذکرہ' دوسرے مقام پر کیا ہے' امام احمد نے اسے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''تم اس کے ذریعے ہمارے لئے ڈول تیار کردو'' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اسے چیر کر تیار کردو۔

لفظ الذنوب اس سے مراد ڈول ہے' ایک قول کے مطابق ڈول کے لئے ذنوب اس وقت استعمال ہوتا ہے' جب وہ پورا بھرا ہوا ہو' یا بھرے ہوئے سے کچھ کم ہو۔

5675 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی الھدیل قَالَ كُنَّا مَعَ عبد اللّٰه يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد بِالشَّام اَوْ بعمان فتذاكروا الْجنَّة فَقَالَ اِن العنقود من عناقيدها من هَهُنَا اِلٰى صنعاء

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے یا شاید عمان میں تھے (یہ شک راوی کو ہے) لوگوں نے جنت کا تذکرہ شروع کیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے گچھوں میں سے ایک گچھ یہاں سے لے کے صنعاء تک ہوگا۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5676 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عرضت عَلَیَّ الْجَنَّة فَذَهَبت اتناول مِنْهَا قطفا اريكموه فحيل بينی وَبَيْنه فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَاء الْحبَّة من الْعِنَب قَالَ كاعظم دلو فرت امك قطّ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''میرے سامنے جنت کو پیش کیا گیا' میں اس کا ایک گچھ حاصل کرنے لگا' تاکہ وہ تمہیں دکھاؤں' تو میرے اور اس کے درمیان رکاوٹ حائل ہوگئی' ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے ایک دانے میں سے کتنا رس نکلے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس بڑے سے بڑے ڈول جتنا' جس کو تمہاری والدہ نے کبھی تیار کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5678 - وَعَنْ جرير بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نزلنَا الصفاح فَاِذَا رجل نَائِم تَحت شَجَرَة قد كَادَت الشَّمْس تبلغه قَالَ فَقُلْتُ للغلام انْطَلِقْ بِهٰذَا النطع فاظله قَالَ فَانْطَلق فاظله فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَاِذَا هُوَ

سلمان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاتَيته اسلم عَلَيْهِ فَقَالَ يَا جرير تواضع للّٰه فَإِنَّهُ من تواضع للّٰه فِي الدُّنْيَا رفعه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة يَا جرير هَلْ تَدْرِي مَا الظُّلُمَات يَوْم الْقِيَامَة قلت لَا اَدْرِي قَالَ ظلم النَّاس بَيْنَهُمْ ثُمَّ اَخذ عويدا لَا اكاد اَرَاهُ بَيْن اصبعيه فَقَالَ يَا جرير لَو طلبت فِي الْجَنَّة مثل هٰذَا لم تَجدهُ قُلْتُ يَا اَبَا عبد اللّٰه فَاَيْنَ النخل وَالشجر قَالَ اُصُولهَا اللُّؤْلُؤ وَالذَّهَب وَاَعلاهُ الثَّمر -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ''صفاح'' کے مقام پر پڑاؤ کیا' وہاں ایک شخص ایک درخت کے نیچے سویا ہوا تھا اور دھوپ اس کے پاس پہنچنے ہی والی تھی' میں نے ایک لڑکے سے کہا: تم یہ چمڑا لے کر اس کے پاس جاؤ اور اس پر سایہ کردو' وہ لڑکا گیا اور اس نے اس شخص پر سایہ کر دیا' جب وہ صاحب بیدار ہوئے (تو پتہ چلا) وہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں' میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' تاکہ انہیں سلام کروں' تو انہوں نے فرمایا: اے جریر! اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرو' کیونکہ جو شخص دنیا میں' اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سر بلندی عطا کرے گا' اے جریر! کیا تم جانتے ہو؟ قیامت کے دن کی تاریکیاں کیسی ہوں گی؟ میں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم' انہوں نے فرمایا: لوگوں نے (دنیا میں) جو ایک دوسرے پر ظلم کیے ہونگے (وہ قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہونگے) پھر انہوں نے ایک چھوٹی سی چھڑی لی' جو ان کے ان دو انگلیوں کے درمیان بھی پوری نہیں آتی تھی' اور پھر انہوں نے فرمایا: اے جریر! اگر تم جنت میں سے اس کی مانند کوئی چیز حاصل کرنا چاہو' تو تم اسے نہیں پاسکو گے' میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! پھر کھجور کے درخت اور دوسرے درخت کہاں جائیں گے؟ انہوں نے فرمایا: اُن کی جڑیں' موتیوں اور سونے کی ہوں گی' اوران (درختوں) کے اوپر کھجوریں لگی ہوں گی۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5679 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ وذللت قطوفها تذليلا (الإنسان) قَالَ اِن اَهْلِ الْجَنَّة يَاْكُلُوْن من ثمار الْجَنَّة قيَاما وقعودا ومضطجعين -رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهٖ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اوران کے گچھے لٹک رہے ہونگے''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت' جنت کے پھل کھڑے ہوکر' بیٹھ کر اور لیٹ کر کھائیں گے۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5680 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة شَجَرَة جذوعها من ذهب وفروعها من زبرجد ولؤلؤ فتهب لَهَا ريح فتصطفق فَمَا سمع السامعون بِصَوْت شَيْءٍ قطّ الذ مِنْهُ -رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْم فِيْ صفة الْجَنَّة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا درخت بھی ہوگا' جس کی جڑ سونے کی ہوگی' اس کی شاخیں زبرجد اور موتیوں کی ہوں گی' جب ہوا آئے گی' اور اس کو حرکت دے گی' تو سننے والوں نے کوئی بھی آواز ایسی نہیں سنی ہوگی' جو اس (درخت میں سے آنے والی آواز) سے زیادہ خوبصورت ہو''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5681 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نخل الْجنَّة جذوعها من زمرد خضر وكربها ذهب اَحْمَر وسعفها كسْوَة لاَهْلِ الْجنَّة مِنْهَا مقطعاتهم وحللهم وَثَمَرهَا اَمْثَال القلال والدلاء اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل وألين من الزّبد لَيْسَ فِيهَا عجم

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الكرب بِفَتْح الْكَاف وَالرَّاء بعدهمَا بَاء مُوَحدَة هُوَ اصُوْل السعف الْغِلَاظ العراض

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جنت میں کھجور کا درخت ایسا ہوگا کہ اس کی جڑ سبز زبرجد سے بنی ہوگی' اور اس کا تنے کے قریب کا حصہ سرخ سونے کا ہوگا' اس کی ٹہنیوں پر اہل جنت کا لباس ہوگا' اس میں سے' اُن کے لباس کی مختلف قسمیں اور حلے بنیں گے' اس کے پھل گھڑے' اور بڑے ڈولوں کی مانند ہوں گے (وہاں کا پانی) دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور پنیر سے زیادہ نرم ہوگا' جس میں کوئی سختی نہیں ہوگی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ کرب کا مطلب ہے' ٹہنی کی جڑ جو موٹی اور چوڑی ہوتی ہے

5682 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ لَهُ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا طُوبٰى قَالَ شَجَرَة مسيرَة مائَة سنة ثِيَاب اَهْلِ الْجنَّة تخرج من اكمامها

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه من طَرِيْق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک درخت ہے' جو ایک سو سال کی مسافت جتنا (بڑا ہے) اہل جنت کے کپڑے اس کی شاخوں میں سے نکلیں گے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ اكل اَهْلِ الْجنَّة وشربهم وَغَيْر ذٰلِك

فصل: اہل جنت کے کھانے' پینے' اور دیگر چیزوں کا تذکرہ

5683 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكل اَهْلِ الْجنَّة وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ طعامهم ذٰلِكَ جشاء كريح الْمسك يُلْهمُوْن التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر كَمَا يُلْهمُوْن النَّفس - رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت کھائیں گے' اور پئیں گے' لیکن نہ تو بلغم نکالیں گے' نہ پاخانہ کریں گے' اور نہ پیشاب کریں گے' ان کا کھانا' ڈکار کی

صورت میں نکل جائے گا' اور اس کی خوشبو مشک کے جیسی ہوگی' اہل جنت کو تسبیح اور تکبیر اس طرح الہام کی گئی ہوگی جس طرح سانس لینا الہام کیا گیا ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

5684 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ لیشتھی الشَّرَاب من شراب الجنۃ فیجیء الابریق فیقع فِیْ یدہ فیشرب ثُمَّ یعود اِلٰی مَکَانِہٖ -رَوَاہُ ابْنُ اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے ایک شخص جنت کے مشروبات میں سے کسی شروب کی خواہش کرے گا' تو ایک پیالہ آئے گا' وہ اس کے ہاتھ میں آ جائے گا' وہ اس میں سے پی لے گا' تو وہ پیالہ اپنی جگہ واپس چلا جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5685 - وَعَنْ زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکتاب اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا اَبَا الْقَاسِمِ تزعم اَنَّ اَھْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ اِنَّ احدھم لیُعطی قُوَّۃَ مائۃ رجل فِی الْاَکل وَالشرب وَالْجِمَاعِ قَالَ فَاِنَّ الَّذِیْ یَاْکل وَیشرب تکون لَہُ الْحَاجۃ وَلَیْسَ فِی الْجَنَّۃِ اَذًی قَالَ تکون حَاجَۃ احدھم رشحا یفیض من جُلُوْدھمْ کَرَشْحِ الْمسک فیضمر بَطنہ

رَوَاہُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ وَرُوَاتہ مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا یہ کہنا ہے کہ اہل جنت کھائیں گے بھی اور پئیں گے بھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' ان میں سے کسی ایک شخص کو کھانے' پینے اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت دی جائے گی' اس شخص نے دریافت کیا: جو شخص کچھ بھی کھاتا ہے' یا پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پیش آتی ہے' جنت میں تو کوئی گندی چیز نہیں ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت' ڈکار کی شکل میں ہوگی' جو مشک کی طرح خوشبودار ہوگا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پیٹ میں گم ہو جائے گا۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

5686 - وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ وَلَفظِہٖ فِیْ اِحْدٰی روایاتہ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقبل رجل من الْیَھُوْد یُقَال لَہٗ ثَعْلَبَۃ بن الْحَارِث فَقَالَ السَّلَام عَلَیْكَ یَا مُحَمَّد فَقَالَ وَعَلَیْکُمْ فَقَالَ لَہُ الْیَھُوْدِیّ تزعم اَنَّ فِی الْجَنَّۃِ طَعَاما وَشَرَابًا وَاَزْوَاجا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تؤمن بشجرۃ الْمسك قَالَ نعم قَالَ وتجدھا فِیْ کتابکُمْ قَالَ نعم قَالَ فَاِنَّ الْبَوْل والجنابۃ عرق یسیل من تَحت ذوائبھم اِلٰی اَقْدَامھم مسك

❀❀ امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' ان کی مختلف روایات میں سے ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران ایک یہودی آیا' جس کا نام ثعلبہ بن حارث تھا' اس نے کہا: اے

حضرت محمد (ﷺ)! آپ پر سلام ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر بھی ہو اس یہودی نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: جنت میں کھانا' پینا اور بیویاں ہوں گی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' کیا تم مشک کے درخت پر ایمان رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اپنی کتاب میں اس کا ذکر پاتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پیشاب اور جنابت پسینے کی شکل میں ہوں گے' جو ان کے بالوں سے لے کر ان کے قدموں تک بہے گا' اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہو گی۔

5687 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَلَفظهمَا اتى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل من الْيَهُود فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِم اَلَسْت تزعم اَن اَهْلِ الْجنَّة يَاْكُلُوْن فِيهَا وَيشْربُوْنَ وَيَقُوْلُ لاَصْحَابه اِن اقرّ لي بِهٰذَا خصمته فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى وَالَّذِيْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ إِن أحدهم ليُعطى قُوَّة مائَة رجل فِي الْمطعم وَالْمشرَب والشهوة وَالْجِمَاع فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيّ فَإِن الَّذِيْ يَاْكُل وَيشْرب تكون لَهُ الْحَاجة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجتهم عرق يفِيض من جُلُوْدهمْ مثل الْمسك فَإِذا الْبَطن قد ضمر - وَلَفظ النَّسَائِيّ نَحْو هٰذَا

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک یہودی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور بولا: اے حضرت ابوالقاسم! کیا آپ کا یہ کہنا نہیں ہے کہ اہل جنت' جنت میں کھائیں گے بھی' اور پئیں گے بھی' وہ اپنے ساتھیوں سے یہ کہہ کے آیا تھا کہ اگر نبی اکرم ﷺ نے اس بات کا اعتراف کر لیا' تو میں آپ کے ساتھ بحث کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جنتی شخص کو کھانے پینے' شہوت اور صحبت کرنے کے حوالے سے' ایک سو آدمیوں جتنی قوت عطا کی جائے گی' اس یہودی نے کہا: جو شخص کھاتا ہے' پیتا ہے' تو اسے قضائے حاجت کی بھی ضرورت پڑتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی قضائے حاجت پسینے کی شکل میں ہو گی' جو مشک کی طرح کا ہو گا' وہ ان کی کھال میں سے نکلے گا' اور پھر ان کا پیٹ خالی ہو جائے گا۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

5688 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ اِن اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة اَجْمَعِيْنَ من يَقُوْمُ على رَاسه عشرَة آلَاف خَادِم مَعَ كل خَادِم صحفتان وَاحِدَةٍ من فضَّة وَوَاحِدَةٍ من ذهب فِيْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِي الْاُخْرى مثلهَا يَاْكُل من آخِره كَمَا يَاْكُل من اَوله يجد لآخِره من اللَّذَّة والطعم مَا لَا يجد لاَوَّله ثُمَّ يكون فَوق ذٰلِكَ رشح مسك وجشاء مسك لَا يبُولُوْنَ وَلَا يتغوَّطُوْنَ وَلَا يمتخطُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''تمام اہل جنت میں سے سب سے کمتر مرتبے کا شخص وہ ہو گا' جس کے سرہانے دس ہزار خادم کھڑے ہوئے ہوں گے ہر خادم کے پاس دو پیالے ہوں گے' ایک چاندی سے بنا ہوا ہو گا' اور ایک سونے سے بنا ہوا ہو گا' ہر ایک پیالے میں کھانا مختلف ہو گا' اور آدمی اپنے آخری پیالے میں سے بھی اسی طرح کھائے گا' جس طرح اس نے پہلے پیالے میں سے کھایا تھا' وہ دوسرے پیالے

میں وہ ذائقہ اورلذت پائے گا' جو اُسے پہلے پیالے میں نہیں ملاتھا (یعنی ذائقہ مختلف ہوگا'لطف ایک جتنا آئے گا) پھراس کے بعد مشک والا ڈکار ہوگا' وہ لوگ (جنت میں) پیشاب نہیں کریں گے'پاخانہ نہیں کریں گے'بلغم نہیں نکالیں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے'روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں'اوران کے راوی ثقہ ہیں۔

5689 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن ادنی اَهْلِ الْجنَّة منـزلَة اِن لَـهُ لسبـع دَرَجَات وَهُـوَ على السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة اِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم ويغدى عَلَيْهِ كل يَوْم وَيرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا اعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِیْ كل صَحْفَة لون لَيْسَ فِی الْاُخْرٰی وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يـلـذ آخِـره وَمَنْ الْاَشْـرِبَة ثَلَاثـمِـائَة اِنَاء فِیْ كل اِنَاء لون لَيْسَ فِی الْاخر وَاِنَّهُ ليلذ اَوله كَمَا يلذ آخِره وَاِنَّهُ لِيَقُوْلُ يَا رب لَو اَذِنت لی لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقيتهم لم ينقص مِمَّا عِنْدِی شَیْءٍ -الحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''قدرومنزلت کے اعتبار سے'سب سے کم مرتبے کا جنتی وہ ہوگا کہ جس کے سات درجات ہوں گے'وہ چھٹے درجے پر ہوگا' اوراس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا'اس کے تین سوخادم ہوں گے'اسے روزانہ صبح وشام تین سو پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی (راوی کہتے ہیں: میراخیال ہے'روایت میں یہ الفاظ ہیں:) سونے کے بنے ہوئے پیالوں میں غذا فراہم کی جائے گی'ان میں سے ہرایک دوسرے سے مختلف ہوگا'اور آدمی پہلے سے بھی بھرپورلذت حاصل کرے گا'اوردوسرے سے بھی بھرپورلذت حاصل کرے گا'اسی طرح تین سوبرتنوں میں اسے مشروب دیا جائے گا'ہرایک مشروب کا ذائقہ'دوسرے سے مختلف ہوگا'وہ پہلے سے بھرپورلطف حاصل کرے گا'جس طرح وہ آخری سے بھرپورلذت حاصل کرے گا'اوروہ یہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اگرتو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کوکھلاتا بھی ہوں'اورانہیں پلاتا بھی ہوں'کیونکہ میرے پاس جوچیز ہے'اس میں کوئی کمی نہیں ہوئی''......الحدیث

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5690 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن طير الْجنَّة كأمثال البخت تـرعـى فِیْ شجر الْجنَّة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذِهٖ لطير ناعمة فَقَالَ اكلتها أنعم مِنْهَا قَالَهَا ثَلَاثًا وَاِنِّیْ لأرجو اَن تكون مِمَّن يَأْكُل مِنْهَا

رَوَاهُ اَحْـمـد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَفظِهٖ قَالَ سُئِلَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَـوْثَـر قَـالَ ذَاكَ نهـر أعـطانيه اللّٰه يَعْنِیْ فِی الْجنَّة اَشد بَيَاضًا من اللَّبن وَاحلى من الْعَسَل فِيْهِ طير اعناقها كاعناق الجزر قَالَ عمرَان هٰذِهٖ لناعمة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكلتها أنعم مِنْهَا

البخت بِضَم الْمُوَحدَة وَاِسْكَان الْخَاء الْمُعْجَمَة هِیَ الْاِبِل الخراسانية

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا ہے:

''جنت کا پرندہ'بختی اُونٹوں کی مانند ہوگا'وہ جنت کے درختوں سے کھائے پیے گا'حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ پرندہ تو پھرنعمتوں میں ہوگا'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (پرندے) کوکھانا'اُس سے زیادہ بڑی نعمت ہے'یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین مرتبہ ارشاد فرمائی اور فرمایا: مجھے یہ توقع ہے کہ تم بھی اُن افراد میں سے ہو جو اُس کو کھائیں گے"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کوثر سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ جنت میں مجھے عطا کی ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا ہے جنت میں ایسے پرندے ہوں گے جن کی گردنیں اونٹوں کی گردنوں کی مانند ہوں گی تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر تو وہ نعمت میں ہوں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اُن کو کھانا اس سے بڑی نعمت ہے"۔

لفظ بخت اس سے مراد خراسانی اونٹ ہے۔

5691 - وَرُوِيَ عَنْ عبد الله بن مَسْعُوْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّك لتنظر إِلَى الطير فِي الْجَنَّة فتشتهيه فَيَجِيْء مشويا بَيْن يَدَيك

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جنت میں تم کسی پرندے کو دیکھو گے تمہیں اس کی خواہش ہوگی تو وہ تمہارے سامنے آجائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے امام بزار نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5692 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة ليشتهي الطير من طيور الْجَنَّة فَيَقَع فِيْ يَده منفلقا نضجا - رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت میں سے کوئی شخص جنت میں پرندوں میں سے کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ اس کے آگے تیار کیا ہوا اور پکا ہوا آجائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5693 - وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن الرجل ليشتهي الطير فِي الْجَنَّة فَيَجِيْء مثل البختي حَتّٰى يَقَع على خوانه لم يصبهُ دُخان وَلَمْ تمسه نَار فيأكل مِنْهُ حَتّٰى يشْبع ثُمَّ يطير - رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"کوئی شخص جنت میں کسی پرندے کو کھانے کی خواہش کرے گا تو وہ بختی کی مانند آئے گا یہاں تک کہ اس کے دسترخوان پر گر جائے گا اسے نہ تو کوئی دھواں لگا ہوگا اور نہ ہی اسے آگ نے چھوا ہوگا وہ شخص اس میں سے کھائے گا جب وہ سیر ہو جائے گا تو وہ پرندہ اُڑ جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5694 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن فِي الْجَنَّة طائرا لَهُ سَبْعُوْنَ الف ريشة يَجِيْء فَيَقَع على صَحْفَة الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّة فينتفض فَيَقَع من كل ريشة

لون ابیض من الثلج والین من الزبد والذ من الشهد لَيْسَ مِنْهَا لون يشبه صَاحبه ثُمَّ يطير

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَقد حسن التِّرْمِذِیّ اِسْنَاده لغیر هٰذَا الْمَتْن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایسا پرندہ ہوگا' جس کے ستر ہزار پر ہوں گے' وہ آئے گا' اور کسی جنتی شخص کے برتن میں گر جائے گا' پھر وہ پروں کو جھاڑے گا' تو اس کے ہر پر میں سے برف سے زیادہ سفید' پنیر سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ مزے دار چیز آئے گی' ان میں سے کسی ایک کا رنگ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا (شاید یہ مراد ہے کہ ایک کا ذائقہ دوسرے کی مانند نہیں ہوگا) پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے' لیکن وہ سند کسی اور متن کی ہے۔

5695 - وَعَنْ سليم بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ اِن اللّٰه لينفعنا بالأعراب ومسائلهم قَالَ اقبل اَعْرَابِی يَوْمًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِي الْجَنَّة شَجَرَة مؤذية وَمَا كنت ارى اَن فِي الْجَنَّة شَجَرَة تؤذى صَاحبهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هِیَ قَالَ السدر فَاِن لَهُ شوكا مُؤْذِيًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ اللّٰه يَقُوْلُ فِیْ سدر مخضود (الْوَاقِعَة) خضد اللّٰه شوكه فَجعل مَكَان كل شَوْكَة ثَمَرَة فَاِنَّهَا لتنبت ثمرا تفتق الثَّمَرَة مِنْهَا عَن اثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ لونا من طَعَام مَا فِيْهَا لون يشبه الآخر

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَاِسْنَاده حسن وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن سليم بن عَامر عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ عَن النَّبِی صَلّٰى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مثله

❀❀ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب یہ کہا کرتے تھے: ان دیہاتیوں کے ذریعے اور ان کے سوالوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہمیں نفع عطا کیا کرتا تھا' ایک مرتبہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے' جو اذیت پہنچانے والا ہے' مجھے یہ نہیں لگتا کہ جنت میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا' جو کسی کو اذیت پہنچائے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے عرض کی: بیری کا درخت' کیونکہ اس کے کانٹے تکلیف دہ ہوتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''فی سدر مخضود'' (خار کے بغیر بیریوں میں)

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے کو ختم کر دیا ہے' اور ہر کانٹے کی جگہ اس نے پھل لگا دیا ہے' اس میں سے جو پھل نکلے گا' اس پھل میں سے بہتر مختلف قسم کے ذائقے آئیں گے' اور ان میں سے کوئی بھی (ذائقہ) دوسرے کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتا ہوگا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' انہوں نے اسے سلیم بن عامر کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اس کی مانند نقل کیا ہے۔

5696 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ الرمانة من رمان الْجَنَّة يجْتَمع حولهَا بشر كثير يَاْكُلُوْن مِنْهَا فَاِن جرى على ذكر احدهم شَیْءٍ يُرِيدهُ وجده فِیْ مَوْضِع يَده حَيْثُ يَاْكُل - رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا

وَرُوِیَ بِاِسْنَادِهِ اَيْضًا عَنهُ قَالَ اِن التمرة من تمر الْجَنَّة طولهَا اثْنَا عشر ذِرَاعا لَيْسَ لَهَا عجم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''جنت کے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ اس میں سے کھائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی ایک شخص کسی چیز کا ذکر کرے گا اور اس کا خواہش مند ہوگا' تو وہ اس کو اپنے ہاتھ کے پاس پالے گا جہاں سے وہ اسے کھا سکے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے' اسی سند کے ساتھ یہ بات بھی منقول ہے' انہوں نے فرمایا:

''جنت کی ایک کھجور کی لمبائی' بارہ گز ہوگی جو (گز) عجمی نہیں ہوگا''۔

فَصْلٌ فِیْ ثِیَابِهِمْ وَحُلَلِهِمْ

فصل: اہل جنت کے کپڑوں اور حُلّوں کا تذکرہ

5697 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من یدْخل الْجَنَّة ینعم وَلَا ییاس لَا تبلی ثِیَابه وَلَا یفنی شبابه فِی الْجَنَّة مَا لَا عین رَاَتْ وَلَا اذن سَمِعت وَلَا خطر علی قلب بشر

رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جنت میں داخل ہوگا' وہ نعمتوں میں رہے گا' وہ کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' اس کا لباس پرانا نہیں ہوگا اور اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی' اور جنت میں وہ چیزیں ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' کسی کان نے (ان کے بارے میں) سنا نہیں ہے' اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

5698 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّل زمرة یدخلُوْنَ الْجَنَّة كَاَن وُجُوْهِهِمْ ضوء الْقَمَر لَیْلَة الْبَدْر والزمرة الثَّانِیَة علی لون أحسن كَوْكَب دری فِی السَّمَاء لكل وَاحِد مِنْهُم زوجتان من الْحور الْعین علی كل زَوْجَة سَبْعُوْنَ حلَّة یری مخ سوقهما من وَرَاء لحومهما وحللهما كَمَا یری الشَّرَاب الْاَحْمَر فِی الزجاجة الْبَیْضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَیْهَقِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتقدم حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ الْمُتَّفق عَلَیْهِ بِنَحْوِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ پہلا گروہ' جو جنت میں داخل ہوگا' ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی روشنی کی طرح چمکدار ہوں گے' دوسرا گروہ آسمان میں موجود سب سے زیادہ خوبصورت ستارے کی مانند ہوگا' اہل جنت میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ہوں گی' جو حور عین سے تعلق رکھتی ہوں گی' ان میں سے ہر ایک بیوی نے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' اور ان کے گوشت اور حلوں کے پیچھے سے' ان کی پنڈلی کا گودا نظر آتا ہوگا' جس طرح سفید شیشے میں سرخ شراب دکھائی دیتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو اس کی مانند ہے' اور وہ ''متفق علیہ'' ہے۔

5699 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْكُمْ من اَحَد

يدخل الْجَنَّةَ إِلَّا انْطَلِقَ بِهِ إِلَى طُوبَى فتفتح لَهُ أكمامها فَيَأْخُذُ مِنْ أَيِ ذَلِكَ شَاءَ إِنْ شَاءَ أَبيض وَإِنْ شَاءَ أَحْمَر وَإِنْ شَاءَ أَخْضَر وَإِنْ شَاءَ اصفر وَإِنْ شَاءَ اسود مثل شقائق النُّعْمَان وارق وَاحسن

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم میں سے جو شخص بھی جنت میں داخل ہوگا' اسے طوبیٰ (نام کے درخت) کے پاس لے جایا جائے گا' وہ اپنی ٹہنیاں اس شخص کے لئے کھول دے گا' وہ شخص اس میں سے (جس بھی رنگ کا لباس) چاہے گا' حاصل کرے گا' اگر سفید چاہے گا' اگر سرخ چاہے گا' اگر سبز چاہے گا' اگر زرد چاہے گا' اگر سیاہ چاہے گا (تو انہیں حاصل کرلے گا) وہ نعمان کے شقائق کی مانند ہوں گے بلکہ اس سے زیادہ نرم اور زیادہ خوبصورت ہوں گے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5700 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الرجل ليتكيء فِي الْجَنَّة سَبْعِيْنَ سنة قبل أَن يَتَحَوَّل ثُمَّ تَأتيه امْرَأَة فَتضْرب مَنْكِبه فَيَنْظر وَجهه فِي خدها اصفى من الْمرْآة وَإِن ادنى لؤلؤة عَلَيْهَا تضيء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب فتسلم عَلَيْهِ فَيرد السَّلَام ويسالها من أَنْت فَتَقُوْلُ أَنا من الْمَزِيْد وَإِنَّهُ ليَكُوْن عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ ثوبا ادناها مثل النُّعْمَان من طُوبَى فينفذها بَصَره حَتَّى يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء ذَلِكَ وَإِن عَلَيْهَا من التيجان إِن أدنى لؤلؤة مِنْهَا لتضيء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب

رَوَاهُ أَحْمد من طَرِيْق ابْن لَهِيعَة عَنْ دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَم وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه من طَرِيْق عَمْرو بن الْحَارِث عَنْ دراج عَنْ أَبِي الْهَيْثَم

وروى التِّرْمِذِيّ مِنْهُ ذكر التيجان فَقَط من رِوَايَة رشدين عَنْ عَمْرو بن الْحَارِث وَقَالَ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث رشدين

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں' کوئی شخص ستر سال تک ٹیک لگائے بیٹھا رہے گا' اس سے پہلے کہ وہ اپنی حالت تبدیل کرے' پھر اس کی بیوی اس کے پاس آئے گی' اور اس کے کندھے پر ہاتھ مارے گی' تو وہ اس عورت کے رخسار میں اپنا چہرہ دیکھے گا' اس سے زیادہ واضح طور پر' جس طرح سے وہ شیشے میں دیکھتا ہے' اور اس عورت کے جسم پر جو سب سے ہلکا موتی ہوگا' وہ ایسا ہوگا' جو مشرق اور مغرب کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کرسکتا ہے' وہ عورت اسے سلام کرے گی' وہ سلام کا جواب دے گا' اس سے پوچھے گا: تم کون ہو؟ وہ یہ کہے گی: میں مزید (نعمتوں) میں سے ایک ہوں' اس عورت نے ستر لباس پہنے ہوئے ہوں گے' جن میں سے سب سے ہلکا نعمان کی مانند ہوگا' جو طوبیٰ درخت میں سے آیا ہوگا' جب وہ شخص اس کا جائزہ لے گا' تو اس کپڑے کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا' اور اس عورت نے ایسا تاج پہنا ہوا ہوگا کہ جس کا سب سے ہلکا موتی' مشرق اور مغرب کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کرسکتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ابن لہیعہ کے حوالے سے' دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی

"صحیح" میں عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کیا ہے۔
امام ترمذی نے اس میں سے صرف تاج کا ذکر کیا ہے اور وہ روایت رشدین نے عمرو بن حارث کے حوالے سے نقل کی ہے
امام ترمذی کہتے ہیں: ہم اسے صرف رشدین سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں۔

5701 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَار الْمُؤْمِن فِی الْجَنَّة لؤلؤة فِيهَا اَرْبَعُوْنَ الف دَار فِيهَا شَجَرَة تنبت الْحلَل فَيَاْخذ الرجل بِاُصْبُعَيْهِ وَاَشَارَ بالسبابة والابهام سَبْعِيْنَ حلّة متمنطقة بِاللُّؤْلُؤِ والمرجان
رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں مومن کا گھر موتیوں کا ہوگا' جس میں چالیس ہزار کمرے ہوں گے اس میں ایسا درخت موجود ہوگا' جس میں سے حلے نکلیں گے' اور وہ ایسے ہوں گے کہ آدمی دو انگلیوں کے ذریعے انہیں پکڑ سکے گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور شہادت کے ذریعے اشارہ کر کے' یہ بات بیان کی' وہ دو انگلیوں کے ذریعے ستر حلے پکڑ لے گا' جن میں موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے۔
یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5702 - وَعَنْ شُرَيْح بن عبيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ كَعْب لَو اَن ثوبا من ثِيَاب اَهْلِ الْجنَّة لبس الْيَوْم فِی الدُّنْيَا لصعق من ينظر اِلَيْهِ وَمَا حَملته اَبْصَارهم
رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَيَاْتِی حَدِيْث أنس الْمَرْفُوْع وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نسَاء اَهْلِ الْجنَّة اِلَی الْاَرْض لملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَّلأضاءت بَيْنَهُمَا وَلنَصِيفهَا يَعْنِیْ خمارها عَلٰی رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا- رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ شریح بن عبید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر اہل جنت کے لباس میں سے' آج کوئی لباس دنیا میں پہن لیا جائے' تو جو شخص اس کی طرف دیکھے گا' وہ بے ہوش ہو کر گر جائے گا' اور نگاہیں اس کو برداشت نہیں کر سکیں گی"۔
یہ روایت امام ابوابن دنیا نے نقل کی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث آگے آئے گی:
"اہل جنت کی خواتین میں سے اگر کوئی خاتون زمین کی طرف جھانک کر دیکھ لے' تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری چیز کو خوشبو سے بھر دے' اور ان دونوں کے درمیان جگہ کو روشن کر دے' اور اس کی اوڑھنی' جو اس کے سر پر موجود ہوگی' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی"
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

فصل فِیْ فرش الْجنَّة

فصل: جنت کے بچھونوں کا بیان

5703 - عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ (الْوَاقِعَة) قَالَ ارتفاعها كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض ومسيرة مَا بَيْنَهُمَا خَمسمِائَة عَام

رَوَاهُ ابْنِ اَبِی الدُّنْیَا وَالتِّرمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ رشدین یَعْنِیْ عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

قَالَ الْحَافِظ قد رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهِمَا من حَدِیْثِ ابْن وهب اَیْضًا عَن عَمْرو بن الْحَارِث عَن دراج

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

''اور بلند بچھونوں ہوں گے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے اور یہ فاصلہ پانچ سو سال کی مسافت کا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اس سے صرف رشدین کے حوالے سے منقول روایت ہونے کے طور پر ہی واقف ہیں ان کی مراد یہ ہے کہ یہ اس کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے منقول ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے دیگر حضرات نے اسے ابن وہب کے حوالے سے عمرو بن حارث کے حوالے سے دراج سے نقل کیا ہے۔

5704 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن الْفرش المرفوعة فَقَالَ لَو طرح فرَاش من اَعْلَاهَا لهوی اِلٰی قَرَارهَا مائَة خریف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ غَیْرِه مَوْقُوْفًا علی اَبِیْ اُمَامَةَ وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند بچھونوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس کے اوپری حصے سے کسی پتنگے کو پھینکا جائے تو اس کے نیچے والے حصے تک پہنچنے میں ایک سو سال کا وقت درکار ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے دیگر حضرات نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور یہ درست ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

5705 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ بطائنها من اِستبرق (الرَّحْمٰن) قَالَ أخبرتم بالبطائن فَکیف بالظهائر - رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''اس کا اندرونی حصہ استبرق کا ہوگا''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے اندرونی حصے کا ذکر کیا گیا ہے تو اس کے باہر والے حصے کا کیا عالم ہوگا''۔

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِیْ وصف نسَاء اَهْلِ الْجنَّة

فصل: اہل جنت کی خواتین کی صفت کا بیان

قَالَ الْحَافِظ تقدم حَدِیْث ابْن عمر فِیْ اَسْفَل اَهْلِ الْجنَّة وَفِیْه فَیَنْظر فَاِذَا حوراء من الْحور الْعین جالسة علی سَرِیْر ملکهَا عَلَیْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة لَیْسَ مِنْهَا حلَّة من لون صاحبتها فَیری مخ سَاقهَا من وَرَاء اللَّحْم وَالدَّم والعظم وَالْکسْوَة فَوق ذٰلِکَ فَیَنْظر اِلَیْهَا فَیَقُوْلُ من اَنْت فَتَقُوْلُ انا من الْحور الْعین من اللَّاتِیْ خبئن لَک فَیَنْظر اِلَیْهَا اَرْبَعِیْنَ سنة لَا یصرف بَصَره عَنْهَا ثُمَّ یرفع بَصَره اِلَی الغرفة فَاِذَا اُخْرٰی أجمل مِنْهَا فَتَقُوْلُ مَا آن لَکَ اَن یکون لنا مِنْکَ نصیب فیرتقی اِلَیْهَا اَرْبَعِیْنَ سنة لَا یصرف بَصَره عَنْهَا الْحَدِیْث۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات گزر چکی ہے' جو اہل جنت کے سب سے کمتر فرد کے بارے میں ہے' اس میں یہ مذکور ہے:

''وہ دیکھے گا' تو حورعین میں سے ایک حور اس کے پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہوگی' جس کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' ان میں سے کسی ایک حلے کا رنگ دوسرے سے نہیں ملتا ہوگا' اور گوشت' خون' ہڈی اور لباس سے پرے اس کا گودا نظر آ رہا ہوگا' وہ اس کی طرف دیکھے گا' اور دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ تو وہ جواب دے گی: میں ان حورعین میں سے ہوں' جنہیں تمہارے لئے سنبھال کے رکھا گیا تھا' وہ چالیس سال تک اس حور کی طرف دیکھتا رہے گا' اس دوران وہ اپنی نگاہ اس سے نہیں ہٹائے گا' پھر وہ نگاہ ہٹا کر بالاخانے کی طرف دیکھے گا' تو وہاں ایک اور حور موجود ہوگی' جو اس پہلی والی سے زیادہ خوبصورت ہوگی' وہ کہے گی: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ہمیں آپ کی خدمت کا موقع ملے؟ وہ (سیڑھیاں) چڑھ کر اس (بالاخانے) کی طرف چلا جائے گا' اور چالیس سال تک اس (دوسری حور) سے اپنی نگاہ نہیں ہٹائے گا''......الحدیث۔

5706 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن أدنی اَهْلِ الْجنَّة منزلَة اِن لَهُ لسبع دَرَجَات وَهُوَ علی السَّادِسَة وفوقه السَّابِعَة وَاِن لَهُ لثلاثمائة خَادِم وَیغدی عَلَیْهِ کل یَوْم وَیرَاح بثلاثمائة صَحْفَة وَلَا أعلمهُ اِلَّا قَالَ من ذهب فِیْ کل صَحْفَة لون لَیْسَ فِی الْاُخْرٰی وَاِنَّهُ لیلذ اَوله کم یلذ آخِره وَاِنَّهُ لَیَقُوْلُ یَا رب لَو اَذِنت لی لأطعمت اَهْلِ الْجنَّة وسقیتهم لم ینقص مِمَّا عِنْدِی شَیْءٍ وَاِن لَهُ من الْحور الْعین لاثْنَتَیْنِ وَسبْعین زَوْجَة سوی اَزْوَاجه من الدُّنْیَا وَاِن الْوَاحِدَةِ مِنْهُنَّ لتاْخذ مقعدتها قدر میل من الْاَرْض- رَوَاهُ اَحْمد عَن شهر عَنهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سب سے کمتر جنتی وہ ہوگا کہ اسے سات درجات ملیں گے' وہ چھٹے درجے میں ہوگا' اس کے اوپر ساتواں درجہ ہوگا' اور اس کے پاس تین سو خادم ہوں گے' جو روزانہ صبح و شام تین سو پیالے کھانے کے لے کر اس کے پاس آئیں گے (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: وہ پیالے سونے کے بنے ہوئے ہوں گے' ہر پیالے میں دوسرے سے مختلف رنگ کا کھانا ہوگا' آدمی کو جو پہلے سے لذت محسوس ہوگی' اسی طرح کی لذت آخری سے بھی محسوس ہوگی' وہ کہے گا:

اے میرے پروردگار! اگر تو مجھے اجازت دے تو میں اہل جنت کو کھانا کھلاؤں اور انہیں پلاؤں؟ کیونکہ میرے پاس موجود چیزوں میں تو کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور اس شخص کو حورعین میں سے بہتر بیویاں ملیں گی' جو اس کی دنیا والی بیویوں کے علاوہ ہوں گی' اور ان حوروں میں سے کوئی ایک اتنی جگہ لے گی جو زمین کے ایک میل جتنی ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد نے شہر کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5707 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ لیزوج خَمْسِمِائَةِ حوزاء وَاَرْبَعَةَ آلاف بکر وَثَمَانِيَةَ آلاف ثیب یعانق کل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مِقْدَار عمره فِی الدُّنْيَا - رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَفِیْ اِسْنَاده راو لم یسم

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت میں سے ایک شخص چار ہزار پانچ سو کنواری اور آٹھ ہزار ثیبہ حوروں کے ساتھ شادی کرے گا' اور وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ (اتنی دیر تک) معانقہ کرے گا' جتنی دنیا میں اس کی عمر تھی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام بیان نہیں کیا گیا۔

5708 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِع قیده يَعْنِیْ سَوْطه من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اطَّلَعت امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَی الْاَرْض لملاْت مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَّلاضاءت مَا بَيْنَهُمَا وَلَنَصِيْفهَا عَلٰی رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالطَّبَرَانِیّ مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا انه قَالَ ولتاجها عَلٰی رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا النصيف الْخمار والقاب هُوَ الْقدر وَقَالَ اَبُوْ معمر قاب الْقوس من مقبضه اِلٰی رَاْسه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں صبح کے وقت جانا یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں جانا اور آنا) دنیا میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ' یا کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اگر جنت میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک کر دیکھے' تو ان دونوں (یعنی مشرق و مغرب' یا زمین و آسمان) کے درمیان کی جگہ کو خوشبو سے بھر دے' اور ان دونوں کے درمیان کی جگہ کو روشنی سے بھر دے' اور اس کے سر پر موجود چادر' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اس حور کے سر پر موجود تاج' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

لفظ نصیف سے مراد چادر ہے' لفظ قاب کا مطلب مقدار ہے۔

ابو معمر کہتے ہیں ''قوس'' کی ''قاب سے'' مراد اس کو پکڑنے کی جگہ سے لے کر اس کے سر تک کا حصہ ہے۔

5709 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَوَّل زمرة يدْخلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةَ الْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر وَالَّتِىْ تَلِيهَا على اضوا كَوْكَب درى فِى السَّمَاء وَلكُلِّ امرىء مِنْهُم زوجان اثْنَتَانِ يرى مخ سوقهما من وَرَاء اللَّحْم وَمَا فِى الْجَنَّة أعزب-رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا' وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اس کے بعد والے (لوگ) آسمان میں موجود سب سے زیادہ چمک دار ستارے کی مانند ہوں گے' ان میں سے ہر ایک فرد کی دو بیویاں ہوں گی' جن کی پنڈلی کا گودا گوشت کے پار سے نظر آئے گا' اور جنت میں کوئی کنوارہ نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5710 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْمَرْاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة ليرى بَيَاض سَاقهَا من وَرَاء سَبْعِيْنَ حلَّة حَتّٰى يرى مخها وَذٰلِكَ بِاَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ كَانَهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) فَاَما الْيَاقُوْت فَاِنَّهُ حجر لَو أدخلت فِيْهِ سلكا ثُمَّ استصفيته لأريته من وَرَائه

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد رُوِىَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْد وَلَم يرفعهُ وَهُوَ اصح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل جنت کی خواتین میں سے' ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے پار سے نظر آئے گی' یہاں تک کہ اس کا گودا بھی نظر آئے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں''۔

اور یاقوت اگرچہ پتھر ہے' اگر تم اس میں دھاگہ داخل کرو' تو اس کے اندر سے بھی وہ دھاگہ نظر آجاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے غیر ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور وہی زیادہ مستند ہے۔

5711 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عَامر بن خريم رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن امْرَاَة مِنْ نِسَاء اَهْلِ الْجَنَّة أشرفت لملأت الْاَرْض ريح مسك ولاذهبت ضوء الشَّمْس وَالْقَمَر ......الحَدِيْث- رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَالْبَزَّار وَاِسْنَاده حسن فِى المتابعات

حضرت سعید بن عامر بن خریم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر اہل جنت کی خواتین میں سے' کوئی عورت (دنیا کی طرف) جھانک کر دیکھے' تو تمام زمین کو مشک سے بھر دے' اور سورج اور چاند کی روشنی کو ماند کر دے''......الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' متابعات میں اس کی سند حسن شمار ہوگی۔

5712 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدثنِي جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ يدْخل الرجل على الْحَوْرَاء فتستقبله بالمعانقة والمصافحة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَي بنان تعاطيه لَو اَن بعض بنانها بدا لغلب ضوؤه ضوء الشَّمْس وَالْقَمَر وَلَوْ اَن طَاقَة من شعرهَا بَدَت لملأت مَا بَيْنَ الْمشرق وَالْمغرب من طيب رِيْحهَا فَبينا هُوَ مُتكئ مَعهَا على اريكته اِذْ اشرف عَلَيْهِ نور من فَوْقه فيظن اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قد اشرف على خلقه فَإِذَا حوراء تناديه يَا ولي اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتي قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ (ق) فيتحول عِنْدهَا فَإِذَا عِنْدهَا من الْجمال والكمال مَا لَيْسَ مَعَ الْاُوْلٰى فَبينا هُوَ مُتكئ مَعهَا على اريكته وَإِذَا حوراء اُخْرٰى تناديه يَا ولي اللّٰه اما لنا فِيك من دولة فَيَقُوْلُ من اَنْت يَا هٰذِهٖ فَتَقُوْلُ اَنا من اللواتي قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة اَعْين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (السَّجدة) فَلَا يزَال يتَحَوَّل من زَوْجَة اِلٰى زَوْجَة- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: آدمی حور کے پاس جائے گا' تو وہ اس سے گلے مل کر اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال کرے گی' اس کی پوروں کا عالم کیا ہوگا؟ کہ اگر وہ اس پور کا کچھ حصہ ظاہر کردے' تو اس کی روشنی' سورج اور چاند کی روشنی پر غالب آجائے' اور اگر اس کے بال کا کچھ حصہ ظاہر ہو جائے تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہ کو خوشبو کے ذریعے بھر دے' وہ شخص اس حور کے ساتھ اپنے پلنگ پر بیٹھا ہوا ہوگا' کہ اسی دوران اسے اوپر کی طرف نور محسوس ہوگا' تو وہ یہ گمان کرے گا: شاید اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف جھانکا ہے' تو وہ اصل میں ایک اور حور ہوگی' جو اسے پکار کر یہ کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ وہ دریافت کرے گا: تم کون ہو؟ اے خاتون! وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور ہمارے پاس مزید بھی ہے''۔

تو وہ شخص پہلی والی حور کے پاس سے اُٹھ کر دوسری کے پاس جائے گا' اور دوسری کے پاس وہ خوبصورتی ہوگی' جو پہلی والی کے پاس نہیں ہوگی' پھر وہ دوسری والی کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا ہوگا کہ ایک اور حور اُسے پکار کر کہے گی: اے اللہ کے دوست! کیا آپ ہمیں خدمت کا موقع نہیں دیں گے؟ تو وہ جواب دے گا: اے خاتون! تم کون ہو؟ وہ جواب دے گی: میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے لئے' آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

تو وہ ایک جنتی بیوی سے دوسری بیوی کی طرف جاتا رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5713 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ كَاَنَّهُنَّ

الياقوت والمرجان (الرحمٰن) قَالَ ينظر اِلٰى وَجهه فِيْ خدها اصفى من الْمرْآة وَإِن ادنى لؤلؤة عَلَيْهَا لتضيء مَا بَيْنَ الْمشرق وَالمغرب وَإِنَّهُ ليَكُوْن عَلَيْهَا سَبْعُوْنَ حلَّة ينفذها بَصَره حَتّٰى يرى مخ سَاقهَا من وَرَاء ذٰلِك

رَوَاهُ أَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه فِيْ حَدِيْث تقدم بِنَحْوِهِ وَالْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادِ ابْن حبَان وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''وہ گویا یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آدمی اس حور کے رخسار میں اپنے چہرے کو اس سے زیادہ صاف دیکھے گا' جتنا آئینے میں نظر آتا ہے' اور اس حور نے جو موتی پہنے ہوئے ہوں گے' ان میں سب سے ہلکا موتی وہ ہوگا کہ جو (دنیا میں) مشرق اور مغرب کے درمیان کی جگہ کو روشن کردے' اور اس حور کے جسم پر ستر حلے ہوں گے' جب آدمی اس کو دیکھے گا' تو ان سب حلوں کے پار اس کی پنڈلی کا گودا بھی دیکھ لے گا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اس سے پہلے اس کی مانند ایک اور حدیث گزر چکی ہے امام بیہقی نے اسے امام ابن حبان کی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

5714 - وَعَن مُحَمَّد بن كَعْب الْقرظِيّ عَن رجل من الْأَنْصَار عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَدثنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ طَائِفَة من اَصْحَابه -فَذكر حَدِيْثِ الصُّور بِطُوْلِهِ اِلٰى اَن قَالَ: فَأَقُوْل يَا رب وَعدتنِيْ الشَّفَاعَة فشفعني فِيْ اَهْلِ الْجنَّة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه قد شفعتك وأذنت لَهُمْ فِيْ دُخُول الْجَنَّة فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَنْتُمْ فِي الدُّنْيَا باعرف بأزواجكم ومساكنكم من اَهْلِ الْجنَّة بأزواجهم ومساكنهم فَيدْخل رَجُلٌ مِّنْهُم على ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَة مِمَّا ينشىء اللّٰه وثنتين من ولد آدم لَهما فضل على من أنشأ اللّٰه لعبادتهما اللّٰه فِي الدُّنْيَا يدْخل على الْاُوْلٰى مِنْهُمَا فِيْ غرفَة من ياقوتة على سَرِيْر من ذهب مكلل بِاللُّؤْلُؤِ عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ زوجا من سندس وإستبرق ثُمَّ يضع يَده بَيْن كتفيها ثُمَّ ينظر اِلٰى يَده من صدرها من وَرَاء ثِيَابهَا وجلدها ولحمها وَاِنَّهُ لينْظر اِلٰى مخ سَاقهَا كَمَا ينظر اَحَدُكُمْ اِلَى السلك فِيْ قَصَبَة الْيَاقُوْت كبده لَهَا مرْآة وكبدها لَهُ مرْآة فَبينا هُوَ عِنْدهَا لَا يملها وَلَا تمله وَلَا يَأْتِيهَا مرّة إِلَّا وجدهَا عذراء مَا يفتر ذكره وَلَا يشتكي قبلهَا فَبينا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ نُودِي اِنَّا قد عرفنَا اَنَّك لَا تمل وَلَا تمل إِلَّا انه لَا منى وَلَا منية إِلَّا اَن لَك اَزْوَاجًا غَيرهَا فَيخرج فيأتيهن وَاحِدَةٍ وَّاحِدَةٍ بعد كلما جَاءَ وَاحِدَةٍ قَالَت وَاللّٰه مَا فِي الْجَنَّة شَيْءٍ أحسن مِنْك وَمَا فِي الْجَنَّة شَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيّ مِنْك..... الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُو يعلى وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ آخر كِتَابه من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن رَافع بن اَبِيْ رَافع انْفَرد بِهِ عَن مُحَمَّد بن يزِيْد بن اَبِيْ زِيَاد عَن مُحَمَّد بن كَعْب

❀❀ محمد بن کعب قرظی نے ایک انصاری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کی موجودگی میں ہمیں یہ بات بیان کی: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث

ذکر کی ہے جو صور کے بارے میں ہے جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! تو نے میرے ساتھ شفاعت کا وعدہ کیا تھا' تو اہل جنت کے بارے میں مجھے شفاعت کی اجازت دے' تاکہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں شفاعت کی اجازت دی (یا میں نے تمہاری شفاعت کو قبول کیا) اور ان لوگوں کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اپنی بیویوں اور اپنے گھروں کے بارے میں' جو دنیا میں ہیں' تم لوگ' اہل جنت سے زیادہ نہیں جانتے' جس طرح وہ اپنی بیویوں اور ٹھکانوں کے بارے میں جانتے ہوں' ان میں سے ایک شخص بہتر بیویوں کے پاس جائے گا' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق (یعنی حوروں) میں سے ہوں گی' اور دو بیویاں' اولادِ آدم میں سے ہوں گی' ان دونوں بیویوں کو حوروں پر فضیلت حاصل ہوگی' کیونکہ ان دونوں بیویوں نے (دنیا میں اللہ تعالیٰ کی) عبادت کی ہوئی ہوگی' آدمی ان میں سے پہلی بیوی کے پاس جائے گا' جو یاقوت کے بنے ہوئے بالا خانے میں ہوگی' اور موتیوں سے آراستہ سونے سے بنے ہوئے پلنگ پر ہوگی' اس نے سندس اور استبرق کی مختلف قسموں کے ستر حلے پہنے ہوئے ہوں گے' آدمی اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھے گا' اور پھر اس کے ہاتھ سے لے کر اس کے سینے تک کا جائزہ لے گا' تو اس کے لباس کھال اور گوشت کے پار اس کی پنڈلی کے گودے کو بھی دیکھ لے گا' جس طرح کوئی شخص یاقوت میں دھاگے کو دیکھ لیتا ہے' آدمی کا سینہ اس عورت کے لئے آئینہ ہوگا' اور عورت کا سینہ آدمی کے لئے آئینہ ہوگا' آدمی اس بیوی کے پاس ہوگا' نہ وہ اس عورت سے اکتائے گا' اور نہ وہ عورت اس سے اکتائے گی' وہ جب بھی اس کے پاس آئے گا' تو اسے کنواری پائے گا' نہ آدمی کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' اور نہ عورت کی شرم گاہ کو کچھ ہوگا' ابھی وہ اس بیوی کے پاس موجود ہوگا کہ یہ پکار کر کہا جائے گا: ہم یہ بات جانتے ہیں کہ نہ تم اکتاہٹ کے شکار ہوئے ہو اور نہ وہ اکتاہٹ کا شکار ہوئی ہے' البتہ اس کے علاوہ اور بھی بیویاں ہیں' تو آدمی وہاں سے نکلے گا' اور اپنی ان بیویوں کے پاس ایک ایک کر کے جائے گا' وہ جس کسی کے پاس بھی جائے گا' تو وہ عورت یہی کہے گی: اللہ کی قسم جنت میں میرے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور تم سے زیادہ محبوب چیز اور کوئی نہیں ہے" ......الحدیث۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے اپنی کتاب کے آخر نقل کی ہے' جو اسماعیل بن رافع بن ابورافع کے حوالے سے منقول ہے' محمد بن یزید بن زیاد اسے محمد بن کعب کے حوالے سے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

5715 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَو اَن حوراء أخرجت كفها بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لافتتن الْخَلَائق بحسنها وَلَوْ أخرجت نصيفها لكَانَتْ الشَّمْس عِنْد حسنه مثل الفتيلة فِي الشَّمْس لَا ضوء لَهَا وَلَوْ أخرجت وَجههَا لأضاء حسنها مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی حور' آسمان اور زمین کے درمیان اپنی ہتھیلی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے تمام مخلوق کو آزمائش کا شکار کر دے' اور اگر وہ اپنی اوڑھنی نکال دے' تو اس کی خوبصورتی کے سامنے سورج یوں محسوس ہو' جس طرح سورج کے سامنے (چراغ کی) بتی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی روشنی ہی نہیں ہوتی' اور اگر وہ اپنا چہرہ نکال دے تو اس کی خوبصورتی کے ذریعے' زمین اور آسمان کے درمیان موجود ساری جگہ کو روشن کر دے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5716 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن حوراء بزقت فِي

بحر لعذب ذٰلِكَ الْبَحر من عذوبة رِيقِهَا -رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا عَن شيخ من اَهْلِ الْبَصْرَة لم يسمه عَنهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر کوئی حور کسی سمندر میں اپنا لعاب دہن ڈال دے تو اس کے لعاب کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہو جائے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اہل بصرہ کے ایک شیخ کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' اور اس شیخ کے حوالے سے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

5717 - وَرُوِیَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْفًا قَالَ لَو اَن امْرَاَة مِن نِسَاء اَهْلِ الْجنَّة بصقت فِي سَبْعَة ابحر لكَانَتْ تِلْكَ الأبحر احلى من الْعَسَل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ ''موقوف'' روایت منقول ہے' وہ فرماتے ہیں:

''جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت' اگر سات سمندروں میں لعاب ڈال دے' تو وہ سب سمندر میٹھے ہو جائیں''۔

5718 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ كَعْب يَوْمًا فَقَالَ لَو اَن يدا من الْحور من السَّمَاء بِبَيَاضِهَا وخواتيمها دليت لَاَضَاءَتْ لَهَا الْاَرْض كَمَا تضيء الشَّمْس لاَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا قلت يَدهَا فَكيف بِالْوَجْهِ بياضه وَحسنه وجماله وتاجه وياقوته ولؤلؤه وزبرجده

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَفِیْ اِسْنَاده عبيد اللّٰه بن زحر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ کعب (احبار) کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے بتایا: اگر آسمان سے کسی حور کا ہاتھ' اس کی خوبصورتی اور انگوٹھیوں سمیت لٹکایا جائے' تو اس کے ذریعے پوری زمین روشن ہو جائے جس طرح سورج اہل دنیا کو روشنی فراہم کرتا ہے' پھر انہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات اس کے ہاتھ کے بارے میں کی ہے' تو اس کے چہرے' اس کی خوبصورتی' اس کے حسن و جمال' اس کے تاج' اس کے یاقوت' اس کے موتیوں' اور اس کے زبرجد کا کیا عالم ہوگا؟''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔ اس کی سند میں عبیداللہ بن زحر نامی راوی ہے۔

5719 - وَرُوِیَ عَنْ عِكْرِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور الْعين لأَكْثر عددا مِنْكُن يَدْعُوْنَ لاَزْوَاجِهِنَّ يقلن اللّٰهُمَّ أعنه على دينك بعزتك وَاَقْبل بِقَلْبِه على طَاعَتك وبلغه اِلَيْنَا بقربك يَا اَرْحم الرَّاحِمِينَ -رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا مُرْسلا

عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''حور عین' تم خواتین سے تعداد میں زیادہ ہوں گی' وہ اپنے شوہروں کے لئے یہ دعا کرتی ہیں:

''اے اللہ! تو اپنے غلبے کے ذریعے' اپنے دین کے بارے میں اس شخص کی مدد فرما' اور اس شخص کے دل کو اپنی فرمانبرداری کی طرف متوجہ کر دے' اور اپنے قرب کے ہمراہ' اسے ہم تک پہنچا دے' اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے!''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5720 - وَرُوِیَ عَن ام سَلمَة زوج النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ حور عين (الْوَاقِعَة) قَالَ حور بيض عين ضخام شفر الْحَوْرَاء بِمَنْزِلَة جناح النسر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ كانهن الْيَاقُوْت والمرجان (الرَّحْمٰن) قَالَ صفاؤهن كصفاء الدّرّ الَّذِیْ فِی الأصداف الَّذِیْ لا تمسه الاَيْدِی قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِنَّ خيرات حسان (الرَّحْمٰن) قَالَ خيرات الاَخْلَاق حسان الْوُجُوْه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ كانهن بيض مَكْنُون (الصافات) قَالَ رقتهن كرقة الْجلد الَّذِیْ فِیْ دَاخل الْبَيْضَة مِمَّا يَلِی القشر

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَخْبِرنِیْ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عربا اَتْرَابًا (الْوَاقِعَة) قَالَ هن اللواتی قبضن فِیْ دَار الدُّنْيَا عَجَائِز رمصا شُمْطًا خلقهنَّ اللّٰه بعد الْكبر فجعلهن عذرای عربا مُتَعَشِّقَات مُتَحَبِّبَات اَتْرَابًا على مِيلَاد وَاحِد قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ انساء الدُّنْيَا افضل ام الْحور الْعين قَالَ نسَاء الدُّنْيَا افضل من الْحور الْعين كفضل الظهارة على البطانة قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَبِمَ ذَاك قَالَ بصلاتهن وصيامهن وعبادتهن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ البس اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وجوههن النُّور واجسادهن الْحَرِيْر بيض الألوان خضر الثِّيَاب صفر الْحلِی مجامرهن الدّرّ وأمشاطهن الذَّهَب يقلن اَلا نَحْنُ الخالدات فَلَا نموت اَبَدًا اَلا نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ المقيمات فَلَا نظعن اَبَدًا اَلا وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط اَبَدًا طُوبٰى لمن كُنَّا لَهُ وَكَانَ لنا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الْمَرْاَة منا تتزوّج الزَّوْجَيْنِ وَالثَّلَاثَة وَالاَرْبَعَة فِی الدُّنْيَا ثُمَّ تَمُوْت فَتدخل الْجَنَّة ويدخلون مَعهَا من يكون زَوجهَا مِنْهُم قَالَ يَا أم سَلمَة إِنَّهَا تخير فتختار أَحْسنهم خلقا فَتَقُوْلُ اَی رب إِن هٰذَا كَانَ أَحْسنهم معی خلقا فِیْ دَار الدُّنْيَا فزوجنيه يَا أم سَلمَة ذهب حسن الْخلق بِخَير الدُّنْيَا وَالْآخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَهٰذَا لَفظه

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا' جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے: ''حورعین''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ گوری چٹی حوریں ہوں گی' بڑی بڑی آنکھوں والی ہونگی اور حور کی پلکیں' باز کے پر جتنی ہونگی' میں نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں مجھے بتایئے:

''یاقوت اور مرجان ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کی نفاست' اس موتی کی مانند ہوگی' جو صدف میں ہوتا ہے' جسے ہاتھ نہ لگا ہو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے:

''اُن میں خوب سیرت اور خوبصورت چہروں والی خواتین ہوں گی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان کے اخلاق بہتر ہوں گے' اور چہرے خوبصورت ہوں گے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتایئے:

''گویا کہ وہ چھپے ہوئے انڈے ہیں''۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اتنی باریک ہوں گی' جس طرح وہ جلد باریک ہوتی ہے' جو انڈے کے اندر ہوتی ہے' اور چھلکے کے

ساتھ ہوتی ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیے: ''وہ محبت کرنے والی اور ایک ہی عمر کی ہونگی''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ وہ خواتین ہیں' جن کا دنیا میں انتقال بڑھاپے کے عالم میں ہوا ہوگا' جبکہ وہ ایسی ہوں گی' کہ ان کی آنکھوں میں میل ہوگا اور بال کھچڑی ہونگے اور پھر ان کے بڑھاپے کے بعد' اللہ تعالیٰ انہیں یوں بنادے گا کہ انہیں کنواری اور دلکش' دلربا بنادے گا' ان سب کی عمریں ایک جتنی ہونگی۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا دنیا کی خواتین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں؟ یا حورعین زیادہ فضیلت رکھتی ہیں ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا کی خواتین' حورعین سے زیادہ فضیلت رکھتی ہیں' جس طرح کی فضیلت' (لباس کے) بیرونی حصے کو اندرونی حصے پر حاصل ہوتی ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ اس کی وجہ کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان خواتین کی نماز' ان کا روزہ' اور ان کا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا' اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو نور عطا کرے گا' ان کے جسموں پر ریشمی کپڑے عطا کرے گا' جو مختلف رنگوں کے ہوں گے' زیور سبز رنگ کے ہوں گے' انگیٹھیاں موتیوں کی ہوں گی' کنگھیاں سونے کی ہوں گی' وہ کہیں گی: خبردار! ہم ہمیشہ رہیں گی ہمیں کبھی موت نہیں آئے گی ہم' نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی (یا پریشانی کا شکار نہیں ہوں گی) ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم کبھی بوڑھی نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم کبھی ناراض نہیں ہوں گی' اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جس کے لئے ہم ہوں گی' اور وہ ہمارے لئے ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں کوئی عورت' دو یا تین' یا چار شادیاں کرتی ہے' پھر وہ انتقال کر کے جنت میں چلی جاتی ہے' اور وہ افراد بھی جنت میں چلے جاتے ہیں' جن کے ساتھ اُس عورت نے (دنیا میں) شادی کی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ! اس عورت کو اختیار دیا جائے گا' تو وہ اس شخص کو اختیار کرے گی' جس نے اس کے ساتھ (دنیا میں) سب سے اچھا سلوک کیا ہوگا' وہ یہ کہے گی: اے میرے پروردگار! دنیا کی زندگی میں' یہ شخص میرے ساتھ سب سے اچھے طریقے سے پیش آیا تھا' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

''اے ام سلمہ! اچھے اخلاق' دنیا اور آخرت کی ساری بھلائی لے گئے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

فصل فِيْ غناء الْحور الْعين

فصل: حورعین کا غناء

5721 - وَرُوِیَ عَن عَلیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن فِی الْجَنَّة لمجتمعا للحور الْعين يرفعن بِاَصْوَات لم يسمع الْخَلَائق بِمِثْلِهَا يقلن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نباس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط طُوْبٰى لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهٗ-رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حورعین کا جنت میں اجتماع ہوگا' وہ جنت میں بلند آواز میں گائیں گی' مخلوق نے اس جیسی آواز نہیں سنی ہوں گی' وہ کہیں گی:
ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوں گی' ہم نعمتوں والی ہیں ہم غمگین نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم ناراض نہیں ہوں گی
اس شخص کے لئے مبارکباد ہے' جو ہمارے لئے ہوگا' اور ہم اس کے لئے ہوں گی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

5722 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يدخل الْجَنَّة اِلَّا عِنْد رَاسه وَعند رجلَيْهِ ثِنْتَانِ من الْحور الْعين تغنيانِ بِاَحْسَن صَوْت سَمعه الْإِنْس وَالْجِنّ وَلَيْسَ بمزامير الشَّيْطَان وَلٰكِن بتحميد اللّٰه وتقديسه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا' تو اس کے سرہانے' اور اس کے پاؤں کے پاس دو حورعین ہوں گی' جو سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو اس سے بھی زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو آواز کسی بھی جن یا انسان نے سنی ہوگی' اور اس کی گائیکی' شیطان کے مزامیر نہیں ہوں گے' بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی پاکی کے بیان پر مشتمل ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

5723 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَزْوَاج اَهْلِ الْجَنَّة ليغنين اَزْوَاجهنَّ بِاَحْسَن اصوات سَمعهَا اَحَد قطّ اِن مِمَّا يغنين بِهٖ نَحْنُ الْخيرَات الحسان اَزْوَاج قوم كرام ينظرُوْنَ بقرة اَعْيَان وَاِن مِمَّا يغنين بِهٖ نَحْنُ الخالدات فَلَا نمتنه نَحْنُ الْامنات فَلَا نخفنه نَحْنُ المقيمات فَلَا نظعنه-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والْاَوْسَط ورواتهما رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت کی بیویاں' اپنے شوہروں کے لئے اُس سب سے اچھی آواز میں گائیں گی' جو کسی بھی شخص نے اچھی آواز سنی ہو' وہ جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوں گی:

''ہم اچھے اخلاق والی' سب سے اچھے چہرے والی ہیں' اور ان لوگوں کی بیویاں ہیں' جو معزز ہیں' وہ لوگ جو آنکھوں کی ٹھنڈک کے ذریعے دیکھتے ہیں''

اور وہ حوریں جو گائیں گی' اس میں یہ بات بھی شامل ہوگی:

''ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہمیں موت نہیں آئے گی' ہم محفوظ رہنے والی ہیں' خوف کا شکار نہیں ہوں گی' ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم بوڑھی نہیں ہوں گی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

5724 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحور فِی الْجَنَّة يغنين يقلن نَحْنُ الْحور الحسان هدينَا لِاَزْوَاج كرام

رَوَاهُ ابن اَبِىْ الدُّنيَا وَالطَّبَرَانِىّ وَاللَّفظ لَهُ وَاِسْنَاده مقارب وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ عَنِ ابْنٍ لأنس بن مَالك لم يسمه عَن أنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں حوریں گائیں گی اور یہ کہیں گی: ہم خوبصورت چہرے والی حوریں ہیں' جنہیں معزز شوہروں کو عطا کیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند مقارب ہے' اسے امام بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

5725 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَوَّج كل رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة اَرْبَعَة آلَاف بكر وَثَمَانِية آلَاف ايم وَمِائَة حوراء فيجتمعن فِىْ كل سَبْعَة اَيَّام فيقلن بِاَصْوَات حسان لم يسمع الْخَلَائق بمثلهن نَحْنُ الخالدات فَلَا نبيد وَنَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الراضيات فَلَا نسخط وَنَحْنُ المقيمات فَلَا نظعن طُوْبٰى لمن كَانَ لنا وَكُنَّا لَهُ - رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِىْ صفة الْجنَّة

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے' ہر شخص کی شادی چار ہزار کنواری اور آٹھ ہزار بیوہ عورتوں اور ایک سو حوروں کے ساتھ کی جائے گی' وہ سب ہفتے میں ایک دفعہ اکٹھی ہوں گی' اور خوبصورت آواز میں یہ پڑھیں گی' مخلوق نے ان جیسی آواز نہیں سنی ہوگی (وہ یہ کہیں گی:) ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم ختم نہیں ہوگی' ہم نعمتوں والی ہیں' ہم غمگین نہیں ہوں گی' ہم راضی رہنے والی ہیں' ہم ناراض نہیں ہوں گی' ہم مقیم رہنے والی ہیں' ہم بوڑھی نہیں ہوں گی' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو ہمیں ملے گا' اور ہم اُسے ملیں گی''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5726 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة نَهرا طول الْجَنَّة حافتاه العذارى قيام متقابلات يغنين بِاَحْسَن أصوات يسمعهَا الْخَلَائق حَتّٰى مَا يرَوْنَ اَن فِى الْجَنَّة لَذَّة مثلهَا قُلْنَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَا ذَاك الْغناء قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰه التَّسْبِيح والتحميد وَالتَّقْدِيس وثناء على الرب عَزَّ وَجَلَّ - رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنت میں ایک نہر ہے' جو پوری جنت سے گزرتی ہے' اس کے دونوں کناروں پر کنواری خواتین کھڑی ہوئی ہوں گی' ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہو کر وہ سب سے زیادہ خوبصورت آواز میں گائیں گی' جو (سب سے زیادہ خوبصورت آواز) مخلوق نے سنی ہو' یہاں تک کہ لوگ یہ سمجھیں گے' جنت میں اُس جیسی لذت اور کسی چیز کی نہیں ہے' ہم نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! وہ کیا گائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا' تو وہ پروردگار کی تسبیح' تحمید اور تقدیس اور ثناء پر مشتمل کلام گائیں گی''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ سوق الْجنّة

فصل: جنت کے بازار کا بیان

5727 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِى الْجَنَّة لسوقا يأتونها كل جُمُعَة فتهب ريح الشمَال فتحثو فِيْ وجوهم وثيابهم فيزدادون حسنا وجمالا فيرجعون اِلٰى اَهْليهمْ وَقد ازدادوا حسنا وجمالا فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلوهم وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا فَيَقُوْلُوْنَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰه لقد ازددتم بَعدنَا حسنا وجمالا -رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں ایک بازار ہے جس میں لوگ ہفتے میں ایک دفعہ آئیں گے پھر ہوا آئے گی' اوران کے چہروں اور کپڑوں پر کچھ نچھاور کرے گی' توان لوگوں کے حسن و جمال میں اضافہ ہوجائے گا' جب وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس جائیں گے' توان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا' توان کے اہل خانہ ان سے کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس سے جانے کے بعد' تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہوگیا ہے' تو وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! ہمارے جانے کے بعد' تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوگیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5728 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب انه لَقِى اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ أسال اللّٰه اَن يجمع بيني وَبَيْنك فِيْ سوق الْجَنَّة قَالَ سعيد اَوْ فِيْهَا سوق قَالَ نَعَمْ اَخْبرنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَهْلِ الْجنَّة اِذا دخلوها نزلُوْا فِيْهَا بفضل اَعْمَالهم فَيُؤذن لَهُمْ فِيْ مِقْدَارِ يَوْم الْجُمُعَة من اَيَّام الدُّنْيَا فيزورُوْنَ اللّٰه ويبرز لَهُمْ عَرْشه ويتبدى لَهُمْ فِيْ رَوْضَة من رياض الْجَنَّة فتوضع لَهُمْ مَنَابِر من نور ومنابر من لُؤْلُؤ ومنابر من ياقوت ومنابر من زبرجد ومنابر من ذهب ومنابر من فضَّة وَيجْلس اَدْنَاهُم وَمَا فيهم دنيء على كُثْبَان الْمسك والكافور مَا يرَوْنَ اَن اَصْحَاب الكراسي أفضل مِنْهُم مَجْلِسا قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تتمارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الشَّمْس وَالْقَمَر لَيْلَة الْبَدْر قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تتمارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة ربكُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يبْقى فِيْ ذٰلِكَ الْمجْلس اَحَد اِلَّا حاضره اللّٰه محاضرة حَتّٰى اِنَّهُ لِيَقُوْلُ للرجل مِنْكُمْ اَلا تذكر يَا فلَان يَوْم عملت كَذَا وَكَذَا يذكرهُ بعض غدراته فِي الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رب أفلم تغْفر لي فَيَقُوْلُ بَلٰى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هٰذِهٖ فَبَيْنَمَا هم كَذٰلِكَ غشيتهم سَحَابَة من فَوْقهم فأمطرت عَلَيْهِمْ طيبا لم يَجدوا مثل رِيحه شَيْئا قطّ ثُمَّ يَقُوْلُ رَبنَا تبَارك وَتَعَالٰى قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعددْت لكم من الْكَرَامَة فَخُذُوا مَا اشتهيتم قَالَ فنأتي سوقا قد حفت بِهِ الْمَلَائِكَة فِيْهِ مَا لم تنظر الْعُيُوْن اِلٰى مثله وَلَمْ تسمع الْآذَان وَلَمْ يخْطر على الْقُلُوْب قَالَ فَيحمل لنا مَا اشتهينا لَيْسَ يُبَاع فِيْهِ شَيْءٍ وَّلَا يشترى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوق يلقى اَهْلِ الْجنَّة بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيقبل الرجل ذُو الْمنزلَة المرتفعة فَيلقى من دونه وَمَا فيهم دنيء فيروعه مَا يرى عَلَيْهِ من اللبَاس فَمَا يَنْقَضِي آخر حَدِيْثه حَتّٰى يتَمَثَّل عَلَيْهِ احسن مِنْهُ وَذٰلِكَ انه لَا يَنْبَغِي لاحد اَن يحزن فِيْهَا قَالَ ثُمَّ نَنْصَرِف اِلٰى

مَنَازِلَنَا فتتلقانا اَزْوَاجنا فيقلن مرحَبًا وَّاهلا لقد جئت وَان بك من الجمال وَالطيب افضل مِمَّا فارقتنا عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّا جالسنا الْيَوْم رَبنَا الْجَبَّار عَزَّ وَجَلَّ وبحقنا اَن ننقلب بِمثل مَا انقلبنا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عبد الحميد بن حبيب ابْن اَبِی الْعِشْرِيْنَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّان بن عَطِيَّة عَنْ سَعِيْدٍ وَّقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه

قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد هُوَ كَاتِبُ الْاَوْزَاعِيِّ مُخْتَلَفٌ فِيْهِ كَمَا سَيَاْتِي وَبَقِيَّة رُوَاة الْاِسْنَاد ثِقَات وَقد رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا عَن هِقْل بن زِيَاد كَاتب الْاَوْزَاعِيّ اَيْضًا وَّاسمه مُحَمَّد وَقِيلَ عبد الله وَهُوَ ثِقَة ثَبت احْتج بِهِ مُسْلِم وَغَيره عَن الْاَوْزَاعِيّ قَالَ نبئت اَن سعيد بن الْمسيب لَقِي اَبَا هُرَيْرَة فَذكر الحَدِيْث

❀❀ سعید بن میتب بیان کرتے ہیں: ان کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جنت کے بازار میں اکٹھا کرے سعید بن میتب نے دریافت کیا: کیا اس میں بازار بھی ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات بتائی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اپنے اعمال کے حساب سے وہ جنت میں ٹھہریں گے دنیا کے دنوں کے حساب سے جب جمعہ کا دن آئے گا تو ان لوگوں کو حکم ہوگا تو وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کو ان کے سامنے ظاہر کرے گا اور جنت کے باغات میں سے ایک باغ میں اُن کے سامنے آئے گا ان لوگوں کے لئے نور سے بنے ہوئے منبر ہوں گے موتیوں سے بنے ہوئے منبر ہوں گے یاقوت سے بنے ہوئے منبر ہوں گے زبرجد سے بنے ہوئے منبر ہوں گے سونے سے بنے ہوئے منبر ہوں گے چاندی سے بنے ہوئے منبر ہوں گے ویسے تو ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا لیکن ان میں سے جو سب سے کم مرتبے کا ہوگا وہ بھی مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھے گا اور وہ یہ گمان نہیں کرے گا کہ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ نشست میں اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں یا چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی طرح تمہارے لئے تمہارے پروردگار کے دیدار میں کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی اس محفل میں موجود ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرمائے گا یہاں تک کہ وہ تم میں سے ایک شخص سے یہ فرمائے گا: اے فلاں! کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے فلاں دن کیا کیا عمل کیا تھا؟ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دنیا میں کی ہوئی کوئی کوتاہی یاد کروائے گا تو وہ (بندہ) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! کیا تو نے میری مغفرت نہیں کردی ہے؟ پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! اپنی مغفرت کی وسعت کی وجہ سے میں نے تمہیں اس مقام تک پہنچایا ہے ابھی وہ لوگ وہاں موجود ہوں گے کہ اسی دوران اوپر کی طرف سے ایک بادل انہیں ڈھانپ لے گا اور ان پر خوشبو کی بارش کرے گا ان لوگوں نے اس جیسی خوشبو کبھی محسوس نہیں کی ہوگی پھر ہمارا پروردگار ارشاد فرمائے گا: تم لوگ اُٹھو! اور اُٹھ کر اس چیز کی طرف جاؤ جو میں نے تمہاری عزت افزائی کے لئے تیار کی ہے اور اس چیز کو حاصل کرو جس کی تمہیں خواہش ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو ہم لوگ بازار میں آجائیں گے جسے فرشتوں نے ڈھانپا ہوا ہوگا اس میں ایسی چیزیں ہیں کہ آنکھوں نے ان جیسی چیزیں نہیں دیکھی ہوں گی کانوں نے ان کے بارے میں نہیں سنا ہوگا اور دلوں میں ان کے بارے میں خیال نہیں آیا ہوگا تو وہ بازار ایسا ہوگا کہ اس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جارہی ہوگی یا خریدی نہیں

جارہی ہوگی اس بازار میں اہل جنت ایک دوسرے سے ملیں گے ایک شخص جو بلند مرتبے پر فائز ہوگا' وہ نیچے کے مرتبے کے شخص سے ملے گا' ویسے ان میں کوئی کمتر نہیں ہوگا' اس کا لباس دوسرے کو اچھا لگے گا' تو اس کے بات چیت (ختم کرنے) سے پہلے ہی اس کا لباس اُس سے زیادہ خوبصورت ہو جائے گا' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ جنت میں کسی کا غمگین ہونا مناسب نہیں ہے' پھر ہم اپنی رہائش گاہ کی طرف واپس آئیں گے' تو ہماری بیویاں' ہمارا استقبال کریں گی' اور وہ خوش آمدید کہیں گی' اور یہ کہیں گی: آپ جب آئے ہیں' تو آپ کی خوبصورتی اور خوشبو اس وقت سے زیادہ ہوگئی ہے' جب آپ ہمیں چھوڑ کر گئے تھے' تو آدمی جواب دے گا: آج ہم اپنے عظیم پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے' تو ہمارے لئے ضروری تھا کہ جب ہم واپس آئیں' تو اس طرح (تبدیل ہو کر' یا پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو کر واپس آئیں)۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین کے حوالے سے امام اوزاعی کے حوالے سے حسان بن عطیہ کے حوالے سے' سعید بن میتب سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس سے صرف اسی حوالے سے واقف ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالحمید نامی راوی' امام اوزاعی کے کاتب ہیں' ان کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' جیسا کہ یہ بات آگے آئے گی' اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں' یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ہقل بن زیاد کے حوالے سے نقل کی ہے' جو امام اوزاعی کا کاتب ہے' اس کا نام محمد ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام عبداللہ ہے' وہ بھی ثقہ اور ثبت ہے' امام مسلم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس کے حوالے سے یہ امام اوزاعی سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: سعید بن مسیب کی ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی...... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

5729 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ بن اَبِي طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِي الْجَنَّة لسوقا مَا فِيهَا شِرَاء وَلَا بيع اِلَّا الصُّور من الرِّجَال وَالنِّسَاء فَإِذا اشْتهى الرجل صُورَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَتقدم فِي عقوق الْوَالِدين حَدِيْث جَابر عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَإِن فِي الْجَنَّة لسوقا مَا يُبَاع فِيهَا وَلَا يشترى لَيْسَ فِيهَا اِلَّا الصُّور فَمَنْ اَحَبَّ صُوْرَة من رجل اَوْ امْرَاَة دخل فِيهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں بازار ہے' جس میں خرید و فروخت نہیں ہوگی' اس میں مردوں اور خواتین کی تصویریں بنی ہوئی ہوں گی' وہ ان میں سے جس تصویر کی خواہش کریں گے' اُن کی وہ شکل ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اس سے پہلے والدین کی نافرمانی سے متعلق باب میں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے:

''جنت میں بازار ہوگا' جس میں کوئی چیز فروخت نہیں کی جائے گی' اور کوئی چیز خریدی نہیں جائے گی' اس میں صرف تصویریں ہوں گی' جو بھی مرد یا عورت' جس تصویر کو پسند کریں گے' اس میں داخل ہو جائیں گے (یعنی ان کی وہ شکل ہو جائے گی)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

5730 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَقُوْلُ اَهْلِ الْجنَّة انطلقُوْا اِلَى السُّوق فَيَنْطَلِقُوْنَ اِلَى كُثْبَان الْمسك فَاِذَا رجعُوْا اِلَى اَزْوَاجِهِمْ قَالُوْا اِنَّا لنجد لَكِن رِيْحًا مَا كَانَت لَكِن قَالَ فيقلن وَلَقَد رجعتم بريح مَا كَانَت لكم اِذْ خرجْتُم من عندنَا -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت کہیں گے: تم لوگ بازار کی طرف چلو! پھر وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف جائیں گے جب وہ اپنی بیویوں کی طرف واپس آئیں گے تو یہ کہیں گے: ہمیں ایسی خوشبو محسوس ہو رہی ہے جو پہلے نہیں تھی تو وہ بیویاں یہ کہیں گی: تم بھی ایسی خوشبو لے کر واپس آئے ہو جو اس وقت نہیں تھی جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے عمدہ سند کے ساتھ "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

5731 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة لسوقا كُثْبَان مسك يخرجُون اِلَيْهَا ويجتمعون اِلَيْهَا فيبعث اللّٰه رِيْحًا فيدخلها بُيُوتهم فَيَقُوْلُ لَهُمْ اَهْلوهم اِذا رجعُوْا اِلَيْهِمْ قد ازددتم حسنا بَعدنَا فَيَقُوْلُوْنَ لأهليهم قد ازددتم اَيْضًا حسنا بَعدنَا -رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا اَيْضًا وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ اُن کے حوالے سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں:

"جنت میں بازار ہوں گے مشک کے ٹیلے ہوں گے وہ لوگ اس کی طرف جائیں گے وہاں اکٹھے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر ہوا کو بھیجے گا جب وہ اپنے گھر واپس آئیں گے تو ان کے اہل خانہ یہ کہیں گے: تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں اضافہ ہو گیا ہے تو وہ اپنے اہل خانہ سے کہیں گے: ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن میں بھی اضافہ ہو گیا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔

فصل فِيْ تزاورهم ومراكبهم

فصل: اُن کا ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اُن کی سواریوں کا بیان

5732 - عَن شفي بن ماتع اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن من نعيم اَهْلِ الْجنَّة اَنهم يتزاورُوْنَ على المطايا والنجب وَاَنَّهُم يُؤْتونَ فِي الْجَنَّة بخيل مسرجة ملجمة لَا تروث وَلَا تبول فيركبونها حَتّٰى ينتهوا حَيْثُ شَاءَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فيأتيهم مثل السحابة فِيهَا مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا اُذن سَمِعت فَيَقُوْلُوْنَ امطري علينا فَمَا يزَال الْمَطر عَلَيْهِمْ حَتّٰى يَنْتَهِي ذٰلِكَ فَوق أمانيهم ثُمَّ يبْعَث اللّٰه رِيْحًا غير مؤذية فتنسف كثبانا من مسك عَن اَيْمَانهم وَعَن شمائلهم فَيَاْخُذُوْنَ ذٰلِكَ الْمسك فِي نواصي خيولهم وَفِيْ معارفها وَفِيْ رُؤُوسهم وَلكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُم جمة على مَا اشتهت نَفسه فَيَتَعَلَّق ذٰلِكَ الْمسك فِيْ تِلْكَ الجمام وَفِي الْخَيل وَفِيمَا سوى ذٰلِكَ من الثِّيَاب ثُمَّ يقبلُوْنَ حَتّٰى ينتهوا اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰه فَاِذَا الْمَرْاَة تنادي بعض اُولٰئِكَ يَا عبد اللّٰه اما لَكَ فِينَا حَاجَة فَيَقُوْلُ مَا اَنْت وَمَنْ اَنْت فَتَقُوْلُ اَنا زَوجتك وحبك فَيَقُوْلُ مَا كنت علمت بمكانك فَتَقُوْلُ الْمَرْاَة اَوَ مَا تعلم اَن اللّٰه تَعَالٰى قَالَ فَلَا تعلم نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

(السخدۃ) فیقول بلی وربی فلعلہ یشغل عنھا بعد ذلک الموقف اربعین خریفا لا یلتفت ولا یعود وما یشغلہ عنھا الا ما ھو فیہ من النعیم والکرامۃ-رواہ ابن ابی الدنیا من روایۃ اسماعیل بن عیاش

قال الحافظ وشفی ذکرہ البخاری وابن حبان فی التابعین ولا تثبت لہ صحبۃ وقال ابو نعیم مختلف فیہ فقیل لہ صحبۃ کذا واللہ اعلم

حضرت شفی بن ماتع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جنت کی نعمتوں میں یہ بات بھی شامل ہوگی کہ وہ سواریوں اور اونٹنیوں پر ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے جو جنت میں ان کے پاس لائی جائیں گی ان کے پاس ایک گھوڑا لایا جائے گا' جس پر زین رکھی ہوئی ہوگی اور اسے لگام ڈالی گئی ہوگی وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' وہ لوگ اس پر سوار ہوں گے' یہاں تک کہ وہاں جائیں گے' جہاں اللہ کو منظور ہوگا' پھر ان کے پاس بادل جیسی ایک چیز آئے گی' جس میں ایسی چیزیں موجود ہوں گی' جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ کسی کان نے سنی ہوں گی' وہ کہیں گے ہم پر بارش نازل ہو! تو ان پر مسلسل بارش نازل ہوتی رہے گی' یہاں تک کہ ان کی خواہش پوری ہو جائے گی' پھر اللہ تعالیٰ ایسی ہوا بھیجے گا' جو اذیت پہنچانے والی نہیں ہوگی' تو وہ ان کے دائیں' بائیں مشک کے ٹیلے بنادے گی' وہ اس مشک کو اپنے گھوڑوں پر ان کی ہتھیلیوں پر اور ان کے سروں پر لگائیں گے' ان میں سے ہر ایک شخص کو بھرپور حصہ ملے گا' تو وہ مشک اس کی لگام کے ساتھ اور گھوڑے میں لگ جائے گا' اور اس کے علاوہ کپڑوں پر لگے گا' پھر وہ لوگ آئیں گے' یہاں تک کہ وہاں پہنچیں گے' جو اللہ کو منظور ہوگا' تو ایک عورت ان میں سے ایک کو مخاطب کر کے یہ کہے گی: اے اللہ کے بندے! کیا تمہیں میری ضرورت نہیں ہے؟ وہ کہے گا: تم کون ہو اور کس لئے ہو؟ وہ کہے گی: میں تمہاری بیوی اور تمہاری محبوبہ ہوں' وہ کہے گا: مجھے تو تمہارے بارے میں پتہ نہیں تھا' تو وہ کہے گی: کیا تم یہ بات نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کرتے تھے''۔

تو وہ جنتی جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار کی قسم ہے' پھر وہ چالیس سال تک اس کے ساتھ مصروف رہے گا' اس دوران وہ اِدھر اُدھر توجہ نہیں دے گا' وہ اس میں موجود نعمت اور کرامت کی طرف ہی متوجہ رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ رایت کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''شفی'' نامی راوی کا ذکر امام بخاری نے' اور امام ابن حبان نے ''تابعین'' میں کیا ہے' ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے' ابونعیم کہتے ہیں: ان کے صحابی ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

5733 - وروی عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ فیشتاق الاخوان بعضھم الی بعض فیسیر سریر ھذا الی سریر ھذا وسریر ھذا الی سریر ھذا حتی یجتمعا جمیعا فیتکیء ھذا ویتکیء ھذا فیقول احدھما لصاحبہ اتعلم متی غفر اللہ لنا فیقول صاحبہ نعم یوم کنا فی موضع کذا وکذا فدعونا اللہ فغفر لنا-رواہ ابن ابی الدنیا والبزار

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' اور کوئی شخص کسی دوسرے سے ملاقات کا خواہش مند ہوگا' تو اس کا پلنگ اُڑ کر دوسرے کے پلنگ کی طرف چلا جائے گا' دوسرے کا پلنگ اُڑ کر اس کے پلنگ کی طرف آجائے گا' یہاں تک کہ وہ دونوں ملیں گے' یہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' اور وہ اپنے پلنگ پر ٹیک لگا کے بیٹھا ہوگا' ان میں سے ایک' دوسرے سے دریافت کرے گا: کیا تم جانتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کب کی تھی؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! فلاں جگہ پر' ہم فلاں' فلاں جگہ پر موجود تھے' اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی' تو اللہ تعالیٰ نے ہماری مغفرت کردی تھی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

5734 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَ اَهْلِ الْجَنَّة ليتزاوروُنَ على العيس الجون عَلَيْهَا رحال الميس ويثير مناسمها غُبَار الْمسك خطام اَوْ زِمَام اَحدهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

العيس اِبل بيض فِيْ بياضها ظلمَة خُفْيَة والمناسم بالنُّوْن وَالسِّين الْمُهْملَة جمع منسم وَهُوَ بَاطِن خف الْبَعِير

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل جنت سفید اونٹ پر سوار ہو کر' ایک دوسرے سے ملنے کے لئے جائیں گے' جن پر میس (ایک بڑا درخت جس کی لکڑی کے ذریعے پالان تیار کیا جاتا ہے) کے پالان ہوں گے' اور ان کے پیروں سے مشک کا غبار اُڑے گا' اور ان میں سے کسی ایک کی لگام' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ العیس سفید رنگ کے اونٹ کو کہتے ہیں' جس کی سفیدی میں تھوڑی سی سیاہی ملی ہوئی ہو۔

لفظ مناسم کا مطلب اونٹ کے پاؤں کا اندرونی حصہ ہے' یہ لفظ منسم کی جمع ہے۔

5735 - وَرُوِيَ عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن فِي الْجَنَّة لشَجَرَة يخرج من اَعْلَاهَا حلل وَمِنْ اَسْفَلهَا خيل من ذهب مسرجة ملجمة من در وَيَاقُوْت لَا تروث وَلَا تبول لَهَا اَجْنِحَة خطوها مد الْبَصَر فيركبهَا اَهْلِ الْجَنَّة فتطير بهم حَيْثُ شاؤوا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَل مِنْهُم دَرَجَة يَا رب بِمَا بلغ عِبَادك هٰذِهِ الْكَرَامَة كلهَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يصلونَ بِاللَّيْلِ و كُنْتُم تنامون وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ و كُنْتُم تَاْكُلُوْنَ وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ و كُنْتُم تبخلون وَكَانُوْا يُقَاتِلُوْنَ و كُنْتُم تجبنون - رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں ایسا درخت ہے' جس کے اوپری حصے سے حلے نکلیں گے' اور اس کے نیچے گھوڑا موجود ہوگا' جس کی زین سونے کی بنی ہوئی ہوگی' اور اس کی لگام میں' موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے' وہ نہ لید کرے گا' اور نہ پیشاب کرے گا' اس کے پر ہوں گے' اور اس کا ایک قدم وہاں تک جائے گا' جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' اہل جنت اس پر سوار ہوں گے' تو وہ انہیں لے کر اُڑ کر وہاں جائے گا' جہاں وہ جانا چاہیں گے' ان سے نیچے کے طبقے کے لوگ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تیرے یہ بندے اس مقام تک کیسے

پہنچے ہیں؟ تو ان لوگوں سے کہا جائے گا: یہ لوگ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے جبکہ تم لوگ سور ہے ہوتے تھے (یہ لوگ دن میں نفلی) روزہ رکھا کرتے تھے جبکہ تم لوگ کھاتے پیتے تھے اور یہ لوگ خرچ کیا کرتے تھے جبکہ تم لوگ بخل سے کام لیتے تھے اور یہ لوگ جنگ میں حصہ لیتے تھے جبکہ تم لوگ بزدلی کا مظاہرہ کرتے تھے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے نقل کی ہے۔

5736 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سَاعِدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت اَحبَّ الْخَيل فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة خيل فَقَالَ اِن اَدخلك اللّٰه الْجَنَّة يَا عبد الرَّحْمٰن كَانَ لَكَ فِيْهَا فرس من ياقوت لَهُ جَنَاحَانِ تطير بك حَيْثُ شِئْتَ -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گھوڑوں کو پسند کرتا تھا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن! جب اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں داخل کرے گا' تو تمہیں اس میں یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا ملے گا جس کے دو پر ہوں گے' تم اس کے ذریعے اُڑ کر جہاں جانا چاہو گے چلے جاؤ گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

5737 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا سَاَلَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من خيل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه اَدخلك الْجَنَّة فَلَا تشَاء اَن تحمل فِيْهَا على فرس من ياقوتة حَمْرَاء تطير بك فِي الْجَنَّة حَيْثُ شِئْت اِلَّا كَانَ قَالَ وَسَاَلَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ فِي الْجَنَّة من اِبل قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لصَاحبه قَالَ اِن يدخلك اللّٰه الْجَنَّة يكن لَك فِيْهَا مَا اشتهت نَفسك ولذت عَيْنك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من طَرِيْقِ الْمَسْعُوْدِيّ عَنْ عَلْقَمَة عَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سابط عَنِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْوه بِمَعْنَاهُ وَهٰذَا اَصح من حَدِيْثِ الْمَسْعُوْدِيّ يَعْنِي الْمُرْسل

❀❀ سلیمان بن بریدہ نے' اپنے والد کے حوالے سے' یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو تم اس میں ایسے گھوڑے پر سوار ہو گے' جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا ہو گا' وہ تمہیں جنت میں جہاں تم چاہو گے' وہاں اُڑا کر لے جائے گا' ایک اور شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: جنت میں اونٹ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے وہ بات ارشاد نہیں فرمائی جو دوسرے شخص سے کہی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں جنت میں داخل کیا' تو جنت میں تمہیں وہ چیز ملے گی' جس کی تم خواہش کرو گے' اور جس سے تمہاری آنکھوں کو لذت حاصل ہو گی"۔

یہ روایت امام ترمذی نے مسعودی کے حوالے سے' علقمہ کے حوالے سے' حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ اسی مفہوم کی روایت ہے' اور یہ مسعودی کی روایت سے زیادہ مستند ہے' ان کی مراد مرسل روایت ہے۔

5738 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي اَيُّوْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

اللّٰہِ اِنِّیْ اَحَبُّ الْخَیل اَفِی الْجَنَّۃ خیل قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ دَخَلْتِ الْجَنَّۃ اُوتیت بفرس من یاقوتۃ لَہٗ جَنَاحَانِ فَحملت عَلَیْہِ ثُمَّ طَار بك حَیْثُ شِئْتَ

رَوَاہُ التِّرمِذِیّ وَیَاتِیْ حَدِیْثُ مُحَمَّد بن الْحُسَیْن فِی الْفَصْلِ بَعْدَہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀❀ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں گھوڑوں کو پسند کرتا ہوں' کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم جنت میں داخل ہوگے' تو یاقوت سے بنا ہوا گھوڑا لایا جائے گا' جس کے دو پر ہوں گے' تم اس پر سوار ہو گے' اور پھر وہ تمہیں لے کر اُڑ کر وہاں لے جائے گا' جہاں تم چاہو گے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' محمد بن حسین سے منقول روایت بعد والی فصل میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

فصل فِیْ زِیَارَۃ اَھْلِ الْجنَّۃ رَبَّھُمْ تبَارَكَ وَتَعَالٰی

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی زیارت کرنا (یعنی اُس کی بارگاہ میں حاضر ہونا)

5739 - وَرُوِیَ عَن عَلیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ اِذا سکن اَھْلِ الْجَنَّۃ الْجَنَّۃ اَتَاھُم ملك فَیَقُوْلُ اِن اللّٰہ یَاْمُرکُمْ اَن تزوروہ فیجتمعون فیامر اللّٰہ تَعَالٰی دَاوُد عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام فیرفع صَوْتہ بالتسبیح والتھلیل ثُمَّ تُوضَع مائدۃ الْخلد قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا مائدۃ الْخلد قَالَ زَاوِیَۃ من زوایاھا أوسع مِمَّا بَیْنَ الْمشرق وَالْمغْرب فیطعمون ثُمَّ یسقون ثُمَّ یکسون فَیَقُوْلُوْنَ لم یبْق اِلَّا النّظر فِیْ وَجه رَبنَا عَزَّ وَجَلَّ فیتجلی لَھُمْ فَیخرُّوْنَ سجدا فَیُقَالُ لَسْتُمْ فِیْ دَار عمل اِنَّمَا اَنْتُمْ فِیْ دَار جَزَاء -رَوَاہُ اَبُوْ نُعَیم فِیْ صفۃ الْجَنَّۃ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اہل جنت کو جنت میں ٹھہرا دیا جائے گا' تو ایک فرشتہ ان کے پاس آئے گا' وہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ! تو وہ لوگ اکٹھے ہوں گے' اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم دے گا' تو وہ بلند آواز میں تسبیح و تہلیل پڑھیں گے' پھر دسترخوان رکھا جائے گا' جو ہمیشگی والا ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیشگی والے دسترخوان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا ایک کونہ اِس سے زیادہ بڑا ہوگا' جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے' وہ لوگ کھائیں گے' پئیں گے' لباس پہنیں گے' پھر وہ کہیں گے: اب ہمارے پروردگار کا دیدار باقی رہ گیا ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' وہ سجدے میں گر جائیں گے' ان سے کہا جائے گا: تم عمل کے گھر میں نہیں ہو' تم جزاء کے گھر میں ہو''۔

یہ روایت امام ابونعیم نے ''صفۃ الجنۃ'' میں نقل کی ہے۔

5740 - وَعَن عبد الرَّحْمٰن بن یزِید عَنْ اَبِیْہِ عَن صَیفِی الیمامی قَالَ سَاَلَہٗ عبد الْعَزِیز بن مَرْوَان عَن وَفد اَھْلِ الْجنَّۃ قَالَ اِنَّھُم یفدون اِلَی اللّٰہ سُبْحَانَہٗ کل یَوْم خَمِیس فتوضع لَھُمْ أسرۃ کل اِنْسَان مِنْھُم أعرف بسریرہ مِنْك بسریرك ھٰذَا الَّذِیْ اَنْت عَلَیْہِ فَاِذَا قعدوا عَلَیْہِ وَاَخذ الْقَوْم مجَالِسھمْ قَالَ تبَارَكَ وَتَعَالٰی أطعموا عِبَادِیْ وَخلقِی وجیرانی ووفدی فیطعمون ثُمَّ یَقُوْلُ اسقوھم قَالَ فیؤتون بآنیۃ من أَلوان شَتّٰی مختمۃ

5741 - وَرُوِىَ عَن مُحَمَّد بن عَلىّ بن الْحُسَيْن رَضِىَ اللّٰهُ عَنهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن فِى الْجَنَّة شَجَرَة يُقَال لَهَا طُوبٰى لَو يسخر الرَّاكِب الْجواد يسير فِىْ ظلها لسار فِيْهِ مائَة عَام وَرقهَا برود خضر وزهرها رياط صفر وأفنانها سندس واستبرق وَثَمَرهَا حلل وصمغها زنجبيل وَعسل وبطحاؤها يـاقوت اَحْمَر وزمرد اَخْضَر وترابها مسك وَعَنْبَر وكافور اصفر وحشيشها زعفران مونع والألنجوج يتاججان من غير وقود يتفجر من اَصْلهَا السلسبيل والمعين والرحيق وَاَصلهَا مجْلِس من مجَالِس اَهْلِ الْجنَّة يالفونه ومتحدث يجمعهُمْ فَبينا هم يَوْمًا فِىْ ظلها يتحدثون اِذْ جَاءَتْهُم الْمَلَائِكَة يقودون نجبا جبلت من الْيَاقُوْت ثُمَّ نفخ فِيْهَا الرّوح مزمومة بسلاسل من ذهب كَاَن وجوهها المصابيح نضارة وحسنا وبرها خز اَحْمَر ومرعزى اَبيض مختلطان لم ينظر الناظرُوْنَ اِلٰى مثلهَا حسنا وبهاء ذلل من غير مهابة نجب من غير رياضة عَلَيْهَا رحائل الواحها من الدّر والياقوت مفضضة بِاللُّؤْلُؤ والمرجان صفائحها من الذَّهَب الْاَحْمَر ملبسة بالعبقرى والأرجوان فأناخوا لَهُمْ تِلْكَ النجائب ثُمَّ قَالُوْا لَهُمْ اِن ربكُمْ يقرئكم السَّلام ويستزيركم لتنظروا اِلَيْهِ وَينظر اِلَيْكُمْ وتكلمونه ويكلمكم وتحيونه ويحييكم ويزيدكم مِنْ فَضْلِهِ وَمَنْ سعته اِنَّهُ ذُوْ رَحْمَة وَاسِعَة وَفضل عَظِيْم فيتحول كل رَجُلٌ مِّنهُم على رَاحِلَته ثُمَّ ينطلقون صفا معتدلا لَا يفوت شَىْءٍ مِنْهُ شَيْئًا وَّلَا تفوت أذن نَاقَة أذن صاحبتها وَّلَا يَمرُّوْنَ بشجرة من اَشجَار الْجَنَّة اِلَّا أتحفتهم بثمرها وزحلت لَهُمْ عَن طريقهم كَرَاهِيَة اَن ينثلم صفهم اَوْ تفرق بَيْنَ الرجل ورفيقه فَلَمَّا دفعُوْا اِلَى الْجَبَّار تَبَارَك وَتَعَالٰى اَسْفر لَهُمْ عَن وَجهه الْكَرِيم وتجلى لَهُمْ فِىْ عَظمته الْعَظِيْمَة تحيتهم فِيْهَا السَّلام قَالُوْا رَبنَا اَنْتَ السَّلام ومنك السَّلام وَلَك حق الْجلَال وَالْاِكْرَام فَقَالَ لَهُمْ رَبّهُمْ اِنِّىْ اَنَا السَّلام ومنى السَّلام ولى حق الْجلَال وَالْاِكْرَام فمرحبا بعبادى الَّذِيْنَ حفظوا وصيتى ورعوا عهدى وخافونى بِالْغَيْبِ وَكَانُوْا منى على كل حَال مشفقين قَالُوْا أما وَعزّتك وجلالك وعلو مَكَانك مَا قدرناك حق قدرك وَّلَا أدينا اِلَيْك كل حَقك فائذن لنا بِالسُّجُود لَك فَقَالَ لَهُمْ رَبّهُمْ تَبَارَك وَتَعَالٰى اِنِّىْ قد وضعت عَنكُمْ مؤونة الْعِبَادَة وأبحت لكم اَبدَانكم فطالما أنصبتم الْاَبدَان وأعنيتم الْوُجُوْه فَالْاٰن أفضيتم اِلٰى روحى ورحمتى وكرامتى فسلونى مَا شِئْتُمْ وتمنوا عَلىّ أعطكم أمانيكم فَاِنِّىْ لن اجزيكم الْيَوْم بِقدر اَعمالكُمْ وَلٰكِن بِقدر رَحْمَتى وكرامتى وطولى وَجَلَالِىْ وعلو مَكَانى وعظمة شأنى فَمَا يزالون فِى الْاَمَانِىْ والمواهب والعطايا حَتّٰى اِن المقصر مِنهُم ليتمنى مثل جَمِيْع الدُّنْيَا مُنْذُ يَوْم خلقهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى يَوْم أفناها قَالَ رَبّهُمْ لقد قصرتم فِىْ امانيكم ورضيتم بِدُون مَا يحق لكم فَقَدْ اوجبت لكم مَا سَاَلْتُمْ وتمنيتم وزدتكم على مَا قصرت عَنهُ أمانيكم فانظروا اِلٰى مواهب ربكُمْ الَّذِىْ وهب لكم فَاِذَا بقباب فِى الرفيع الْاَعْلٰى وغرف مَبْنِيَّة من الدّر والمرجان اَبْوَابهَا من ذهب وسررها من ياقوت وفرشها من سندس واستبرق ومنابرها من نور يثور من اَبْوَابهَا وأعراضها نور كشعاع الشَّمْس مثل الْكَوْكَب الدُّرِّى فِى النَّهَار المضىء وَاِذَا قُصُوْر شامخة فِىْ اَعلى عليين من الْيَاقُوْت يزهو نورها فلولا اَنه سخر لالتمع الْاَبْصَار فَمَا كَانَ من تِلْكَ الْقُصُوْر من الْيَاقُوْت

الْاَبْيَض فَهُوَ مفروش بالحرير الْاَبْيَض وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَحْمَر فَهُوَ مفروش بالعبقرى الْاَحْمَر وَمَا كَانَ مِنهَا من الْيَاقُوْت الْاَخْضَر فَهُوَ مفروش بالسندس الْاَخْضَر وَمَا كَانَ مِنْهَا من الْيَاقُوْت الْاَصْفَر فَهُوَ مفروش بالأرجوان الْاَصْفَر مموه بالزمرد الْاَخْضَر وَالذَّهَب الْاَحْمَر وَالْفِضَّة الْبَيْضَاء قواعدها وأركانها من الْيَاقُوْت وشرفها قباب اللُّؤْلُؤ وبروجها غرف المرجان فَلَمَّا انصرفوا اِلٰى مَا اَعْطَاهُم رَبُّهُم قربت لَهُم براذين من الْيَاقُوْت الْاَبْيَض منفوخ فِيهَا الرّوح يجنبها الْوِلْدَان المخلدون وبيد كل وليد مِنْهُم حِكْمَة برذون ولجمها وأعنتها من فضَّة بَيْضَاء متطوقة بالدر والياقوت وسرجها سرر موضونة مفروشة بالسندس والإستبرق فَانْطَلَقت بهم تِلْكَ البراذين تزف بهم وَتنظر رياض الْجَنَّة فَلَمَّا انتهوا اِلٰى مَنَازِلهمْ وجدوا فِيهَا جَمِيع مَا تطول بِهِ رَبهم عَلَيْهِمْ مِمَّا سَألُوهُ وتمنوا وَإِذَا على بَاب كل قصر من تِلْكَ الْقُصُوْر اَربع جنان جنتان ذواتا أفنان وجنتان مدهامتان وَفِيهِمَا عينان نضاختان وَفِيهِمَا من كل فَاكِهَة زوجان وحور مقصورات فِي الْخيام فَلَمَّا تبوأوا مَنَازِلهمْ وَاسْتقر بهم قرارهم قَالَ لَهُم رَبهم هَلْ وجدتم مَا وعدكم ربكُم حَقًا قَالُوْا نَعَم رَضِينَا فارض عَنَّا قَالَ برضاى عَنْكُم حللتم دَارِي وَنَظَرتُم اِلٰى وَجْهِي وَصَافحتكم مَلَائِكَتِي فهنيئا هَنِيئًا عَطَاء غير مجذوذ لَيْسَ فِيهِ تنغيص وَلَا تصريد فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أذهب عَنَّا الْحزن وأحلنا دَار المقامة مِنْ فَضله لَا يمسنا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يمسنا فِيهَا لغوب اِن رَبنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرٌ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُو نُعَيْم هٰكَذَا معضلا وَرَفعه مُنكر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرِّيَاط بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت جمع ريطة وَهِي كل ملاءة تكون نسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقين وَقِيلَ ثوب لين رَقِيق حَكَاهُ ابْن السّكيت وَالظَّاهِر اَنه المُرَاد فِي هٰذَا الحَدِيْث

والألنجوج بِفَتْح الْهمزَة وَاللَّام وَإسْكَان النُّوْن وجيمين الْاَوْلٰى مَضْمُوْمَة هِيَ عود البخور

تتأجحان تتلهبان وَزنه وَمَعْنَاهُ

زحلت بزاى وحاء مُهْملَة مفتوحتين مَعْنَاهُ تنحت لَهُم عَن الطَّرِيْق

أنصبتم اَي أتعبتم وَالنّصب التَّعَب

وأعنيتم هُوَ من قَوْله تَعَالٰى وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْم (طه) اَي خضعت وذلت

وَالْحكمَة بِفَتْح الْحَاء وَالْكَاف هِيَ مَا تقاد بِهِ الدَّابَّة كاللجام وَنَحْوه

المجذوذ بجيم وذالين معجمتين هُوَ الْمَقْطُوْع

والتصريد التقليل كَاَنَّهُ قَالَ عَطَاء لَيْسَ بمقطوع وَلَا منغص وَلَا متملل

❀❀ امام محمد بن علی بن حسین (یعنی حضرت امام زین العابدین) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں ایک درخت ہے' جس کا نام طوبیٰ ہے' اگر تیز رفتار سوار اس کے سائے میں چلتا رہے' تو وہ ایک سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے گا' اس کے پتے سبز رنگ کے ہیں' اس کی ٹہنیاں سندس اور استبرق کی ہیں' اور اس کا پھل حلے ہیں' اس کا گوند زنجبیل اور شہد ہیں اس کی زمین سرخ یاقوت اور سبز زمرد کی ہے' اس کی مٹی مشک عنبر اور کافور کی ہے' اس کی گھاس زعفران کی

ہے اس کی انگیٹھی کی لکڑی جلے بغیر بھڑکے گی اس میں سے سلسبیل معین اور رحیق پھوٹیں گی اس کی بنیاد اہل جنت کی بیٹھک ہوگی جہاں وہ بیٹھیں گے ایک دوسرے کے ساتھ اکٹھے ہو کر بات چیت کریں گے ایک مرتبہ وہ اس کے سائے میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے بات چیت کر رہے ہوں گے اسی دوران فرشتے ان کے پاس آئیں گے وہ اونٹنیاں لے کر آئیں گے جو یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی اور پھر ان میں روح کو پھونک دیا گیا ہوگا ان میں سونے کی زنجیریں لگی ہوئی ہوں گی ان کے چہرے چمک اور خوبصورتی کے اعتبار سے چراغوں کی مانند ہوں گے ان کا پالان سرخ ریشم کا ہوگا اور مرعزی سفید ہوگا وہ دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں گے دیکھنے والوں نے اس طرح کی کوئی خوبصورت چیز نہیں دیکھی ہوگی وہ فرمانبردار ہونگی جو کسی خوف یا ریاضت کے بغیر (یعنی فطری طور پر ہی وہ ایسی ہونگی) ان پر جو پالان ہوں گے ان کی تختیاں یاقوت اور قیمتی پتھروں سے بنی ہوئی ہوں گی ان پر موتی اور مرجان لگے ہوئے ہوں گے ان کے اوپر سرخ سونا لگا ہوا ہوگا جس پر عبقری چادر ہوگی وہ فرشتے ان اونٹنیوں کو ان لوگوں کے لئے بٹھائیں گے اور پھر ان سے یہ کہیں گے: تمہارے پروردگار نے تمہیں سلام کہا ہے اور تمہیں حاضری کے لئے بلایا ہے تاکہ تم اس کی زیارت کرو وہ تمہیں دیکھے تم اس کے ساتھ بات چیت کرو وہ تمہارے ساتھ بات چیت کرے تم اسے سلام کرو وہ تم پر سلام بھیجے وہ اپنے فضل اور اپنی گنجائش سے تمہیں مزید عطا کرے کیونکہ وہ وسیع رحمت اور عظیم فضل والا ہے تو ان میں سے ہر ایک شخص اپنی سواری پر سوار ہوگا اور پھر وہ لوگ ایک سیدھی صف کی شکل میں روانہ ہوں گے ان میں سے کوئی بھی شخص پیچھے نہیں ہوگا بلکہ کسی اونٹنی کا کان بھی کسی دوسری اونٹنی سے پیچھے نہیں ہوگا وہ لوگ جنت کے درختوں میں سے جس بھی درخت کے پاس سے گزریں گے تو وہ اپنا پھل انہیں تحفے کے طور پر دے گا اور ان کے راستے سے ہٹ جائے گا مبادا کہیں اُن کی صف خراب نہ ہو یا کسی شخص اور اس کے ساتھی کے درمیان کوئی فرق نہ آئے جب وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اپنے چہرے کو روشن کرے گا اور ان کے سامنے اپنی تجلی کرے گا وہاں اُن کا کلام ''السلام'' ہوگا وہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ''السلام'' ہے سلامتی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے جلال اور اکرام کا حق تیرے لئے ہے تو پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں ''السلام ہوں'' سلامتی میری طرف سے ہوتی ہے جلال اور اکرام کا حق میرے لئے ہے میرے ان بندوں کو خوش آمدید ہے جنہوں نے میرے حکم کی حفاظت کی میرے عہد کا خیال رکھا اور غیب میں مجھ سے ڈرتے رہے وہ ہر حال میں مجھ سے ڈرتے رہے تو وہ لوگ کہیں گے: تیری عزت اور تیرے جلال اور تیرے بلند مرتبے کی قسم ہے ہم نے تجھے اس طرح نہیں پہچانا جو تیری معرفت کا حق تھا اور ہم نے تیرا حق مکمل طور پر ادا نہیں کیا تو ہمیں اجازت دے کہ ہم تیرے سامنے سجدہ کریں تو پروردگار اُن سے فرمائے گا: میں نے عبادت کی مشقت تمہیں معاف کر دی ہے اور تمہارے جسموں کو مباح کر دیا ہے تم نے بڑے عرصے تک اپنے جسموں کو مشقت کا شکار کیا اور فرمانبردار رہے آج تم لوگ میری طرف سے ملنے والی راحت اور میری رحمت اور میری بزرگی کی طرف آگئے ہو اب تم جو چاہو مجھ سے مانگ لو اور میرے سامنے جو چاہو وہ آرزو کرو میں تمہاری آرزوؤں کے مطابق تمہیں عطا کروں گا کیونکہ آج میں تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے جزاء نہیں دوں گا بلکہ اپنی رحمت اپنی کرامت اپنے غلبے اپنے جلال اپنی شان اپنی عظمت کے حوالے سے تمہیں جزاء دوں گا تو وہ لوگ مسلسل آرزوئیں کریں گے چیزیں مانگیں گے عطایا مانگیں گے یہاں تک کہ جس شخص کی آرزو اُن میں سے سب سے کم ہوگی وہ بھی اس چیز کی آرزو کرے گا جو پوری دنیا جب سے اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا کیا تھا اس وقت سے لے کر جس دن اسے ختم کیا تھا اس وقت تک جو کچھ بھی تھا وہ اُس سب کی آرزو کرے گا تو ان کا پروردگار فرمائے گا: تمہاری

آرزوئیں کم ہیں اور جتنا تمہیں ملنا ہے تم اس سے کم پر راضی ہو گئے ہو تم نے جو کچھ مانگا اور جو آرزوئیں کیں وہ میں نے تمہارے لئے واجب کر دیں اور جن چیزوں کے حوالے سے تمہاری آرزوئیں کم رہ گئیں وہ میں نے تمہیں مزید عطا کر دیا تو تم اپنے پروردگار کی مزید عطاؤں کی طرف دیکھو جو اس نے تمہارے لئے کی ہیں تو وہاں خیمے ہوں گے اور بالا خانے ہوں گے جو موتیوں اور مرجان سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے دروازے سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے پلنگ سونے سے بنے ہوئے ہوں گے ان کے بچھونے سندس اور استبرق کے ہوں گے ان کے منبر نور کے ہوں گے جو دروازوں کے پاس ہوں گے اور ان کی روشنی سورج کی روشنی کی مانند ہوگی جس طرح دن کے وقت جب روشنی ہو تو چمک دار ستارہ ہوتا ہے وہاں محلات ہوں گے جو اعلیٰ علیین میں موجود ہوں گے وہ یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے جن کا نور چمکتا ہوگا اگر اُس (نور) کو مسخر نہ کیا گیا ہوتا تو وہ بینائی کو اچک لیتا ان محلات میں جو سفید یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سفید ریشم بچھا ہوا ہوگا ان میں سے جو سرخ یاقوت کے بنے ہوئے محلات ہوں گے ان میں سرخ عبقری بچھا ہوا ہوگا ان محلات میں سے جو سبز یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سبز سندس بچھی ہوئی ہوگی ان محلات میں سے جو زرد یاقوت کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں زرد دار جوان بچھی ہوئی ہوگی جس میں سبز زمرد ملا ہوا ہوگا اور سرخ سونا اور سفید چاندی ہوگی اس کی بنیادیں اور اس کے ارکان یاقوت سے بنے ہوئے ہوں گے اس پر موتیوں کے بنے ہوئے خیمے ہوں گے اس کے برج مرجان سے بنے ہوئے بالا خانے ہوں گے ان کے پروردگار نے جو کچھ انہیں عطا کیا ہوگا اس کے بعد جب وہ لوگ واپس جانے لگیں گے تو ان کے سامنے سفید یاقوت کے بنے ہوئے خچر لائے جائیں گے جن میں روح پھونکی گئی ہوگی اور ان کے پہلو میں ملازمین چلیں گے ان میں سے ہر ایک کے ملازم کے ہاتھ میں اس خچر کی لگام ہوگی جو سفید چاندی سے بنی ہوئی ہوگی جس میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے ہوں گے اس کی زین عمدہ ہوگی جس پر سندس اور استبرق بچھا ہوا ہوگا وہ خچر ان کو لے کے جائیں گے وہ لوگ جنت کے باغات میں سے گزریں گے یہاں تک کہ جب وہ اپنے گھر میں پہنچیں گے تو وہ یہ پائیں گے کہ ان کے پروردگار نے انہیں جو کچھ عطا کیا ہے جو انہوں نے مانگا تھا اور جو انہوں نے آرزو کی تھی وہ سب ان محلات کے ہر دروازے پر موجود ہوگا چار جنتیں ہیں جن میں سے دو جنتیں گھنی شاخوں والی ہیں اور دو سیاہی مائل گہرے سبز رنگ کی ہونگی ان میں بہتے ہوئے چشمے ان میں ہر قسم کے پھل کے جوڑے ہوں گے اور حوریں ہوں گی جو خیموں میں موجود ہوں گی جب وہ لوگ اپنی جگہ پر پہنچ جائیں گے اور اپنی رہائش گاہ میں آ جائیں گے تو ان کا پروردگار اُن سے دریافت کرے گا: تمہارے پروردگار نے جو تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا؟ کیا تم نے اسے سچ پالیا ہے؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! ہم راضی ہو گئے ہیں تو بھی ہم سے راضی ہو جا! تو پروردگار فرمائے گا: تم سے اپنی رضا مندی کی وجہ سے ہی میں نے اپنی یہ جگہ تمہارے لئے حلال قرار دی ہے اور تم نے میرا دیدار کیا ہے اور میرے فرشتوں نے تمہارے ساتھ مصافحہ کیا ہے تو تمہیں ایسی عطاء کی مبارکباد ہو جو الگ نہیں ہوگی اس میں کوئی انقطاع نہیں ہوگا اس وقت وہ لوگ یہ کہیں گے:

''ہر طرح کی حمد اُس اللہ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہم سے ہر غم کو دور کر دیا اور دار المقامہ کو ہمارے لئے اپنے فضل کے تحت حلال کر دیا جس میں ہمیں کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوگی اور کوئی شور و غوغا نہیں ہوگا بے شک ہمارا پروردگار مغفرت کرنے والا اور شکر کو قبول کرنے والا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور ابونعیم نے اسی طرح ''معضل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اس کا مرفوع ہونا منکر ہے باقی اللہ

بہتر جانتا ہے۔

لفظ ریاط یہ لفظ ریطہ کی جمع ہے اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ایک ہی طریقے سے بنی گئی ہو اس میں دو چیزیں نہ ہوں ایک قول کے مطابق اس سے مراد نرم اور باریک کپڑا ہے یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے اور بظاہر یہ لگتا ہے کہ اس حدیث سے یہی مراد ہے۔

لفظ الالنجوج اس سے مراد بخور میں جلائی جانے والی لکڑی ہے۔

لفظ تتاججان یہ لفظ اور معنی کے اعتبار سے لفظ تتلهبان (یعنی اس میں سے آگ کا الاؤ نکلنا) کے مطابق ہے۔

لفظ زحلت اس سے مراد یہ ہے کہ وہ راستے سے ہٹ جائیں گے۔

لفظ انصبتم یعنی تم پریشانی کا شکار ہوئے لفظ نصب کا مطلب مشقت ہے۔

لفظ اعنیتم اس سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں مراد ہے: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ یعنی اس کے لئے جھکے ہوئے ہوں گے۔

لفظ حمه اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے جانور کو لے کر چلا جاتا ہے جیسے لگام وغیرہ۔

لفظ المجذوذ اس سے مراد کاٹی ہوئی چیز ہے۔

لفظ تصرید کا مطلب تھوڑا ہونا ہے گویا کہ وہ ایک ایسی عطاء ہے جو منقطع نہیں ہوگی ختم نہیں ہوگی اور اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

5742 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجنَّة لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ وَلَا يمنون اِنَّمَا نعيمهم الَّذِيْ هم فِيْهِ مسك يتحدر من جُلُوْدِهِمْ كالجمان وَعَلٰى اَبْوَابهم كُثْبَان من مسك يزورُوْنَ اللّٰه جلّ وَعلا فِي الْجُمُعَة مرَّتَيْنِ فَيَجْلِسُوْنَ على كراسي من ذهب مكللة بِاللُّؤْلُؤِ والياقوت والزبرجد ينظرُوْنَ اِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَينظر اِلَيْهِمْ فَاِذَا قَامُوا انْقَلب أحدهم اِلَى الغرفة من غرفَة لَهَا سَبْعُوْنَ بَابا مكللة بالياقوت والزبرجد- رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اہل جنت نہ پاخانہ کریں گے نہ بلغم نکالیں گے نہ منی خارج کریں گے وہ جن نعمتوں میں ہوں گے (یعنی جو کچھ کھائیں پئیں گے) وہ موتیوں کی مانند مشک کی خوشبو والا (پسینے کی شکل میں) ہو کر ان کی جلد سے نکل جائے گا ان کے دروازوں پر مشک سے بنے ہوئے ٹیلے ہوں گے اور وہ ہفتے میں دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے وہ سونے کی بنی ہوئی کرسیوں پر بیٹھیں گے جو موتیوں یاقوت اور زبرجد سے آراستہ کی گئی ہوں گی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف دیکھے گا جب وہ وہاں سے اٹھیں گے اور کوئی شخص اپنے گھر واپس آئے گا تو ایک بالاخانے سے دوسرے بالاخانہ تک کے درمیان میں ستر دروازے ہوں گے جو سب یاقوت اور زبرجد سے آراستہ ہوں گے"۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فصل فِيْ نظر اَهْلِ الْجنة اِلٰى رَبّهِمْ تبارك وتعالٰى

فصل: اہل جنت کا اپنے پروردگار کی طرف دیکھنا

5743 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَاسا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نرى رَبنَا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تضارُوْنَ فِيْ رُؤْيَة الْقَمَر لَيْلَةَ الْبَدْر قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ تضارُوْنَ فِي الشَّمْس لَيْسَ دُوْنَهَا سَحَاب قَالُوْا لَا قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَا......فَذكر الحَدِيْث بِطُوْله-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بادل موجود نہ ہوں تو کیا تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی رکاوٹ پیش آتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے (یعنی اپنے پروردگار کو اسی طرح کسی رکاوٹ کے بغیر) دیکھو گے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5744 - وَعَنْ صُهَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دخل اَهْلِ الْجنَّة الْجَنَّة يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ تُرِيدُونَ شَيْئًا اَزِيْدكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ الم تبيض وُجُوهنَا الم تُدْخلنَا الْجَنَّة وتنجنا مِنَ النَّار قَالَ فَيكْشف الْحجاب فَمَا اُعْطُوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ من النّظر اِلٰى رَبّهِمْ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَة لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَة (يونس)-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم کوئی چیز چاہتے ہو جو میں تمہیں مزید عطا کروں؟ تو وہ کہیں گے: کیا تو نے ہمارے چہروں کو روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں کیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات عطا نہیں کر دی؟ تو اللہ تعالیٰ حجاب ہٹائے گا' تو انہیں جو کچھ بھی دیا گیا ہوگا' اس میں کوئی بھی چیز اُن کے نزدیک اپنے پروردگار کے دیدار سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی' پھر انہوں (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا شاید حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ) نے یہ آیت تلاوت کی:

''جنہوں نے اچھائی کی ان کے لئے اچھائی ہوگی' اور مزید ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

5745 - وَعَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة خيمة من لؤلؤة مجوفة عرضهَا سِتُّوْنَ مِيلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنهَا اَهْل مَا يرَوْنَ الْآخرين يطوف عَلَيْهِمُ الْمُؤمن وجنتان من فضَّة آنيتهما وَمَا فِيهِمَا وجنتان من ذهب آنيتهما وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْم وَبَيْن اَن ينْظرُوا اِلٰى رَبّهِمْ اِلَّا رِدَاءِ الْكِبْرِيَاء عَلٰى وَجهه فِيْ جنَّات عدن-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جنت میں کھوکھلے موتی سے بنا ہوا خیمہ ہوگا' جو سولہ میل چوڑا ہوگا' اس کے ہر گوشے میں' اس کے اہل خانہ ہوں گے' جنہیں (دوسرے گوشے میں موجود اہل خانہ) نہیں دیکھ سکیں گے' مومن ان سب کے پاس جائے گا' اور دو باغ ہوں گے' جو چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے' ان کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز چاندی کی ہوگی' اور دو باغ سونے کے ہوں گے' جن کے برتن اور ان میں موجود ہر چیز سونے کی ہوگی' ان لوگوں اور ان کے پروردگار کے دیدار کے درمیان' صرف کبریائی کی چادر ہوگی' جو پروردگار کی ذات پر جنت عدن میں ہوگی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے۔

5746 - وَرُوِیَ عَنْ جَابِرِ بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَهْلِ الْجَنَّة فِیْ مجْلِس لَهُمْ اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور علی بَاب الْجَنَّة فرفعُوْا رؤوسهم فَاِذَا الرب تبَارَك وَتَعَالٰی قد اشرف عَلَیْهِمْ فَقَالَ یَا اَهْلِ الْجَنَّة سلونی فَقَالُوْا نَسْاَلك الرِّضَا عَنَّا قَالَ رضائی أحلكم دَاری وانالكم كَرَامَتِیْ وَهٰذَا اوانها فسلونی قَالُوْا نَسْاَلك الزِّیَادَة قَالَ فیؤتون بنجائب من یاقوت اَحْمَر أزمتها من زمرد اَخْضَر وَیَاقُوْت اَحْمَر فیحملون عَلَیْهَا تضع حوافرها عِنْد مُنْتَهٰی طرفیها فیامر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ باشجار عَلَیْهَا الثِّمَار فتجیء جوَار من الْحور الْعین وَهن یقلن نَحْنُ الناعمات فَلَا نبأس وَنَحْنُ الخالدات فَلَا نموت ازوَاج قوم مُؤْمِنِیْن کرام وَیَاْمر اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بكثبان من مسك اَبیض أذفر فینثر عَلَیْهِمْ رِیْحًا یُقَال لَهَا المثیرة حَتّٰی تَنْتَهِی بهم اِلٰی جنَّة عدن وَهِی قَصَبَة الْجَنَّة فَتَقُوْلُ الْمَلَائِكَة یَا رَبنَا قد جَاءَ الْقَوْم فَیَقُوْلُ مرْحَبًا بالصادقین مرْحَبًا بالطائعین

قَالَ فیكشف لَهُمُ الْحجاب فَیَنْظُرُوْنَ اِلَی اللّٰہ تبَارَك وَتَعَالٰی فیتمتعون بنور الرَّحْمٰن حَتّٰی لَا ینظر بَعْضُهُمْ بَعْضًا ثُمَّ یَقُوْلُ ارجعوهم اِلَی الْقُصُوْر بالتحف فیرجعون وَقد اَبْصر بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ قَوْله نزلا من غَفُوْر رَحِیْم (فصلت)

رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْم وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ وَقد مضی فِیْ هٰذَا الْكتاب یَعْنِیْ فِیْ كتاب الْبَعْث وَفِیْ كتاب الرُّؤْیَة مَا یُؤكد مَا رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْخَبَر ......انْتهی

وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه وَابْن اَبِی الدُّنْیَا مُخْتَصر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَهْلِ الْجَنَّة فِیْ نعیمهم اِذْ سَطَعَ لَهُمْ نور فرفعُوْا رؤوسهم فَاِذَا الرب جلّ جَلَاله قد أشرف عَلَیْهِمْ من فَوْقهم فَقَالَ السَّلَام عَلَیْكُمْ یَا اَهْلِ الْجَنَّة وَهُوَ قَوْله عَزَّ وَجَلَّ سَلام قولا من رب رَحِیْم (یٰس) فَلَا یلتفتون اِلٰی شَیْءٍ مِمَّا هم فِیْهِ من النَّعِیْم مَا داموا ینظرُوْنَ اِلَیْهِ حَتّٰی یحتجب عَنْهُم وَتبقی فیهم بركته ونوره-هٰذَا لفظ ابْن مَاجَه وَالْآخر بنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت بیٹھے ہوئے ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور ظاہر ہوگا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار

نے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم مجھ سے مانگو تو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے تیری رضا مانگتے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: میری رضا کی وجہ سے ہی میں نے اپنے گھر کو (یعنی جنت کو) تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں یہ کرامت عطا کی ہے' تم مجھ سے کچھ مانگو وہ عرض کریں گے: ہم تجھ سے ''مزید'' مانگتے ہیں' تو ان کے پاس سرخ یاقوت سے بنی ہوئی اونٹنیاں لائی جائیں گی' جن کی لگامیں سبز زمرد اور سرخ یاقوت سے بنی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ ان پر سوار ہوں گے' ان کا ایک قدم وہاں تک جاتا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان درختوں کو حکم دے گا جن پر پھل ہوں گے' تو وہ حورعین کے ساتھ آئیں گے' وہ حوریں یہ کہیں گی: ہم نعمتوں والی ہیں' ہم کبھی غمگین نہیں ہوں گی' اور ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں' ہم کبھی نہیں مریں گی' ہم معزز مومنین کی بیویاں ہیں' اللہ تعالیٰ سفید اذفر مشک کے ٹیلوں کو حکم دے گا' وہ ان پر خوشبو نچھاور کریں گے' اسے مثیرہ کہا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ انہیں لے کر جنت عدن میں آئیں گی' جو جنت کا سرا ہے' تو فرشتے کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! یہ لوگ آ گئے ہیں' تو پروردگار فرمائے گا: سچے لوگوں کو خوش آمدید ہے! فرمانبردار لوگوں کو خوش آمدید ہے' پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے سے حجاب ہٹائے گا' تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا دیدار کریں گے' اور رحمٰن کے نور سے فیض یاب ہوں گے' وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں دیکھیں گے' یہاں تک کہ پروردگار فرمائے گا: تم لوگ تحفے لے کر اپنے محلات کی طرف واپس چلے جاؤ' تو وہ لوگ واپس جائیں گے' اس وقت وہ ایک دوسرے کو دیکھیں گے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''مغفرت کرنے والے' رحم کرنے والے پروردگار کی مہمان نوازی''

یہ روایت امام ابونعیم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے کتاب میں یعنی کتاب ''البعث'' میں اور کتاب ''الرؤیا'' میں ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو اس روایت کی تائید کرتی ہیں...... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے یہ روایت مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت' اپنی نعمتوں میں ہوں گے' اسی دوران ان کے سامنے ایک نور آئے گا' وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے' تو ان کے پروردگار نے اوپر کی طرف سے ان کی طرف جھانکا ہوگا' وہ فرمائے گا: اے اہل جنت! تم پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''رحم کرنے والے پروردگار کی طرف سے سلام کہا جائے گا''۔

تو وہ لوگ' جن نعمتوں میں ہوں گے' ان میں سے کسی چیز کی طرف بھی توجہ نہیں کریں گے' جب تک وہ اپنے پروردگار کو دیکھتے رہیں گے' یہاں تک کہ جب پروردگار ان سے حجاب کرلے گا' تو بھی اس کی برکت اور اس کا نور ان لوگوں کے درمیان باقی رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور دیگر حضرات نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

5747 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيْ يَدِهِ مِرْآةٌ بَيْضَاءُ فِيْهَا نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَةُ يعرضها عَلَيْك رَبك لتَكُوْنَ لَكَ عيدا ولقومك من بعدك تكون اَنْتَ الْاَوَّلَ وَتَكُوْنَ الْيَهُود وَالنَّصَارٰى من بعدك قَالَ مَا لنا فِيْهَا قَالَ

فيشربون مِنْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِيْ وَخلقِي وجيراني ووفدي قد طعموا وَشَرِبُوا فكهوهم فتجيء ثمرات شجر مدلي فَيَاكُلُوْنَ مِنْهَا مَا شاؤوا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِيْ وَخلقِي وجيراني ووفدي قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا اكسوهم فتجيء ثَمَرَات شجر اَخْضَر واصفر واحمر وكل لون لم تنبت اِلَّا الْحلَل فينشر عَلَيْهِمْ حللا وقمصا ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِيْ وجيراني ووفدي قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا وكسوا طيبوهم فيتناثر عَلَيْهِمُ الْمسك مثل رذاذ الْمَطر ثُمَّ يَقُوْلُ عِبَادِيْ وَخلقِي وجيراني ووفدي قد طعموا وَشَرِبُوا وفكهوا وطيبوا لأتجلين عَلَيْهِمْ حَتَّى ينظروا اِلَيَّ فَاِذَا تجلى لَهُمْ فنظروا اِلَيْهِ نضرت وُجُوْهِهِمْ ثُمَّ يُقَال ارْجعُوا اِلٰى مَنَازِلكُمْ فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزْوَاجهم خرجتم من عندنَا على صُوْرَة وَرَجَعْتُمْ على غَيْرِهَا فَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ اَن اللّٰه جلّ ثَنَاؤُهُ تجلى لنا فنظرنَا اِلَيْهِ فنضرت وُجُوهنَا - رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا مَوْقُوْفًا

❀❀ عبدالرحمٰن بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے سیفی یمامی سے یہ بات نقل کی ہے: عبدالعزیز بن مروان نے ان سے اہل جنت کے وفد کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: وہ لوگ وفد کی شکل میں ہر جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے' تو ان کے لئے پلنگ رکھے جائیں گے اور ان میں سے ہر ایک شخص اپنے پلنگ سے اس سے زیادہ واقف ہوگا' جتنا تم اپنے اِس پلنگ سے واقف ہو' جس پر تم اس وقت موجود ہو' جب وہ لوگ ان پر بیٹھ جائیں گے' اور لوگ اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں کو کھلاؤ! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: انہیں پلاؤ' تو ان کے لئے مختلف قسم کے برتن لائیں جائیں گے' جن پر مہر لگی ہوئی ہوگی' جن میں پیئیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں نے کھا پی لیا ہے' اب انہیں پھل کھلاؤ' تو پھل آئیں گے' جو ایک ایسے درخت کے ہوں گے' جس نے شاخیں لٹکائی ہوئی ہوں گی' وہ لوگ اس میں سے جو چاہیں گے کھائیں گے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے وفد نے کھا پی لیا ہے' اور پھل بھی کھا لیے ہیں' تم انہیں لباس پہناؤ! تو مختلف قسم کے درخت آئیں گے' جن پر مختلف قسم کے حلے لگے ہوئے ہوں گے' کوئی سبز رنگ کا ہوگا' کوئی زرد رنگ کا ہوگا' کوئی سرخ رنگ کا ہوگا' ان درختوں پر صرف حلے ہوں گے' وہ اپنے حلے ان لوگوں پر پھیلائیں گے' اور قیمصیں پھیلائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لئے ہیں' لباس بھی پہن لیا ہے' انہیں خوشبو لگاؤ! تو اُن پر مشک نچھاور کیا جائے گا' جس طرح بارش ہوتی ہے' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندوں' میری مخلوق' میرے پڑوسیوں اور میرے مہمانوں نے کھا بھی لیا ہے' اور پی بھی لیا ہے' پھل بھی کھا لیے ہیں' خوشبو بھی لگا لی ہے' اب میں ان کے سامنے تجلی کروں گا' تا کہ وہ میرا دیدار کریں' جب اللہ تعالیٰ ان کے سامنے تجلی کرے گا' اور وہ لوگ اس کی طرف دیکھیں گے' تو ان کے چہرے روشن ہو جائیں گے' پھر ان لوگوں سے کہا جائے گا: تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ! تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے' اس وقت تمہاری شکل وصورت مختلف تھی' اور جب تم واپس آئے ہو تو وہ تبدیل ہو چکی ہے (یعنی زیادہ روشن اور زیادہ نورانی ہو چکی ہے) تو وہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی' ہم نے اس کا دیدار کیا تھا' جس کی وجہ سے ہمارے چہرے روشن ہو گئے ہیں۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فِيهَا خير لك فِيهَا سَاعَة من دَعَا ربه فِيهَا بِخَير هُوَ لَهُ قسم إِلَّا أعطَاهُ إِيَّاه أَوْ لَيْسَ لَهُ بقسم إِلَّا ادخر لَهُ مَا هُوَ أعظم مِنْهُ أَوْ تعوذ فِيهَا من شَرّ هُوَ عَلَيْهِ مَكْتُوب إِلَّا أَعَاذَهُ أَوْ لَيْسَ عَلَيْهِ مَكْتُوب إِلَّا أَعَاذَهُ من أعظم مِنْهُ قلت مَا هَذِه النُّكْتَة السَّوْدَاء فِيهَا قَالَ هَذِه السَّاعَة تقوم يَوْم الْجُمُعَة وَهُوَ سيد الْأَيَّام عندنَا وَنحن ندعوه فِي الْآخِرَة يَوْم الْمَزِيد قَالَ قلت لم تَدْعُونَهُ يَوْم الْمَزِيد قَالَ إِن رَبك عز وَجل اتخذ فِي الْجنَّة وَاديا أفيح من مسك أَبيض فَإِذا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة نزل تبَارك وَتَعَالَى من عليين على كرسيه ثمَّ حف الْكُرْسِيّ بمنابر من نور وَجَاء النَّبِيُّونَ حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثمَّ حف المنابر بكراسي من ذهب ثمَّ جَاءَ الصديقون وَالشُّهَدَاء حَتَّى يجلسوا عَلَيْهَا ثمَّ يَجِيء أهل الْجنَّة حَتَّى يجلسوا على الْكَثِيب فيتجلى لَهُم رَبهم تبَارك وَتَعَالَى حَتَّى ينْظرُوا إِلَى وَجهه وَهُوَ يَقُول أَنا الَّذِي صدقتكم وعدي وأتممت عَلَيْكُم نعمتي هَذَا مَحل كَرَامَتِي فسلوني فيسألونه الرِّضَا فَيَقُول الله عز وَجل رضائي أحلكم دَاري وأنالكم كَرَامَتِي فسلوني فيسألونه حَتَّى تَنْتَهِي رغبتهم فيفتح لَهُم عِنْد ذَلِك مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سمعتْ وَلَا خطر على قلب بشر إِلَى مِقْدَار منصرف النَّاس يَوْم الْجُمُعَة ثمَّ يصعد الرب تبَارك وَتَعَالَى على كرسيه فيصعد مَعَه الشُّهَدَاء وَالصديقُونَ أَحسبهُ قَالَ وَيرجع أهل الغرف إِلَى غرفهم دُرَّة بَيْضَاء لَا فَصم فِيهَا وَلَا وَصم أَوْ ياقوتة حَمْرَاء أَوْ زبرجدة خضراء مِنْهَا غرفها وأبوابها مطردَة فِيهَا أنهارها متدلية فِيهَا ثمارها فِيهَا أَزوَاجهَا وخدمها فَلَيْسُوا إِلَى شَيْء أحْوج مِنْهُم إِلَى يَوْم الْجُمُعَة ليزدادوا فِيهِ كَرَامَة وليزدادوا فِيهِ نظرا إِلَى وَجهه تبَارك وَتَعَالَى وَلذَلِك دعِي يَوْم الْمَزِيد

رَوَاهُ ابْن أبي الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط بِإِسْنَادَيْنِ أَحدهمَا جيد قوي وَأَبُو يعلى مُخْتَصرا وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيح وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ

الفصم بِالْفَاءِ هُوَ كسر الشَّيْء من غير أَن تفصله والوصم بِالْوَاو الصدع وَالْعَيْب

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے' اُن کے ہاتھ میں ایک آئینہ تھا' جس میں ایک سیاہ نکتہ تھا' میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' جسے آپ کے پروردگار نے آپ کو دیا ہے' تا کہ یہ آپ کے لئے' اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے عید ہو' آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے فرد ہوں گے' یہودی اور عیسائی آپ کے بعد ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس میں ہمیں کیا ملے گا؟ انہوں نے بتایا: اس میں ایسی گھڑی ہے' جو آپ کے حق میں بہتر ہے' جو شخص اس گھڑی میں اپنے پروردگار سے بھلائی کی جو بھی چیز مانگے گا' اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کرے گا' اگر وہ اس کے نصیب میں ہوئی' اور اگر وہ اس کے نصیب میں نہ ہوئی' تو وہ اس کی جگہ اجر و ثواب سنبھال کے رکھے گا' جو اس سے زیادہ بڑا ہو گا' اس گھڑی میں جو شخص جس بھی برائی سے پناہ مانگے گا' اگر وہ اس کے بارے میں طے کر دی گئی ہو گی' تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے پناہ دے گا' اور اگر اس کے بارے میں طے نہ ہوئی ہو گی' تو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ بری چیز سے اسے بچا لے گا' میں نے دریافت کیا: یہ سیاہ نکتہ' جو اس میں موجود ہے' یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا یہ وہ گھڑی ہے' جو جمعہ کے دن میں ہو گی یہ دن ہمارے نزدیک تمام دنوں کا سردار ہے' اور ہم آخرت میں اسے ''یوم مزید'' کہتے ہیں' میں نے دریافت کیا: تم لوگ اسے ''یوم مزید'' کیوں کہتے ہو؟ انہوں نے بتایا: پروردگار نے' جنت میں ایک وادی بنائی ہے

جو سفید مشک کی ہے' اور چٹیل ہے' جب جمعہ کا دن ہوگا' تو پروردگار "علیین" میں اپنی کرسی پر نزول فرمائے گا' پھر اس کرسی کے ارد گرد نور کے منبر ہوں گے' انبیاء آئیں گے' اور ان پر تشریف رکھیں گے' پھر وہ منبر بچھائے گا' جو سونے کی کرسی کی شکل میں ہوں گی' پھر صدیقین اور شہداء آئیں گے' اور اس پر بیٹھیں گے' پھر اہل جنت آئیں گے' اور ٹیلوں پر بیٹھ جائیں گے' ان کا پروردگار ان کے سامنے تجلی کرے گا' یہاں تک کہ وہ پروردگار کا دیدار کریں گے' پروردگار فرمائے گا: میں وہ ذات ہوں' جس نے تمہارے ساتھ وعدے کو سچ ثابت کیا' اور تمہارے ساتھ کیے وعدے کو سچ کر دیا' یہ میری کرامت کا مقام ہے' تم لوگ مجھ سے مانگو وہ لوگ اس سے رضامندی مانگیں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا: میری رضامندی کی وجہ سے ہی' میں نے اس ٹھکانے کو تمہارے لئے حلال قرار دیا ہے' اور تمہیں اپنی یہ عزت عطا کی ہے' تو لوگ مجھ سے مانگو وہ مانگیں گے' یہاں تک کہ ان کی رغبتیں ختم ہو جائیں گی' اس وقت ان کے سامنے وہ چیز کھولی جائے گی' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں' اور کسی انسان کے دل میں اس کے بارے میں خیال بھی نہیں آیا' ایسا اُس وقت ہوگا' جب دنیا میں لوگ جمعہ پڑھ کے واپس جاتے تھے' پھر پروردگار اپنی کرسی پر تشریف لے جائے گا' اور اس کے ساتھ شہداء اور صدیقین بھی اوپر چلے جائیں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) بالا خانوں والے لوگ اپنے بالا خانوں کی طرف چلے جائیں گے' جو سفید موتی کے بنے ہوئے ہوں گے' جن میں کوئی فصل اور کوئی عیب نہیں ہوگا' وہ سرخ یاقوت یا سبز زبرجد کے بنے ہوئے ہوں گے ان میں سے کچھ بالا خانے ایسے ہوں گے کہ ان کے دروازوں کے پاس سے نہریں گزرتی ہوں گی' اور ان پر پھل جھکے ہوئے ہوں گے ان بالا خانوں میں ان لوگوں کی بیویاں اور خادم ہوں گے' تو ان لوگوں کو سب سے زیادہ ضرورت صرف جمعہ کے دن کی محسوس ہوگی تاکہ اس دن ان کی کرامت میں اضافہ ہو اور اس دن وہ اپنے پروردگار کا "مزید" دیدار کریں' تو اس لئے اس دن کو "یوم مزید" کہا جاتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ اور قوی ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ الفصم اس سے مراد کسی چیز کو فصل کیے بغیر توڑنا ہے' الوصم سے مراد تکلیف اور عیب ہے۔

5748 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَإِذَا كَفه مرْآة كأصفى المرايا وأحسنها وَاِذَا فِيْ وَسطهَا نُكْتَة سَوْدَاء قَالَ قُلْتُ يَا جِبْرِيْل مَا هٰذِهِ قَالَ هٰذِهِ الدُّنْيَا صفاؤها وحسنها قَالَ قُلْتُ وَمَا هٰذِهِ اللمعَة السَّوْدَاء فِيْ وَسطهَا قَالَ هٰذِهِ الْجُمُعَة قَالَ قُلْتُ وَمَا الْجُمُعَة قَالَ يَوْم من اَيَّام رَبك عَظِيْم وسأخبرك بشرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة أما شرفه وفضله واسْمه فِي الدُّنْيَا فَإِن اللّٰه تبَارَكَ وَتَعَالٰى جمع فِيْهِ أَمر الْخلق وَأما مَا يُرْجٰى فِيْهِ فَإِن فِيْهِ سَاعَة لَا يُوَافقهَا عبد مُسلم أَوْ أمة مسلمة يسألان اللّٰه فِيْهَا خيرا اِلَّا أعطاهما اِيَّاه وَأما شرفه وفضله واسْمه فِي الْاٰخِرَة فَإِن اللّٰه تَعَالٰى اِذا صير اَهْل الْجنَّة اِلَى الْجنَّة وَاَدخل اَهْل النَّار النَّار وَجرت عَلَيْهِم اَيَّامهَا وساعاتها لَيْسَ بهَا ليل وَلَا نَهَار اِلَّا قد علم اللّٰه مِقْدَار ذٰلِكَ وساعاته فَإِذَا كَانَ يَوْم الْجُمُعَة فِي الْحِيْن الَّذِيْ يبرز أَوْ يخرج فِيْهِ اَهْل الْجُمُعَة اِلٰى جمعتهم نَادَى مُنَاد يَا اَهْل الْجنَّة اخْرُجُوْا اِلٰى دَار الْمَزِيْد لَا يعلم سعتها وعرضها وطولها اِلَّا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيخْرجُوْنَ

فِيْ كُثْبَانٍ من الْمِسك قَالَ حُذَيْفَة وَانَّهُ لَهو اَشد بَيَاضًا من دقيقكم هٰذَا قَالَ فَيخرج غِلْمَان الْاَنْبِيَاء بمنابر من نور وَيخرج غِلْمَان الْمُؤْمِنِيْنَ بكراسى من ياقوت قَالَ فَاِذَا وضعت لَهُمْ وَاخذ الْقَوْم مجَالِسهمْ بعث الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلَيْهِمْ رِيْحًا تدعى المثيرة تثير عَلَيْهِمْ اثابير الْمسك الْاَبْيَض فتدخله من تحت ثِيَابهمْ وتخرجه فِيْ وُجُوْهِهِمْ واشعارهم فَتلك الرّيح أَعْلَمُ كَيفَ تَصْنَع بِذٰلِكَ الْمسك من امْرَاَة اَحَدُكُمْ لَو دفع اِلَيْهَا كل طيب على وَجه الْاَرْض لكَانَتْ تِلْكَ الرّيح أَعْلَمُ كَيفَ تَصْنَع بِذٰلِكَ الْمسك من تِلْكَ الْمَرْاَة لَو دفع اِلَيْهَا ذٰلِكَ الطّيب بِاِذن الله عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ثُمَّ يوحي الله سُبْحَانَهُ اِلٰى حَمَلَة الْعَرْش فَيُوضَع بَيْن ظهراني الْجَنَّة وَبَيْنه وَبينهمْ الْحجب فَيكون اَوَّل مَا يَسْمَعُوْنَ مِنْهُ اَن يَقُوْلُ اَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَطَاعُوْنِيْ بِالْغَيْبِ وَلَمْ يروني وَصَدَّقُوْا رُسُلِيْ وَاتبعُوْا اَمْرِيْ فسلوني فَهٰذَا يَوْم الْمَزِيْد قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب رَضِينَا عَنْك فَارْض عَنَّا قَالَ فَيرجع الله تَعَالٰى فِيْ قَوْلهم اَن يَا اَهْلِ الْجَنَّة اِنِّيْ لَو لم اَرْض عَنْكُمْ لما أسكنتكم جنتي فسلوني فَهٰذَا يَوْم الْمَزِيْد قَالَ فيجتمعون على كلمة وَاحِدَةٍ رب وَجهك أرنا نَنْظُر اِلَيْهِ قَالَ فَيكْشف الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تِلْكَ الْحجب ويتجلى لَهُمْ فيغشاهم من نوره شَيْءٍ لَوْلَا انه قضى عَلَيْهِمْ اَن لَا يحترقوا لَاحْتَرَقُوْا مِمَّا غشيهم من نوره قَالَ ثُمَّ يُقَال لَهُمْ ارْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلكُمْ قَالَ فيرجعون اِلٰى مَنَازِلهمْ وَقد خفوا على اَزْوَاجهمْ وخفين عَلَيْهِمْ مِمَّا غشيهم من نوره تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَاِذَا صَارُوا اِلٰى مَنَازِلهمْ ترَاد النُّور وَاَمكن حَتّٰى يَرْجِعُوْا اِلٰى صورهم الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قَالَ فَتَقُوْلُ لَهُمْ اَزْوَاجهمْ لقد خَرَجْتُمْ من عندنَا على صُوْرَة وَرَجَعْتُمْ على غَيرهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ بِاَن الله تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تجلى لنا فَنَظَرْنَا مِنْهُ اِلٰى مَا خفينا بِهِ عَلَيْكُم قَالَ فَلهم فِيْ كل سَبْعَة اَيَّام الضعْف على مَا كَانُوا

قَالَ وَذٰلِكَ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوْا يعْملُوْنَ (السَّجْدَة) رَوَاهُ الْبَزَّار

•

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں آئینہ تھا' جو سب سے زیادہ صاف اور سب سے زیادہ خوبصورت تھا' اس کے درمیان میں ایک سیاہ نکتہ تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ دنیا ہے' اس کی صفائی اور اس کی خوبصورتی ہے' میں نے دریافت کیا: اس کے درمیان میں موجود سیاہ نکتہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ جمعہ کا دن ہے' میں نے دریافت کیا: جمعہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کے پروردگار کے مقرر کردہ ایام میں سے بڑا دن ہے' میں آپ کو اس کے شرف اور اس کی فضیلت اور دنیا اور آخرت میں اس کے نام کے بارے میں بتاتا ہوں' جہاں تک اس کے شرف اور اس کی فضیلت کا تعلق ہے اور دنیا میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو اللہ تعالیٰ نے اس دن میں مخلوق کے معاملے کو طے کیا' جہاں تک اس چیز کا تعلق ہے' جس کی اس دن میں امید کی جاسکتی ہے' تو وہ ایک گھڑی ہے' جو بھی مسلمان بندہ' یا مسلمان کنیز' اس گھڑی میں' اللہ تعالیٰ سے جو بھی بھلائی مانگیں گے اللہ تعالیٰ انہیں وہ عطا کردے گا' جہاں تک اس کے شرف' اس کی فضیلت اور آخرت میں اس کے نام کا تعلق ہے' تو جب اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں لے جائے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کردیا جائے گا' اور ان پر ان کی گھڑیاں اور دن گزر جائیں

گے‘ تو وہاں رات اور دن تو ہوگا نہیں‘ لیکن اللہ تعالیٰ کو اس کی مقدار کا پتہ ہے‘ اور اس کی گھڑیوں کا پتہ ہے‘ تو جب جمعہ کا دن آئے گا‘ اور وہ وقت آئے گا جس وقت میں لوگ نکل کر جمع کی ادائیگی کے لیے جایا کرتے تھے‘ اس وقت ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! نکل کر ”دار مزید“ کی طرف جاؤ‘ جس کی وسعت اس کی لمبائی اور چوڑائی کا علم صرف اللہ کو ہے‘ تو وہ لوگ نکل کر مشک کے ٹیلوں پر آئیں گے‘ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ تمہارے اس آٹے سے زیادہ سفید ہوں گے‘ پھر انبیاء کرام کے ملازمین نور کے منبر لے کے آئیں گے‘ اہل ایمان کے ملازمین یاقوت کی بنی ہوئی کرسیاں لے کے آئیں گے‘ جب وہ ان کے لئے رکھ دی جائیں گی‘ تو وہ ان پر بیٹھیں گے‘ تو اللہ تعالیٰ ان پر ہوا بھیجے گا جس کا نام ”مثیرہ“ ہوگا‘ وہ ان پر سفید مشک کا چھڑکاؤ کرے گی‘ جو ان کے کپڑوں کے نیچے بھی داخل ہوجائے گا‘ اور ان کے چہروں سے بھی نکلے گا‘ اور بالوں سے بھی نکلے گا‘ وہ ہوا اس مشک کو کیسے استعمال کرے گی؟ اس بارے میں وہ ہوا اِس سے زیادہ جانتی ہوگی جتنا کسی عورت کو روئے زمین پر موجود ہر قسم کی خوشبو دے دی جائے تو (تو اسے پتہ ہوگا کہ اسے کیسے استعمال کرنا ہے؟) اور سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوگا‘ پھر اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کی طرف وحی کرے گا‘ تو جنت کے درمیان میں پروردگار اور اُن لوگوں کے درمیان حجاب رکھا جائے گا‘ وہ لوگ جو سب سے پہلی بات سنیں گے‘ وہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جنہوں نے غیب کے طور پر میری اطاعت کی‘ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں تھا‘ اور انہوں نے میرے رسولوں کی تصدیق کی‘ اور میرے حکم کی پیروی کی‘ تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ”یوم مزید“ ہے‘ تو وہ سب لوگ ایک ہی بات کریں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم تجھ سے راضی ہیں‘ تو بھی ہم سے راضی ہوجا! تو اللہ تعالیٰ ان کی بات کا جواب یہ دے گا: اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا‘ تو میں‘ تم لوگوں کو اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا‘ تم لوگ مجھ سے مانگو! آج ”یوم مزید“ ہے‘ تو وہ سب لوگ اکٹھے ہوکر ایک ہی بات کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اپنا جلوہ دکھا! ہم اسے دیکھنا چاہتے ہیں‘ تو اللہ تعالیٰ ان حجابات کو ہٹائے گا‘ اور ان کے سامنے تجلی کرے گا‘ تو نور انہیں ڈھانپ لے گا‘ اگر ان کے بارے میں یہ طے نہ ہوچکا ہوتا کہ وہ لوگ جلیں گے نہیں‘ تو جس نور نے انہیں ڈھانپ لیا ہوگا‘ اس کے ذریعے وہ جل جاتے‘ پھر ان سے کہا جائے گا: تم لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس چلے جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ اپنی رہائش گاہوں کی طرف واپس جائیں گے تو وہ اپنی ازواج سے پوشیدہ رہیں گے‘ اور ان کی بیویاں ان سے پوشیدہ رہیں گی‘ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے نور نے انہیں ڈھانپا ہوگا‘ جب وہ اپنے گھر پہنچ جائیں گے‘ تو وہ نور الگ ہوجائے گا‘ یہاں تک کہ وہ لوگ اپنی شکلوں میں واپس آئیں گے‘ جو پہلے ان کی شکلیں تھیں‘ تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: جب تم لوگ ہمارے پاس سے گئے تھے‘ اس وقت تمہاری شکل وصورت اور تھی‘ اور جب تم واپس آئے ہو‘ اس وقت اور ہے‘ تو وہ جواب دیں گے: اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے تجلی کی تھی‘ تو ہم نے اس کا دیدار کیا تھا کہ جس نتیجے میں ہم تم سے پوشیدہ رہے‘ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان لوگوں کو ہر ہفتے میں ایک مرتبہ‘ پہلے سے دگنا (اجر وثواب ملے گا)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

”کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا پوشیدہ رکھا گیا ہے‘ جو اس چیز کا بدلہ ہے‘ جو وہ لوگ علم کیا کرتے تھے“۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

5749 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ادنى اَهْلِ الْجَنَّة منزلَة لمن ينظر اِلٰى جنانه وازواجه ونعيمه وخدمه وسرره مسيرَة الف سنة وَاَكرمهمْ على اللّٰه من ينظر اِلٰى وَجهه غدْوَة وَعَشِيَّة ثمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ الْقِيَامَة-رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَتقدم وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا مُخْتَصرًا اِلَّا انه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن أفضل اَهْلِ الْجنَّة منزلَة من ينظر اِلٰى وَجه اللّٰه تَعَالٰى كل يَوْم مرَّتَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اہل جنت میں سب سے کم مرتبے کا شخص وہ ہوگا' جو اپنے باغات' اپنی بیویوں' اپنی نعمتوں' اپنے خادموں' اپنے پلنگوں کی طرف ایک ہزار سال کی مسافت جتنے فاصلے تک دیکھ سکے گا' اوران میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہوگا' جو صبح وشام اپنے پروردگار کا دیدار کرے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اس دن کچھ چہرے چمک دار ہوں گے وہ اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ گزر چکی ہے' اس سے امام ابن ابودنیا نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں' قدر ومنزلت کے اعتبار سے' سب سے زیادہ فضیلت والا شخص وہ ہوگا' جو اپنے پروردگار کی طرف روزانہ دومرتبہ دیکھے گا''۔

5750 - وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لاَهْلِ الْجنَّة يَا اَهْلِ الْجنَّة فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا وَسَعْدَيك وَالْخَيْر فِيْ يَدَيك فَيَقُوْلُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ وَمَا لنا لَا نرضى يَا رَبنَا وَقد اَعطيتنَا مَا لم تعط اَحَدًا من خلقك فَيَقُوْلُ اَلا اُعْطِيكُمْ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُوْنَ وَاَى شَيْءٍ أفضل من ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ أحل عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا اَسخط عَلَيْكُمْ بعده اَبَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا: اے اہل جنت! تو وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' سعادت مندی تجھ سے حاصل ہو سکتی ہے' بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' پروردگار دریافت کرے گا: کیا تم لوگ راضی ہو گئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے: ہم کیوں نہ راضی ہوں؟ اے ہمارے پروردگار! جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے' جو تو نے اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا' تو پروردگار فرمائے گا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ فضیلت چیز عطا کروں؟ تو وہ عرض کریں گے: اس سے زیادہ

5750-صحیح البخاری - كتاب الرقاق' باب صفة الجنة والنار - حديث:6193'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب إحلال الرضوان على أهل الجنة فلا يسخط عليهم أبدا - حديث:5164'صحيح ابن حبان - كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر الإخبار عن وصف رضا الله جل وعلا الذى يتفضل به - حديث: 7547'السنن الكبرى للنسائي - كتاب النعوت' الرضا والسخط - حديث:7495'مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - حديث:11636

فضیلت والی چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ تو پروردگار فرمائے گا: میں نے اپنی رضامندی تمہارے لئے حلال کردی اب میں اس کے بعد کبھی تم پر ناراض نہیں ہوؤں گا''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

فصل فِيْ اَن اَعلٰى مَا يخْطر على البال اَوْ يجوزه الْعقل من حسن الصِّفَات الْمُتقَدّمَة فالجنة وَاَهْلهَا فَوق ذٰلك

فصل: اس بات کا بیان کہ اس سے پہلے جتنی بھی صفات بیان ہوئی ہیں تو ذہن میں جو بھی خیال آ سکتا ہے اور عقل جس چیز کو بھی سوچ سکتی ہے جنت اور اہل جنت اس سے بھی ماوراء ہوں گے

5751 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَعددْت لعبادى الصَّالِحين مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا تعلم نفس مَا اُخْفِىَ لَهُمْ من قُرَّة أعين (السَّجْدَة)

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں کسی کان نے سنی نہیں اور کسی کے دل میں اس کا خیال بھی نہیں آیا ہوگا''۔

تم لوگ اگر چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو:

''کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5752 - وَعَنْ سهل بن سعد السَّاعِدِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شهِدت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

5751-صحيح البخارى - كتاب بدء الخلق باب ما جاء فى صفة الجنة وأنها مخلوقة - حديث:3088صحيح البخارى - كتاب تفسير القرآن سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة حديث:4505صحيح البخارى - كتاب تفسير القرآن سورة البقرة - باب قوله : فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة حديث:4506صحيح البخارى - كتاب التوحيد باب قول الله تعالى : يريدون أن يبدلوا كلام الله - حديث:7082صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها حديث:5157صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها حديث:5158صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها حديث:5159صحيح ابن حبان - كتاب البر والإحسان باب ما جاء فى الطاعات وثوابها - فصل ذكر الإخبار عن إعداد الله جل وعلا لعباده المطيعين ما حديث:370سنن الدارمى - ومن كتاب الرقاق باب : ما أعد الله لعباده الصالحين - حديث:2779سنن ابن ماجه - كتاب الزهد باب صفة الجنة حديث:4327جامع معمر بن راشد - باب الجنة وصفتها حديث:1490مصنف ابن أبى شيبة - كتاب الجنة ما ذكر فى الجنة وما فيها مما أعد لأهلها - حديث:33309السنن الكبرى للنسائى - سورة آل عمران قوله تعالى : فمن زحزح عن النار وأدخل الجنة فقد فاز - حديث:10645مسند أحمد بن حنبل مسند أبى هريرة رضى الله عنه - حديث:9457مسند الحميدى - باب جامع عن أبى هريرة حديث:1080مسند أبى يعلى الموصلى - الأعرج حديث:6144

مجلسا وصف فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهى ثُمَّ قَالَ فِي آخر حَدِيثه فِيهَا مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَرَأَ هَاتين الْآيَتَيْنِ تَتَجَافَى جنوبهم عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تعلم نفس مَا أُخْفِيَ لَهُمْ من قُرَّة أعين جَزَاء بِمَا كَانُوا يعْملُونَ (السّجدة)-رَوَاهُ مُسْلِم

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا (اس کے بعد راوی نے اس روایت میں جنت کی صفت کا بیان نقل کیا ہے جس میں آگے چل کر وہ یہ بیان کرتے ہیں: کہ اس حدیث کے آخر میں یہ ہے:)

''وہ چیز جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں آیا' پھر آپ ﷺ نے یہ دو آیات تلاوت کیں:

''اُن کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں' وہ خوف اور اُمید کے عالم میں اپنے پروردگار سے دعائیں کرتے ہیں' اور جو رزق ہم نے انہیں دیا ہے' اس میں سے خرچ کرتے ہیں' کوئی جان یہ نہیں جانتی کہ اس کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے' کیا کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے' جو اس کی جزاء ہے' جو وہ عمل کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5753 - وَعَنْ دَاوُد بن عَامر بن سعد بن أَبِي وَقَّاص عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو أَن مَا يقل ظفر مِمَّا فِي الْجَنَّة بدا لتزخرف لَهُ مَا بَيْن خوافق السَّمَوَات وَالْأَرْض وَلَو أَن رجلا من أهل الْجنَّة اطلع فَبَدَا سواره لطمس ضوء الشَّمْس كَمَا تطمس الشَّمْس ضوء النُّجُوم

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

داؤد بن عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں جو کچھ ہے' اس میں سے ناخن جتنی چیز بھی اگر ظاہر ہو جائے' تو آسمانوں اور زمین کے درمیان موجود ساری چیزوں کو روشن کر دے' اور اگر اہل جنت میں سے کوئی شخص جھانک لے اور اپنا کنگن ظاہر کر دے' تو وہ سورج کی روشنی کو ماند کر دے گا' جس طرح سورج' ستاروں کی روشنی کو ماند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

5754 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خلق اللّٰه جنَّة عدن خلق فِيهَا مَا لَا عين رَأَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر ثُمَّ قَالَ لَهَا تكلمي فَقَالَت قد أَفْلح الْمُؤْمِنُونَ (المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا کیا' تو اس میں وہ چیزیں پیدا کیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں' کسی کان نے سنی نہیں' کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہو گئے''۔

5755 - وَفِي رِوَايَة خلق اللّٰه جنَّة عدن بِيَدِهِ ودلى فِيهَا ثمارها وشق فِيهَا أنهارها ثُمَّ نظر إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا

تكلمي فَقَالَت قد اَفلح الْمُؤْمِنُونَ فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا يجاورني فِيك بخيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط بِإِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا جيد وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا من حَدِيْث أنس بِنَحْوِهِ وَتقدم لَفظه

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دست مبارک کے ذریعے پیدا کیا' اس میں نہریں بہائیں' پھر اس کی طرف دیکھا اور اس سے فرمایا: تم کلام کرو! تو اس نے کہا: مومنین کامیاب ہوگئے' پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے' میں تمہارے اندر کسی کنجوس کو نہیں رہنے دوں گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک عمدہ ہے' اسے امام ابن ابودنیا نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس کی مانند نقل کیا ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں۔

5756 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْجَنَّة مَا لَا عين رَاَتْ وَلَا أذن سَمِعت وَلَا خطر على قلب بشر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں وہ چیزیں ہیں' جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہیں' اور کسی کان نے سنی نہیں ہیں' اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال بھی نہیں آیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اور امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5757 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قيد سَوْط اَحَدُكُمْ فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعَهَا وَلقاب قَوس اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعَهَا ولنصيف امْرَاَة من الْجَنَّة خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمثلهَا مَعَهَا قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا النصيف قَالَ الْخمار

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالْبُخَارِيّ وَلَفظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لقاب قَوس فِي الْجَنَّة خير مِمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس وَقَالَ لغدوة اَوْ رَوْحَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تطلع عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ تغرب

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِع سَوْط فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا واقرؤوا اِن شِئْتُم فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّار وَاُدْخِلَ الْجَنَّة فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاة الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْر (آل عمران)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ مُخْتَصرًا بِإِسْنَادٍ رُوَاته رُوَاةُ الصَّحِيْح وَلَفْظُهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لموْضِع سَوْط فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

وَابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعِ قدم من الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً اطَّلَعَتْ اِلَى الْاَرْضِ مِنْ نِّسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا ولملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا وَّلَنَصِيفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کے ہمراہ اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں کسی شخص کی کمان جتنی جگہ دنیا اور اس کی مانند اس جیسی چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اور کسی جنتی عورت کی اوڑھنی دنیا اور اس کی مانند چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوہریرہ! ''نصیف'' کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اوڑھنی۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت امام بخاری نے بھی نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کمان جتنی جگہ اس سے زیادہ بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جانا' یا آنا' ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے یا غروب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کرلو:

''جس شخص کو جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا' تحقیق وہ کامیاب ہوگیا' دنیا کی زندگی' تو صرف دھوکے کا سامان ہے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر طور پر ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' اس سے زیادہ بہتر ہے' جو کچھ زمین اور آسمان کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ کی راہ میں' صبح کے وقت جانا' یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور کسی شخص کی کمان رکھنے جتنی جگہ' یا پاؤں رکھنے جتنی جگہ' جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانک لے تو وہ اس کے درمیان موجود سب چیزوں کو روشن کردے' اور ان دونوں کے درمیان موجود سب چیزوں کو خوشبو سے بھر دے' اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی' دنیا میں موجود چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5758 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ اَوْ مَوْضِعِ قده فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ اَنَّ

امْرَاَةٌ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ولملأت مَا بَيْنَهُمَا رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا يَعْنِيْ خمارها خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ

القاب هُنَا قِيْلَ هُوَ الْقدر وَقِيْلَ من مقبض الْقوس اِلٰى سيته وَلِكُلِّ قَوْس قوبان

وَالْقد بِكَسْر الْقَاف وَتَشْدِيد الدَّال هُوَ السَّوْط وَمعنى الحَدِيْث ولقدر قَوْس اَحَدُكُمْ اَوْ قدر الْموضع الَّذِيْ يوضع فِيْهِ سَوْطه خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

وَقد رَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ قَالَ مَوْضِع سَوْط فِي الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں' صبح یا شام کے وقت جانا (یا اللہ کی راہ میں آنا اور جانا) دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور کسی شخص کی کمان جتنی جگہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاؤں رکھنے جتنی جگہ' جو جنت میں ہو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر اہل جنت کی خواتین میں سے کوئی عورت جھانک کر زمین کی طرف دیکھ لے' تو وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں کو روشن کردے' اور ان دونوں کے درمیان موجود جگہ کو خوشبو سے بھر دے' اور اس کی اوڑھنی' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہاں استعمال ہونے والا لفظ ''قاب'' سے مراد مقدار ہے' اور ایک قول کے مطابق کمان کے دستے سے لے کر اس کے کنارے تک کی جگہ ہے' ہر کمان کے دو کنارے ہوتے ہیں۔

''القد'' اس سے مراد کوڑا ہے۔

اور حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ تم میں سے کسی شخص کی کمان جتنی جگہ' یا اتنی جگہ جہاں پر کوڑا رکھا جاتا ہے' وہ دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جنت میں کوڑا رکھنے جتنی جگہ' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

5759 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ فِي الْجَنَّة شَيْءٌ مِمَّا فِي الدُّنْيَا اِلَّا الْاَسْمَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جنت میں دنیا کی جو چیز بھی ہے' اس کے ساتھ نسبت' صرف نام کے حوالے سے ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

فَصْلٌ فِیْ خُلُوْدِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْهَا وَاَهْلِ النَّارِ فِيْهَا وَمَا جَاءَ فِیْ ذبح الْمَوْت

فصل: اہل جنت کا جنت میں ہمیشہ رہنا اور اہل جہنم کا جہنم میں ہمیشہ رہنا اور موت کو ذبح کیے جانے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

5760 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثه اِلَى اليمن فَلَمَّا قدم عَلَيْهِمْ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اِنِّیْ رَسُول رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْكُمْ يُخبِرُكُمْ اَن المرد اِلَى اللّٰه اِلَى جنة اَوْ نَار خُلُوْد بِلَا مَوْت وَاِقَامَة بِلَا ظعن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیْ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وتقدم حَدِيْثُ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فِیْ بِنَاءِ الْجَنَّةِ وَفِيْهِ من يدخلها ينعم وَلا يباس ويخلد لا يَمُوْت لا تبلى ثيابه وَلا يفنى شبابه وَحَدِيْثُ ابْن عُمَرَ اَيْضًا بِمِثْلِهِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا' اور وہ یمن آئے' تو انہوں نے فرمایا: میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں' جو تمہاری طرف آیا ہے' وہ تمہیں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آخر کار (سب نے) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا ہے' آدمی یا جنت میں جائے گا' یا جہنم میں جائے گا' اور وہاں ہمیشہ رہے گا' وہاں موت نہیں ہوگی' اور وہاں ایسا ٹھہرنا ہوگا' جس میں بڑھاپا نہیں ہوگا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس میں انقطاع پایا جاتا ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو جنت کی تعمیر کے بارے میں ہے' اور اس میں یہ بات مذکور ہے:

''جو شخص اس میں داخل ہو جائے گا' وہ ہمیشہ نعمتوں میں رہے گا' کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہوگا' وہ ہمیشہ رہے گا' اسے کبھی موت نہیں آئے گی' اس کے کپڑے پرانے نہیں ہوں گے' اس کی جوانی ختم نہیں ہوگی''۔

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے منقول حدیث میں بھی اس کی مانند منقول ہے۔

5761 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا دخل اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يُنَادِی مُنَادٍ اِن لكم اَن تصحوا فَلَا تسقموا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تحيوا فَلَا تَمُوْتُوا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تشبوا فَلَا تهرموا اَبَدًا وَّاِن لكم اَن تنعموا فَلَا تباسوا اَبَدًا وَّذٰلِكَ قول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ونودوا اَن تلكم الْجَنَّةُ اُورثتموها بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (الاعراف)-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری ؓ اور حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب اہل جنت' جنت میں داخل ہو جائیں گے' تو منادی یہ اعلان کرے گا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ تم تندرست رہو گے' اور کبھی بیمار نہیں ہو گے' اور تم زندہ رہو گے' اور تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' اور تم جوان رہو گے' اور تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے' تم ہمیشہ نعمتوں میں رہو گے' اور تم کبھی پریشانی کا شکار نہیں ہو گے''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور انہیں ندا دی جائے گی کہ یہ وہ جنت ہے' جس کا ہم نے تمہیں وارث کیا ہے' اس چیز کے بدلے میں' جو تم عمل

کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

5762 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِیْ بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْش اَمْلَح فينادی بِهٖ مُنَاد يَا اَهْلَ الْجنَّة فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت وَكلهمْ قد رَآهُ ثُمَّ يُنَادی مُنَاد يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت وَكلهمْ قد رَآهُ فَيُذْبَح بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّار ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجنَّة خُلُوْد فَلَا مَوْت وَيَا اَهْلِ النَّارِ خُلُوْد فَلَا مَوْت ثُمَّ قَرَاَ وَاَنْذِرهُمْ يَوْم الْحَسْرَة اِذْ قضى الْاَمر وهم فِیْ غَفلَة وهم لَا يُؤْمنُوْنَ (مَرْيَم) وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِهٖ قَالَ اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة اُتِیَ بِالْمَوْتِ كالكبش الأملح فَيُوْقف بَيْنَ الْجنَّة وَالنَّار فَيُذْبَح وهم ينظرُوْنَ فَلَو اَن اَحَدًا مَاتَ فَرحا لمات اَهْلِ الْجنَّة وَلَوْ اَن اَحَدًا مَّاتَ حزنا لمات اَهْلِ النَّار

يشرئبون بشين مُعْجَمَة سَاكِنة ثُمَّ رَاء ثُمَّ همزَة مَكْسُوْرَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة مُشَدّدَة اَی يمدون اَعْنَاقهم لينظروا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' تو وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: یہ موت ہے' کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر وہ منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ گردن اونچی کر کے دیکھیں گے' وہ کہے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' کیونکہ ان سب نے اسے دیکھا ہوا ہوگا' پھر جنت اور جہنم کے درمیان میں اُس موت کو ذبح کیا جائے گا' پھر وہ منادی کہے گا: اے اہل جنت! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی' اور اے اہل جہنم! یہاں تم ہمیشہ رہو گے' تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ! جب معاملے کا فیصلہ ہوگا' اور وہ لوگ غفلت میں ہوں گے' اور وہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا کہ اس سے مراد دنیا ہے۔

5762- صحيح البخاري - كتاب تفسير القرآن' سورة البقرة - باب قوله : وأنذرهم يوم الحسرة' حديث: 4460' صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث: 5194' السنن الكبرى للنسائي - سورة الرعد' قوله تعالى : وأنذرهم يوم الحسرة - حديث:10875' مسند عبد بن حميد - من مسند أبي سعيد الخدري' حديث:916' الشريعة للآجري - كتاب الإيمان والتصديق بأن الجنة والنار مخلوقتان' باب ذكر الإيمان بأن أهل الجنة خالدون فيها أبدا - حديث:930

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:
''جب قیامت کا دن ہوگا' تو موت کو ایک مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا' اور ذبح کر دیا جائے گا' جبکہ وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے' اگر کسی شخص نے خوشی کے عالم میں مرنا ہوتا' تو اہل جنت مرجاتے' اور اگر کسی نے غم کی وجہ سے مرنا ہوتا' تو اہل جہنم مرجاتے''۔

لفظ یشرئبون اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی گردنیں اونچی کریں گے' تاکہ وہ دیکھیں۔

5763 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْم الْقِيَامَة فَيُوقف على الصِّرَاط فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجنَّة فيطلعون خَائِفِيْن وجلين اَنْ يُّخرجُوْا من مكانهم الَّذِیْ هم فِيْهِ ثُمَّ يُقَال يَا اَهْلَ النَّارِ فيطلعون مستبشرين فرحين اَنْ يُّخرجُوْا مِنْ مَّكَانِهِمُ الَّذِیْ هُمْ فِيْهِ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا قَالُوْا نَعَمْ هٰذَا الْمَوْت قَالَ فَيُؤْمَر بِهٖ فَيُذْبَح على الصِّرَاط ثُمَّ يُقَال لِلْفَرِيْقَيْنِ كِلَاهُمَا خُلُوْد فِيْمَا يَجِدُوْنَ لَا مَوْت فِيْهَا اَبَدًا -روه ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' اور اسے پل پر کھڑا کیا جائے گا' اور یہ کہا جائے گا: اے اہل جنت! تو وہ خوف دہ اور پریشان ہو کر جھانکیں گے کہ کہیں انہیں اس جگہ سے نکال نہ دیا جائے' جہاں وہ موجود ہیں' پھر یہ کہا جائے گا: اے اہل جہنم! تو وہ خوشی کے عالم میں خوشخبری حاصل کرنے کی نیت سے جھانکیں گے کہ شاید انہیں اس جگہ سے نکالا جانے لگا ہے' جہاں وہ ہیں' تو یہ کہا جائے گا: تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے' اُس کے بارے میں حکم دیا جائے گا' تو اسے پل پر ذبح کر دیا جائے گا' پھر دونوں گروہوں سے کہا جائے گا: تم دونوں نے اس میں ہمیشہ رہنا ہے' جو تم پا رہے ہو اس میں (تم لوگوں کو) کبھی موت نہیں آئے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

5764 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ يَوْم الْقِيَامَة كَاَنَّهُ كَبْش اَمْلَح فَيُوقف بَيْنَ الْجنَّة وَالنَّار ثُمَّ يُنَادی مُنَاد يَا اَهْلَ الْجنَّة فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا قَالَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبنَا هٰذَا الْمَوْت ثُمَّ يُنَادی مُنَاد يَا اَهْلَ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ رَبنَا قَالَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ رَبنَا هٰذَا الْمَوْت فَيُذْبَح كَمَا تذبح الشَّاة فَيَاْمَن هٰؤُلَاءِ وَيَنْقَطِع رَجَاء هٰؤُلَاءِ

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهٗ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وأسانيدهم صِحَاح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا' یوں جیسے وہ مینڈھا ہو' پھر اسے جنت اور جہنم کے درمیان ٹھہرا دیا جائے گا' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ جواب دیں گے: ہم حاضر ہیں' اے ہمارے پروردگار! تو کہا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' پھر منادی اعلان کرے گا: اے اہل جہنم! تو وہ جواب دیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم حاضر ہیں' ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں! اے

ہمارے پروردگار! یہ موت ہے' تو اُسے اِس طرح ذبح کیا جائے گا' جس طرح بکری کو ذبح کیا جاتا ہے' تو یہ لوگ (یعنی اہل جنت) ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائیں گے' اور ان لوگوں (یعنی اہل جہنم) کی امید ختم ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام طبرانی اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' ان حضرات کی سند صحیح ہے۔

5765 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَار اَهْلِ الْجَنَّة اِلَى الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ اِلَى النَّار جِيْءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يَجْعَل بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّار فَيذْبَح ثُمَّ يُنَادى مُنَاد يَا اَهْلِ الْجَنَّة لَا مَوْت يَا اَهْلِ النَّارِ لَا مَوْت فَيَزْدَاد اَهْلِ الْجَنَّة فَرحا اِلٰى فَرَحِهِمْ وَاَهْلِ النَّارِ حزنا اِلٰى حزنهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل جنت' جنت کی طرف چلے جائیں گے' اور اہل جہنم' جہنم کی طرف چلے جائیں گے' تو موت کو لایا جائے گا' یہاں تک کہ اسے جنت اور جہنم کے درمیان رکھ کر ذبح کر دیا جائے گا' پھر ایک منادی یہ اعلان کرے گا: اے اہل جنت! اب موت کبھی نہیں آئے گی' اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' تو اہل جنت کی خوشی میں مزید اضافہ ہو جائے گا' اور اہل جہنم کی پریشانی میں مزید اضافہ ہو جائے گا''۔

5766 - وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يدخل الله اَهْلِ الْجَنَّة الْجَنَّةَ وَاَهْلِ النَّارِ النَّار ثُمَّ يَقُوْمُ مُؤذن بَيْنَهُمْ فَيَقُوْلُ يَا اَهْلِ الْجَنَّة لَا مَوْت وَيَا اَهْلِ النَّارِ لَا مَوْت كل خَالِد فِيْمَا هُوَ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا' اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کر دے گا' پھر اُن کے درمیان ایک اعلان کرنے والا کھڑا ہوگا' اور کہے گا: اے اہل جنت! اب کبھی موت نہیں آئے گی' اور اے اہل جہنم! اب کبھی موت نہیں آئے گی' جو جہاں ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

5766-صحيح البخاری - كتاب الرقاق' باب : يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب - حديث:6188'صحيح مسلم - كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها' باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء - حديث:5195'مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما - حديث:5970'مسند عبد بن حميد - أحاديث ابن عمر' حديث:762

خاتمة الکتاب

ولنختم الْکتاب بِمَا ختم بِهِ الْبُخَارِیّ رَحِمَهُ اللّٰهُ کِتَابه وَهُوَ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ

(حافظ عبدالعظیم منذری بیان کرتے ہیں:) اب ہم اس کتاب کا اختتام اُس حدیث پر کر رہے ہیں' جس حدیث پر امام بخاری نے اپنی کتاب (صحیح بخاری) کا اختتام کیا تھا' وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دوکلمات ایسے ہیں' جو رحمٰن کے نزدیک پسندیدہ ہیں' زبان پر پڑھنے میں آسان ہیں' میزان میں بھاری ہوں گے (وہ دوکلمات یہ ہیں:).

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم

''میں اس کی حمد کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' میں اللہ تعالیٰ' جو عظمت والا ہے' (اس کے) ہر اس چیز سے پاک ہونے کا اعتراف کرتا ہوں' (جو اس کی ذات کے لائق وشایاں نہ ہو)''۔

قَالَ الْحَافِظ زکی الدّین عبد الْعَظِیْم مملی هٰذَا الْکتاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد تمّ مَا أرادنا اللّٰه بِهٖ من هٰذَا الْإِمْلَاء الْمُبَارك ونستغفر اللّٰه سُبْحَانَهٗ مِمَّا زل بِهِ اللِّسَان اَوْ دَاخله ذُهُوْل اَوْ غلب عَلَیْهِ نِسْیَان فَإِن کل مُصَنف مَعَ التؤدة والتأنی وإمعان النّظر وَطول الْفِکر قل اَن یَنْفَكّ عَنْ شَیْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَکیف بالمملی مَعَ ضیق وقته وترادف همومه واشتغال باله وغربة وَطنه وغیبة کتبه وَقد اتّفق إملاء عدّة من الْاَبْوَاب فِیْ اَمَاکِن کَانَ الْاَلْیَق بهَا اَن تذکر فِیْ غَیْرِهَا وَسبب ذٰلِكَ عدم استحضارها فِیْ تِلْكَ الْاَمَاکِن ونذکرها فِیْ

صحيح البخاری - كتاب الدعوات' باب فضل التسبيح -حديث:6052؛صحيح البخاری - كتاب الأيمان والنذور' باب إذا قال: والله لا أتكلم اليوم - حديث:6315؛صحيح البخاری - كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى: ونضع الموازين القسط ليوم القيامة - حديث:7146؛صحيح مسلم - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء -حديث:4967؛صحيح ابن حبان - كتاب الرقائق' باب الأذكار -ذكر التسبيح الذي يحبه الله جل وعلا' حديث:831؛سنن ابن ماجه - كتاب الأدب' باب فضل التسبيح -حديث:3804؛الجامع للترمذي- أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم -باب ما جاء في فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد' حديث:3472؛مصنف ابن أبي شيبة - كتاب الدعاء' في ثواب التسبيح -حديث:28817؛السنن الكبرى للنسائي - كتاب عمل اليوم والليلة' ما يثقل الميزان -حديث:10258؛مسند أحمد بن حنبل - مسند أبي هريرة رضي الله عنه -حديث:7008؛مسند أبي يعلى الموصلي - مسند أبي هريرة' حديث:5960؛شعب الإيمان للبيهقي - فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث:611؛

غَيْرِهَا فَامليناه حسب مَا اتّفق وَقدمنَا فهرست الْاَبْوَاب اَوّل الْكتاب لأجل ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ تقدم فِي هٰذَا الْإِمْلَاء اَحَادِيْث كَثِيْرَةٌ جدًا صِحَاح وَعَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحدهمَا وَلٰكِن لم ننبه على كَثِيْرٍ مِّنْ ذٰلِكَ بل قلت غَالِبا اِسْنَادِ جَيِّدٍ اَوْ رُوَاته ثِقَات اَوْ رُوَاة الصَّحِيْح اَوْ نَحْو ذٰلِكَ وَاِنَّمَا منع من النَّص على ذٰلِكَ تَجْوِيْز وجود عِلّة لم تحضرني مَعَ الْإِمْلَاء وَكَذٰلِكَ تقدم اَحَادِيْث كَثِيْرَة غَرِيْبَةٌ وشاذة متْنا اَوْ اِسْنَادًا لم أتعرض لذكر غرابتها وشذوذها وَاللّٰه أسَاَل اَن يَجعله خَالِصا لوجهه الْكَرِيم وَاَن ينفع بِهِ اِنَّهُ ذُو الطول الْوَاسِع الْعَظِيْم

حافظ زکی الدین عبدالعظیم جو اس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس مبارک املاء کے بارے میں ہمارے لئے جو ارادہ فرمایا تھا وہ مکمل ہو گیا ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اس کے حوالے سے جس کے حوالے سے زبان پھسل گئی ہو یا جس میں بھول چوک داخل ہو گئی ہو یا نسیان غالب آ گیا ہو کیونکہ ہر مصنف خواہ وہ کتنی ہی توجہ کتنی ہی ژرف بینی سے کام لے کتنا ہی غور و فکر کرے وہ کم ہی اس سے بچ پاتا ہے تو جو املاء کروانے والا ہو وہ کیسے بچ سکتا ہے جبکہ اس کے پاس وقت بھی تنگ تھا مشکلات بھی زیادہ تھیں مصروفیات بھی تھیں غریب الوطنی بھی تھی کتابیں بھی دور تھیں تو متعدد ابواب کی املاء ان مقامات پر کروادی گئی کہ جن کے لئے مناسب یہ تھا کہ انہیں کسی اور جگہ پر رکھا جاتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ذہن میں ان مقامات کا خیال نہیں تھا اس لئے ہم نے اسے دوسرے مقامات پر ذکر دیا اور وہاں املاء کروادیا جہاں اتفاق ہوا۔

ہم نے اس پہلے کتاب میں ابواب کی فہرست دے دی ہے اس کی وجہ بھی ہے اسی طرح اس املاء کے دوران بہت سی احادیث ایسی گزری ہیں جو صحیح ہیں جو شیخین کی شرط کے مطابق ہیں یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہیں لیکن ہم نے ان میں سے زیادہ تر کے بارے میں تنبیہ نہیں کی بلکہ زیادہ تر وہ ہیں جن کی سند عمدہ ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں یا اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں یا اس کی مانند ہیں اور اس کی وضاحت ہم اس وجہ سے نہیں کر سکے جو علت اس میں پائی جاتی تھی کیونکہ املاء کے وقت وہ بات ذہن میں نہیں تھی اسی طرح بہت سی احادیث ایسی بھی گزری ہیں جو سند یا متن کے اعتبار سے غریب اور شاذ تھیں تو ہم نے ان کے غریب ہونے یا شاذ ہونے کا ذکر بھی نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ سے میں یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اس کو اپنی ذات کے لئے خالص بنا دے اور اس کے ذریعے نفع عطا کرے بے شک وہ وسیع اور عظیم فضل والا ہے۔

باب: ذکر الرواۃ المختلف فیھم المشار الیھم فی ھذا الکتاب

باب: ان راویوں کا تذکرہ جن کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اور اس کتاب میں (مختلف مقامات پر) ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

اب ہم اپنے وعدے کے مطابق' اُن راویوں کے تذکرے کا آغاز کریں گے' جن کے بارے میں اختلاف پاجاتا ہے' ائمہ نے جرح وتعدیل کے حوالے سے' ان کے بارے میں جو کچھ ذکر کیا ہے' ہم اسے ایجاز اور اختصار کے ساتھ بیان کریں گے' اور یہ حروف تہجی کی ترتیب کے حساب سے ہوں گے۔

ابان بن اسحاق مدنی

یہ حدیث میں کمزور ہے' ابوالفتح ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے امام احمد اور عجلی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع انصاری مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری فرماتے ہیں: اسے بہت وہم ہوتا ہے اور یہ قوی نہیں ہے البتہ امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام بن حبان نے اس کا تذکرہ کتاب ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ابراہیم بن رستم

ابن عدی بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے تاہم اس کا محل صدق ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے

ابراہیم بن عبدالرحمٰن سکسکی

امام احمد فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ اتنا قوی نہیں ہے شعبہ نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے روایت کے نقل کی ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

ابراہیم بن مسلم ہجری

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اس کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات نقل کی ہیں جو ابواحوص کے حوالے سے نقل کردہ روایات کے علاوہ ہیں ابن عدی کہتے ہیں: لوگوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس نے ابواحوص کے حوالے سے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اس کی زیادہ تر روایات مستقیم ہیں۔

ابراہیم بن ہشام غسانی

امام طبرانی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک اور حدیث نقل کی ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔

ابراہیم بن یزید خوزی

اس میں 'خ' ہے اور 'ز' ہے اس کی نسبت مکہ میں موجود ایک گھاٹی کی طرف ہے جس کا نام 'خوز' ہے یہ ایک واہی راوی ہے جسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین اس کے حوالے سے خاموش ہیں ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔

ازہر بن سنان

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی احادیث زیادہ منکر نہیں ہوتی ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

اسحاق بن اسید خراسانی

اس نے مصر میں رہائش اختیار کی تھی ابوحاتم فرماتے ہیں: اس میں مشغول نہیں ہوا جائے گا' دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے۔

اسحاق بن محمد بن اسماعیل بن ابوفروہ

یہ صدوق ہے' اس سے امام بخاری نے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں نقل کیا ہے امام ابوداؤد نے اسے واہی قرار دیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے۔

اسماعیل بن رافع مدنی

اس نے بصرہ میں رہائش اختیار کی تھی یہ واہی ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی کہتے ہیں: بعض اہل علم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ ''ثقہ'' ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

اسماعیل بن عمرو بن نجیح بجلی کوفی

امام ابوحاتم اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جس میں اس کی متابعات نہیں کی گئی' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

اسماعیل بن عیاش حمصی

یہ اہل شام کے عالم ہیں' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ حدیث میں بکثرت غلطی کرتے

ہیں جس نے انہیں اس حد سے نکال دیا کہ اس سے استدلال کیا جائے' علی بن مدینی کہتے ہیں: اسماعیل میرے نزدیک ''ضعیف''
ہیں ابن خزیمہ کہتے ہیں: ان سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوداؤد کہتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے
اسماعیل بن عیاش ''ثقہ'' ہے اسی طرح عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے دحیم کہتے ہیں: یہ اہل شام کی
روایت میں آخری درجہ کے ہیں اور اہل مدینہ کی روایت میں اختلاط کا شکار ہوجاتے ہیں فسوی بیان کرتے ہیں کچھ لوگوں نے
اسماعیل کے بارے میں کلام کیا ہے وہ ''ثقہ'' ہیں اور عادل ہیں اور اہل شام کی حدیث میں سب سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں
جن لوگوں نے ان کے بارے میں زیادہ کلام کیا ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ حجازیوں کے ''ثقہ'' راویوں سے روایت نقل کرنے
میں یہ غریب ہیں امام بخاری بیان کرتے ہیں جب وہ اپنے شہر کے رہنے والوں سے حدیث روایت کریں تو وہ صحیح ہوگی
اور جب وہ ان کے علاوہ کسی اور سے روایت کریں تو پھر اس میں تحقیق کی گنجائش ہوگی' امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں یہ
کمزور ہیں۔

اصبغ بن زید جہنی

ان لوگوں کے ساتھ اس کی نسبت ولاء کے اعتبار سے ہے' یہ واسطی ہے' یہ صدوق ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف''
قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن
معین اور امام دارقطنی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے

ایوب بن عتبہ' ابویحییٰ

یہ یمامہ کے قاضی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں امام بخاری فرماتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ کمزور ہیں عجلی
اور ابن عدی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہیں امام ابوحاتم کہتے ہیں: جہاں
تک ان کی تحریروں کا تعلق ہے جو یحییٰ بن ابوکثیر سے منقول ہیں تو وہ مستند ہیں لیکن جب یہ اپنے حافظے کے حوالے سے حدیث بیان
کرتے ہیں' تو یہ غلطی کرتے ہیں۔

بشار بن حکم

ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں
ہوگا۔

بشر بن رافع ابواسباط نجرانی

امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قراریا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے ابن عدی
کہتے ہیں: اس کی روایات میں کوئی حرج نہیں ہے میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

بقیہ بن ولید

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں اور جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہیں تاہم یہ تدلیس کرتے ہیں امام نسائی اور دیگر حضرات یہ

فرماتے ہیں: جب یہ کہیں کہ اس نے ہمیں حدیث بیان کی' یا اس نے ہمیں خبر دی' تو پھر یہ ''ثقہ'' شمار ہوں گے امام احمد فرماتے ہیں: یہ میرے نزدیک اسماعیل بن عیاش سے زیادہ پسندیدہ ہیں' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ان کے حوالے سے شاہد کے طور پر روایت نقل کی ہے جو یہ ہے:

''جس شخص کو شادی' یا اس کی مانند کسی اور کھانے کی دعوت دی جائے' تو اسے جانا چاہیے''

ان کے حوالے سے انہوں نے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث روایت نہیں کی ہے' اس میں بہت سا کلام پایا جاتا ہے' اور اس بارے میں اس کی طرف رجوع کیا جائے گا' جو ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بکار بن عبدالعزیز بن ابوبکرہ

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان ''ضعیف'' راویوں میں سے ایک ہیں جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا مجھے یہ امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہوگا

بکر بن خنیس کوفی عابد

یہ واہی ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

بکیر بن معروف خراسانی

عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا اس کی نقل کردہ حدیث زیادہ منکر نہیں ہے۔

تمام بن نجیح

اس نے حسن بصری سے روایات نقل کی ہے ابن عدی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ذاہب الحدیث ہے' یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ثاب بن محمد کوفی عابد

یہ صدوق ہے امام بخاری اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے اور اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

جابر بن یزید جعفی کوفی

یہ شیعہ کا عالم ہے یحییٰ القطان نے اس کی حدیث کو ترک کر دیا تھا امام نسائی اور دیگر حضرات کہتے ہیں: یہ متروک ہے شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے وکیع بیان کرتے ہیں تم لوگ جس چیز کے بارے میں مرضی شک کا شکار ہو' لیکن اس بارے میں شک کا شکار نہ ہونا کہ جابر جعفی ''ثقہ'' ہے۔

جمیع بن عمیر تیمی' تیم اللہ بن ثعلبہ کوفی

ابن نمیر نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ رافضی ہے اور حدیث ایجاد کرتا ہے امام ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

جنادہ بن سلم

امام ابوزرعہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کی حدیث روایت کی ہے۔

حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور

یہ تابعین کے اکابر علماء میں سے ایک ہیں امام شعبی اور علی بن مدینی نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے ایوب کہتے ہیں: ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر جھوٹی ہیں منصور نے ابراہیم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حارث پر تہمت عائد کی گئی ہے اس کے بارے میں یحییٰ بن معین سے مختلف روایات منقول ہیں ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ''ثقہ'' ہیں امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے اس سے روایات بھی نقل کی ہیں اور اس کے معاملے کو قوی بھی قرار دیا ہے امام نسائی سے ایک روایت یہ بھی منقول ہے یہ قوی نہیں ہیں ابن حبان کی رائے بھی اس بارے میں مختلف ہے وہ یہ کہتے ہیں: حارث غالی درجہ کا شیعہ تھا اور حدیث میں واہی تھا انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے جو اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سود کے بارے میں نقل کی ہے امام ابوداؤد کے صاحبزادے ابوبکر بیان کرتے ہیں: حارث اعور فقہ کا سب سے بڑا عالم تھا علم وراثت کا سب سے بڑا عالم تھا اور حسب کے اعتبار سے لوگوں میں سب سے بہتر تھا۔

حارث بن عمیر بصری

اس نے مکہ میں رہائش اختیار کی تھی یحییٰ بن معین ابوزرعہ امام ابوحاتم اور امام نسائی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے حماد بن زید نے اس کی تعریف کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں امام حاکم کہتے ہیں: اس نے حمید اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں۔

حجاج بن ارطاۃ

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہیں امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ قوی نہیں ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہیں یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے یحییٰ القطان کہتے ہیں: یہ اور ابن اسحاق میرے نزدیک برابر ہیں ابوحاتم کہتے ہیں: جب یہ کہے کہ ''حدثنا'' تو پھر یہ صالح ہوگا اور اس کی سچائی اور حافظے میں شک نہیں کیا جائے گا سفیان ثوری کہتے ہیں: اب کوئی بھی ایسا شخص باقی نہیں رہا جو اس چیز کا اس سے زیادہ علم رکھتا ہو جو اس کے سر سے نکل رہا ہے حماد بن زید کہتے ہیں: سفیان سے روایت نقل کرنے کے حوالے سے یہ ہمارے نزدیک سب سے زیادہ زبردست ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظان حدیث میں سے ایک ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک روایت نقل کی ہے جو دوسری سند کے ساتھ ملی ہوئی ہے شعبہ کہتے ہیں: تم لوگ حجاج بن ارطاۃ اور ابن اسحاق کے حوالے سے روایات نوٹ کرو کیونکہ یہ دونوں حافظان حدیث ہیں۔

حسن بن قتیبہ خزاعی

یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

حکم بن مصعب

یہ کم درجہ کا صالح الحدیث ہے' ولید بن مسلم کے علاوہ اور کسی نے میرے علم کے مطابق اس سے روایت نقل نہیں کی ہے ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں اور الضعفاء دونوں میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث میں غلطی کر جاتا ہے۔

حکیم بن جبیر

امام دارقطنی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے بعض حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے اور انہوں نے اس کے معاملے کو حسن قرار دیا ہے۔

حکیم بن نافع رقی

امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے یحییٰ بن معین' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

حمزہ بن ابومحمد

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: یہ منکر الحدیث اور مجہول ہے امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن طہمان

یہ صدوق ہے اور شیعہ ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور امام ابوحاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابومالک دمشقی

امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ ''ثقہ'' نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے دحیم کہتے ہیں: یہ فتویٰ دینے والا شخص ہے احمد بن صالح اور ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

خلیل بن مرہ ضبعی

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ متروک نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ نیک بزرگ ہے۔

دراج ابوسمح

امام ابوحاتم' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' امام نسائی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین' علی بن مدینی

اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے ابوالہیثم کے حوالے سے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے امام حاکم اور دیگر حضرات نے بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

راشد بن داؤد صنعانی دمشقی

امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے دحیم، یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ربیع بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری

امام بخاری بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ معروف نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے محمد بن ابوعبداللہ بن عمار کہتے ہیں: ربیع ''ثقہ'' ہے۔

ربیعہ بن کلثوم بن جبر بصری

یہ ''ثقہ'' ہے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے جو اس بات کے قریب ہے کہ وہ نقصان دہ نہ ہو۔

رجاء بن صبیح سقطی

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دیگر حضرات نے اسے کمزور قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

رشدین بن سعد

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ یہ کس سے روایت نقل کر رہا ہے؟ اور دل کو نرم کرنے والے موضوعات سے متعلق روایات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ صالح الحدیث ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

رواد بن جراح عسقلانی

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں یہ متروک ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ روایات میں زیادہ لوگوں نے اس کی متابعت نہیں کی ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ سنت کا عالم ہے البتہ اس نے سفیان کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے ان سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ سفیان کے حوالے سے نقل کردہ روایت میں یہ غلطی کرتا ہے ان کی مراد یہ حدیث تھی:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے''۔

امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کا حافظہ متغیر ہو گیا تھا۔

روح بن جناح

ابوحاتم کہتے ہیں: کہ اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات یہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

زبان بن فائد

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام حاتم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ مصر کے مظالم کا نگران تھا اور یہ وہاں کے عادل اہلکاروں میں سے ایک تھا۔

زمعہ بن صالح

امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس میں ساتھ دوسری سند بھی ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ روایت کو نقل کیا ہے جو اس نے سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ایک مقام پر یہ کہا ہے: میرے ذہن میں زمعہ کے حوالے سے کچھ الجھن ہے تاہم متعدد مواقع پر وہ اس کے بارے میں خاموش رہے ہیں۔

زہیر بن محمد تیمی مروزی

یہ ''ثقہ'' ہے جسے غریب قرار دیا گیا ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس سے استدلال کیا ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے البتہ اس کے حافظے میں خرابی پائی جاتی ہے اس نے شام میں احادیث روایات کی ہیں وہ عراق میں اس سے زیادہ نقل کردہ احادیث سے زیادہ منکر ہیں۔

زیاد بن عبداللہ نمیری

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن حبان کا اس کے بارے میں قول متناقض ہے کتاب ''الضعفاء'' میں انہوں نے یہ کہا ہے اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے اور اس کا انہوں نے ''الثقات'' میں بھی کر دیا ہے وہ کہتے ہیں: یہ غلطی کر جاتا ہے۔

زید بن حواری عمی ابوحواری بصری

یہ وہاں کا قاضی ہے امام نسائی اور ابن عدی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دار قطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یحییٰ بن معین نے ایک مرتبہ یہی بات کہی ہے اور ایک مرتبہ یہ کہا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔

سعد بن سنان

ایک قول کے مطابق اس کا نام سنان بن سعد ہے اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں امام نسائی کہتے ہیں: یہ

منکر الحدیث ہے جوزجانی کہتے ہیں: اس کی احادیث واہی ہوتی ہیں امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام احمد سے اس کی توثیق نقل کی گئی ہے امام ترمذی نے اس کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے ابن خزیمہ نے کئی مقامات پر اس کی نقل کردہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

سعید بن بشیر

یہ قتادہ کا شاگرد ہے ابومسہر بیان کرتے ہیں یہ منکر الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: لوگوں نے اس کے حافظے کے بارے میں کلام کیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا محل صدق ہے دحیم اور ابن عیینہ نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں میں نے ان میں کوئی حرج نہیں دیکھا اور اس پر سچائی غالب ہے۔

سعید بن عبداللہ بن جریج بصری

ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

سعید بن مرزبان ابوسعد بقال

فلاس کہتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن تدلیس کرتا ہے۔

سعید بن یحییٰ لخمی

یہ ''ضعیف'' ہے۔

سعدان کوفی

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام صدق ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے۔

سعد بن یحییٰ ابوسفیان حمیری

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہے ابن سعد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے۔

سلمہ بن وردان

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر منکر ہیں معاویہ بن صالح نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث اتنی پائے کی نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث حسن قرار دیا ہے۔

سلمہ بن وہرام

امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا ابن خزیمہ اور حاکم

نے اس سے استدلال کیا ہے۔

سلیمان بن موسیٰ اشدق

اسے ''ثقہ'' قرار دیا گیا ہے نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں۔

سلیمان بن یزید ابو مثنیٰ کعبی

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

سہل بن معاذ بن انس

اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ اس کی حدیث کو صحیح بھی قرار دیا ہے ابن خزیمہ' حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے۔

سوید بن ابراہیم بصری عطار

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

سوید بن عبدالعزیز دمشقی

یہ ''بعلبک'' کا قاضی تھا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک روایت کے مطابق (وہ یہ کہتے ہیں:) یہ متروک ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ ان افراد میں سے ایک ہے جن کے بارے میں میں نے اللہ تعالیٰ سے استخارہ کیا تھا' یہ ''ثقہ'' ہونے کے قریب ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس کا اعتبار کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

شرحبیل بن سعد مدنی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے بشر بن عمر نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یہ ''ثقہ'' نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے لیکن اس کا اعتبار کیا جائے گا ابن ابوذئب نے اس پر تہمت عائد کی ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: اس میں کمزوری پائی جاتی ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں زیادہ تر میں منکر ہونا پایا جاتا ہے ابن سعد کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ کہتے ہیں: شرحبیل فتویٰ دیا کرتا تھا اور مغازی کے بارے میں اس سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے کتاب الترغیب والترہیب میں نقل کی ہے)۔

شریک بن عبداللہ کوفی قاضی

یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ شریک بن عبداللہ بن سنان بن انس جعفی ہے اس

کاوادا' حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا قاتل تھا' امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں: اہل کوفہ کی یہ احادیث کے بارے میں یہ ثوری سے زیادہ علم رکھتا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے معاویہ بن صالح کہتے ہیں: میں نے امام احمد سے شریک بن صالح کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا وہ عقل مند' صدوق اور محدث تھا' امام مسلم نے متابعات میں اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

شہر بن حوشب

ابن عون کہتے ہیں: محدثین نے اسے ترک کردیا تھا شبابہ نے شعبہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے میں نے شہر سے ملاقات کی ہے میں اسے کچھ بھی شمار نہیں کرتا' ابن عدی کہتے ہیں: شہر' ان افراد میں سے ایک ہے' جس کی نقل کردہ حدیث کو شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نقل کردہ حدیث کی بنیاد پر (کوئی دینی حکم) صادر ہوگا' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ابوزبیر سے کم مرتبے کا نہیں ہے لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: شہر "ثقہ" ہے اس کے بارے میں بعض لوگوں نے طعن کیا ہے یحییٰ بن معین' امام احمد بن حنبل' عجلی اور فسوی نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جو "مقرون" ہے' اس کے حوالے سے کئی لوگوں نے استدلال کیا ہے۔

صالح بن ابواخضر

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے عجلی کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ ان "ضعیف" راویوں میں سے ایک ہے جس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: اس سے استدلال کیا جائے گا اور اس پر اعتبار کیا جائے گا۔ امام بخاری نے اسے کمزور قرار دیا ہے۔

صباح بن محمد بن بجلی

ابوحاتم نے اس کا ذکر کیا ہے انہوں نے اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کا ذکر نہیں کیا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے موضوع روایات نقل کی ہیں' احمد عجلی کہتے ہیں: صباح بن محمد کوفی "ثقہ" ہے۔

صدقہ بن عبداللہ سمین

امام احمد' امام بخاری' ابن نمیر' امام نسائی اور امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے سے تعلق رکھتا تھا اور کمزور ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث وہ ہیں جن میں اس کی متابعت نہیں کی گئی اور یہ "ضعیف" ہونے کے زیادہ قریب ہے' دحیم' ابوحاتم اور احمد بن صالح مصری نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے

صدقہ بن موسیٰ دقیقی

یحییٰ بن معین' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' یہ قوی نہیں ہے' امام مسلم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

ضحاک بن حمرہ املوکی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکرالحدیث اور مجہول ہے ابن حبان نے اس کا تذکرہ ''الثقات'' میں کیا ہے امام ترمذی نے اس کی روایات کو حسن قرار دیا ہے۔

طلحہ بن خراش

ازدی کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایات نقل کی ہیں۔

طلیق بن محمد

امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

طیب بن سلیمان

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عاصم بن بہدلہ

یہ عاصم بن ابونجود کوفی ہے' جو سات قاریوں میں سے ایک ہے۔

یحییٰ القطان کہتے ہیں: میں نے عاصم نامی ہر شخص کے حافظے کو خراب ہی پایا ہے' نسائی کہتے ہیں: عاصم حافظ نہیں ہے دارقطنی کہتے ہیں: عاصم کے حافظے میں کچھ خرابی تھی امام حاتم کہتے ہیں: اس کا مقام یہ نہیں ہے کہ اسے ''ثقہ'' قرار دیا جائے ابوزرعہ اور احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے لیکن حدیث میں بکثرت غلطی کرتا ہے امام بخاری اور امام مسلم نے اس کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے' اس میں ساتھ دوسری سند بھی شامل ہے اس کی نقل کردہ روایت ''حسن'' شمار ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

عباد بن کثیر رملی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے ابن عیینہ اس کا ذکر (برائی کے ساتھ) کرنے سے منع کرتے تھے (وہ یہ کہتے ہیں:) کہ صرف بھلائی کے حوالے سے ہی اس کا ذکر کیا جائے' امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابومطیع کہتے ہیں: یہ ہمارے نزدیک ''ثقہ'' ہے اسے اس کے مرنے کے تین سال بعد قبر سے نکالا گیا تھا' تو اس کے صرف چند بال خراب ہوئے تھے۔

عباد بن منصور ناجی

امام نسائی اور ساجی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ قدریہ فرقے کی طرف دعوت دیتا تھا عباس نے یحییٰ کا قول نقل کیا ہے اس کی نقل کردہ حدیث قوی نہیں ہے تاہم اسے نوٹ کر لیا جائے گا ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اسے نوٹ کیا جائے گا۔ امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس

روایت کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے)۔

عبداللہ بن ابوجعفر رازی

محمد بن حمید کہتے ہیں: رازی فاسق تھا ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث میں ایسی بھی ہیں کہ جن میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ابوحاتم' ابوزرعہ اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن صالح ابوصالح

یہ لیث بن سعد کے اموال میں ان کا معتمد تھا' یہ صالح الحدیث ہے' ان سے منکر روایات منقول ہیں' صالح جزرہ کہتے ہیں: یحییٰ بن معین اسے ''ثقہ'' قرار دیتے ہیں میرے نزدیک یہ حدیث بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں یہ ''ثقہ'' نہیں ہے یحییٰ بن بکیر میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے ابوحاتم بیان کرتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس کے احوال میں کم ازکم یہ ہے کہ اس نے یہ تحریریں لیث کے سامنے پڑھی ہیں' اور انہوں نے اسے اس کی اجازت دی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ آغاز میں'' متماسک '' تھا' پھر آخر میں خرابی کا شکار ہوگیا' عبدالملک بن شعیب بن لیث کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور مامون ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ صدوق اور امین ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث ہے تاہم اس سے اسانید اور متون میں غلطی واقع ہوجاتی ہے' یہ جان بوجھ کر ایسا نہیں کرتا' ابن حبان کہتے ہیں: اپنی ذات کے اعتبار سے یہ صدوق ہے اس کی احادیث میں منکر ہونا واقع ہوگیا ہے جو اس کی پڑوسی کی وجہ سے تھا میں نے ابن خزیمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اس کا ایک پڑوسی تھا جس کی اس کے ساتھ دشمنی تھی وہ ابوصالح کے استاد کے حوالے سے جھوٹی روایات ایجاد کرتا تھا اور ایسی تحریر میں نقل کردیتا تھا' جو عبداللہ کی تحریر سے مشابہت رکھتی تھی اور پھر وہ تحریر اس کی تحریروں کے درمیان داخل کردیتا تھا' جس کی وجہ سے عبداللہ کو یہ وہم ہوتا تھا کہ شاید یہ اس کی اپنی تحریر ہے' تو وہ اس کے مطابق حدیث بیان کردیتا تھا' امام بخاری نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں اس کی روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن عبدالعزیز لیثی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام نسائی اور امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام مالک اور سعید بن منصور نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن عیاش بن عباس قتبانی

امام ابوداؤد اور امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے یہ متین نہیں ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن کیسان مروزی

بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے۔

عبداللہ بن لہیعہ

یہ مصر کا عالم ہے یحییٰ بن معین اور ابوزرعہ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اسے کوئی چیز شمار نہیں کرتا میں نے ابن لہیعہ سے منقول وہ روایات سنی ہیں جو ابن مبارک سے منقول ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ضعیف" ہے اس سے پہلے بھی جب اس کی کتابیں جل گئیں تھیں اور ان کے جلنے کے بعد بھی ابن وہب کہتے ہیں: سچے اور نیک آدمی جو اللہ کی قسم! (واقعی) ایسے ہی ہیں یعنی عبداللہ بن لہیعہ نے مجھے حدیث بیان کی زید بن حباب بیان کرتے ہیں میں نے سفیان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن لہیعہ کے پاس "اصول" تھے اور ہمارے پاس "فروع" ہیں قتیبہ بیان کرتے ہیں جب ابن لہیعہ کا آخری وقت قریب آیا تو میں نے لیث کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا اس نے اپنے پیچھے اپنے جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔ امام احمد کہتے ہیں: مصر میں احادیث کی کثرت ان کے ضبط اور اتقان کے حوالے سے کون ابن لہیعہ کی مانند ہے؟ امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے امام احمد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: مصر کا محدث صرف ابن لہیعہ ہے۔

عبداللہ بن عقیل بن ابوطالب

یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن خزیمہ کہتے ہیں: میں اس سے استدلال نہیں کرتا ابوحاتم اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ حدیث میں کمزور ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ حدیث میں صدوق ہے اس کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے امام احمد اسحاق بن راہویہ اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے

عبداللہ بن مؤمل مخزومی مکی

یہ "ضعیف" ہے ابوحاتم اور ابوزرعہ فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دو روایتوں کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے اور ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن سعد کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے ابن خزیمہ ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن میسرہ ابولیلیٰ

میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے۔

عبداللہ بن بہرام

یہ شہر بن حوشب کا شاگرد ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے اس نے شہر کے حوالے سے جو احادیث نقل کی ہیں وہ صحیح ہیں امام احمد کہتے ہیں: شہر کے حوالے سے اس کی نقل کردہ احادیث "مقارب" ہیں یحییٰ بن معین امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبدالحمید بن حبیب بن ابوعشرین

دحیم نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور ابوحاتم نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

عبدالحمید بن حسن ہلالی

علی بن مدینی ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے۔

عبدالرحمٰن بن اسحاق

یہ ''ضعیف'' ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

عبداللہ بن احمد

انہوں نے اپنے والد سے روایات نقل کی ہیں ان سے منکر روایات منقول ہیں یہ روایات میں اتنے پائے کے نہیں ہیں امام ترمذی نے ان کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان دمشقی

یہ صدوق ہے جس پر قدریہ فرقے سے تعلق کا الزام ہے علی بن مدینی ابوحاتم دحیم اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے صالح جزری کہتے ہیں: یہ قدری ہے لیکن صدوق ہے امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے

عبدالرحمٰن بن حرملہ اسلمی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی ہے۔

عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ہم نے اس کے حوالے سے کوئی چیز نقل نہیں کی ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہے محمد بن سعید مصلوب سے روایت نقل کرنے میں یہ تدلیس کرتا ہے تاہم انہوں نے جو بات کی ہے وہ محل نظر ہے امام بخاری نے کتاب ''الضعفاء'' میں اس کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے اس کے معاملے کو قوی قرار دیتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ مقارب الحدیث ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن سعید نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے عباس نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے اسے ''ضعیف'' قرار دیا گیا ہے اور یہ میرے نزدیک ابوبکر بن ابومریم سے زیادہ محبوب ہے امام نسائی بیان کرتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد فرماتے ہیں: میں نے احمد بن صالح سے دریافت کیا: کیا آپ اس سے استدلال کریں گے؟ ان کی مراد عبدالرحمٰن بن زیاد تھا تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

عبدالرحمٰن بن سلیمان بن ابوجون

یہ کم درجہ کا صالح ہے امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا تاہم

اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا دحیم' ابن حبان اور ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن عطاء

یہ مدنی ہے امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں' ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ بزرگ ہے ان سے کہا گیا: امام بخاری نے تو اس کا ذکر اپنی کتاب ''الضعفاء'' میں کیا ہے تو انہوں نے کہا: تم اسے وہاں سے منتقل کر دو۔

عبدالرحمٰن بن مغراء

یہ ''ثقہ'' ہے' جس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

عبدالرحیم بن میمون' ابومرحوم

یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا البتہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا بعض حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے امام نسائی نے اس کی نقل کردہ اس روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس نے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اس کی روایت کو امام ترمذی' امام ابن خزیمہ' امام حاکم اور دیگر حضرات نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

عبدالصمد بن فضل

اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے اس کے بارے میں کوئی جرح نہیں دیکھی ہے۔

عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابورواد

ابن حبان کہتے ہیں: یہ ترک کیے جانے کا مستحق ہے اور انتہائی منکر الحدیث ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کی حدیث میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے ہمیں اس کے حوالے سے صرف پانچ مستند احادیث کا علم ہے امام دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا البتہ اس کو شمار کیا جائے گا یحییٰ بن معین امام احمد امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن زحر

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس نے ثبت راویوں کے حوالے سے موضوع روایات نقل کی ہیں جب یہ علی بن یزید کے حوالے سے روایات نقل کرتا ہے تو جھوٹی روایات نقل کرتا ہے اور جب یہ عبیداللہ، علی بن یزید، قاسم بن عبدالرحمٰن کی اسانید کو اکٹھا کر دے تو پھر اس حدیث کو اس نے ایجاد کیا ہوگا۔ امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوزرعہ رازی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے امام نسائی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے جو اس نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم سے نقل کی ہے۔

عبیداللہ بن ابوزیاد قداح

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث منکر ہیں امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ''

نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح الحدیث ہے ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کے حوالے سے منکر چیز نہیں دیکھی ہے یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: یہ درمیانے درجہ کا ہے اتنے پائے کا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے ''اسم اعظم'' کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو امام ترمذی نے صحیح قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ ابومنیب عتکی

امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں ابن حبان کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' راویوں سے مقلوب روایات نقل کرنے میں منفرد ہے ابن عدی کہتے ہیں: میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیداللہ بن علی بن ابورافع

امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عبیدہ بن اسحاق عطار

ازدی بیان کرتے ہیں یہ متروک الحدیث ہے یحییٰ بن معین اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث منکر ہیں امام بخاری کہتے ہیں: اس سے منکر روایات منقول ہیں امام ابوحاتم رازی نے اسے پسندیدہ قرار دیا ہے ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عتبہ بن حمید

امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے قوی نہیں ہے امام حاتم کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عثمان بن عطاء بن ابومسلم خراسانی

امام مسلم' یحییٰ بن معین' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام حاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عطاف بن خالد مخزومی

امام بخاری کہتے ہیں: امام مالک نے اس کی تعریف بیان نہیں کی ہے ابوحاتم کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عطاء بن سائب بن زید ثقفی

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ''ثقہ'' ہے اور نیک شخص ہے جس شخص نے اس سے پرانے زمانے میں سماع کیا تھا وہ درست ہے اور جس شخص نے اس سے بعد میں سماع کیا' تو اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے' امام نسائی کہتے ہیں: اپنی پرانی روایات میں یہ ''ثقہ'' ہے' تاہم بعد میں تغیر کا شکار ہو گیا تھا' شعبہ' ثوری' حماد بن زید نے اس

سے عمدہ روایات نقل کی ہیں' امام ترمذی' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

عطاء بن مسلم خفاف

امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ایک نیک بزرگ ہے جو یوسف بن اسباط کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے اس کی کتابوں (یا تحریروں) کو دفن کر دیا گیا تھا' تو اس کی نقل کردہ حدیث ثبت نہیں ہے' وکیع اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عطیہ بن سعد عوفی

امام احمد اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' الحدیث ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اس کتاب میں نقل کی ہے) امام ابن خزیمہ نے اس کی حدیث کو اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: عطیہ کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

علی بن زید بن جدعان

امام بخاری اور امام ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عیینہ' امام احمد اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ یحییٰ بن معین سے یہ بات منقول ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے اور ان کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے کہ یہ اتنا قوی نہیں ہے' احمد عجلی فرماتے ہیں: اس میں تشیع پایا جاتا ہے' یہ قوی نہیں ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک ہمیشہ سے کمزور رہا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے انہوں نے سلام کے بارے میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

علی بن مسعدہ باہلی

یہ حدیث میں کمزور ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث محفوظ نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

عدی بن یزید الہانی

امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد اور امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمار بن سیف ضبی

یحییٰ بن معین' امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' عثمان کے حوالے سے یحییٰ سے یہ بات منقول ہے یہ

''ثقہ'' ہے احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے ثبت ہے عبادت گزار ہے اور سنت کا عالم ہے۔

عمر بن راشد یمامی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور ہے امام عجلی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عمر بن ابوشیبہ

ابوحاتم' ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' بعض حضرات یہ کہتے ہیں: یہ مجہول ہے۔

عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام احمد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مرسل ہیں' ابن سعد کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور کثیر الحدیث ہیں۔

عمر بن کثیر بلخی

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' قتیبہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن داور القطان

عباس نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے یہ کوئی چیز نہیں ہے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا عفان نے اس کے حوالے سے حدیث نوٹ کی ہے' اور اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام احمد نے اس کا ساتھ دیا ہے' ابن خزیمہ' ابن حبان' امام حاکم اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

عمران بن ظبیان

امام بخاری فرماتے ہیں: اس میں غور و فکر کی گنجائش ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

عمران بن عیینہ ہلالی

ابوحاتم فرماتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات فرماتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے۔

عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص

اس کے بارے میں طویل کلام پایا جاتا ہے' جمہور نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' اور اس کی اُن روایات اسے استدلال کیا ہے' جو اس نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے نقل کی ہیں۔

عیسیٰ بن سنان ابوسنان قسملی

امام احمد اور یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' دیگر حضرات نے اسے قوی قرار دیا ہے' ابن حبان نے اِس کی نقل

کردہ حدیث اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

غسان بن عبید موصلی

امام احمد کہتے ہیں: ہم نے اس کے حوالے سے روایات نوٹ کی تھیں پھر اس کی روایات کو میں نے جلا دیا' ابن عدی کہتے ہیں: یہ اپنی حدیث کے حوالے سے واضح طور پر ''ضعیف'' ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' دارقطنی کہتے ہیں: یہ صالح ہے۔

فرقد سبخی

یہ صوفی ہے' امام نسائی اور دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے۔

فضل بن دلہم قصاب

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ حافظ نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ نہ تو قوی ہے اور نہ ہی حافظ ہے' ابن حبان کہتے ہیں: جب یہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو' تو اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

فضل بن موفق

امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

قابوس بن ابوظبیان

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ابن حبان کہتے ہیں: اس کا حافظہ خراب تھا یہ اپنے والد سے ان روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے' جن کی کوئی ''اصل'' نہیں ہے' بعض اوقات یہ کسی ''مرسل'' روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر' اور کسی ''مرفوع'' حدیث کو ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے امام احمد کہتے ہیں: یہ اتنے پائے کا نہیں ہے' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث متقارب ہوتی ہیں اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن خزیمہ' امام ترمذی اور امام حاکم نے اس کی نقل کردہ احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

قاسم بن عبدالرحمٰن' ابوعبدالرحمٰن

یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا شاگرد ہے امام احمد فرماتے ہیں: علی بن یزید نے اس کے حوالے سے عجیب وغریب روایات نقل کی ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں خرابی کی وجہ قاسم ہی ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے حوالے سے ''معضل'' روایات نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین' جوزجانی اور امام ترمذی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کی نقل کردہ حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے یعقوب بن شیبہ کہتے ہیں: بعض حضرات نے اسے "ضعیف" بھی قرار دیا ہے۔

قاسم بن حکم

یہ صدوق ہے لوگوں نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے میرے علم کے مطابق صرف ابوحاتم نے یہ کہا ہے: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

قرہ بن عبدالرحمٰن حیوئیل

امام احمد فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے' یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' ابن حبان نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو عمر بن حارث اور دیگر کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

قیس بن ربیع اسدی کوفی

وکیع' یحییٰ بن معین' علی بن مدینی اور دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے' نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک ہے' شعبہ نے اس کی تعریف کی ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس کا مقام' صدق ہے' یہ قوی نہیں ہے عفان بیان کرتے ہیں یہ "ثقہ" ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات مستقیم ہیں اور اس بارے میں قول وہی ہے' جو شعبہ نے کہا ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کثیر بن زید اسلمی مدنی

نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے تاہم اس میں کمزور ہونا پایا جاتا ہے علی بن مدینی کہتے ہیں: یہ صالح ہے یہ قوی نہیں ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی زیادہ تر روایات میں کوئی حرج نہیں دیکھا ہے' ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

لیث بن ابوسلیم

اس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' لوگوں نے اس کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن حبان کہتے ہیں: یہ آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' مؤمل بن فضل کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ بن یونس سے لیث کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسے دیکھا ہے وہ اختلاط کا شکار ہوگیا تھا' بعض اوقات میں دن چڑھے اس کے پاس سے گزرتا تھا' تو وہ مینارے پر چڑھا ہوا' اذان دے رہا ہوتا تھا' امام دارقطنی فرماتے ہیں: یہ سنت کا عالم تھا لوگوں نے اس پر اس وجہ سے انکار کیا ہے' اس نے عطاء' طاؤس اور مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایات کو جمع کردیا' یحییٰ بن معین نے ایک روایت کے مطابق نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

محمد بن اسحاق بن یسار

یہ جلیل القدر اہل علم' ائمہ میں سے ایک ہیں' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' ہشام بن عروہ اور سلیمان نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے' دارقطنی کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' وہیب بیان کرتے ہیں میں نے امام مالک سے اس کے بارے میں

دریافت کیا: تو انہوں نے اِس پر الزام عائد کیا' عبدالرحمٰن بن مہدی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید انصاری اور امام مالک نے ابن اسحاق پر جرح کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سماع کیا ہے' کئی حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دیگر حضرات نے اسے واہی قرار دیا ہے' یہ صالح الحدیث ہے' میرے نزدیک اس کا قصور صرف یہ ہے کہ اس نے سیرت میں کچھ منکر اور منقطع روایات اور جھوٹے اشعار ملا دیے ہیں' یعقوب بن شیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے دریافت کیا: ابن اسحاق کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اتنے پائے کا نہیں ہے' میں نے کہا: میرے ذہن میں اس کے حوالے سے' اس کے سچے ہونے کے بارے میں کچھ الجھن ہے' تو انہوں نے فرمایا: ایسا نہیں ہے' وہ سچا تھا' امام احمد حنبل فرماتے ہیں: وہ حسن الحدیث ہے' امام احمد عجلی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' ہے' علی بن مدینی فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے' شعبہ بیان کرتے ہیں: ابن اسحاق امیر المؤمنین فی الحدیث ہے' امام مسلم نے اپنی ''صحیح'' میں ابن اسحاق کی نقل کردہ احادیث سے استدلال کیا ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے' جو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور مذی کے بارے میں ہے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے استدلال کیا ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے لیکن یہ ''حسن الحدیث'' ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

محمد بن جحادہ

یہ ''ثقہ'' ہے' اس کے بارے میں ایسا کلام کیا گیا ہے' جو نقصان دہ نہیں ہے۔

محمد بن عبداللہ مہاجر شعیثی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' دحیم نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ انصاری کوفی

یہ صدوق ہے' امام ہے' ''ثقہ'' ہے' اور انتہائی خراب حافظے کا مالک ہے' جمہور نے اس کے بارے میں یہی کہا ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ خراب حافظے کا مالک تھا اور فحش غلطی کرتا تھا' جس کی وجہ سے اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات زیادہ ہوگئیں' تو یہ ترک کیے جانے کا مستحق قرار پایا' امام احمد اور یحییٰ نے اسے متروک قرار دیا ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

محمد بن عقبہ بن ہرم سدوسی

ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

محمد بن عمرو انصاری واقفی

ابن حبان نے اسے کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' جبکہ دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

محمد بن یزید ابوہشام رفاعی کوفی

اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے امام بخاری فرماتے ہیں: میں نے محدثین کو دیکھا ہے انہوں نے اس کا ''ضعیف'' ہونے

پر اتفاق ہے احمد عجلی کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے برقانی کہتے ہیں: ابوہشام "ثقہ" ہے امام دارقطنی نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح میں شمار کروں۔

ماضی بن محمد غافقی مصری

ابن عدی کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے ابن حبان نے اس کا شمار "الثقات" میں کیا ہے انہوں نے اپنی "صحیح" میں یہ فرمایا ہے: ابن وہب نے ماضی بن محمد کے حوالے سے حدیث بیان کی ہے جو مصری ہے اور "ثقہ" ہے۔

مبارک بن حسان

ازدی فرماتے ہیں: اس پر جھوٹ بولنے کا الزام ہے ابوداؤد کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے امام بخاری نے اس کا ذکر کیا ہے تاہم ان کے حوالے سے کوئی حدیث نقل نہیں کی امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ "ثقہ" ہے۔

مبارک بن فضالہ

امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: یہ بہت زیادہ تدلیس کرتا ہے جب یہ لفظ "حدثنا" استعمال کرے تو یہ ثبت شمار ہوگا امام ابوزرعہ نے بھی اسی طرح کہا ہے امام ابوزرعہ فرماتے ہیں: اس نے حسن بصری سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں اس سے استدلال کیا جائے گا اس سے عفان نے روایات نقل کی ہیں وہ اس کے درجہ کو بلند کرتے تھے اور اسے "ثقہ" قرار دیتے تھے یہ بات ابوحاتم نے بیان کی ہے یحییٰ القطان نے اس کی تعریف کی ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ زیادہ تر احادیث کے بارے میں مجھے یہ امید ہے کہ وہ مستقیم ہوں گی ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے ان دونوں حضرات نے اپنی اپنی "صحیح" میں اس کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اِس کتاب میں نقل کی ہے)۔

مجاعہ بن زبیر

امام دارقطنی نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے ابن عدی کہتے ہیں: یہ اُن افراد میں سے ایک ہے جن سے علم حاصل کیا جائے گا اور جن کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا امام احمد فرماتے ہیں: اس کی ذات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مجالد بن سعید ہمدانی

یحییٰ بن سعید امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے امام مسلم نے اس کے حوالے سے ایک "مقرون" روایت نقل کی ہے۔

مسروق بن مرزبان

امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے دیگر حضرات نے اسے "ثقہ" قرار دیا ہے۔

مسلم بن خالد زنگی

ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام ابوداؤد نے بھی اسے "ضعیف" قرار دیا ہے امام

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' دو روایات کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن حبان نے بھی اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں ایک حدیث نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اُس کے حوالے سے اپنی اِس کتاب میں نقل کی ہے) ابن عدی کہتے ہیں: مجھے یہ توقع ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' یہ ''حسن الحدیث'' ہے۔

مسیّب بن واضح حمصی

امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور بکثرت غلطی کرتا ہے جب اس سے کہا جائے تو یہ اصلاح کو قبول نہیں کرتا' امام نسائی اور ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے اپنی ''صحیح'' میں روایت نقل کی ہے جو اس حدیث کے علاوہ ہے (جو ہم نے اپنی اِس کتاب میں اُس کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

مصعب بن ثابت

اس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت نقل کی ہیں' یحییٰ بن معین اور امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' یہ نیک اور عبادت گزار شخص تھا' ایک قول کے مطابق یہ ہمیشہ نفلی روزے رکھتا تھا' اور دن اور رات میں ایک ہزار نوافل ادا کرتا تھا۔

معارک بن عباد

ابن حبان نے اسے کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

معاویہ بن صالح حضرمی حمصی

ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا یحییٰ القطان اس سے راضی نہیں تھے' امام احمد' ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے۔

معدی بن سلیمان

ابوزرعہ کہتے ہیں: واہی الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' امام ابوحاتم اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

مغیرہ بن زیادہ موصلی

امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابوزرعہ اور ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عبدالرحمٰن بن ابوحاتم کہتے ہیں: امام بخاری نے اسے ''الضعفاء'' میں شامل کیا ہے میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں نے اس کا نام کتاب ''الضعفاء'' سے منتقل کر دیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں' امام نسائی اُن کے حوالے سے' ایک روایت کے مطابق یہ بات نقل کی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے' وکیع نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابوداؤد کہتے ہیں: یہ صالح ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

منہال بن خلیفہ بکری عجلی

یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے 'ابوبشر دولابی کی روایت کے مطابق امام نسائی نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا درست نہیں ہے امام ابوحاتم امام ابوداؤد اور امام بزار نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

مہدی بن جعفر رملی زاہد

امام بخاری فرماتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث منکر ہے ابن عدی کہتے ہیں: اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے ایسی احادیث نقل کی ہیں جن کے بارے میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی یحییٰ بن معین اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن وردان

ایک روایت کے مطابق امام ابوداؤد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے تاہم ان سے مشہور روایت یہ منقول ہے کہ انہوں نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے اور دوسری روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ''ثقہ'' نہیں ہے ایک اور روایت کے مطابق انہوں نے یہ کہا ہے: یہ صالح ہے امام احمد کہتے ہیں: مجھے اس کے بارے میں صرف بھلائی کا علم ہے عجلی کہتے ہیں: یہ مصری ہے تابعی ہے اور ''ثقہ'' ہے ابوحاتم اور دار قطنی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ احادیث کو حسن قرار دیا ہے۔

موسیٰ بن یعقوب زمعی

ابن مدینی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اور منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے یحییٰ بن معین امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

میمون بن موسیٰ مرئی

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا یہ تدلیس کرتا ہے امام ابوحاتم فرماتے ہیں: یہ صدوق ہے امام ابوداؤد کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے عمرو بن علی کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن ''ضعیف'' ہے ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

نعیم بن حماد خزاعی مروزی

یہ امام ہیں اور مشہور ہیں ازدی کہتے ہیں: نعیم نے سنت کی تقویت کے لئے حدیثیں ایجاد کی تھیں اور امام ابوحنیفہ کی مذمت میں جھوٹی روایات ایجاد کی تھیں ابوزرعہ دمشقی کہتے ہیں: یہ ان احادیث کو ''موصول'' روایات کے طور پر نقل کرتا ہے جنہیں دوسرے لوگوں نے ''موقوف'' روایات کے طور پر نقل کیا ہے ابن یونس کہتے ہیں: یہ حدیث کا فہم رکھتا تھا اس نے ''ثقہ'' راویوں کے حوالے سے منکر روایات نقل کی ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے میں اس کے بارے میں

سب سے زیادہ بہتر جانتا ہوں' یہ بصرہ میں میرا رفیق تھا' اس نے روح بن عبادہ کے حوالے سے اس کی روایات نوٹ کی ہیں' امام احمد نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' عجلی بیان کرتے ہیں: یہ ''ثقہ'' اور صدوق ہے' امام بخاری نے اس کے حوالے سے ''مقرون'' روایت کے طور پر' روایت نقل کی ہے۔

نعیم بن مورع

جمہور نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' اس کی کمزور توثیق کی گئی ہے۔

واصل بن عبدالرحمٰن' ابوحرہ' رقاشی

یحییٰ بن معین اور امام نسائی نے ایک روایت کے مطابق اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' یحییٰ بن معین سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ یہ صالح ہے امام نسائی نے ایک مقام پر یہ کہا ہے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے امام بخاری کہتے ہیں: محدثین نے اس کے حسن بصری سے روایت کرنے میں کلام کیا ہے' شعبہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ سچا ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

ولید بن جمیل

ابوحاتم کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی روایات منقول ہیں' جو اس نے قاسم ابوعبدالرحمٰن سے نقل کی ہیں' اور وہ منکر روایات ہیں' ابوحاتم کہتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ کمزور بزرگ ہے' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

ولید بن عبدالملک حرانی

ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ''مستقیم الحدیث'' شمار ہوگا' جب یہ ''ثقہ'' راویوں سے روایات نقل کرے۔

یحییٰ بن ایوب غافقی

یہ مصری عالم ہے اور صالح الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد فرماتے ہیں: اس کا حافظہ کمزور تھا امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' دارقطنی کہتے ہیں: ان کی نقل کردہ حدیث میں کچھ اضطراب پایا جاتا ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ میرے نزدیک صدوق ہے' امام بخاری' امام مسلم' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے۔

یحییٰ بن دینار' ابوہاشم' رمانی

یہ ''ثقہ'' اور مشہور ہیں اور ان کے بارے میں کلام کیا گیا ہے۔

یحییٰ بن راشد بصری

یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' امام نسائی' امام ابوحاتم نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ توقع

ہے کہ یہ اُن افراد میں سے نہیں ہوگا' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ ایک بزرگ ہے' جو حدیث میں کمزور ہے' امام ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غلطی بھی کرتا ہے اور اس کے برخلاف بھی روایات نقل کی گئی ہیں۔

یحییٰ بن سلیم

یا یحییٰ بن ابوسلیم' اس کی کنیت ابوبلج ہے' امام احمد نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ منکر احادیث نقل کرتا ہے جرجانی کہتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے' امام بخاری کہتے ہیں: اس میں غور وفکر کی گنجائش ہے' ابن حبان کہتے ہیں: یہ غلطی کرجاتا ہے' امام ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ صالح الحدیث ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یحییٰ بن معین' امام نسائی' امام دارقطنی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن ابوسلیمان مدنی

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: یہ مضطرب الحدیث ہے اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' کیونکہ یہ ان افراد میں سے نہیں ہے' جو جھوٹ بولتے ہیں' ابن حبان نے اس کا ذکر ''الثقات'' میں کیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ' ابوحجیہ کندی' اجلح

جرجانی بیان کرتے ہیں اجلح جھوٹ بولتا ہے' نسائی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے اس کی رائے خراب ہے ابوحاتم رازی کہتے ہیں: یہ توی نہیں ہے' یہ مضطرب الحدیث ہے' اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' تاہم اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا ابن عدی کہتے ہیں: اس کا شمار کوفہ کے شیعہ لوگوں میں ہوتا ہے' یہ مستقیم الحدیث اور صدوق ہے' یحییٰ بن معین' احمد عجلی اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک بابلتی

کئی حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے اسے ''ثقہ'' بھی قرار دیا گیا ہے امام بخاری نے اس سے استشہاد کیا ہے۔

یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کوفی

امام احمد کہتے ہیں: یہ کھلے عام جھوٹ بولا کرتا تھا' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' جرجانی کہتے ہیں: یہ ساقط ہے اسے ترک کیا جائے گا' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ صدوق ہے اور مشہور ہے کوفہ میں اس کے جیسا اور کوئی نہیں تھا' اس کے بارے میں جو کچھ بھی کہا گیا ہے' صرف حسد کی وجہ سے کہا گیا ہے' محمد بن ہارون کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن معین سے حمانی کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے کہا: وہ ''ثقہ'' ہے' میں نے کہا: لوگ تو اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: لوگ اس سے حسد کرتے ہیں' اُس اللہ کی قسم ہے' جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' یہ ''ثقہ'' ہے' ابوعبید آجری کہتے ہیں: میں نے امام ابوداؤد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یہ حافظ ہے' رمادی بیان کرتے ہیں: یہ میرے نزدیک امام ابن ابوشیبہ سے زیادہ ''ثقہ'' ہے' لوگوں نے اس کے بارے میں کلام' صرف حسد کی وجہ سے کیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یحییٰ حمانی کی ایک ''مسند'' تھی' جو عمدہ تھی' یہ بات کہی جاتی ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے اس نے ''مسند'' تصنیف کی تھی' اور بصرہ میں سب سے پہلے

مسدد نے ''مسند'' تصنیف کی تھی' مصر میں سب سے پہلے اسد بن موسیٰ نے ''مسند'' تصنیف کی تھی' ابن عدی کہتے ہیں: میں نے اس کی مسند میں اور اس کی نقل کردہ احادیث میں منکر روایات نہیں دیکھی ہیں' اور مجھے یہ امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یحییٰ بن عمرو بن مالک نکری

حماد بن زید نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے' یحییٰ بن معین' امام ابوداؤد' امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ کم درجہ کا صالح ہے اس پر اعتبار کیا جائے گا۔

یحییٰ بن مسلم البکاء

اس کے بارے میں یہ کہا گیا ہے: یہ یحییٰ بن ابوخلید ہے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے' امام دارقطنی کہتے ہیں: یہ ''ضعیف'' ہے' ابن حبان کہتے ہیں: اس سے استدلال کرنا جائز ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یحییٰ بن البکاء اتنے پائے کا نہیں ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' ابن سعد کہتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو یہ ''ثقہ'' ہوگا۔

یزید بن ابان رقاشی

یہ زاہد' بکثرت عبادت کرنے والا ہے' لیکن ''ضعیف'' ہے' ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن معین نے اور ابن عدی نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یزید بن ابوزیاد کوفی

یہ جلیل القدر اہل علم میں سے ایک ہے' یحییٰ کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے' عبداللہ بن مبارک نے اسے واہی قرار دیا ہے' علی بن عاصم بیان کرتے ہیں: شعبہ نے مجھ سے فرمایا: اگر میں یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے کوئی روایت نوٹ کرلوں' تو پھر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ میں نے کسی اور کے حوالے سے نوٹ نہ کی ہو' امام احمد کہتے ہیں: اس کی نقل کردہ حدیث' اتنی پائے کی نہیں ہے' امام مسلم نے اس کے حوالے سے ''مقرون'' روایت کے طور پر روایت نقل کی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

یزید بن سنان' ابوفروہ' رہاوی

یحییٰ بن معین' امام احمد' علی بن مدینی اور دیگر حضرات نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' امام بخاری اور دیگر حضرات نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

یزید بن عطاء یشکری

امام ابوحاتم بیان کرتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' امام احمد نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: یہ حسن الحدیث ہے۔

یزید بن ابومالک دمشقی

یہ ''ثقہ'' ہے' بعض حضرات نے یہ کہا ہے: یہ کمزور ہے۔

یمان بن مغیرہ عنزی

عباس نے یحییٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اس کی نقل کردہ حدیث کوئی حیثیت نہیں رکھتی' امام بخاری کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے' امام ابوزرعہ اور امام دارقطنی نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے' ابن عدی کہتے ہیں: میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا ہوں امام حاکم نے اس کی نقل کردہ حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

یوسف بن میمون

امام بخاری فرماتے ہیں: یہ انتہائی منکر الحدیث ہے امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ''ثقہ'' نہیں ہے ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ قوی نہیں ہے ابن عدی کہتے ہیں: میں اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں سمجھتا' ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

ابواحوص

اس نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں: یہ کوئی چیز نہیں ہے' ابواحمد حاکم کہتے ہیں: محدثین کے نزدیک یہ متین نہیں ہے' اس کی توثیق زہری کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' امام ترمذی نے اس کی نقل کردہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے' ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' جو اس روایت کے علاوہ ہیں (جو ہم نے اس کے حوالے سے نقل کی ہیں)۔

ابواسرائیل ملائی کوفی

اس کا نام' ابواسماعیل بن ابواسحاق ہے' ابوحاتم کہتے ہیں: اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا' یہ حسن الحدیث ہے' اس سے غلطیاں منقول ہیں' امام بخاری کہتے ہیں: ابن مہدی نے اسے ترک کر دیا تھا' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے قول مختلف ہیں ایک مرتبہ انہوں نے یہ کہا ہے: یہ ''ضعیف'' ہے' ایک مرتبہ یہ کہا ہے: یہ ''ثقہ'' ہے ابوزرعہ کہتے ہیں: یہ صدوق ہے لیکن اس کی رائے میں غلو پایا جاتا تھا' امام احمد فرماتے ہیں: اس کی حدیث کو نوٹ کیا جائے گا' فلاس کہتے ہیں: یہ جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہے۔

حافظ کہتے ہیں: کئی حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ یہ شیعہ تھا اور ''تشیع'' میں غالی تھا' یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کافر قرار دیتا تھا (نعوذ باللہ من ذلک)۔

ابوسلمہ جہنی

ابن حبان نے اسے ''ثقہ'' قرار دیا ہے انہوں نے اس کے حوالے سے صحیح میں روایات نقل کی ہیں' ہمارے بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے: یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ کون ہے؟

ابوسنان قسملی

اس کا نام عیسیٰ بن سنان ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رمانی

اس کا نام یحییٰ بن دینار ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوہاشم رفاعی

اس کا نام محمد بن یزید کوفی ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابویحییٰ قتات

اس کے نام کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ایک قول کے مطابق اس کا نام ''زاذان'' ہے' ایک قول کے مطابق ''دینار'' ہے' ایک قول کے مطابق ''یزید'' ہے' ایک قول کے مطابق ''عبدالرحمٰن بن یزید'' ہے' امام احمد فرماتے ہیں: شریک' ابویحییٰ قتات کو ''ضعیف'' قرار دیتے تھے' امام نسائی فرماتے ہیں: یہ قوی نہیں ہے' اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کے مختلف اقوال منقول ہیں ان سے اس کی ت ''ضعیف'' بھی منقول ہے اور اس کی توثیق بھی روایت کی گئی ہے۔

ابن لہیعہ

اس کا نام عبداللہ ہے' اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

•••--------•••--------•••

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ مبارک املاء مکمل ہو گئی ہے۔

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' ایسی حمد' جو اُس کی ذات کے جلال کے لائق ہو' جس کی تعداد کی کوئی آخری حد نہ ہو اور کوئی اختتام نہ ہو' ہم اُس سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ اسے اپنی ذات کے لئے خالص کر لے اور اسے ریاکاری کے شائبوں سے بھی بچا لے' اور تعظیم کے دواعی سے بھی بچا لے اور اس کے ذریعے مجھے اور ہر اس شخص کو نفع عطا کرے' جو اس پر واقف ہو' بے شک وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) عظیم فضل والا اور عمومی احسان کرنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ' اپنی مخلوق میں' سب سے زیادہ بزرگ اور سب سے بلند مرتبہ فرد' جو اُس کی بارگاہ میں سب سے بلند حیثیت رکھتے ہیں' یعنی حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کرے! آپ ﷺ کی آل' آپ ﷺ کے اصحاب' آپ ﷺ کی ازواج' آپ ﷺ کی ذریت اور قیامت کے دن تک' احسان کے ہمراہ اُن کی پیروی کرنے والوں پر بھی (درود نازل کرے)' جب کبھی بھی ذکر کرنے والے' اُن کا (یعنی نبی اکرم ﷺ کا) ذکر کریں اور جب کبھی بھی غافل لوگ' اُن کے (یعنی نبی اکرم ﷺ کے) ذکر سے غافل رہ جائیں۔

ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔